# آرمی نیوز امدادی فنڈ

آدمی بلبلہ ہے پانی کا ، سرمایہ ہے یہ زندگانی کا

## ہم خرما و ہم ثواب

خریداران اخبار آرمی نیوز کے سوا دنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں تمام روپیہ ملا ممکن ہو [illegible] پیش کیا یا سُود کیا ورثا کو مل جائے۔ جو کوئی اس سے بہتر سہل طریق پیش کرے [illegible] حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے۔

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی نیا چندہ لیکر نہیں بلکہ علی العلان اشتہ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کرکے بطور فنڈ [illegible] کی غرض سے [illegible] ہو اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچے [illegible] کوئی [illegible]

(۲) ہر سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک کے خریداران اخبار [illegible] امداد کردیا فنڈ سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر [illegible] میں [illegible] ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا۔ مگر ایک شخص [illegible] کی جس تاریخ سے چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال [illegible] سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیاں کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہ ہوں تو اس صورت میں دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا۔

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو یکماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہئے۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک تر مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہئے۔

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض مثل سل۔ دق۔ تپ محرقہ۔ طاعون۔ ٹایفائڈ۔ انترک بخار یا ہیضہ معہ اسہال ذات الجنب یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اٹھانے کے مستحق نہ ہوں گے۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے افسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کرسکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس پر جانے کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچے نہیں۔

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی وجہ سے [illegible] درخواست خریداری کے [illegible] پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائینگے۔ اگرچہ پیشگی بعد چندہ وصول ہو اس کے چندہ میں سے ایک روپیہ فنڈ میں شامل کردیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو بخوشی اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے۔ لیکن یہ کسی حالت میں لازم نہیں ہے۔

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کریں تو امدادی فنڈ میں ان کے وارثوں کا حق ہوگا۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدھ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائینگے اور کچھ نہ لیا جائیگا۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد دینگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایک سال تک اخبار خریدے جس کا پیشگی چندہ چار روپیہ امدادی رقم میں سے وضع کرکے باقی روپیہ ان کو دیا جایا کریگا۔ اور اس کا اخلاقی فرض ہوگا کہ اور لوگوں کو خریدار بنائے۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو ہے۔ کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا۔ اور کمپنی کی ہمیشہ یہہ کوشش ہوگی کسی کی حق تلفی نہ ہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ نہ اُٹھائے۔ عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کی جائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر ہو۔

**نوٹ** سنہ ۱۹۱۳ء کی بابت برہما ملٹری پولیس کے صوبیدار شہید [illegible] کے ورثا کو [illegible] روپیہ امداد دیگئی ہے۔ سنہ ۱۹۱۰ء کی امداد کا ۷۰ روپیہ مندرجہ ذیل خریداران کے ورثا کو دیا گیا ہے کوت دفعدار صلابت خان نارنول۔ نواب زادہ صوبیدار محمد [illegible] خان بہادر ملیٹری پولیس کوہاٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ

المشتہر

**مینجر آرمی نیوز پریس لودیانہ**

# عالم کا فوٹو

ناظرین آرمی سینہ کو نیا سال مبارک ہو۔

حضور پرنس آف ویلز نے دارجلنگ جانے کا عزم فسخ کیا ۶ سے ۸ جنوری تک بارکپور میں رونق افروز رہینگے۔

ہز رایل ہائنس کلکتہ میں ہز ہائنس سر آغا خاں کی ملاقات کے لیے ان کے مکان پر یکم جنوری کو تشریف لے گئے۔

یکم جنوری کی رات کو ہزایکسیلنسی وایسرائے نے سٹیٹ ڈنر دیا ولیعہد بہادر کی ملاقات کے لئے ۲۴ مہمان مدعو کئے گئے تھے۔ ان میں تمام اعلیٰ سول و ملٹری و کبری افسروں کے علاوہ ممالک غیر کے قونصل ممبران کونسل۔ آنریبل نواب فتح علیخاں قزلباش۔ آنریبل مسٹر گوکھلے۔ نواب صاحب ڈھاکہ۔ آنریبل نواب سید محمد اور ہز ہائنس سر آغا خان۔ مہاراجہ دربھنگہ اور ہنگا کے جج ان ہائیکورٹ بھی شامل تھے۔

شروع سال سے ایک آنہ کے ٹکٹ میں ہندوستان سے ملک سوڈان کو ۱ تولہ تک کی چٹھی جا سکتی ہے۔

کلکتہ میں ہز رایل ہائنس پرنس آف ویلز کی گھوڑ دوڑ میں بمبئی کا ٹنسٹوم نامے گھوڑا اول رہا جو وایسرائے کپ ریس میں اول آیا تھا۔

چترال کے درہ سواری پر ناگہانی برف باری سے ۳۲ چترالی اور کئی ایک بابو دب کر مر گئے۔ اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ چترال بھی دب گئے تھے مگر نکال لئے گئے۔

پونا کے مرہٹی اخبار کے مالک کے مقدمہ سڈیشن کی پیشی ۷ جنوری کو ہے۔

سر انتونی میکڈانل نے بھی بنارس کی صنعتی کانفرنس سے دلچسپی اور ہمدردی ظاہر کی یہ پیغام تار بھیجا۔

امیر صاحب کے دورہ غزنی میں بہت سے افسروں اور سرداروں نے نذریں پیش کیں ان کی مرمت کی گئی اور ہز ہائنس نے حکم دیا کہ وہ ہر سال نذریں دیا کریں۔

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں افغانی حاجیوں کی آسایش کے لیے امیر صاحب کا رواں سرائیں تعمیر کرا رہے ہیں تعمیر کی نگرانی کے لئے سید شاہزادہ جان بادشاہ حجاز کو بھیجے گئے ہیں۔

کلکتہ۔ مدراس۔ بمبئی اور لاہور کے گورنمنٹ سکولوں کے پرنسپلوں کی کانفرنس ۲۹ دسمبر سے کلکتہ میں منعقد ہے۔

ہندوستان میں ایک کروڑ ۹۳ لاکھ ایکڑ اراضی زیر کاشت گندم ہے اور ایک کروڑ ۹۲ لاکھ ایکڑ زیر کاشت کپاس گو بارش پر بہت کچھ انحصار ہے۔

مسٹر شنکرا نیر مدراس ہائیکورٹ کے قائمقام جج مقرر ہوئے۔

کلکتہ کی مارواڑی ایسوسی ایشن آئندہ دوشنبہ کو ایڈرس خیر مقدم لارڈ منٹو کی خدمت میں پیش کریگی۔

سر جیمس لاٹوش لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ نے آنریبل راجہ علی محمد خاں تعلقدار محمود آباد کو بر عذر لوراز گدی نشین کیا۔

مہاراجہ صاحب نے ۳ ہزار روپیہ مالیہ اراضی اپنی رعایا کو معاف کیا۔ ہزاروں کی دعوت کی چراغان کیا گیا۔ آتشبازی چھوڑی گئی

کلکتہ میں پولو کھیلتے ہوئے مہاراجہ کوچ بہار گھوڑے سے گرے۔ ہاسپٹل میں زیر علاج ہیں۔ حالت رو بصحت ہے۔ حضور پرنس آف ویلز بھی اس میچ کی کیفیت دیکھتے تھے۔

اعلیٰ حضرت نظام نے چہل سالہ جشن جوبلی پر مسٹر فریدون جی سی۔ آئی۔ ای۔ پولیٹیکل سکرٹری کو نواب فریدون جنگ بہادر اور مسٹر لیاقت علی اول تعلقدار کو نواب لیاقت جنگ کا خطاب عطا فرمایا۔

[illegible] ۳۴۳ [illegible] ۱۴۰۰ [illegible] سے موتیں طاعون بمبئی میں ۲۰۷ صوبجات متحدہ میں ۵ [illegible] ۷۶۱۔ بنگال میں ۶۳۹ ممالک متوسط میں ۴۴ پنجاب میں ۱۱۴۴۔ ریاست میسور میں ۱۲ برہما میں ۷۷۔

مسٹر فنیان [illegible] کے قائمقام کمشنر مقرر ہوئے [illegible] مسٹر [illegible] مارچ میں رخصت پر جائینگے۔

لکھنؤ میں ولیعہد بہادر کی اسکورٹ میں رام پور امپیریل سروس کیولری کا سکواڈرن تھا لوگ ان بانکے جوانوں کو دیکھ کر عش عش کرتے تھے۔

حضور وایسرائے نے ۲۸ دسمبر کو تاشی لامہ سے ملاقات بازدید کی۔ لامہ کی طرف سے نائبین چار سے وایسرائے کی تواضع کی گئی اور خشک پھل نذر کئے۔ اس کے بعد ہز ایکسیلنسی نے راجہ صاحب سکم اور ٹونگسا پنلپ سے ملاقات کی۔

ہندوستان کے یکتا مصور راجہ روی ورما نے مدراس فریمیسن لاج کے لئے لارڈ امپتھل صاحب گورنر مدراس کی دستی تصویر تیار کی ہے۔

امرتسر کاٹن ملز کمپنی لمیٹیڈ کو سال گذشتہ میں ایک لاکھ ۳۰ ہزار روپیہ منافع ہوا۔

بنارس میں بھارت مہا منڈل کا جلسہ بصدارت سوامی شنکر اچاریہ منعقد ہوا۔ ۲ ہزار کا مجمع تھا۔ دو ہزار ودیارتھیوں کو شیرینی اور نقدی تقسیم ہوئی۔

امپیریل سروس فوجوں کا سالانہ جلسہ امسال ۲۰ جنوری سے پٹیالہ میں ہوگا۔

افسوس خان بہادر نواب قاسم علیخان منتظم ریاست پاٹودی نے بعارضہ فالج دہلی میں انتقال کیا۔ قدم شریف میں دفن ہوئے۔

نواب مشتاق صاحب وقار الملک کی اہلیہ نے دنیا سے رحلت کی۔

مسٹر دی کرشنا سوامی نے جو اپنی پبلک سپرٹ اور فیاضی کے لئے مشہور ہیں اور ایک قابل وکیل ہیں مدراس میں ایک سنسکرت کالج قایم کرنے کے لئے پچیس ہزار روپے دئے ہیں متعدد لوگوں نے بھی امداد کے وعدے کئے ہیں۔ اس کالج کی خصوصیت یہ ہوگی کہ پنڈتوں کو انگریزی پڑھنی پڑے گی۔

ایسٹ انڈین ریلوے کے لئے ڈپٹی ایجنٹ کا نیا عہدہ بمشاہرہ ایکہزار چھ سو روپیہ ماہوار منظور کیا گیا۔

ہز ہائنس راجہ صاحب نابھہ امرتسر سے نابھہ کو واپس جاتے ہوئے فیروزپور میں آئے اور لڑکیوں کے گورمکھی مدرسہ کا معائنہ فرمایا۔ اور تین سو روپیہ بانی مدرسہ اور انکی اہلیہ کو عطا کئے۔ سالانہ مدد کے لئے ایکسو روپیہ ماہوار مدد منظور فرمائی۔ ہز ہائنس نے ۱۴ سکھ کی آنریری کرنل ہیں ۱۴ اور ۱۵ سکھ پلٹنوں کو مٹھائی دینے کے لئے ایک ہزار روپیہ عنایت کیا۔

جاپانی کمشنر جو چین سے منچوریا کے متعلق تصفیہ کرنے گئے تھے۔ حسب دلخواہ تصفیہ کر کے جاپان کو واپس روانہ ہوئے وائسرائے یوان شکائی نے تینسٹن میں ان کو پر تکلف دعوت دی۔ ڈیڑھ سال کے بعد منچوریا کے شہروں میں ممالک غیر کو تجارت کی آزادی دیجائیگی۔ جبکہ منچوریا کے خالی کرنے کی میعاد پوری ہوگی۔

اٹلی میں سائنر فورٹس نے جدید وزارت مرتب کی مارکوئس بمکولینس وزیر خارجہ مقرر ہوئے ہیں۔

سر آرتھر لولی آئندہ گورنر مدراس جنوبی افریقہ کی گورنری سے سبکدوش ہو کر انگلستان پہنچ گئے ہیں۔

روس میں یہودیوں کے خلاف ملک میں جوش پھیلانا اور کولوں اور ارمنیوں میں فساد برپا کرنا سرکاری کارروائی تھی اس مطلب سے کہ رعایا کے کل عنصر متفق ہو کر شخصی گورنمنٹ کو نیست کرنے میں حصہ نہ لے سکیں۔

چین میں تحریک ہو رہی ہے کہ ہندوستان کی افیون خریدی جاوے

# ملٹری دُنیا

## روس کی حالت زار

**ماسکو میں خونریزی** ۔ ۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کی شام کو [illegible] بازاروں میں سخت خونریز لڑائی ہوئی ۔ شہر کے تمام حصوں پر گولہ باری ہوتی رہی ۔ نقصان کا کچھ ٹھکانا نہیں ۔ باغیوں کی سرکوبی کے لئے شہر کے وسط میں [illegible] سکیر [illegible] تنگ گلی [illegible] تھیں اور آگ برسائی گئی ۔ اس اثنا میں [illegible] کی ایک بڑی فوج نے اپنی رائفلوں سے گولیوں کا مینہ برسایا ۔ بہت سے بازار تباہ ہو گئے ہیں ۔ باغیوں کے پاس بھی اسلحہ [illegible] [illegible] ذخیرہ [illegible] گرد و نواح [illegible] سے قبضہ کر رہے ہیں ۔

دوسرے دن دوپہر تک جنگ کا خاتمہ نہیں ہوا ۔ قلعوں وغیرہ کی مرمت کی گئی [illegible] تمام دن توپخانہ [illegible] آگ برساتی رہیں ۔ جنگ کا رقبہ [illegible] پھیلتا گیا ۔ اس وقت مجروحین کی تعداد ۵۰۰ تک پہنچ گئی تھی ۔ باغی ابھی مایوس نہیں ہوئے بلکہ برابر کوشش کئے جا رہے ہیں ۔ انہوں نے بھی [illegible] ہلاک اور مجروح کئے ۔ رات کے بارہ بجے جنگ [illegible] [illegible] اندھیرا و تاریک تھا ۔ دو فرانسیسی جنگی جہازوں [illegible] [illegible] [illegible] حفاظت کر [illegible]

دوشنبہ کی صبح [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مجروح ہوئے ۔ دوشنبہ کی رات [illegible] [illegible] لڑائی ہوتی رہی ۔ باغیوں کے [illegible] [illegible] قتل کئے گئے ۔ باغی برابر جنگ [illegible] [illegible] [illegible] فوجوں نے ان کا ساتھ نہیں دیا ۔

۲۳ دسمبر کی صبح کو ہزاروں باغیوں [illegible] ماسکو [illegible] نکولائی اور ریازان ریلوے پر سخت حملہ کر کے قبضہ [illegible] [illegible] نے ان کو نکال دیا ۔ اور اسٹیشن جلا دیا گیا ۔

ماسکو کے گورنر جنرل نے ریلیف [illegible] قائم کرنے کا حکم دیا جن میں زیادہ تر سوشلسٹ لوگ ہیں ۔ باغیوں کا جوش بدستور ترقی پر تھا ۔

۲۴ دسمبر کو ماسکو میں پھر سخت خونریزی ہوئی ۔ باغیوں نے نہایت سختی سے حملہ کیا اور بم کے گولے پھینکے ۔ بہت سے سرکاری مکانات مسمار کر کے ان پر قبضہ کر لیا ۔ توپخانہ بھی ان پر برابر آگ برساتا رہا ۔ سنا گیا ہے کہ نکولس گرینیڈیئرز فوج بھی بغاوت کی طرف مائل تھی اسی لئے تقریباً نصف جمعیت بارگوں میں بند ہے تاکہ باغیوں سے نہ مل جائے ۔

۲۷ دسمبر کو باغیوں نے شہر کے وسط میں بہت سے محفوظ مکانات پر قبضہ کر لیا ۔ ان کی طاقت پہلے سے زیادہ مضبوط تھی ۔ جنگ کی حالت ۲۸ دسمبر تک بدستور رہی ۔ جنرل سیمینوف ایک مشہور و معروف کاسک لیڈر گرینیڈیئرز کی کمک کیلئے ماسکو میں بھیجا گیا ۔ باغیوں نے خفیہ پولیس کے چیف کے مکان پر حملہ کیا اور چیف کو مار ڈالا ۔

بغاوت دبانے کی کوشش نہایت سرگرمی سے جاری رہی اور [illegible] روز کی خبر ہے کہ ماسکو کے باغیوں کی تمام کمیٹی گرفتار کر لی گئی اور بہت سے بم کے گولے اور اڑانے والی بارود دستیاب ہوئی ۔ اور اثنا میں باغیوں نے پولیس کی بارکوں پر حملہ کیا لیکن سخت نقصان کے ساتھ اس کو روک لیا ۔ اس کے بعد باغیوں نے سب جگہ ایک اشتہار تقسیم کیا کہ کچھ عرصے کے لئے بغاوت ملتوی کی جائے اور شام کو سٹرائک کے بند کرنے کی نسبت مزدوروں کی کونسل کا اجلاس ہوا ۔

لوہے کی خبر ہے کہ ماسکو میں بغاوت کا بالکل خاتمہ ہو گیا ہے اور اب بہ طرح امن و امان قائم ہے ۔ اس [illegible] [illegible] جنگ [illegible] [illegible] جان اور مال کا نقصان ہوا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اندازہ لگانا مشکل ہے [illegible] بغاوت ختم [illegible] گورنمنٹ کو دیگر [illegible] کی اطلاع دیتے ہوئے [illegible] اور باغیوں کی [illegible] [illegible] گورنمنٹ باغیوں کے گرفتار کرنے میں سرگرمی سے مشغول ہے ۔ [illegible] ماسکو کی لڑائی ختم ہونے کے بعد ۷۰۰ آدمی گرفتار کئے گئے ۔

۲۸ دسمبر کو ریگا کے مختلف حصوں میں بغاوتیں اور خونریزیاں ہوئی رہیں ۔ ہیلسنگفورس، ہیبل اور لیبن میں بالٹک کی [illegible] بندرگاہوں کے مفرورین کے استقبال کا انتظام کیا گیا ۔

سینٹ پیٹرزبرگ میں ۲۶ دسمبر کو مزدوروں کی کونسل نے ان ریل کے کارخانوں اور فیکٹریوں کے خلاف مشورہ کیا جنہوں نے سٹرائک میں حصہ نہیں لیا تھا ۔ پھر انکا اور فوج کا ایک خفیف سا مقابلہ بھی ہوا ۔

اسی روز سینٹ پیٹرزبرگ سے ایک بڑی فوج لیتھونیا کو روانہ ہوئی ۔

قومی پارلیمنٹ کے انتخابی قواعد بلاواسطہ انتخاب کے اصول پر بدستور قائم ہیں ۔

۲۵ دسمبر کی شام کو سینٹ پیٹرزبرگ میں مسلح باغیوں کی کمیٹی کے تمام ممبر جن کی تعداد ۹۴ تھی معہ لیڈر کے گرفتار ہوئے ۔ اور بہت سے ہتھیار، بم کے گولے اور کچھ دستاویزیں بھی ہاتھ لگیں ۔ پہلے کورز کی فوج کا کچھ حصہ جو منچوریا سے واپس آ رہا تھا لیونیا کی بغاوت فرو کرنے کے لئے روانہ کیا گیا ۔

خارکاف کی باغیانہ جنگ میں دو سو سے زیادہ جانوں کا نقصان ہوا ۔

۲۷ دسمبر کو سینٹ پیٹرزبرگ میں کمیٹی کے علاوہ ساٹھ ستر کے قریب خطرناک باغی گرفتار ہوئے ۔ اور جیسی کہ ماسکو کی [illegible] سینٹ پیٹرزبرگ میں باغیانہ جنگ کی امید تھی [illegible] زیادہ نظر نہ آیا ۔ لیکن پھر بھی سینٹ پیٹرزبرگ اور دارالسلطنت میں [illegible] بہت سے ایک بدستور جاری ہیں ۔ مگر ماسکو میں بغاوت کے ختم ہونے سے یہاں بھی اس کا بڑا اثر ہوا ہے اور امن و امان ہونے کی امید ہے ۔ ایک باغی نے اڈیسہ میں چار بم کے گولے ایک ہوٹل میں پھینکے جس سے ۵ آدمی مجروح ہوئے ۔ ایک گولہ پولیس سٹیشن پر جا کر پھٹا جس نے دو آدمی ہلاک اور دو مجروح کئے ۔

جدید خبر ہے کہ سینٹ پیٹرزبرگ میں کاریگروں کی کونسل نے سٹرائک کو کچھ عرصہ ملتوی کر کے [illegible] قائم کر دیا ہے ۔ گورنمنٹ نے بھی ان کی [illegible] کا قلع قمع کر دیا ہے ۔ صوبہ بالٹک کے انتظام کا کام گورنمنٹ [illegible] معلوم ہوتا ہے جاڑوں میں جنگ کرنے کے لئے ایک بڑے پیمانے پر تیاریاں ہو رہی ہیں اور جا [illegible] سے کورلینڈ میں فوجیں داخل ہوتی جاتی ہیں ۔

برٹش جنگی جہاز سیفائر جو کیل میں تھا واپس بلا لیا گیا ہے ۔ سینٹ پیٹرزبرگ کے اخبار سائبیرین ریلوے کی بیلیا [illegible] تک ایک خوفناک تصویر کھینچتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ تمام افسر غائب ہیں سپاہی اور ملازم تمام سٹیشنوں کو لوٹ رہے ہیں اور کشک میں پوری بغاوت ہے فوجی گاڑیاں بغیر کسی حکم کے روانہ ہو رہی ہیں ۔

جنرل سالوہب صوبہ بالٹک کا نیا گورنر جنرل ایک بڑی فوج لیکر ریگا میں پہنچا ہے ۔ اور امن قائم کرنے کے ایک اعلان

شایع کیا ہے - لیکن اچانک تین سو کاریگروں نے ڈریگون کے ایک دستہ پر حملہ کیا اور ۱۱ آدمی ہلاک اور ۱۳ زخمی کئے ۸ کاریگر بھی مارے گئے -

تین فوجیں جنرل اسینٹ بینہارٹ اور آرلف کی ماتحتی میں ریلوں کی درستی اور انتظام کے لئے روانہ کی گئی ہیں -

**رجمنٹوں پر شاہی عنایت** - حضور پرنس آف ویلز صاحب کی ہندوستان میں تشریف آوری کی یادگار میں حضور ملک معظم نے دن متعدد ذیل رجمنٹوں کو "کنگ ایڈورڈز اون" کا خطاب عطا فرما کر اجازت دیتے ہیں کہ وہ اپنے کارڈ اور اپائنٹمنٹوں پر ہر حیثیت کا رائل سائفر [illegible]

رجمنٹوں کی فہرست حسب ذیل ہے -

۶- پرنس آف ویلز کیوالری - ۱۱- پرنس آف ویلز اون لانسرز (پروبنیہ ہارس) - ۱۰۲- پرنس آف ویلز اون گرینیڈیرز - ۱- پرنس آف ویلز اون گورکھا رائفلز (ملاؤن رجمنٹ)

علاوہ ازیں ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز مندرجہ ذیل رجمنٹوں کے کرنل انچیف مقرر ہوئے - ان رجمنٹوں کو "پرنس آف ویلز اون" ہونے کا اعزاز عطا فرمایا گیا - اور ان کو اپنے کارڈوں اور اپائنٹمنٹوں پر پرنس آف ویلز کا "پلوم" پہننے کی اجازت دی گئی -

رجمنٹوں کی فہرست حسب ذیل ہے:

۱۰- ٹوانہ لانسرز - ۲۶- لائٹ کیولری - ۳۳- [illegible] انڈیا مدراس - اول سفر مینا - ۱۴ فیروزپور سکھ - ۶۱ پائنیرز - ۲/۳ گورکھا رائفلز (ملاؤن رجمنٹ)

## رسالہ اول لانسرز سکنرہارس کی عزت افزائی

ناظرین اخبار ہذا نے جن صاحبوں نے پچھلی اشاعت میں اس خوشخبری کو فخر و مسرت سے ملاحظہ کیا ہوگا کہ گوالیار میں شاہی دربار دعوت کے موقعہ پر حضور پرنس آف ویلز نے مہاراجہ سیندھیا کو ملک معظم کی طرف سے اول لانسرز کے آنریری کرنل ہونے کا اعزاز عطا فرمایا اور ارشاد کیا کہ "یہ وہی تاریخی رجمنٹ ہے جس کا کرنل انچیف ہونے کا مجھے افتخار حاصل ہے" - وہ مندرجہ ذیل کیفیت کو بھی یقین ہے کہ بڑی مسرت سے معلوم کریں گے کہ ہندوستانی مسلمانوں کا یہ قدیم و نامور رسالہ جس کو گزشتہ صدی کے آغاز میں کرنل جیمس سکنر (یا سکندر) صاحب نے قائم کیا تھا اور جو معرکہ ہائے بھرت پور - غزنی و کابل اور ہنگامہ غدر و جنگ چین وغیرہ میں اپنی حسن خدمات اور اعلیٰ حکام کی قدردانی سے بفضلہ تعالیٰ بڑی عزت و شہرت حاصل کر چکا ہوا ہے اور چند سال سے حضور ڈیوک آف یارک کا اپنا ہونے کا بھی اسے شرف حاصل ہے حال میں راولپنڈی کے عظیم الشان فوجی جلسہ میں شریک ہونے کے لئے حسب منشاء خاص ہز رائل ہائنس حضور پرنس آف ویلز جھانسی سے بذریعہ چار اسپیشل ٹرینوں کے طلب کیا گیا تھا جہاں جنگ مصنوعی میں شامل ہونے کے علاوہ ہر ایک موقعہ پر ہز رائل ہائنس کے اسکارٹ یعنی بدرقہ کا اعزاز بھی یہ رسالہ حاصل کرتا رہا - اور یہ ہر ایک حالت میں بلحاظ جنگی قابلیتوں اور سازو سامان کی درستی و صفائی کے سب طرف سے اس کی تحسین و آفرین کی صدائیں بلند ہوئیں خصوصاً مارچ پاسٹ کے روز جبکہ تمام برٹش و ہندوستانی فوجیں اپنی اپنی سرخ و سرمئی اور آسمانی و قرمزی وغیرہ رنگ برنگ کی شاندار و زرق برق وردیاں پہنے ہوئے بڑی آن بان اور کر و فر سے شاہی ملاحظہ سے گزر رہی تھیں اس رسالہ کا ایک سکواڈرن اپنی ممتاز و زرنگار زرد وردی پہنے ہوئے ہز رائل ہائنس کے جلو میں تھا اور باقی تمام رسالہ اسی طرح سب فوجوں کے درمیان صف بستہ شریک ریویو تھا - اس کی پوری وردی میں سفید برجس - زرد کوٹ - سرخ کلاہ - اور سیاہ لنگی و کمربند اور موزے تھے - اور اس پر سنہری روپہلی پیٹیاں اور پرتلے وغیرہ مع شمشیر آبدار اور چمکدار نیزوں کے جن پر سرخ و سفید پھریرے ہوا میں لہرا رہے تھے عجیب شان و شکوہ کا نظارہ بنائے ہوئے تھے - گویا ایک ذیشان و پر بہار باغ میں خوشنما گلدستہ کھلا ہوا تھا جہاں تک غور کیا گیا ہر ایک تماشائی کی نظر بڑے شوق سے اس پر پڑتی تھی اور اس کی رفتار و باقاعدگی وغیرہ ہر ایک فارمیشن میں قابل تعریف تھی - شاہی جھنڈے کے سامنے سے گزرتے وقت تمام لیڈیز و جنٹلمین بڑے جوش و خروش سے چیئرز دیتے تھے اور خود رجمنٹ کے افسر و جوان بھی اس وقت اپنی خوش نصیبی و عزت افزائی پر بہت ہی شاداں و نازاں معلوم ہوتے تھے -

اسی روز شام کو جبکہ ہز رائل ہائنس شاہزادہ صاحب کیمپ کے ملاحظہ کیلئے تشریف لے گئے تو اپنے اس خاص جان نثار کیمپ میں معہ لارڈ کچنر و اسٹاف کے خصوصیت سے ٹھیک پانچ بجے رونق افروز ہوئے - اس وقت مطلع صاف اور موسم خوشگوار تھا اور رجمنٹ کا کیمپ جو شاہی فرودگاہ کے نزدیک ہی واقع تھا بلحاظ صفائی - آراستگی - اور انتظام روشنی چراغان کے نہایت بارونق و دلکش معلوم ہوتا تھا اور ہز رائل ہائنس کے نزول اجلال سے اور بھی پر شوکت ہو گیا تھا جس سے دیکھنے والوں کی زبانی پر بیساختہ ذیل شعر آجاتا تھا - شعر

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم + کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

شاہی پارٹی کے قریب آنے پر کرنل سی - ایچ - ہیٹنس صاحب کمانڈنٹ رجمنٹ نے فوراً فرنٹ کے پھاٹک پر پہنچکر جو نہایت خوبصورت و شاندار بنایا گیا تھا اور جس پر لفظ ویلکم اور رجمنٹ کا نام و کتبہ درج تھا حضور شاہزادہ صاحب کا استقبال کیا - باقی تمام افسر و سردار اسکواڈرن کے خیمہ کے سامنے پوری وردی پہنے جمع ہوئے حاضر رہے - سواری کے پہنچنے پر رائل سلوٹ کی سلامی ادا کی گئی اور حضور ممدوح نہایت خوشی و منکسر المزاجی کے ساتھ گھوڑے سے اتر کر آگے بڑھے - کمان افسر صاحب نے سب افسروں اور سرداروں کو درجہ بدرجہ پیش کیا - حضور ممدوح نے برٹش افسروں سے مصافحہ کیا - سرداروں کی کرچوں پر ہاتھ رکھا اور باقی سب عہدیداروں وغیرہ کا سلام جو خاص اجازت پر بہت قریب پہنچ گئے تھے دست مبارک کے اشارہ سے قبول فرمایا - اتنے میں دو معاون نے گاڑی میں سے ایک شاندار نقرئی کپ اور دو رسالہ ہائنس کے دو نفیس فوٹو جن پر حضور ممدوح کا اسم گرامی اور اس مبارک موقعہ کا یادگار کتبہ نہایت خوبصورتی سے کندہ تھا لاکر پیش کئے اور حضور ممدوح نے دست مبارک سے افسر متعین کو مرحمت فرمائے - بعد ازاں رجمنٹ کے اعلیٰ نیٹو افسر رسالدار میجر محمد وزیر علی خاں صاحب سردار بہادر کو ان کی حسن خدمات اور اپنی تشریف آوری کی یادگار میں ملک معظم کی طرف سے رائل وکٹورین تمغہ عطا فرمایا اور چند منٹ تک ایسے تلطف آمیز کلمات فرماتے رہے جن میں کارونیشن کے موقعہ پر ولایت کی سابقہ ملاقات کا بھی ذکر تھا حسن اتفاق سے شاہی مصور بھی اس موقعہ پر پہلے ہی سے پہنچ گیا تھا اور اپنا کیمرا وغیرہ ایک طرف جمائے ہوئے منتظر تھا - چنانچہ اشارہ ہوتے ہی سب افسر و سردار اپنی اپنی مناسب جگہ پر بیٹھے اور حضور شاہزادہ صاحب بھی بحیثیت رجمنٹ کے کرنل انچیف ہونے کے سب کے ساتھ بطیب خاطر اس میں شریک ہوئے - ان تمام مراسم سے فارغ ہو کر حضور ممدوح چند منٹ تک کمان افسر صاحب اور بعض دیگر افسران رجمنٹ سے کمال الطاف و بے تکلفی کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے اور آخر میں ارشاد کیا کہ واقعی میں اپنی اس رجمنٹ کو بلحاظ قواعد و قابلیت جنگ اور وردی کی صفائی و خوبصورتی وغیرہ کے ہر طرح سے ایسی عمدہ حالت میں دیکھا اور سب رجمنٹ کے لوگوں سے بذات خود ملکر نہایت مسرور ہوا اور بڑی خوشی سے آپ صاحبوں کو اس کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں - اس کے جواب میں کمان افسر صاحب نے تمام رجمنٹ کی طرف سے نہایت ادب و احسانمندی کے ساتھ حضور ممدوح کی خسروانہ عنایات و نوازش کا شکریہ ادا کیا اور شاہی خاندان کی صحت و سلامتی کی دعا کے ساتھ حضور ممدوح کے اس تمام سیر و سفر کی کامیابی پر مبارکباد کی آرزوئیں عرض کیں - اور حضور ممدوح اسی طرح اخلاق و الطاف شاہانہ سے سب کے سلام لیتے ہوئے سوار ہو کر رخصت ہوئے -

# دلچسپ اور واقفیت کا خزانہ

## میں شہزادیوں کو آراستہ کرتا ہوں

مجھے پہچانتے ہو میں کون ہوں؟ میں ایک کم حیثیت چھوٹا سا نظم کا کیڑا ہوں۔ میرا وطن ملک فرانس میں ہے۔ جہاں میرے بھائیوں کا نہ صرف عام لوگوں کو خیال ہے۔ بلکہ خود گورنمنٹ بھی ان کی بڑی خاطر منظور ہے۔ میری برادری ملک چین میں بھی بکثرت ہے۔ اور ممالک جاپان۔ ہندوستان ایران۔ مصر۔ روم۔ سپین اور اٹلی میں بھی میرے بہت سے بھائی بند آباد ہیں۔ اول تو میں تم تمام آدمیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ تم لوگ ہمکو بڑے ناز و نعم سے پرورش کرتے ہو کھلاتے پلاتے ہو تم ہمکو ہر قسم کے کھانے اور ہماری غذائیں مہیا کرتے ہو اور ہمکو تکلیف کرنیکی چنداں ضرورت نہیں۔ لیکن مجھکو یہہ بڑی شکایت ہے کہ تم لوگ انجام کار اپنا مطلب نکالکر ہمکو بڑی بڑی اذیتوں سے مار ڈالتے ہو اور ہم دم نہیں مار سکتے۔ لو سنو میں اول سے آخر تک اپنی تمام عمر کی داستان سناتا ہوں۔ پہلی مصیبت جو مجھ پر آئی وہ یہہ تھی کہ میرے پیدا ہونے ہی والد اور والدہ کا انتقال ہو گیا جو مجھکو تم لوگوں کے ہاتھ میں یتیم اور بیکس چھوڑ گئے۔ اس کے بعد جب مجھے اول ہی اول ہوش آیا ہے تو میں ایک چھوٹا سا کیڑا تھا۔ مجھے موسم بہار کے وہ دن خوب یاد ہیں جب میں دن بھر آفتاب کی دھوپ میں پڑا رہتا تھا۔ اور میرا جسم جو اس وقت کسی قدر بھورے سے رنگ کا تھا۔ دن بدن نمائش پاتا تھا ہوتے ہوتے میں جوان ہو گیا اور میرا قد تین انچ کی لمبائی تک پہنچ گیا۔ لیکن اس اثنا میں ہی مجھکو چار مرتبہ اپنا پوست بدلتے وقت بڑی سخت تکلیف ہوئی اس وقت کی مصیبت کی حالت ایسی خطرناک ہوتی ہے کہ خدا دشمن کو نہ دکھائے میرے سینکڑوں بھائی کثرت ایسی حالت میں ہی تمام ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ ایک خلقی تکلیف ہے جو ہم سب کو مجبوراً برداشت کرنی پڑتی ہے جب میں نے اس مصیبت سے نجات پائی تو میں نے خدا کا شکریہ ادا کیا اس وقت میری جلد بہت نرم تھی اور میں پورے عنفوان شباب میں تھا۔ ان دنوں میں اکثر مجھکو قدرتی طور پر اپنے نرم نرم کوئے پر ریشم کاتنے کا خیال پیدا ہوتا ہے جو ہمارے جسم کی ہر طرح حفاظت کرتا ہے۔ لیکن یہہ خیال نہ صرف ہماری ہلاکت کا باعث ہوتا ہے بلکہ اس کے انجام پر ہمکو خود بڑی سخت تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔ ان ایام میں ہم کچھ غذا نہیں کھاتے اور برابر دو پتلی پتلی نلیوں سے جو ہمارے جسم میں دور تک پھیلی ہوتی ہیں ایک لعاب دار شے سے ریشم تنتے رہتے ہیں۔

میری ابھی مہینے بھر کی عمر تھی کہ میں نے ریشم کاتنا شروع کیا تھا۔ اور پانچ دن تک برابر یہی کام کرتا رہا۔ اس وقت میں کمزوری اور فاقہ کشی کے مارے آدھا بھی نہ رہا تھا۔ اس وقت لمبا ریشم کا تار پورا کر کے میں نے اپنا کام بند کر دینے کا ارادہ کیا۔ اس وقت میرا حجم کبوتر کے انڈے کے برابر تھا۔

میری تکلیفوں کی یہہ سب سے کڑی منزل تھی کیونکہ ابھی مجھے اپنا ایک پوست اور پھاڑنا تھا۔ پچھلے دو تین ہفتوں تک بیکار پڑے رہنے سے ہمارے ہم چھوٹے چھوٹے پر۔ چھ ٹانگیں اور دو مونچھیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور پھر اگر ہم اپنا پوست پھاڑ کر اور ریشم کو توڑ کر باہر نکل آئیں تو پروانہ بنکر آزاد ہو جاتے ہیں۔ لیکن تم لوگ ریشم کے لالچ سے ہماری ننھی ننھی جانوں کی مطلق پرواہ نہیں کرتے اور پیشتر اس کے کہ ہم پروانہ بنکر اڑ جائیں تم نہایت بیدردی سے ہمکو کھولتے ہوئے پانی میں ڈال دیتے ہو۔ تمہارے بیرحم ہاتھوں سے صرف تھوڑے سے وہ کیڑے بچتے ہیں جن کے انڈے لینے ہوں۔ لیکن انڈے دینے کے بعد وہ بیچارے خود بخود مر جاتے ہیں تم لوگ ایسے سنگدل ہو کہ ایک پندرہ روپے کے ریشم کے لئے میرے ۲ ہزار . . معصوم بھائیوں کے گلوں پر چھری پھیرتے ہو۔ اور پھر ہمارے ریشم کے نفیس نفیس کپڑے پہنکر اپنے اس فعل پر اتراتے ہو۔ الٰہی تیرا شکر ہے کہ میں تم بیدردوں کے ہاتھ سے چھٹکر آزاد ہوں۔

---

**بزدلوں کی سزا۔** یہہ مسلم امر ہے کہ زمانہ سلف میں دنیا کے لوگ جس قدر شجاع اور بہادر ہوا کرتے تھے زمانہ حال میں اس کا عشر عشیر بھی نظر نہیں آتا اس کی وجہ معلوم کرنے کے لئے جب ہم اپنے قدیم بزرگوں کی طرز زندگی پر نظر ڈالتے ہیں تو اس کی اصلیت معلوم ہوتی ہے۔ ان کے رسم و رواج ان کا طرز زندگی۔ ان کی خصلتیں اور عادات ایسے اصولوں پر مبنی تھیں جن کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ وہ بہادر قوی دلیر اور شجاع ہوا کرتے تھے۔

قدیم یونانیوں میں یہہ دستور تھا کہ جو لوگ فوجی خدمات ادا کرنے سے انکار کرتے ان کو عبادت گاہوں میں داخل ہونے کی اجازت نہ تھی یعنی جنگی لیاقت رکھنا بھی ایک مذہبی رکن تھا۔ ان کے لئے اور سخت قانون یہہ تھا کہ تین دن تک ان کو عورتوں کے کپڑے پہنا کر ایک خاص مقام پر بٹھایا جاتا تھا جہاں سے عام رہگذران پر بزدلی کا طعن کریں۔ بہت سی مائیں ایسا کرتی تھیں کہ جب ان کے بیٹے کسی لڑائی میں شکست کھا کر زندہ واپس آتے تو وہ ان کے سینہ میں خنجر بھونک دیتیں۔ اگر وہ اپنی ماں سے بچکر کہیں بھاگ جاتا تو اسے کہیں سرکاری نوکری نہ ملتی اس کو کوئی اپنی لڑکی نہ دیتا اور جہاں وہ جاتا عام لوگ اس کو زد و کوب کرتے اسکو کمینے لوگوں کے کپڑے پہننے پر مجبور کیا جاتا اور تمام لوگ اس کو نہایت حقارت اور نفرت کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔ اسی طرح اگر کوئی سپاہی ڈر کر بھاگ جاتا۔ یا اپنی ڈھال تلوار کھو دیتا یا سر اول کے سوا فوج کے کسی اور حصے میں ہو کر زخمی ہوتا۔ تو اس کو ہمیشہ کے لئے قانونی حکم تھا کہ پھر کبھی عام لوگوں میں اپنی شکل نہ دکھلائے۔

---

**زار کا بیٹا۔** جس ناز و نعمت سے زارویچ الیکسس زار روس کے بیٹے اور تاج و تخت کے وارث کی پرورش ہوتی ہے اور جس شان و شوکت میں وہ رہتا ہے اس کا پورے طور سے بیان کرنا زبان کی طاقت سے باہر ہے۔ اس کے لئے درجنوں کیا کوڑیوں بیش بہا اور قیمتی پنگھوڑے ہیں۔ جو تمام جواہرات اور قیمتی پتھروں سے مرصع ہیں۔ اور تمام سامان اس قدر فراوان اور بیش بہا ہے کہ اور بادشاہوں اور شاہزادیوں کو میسر نہیں۔

اگر اس کو اپنے باپ کا تاج و تخت نصیب ہوا اور اس وقت تک زندہ رہے تو وہ اس قدر خطابات اور اعزاز پائیگا جو اس کو مشکل سے یاد رہ سکیں گے۔ اور بیشمار دیگر درجے حاصل کرنے کے علاوہ ۲۰ یو کل خطابات زیادہ پائیگا اور ایک سو سے زیادہ محلات کا مالک ہوگا۔ جن میں ۳۰ ہزار سے زیادہ ملازم اس کی خدمت کے لئے ہونگے۔ اس کے پرائیویٹ مقبوضات ۲ لاکھ ایکڑ کے قریب ہونگے۔ جن کی سالانہ آمدنی ۳ کروڑ سے زیادہ ہوگی۔

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## تمباکو نوشی

لنڈن کا برٹش میڈیکل جرنل رقمطراز ہے کہ تمباکو نہ صرف جسمانی طور پر مضرت بخش ہے بلکہ طالبعلموں کی دماغی ترقی بھی روکتا ہے امریکہ کی تقریباً تمام یونیورسٹیوں نے طلبائے کالج کو تمباکو کے استعمال سے باز رکھنے کی کوشش کی ہے۔ بوسٹن یونیورسٹی نے سرکلر جاری کیا ہے کہ جو طالبعلم تمباکو کے استعمال سے پرہیز نہیں کرینگے ان کے نام کالجوں سے خارج کردئے جاوینگے۔ سیو یونیورسٹی اور چند دارالعلوموں نے بھی یہی قاعدہ جاری کردیا ہے سنہ ۱۸۹۱ء میں ایک سرکاری ڈاکٹر نے نہایت غور اور احتیاط کے ساتھ نقشہ جات تیار کئے تو ۴۷۳ اندر گریجوایٹ طلبا میں سے ۱۸۷ ایسے تھے جو تمباکو سے محترز رہتے اور ۱۷۰ استعمال کرتے تھے۔ اول الذکر ثانی الذکر دوسرے ہم سبقوں پر چار سال کے اندر ہر ایک بات میں سبقت لے گئے تھے۔ ۱۰ فیصدی وزن میں اور ۲۴ فیصدی بلندی میں اور ۲۶ فیصدی سینے کی کشادگی میں ۶ فیصدی پھیپھڑوں کے نشوونما میں ترقی کرلیتے تھے۔ علاوہ ازیں ایک پروفیسر کالج نے لیاقت کی حیثیت سے اپنے شاگردوں کو چار درجوں میں تقسیم کیا۔ بعد میں تحقیقات کی گئی۔ جو طلبا اول درجہ میں شامل کئے گئے تھے۔ ان میں سے کوئی تمباکو استعمال کرنے والا نہ تھا۔ اور جو سب سے نیچے درجے میں شمار کئے گئے تھے وہ تقریباً سب ہی تمباکو پینے والے تھے غرضکہ یہ امر بہ وجوہ پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ تمباکو استعمال صحت کے واسطے سخت مضر ہے۔

ڈاکٹر ہکلسن صاحب کا قول ہے کہ تمباکو کا استعمال صحت کیواسطے سخت مضر ہے وہ کفایت شعاری اور صفائی کا دشمن ہے سانس کو ہمیشہ کے لئے ضعیف کردیتا ہے ہاضمہ کو بگاڑتا ہے اور ذہن کو خراب کرتا ہے۔

جو لوگ سگرٹ سگار پینے کے عاشق ہیں وہ اس کو غور سے پڑھیں امریکہ کے ایک ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ اس میں پانچ چیزیں ایسی مخلوط ہوتی ہیں جو انسان کو ہلاک کردیتی ہیں۔ اول تمباکو کا تیل دوسرا اس کاغذ کا عرق جو اس کے اوپر لپٹا ہوا ہوتا ہے تیسرا سنکھیا جو اس غرض سے ملایا جاتا ہے کہ دھواں سفید نکلے چوتھا شورا جس سے یہ مدنظر ہوتا ہے کہ تمباکو گر نہ پڑے۔ پانچویں افیون تاکہ پینے کے ساتھ ہی دماغ میں اثر پہنچ جائے۔

(ہندوستانی)

# کیسر کی کیاری

پرنسپل۔ (ایک بورڈر سے) ولیم تم نے قواعد کے خلاف اپنے کمرے میں شراب کا پیپا کیوں رکھا ہوا ہے؟

ولیم۔ جناب میں اپنے ڈاکٹر کے کہنے سے مجبور ہوں اسکی رائے ہے کہ اس کی تھوڑی سی مقدار ایک دوا میں ملا کر بلاناغہ سہ پہر وقت پی جائے۔

پرنسپل (مسکرا کر) تکو اس سے کچھ فائدہ بھی ہوا؟

ولیم۔ جناب کیوں نہیں ہوا پندرہ روز ہوئے جب یہ پیپا میں تنہا نہیں اٹھا سکتا تھا۔ لیکن آج میں اس کو بخوبی اٹھا سکتا ہوں۔

---

ایک قرضخواہ اپنے مقروض کو لکھتا ہے:۔

"جنابمن۔ براہ عنایت بہت جلد اپنے بل کی قیمت ارسال کرکے بندہ کو مشکور فرمائیں"

اس کے جواب میں مقروض صاحب ارقام فرماتے ہیں۔

"جنابمن۔ بل کی قیمت ۳۲ روپیہ ۱۵ آنہ ۹ پائی ہے"۔

---

باپ۔ بیٹا سچ کہنا الماری میں وہ جو تین سیب رکھے ہوئے تھے کس نے اٹھائے؟ خبردار جھوٹ نہ بولنا ورنہ پٹوگے۔

بلیٹا۔ سچ کہتا ہوں میں نے ایک کو ہاتھ نہیں لگایا۔

باپ۔ اچھا تو تمہارے کمرے میں دو سیبوں کے چھلکے کہاں سے آئے وہی دو سیب غائب ہیں اور الماری میں صرف ایک موجود ہے۔

بلیٹا۔ ابا میں کہتا تو ہوں کہ وہی ایک سیب ہے جس کو میں نے ہاتھ نہیں لگایا۔

---

استاد (طالب علم کو ملامت کرتے ہوئے) تم کو شرمانا چاہئے جارج واشنگٹن جب تمہاری عمر کا تھا تو وہ تعلیم سے فارغ ہوکر سرویئر ہوگیا تھا۔

طالبعلم۔ جناب کا فرمانا بجا ہے لیکن جب وہ آپ کی عمر کا تھا تو وہ اضلاع متحدہ امریکہ کا پریزیڈنٹ بن گیا تھا۔

# مراسلات

## توسیع اشاعت آرمی نیوز

## اڈیٹر کی واپسی

اگرچہ ۳۱ دسمبر ۱۹۰۵ء تک آرمی نیوز کے خریداروں کی تعداد بقدر نہیں ہوئی جس قدر کہ میری تمنا تھی تاہم صدہا ناظرین نے میری درخواست پر معقول توجہ کی۔ اور ذیل کے مراسلات سے واضح ہوتا ہے کہ آرمی نیوز کے سرپرست ابھی تک اسی سرگرمی سے توسیع اشاعت کی فکر میں ہیں اور یہ تمام بے غرض کوشش محض اس مطلب سے ہے کہ ان کے خیال میں خاکسار پبلک کی بہتر خدمت کررہا ہے۔ اور خدا معلوم میرے قطع تعلق کرلینے سے اخبار کی یہ حالت رہے یا نہ رہے۔ جب میں اس بات پر غور کرتا ہوں کہ دنیا میں مجھ جیسے نالائق کی بھی قدر ہے اور صدہا صاحب ادان یہ درخواست کرتے ہیں کہ جس کام کو میں نے چھوڑ دیا ہے وہ ان کی خاطر برابر کئے جاؤں تو مجھے کوئی چارہ بجز اس کے نظر نہیں آتا لہذا ان کے حکم کی تعمیل میں سر جھکا دوں میں نہ بلا گا ہوں نہ مغرور۔ کہ ایسے ایسے مہربان قدردانوں کی درخواست کو رد کردوں اور دوسرا کام تلاش کروں۔ اب مجھے یقینی توقع ہے کہ اگر اب نہیں تو دو چار مہینے تک اور زیادہ سے زیادہ ایکسال تک آرمی نیوز ضرور ۳ ہزار تک پہنچیگا۔ میں جلدبازی سے کام لینا نہیں چاہتا۔ آرمی نیوز ضرور ترقی کریگا گو اسکی رفتار کیسی ہی سست ہو۔ اسلئے میں ان تمام مربیوں اور کرمفرماؤں کی عنایات بیغائت کا (جنہوں نے میری خاطر تکلیف اٹھا کر نئے خریدار بہم پہنچائے اور جو ابتک کوشش میں لگے ہوئے ہیں) شکریہ ادا کرتے ہوئے استعفا واپس لیتا ہوں۔ اور ایک امید بھرے دل کے ساتھ اپنے کام میں مشغول ہوتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ جن اصحاب نے ہنوز اپنا حصہ ادا نہیں کیا یعنی دو دو خریدار نہیں دئے وہ اس سال میں ضرور مجھے ممنون کرینگے اور توسیع اشاعت کا سلسلہ برابر جاری رہیگا۔

میسرز ہیرالال اینڈ کمپنی مالکان آرمی نیوز یقین دلاتے ہیں کہ آرمی نیوز نے جو ابتک کافی اشاعت حاصل نہیں کی اس میں وہ کسی قسم کی میری کوتاہی خیال نہیں کرتے بلکہ محض اس وجہ سے کہ پبلک میں اس کا کافی طور پر اشتہار نہیں ہوا۔

Registred No L323

رجسٹر نمبر ایل ۳۲۳


THE ARMY NEWS
LUDHIANA

# آرمی نیوز

لودیانہ

نمبر (۲) | لودیانہ سہ شنبہ | ۱۴ جنوری ۱۹۰۶ء | جلد (۴)


## آرمی نیوز

ہر سہ شنبہ اور جمعرات کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کارآمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے ٭

یہہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت وصنعت۔ زراعت وتجارت۔ حفظ صحت تہذیب اخلاق۔ سائنس وغیرہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری وخیرخواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم وفنون جمع کرنا۔ دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سڈیشن اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایکدوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کیجاتی ہے ٭

## نرخ چندہ

| | | |
|---|---|---|
| [illegible] | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول ۱۲/ |
| | پیشگی سالانہ عمدہ کاغذ پر | ۵/ |
| | پیشگی سالانہ اعلے کاغذ پر | ۱۲/ |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ۲/۶ مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہوسکتے۔ چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہیئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔

## اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۱۴/ | ۱۴/ | ۶/ | ۸/ | ۱/ |
| نصف کالم | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا کالم | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا صفحہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

بطور ضمیمہ اشتہارات شائع ہونیکی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینے والو!

جو اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن بہتر کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فائدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپے لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضائع کرنا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلاکر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں۔ ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید مشہور اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسی کی نظر نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سونا کرنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں درجنوں سرداراس کے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ شنگہائی سے لیکر پنجاب اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اس کے قدردان موجود نہوں۔ آپ سپاہی سے لیکر کرو ڑپتیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار ہیں اگر آپ اپنے مال [illegible]

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

زندگانی کا نہ پوچھ آدمی بلبلہ ہے پانی کا

سہارا جو ہے ہم حباب ہیں ہم تو آب ہیں

خریداران آرمی نیوز کے سوا دنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ اس سے بھی کئی گنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثا کو مل جائے - جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے -

## قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زائد چندہ لیکر نہیں بلکہ سیالکوٹ انڈسٹریل سنڈیکیٹ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کر کے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قائم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا

(۲) ہر سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا - مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ کو چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے -

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیاں کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہوں تو اسکے بعد سب سے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایکماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہئے - اور اپنے علاقہ کے نزدیک تر مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہئے -

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض مثل سل - دق - تپ محرقہ - طاعون - نا لقوہ یا انترک بخار یا ہیضہ و اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اٹھانے کے مستحق نہوں گے - البتہ میدان جنگ میں جانے والے افسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ نہیں پہنچے ہیں -

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں یا خواست خریداری کے ۳ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا - اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائینگے - اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا - اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے - لیکن چندہ کسی حال میں کم نہیں ہے

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں انکے ورثا کا حق نہوگا -

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدھ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے - امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا -

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد ملیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایکسال تک اخبار خریدے جسکا پیشگی چندہ چار روپیہ امدادی رقم میں سے وضع کر کے باقی روپیہ اس کو دیا جایا کریگا - اور اخلاقی فرض ہوگا کہ اور لوگوں کو خریدار بنائے -

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے - کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا - اور کمپنی کی ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائے - عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کی جائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قائم ہو -

نوٹ سنہ ۱۹۰۴ء کی بابت برہما ملٹری پولیس کے صوبیدار رشید بلال مرحوم کے ورثا کو اللہ مینٹ روپیہ امداد دیگئی ہے سنہ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۸۰ روپیہ مندرجہ ذیل خریداران کے ورثا کو دیا گیا ہے لوت دفعدار صلابت خان نارنول - نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بارڈر ملیٹری پولیس کوہاٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ -

المشتہر

منیجر آرمی نیوز پریس لودیانہ

آرمی نیوز
لودیانہ شنبہ - ۱۳ جنوری ۱۹۰۶ء

## پرنس وایسرائے

حضور پرنس آف ویلز کی سیاحت ہند کے روزانہ حالات جو ولایت کے اخبارات میں شایع ہوتے ہیں ان کا ایک مفید نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان اور معاملات ہند سے اہل انگلستان کے زیادہ تر بیش انٹرسٹ کی وجہ سے حکمران قوم کی توجہ اور دلچسپی ہماری طرف بڑھ گئی ہے تعلیم یافتہ اہل ہند کی بڑی شکایت یہی ہے - انگلش پولیٹکس میں معاملات ہند کو نہایت ادنیٰ پوزیشن حاصل ہے - ایک لیٹ میچ یا ایک ڈربی ریس یا ایک معمولی طلاق کا مقدمہ یا آئرلینڈ کا جھگڑا انگلش قوم کی تمام توجہ کو کھینچ لیتا ہے ہندوستان کا ذکر عام پبلک یا مدبروں یا اخباروں کے عموماً خواب و خیال میں بھی نہیں ہوتا اور یہی وجہ ہے کہ ہماری عرض و معروض کی پارلیمنٹ میں یا حلقہ وزرا میں بہت کم پروا کیجاتی ہے - ہندوستان کا ذکر کب آتا ہے؟ جبکہ وزیر جنگ کو فوجی بجٹ میں اضافہ کرنا ہو پھر اس وقت سرحد ہند کی حفاظت کے نام سے روسی پیشقدمی کے وحشتناک خواب سنا کر پارلیمنٹ سے اضافہ افواج یا آلات حرب کی منظوری لیجاتی ہے - یا ہندوستان کا ذکر اسوقت آتا ہے جبکہ یہاں کوئی دربار ہو یا قحط فنڈ کے لئے چندہ کی ضرورت ہو ورنہ سکرٹری آف سٹیٹ کی کونسل کو چھوڑ کر اور کہیں ہندوستان کے معاملات میں غور کرنے کی انگلش پریس یا پلیٹ فارم پر گنجایش نہیں ہے - لیکن گذشتہ نومبر سے لیکر اس وقت تک یعنی جب سے کہ ہز رائل ہائینس پرنس اور پرنسس ویلز کے قدوم میمنت لزوم اس ملک میں آئے ہیں تمام بڑے بڑے اخبارات انگلینڈ میں بلاناغہ آپکے دورہ کا ذکر شایع ہوتا ہے اور اس تقریب سے ہندوستان کے مختلف شہروں اور ان کے قدرتی مناظر اور قدیم و جدید عمارات اور باشندوں کی بے عدیل راج بھگتی و شاہی ہوا خواہی اور پرتپاک خیر مقدم کا تذکرہ ہر صبح کو پبلک کے پیش نظر ہوتا ہے - اور چونکہ لوگ جو کچھ اخباروں میں پڑھا کرتے ہیں عموماً زبانی بات چیت میں بھی انہیں معاملات کا تذکرہ لازمی طور پر ہوتا تھا اس لئے ہندوستان کا ذکر دو ماہ سے ولایت میں گھر گھر ہونے لگا ہے - اور خاص و عام ہند اور اہل ہند کی تمدنی حالت میں زیادہ دلچسپی ظاہر کرنے لگے ہیں - انمیں سے بعض اہل الرائے نے یہ خیال بھی ظاہر کیا ہے کہ ہندوستان کے لوگ جب تخت شاہی سے اس قدر ارادت رکھتے ہیں اور ولیعہد انگلینڈ کے اعزاز و احتشام اور اظہار وفاداری میں اس حد تک دیکھے جاتے ہیں جس کی نظیر کسی ملک میں نہیں ملتی تو کیا وجہ ہے کہ برٹش سلطنت کی بنیاد قائم رہنے کے لئے کیوں نہ دائمی طور پر ہندوستان کا وایسرائے ایک شاہزادے کو بنایا جائے -

ہرچند کہ یہ سوال نیا نہیں ہے اور قبل ازیں متعدد دفعہ غور میں گذر چکا ہے بلکہ چند سال ہوئے خود ایڈیٹر آرمی نیوز نے ایک آرٹیکل اس مضمون پر لکھا تھا کہ کیوں نہ ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ کو وایسرائے ہند بنایا جائے - لیکن اب یہ سوال از سر نو تازہ ہوا ہے اور کئی ایک برٹش اہل الرائے اور اخبارات نے اس پر اپنی رائیں ظاہر کی ہیں - ہمیں تعجب ہے کہ برٹش مدبروں نے کیوں اس معاملہ پر کبھی سنجیدگی سے غور نہیں کیا - اہل ہند کی طبائع کو کیوں نہ سمجھا - شاہ پرستی اس سرزمین کے ہر ذرہ میں ودیعت ہے - جو کام دس لاکھ فوج سے نہیں ہو سکتا وہ مشرقی بادشاہ کی ایک انگلی کے اشارہ سے ہو سکتا ہے کیونکہ بادشاہ خدا کا سایہ ہے - ایکمشت بھر انگریزی تعلیم یافتگان کو جانے دو جنہوں نے انگلستان کی تاریخ پڑھی ہے اور رعایا کی آزادی اور شاہی اختیارات کی محدودیت کی کہانیاں ازبر کی ہیں باقی تمام خلقت یعنی ۹۹ فیصدی آبادی ہزارہا سال سے ایک حالت میں چلی آئی ہے - ابتک قدیم بادشاہوں کے عدل و انصاف داد و دہش کی روایتیں اکبر اور بیربر کے قصے - ہارون رشید کے بھیس بدلکر گشت کرنے کی داستانیں بڑے شوق سے سنی جاتی ہیں - ابتک لوگ مالک تخت و تاج سے اپنا دکھ درد بیان کرنے اور انصاف چاہنے کے عادی ہیں - وہ کنسٹیٹیوشنل گورنمنٹ اور آزاد عدالتوں کے معمہ کو سمجھنے سے قاصر ہیں - وہ تو یہ جانتے ہیں کہ بادشاہ سب کچھ کر سکنے کا اختیار رکھتے ہیں - جیسا کہ اس شخص نے خیال کیا جس نے اپنی عرضداشت پٹن کے ملک میں لکھکر ولیعہد بہادر کی گاڑی میں پھینکنے کی کوشش کی تھی -

پس اگر یہ منظور ہو کہ رعایا قانع رہے - انگریزی حکومت پر اہل ہند اب سے ہزار گنا زیادہ فدا ہو جائیں تو مدبران انگلینڈ کو چاہئے کہ نائب السلطنت ہند ہمیشہ ایک شاہزادے کو بنایا کریں - اور جہاں ولیعہد انگلستان کو پرنس آف ویلز کا لقب دیا جاتا ہے وہاں ایک پرنس آف انڈیا بھی ہوا کرے یا یہ کہ ولیعہد کو ہی بجائے پرنس آف ویلز کے پرنس آف انڈیا پکارا جائے - پرنس وایسرائے کلکتہ کو چھوڑ کر دہلی میں تخت شاہی پر بیٹھے اور ۹ وزیر مختلف محکموں کے پریوی کونسل میں شامل ہوں - اس انتظام سے ہندوستان کی برٹش سلطنت کا دبدبہ تمام ایشیا میں اور بھی بڑھ جائیگا - اور ان وزرا میں بعض والیان ریاست شامل ہوں اور بعض دیسی مدبر - ایک شاہزادے کے تخت ہند پر جلوہ گر ہونے پر دیسی مدبروں کو وزارت میں شامل کر لینے سے بھی کچھ اندیشہ نہیں ہوگا مثلاً مسٹر واچا کو وزیر خزانہ بنایا جائے - اور مسٹر آر سی دت کو لفٹنٹ گورنر بنگال اور مہاراجہ بڑودہ - مہاراجہ گوالیار مہاراجگان جیپور و اندور پریوی کونسل میں شامل ہوں ولایت کے اخبار [illegible] میں مسٹر موریسن سابق پرنسپل علیگڈھ کالج کا ایک آرٹیکل اسی معاملہ پر شایع ہوا ہے - مسٹر موریسن کی رائے میں شاہی خاندان کے ایک شہزادے کو تو وایسرائے بنانا چاہئے اور اسکے ماتحت گورنر جنرل کوئی برٹش مدبر ہوا کرے -

مسٹر ہنری کوٹن ڈیلی نیوز میں لکھتے ہیں کہ لارڈ لٹن نے ۱۸۷۷ء کے دربار قیصری پر بڑے بڑے والیان ریاست کو مشیر سلطنت کا خطاب دیا تھا مگر ان کو حقیقی مشیر نہ بنایا گیا - بہرحال اس مسئلہ پر گفتگو کی نوبت آئی ہے خواہ اس کا کچھ نتیجہ نکلے یا نہ نکلے تاہم راج بھگتی کے اس حقیقی جوش کو دیکھتے ہوئے جو اہل ہند میں موجود ہے اس سوال کو نظر انداز نہیں کر سکتے ہیں کہ اگر شاہی خاندان کا کوئی ممبر سر حکومت ہو تو وہ عام مدبروں سے بہتر ہوگا اگرچہ ایسا ہونے سے ہندوستان کے پریس کی آزادی قدرتی طور پر کم ہو جائیگی - جس کھلے دل سے اب اخبارات وایسرائے کی حکمت عملیوں پر نکتہ چینی کرتے ہیں کسی شہزادے کے نائب السلطنت ہونے کی صورت میں پاس ادب مانع ہوگا لیکن اتنا ہی پبلک کو حاکم اعلیٰ کی ذات پر زیادہ بھروسہ ہوگا کیونکہ یہ امید نہیں ہو سکتی ہے کہ کوئی شہزادہ لارڈ کرزن کی طرح قول و فعل میں مغائرت رکھیگا - وہ تمام بدعنوانیوں کی بیخ کنی کرنے والا مظلومین کا آخری دادرس اور ستم رسیدوں کا حقیقی فریادرس سمجھا جائیگا

## کانگرس اور سودیشی

آنریبل مسٹر گوکھلے پریسیڈنٹ کانگرس نے لارڈ کرزن کے عہد حکومت کے متعلق جو خیالات ظاہر کئے تھے ان کا ترجمہ ہم شایع کر چکے ہیں - سودیشی تحریک کی بابت جو انہوں نے کہا وہ مختصراً یہ ہے:

بائیکاٹ اور سودیشی میں فرق بیان کرکے مسٹر گوکھلے نے کہا

کہ لنکا شائر یعنی صرف انگریزی مال کا خریدنا ایک پولیٹکل حربہ تھا
ہندوستان اپنی اہمیت کے لحاظ سے انگلستان کے تعلقات کے ساتھ وابستہ
ہے اور بہت پہلے اس کا اثر دل پر یہ ہوتا ہے کہ دوسرے کو
نقصان پہنچایا جائے۔ انگلستان کے ساتھ تعلقات کو مدنظر رکھتے
ہوئے ہماری طرف سے ایسی خواہش خارج از بحث ہے۔ مگر
سودیشی تحریک حب الوطنی اور ملک کی حالت کے سوال سے وابستہ
ہے۔ سودیشی یا "اپنے ملک" کا خیال ایک نہایت نیک خیال
ہے۔ اور وطن کی محبت جو سودیشی تحریک کا خلاصہ ہے۔ جذبات
انسانی [illegible] خیالات [illegible] سے پیدا ہوتے ہیں اس سے
انسان [illegible] تعصب بھی بڑھتا ہے۔ ہندوستان کو اور تمام باتوں
کی نسبتاً [illegible] ضرورت ہے کہ اعلیٰ اور ادنیٰ شہزادے
سے لیکر دہقان تک [illegible] شہروں، قصبوں اور گاؤں کے نوابین
[illegible] سے [illegible] کا غلط کیا جائے یعنی کہ حب الوطنی کا
[illegible] ہر شخص ہماری [illegible] تحریک
[illegible] وہ اپنے ملک کے لئے کچھ نہ کچھ قربانی
[illegible] انہیں [illegible] کہ اپنے ملک کی مالی حالت کی ترقی
[illegible]

**ریشمی پارچہ** — مسٹر [illegible] نے بیان کیا کہ مال کے تیار کرنے
کا سوال سرمایہ کا سوال ہے اس میں فن ایجاد اور ہنرمندی
کی ضرورت ہے اور ان ساری باتوں میں ہماری بے بسی عیاں ہے
ہر سال ۴۴ کروڑ روپیہ کا کپڑا ممالک غیر سے منگایا جاتا ہے ہماری
مجموعی درآمد [illegible] بہت بھاری رقم ہے۔ میں نے تین اصحاب سے
جو اس [illegible] متعلق [illegible] حاصل [illegible] مسٹر [illegible] ولد مسٹر [illegible]
مرحوم [illegible] مسٹر [illegible] داس دامودر داس اور مسٹر واچا سے
گفتگو کی ہے۔ اس وقت بھی زراعت کے بعد پارچہ بافی کی صنعت
ملک میں [illegible] ملک میں [illegible] کارخانے پارچہ بافی
کے ہیں جن میں [illegible] ہزار دخانی کرگھے کام کرتے
ہیں اور گزشتہ مردم شماری کے مطابق ان کارخانوں کے علاوہ
۲ لاکھ [illegible] دستی کرگھوں پر کام کرتے ہیں۔ ملک کی پیداوار
[illegible] فیصدی حصہ ہندوستانی کارخانے خریدتے ہیں اور اس
سے ۸۰ کروڑ پونڈ دیسی سوت تیار کیا جاتا ہے منجملہ اس کے ۲۴ کروڑ
پونڈ سوت چین اور دیگر ممالک کو جاتا ہے اور ½۱۳ کروڑ پونڈ ملی
سوت ملک کے اندر مشینوں میں اور ۱۹ کروڑ پونڈ دستی کرگھوں پر
کام کرنے والے خریدتے ہیں اور ۲ کروڑ پونڈ سے سوت کے رستے وغیرہ
بنائے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں ۳ کروڑ پونڈ سوت انگلینڈ سے
منگایا جاتا ہے۔ یعنی ۲۲ کروڑ پونڈ سوت دیسی ملا ہے جس میں
اور بہ لحاظ ترقی دلچسپ اور بہت عالیشان ہے۔
ہندوستان کے کارخانے ۵۰ کروڑ گز کپڑا تیار کرتے ہیں اس
میں سے ۱۴ کروڑ گز دوسرے ملکوں کو جاتا ہے اور ۱۴ کروڑ گز ملک
میں بکتا ہے۔ اگر ہاتھ کا بنا ہوا کپڑا بھی اس میں شامل کر لیا
جائے جو بقدر ۹۰ کروڑ گز کے ہے تو گویا اس وقت ایک ارب [illegible] کروڑ
گز سودیشی کپڑا اہل ملک خریدتے ہیں۔
انگلستان سے دو ارب پانچ کروڑ گز کپڑا ہر سال آتا ہے یعنی
جس قدر پارچہ ملک میں خرچ ہوتا ہے اس کی ایک تہائی سودیشی
ہے لیکن انگریزی ساخت کا لٹھا فقط [illegible] ہماری
روئی علی قسم کی ہے۔ تاہم یہ بات قابل غور ہے کہ لٹھے کا بنا ہوا
ہندوستان کی مشینوں کے پارچہ سے بہتر ہوتا ہے [illegible]
کی روئی سندھ میں کاشت ہونے لگی ہے اس سال اس کی ایک ہزار
گھٹیاں [illegible] آئندہ سال [illegible] فصل کی امید کی جاتی ہے
مسٹر واچا کا تخمینہ ہے کہ ۲ ارب [illegible] کروڑ گز کپڑا جو باہر سے
منگایا جاتا ہے اگر دخانی کارخانے ملک میں قائم کر کے اس کے
تیار کرنے کا انتظام کیا جائے تو ۳۰ کروڑ روپیہ کا سرمایہ درکار ہوگا
اگر ہم دس سال میں اس ضرورت کو پورا کرنا چاہیں تو تین کروڑ
روپیہ سالانہ سرمایہ لگایا جائے۔ لیکن سرکاری رپورٹوں سے
واضح ہوتا ہے کہ گزشتہ دس سال میں پارچہ سازی کے کارخانوں
پر اہل ہند نے صرف ۳ کروڑ روپیہ سرمایہ لگایا [illegible] اس لئے کارخانوں
کی ترقی حالات کے ناموافق ہے۔
ہندوستانیوں کا ۵۰ کروڑ روپیہ گورنمنٹ کی کفالتوں پر
اور ۱۱ کروڑ سیونگ بینکوں میں جمع ہے اور دوسرے بینکوں اور
پرائیویٹ طور پر ۳۰ کروڑ روپیہ لگا ہے۔ ملک کی وسعت اور
آبادی کی تعداد کے لحاظ سے یہ رقم بالکل حقیر ہے تاہم [illegible]
ضروری سرمایہ کا ایک حصہ پورا ہو سکتا ہے۔ یہ امر قابل تسلیم ہے کہ
صنعت کی اس شاخ کے لئے سرمایہ بڑی احتیاط سے فراہم ہوگا
لیکن دستی راچھ بڑے کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں۔ مسٹر [illegible]
دستی کرگھوں کے ذریعہ پارچہ بافی میں ایک امید افزا زندگی پیدا ہو رہی
ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ یہ دیہاتی دستکاری صرف پارچہ بافی کی
ہی روزی کمانے کا ذریعہ نہیں بلکہ اس سے زراعت پیشہ لوگوں کو
بھی جو ملک میں ریڑھ کی ہڈی ہیں خاصی مدد ملتی ہے۔
یوروپین دستی کرگھے جو قاہرہ اور دیگر یوروپین ممالک میں
کامیابی سے دخانی کلوں کا مقابلہ کر رہے ہیں ایک دن میں ۲۰
گز کپڑا تیار کر سکتے ہیں۔ مسٹر [illegible] کو یقین ہے کہ جو کپڑا ملک میں
باہر سے منگوایا جاتا ہے اس کا اچھا حصہ دستی کرگھوں کے ذریعے
ہندوستان میں تیار کیا جا سکتا ہے اور کثیر المنفعت کام ہوگا۔
دستی راچھوں سے کپڑا بننے کا خیال تجارتی اصول پر ایک خاص
ہند کی خاص توجہ کا محتاج ہے اور اس کے متعلق جو کچھ کیا جا
رہا ہے اس کا نتیجہ خاطر خواہ نکلنے کی امید ہے اور مستقبل بہ نظر امکان
امید افزا اور مسرت انگیز ہے۔ ہمیں اس خیال کو دل سے دور کر
دینا چاہئے کہ جو اصحاب اس معاملہ میں مدد کر سکتے ہیں گورنمنٹ کی مدد [illegible]
ان کی [illegible] کوششیں مشکلات پر غالب آنے کے لئے نہایت ضروری [illegible]

**محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس** — صاحب پریسیڈنٹ کانفرنس
کی اسپیچ کا تھوڑا سا خلاصہ ہفتہ گزشتہ میں شائع ہو چکا ہے آخر
میں آپ نے مسلمان نوجوانوں کو ایک قیمتی نصیحت کی آپ نے فرمایا کہ
صاحبان اس ملک کے نوجوانوں میں ایک عجیب مرض پھیلا
ہوا ہے انہوں نے حب الوطنی اور قومیت کے غلط خیالات قائم
کر لئے ہیں۔ انہوں نے ہر ایک موٹی اور ذات کے لئے جداگانہ
مقاصد و اغراض معلوم کئے ہیں اور اپنی سوسائٹی کے حصول
مقاصد کی کوشش میں دوسروں کے ساتھ الجھتے ہیں۔ ملک میں
تعصب پھیلاتے ہیں اور بے قناعتی اور بے اعتباری پھیلانے کے
لئے نہایت ناشکری کے ساتھ گورنمنٹ کو ملامت کرتے ہیں۔ اور
قبل از وقت ناقابل عملدرآمد اور بعید الفہم مطالبات کرتے ہیں۔
یہ افسوسناک حالت مغربی تعلیم کا نتیجہ بیان کی جاتی ہے اور چونکہ آل انڈیا
کانفرنس بھی کانفرنس ہے میں اس معاملہ پر تھوڑی سی بحث
کرنا چاہتا ہوں۔ میری آرزو ہے کہ جس طرح سے مسلمان اب تک
سرسید مرحوم کے انفلوینس کی وجہ سے اس زہر کے اثر سے محفوظ
رہے اسی طرح آئندہ بھی اس زہر کے زائل کرنے کی کوششیں
جاری رہیں گی۔ اور قوم کے صاحب اثر اور مقتدر اصحاب اپنی اثر
اور رہنمائی سے قوم کو ان تحریکوں میں حصہ لینے سے باز رکھیں گے
جو مخل امن و آسائش دل آزاری و خیر خواہی گورنمنٹ ہیں۔
میری خواہش ہے کہ مسلمان ہمیشہ خیال رکھیں کہ ملکی قومی اور
نسلی اور رنگ [illegible] کے اختلافات ان پر اثر نہ ڈال سکیں۔ ان
اختلافات نے اسلام کو جو نقصانات پہنچائے ہیں وہ کم نہیں
ہیں۔ بہت دن نہیں گذرے کہ شمال مغربی سرحد پر ایک ملا نے
شیعہ اور سنیوں کو لڑوا دیا۔ وہ قبل ازیں بھائیوں کی طرح

عرصہ دراز سے امن امان کے ساتھ رہتے تھے لیکن انہوں نے ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع کیا اور بلا وجہ گورنمنٹ کو کچھ عرصے کے لئے تشویش میں ڈالا ہندوستان کے بعض شہروں میں بھی اس قسم کے فساد ہو جاتے ہیں اگرچہ بہت کم ہوتے ہیں لیکن ان کے برے نتائج مدت تک باقی رہتے ہیں۔ بعض دفعہ ہندو مسلمانوں میں نفاق پیدا ہو جاتا ہے۔ تعلیم یافتہ مسلمانوں کو مناسب ہے کہ اپنے ہندو بھائیوں سے کبھی جھگڑا نہ کریں بلکہ آشتی اور امن کے ساتھ ان کے ساتھ برتیں اور دوسروں کو بھی ایسا ہی عمل کرنے کی صلاح دیں۔

علیگڈھ کالج خدا کے فضل سے اصول صلح کل پر عامل ہے۔ ہر فرقے کے مسلمان اپنے اپنے عقیدے کے موافق یہاں اپنی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ایک ہی مسجد میں اپنی اپنی نماز پڑھتے ہیں۔ مدراس بمبئی۔ برہما۔ ایران۔ بلوچستان کے مسلمان طلبا عملی ثبوت دے رہے ہیں کہ وہ ایک ہی خدا۔ ایک ہی رسول اور ایک ہی کتاب کے ماننے والے ہیں۔ اسی طرح ہندو طلبا مدرسہ اور کالج میں پڑھتے اور بورڈنگ ہوس میں رہتے ہیں۔ کالج کی صلح پسندی سے سبق حاصل کرتے ہیں کہ ہندوستان کی مختلف قومیں ملکر ایک قوم بنتی ہے اور ان کے مقاصد متحد ہیں۔

صاحبان ہم نے مذہب کے نام سے بہت سی لڑائیاں لڑی ہیں اور بہت ساخون بہایا ہے اور بہت نقصان اٹھایا ہے۔ مگر وہ زمانہ گزر گیا۔ قادر مطلق نے اپنے فضل سے اب ہمکو عادل اور فیاض گورنمنٹ کی سایۂ عاطفت میں دیا ہے اس امن اور آزادی کے لئے جو ہمکو حاصل ہے خدا کا شکر کرنا چاہئے۔ ایک وقت میں یورپ کی قومیں بھی ہماری طرح توہمات میں پڑی ہوئی تھیں۔ جبکہ انسان کو مذہب کے نام سے زندہ جلا دیا جاتا تھا۔ اور ایسی ہولناک خونریزیاں ہوتی تھیں جن کے ذکر سے انسان کانپ جاتا ہے۔ مگر علم کی روشنی نے اندھیرے کو دور کیا۔ مختلف قومیں اب بھی روئے زمین پر آباد ہیں۔ مختلف مذاہب اور عقائد اب بھی بدستور ہیں لیکن اب مذہبی جنگ نہیں ہوتی۔

بعد ازاں صاحب موصوف نے حکام کی مہربانیوں کا ذکر کیا ہے جو مسلمانوں کے حال پر ہیں اور اس سے زیادہ ثبوت گورنمنٹ کی عنایت کا کیا ہوگا کہ ملک معظم کے فرزند دلبند ماہ مارچ میں کالج کے معائنہ کے لئے تشریف لانے والے ہیں جو نہ صرف کالج کے لئے بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے باعث فخر ہوگا۔

---

**جنرل الیکشن**۔ پارلیمنٹ انگلستان کے توڑنے کے فرمان پر ملک معظم نے دستخط کردیئے ہیں امید ہے کہ آج پارلیمنٹ برخاست ہوگئی ہوگی اس کے بعد نئے سرے سے الیکشن ہوگا

لبرل پارٹی کے کامیاب ہونے میں بہت کم شبہ ہے۔ اگرچہ اتحادیوں کا برسر حکومت رہنا مشکل ہے کیونکہ بہت سے سوال میں اختلاف رکھنے والے عنصر پارٹی میں شامل ہیں۔ الیکشن کا زمانہ انگلستان میں خاص جوش اور سرگرمی اور تقریر بازی کا زمانہ ہوتا ہے۔ لوگ ووٹ حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کا زور لگاتے ہیں۔ ہر پارٹی کے باقاعدہ محکمے ہیں اور ہر حلقہ میں ان کے ایجنٹ کے جال پھیلے ہوئے ہیں۔ امیدواروں کی طرف سے بڑی گرما گرم تقریریں ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ مخالفوں کی نسبت سخت سخت الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

مسٹر چیمبرلین نے برمنگھم میں تقریر کی مگر مخالف پارٹی کے لوگوں نے ایسا تنگ کیا اور سوالات کی بوچھاڑ کی اور شور و غل کیا کہ ایک لفظ بھی سپیچ کا سنائی نہ دیا۔

مسٹر بالفور نے مانچسٹر میں سپیچ دی ان کے ساتھ بھی یہی نوبت گذری آخر خلل اندازوں کو جلسہ سے خارج کرنے کے لئے پولیس طلب کرنی پڑی۔

مسٹر گبسن بوس اور لارڈ ہف سسل نے اپنی تقریروں میں مسٹر چیمبرلین کو ہندوستان کا ٹھگ اور یہودا اسقریوطی سے تشبیہ دی۔ مسٹر برنز نے سابق حکمران پارٹی کو بددیانت اور پبلک کے روپیہ کو ضایع کرنے والی بیان کیا۔

---

**وکٹوریہ میموریل ہال**۔ کلکتہ میں ۴ ماہ حال کو ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز نے وکٹوریہ میموریل ہال کا سنگ بنیاد نصب کرنے کی رسم ادا کی۔ یہ ایک سنگ مرمر کی عمارت قیصرہ وکٹوریہ کی یادگار میں تعمیر ہوگی جو بلحاظ خوبصورتی کے ہندوستان میں تاج محل ثانی شمار ہوگی۔ یہ لارڈ کرزن کی سکیم تھی جس کے لئے تمام والیان ریاست اور تمام ملک سے ۵۰ لاکھ روپیہ چندہ جمع کیا گیا ہے ہز رائل ہائنس کا خیر مقدم لارڈ اور لیڈی منٹو اور ٹرسٹیان فنڈ نے کیا۔ نواب لفٹننٹ گورنر بنگال نے ایک مفصل ایڈریس میں تمام سکیم کی کیفیت بیان کی اور ہز رائل ہائنس سے سنگ بنیاد نصب کرنے کی ٹرسٹیان کی جانب سے درخواست کی۔

ولیعہد بہادر نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ آج ہم ایک بے غایت رنج اور عظیم الشان محبت کی یادگار قایم کرنے کو جمع ہوئے ہیں پرنسس نے اور ہمنے بدوران سفر اس وسیع ملک میں ہر جگہ مشاہدہ کیا ہے کہ ہندوستان نے اپنی عالی قیصرہ کی محبت کا کافی ثبوت دیا ہے۔ اور یہ جذبۂ محبت نہایت موثرانہ انداز سے اس قومی یادگار میں نہایت اعلیٰ درجہ میں ظاہر کیا جاتا ہے جس میں ہمارے راجگان سے لیکر غریب کاشتکار تک ہر ایک نے یکساں دلچسپی لینے کا فخر حاصل کیا ہے۔ ہم سب کو تسلیم کرنا چاہئے لارڈ کرزن کی ان تھک ہمت اور کوشش سے یہ یادگار ظہور میں آئی۔ یہ درست ہے کہ ہندوستان کے ہر حصے میں یادگاریں اس کی یادگار میں قایم ہوں جس نے اگرچہ اپنی ہندوستانی رعایا کو دیکھنے کا موقع نہیں پایا لیکن اس کو اس براعظم کے ہر فرقہ اور ہر قوم کے لوگوں سے رشتہ الفت و ہمدردی قایم رکھنے کی عجیب طاقت حاصل تھی اور یہ اس سے بھی بڑھکر مناسب ہے کہ اس کی عالمگیر محبت کی یادگار تمام ملک کی طرف سے ہو۔ یہ حیرت انگیز اظہار رشک گذاری ہمارے دلوں میں قدرتی فخر اور تازہ امیدیں پیدا کرتا ہے۔ تاج محل کے نظارہ نے اپنی خوبصورتی سے ہمکو نہایت محظوظ کیا ہے کوئی عمارت اس کی حریف ہرگز پیدا نہ ہوگی لیکن آیندہ زمانہ میں ملکہ معظمہ کی یہ یادگار جس کی ہمدردی نے فاصلہ اور دوری کو فتح کیا تھا ممکن ہے کہ ویسی ہی تاریخی دلبستگی ظاہر کرے جیسی کہ روضۂ تاج محل پیدا کرتا ہے۔

اس کے بعد ہز رائل نے سنگ بنیاد کو نقرئی اور طلائی اوزاروں سے نصب کیا اور نچلے پتھر کے جوف میں ایک بوتل رکھی جس میں اس تاریخ کے کلکتہ کے اخبارات کی کاپیاں اور چند سکے بھرے ہوئے تھے۔

اسی روز رات کو وایسرائے نے ہز رائل ہائنس کی دعوت کی اور ناچ ہوا ولیعہد بہادر لیڈی منٹو کے ساتھ اور وایسرائے پرنسس آف ویلز کے ساتھ ناچے۔

---

**اعزازی ڈگری**۔ ۵ جنوری کو کلکتہ یونیورسٹی کا ایک خاص کانووکیشن منعقد ہوا جس میں ہز رائل ہائنس کو ڈاکٹر آف لا کی اعزازی ڈگری عطا کی گئی۔ یونیورسٹی ہال کے باہر نواب لفٹننٹ گورنر استقبال کو حاضر تھے۔ یونیورسٹی کی عمارت تکلف سے آراستہ تھی۔ اور کلکتہ کے تمام رئیس اور یونیورسٹی کے فیلوز سینیٹ ہال میں جمع تھے جہاں وایسرائے نے بحیثیت چانسلر اور فیلوز کے خیر مقدم کیا۔ مسٹر گریش چندر مکرجی رجسٹرار نے ہز رائل ہائنس کو ڈاکٹر آف لا کا گون پہنایا۔

# عالم کا فوٹو

کاٹھیاواڑ سے افسوسناک خبر آئی ہے کہ ٹھاکر صاحب … کا محل چہارشنبہ گزشتہ کو آتشزدگی سے معہ تمام املاک کے جل گیا۔ ۱۰ لاکھ کی مالیت کا نقصان ہوا کئی جانیں بھی ضائع ہوئیں۔

… بنگال … کو کلکتہ … روانہ ہوگئے۔

وائسرائے کی … کونسل کا اجلاس جو آج ہونے والا تھا ۱۹ جنوری تک ملتوی کیا گیا۔

افغانستان اور چترال میں اسسال سردی نہایت سخت ہے۔

لارڈ منٹو موسم بہار میں آگرہ اور دہلی کا دورہ کرینگے اور … کے تیسرے ہفتہ تک رونق افروز شملہ ہونگے۔

… آج کلکتہ سے … ہوگا - … صاحب … چلے گئے۔

لارڈ امپتھل صاحب گورنر مدراس ۴ فروری کو مدراس سے بمبئی جاینگے اور ۱۶ فروری کو سر آرتھر لولی کو چارج دیکر ولایت روانہ ہونگے۔

امیر صاحب کی سرحدی حفاظت کے لئے بھاری توپیں گورنمنٹ ہند بھیجینگی۔

مشرقی بنگال و آسام کے سکریٹریٹ کے ۴۳ بنگالی کلرک سرکاری ملازمت سے موقوف کئے گئے جنہوں نے باہمی اتفاق سے کام بند کیا تھا۔

ڈھاکہ میں سرکاری دفاتر کے لئے ۹۶۲ بیگھہ اراضی لیجائیگی … گورنمنٹ ہوس بنیگا۔

راجہ … نے جاپان میں صنعتی تعلیم کے لئے ۳ ہزار روپیہ وظیفہ کے لئے وقف کیا ہے۔

مہاراجہ صاحب کوہاپور نے دس لاکھ کے سرمایہ سے پارچہ بافی کا کارخانہ جاری کیا۔

… کے مارواڑی ۴ لاکھ کے مشترکہ سرمایہ سے کپڑا بننے کی مشین جاری کرینگے۔

بمبئی میں حضور پرنس آف ویلز کی تشریف آوری کے یادگاری فنڈ کی میزان … لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔

میسور کی ایک کان کے پھٹنے سے ۹ آدمی ہلاک ہوئے۔

لاہور کی عمارت بنگال بنک آتشزدگی سے خاکستر ہوگئی خزانہ کے کمرے اور کاغذات بچ گئے۔

کلکتہ وکٹوریہ میموریل کے عجائبات کی نمائش ۱۰ جنوری کو ہوگی

اعلیٰ حضرت نظام دکن نے جشن جوبلی پر نواب افسر الملک بہادر کو ایک مرصع سرپیچ اور ایک تلوار مرحمت فرمائی۔

راجہ صاحب … قحط زدوں کے لئے ایک تالاب … تعمیر کراتے ہیں۔

۲۳ دسمبر کو بمبئی میں … کانفرنس کا جلسہ ہوا - تین ہزار مسلمان شریک تھے۔

لفٹنٹ گورنر پنجاب نے … کی عمارت کے لئے ۵ ہزار روپیہ عنایت کیا۔

حضور پرنس آف ویلز کی تشریف آوری … کی یادگار میں … ہائی سکول قائم کرنے کے لئے … نے ۵ ہزار نقد ۱۰۰ ہزار کی جائداد وقف کی۔

کانگرس کا آئندہ اجلاس کلکتہ میں ہوگا۔

… کانفرنس کا چوتھا اجلاس ۲۰ و ۲۸ و ۳۰ دسمبر کو … آباد ضلع گوجرانوالہ میں بصدارت شیخ محمد نصیب … پرنسپل … منعقد ہوا۔

سروپ چند کرم چند سوداگران بمبئی کی دکان سے ۲۰ ہزار کے موتی چوری گئے - پولیس در پے تلاش ہے۔

علیگڈھ کالج سے ہرسال ایک نوجوان خاص وظیفہ پر تحصیل علم کے لئے یوروپ کو جایا کریگا۔

مدراس کے امتحان انٹرنس میں خاندان کوچین کی تین شہزادیاں بھی امیدوار ہیں۔

ریاست پٹیالہ کا عمدہ جغرافیہ بنانے والے کو کونسل … روپیہ انعام دیگی۔

انگریزی اخبارات حیران ہیں کہ مہاراجہ بلرامپور کو کوئی خطاب نہیں ملا حالانکہ پچھلے سال ۶ لاکھ روپیہ چندہ دے چکے ہیں۔

میجر … صاحب راجپوتانہ میں قحط کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔

ریلوے بورڈ ۸ جنوری کو … ایک ماہ تک … دورہ کریگی۔

صاحب وزیر ہند نے تعمیر ریلوے کے متعلق تین سال کا پروگرام منظور کیا ہے جس … ۱۵ کروڑ روپیہ سالانہ خرچ کیا جائیگا

مہاراجہ … کمار … ٹیگور کو نائٹ کا اعزاز عطا ہوا۔

چارشنبہ گزشتہ کو … میں خفیف سا زلزلہ محسوس ہوا۔

ٹھاکر کشن چند والی ریاست … واقع کوہ شملہ نے انتقال کیا

مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے پاسچور انسٹیٹیوٹ کسولی کو ایک ہزار روپیہ عطا کیا ہے جہاں مہاراجہ … کا علاج ہوا تھا

ایک افغان اہلکار عبدالعزیز خان جو عرصہ سے پشاور میں پناہ گزین اور سابق میں امیر صاحب کا پرچہ نویس تھا کابل میں طلب ہوکر امیر صاحب کی کونسل کا درباری مقرر کیا گیا ہے۔

طہران میں جناب آقائے سالار نے اپنے جیب خاص سے ایک عالیشان کالج قایم کیا ہے جس میں غریب اور یتیم بچوں کو تعلیم دیجائے گی … مغربی علوم و فنون کی تعلیم اس کالج میں ہوگی۔

حکومت اٹلی نے ایک علمی کمیشن ولایت طرابلس الغرب کو روانہ کرنیکا قصد کیا ہے۔ … چونکہ دولت عثمانیہ … یوروپ پر پہلے ہی سے ظاہر کر رکھا ہے کہ وہ کسی … وفد کو طرابلس میں داخل ہونے دیگی اس واسطے یہ وفد مصر ہوتا ہوا صحرائے بربر طے کرکے حدود طرابلس میں داخل ہوگا۔ … کا اخبار … کہتا ہے کہ اس وفد کا علمی نام رکھنا صرف دکھانے کے واسطے ہے ورنہ دراصل یہ آئندہ فوجی مداخلت کا پیش خیمہ ہے۔

انگلستان میں انتخاب ممبران پارلیمنٹ شروع ہوا پہلا الکشن کل … تھا - آج ۱۳ حلقوں کا الکشن ہے جن میں مانچسٹر بھی شامل ہے۔

ٹرنسوال میں چینی مزدوروں کا سوال انتخاب پارلیمنٹ میں ایک معرکہ کا مسئلہ ہے۔

لبرل پارٹی خلاف ہے کہ چینیوں سے غلاموں کی طرح کام لیا جائے مگر مسٹر بالفور کی رائے ہے کہ بغیر چینیوں کے کام نہ چلیگا۔

پیرس کے اخبارات نے دارالسلطنت فرانس میں ایک عظیم الشان مسجد بنانے کی اجازت شتہر کی ہے جس میں پیرس میں رہنے والے مسلمان فرائض نماز ادا کیا کریں گے - مسجد کے لئے چندہ جمع کرنیکو کئی کمیٹیاں بھی بنائی گئی ہیں اور حکومت فرانس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ضروری امداد اور سامان کی بہم رسانی میں ہر طرح مدد دیگی۔

ڈائنامیٹ کے اُس واقعہ کے تفصیلی حالات سے جو جلالتمآب سلطان المعظم کی ذات سامی کو ضرر پہنچانے کی غرض سے جامع حمیدیہ میں اڑا گیا تھا تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ اس گولہ کے اڑانے کے لئے ستر ہزار پونڈ صرف کئے گئے تھے اس لئے سوال پیدا ہوتا ہے کہ اتنی بڑی رقم کہاں سے ملی؟ بیشک اس واقعہ میں کسی ترک یا مسلمان کی ہرگز شرکت نہ تھی۔

حکومت ایران نے شہر شوشتر میں ایک عظیم الشان کالج علوم مغربیہ کی تعلیم کے لئے قائم فرمایا ہے۔

# ملٹری دُنیا

## روس کی حالت زار

ماسکو میں ہرچگہ امن و امان قایم ہو گیا ہے باغی لوگ برابر گرفتار کئے جاتے ہیں۔ زار نے اپنی تمام فوجوں کا وفاداری سے خدمات ادا کرنے کا شکریہ ادا کیا۔

ملک کے دیگر حصوں میں ابتک شورش اور فساد کا سلسلہ بند نہیں ہوا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بغاوت کی آگ ابھی بجھی نہیں ہے۔ مقام ایدیم میں پولیس کے چیف پر ایک بم کا گولہ پھینکا گیا جس نے چیف کی ٹانگوں کو پھاڑ ڈالا اور اس کی بیوی کو ہلاک کیا۔

سائبیرین ریلوے کے بہت بڑے حصے میں مارشل لا جاری کیا گیا ہے۔

روسی گورنمنٹ بیان کرتی ہے کہ ان باغی کمیٹیوں میں جن کے اعلان ہزاروں کاریگروں کو جوش میں لاتے تھے صرف ایک ایک آدمی تھا۔

سینٹ پیٹرزبرگ میں ارکٹسک سے ایک ڈپوٹیشن پہنچا ہے جو درخواست کرتا ہے کہ سائبیریا کے معاملات میں صحیح کورنمنٹ کا علم حاصل کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے۔

ایک فوج نے جو ونڈن روانہ کی گئی تھی وہاں کی سوشلسٹ کمیٹی کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس کمیٹی کے تین سربرآوردہ لیڈروں نے بھاگنے کا ارادہ کیا لیکن سپاہیوں نے ان کی اس کوشش میں ان کو ہلاک کیا۔

کاونٹ ڈی ویٹ نے ایک دن ایک نامہ نگار سے ملاقات کرتے وقت بیان کیا کہ مجھ کو روس کے موجودہ نازک حالت سے بچکر نکلنے کا کامل یقین ہے اور اس کی رپورٹوں کو بہت مبالغہ کے ساتھ مشہور کیا گیا ہے۔

مسٹر کاکوکاف روس کے سابق وزیر خزانہ نے پیرس میں ایک شخص سے ملاقات کے وقت کہا کہ روس کی موجودہ حالت سے اس کے اعتبار میں کبھی فرق نہیں آ سکتا۔ فوجوں کی کمی پوری کرنے اور ادائیگی جاپان کے لئے ۹۳ ملین روبل کی عظیم الشان رقم باہر سے قرض لی جا سکتی تھی۔ اس نے یہ بھی بیان کیا کہ دوبال ہی میں بغاوت رفع کرنے کے لئے جو سخت انتظام کیا گیا تھا اس سے باغی ہوش میں آ گئے ہیں اور عام امن و امان قایم ہونے کا یہی باعث ہے۔

سنٹ پیٹرزبرگ سے روسی ایجنٹ کو اطلاع دی ہے کہ تجویز شدہ ۲۳ ملین قرضہ کے حاصل کرنے کے لئے پولیٹیکل حالت مناسب نہیں ہے۔

پیرس کا اخبار ٹیمپس کہتا ہے کہ اگرچہ فرانسیسی لوگ عام طور پر قرضہ دینے کے خلاف ہیں لیکن وہ روسی سکیورٹی ہولڈروں کو کافی ضمانت پر اس قدر سونے کی رقم دینے کے لئے تیار ہیں جو ان کے روبل کی قیمت کو اس وقت تک قایم رکھ سکے جبتک کہ ان کو قرضہ حاصل کرنے کا کوئی عمدہ موقعہ ہاتھ نہ آ جائے۔

### کوہ قاف کی خونریزی

ایک سرکاری رپورٹ سینٹ پیٹرزبرگ سے شایع ہوئی جو کوہ قاف کی خونریزیوں کا الزام ارمنی لوگوں پر عائد کرتی ہے اور ظاہر کیا گیا ہے کہ ان کی سرکوبی کے لئے سخت کارروائی کی جائیگی۔ نیز کوہ قاف کے وائسرائے پرنس ڈسکوف کو معطل کیا گیا ہے۔

### فوجی بیرحمی

ایک نیم سرکاری اعلان سینٹ پیٹرزبرگ سے شایع ہوا جس میں درج ہے کہ فوج پر جو بلووں کے فرو کرنے میں بیرحمی کے الزامات لگائے گئے ہیں وہ بے بنیاد ہیں اور لکھا ہے کہ باغیوں کے گرفتار کرنے کیلئے بہت سے اڑنے والی اشیاء اور بم کے گولے اس قدر پائے گئے ہیں کہ جو ہزاروں آدمیوں کے فنا کرنے کو کافی تھے اور تمام شہروں کو تباہ کر دیتے۔

ونڈن کو جو فوج بھیجی گئی تھی اس نے مقامی سوشلسٹ کمیٹی کو گرفتار کیا ۳ سرغنہ بھاگتے ہوئے مارے گئے۔

---

**صاحب لیفٹننٹ جنرل کمانڈنگ شمالی کمانڈ** کے دورہ کا پروگرام حسب ذیل ہے:-

راولپنڈی ۵ جنوری کو۔ کنڈیاں اور دریاخاں۔ ۷ جنوری کو۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ ۸ جنوری کو پھر راولپنڈی ۱۰ جنوری ۱۹۱۰ء کو واپس پہنچیں گے۔

---

**مسٹر پرود وسٹ** بیٹزلی مارننگ پوسٹ کا خاص نامہ نگار جو حضور پرنس آف ویلز کے ہمراہ ہے ایک مضمون میں انڈین آرمی کے متعلق بحث کرتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ ہندوستان کی حفاظت کے لئے موجودہ فوج بالکل ناکافی ہے اور اس کا انتظام خطرناک طور پر غیر مکمل ہے۔ اور جن اصلاحوں کی بابت وزیر بار بار مکمل ہونے کا بیان کرتے تھے۔ یہاں ان کی ابتک سلسلہ جنبانی بھی شروع نہیں ہوئی۔ لارڈ کچنر ابتک نادانی تعصب اور رواج کے برخلاف جنگ کر رہے ہیں۔ عموماً برٹش آفیسران محض اپنے ہی اپنے صوبوں سے واقف ہیں۔ اور روس کو ایک عظیم الشان خطرہ خیال کرتے انہوں نے اس کے ڈیفینس کی کبھی تیاری نہیں کی۔ چونکہ لارڈ کچنر صاحب پرانے فیشن کی لکیر کے فقیر نہ تھے اس لئے انہوں نے صاف صاف سمجھ لیا کہ ہندوستان کے لئے آیندہ کسی نئے خطرے کا اندیشہ اس کی ریاستوں یا سرحدی فرقوں سے نہیں بلکہ کسی یوروپین طاقت سے ہوگا۔

---

**کرنیل کرو ور** صاحب بہادر نے یکم ماہ حال کو مردان برگیڈ کی کمانڈ اختیار کی۔

---

۱۱۔ بیٹری ایل فیلڈ آرٹیلری جنہیں پرکیش کیمپ سے جالندہر کی بدلی کرنے سے پیشتر فیروزپور واپس آئیگی۔

---

**کرنیل** سی۔ ڈبلیو پار صاحب بہادر ڈپٹی ایڈجوٹنٹ جنرل بجائے میجر جنرل ارنگ صاحب بہادر کے برگیڈ کمانڈر مقرر ہوئے۔

---

**امپریل کیڈٹ کور** پنجشنبہ کے دن کلکتہ سے روانہ ہوا ۱۵ سپاہ بھی وہاں سے اگلے ہفتہ رخصت ہو جائیگا۔

---

**چین کی بیداری**۔ گورنمنٹ امریکہ نے فلپائن کو دو زائد رجمنٹیں روانہ کرنے کا ارادہ کیا ہے اس کی وجہ یہ ظاہر کی گئی ہے کہ چونکہ چین بیدار ہو گیا ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ امریکہ کے مقاصد کو صدمہ پہنچے لہذا پیش بندی کی گئی ہے۔

---

**وزیر ہند کی رائے**۔ مسٹر مورلے سکرٹری آف سٹیٹ آف انڈیا نے مقام اربروتھ میں تقریر کرتے ہوئے سامعین میں سے ایک شخص کے سوال کے جواب میں بیان کیا کہ بیشک ہندوستان میں ملٹری حکام سول حکام کے ماتحت رہنے چاہئیں۔

**جنوبی افریقہ** میں عنقریب سیلف گورنمنٹ قائم کی جائیگی۔ مگر گورنمنٹ اول جنرل نشلر صاحب کو تحقیقات کے لئے وہاں روانہ کریگی تاکہ معلوم کریں کہ ملک کی حالت کیا ہے اور وہاں کس قدر فوج رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہزرائل ہائنس ڈیوک آف کناٹ جو جنوبی افریقہ کے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں ۹ ماہ حال کو کیپ ٹون میں وارد ہوئے۔

---

**بغاوت یمن** یمن میں ترکی فوج نے باغیوں سے پھر شکست کھائی ہے اور طہران کو واپس آنے پر مجبور ہوئی جہاں وہ نو ہزار کمک کا انتظار کر رہی ہے۔

---

**امپیریل کیڈٹ کور** کل شب کو ونکا لنڈ سے ڈیرہ دون کو واپس روانہ ہوگا۔ روانگی سے پہلے حضور ولیعہد نے کیمپ کا معائنہ کیا۔

---

**برگیڈیر جنرل** پارکر صاحب بہادر حیدرآباد برگیڈ کی کمانڈ پر مامور ہونگے۔ برگیڈیر جنرل ایگر صاحب بہادر ۱۱ فروری کو پنج سالہ میعاد پوری کرینگے اور لفٹننٹ جنرل ووڈ ہوس صاحب بہادر کمانڈنگ راولپنڈی ڈویژن ۱۱ اپریل کو اپنی کمانڈ سے سبکدوش ہونگے۔

---

**کرنل سر ہنری راولنسن** جو چند ہفتوں سے سٹاف کالج کے متعلق مشورہ دینے ہندوستان میں آئے ہوئے ہیں ۸ ماہ حال کو عازم انگلینڈ ہونگے۔ غالباً کیمبرلی کالج اور کوئٹہ کالج ایک ہی پیمانہ پر قائم ہونگے۔

---

**وسط ایشیا** کی روسی چھاؤنی عاشق آباد میں فوج نے سرکش ہو کر افسروں کو قید کر لیا تھا مگر تازہ خبر ہے کہ غدر فرو ہوگیا اور افسر رہا ہوگئے۔

---

**گورنمنٹ** نے تمام رجمنٹوں کے سگنلروں کے لئے مقناطیسی قطب نما دی جانی منظور کی ہیں۔ رسالوں میں فی یونٹ ۹ اور ہم ادا پلٹنوں میں چار چار فی یونٹ دی جائینگی۔

---

**برٹش اور نیٹو فوج کی ٹرانسپورٹ** ٹرنیناگ کلاسیں نزدیک نیائیہ اور انبالہ میں چھ چھ ہفتہ کے لئے کھلینگی۔ مختلف حصول ...

سے ۲۴ یونٹیں افسروں عہدیداروں اور سپاہیوں کی بھیجی جائینگی۔

---

**حضور پرنس آف ویلز** نے ۲۰ دسمبر کو قلعہ فورٹ ولیم میں ایکز اون بائیل انکاشائر رجمنٹ کو جدید کلرز عطا کرنے کی رسم ادا کی تھی۔ اس موقع پر حضور کمانڈر انچیف اور کئی ایک جنرل تشریف رکھتے تھے۔ سر آر چیپلڈ ہنٹر صاحب بہادر اس رجمنٹ سے قدیم تعلق رکھنے میں وہ بھی رونق افروز تھے۔ یتیز لوار لفٹننٹ گورنر بنگال موجود تھے۔

ہز رائل ہائنس نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہمارے لئے یہ فخر ہے کہ ملک معظم کی اجازت سے رجمنٹ ہذا کو جدید کلرز عطا کرنے کی رسم میں حصہ لینے کا موقع ملا۔ اور اس تقریب کے ادا کرنے میں ہمیں مزید خوشی یہ ہے کہ ہمارے والد ماجد اس کے کرنل انچیف ہیں۔ رجمنٹ ہذا نے ۲۲ سال کے عرصے میں نادر خدمات سرانجام دی ہیں ان مہمات کے نام جن پر رجمنٹ شریک ہوئی ان لوگوں کے کارناموں سے منسوب ہیں جنہوں نے تم سے پہلے اہم خدمات ادا کیں۔ اور یہ جدید کلرز تمکو دیتے ہوئے میں یقین رکھتا ہوں کہ تم نہ صرف رجمنٹ کی قدیم ناموری کو قائم رکھوگے بلکہ اگر موقعہ ملے تو اس کی عزت کو اور بڑھاؤ گے۔

کانڈ صاحب کمانڈنگ آفیسر نے ہز رائل ہائنس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے چند دلچسپ واقعات کا ذکر کیا اور فرمایا پورے سو برس ہوئے جبکہ رجمنٹ ہذا کے دونو بٹالینوں کو مقام فورٹ ولیم اس زمانہ کے پرنس آف ویلز نے کلرز عطا کئے تھے پرنس موصوف بعد میں شاہ جارج چہارم کے لقب کے ساتھ تخت پر بیٹھے۔ قبل ازیں چار مرتبہ رجمنٹ ہذا نے یور رائل ہائنس کے آباؤ اجداد کے ہاتھ سے کلرز حاصل کئے ہیں۔ آخری مرتبہ ۱۸۶۵ء میں یہ کلرز جو ہمارے سیکنڈ بٹالین کے پاس ہیں قیصر ہند ملکہ وکٹوریہ نے عطا کئے تھے۔ اُن افسروں میں سے جو اس وقت موجود تھے صرف میں ہی باقی ہوں جو ابتک رجمنٹ میں تعینات ہوں اور تین سال کا عرصہ ہوا کہ ملک معظم نے رجمنٹ ہذا کا منصب کرنل انچیف قبول فرما کر عزت افزائی کی تھی۔

---

**روسی فوج کا غدر**۔ پچھلے دنوں ہاربن میں روسی فوج کی سرکشی اور دنگہ فساد کی تار خبریں آئی تھیں اب مفصل کیفیت معلوم ہوئی ہے کہ ایک وقت تمام منچوریا کی روسی فوج میں بغاوت کی آگ پھیل گئی تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ تین چار مہینے سے فوج کو تنخواہ نہ ملی تھی۔ اور سردی کے کپڑے اور سامان رسد بھی نہایت قلیل تھا۔ گویا سخت قحط کا فوج کو سامنا تھا۔ اسی اثنا میں جنرل لنی وچ نے سائبیریا سرحد کی فوجوں کو پہلے واپس جانے کا حکم دیا۔ اور جن فوجوں نے زیادہ تکالیف اٹھائی تھیں ان کو ہاربن میں مقیم رہنا پڑا پھر تو تمام فوج میں ناراضگی پھیلی۔ خفیہ کمیٹیاں ہونے لگیں اور سازشیں ہونے لگیں۔ افسروں کی حکم عدولی کرنے لگے۔ اور ایک سرکلر جاری کیا کہ ہماری تکالیف فوراً دور کیجائیں۔ فرنٹ لائن کے ڈیٹاچمنٹ اپنی اپنی پوسٹوں کو چھوڑ کر ملک میں گشت لگانے لگے اور آس پاس کے اضلاع میں ڈاکے مارنے لگے۔ زمینداروں کو بیرحمی سے لوٹا اور سخت موسم سرما میں انکا تمام غلہ کا ذخیرہ اور سامان پوشش لوٹ لے گئے۔ اور اس طرح سے بہت سے کاشتکار سردی سے اکڑ کر اور فاقوں سے تنگ آکر ہلاک ہوگئے۔

ہاربن کا ہر ایک مکان فوج کے استعمال میں آنے لگا۔ آخر سامان رسد ختم ہوگیا اور سپاہیوں نے علانیہ کہا کہ ہم جاپان سے جنگ کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں نہ کہ فاقہ سے مرنے یا سردی سے اکڑ جانے کے لئے باقی فوجوں نے بھی قرار دیا کہ جبتک رسد کا کافی اطمینان نہوگا۔ وہ حرکت نہیں کرینگے غدر کے سرغنہ شہر کے ہر حصہ میں فوجوں سے خط و کتابت رکھتے تھے۔ آخر نوبج کی سازش کی گئی۔ اور سپاہی بازاروں میں ڈاکوؤں کی طرح صف بستہ ہوئے۔ ہر جگہ مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگا کے اور تمام دوکانوں کو لوٹ کر جو کچھ ہاتھ آیا لے گئے۔ اسی اثنا میں ولاڈی ووسٹک سے بدامنی کی خبر آئی۔ ایسے ہی واقعات وہاں گزرے تھے یہ خبر ہاربن میں پہنچنے پر اور بھی بغاوت کی آگ بھڑکی۔ حکام ریلوے مجبور کئے گئے کہ فوج کے ساتھ شریک ہوں۔ ایک ایکسپریس ٹرین پکڑ کر سپاہی اس میں سوار ہو کر ہاربن سے لاڈی ووسٹک کو گئے اور وہاں سے سرکاری گودام اور پرائیویٹ کارخانوں سے سامان رسد اور مشین کی توپیں اور بندوقیں اور بہت سے کارتوس لوٹ لائے۔ اور ہاربن میں واپس آئے۔ سٹیشن پر ہاربن کی غدار فوج نے ٹرین کا خیر مقدم کیا اور یہ سنکر کہ بہت سامان لوٹ کر لائے ہیں خوشی کے نعرے بلند کئے۔ صندوق توڑے گئے اور شراب کی بوتلیں نکال نکال کر ہزارہا سپاہی پینے لگے اور نشہ میں بدمست ہوگئے۔ اس کے بعد ہاربن کی تباہی شروع ہوئی تمام شہر کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ ایک عظیم

# دلچسپ واقفیت کا خزانہ

**کروڑپتی اور اُن کے محلات** شہر نیویارک میں ففتھ ایونیو کے نام سے ایک مشہور و معروف محلہ ہے۔ جو پانچ میل تک پھیلا ہوا ہے۔ اس محلے میں ایسے ایسے مالدار کروڑپتی رہتے ہیں جن میں سے ہر ایک کی دولت کا اندازہ لگانے کیلئے کم از کم آٹھ صفروں کی ضرورت ہوگی۔ بلکہ ان میں سے بعض تو ایسے مالدار ہیں کہ اگر ان کی آمدنی کم ہوکر ایک ہزار پونڈ یومیہ کی اوسط تک پہنچ جائے تو وہ اپنے تئیں ایک مفلس شخص خیال کرنے لگیں۔ غرضیکہ ان کروڑپتیوں کے محلات جو اسی ایک محلے میں کچھ کچھ فاصلے پر واقع ہیں ایک قابل دید نظارہ ہیں۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک شخص اپنے اپنے محلوں کو زیادہ عظیم الشان اور خوبصورت بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ ان سب میں زیادہ عالیشان اور خوبصورت عمارت وینڈربلٹس کی ہے پہلے اس ایک عظیم الشان محل کی جگہ پر پانچ بڑی بڑی وسیع عمارتیں استادہ تھیں۔ اس بیش بہا محل کی صرف تعمیر ہی میں ڈیڑھ کروڑ روپے سے زیادہ خرچ ہوا۔ پھر اس محل کے ساتھ ہی پونے چار لاکھ روپے کے مکانات خرید کر ایک باغ بنایا گیا جس کی تیاری میں ۲۵ لاکھ روپیہ اور صرف ہوا۔ اس عظیم الشان محل کی آراستگی کے لئے جس قدر روپیہ خرچ ہوا ہے اُس کا ٹھیک ٹھیک اندازہ لگانا محال ہے لیکن تاہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ عظیم الشان رقم ڈیڑھ کروڑ روپیہ سے کسی حالت میں کم نہیں ہو سکتی۔ علاوہ ازیں اب بھی محل اور باغات کی آراستگی وغیرہ کے لئے یومیہ خرچ کی اوسط ساڑھے چار ہزار روپیہ سے کم نہیں ہے۔

اس محل سے تھوڑے فاصلے پر مسٹر جیکب الیسٹر کا محل ہے جو اندازاً ۲۷ کروڑ روپیہ کا مالک ہے اور جس کی سالانہ آمدنی ڈیڑھ کروڑ روپیہ سے زیادہ ہے اس کا محل کیمبارڈ کے مشہور فرانسیسی قلعہ کی صورت پر تیار کیا گیا ہے۔ اس کی تعمیر کے لئے ۳۰۰ کاریگروں کی فوج لڑائی برس تک کام کرتی رہی جن کی صرف تنخواہوں کا مجموعہ ۴ لاکھ روپیہ تک ہے۔ غرضیکہ مجموعی طور پر اس عالیشان عمارت کے صرف تیار کرانے میں ۵۷ لاکھ سے کچھ زیادہ روپیہ خرچ آیا۔ یہہ محل بھی نہایت بیش قیمت اور نفیس سامان سے آراستہ کیا گیا ہے۔ صرف کھانے کے طلائی ظروف ڈیڑھ لاکھ روپے کے ہیں۔ کل سامان کی قیمت کا اندازہ لگانے کے لئے اس قدر کہنا کافی ہوگا کہ ۷۵ ہزار روپیہ ماہوار سے کم خرچ نہیں ہوا۔

اس کی عمارت کے پاس ہی ایک اور خوبصورت مکان ہے جو مذکورہ بالا محلات کی نسبت بہت چھوٹا ہے۔ جو بادی النظر میں ایک ہسپتال یا شفاخانہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس کے مالک مسٹر کامپٹ ورتھ نے اس کی آراستگی اور تعمیر وغیرہ میں خوب دل کھولکر روپیہ لگایا ہے اس مکان کا زینہ ایک قابل دید شے ہے جس کی ہر ایک سیڑھی پر ساڑھے سات سات ہزار روپیہ خرچ آیا ہے۔

مسٹر ٹی ایس برکس کا محل بھی ایک نفیس او قیمتی عمارت ہے۔ صرف اس کی تعمیر پر ۹ لاکھ روپیہ صرف ہوا آرایش کا تمام سامان جو تقریباً دنیا کے ہر ایک حصے سے منگایا گیا ہے تقریباً ۶۰ لاکھ کی مالیت کا ہے۔ جس میں سے صرف ایک پلنگ کی قیمت تین ہزار روپیہ ہے۔ اور ایک عجیب غسلخانہ ہے جو دنیا میں اپنی نظیر نہیں رکھتا تقریباً ۹۰ ہزار روپیہ صرف ہوا۔

اس سے آگے مسٹر سینیٹر کلاک کا سفید سنگ خارا کا عالیشان محل ہے۔ یہہ کروڑپتی "تانبے کا بادشاہ" کہلاتا ہے۔ اس محل کی پانچ منزلیں ہیں جن کی آرایش و آراستگی کا کچھ ٹھکانا نہیں صرف مشرقی آرایش ساز و سامان پر ایک ملین ڈالر خرچ آئے ہیں ایک ترکی طرز کا کمرہ ۶ لاکھ روپے میں آراستہ ہوا تھا۔ اس میں تین ترکی غالیچے ہیں جن میں سے ہر ایک ۱۵-۱۵ ہزار روپے کی مالیت کا ہے۔ دو دیوانوں پر ساٹھ ہزار روپیہ خرچ آیا۔ ایک نہایت نفیس اوری اینٹل ہال تین لاکھ کی لاگت سے تیار کرایا گیا جس میں تیرھویں صدی کا ایک بیش بہا ایرانی غالیچہ بچھا ہوا ہے جو ایک لاکھ دو ہزار روپیہ کو خرید کیا گیا تھا۔ اس کمرے کی کھڑکیوں پر ۵۰ ہزار روپیہ دیوار ونگی مینا کاری پر ۵۰ ہزار روپیہ صرف ہوا۔

ان کے بعد چند ایک اور کروڑپتیوں کے محلات واقع ہیں جن میں سے صرف دو قابل ذکر ہیں پہلا محل مسٹر سی پی ہنٹنگٹن کا ہے جس کو "ریل کا بادشاہ" کہتے ہیں اور دوسرا "چینی کے بادشاہ" مسٹر ہیومیئر کا ہے۔ یہہ محلات بھی پرتکلف اور نفیس ساز و سامان سے سجے ہوئے ہیں۔ غرضیکہ اس محلے کے چالیس مکانات دولت کے لحاظ سے دنیا بھر میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اور اگر ان کی بیشمار دولت کا اندازہ لگایا جائے تو دس کروڑ ڈالر سے کسی طرح کم نہیں ہو سکتی۔

---

**انفنٹری کی وجہ تسمیہ**۔ پیدل فوج کے لئے لفظ انفنٹری کی ابتدا سب سے پہلے ملک ہسپانیہ میں ہوئی ہے جب زمانے میں شاہ ہسپانیہ مور لوگوں کے ہاتھوں میں گرفتار تھا تو اس کے بیٹے نے جو وارث تخت ہونے کی وجہ سے "انفنٹی" کہلاتا تھا اپنے باپ کو چھوڑانے کے لئے ایک پیدل فوج بھرتی کی اور اس کا نام اپنے خطاب پر انفنٹری رکھا۔

---

**سب سے چھوٹا گھوڑا** شاید دنیا میں سب سے چھوٹا گھوڑا ملک اٹلی کے ایک دولتمند شخص کے پاس لمبارڈی میں خیال کیا جاتا ہے۔ جس کو اس چھوٹی نسل کے گھوڑے پرورش کرنے کا نہایت شوق ہے۔ ان گھوڑوں کا قد ۱۹ انچ سے زیادہ نہیں ہوتا۔ اور بالکل ایک بڑے کتے کی مانند نظر آتے ہیں۔

---

**بچوں کی بالیدگی**۔ امریکن سائنٹسٹ بیان کرتے ہیں کہ ماہ نومبر کے اختتام سے آخر مارچ تک بچوں کی نمایش نہایت کم درجہ میں ہوتی ہے۔ مارچ سے اگست تک ان کے قد میں زیادتی ہوتی ہے لیکن وزن میں کم بڑھتے ہیں۔ اگست سے نومبر تک تین مہینے کا زمانہ صرف وزن میں زیادہ ہونے کے لئے ہے ان ایام میں ان کی بالیدگی پر بہت کم اثر پڑتا ہے۔

---

**قطب شمالی کا نیا سفر**۔ قطب شمالی تک بیلون میں کامیابی سے پہنچنے کی اب پھر کوشش ہو رہی ہے۔ اور مسٹر مارسلک صاحب اس خطرناک سفر کو عنقریب اختیار کرنیوالے ہیں۔ ان کا یہہ بھی ارادہ ہے کہ بے تار پیام برقی کا آلہ بھی جاتے ہوئے ساتھ لیتے جائیں بیلون کے ساتھ ایک الیکٹر و موٹر بھی ہوگی جس کی طاقت ۳۰ گھنٹے تک قایم رہ سکیگی۔ بیلون سپٹسبرگن سے روانہ ہوگا۔ اس سفر کے خرچ کا تخمینہ ۲۷۵۰۰ لگایا گیا ہے۔

---

**سلطان کا فوٹوگرافی کمرہ**۔ سلطان ترکی کو فوٹوگرافی کا بہت شوق ہے۔ لیکن چونکہ اسلامی احکام کے بموجب انسان کی تصویر کا اتارنا سخت ممنوع ہے۔ امیر المومنین بھی اس کے پابند ہیں اور وہ تصویروں کا اتارنا نیچر کے قدرتی نظاروں اور مکانات وغیرہ تک محدود رکھتے ہیں۔ ایک امریکن فرم نے ان کے لئے ایک نایاب اور بے مثل فوٹوگرافی کا کمرہ تیار کیا ہے جو دنیا بھر میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ اس میں معمولی دھاتوں کی بجائے سونا استعمال

کیا گیا ہے۔ کیمرہ کے جن حصوں پر بکری کا کام ہو وہاں تھی دھات لگایا گیا ہے۔ بیلو کا پٹہ اعلیٰ قسم سے چمڑے کا بنا ہوا ہے جس کے کنارے پر جلد مخمل کا کام ہے۔ بیرونی شکل نہایت خوبصورت اور مرصع ہے۔ کیمرے کی مالیت ۲۵ ہزار روپے ہے۔

اگر تمام سمندروں کا پانی تبخیر کے ذریعے اڑا دیا جائے تو اس سے نمک کی اس قدر مقدار حاصل ہوگی جس سے ایک سو میل موٹا نمک کا تختہ ۵۰ لاکھ مربع میل کے رقبہ میں پھیل جائیگا۔

## لطفِ سخن

بندے ماترم: جب کبھی سرزمین آزاد ملک کے ایک سرے سے دوسرے تک اہل ملک کو خواب غفلت سے جگانے اور قومی زندگی کا پہلا سبق سکھانے میں چلتا ہوا جادو ثابت ہوئی ہے اور جسکے فرحت بخش سرود سے آج ہندوستان کے در و دیوار گونج رہے ہیں۔ بنگال کے مشہور ناولسٹ رائے بہادر بنکم چندر چٹرجی مرحوم کے ایک مشہور گیت کا ٹیپ ہے۔ یہ گیت "آنند مٹھ" نامی ناول میں آیا ہے۔ اور جبکہ بیس سال گذرے "بنگ درسن" نامی بنگالی رسالہ میں بھی شایع ہوا تھا۔ یہ سنسکرت اور بنگلہ زبان میں ہے اور علم موسیقی کے شایقین کو تھوڑی دیر کیلئے "گیت گووند" کا مزہ دے جاتا ہے۔ کسکو معلوم تھا کہ بیس سال بعد یہ بنگالیوں کا قومی گیت ہو جائیگا اور اس سے ہندوستان کا ایک ایک کونہ گونج اٹھیگا اب اس لفظ نے وہ وقعت حاصل کرلی ہے جو اس سے پہلے ہندوستان میں کسی گیت کو حاصل نہیں ہوئی تھی اور دعا و سلام کی اصطلاح میں مستعمل ہونے لگا ہے۔ اس کے زبان سے نکلتے ہی محبان وطن کے دلوں میں حب الوطنی کا دریا امنڈ آتا ہے جس کا زور خاص و عام پر اثر کئے بغیر نہیں رہتا۔ بنگالی زبان سے اس گیت کا انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ ذیل میں اردو ترجمہ ہے جو حضرت سرور جہان آبادی کی تالیف ہے اور رسالہ زمانہ نے شایع کیا ہے۔

### بندے ماترم

آہ! یہ جان بخش پانی یہ ہوائے خوشگوار
یہ تر و شاداب و شیریں میوہ ہائے خوشگوار
ٹھنڈی ٹھنڈی عطر میں مہکی ہوئی باد جنوب
سبز کھیتوں کی فضائیں اور یہ میلوں کی دوب

ظل شفقت ہو ترا اے مادر مشفق دراز
خاک پر کیا کیا تری تیرے مکینوں کو ہے ناز
اُف! یہ تیری چاندنی راتوں کا منظر خوشنما
آہ! یہ اشجار یہ پھولوں کا زیور خوشنما

سو تبسم تیرے انداز تکلم پر نثار
دل کو کرتی ہیں تری شیریں صدائیں بیقرار
سرزمین عیش ہے اے مادر دلسوز تو
آرزوئے دل کی ہے بزم نشاط افروز تو

[illegible] تیرے سرگرم خروش
جانثاروں میں ہیں لاکھوں تیرے دستک خروش
نوجوانوں کی ہے ہمت تو دلیروں کی سپر
کانپتے ہیں دشمنوں کے تیری ہیبت سے جگر

نور دانش تو فروغ جلوۂ ایماں ہے تو
دل ہے تو، سرمایۂ صبر و شکیب جاں ہے تو
قوت بازو ہے میری مادر غمخوار تو
سینۂ پرغم میں ہے میرے نفس کا تار تو

تیرا دیو استھان دیوی اول کے کاشانے میں ہے
تیری تصویر مقدس ہر صنم خانے میں ہے
لچھمی تو ہے زمانے میں اجالا ہے ترا
ہر کنول کا پھول پانی میں شوالا ہے ترا

سرستی کا روپ ہے۔ درگا کا ہے اوتار تو
نطق و دانش کی ہے دیوی مادر غمخوار تو
اُف! یہ سندر چھب تری یہ سلونی صورت تری
دل کے مندر کی ہے زینت سوہنی مورت تری

یہ تبسم ہائے شیریں یہ ادائے جاں نواز
آہ یہ شفقت بھری تیری صدائے جاں نواز
سبزہ خودرو کا گہوارہ ہے تیری سرزمین
تختۂ خلد بریں ہے تیری خوش منظر زمین

پاک گنگا جل سے بڑھکر ہے ترا آب طہور
تیرے پاکیزہ ثمر ہیں میوۂ شاخ سرور
آسماں کے نور کی ہے جلوہ گاہ ناز تو
ملک کی ہے پاک دیوی مادر دمساز تو

رباعی

ہے کونسی بات جس کا امکان نہیں — مشکل ہے وہ کیا جو مجھپہ آسان نہیں
پھر بھی کوئی مجھ سے بڑھکے نادان نہیں — پہچان ہے سب کی اپنی پہچان نہیں

## تندرستی ہزار نعمت ہے

### گردہ

حکمائے یونان میں سے ایک نے انسان کو عالم صغیر کہا ہے۔ اسلئے اگر اس کے جسم کو ایک خاص سلطنت کے ساتھ مثال دیں تو کہنا پڑیگا ہے کہ اس سلطنت کا ملک معظم دماغ۔ وزیر اعظم دل۔ حواس خمسہ (پنج تنتنر) ہر ایک ڈیپارٹمنٹ کے مختلف اعلیٰ افسر اور کیبنٹ کے ممبر ہیں۔ ایک ایک رگ جس کا ایک ایک عضو کے ساتھ تعلق ہے ٹیلیگراف یا ٹیلیفون کی طرح دم دم کی خبر پہنچاتی ہے۔ اس چھوٹی سی سلطنت کے دو کمشنر حفظان صحت ہیں۔ جن کا ہیڈکوارٹر ریڑھ کی ہڈی کے دونوں طرف نیچے کو واقع ہے۔ ان دونوں کو علم تشریح الاجسام والے گردہ کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ جس طرح دل دماغ شش۔ اپنا فرض منصبی ادا کرنے میں صحت کو قایم رکھتے ہیں۔ جس طرح دل اور شش ناصاف خون کے معدوم کرنے میں خاص مدد کرتے ہیں۔ اسی طرح یہ دونوں کے دونوں ہمہ تن ایک ہو کے ردی خون اور خراب مادہ کو خون سے جدا کرتے ہیں۔ گو ان کا کام ان دونوں سے مختلف ہے اگرچہ بھی ایسا ضروری ہے کہ اگر یہ نہ ہوتے تو انتظام صحت میں بڑا فرق آجاتا۔ یہ سب جانتے ہیں کہ شش بھی ناصاف مادہ کو خارج کرتا ہے۔ پسینہ بھی خراب مادہ نکالتا ہے مگر جو مادہ نہ شش سے خارج ہو سکتا ہے نہ پسینہ سے وہ ان کے ذریعے خارج ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹروں اور طبیبوں نے ان گردوں کی حفاظت کی خاص ہدایت کی ہے۔ کیونکہ ان کی طرف سے ایک ذرا سی غفلت تا نقرس۔ وجع المفاصل۔ کمزوری اعصاب کے بعد انسان خاص امراض کا شکار ہوتا ہے جو شانہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ ریگ گنگ اور پتھری کی شکایت ہوتی ہے۔ اور نیز اس مرض کا بھی ظہور ہوتا ہے۔ جسے برایٹ ڈزیز کہتے ہیں۔

اگر خوردبین سے دیکھا جائے تو صاف پتہ لگ جاتا ہے کہ گردہ کوئی خاص قسم کا گوشت نہیں۔ بلکہ ہر ایک گردہ ہزاروں قسم کی چھوٹی چھوٹی رگوں اور ریشوں کا مجموعہ ہے۔ ان میں سے ہر ایک رگ کا جداگانہ کام ہے۔ ان رگوں کے گردہ رگیں حلقہ زن ہیں جن کے ذریعے ناصاف خون خارج ہوتا ہے۔ جس طرح دل۔ سر اور آنکھ کے خاص محاورے ہر ایک زبان میں مختص ہیں۔ اسی طرح علم ادب یا لٹریچر کے ماہروں نے گردہ کے لفظ سے خاص محاورے بھی

کرکے چندہ وصول کرلیں۔ بابو جو دیکھیں آپکو دو خریدار دیدیگا ہیلی گرمیں خود خریدار تھا اسلئے درخواست ہے کہ میرے نام بھی ماہ جنوری سے اخبار جاری کرکے سالانہ چندہ بذریعہ وی پی وصول کرلیں۔

جناب۔ اسے ایم صوفی صاحب دہلوی مقام سالی بلینڈ سے ارقام فرماتے ہیں

کہ مفرمائے بندہ جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔ آپ کا الٹی میٹم پڑھا آپ اطمینان رکھیں اور استقلال سے اخبار کی خدمت انجام دیں۔ انشاءاللہ یقین خود بخود پیدا ہو جائیں گے۔ محنت کا پھل ضائع نہیں ہوتا۔ افسوس ہے ایسی جگہ ہوں جہاں اردو پڑھنے والے بہت کم ہیں۔ فی الحال ایک خریدار نذر ہے آیندہ بھی کوشش کرونگا۔ مبلغ للعہ ارسال ہیں۔ ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب کے نام اخبار جاری فرمائیں۔ (دلی شکریہ۔ اڈیٹر)

بابو خلیل الرحمن صاحب سرو تحریر فرماتے ہیں۔

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم حسب ذیل چار اصحاب کے نام اخبار بذریعہ وی۔ پی روانہ فرمائیں۔ بندہ اپنے فرض سے سبکدوش ہوا۔ براہ مہربانی سفارت کا ارادہ نہ فرماویں۔ خریداروں کے نام حسب ذیل ہیں۔ منشی سورت سنگھ صاحب منشی عبدالعزیز صاحب۔ منشی نیاز علی صاحب۔ منشی فیاض علی صاحب سرو براں (آپکی عنایت بے پایاں کا دلی شکریہ۔ اڈیٹر)

جناب مصنڈے خان صاحب ٹنگ کانگ سے رقمطراز ہیں

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم۔ یکم جنوری ۱۹۱۰ء سے میرے ایک دوست نور دین صاحب کے نام اپنا اخبار جاری فرمائیں ساتھ ہے گیارہ روپے ارسال ہیں جو میرا اور میرے دوست کا چندہ ہے (مشکور۔ اڈیٹر)

جناب کیسو حسین صاحب خریدار ۱۱۳۲ تحریر فرماتے ہیں

ڈیر رشید اصاحب تسلیم۔ مبلغ للعہ چندہ ارسال ہے خالی چندہ ہی نہیں بلکہ ایک نئے خریدار بھی ساتھ ہی نذر ہیں سردار سرنام سنگھ صاحب خلف سردار نند سنگھ صاحب بٹیالہ کے نام پرچہ اخبار وی۔ پی روانہ فرماویں۔ یہ میرے چوتھے خریدار ہیں۔ آیندہ بھی تلاش جاری ہے

(آپکی عنایت کا دلی شکریہ۔ اڈیٹر)

لالہ مولچند صاحب بی۔ اے۔ وکیل سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں

مائی ڈیر اڈیٹر۔ نوروز مبارک ہو۔ لیجئے دو خریدار آپکے نذر ہیں پہلے ہرگوپال سے مقابلہ تھا اس لئے دو کے مقابلہ میں دو آپ ہیں۔ وہ آپکے پہلے دوست تھے لیکن میری دوستی صرف بذریعہ اخبار ہوئی ہے ایک وکیل اور ایک بیرسٹر کے مقابلہ میں ایک رائے صاحب لالہ سکھدیال وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور اور دوسرے سردار امریک سنگھ صاحب بہادر گوجرانوالہ کے نام اخبار ارسال فرمائیں۔ اخبار دلچسپ ہے اپیل جائے تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ مسٹر ہرگوپال نے میرے نام بھی دلچسپ اپیل بھیجا تھا۔ رائے صاحب و سردار صاحب بھی معاف فرمائینگے کیونکہ مقابلہ کے لئے یہ بھی ضروری تھا۔ (اب لالہ ہرگوپال صاحب کو دوسرا مقابلہ کرنا پڑیگا۔ اڈیٹر)

جناب کبیرالدین صاحب سنبھل سے رقمطراز ہیں۔

ڈیر رشید اصاحب تسلیم۔ میں آپ کے الٹی میٹم کی تعمیل سے باقی رہ جاتا تھا لیکن شکر ہے کہ آج ایک خریدار پیدا ہو گیا اور میرے نصف ادائیگی فرض سے سبکدوشی ہوگئی۔ شروع سال سے اپنا اخبار بذریعہ وی۔ پی بنام حافظ محمد سید قادر بخش صاحب سنبھل روانہ فرماویں۔

منشی محمد بخش صاحب ودم سے ارقام کرتے ہیں۔

جناب رشید اصاحب تسلیم۔ پہلے ایک خریدار دے چکا ہوں اب دوسرا خریدار بھی ارسال ہے۔ شیخ امیر ازد ودم کے نام پرچہ اخبار وی۔ پی روانہ کردیں (شکریہ۔ اڈیٹر)

بابو صاحبداد خان صاحب ہیڈ کلرک سری نگر سے رقمطراز ہیں: عنایت فرمائے بندہ اڈیٹر صاحب تسلیم آپکا الٹی میٹم پڑھکر ایک عرصے سے خریداروں کی تلاش میں تھا بارے آج اپنی کوشش میں کامیاب ہوا۔ مندرجہ ذیل اصحاب کے نام اخبار وی۔ پی ارسال فرماویں۔

(کپتان صاحب بہادر سنگھ و حوالدار میجر صاحب وزیر شیخ ھلنکیو۔ اڈیٹر)

---



---

پانچہزار روپیہ انعام | مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب | پانچہزار روپیہ انعام

معززانگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑبال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - پانی جانا - خارش - وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی ہے - بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ - خالص ممیرہ فی ماشہ بتیس روپیہ - معمولی سرمہ فی تولہ ۸ آنہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے ✦

المشتہر

پروفیسر میا سنگہ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

.اس سے بڑھکر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے

جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب

قادیانی مورخہ ۹ نومبر ۱۹۰۷ء کو تحریر فرماتے ہیں

مشفق مہربان سردار میا سنگہ صاحب

بعد ما وجب میرے گھر میں آپ کے سفید سرمہ ممیرہ سے جو پہلے آپ نے بھیجا تھا بہت فائدہ ہوا اس بات کو کئی سال ہو گئے اب پھر اسی سرمہ کی ان کو ضرورت پیش آئی ہے امید ہے کہ آپ خود توجہ فرما کر وہی سرمہ بقدر ایک تولہ بذریعہ وی پی بہت جلد میرے نام قادیان روانہ کریں -

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگہ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے - بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے - آنکھوں سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش ہر قسم جن کو آنکھہ آنا کہتے ہیں - جلن اور کمزوری نظر - ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے - اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے - مفصلات میں جہاں لائق لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنی چاہیئے - اس لئے میں بلاشک وشبہہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے -

راقم ڈاکٹر ایم - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی - ایم ایس - سندیافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگہ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر کہ جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا - میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

(۳) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگہ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۴) مکرم بندہ میں نے آپکا سرمہ آنکھوں کی بہتسی بیماریوں میں استعمال کیا بہت ہی مفید پایا خاصکر کارنیا اور گرینولار اوپتھلمیا کی بیماریوں میں تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے میں آنکھوں کی ہر ایک قسم کی بیماری میں اس کے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیجدیں -

راقم ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیرریاست ولایت نیپال

(۵) جناب پروفیسر صاحب تسلیم - آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جس کو عرصہ سے دھند ستا رہا تھا - زنک لوشن کاسٹک لوشن بورسیک لوشن - لیڈ لوشن کسی سے اس کو فائدہ نہوا آپ کے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا - راقم نوازش علی مختار مقام دیوبند

## پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی غرض کیلئے ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء جمع کیا گیا ہے -

# دی ڈائمنڈ جوبلی فلور ملز کمپنی لمٹیڈ دہلی

بسرپرستی عالی جناب ہز ایکسیلینسی لارڈ کرزن وائسرائے و گورنر جنرل آف انڈیا

سرمایہ ۳۵۰۰۰ روپیہ

جو کہ ۳۵۰۰ حصوں میں منقسم ہے اور ہر ایک حصہ مالیتی ۱۰ روپیہ ہے

## ڈائرکٹران

۱۔ رائے بہادر پنڈت بھاگ رام صاحب سی۔ آئی۔ ای گورنمنٹ ایڈوکیٹ ریاست ہائے جموں و کشمیر
۲۔ رائے صاحب لالہ [illegible] بی۔ اے [illegible]
۳۔ رائے بہادر ماسٹر پیارے لال صاحب سابق [illegible] پنجاب [illegible] دہلی
۴۔ رائے بہادر ماسٹر [illegible] چند صاحب بی اے گورنمنٹ [illegible] انسپکٹر مدارس پنجاب دہلی
۵۔ لالہ [illegible] پرشاد صاحب خزانچی گورنمنٹ۔ آنریری مجسٹریٹ و پروپرائٹر کارخانہ مسرز گلاب رائے مہر چند ساہوکاران
۶۔ لالہ [illegible] رام صاحب ایجنٹ جنرل [illegible]
۷۔ نواب احمد خان صاحب رئیس دہلی
۸۔ لالہ کرشن گوپال صاحب [illegible] بی اے

## صحت قایم رکھنے کے لئے

صرف جوبلی ملز کا میدہ خریدنا چاہئے

ہمارا میدہ بالکل صاف اور بغیر کسی آمیزش کے ہے۔ اس کے استعمال سے قوت ہاضمہ

درست رہتی ہے

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں۔ کہ شمالی ہند میں صرف یہی میدہ کا کارخانہ ہے جو آپ کی سرپرستی اور قدردانی کے لائق ہے۔ کسی اور جگہ سے خرید نہ فرمائیں۔ جب تک آپ ہمارے میدہ [illegible] ۔ بورا (؟) وغیرہ کے نمونہ معہ قیمت ملاحظہ نہ فرمالیں۔

## سرمایہ محفوظ کرنے کا نہایت عمدہ طریقہ

ہمارے نامی گرامی اور مشہور و معروف ڈائرکٹران نے نہایت مناسب شرائط پر زرامانت قبول کرنے کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اور حصہ داران کمپنی کو ایک عمدہ رعایت کا موقع دیا ہے اور اس لئے ہم اپنے حصہ داروں اور پبلک سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہماری شرائط منگواکر ملاحظہ فرمائیں اور ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ سرمایہ محفوظ کرنے کے لئے کسی اور بینک میں اس سے بہتر طریقہ نہیں ملیگا۔ شرائط زرامانت و پراسپکٹس برائے خرید حصص اور نیز ہر قسم کی خط و کتابت بنام

رامچند اینڈ کمپنی مینیجنگ ایجنٹس۔ ہونی چاہئے ؎

# امپیریل آئل سوپ اینڈ جنرل ملز کمپنی لمٹیڈ دہلی

ہر قسم کے اصلی ولایتی اور دیسی صابون اور سب قسم کے تیل نو ایجاد کلوں اور بالکل نئے طریقوں سے جو حال میں دریافت ہوئے ہیں۔ تیار ہوتے ہیں۔

کمپنی نے اس عام غلط فہمی کو دور کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ کہ صابون صرف یوروپ میں ہی عمدہ بن سکتا ہے ہندوستان میں ویسا تیار ہونا ناممکن ہے۔ مگر آزمانا چاہئے۔ کمپنی ہذا کا صابون ولایتی صابن سے کسی بات میں کم نہیں ہے بلکہ قیمت کے صورت شکل ولایتی کے مانند ہے اور استعمال کرنے میں

اس سے بدرجہا بہتر۔ کپڑا دھونے کا دیسی صابن نرخ میں سستا اور جنس میں اعلیٰ۔

یہہ صابون طبی اصول کو مدنظر رکھکر بنائے گئے ہیں۔ عورتیں اور بچے تک بھی جن کی جلد نازک ہوتی ہے بلا خطر استعمال کرسکتے ہیں۔ رنگ کو صاف کرتے۔ خدوخال کو چمکاتے ہیں۔ ان کے برابر عمدہ اور بے ضرر صابن آجتک دنیا میں نہیں بنائے گئے۔

## ہر قسم کے تیل

جلانے۔ پکانے۔ روغن اور رنگ کرنے کے استعمال کے لایق تمام اقسام کے تیل اور کھل۔ مثلاً سرسوں۔ تل۔ ارنڈی۔ [illegible] السی وغیرہ وغیرہ کے تیل نہایت شفاف اور خالص اس کارخانہ میں تیار کئے جاتے ہیں۔ نرخ نہایت واجبی۔

فہرست نرخنامہ۔ اور نمونے درخواست کرنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں۔ ذیل کے پتہ سے درخواست کرنی چاہئے۔

المشتہر رامچند اینڈ کمپنی مینیجنگ ایجنٹس دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۲۳

Registred No L 323.

نمبر (۱۲) | لودیانہ شنبہ | ۲۰ جنوری ۱۹۰۶ء | جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔ ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کارآمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے۔

یہہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت و صنعت - زراعت و تجارت - حفظ صحت تہذیب اخلاق - سائنس و فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیرخواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا دیسی علم ادب میں جہاں ڈافٹ اور سڈیشن اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایکدوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانیکی کوشش کیجاتی ہے۔

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| [illegible] | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ |
| | پیشگی سالانہ اعلی کاغذ پر | صہ |
| [illegible] | پیشگی سالانہ اعلے کاغذ پر | صہ ۱۲ |

ہندوستان برہما وغیرہ میں تین ششماہی معہ محصول عہ - مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہوسکتے - چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہیئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت -

## اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ر | ۱۴ر | ۲؍ | ۵؍ | ۸؍ |
| نصف کالم | ۲ | ۶ | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا کالم | ۵ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا صفحہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

بطور ضمیمہ اشتہارات شائع ہونگی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینے والو!

اشتہار دینا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن یہہ تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فایدہ متصور ہے اب بھی ایسے اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرتا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلاکر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں۔ ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید ہی شتہرون کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسی کی نظر پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا گویا صحیح روپیہ کے سولہ آنے خرید نا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں دو ترمیں سردار اس کے خریدار نہوں - اور کوئی شہر یا قصبہ گنگھائی سے لیکر پنجاب اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اس کے قدردان موجود نہوں علیٰ ہذا نواب سے لیکر رعیتوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں - وکیل ہیں بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار راجہ اور نواب خریدار اگر ایک تو پڑہنے والے بیسیوں

آرمی نیوز

لودیانہ سہ شنبہ ۔ ۲۰ جنوری ۱۹۰۶ء

## ہمارے لیڈر

تو بخویشتن چہ کردی کہ بما کنی نظیری
بخدا کہ واجب آمد ز تو احتراز کردن

کوئی منزل بغیر ہادی اور رہنما کے طے نہیں ہو سکتی۔ ہر راستے میں رہبر کی ضرورت ہے۔ ہر کام میں ایک استاد درکار ہے جو بھٹکے ہوؤں کو سیدھے راستے پر ڈالے اور بھولے ہوؤں کو منزل کا پتہ دے۔ کسی قوم نے لیڈروں کے بغیر تمدن کے میدان میں کامیابی سے قدم نہیں بڑھایا۔ علم ہو یا تجارت۔ مذہب ہو یا پالیٹکس ہر ایک سد راستے ہیں جب تک سرغنہ اور سرگروہ ہدایت کی مشعل روشن نکریں بھیڑوں کے گلے یعنی عوام الناس منزل طے کرنیکے قابل نہیں ہو سکتے ہیں۔ ہر ملک میں لیڈر وہی تسلیم کئے جاتے ہیں جو ملک کے خادم ہیں جنھوں نے اپنی زندگی فلاح خلائق کے لئے وقف کردی ہے۔ ان کی قربانیوں اور پبلک کی خدمات کے صلے میں ان کی قدر کیجاتی ہے لوگ ان کی ہدایتوں پر چلتے ہیں اور ان کے مشوروں پر عمل کرنا اپنے حق میں سعادت خیال کرتے ہیں۔ وہ خود بخود سرگروہ نہیں بنجاتے بلکہ ان کے خیالات عالی اور ریاضت زندگی سے متاثر ہو کر لوگ ان کے گرد جمع ہوتے ہیں۔ ان کی نیک نیتی اور سچی حب الوطنی پر بھروسہ کرکے ان کے اقوال کو لوح دل پر لکھ لیتے ہیں۔ ہر ملک میں بلکہ ہر سوسائٹی میں چند ایسے متنفس ہوتے ہیں جو خاص اوصاف اور خاص دماغ اور ذہانت رکھتے ہیں اور ان کی رائے کی معقولیت اور خوش بیانی کی طاقت ہزارہا انسانوں کو پیرو اور ہم خیال بنا لیتی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ہندوستان میں کوئی لیڈر نہیں ہے اور جو ہیں وہ خود ساختہ ہیں ہر شخص جسکو صفائی سے تقریر کرنی آتی ہو جو فصیح انگریزی میں دلکش انداز بیان کے ساتھ کسی معاملہ پر بول سکتا ہو اپنے تئیں زبردست لیڈر اور ریفارمر خیال کرتا ہے۔ سرگروہی کے لئے جسقدر صفات درکار ہیں ان سب سے قطع نظر کرکے صرف لسانی اور طلاقت لسانی کو معیار بزرگی قرار دیا گیا ہے۔ اور چونکہ کوئی حقیقی راہبر نہیں ہے اس لئے اندریں ملک ایک گمکردہ راہ مسافر کی طرح پریشانی کے عالم میں ہے۔ لوگ نہیں جانتے ہیں کہ کیا کریں۔ عوام ناواقف ہیں کہ اپنی مصیبتوں کا کس طرح مقابلہ کریں۔ نہیں جانتے ہیں کہ تجارتی میدان میں کس طرح قدم بڑھائیں۔ تربیت اولاد کا بہترین طریقہ کیا ہوگا اور کیا کام سکھلائیں کہ زندگی میں ان کے کام آئیگا۔ اس لئے ہر شخص محض اپنی ہی عقل پر بھروسہ کرکے تاریکی میں جدہر منہ اٹھ گیا چلا جاتا ہے۔ اور جیسا کسی سے بن پڑتا ہے کر گذرتا ہے۔ نہ کسی کو منزل مقصود معلوم ہے نہ کسی کو حصول مقصد کے بہترین ذرائع کا علم ہے۔ فی الحقیقت صحیح معنی میں لیڈروں کی ملک کو ضرورت ہے۔ اگرچہ اعلی تعلیم یافتہ لوگ ہماری سرگروہی کے مدعی ہیں اور وہ اسی انداز سے ہمارے سامنے آتے ہیں لیکن معدودے چند کو چھوڑ کر ہمارے دلوں میں وہ گھر نہ بنا سکے۔ خواہ چند منٹ کے لئے لوگ تالیاں بجائیں ان کی گاڑیوں کو کھینچتے ہوئے پھریں وہ کیسی ہی مزیدار تقریر کیوں نہ سنائیں مگر ان کی آواز ہمارے دلوں میں کچھ اثر نہیں ڈالتی اسلئے کہ وہ باعمل انسان نہیں ہیں۔

ہمارے لیڈر اس جماعت سے ہیں جن کا پبلک پر کچھ احسان نہیں ہے۔ انھوں نے ہمیشہ ہماری تمام مصیبتوں کا سبب گورنمنٹ کو بتلایا ہے۔ ان کے خیال میں اگر قانون بدل جائیں اور اگر ہمارے بابوؤں کو بہت سی سرکاری نوکریاں مل جائیں تو ملک کا افلاس دور ہو جائے۔ ان کا تمام زور اس بات پر ہے کہ گورنمنٹ ہمارے لئے سب کچھ کرے۔ اس لئے وہ محض اسی بات کو ملک کی سب سے بڑی خدمت سمجھتے ہیں کہ ہر سال کرسمس ڈے میں کسی جگہ جمع ہو کر جس قدر انگریزی زبان کے الفاظ مدد کر سکتے ہیں گورنمنٹ پر الزام لگائے جائیں اور وہ وہ رعائتیں مانگی جائیں جن کے دینے کو وہ تیار نہیں ہے۔ لیکن ہمارا یہ خیال ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ جسقدر مطالبات وہ کرتے ہیں بالفرض محال اگر سب کے سب منظور بھی کر لئے جائیں تو بھی ہندوستان اس وقت تک ایک انچ بھی ترقی نہیں کریگا جب تک خود لوگ اپنی اصلاح نکریں۔ ایک ہندی مثل ہے یتھا راجہ تتھا پرجا یعنے جیسی گورنمنٹ ہوتی ہے ویسی ہی رعیت ہو جاتی ہے۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ اس کا عکس ہی ٹھیک ہے یعنے یتھا پرجا تتھا راجہ۔ یعنی جیسی رعیت ہو ویسی ہی گورنمنٹ ہوتی ہے۔ وہی گورنمنٹ جنوبی افریقہ میں حکمران ہے جو ہندوستان میں ہے اور وہی کنیڈا میں ہے جو ہمارے ملک میں ہے مگر اہل کنیڈا کی ترقیاں گورنمنٹ کی عنایت سے نہیں ہیں بلکہ خود ان کی کوشش سے ہیں وہاں وائسرائے کو ان کے اندرونی معاملات میں دخل دینے کا بہت کم اختیار ہے اور بجز دعوتیں کھانے کے اور کچھ کام نہیں ہے۔ اس وجہ سے نہیں کہ گورنمنٹ اہل کنیڈا پر ہماری نسبت زیادہ مہربان ہے بلکہ اس لئے کہ انہوں نے اپنے تئیں اس قابل بنا لیا کہ خود اپنے ملک کا انتظام کر سکیں۔ جب ہم بھی اس لائق ہو جائینگے کہ اپنا خود انتظام کر سکیں تو گورنمنٹ ہمکو ہمارے ویسے ہی حقوق سے محروم نہ رکھیگی بلکہ نہ رکھ سکیگی۔

بعض کم فہم لوگ ہم پر الزام لگائینگے کہ ہم کانگرس کی مخالفت کر رہے ہیں حالانکہ یہ غلط ہے۔ ہم کانگرس کو ضروری سمجھتے ہیں لیکن ہمارا مدعا یہ ہے کہ خود ہمیں بھی تو کچھ کرنا چاہئے یا کہ صرف گورنمنٹ سے مانگنے کے سوا ہمارا اپنا کوئی فرض نہیں ہے؟ تعلیم یافتہ سوسائٹی ہمیں بتلائے کہ گورنمنٹ سے بھیک مانگنے کے سوا پبلک کیلئے کونسا کارنمایاں اس سے سرانجام ہوا ہے؟ اس طرح سے ہرگز ملک کی نجات نہوگی۔

ہم کہتے ہیں کہ تم کانگرسیں اور کانفرنسیں کرتے رہو تعلیم کے لئے چندے فراہم کرو۔ ڈیلیگیٹ ولایت بھیجو۔ یہ سب اچھی باتیں ہیں مگر خدا کے لئے اپنے قیمتی وقت کا ایک حصہ کبھی ان کروڑوں بندگان خدا کے لئے بھی تو وقف کرو جن کے نام سے اور جن کی ۳۰ کروڑ کی پرشوکت تعداد سے تم گورنمنٹ سے باربار اپیل کرتے ہو۔

اے تعلیم یافتگان ہند! تم جو دس لاکھ سے زیادہ نہیں ہو اور اگر تم سب کو تعلیم یافتہ کہنا غلط ہے کیا تم نے کبھی وہ مبارک فرض ادا کیا جو ۲۹ کروڑ ۹۰ لاکھ جاہل مطلق اہل ہند تم پر رکھتے ہیں۔ یہ ہزارہا سال سے سودیشی تھے اور اب بھی تم سے بڑھکر سودیشی ہیں۔ اب بھی تمام ہاتھ کا بنا ہوا گاڑھا اور تمام ہندوستانی مشینوں کا تیار کیا ہوا موٹا کپڑا یہی لوگ استعمال میں لاتے ہیں۔ اے بابوؤ! تمنے اپنے طرز عمل سے ایک برا نمونہ ان کے سامنے پیش کیا۔ سب سے پہلے تم تھے جو ولایتی پارچہ کی چمک دمک پر لٹو ہو گئے۔ اور تم نے دہوتی اور پاجامہ کو چھوڑ کر پتلون اور کوٹ کو تہذیب کا لازمہ ٹھہرایا۔ پہلے تمنے سگار اور سگرٹ سے ملک کا روپیہ دھواں بنا کر اڑایا پہلے تمنے جرمن اور فرانس کے شیشے آلات سے مکان سجایا اور تمام بدیسی چیزوں کو رواج دیا۔ پہلے تم نے پیٹنٹ لیدر کا بوٹ پہنکر سڑکوں کو توڑا اب شہروں کے جاہل لوگ اور قصبات اور دیہات کے بعض شخص تمہاری تقلید کرنے پر مائل ہوئے۔ لیکن اب تم دفعتہً خواب غفلت سے جاگے ہو مگر بغیر کسی ندامت کے اپنے نادان پیروؤں کو سودیشی کا سبق دیتے ہو اور عملی نمونہ

تمکو جو پستہ پہلے بتلایا اب اس سے مٹنے کی ہدایت کرتے ہو۔ کیا تمہیں اس وقت عقل نہ تھی جبکہ تم ہر ایک شے کو "کنٹری میڈ" (دیسی ساخت) کہہ کر نفرت سے پھینک دیتے تھے۔ اس وقت تمکو ہوش نہ تھا کہ تم کیا کرنے لگے ہو۔ بس جب تم میں دور اندیشی نہیں ہے تو کس طرح پبلک تمکو اپنا لیڈر تسلیم کرے۔

پبلک کی خدمت جو اصلی کام لیڈروں کا ہے کس قدر کی گئی ہے یہ ہم پوچھنا چاہتے ہیں۔ ہر سال ملیریا۔ چیچک اور طاعون سے ۵۰ لاکھ آدمی مرتے ہیں۔ تمام جنوبی اور وسطی بنگال اور ایک حصہ شمالی اور مغربی بنگال ملیریا بخار کے ہاتھوں ہر سال تاراج ہوتا ہے۔ اور پنجاب اور صوبجات متحدہ اور بہار بمبئی اور وسط ہندوستان وغیرہ میں آبادی کا پانچواں حصہ نابود ہو چکا ہے مگر ہمارے لیڈر صرف پولیٹیکس مراعات کی بحث میں اپنا وقت صرف کر رہے ہیں۔ ہر سال ۲۰ لاکھ سے زیادہ آدمی ہیضہ اور پیچش سے ہلاک ہوتے ہیں اور ۳ لاکھ پلیگ اور ملیریا بخار سے ہر سال جس قدر بچے پیدا ہوتے ہیں ان میں سے ایک تہائی سے زیادہ فوت ہو جاتے ہیں اور نصف درجن زچاؤں میں سے عموماً دو راہی ملک عدم ہوتی ہیں۔

یہ امر تجربہ سے تحقیق ہو چکا ہے کہ ملیریا کی شرطیہ دوا کونین ہے اور گورنمنٹ نے آسانی کر دی ہے کہ ایک پیسہ ٹکہ کی کونین ڈاکخانہ سے مل سکتی ہے۔ پس جو لوگ یہ جانتے ہوئے کہ کونین شرطیہ علاج ملیریا کا ہے دیہات میں جا کر اس کے فوائد نہیں بتلاتے اور کونین تقسیم کرنے کا انتظام نہیں کرتے کیا وہ ہمارے لیڈر ہیں؟ محمڈن یونیورسٹی۔ ہندو یونیورسٹی۔ نیشنل فنڈ اور ہزاروں قسم کے فنڈ جمع کئے جاتے ہیں مگر دیہات کو حفظان صحت کے اصول بتلانے پلیگ اور ہیضہ سے بچنے کی تدابیر سکھلانے اور مکانات اور جسم اور لباس کی صفائی کا علم پھیلانے کے لئے کبھی ایک کوڑی فراہم نہیں کی گئی۔ وجہ یہ کہ ان لوگوں سے بالکل مطلب نہیں ہے۔ جو اصل میں باشندگان ملک ہیں۔ ملک کے ہر پانچ دیہات میں سے چار بغیر کسی تعلیم گاہ کے ہیں۔ پس وہ جہل کی تاریکی میں پڑ کر حیوانوں کی سی زندگی بسر کر کے مر جاتے ہیں۔

لیکن جب کبھی اصلی لیڈر پیدا ہونگے جن کو عوام الناس سے دلی ہمدردی ہوگی جو پبلک کے دکھ درد کو اپنا دکھ سمجھینگے تب امید کرنی چاہئے کہ انڈیا ترقی کی راہ میں قدم اٹھائیگا ٭

## لارڈ منٹو اور انڈین ایسوسی ایشن

کلکتہ میں ایک بنگالی پولیٹکل انجمن ہے جو انڈین ایسوسی ایشن کے نام سے موسوم ہے۔ انجمن مذکور تعلیم یافتہ بنگالی سوسائٹی کی تسلیم شدہ قایمقامی مجلس ہے اور تقریباً ہر ایک ملکی معاملہ میں گورنمنٹ سے عرض معروض کرتی اور مشورہ دیتی ہے۔ اس مجلس کی روح رواں آنریبل مسٹر سریندر ناتھ بنرجی ہیں ایسوسی ایشن مذکور ہر ایک جدید وائسرائے اور لفٹنٹ گورنر بنگال کو ایڈریس خیر مقدم دیتی ہے اس دستور کے موافق ۱۲ ماہ حال کو ایسوسی ایشن کا ڈیپوٹیشن بسرکردگی آنریبل سریندر ناتھ بنرجی گورنمنٹ ہوس میں حاضر ہوا اور لارڈ منٹو کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔

یہ ایڈریس ان معمولی ایڈریسوں کی طرح نہیں تھا جو عموماً حکام کے سامنے محض ایک ضابطہ پورا کرنے کے لئے پیش ہوتے ہیں بلکہ اس ایڈریس میں جدید صوبہ میں پبلک کی تکالیف کے متعلق ہز ایکسلینسی وائسرائے کی توجہ معطوف کی گئی تھی۔

ایڈریس میں لارڈ منٹو کو یقین دلایا گیا تھا کہ ہز ایکسلینسی کے تشریف لانے سے تمام ملک میں عالمگیر خوشی ہے۔ آپ کی حیثیت ایک ایسے حاکم کے ہے جو ... ہندوستان میں ... تاریخ ہند میں ایک صدی پیچھے نظر دوڑانے سے ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے جد امجد بحیثیت گورنر جنرل کے حکمران تھے جنہوں نے ملک کو امن اور شادمانی بخشی تھی اور جن کی نسبت انگلستان کے بے عدیل فصیح البیان ایڈمنڈ برک نے کہا تھا کہ اگر میں آپ کی سی دانائی اور طبیعت رکھتا تو ہندوستان کو چند ہی سال میں خوشحال بنانے سے مایوس نہ ہوتا۔ ہم بھروسہ کرتے ہیں کہ یور ایکسلنسی کے دانشمندانہ اور عادلانہ عہد حکومت میں ہم فارغ البال اور خوشحال ہونگے۔ اس کے بعد ایڈریس میں تقسیم بنگال کا ذکر تھا جس کے دوران میں بیان کیا گیا کہ سرکار انگریزی کے کسی قانون نے موجودہ نسلوں کی یاد میں ایسی عام بے چینی اور پریشانی پیدا نہیں کی جیسی کہ تقسیم بنگال کی کارروائی نے۔ تمام ملک متحد الخیال تھا اور سب کی یہ خواہش تھی کہ بنگال میں گورنری قایم کیجائے۔ تقسیم بنگال کے بعد جدید صوبہ میں ایسی حکمت عملی برتی گئی جس سے پبلک کو اور بھی پریشانی لاحق ہوئی۔ پبلک جلسوں کا انعقاد روکا گیا اور ایک زبردست قانون دان سابق ایڈووکیٹ جنرل بنگال کی رائے ہے کہ یہ احکام خلاف قانون ہیں۔ رنگپور میں سو معزز اشخاص سپیشل کانسٹبل مقرر کئے گئے اور کلکتہ کے قریب مقام اندل میں بھی ایسا ہی ہوا۔ معزز آدمیوں نے اس کو کسر شان سمجھا۔ بیریسال میں لفٹنٹ گورنر نے چند نہایت مقتدر اصحاب کو طلب کیا اور ان کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا جس سے ان کو اور ان کے ہموطنوں کو سخت ملال ہوا۔ سوگورکھا سپاہی وہاں بھیجے گئے اور ان کو حکم دیا گیا کہ بازار میں جا کر ... عام پر حملہ کریں انہوں نے کئی ایک آدمیوں کو زخمی کیا۔ دکانوں میں جا کے اور جو کچھ خرید کے اس کی واجبی قیمت نہ دیتے تھے۔ میمن سنگھ میں پولیس اور مجسٹریٹ کے کالجوں اور مدرسوں کے افسروں کے کام میں دخل دینے کا نتیجہ ہوا کہ طلباء نے مدرسے چھوڑ دئے۔ سراج گنج میں آسام پولیس کے ایک دستہ نے راہ چلتوں پر جن میں ایک آنریری مجسٹریٹ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر بھی شامل تھے حملے کئے۔ نیز ایک اعلیٰ جوڈیشل آفیسر جو منصف کا منصب رکھتا تھا اس کے پیچھے دوڑے اور جب ڈویژنل آفیسر سے شکایت کی گئی تو شنوائی نہ ہوئی اور حکم دیا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس جاؤ۔ ایک تار خبر جو سراج گنج کے باشندوں نے کمشنر صاحب کے نام روانہ کی وہ بھی نہیں گئی اور دھاکہ میں ایک پبلک جلسہ کو پولیس نے سنگینیں اور بندوقیں دکھا کر منتشر کیا۔

ان عرضداشت کے بعد وائسرائے سے درخواست کی گئی کہ تحقیقات فرمائیں اور جیسا مناسب ہو احکام جاری کریں اور امید ظاہر کی کہ لارڈ ڈفرن کی حکمت عملی کی تقلید کریں جنہوں نے رعایا کا اعتماد حاصل کیا تھا۔ نیز بیان کیا کہ دیسی صنعت و حرفت ہز ایکسیلنسی کی ہمدردی اور حفاظت کی محتاج ہے۔

## وائسرائے کا جواب

لارڈ منٹو نے فرمایا۔ صاحبان! جس صدق دلی سے آپ نے میرا خیر مقدم کیا ہے اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور جو مہربانی کے الفاظ میری اور لیڈی منٹو کی نسبت فرمائے ہیں ان کا ممنون ہوں۔ میں آپکی ایسوسی ایشن اور اس کے اغراض و مقاصد کی قدر کرتا ہوں۔ آپکے سکرٹری نے جو ایڈریس کے ساتھ ایک مراسلہ بھیجا تھا اس میں ظاہر کیا ہے کہ آپ کی ایسوسی ایشن کی یہ خواہش نہیں ہے کہ میں بعض معاملات کے متعلق اپنی رائے ظاہر کروں۔ میں اس مہربانی کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن میں اظہار رائے کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ میں یہاں بحیثیت ایک حاکم کے ہوں جس کا فرض یہ ہے کہ جو حکمت عملی سکرٹری آف سٹیٹ نے منظور کی ہے اس کو عمل میں لاؤں۔ اور اگر میں اس حکمت عملی کے بدلنے کی نسبت آپکو ذرا سی بھی امید دلاؤں تو گویا آپکو دھوکہ میں ڈالنا ہے۔ اور صاحبان میرا یہ فرض ہے کہ آپکو بتلاؤں کہ جہانتک میں نے تحقیقات کی ہیں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں

کہ جو خیالات آپنے ظاہر کئے وہ بنگال میں عالمگیر نہیں ہیں۔ آپ میرا یقین کریں کہ تقسیم بنگال کے فوائد و نقصانات کی کامل غور اور احتیاط کے ساتھ چھان بین کی گئی ہے اگرچہ یہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ بعض مقامی مفاد و اغراض کو اس عملدرآمد سے نقصان پہنچا ہوگا۔ لیکن میرے خیال میں اور سے عام بہبودی اور ترقی ترقی کا سبب ہوگی جس قدر زمانہ گزرتا جائیگا۔ مجھے تعجب ہوگا اگر وہ فوائد بہت زیادہ بے زبانی تسلیم نکئے جائینگے۔ آپنے ایڈریس میں مشرقی بنگال کے ناگوار واقعات کے متعلق خود ذکر کیا گیا ہے۔ میں بڑے ادب سے کہتا ہوں کہ میں ان کو صرف بطور بیانات کے مان سکتا ہوں جن کی بابت آپکو بحیثیت برٹش رعایا کے قانونی عدالتوں میں [illegible] کرنے کی آزادی حاصل ہے۔ اگرچہ مجھے یہ ظاہر کرنا فرض ہے کہ [illegible] معلومات مجھے [illegible] بیان سے بلا شبہ ثابت ہوتا ہے کہ صوبہ کے انگریز پلیوٹو حکام نے جو عملدرآمد ضروری سمجھا وہ سراسر مناسب اقتضا [illegible]۔

آپنے قلمرو کنید [illegible] میری گذشتہ خدمات کا ذکر کر کے میری عزت افزائی کی ہے [illegible] ایسا ملک ہے جہاں جوش قسمتی سے میں نے ملک [illegible] کی عظیم الشان ترقی ہوتے دیکھی ہے۔ اور اب [illegible] آپکے درمیان بود و باش رکھنے آیا ہوں مجھے بڑا فخر ہوگا۔ اگر یہ میری تقدیر میں ہو کہ ہندوستان کی صنعتی و حرفتی ترقی میں مدد دے سکوں۔ میں سودیشی کا مخالف نہیں ہوں میں [illegible] لفظ کی مٹی خراب کرنے پر اعتراض کرتا ہوں۔ میں دوبارہ آپکے ایڈریس کی بابت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور اگرچہ میں اور آپ بعض ملکی معاملات میں متفق الرائے نہوں [illegible] آپکو یقین دلاتا ہوں کہ میں ہمیشہ اس قسم کی قابل مقامی مجالس کے اظہار رائے کو سننے کے لیے ہمیشہ مستعد رہونگا۔

---

**ولیعہد بہادر برہما میں**۔ دیر رایل [illegible] کا جہاز بیڑوں معہ [illegible] جہازوں کے ۱۲ ماہ حال کی شام کو وارد رنگون ہوا علی الصباح جہاز سے اُترنے پر ۳۱ توپ کی سلامی سر ہوئی۔ امیر البحر پو صاحب بحری کمانڈر انچیف سر [illegible] سے آ ڈمس چیف جج۔ جنرل میکوڈ صاحب بہادر لفٹننٹ جنرل کمانڈنگ برہما ڈویژن۔ ججان چیف کورٹ اور ممبران لیجسلیٹو کونسل اور شان سٹیٹ کے سردار اور پورٹ ٹرسٹ [illegible] میونسپلٹی کے چیرمین خیر مقدم کے لئے حاضر تھے۔ گارڈ آف آنر کا معائنہ کر کے دربار ایل ٹنسنر پنڈال میں رونق افروز ہوئے جو ممبران استقبالی کمیٹی نے تیار کیا تھا۔

وہاں اہل رنگون کی طرف سے ایڈریس پڑھا گیا جس کے جواب میں ولیعہد بہادر نے حسب ذیل تقریر کی:۔

صاحبان! پرنسس آف ویلز اور میں آپکے صدق دلی کے خیر مقدم کے نہایت ممنون ہیں۔ آپکے ایڈریس میں ایک بات کا ذکر ہے جو ان لوگوں کی نظر [illegible] جو پہلے پہل ہندوستان اور برہما کی سیاحت کے لئے سب سے [illegible] قابل [illegible] میرے لئے بدلہ [illegible] موجب اطمینان او تعجب خیز ہے یہ دیکھنا کہ سلطنت ہند کے بڑے بڑے مرکزوں میں اس قدر مختلف اقوام مختلف المذاہب اور مختلف الزبان باہم اتفاق اور یکجہتی سے ایک ہی جگہ بود و باش رکھتی ہیں۔ یہ یکجہتی تمام فرقوں کے ساتھ یکساں برتاؤ اور تمام قوموں کے ساتھ [illegible] انصاف کی دانشمندانہ حکمت عملی کا نتیجہ ہے۔ اور یہ اس [illegible] کی بنیاد ہے جس پر انگلستان کو ناز ہے اور جس کے لئے آپ اور تمام وہ لوگ سرکاری اور غیر سرکاری جو ملک کے لئے کام کرتے ہیں انگریزا اور ریاست کی تعریف کے مستحق ہیں۔ میری خواہش تھی کہ اس خوبصورت صوبہ میں ہمارا قیام طویل ہوتا لیکن آپکو معلوم ہے کہ لندن [illegible] غیر مادر سامنے ہے اور [illegible] عالم میں تاہم [illegible] امید کرتے ہیں کہ اس قلیل عرصہ میں ہی جو ہم آپکے صوبہ میں صرف کرینگے ہم برہما اور اس کے لئے ساحل اور اس کے لئے [illegible] حاصل کرسکیں گے۔ جس کی بدولت سالہائے آیندہ میں ہم اسکی ترقی اور نشو و نما کو دلچسپی کی نظر سے دیکھیں گے۔ آپکے خیر مقدم کی دلی صداقت اور آپکی خوبصورت [illegible] جو نہایت تکلیف او محنت کو ظاہر کرتی ہیں اور آپکے بشاش بشرے ہمارے ان خیالات کی تصدیق کرتے ہیں جو برہما اور اس کے باشندوں کی نسبت ہمارے دل میں تھے۔

---

**انتخاب پارلیمنٹ** ولایت میں جنرل الیکشن زور شور کے ساتھ ہو رہی ہے مگر شروع سے ہی لبرلز کا پاسہ زبردست نظر آتا ہے۔ ۲۰ جنوری تک ۵۴ لبرل اور ۱۳ یونینسٹ ممبر منتخب ہوئے تھے۔ اور ۲۴ حلقوں میں جہاں پہلے یونینسٹ تھے لبرل فتح پا چکے تھے بعض انتخاب کے جلسوں میں اُمیدواروں کے ساتھ خلقت نے بہت ترا سلوک کیا انپر انڈے اور کیچڑ پھینکے مسٹر سلانگ جانج اور مسٹر لٹلٹن سابقہ ممبران وزارت کو شور و غل سے بولنے نہ دیا۔

مسٹر بالفور سابق وزیر اعظم مشرقی مانچسٹر میں امیدوار ممبری تھے مقابلہ میں ایک لبرل امیدوار مسٹر ہورج کو کامیابی ہوئی اور مسٹر بالفور ناکام رہے۔ مسٹر بالفور نے ۴۴۲۳ ووٹ حاصل کئے مگر حریف کو ۶۴۰۳ ووٹ ملے اگرچہ مسٹر بالفور کو دوسرے حلقہ کی طرف سے جگہ ملجائیگی مگر کنزرویٹو پارٹی کے لیڈر اور مسلمہ سرگروہ کی شکست خالی از لطف معرکہ نہیں۔

یونینسٹ تسلیم کرتے ہیں کہ لبرل جیت کے آثار نمایاں ہیں اور [illegible] یونینسٹ امیدوار دل چھوڑنے لگے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ شروع کے نتائج الیکشن کا آخری حلقوں میں بڑا اثر پڑتا ہے دوسری طرف لبرل بینڈ کوارٹر بغلیں بجاتے ہیں اور ان کو پورا بھروسہ ہے کہ وہ معقول کثرت کے ساتھ برسر حکومت ہونگے اور آئرش ممبروں کے محتاج نہ رہینگے۔

---

**تحصیلداروں اور نائب تحصیلداروں کی تقرری** اور ترقی کے قواعد صاحب فنانشل کمشنر پنجاب نے ترمیم کے بعد حسب ذیل قرار دیے ہیں:۔

کمشنر صاحبان ان امیدواروں کی ایک فہرست تیار رکھینگے جو نائب تحصیلداری پر تعیناتی کے قابل ہیں اور ڈیوٹی ادا کرتے ہوئے چند خاص اصولوں کو مد نظر رکھنا پڑتا ہے۔ وہ لوگ منتخب کئے جائینگے جو نائب تحصیلداری کے فرائض ادا کرنے کے لیے زیادہ موزوں ہوں لیکن بڑے بڑے زمینداروں یا اچھے خاندانوں کے لڑکے جو مستقل طور پر اس ڈویژن میں رہائش رکھتے ہوں یا اس ڈویژن کے سرکاری ملازم جو محکمہ مال یا سول پولیس یا نہر میں تعینات ہوں۔ اور ان دونوں فرقوں سے جہاں تک ممکن ہو ان یکساں تعداد میں امیدوار منتخب کیے جائیں۔ عام طور پر کوئی امیدوار اول الذکر فرقہ سے منتخب نکیا جائے جب تک کہ اس نے امتحان انٹرنس یا اور کوئی اعلیٰ امتحان یونیورسٹی کا پاس نکیا ہو۔ اور ان اضلاع میں جہاں زراعت پیشہ لوگوں کی تعلیم [illegible] ہو تو کمشنر ڈویژن فنانشل کمشنر کی منظوری سے کسی امیدوار کو جو کسی بڑے زمیندار خاندان سے تعلق رکھتا ہو اور جس نے صرف امتحان مڈل پاس کیا ہو اور اس کے خاندان نے گورنمنٹ کی خاص خدمات کی ہوں یا مقامی اثر زیادہ رکھتا ہو منتخب کر سکتا ہے۔ لیکن دوسری کلاس میں سے یعنی زمینداروں کے علاوہ ہر ایک امیدوار میں ذیل قابلیتیں درکار ہونگی۔ اس نے امتحان انٹرنس یا یونیورسٹی کا کوئی اور اعلیٰ امتحان پاس کیا ہو۔ یا وہ سرکاری ملازمت میں ۵ سال تک رہ چکا ہو۔

کوئی شخص تحصیلدار مقرر نہیں ہوگا جبتک وہ دو سال تک نائب تحصیلدار رہ چکا ہو یا اس کے برابر کے عہدہ پر ملازمت پر مامور ہو - یا کم سے کم پانچ سال تک ڈسٹرکٹ قانون گو یا دارو غہ آبکاری رہ چکا ہو -

گورنمنٹ کو اختیارات حاصل ہونگے کہ فنانشل کمشنر کو حکم دے کہ کسی شخص کو تحصیلدار یا نائب تحصیلدار مقرر کیا جائے جو مذکورہ بالا قواعد کی حد میں نہ آتا ہو اس شرط کے ساتھ کہ وہ سررشتہ کا امتحان دو سال کے اندر پاس کرے -

تحصیلداروں یا نائب تحصیلداروں سے اگر کسی الزام یا بدچلنی کی جوابدہی بجز عدالت فوجداری کے کرنے کی ضرورت ہو تو تحقیقات کے لئے اول ڈویژن کے کمشنر کی منظوری حاصل کرنی ضروری ہے . فنانشل کمشنر صاحب تحصیلدار یا نائب تحصیلدار کو کسی الزام کی تحقیقات کا نتیجہ نکلنے تک معطل کر سکتے ہیں اور ضرورت کے موقع پر ڈسٹرکٹ آفیسر بھی بدچلنی کے لئے حاکم بالا کی منظوری کی توقع پر معطل کرنے کا اختیار رکھتا ہے -

**تجارت پارچہ** - لاہور کا انگریزی اخبار سودیشی موومنٹ کے زوال کی تصدیق میں ایک زبردست دلیل پیش کرتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فی الواقع سودیشی محض زبانی جمع خرچ تھا - بندرگاہ کلکتہ میں ماہ دسمبر ایک کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ کا سوتی کپڑا داخل ہوا جو سال ماسبق کے اسی مہینہ کی تجارت درآمد سے ۲۹ لاکھ کے قریب زیادہ ہے -

**نیشنل یونیورسٹیاں** - مسز اینی بیسنٹ نے جمعہ گزشتہ کو کلکتہ میں قومی یونیورسٹیوں کی ضرورت پر لکچر دیا بابو نریندر ناتھ سین اڈیٹر انڈین مرر میر مجلس تھے . مسز بیسنٹ نے کہا کہ قومی کالج علیحدہ علیحدہ ہونے چاہئیں لیکن نیشنل یونیورسٹی ایک ہو - ہندو طلباء کو اخلاقی تعلیم انگریزی طریقہ پر نہیں دینی چاہئے - بلکہ گزشتہ زمانہ کے ہندو بہادروں اور محب الوطنوں کی تاریخیں پڑھا کر سکھلانی چاہئے - اور اگر تم ان کو ایک قوم کے باشندے بنانا چاہتے ہو تو ہندو اور مسلمانوں کو مشترک ملک کے فائدہ کے لئے ملکر کام کرنا چاہئے - اور پھر فرمایا کہ تعلیم کی کوئی قومی سسٹم ہونی چاہئے اور سب سے بہتر طریق یہ ہوگا کہ طلباء کو ان کے مذہب کی تعلیم دیجائے -

ہم حیران ہیں کہ مسز بیسنٹ کا کیا مطلب ہے یہ کس طرح ممکن ہے کہ مختلف عقائد کے لوگوں کو مذہبی تعلیم ایک ہی یونیورسٹی کے ماتحت دیجائے - ہمارا خیال ہے کہ کوئی ایک قومی یونیورسٹی ہندوستان کی مختلف قوموں کے لئے محض ایک خیالی ڈھکوسلا اور ناقابل عملدرآمد سکیم ہوگی - ہندوستان میں کوئی قوم نہیں ہے بجز مسلمانوں کے جو قومیت کا صحیح دعوی کر سکتی ہے - پس ایک نیشنل یونیورسٹی بنانا ہوائی قلعے بنانا ہے اور ایک بے معنی بات ہے - ہم ایک خالص علمی کالج تمام قوموں کے لئے بنا سکتے ہیں جس میں پارسی ہندو مسلمان عیسائی - بدھ - سائنس اور آرٹس کی تعلیم حاصل کر سکیں لیکن یہ ایک لغو بات ہے کہ ایک قومی دارالعلوم اس قسم کا ممکن ہے جس میں مختلف مذاہب کے لوگ اپنے اپنے مذہب کے موافق اخلاقی اور مذہبی سبق لیں -

**ایک نامی حکیم کی وفات** - یونانی طبابت کا چراغ جس طرح دہلی سے گل ہوا اسی طرح لکھنؤ کے بھی ایک نامور طبیب افسر الاطباء حکیم عبد العلی صاحب فوت ہو گئے -

مرحوم مثل حکیم محمود خاں صاحب مرحوم و عبد المجید خانصاحب مرحوم غرباء سے بکمال اخلاق و توجہ پیش آتے تھے - بھوپال میں نواب شاہجہاں بیگم صاحبہ کے طبیب خاص رہے - نواب واجد علیشاہ معزول شاہ اودھ نے بارہا آپ کو طلب کیا - نواب کلب علیخاں مرحوم والی رامپور بھی آپکے نہایت قدر دان تھے - حکیم صاحب کے چار صاحبزادے ہیں منجملہ ان کے حکیم حافظ عبد الولی صاحب اپنے والد کے لائق جانشین ہیں غرباء کو ادویات مفت تقسیم کرتے ہیں - افسوس ہے کہ اہل کمال اس سرزمین سے اٹھتے جاتے ہیں - پھر جنکا بدل زمانہ پیدا نہیں کرتا -

**نادر تصویر** - مسٹر آر - ڈی میکنزی ایک مشہور انگلش مصور نے دہلی دربار کے اس موقعہ کی تصویر تیار کی ہے جبکہ لارڈ کرزن کا ہاتھیوں کا جلوس جامع مسجد کے سامنے سے گذرا تھا - یہ تصویر ۸ فیٹ لنبی ہے اور کامل دو سال میں مکمل ہوئی ہے - اس میں تماشائیوں کا جم غفیر اور جامع مسجد اور ہاتھیوں کے جلوس کی پوری پوری کیفیت ہے - تصویر مذکور وکٹوریہ میموریل ہال میں رکھی جائیگی -

**پولیٹکل تقریر بازی** - انگلینڈ میں ایک پارٹی کے لوگ حریف پارٹی کے خلاف جس زور شور سے تقریریں کرتے ہیں اور سخت سے سخت الفاظ استعمال میں لاتے ہیں اور فصاحت کا زور دکھاتے ہیں اس کا ایک نمونہ ذیل کے فقرہ میں تھوڑا بہت ملیگا جو مسٹر ولفرڈ لاسن ایک لبرل ممبر نے ایک تقریر کے دوران میں بیان کیا جبکہ مسٹر بالفور کی وزارت مستعفی ہو چکی تھی :-

کنسرویٹو مکاری کی تمام بلند عمارت گر پڑی ہے - امید ہے کہ پھر کبھی نہ ہوگی وہ غارت ہو گئی ہے - نابود ہو گئی ہے اور ملیا میٹ ہو گئی ہے - دیکھو وہ گمراہ اخلاق کا ملبہ میدان جنگ میں پڑا ہے - تمہارے بالفورز اور چیمبرلینز اور برادرکس تمہارے تمام عنزیروں کے چھوٹے ... تمہارے دیانتدار سوداگر دغاباز سوداگر تمہارے محاصل کے ریفارمر - تمہارے امپیریل تھنکر اور تمہارے امپیریل ڈرنکر - تمہارے جنگجو اور صلح جو سٹیٹس مین - تمہارے لینڈ لارڈز اور اینڈ لارڈز (مالکان زمین و مالکان کانہائے شراب) تمہارے شکی فلاسفر اور امپیریل غل مچانے والے - یعنی وہ لوگ جن کا کچھ اصول نہیں ہے - تمہارے خالص بالفورین اور چینی قلی - سوار پیدل اور توپخانہ سمیت مصیبت کے انبار میں اوندھے منہ گرے ہوئے ہیں -

**بنگالی ویدکی وفات** - کلکتہ سے افسوسناک خبر آئی ہے کہ ایورویدک کے زبردست عالم کو یراج ابناش چندر کو یرتن نے انتقال کیا مرحوم ہندی طب کا ماہر کامل تھا اور اس نے ویدک کی سب سے مستند کتاب چرک کا انگریزی زبان میں ترجمہ شایع کر کے یوروپ اور امریکہ کو ہندوستان کے قدیم علم طب کا مداح بنایا تھا - ان کو علمی اور عملی تجربہ ویدک علاج میں حاصل تھا - چرک کو دیکھکر پہلی مرتبہ مغربی دنیا کے ڈاکٹروں پر واضح ہوا کہ علم جراحی بھی مشرق میں اوج کمال پر پہنچ چکا تھا اور علم طب ہزارہا سال پہلے ہندوستان میں نہایت مضبوط اصولوں پر رائج تھا -

**قیدی اور کثرت اموات** - مسٹر ہنری کوٹن نے ہندوستان کے جیل خانوں کی بابت ایک مضمون لکھا ہے جس میں بیان کیا ہے کہ انتظام کی خوبی سے اگرچہ جیلخانجات ہند میں شرح اموات کم ہو گئی ہے - تاہم انگلینڈ کے جیلخانوں کی نسبت چھ گنی زیادہ ہیں عموماً یہ دستور ہے کہ جیلخانہ کی اموات کا مقابلہ عام آبادی سے کرتے ہیں مگر یہ مقابلہ درست نہیں ہے کیونکہ جیلخانوں میں بچے نہیں ہوتے - اور بڈھے شاذ ہوتے ہیں حالانکہ تمام آبادی میں اسی طرح کی مخلوق شامل ہے - مسٹر ہنری اس کی یہ وجہ بیان کرتے ہیں کہ جیلخانوں میں تازیانے کی سزائیں دیجاتی ہیں اور سختی ہوتی ہے -

# عالم کا فوٹو

ریاست راستوا ٹرہ کے مہاراجہ شمبوسنگھ بہادر کو ۱۱ ماہ حال سے پورے اختیارات عطا ہوئے۔ آنریبل مسٹر کولون ایجنٹ گورنر جنرل نے رسم ادا کی

ہندوستان کا بجٹ ۱۰ مارچ کے اجلاس کونسل میں پیش ہوگا اور ۲۸ مارچ کے اجلاس میں مباحثہ کیا جائیگا۔

لاٹ فریزر صاحب بہادر نواب لفٹنٹ گورنر بنگال ۔ ۵ فروری کو انکی پور اور دیگر مقامات بہار کے دورہ پر روانہ ہونگے۔

آنریبل مسٹر ہیوٹ ممبر کونسل گورنمنٹ ہند ماہ اپریل میں رخصت پر جائینگے اور ۱۹ نومبر کو واپس آکر صوبجات متحدہ کی لفٹنٹ گورنری کا چارج لینگے جبکہ سر جیمس لا ٹوش کی میعاد پوری ہوجائیگی۔

سر ڈینس فٹزپیٹرک فنانشل کمشنر پنجاب مسٹر ہیوٹ کے قایمقام مقرر ہونگے۔

ویریا ایلی نیئنسر پرنس اور پرنسس آف ویلز شہ زبہ کو منڈلے میں سعادت افروز ہوئے۔

کلکتہ میں ریلوے کانفرنس کا اجلاس ختم ہوا مسٹر وینڈنیٹ ایجنٹ جی ۔ آئی ۔ پی ۔ ریلوے پریسیڈنٹ منتخب ہوئے۔

راجہ صاحب سکم بنارس گوا ور ڈنگسا بناپ گیا کو گئے ہیں۔

رائے پور وزیانگرام ریلوے کی تعمیر عنقریب شروع ہونیوالی ہے

آنریبل مسٹر جسٹس رچرڈسن ۔ راجہ صاحب محمود آباد ۔ مسٹر آرچبولڈ پرنسپل علیگڈھ کالج ۔ قاضی عزیز الدین احمد ڈپٹی کلکٹر فیض آباد الہ آباد یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہوئے ہیں۔

آنریبل پنڈت سندر لال وکیل الہ آباد ہائی کورٹ الہ آباد یونیورسٹی کے وائیس چانسلر مقرر ہوئے۔

نواب لفٹنٹ صوبجات متحدہ ہفتہ رواں میں باندا ۔ مہوبہ جھانسی کا دورہ کرکے ۲۱ ۔ ۲۲ ماہ حال کو کانپور میں قیام فرماکر ۲۳ کو الہ آباد میں واپس آئینگے۔

راجپوتانہ میں ۵۶ ہزار آدمی قحط ریلیف ورکس پر ہیں اور ۵ ہزار احاطہ بمبئی میں۔

حضور پرنس آف ویلز کی تشریف آوری مدراس کے دنوں میں مہاراجہ ٹراونکور مدراس تشریف نہ لاسکینگے۔

سر ایل ۔ یو رفنشٹ ڈائرکٹر جنرل محکمہ ڈاک ماہ اپریل میں رخصت پر جائینگے اور ماہ نومبر میں پنشن یاب ہونگے مسٹر سلوارٹ وِلسن ان کے قایمقام مقرر ہونگے۔

ہفتہ گزشتہ میں تمام ملک میں پلیگ سے ۸۷۰۴ موتیں ہوئیں ہفتہ ماسبق سے ایک ہزار زیادہ ۔ صوبجات متحدہ میں ۱۱۸۴ ۔ بنگال میں ۱۰۷۳ ۔ احاطہ بمبئی میں ۸۰۲ ۔ پنجاب میں ۳۰۱۵ ممالک متوسط میں ۲۲۸ ۔ برہما میں ۱۱۳ ۔

الہ آباد یونیورسٹی نے ہر سال ۱۰۰ روپیہ ماہوار کا وظیفہ ایسے طالب علم کو دینگے جو غیر ممالک کو صنعتی تعلیم حاصل کرنے جائے ۔ لالہ ہنس راج پرنسپل ڈی ۔ اے ۔ وی کالج امیدوار کو منتخب کرینگے۔

کاشتکاران برار کو بتلایا گیا تھا کہ اگر جوار کو نیلا تھوتھا کے پانی میں تر کرلینے کے بعد کاشت کیا جائے تو کیڑے نقصان نہ پہنچائینگے اس تدبیر میں کامیابی ہوئی ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۲۹ دسمبر ۱۹۰۵ء کو اضلاع شاہپور راولپنڈی اور بعض حصص میانوالی میں اچھی بارش ہوئی ۔ اور دیگر اضلاع میں ہلکی یہ بارش باموقعہ ہوئی ہے جس سے موجودہ فصلات کو فائدہ پہنچیگا۔

نرخ گندم اضلاع دہلی لاہور جالندھر امرتسر میں گران اور انبالہ راولپنڈی میں ارزاں ہو رہا ہے ۔ دیگر اشیائے خوردنی کے نرخ میں معمولی کمی بیشی ہو رہی ہے ۔ کپاس اور مرچوں کی چنائی اور گنوں کی پڑائی شروع ہے۔

اضلاع امرتسر و سیالکوٹ میں توریہ کی کٹوائی شروع ہوگئی ہے ۔ بحساب اوسط موجودہ فصلات نہری اچھی حالت میں ہیں ضلع گوڑگانوہ اور دہلی میں بارانی فصلوں کی حالت خراب ہے ضلع گوگانواں میں سفید کیڑے نے فصل کو نقصان پہنچایا۔ ملتان میں عارضہ ہذا کا حال موجود ہے ۔ یہاں ٹڈی نے بھی خفیف نقصان پہنچایا۔

اضلاع رہتک دہلی گوڑگانواں شاہپور اور بعض حصص امرتسر میں چارہ مویشیان کی سخت قلت ہے ۔ اور بہت سے اضلاع میں درختوں کے پتے جھاڑیاں اور گنے کی جڑ وغیرہ مویشیوں کو کھلا رہے ہیں ۔ لاہور میں فصل پوست عمدہ ہے اور انبالہ میں نہری آبپاشی کی قلت ہے۔

۳ جنوری کو بعد دوپہر کلکتہ کے میدان میں ایلفی تھیٹر کے اندر حضور ولیعہد کو ہندوستانی کھیل تماشے ایشیائی طور پر بادشاہوں کی پوجا و سلامی کا طریق نہایت خوبی کے ساتھ دکھایا گیا ۔ حضور ولیعہد معہ شہزادی صاحبہ طلائی صندر و منبر پر رونق افروز تھے ۔ بنگال کے کئی راجے چنور برداری کرتے اور چتر لئے کھڑے تھے ۔ ایک سنہری جڑاؤ نہال عرق گلاب سے بھر کے حضور ولیعہد کے سامنے رکھا گیا ۔ اور سفید گلاب کے پھولوں کے ہار شہزادہ صاحب کو پہنائے گئے ۔ اور پھر چندن کا ٹیکہ لگانے کی رسم ادا ہوئی ۔ اور شہزادی صاحبہ کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا گیا۔

اس کے بعد تین پنڈت آرتی کے لئے آگے بڑھے جن کے ہاتھوں میں سونے کے تھال تھے جن میں ایک ایک ناریل چانول اور ہری دوب (گھاس) سبز گلاب کے پھول اور طلائی مہریں رکھی ہوئی تھیں ان کے بعد تین شمس العلماء آگے اور حضور ولیعہد کی خدمت میں قصیدہ پیش کیا۔

دو بدھ مذہب کے پوجاری زرد پوشاکیں پہنے ہوئے آموجود ہوئے اور پالی زبان کے اشلوکوں میں ایڈریس پیش کیا ۔ پھر مہاراجہ ٹاگور کا تیار کردہ بنگالی زبان میں ایک خوشنما راگ بلند آواز سے گایا گیا ۔ اور ہندوؤں کی ہولی کے کھیل تماشے دکھلائے گئے۔

اسی طرح تبتیوں نے اپنا ناچ گانا ۔ اور مرنے کے بعد گنہگار انسان کے ساتھ کیسا سلوک ہوتا ہے اس کی نقلیں دکھائیں ۔ غرضیکہ تمام تماشے نہایت کامیابی سے دکھائے گئے ۔ اندھیرا ہوجانے پر چراغاں کی روشنی کی گئی ۔ اور آتشبازی چلائی گئی۔

پچھلے دنوں صوبہ قفقاز (واقع روس) کے ایک گانوں غوریس نامی پر ارمنی لوگوں نے حملہ کرکے ۳۵ مسلمان قتل اور ۲۷ زخمی کئے اور ۵۵ گھروں کو آگ لگادی۔

ایرانی تجار مقیم باکو ۔ (روس) نے شاہ ایران کے حضور میں ایک عرضداشت بھیجکر اپنی اس حالت زار کا اظہار کیا ہے جو شریر ارمنی گروہ کے قتل و غارت سے انہیں لاحق ہوئی ہے ۔ بہت سے ایرانی سوداگر قتل کردئے گئے ۔ اور باقیماندہ لوگوں کا مال و اسباب لوٹ لیا گیا ۔ سفیر ایران پر بھی حملے ہوئے مگر شکر ہے کہ مفسدوں کی دستبرد سے ابتک بچے ہیں۔

چین میں طے پاگیا کہ چاندی کا سکہ ممالک غیر کے مساوی قیمت پر تبادلہ کیا جاوے جس سے تجارت کو فائدہ پہنچے۔

بائبل سوسائٹی لندن نے ارادہ ظاہر کیا ہے کہ عنقریب تبتی زبان میں بائبل شایع کیجائیگی ۔ پہلے بھی اس زبان میں چھپی ہوئی بائبل موجود ہے مگر وہ زیادہ قیمتی اور وزنی ہے۔

# ملیٹری دنیا

## روس میں اصلاحوں کا آغاز

سینٹ پیٹرزبرگ سے خبریں پہنچی ہیں کہ پارلیمنٹ اختتام اپریل سے پیشتر جمع نہیں ہوگی۔ اور اس قدر تاخیر کی یہہ وجہ بتلائی جاتی ہے کہ حال کے زیادہ نقصانات اور تکالیف کے باعث نئی تجاویز تیار ہو رہی ہیں۔

گورنمنٹ نے یہہ اعلان دیا ہے کہ اس کا اجلاس صرف ایسی صورت میں ممکن ہے جب کوئی سٹرائک یا بدنظمی وقوع پذیر نہو۔

کونسل آف امپائر میں جو ہاؤس آف لارڈز قایم کریگی ۱۹۶ ممبر ہونگے۔

صوبہ جات بالٹک میں مستقل طور سے امن و امان قایم ہوتا جاتا ہے

ایک سرکاری رپورٹ مظہر ہے کہ تفلس میں کسی آرمینی مدرسہ سے ایک کاسک پٹرول پر دو بم کے گولے پھینکے گئے جنہوں نے چار شخصوں کو زخمی اور ایک لڑکے کو ہلاک کیا۔ اس مکان کا محاصرہ کر کے گولہ باری کی گئی لیکن اندر بم کے گولوں کے ذخیرہ کو آگ لگ گئی اور ان کے پھٹنے سے ۳۳ آدمی ہلاک اور ۲ مجروح ہوئے۔ اسی طرح ایک اور بم کے گولے پھینکنے والے مکان کو گولہ باری کر کے اڑا دیا گیا جس میں ۸ باغی ہلاک ہوئے۔

کوہ قاف میں تاتاری اور آرمینی لوگ ایک دوسرے کے گاؤں کو آگ لگا رہے ہیں وہاں کے باشندوں کو قتل و غارت اور فوجوں پر حملے کرتے ہیں۔

شیر نگاف کے گورنر کی گاڑی میں دو بم کے گولے پھینکے گئے جنہوں نے گورنر اور اس کی زوجہ کو مجروح کیا۔

**۲۹ سنٹرل انڈیا ہارس** کرنل ڈاسن صاحب بہادر۔ کرنل مینی صاحب بہادر کے ریٹایر ہونے پر کرنل آن دی سٹاف مقرر کئے گئے اور مدراس برگیڈ میں تعینات کئے گئے۔

**ہز ایکسلنسی حضور کمانڈر انچیف صاحب بہادر** گ ہیینے اول برہمنز کو نئے کلر عطا فرمائینگے۔

**سر ایلفرڈ گیسلی** صاحب بہادر لفٹننٹ جنرل کمانڈنگ بنگال

اپنے عہدہ پر ۳۰ دسمبر ۱۹۰۸ء تک قایم رہینگے یا پانچ سال پورے کر کے جائینگے۔

**بمبئی رائفل ایسوسی ایشن** پونا کے ونیورسی رائفل رینجوں پر ۲۹ ماہ حال سے ۵ فروری تک منعقد ہوگی جہاں ایک بڑے جلسہ کی امید ہے۔

**آرمی ٹمپرنس سوسائٹی** - رایل آرمی ٹمپرنس سوسائٹی نے حضور پرنس آف ویلز کی خدمت میں حسب ذیل ایڈریس پیش کیا۔

کونسل اور ممبروں کی جانب سے ملک معظم کی دلی اطاعت اور وفاداری کا اظہار اور ہز مجسٹی اور پرنس کی خوشنودی اور سلامتی کی دعا مانگنے کے بعد اسمیں تحریر تھا کہ یہہ ایسوسی ایشن ۱۸۸۸ء میں قایم ہوئی جس میں ابتک ممبروں کی تعداد ۴۲ ہزار تک پہنچ چکی ہے اور اس سے ہندوستان کی برٹش فوج کے چال چلن کو بہت پر اطمینان بخش اثر پڑا ہے۔ حضور کمانڈر انچیف اور دیگر آرمی اور رجمنٹل افسران اس کی ہمیشہ سرپرستی اور اعانت کرتے رہتے ہیں۔ اور یہہ صرف افسران کی رفتہ افزوں ہمدردی محسوس کرنیکا نتیجہ ہے کہ ایسوسی ایشن نے ایسی غیر معمولی ہر دلعزیزی اور ترقی حاصل کی ہے۔

اس ایسوسی ایشن کو "رایل" کا اعزاز دینے اور حال کے دیگر الطاف خسروانہ عطا فرمانے سے حضور ملک معظم نے تمام ممبروں کی عزت افزائی کی ہے جن کی آرزو ہے کہ ہندوستان میں برٹش فورس کی ایسی ہی ناموری قایم رہے - جیسی کہ زمانہ گذشتہ میں تھی۔ اور ایسوسی ایشن کے ممبروں اور کونسل کی التجا ہے کہ یور رایل ہائنس ہز مجسٹی سے اس کی پسندیدگی کا اظہار فرماکر ہماری اور عزت افزائی کرینگے۔

اس کے جواب میں پرنس نے فرمایا:-

لارڈ کچنر اور آرمی ٹمپرنس ایسوسی ایشن کے دیگر ممبران صاحبان میں آپ کے اس ایڈریس کا جو آپنے اس قدر خلوصیت سے پیش کیا ہے اور ملک معظم کے لئے دلی اطاعت اور دعا کا صدق قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں ہز مجسٹی سے ایسوسی کی اس غیر معمولی ترقی اور ممبروں کے اس قدر دلچسپی لینے کا ذکر کرتے ہوئے بڑی خوشی سے اپنی پسندیدگی کا اظہار کرونگا - اس میں کچھ کلام نہیں کہ ملک معظم خود بدولت اس ایسوسی ایشن سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ اس کی موجودہ ترقی کا حال سنکر نہایت محظوظ ہونگے اور بیشک اس سے فوج کی اخلاق اور جسمانی حالت پر ایک عمدہ اثر پڑا ہے اور میں صدق دل سے امید کرتا ہوں کہ اس کے ممبروں کی تعداد روز بروز ترقی کرتی جائیگی اور اس کا اثر سلطنت کے ان تمام حصوں تک پہنچیگا جہاں برٹش وردی پہنی جاتی ہو۔

**نشانہ بازی کے حیرت انگیز کرتب** - جس طرح کہ مسٹر واکر صاحب ڈپٹی کمشنر نے ایک دفعہ ۵ منٹ کے عرصے میں ۴ گولیوں سے چار شیروں کا شکار کیا تھا۔ اسی طرح ہز رایل ہائنس پرنس آف ویلز نے حال ہی میں ایک بھاگتے ہوئے شیر کے دل پر چوتھائی میل کے فاصلے سے ایسا نشانہ لگایا کہ شیر جانبر نہ ہو سکا - اس حیرت انگیز نشانہ بازی کا ذکر کرتے ہوئے ہمکو کئی ایک ایسی مثالیں یاد آتی ہیں جن کی نشانہ بازی کے کرتب میں شاید ہی کوئی نظیر مل سکے - اور جن کو اگر معجزہ کہا جائے تو کچھ بیجا نہوگا۔

مسٹر والشرو مینز نامی ایک مشہور نشانہ باز نے ایک دفعہ ۵ ہرنوں کے گلے کو تیز بھاگتے ہوئے دیکھا اور ان میں سے ۱۲ کو یکے بعد دیگر بارہ گولیوں سے ہلاک کیا - مسٹر والشر کا بھائی بھی نشانہ بازی کا ایک بڑا ماہر ہے اس نے ایک دفعہ اسی طرح ۲۰ بھاگتے ہوئے ہرنوں کو صرف ۲۰ گولیوں سے نشانہ بنایا تھا۔

کیپٹن ہارڈی نامی ایک امریکن مشہور و معروف نشانہ باز کے بہت سے عجیب و غریب قصے مشہور ہیں۔ یہہ شخص بھی اپنے فن میں فرد واحد ہے۔ یہہ اس کا ایک معمولی کرتب ہے کہ اگر ایک شخص ۵ گز کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا کارڈ ہاتھ میں لیکر کھڑا ہو جائے تو کیپٹن ہارڈی اول اس کارڈ کے سینٹر میں گولی مار کر ایک سوراخ کر دیگا - اور پھر جتنی مرتبہ چاہو وہ اسی سوراخ میں سے متعدد گولیاں گذار دیگا اور کارڈ میں دوسرا سوراخ نہونے پائیگا - اگر کوئی شخص اخروٹوں کی مٹھی بھر کر ایک ایک اخروٹ کو اوپر اچھالے تو مسٹر ہارڈی ہر ایک اخروٹ کو زمین پر گرنے سے پیشتر اپنے ریوالور سے نشانہ بنائیگا - ایک دفعہ بہت سی سوئیوں کو ۲ گز میں پرو کر ایک حلقہ بنایا گیا اور ایک آدمی کے سر پر اس طرح رکھا گیا کہ سوئیوں کی نوکیں اوپر کی جانب رہیں اور ہر ایک سوئی کی نوک پر ایک ایک اخروٹ لگایا گیا - مسٹر ہارڈی نے ۲۰ گز کے فاصلے سے ۔ ۱ سکینڈ کے عرصے میں

۱۹ اچھوتوں کو گولی مار کر سوئیوں پر سے اڑا دیا ۔ نہ کوئی سوئی گرنے پائی اور نہ آدمی کے سر کو کچھ صدمہ پہنچا۔

شوٹیر ابراہیم نامی ایک اور شخص اس فن میں ایک بڑا باکمال آدمی ہے ۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ نشانہ بازی کی پریکٹس کرتے وقت ٹارگٹ کے سفید حصے پر ایک چھوٹی سی مکھی آ بیٹھی یہ شخص ۴۰ گز کے فاصلہ پر کھڑا تھا جہاں سے مکھی بھی اچھی طرح نظر نہ آتی تھی ۔ مکھی کو دیکھکر ابراہیم نے اپنے ایک دوست سے کہا کہ دیکھو میں اس مکھی کے سینٹر میں گولی مارتا ہوں اور یہ کہکر اس نے اپنے ریوالور سے مکھی کو نشانہ بنایا جب مکھی کو اٹھا کر دیکھا گیا تو واقعی اس کے سینٹر میں گولی کا نشان تھا۔

مسٹر ڈبلیو ونیر جو دنیا بھر میں اول نشانہ باز سمجھا جاتا ہے اس فن میں اس قدر دسترس رکھتا ہے کہ اگر کسی شخص کو کافی جرات ہو اور وہ اپنی چٹکی میں ایک انچ کی ایک ڈلی لیکر کھڑا ہو جائے تو وہ ڈلی کے بیچ میں سے گولی گذار دیگا اور تمہاری انگلیوں کو آنچ تک نہ آئیگی ۔ اگر تم میز پر اپنی جیبی گھڑی رکھکر اس کے شیشے پر ایک گلاس کی گولی رکھدو تو وہ ۳۰ گز کے فاصلے سے نشانہ لگا کر گولی کو توڑ ڈالیگا گھڑی کے شیشے کو کچھ صدمہ نہ آئیگا ۔ یا اگر تم ایک معمولی کاغذ کو چٹکی میں لیکر اس طرح لٹکاؤ کہ سامنے سے وہ ایک خط مستقیم میں نظر آئے تو مسٹر ڈبلیو ونیر کاغذ کے سینٹر میں گولی مار کر اس کو دو برابر برابر حصوں میں کاٹ دیگا۔

---

**برٹش** گورنمنٹ کی آرمی کونسل نے معلوم کیا ہے کہ لڈی اور پتنگ بازی کے افلاطونی فن سے میدان جنگ سے متعلق بہت فائدے حاصل کئے جا سکتے ہیں ۔ کنکوئے و دیگر کے ذریعے سے اشارہ بازی بھی کر سکتے ہیں اور حالات بھی جان سکتے ہیں سگنلنگ اور آبزرویشن دونوں کاموں میں بہت نفع سمجھا گیا ہے چنانچہ ولایت کی خبر ہے کہ آرمی کونسل اس کے فوائد کی اس قدر گرویدہ ہو گئی ہے کہ اس نے حکم دیا ہے کہ ایلڈرشاٹ کے جنگی میدان میں اس کے تجربے وسیع اور عظیم پیمانے پر کئے جائیں ۔ غباروں کا فائدہ برحق ہے لیکن پتنگ بازی میں کم خرچ بالا نشین ہوگا ۔ وہ کاٹا اور کھلاڑی کا سرپاٹا۔

---

**برٹش** گورنمنٹ آرمی کونسل نے حکم دیا ہے کہ گذشتہ جنگ روس و جاپان میں دونوں فوجوں کے ہمراہ برٹش افسران بطور ملٹری اتاچیوں کے تعینات تھے ۔ وہ لڑائی کے حالات دیکھتے تھے اور جو کچھ باتیں اپنے نزدیک حسن و قبح کی پاتے تھے ان کو قلمبند کرتے تھے اور ان کی رپورٹیں برٹش وار آفس کو بھیجا کرتے تھے ۔ یہ تمام رپورٹیں برٹش افسران کے مطالعہ کے لئے شایع کی جائیں ان رپورٹوں میں دلچسپ باتیں اور اچھوتے تجربے بیان کئے گئے ہیں کہ جن سے تمام برٹش افسران کو آگاہ ہونا چاہیئے ۔ یہی طریق ان رپورٹوں سے بہترین فائدہ اٹھانے کا قرار دیا گیا ہے ۔ ان میں اندرونی کفایت شعاری سے متعلق دلچسپ تفصیلات دی گئی ہیں جن سے ہاتھوں ہاتھ عملی فائدہ اٹھا سکتے ہیں یہ بھی خبر ہے کہ اس عالی شان لڑائی کی ایک مکمل سرکاری تاریخ برٹش گورنمنٹ کی طرف سے تیار ہو رہی ہے ۔ جنرل سٹاف کے افسران دسکو لکھ رہے ہیں ۔ عینی شہادتوں پر سلسلہ واقعات اور نتایج کا بیان دلچسپ پیرایہ میں دیا جاویگا۔

---

**میجر** ایڈم صاحب بہادر وائسرائے کے ملٹری سکرٹری ۱۳ فروری کو ایک شادی کی تقریب پر ولایت تشریف لیجائیں گے اور ۲۲ مارچ کو ہندوستان کو واپس آئینگے۔

---

**حضور** کمانڈر انچیف حضور پرنس آف ویلز کی تشریف آوری کے وقت ۸ فروری سے ۱۶ فروری تک حیدرآباد میں رونق افروز رہیں گے۔

---

**جنرل** سر اے گیسلی صاحب بہادر ۲۲ ماہ حال کو آسام سے کلکتہ میں وارد ہوئے اور بعد ازاں شمالی ہند کو روانہ ہونگے۔

---

**مشرقی** کمانڈ کے پرنسپل میڈیکل آفیسر صاحب کے دورہ کا پروگرام حسب ذیل ہے ۱۵ جنوری کو میرٹھ سے روانہ ہوکر دیناپور پہنچے ۱۸ کو دیناپور سے چلکر ۱۹ کو وارد کلکتہ ہوئے۔ ۲۷ کو کلکتہ سے روانہ ہوکر ۲۸ کو الہ آباد آئیں گے اور ۳۱ کو الہ آباد سے روانہ ہوکر یکم فروری کو میرٹھ واپس آجائیں گے۔

---

**فوجی** جہاز یونین جو ولایت سے سکینڈ بٹالین ایسٹ یارکشائر رجمنٹ کو لا رہا ہے آج بمبئی پہنچیگا ۔ بٹالین مذکور برہما کے مقام میمیو کو جائیگی ۔ علاوہ ازیں جہاز مذکور برہما اور ملاری اور بنگلور کے توپخانہ اور انفنٹری رجمنٹوں کے ضمیمے بھی لایا ہے ۔ جہاز مذکور فرسٹ بٹالین یارکشائر کو لیکر ۲۶ ماہ حال کو بمبئی سے ولایت کو واپس روانہ ہوگا۔

---

**جموں** سے روانگی کے وقت ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز نے حسب ذیل آفیسروں کو بطور خوشنودی مزاج تمغہ جات عطا فرمائے تھے ۔ کرنل دیوان لشنداس صاحب سکرٹری کمانڈر انچیف افواج جموں ۔ میجر جنرل کہن صاحب کمانڈنگ امپیریل سروس فوج ۔ مسٹر برونسیڈ ماسٹر ۔ لالہ متھرا داس سپرنٹنڈنٹ پولیس ۔ بابو مہیش چندر بسواس سپرنٹنڈنٹ ریسپشن ۔ مسٹر کمپبل کیپ انجنیر

---

**لفٹننٹ** جنرل سکلیڈ صاحب بہادر ۳۱ مارچ کو ریٹائر ہونگے اور میجر جنرل سر جارج رپنی ین ان کے جانشین ہونگے۔

---

**میجر** جنرل سنگ صاحب بہادر انسپکٹر جنرل آف کیولری ۱۶ جنوری کو سکندرآباد میں تھے ۱۷ سے ۲۳ تک بالسور اور بیگم میں ۲۴ سے ۲۶ تک معائنہ کرینگے ۲۴ سے ۲۷ تک اورنگ آباد ۲۸ کو مئو میں وارد ہونگے۔

---

**لفٹننٹ** جنرل سر بنڈن بلڈ صاحب بہادر کے سی ۔ بی ۔ ۱۳ ماہ حال کو راولپنڈی روانہ ہوکر پشاور نوشہرہ ۔ مردان کا دورہ کرکے ۱۶ جنوری کو راولپنڈی میں واپس آئے۔

---

**تاشی لامہ** کی ہمراہ ۳۲ سکھ پایونیرز کے لفٹننٹ بیلی صاحب بھی تبت کو گئے ہیں جو گیانشی میں برٹش ٹریڈ ایجنٹ رہینگے کپتان او کونر صاحب ۳ ماہ کی رخصت پر جاتے ہیں۔

---

**ریلوے کانفرنس ایسوسی ایشن** ۔ کلکتہ میں ریلوے کانفرنس ایسوسی ایشن کے ممبروں نے ۱۵ ماہ حال کی رات کو ہز ایکسیلنسی لارڈ کچنر صاحب بہادر کو مدعو کیا ۔ مسٹر ڈگلس صاحب چیرمین نے ملک معظم اور شاہی مہمانوں کا جام صحت نوش کرنے کے بعد حسب ذیل تقریر کی:-

جب سے ہماری ایسوسی ایشن عملی طور پر قایم ہوئی ہے ہم لارڈ کچنر صاحب بہادر کے نہایت شکور ہیں کہ ان کی عنایت اور توجہ اس کے ممبروں کی جانب اکثر مبذول ہوتی رہی ہے خصوصاً ان کا آج رات ہمارے درمیان تشریف لانا مزید

# دلچسپ واقفیت کا خزانہ

**سب سے چھوٹا بادشاہ۔** دنیا میں سب سے کم عمر بادشاہ جو تخت سلطنت پر بیٹھ کر اپنے ملک کا خود انتظام کرتا ہے۔ افریقہ میں یوگنڈا کا بادشاہ ہے جس کی عمر صرف ۸ سال ہے۔ وہ دربار کرتے وقت ایک سرخ تخت پر بیٹھتا ہے اور اس کے پاؤں کے نیچے چیتے کی کھال کا فرش ہوتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں ایک بندوق کا کھلونا عصائے سلطانی کا کام دیتا ہے۔ یہہ بادشاہ اور اس کا ملک برٹش سلطنت کی حمایت میں ہے جس نے بادشاہ کے لئے ایک قسم کی پارلیمنٹ بھی قایم کی ہوئی ہے جس کا افتتاح بادشاہ خود باقاعدہ طور سے بہت شان و شوکت کے ساتھ کرتا ہے۔

---

**سمندر میں تموج کا علاج۔** سمندر کی لہروں کا جوش کم کرنے اور جہاز کے لئے صاف راستہ نکالنے کے واسطے ابتک تیل کا استعمال کیا جاتا تھا لیکن برازیل کے وائس ایڈمرل گیبا رس نے ایک نیا طریقہ اختراع کیا ہے۔ اس نے ایک "بائل گن" تیار کی ہے۔ جب سمندر میں تموج کا زور ہو تو ایک بڑی بوتل جس میں برادہ لکڑی اور تیل پر ہوتا ہے توپ کے ذریعے سمندر میں چھوڑی جاتی ہے۔ توپ سے نکلتے ہی بوتل کے سیکڑوں ٹکڑے ہو جاتے ہیں اور تیل میں بھیگا ہوا لکڑی کا برادہ کچھ فاصلہ تک سمندر میں پھیل جاتا ہے جس سے فی الفور تموج میں نمایاں کمی معلوم ہوتی ہے۔ اور ایسی بہت سی بوتلیں چھوڑنے سے جہاز وغیرہ کے لئے عمدہ صاف راستہ نکل سکتا ہے۔

---

**سیاہ کپڑا اور صحت۔** تجربوں سے یہہ امر اچھی طرح ثابت ہو چکا ہے کہ انسان کی صحت اور اس کی پوشش کے رنگ میں ایک خاص تعلق ہے کیونکہ ہم کو حرارت کے ماسوا آفتاب کی روشنی کی بھی سخت ضرورت ہے اس لئے کوئی ایسی شئی جو آفتاب کی روشنی کو جذب کرے ہماری صحت کے لئے سخت مضر ہوگی۔ چنانچہ سیاہ کپڑے میں ایسی خاصیت موجود ہے کہ یہہ آفتاب کی روشنی کو جذب کر لیتا ہے خصوصاً موسم گرما میں سیاہ رنگ کے کپڑے بہت ہی نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس وقت وہ نہ صرف روشنی کی کرنوں کا راستہ روکتے ہیں بلکہ زیادہ حرارت پیدا کرکے ہماری صحت پر برا اثر ڈالتے ہیں۔

سیاہ کپڑے کو غیر صحت بخش ثابت کرنے کے لئے ایک چھوٹا سا تجربہ اس طرح کر سکتے ہیں کہ زمین کے ایسے دو برابر ٹکڑوں پر جہاں ہری ہری گھاس اگی ہوئی ہو سفید اور سیاہ رنگ کے کپڑے بچھا دو۔ اور ایکدو روز کے بعد دیکھو تو سیاہ کپڑے کے نیچے کی گھاس مرجھا جائیگی لیکن سفید کپڑے کے نیچے کی گھاس کھلا اور ہری رہیگی۔

---

**آنکھوں سے قیافہ شناسی۔** اس علم کا مشہور معروف ماہر بیان کرتا ہے کہ آنکھوں کی شکل اور بناوٹ سے انسان کی طبیعت اس کا چال چلن اور مزاج کا بہت کچھ پتہ لگ سکتا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ کسی قدر ترچھی یا غیر متوازی آنکھیں مکاری اور چالاکی کی علامت ہیں۔ آنکھوں کی پتلیوں کا ابھرا ہوا اور ٹھیک گول ہونا تلون مزاجی اور جوش ظاہر کرتا ہے۔

چھوٹے چہرے پر بڑی آنکھیں ہونا ایسے شخص کا نشان ہے جو کینہ اور بغض رکھنے والا ہو۔ کھنچی ہوئی اور ششدر رہنے والی آنکھیں بہانہ ساز اور دروغ گو شخصوں کی ہوتی ہیں۔

آنکھوں کو کچھ کھلا اور کچھ بند رکھنا ایسے ہوشیار اور چالاک شخص کی علامت ہے جو بیوقوف اور ناحق شناس ہو۔ خوبصورت نیلی والی صاف آنکھ جس کی سفیدی میں کوئی داغ نہ ہو چال چلن کی عمدگی اور پاکیزگی ظاہر کرتی ہے۔

آنکھ کا آہستہ آہستہ اور کم جھپکنا تیز فہمی اور فراست کا نشان ہے۔ اور بھاری اور گنجان ابرو کے نیچے چھوٹی چھوٹی سیاہ آنکھیں ہونا بڑے درجے کی مکاری اور عیاری کی علامت ہے۔

---

**خوشی کا اظہار۔** مہذب ملکوں میں خوشی کا اظہار مختلف مناسب اور شائستہ طریقوں سے عمل میں لایا جاتا ہے۔ بعض مصافحہ کرکے بعض بغلگیر ہو کر بعض سر جھکا کر بعض پیشانی یا رخسار کا بوسہ لیکر اس کا اظہار کرتے ہیں لیکن بعض غیر مہذب قومیں اس کا اظہار عجیب عجیب اطوار سے کرتی ہیں۔

ملایا میں جب دو شخص ملاقات کرتے ہیں تو بجائے ہاتھ ملانے کے ایکدوسرے کے ساتھ اپنی اپنی ناک گھساتے ہیں۔ اس رسم کے متعلق ان کا یقین ہے کہ چونکہ ناک سانس لینے کا عضو ہے اس لئے ان کے باہم ملانے سے اس عمل کا پاک اثر دونوں کی روح پر پڑتا ہے نیوزی لینڈ میں قوم میوری کا بھی یہی طریق ہے۔

جزیرہ انڈمان میں جب دو دوست ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو خوشی کا اظہار با آواز بلند رو کر کرتے ہیں۔ جب شوہر ایک عرصہ کے بعد اپنی زوجہ سے اور عزیزوں سے ملاقات کرے تو اس وقت کا نظارہ قابل دید ہوتا ہے۔ شوہر اول آتے ہی اپنے دونوں بازو زوجہ کے گلے میں ڈالدیتا ہے اور خوب ڈاڑھیں مار کر اس طرح رونا شروع کرتا ہے جیسے کہ اس پر کوئی سخت مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہو زوجہ بھی اس آہ و بکا میں شامل ہو جاتی ہے لیکن زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ چند منٹ کے بعد یہہ رونا دھونا اچانک ہنسی اور خوشی سے مبدل ہو جاتا ہے۔ اس طریقے سے ایک ایک کرکے وہ اپنے اور عزیز و اقارب سے ملتا ہے۔

ملک افریقہ میں ڈھیمبی کی عورتیں ایسے موقعوں پر اپنے شوہروں کے لئے اور بھی عجیب طور سے خوشی کا اظہار کرتی ہیں۔ وہ ان کو دیکھتے ہی فوراً دو زانو ہو کر سر جھکا لیتی ہیں اور دونوں ہاتھوں سے ریت اٹھا کر نہایت جوش و خروش سے اپنے سروں پر ڈالنا شروع کرتی ہیں اور اس وحشیانہ عمل سے اس وقت تک ہرگز باز نہیں آتیں جب تک کہ ان کا شوہر منع نہ کرے۔

ٹانگہ کی عورتیں وحشت اور جہالت میں ان سے بھی چار قدم آگے بڑھی ہوئی ہیں۔ وہ ایسے موقعوں پر اپنے شوہروں کو دیکھتے ہی اپنے کپڑے پھاڑ ڈالتی ہیں۔ بال نوچتی ہیں اور وحشیوں کی طرح اپنے ہاتھوں اور جسم کو دانتوں سے کاٹتی ہیں اور چھاتیاں پیٹتی ہیں۔

---

**روس کے جنگل۔** بہت کم لوگ روس کی اس بے شمار دولت سے واقف ہونگے۔ جو صرف اس کے بے شمار لکڑیوں کے وسیع جنگلوں سے متعلق ہے۔ یورپ کے ان وسیع روسی جنگلوں کو "وڈن رشیا" کہتے ہیں۔ یہہ جنگل اندازاً ۵۰ لاکھ ایکڑ رقبہ میں پھیلے ہوئے ہیں یعنی کل ملک کا ۴/۵ حصہ ہے۔ روس میں لکڑی کی اس قدر افراط ہے کہ شہروں کے سوا باقی تمام جگہ مکانات لکڑی کے ہوتے ہیں۔ سائبیریا کے جنگلوں کا سلسلہ "ٹیگا" کے نام سے موسوم ہے جو کوہ یورال سے لیکر بحر الکاہل تک ہزار نہ میل تک پھیلا چلا گیا ہے اور جس کی چوڑائی بعض حصوں میں ۵۰۰ میل سے بھی زیادہ ہے۔ یہہ تمام دولت زار کی ہی ملکیت ہے۔

---

**سب سے زیادہ بارش کہاں ہوتی ہے؟** ملک آسام میں چیرا پونجی صرف ایک ایسا مقام ہے جو دنیا بھر میں بارش کی کثرت

**سب سے بڑا تہ خانہ** دنیا میں سب سے بڑا تہ خانہ جنوبی ڈکوٹا میں ہے۔ کینٹکی میں بھی ایک بہت بڑا تہ خانہ ہے جو میمتھ کیو کے نام سے مشہور ہے لیکن متذکرہ بالا تہ خانہ جو بلیک ہلز (امریکہ) پر واقعہ ہے اس سے کئی حصے بڑا ہے۔ اس کی لمبائی ۵۲ میل ہے۔ جس میں پورے ڈیڑھ ہزار کمرے ہیں۔ بعض کمروں کی بلندی دو دو سو فٹ سے بھی زیادہ ہے۔ اس میں ندیاں نہریں آبشاریں اور جھیلیں ہیں۔ جھیلوں کی تعداد ۸۰ ہے۔

یہہ وسیع تہ خانہ سطح سمندر سے ۷ ہزار فٹ بلند و غیرہ لیکن زمین سے ۱۰۰ فٹ گہرا ہے۔ اس تہ خانہ کے گرد و نواح میں اور کئی ایک عجیب و غریب غار واقعہ ہیں جن میں سے ایک غار جو سب سے زیادہ مشہور ہے "ونڈ کیو" (ہوا کا غار) کے نام سے مشہور ہے۔ اس غار میں یہہ عجیب بات ہے کہ اس کے دہانہ پر ہمیشہ تیز ہوا چلتی رہتی ہے اور اسی وجہ سے اس کو ہوا کا غار کہتے ہیں لیکن جب اس غار کے اندر داخل ہو جاتے ہیں تو ہوا [illegible] معلوم ہوتی ہے۔

---

**ناخنوں کا بڑھنا** ایک تندرست شخص کی انگلیوں کے ناخن ہفتہ بھر میں ایک انچ کا بتیسواں حصہ بڑھتے ہیں۔ یہہ بیماری کی حالت کی نسبت تندرستی میں جاڑوں کی نسبت گرمی میں زیادہ نشو و نما پاتے ہیں۔ یہہ بھی عجیب بات ہے کہ بائیں ہاتھ کی نسبت دائیں ہاتھ کی انگلیوں کی ناخن زیادہ بالیدگی پکڑتے ہیں اور تمام انگلیوں میں درمیانی انگلی کے ناخن سب سے کم بڑھتے ہیں اور ۱۲۱ دن سے لیکر ۱۴۱ دن تک انگلیوں کے پورے نئے ناخن پیدا ہو سکتے ہیں۔ پاؤں کی انگلیوں کے ناخن ہاتھوں کی نسبت چار گنا زیادہ بڑھتے ہیں۔

چند سال کا ذکر ہے کہ کئی فاضل شخصوں نے ناخنوں کی بالیدگی کا تجربہ کر کے دیکھا کہ ان کے ناخن انگلیوں کی لمبائی سے بھی زیادہ بڑھ گئے۔ اور ان میں کئی مقامات پر عجیب قسم کے بل اور خم پڑ گئے۔ بعض سیاحوں کا قول ہے کہ انہوں نے بعض شخصوں کے ناخن تین انچ بلکہ اس سے بھی زیادہ لمبے دیکھے ہیں۔ لیکن محقق لوگوں کا یہہ بیان ہے کہ انگلیوں کے ناخن دو انچ کی لمبائی تک بڑھکر پھر ٹوٹنے اور مڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ پس ان کی اوسط لمبائی ۲ انچ سمجھنی چاہیئے۔

---

# تندرستی ہزار نعمت ہے

تم نے دیکھا ہوگا کہ جب جانور بیمار یا تھکے ماندے ہوتے ہیں تو وہ ایسی جگہ لیٹتے بیٹھتے ہیں جہاں دھوپ ہو۔ غیر مہذب قومیں بھی اسی طرح کرتی ہیں۔ وحشی قومیں اور جانور دونوں اس امر میں برابر ہیں کہ جب وہ بیمار ہوتے ہیں یا تھکے ماندے ہوتے ہیں تو فوراً دھوپ میں آ بیٹھتے ہیں۔ اصل میں یہ عقل حیوانی ہے جو اس امر کی تحریک کرتی ہے۔ ان کو یہ معلوم نہیں کہ سورج کی شعاعوں کا کیا رنگ ہے۔ اس کا طول عرض کتنا ہے۔ اور اس کا فاصلہ زمین سے کتنی دور ہے۔ اور یہ کہ اس کی گردش سورج کے گرد کیونکر ہوتی ہے۔

صرف عقل حیوانی ان کو بتلاتی ہے کہ دھوپ کی گرمی سے فائدہ لینا چاہیئے۔ اور اس لئے دھوپ میں لیٹتے ہیں اور [illegible] کی [illegible] سینکتے ہیں تاکہ اس سے شفا حاصل کریں۔ سورج کی [illegible] ان کے جسم میں [illegible] ہر کسی [illegible] ہیں اور ایک [illegible] دیتی ہیں۔

اس کے برخلاف تم نے کبھی یہ بھی غور کیا ہے کہ مہذب و شائستہ لوگ جب بیمار یا تھکے ماندے ہوتے ہیں وہ دھوپ میں جا کر بیٹھیں یا لیٹیں۔ نہیں وہ ایسا نہیں کرتے بلکہ اس کے خلاف وہ گھر کے اندر کمرے میں جہاں دھوپ اور ہوا کا نام و نشان نہیں ہوتا چلے جاتے ہیں۔ اگر ان کو گرمی حاصل کرنے کی ضرورت بھی ہوتی ہے تو وہ مصنوعی ذرائع سے پیدا کرتے ہیں یعنی وہ اپنے جسم کے رگ و ریشہ کو دھوپ کی گرمی سے نہیں بلکہ ادویات کی تاثیر سے گرمی حاصل کرتے ہیں۔ اپنے کمرہ کی ہوا دل اور جسم دونوں کو [illegible]

عقل حیوانی یا مزاج بعض حالات میں شائستگی سے کہیں بہتر ہے۔ یہی عقل حیوانی حیوانوں اور وحشی قوموں کو سکھاتی ہے کہ اصلی ذرائع زندگی کے سورج کی دھوپ اور تازہ ہوا ہے۔ اور یہ دونوں زندگی کے قائم رکھنے اور صحت کو اصلی حالت پر لانے کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جانور اور وحشی قوموں میں کوئی عقل حیوانی ہے۔ اس کام کے لئے کہ وہ دھوپ اور تازہ ہوا سے بہ نسبت شائستہ قوموں کے زیادہ فائدہ اٹھاتا ہے۔

(رسالہ صحت)

---

# کیسر کی کیاری

مریض۔ ڈاکٹر صاحب مجھکو نیند میں باتیں کرنیکا سخت مرض لاحق ہو گیا ہے۔ جسکا مجھے ہر وقت فکر رہتا ہے۔ اگر اس کا کچھ علاج ہو سکتا ہے تو فرمایئے؟

ڈاکٹر۔ لیکن یہہ کوئی ایسا سخت مرض نہیں جو زیادہ تشویش کا باعث ہو۔

مریض۔ نہ جناب مجھکو دن رات اسی کا فکر لگا رہتا ہے۔

ڈاکٹر۔ آخر کوئی وجہ بھی ہے؟

مریض۔ ڈاکٹر صاحب مجھکو یہ بڑا اندیشہ ہے کہ کہیں میری طرح میری زوجہ کو نیند میں باتیں سننے کا مرض نہو۔

---

مریض۔ حکیم جی میں صبح ایک عطار کے پاس گیا تھا جس نے یہ صلاح دی کہ مجھکو ———

حکیم (بات کاٹکر) لاحول۔ یہہ عطار لوگ ہمیشہ بیچارے مریضوں کو غلطی کرتے ہیں ان کو صلاح دینے کی خاک تمیز ہو سکتی ہے؟ ایسی ہی کچھ بیہودہ اور لغو صلاح دی ہوگی؟

مریض۔ جی ہاں اس نے کہا تھا کہ مجھے حکیم جی کے پاس جانا چاہیئے۔

---

ولیم مس روزا۔ اب میں کہوں تو کیا کہوں تکو تو ہر بات کے جواب میں ایک نہیں کہنے کی عادت پڑ گئی ہے۔

روزا۔ تم جھوٹ بولتے ہو۔ اچھا میں نے پرسوں کب نہیں کا استعمال کیا تھا۔

ولیم۔ خوب! تم پرسوں کا ذکر کرتی۔ تب تم یہاں موجود ہی نہ تھیں۔

روزا۔ اچھا اگر تم موجود نہ تھے برا دن تو تھا۔

---

ایک جماعت ایک جہاز کی تباہی کا سبق پڑھ رہی تھی جس میں ذکر تھا کہ جب جہاز کی حالت نہایت نازک ہوئی تو اہل جہاز نے خشکی کے آدمیوں پر اپنی تباہی کا حال ظاہر کرنے کے لئے ایک خط کو بوتل میں بند کیا اور اس کو سمندر میں پھینکدیا۔ استاد نے لڑکوں کی عقل آزمانے کے لئے پوچھا۔

استاد۔ کیوں لڑکو خط کو بوتل میں کیوں ڈالا گیا؟

ایک لڑکا۔ کیوں کہ وہاں لیٹر بکس موجود نہ تھا۔

## پریسیڈنٹ کانگرس کی اسپیچ کا بقیہ

ہماری منزل مقصود - بنسبت کانگرس کی منزل مقصود یہ ہے کہ ہندوستان پر حکومت ہندوستانیوں کے فوائد کو مدنظر رکھکر کی جائے اور ایک عرصہ مناسب میں ہندوستان میں اس قسم کی حکومت قایم ہو جائے - جیسی اس وقت دوسری نوآبادیوں میں قایم ہے - جو تاج برطانیہ کے زیر اثر آباد ہیں - خواہ یہ اچھا ہو یا برا - بہرحال ہندوستان کی قسمت برطانیہ کے ساتھ وابستہ ہو چکی ہے - اور کانگرس اس بات کو خوب محسوس کرتی ہے - کہ ہماری ہر قسم کی ترقیاں سلطنت برطانیہ کے دائرہ کے اندر ہونی چاہئیں واضح ہو کہ ہماری مطلوبہ ترقی بہت آہستہ اور بتدریج ہوگی - کیونکہ ہر نئی ترقی کی منزل پر ہمارے لئے لازمی ہوگا - کہ دوسری منزل میں قدم رکھنے سے پیشتر ہم کچھ عرصہ امیدواری کریں - یہہ ایک بالکل معقول اور قرین قیاس بات ہے - کہ مغرب کی آزادی پولیٹکل انسٹیٹیوشنوں کے انتظام کے لئے ایک مشرقی کو کچھ عرصہ بطور ایک طالب علم کے تجربہ اور مشاہدہ کرنا چاہئے - لیکن صاحبان! غلطی میں نہ پڑنا اور میرے مذکورہ بالا خیال سے یہ مطلب سمجھنا کہ میں ان لوگوں کی تائید یا اتفاق رائے کرتا ہوں - جو ہماری تمام اصلاح اور ترقی کی کوشش کی مخالفت اس بنا پر کیا کرتے ہیں - کہ اہل ہندوستان ان اصلاحوں کے قابل نہیں ہیں مسٹر گلیڈسٹون کا دانشمندانہ مقولہ ہے "آزادی ایک ایسی شی ہے - جو اپنے حاصل کرنے والوں کو آزادی کا مستحق بنا دیتی ہے" - یہ اصل باقی تمام پولیٹکل اصولوں کی طرح ایک غیر محدود حلقہ رکھتا ہے - لیکن بہرحال یہ اپنے اس برعکس اصول سے کہ "انتظار کرو - جبتک تم آزادی کے قابل نہ بن جاؤ" زیادہ محفوظ ہے - پس جب ہم اسبات کی اجازت دیتے ہیں - کہ منزل مقصود کی طرف ہمارا کوچ مناسب اور محتاط قدموں کے ساتھ ہونا چاہئے تو ساتھ ہی ہم اسبات پر بھی اصرار کرینگے - کہ ملک کے وسائل ایسے طریق سے کام میں لائے جائیں - جس سے اہل ملک کو عام تعلیم ملے - اور وہ بتدریج اصل مقصد کو سمجھنے اور حاصل کرنے کے قابل ہو سکیں - موجودہ طریق حکومت کا سب سے بڑا متعصب حامی بھی یقیناً یہ کہنے کی جرات نہیں کر سکیگا کہ حالات موجودہ میں گورنمنٹ کا رویہ اس مقصد کی رہنمائی کرتا ہے - ہمارے ملک کے محاصل کی مقدار قریباً ۴۴ ملین پونڈ ہے - اس کا تقریباً نصف حصہ فوج کھا جاتی ہے - ولایت کے اخراجات جن میں فوجی اخراجات شامل نہیں کئے گئے ایک تہائی حصہ کو چٹ کر جاتے ہیں - کل ملا کر ۳۴ ملین پونڈ بنتے ہیں - ۴۴ میں سے ۳۴ ملین تفریق کریں - تو باقی تقریباً ۱۰ ملین بچ جاتے ہیں - پھر اس ۱۰ ملین میں سے ۳ ملین اور نکال لو - جو سرکاری یوروپین ملازموں کو بطور تنخواہ کے دیئے جاتے ہیں - غرض کل بچ بچا کر ۷ ملین پونڈ گورنمنٹ کے پاس رہتے ہیں - جن کو وہ اپنی مرضی سے خرچ کرنے کی مجاز ہے - ہمیں اس صورت معاملات کو دیکھکر تعجب نہ کرنا چاہئے - کہ گورنمنٹ اس ملک کی تعلیم پر خواہ وہ پرائمری تعلیم ہو یا سکینڈری یا اعلی تعلیم صرف ۱۱/۴ ملین پونڈ خرچ کرتی ہے - جاپان کو مغربی خیالات کے زیر اثر آئے ہوئے صرف ۴۰ سال ہوئے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اپنی پبلک کو تعلیم دینے کے معاملہ میں وہ اس وقت کسی یوروپین ملک سے پیچھے نہیں ہے - گورنمنٹ جاپان کا فرض ہے کہ وہ ہر بچہ کو جو عمر کے لحاظ سے مدرسہ جانے کے قابل ہو تعلیم دینے کا انتظام کرے - ہم کو انگلستان کے زیر حکومت آئے ہوئے سو سال گذر گئے اور ابھی تک کیا ہے کہ ہندوستان کے پانچ گاؤں میں سے چار میں مدرسہ کا بھی نام ونشان نہیں ہے اور پھر آٹھ ہندوستانی بچوں میں سے سات کو جہالت اور تاریکی میں نشو ونما پانے کا موقعہ دیا جاتا ہے - ہمارے ملک کے موجودہ نظام ونسق میں فوجی حکومت یوروپین ملازموں کے حقوق اور انگریزی سرمایہ داروں کے فوائد کو اہل ملک کے اصلی فوائد پر ترجیح دیجاتی ہے ان حالات کا ہونا قدرتی ہے کیونکہ ملک میں غیر گورنمنٹ ہے - اور جیسا کہ انگلستان کے مشہور فلاسفر سٹورٹ مل نے فرمایا ہے - یہ اپنے برے نتائج سے خالی نہیں ہو سکتی - اب کانگرس جو کچھ چاہتی ہے وہ یہ ہے کہ ان حالات کو تبدیل کیا جائے - اور ہندوستان پر حکومت خاص ہندوستانیوں کے واسطے کیجائے - یہ مطلب برابری اس نسبت سے ہوتی جائے گی - جس نسبت سے گورنمنٹ میں ہماری آواز اور رسائی ترقی کریگی - ہم سلطنت کے بوجھ کو اٹھانے کے لئے تیار ہیں اور بڑی خوشی سے تیار رہیں - لیکن اس کے ساتھ ہی ہم رعایات اور حقوق کا بھی حصہ مانگتے ہیں اور اسبات پر ہمارا زور دار اعتراض ہے - کہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی خاطر ہمارے گلے پر چھری پھیری جائے - پھر گورنمنٹ اس وعدہ کا ایفا بھی چاہتی ہے جس میں شاہان انگلستان اور پارلیمنٹ دونوں نے ہندوستان میں انگریزوں اور ہندوستانیوں کے ساتھ یکساں سلوک کرنیکا مژدہ سنایا ہے -

(باقی آیندہ)

## ہندو بسکٹ کمپنی لیمیٹڈ دہلی - جسکو

بسکٹوں کے اعلی قسم ہونے کی وجہہ سے تمغہ جات طلائی دو ہندوستانی صنعتی نمائشوں میں جو بمقام کلکتہ بماہ دسمبر ۱۹۰۶ء و ۱۹۰۷ء منعقد ہوئیں عطا ہوئے -

اس کمپنی کے کل بسکٹ اعلی قسم کے بذریعہ کل زیر نگرانی تجربہ کار بیکر بنتے ہیں - اور خوبصورتی اور شباہت میں خوش نظر اور خوشگوار اور زود ہضم ہوتے ہیں - چند خاص وجوہات جس کی وجہہ سے انکو استعمال کرنا چاہئے - ذیل میں درج ہیں:-

(۱) ہر قوم اور ہر ملت کا آدمی بلا لحاظ قومیت اسکو استعمال کرسکتا ہے۔

(۲) ہر وقت تازہ دستیاب ہوسکتے ہیں ولایتی بسکٹ عموماً ۳ یا ۴ ماہ کے رکھے ہوتے ہیں -

(۳) وبائی ایام میں یہہ بہت مناسب اور بے خطر ہوگا کہ عوام ان بسکٹوں کو جو دہلی میں بنتے ہیں جہاں وبا بالکل نہیں ہے استعمال کریں نمونہ منگاکر ملاحظہ کریں اور پھر آرڈر دیں قیمت نمونے کے بکس کی ایک پونڈ سایز ۰ اور دو پونڈ سایز ... علاوہ کرایہ ریل جو کہ ذمہ خریدار ہوگا کمپنی کے تیار شدہ بسکٹ کافی تعداد میں استعمال ہوتے ہیں اور دیسی افسران کی طرف سے ... بھی بسکٹوں کا تین وقت امتحان کر چکے ہیں - انہوں نے کوئی نقص نہیں پایا - اور سب بڑی خوشی سے انکا استعمال کرتے ہیں -

---

**اشتہار** - فروخت اراضی نو آبادی موضع بدووال تحصیل وضلع لودیانہ ملک پنجاب جو کہ لودیانہ سے چند میل خام کے فاصلہ پر اراضی معروف قلعہ بدووال آبادی موضع بدووال میں موجود ہے اور یہ موقعہ نہایت محفوظ جگہ پر اسٹیشن ریلوے کے قریب بازار بدووال سے ملا ہوا ہے - ہر قسم کے کارخانہ روئی وغیرہ وشین ہر قسم کی دوکانات ومکانات وغیرہ بھی بن سکتے ہیں و باشندگان دیہہ کو گھروں کے واسطے نہایت مفید ہے جو مدت سے بسبب تنگی جگہ کے خریدار اراضی مذکور کے ہیں اب موقعہ ان کو بخرید حاصل ہوگیا ہے - جو کہ اس جگہ کو ہر ایک شخص اپنے کام میں لا سکتا ہے - اگر زمین کی حیثیت پر قیمت ہو تو زیادہ ہونی چاہئے مگر بنظر فائدہ عام کے فائدہ کیواسطے لہذا ارزاں مقرر کردی ہے یعنی فی بسوہ خام ۵۰ روپیہ قیمت مقرر کردی ہے تاکہ ہر ایک شخص کو حوصلہ خریداری پیدا ہو کل اراضی کے خریدار کو کچھ رعایت ہو سکتی ہے جو شخص اسوقت قیمت مذکورہ پر اراضی خریدیگا - آیندہ منافع اٹھاویگا کیونکہ مقدار روز بروز قیمت بڑھتی جاتی ہے - المشتہر لالہ ... داس ... بدووال

## ہیرالال کمپنی لودیانہ کی عمدہ اور سب سے

## سستی گھڑیاں

گھڑی میں صرف دو خوبیاں ہونی چاہئیں۔ سب سے پہلی بات تو یہ کہ وقت ٹھیک دیتی ہو۔ دوسرے یہ کہ دیکھنے میں خوش وضع اور زیبا ہو۔ اگر وقت بھی درست دیا اور دیکھنے میں بھدی اور بد قطع بھی کچھ فائدہ نہیں۔ اسی طرح خوبصورت مگر گھڑی کس کام جو دیکھنے میں تو اچھی ہو مگر تیسرے دن بند ہو جائے یا جب دیکھو گھنٹہ تیز یا سست۔ اصل بات یہ ہے کہ اعلیٰ عمدہ گھڑیاں عموماً بڑی قیمت کی ہوتی ہیں۔ لیکن کم قیمت کی کسی کارخانہ کی گھڑیاں بڑی نادر نکل آتی ہیں اور یہہ بھید ہمیں معلوم ہے کہ ارزاں گھڑیاں یورپ میں کس کارخانہ سے اچھی ملتی ہیں اس لئے ہم تمام گھڑیاں براہ راست ولایت سے منگاتے ہیں اور بہت تھوڑے نفع پر انکو جلدی سے فروخت کر دیتے ہیں۔ جبکہ دوسرے سوداگر دگنے ڈیوڑھے کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔

---

**راسکوپ سسٹم کی گھڑیاں۔** یہہ گھڑیاں مضبوطی۔ خوبصورتی اور پائیداری میں شہرہ آفاق ہیں۔ کتنی ہی چابی دیئے جاؤ فنر کبھی ٹوٹتا ہی نہیں۔ گھوڑے کی سواری تک میں نہیں بگڑتی۔ ہم انکو نہایت سستے داموں فروخت کرتے ہیں یعنی صرف ۵ روپیہ کو اور خریداران آری نیوز کے ساتھ خاص رعایت ہے یعنی پورے ۵ روپیہ کو ۵ سال کی گارنٹی ہے۔ ایک شیشہ اور ایک سپرنگ فالتو مفت کے ساتھ دیا جاتا ہے۔ اسی سسٹم کی فینسی ڈائل اور پیٹنٹ جویل وار جسکو دیکھکر یہ معلوم ہوتا ہے کہ گھنٹوں کے ہندسوں میں نیلم اور پکھراج جڑے ہیں۔ اس کی قیمت سات روپیہ بجنس فالتو۔ زاید شیشہ اور سپرنگ مفت فل جویل پیٹنٹ دس سال کی گارنٹی شیشہ اور سپرنگ مع بکس ۱۲ روپیہ

---

**کم خرچ بالانشین۔** یہہ لیور گھڑی عجائبات روزگار سے ہے۔ اتنی کم قیمت پر ایسی قابل عمدہ گھڑی آجتک ہماری نظر سے نہیں گزری شکل صورت کے لحاظ سے بھی وضعدار۔ طالبعلموں اور نوکروں کو انعام دینے کے لئے یہہ نہایت عمدہ چیز ہے۔ گارنٹی ۲ سال قیمت ۲ روپیہ

---

**درشنی گھڑی۔** ڈائل کی طرف سے وقت بتلاتی ہے اور پیچھے سے بھی نظر آتے ہیں۔ بالکل نئی فیشن۔ گارنٹی پانچ سال قیمت ۵ روپیہ

---

**چاندی کی جیبی گھڑیاں** مضبوطی اور نفاست ایسی کہ دیکھتے ہی رہئے خریدار کو دام خرچ کرکے مزا آجاتا ہے کہاں تک تعریف کیجئے منگوائیے گا تو آپکو معلوم ہوجائیگا کہ لاثانی چیز ہے۔ گارنٹی ۵ سال قیمت ۱۰ روپیہ

---

**ریسٹ واچ گن میٹل۔** (سیاہ بندوق کی دھات کی) سکنڈ کی سوئی لگی ہوئی ہے خوبصورتی اور نفاست میں لاثانی قیمت ۶ روپیہ

---

**چاندی کی ریسٹ واچ۔** ڈھکنے پر ایسا بیل بوٹا منقش ہے کہ کاریگر اس کی نقاشی کرکے ہی یا معجزہ یہ تاک لے۔ ڈائل ایسا خوبصورت کہ دیکھتے ہی رہئے۔ چابی ڈائل سنہری خوشنما پہلے اپنی ہوتے میں خواہ جیب میں رکھئے خواہ کلائی پر باندھئے جو دیکھے تعریف کرے گارنٹی ۴ سال قیمت ۱۸ روپیہ

---

**سنہری چوڑیدار ریسٹ واچ** معلمات میں سونے کی چوڑیوں کے ساتھ پہننے کے لائق کاریگر نے چوڑی ایسی کاریگری سے بنائی ہے کہ ہر ایک ناپ کی کلائی میں بالکل ٹھیک آتی ہے ہندوستان میں کسی کاریگر کی فقط چوڑی ہی ایسی بنواؤ تو پندرہ روپیہ میں بھی کوئی نہ بنا سکے جسکو بطور تحفہ پیش کریں عمر بھر کیلئے ممنون ہو جائے۔ ان گھڑیوں کا لطف ان کو ہی معلوم ہے جنہوں نے کسی نازک مزاج نازنین مہ جبین کی کلائی میں پہنا کر دیکھی ہے۔ قیمت ۱۲ روپیہ گارنٹی ۵ سال۔

ولایتی سونے کی جس کا رنگ اور چمک دمک ہمیشہ سونے کا ہی رہتا ہے اور کبھی خراب نہیں ہوتا۔ گارنٹی ۵ سال قیمت ۳۰ روپیہ

---

**بال واچ۔** بلور کا صاف شفاف گولا۔ سب پرزے حرکت کرتے نظر آتے ہیں چاندی کا گھیرا درکنڈا مع چابی چھوٹا سا قدر بڑے مضبوط اور پائیدار خواہ جیب میں رکھئے خواہ ریسٹ واچ کا کام لیجئے خواہ کوٹ کے ساتھ بطور تمغے کے لٹکا کر استعمال کیجئے قابل دید جو دیکھے گھنٹوں دیکھتا ہی رہے اور تعریف کرے قیمت ۱۵ روپیہ گارنٹی ۳ سال

---

**بٹن واچ** ولایت والوں نے کمال کر دکھایا ہے۔ کوٹ کا بٹن بھی اتنا بڑا ہوتا ہے۔ بس کاریگری ختم کردی ہے۔ ہمارے ولایت کے پہلے چالان میں صرف ایک درجن آئی تھیں دو ہی دن کے اندر بکھ تار کے ذریعہ ولایت کو آرڈر دینا پڑا۔ پیڈ پرائیٹر صاحب نے ایک کوٹ میں لگانے کیلئے زبردستی رکھی تھی وہ ان کے ایک دوست نے دیکھنے کیلئے اتاری اور دکان پر پہنچا کر نوکر کے ہاتھ پچیس روپیہ بھیجدئے۔ امیروں رئیسوں راجاؤں کے لائق۔ وقت ایسا صحیح دیتی ہے کہ کیا مجال جو ایک سکنڈ کا بھی فرق پڑ جائے۔ دوسرے حصہ سے وقت معلوم ہوتا ہے بٹن بھی ایسا خوشنما کہ دیکھنے والا بڑا ہو گھڑی نما بٹن ہی سمجھتا ہے اگر دیا بریک سوئی چھپے ہوئے ہیں بٹن کے اندر والے حصہ میں پرزے۔ ورنہ میں چابی اور سوئیاں گھمانے کی پن لگی ہوئی ہے پانچ سال کی گارنٹی پچیس روپیہ قیمت میں گویا مفت۔ دوستوں اور رشتہ داروں کو تحفہ کرنے کیلئے نہایت عمدہ تحفہ ہے

---

**ریلوے رگولیٹر واچ۔** ریلوے رگولیٹر گھڑیوں کو کون نہیں جانتا مضبوطی۔ خوبصورتی اور صحیح وقت دینے میں مشہور و معروف ہیں۔ کیس چابی اور سوئیاں پھرانے کی پن لگی ہے چار سال کی گارنٹی قیمت ۶ روپیہ

---

ایک روزہ چابی کا نکل سلور کا ٹائم پیس ایک سال کی گارنٹی قیمت ۲ روپیہ

الارم دار ............ ۲ روپیہ ۱۲ آنہ

---

**ٹی ٹائم پیس۔** ۸ یوم ایکروز چابی کا گارنٹی ۲ سال قیمت صرف ۴ روپیہ

---

گھنٹہ نصف گھنٹہ بجانے والا الارم دار ٹائم پیس ۲ گھنٹہ کی چابی چار سال کی گارنٹی قیمت ۸ روپیہ

---

**باجے والا ٹائم پیس۔** نہایت خوبصورت جس کمرہ میں رکھا جاوے کمرہ کی سجاوٹ دہ چند ہو جاوے۔ قابل دید وقت بھی دیکھئے اور باجا بھی سنئے۔ ایکبار چابی لگانے سے ۵ منٹ تک باجہ بجتا رہتا ہے رات کو خاص وقت پر اٹھنا ضروری ہو تو باجے والی سوئی کو اس وقت پر کرکے چابی دیدیجئے اور پلنگ کے قریب رکھکر سو جائے ٹھیک اتنے گھنٹے اور منٹ پر آپکو باجے کی میٹھی میٹھی تانیں سنا کر جگا دیگا۔ دونوں پہلوؤں میں شیشے لگے ہوتے ہیں جس نے دیکھا بلا ضرورت بھی خرید لیا۔ گارنٹی چار سال قیمت چھ روپیہ۔

**المشتہر**

**ہیرالعل اینڈ کمپنی سوداگران لودیانہ**

# آسمانی علم طب کے مجربات

یعنے

# آیورویدک کے چند بے خطا تیر

زمانہ حال کے شہرۂ آفاق پنڈت کامتا پرشاد جی کی تیار کردہ ادویات جو ہزار ہا مریضوں پر آزمایش کے بعد عام پبلک کے فائدے کے لئے مشتہر کی جاتی ہیں۔ یہہ عام اشتہار باز اجیاں نہیں ہیں نہ ہر شخص جس کو حرف کتابی علم ہو ان کو تیار کر سکتا ہے۔ کیونکہ ہندوستان کی طب قدیم میں جس کو آیوروید کہتے ہیں اور جو انسانی تحقیقات کا نتیجہ نہیں بلکہ الہامی مانا گیا ہے۔ ادویات کا تیار کرنا ہی سب سے مشکل فن ہے۔ اس فن میں پنڈت کامتا پرشاد کو خاص ملکہ حاصل ہے۔ اس وقت پنجاب میں وہ تنہا شخص ہیں جو ویدک ادویات کو اعلیٰ مستند گرنتھوں کی ہدایت کے موافق ٹھیک ٹھیک طریقوں سے تیار کرنے کا عملی تجربہ رکھتے ہیں۔ اسی لئے ان کی ادویات کیا پلیگ میں اور کیا دیگر امراض میں اس طرح شرطیہ اثر کرتی ہیں جیسے نشانہ پر ارجن کا تیر۔ یہ مبالغہ نہیں ہے۔ صدہا معتبر اور معزز اشخاص تصدیق کرتے ہیں کہ جادو کا صرف نام سنا ہے مگر پنڈت صاحب کی ادویہ کی تاثیر آنکھوں دیکھی ہے کہ جادو سے بڑھکر ہے۔ کیسے کیسے لاعلاج کیسے کیسے جاں بلب آناً فاناً میں صحت یاب ہوئے ہیں کہ عقل دنگ ہوتی ہے۔ ان کی شہرت دور دور تک پہنچ گئی ہے۔ اکثر متمول لوگ بوقت ضرورت سو سو روپیہ یومیہ فیس دیکر ان کو بلاتے ہیں اور وہ ہمیشہ دو چار روز میں ہی مریض کو تندرست کر کے واپس آتے ہیں۔

جب ایلوپیتھک (طب انگریزی) اور یونانی طب تمام زور خرچ کر کے اپنی عاجزی کا اظہار کرتی ہیں تو پنڈت کامتا پرشاد کے علاج سے ایسے بے شمار مریضوں کو پھر صحت یاب ہوتے دیکھا ہے۔ اس قسم کے درجنوں جیتے جاگتے سرٹیفکٹ خاص لودیانہ میں موجود ہیں۔ جو ادویات ذیل میں درج ہیں برسوں کی محنت اور بڑی لاگت سے تیار ہوئی ہیں۔ ان میں سے بعض اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ اور ایک دو روز کے استعمال میں ہی خود منہ سے بولتی ہیں کہ ہم کیا چیز ہیں ✦

## امرت رس

خوراک ایک ڈرام یعنے ۴ ماشہ نصف چھٹانک پانی میں۔ قیمت ۴ ۱۰ اونس کی شیشی عہ دو روپیہ۔

پرانا بخار۔ تپ دق کھانسی سل پھیپھڑہ کی خرابیوں کو دور کرتی ہے۔ پرانے سوزاک کے لئے مفید ہے۔ پیشاب کی نالی کو صاف کرتی ہے۔ دل اور دماغ کو طاقت دیتی ہے آنکھوں کی روشنی بڑھاتی ہے۔ بدن میں پھرتی لاتی ہے۔ خون صالح پیدا کرتی ہے۔ اور سریع التاثیر ہتھیلی پر سرسوں جمانے والی ہے۔ تندرست لوگ بھی استعمال کریں تو طاقت اور فرحت اور زندہ دلی پیدا ہوتی ہے۔ طالب علموں۔ وکیلوں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ اشتہا کو تیز کرتی ہے۔ دس جنگلی بوٹیوں سے تیار کی گئی ہے۔

وکیلوں۔ بیرسٹروں۔ ساہوکاروں۔ مجسٹریٹوں کے سرٹفکیٹ موجود ہیں۔ جس نے آزمایا قائل ہو گیا۔

## عرق سوم ناتھ

پیر کو جوان۔ کمزور کو شہ زور۔ نامرد کو مرد۔ مرد کو جوانمرد بنانے والی اکسیر قیمت فی بوتل دو روپیہ۔ خوراک ایک تولہ سے دو تولہ تک اس عرق کے سامنے تمام مقوی اور ٹانک دوائیاں ہیچ ہیں ہر قسم کے کاڈ لور آئل۔ ڈمیانہ اور فاسفورس کے مرکبات اور کشتہ جات اور سنکھیا اور کچلہ وغیرہ سمیات اس کے مقابل میں گرد ہیں۔ اس میں نشہ نہیں ہے نہ کوئی زہر ہے اسکے پینے سے دماغ میں طاقت دل میں فرحت حاصل ہوتی ہے۔ نیا خون پیدا کرتی ہے۔ اور لطف یہ کہ نقصان کچھ نہیں کرتی۔

## عرق فولاد

اس کے استعمال سے جگر اور تلی کی ہر قسم کی خرابیاں پیٹ کا بڑھ جانا استسقا یعنی جلودھر وغیرہ دور ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ فولاد نہیں ہے جو انگریزی دواخانوں میں بکتا ہے یہ صدہا ترکیبوں سے شدہ کر کے بنایا جاتا ہے۔ ۴ اونس کی شیشی ۵ ۲ خوراک قیمت عہ

## پرمیہہ ہانتک گٹی

اس کے استعمال سے بیس قسم کے جریان۔ پرانا سوزاک۔ قرحہ پتھری دور ہو جاتی ہے۔ بواسیر کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ رشنائی کھانسی کرتی ہے دانتوں کو مضبوط کرتی۔ آنکھوں کو نور بخشتی ہے۔ اور مستورات کی خاص امراض کے لئے بھی نافع ہے۔ ۴۰ گولیاں۔ قیمت عہ خوراک ایک گولی۔

## آسوک آرشٹ

مستورات کے جملہ امراض رحم کی خرابیوں۔ ایام کی بے قاعدگیوں کا شرطیہ علاج ہے۔ رنگت کی زردی اور سیلان کو دور کرتی ہے اور اولاد پیدا کرنے کی قابلیت بخشتی ہے۔ ۴ اونس کی شیشی خوراک ۶ ماشہ قیمت ۱۲ار

## آبھیا آرشٹ

بواسیر خونی و بادی کے لئے اس سے بہتر کوئی دوا نہیں بنی گئی۔ ۴ اونس کی شیشی۔ خوراک ۶ ماشہ قیمت ۱۲ار

## مالتی بسنت

تپ دق کی دوا۔ خوراک قیمت عہ دو روپیہ

## سورن پرپٹی

سب قسموں کے اسہال اور سنگرہنی اور ضعف معدہ کے لئے جادو کا حکم رکھتی ہے۔ خوراک قیمت ایک روپیہ

## مرگانک

کھانسی اور پھیپھڑہ کے تمام امراض اور کمزوری کے لئے۔ خوراک قیمت عہ روپیہ

## آتشک کا علاج

یہہ گولیاں نہایت بے ضرر ہیں۔ اس سے نہ دست آتے ہیں نہ مسوڑوں پر ورم ہوتا ہے۔ ۲۰ گولی قیمت ایک روپیہ

## سادھارن بٹی

بچوں کے ہر قسم کے اسہال کے لئے مفید ہے۔ خوراک قیمت

## یوگ راج گوگل

فالج۔ لقوہ۔ ہر قسم کے درد ریح اور کمزوری اعصاب کے لئے ایک بے نظیر ویدک دوا ہے جس کا نام گھر گھر مشہور ہے۔ قیمت فی تولہ

### ملنے کا پتہ

## ہیرا لعل کمپنی لودیانہ

پانچہزار روپیہ انعام — پانچہزار روپیہ انعام

# ممیرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ انعام — **مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب گورنمنٹ پنجاب** — پانچہزار روپیہ انعام

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش۔ وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی ہے بچے سے بڑے بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام وخواص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ دو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ ... روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بتیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۱ہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے ✦

**المشـــتہر**

## پروفیسر میا سنگہ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

**اس سے بڑھکر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے**

### جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب

**قادیانی مورخہ ۱ نومبر ۱۹۰۷ء کو تحریر فرماتے ہیں**

مشفق مہربان سردار میا سنگہ صاحب

بعد ما وجب میرے گھر میں آپ کے سفید سرمہ ممیرہ سے جو پہلے آپ نے بھیجا تھا بہت فائدہ ہوا اس بات کو کئی سال ہو گئے اب پھر اسی سرمہ کی ان کو ضرورت پیش آئی ہے امید ہے کہ آپ خود توجہ فرما کر وہی سرمہ بقدر ایک تولہ بذریعہ وی پی بہت جلد میرے نام قادیان روانہ کریں۔

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگہ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جس کو سکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن اور کمزوری نظر۔ ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شئی نہیں ہے۔ اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنی چاہیئے۔ اس لئے میں بلاشک و شبہہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر ایم۔ بی۔ سانگل صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ ایم ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگہ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر کہ جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۳) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگہ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم

خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۴) مکرم بندہ میں نے آپکا سرمہ آنکھوں کی بہت سی بیماریوں میں استعمال کیا بہت ہی مفید پایا خاصکر کارنیا اور گرینولار اوپتھلمیا کی بیماریوں میں تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے میں آنکھوں کی ہر ایک ... کی بیماری میں اس کے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں مہربانی کر کے ایک تولہ اور بھیج دیں۔

راقم ڈاکٹر منشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیر ریاست دلمایا منیال

(۵) جناب پروفیسر صاحب تسلیم۔ آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جس کو ... سے دھند ستا رہا تھا۔ زنک لوشن ... لوشن بورسک ... لیڈ لوشن کسی سے اس کو فائدہ نہ ہوا آپ کے سرمہ سے ایک ہفتہ ... کلی فائدہ ہوا۔ راقم نوازش علی ...

**پانچہزار روپیہ انعام**

اگر کوئی ... ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو ترتیب پچیس ... ایک ادنیٰ ... فرضی ثابت کر ... تو اس کو پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی غرض کیلئے ماہ مارچ ۱۹۰۷ء سے جمع کیا گیا ہے۔

## سوداگری سامان کا نیا چالان

**کلاک** افسونیا کمپنی کے نہایت نفیس اور خوبصورت شاندار کلاک جن سے چھکار اور زور کی آواز نہیں ہوتی ۔ گرجا نما اور ہشت پہلو ہمارے ہاں نئے چالان کے آئے ہیں اور بہت رعایت سے بیچے جاتے ہیں **گرجا نما کلاک** ۔ گھنٹہ اور آدھ گھنٹہ بجانیوالا قیمت ۸ سے الارم دار قیمت ۹ اور ۱۰

**ہشت پہلو آفس کلاک** نہایت مضبوط گھنٹہ اور نصف گھنٹہ بجانے والا معہ تاریخ قیمت ۸ روپیہ ۔

**اسے رگولیٹر کلاک** سب سے اعلیٰ قسم کا نہایت مضبوط اور پائیدار جس سے تاریخ بھی معلوم ہوتی ہے اور گھنٹہ اور آدھ گھنٹہ بھی بجاتا ہے ۔ قیمت ۱۴ روپیہ

**گھڑیوں کی زنجیریں** ۔ چاندی کی زنجیریں بابک گلے میں ڈالنے کی نہایت نفیس اور سبک ۔ جن میں سات آٹھ چاندی کے منکلے پڑے ہوئے ہیں قیمت ۸ر جن میں ایک خوشنما منقش بٹن سا پڑا ہے ۔ قیمت ۱۰ر ۔ بالکل سادہ قیمت چھ دائک روپیہ ۸ر

گلٹ کی زنجیریں مندرجہ بالا اقسام کی سنہری کو دیکھکر یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہ گلٹ کی ہیں ہر شخص سونے کی ہی سمجھتا ہے ۔ قیمت سنہری ۔ روپہلی قیمت ۱۲ر

تمام زنجیریں ہیں جو کہ گھڑی میں لگانے کی نہایت نفیس اور خوشنما طرح طرح کی کانچلیدار اور کڑیدار ہیں سے لیکر ۱۲ر تک

**دودہ میں پانی معلوم کرنیکا آلہ** جس کو دودہ میں ڈالنے سے آپ کو فوراً معلوم ہو جائیگا کہ اس میں اتنا دودہ ہے اور اسقدر پانی قیمت ۱۲ر

**بخار دیکھنے کا آلہ** ۔ اس کو ۵ منٹ تک منہ میں رکھنے سے ہر شخص معلوم کر سکتا ہے کہ مریض کو کتنے درجہ کا بخار ہے ۔ بعض وقت انسان کو ایسا شبہہ ہوتا ہے کہ جس طرح بخار کی حالت ہوتی ہے ۔ اس کا اطمینان بڑی آسانی سے ہو جاتا ہے قیمت سادہ ۲ر میگنیفائی انک یعنی موٹی لکیر والا ہے نصف منٹ کا صہ روپیہ

**برقی فیتہ** اس فیتہ کو بچے کے گلے میں ڈال رکھنے سے دانت بڑی آسانی سے نکل آتے ہیں اور بچہ کو تکلیف نہیں ہوتی قسم اول نیلا یا سرخ ۱۲ر قسم دوم سیاہ ۱۲ر

**ملنے کا پتہ**

**ہیرالال اینڈ کمپنی لودیانہ**

## ۱۹۰۵ء کی قواعد پریڈ کی کتابیں

ہمارے کارخانہ میں ۱۹۰۵ء کی نئی کتابیں ترجمہ ہوکر تیار ہو چکی ہیں بہت جلدی درخواستیں آنی چاہئیں ۔

| | اردو | ناگری | گورکھی |
|---|---|---|---|
| انفنٹری ٹریننگ | ۱۲ر | ۱۴ر | ۱۴ر |
| انفنٹری پہلا تیسرا پارٹ | ۶ر | ۸ر | ۸ر |
| میکشم گن کی کتاب | ۴ر | ۵ر | ۶ر |
| اوٹ پوسٹ سوال و جواب | ۵ر | ۶ر | ۴ر |
| مسکٹری اکسر سائز | ۵ر | ۶ر | ۴ر |
| سیمفور کی الفبٹ | ۳ر | ۴ر | ۴ر |
| سکرمش کے کام میں مددیں | ۵ر | ۶ر | ۴ر |
| فزیکل ڈریل ہتھیاروں کے ساتھ | ۴ر | ۵ر | ۶ر |
| بنسور کے کام | ۵ر | ۶ر | ۴ر |

**ملنے کا پتہ**

**ہیرالعل کمپنی مالکان آرمی نیوز پریس لودیانہ**

## نئی مفید دلچسپ اور نصیحت آمیز کتابیں

**شادی خانہ آبادی** ۔ ۳ مہینے میں ایکہزار کتابیں ختم ہوئیں دوسرا اڈیشن قیمت ار

**انیس خلوت** (عورتوں سے کیا برتاؤ چاہئے) دوسرا اڈیشن

**پانی** (شناخت اور طریقہ استعمال تیسرا اڈیشن) ار

**دوستی** ار **فرض** ار **راستی** ار **تعصب** ار

**نشہ اسبحانہ خراب** ار **گلزار حقیقت** ار

**عیاشی** (کیونکر بند ہو سکتی ہے) ار

**نوکری اور اسکا فرض** ار **ماں باپ کا استاد** ار

**وقت اور محنت** ار **رسالہ طاعون** (۲۸ باب میں شرح حالات) ۲ر **گفتگو** (۳۰ طریقے سے بات کرنے کا بیان) ۲ر

**معلم نوعمر** لوگوں کے لئے معمولی کام کرنیکا طریقہ و نصیحتیں ۲ر **مقدمہ بازی** ار **خانہ داری** ار

ملنے کا پتہ

نیجر بیلی پریس محلہ گائےگھاٹ شہر بنارس

تندرستی کا بیمہ ڈاکٹر گنیش پرشاد بہارگو کا بنایا ہوا

# نمک سلیمانی

جنکو کہ کیمیکل اگزامینرز اور کیمسٹری رایل سکول لنڈن کے ممبر اور مشہور ڈاکٹر ڈبلو ۔ آر کوپر صاحب ۔ ایف سی ۔ ایس ۔ اے ۔ آر ۔ ایس ایم نے جانچکر سرٹیفکیٹ عطا فرمایا ہے

یہہ نمک سلیمانی امراض معدہ مثلاً کم اشتہا ۔ پیٹ کا درد ۔ نفخ ۔ کھٹی یا جلی ہوئی ڈکاروں کا آنا ۔ غذا کا پوری طور سے ہضم نہو ۔ یا اُس کی وجہہ سے جو بیماریاں مثل اسہال ۔ پیچش ۔ سوء ہضمی ۔ بواسیر ۔ قبض وغیرہ کے ہوتی ہیں ان سب شکایتوں کو فوراً فائدہ کرتا ہے ۔ ہتلائی ۔ کھانسی بادہ جو غذا کے پورے طور ہضم نہ ہونے کی وجہہ سے اکثر پیدا ہو جاتا ہے ۔ گٹھیا ۔ زیادتی پیشاب ۔ ریاحی درد وغیرہ کو بھی یہہ بہت جلد دفع کر دیتا ہے ۔ چونکہ یہہ نمک سلیمانی معدہ کی تمام خرابیوں اور بیماریوں کو دور کر کے اس کی قدرتی گرمی اور قوت کا محافظ رہتا ہے اس لئے حالت تندرستی میں اس کے استعمال سے بھوک بڑہتی ہے اور غذا پورے طور پر ہضم ہو کر معمول سے زیادہ خون صالح پیدا ہوتا ہے جسکی وجہہ سے ہر طرح کی کمزوری دفع ہوتی ہے اور انسان تندرست رہتا ہے ✦

### ہزاروں میں سے دو ایک تازہ سرٹیفکیٹ

جناب ابو علی خان صاحب انصاری رئیس تلہر ضلع شاہجہانپور ۲۰ نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ جو شیشی میں نے آپ کے کارخانہ سے منگائی تہی وہ اب قریب ختم ہے میں اپنے تجربہ سے کہہ سکتا ہوں کہ نہایت ہی دواؤں میں آپ کا نمک سلیمانی قابل تعریف ہے مجھکو دو سال سے کا ہی پیچش لگا ہے درد شکم بھی بواسیر یا حی کی تکلیف ہاکرتی تہی دیر سے استلاج القلب کے باعث سخت بیچین رہتا تھا شکر ہے کہ ان سب شکایتوں میں بہی فائدہ ہے اور دوران سر کو بھی نفع ہے وغیرہ ... فوراً ایک بوتل کلاں بذریعہ وی پی بہیجکر ممنون فرمایئے ۔

جناب لوان کرشن گوپال صاحب ۔ تحصیلدار پنڈدادنخان پنجاب سے ۲۲ نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ ایک بوتل کلاں نمک سلیمانی فوراً بھیجدیجئے آپکا نمک سلیمانی ہاضمہ کی شکایتوں کے واسطے اکسیر ہے ✦

ملنے کا پتہ ۔ نونہال سنگہ بہارگو منیجر کارخانہ نمک سلیمانی محلہ گائے گھاٹ شہر بنارس

# ہیرالال اینڈ کمپنی کا فوجی وردی اور دیگر سامان کا کارخانہ
## واقع کوٹھی مقابل ریلوے سٹیشن لودیانہ

لودیانہ ریلوے سٹیشن سے اترتے ہی جو ایک عالی شان کوٹھی بائیں ہاتھ کی طرف نظر آتی ہے یہاں وردی کے سامان کی ہر ایک چیز تمام فوجی نہ وریات اور لودیانہ کی ساخت کی ہر ایک شے اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کی نہایت واجبی قیمت پر ملتی ہے۔ اس کارخانہ میں گندم نما جو فروشی نہیں ہے بیرونی خریداروں کو دہوکا دینے کے لئے بعض مشتہاری کارخانوں کی طرح انگریزوں کے نام اختیار نہیں کئے گئے ہیں یہہ خاص دیسی کارخانہ اور دیسی فرم ہے جو صدہا قسم کی تجارت کرتی ہے۔ ایک پوسٹکارڈ پر اطلاع پہنچتے ہی فرمایش کی تعمیل کیجاتی ہے

## فہرست اشیاء

کلاہ سادہ [illegible]
کلاہ زرین [illegible]
لنگی سادہ [illegible]
لنگی زرین [illegible]
پٹی اونی [illegible]
پٹی سرج [illegible]
پٹی پشمینہ [illegible]
جال ریشمی آفیسری [illegible]
جال اونی حوالداری [illegible]
موزے اونی و پشمینہ ہر رنگ اور ہر سایز کے ۸ ر سے ۱۲ ر تک
دستانے ۵ ر سے ۹ ر
تیل کلاہ [illegible] تک
پھلکاری برائے پردہ فی جوڑہ [illegible]
کمربند ریشمی آفیسری [illegible]
کمربند پشمینہ [illegible]
کمبل دیسی [illegible] تک
گھوڑوں کے جل [illegible]
زین خاکی پختہ رنگ ۵ گز [illegible] فی گز
جھولہ آفیسری [illegible] تک
جھولہ سپاہیانہ [illegible]
کروان فی جوڑی [illegible]
شارفی جوڑی [illegible]
قمیص سلی سلائی [illegible]
آزاربند ریشمی ۱۲ ر [illegible]
ازاربند سوتی ا ر سے ۴ ر تک
سرج خاکی و نیلی [illegible]
برائے وردی
جھالر زرین لنگی [illegible]
جھالر ریشمی ۸ ر سے [illegible] فی گز
جھالر سوتی ۲ گز سے ۴ فی گز
کاٹرائی ۱۲ ر فی گز [illegible]

---

| سری صافے خاکی رنگ کے [illegible] تک | سری صافے اودے رنگ کے [illegible] تک |
|---|---|

رومال ریشمی [illegible] روپیہ تک

علاوہ ازیں دریاں پلنگ کی اور فرش اور دیگر سامان وردی ہر قسم نہایت عمدہ اور رعایت سے ملسکتا ہے *

## تمغوں کے فیتے

ہمارے کارخانہ سے ہر ایک لڑائی کے تمغوں کے فیتے [illegible] فی گز نرخ سے بھیجے جاتے ہیں۔ اور کارونیشن یعنے دربار تاج پوشی کا فیتہ بھی موجود ہے۔ جن صاحبان کو درکار ہو بہت جلدی درخواست بھیجدیں۔

## لیس سنہری

وردی کے لیسوں کے علاوہ عام شایقینوں کی ٹوپیوں کے لگانے کا سنہری لیس آدھ انچہ عرض سے دو انچہ اور اڑھائی انچہ تک عرض کا عمدہ سے عمدہ ولایتی اور دیسی نہایت واجبی قیمت پر ہمارے کارخانے سے ملسکتا ہے ایک پیسہ کا کارڈ آنے پر فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔

---

## پشمینہ کا مال

الوان پشمینہ ساخت لودیانہ جسکو عام لوگ جوڑا چادر کہتے ہیں۔
چادر پشمینہ کا مدار [illegible] تک
الیدہ پشمینہ برائے سوٹ بادامی و خاکی وغیرہ وغیرہ [illegible] فی گز
و سیرگل چادر یعنی رنگ شال صاحب لوگوں کو تحفہ دینے کے لائق۔ [illegible] تک
چادر رامپوری خورد و کلان برائے میم صاحبان [illegible] تک
مالیدہ کا چوغہ کامدار و سادہ بالکل نیا [illegible] تک
مالیدہ کی ٹوپیاں کامدار جن پر طلائی یا ریشمی ڈوری سے کام بنا ہوا ہے [illegible] تک
جراب و دستانے پشمینہ کے فی جوڑہ ۸ ر سے [illegible] تک
پٹو کشمیری۔ سوٹ کے واسطے فی گز ۱۲ ر سے [illegible] تک
الوان پشمینہ ساخت کشمیر [illegible] تک

---

## ریشم کا مال

معال دستی ریشمی رنگدار و سفید بیل بوٹے دار و باڈر دار [illegible] تک
دروانوں کے پردے ہر رنگ کی بانات پر۔
ریشم کام کے فی جوڑی [illegible] تک
پھلکاریاں ریشمی کام کی پردوں کے لئے۔
آئینہ دار و بلا آئینہ [illegible] تک
میز پوش کامدار ہر رنگ کی بانات پر ریشمی کام کئے [illegible]
گلہ بند کامدار اور سادے [illegible] تک
ریشمی دوپٹے جاپانی ریشم اور ولایتی ریشم کے۔
پھولدار اور سادہ [illegible] تک
ولایتی اور جاپانی ریشم برائے پارچات میم صاحبان۔
فی گز [illegible] تک
صاحبان کے لئے ریشمی زریں اور سادہ پگڑیاں ٹوپی پر باندھنے کی۔ فی پگڑی [illegible]

## سلے سلائے کپڑے

ہر ایک فیشن اور ہر ایک ناپ اور ہر ایک قسم کے کپڑے کے سلے سلائے ہوئے سوٹ ناپ پہنچنے پر فوراً تیار کرکے بھیجے جاسکتے ہیں۔ نرخ نہایت کم۔ اور تعمیل فرمایش بہت جلد ہمارے کارخانے سے ایک پیسہ کا پوسٹ کارڈ آنے پر نقد قیمت پر یا فوراً بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجے جاتے ہیں۔

## لودیانہ کلاتھ

لودیانہ کا بنا ہوا کپڑا ساری دنیا میں مشہور ہے۔ کیونکہ یہہ کلوں کے کپڑے سے زیادہ دیرپا۔ اور مضبوط اور [illegible] ہوتا ہے۔ اگر بھٹی نہ چڑہایا جاوے تو رنگ برسوں تک قایم رہتا ہے۔ نہایت فیشن ایبل نمونے طرح طرح کے تھان۔ کوٹ پاجامہ قمیصوں کے لئے تیار کرائے گئے ہیں۔ نمونے درخواست آنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں۔ اس کارخانے سے عمدہ اور واجبی نرخ پر لودیانہ کلاتھ اور گبرون لودیانہ کے کسی دوسرے دکاندار سے ہرگز نہیں مل سکتا ایک بار ضرور آزما کر دیکھئے۔

**المشتہر**

**ہیرالال اینڈ کمپنی آرمی کنٹرکٹرز لودیانہ**

رجسٹر نمبر ایل ۳۲۳

Registred No L323

نمبر (۴) | لودیانہ شنبہ | ۲۷ جنوری ۱۹۰۶ء | جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ کو بیجر دسا کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔ ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کارآمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثاء کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے +

یہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت وصنعت۔ زراعت وتجارت۔ حفظ صحت تہذیب اخلاق۔ سائنس وفلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری وخیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم وفنون جمع کرنا۔ دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سڈلیشن اور لائبل کے بغیر ازہ وحزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر پہلے دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانیکی کوشش کیجاتی ہے ◆

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| ہندوستان وبرہما | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ |
| | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | سعہ |
| غیر ممالک | پیشگی سالانہ اعلےٰ کاغذ پر | صہ ۱۲ر |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول عہ۔ مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہیے۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔

## اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ر | ۱۴ر | عا | ہے | سے |
| نصف کالم | ہے | عہ | للعہ | [illegible] | [illegible] |
| پورا کالم | صہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا صفحہ | عہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

بطور ضمیمہ اشتہارات شائع ہونگی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینے والو!

بلاشبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن یہ تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فائدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرنا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں۔ ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید بیشمار اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسی کی نظر ہی نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سودا کرنے خرید نا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں دس بیس سردار اس کے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ شنگہائی سے لیکر پنجاب اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اس کے قدردان موجود نہوں غرضیکہ غریبوں سے لیکر کروڑپتیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر ور زمیندار۔ راجہ اور نواب حمید اگر آپ توجہ دینے والے بنیں

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

سپاہی جو ہے زندگانی کا ، آدمی بلبلہ ہے پانی کا

ہم خرما و ہم ثواب ہے

خریداران آرمی نیوز کے سوا دُنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ تین گنا یا چار گنا یا دس گنا ورثا کو مل جائے - جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے -

## قواعد وضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زائد چندہ لیکر نہیں بلکہ سیرالعل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کرکے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قائم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی ثواب نہیں ہو سکتا

(۲) ہر سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع اپریل میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا - مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ کو چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے -

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیاں کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہوں تو اس صورت میں دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایک ماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہئے - اور اپنے علاقہ کے نزدیک ترمجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہیئے -

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض مثل سل - دق - تپ محرقہ - طاعون - ثا نفقدیا - انفلوئنزا بخار یا پیچش اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اُس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اُٹھانے کے مستحق نہوں گے - البتہ میدان جنگ میں جانے والے افسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچے نہیں ❖

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں پیشگی تعداد خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا - اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائینگے - اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا - اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے - لیکن چندہ کسی حال میں کم نہیں ہو سکتا ہے

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں اُنکے ورثا کا حق نہوگا -

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدہ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے - امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا -

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد ملیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایکسال تک اخبار خریدے جسکا پیشگی چندہ چار روپیہ امدادی رقم میں سے وضع کرکے باقی روپیہ اس کو دیا جایا کریگا - اور اخلاقی فرض ہوگا کہ اور لوگوں کو خریدار بنائے -

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے - کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا - اور کمپنی کی ہمیشہ یہہ کوشش ہو گی کہ کسی کی حق تلفی نہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ نہ اُٹھائے - عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کی جائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قائم ہو -

نوٹ سنہ ۱۹۰۲ء کی بابت ریاست ملٹری پولیس کے صوبیدار شبدیال مرحوم کے ورثا کو ملی مبلغ ۱۰۰ روپیہ امداد دیگئی ہے سنہ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۸۰ روپیہ مندرجہ ذیل خریداران کے ورثا کو دیا گیا ہے کوت دفعدار صلابت خاں نارنول - نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بارڈر ملیٹری پولیس کوہاٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر وہدم متصل کلکتہ -

المشتھر

منیجر آرمی نیوز پریس لودیانہ

غنیمت یقین ہوگیا ہوگا۔ سمجھائیے ہمیں کہ لنکا شائر کے کاریگر ہمدردی کا شور بلند کریں ہندوستان کے کارخانجات کے مزدوروں کو چاہیئے کہ وہ لنکا شائر کے ہمیشہ بھائیوں کی مدد کو انجیں اور انسانی ہمدردی کی بنیاد پر مطالبہ کریں کہ ان سے ایسا سخت کام نہ لیں اور مزدوروں کا کام ہرگز ۱۲ گھنٹہ سے نہ لیا جائے اور آرام کرنے کے لئے کچھ وقفہ مقرر کریں۔

ہندوستان میں فیکٹریاں کھلی اور فی الحال بنائی جاتی ہیں جہاں مزدوروں کو آرام کرنے کے غیر معمولی موقع ملتے ہیں۔ وہیں وہ نہاتے ہیں کپڑے دھوتے ہیں۔ کھانا کھاتے ہیں اور سوتے ہیں اور رہتے ہیں۔ گویا ہندوستان میں ملز اپنے کاریگروں کا گھر ہیں۔ اب ذرا ولایت میں دیکھو۔ وہاں زمین کم یاب اور نہایت قیمتی ہے [illegible] کی صرف عمارت کے لئے مشکل نہیں دستیاب ہوتی ہے اور وہی [illegible] نہیں ہوتا۔ مزدور کارخانہ سے کام کرکے جب باہر نکلتے ہیں تو بازار میں قدم رکھتے ہیں۔ پس یہ وہاں ممکن نہیں ہے کہ مزدور فیکٹری سے نکلکر اس کے احاطے میں غسل کریں یا کھانا کھائیں یا سو رہیں یا تمباکو پئیں۔ وہ تو جس وقت سے اندر داخل ہوتے ہیں اور جب تک باہر آتے ہیں برابر کام ہی کئے جاتے ہیں۔

یہاں عورتیں کپڑا بننے کا کام نہیں کرتیں لیکن لنکاشائر میں وہ مردوں سے بہتر بنتی جاتی ہیں۔ اب بتلائیے کہ انسانی ہمدردی کس کے لئے جوش میں آنی چاہیئے؟ اب رہا مقابلہ تجارت کا سوال۔ فی الحقیقت ہندوستانی مزدور انگلش مزدور سے مقابلہ نہیں کرتا ہے بلکہ بالکل برعکس معاملہ ہے۔ موجودہ حالت میں ہندوستانی کاریگر ہفتہ میں ۷۲ گھنٹہ کام کرکے زیادہ سے زیادہ ستر پونڈ کپڑا تیار کر سکتا ہے۔ جبکہ یوروپین کاریگر ہفتہ میں ۵۴ گھنٹہ کام کرکے ۴۶۲ پونڈ پارچہ بن لیتا ہے۔ پس اس دعوے میں کس قدر سچائی ہے کہ ہندوستانی کاریگر یوروپین کاریگر سے مقابلہ کرتا ہے یہ حالت تو موجودہ صورت میں ہے لیکن اگر کہیں قانون پاس ہوگیا کہ ہندوستانی مزدور دس گھنٹہ سے زیادہ کام نہ کرے تو ہندوستان کے کارخانے چشم زدن میں نابود ہو جائینگے۔ اور مزدور یا تو کاشتکاری کرنے پر مجبور ہونگے یا جلا وطنی پر۔

لنکاشائر میں موٹا کپڑا تیار کرنے پر علاوہ روئی کی قیمت کے ۱۴ پائی فی پونڈ خرچ بیٹھتا ہے اور ہندوستان میں ۹ پائی فی پونڈ لیکن یہاں روئی سستی ہے کہ اگرچہ باقی کا زائد خرچ اس کی ارزانی سے پورا ہو جاتا ہے اور یہی ایک سبب ہے کہ موٹے کپڑے میں انگلستان ہندوستان کا مقابلہ نہیں کر سکتا لیکن اگر یہ فرق دور ہوگیا تو پھر خدا حافظ ہے۔ اگر ولایتی کپڑا یا سوت اس سے کم قیمت پر یہاں فروخت ہوسکے جس قیمت پر کہ دیسی تازہ کپڑا بنتا ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ یہ دخانی مشینیں یا دستی مشینیں جاری رہینگی نہیں وہ صبح کی شبنم کی طرح اڑ جائینگی۔ پس ہندوستان میں [illegible] کے [illegible] میں [illegible] اندازی کرنے سے لنکاشائر پر یہ الزام عاید ہو سکتا ہے اس کا صرف ایک ہی [illegible] مقصد ہے اور وہ یہ کہ ہندوستان کی حرفت پارچہ بافی کو نیست و نابود کر دیا جائے۔ [illegible] کے لوگوں کا تجارت [illegible] کے [illegible] مزدوری میں دخل دینے کا یہ نتیجہ ہوگا کہ پارچہ بافی کا خرچ بڑھ جائیگا اور ہماری منڈیاں یوروپین جانکہ بسست اور ہر مسند کاریگروں کے لئے نرم نوالہ بن جائینگی۔

## انسداد پلیگ

گورنمنٹ کا ریزولیوشن گورنمنٹ آف انڈیا کے ہوم ڈیپارٹمنٹ سے حسب ذیل رزولیوشن طاعون کے متعلق شایع ہوا ہے:۔

پانچ سال سے زیادہ عرصہ گذرا کہ گورنمنٹ ہند نے پلیگ کمیشن کی رپورٹ پر ریویو کرتے ہوئے ان تدابیر پر نظر ثانی کی تھی جو انسداد پلیگ کے لئے عمل میں لائی گئی تھیں۔ اس کے بعد کے عرصے میں اگرچہ سرکاری حکام کی کوشش میں فرق نہیں آیا۔ اور اکثر جگہ لوگوں نے بھی ان تدابیر پر عمل کرنے میں ہمدردی نہیں کی تاہم پلیگ آہستہ آہستہ ہندوستان کے تقریباً ہر ایک حصے میں پھیل گئی اور موسمی کمی بیشی کے ساتھ ہر سال زور و شور کے ساتھ نمودار ہوتی رہی۔

ایک سال کا عرصہ ہوا کہ گورنمنٹ ہند نے رائل سوسائٹی اور لسٹر انسٹیٹیوٹ کے مشورہ سے ایک سائنٹفک کمیشن کے تقرر کا بندوبست کیا جو آجکل بمبئی اور پنجاب میں اسباب پلیگ کی تحقیقات کر رہی ہے اس اثنا میں گورنمنٹ نے مناسب سمجھا کہ ان عملی تجربوں کے نتایج کو احاطہ تحریر میں لائے جو گذشتہ پانچ سال میں انسداد پلیگ کا انتظام کرتے ہوئے مشاہدہ میں آئے ہیں اس لئے لوکل گورنمنٹوں سے رپورٹیں طلب کی گئیں کہ اپنے اپنے صوبہ کے افسروں کے ذاتی تجربے ظاہر کریں کہ کن اسباب سے پلیگ زیادہ پھیلتی ہے اور کس طرح رکتی ہے۔ اور وہ کون سے اسباب ہیں جن پر کامیابی اور ناکامیابی منحصر ہے۔ ان رپورٹوں کے موافق گورنمنٹ حسب ذیل نتایج پر پہنچی ہے:۔

### چوہے

سنہ ۱۹۰۰ء کے بعد سے تجربہ کاروں کی رائے میں بڑی بھاری تبدیلی یہ پیدا ہوئی کہ وبا کے پھیلانے اور قایم رکھنے میں چوہے بہت ہی بڑا حصہ لیتے ہیں۔ چوہے اس مرض کا نہایت آسانی سے شکار ہو جاتے ہیں۔ اور جب ان میں ایک دفعہ وبا پھیل گئی تو وہ نہ صرف آدمیوں کو بلکہ اچھی طرح ڈس انفیکٹ کئے ہوئے مکانوں کو آلودہ کر دیتے ہیں۔ اس حفاظت کے لئے آلودہ چوہوں کا ہلاک کرنا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ آلودہ مریضان پلیگ کا علیحدہ رکھنا۔ پلیگ کے پھیلانے میں چوہے سب سے بڑے ایجنٹ ہیں۔ اسی وجہ سے پیرس کے ڈاکٹر نے سنہ ۱۹۰۳ء میں چوہوں کے ضایع کرنے پر زور دیا تھا اور اگرچہ اس معاملہ میں یوروپ کے تمام ڈاکٹر متفق نہیں ہیں لیکن گورنر جنرل ان کونسل خیال کرتے ہیں کہ جو تجربہ ہندوستان میں حاصل ہوا اس سے یقین ہوتا ہے کہ انسداد پلیگ کے متعلق سب سے موثر طریقہ چوہوں کا ہلاک کرنا ہے۔

### عدم صفائی اور گنجان آبادی

مشاہدہ سے معلوم ہوا ہے کہ پلیگ اس جگہ زیادہ پھیلتی ہے جہاں مکانات بہت گنجان ہوں اور بے قطع بنے ہوئے ہوں اور ہوادار کم ہوں۔ اور قصبات کے ان رقبوں میں کم پھیلتی ہے جہاں گلیاں کشادہ اور مکانات ہوادار ہوں۔ پٹڑیاں پختہ اور نالیاں باقاعدہ بنی ہوئی ہوں اسلئے میونسپلٹیوں کو چاہیئے کہ گندے علاقوں کو درست کریں اور صفائی اور نالیوں کی سسٹم درست کریں۔ تمام گودام جہاں غلہ بھرا جاتا ہے ایسے بنا دئے جائیں کہ چوہے داخل نہ ہوسکیں۔ اور وقتاً فوقتاً ان کا معائنہ کیا جا سکے۔

### ڈس انفیکشن اور مکانوں کا خالی کرنا

مکانات اور لباس کا ڈس انفیکٹ کرنا انسدادی تدابیر میں سے کچھ کم درجہ نہیں رکھتی۔ اور نیومانک پلیگ کی صورت میں تو اس کو لازمی سمجھنا چاہیئے۔ لیکن ان کے بعض پورے عملدرآمد کی نسبت شکوک پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس لئے لوکل حکام کی مرضی پر چھوڑا جاتا ہے کہ کہاں تک اس پر عمل کیا جائے سائنٹفک مکان کے ڈس انفیکٹ کرنے کی تکمیل ان طریقوں پر منحصر ہے جو عمل میں لائے جائیں۔ جو عرق استعمال کئے جائیں وہ وبائی کیڑوں کے مارنے والے ہونے چاہئیں۔ وہ بڑی ہوشیاری سے معقول نگرانی میں استعمال کئے جائیں اور احتیاط کیجائے کہ

جو ہے اس مکان کو پھر آلودہ کر دیں۔ یہ مشاہدات قصبات کے لئے ہیں دیہات میں مکانات کا ڈس انفیکشن بہت کم مفید ہوتا ہے اور قصبات میں جہاں پلیگ نے اچھی طرح قدم جما لیا ہو بار بار ڈس انفیکٹ کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ چوہوں کا تمام و کمال ضائع کرنا مشکل ہے۔ اب تک جو مختلف تدابیر انسداد پلیگ کے متعلق اختیار کی گئی ہیں ان میں کوئی بھی ایسی مفید ثابت نہیں ہوئی جیسی کہ آلودہ علاقہ کی بالکل ترک کر دینا۔ دیہات میں مکانات کو خالی کرنا اور ساتھ ہی چوہوں کا ہلاک کرنا ہی ایک کارآمد ذریعہ ہے۔ اگر آبادی کا ایک حصہ گاؤں سے نکلے تو وبا پھیلتی رہیگی۔ ہر جگہ جہاں کہیں خلوت مکانات ممکن ہے لوگوں کو ان کے عمل میں لانے کا حوصلہ دلانا چاہئے اور اگر ضرورت ہو تو ان کو کمبل اور گرم کپڑے دئے جائیں اور چھپر یا قنالیں دی جائیں یا سامان تعمیر ان کو دیا جائے۔

### دیگر تدابیر

جو شہادتیں جمع کی گئی ہیں وہ ظاہر کرتی ہیں کہ معرفت ریل اور جہاز کے مسافروں کا معائنہ کسی مقام کے پلیگ سے محفوظ رہنے یا دیر تک بچے رہنے کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے لیکن اس تدبیر کی خوبی اس کے عمدہ طریقہ پر منحصر ہے۔ پہاڑی سٹیشنوں یا ان مقامات میں جہاں معائنہ کی چوکیاں اس طرح قائم ہو سکیں جہاں سے تمام راستے زیر نظر ہوں تو معائنہ نہایت کارآمد ہے۔ سٹیمر کے مسافروں کا خالی معائنہ فضول ہے جب تک جہاز کے چوہے ضائع نہ کر دئے جائیں اور ان کو خشکی پر آنے سے نہ روکا جائے۔ باقی تمام صورتوں میں مسافروں کے نام وار پتے لکھ لینے اور ان کو ۵ روز تک زیر معائنہ رکھنے کا انتظام کر دینا کافی ہے۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ ریلوے گاڑی میں بعض پلیگ کے چھو جانے سے بیماری لگ جانے کا اندیشہ نہیں ہے۔ جب وبا خوب پھیل جائے تو سیگریگیشن نرم کیا جا سکتا ہے لیکن ایک نئے مقام میں شروع کے جدید کیس جو باہر سے آئے ہوئے آدمیوں کے ہوں ان کو اگر ممکن ہو تو بلا تاخیر سیگریگیٹ کرنا چاہئے اور نیومانک پلیگ کی صورت میں جو آدمیوں سے براہ راست آدمیوں میں پھیلتی ہے سیگریگیٹ کرنا نہایت ضروری ہے۔ ان لوگوں کو علیحدہ رکھنا جو مریضان پلیگ کے پاس رہے ہیں عموماً عملی طور پر ناممکن ہوتا ہے لیکن اگر باشندوں کی رضامندی سے اس پر عمل ہو سکے تو اس کے مفید ہونے میں ذرا کلام نہیں ہے۔

### ٹیکہ

**طاعون کا ٹیکہ بھی بہت مفید ہے لیکن اس کی کامیابی لوگوں کی عام رائے پر منحصر ہے اور گورنمنٹ امید کرتی ہے کہ لوگوں کو اس کے فوائد بتلائے جائینگے۔**

یہ تمام تدابیر مقامی حالات پر منحصر ہیں جو تدبیریں کسی ازپلیگ علاقہ میں ضروری ہیں وہ اس جگہ فضول ہونگی جہاں پلیگ پھیل چکی ہے بعض لوگ جن تدابیر کو قبول کرینگے دوسرے علاقہ کے لوگ اس سے ناراض ہو سکتے ہیں۔ اس لئے کل ملک کے لئے گورنمنٹ ایک ہی سکیم جاری نہیں کر سکتی ہے۔ صرف لوکل گورنمنٹیں ہی قابل ہیں کہ قرار دیں کہ کسی وقت میں اور کس جگہ کیا تدابیر عمل میں لانی مناسب ہیں اور گورنمنٹ آف انڈیا بھروسہ کرتی ہے کہ وبا کے روکنے میں موقعوں سے فائدہ اٹھائینگے ہر ایک کوشش اس امر کی ہونی چاہئے کہ لوگ دل و جان سے حکام کے ساتھ مل کر کام کریں کیونکہ یہ زیادہ تر انہیں کے عمل پر موقوف ہے کہ ہندوستان میں پلیگ کا خاتمہ ہو جس طرح کہ یورپ میں ہوا تھا۔

---

**انتخاب پارلیمنٹ**۔ جنرل الیکشن کی کارروائی جاری ہے، یونینسٹ پارٹی کے لئے کچھ امید باقی نہیں رہی۔ مسٹر بالفور بھی ابھی تک کسی حلقے سے منتخب نہیں ہوئے اور امید ہے کہ پارلیمنٹ جمع ہونے کے بعد شاید کسی بائی الیکشن میں ان کو موقع ملے اس لئے مسٹر ایکرس ڈگلس پارلیمنٹ میں کنسرویٹو پارٹی کے لیڈر تسلیم کئے جائینگے۔

۲۲ تاحال تک کے الیکشن کے نتایج یہ ہیں کہ لبرل ۲۷۴۔ لیبر پارٹی کے ۴۳۔ یونینسٹ ۱۱۵۔ نیشنلسٹ ۷۹ منتخب ہو چکے ہیں۔ یعنے اگر نیشنلسٹ بھی یونینسٹ کے ساتھ مل جائیں تو بھی حکمران پارٹی کی کثرت رائے کافی سے زیادہ رہتی ہے۔ مسٹر لبرلز کی کامیابی میں اب ذرا بھی شک باقی نہیں رہا۔ اس دفعہ نئی بات یہ ہے کہ لیبرل پارٹی (مزدوری پیشہ لوگوں کے قائمقام) کثرت کے ساتھ منتخب ہوئے ہیں اور وہ اپنا ایک بالکل آزاد گروہ قائم کرنے پر آمادہ ہیں چونکہ یہ جماعت ایک معقول تعداد میں ہو گئی ہے اس لئے ان کو بھروسہ ہے کہ جس پارٹی سے مطلب نکلتا دیکھیں گے بوقت ضرورت اسی کو اپنی ووٹ دینگے اور اس لئے ان کی خاطر حکمران اور مخالف دونو پارٹیوں کو ملحوظ رہا کریگی۔

**جرمنی کے سوشلسٹ**۔ یورپ میں سوشلسٹ فرقہ کم و بیش ہر ایک ملک میں ہے۔ یہ انارکسٹوں کی طرح خونخوار جان پر کھیلنے والے اور سلاطین اور امرا کی جان کے دشمن نہیں ہیں تاہم آزادی کے دلدادہ ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ جو انسان دنیا میں پیدا ہوئے سب کا یکساں حق ہے۔ کوئی چھوٹا بڑا نہیں اور یہ تاجداروں اور امرا اور متمول لوگوں کی محض زبردستی ہے کہ غریبوں کو ترقی نہیں دیتے اور ان کو پست حالت سے ابھرنے نہیں دیتے۔ چونکہ ہماری طرح وہ تقدیر کے قائل نہیں ہیں اس لئے صابر و شاکر نہیں اور غربا کی حالت کا ذمہ وار مالدار اور صاحب حکومت لوگوں کو ٹھہراتے ہیں۔ جرمنی میں اس فرقہ کا بہت زور ہے بعض دفعہ پارلیمنٹ میں بھی ان کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ مگر شہنشاہ ولیم ہمیشہ ان کے دبانے کی فکر میں رہتے ہیں آجکل وہ اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ انتخاب پارلیمنٹ میں ہر شخص کو ووٹ دینے کا حق ہونا چاہئے اور موجودہ طریق ووٹ میں اصلاح ہونی چاہئے۔ اس مسئلہ کو پبلک اور حکام پر زیادہ زور سے واضح کرنے کے لئے ۲۲ تاحال کو برلن اور بیرونجات میں ایک عظیم الشان جلوس نکالا گیا۔ شہر کے مختلف حصوں میں ۹۲ جگہ جلسے منعقد ہوئے اور تقریریں کی گئیں۔ پولیس بھی ہر جگہ کمربستہ تھی کہ ذرا فساد نہ کرنے پائیں اور قصر شاہی میں فوج کی معقول تعداد تیار تھی لیکن انہوں نے ایسے ضابطہ اور خوش انتظامی کے ساتھ جلسے کئے کہ مطلق بدامنی واقع نہ ہوئی۔ ان جلسوں میں باتفاق رائے روس کے انقلاب پسندوں سے اظہار ہمدردی کیا گیا اور جرمنی میں ووٹ دینے کے حقوق عالمگیر ہونے پر زور دیا۔ فرانس کے سوشلسٹ بھی روس کے سوشلسٹوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کے جلسے کر رہے ہیں۔

---

**کرزن میموریل فنڈ**۔ شیو شمبھو شرما (بھارت متر) نے لارڈ منٹو کے خیر مقدم میں جو ایک چٹھی لکھی ہے اس میں یہ فقرہ کس قدر سچائی سے لبریز ہے:-

اس ملک میں حضور جو چاہیں بے کھٹکے کہہ سکتے ہیں۔ کسی بات کے لئے بچارنے یا سوچ میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تعریف کرنے والے اب او چلتے وقت برابر آپ کو گھیرے رہینگے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ کیسے کیسے خوبصورت کاسکٹوں میں رکھ کر لمبے چوڑے تعریفوں سے بھرے ایڈریس لیکر لوگ آپکی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ حضور ان کو بلاتے بھی نہیں کسی طرح

# عالم کا فوٹو

بنگال میں تین چار روز ہوئے اچھی بارش ہوئی کلکتہ میں ایک انچہ پانی پڑا۔

صاحب ریذیڈنٹ کشمیر اور میجر بوٹھنسر صاحب رائل انجنیر آج کل کشمیر کی بندوبست کے متعلق مشورہ کرنے کا کلکتہ میں آئے ہوئے ہیں۔

مسٹر ہیار ڈیلا انگیٹا مینگل رجسٹر منسپر بنگال ۵۴ سالہ ملازمت ختم کر کے اسی سال پنشن لینے والے ہیں۔ مسٹر گرانڈف ان کی جگہ مقرر ہونگے۔

حضور پرنس اف ویلز ۸ مارچ کو علیگڈھ میں رونق افروز ہوکر وہاں سے براہ راست کوئٹہ تشریف لیجائینگے جہاں ۱۰ مارچ کو وارد ہونگے۔

سر ولیم ایمرسن صاحب ماہر فن تعمیرات کلکتہ پہنچ گئے ہیں وکٹوریہ میموریل ہال کی عمارت کے متعلق مشورہ دینگے۔

میڈیکل کالج ہاسپٹل کلکتہ کے جدید ہال جراحی کے سنگ بنیاد نصب کی تقریب بر ۳ فروری کو حضور وائسرائے بھی رونق فروز ہونگے۔

صوبجات متحدہ میں صیغہ اقبار سے امسال ایک کروڑ ۴ لاکھ کی آمدنی ہوئی۔ تمام خرچ نکالکر خالص منافع ۳۴ لاکھ رہیگا

دربھنگہ راج کے مقدمہ کے متعلق مہاراجہ اور دونوں انکے مابین راضی نامہ پر دستخط ہو گئے۔ دستاویز چیف سکرٹری بنگال گورنمنٹ کی تحویل میں رہیگی۔

ڈیریسال ہائینس پرنس و پرنسس اف ویلز ۲۴ حال کو رنگون سے واپس عازم ہندوستان ہوئے۔

حضور وائسرائے نے دوشنبہ گذشتہ کو راجہ سر سرنیدر موہن ٹیگور اور ان کے صاحبزادہ۔ اور آنریبل نواب فتح علی خان قزلباش صاحبزادہ غلام محمد اور بابو موتی لال سنگھ سے ملاقات کی۔

ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم پنجاب نے پنجشنبہ گزشتہ کو دہلی نارمل سکول کی جدید عمارت کا معائنہ کیا یہ عمارت نہایت نفیس ہے۔ اب گورمنٹ سکول اور نارمل سکول اور دونو کے بورڈنگ ہوس ایک ہی وسیع احاطہ میں ہیں۔

الہ آباد کے میلہ کمبھ میں بیراگیوں کے درمیان لکڑی چلی کئی آدمیوں کے سر پھوٹے آخر پولیس نے فساد فرو کیا۔

کلکتہ کا اخبار ٹیلیگراف راوی ہے کہ مشرقی بنگال میں عید الضحی پر فساد کا اندیشہ ہے۔ قربانی کے لئے گائیوں کے بہم پہنچانے کا خاص انتظام ہو رہا ہے۔ وہ لفٹننٹ گورنر کو نصیحت کرتا ہے کہ دو قوموں کو لڑانے سے کیا فائدہ ہوگا۔ ادہر ہندو مسلمانوں کو سمجھاتا ہے۔

الہ آباد میں مرہانمنڈل کا جلسہ ۲۲ حال سے دہوم دہام کے ساتھ ہو رہا ہے۔ ۳۰ جنوری کو مہاراجہ دربھنگہ کا خیر مقدم ہوا میمن سنگھ میونسپلٹی میں لنترتہ رکھنے سے نواب لفٹننٹ گورنر مشرقی بنگال کو ایڈریس دیا جانا نامنظور ہوا۔ انجمن اسلامیہ بھی ایڈریس نہیں دیگی اس لئے چند آدمیوں کی ایک نئی انجمن موید الاسلام کے نام سے قائم کی گئی ہے۔

بلبگڈھ ضلع دہلی کی میونسپلٹی بوجہ شرح بندیوں کے گورمنٹ نے برخاست کر دی۔

دیوالی پور میں ایک شخص اور اس کی بیوی ایک کوٹھڑی میں ڈالمپ جلاکر سوئے صبح کو بیہوش پائے گئے اور دونوں مرگئے مکان دہوئیں سے بھرا ہوا تھا۔

پایونیر سودیشی تحریک کے ایک نتیجہ سے نہایت خوش ہے کہ امریکہ کے سستے سگرٹ بنگال میں اب بہت کم فروخت ہوتے ہیں

وزیرآباد و سیالکوٹ کے درمیان یکم فروری سے سلسلہ ریل کا جاری کیا جائیگا۔

کیمبی کے جیلخانہ سے سپرنٹنڈنٹ اور دو شخصوں کو قتل کر کے ۷ قیدی فرار ہوگئے۔

۳۰ ہندو کلرک جو مشرقی بنگال میں موقوف ہوئے سودیشی کپڑا فروخت کرتے ہوئے محلوں میں پھیری لگاتے ہیں۔

لاہور اور امرتسر کے مابین ۱۴ جنوری سے دوسری پٹری پر بھی گاڑیوں کی آمد و رفت شروع ہوگئی ہے۔

کراچی کی مشہور فرم ایچ۔ جے۔ رستم جی کے دیوالہ سے بقول لالہ ہرکشن لال پنجاب بینکنگ اینڈ کمرشل ایسوسی ایشن کو دو تین ہزار روپیہ سے زیادہ کا نقصان نہیں اٹھانا پڑیگا۔

امرتسر میں دس لاکھ کے سرمایہ سے ایک اور پارچہ بافی کا کارخانہ جاری کرنے کا انتظام پختہ ہوگیا ہے۔

مہندرا کالج پٹیالہ میں ٹیمپرنس کا عظیم الشان جلسہ ہوا۔

ہفتہ مختتمہ ۱۳ جنوری میں پلیگ سے ۴۰۴۲ موتیں ہوئیں صوبجات متحدہ میں ۱۶۷۰۔ بنگال میں ۱۱۴۴۔ اضلاع بمبئی میں ۵۹۵ پنجاب میں ۶۳۲۔ ممالک متوسط میں ۳۴۳۔ برہما میں ۱۳۰

افواہ ہے کہ گورنمنٹ امریکہ جزائر فلپائن کو جاپان کے ہاتھ فروخت کرنا چاہتی ہے۔

چین میں لڑکیوں کے پاؤں بچپن ہی میں آہنی جوتوں میں بند کر دیئے جاتے تھے جس سے وہ بڑی ہوکر چلنے پھرنے کے قابل نہ رہتی تھیں۔ عرصہ ہوا کہ موجودہ چینی مہارانی نے یہ مذموم طریق بند کر دیا ہے۔ اور تمام جگہ پر اس کا عملدرآمد حکماً شروع کیا گیا ہے بلکہ حال میں معلوم ہوا کہ مدرسوں میں پاؤں کی بندش کی خرابیوں کے متعلق چھوٹے بچوں کو گیت سکھائے جاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی لڑکیوں کی تعلیم کا سلسلہ بھی جاری کیا گیا ہے۔

دولت عثمانیہ کے حکام بصرہ اطلاع دیتے ہیں کہ جب تک انگریزی ڈاکخانے بصرہ اور بغداد میں ہیں ان کے لئے نظم و نسق کی کامل نگہداشت کرنا سخت ناممکن ہے۔ کیونکہ ان کے توسل سے باغیانہ مضامین کے اخبارات اور رسالوں کی ملک میں اشاعت ہوتی ہے۔

سر ایم۔ بھاؤنگری جو تنہا ہندوستانی ممبر پارلیمنٹ تھے جدید انتخاب میں کامیاب نہوئے اور مقابلہ میں ایک لبرل مسٹر گرانول نے فتح حاصل کی۔

افسوس ہے کہ مسٹر دادابھائی نوروجی بھی جو امیدوار ممبری پارلیمنٹ تھے کامیاب نہوئے۔

شاہ سپین کی شادی پرنسس اینا آف بیٹنبرگ کے ساتھ عنقریب ہونے والی ہے۔

پرنسس الگزینڈرا آف ٹیک کے لڑکی پیدا ہوئی۔

وینس کی ایک نادر تصویر انگلستان میں کسی فیاض شخص نے ۴۵ ہزار پونڈ کو خرید کر قوم کی نذر کی اور اپنا نام ظاہر نہیں کیا

سیستان میں جس قدر پلیگ کے کیس ہوتے ہیں ۹۰ فیصدی مرجاتے ہیں۔

برازیل کا ایک آہنپوش جہاز ایک حادثہ سے روڈی جزو کے قریب اڑگیا ۲۱۲ آدمی ہلاک ہوئے ۹۸ بچائے گئے۔

جاپان کے بجٹ میں ۷۰ ملین ین کی کمی ہے۔ اگرچہ محاصل میں ۱۰ فیصدی کی بیشی ہے۔ یہ کمی قرضہ اور ٹیکس جنگ اور روس سے قیدیوں کے خرچ کا معاوضہ لیکر پوری کی جائیگی۔

فرانس کی حکمران پارٹی کو اندرونی بجٹ کے معاملہ میں شکست ہوئی

کلکتہ میں یہ افواہ ہے کہ برٹش گورمنٹ سلطنت چین کو اس امر کی ترغیب دینے کی کوشش کر رہی ہے کہ تاشی لامہ کو دلائی لامہ بنادیا جائے اور اس کا صدر مقام لہاسہ ہو۔

**روس کی حالت زار** - ماہ حال کو وارسا میں باغی کمیٹی کے یہودی ممبر جو گرفتار کئے گئے تھے گولیوں سے اڑا گئے روس کے مختلف حصوں سے امن وامان قائم ہونے کی خبریں آرہی ہیں۔ صوبہ بالٹک میں شورش اور بغاوت آہستہ آہستہ بہ سبب قتل عام کے فرو ہوتی جاتی ہے۔
وارسا میں ۱۰ باغی اشخاص اور قتل کئے گئے۔
خونی اتوار کے دن (یہ وہ دن ہے جب کہ گذشتہ سال ۲۲ جنوری ۱۹۰۵ء کو کاریگروں کی ایک بہت بڑی تعداد قتل کی گئی تھی جب وہ زار کی خدمت میں عرضی لے کر جانے کے لئے حاضر ہوئے تھے) جو کاریگروں کے ماتم کا دن تھا سالگرہ کرنے سے روکنے کے لئے سینٹ پیٹرزبرگ ماسکو اور دیگر مقامات میں سخت انتظام کیا گیا۔
فرانس میں سوشلسٹ اپنے روسی بھائیوں کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرنے کے لئے جلسے قائم کر رہے ہیں۔ تمام روس میں خونی اتوار کی سالگرہ کا دن امن وامان سے گذر گیا۔

---

**عہدنامہ تبت** - رائٹر ایجنسی کا نامہ نگار پیکن سے مخبر ہے کہ گورنمنٹ چین عہدنامہ انگلینڈ تبت پر دستخط کرنے سے ابھی تک انکار کرتی جاتی ہے۔ اور ارادہ کرتی ہے کہ ایک تاتاری سردار کو تبت کا حاکم بنا کر بھیجا جائے اور یورپین قواعد سیکھی ہوئی فوج اس کے ساتھ رہے اور تبت کو حقیقی معنے میں چین کا صوبہ بنایا جائے۔

---

**بلجیم کی جنگی تیاریاں** - بلجیم کی پارلیمنٹ نے ایک مسودہ قانون پاس کیا ہے کہ اینٹورپ کی قلعہ بندی کی جائے۔ اس پر بے شمار روپیہ صرف ہوگا اور توپ خانہ کو کروپ کی توپوں سے مسلح کیا جائیگا۔

---

**ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز** جب بنارس میں تشریف لائینگے تو ۲/۲ گورکھا افسروں اور سپاہیوں کو سینٹ جانز ایمبولینس ایسوسی ایشن کے تمغے عطا کرینگے جنہوں نے وادی کانگڑہ میں زلزلہ کے بعد نعشوں اور اسباب کے مکانوں کے نیچے سے نکالنے میں بڑی محنت کی تھی۔

---

**حضور کمانڈر انچیف** ہفتہ رواں کے اختتام پر رامکنا کی تشریف

لیجائینگے۔ جہاں بنگال ناگپور ریلوے کے والنٹیر فیلڈ فائرنگ پریکٹس کر رہے ہیں۔

---

**جنرل کروکی** - جاپان کا نامور جنرل بیرن کروکی ان تمام جنرلوں میں سے جو منچوریا میں مصروف جنگ رہے سب سے پہلے ۹ ماہ حال کو پایہ تخت جاپان میں واپس آیا اور شہنشاہ کے حضور میں رپورٹ دی۔
جنرل کروکی نے شہنشاہ کے حضور میں بیان کیا کہ حضور پہلی فوج کے سپاہی کو سمندر کے پار لیجانے کی ڈیوٹی دی گئی تھی۔ دریائے یالو کے کنارے ..... کے بعد سے ۲۰ ماہ گذر چکے ہیں اس اثنا میں ہمیں ایک زبردست دشمن سے عظیم مشکلات کے اندر غیر آباد علاقوں میں چھوٹی بڑی بہت سی لڑائیاں پیش آئیں اور باوجود اپنی نالائقی کے ہم ان فرائض کے سرانجام دینے میں جو ہمارے سپرد کئے گئے تھے کامیاب رہے۔ اور محض شہنشاہ کے اقبال اور بزرگوں کی ارواح کی امداد کی برکت ہے کہ ہم اب فتح یاب ہوکر تخت کے سامنے سر جھکا کر حاضر ہوئے ہیں۔ مجھے اس بات کا بڑا قلق ہے کہ بہتیرے لوگ جنہوں نے اپنی جان وطن کے لئے شاہ نمک حلال اور بہادر سپاہی میدان جنگ میں کام آئے اور اس وقت وہ ہمارے ساتھ تخت کے سامنے سلام کرنے کی عزت میں شریک نہ ہوسکے۔
شہنشاہ جاپان نے جنرل کروکی کو حسب ذیل خطاب کیا۔ فرسٹ آرمی کے اعلیٰ افسر کی حیثیت سے تم نے زبردست دشمن کو یالو پر شکست دی اور اس کے بعد مختلف اضلاع میں جنگ کرتے ہوئے ہر موقع پر فتحیاب رہے۔ اور اپنا فرض خوبی سے ادا کیا۔ تم نے بیشک میری تمناؤں کو پورا کیا اور اب تمہاری نمایاں جنگ کی رپورٹ سنکر میں تمہاری خدمات کی تعریف کرتا ہوں۔ اور تمہارے ماتحت افسروں اور سپاہیوں کی بہادری اور وفاداری کی داد دیتا ہوں

---

**پنجاب ویٹرنری کالج** - کچھ عرصہ ہوا جب اجمیر کا ویٹرنری سکول بند ہوا ہے تو اس کے سٹوڈنٹ اور اسٹاف پنجاب ویٹرنری کالج میں بھیجدئے گئے تھے۔ طالب علموں کی تعداد تقریباً ۲۰ تھی لاہور میں ویٹرنری اسسٹنٹوں کی سروس کی ضرورت بہت زیادہ بڑھنے پر طالب علموں کی تعداد میں اضافہ اور تعلیم کا درجہ بڑھانیکا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اجمیر کے سٹاف کے

پہنچنے پر اس کی عملی کارروائی میں آسانی ہوگئی اور زائد ضروریات کا سامان لوکل گورنمنٹ نے مہیا کردیا۔ سیکریٹیریٹ وارڈ کے ساتھ جو سر چارلس ریواز صاحب بہادر کی منظوری حاصل کر چکا ہے ایک سائنس لیبارٹری اور کلاس روم تعمیر کئے گئے ہیں علاوہ ازیں ایک فراخ لیکچر روم اور ہسپتال کے لئے دفتر کے کمرے کا بھی انتظام کیا گیا ہے

---

**بمبئی پریزیڈنسی رائفل ایسوسی ایشن** - یہ جلسہ پونا میں ۱۹ تا ۲۱ ماہ حال کو منعقد ہوگا۔ اس مرتبہ صرف ۱۳۰۶ اشخاص کے اندراج اور ۲۵۴ ٹیموں کے اندراج ہوئے جو گذشتہ سال کی نسبت کسی قدر کم ہیں۔ برٹش اندراج کے کم ہونے کی زیادہ تر یہ وجہ ہے کہ ۱۳۰۹ ایلیمینٹرز حضور پرنس آف ویلز کی تشریف آوری کے سلسلے میں پونہ سے سکندرآباد چلے گئے ہیں۔ اس لئے ایلیمینٹرز میں سے کوئی شخص بھی اس سال مقابلہ میں نہ ہوگا۔

---

**نئی توپیں** - ..... اور فیلڈ آرٹلری کو نئی توپوں سے مسلح کرنے پر سال رواں میں ایک کروڑ سے زیادہ روپیہ صرف کیا گیا ..... ۳۰ بیٹریاں یعنی تمام توپخانہ کا نصف حصہ جدید ..... نئی توپوں سے مسلح ہوجائیگا۔

---

**ہندوستان کا ملٹری بجٹ** تیار کرنے میں امسال یہ مشکل درپیش ہے کہ جدید ملٹری سکیم کی ولایت سے منظوری آنے کا انتظار کرنا ہوگا۔

---

**۶ کیولری** - حضور پرنس آف ویلز کی تشریف آوری لکھنؤ کے حالات درج کرتے ہوئے شاید ہم یہ بیان کرنا بھول گئے تھے کہ حضور ممدوح رسالہ ۶ کیولری کے دیسی افسروں کے ساتھ خاص الطاف شاہانہ سے پیش آئے تھے۔ اول تو ۲۶ دسمبر کو وہ قیصر باغ کی بارہ دری میں مدعو کئے گئے تھے اور دوسرے دن حسین آباد کی گارڈن پارٹی میں بھی رسالہ کے تمام سردار مدعو تھے۔
ہز رائل ہائنس نے رسالہ مذکور کو ملاحظہ فرما کر ارشاد کیا تھا کہ میں بہت خوش ہوا ہوں اور خصوصاً رسالہ کے سرداروں کی وجاہت اور سپاہیانہ آن دیکھ کر ..... ہور میں ملک معظم کی

خدمت میں رسالہ کی عمدہ حالت کی رپورٹ کرونگا اور پھر سب سرداروں کا سلام لیکر تشریف لیگئے۔ انہی روز کمانڈنگ آفیسر صاحب کو ایک تار مبارکباد کی حضور کمانڈر انچیف نے بھیجا کہ رسالہ مذکور بجائے پرنس آف ویلز کیولری کے سکس ایڈورڈ کنگ کیولری سے موسوم کیا جائے۔

---

**نیٹو آرمی آف انڈیا کی صحت** کی سنہ رپورٹ ہم سال گذشتہ سالوں کی نسبت غیر معمولی عمدہ ہے۔ بیماروں کی تعداد اندراج بہت کم ہے اور اوسط اموات تمام گذشتہ سالوں کی نسبت نہایت گھٹی ہوئی ہے۔ اگر ان اموات کی تعداد منہا کردیجائے جو فرلو یا سک لیو میں واقعہ ہوئیں تمام کمانڈوں میں سے بمبئی کا کمانڈ صحت کے لحاظ سے بہت گرا ہوا ہے۔ جس سے دوسرے درجہ پر پنجاب ہے ان دونوں صوبوں میں نمونیا کی بہت کثرت رہی ہے۔ اور یہاں تعداد اموات فی ہزار ۳۰ء۷ اور ۴۶ء۷ علی الترتیب کے حساب سے ہے۔ نیٹو آرمی کی صحت خراب کرنے کا سب سے بڑا سبب تپ لرزہ ہے جس کی اوسط تمام تعداد اندراج میں ۳۴ء۷ فیصدی ہے اور امسال گذشتہ سالوں کی نسبت تعداد اندراج میں ہیضہ۔ انفلوئنزا۔ بخار اور پھیپھڑوں کے امراض میں نسبتاً بہت زیادتی ہے لیکن اور قسم کی بیماریوں میں بہت کچھ کمی ہے۔

---

**۴۷** سکھ کے میجر مورٹن صاحب ۵۶ انفنٹری کے سیکنڈ ان کمانڈ مقرر ہوئے۔

۱۵ ہسارز کے لفٹنٹ کوشی بالڈ لفٹنٹ آئرلینڈ کے ایڈیکانگ مقرر ہوئے۔

۳۷ کرناٹک انفنٹری کے میجر لینڈلی صاحب کرنل ولسن صاحب کے ریٹائر ہونے پر کمانڈنٹ مقرر ہوئے۔

---



# آج کیا خبر ہے؟

پارلیمنٹ انگلستان کے جنرل الیکشن کے متعلق تازہ خبر ہے کہ لبرل ۳۱۵ یونینسٹ ۲۵ (؟) ۔ لیبر پارٹی کے ۳۰ ۔ نیشنلسٹ ۸۱ یونینسٹ ۲۸۸ منتخب ہو چکے ہیں۔

روس کی خبر ہے کہ پالسٹوی کونسل کا تمام شائع شدہ لٹریچر مشہور ڈوبسن نے ... حکام نے قید کردیا مسٹر ڈوبسن پر یہ الزام ہے کہ اس کے پاس آزاد خیالات کی کتابیں ہیں۔ سر ایڈورڈ گرے نے سینٹ پیٹرز برگ کے برٹش سفیر کو تار دیا ہے کہ اس معاملہ میں گورنمنٹ روس سے عرض کرے۔

قیصرہ چین نے حکم دیا ہے کہ نوروز کے دن تمام چینی شہزادے حاضر کئے جائیں جن میں سے وہ شہنشاہی کے لئے کسی کو منتخب کرے گی۔

جاپان نے اپنے سفیر پیرس ڈاکٹر موٹونو کو پایۂ تخت روس کا جاپانی سفیر مقرر کیا ہے گورنمنٹ روس اس تقرر پر معترض ہے۔

دیرپا ایکلیمینسر پرنس اور پرنسس آف ویلز ۲۴ ماہ حال کو رونق افروز مدراس ہوئے۔ لارڈ اور لیڈی امپتھل صاحب اور تمام سول و ملٹری حکام بندرگاہ پر استقبال کے لئے موجود تھے میونسپلٹی نے ایڈریس پیش کیا جس کا ولیعہد بہادر نے جواب باصواب دیا۔

حضور پرنس آف ویلز جب نیپال میں شکار کھیلنے جائینگے تو اس عرصے میں پرنسس آف ویلز صاحبہ آگرہ میں مقیم رہینگی۔

کلکتہ کے چند افسران پولیس نے اخبار انڈین ڈیلی نیوز پر دلوانی دعویٰ لائبل ۲ ہزار کا دائر کیا ہے ایک خون کے مقدمہ میں کچھ ان کے خلاف شائع کیا گیا تھا۔

لاہور میں پرسوں صبح خفیف سا زلزلہ محسوس ہوا میجر فارمن صاحب ۲۲ کیولری کے کمانڈنٹ مقرر ہوئے۔

یہاں کے دورہ میں وائسرائے کے ساتھ لیڈی منٹو اور صاحبزادیاں بھی تشریف لیجائینگی۔

وائسرائے نے چارشنبہ گزشتہ کو نیپال کے کرنل بہادر جنگ سے ملاقات کی نیز مالاباری اڈیٹر ایسٹ اینڈ ویسٹ سے

گورنمنٹ ہند نے ملک عمر حیات خاں رئیس کلر ضلع شاہ پور اور سردار پرتاب سنگھ اہلووالیہ رئیس جالندھر اور ٹھاکر مہان چند رئیس گورداسپور کی نامزدگی پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں منظور کی

چیف کورٹ رنگون کی جدید عمارت کا نقشہ منظور ہو گیا ہے

اس کی تعمیر پر ۲۲½ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔

۱۱۲ انفنٹری کے لفٹنٹ گراہم صاحب کا ۱۸ مارچ ۱۹۰۵ء سے کچھ پتہ نہ لگا جبکہ وہ منٹس سے جاپانی فوج کے ساتھ شامل ہونے کے لئے موکدن کو روانہ ہوئے تھے۔ جو کوئی ان کا سراغ لگائیگا گورنمنٹ سے ۱۰۰ پونڈ انعام حاصل کریگا۔

---

# لودیانہ

صاحب کمشنر جالندھر ڈویژن بتقریب دورہ سالانہ ۲۰ ماہ حال کو رونق افروز ہوئے۔ شہر سے باہر صاحب ڈپٹی کمشنر اور جملہ جوڈیشل افسروں اور میونسپل کمشنروں نے استقبال کیا۔ دوسرے روز رؤسائے شہر سے ملاقات کی اور دفتر ضلع کا معائنہ کیا۔

۲۴ ماہ حال کو صاحب ممدوح مالیر کوٹلہ تشریف لے گئے اور دوسرے روز واپس آئے جبکہ سر لوئیس ٹپر صاحب فنانشل کمشنر پنجاب رونق افروز ہوئے تھے۔

دیوان ٹیکچند صاحب بہادر نے سر لوئیس اور لیڈی ٹپر صاحب کے اعزاز میں ایک گارڈن پارٹی دی۔

صاحب فنانشل کمشنر نے ۲۵ ماہ حال کی شام کو وکٹوریہ ہاسپٹل کی جدید عمارت کی جو کوتوالی کے متصل تعمیر ہوئی ہے رسم افتتاح ادا کی۔ تمام جوڈیشل حکام اور رؤسائے شہر حاضر تھے

کل تمام دن مطلع ابر آلود رہا اور محض بارش نام نقاط ہی ہوئے

ہم دلی رنج وقلق کے ساتھ لالہ چونی لال خلف لالہ خوشی رام صاحب پروپرائٹر لودیانہ فلور مل کے سرگباش ہونے کی خبر دیتے کرتے ہیں۔ لالہ چونی لعل نے جو ایک نہایت مستعد زندہ دل اور خلیق نوجوان تھے عین عنفوان شباب میں والدین کو کوداغ مفارقت دیا۔ لالہ خوشی رام سے ان کے بے شمار دوستوں اور تمام اہل شہر کو ہمدردی ہے۔ اکلوتے جوان بیٹے کی موت ناقابل برداشت صدمہ ہے لیکن مشیت ایزدی میں صبر کے سوا کیا علاج ہو سکتا ہے۔ لالہ چونی لال کے معالجہ میں جہاں تک ممکن تھا سعی بلیغ کی گئی۔ لاہور لیجا کر ڈاکٹر ہیری صاحب سے آپریشن بھی کرایا گیا لیکن زندگی پوری ہو چکی تھی کوئی تدبیر کارگر نہوئی۔ ایشور لالہ خوشی رام کو صبر کی توفیق دے۔

پیدائش ۲۸ - اموات ۹۴ -

تم نے تو چین اپنے مزیدار دن سے بھی پایا نہ کچھ
شوہر ہوں اس میں یا پدر یا ہوں برادر یا پسر
الفت تمہاری گر کبھی کہہ دل نے جب پیدا کیے
وہ بدگماں ہی تھے کہا اے بد نصیبو! عمر بھر نہ
گو نیک مرد اکثر تمہارے نام کے عاشق رہے
پر نیک ہوں یا بد رہے سب متفق اس رائے پر نہ
جب آسانی تم علم و دانش سے رہو محروم یہاں
آئی نقیض ہیں بے خبر ویسی ہی جب وہ بے خبر
تم اس طرح مجہول اور گمنام دنیا میں رہو نہ
ہو تم کو دنیا کی نہ دنیا کو تمہاری ہو خبر
جو علم مردوں کے لئے سمجھا گیا آب حیات
ٹھہرا تمہارے حق میں وہ زہر ہلاہل سر بسر
آتا ہے وقت انصاف کا نزدیک ہے یوم الحساب نہ
دنیا کو دینا ہوگا ان حق تلفیوں کا وہاں جواب
گزرے تھے جگ نیپر کہ ہمدردی نہ تھی تم سے کہیں نہ
تھا منحرف تم سے فلک برگشتہ تھی تم سے زمیں نہ نہ نہ
دنیا کے دانا اور حکیم اس خوف سے لرزاں تھے سب
تم پر مبادا علم کی پڑ جائے پرچھائیں کہیں نہ
ایسا نہ ہو مرد اور عورت میں رہے باقی نہ فرق نہ
تعلیم پا کر آدمی بننا تمہیں زیبا نہیں نہ
یہاں تک تمہاری ہجو کے گائے گئے دنیا میں راگ
تم کو بھی دنیا کی کہن کا آگیا آخر یقین نہ
علم و ہنر سے رفتہ رفتہ ہو گئیں مایوس تم نہ
سمجھا لیا دل کو کہ ہم خود علم کے قابل نہ تھیں
جو ذلتیں لازم ہیں دنیا میں جہالت کے لئے
وہ ذلتیں سب نفس پر اپنے گوارا تم نے کیں
سمجھا نہ تم کو ایک دن مردوں نے قابل بات کے
تم بیویاں کہلائیں لیکن لونڈیاں بن کر رہیں نہ
آخر تمہاری چپ دلوں میں اہل دل کے چبھ گئی
سچ ہے کہ چپ کی داد آخر بے ملے رہتی نہیں نہ
بارے زمانہ نیند کے ماتوں کو لایا ہوش میں
آیا تمہارے صبر پر دریائے رحمت جوش میں
قسمت تمہاری حق رسی کی بعد مدت آئی ہے نہ
انصاف نے دھندلی سی اک اپنی جھلک دکھلائی ہے
گو ہے تمہارے حامیوں کو مشکلوں کا سامنا
پر حل ہر اک مشکل یونہی دنیا میں ہوتی آئی ہے
اٹکے ہیں روڑے چلتی گاڑی میں سچائی کی سدا
پر فتح جب پائی سچائی ہی نے آخر پائی ہے نہ
اے بے زبانوں کی زبانو! اے بے بسوں کے بازوؤ
تعلیم نسواں کی مہم جو تم کو اب پیش آئی ہے
یہ مرحلہ آیا ہے پہلے تم سے جن قوموں کو پیش
منزل پہ گاڑی ان کی استقلال نے پہنچائی ہے
ہے رائی بھی پربت اگر دل میں نہیں عزم درست
پر ٹھان لی جب جی میں پھر پربت بھی ہو تو رائی ہے
یہ عجب کیا کم ہے کہ خود حق ہے تمہاری پشت پر
جو حق پہ منہ آیا ہے آخر اس نے منہ کی کھائی ہے
جو حق کے جانب دار ہیں بس ان کے بیڑے پار ہیں
بھوپال کی جانب سے یہ تائید کی آواز آئی ہے
ہو جو مہم درپیش دست غیب ہے اُس میں نہاں نہ نہ
تائید حق کا ہے نشاں امداد سلطان جہاں

---

**آگ برسانا** جس زمانے میں بندوقوں توپوں اور بارود وغیرہ کا نام و نشان تک نہ تھا اس وقت بھی زمانہ سلف کے لوگ دشمن کو تباہ کرنے کے لئے ایک قسم کی بارود استعمال کیا کرتے تھے لیکن تعجب ہے کہ اگرچہ زمانہ حال کی حیرت انگیز ترقیوں اور نئی نئی ایجادوں نے اس میں بھی عجیب تر اقسام کی باروديں تیار کر کے ہمکو حیرانی میں ڈالا ہوا ہے لیکن زمانہ سلف کی اس بارود کا راز نئی روشنی کے لایق موجدوں کو ابتک معلوم نہیں ہوا۔ وہ لوگ اپنی اس بارود کو یا تو پچکاریوں کے ذریعہ دشمن پر پھینکا کرتے تھے یا تو بلوں میں بھر کر گوپیوں کے ذریعہ ان تک پہنچاتے تھے اس بارود کے گرتے ہی بادل کی سی گرج کی آواز سنائی دیتی تھی اور اس سے اس قدر روشنی پیدا ہوتی تھی کہ اندھیری رات میں دور دور تک دوپہر دن کی کیفیت نظر آنے لگتی تھی جس شے پر یہ مصالحہ پڑتا تھا اس کو بیخ و بن سے پھونک ڈالتا۔ پانی یا کوئی اور شے اس کو ہرگز نہ بجھا سکتی تھی بلکہ اول الذکر اس کے اور مشتعل کرنے میں ” مدد دیتا تھا۔ اس مصالحہ کا موجد ایک شخص کلی نیکس نامی ایشیائی کوچک کا رہنے والا تھا۔ اس بارود کا استعمال اول ۶۷۳ء سے ۶۷۹ء تک محاصرہ قسطنطنیہ میں کیا گیا تھا۔ افسوس ہے کہ اس عجیب و غریب بارود کا راز زمانہ سلف کے آدمی اپنے ساتھ ہی لے گئے اور کسی شخص کو اس کے بنانے کی ترکیب سے آگاہ نہ کیا لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ اس میں نفت گندھک چند درختوں کے گوند لکڑی کا کوئلہ شورا۔ رال وغیرہ کے اجزا ضرور ہونگے۔

۱۸۶۳ء میں اسی قسم کی آگ چارلسٹن (اضلاع متحدہ امریکہ) کے محاصرے میں بھی برسائی گئی تھی۔

---

**سب سے پہلا قصہ کس نے لکھا؟** ۳ ہزار دو سو برس ہوئے جب فقیس زمانہ تھا ایک شخص نے شاید دنیا میں سب سے پہلا قصہ تحریر کیا تھا اس قصہ کا نام ”دو بھائیوں کی کہانی“ ہے اور آج تک بطور یادگار کے برٹش میوزیم میں موجود ہے۔

اس قصہ کا مصنف تھیلس مصر کے ایک بادشاہ فرعون مہر نیپتا کے محل میں کتب خانہ کا محافظ تھا۔ اس نے بادشاہ کے بیٹے کے دل بہلانے کے لئے جو بعد میں سیتی ثانی کے نام سے مصر کا بادشاہ ہوا اس قصہ کو لکھا تھا۔ یاد رہے کہ تاریخ مصر میں سیتی ثانی ہی ایک ایسا بادشاہ ہے جس کے دستخط کے نشان دو قدیم پتھروں کے کتبوں پر کندہ پائے گئے ہیں۔

یہہ پرانا قصہ ۱۹ پتھروں کے تختوں پر بہت خوبصورتی سے تحریر کیا ہوا ہے۔ یہہ تمام پتھر اٹلی میں ایم ڈی آرسنی نامی ایک مشہور شخص کے ہاتھ لگے جس سے ۱۸۵۷ء میں برٹش میوزیم کے کارپردازوں نے ان کو خرید لیا۔

اس کے علاوہ اور بھی کئی مصر کے قدیم قصے دستیاب ہوئے ہیں لیکن وہ اس سے بعد کے تحریر شدہ ہیں مگر ان سے ثابت ہوتا ہے کہ وادی نیل صرف سائنس اور آرٹ ہی کا منبع نہیں بلکہ قصہ کہانیاں تحریر کرنے کا بھی وہی سرچشمہ ہے۔

---

**ایک درخواست** جس پر ۶ لاکھ ۳ ہزار ۴ سو ۵ لوگوں کے دستخط ہیں اور جو لمبائی میں ۷ میل کے قریب ہے پارلیمنٹ کے آیندہ اجلاس میں اس لئے پیش کی جائیگی تاکہ کتوں کے اذیتی ممانعت کی جائے۔

---

**مسٹر بیکس شنلر** نے جو حال ہی میں دنیا کے سفر سے واپس آیا ہے اپنا تمام سفر بائیسکل کے ذریعہ کیا ہے۔ وہ ۱۸۹۶ء میں روانہ ہوا تھا اور اس قدر عرصے میں اس نے ۴۴ ہزار میل سفر طے کیا اور چار بائیسکل استعمال کئے۔

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## امراض عورات اور ان کا علاج

عورتوں کو امراض اکثر حیض کے متعلق ہوتی ہیں اس واسطے سب سے پہلے ماہواری ایام کی احتیاط لکھی جاتی ہے یا گود جب میں لکھا ہے عورت ماہواری ایام کے آتے ہی ۳ دن تک اچھا سوچنے والی ہو اور نہانا وغیرہ زیور پہننا۔ جوئیں۔ کاجل سرمہ مسی وغیرہ لگانا چھوڑ دیوے۔ گھاس پھوس کے بستر پر سووے۔ جو کی یا دودھ کی چیزیں رحم کو شدّت کرنے والی مٹی کے برتن یا ہاتھ پر رکھ کر کھاوے (مراد بہت سادہ رہنے سے ہے) اور برہم چریہ سے رہے (اپنے خاوند کے پاس نہ جاوے) کھاؤ پر کاش میں لکھا ہے ۳ دن تک زیادہ سونا۔ کاجل لگانا۔ رونا۔ نہانا۔ خوشبو کا لگانا۔ آندھی میں جانا۔ بہت دوڑنا پھرنا۔ بہت ہنسنا۔ بہت بولنا۔ سخت آواز کا سننا پنکھے وغیرہ سے بہت زیادہ ہوا کرنا وغیرہ کام ممنوع ہیں کیونکہ ممنوع کام کرنے سے گربھ ہونے والا بچہ) میں عیب ہوتا ہے رجسولا (ماہواری ایام والی) کے رونے سے بری آنکھ والا۔ ناخن کے کترنے سے برے ناخن والا۔ تیل پھلیل لگانے سے کوڑھی۔ چندن وغیرہ لگانے اور غسل کرنے سے دکھی۔ کاجل وغیرہ لگانے سے اندھا دن میں سونے سے بہت سونے والا۔ بہت دوڑنے سے چنچل بہت اونچی آواز سننے سے بہرہ بچہ پیدا ہوتا ہے اور بہت ہنسنے سے بچہ کے دانت۔ ہونٹھ تالو حلق اور زبان کالے ہوں۔ بہت بولنے سے بچہ بکواسی ہو۔ اور بہت ریاضت کرنے سے بچہ باؤلا ہو۔ زمین کھودنے سے جہاں تہاں گر پڑنے والا۔ اور حیض والی عورت کے بہت ہوا کھانے سے بچہ باؤلا پیدا ہوتا ہے۔ رجسولا کو سردی سے بچنا چاہئے اور ٹھنڈے پانی میں نہ بھگونے چاہئیں کیونکہ سردی وغیرہ کے لگنے سے اگر ایام رک جاویں تو بائے گولا وغیرہ بہت امراض ہو جاتی ہیں اور کبھی کبھی پھیپھڑے یا دماغ میں سوزش ہو کر موت ہو جاتی ہے۔

رجسولا کو غم غصہ اور ڈر نہ کرنا چاہئے کیونکہ ایسا کرنے سے کبھی بچے بند ہو جاتا ہے۔ رجسولا کو گھی چاول مونگ وغیرہ ہلکی اور زود ہضم اشیاء کھانی چاہئیں۔ نہایت گرم یا سرد چیز نہ کھاوے۔ (رضیہ ڈائری)

# کبھی کبھی لیاری

وکیل۔ تو تم ہتک عزت کی نالش دائر کرنا چاہتے ہو۔

موکل۔ ان جناب سنغان علی نے مجھ کو گالیاں دیں میری خاندانی شرافت پر حملہ کیا مجھ کو چور بدذات اور جانے کیا معلوم کیا کیا بتلایا۔ اور کہنے لگا کہ اگر تم شہر بھر میں دیپک جلا کر بھی ایسا بدمعاش تلاش کرنا چاہو گے تو ہرگز نہ پا سکو گے۔ یہ سنکر سیدھا آپ کے پاس چلا آیا۔

---

لڑکا۔ ابا جان عاقل کسے کہتے ہیں؟

باپ۔ بیٹا عاقل دانشمند شخص کو کہتے ہیں۔

زوجہ (خاوند سے) بھلا عاقل کے معنی دانشمند بتانے سے کیا فائدہ ہوا۔ اس کی تشریح کر کے بتلانا چاہئے تھا۔ بچے کو کیا خبر کہ دانشمند کسے کہتے ہیں؟

باپ۔ بیٹا عاقل اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنی بیوی سے اتفاق رکھے۔

---

مریض۔ ڈاکٹر صاحب آپ کی رائے میں آج میری حالت کیسی ہے؟

ڈاکٹر۔ اب تم تندرست ہوتے جاتے ہو۔ تمہاری ٹانگوں پر تھوڑا سا ورم ہے لیکن اس کا مجھے کچھ اندیشہ نہیں۔

مریض۔ درست ہے۔ اگر آپ کی ٹانگوں پر ورم ہوتا تو واللہ مجھے بھی ذرا اندیشہ نہ ہوتا۔

---

دوست۔ تم ہمیشہ قرضدار رہتے ہو۔ بڑی شرم کی بات ہے

قرضدار۔ مشفق اگر میری حالت میں رہتے تو آپ بھی قرضداری سے خالی نہ رہتے۔

دوست۔ وہ کونسی حالت ہے؟

قرضدار۔ لوگوں میں آپ کا تھوڑا سا اعتبار ہوتا۔

---

احمد۔ تم نے سخت غلطی کی کہ بجائے دولہا کے دلہن کے باپ کو مبارکباد دی۔

محمود۔ نہیں میں نے عمداً ایسا کیا کیونکہ میرے بھی ایک لڑکی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ ان کے لئے کیا کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے۔

# مراسلات

## توسیع اشاعت آرمی نیوز

سرپرستان آرمی نیوز کی نوازشات کا سلسلہ بدستور جاری ہے لیکن کسی قدر سست رفتاری سے۔ جن اصحاب نے اس ہفتہ اخبار کی قدر افزائی کر کے اس کے لئے متعدد خریدار بہم پہنچائے ہیں انکی عنایات کا دلی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جن صاحبان نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی ان سے التماس کیجاتی ہے کہ وہ بھی اپنے فرض سے سبکدوش ہو کر ہمیں ممنون کریں۔

### خلاصہ مراسلات

سید عبد القیوم صاحب گوالیار سے ارقام فرماتے ہیں۔

جناب شیدا صاحب تسلیم آپکا آئینہ جہاں نما کا ہفتہ مطالعہ کرتا ہوں۔ اور اس کی ترقی اور اشاعت کے روز افزوں ہونے کے لئے دعا مانگتا رہتا ہوں۔ جو تھوڑی سی خدمت سردست ہو سکی بجا لاتا ہوں۔ جناب حافظ نیاز احمد صاحب ایڈجوٹینٹ کے نام اخبار جاری فرمائیں۔ دیگر خریداروں کی فراہمی میں آئندہ بھی کوشاں رہونگا۔

جناب کنور چرن سنگھ صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے تحریر فرماتے ہیں

میرے پیارے شیدا صاحب تسلیم۔ اس سال میں سب سے پہلے آپکے الٹی میٹم واپس لینے کی خوشی میں نیازمند کو دلی مبارکباد دیتا اور چند خریداران کو جن میں سے زیادہ تر میرے رشتہ دار ہیں پیش کرتا ہوں۔ وہ بڑے خوش قسمت ہیں جو آپکا الٹی میٹم واپس کرانے میں کامیاب ہوئے۔ ایشوران کو اخبار کی اور اشاعت بڑھانیکی ہمت دے۔ کمترین چار خریدار جن سے نذر کئے گئے مندرجہ ذیل دیگر اصحاب کے نام اور رسالے ہیں ان کے نام اخبار جاری کردیں کرنل سردار گردھر سنگھ صاحب بہادر کمانڈنٹ۔ ڈاکٹر احمد اللہ خاں صاحب۔ کنور چرن سنگھ صاحب خلف الرشید ٹھاکر الیشر سنگھ صاحب۔ رئیس گجروٹھ۔ چند روز بعد اور خریدار بھی پیش کرونگا۔

جناب صوبیدار لائق سنگھ صاحب ملک حیین سے ارقام فرماتے ہیں

مکرمی جناب شیدا صاحب بندگی۔ آپکا الٹی میٹم اخبار میں دیکھا آپ جیسے تجربہ کار اور لائق اڈیٹر کا آرمی نیوز سے علیحدہ ہونا کون گوارا کر سکتا ہے۔ ہماری پلٹن میں معدودے آدمی ہیں جو اردو پڑھ سکتے ہیں۔ ورنہ عام لوگ ناگری پڑھے ہوئے ہیں۔ سردست

# ہیرا لال کمپنی لودیانہ کی عمدہ اور سستی

## سستی گھڑیاں

گھڑی میں صرف دو خوبیاں ہونی چاہئیں۔ سب سے پہلی بات تو یہ کہ وقت ٹھیک بتاتی ہو دوسرے یہ کہ دیکھنے میں خوش وضع اور دلفریب ہو۔ اگر وقت بھی درست دیا اور دیکھنے میں بیڈول اور بدقطع بھی کچھ فائدہ نہیں۔ اسی طرح صورت حرام اگر ہی لیکن کام جو دیکھتے میں تو اچھی ہے مگر بیسیوں دن بند ہو جاتی ہے یا جب دیکھو ۱/۲ گھنٹہ سست۔ اصل بات یہ ہے قابل اعتماد گھڑیاں عموماً بڑی قیمت کی ہوتی ہیں۔ ہاں کم قیمت کی کسی کارخانہ کی گھڑیاں بڑی نادر نکل آتی ہیں اور یہ بھید ہمیں معلوم ہے کہ ارزاں گھڑیاں یوروپ میں کس کارخانہ سے اچھی بنتی ہیں اس لئے ہم تمام گھڑیاں براہ راست ولایت سے منگاتے ہیں اور بہت تھوڑے نفع پر انکو جلدی سے فروخت کر دیتے ہیں۔ جبکہ دوسرے سوداگر گنے ڈیوڑھے کر لینے کی فکر میں رہتے ہیں۔

**راسکوپ سسٹم کی گھڑیاں**۔ یہ گھڑیاں مضبوطی۔ خوبصورتی اور پائیداری میں شہرۂ آفاق ہیں۔ کتنی ہی چابی دئے جاؤ فنر کبھی ٹوٹتا ہی نہیں۔ گھوڑے کی سواری تک میں نہیں بگڑتی ہم انکو نہایت سستے داموں فروخت کرتے ہیں یعنی صرف ۵ روپیہ کو اور خریداران آریہ نیوز کے ساتھ خاص عایت ہے یعنے پورے ۵ روپیہ کو ۳ سال کی گارنٹی ہے۔ ایک شیشہ اور ایک سپرنگ فالتو معہ بکس کے ساتھ دیا جاتا ہے۔ اسی سسٹم کی فینسی ڈائل اور پیٹنٹ جویل دار جسکو دیکھکر یہ معلوم ہوتا ہے کہ گھنٹوں کے ہندسوں میں نیلم اور پکھراج جڑے ہیں۔ اس کی قیمت سات روپیہ بکس فالتو۔ زاید شیشہ اور سپرنگ مفت۔ فل جویل پیٹنٹ دس سال کی گارنٹی شیشہ اور سپرنگ معہ بکس ۱۰ع

**کم خرچ بالانشین**۔ یہہ لیور گھڑی عجائبات روزگار سے ہے کہ اتنی کم قیمت پر ایسی قابل اعتماد گھڑی آجتک ہماری نظر سے نہیں گزری شکل صورت کے لحاظ سے بھی وضعدار۔ طالبعلموں اور نوکروں کو انعام دینے کے لئے یہہ نہایت عمدہ چیز ہے۔ گارنٹی ۲ سال قیمت ۸ روپے

---

**درشنی گھڑی**۔ ڈائل کی طرف سے وقت بتلاتی ہے اور سب پرزے بھی نظر آتے ہیں۔ بالکل نئی فیشن۔ گارنٹی پانچ سال قیمت ۸ روپے

---

**چاندی کی جیبی گھڑیاں** مضبوطی اور نفاست ایسی کہ دیکھتے ہی رہئے خریدار کو دام خرچ کرکے مزا آجاتا ہے کہاں تک تعریف کیجئے برتیگا تو آپکو معلوم ہو جائیگا کہ لاثانی چیز ہے۔ گارنٹی پانچ سال ۱۵ روپے

---

**رسٹ واچ گن میٹل** (سیاہ بندوق کی دھات کی) سکنڈ کی سوئی بھی ہے۔ خوبصورتی اور نفاست میں لاثانی قیمت ۶ روپے

---

**چاندی کی رسٹ واچ**۔ ڈھکنے پر ایسا بیل بوٹا منقش ہے کہ کاریگر اس کی نقاشی کے ہی پانچ روپیہ مانگے۔ ڈائل ایسا خوبصورت کہ دیکھتے ہی رہئے۔ جابجا ڈائل سنہری خوشنما پھول بنے ہوئے ہیں خواہ جیب میں رکھئے خواہ کلائی پر باندھئے جو دیکھے تعریف کرے گارنٹی ۳ سال قیمت ۱۵ روپے

---

**سنہری چوڑیدار رسٹ واچ** محلات میں سونے کی چوڑیوں کے ساتھ پہننے کے لایق کاریگر نے چوڑی ایسی کاریگری سے بنائی ہے کہ ہر ایک پتلی کلائی میں بالکل ٹھیک آتی ہے ہندوستان میں کسی کاریگر سے فقط چوڑی ہی ایسی بنواؤ تو پندرہ روپیہ میں بھی کوئی نہ بنا سکے جسکو بطور تحفہ پیش کریں عمر بھر کیلئے ممنون ہو جائے۔ ان گھڑیوں کا لطف ان کو ہی معلوم ہے جنہوں نے کسی نازک مزاج نازنین مہ جبین کی کلائی میں پہنا کر دیکھی ہے۔ قیمت ۲۵ روپیہ گارنٹی ۵ سال۔

ولایتی سونے کی جس کا رنگ اور چمک دمک ہمیشہ سونے کا سا ہی رہتا ہے اور کبھی خراب نہیں ہوتا۔ گارنٹی ۵ سال قیمت ۳۰ روپیہ

---

**بال واچ**۔ بلور کا صاف شفاف گولا۔ سب پرزے حرکت کرتے نظر آتے ہیں چاندی کا گھیرا اور کنڈا معہ چابی چھوٹا سا قد پرزے مضبوط اور پائیدار خواہ جیب میں رکھئے خواہ رسٹ واچ کا کام لیجئے خواہ کوٹ کے ساتھ بطور تمغہ کے لٹکا کر استعمال کیجئے قابل دید جو دیکھے گھنٹوں دیکھتا رہے اور تعریف کرے قیمت ۱۵ روپیہ گارنٹی ۲ سال

**بٹن واچ** ولایت والوں نے کمال کر دکھایا ہے۔ کوٹ کا بٹن بھی اسی کا بنتا ہے۔ بس کاریگری ختم کر دی ہے ہمارے ولایت کے بیوپاریوں نے صرف ایک درجن آئی تھیں وہ ہی دن کے اندر بک گئیں تار کے ذریعہ ولایت کو آرڈر دینا پڑا۔ پروپرائٹر صاحب نے ایک کوٹ میں لگانے کیلئے زبردستی رکھی تھی وہ ان کے ایک دوست نے دیکھنے کیلئے مانگی اور مکان پر پہنچکر نوکر کے ہاتھ بیس روپیہ بھیجدئے۔ امیروں رئیسوں باجاؤں کے لایق۔ وقت ایسا صحیح دیتی ہے کہ کیا مجال جو ایک سکنڈ کا بھی فرق پڑ جائے۔ اوپر والے حصہ سے وقت معلوم ہوتا ہے بٹن بھی ایسا خوشنما کہ دیکھنے والا تڑا و گھڑی نما بٹن ہی سمجھتا ہے اگر دبا رنگ موتی جڑے ہوئے ہیں بٹن کے اندر والے حصہ میں پرزے اور کنڈ میں چابی اور سوئیاں گھمانے کی پن لگی ہوئی ہے پانچ سال کی گارنٹی بحسب وہ بہ قیمت میں گویا مفت ہے افسروں اور لیڈروں کی قدر کرنے کیلئے نہایت عمدہ تحفہ ہے

---

**ریلوے ریگولیٹر واچ**۔ ریلوے ریگولیٹر گھڑیوں کو کون نہیں جانتا مضبوطی۔ خوبصورتی اور صحیح وقت دینے میں مشہور و معروف ہیں کنڈ میں چابی اور سوئیاں پھرانے کی پن لگی ہے چار سال کی گارنٹی قیمت ۵ روپے

---

ایک روزہ چابی کا نکل سلور کا ٹایم پیس۔ ایک سال کی گارنٹی قیمت ۴ روپے

الارم دار ............ ایکروپیہ ۱۲ آنہ

---

**ٹی ٹایم پیس**۔ اصلی ایکروزہ چابی کا۔ گارنٹی ۳ سال قیمت صرف ۶ روپے

---

گھنٹہ نصف گھنٹہ بجانے والا الارم دار ٹایم پیس ۳۰ گھنٹہ کی چابی والا چار سال کی گارنٹی۔ قیمت ۸ روپے

---

**باجے والا ٹایم پیس**۔ نہایت خوبصورت جس کمرہ میں رکھا جاوے کمرہ کی سجاوٹ دہ چند ہو جاوے۔ قابل دید وقت بھی دیکھئے اور باجا بھی سنئے۔ ایکبار چابی لگانے سے ۵ منٹ تک باجہ بجتا رہتا ہے۔ راتکو خاص وقت پر اٹھنا ضروری ہو تو باجے والی سوئی کو اسوقت پر کرکے چابی دیدیجئے اور پلنگ کے قریب رکھکر سو جایئے۔ ٹھیک اتنے گھنٹے اور منٹ پر آپکو باجے کی میٹھی میٹھی تانیں سنا کر جگادیگا۔ دونوں پہلوؤں میں شیشے لگے ہوتے ہیں جس نے دیکھا بلاضرورت بھی خرید لیا۔ گارنٹی چار سال۔ قیمت چھ روپیہ۔

**المشتہر**

**ہیرا لعل اینڈ کمپنی سوداگران لودیانہ**

# آسمانی علم طب کے مجربات

یعنی

## آیور وید کے چند بے خطا تیر

زمانہ حال کے شہرہ آفاق پنڈت کامتا پرشاد جی کی تیار
کردہ ادویات جو ہزار ہا مریضوں پر آزمائش کے بعد عام پبلک
کے فائدے کے لئے مشتہر کی جاتی ہیں۔ یہ عام اشتہاری نسخے ایسے
نہیں ہیں نہ ہر شخص جس کو صرف کتابی علم ہو ان کو تیار کر سکتا
ہے۔ کیونکہ ہندوستان کی طب قدیم ہے جس کو آیوروید کہتے ہیں
اور جو انسانی تحقیقات کا نتیجہ نہیں بلکہ الہامی مانا گیا ہے
ادویات کا تیار کرنا ہی سب سے مشکل فن ہے۔ اس فن میں پنڈت
کامتا پرشاد کو خاص ملکہ حاصل ہے۔ اس وقت پنجاب میں وہ
تنہا شخص ہیں جو ویدک ادویات کو اعلیٰ مستند گرنتھوں کی
ہدایت کے موافق ٹھیک ٹھیک طریقوں سے تیار کرنے کا عملی
تجربہ رکھتے ہیں۔ اسی لئے ان کی ادویات کیا ملیریا اور کیا
دیگر امراض میں اس طرح شرطیہ اثر کرتی ہیں جیسے نشانہ پر ارجن
کا تیر۔ یہ مبالغہ نہیں ہے۔ صدہا معتبر اور معزز اشخاص تصدیق
کرتے ہیں کہ جادو کا صرف نام سنا ہے مگر پنڈت صاحب کی ادویہ
کی تاثیر آنکھوں دیکھی ہے کہ جادو سے بڑھ کر ہے۔ کیسے کیسے لاعلاج
کیسے کیسے جاں بلب آناً فاناً میں صحت یاب ہوئے ہیں
کہ عقل دنگ ہوتی ہے۔ ان کی شہرت دور دور تک پہنچ گئی ہے۔ اکثر
متمول لوگ بوقت ضرورت سو سو روپیہ یومیہ فیس دے کر ان کو
بلاتے ہیں اور وہ ہمیشہ دو چار روز میں ہی مریض کو تندرست
کر کے واپس آتے ہیں۔

جب ایلوپیتھک (طب انگریزی) اور یونانی طب تمام زور
خرچ کر کے اپنی عاجزی کا اظہار کرتی ہیں تو پنڈت کامتا پرشاد
کے علاج سے ایسے بے شمار مریضوں کو پھر صحت یاب ہوتے دیکھا
ہے۔ اس قسم کے درجنوں جیتے جاگتے سرٹیفکیٹ خاص لودیانہ
میں موجود ہیں۔ جو ادویات ذیل میں درج ہیں برسوں کی محنت
اور بڑی لاگت سے تیار ہوئی ہیں۔ ان میں سے بعض اکسیر کا حکم
رکھتی ہیں۔ اور ایک دو روز کے استعمال میں ہی خود مزے
بولتی ہیں کہ ہم کیا چیز ہیں +

## امرت رس

خوراک ایک ڈرام یعنی ۴ ماشہ نصف چھٹانک پانی میں۔
قیمت ۴ اونس کی شیشی عہ دو روپیہ۔
ریاح بخار۔ تپ دق، کھانسی، سل، پھیپھڑہ کی خرابیوں کو
دور کرتی ہے۔ پرانے نزلہ کے لئے مفید ہے۔ پیشاب کی
نالی کو صاف کرتی ہے۔ دل اور دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ آنکھوں
کی بینائی بڑھاتی ہے۔ بدن میں چستی لاتی ہے۔ خون صالح پیدا
کرتی ہے۔ اور [illegible] پر سوں بنانے والی ہے
تندرست لوگ بھی استعمال کریں تو طاقت اور فرحت اور زندہ
دلی پیدا ہوتی ہے۔ طالب علموں۔ وکیلوں اور دماغی کام کرنے
والوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ اشتہا کو تیز کرتی ہے۔
دس گلی بوٹیوں سے تیار کی گئی ہے۔
وکیلوں۔ بیرسٹروں۔ ساہوکاروں۔ مجسٹریٹوں کے سرٹیفکیٹ
موجود ہیں۔ جس نے آزمایا قائل ہو گیا۔

## عرق سومناتھ

پیر کو جوان کمزور کو شہ زور۔ نامرد کو مرد۔ مرد کو جوانمرد بنانے
والی اکسیر قیمت فی بوتل دو روپیہ۔ خوراک ایک تولہ سے دو تولہ تک
اس عرق کے سامنے تمام مقوی اور ٹانک دوائیاں ہیچ ہیں
ہر قسم کے کاڈ لور آئل۔ ڈمیانہ اور فاسفورس کے مرکبات اور
کشتہ جات اور سنکھیا اور کچلہ وغیرہ سمیات اس کے مقابل
میں گرد ہیں۔ اس میں نشہ نہیں ہے نہ کوئی زہر ہے اس کے پینے
سے دماغ میں طاقت دل میں فرحت حاصل ہوتی ہے نیا خون
پیدا کرتی ہے۔ اور لطف یہ کہ نقصان کچھ نہیں کرتی۔

## عرق فولاد

اس کے استعمال سے جگر اور تلی کی ہر قسم کی خرابیاں پیٹ کا
کا بڑھ جانا استسقا یعنی جلودھر وغیرہ دور ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ
فولاد نہیں ہے جو انگریزی دوا خانوں میں بکتا ہے یہ صدہا ترکیبوں
سے شدھ کر کے بنایا جاتا ہے۔ ۴ اونس کی شیشی ۲۵ خوراک قیمت ۱۲؍

## پرمیہ ہانتک گٹی

اس کے استعمال سے بیس قسم کے جریان۔ پرانا سوزاک۔ قرحہ
بھی دور ہو جاتی ہے۔ بڑھاپے کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ بینائی کو صاف
کرتی ہے دانتوں کو مضبوط کرتی۔ آنکھوں کو نور بخشتی ہے۔ اور مستورات کی
خاص امراض کے لئے بھی نافع ہے۔ ۴۲ گولیاں۔ قیمت عہ
خوراک ایک گولی۔

## آسوک آرشٹ

مستورات کے جملہ امراض رحم کی خرابیوں۔ ایام کی بے قاعدگیوں
کا شرطیہ علاج ہے۔ رنگت کی زردی اور سیلان کو دور کرتی ہے
اور اولاد پیدا کرنے کی قابلیت بخشتی ہے۔ ۴ اونس کی شیشی
خوراک ۶ ماشہ قیمت ۱۲؍

## ابھیا آرشٹ

بواسیر خونی و بادی کے لئے اس سے بہتر کوئی دوا نہیں بنی
گئی۔ ۴ اونس کی شیشی۔ خوراک ۶ ماشہ قیمت ۱۲؍

## مالتی بسنت

تپ دق کی دوا۔ خوراک قیمت عہ دو روپیہ

## سورن پرپٹی

سب قسموں کے اسہال اور سنگرہنی اور ضعف معدہ کے لئے
جادو کا حکم رکھتی ہے۔ خوراک قیمت ایک روپیہ

## مرگانک

کھانسی اور پھیپھڑہ کے تمام امراض اور کمزوری کے لئے۔
خوراک قیمت عہ روپیہ

## آتشک کا علاج

یہ گولیاں نہایت بے ضرر ہیں۔ اس سے نہ دست آتے ہیں
نہ مسوڑوں پر ورم ہوتا ہے۔ ۴۰ گولی۔ قیمت ایک روپیہ

## سادھارن بٹی

بچوں کے ہر قسم کے اسہال کے لئے مفید ہے۔ خوراک قیمت

## یوگ راج گوگل

فالج۔ لقوہ۔ اور ہر قسم کے درد ریح اور کمزوری اعصاب کے لئے
ایک بے نظیر ویدک دوا ہے جس کا نام گھر گھر مشہور ہے۔ قیمت فی تولہ

ملنے کا پتہ

## ہیرا لعل کمپنی لودیانہ

# دی ڈائمنڈ جوبلی فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

بسرپرستی عالی جناب ہز اکسیلنسی لارڈ کرزن وائسرائے و گورنر جنرل آف انڈیا

سرمایہ ۳۵۰۰۰۰ روپیہ

جوکہ ۳۵۰۰ حصوں میں منقسم ہے اور ہر ایک حصہ مالیتی ۱۰۰ روپیہ ہے

## ڈائرکٹران

۱۔ آنریبل پنڈت بھاگ رام صاحب سی۔ آئی۔ ای گورنمنٹ منسٹر ریاست ہائے جموں و کشمیر۔

۲۔ رائے صاحب لعل چند دیاکشن صاحب کول۔ بی۔ اے پرائیویٹ سکرٹری ہز ہائنس مہاراجہ جموں و کشمیر

۳۔ رائے بہادر ماسٹر پیارے لعل صاحب سابق ہیڈ ماسٹر فیلو آف پنجاب یونیورسٹی دہلی

۴۔ رائے بہادر ماسٹر بالکرشن صاحب بی۔ اے گورنمنٹ منسٹر و سابق انسپکٹر مدارس پنجاب دہلی

۵۔ لالہ اشرفی پرشاد صاحب خزانچی گورنمنٹ۔ آنریری مجسٹریٹ و پروپرائٹر کارخانہ مسرز۔ گلاب رائے مہر چند ساہوکاران

۶۔ لالہ بھیرو رام صاحب بینکر و جنرل کنٹریکٹر

۷۔ نواب احمد خان صاحب رئیس دہلی

۸۔ لالہ کرشن گوپال صاحب ورما۔ بی۔ اے

### صحت قایم رکھنے کے لئے

صرف جوبلی ملز کا میدہ خرید فرمایئے

ہمارا میدہ بالکل صاف اور بغیر کسی آمیزش کے ہے۔ اس کے استعمال سے قوت ہاضمہ درست رہتی ہے۔

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ شمالی ہند میں صرف یہی میدہ کا کارخانہ ہے جو آپ کی سرپرستی اور قدردانی کے لائق ہے۔ کسی اور جگہ سے خرید نہ فرمائیں۔ جب تک آپ ہمارے میدہ روغن۔ آٹا۔ بورا (چوکر) کے نمونہ معہ قیمت ملاحظہ نہ فرمالیں۔

### سرمایہ محفوظ کرنے کا نہایت عمدہ طریقہ

ہمارے نامی گرامی اور مشہور و معروف ڈائرکٹران نے نہایت مناسب شرایط پر زر امانت قبول کرنے کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اور حصہ داران کمپنی کو ایک عمدہ رعایت کا موقع دیا ہے اور اس لئے ہم اپنے حصہ داروں اور پبلک سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہماری شرایط منگواکر ملاحظہ فرمائیں اور ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ سرمایہ محفوظ کرنے کے لئے کسی اور بینک میں اس سے بہتر طریقہ نہیں ملیگا۔ شرایط زر امانت و پراسپکٹس برائے خرید حصص اور نیز ہر قسم کی خط و کتابت بنام رام چند اینڈ کمپنی مینیجنگ ایجنٹس۔ ہونی چاہئے۔

# امپیریل آئل سوپ اینڈ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

ہر قسم کے اصلی ولایتی اور دیسی صابون اور سب قسم کے تیل نو ایجاد کلوں اور بالکل نئے طریقوں سے جو حال میں دریافت ہوئے ہیں۔ تیار ہوتے ہیں۔

کمپنی نے اس عام غلط فہمی کو دور کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے کہ صابون صرف یوروپ میں ہی عمدہ بن سکتا ہے ہندوستان میں ویسا تیار ہونا ناممکن ہے۔ مگر آزمانا چاہئے۔ کمپنی ہذا کا صابن ولایتی صابن سے کسی بات میں کم نہیں ہے بلکہ قیمت کے صورت شکل ولایتی کے مانند۔ مگر استعمال کرنے میں اس سے بدرجہا بہتر۔ کپڑا دھونے کا دیسی صابن نرخ میں سستا اور جنس میں اعلیٰ۔

یہہ صابون طبی اصول کو مدنظر رکھکر بنائے گئے ہیں۔ عورتیں اور بچے تک بھی جن کی جلد نازک ہوتی ہے بلا خطر استعمال کرسکتے ہیں۔ رنگ کو صاف کرتے۔ خدوخال کو چمکاتے ہیں۔ ان کے برابر عمدہ اور بے ضرر صابن آجتک دنیا میں نہیں بنائے گئے۔

### ہر قسم کے تیل

جلانے۔ پکانے۔ روغن اور رنگ کرنے کے استعمال کے لایق تمام اقسام کے تیل اور کھل۔ مثلاً سرسوں۔ تل۔ ارنڈی۔ شاہ لوطہ السی وغیرہ وغیرہ کے تیل نہایت شفاف اور خالص اس کارخانہ میں تیار کئے جاتے ہیں۔ نرخ نہایت واجبی۔

فہرست نرخنامہ۔ اور نمونے درخواست کرنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں۔ ذیل کے پتہ سے درخواست کرنی چاہئے۔

المشتہر رام چند اینڈ کمپنی مینیجنگ ایجنٹس دہلی

# ہیرالال اینڈ کمپنی کا فوجی وردی اور دیگر سامان کا کارخانہ

## واقع کوٹھی متقابل ہلکو سٹیشن لودیانہ

لودیانہ ہلکو سٹیشن کے اترتے ہی جو ایک عالیشان کوٹھی بائیں ہاتھ کی طرف نظر آتی ہے یہاں وردی کے سامان کی ایک جیسی تمام فوجی ضروریات اور لودیانہ کی ساخت کی ہر ایک شے علاوہ ہر قسم کی نہایت واجبی قیمت پر ملتی ہے۔ اس کارخانہ میں گندہ مال ہرگز فروخت نہیں ہوتا ہے۔ ہم دیسی خریداروں کو دھوکا دینے کے لئے بعض نے نہایت کارخانہ کے نام انگریزوں کے نام پر رکھے ہیں ہمارا خاص دیسی کارخانہ اور دیسی فرم ہے جو صد ہا قسم کی تجارت کرتی ہے۔ ایک پوسٹکارڈ اطلاع پہنچنے پر فرمایش کی تعمیل کی جاتی ہے۔

## فہرست اشیاء

| | | | |
|---|---|---|---|
| کلاہ سادہ | ۲ سے ۸ تک | کمبل دیسی | سے سے تک |
| کلاہ زرتین | سے تک | کھوڑدوڑ جال | ،، |
| لنگی سادہ | سے تک | زین خاکی پختہ رنگ گز | ،، فی گز |
| لنگی ریرہ | سے تک | بھولہ آفتیبری | سے تک |
| پٹی اونی | ۱۲ ،، | کھونہ ب سیا | ،، |
| پٹی سرج | سے ،، | گرن فی جوڑی | ،، |
| پٹی پشمینہ | ،، | شارفی جوڑی | ،، |
| جال ریشمی آفتیبری | ،، | قمیص سلی سلائی | ،، |
| جال اونی حوالداری | ،، | آزاربند ریشمی | ۱۲ ،، |
| موزے اونی پشمینہ ہر ناپ | | آزاربند سوتی | سے ۴ تک |
| اور ہر سائز کے | ۸ سے ۱۲ تک | سرج خاکی و نیلی | سے ،، |
| دستانے | ۵ سے ۹ ،، | برائے وردی | |
| ٹمبل کلاہ | سے تک | جھالر زرین لنگی | سے |
| چلکدری برائے پردہ | | جھالر ریشمی | ۸ سے فی گز |
| فی جوڑہ | سے ،، | جھالر سوتی | ۲ گز سے ۴ فی گز |
| کمربند ریشمی آفیسری | سے ،، | کاٹرائی | ۴ فی گز |
| کمربند پشمینہ | ،، | | |

نشری صافے خاکی رنگ کے سے تک

نشری صافے اودے رنگ کے سے تک

رومال بڑے ۱ سے تا ۲ روپیہ تک

کارخانہ ہیرالال اینڈ کمپنی اور دیگر سامان وردی ہر قسم نہایت عمدہ اور کفایت سے مل سکتا ہے۔

## تمغوں کے فیتے

ہمارے کارخانہ سے ہر ایک لڑائی کے تمغوں کے فیتے دو روپیہ فی گز نرخ سے بھیجے جاتے ہیں۔ اور کارونیشن یعنی دربار تاج پوشی کا فیتہ بھی موجود ہے۔ جن صاحبان کو درکار ہو بہت جلدی درخواست بھیجدیں۔

## لیس سنہری

وردی کے لیسوں کے علاوہ عام شائقین کی ٹوپیوں کو لگانے کی سنہری لیس آدھ انچ عرض سے دو انچ اور ڈھائی انچ تک عرض کا عمدہ سے عمدہ ولایتی اور دیسی نہایت واجبی قیمت پر ہمارے کارخانہ سے مل سکتی ہے۔ ایک کارڈ آنے پر فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔

## پشمینہ کا مال

الوان پشمینہ ساخت لودیانہ جس کو عام لوگ جوڑا چادر کہتے ہیں۔

چادر پشمینہ کا مدار　سے تا سے تک

الیضاً پشمینہ برائے سوٹ بادامی و خاکی وغیرہ سے فی گز

بریگل چادر یعنی رنگ شال صاحب لوگوں کو تحفہ دینے کے لائق۔　سے تک

چادر رامپوری خورد و کلاں برائے میم صاحبان سے تک

الیضاً کا چوغہ کا مدار و سادہ بالکل تیار سے تک

الیضاً کی ٹوپیاں کا مدار جن پر طلائی یا ریشمی ڈوری سے کام بنا ہوا ہے　سے تک

جراب و دستانے پشمینہ کے فی جوڑہ　سے تک

پٹو کشمیری سوٹ کے واسطے　فی گز سے تک

الوان پشمینہ ساخت کشمیر　سے تک

## ریشم کا مال

رومال دستی ریشمی رنگدار و سفید بیل بوٹے دار و بافتہ دار ہر ایک تک

دروازوں کے پردے ہر رنگ کی بانات پر۔

ریشمی کام کے فی جوڑی　سے تک

پھلکاریاں ریشمی کام کی پردوں کے لئے۔

آئینہ دار و بلا آئینہ　سے تک

میز پوش کا مدار ہر رنگ کی بانات پر ریشمی کام کے سے تک،

گلوبند کامدار و سادے　سے تک

ریشمی دوپٹے جاپانی ریشم اور ولایتی ریشم کے۔

پھلدار و سادہ　سے تک

ولایتی اور جاپانی ریشم برائے پارچات میم صاحبان۔

فی گز　سے تک

صاحبان کے لئے ریشمی زرتین اور سادہ پگڑیاں ٹوپی پر باندھنے کی۔ فی پگڑی　سے تک

## سلے سلائے کپڑے

ہر ایک فیشن اور ہر ایک ناپ اور ہر ایک قسم کے کپڑے کے سلے سلائے ہوئے موجود۔ ناپ پہنچنے پر فوراً تیار کر کے بھیجے جا سکتے ہیں۔ نرخ نہایت کم۔ اور تعمیل فرمایش بہت جلد ہمارے کارخانہ سے ایک پیسہ کا پوسٹ کارڈ آنے پر نقد قیمت پر یا فوراً بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجے جاتے ہیں۔

## لودیانہ کلاتھ

لودیانہ کا بنا ہوا کپڑا ساری دنیا میں مشہور ہے۔ کیونکہ یہ کالوں کے کپڑے سے زیادہ دیرپا۔ اور مضبوط اور عمدہ ہوتا ہے۔ اگر بھٹی نہ چڑھایا جاوے تو رنگ برسوں تک قائم رہتا ہے۔ نہایت فیشن ایبل نمونے طرح طرح کے تھان۔ کوٹ پاجامہ۔ قمیصوں کے لئے تیار کرائے گئے ہیں۔ نمونے درخواست آنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں۔ اس کارخانے سے عمدہ اور واجبی نرخ پر لودیانہ کلاتھ اور گبرون لودیانہ کے کسی دوسرے دکاندار سے ہرگز نہیں مل سکتا ایک بار ضرور آزما کر دیکھئے۔

المشتہر

**ہیرالال اینڈ کمپنی آرمی کنٹراکٹرز لودیانہ**

رجسٹر نمبر ایل ۳۲۳

Registred No L323

نمبر (۶) لودیانہ شنبہ ۳ فروری ۱۹۰۶ء جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کارآمد اقتضیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے روپیہ دیجاتی ہے +

یہہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت و صنعت۔ زراعت و تجارت۔ حفظ صحت تہذیب اخلاق۔ سائنس و فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سٹڈیشن اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایکدوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانیکی کوشش کیجاتی ہے +

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| [illegible] | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ |
| | پیشگی سالانہ اعلی کاغذ پر | عہ |
| [illegible] | پیشگی سالانہ اعلے کاغذ پر | ۱۲ |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول عا۔ مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت

## اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ہر | ۱۴ | عا | ہے | ے |
| نصف کالم | ہے | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا کالم | ص | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا صفحہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

بطور ضمیمہ اشتہارات شائع ہونگی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینے والو!

بلاشبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن یہہ غور کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فائدہ متصور ہے اکثر بھی صدہا اخبار میں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے ونراینیں ریسیٹ لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرنا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلاکر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں۔ ایسے بھی اخبار ہیں جن میں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید ہمیشہ نہ روز کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسی کی نظر ہی نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سودے کو خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں اس کے سردار اس کے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ شمالی سے لیکر جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اس کے قدردان موجود نہوں آنریبل سے لیکر کروڑپتیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جن میں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی و تحصیلدار ہیں سوداگر و زمیندار۔ راجہ و نواب خصوصاً اگر آپ کو پڑھنے والے مینیں

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

کیا بھروسہ ہے زندگانی کا ٭ آدمی بلبلہ ہے پانی کا

## ہم خرما و ہم ثواب

خریداران آرمی نیوز کے سوا دنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ تین گنا یا چار گنا یا پانچ گنا ورثاء کو مل جائے۔ جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے۔

### قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زاید چندہ لیکر نہیں بلکہ سیر العال اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کرکے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قایم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا

(۲) ہر سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک کے خریداران اخبار جنھوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جن کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع سال میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا۔ گو ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ سے چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیوں کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہیں تو اصول نمبر دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایک ماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہیئے۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک تر مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہیوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہیئے۔

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض مثل سل۔ دق۔ تپ محرقہ۔ طاعون۔ شانقہ یا انترک بخار یا پیچش و اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اٹھانے کے مستحق نہوں گے۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے افسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچکر نہیں۔

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں یا دفعتاً خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا۔ اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زایل ہو جائینگے۔ اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے لیکن چندہ کسی حال میں کم نہیں کیا جائیگا۔

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں انکے ورثاء کا حق نہوگا۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدہ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مفاد تحقیقات کے لئے جاتے ہیں اور کچھ نہ لیا جائیگا۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد دیجائیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایکسال تک اخبار خریدے جسکا پیشگی چندہ چار روپیہ امدادی رقم میں سے وضع کرکے باقی روپیہ اس کو دیا جایا کریگا۔ اور اخلاقی فرض ہوگا کہ اور لوگوں کو خریدار بنائے۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے۔ کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا۔ اور کمپنی کی ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائے۔ عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کی جائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قایم ہو۔

**نوٹ** سنہ ۱۹۰۳ء کی بابت برہما ملٹری پولیس کے صوبیدار شیر دیال مرحوم کے ورثاء کو للعہ روپیہ امداد دیگئی ہے سنہ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۸۰ روپیہ مندرجہ ذیل خریداران کے ورثاء کو دیا گیا ہے کوت دفعدار صلابت خاں نارنول۔ نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بارڈر ملیٹری پولیس کوہاٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب منشی رمدم متصل کہاٹ۔

**المشتہر**

**منیجر آرمی نیوز پریس لودیانہ**

# آرمی نیوز

لودہانہ - دوشنبہ - ۳ فروری سنہ ۱۹۰۶ء


## رنگت کا سوال ریلوے میں

قومیت اور رنگت کی تمیز سرکاری ملازمتوں میں قابل برداشت ہے اگر ایک دیسی سویلین باوجود علاقہ ... اور امتحان سول سروس پاس کرنے کے کمشنری کا منصب حاصل کرنے سے محروم رہتا ہے تو صبر کیا جا سکتا ہے اس خیال سے کہ وہ مفتوح قوم سے ہے اور مناصب جلیلہ پر فاتح قوم کے افراد کا معمور ہونا مصلحتاً جائز ہے۔ اگر کارکن کونسل گورنمنٹ ہند میں کسی دیسی کا گذر نہیں ہے تو دل کو تسلی دی جا سکتی ہے اس خیال سے کہ ہر ایک گورنمنٹ کے کچھ راز ہوتے ہیں جو حکمران قوم کے قابل لوگوں کے ملتفت باہر نہ جانے چاہئیں۔ اگر تمام سررشتوں کی اعلیٰ اسامیاں انگریزوں کے لئے مخصوص ہیں تو چنداں شکایت نہیں ہے اس لئے کہ فاتح قوم کا حق ہے کہ ہر ایک انتظام میں اس کا غلبہ ہو اور معقول مشاہرے اور لمبے چوڑے الاونس اس کے ممبروں کی جیب میں جائیں یہ سب تفریق برداشت کی جا سکتی ہے اور اہل ہند برداشت کر رہے ہیں لیکن سفر ریلوے میں جو تفریق اور امتیاز رنگت اور قومیت کا برتا جاتا ہے وہ سخت ناگوار ہے۔ وہاں سب لوگ مسافر کی حیثیت سے ہوتے ہیں۔ اپنا پیسہ خرچ کرتے ہیں اور سوار ہوتے ہیں وہاں یوروپین اور نیٹو کے ساتھ دو قسم کا برتاؤ عوام الناس کا دل دکھاتا ہے ایک شریف اور معزز دیسی مسافر کو ریل میں سفر کرتے ہوئے اپنی قومی مذلت و ادبار کا پورا پورا احساس ہوتا ہے۔ یہی موقع ہے جبکہ اس کو پتہ لگتا ہے کہ وہ کیسا ذلیل اور بے وقعت آدمی ہے اور وہ گو کیسا ہی معزز ہو خواہ وہ لاٹ صاحب کے دربار کا درباری ہو لیکن جب وہ ریل میں سفر کرتا ہے تو ایک ادنیٰ یوریشین کا کتا اس سے اچھی حیثیت والا سمجھا جائیگا۔ کیونکہ جس کمپارٹمنٹ میں وہ کتا اپنے آقا کے ساتھ سوار ہو سکتا ہے کالا آدمی قدم نہیں رکھ سکتا ہے۔ یہ تفریق کہاں ہے؟ ایک تو انٹر میڈیٹ کلاس میں جہاں ہر ایک گاڑی کا ایک درجہ یوروپینز کے لئے ریزرو ہے۔ اور صرف یوروپین ہی نہیں بلکہ وہ یوریشین بھی جس کے رنگت پر کماحقہ ناز کرنے کو تیار ہو بلکہ "کالا آدمی" ہی جس نے کبھی سے کسی پتلون ٹانگ کر ایک گول سی میلی چٹائی کی ٹوپی سر پر رکھ لی ہو بہ نسبت سے بہتر سمجھا جاتا ہے جبکہ اس کے برابر کے کمرے میں تین منصف اور دو آنریری مجسٹریٹ اور دو دیسی معزز بمعہ چار بچے ایک جگہ پر ذرا سا سمٹائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ یہ ایسا انتظام کیوں ہے؟ اور اس بیجا تکلیف کا جو عموماً دیسی مسافر کو اٹھانی پڑتی ہے اصلی ذمہ دار کون ہے؟ کیا ان کی قومیت یا رنگت یا ریلوے کے ملازم یا ریلوے حکام؟ اس مسئلہ کو ہم آج تک حل نہ کر سکے۔ آیا ریل میں سوار ہونے پر جو تکلیف عموماً ایک دیسی شریف کو اٹھانی پڑتی ہے وہ اس گناہ کی سزا ہے کہ وہ ہندوستان کی حدود کے اندر کیوں پیدا ہو گیا۔ یا اس بات کی تعزیر ہے کہ ایک معمولی سا انگریزی سوٹ اور انگریزی ٹوپی نیلام سے اس نے کیوں نہ خرید لی۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ انگلشمین ہمارے حاکم ہیں اس لئے وہ زیادہ آرام پانے کے مستحق ہیں لیکن یوریشین تو فاتح قوم سے نہیں اور جرمن اور فرنچ اور روسی اور پارسی اور ٹرکش تو ہمارے حاکم نہیں ان کے لئے جبکہ ہم یکساں کرایہ خرچ کرتے ہیں تو آسائش کم و بیش کیوں ہے۔ اس کے کیا معنے ہیں کہ "اونلی فور یوروپینز" (صرف یوروپینوں کے لئے)

اودھ روہیلکھنڈ ریلوے خوش انتظامی اور مسافروں کی تکالیف کا انسداد کرنے کے لئے بہت شہرت رکھتی ہے۔ اور لائن مذکور کے ٹریفک منیجر مسٹر پوپ کو ان خدمات کے صلے میں جو انہوں نے تھرڈ کلاس مسافروں کی رفع تکالیف کے متعلق سرانجام دی ہیں سی۔ آئی۔ ای کا خطاب بھی حال میں ملا ہے جس کے لئے ہم مسٹر پوپ کو مبارکباد دیتے ہیں لیکن اودھ روہیلکھنڈ ریلوے پر جس قدر تفریق رنگت کی ہے شاید کہیں نہ ہوگی۔ بڑے بڑے سٹیشنوں پر جس قدر بنچ پلیٹ فارموں پر رکھے ہوئے ہیں سب پر لکھا ہے "اونلی فور یوروپینز" ہم مسٹر پوپ سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اس کا کیا مطلب ہے کیا پلیٹ فارم پر دیسی مسافر کو ضرورت نہیں ہے کہ ذرا بیٹھ کر دم لے لے یا کہ یوروپینز زیادہ نازک ہوتے ہیں اور اگر تخصیص نہایت ہی ضروری ہے تو اگر ایک بنچ یوروپینز کے لئے ہے تو پانچ چار دیسیوں کے لئے بھی ہونے چاہئیں یا اتفاق سے اگر کوئی یوروپین پلیٹ فارم کے بنچوں پر موجود نہیں ہے تو کیا وجہ ہے کہ دیسی مسافر جنہوں نے ویسا ہی کرایہ دیا ہے جیسا کہ یوروپین دیتے ہیں ان بنچوں پر نہ بیٹھیں؟ مسٹر پوپ کو اپنے ہم قوموں کی زیادہ خاطر منظور ہے تو وہ ان کی دعوت اپنے خرچ پر کر سکتے ہیں اور ایک یوروپین مسافر کی وسکی اور سوڈا اور سگار اور سگرٹ سے تواضع کریں کسی کو شکایت نہ ہوگی لیکن پلیٹ فارم کے اوپر جہاں ان لوگوں کو جانے کا حق ہے جنہوں نے ریلوے کو پیسہ دیا ہے دو طرح کا سلوک کس لئے روا رکھا گیا؟

اودھ روہیلکھنڈ ریلوے میں ایک اور تفریق نہایت تکلیف دہ ہے وہ یہ کہ سکینڈ کلاس گاڑیاں یوروپین اور دیسیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ لطف یہ کہ صاحب لوگوں کی سیکنڈ کلاس نہایت نفیس اور دیسیوں کے لئے معمولی ہے۔ خیر یہ بھی سہی مگر ستم یہ ہے کہ دیسیوں کیلئے صرف ایک ہی گاڑی ہوتی ہے اور خواہ کتنے ہی آدمی مسافر ہوں سب کو ایک ہی گاڑی میں گزارہ کرنا ہوتا ہے حالانکہ وہ گاڑی جو یوروپینز کے لئے مخصوص ہے بعض دفعہ بالکل خالی جاتی ہے یا ایک ایک دو دو مسافر سے زیادہ اس میں نہیں ہوتے لیکن دیسی مسافر کی مجال نہیں کہ یوروپین سکینڈ کلاس میں خواہ وہ بالکل خالی ہی ہو بیٹھ سکے۔ اس سے دیسی شرفا کو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔

ظاہر ہے کہ راجہ اور نواب اور تعلقداران اور بڑے بڑے رئیس عموماً فرسٹ کلاس میں سفر کرتے ہیں اور صاحب لوگوں کو ان کے ساتھ سفر کرنے میں بھی اگرچہ بعض دفعہ تامل ہوتا ہے لیکن انکی حیثیت اور درجہ کا حال معلوم ہونے پر وہ ہم سفر ہونے میں عذر نہیں کرتے۔ لیکن جو صاحب لوگ سکینڈ کلاس میں سفر کرتے ہیں وہ زیادہ تر سرکاری ملازم ہوتے ہیں جو گورنمنٹ سے فرسٹ کلاس کا سفر خرچ وصول کرتے اور بنظر کفایت سکینڈ کلاس میں سفر کرتے ہیں پس ان لوگوں کے لئے جو ملک کے خرچ سے پورا الاونس لیکر نصف اپنی جیب میں ڈالتے ہیں ریلوے کیوں نقصان اٹھاتی ہے؟ اگر سکینڈ کلاس میں دیسیوں کے ساتھ سفر کرنے سے ان کی کسر شان ہوتی ہے تو وہ اپنے آرام اور شان کے لئے کیوں نہ فرسٹ کلاس میں سفر کریں یا سکینڈ کلاس ریزرو کرائیں۔ یہ کیا ضرور ہے کہ ان لوگوں کے ذاتی فائدے کے لئے اور فرضی شان کے لئے دیسی مسافروں کے آرام کو قربان کیا جائے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک سکینڈ کلاس دیسی مسافروں سے لبالب بھری ہوئی ہے اور کوئی یوریشین ٹکٹ کلکٹر یا گارڈ کی جی یا خالہ سوار ہونے کو آتی ہے تو تمام دیسی مسافر اثاثہ سمیت اس گاڑی سے نکال دئے جاتے ہیں اور میم صاحبہ کے لئے ایک درجن

شرفا کو تکلیف دیجاتی ہے کہ فسٹ کلاس میں جگہ بیٹھیں یا دوسری ٹرین کا انتظار کریں۔ رنگت کی یہ بیجا تفریق کم سے کم ریلوے میں نہیں ہونی چاہئے۔ یا انکی شکایتیں حکام ریلوے کے نوٹس میں نہیں لائی جاتیں یا ان پر توجہ نہیں کی جاتی۔ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور ہے۔ ریلوے بورڈ سے امید کی جا سکتی ہے کہ اس قسم کی شکایتوں کو دور کرے لیکن تمام ہندوستانی مسافروں کا فرض ہے کہ ان معاملات کو بورڈ کے سامنے پیش کریں۔ اس خرابی کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ دیسیوں میں احساس پستی کا نقص ہے اور وہ لوگ خود تکلیف برداشت کر کے کبھی کوشش نہیں کرتے کہ دوسروں کے لئے اس کا انسداد کی تدابیر کریں اگر کسی یوروپین کو کسی قسم کی شکایت ہو تو حکام ریلوے سے شکایات کئے بغیر ہرگز نہ رہتا۔

---

ہوائی جہاز۔ ایم ینٹس ڈ سوماشنٹ برازیل سائنس پیرس جس نے اپنی عمر کا بڑا حصہ ہوائی جہازوں کی ایجاد میں صرف کیا ہے امید کرتا ہے کہ ایک نیا ہوائی جہاز جو زیر تعمیر ہے تکمیل کو پہنچنے پر وہ قطب شمالی کو جا سکیگا۔ چند امریکن امرا نے قطب شمالی کی پوری پوری تحقیقات کرنے والے کے لئے معقول انعام کا اشتہار دیا ہے۔ ایم ینٹس ڈ سو کی آجکل ان سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔ علاوہ ازیں ینٹس ڈ سو کو یقین ہے کہ پچاس ہزار فرانک کا انعام بھی وہی حاصل کریگا جو فرینچ کے دو مشہور شخصوں ایم ڈیوش اور ایم آرچ ڈیکن نے اس شخص کے لئے مقرر کیا ہے جو ہوا میں سفر کرنے کی ایسی مشین ایجاد کرے جو وزن میں ہوا سے بھاری ہو ایم ینٹس ڈ سو نے سالگرہ میں ایک کھلونا خرید لیا تھا یہ ٹین کی بنی ہوئی تیتری تھی اس میں ایک سپرنگ لگا ہوا تھا جب اس کو کنجی دیجاتی تو مثل حقیقی تیتری کی طرح ہوا میں اڑتی پھرتی حالانکہ اس کا وزن تناسبہ ہوا سے بھاری تھا ایم ینٹس ڈ سو نے خیال کیا کہ اگر یہی اصول بڑے پیمانے پر برتا جائے تو ہوائی جہاز بن سکتا ہے۔ اس کو یقین کامل ہے کہ جو مشین اس کے زیر اہتمام اسی اصول پر تیار ہو رہی ہے وہ اول درجہ کا ہوائی جہاز ہوگی۔ اس میں ۲۴ گھوڑے کی طاقت کا موٹر لگایا ہے۔

---

سرکاری راز کا افشا۔ کلکتہ کے اخبار سٹیٹسمین نے (جو بخلاف دیگر اینگلو انڈین اخبارات کے تعلیم یافتہ اہل ہند کا ہم خیال اور ہمدرد ہے) جو تقسیم بنگال کا مخالف اور سودیشی موومنٹ کا مؤید تھا جنوری کی اشاعت میں لارڈ کرزن کا ایک نوٹ جو ضلع کچہری میں عدالتوں کی زبان کی تبدیلی کے متعلق تھا شایع کر دیا تھا۔ گورنمنٹ ہند نے اس کو سرکاری راز کا افشا کرنا خیال کیا اور اس کے متعلق جو خط و کتابت مسٹر رسلی ہوم سکرٹری گورنمنٹ ہند اور مسٹر ریڈکلف کے مابین ہوئی وہ سرکاری گزٹ میں شایع ہوئی ہے۔ مسٹر رسلی نے ایک مراسلہ میں مسٹر ریڈکلف سے کیفیت طلب کرتے ہوئے لکھا تھا کہ یہ تحریر سرکاری راز تھی۔ اور یہ ناممکن ہے کہ کسی با اختیار شخص نے تمہارے پاس بھیجی ہو یا یہ کہ کوئی ذمہ دار تھا۔ اس کی اشاعت کے الزام سے معذور سمجھا جائے اس معاملہ میں مزید کارروائی سے پیشتر گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس معاملہ کی کیفیت بتلائیں جو اخبار نویسی کی شان کے خلاف ہے۔

مسٹر ریڈکلف نے اس کے جواب میں بعض الفاظ پر اعتراض کیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سٹیٹسمین نے کوئی ایسی دستاویز چھاپی ہے جو شاید نہایت پرائیویٹ قسم کی تھی اور جو غالباً ناجائز وسایل سے حاصل کی گئی ہے۔ لیکن در اصل یہ بات نہیں ہے یہ دستاویز عرصہ دراز سے ہمارے قبضہ میں تھی اور ۱۹ نومبر ۱۹۰۹ء کے سٹیٹسمین میں لارڈ کرزن کے عہد حکومت پر جو ایک مضمون شایع ہوا اس میں اس کا حوالہ دیا گیا ہے اور اس پر کوئی نشان اس قسم کا نہیں ہے جس سے یہ واضح ہو کہ یہ خفیہ ہے اور کوئی ثبوت اس بات کا موجود نہیں ہے کہ یہ اصل میں موجود نہ تھی اگرچہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اس کی اشاعت اس وقت تک مناسب نہ تھی جب تک کہ وہ معاملہ جس کے متعلق یہ تحریر تھی زیر بحث نہیں آیا تھا۔ آخرکار وہ نوٹ سٹیٹسمین میں شایع ہوا اور اس پر کوئی واقفیت نہیں دیگئی جس سے گورنمنٹ کو تردد ہو دوسرے چند رایئں جو پبلک کے لئے دلچسپ ہیں اس قدر عرصہ بعد کسی طرح نقصان دہ نہیں ہو سکتیں۔

اس معاملہ میں گورنمنٹ ہند کے نقطہ خیال سے کامل اختلاف کرتے ہوئے مجھے یہ بھی اضافہ کرنے کی اجازت دیجائے کہ اخبار جس پر ہمارے علم و یقین میں سرکاری کاغذات کے غیر مناسب استعمال کا کبھی الزام نہیں لگایا گیا وہ جان بوجھکر اخباری شان کے کم کرنے کا قصوروار بننے میں سب سے آخر ہوگا۔

گورنمنٹ کا آخری فیصلہ اور تجویز سزا

گورنمنٹ آف انڈیا نے حسب ذیل چٹھی مذکورہ بالا معاملہ کے متعلق تمام لوکل گورنمنٹوں کے پاس بھیجی ہے۔

مسٹر ریڈکلف کا بیان اس کے اصلی جرم کو بالکل کم نہیں کرتا ہے ان کی چٹھی سے پایا جاتا ہے کہ سکرٹریٹ کے رو داد سے انکو واقفیت ہے۔

یوروپین اور دیسی لایق اخبار نویسوں کے شریفانہ طرز عمل اور رویہ سے ابتک گورنمنٹ کے لئے غیر ضروری تھا کہ وہ کسی معاملہ میں ابتدائی مباحثات اور خط و کتابت کے اخفا کے واسطے کافی انتظام کرے۔ جس شخص کو یہ رواج معلوم ہے وہ لارڈ کرزن کے نوٹ کو اس کی طرز تحریر اور حوالہ جات اور ہدایتوں سے جو اس میں درج ہیں ہرگز خیال نہیں کر سکتا ہے کہ یہ خفیہ نہیں ہے۔ مسٹر ریڈکلف نے اپنی چٹھی میں نہ صرف اس نوٹ کے شایع کرنے کا افسوس نہیں کیا جو سرکاری مسل میں تھا اور خفیہ تھا اور جو سرکاری ملازم کی بددیانتی کے بغیر کسی اخبار کے قبضہ میں نہیں آسکتا تھا بلکہ انہوں نے یہ اختیار بھی حاصل کر لیا ہے کہ اپنی مرضی سے فیصلہ کریں کہ کس وقت میں یہ خفیہ کاغذات شایع کرنے مناسب ہیں۔

گورنمنٹ ہند باور کرتی ہے کہ یہ پہلا موقع ہے جبکہ ایک اخبار کے ایڈیٹر نے سرکاری دستاویز کے نامناسب استعمال پر اپنے تئیں بے قصور ٹھہراتے ہوئے اپنی مرضی کے کام میں لانے کا بھی دعویٰ پیش کیا ہے۔ گورنمنٹ بھروسہ کرتی ہے کہ ہندوستان کے بڑے بڑے باثر اخبارات جنہوں نے بظاہر اس معاملہ پر تجاہل عارفانہ کیا ہے آداب پیشہ کے توڑنے والے کو ملامت کرینگے جیسا قصور کہ مسٹر ریڈکلف نے کیا ہے۔ لیکن گورنمنٹ خود بھی اپنی ناراضی نمایاں طور پر ظاہر کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے حکم دیا گیا ہے۔

(۱) کلکتہ اور شملہ کے پریس روم گورنمنٹ ہوس کا وہ کمرہ جہاں سے اخبارات کے قایمقاموں کو ہر قسم کی سرکاری اسپیچیں اور واقفیتیں بہم پہنچائی جاتی ہیں) میں سٹیٹسمین کے نامہ نگاروں اور قایمقاموں کو جانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔

(۲) گورنمنٹ ہند کے کسی محکمہ یا دفتر سے یا اس کے ماتحت کسی محکمہ سے کسی قسم کی رپورٹ یا سرکاری اطلاع۔ یا کسی قسم کی سرکاری خبر اخبار مذکور کو نہ دیجائیگی۔

(۳) کسی محکمہ اور دفتر سے کوئی سرکاری اشتہار شایع کرنے کو نہ دیا جائیگا۔

لوکل گورنمنٹوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ تمام عدالتوں اور لوکل باڈیز کو گورنمنٹ کے منشا سے مطلع کریں۔

کیا جس کی وجہ سے سردار صاحب کی آنکھ اور پیشانی کو بارود سے نقصان قابل پہنچا۔ ۱۸۹۵ء کے جنگ چترال میں بہادری رسالہ شامل ہوئے تیراہ و شسقدر کے جنگ ۱۸۹۷ء میں اردلی افسر جنرل ایلس صاحب کو تسلی بخش کام کیا اور ۱۹۰۱ء سے ۱۹۰۳ء تک بعہدہ ایڈی کانگی جناب کمانڈر ان چیف صاحب بہادر مرحوم جنرل پامر بہادر ممتاز رہے اور اپنی خدمات پسندیدہ کے صلہ میں آرڈر برٹش انڈیا سکینڈ کلاس مع خطاب بہادری حاصل کیا اور اسی اثنا میں جلسہ تاجپوشی جناب قیصر ہند دام اقبالہ ولایت میں شامل ہونے کا فخر حاصل کیا۔ عالی جناب گورنمنٹ نے اس کے صلہ میں فالتو رسالداری کا عہدہ عطا فرمایا۔ اس کے عہد لارڈ کچنر کے اے ڈی سی کا ... ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ شعر

یہ عشق عجب رنج ثمر کس کو ملا ہے؟
یہ حزن بیئے لقدیر کس کو ملا ہے؟
یہ غوطہ زنی گنج و گوہر کس کو ملا ہے؟
یہ جوڑتی تاج ظفر کس کو ملا ہے؟

جو تیر تبسر والا سے مزا ... ہو گئے ہیں
وہ پہلے مصیبت کے طلبگار رہے ہیں

ہمارے عالی قدر منصف اور فیض رسان کرنل انجلو صاحب بہادر کو خدا خوش رکھے۔ ہمارے سب رسالہ کے دلی دعا ہے کہ خداوند ہمیشہ انکو سلامت بکرامت رکھے جنہوں نے اس قدر شفقت و مہربانی سے اس جلسہ میں قدم رنجہ فرما کر ایسی عزت بخشی کہ آجتک کسی کو نصیب نہ ہوئی ہوگی۔

آج ۱۵ جنوری ۱۹۰۶ء تک رسالدار عجب خاں بہادر نوکری سرکار دولت مدار و وفاداری و جان نثاری۔ دیانتداری و ایمانداری نمک حلالی سے انجام دیکر بعد ۳۲ سال کے پنشن یاب ہوتے ہیں ان کا خلق و مروت۔ الفت و محبت سوار سے لیکر سردار و برٹش افسر تک یکساں تھی۔ ایسے سردار کی مفارقت ہم پر بدرجہ شاق ہے اب ہم اپنے خیرخواہ کو رخصت کرتے ہیں کہ ضرور ہمیں ملتا رہیگا اور ہم سب دست بدعا ہیں کہ آپ جہاں رہیں خوش و خرم رہیں

پھر ملیں گے اگر تقدیر میں ہے گر لکھا
جائے رخصت کیا ہو آپکا حافظ خدا

### شکریہ منجانب رسالدار عجب خان بہادر

میں تمام برٹش افسران۔ سرداران و سواران و دیگر روسا کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنی تشریف آوری سے اپنا بیش قیمت وقت میرے اعزازی جلسہ میں صرف کیا۔ میری نسبت جو نیک خیالات رسالہ کی طرف سے ظاہر ہوئے ہیں وہ صرف میرے افسران و رسالہ کی نیک طینت پر مبنی ہیں جن کا نیک عکس میری ذات میں اس وقت ظاہر ہو رہا ہے۔ میں کسی چیز کا بھی مستحق نہ تھا۔ مجھکو جو کچھ عطا ہوا وہ میرے افسران کی عنایت تھی۔ میری زبان قاصر ہے کہ ان کا پورا پورا شکریہ ادا کر سکوں۔ میں دل سے دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم نائنتھ ہڈسنز ہارس کو ہمیشہ پھولتا پھلتا اور سرسبز رکھے۔ آمین۔

---

## رسالہ نمبر ۲۲ کے سردار عمدہ سنگھ کا الوداعی جلسہ

سردار بہادر عمدہ سنگھ صاحب رسالدار میجر رسالہ نمبر ۲۲ کوہاٹ چھاؤنی ۳۹ سال فوجی خدمات کے بعد ۳۱ دسمبر ۱۹۰۵ء کو ریٹائر ہوئے اور ان کی الوداعی دعوت کے لئے سب برٹش افسران رسالہ ہذا نے تجویز ٹائر پر پانچویں جنوری ۱۹۰۶ء کی شام کو بروز سوموار جلسہ کیا جس میں ملٹری و سول حکام و دیگر معزز صاحبان شامل تھے۔ کمانڈنگ افسر صاحب بہادر میجر مارسن صاحب نے مندرجہ ذیل ایڈریس انگریزی میں پڑھا۔ (جس کا ترجمہ بابو یار الٰہی نے حسب ذیل کیا) کمانڈنگ افسر صاحب بہادر خواہش ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ رسالدار میجر سردار بہادر عمدہ سنگھ کی خدمات کی قدردانی ظاہر کریں۔ جو بعد ملازمت ۳۹ سال کے پنشن یاب ہوتے ہیں۔ ان کی خدمات جنگ حسب ذیل ہیں۔ مہم جواکی ۱۸۷۷ء میں جس میں انہوں نے تمغہ اور کلٹری حاصل کی جنگ افغانستان ۱۸۷۸ء تا ۱۸۸۰ء جس میں انہوں نے تمغہ اور کلٹری حاصل کیا۔ مہم وزیرستان ۱۸۹۴ء و ۱۸۹۵ء عرصہ کلٹری جنگ افغانستان میں وہ مندرجہ ذیل لڑائیوں میں شامل ہے لڑائی احمد خیل۔ ... شاہ جو کی۔ ... اور دلیری کو خاص کر ظاہر کیا۔ اس کے وقت وہ بالکل معتمد سردار ثابت ہوئے۔ نیز لائق ٹروپ کمانڈر۔ پچھلے ۵ سال میں اس نے اپنے مشکل عہدہ۔ رسالدار میجری کو کامل لیاقت اور عقلمندی سے بسر کیا۔ گھوڑوں کی خرید میں جو اس نے رجمنٹ کو امداد دی ہے وہ بالکل بیش بہا ہے اور اس امر میں اس کی جگہ کو پر کرنا بہت محال ہوگا۔ بعد خدمات جو اس نے میدان جنگ اور چھاؤنی ادا کیں۔ و ۱۹۰۳ء میں بادشاہ معظم و انگلستان و قیصر ہند کے اردلی کے عہدہ کے لئے منتخب کیا گیا۔ جناب کمانڈنگ افسر صاحب بہادر کو بہت خوشی ہے کہ وہ مذکورہ بالا کارنامے رجمنٹ میں مشتہر کرے مگر یہ موقع بہت رنج کا ہے۔ اور اس کو معلوم ہے کہ اس رنج میں تمام رجمنٹ شریک ہے جب وہ رسالدار میجر سردار بہادر عمدہ سنگھ کو الوداعی اور خدا حافظ کا لفظ کہیگا۔

جمعدار سنت سنگھ صاحب نے سردار صاحبان رسالہ مذکور کی طرف سے ذیل کا ایڈریس پڑھا۔

نقل ایڈریس۔ ہمارے معزز کمان افسر صاحب بہادر و دیگر صاحبان ہم سب سرداران رسالہ حضور کی خدمت میں اپنا افسوس ظاہر کرنے کے واسطے اس وقت حاضر ہیں۔ جو ہم کو رسالدار میجر سردار بہادر کی جدائی سے ہو رہا ہے۔ آپ عرصہ سے ہمارے ساتھ اس رجمنٹ میں رہ چکے ہیں۔ ہم لوگ ہمیشہ آپکی مہربانی کے مشکور و ممنون ہیں آپکے حسن اخلاق اور ملنساری نے ہمارے دلوں پر ایسا اثر پیدا کیا ہے۔ کہ تا زیست آپکو دل سے فراموش نہیں کرینگے اور خوشی یہی ہے کہ آپ اپنے پیچھے اس رجمنٹ میں دو فرزند ارجمند ہونہار چھوڑتے ہیں۔

آخر میں ہماری دعا ہے کہ آپ ہمیشہ اپنے وطن میں تا دیر اپنے خویش و اقربا میں باقی زندگی بسر کریں۔

رسالدار میجر صاحب کی تقریر۔

یوروپین افسر صاحبان۔ سرداران۔ عہدیداران سواران رسالہ نمبر ۲۲ آج اس وقت جو آپ لوگ جمع ہوئے ہیں۔ یہ محض میرے بالادست افسران کی مہربانیوں کا نتیجہ ہے۔ جو عزت اور فخر مجھے آج نصیب ہوا جو کچھ میری نسبت آپ لوگوں نے اس جگہ بیان کیا۔ اس رجمنٹ میں میری قوم میں کسی کو نصیب ہوا ہوگا۔ میں اپنے آپ کو اس قدر لائق نہیں سمجھتا ہوں۔ بلکہ یہ صرف میرے بالادست حکام کی توجہ اور مہربانی کا نتیجہ ہے۔ جن کے ماتحت میں نے اپنی عمر کا بہت سا حصہ گذار کر رسالدار میجری کے عہدہ پر پہنچا ہوں۔

صاحبان آپ لوگوں کی جدائی کا کمال افسوس و رنج ہے کیونکہ قریباً میری عمر اسی رجمنٹ میں بسر ہوئی ہے۔ لیکن بقول شخصے یار زندہ و صحبت باقی۔ امید ہے کہ گاہ بگاہ بشرط زندگی ملاقات ہوتی رہیگی۔ اگرچہ میں پنشن حاصل کرکے اپنے وطن جاتا ہوں لیکن صرف اپنا جسم ہی لئے جاتا ہوں میرا دل آپ لوگوں کے درمیان رہیگا۔

رسالدار میجر صاحب ۵ جنوری ۱۹۰۶ء کو ۳ بجے کے قریب رجمنٹ سے رخصت ہوئے۔ اس سے پہلے آپ ہر ایک کو بڑی محبت اور تپاک سے ملتے رہے۔ دونوں پلٹنوں کے انگریزی باجے بھی موجود

ہوا ۔ تقریباً نصف گھنٹہ باجہ باری باری بجکر خوشی کا سماں بندھ گیا ۔ بعدہ دیگر سرداران حاضر ہوئے ۔ آگے آگے باجا بجتا جاتا تھا اور پیچھے پیچھے رسالہ کے نوجوان اپنے گھوڑوں پر سوار بریک کے پیچھے آہستہ آہستہ چار سو گز تک گئے ۔ وقت کی تنگی کے باعث بریک دوڑا کر اسٹیشن پر پہنچے اور ۶ بجے شام کی گاڑی میں برٹش افسران دوستوں اور سرداران ہمرکاب سے ہاتھ ملاتے ہوئے اپنے وطن کی طرف روانہ ہوئے ۔

## پروموشن

۲۰ ۔ پنجابیز ۔ حوالدار اودہم سنگھ صاحب بجائے جمعدار گوروت سنگھ صاحب ترقی یافتہ کے ۲۰ نومبر ۱۹۰۵ء سے جمعدار مقرر ہوئے ۔

حوالدار گوروت سنگھ صاحب بجائے جمعدار کشمیرا سنگھ صاحب ترقی یافتہ کے ۲۰ نومبر سے جمعداری پر ترقی یاب ہوئے ۔

۲۷ ۔ موپلہ رائفلز جمعدار محمد حسین بجائے صوبیدار کپاسای صاحب پنشن یافتہ کے ۲۸ دسمبر ۱۹۰۵ء سے صوبیداری پر مقرر ہوئے ۔

۹۲ ۔ پنجابیز ۔ کوارٹر ماسٹر حوالدار نوروز خان صاحب یکم دسمبر ۱۹۰۵ء سے ایک خالی عہدہ پر کرنے کے لئے جمعدار مقرر ہوئے ۔

۹۵ ۔ رسل انفنٹری ۔ جمعدار شیخ اسمٰعیل صاحب بجائے شیخ ظہور حسین صاحب پنشن یافتہ کے ۱۱ نومبر ۱۹۰۵ء سے صوبیداری پر سرفراز ہوئے ۔

۲۲ ۔ پنجابیز ۔ جمعدار میر فضل خان صاحب جو آزمائشی جمعدار مقرر کئے گئے تھے ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۳ء سے اپنے رینک میں مستقل ہوئے ۔

## ضرورت

ایک ہیڈ خدمتگار ۵ ۔ لائٹ انفنٹری کے لئے درکار ہے ۔ امیدواروں کی درخواستیں معہ رقم تنخواہ اور سابقہ تجربہ کی تفصیل کے ساتھ صاحب میس پریسیڈنٹ پانچویں لائٹ انفنٹری دانا پور کے پتہ سے آنی چاہئیں ۔

## آج کیا خبر ہے؟

مرحوم شاہ ڈنمارک کا ماتم دربار انگلینڈ میں ۶ ہفتہ تک رہیگا ملکہ معظمہ الگزینڈرا ڈنمارک تشریف لے گئیں ۔

۲۹ جنوری کو ۲ بجے کہ شاہ کرسچین کی حالت نازک تھی ۔ صرف ایک گھنٹہ بیمار رہے اور جلد سے شہنشاہ جرمنی بھی کوپن ہیگن کو گئے ہیں ہز ہائنس شاہان یونان و سویڈن دوست شریک جنازہ ہونگے ۔

ڈنمارک میں ۳۱ جنوری کو پرنس فریڈرک کے شاہ ڈنمارک قرار پانے کا اعلان کیا گیا ۔ وزیر اعظم نے قصر شاہی کے بالاخانہ کے برآمدہ سے آواز بلند پکار کر کہا شاہ کرسچین فوت ہوگئے ہیں ۔ فریڈرک کی عمر دراز ہو ۔

جدید شاہ ڈنمارک نے اپنے اعلان میں بیان کیا ہے کہ ہم قومی گورنمنٹ کو قائم رکھیں گے اور بہت سے قیدی آزاد کئے ۔

روس کے مقام ہوملہ میں ایک پولیس افسر مارا گیا اس کے بعد یہودیوں کے خلاف چار روز تک جہاد ہوتا رہا ۔ شہر کا ایک حصہ جلا دیا گیا ۔ ریگا میں مسلح بلوائیوں نے ریلوے کا مال گودام مسمار کر دیا اور سٹیشن ماسٹر کو مار ڈالا بعد ازاں کوتوالی پر حملہ کر کے کئی ایک پولیٹکل قیدی آزاد کئے ۔

چینی افسر چینی گورنمنٹ پر زور ڈال رہے ہیں کہ تاشی لامہ نے ہندوستان کا سفر کیا اس لئے اس کو معزول کر دینا چاہئے ۔

انگلستان کی کنسرویٹیو پارٹی میں نفاق ہو گیا ہے بعض لوگ مسٹر بالفور کو پارٹی کا لیڈر بنانا چاہتے ہیں اور بعض مسٹر چیمبرلین کو ۔

میسور میں ۳۰ جنوری کو ولیعہد بہادر نے امپیریل سروس لانسرز کا ریویو کیا جس کے آخر میں چند سواروں نے شہسواری کے حیرت انگیز کرتب دکھلائے ۔ ہز رائل ہائنس نے مہاراجہ اور افسران فوج کو مبارکباد دی ۔

وفات شاہ ڈنمارک کی وجہ سے ولیعہد بہادر ماتم میں ہیں اور آئندہ دورہ میں گارڈن پارٹی اور ناچ وغیرہ ملتوی رہیں گے ۔

کلکتہ میں خبر پہنچی ہے کہ بارلی اور سنی سٹیشنوں کے مابین ایک مسافر گاڑی مال گاڑی سے ٹکرا گئی ۔ مسافر گاڑی کا یورپین ڈرائیور اور فائرمین سخت زخمی ہوئے ۔

مال گاڑی کا ڈرائیور اور اس کے دو فائرمین ہلاک ہوئے ۔ ۲ مسافر ہلاک اور ۹ مجروح ہوئے ۔

لال بازار کلکتہ میں بیلی برادرز کے گودام کو آگ لگی ۔ جہاں شکر کی بوریاں اور کپڑا اور چمڑا بھرا تھا ۔ ۷ لاکھ کا نقصان ہوا اور بیمہ شدہ تھا ۔

فیروزپور سیالکوٹ گنج ریلوے ۱۰ مارچ سے مسافروں کے لئے کھل جائیگی رسالدار سردار موہن سنگھ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر خواجہ تصدق حسین بی ۔ اے کی جگہ ماہ اپریل میں گورنمنٹ پنجاب کے میر منشی مقرر ہونگے ۔

## لدھیانہ

سر لوئی ٹپر صاحب بہادر فنانشل کمشنر پنجاب نے جا بجا چیف مینشل اصطبل ضلع ہذا اور خان بہادر سید امیر علی شاہ اور رائے بہادر پنڈت گوپی چند میر سردار بدن سنگھ سی ۔ ایس آئی ۔ رئیس ملود کو شرف باریابی بخشا اور ۲۸ جنوری کو عازم فیروزپور ہوئے ۔

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے ۲۸ جنوری کو جو گارڈن پارٹی سر لوئی اور لیڈی ٹپر صاحبہ کے اعزاز میں دی تھی اس میں علاوہ صاحب کمشنر بہادر اور لیڈی ہریام سنگھ صاحب کے یورپین صاحبان اور چند لوکل افسران اور رئیسان شہر مدعو کئے گئے تھے ۔

سر چارلس رِیواز صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب ۲۹ جنوری کو لاہور سے انبالہ کو تشریف لیجا رہے تھے جس وقت صاحب موصوف مع لیڈی صاحبہ سپیشل ٹرین میں لدھیانہ پہنچے ٹامسن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع ہذا نے حاکم کی وجوہ کی سٹیشن آراستہ کیا ہوا تھا اور ایک عالیشان خیمہ نصب تھا جس میں سر چارلس اور لیڈی ریواز اور جملہ شاہی افسران نے چاء نوش کی ۔ دس منٹ بعد سر آنر ٹرین میں سوار ہو کر عازم انبالہ ہوئے ۔

لفٹنٹ کرنل ٹرمیسون وکٹوریہ کلاک ٹاور (گھنٹہ گھر) کی زیر تعمیر عمارت کو سپرنٹنڈنٹ تعمیرات گورنمنٹ ہند نے ناقص بیان کیا ہے اور بتلایا ہے کہ اس کی دو بالائی منزلیں نقشے کے مطابق نہیں ہیں از سر نو تعمیر ہونی چاہئیں ۔ ٹریبیون دریافت کرتا ہے کہ اس نقصان کا کون ذمہ وار ہوگا اور چندہ دہندگان اگر معاوضہ پانے کے نہیں تو کم سے کم جواب طلب کرنے کے تو ضرور مستحق ہیں ۔

گورنمنٹ ہائی سکول کے بورڈنگ کے متعلق بدعنوانیوں کی خبریں سنی گئی ہیں ۔ امید ہے کہ ہیڈ ماسٹر صاحب خود ہی انسداد کریں گے ۔ جنیٹ سنس یعنی وہ کوٹھی جس میں مسٹرز میرالال اینڈ کمپنی کی کنسٹرکشن کا آفس اور اس کے اخبار آرمی نیوز کا دفتر ہے ریاست کی طرف سے نیلام ہونے کی تجویز تھی ۔ مگر گورنمنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے

# عجیب و غریب مقابلے

پیرس کے لوگ عجیب و غریب قسم کے مقابلے اختراع کرنے میں شاید اپنا جواب نہیں رکھتے۔ ذیل کی چند مثالوں سے اس کی بخوبی تصدیق ہو سکتی ہے اور ناظرین اس سے ضرور دلچسپی حاصل کریں گے۔

شہر پیرس میں ۳۰۰ فٹ بلند ایک مینار ہے جس کے زینے ۷۵۰ سیڑھیاں ہیں۔ اس زینہ پر کم سے کم وقت میں چڑھنے کا مقابلہ تھا۔ اس مقابلہ میں ۲۰۰ آدمی شریک تھے جن کے چار حصے کئے گئے۔ صبح کے ۹ بجے مقابلہ شروع ہوا اور میناروں کی تمام سیڑھیاں مقابلہ کرنے والوں سے پر ہو گیا نظارہ قابل دید تھا۔ جب یہ ختم ہوا تو مینو نامی ایک شخص سب سے کم عرصے یعنی ۳ منٹ ۳ سکینڈ میں سب سے اوپر والی سیڑھی پر پہنچ گیا۔

کچھ عرصہ ہوا ایک دولتمند شخص نے ایک عجیب قسم کی دوڑ کا مقابلہ کروایا۔ فاصلہ ۱۲ میل تھا۔ راستے میں بہت سے مقامات پر پشتیاں اور پانی کی خندقیں بطور رکاوٹوں کے حائل کی گئی تھیں اور بڑی شرط یہہ تھی کہ تمام راستے خود بخود دونوں ہاتھ جوڑ کر بھاگا جائے۔ اور مقابلہ کرنے والوں کے ساتھ ایک خاص رعایت یہ کی گئی تھی کہ وہ اپنی بیڈیوں کو ہمراہ لیجا سکتے تھے تا کہ کسی رکاوٹ سے عبور کرنے کے لئے اگر ان کو کچھ سہارے کی ضرورت ہو تو وہ دے سکیں۔ یہہ مقابلہ بھی نہایت دلچسپ تھا جبکہ مقابلہ کرنے والے ہاتھ جوڑے بھاگے جاتے تھے اور ان کے دوست اور بیڈیاں بائیسکلوں اور گاڑیوں پر ان کے ہمراہ تھیں۔

سب سے زیادہ دلچسپ اور عجیب مقابلہ ایک عمارت بنانے کے لئے ٹھیکہ داروں کا تھا۔ اور شرط یہہ تھی کہ ایک دو منزلہ ۸ فٹ لمبی اور ۵ فٹ چوڑی مکمل دوکان ساڑھے چار گھنٹوں میں تیار کی جائے۔ ایک مستعد ٹھیکہ دار نے اسکو منظور کیا۔ اور حسب دلخواہ سامان اور آدمی مہیا کر کے ٹھیک ایک بجے دن کے تعمیر شروع کر دی اور مکان منٹوں میں اونچا ہونے لگا۔ اور ساڑھے پانچ بجے تک بالکل تیار ہو گیا۔ اور شام کو اس مکان میں تمام آدمیوں کو دعوت دیگئی اور انعام تقسیم کیا گیا۔

---

آسٹریلیا میں اکثر عورتیں ہی حجاموں کا کام کرتی ہیں لیکن ان کو ایک خاص امتحان پاس کرنا پڑتا ہے۔

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## ہاضمہ کی مشین

معدہ ایک لچکدار چمڑے کی مشک کی سی تھیلی ہے جس میں دو سوراخ ہیں۔ ایک وہ جہاں نرخرا ختم ہوتا۔ اور خوراک معدہ کے اندر پہنچتی ہے۔ دوسرا وہ جس سے غذا گذر کر انتڑیوں یا رودوں میں پہنچتی ہے۔ معدہ سے غذا کے نیچے گذرنے کا جو دروازہ ہے وہ ایسی عجیب کاریگری اور خوبصورتی سے بنا ہے۔ کہ جب تک اندر غذا آوے۔ وہ بند ہو جاتا ہے اور جب ہضم ہو کر دوسرے حصے میں بھیجنے کے لائق ہو۔ وہ کھل جاتا ہے۔ اور غذا کو نیچے بھیج دیتا ہے لیکن وہ غذا کو واپس معدہ میں دوبارہ نہیں آنے دیتا اسی لئے وہ پھر بند ہو جاتا ہے۔ انگریزی میں اس پھاٹک کا نام پائی لورک آرفس ہے۔

معدہ بڑا بھاری کیمیائی کارخانہ ہے۔ جہاں جا کر لوہے جیسی سخت دھات بھی تیزاب میں حل ہو جاتی ہے۔ غذا کے اندر پہنچتے ہی سلائیوا کی مانند رس گرنا شروع ہوتا ہے۔ معدہ کی بناوٹ۔ بیرونی درمیانی اور اندرونی عضلات سے بنی ہے۔ اندرونی ساری سطح کے اندر گلٹیاں موجود ہیں جن کے اندر غذا کے تحلیل کرنے والے گیسٹرک جوس نامی تیزاب بنتا ہے بعض ڈاکٹروں نے ان گلٹیوں کو دوربین سے دیکھ کر تخمینہ بھی کیا ہے۔ وہ بتلاتے ہیں کہ ایک انچ کے آٹھویں حصہ میں ۲۲۵ گلٹیاں یا خالی نلکیں ایک مربع انچ کی سطح میں ۱۴۴۰۰ اور کل معدے کی سطح پر ۱۲۹۶۰۰۰ فالیکلز موجود ہیں۔ ان فالیکلز میں سے ہر ایک کے گرد اگرد نہایت ہی باریک خون کی نالیاں اور نروس سسٹم کی تاروں کا جال بنا ہوا ہے۔ انہی خون کی باریک شریانوں سے خون آتا ہے کہ جس سے ایک ایسا تعجب خیز مگر سخت درجے کا تیزاب ہیڈرو کلورک ایسڈ تیار ہوتا ہے۔ اور خوراک کے تحلیل کرنے میں اعلی درجے کی طاقت رکھتا ہے جبکہ یہ فالیکلز اس قدر باریک ہیں کہ آنکھ ان کی تمیز تک نہیں کر سکتی۔ یہ گلٹیاں خون سے اپنی خوراک جذب کر کے گیسٹرک جوس طیار کرتی ہیں اور جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا جب غذا معدہ میں آتی ہے تو اپنا اپنا طیار کردہ ذخیرہ یہ سب ۱۲۹۶۰۰۰ گلٹیاں حسب ضرورت معدہ میں ڈالدیتی ہیں اور پھر اپنے منصب یا کام میں ویسے ہی مصروف ہو جاتی ہیں۔

# کیسر کی کیاری

ایک عورت - کیوں لیڈی سپنسر تمہارے خیال میں زمانہ حال کے موجدوں میں سے سب سے اول کون ہے؟

دوسری عورت - میری رائے میں میرے شوہر سے زیادہ شاید دنیا بھر میں کوئی ہی موجد ہوگا -

پہلی عورت - لیکن میں نے ان کی کوئی ایجاد نہیں سنی؟

دوسری عورت - جس وقت وہ آدھی رات کو باہر سے واپس آکر نئے نئے بہانہ اختراع کرتے ہیں اس وقت تم ان کی ایجادوں کا زور دیکھ سکتے ہو -

---

ایک دوست - خدا کا شکر ہے کہ میں دولتمند لوگوں کے پیچھے پیچھے نہیں پھرتا -

دوسرا دوست - لیکن میں نے بہت سے آدمیوں کو آپ کے پیچھے پیچھے پھرتے دیکھا ہے حالانکہ آپ کے پاس بالکل روپیہ نہیں ہے -

---

پروفیسر - تم میرے سوال سنکر گھبرا کیوں گئے؟

متعلم - نہیں جناب میں آپ کا سوال سنکر نہیں گھبرایا۔ بلکہ میں اپنے جواب پر حیران ہوں -

---

ایک ممبر کمیٹی - صاحبان میرے خیال میں لائبریری کے لئے چند رسالوں کی ضرورت ہے -

دوسرا ممبر - میں بھی آپ کی رائے سے متفق ہوں کم از کم آٹھ دس رسالے ضرور منگوانے چاہئیں -

تیسرا ممبر - میں بھی اس تجویز کی تائید میں ہوں -

ایک لالہ صاحب - جناب میرے کھیال (خیال) میں تو کسی رسالے وسالے کی جرورت (ضرورت) نہیں - ہمارے شہر کی پولیس کا بڑا اچھا انتجام (انتظام) ہے رات بھر ہم لوگوں کو سپاہیوں کے کھڑ کھڑ سے نیند میں بڑی تکلیف ہوتی ہے میں تو صرف دو گھنٹہ سوتا ہوں۔ لیکن اگر رسالے آگئے تو سارے شہر کو سونا حرام ہو جائیگا -

---

طالب و مطلوب

طالب - پیاری میری تمام دولت تمہارے قدموں پر نثار ہے اور میں تمہارے لئے مرنے کو تیار ہوں - مطلوب کب تک؟

# افتتاح وٹرنری ہاسپٹل لودیانہ

جلسہ مذکورہ ۲۵ جولائی کی شام کو عمارت ہاسپٹل میں منعقد ہوا آنریبل سر لوئیس ڈین صاحب بہادر فنانشل کمشنر صدر جلسہ تھے اول دیوان ٹیک چند صاحب بہادر سی - ایس - سی ڈپٹی کمشنر ضلع لودیانہ نے اپنی تقریر حسب بیان فرمایا کہ وٹرنری ہاسپٹل لودیانہ میں جبکہ مسٹر ڈرنڈ ڈپٹی کمشنر کھولا گیا تھا اس میں کامیابی ثابت ہوئی - پہلے سال میں تعداد اندرونی بیماروں کی ۸۰ اور بیرونی بیماروں کی ۶۰۰ تھی رفتہ رفتہ ۱۹۰۸ء میں اندرونی بیماروں کی تعداد ۲۵۷ اور بیرونی بیماروں کی تعداد ۴۳۱۲ تک بڑھ گئی - سال حال میں تاریخ امروزہ تک اندرونی بیماروں کی تعداد ۲۲۵ اور بیرونی بیماروں کی تعداد ۱۹۰۰ ہے -

خرچ - سال حال میں تاریخ امروزہ تک صرف ۱۰۰۰ روپیہ اور آمدنی فیس ۲۱۶ روپیہ ہے - جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ہسپتال عام پسند اور بہت فائدہ مند ہے -

گزشتہ چند سالوں میں معلوم ہوا کہ ہسپتال اچھے موقع پر واقع نہیں ہے - کیونکہ وہ سرکاری رکھ میں ہے جہاں کہ بسبب گنجان ہونے درختوں کے عام کی نظروں سے چھپا رہتا ہے -

اول یہ اعتراض لفٹنٹ سمتھ صاحب سپرنٹنڈنٹ وٹرنری ڈیپارٹمنٹ نے اٹھایا تھا - جنہوں نے فروری ۱۹۰۶ء میں ملاحظہ ہسپتال کا فرمایا تھا - اُسی سال کی موسم گرما میں میں ڈپٹی کمشنر مقرر ہوکر یہاں آیا تھا - تو میں نے اس معاملہ پر مسٹر انگز نیڈرائیڈرسن صاحب بہادر سی - آئی - ای کمشنر و سپرنٹنڈنٹ قسمت جالندہر سے گفتگو کی تو باہمی اتفاق رائے سے یہ قرار پایا - کہ اس ہسپتال کو کسی اور مناسب موقعہ پر شہر کے قریب قایم کیا جائے -

میری تبدیلی ہوجانے کے بعد اس معاملہ کا فیصلہ مسٹر لی رسنگل صاحب بہادر و میجر فاکس سٹرنگ ویز صاحب نے کیا تھا - اور ڈسٹرکٹ بورڈ میں ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو ایک رزولیوشن پاس کیا تھا کہ ایک جدید ہسپتال بموجب نقشہ منظور شدہ کے بصرف ۶۵۴۷ روپیہ تعمیر کیا جاوے - منجملہ جس کے میونسپل کمیٹی لودیانہ نے ۲۶۰۰ روپیہ دیا یکم ستمبر ۱۹۰۹ء کو کام تعمیر کا شروع کیا گیا -

ہماری نہایت خوش قسمتی ہے - کہ آنریبل سر لوئیس ڈین صاحب بہادر سی - ایس - آئی - کے سی - آئی - ای فنانشل کمشنر پنجاب اور مسٹر ایچ - اے - اینڈرسن صاحب بہادر سی - ایس آئی کمشنر و سپرنٹنڈنٹ قسمت جالندہر - آج رونق افروز جلسہ افتتاح ہسپتال ہذا میں ہیں - جس سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے - کہ افسران گورنمنٹ عالیہ کو کس قدر شوق ان معاملات میں حصہ لینے کا ہے - جو ملک کی زراعتی بہبودی کے واسطے ہوتے ہیں - نیز آئندہ کی بہتری ہسپتال کے لئے یہ بھی آثار نیک ظاہر ہوتے ہیں - کہ آپ صاحبوں کی تشریف آوری کے سبب آج ہی صبح ترشح بارش باراں کی ہوئی ہے درانحالیکہ بغیر آبپاشی زمین لب باسکان بارش باراں کے پژمردہ ہو رہی تھیں -

لیڈی صاحبان - و صاحبان منصوصاً - لیڈی ڈین صاحبہ بہادر اور اینڈرسن صاحب بہادر و ای نوف صاحب بہادر کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے - جنہوں نے بڑی مہربانی سے اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے تکلیف فرمائی اور آپ کی تشریف آوری سے اس شہر کی عزت افزائی ہوئی -

## فنانشل کمشنر کی تقریر

صاحبان حاضرین جلسہ میرے واسطے آج اس ہسپتال کے افتتاحی جلسہ کا پریزیڈنٹ ہونا کمال خوشی کا باعث ہے میں ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل کمیٹی کو اس ہسپتال کی تکمیل پر مبارکباد دیتا ہوں - جنہوں نے اس کام میں عملی طور پر توجہ کرکے اس کی تکمیل کے واسطے روپیہ بہم پہنچایا - بیان کیا جاتا ہے کہ یہ عمارت جس کی افتتاحی رسم میں ادا کرونگا - صوبہ بھر میں سب سے بڑھ کر ہے اور صرف ایک اور اسی قسم کا ہسپتال لائل پور میں ہے - پس یہ کہنا چاہیئے کہ لودیانہ اس عمدہ کام میں لائل پور سے پیچھے نہیں رہا - بلکہ عمدہ ہسپتال قایم کرنے سے لائل پور کے ساتھ صوبہ بھر میں پیش قدمی کی ہے - میں اُمید کرتا ہوں کہ لودیانہ کی عمدہ نظیر کی پیروی اور جگہوں میں بھی کی جاویگی - گو اس عمدہ کام کے واسطے جو ہسپتال سے ہونگی اُمید ہے اس جگہ میدان بہت وسیع نہیں - لیکن یوں کہنا چاہیئے کہ بلحاظ ان تمام بڑے بڑے کاموں کے جو آج کل ہندوستان میں ہو رہے ہیں - لودیانہ اس بارہ میں کچھ پیچھے نہیں رہا - سوال یہ ہے کہ زراعت کاری کی کس طرح ترقی - اور زراعت کاری کے کاموں کی طرف خاص توجہ جو کچھ عرصہ سے ہوا بالخصوص سال گزشتہ سے گورنمنٹ انڈیا کے میں آئی ہے - اس کا مطلب کیا ہے - اصل مطلب یہی ہے کہ نئے علوم کے ذریعہ سے ہندوستان کی زراعت کو ترقی دیجائے - یہ سائنس ہے - یہ علم ہے جو ہمیشہ بیماری کا مقابلہ کرتا ہے اور جوں جوں علم بڑھتا جاتا ہے - اس علم کے ذریعے سے بیماری کا مقابلہ کرنے کے واسطے ٹیکا جاری ہوا ہے اور اس کام کے واسطے ایک بہت عمدہ ہسپتال کسولی میں موجود ہے - جہاں سے بہت سی جگہوں پر لاگ بھیجی جاتی ہے - جس کے ذریعے سے وٹرنری اسسٹنٹ مویشی کی بیماریوں کی رکاوٹ کے لئے اسکا استعمال کرتے ہیں - ہر ایک ہسپتال مویشیان وغیرہ خواہ کتنا چھوٹا کیوں نہو - جیسا کہ یہ ہے - وہ ملک کی بہتری میں امداد دیتا ہے - کیونکہ اس سے مویشی پر ہی زراعت کاری کا انحصار ہے - اس موقعہ پر اس امر کا ذکر کرنا بیجا نہوگا کہ صرف مویشی جس سے مراد بیل گائے وغیرہ کی ہے فائدہ اُٹھائینگے بلکہ گھوڑوں کا علاج بھی اس جگہ ہوگا اور یہ امر میرے واسطے بڑی خوشی کا باعث ہے کیونکہ اس ملک کی وسیع تحریرات میں کہہ سکتا ہوں کہ اس صوبہ میں نسل اسپاں کی عمدگی و بڑھانے میں نمایاں ترقی ہوئی ہے - چونکہ اس میں گھوڑوں و خچروں وغیرہ کا علاج اور ان کی بیماری کا انسداد ہوگا - اس لئے ہمکو اس ہسپتال سے بڑی خوشی حاصل ہوئی ہے آپ نے جس قدر روپیہ اس میں لگایا ہے وہ بہت عمدہ کام میں صرف ہوا ہے - یہ ہسپتال مالکان مویشیان کے واسطے بڑا فائدہ مند ہوگا اور زراعت کاری کو بھی فائدہ دیگا - چونکہ میرے خیال میں آپ نے بہت اچھا کام کیا ہے اور دیگر اضلاع کے واسطے بہت عمدہ نظیر قایم کی ہے - مجھے اس ہسپتال کو کھولنے میں بہت خوشی ہے اور میں اس کو کھولتا ہوں -

---

# ہیرالال کمپنی لودیانہ کی منگوا کر سب سے

## سستی گھڑیاں

گھڑی میں صرف دو خوبیاں ہونی چاہئیں۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ وقت ٹھیک دیتی ہو۔ دوسرے یہ کہ دیکھنے میں خوش وضع اور دلفریب ہو۔ اگر وقت بھی درست دیا اور دیکھنے میں سڈول اور خوش قطع تو بھی مجھے زیادہ نہیں۔ اسی طرح صورت حرام نہ ہری کس کام ہو دیکھنے میں تو اچھی ہو مگر تیسرے دن بند ہو جائے یا جب دیکھو ½ گھنٹہ تیز یا سست۔ اصل بات یہ ہے قابل اعتماد گھڑیاں عموماً بڑی قیمت کی ہوتی ہیں۔ ہاں کم قیمت کی کسی کارخانہ کی گھڑیاں بڑی زیادہ ملتی ہیں۔ اور یہ بھید ہمیں معلوم ہے کہ ارزاں گھڑیاں یورپ میں کس کارخانہ کی اچھی ہوتی ہیں اس لئے ہم تمام گھڑیاں براہ راست ولایت سے منگاتے ہیں اور بہت تھوڑے نفع پر انکو عمدگی سے فروخت کرتے ہیں۔ جبکہ دوسرے سوداگر سستی اور بھدی گھڑی کو بڑی قیمت پر بیچتے ہیں۔

---

**راسکوپ سسٹم کی گھڑیاں۔** یہ گھڑیاں مضبوطی۔ خوبصورتی اور پائیداری میں شہرۂ آفاق ہیں کتنی ہی چابی دیئے جاؤ فنر بھی ٹوٹتا ہی نہیں۔ گھوڑے کی سواری تک میں نہیں بگڑتی۔ ہم انکو نہایت سستے داموں فروخت کرتے ہیں یعنی صرف ۶؍ روپیہ کو اور خریداران آرمی نیوز کے ساتھ خاص عایت ہے یعنی پورے ۵؍ روپیہ کو ۳ سال کی گارنٹی ہے۔ ایک شیشہ اور ایک سپرنگ فالتو ہمراہ ساتھ دیا جاتا ہے۔ اسی سسٹم کی فینسی ڈائل اور پیٹنٹ جویل دار جسکو دیکھکر یہ معلوم ہوتا ہے کہ گھنٹوں کے ہندسوں میں نیلم اور جواہرات جڑے ہیں۔ اس کی قیمت ساڑھے سات روپیہ بمعہ فالتو۔ زائد شیشہ اور سپرنگ مفت فل جویل پیٹنٹ دس سال کی گارنٹی شیشہ اور سپرنگ معہ بکس ۱۵؍

---

**کم خرچ بالانشین۔** یہ نیور گھڑی عجائبات روزگار سے ہے۔ اتنی کم قیمت پر ایسی قابل اعتماد گھڑی آج تک ہماری نظر سے نہیں گزری شکل صورت کے لحاظ سے بھی وضعدار۔ طالبعلموں اور نوکروں کو انعام دینے کے لئے یہ نہایت عمدہ چیز ہے۔ گارنٹی ۲ سال قیمت ۲؍

---

**روشنی گھڑی۔** ڈائل کی طرف سے وقت بتلاتی ہے اور سب ہندسے بھی نظر آتے ہیں۔ بالکل نئی فیشن۔ گارنٹی پانچ سال قیمت ۶؍

---

**چاندی کی اصلی گھڑیاں۔** مضبوطی اور دوام اور نفاست آپ کی دیکھی ہوئی ہے خریدار لوگ ہم سے پوچھیں گے وہ آ رہا ہے کہاں تک تعریف کیجئے۔ منگوائیے تو آپکو معلوم ہو جائیگا کہ لاثانی چیز ہے گارنٹی ۵ سال قیمت ۱۵؍

---

**رسٹ واچ گن میٹل۔** سادہ بناوٹ کی ہاتھ کی کلائی کی سوئی کی ہوتی ہے۔ خوبصورتی اور نفاست میں لاثانی قیمت ۸؍

---

**چاندی کی رسٹ واچ۔** ڈھکنے پر بیل بوٹا منقش ہے کہ کاریگر کی نقاشی کے جوہر کو ہی ظاہر کرتا ہے۔ ڈائل ایسا خوبصورت کہ بھلا کیا کہنے۔ جاپانی ڈائل سبز رنگ روشن کہ بلا شبہ ہو چمکتا ہے خواہ جیب میں رکھئے خواہ کلائی پر باندھئے جو دیکھے تعریف کرے تا ۳ سال قیمت ۱۵؍

---

**سنہری چوڑیدار رسٹ واچ۔** کلائی میں سونے کی چوڑیوں کے ساتھ پہننے کے لئے کاریگر نے چوڑی کی کاریگری سے بنائی ہے کہ ہر ایک ناپ کی کلائی میں بالکل ٹھیک آتی ہے ہندوستان میں کسی کاریگر سے فقط چوڑی ہی بنوائیے تو پندرہ روپیہ میں بھی کوئی نہ بنا سکے جسکو بطور تحفہ پیش کریں عمر بھر کیلئے ممنون ہو جائے ان گھڑیوں کا لطف ان کو ہی معلوم ہے جنہوں نے کسی نازک مزاج نازنین مہ جبین کی کلائی میں پہنا کر دیکھی ہے قیمت ۱۲؍ روپیہ گارنٹی ۵ سال۔

ولایتی سونے کی جس کا رنگ اور چمک دمک ہمیشہ سونے کی ہی سی رہتا ہے اور کبھی خراب نہیں ہوتا۔ گارنٹی ۵ سال قیمت ۱۳؍ روپیہ۔

---

**بال واچ۔** بلور کا صاف شفاف گولا۔ سب پرزے حرکت کرتے نظر آتے ہیں چاندی کا گھیرا اور کنڈا معہ چابی چھوٹا سا قدر بہت مضبوط اور پائیدار خواہ جیب میں رکھئے خواہ رسٹ واچ کا کام لیجئے خواہ کوٹ کے ساتھ بطور تمغہ کے لٹکا کر استعمال کیجئے قابل دید چیز ہے گھنٹوں دیکھنا ہی رہے اور تعریف کرے قیمت ۱۵؍ روپیہ گارنٹی ۳ سال

---

**بٹن واچ** ولایت والوں نے کمال کر دکھایا ہے۔ کوٹ کا بٹن بھی اس سے بنا ہوتا ہے۔ بس کاریگری ختم کر دی ہے۔ ہمارے ولایت کے پہلے جہاز میں صرف ایک درجن آئی تھیں دو ہی دن کے اندر بکنے پر تار کے ذریعہ ولایت کو آرڈر دینا پڑا۔ پیو پرائٹر صاحب نے ایک کوٹ میں لگانے کیلئے زبردستی رکھی تھی وہ ان کے ایک دوست نے دیکھنے کیلئے اتاری اور دکان پر پہنچکر نوکر کے ہاتھ پچیس روپیہ بھیجدیئے۔ امیروں شوقینوں کے لائق۔ وقت ایسا صحیح دیتی ہے کہ کیا مجال جو ایک سکنڈ کا بھی فرق پڑ جائے۔ اور پہلے حصے وقت معلوم ہوتا ہے بٹن ہی ایسا ہوتا ہے کہ دیکھنے والا حیران ہو کہ گھڑی ہے یا بٹن ہے سمجھ نہ سکے۔ اگر دبا کر سوئی چڑھے ہوئے ہیں بٹن کے اندر والے حصہ میں پرزے اور کل میں چابی اور سوئیاں گھمانے کی پن لگی ہوئی ہے پانچ سال کی گارنٹی پچیس روپیہ قیمت میں گویا مفت ہے۔ افسروں اور رئیسوں کی نذر کرنے کیلئے نہایت عمدہ تحفہ ہے

---

**ریلوے ریگولیٹر واچ۔** ریلوے ریگولیٹر گھڑیوں کو کون نہیں جانتا مضبوطی۔ خوبصورتی اور صحیح وقت دینے میں مشہور و معروف ہیں گنتی میں بڑی اور سوئیاں پھرانے کی پن لگی ہے چار سال کی گارنٹی قیمت ۶؍

---

**ایک روزہ چابی کا نکل سلور کا ٹائم پیس** ایک سال کی گارنٹی قیمت ۱۰؍
الارم دار ............ ایک روپیہ ۱۲؍

---

**ٹائم پیس۔** اصلی آٹھ روزہ چابی کا گارنٹی ۳ سال قیمت صرف ۸؍

---

**گھنٹہ نصف گھنٹہ بجانے والا الارم دار ٹائم پیس** گھنٹہ کی چابی والا چار سال کی گارنٹی قیمت ۸؍

---

**باجے والا ٹائم پیس۔** نہایت خوبصورت جس کمرہ میں رکھ دیجئے کمرہ کی سجاوٹ دہ چند ہو جاوے قابل دید وقت بھی دیکھئے اور باجا بھی سنئے۔ ایکبار چابی لگانے سے ۵ منٹ تک باجہ بجتا رہتا ہے خاص وقت پر اٹھنا ضروری ہے تو باجے والی سوئی کو اس وقت پر کر کے چابی دیدیجئے اور پلنگ کے قریب رکھ کر سو جائیے ٹھیک اتنے گھنٹے اور منٹ پر آپکو باجے کی میٹھی میٹھی آواز سنا کر جگا دیگا۔ دونوں پہلوؤں میں شیشے لگے ہوتے ہیں جس نے دیکھا بلا ضرورت بھی خرید لیا۔ گارنٹی چار سال قیمت ۱۲؍ روپیہ۔

**المشتہر**
**ہیرا لعل اینڈ کمپنی سوداگران لودیانہ**

# آسمانی علم طب کے مجربات

یعنے

## آیوروید کے چند بے خطا تیر

زمانہ حال کے شہرہ آفاق پنڈت کامتا پرشاد کی تیار
کردہ ادویات جو ہزارہا مریضوں پر آزمائش کے بعد عام پبلک
کے فائدے کے لئے مشتہر کی جاتی ہیں۔ یہ عام اشتہار باز دوائیں
نہیں ہیں نہ ہر شخص جس کو صرف کتابی علم ہو ان کو تیار کر سکتا
ہے۔ کیونکہ ہندوستان کی طب قدیم میں جس کو آیوروید کہتے ہیں
اور جو انسانی تحقیقات کا نتیجہ نہیں بلکہ الہامی مانا گیا ہے۔
ادویات کا تیار کرنا ہی سب سے مشکل فن ہے۔ اس فن میں پنڈت
کامتا پرشاد کو خاص ملکہ حاصل ہے اور اس وقت پنجاب میں وہ
تنہا شخص ہیں جو ویدک ادویات کو اعلیٰ مستند گرنتھوں کی
ہدایت کے موافق ٹھیک ٹھیک طریقوں سے تیار کرانے کا عملی
تجربہ رکھتے ہیں۔ اسی لئے ان کی ادویات کیا بلغم میں اور کیا
دیگر امراض میں اس طرح شرطیہ اثر کرتی ہیں جیسے نشانہ پر ارجن
کا تیر۔ یہ مبالغہ نہیں ہے۔ صدہا معتبر اور معزز اشخاص تصدیق
کرتے ہیں کہ جادو کا صرف نام سنا ہے مگر پنڈت صاحب کی ادویہ
کی تاثیر آنکھوں دیکھی ہے کہ جادو سے بڑھ کر ہے۔ کیسے کیسے لاعلاج
کیسے کیسے جاں بلب آناً فاناً میں صحت یاب ہوئے ہیں
کہ عقل دنگ ہوتی ہے۔ ان کی شہرت دور دور تک پہنچ گئی ہے۔ اکثر
متمول لوگ بوقت ضرورت سو سو روپیہ یومیہ فیس دیکر ان کو
بلاتے ہیں اور وہ ہمیشہ دو چار روز میں ہی مریض کو تندرست
کرکے واپس آتے ہیں۔

جب ایلوپیتھک (طب انگریزی) اور یونانی طب تمام زور
خرچ کرکے اپنی عاجزی کا اظہار کرتی ہیں تو پنڈت کامتا پرشاد
کے علاج سے ایسے بے شمار مریضوں کو صحت یاب ہوتے دیکھا
ہے اس قسم کے درجنوں جیتے جاگتے سرٹیفکیٹ خاص لودیانہ
میں موجود ہیں۔ جو ادویات ذیل میں درج ہیں برسوں کی محنت
اور بڑی لاگت سے تیار ہوئی ہیں۔ ان میں بعض اکسیر کا حکم
رکھتی ہیں۔ اور ایک دور دراز کے [illegible]
بولتی ہیں کہ ہم کیا چیز ہیں +

## امرت رس

خوراک ایک ڈرام یعنے ۴ ماشہ نصف چھٹانک پانی میں۔
قیمت ۴ اونس کی شیشی ۲ دو روپیہ۔

پرانا بخار، تپ دق، کھانسی، سل، پھیپھڑہ کی خرابیوں کو
دور کرتی ہے۔ پرانے سوزاک کے لئے مفید ہے۔ پیشاب کی
نالی کو صاف کرتی ہے۔ دل اور دماغ کو طاقت دیتی ہے آنکھوں
کی روشنی بڑھاتی ہے بدن میں پھرتی لاتی ہے خون صالح پیدا
کرتی ہے۔ اور سریع التاثیر ہتھیلی پر سرسوں جمانے والی ہے۔
تندرست لوگ بھی استعمال کریں تو طاقت اور فرحت اور زندہ
دلی پیدا ہوتی ہے۔ طالب علموں وکیلوں اور دماغی کام کرنے
والوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ اشتہا کو تیز کرتی ہے۔
دس جنگلی بوٹیوں سے تیار کی گئی ہے۔
وکیلوں، بیرسٹروں، ساہوکاروں، مجسٹریٹوں کے سرٹیفکیٹ
موجود ہیں۔ جس نے آزمایا [illegible] ہو لیا۔

## عرق سومناتھ

پیر کو جوان، کمزور کو شہ زور، نامرد کو مرد، مرد کو جوانمرد بنانے
والی اکسیر ہے۔ فی بوتل دو روپیہ۔ خوراک ایک تولہ سے دو تولہ تک
اس عرق کے سامنے تمام مقوی اور طاقت کی دوائیاں ہیچ ہیں
ہر قسم کے کاڈ لور آئل، میانہ درجہ سفوف کے مرکبات اور
کشتہ جات اور سنکھیا اور کچلہ وغیرہ سمیات اس کے مقابل
میں گرد ہیں۔ اس میں نشہ نہیں ہے نہ کوئی زہر ہے اس کے پینے
سے دماغ میں طاقت دل میں فرحت حاصل ہوتی ہے۔ نیا خون
پیدا کرتی ہے۔ اور لطف یہ کہ نقصان کچھ نہیں کرتی۔

## عرق فولاد

اس کے استعمال سے جگر اور تلی کی ہر قسم کی خرابیاں پیٹ کا
کا بڑھ جانا استسقاء یعنی جلودر وغیرہ دور ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ
فولاد نہیں ہے جو انگریزی دواخانوں میں بکتا ہے صدہا ترکیبوں
سے شدہ کرکے بنایا جاتا ہے۔ ۴ اونس کی شیشی ۲۵ خوراک قیمت ۱۲ار

## پرمیہ ہانتک گٹی

اس کے استعمال سے بیس قسم کے جریان، پرانا سوزاک، قرحہ
پتھری دور ہو جاتی ہے۔ لیکوریا کے لئے بھی تیر بہدف ہے [illegible]

کرتی ہے دانتوں کو مضبوط کرتی۔ آنکھوں کو نور بخشتی ہے۔ مستورات کے
خاص امراض کے لئے بھی نافع ہے۔ ۲۴ گولیاں قیمت ۱۲
خوراک ایک گولی۔

## آسوک آرشٹ

مستورات کے جملہ امراض رحم کی خرابیوں۔ ایام کی بے قاعدگیوں
کا شرطیہ علاج ہے۔ رنگت کی زردی اور سیلان کو دور کرتی ہے
اور اولاد پیدا کرنے کی قابلیت بخشتی ہے۔ ۴ اونس کی شیشی
خوراک ۶ ماشہ قیمت ۱۲ار

## ابھیا آرشٹ

بواسیر خونی و بادی کے لئے اس سے بہتر کوئی دوا نہیں بنی
گئی۔ ۴ اونس کی شیشی۔ خوراک ۶ ماشہ قیمت ۱۲ار

## مالتی بسنت

تپ دق کی دوا۔ ۲ خوراک قیمت ۲ دو روپیہ

## سورن پرپٹی

سب قسموں کے اسہال اور سنگرہنی اور ضعف معدہ کے لئے
جادو کا حکم رکھتی ہے۔ ۲ خوراک قیمت ایک روپیہ

## مرگانک

کھانسی اور پھیپھڑہ کے تمام امراض اور کمزوری کے لئے۔
۲ خوراک قیمت ۲ روپیہ

## آتشک کا علاج

یہ گولیاں نہایت بے ضرر ہیں۔ اس سے نہ دست آتے ہیں
نہ مسوڑوں پر ورم ہوتا ہے۔ ۲۰ گولی قیمت ایک روپیہ

## سادھارن بٹی

بچوں کے ہر قسم کے اسہال کے لئے مفید ہے۔ ۲ خوراک قیمت

## یوگ راج گوگل

فالج، لقوہ، اور ہر قسم کے درد ریح اور کمزوری اعصاب کے لئے
ایک بے نظیر ویدک دوا ہے جس کا نام گھر گھر مشہور ہے۔ قیمت فی تولہ [illegible]

ملنے کا پتہ

**ہیرا لعل کمپنی لودیانہ**

پانچہزار روپیہ انعام — پانچہزار روپیہ انعام

# ممیرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ انعام

## مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب گورنمنٹ پنجاب

پانچہزار روپیہ انعام

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ ورڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش۔ وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بہی حاجت نہیں رہتی ہے۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ ہے روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بنیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۴ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے +

المشتہر

پروفیسر میا سنگہ۔ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

### ان سے بڑھکر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے

### جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب

قادیانی مورخہ ۰ نومبر ۱۹۰۴ء کو تحریر فرماتے ہیں

مشفق مہربان سردار میا سنگہ صاحب

بعد ما وجب میرے گھر میں آپ کے سفید سرمہ ممیرہ سے جو پہلے آپ نے بھیجا تھا بہت فائدہ ہوا اس بات کو کئی سال ہوگئے اب پھر اسی سرمہ کی ان کو ضرورت پیش آئی ہے امید ہے کہ آپ خود توجہ فرماکر وہی سرمہ بقدر ایک تولہ بذریعہ وی پی بہت جلد میرے نام قادیاں روانہ کریں۔

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگہ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جن کو آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن اور کمزوری نظر۔ ناخنہ باہر اور اندر کی جہلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شی نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے۔

مفصلات میں جہاں لائق لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنی چاہیئے اس لئے میں بلا شک وشبہہ شہادت دیتا ہوں کہ نوع بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر ایم۔ بی۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ ایم ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگہ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر کہ جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۳) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگہ آہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا ہے بلحاظ اسکے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم

خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۴) مکرم بندہ میں نے آپکا سرمہ آنکھوں کی بہت سی بیماریوں میں استعمال کیا بہت ہی مفید پایا خاصکر ککرے اور گرنیولر ویتھلمیا کی بیماریوں میں تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے میں آنکھوں کی ہر ایک قسم کی بیماری میں اس کے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیجدیں۔

راقم ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل انسر شفاخانہ بیریسنٹ ولکی پیلل

(۵) جناب پروفیسر صاحب تسلیم۔ آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جس کو عرصہ سے دہند ساخونہ تھا۔ زنک لوشن کاسٹک لوشن بورسیک لوشن۔ لیڈ لوشن کسی سے اس کو فائدہ نہوا آپ کے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا۔ راقم نوازش علی پنشنر مقام دیوبند

### پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب عیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی غرض کیلئے ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء جمع کیا گیا ہے۔

رجسٹر نمبر ل ۳۲۳

Registred No L 323

نمبر (۲) | لودیانہ شنبہ | ۱۴ فروری ۱۹۰۵ء | جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچر) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان دیدہ آمدہ واقعات کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے +

یہہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت وصنعت ۔ زراعت وتجارت ۔ حفظ صحت تہذیب اخلاق ۔ سائنس وفلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری وخیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم وفنون جمع کرنا دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سڈیشن اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایکدوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانیکی کوشش کیجاتی ہے ۔

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| ہندوستان وبرہما وغیرہ | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ |
| | پیشگی سالانہ اعلی کاغذ پر | صہ |
| غیر ممالک | پیشگی سالانہ اعلے کاغذ پر | ۱۲ صہ |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول عہ۶ مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہوسکتے - چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہیئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت

## اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ر | ۱۴ر | عا | عہ | سے |
| نصف کالم | سے | عسہ | للعسہ | للعہ | معہ |
| پورا کالم | عہ | عسہ | للعہ | عہ | ۱۰معہ |
| پورا صفحہ | عسہ | عسہ | لعہ | اللعہ | ۱۰ للعہ |

بطور ضمیمہ اشتہارات شائع ہونگی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینے والو!

بلا شبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن یہہ تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فایدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لیے ایک صفحہ کے دس بیس روپیے لے لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو نظر بھر کر دیکھتے ہی نہیں ڈالتے اور شاید سینکڑہ نمبر ہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسی کی نظر پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سولہ آنے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں دس بیس سردار اس کے خریدار نہوں - اور کوئی شہر یا قصبہ شنگھائی سے لیکر جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اس کے قدردان موجود نہوں آپ صوبہ سے لیکر رنگروٹ سپاہیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جیسے ساہوکار ہیں ۔ وکیل ہیں ۔ بیرسٹر ہیں ۔ ڈپٹی وتحصیلدار ہیں سوداگر و زمیندار ۔ راجہ و نواب جنہیں اگر آپ توجہ دینے والے ہیں

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

سہارا ہے جو کہ زندگانی کا ٭ آدمی بلبلہ ہے پانی کا ٭

ہم خرما و ہم ثواب ٭

خریداران آرمی نیوز کے سوا دنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ نام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ بیس گنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثا کو مل جائے ۔ جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے ۔

## قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زائد چندہ لیکر نہیں بلکہ میسر العل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کر کے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قائم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا

(۲) ہر سال یکم جنوری سے اسر دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا ۔ مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ سے چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے ۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیاں کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہوں تو اُس صورت میں دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایکماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہئے ۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک ترمجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سناتن سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہیوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہئے ۔

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض مثل سل ۔ دق ۔ تپ محرقہ ۔ طاعون ۔ نا لقوہ یا استرک بخار یا سخت مرض اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اُس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اُٹھانے کے مستحق نہوں گے ۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے افیسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچے نہیں ٭

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں یا ختم خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا ۔ اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائینگے ۔ اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا ۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسرشان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے ۔ لیکن چندہ کسی حال میں کم نہیں ہے ۔

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں انکے ورثا کا حق نہوگا ۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اسی صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدہ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے ۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا ۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد دیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایکسال تک اخبار خریدے جسکا پیشگی چندہ چار روپیہ امدادی رقم میں سے وضع کر کے باقی روپیہ اس کو دیا جایا کریگا ۔ اور اخلاقی فرض ہوگا کہ اور لوگوں کو خریدار بنائے ۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے ۔ کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا ۔ اور کمپنی کی ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ نہ اُٹھائے ۔ عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کی جائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قائم ہو ۔

نوٹ سنہ ۱۹۰۳ء کی بابت رہا ملٹری پولیس کے صوبیدار شیدیال مرحوم کے ورثا کو للہ مبلغ روپیہ امداد دیگئی ہے سنہ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۷۰ روپیہ مندرجہ ذیل خریداران کے ورثا کو دیا گیا ہے کوت دفعدار صلابت خاں نارنول ۔ نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بارڈر ملیٹری پولیس کوہاٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ ۔

المشتہر

منیجر آرمی نیوز پریس لودیانہ ٭

# آرمی نیوز

لودیانہ - شنبہ - ۱۰ - جنوری ۱۹۰۶ء


## امدادی فنڈ کی رپورٹ

### بابت ۱۹۰۵ء

آرمی نیوز کے خریداروں کو دیگر اخبارات کے خریداروں پر جو فوقیت حاصل ہے وہ معمولی نہیں ہے۔ آرمی نیوز کی خریداری سیونگ بینک میں روپیہ جمع کرنا ہے۔ جو لعد میں صرف اصل ہی نہیں مل جاتا بلکہ سیں پچیس پچاس ساٹھ گنا ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ امدادی فنڈ کی رپورٹ سے واضح ہوتا ہے۔ یہ رپورٹ جس کی نظر سے گزرے اس پر یہ معمہ حل ہو جاتا ہے کہ دنیا میں ایک ایسا ہی بیوپار ممکن ہے جس میں سوائے عقلی اور دماغی اور قلبی فوائد کے مالی فائدہ بھی ہے۔ لیکن یہ کس قدر اچنبے کی بات ہے کہ ایسی سیدھی بات کو ابھی تک لاکھ دو لاکھ کیا دس بیس ہزار آدمیوں نے بھی نہیں سمجھا اور ۴ سال کے عرصے میں بمشکل ۲ ہزار اصحاب اس رمز کو سمجھنے کے قابل ہوئے ہیں۔ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور ہے یا تو ابھی عام طور پر ملک کے پڑھے ہوئے تعلیم یافتہ لوگوں کو امدادی فنڈ سسٹم کی اطلاع نہیں ہوئی یا یہ کہ ملک کے ذہنی اور دماغی قوائے اس قدر کمزور ہو گئے ہیں کہ معمولی باتوں کے سمجھنے کی بھی قابلیت نہیں رہی ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ فنڈ کا یہ طریقہ اگر کسی امریکن یا یورپین اخبار کو سوجھتا تو اس کی اشاعت پچاس ساٹھ لاکھ سے کم نہ ہوتی۔ مگر ہم یہ دیکھ کر حیران ہیں کہ آرمی نیوز کے خریدار ابھی تک پورے دو ہزار بھی نہیں ہیں۔ تاہم ہمارے لئے مایوسی کی کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ ترقی کی رفتار اگرچہ سست ہے مگر اخبار کی اشاعت میں ترقی ضرور ہو رہی ہے۔ اور اس نے کبھی قدم پیچھے نہیں ہٹایا۔ ترقی کی ایک بڑی نمایاں علامت یہ ہے کہ ہمارے حاسد پیدا ہو چلے ہیں۔ اور شکر ہے کہ ہم محسود ہیں حاسد نہیں۔ دوسرا خیال تسلی بخش یہ ہے جو کم از کم اڈیٹر کے لئے موجب فخر ہے کہ ایسے خریدار معدودے چند ہیں جو فنڈ کے خیال سے اخبار خریدتے ہیں اور تقریباً ۹۰ فیصدی سے زیادہ قدردان ایسے ہیں جو اخبار کی محض خوبیوں کی وجہ سے سرپرستی کرتے ہیں۔ بلکہ بہت سے قدردانوں نے بارہا اپنی یہ رائے ظاہر کی ہے کہ آرمی نیوز جیسے اخبار کے لئے یہ امر باعث کسر شان ہے کہ کسی مالی طمع کے لحاظ سے لوگ اس کی خریداری پر مائل ہوں۔ کیا یہ بذات خود ایک بے لاگ اخبار نہیں ہے جو ہمیشہ آزادی سے اور ایمانداری سے اور سچائی سے اپنا فرض ادا کرتا ہے۔ کیا وہ یہ عجیب نہیں کہ محض اخبار کی حیثیت سے لوگ اس کی قدر کریں پھر کیا ضرورت ہے کہ امدادی فنڈ کا لالچ سیلاب کر دیا جائے۔ اگرچہ ہم نے امدادی فنڈ کو بھی اس نظر سے نہیں ڈالا کہ یہ اخبار کی اشاعت میں مدد دے بلکہ مدعا صرف یہ تھا کہ ہندوستان کی قدیم سسٹم کو ایک نئے ڈھنگ سے رواج دیا جائے اور یہ جو کل فنڈ انکو جیسے مہذب ممالک میں قلیل آمدنی کی جماعتیں فوائد اٹھا رہی ہیں وہ ہمارے ملک میں بھی عملی طور پر دکھلائے جائیں۔ اور بیواؤں اور یتیموں کی امداد ہو چنانچہ اب رکے ساتھ ساتھ یہ فنڈ روز بروز ترقی کر رہا ہے اور اس کے اثر کا حلقہ وسیع ہو رہا ہے۔

جن اصحاب کی نظر سے سالہائے گزشتہ کی رپورٹیں نہیں گزری ہیں ان کی آگاہی کے لئے یہ امر خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ اب تک کس قدر خریداروں نے فنڈ مذکور سے فائدہ اٹھایا ہے۔

### سالہائے گزشتہ کی رپورٹ کا خلاصہ

آرمی نیوز یکم جولائی ۱۹۰۳ء کو جاری ہوا تھا پہلی امداد ایک ششماہی کے بعد ہی تقسیم کر دی گئی تھی اور اس عرصے میں صرف ایک خریدار یعنے برما ملٹری پولس کے صوبیدار شیدیال فوت ہوئے تھے۔ پہلی ششماہی میں ۳۱ دسمبر ۱۹۰۳ء تک صرف ۲۷۴ خریداروں کا پیشگی چندہ سالانہ وصول ہوا تھا اور یہ کل روپیہ صوبیدار شیدیال مرحوم کے ورثا کو معرفت کمانڈنگ افیسر صاحب کھباہ بٹالین دیا گیا۔

### سنہ ۱۹۰۴ء

دوسرے سال تین خریداروں کے وارثوں کو امداد ملی جن کے نام حسب ذیل ہیں :-

(۱) پنشنر کوتھ دفعدار صلابت خاں مرحوم خریدار نمبر ۹۲۳ ساکن نارنول واقع ریاست پٹیالہ۔

(۲) نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خاں مرحوم متعینہ لوہر ڈر ملٹری پولیس کوہاٹ۔ ان کا نمبر رجسٹر ۱۶۱ تھا۔

(۳) ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر ساکن دمدم (متصل کلکتہ) سال مذکور میں ۷۸۰ روپیہ امدادی فنڈ میں تھا اور ہر سہ متوفی خریداروں کے ورثا کے حصے میں ۲۶۰ روپیہ علیحدہ علیحدہ آیا۔

### ترقی اشاعت اخبار

۳۱ دسمبر ۱۹۰۳ء کو خریداروں کی تعداد ۴۱۰ تھی۔

| | | |
|---|---|---|
| ۳۱ دسمبر ۱۹۰۴ء | " | ۱۱۲۷ تھی |
| ۳۱ دسمبر ۱۹۰۵ء | " | ۱۸۶۰ " |
| یکم فروری ۱۹۰۶ء | | ۱۹۱۹ " |

آجکل اخبار ۲۰۰۰ چھپتا ہے منجملہ اس کے ۱۲۵ کے قریب نمونہ کے اور ۴۰ تبادلہ اخبارات میں جاتا ہے۔

### میزان فنڈ ۱۹۰۵ء

| | |
|---|---|
| جن کا چندہ سالانہ پیشگی یکم جنوری ۱۹۰۵ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۰۵ء تک وصول ہوا | ۱۱۸۱ |
| جنہوں نے چندہ ششماہی دیا | ۱۸۰ |
| زاید امداد جو فنڈ کو وصول ہوئی | ۶ روپیہ |
| کل رقم امدادی فنڈ میں | ۱۱۸۷ " |
| اخراجات دفتر و خط و کتابت امدادی فنڈ | ۶۲ روپیہ |
| رقم جو تقسیم کی جائیگی | ۱۱۲۵ " |

### مستحقین امداد

(۱) لکھو رام شیوداری ساکن موضع ڈوگری ڈاکخانہ دورانگلہ ضلع گورداسپور رجسٹر نمبر ۱۱۳۰۔ یکم نومبر ۱۹۰۴ء سے خریدار ہوئے۔ اور ۴ مارچ ۱۹۰۵ء کو بعارضہ پلیگ ۴ روز بیمار رہکر فوت ہوئے وارث لالہ جیت رام پسر متوفی مستحق امداد قرار دئے گئے۔ تحصیلدار صاحب گورداسپور اور حکیم گنیشداس صاحب نے تصدیق کی۔

(۲) محمد باقی خان خریدار نمبر ۱۰۵۶ ساکن موضع ردنہ تحصیل خورجہ ضلع بلند شہر ۲۸ مارچ ۱۹۰۴ء کو خریدار ہوئے اور ۶ مارچ ۱۹۰۵ء کو ۱۵ روز بیمار رہکر بعارضہ درد پہلی فوت ہوئے۔ تھرڈ کلاس مجسٹریٹ صاحب خورجہ اور رسالدار تہور علیخاں اور رسالدار احمد علیخان اور پنڈت گوری شنکر صاحب میر منشی رسالہ نمبر ۔ نے تصدیق کی۔ وارث دفعدار محمد حسین خان نائب میر منشی ہریانہ لانسرز تسلیم کئے گئے۔

(۳) لالہ لاجپند صاحب مہرہ رئیس پٹیالہ محلہ لٹور پورہ حویلہ نمبر ۹۱۵ یکم جولائی ۱۹۰۴ء کو خریدار ہوئے ۲۳ اپریل ۱۹۰۵ء کو بعارضہ پلیگ دو روز بیمار رہکر فوت ہوئے۔ لالہ گوکل چند صاحب بی۔ اے۔ ڈپٹی فارن منسٹر پٹیالہ و صاحب سول سرجن اور

صاحب سشن جج کی رائے میں مسٹر نندی کی اس تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ کوئی الزام بدنیتی سے نہیں لگایا گیا۔ اور اس لئے ان کو افواہوں کے معرض تحریر میں لانے کا حق حاصل تھا جو ایک جوڈیشل آفیسر کے خلاف مشہور تھیں۔ اور مسٹر نندی پر سرے سے مقدمہ ہی قائم نہیں ہونا چاہئے تھا۔ صاحب سشن جج بنارس کے اس فیصلے کی تمام ملک کے قانون دان تعریف کرتے ہیں اور تمام پریس نے مسٹر نندی کو مبارکباد دی ہے۔

**امیر صاحب کا دورہ** امیر المؤمنین حبیب اللہ خان صاحب ١٠ جنوری میں کابل سے جلال آباد کے دورہ پر روانہ ہوئے اور ١٢ کو جلال آباد کو رونق افروز ہوئے ہونگے۔ راستے میں موسم صاف تھا اور برفباری نہایت کم ہوئی۔ برٹش ایجنٹ بھی اس دورہ میں ہز ہائنس کے ساتھ ہیں اور سردار امین اللہ خان اور سردار امان اللہ اور اعتماد الدولہ بھی ہمرکاب ہیں۔ سردار نصر اللہ خان اور سردار عنایت اللہ خان کابل میں کاروبار سلطنت کے نگران ہیں۔

**جلال آباد** کو مدت مدید کے بعد یہ فخر حاصل ہوا کہ مالک تخت و تاج افغانستان نزول اجلال فرمائے۔ امیر عبد الرحمن خان نے ١٨٩٣ء میں ہندوستان کو آتے ہوئے اور واپس جاتے ہوئے وہاں قیام فرمایا تھا اور اس کے تھوڑے ہی عرصے بعد ایکمرتبہ دورہ پر تشریف لائے تھے اور ایک محل تعمیر کرنے کا حکم دیا تھا لیکن پھر کبھی امیر صاحب کا وہاں گزر نہیں ہوا اور نہ اس محل میں شاہی قدم آیا۔ موجودہ امیر صاحب نے بارہا جلال آباد کے دورہ کا عزم ظاہر کیا اور دو ماہ کا عرصہ گزرا راستے میں سامان رسد کی تیاری بھی ہونے لگی تھی مگر پھر بخیال گرانی کے دورہ ملتوی کر دیا گیا تھا۔ یہ امیر صاحب کا دوسرا دورہ ہے۔ قبل ازیں ہز ہائنس نے علاقہ غزنی کا دورہ کیا تھا اور امید کی جاتی ہے کہ اسی طرح ہر ایک صوبہ کا دورہ کیا جائیگا۔

**بیراگیوں کو سزا** ـ الہ آباد کے میلہ کمبھ میں جو نربانی اور ڈگمبری بیراگیوں کے درمیان فساد ہوا تھا اس کے متعلق ٩ بیراگی گرفتار ہوئے۔ ہر ایک کو تین تین ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔ شہادتوں سے واضح ہوتا ہے کہ ڈگمبری اور نربانی دونو فرقے لاٹھیوں سے مسلح ہو کر گھاٹ پر جنگ آزمائی کے لئے گئے۔ پہلے نربانیوں نے حملہ شروع کیا مگر ڈگمبریوں نے بھی کچھ کم حوصلہ نہیں دکھلایا چنانچہ ملزموں میں سے سات ڈگمبری ہیں۔

**طویل العمری** ـ ممالک یورپ و امریکہ کی عام خوراک گوشت ہو گیا۔ انگلینڈ اور امریکہ میں چندلاکھ آدمی خالص ویجیٹیرین بھی ہیں۔ اور سبزی خوروں کی تعداد روز افزوں ترقی کے ساتھ بڑھتی جاتی ہے۔ پچھلے دنوں انگلستان میں ویجیٹیرین سوسائٹی کا جلسہ تھا جس میں بہت سے لکچر ہوئے جن میں بیان کیا گیا کہ تجربے سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تارک اللحم زیادہ جفاکش اور محنتی ہوتے ہیں۔ دوسرا ثبوت یہ پیش کیا گیا کہ سبزی خوار کی عمر زیادہ ہوتی ہے چنانچہ ایک جلسہ میں صرف ان سبزی خوروں کے لکچر ہوئے جن کی عمر ٦٠ سال سے زیادہ تھی بعض لکچرار ٧٠ سے بلکہ ٨٥ ، ٩٠ سال تک عمر کے بھی تھے۔

ڈاکٹر نیل صاحب نے اس جلسہ میں اپنی طرز رہایش کے متعلق بیان کیا کہ مجھ سے لوگ دریافت کرتے ہیں کہ میری عمر اس قدر کیوں کر دراز ہوئی۔ وجہ یہ ہے کہ جہاں تک قدرت کے قوانین کی پابندی ممکن سمجھتا ہوں وہاں تمباکو۔ چائے۔ قہوہ۔ شراب سے بھی پرہیز رکھتا ہوں۔ میں رات کو جلدی سو جاتا ہوں۔ خوابگاہ کی کھڑکی کھلی رکھتا ہوں۔ علی الصباح کئی میل پیدل چلتا ہوں لمبا سانس لیتا ہوں۔ اور دن کو کھانے کے بعد نصف گھنٹہ آرام کرتا ہوں اور کبھی فکر و تشویش کو پاس نہیں آنے دیتا۔

**ہندوستانی موجد** ـ مسٹر پورن نے جو جاپان سے کئی ایک ہنر سیکھ کر آئے ہیں ایک روغن ایجاد کیا ہے جو بوٹوں پر اور ہر ایک چرمی چیز پر لگایا جاتا ہے۔ یہ روغن چمڑے کو صاف رکھتا ہے اور اس پر پانی کا اثر نہیں ہونے دیتا۔ روغن مذکور وکٹوریہ جوبلی انسٹیٹیوٹ لاہور کی طرف سے پنڈت جانکی ناتھ منیجر فروخت کرتے ہیں۔ اگر لوگ ایسی چھوٹی موٹی چیزیں بھی نکالتے رہیں تو غنیمت ہے۔ یہ نہیں کہ اگر بوٹ صاف کرنا ہو تو بھی چھ آنے کی ایک شیشی خریدنی پڑے۔

**کنیڈا کا پادری** ـ پادری سنڈرلینڈ امریکہ شمالی میں برٹش مقبوضات کنیڈا کے رہنے والے ہیں ایک مدت تک ہندوستان میں رہکر اپنی آنکھوں سے اس کی بدحالی دیکھ چکے ہیں اور ہندوستانی معاملات کے متعلق اکثر اپنے ہمدردانہ خیالات کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ آپ نے مسٹر آنند موہن بوس کو جنہوں نے ١٦ اکتوبر ١٩٠٥ء کو کلکتہ میں فیڈریشن ہال کا بنیادی پتھر رکھا تھا ایک چٹھی لکھی ہے اس میں آپ لکھتے ہیں۔ میں یہ لکھنے سے رک نہیں سکتا کہ جو کچھ ہندوستان میں ہو رہا ہے۔ اس سے مجھے کتنی گہری دلچسپی ہے اور فیڈریشن ہال کا بنیادی پتھر رکھنے کے متعلق کارروائی اور آپکی سپیچ نے جو اس موقعہ پر دیگئی اور جسکو میں نے بار بار پڑھا ہے میرے دل پر بھاری اثر کیا ہے۔ میں خدا کی حمد کرتا ہوں جس نے آپ کو یہ دن دکھینے کا ہندوستان پر طلوع ہوا ہے اور اہل ملک کو ایسے اعلیٰ خیالات اور حب الوطنی سے معمور لیڈر بسیں پہنچنے کا موقعہ دیا کہ جس نے ان کے دلوں میں گھر کر لیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اب ہندوستان ٹھیک راہ پر چل رہا ہے یعنے اب وہ اپنی قسمت کا معمار خود ہونے کی حیثیت سے کام کر رہا ہے۔ ہندوستان کو بھی کنیڈا کی طرح حکومت خود اختیاری عطا ہونی چاہئے۔ اگر با امن ذریعوں سے اہل ملک مضبوطی۔ اتحاد اور صدق دلی سے عہد کرلیں کہ خواہ کچھ ہی قربان کیوں نہ کرنا پڑے وہ اس کو حاصل کرینگے۔ تو خدا کی مدد سے زیادہ وقت نہ معلوم حاصل کرلیں گے اگرچہ اس کے لئے وقت۔ دانشمندی صبر۔ حوصلہ اور استقلال ضروری ہیں۔ یہ جد و جہد لاثانی ہوگی۔

ہندوستان کی یہ خواہش بجا ہے کہ اس کی قسمت انگلینڈ کے ساتھ قریب تر وابستہ ہو۔ میں سودیشی تحریک اور طلباء کی سپرٹ کے لئے خوش ہوں۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ با امن اور باقاعدہ طریقوں کو نگاہ رکھتے ہوئے احتیاط سے بڑھے چلو۔ اور خدا پر بھروسہ رکھو۔ تمہارے ارادوں میں ذرا جنبش نہ ہو۔ میری خواہش ہے کہ آپ کی مدد کروں۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ یہاں لوگوں کو آپکی حالت سے آگاہ اور آپ کے حق میں ان کی ہمدردی پیدا کروں۔ میں انگلینڈ میں مسٹر گوکھلے اور مسٹر لاجپت رائے کے کام میں دلچسپی لیتا رہا ہوں۔

میں نے یہ بھی کوشش کی تھی کہ مسٹر گوکھلے یہاں یعنے (کنیڈا) میں آئیں۔ آپ کے نہایت ضروری کاموں کی کشمکش میں تکلیفوں اور مصیبت میں میری دلی ہمدردی آپ کے ساتھ ہے۔ میرے پیارے اور دور افتادہ عزیز ہندوستانی بھائیو خدا تمہیں برکت۔ عزت۔ طاقت اور امن عطا کرے۔

# ملٹری دُنیا

## چین کی جنگی طاقت

اذل خواہ کیسی ہی گہری کیوں نہ نیند کیوں نہ سو رہا ہو لیکن جب اس کو اتنو تر زور سے جھنجوڑ کر اٹھانے کی کوشش کی جاوے تو یقین ہے کہ وہ کسی نہ کسی وقت ایک دفعہ تو ضرور آنکھیں کھول دیگا۔ اب اگر وہ ہمارے ہندوستان کی طرح اس قدر کمزور اور بیمار ہے کہ اس میں اٹھنے کی طاقت نہیں تو وہ چند منٹ جاگنے کے بعد پھر منہ پر کپڑا لیکر سو جائیگا لیکن اگر وہ تندرست اور طاقت ور ہے تو وہ اس کمبل کو جس کے اندر وہ دیر سے منہ ڈھانپے پڑا ہے اتار کر فوراً اٹھ بیٹھے گا۔ اور اپنے متعلقہ کام میں مشغول ہو جائیگا۔

چین کی خوش قسمتی ہے کہ آجکل اس کے خواب غفلت سے بیدار ہونے کے آثار نظر آتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ایک نئی روح پھونکدی گئی ہے جس طرح جاپانیوں نے مغربی تہذیب اور تعلیم کے سب سے اعلیٰ اصولوں کا مطالعہ کرنے کے لئے اپنے قائمقام روانہ کئے تھے اسی طرح چین نے بھی اپنے آدمیوں کو بھیجکر جاپان کی تقلید کی ہے۔ بہت سے نئے نوجوان جرمن فوج میں اس غرض سے بھیجے گئے ہیں کہ زمانہ حال کے سب سے نئے ملٹری طریقے اور ان کی تعلیم حاصل کریں بہت سے طالب علم لندن۔ فرانس۔ آسٹریا۔ جرمنی اور بلجیم میں تعلیم پا رہے ہیں۔ جو واپس آکر چین میں اصلاحیں کرینگے علاوہ ازیں ہزاروں چینی طالب علم آجکل جاپان میں موجود ہیں چین کی بیداری اور اس کی آیندہ ترقی کا مفصل حال مسٹر پی۔ ایل۔ پٹنیم ویلز صاحب نے اپنی ایک تصنیف "دی ری شیپنگ آف دی فار ایسٹ" میں تحریر کیا ہے۔

ان تمام باتوں میں یہہ بات زیادہ قابل غور ہے کہ چین اپنی جنگی طاقت کو آہستہ آہستہ لیکن مستقل طور سے ترقی دے رہا ہے اور جیسا کہ عام لوگوں کی رائے ہے خواہ چینی سپاہی کیسا ہی بزدل اور بیوقوف کیوں نہ خیال کیا جائے تاہم ۴۳ کروڑ آبادی میں سے چین کے پاس اس قدر کافی ذخیرہ موجود ہے کہ وہ اپنی جنگی طاقت کو بخوبی عمدہ کرسکتا ہے لیکن مسٹر پٹنیم ویل عام رائے کے خلاف چینی سپاہی کی بابت تعریف کرتے ہیں اس کا بیان ہے کہ چینی سپاہی تمام اعظم ایشیا بھر میں سب سے خطرناک سپاہی ہے وہ موت سے ہرگز نہیں ڈرتا۔ طاقت جسمانی میں وہ جاپان سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے۔ تیزی اور فراست میں وہ تمام مشرقی قوموں میں اول درجہ پر ہے۔

چین کی نئی فوج کے لئے تھوڑے ہی عرصے میں بے شمار نوجوان جاپان میں ٹوکیو کے ملٹری کالج کی تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ اور کئی سو اور نوجوان ان کی جگہ تعلیم حاصل کرنے گئے ہیں۔ جب یہہ گریجوایٹ واپس آجاوینگے تو ان کو مختلف پراونشل ملٹری سکولوں میں بطور انسٹرکٹروں کے مقرر کیا جائیگا۔ چین میں اب بھی اس قسم کے ملٹری سکول قائم ہیں۔ جہاں نن کمیشنڈ آفیسر تعلیم پاتے ہیں۔ اعلیٰ افسروں کے لئے ایک سٹاف کالج قائم ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ صرف چین اور جاپان میں چینی ملٹری طالب علموں کی تعداد ۴ ہزار سے اوپر ہے۔ مسٹر پٹنیم ویل کی رائے ہے کہ دس سال کے عرصے میں چین کی فوجی طاقت تقریباً ۲۰ لاکھ تک پہنچ جائیگی۔

علاوہ ازیں چین اپنے اسلحہ اور سامان جنگ کا ذخیرہ مہیا کرنے میں بھی یوروپ کا محتاج نہیں رہیگا۔ کیونکہ چین میں اس قسم کے کارخانے قائم ہوتے جاتے ہیں۔ مشین کی دکانیں اور کارتوسوں کی فیکٹریاں ہر ایک صوبہ کے دارالخلافہ میں قائم کی گئی ہیں۔ ہنینگ کے اسلحہ خانہ میں ۵۰ ماسر رائیفلیں اور ۲۰ ہزار کارتوس روزانہ تیار ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک لاکھ جلدی فائر کرنے والی توپیں ہر سال مہیا ہوسکتی ہیں۔

**روس کی حالت زار۔** زار کی خدمت میں کرسک کے کسانوں کا ایک ڈیپوٹیشن پہنچا جس کے جواب میں اس نے کہا کہ پارلیمنٹ سنائی جائیگی جو ان کی تکلیفیں رفع کرنے کے وسائل پر بحث کریگی۔ لیکن قانون پر حملہ کرنا ناممکن ہے۔

گذشتہ دو ہفتوں میں ۱۶ باغی بغیر ٹرائل کے وارسا میں قتل کئے گئے ان میں سے ۱۰ یہودی ہیں۔

پالش کانگرس کو وارسا میں اور یہودیوں کی کانگرس کو سینٹ پیٹرزبرگ میں منعقد ہونے سے روکا گیا۔

پولینڈ میں جس بیدردی اور بے رحمی سے باغی لوگ قتل کئے جاتے ہیں اس سے ظاہر ہے کہ روس میں سرکشی کا کس سختی سے انسداد کیا جارہا ہے۔

روس میں پارلیمنٹ کے انتخاب کی تاریخ ۶ اپریل مقرر ہوئی ہے لیکن اس کا افتتاح ۲۸ اپریل کو عمل میں لایا جائیگا

---

**فوجی غبن۔** جنگ جنوبی افریقہ کے موقع پر کمسریٹ کے عہدہ داروں نے اس قدر سرکاری مال غبن کئے کہ مجبوراً اس کے متعلق تحقیقات کا سلسلہ جاری کرنا پڑا۔ پہلے شاہی کمیشن مقرر ہوا۔ جس نے بعد تحقیقات کئی عہدہ داران پر مقدمات چلانے جانے کا مشورہ دیا۔ اب بہت سے عہدہ دار گرفتار ہیں۔ اور ان کے برخلاف مقدمات دائر کئے گئے ہیں ان اہلکاروں کی بے ایمانی سے لاکھوں روپیوں کا سرکاری نقصان ہوا۔ مثال کے طور پر چند امور کا اظہار کیا جاتا ہے۔ آسٹریلیا کے ایک ٹھیکیدار نے ۱۳۱۰۸۱۶ ٹین مربہ کے بہم پہنچائے۔ لیکن فی ٹین ایک پونڈ وزنی ہونے کے بجائے ۱۲ اونس فی ٹین تھا۔ جس سے سرکار کو ۵۴۰۳ پونڈ کا نقصان ہوا۔ ۲۰۰۰۰ ہزار پرانی وردیاں ۷ ہزار پونڈ سرکاری نقصان کرکے ایک ٹھیکیدار کو دی گئیں۔

۲ لاکھ ۸۰ ہزار ۹۴۰ پونڈ تمباکو ۱ شلنگ ۹ پنس فی پونڈ کے حساب سے خریدا گیا اور خاتمہ جنگ پر واپس انگلستان میں لاکر ۲ پنس فی پونڈ کے حساب سے فروخت کیا گیا۔ اسی طرح کئی ٹھیکیداروں نے خراب سامان بہم پہنچائے اور جب وہ ناکارہ سمجھکر واپس کئے گئے تو افسران فوجی کی امداد پر وہی سامان دوبارہ سپلائی کیا گیا۔ ایک فوجی افسر نے کمیشن کے روبرو شہادت دیتے ہوئے بیان کیا کہ انہوں نے بچشم خود ایک ماتحت اہلکار کو ۳۰ پونڈ رشوت دیتے ہوئے دیکھا۔

غرضیکہ ان دنوں اس جگہہ رشوت ستانی کا بازار اس قدر گرم تھا کہ ایمانداری سے فرض ادا کرنا سخت مشکل تھا۔

---

حضور لارڈ کچنر صاحب بہادر نے اگلے ہفتہ حیدرآباد تشریف لیجانے کا ارادہ فسخ کر دیا ہے۔

---

یہہ انتظام مکمل ہو چکا ہے کہ آیندہ سے ہر سال چار برٹش آفیسران اور تین انڈین افسران دو سال کے لئے جاپانی

فوج میں بھیجے جایا کرینگے۔ پہلے سال تو وہ جاپانی زبان سیکھینگے اور دوسرے برس رجمنٹل ڈیوٹیاں پوری کرینگے۔

---

**ایک جرمنی سٹیمر** سلویا جس میں فوجیں سوار تھیں ولیڈی وو سٹک سے روانہ ہوکر ایک چٹان سے ٹکرایا۔ ۱ سپاہی ہلاک اور ۹ مجروح ہوئے۔ ٹروپوں کو راس لوتوا ملسکی پر برف پہنا اتار گیا۔

---

**کرنل** ہاگو کی صاحب بہادر ہندوستان میں جاپانی ملٹری اٹاچی مقرر کیے گئے ہیں۔

---

**لارڈ کچنر** صاحب بہادر ممکن ہے کہ شاید ہفتہ عشرہ میں کسی چھوٹے دورے پر روانہ ہونگے۔ لیکن کوئی تاریخ ابتک مقرر نہیں ہوئیں۔

---

**فتح گڈہ** میں ایک آرمی کلوتنگ فیکٹری ان مکانات میں قایم کی گئی ہے جہاں پہلے گن کیریج فیکٹری تہی۔

---

**کرنل ملیلے** صاحب ڈپٹی کوارٹر ماسٹر جنرل کو دوشنبہ گذشتہ کو سہ پہر کے وقت حضور وائسرائے ہند نے سی۔ بی کا تمغہ عطا فرمایا۔

---

**کانپور** میں ۵ تاریخ حال کو مشرقی کمانڈ کی نیشنل دی ٹاکی ٹورنمنٹ ختم ہوا۔

احاطس سال گذشتہ کی طرح امسال بھی فتحیاب رہے اور ۱۷۔ راجپوتس کو جو مقابلہ میں ایک گول سے شکست دی۔ مسز بلنتھ صاحبہ نے فتحمند فریق کو چیلنج کپ عطا کیا۔

---

**فرانٹیر فورس** کے پولو ٹورنمنٹ میں جو نوشہرہ میں منعقد ہوا تھا۔ گائڈز کیولری فتحمند رہی ان کے دو گول اور ۵ سبسیڈی تھے اور فریق ثانی یعنی ۲۳ کیولری کے ۱ گول اور ۱ سبسیڈی۔

---

**گورنمنٹ** آف انڈیا نے ان رجمنٹوں کے لئے جن میں سکہوں کی دو یا دو سے زیادہ کمپنیاں شامل ہوں ایک گرنتھی مقرر کرنا منظور کیا ہے۔ لیکن کسی رجمنٹ میں بھی ایک سے زیادہ گرنتھی نہ ہونگے۔

**۱۵ سکھ** کے کرنل میکانگی صاحب بہادر سرحدی صوبے کے بورڈر ملٹری پولیس کا انتظام کرنے کے لئے سپیشل ڈیوٹی پر تعینات ہیں۔

---

**انڈین میڈیکل سروس** کے ڈائرکٹر جنرل سرجن یا منڈو صاحب بہادر اس ہفتہ مدراس میں ایک چھوٹے سے دورہ پر تشریف لیجانے ہیں بعد ازاں اسی مہینے آپ لکھنو والہ آباد بھی تشریف لیجائینگے۔

---

سرحد سے اطلاع ملی ہے کہ امیر صاحب ۸ جنوری کو جلال آباد میں رونق افروز ہوئے۔ تقریباً ۸ ہزار فوج ہمرکاب تہی امید کی جاتی ہے کہ امیر صاحب وہاں دربار منعقد کرینگے جس میں بہت سے جرگے حاضر ہونگے۔

---

**میجر جنرل** ہنری صاحب بہادر آیندہ موسم گرما میں میجر جنرل کے ایام رخصت کے زمانے میں ان کی بجائے مشرقی کمانڈ میں بطور قایم مقام کے پہنچے اور میجر جنرل جے۔ ایف۔ براون صاحب بہادر جو گڑھوال کے کمانڈنگ ہیں سرہند ڈویژن میں بطور قایم مقام کے کام کرینگے۔

---

**دہرمسالہ** کے زلزلہ کے متعلق حسن خدمات کے صلہ میں ہند کمانڈر انچیف بہادر کی سفارش سے انگلستان کے طبقہ ہاسپٹل آف سینٹ جان آف یروشلم کا تمغہ حسب ذیل آفیسروں اور سپاہیوں کو عطا ہوا ہے جنہوں نے نیچے دبے ہوئے اشخاص اور ان کے مال و اسباب کے نکالنے میں بہادری سے کوشش کی تہی۔

نقری تمغے

میجر میتھرک ہیر انڈین میڈیکل سروس لیفٹننٹ ڈی لانڈ سپیشل آرچرڈ صاحب اول شالین اول گورکھا رائفلز دوسری شالین اول گورکھا رائفلز کے لیفٹننٹ والٹر جیمز صاحب اور صوبیدار خیال سنگھ صاحب گورنگ۔ ۷ گورکھا رائفلز کے کپتان میرل گرے سٹنفیلڈ لفٹننٹ ہیری ۲ مارلویل صاحب صوبیدار میجر بیربل ناگر کوتی صاحب سردار بہادر صوبیدار ابیرام صاحب گورنگ

برونز کے تمغے

اول شالین اول گورکھا رائفلز کا سپاہی سینتی گورنگ۔ دوئم شالین اول گورکھا رائفلز کے کلر حوالدار کشن سنگھ صاحب کوکی اور دوگ سنگھ گورنگ اور جوار اموتی تھاپا صاحب سپاہیان۔ ۷ گورکھا رائفلز کے حوالدار نرسنگہ صاحب گورنگ اور حوالدار کمان سنگہ صاحب تھاپا۔ گوکل نیوار۔ من بہادر گورنگ اور امر سنگہ گورنگ نائکان۔ اور بسنت رانا۔ موتی تھاپا۔ نربیر تھاپا اور تلاپوں سپاہیان۔

---

**وزیرستان** کے متعلق ہم پہلے کبھی ذکر کر چکے ہیں کہ دنیل محسودیوں کی ایک جماعت نے برٹش آفیسروں کے قتل کرنے پر قسم کھائی تہی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس دشمنی کی وجہ ان محسودی فرقوں کی وحشت یا جہالت نہیں بلکہ بدلہ کا خیال اس کا اصلی باعث تھا۔ لیوی سپاہی کے پھانسی پانے کے ساتھ جس نے کپتان ہرمن صاحب کو قتل کیا تھا۔ چند اور آدمی بھی قید کیے گئے تھے جو اس جرم میں قاتل کے شریک تھے۔ پس ان کے رشتہ داروں نے بدلہ لینے پر کمر باندھی جس کا نتیجہ ہوا کہ ۱۶ نومبر ۱۹۰۵ء کو جنڈولہ میں کپتان ڈاناہرسن کو گولی کا نشانہ بنایا گیا۔ شک کیا جاتا ہے کہ ملا پاوندہ کی سرگروہی سے اس قسم کے ارتکاب عمل میں آئے کیونکہ قاتل اس کے فرقہ سے متعلق ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا جمیل نامی ایک شخص جس نے گومل میں کیمپ کو فنیر کیا تھا قلعہ سروکئی پر رات کے وقت چڑھتے ہوئے گرفتار کیا گیا تھا۔ اور اس کا مدعا صرف نائب تحصیلدار کو قتل کرنا تھا جس نے کہ اس کے بیٹے کو قید کی سزا دی تہی۔ جونہی اس جمیل کو قید کیا گیا۔ اس کے رشتہ داروں نے اس کا بدلہ لینے کی ٹھان لی اور برٹش آفیسروں کی جان لینے کی سخت قسم کھائی۔ اور یہی دشمنی بدستور ابتک چلی آتی ہے جس سے ہمارے ان تمام سرحدی آفیسروں اور سپاہیوں کو جو محسودیوں کے قرب و جوار میں ڈیرہ جات سروکئی اور وانا میں مقرر ہیں نہایت احتیاط اور ہوشیاری سے کام لینا چاہئے۔ ہمارے برٹش افیسران محسودیوں کی دغا اور مکاری کی چالوں سے بخوبی واقف ہوگئے ہیں اور ان کو ایسی خطرناک ضرورتوں کے لئے ہر وقت مستعد اور تیار رہنا چاہئے۔

---

**جنرل سر** ہنڈن بلڈ صاحب بہادر ۴ فروری کو راولپنڈی سے دورہ پر روانہ ہوئے۔ ۵ کو لاہور۔ ۷ کو میانمیر سے روانہ ہوکر ۸ کو رونق افروز دینانگر ہوئے اور تین روز قیام کے بعد ۱۱ تاریخ حال

راولپنڈی میں واپس آ جائیں گے۔

---

نواب و لاشاندار شیخ سنے حیدرآباد جانے کا ارادہ ملتوی کیا۔

---

بنگلور میں ۶ ماہیاں کو حضور پرنس آف ویلز صاحب نے بریٹیر ہسٹن کو ہاسٹینڈرڈ عطا فرماتے ہوئے حسب ذیل تقریر کی۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ میں نے ایک انگریزی رجمنٹ کو سٹینڈرڈ پیش کیا ہے اور خصوصاً تمہاری رجمنٹ کے ساتھ جو اپنے تاریخی واقعات کے لحاظ سے اس قدر مشہور ہے مجھکو یہ رسم ادا کرتے ہوئے نہایت خوشی حاصل ہے۔ اس نے یکے بعد دیگرے تین بادشاہوں کی خدمت کی ہے اور اس کی بنیاد ۱۸۲۸ء میں قائم کی گئی تھی اور چند ہی سال کی حسن خدمات کے بعد بادشاہ ولیم ثالث نے اس کو کمپنی ہیڈ کا خطاب عطا فرمایا۔ اور اس وقت سے ابتک یہ اسی نام سے مشہور ہے۔ ڈیوک آف مارلبرو کی لڑائیوں میں اس نے بہت کچھ ناموری حاصل کی۔ جنگ کریمیا شہر کے دہلی کے غدر اور جنوبی افریقہ کی مہموں میں اس نے قابل تعریف شہرت حاصل کی۔ میں اس سٹینڈرڈ کو تمہاری حفاظت میں چھوڑتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تم اپنے بادشاہ کے لیے ہی جانثاری اور وفاداری کے خیالات سے بھرے ہوئے اس کی جانب ہمیشہ دیکھا کرو گے جیسا کہ ابتک کمپنی ہیڈ رجمنٹ سے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

کرنل لیڈر صاحب بہادر کمانڈنگ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے تقریر کا مناسب جواب دیا۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔

---

# پروموشن

۱۱۔ ڈیوک آف کیمبرج کی اپنی کانسٹ (ہڈسنز ہارس) کو تہ دفعدار سنت سنگھ صاحب بجائے جمعدار بچیتر سنگھ صاحب پنشن یافتہ کے یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے جمعدار مقرر ہوئے۔

۳۰۔ ۳ کانسٹ ڈگارڈ (ہڈسنز ہارس) کو تہ دفعدار میر مرزا عابد علی بیگ صاحب بجائے جمعدار اللہ یار خان صاحب پنشن یافتہ کے ۲ دسمبر ۱۹۰۲ء سے جمعدار مقرر ہوئے۔

۱۔ (پرنس آف ویلز اون) سفر مینا جمعدار سند سنگھ صاحب اول بجائے صوبیدار پرتاپ سنگھ صاحب پنشن یافتہ کے یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر سرفراز ہوئے اور کلر حوالدار پرتاپ سنگھ صاحب جمعدار مقرر ہوئے۔

۵۵۔ کوکس رائفلز (فرانٹیئر فورس) جمعدار فتح خان صاحب بجائے صوبیدار فتح خان صاحب پنشن یافتہ کے یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر ممتاز ہوئے۔

۵۔ بمبئی کیولری کے دفعدار محمد علی صاحب ۷ نومبر ۱۹۰۵ء سے آنریری بارڈنٹ میجر میں جمعداری پر ترقی یاب ہوئے۔

۲۵۔ پنجابیز۔ جمعدار شیر محمد خان صاحب جو آزمائشاً جمعدار مقرر کئے گئے تھے۔ ۱۶ جولائی ۱۹۰۵ء سے اپنی رجمنٹ میں مستقل قرار دئے گئے۔

---

# آج کیا خبر ہے؟

مسٹر با مور شہر لندن کے ایک حلقہ کی طرف سے امیدوار ممبری پارلیمنٹ ہیں ان کے مقابلہ میں ایک لبرل مسٹر میسن کھڑے ہوئے ہیں +

انگلستان کے وہ تمام وزرا جو مشترکہ سرمایہ کی کمپنیوں کے ڈائرکٹر ہیں ڈائرکٹری سے مستعفی ہو جائیں گے +

شہنشاہ جرمنی شاہ ڈنمارک کے جنازہ میں شریک ہونے کو اپنے جہاز میں جائیں گے اور اسی روز شام کو واپس روانہ ہونگے تاکہ ڈیوک آف کیمبرلینڈ سے ملاقات نہ کرنی پڑی جن سے خاندانی شکر رنجی ہے۔

روس میں چار حادثات اس قسم کے واقع ہوئے ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ انقلاب پسند لوگ جو خاموش ہیں صرف وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔ تین مقامات پر بم کے گولے اتفاقیہ طور پر پھٹے جن سے بہت سے آدمی ہلاک ہوئے۔ علاوہ ازیں ایک شخص مسمی کواسکی گرفتار ہوا جس کے مکان سے ۲۰۰ بندوقیں ۲۰ ہزار کارتوس اور ۵۰۰ ریوالور برآمد ہوئے۔ باغی جہاز کے ۳۰ ملزموں کا مقدمہ سباسٹیپول میں شروع ہوا۔

ولایت میں ایک آرمی آرڈر جاری ہوا کہ کلر سارجنٹوں کی تنخواہ ۶ پنس روزانہ بڑھائی گئی ہے۔

کلکتہ کے فساد بقر عید میں ایک ہندو عورت نے جبکہ بلوائی مندر پر حملہ کر رہے تھے اور وہ پوجا کرتی تھی دلیری دکھلائی کہ ایک حملہ آوروں کی لاٹھیاں چھین لیں اس کے بازو پر بھی چوٹ لگی ہے۔

پرنس ارکاٹ مدراس لیجسلیٹو کونسل کی ممبری سے مستعفی ہوئے بجائے ان کے مسٹر محمد رضا خان نامزد کئے گئے۔

لاہور ڈویژن کا جلسہ اسالٹ اٹ آرمز ۱۹ سے ۲۳ فروری تک انبالہ میں ہوگا۔

راولپنڈی کے بڑے بڑے سوداگران ولایتی قند نے سودیشی جلسہ میں صاف انکار کیا اور کہا کہ اپنی تجارت نہیں چھوڑ سکتے۔

---

# لودیانہ

بارے باران رحمت کا نزول ہوا چہارشنبہ کو تمام شب تقاطر ہوتا رہا۔ دوسرے روز دن کو بھی ہلکی ہلکی پھوار آتی رہی اگرچہ ایک انچ سے زیادہ پانی نہ پڑا ہوگا تاہم یہ بھی غنیمت ہے۔ گویا آسمان سے زندگی برسی ہے۔

عید الضحیٰ بخیریت سے گزری نگرانی کا انتظام سردار اسد خان صاحب سٹی مجسٹریٹ کے سپرد تھا۔

لودیانہ کی نامہ نگار ٹریبیون عجیب قسم کی منطق رکھتا ہے کہ جس فعل کو وہ اپنی ذات خاص کے لئے انسب خیال کرتا ہے اسی کے لئے دوسرے پر طعن کرتا ہے۔ اسے اس بات کا نہایت ہی فخر ہے کہ ایک لوکل مدرسہ کے تقسیم انعامات کے لئے اس نے سوا سو روپیہ کے قریب چندہ فراہم کیا ہے لیکن ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول کی اسی قسم کی کوشش پر کہ وہ اپنے مدرسہ کے طلبا کو معقول انعامات دینے کے لئے چندہ جمع کر رہے ہیں طنز کرتا ہے۔ کیا یہ فعل قانوناً یا مذہباً یا اخلاقاً ناجائز ہے۔ کیا دنیا کے تمام مدارس کے ہیڈ ماسٹر اس قسم کی کوشش نہیں کرتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ چونکہ گورنمنٹ ہائی سکول کی فیس زیادہ ہے۔ اس لئے یا تو گورنمنٹ فنڈ سے انعام دینا چاہئے یا ڈائرکٹر صاحب نے جو پچاس سے سو روپیہ سالانہ تک منظور کیا ہے اس میں سے دیں۔ پبلک پر ٹیکس نہ لگائیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا یہ ایسا چندہ ہے جو سرکاری دباؤ سے لیا گیا اگر نہیں تو اس کو ٹیکس کس طرح لکھ سکتے ہیں۔ ہمارے خیال میں ٹریبیون کی شان اس سے بالا ہے کہ اس کے کالموں میں کوئی غرضمند ہم پیشگی کی رقابت کو ایسی لچر منطق کے ذریعہ ظاہر کرے جس پر مدرسوں کے ادنیٰ لڑکوں کو بھی ہنسی آئے۔

مدارس حلقہ جالندھر کا سالانہ ٹورنمنٹ ۱۲ ماہ حال سے شروع ہو کر تین روز تک رہیگا۔ سردار گربخش سنگھ بی اے۔ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ٹورنمنٹ منیجنگ کمیٹی کے پریسیڈنٹ مقرر ہوئے ہیں۔ اضلاع فیروزپور جالندھر ہوشیارپور۔ لودیانہ کے طلبا شریک ہونگے۔

نیو وکٹوریہ تھیٹریکل کمپنی آج صبح لاہور کو روانہ ہوگئی۔ لودیانہ پبلک کی طرف سے مالک کمپنی کو ایک میڈل دیا گیا ہے۔ سید الیش ۲۳ - امتحا

# دلچسپ واقفیت کا خزانہ

**جہاں قیدخانے معدوم ہیں** - آیس لینڈ میں جیہل کے لئے کوئی جیلخانہ نہیں ہے کیونکہ وہاں کے باشندے نہایت ہی ایسے دیانت دار ہیں اُنکے لئے مقفل اور پہرہ والے محفوظ مکانات کی بالکل ضرورت نہیں۔ یہاں کی تاریخ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ ہزار سال کے عرصے میں وہاں صرف دو چوریاں ہوئی یہہ دونوں موقعے بھیڑوں کے سرقہ کرنے سے متعلق تھے۔

جن میں سے ایک شخص تو اسی ملک کا باشندہ تھا - اس کا بازو ٹوٹنے کی وجہ سے اس کا تمام کنبہ فاقہ کشی کرتا تھا - اس لئے اس نے چوری کی - جب اس سرقہ کا مفصل حال لوگوں پر ظاہر ہوا تو انہوں نے بجائے اس کے کہ مجرم کو سزا دیتے اس کو ڈاکٹر کے سپرد کیا اور جب اس کا بازو درست ہوگیا تو اس کے لئے کچھ کام تلاش کردیا - پس اس مجرم کے نام پر جو چوری کرنے کا دھبہ لگ گیا - وہی ایک ہزار برس کی قیمتی سزا تھی -

لیکن دوسرا شخص جو اسی طرح بھیڑوں کی چوری کرتے ہوئے پکڑا گیا تھا بذات خود ایک مالدار جرمنی شخص تھا - اور اس نے محض طمع نفسانی پوری کرنے کے لئے ایک دوسرے شخص کی ملکیت پر بیجا قبضہ کیا - اصل حقیقت معلوم ہونے پر اس کو یہ سزا دی گئی کہ وہ اپنی تمام ملکیت کو فروخت کرکے چلا جاوے -

---

**جمائی لینا** - جمائی لینا دو طرح سے ہماری صحت کے لئے ازبس مفید ہے - اول یہہ پھیپھڑوں کے صاف کرنے میں بڑی مدد دیتی ہے۔ بہت کم لوگوں کو یہہ اصلیت معلوم ہوگی کہ معمولی سانس لینے وقت ہوا کی تھوڑی سی مقدار ہمارے پھیپھڑوں کے خانوں میں کسی نہ کسی گوشہ میں جمتی رہجاتی ہے اور اگرچہ تنفس کا عمل جاری رہتا ہے اور ہمارے پھیپھڑوں میں تازہ ہوا مہیا ہوتی رہتی ہے لیکن یہہ باقی رہی ہوئی تھوڑی سی ہوا باہر نہیں نکلتی بلکہ خراب ہوکر خون پر سخت مضر اثر ڈالتی ہے - جس سے بہت سی بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں -

جب ہم جمائی لیتے ہیں تو ہمارے پھیپھڑے کے چھوٹے سے چھوٹے گوشہ میں بھی تازہ ہوا پہنچ جاتی ہے اور پچھلی تمام باقیماندہ خراب ہوا فوراً باہر نکل جاتی ہے۔

جمائی لینے کا دوسرا بڑا فائدہ یہہ ہے کہ اس کے عمل سے منہ ناک اور وہ اعضا جو ان کے آس پاس ہیں پھیلجاتے ہیں - جس سے ان کے رگ پٹھوں پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے بعض اوقات جمائی لیتے وقت ایک قسم کی آواز بھی سنائی دیا کرتی ہے - جو اصل میں ان رگوں کے کھلنے کی آواز ہوتی ہے جو کانوں کے درمیانی حصے اور گردن کی پہلی ہڈی کے مابین واقع ہیں ان رگوں کے سخت ہونے اور سکڑنے سے اکثر آدمی گونگے ہو جاتے ہیں۔

---

**لنکا کے حکیم** - لنکا کے دیسی حکیموں کا پیشہ جزیرہ کی نصف آبادی سے زیادہ [illegible] کرتی ہے کیونکہ ان کی حکمت ایسی اعلی قسم کی ہے کہ خاص خاص امراض میں ان کا علاج دیگر حکیموں اور ڈاکٹروں کے مقابلہ میں بہت بہتر ثابت ہوتے ہیں - اگر دانت میں سخت درد ہو رہا ہو تو لنکا کے یہہ حکیم اور ڈاکٹروں کی طرح مریض کا دانت نہیں اکھاڑتے - بلکہ ایک سفوف لگا کر فوراً آرام کر دیتے ہیں - اگر کوئی عضو ضرب شدید پہنچنے سے ناکارہ ہو جاوے تو یہہ حکیم اور ڈاکٹروں کی طرح اس کو کاٹ نہیں ڈالتے بلکہ خاص خاص جڑی بوٹیوں کے استعمال سے اس کو کام کے لائق بنا دیتے ہیں -

لیکن یہہ امر نہایت قابل افسوس ہے کہ ان لنکا کے حکیموں کے یہہ عجیب و غریب علاج کے طریقے تعجب نہیں کہ تھوڑے ہی عرصے میں مصر کی قدیمی حکمت کی مانند دنیا سے مفقود ہو جائیں کیونکہ ان تمام حکیموں میں ہمیشہ باہمی چپقلش رہتی ہے - اور ہر شخص ایک دوسرے کی تکذیب و تخریب کی گھات میں لگا رہتا ہے - اور یہی وجہہ ہے کہ لنکا کی یوروپین آبادی اور دیگر معزز اشخاص ان کی طرف رجوع نہیں کرتے -

---

**نو ایجاد گولی** - یہہ بندوق کی گولی ایسے تین گھوڑوں کے جسم میں سے آرپار نکل سکتی ہے جو ساڑھے پانچ سو گز کے فاصلے پر کھڑے ہوں اور اس سے نصف فاصلے پر چار گھوڑوں کے آرپار گذر سکتی ہے - یا ایک موٹے درخت کے تنے میں سے گذر کر ایک آدمی کو ہلاک کر سکتی ہے -

---

**جاپانی سپاہی** - ہر ایک جاپانی بارک میں ورزش کرنے کے لئے ضرور ایک اکھاڑہ ہوتا ہے اور ورزش کے لحاظ سے جاپانی سپاہی دنیا بھر میں سب سے اول ہیں - وہ بہت اونچی دیوار پر بغیر زینہ یا کسی اور ذریعے کے صرف نصف منٹ کے عرصے میں اس طرح چڑھ سکتے ہیں - کہ ایک سپاہی دوسرے کے کندھوں پر کھڑا ہوجاتا ہے اور تیسرا دوسرے کے کندھوں پر اور چوتھا تیسرے پر علی ہذا القیاس سب سے نیچے والا آدمی اوپر کے تمام آدمیوں کا بوجھ سہارے رکھتا ہے -

---

**جواہرات کی ایک عجیب خاصیت** - جواہرات یا اور کسی قسم کے چمکدار پتھر یا "کرسٹلز" کا خاصہ ہے کہ وہ بعض اوقات کانوں سے نکلتے ہی پھٹ جاتے ہیں - بلکہ بارہا ایسا ہوا ہے کہ بیش بہا جواہرات محض حرارت کی زیادتی کے اثر سے کان کھودنے والوں کی جیبوں یا ہاتھوں میں پھٹ کر ضایع ہوگئے ہیں - چھوٹے پتھروں کی نسبت بڑے بڑے پتھروں کے پھٹنے کا زیادہ احتمال ہے - یہی وجہہ ہے کہ جنوبی افریقہ سے اس قسم کے قیمتی پتھر کچے آلوؤں کے گودے میں لپیٹ کر باہر روانہ کئے جاتے ہیں -

---

**اٹلی** میں آجکل جھیل نیمی کا پانی نکال کر اس کو بالکل صاف کرنے میں نہایت سرگرمی سے دلچسپی لیجارہی ہے - یہ وہی جھیل ہے جس میں کبھی شہنشاہ ٹائبریس قیصر کا ایک بیش بہا جہاز غرق ہوگیا تھا -

اس جہاز کی بابت بیشمار روایتیں مشہور ہیں اور لوگوں کا عام خیال ہے کہ اس میں بے انتہا دولت اور خزانہ تھا جو جہاز کے ساتھ ہی جھیل کے نذر ہوا - کئی دفعہ اس عجیب و غریب جہاز کے بعض حصے چاندی اور زیورات اور آبنوس کے مرصع ٹکڑوں کی شکل میں جھیل سے برآمد ہوئے ہیں - لیکن جہاز کا تقریباً تمام قیمتی حصہ جھیل کی تہہ میں دبا ہوا ہے اور لوگوں کا یقین ہے کہ اگر جھیل کے تمام پانی کے نکاس کا انتظام ہوگیا تو یہہ بیش بہا جہاز حاصل ہو سکیگا -

---

**گھاس کھاؤ** - حال ہی میں ایک نئی اور عجیب سوسائٹی قایم ہوئی ہے جس کا موجد ایک سپین کا رہنے والا شخص ہے اس سوسائٹی کا یقین ہے کہ معدہ کی تمام خرابیوں کو رفع کرنے اور صحت قایم رکھنے کے لئے گھاس کھانے سے بہتر کوئی علاج نہیں - اس کے موجد کا بیان ہے کہ میں مختلف تجربے

کر کے مندرجہ ذیل نتائج پر پہنچا ہوں -

بدہضمی کے لئے خشک روٹی اور گھاس ملا کر کھانا ازبس مفید ہے - لیکن گھاس کو نگلنے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کا رس چوس لینا چاہئے اور باقی فضلہ چبا کر پھینک دینا چاہئے گھاس کا قوت ہاضمہ کے لئے ازبس مفید ہونے کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ بلی اور کتے اس کو بطور دوا کے استعمال کرتے ہیں -

**ریشم کی مچھلی** - بحیرہ روم میں ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہے جس سے ریشم کے کیڑے کی طرح ریشم حاصل کیا جاتا ہے - اس مچھلی کو "مد بچہ" کے نام سے پکارتے ہیں یہ مچھلی بعینہ ریشم کے کیڑے کی مانند ریشم کاتتی ہے - ایک دفعہ میں تقریباً ایک پونڈ سے زیادہ ریشم پیدا نہیں کر سکتی - یہ ریشم خوبصورت سنہری رنگ کا ہوتا ہے -

**اڈیسن کے خیالات** - مسٹر اڈیسن کی رائے ہے جو زمانہ حال کا ایک مشہور و معروف موجد ہے آدمیوں کے کھانے اور سونے کی مقدار حد سے بڑھی ہوئی ہے اور جس قدر وہ کام کرتے ہیں وہ بہت ناکافی ہے - اس کا خیال ہے کہ معمولی درجہ کا آدمی اگر اپنے کھانے اور سونے کی مقدار کم کر کے محنت و مشقت میں کسی قدر زیادتی کر دے تو وہ موجودہ حالت کی نسبت بدرجہا خوش و تندرست رہ سکیگا - حال ہی میں اس نے اپنے ایک دوست سے اثناء گفتگو میں بیان کیا کہ بعض آدمی تو زیادہ کھانے اور سونے کی عادت سے اپنے تئیں بیوقوف بنا لیتے ہیں - لیکن بعض اسی کی بدولت بہت جلد قبر میں جا سوتے ہیں - وہ حد سے زیادہ اپنی سخت محنت اور مشقت کا بیان کر کے خوش ہوتے ہیں - لیکن یہ سراسر غلط ہے کوئی شخص حد سے زیادہ محنت ہرگز نہیں کر سکتا - میں متواتر پانچ دن اور رات تک بغیر سوئے کے ایسی اچھی طرح کام کر سکا ہوں جیسا کہ ہو سکتا ہے - اور اس اثناء میں میں نے بہت کم کھانا کھایا ہے -

شاید تم مسٹر لوئیس کارونیرو سے واقف ہوگے جس نے "ہم زیادہ عمر تک کس طرح زندہ رہ سکتے ہیں؟" کے نام سے ایک کتاب تحریر کی ہے - وہ چالیس برس کی عمر تک خود دائم المریض اور کمزوری کی حالت میں رہا کرتا تھا - اور اس کے ڈاکٹروں نے فیصلہ کر دیا تھا کہ وہ سیدھا موت کے دروازے کی طرف جا رہا ہے لیکن جونہی اس کو کم کھانے کا راز معلوم ہو گیا اور اس نے اس پر عمل کرنا شروع کیا وہ دنوں میں تندرست و توانا ہو گیا - اس کی تمام سستی اور شکایتیں رفع ہو گئیں اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے وہ سو برس تک زندہ رہا -

خود میرے والد بزرگوار ۹۴ سال تک زندہ رہے - میرے دادا نے ۱۰۲ برس کی عمر پائی اور میرے پردادا ۱۰۴ برس کے سن تک پہنچے ان بزرگوں کی زندگی کا بڑا اصول وہی تھا جس پر مسٹر لوئیس کارنیرو نے عمل کیا -

جیسا کہ زیادہ کھانا تندرستی کے لئے مضر ہے اسی طرح زیادہ سونا بھی اپنی مضرت میں اس سے کسی طرح کم نہیں - اگر آدمی ہمیشہ کم سونے کی کوشش کرے تو اس کو چند روز ہی میں بخوبی معلوم ہو جائیگا کہ درحقیقت اس کو کس قدر کم خواب کی ضرورت ہے - اور اس تجربے سے اس کی تندرستی اور قوائے جسمانی پر بیشمار روشن اثر پڑتا ہے - جو شخص رات بھر میں آٹھ یا نو گھنٹے سوتا ہے اس کو ایک ایسے شخص پر کچھ بھی فوقیت نہیں جو صرف پانچ گھنٹے گہری اور میٹھی نیند سو کر رات گذارتا ہے اگر اول الذکر شخص کو کچھ فضیلت حاصل ہے تو وہ سونے کی اس کے اور کچھ نہیں کہ وہ موخر الذکر کم سونے والے شخص کی نسبت دن بھر اپنے کام میں زیادہ سست اور بیمار رہیگا -

جس موقعہ کا مسٹر اڈیسن نے یہ ذکر کیا ہے کہ وہ پانچ دن اور پانچ رات تک بغیر سوئے کے کام کرتا رہا - اس کے بعد وہ ۲۰ گھنٹے تک برابر سوتا رہا ہے - لیکن وہ بیان کرتا ہے کہ یہ نیند نہایت گہری اور خوشگوار اور تازگی بخش تھی اور جب وہ اس قدر عرصے کے بعد سو کر اٹھا ہے تو وہ معمولی طور پر ہمیشہ کی طرح تندرست اور چست و چالاک تھا -

پھر مسٹر اڈیسن کہتا ہے کہ لوگ عموماً اس بھاری غلطی کا شکار ہے ہوئے ہیں کہ زیادہ کام کرنے سے آدمی تھک جاتا ہے - اور یہ تکان اس کی صحت کے لئے مضر ثابت ہوتی ہے - ہم اکثر لوگوں کو یہ کہتے سنتے ہیں کہ فلاں شخص نے حد سے زیادہ محنت اور مشقت کی ہے اور اب اس کو آرام کی ضرورت ہے حالانکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو جس قدر اس کی روزانہ خوراک ہے اس کے مقابلے میں اس نے نصف کام بھی نہیں کیا -

ایک تندرست شخص کے لئے محنت و مشقت کی کوئی انتہا نہیں - جب وہ کام کرتے کرتے تھک جائیگا تو اس کو خود بخود نیند آ جائیگی - اور یہی اس کی تکان کا اصلی معاوضہ یا آرام ہے - صرف میں ہی نہیں بلکہ میرے کئی ملازم بھی اکثر کئی کئی دن تک بغیر سونے کے کام کر سکتے ہیں اور پھر بھی اچھی اور تندرست حالت میں رہتے ہیں -

مسٹر اڈیسن کا یقین ہے کہ اگر کسی سست آدمی کو خواب نہ آتا ہو تو اس کا سب سے عمدہ علاج یہی ہو سکتا ہے کہ اس سے مشقت کا کام کراؤ - پھر اس کو خوب گہری اور میٹھی نیند آ جائیگی -

زیادہ محنت اور مشقت سے آدمی کی زندگی کم نہیں ہوتی مسٹر گلیڈسٹون اور بسمارک کو دیکھو - فرانسیسی مشہور و معروف کیمسٹ شیورل پر نظر ڈالو جو ۱۰۰ برس کی عمر میں اس زور و شور سے تقریر کرتا ہے - یہ لوگ ہمیشہ اعتدال سے رہتے ہیں - نہ زیادہ کھاتے ہیں اور نہ زیادہ سوتے ہیں -

لیکن مسٹر اڈیسن اس امر کو تسلیم کرتا ہے کہ آدمی کسی ایسے کام پر اپنی پوری محنت و مشقت نہیں لگا سکتا جس کو حقیقت میں اس کی طبیعت پسند نہ کرتی ہو بلکہ ایسا کام بجائے فائدہ کے اس کے لئے ہلاکت کا باعث ہوگا -

مسٹر اڈیسن کے خیال میں روپیہ کے لئے صرف اس قدر محنت کرنا جایز ہے جس قدر کہ اپنی گذران کے لئے کافی ہو لیکن اس کے بعد دولت کے ڈھیر جمع کرنے کی ہوس کرنا اچھا نہیں بلکہ اس کو ایسے کام میں صرف کرنا چاہئے جو حقیقت میں فائدہ مند اور ترقی کیلئے ہو -

**شہر نیویارک میں مکانات کی کثرت اور جگہ کی قلت کے باعث** اب زمین کے اندر مکانات بننے شروع ہو گئے ہیں - مکانات کے علاوہ زمین کے اندر برقی ریلوے کا سلسلہ بھی اس طرح جاری کیا جائیگا جس سے شہر کے لوگ ایک مقام سے دوسرے مقام تک بآسانی جا سکیں گے - اس ترقی سے ایک عجیب نتیجہ یہ ہوگا کہ نیویارک میں سڑکوں یا گلی کوچوں کا استعمال بہت کم ہو جائیگا کیونکہ بہت سی بڑی بڑی عمارتیں اور ہوٹل سرنگوں کے ذریعے اس زمین کے اندر ہی شہر سے ملائے جائینگے -

**آنکھ کے جلدی جلدی جھپکنے کی عادت بہت بری ہے** - اس سے آنکھ کی بینائی میں قبل از وقت کمی پیدا ہو جاتی ہے - لیکن آنکھ کا قدرتی طور پر بے معلوم جھپکنا آنکھوں کے صاف اور تر رکھنے کے لئے ضروری ہے - آنکھ کے جلدی جلدی بلا ضرورت بند کرنے اور کھولنے سے اس کی باریک باریک رگوں پر بیجا زور پڑتا ہے -

**سفید چینی کے برتن۔** بارہا ایسا دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض بعض کارآمد ایجادیں بغیر کسی محنت یا کوشش کے اتفاقیہ معلوم ہو جاتی ہیں۔ سفید چینی کے برتن بنانے کی ترکیب بھی اسی طرح اتفاقیہ معلوم ہوگئی تھی جس کی بدولت مسٹر سیموئیل آسٹبری نے سنہ ۱۷۲۰ء میں بے شمار فائدہ اٹھایا۔ اس کا قصہ اس طرح پر ہے کہ ایک دن جب مسٹر سیموئیل گھوڑے پر سوار لندن کو جا رہا تھا تو راستہ میں گھوڑے کی آنکھوں میں کچھ ہو گیا جس کے باعث اس کو تمام بڑی سڑک پر ٹھہرنا پڑا اور ایک سلوتری کو گھوڑے کی آنکھ دکھائی۔ سلوتری نے چقماق کے پتھر لے کر ان سب کو خوب گرم کر کے ایک پانی کے برتن میں ڈالا جس سے پتھر کا سفوف بن گیا اور اس سفوف کو آنکھ میں لگانے سے گھوڑا تندرست ہو گیا۔

جس وقت یہ سفوف تیار کیا جا رہا تھا اس وقت سیموئیل اس تمام عمل کو دیکھ رہا تھا۔ گھر آ کر اس نے تھوڑے سے چقماق کے پتھر کو اسی طرح جلا کر سفوف کیا اور چکنی مٹی اور پانی میں ملا کر اس کے برتن بنائے جو پکنے پر سفید اور چکدار چینی کے برتن بن گئے

---

**بیش بہا جہاز۔** جون ۱۵۹۲ء کو جب کہ انگلستان کا امیر البحر ڈریک فتح کر کے جزائر سپانیہ سے واپس آ رہا تھا تو راستہ میں اس کو ایک بھاری جہاز نظر آیا جس کو اس نے فوراً گرفتار کر کے اپنے قبضہ میں لے لیا۔ بعد میں یہ جہاز نہایت کارآمد اور قیمتی ثابت ہوا کیونکہ یہ پرتگال کا ایسٹ انڈیا میں جہاز سامان فلپ تھا۔ اس کے مال و اسباب کی قیمت ایک ملین پونڈ سے زیادہ تھی۔ ان تمام قیمتی اشیاء کے علاوہ اسمیں ایک ایسی بیش بہا چیز تھی جس کے مقابلہ میں اسکے قیمتی مال و اسباب کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔ یہ وہ شے تھی جس کی بدولت انگریزوں کو ہندوستان میں کامیابی ہوئی۔ یہ نہایت اہم کمپنی کے خفیہ رازوں کی کنجی تھی یعنی وہ کاغذات اور دستاویزیں تھیں جن کی بدولت انگریزوں کو ہندوستان میں تجارتی ترقی دینے کے تمام وسایل معلوم ہو گئے۔ سارے شکوک رفع ہو گئے۔ پس اگر یہ کہا جائے تو ہرگز بیجا نہ ہوگا کہ جس مبارک وقت میں یہ جہاز انگریزوں کے ہاتھ آیا تھا وہ گویا ہندوستان میں برٹش سلطنت کے آفتاب کے طلوع ہونے کا دن تھا۔ پس اس واقعہ کے تھوڑے ہی عرصے بعد انگریزوں کی ایسٹ انڈیا کمپنی قایم ہو گئی۔ اور پھر آپ کو جسقدر نمایاں ترقی کی وہ روز روشن کی طرح تمام دنیا پر ظاہر ہے +

---

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## زرد رنگ کا چہرہ

خواہ کوئی ظاہری طور پر مانے یا نہ مانے۔ مگر یہ امر یقینی ہے کہ ہر شخص یہ دلی خواہش رکھتا ہے کہ وہ خوبصورت نظر آئیں۔ مگر خوبصورتی عطیہ قدرت ہے۔ اصل خوبصورتی چند ہی اشخاص کے حصہ میں آتی ہے۔ ہاں ہر تندرست شخص ہمیشہ دیکھنے میں بھلا معلوم دیتا ہے نہ کہ اس کے چہرہ میں بلحاظ خوبصورتی کچھ نقص ہی کیوں نہ پائے جائیں۔ تندرست اشخاص کا چہرہ خوبصورت اور چمکدار نظر آتا ہے۔ اور ان کی شکل میں ایک ایسی کشش پائی جاتی ہے جو خوبصورتی میں ہوتی ہے۔

کوئی پیشہ ہو۔ جسم کا تندرست حالت میں ہونا ضروری ہے۔ ایسے شخص کا ہر جگہ پسند نہیں کیا جاتا جس کا رنگ پھیکا سا ہو اور چہرہ مرجھایا ہوا ہو۔ اس کی طرف بہت لوگوں کی توجہ نہیں ہوتی ہے۔ خصوصاً عورتوں کو کوئی بھی پسند نہیں کرتا۔ اس قسم کے زرد رنگ اور بدشکلی کے کئی سبب ہیں۔ مثلاً جگر اگر باقاعدہ کام نہ کرتا ہو۔ طبیعت میں کاہلی زیادہ ہو۔ غذا نامناسب کا استعمال رکھا جاتا ہو۔ سیر سپاٹے سے نفرت ہو اور گھر میں ہی بیٹھے رہنے کی عادت پڑ گئی ہو۔ ایسے اشخاص نہایت بدصورت سے ہو جاتے ہیں۔ نہیں جانتے کہ ذرا سا فرق پڑا اسی سے چہرہ کا رنگ بگڑ جاتا ہے۔ اکثر قبض کی شکایت رہنے لگتی ہے۔ خون خراب ہو جاتا ہے۔ اور وہ شخص مریض کی سی حالت میں رہنے لگتا ہے۔ کیا یہ پھر بھی لازم نہیں ہے کہ نہ صرف خوبصورتی کی خاطر بلکہ صحت کے لحاظ سے بھی ایسے امورات کا خیال رکھا جائے۔ ایسی عادات سے جو حقیقت میں کاہلی اور سستی کا نتیجہ ہیں۔ جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکا علاج صرف ان اسباب کو رفع کرنا ہے۔ ایسی باتوں کے لئے ڈاکٹروں سے رجوع لانا اور نسخوں کی تلاش میں پھرنا فضول ہے۔ صرف عادات میں تبدیلی کرو۔ اور تم صحت کے ساتھ خوبصورتی بھی حاصل کرو گے

چہرہ کے رنگ کا زرد ہو جانا یہ معنی رکھتا ہے کہ تمہارا جگر خراب ہو گیا ہے۔ یعنی جو صفرا اس عضو میں پیدا ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ آنتوں میں جا کر ہاضمہ میں مدد دے۔ اور آنتوں کو باقاعدہ خون میں چلا جاتا ہے۔ ایسی حالت کے لئے بیشک علاج کی ضرورت ہے۔ اور ضروری ہے کہ کسی لائق دید سے علاج کرایا جائے۔ جب جگر ٹھیک حالت میں ہو جائیگا۔ اس سے نہ صرف تمہاری صحت ہی باقاعدہ ور جو ٹھیک ہو گی بلکہ خوبصورتی چستی و چالاکی اور طبیعت کی تروتازگی عود کر آئیگی نہ صرف یہ بلکہ دل میں ایک خاص بشاشت حاصل ہوگی

---

# گلستہ کی کیاری

لڑکی۔ ابا جان۔ اس دفتر کے دروازے پر یہ تختہ کیسا لگا ہوا ہے؟

ماں۔ بیٹی اس تختہ پر لکھا ہوا ہے کہ کتوں کو اندر آنے کی اجازت نہیں ہے۔

لڑکی۔ لیکن ابا جان کیا کتے بھی پڑھے لکھے ہوتے ہیں جو اس تختہ کو پڑھ کر اندر نہ جائینگے۔

---

ایک دوست۔ کیوں بھئی تمہارے کھانا پکانے پر کتنے ملازم ہیں؟

دوسرا دوست۔ عموماً تین نوکر رہتے ہیں۔

پہلا دوست۔ (حیران ہو کر) تین کی کیا ضرورت ہے؟ اکیلا شخص کام نہیں دے سکتا؟

دوسرا۔ کیوں نہیں دے سکتا۔ لیکن میرے ہاں ایک نوکر تو بدرجہ بہتر کام کرتا ہے۔ دوسرا ملازمت چھوڑنے والا ہوتا ہے اور تیسرا آنے کے لئے تیار رہتا ہے۔

---

شیخی باز۔ میری زوجہ ایسی وفادار ہے کہ اگر میں مر گیا تو وہ کہتی ہے کہ میں کبھی دوبارہ شادی نہ کروں گی۔

ایک دوست۔ بھئی سچ ہے واقعی اس کو تم جیسا شوہر کیوں ملنے لگا ہے۔

دوسرا دوست۔ میاں یہ بات نہیں بلکہ وہ بیچاری ڈرتی ہے کہ پھر کہیں ایسے شخص کے جال میں نہ پھنس جائے۔

---

مطلوب۔ کیا میں ہی اکیلی ایسی عورت ہوں جس کے ساتھ تمکو کبھی اس قدر محبت ہوئی ہے؟

طالب۔ نہیں تم چھٹی عورت ہو۔ آگے دو عورتیں ایسی گذر چکی ہیں جن کے ساتھ مجھکو ایسی ہی انتہا درجہ کی محبت تھی۔

مطلوب۔ ہیں! ۵ عورتوں کے ساتھ؟

طالب۔ ہاں پانچ کے ساتھ ایک میری والدہ تھی۔ ایک پھوپھی اور تین بہنیں۔

---

طالب۔ میری تسلی کیلئے صرف ایک نگاہ کافی ہے۔

مطلوب۔ تو پھر تم آئینہ دیکھکر کیوں اپنا اطمینان نہیں کر لیتے؟

# مراسلات

## توسیع اشاعت آرمی نیوز

ان سرپرستان آرمی نیوز کا جنہوں نے توسیع اشاعت میں مدد دی ہے صدق دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے -

### خلاصہ مراسلات

جناب ماسٹر حبیب الرحمٰن صاحب جہانسی سے تحریر فرماتے ہیں -

عنایت فرمائے بندہ اڈیٹر صاحب تسلیم شکر ہے کہ آپ نے آخر کار اپنا الٹی میٹم واپس لے لیا - ورنہ اس باوقار اخبار کے قدر دانوں کو افسوس ہوتا - خیر اب میں بھی ایک کرم معظم خریدار کا نام نامی آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں بلکہ ساتھ ہی مبلغ للعہ روپیہ قیمت سالانہ کا منی آرڈر ان کی طرف سے ارسال خدمت ہے - براہ مہربانی وصول فرما کر شروع ماہ آئندہ سے ہمارے رسالدار میجر حاجی محمد وزیر علی خاں صاحب سردار بہادر کے نام اخبار جاری کر دیجیئے ✦

جناب سردار جوالا سنگھ صاحب ڈفیدار تحریر فرماتے ہیں :

مکرم معظم جناب اڈیٹر صاحب تسلیم - میں نے اپنے اور دو احباب کو آپکے اخبار کی خریداری پر آمادہ کیا ہے - براہ مہربانی ہر دو احباب کے نام پرچہ اخبار بذریعہ وی - پی ارسال فرما دیں -

(۱) سوار ہزارا سنگھ صاحب رینیس گس گڈھ

(۲) سوار عطر سنگھ صاحب ڈفیدار گس گڈھ

جناب بابو مرلیدہر صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ اکونٹنٹ جنرلس آفس الہ آباد تحریر فرماتے ہیں -

جناب مسٹر رشید صاحب تسلیم - شکر ہے کہ آپ نے الٹی میٹم واپس لے لیا - اگر ایسا نہوتا تو یقینی ہے کہ بہت سے شائقین خریداری اخبار سے کنارہ کش ہو جاتے - لیجئے حسب وعدہ میں بھی ایک خریدار پیش کرتا ہوں - دوسرے کی فکر جاری ہے شروع فروری سے ایک پرچہ اخبار بنام منشی گوپال سہائے صاحب گورنمنٹ پنشنر امرتسر کے نام روانہ فرمائیں -

رسالدار گلاب سنگھ صاحب مراد آباد سے تحریر فرماتے ہیں -

بندہ نواز اڈیٹر صاحب تسلیم - براہ مہربانی اپنا اخبار بنام لالہ کھیم دھر پٹواری حلقہ بھلولیا سست پور ضلع بدایوں کے پتہ سے جاری فرماویں - مبلغ للعہ کا منی آرڈر ارسال خدمت ہے رسید سے مطلع کیجئے گا ✦

جناب سید عبد العزیز صاحب سردار بہادر اڈیکانگ حضور وائسرائے ہند کلکتہ سے رقمطراز ہیں -

کرمفرمائے بندہ اڈیٹر صاحب تسلیم آپ کے اخبار کے لئے دوسرا خریدار بھی مہیا کر دیا ہے - سردار محمد امین خاں صاحب کے نام اخبار جاری فرما دیں -

جناب منظور احمد صاحب آسام سے تحریر فرماتے ہیں -

ڈیر رشید احمد صاحب تسلیم آپکے الٹی میٹم واپس لینے پر خوشی ہوئی - بندہ پیشتر ہی خریدار ہو چکا ہے آج ایک خریدار بھی پیش کرتا ہوں - اور آئندہ بھی کوشاں رہونگا - بابو مہنا سہائے صاحب اسسٹنٹ پوسٹ آفیسر کے نام اپنا پرچہ اخبار جاری فرما دیں -

---

## رسالہ زمانہ کا نیا اور قابل قدر تحفہ

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم - براہ کرم اپنے اخبار گوہربار کے ذریعہ سے یہ اعلان نشر فرما دیجئے کہ جو اصحاب آج کے اخبار کی تاریخ سے تیس روز کے اندر رسالہ زمانہ کی خریداری شروع کرینگے - ان کو ذیل کی تصویروں میں سے کوئی ایک تصویر بطور تحفہ دیجائینگی -

(۱) مسٹر محمود (۲) مہاراجہ بڑودہ (۳) مسٹر دادا بھائی نوروجی (۴) جسٹس رانا ڈے - (۵) مسٹر گوکھلے (۶) حضرت داغ دہلوی (۷) سوامی دیانند سرسوتی (۸) راجہ رام موہن رائے (۹) پنڈت ایشور چند ودیا ساگر (۱۰) سوامی رام تیرتھ جی (۱۱) علی گڈھ کالج گروپ (۱۲) شاہان روس و جاپان زمانہ کا مفصل پراسپکٹس جس میں اس کی نفیس لکھائی - چھپائی کاغذ اور سوج وغیرہ کے صحیح نمونے کے علاوہ سال گذشتہ کے کل پرچوں کی فہرست مضامین درج ہے - ہر کا ٹکٹ بھیجنے پر روانہ کیا جا سکتا ہے - نمونے کے لئے ہر کا ٹکٹ آنا چاہئے -

(منیجر زمانہ کانپور)

---

# اشتہارات

## ضرورت

۲ ½

ایک ہیڈ خدمتگار ۵ - لائٹ انفنٹری کے لئے درکار ہے - امیدواروں کی درخواستیں معہ رقم تنخواہ اور سابقہ تجربہ کی تفصیل کے ساتھ صاحب میس پریسیڈنٹ پانچویں لائٹ انفنٹری دانا پور کے پتہ سے آنی چاہئیں -

## "جلدی کیجئے"

کمبائینڈ ٹریننگ اور ضمیمہ ٹریننگ مینوئل کے لئے درخواستیں بہت جلدی آنی چاہئیں - قیمت حسب ذیل ہے -

| | اردو | ناگری | گورمکھی |
|---|---|---|---|
| کمبائینڈ ٹریننگ | ۱۰/ | ۱۲/ | ۱۴/ |
| ضمیمہ ٹریننگ مینوئل | ۱۲/ | ۱۴/ | ۱۶/ |

ملنے کا پتہ

ہیرا لعل کمپنی مالک آرمی نیوز پریس لودیانہ

## ہندو بسکٹ کمپنی لمیٹڈ دہلی جسکو

بسکٹوں کے اعلیٰ قسم ہونے کی وجہ سے تمغہ جات طلائی و نقرئی صنعتی نمائشوں میں جو بمقام کلکتہ بماہ دسمبر ۱۹۰۶ء و ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۱ء میں منعقد ہوئیں - عطا ہوئے -

اس کمپنی کے کل بسکٹ اعلیٰ قسم کے بذریعہ کل زیر نگرانی تجربہ کار بیکر بنتے ہیں اور خوبصورتی اور رشاہت میں بے نظیر ہلکے خوشگوار اور زود ہضم ہوتے ہیں - چند خاص وجوہات جن کی وجہ سے ان کو استعمال کرنا چاہئے -

(۱) ہر قوم اور ہر ملت کا آدمی بلا لحاظ قومیت اسکو استعمال کر سکتا ہے -

(۲) ہر وقت تازہ دستیاب ہو سکتے ہیں ولایتی بسکٹ عموماً ۳ یا ۴ ماہ کے رکھے ہوتے ہیں -

(۳) وبائی ایام میں یہہ بہت مناسب اور بے خطر ہوگا کہ عوام ان بسکٹوں کو جو دہلی میں بنتے ہیں جہاں وبا بالکل نہیں ہے استعمال کریں نمونہ منگوا کر ملاحظہ کریں اور پھر آرڈر دیں قیمت نمونے کے بکس کی ایک پونڈ سائز اور دو پونڈ سائز ۱۲/ بلا کرایہ ریل جو کہ ذمہ دار خریدار ہوگا - کمپنی کے تیار شدہ بسکٹ کافی تعداد میں ہی استعمال ہوتے ہیں اور دیسی افسران کی طرف سے دو کمیشن بھی بسکٹوں کا تین وقت امتحان کر چکے ہیں - انہوں نے کوئی نقص نہیں پایا اور سب بڑی خوشی سے ان کا استعمال کرتے ہیں ✦

پانچہزار روپیہ انعام — پانچہزار روپیہ انعام

# ممیرے کا سرمہ

| پانچہزار روپیہ انعام | مصنفہ جناب اسسٹنٹ میڈیکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب | پانچہزار روپیہ انعام |
|---|---|---|

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ سرخی چشم۔ دھند۔ دھوا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چہار روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت ... لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس عہ روپیہ ... سرمہ فی تولہ ہر خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

المشتہر

## پروفیسر میا سنگھ۔ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

### ان سے بڑھکر اور کیا شہادت ہوسکتی ہے

### جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب

قادیانی ۱۵ نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں

مشفق مہربان سردار میا سنگھ صاحب

بعد ما و جب میرے گھر میں آپ کے سفید سرمہ ... جو پہلے آپ نے بھیجا تھا بہت فائدہ ہوا اس بات کو کئی سال ہو گئے اب پھر اسی سرمہ کی ان کو ضرورت پیش آئی ہے۔ امید ہے کہ آپ خود توجہ فرما کر وہی سرمہ بقدر ایک تولہ بذریعہ وی۔ پی بہت جلد میرے نام قادیان روانہ کر دیں۔

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جن کو آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے۔ اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے۔

مفصلات میں جہاں لائق لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنی چاہیئے۔ اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ایم۔ ایل۔ سائگل صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ ایم۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر۔

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر کہ جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۳) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۴) مکرم بندہ میں نے آپکا سرمہ آنکھوں کی بہت سی بیماریوں میں استعمال کیا بہت ہی مفید پایا خاصکر کارنیا اور کنجکٹیوا کی جھلیوں کی بیماریوں میں تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے میں آنکھوں کی ہر ایک قسم کی بیماری میں اس کے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں مہربانی کر کے ایک تولہ اور بھیجدیں۔ (راقم ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ ریاست ومالک نیپال)

(۵) جناب پروفیسر صاحب تسلیم۔ آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جس کو عرصہ سے دھند۔ ناخونہ تھا۔ زنک لوشن کاسٹک لوشن بورسک لوشن۔ لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہ ہوا آپکے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کل فائدہ ہوا۔ راقم نوازش علی پنشنر مقام دیوبند۔

### پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی غرض کے لئے ماہ مارچ ۱۹۰۱ء میں جمع کیا گیا ہے۔

# ہیرا لال اینڈ کمپنی کا فوجی وردی اور دیگر سامان کا کارخانہ
## واقع کوٹھی مقابل ریلوے سٹیشن لودیانہ

لودیانہ ریلوے سٹیشن سے اترتے ہی جو ایک عالی شان کوٹھی بائیں ہاتھ کی طرف نظر آتی ہے یہاں وردی کے سامان کی ہر ایک چیز تمام فوجی ضروریات اور لودیانہ کی ساخت کی ہر ایک شئی اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کی نہایت واجبی قیمت پر ملتی ہے۔ اس کارخانہ میں گندم نما جو فروشی نہیں ہے۔ یہ دلی خریداروں کو دھوکا دینے کے لئے بعض اشتہاری کارخانوں کی طرح انگریزوں کے نام اختیار نہیں کئے گئے ہیں یہ خالص دیسی کارخانہ اور دیسی فرم ہے جو صدہا قسم کی تجارت کرتی ہے۔ ایک پوسٹ کارڈ پر اطلاع پہنچتے ہی فرمایش کی تعمیل کیجاتی ہے

## فہرست اشیاء

| اشیاء | قیمت | اشیاء | قیمت |
|---|---|---|---|
| کلاہ سادہ | ۶ سے ۱۰ تک | کمبل دیسی | [illegible] |
| کلاہ زرتین | [illegible] | گھوڑوں کے جال | [illegible] |
| لنگی سادہ | [illegible] | زین خاکی پختہ رنگ فی گز | [illegible] |
| لنگی زرین | [illegible] | ہوائی تنبسری | [illegible] |
| پٹی اونی | [illegible] | جھولا بہیتا | [illegible] |
| پٹی سرج | [illegible] | کرواں فی جوڑی | [illegible] |
| پٹی پشمینہ | [illegible] | شال فی جوڑی | [illegible] |
| جال ریشمی تیسری | [illegible] | قمیص سلی سلائی | [illegible] |
| جال اونی جو الدار | [illegible] | آزار بند ریشمی | [illegible] |
| موزے اونی و پشمینہ ہر رنگ اور ہر سائز کے | ۸ سے ۱۲ تک | آزار بند سوتی | [illegible] |
| دستانے | ۵ سے ۹ | سرج خاکی و نیلی | [illegible] |
| ٹیبل کلاتھ | [illegible] | برائے وردی | |
| پھلکاری برائے پردہ فی جوڑہ | [illegible] | جھالر زرین لنگی | [illegible] |
| کمربند ریشمی تیسری | [illegible] | جھالر ریشمی | [illegible] |
| کمربند پشمینہ | [illegible] | جھالر سوتی | [illegible] |
| | | کاڑائی | [illegible] |

| | |
|---|---|
| ٹسری صافے خاکی رنگ کے | [illegible] |
| ٹسری صافے اودے رنگ کے | [illegible] |

رومال ریشمی [illegible] سے [illegible] روپیہ تک

علاوہ ازیں دریاں پلنگ کی اور منڈش اور دیگر سامان وردی ہر قسم نہایت عمدہ اور کفایت سے ملسکتا ہے +

## تمغوں کے فیتے

ہمارے کارخانہ سے ہر ایک لڑائی کے تمغوں کے فیتے دو روپیہ فی گز نرخ سے بھیجے جاتے ہیں۔ اور کارونیشن کے فیتے دربار تک پوشی کا فیتہ بھی موجود ہے جن صاحبان کو درکار ہو بہت جلدی درخواست بھیجدیں۔

## لیس سنہری

زردوزی کے لیسوں کے علاوہ عام شائقینوں کی ٹوپیوں کو لگانے کا سنہری لیس آدھ انچہ عرض سے دو انچہ اور اڑھائی انچہ تک عرض کا عمدہ سے عمدہ ولایتی اور دیسی نہایت واجبی قیمت پر ہمارے کارخانے سے ملسکتا ہے ایک پیسہ کا کارڈ آنے پر فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔

## پشمینہ کا مال

الوان پشمینہ ساخت لودیانہ (جس کو عام لوگ جوڑا چادر کہتے ہیں)۔

چادر پشمینہ کا مدار [illegible] سے [illegible] تک

الیدع پشمینہ برائے سوٹ بادامی و خاکی وغیرہ وغیرہ سے [illegible] فی گز

ویسیگل چادر یعنی رنگ شال صاحب لوگوں کو تحفہ دینے کے لائق۔ [illegible] سے [illegible] تک

چادر رامپوری خورد و کلاں برائے میم صاحبان [illegible] سے [illegible] تک

الیدع کا چوغہ کا مدار و سادہ بالکل نیا [illegible] سے [illegible] تک

الیدع کی ٹوپیاں کا مدار جن پر سلائی یا ریشمی ڈوری سے کام بنا ہوا ہے [illegible] سے [illegible] تک

جراب و دستانے پشمینہ کے فی جوڑہ [illegible] سے [illegible] تک

پٹو کشمیری۔ سوٹ کے واسطے فی گز [illegible] سے [illegible] تک

الوان پشمینہ ساخت کشمیر [illegible] سے [illegible] تک

## ریشم کا مال

رومال دستی ریشمی رنگدار و سفید بیل بوٹے دار و بازو دار [illegible] سے [illegible] تک

دروازوں کے پردے ہر رنگ کی بانات پر۔

ریشم کام کے فی جوڑی [illegible] سے [illegible] تک

پھلکاریاں ریشمی کام کی پردوں کے لئے۔

آئینہ دار و بلا آئینہ [illegible] سے [illegible] تک

میز پوش کا مدار ہر رنگ کی بانات پر ریشمی کام کے [illegible] سے [illegible]

گلوبند کا مدار اور سادے [illegible] سے [illegible] تک

ریشمی دوپٹے جاپانی ریشم اور ولایتی ریشم کے۔

پھولدار اور سادہ [illegible] سے [illegible] تک

ولایتی اور جاپانی ریشم برائے پارچات میم صاحبان۔

فی گز [illegible] سے [illegible] تک

صاحبان کے لئے ریشمی و زرین اور سادہ پگڑیاں ٹوپی پر باندھنے کی۔ فی پگڑی [illegible] سے [illegible] تک

## سلے سلائے کپڑے

ہر ایک فیشن اور ہر ایک ناپ اور ہر ایک قسم کے کپڑے کے سلے سلائے ہوئے سوٹ ناپ پہنچنے پر فوراً تیار کرکے بھیجے جاسکتے ہیں۔ نرخ نہایت کم۔ اور تعمیل فرمایش بہت جلد ہمارے کارخانے سے ایک پیسے کا پوسٹ کارڈ آنے پر نقد قیمت پر یا فوراً بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجے جاتے ہیں۔

## لودیانہ کلاتھ

لودیانہ کا بنا ہوا کپڑا ساری دنیا میں مشہور ہے۔ کیونکہ یہ کلوں کے کپڑے سے زیادہ دیرپا۔ اور مضبوط اور عمدہ ہوتا ہے۔ اگر بھٹی نہ چڑھایا جاوے تو رنگ برسوں تک قایم رہتا ہے۔ نہایت فیشن ایبل نمونے طرح طرح کے تھان۔ کوٹ پاجامہ۔ قمیصوں کے لئے تیار کرائے گئے ہیں۔ نمونے درخواست آنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں۔ اس کارخانے سے عمدہ اور واجبی نرخ پر لودیانہ کلاتھ اور بیرون لودیانہ کے کسی دوسرے دکاندار سے ہرگز نہیں مل سکتا ایک بار ضرور آزماکر دیکھئے۔

المشتہر

ہیرا لال اینڈ کمپنی آرمی کنٹریکٹرز لودیانہ

آرمی نیوز پریس لودیانہ میں لالہ ہیرا لال کے زیر اہتمام چھپکر شایع ہوا

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

سایہ جو رہے زندگانی کا ٭ آدمی بلبلہ ہے پانی کا

ہم خرما و ہم ثواب ہے

خریداران آرمی نیوز کے سوا دُنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ بیس گنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثا کو مل جائے۔ جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے۔

## قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زاید چندہ لیکر نہیں بلکہ سیالعل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کر کے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قائم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا

(۲) ہر سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع ماہ بہ [illegible] جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا۔ مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ کو چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جبکہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیاں کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل و عیال موجود نہیں تو اس صورت میں دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایک ماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہئے۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک ترین مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہیوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہئے۔

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض مثل سل۔ دق۔ تپ محرقہ۔ طاعون۔ نالفڈ یا انٹرک بخار یا پیچش و اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اُٹھانے کے مستحق نہیں ہونگے۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے افسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچے نہیں ٭

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں بعد ختم خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا۔ اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائینگے۔ اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے۔ لیکن چندہ کسی حالت میں بالمقسم نہیں ہوگا۔

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں انکے ورثا کا حق نہ ہوگا۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدہ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائینگے اور کچھ نہ لیا جائیگا۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد دیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایکسال تک اخبار خریدے جسکا پیشگی چندہ چار روپیہ امدادی رقم میں سے وضع کر کے باقی روپیہ اس کو دیا جایا کریگا۔ اور اخلاقی فرض ہوگا کہ اور لوگوں کو خریدار بنائے۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے۔ کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا۔ اور کمپنی کی ہمیشہ یہہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ نہ اُٹھائے۔ عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کی جائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قائم ہو۔

**نوٹ** سنہ ۱۹۰۳ء کی بابت برہما ملٹری پولیس کے صوبیدار شیدیال مرحوم کے ورثا کو الف روپیہ امداد دیگئی ہے سنہ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۸۰ روپیہ مندرجہ ذیل خریداران کے ورثا کو دیا گیا ہے کوٹ دعفدار صلابت خاں نارنول۔ نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بارڈر ملیٹری پولیس کوہاٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر مدم متصل کلکتہ۔

المشتہر

**منیجر آرمی نیوز پریس لودیانہ**

اور افسر فرعون اور شداد بنے ہوئے ہیں۔

ہر ایک انصاف پسند شخص کی یہ خواہش ہے کہ باشندگان روس اس جابرانہ طرز حکومت سے جلدی رہائی پائیں۔ اگر ممالک یورپ کی سی نہیں تو کم سے کم ہندوستان کی سی گورنمنٹ وہاں ہو تو بھی ہزار غنیمت ہے +

## ولیعہد حیدرآباد میں

دیر رائل ہائنس پرنس اور پرنسس آف ویلز ۹ فروری کو بیہ تہنیت نظام میں رونق افروز ہوئے۔ ریلوے سٹیشن پر اعلیٰ حضرت اور مہاراجہ سرکشن پرشاد۔ جنرل سر جیمس ایجرٹن اور آنریبل مسٹر بیل رزیڈنٹ اور جملہ سول و ملٹری افسران حیدرآباد موجود تھے جن سے ہیر رائل ہائنس نے ملاقات کی بعد ازاں گاڑیوں کا جلوس روانہ ہوا ہز رائل ہائنس اعلیٰ حضرت کے ساتھ اور اول گاڑی میں پرنسس آف ویلز صاحبہ رزیڈنٹ کے ساتھ دوسری گاڑی میں تھیں۔ سٹیشن سے فلک نما تک آراستگی کا کیا پوچھنا۔ پورے اہتمام سے دکن میں اس دن کے لئے تیاریاں ہو رہی تھیں۔

یہ جلوس حیدرآباد کے کشادہ بڑے بازار سے جہاں اعلیٰ حضرت کی سپاہ دو رویہ صف بستہ تھی اور حیدرآباد کی خلقت انبوہ در انبوہ جمع تھی۔ امراء کے محلات اور ناف شہر میں چار مینار کے گرد ہوتی ہوئی شاہی مکہ مسجد کے سامنے سے گذری جہاں سابق حکمران دکن مدفون ہیں پھر شہر سے نکل کر قصر فلک نما کی چڑھائی تھی جہاں سے تمام شہر ایک نقشہ کی صورت میں پھیلا ہوا نظر آتا ہے۔ فلک نما سے اعلیٰ حضرت واپس آئے اور نصف گھنٹہ بعد ملاقات کے لئے گئے اس کے بعد ہیر رائل ہائنس ملاقات بازدید کے لئے تشریف لائے۔

دوسرے روز خوج کا ریویو ہونا مگر اسی روز شام کو ایک ایسا افسوسناک واقعہ گذرا کہ بجائے جشن اور خوشی کے حیدرآباد ماتم کدہ بن گیا یعنے اعلیٰ حضرت کی بڑی شاہزادی جو کچھ عرصہ سے علیل تھیں راہی جنت ہوئیں۔ مرحومہ کی عمر ۲۲ سال کی تھی اور اعلیٰ حضرت کو ان سے نہایت ہی اُنس تھا۔ حضور پرنس آف ویلز نے تمام تقاریب دعوت وغیرہ کی ملتوی کر دیں اور دست خاص سے ایک مراسلہ تعزیت و ہمدردی کا اعلیٰ حضرت کو تحریر فرمایا۔ اور بنفس نفیس بغیر کسی اسکورٹ کے اعلیٰ حضرت کی پرائیویٹ ملاقات کو گئے اور اظہار ہمدردی کیا۔ اسی شام کو ہز رائل ہائنس شکار کیمپ کو روانہ ہوئے۔ جہاں کئی روز تک رہینگے اس اثنا میں پرنسس آف ویلز صاحبہ قصر فلک نما میں متمکن رہیں گے ۹ ماہ حال کی شام کو ہر رائل ہائنس نے زنانہ ہاسپٹل کا سنگ بنیاد نصب کیا۔ اعلیٰ حضرت کی طرف سے صاحب رزیڈنٹ موجود تھے اور کوئی اہل کار ریاست بوجہ ماتم کے شریک نہ ہو سکا۔

حضور پرنسس آف ویلز اس عرصے میں نمائشگاہ معائنہ فرمائینگی۔ اور گمشدہ کے کھنڈرات ملاحظہ کرینگی۔ بیگم اعلیٰ حضرت نظام پرائیویٹ ملاقات کو آئینگے اور ملاقات بازدید کے وقت ہر رائل ہائنس اعلیٰ حضرت کے ساتھ چاء نوش فرمائیں گی۔

**توسیع آبپاشی** گورنمنٹ نے آبپاشی کے متعلق ایک ریزولیوشن شائع کیا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ انتظام آبپاشی کے لئے ۰۰ ۲۳ روپیہ ماہوار تنخواہ کا ایک انسپکٹر جنرل مقرر کیا جاوے۔ گزشتہ تین سال میں ۴۳ سکیمیں توسیع آبپاشی کی منظور کی گئیں۔ ۳۰ ہزار ایکڑ رقبہ اراضی کو سیراب کرینگی اور ۷ لاکھ ایکڑ اراضی تک انکا اثر پہنچیگا۔

سرحدی صوبہ میں

دو نہریں بنانی منظور کی گئی ہیں جو زیر تعمیر ہیں اول نہر پہاڑپور ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں دوسری نہر ہزارہ خانی جو دریائے کابل کی نہر کی شاخ ہے ضلع پشاور میں

نہر پہاڑپور ۳۰ ہزار ۱۰۶ ایکڑ اراضی کو سیراب کریگی اس پر ۳ لاکھ ۷ ہزار ۳۰ روپیہ صرف ہوگا۔ ۱ ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کا تخمینہ کیا گیا۔

نہر ہزارہ خانی پر ۵ لاکھ کے قریب خرچ آئیگا اور وہ ۱۱ ہزار ۲۰۱ ایکڑ کو سیراب کریگی۔

پنجاب میں

پانچ نہریں بنانی منظور کی گئی ہیں (۱) بالائی نہر جہلم (۲) بالائی نہر چناب (۳) زیرین نہر باری دواب (۴) تلائی کی پشتہ بندی اور کدرا نار۔ ڈھونڈی اور نہر قطب کا ازسر نو بنانا (۵) مانکا دھوری۔ اور نہر شورپا کی ازسر نو تعمیر۔

اول الذکر سہ نہریں ضلع گجرات۔ گجرانوالہ۔ لاہور منٹگمری اور ملتان کو سیراب کرینگی اور ۴۰ لاکھ ایکڑ رقبہ پر حاوی ہونگی یعنے ۸۰ لاکھ روپیہ سالانہ کے قریب آمدنی ہوگی یعنی ۲۹ ء ۱۰ فیصدی علاوہ ازیں دریائے ستلج سے بیاس کے مقام اتصال پر نہر نکالنے کی تجویز زیر غور ہے۔

صوبجات متحدہ میں

دو نئی نہریں اور نہر بیتوا کی توسیع اور دو اور موجودہ نہروں کی توسیع منظور کی گئی ہے۔

اول الذکر دونو نہریں اضلاع باندا و ہمیرپور سیراب کرینگی

ممالک متوسط میں

۵ تالاب ہائے آبپاشی بنانے منظور کئے گئے ہیں جن پر ۹ لاکھ ۱۰ ہزار ۶۱۸ روپیہ صرف ہوگا۔ اور وہ ایک لاکھ ۳ ہزار ۶۵ ایکڑ کو سیراب کرینگے۔ علاوہ ازیں ایک نہر ضلع ناگپور میں ۳ لاکھ ۸۶ ہزار کے خرچ سے بنایا جائیگا۔

بنگال میں

دو نہریں زیر تعمیر ہیں (۱) نہر ترمینی ۵۰ لاکھ ۲۰ ہزار کے صرف سے اور نہر ڈاکہ ۵ لاکھ ۳۹ ہزار کے خرچ سے۔ اسی طرح برہما اور مدراس اور صوبہ بمبئی میں بھی بہت روپیہ خرچ کیا جائیگا۔

**امیر صاحب جلال آباد میں**۔ امیر صاحب کے دوران قیام جلال آباد میں ایک عظیم الشان دربار ہوگا۔ اور مختلف فرقوں کے جرگے سلام کو حاضر ہونگے سنگوزی اور مہمندی اور آفریدی جرگے اور تقریباً تمام سرحدی ملا جلال آباد میں جمع ہونگے۔

امیر صاحب کی ہمراہ سردار عبد القدوس خاں بھی کابل سے آیا ہے آجکل دربار کابل میں اس کو بہت بڑا رسوخ حاصل ہے۔ اور اس کی انتظامی قابلیت نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ سنا ہے کہ امیر صاحب ڈکہ میں بھی رونق افروز ہونگے۔

**تقسیم بنگال** کے خلاف جو جلسہ ۲۴ جنوری کو ٹون ہال کلکتہ میں ہوا تھا اس میں راجہ پیارے موہن صاحب مکرجی صدر جلسہ نے حسب ذیل تقریر کی تھی۔

صاحبان! جب امن امان کا وجود نہ ہو۔ تو امن کا دعویٰ فضول ہے۔ بنگالی زبان بولنے والی قوم کو تقسیم کر دینے سے جو بے چینی اور بے دلی پیدا ہوئی کسی معقول حد تک کم نہیں ہوئی ہے۔ اس تقسیم سے لوگوں نے مخالفت کی۔ اور ابھی تک ان میں زبردست جوش (ایجیٹیشن) پایا جاتا ہے۔ کیا کسی نے کبھی سنا ہے کہ ایک وسیع ملک کے ٹکڑے بغیر ایجیٹیشن کے ہو جائیں؟ پُر امن تقسیم ایسی کوئی چیز ابھی نہیں ہو سکتی۔ صاحبان! آپ کی اور میری آنکھوں نے ایسا معجزہ کبھی نہیں دیکھا میں اپنے اردگرد ایسے صاحبان کی کثیر تعداد دیکھتا ہوں۔ جو ڈھاکہ۔ رنگپور

میمن سنگھ۔ فرید پور۔ اور دیگر اضلاع سے اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے بطور قائمقام آئے ہیں۔ ہم اُن کی نسبت یہ بھی خیال نہیں کر سکتے۔ کہ ان کا ملک اور گورنمنٹ ہم سے علیحدہ ہو۔ کیونکہ تقسیم شدہ بنگال کو بنگالی دیکھ نہیں سکتے۔ قدرتی اسباب ہیں جو ہم کو آپس میں ایک رشتہ میں باندھتے ہیں اور بیشمار سوشیل اور خانگی تعلقات ایسے ہیں جو نہ توڑنے سے ٹوٹ سکتے ہیں۔ اور نہ ہمیں توڑنا چاہئیں۔ ایک گروہ ہندوستان سے ہمیں سابقہ رہا ہے امن و امان ہی کے باعث برٹش حکومت کی برکات سے ہمیں اس وقت افسوس ہے مگر مجھے اُن اشخاص سے ہمدردی نہیں ہے جن کا قول ہے کہ قربانی برداشت استقلال اور ملک کی باقاعدگی قایم رکھنے کے بغیر اغراض حاصل ہو سکتا ہے۔ اس پالیسی کی شفاعت کرنا خودکشی کرنا ہے۔ ہم جلد سے حکام سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ تقسیم بنگال کے مسئلہ پر جس پر عوام کو بحث کا موقعہ نہیں دیا گیا دوبارہ غور کیا جائے۔ اور جن اضلاع میں بنگالی زبان بولنے والے لوگ سکونت رکھتے ہیں اُن پر ایک ہی گورنمنٹ مقرر کیجئے۔ اور تقسیم شدہ صوبجات پر گورنری قایم کی جائے کامیابی کا راز اس میں ہے کہ مقصد پر تلے رہیں۔ اور جب تک وہ مقصد نیک ہے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج کل ہندوستانی معاملات ایسے شریف انسان کے ہاتھ میں ہیں۔ جو عالم ہونے کے ساتھ اعلیٰ مدبر بھی ہیں۔ اس لئے اُن سے اُمید کرنی چاہئے۔ کہ وہ ہمارے عرضداشت کے ساتھ ہمدردی سے سلوک کریں گے۔ مسٹر جان مارلے سے اُمید ہے کہ ملکہ معظم کی لکھی ہندوستانی رعایا کے ساتھ جو [illegible] کی گئی ہے اُسے قایم رکھیں گے۔

---

**گورنر بمبئی اور صفائی کا وعظ** انجمن حفظ صحت بمبئی کے سالانہ جلسہ میں لارڈ لیمنگٹن صاحب نے ۱۷ اپریل کو تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ انسان کا فرض صرف یہی نہیں ہے کہ اپنا جسم اور مکان صاف رکھے بلکہ اپنے ہمسایوں کے مکانات کی صفائی پر بھی توجہ کرے۔ پس کوئی شخص صفائی پر کاربند ہونے سے صرف اپنی ذات کو ہی فائدہ نہیں پہنچاتا بلکہ اپنے ہمسائیوں کے لئے بھی ایک رحمت ہے اور پبلک کی تندرستی قایم رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اپنے ہمسائیوں کو راغب کریں کہ وہ اپنے مکانات کے بیرونی حصے بھی ایسے ہی صاف رکھیں جیسے کہ اندرونی کمروں کو صاف رکھتے ہیں۔ انسان تنہا زندہ نہیں رہ سکتا ہے بلکہ ہمسائیوں کی مدد سے دنیا میں سارے کام چلتے ہیں۔ صفائی کے بعد دوسرا مسئلہ توجہ طلب تازہ ہوا کا ہے۔ ہر ایک ملک کے ڈاکٹر اور دنیا کے ہر ایک حصہ کے ماہران طب روز بروز اس بات پر زیادہ زور دے رہے ہیں کہ تازہ ہوا زندگی کے لئے لازمی ہے۔ تمام مکانات ہوادار ہونے چاہئیں لیکن ہم نے خود گورنمنٹ ہاؤس میں دیکھا ہے کہ ایک خاص وقت معینہ کے بعد تمام کھڑکیاں بند کر دی جاتی ہیں گویا ان لوگوں کو اندیشہ ہے کہ کوئی بیرونی دشمن حملہ نہ کرے۔ جب تازہ ہوا نہیں ملتی تو ہمارا [illegible] کہ وہ کمروں کے اندر اپنی نسل [illegible] رہتے ہیں۔ پس دو باتیں ہیں جن کی تعلیم عام لوگوں کو دینی چاہئے ایک تو مکانات کے باہر صفائی رکھیں اور دوسرے یہ کہ تازہ ہوا سے خوف نہ کریں۔

---

**راجہ صاحب فریدکوٹ کی وفات** - افسوس ہے کہ ہز ہائینس راجہ صاحب فریدکوٹ نے گذشتہ اتوار کو دو تین روز کی خفیف علالت کے بعد انتقال کیا۔ تین چار روز پہلے مرحوم نے کمشنر صاحب سے ملاقات کی تھی جو بتقریب دورہ فریدکوٹ میں تشریف لائے تھے۔ صرف نزلہ و بخار کی شکایت تھی۔ ہز ہائینس کی عمر ۴۳ سال کے قریب تھی۔ کوئی اولاد نرینہ موجود نہیں ہے اس لئے گدی کے حقدار ہز ہائینس کے برادر زادہ جو نہایت صغیر سن ہیں قرار پائینگے اور عرصہ دراز تک ریاست گورنمنٹ کے زیر اہتمام رہیگی۔

مرحوم میں اگرچہ بہت سی کمزوریاں تھیں جیسی کہ عموماً ناز پروردہ شہزادوں میں ہوتی ہیں لیکن بہت سی خوبیاں بھی تھیں اور چند سال سے وہ اصلاح پر متوجہ ہوئے تھے۔

یہ سوال غور طلب ہے کہ زمانہ حال کے اکثر والیان ریاست کی جوانامرگی کا کیا سبب ہے۔ اگر لارڈ کرزن رہتے تو ہم ان سے اس معاملہ کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کرنے کی درخواست کرتے۔ جب گورنمنٹ نے والیان ریاست کی تعلیم و تربیت کی ذمہ واری اپنے ذمہ لی ہے تو یہ امر کچھ کم ضروری نہیں ہے کہ وہ اسباب بھی دریافت کئے جائیں کہ زمانہ حال کے رئیس کیوں عمر طبعی حاصل نہیں کرتے ہیں اور جب سبب معلوم ہو جائے تو علاج آسان ہوگا۔

---

**مقدمہ سڈیشن** - ائی کورٹ بمبئی میں اخبار بھالا کے اڈیٹر مسٹر ملونت سپوٹ کاربے۔ اے کے مقدمہ سڈیشن کی ۱۲ اپریل کو پیشی تھی اول صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے جیوری کو خطاب کیا اور مضمون اخبار جس کا عنوان تھا [illegible] دربار [illegible] پڑھ کر سنایا اور سمجھایا کہ ملزم نے گورنمنٹ کے خلاف بے وفائی اور ناراضی کے خیالات پھیلانے کی کوشش کا اقدام کیا۔ کہنا مشکل ہے کہ ملزم اپنے ارادہ میں کامیاب ہوا لیکن یہ کوئی عذر نہیں ہے کہ وہ ناکامیاب رہا تاج کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ یہ ثابت کرے کہ وہ کامیاب ہوا۔

ملزم کے وکیل مسٹر ڈیورنے اپنی تقریر میں جیوری کے سامنے بیان کیا کہ ملزم کا ارادہ ہرگز یہ نہیں تھا کہ گورنمنٹ کے خلاف نفرت پیدا کیجائے بلکہ پبلک کے لئے مزید مراعات اور ٹیکسوں کی تخفیف اس کا منشا تھا۔ اگرچہ ایک بیوقوفانہ طریقہ حصول مدعا کا تھا۔ ہر شخص کو توسیع حقوق۔ مزید آزادی اور پولیٹکل مراعات کے مطالبہ کا حق حاصل ہے۔

ملزم نے عدالت میں تحریری بیان پیش کیا جس میں لکھا ہے کہ جس مضمون پر مقدمہ قایم ہوا وہ کسی نامہ نگار کا ہے اور اس کو ایک دلچسپ استعارہ کے خیال سے درج اخبار کیا گیا اس میں کسی خاص شخص یا گورنمنٹ کی طرف اشارہ نہیں ہے۔ اس کا اخبار جو گورنمنٹ کے متعلق دیگر مضامین اور نوٹوں سے ظاہر ہے۔ اس سے زیادہ اور کچھ کہنا نہیں چاہتا ہے۔ اور نہ کوئی گواہ پیش کریگا۔

---

**کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان** بی۔ ایل میں کل ۱۰۳ اُمیدوار پاس ہوئے ہیں درجہ اول میں چار درجہ دوم میں ۹۹ منجملہ ان کے سات مسلمان ہیں۔ پاس شدگان میں سے ۸ طلبا ریپن کالج کے ہیں جس کے مالک آنریبل سرندر ناتھ بنرجی ہیں۔ اسی کالج کے دو طلبا درجہ اول میں کامیاب ہوئے ہیں۔ بنگباشی کالج کے پانچ طلبا پاس ہوئے ہیں۔

امتحان ایم۔ اے میں۔ ۱ے طالب علم پاس ہوئے ان میں مسلمان صرف دو ہیں جنہوں نے فارسی میں امتحان پاس کیا وہ پرائیویٹ اُمیدوار تھے۔ انگریزی میں ۲۰ پاس ہوئے سنسکرت میں تین۔ تاریخ میں ۶ نیچرل سائنس میں ۶ ریاضی میں [illegible] ریاضی کے اعلیٰ امتحان پریم چند رائے چند کا انعام اور تمغہ بابو راداگوبند کرجی۔ ایم۔ اے نے حاصل کیا۔ وہ کلکتہ پریسیڈنسی کالج کے ہونہار طالب علم ہیں۔

**اہل کمال کا جلسہ** - پنڈت رام بھجدت صاحب کی دہرم پتنی سرلا دیوی صاحبہ بی۔ اے نے یہ تجویز کی ہے کہ جس طرح بنگال میں بسنت کا مہینہ سرسوتی یعنی علم کی دیوی کی پوجا کا ہوتا ہے اسی طرح پنجاب میں اُس مدت میں ایک جلسہ مشہور شعرا مصنفین پروفیسران و اڈیٹران اخبارات و دیگر عالم و فاضل اصحاب کا منعقد کیا جائے۔ جلسہ مذکور پنڈت رام بھجدت صاحب کی کوٹھی پر ۱۳ مارچ کو منعقد ہوگا۔ قومی اتفاق اور قومی ترقی پر نظمیں پڑہی جائینگی۔ سب سے عمدہ نظم کیلئے نذرانہ دیا جائیگا۔

---

**بنک میں ڈاکہ** - بمبئی کے ہانگ کانگ شنگھائی بنک میں ایک عجیب واردات گزری۔ مسٹر جی ڈاکٹر منیجر اخبار سوداگر (جو گجراتی زبان کا ایک روزانہ اخبار ہے) ۱۳۰۶۷ روپیہ کے چیک کا روپیہ بنک میں وصول کر رہا تھا اور روپیہ شمار کر رہا تھا کہ ایک مسلمان بدمعاش اس کی طرف لپکا اور ۱۲ ہزار کے کرنسی نوٹوں کا پلندہ اس کے ہاتھ سے چھین کر پیٹ میں ایک مکا لگاکر فرار ہو گیا۔ مسٹر جی نے اس کا تعاقب کیا لیکن جگر میں چوٹ لگنے سے بیہوش ہوکر گر پڑا۔ اور شفاخانہ کو بھیجا گیا۔

---

**قحط** - مشرقی بنگال کے بعض حصوں میں قحط و گرانی کے ہولناک نتائج نمودار ہونے لگے ہیں۔ اخبار ہتیساوی ضلع باقر گنج کے متعلق لکھتا ہے کہ ضلع مذکور سے بنگال کے بہت بڑے حصہ کو غلہ عموماً مہیا کیا جاتا ہے اور موجودہ نسل کی یاد میں یہ پہلا موقع ہے کہ قحط کے دیو نے اپنی مہیب شکل دکھلائی ہے۔ فاقہ سے تنگ آ کر لوگ خودکشیاں کرنے لگے ہیں۔ بیریسال کے قریب موضع سرانگ میں ایک مسلمان نے بیوی اور بچوں کی حالت زار دیکھنے کی تاب نہ لاکر جو تین روز کے فاقہ سے تھے اپنا کام تمام کیا۔ اسی طرح فرید پور سب ڈویژن واقع مشرقی بنگال کے موضع المرجری میں ایک شخص مسمی کیلاش کرمکار اپنے اہل عیال کے لئے کئی روز تک غذا بہم نہ پہنچا سکا۔ ایک بیوی دو لڑکے اور ایک سہ سالہ لڑکی اور ایک بڑی ہمشیرہ تھی۔ ایک روز وہ مزدوری کی تلاش میں سرگردان پھر کر گھر واپس آیا اور چھوٹی لڑکی بھوک سے سخت بیتاب ہوکر روتی تھی یہ نظارہ وہ نہ دیکھ سکا وہ یہ وعدہ کرکے کہ ابھی کھانا لاتا ہوں گھر سے نکلا پھر اس کا پتہ نہ لگا دوسرے روز اس کی نعش ایک درخت پر لٹکی ہوئی ملی کہتے ہیں کہ پولیس والوں نے قاتل کا سراغ نہ پاکر اس کے فاقہ زدہ اہل وعیال کو بہت دھمکایا اور پریشان کیا۔

---

**پنجاب چیمبر آف کامرس** - دہلی جو خوشحالی ہند میں سب سے بڑا مرکز تجارت ہے وہاں اب تک کسی انجمن تجاران کا نہ ہونا ایک تعجب کی بات تھی مگر اب یہ کسر دور ہوگئی ہے اور پنجاب چیمبر آف کامرس کے نام سے جو ایک سوسائٹی قائم ہوئی ہے اس کا پہلا اجلاس ۹ فروری کو ٹون ہال دہلی میں منعقد ہوا۔

آنریبل سر لوئی ڈین صاحب بہادر فنانشل کمشنر پنجاب بھی جلسہ مذکور میں رونق افروز تھے مسٹر جیمس کری صاحب پریسیڈنٹ نے تقریر کی۔ بالفعل چیمبر میں ۱۰ ممبر شامل کئے گئے ہیں جن میں زیادہ تر یوروپین ہیں۔

---

**مراکو کانفرنس** - مقام الجیسرس میں دول یوروپ کے قائمقاموں کی کانفرنس میں معاملہ اس بات پر اڑا ہے کہ فرانس مدعی ہے کہ مراکو کے بندرگاہوں میں پولیس کے افسروں کی تقرری فرانس کے اختیار میں ہو۔ خلاف اس کے جرمنی زور دیتا ہے کہ یہ اختیار یوروپ کی کسی چھوٹی طاقت کو دیا جانا چاہیئے۔ فرنچ قائمقام کہتے ہیں کہ اس معاملہ میں فرانس قرار داد منظور نہیں کر سکتا ہے۔

---

**نیک دل انگریز** - اگر ہندوستان میں یہ شکایت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ کہ انگلینڈ میں ہندوستانی معاملات کی طرف نہایت بے توجہی سے کام لیا جاتا ہے۔ مگر بعض نیک خیال انگریز ایسے بھی ہیں۔ جنہیں ہندوستان سے بھی ضرور الفت ہے۔ ذیل میں ہم سر ولیم ویڈربرن کی اپیل محبان ہند کے نام اور لارڈ رپن کا پیغام بنام سر ہنری کاٹن صاحب درج کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ان نیک دل انگریزوں کو ہندوستان کے ساتھ کہاں تک ہمدردی ہے۔ لارڈ رپن کا پیغام سر ہنری کاٹن کے نام موقعہ انتخاب پر یہ تھا:-

"میرے پیارے سر ہنری! میں یہ چند الفاظ آپکو اس خواہش کے ساتھ لکھتا ہوں کہ آپکو آنے والے انتخاب کے موقعہ پر پورے طور پر کامیابی حاصل ہو۔ بے شک بہرحال آپ ایسے سکیل لبرل کو پارلیمنٹ میں داخل ہوتے دیکھ کر خوش ہوں گا۔ مگر میں خاص طور پر یہ دل سے چاہتا ہوں کہ تمہیں اس باعث کامیابی ہو۔ کہ ہاؤس آف کامنز میں ہندوستان کے متعلق ایک تجربہ کار ممبر کی ضرورت ہے ہمارے بڑے بڑے مقبوضات میں اعلیٰ عہدوں پر آپ سرفراز رہے ہیں۔ اس سے پارلیمنٹ میں آپ کی موجودگی سے خاص وقعت حاصل ہوگی۔"

سر ولیم ویڈربرن نے ذیل کی اپیل شایع کی تھی۔ کہ "اگر آپ پارلیمنٹ میں داخل ہوگئے تو کیا آپ (۱) اس امر کی تائید کرینگے کہ ہندوستان کے ساتھ ہمدردانہ اور منصفانہ پالیسی برتی جائے (۲) کیا ایسے رزولیوشن کی تائید کرینگے کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ ہندوستان کو حکومت خود اختیاری کے متعلق معقول درجہ دیا جائے۔ (۳) کیا ایسے سوالات کی تائید کرینگے۔ کہ قحط زدہ قصبات کی مالی حالت کیا ہے۔ اس خیال سے کہ قحط رک سکے (۴) اس امر کی تائید کہ ہندوستانی انتظام کے متعلق کبھی کبھی پارلیمنٹ میں سوال پوچھے جائیں (۵) اس تحریک کی تائید کہ وزیر ہند کی تنخواہ کا بار برطانیہ کے خزانہ پر پڑے" - بیشک ایسے معاملات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہماری تکالیف کا بہت کچھ علاج ہو سکتا ہے۔

---

## سرکاری خبریں

اے این - ایل کیٹر صاحب اسسٹنٹ کمشنر فیروز پور سے لاہور کو تبدیل ہونگے۔ بجائے ڈارلنگ صاحب جو کپتان نکلس صاحب کی جگہ راجن پور جاتے ہیں۔ کپتان نکلس صاحب بعہدہ پولیٹکل اسسٹنٹ و کمانڈنگ فوجی پولیس سرحدی ڈیرہ غازیخان کام کرینگے۔ جبکہ کپتان کولڈسٹریم صاحب ماہ مارچ میں رخصت پر جائیں گے۔

ایم - ایل - ڈرنگ صاحب رخصت سے واپس آنے پر ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازیخان مقرر ہونگے صاحب ممدوح کے آنے اور کیس صاحب کے روانہ ہونے کے درمیانی عرصہ کے لئے کپتان ایف سی - نکلس صاحب علاوہ اپنے فرائض بحیثیت پولیٹکل اسسٹنٹ بعہدہ ڈپٹی کمشنر کام کرینگے۔

پی - جے فیگن صاحب ڈپٹی کمشنر ہوشیار پور کو ایکسال اور ۸ ماہ کی مجتمع رخصت، مارچ ۱۹۱۰ء سے عطا ہوئی۔

میجر پی - ایس - ایم - برلٹن صاحب رخصت سے واپس آنے پر ڈپٹی کمشنر جالندہر تعینات ہونگے اور کپتان سین فوڈ صاحب اسوقت صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور کے ماتحت اول اسسٹنٹ مقرر کئے جائینگے۔

مسٹر کلینڈ اور رسلے صاحبان اپنی تعلیم بندوبست ختم ہونے پر ہوشیار پور و لاہور میں تعینات کئے جائینگے۔

جے - ایم ڈنٹ صاحب اسسٹنٹ کمشنر مارچ ۱۹۱۰ء میں رخصت سے واپس آنے پر نائب مہتمم بندوبست راولپنڈی مقرر کئے جائینگے۔

لالہ کاشی رام صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جھنگ ہوشیار پور کو تبدیل کئے جائینگے۔ اور ای شیفن صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوشیار پور جھنگ میں ان کی جگہ پر بھیجے جائینگے۔

# ملٹری دنیا

## روس کی حالت زار

اطلاع ملی ہے کہ جنرل ایرانگیل کی بجائے جنرل لنی ویچ کو مقرر کیا گیا ہے۔ مونٹیانگو سے رپورٹ آئی ہے کہ جنرل ... ۵ تاریخ کو مقام ... میں بلا روک ٹوک داخل ہوا اور ۳۰ باغی گرفتار کئے گئے۔ روس ... میں سرکشی رفع کرنے کے لئے جنرل پالکووین کاف اور جنرل ... باشری گورنر کے ماتحت تھے۔

بحیرہ اسود کے بیڑہ کے امیر البحر ... کو اس کے دفتر میں ایک عورت نے زخمی کیا۔ لیکن پہرہ والے سپاہی نے فوراً اس عورت کو مار ڈالا۔

### کاریگروں کے لیڈروں کی جلاوطنی

سینٹ پیٹرز برگ کے کاریگروں کی کونسل کے ۵۲ لیڈر آرچینجل ٹوبالسک اور ... میں جلاوطن کئے گئے۔

---

**افواج حیدر آباد کا ریویو** ۹ تاریخ کو جو سکندر آباد میں حضور پرنس آف ویلز کے روبرو افواج حیدر آباد کی پریڈ منعقد ہوئی وہ عظیم الشان نظارہ تھا۔ خلقت کے ہجوم کا کچھ ٹھکانا نہ تھا۔ ہر مرتبہ کے آدمی رنگ برنگ کی پوشاکیں پہنے سڑکوں اور مکانوں پر لدے پڑے تھے۔ ان کے علاوہ امرا کی گاڑیوں کا مجمع ایک اور لطف دے رہا تھا جن کے ہمراہ ملازموں کا اسکورٹ تھا۔ پہلا شخص جو اس طرح باشان و شوکت نمودار ہوا اور جس کے ہمراہ ایک باقاعدہ اسکورٹ تھا۔ وہ شہزادہ تھا۔ اس کے بعد رزیڈنٹ نمودار ہوا اور پھر لائین کے دائیں جانب توپخانے کی سلامی سر ہونے سے شاہی پارٹی کی سواری پہنچنے کی خبر معلوم ہوئی۔ جونہی اعلیٰ حضرت نظام اپنی باڈی گارڈ سمیت ایک جانب سے بڑھتے ہوئے نظر آئے دوسری جانب سے پرنس مع اپنے سٹاف کے لائن کے معائنہ کے لئے روانہ ہوئے۔

ٹروپوں کی لائن بہت لمبی تھی۔ اور آدمی ۹ ہزار کی تعداد میں تھے۔ لائن کا معائنہ کرنے کے بعد پرنس سلیوٹنگ پوائنٹ کی طرف روانہ ہوئے اور مارچ پاسٹ شروع ہوا۔ کیولری بریگیڈ ماتحتی جنرل افسر ... صاحب آگے آگے تھا۔ اس میں فیلڈ باڈی رائل ہارس آرٹیلری۔ ۳۰ اسپارنہ ۲ لائٹ کیولری اور ۲۰ دکن ہارس شامل تھے۔ سکینڈ بریگیڈ کے آگے کرنل افسر الملک گھوڑے پر سوار تھے۔ حیدر آباد کے اول اور دوم امپیریل سروس لانسرز ان کے ماتحت تھے۔ اس کے بعد توپخانہ کی تین باٹریاں اور ایک بریگیڈ ڈویژن آئے بعد ازاں سفرمینا آگے بڑھی اور سب سے آخر میں انفنٹری ڈویژن نظر آیا۔

پانچ بریگیڈ میں رائل فیوزلیرز۔ نارتھمبرلینڈ ... رجمنٹ ۲۷ پنجابیز اور ۲ راجپوتس مدراس ... ہائی لینڈرز۔ لنکن شائر رجمنٹ۔ ۹۰ پنجابیز انفنٹری ۹۷ اور ۹۹ دکن انفنٹری تھے اس کے بعد ہارس آرٹیلری اور کیولری نے گیلپ پاسٹ کیا اور پریڈ ختم ہوئی۔

بعد ازاں ۲۔ راجپوتس کو کلر عطا کرنے کی رسم ادا ہوئی۔ کلر عطا کرتے ہوئے ہز رائل ہائینس نے فرمایا۔ مجھکو آج ملک کی اپنی راجپوت لائٹ انفنٹری کو نئے کلر دیکر بہت خوشی حاصل ہوئی جو گذشتہ صدی سے میدان جنگ میں اپنی بہادری اور وفاداری کے لئے مشہور ہے۔ علاوہ ازیں مجھکو یہ افتخار بھی حاصل ہے کہ حضور ملک معظم قیصر ہند تمہارے کرنل انچیف ہیں اور ملک معظم کی ۱۹۱۱ء میں یہاں تشریف آوری کے موقعہ پر تمکو "کوئینز اون" کا خطاب بھی مل چکا ہے علیگڈھ پر حملہ کرنے کے صلہ میں تمکو تھرڈ کلر رکھنے کی اجازت دیگئی تھی جو آج تمہارے ساتھ ہے ۱۸۵۷ء کے ایام میں تمکو لائٹ انفنٹری بنایا گیا"۔ اس کے بعد پرنس نے ان کی گذشتہ خدمات اور وفاداری کی تعریف کرتے ہوئے ان سے آیندہ بھی ایسی خیرخواہی اور بہادری کی امید ظاہر کی۔

یہ رسم ادا کرنے کے بعد پرنس مع اپنے سٹاف کے جنرل کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔

---

**انڈین سٹاف کالج کا امتحان داخلہ**۔ ۱۹ مارچ سے بریگیڈوں کے ہیڈکوارٹروں میں منعقد ہوگا۔ (یا ان ڈویژنوں میں جہاں امیدوار ڈویژنل ہیڈکوارٹروں کے ماتحت ہیں) اس مرتبہ صرف ۲۴ آفیسروں کی اسامیاں خالی تھیں جن میں سے ایک تہائی اور دو تہائی انڈین سروس کے لئے ہے۔ اس تعداد میں دو رائل آرٹیلری آفیسر اور ایک رائل انجنیئر آفیسر سے زیادہ شامل نہونگے اور مقابلہ کے لئے خواہ آفیسروں کی کتنی ہی تعداد ہو لیکن کیولری کی کسی رجمنٹ یا انفنٹری کی کسی بٹالین سے ایک وقت میں صرف ایک شخص کالج میں داخل کیا جائیگا۔ لیکن جو آفیسران مخصوص طور سے داخل کئے جاوینگے وہ اس سے مستثنے ہیں۔ منتخب شدہ آفیسران کو ۲۵ جون تک دیولالی پہنچ جانا چاہئے۔

---

**مشرقی کمانڈ کے** بیٹو آرمی ہاکی ٹورنمنٹ میں ۱۰ جاٹس نے ۱۷۔ راجپوتس کو ۲ گول سے شکست دی۔

---

**بمبئی پریزیڈنسی** رائفل میٹنگ ۹ تاریخ کو ختم ہوئی۔ جلسہ کا چیمپین شپ انعام ۱۰۹ بمبئی بڑودہ والنٹیرز کے سارجنٹ ویسٹروپ نے جیتا۔ فلینک گارڈ کے مقابلے میں کوہاٹ رینجرز فتحیاب ہے۔ ویسٹرن انڈیا کپ اول بمبئی بڑودہ والنٹیرز کے ہاتھ آیا۔

---

**رائل فیلڈ آرٹیلری** کی ۷۶ اور ۱۰۸ باٹریاں جو ۱۱ تاریخ کو جنوبی افریقہ سے بنگلور واپس آئی ہیں۔ بارہ اور ۲۸ باٹری کی بدلی کرینگی۔ اول الذکر باٹریاں ۱۵ تاریخ کو کیمپٹی اور موخرالذکر احمد نگر کو روانہ ہونگی۔

---

**مشرقی کمانڈ کے** صاحب لیفٹنٹ جنرل کمانڈنگ بہادر کے دورہ کا حسب ذیل پروگرام ہے ان کے ہمراہ کیپٹن لی۔ ٹی ہل صاحب ڈی۔ ایس۔ آر اسسٹنٹ ملٹری سکرٹری بھی ہونگے ۹ تاریخ کو آگرہ سے روانہ ہو کر اسی روز دہلی پہنچیں گے۔ ۱۱ کو میرٹھ اور ۱۵ کو آگرہ جائیں گے۔

---

**۱۷ لانسرز کے** لیفٹننٹ ٹیلٹ صاحب اور سٹاف توپخانہ کے میجر شارٹ صاحب اور کیپٹن وارڈراپ کو چیتوں نے سخت زخمی کیا جو میرٹھ کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

---

**کنگز اون رجمنٹ** ۲۱۔ تاریخ کو کلکتہ سے اپر برما روانہ ہوگی۔ جہاں یہ شویبو پہنچیگی۔ اور ان کا تین کمپنیوں کا ایک ڈیٹاچمنٹ بھی ہو جائیگا۔ ان کی بجائے فورٹ ولیم میں مدنیس سے ۵ فیسامیرز آئینگی۔

---

**ہندوستان میں فوجی انتظام کی اصلاح** کی بابت جو سکیم تیار کی گئی تھی اس کے لئے ہوم گورنمنٹ کی منظوری آگئی ہے۔

لیکن حضور لارڈ منٹو کے ایام تشریف آوری سے ابتک جو اصلی صورت اس نے اختیار کی تھی - اس کا حال معلوم نہیں ہوا - لیکن بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر جان مارلے صاحب سول طاقت کو فوقیت دینے کا مذہب و ارادہ رکھتے ہیں -

---

**سر آرچیبلڈ ہنٹر** صاحب بہادر نے کلکتہ پریزیڈنسی رائفل میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے نئی چھوٹی رائفل کی بہت تعریف کی جو کہ پہلی ہی مرتبہ شارٹ ریفل نے یہاں استعمال کی ہے - مقابلہ میں یہہ حیرت بہت کامیاب رہی اور سر آرچیبلڈ ہنٹر صاحب نے بتایا کہ انہوں نے شارٹ رائفل کو خود بھی استعمال کر کے فرسٹ کلاس ہتھیار ثابت کر دیا ہے -

---

**بنگلور رائفل والنٹیرز** کا سالانہ کیمپ آف اکسرسائز ۱۴ ماہحال کو شروع ہوا - رینک اینڈ فائل کی تعداد ۲۰۰ سے اوپر ہے - کیمپ ۱۷ فروری تک بند ہوگا - جب کہ کرنل سکیلن صاحب کمانڈنگ بنگلور انفنٹری برگیڈ سالانہ انسپکشن کرینگے -

---

**۷ - میرٹھ - ڈویژن** کے کمانڈنگ میجر جنرل ہنری سی بی صاحب بہادر بہمراہی کرنل ٹنبل صاحب بہادر لفٹنٹ ہیزمین صاحب ایڈیکانگ ۱۵ ماہحال کو میرٹھ سے روانہ ہو کر مندرجہ ذیل کا انسپکشن کرینگے -

۱۵ فروری کو آگرہ پہنچکر ۱۶ سے ۱۹ تک ۲ - لائیل ویلش فسلیرز اور ۱۷ انفنٹری کا معائنہ ہوگا - ۲۰ کو ۱۴ - باٹری رائل فیلڈ آرٹیلری کا - ۲۱ کو متھرا پہنچکر ۲۲ کو ۱۵ سارز کا ہوگا - ۲۳ کو دہلی پہنچکر ۲۴ و ۲۵ اور ۲۶ ماہحال کو ۳۵ سکھ کا انسپکشن کیا جاویگا - اور ۲۷ فروری کو میرٹھ واپس آئینگے -

---

**بغاوت یمن** - ترکی فوجوں کو مجبوراً قلعہ شکارا کا محاصرہ چھوڑنا پڑا - یمن میں یہہ ایک مضبوط قلعہ ہے جس پر باغیوں نے قبضہ کیا ہوا ہے - اس محاصرہ میں ایک ترکی پاشا قتل اور ایک زخمی ہوا - نیز چار توپیں ضایع ہوئیں -

---

**رنگون میں آتشزدگی** - ۱۱ ماہحال کو رنگون میں سپلائی اینڈ ٹرانسپورٹ کور کی لائن سے آگ لگ گئی کا شور سنکر ڈیون شائر رجمنٹ اور رائل گیریزن آرٹیلری کی ۹۷ اور ۹۸ کمپنیاں فوراً موقعہ پر پہنچ گئیں - دیکھا کہ گھاس کے ذخیرہ میں آگ لگی ہوئی ہے تمام سپاہی فوراً آگ بجھانے میں مشغول ہو گئے اور جلدی انتظام ہو گیا ورنہ سخت خطرہ کا اندیشہ تھا کیونکہ ٹرانسپورٹ کی تمام لائنیں نزدیک ہی تھیں - آگ لگنے کی وجہ ابتک معلوم نہیں ہوئی تحقیقات ہو رہی ہے -

---

**لارڈ رابرٹ** صاحب کے آرمی ریفارم سکیم کی تائید کرنے کے لئے ہاؤس آف کامنز کے ۱۰۰ ممبروں نے عہد کیا ہے - اور ۲۴ ماہحال کو ایک جلسہ منعقد کرنیکی تجویز کی تھی -

---

**افسوس ہے** کہ کیپٹن فلر صاحب نے جوان شخصوں سے صرف اکیلے زندہ تھے جو کہ جنگ علیوال میں شامل ہوئے تھے قضا کی - لیکن ابتک ایسے افسروں کی ایک چھوٹی سی جماعت موجود ہے جو علیوال سے ہی پیشتر کی جنگوں میں جو ۱۸۴۶ء میں واقعہ ہوئیں شامل تھے - کیپٹن فلر صاحب جنگ مہاراجپور میں بھی شامل ہوئے تھے جو ۲۹ دسمبر ۱۸۴۳ء کو واقع ہوئی اس لڑائی میں اور نیز علیوال کے موقعہ پر وہ ۱۶ لانسرز کی رسالوں میں تھے - ۱۸۶۰ء میں وہ اپنی رجمنٹ کے کوارٹر ماسٹر مقرر ہوئے اور دس سال بعد کپتانی کا آنریری رینک حاصل کیا -

---

**چین کی حالت** - ریوٹر کا پیکن کا نامہ نگار کہتا ہے کہ چین کی موجودہ بیداری اور ترقی کو دیکھکر طاقتوں نے اس مسئلہ پر دوبارہ غور کرنے کی تجویز کی ہے جس کی بابت شہنشاہ قیصر کی فوجیں واپس کرنے کی بابت پر انہوں نے اپنی منظوری دیدی تھی - اس مسئلہ پر آیندہ اور چند مہینے تک چین کی حالت دیکھکر فیصلہ ہوگا -

---

**ملٹری حفظ صحت** کے متعلق میجر گڈون صاحب نے ایکٹیو سروس کی فوجوں کی صحت کے متعلق ایک دلچسپ مضمون یونائیٹڈ سروس انسٹیٹیوٹ میں پڑھا - جس میں بیان کیا کہ حال کی جنگ میں جاپان کے کل ۷۵ ہزار جوان زخمی ہو کر فوت ہوئے اور صرف ۱۵ ہزار بیماریوں سے جبکہ جنگ ٹرانسوال میں ۴ لاکھ برٹش سپاہی ہسپتال میں داخل ہوئے اور ۸ ہزار زخمی اور بتلایا کہ جاپانی سپاہی اصول حفظان صحت کی سختی سے پابندی کرتے ہیں -

---

**جنرل سر بنڈن بلڈ** صاحب شمالی افواج کے جنگی لاٹ نے ۔ ۔ ۔ ۵ وار کے روز صبح کو چھاؤنی سیالکوٹ (؟) کی تمام فوجوں کی قواعد ملاحظہ فرمائی اور سپاہیوں کی تربیت اور چستی اور تیاری پر خوشی ظاہر فرمائی - ہندی افواج رسالہ کے انسپکٹر جنرل بہادر ملک کا دورہ کر رہے ہیں وہ بدھ وار ۷ فروری کو میرٹھ میں تھے یہاں کی رسالہ افواج کا معائنہ کر کے جناب موصوف ۱۴ فروری آیندہ کو چھاؤنی انبالہ میں وارد ہونگے اور ۱۸ فروری کو چھاؤنی سیالکوٹ میں آئینگے اور ۲۲ کو سیالکوٹ سے ۲۴ کو میرٹھ پہنچینگے - اور اس کے بعد جناب موصوف ۱۴ مارچ آیندہ کو چھاؤنی نوشہرہ میں رونق افروز ہونگے -

---

**فتحگڑھ** میں ایک دخانی کارخانہ فوجی لوگوں کے لئے وردیاں اور پوشاک وغیرہ کا سامان بہم پہنچانے کے لئے قایم کیا گیا ہے - یہاں جس سلسلہ عمارات میں گن کیرج فیکٹری تھی کہ جہاں پر توپوں کے گاڑے تیار کئے جاتے تھے - انہیں عمارات میں اب فوجی وردیوں کا کارخانہ جاری کیا گیا ہے - گن کیرج فیکٹری یہاں سے جبلپور گئے ہیں - اور اب یہاں کی عمارتیں دوسرے کام میں مفید ہونگی -

---

**ولیڈی ووستاک** کی بغاوت کی نسبت جو خبریں شنگھائی سے کولمبو میں پہنچی ہیں وہ ظاہر کرتی ہیں کہ ولیڈی ووستاک کے غنیموں نے بندرگاہ پر قبضہ کر لیا ہے - جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہاں کی حالت بہت نازک ہے - جنرل سیمینکو کو جو گذشتہ جنگ میں ایک مشہور و معروف کاسک لیڈر تھا حکم پہنچا ہے کہ بغاوت کے فرو کرنے میں پوری کوشش اور سرگرمی سے کام لیا جائے -

---

**۷۴ باٹری** رائل فیلڈ آرٹیلری دوشنبہ گذشتہ کے دن جہاز کیننگ میں کراچی سے بمبئی پہنچی -

---

**مسٹر ٹرلفٹ** نے واشنگٹن سینیٹ سے منیلا میں کچھ زاید فوجی بارکوں کی منظوری کی درخواست کی تھی تاکہ ضرورت کے وقت چین میں ٹروپ روانہ کئے جا سکیں لیکن کمیٹی نے انکار کر دیا ہے اور مسٹر ٹرلفٹ نے تسلیم کر لیا ہے کہ چین میں اس وقت تک ٹروپ بھیجنے کی ضرورت نہیں جب تک کہ وہاں امریکن لوگوں کی حفاظت کی ضرورت نہ ہو لیکن ایک تازہ خبر سے ظاہر ہے کہ مسٹر روٹ مسٹر ٹرلفٹ کو اس امر کی تاکید کر رہا ہے کہ دور اندیشی کے طور پر اگر وہاں کبھی ملٹری امداد کی ضرورت ہو تو اس کا

سر وقت خیال کر لیا جانے چنانچہ اضلاع متحدہ کے چند ٹروپ قلیائن روانہ کر دئے گئے ہیں۔

---

**مینو کیولری ٹورنمنٹ** ۲ فروری امتحان کا نتیجہ یہ ہے کہ گائیڈز کیولری نے ۱۱ لانسرز کو ۴ گول اور ۲ گول اور ۲ سیکنڈ ہاف کی نسبت سے شکست دی۔ ۱۰ کیولری نے ۳ لانسرز کو ۳ گول ایک سیکنڈ اور ۲ گول کی نسبت سے شکست دی۔ آخر مقابلہ گائیڈز کیولری اور ۱۰ کیولری کے مابین آج فیصلہ پایا۔

---

**نیزہ بازی** کے مقابلہ میں گائیڈز کیولری فیصلہ جیتی جس نے ۹۶ میں سے ۹۲ سکور کیا۔

---

## پروموشن

۱۶۔ **کیولری**۔ جمعدار گنگا رام صاحب بجائے رسالدار بختاور سنگھ صاحب پنشن یافتہ کے، ۷ نومبر ۱۹۰۵ء سے رسالدار مقرر ہوئے۔ اور رگونتھ دفعدار پال سنگھ صاحب جمعدار بنائے گئے۔

۲۹ لانسرز (دکن ہارس) ۳ ہولکہ کی اپنی لائٹ انفنٹری کے جمعدار ٹھاکر سنگھ صاحب بجائے رسالدار سردار بسنت سنگھ صاحب متوفی کے ۲۲ دسمبر ۱۹۰۵ء سے رسالدار مقرر ہوئے۔

رسالدار احمد خان صاحب بجائے رسالدار جواہر سنگھ صاحب پنشن یافتہ کے یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے رسالدار مقرر ہوئے۔

دفعدار نند رام صاحب یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے ایک خالی عہدہ پر کرنے کے لئے جمعدار بنائے گئے۔

۳۔ **جیکبس ہارس**۔ دفعدار غلام محمد خان صاحب بجائے جمعدار صالح محمد خان صاحب برخاست شدہ کے ۱۶ ستمبر ۱۹۰۵ء سے جمعداری پر ترقی یاب ہوئے۔

۱۵۔ **لودھیانہ سکھ**۔ حوالدار مان سنگھ صاحب بجائے جمعدار رام سنگھ صاحب اہل پنشن یافتہ کے یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے جمعداری پر مقرر ہوئے۔

۱۷۔ **انفنٹری** (لائل رجمنٹ) جمعدار اشرف علی خان صاحب بجائے صوبیدار عطا محمد صاحب پنشن یافتہ کے یکم نومبر ۱۹۰۵ء سے صوبیداری پر ممتاز ہوئے اور حوالدار بہادر خان صاحب جمعدار ہوئے۔

۲۰۔ **انفنٹری**۔ حوالدار خدا بخش صاحب بجائے جمعدار علی محمد خان صاحب مستعفی شدہ کے یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے جمعدار مقرر ہوئے۔

---

## آج کیا خبر ہے؟

**روس کی حالت**۔ مسلح آدمیوں کی ایک جماعت نے سینٹ پیٹرزبرگ میں ایک بینک پر ریوالوروں سے حملہ کیا۔ لیکن پولیس نے سخت حملہ کر کے ان کو منتشر کر دیا۔ جس میں کئی آدمی ہلاک ہوئے۔ پولینڈ کی بغاوتوں کی موجودہ حالت سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے پولیٹکل سکولوں کو چھوڑ کر بیدھڑک بم کے گولوں سے کارروائی کرنا شروع کیا ہے۔ اڈیسہ کے گورنر نے حکم دیا ہے کہ اس قسم کی کارروائی کرنے والوں کو بلا تفتیش قتل کیا جائے۔

۲۷۰ سپاہی اور ۲۰۹ ... شدہ جن میں بہت سی عورتیں بھی شامل ہیں کرسنویارسک میں بدنظمی کرنے کے متعلق گرفتار کر کے سزا کیلئے پیش کئے گئے ہیں۔

افتتاح پارلیمنٹ

۱۳ ماہ حال کو پارلیمنٹ جمع ہوئی۔ دوسرے دن اس کا افتتاح ہوا۔ ہاؤس آف کامنز کے ممبروں نے ورزنگ حلف کی رسم ادا کی۔ سٹی لبرل ایسوسی ایشن نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ مسٹر بالفور کی مخالفت نہ کی جائیگی۔

رائٹر کو اطلاع ملی ہے کہ وہ رپورٹ کہ گورنمنٹ نے ٹرانسوال کے مسئلہ کی تحقیقات کرنے کے لئے ایک خاص کمیشن مقرر کیا غلط ہے۔

ائیڈر کا پیکنگ کا نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ یانکائی نے منچوریا میں جاپانی شرہ پوں کی بدلی کرنے کے لئے جینیاتی فوج کا ایک ڈویژن بھیجا ہے۔

پریزیڈنٹ روسویلٹ نے جاپانی قحط زدگان کی امداد کے لئے امریکن لوگوں سے چندہ جمع کرنے اپیل کی ہے۔

کنگ کرسچین شاہ ڈنمارک کے جنازہ کے ساتھ ۰ ہزار آدمیوں کا اژدحام تھا۔

کلکتہ کارپوریشن کے چیرمین نے ٹاؤن ہال میں اس جلسہ کو منعقد ہونے سے روکدیا جو ان طلبا کو تمغہ جات عطا کرنے اور مبارکباد دینے کے لئے ہونیوالا تھا جنہوں نے بائیکاٹ کی تحریک میں قید کی سزا برداشت کی تھی۔

۱۴ فروری کو رنگون کے چارٹرڈ بینک آف انڈیا آسٹریلیا اینڈ چائنا میں نگاپے نامی ایک کلرک جعلسازی کے مقدمہ میں گرفتار ہوا جس نے سو ہزار روپے کا چک وصول کرنا چاہا تھا عدالت نے اس کو ۳ سال کی قید سخت کی سزا دی۔

---

## لودھیانہ

بروز ہفتہ بہت سے مطلع ابر آلود کر کل تمام دن اور تمام رات بارش ہوتی رہی۔ تب ہی جھڑی لگی ہوئی ہے۔ خدا کا فضل ہو گیا۔ پورب میں یہ بارش شاید اندازوقت ہو سکی پنجاب میں یہ عین موقع پر ہے اور جہاں کہیں فصلیں پژمردہ ہو گئی ہیں ان کے حق میں اکسیر ہے۔ آخر کار زمیندار غریب آدمیوں اور بے زبان مویشیوں پر قادر ذوالجلال کو رحم آیا۔ اُس کی کریمی کے صدقے۔

اسلامیہ سکول کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات ۱۱ ماہ حال کو منعقد ہوا رائے بہادر نند کشور بی۔ اے انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر صدر جلسہ تھے کئی ایک معززین شہر اور روسائے شہر موجود تھے۔

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سردار رگھبیر سنگھ صاحب بی۔ اے ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور رائے نند کشور بہادر بی۔ اے انسپکٹر مدارس نے ۱۰ ماہ حال کو آریہ گرلز سکول کا معائنہ فرمایا صاحب ڈپٹی کمشنر نے ایک ہوشیار لڑکی کو ... بطور انعام دئے اور دس روپیہ تمام لڑکیوں کو شیرینی تقسیم کرنے کے لئے عطا کئے۔ سردار رگھبیر سنگھ صاحب نے پانچ روپیہ دئے۔ سب صاحبان مدرسہ کی حالت اور لڑکیوں کی دستکاری کے کام سے نہایت محظوظ ہوئے۔

خواجہ احمد شاہ صاحب میونسپل کمشنر و سلالہ راجمید ... صاحب سب جج ... گورنمنٹ نے لوکل صیغہ کا غیر سرکاری وزیٹر مقرر فرمایا ہے۔

مدارس حلقہ جالندھر کا سالانہ ٹورنمنٹ ۱۲ سے ۱۴ فروری تک میدان پولیس پیریڈ میں منعقد رہ کر آخر ورلڈن ہال میں کامیاب شیموں اور طلبا کو صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے انعامات تقسیم کئے۔ کھیل کرتب میں شریک ہونے والے تمام طلبا اور پروسیکو شہر کے سنٹرل ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول نے ناشتہ کا بھی انتظام کیا تھا گورنمنٹ کے خوش اسلوبی سے سرانجام پانے کا تمام کریڈٹ سردار رگھبیر سنگھ کا حق ہے جلسہ میں سردار صاحب کے لئے شکریہ کا خاص ووٹ پاس ہوا۔ یہ ٹورنمنٹ ہر سال حلقہ جالندھر کے کسی نہ کسی ضلع میں ہوتا ہے۔ آئندہ سال ضلع فیروزپور میں ہوگا۔ ہر سال ایک نقرئی شیلڈ کے لئے مقابلہ ہوتا ہے جو رائے بہادر ماسٹر پیارے لال شیلڈ کے نام سے موسوم ہے امسال کے سال یہ شیلڈ جالندھر اینگلو سنسکرت سکول کے طلباء نے حاصل کی۔

پیدائش ۳۸۔ اموات ۲۵۔

# دلچسپ واقفیت کا خزانہ

**بے نظیر فوجی مارچ** - اخبار سٹینڈرڈ کے ایک نیویارک کے نامہ نگار کے قول کے موجب ۶- فیلڈ باٹری - یونائیٹڈ سٹیٹس آرٹلری نے ۵ دن میں ۰۰ ا میل مارچ طے کرکے دنیا بھر میں فتح مارچ کے لحاظ سے فوقیت لیگئی ہے - حالانکہ - مارچ جنگ کی حالت میں نہیں بلکہ صلح کے زمانے میں بطور پیش کے پورا کیا گیا ہے شاہ نپولین بونا پارٹ کے مشہور معروف مارچ کے علاوہ جو اُس نے اسٹلوتک کیا تھا- تاریخ میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی - اس مارچ کے اختتام پر سپاہی بہت تھکے ماندے اور خراب حالت میں پہنچے - باریک کپڑوں کی دھجیاں اڑگئیں تھیں - گھوڑوں کے جسم پر صرف ہڈی اور چمڑہ دکھائی دیتا تھا اور جس کی بڑی وجہ یہہ بھی ہے کہ موسم خراب تھا - اثنائے مارچ میں ایک شخص کی موت بھی واقع ہوئی -

**مصنوعی آنکھیں**. واشنگٹن میں ایک شخص سال بھر تک اندھا رہا اب پھر دنیا کی چیزیں اور اس کی دلچسپیاں دیکھنے کے قابل ہوگیا ہے مگر اپنی آنکھوں سے نہیں بلکہ ایک خرگوش کی آنکھوں سے کچھ عرصہ ہوا ایک بدمعاش حبشی نے اس شخص کے منہ پر پسا چونہ پھینک کر مارا تھا - جس سے اس بیچارے کی آنکھیں ضایع ہوگئی تھیں - لیکن قسمت سے اب ایک سال کے بعد ایک سرجن نے اُس کے ساتھ مسیحائی کا کام کیا اور ایک نیا تجربہ کرکے زمانہ حال کی بے مثل ایجادوں میں ایک اور ایجاد کا اضافہ کیا - یعنی ایک خرگوش کی آنکھ نکالکر مریض کی آنکھ پر لگائی گئی - اور بیان کیا جاتا ہے کہ خرگوش کی آنکھ نے جڑ پکڑلی ہے اور مریض عینک کے ذریعہ پھر ہر شے کو بخوبی دیکھ سکتا ہے -

**بندر بندریا کا بیاہ** - حال ہی میں ماونٹ کارمل جو الینائز (امریکہ) میں واقعہ ہے ایک عجیب قسم کی تقریب شادی کا منظر تھا - یہہ ایک بندر اور بندریا تھے جن کی شادی کی رسم پوری کی گئی - دولہا پرنس بسمارک کے نام سے مشہور تھا اور دلہن مس ایوولیوشن کے نام سے موسوم تھی - نکاح کے وقت جس کی رسم لانک کے ہوٹل میں نہایت شان و شوکت سے باقاعدہ طور پر ادا کی گئی مخلوق کے اژدھام کا کچھ ٹھکانا نہ تھا - پرنس بسمارک کچھ عرصے سے اسی ہوٹل میں مقیم تھے اور مس ایوولیوشن اسی دن شام کی ٹرین سے اتر کر باتزک و احتشام ہوٹل میں دونوں تشریف فرما ہوئی تھیں -

دولہا صاحب ایک فوق الپھڑک شاہانہ لباس میں ملبوس تھے جو خاص طور پر اس موقعہ کے لیئے تیار کرایا گیا تھا اور دلہن صاحبہ ایک پرتکلف اور اعلیٰ ریشمی کپڑوں میں آراستہ تھیں - جج ہیمنگ صاحب ایک لوکل مجسٹریٹ نے نہایت سنجیدگی سے نکاح کی رسم ادا کی - جس کے بعد ایک شاندار اور پرتکلف دعوت دیگئی - اور دولہا دلہن نے مہمانوں کے ساتھ کھانا کھایا - بعد ازاں دونو ہنی مون ٹور پر روانہ کیئے گئے -

**غبارہ کی سب سے اونچی بلندی** آجتک سب سے اونچی بلندی تک غبارہ لیجانیکی شہرت برلن کے مسٹر برسن اور ڈاکٹر سوانگ کے نام ہے - اول وہ غبارہ میں سوار ہوکر ۳۰ ہزار فٹ کی بلندی تک پہنچے - جس سے تھوڑے تھوڑے وقتوں کے بعد غنودگی محسوس ہونے لگی - حتیٰ کہ انہوں نے ۳۳ ہزار ۲ سو ۹۰ فٹ کی بلندی تک چڑھنا جاری رکھا - یہاں پہنچکر ان میں سے ایک شخص بالکل بیہوش ہوگیا اور دوسرے شخص کے اٹھانے سے بھی ہوش میں نہ آیا - یہہ دیکھ کر دوسرے شخص نے غبارے کا والیو کھولدیا - اور ساتھ ہی وہ بھی بیہوش ہوگیا اور ان میں سے کوئی بھی اس وقت تک ہوش میں نہ آیا جب تک کہ غبارہ زمین سے ۱۶ ہزار فٹ اونچا رہ گیا -

# لطف سخن

## قومی گیت

(از فرخ امرتسری)

ذی ہوش ہوئے اب دیوانے ؏ بھولے ہیں پریم کا افسانے
سب راگ الاپے ہیں بھانے ؏ لیکن یہ سمجھتے ہیں افسانے ؏
ہم بیٹے ہیں بھارت ماتا کے

گر پھوٹ رہی تو خیر نہیں ؏ کچھ پھل دینے کا بیر نہیں
یا فخر کعبہ و دیر نہیں ؏ سب ایک ہیں کوئی غیر نہیں
ہم بیٹے ہیں بھارت ماتا کے

کیوں خون خرابہ کرتے ہو کیوں ناحق لہو میں بھرتے ہو
کیوں باہم لڑ لڑ مرتے ہو ؏ کیوں عہد وفا سے ڈرتے ہو
ہم بیٹے ہیں بھارت ماتا کے

ان جھگڑوں سے منہ موڑو بھی یہ دانتا کل کل چھوڑو بھی
غفلت کا شیشہ پھوڑو بھی الفت کا رشتہ جوڑو بھی ؏
ہم بیٹے ہیں بھارت ماتا کے

کچھ جی میں سوچ وچار کرو اب دل کا صاف غبار کرو
دکھ درد سمندر پار کرو ؏ سب ہموطنوں سے پیار کرو
ہم بیٹے ہیں بھارت ماتا کے

اک سورج کے چمکارے ہیں اک ماہ کے روشن تارے ہیں
اک پیڑ کے پتے سارے ہیں اک دیس کے سب بنجارے ہیں
ہم بیٹے ہیں بھارت ماتا کے

بے کار ہیں کیوں کچھ کام کریں غفلت کا دور الزام کریں
دنیا میں حاصل نام کریں ؏ محنت کے بعد آرام کریں
ہم بیٹے ہیں بھارت ماتا کے

کیا دیس کی درگت ہے دیکھو ؏ کیوں ہوئی یہ حالت ہے دیکھو
آفت ہی مصیبت ہے دیکھو ؏ کوئی اچھی صورت ہے؟ دیکھو
ہم بیٹے ہیں بھارت ماتا کے ؏

ویرانی ہے ہر بستی میں ؏ نہیں فرق بلندی پستی میں
مدہوش ہیں فاقہ مستی میں کیوں مردہ ہوئے ہیں ہستی میں
ہم بیٹے ہیں بھارت ماتا کے

ہے قحط کہیں افلاس کہیں طاعون سے ہیں بے آس کہیں
کوئی بیٹھا روئے اداس کہیں نہیں راحت کی بو باس کہیں
ہم بیٹے ہیں بھارت ماتا کے

حشمت کو اپنی رو بیٹھے ؏ دولت سے ہاتھ ہیں دھو بیٹھے
سب صنعت و حرفت کھو بیٹھے بیوپار کی ناؤ ڈبو بیٹھے ؏
ہم بیٹے ہیں بھارت ماتا کے

کرو عہد نہ ہمت ہاریں گے - یہ بگڑے کاج سنواریں گے
بے سود نہ وقت گذاریں گے سب ملکر بات بچاریں گے
ہم بیٹے ہیں بھارت ماتا کے

فرخ ہر ایک آزاد رہے جس مت میں ہے کوئی شاد رہے
رہتا ہے جہاں دلشاد رہے لیکن سب بھائی ہیں یاد رہے
ہم بیٹے ہیں بھارت ماتا کے

**جب** انسان لیٹا ہوا ہو تو اس کے دل کی حرکت کھڑے ہونے کی حالت کی نسبت فی منٹ ۱۰ مرتبہ کم ہوتی ہے -

## نظر بندی

ڈاکٹر ہیباٹ صاحب نے ایک انگریزی رسالہ بہ عنوان "ہندوستان کی شعبدہ بازی" کے نام سے ایک عجیب مضمون شایع کیا ہے جس میں ان عجیب و غریب شعبدوں کا ذکر ہے جو اس نے یہاں کے مختلف شہروں میں دیکھے۔ اول اس نے آگرہ کے ایک سادھو کے شعبدہ کا ذکر کیا ہے۔ جس نے آم کا درخت لگایا تھا۔ وہ بیان کرتا ہے کہ سادھو نے زمین میں ایک ۶ انچ گہرا سوراخ کیا۔ اور اس میں آم کی گٹھلی دبا دی۔ مجھے امید تھی کہ جیسے بعض تماشہ دکھانے والے آم کی گٹھلی کو ایک ایسے برتن میں کئی دن پہلے دبا چھوڑتے ہیں جس میں مٹی کے ساتھ چونہ ملا ہوتا ہے اور اس کو گرم پانی سے سینچتے رہتے ہیں اور جب تماشا دکھانا ہو تو اس پر تھوڑا سا گرم پانی ڈالدیتے ہیں جس سے گٹھلی پھوٹ کر آم کا ایک کئی انچ اونچا پودہ نکل آتا ہے اسی طرح یہہ سادھو بھی کریگا۔ لیکن مجھ کو یہ دیکھ کر کس قدر حیرت ہوئی کہ اس مقام پر جہاں سادھو نے گٹھلی دبائی تھی اول تو کچھ دھندسی معلوم ہوئی اور تھوڑے عرصے بعد ایک ۵ فٹ اونچے پورے آم کے اصلی درخت کی شکل نظر آئی جو قدرتی سبز پتوں اور پھلوں سے لدا ہوا تھا۔ اور یہ تمام واقعہ گٹھلی دبانے سے صرف ۱۰ منٹ کے عرصے میں ظاہر ہوا۔ اس کرتب میں ایک اور حیرت انگیز بات یہ تھی کہ آفتاب کے موجود ہوتے اس کا سایہ نہ تھا حالانکہ آفتاب اس کے پتوں میں چھپا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ میں اطمینان کرنے کے لئے اس درخت کی جانب بڑھا لیکن جوں جوں آگے بڑھتا تھا اس کی شکل دھندلی ہوتی جاتی تھی۔ حتیٰ کہ جب میں اس سے دس گز کے فاصلہ پر رہ گیا تو وہاں درخت کا کچھ نام و نشان نہ تھا۔ اور اس مقام پر صرف وہی سادھو کھڑا ہوا تھا۔ الغرض میں مایوس ہو کر پیچھے اپنی جگہ واپس چلا گیا لیکن نظر اٹھا کر دیکھتا ہوں تو پھر وہی درخت اسی شان و شوکت سے قایم ہے۔

مصنف نے اس طرح بڑودہ میں ایک رسی کا کرتب دیکھا جو بجیسی اور حیرت انگیزی میں پہلے شعبدہ سے کم نہ تھا۔ وہ بیان کرتا ہے کہ راجہ گائیکواڑ کے محل کے سامنے ایک سادھو نے ۵ فٹ لمبی اور ایک انچ موٹی رسی کے ایک سرے کو اپنے بائیں ہاتھ میں لیکر دوسرے سرے کو دائیں ہاتھ سے اوپر کی طرف پھینکا اور تعجب ہے کہ اس کا دوسرا سرا نیچے واپس نہیں آیا بلکہ تمام رسی ایک لاٹھ کی طرح عموداً ہوا میں معلق ہو گئی اور سادھو نے رسی کا دوسرا سرا اپنے ہاتھ سے چھوڑ دیا۔ گویا دراصل قوت کشش ثقل کی طاقت غائب ہو گئی تھی۔ غرضیکہ سادھو نے دونوں ہاتھوں سے رسی کو پکڑ کر اس پر چڑھنا شروع کیا۔ اور رسی کے اوپر چڑھنے کے ساتھ ساتھ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ رسی کی لمبائی بھی بڑھتی جاتی تھی حتیٰ کہ سادھو اس قدر بلند ہو گیا کہ صرف اس کی سفید پگڑی نظر آتی تھی اور تھوڑی دیر میں وہ بھی غائب ہو گیا۔

## ایک مسلمان اور متھرا کی جاترا

مولانا حسن نظامی چند روز ہوئے متھرا جی کے درشن کو گئے تھے وہ اپنی سیاحت کی کیفیت اخبار وطن کو اس طرح لکھتے ہیں۔

سری کرشن جی مہاراج جو ہندوؤں میں بہت بڑے بزرگ گذرے ہیں۔ ان کی مشہور کتاب "بھاگوت گیتا" تصوف و توحید کا ایک انمول خزانہ ہے مسلمان صوفیوں میں جن حضرات کو اس کتاب اور کرشن جی کی عام تعلیم کا حال معلوم ہوا ہے وہ ان کی دل سے عزت کرتے ہیں۔ چنانچہ قدیم مشایخ کے تذکروں سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ مگر افسوس اور نہایت افسوس ہے کہ جاہل اور بے عقل ہندوؤں نے اُن کی زندگی کو نہایت مکروہ طریقہ سے دنیا میں ظاہر کیا ہے۔ جس کے سبب وہ عام نگاہ میں (نعوذ باللہ) اعلیٰ درجہ کے شہوت پرست حرام کار سمجھے جاتے ہیں۔ مگر جو لوگ کہ حقیقت کے اسرار سے آگاہ ہیں جن کی باطنی آنکھیں روشن ہیں خواہ ہندو ہوں یا مسلمان۔ یہودی ہوں یا عیسائی۔ کنہیا جی کے تقدس اور پاکبازی کے دل سے قائل ہیں۔ اور فرضی ڈھکوسلوں اور بیہودہ افسانوں کو محض لغو خیال کرتے ہیں۔ خاصکر مسلمان جس میں تصوف کا اثر عالمگیر ہے یہاں تک کہ پنجاب کے ایک مشہور مسلمان نے تو کرشن جی کی نسبت ایک عجیب و غریب خیال ظاہر کیا ہے۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو سری کرشن سے ایک خاص لگاؤ ہے سری کرشن جی کی نسبت میں نے یہ رائے قایم کی ہے کہ وہ حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح صفت حسن مظہر تھے۔ چنانچہ ان کی خوبصورتی ہندوستان میں ضرب المثل ہے۔ پس کیا عجب ہے کہ زلیخا کی طرح گوپیاں بھی سری کرشن پر فریفتہ ہوں اور ممکن ہے کہ تقاضائے بشریت سے سری کرشن نے بھی گوپیوں کی طرف میلان ظاہر کیا ہو۔ مگر ہرگز یقین نہیں کیا جا سکتا کہ ان کی پاکبازی میں کبھی خلل پڑ گیا تھا۔ جس طرح مسلمان صوفیائے کرام کی کتابیں میرے مطالعہ میں رہتی ہیں۔ سری کرشن کی گیتا بھی بڑے شوق سے دیکھا کرتا ہوں۔ اس تصنیف کتاب کے پڑھنے سے مجھ کو متھرا دیکھنے کی ایک آرزو سی ہو گئی تھی۔ کیونکہ میں اس کتاب کے مصنف یا بیان کنندہ پیدا ہوئے تھے۔ اور پرورش پائی تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ ۲۲ جنوری ۱۹۱۰ء کو میری دیرینہ تمنا پوری ہوئی اور متھرا کی سیر میسر آئی۔ متھرا میں سیکڑوں خوبصورت مندر ہیں مگر مجھکو نہ موقع حاصل تھا کہ ان کے اندر جا سکتا نہ ضرورت تھی کہ خوبصورت اسلامی عمارتوں کے مقابلہ میں مندروں کی بدقطع عمارتیں دیکھنے کی خواہش کرتا۔ میں نے صرف جائے پیدایش سری کرشن کو تلاش کیا۔ اور پایا۔ وہاں ایک مندر بنا دیا گیا ہے جس کے اندر مسلمان نہیں جا سکتا۔ تاہم مجھکو دور سے دکھا دیا گیا۔ اس کے بعد پوترا کنڈ دیکھا جہاں سری کرشن کے پوتڑے دھوئے جاتے تھے۔ یہہ کنڈ پختہ بنا دیا گیا ہے۔ اور عالمگیر بادشاہ کی عظیم الشان عیدگاہ کے پس پشت واقع ہے۔ یہاں لاکھوں خوش عقیدہ ہندو آتے اور کنڈ کی زیارت کرتے ہیں۔ اس کے بعد "بندرابن" کی طرف روانگی ہوئی جو متھرا سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور سری کرشن کی ابتدائی زندگی کا بہت بڑا حصہ یہیں بسر ہوا ہے۔ متھرا سے ایک پجاری پنڈت خود بخود میرے ساتھ ہو گیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ریل پر اکثر پنڈت مسافروں کو یہہ پجاری لے رہے تھے اور سخت تشست مشت ہو رہے تھے درگاہ کے مجاوروں سے بھی بدتر حالت تھی۔ الغرض پنڈت جی مہاراج کو رہبر بنا کے بندرابن چلے۔ راستہ میں مشرق کی طرف کچھ عمارت سی نظر آئی۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ یہاں سری کرشن گؤ چرایا کرتے تھے۔ یہ سنکر بڑی مسرت ہوئی اور میں نے وہاں جانے کا قصد کیا۔ مگر رہبر صاحب نے کہا فضول ہے وہاں کوئی عمدہ چیز نہیں ہے۔ ان کا یہ کہنا مجھ کو بہت برا معلوم ہوا۔ کیونکہ میں اسی قسم کی عمدگی دیکھنے کی خاطر متھرا آیا تھا۔ میرے اصرار سے پنڈت جی ناچار ہوئے اور لے گئے۔ جب میں وہاں پہنچا تو دل پر عجیب خیالات کا ایک ہجوم ہو گیا۔ سوچا کہ اگلے زمانے کے اکثر انبیاء نے بکریاں چرائی ہیں۔ کیا عجب ہے کہ سری کرشن بھی ہندوستان کے رسول ہوں اور اسی لئے سنت انبیاء پوری کی ہو۔

رہبر صاحب بولے پنڈت جی (یہ شخص مجھ کو کشمیری پنڈت سمجھتا تھا ہرچند میں نے کہا کہ میں مسلمان ہوں مگر وہ یہی کہتا رہا کہ آپ کے چھپانے سے کیا ہوتا ہے۔ ہم سمجھ گئے۔) یہاں سری مہاراج گؤ چرایا کرتے تھے شہر کی خوبصورت عورتیں لڈو کچوریاں وغیرہ لیکر آتیں تو مہاراج زبردستی لوٹ لیتے اور کھا جاتے۔ پھر عورتوں کے ساتھ آنند کرتے۔ میں نے کہا چپ ایسا لفظ زبان سے نہ نکال۔ مگر وہ طرار باز نہ آیا۔ اور بولتا رہا۔ اور کہا آپ مجھ کو منع کرتے ہیں۔ یہاں ہر سال میلہ ہوتا ہے۔ عورت و مرد جمع ہوتے ہیں اور لڈو لٹائے جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس بات کے سننے سے بڑا صدمہ ہوا کہ ان احمقوں نے کیسی بری یادگار قایم کی ہے۔

---

کیمبرے کے نزدیک موضع کاربین میں ایک شخص کو ہیرا دستیاب ہوا جسکا وزن ۴۹ ½ قیراط ہے اس کی قیمت اندازاً ۴۶۵۰۳۰ روپیہ خیال کی جاتی ہے۔

## تندرستی ہزار نعمت ہے

### جذبات اور تندرستی

دواؤں میں وہ طاقت نہیں ہے جو انسانی جذبات اور خیالات میں ہے اور کشتہ جات میں وہ تاثیر نہیں ہے جو یقین اور قوت ارادی میں ہے۔ اب تمام ڈاکٹر تسلیم کرنے لگے ہیں کہ انسان کا تندرست رہنا زیادہ تر اسباب پر منحصر ہے کہ وہ تندرست ہونے کا عزم مصمم کرے اور اس کو یقین ہو کہ وہ زندہ رہیگا۔ بقول مسٹر ہیلن فلوٹ آدمی عموماً وقت سے پہلے اس لئے مرتے ہیں کہ انہیں زندگی کی امید نہیں رہتی۔ بخلاف اس کے جو زندہ رہنا چاہتا ہے تو اس کو زندگی کا یقین پیدا کرنا چاہئے۔ کون کہتا ہے کہ خیالات کا جسم پر اثر نہیں ہوتا ہے اور وہ امراض یا تندرستی کا سبب نہیں ہے۔ شدت غم سے بعض لوگوں کے بال ایک ہی رات میں سفید ہوتے دیکھے گئے ہیں۔ خاص خاص جذبے خاص خاص گلٹیوں پر زور اثر کرتے ہیں چنانچہ رنج اور غم کی حالت میں آنسو نکل آتے ہیں۔ غصہ معدہ کی بنانے والی گلٹیوں پر عمل کرتا ہے اور منہ میں کف آجاتا ہے۔ شرم سے عارض پر سرخی نمودار ہوتی ہے۔ خوف سے دل کی حرکت سست ہو جاتی ہے اور افعال ہاضمہ میں خلل واقع ہوتا ہے۔ خوشی سے ہاضمہ کو تقویت ملتی ہے۔ غصہ سے جسم کی اندرونی ساخت کی دنیا میں زلزلہ آجاتا ہے۔ دل کا اطمینان تندرستی میں بہت مدد دیتا ہے۔ پس بقول مسٹر فلوٹ کے ہر شخص کے لئے یہ یقین کرنا کہ میں ابھی نہیں مرونگا زندگی کے بڑھانے میں مدد دیتا ہے۔ ہیرن بلڈک جس نے ۱۰۹ سال کی عمر میں قضا کی اس کا ہمیشہ عمل تھا کہ ہر روز خیال کیا کرتا تھا کہ ابھی بہت مدت تک زندہ رہونگا۔ اس نے ۱۰۲ سال کی عمر میں انسائیکلوپیڈیا کی تین جلدیں تصنیف کی تھیں۔ دراصل ہم بیماریوں کی نسبت زیادہ سوچتے ہیں بہ نسبت تندرستی کے اور موت کا زیادہ یقین رکھتے ہیں بمقابلہ زندگی کے اس لئے قدرت ہم پر اتنا ظلم نہیں کرتی جس قدر کہ ہم خود کرتے ہیں۔ پس مایوسی بخش جذبات اور رنجیدہ خیالات کا بدل طبیعت کی حالت اور خیال کی رو بدل دینے سے کرنا چاہئے۔ چند سال سے شفا بخش کا ایک نیا علم دریافت ہوا ہے جس میں امراض کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ دور ہو جائیں اس کو خواہ علم توجہ کہو یا ارادہ کی طاقت کا کرشمہ لیکن اس کے نتائج حیرت انگیز دیکھنے میں آئے ہیں۔ بات یہ ہے کہ مرض طبیعت کی کمزوری اور ایک باطل یقین کے سوا کچھ نہیں ہے طبیعت میں صحت کے یقین سے شعور پیدا کرنا چاہئے۔ اور مرض کو حکم دیں کہ نکل جائے اور یقین کریں کہ دور ہو گیا ہے تندرستی کے رخ پر لوٹنے سے بیماری کا حجاب اٹھ جائیگا۔

## کیسہ کی کیاری

**استاد۔** لڑکو تم جانتے ہو کہ بارہ پینس سے ایک شلنگ بنتا ہے

اچھا ۲۰ شلنگ سے کیا بنیگا؟

**ایک لڑکا** (جلدی سے) جناب آدمی خوش اور بشاش بن سکتا ہے۔

**اسٹیمکلر۔** آرمی میں سب سے اونچی پوزیشن کس افسر کی ہوتی ہے؟

**سپاہی** جنگی بیلون کور کے مانڈنگ افسر صاحب کی۔

---

**ایک مسافر۔** (گاڑی والے سے) میں نے اور میری زوجہ نے اسٹیشن ہوٹل تک جانا ہے۔ ہم دونوں کا کیا کرایہ لگیگا؟

**گاڑی والا۔** جناب ایک روپیہ۔

**مسافر۔** اور اگر میں تنہا جاؤں تو؟

**گاڑی والا۔** پھر بھی وہی ایک روپیہ لگیگا۔

**مسافر** (اپنی زوجہ سے مخاطب ہو کر) کچھ سنتی ہو یا نہیں دیکھو تمہاری کس قدر قیمت ہے؟

---

**قبرستان کا محافظ۔** جناب شہر کے بہت سے آدمی قبرستان کے لئے چندہ دے چکے ہیں۔ آپ بھی کچھ عنایت فرمائیں۔

**میر محلہ۔** کچھ پاگل ہو گیا ہے۔ اپنی تین بیویاں تو قبرستان کی نذر کر چکا ہوں اور کیا چاہتا ہے؟

---

**اندھوں کی فہرست۔** پاؤں کے اندھے جو دوسرے کا جوتا چرا لیجائیں۔ زبان کے اندھے جو فحش گفتگو کریں۔ ہاتھ کے اندھے جو اپنے نفع کے لئے دوسرے کی پگڑی اتاریں۔ دل کے اندھے جو اپنے خدا کو نہ پہچانیں۔ دانت کے اندھے جو صدہا کنکر کھانے میں چبا جائیں۔ پیٹ کے اندھے جو غذائے ثقیل استعمال کریں اور درد شکم ہو تو حکیم نہ بلوائیں۔ ناک کے اندھے جو ہندوستانی عطر نہ استعمال کریں انگریزی عطر کو پسند کریں۔ پیشانی کے اندھے جو اپنے خدا کو بھول کر دوسرے کے آگے سجدہ کریں۔ نظر کے اندھے جو دیدہ دانستہ ظلم کریں کسی کی تکلیف کا اپنے فائدے کے مقابل خیال نہ لادیں۔ تحریر کا حسن قبیح نہ دیکھیں۔ سب وہاں پائیں ہم سیری جس سے خوش ہوں اس کی بدی اچھی معلوم ہو۔ جس سے ناراض ہوں اس کی نیکی بمنزلہ بدی سمجھیں۔

## نو تصنیف کتب

کتب ذیل دفتر ہذا میں وصول ہوئی ہیں شکریہ کے ساتھ ان کی رسیدی جاتی ہے +

**بھارت درپن۔** پنڈت برجموہن صاحب دتاتریہ کیفی دہلوی پرائیوٹ سکرٹری آنریبل سردار کنور پرتاپ سنگھ صاحب بہادر اہلووالیہ کی تازہ تصنیف ایک مسدس ہے جو حال میں شایع ہوا ہے۔ یہ نظم سچ مچ اسم بامسمیٰ یعنی ہندوستان کی گذشتہ اور موجودہ حالت کا آئینہ ہے جو ایک درد مند دل کے خیالات کی لہر ہے۔ شمس العلما مولانا حالی کا مسدس مد و جزر اسلام نے جو مقبولیت پبلک میں حاصل کی ہے کچھ تعجب نہ ہوگا اگر وہی درجہ کیفی صاحب کے مسدس کو اہل ہنود میں دیا جائے کیونکہ اس میں ہندو قوم کی گزشتہ ترقیوں کو مفصل طور پر دکھا کر موجودہ حالت ادبار کا صحیح مرقع کھینچا ہے۔ پرانی شاعری پر مٹنے والے لفظی صنائع و بدائع پر جان دینے والے اگرچہ اس کو اعلیٰ درجہ کی نظم تسلیم نہیں کرینگے لیکن جو لوگ محض بلند خیالی اور واقعات کے سچے فوٹو کو شاعری قرار دیتے ہیں ان کے حلقوں میں یہ مسدس نہایت وقعت کی نظر سے دیکھا جائیگا۔ مسدس کے آخر میں جو چند نوٹ ہندوستان قدیم کی عظمت کے متعلق مصنف نے لکھے ہیں جن میں نہایت مستند مورخوں اور زمانہ حال کے زبردست محققوں کے اقوال بطور اسناد کے لیکر ثابت کیا گیا ہے کہ ہر ایک فن ہر ایک علم اور تہذیب و شائستگی کا اصلی مخزن اور منبع یہی سرزمین تھی جس کو ہندوستان جنت نشان کہتے ہیں۔

مسدس کی لکھائی چھپائی اور کاغذ نفیس ہے۔ منیجر آریہ گزٹ لاہور سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ قیمت ۸ آٹھ آنے۔

---

**اتہاس درپن حصہ اول** چودھری داہو رام صاحب رئیس ریاست لنڈہورہ کی تصنیف ہے جس میں ہندوؤں کے نام دیوتاؤں اوتاروں رشیوں منیوں۔ بھگتوں۔ آچاریوں کے مفصل حالات درج ہیں۔ جن کو شاستروں اور پرانوں اور ہندوستان کی تاریخوں سے بخوبی واقفیت ہے ان کی آگاہی کے لئے اچھا ذخیرہ ہے ہر ایک بیان مختصر ہی۔ قیمت عہ بلحاظ ضخامت کے بہت زیادہ ہے

---

**وستی کرم ودھی۔** مولفہ مہاشے کیشب دیوجی۔ اس رسالہ میں حفظ صحت کا ایک عجیب بھید بتلایا گیا ہے جو ایک امریکن ڈاکٹر نے دریافت کیا تھا اور جس کو بطور ایک راز سربستہ کے فروخت کرتے ہیں۔ [illegible]

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

سایہ بھی دور ہے زندگانی کا ٭ آدمی بلبلہ ہے پانی کا ٭

ہم خرما و ہم ثواب ٭

خریداران آرمی نیوز کے سوا دنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ بیس گنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثا کو مل جائے۔ جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے۔

## قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زاید چندہ لیکر نہیں بلکہ سیر العل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کر کے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قائم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا۔

(۲) ہر سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا۔ مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ کو چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیاں کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہیں تو بصورت تعین دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایک ماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہیئے۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک تر مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہیوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہیئے۔

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض مثل سل۔ دق۔ تپ محرقہ۔ طاعون۔ نا لقوہ یا اختلاج بخار یا ہیضہ و اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اٹھانے کے مستحق نہیں ہونگے۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے آفیسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچے نہیں ٭

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں دفعتاً خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا۔ اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائینگے۔ اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے۔ لیکن چندہ کسی حال میں کم نہ ہوگا۔

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں انکے ورثا کا حق نہ ہوگا۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدھ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جاویں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد دیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایک سال تک اخبار خریدے جس کا پیشگی چندہ چار روپیہ امدادی رقم میں سے وضع کر کے باقی روپیہ اس کو دیا جایا کریگا۔ اور اخلاقی فرض ہوگا کہ اور لوگوں کو خریدار بنائے۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے۔ کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا۔ اور کمپنی کی ہمیشہ یہ کوشش ہو گی کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائے۔ عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہو جائے تو ان کی اصلاح کی جائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قائم ہو۔

نوٹ سنہ ۱۹۰۳ء کی بابت رسالہ ملٹری پولیس کے صوبیدار شیر دیال مرحوم کے ورثا کو للعہ روپیہ امداد دیگئی ہے سنہ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۸۰ روپیہ مندرجہ ذیل خریداران کے ورثا کو دیا گیا ہے کوت دفعدار صلابت خاں نارنول۔ نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بارڈر ملیٹری پولیس کوہاٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ۔

المشتہر

منیجر آرمی نیوز پریس لودیانہ

# آرمی نیوز

لودیانہ - شنبہ ۲۴ فروری ۱۹۰۶ء


## حرفتی بینک

چند ماہ کا عرصہ ہوا کہ آرمی نیوز … سرپرست صوبہ دار … صاحب کی تحریک سے لودیانہ میں مشترکہ سرمایہ کے کام جاری کرنے کے متعلق ایک سلسلہ خط و کتابت کا شروع ہوا تھا جس کی اکثر ناظرین آرمی نیوز نے بڑے زور شور سے تائید فرمائی تھی اور ان کاموں میں نہایت شایق ہوئے پر آمادگی ظاہر کی تھی لیکن ہمارے نزدیک یہ … بازی نہیں ہے ہم نے ان تجاویز کے تمام پہلوؤں پر بحث کرنے … سلسلہ کو اخبار میں … تحقیقات کرلی ہے کہ اول کیا کام شروع کرنا بہتر ہوگا اور تمام معاملہ پر گہری چھان بین کے بعد … حاصل ہو جاوے تب اس میں ہاتھ ڈالا جاوے ہمیں اس بات کی کچھ پروا نہیں تھی کہ چند ماہ خاموش ہو جانے سے معاملہ سرد ہو جائیگا۔ ورنہ ہم سودیشی موومنٹ کے جوش سے جو گزشتہ سرما میں نہایت سرگرم رہا تھا فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی اس لئے کہ ہم محض عارضی جوش کے بھروسہ پر کوئی کام کرنا نہیں چاہتے ہیں - اور نہ ایسے سرپرستوں اور دوستوں کو کبھی ایسی صلاح دینگے کہ وہ عوام الناس کے خیالات کی آندھی میں تنکوں کی طرح اڑتے پھریں

پبلک کا کیا اعتبار - سرما میں پبلک بچوں کا سا تلون مزاج رکھتی ہے - وہ تو ممبروں اور اخباروں کے ہاتھ میں ایک کھلونا ہیں - عام رائے فی الحقیقت کوئی مستقل چیز نہیں ہے عام رائے بنائی جاتی ہے جس کے کاریگر اخبار نویس ہوتے ہیں یا لیڈران قوم -

پس پبلک فیلنگز کی بنیاد پر ہمنے کبھی کوئی کام شروع کرنے کا ارادہ نہیں کیا - ہم تو بزنس کے مسلم اصولوں پر کسی کام کی بنیاد رکھینگے - اس عرصہ میں ہمنے کافی غور کرلیا ہے کہ کوئی بھی کام ہو خواہ اس کا سرمایہ کتنا ہی معقول ہو ہرگز اس کی بنیاد مضبوط نہیں ہوتی جب تک کہ اس کی پشت پناہی کے لئے کوئی بینک نہو - ہم سالگزشتہ میں واضح طور پر ناظرین کے ذہن نشین کر چکے ہیں کہ بینک ہی تمام تجارتی اور صنعتی کاروبار کی اصلی بنیاد ہیں - اس لئے ہماری رائے میں اگر لودیانہ میں مشترکہ سرمایہ کا ایک یا متعدد کام جاری کئے جائیں تو ان سے پہلے ایک بینک ہونا چاہئے - اور اس میں ذرا شک نہیں کہ … خواہ کسی کام میں … کامیابی مشتبہ ہو لیکن بینک ہی ایک ایسی چیز ہے جس میں کسی قسم کا خطرہ نہیں یقینی فائدہ … ہم بتا چکے ہیں کہ بینک کس طرح … کرتے ہیں اور ان سے تجارت اور … کو کیسے … بے شمار … بتا چکا ہوں کہ اگر بینک کوئی اور کام نہ کرے اور صرف لودیانہ کی غلہ منڈی کو ہی تقویت دے یعنی ان سوداگروں کو جو غلہ کے ذخیرے رکھتے ہیں ان کی ضمانت پر روپیہ دے تو اس کی آمدنی … فیصدی سالانہ سے کم نہ ہوگی - اگر حرفتی بینک کی بدولت لودیانہ کی ترقی صنعت کے لئے بہت بڑا میدان کشادہ ہوگا - اور … پارچہ … فروشی صرف ایک بینک کا انتظار کرتی ہے جو قلیل عرصہ میں امرتسر سے دوسرے درجہ پر ایک بڑی منڈی بن سکتی ہے کیونکہ … بینک کے ایک … تجارت دس … سے اور دس لاکھ کی ایک لاکھ کے سرمایہ … ہرگز نہیں … ہو سکتی ہے … فروشی کا اصلی بھید یہی ہے کہ بینکوں کے سہارے سے کام چلتا ہے - اور تجارت اور بینک دونوں بے خطرے رہکر معقول فائدہ اٹھاتے ہیں -

غرضیکہ لودیانہ کو ایک حرفتی بینک کی سخت ضرورت ہے اور میسرز ہیرالال اینڈ کمپنی کی دلی خواہش ہے کہ یہ ضرورت بہت جلد پوری کی جاوے - ہماری رائے میں بینک کا سرمایہ سردست ۲ لاکھ روپیہ ہونا چاہئے اور وہ حسب ضابطہ مشترکہ سرمایہ کا رجسٹری شدہ بینک ہو -

یہ ۲ لاکھ روپیہ دو سو روپیہ کے ہزار حصوں میں منقسم ہو ایک ہزار حصوں کے قریب میسرز ہیرالال اینڈ کمپنی اور کئی ایک معزز روساء لودیانہ اور دہلی میں خریدنے کو مستعد ہیں باقی حصص ہمیں امید ہے کہ آرمی نیوز کے صدہا اولوالعزم سرپرست ہاتھوں ہاتھ خرید لیں گے - اور اس قسم کی آسانیاں کیجاوینگی کہ غریب سے غریب آدمی بھی بینک کا حصہ خرید سکے یعنی درخواست خریداری کے ساتھ صرف پانچ روپیہ فیصدی اور منظوری درخواست پر دس روپیہ فیصدی اور پھر حسب ضرورت قلیل قسطیں ادا کی جائیں -

چونکہ اب قطعی فیصلہ اور پختہ ارادہ قایم ہو چکا ہے اس لئے اس معاملہ میں زیادہ بحث کرنے کی ضرورت نہیں رہی ہے ہم چاہتے ہیں کہ بہت جلد پراسپکٹس شایع کر دیا جائے اور یکم اپریل یا زیادہ سے زیادہ یکم مئی سے بینک قایم ہو جائے -

ان معاون سرپرستان و ناظرین آرمی نیوز کی توجہ معطوف کیجاتی ہے جنہوں نے مشترکہ سرمایہ کے کام کی تحریک سے دلچسپی ظاہر کی تھی کہ حصص بینک کی خریداری میں مستعدی دکھلائیں تاکہ مشترکہ سرمایہ کے کاموں کی اصلی بنیاد مستحکم طور پر ڈالدیجائے اس بینک سے بڑا فائدہ ضلع لودیانہ کے پنشنر ملٹری آفیسروں کو پہنچیگا وہ نہیں جانتے ہیں کہ تھوڑا بہت بچا ہوا سرمایہ اراضی خرید لینے کے سوا اور بھی کسی فائدہ کے کام میں محفوظ طور پر لگ سکتا ہے - یہ بینک ان کے لئے سیونگز بینک کا کام دیگا اور جب کبھی انہیں اپنے گھر پر روپیہ بھیجنا ہو تو منی آرڈر فیس کی بچت رہیگی صرف ایک چک بھیجنا کافی ہوگا - ہمارے خیال میں بہتر ہوگا کہ اس کا نام لودیانہ انڈسٹریل اینڈ کمرشل بینک رکھا جائے -

---

**ولیعہد بہادر بنارس میں** - پنجشنبہ گزشتہ کی شام کو ہز رائل ہائنس پرنس اور پرنسس آف ویلز حیدرآباد سے روانہ ہوکر چار رات اور دن برابر سفر میں رہکر اتوار کی صبح کو رونق افروز بنارس ہوئے بنارس میں … زور سے لگاتار بارش ہو رہی ہے جس سے شہر کی آرایش کے انتظام میں بڑا خلل پڑا - اتوار کی وجہ سے اس روز کوئی تقریب ادا نہیں ہوئی - اور شاہی مہمان سٹیشن سے سیدھے … کو تشریف لیگئے جو نزول اجلال کے لئے آراستہ کیا گیا ہے -

---

**نیپال میں شکار** - نیپال کی ترائی میں ہز رائل ہائنس کے لئے شکار کیمپ کی تیاریاں قریب التکمیل ہیں - اول کیمپ مقام تھوری میں ہوگا جو نیپال اور انگریزی قلمرو کی سرحد بتیا کے شمال میں واقع ہے تھوری کے متصل ایک رات قیام رہیگا بعدازاں نیپال کے ضلع چتونا میں دریائے راپتی اور گوسک کے مقام اتصال تک شکار کا جنگل ہے - اس کے چاروں طرف چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں لیکن گھاٹی کی زمین ہموار ہے جس میں سال کے درخت کثرت سے ہیں - مہاراجہ سر چندر شمشیر وزیر اعظم نے نیپال کے تقریباً تمام ہاتھی اور گرد و نواح کے انگریزی علاقہ کے زمینداروں نے بھی اپنے اپنے ہاتھی بھیجدیئے ہیں - شیر اور گینڈے اس جنگل میں کثرت سے ہیں اور جنگلی ہاتھی بھی

پائے جاتے ہیں -

**دیسی ریاستیں اور گورنمنٹ** - حیدرآباد سے روانہ ہونے پر پرنس آف ویلز بہادر کا دورہ ریاست ہائے ہند گویا ختم ہوتا ہے - اب نیپال میں شکار کے علاوہ باقی تمام سفر برٹش قلمرو میں ہوگا - اس موقع پر لنڈن ٹائمز دیسی ریاستوں کے متعلق لکھتا ہے کہ ریاستوں کا وجود ہندوستان میں لسطور ایک علیحدہ عنصر کے عرصہ دراز سے برابر قایم چلا آتا ہے اس کے یہ معنے ہیں کہ تمام ترقی پذیر اور وہ برٹش طاقت کے حصہ دار ہیں - اور شاہی خاندان نے گورنمنٹ کی اس دانشمندانہ پالیسی پر مہر کا دی ہے جس میں الیان ریاست ہائے ہند سے وعدہ کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ کا منشا یہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ ریاستوں کو برقرار رکھا جاویگا - بشرطیکہ وہ اپنے فرائض کو تسلیم کریں -

ٹائمز کی یہ رائے درست ہے اور بیشک گورنمنٹ کی ترجمانی ہے کہ ریاستیں اب تک قایم ہیں کیونکہ اگر راجہ اور نواب نہوں تو ملک معظم کو قیصر ہند کیونکر کہنا روا ہوگا - شہنشاہی کے لئے متعدد ماتحت بادشاہوں کا ہونا لازمی ہے اور اسی لئے کم سے کم اعلیحضرت نظام کو شاہ دکن کا خطاب ملنا چاہیئے کیونکہ یورپ کی کئی ایک چھوٹی چھوٹی سلطنتوں سے حیدرآباد وسعت اور آبادی میں بڑھ کر ہے -

**شاہ ڈنمارک کا جنازہ** - ۱۷ ماہ حال کو شہنشاہ جرمن کوپن ہیگن میں وارد ہوئے - شاہان ڈنمارک و یونان و ناروے نے جنگی جہازمیں جا کر سمندر میں قیصر ولیم کا استقبال کیا -

۱۸ فروری کو ۲ بجے دوپہر کو شاہ کرسچین کی نماز جنازہ روزکلڈ کے گرجا میں پڑھی گئی - اور سرکن ہیگن کے شاہی قبرستان میں رسم تدفین ادا ہوئی اس کے بعد خاندان شاہی کے ممبر اور مہمان کوپن ہیگن کو واپس گئے -

**مراکو کانفرنس** - جرمن ڈیلیگیٹوں نے فرانس کے فابمقام سے کانفرنس میں کہا کہ مراکو کے بندرگاہوں کی پولیس کا سوال اس طرح طے ہو سکتا ہے کہ پولیس کا انتظام سلطان مراکو کے اختیار میں دول یوروپ کی زیر نگرانی رہے - لیکن فرانس اس تجویز کو کسی طرح منظور نہیں کرتا وہ کہتا ہے کہ اگر انتظام پولیس سلطان کے ہاتھ میں ہو تو پولیس کے افسر فرانسیسی یا اہل سپین

ہونے چاہئیں -

ساحل مراکو پر ایک عجیب واقعہ ملیلا کے قریب مقام مارشیا میں گزرا جہاں فرانس نے ایک فیکٹری بنائی ہوئی ہے ایک فرنچ سٹیمر بر جبہ مارشیا میں مال اتار رہا تھا مراکو کے ایک کروزر نے گولہ باری کی دوسری طرف سے مراکو کے باغی دعویدار سلطنت کے توپخانہ نے مراکو کے سٹیمر پر آگ برسائی اسی اثنا میں ایک فرنچ کروزر آپہنچا اور اس نے فرنچ سٹیمر کو اور وہاں کی طرف واپس جانے کا حکم دیا - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فرنچ سٹیمر سلطان کے باغی کے لئے آلات حرب کا سامان لیکر آیا تھا اس وجہ سے سلطانی کروزر نے دسپر حملہ کیا -

**ترکی مداخلت مصر میں** - ساحل مصر کے مقام طوبی پر قابض ہونے کے لئے ترکی توجیں تیار ہو رہی ہیں - علاوہ ازیں ایک مصری سنبوٹ کے افسروں کو حملہ کی دھمکی دیگئی ہے - دولت برطانیہ نے اس معاملہ کے متعلق قسطنطنیہ میں بابعالی کی توجہ معطوف کی ہے - اور کروزر دیانا کو موقع واردات پر جانے کا حکم دیا گیا ہے - اور قاہرہ سے مصری فوج کا ایک افسر جہاز مذکور پر تعینات ہوگا -

**سکہ کا قانون** - مسودہ قانون سکہ کے متعلق سلیکٹ کمیٹی نے چند جزوی تبدیلیاں کی ہیں - نکل - سلور کے ایک آنہ کے سکہ کا وزن - اگرین بڑھایا جانا منظور کیا گیا ہے - چاندی کے پرانے اور حروف مٹے ہوئے سکوں کے متعلق یہ قاعدہ جاری ہونے والا ہے کہ اگر انکا وزن ۲ فیصدی سے لیکر ایک خاص حد تک جو مقرر قرار دیجائیگی کم ہو گیا ہو تو وہ بدرجہ داد ایک مناسب قیمت پر خزانے میں منظور کئے جائینگے اور اگر اس حد سے زیادہ گھس گئے ہوں اور وزن کم ہو گیا ہو تو ان کی قیمت چاندی کی اصلی قیمت سے زیادہ نہیں ہوگی اور وہ سکے جو زیور کے کام میں لائے گئے ہوں وہ پوری قیمت پر خزانہ میں منظور کئے جائیں گے بشرطیکہ حروف مصنوعی طور پر نہ اڑائے گئے ہوں - جعلی سکے منظور نہ ہونگے اور گورنمنٹ ان کو چاندی کے نرخ سے خریدنے کو تیار ہوگی -

**شہیدان بندے ماترم** - کلکتہ اور دیگر اضلاع بنگال میں جن لوگوں کو سودیشی موومینٹ کے متعلق کوشش کرتے ہوئے یا بندے ماترم کے نعرے لگاتے ہوئے پولیس سے مقابلہ ہوا یا عدالتوں سے سزایاب ہوئے ان کی عزت افزائی کے لئے ایک خاص جلسہ ٹون ہال میں ہونے والا تھا - جلسہ کے لئے ہال کی منظوری مل چکی تھی مگر آخر وقت میں چیرمین میونسپلٹی نے حکم منسوخ کر دیا اس لئے گرانڈ تھیٹر میں جلسہ ہوا - انڈین مرر کے ایڈیٹر بابو نریندرا ناتھ سین میر مجلس قرار پائے - اور آنریبل مسٹر سریندرا ناتھ بینرجی نے تمغہ جات وانعامات اور سرٹیفکیٹ تقسیم کئے - خدا معلوم بنگالی لوگ جلسوں میں کیوں لمبی تقریریں کیا کرتے ہیں -

**مسٹر سریندرا ناتھ بینرجی** نے مذکورہ بالا جلسہ میں جو تقریر کی اسکا کچھ خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

صاحبان آپ آج کی رات ایک مقدس اور حب الوطنی کا فرض ادا کرنے کو جمع ہوئے ہیں - میرے ہموطنوں نے واقعات کی منطق سے ثابت کر دیا ہے (وہ واقعات جو چند گزشتہ مہینوں میں ظہور پذیر ہوئے) کہ آجکل کا بنگال اس زمانہ کے بنگال سے بہت مختلف ہے جس کی بابت مورخوں نے غلط فہمیاں پھیلائی ہیں - ان شہیدوں نے جن کی ہم اب عزت کرینگے تکلیفیں اٹھا کر ثابت کر دیا ہے کہ جبر کی وجہ سے لوگ ہمت نہیں ہارینگے - انہوں نے تاریخ پڑھی ہے اور ایک کتاب میں انہوں نے مطالعہ کیا ہے جس کی وہ بہت قدر کرتے ہیں کہ شہیدوں کا خون گرجا کی بنیاد ہوتا ہے" جوان آدمیوں کے تکلیف اٹھانے سے عوام الناس کے مقاصد کو تقویت ملیگی - آپنے میمن سنگھ کے نوجوانوں کا حال سنا ہوگا - یہ لوگ جیل میں ڈالے گئے - جوں ہی کہ وہ حوالات میں بند ہوئے انہوں نے حب الوطنی کے گیتوں سے جیل کی دیواروں کو سر پر اٹھا لیا لوگوں نے بطیب خاطر تازیانے کھائے اور قید بامشقت جھیلی اور اب جو جلوس نکالا گیا تو ہزاروں آدمی جمع ہوئے گویا وہ بآواز بلند دنیا کو جتلاتے ہیں کہ یہ لوگ جنہوں نے اس طرح سزائیں پائی ہیں وہ ملک کی نظر میں حقیر نہیں ہیں - بلکہ ان کی سزاؤں نے ان کے لئے محبت اور قدر پیدا کر دی ہے - لوگوں کے لئے یہ ممکن نہیں تھا کہ حکام کے احکام کو بدلدیتے کیونکہ وہ بے بس ہیں - سلطنت کے کاروبار میں ان کی آواز کو دخل نہیں ہے لیکن سوشل اور خانگی معاملات میں وہ آزاد اور مختار ہیں - وہ اپنی خانگی سلطنت میں دخل دینے والوں سے کہہ سکتے ہیں کہ الگ رہو یہ ہمارا کام ہے نہ کہ تمہارا - لیکن اگر لوگ حکام کے احکام کو تبدیل نہیں کر سکتے ہیں تو وہ بنگال کی علم رائے کی رہنمائی تو کر سکتے ہیں - اور اگر سزاؤں کو کم نہیں کر سکتے تو پبلک کی نظر میں اس کے اثر کو کم کر سکتے ہیں -

اگر سزا کا منشا یہ تھا کہ ملزم ذلیل کئے جائیں تو میں کہتا ہوں کہ جن لوگوں نے سودیش کی خاطر تکلیف اٹھائی ہے وہ پبلک کی نگاہ میں

یہ وقعت نہیں ہے - اور اگر سزا کا مدعا تکلیف پہنچانا ہے تو میرے خیال میں جو تکلیف خوشی سے برداشت کی جائے وہ تکلیف ہی نہیں ہے -

---

مسٹر بینرجی نے مفصل طور پر بتلایا کہ اس قسم کے جلسے کرنا [illegible] نامناسب نہیں - چنانچہ اینگلو انڈین [illegible] اپنے افراد قوم کے حقوق کی حفاظت کے لئے [illegible] یہ [illegible] اس قسم کے جلسے حکام کو ناراض کر سکتے ہیں [illegible] گذشتہ میں کا [illegible] اراض کر چکے ہیں انڈین نیشنل کانگریس [illegible] بڑا سبب [illegible] ہے - اور [illegible] نیشنل [illegible] تقسیم بھی [illegible] سبب [illegible] ہیں [illegible] ایجیٹیشن [illegible] ایک [illegible] سبب [illegible] ہے (قہقہہ) -

کیا آپ کانگریس کو ترک کرنے کے لئے تیار ہیں؟ (ہرگز نہیں ہرگز نہیں کی آوازیں) کیا آپ کانفرنسوں کے بند کرنے اور پولیٹکل ایجیٹیشن کے چھوڑنے کو مستعد ہیں؟ (ہرگز نہیں کی [illegible] آوازیں) کیا آپ تیار ہیں کہ [illegible] بنگال کو قبول کیا جائے اور حکام کے لئے خدا کی برکت کی دعا مانگنے کو تیار ہیں جنہوں نے آپ کی [illegible] کے خلاف یہ نعمت آپکو عطا کی ہے [illegible] کی بے قوفی سے آپ ایسا نہیں کرتے ہیں (قہقہہ)

میرے خیال میں خوش اور ناخوش کرنے کے سوال کا زمانہ اب نہیں رہا - ہم ایک ہی وقت میں خدا اور غیر خدا کی پرستش نہیں کر سکتے ہیں - یہ ناممکن ہے کہ ہم ایک ہی وقت شکاری [illegible] سے شکار کھیلیں اور خرگوش کے ساتھ بھاگتے پھریں - میں اپنی طرف سے کہتا ہوں کہ میں نے قطعی فیصلہ کر لیا ہے -

اب آپ لوگوں کی پسند باقی ہے - جن لوگوں تک میری آواز پہنچ سکتی ہے میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آیا تم خدا کی پرستش کرو گے یا غیر خدا کی آیا آپ اپنے ملک کے فوائد کا خیال کرو گے؟ اچھا تو پھر کھلے دل سے علانیہ طور پر عظیم الشان مجمع ظاہر کرے - ہم سودیشی کے لئے زندہ رہیں گے اور مریں گے -

بعد ازاں مسٹر بینرجی نے تمام جلسہ سے سودیشی اشیاء کے استعمال کرنے کا عہد لیا اور ۲۸ شہیدوں کو مخاطب کر کے تقریر کی بعد ان کو اسناد اور تمغے عطا کئے اور ہر ایک کو بغلگیر کیا -

---

# افتتاح پارلیمنٹ

**شاہی تقریر** - ۱۹ ماہ حال کو پارلیمنٹ کا افتتاح ہوا - ملک معظم نے اپنی تقریر میں شاہ کرسچین والی ڈنمارک کی وفات پر اظہار تاسف کے بعد فرمایا کہ پرنس اور پرنسس آف ویلز نے [illegible] سلطنت ہند کے بہت سے حصص کی [illegible] ہیں اور تمام جماعتوں نے اپنے تپاک سے ان کا خیر مقدم کیا ہے کہ ہمارے لئے موجب مسرت ہوا ہے ہمیں امید ہے کہ سفر ہماری ہندوستانی رعایا میں تاج کے ساتھ وفاداری اور اس ملک کے ساتھ وابستگی کو مستحکم کریگا -

ممالک غیر کے ساتھ ہماری دولت کے تعلقات بدستور دوستانہ ہیں اور ہمیں اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ روس اور جاپان کے درمیان باعزت صلح ہو گئی -

بعد ازاں ہز مجسٹی نے عہد نامہ انگلستان و جاپان کا ذکر کیا اور صدق دلی سے امید ظاہر کی کہ مراکو کانفرنس کا نتیجہ تمام اقوام کے درمیان [illegible] کا موجب ہوگا -

اس کے بعد شاہ [illegible] کی تخت نشینی اور کریٹ میں [illegible] کمیشن کی تقرری کا ذکر کیا اور امید ظاہر کی کہ بین الاقوامی [illegible] ممکن ہوگی اور فرمایا کہ ہندوستان کے ملٹری انتظام کے متعلق کاغذات پارلیمنٹ کی میز پر رکھے جا چکے ہیں -

ٹرانسوال میں ایک ذمہ وار گورنمنٹ نئے سرے سے قائم کی جائیگی اس کی رو سے وہاں جولائی کے چند ماہ بعد تک الیکشن ملتوی رہیگا - اور اسی اثناء میں چینی قلیوں کے بھرتی کرنے کے متعلق کوئی لائسنس نہیں ملیگا -

ہز مجسٹی نے فرمایا کہ اورنجیا کو بھی ذمہ وار گورنمنٹ دیجائیگی اور ہماری دولت کی امید یہ ہے کہ ان ممالک کو آزادی عطا کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہاں وفاداری سلطنت اور خوشحالی کو ترقی ہوگی کولونیل کانفرنس ۱۹۰۷ء تک ملتوی کی گئی ہے - تجارت و آمد و برآمد روبہ ترقی ہے - بعد ازاں ہز مجسٹی نے روز افزوں قومی اخراجات کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ وزراء آئرلینڈ کے انتظام میں کفایت شعاری کی تدابیر سوچ رہے ہیں اور وہاں اندرونی معاملات کے متعلق لوگوں کو حقوق عطا کرنے کی ذرایع داخل کرینگے - ہماری خواہش یہ ہے کہ آئرلینڈ میں آئرش لوگوں کی آرزو اور خیالات کے موافق گورنمنٹ ہو - بعد ازاں قانون تعلیم کی ترمیم اور مزدوری پیشہ لوگوں کے معاوضات کے قانون کی اور بیکار لوگوں کی قانون کی ترمیم آئندہ سشن میں پیش ہونے کا اعلان کیا -

یہ سپیچ ہز مجسٹی نے بنفس نفیس تخت شاہی پر متمکن ہو کر ارشاد کی تھی -

---

**مباحثہ** - جب شاہی سپیچ کے جواب میں پارلیمنٹ کی طرف سے ایڈریس پیش کرنے کی تحریک و تائید ہو چکی تو مسٹر چیمبرلین نے بیان کیا کہ پارلیمنٹ میں حکمران پارٹی کی کثرت ملک کی عام رائے کی [illegible] نہیں ہے - عام رائے کا نصف حصہ مخالف پارٹی کی پشت پر ہے - مسٹر چیمبرلین نے ٹرانسوال کے انتظام گورنمنٹ اور چینی قلیوں کے مسئلہ پر بہت دیر تک گفتگو کی اور پرنس اور پرنسس آف ویلز کے مسلسل کامیاب سفر ہند پر خوشی ظاہر کی -

سر ہنری کیمبل بینرمن وزیر اعظم نے فرمایا کہ ٹرانسوال کے چینی مزدور اگر اپنے وطن کو واپس جانا چاہیں تو ان کو ان کی مرضی کے خلاف ہرگز نہیں روکا جائیگا اور امپیریل گورنمنٹ ان کے سفر خرچ کا بندوبست کریگی - نیز جو قوانین قلیوں کو سزا دینے کے متعلق جاری ہوتے ہیں - ان کو بھی گورنمنٹ نفاذ پذیر نہیں ہونے دیگی -

مسٹر چیمبرلین نے ہوس آف کامنز میں اور لارڈ لینسڈون نے ہوس آف لارڈز میں گورنمنٹ کو چیلنج دیا کہ دوران الکشن میں جو جنوبی افریقہ کے چینی قلیوں کی غلامانہ حالت کے متعلق لبرلز کی طرف سے اشتہار دئے گئے تھے سب سراسر بے بنیاد تھے - مگر ارل آف کریو نے اس بات سے انکار کیا کہ چینی مزدوروں کے متعلق غلط فہمی پھیلا کر الیکشن میں فتحیابی حاصل کی گئی ہے -

---

**ہاتھیوں کا جلوس** - بنارس میں ۱۹ ماہ حال کو ٹون ہال میں میونسپلٹی کا ایڈریس لیکر اور اس کا جواب دیکر دربار ہال [illegible] پرنس اور پرنسس آف ویلز ایک بہت بڑے ہاتھی پر سوار ہوئے ان کے بعد دوسرے ہاتھی پر نواب لفٹنٹ گورنر اور مہاراجہ بنارس سوار تھے - آگے آگے مختلف مندروں کے پجاری پھول برساتے اور سنکھ بجاتے جاتے تھے - یہ جلوس نہایت آراستہ بازاروں سے جہاں خلقت کے ٹھٹ لگے ہوئے تھے گزرا - ہر طرف چیرز کا شور تھا - شام کو شہزادہ صاحب مع ہمراہیان مہاراجہ کی [illegible]

[illegible] پڑھنے [illegible] کتب وغیرہ پڑھنے

[illegible] [illegible]

دو گھنٹہ [illegible] نہیں [illegible]

[illegible] آنکھوں [illegible]

[illegible]

[illegible] کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

تیز روشنی [illegible] منہ کر کے [illegible] پڑھنے

کو اپنے بائیں [illegible] پڑھنے [illegible]

اگر ناموزوں بصارت [illegible] معلوم ہو یا اکثر اوقات ضعف

سی محسوس ہو یا دھبے آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجائے

تو فوراً ڈاکٹر یا آنکھ بنانے والے کے پاس جا کر مشورہ لینے میں

تامل نہ کرو۔

بلا ضرورت عینک استعمال نہ کرو لیکن اگر ڈاکٹر [illegible] مشورہ

سے اس کا پہننا ضروری ہو تو اس کا استعمال ہو۔

لیمپوں کے ساتھ رنگدار شیشہ استعمال نہ کرو۔ سبز رنگ کے سوا

اور تمام شیشے آنکھوں کی بینائی پر برا اثر ڈالتے ہیں۔

---

**ہاتھی کیا کھاتے ہیں؟** ان تمام ہاتھیوں کی پوری احتیاط اور خبرداری سے پرورش کی جاتی ہے جو توپخانہ یا ٹرانسپورٹ میں کام آتے ہیں۔

ان کی پرورش کے خرچ اخراجات بہت زیادہ ہیں اور اندازہ لگایا گیا ہے کہ فی ہاتھی ۵ روپیہ روزانہ سے کم خرچ نہیں ہوتا جس میں اس کی خوراک۔ مہاوت اور گھاس کاٹنے والے کی تنخواہ بھی شامل ہے۔

ہاتھی زیادہ تر چاول اور گھاس گٹ کھاتے ہیں جن کی روزانہ مقدار ۲۵۰ پونڈ خرچ ہوتی ہے۔

ایک بڑی ہتھنی پہلے دو یا تین دن کے بعد ۲۴ گھنٹوں میں ۵۰۰ پونڈ گھاس کھا جاتی ہے۔ حالانکہ ایک جوان طاقتور ہاتھی کے لئے ۸۰۰ پونڈ چارہ کھا لینا کچھ بڑی بات نہیں۔ ہاتھی کے لئے بوجھ اٹھانے کا مناسب وزن بھی ۸۰۰ پونڈ ہی ہے۔ اور یہ ایک عجیب بات ہے کہ اس میں بوجھ اٹھانے کی نسبت اس کے کھانے کی مقدار کے موافق ہے۔

---

## ہدایات دربارہ ہلاک کرنے سونڈیوں کے جو فصل کپاس کو سخت نقصان پہنچاتی ہیں

ڈاکٹر صاحب [illegible] ڈائرکٹر محکمہ زراعت پنجاب درخواست کرتے ہیں کہ ہدایات ذیل برائے آگاہی کاشتکاران [illegible] مشتہر کی جاویں۔

(۱) [illegible] ہو دونوں کو اور بل چلا دیں اور ان کھیتوں میں جہاں کہ فصل کپاس ہوئی تھی کوئی فصل جاری ہو کر [illegible] ہدایات کے مطابق کرتے [illegible] تمام [illegible] سال گذشتہ میں فصل کپاس کو سخت نقصان پہنچا تھا اور [illegible] ان ہدایات پر عمل ہوا ہو۔ سونڈیاں ضرور ہی اچھی تعداد میں [illegible] سونڈیوں کی جنس [illegible] ماہ مارچ میں موسم گرما کے شروع ہوتے ہی نکل آئینگی اور ایک مہینے کے عرصہ میں ساتھ بچے پیدا کر سکتی ہیں پس اس وقت تک جب کہ آئندہ فصل کپاس کی کہ پھل اور پھول لگیں سونڈیوں کی تعداد بہت زیادہ ہو جاوے گی اور اسی قدر فصل کپاس کو نقصان پہنچے گی جیسا کہ پچھلے سال پہنچا تھا حتیٰ کہ ان کے روکنے کی کوئی تدبیر عمل میں لائی جاوے۔

(۲) تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ کپاس کی سونڈیوں کی خوراک بھنڈی پودا ہی ہے مگر کپاس سے زیادہ بھنڈی کو چاہتی ہیں۔ ماہ مارچ سے لے کر ماہ جولائی کے آخر تک جب کہ کپاس کو پھول لگنے شروع ہوتے ہیں سونڈیاں بھنڈی کے پودوں پر گذارہ کرینگی اور اس کے پھلیوں میں گھس جاوینگی اور اس وقت کپاس کو بالکل نہیں چھوئینگی۔ مگر جونہی کپاس کو پھل اور پھول لگنے شروع ہونگے سونڈیاں پچھلے سال کی مانند کپاس پر حملہ آور ہونگی اور سخت نقصان پہنچائینگی۔

(۳) اس نقصان سے بچنے کے لئے جو تدبیر اب بتلائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ ماہ مارچ یا اپریل میں ہر کپاس کے کھیت کے نزدیک بھنڈی پودوں کا ایک چھوٹا کاڑھا بھنڈی بویا جائے اور یہ بھنڈی ہر ایک ایکڑ کپاس کے پیچھے قریباً ۴۰ یا ۵۰ بھنڈی کے پودوں کا لگانا چاہیئے۔ تب ماہ جولائی کے آخر میں جب کہ سونڈیاں بھنڈی میں موجود ہیں۔ ہر ایک بھنڈی کا پودہ بغیر کسی لحاظ کے خواہ وہ سونڈیوں کے پھنسانے کے لئے یا سبزی ترکاری کے لئے بویا گیا ہو کاٹ کر جلا دیا جاوے۔ مذکورہ بالا طریقہ سے ملک امریکہ کو جہاں کپاس بہ نسبت اور ملکوں کے بکثرت پیدا ہوتی ہے ان سونڈیوں کے ہلاک کرنے میں بڑی بھاری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ لہٰذا امید کی جاتی ہے کہ تمام کاشتکاران و زمینداران ملک پنجاب [illegible] کوشش [illegible] اس تدبیر پر عمل کریں گے اور اچھی طرح سے اس علاج [illegible] ہیں۔

[illegible] ایک ٹھیک طور سے [illegible] کے استعمال [illegible] یہ ہے کہ فصل کپاس کی خاطر [illegible] دینی ہے کہ تمام [illegible] پودوں کو کم از کم ماہ جولائی کے آخر تک یعنی ماہ ساون کے درمیان تک اکھیڑ کر [illegible] ملیامیٹ کر دینا چاہیئے۔ ان کو کاٹ دینا ہی صرف کافی نہیں ہے بلکہ وہ آگ سے ہلاک کر کے [illegible] کر دینے چاہیئیں۔

(۵) مناسب ہوگا کہ اس سال بہت زیادہ رقبہ کپاس کا بویا جاوے جہاں تک ممکن ہو سکے کپاس کی بجائے دیگر زیادہ نفع دینے والی جنسیں بوئی جاویں۔

---

**کون زیادہ عرصہ تک فاقے سے رہ سکتا ہے؟** ڈاکٹر ٹینر صاحب اسبات کے واسطے مشہور ہیں کہ آپ نے ۴۲ سال کا عرصہ گذرا کہ انگلستان میں ۴۰ روز تک فاقہ سے رہ کر لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا تھا۔ آپکی عمر سوقت ۷۴ سال کی ہے۔ اخبار ٹیلیگراف کا نامہ نگار نیویارک سے رقمطراز ہے کہ آپ نے ڈبن رلکاکس کو جو آپ کے مانند فاقے کرنے کے مشتاق ہیں اسبات کا چیلنج دیا ہے کہ کون زیادہ عرصہ تک فاقہ سے رہ سکتا ہے۔ یہ قابل دید مقابلہ کیلیفورنیا کے بمقام سانتا مانیکا ہونے والا ہے۔ مسٹر رلکاکس صاحب نیویارک کے رہنے والے ہیں۔ آپکا یہ دعویٰ ہے کہ ۷ روز تک فاقہ سے رہنے کے بعد آپ بلا مطلق ضعف محسوس کئے ہوئے ۸۷ میل پیدل چلے ہیں۔

ڈاکٹر ٹینر صاحب نے مسٹر رلکاکس سے ساحل بحیرہ پاسیفک پر ملاقات کی اور جب ان کے اس کمال کا ذکر آیا تو آپنے یہ طے کیا کہ یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ کس قدر عرصہ تک انسان بلا غذا استعمال کئے تندرست رہ سکتا ہے۔ ڈاکٹر ٹینر صاحب تو مشہور آدمی ہیں لیکن مسٹر رلکاکس صاحب آپ کے بھی استاد نکلے۔

حال میں جو مقابلہ ہونیوالا ہے پوشیدہ طور پر نہیں ہوگا بلکہ ایک کمیٹی مقرر ہوئی ہے جو ہر دو صاحبان کی نگہداشت کریگی۔ مسٹر رلکاکس صاحب فرماتے ہیں کہ حال ہی میں آپنے ۴۰ روز تک فاقے سے رہنے سے یہ فائدہ اٹھایا کہ قریب ۲ سیر کے آپکے وزن میں اضافہ ہو گیا۔ لوگوں کا خیال ہے کہ ڈاکٹر ٹینر صاحب بازی جیت لیں گے۔

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## آک یا مدار کے خواص و فوائد

یہ درخت ہندوستان کے ہر حصہ میں پایا جاتا ہے۔ اس کے پھول پتے۔ جڑ کی چھال ادویات میں کام آتے ہیں۔ جڑ کی چھال قے اور پسینہ لاتی ہے۔ جسم کی خراب حالت کو درست کرنے والی اور دست آور ہے۔ پندرہ رتی سے تیس رتی تک استعمال کرنے سے بیس منٹ سے لیکر ایک گھنٹہ کے درمیان قے لاتی ہے۔ اکثر قے کے ساتھ جی بھی متلاتا ہے اور کسی کسی مریض کو دست بھی آتے ہیں۔ پیچش خونی میں استعمال کی جاتی ہے اور بعض اوقات افیون کے ساتھ ملا کر بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ سجاہ کے امراض پرانے آتشک اور طرح طرح کے زخم۔ پرانے درد مفاصل اور اسہال میں بھی خصوصاً مفید ثابت ہوئی ہے۔ بساکھ یا جیٹھ کے مہینہ میں اس کی جڑ لینا چاہئے اور اس کو سایہ میں خشک کریں۔ بعد ازاں سفوف بنا کر کسی بند شیشے میں رکھ چھوڑیں۔ جسم میں طاقت پیدا کرنے اور جسمانی خراب حالتوں کو درست کرنے کے لئے ڈیڑھ رتی سے پانچ رتی تک دن میں تین دفعہ استعمال کی جاتی ہے۔

خونی پیچش میں دس رتی سے لیکر بیس رتی تک چار پانچ گھنٹہ کے بعد دو خوراک دی جاسکتی ہیں۔ لیکن پھر مقدار بہت کم کر دینا چاہئے بچوں کے لئے آدھی رتی سے ایک رتی تک اور اگر بچہ بہت ہی چھوٹا ہو تو اس سے بھی کم مقدار میں بلحاظ عمر دینا مناسب ہے۔ جوان آدمی کو پسینہ لانے کے لئے ایک رتی سے تین رتی تک استعمال کر سکتے ہیں۔

**بھاؤ پرکاش** میں لکھا ہے کہ جڑ کی چھال درد مفاصل کھجلی کوڑھ۔ یا جذام۔ طحال۔ گلم روگ (پیٹ میں گولہ) بواسیر جلودر اور پیٹ کے کرم ان سب بیماریوں کو دور کر دیتی ہے۔ اور آک کے سفید پھول طاقت کے دینے والے۔ بھوک کے لانے والے ہاضمہ کو درست کرنے والے۔ غذا کی زائل شدہ خواہش کو پیدا کرنے والے۔ منہ سے رال بہنے کو روکنے والے ہیں۔ بواسیر کھانسی اور دمہ کے لئے مفید ہیں۔ اور سرخ پھول دافع بلغم کوڑھ۔ کرم۔ بواسیر۔ گلم روگ۔ رکت پت کو دور کرتے ہیں اور قابض ہیں۔

آک کا دودھ کڑوا گرم اور چکنا ہوتا ہے۔ کوڑھ۔ گلم روگ اور جلودر۔ (استسقا) کو دور کرتا ہے۔

اس کی جڑ کو نمک کے ساتھ ملا کر چوٹ وغیرہ درد کی جگہ پر لگانے سے آرام ہو جاتا ہے۔ صرف جڑ کا تازہ چھلکا ادرار حیض بھی کرتا ہے۔ کانجی (چاولوں کے ترش پانی) میں پیس کر بطور لیپ لگانے سے فیل پا (پاؤں کی سوجن) اور خصیوں کے بڑھ جانے کو مفید ہے۔

**دودھ** جلد میں زخم ڈال دیتا ہے اور مناسب ادویہ کے ساتھ امراض جلد اور سر کے درد کو رفع کرتا ہے۔ بواسیر کے مسوں کو کاٹ دیتا ہے۔ چونکہ قوی دست آور ہے اس لئے بہت خفیف مقدار میں استعمال کرنا چاہئے

اگر دو ایک قطرہ دودھ کے روئی میں لپیٹ کر دندان کرم خوردہ کے سوراخ میں رکھیں تو درد دور ہو جاتا ہے۔

**پھول** طاقت کو بڑھاتا، ہاضمہ درست کرتا ہے۔ بھوک لگاتا ہے۔ کھانسی۔ دمہ۔ زکام۔ عدم اشتہا کو رفع کرتا ہے غشی اور مرگی کی حالت میں مفید ہے۔ چونکہ اخراج بلغم زیادہ سے کرتا ہے اس لئے کھانسی اور تپ دق میں اس کی گولی بنا کر دینا نہایت ہی مفید ہے۔

پتے۔ ہموزن نمک کے ساتھ ملا کر مٹی کے برتن میں ڈال کر اُس کا منہ مضبوطی سے بند کر دیں اور جلتی ہوئی آگ میں رکھیں اس طرح جو راکھ تیار ہو جاوے۔ وہ طحال اور جلودر بیماری میں چھاچھ کے ساتھ دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ خوراک تین رتی سے چھ رتی تک۔

خشک پتوں کا سفوف زخم فرمنہ پر چھوڑنے سے آرام ہو جاتا ہے اور تازہ پتوں کو پیس کر گرم کر کے لگانے سے درد مفاصل اور گٹھیا وغیرہ کو فائدہ ہوتا ہے آماس اور درد رفع ہو جاتا ہے۔

تل کا تیل جس میں مدار کے تازہ پتے ڈال کر جوش دیا گیا ہو ادھرنگ (فالج) وغیرہ بیماریوں میں مالش کے لئے مفید ہے۔

**(نسخہ جات جنمیں آک (مدار) جزو اعظم ہے)**

آک کی جڑ۔ زیرہ سفید۔ سونٹھ۔ فلفل دراز۔ مرچ سیاہ۔ پھلگی کنٹیاری۔ کٹھ۔ ان کا جوشاندہ تپ محرقہ اور دمہ کے لئے مفید ہیں۔

آک کا پھول۔ نوشادر۔ نمک سیاہ۔ مرچ سیاہ۔ سب کو ہموزن پیس کر ایک ایک رتی کی گولی بنائیں۔ یہ گولیاں بدہضمی کو دور کرتی ہیں اور بھوک بڑھ جاتی ہے۔ (دوام صحت)

# کیسر کی کیاری

**گواہ** (جج سے) کیوں حضور اگر کوئی شخص جھوٹ بولے یا امر واقعہ بیان کرنے سے روگردانی کرے تو کیا وہ حلف دروغی کا مرتکب ہو سکتا ہے؟

**جج** (بیشک)

**گواہ** یا اگر کوئی شخص زبان کی طراری یا چاپلوسی سے جیوری کو غلط فہمی میں ڈالے تو وہ اس جرم میں آسکتا ہے؟

**جج** بیشک

**گواہ**۔ پس حضور اگر ہر وکیل کو حلف دیا جائے تو اس کو ضرور جیلخانہ جانا پڑیگا (وکیل مخالف کی طرف اشارہ تھا)

---

**طالب**۔ پیاری اگر میں کسی دور دراز جگہ چلا جاؤں تو میری جدائی سے تمہاری محبت کم تو نہ ہوگی؟

**مطلوب**۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ تم جس قدر زیادہ دور جاؤ گے اسی قدر زیادہ محبت ہوگی

---

**چند دوستوں** کی مجلس میں عمدہ عمدہ اور خوبصورت تصویروں کا ذکر ہو رہا تھا کہ ایک شخص نے کہا۔

"جناب ایک تصویر نے مجھکو اس قدر رلایا کہ میں گھنٹوں کیا دنوں روتا رہا۔

**ایک دوست** تعجب سے اس میں ایسا کیا اثر یا جادو بھرا ہوا تھا کہ تم کئی دن روتے رہے۔

**وہی شخص**۔ آپ خلاف نہ سمجھیں میں سچ کہتا ہوں کہ میں اس دن کو عمر بھر نہ بھولونگا۔ جب میرا اس تصویر سے واسطہ پڑا ہے۔ یہ ایک بڑی تصویر تھی جو دیوار پر لٹک رہی تھی اور میں اُس کے نیچے بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک تصویر کی رسی ٹوٹ گئی اور وہ زور کے ساتھ میرے سر پر گری۔ اور ایسی چوٹ آئی کہ کئی دن تک اچھا نہ ہوا۔

---

**طالب**۔ تو کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے کہ تم مجھکو پسند نہیں کرتیں؟

**مطلوب**۔ بیشک

**طالب** (ناراض ہو کر) تو اب تک جو میں نے تمکو سترا سی چاکولیٹ کے بکس لا کر دئے وہ تم نے کیوں کھائے تھے؟

**مطلوب**۔ (مسکرا کر) کیونکہ میں ان کو پسند کرتی ہوں۔

ضمیمہ آرمی نیوز لدھیانہ ۲۴ فروری ۱۹۰۶ء

بتقریب تشریف آوری

حضور پرنور پرنس آف ویلز

# صرف تین دن کے لئے

۶-۷-و ۸ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کو

## تمام ادویات چوتھائی قیمت پر دیجاویں گی

نوٹ

ادویات زیر نگرانی حکیم محمد شاہ الدین صاحب لسنشیئٹ اورنٹیل کالج لاہور تیار ہوتی ہیں۔ جو فہرست میں درج ہیں

ہر ایک دوائی کے واسطے درخواست

خادم الحکماء محمد فضل اینڈ کو مالکان

شفاخانہ آفتاب حکمت لاہور

متصل حویلی نو[illegible] - جب آنی چاہئیں

| سنہ ۱۹۰۶ء جنوری | | [illegible] | [illegible] |
|---|---|---|---|
| دوشنبہ | ۱ | ۵ | ۱۱ |
| سہ شنبہ | ۲ | ۶ | ۱۹ |
| چہارشنبہ | ۳ | [illegible] | ۲۰ |
| پنجشنبہ | ۱ | ۸ | ۲۱ |
| جمعہ | ۵ | ۹ | ۲۲ |
| شنبہ | ۶ | ۱۰ | ۲۳ |
| یکشنبہ | ۷ | ۱۱ | ۲۴ |
| دوشنبہ | ۸ | ۱۲ | ۲۵ |
| سہ شنبہ | ۹ | ۱۳ | ۲۶ |
| چہارشنبہ | ۱۰ | ۱۴ | ۲۷ |
| پنجشنبہ | ۱۱ | ۱۵ | ۲۸ |
| جمعہ | ۱۲ | ۱۶ | ۲۹ |
| شنبہ | ۱۳ | ۱۷ | ۱ |
| یکشنبہ | ۱۴ | ۱۸ | ۲ |
| دوشنبہ | ۱۵ | ۱۹ | ۳ |
| سہ شنبہ | ۱۶ | ۲۰ | ۴ |
| چہارشنبہ | ۱۷ | ۲۱ | ۵ |
| پنجشنبہ | ۱۸ | ۲۲ | ۶ |
| جمعہ | ۱۹ | ۲۳ | ۷ |
| شنبہ | ۲۰ | ۲۴ | ۸ |
| یکشنبہ | ۲۱ | ۲۵ | ۹ |
| دوشنبہ | ۲۲ | ۲۶ | ۱۰ |
| سہ شنبہ | ۲۳ | ۲۷ | ۱۱ |
| چہارشنبہ | ۲۴ | ۲۸ | ۱۲ |
| پنجشنبہ | ۲۵ | ۲۹ | ۱۳ |
| جمعہ | ۲۶ | ۳۰ | ۱۴ |
| شنبہ | ۲۷ | [illegible] | ۱۵ |
| یکشنبہ | ۲۸ | ۲ | ۱۶ |
| دوشنبہ | ۲۹ | ۳ | ۱۷ |
| سہ شنبہ | ۳۰ | ۴ | ۱۸ |
| چہارشنبہ | ۳۱ | ۵ | ۱۹ |
| پنجشنبہ | . | . | |

زیر نگرانی حکیم حاذق محمد شاہ دین صاحب سند یافتہ اورینٹل کالج لاہور تیار ہوتی ہے
روح افزا
اور
اسکے فوائد ایک نوجوان کی زبانی
رعایتی قیمت فی شیشی
قیمت فی شیشی
دیکھو میں کیسا موٹا طاقتور اور بشاش ہوں۔ دیکھو میں اس وقت بالکل تندرست
اور محنت کے لائق ہوں۔ میرے اعضا مضبوط۔ دماغ درست۔ دل قوی۔
اور معدہ ایسا طاقتور ہے کہ اینٹ پتھر جو کچھ کھاؤں سب ہضم بلکہ بھسم ہو جاتا
ہے۔ ورنہ پہلے تو جناب من! جنوں کی طرح لاغر تھا۔ طاقت اور توانائی کا مجھ میں
نام تک نہ تھا۔ میل جول سے ہی گھبراتا تھا۔ ہر وقت طبیعت اچاٹ رہتی تھی۔ کسی
سے بات کرنے کو دل نہ چاہتا تھا۔ رات کو نیند نہ آتی تھی۔ صبح کی بات شام کو بھول
جاتی تھی۔ ایک مضمون پر دیر تک غور کرنا میرے لئے ناممکن تھا۔ ضعف معدہ نے
دوائیوں پر مجبور کر دیا تھا۔ چونکہ ایک تولہ غذا بھی میرے لئے بدہضمی کا پیش خیمہ ہوتی
تھی۔ میرے دوستو! یہ تمام تکالیف اور شکایات اس وجہ سے ہوئیں کہ بچپن میں
خلاف قاعدہ قدرت ناشائستہ حرکات کرتے رہے۔ نوجوانی کے جوش نے اندھا
کر دیا تھا۔ غفلت کی پٹی آنکھوں پر باندھ کر وہ عیب کئے کہ الامان! غرضیکہ
اپنے ہی ہاتھ سے پاؤں پر کلہاڑی مار لی۔ خدا بھلا کرے حکیم محمد افضل کا جس نے
دوائی روح افزا کو بنایا اور میں نے اسے منگا کر حیرت انگیز فائدہ اٹھایا۔ واہ حکیم
صاحب غضب کا نسخہ تیار کیا ہے۔ نامردی کا نام و نشان نہیں رہتا اور
بڈھوں کو جوان بنانے کی قدرت اسی میں ہے۔ اشتہاری دوائیوں میں یہ
عجیب مقوی دوا ہے جسکی تعریف میں کیا بیان کروں۔ حکیم محمد افضل جو تعریف
منگوانے کا پتہ بنام الحکما حکیم محمد افضل ... مالکان شفاخانہ آفتاب حکمت لاہور متصل

تمام ولایات زیر نگرانی حکیم ملوق محمد شاہ صاحب سند یافتہ ادویہ ... لاہور

| | فروری | | |
|---|---|---|---|
| | سنہ ۱۹۰۶ء | | |
| پنجشنبہ | ۱ | ۶ | ۲۰ |
| جمعہ | ۲ | ۷ | ۲۱ |
| شنبہ | ۳ | ۸ | ۲۲ |
| یکشنبہ | ۴ | ۹ | ۲۳ |
| دوشنبہ | ۵ | ۱۰ | ۲۴ |
| سہ شنبہ | ۶ | ۱۱ | ۲۵ |
| چہارشنبہ | ۷ | ۱۲ | ۲۶ |
| پنجشنبہ | ۸ | ۱۳ | ۲۷ |
| جمعہ | ۹ | ۱۴ | ۲۸ |
| شنبہ | ۱۰ | ۱۵ | ۲۹ |
| یکشنبہ | ۱۱ | ۱۶ | پھاگن |
| دوشنبہ | ۱۲ | ۱۷ | ۲ |
| سہ شنبہ | ۱۳ | ۱۸ | ۳ |
| چہارشنبہ | ۱۴ | ۱۹ | ۴ |
| پنجشنبہ | ۱۵ | ۲۰ | ۵ |
| جمعہ | ۱۶ | ۲۱ | ۶ |
| شنبہ | ۱۷ | ۲۲ | ۷ |
| یکشنبہ | ۱۸ | ۲۳ | ۸ |
| دوشنبہ | ۱۹ | ۲۴ | ۹ |
| سہ شنبہ | ۲۰ | ۲۵ | ۱۰ |
| چہارشنبہ | ۲۱ | ۲۶ | ۱۱ |
| پنجشنبہ | ۲۲ | ۲۷ | ۱۲ |
| جمعہ | ۲۳ | ۲۸ | ۱۳ |
| شنبہ | ۲۴ | ۲۹ | ۱۴ |
| یکشنبہ | ۲۵ | محرم | ۱۵ |
| دوشنبہ | ۲۶ | ۲ | ۱۶ |
| سہ شنبہ | ۲۷ | ۳ | ۱۷ |
| چہارشنبہ | ۲۸ | ۴ | ۱۸ |
| | ۰ | ۰ | ۰ |
| | ۰ | ۰ | ۰ |
| | | ۰ | ۰ |

## روح افزا

اپنے اشتہار میں روح افزا کی نسبت جو کچھ لکھتے ہیں وہ بلا مبالغہ ہے۔ روح افزا یہ شربت ایک ... کے مطابق جس پر اصول پر تیار کیا گیا ہے اور ہمارے خاندانی طبی تجربات کا خاص نتیجہ ہے۔ جن اسباب سے لوگ نو عمری میں ... ہیں تو موسم ہی آتی شباب کے ... اور خاص خاص عضو ان پر ... کے صدمے سہتے ہیں وہ اسے آزمائیں۔ روح افزا ان سربستہ رازوں کی عجیب و غریب دوا ہے جو آپ بوجہ شرم کسی کو بتلانا نہیں چاہتے۔ اور وہ باتیں آپ کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوئی ہوں۔ حلق سے اترتے ہی اس کا اثر ان اعضاء پر ہوتا ہے جن پر قوت مردمی کا مدار ہے۔ اسکے استعمال سے روزانہ ڈیوٹی ادا کرتے ہیں۔ بزدل کو جواں مرد۔ جوان کو متوالا اور بوڑھے کو صاحب کار بنانا اسی شربت کا کام ہے۔ علی العموم اسکے استعمال سے اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔ اگر آپ چالیس برس کے بعد اپنی طاقت کو نوجوانوں کی طرح قائم رکھنا چاہتے ہیں اور آپ کے بال قبل از وقت سفید نہ ہوں اور آپ کی آیندہ نسل قوی اور مضبوط عقیل اور ذہین ہو تو روح افزا کا استعمال کریں۔

اصل قیمت فی شیشی پانچ روپیہ (صہ)

رعایتی قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۔ آنہ (عہ)

## روغن طلا

خلاف قاعدہ قدرت عملدر آمد کرنے سے نہ صرف اعضاء کی ساخت بگڑ جاتی ہے بلکہ نظام و آلات انہضام میں سخت فتور برپا ہو کر کسی عضو کو غذا نہیں پہنچتی۔ جب سب عضو اپنے فرائض منصبی

پتہ: خادم الحکماء محمد فضل اینڈ کو مالکان شفاخانہ آفتاب حکمت لاہور ...

تمام ادویات زیر نگرانی حکیم حاذق محمد شاہ دین صاحب سند یافتہ لاہور میڈیکل کالج لاہور تیار ہوتی ہیں

# بکس دافع نامردی

اصل قیمت چودہ روپیہ ۱۴ رعایتی قیمت [illegible]

## یعنی داخلی و خارجی شرطیہ علاج نامردی

اس بکس میں دو بوتل مفرح افزا اور ایک شیشی روغن طلا دافع سستی کی ہوتی ہے اور ہم شرطیہ فروخت کرتے ہیں کہ اگر ہماری ادویات مذکورہ صدر کے باقاعدہ استعمال سے کسی طرح کی کوئی شکایت بیماری کی باقی رہ جاوے تو ازالہ مرض کے واسطے اور دوائی بلا قیمت دیجاویگی۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ مذکورہ بالا ادویات کے استعمال سے مادرزاد نامردی کے سوا خواہ کیسی ہی کمزوری اور از کار رفتگی کیوں نہ ہو دور ہو کر پوری کامیابی حاصل ہوتی ہے اور ایسی دیرپا طاقت پیدا ہو جاتی ہے کہ پھر تمام عمر کسی اور دوائی کے استعمال کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ بہتیرے اجڑے ہوئے گھر ان ادویات کی برکت سے آباد ہو گئے بہت سے وہ لوگ جو مایوسی کے زندہ درگور اور خانہ بدوش پھرتے تھے اسی کے ذریعہ بامراد صاحب اولاد ہو گئے +

## الغرض اس بکس میں وہ اعجاز نما ادویات ہیں جو

اپنی تاثیر میں بے عدیل ہیں جن لوگوں نے اپنے ہاتھوں اپنے درخت نسل کو کاٹ دیا ہو یہ بکس انکی پوری تلافی کرتا ہے +

اصل قیمت فی بکس چودہ روپے چار آنے (۱۴؎)

رعایتی قیمت تین روپے نو آنے (۳؎ ۹)

| سنہ ۱۹۰۶ اپریل | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
|---|---|---|---|
| یکشنبہ | ۱ | ۶ | ۲۰ |
| دوشنبہ | ۲ | ۷ | ۲۱ |
| سہ شنبہ | ۳ | ۸ | ۲۲ |
| چہارشنبہ | ۴ | ۹ | ۲۳ |
| پنجشنبہ | ۵ | ۱۰ | ۲۴ |
| جمعہ | ۶ | ۱۱ | ۲۵ |
| شنبہ | ۷ | ۱۲ | ۲۶ |
| یکشنبہ | ۸ | ۱۳ | ۲۷ |
| دوشنبہ | ۹ | ۱۴ | ۲۸ |
| سہ شنبہ | ۱۰ | ۱۵ | ۲۹ |
| چہارشنبہ | ۱۱ | ۱۶ | ۳۰ |
| پنجشنبہ | ۱۲ | ۱۷ | ۳۱ |
| جمعہ | ۱۳ | ۱۸ | [illegible] |
| شنبہ | ۱۴ | ۱۹ | ۲ |
| یکشنبہ | ۱۵ | ۲۰ | ۳ |
| دوشنبہ | ۱۶ | ۲۱ | ۴ |
| سہ شنبہ | ۱۷ | ۲۲ | ۵ |
| چہارشنبہ | ۱۸ | ۲۳ | ۶ |
| پنجشنبہ | ۱۹ | ۲۴ | ۷ |
| جمعہ | ۲۰ | ۲۵ | ۸ |
| شنبہ | ۲۱ | ۲۶ | ۹ |
| یکشنبہ | ۲۲ | ۲۷ | ۱۰ |
| دوشنبہ | ۲۳ | ۲۸ | ۱۱ |
| سہ شنبہ | ۲۴ | ۲۹ | ۱۲ |
| چہارشنبہ | ۲۵ | ۳۰ | ۱۳ |
| پنجشنبہ | ۲۶ | [illegible] | ۱۴ |
| جمعہ | ۲۷ | ۲ | ۱۵ |
| شنبہ | ۲۸ | ۳ | ۱۶ |
| یکشنبہ | ۲۹ | ۴ | ۱۷ |
| دوشنبہ | ۳۰ | ۵ | ۱۸ |
| ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |

ج

تیار کردہ ولایت زیر نگرانی حکیم محمد شاہ دین صاحب سند یافتہ اوریئنٹل کالج لاہور تیار ہوتی ہیں

| | ۱۹۰۶ مئی | سمبت ۶۳ | |
|---|---|---|---|
| سہ شنبہ | ۱ | ۶ | ۱۹ |
| چہارشنبہ | ۲ | ۷ | ۲۰ |
| پنجشنبہ | ۳ | ۸ | ۲۱ |
| جمعہ | ۴ | ۹ | ۲۲ |
| شنبہ | ۵ | ۱۰ | ۲۳ |
| یکشنبہ | ۶ | ۱۱ | ۲۴ |
| دوشنبہ | ۷ | ۱۲ | ۲۵ |
| سہ شنبہ | ۸ | ۱۳ | ۲۶ |
| چہارشنبہ | ۹ | ۱۴ | ۲۷ |
| پنجشنبہ | ۱۰ | ۱۵ | ۲۸ |
| جمعہ | ۱۱ | ۱۶ | ۲۹ |
| شنبہ | ۱۲ | ۱۷ | ۳۰ |
| یکشنبہ | ۱۳ | ۱۸ | ۳۱ |
| دوشنبہ | ۱۴ | ۱۹ | ۱ |
| سہ شنبہ | ۱۵ | ۲۰ | ۲ |
| چہارشنبہ | ۱۶ | ۲۱ | ۳ |
| پنجشنبہ | ۱۷ | ۲۲ | ۴ |
| جمعہ | ۱۸ | ۲۳ | ۵ |
| شنبہ | ۱۹ | ۲۴ | ۶ |
| یکشنبہ | ۲۰ | ۲۵ | ۷ |
| دوشنبہ | ۲۱ | ۲۶ | ۸ |
| سہ شنبہ | ۲۲ | ۲۷ | ۹ |
| چہارشنبہ | ۲۳ | ۲۸ | ۱۰ |
| پنجشنبہ | ۲۴ | ۲۹ | ۱۱ |
| جمعہ | ۲۵ | [illegible] | ۱۲ |
| شنبہ | ۲۶ | ۲ | ۱۳ |
| یکشنبہ | ۲۷ | ۳ | ۱۴ |
| دوشنبہ | ۲۸ | ۴ | ۱۵ |
| سہ شنبہ | ۲۹ | ۵ | ۱۶ |
| چہارشنبہ | ۳۰ | ۶ | ۱۷ |
| پنجشنبہ | ۳۱ | ۷ | ۱۸ |

# جوہر مصفی خون

خون مدار حیات ہے بلکہ بقول حکمائے مغرب
خون ہی زندگی ہے۔ ناممکن ہے کہ کسی کا خون غلیظ ہو جائے اور وہ
تندرست رہے۔ پھر بیماریاں بھی ہوتی ہیں تو مہلک آثار رساں۔
بگھری سارسپریلا اگرچہ صاف و خوشرنگ ہوتا ہو مگر مغربی طریقہ کشید
کے باعث اسمیں حدت رہتی ہے اور عرصہ تک بند پڑے رہنے
کے سبب بجائے فائدہ کے مضر اثر پیدا کرتا ہے۔ ہمارا جوہر شربت
نہایت صفائی کے ساتھ اعلیٰ درجہ کے شربت تیار کیا جاتا ہے
اور چوب چینی کا جوہر بھی اسمیں ملا دیا جاتا ہے۔ فساد خون کی تمام
امراض سے محفوظ رکھ کر تندرستی کا لطف دکھاتا ہے۔ درد اعضا
درد زانو و شانہ۔ ہڈی کا درد۔ چہرہ کا سیاہ ہو جانا۔ ناسور غدود
[illegible]۔ درد اعصاب۔ رنگین بادو ہگندے۔ خارش۔ پھوڑے
پھنسی وغیرہ کے دفعیہ کے لئے لاریب بے نظیر جوہر ہے۔
آتشک کے تمام نقصانوں کو بدن سے دور کرکے عمر بھر کے
لئے چھٹکارا دیتا ہے۔ چہرہ کا رنگ کندن کی طرح دمکنے لگتا ہے
خوش مزہ ہر موسم میں قابل استعمال ہے +

اصل قیمت فی شیشی تین روپیہ (سے)
رعایتی قیمت فی شیشی بارہ آنے ... ۱۲/

# سوزاک و قرحہ کا بنیظا علاج

ع۔ الاماں از نار دوزخ الاماں :- یہ مرض انسانی زندگی کے
لئے دنیا ہی میں عذاب جہنم پیدا کر دیتا ہے۔ مرض کی تکلیف

درخواست کرنے کا پتہ :- خادم الحکماء محمد فضل الٰہی گوبا لکان شفاخانہ آفتاب حکمت لاہور [illegible]

مجربات رنگر انی حکیم محمد شاہ دین صاحب سند یافتہ اور فضیل کالج لاہور تیار ہوتی ہیں

| دن | دسمبر ۱۹۰۶ | [illegible] | [illegible] |
|---|---|---|---|
| شنبہ | ۱ | ۱۴ | ۱۷ |
| یکشنبہ | ۲ | ۱۵ | ۱۸ |
| دوشنبہ | ۳ | ۱۶ | ۱۹ |
| سہ شنبہ | ۴ | ۱۷ | ۲۰ |
| چہارشنبہ | ۵ | ۱۸ | ۲۱ |
| پنجشنبہ | ۶ | ۱۹ | ۲۲ |
| جمعہ | ۷ | ۲۰ | ۲۳ |
| شنبہ | ۸ | ۲۱ | ۲۴ |
| یکشنبہ | ۹ | ۲۲ | ۲۵ |
| دوشنبہ | ۱۰ | ۲۳ | ۲۶ |
| سہ شنبہ | ۱۱ | ۲۴ | ۲۷ |
| چہارشنبہ | ۱۲ | ۲۵ | ۲۸ |
| پنجشنبہ | ۱۳ | ۲۶ | ۲۹ |
| جمعہ | ۱۴ | ۲۷ | ۳۰ |
| شنبہ | ۱۵ | ۲۸ | ۱ پوہ |
| یکشنبہ | ۱۶ | ۲۹ | ۲ |
| دوشنبہ | ۱۷ | ۳۰ | ۳ |
| سہ شنبہ | ۱۸ | ۱ ذیقعد | ۴ |
| چہارشنبہ | ۱۹ | ۲ | ۵ |
| پنجشنبہ | ۲۰ | ۳ | ۶ |
| جمعہ | ۲۱ | ۴ | ۷ |
| شنبہ | ۲۲ | ۵ | ۸ |
| یکشنبہ | ۲۳ | ۶ | ۹ |
| دوشنبہ | ۲۴ | ۷ | ۱۰ |
| سہ شنبہ | ۲۵ | ۸ | ۱۱ |
| چہارشنبہ | ۲۶ | ۹ | ۱۲ |
| پنجشنبہ | ۲۷ | ۱۰ | ۱۳ |
| جمعہ | ۲۸ | ۱۱ | ۱۴ |
| شنبہ | ۲۹ | ۱۲ | ۱۵ |
| یکشنبہ | ۳۰ | ۱۳ | ۱۶ |
| دوشنبہ | ۳۱ | ۱۴ | ۱۷ |

خواہ کسی قسم کا بخار ہو نوبتی۔ عارضی۔ وبائی وغیرہ وغیرہ ہو فوراً اتر جاتا ہے۔ جسم چاہے کسی قدر خشک اور جگر جلد خواہ کتنی دیر میں پسینہ آکر کھل جاتا ہے۔ زبان پر کانٹے پڑے ہوں اور یا سفیدی جمی ہوئی ہو دور ہو۔ پیاس کی شدت قبل و بعد کمر اعضا شکنی نام کو نہیں رہتی۔ الغرض بخار خواہ کہنہ ہو یا جدید گرمی سے ہو یا جاڑے اور لرزے سے روزانہ ہو یا باری کا بہت جلد مع اپنی تمام شکایات کے دور ہو جاتا ہے۔ مجرب بڑوں بچوں کے لئے مفید ہے + رعایتی قیمت فی شیشی آٹھ آنے

# خوبصورتی کا بکس

رعایت عام

خوبصورتی کے لوازمات کو مدنظر رکھ کر طبی طریقہ سے یہ بکس تیار کیا گیا ہے۔ شایقین خوبصورتی کے لئے یہ ایک عجیب تحفہ ہے۔ اس بکس میں مندرجہ ذیل قابل قدر اشیاء خوبصورتی کے لئے ضروری ہیں موجود ہیں +

(۱) **حسن افزا** (چہرہ سے بدنما داغ دور) رعایتی آٹھ آنہ ۸/

(۲) **خوشبودار منجن** دانتوں کے لئے رعایتی قیمت ۸/

(۳) **بال اڑانے کا تیل** رعایتی قیمت ۸/

(۴) **حسن افروز** (صابن کی بجائے) قیمت عہ

(۵) **خوشبودار تیل** بالوں کے لئے قیمت رعایتی ۱۲/

خیال رہے کہ باوجود رعایتی قیمت تین روپے آٹھ آنہ ہونے کے بخیال فائدہ عوام یہ بکس دو روپے آٹھ آنہ کو دیا جاویگا +

دستخط کاتب۔ خادم الحکما محمد فضل احمد گوجرانوالہ مالکان شفاخانہ آفتاب حکمت لاہور متصل حویلی نواب

# ماء اللحم انگوری دو آتشہ

یہ ایک عطر مجموعہ ہے جو خالص انگور و [illegible] اور مقوی میوہ جات و مفرح اجزاء سے احسن طریقہ پر تیار کیا جاتا ہے۔ [illegible] ہر روز دن [illegible] باہر جاتا ہے۔ یہ ماء اللحم [illegible] اسقدر سریع الاستحالہ و زود اثر ہے کہ حلق سے اترتے ہی سب جزو خون میں شامل ہو جاتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کے تمام افعال باقاعدہ بنا کر ان سے وہی کام لیتا ہے جو قدرت نے اُن کو تفویض فرمایا ہے۔ یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ زندگی کا مدار خون صالح پر موقوف ہے اور حکما خون کو روح کہتے ہیں اور روح کی حفاظت سب سے ضروری ہے۔ اس لیئے ماء اللحم کا استعمال بدن کی پرورش کے لئے اکسیر کا کام دیتا ہے۔ جو لوگ موسم سرما میں اس کا استعمال کرینگے وہ تمام امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ تمام کمزوریاں دور کر کے بدن میں چستی طبیعت میں بشاشت پیدا کرتا ہے۔ لاغر جسم کو فربہ بناتا ہے۔ دماغی طاقت بھرپور چہرہ پرنور ہوتا ہے۔ حافظہ کو وہ تیزی دیتا ہے کہ برسوں کی بھولی بسری باتیں یاد آجاتی ہیں۔ ذہن کی جلا کے واسطے بے نظیر مدد دیتا ہے۔ جو لوگ موسم سرما میں اس کا استعمال فرماوینگے وہ کبھی ضعف کی شکایت زبان پر نہ لاوینگے۔ قوت مردمی بڑھانے کے لئے ایک جادو ہے۔ مالیخولیا۔ لقوہ۔ رعشہ استرخا۔ نسیان کو اڑا دیتا ہے۔ خون کی سمیت و گندہ پن کو دور کر کے صاف خون پیدا کرتا ہے۔ نزلہ۔ زکام۔ کھانسی کا دشمن ہے۔ اشتہائے صادق پیدا کرتا ہے۔ الغرض ماء اللحم وہ جان پرور دوا ہے جو جسم کو کندن بنا کر دن میں زنگ رنگ بھونک دیتا ہے سہل و مقوی درجہ اول ہے۔ باوجود ان اوصاف کے قیمت فی بوتل چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک [illegible] دو بوتل سے کم کی درخواست [illegible] قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی ہونے پر روانہ ہوگا۔ جو صاحب قیمت پیشگی نہ بھیجیں گے۔ ان کی درخواست داخل دفتر کیجاوے گی۔

دیکھو صفحہ ۲۲۱

عنایت

۶-۷-۸ مارچ ۱۹۰۶ء [illegible]

تمام درخواستیں اس پتہ پر آنی چاہئیں

**خادم الحکما - محمد فضل الٰہی کو مالکان شفاخانہ آفتاب حکمت**

**لاہور - متصل حویلی نواب صاحب**

پانچہزار روپیہ انعام — پانچہزار روپیہ انعام

# ممیرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ انعام | مصنفہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب | پانچہزار روپیہ انعام

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں مولویان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے - ضعف بصارت تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند دنوں کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ سلے روپیہ - خالص ممیرہ فی ماشہ بیس عـہ روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ہر خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے -

المشتہر

## پروفیسر میا سنگھ - اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

### ان سے بڑھکر اور کیا شہادت ہوسکتی ہے

## جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب

### قادیانی مورخہ [illegible] نومبر [illegible] کو تحریر فرماتے ہیں

مشفق مہربان سردار میا سنگھ صاحب

بعدہٗ جب میرے گھر میں آپ کے سفید سرمہ ممیرہ سے جو پہلے آپ نے بھیجا تھا بہت فائدہ ہوا اس بات کو کئی سال ہوگئے اب پھر اسی سرمہ کی ان کو ضرورت پیش آئی ہے - امید ہے کہ آپ خود توجہ فرما کر یہی سرمہ بقدر ایک تولہ بذریعہ وی - پی بہت جلد میرے نام قادیان روانہ کردیں -

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے - بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے - آنکھوں سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش ہر قسم جن کو آنکھ آنا کہتے ہیں - جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے - اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنی چاہئے - اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے - راقم ڈاکٹر ایم - ن - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی - ایم - ایس - سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر -

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر کہ جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا - میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے - راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۳) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۴) مکرم بندہ میں نے آپکا سرمہ آنکھوں کی بہت سی بیماریوں میں استعمال کیا بہت ہی مفید پایا خاصکر کانیا اور گرہوار و دھند کی بیماریوں میں تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے میں آنکھوں کی ہر ایک قسم کی بیماری میں اس کے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیجدیں -

راقم ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیرگنج ملک نیپال

(۵) جناب پروفیسر صاحب تسلیم - آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جس کو عرصہ سے دھند - ناخونہ تھا سلفیٹ زنک لوشن کاسٹک لوشن بورک لوشن - لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا آپ کے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا راقم نوازش علی مشنری مقام دیوبند -

## پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی غرض کے لئے ماہ مارچ سنہ ۱۹[illegible]ء میں جمع کیا گیا ہے -

# ہیرالال اینڈ کمپنی کا فوجی وردی اور دیگر سامان کا کارخانہ

## واقع کوٹھی مقابل ریلوے سٹیشن لودیانہ

لودیانہ ریلوے سٹیشن سے نکلتے ہی جو ایک عالی شان کوٹھی بائیں ہاتھ کی طرف نظر آتی ہے یہاں وردی کے سامان کی ہر ایک چیز تمام فوجی ضروریات اور لودیانہ کی ساخت کی ہر ایک شی اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کی نہایت واجبی قیمت پر ملتی ہے - اس کارخانہ میں گندم نما جو فروشی نہیں ہے - بیرونی خریداروں کو دہوکا دینے کے لئے بعض اشتہاری گرگوں کی طرح انگریزوں کے نام اختیار نہیں کئے گئے ہیں یہہ خاص دیسی کارخانہ اور دیسی فرم ہے جو صدہا قسم کی تجارت کرتی ہے - ایک پوسٹ کارڈ پر اطلاع پہنچتے ہی فرمایش کی تعمیل کیجاتی ہے

## فہرست اشیاء

| | | | |
|---|---|---|---|
| کلاہ سادہ | ۶ر سے ۱۰ر تک | کمبل دیسی | سے سے تک |
| کلاہ زرین | عہ سے ہیٹہ | گھنوں وکے جال | لعہ ر ھ ر |
| لنگی سادہ | عہ سے تک | زین خاکی بہتہ نکٹ گز | ۴ر فیگز |
| لنگی زرین | لعہ سے تک | جھولہ آفیسری | عہ سے تک |
| پٹی اونی | ۱۲ر ، عہ | جھولہ پا بیا | عہ عہ |
| پٹی سرج | عہ سے عہ | گردن فی جوڑی | ۱۲ر ۸ر |
| پٹی پشمینہ | ۱ر للعہ | سٹرپ فی جوڑی | ۸ر ۸ر |
| جال ریشمی آفیسری | ر ر ر | قمیض سلی سلائی | عہ ، |
| جال اونی جوالاری | ۸ر ، للعہ | آزاربند ریشمی | ۱۲ر ۸ر |
| موزے اونی و پشمینہ ہر رنگ | | زاربند سوتی | ۱ر سے ۴ر تک |
| اور ہر سایز کے | ۸ر سے ۲ر تک | سرج خاکی ونیلی | ۸ر سے ر ر |
| دستانے | ۵ر سے ۹ر | برائے وردی | |
| ٹیسل کلاتھ | ۸ر سے تک | جھالر زرین لنگی | ر سے ر |
| پھلکاری برائے پردہ فی جوڑہ | ر سے ر | جھالر ریشمی | ۸ر سے عہ فیگز |
| کمربند ریشمی آفیسری | ر سے ر | جھالر سوتی | ۲ گز سے ۴ر فیگز |
| کمربند پشمینہ | ر ر | کاٹرائی | ۴ر فیگز ، |

کشمیری صافے خاکی رنگ کے لعہ سے ر تک — کشمیری صافے اودے رنگ کے ر سے ر تک

رومال ریشمی ۸ر سے ۲ روپیہ تک

علاوہ ازیں دریاں پلنگ کی اور فرش اور دیگر سامان وردی ہر قسم نہایت عمدہ اور کفایت سے ملسکتا ہے +

## تمغوں کے فیتے

ہمارے کارخانہ سے ہر ایک لڑائی کے تمغوں کے فیتے دو روپیہ فی گز نرخ سے بھیجے جاتے ہیں - اور کارونیشن یعنے دربار تلک پوشی کا فیتہ بھی موجود ہے - جن صاحبان کو درکار ہو بہت جلدی درخواست بھیجدیں -

## لیس سنہری

وردی کے لیسوں کے علاوہ عام شایقینوں کی ٹوپیوں کو لگانے کا سنہری لیس آدہ انچہ عرض سے دو انچہ اور ڈہائی انچہ تک عرض کا عمدہ سے عمدہ ولایتی اور دیسی نہایت واجبی قیمت پر ہمارے کارخانے سے ملسکتا ہے ایک پیسہ کا کارڈ آنے پر فوراً تعمیل کی جاتی ہے -

## پشمینہ کا مال

الوان پشمینہ ساخت لودیانہ (جس کو عام لوگ جوڑا چادر) کہتے ہیں -

چادر پشمینہ کا مدار — ر سے ر تک

الیضاً پشمینہ کے سوٹ بادامی وخاکی وغیرہ وغیرہ سے دیگر ویگل چادر یعنی رنگ شال صاحب لوگوں کو تحفہ دینے کے لایق - — ر سے ر تک

چادر رامپوری خورد وکلان برائے میم صاحبان — ر سے ر تک

الیضاً کا جوغہ کا مدار وسادہ بالکل تیار — ر سے ر تک

الیضاً کی ٹوپیاں کا مدار جن پر طلائی یا ریشمی ڈوری سے کام بنا ہوا ہے — عہ سے ر تک

جراب ودستانے پشمینہ کے فی جوڑہ — ۸ر سے ر تک

پٹو کشمیری سوٹ کے واسطے فی گز — ۱۲ر سے عہ تک

الوان پشمینہ ساخت کشمیر — ر سے ر تک

## ریشم کا مال

رومال دستی ریشمی رنگدار وسفید بیل بوٹے دار وبلا بوٹہ ۸ر سے ۲ تک

دیوالوں کے پردے ہر رنگ کی بانات پر -

ریشم کام کے فی جوڑی — ر سے ر تک

پھلکاریاں ریشمی کام کی پردوں کے لئے -

آئینہ دار وبلا آئینہ — ر سے ر تک

میز پوش کا مدار ہر رنگ کی بانات پر ریشمی کام کے — ر سے ر

گلوبند کا مدار اور سادے — ر سے ر تک

ریشمی دوپٹے جاپانی ریشم اور ولایتی ریشم کے -

پھلدار اور سادہ — ر سے ر تک

ولایتی اور جاپانی ریشم برائے پارچات میم صاحبان - فی گز — عہ سے ر تک

نمونہ بانات کے لئے ریشمی زرین اور سادہ پگڑیاں ٹوپی پر باندہنے کی - فی پگڑی — ر سے ر تک

## سلے سلائے کپڑے

ہر ایک فیشن اور ہر ایک ناپ اور ہر ایک قسم کے کپڑے کے سلے سلائے ہوئے سوٹ ناپ پہنچنے پر فوراً تیار کرکے بھیجے جاسکتے ہیں - نرخ نہایت کم - اور تعمیل فرمایش بہت جلد ہمارے کارخانے سے ایک پیسہ کا پوسٹ کارڈ آنے پر نقد قیمت پر یا فوراً بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجے جاتے ہیں -

## لودیانہ کلاتھ

لودیانہ کا بنا ہوا کپڑا ساری دنیا میں مشہور ہی - کیونکہ یہہ کلوں کے کپڑے سے زیادہ دیرپا - اور مضبوط اور عمدہ ہوتا ہی - اگر بھٹی نہ چڑہایا جاوے تو رنگ برسوں تک قایم رہتا ہی - نہایت فیشن ایبل نمونے طرح طرح کے کھان - کوٹ پاجامہ - قمیضوں کے لئے تیار کرائے گئے ہیں - نمونے درخواست آنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں - اس کارخانے سے عمدہ اور واجبی نرخ پر لودیانہ کلاتھ اور گبرون لودیانہ کے کسی دوسرے دکاندار سے ہرگز نہیں مل سکتا ایک بار ضرور آزما کر دیکھئے -

المشتہر

ہیرالال اینڈ کمپنی آرمی کنٹرکٹرز لودیانہ

آرمی نیوز پریس لودیانہ میں لالہ ہیرالال کے زیر اہتمام چھپکر شایع ہوا

جسٹرڈ نمبر ایل ۳۲۳

Registred No L323




# آرمی نیوز

لودیانہ


نمبر (۹) لودیانہ شنبہ ۳ مارچ ۱۹۰۶ء جلد (۴)


## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کارآمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے +

یہہ کوئی پولیٹکل جریدہ یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی، و فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت و صنعت۔ زراعت، و تجارت۔ حفظ صحت تہذیب اخلاق سائنس و فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرتا تاج کی وفاداری و خیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سڈیشن و راڈیکل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایکدوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانیکی کوشش کیجاتی ہے +

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| ہندوستان و بیرون ہند | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ |
| | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صہ |
| نصف | پیشگی سالانہ اعلےٰ کاغذ پر | صہ ۱۲ر |

ہندوستان، برما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ۔۔۔ مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔

## اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ر | ۱۴ر | ع۶ | ہے | سے |
| نصف کالم | سے | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا کالم | صہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا صفحہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

بطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونگی اجرت ایک روپیہ فیصدی۔

## اشتہار دینے والو!

بلا شبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن یہ تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فایدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کیلئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں۔ ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید مشہور اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسی کی نظر نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سودا کے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں جہاں دیسی سردار اس کے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ لنگکہائی سے لیکر بنجاب اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اس کے قدردان موجود نہوں غریب آدمی سے لیکر گورڈ نیٹیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں سرکاری ہیں۔ وکیل ہیں بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار راجہ اور نواب جنمیں اگر آپ توجہ دینے والے ہیں تو

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

زندگانی کا نہیں ٭ آدمی بلبلہ ہے پانی کا

## ہم خرما و ہم ثواب

خریداران آرمی نیوز کے سوا دنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ تین گنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثاء کو مل جائے۔ جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے۔

### قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زائد چندہ لیکر نہیں بلکہ سیر العل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کرکے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قائم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا

(۳) ہر سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا۔ مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ کو چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریدار و اسکے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیان کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہوں تو اسصورت میں دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایک ماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہیئے۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک ترین مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہیوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہیئے۔

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض مثل سل دق تپ محرقہ۔ طاعون۔ نقرس یا استرک بخار یا پیچش و اسہال ذرہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اُس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اُٹھانے کے مستحق نہوں گے۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے افسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچے نہیں ٭

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں درخواست خریداری کے ۲ ماہ تک اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا۔ اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائینگے۔ اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسرشان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے۔ لیکن چندہ کسی حال میں کم نہیں ہے

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں انکے ورثاء کا حق نہوگا۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدہ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد دیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایکسال تک اخبار خریدے جسکا پیشگی چندہ چار روپیہ امدادی رقم میں سے وضع کرکے باقی روپیہ اس کو دیا جایا کریگا۔ اور اخلاقی فرض ہوگا کہ اور لوگوں کو خریدار بنائے۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا۔ اور کمپنی کی ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ نہ اُٹھائے۔ عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کی جائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قائم ہو۔

نوٹ سنہ ۱۹۰۳ء کی بابت ریسالدار ملٹری پولیس کے صوبیدار رشید علی مرحوم کے ورثاء کو نلو معہ روپیہ امداد دیگئی ہے سنہ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۸۰/ روپیہ مندرجہ ذیل خریداران کے ورثاء کو دیا گیا ہے کوت دفعدار صلابت خاں نارنول۔ نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بارڈر ملیشری پولیس کوہاٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ۔

**المشتہر**

**منیجر آرمی نیوز پریس لودیانہ**

افریقہ میں بھرتی کرکے لانے کے ناگوار تجربہ کا خاتمہ کیا جائے۔

لہذا گورنمنٹ ٹرنسوال کو ہدایت کی جائیگی کہ اس معاملہ کے متعلق تمام کارروائی کو امپیریل گورنمنٹ کی رائے کے موافق کرے اور جو قانون قلیوں کے متعلق پاس ہوا ہے اس کو منسوخ کرے۔

## تقسیم بنگال پر مباحثہ

تازہ تار خبر سے اس مباحثہ کی مختصر کیفیت واضح ہوئی جو ۲۶ فروری کی رات کو تقسیم بنگال کے مسئلہ پر پارلیمنٹ میں ہوا۔

مسٹر ہربرٹ رابرٹس نے ایڈرس کی ایک ترمیم پیش کی کہ پارلیمنٹ ہذا اس وسیع بے چینی کو قلق کے ساتھ دیکھتی ہے جو تقسیم بنگال کی وجہ سے ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور اس کی خواہش ہے کہ اس انتظام میں ایسا ردو بدل کیا جائے کہ جس سے ناراضی دور ہو اور پارلیمنٹ کی رائے ہے کہ انتظام گورنمنٹ میں باشندگان ہند کی ... کی منظوری پر گورنمنٹ غور کرے۔ ترمیم ... آخری ... مسٹر ہربرٹ رابرٹس نے فرمایا کہ جاپان کی فتحمندیوں نے اہل ہند کے ... پر ... اثر ڈالا ہے اگر موجودہ حکمت عملی جاری رکھی گئی تو اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ ہندوستان ہمارے ہاتھ سے نکل جائیگا۔

سر ہنری کوٹن نے ترمیم کی تائید کی اور کہا ہم تقسیم کے متعلق اہل ہند کے اصلی خیالات ظاہر کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں آسام کو بنگال میں ملا دینا چاہئے اور بہار اور چند ضلع ملا کر ایک علیحدہ صوبہ بنایا جائے جس کا دار الخلافہ پٹنہ ہو۔

## صاف انکار

مسٹر مورلے سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے پارلیمنٹ کو مبارکباد دی کہ پارلیمنٹ کھلتے ہی ۲ تقریریں اس قسم کی ہوئی ہیں جن میں باشندگان ہند کے حقوق کی حمایت کی گئی ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ ہم یہ کبھی تسلیم نہیں کرینگے کہ تقسیم بنگال کی تحریک کسی خاص پولیٹکل غرض سے تھی بلکہ ایک صوبہ میں کام کی زیادتی کے سبب تقسیم لازم آئی جیسا کہ سر ہنری کوٹن کی تجویز سے بھی ظاہر ہے کہ تقسیم ضروری ہے۔ لیکن یہ ٹھیک ہے کہ تقسیم کرتے ہوئے باشندگان بنگال کی کثرت رائے کا کچھ لحاظ نہیں کیا گیا۔ تاہم اب یہ ایک طے شدہ امر ہے۔ اور گورنمنٹ سے یہ درخواست کرنا کہ اس معاملہ کو نئے سرے سے تازہ کرے فضول ہے خصوصاً جبکہ اعلیٰ ذمہ دار حکام نے یقین دلایا ہے کہ اب ناراضی کے

خیالات کم ہوتے جاتے ہیں۔

مسٹر مورلے نے فرمایا کہ ہندوستان میں ایک انتظامی سختی کا زمانہ حال میں گزرا ہے۔ لارڈ کرزن کے عہد حکومت پر ایسے قائم کرنے کا زمانہ کبھی نہیں آیا لارڈ ممدوح کی عقلی اور دماغی طاقتیں اور خداداد قابلیتیں اور اعلیٰ درجہ کی سرگرمی اور محویت جو ہمارے خیال میں فوائد عامہ کے لئے تھیں ان سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اور ہم خیال کرتے ہیں کہ اس عظیم الشان عہد کے بعد ہندوستان کو ذرا دم لینے کا موقع ملنا چاہئے۔

## مزید عنایتوں کا سوال

مسٹر مورلے نے اہل ہند کو مزید حقوق عطا کرنے کے مسئلہ پر فرمایا کہ میں لبرل فرقہ کے عام اصولوں سے ہرگز پہلو تہی نہ کرونگا اور جو لوگ ہندوستان سے واقف ہیں وہ کہتے ہیں کہ باشندگان ہند ایک عمدہ ... میں ... ہم کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے جس سے انتظام سلطنت میں وہ بہت زیادہ حصہ لے سکیں لیکن یہ خیال کرنا حماقت ہے کہ اس سمت میں فوراً ہی قدم اٹھانا اور کارروائی کرنا ممکن ہے اور بیان کیا کہ آمدنی دینے والے نیک ... کی توسیع میں ہرگز کمی نہیں کی جائیگی کیونکہ نمک کا ٹیکس وفاداری رعایا کی اصلی کنجی ہے۔ میں کفایت شعاری کی تدابیر پر غور کرونگا تاکہ ٹیکس ہلکے ہوں۔ مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ ہندوستان کے انتظام کی تعریف کروں اور ہمدردی ظاہر کروں اس کا میں اپنے تمام علم و یقین کے ساتھ تعصب کرتا ہوں۔

ارل پرسی نے لارڈ کرزن کے عہد حکومت کی داد دی باقی تمام امور میں وہ مسٹر مورلے کے خیالات سے متفق تھے۔

آخرکار اس تمام گفتگو کے بعد مسٹر ہربرٹ رابرٹس کی ترمیم واپس کر لی گئی۔ یہ ہے لبرل گورنمنٹ کا عملدرآمد جس سے بنگالیوں کو بہت کچھ امیدیں تھیں۔ زبانی باتیں بہت کچھ ہیں مگر عملی کارروائی صفر۔ ہندی مثل ہے کہ پنچوں کا کہنا سر آنکھوں پر مگر پرنالہ وہیں رہیگا۔

## دربار چین کی گھبراہٹ

پیکن سے رائٹر مخبر ہے کہ شہر پیکن کے گرد پہرہ ڈبل کر دیا گیا ہے۔ اور تمام محلات شاہی کی حفاظت کے لئے خاص پہرے لگائے گئے ہیں اس کا کوئی سبب علانیہ طور پر ظاہر نہیں ہوا لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ قیصو اپنا جانشین نیا منتخب کرنیکا ارادہ رکھتی ہے اس کی بابت خاندان شاہی میں تنازعہ ہونے کا اندیشہ ہے۔

نان چانگ کے امریکن مشن کو چینیوں نے منہدم کر دیا۔ ایک پادری خاندان کے دو آدمی اور دو بچے مارے گئے باقی مشنری جان بچا کر نکل گئے۔ ایک امریکن گنبوٹ کو نانکنگ کو جانے کا حکم ملا ہے۔

## چین اور تبت

مونِنگ پوسٹ کا نامہ نگار شنگھائی سے مخبر ہے کہ چین کا ارادہ ہے کہ تبت کو سلطنت چین کا باقاعدہ صوبہ بنائے اور لہاسہ میں ایک چینی وائسرائے مقرر کرے۔

پارلیمنٹ انگلینڈ میں مسٹر رنسی مین نے بجواب ایک سوال کے بیان کیا کہ چین کے ساتھ خط و کتابت ہو رہی ہے کہ وہ عہدنامہ تبت کو تسلیم کرے گورنمنٹ برطانیہ کا ارادہ نہیں ہے کہ عہدنامہ میں ردو بدل کرے انہوں نے ایک اور سوال کے جواب میں یہ بھی کہا کہ پورٹ آرتھر کے جاپان کے قبضہ میں چلے جانے سے یہ خیال کرنا غلط ہے کہ ویہائیوی کی حیثیت میں کچھ فرق آئیگا اس کے متعلق ... کوئی کارروائی نہیں کی جائیگی۔

سر ایڈورڈ گرے نے بجواب ایک سوال کے بیان کیا کہ معاملہ تبت کے متعلق جب تک کہ ہندوستان اور چین کے درمیان نامہ و پیام ہو رہا ہے اس اثنا میں کسی قسم کے کاغذات میز پر نہیں رکھے جا سکتے۔

## مراکو کانفرنس

ایک بھیڑیا ایک شکار کی گھات میں ہو اور شکار کی یہ حالت کہ وہ اپنے زبردست دشمن کے خوف سے سہم گیا ہو نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن اور اپنے تئیں لمحوں کا مہمان سمجھتا ہو مگر اسی اثنا میں جنگل سے ایک شیر نکل آئے اور بھیڑیئے سے کہے کہ تمہارا کیا حق ہے کہ ہمارے موجود ہوتے اس نرم نوالہ کو تم تمام و کمال چٹ کر جاؤ اُس وقت جو بھیڑیئے کی حالت ہوگی بعینہ وہی حالت آجکل فرانس کی ہے۔ مراکو جیسا وسیع ملک اور اس قدر قریب کہ ایک جست میں اس کو دبوچ کر چٹ کر سکتا تھا۔ وہ سارے منصوبے گانٹھ چکا تھا۔ وہاں دست اندازی کے حیلے پیدا کر چکا تھا۔ سلطان کے خلاف ایک دعویدار تخت کھڑا کرکے آلات حرب سے اس کی مدد کر چکا تھا۔ لیکن جرمنی کے دفعتہً دخل در معقولات دینے سے اس کی تمام کارسازیاں بے مقصد رہی جاتی ہیں۔ آخر بجز اس کے چارہ نہ رہا کہ دول یورپ کے قایمقاموں کی کانفرنس مقرر کی جائے لیکن

کانفرنس میں فرانس کی ایک تجویز بھی منظور نہ ہو سکی - کانفرنس مذکور میں اول ہی بحث اس امر پر ہوئی کہ اہل مراکو اور باغیوں کے ہاتھ ہتھیار فروخت نہ کئے جائیں تمام ڈیلیگیشنوں نے اس تجویز کو بالاتفاق رائے منظور کیا دوسرا معاملہ پولیس کا تھا کہ ساحل مراکو کے بندرگاہوں میں پولیس کا انتظام فرانس کے اختیار میں رہے مگر جرمنی نے اس پر اعتراض کیا اور کہا کہ پولیس کی تقرری کا اختیار سلطان مراکو کو حاصل رہے [illegible] کی نگرانی دول انتظام کریں - قہر درویش برجان درویش فرانس کو یہ بھی تسلیم کرنا پڑا مگر اس نے ایک پیچ لگانی چاہی کہ اس پولیس کے افسر فرانسیسی ہوں یا ہسپانیش مگر جرمنی نے کہا کہ بندرگاہوں کی پولیس دول یوروپ کے سفیروں کی نگرانی میں رہنی چاہئیں چار ناچار فرانس کو یہ بھی ماننا پڑا مگر انسپکٹر جنرل پولیس کے عہدہ کے لئے اس نے یہ شرط لگائی کہ جرمن نہ ہو سوائے فرانس روس و انگلینڈ کی حمایت رکھتے ہوئے یہی عہدہ نہ رکھ سکا اب روس اور آسٹریا نے جرمنی سے درخواست کی ہے کہ پولیس کے متعلق فرانس کا مطالبہ منظور کرے اور دھمکی دی ہے کہ اگر جرمنی اپنی پالیسی تبدیل نہیں کریگا تو آسٹریا اس کی مدد نہیں کریگا -

---

**قیصر کا ۲۵ سالہ جشن شادی** - شہنشاہ جرمنی کی شادی کو ۲۵ سال پورے ہوگئے ہیں آجکل اس کا جشن منایا جاتا ہے - لندن سے رسالہ فرسٹ رائل ڈریگونز کا ایک ڈیپوٹیشن برلن کو گیا ہے تاکہ تحفہ نذر کرے اور مبارکباد دے - قیصر ولیم اس رسالہ کے آنریری کرنل ہیں -

شہنشاہ نے مبارکبادیوں کا جواب دیتے ہوئے بیان کیا کہ ہمیں امید ہے جنگ نہیں ہوگی لیکن اگر ہوئی تو ہمیں یقین ہے کہ ہماری فوج ایسا ہی کارنمایاں سرانجام دیگی جیسا کہ ۱۸۷۰ء میں ہاتھ دکھلائے تھے -

---

**حضور پرنس اور پرنسس آف ویلز** بنارس کے دورہ سے خصوصیت سے نہایت محظوظ ہوئے - ان کی خوشنودی کا اظہار ایک مراسلہ کے ذریعہ سے ہوتا ہے جو سر والٹر لارنس نے کمشنر صاحب بنارس کے نام بھیجا ہے - اس میں درج ہے :-

حضور پرنس آف ویلز نے مجھے ہدایت کی ہے کہ آپکے اور آپکی وساطت سے آپکے محکموں اور سرکاری افسروں اور غیر سرکاری لوگوں تک اس گرمجوشی کے خیر مقدم کی بابت دلی شکریہ ادا کروں

جو باشندگان بنارس نے ہز رائل ہائنس کا اس خوبصورت اور دلچسپ شہر میں کیا - ہر ایک انتظام نہایت مکمل تھا - اور ہز رائل ہائنس بے خبر نہیں ہیں کہ اس انتظام میں کس قدر محنت اور تکلیف اٹھانی پڑی ہوگی - بارش نے ان کی محنت اور تشویش کو بڑھایا ہوگا تاہم خوبصورت نظاروں کی سیر میں کچھ فرق نہیں آیا - وہ اس جلوس کو کبھی نہیں بھولیں گے -

جو بازاروں سے [illegible] دریا اور گھاٹیوں کے چراغان کو - اور اہل شہر کے پرتپاک اور پرجوش خیر مقدم کو ہمیشہ یاد رکھیں گے آپ براہ مہربانی تمام متعلقین پر ظاہر کر دیجئے کہ ہز رائل ہائنس پورے طور پر ان کی خیر خواہی اور کامیاب مشقت کی دل و جان سے قدر کرتے ہیں -

کانپور میں جمعہ گذشتہ کو ہز رائل ہائنس پرنسس آف ویلز صاحبہ نے بہمراہی کونٹس آف شافٹسبری صاحبہ مختلف کارخانجات کی سیر کی - کوپر ایلن کمپنی کا کارخانہ بوٹ سازی اور کانپور وولن ملز اور [illegible] انگریزوں نے تسل کا موقعہ [illegible] معائنہ کر کے اسی شام کو مراجعت فرمائے لکھنؤ ہوئے -

---

**گورنمنٹ اور سودیشی** - گورنمنٹ ہند کے سررشتہ تجارت و حرفت سے ایک ریزولیوشن شایع ہوا ہے کہ سرکاری محکموں کے لئے جو سامان خریدا جائے اس میں ہندوستان کے کارخانجات کا حوصلہ بڑھانے کی غرض سے حتی الامکان ولایت سے کم منگایا جائے بشرطیکہ دیسی ساخت کی اشیاء عمدہ ہوں اور ولایتی اشیاء سے قیمت میں زیادہ نہ ہوں - ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے جو بڑے بڑے شہروں میں جہاں کارخانے ہیں گشت کریگی اور تحقیقات کریگی کہ سرکاری ضروریات کو ہندوستان کے کارخانجات کہاں تک مہیا کر سکتے ہیں -

ریلوے کے لئے جس قدر سامان کی ضرورت ہے اسکے چوتھائی حصہ کے ٹھیکے ہندوستان میں دیئے گئے ہیں -

---

**کھتری کانفرنس** کا پانچواں سالانہ اجلاس بصدارت رائے صاحب دیوان امرناتھ صاحب نندہ گورنر جموں ۶ و ۵ مارچ کو منعقد ہوگا - نارتھ ویسٹرن ریلوے نے کانفرنس کے ڈیلیگیٹوں کے لئے ایک طرف کے کرایہ میں آمد و رفت کے ٹکٹ دیئے جانے کی رعایت منظور کی ہے امید ہے کہ اجلاس کامیابی سے ہوگا -

---

**علیگڈھ کالج میں ولیعہد بہادر کی تشریف آوری کے متعلق** جو پروگرام تجویز ہوا ہے وہ حسب ذیل ہے :-

۸ مارچ کو قریب دس بجے دن کے وہ ریلوے سٹیشن سے کالج میں تشریف لائینگے اور ظہور گیٹ سے کالج کے احاطہ میں داخل ہونگے ریلوے سٹیشن سے ظہور گیٹ تک میونسپلٹی کی طرف سے راستہ کی آرائش ہوگی اور سڑک پر دونوں طرف کچھ کچھ فاصلہ پر وینسا [illegible] کی طرف سے ٹرائفل آرچ اور سٹینڈ بنائے جائینگے - ظہور گیٹ پر کالج کی طرف سے محراب بنائی جائیگی اور اس پر خوش آمدید لکھا جائیگا - بعد ازاں شہزادہ والاتبار کالج کے بڑے دروازہ سے پختہ بورڈنگ ہوس میں داخل ہونگے اور جنوبی و شرقی بارگوں کے پختہ کمروں کو ملاحظہ کرتے ہوئے مہدی منزل تک پہنچیں گے وہاں سے سایہ دار راستہ سے جو مہدی منزل سے مسجد تک کالج کی عمارتوں کے سامنے بنایا جائیگا - نظام میوزیم کو تشریف لیجائینگے وہاں نظام میوزیم میں حضور شہزادہ اور ان کی بیگم صاحبہ آسمان منزل میں نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی اور ان کی میم صاحبہ اور باقی کمروں میں ان کے اسٹاف کے لوگ قیام کرینگے -

اپنی فرودگاہوں میں تھوڑی دیر قیام کرنے کے بعد حضور شہزادہ معہ اپنے ہمراہیوں کے بکھر کالج کے لکچر رومز کو ملاحظہ کریں گے - اولڈ بوائز کو اسٹریچی ہال میں جمع دیکھیں گے - اس کے بعد کالج لکچر رومز کو دیکھتے ہوئے پرنسپل صاحب کے لکچر روم میں سے گذر کر گاڑی میں سوار ہو جائیں گے - اور یونین کلب اور ڈننگ کورٹ باہر سے دیکھتے ہوئے ظہور وارڈ میں چھوٹے لڑکوں کو دیکھنے تشریف لے جائینگے - وہاں سے پھر گاڑی میں سوار ہو کر اسکول کو ملاحظہ کرتے ہوئے انگلش ہوس کو تشریف لے جائینگے - وہاں سے واپسی میں نئی سڑک سے جو پرنسپل صاحب کی کوٹھی کے قریب شروع ہوتی ہے بارک خام کی پشت سے گذر کر ممتاز بورڈنگ ہوس کو جو زیر تعمیر ہے ملاحظہ کرتے ہوئے میکڈانل بورڈنگ ہوس کو تشریف لیجائینگے وہاں سے واپسی میں مسجد کے متصل دروازہ سے پھر بورڈنگ ہوس کو تشریف لیجائیں گے - اور کالج کی مسجد اور سر سید کے مقبرہ کی زیارت کرتے ہوئے پھر لٹن لائبریری میں لنچ تناول فرمائیں گے اس لنچ میں علاوہ شاہزادہ والاتبار کے ہمراہیوں کے صرف کالج کے ٹرسٹی اور سٹاف کے یوروپین افسر شریک ہونگے -

---

**خوشخبری** - آریہ کنیا پاٹھشالا اور کھتری سماج میرٹھ کا ششماہی سالانہ جلسہ چیت سدی ترئودشی و چتردشی سمت ۱۹۶۳ بروز سنیچر و

# عالم کا فوٹو

ہز رائل ہائنس پرنسس آف ویلز صاحبہ دوشنبہ کی رات کو لکھنؤ سے آگرہ تشریف لے گئیں۔

کل وائسریگل کونسل کے اجلاس میں نکل سلور کے سکہ کا مسودہ قانون پاس ہوا۔

کلکتہ یونیورسٹی کا سالانہ کانووکیشن آج بصدارت وائسرائے منعقد ہوگا۔

آگرہ کے بیلن گنج بازار میں ریل کا نیا اسٹیشن ۲۷ فروری سے کھولا گیا۔

سررشتہ تعلیم پنجاب میں تین اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس اور بڑھائے جائیں گے یعنی چھ حلقوں میں دو دو اسسٹنٹ انسپکٹر ہونگے۔

امیر صاحب جلال آباد سے داری کنار میں سیر وشکار کے لئے روانہ ہوئے۔

لیڈی میڈیکل کالج فنڈ کیلئے آگرہ میں بھی جلسہ کیا گیا ۷ ہزار جمع ہوا۔

ہفتہ گزشتہ کی بارش اور برفباری سے شمالی ہند میں درجہ حرارت معمول سے ۲۰ درجہ کم ہو گیا ہے۔

سر ڈبلیو کلارک چیف جج جب ماہ اپریل میں رخصت پر جائینگے تو مسٹر ہیری ٹوڈ تزنل جج امرتسر پنجاب چیف کورٹ کے زائد جج مقرر ہونگے۔

حضور پرنس آف ویلز نے بنارس کے مندروں کے لئے ۱۵۰۰ روپیہ عطا کیا ہے۔

نواب لفٹنٹ گورنر بنگال وسط اپریل میں ۶ ماہ کی رخصت پر ولایت جائیں گے۔

افغانستان کی وادی ہائے کنار و خوگیانی میں کاشت نیشکر کے تجربہ میں کامیابی ہوئی۔

ہفتہ مختتمہ ۱۷ فروری میں پلیگ سے ۶۲ء۲۷ موتیں ہوئیں صوبجات متحدہ میں ۱۹۳۵ بنگال میں ۳۰۰۰ء۶ احاطہ بمبئی میں ۴۰۹ پنجاب میں ۵۵ء۰ ممالک متوسط میں ۸۲۳ء برہما میں ۴۴۴۔

انارکلی بازار لاہور میں پولیس کے ملازم دو گوروں نے ایک ہیودن کسبی کے مکان پر لڑتے ہوئے ایک بیچ بچاؤ کرنے والے مستری کو کلہاڑی

سے ماردالا۔

صوبجات متحدہ میں کوکین کی فروخت کی ممانعت کا قانون گورنمنٹ ہند نے منظور کیا۔

دس سال کے اندر ہندوستان کی تجارت جرمنی میں ۵۰ فیصدی بڑھی ہو مگر جرمنی مال کی کھپت ہندوستان میں سو گنی ہوگئی ہے۔

گزشتہ سال میں سودیشی تحریک کی بدولت بمبئی اور احمد آباد کے کارخانجات پارچہ بافی کو تین کروڑ کا منافع ہوا۔

سوتی ریشم بنانے کا تجربہ جو امپریل انسٹیٹیوٹ مدراس میں ہو رہا تھا اس میں کامیابی ہوئی اس کا نام کپوک کہا گیا۔

میرٹھ کا مشہور میلہ نوچندی ۱۹ سے ۲۴ مارچ تک ہوگا۔

افسوس ہے کہ دہلی کے مشہور شاعر مرزا ارشد گورگانی نے ۲۱ فروری کو انتقال کیا۔

سر جیمس لاٹوش ۶ اپریل کو الہ آباد سے روانہ ہوکر آگرہ ۸ کو علیگڈھ ہوتے ہوئے ۹ کو الہ آباد میں واپس آئینگے۔

بمبئی کے امتحان یونیورسٹی میں پونا کی ایک عیسائی لڑکی اول آئی۔

سینٹرل ہندو کالج بنارس میں ایک جماعت تعلیم موسیقی کی جاری کی گئی۔

تقسیم بنگال کی تنسیخ کے متعلق پارلیمنٹ میں جو ترمیم پیش ہوئی وہ واپس لے لی گئی مسٹر مورلے نے ایک طے شدہ امر کو از سر نو تازہ کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ مذکورہ بالا مباحثہ میں ہندوستان کے حامی ممبروں نے زبردست تقریریں کیں۔

سر جان جارڈائن نے فرمایا کہ اعلیٰ چال چلن کے اور لائق ہندوستانیوں کو انتظام میں زیادہ حصہ دینا چاہئے۔

مسٹر ریس نے کہا کہ تقسیم بنگال میں زبردستی کرکے بنگالیوں کے قومی جذبہ کو جوش میں لایا گیا ہے۔

مسٹر اوڈانل نے لارڈ کرزن کی گورنمنٹ کی حکمت عملی پر اعتراض کئے۔ مسٹر ڈیوس نے تقسیم بنگال کو مطعون کیا اور کہا کہ جن لوگوں کو مغربی خیالات میں تربیت دی گئی ہے ان کو خوش رکھنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ گورنمنٹ میں ان کو حصہ دیا جائے۔

مسٹر سمیتھ نے کہا کہ ایک شاہی کمیشن ہندوستان کو بھیجنی چاہئے تاکہ تحقیقات کرے کہ اہل ہند کی قومی خواہشات کس طرح پوری ہوسکتی ہیں۔

مسٹر بالفور شہر لندن کی طرف سے ۱۵۷۶۵ ووٹ سے بمقابلہ مسٹر گبسن بولس کے ۴۳۴۰ ووٹ کے ممبر پارلیمنٹ ہوئے مسٹر بالفور بہت جلدی الگ جانے سے بچا رہیں۔

پرنس وکٹر دلیپ سنگھ کا مقدمہ عدالت اپیل سے بھی خارج ہوا جو صاحب وزیر ہند پر اپنے والد کے وظیفہ کی بابت دائر کیا تھا۔ زار نے حکم دیا کہ پارلیمنٹ ۰ اپریل سے کھولی جائے۔

شاہی اسپیچ کے جواب میں پارلیمنٹ انگلستان میں بعد تمام مباحثات کے ایڈریس دیا جانا منظور ہوا۔

جاپانی قونصل متعینہ لندن کو سفیر کا درجہ دیا گیا اس موقع پر بیرن ہیاشی شاہی گاڑی میں سوار ہوکر قصر سینٹ جیمس کو شہنشاہ جاپان کا دستخطی مختارنامہ لیکر گئے ملک معظم تپاک سے پیش آئے۔

پرنس آرتھر آف کناٹ نے ۲۶ فروری کو شہنشاہ جاپان سے الوداعی ملاقات کی۔

سہ شنبہ گذشتہ کو پایۂ تخت جاپان میں پرنس آرتھر کی دعوت تھی ایک غلط افواہ مشہور ہوئی کہ سمندر میں سخت طوفان آیا ہے۔ زلزلہ آنے والا ہے جلسہ ملتوی ہوگیا اور شہر میں کھلبلی مچ گئی۔ یقین کیا جاتا ہے کہ یہ افواہ چوروں نے مشہور کی تھی کہ عام پریشانی میں چوری کرنے کا موقع ملے۔

سر چارلس ڈائلک پارلیمنٹ میں ایک مسودہ قانون پیش کرنے والے ہیں کہ عورتوں کو بھی انتخاب پارلیمنٹ میں ووٹ دینے کا حق حاصل ہو۔ ہر ایک شخص کو خواہ مرد ہو خواہ عورت ووٹ دینے کا اختیار ملے۔

جنیوا میں مہاراجہ بڑودہ کے کچھ قیمتی جواہرات چوری گئے۔ تین چور پکڑے گئے ہیں۔

ایم ڈی اسپییر روسی سفیر متعینہ طہران نے بوجہ علالت کے استعفا دیدیا۔

ہمپٹی کپنس لندن میں وارد ہوئی۔

ملک معظم ۲۰ فروری کو عازم بیارٹز ہوئے۔

بھامو سے چین کے علاقہ میں یونن تک ریل بنائی جائیگی عنقریب سروے شروع ہونے والی ہے۔

جزائر غرب الہند کے جزیرہ مارٹینیک میں کوہ پیلی اور کوہ لاسو فیریر دونوں میں آتش فشانی پھر شروع ہوئی اور گرد و نواح کے جزیروں میں بڑا بھاری زلزلہ آیا۔

سلطان المعظم نے فرمان صادر کیا ہے کہ سال رواں تک کامیاب طلباء انجنیرنگ سکول میں سے حجاز ریلوے پر کام کرنے والی بلٹنوں کی انجنیری کی دس خالی آسامیاں جلد پر کی جائیں۔

# ملیٹری دُنیا

## جدید ملیٹری انتظام

**وزیر ہند کا فیصلہ** - جدید ملیٹری انتظام کے متعلق جس قدر تجاویز حضور وائسرائے نے تجویز کی تھیں ان میں سے سرانڈرل سر ڈینزل - ابٹسن - مسٹر ارل رچرڈ اور مسٹر ہیوٹ نے اس تجویز سے نااتفاقی ظاہر کی تھی کہ گورنمنٹ ہند کے سکریٹریٹ کو آرمی ہیڈ کوارٹرز کے سٹاف سے ملایا جائے - ان کا خیال تھا کہ کمانڈر انچیف کا آرمی کے اعلیٰ حاکم ہونے کا فرض اور فرائض سے بالکل علیحدہ رکھا جائے اور آرمی ڈیپارٹمنٹ کا چارج ممبر آف کونسل کے ہاتھ میں ہو اور وہ یہہ بھی چاہتے تھے کہ آرمی ڈیپارٹمنٹ کا سکریٹری اور ڈیپارٹمنٹوں کے سکریٹریوں کے برابر اپنے اختیارات کام میں لائے - اور ڈیپارٹمنٹ کا تمام کام معمولی طور سے اسی کے ہاتھوں میں سے گذرے - لیکن وائسرائے کمانڈر انچیف - میجر جنرل سکاٹ اور مسٹر بیکر اس رائے سے متفق نہ تھے - وائسرائے کے خیال میں سکریٹریٹ اور آرمی ہیڈ کوارٹرز سٹاف کا مجوزہ الحاق وزیر ہند کے جدید انتظام کے لئے اور وائسرائے کو آرمی کی انتظامی نگرانی رکھنے کے لئے اس صورت میں ضروری تھا جب کہ آرمی سکرٹری کو ایسی خود مختار پوزیشن حاصل ہو - مسٹر مورلے کا بیان ہے کہ ہر مجسٹی کی گورنمنٹ ملٹری سسٹم کے متعلق ایسے بڑے ابتدائی سوالات پر بحث کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتی - اس کا کام ہے کہ بخت ضرورت کا خیال کرکے امور متنازعہ کا خاتمہ کردے - آرمی ڈیپارٹمنٹ میں سکرٹری کی پوزیشن ایک ذہرے کی مانند ہے جس پر تمام مباحثہ چکر کھاتا ہے اور اس بارے میں مسٹر مورلے وائسرائے اِن کونسل کی سفارشیں قبول کرنے کے قابل ہے - وزیر ہند بیان کرتے ہیں کہ مجھکو بالاتفاق صلاح دیگئی ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ اگر سول گورنمنٹ کی برتری کو اصلی اور موثر بنانا ہے اور اگر گورنر جنرل ان کونسل کو اس پوزیشن میں رکھنا ہے کہ وہ ۱۸۳۳ء کے ضابطہ کے بموجب اپنے فرائض ادا کرسکے تو یہہ ضروری ہے کہ آرمی ڈیپارٹمنٹ میں گورنمنٹ آف انڈیا کے لئے جو سکریٹری ہو اس کو گورنمنٹ آف انڈیا کے اور ڈیپارٹمنٹوں کے سکریٹریوں کی مانند ویسے ہی اختیارات فرائض اور ذمہ داریاں حاصل ہوں مجوزہ قواعد کی نسبت وزیر ہند کا خیال ہے کہ وہ نئے آرمی ڈیپارٹمنٹ اور ہیڈ کوارٹرز سٹاف کو عملی طور سے ملانے میں حاوی ہیں اور چونکہ وہ دونوں ڈیپارٹمنٹوں کو علیحدہ علیحدہ نہیں رکھتے اور نیز آرمی ڈیپارٹمنٹ کے سکریٹری کو اور سکریٹریوں کی نسبت درجہ میں کم کرتے ہیں اس لئے میں ان سے متفق نہیں ہوسکتا - ملٹری سپلائی ڈیپارٹمنٹ میں موبلیزیشن کمیٹی کا ممبر سکرٹری ہونا چاہیئے - ملٹری سپلائی ڈیپارٹمنٹ کا چارج جس ممبر کے ہاتھ میں ہو وہ ڈفنس کمیٹی کا ممبر ہونا چاہئے اور موبلیزیشن کمیٹی - ڈفنس کمیٹی یا ایڈوائزری کونسل میں گورنر جنرل ان کونسل کو اختیار ہوگا کہ جس شخص کو لائق سمجھا جائے مقرر کرے - ان تمام تبدیلیوں سے یہہ مقصد ہے کہ تمام معاملات کمانڈر انچیف تک پاس پہنچنے سے پیشتر جو آرمی ڈیپارٹمنٹ کے انچارج ممبر کی حیثیت سے ہیں - سکرٹری کے ہاتھوں میں سے گذر چکیں -

---

**اخبارات کی رائے** - اخبارات لنڈن ہندوستان کے ملٹری انتظام کے متعلق صاحب وزیر ہند کے فیصلے کو پسند کرتے ہیں جس میں اس اصول کو قایم رکہا گیا ہے کہ فوجی معاملات میں سول کو نگرانی کا اختیار ہونا چاہیئے اور ملٹری سپلائی ممبر کو ایسے ہی اختیارات حاصل ہوں جیسے کہ گورنمنٹ کے دیگر محکموں کے سکرٹری رکھتے ہیں -

**ڈیلی نیوز** - یقین کرتا ہے کہ لارڈ کچنر ایسی غلطی نہیں کرینگے کہ گورنمنٹ کے فیصلے پر اعتراض کریں -

**مورننگ پوسٹ اور سٹینڈرڈ** مسٹر مورلے کے فیصلہ کے مداح ہیں سٹینڈرڈ لکھتا ہے کہ اگر لارڈ کچنر اس فیصلہ پر معترض ہوں تو وہ محض ضد اور ذاتی وجہ نہیں بلکہ اعلیٰ اصول کی وجہ سے کرینگے -

**ڈیلی ٹیلیگراف** - اصول کی تعریف کرتا ہے لیکن لکھتا ہے کہ اس کو عمل میں لانا مشکل ہوگا اس لئے کہ غالباً لارڈ کچنر اس کو پسند نہیں کریں گے -

**ٹائمز** رمطراز ہے کہ لارڈ کچنر نے وہ اصلاح حاصل کی ہے جس کے لئے وہ کوشش کررہے تھے - اور اب نئی سسٹم کو انہیں صرف جاری کرنا باقی ہے تاکہ جب ان کی میعاد پوری ہو تو ان کا جانشین اس کو پورے طور پر عمل میں لائے -

**ٹربیبیون** لکھتا ہے کہ مسٹر مورلے کا فیصلہ تمام پارٹیوں کے نزدیک اطمینان بخش ہوگا

بعض اخبارات اندیشہ کرتے ہیں کہ لارڈ کچنر مستعفی ہوجائینگے اخبار گلوب خیال کرتا ہے کہ اس فیصلہ سے جھگڑا نئے سرے سے شروع ہوجائیگا اور اُمید کرتا ہے کہ لارڈ کچنر کو حب الوطنی کا خیال مستعفی ہونے سے باز رکھیگا -

**پالمال گزٹ** خیال کرتا ہے کہ غالباً لے مسٹر مورلے کا فیصلہ ہوگیا وہ لکھتا ہے کہ مبادا یہ جھگڑا ہندوستان کو ایک بہت لائق کی خدمت سے محروم کردے - اور بھروسہ کرتا ہے کہ لارڈ کچنر ہندوستان میں اپنا کام پورا کریں گے -

**خلاصہ** اس تبدیلی کا ایک فقرہ میں یہ ہے کہ لارڈ کچنر نے اصول میں کسی قدر فتح پائی اگرچہ تفصیل میں نہیں -

---

**انڈین کیولری پولو ٹورنمنٹ کا آخری کھیل** ۸ کیولری اور گائیڈ فوج کی ٹیموں کے درمیان پشاور میں ہوگا - یہ دونوں ٹیمیں انبالہ میں ایک ہفتہ موسم کا صاف ہونے کا انتظار کرکے واپس آگئی ہیں -

---

**محسودی جرگوں کو پھر ایکدفعہ** سرحدی صوبے کے پولٹکل حکام نے اس فیصلہ کے سنانے کے لئے بلایا ہے جو ان کے فرقہ کے وحشی ممبروں کی دست درازیوں کے خلاف نافذ کیا گیا تھا - ۱۸ ماہ کے عرصے میں تین برٹش آفیسروں کا قتل ہونا کوئی معمولی بات نہیں - اور اس اثنا میں جو اور بیشمار چھوٹے چھوٹے جرایم وقوع پذیر ہوئے وہ اس کے علاوہ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ جرمانہ کی سزا ان کے لئے بہت ناکافی ہے - فرقہ کے لیڈر باہمی عہد وپیمان وغیرہ کی کچھ پرواہ نہیں کرتے کیونکہ ہر شخص اپنی بندوق لیکر اپنے تئیں سب سے آزاد اور خود مختار سمجھنے لگتا ہے - اس کے لئے اپنا مالک یا کوئی برٹش آفیسر جان سے مار ڈالنا کچھ بات نہیں - ان کا قابو میں رکھنا محال ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کا ملک گورنمنٹ کے لئے بالکل بے سود ہے - حال میں جو ان کے مالکوں کو جمع کرنے کے لئے بلایا گیا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان سے اس قسم کے معاہدے اور شرایط کی جائینگی کہ ان آئے دن کی خونریزیوں اور بدانتظامیوں کا خاتمہ ہوجائے -

---

**کوئٹہ میں حضور پرنس آف ویلز کی تشریف آوری کے موقعہ پر**

پرنس کی ملاقات کے لئے خان قلات - جام صاحب بسیلا اور بلوچ سردار آئینگے - ۷ ارجمال کو شہزادہ پرنس ۲۷ بلوچ نفنٹ انفنٹری کو کلرز عطا کرنے کے لئے بیرونی کیمپ قرنی افروز ہونگے

## روس کی حالت زار

کاؤنٹ ڈی ویٹ بیان کرتا ہی کہ زاید بجٹ کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ۵۰ ملین سے ۷۰ ملین پونڈ تک قرضہ لینا ضروری ہوگا - لیکن موجودہ حالت میں ایسا ہونا ناممکن ہے پس ضروری ہے کہ قرض لینے کے لئے سخت شرطیں منظور کرنی پڑینگی -

روس کے ۷ اخباروں کے ایڈیٹروں نے سینٹ پیٹرزبرگ میں تاریں بھیجی ہیں کہ جیلخانے پولیٹکل قیدیوں سے حد سے زیادہ اٹے پڑے ہیں اور دریافت کیا ہی کہ آیندہ کس طرح عملدرآمد کیا جائے -

ششنبہ کے دن وارسا میں دسچولا ریلوے کے منیجر مسٹر اونیانف کو گولی سے مار ڈالا گیا - اس سے پیشتر لیہ سال میں چودہ روسی ریلوے منیجر قتل کئے جاچکے ہیں اور یہ پندرہواں شخص ہے جو اس طرح مارا گیا

زار نے حکم دیا ہے کہ پارلیمنٹ - اپریل کو جمع ہو -

**جنرل** غلام حسن خان صاحب جو حال ہی میں امیر کابل کے حکم سے گرفتار کئے گئے تھے جلال آباد میں سخت بیمار ہیں -

**گورنمنٹ** فرانس کا ارادہ ہے کہ ۸۰۰۰ - ۱۰۰۰۰ ٹن کے تین جنگی بیڑے تیار کئے جائیں -

**نیٹال** کے ان ضلعوں میں جہاں شورش مچی ہوئی ہی امن وامان قایم کرنے کے لئے ۵۰۰ فوج اور ایک توپخانہ ڈربن میں جمع ہوگئے ہیں جو شمال مشرق کی طرف روانہ ہونگے - اور فوجیں بھی طلب کی گئی ہیں -

**قاہرہ** سے ایک تار خبر ہے کہ خرطوم میں برک سنار کی بارگوں کے نزدیک ۱۸ فروری کو ایک میگزین کے اچانک اڑنے سے تین برٹش سپاہی اور ایک سوڈانی سپاہی ہلاک ہوئے اور بارہ سوڈانی سپاہی مجروح ہوئے

رائل میرین آرٹیلری کے کرنل فڈک صاحب بہادر اور میجر الیف آر الیف بائیلو صاحب بہادر آر اے - انڈین سٹاف کالج کے لئے پروفیسر منتخب کئے گئے ہیں -

**کسی ولایتی** اخبار میں جو یہ خبر شایع ہوئی تھی کہ ہندوستان میں کچھ دیسی توپخانہ والیان ریاست کے خرچ پر بڑھایا جائیگا جا سلی ضرورت توپوں کو فائدہ ملتے اور ان کے خرچ کے ذمہ دار ہونگے - بالکل غلط ہے اس قسم کی سکیم کا ہرگز خیال نہیں کیا جاسکتا -

**نیا بے جوڑ نیزہ** - ہندوستان میں لانسرز کے لئے جو نیا بے جوڑ نیزہ تیار ہوا ہے اس کی لمبائی اس نیزہ کی نسبت کسی قدر کم ہے جو آجکل مستعمل ہے - اس کی لمبائی ۹ فیٹ ۶ انچہ ہے جو جنگ کے موقعوں پر تمام عملی اغراض کے لئے کافی اور عمدہ ہے - سپاہی کو گھوڑے سے اترتے وقت صرف اتنی تکلیف اپنے ساتھ رکھنی پڑیگی کیونکہ نیزہ ایک تسمہ کے ذریعے زین کے فرنٹ میں لگا رہیگا اس کے بعد نیزہ ایسے طریقے سے جھولیگا جس سے گھوڑے کو کسی قسم کی تکلیف یا رکاوٹ نہ ہوگی - لیکن سردست ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ گھبراہٹ یا بھاگ دوڑ کے موقعہ پر کیا واقعہ ہوگا - لیکن ایسی صورتوں میں صرف تجربہ اس امر کا فیصلہ کریگا -

**لاہور ڈویزن کے فوجی کھیل کرتب** - ۱۹ فروری کو انبالہ میں جو فوجی کھیل کرتبوں کے لئے سامان کیا گیا تھا وہ رات کی بارش سے خراب ہوگیا لیکن دوسرے دن پھر سامان مہیا کرکے کھیلیں شروع ہوئیں لمبی چھلانگ میں ۱۲ لانسرز کے میجر وارنلڈ اول نکلے - رسہ کشی میں نمبر ۲ ماؤنٹن بیٹری فتحیاب ہوئی -

نیزہ بازی

جمناسٹک - اول جمناسٹک سٹاف کے لانس نائک مدن سنگھ دویم ۲۳ سیاپونیرز کے لانس نائک لہنا سنگھ -

سوار بمقابلہ پیدل - اول ۱۹ لانسرز کے دفعدار غلام حسین دویم ۹ ہڈسنز ہارس کے سوار دلیپ سنگھ -

لانس پوسٹ - اول - ۱۹ لانسرز کے لانس دفعدار اسد سنگھ دویم ۹ ہڈسنز ہارس کے سوار دلیپ سنگھ -

سورڈ بمقابلہ سورڈ (پیدل) ۱۹ لانسرز کے جمعدار جیون سنگھ صاحب اول رہے -

ٹینٹ پگنگ - اول ۹ ہڈسنز ہارس کے دفعدار زبردست خان دویم ۱۹ لانسرز کے دفعدار محمد نواز -

جمناسٹک اول ۲۷ پنجابیز کا سپاہی گسیٹا سنگھ - دویم ۲۶ پنجابیز کا سپاہی دولا سنگھ

**بغاوت یمن** - رائٹر ہیرم کو بذریعہ تار اطلاع دیتا ہی کہ ترکی فوج سخت نقصان اور تکلیف اٹھاکر صنا سے تیز کو واپس چلی گئی ہے - جہاں جنگ بدستور جاری ہی -

**نائیجیریا میں شورش** - نائیجیریا سے خبریں پہنچی ہیں کہ جن باغیوں نے ہمارے سوار آدمیوں اور نصف اہل قلعہ پر حملہ کیا تھا وہ وحشی مسلمان تھے جو شمال کی جانب سے سکوٹو میں بھاگ کر آئے تھے ایک فرانسیسی پوسٹ بھی تباہ کر دیا گیا ہی جن میں سے ۵ آفیسر ہلاک کئے گئے اور دو گرفتار ہوئے -

ہاؤس آف لارڈز میں لارڈ الگن صاحب وزیر نوآبادیہائے نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ سکوٹو میں باغیوں کو سزا دینے کے لئے کسی مہم بھیجنے کی ضرورت نہیں بلکہ وہاں کی فوج بلا کو کمک پہنچائی جائیگی - اور شورش پھیلانے والوں کی سزادہی کے لئے قرار واقعی انتظام کیا جائیگا -

مسٹر ونسٹن چرچل صاحب نے ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ سکوٹو میں باقی ماندہ تمام انگریز محفوظ ہیں -

**چین اور طاقتیں** - کیانگسی میں ننچنگ پر ایک امریکن مشن بنیست نابود کیا گیا ایک خاندان کے دو جوان اور دو بچے قتل کئے گئے باقی ماندہ پادری بھاگ گئے -

ایک امریکن جنگی جہاز کو یانگسی میں پہنچنے کا حکم دیا گیا ہی ننچنگ میں چھ فرانسیسی قتل کئے گئے - پیکنگ سے رائٹر بذریعہ تار اطلاع دیتا ہی کہ امریکن ٹروپوں کے فلپائن بھیجنے کے متعلق چین نے اپنے قابقاموں کو امریکہ روانہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہی - چین موجودہ سرکشی اور بغاوتوں سے تنگ آگیا ہی اور وہ طاقتوں کا اعتبار حاصل کرنے کے لئے یقین دلاتا ہی کہ اجنبیوں کے خلاف کسی شورش کا اندیشہ نہیں اور ایسی سرکشی پھر کبھی نہ اٹھیگی -

## پرو موشن

نو سکنڈرز ھارس۔ رسالدار جسونت سنگھ صاحب بہادر بجائے رسالدار میجر جسونت سنگھ صاحب پنشن یافتہ کے ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۵ء سے عہدہ رسالدار میجری سرفراز ہوئے۔ رسائیدار اشرف بیگ صاحب رسالداری پر اور جمعدار بلونت سنگھ صاحب رسائیداری پر ترقی یاب ہوئے۔

اوّل برھمنز۔ صوبیدار پرمیسر دین صاحب اپادھیا بجائے صوبیدار میجر بھولا تیواری صاحب متوفی کے ۱۶ دسمبر ۱۹۰۵ء سے صوبیدار میجری پر ممتاز ہوئے اور جمعدار لچھمن مسکل صاحب صوبیداری پر اور کلر حوالدار بھوانی بھیک صاحب جمعداری پر ترقی یاب ہوئے۔

۹ بھوپال انفنٹری۔ جمعدار بہرت سنگل صاحب بجائے صوبیدار شیو دلاوت صاحب وردی پنشن یافتہ کے یکم جولائی ۱۹۰۵ء سے صوبیداری پر مامور ہوئے۔

۱۰ جاٹس۔ جمعدار ہرچند صاحب بجائے صوبیدار سنگل صاحب معذور الخدمت کے یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر مقرر ہوئے اور کلر حوالدار نند رام صاحب جمعدار بنائے گئے۔

۴۴ میواڑہ انفنٹری۔ حوالدار راجو صاحب بجائے جمعدار کمپا صاحب پنشن یافتہ کے ۲۳ جنوری ۱۹۰۶ء سے جمعداری پر مامور ہوئے۔

۱۲۲۔ راجپوتانہ انفنٹری۔ جمعدار رفیق علیخان صاحب بجائے صوبیدار حیدر خان صاحب پنشن یافتہ کے یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر ممتاز ہوئے اور حوالدار رستم خاں صاحب ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء سے جمعدار مقرر ہوئے۔

۲۹ پنجابیز کے صوبیدار میجر ست سنگھ صاحب سردار بہادر کو ٹائر ہونے پر ہز مجسٹی کی منظوری سے ۱۶ جنوری ۱۹۰۶ء کو کپتان کا آنریری رینک عطا ہوا۔

۵۵ کوکس رائفلز (فرانٹیر فورس) سردار خان صاحب ایک عہدہ پر ترکی کو آزمایشاً جمعدار بنائے گئے۔

### ہاسپٹل اسسٹنٹ برانچ

بمبئی اسٹبلشمنٹ شیخ حسام الدین صاحب نمبر ۸ سیکنڈ کلاس سینیر ہاسپٹل اسسٹنٹ (معہ عہدہ جمعداری) فرسٹ کلاس سینیر ہاسپٹل اسسٹنٹ (معہ عہدہ صوبیداری) ترقیاب ہوئے

## آج کیا خبر ہے؟

سر ہنری کیمبل بینرمین وزیر اعظم انگلستان اور مسٹر چیمبرلین دونو بیمار ہیں مسٹر چیمبرلین مبتلائے انفلوئنزا ہیں۔ یہ عجیب سوء اتفاق ہے کہ حکمران پارٹی اور مخالف پارٹی دونو کے لیڈر ایک ساتھ علیل ہیں مسٹر بالفور کی بھی طبیعت ناساز ہے۔

ہوس آف لارڈز میں ۲۷ فروری کو آدھی رات تک جنوبی افریقہ کے چینی مزدوروں کے معاملہ پر بحث ہوتی رہی۔ لارڈ ایلگن صاحب لارڈ ملنر سے متفق ہیں کہ حکمت عملی کے تبدیل کرنے سے جنوبی افریقہ میں خرابی واقع ہوگی۔

مسٹر ونسٹن چرچل نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ گورنمنٹ کوئی موقع ہاتھ سے نہ دیگی جس میں ٹرانسوال کے ہندوستانیوں کے لئے اطمینان بخش حقوق حاصل ہو سکیں۔

سر ولیم ویڈربرن نے چند ممبران پارلیمنٹ کی دعوت کی جس میں قرار پایا کہ انڈین پارلیمنٹری کمیٹی پھر قایم کیجائے اور جہاں تک قابل عملدرآمد ہو نیشنل کانگرس کے اصولوں کی تائید کیجائے۔

نانچانگ کے مشنری جو بلوہ سے بچکر بھاگے وہ کنکیانگ میں وارد ہوئے ہیں۔ چینی گورنمنٹ نے بلوائیوں کے لئے سخت سزائیں تجویز کی ہیں۔

پرنس آرتھر آف کناٹ ٹوکیو سے کاگاشیما کو روانہ ہوئے۔ دھوم دھام سے رخصت کیا گیا۔ ایڈمرل ٹوگو اور جنرل کروکی بھی روانگی کے وقت موجود تھے۔

آسٹریلیا میں کمیشن نے باتفاق رائے رپورٹ کی ہے کہ جو ۲۵ سال سے اس ملک میں رہایش رکھتے ہیں ان کو ۶۵ سال کی عمر کے بعد ۱۰ شلنگ فی ہفتہ پنشن قومی خزانہ سے ملنی چاہیئے اس میں ۱۵ لاکھ پونڈ سالانہ خرچ ہوگا۔

مسٹر مرک سی۔ ایس۔ آئی کمشنر انڈمان پنجاب میں اپنے آنے والے ہیں۔

باجوڑہ سے سخت زلزلہ کی خبر آئی ہے۔

برہما کے لئے کمشنر آبکاری کا عہدہ منظور کیا گیا۔

انگلستان کے بحری بجٹ کی میزان اسسال کم ۳ ملین پونڈ ہے بمقابلہ سال گذشتہ کے ۱½ ملین کم۔ سال رواں میں چار آہنپوش جہاز اور ۱۲ آبدوز اور ۵ ڈسٹرائرز اور ۱۲ ساحلی حملہ آور تیار ہونگے۔

## لودیانہ

آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۳ و ۲۴ فروری کو دھوم دھام سے ہوا اگرچہ پنڈت گنپتی شرما کے علاوہ بہت کم لیکچرار بیرونجات سے آئے تھے اور پنڈتانی سرلا دیوی صاحبہ چودہرانی ناگہانی علالت کی وجہ تشریف نہ لاسکیں جس کے سبب پبلک کو سخت مایوسی ہوئی تاہم ہرایک اعتبار سے جلسہ کامیابی کے ساتھ ہوا ہمیں یہ دیکھکر خوشی ہوئی کہ آریہ سکول میں کنڈر گارٹن سسٹم جاری کی گئی ہے جسکے بغیر ابتدائی تعلیم عام طور پر تمام ملک میں ناقص ہو رہی ہے گنیشی لال کنیا پاٹشالہ روز افزوں ترقی پر ہے کیا بلحاظ تعلیم کے اور کیا بلحاظ ان صنعتی کاموں کے جو لڑکیوں کو سکھلائے جاتے ہیں اس جلسہ میں آریہ سکول کے طلباء کو چودہری تلسی رام صاحب وکیل نے انعامات تقسیم کئے اور دوسرے روز پاٹشالہ کی لڑکیوں کو لالہ رامجیداس صاحب سب رجسٹرار نے تعلیم نسوان پر ایک دلچسپ تقریر کے بعد انعامات بانٹے۔ مس گرلز سکول کی لڑکیوں کے بعض دستکاری کے کام جن کی جلسہ میں نمایش کی گئی تھی نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے ہیں جس پر ہم منتظمان سکول کو فخر دل سے مبارکباد دیتے ہیں۔ سماج کے مختلف فنڈوں کے لئے ۵ ہزار سے اوپر چندہ ہوا۔

جلسہ کے دوسرے دن آریہ سکول میں نوین خالصہ مت اور آریاؤں کا مباحثہ ہوا اور نتیجہ وہی نکلا جو ہمیشہ اس قسم کے مباحثات کا ہوا کرتا ہے۔

ڈاکٹر پادری ویری صاحب جو عرصہ ۳۰ سال سے لودیانہ امریکن مشن کے مہتمم اعلیٰ ہیں ۱½ سال کے لئے اپنے وطن کو جاتے ہیں۔ انکے اعزاز میں باشندگان لودیانہ کی طرف سے ایک ایڈریس اور ایک جلسہ بصدارت دیوان ٹیک چند صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر سہ شنبہ گزشتہ کو ٹون ہال میں منعقد ہوا۔ لالہ رامجیداس۔ مسٹر محمد نصیب اور سردار گمبیر سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے ڈاکٹر صاحب اور مسز ویری صاحبہ کے حسن اخلاق اور ہردلعزیزی کا ذکر کیا۔ ڈاکٹر ویری صاحب نے نصف گھنٹہ تک بڑی دلچسپ تقریر کی جس میں لودیانہ کے مستقبل کو نہایت پُر امید ظاہر کیا اور اہل شہر کو صحیح معنی میں سودیشی بننے اور انواع و اقسام کے تجارتی اور حرفتی کارخانے اور فیکٹریاں جاری کرکے اسکو پنجاب کا مانچسٹر بنانے کی ترغیب دی۔ صاحب صدر جلسہ کی مختصر لیکن فصیح تقریر اور ڈاکٹر اور مسز ویری صاحبہ کو ایک شال اور ایک ریشمی کام کا شیل کلاتھ نذر کئے جانے اور حاضرین کے چاء و ناشتہ کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

کا انتظام نہیں کیا گیا لیکن مسجد کے ہر ایک مقام سے ہر وقت خوشبو کی مہک بہت محسوس ہوتی رہتی ہے۔ اس کی وجہ یہ بتلائی جاتی ہے کہ آج سے ہزار برس پہلے نویں صدی میں جب یہ مسجد تعمیر کی گئی تھی تو اس کا ہر ایک پتھر اور اینٹ جوڑتے وقت مصالح کے ساتھ کستوری ملائی گئی تھی جس کی خوشبو آجتک قایم ہے۔

**سب سے بڑی کوڑیاں** ۔ دنیا میں سب سے بڑی کوڑیاں جزیرہ کیوبا میں پائی جاتی ہیں۔ اس جزیرے کے بعض پہاڑی اضلاع میں بڑے بڑے غاروں اور چٹانوں کے درمیان مکڑی کے جالے دس دس پندرہ پندرہ فٹ کے قطر میں دیکھے گئے ہیں۔ جو معمولی پتھر کا وزن بھی سہار سکتے ہیں۔

**قیدیوں کا اخبار** ۔ نیویارک کے ایک مشہور قید خانے سے جس کا نام سنگ سنگ ہے "سٹار آف ہوپ" کے نام سے ایک اخبار نکلتا ہے جو ہفتہ میں دو بار شایع ہوتا ہے۔ اس کے مضمون نگار۔ اڈیٹر مصور۔ کمپازیٹر پبلشر وغیرہ تمام سٹاف قیدی ہیں اور جب سے یہ اخبار شروع ہوا ہے آجتک اس کا تمام اہتمام قیدیوں کے ہاتھ میں ہے۔ جو نہایت خوش اسلوبی سے انجام پاتا ہے۔

**جانوروں پر زہر کا اثر** ۔ بعض چیزیں جو انسان کے لئے زہر قاتل کا حکم رکھتی ہیں۔ حیوانوں پر چنداں مہلک اثر نہیں کرتیں۔ مثلاً گھوڑوں کے لئے سرمہ۔ کتوں کے لئے پارہ۔ بکریوں کے لئے تمباکو۔ خرگوش کے لئے عنب الثعلب کی زیادہ مقدار کھا لینے سے بھی کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ برعکس اس کے کتوں اور بلیوں پر انسان کی نسبت کلوروفارم کا اثر بہت زیادہ ہوتا ہے اور وہ اس کے اثر سے بہت جلد مر جاتے ہیں۔

**ٹرین کے روکنے کی طاقت** ۔ اگر ریلوے ٹرین ۶۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چل رہی ہو تو وہ ۹۰۰ گز کے فاصلے میں کھڑی کی جاسکتی ہے اگر ۵۵ میل فی گھنٹہ ہو تو ۶۳۰ گز میں اگر ۵۰ میل فی گھنٹہ ہو تو ۴۷۲ گز میں اگر ۴۰ میل فی گھنٹہ ہو ۳۰۸ گز میں اگر ۳۵ میل فی گھنٹہ ہو تو ۲۳۵ گز میں اور اگر ۳۰ میل فی گھنٹہ ہو تو ۱۰۰ گز کے فاصلے میں ٹھہرائی جاسکتی ہے۔

**لکھنے کی روشنائی کا دریا** ۔ الجیریا میں ایک قدرتی کیمیائی طریقے سے دو دریاؤں کا پانی ملکر ایک اصلی لکھنے کی سیاہی کا دریا بن جاتا ہے۔ ان میں سے ایک دریا کسی آہنی طبقے سے گذر کر آتا ہے اور دوسرا کھاد کی ایک قسم کی گھاس میں سے ہو کر گذرتا ہے۔ اور جب یہ دونوں دریا ایک مقام پر ملتے ہیں تو ایک دریا کا پانی دوسرے دریا کے لوہے کے مرکب میں آمیز ہو کر کیمیائی عمل سے گہری سیاہی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

**اندھوں کی چھلانگ** ۔ کچھ عرصہ ہوا پنسلوینیا کے ایک سکول میں نابینا طالب علموں کی چھلانگوں کا مقابلہ ہوا ایک نابینا نے ۷ فٹ لمبی چھلانگ ماری اور دوسرے نے ۳½ فٹ اونچی چھلانگ دکھائی۔

**۵۰ میل لمبا جنگلہ** ۔ امریکہ کی ایک بڑی مویشی رکھنے والی کمپنی نے میکسیکو کی حد کے ساتھ ساتھ ۵۰ میل تک ایک جنگلہ بنایا ہے جو کہ شمالی امریکہ کی دو ریپبلک سلطنتوں کو جدا کرتا ہے۔ اس جنگلہ کے تیار کرنے سے محض یہ غرض ہے کہ ان کے مویشی اپنی حدود سے نکل کر میکسیکو کے چراگاہوں اور گڈریوں کے ہاتھ نہ پڑ جائیں۔ اور اگرچہ اس جنگلہ کی تیاری میں زر کثیر صرف ہوا ہے لیکن اندازہ لگانے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بنانے سے سال بھر میں جس قدر مویشی ضایع ہونے سے بچ جاتے ہیں اس حساب سے اس کا خرچ چند سال ہی میں برابر ہو جائیگا۔

**گھوڑوں کے نعل** ۔ آئرلینڈ میں گھوڑوں کے نعل باندھنے کے لئے بجائے لوہے کے بھیڑ کے سینگ استعمال ہوتے ہیں۔ ملک سوڈان میں اونٹ کا چمڑا اس غرض کے لئے کام میں لایا جاتا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا جرمنی میں ایک شخص نے گھوڑوں کے نعل کے لئے کاغذ کا ایک مصالحہ تیار کیا تھا۔ اول کاغذ کو تیل میں تر کر کے کچھ دواؤں کے ساتھ ملایا جاتا ہے اور گھوڑوں کے کھروں پر حسب ضرورت اس قسم کے کاغذوں کی کئی تہیں جمائی جاتی ہیں اور ان کا اس طرح بنایا ہوا نعل بہت پائدار اور مضبوط رہتا ہے اور پانی اس پر بالکل اثر نہیں کر سکتا۔

**ایک عجیب و غریب درخت** ۔ منطقہ حارہ کے بعض حصوں میں ایک عجیب و غریب درخت دیکھنے میں آیا ہے اس کی شکل گھڑے سے بہت کچھ مشابہ ہوتی ہے جو اندر سے کھوکھلا ہوتا ہے اور معمولی گھڑے کی طرح اس کی چوٹی پر اس کا منہ بھی ہوتا ہے اس میں بارش کا پانی بھرا رہتا ہے۔ اس کی خوشبو سے مکھیاں کیڑے اور چھوٹے چھوٹے جانور اس کے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔ اور پانی میں گرتے ہی وہ اس کی تہ میں ڈوب جاتے ہیں اور یہ درخت اپنی پرورش کے لئے ان کو جذب کر لیتا ہے۔ اگر کوئی کیڑا پانی میں ڈوبنے سے بچ جائے تو گھڑے کی سطح اندر سے ایسی چکنی ہوتی ہے کہ اس کا اوپر چڑھنا محال ہے۔

**انسان کا قد کب گھٹنا شروع ہوتا ہے** ۔ پچاس برس کی عمر تک انسان کے قد میں اگرچہ کم و بیش زیادتی نہیں ہوتی تو جس قدر قد اس نے جوانی میں حاصل کیا ہو اس میں کچھ کمی بھی واقعہ نہیں ہوتی۔ لیکن پچاس سال تجاوز کرنے کے بعد انسان کے قد میں کمی شروع ہوتی ہے۔ اور اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۹۰ سال تک اس کے اصلی قد میں ½ انچ کی کمی ہو جاتی ہے۔

**جاپان** میں پالتو جانوروں کی بہت قلت ہے۔ اس ملک میں گائے کا تقریباً نام و نشان تک نہیں ملتا۔ گھوڑوں کی تعداد بہت کم ہے اور جو کچھ ہے وہ غیر ممالک کے لوگ کام میں لاتے ہیں۔ سوداگری کا مال اسباب لیجانے کے لئے قلی لوگ گاڑیاں کھینچتے ہیں۔ سیر و تفریح کرنے کی گاڑیاں بھی آدمی کھینچتے ہیں۔ کتے بہت کم دیکھے جاتے ہیں۔ بھیڑیں بالکل نہیں۔ گرم کپڑوں کے لئے اون کا استعمال نہیں ہوتا۔ ریشم اور روئی کام میں لائی جاتی ہے۔ سور۔ بکریاں۔ خچر اور گدھے معدوم ہیں۔ جنگلی جانوروں میں سے اکثر جاپان کے جنگلوں میں پائے جاتے ہیں۔ جن میں سے ریچھ بہت بڑے بڑے قد کے ہوتے ہیں۔

**آسام** کے بعض حصوں میں قرضخواہ مقروض کو جب چاہے گرفتار کر کے اپنا غلام بنا سکتا ہے اگر وہ فرار ہو جائے تو اس کی بجائے قرضخواہ اس کے باپ یا بیوی یا بچوں کو پکڑ سکتا ہے +

## تندرستی ہزار نعمت ہے

### بڑی عمر والے کی نشانیاں

چکنے۔ پتلے۔ مضبوط بال پچھے ہیں جس کا ماتھا اونچا سڈول صاف۔ اور کنپٹی سمیت نصف چاند کی طرح ہو وہ عمر والا ہوتا ہے پیچھے سے پھوٹنے اور بڑے بڑے پیچھے پھیلے ہوئے طاقتور موٹے نارے کان والا زیادہ عمر پانے والا لکھا ہے۔

آنکھ کی کالی جگہ خوب سیاہ ہو۔ سفید جگہ خوب سفید ہو پلکیں اچھی طرح سے بند ہی ہوئی اور گھنی ہوں وہ آنکھ اچھی ہے۔

آگے سے اونچی سانس کے وقت آواز رکھنے والی پشت سرا اور برابر ہے ناک جس کی اُس کو بڑی عمر والا سمجھو۔

سرخ اور ذرا باہر کی طرف نکلے ہوئے ہونٹ بڑی عمر والے کے ہوتے ہیں۔ آپس میں ملے ہوئے چکنے۔ خوبصورت سفید اور برابر دانت اچھے ہوتے ہیں۔ سرخ لمبی پتلی زبان عمدہ ہے۔

گوشت سے پُر اور بڑی چبک اچھی ہوتی ہے۔ ٹھوڑی سے اوپر اور ہونٹوں کے درمیان والی جگہ کو چبک کہتے ہیں چھوٹی گھنی اور گول گردن اور اونچے مضبوط موٹے کندھے بہتر ہیں۔

گہری ناف والا ذرا اونچا پیٹ اچھا لکھا ہے۔ چکنے۔ سرخ اور گوشت سے بھرے ہوئے ہاتھ پاؤں بہتر ہوتے ہیں۔

پتلے اونچے اور سرخ ایسے ناخن بڑی عمر والے کے کہے گئے ہیں۔

لمبی وہ آپس میں ملی ہوئی کہ سوراخ نہ رہے ایسی انگلیاں بڑی عمر ہونے والے کی نشانیاں ہیں۔

چھپی ہوئی ہے پشت کی ہڈی۔ (جس کو پنجابی میں کروڑ اور انگریزی میں سپائین کہتے ہیں) جس میں اور کھلی ہوئی چوڑی پیٹھ اچھی ہوتی ہے۔ جوڑ چھپے ہوئے اور نہ ٹوٹنے والے بڑی عمر والے کے متقدمین بیان کرتے ہیں۔

چکنا اور مستقل رنگ (جو رنگ ہو وہی ہمیشہ رہے) والا چہرہ اچھا سمجھو۔

جس کی لمبائی اپنے ساڑھے تین ہاتھ برابر ہو وہ بڑی عمر والا ہوتا ہے گو بہت ہی لمبا بہت ہی چھوٹا بہت ہی موٹا بہت ہی پتلا بہت ہی بال والا بالکل بال نہ رکھنے والا وغیرہ انسان اگر اپنے ساڑھے تین ہاتھ ہو تو اچھا نہ سمجھو۔ یہ مندرجہ بالا نشانیاں بڑی عمر رکھنے والے کی بیان کی گئی ہیں۔ (دیش اپکارک)

## کیسر کی کیاری

بیزار چچا۔ میں تم سے اس قدر ناراض ہوں کہ اپنی ساری دولت کسی غریب اور حاجتمند کو دیدونگا۔

نالائق بھتیجا۔ خدا آپ کو برکت دے۔ مجھے ہمیشہ سے یقین ہے کہ آپ کبھی مجھے فراموش نہیں کرینگے۔ کیونکہ میں غریب بھی ہوں اور حاجتمند بھی۔

---

ایک چوکیدار کو مالک کارخانے کافی کا پیالہ نوش کرنے کی دعوت دی۔

چوکیدار۔ حضور معاف رکھئے کافی اس قدر خشکی کرتی ہے کہ مجھے رات بھر نیند نہیں آتی۔

لیکن فوراً ہی چوکیدار کو معلوم ہوا کہ یہ اس کی زبان سے کیا نکل گیا۔ اور اس نے کیسی بھاری غلطی کی۔

---

نیا وکیل۔ ایک نئے وکیل نے پہلا مقدمہ ایک ہی ... کا تھا۔ اور اس نے ایک تجربہ کار وکیل سے مشورہ لیکر دریافت کیا کہ مجھے کتنے عرصے تک جیوری کے سامنے تقریر کرنی چاہیئے پرانے وکیل نے کہا کہ کم سے کم ایک گھنٹے۔

نیا وکیل۔ ایک گھنٹہ تک تقریر کرنے کی کیا ضرورت ہے میرے خیال میں تو دس منٹ کافی ہیں۔

پرانا وکیل۔ جب تک تم تقریر ختم کر دجیوری فتوی نہیں دیگی اور نہ جج سزا کا حکم سنائیگا۔ پس جتنی زیادہ دیر تک تم بولتے رہوگے وہ بیچارہ جیل میں جانے سے بچا رہیگا۔

---

خاوند۔ آج پادری صاحب نے عورتوں کی فضول خرچی کی نسبت وعظ کیا تھا۔

بیوی۔ بیشک۔ لیکن خود پادری صاحب کی بیوی پچاس روپے کی ٹوپی پہنے گرجا میں بیٹھی تھی۔

خاوند۔ غالباً یہی سبب تھا کہ پادری صاحب کو یہ مضمون وعظ کے لئے سوجھا۔

---

ڈاکٹر۔ کیا تم اپنی نیند میں باتیں کیا کرتے ہو؟

مریض۔ نہیں جناب میں اپنی نیند میں باتیں نہیں کیا کرتا بلکہ اور لوگوں

## ہندوستان کا علم ادب

### رامائن کی شاعری

#### برسات اور رجاٹنا

اکثر نکتہ فہموں کی نظر میں رامائن ہومر کی تصنیفات سے بہت بڑھ چڑھکر ہے والمیک کی شاعری کا تو کیا کہنا تلسی داس کے خیالات اور نئی سے نئی تشبیہات اور موسموں کا نقش کھینچتے ہوئے اخلاق کے بیش قیمت سبق دیا۔ نرالا ڈھنگ جو آجتک کسی زبان کے شاعر کو نہیں سوجھا۔ یہ اُس جگہ کا بیان ہے جہاں مہاراج رام چندر جی بالی کو نشانہ بنا کر سگریو کو تخت و تاج سونپ کر لکشمی جی کے ساتھ جنگل میں رہنے لگے۔ ذیل کا ترجمہ معصر آریہ گزٹ سے اقتباس کیا گیا ہے:۔

خوبصورت جنگل (رنگا رنگ) پھولوں سے خوشنما ہو رہا ہے شہد کے شایق بھونرے گونج رہے ہیں۔

جب سے مہاراج رامچندر جی یہاں آئے۔ کند مول پھل اور خوبصورت پتے۔ کثرت سے پیدا ہونے لگے۔

رفیع الشان و دلکش پہاڑوں کی خوبصورتی دیکھ کر بھگوان بھائی کے ساتھ فروکش ہوئے۔

جب سے سیتا پتی (رام چندر) وہاں رہنے لگے جنگل منگل و آنند کی جگہ بن گیا۔

پتھر کی خوبصورت سفید اور صاف چٹان پر دونوں بھائیوں نے نشست فرمائی۔

(بھگوان) بھائی سے بھگتی۔ ویراگیہ۔ ورتی اور نیتی سے ملی ہوئی کتھائیں بیان کرنے لگے۔

برسات کا دن تھا۔ آسمان پر گھٹائیں چھائی ہوئیں تھیں بادل کا گرجنا کانوں کو بہت بھاتا تھا۔

رام لکشمن! موروں کا جھنڈ بادلوں کو دیکھکر اسی طرح ناچ رہا ہے جس طرح پرماتما کے بھگت کو پاکر خوشی میں گرہست مگن ہو جاتا ہے۔ آسمان پر چھائے ہوئے بادل رم جھم برستے ہیں بجلی کڑکتی ہے۔ سیتا کے جدا ہونے سے میرا دل دھڑک رہا ہے۔ بادل کے درمیان بجلی اس طرح رہ رہ کر کوندتی ہے جیسے کمظرف کی محبت کو قیام نہیں ہے۔

بادل زمین پر جھک جھک کر اس طرح برستے ہیں جیسے عقلمند آدمی علم و زر کو پاکر جھک جاتا ہے۔

پانچہزار روپیہ انعام
ممیرے کا سرمہ
پانچہزار روپیہ انعام

# ہیرا لال اینڈ کمپنی کا فوجی وردی اور دیگر سامان کا کارخانہ

## واقع کوٹھی مقابل ریلوے سٹیشن لودیانہ

لودیانہ ریلوے سٹیشن سے اترتے ہی جو ایک عالی شان کوٹھی بائیں ہاتھ کی طرف نظر آتی ہے یہاں وردی کے سامان کی ہر ایک چیز تمام فوجی ضروریات اور لودیانہ کی ساخت کی ہر ایک شئی اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کی نہایت واجبی قیمت پر ملتی ہے - اس کارخانہ میں گندم نما جو فروشی نہیں ہے - بیرونی خریداروں کو دھوکا دینے کے لئے بعض اشتہاری کارخانوں کی طرح انگریزوں کے نام اختیار نہیں کئے گئے ہیں یہہ خاص دیسی کارخانہ اور دیسی فرم ہے - جو صد ہا قسم کی تجارت کرتی ہے - ایک پوسٹکارڈ پر اطلاع پہنچتے ہی فرمایش کی تعمیل کیجاتی ہے

## فہرست اشیاء

| | |
|---|---|
| کلاہ سادہ | ۶ ر سے ۱۰ تک |
| کلاہ زرین | عمہ سے ... تک |
| لنگی سادہ | ... سے ... تک |
| لنگی زرین | للعہ سے ... تک |
| پٹی اونی | ۱۲ ر ، ... |
| پٹی سرج | ... سے ... |
| پٹی پشمینہ | ... ، ... |
| جال ریشمی آفیسری | ... ، للعہ |
| جال اونی حوالداری | ... ، للعہ |
| موزے اونی و پشمینہ ہر رنگ اور ہر سایز کے | ۸ ر سے ۱۲ ر تک |
| دستانے | ۵ ر سے ۹ |
| ٹیبل کلاتھ | ... سے ... |
| پھلکاری برائے پردہ فی جوڑہ | ... سے ... |
| کمربند ریشمی آفیسری | ... سے ... |
| کمربند پشمینہ | ... ، للعہ |

| | |
|---|---|
| کمبل دیسی | ... سے ... تک |
| گھوڑوں کے جال | للعہ ، ... |
| زین خاکی پختہ رنگ گز | ، ۱۴ ر فیگز |
| جھولا آفیسری | ... ۸ ر سے ... تک |
| جھولا سپاہی | ... ، ... |
| کرون کی جوڑی | ... ، ۸ ر ... |
| ستارتی جوڑی | ... ، ۸ ر ... |
| قمیص سلی سلائی | ... ، ... |
| آزار بند ریشمی | ۱۲ ر ، ... |
| آزار بند سوتی | ا ر سے ۴ ر تک |
| سرج خاکی و نیلی برائے وردی | ... سے ... |
| جھالر زرین لنگی | ... سے للعہ ر |
| جھالر ریشمی | ۸ ر سے ... فیگز |
| جھالر سوتی | ۲ گز سے ۴ ر فیگز |
| کاٹرائی | ۴ ر فیگز ، ... |

| | |
|---|---|
| لنگی صافے خاکی رنگ کے | للعہ سے ... تک |
| لنگی صافے اودے رنگ کے | ... سے ... تک |

رومال ریشمی بہت عمدہ بیچنگ

علاوہ ازیں دریاں پلنگ کی اور فرش اور دیگر سامان عمدگی ہر قسم نہایت عمدہ اور کفایت سے ملسکتا ہے

## تمغوں کے فیتے

ہمارے کارخانہ سے ہر ایک لڑائی کے تمغوں کے فیتے دو روپیہ فی گز نرخ سے بھیجے جاتے ہیں - سادہ کارونیشن یعنے دربار تاج پوشی کا فیتہ بھی موجود ہے - جن صاحبان کو درکار ہو بہت جلد ہی درخواست بھیجیں -

## لیس سنہری

وردی کے لیسوں کے علاوہ عام شائقینوں کی ٹوپیوں کو لگانے کا سنہری لیس آدھ انچ عرض سے دو انچ اور اڑھائی انچ تک عرض کا عمدہ سے عمدہ ولایتی اور دیسی نہایت واجبی قیمت پر ہمارے کارخانے سے ملسکتا ہے ایک پیسہ کا کارڈ آتے پر فوراً تعمیل کی جاتی ہے -

## پشمینہ کا مال

الوان پشمینہ ساخت لودیانہ (جس کو عام لوگ جوڑا چادر کہتے ہیں) -

| | |
|---|---|
| چادر پشمینہ کام دار | ... سے ... تک |
| الیدھ پشمینہ برائے سوٹ بادامی و خاکی وغیرہ وغیرہ ... فیگز | |
| اسپیشل چادر عمدہ تنگ شال صاحب لوگوں کو تحفہ دینے کے لائق | ... سے ... تک |
| چادر رامپوری جوڑ و کلاں برائے میم صاحبان | ... سے ... تک |
| الیدھ کا جوڑہ کام دار و سادہ بالکل تیار | ... سے ... تک |
| الیدھ کی ٹوپیاں کامدار جن پر طلائی یا ریشمی ڈوری سے کام بنا ہوا ہے | ... سے ... تک |
| جراب و دستانے پشمینہ کے فی جوڑہ | ۸ ر سے ... تک |
| پٹو کشمیری سوٹ کے واسطے فی گز | ... سے ... تک |
| الوان پشمینہ ساخت کشمیر | ... سے ... تک |

## ریشم کا مال

معمولی دیسی ریشمی رنگدار سفید بیل بوٹے دار و بارڈر دار ہر صورت کی دروازوں کے پردے ہر رنگ کی بانات پر -

| | |
|---|---|
| ریشمی کام کے فی جوڑی | ... سے ... تک |
| پھلکاریاں ریشمی کام کی پردوں کے لئے - آئینہ دار و بلا آئینہ | ... سے ... تک |
| میز پوش کامدار ہر رنگ کی بانات پر ریشمی کام کے | ... سے ... |
| گلوبند کامدار اور سادے | ... سے ... تک |
| ریشمی دوپٹے جاپانی ریشم اور ولایتی ریشم کے - پھولدار اور سادہ | ... سے ... تک |
| ولایتی اور جاپانی ریشم برائے پارچات میم صاحبان - فی گز | ... سے ... تک |
| صاحبان کے لئے ریشمی و زرین اور سادہ پگڑیاں ٹوپی پر باندھنے کی - فی پگڑی | ... سے ... تک |

## سلے سلائے کپڑے

ہر ایک فیشن اور ہر ایک ناپ اور ہر ایک قسم کے کپڑے کے سلے سلائے ہوئے سوٹ ناپ پہنچنے پر فوراً تیار کر کے بھیجے جاسکتے ہیں - نرخ نہایت کم - اور تعمیل بہتر مالایش بہت جلد ہمارے کارخانے سے ایک پیسے کا پوسٹ کارڈ آنے پر نقد قیمت پر یا فوراً بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجے جاتے ہیں -

## لودیانہ کلاتھ

لودیانہ کا بنا ہوا کپڑا ساری دنیا میں مشہور ہے - کیونکہ یہہ کلوں کے کپڑے سے زیادہ دیرپا - اور مضبوط اور عمدہ ہوتا ہے - اگر کلف نہ چڑھایا جاوے تو رنگ برسوں تک قایم رہتا ہے - نہایت فیشن ایبل نمونے طرح طرح کے کتھان کوٹ پاجامہ قمیصوں کے لئے تیار کرائے گئے ہیں - نمونے درخواست آنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں - اس کارخانے سے عمدہ اور واجبی نرخ پر لودیانہ کلاتھ اور کہیں لودیانہ کے کسی دوسرے دکاندار سے ہرگز نہیں مل سکتا ایک بار ضرور آزما کر دیکھیے -

**المشتہر**

**ہیرا لال اینڈ کمپنی آرمی کنٹرکٹرز لودیانہ**

آرمی نیوز پریس لودیانہ میں لالہ ہیرا لال کے زیر اہتمام چھپکر شایع ہوا

رجسٹر نمبر ایل ۳۲۳

Registred No L323

THE ARMY NEWS

LUDHIANA

آرمی نیوز

لودیانہ

نمبر (۱۰) لودیانہ شنبہ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۴)


## آرمی نیوز

ہر شنبہ یعنی سنیچروار کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔ ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کار آمد اقتضیات کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے ✦

یہہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت و صنعت۔ زراعت و تجارت۔ حفظ صحت تہذیب اخلاق۔ سائنس و فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو نظم کرکے تاج کی وفاداری و خیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سٹیشن اور رائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایکدوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانیکی کوشش کیجاتی ہے ✦

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| معہ محصول للعہ | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | [illegible] |
| صہ | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | |
| صہ ۱۲آر | پیشگی سالانہ اعلےٰ کاغذ پر | [illegible] |

ہندوستان برما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول عہ مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ چندہ درخواست خریداری کے ساتھ آنا چاہیئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔

## اجرت اشتہارات

| تعداد اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ر | ۱۲ | عہ | ہے | ے |
| نصف کالم | ہے | سے | للعہ | للعہ | معہ |
| پورا کالم | صہ | صہ | للعہ | معہ | ماعہ |
| پورا صفحہ | عہ | صہ | لعہ | مالعہ | ماللعہ |

بطور ضمیمہ اشتہارات شائع ہونگی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینے والو!

بلاشبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن یہہ تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فایدہ متصور ہے اب بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید مشتہر اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسی کی نظر ہی نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سود خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں جہاں دس بیس سردار اس کے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ شنگھائی سے لیکر زنجبار اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اس کے قدردان موجود نہوں غرضیکہ نیوں سے لیکر ڈپٹیوں تک سرداران اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار ہیں اگر آپ تجربہ کرنے والے ہیں تو

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

آدمی بلبلہ ہے پانی کا ٭ کیا بھروسہ ہے زندگانی کا

ہم خرما و ہم ثواب ہے

خریداران آرمی نیوز کے سوا دُنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور جب مریں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ دُگنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثاء کو مل جائے۔ جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے۔

## قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زائد چندہ لیکر نہیں بلکہ سیرالعل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کر کے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قائم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا

(۲) ہر سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا۔ مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ کو چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیاں کی بیوگان و اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہوں تو اس صورت میں دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایک ماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہیئے۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک ترین مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہیئے۔

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض مثل سل۔ دق۔ تپ محرقہ۔ طاعون۔ ٹائفائڈ یا انٹرک بخار یا ہیضہ و اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اٹھانے کے مستحق نہوں گے۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے آفیسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچے نہیں +

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں درخواست خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا۔ اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائینگے۔ اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے۔ لیکن چندہ کسی حال میں کم نہ کیا جائیگا۔

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں انکے ورثاء کا حق نہوگا۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جب آدھ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹ کارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد ملیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایک سال تک اخبار خریدے جس کا پیشگی چندہ چار روپیہ امدادی رقم میں سے وضع کر کے باقی روپیہ اس کو دیا جایا کریگا۔ اور اخلاقی فرض ہوگا کہ اور لوگوں کو خریدار بنائے۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے۔ کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا۔ اور کمپنی کی ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائے۔ عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کی جائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قائم ہو۔

نوٹ۔ سنہ ۱۹۰۳ء کی بابت برہما ملٹری پولیس کے صوبیدار شیدیال مرحوم کے ورثاء کو للہ مبلغ ۵۰ روپیہ امداد دی گئی ہے سنہ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۷۰ روپیہ مندرجہ ذیل خریداران کے ورثاء کو دیا گیا ہے کوت دفعدار صلابت خان نارنول۔ نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بارڈر ملیٹری پولیس کوہاٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ۔

المشتہر

منیجر آرمی نیوز پریس لودیانہ

# آرمی نیوز

لودیانہ - شنبہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء


## مجوزہ بینک

انڈسٹریل اینڈ کمرشل بینک جو لودیانہ میں عنقریب جاری ہونے والا ہے اس کے دو ہزار کے حصے اب تک فروخت ہو چکے ہیں۔ شروع میں ارادہ تھا کہ سرمایہ دو لاکھ کا ہو مگر اب قرار پایا ہے کہ ۵ لاکھ سے کم نہ ہونا چاہئے۔ پروسپکٹس امید ہے کہ دو ہفتہ تک شایع ہو جائیگا اس وقت پبلک کو معلوم ہوگا کہ بینک کے اصلی مقاصد و اغراض کیا ہیں۔ ہمارے پاس بہت سی درخواستیں خریداری حصص کی آیندگی کے متعلق آئی ہیں اور پروسپکٹس شایع ہونے پر امید ہے کہ قلیل عرصہ میں حصے پورے ہو جائینگے۔ سردست ہم اتنا ظاہر کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ بینک صرف ایک ہی نہیں ہوگا بلکہ اس کی متعدد شاخیں تقریباً تمام تجارتی منڈیوں میں قایم کی جائینگی۔ علاوہ معمولی لین دین کے جو بینکوں کا کام ہوتا ہے اس بینک میں خصوصیت یہ ہوگی کہ ہر قسم کی ایجنسی اور آڑہت کا کام کیا جائیگا اور مہذب تجارت کا ایک نمونہ ملک کے سامنے پیش کیا جائیگا۔ سال دو سال میں ہی پبلک دیکھ لیگی کہ ایک صرفتی اور تجارتی بینک کی بدولت لودیانہ کی ہر قسم کی تجارت کس قدر ترقی کرتی ہے۔ ہندوستان میں عام طور پر لوگ ابھی اس بھید کو نہیں سمجھے ہیں کہ تھوڑے سے روپیہ سے تجارت کیونکر کی جاتی ہے۔ اور جو ایسا کرتے ہیں وہ محض دیوالہ نکالنے کی نیت سے یا لوگوں کا روپیہ مارنے کے ارادہ سے اپنا اعتبار جما کر گھر کی تھوڑی سی پونجی لگا کر غیروں کے سرمایہ سے کام کرتے ہیں اس ارادہ سے کہ جب موقع ملے دس بیس ہزار کی رقم گھر میں رکھ کر دیوالہ لے بیٹھ جائیں۔ افسوس یہ بیچارے نہیں جانتے کہ یہ کام نیک نیتی سے بھی ہو سکتا ہے بغیر اس کے کہ بے ایمانی یا بددیانتی کی جائے تم ۲ ہزار سے بیس ہزار کی تجارت کر سکتے ہو بشرطیکہ اس قسم کے بینک ہوں جیسا کہ ہمنے تجویز کیا ہے۔ مثال کے طور پر لودیانہ کی تجارت غلہ ہی کو لو۔ فرض کرو کہ ایک شخص کے پاس صرف ہزار روپیہ سرمایہ ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ بڑے بڑے ساہوکاروں نے فصل پر بیس ہزار یا پچاس ہزار من گندم کو فصل پر بھر کر ایک ششماہی کے بعد تیس چالیس ہزار یا ساٹھ ستر ہزار روپیہ کیسی آسانی سے کما لیا ہے جس میں کچھ عقل خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن وہ بیچارہ کیا کر سکتا ہے بجز اس کے کہ ایک ہزار کی گیہوں خرید کر رکھ لیوے۔ وہ اسی نسبت سے نفع کما سکتا ہے جس قدر کہ سرمایہ اس کے پاس ہے لیکن اگر ایک تجارتی بینک موجود ہے تو ممکن ہے کہ وہ ایک ہزار سرمایہ سے ہی سال میں دس ہزار روپیہ کمائے۔ وہ اس طرح کہ وہ بینک میں جائے اور درخواست کرے کہ ۵ ہزار من گندم خریدنی ہے اور نرخ کی کمی بیشی اور سود کی گنجائش کے لئے یہ ایک ہزار روپیہ حاضر ہے۔ بینک اس کے لئے بازار سے غلہ خرید کر اپنے گودام میں رکھیگا۔ بینک کو کچھ خطرہ نہیں ہے کیونکہ ۵ ہزار کا جو مال خریدا ہے وہ اس کے اپنے قبضے میں ہے اور نفع و نقصان کے لئے ایک ہزار روپیہ زاید اس کی تحویل میں۔ اب فرض کرو کہ دو ماہ کے بعد نرخ گراں ہو گیا جیسا کہ عموماً فصل کے بعد ہو جایا کرتا ہے اور ایک روپیہ من منافع ہوتا ہے اور یہ شخص اپنا مال بیچنا چاہتا ہے تو بینک مال فروخت کر کے اپنا روپیہ وصول کریگا اور اصلی روپیہ واپس لیکر سود اور آڑہت دونوں ملا کر ۲½ روپیہ فیصدی ماہانہ کے قریب آمدنی حاصل کریگا (یعنی ۳۰ روپیہ فیصدی سالانہ) اور اس شخص کے واسطے جس کے پاس صرف ایک ہزار روپیہ تھا پانچ ہزار روپیہ منافع پیدا کرنے کا سبب ہوگا۔ یہ ہیں تجارتی بینکوں کے کام کہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے۔

لودیانہ سے کئی لاکھ کا کپڑا اور تیل اور بہت سی اشیا بیرون جات میں جاتی ہیں اور بیرونی آڑھتیوں سے روپیہ کی وصولی کے لئے مہینوں انتظار کرنا پڑتا ہے لیکن اگر بینک موجود ہو تو شہر میں روپیہ کبھی توڑا نہ کھاوے۔ اور کام کرنے والوں کے ہاتھوں میں سرمایہ ہر وقت موجود رہے وہ اس طرح سے کہ مال بینک کی معرفت روانہ کریں اور مال کی ضمانت پر ہنڈی بھیجکر ۸۰ فیصدی نفع نقصان کے لئے کاٹ کر باقی روپیہ بینک سے فوراً وصول کر لیں اور اس کو اپنے کام میں لائیں۔ بینک تمام روپیہ آڑھتیوں سے وصول کر کے اپنی آڑہت اور سود وضع کرنے کے بعد باقیماندہ ۲۰ فیصدی حوالہ کریگا۔ اب اگر ہر وقت روپیہ تاجر کے ہاتھ میں رہے تو کس قدر کام چل سکتے ہیں۔ یہ روپیہ کی قلت ہی تو ہے جو سوداگروں کے حوصلے پست رکھتی ہے۔ ایک جگہ مال بھیجا جائے جب تک روپیہ وصول ہو کر نہ آ جائے۔ دوسری فرمایش کی تیاری کس طرح کریں۔ اسی وجہ سے لودیانہ کے اکثر تجارت پیشہ لوگ جلدی جلدی ترقی کرنے سے رکے ہوئے ہیں۔ ورنہ کئی قسم کی صنعت کے علاوہ جس قسم کا تجارتی مذاق یہاں کے باشندے رکھتے ہیں اس کے لحاظ سے پنجاب کا متمول ترین شہر ہونا چاہئے تھا۔ ریلوے چاروں طرف توسیع ہوتی جاتی ہے۔ دہلی اور لاہور کے بعد لودیانہ ریلوے کا سب سے بڑا مرکز بنتا جاتا ہے آجکل چار ریلوے لائنوں کا جنکشن ہے اور پانچویں لودیانہ روپڑ کالکا لائن نکلنے کی خبر ہے کیا وجہ ہے کہ لودیانہ ریلوں کے اس جال سے جو یہاں سے چاروں طرف کو پھیلتا جاتا ہے فائدہ نہ اٹھائے اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہر قسم کے کارخانے کھولکر اس کو پنجاب کا کانپور نہ بنایا جائے ہمارا ارادہ ہے کہ اس بینک کے ساتھ ہی اول یہ کام جاری کئے جائیں ایک تو ہینڈلوم برائے پارچہ بافی اور دوسرے دیسی شکر صاف کرنے کی مشینیں قایم کی جائیں جن میں بغیر کسی ناپاک اشیا کی مدد کے دیسی کھانڈ ولایتی سے بدرجہا سفید اور شفاف ہو سکتی ہے۔ یہ دو نو قسم کی مشینیں نہایت کم خرچ ہیں جن میں چند ہزار سے زیادہ سرمایہ شروع میں نہیں لگایا جائیگا لیکن بخاطر خواہ کامیابی ہونے پر ان کو وسعت دے سکتے ہیں۔ ہمارا ارادہ ہے کہ لودیانہ کو ایک دفعہ تجارت کی بڑی منڈی بنا دیں اور لوگوں کو بتلا دیں کہ تجارت کے اصلی گر کیا ہیں۔ دوسرے شہروں میں بھی خود بخود تقلید ہوگی اور چند سال میں آپ سے آپ چاروں طرف سرگرمی اور چستی دوڑ جائیگی۔ ہم نے خوب غور کر لیا ہے کہ قوم کو بیدار کرنے کا اور کوئی طریقہ نہیں ہے بجز اس کے کہ دیانت داری کی بے خطر تجارت کے نمونے پیش کئے جائیں آجکل عموماً دغابازی اور فریب کی تجارت ہو رہی ہے۔ جہاں کہیں سے لوگ آڑھتیوں کی معرفت مال کی خرید و فروخت کرتے ہیں بظاہر تو صرف آٹھ آنے فیصدی کی آڑہت لیجاتی ہے مگر وہ کونسا آڑھتیا ہے کہ کسی کسی کو چھوڑ کر جو دو تین روپیہ فیصدی پوشیدہ طور پر ہضم نہیں کر جاتا۔ پس اصلی بالائی تو آڑھتیئے ہی اڑا جاتے ہیں تجارت میں فائدہ کیا خاک ہو اور یہ سب خرابیاں اس وجہ سے ہیں کہ ہر جگہ تجارتی بینک موجود نہیں ہیں۔ خدا نے چاہا تو ہم اس کمی کو پورا کرینگے۔

بینک کے حصوں کی خریداری کی درخواستیں جلد آنی چاہئیں اور ہر شخص کو جو چاہتا ہے کہ ملک کی خوشحالی اور بہبودی میں ترقی ہو اس میں شریک ہونا چاہئے۔ ایک حصہ سو روپیہ کا ہوگا۔ جو باقساط ایکسال یا اس سے بھی زیادہ عرصہ میں ادا کرنا ہوگا۔ پس دس دس یا پانچ پانچ روپیہ ہمیشہ خرچ کرنے سے ہر ایک شخص

اس کام میں شرکت کرسکتا ہے جس کی نسبت ہمارا یقین ہے کہ ہزاروں لاکھوں آدمیوں کے لیے بہتری اور فارغ البالی کا موجب ہوگا

## آئرلینڈ اور ہندوستان

ہم بارہا ان کالموں میں اپنے ہموطنوں کو نصیحت کرچکے ہیں کہ خالی ایجیٹیشن یعنی سرکار سے حقوق مانگنے پر بھروسہ نکرو بلکہ خود اپنی عقل اور دماغ خرچ کرو۔ خود ہاتھ پاؤں ہلاؤ۔ خود کچھ کرکے دکھلاؤ۔ اگر تم چاہتے ہو کہ گورنمنٹ اشاعت تعلیم میں زیادہ خرچ کرے تو پہلے خود بھی تو تعلیم پھیلانے کی کوشش کرو۔ کیا ہر ایک تعلیم یافتہ شخص فرصت کے وقت میں دس بیس آدمیوں کو تعلیم نہیں دے سکتا ہے۔ یا کم سے کم انہیں کارآمد واقفیت بہم نہیں پہنچا سکتا ہے۔ یا ان کی حالت کو درست کرنے کی تدابیر نہیں بتلا سکتا ہے؟

یہ اُمید رکھنا کہ لبرل پارٹی برسرحکومت ہوگئی ہے تمام عنایتیں خود بخود مل جائینگی ہوا میں قلعے بنانا ہے۔ یہ خیال کرنا کہ مسٹر جان مورلے کے وزیر ہند مقرر ہونے سے ہندوستان کی تمام تکلیفیں رفع ہو جائینگی محض خیالی پلاؤ پکانا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ مسٹر مورلے کی مجال نہیں ہے کہ اپنی قوم کی عام رائے کے خلاف کوئی کارروائی کرسکیں۔ اگرچہ مسٹر مورلے کے احکام اور تقریریں انگریزی انشاپردازی کا اعلیٰ ترین نمونہ ہیں اور ان میں ہند کے لیے ہمدردی کے بہت سے الفاظ نظر آئینگے۔ پس ہندوستان کے وہ لوگ غلطی پر ہیں جو یہ اُمید کیے بیٹھے ہیں کہ لبرل یا ریڈیکل یا انگلینڈ کی اور کوئی پولیٹیکل پارٹی ان کی نجات کی راہ کھولیگی۔ کامل بیس سال سے لبرل پارٹی آئرلینڈ کے ساتھ بہتر سلوک کرنا چاہتی ہے مگر آئرلینڈ آجتک اسی حالت میں ہے کیونکہ ملک کی عام رائے کی کثرت ہوم رول کے خلاف ہے۔

آئرلینڈ کا اخبار ریلو نائیٹڈ آئرشمین اہل ہند کو متنبہ کرتا ہے کہ لبرل پارٹی کی فتحیابی پر ہندوستان کے لوگ کیوں خوش ہو رہے ہیں۔ مسٹر جان مورلے کے وزیر ہند مقرر ہونے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اہل ہند ان کی میٹھی باتوں پر لٹو ہوکر اس زبردست ہتھیار کو ہاتھ سے رکھدینگے جو نہایت کارآمد ثابت ہوچکا ہے۔ یعنی سودیشی موومینٹ اور لوائے کاٹ کی سرگرمی بنگال میں اُن لوگوں کی ہے جو نیشنل کانگرس کی کوششوں کی نسبت ایسا ہی کم بھروسہ رکھتے ہیں جیسا کہ آئرلینڈ کے لوگ انگرش پارلیمنٹری پارٹی سے مایوس ہوچکے ہیں۔ لیکن یہ فارورڈ پالیسی یعنے سودیشی تحریک اسقدر اس قدر کامیاب ہوئی ہے کہ مانچسٹر نے جس کی تعدید ہندوستان پر منحصر ہے لبرل پارٹی کے اُن ممبروں کو انتخاب میں کامیاب نہیں ہونے دیا جو تقسیم بنگال کے مؤید تھے اور لبرل وزیراعظم نے لنکاشائر کے تاجران کے ایما سے (جن کی تجارت پارچہ ہندوستان میں غارت ہونے والی تھی) ایسے شخص کو وزیر ہند مقرر کیا جو دیانتداری کے لیے شہرت عظیم رکھتا تھا۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ ہم اپنے بھائیان ہند کو یقین دلاتے ہیں کہ اگر مانچسٹر کی چاپلوسی اور مسٹر مورلے کے تقرر سے وہ نیشنل کانگرس کے بزدلانہ مشوروں پر کان رکھیں گے تو وہ ان تمام فوائد سے محروم ہو جائینگے جو حاصل کرنے والے تھے۔ مسٹر مورلے کی شخصیت لبرل پارٹی کے لیے ایک قیمتی جائداد ہے۔ اس نے ۱۸۸۶ء سے ۱۹۰۵ء تک برٹش لبرلز کے فائدہ کی خاطر اہل آئرلینڈ کو اپنی مٹھی میں رکھا۔ اور اب اُس سے اہل ہند میں قومی اتحاد کے خیالات کی پیدایش کو روکنے کا کام لیا جائیگا اور ہندوستان کو لنکاشائر کے کارخانوں کی اطاعت سے نکلنے نہیں دیا جائیگا۔ پس اہل ہندوستان کو یاد رکھنا چاہئے کہ جو شخص لندن میں ان پر حکومت کرنے کے لیے نامزد کیا جائے خواہ وہ ریڈیکل ہو یا لبرل یا کنسرویٹیو مگر سب سے پہلے وہ انگلشمین ہوگا اور اپنے ملک کے فائدہ کو دیکھیگا۔

آئرلینڈ کے اخبار نے یہ کیسی سچی بات کہی ہے۔ یعنی ہندوستان کے لوگ جب تک اپنی ذات پر بھروسہ کرکے خود اپنی اخلاقی اور جسمانی اور علمی اور صنعتی۔ تجارتی اور صنعتی حالت درست نہیں کریں گے باہر کے آدمی خواہ وہ آسمان کے فرشتے ہی کیوں نہ ہوں انہیں کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔

**آئرلینڈ میں سودیشی تحریک** - آئرلینڈ کے طالبعلموں کے سر پر بھی سودیشی کا جنون سوار ہوا ہے۔ آئرش زبان میں سودیشی کا نام سن فین ہے۔ چندروز ہوئے ڈبلن میں طلباء کا ایک عظیم الشان جلوس نکلا اور قرار پایا کہ تمام آئرش طلباء سے اپیل کیجائے کہ وطن کا مقدس قرضہ جو ان کے ذمہ ہے بجا لائیں اور طلبائے بنگال کی تحریک سے ہمدردی ظاہر کیجائے۔ جلسہ مذکور میں حسبذیل ریزولیوشن پاس ہوئے:-

(۱) چونکہ انگلستان ایک صنعتی ملک ہے اور اپنے مال کی نکاسی کے لئے زیادہ تر اپنی نوآبادیوں کا محتاج ہے اور حتی المقدور اپنی ماتحت رعیتوں کو جہالت میں رکھکر ایک کو دوسرے کے خلاف استعمال کرتا ہے اس لئے جلسہ ہذا طلبائے ہند کو مبارکباد دیتا ہے کہ انہوں نے اس تحریک میں اپنا فرض ادا کیا۔

(۲) قرار پایا کہ ہم ان کو دعوت دیں کہ وہ ہمارے ساتھ ملکر کام کریں تاکہ مشترکہ کوشش سے ان سب کو دور کریں جو ہندوستان اور آئرلینڈ میں قحط نازل ہوتے ہیں۔

(۳) قرار پایا کہ ان ریزولیوشنوں کی نقل ڈیوس نیوز ایجنسی اور اخبارات ہند کو بھیجی جائے۔

ظاہر ہے کہ طلبائے آئرلینڈ و بنگال کا اتحاد ایک خیالی بات ہے۔ آئرلینڈ کی پوزیشن جداگانہ ہے ہندوستان کی حالت اور ہے۔ آئرلینڈ کے لیے ایجیٹیشن مفید ہے۔ ہندوستان کے لئے مضر وہ آزاد قوم ہے یہ مفتوح۔ جو ان کے لئے آبحیات ہے یہاں کے لئے زہر ہلاہل۔

**پنجاب کی انتظامی رپورٹ** - سالگذشتہ کے متعلق جو انتظامی رپورٹ شایع ہوئی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ سررشتہ تعلیم پر ۴۸ لاکھ ۶ ہزار ۲۰۳ روپیہ صرف ہوا یعنے سال سبق کی نسبت ۲ لاکھ زیادہ منجملہ اس کے ۱۴ لاکھ صوبہ کی گورنمنٹ نے دیا اور ۹ لاکھ فیس کی آمدنی تھی۔

سرکاری آمدنی ہر ایک صیغہ سے بجز نمک۔ اسٹامپ اور سود کے زیادہ ہوئی۔ لگان اراضی میں ۱۲ لاکھ روپیہ سال ماسبق کی نسبت زیادہ وصول ہوا۔ صیغہ آبپاشی میں ۷ لاکھ زیادہ۔ انکم ٹیکس میں ۳ لاکھ زیادہ۔ لوکل ریٹس میں ۲ لاکھ زیادہ۔

صوبہ کی کل آمدنی ۶ کروڑ ۱۵ لاکھ تھی جبکہ سال ماسبق میں ۵ کروڑ ۷۵ لاکھ تھی اخراجات کی میزان ۵ کروڑ ۷۴ لاکھ ہے۔ سال کے اختتام پر پراونشل گورنمنٹ کا سرکاری خزانوں میں ۳۲ لاکھ روپیہ جمع تھا اور اب یہ بچت ۵۰ لاکھ تک پہنچ گئی ہے کیونکہ جدید ٹھیکہ کے مطابق گورنمنٹ ہند نے ۵۰ لاکھ روپیہ اخراجات صوبہ کے لئے اور منظور کیا ہے۔

پیدایش و اموات کی حالت افسوسناک ہے شرح اموات ۹۰۷ء۴۳ فی ہزار تک بڑھ گئی ہے۔ اور شرح پیدایش۔ ممالک متوسط صوبجات متحدہ اور بنگال سے بھی کم رہی۔

ریاست ہائے پنجاب کے متعلق رپورٹ میں درج ہے کہ نواب لفٹنٹ گورنر نے سرمور اور فریدکوٹ کا دورہ کیا۔ ۱۹۰۵ء میں راجہ بھوری سنگھ صاحب کو ریاست چمبہ کی گدی سپرد کی۔ ریاست پٹیالہ کی مالی حالت روبترقی ہے نواب صاحب بہاولپور کو خدا نے فرزند عطا کیا

**ملک معظم فرانس میں** - ہزمجسٹی ملک معظم ۷ مارچ کو پورٹسمتھ سے شاہی جہاز میں سوار ہوکر فرانس اور اسپین کے دورہ کے ارادہ سے روانہ ہوئے۔ اوّل پایۂ تخت فرانس میں تشریف لیگئے۔

پرنسس اینا غنسو بہ شاہ اسپین اور اس کی والدہ نے ۱۴ مارچ کو برٹش سفارت گاہ پیرس میں ہزمجسٹی کے ساتھ خاصہ تناول کیا۔ شاہزادی موصوفہ رومن کیتھولک مذہب اختیار کرکے شاہ اسپین سے شادی کریگی۔

ہزمجسٹی نے پریسیڈنٹ فالیر سے کہ [illegible] بلحاظ ملاقات کی نصف گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ بعد ازاں پریسیڈنٹ ملاقات بازدید کو آیا۔

اسی روز رات کو ہزمجسٹی نے پریسیڈنٹ [illegible] وزیر اعظم فرانس اور ان کی بیویوں اور چند دیگر وزرائے فرانس کی دعوت کی جن میں بیرن کورسل [illegible] شامل تھا جو حال ہی میں خاص سفارت پر شہنشاہ جرمنی کی ملاقات کے لئے کوپن ہیگن کو گیا تھا اور بعد میں شہنشاہ جرمنی سے برلن میں ملنے گیا تھا اور پرنس بولو وزیر اعظم جرمنی سے بھی ملکر آیا تھا۔

ظاہر ہے کہ یہ تمام نامہ و پیام معاملہ مراکو کے تعلق ہو رہا ہے۔ اور ملک معظم بھی جرمن اور فرانس کے درمیان تنازعہ دور کرنے کی کوشش فرمارہے ہیں۔

دوسرے دن ہزمجسٹی نے ایم۔ لوبے سابق پریسیڈنٹ فرانس اور ایم۔ ڈلکاسی سابق وزیر خارجیہ کی دعوت کی۔

سیستان کمیشن کے فیصلہ کو دولت ایران نے نامنظور کرنے میں سخت غلطی کی ہے کیونکہ قدیم عہدنامہ کے مطابق یہ امر طے شدہ ہے کہ سرحد سیستان پر افغانوں اور ایرانیوں کے مابین جب کبھی تنازعہ ہو تو اس کا تصفیہ انگلستان کریگا۔ اور اس کا فیصلہ ناطق سمجھا جائیگا چنانچہ ایران و افغانستان دونوں کی طرف سے باضابطہ درخواست کی گئی تھی تب کمیشن روانہ کی گئی اور اس نے پیمایش کرکے کافی تحقیقات کے بعد مناسب فیصلہ کیا اب اس میں مین میکھ نکالنا فضول ہے۔

اس میں شک نہیں کہ دربار ایران آجکل روس کے ہاتھ میں کٹھ پتلی ہو رہا ہے اور یہ سب روس کی عنایت سے حجت نکالی گئی ہے لیکن فارن آفس لندن اگر استقلال دکھلائے اور اپنے حقوق پر زور دے جو قدیم عہدنامہ اس کو حاصل ہیں تو دولت ایران کو معلوم ہو جائیگا کہ اس کے مصلاح کار غلطی پر ہیں اور برٹش کمیشن کے فیصلہ کو اسے ابھی ہی خوشی سے منظور کرنا پڑیگا جیسا کہ دربار کابل نے منظور کیا ہے۔

**حضور پرنس آف ویلز** و ولیعہد بہادر نے اب تک جسقدر سیر و سیاحت کی وہ مصنوعی ہندوستان کی تھی۔ حضور ممدوح جہاں کہیں تشریف لے گئے عارضی آرایش اور جھنڈیوں اور محرابوں اور شیشہ آلات کے نیچے ہر ایک مقام کی اصلی کیفیت نظر سے مخفی تھی۔ ریلوے سٹیشنوں کی سرخ بانات اور گلدستوں اور بندنواروں اور بازاروں کی سجاوٹ اور چراغاں اور آتش بازی اور رئیسوں کا قیمتی لباس اصلی ہندوستان نہیں تھا۔ حقیقی ہندوستان وہ ہے جو دن بھر دھوپ میں ہل چلاتا اور شام کو معمولی خشک روٹی کھاکر میلے کچیلے متعفن مکانوں میں سوتا ہو اور بسبب بارش وقت پر نہیں ہوتی اور مزدوری نہیں ملتی تو فاقہ سے چار ہو رہا ہے لیکن [illegible] کہ ریاست گوالیار میں سیر و شکار کے بعد ملک معظم کے لخت جگر نے آخر ان لوگوں کی اصلی حالت کو بھی اپنی آنکھ سے دیکھنے کا موقع پایا جو اس ملک کی ۹۰ فیصدی آبادی کی میزان پوری کرتے ہیں۔ ریاست مذکور میں ہزرائل ہائنس نے قحط ریلیف ورکس کا معائنہ کیا۔ یہ کیمپ گوالیار سے ۹۰ میل پر [illegible] ضلع میں ہے۔ یہاں ۶ ہزار کے قریب مرد عورتیں اور بچے کام کرتے ہیں۔ مہاراجہ سیندھیا نے ازراہ دوراندیشی خشک سالی کے آثار دیکھتے ہی قحط ریلیف کا انتظام شروع کردیا تھا۔ ولیعہد بہادر نے ریلیف ورکس کی ہر ایک تفصیل کو بڑی دلچسپی سے سنا اور مزدوروں کے درمیان سے گذر کر بازار و شفاخانہ اور جھونپڑیوں کو دیکھا اور ان قابل رحم انسانوں کو بھی ملاحظہ کیا۔ جو کام کرنیکے قابل نہیں ہیں اور جن کو مفت امداد ملتی ہے۔ تمام انتظام سادہ مگر مکمل تھا۔ کیمپ سے روانہ ہونے سے پہلے ہزرائل ہائنس نے اس قدر رقم عطا فرمائی جو ہر ایک مزدور کو ایک ایک دن کی زائد اجرت تقسیم کرنے کے لیے کافی ہو۔

**ایجیٹیشن کی ترغیب** مسز اینی بسنٹ نے بنارس میں سودیشی پر ایک معقول لکچر دیا اور اس کے دوران میں مسٹر جان مارلے وزیر ہند کے اس ریمارک پر بحث کی جو انہوں نے تقسیم بنگال کے مباحثہ کے وقت پارلیمنٹ میں کیا تھا کہ ہم اس معاملہ کو اس وجہ سے ازسرنو تازہ نہیں کرتے کہ بنگال میں ناراضی کا جوش کم ہوتا جاتا ہے۔ واقعی یہ نہایت عجیب وجہ مسٹر مورلے نے بیان کی کہ اگر رعایا اظہار ناراضی کرکے تھک جائے اور ایجیٹیشن کمزور پڑجائے تو گورنمنٹ کو توجہ کرنے کی ضرورت نہیں رہتی بقول مسز بسنٹ اس کے صاف معنے تو یہ ہیں کہ اگر بنگالی اور زیادہ ایجیٹیشن کرینگے تب ہم سنینگے۔ مسز بسنٹ نے کہا کہ شاید بنگالی شد و مد سے ایجیٹیشن کو سست کردینے میں غلطی کی ہے اگر وہ اسی جوش و خروش کے ساتھ جاری رکھتے تو مسٹر مورلے کو توجہ کرنے پر مجبور ہونا پڑتا۔

پایونیر لکھتا ہے کہ مسٹر مورلے بنگالیوں سے واقف نہیں ہیں۔ اس میں ذرا شک نہیں کہ ایجیٹیشن کا زور ختم ہو چکا تھا مگر بنگالی لیڈروں کو اب ثابت کرنا پڑیگا کہ مسٹر مورلے کا بیان صحیح نہیں ہے چنانچہ جمعہ گذشتہ کو کلکتہ میں ظاہر کیا گیا کہ دوسرے روز میں جلسے تقسیم بنگال پر اظہار ناراضی کے متعلق ہونگے۔

**کلکتہ کے جلسے** - تخمینہ ہی ہوا جیسا کہ خیال کیا گیا تھا کہ مسٹر مورلے کے ریمارک پر بنگالی خاموش نہیں بیٹھیں گے یکشنبہ گذشتہ کو کلکتہ کے مختلف مقامات میں ۱۹ جلسے ہوئے۔ ہر ایک جلسہ میں انگریزی لباس جمع کرکے جلائے گئے۔ مشہور لیڈروں نے یکے بعد دیگرے متعدد جلسوں میں تقریریں کیں۔ بابو سریندر ناتھ بنرجی نے ہر ایک جلسہ میں جانے کی کوشش کی اور جہاں خود نجا سکے اپنے خلفا کو تقریر کرنے بھیجا۔ بیڈن سکوائر میں ۴ گھنٹہ جلسہ رہا اور ایسا جوش پھیلا کہ جس وقت مانچسٹر کا ایک تھان جلاکر آگ روشن کی گئی تو سینکڑوں آدمیوں نے جن کے کوٹ ولایتی کپڑوں کے تھے اوتار اوتار کر آگ میں پھینکدیئے۔ اور وہ سینی چھتریاں تھیں جن کو بدیسی خیال کیا گیا جلادی گئیں کالج سکوائر میں جلسہ نہیں ہونے پایا کیونکہ پولیس نے اس نواح میں کسی کو جانے نہیں دیا۔ غرضکہ کلکتہ میں سودیشی جنون جو سست پڑ گیا تھا پھر ایک دفعہ تازہ ہوگیا ہے۔ اور یہ رائٹ آنریبل مسٹر جان مورلے کے ایک فقرہ کی عنایت ہے جو پارلیمنٹ میں بیان کیا گیا تھا کہ بنگال میں ناراضی کم ہو رہی ہے۔

**امیر صاحب کابل** نے دوران قیام جلال آباد میں ایک معزول سردار کے حال پر الطاف شاہانہ سے توجہ مبذول کی ہے۔ وادی کنار سابق میں ایک مقامی سردار کے قبضے میں تھی جس کو بادشاہ کنار کا لقب حاصل تھا۔ امیر شیر علی کے زمانے میں وہ بڑا اقتدار رکھتے تھے مگر امیر عبدالرحمن کے عہد حکومت میں حاکم کنار مورد عتاب ہوا اور فرار ہوکر ہندوستان میں پناہ گزین ہوا۔ موجودہ برائے نام بادشاہ کنار سید محمود چند سال سے نہایت قلیل آمدنی پر جلال آباد میں بسر اوقات کرتا تھا اب امیر صاحب نے اس کا معقول وظیفہ مقرر کردیا ہے اور اس الطاف امیری سے امید کی جاتی ہے کہ شاید تھوڑے عرصے میں اس کا علاقہ اس کو واپس مل جائے۔

**آنے والا زلزلہ**۔ صرف مرزا صاحب قادیانی نے ہی زلزلہ کی پیشن گوئی نہیں کی ہے بلکہ پٹیالہ سے ایک صاحب جو حال میں یہاں آئے ہیں بیان کرتے ہیں کہ وہاں عام لوگوں میں عجیب پریشانی پھیلی ہوئی ہے۔ ایک درویش نے ۲۸ فروری کے زلزلہ کی پیشگوئی کی تھی اور اس نے بعد اپنی تاریخ وفات کا بھی پہلے سے اعلان کر دیا تھا اور بتلایا تھا کہ محرم کی ۱۳ تاریخ کو ایک بڑا بھاری زلزلہ آئیگا۔ چونکہ اس کی دو باتیں پوری ہو چکی ہیں یعنی ۲۸ فروری کا زلزلہ اور دوسرے اس کی وفات اسی تاریخ کو واقع ہوئی جو اس نے ظاہر کی تھی اس لئے تیسری پیشگوئی کے صحیح ہونے کی نسبت پبلک کو احتمال قوی ہے اور اسی لئے بہت سے لوگ کھلے میدان میں رہائش کرنے لگے ہیں ہم نہیں جانتے یہ خبر کہاں تک صحیح ہے مگر بازار میں اس کا بہت چرچا ہے۔ ہم یہ نوٹ محرم کی گیارہ تاریخ کو لکھ رہے ہیں اخبار ۱۳ محرم کو شایع ہوگا شاید یہ زلزلہ نہ آئے۔

**نہروں کی آمدنی**۔ ایک تازہ سرکاری رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ پنجاب میں بڑی بڑی نہروں پر سرکار کا ۲۷ لاکھ ۵۲ ہزار ۵۵۶ پونڈ صرف ہوا ہے جس پر سال گذشتہ میں ۱۱½ فیصدی شرح سود کے حساب سے منافع نہر سدھانی پر ہوا یعنی ۲۸.۲۵ فیصدی یہ ایسی رقمیں ہیں کہ مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں بھی انپر رشک کر سکتی ہیں اور کوئی نہر ایسی نہیں ہے جس سے اصلی لاگت پر ۲ فیصدی سے کم منافع سرکار کو حاصل ہوا ہو۔

**دیسی جج**۔ لکھنؤ کا اخبار ایڈوکیٹ راوی ہے کہ آگرہ کی عدالت خفیفہ میں ایک برٹش ملٹری آفیسر کے خلاف جو لفٹننٹ کا درجہ رکھتے تھے کسی دیوانی مقدمہ میں ڈگری ہوگئی [illegible] دیسی جج کے سامنے ایسا برتاؤ کیا جو توہین عدالت کی حد تک پہنچا تھا۔ جج صاحب مسٹر سراج الدین بیرسٹر ایٹ لا ہیں۔ آپنے خود کارروائی کرنا مناسب نہ سمجھکر صاحب ڈسٹرکٹ جج کو اس معاملہ کی رپورٹ کی۔ یوروپین ڈسٹرکٹ جج نے وعدہ کیا کہ ملاحظہ کیا جائیگا مگر کچھ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ کچھ عرصے کے بعد وہی ملٹری آفیسر اپنے ایک دوست کی ہمراہ عدالت خفیفہ میں تشریف لائے اور جج کی طرف ایک مضحکانہ نظر ڈالکر پایپ سلگایا اور پایپ کا دھواں اڑا کر جج صاحب سے فرمایا کہ تم پاگل رہے ہو۔ اور جواب کا انتظار کرکے دونوں صاحب لوگ جج صاحب کی میز پر جج کی طرف پیٹھ کرکے بیٹھ گئے۔ یہ صرف توہین عدالت ہی نہ تھی بلکہ عدالت کے کام میں خلل واقع ہوتا تھا۔ جج صاحب نے پیشکار کو روبکار لکھنے کی ہدایت کی اور بلیف کو ملٹری آفیسر کے گرفتار کرنے کا حکم دیا مگر وہ اس خیال پر کہ ایک دیسی جج کے حکم سے وہ گرفتار کئے جا سکتے ہیں۔ میز پر بیٹھے ہوئے مسکراتے اور پایپ پیتے رہے۔ آخر پانچ چھ چپڑاسی حاضر ہوئے اور گرفتار کرنے کے ارادہ سے آگے بڑھے اور عدالت کا حکم دکھلایا کہ ان پر خفگی عدالت سے پہلے توہین کا مقدمہ چلایا جائیگا لیکن انہوں نے چپراسیوں کو ہٹا کالا آدمی کہکر ان میں سے ایک کے لات لگائی۔ آخر شام میں ڈسٹرکٹ کورٹ کا بلیف حاضر ہوا اور دونوں صاحبوں سے کہا کہ صاحب ڈسٹرکٹ جج آپ کو یاد کرتے ہیں۔ صاحب ڈسٹرکٹ جج نے پرائیویٹ کمرہ میں کچھ عرصہ ان سے گفتگو کی اور دونوں افسروں کو جانے کی اجازت دی۔ مسٹر سراج الدین زور دے رہے ہیں کہ وہ کھلی عدالت میں معافی مانگیں ورنہ مقدمہ چلایا جائیگا۔ آئندہ کارروائی کی رپورٹ کا انتظار ہے۔ اگر یہ خبر سچ ہے تو یہ ایک دیسی جج کی تحقیر ہی نہیں ہے بلکہ ملک معظم کی عدالت کی توہین ہے اور لارڈ منٹو کی گورنمنٹ کو اس قسم کے معاملات کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

**کھتری کانفرنس**۔ دیوان امرناتھ صاحب بالقابہ گورنر ممبر پریسیڈنٹ کھتری کانفرنس ۵ ماہ حال کو راولپنڈی میں رونق افروز ہوئے۔ شہر اور چھاؤنی کے معززین نے آپکا استقبال کیا۔ اسکے بعد شہر میں سے جلوس گذرا۔ اسی روز ایک بجے دن کے بعد کانفرنس کا اجلاس شروع ہوا۔ بابا کھیم سنگھ بیدی صاحب کے فرزند بابا گوربخش سنگھ صاحب بیدی نے بحیثیت پریسیڈنٹ استقبالیہ کمیٹی کے ڈیلیگیٹوں کا خیر مقدم کیا۔ ڈاکٹر ٹھاکر داس صاحب نے تحریک کی کہ دیوان امرناتھ صاحب پریسیڈنٹ مقرر ہوں۔ رائے رام سرن داس رئیس لاہور۔ رائے بہادر پیارے لال صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ رئیس دہلی اور دیوان ہری چند صاحب منسٹر کپورتھلہ نے تائید کی۔

پریسیڈنٹ صاحب کی تقریر نہایت موثر اور واضح اور دلچسپ اور پر معنی تھی۔ اس کے بعد سنٹرل کمیٹی کی رپورٹ پڑھی گئی۔ اور اس کے بعد دوسرے روز اجلاس ملتوی ہوا۔ اسی شام کو کھتری طلبا کا جلسہ کھیل کرتب تھا۔

**سکرٹری صاحب** گرو سنگھ سبھا آگرہ ایک طویل مراسلہ میں آریہ نیوز کی اس مختصر سی عبارت پر جو گدیوں اور سکھوں کے مباحثہ کے متعلق ایک سطر میں لکھی گئی تھی تحریر فرماتے ہیں کہ سکھ پنتھ آریہ مت سے زیادہ نوین نہیں ہے۔ اور لکھتے ہیں کہ آریہ لوگ کیوں اپنے قیمتی وقت کو تمام دنیا کے مذاہب کے بزرگوں کی شان میں نامناسب الفاظ لکھکر مضحکہ کرکے رائیگاں کھوتے ہیں۔

خدا معلوم ہم سے ایسا کیا قصور سرزد ہوا ہے کہ [illegible] کی سکرٹری صاحب کو ہمارے نوٹ میں کوئی [illegible] سمجھے ہیں اور اس لئے اپنا غصہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم نے آریہ سکول امدادیہ گروز سکول کی ترقی پر اطمینان ظاہر کیا تھا لیکن اگر وہ آریہ نیوز کے فائل کو اٹھا کر دیکھنے کی تکلیف گوارا کرتے تو ان کو صاف معلوم ہو جاتا کہ ہمارا اپنا خواہ کچھ عقیدہ ہو۔ آریہ نیوز کا خاص کوئی مذہب نہیں ہے اور نہ اس کا فرض ہے کہ مذہبی جھگڑوں میں پڑکر اس کو کسی خاص مذہب کا آرگن بنائے۔ اگر مذہبی سماجوں یا سوسائیٹیوں کا ذکر کبھی ہوتا ہے تو محض بطور ایک خبر کے ہوتا ہے کہ اسپر رائے دیجاوے کیونکہ [illegible] ہمارا منصب نہیں ہے ہمیں معلوم نہیں کہ اس مباحثہ میں کس کی [illegible] ہوئی سکرٹری صاحب لکھتے ہیں کہ بھائی لوٹا سنگھ فتحیاب ہوئے۔ اور آریہ صاحبان کہتے ہیں کہ وہ جیتے۔ ہمارے نزدیک دونو باتیں یکساں ہیں۔ اور ہم اس وقت کو جو [illegible] ضایع ہوتا ہے ملک کے لئے نقصان دہ خیال کرتے ہیں۔ لیکن لوگ ہمیں چین نہیں لینے دیتے اور وہ ہمیں زبردستی مذہبی گفتگو میں گھسیٹنا چاہتے ہیں مگر ہمارا ہمیشہ یہی جواب ہے کہ۔

برو این دام بر مرغ دگر نہہ
کہ عنقا را بلند است آشیانہ

**سررشتہ تعلیم** پنجاب کی طرف سے ہدایات جاری ہوئیں کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کو ابتدائی تعلیم کی توسیع کے لئے گورنمنٹ ہند نے جو تین لاکھ روپے عطا کئے ہیں وہ کس طریق پر صرف کئے جائیں حکم دیا گیا ہے کہ اس روپے سے لڑکے اور لڑکیوں کیلئے پرائمری مدارس ان دیہات میں کھولے جائیں۔ جہاں پہلے مدرسے موجود نہیں ہیں۔ پرائمری مدرسوں کی عمارات تعمیر کیجاویں۔ مجوزہ مدارس کے لئے مکان کرایہ پر لئے جاویں۔ نئے مدارس کو سامان تعلیم مہیا کئے جائیں اور پرائمری مدارس کے استادوں کی تنخواہیں بڑھائی جائیں اور موجودہ مدارس کی عمارات کی مرمت کرائی جاوے سب سے قابل غور یہ امر ہے کہ جہاں نائب مدرس کو ۸ روپیہ سے کم تنخواہ ملتی ہے اس کو ۸ اور اول مدرس کو ۱۰ روپیہ تنخواہ دیجائے۔

# عالم کا فوٹو

وائسرائے کی یجسلیٹو کونسل کا آیندہ اجلاس ۲۱ مارچ حال کو ہوگا جبکہ بجٹ پیش کیا جائیگا -

لارڈ کرزن کے میموریل فنڈ کی تعداد ۹۶ ہزار تک پہنچ گئی ہے -

نیپال میں حضور پرنس آف ویلز کے دوران شکار میں وبائے ہیضہ پھوٹ پڑی - ہاتھیوں کے سیکڑوں مہاوت اس میں مبتلا ہوگئے اور سب سے پہلے وہ مہاوت ہلاک ہوا جو حضور پرنس آف ویلز کے ہاتھی پر مقرر تھا - اس لئے کچھ دنوں کے لئے شکار ملتوی کرنا پڑا -

بمبئی میں ۲ مارچ حال کو سخت آتشزدگی ہوئی - بنیہ کمپنیوں کے الٹ جانے سے لکڑیوں میں آگ لگ گئی - نقصان کا تخمینہ ۳ لاکھ تک کیا جاتا ہے -

اگلے مہینے حضور وائسرائے دہلی میں جان نکلسن صاحب کے بُت کا پردہ اُٹھانے کی رسم ادا کرینگے -

حضور پرنس آف ویلز صاحب نے ۳ مارچ حال کو گوالیار میں پھیپھوند ریلیف ورکس کا ملاحظہ فرمایا -

پنجاب یونیورسٹی کے ترمیم شدہ ریگولیشن کی رو سے بیچلر آف ٹیچنگ آف فیکلٹی " اور ڈاکٹر کی ڈگری کے تمام امتحانات کے سوا باقی تمام امتحانات ۱۹۰۸ء تک پرانے طریقے کے بموجب ہونگے -

امیر کابل کنار سے جلال آباد واپس تشریف لائے - لیکن ابھی کابل جانے کی تاریخ مقرر نہیں ہوئی -

محسودیوں سے جن شرائط پر عہد و پیمان ہونا ہے وہ وانو کے پولیٹیکل افیسر مسٹر کرمنٹ نے ان کے جرگوں سے ۲۰ فروری کو بیان کردیں - نتیجہ کا انتظار ہے -

ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ لاہور سے ایک ہفتہ کی سیر و سیاحت کے لئے اجمیر تشریف لے گئے -

کمیشن آبکاری عنقریب پشاور میں وارد ہوگی -

سر آرتھر لولی صاحب گورنر مدراس ۲۳ مارچ کو بمبئی پہنچینگے اور ۲۷ کو مدراس -

سال گذشتہ کے تخمینہ سے ہندوستان کی سرکاری آمدنی ۴ لاکھ کے قریب زیادہ ہے -

وادی کانگڑہ میں جو پختہ مکانات ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلے کے بعد بنائے گئے تھے وہ ۲۸ فروری کے زلزلے سے اکثر شق ہوگئے -

تبت کے لاما دلی سے ایک اپنا قایمقام خاص سفارت پر کلکتہ بھیجا ہے جو دو ایک روز میں کلکتہ پہنچنے والا ہے -

لارڈ کرزن کے یادگاری فنڈ میں مہاراجہ الور نے بھی ایکہزار روپیہ دیا ہے - فنڈ کی میزان ۹۶ ہزار تک پہنچ چکی ہے -

گورنمنٹ پنجاب کا گرمائی صدر مقام شملہ سے ڈلہوزی کو منتقل کرنے کے متعلق گورنمنٹ کا آخری مراسلہ ۵ جنوری میں ولایت بھیجا گیا ہے - ماہ اپریل میں وزیر ہند کا جواب آنے کی اُمید ہے -

بیگ سے ہفتہ مختتمہ ۲۴ فروری میں ۱۴۳۵ موتیں ہوئیں - صوبجات متحدہ میں ۱۰۸۱ - بنگال میں ۲۹۳ - اضلاع بمبئی میں ۱۱۱۳ - پنجاب میں ۸۴۰ - ممالک متوسط میں ۲۷ - برہما میں ۴۲ -

مسٹر مرک - سی - ایس - آئی - چیف کمشنر انڈمین سے پنجاب میں واپس آتے ہیں شاید جالندھر و فیلان کے کمشنر مقرر ہونگے -

راولپنڈی کی کھتری کانفرنس میں کھتری نیشنل فنڈ کے لئے ۵ ہزار روپیہ سے اوپر جمع ہوا -

کھتری کانفرنس کا اجلاس آیندہ سال پشاور میں ہوگا -

حضور پرنس اور پرنسس آف ویلز آج کوئٹہ میں داخل ہوئے -

بریلی کے نامی رئیس رائے بہادر موہن لال فوت ہوگئے -

سیلون سے ایک کرکٹ ٹیم بمبئی میں میچ کھیلنے آئی تھی ہندو ٹیم سے شکست یاب ہوئی -

رائے ظالم سنگھ پوسٹماسٹر لکھنؤ ریاست گوالیار کے پوسٹماسٹر جنرل مقرر ہوئے -

کلکتہ یونیورسٹی کے کانووکیشن میں لارڈ منٹو تشریف رکھتے تھے مگر تقریر نہیں کی -

علاوہ ایک کروڑ کی چاندی کے جو روپیہ مضروب کرنے کے لئے ہندوستان کو آرہی ہے گورنمنٹ نے ہفتہ گذشتہ میں ۵۰ لاکھ کی چاندی اور خریدی ہے -

کلکتہ کی انجمن ترقی صنعت و سائنس نے ۴۴ طلبا کی جو عرصہ کی جن کو وظایف دیکر تحصیل علوم و فنون کے لئے ممالک غیر میں روانہ کیا ہے - نواب لفٹنٹ گورنر بنگال بھی اس جلسہ میں شریک تھے -

گروکل سردوار کے سالانہ جلسہ پر جو آج سردوار میں ہورہا ہے پنجاب کے مختلف شہروں سے بیشمار خلقت گئی ہے -

امسال ایک لاکھ ہزار حاجی مختلف اسلامی ممالک سے حج میں شریک ہوئے تھے -

لاہور اور کراچی کے مابین یکم اپریل سے ڈاک گاڑیاں بجائے ۴۸ گھنٹہ کے ۴۲ گھنٹہ میں جایا کریگی - کراچی اور کوٹری کے مابین ہنگ کہاٹ کی گاڑی بھی ٹرین میں لگائی جائیگی -

رہتک اور دہلی کے درمیان ایک لوکل ٹرین زیادہ کیجائیگی جو ہر صبح رہتک سے دہلی کو جاکر شام کو واپس آجایا کریگی -

بمبئی یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس میں امسال تین مسلمان لڑکیاں پاس ہوئی ہیں ان میں سے ایک نے فارسی لی تھی وہ تمام لڑکوں اور لڑکیوں سے اول نکلی اور کئی وظیفوں اور تمغوں کے حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی - دوسری لڑکی نے فرانسیسی اور تیسری نے سنسکرت زبان لی تھی - ان میں سے دو آنریبل مسٹر جسٹس بدرالدین طیب جی کی سر زادیاں ہیں -

اخبار انگلشمین کو خاص تار خبر ملی ہے کہ چین کی قیصرہ فوت ہوگئی مگر اور کسی ذریعہ سے ابھی تک اس کی تصدیق نہیں ہوئی -

شہنشاہ جرمنی ماہ اپریل میں سپین تشریف لیجائیں گے اور وہاں سے یونان جائیں گے - حضور ملک معظم سے شاید بحیرہ روم میں ملاقات کرینگے -

دریائے مسی سپی میں ایک طوفان عظیم آنے کی وجہ سے ۲۵ کروڑ روپے اور ایکسو سے زیادہ حبشی ہلاک ہوئے -

۸ فروری کو جزائر سوسائٹی میں ایسا سخت طوفان آیا کہ تمام بستیاں تباہ ہوگئیں - بیشمار جانوں کا نقصان ہوا - لیکن دوسری خبر میں سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے - کہ اگرچہ ۲۷۴ مکانات مسمار ہوگئے لیکن صرف ایک جان کا نقصان ہوا -

ڈنڈی میں کارخانجات میں ہڑتال ایک ہزار ۴ ملز کے مالکوں کو اپنا کام بند کرنا پڑا اور ۸ مارچ حال کو ۳ لاکھ ۵۰ ہزار آدمی بیکار ہوگئے -

ڈیوک اور ڈچس آف کناٹ صاحب آجکل سواری اسٹیٹ کی سیر کررہے ہیں جہاں انہوں نے ۲۱ ہزار سواری رشتہ داروں کا جنگی ناچ دیکھا جو بالکل مسلح تھے -

روسی اخبار ترجمان لکھتا ہے کہ روس کی ارمنی اور تاتاری قوموں میں قتل و غارت کا بازار پھر گرم ہوگیا ہے ایک گروہ تاتاری جماعت نے شہر [illegible] حملہ کیا کہ اسے بالکل برباد کردینا چاہا تھا - ارمن گرد اور روسی لوگوں نے شہر کی ناکہ بندیاں کرکے حملہ آوروں کی مدافعت کی - خوب زور و شور سے جنگ ہوئی - مدافعت کرنے والوں نے آتش باری سے کام لینے سے بھی اپنے آپ کو مستعد ہی [illegible] پایا تو سرکاری توپخانے سے کام لیا گیا - مگر تہ ایک ہزار تاتاری قتل اور بیشمار زخمی ہوئے - آخر تاتاریوں نے ۵۰۰ مشکل شہر پر حملہ کیا اور وہاں چھ ہزار ارمنیوں کو قتل کرکے شہر میں آگ لگا دی -

# ملٹری دنیا

## روس کی حالت زار

زار نے حکم دیا ہے کہ فوجیں بلووں کے موقعوں پر نہ ہوا میں فائر کریں اور نہ خالی کارتوس استعمال کریں۔

سباستپول کی بغاوت کے متعلق لفٹننٹ شمٹ کو پھانسی کا حکم دیا گیا اور ۳۰ ملاحوں میں سے بعض کو گولی سے مارنے اور بعض کو قید کی سزا دیگئی۔

تازہ خبروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ روس میں ابھی شورش اور بغاوت کا بہت کچھ مادہ موجود ہے ایسی بہت سی رپورٹیں سننے میں آتی ہیں کہ باغی لوگ دن دہاڑے ڈاک کی گاڑیوں پوسٹ آفسوں اور بینکوں پر حملے کرتے ہیں اور وہاں کے ملازموں اور افسروں کو ریوالوروں سے ڈراکر جو کچھ روپیہ ہاتھ لگتا ہے لوٹ کر لیجاتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں مقامات کیف اور ریگا میں اس قسم کے کئی واقعے پیش آئے۔

ایک انگریزی جرنلسٹ مسٹر کینیارڈ کو جو روس کے اضلاع میں سفر کر رہا تھا جہاں ابتک بدامنی ہے۔ مقام آبل میں گرفتار کرلیا۔ ماسکو کی برٹش کونسل نے برٹش سفارت سے خط وکتابت کی ہے۔

ایک تازہ خبر سے معلوم ہوا کہ انگریزی جرنلسٹ مسٹر کینیارڈ کو رہا کیا گیا

---

**جدید ملٹری انتظام** کے متعلق لارڈ کرزن صاحب اخبار ٹائمز کو ایک خط میں تحریر کرتے ہیں کہ مسٹر مورلے کا فیصلہ بہت مایوسی بخش ہے کیونکہ درحقیقت اس میں اور مسٹر براڈرک کے فیصلے میں مادی طور پر کچھ بھی فرق نہیں لارڈ کرزن کے خیال میں یہ تبدیلی گورنمنٹ آف انڈیا کے لئے بہت خطرناک ہوگی۔

اخبار ٹائمز سابق وائسرائے ہند کی اس رائے سے اختلاف ظاہر کرتا ہے کہ اس سے ملٹری مطلق العنانی پیدا ہوگئی ہے وہ کہتا ہے کہ پرانے طریقے کے خلاف جو لارڈ کچنر صاحب نے اس قدر زور دیا ہے اور متواتر کوششیں کی ہیں ان پر التفات نکرنا جیسے کہ لارڈ کرزن صاحب کرتے ہیں ناممکن ہے۔ اور اب جو جدید انتظام اختیار کیا گیا ہے وہ بہر وجوہ آزمائش کا مستحق ہے۔

**خلیج فارس میں خطرہ**۔ اسٹینڈرڈ بمبئی کا لمبو سے ایک تار خبر شایع کرتا ہے کہ ہاگ نامی ایک جنگی جہاز خلیج فارس کی جانب روانہ کیا گیا ہے جہاں کچھ خطرہ کی امید ہے۔ کیونکہ مقام مفیل میں جو دریائے شط العرب پر واقعہ ہے عربوں کے ایک گروہ نے ایک انگریز مسمی گلینیلی کو مار ڈالا جو دریائے دجلہ اور فرات کی سٹیمر شپ کمپنی کی حفاظت کرتا تھا۔ لیکن ایک دوسری خبر میں رائٹر کو اطلاع دی گئی ہے کہ جہاز ہاگ معمولی طور سے محض فلیگ دکھانے کیلئے خلیج فارس کو روانہ ہوا ہے۔ اور کسی قسم کے خطرے کا اس سے کچھ تعلق نہیں۔

---

**جدید آرمی سکیم**۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے سکریٹری مسٹر میر صاحب ایک نئے آرمی ڈیپارٹمنٹ میں فنانشل سکریٹری کے نئے فرائض کا چارج لینگے سردست مسٹر میر کی تقرری ایک سال کے لئے ہوگی۔

۱۹۰۶ء۔۷ء کے انڈین ملٹری تخمینہ جات حسب معمول ملٹری ڈیپارٹمنٹ میں مکمل ہو چکے ہیں۔ جو تبدیلیاں کرنی ہیں وہ جدید انتظام کے عملدرآمد پر منحصر ہونگی جن میں کسی قسم کی مشکلات درپیش ہونے کی امید نہیں۔

---

**واشنگٹن** میں بیان کیا جاتا ہے کہ وار ڈیپارٹمنٹ ۲۵ ہزار فوج چین کی جانب روانہ کرنے والا ہے یہ فوج ان دس ہزار آدمیوں سے علیحدہ ہوگی جو فلپائن سے بھیجے جائیں گے۔

---

**لارڈ کچنر** صاحب ۱۷ ماہحال کو کلکتہ میں سینٹ پیٹرک کی دعوت کے موقعہ پر رونق افروز ہونگے۔

---

**امیر کابل** کے کابل سے جلال آباد تک سفر کرنے کے اثنا میں جو چند سرداران کو سزا کا حکم دینے کے متعلق قصے مشہور تھے ان میں سے ابتک صرف یہ خبر بتحقیق معلوم ہوئی ہے کہ سلطان اور اکبر نامی دو خوگیانی ملکوں کو صرف اس جرم میں سزائے موت کا حکم دیا گیا ہے کہ انہوں نے افغانی کریک کے لئے لوگوں سے بجبر رسد حاصل کی تھی۔ لیکن یہ امر بھی تحقیق نہیں کہ آیا اس حکم کی تعمیل ہوئی یا نہیں۔

---

**کرنل** جی۔ ایم۔ جے مور صاحب بہادر ۹ بھوپال انفنٹری سے تبدیل ہوکر ۱۲۰ برہمنز کے کمانڈنٹ مقرر ہوئے۔

کرنل ایل سی۔ ایچ شنیفورڈ صاحب بہادر ۱۳ راجپوتس سے تبدیل ہوکر ۹ بھوپال انفنٹری کے کمانڈنٹ مقرر ہوئے۔

امپریل کیڈٹ کور کے کمانڈنٹ میجر ڈبلیو اے واٹسن صاحب بہادر عنقریب بجائے کرنل واٹسن صاحب کمانڈنٹ ۸ سکھ ۹۔۳ سینٹرل انڈیا ہارس میں واپس جائیں گے۔ اور انکی بجائے میجر کیمرون صاحب کمانڈنٹ مقرر ہونگے۔

جنرل لمبر صاحب کورگ میں ۷۔ ڈویژن کے لئے مقرر کئے گئے۔

---

**حضور کمانڈر انچیف** صاحب بہادر نے میجر جنرل مین صاحب بہادر کی بجائے عدن برگیڈ کی کمانڈ پر ملٹری ڈیپارٹمنٹ کے سکریٹری میجر جنرل ڈی براتھ صاحب بہادر کو بطور قائم مقام کے مقرر کیا ہے جہاں وہ میجر جنرل مین صاحب کے عنقریب ریٹائر ہونے پر مستقل ہو جائینگے۔ اس برگیڈ کا جنرل عدن میں اپنے ملٹری فرائض ادا کرنے کے علاوہ پولیٹیکل ایجنٹ کا بھی کام دیتا ہے۔ کرنل ویکس صاحب بہادر مغربی کمانڈ کے ڈپٹی ایڈجوٹنٹ جنرل بنائے گئے اور کرنل مسکلی صاحب ڈسٹرکٹ سٹاف میں شامل ہونگے۔

---

**۶۹**۔ پنجابیز ۵ ماہحال کو منگلور سے روانہ ہوکر عازم ڈیرہ اسمٰعیل خان ہوئی جہاں وہ تقریباً ۱۵ مارچ تک پہنچیگی۔

---

**۲۸ پنجابیز** نے بلگام کے حال کے واقعہ سے سخت بدنامی حاصل کی ہے۔ اس کی رجمنٹ کے سپاہی جو بلگام میں تعینات تھے ہمیشہ لوگوں سے لڑائی فساد رکھتے تھے۔ کچھ عرصہ ہوا کہ چند سپاہی ایک مکان میں گھس گئے جس میں مسٹر بیرتھ وکیل رہتا تھا۔ خوش قسمتی سے اس وقت وہ دروازے میں تلوار ہاتھ میں لئے کھڑا تھا اور اس نے لیڈر کو مار ڈالا جس پر باقی تمام آدمی بھاگ گئے۔ زخمی آدمیوں کی شہادت پر ۹ سپاہیوں کو سشن جج نے ۷۔۷ سال قید سخت کی سزا دی۔

---

**جنرل** سر الفرڈ گیسلی صاحب دوشنبہ کو ایک چھوٹے دورہ پر آگرہ سے روانہ ہوئے جس میں وہ بریلی شاہجہانپور اور لینسڈون تشریف لیجائینگے۔ لینسڈون میں اگلے شنبہ کو پہنچیں گے جہاں چہارشنبہ تک قیام رہیگا۔ پھر واپس آتے ہوئے ایک دن رڑکی اور دوسرے دن میرٹھ دو دن قیام کرکے ۲۶ ماہحال کو آگرہ واپس آجائیں گے۔

پنشن یافتہ کے ۶ جنوری ۱۹۰۶ء سے صوبیدار مقرر ہوئے اور حوالدار
فضل محمد صاحب جمعدار بنائے گئے۔

۴۰ پنجابیز۔ جمعدار ہری سنگھ صاحب بجائے صوبیدار [illegible] سنگھ
صاحب پنشن یافتہ کے ۶ جنوری ۱۹۰۶ء سے صوبیدار مقرر ہوئے
اور حوالدار عطر سنگھ صاحب جمعدار بنائے گئے۔

جمعدار شاہ نواز خان صاحب بجائے صوبیدار حسن خان صاحب
پنشن یافتہ کے ۶ جنوری ۱۹۰۶ء سے صوبیدار مقرر ہوئے اور حوالدار
جعفر علی صاحب جمعدار بنائے گئے۔

۹۸ - انفنٹری۔ جمعدار رام جیون صاحب بجائے جمعدار امراج
صاحب متوفی کے ۵ جنوری ۱۹۰۶ء سے جمعدار بنائے گئے۔

۱۰۱ گرانڈیئرز۔ جمعدار بہادر خان صاحب بجائے صوبیدار احمد خان
صاحب جو سمالی لینڈ ملیشیا کے ساتھ تعینات ہیں ۱۸ جنوری ۱۹۰۶ء
سے صوبیدار مقرر ہوئے۔ اور حوالدار امام دین صاحب جمعدار مقرر ہوئے۔

۱۲۴ - ڈچیز آف کناٹ کی اپنی بلوچستان انفنٹری۔ جمعدار
محمد علی صاحب بجائے صوبیدار دوست محمد خان صاحب جو ۱۰۶
ہزارہ پایونیرز میں منتقل ہوئے ہیں یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے صوبیدار ہوئے۔
حوالدار محمد اکبر صاحب بجائے جمعدار سلیمان شاہ صاحب
برخاست شدہ کے یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے جمعدار مقرر ہوئے۔

اول بٹالین - ۴ گورکھا رائفلز - جمعدار بہم سنگھ صاحب
تھاپا بجائے صوبیدار [illegible] گھاتی صاحب بہادر پنشن یافتہ کے یکم
جنوری ۱۹۰۶ء سے صوبیدار مقرر ہوئے اور حوالدار [illegible] پا
صاحب جمعدار بنائے گئے۔

ہز مجسٹی کی منظوری سے مندرجہ ذیل آفیسران کو ریٹائر ہونے
پر کپتانی کا آنریری رینک عطا ہوا۔

۳۶ سکھ کے صوبیدار میجر سندر سنگھ صاحب سردار بہادر کو
یکم نومبر ۱۹۰۵ء سے۔

۲۲ - سام براؤنز کیولری (فرانٹیئر فورس) کے رسالدار
میجر عمدہ سنگھ صاحب سردار بہادر کو ۳۱ دسمبر ۱۹۰۵ء سے۔

**پرنس آف ویلز صاحب** - ڈیرہ دون میں۔ گذشتہ
چارشنبہ کو حضور پرنس آف ویلز صاحب بہادر ہمراہی سر والٹر لارنس
اور جنرل کیمبل صاحب وارد [illegible] ہوئیں۔
امپیریل کیڈٹ کور کے کمانڈنٹ میجر ولسن صاحب نے خیر مقدم کیا
اور میجر صاحب کے بنگلہ پر پارٹی نے نزول اجلال فرمایا۔ بعد دوپہر پرنس
[illegible] نے دوم گورکھا بٹالین کے میس کا ملاحظہ کیا اور آفیسران [illegible]
نے [illegible] قرولی صاحب [illegible] اور لائن کا معائنہ کیا
اور دیسی آفیسروں سے بات چیت کی۔ جمعرات کو [illegible] میں [illegible]
تشریف لے گئیں اور جمعہ کو [illegible] اور وہاں سے [illegible] کی سیر
کی۔ ایک نامہ نگار اطلاع دیتے ہیں کہ معمولی دکان سے [illegible]
[illegible] ۵ پہاڑی بستی [illegible] جمعہ کو ۳ مارچ کو مراجعت
فرمائے ڈیرہ دون ہوئیں۔

## آج کیا خبر ہے؟

ملک معظم ۵ مارچ کو [illegible] میں رونق افروز ہوں گے۔

مسٹر [illegible] نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ سال رواں میں بجائے
چار کروڑ روپے کے صرف تین کروڑ [illegible] ہوا کرے گا۔

مسٹر [illegible] وزیر جنگ نے بجواب ایک سوال کے کہا کہ آئندہ سے
سزائے بید فوج میں موقوف کی گئی۔

مسٹر [illegible] نے مسٹر مورلے سے درخواست کی کہ پارلیمنٹ
میں ایک [illegible] کمیٹی ہندوستان کے متعلق مقرر کی جائے جو معاملات
ہند کی بابت پارلیمنٹ کو توجہ کرتی رہے۔

مسٹر مورلے نے جواب دیا کہ یہ ایک بالکل نئی بات ہوگی جو اور
کسی صیغہ میں نہیں ہے اس لئے نامنظور ہے۔

مراکو کانفرنس [illegible] کونٹ [illegible] نے بیان کیا کہ کانفرنس
جو کچھ فیصلہ کرے ہم ان باتوں کو تسلیم کریں گے جو ہمیں منظور ہوں۔

روس کے مقام تفلس میں ایک کانگرس آرمینی اور تاتاریوں
کی صدارت وائسرائے منعقد ہوئی تاکہ غور کرے کہ مختلف قوموں
کا نفاق اور جنگ کس طرح دور ہو۔

وارسا کی پولیس کا افسر اعلیٰ برخاست کیا گیا کیونکہ روزمرہ [illegible] میں
[illegible] لڑنے [illegible] ہوتے ہیں۔

واشنگٹن کی نسبت مسٹر ہیل نے [illegible] امریکن فوج مہیا کرنے
کی مخالفت کی کہ یہ تو صاف چین سے جنگ کا اعلان کرنا ہے۔

آسٹریلیا کی گورنمنٹ نے [illegible] قحط زدگان جاپان کے
لئے ۴ لاکھ پونڈ [illegible] بھیجا۔

پرنسس اینا منسوبہ شاہ سپین نے ۷ مارچ کو رومن کیتھولک
مذہب قبول کیا پوپ نے اپنا دستخطی مراسلہ اور تحائف بھیجے۔

حضور پرنس آف ویلز نے ۷ مارچ کو گوالیار میں ۳۸ و ۳۹
سنٹرل انڈیا ہارس کے دیسی آفیسروں کو شرف ملاقات بخشا۔

[illegible] نے ان رجمنٹوں کے سینیئر نیٹو آفیسروں کو تمغہ
وکٹوریہ کے نقری تمغے عطا کئے جن کے [illegible] کرنل انچیف ہیں یعنی ۳۸
سنٹرل انڈیا ہارس - ۳۹ سنٹرل انڈیا ہارس - اول [illegible] ۲۴ سکھ
دوم بٹالین اول گورکھا رائفلز - دوم بٹالین اول گورکھا رائفلز
کے نیٹو آفیسروں کو تمغہ عطا فرمائے۔

لفٹننٹ جنرل سر [illegible] گیسلی صاحب بہادر کمانڈنگ مشرقی کمانڈ
نے ۶ ماہ کی رخصت حاصل کی۔

جنرل فرانسس کمانڈنگ سکندر آباد بریگیڈ کو ۶ ماہ کی رخصت ملی۔

ملٹری ہاسپٹل اسسٹنٹوں کو چند خاص رعایتیں عطا ہوئی
ہیں جس سبب سے [illegible] سول سروس کے ضوابط کے موافق [illegible]
ملازمت اور [illegible] اور رخصت پر جاتے ہوئے پاس [illegible]۔

## لدھیانہ

محرم [illegible] گزرا۔ سردار سلطان احمد خان ایکسٹرا اسسٹنٹ
کمشنر، خواجہ احمد شاہ - خواجہ شمس الدین اور ماسٹر نور بخش میونسپل
کمشنران منتظم تھے جنہوں نے سرگرمی سے اپنی خدمات ادا کیں۔
سہ شنبہ گذشتہ کو بازار سے تعزیوں کا جلوس نکلا۔ کربلا میں بھی
اچھی رونق رہی۔

سردار نہال سنگھ سکریٹری میونسپل کمیٹی نے جو شروع سال سے
اس منصب پر مامور ہوئے تھے استعفاء داخل کیا۔ لودیانہ میونسپلٹی
میں بحالت موجودہ کسی غیر یوروپین سکریٹری کا رہنا دشوار معلوم
ہوتا ہے۔

سینیٹری حکام چوہوں کے مارنے کا زہر تمام محلوں میں تقسیم کر رہے
ہیں۔ یہ بیشک بر وقت کارروائی ہے۔ ضلع ہذا میں پلیگ نمودار
ہونے لگی ہے۔ قصبہ جگراؤں میں [illegible] کیس ہوئے ہیں اور [illegible]
میں بھی چند کیس سنے گئے ہیں۔ ۲ روز سے مطلع ابر آلود ہے۔
سردی دوبارہ چمک گئی ہے۔

ایک شخص مسمی [illegible] سابق ملازم پولیس نے ایک عورت مسماۃ
موتی جان پر جس سے اس کی آشنائی تھی اور جو اب [illegible]
نکاح کر لیا تھا محلہ [illegible] میں اس کے مکان پر حملہ کیا اور عورت
مذکور اور اس کے شوہر کو زخمی کیا۔ عورت کے سر میں زخم آیا وہ
ہاسپٹل میں زیر علاج ہے۔ ملزم ماخوذ ہو کر مقدمہ زیر تفتیش ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۳ مارچ میں ۴۴ پیدائش اور ۱۲ اموات [illegible]
ہوئیں۔

# دلچسپ واقفیت کا خزانہ

**قدرتی ٹیلیفون** - ٹیکوٹا میں ایک ۳۰ میل چوڑی گھاٹی ہے جس کے دونوں جانب دو سر بفلک پہاڑ استادہ ہیں جنکی چوٹیاں گرد و نواح کے تمام پہاڑوں سے اونچی ہیں - ان کی بلندی کا اندازہ کئی ہزار فٹ تک لگایا جاتا ہے - کیونکہ ابتک کسی شخص نے انکی پیمائش نہیں کی اس لئے ان کی نسبت بہت کم معلومات ہیں - کچھ عرصہ ہوا کہ سیاحوں کی ایک جماعت نے ان پہاڑیوں پر چڑھنے کا عزم کر کے اپنی جماعت کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور ہر ایک پارٹی نے سگنل دینے کے اوزار ہمراہ لیکر علیحدہ علیحدہ پہاڑی پر چڑھنا شروع کیا -

دونوں پارٹیاں اپنی اپنی پہاڑی پر چڑھتی رہیں لیکن دشمان پہاڑی کے ایک سیاح نے ایک مقام پر پہنچکر کچھ آدمیوں کے آپس میں باتیں کرنے کی آواز سنی - لیکن چاروں طرف نظر دوڑا کر دیکھا تو کوئی شخص دکھائی نہ دیا اور آوازیں برابر کانوں میں آتی ہیں کسی قدر خوف زدہ ہو کر اس امر کی تحقیقات کرنے کے لئے کہ آوازیں کہاں سے آتی ہیں وہ ایک جانب روانہ ہوا لیکن چند قدم جانے پر آوازیں بند ہو گئیں - چنانچہ وہ پھر اس مقام پر واپس آیا جہاں سے چلا تھا اور وہاں پہنچکر پھر وہی آوازیں بدستور آنے لگیں اب اس نے ان آوازوں کو بغور سننا شروع کیا تو اس کو یہ معلوم کر کے اور بھی حیرت ہوئی کہ یہ آوازیں اس کے ان ہمراہیوں کی تھیں جو دوسری پہاڑی پر چڑھ رہے تھے - اس نے اس بات کا اپنی پارٹی کے تمام ہمراہیوں سے ذکر کیا جنہوں نے تحقیق کر کے معلوم کیا کہ تمام پہاڑ پر صرف وہی ایک مقام ہے جہاں دوسرے پہاڑ کی تمام گفتگو بخوبی سنائی دیسکتی ہے اگرچہ درمیان میں کئی میل کا فاصلہ ہے -

**جاپانیوں کی ضعیف الاعتقادی** - بعض وحشی عجیب الخلقت جانوروں کی نسبت جس قدر جاپانی ضعیف الاعتقاد ہیں - دنیا کی شاید ہی کوئی مہذب یا غیر مہذب قوم ہوگی - مثلاً درندوں کے بادشاہ شیر کی نسبت جاپانیوں کا خیال ہے کہ جب اس کی عمر ایک ہزار سال سے تجاوز کر جائے تو اس کا رنگ قطبی ریچھ کی مانند بالکل سفید ہو جاتا ہے - بعض سانپوں کی نسبت ان کا اعتقاد ہے کہ وہ ۱۰۰۰ فٹ لمبے اور اس قدر بڑے ہوتے ہیں کہ ایک سالم ہاتھی کو نگل سکتے ہیں - بعض لومڑیوں کی آٹھ ٹانگیں یا بندروں کے چار کان یا مچھلیوں کے دس سر ہونا ان کے عقیدہ کے بموجب ممکن الوقوع ہے - سارس کی نسبت ان کا یقین ہے کہ اگر وہ چھ سو برس تک زندہ رہے تو پھر اس کو اپنی پرورش کے لئے سوائے پانی کے اور کسی شے کی ضرورت نہیں -

**موٹر کے ذریعہ ہل جوتنا** امریکہ اور یورپ میں کسانوں کی آسانی اور آرام کے لئے اب موٹر سے بہت سے مفید کام لئے جاتے ہیں - ہل جوتنے - سہاگہ پھیرنے - بیج بکھیرنے فصل کاٹنے وغیرہ کے مختلف کاموں میں موٹر استعمال کی جاتی ہے جس سے کام بہت جلدی آسانی اور خوش اسلوبی کے ساتھ ہوتا ہے - موٹر کو کاشتکاری کے لئے اور مفید بنانے کے تجربے ہو رہے ہیں جس سے کسانوں کی محنت و مشقت میں اور آسانی ہو جائیگی -

**زبان کی قوت ذائقہ** ذائقہ معلوم کرنے میں زبان تین حصوں میں تقسیم کی جاسکتی ہے - پہلا حصہ زبان کی جڑ ہے جس میں تلخ تیز اور گرم چیزوں کے چکھنے کی طاقت ہے درمیانی حصہ شیریں اور لذیذ چیزوں کا ذائقہ معلوم کرتا ہے - اور زبان کا زیریں حصہ صرف گوشت مکھن - روغن اور چکنی چیزیں محسوس کرتا ہے -

**چینی سپاہی** - چین میں سپاہی بہت حقارت اور نفرت کی نگاہوں سے دیکھے جاتے ہیں جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ عموماً قلیوں کی جماعت سے ہوتے ہیں - جن کو عوام الناس کمینہ خیال کرتے ہیں - کچھ عرصہ ہوا جب گورنمنٹ چین نے اپنی فوج کے لئے جرمن افسر بلائے تو ان افسروں کو سب سے پہلے یہ مشکل رفع کرنے کی کوشش کرنی پڑی کہ سپاہی خود اپنے تئیں اور چینیوں کی نسبت ذلیل اور کم رتبہ سمجھتے تھے - پس ظاہر ہے کہ جب ایک شخص خود اپنے تئیں دوسروں کے روبرو حقیر خیال کرے تو دوسرے اس کو کب عزت کی نگاہوں سے دیکھیں گے - چنانچہ ان جرمنی افسروں نے سپاہیوں کو سب سے اول سیلف رسپیکٹ کا سبق سکھلایا اور یہی ایک ایسا سبق ہے جس پر نہ صرف سپاہیوں کی بلکہ ہر پیشہ کے شخص کی ترقی منحصر ہے اس سبق سے جو چینی فوج میں ترقی ہو رہی ہے وہ بخوبی ظاہر ہے -

**دنیا کی آبادی** - دنیا کے ہر ایک ہزار آدمیوں میں سے ۵۸۵ آدمی ایشیا میں آباد ہیں - ۲۴۴ یورپ میں ۱۱۱ افریقہ میں - ۲۸ امریکہ میں - ۵ اوشینیا اور قطبین پر اور ۲ آسٹریلیا میں یعنی دنیا کی تمام آبادی میں سے نصف سے زیادہ ایشیا میں آباد ہیں اور تقریباً ایک چوتھائی یورپ میں -

**میوے پک کر سرخ کیوں ہو جاتے ہیں؟** نیچر کا کوئی کام دانائی اور انتہا درجہ کی دور اندیشی سے خالی نہیں - ہم دیکھتے ہیں کہ تقریباً تمام میوہ دار درختوں کے پھل پک کر سرخ زرد یا زرد نارنجی وغیرہ مختلف رنگ اختیار کر لیتے ہیں - پھلوں کے پک کر اس طرح رنگ تبدیل کر لینے میں بھی نیچر کے کئی بھید مخفی ہیں اگر میوہ دار درختوں کے پھل اپنے پتوں کے ہمرنگ ہوتے تو ان کے تمیز کرنے میں بڑی مشکل ہوتی - بلکہ اگر ذرا نظر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ دنیا میں درختوں کی نہایت افراط اور کثرت ملک کا ایسے ایسے مقامات پر پیدا ہونے کا راز جہاں حضرت انسان کا ابتک گذر نہیں ہوا محض اسی ایک قدرتی حکمت میں پوشیدہ ہے کہ درختوں کے پھل رنگدار ہوتے ہیں - اس امر سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ اس وقت جس قدر درخت اور پودے دنیا میں موجود ہیں وہ تمام انسان کے ہاتھ کے لگائے ہوئے نہیں ہیں لیکن ایسے مقامات پر جہاں ابتک انسان نہیں پہنچ سکا پرندے درختوں کی پیداوار کی کثرت میں حصہ لیتے ہیں - وہ پھلوں کو کھاتے وقت ان کے ساتھ بیج بھی کھا جاتے ہیں اور پھر بیٹ کے ذریعہ جہاں یہ بیج گرتے ہیں وہاں نئے درخت پیدا ہو جاتے ہیں - پس اگر درختوں کے پھل رنگدار نہ ہوتے تو پرندے ان کو درختوں کے پتوں سے بمشکل تمیز کرتے - لیکن سبز پتوں میں سرخ یا زرد یا نارنجی رنگ کا پھل ایک کم نظر والا پرندہ بھی بآسانی دیکھ سکتا ہے -

لیکن جو پھل یا پھول پرندے نہیں کھاتے اور اس طرح ان کی کثرت پیداوار کا ذریعہ پرندے نہیں ہیں نیچر نے ان کی بناوٹ اس قسم کی رکھی ہے کہ پکنے کے بعد ان کے بیج ہلکا ہونے کی وجہ سے ہواؤں اور گرد آندھیوں وغیرہ کے ذریعے بہت دور دراز مقامات تک پہنچ سکتے ہیں -

سے اپنے ایمان پر مُہر لگاتے ہیں۔ میں سخت دردمند ہوں کہ میں کیا کروں اور کس طرح ان باتوں کو تمہارے دل میں ڈال دوں اور کس طرح تمہارے دلوں میں ہاتھ ڈالکر گند نکال دوں۔ ہمارا خدا نہایت رحیم و کریم اور وفادار خدا ہے۔ لیکن اگر کوئی حصہ خباثت کا اپنے دل میں رکھتا ہے اور عملی طور پر اپنا پورا صدق نہیں دکھلاتا تو وہ خدا کے غضب سے بچ نہیں سکتا سو تم اگر پوشیدہ بیچ خباثت کا اپنے اندر رکھتے ہو تو تمہاری خوشی عبث ہے اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم بھی اُن لوگوں کے ساتھ ہی پکڑے جاؤگے جو خدا تعالیٰ کی نظر کے سامنے نفرتی کام کرتے ہیں بلکہ خدا پہلے تمہیں ہلاک کریگا اور بعد میں ان کو۔ تمہیں آرام کی زندگی نہ ہوگی۔ سنو کہ بے آرامی کے دن نزدیک ہیں اور اب اسے جو کچھ خدا تعالیٰ کے پاک نبی کہتے آئے ہیں وہ سب ان دنوں میں پورا ہوگا۔ کیا خوش نصیب وہ شخص ہے جو میری بات پر ایمان لاوے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے۔ اور کیا بدنصیب وہ شخص ہے جو بڑھ بڑھ کے دعویٰ کرتا ہے کہ میں اس جماعت میں داخل ہوں مگر خدا اسکے دل کو ناپاک اور دنیا سے آلودہ اور خیانتوں سے پر دیکھتا ہے۔ اور اس کے بعد تم لوگوں سے جھگڑا مت کرو۔ اور دعا میں مشغول رہو ٹھٹھے اور ہنسی سے پرہیز کرو اور کسی کو دُکھ مت دو۔ اور ڈرتے رہو جب تک وہ خوفناک دن آوے جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ نہیں یہ بھی ضروری نہیں کہ اس خوفناک دن سے پہلے کسی اخبار یا اشتہار کا جو اس پیشگوئی کی تکذیب کے بارے میں لکھا گیا ہو رد کرو۔ کیونکہ اب خدا اُن تکذیبوں کا آپ جواب دیگا۔ نیکی کرو۔ بھلائی کرو۔ صدقہ دو۔ راتوں کو اٹھ کر اپنے یگانہ خدا کو یاد کرو۔ اور اگر گالیوں کا پہاڑ بھی تم پر ٹوٹ پڑے تو ان کی طرف نظر اُٹھا کر مت دیکھو خدا کے غضب کے دن سے فرشتے بھی کانپتے ہیں۔ سو تم ڈرتے رہو۔ اِنَّ اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

المشتہر

مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان

ضلع گورداسپور

۲ مارچ ۱۹۰۶ء

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## انگوٹھی جو تمام زہروں کو دور کرے گا

نیلہ تھوتھا کا ۳ ماشہ ست کینچوہ سے نکالا ہوا تانبہ ۳ ماشہ سونا ۶ ماشہ ملاکر انگوٹھی تیار کرائے۔ اس انگوٹھی کو داہنے ہاتھ کی انگلی میں ہمیشہ پہننا چاہئے۔ کوئی سنکھیا و رسکھیا وغیرہ اور جھنگلی سانپ بچھو وغیرہ کا زہر اثر نہ کریگا۔ تمام امراض کے جو مز کچھ بھی اثر نہ کرینگے تمام زہریلی امراض سے انسان بچا رہیگا۔ انگوٹھی کو تیل لوں میں ڈالکر تلاوت اور مقام درد پر مالش کرے تو درد اسی وقت دور ہو جاتی ہے جس عورت کے بچہ نہ پیدا ہوتا ہو۔ اس کے دھوئے ہوئے پانی کو پیوے تو فوراً بچہ پیدا ہو۔ تمام امراض آنکھ کو بھی مفید ہے۔

## نیلہ تھوتھا کے ست نکالنے کا طریقہ

نیلہ تھوتھا کے سفوف میں ۱/۴ حصہ سہاگہ ملا کر ایک تین کرتوے کے نیل میں بھگو دے پیچھے بند کٹھالی میں جو نہایت مضبوط اور ٹوٹنے کا خطرہ نہ ہو رکھ پھکنی سے دھونکے تو بیر بہوٹی کے رنگ سا سرخ ست نکلے۔

## کینچوا سے تانبہ نکالنے کا طریقہ

کینچوہ۔ قند سیاہ اُدن چھوٹی پھلی۔ ریگ ملبی، کھل (سرسوں کا تیل نکلنے کے بعد جو پھوک بچے) اور سہاگہ برابر وزن ملا کر گولا سا بنا کر کٹھالی میں رکھ کر خوب دھونکے جائیں تو تانبہ نکلکر علیحدہ ہو جاویگا۔ اس طرح مور کے پر سے تانبہ نکل سکتا ہے۔ (دیشی اپکارک)

## پارہ خواہ کوئی اور کشتہ جوڑوں سے خارج کرنیکی ترکیب

حضرت علامہ سید حکیم غلام حسین صاحب کنتوری مرحوم کرسالہ الکیمیا کو تحریر فرماتے ہیں کہ اگر رام تلسی ایک تولہ آدھ پاؤ پانی میں پیس کر سات روز سے چودہ روز تک پلایں تو بعض ضرور سیماب یا کشتہ خام جو استعمال کیا گیا ہو اُس سے قطعی نجات یافتہ ہو کر صحت یاب ہو جاتا ہے۔ اور وہ کشتہ یا سیماب براہ بول خارج ہو جاتا ہے۔ امتحان کیلئے پیشاب بغور کسی ظرف میں کریں جسقدر پیشاب کے رسوب جمع ہونگے سب کو دھوکر تمک وغیرہ تو بہ جاتا ہے اور کشتہ رہجاتا ہے اور علامہ صاحب یہی تحریر فرماتے ہیں کہ ہم نے نقرئی بس کا کھایا ہوا کشتہ اسی کے ذریعے سے گرایا۔

# کیسر کی کیاری

خریدار۔ (سوداگر سے) تم نے مجھکو اس بائیسکل کی خریداری میں بہت دھوکا دیا۔ تم اس کے چلنے کی اس قدر تعریف کرتے تھے۔ لیکن یہ عجیب ہے کہ یہ چار پانچ ہفتہ سے زیادہ نہ چلا!

سوداگر۔ لیکن آپ کو یاد ہے کہ میں نے اس کی بابت کیا عرض کیا تھا؟

خریدار۔ آپ ہی فرمائے کیا کہا تھا؟

سوداگر۔ میں نے کہا تھا کہ یہ بہت تیز چلیگا۔

---

تھیٹر کا مینیجر۔ میں آپ کا ڈراما ہرگز استعمال نہیں کر سکتا کیونکہ ——— یہ سٹیج کے لئے بہت لمبا ہے۔

ڈراما نویس بیشک ——— لیکن ——— ہاں کیا آپ اپنا سٹیج لمبا نہیں کر سکتے؟

---

سوداگر۔ تم کیا چاہتے ہو؟

سائل میں اس لئے حاضر ہوا تھا کہ شاید آپکے کارخانہ میں کوئی میرے لایق اسامی خالی ہو۔

سوداگر۔ افسوس ہے کہ میں تمام کام خود کر لیا کرتا ہوں

سائل۔ جناب مجھے بھی ایسی جگہ درکار ہے۔

---

خریدار۔ مجھے ایک نوجوان لیڈی کو تحفہ دینے کے لئے کسی عمدہ اور خوبصورت شے کی ضرورت ہے؟

سوداگر۔ بہن کے لئے یا معشوقہ کے لئے۔

خریدار۔ م - م میں ٹھیک ٹھیک نہیں کہہ سکتا کیوں ——— کہ ابھو نکہ اس نے ابھی اس بات کا فیصلہ نہیں کیا۔

---

شوہر۔ کیا میں اس قدر تیز مزاج ہوں جو تم مجھ کو سوئی سے مثال دیتی ہو؟

زوجہ۔ نہیں اس وجہ سے نہیں بلکہ اگر تم کھوئے جاؤ تو تمہارا تلاش کرنا محال ہوگا۔

---

اجنبی۔ ڈاکٹر صاحب میں آپکی پیٹنٹ دوائی کا نہایت مشکور ہوں۔

ڈاکٹر۔ کتنی بوتلوں نے تمکو آرام کیا۔

اجنبی جناب میں نے کوئی بوتل استعمال نہیں کی میرے چچا نے ایک بوتل کی تھی

# مراسلات

## توسیع اشاعت آرمی نیوز

آرمی نیوز فنڈ ٹرسٹ - دلی شکریہ کے ساتھ ان اصحاب کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے اپنی عنایات بغایت سے آرمی نیوز کے لئے نئے خریدار بہم پہنچائے ہیں۔

جناب امریک سنگھ صاحب جسووالیہ گوجرانوالہ سے ارقام فرماتے ہیں

پیارے لالہ ہیرا لعل جی صاحب منیجر آرمی نیوز لودیانہ۔ بار ہا آپکا آرمی نیوز قریبًا ایکماہ سے میرے پاس پہنچتا ہے - میرے کسی واقف کی راہبری پر آپ یہہ غائبانہ محبت یا مہربانی کر رہے ہیں محسوس کرتا ہوں کہ آرمی نیوز وہ خدمت ادا کر رہی ہے جس کی ملک کو ضرورت ہے میں بڑی عزت کے ساتھ اس کو قبول کرتا ہوں اور میں اپنی دلی خوشی سے چاہتا ہوں کہ اس کی ڈبل قیمت ادا کروں - اس کے بعد کا اخبار آپ بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجدیں - نیز مبلغ آٹھ روپیہ کا ایک چک پیپلز بنک گوجرانوالہ کے نام پر جس کا نمبر ۱۶۹۹ ہے بھیجتا ہوں بعد وصولی چک روپیہ کی رسید اطلاع بھیج دیجئے گا

آپ جس ڈھنگ پر چل رہے ہیں زمانہ موجودہ میں اس سے آپ کو بہت فائدہ ہوگا آپنے دوسرے اخبارات کی طرح کسی خاص پہلو کی اویسٹرن میں نہ پڑ جانا - اس اخبار کو اسی روش اور طریق سے بغیر تمیز کسی فرقہ کے پبلک کا اخبار رکھنا اور کسی مذہبی تعصب میں نہ پڑنا مجھے اس وقت تک آپکی طرز اور روش بے تکلف اور آزاد معلوم ہوتی ہے اور آپکا مذاق مفید اور ضرورت عام کو پورا کرنے والا محسوس کرتا ہوں اور واقعی ایسے اخبارات کی ملک کو ضرورت ہے مجھے بہت خوشی ہے کہ اس اخبار کے مطالعہ کا مجھے موقعہ دیا گیا ہے آپ کے حسن ظن اور قدردانی کا شکریہ - افسوس ہے کہ ہم اخبار کا دوگنا یا سہ گنا چندہ وصول کرنا اخلاقًا نادرست اور بیجا خیال کرتے ہیں آپکا زائد چندہ بمد امانت جمع ہے جس کے عوض میں ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ایک سال کے لئے کسی ایسے صاحب کے نام اخبار جاری کیا جائے - جو سالانہ چندہ ادا کرنے کے ناقابل ہوں بہتر ہوگا کہ آپ کسی ایسے صاحب کو تلاش کر کے خود تجویز کریں ورنہ ہم خود بندوبست کرینگے - ہمکو آپ جیسے قدردانان اخبار پر بجا فخر ہے - ایڈیٹر

جناب اللہ موہن لال صاحب دہلی سے تحریر فرماتے ہیں۔

مخدومی حضرت شیدا صاحب ثنا و لطف - آداب و نیاز براہ کرم دو پرچہ آرمی نیوز سر دو اصحاب مندرجہ ذیل کے نام جاری فرما دیویں۔

(۱) منشی رام کشن داس صاحب اہلکار ریاست کھجورہ

(۲) مسٹر محمد حسن صاحب بی۔ اے بھوجلا بہاری -

حسب الارشاد اصحاب مندرجہ بالا بہ غرض نیاز رسال ہے

غلام قادر صاحب ملک آسام سے تحریر فرماتے ہیں -

بعد آداب و نیاز واضح ہو کہ اس ملک میں اردو خوان لوگ بہت کم بلکہ معدودے ہیں اس لئے خریدار ان کا بہم پہنچانا بہت مشکل ہے پھر بھی بصد کوشش ایک خریدار آمادہ کیا ہے براہ عنایت شیخ عبد الغنی صاحب کے نام شلانگ اخبار جاری فرماویں -

پنڈت رولیا رام صاحب شکر گڈھ سے تحریر کرتے ہیں

جناب لالہ ہیرا لعل صاحب تسلیم - ایڈیٹر صاحب کا الٹی میٹم پڑھکر دل میں امنگ پیدا ہوئی کہ اس اخبار خیر خواہ پبلک کو ضرور مدد دینی چاہئے - سو ایک تو بندہ کے نام اخبار جاری فرمائیں اور دوسرے پنڈت سدانند صاحب مختار عدالت کے نام بھی ایک اخبار ارسال کریں - نئے خریدار مہیا کرنے کی اور بھی کوشش کی جائیگی -

جناب ڈاکٹر نونہال صاحب بیکانیر سے تحریر فرماتے ہیں

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم بندہ نے آپ کے اخبار کے لئے ایک چوتھا خریدار اور آمادہ کیا ہے - سردار گوربخش سنگھ صاحب اسسٹنٹ کمانڈنٹ کے نام اخبار جاری فرمائیں

مرزا ابوالحسن صاحب بہر تپور سے تحریر فرماتے ہیں -

جناب من تسلیم میں آپکی عنایت کا مشکور ہوں کہ مجھ کو مستحق امدادی فنڈ قرار دیا - چونکہ مجھ کو آرمی نیوز سے حضرت شیدا صاحب کی وجہ سے ایک قسم کا انس پیدا ہو گیا ہے اس لئے میں اخبار کے لئے ہمیشہ نئے خریدار بہم پہنچانے کی کوشش کرتا رہتا ہوں - سردست ایک خریدار نذر ہے - سید احمد حسین صاحب جوڈیشل کلرک کے نام ایک پرچہ آرمی نیوز بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں - میں عنقریب دو خریدار اور مہیا کر دونگا -

# اشتہارات

## ضرورت

دو سو لیجر کلرک (مسلمان) کی ۱۳۰ پرنس آف ویلز اون بلوچیز [illegible] کام سے عمدہ واقفیت ہونی چاہئے - تنخواہ [illegible] علاوہ سپاہی کی تنخواہ کے - درخواستیں معہ اسناد ایڈجوٹنٹ صاحب ۱۳۰ پرنس آف ویلز اون بلوچیز کو حیدرآباد سندھ روانہ کرنی چاہئیں -

## "جلدی کیجئے"

کمبائنڈ ٹریننگ اور ضمیمہ ٹریننگ مینول کے لئے درخواستیں بہت جلدی آنی چاہئیں قیمت حسب ذیل ہے

کمبائنڈ ٹریننگ — اردو — ناگری — گورمکھی

ضمیمہ ٹریننگ مانول — اردو — ناگری — گورمکھی

ملنے کا پتہ

## ہیرا لال کمپنی مالک آرمی نیوز پریس لودیانہ

## ہندو بسکٹ کمپنی لمٹیڈ دہلی جسکو

بسکٹوں کے اعلی قسم ہونے کی وجہ سے تمغہ جات طلائی و ہندوستانی صنعتی نمائشوں میں جو بمقام کلکتہ ماہ دسمبر ۱۸۹۹ء سنہ ۱۹۰۰ و ۱۹۰۱ء میں منعقد ہوئیں - عطا ہوئے -

اس کمپنی کے کل بسکٹ اعلی قسم کے بذریعہ کل زیر نگرانی تجربہ کار ماہر بنتے ہیں اور خوشذائقہ اور شباہت میں بے نظیر ہیں خوشگوار اور زود ہضم ہوتے ہیں - چند خاص خوبیاں جنکی وجہ سے انکو استعمال کرنا چاہئیے یہ ہیں

(۱) ہر قوم اور ہر ملت کا آدمی بلحاظ مذہب اسکو استعمال کر سکتا ہے۔

(۲) ہر وقت تازہ دستیاب ہو سکتے ہیں ولایتی بسکٹ عمومًا ۲ ایام ماہ کے رکھے ہوتے ہیں -

(۳) وبائی ایام میں یہ بہت مناسب اور بے خطر ہوگا کہ عوام ان بسکٹوں کو جو دہلی میں بنتے ہیں جہاں وبا بالکل نہیں ہے استعمال کریں نمونہ منگوا کر ملاحظہ کریں اور بعد ادائے قیمت نمونے کے بکس کی ایک پونڈ سائز [illegible] اور دو پونڈ سائز [illegible] ملا کر ایڈریس - جو کہ ذمہ خریدار ہوگا کمپنی کے تیار شدہ بسکٹ کافی شاپس میں بھی استعمال ہوتے ہیں اور دیسی افسران کی طرف سے دو کمیشن بھی بسکٹوں کا تین وقت امتحان کر چکے ہیں انہوں نے کوئی نقص نہیں پایا اور سب بڑی خوشی سے استعمال کر رہے ہیں

# دی ڈائمنڈ جوبلی فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

بسرپرستی عالی جناب ہز اکسیلینسی لارڈ کرزن ایسرائے و گورنر جنرل آف انڈیا

سرمایہ ۳۵۰۰۰۰ روپیہ

جو کہ ۳۵۰۰ حصوں میں منقسم ہے اور ہر ایک حصہ مالیتی ۱۰ روپیہ ہے

## ڈائرکٹران

۱- آنریبل راجہ بہادر پنڈت سورج کول صاحب سی آئی ای گورنمنٹ ٹریژرر و ممبر کونسل ریاست جموں و کشمیر-

۲- رائے صاحب لالہ سورج رام صاحب کول ایل پرائیویٹ سکریٹری مہاراجہ جموں و کشمیر

۳- رائے بہادر ماسٹر پیارے لعل صاحب سابق انسپکٹر مدارس و فیلو آف پنجاب یونیورسٹی دہلی-

۴- رائے بہادر ماسٹر سندر لال صاحب بی اے گورنمنٹ پنشنر و سابق انسپکٹر مدارس پنجاب دہلی

۵- لالہ شنکر پرشاد صاحب خزانچی گورنمنٹ- آنریری مجسٹریٹ و پروپرائٹر کارخانہ مسمی گلاب رائے ہر چند سا ہوکاران-

۶- لالہ چھجو رام صاحب رئیس جنرل کنٹریکٹر-

۷- نواب احمد خان صاحب رئیس دہلی

۸- لالہ کرشن گوپال صاحب ورما بی اے-

## صحت قائم رکھنے کے لئے

صرف جوبلی ملز کا میدہ خرید فرمائیے

ہمارا میدہ بالکل صاف اور بغیر کسی آمیزش کے ہے- اس کے استعمال سے قوت آئے

دست رسی ہو-

ہم دعوے سے کہتے ہیں- کہ شمالی ہند میں صرف یہی میدہ کا کارخانہ ہے جو آپ کی سرپرستی اور قدر دانی کے لایق ہے- کسی اور جگہ سے خرید نہ فرمائیں- جب تک آپ ہمارے میدہ روا- آٹا- بورا اور چوکر کے نمونہ معہ قیمت ملاحظہ نہ فرمالیں-

## سرمایہ محفوظ کرنے کا نہایت عمدہ طریقہ

ہمارے نامی گرامی اور مشہور و معروف ڈائرکٹران نے نہایت مناسب شرائط پر امانت قبول کرنے کا رزولیوشن پاس کیا ہے- اور حصہ داران کمپنی کو ایک مزید منافع کا موقع دیا ہے اور اس لئے ہم اپنے حصہ داروں اور پبلک سے درخواست کرتے ہیں- کہ ہماری شرائط منگوا کر ملاحظہ فرمائیں اور ہم یقین دلاتے ہیں- کہ سرمایہ محفوظ کرنے کے لئے کسی اور بنک میں اس سے بہتر طریقہ نہیں ملیگا- شرائط امانت و رسیدات برائے خرید حصص اور ہر قسم کی خط و کتابت بنام

مہتہ امید کمپنی مینیجنگ ایجنٹس- ہونی چاہیے

# امپیریل آئل سوپ اینڈ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

ہر قسم کے اصلی ولایتی اور دیسی صابون اور سب قسم کے تیل نو ایجاد کلوں اور بالکل نئے طریقوں سے جو حال میں دریافت ہوئے ہیں- تیار ہوتے ہیں-

کمپنی نے اس عام غلط فہمی کو دور کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے کہ صابون صرف یورپ ہی میں عمدہ بن سکتا ہے- ہندوستان میں ویسا تیار ہونا ناممکن ہے- مگر آزمانا چاہئے- کمپنی ہذا کا صابون ولایتی صابن سے کسی بات میں کم نہیں ہے بلکہ قیمت کے صورت شکل و ولایتی کے مانند بلکہ استعمال کرنے میں اس سے بدرجہا بہتر- کپڑا دھونے کا دیسی صابن نرخ میں سستا اور جنس میں اعلیٰ-

یہ صابون طبی اصول کو مدنظر رکھکر بنائے گئے ہیں- عورتیں اور بچے تک بھی جن کی جلد نازک ہوتی ہے بلا خطر استعمال کر سکتے ہیں- رنگ کو صاف کرتے- خدوخال کو چمکاتے ہیں- ان کے برابر عمدہ اور بے ضرر صابن آج تک دنیا میں نہیں بنائے گئے-

## ہر قسم کے تیل

جلانے- پکانے- روغن اور رنگ کرنے کے استعمال کے لایق تمام اقسام کے تیل اور کھل- مثلاً سرسوں- تل- ارنڈی- بنولہ- السی وغیرہ وغیرہ کے تیل نہایت شفاف اور خالص اس کارخانہ میں تیار کئے جاتے ہیں- نرخ نہایت واجبی-

فہرست نرخنامہ- اور نمونے درخواست کرنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں- ذیل کے پتہ سے درخواست کرنی چاہئے-

المشتہر- مہتہ امید اینڈ کمپنی مینیجنگ ایجنٹس دہلی

رجسٹرڈ نمبر ل ۳۳۳

Registred No. L 360

نمبر (۱۱) — لودیانہ شنبہ — ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء — جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ بحیہ جار کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کارآمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے +

یہہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت وصنعت۔ زراعت وتجارت۔ حفظ صحت تہذیب اخلاق۔ سائنس وفلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم وفنون جمع کرنا۔ دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سڈیشن اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر اول سے آخر تک دلچسپ بنانیکی کوشش کیجاتی ہے +

## شرح چندہ

| [illegible] | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول ۱۱ ۵ر |
|---|---|---|
| | پیشگی سالانہ اعلی کاغذ پر | ۵ر |
| [illegible] | پیشگی سالانہ اعلے کاغذ پر | ۱۲ آر |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ۴ء۔ مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔

## اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ر | ۱۴ر | عا | ۴ے | ے |
| نصف کالم | ۳ے | عہ | للعہ | للعہ | معہ |
| پورا کالم | ۵ | للعہ | للعہ | للعہ | ماعہ |
| پورا صفحہ | عہ | للعہ | لعہ | مالعہ | ماللعہ |

بطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونگی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینے والو!

بلاشبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن یہہ تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فائدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لے لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں۔ ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید بیشمار اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہو کسی کی نظر ہی نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سودے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں جہاں دس بیس سردار اس کے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ شنگہائی سے لیکر پنجاب اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اس کے قدردان موجود نہوں غریب آدمیوں سے لیکر کروڑپتیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار ہیں اگر آپ توجہ دینگے تو ہمیشہ

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

سمجھ بوجھ کے زندگانی کا ، آدمی بلبلہ ہے پانی کا

ہم خرما وہم ثواب ہے

خریداران آرمی نیوز کے سوا دُنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ میں گنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثا کو مل جائے ۔ جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے ۔

## قواعد وضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زاید چندہ لیکر نہیں بلکہ سیالعل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کرکے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قائم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی ثواب نہیں ہو سکتا

(۲) ہر سال یکم جنوری سے اسی دسمبر تک کے خریداران اخبار جنھوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا ۔ مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ سے چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے ۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیاں کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہیں تو اُس صورت میں دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایک ماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہئے ۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک ترین مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہئے ۔

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض مثل سل ۔ دق ۔ تپ محرقہ ۔ طاعون ۔ نا نقطہ یا اسٹرک بخار یا پیچش و اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اُس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اُٹھانے کے مستحق نہوں گے ۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے آفیسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچے نہیں ۔

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں بعد درخواست خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا ۔ اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائینگے ۔ اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا ۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دیسکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جاسکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے ۔ لیکن چندہ کسی حال میں کم نہیں لیا جائیگا

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں اُنکے ورثا کا حق نہوگا ۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدہ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے ۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا ۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد ملیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایکسال تک اخبار خریدے جسکا پیشگی چندہ چار روپیہ امدادی رقم میں سے وضع کرکے باقی روپیہ اس کو دیا جایا کریگا ۔ اور اخلاقی فرض ہوگا کہ اور لوگوں کو خریدار بنائے ۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے ۔ کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا ۔ اور کمپنی کی ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ نہ اُٹھائے ۔ عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کی جائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قایم ہو ۔

نوٹ سنہ ۱۹۰۳ء کی بابت ریہا ملٹری پولیس کے صوبیدار رشبیال مرحوم کے ورثا کو للعہ روپیہ امداد دیگئی ہے سنہ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۷۰ روپیہ مندرجہ ذیل خریداران کے ورثا کو دیا گیا ہے کوت دفعدار صلابت خان نارنول ۔ نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بارڈر ملیٹری پولیس کوہاٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ ۔

المشتہر

منیجر آرمی نیوز پریس لودیانہ

# آرمی نیوز

لودیانہ سہ شنبہ ۔ ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

## مایوسی کا وعظ

کلکتہ کا نامور اخبار امرت بازار پتریکا جو اپنی صاف گوئی اور آزاد بیانی اور بیباکی کے لئے دنیا میں غیر معمولی شہرت رکھتا ہے تقسیم بنگال پر شور ہونے کا صاف جواب سنکر اس قدر دلگیر ہوگیا ہے کہ مایوسی کا وعظ کرنے لگا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ ہم نے برسوں تک پبلک کو سمجھایا کہ پولیٹیکل ایجیٹیشن کے موجودہ طریقہ سے (جس کے صاف معنے یہ ہیں کہ مانگنا اور دوسروں پر بھروسہ کرنا) ہماری حالتوں میں مطلق ترقی نہیں ہوگی لیکن لوگوں نے ہماری نصیحت کو نہیں مانا۔ انہیں امید تھی کہ کنسرویٹوز نے اگر انکی فریاد نہیں سنی تو لبرلز ضرور انصاف کرینگے۔ لیکن وہ یہ بات بھول گئے تھے کہ حاکم وقت کوئی ہو خواہ براڈرک ہو یا مورلے وہ بحیثیت ایک انگلشمین کے اپنے قومی فوائد کو پہلے دیکھیگا اور ایک مفتوح اور عاجز قوم کے مفاد پر پیچھے نظر ڈالیگا۔

اب لوگوں نے سمجھ لیا کہ اگر لارڈ کرزن نے ان کی التجاؤں کو حقارت سے رد کیا تو لبرلز نے بھی ویسا ہی کیا گو ذرا نرم طریقے سے اور یہ اظہر من الشمس ہے کہ آخرالذکر نے چند لغو خوش کن جملے کہہ دینے کے سوا کوئی عملی کارروائی نہیں کی۔ یہ سچ ہے کہ ہم ایک شہنشاہ رکھتے ہیں لیکن ہز مجسٹی کے اختیارات کسی قدر محدود ہیں دوسرے یہ کہ دربار شاہی تک ہماری رسائی بھی مشکل ہے۔ اس لئے شہنشاہ قادر مطلق سے التجا کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے۔

ہماری مقدس کتابوں میں لکھا ہے کہ دنیاوی نعمتوں کے لئے خدا سے دعا نہ مانگو کیونکہ تمام دنیوی چیزیں ناپائیدار اور عارضی ہیں اور ذرا غور کرنے سے معلوم ہو جائیگا کہ دنیوی کامیابی ہمسائیوں کو ستانے کے سوا اور کچھ نہیں ہے یعنے کہ تم آقا نہیں بن سکتے جب تک کہ تمہارے چند غلام نہ ہوں۔ اور تمہیں دولتمندی کا لطف حاصل نہیں ہوسکتا جبتک کہ بہت سے غریب آدمی تمہاری حالت پر رشک کرنے والے موجود نہ ہوں۔ پس تمام انسانوں کے آسمانی باپ سے یہ طلب کرنا کہ وہ اپنے ایک بندے کو دوسرے بندے کا غلام بنائے۔ سراسر نامناسب ہے۔ یہ بات غالباً انصاف مجسم خدائے برحق کو پسند نہ ہوگی کہ ایک اپنے بندے کی خاطر بہت سے بندوں کو تکلیف میں ڈالے۔ اس لئے رحمان رحیم سے ہمیشہ وہ نعمتیں مانگنی چاہئیں جو اس کی مرضی کے موافق ہوں۔ اسی لئے چند روز ہوئے ہمنے تحریک کی تھی کہ اہل ہند کے لئے ترقی کرنا ممکن نہیں ہو تو ان کو چاہئے کہ اپنی کامل تباہی یعنے صفحہ زمین سے اپنی تمام قوم کی ہستی کے مٹ جانے کی امیدیں قائم کر کے ایک ساتھ دعا مانگیں۔ ہم افسوس کے ساتھ تسلیم کرتے ہیں کہ تمام علامتیں یہ ظاہر کر رہی ہیں کہ ہماری قوم کا خاتمہ ہونے والا ہے۔ شاید یہی خدا کی مرضی ہے۔ اور اگر یہ خیال درست ہے تو بندوں کا فرض ہے کہ اس کی مرضی کو نہ صرف قبول کریں بلکہ خوشی سے قبول کریں لیکن یہ کیونکر جانیں کہ اس کی مرضی یہی ہے کہ اہل ہند کی ہستی فنا ہو جائے؟ اس کے متعلق علامتیں صاف شہادت دے رہی ہیں۔ ہر طرف سے موت کی گرم بازاری ہے۔ گلاسگو میں ایک ہیضہ کا کیس ہو تو تمام آبادی شہر خالی کر دیتی ہے لیکن ہمارے گانو گانو ہر موسم میں ہیضہ پھوٹتا ہے گویا ایک معمولی بات ہے۔ اگر کسی یوروپین ملک میں پلیگ کا ایک کیس ہو تو لوگ خوف سے پاگل ہو جاتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک کے ہر حصے میں پلیگ ہر سال [illegible] کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص لندن کے بازار میں فاقہ زدگی سے مردہ پایا جائے تو غل مچ جائے اور گورنمنٹ اپنی غفلت کی بابت معافی مانگنے کو مستعد ہو لیکن یہاں آئے سال قحط پڑتا ہے اور لاکھوں جانیں ضایع ہوتی ہیں۔ مویشیوں کا تو کچھ شمار ہی نہیں۔ علاوہ ازیں ملیریا اور اسہال وغیرہ وباؤں کا تو ذکر ہی کیا جو ناکافی اور نکمی غذا کے استعمال کا نتیجہ ہیں۔ ان تمام آفات ارضی وسماوی کی گنتی کرنے سے کیا فائدہ جبکہ ہم جانتے ہیں کہ موت کی گرم بازاری ہے لوگوں کے نشوونما میں کمی ہوتی جاتی ہے پنجابیوں کا قد پہلے عام طور پر سات فیٹ ہوتا تھا اب ۶ فیٹ رہ گیا ہے۔ بنگالی ۶ فیٹ لمبے ہوتے تھے لیکن اب پست قد رہ گئے ہیں۔ اور بہت سی علامتیں ہیں جن سے ظاہر ہے کہ انڈین نیشن چراغ سحری ہے۔ سوال کیا جاسکتا ہے کہ جب یہ حالت ہے تو اہل ہند کیوں تمام آفات کا مقابلہ کر کے زوال کے اسباب کو نہیں رفع کرتے لیکن ان کی راہ میں سخت مشکلات حائل ہیں کیونکہ حکام نے ترقی کرنے کے تمام ذرایع بند کر رکھے ہیں۔ وہ ایک قدم بھی آزادی سے حرکت نہیں کر سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ شریف اور پابند قانون اور نہایت فرمانبردار اور آشتی پسند لوگ ہیں لیکن حکام ان پر خود غرضی کے اصولوں سے حکومت کرتے ہیں۔ بے اعتباری کا یہ عالم کہ تمام ملک سے ہتھیار لے رکھے ہیں۔ کیونکہ ان کی حالت اس شخص کی سی ہے جسکا ضمیر ملامت کرتا ہو۔ وہ ہر وقت یہی شک کرتے ہیں کہ دیسی باشندے ان کے خلاف سازش کر رہے ہیں اس لئے وہ رعایا کو نہایت بے بسی کی حالت میں رکھتے ہیں۔ کیا کسی قوم نے کسی دوسری قوم کے ساتھ کبھی ایسا سلوک کیا تھا۔

جب ہندوستان سے ہتھیار لے لئے گئے تو انیسویں صدی کا سب سے بہتر انسان مسٹر گلیڈسٹون ناراض ہوا تھا اس نے گلاسگو میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ ان کو نہتا کرنا ان کو پامال کرنا ہے اور جب اس نے لارڈ بیکنسفیلڈ کی گورنمنٹ کی اس غلطی کا ذکر کیا تو دس ہزار حاضرین شرم شرم کے نعرے بلند کرتے تھے۔

لیکن ایسا اتفاق ہوا کہ وہ نیک انسان ایکٹ اسلحہ کے پاس ہونے کے بعد ہی بر سر حکومت ہوا اور ہندوستان کے لوگ فرط خوشی سے جامے سے باہر ہوگئے۔ جیسا کہ حال میں خوش ہوئے تھے جب انہیں معلوم ہوا کہ نہ صرف لبرلز فتحیاب ہوئے ہیں بلکہ گلیڈسٹون کا خلیفہ اور دست راست مسٹر مورلے ہندوستان کا وزیر بنایا گیا ہے لیکن جب مسٹر گلیڈسٹون وزیر اعظم ہوئے۔ تو جس بات کے لئے وہ اپنے حریف پر طعن کرتے تھے اس کو برابر جاری رہنے دیا۔ یعنی ایکٹ اسلحہ کو بدستور نافذ رکھا۔ اسی طرح مسٹر مورلے نے جب وہ دائرہ حکومت سے باہر تھے تو لارڈ کرزن کے عہد حکومت پر طعن کرتے تھے مگر جب خود حاکم بنے تو تقسیم بنگال کو روا رکھا وغیرہ وغیرہ۔

### آرمی نیوز کی رائے

پتریکا کے اس آرٹیکل کو پڑھکر ہمیں نہایت افسوس ہوا کیونکہ یہ سراسر غلط تعلیم ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ بنگالی اخبارات اپنے اس طرز تحریر کو تبدیل کریں کیونکہ ان منحوس خیالات سے بجائے نقصان کے ایک رتی فائدہ بھی کسی کو نہیں پہنچیگا۔ گورنمنٹ کے متعلق غلط فہمی پھیلانے سے سوائے اس کے اور کچھ نتیجہ نہیں ہو سکتا کہ حاکم اور محکوم کے مابین مغائرت کی خلیج اور بھی گہری ہو جائے۔ اور باہمی ہمدردی مفقود ہو۔

ہم سچ کہتے ہیں کہ پبلک میں مایوسی کے خیالات پیدا کرنا اور مصیبت زدہ انسانوں کے سامنے بجائے تسلی وتشفی کے بار بار محرومی وحرمان وبدبختی کے مرقعے کھینچنا گناہ عظیم ہے۔ یہ نہ ہندوؤں کا مذہب ہے نہ مسلمانوں کا نہ عیسائیوں کا۔ نہ عقل کا اسلام کے معنے راضی برضا رہنے کے ہیں۔ جائز کوشش کئے جانا اور ہر حال میں خوش رہنا اس کا نام اسلام ہے۔ خدا کے فضل و

کی صورت میں قایم کی جائیگی - اور اس کے لئے جو فنڈ قایم کیا گیا ہو اس میں ۳۴ لاکھ ۳۴ ہزار روپیہ فراہم ہو چکا ہے ہز ہائنس سر آغا خاں نے ۴۴ ہزار - راجہ صاحب محمود آباد نے ۵۰ ہزار اور مسٹر آرم جی پیر بھائی رئیس بمبئی نے ایک لاکھ ۱۰ ہزار روپیہ دیا ہے - بقیہ ان کے ایک لاکھ روپیہ کے صرف سے سائنس کی لیبوریٹری بنائی جائیگی -

---

**کوئٹہ** میں حضور پرنس اور پرنسس آف ویلز کی رونق افروزی کے دن موسم ابر آلود تھا - ژالہ باری اور بارش ہو رہی تھی اور مطلع ابر آلود تھا اس وجہ سے آخر وقت میں پبلک خیر مقدم کے انتظام میں ترمیم کرنی پڑی - اور آمد پرائیوٹ قرار دیگئی - ۳ بجے بعد دوپہر شاہی سپیشل ٹرین کوئٹہ پہنچی - اس وقت آفتاب چمک رہا تھا - بارش نے پہاڑوں کی برف بہت کچھ گلادی تھی تاہم موسم سرد تھا -

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل او میجر جنرل سمتھ ڈورین صاحب بہادر او ان کے شاف اور سول اور ملٹری آفیسر خان صاحب قلات اور جام صاحب لس بیلہ او بہت سے خوانین و سرداران بلوچستان سٹیشن پر موجود تھے - ملاقات کی تقریب کے بعد سواری کا جلوس ریزیڈنسی کو روانہ ہوا رسالہ ۲۳ جیکب ہارس اسکورٹ میں تھا - پیر کے روز خان قلات اور جام صاحب لس بیلہ سے ملاقاتیں ہوئیں اور سرداران بلوچستان کی باریابی کے لئے دربار منعقد ہوا -

اسی دربار میں حوالدار او رسا ہیوں کو ہز رایل ہائنس نے آرڈر آف مرٹ کے تمغے عطا کئے جنہوں نے شنباز پوسٹ پر حملے ہونے کے وقت داد شجاعت دی تھی -

---

**جاپانی سفیر** متعینہ لندن بیرن ہیاشی جس نے دوران قیام انگلینڈ میں غیر معمولی ہر دلعزیزی حاصل کی ہو رخصت پر اپنے وطن کو جاتا ہو - لندن کے لارڈ مئر صاحب نے وائیکونٹ ہیاشی کو الوداعی دعوت دی - بہت سے وزرار و امرا او شریک دعوت تھے جاپانی سفیر نے جام صحت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بیان کیا کہ جاپان اور انگلینڈ کی دوستی دنیا کے امن کی سب سے بہتر ضمانت ہو - لارڈ مئر نے جاپانی قحط فنڈ کے لئے ۵ ہزار پونڈ کی پہلی قسط نذر کی - یہ فنڈ منیشن ہوس میں کھولا گیا ہے - علاوہ ازیں بینک آف انگلینڈ نے بھی ایک ہزار پونڈ دیا ہو -

**شاہ سپین کی شادی** - ملک معظم نے مقام بیارٹز میں ہز ہائنس ہنری آف بیٹن برگ اور پرنسس اینا سے ملاقات کی - ۱۱ اپریل کو شاہ سپین نے بیارٹز میں ہز مجسٹی کے ساتھ خاصہ تناول فرمایا - ۱۲ مارچ کو شاہ اور ملکہ پرتگال شاہ الفنسو کی ملاقات کے لئے آئے - پارلیمنٹ سپین میں اسی روز بادشاہ کی شادی کا اعلان ہونے والا تھا - بیگم پرنسس اینا کے لئے دس ہزار پونڈ سالانہ الاونس کی منظوری دیجائیگی -

---

**کوئلہ کی کان میں حادثہ** - فرانس سے افسوسناک خبر آئی کہ کوریبز کی کوئلہ کی کانوں میں ایک ہولناک حادثہ واقع ہوا کان بھک سے اڑی خیال کیا جاتا ہو کہ گیس میں آگ لگنے سے حادثہ ہوا - ۱۸۰۰ کان کن اس وقت کان کے اندر کام کر رہے تھے منجملہ ان کے ۱۱۵۰ ہلاک ہو گئے - ان میں سے صرف ۹۰ نعشیں بڑی مشکل سے نکالی گئیں کیونکہ بوقت سطح زمین سے نیچے جہاں آگ لگی ہوئی ہو نعشوں کا نکالنا آسان کام نہیں ہو - کان کنوں کے دوست اور رشتہ دار جن کی تعداد ۲۵ ہزار کے قریب تھی اپنے اعزا کی قسمت کا حال معلوم کرنے آئے -

مجھلے ہوؤں او ان کے پس ماندگان کی دستگیری کے لئے فنڈ کھولا گیا ہو - ہر طرف سے چندے زور شور سے آرہے ہیں پارلیمنٹ نے بھی باتفاق رائے ۲۰ ہزار پونڈ کی امداد منظور کی

---

**جدید ریلوے لائنز** - حسب ذیل ریلوے لائنوں کی تعمیر کی ولایت سے منظوری آئی ہے :-

(۱) آسام بنگال ریلوے کے کیلار سٹیشن سے سلہٹ تک ۳۰ میل کی شاخ -

(۲) بارن سے بینا گونہ ریلوے پر ایک شاخ جو فگدا متھرا گونہ ریلوے سے جا ملیگی - ۲۴ میل لمبی -

(۳) کتوا سے بربر وا تک ایسٹ انڈین ریلوے کی شاخ ۱۰۲ میل لمبی -

(۴) وزیا نگرام سے رائے پور تک ۱۰۳ میل کی لائن

---

**جاپان اور مذہب** - اہل جاپان کا مذہب بدھ اور شنٹو ازم بیان کیا جاتا ہو ہمارے دوست قاری سرفراز حسین صاحب دہلوی جو ایک اولوالعزم شخص ہیں اس ارادہ سے جاپان میں پہنچے تھے کہ اشاعت اسلام کر کے جاپانیوں کو مسلمان بنائیں گے - انہوں نے سنا تھا کہ وہاں ایک انجمن محقق ادیان قایم ہے لیکن وہاں جا کر دیکھا تو انجمن کا کہیں سراغ نہ پایا اور نہ کوئی جاپانی تبدیل مذہب پر مائل دیکھا گیا -

قاری صاحب لکھتے ہیں کہ اکیاہ کے تجربہ اور لائق جاپانی اشخاص سے مکالمہ مذہبی کے بعد مجھے ایک بات معلوم ہوئی ہو کہ جو شخص یہاں اشاعت اسلام کرنا چاہے وہ قدیم ہندوازم - ویدانت یعنی صوفی شنٹو - بدھ اور عیسائی مذاہب سے اعلیٰ واقفیت رکھتا ہو - اور کانفیوشس کے سلسلہ سے بھی واقف ہو - یہاں کے لائق آدمی فلسفہ الٰہیات میں جس میں ویدانت اور بدھ کا لب لباب ہو زیادہ تر گفتگو کرتے ہیں - اور بات بات میں دیگر سلسلہ جات متذکرہ بالا سے مقابلہ کرتے ہیں - قاری صاحب کی آمد کی خبر سنکر ایک جاپانی اخبار نویس نے کہا کہ اس قسم کی احمقانہ دلچسپیاں ہمارے ملک میں نہیں پائی جاتیں ہم غیر ملکی مذاہب کی چھان بین میں مغز ماری کرنا نہیں چاہتے -

ایک جاپانی باشندہ جب ایک قدم بھی زمین سے اٹھاتا ہے تو اس حرکت کی تہ میں اسے اپنے ملک کا خاص فائدہ مد نظر ہوتا ہے نہ کہ اپنے مذہب کا - کیونکہ صحیح معنی میں اس کا کوئی مذہب نہیں ہے - اگر اس کا کوئی مذہب ہو تو وہ اس کا ملک اور ملک کا پیار ہے - جاپان میں سب سے مقدم شی ملک ہو - پھر مذہب -

---

**جاپان کے نوجوان** - کلکتہ میں دو جاپانی سیاحوں نے ۱۵ اپریل کو ایک جلسہ میں جاپان کے حالات پر لیکچر دئے - اول مسٹر مٹسوڈا نے تقریر کی اور دوران تقریر میں بیان کیا کہ قبل ازیں ممالک مغرب میں جاپان کی نسبت بہت کم واقفیت تھی - جب چین سے جنگ ہوئی تو مغربی لوگ جاپان سے تھوڑے بہت واقف ہوئے - اور خیال کرنے لگے کہ جاپانی بھی کچھ جان رکھتے ہیں مگر اس سے زیادہ نہیں - لیکن روس و جاپان کی جنگ سے مغربی دنیا کے لوگ جاپان کو ایک جنگی طاقت خیال کرنے لگے اور سمجھے کہ وہاں تعلیم بھی عمدہ ہوتی ہو اور حب الوطنی بھی حد سے زیادہ ہو - نصف صدی کے اندر پست قد آدمیوں کی قوم زمانہ حال کی تہذیب تک چھلانگ مار کر پہنچی ہو اور یہ سب جاپان کے نوجوانوں کی بدولت ہو - وہ قوم کے قوت بازو اور قوم کا عطر ہیں - وہ قوم کا دماغ اور ریڑھ کی ہڈی ہیں -

جاپان سے اس کے جوان آدمی علیحدہ کر لو تو ایک نکما مشرقی ملک کے سوا کچھ نہ رہ جائیگا - بڈھے آدمی پرانے زمانہ کو یاد کرتے ہیں

حال اور استقبال کا کچھ خیال نہیں کرتے لیکن جاپانی آدمی زمانہ حال میں رہتے اور ہمیشہ کے لئے کام کرتے ہیں۔ تم بازار میں جاؤ یا عدالتوں میں یا مجمع وزراء میں ہر جگہ جوان آدمی ملینگے تم نے جاپان کے جنرلوں کا نام سنا ہوگا وہ سب جوان ہیں جاپان کے لوگ جنگجوئی کی خاطر نہیں لڑے بلکہ ہمدردی انسانی اور انصاف کی خاطر آمادہ پیکار ہوئے۔

پھر مسٹر مشوڈا نے تعلیم و تربیت کا حال بیان کیا۔ آپ نے کہا کہ مضبوط آدمی بننے کے لئے جسمانی ساخت مضبوط ہونی چاہیے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آدمی طویل القامت ضرور ہو ہم دنیا میں سب سے پستہ قد آدمی ہیں۔ اور ہمیں طویل القامت ہونے کی ہوس نہیں ہے۔ درازی قد انسان کی خاص صفت نہیں ہے

آدمیت سے ہے بالا آدمی کا مرتبہ
پست ہمت یہ نہ ہووے پست قامت ہو تو ہو

دماغ کا بڑا ہونا ضروری ہے نہ کہ قد کا۔ ہمارے مدرسوں میں جسمانی تربیت لازمی ہے۔ پرائمری اور مڈل سکولوں میں کم از کم ایک گھنٹہ روز ورزش کے لئے وقف ہے۔ جن میں فوجی قواعد اور ورزشیں سکھلائی جاتی ہیں۔ ہمارے طلبا ٹینس کے بہت شوقین ہیں پھر جاپانی قواے عقلی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگ فلاسفی اور مابعد الطبیعات میں ان سے افضل ہیں لیکن ہمارے طلباء جو کچھ مدرسہ میں پڑھتے ہیں اس کو عمل میں لاتے ہیں۔ ہم ان لڑکوں کو ملامت کرتے ہیں جو خالی بیٹھے ہوئے بڑے بڑے مسئلوں پر بحث کریں۔

**شعاع رونٹجن کا مدرسہ۔** گورنمنٹ ہند نے ڈیرہ دون میں ایک انسٹیٹیوٹ قایم کرنا منظور کیا ہے جس میں ایکس ریز یعنی شعاع رونٹجن (وہ روشنی جو جسمات کے اندر گزر جاتی ہے اور جس کے ذریعہ بند صندوق کی چیزیں یا جسم انسان کے اندر کی کیفیت نظر آسکتی ہے) کے آلات سے کام لینا سکھلایا جائیگا چونکہ یہ روشنی بہت سے امراض کے علاج کے کام میں آتی ہے مگر اس کے آلات سے کام لینا خاص تربیت کا محتاج ہے اس لئے سول اور ملٹری ڈاکٹر صاحبان کو اس کے استعمال کو سیکھنا چاہیئے یہ دو [illegible] میں ایک سال ہی میں سیکھ سکیں گے۔

**لوہے کا کارخانہ۔** بمبئی کے پارسی رئیس مسٹر ٹاٹا مرحوم نے اپنی زندگی میں لوہا تیار کرنے اور ڈھلنے کا کارخانہ ہندوستان میں قایم کرنے کا ارادہ کیا تھا اور اسی مطلب کے لئے امریکہ سے ایک ماہر طبقات الارض کو اپنے ساتھ لائے تھے مگر پیام اجل آپہنچی اور ان کی یہ آرزو پوری نہ ہوئی۔ مگر اب ٹاٹا کے فرزندوں نے کامل تحقیقات کے بعد کارخانہ قایم کرنے کا عزم مصمم کر لیا ہے اور ایک کمپنی بنانی تجویز کی گئی ہے جس کا سرمایہ لہ ۳ کروڑ روپیہ ہوگا۔ لندن بمبئی اور کلکتہ میں پراسپکٹس ایک ساتھ شائع ہوگا۔ اول بنگال ناگپور ریلوے کے مقام سینی میں کام شروع کیا جائیگا۔ ابتدا میں ایک لاکھ ۲ ہزار ٹن لوہا سالانہ کی اوسط سے نکالا جائیگا جس میں سے ۷۰ ہزار ٹن کی ریل کی پٹڑیاں ڈھالی جایا کرینگی۔ کچا لوہا جو بمبئی کے قریب ایک کان سے نکالکر دیکھا گیا ہے اعلیٰ درجہ کا ہے۔ گورنمنٹ ایک ریلوے لائن کان تک بنائیگی۔ جھریا کی کوئلہ کی کان بھی وہاں سے بہت دور نہیں ہے۔ امید کی گئی ہے کہ تین سال کے اندر اندر کام ہونے لگیگا۔ سر زل منشوڈا جو سنڈیکیٹ کے ممبر مجلس ہیں عنقریب کمپنی قایم کرنے ولایت کو جانے والے ہیں۔ افسوس ہے کہ جو کام اہل ہند کو اپنے خالص انتظام اور دیسی سرمایہ سے کرنا چاہیئے تھا وہ بھی اہل انگلینڈ کے سرمایہ اور انتظام کے بغیر نہ ہو سکیگا تاہم دیسی مزدوروں کو ہی فائدہ پہنچیگا۔

**ایک نیا شہر۔** ہز ہائنس نواب صاحب بہاولپور نے اپنے ولیعہد کے نام پر مکلوڈ گنج روڈ سٹیشن کے متصل ایک نئے شہر کی بنیاد ڈالی ہے جو امید ہے کہ تھوڑے ہی عرصے میں ریاست کی ایک بڑی تجارتی منڈی بنجائیگا۔ بنیاد رکھنے کی رسم ادا ہو چکی ہے اور بازاروں وغیرہ کی داغ بیل ڈالدی گئی ہے۔ دکانوں اور مکانوں کے لئے زمین بذریعہ نیلام یکم سے ۴ اپریل تک فروخت ہوگی۔

**محرم کا فساد۔** انبالہ کی خبر ہے کہ محرم خیریت سے نہیں گذرا سنی مسلمانوں نے تعزیہ اس بازار کی طرف سے لیجانے کی کوشش کی جہاں اجازت نہیں تھی۔ پولیس نے روکا اس پر مقابلہ ہوا اور پتھر برسائے گئے آخر صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس نے زاید مسلح جمعیت کے ساتھ موقع پر پہنچکر بلوہ کو رفع کیا۔ فوج کو بھی کمر بستہ رہنے کا حکم دیدیا گیا تھا مگر اس کی ضرورت نہیں پڑی۔ ۱۹ آدمی جن میں سب مسلمان ہیں ماخوذ کئے گئے ہیں اس قسم کے فساد محض اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ ناسمجھ موجود نہیں ہیں اور تعلیم عام نہیں ہے اگر تعزیہ کسی خاص بازار میں سے لیجانے کی کیوں ممانعت ہو اس میں نقصان کیا ہے اور اگر ممانعت ہو تو تعزیہ داروں کو ضد کرنے کی کیا ضرورت ہے کیسی چھوٹی چھوٹی بے معنی بات پر ہم لوگ باہم سر پھوڑنے لگے ہیں خدا معلوم ہمیں کب عقل آئیگی۔

**موٹر گاڑیاں ریلوے لائن پر۔** رنگون انسین لمزاویدہ منڈالے ریلوے لائن پر تین موٹر گاڑیاں جاری کرنے کی منظوری دی گئی ہے انپر لہ ۲ لاکھ روپیہ خرچ آئیگا۔ ہر ایک گاڑی میں فرسٹ کلاس سکینڈ کلاس اور تھرڈ کلاس کے درجے ہونگے۔

**وائسرائے کا دورہ۔** لارڈ منٹو ۲۹ مارچ کو کلکتہ سے دورہ پر روانہ ہونگے۔ ۳۰ مارچ و یکم اپریل کو رونق بخش لکھنو ہونگے۔ ۲ سے ۳ اپریل تک آگرہ ۵ کو اجمیر ۶ و ۷ کو دہلی ۹ کو نوشہرہ اور پشاور۔ ہز اکسیلنسی ایک ہفتہ تک پشاور میں قیام فرماوینگے اور غالباً اس اثنا میں درہ خیبر کا بھی معائنہ کرینگے اور مالاکنڈ تک جائینگے اور خیبر ریلوے کا تصفیہ کرینگے۔ اور ۱۹ اپریل کو رونق افروز شملہ ہونگے۔

**پلیگ پنجاب میں۔** ہفتہ مختتمہ ۲ مارچ میں پلیگ سے پنجاب میں حسب ذیل موتیں ہوئیں۔

ضلع حصار ۳۰۔ ضلع رہتک ۸۲۔ ضلع گوڑگانوہ ایک۔ ضلع دہلی ۵۔ ضلع کرنال ۱۹۳۔ ضلع انبالہ ۲۱۔ ضلع ہوشیارپور ۹۲۔ ضلع جالندہر ۵۔ ضلع لودیانہ ۸۰۔ ضلع فیروزپور ۵۷۔ ضلع لاہور ۱۹۔ ضلع امرتسر ۱۰۳۔ ضلع گورداسپور ۲۲۷۔ ضلع سیالکوٹ ۲۲۰۔ ضلع گوجرانوالہ ۱۴۔ ضلع گجرات ۷۔ ضلع شاہپور ۲۔ ضلع جہلم ایک۔ ریاست پٹیالہ ۱۱۹۔ ریاست کپورتھلہ ۱۳۔ ریاست جیند ۵۔ ریاست کلسیہ ۲۔ کل میزان ۱۲۹۷ ہفتہ ماسبق کی میزان ۳۰۴۳ تھی اور سال گزشتہ کے اسی ہفتہ کی ۶۳۷۵۔

ماہ فروری میں پلیگ سے پنجاب میں ۵۰۳۰ کیس ہوئے تھے اور [illegible]

**۲۸ فروری کا زلزلہ۔** اندرون کوہ ہمالہ سے خبریں [illegible] ہیں۔ ہم خیال غلط نہیں تھا کہ ۲۸ فروری کا زلزلہ اکثر مقامات میں کافی طور پر محسوس ہوا کہیں کہیں سخت ضرور آیا ہوگا چنانچہ معلوم ہوا کہ ریاست بشہر میں ۲۸ فروری کا زلزلہ [illegible] کم نہیں تھا نقصان کی نسبت ابتک صرف یہ معلوم ہوا ہے کہ دو آدمی ہلاک اور ۲۳ مجروح

# عالم کا فوٹو

مہاراجہ بنارس وائسرائے کی ملاقات کے لیے عنقریب کلکتہ جائینگے۔

تبت کے لاماؤں کا سفیر کلکتہ پہنچ گیا ہے۔ اب معلوم ہوجائیگا کہ اس کے آنے کا مقصد کیا ہے۔

مسٹر ارل ممبر سول سروس بجائے مسٹر ا۔ے پیڈلر کے سررشتہ تعلیم بنگال کے ڈائرکٹر مقرر ہوئے۔ اگرچہ اس پر بہت مخالفت کی گئی تھی کہ سررشتہ تعلیم کے افسروں کی حق تلفی ہے مگر گورنمنٹ بنگال نے سویلین کو مقرر کرنے کا جو ارادہ پہلے سے کر لیا تھا اسپر قایم رہی۔

لیڈی منٹو صاحبہ پیرکے روز ڈیرہ دون تشریف لیجائینگی اور ماہ رواں کے آخر میں لکھنؤ یا تیسرائے سے آملینگی۔

وائسرائے اور وائسرائن کی طرف سے کپتان لارڈ فرانسس سکاٹ اے ڈی کانگ حضور پرنس اور پرنسس آف ویلز کو الوداع کہنے کراچی گئے ہیں۔

ریلوے جات ہند کی ۱۱ ماہ کی آمدنی بمقابلہ سال گزشتہ کے ایک کروڑ ۹۲ لاکھ زیادہ ہے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی آمدنی ۲½ ...۵ لاکھ کم ہے۔

ہندوستان میں کل ۲۰۱۶۳ میل ریل جاری ہے ایک سال میں ایک ہزار میل کا اضافہ ہوا۔

کلکتہ میں میسرز بلی بادر کے سن کے گودام ... نور گنج میں آتشزدگی سے پونے دو لاکھ کی مالیت کا نقصان ہوا۔

پاکپتن کی میونسپل کمیٹی کی نسبت حکم دیا گیا کہ آیندہ سے ممبران کمیٹی نامزد ہوا کرینگے۔ الیکشن کے ذریعہ منتخب ہونگے۔

لارڈ لیمنگٹن صاحب گورنر بمبئی جمعہ گزشتہ کو گجرات کے دورہ پر روانہ ہوئے وہاں سے کراچی کو جائینگے۔

بنگال پراونشل کانفرنس کا اجلاس تعطیل ایسٹر میں بردوان میں ہوگا۔

فیروزپور کے مشہور وکیل سردار رشن سنگھ فوت ہوگئے۔

دہلی میں ایک طوائف معہ دو شخصوں کے قتل ہوئی۔

یکم اپریل سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ٹائم ٹیبل میں کچھ ردو بدل ہوگا۔

پولیس کمیشن کی سفارش کے موافق انبالہ میں نیا پولیس سرکل قایم ہوا ہے۔

زمیندار کانفرنس کا اجلاس جو لاہور میں ہونے والا تھا ملتوی کیا گیا۔

مہاراجہ صاحب پٹیالہ یکشنبہ گذشتہ کو بمبئی سے لاہور واپس تشریف لائے۔

پنجابی زبان کا سرکاری امتحان آیندہ ڈیرہ غازیخاں میں ۲ اپریل کو ہوگا۔

لاہور میں انجینیروں کے امتحان لینے کے لئے عنقریب ایک بورڈ قایم ہونے والا ہے جس کا یہ فرض ہوگا کہ لوکل انجینیر اور انجن ڈرائیوروں کو سرٹیفکیٹ دئے جائیں۔ فیس ۲ روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک ہوگی۔

امسال سیلون سے ۱۷ کروڑ ۲۶ لاکھ ۴۹ ہزار ۲ سو ۲ پونڈ چا ممالک غیر کو روانہ ہوئی۔ جو سال گذشتہ کی نسبت ۱½ ملین پونڈ زیادہ ہے۔

راجہ صاحب فرید کوٹ مرحوم کے برادر زادے ان کے جانشین مقرر ہوئے ہیں۔ جن کی رسم گدی نشینی ۱۵ مارچ کو کمشنر صاحب جالندھر نے ادا کی۔

امسال پنجاب میں ۶۰ لاکھ ۴ ہزار ایک سو ایکڑ اراضی میں گیہوں کی کاشت کی گئی جو سال گذشتہ کی نسبت ۱۶½ فیصدی زیادہ ہے۔

حضور پرنس آف ویلز کی تشریف آوری کے موقعہ پر علیگڈھ کالج میں بیاد ... ... قایم کرنے کے لئے ۱ لاکھ ... روپیہ فراہم ہوا۔

شملہ میں موسم بہار کی گھوڑدوڑ کی تاریخیں ۲۹ اور ۳۱ مئی اور ۲ جون مقرر ہوئی ہیں۔

ڈائرکٹر محکمہ ڈاک مسٹر آر۔ ہنر فنشا صاحب اگلے ہفتہ شمالی ہند کا دورہ کرینگے۔ اور ۳۱ مارچ کو مسٹر سٹوارٹ ولسن کو چارج دیکر ولایت جائینگے۔

اگلے مہینے جب حضور وائسرائے پشاور تشریف لیجائینگے تو جمرود۔ دوئی سلمان ریلوے بنانے کی تجویز پر غور کیا جائیگا۔

کلکتہ میں مسٹر جسٹس ... ہاؤس آفیسر کی زوجہ نے اپنے شوہر کی غیر حاضری میں کلوروفارم سے ترکیا ہوا ایک رومال منہ پر رکھکر خودکشی کی۔

مسٹر فریزر بلیر مستعفی ایڈیٹر انگلشمین اخبار انگلشمین۔ اخبار سٹیٹسمین کے ایڈیٹر مقرر ہونے والے ہیں۔

۱۶ روپیہ ماہوار سے کم تنخواہ کے ملازمین سرکار کے لیے بنگال میں گرانی غلہ کا الاونس ۱½ روپیہ ماہوار منظور کیا گیا ہے۔

افسوس ہے کہ پروفیسر وشنو پنت چھترے ایک انڈین سرکس والے جو علم موسیقی میں دستگاہ کامل رکھتے تھے اور چین و جاپان و آسٹریلیا و امریکہ میں سرکس کے تماشے دکھلا کر بہت کچھ شہرت حاصل کی تھی اندور میں فوت ہوگئے۔

گروکل ہردوار کے سالانہ جلسہ میں ۲۵ ہزار آدمی جمع ہوئے تھے۔ ۲۷ ہزار روپیہ چندہ فراہم ہوا۔

موضع کچھوال ضلع لاہور میں ایک شخص مسمی رام سنگھ نے تین شخصوں کی یعنی بیوی اور بھاوج اور ان کے دو سال کے بچے کو قتل کر کے نعشیں جلادیں اور زیورات چرا کر لیگیا مگر آخر ملزم پکڑے گئے۔

مسٹر ہیمل سیکریٹری ہاؤس آف کامنز میں بیان کیا کہ ٹرنسوال کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ایک کمیشن جنوبی افریقہ کو روانہ ہوگی۔

چین میں پہلی دفعہ مردم شماری کی گئی ہے معلوم ہوا کہ ۴۳ کروڑ کی آبادی ہے۔

۱۰ مارچ کو وائمرلو اور بلجیم کے درمیان نئی قسم کی ٹیلیفون لائن کھولی گئی۔

مسٹر مورلے نے بیان کیا کہ وہ ہندوستان کا بجٹ جہانتک ممکن ہوسکا سشن کے اختتام سے بہت پہلے پیش کرینگے۔

گورنمنٹ آف انڈیا ہندوستان کے تمام عجائب خانوں کی نگرانی رکھنے کے لیے انسپکٹر جنرل آف میوزیمز کا ایک نیا عہدہ مقرر کرنے پر غور کر رہی ہے۔

۱۰ مارچ کو وزیر اعظم انگلینڈ کے مکان پر عورتوں کے ایک بڑے گروہ نے محاصرہ کر لیا اور ملاقات کرنے کی اجازت چاہی لیکن انکار کیا گیا اور آخر پولیس نے ان کو وہاں سے ہٹایا۔

۱۲ مارچ کو بحر شمالی میں سخت طوفان آیا۔ جہاز کومن پر سے ۱۲ آدمی گر کر غرق ہوگئے اور بہت نقصان ہوا۔

اڈیسہ میں ۳۰ روسی توپ چلانے والوں کو قید سخت کی سزائیں ملیں کیونکہ انہوں نے باغیوں پر فیر کرنے سے انکار کیا تھا۔

مہینے میں تین دن نہار منہ شہد کا استعمال کر لینا موافق ایک حدیث کے وبائی امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

لندن میں ایک اسلامی ہوٹل کھولا گیا ہے جس میں ہندوستانی کھانے ملتے ہیں۔

# ملٹری دنیا

## فوجوں کا ریلیف

حسب ذیل ریلیف [illegible] کے لئے منظور ہوا ہے۔

### برٹش رسالے

۱۴ ہسارز انگلینڈ سے بنگلور کو - ۶ ڈریگون گارڈز بنگلور سے مئو کو
۱۰ ہسارز مئو سے راولپنڈی - ۹ لانسرز راولپنڈی سے جنوبی افریقہ

### برٹش انفنٹری

سکینڈ ورسٹر شائر رجمنٹ انگلینڈ سے ولنگٹن۔
سکینڈ چیشائر رجمنٹ ڈگشئی سے مدراس اور بلاری۔
سکینڈ سفوک رجمنٹ مدراس اور بلاری سے عدن۔
سکینڈ کنگز اون [illegible] عدن سے انگلینڈ
سکینڈ برکشائر رجمنٹ مصر سے سابتو
فرسٹ گلاسٹر شائر رجمنٹ سابتو سے میانمیر اور فورٹ لاہور
فرسٹ ویسٹ یارک شائر رجمنٹ میانمیر اور فورٹ لاہور سے راولپنڈی۔
سکینڈ رائل آئرش فیوزیلیرز راولپنڈی سے فیروزپور
فرسٹ ڈارسٹ شائر رجمنٹ فیروزپور سے انگلینڈ
سکینڈ [illegible] سٹر شائر رجمنٹ سیلون سے احمدنگر۔
سکینڈ کناٹ رینجرز احمدنگر سے پونا
سکینڈ آرگل اینڈ سدرلینڈ ہائیلینڈرز پونا سے جنوبی افریقہ
فرسٹ ساؤتھ لنکا شائر رجمنٹ جبلپور اور ساگر سے رانی کھیت
سکینڈ کنگز رائل رائفل کور رانی کھیت سے جبلپور اور ساگر
سکینڈ لیسٹر رجمنٹ انگلینڈ سے بلگام اور [illegible] بلگام سے انگلینڈ
فرسٹ ناٹنگھم شائر اور ڈاربی شائر رجمنٹ سنگاپور سے بنگلور
فرسٹ ایسیکس رجمنٹ بنگلور سے میکٹیلا اور تھیٹمیو
فرسٹ مڈل سیکس رجمنٹ میکٹیلا اور تھیٹمیو سے لیبانگ۔
فرسٹ ویسٹ رائڈنگ رجمنٹ لیبانگ سے سیتاپور۔
سکینڈ ایسٹ سرے رجمنٹ سیتاپور سے مئو
فرسٹ یارک اینڈ لنکاسٹر رجمنٹ مئو سے کوئٹہ
سکینڈ ویلش رجمنٹ کوئٹہ سے جنوبی افریقہ۔
سکینڈ گارڈن ہائیلینڈرز۔ سکینڈ رائل ہائیلینڈرز اور فرسٹ بیڈ فورڈ شائر رجمنٹ پشاور - جھانسی اور [illegible] میں قایم رہینگی۔

### دیسی رسالے

۷ ہریانہ لانسرز - فیروزپور سے کوئٹہ۔
۳۵ - سندھ ہارس کوئٹہ سے جیکب آباد۔
۳۴ - جیکبس ہارس جیکب آباد سے انبالہ۔
۹ - ہڈسنز ہارس جالندھر سے کانپور۔
۱۰ - لانسرز کانپور سے جالندھر۔
۸ کیولری نوشہرہ سے انبالہ۔
۱۹ لانسرز انبالہ سے پشاور
۱۲ - کیولری پشاور سے مردان روڈ
۳ - کیولری نوشہرہ سے مردان روڈ۔
۴ - کیولری سکندرآباد سے پونا۔
۳۳ - [illegible] - پونا سے سکندرآباد۔
۲۹ - لانسرز [illegible] سے جلارم۔
۲۰ - دکن ہارس جلارم سے مئو۔
۲۰ - کیولری ساگر سے مئو۔

---

## وزیر جنگ کی تقریر

برٹش آرمی کے خرچ کا تخمینہ ۲ کروڑ ۹۷ لاکھ ۰۵ ہزار پونڈ ہے جو گذشتہ سال کی نسبت ۷ ہزار پونڈ کم ہے حالانکہ اس میں ریزرو کے لئے ۲ لاکھ ۲۰ ہزار پونڈ کی اور سٹورز کی ووٹنگ کے لئے ۲ لاکھ ۹۰ ہزار پونڈ کی زیادتی ہے۔

مسٹر ہیلڈین نے بیان کیا کہ اس میں پوری طرح غور کرنے کے بغیر وہ کوئی بڑی تبدیلی کرنا پسند نہیں کرتے۔

بحری پالیسی کے بموجب ۵ ہزار ۳۰۰ آدمی [illegible] کے ٹوٹنے سے اور نوآبادیوں کے گیریزنوں میں کمی کرنے سے اسٹیبلشمنٹ میں گھٹائے گئے ہیں۔

تمام ریگولر فوجیں سنہ ۱۹۰۶ء کے اختتام پر شارٹ رائفل سے مسلح کی جائینگی۔

مسٹر ہیلڈین نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بیان کیا کہ آرمی میں آئندہ سزائے تازیانہ کی سزا قطعی طور پر کام میں نہ لائی جائے۔

مسٹر ہیلڈین نے آرمی تخمینہ جات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا کہ مجھکو ۶ لاکھ پونڈ کی زیادتی کا مقابلہ کرنا ہے لیکن آرمی کونسل نے ۵ ہفتوں میں ۸ لاکھ پونڈ کی کفایت شعاری نکالی جس سے فوج کی جنگی قابلیت میں کوئی فرق نہ آتا تھا۔ لیکن اور زیادہ کمی کرنے کے لئے گورنمنٹ بٹالینوں کی تعداد گھٹا کر نوآبادیوں اور ہندوستان میں موجودہ فورسیں قایم رکھنا ناممکن تھا اس لئے ہم کو نوآبادیوں کے گیریزن ترک کر کے رسائل کی حفاظت اُن کے سپرد کرنی چاہئے۔ بڑی بڑی تبدیلیاں جو اختیار کی گئیں وہ یہ تھیں کہ سینٹ ہلینا سے گیریزن واپس بلایا جائے۔

دیہاتی لڑکوں کی دیسی رجمنٹ موقوف ہو اور تین سال کی ملازمت کا قاعدہ بند کیا جائے۔ اور یہ تمام کمی فارن آفس [illegible] کالونیل اور انڈیا آفسوں کی متفقہ پالیسیوں پر منحصر ہو۔

کیا ہندوستان کا سرحدی عدو آجکل خطرے میں تھا؟ اگر نہیں تھا تو کیا ہندوستان میں موجودہ وسیع اسٹیبلشمنٹ رکھنا ضروری تھا؟ یہ امر سخت قابل غور ہے کہ آیا تمام معاملات اسی طرح قایم رہینگے جیسے کہ آجکل ہیں۔ اگر ہمکو ہندوستان کے میدانوں میں کوئی بڑی لڑائی لڑنی پڑی تو اس وقت تک اس کا آنا اغلب نہ تھا جب تک کہ والنٹیر پورے طور سے مکمل حالت نہ کرلیتے جو آجکل کی نسبت بہت [illegible]

مسٹر ہیلڈین کو ملیشیا اور والنٹیروں [illegible] قوم سے بہت کچھ توقع ہے۔

مسٹر ہیلڈین نے بیان کیا کہ دو آرمی کور [illegible] نئی آرٹلری کے ساتھ مسلح کئے جائیں۔

ٹائمز کا ایک ملٹری نامہ نگار مسٹر ہیلڈین کی تقریر پر بحث کرتا ہوا بیان کرتا ہے کہ ممکن ہے کہ روس تین سال کے اندر اندر اپنی اصلی طاقت حاصل کرلے۔ اس کی رائے میں لنکڈ بٹالین سسٹم ٹھیک نہیں ہے اور وہ یقین کرتا ہے کہ ہندوستان میں گورہ فوج کے گیریزن اس کے بغیر ہی قایم رہ سکتے ہیں۔ وہ امید کرتا ہے کہ انڈین اسٹیبلشمنٹوں میں کمی کرنے کا سوال نہ پیدا کیا جائے اور یہ تجویز کرتا ہے کہ ہندوستانی جوان سپاہیوں کو پہلی مرتبہ پہاڑی سٹیشنوں پر قایم کرے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ آرمی کے متعلق اگلے ہفتہ اچھی طرح مباحثہ ہوگا۔ ریڈیکل لوگوں میں فوج میں کمی کرنے کے متعلق بہت جوش پھیل رہا ہے۔ خصوصاً ہندوستان میں فوج گھٹانے کے لئے وہ بہت زور دے رہے ہیں کیونکہ ان کے خیال کے بموجب دو واقعات ایسے ہیں جن کی وجہ سے ہندوستان میں فوج کے کم کرنے کی ضرورت ہے۔ اول معاہدہ جاپان اور دوئم روس کی موجودہ ردی حالت۔ مسٹر ہیلڈین کی تقریر سے وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں

کہ وہ آخر اس تجویز کے موافق ہو جائینگے -

**سرحدی صوبہ** سے خبر آئی ہے کہ جدید ملٹری انتظام کے متعلق جو نوشہرہ میں بارگیں وغیرہ تیار ہو رہی تھیں ان کی بابت حکم آیا کہ کام فوراً بند کیا جائے -

**نیٹو انفنٹری ریلیف** - مندرجہ ذیل زمانہ ریلیف اور منظور کئے گئے ہیں - ۱۰۲ موپلا نوشہرہ سے احمد نگر ۱۲۵ نپولین راثفلز احمد نگر سے بنگلور ۹۶ پنجاب بنگلور سے ڈیرہ اسماعیل خان

**نیٹو آرمی** کی تمام یونٹوں میں ان لایق جینٹلمین کیڈٹوں کے تمام اسٹیبلشمنٹ کے لئے جو سگنلنگ کے کام میں مستعد ہیں (بمقابل انجمنان) کی ذیل میں شامل ہونے میں ایکسٹرا ڈیوٹی کی تنخواہ ملنے کی منظوری ہو گئی ہے -

**گورنمنٹ آف انڈیا کا** ارادہ ہے کہ ان سپاہیوں کی تنخواہ وغیرہ کے قواعد پر جو ہندوستان میں ان انڈیپنڈنٹ لسٹ پر کام کرتے ہیں دوبارہ غور کرکے ان میں ترمیم کیجائے - کیونکہ موجودہ قواعد و ضوابط میں بہت سے نقص موجود ہیں -

**ہز رائل ہائنس** پرنس آف ویلز صاحب نے الطاف خسروانہ سے یہہ خواہش ظاہر کی تھی کہ ۲۱ - کیولری (فرانٹیر فورس) کے دفعدار ولاور خان کے ورثا کے لئے ایک زائد پنشن منظور کی جائے - دفعدار مذکور ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء کو اپنی رجمنٹ کے لفٹنٹ رابرٹسن صاحب کو پشاور کے نزدیک دریائے لنڈی میں ڈوبنے سے بچانیکی کوشش میں خود غرق ہو گیا تھا - چنانچہ حضور کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے پرنس کے ایما کے بموجب دفعدار متوفی کی بیوہ کے لئے زائد پنشن منظور کر لی ہے -

**افسوس ہے** کہ ۸ حال کو سابق میجر جنرل سر ولیم گیٹکر صاحب کا سوڈان میں انتقال ہو گیا - بہت کم آدمی ایسے ہیں جنہوں نے ہندوستان میں میجر جنرل صاحب موصوف کی مانند شہرت حاصل کی ہو ۱۸۶۸ء میں آپنے مہم ہزارہ میں بطور ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ اور کوارٹر ماسٹر جنرل کے خدمات ادا کیں ۱۸۸۸ء و ۱۸۹۱ء میں آپ مانڈلے برگیڈ کی کمانڈ پر تھے - مہم چترال برما وار مانشن کی مہم میں جنگ ہو گئی اور درہ جنبتائی اور درہ لواری میں آپنے ایسے ایسے کارنمایاں دکھلائے جن کے باعث آپ خرطوم پر چڑہائی کرنے کے ایام میں ضروری کمانڈوں پر مصر جانے کے لئے منتخب کئے گئے تھے لارڈ کچنر صاحب کی ماتحتی میں بھی آپ نے قابل تعریف خدمات ادا کیں اور جنگ جنوبی افریقہ میں جس قدر آپ ناموری اور شہرت کے مستحق ہیں شاید ہی کوئی دوسرا شخص ہوگا - اگرچہ ریفنز برگ کی جنگ میں ناکامی حاصل کرنے سے آپکی ایکٹو سروس کا خاتمہ ہو گیا - لیکن یہ ناکامی زیادہ تر حالات کی مجبوری اور مشکلات کا نتیجہ تھی - آپ ۱۹۰۴ء میں ہندوستان کی پلیگ کمیٹی کے پریزیڈنٹ رہے اور گورنمنٹ آف انڈیا اور گورنمنٹ بمبئی کا شکریہ حاصل کیا - غرضیکہ اس ناموری اور حسن خدمات کے باعث آپکا نام ہندوستان میں ہمیشہ یاد رہیگا -

**۲۲ کیولری** کا سوار کالا سنگھ جہلم میں اپنی رجمنٹ کے جمعدار کے لڑکے کو قتل کرنیکے جرم میں ۲ مارچ کو پھانسی پاگیا

**جزیرہ فلپائن میں جنگ** - منیلا سے خبریں پہنچی ہیں کہ امریکن ٹروپوں نے تین روز تک جنگ کر کے ۶۰۰ باغیوں کو جولو کے نزدیک ایک پہاڑ سے بھگا دیا ہے جس پر انہوں نے قبضہ کیا ہوا تھا امریکن فوجوں نے اپنے توپخانوں کو ۳۰۰ فٹ بلند کر لیا تھا - ان کے ۱۸ آدمی ہلاک اور ۴۲ زخمی ہوئے - پریزیڈنٹ روسویلٹ نے امریکن ٹروپوں کے بہادری سے لڑنے اور جھنڈے کی عزت قایم رکھنے پر مبارکبادی کا تار بھیجا -

پولوس عورتوں اور بچوں کی خونریزی کے متعلق جنرل وڈ نے خبر بھیجی ہے کہ وہ لوگ اپنی عورتوں اور بچوں سے ڈہال کا کام لیتے ہیں - چنانچہ بہت سی عورتیں مردانہ لباس میں جنگ کرتی ہوئی معلوم ہوئی ہیں -

**۲۳ لانسرز** کے ریکروٹ نیاز علی کو بہادری کے صلہ میں آرڈر آف مرٹ درجہ سوم کا تمغہ عطا ہوا - ریکروٹ مذکور نے جب کہ وہ مسلح نہ تھا - ۲۲ - کیولری کے سوار کالا سنگھ کو جو جہلم میں اپنے رجمنٹ کے جمعدار کے بیٹے کو قتل کر کے ہاتھ میں ننگی تلوار لئے جوش میں بھاگا چلا آرہا تھا پکڑ کر قابو کر دیا -

۲۱ - کوہاٹ ماؤنٹن باٹری کے ڈرائیور نائک جیگنا کو بہادری کے صلہ میں آرڈر آف مرٹ درجہ سوم کا تمغہ عطا ہوا - نائک مذکور نے ۲۳ نومبر ۱۹۰۵ء کو کوہاٹ میں جب کہ وہ مسلح نہ تھا ایک دوسرے ڈرائیور کو پکڑ کر بے قابو کر دیا جو بھنگ کے نشہ میں دیوانہ وار ننگی تلوار ہاتھ میں لئے بھاگا جا رہا تھا اور جس نے اپنے ایک ساتھی کو زخمی کیا تھا -

**سکندر آباد** انفنٹری برگیڈ کے کمانڈنگ جنرل ہملٹن صاحب کی ہندوستان سے باہر جانے کے لئے ۶ ماہ کی رخصت منظور ہوئی

**۲ - پٹیالہ** انفنٹری نے ۱۹۰۶ء کا امپیریل سروس ٹروپوں کا اتھلیٹک چیمپین شپ جیت لیا - یہہ سالانہ جلسہ ریاست پٹیالہ کے زیر انتظام منعقد ہوا تھا -

**ژوب لیوی کورز** - کوئٹہ میں حضور پرنس آف ویلز صاحب کی تشریف آوری کے موقعہ پر ہز رائل ہائنس نے ژوب لیوی کورز کے چند اشخاص کو سندیں عطا کیں جنہوں نے نہایت بہادری اور دلیری سے گورنمنٹ کی خدمات ادا کی تھیں - ان میں سب سے زیادہ شجاعت اور جوانمردی کے مستحق اس کورز کے صوبیدار میجر صاحب ہیں - یہہ کورز سر رابرٹ صاحب کی مہم کے بعد بنائی گئی تھی -

پھر پرنس نے ایک حوالدار اور چند سپاہیوں کو طلب کیا اور ان کے سینوں پر درجہ سوم کے آرڈر آف مرٹ کا تمغہ لگایا گذشتہ اپریل میں جب قزاقوں نے شنباز پوسٹ پر حملہ کیا تھا تو حوالدار حیات خان صاحب نے باوجود سخت زخمی ہونے کے نہایت شجاعت اور مردانگی سے قزاقوں کا مقابلہ کر کے اپنے ہمراہیوں کو ڈیفنس کرنے کی جرأت دلائی تھی - چنانچہ سپاہی علی جان نے باوجود سخت زخمی ہونے کے جب کہ وہ نیچے کے کمرے میں قزاقوں کے ہاتھ میں گرفتار تھا اپنی جان کو خطرے میں ڈالکر باواز بلند پکار کر اوپر والے سپاہیوں کو قزاقوں کے چھت میں آگ لگانے کی خبر پہنچا دی اور سپاہی سلطان خان نے اپنے تئیں بھڑکتے ہوئے شعلوں میں ڈالکر بھی آگ بجھانے کی کوشش کی تھی +

۱۸ اٹوانہ لانسرز نے مالیگنؤ میں دربار رائل ہائنس کے سامنے نیزہ بازی اور شہسواری کے انواع و اقسام کے نادر کرتب دکھلائے جس سے ولیعہد بہادر از بس محظوظ ہوئے -

---

رائل فیلڈ آرٹلری بریگیڈ کے کوارٹرز آیندہ سے جالندہر میں قایم ہونگے - اس کی باٹریاں آجکل کیمبلپور - ملتان - اور جالندہر میں ہیں -

---

سپلائی اینڈ ٹرانسپورٹ کے انسپکٹر جنرل مسٹر فیلڈ صاحب بہادر ۲۱ ماہ حال کو بہ تقریب دورہ لاہور تشریف لیجائینگے بعد ازاں فیروزپور لودیانہ اور انبالہ رونق افروز ہونگے -

---

کرنل کیمپر صاحب بہادر مشرقی کمان کے ڈی - اے - اے جی - اور کرنل [illegible] صاحب بہادر مغربی کمانڈ کے لئے ڈپٹی ایڈجوٹنٹ جنرل منتخب کئے گئے - کرنل کیمپر صاحب بہادر کی بجائے ڈائرکٹر آف ملٹری ایجوکیشن کے عہدے پر کرنل جے - ایس کاؤنسر صاحب بہادر مقرر ہوئے -

---

# پروموشن

۹ - ہڈسنز ہارس - رسالدار [illegible] سنگھ صاحب بہادر بجائے رسالدار عجب خان صاحب بہادر پنشن یافتہ کے ۱۶ جنوری ۱۹۰۶ء سے رسالدار مقرر ہوئے -

دفعدار محمد اکرم خان صاحب ایک خالی عہدہ پر کرنے کے لئے ۱۶ جنوری ۱۹۰۶ء سے جمعدار مقرر ہوئے -

۳۲ - سام براؤنز کیولری - (فرانٹیر فورس) رسالدار گنج سنگھ صاحب بجائے رسالدار میجر [illegible] سنگھ صاحب سردار بہادر پنشن یافتہ کے یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے رسالدار میجر مقرر ہوئے اور رسائیدار شمس الدین صاحب رسالداری پر مامور ہوئے -

رسائیدار فقیر محمد صاحب بجائے رسالدار کاہن سنگھ صاحب پنشن یافتہ کے یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے رسالدار مقرر ہوئے -

[illegible] جمعدار بسنت سنگھ صاحب رسائیداری پر اور لانس دفعدار [illegible] سنگھ صاحب جمعداری پر مامور ہوئے -

۲۶ - جیکبز ماؤنٹین باٹری جمعدار گلاب خان صاحب بجائے امیر باز خان پنشن یافتہ کے یکم فروری ۱۹۰۶ء سے صوبیدار مقرر ہوئے اور حوالدار جوالا سنگھ صاحب جمعدار بنائے گئے -

۳۰ - پنجابیز جمعدار پرتھی سنگھ صاحب بجائے صوبیدار پال سنگھ صاحب پنشن یافتہ کے یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے صوبیدار مقرر کئے گئے اور کوارٹر ماسٹر حوالدار گوبند [illegible] صاحب جمعدار بنائے گئے -

۵۴ سکھ (فرانٹیر فورس) جمعدار [illegible] سنگھ صاحب بجائے صوبیدار لال سنگھ صاحب کے جو نوبتہ (یوگنڈا) بٹالین کنگز افریقن رائفلز کے انڈین کنٹنجنٹ کے ساتھ تعینات کئے گئے ۳ دسمبر ۱۹۰۵ء سے صوبیدار مقرر ہوئے اور حوالدار [illegible] سنگھ صاحب جمعدار بنائے گئے -

صوبیدار سرجالو صاحب بجائے صوبیدار میجر [illegible] سنگھ صاحب بہادر پنشن یافتہ کے یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے صوبیدار میجر مقرر ہوئے اور جمعدار [illegible] سنگھ صاحب صوبیداری پر اور حوالدار [illegible] سنگھ صاحب جمعداری پر ترقی یاب ہوئے -

۹۱ پنجابیز (لائٹ انفنٹری) جمعدار [illegible] سنگھ صاحب بجائے صوبیدار [illegible] صاحب کے جو [illegible] لینڈ کنٹنجنٹ کے ساتھ تعینات ہوئے یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے صوبیدار مقرر ہوئے - اور [illegible] حوالدار [illegible] سنگھ صاحب جمعدار بنائے گئے -

### ہاسپٹل اسسٹنٹ

بنگال اسٹبلشمنٹ - مندرجہ ذیل ہاسپٹل اسسٹنٹ صاحبان کو اپریل ۱۹۰۵ء کے [illegible] متعلق [illegible] ادا کرنے کے سلسلہ میں ۲۷ جنوری ۱۹۰۶ء سے [illegible] پر ترقی دی گئی -

نمبر ۸۰۰ شاء اللہ صاحب سکینڈ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ سینیر ہاسپٹل اسسٹنٹ درجہ دویم (معہ عہدہ جمعداری بطور سپرنیومرری) بنائے گئے -

نمبر ۶۳ کھیالال صاحب تھرڈ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ بشرط سکینڈ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ (سپرنیومرری) بنائے گئے اگر وہ ۲۷ جنوری ۱۹۰۶ء سے سال بھر کے اندر اپنا پروفیشنل امتحان پاس کرلیں -

### مدراس اسٹبلشمنٹ

نمبر ۱۲۸۲ محمد ریاض الدین صاحب فرسٹ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ کی ترقی یکم جولائی ۱۹۰۵ء سے شمار کرنی چاہئے -

---

# آج کیا خبر ہے؟

انگلستان کے سال رواں کے بجٹ میں تخمینہ سے ۹ لاکھ پونڈ زیادہ آمدنی ہوگی مگر لنڈن ٹائمز کا خیال ہے کہ ۳ لاکھ پونڈ کی بچت ہیگی -

بحر الکاہل کے جزائر ہوائی اور ساموا میں پہاڑ کی آتش فشانی سے تین گانوں تباہ ہوگئے -

ڈیوک اور ڈچیز آف کناٹ جنوبی افریقہ کے دورہ سے فارغ ہو کر ۱۳ ماہ حال کو زنجبار میں وارد ہوئے - سلطان زنجبار سے ملاقات کی اور ہندوستانیوں کے ایک ڈیپوٹیشن کو شرف باریابی بخشا -

فرانس کی کانہائے کوئلہ کے حادثہ کے متعلق پارلیمنٹ انگلینڈ کی لیبر پارٹی نے خط لکھا ہے -

حضور پرنس اور پرنسس آف ویلز ۱۴ ماہ حال کو چمن تشریف لیگئے - جہاں انگریزی علاقہ سے افغانستان کی سرحد ملتی ہے -

نمبر رائل [illegible] نے ۲۴ بلوچستان انفنٹری کو جدید [illegible] عطا کئے -

کمیشن آبکاری لاہور میں شہادتیں لیکر راولپنڈی کو گئی -

۵۷ رائفلز کی ٹیم نے پنجاب نیٹو انفنٹری ایلوٹ منٹ میں آخری بازی جیتی -

سال رواں میں گورنمنٹ ہند توسیع ریلوے کے اہتمام کے لئے ۱۲ کروڑ روپیہ قرضہ لیگی -

---

# لودیانہ

ہر ایک جگہ بابا لنگ کی - [illegible] دہوم دہام - [illegible] سوانگ تماشے - نہ شور و غل - جو ہمیشہ دیکھنے میں آیا کرتا تھا - یا تو لوگ اب مہذب زیادہ ہو گئے ہیں اور بیہودہ مذاق کو چھوڑنے جاتے ہیں یا یہ وجہ ہے کہ صدہا بچے امسال چیچک کی نذر ہوگئے ہیں اور لوگوں کے دل بجھے ہوئے ہیں -

وکٹوریہ کلاک ٹاور کی تعمیر ختم ہوئی صرف انٹوں کا دہونا اور ڈائل لگانا باقی ہے -

سردار نہال سنگھ سکرٹری میونسپلٹی کے مستعفی ہونے کی خبر معتبر ذرایع سے غلط معلوم ہوئی -

شنبہ و اتوار کو اور منگل کے روز کسیقدر ترشح ہوا اب موسم بدل گیا ہے اور سردی برائے نام باقی ہے -

ضلع ہذا کا سالانہ میلہ مویشی ۱۶ سے ۲۲ ماہ حال تک منعقد رہیگا -

ہفتہ گذشتہ میں ۳۳ پیدایش اور ۱۹ موتیں درج رجسٹر ہوئیں -

# دلچسپ واقفیت کا خزانہ

**گورے حبشی** - صوبہ مسسیسپی میں ایک عجیب قسم کے مرض کے پیدا ہونے کی خبر سنی جاتی ہے۔ اس بیماری کے اثر سے کئی سیاہ فام حبشی گورے رنگ کے ہوگئے ہیں۔ اور یہ رنگ اس قسم کا نہیں جیسے کوڑھ برص وغیرہ امراض میں ہو جاتا ہے۔ بلکہ ان حبشیوں کی تمام جلد بیں چند داغوں کے سوائے اچھے گورے رنگ کی ہوگئی ہیں لیکن اس مرض نے ان کے بالوں پر بالکل اثر نہیں کیا۔

**بندوق کی نئی گولی** - فرانسیسی انفنٹری فوج کے استعمال کے لئے فرانس میں ایک نئی قسم کی گولی ایجاد ہوئی ہے جو فائر ہونے کے بعد اپنی پرواز میں ۳ ہزار چھ سو مرتبہ فی سکینڈ کے حساب سے چکر کھاتی ہے۔ اور ۸۰۰ گز کے فاصلہ پر ایسے چھ آدمیوں کے جسم سے پار گزر سکتی ہے جو ایک دوسرے کے پیچھے کھڑے ہوں۔

**بادلوں کی اونچائی** - بادلوں کی بلندی مختلف طور سے ہوتی ہے ان کی اونچائی پر موسموں کا بھی اثر پڑتا ہے۔ جاڑوں میں انکی اوسط بلندی ۴ ہزار فٹ سے لیکر ۴ ہزار چھ سو فٹ تک ہوتی ہے اور گرمیوں میں دس ہزار سے ۱۴ ہزار فٹ تک لیکن بعض اوقات یہ اس سے بھی کہیں زیادہ اونچائی پر لٹکتے ہوئے دیکھے گئے ہیں جس کا اندازہ ۳۳ ہزار فٹ سے ۵ میل کی بلندی تک ہوسکتا ہے۔

**غذا کو محفوظ رکھنے کا نیا طریقہ** - غذا کو غیر محدود عرصے تک سڑنے اور خراب ہونے سے محفوظ رکھنے کا ایک نیا طریقہ اختراع ہوا ہے۔ اس طریقہ سے ہر قسم کی غذا کے وزن اور حجم میں ½ حصہ کمی ہو جاتی ہے لیکن اس کے رنگ اور ذائقہ میں بالکل فرق نہیں آتا۔ یہ ایجاد دس سال کی مشقت اور تجربوں کے بعد اب مکمل ہوئی ہے جس سے غذائیں کے ٹین میں محفوظ رکھنے کا سلسلہ ختم ہوگیا ہے۔ اس طریقے سے فوجوں کے لئے رسد مہیا کرنے اور جہازوں میں غذا موجود رکھنے میں بہت آسانی ہو جائیگی۔

**دنیا کی سب سے [illegible] قوم** - ملایا میں ایک عجیب و غریب قسم کی قوم آباد ہے جو کیوبس کے نام سے مشہور ہے۔ اس قوم کے آدمی انتہا درجے کے بزدل اور اسقدر شرمیلے ہیں کہ مارے شرم کے کبھی کسی اجنبی شخص کے سامنے نہیں آتے۔ اور ہمیشہ جنگلوں اور پہاڑوں کے غاروں میں بود و باش رکھتے ہیں۔ ملایا کے باشندے ان کو وحشی اور کمینہ خیال کرتے ہیں۔

ان کے اور ملایا کے سوداگروں کے درمیان تجارت کا سلسلہ جس عجیب و غریب طریقے سے جاری ہے وہ قابل بیان ہے۔ جب کوئی سوداگر اپنا مال و اسباب لے کر ان کے جنگلوں میں فروخت کرنے کی غرض سے جاتا ہے تو وہ اپنا آنا ایک ڈھول بجاکر ظاہر کرتا ہے اور ڈھول بجاتے ہی فوراً کسی پوشیدہ جگہ میں چھپ جاتا ہے۔ کیوبس قوم کے آدمی ڈھول کی آواز سنکر اس جگہ آتے ہیں اور علیحدہ علیحدہ مقامات پر مطلوبہ شے کا نمونہ اور اپنی اپنی نقدی زمین پر رکھکر ڈھول بجاتے ہیں۔ اور ادھر ادھر پوشیدہ ہو جاتے ہیں۔ سوداگر ڈھول کی آواز سنکر اپنی پوشیدہ جگہ سے نکلتا ہے۔ اور ہر شخص کی نقدی کے بجائے اسی قیمت کی مطلوبہ شے رکھدیتا ہے اور اس کام سے فارغ ہو کر پھر ڈھول بجاتا ہے اور پوشیدہ مقام میں جا چھپتا ہے۔ ڈھول کی آواز سُن کر اس عجیب و غریب قوم کے آدمی اسی مقام پر واپس آتے ہیں۔ اور اپنی اپنی مطلوبہ اگر پسند ہو تو اٹھاکر لیجاتے ہیں ورنہ اسی مقام پر پڑی رہنے دیتے ہیں غرضیکہ سودے کا فیصلہ اسی طریقے سے چھپ کر سرانجام ہوتا ہے اور وہ لوگ ہرگز اجنبیوں کے سامنے آنا پسند نہیں کرتے یہ لوگ اپنے مردوں کو دفن نہیں کرتے۔ ان کا گزارہ عموماً سانپوں جنگلی جانوروں کے گوشت اور میووں پر ہے۔ یہ لوگ نیزہ چلانے اور گوپیہ پھینکنے میں بہت کاریگر ہوتے ہیں۔

**ایک عجیب شرط** - ایک مقام پر جہاں چند یار دوستوں کا مجمع تھا ایک شخص نے بیان کیا کہ میں سیاہ رنگ کی بوتل میں تم سب لوگوں سے زیادہ پانی بھر سکتا ہوں۔ یعنی جس قدر پانی تم اس بوتل میں بھردوگے میں اس سے زیادہ پانی اس میں داخل کرسکتا ہوں۔ ایک شخص نے بلا سوچے سمجھے اس بات کو ناممکن خیال کرکے کہا کہ میں دس روپے شرط باندھتا ہوں اگر تم اپنے دعوے میں پورے نکل سکو۔ غرضیکہ دونوں شخصوں میں باقی تمام حاضرین کے روبرو جو اس بحث کو بہت حیرت اور دلچسپی سے سن رہے تھے شرط کا فیصلہ ہوگیا۔ ایک سیاہ بوتل منگوائی گئی اور شرط لگانے والے شخص نے اس کو صاف اور شفاف پانی سے منہ تک بھردیا۔ اور جس شخص سے شرط لگائی تھی اس کے سامنے بوتل رکھکر کہا کہ لیجئے کیا آپ اس بوتل میں جسکو میں نے ابھی پانی سے بھرا ہے اور پانی ڈال سکتے ہیں؟

دوسرا شخص - کیوں نہیں بیشک میں ایسا کرسکتا ہوں آپ براہ عنایت اس بوتل کے منہ پر ایک مضبوط ڈاٹ لگادیں۔

پہلے شخص نے بوتل کے منہ پر ایک مضبوط ڈاٹ لگادی اور بوتل دوسرے شخص کے حوالہ کی اب تمام حاضرین اس کی جانب شوق اور حیرت کی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے کہ دیکھئے وہ اس میں کس طرح زیادہ پانی داخل کرسکتا ہے کہ اتنے میں اس شخص نے ایک پانی کا بھرا ہوا گلاس اٹھایا اور بوتل کو الٹ کر اس کا منہ نیچے کردیا اور بوتل کے بیرونی نیچے والے گڑھے میں جو تمام سیاہ بوتلوں میں ہوتا ہے۔ جس قدر پانی آسکتا تھا ڈالدیا اور بوتل کو آگے بڑھاکر حاضرین سے کہا "کہ آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ اس وقت اس بوتل میں بہ نسبت پیشتر کے کس قدر زیادہ پانی ہے" تمام حاضرین حیران رہگئے اور وہ صاف دس روپیہ کی بازی لے گیا۔

**ملک پیرو کی عجیب چیزیں** - ملک پیرو (جنوبی امریکہ) میں دو چیزیں عجیب و غریب ہیں۔ اول لاٹری کے ٹکٹ - دوئم ریلوے - اول الذکر کی شہرت کی بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ ملک پیرو میں اس کثرت اور بہتات سے رائج ہیں کہ شاید ہی دنیا کے کسی اور ملک میں ہونگے - جس کا ایک ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ بازاروں میں سودا خریدتے وقت ریزگاری کے عوض میں عام طور پر اکثر لاٹری کے ٹکٹ پیش کئے جاتے ہیں اور لوگ ان کو بخوشی قبول کرتے ہیں۔

پیرو کی ریلوے کے عجیب و غریب ہونے میں کوئی کلام نہیں کیونکہ وہ ریلوے جو کوہ اینڈیز کے اوپر سے جاتی ہے۔ اس کی بناوٹ اس کی خوبصورت سینریاں - اس کے بڑے بڑے ٹنل اور اس کے اتراؤ اور چڑھاؤ دنیا کے عجائبات میں سے ہیں - اس کی تیاری کے لئے اس قدر زرکثیر صرف ہوا ہے کہ جس کے بارے گورنمنٹ پیرو تقریباً تباہ ہوچکی تھی - اس ریلوے کے ۱۰۰ میل کے مختصر سے فاصلہ میں ۵۲ ٹنل ہیں اور اس کی سڑک بیشمار اترائیوں اور چڑھائیوں پر سے گذرتی ہوئی ایسے پلوں پر سے جاتی ہے جو بلندی میں اپنی کوئی نظیر نہیں

رکھتے۔ ایک مقام پر جہاں ۵ انچ حرارت کی بلندی تک چڑھ گئی ہے وہاں ہوا کے زیادہ لطیف ہونے کے باعث گاڑی کے مسافروں کا دم سا گھٹنے لگتا ہے۔

---

**دانا دیوانا۔** ایک پاگل خانہ میں ایک پاگل کے دماغ میں یہ خبط سمائی ہوئی ہے کہ وہ مردہ ہے۔ تمام آدمی اور پاگل خانہ کے ڈاکٹر نے ہر چند کوشش کی کہ اس کے دماغ سے کسی نہ کسی طرح یہ خیال دور کر دیں لیکن کچھ اثر نہ ہوا ایک دن اس پاگل کے ڈاکٹر کو اچانک بیٹھے بیٹھے اس کے خبط کو دور کرنے کی ایک تجویز سوجھی اور وہ فوراً اس پاگل کے پاس گیا اور اس سے باتیں کی پوچھنے لگا۔

"بھلا تم نے کبھی کسی مردے کے جسم سے خون نکلتے ہوئے دیکھا ہے"

پاگل "کبھی نہیں"

ڈاکٹر "کبھی سنا ہو"؟

پاگل "کبھی سنا بھی نہیں"

ڈاکٹر۔ "بیشک تم سچ کہتے ہو کہ مردہ کے جسم سے خون کبھی نہیں نکلتا۔ لیکن اگر تم اجازت دو تو میں اس کا تجربہ تمہارے جسم پر کر کے دیکھوں کہ آیا تمہارے بدن سے خون نکلتا ہے یا نہیں؟"

دیوانہ نے منظور کر لیا اور ڈاکٹر نے اپنا نشتر نکال کر اس کے جسم کے ایک مقام پر خفیف سا زخم لگایا۔ نشتر کے لگتے ہی اس میں سے خون بہنا شروع ہوا۔ اور ڈاکٹر یہ دیکھتے ہی اس سے کہنے لگا:۔

"دیکھا میں نہ کہتا تھا کہ تم مردہ نہیں ہو لیکن اب تم کو بھی یقین آ گیا ہوگا کہ واقعی تم مردہ نہیں ہو کیونکہ تمہارے جسم سے خون نکلتا ہے حالانکہ مردہ کے جسم میں سے خون نہیں نکلا کرتا

پاگل۔ نہیں نہیں اس تجربہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ میں مردہ نہیں ہوں۔ بلکہ اس سے مجھ کو یہ ثابت ہو گیا کہ مردہ کے جسم سے بھی خون نکلا کرتا ہے۔

---

**آسٹریلیا** کے اصلی باشندوں کو جب کھانے کے لئے کہیں سے کچھ دستیاب نہیں ہوتا تو پھر وہ سانپ پکڑ کر اپنا گذارہ کرتے ہیں۔ ان کی بھوری بھوری آنکھوں میں سانپوں کے کھوج لگانے کی ایسی عجیب طاقت ہوتی ہے کہ وہ زمین پر تو کیا گھاس اور پتوں پر بھی سانپ کے جانیکا خفیف سے خفیف نشان دیکھ کر فوراً اس کا کھوج لگا لیتے ہیں۔ رات کے وقت ان کے چھوٹے چھوٹے ننھے اس کام کو پورا کرتے ہیں اور وہ شکاری کتے کی طرح زمین کو اور جھاڑی اور گھاس کو سونگھتے ہوئے سانپ کے جانیکا راستہ معلوم کر لیتے ہیں۔ اور ہاتھ میں ایک موٹی سی لاٹھی لئے اسی طرح کھوج نکالتے ہوئے سانپ کو جا پکڑتے ہیں اگر کوئی حبشی اس پر اچانک حملہ کر کے سانپ کے مارنے میں کامیاب نہ ہو بلکہ سانپ اپنے بل میں گھس جائے تو وہ مطمئن ہو کر وہاں بیٹھ جاتا ہے اور اپنے منہ سے ایک عجیب قسم کی سیٹی بجانا شروع کرتا ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ تھوڑی دیر کے بعد سانپ سوراخ سے اپنا سر نکالتا ہے اور جس کے نکلتے ہی حبشی کا موٹا سوٹا ایسے نشانہ پر پڑتا ہے کہ اس کا سر وہیں زمین پر دبا لیتا ہے۔ اور وہ دوسرے ہاتھ سے سانپ کو گردن سے پکڑ کر بل سے باہر نکال پھینکتا ہے۔

---

**نئی نئی ایجادیں۔** فوٹوگرافوں کے برہنہ رکھنے اور ان پر مصالحہ وغیرہ لگانیکا ٹھیک وقت بتلانے کے واسطے ایک الارم ایجاد ہوا ہے۔ جو وقت کے گزرنے پر گھنٹی بجاتا ہے یہ الارم انڈوں کے ابالنے اور دیگر ضروریات کے لئے بھی مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

معمولی گیس کی آگ میں آجکل یہ بڑے بڑے نقص ہیں کہ اسکی حرارت بہت خشک ہوتی ہے اور اس کے جلنے کی بو ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں گیس بہت زیادہ مقدار میں جلتی ہے۔ لیکن حال ہی میں نئی ایجادوں سے تقریباً یہ تمام نقص رفع ہو گئے ہیں اور اس طریقے سے نہ تو حرارت میں خشکی ہے اور نہ گیس کے جلنے میں کسی قسم کی بدبو۔ گیس کے کفایت شعاری سے خرچ ہونیکا بھی اچھا طریقہ نکالا گیا ہے جس سے اسکا صرف تقریباً لمپ کے تیل کے خرچ کے برابر ہو گیا ہے +

موجودہ فاؤنٹین پین یعنی جادو کے قلم میں بہت کچھ ترقی ہو کر ایک نیا جادو کا قلم ایجاد ہوا ہے۔ آجکل اس قلم میں اول یہ بڑا نقص ہے کہ جب استعمال نہ کیا جائے تو بھی اسمیں سے سیاہی نکلتی رہتی ہے اور اگر اس کے منہ پر خول نہ چڑھایا جائے تو تمام جیب کو سیاہی سے خراب کر دیتا ہے۔ لیکن اب یہ نقص بالکل رفع ہو گیا ہے۔ دویم آجکل کے قلموں میں سائفن کی مدد سے سیاہی ڈالی جاتی ہے لیکن جو نیا قلم ایجاد ہوا ہے اس میں ایسا انتظام رکھا گیا ہے۔ کہ قلم کا منہ کھول کر اسکو سیاہی کی شیشی میں ڈالدو اور اسکے پچھلے سرے کو اوپر کی جانب کھینچو اور قلم سیاہی سے بھر گیا۔ سیوم یہ نو ایجاد قلم حسب منشاء حروف موٹے اور پتلے بنا سکتا ہے اور نیز [illegible] پائیدار ہے۔ اسکی قیمت کا نام ... افزودہ رکھا گیا ہے۔

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## آتشک کا شرطیہ اور بے خطر علاج

ذیل کا نسخہ اکثر حکیموں کو معلوم ہے اور اس کو آتشک کے مرض میں عموماً برتا جاتا ہے اور ضرور اثر بھی دکھلاتا ہے لیکن جبتک پارہ کا جز خارج نہ کیا جاوے۔ بعد میں ضرور نقصان رساں ہے۔ ذیل کی ترکیب ایک سنیاسی کی بتلائی ہوئی ہے اور یہ دوا صدہا مریضوں پر آزمائی گئی ہے اور ہمیشہ تجربہ میں پوری اتری ہے۔ یہ ایک راز سینہ بسینہ چلا آتا تھا جو آج رفاہ عام کے لئے آشکارا کیا جاتا ہے۔ اس دوا کو تھوڑی غذا میں شیر خوار بچے سے لیکر ۹۰ سال کے بڈھے تک کے لیکتے ہیں مطلق اندیشہ کسی نقصان کا نہیں ہے۔

شنگرف ۱ تولہ۔ دارچکنا ۱ تولہ۔ سنکھیا ۱ تولہ۔ رسکپور ۱ تولہ۔

ان سب کو لیکر ایک بیضہ مرغ کی زردی میں کھرل کرنا چاہئے اور بعد ازاں دو پیالے لیکر ایک پیالہ میں دوا کو رکھکر دوسرا پیالہ اسکے اوپر رکھا جائے اور کپڑے کو ملتانی مٹی سے لپیٹ کر جہاں پیالوں کا جوڑ ملتا ہے مضبوطی سے پانچ چھ تہ لپیٹ دیں اور سایہ میں خشک کر کے جنگلی اپلوں کی جہاؤنی کی آگ تین گھنٹہ دیں سرد ہونے پر پیالوں کا منہ کھولکر دوا باہر نکالیں اور پھر ایک بیضہ مرغ کی زردی میں کھرل کریں اور پھر اسی طرح پیالوں میں رکھکر دوبارہ آگ دیں۔ اسی طرح بار بار عمل کیا جائیگا ساتویں یا آٹھویں دفعہ پارہ دوا سے بالکل علیحدہ ہو کر کہرل میں ایک طرف ہو جائیگا اسکو پھینک دینا چاہئے اور پھر تین مرتبہ اسی طرح بیضہ مرغ کی زردی میں کھرل کر کے آگ دیجائے۔ اور اگر ضرورت ہو تو ایک دو آنچ اور دیجائیں حتی کہ دوا میں چمک بالکل باقی نہ رہے۔ اسکی خوراک صرف ایک چاول ہے بالائی یا حلوہ کے ساتھ۔ پرہیز ترشی و گڑ اور بادی چیزیں۔ غذا گھی۔ گوشت چنے کی دال وغیرہ حتی الامکان نمک بھی کم کھانا چاہئے یہ نہ صرف آتشک کے لئے مفید ہے بلکہ مقوی بھی اعلیٰ درجہ کی ہے دو ہفتہ تک کا استعمال کافی ہے۔ جبتک دوا کھاتے رہیں مطلق آرام معلوم نہیں ہوگا لیکن دو ہفتہ کے بعد جس روز ترک کیجائے اسیدن صحت عود کریگی اور روز بروز مریض کی حالت بہتر ہوتی جائیگی۔

## کیسر کی کیاری

**زوجہ۔** جب ہماری شادی نہیں ہوئی تھی تو تم بڑے بڑے خط روانہ کیا کرتے تھے۔ اور اس قدر جلدی کہ میں جواب لکھتے دیتے تھک جاتی تھی۔ لیکن اب تم کبھی ہفتہ بھر باہر رہو صرف ایک دو حرفی خیریت کا کارڈ ڈالتے ہو۔ اس کے کیا معنی؟

**شوہر۔** پیاری اس سے کفایت شعاری مراد ہے تاکہ تمہاری خوبصورت ٹوپیوں کے لئے زیادہ روپیہ بچ رہے۔

---

**طالب۔** نامی کیا تمہاری بہن کو بیت آنے کا حال معلوم ہے؟

**نامی۔** میرا خیال ہے کہ ان کو معلوم ہے کیونکہ وہ صبح اٹھ جاتی تھیں کہ آج ضرور کوئی مصیبت یا تکلیف آئیگی

---

**زوجہ۔** پیارے جان اگر تم ایک گھنٹہ کی اجازت دو تو میں دوڑ کر درزی کو سینے کے لئے کپڑے دے آؤں؟

**بیمار شوہر۔** لیکن روز مجھکو شرم نہیں آتی کہ میں سخت بیمار ہوں اور تمکو نئے کپڑے سلوانے کا شوق دامنگیر ہے۔

**زوجہ۔** لیکن میرے نئے کپڑے سیاہ رنگ کے ہیں۔

---

**ملازم۔** جناب میں آپ کی ملازمت چھوڑ کر حکیم محمد حسن کے ہاں جانا چاہتا ہوں۔ کیا آپ مجھکو سفارشی چٹھی عنایت فرما سکتے ہیں

**آقا۔** بیشک میں تمہاری بڑے زور سے سفارش لکھونگا۔ کیونکہ میں حکیم صاحب سے سخت نفرت کرتا ہوں۔

---

**آرمی انسپکٹر۔** فرض کرو کہ تم انفنٹری کی ایک پلٹن کے کمانڈر ہو۔ اور تم جنگ میں ایسی جگہ کھڑے ہو کہ تمہارے دائیں تو ایک بہت بڑا پہاڑی غار ہے اور دوسری جانب دوسر تو اونچے پہاڑ ہیں اور سامنے دشمن ہے تو ایسی حالت مجبوری میں تم کیا کروگے؟

**سپاہی۔** جناب میں فوراً ہتھیار ڈال دونگا۔

---

**ایک شخص۔** جب میں نے شادی کی ہے تو میں نے مصمم ارادہ کیا تھا کہ میں اپنی اور اپنی بیوی کی طرز زندگی کے متعلق چند خاص قواعد کا پابند ہونگا۔

**دوسرا شخص۔** اور تم اس کے پابند رہے؟

**پہلا شخص۔** افسوس تجربہ نے مجھکو ان قواعد کے تبدیل کرنے پر مجبور کیا اور آخر دن بدن بڑھتے صرف ایک کلیہ قاعدہ نکل آیا۔ **دوسرا** (شوق سے) وہ کیا ہے؟ **پہلا۔** وہ یہ ہے کہ زوجہ کی ہر ایک بات شوہر کے لئے قانون ہے۔

## مراسلات

### مجوزہ انڈسٹریل بینک

بینک کا پروسپکٹس یکم اپریل تک شایع ہوگا۔ مکان تجویز ہو چکا ہے شان کی تلاش ہے۔ ضوابط زیر بحث ہیں رجسٹر کرانے کے لئے [illegible] تیار ہو رہے ہیں۔ بس کوئی دنوں کی دیر ہے۔ بہت سے دوست اور مربی بیتابی ظاہر کر رہے ہیں کہ جہاں تک [illegible] ہو جلدی کی جائے۔ ان کے اطمینان کے لئے ہم یقین دلاتے ہیں کہ یکم اپریل سے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑیگا۔ اس عرصے میں تمام ابتدائی مرحلے طے ہو جائینگے۔

اس تحریک کے متعلق حسب ذیل مراسلات موصول ہوئے ہیں جو ہمارے عزم کو پختگی اور حوصلے کو بڑھانے والے ہیں۔ جن خواہش نامجون کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

(۱) محمد عبدالمجید خان صاحب ونٹرنری اسسٹنٹ لکھنؤ سے تحریر فرماتے ہیں [illegible] ماہ مئی کے آریہ میں حرفتی بینک کی بابت ذکر ہے اور اس سے پیشتر بھی چند ایک مرتبہ اخبار میں حالات شایع ہوتے رہے۔ مگر چونکہ اب پختہ ارادہ اس کے جاری کرنے کا معلوم ہوتا ہے اس لئے ہمارا بھی ارادہ بینک مذکور میں حصہ لینے کا ہے یہ سلسلہ بہت عمدہ ہے۔ خداوند کریم اس میں برکت دے اور دیگر اہل ملک بھی ایسی نعمتوں سے فائدہ اٹھائیں۔

(۲) باوا سندر سنگھ صاحب ضلع امرتسر سے تحریر فرماتے ہیں بینک کی بابت بہت عمدہ تجویز ہے۔ کمپنی کے ضابطے سے اطلاع دیں۔

(۳) فخر الدیان ہند مولوی محمد انشاء اللہ صاحب مالک و اڈیٹر اخبار وطن تحریر فرماتے ہیں:۔

قیام بینک کی تجویز مبارک ہو۔ بیشک صنعتی و حرفتی و تجارتی ترقی و اصلاح کی بنیاد بینک ہیں۔ میں پانچ حصے یا جس قدر حصے ڈائرکٹری کے لئے ضروری ہوں بخوشی خرید لونگا۔ اسے نوٹ فرمائیے اور قواعد مجھے بھی ارسال کیجئے۔

(۴) ڈاکٹر جگدیش رام صاحب کشمیر سے رقم فرماتے ہیں:۔

آپکے مجوزہ حرفتی بینک میں بندہ بھی پانچ حصے خریدنے کو تیار ہے پراسپکٹس اگر بن گیا ہو تو ارسال فرمائیں۔

(۵) اڈیٹر صاحب [illegible] امپیریل سروس انفنٹری ارشاد کرتے ہیں:۔

حرفتی بینک کی تجویز بہت عمدہ ہے۔ میں قبل ازیں دہلی کے [illegible] میں شریک ہوا مگر پانچ سال سے سوائے نو دو گیارہ [illegible] کے سود بھی نہ ملا تاہم میں بخوشی تمہارے اس بینک میں شریک ہونگا [illegible] صاحب اور بھی میرے آمادہ [illegible] ہیں۔

(۶) دفعدار خان محمد صاحب ملک مالوہ سے تحریر فرماتے ہیں:۔

۲۴ فروری کے پرچہ میں حرفتی بینک کی بابت جو آپنے مضمون شایع کیا ہے وہ میرے نہایت پسند ہے۔ اس میں میرے تین چار حصے شمار کئے جائیں۔ پراسپکٹس تیار ہونے پر میرے پاس ضرور بھیجیں۔ اگر میری اس تحریر پر حصص شمار ہو جائیں تو بہتر ورنہ بواپسی اطلاع دیں تاکہ پانچ روپیہ فی حصہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دئے جائیں۔

(پراسپکٹس جاری ہونے کے بعد روپیہ بھیجئیگا۔ اڈیٹر)

(۷) لالہ مہندی رتن صاحب سب انسپکٹر پولیس ضلع بنارس رقم فرماتے ہیں:۔

آپکے بینک کھولنے سے مجھکو بہت خوشی حاصل ہوئی۔ میں بھی دو حصہ کا خریدار ہوں۔

(۸) لالہ رامچند آف لالہ رامچند اینڈ کمپنی مینیجنگ ایجنٹس ڈائمنڈ جوبلی فلور ملز کمپنی و مالکان ائل اینڈ سوپ ملز کمپنی دہلی مشورہ دیتے ہیں کہ حضور والا سرائے سے بینک کی سرپرستی قبول کرنے کی درخواست کی جائے اور اس کا نام منٹو انڈسٹریل اینڈ کمرشل بینک آف انڈیا رکھا جائے۔

(میرے نزدیک یہ نام بہت بڑا ہوگا۔ چھوٹے نام ہمیشہ عام پسند ہوتے ہیں اور جلدی سے لوگوں کی زبان پر چڑھ جاتے ہیں میرے خیال میں انڈین انڈسٹریل بینک یا انڈین کمرشل بینک زیادہ موزوں ہوگا آئندہ جیسا ڈائرکٹر صاحبان مناسب خیال کریں۔ اڈیٹر)

(۹) [illegible] رگھبیر سنگھ صاحب۔ ایک انگریزی چٹھی میں تحریر فرماتے ہیں۔ پراسپکٹس ارسال کریں۔ چند حصص کی خریداری منظور ہے۔

(۱۰) ڈاکٹر محمد عظیم الدین صاحب چند حصص کی خریداری کی آمادگی ظاہر کرتے ہیں اور آپکے بہت سے احباب بھی پراسپکٹس کے منتظر ہیں۔

(۱۱) لالہ رکت رام صاحب منٹگمری [illegible] گوجرانوالہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ بندہ کا ارادہ ہے کہ کچھ حصص بینک حسب استطاعت خرید کئے جائیں۔

(۱۲) رسالدار شادی رام صاحب ضلع شاہ پور سے دو حصوں کی بابت دس روپیہ ارسال فرماتے ہیں اور بھی حصص خرید فرمائینگے۔

(یہ روپیہ میسرز ہیرالال اینڈ کمپنی کے پاس بمد امانت جمع ہے اور رسید کے فارم چھپنے پر باضابطہ رسید بھیجی جائیگی اڈیٹر)

## ہمعصر وطن کی رائے مجوزہ بینک کے متعلق

لاہور کا معزز و نامور اخبار وطن نو مارچ کے اخبار میں مجوزہ مذکور سرمایہ بینک کے متعلق یوں رقمطراز ہے :-

**تجارت** اور صنعت و حرفت کی جان فی زمانہ بنک ہے جس قدر کسی ملک میں بنک زیادہ اور معتبر ہوں اسی قدر اس ملک کی مالی حالت اچھی ہوگی۔ دنیاوی ترقی کے ہر شعبہ کی طرح اس معاملہ میں بھی ابھی ترقی و اضافہ کی لا انتہا گنجائش موجود ہے۔ دیسی اور غیر دیسی کی بحث کو الگ رکھکر بھی دیکھا جائے تو معلوم ہو جائیگا کہ ابھی تک ملک کا اربہا روپیہ فضول صورتوں میں بیکار پڑا ہے۔ ملکی اور غیر ملکی کی تمیز کی جائے تو ہمارے ملک میں صرف بنکوں پر اہالی فرنگستان کا بلا مبالغہ ایک ارب روپیہ لگا ہوا ہے۔ جس پر وہ بالاوسط پچیس فیصدی سالانہ منافع کما رہے ہیں۔ ہندوستانی اس کام کو اجنبیوں کی نسبت زیادہ عمدگی اور کفایت سے کرسکتے ہیں۔ لالہ ہرکشن لال صاحب نے پنجاب میں اور ایک اور گریجوایٹ نے فیض آباد میں دیسی بنک قائم کر کے یہی نہیں دکھا دیا ہے کہ یہ کام بذاتہ کیسا ضروری اور مفید ہے بلکہ یہ بھی کہ یورپینوں کی نسبت ہم اسے بطریق احسن چلا سکتے ہیں۔ خوشی کا مقام ہے کہ ان چند مثالوں نے اچھا اثر ڈالا ہے۔ پنجاب نیشنل بنک کے بعد کئی اور دیسی بنک کھل گئے ہیں۔ اور اب لودیانہ میں بھی کا ہمعصر آرمی نیوز لودیانہ کے مالکان و ایڈیٹر کی تحریک سے ایک بنک عنقریب قایم ہونے والا ہے۔ اسلامی لحاظ سے گو یہ بیج وہ امر ہے کہ خالص مسلمانوں کا ایک بینک ہی موجودہ یا مجوزہ بینکوں کی شرکت سے مسلمانوں کو کوئی مانع ہی نہیں۔ جیسا کہ وطن تھوڑا عرصہ ہوا پہلے لکھ چکا ہے۔ ملک میں ابھی تک ایسے بنک خیال ہندو موجود ہیں جو مذہب کو شخصی معاملہ قرار دیکر دنیاوی معاملات میں ہندو مسلمانوں کے یکساں بہی خواہ ہیں۔ اس کا افسوس ضرور ہے کہ ایسے شریف خیال ہموطنوں کی تعداد دن بدن کم ہوتی جارہی ہے۔ سماجی جہاد اور پر جوشی نے مسلمانوں اور ہندوؤں کو ایسا بیگانہ بنادیا ہے کہ گویا ان میں کبھی کی جان پہچان تک نہ تھی۔ اور زیادہ افسوس ہے کہ یہ بری تحریک دن بدن طاقت پکڑتی جاتی ہے۔ لیکن آرمی نیوز اپنی سچی صلح کل پالیسی اور خالص ملکی ہمدردی کی وجہ سے ہمیشہ وطن کی نگاہ میں ایک نہایت ہی وقیع اور واجب الاحترام اخبار رہا ہے۔ اور کامل یقین ہے کہ اہل وطن کو اپنی رائے اس کی نسبت کبھی نہیں بدلنی پڑیگی۔ وہ اپنے مجوزہ بنک کے قواعد جلد شایع کرنے والا ہے۔ ایڈیٹر وطن بھی اس کے حصے بڑی خوشی سے خریدیگا۔ اور اپنے ایسے ناظرین سے بھی جنکو کوئی معقول اعتراض یا عذر نہو توقع رکھتا ہے کہ وہ بھی اس موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیںگے۔ بینک کا نام حرفتی کی بجائے اگر صنعتی رکھا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا۔

---

# اشتہارات

## تجارت اور صنعت و حرفت ہی ملک کی جان ہیں

کوئی قوم یا ملک کبھی عزت حاصل نہیں کرسکتا جب تک کہ اس میں قابل دستکار اور کاریگر نہوں جو اس کی ضرورت کی چیز خود تیار کریں بلکہ اپنی بنائی ہوئی چیزیں دوسرے ملکوں کو روانہ کریں تا کہ لاکھوں کروڑوں روپیہ ہر سال ملک کا ملک میں رہے۔ ذیل کی کتب محب قوم و ملک رائے متھرا داس صاحب پنشنر سب اوورسیر کی تصنیف کردہ ہیں۔ جو ملک کی قدر دانی سے دوبارہ چھپکر فروخت ہو رہی ہیں ایسی سستی اور نادر کتابیں دوسری جگہ نہ ملیں گی منگا و اور فائدہ اٹھاؤ

**صابون سازی**- اس کتاب میں نہانے دھونے کا صابن خوشبودار۔ رنگین۔ کپڑے دھونے کا صابن اور طرح طرح کے کار آمد صابن بنانے کی ترکیبیں درج ہیں۔ صفحہ ۸۰ قیمت ۲/ر

**کانچ سازی**- اس میں ہر قسم کی بوتلیں شیشہ۔ کانچ جھاڑ فانوس گلاس ہانڈیاں۔ عینک کے شیشے گویا کہ ہر قسم کی چیزیں جو کروڑوں روپیہ کی ہر سال ملک غیر سے تیار ہوکر آتی ہیں سب کے بنانے کا عملی طریقہ بتایا گیا ہے۔ صفحہ ۱۰۲ قیمت ۳/ر

**عطر و روغن سازی**- عطر نکالنے روح روغن اور متعدد عطر تیار کرنے کے عجیب غریب نسخے درج ہیں۔ جس سے ہمارے ملک کے گندھی اور عطر و روغن ساز اور عام لوگ بھی ان چیزوں کے بنانے سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جن کے لئے وہ صرف لٹریچر نہ پڑھنے سے بھی دوسروں کے محتاج رہتے ہیں۔ صفحہ ۴۸ قیمت ۲/ر

**رنگ سازی** کوئی گھر ایسا نہ ہوگا جہاں کپڑا رنگنے کی ضرورت نہ پڑتی ہو رنگ ریزوں کے بیجا نخروں سے بچنے اور آنوں کا کام پیسوں میں نکالنے کے لئے عمدہ ہے۔ ۷۲ صفحہ قیمت ۲/ر

**جواہرات**- جواہرات کی شناخت اور مصنوعی جواہرات بنانے کی مفصل ترکیبیں درج ہیں اس فن کی پہلی کتاب ہے صفحہ ۴۴ قیمت ۱/ر

**کھانا پکانا**- جس میں ہر قسم کی مٹھائیاں اچار مربہ چٹنی طرح طرح کے لذیذ کھانے مصالحدار چاٹ اور کھانے کے عمدہ لوازمات تیار کرنے کی ترکیبیں درج ہیں۔ ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ عمدہ غذا سے فرحت فراخ اور صحت اور قوت پیدا ہوتی ہے جو انسانی زندگی کے لئے نہایت ضروری امر ہے۔ صفحہ ۱۶۴ قیمت ۸/

**ضروری اطلاع**- محصولڈاک و فیس وی پی ذمہ خریدار ہے مگر تمام کتابوں کے ایک ساتھ خریدار سے صرف کتابوں کی قیمت ۱/ر وصول کی جائیگی۔ محصول ۳/ر معاف ہوگا۔

ملنے کا پتہ

**منیجر قیصر ہند بک ایجنسی لودیانہ۔ پنجاب**

---

## ضرورت ہے

دو سو لجر کلرک (مسلمان) کی ۱۳۰ پرنس آف ویلز اون بلوچیز کے لئے ضرورت ہے۔ کام سے عمدہ واقفیت ہونی چاہئے۔ تنخواہ علاوہ سپاہی کی تنخواہ کے درخواستیں معہ اسناد ایجوٹنٹ صاحب ۱۳۰ پرنس آف ویلز اون بلوچیز کو حیدر آباد سندھ کرنی چاہئیں

---

## ہندو بسکٹ کمپنی لمیٹڈ دہلی - جسکو

بسکٹوں کے اعلی قسم ہونے کی وجہ سے تمغہ جات طلائی ہندوستانی صنعتی نمائشوں میں جو بمقام کلکتہ بماہ دسمبر ۱۹۰۶ء و ۱۹۰۸ء و ۱۹۱۰ء میں منعقد ہوئیں۔ عطا ہوئے۔

اس کمپنی کے کل بسکٹ اعلی قسم کے بذریعہ کل زیر نگرانی تجربہ کار ریگر بنتے ہیں اور خوبصورتی اور شباہت میں بے نظیر ہیں خوشگوار اور زود ہضم ہوتے ہیں۔ چند خاص وجوہات ہیں جنکی وجہ سے انکو استعمال کرنا چاہئے یہ ہیں۔

(۱) ہر قوم اور ہر ملت کا آدمی بلالحاظ قومیت اسکو استعمال کرسکتا ہے

(۲) ہر وقت تازہ دستیاب ہوسکتے ہیں ولایتی بسکٹ عموماً ۳ یا ۴ ماہ کے کہنہ ہوتے ہیں

(۳) وبائی ایام میں یہ بہت مناسب اور بے خطر ہوگا کہ عوام ان بسکٹوں کو جو دہلی میں بنتے ہیں جہاں وبا بالکل نہیں ہے استعمال کریں نمونہ منگوا کر ملاحظہ کریں اور پھر آرڈر دیں قیمت نمونہ کے بکس کی ایک پونڈ سائز ۱۰/ اور دو پونڈ سائز عہ/ بلا کرایہ ریل۔ جو کہ ذمہ خریدار ہوگا کمپنی کے تیار شدہ بسکٹ کافی شاپس میں بھی استعمال ہوتے ہیں اور دیسی افسران کی طرف سے دو کمیشن بھی بسکٹوں کا تین وقت امتحان کرچکے ہیں انھوں نے کوئی نقص نہیں پایا اور سب بڑی خوشی سے استعمال کرتے ہیں۔

# ممیرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ انعام

پانچہزار روپیہ انعام

| پانچہزار روپیہ انعام | مصنفہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب | پانچہزار روپیہ انعام |
|---|---|---|

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں سوا ملیان ریاست او ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ ۱ یک سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ ۴ روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ ۲ روپیہ ۵ روپیہ ممیری سرمہ فی تولہ ۱ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ۔ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

## اِن سے بڑھکر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے

### جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب

قادیانی مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۷ء کو تحریر فرماتی ہیں

مشفق مہربان سردار میا سنگھ صاحب

بعد ہٗ جب میرے گھر میں آپ کے سفید سرمہ ممیرہ سے جو پہلے آپ نے بھیجا تھا بہت فائدہ ہوا اس بات کو کئی سال ہوگئے اب پھر اسی سرمہ کی ان کو ضرورت پیش آئی ہے۔ امید ہے کہ آپ خود توجہ فرما کر وہی سرمہ اسقدر ایکتولہ بذریعہ وی۔ پی بہت جلد میرے نام قادیاں روانہ کر دیں۔

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جن کو آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے۔ اسلئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنی چاہئے۔ اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر۔ ایم۔ بی۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر۔

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر کہ جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۳) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۴) مکرم بندہ میں نے آپکا سرمہ آنکھوں کی بہت سی بیماریوں میں استعمال کیا بہت ہی مفید پایا خاصکر کا رنیا اور کرنیوار السر ... کی بیماریوں میں تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے میں آنکھوں کی ہر ایک قسم کی بیماری میں اس کے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں مہربانی کر کے ایک تولہ اور بھیجدیں۔

(راقم ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیرگنج ملک نیپال)

(۵) جناب پروفیسر صاحب تسلیم۔ آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جس کو عرصہ سے دھند۔ ناخونہ تھا سنک لوشن کاربالک لوشن بورسک لوشن۔ لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا آپ کے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کل فائدہ ہوا۔ راقم نوازش علی پنشنر مقام دیوبند

## پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی غرض کے لئے ماہ مارچ ۱۹۰۸ء جمع کیا گیا ہے۔

# ہیرالال اینڈ کمپنی کا فوجی وردی اور دیگر سامان کا کارخانہ
## واقع کوٹھی مقابل ریلوے سٹیشن لودیانہ

لودیانہ ریلوے سٹیشن سے اترتے ہی جو ایک عالی شان کوٹھی بائیں ہاتھ کی طرف نظر آتی ہے یہاں وردی کے سامان کی ہر ایک چیز تمام فوجی ضروریات اور لودیانہ کی ساخت کی ہر ایک شئ اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کی نہایت واجبی قیمت پر ملتی ہے۔ اس کارخانہ میں گندم نما جو فروشی نہیں ہے۔ بیرونی خریداروں کو دہوکا دینے کے لئے بعض مشتبہ دیسی کارخانوں کی طرح انگریزوں کے نام اختیار نہیں کئے گئے ہیں یہہ خاص دیسی کارخانہ اور دیسی فرم ہے جو ہر قسم کی تجارت کرتی ہے۔ ایک پوسٹکارڈ پر اطلاع پہنچتے ہی فرمایش کی تعمیل کیجاتی ہے

## فہرست اشیاء

کلاہ سادہ ۱۲ سے ۱ تک
کلاہ زرین ۱۳ سے ۲ تک
لنگی سادہ ۱۳ سے ۲ تک
لنگی زرین ۲ سے ۵ تک
پٹی اونی ۱۲ سے ۱۳
پٹی سرج ۱۳ سے ۱۴
پٹی پشمینہ ۳ سے ۴
جال ریشمی آفیسری ۵ سے ۶
جال اونی حوالداری ۱ سے ۲
موزے اونی و پشمینہ ۱ سے ۲ تک
اور ہر سایز کے ۸ سے ۱۲ تک
دستانے ۵ سے ۹
ٹیبل کلاتھ ۳ سے ۸ تک
پھلکاری برائے پردہ
فی جوڑہ ۴ سے ۵
کمربند ریشمی آفیسری ۵ سے ۶
کمربند پشمینہ ۵ سے ۶

کمبل دیسی ۶ سے ۸ تک
گھوڑوں کے جال ۲ سے ۵
زرین خاکی پختہ رنگ گز ۱۲ فی گز
جھول آفیسری ۱۳ سے ۱۴ تک
جھول سپاہیانہ ۱۳ سے ۱۴
گروان فی جوڑی ۱۲ سے ۱۳
شال فی جوڑی ۱۲ سے ۱۳
قمیض سلی سلائی ۱۳ سے ۱۴
ازاربند ریشمی ۱۲ سے ۱۳
ازاربند سوتی ۱ سے ۲ تک
سرج خاکی و نیلی ۱۲ سے ۱۴
برائے وردی
جھالر زرین لنگی ۳ سے ۴
جھالر ریشمی ۸ سے ۱۳ فی گز
جھالر سوتی ۲ سے ۴ فی گز
کارچوبی ۱۲ فی گز ۶

نشری صافے خاکی رنگ کے ۱ سے ۵ تک
نشری صافے اودے رنگ کے ۱ سے ۴ تک

رومال ریشمی ۸ سے ۲ روپیہ تک

علاوہ ازیں دریاں پلنگ کی اور سنڈسیاں اور دیگر سامان وردی ہر قسم نہایت عمدہ اور کفایت سے ملسکتا ہے +

## تمغوں کے فیتے

ہمارے کارخانہ سے ہر ایک لڑائی کے تمغوں کے فیتے دو روپیہ فی گز نرخ سے بھیجے جاتے ہیں۔ اور کارونیشن یعنے دربار تاج پوشی کا فیتہ بھی موجود ہے۔ جن صاحبان کو درکار ہو بہت جلدی درخواست بھیجدیں۔

## لیس سنہری

وردی کے لیسوں کے علاوہ عام شایقینوں کی ٹوپیوں کو لگانے کا سنہری لیس آدھ انچہ عرض سے دو انچہ اور اڈھائی انچہ تک عرض کا عمدہ سے عمدہ ولایتی اور دیسی نہایت واجبی قیمت پر ہمارے کارخانے سے ملسکتا ہے ایک پیسہ کا کارڈ آنے پر فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔

## پشمینہ کا مال

الوان پشمینہ ساخت لودیانہ (جس کو عام لوگ جوڑا چادر) کہتے ہیں۔
چادر پشمینہ کامدار ۵ سے ۱۵ تک
الیسع پشمینہ بر ۲ سوٹ بادامی و خاکی وغیرہ وغیرہ سے فی گز
وسیر گل چادر یعنی رنگ شال صاحب لوگوں کو تحفہ دینے کے لایق۔ ۵ سے ۱۵ تک
چادر رامپوری خورد و کلاں برائے میم صاحبان ۵ سے ۱۵ تک
الیسع کا چوغہ کامدار و سادہ بالکل نیا ۵ سے ۱۵ تک
الیسع کی ٹوپیاں کامدار جن پر طلائی یا ریشمی ڈوری سے کام بنا ہوا ہے ۱۳ سے ۲ تک
جراب و دستانے پشمینہ کے فی جوڑہ ۸ سے ۱۲ تک
پٹو کشمیری۔ سوٹ کے اعلیٰ فی گز ۱۲ سے ۱۳ تک
الوان پشمینہ ساخت کشمیر ۵ سے ۱۵ تک

## ریشم کا مال

رومال دستی ریشمی رنگدار و سفید بیل بوٹے دار و بلا بوٹہ ۸ سے ۲ روپیہ تک
دروازوں کے پردے ہر رنگ کی بانات پر۔
ریشمی کام کے فی جوڑی ۵ سے ۱۰ تک
پھلکاریاں ریشمی کام کی پردوں کے لئے۔
آئینہ دار و بلا آئینہ ۳ سے ۵ تک
میز پوش کامدار ہر رنگ کی بانات پر ریشمی کام کئے ہوئے ۵ سے ۱۰
گلوبند کامدار اور سادے ۳ سے ۵ تک
ریشمی دوپٹے جاپانی ریشم اور ولایتی ریشم کے۔
پھلدار اور سادہ ۲ سے ۵ تک
ولایتی اور جاپانی ریشم برائے پارچات میم صاحبان۔
فی گز ۱ سے ۲ تک
صاحبان کے لئے ریشمی و زرین اور سادہ پگڑیاں ٹوپی پر باندھنے کی۔ فی پگڑی ۳ سے ۵ تک

## سلے سلائے کپڑے

ہر ایک فیشن اور ہر ایک ناپ اور ہر ایک قسم کے کپڑے کے سلے سلائے ہوئے سوٹ ناپ پہنچنے پر فوراً تیار کر کے بھیجے جاسکتے ہیں۔ نرخ نہایت کم۔ اور تعمیل فرمایش بہت جلد ہمارے کارخانے سے ایک پیسے کا پوسٹ کارڈ آنے پر نقد قیمت پر یا فوراً بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجے جاتے ہیں۔

## لودیانہ کلاتھ

لودیانہ کا بنا ہوا کپڑا ساری دنیا میں مشہور ہے۔ کیونکہ یہہ کلوں کے کپڑے سے زیادہ دیرپا۔ اور مضبوط اور عمدہ ہوتا ہے۔ اگر بھٹی نہ چڑہایا جاوے تو رنگ برسوں تک قایم رہتا ہے۔ نہایت فیشن ایبل نمونے طرح طرح کے تھان۔ کوٹ پاجامہ قمیضوں کے لئے تیار کرائے گئے ہیں۔ نمونے درخواست آنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں۔ اس کارخانے سے عمدہ اور واجبی نرخ پر لودیانہ کلاتھ اور بیرون لودیانہ کے کسی دوسرے دکاندار سے ہرگز نہیں مل سکتا ایک بار ضرور آزما کر دیکھئے۔

المشتہر
**ہیرالال اینڈ کمپنی آرمی کنٹریکٹرز لودیانہ**

آرمی نیوز پریس لودیانہ میں لالہ ہیرالال کے زیر اہتمام چھپکر شایع ہوا

Registred No L 920

رجسٹر نمبر ایل ۲۰

نمبر (۱۲) لودیانہ شنبہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر ہفتہ سنیچروار کو شہر لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کارآمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے +

یہہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت وصنعت۔ زراعت وتجارت۔ حفظ صحت تہذیب اخلاق۔ سائنس وفلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری وخیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم وفنون جمع کرنا دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سڈیشن اور رلابل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پہونکنا اس اخبار کا اصلی مقصد ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانیکی کوشش کیجاتی ہے +

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| ہندوستان وبرما وغیرہ | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ؍ |
| | پیشگی سالانہ اعلی کاغذ پر | صہ؍ |
| انگلستان | پیشگی سالانہ اعلے کاغذ پر | صہ ۱۲؍ |

ہندوستان برما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول عہ؍ - مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہوسکتے - چندہ درخواست خریداری کیساتھہ آنا چاہیئے - نمونہ کا پرچہ مفت -

## اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۸ہر | ۱۴ار | عا | ہے | ے |
| نصف کالم | ۔ے | سہ | للعہ | لعہ | معہ |
| پورا کالم | صہ | عیہ | للعہ | ہیعہ | ۱۰عہ |
| پورا صفحہ | عہ | ہیعہ | لہ | ۱۰للعہ | ۱۸للعہ |

بطور ضمیمہ اشتہارات شائع ہونگی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینے والو!

بلاشبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن یہہ تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فائدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرنا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلاکر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں۔ ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید ایسے اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسی کی نظر ہی نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سودا کو خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں دیسی سردار اس کے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ شنگھائی سے لیکر جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اس کے قدردان موجود نہوں غریب آدمیوں سے لیکر کروڑپتیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں۔ ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خرید اکر ایک آدمی نے اسکو پڑھتے ہیں

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

سہارا جیو کے زندگانی کا، آدمی بلبلہ ہے پانی کا

## ہم خرما و ہم ثواب

خریداران آرمی نیوز کے سوا دنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ تین گنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثا کو مل جائے۔ جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے۔

### قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زاید چندہ لیکر نہیں بلکہ سیرا عمل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کر کے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قایم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا۔

(۲) ہر سال یکم جنوری سے اسو دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا۔ مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ سے چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیان کی بیوگان یا اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہیں تو اس صورت میں دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایک ماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہئے۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک ترین مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہیوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہئے۔

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض مثل سل۔ دق۔ تپ محرقہ۔ طاعون۔ نالقوہ یا انترک بخار یا ہیضہ و اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اٹھانے کے مستحق نہ ہوں گے۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے آفیسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچے نہیں۔

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں یا ختم خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا۔ اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زایل ہو جائینگے۔ اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسرشان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے۔ لیکن چندہ کسی حال میں کم نہیں ہے۔

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں انکے ورثا کا حق نہ ہوگا۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدہ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد دیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایکسال تک اخبار خریدے جسکا پیشگی چندہ چار روپیہ امدادی رقم میں سے وضع کر کے باقی روپیہ اس کو دیا جایا کریگا۔ اور اخلاقی فرض ہوگا کہ اور لوگوں کو خریدار بنائے۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے۔ کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا۔ اور کمپنی کی ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائے۔ عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کی جائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قایم ہو۔

نوٹ سنہ ۱۹۰۲ء کی بابت رہا ملٹری پولیس کے صوبیدار شبدیال مرحوم کے ورثا کو للعہ روپیہ امداد دیگئی ہے سنہ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۸۰/ روپیہ مندرجہ ذیل خریداران کے ورثا کو دیا گیا ہے کوت دفعدار صلابت خاں نارنول۔ نوابزادہ صوبیدار محمد عثمان خان بارڈر ملٹری پولیس کوہاٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ۔

المشتہر

منیجر آرمی نیوز پریس لودیانہ

# آرمی نیوز

لودیانہ سہ شنبہ ۲۷ مارچ ۱۹۰۶ء


## خوراک کا مسئلہ

انسانی زندگی میں خوراک کا سوال نہایت مشکل مسئلہ ہے جس کا صحیح حل آج تک نہیں ہوا۔ ظاہر ہے کہ حیوانات مطلق غذا کے متعلق کوئی غلطی نہیں کرتے۔ اس لئے کہ ان کے کام میں عقل کو دخل نہیں ہے۔ ان کی قدرتی خوراک کی طرف طبیعت ان کی رہنمائی کرتی ہے اور اسی لئے وہ کم بیمار ہوتے ہیں۔ حیوانات میں اگر امراض کا شکار بھی ہوتے ہیں تو زیادہ تر وہ جن کی غذا انسان کے اختیار میں ہیں یا جن کو انسان اپنی خوشی سے زیادہ محنت لیکر کم غذا دیتا ہے لیکن صحرائی درندے اور پرندے سخت امراض اور ضعف جسمانی سے بہت کچھ محفوظ و مصئون ہیں کیونکہ ان کی زندگی قدرتی زندگی ہے اور ان کی خوراک قدرتی خوراک ہے۔

مگر انسان کی طبعی اور قدرتی خوراک کیا ہے؟ اس کا جواب آج تک کسی طبیب یا ڈاکٹر نے ٹھیک ٹھیک نہیں دیا جس پر عمل کرکے نوع انسان بھی بیماریوں سے محفوظ ہو جائے۔

بعض ماہران طب نباتاتی اغذیہ کو انسان کی اصلی خوراک بتلاتے ہیں بعض حیوانی غذا کو مقوی اور نفیس ٹھہراتے ہیں۔ بعض جسمانی حفاظت کا مدار غذا کی کافی مقدار کو قرار دیتے ہیں بعض قلت غذا کو ضامن صحت گردانتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ پانی کا زیادہ پینا اچھا ہے اور بعض کی رائے میں خشک چپاتی مناسب ہے تاکہ خون پتلا نہ ہو۔ بعض کے نزدیک پانی گرم پینا چاہئے کہ معدہ کی کثافتوں کو دور کرکے ہاضمہ کو ترقی دیتا ہے اور بعض کے خیال میں سرد پانی مسکن اور مفرح اور صحت بخش ہے غرضکہ جتنے ڈاکٹر اتنی باتیں۔

کس کا یقین کیجئے کس کا یقین نہ کیجئے
لائے ہیں اس کی بزم سے یار خبر الگ الگ

لیکن آج ہم ایک نہایت نامور ماہر طب کی رائے غذا کے متعلق درج کرتے ہیں جس نے ایک کتاب تصنیف کرکے زمانہ حال کے بڑے سے بڑے ڈاکٹروں کو اپنا ہم خیال بنا لیا ہے۔ یہ پنسلوینیا کا شہرہ آفاق اور تجربہ کار ڈاکٹر ڈیوی ہے جو ۴۲ سال سے پریکٹس کرتا ہے لیکن بیس سال سے امریکہ میں اس نے غیر معمولی شہرت حاصل کی ہے اور اب اس کے انوکھے طریق معالجہ کی وجہ سے انگلستان میں بھی اس کا بہت کچھ چرچا ہے۔

ڈاکٹر ڈیوی کے طریق علاج کا خلاصہ ذیل کے دو جملوں میں بیان ہو سکتا ہے:۔

| | |
|---|---|
| (۱) تندرستوں کے لئے | دوپہر سے پہلے کچھ نہ کھاؤ |
| (۲) بیماروں کے لئے | بالکل فاقہ۔ |

مغربی دنیا میں ڈاکٹر ڈیوی کی تصویر کس شان سے معلوم ہے مشرق میں تو تمام قدما اطبا کم خوری کا وعظ کرتے آئے ہیں انگریز لندن میں ۶ دفعہ اور فرانسیس دس مرتبہ کھاتے ہیں لیکن ایشیا میں اب بھی کھانے کے دو ہی وقت مقرر ہیں اور لکھنؤ اور بنارس کے درمیانی علاقے کے کنزلگ اور بنرہا سیدی چوبیس گھنٹہ میں صرف ایک ہی کھانے پر اکتفا کرتے ہیں تمام قدیم قومیں جنہوں نے ہر قسم کی دنیوی ترقی کی کم خوری کی عادی رہی ہیں۔ چنانچہ بنی اسرائیل اور اہل یونان اور روما سات دن میں صرف دو ہی مرتبہ کھانا کھایا کرتے تھے۔ اور ان کے ہاں چھوٹی حاضری کا دستور نہ تھا۔ دوپہر سے پہلے کچھ نہ کھاتے تھے جب ایرانیوں کی قوم عروج پر تھی تو وہ صرف ایک مرتبہ کھاتے کے عادی تھے۔ ایک ہزار سال تک ان میں یہی دستور رہا لیکن جب وہ افزائش دولت سے لذیذ کھانوں پر حریص ہوئے اور متعدد بار دسترخوان بچھانے لگے تو عرب کے سادگی پسند اور کم عقل گرشہ زور لوگوں نے ان کو زیر کیا۔ پارسیوں کی مقدس کتابوں میں لکھا ہے۔ لعنت ہو اس سرزمین پر جہاں شاہزادے علی الصباح کھانا کھاتے ہیں۔ وہ ملک خوش نصیب ہے جہاں حکام وقت پر خاصہ تناول کرتے ہیں۔

ڈاکٹر ڈیوی زور دیتا ہے کہ چھوٹی حاضری یعنی صبح اٹھتے ہی کھانا کھا لینے کا طریقہ مسدود ہونا چاہئے۔ جب تک دوپہر تک محنت نہ کی ہو کھانا پیٹ میں ڈالنے کی ضرورت کیا ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ کھانا کیا چاہئے؟ یہ ہر شخص کی مرضی اور پسند پر موقوف ہے لیکن ایک بات ضروری یاد رکھنے کی یہ ہے کہ کھانے کی دوران میں شراب یا پانی یا کوئی سیال شئے ہرگز استعمال نہیں کرنی چاہئے۔ اور ہر ایک لقمہ کو چباتے رہنا چاہئے حتی کہ اس کا ذائقہ باقی نہ رہے اور جب تک اصلی اور تیز بھوک نہ ہو کھانے کو زہر سمجھنا چاہئے۔

بیماروں کے لئے ڈاکٹر ڈیوی کا علاج فاقہ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ ان کا خیال ہے کہ آئندہ زمانہ میں بیمار کو کھانا دینا ایک بدتہذیبی سمجھی جائیگی۔ انہوں نے اپنے مریضوں کو ایک روز سے لیکر پچاس روز تک (آخر میں نہایت ہلکی اور تھوڑی غذا دیکر) فاقے کرا کر تندرست کیا ہے۔ وہ اپنے علاج کے اصول کو اقلیدس کے دعوی کی طرح ثابت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ تمام اعصاب کا مرکز دماغ ہے اور دماغ کو کامل آرام اسی وقت ملتا ہے جبکہ پیٹ خالی ہو اور پھر اس کی قوتیں تمام جسمانی بدنظمی کا انسداد کر دیتی ہیں۔

ان کا علم مستعرفہ یہ ہے کہ انسانوں میں ہر قسم کی کمزوری موروثی ہوتی ہے اور خاص خاص امراض کے قبول کرنے کی موروثی قابلیت موجود رہتی ہے۔

دعوی یہ ہے کہ غذا کا غلط یا بیوقت استعمال بیماری کے نمودار ہونے کا سبب ہوتا ہے۔

اول ثبوت اس دعوی کا یہ ہے کہ ہاضمہ کی کمزوری سے بیماری شروع ہوتی ہے اور مرض بمصداق نزلہ برعضو ضعیف میریزد اس راستہ سے جاتا ہے جہاں اس کی مزاحمت کم ہوتی ہے یعنی کمزور اعضاء پر اول حملہ کرتا ہے پس مرض کا سبب اول وہ ہے جو قوت ہاضمہ کو کم کرتا ہے۔

ثبوت ثانی یہ کہ غذا کا ہر ایک ذرہ جو معدہ میں داخل ہو اور منہضم نہ ہو وہ قوت ہاضمہ کو ضعیف کرتا ہے یعنی غیر منہضم غذا مرض کا سبب اولین ہے۔

پس غذا کا غلط استعمال سبب مرض ہے اور یہی ثابت کرنا تھا جب امراض کا سبب معلوم ہو گیا تو علاج کیا مشکل ہے۔ پرانی سے پرانی بیماریوں کا اصلی سبب عموماً یہی ہوتا ہے کہ غیر منہضم غذا انتڑیوں اور جگر کے کام میں مخل ہوتی ہے۔ ہر ایک قسم کی پرانی بدہضمی جس میں اندرونی ورم یا سوزش یا خون فساد ہو گیا ہو فاقے کرنے سے دور ہو گئی ہیں۔ مزمن دردسر۔ دمہ اور نقرس۔ وجع مفاصل۔ پرانی کھانسی بلکہ دیوانگی تک کو اس قدرتی علاج سے آرام ہوتے دیکھا گیا ہے۔

ڈاکٹر ڈیوی شیرخوار بچوں کو بھی رات دن میں چار مرتبہ سے زیادہ خوراک دینے سے منع کرتا ہے۔ اور یہ سچ ہے کہ ہندوستان میں لاکھوں بچے ہر سال غذا کی کمی سے نہیں مرتے بلکہ غذا کی زیادتی سے فوت ہوتے ہیں۔ بچوں کے لئے کھانے کا کوئی وقت ہی مقرر نہیں ہے تمام دن بکریوں کی طرح چرتے رہتے ہیں گویا پیٹ ایک

رشکی تفصیل ہے۔

اگرچہ عام لوگ ڈاکٹر ڈیوی کے اصولوں پر مضحکہ کرینگے لیکن کئی ایک ماہران طب جو اس وقت دنیا میں یکتا مانے جاتے ہیں اس کی رائے سے متفق ہیں چنانچہ لندن کے نامور ڈاکٹر سینگ صاحب کہتے ہیں کہ ڈاکٹر ڈیوی کی منطق لاجواب ہے اور اس کا دعویٰ درست ہے۔ اسی طرح بریڈ فورڈ کے ڈاکٹر سانگلیائی بھی اتفاق رائے ظاہر کرتے ہیں۔

ڈاکٹر ڈیوی بارہ سال سے ان اصولوں پر اپنے خاندان میں عمل کرتا ہے اس کے گھر میں سات آدمی ہیں جن کی عمریں ۵ سے ۸۰ سال کے درمیان ہیں اتنے عرصے میں کوئی بیمار نہیں ہوا۔

---

## الوداع

حضور پرنس اور پرنسس آف ویلز کا دورہ ہندوستان خیریت کے ساتھ تمام ہوا اور دیر رایل ہائنس دوشنبہ گزشتہ کو جہاز رینون میں سوار ہو کر کراچی سے عازم وطن ہوئے۔

کوئٹہ سے روانہ ہو کر شاہی ٹرین ۷ امارچ حال کی صبح کو وارد کراچی ہوئی۔ ہز ایکسیلنسی لارڈ لیمنگٹن صاحب گورنر بمبئی جنرل سر آر جیمیلڈ ہنٹر صاحب بہادر کمانڈنگ مغربی کمانڈ۔ امیر البحر اور مسٹر ینگ ہسبنڈ کمشنر سندھ۔ میجر جنرل سمتھ ڈورین صاحب بہادر کمانڈنگ کوئٹہ ڈویژن۔ اور تمام بڑے بڑے سول اور ملٹری حکام اور میر صاحب خیرپور خیر مقدم کے لئے حاضر تھے سٹیشن کے احاطہ میں ایک شامیانہ نصب تھا جس کے نیچے ممبران میونسپلٹی اور روسائے شہر موجود تھے۔ پریسیڈنٹ میونسپل کارپوریشن نے ایڈریس خیر مقدم سنایا جس میں شہر اور بندرگاہ کراچی کی روز افزوں ترقیوں کا ذکر تھا۔ اس کے جواب میں ہز رائل ہائنس نے حسب ذیل تقریر کی:۔

صاحبان۔! پرنسس آف ویلز صاحبہ کی جانب اور اپنی طرف سے میں اس خیر مقدم کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو اس خوشحال اور ترقی کناں بندرگاہ اور دار الخلافہ سندھ کی طرف سے کیا گیا ہے آپکی ترقی اس ترقی کے زمانہ میں بھی نمایاں ہے لیکن سندھ و پنجاب میں توسیع نہار سے امید ہوتی ہے کہ عنقریب آپکے شہر اور بندرگاہ کو نہایت عظیم ترقی حاصل ہوگی۔ میں بہت خوش ہوں کہ مجھے کراچی کے دیکھنے کا موقع ملا کیونکہ میرا خیال ہے کہ یہ مقام ہماری سلطنت میں بڑا ضروری حصہ لینے والا ہے۔ اور اگر باشندگان کراچی کے حوصلہ کا میں اس ایڈریس کے خیالات سے اندازہ کروں تو مجھے ذرا بھی اندیشہ نہیں ہے کہ تم اور تمہارے جانشین اس شہر کو ترقی دینے کے مشکل سوال کو دور اندیشی سے حل کر سکوگے۔

مجھے یہ سنکر خوشی ہوئی ہے کہ گورنمنٹ بمبئی نے کراچی میں ہمارے آنے کی یادگار میں دریائے سندھ پر کشتیوں کا محصول معاف کر دیا ہے۔ مجھے فخر ہے کہ اس رعایت کے ساتھ ہماری آمد کا تعلق ہے جو بہرحال باشندگان سندھ کو فائدہ پہنچائیگی۔

صاحبان! ہم اس کام میں جو کراچی میونسپلٹی کو سرانجام دینا ہے آپکے لئے کامیابی کے خواہاں ہیں آپکے آخری الوداع کے الفاظ جس کے لئے ہم مشکور رہیں گے ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ ہمارا سفر ہندوستان قریب الاختتام ہے۔

میں آپکو اور اس عظیم الشان نادر ملک کے اپنے دوسرے دوستوں کو یقین دلا سکتا ہوں کہ ہم ہندوستان سے شکر گذاری اور محبت کے خیال کے ساتھ رخصت ہوتے ہیں ہم نے بہت کچھ دیکھا اور بہت کچھ سیکھا ہے۔ ہم نے اس قدر سیر کی ہے کہ ہندوستان ایک زندہ حقیقت میں ہمارے سامنے ہے۔ اور جس قدر دیکھا اس سے زیادہ دیکھنے کی خواہش ہے اور ہر قوم و ملت کے باشندگان ہند کے لئے ہمدردی کا جذبہ ہمارے دل میں پیدا کرنے کی خواہش ہوئی ہے اگرچہ ہر جگہ ہمارا خیر مقدم بڑی دھوم دھام اور آرایش کیساتھ کیا گیا۔ ہمارا استقبال ہزارہا بشاش لشکروں نے ہر جگہ کیا لیکن ہمنے ان لوگوں کو فراموش نہیں کیا ہے جو میدانوں کی جانکاہ آب و ہوا میں سختی کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں جو کچھ مصیبتیں صابر اور جفاکش کسانوں کو اٹھانی پڑتی ہیں جبکہ ٹھیک موسم میں بارش نہیں ہوتی۔ ہم شکر گذار ہیں کہ ہمیں ہندوستان کی سیر کا موقع دیا گیا اور وہ معلومات حاصل کرنے کا موقع ملا جن سے آیندہ مطالعہ اور مشاہدہ کے ساتھ مجھکو برٹش انتظام سلطنت کے بعض مسائل سمجھنے میں مدد ملیگی۔

ہندوستان کے سادہ سے سادہ مسایل پر غور کرنے کے لئے بھی کسی شخص کو وقت ملنا چاہیئے۔

ہندوستان کے ہر حصے میں ہمارا سفر نہایت خوشگوار اور فرحت بخش ہوا ہے اس وجہ سے کہ ہر فرقہ کے لوگ محبت اور شفقت سے پیش آئے۔ جس روز سے ہمنے ہندوستان کی زمین پر قدم رکھا یہ دیکھکر ہمارے دل پر بڑا اثر ہوا کہ تاج برطانیہ کے ساتھ وفاداری اور ملک معظم کی ذات جامع الاصفات کے ساتھ جان نثاری کا خیال ہر جگہ جوش زن ہے۔ اور اس بات کا بھی ہمارے دل پر بڑا اثر پڑا کہ میرے برادر مرحوم کی یاد جنہوں نے ۲۶ سال ہوئے ہندوستان کی سیاحت کی تھی ابتک ان لوگوں کے دلوں میں تازہ ہے جن سے ان کو ملاقات کا موقع ملا تھا۔

ہندوستان کو الوداع کہتے ہوئے ہم سچائی سے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا سفر ایک غیر منقطع سلسلہ شادمانی اور کار آمد مشاہدات کا تھا۔

---

**کراچی** ریلوے سٹیشن سے میونسپل ایڈریس کا جواب دینے کے بعد ہز رائل ہائنس گورنمنٹ ہوس کو روانہ ہوئے ۲۶ ہوں کیب ہارس کا ایک سکواڈرن اسکورٹ میں تھا۔ اور گیریزن کی رجمنٹیں سٹیشن سے گورنمنٹ ہوس تک راستہ میں صف بستہ تھیں۔

۱۱ بجے میر صاحب خیرپور ملاقات کو آئے۔ ۳۶ جیکب ہارس کا دستہ میر صاحب کی اسکورٹ میں تھا اور ۱۳۰ بلوچ جیسر کا ڈیٹاچمنٹ بطور گارڈ آف آنر کے حاضر تھا اور ۱۰۵ امرہٹہ کے بینڈ نے سلامی کی گت بجائی اور ۲۹ باٹری نے توپ سلامی کی سرکیں۔ ولیعہد بہادر نے بعد دوپہر میر صاحب سے ملاقات بازدید کی۔ اور حیدرآباد کے تین میروں کو شرف باریابی بخشا۔ شام کو ۶ بجے ہز رائل ہائنس نے قیصر ہند وکٹوریہ مرحومہ کے یادگاری بند کے افتتاح کی رسم ادا کی جو ایک لاکھ ۸ ہزار ۱۹ روپیہ کے صرف سے تیار ہوا ہے۔

اسی رات کو گورنمنٹ ہوس میں دعوت تھی اور اس کے بعد ناچ۔ اتوار کو آرام کا دن تھا۔ دوشنبہ کے روز دیر رایل ہائنس کراچی سے رخصت ہوئے اور ہندوستان کا سفر بخیر و خوبی سرانجام ہوا۔

---

**جاپان** قسطنطنیہ میں نہ صرف امریکہ کینیڈا نیوزیلینڈ اور انگلینڈ سے چندہ آرہا ہے ملکہ قیصرہ چین نے بھی (جس کی وفات کی غلط خبر مشہور ہوئی تھی) ایک لاکھ سکہ تسل فنڈ مذکور میں دیا ہے اور اس سے صرف یہی ثابت نہیں ہوتا کہ دربار چین انسانی ہمدردی کا کافی حصہ رکھتا ہے بلکہ یہ بھی نتیجہ نکل سکتا ہے کہ جاپان اور چین کے مابین یگانگت اور ہمدردی کے خیالات مستحکم ہو رہے ہیں۔

**ہولناک حادثہ ریلوے۔** امریکہ سے افسوسناک خبر آئی کہ پورٹ لینڈ کے قریب دو ریل گاڑیوں کے تصادم سے ۵۰ مسافر ہلاک ہو گئے۔ گاڑیوں کی رگڑ سے کئی گاڑیاں جل گئیں اور بہت سے مسافر بھی زندہ جل گئے لیکن بعد کی خبر اور یہ ہے کہ صرف ۵ ۲ آدمی ہلاک ہو گئے۔ اور ۲۵ جلے۔ کل چالیس جانیں ضایع ہوئیں۔

---

**زلزلہ۔** جزیرہ فورموزا کے مقام کاگی میں ۱۸ ماہحال کو ایک اور سخت زلزلہ آیا۔ صدہا مکانات مسمار ہو گئے اور صدہا آدمی ہلاک مجروح ہوئے۔ کہیں یہ وہی زلزلہ نہیں تھا جس کی بابت مرزا صاحب قادیانی کو الہام ہوا تھا کیونکہ الہام میں کسی مقام میں ذکر نہیں تھا۔

---

**روس و جاپان۔** روس جاپان کے ساتھ دوستی پیدا کرنے کی فکر میں ہے۔ چنانچہ افواہ تھی کہ زار روس ایک گرانڈ ڈیوک کو جاپان بھیجنے والے ہیں اور جاپان سے ایک شہزادہ روس کو جائیگا۔ جدید جاپانی سفیر ڈاکٹر متونو کی کونٹ لیمسڈارف نے سینٹ پیٹرزبرگ میں دعوت کی اور اس دعوت میں دیگر ممالک کے سفیروں کو بھی مدعو کیا۔ زار نے ڈاکٹر متونو کو شرف باریابی بخشا حالانکہ ابھی اس کا مختارنامہ تصدیق ہو کر نہیں آیا تھا۔

یہ وہی جاپانی ہیں جن کو روسی بڑی حقارت سے دیکھا کرتے تھے

---

**فرانسیسی** کوئلوں کی کانوں کے حادثہ زدگاں کی دستگیری کے لئے جرمن کوئلہ کن سنڈیکیٹ نے ۵ ہزار پونڈ چندہ بھیجا ہے۔ فرانس کے کوئلہ کن مزدوروں کو انارکسٹوں نے ورغلا کر سٹرائک پر آمادہ کر دیا ہے۔

مسٹر کلیمینسو وزیر فرانس کانوں پر پہنچا اور مزدوروں کو تشفی دی اور کہا کہ سٹرائک کرنے کے حق کو میں تسلیم کرتا ہوں اور جبتک تم لوگ بلوہ نکرو گے فوج نہیں بھیجی جائیگی۔

کوئلہ کے کان کن متعدد رعائتیں اور اضافہ اجرت مانگتے تھے آخر پیرس میں کانوں کے مالک اور مزدوروں کے قایممقام جمع ہوئے اور مالکوں نے اضافہ اجرت منظور کئے لیکن مزدوروں نے اس رعایت کو کافی نہیں سمجھا اور ۴۶ ہزار مزدوروں نے کام بند کر دیا ہے۔ اور فساد کرنے پر آمادہ ہیں۔

**روس کی بدامنی۔** مجوزہ پارلیمنٹ کے لئے ابتدائی الیکشن ۱۷ ماہحال سے شروع ہو گئے۔ اکثر صوبجات میں امن ہے۔ گر پولینڈ میں حالت بدستور ہے۔ بلوائیوں کے ایک مسلح گروہ نے وارسا کے ایک جیلخانہ پر حملہ کیا اور پولیٹکل قیدیوں کو رہا کیا۔ ایک پہرہ دار کو ہلاک اور دو کو زخمی کیا۔ ایک ریلوے ٹرین کو پٹری سے اتار دیا۔ ۵ مسافر مجروح ہوئے وارسا کے ایک پل کے نیچے ۳۰ پونڈ ڈائنامیٹ رکھا ہوا پایا گیا۔

---

**علیگڈھ** کالج کے سابق پرنسپل مسٹر موریسن کا اخبار مورننگ پوسٹ میں ایک مضمون شایع ہوا ہے جس میں وہ تسلیم کرتے ہیں کہ تعلیم یافتہ سوسائٹی کے حقوق نظرانداز کرنے سے بیدلی پھیلتی جاتی ہے اس کی وہ ایک تدبیر بھی بتلاتے ہیں جس پر انگلو انڈین اخبارات چونکیں گے۔ وہ تدبیر یہ ہے کہ ہندوستانیوں کو سرکاری ملازمت میں زیادہ عہدے دئے جائیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک چھوٹے صوبے میں آزمائش کے طور پر ایسا کرنا چاہئے کہ چیف کمشنر سے لیکر کلرک تک سب دیسی آدمی ہوں پھر دیکھنا چاہئے کہ کہاں تک کامیابی ہوتی ہے۔ تدبیر واقعی عمدہ ہے۔ اور تجربہ کرنے کے قابل ہے۔ کامیابی میں شک نہیں ہے لیکن سوال یہ ہے کہ صاحب لوگ گورنمنٹ کو ایسا تجربہ کرنے کی اجازت بھی دینگے یا نہیں۔

---

**راجہ صاحب فریدکوٹ کی گدی نشینی۔** کمشنر صاحب جالندھر ڈویژن نے فریدکورٹ کے صغیرسن راجہ صاحب کو گدی نشین کرتے ہوئے حسب ذیل تقریر کی:۔

ٹکہ برج اندر سنگھ صاحب۔ میں گورنمنٹ کے حکم سے آپکو راجہ بلبیر سنگھ مرحوم کی جانشینی کی رسم ادا کرنے آیا ہوں۔

راجہ صاحب مرحوم کی وفات ریاست کے لئے ایک بھاری صدمہ اور خود میرے لئے موجب افسوس ہے۔ وہ جوانی میں ہی فوت ہو گئے۔ خدا کرے کہ آپکی عمر دراز اور زندگی کامیاب ہو اور رشتہ الکوں سے محفوظ رہیں۔ اور اعتدال کی باقاعدہ زندگی بسر کریں۔ جس کے لئے آپکا مذہب ہدایت کرتا ہے اور آپکے رتبہ اعلیٰ کی ذمہ واریاں اسکی متقاضی ہیں۔

آپکا سن نہایت کم ہے اور آپ کی تعلیم و تربیت کا گورنمنٹ کو بڑا خیال رہیگا۔ خدا کرے کہ آپ فرزانہ رئیس ہوں۔ گورنمنٹ اپنی طرف سے آپکی تعلیم و تربیت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیگی۔

مجھے امید ہے کہ چند سال بعد آپ چیفس کالج میں داخل ہونگے تاکہ دیگر نو عمر والیان ریاست اور سرداروں کے ساتھ مردانہ خصائل کے ساتھ ایک خالصہ ریاست کے روشن دماغ حاکم بننے کے قابل ہوں۔ آپ کے خاندان پر گورنمنٹ کے بہت احسانات ہیں کیونکہ گورنمنٹ کی حمایت سے فریدکوٹ کی ریاست قایم رہی اور آپکے مورث اعلیٰ گلاب سنگھ کے حوالہ کی گئی۔ اس بات کو ذہن میں رکھئے اور ہمیشہ برٹش گورنمنٹ کے وفادار اور لائل بنے رہو۔ آپکی نابالغی کے زمانہ میں ریاست کا انتظام کونسل کے ماتحت رہیگا جو کمشنر کی نگرانی میں تمام شعبوں کا انتظام کریگی۔

گورنمنٹ نے حسب ذیل اصحاب کو کونسل میں نامزد کیا ہے:۔ رسالدار پرتاپ سنگھ صاحب پریسیڈنٹ کونسل مقرر کئے گئے ہیں اور سردار نرائن سنگھ صاحب اور منشی عبدالغفور خاں صاحب ممبر بنائے گئے ہیں۔ ہر دو آخر الذکر اصحاب دیرینہ سال اور ریاست کے تجربہ کار اہلکار ہیں اور ریاست کے کاروبار اور رسم و رواج سے بخوبی واقف ہیں۔ رسالدار پرتاپ سنگھ صاحب گورنمنٹ کے تجربہ کار افسر ہیں وہ برٹش انتظام کے طریقوں سے باخبر ہیں۔ اور مقامی اثرات سے آزاد ہونگے۔ مجھے بھروسہ ہے کہ اپنے ہمنشینوں کی مدد سے وہ جہاں کہیں نقص پائینگے ان کو دور کریں گے اور ریاست کے قدیم رواجوں میں خلل ڈالنے بغیر بہت سی ترقیاں ایزاد کرینگے۔

میں امید کرتا ہوں کہ جملہ ممبران کونسل ریاست کی بہتری کے لئے ملکر کام کریں گے اور ان کی کارروائی اتفاق رائے سے ہوا کریگی اور پریسیڈنٹ کو کمشنر صاحب سے فیصلہ کے لئے اپیل کرنے کی بہت کم ضرورت پڑا کریگی۔

---

**ٹرکی اور ایران۔** ایران اور ٹرکی کے مابین سرحد کے متعلق تنازعہ پیدا ہوا ہے اور اندیشہ ہے کہ معاملہ طول کھینچیگا۔ روس اور انگلستان صفائی کی کوشش کر رہے ہیں مگر باب عالی کی طرف سے ایک مراسلہ سفیر ایران کے پاس پہنچا ہے جس میں لکھا ہے کہ ایران کے دعاوی قابل منظوری ہیں۔ اس لئے معاملہ اور بھی نازک ہو گیا ہے۔

یقین کیا جاتا ہے کہ ایران انگلستان اور روس سے فیصلہ کرانے کی درخواست کرنے پر مجبور ہوگا۔

**الوداعی نظارہ** - دو شنبہ گذشتہ گورنمنٹ ہاؤس کراچی سے حضور پرنس آف ویلز رسالہ جیکب ہارس کے ایک دستہ کی اسکورٹ میں بندرگاہ کو روانہ ہوئے - راستے میں فوجیں سڑکوں پر دو رویہ صف بستہ تھیں - صاحب گورنر بمبئی کمشنر سندھ اور جملہ ملٹری و سول حکام اور معززین سندھ اور پورٹ کمشنر گھاٹ پر حاضر تھے - ہز رائل ہائنس نے پورٹ کمشنر سے مصافحہ کیا اور دائیں بائیں طرف حاضرین کے سامنے جھک کر جہاز رینون پر سوار ہوئے - مہاراجہ سر پرتاپ سنگھ والی ایدر بھی اس وقت موجود تھے - بینڈ نے قومی گیت کی گت بجائی - اور جو لوگ گھاٹ پر جمع تھے بار بار چیرز دیتے تھے آخری نظر میں اہل ہند نے ساحل کراچی سے ہز رائل ہائنس کو بحری وردی میں دیکھا جبکہ دوربین آپ کے ہاتھ میں تھی اور حاضرین کو جھک کر آخری سلام کیا -

لارڈ ولنگڈن صاحب گورنر بمبئی بھی جہاز ڈفرن میں اسی وقت بمبئی کو روانہ ہوئے اور بذریعہ سگنل کے ہز رائل ہائنس کو احاطہ بمبئی کی طرف سے الوداعی پیغام دیا -

---

**عطیہ خطابات** - ملک معظم کے حکم سے حضور پرنس آف ویلز نے کراچی میں خطابات عطا کرنے کا خاص دربار دو شنبہ کی صبح کو منعقد فرمایا تھا جس میں زیادہ اپنے شاف کے آدمیوں کو بصلہ حسن خدمات اعزاز عطا فرمائے -

کے - سی - ایس - آئی کا خطاب کرنل سر - اے - ینگ جی - سی - او - وی کے - سی - بی کے - سی - ایم - جی - آئی - ایس - او کو عطا ہوا جو ہز رائل ہائنس کے پرائیویٹ سکرٹری ہیں اور میجر جنرل بیٹس صاحب بہادر - سی - بی کو بھی جو دوران سفر میں و لیعہد بہادر کے ملٹری سکرٹری تھے یہی اعزاز عطا فرمایا -

سی - ایس - آئی کا خطاب آنریبل ٹروٹ صاحب ایم - وی - او - جہاز رینون کے کمانڈر کو دیا گیا -

جی - سی - آئی - ای کا اعزاز سر والٹر لارنس صاحب کے - سی - آئی - چیف آف دی شاف کو عطا ہوا -

سی آئی - ای کا اعزاز میجر کرسٹن صاحب اور میجر کیمبل اور میجر ڈاسن ایڈ یکانگ کو دیا گیا -

رائل وکٹورین آرڈر ہز ایکسیلنسی نائب امیر البحر لو صاحب بہادر - سی - وی - او کمانڈر انچیف بحری افواج مشرقی ہند کو ملا - نیز مسٹر اکیوٹ - سی - ایس - آئی چیرمین ریلوے بورڈ -

اور میجر جنرل ڈف صاحب بہادر سی - بی - سی - آئی - ای ایڈجوٹنٹ جنرل ہند اور مسٹر سٹوارٹ سی - ایس - آئی - ڈائرکٹر - کرنل انٹیلیجنس ان انڈیا - اور کرنل چارلس کو جو ہز رائل ہائنس کے سرجن ہیں دیا گیا -

ایم - وی - او - (درجہ چہارم) کا اعزاز مسٹر ہیولسن کلکٹر کراچی اور منشی عزیز الدین ڈپٹی کمشنر بار اور میجر ارٹسن - کپتان انٹیسز - کپتان پل - کپتان ماکنسز - کپتان آنریبل کیڈوگن آنریری ایڈ یکانگ کو بخشا گیا -

ایم - وی - او (درجہ پنجم) کا اعزاز ایسٹ انڈین ریلوے کے مسٹر ہربرٹ کیلوی ہمبر کو اور بھوپال وکٹوریہ لانسرز کے سردار بہادر رسالدار مرزا کریم بیگ کو دیا -

نائٹ ہڈ کا اعزاز جینس ڈائرکٹر جنرل محکمہ تار کو - رائے بہادر بابو موتی لال گھوش خزانچی فارن آفس اور اسسٹنٹ سرجن رائل بابو سنعینہ جنرل ہاسپٹل کلکتہ کو بعد ازاں کئی ایک افسروں کو رائل وکٹوریہ آرڈر کے تمغے عطا کیئے -

---

**پریس کے ساتھ مزید رعائت** - اخبارات کے ساتھ محکمہ تار نے ایک خاص رعائت اور منظور کی ہے کہ آیندہ سے تمام پیغامات تار جو اخبارات کے نام آئینگے وہ بجائے ہاتھ سے لکھے ہونے کے ٹائپ میں لکھے ہوئے ہونگے اور ان کے صاف پڑھنے میں دقت نہ ہوگی -

---

**گورنمنٹ پنجاب کی فیاضی** - ڈائرکٹر صاحب سر رشتہ تعلیم کی سفارش سے گورنمنٹ پنجاب نے یتیم خانہ فیروزپور اور آریہ گرلز سکول فیروزپور کے لیئے ۱۵ ہزار روپیہ عمارت فنڈ میں اور ۵ ہزار روپیہ ساز و سامان کے لیے عطا کیا ہے اور ۵۰۰ روپیہ سالانہ کی امداد مزید براں یتیم خانہ فیروزپور سالہا سال سے نہایت اطمینان بخش کام سرانجام دیتا ہے - ملک کے ہر حصے سے یتیم تلاش کر کے لائے جاتے ہیں اور ان کی پرورش اور تعلیم و تربیت کے انتظام کی خوبی پبلک اور گورنمنٹ نے تسلیم کر لی ہے - نواب لفٹننٹ گورنر نے ایسی ہی امداد وکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی ہندو ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کو دی ہے -

---

**صحبت کا اثر** - ایک انگریز نے جو روس میں مقیم ہے لندن ٹائمز کو ایک چٹھی لکھی ہے کہ افسوس ہے کہ روسیوں اور انگریزوں کے باہمی اتحاد اور دوستی نہیں ہے اگر وہ دوست بن جائیں تو ساری دنیا کو فتح کر سکتے ہیں اس پر اخبار لبرل ریویو لکھتا ہے کہ صحبت کا اثر برابر درست ہے انسان جن لوگوں میں رہتا ہے ویسے ہی خیالات ہو جاتے ہیں - ورنہ ایک انگلشمین جس کی قوم نے نہ صرف اپنی آزادی قایم رکھی ہو بلکہ دوسری کئی ایک قوموں کو آزاد کرنے میں مدد دی ہو اس قدر روسی بنجانا تعجب ہے کہ اس کو دنیا کی دیگر اقوام کے غلام بنانے کی تمنا ہو -

---

**اخبار نویس کا اخلاق** - مغربی دنیا میں خاصکر انگلستان میں اخبار نویس کے اخلاق کی نسبت بہت اعلی معیار ہے - جج خواہ رشوت لے لیں - وزراء خواہ غداری کریں سپاہی خواہ اپنے ملک سے باغی ہو جائیں لیکن اخبار نویس فرشتہ ہونا چاہیئے تاکہ کوئی لالچ اور کوئی خوف اُسے حق گوئی سے باز نہ رکھ سکے کیونکہ اگر ایک عام انسانی کمزوریوں سے بالاتر انسان موجود نہ ہو تو معاملات میں صحیح روشنی کون ڈالے اور کون اندھیرے میں رستہ بتلائے - لیکن حال ہی میں لندن اینڈ گوپ کار پوریشن کے مقدمہ میں بیان کیا گیا ہے جو اگر سچ ہے تو سخت افسوسناک ہے کہ انگلستان کے بڑے بڑے اخبار نویس بھی کمزوری سے خالی نہیں - کمپنی مذکور میں دھوکہ کا عملدرآمد تھا مگر پبلک میں اس کو شہرت دینے اور نیکنام ثابت کرنے کے لئے ڈیلی میل کے ایڈیٹر کو ۲ ہزار پونڈ - فنانشل ٹائمز کے مسٹر کرائی اور فنانشل نیوز کے مسٹر مارکس ممبر پارلیمنٹ کو چار چار ہزار پونڈ اور ٹروتھ کے ایک ایڈیٹر اور سٹینسٹ کے ایڈیٹر کو ساڑھے تین تین سو پونڈ رشوت دیگئی تھی - اس سے ثابت ہے کہ زمین گول ہے اور ہر جگہ یکساں گول مال ہوتا ہے -

---

**پلیگ پنجاب میں** - ہفتہ مختتمہ ۱ مارچ میں حسب ذیل اموات پنجاب میں طاعون سے واقع ہوئیں یہاں ہر ایک شہر کا نام بجائے تمام ضلع کے سمجھنا چاہئے -

حصار ۲۱ - رہتک ۵۹ - گورگانوہ ۴ - دہلی ۴ - کرنال ۱۲۶ انبالہ ۲۴ - ہوشیارپور ۱۰ - جالندھر ۰ - لودیانہ ۱۱۴ - فیروزپور ۱۹ منٹگمری ایک - لاہور ۲۴ - امرتسر ۱۰۵ - گورداسپور ۲۲۴ سیالکوٹ ۲۹۶ - گوجرانوالہ ۵۴ - گجرات ۴ - شاہپور ایک - ریاست پٹیالہ ۱۰۱ - ریاست کپورتھلہ ۱۲ - ریاست جیند ۱۵ ریاست کلسیہ ۱۳ - کل میزان ۱۰۹۷ سال گذشتہ کی اسی ہفتہ کی میزان ۲۰۴۸۰ تھی -

# عالم کا فوٹو

ہندوستان کا بجٹ ۲۱ ماہحال کے اجلاس کونسل میں پیش ہوا۔

لیڈی منٹو صاحبہ پچارشینہ کو رونق افروز ڈیرہ دون ہوئیں۔

مسٹر ویم تھیکر سپنک بنگال لیجس لیٹو کونسل کے ممبر نامزد ہوئے۔

لکھنؤ میں حضور ہزآنر نے تعلقداران اودھ کو گارڈن پارٹی دیگی۔

ہزایکسیلنسی آگرہ سے اجمیر جاکر قحط ریلیف ورکس دیکھیں گے اور دہلی میں جنرل نکلسن کا بت افتتاح کرینگے۔

لاہور میں گزشتہ اتوار کو سودیشی جلسہ دھوم دھام سے ہوا۔

مسٹر سیلفکیس صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور جالندھر ڈویژن کے کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔

خواجہ تصدق حسین بی۔ اے سابق میر منشی گورنمنٹ پنجاب قمنڈلکا کے سب ڈویژنل آفیسر مقرر ہوئے۔ جہاں سے انہوں نے رسالدار سردار پرتاپ سنگھ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کو سبکدوش کیا جو ریاست فریدکوٹ کی کونسل کے پریسیڈنٹ بنائے گئے ہیں۔

سر جیمس لاٹوش آج الہ آباد سے عازم لکھنؤ ہونگے۔

صوبجات متحدہ کی لیجس لیٹو کونسل کا آئندہ اجلاس ۱۳ اپریل کو ہوگا۔

برہما میں ۱۵ ماہحال کو نواب لفٹننٹ گورنر نے شیبو کی نہر افتتاح کی۔

دہلی کے متمول تاجر شیخ عبدالرزاق نے کلکتہ میں انتقال کیا ۲۰۰ روپیہ روزانہ خیرات کیا کرتے تھے۔

سہارنپور میں تین پولیس سپاہیوں نے ایک حلوائی کی دکان کا قفل توڑ کر لوٹ لی۔ گرفتار ہونے پر دو کو تین تین ماہ اور ایک کو ۶ ماہ قید کی سزا ملی۔ یہ ہیں پبلک کی جان و مال کے محافظوں کے کام

گزشتہ دس ماہ میں ہندوستان کی بعض اشیاء کی تجارت بکد میں بیشی ہوئی۔ سن ۳ کروڑ ۱۷ لاکھ کا روئی ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ کی سوت ۲ کروڑ ۶۱ لاکھ کا چمڑا ۲ کروڑ ۳ لاکھ کا سن کی بوریاں ۲ کروڑ ۱۱ لاکھ کی۔

بعض چیزوں کی تجارت برآمد میں کمی بھی ہوئی چنانچہ گندم ۶ کروڑ ۲۰ لاکھ روپیہ کی سرسوں تل ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ کے افیون ۷ کروڑ ۹۰ لاکھ کی چانول ۳ ۲۰ لاکھ کے باہر گئے۔ تاہم مجموعی طور پر کل تجارت برآمد میں ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ کی بیشی ہے۔

مسٹر ٹاٹا کے کارخانہ ریشم میں جو ایک جاپانی ماہر کی نگرانی میں ہے خاطر خواہ کامیابی ہوئی۔

بنگال کی پراونشل کانفرنس کے پریسیڈنٹ مسٹر رسول ہونگے

شمس العلماء مولوی شبلی نعمانی نے اپنا قیمتی کتب خانہ ندوۃ العلماء کو دینے کا ارادہ کیا ہے بشرطیکہ کتب خانہ کے لئے ایک عمدہ عمارت کا انتظام ہو جائے۔

ہفتہ گزشتہ میں قحط ریلیف ورکس پر راجپوتانہ میں ایک لاکھ ۴۲۰۰ آدمی اور وسط ہند میں ۸۵ ہزار تھے۔

کالکا شملہ ریلوے پر ۲۴ مارچ سے ۱۰ اپریل تک ایک سپیشل ٹرین چلا کریگی۔

ہفتہ مختتمہ ۹ مارچ میں طاعون سے ۹۰۵۸ موتیں ہوئیں بنگال میں ۲۶۲۳ - صوبجات متحدہ میں ۱۸۹۷ - احاطہ بمبئی میں ۱۳۹۲ - پنجاب میں ۱۴۰۳ - ممالک متوسط میں ۸۶ برہما میں ۵۰۲ سرحدی صوبہ میں ۳۵۔

آنریبل مسٹر گوکھلے نے وائسرگل کونسل میں سوال کیا ہے کہ سلہٹ کا اخبار دیکلی کرانیکل جس نے ایک خبر گورکھا سپاہیوں کے متعلق شایع کی تھی اور گورنمنٹ مشرقی بنگال نے اس کی تردید چاہی اور حکم دیا کہ اڈیٹر معافی مانگے۔ مگر اڈیٹر نے خبر کے صحیح ہونے پر زور دیا اس پر سرکاری گزٹ اور خبریں اخبار مذکور کو دینی بند کردیگئیں مسٹر گوکھلے نے دریافت کیا ہے کہ اخبار پر مقدمہ کیوں نہیں چلایا گیا۔ دیکھئے کیا جواب ملتا ہے۔

میمن سنگھ کے سودیشی مجرموں کو جب جیلخانہ میں بھیجا گیا تو انہوں نے ولایتی کمبل استعمال کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ آخر دیسی کمبل مہیا کئے گئے۔

لاہور کے زنانہ نارمل سکول میں اس وقت ۴۰ عورتیں تعلیم پا رہی ہیں اور چار عورتیں استانیوں کا کام کر رہی ہیں۔

افسوس ہے کہ امرتسر میں مقلدین و اہل حدیث کے مابین آمین بالجہر کے متعلق مقدمہ بازی شروع ہوگئی۔

مرزا محمد علیخان بہادر اعتماد جنگ ممبر کونسل ریاست ٹونک نے چارہ کی کٹی کرنے کی مشین ایجاد کی ہے۔

ایک فوجی پتنگ بازی کا ماہر ۶۰۰ پونڈ سالانہ تنخواہ پر مقرر کیا گیا ہے۔

پرنس آرتھر آف کناٹ جاپان سے کنیڈا کو روانہ ہوئے۔

ملک معظم نے مسٹر لیوبشائر مالک اخبار ٹروتھ کو لارڈ کا خطاب مرحمت فرمایا۔

پارلیمنٹ انگلستان میں وزیر اعظم سے درخواست کی گئی کہ جس طرح اور تمام سررشتوں کے وزیر ولایت کے خزانہ سے تنخواہ پاتے ہیں۔ وزیر ہند کی تنخواہ بھی اسی خزانہ سے ملنی چاہئے نہ کہ ہندوستان سے تاکہ پارلیمنٹ کو گورنمنٹ ہند اور وزیر ہند کی کارروائیوں میں دست اندازی کا حق حاصل ہو۔

سر ہنری کیمبل بینرمین نے مذکورہ بالا درخواست کے جواب میں کہا کہ ایسا کرنے سے انتظام سلطنت کے متعلق ایک بڑا اہم سوال پیدا ہوگا جسکی بابت وہ سردست کوئی وعدہ کرنے کو تیار نہیں ہیں۔

اکثر اخبارات انگلینڈ نے حضور پرنس آف ویلز کے دورہ کے کامیابی سے ختم ہونے پر مضامین شایع کئے ہیں اور مبارکباد دیتے ہیں اور اہل ہند کی مسلمہ وفاداری پر خوشی ظاہر کرتے ہیں۔

وائیکونٹ ہیاشی سفیر جاپان کے لندن سے وطن کو روانہ ہونے کے وقت سٹیشن پر خلقت کا بڑا ہجوم تھا۔

ماسکو میں ۲۰ مسلح روسی روز روشن میں ایک بینک میں داخل ہوئے۔ ملازمان بینک کو قابو کرکے ۸ لاکھ روبل لوٹ کر لے گئے

نیشنل بینک لاہور نے دس ہزار کے کرنسی نوٹ سیالکوٹ کے ایک ساہوکار کے نام روانہ کئے لیکن رجسٹری سے نوٹ غائب تھے

برازیل میں طغیانی اور زمین کے دھنس جانے سے پچاس سے زیادہ جانیں ضایع ہوئیں۔

حال کی مردم شماری سے جرمنی کی کل آبادی ۶ کروڑ ۱۰ لاکھ ۸۳ ۱ ۵ معلوم ہوئی۔

ہز رائل ہائنس ڈیوک آف کناٹ نزوبی میں قیصرہ وکٹوریہ مرحومہ کا یادگاری بت افتتاح کرینگے۔

ڈیوک اور ڈچز ممدوح معہ صاحبزادی کے جھیل وکٹوریہ نینزا کے ساحل پر ۷ ماہحال کو وارد ہوئے۔

گورنمنٹ روس نے لفٹننٹ سومہٹ کے ساتھ جو اوڈیسہ کے باغی سپاہیوں کا سرغنہ تھا نہایت رحمدلی کا برتاؤ کیا ہے یعنے بجائے پھانسی کے اسکو گولی کا نشانہ بنایا گیا۔

پارلیمنٹ انگلینڈ میں کہن سال لوگوں کو پنشن دینے کی تجویز منظور ہوئی۔ مسٹر اسکوئتھ نے اصول کو تسلیم کیا لیکن کہا کہ دیگر اخراجات میں کمی ہو تو روپیہ کا انتظام ہو۔

برطانیہ کلاں میں ۶۵ سال سے زیادہ عمر کے آدمیوں کی تعداد ۲۰ لاکھ ۸ ہزار ۷۱۶ ہے اگر ۵ شلنگ فی ہفتہ بھی پنشن دیجائے تو ۲ کروڑ ۶۲ لاکھ ۵ ہزار پونڈ سالانہ چاہئے۔

**ملک معظم کے اردلی** - امسال حسب ذیل مسلمان نیٹو آفیسر ملک معظم کے اردلی مقرر ہوکر ولایت جائیں گے :-

۹ لانسرز کے رسالدار میجر محمد علی بیگ سردار بہادر۔

۲۷ کیولری کے رسالدار میجر علی گوہر خان بہادر۔

۲۵ ماونٹین بائری کے صوبیدار دلیل خاں بہادر

۱۲۰ بلوچیز کے صوبیدار میجر الہ دین صاحب

---

**میجر جنرل** ڈف صاحب بہادر ایڈجوٹنٹ جنرل ہند انڈین آرمی کے جدید انتظام میں چیف آف دی سٹاف مقرر ہوئے۔

میجر جنرل سیلی صاحب بہادر نے عہدہ سکرٹری آرمی ڈیپارٹمنٹ کا اور کرنل میکانٹی صاحب نے سکرٹری ملٹری سپلائی ڈیپارٹمنٹ کا ۱۹ ماہ حال سے چارج لیا۔

میجر جنرل ڈی برانتہ صاحب بہادر سابق ملٹری سکرٹری گورنمنٹ ہند عدن کمانڈ کا چارج لینے عدن تشریف لیگئے۔

---

**میجر جنرل** ڈوپر صاحب بہادر ڈائرکٹر جنرل آف ملٹری ورکس بتقریب دورہ ۲۲ ماہ حال کو جہلم میں تشریف لائے تھے - ۲۳ کو راولپنڈی میں تھے - ۲۶ کو پشاور - ۲۸ کو نوشہرہ - ۳۱ کو لاہور کا دورہ کرتے ہوئے ۱۵ اپریل کو شملہ پہنچینگے۔

---

**مغربی** برٹش افریقہ کی خبر ہے کہ سکوٹو قوم کی بغاوت کا خاتمہ ہوا - ایک بھاری جنگ کے بعد مہدی مارا گیا - برٹش کالم کے قتل کا بدلہ لینے کو ایک مہم زنگبرو کو بھیجی گئی تھی اس نے باغیوں کا قلع قمع کر دیا اور سٹیرو پر گولہ باری کرکے سنگینوں سے بے شمار باغی قتل کئے +

---

## پروموشن

۱۳ بنگال لانسرز - جمعدار محی الدین خان صاحب رسائیدار گنگا سنگھ صاحب متوفی کی جگہ یکم فروری ۱۹۰۶ء سے رسائیداری پر ممتاز ہوئے اور کوت دفعدار رام چرن سنگھ صاحب جمعدار بنائے گئے۔

۴ بمبئی سوارس - رسالدار بہرام سنگھ صاحب بجائے رسالدار میجر فیض خان صاحب بہادر (جو کہ لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ ویسٹرن کمانڈ کے ایڈی کانگ مقرر ہوئے ہیں) ۳ نومبر ۱۹۰۵ء سے رسالدار میجری پر سرفراز ہوئے اور رسائیدار احمد میر صاحب رسالداری پر ممتاز ہوئے۔ جمعدار غلام قاسم خان صاحب رسائیداری اور کوت دفعدار پرتاب سنگھ صاحب جمعداری پر تعینات کئے گئے۔

۲۴ پنجابیز - جمعدار مردان خان صاحب صوبیدار رحیم الدین صاحب پنشن یافتہ کی جگہ ۲۰ جنوری ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر اور حوالدار محمود شاہ صاحب جمعداری پر ترقیاب ہوئے۔

۲۹ پنجابیز - صوبیدار مہر خان صاحب صوبیدار میجر پرت سنگھ صاحب سردار بہادر پنشن یافتہ کی جگہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۶ء سے صوبیدار میجری پر اور جمعدار کیسر سنگھ صاحب صوبیداری اور حوالدار مان سنگھ صاحب جمعداری پر سرفراز کئے گئے اور حوالدار بدھا سنگھ صاحب بجائے جمعدار رنگل سنگھ صاحب پنشن یافتہ یکم فروری ۱۹۰۶ء سے جمعدار بنائے گئے۔

۹۴ - رسل انفنٹری - حوالدار گوردھن سنگھ صاحب جمعدار بجرنگ سنگھ صاحب ترقی یافتہ کی جگہ ۱۶ اگست ۱۹۰۵ء سے جمعداری پر ممتاز کئے گئے۔

۲ اول بٹالین دوم گورکھا رائفلز - جمعدار کرن سنگھ گورنگ صاحب بجائے صوبیدار جیون سنگھ کھتری صاحب پنشن یافتہ یکم فروری ۱۹۰۶ء سے صوبیدار مقرر ہوئے اور حوالدار بیر بہادر مل صاحب جمعدار ہوئے۔

### ڈائرکٹ کمیشن

۴۰ پٹھانز - عطا محمد صاحب تاریخ حاضری سے آزمائشی جمعدار مقرر ہوئے۔

### انڈین سبارڈینیٹ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ

### ہاسپٹل اسسٹنٹ برانچ

بمبئی اسٹابلشمنٹ - سیکنڈ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ کیشو لکشمن صاحب ونشیانڈرے بسبب الہ ملازمت اور ڈیپارٹمنٹل امتحان پاس کرنے پر ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۵ء سے فرسٹ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ مقرر ہوئے۔

---

## آج کیا خبر ہے؟

مراکو کے باغی دعویدار سلطنت نے مراکو کانفرنس کے ڈیلیگیٹوں کے پاس مراسلات بھیجے ہیں اور لکھا ہے کہ اصلی سلطان میں ہوں۔ جزیرہ فارموزا کا زلزلہ معمولی نہیں تھا تین قصبے غارت ہوگئے اور کئی ہزار آدمی ہلاک ہوئے - تمام جزیرہ میں قیامت بپا تھی -

### ہندوستان کا بجٹ

۲۱ ماہ حال کے اجلاس کونسل میں بجٹ پیش ہوا آمدنی کا تخمینہ ایک ارب ۹ ۲ کروڑ ۴ ۷ لاکھ روپیہ اور اخراجات کا اندازہ ایک ارب ۲۷ کروڑ ۴ ۳ لاکھ ہے یعنی سال کے اختتام پر ۲ کروڑ ۳ ۰ ۵ لاکھ کی بچت کا تخمینہ ہے تاہم ایک کروڑ ۲۴ لاکھ کے ٹیکس معاف کئے جائینگے - پانچ قسم کے ٹیکس معاف ہونگے -

(۱) صوبجات مدراس - ممالک متوسط - صوبجات متحدہ اودھ - پنجاب اور سرحدی صوبہ اور اجمیر اور کورگ میں پٹوار اور چوکیدارہ یعنی چوکیداری وغیرہ کی فیس معاف کی گئی آئیندہ سے یہ اخراجات گورنمنٹ ادا کیا کریگی جس میں ۲ ۸ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ ہوگا -

(۲) شمالی ہند اور برہما اور ممالک متوسط میں لوکل فنڈوں سے پراونشل ضروریات کے لئے روپیہ لینا موقوف کیا گیا اس معافی سے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو ۶ ۴ لاکھ کی بچت رہا کریگی -

(۳) اصلاح پولیس کے لئے ۵ ۲ لاکھ روپیہ سالانہ اور منظور کیا گیا علاوہ ۵۰ لاکھ روپیہ کے جو سال گذشتہ میں منظور ہوا تھا۔

(۴) ترقی زراعت کیلئے ۲۰ لاکھ روپیہ سالانہ جو سال گذشتہ میں منظور ہوا تھا اسکو ۴ ۳ لاکھ سالانہ کر دیا گیا -

(۵) ۲۵ لاکھ روپیہ سالانہ ترقی تعلیم کے لئے منظور ہوا ہے جس میں سے نصف صنعتی تعلیم میں اور نصف یورپین اور یوریشین کی تعلیم پر خرچ ہوگا ان جملہ معافیوں اور گرانٹوں کی تعداد ایک کروڑ ۲۲ لاکھ ہے - ۱۸ لاکھ روپیہ قحط ریلیف پر صرف کیا جائیگا اور قحط زدہ علاقوں میں مالیہ معاف اور ملتوی ہوگا - توسیع ریلوے کے لئے ۱۵ کروڑ اور توسیع انہار کیلئے ۱ کروڑ منظور ہوا ہے +

---

## لودیانہ

ہفتہ ہذا میں بھی اکثر مطلع ابر آلود رہا - اور دو تین بار خفیف سا تقاطر بھی ہوا -

قصبہ جگراؤں میں ملیگ ترقی پر ہے اس لئے وہاں کے صدہا آدمی لودیانہ میں چلے آرہے ہیں -

میلہ مویشیاں میں مویشی کم آنے ہیں شاید اس وجہ سے کہ اسی ہفتہ کوٹہ میں میلہ تھا۔

ریلوے سٹیشن کی توسیع اور واٹر ورکس کی تعمیر کے کام ماہ اپریل سے شروع ہونے والے ہیں -

افسوس ہے کہ مسٹر ایم - وائیلی میونسپل کمشنر و پروپرائٹر مشن پریس نے طویل علالت کے بعد بعارضہ استسقاء چہارشنبہ گذشتہ کو انتقال کیا - مسٹر وائیلی نیٹو کرسچن سوسائٹی میں خلق اور منکسر مزاجی اور دینداری اور شرافت کا ایک اعلیٰ نمونہ تھے وہ ایک نہایت یادگار اور راستباز کاروباری آدمی تھے - علاوہ پریس کے جو اس وقت لودیانہ میں اول درجہ کا پریس ہے وہ کئی قسم کی ٹھیکیداری کرتے تھے انکی انتظامی قابلیت غیر معمولی تھی - افسوس ہے کہ لودیانہ کی نیٹو کرسچن سوسائٹی میں کوئی اس کمی کو پورا کرنے والا نظر نہیں آتا جو مسٹر وائیلی کی وفات

# دلچسپ واقفیت کا خزانہ

## خطرات کی قدرتی علامتیں

جیسے کہ ایک تجربہ کار ہندوستانی کسان ہر قسم کی زمین کی علامات کو دیکھکر کہہ سکتا ہے کہ یہ زمین زراعت کے لئے عمدہ یا ناقص ہے یا اس میں فلاں شئے کی کاشت اچھی ہوگی اور فلاں شئے کی بری اسی طرح رحمدل نیچر نے دنیا میں ہمکو بہت سے خطرات سے متنبہ کرنے کے لئے خاص خاص نشانات پیدا کئے ہیں یا ان خطرات کے آنے سے کچھ عرصے پیشتر پیدا کرتی ہے تاکہ جن لوگوں کی آنکھیں ان کو دیکھ سکتی ہیں وہ ان سے متنبہ ہوکر اپنے بچاؤ کے لئے اگر ان سے کچھ ہوسکتا ہے انتظام کرلیں - اور یہ نشانات فائدہ یا نقصان دونوں کے لئے ایسے ظاہر اور عیاں ہیں جیسے کہ انجن ڈرائیور کے واسطے سبز یا سرخ جھنڈیوں کے سگنل -

مثال کے طور پر ہم جنوبی ٹرنسوال کا زرین ملک پیش کرتے ہیں جسکا بعض حصہ تندرستی کے لئے مفید اور بعض سخت مضر بلکہ مہلک ہے - ایک مقام ایسا ہے کہ وہاں تم برسوں تندرست اور طاقتور رہ سکتے ہو لیکن ایک دوسرے مقام پر شاید مہلک بخار ایک رات ہی میں تمہاری زندگی کا خاتمہ کردے -

لیکن جو لوگ وہاں کی آب و ہوا سے اور ملک سے واقف ہیں ان کو ایسے مقامات کے تمیز کرنے میں کچھ بھی دقت نہیں ہوتی؛ وہ ان مڑی تڑی سبزی مائل شاخوں اور پھل والے درختوں سے بخوبی واقف ہوتا ہے جن کو اس مہلک بخار والی زمین کا پیش خیمہ کہنا چاہئے -

اسی طرح فلوریڈا میں جب شکاری لوگ وہاں کی بڑی بڑی دلدلوں میں "جو ہمکس" کہلاتی ہیں اپنے شکار کی تلاش میں جاتے ہیں تو وہ ہمیشہ ایسی جگہ اپنا کیمپ لگاتے ہیں جہاں اونچے اونچے سرو اور پائن کے درخت کثرت سے ہوں - کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان دلدلوں میں بھی مقامات ایسے ہیں جہاں آدمی آرام کرکے زندہ رہ سکتا ہے -

آسٹریلیا کے بڑے بڑے جنگلوں میں جہاں گرمی کی موسم میں بعض اوقات دور دور تک پانی کا نام و نشان نہیں ملتا جو لوگ سفر کرتے ہیں اگر ان کو ایک عجیب و غریب پانی کے درخت کا حال معلوم ہو تو پیاس کی شدت سے جاں بلب ہوکر مر جائیں لیکن نیچر نے پیاسے مسافروں کی پیاس بجھانے کے لئے یہہ درخت پیدا کئے ہیں جو ان جنگلوں میں جابجا کھڑے ہیں - ان درختوں کی جڑ کے پاس سے تھوڑی سی زمین کھودنے پر ایک میٹھے اور خوشگوار پانی کا چشمہ نکل آتا ہے -

ہم میں سے بہت سے آدمی موسموں کے خاص خاص نشانات سے کم و بیش واقف ہیں - لیکن جو لوگ ان پر بالکل غور نہیں کرتے ان کے ساتھ اکثر ایسا واقعہ ہوتا ہے کہ وہ کبھی نیچر کی اس بڑی تبدیلی کی لپیٹ میں آکر بہت تکلیف اٹھاتے ہیں -

تین برس ہوئے جو سندرگاہ گلوسسٹر میں ایک نہایت سخت طوفان آیا تھا - اور جس نے ہزاروں آدمیوں کو غرق کردیا تھا اس سے ۴۸ گھنٹے پیشتر زمین پھول گئی تھی جو ایسے عظیم الشان طوفان کے آنے کی علامت ہے -

۱۸۷۴ء میں دریائے مسسپی میں جو ایک ہولناک طوفان آیا تھا وہ ایسا سخت تھا جس کی تاریخ میں آج تک کوئی نظیر نہیں ملتی - اس طوفان نے تقریباً ۲۰ نو آبادیاں غرق کرکے دس ہزار مربع میل زمین پر پانی پھیر دیا تھا - اور وہ یہی طوفان تھا جس نے مسسپی جیسے بڑے دریا کا گذر بھی بدلکر دوسری جگہ کردیا - غرضکہ اس عظیم الشان طوفان کے آنے سے پیشتر ایک عجیب قسم کی رونے کی آواز سنائی دیتی تھی جو دریا سے آتی تھی - یہہ عجیب آواز تین دن تک سنائی دیتی رہی جسکو امریکہ کے اصلی باشندوں نے بھی سنا اور گوروں نے بھی - حبشی تو اس آواز کو سنتے ہی پہاڑوں پر بھاگ گئے لیکن گورے ان کی اس ضعیف الاعتقادی پر ہنسا کئے اور آخر جب طوفان آیا تو ہزاروں پانی میں ڈوب کر مر گئے -

جو لوگ بڑے بڑے ریت کے صحراؤں میں سفر کرتے ہیں وہ ریت کے طوفان سے گھنٹوں پہلے خبردار ہو جاتے ہیں کیونکہ ایسے طوفان کے آنے سے پیشتر افق کا رنگ بدلنے لگتا ہے - اور بعد سے زرد رنگ سے گہرا سرخ رنگ ہو جاتا ہے - اور جس قدر زیادہ گہرا سرخ ہو اسی قدر زیادہ سخت طوفان آنیکی علامت ہے؛

ہانڈوراس میں ایک مشہور جادو کا غار ہے - بارش یا طوفان کے آنیسے پیشتر اس غار سے ایک سریلی سیٹی کی آواز کئی کئی میل گرد و نواح میں سنی جاتی ہے - اور اس سیٹی کی آواز کے کم یا زیادہ ہونے سے بارش یا طوفان کی شدت خیال کی جاتی ہے -

زلزلے اور کوہ آتش فشاں کے پھوٹنے کا عمل بھی نیچر کے پہلے خبر دینے کے بغیر واقعہ نہیں ہوتے - سر نارمن لاکیر کے بیان کے موافق خطرناک زلزلے اور کوہ آتش فشاں کا پھوٹنا اس وقت واقعہ ہوتے ہیں جب آفتاب کے داغ یا تو حد سے زیادہ بڑھ جائیں یا انتہا سے زیادہ کم ہو جائیں ۱۸۶۷ء میں جب یہ داغ انتہا سے زیادہ کم ہوگئے تھے تو جنوبی امریکہ - مانالوا - وسیوویس - اور فار موسا میں ان کے ذریعے تباہی آئی ۱۸۷۲ء میں جب یہ حد سے زیادہ بڑھ گئے تھے تو مارٹی نیک اور سینٹ ونسنٹ برباد ہوئے - ۱۸۸۳ء میں کراکٹوہ کے پھٹنے کا خوفناک واقعہ پیش آیا اور حال ہی میں آفتاب کے داغ زیادہ ہونے سے مارٹی نیک کا پھوٹنا اور کانگڑہ کا قیامت خیز زلزلہ واقعہ ہو چکے ہیں -

لیکن اس کے علاوہ زلزلہ آنے سے پہلے اور بھی بہت سی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں - سینٹ پیر کے سخت زلزلہ کے آنے سے کچھ پیشتر خبر پہنچی کہ مارٹی نیک کا سمندری تار ٹوٹ گیا اور زلزلہ آنے سے پیشتر اسی طرح کئی دفعہ واقعہ ہو چکا ہے -

جنوبی امریکہ ساحل مغربی پر جہاں کثرت سے زلزلے آتے ہیں اکثر دیکھا گیا ہے کہ زلزلہ آنے سے پیشتر سمندر میں تموج کا زور ہو جاتا ہے - جزیرہ ہوائی میں کوہ آتش فشاں کے پھوٹنے سے پیشتر خاص خاص چشموں کا نکلنا بند ہو جاتا ہے -

پس جو لوگ ہمیشہ اپنی آنکھیں کھلی رکھتے ہیں ان کو ایسے خطرات سے بچانے کے لئے مہربان نیچر پہلے ہی سے ضروری متنبہ کر دیتی ہے +

---

**جرمنی کی آبادی** بسرعت تمام بڑھ رہی ہے - ۵ سال کے اندر ۴۲ لاکھہ کا اضافہ ہوا ہے - اس سے پچھلی مردم شماری میں بھی ۴۰ لاکھ سے اوپر اضافہ تھا گویا دس سال میں ۸۲ لاکھہ آبادی زیادہ ہوگئی جبکہ برطانیہ کلاں میں اسی مدت کے اندر صرف ۳۸ لاکھہ ۷۲ ہزار کی بیشی تھی - اور فرانس میں ایک مدت سے آبادی جہاں کی تہاں ہے - جرمنی کے چاروں طرف ہاتھ پانوں مارنے کا یہی سبب ہے کہ وہ اپنی زائد آبادی کے لئے زمین چاہتا ہے -

**بچوں کی اوسط** فرانس میں کثرت عیاشی کی بدولت اولاد کم پیدا ہوتی ہے - فرینچ خاندانوں میں بچوں کی اوسط دنیا کے تمام

ملکوں سے کم ہے اور آئرلینڈ میں سب سے زیادہ۔ ہر ایک فرینچ خاندان میں آدمیوں کا اوسط ۳.۰۳ ہے آئرلینڈ میں ۲.۰۵ انگلستان میں ۴.۰۸۔

**سونے کے تین سو صندوق۔** آجتک ایک سٹیمر میں اس قدر سونا شاید کبھی نہیں لاد گیا جس قدر کہ حال میں جہاز ہمالیہ ہندوستان سے لیکر گیا ہے۔ اس میں ۳۱ لاکھ پونڈ تو ہندوستان سے وزیر ہند کے لئے ہے اور باقی آسٹریلیا سے آیا تھا کل ۳۰۰ صندوق سونے کے لبالب بھرے ہوئے تھے۔

**محاسب جانور۔** ایک روسی ڈاکٹر نے بہت سا وقت اس بات کی تحقیقات میں صرف کیا کہ جانوروں میں حساب دانی کی قوت کہاں تک ہے اور اعداد کا شمار کہاں تک رکھ سکتے ہیں تجربہ سے اس کو معلوم ہوا کہ طوطا چار تک گن سکتا ہے بلی ۶ تک۔ کوا دس تک اور بعض کتے بیس تک۔ مگر گھوڑے اس سے بھی زیادہ گنتی جانتے ہیں۔ ایک گھوڑا ہل میں جوتا جاتا تھا اور ہمیشہ بیس چکر کے بعد ٹھیر جاتا اور آرام لیتا تھا مگر ۱۹ یا ۲۱ چکر کے بعد کبھی نہیں۔ ہمیشہ ٹھیک بیسویں چکر کے بعد ٹھہرتا تھا اور ایک اور گھوڑا جسکو ۲۵ میل مسافت کے بعد کھانا دیا جاتا تھا۔ سڑک کے میل گن سکتا تھا کیونکہ وہ ہمیشہ ۲۵ میل چلنے کے بعد ٹھہرتا۔

**بھوت۔** امرتسر کا اخبار راوی ہے کہ مقام باسودا علاقہ گوالیار میں ایک بھوت نے حشر برپا کر رکھا ہے۔ اسسٹیشن اپس ہوتے وقت چھ سات آدمی مر چکے ہیں شیوراتری کے تیوہار کے روز بیس پچیس آدمی اودے پور سے واپس آرہے تھے۔ جب وہ پار انسری ندی کے قریب پہنچے۔ تو بھوت جب کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ یہی نہیں۔ بلکہ آگ کی بارش شروع کر دی۔ پانچ سات آدمی بہت جل گئے ہیں۔ پولیس ہر وقت گشت کرتی رہتی ہے۔ لیکن کسی آدمی وغیرہ کا پتہ نہیں ملتا۔ بھوت راہگیروں کے سامنے آکر طرح طرح کی اذیتیں پہنچاتا ہے۔ جب راہگیر خوف سے غش کھا کر گر پڑتا ہے تو بھوت آگ کے شعلے نکالتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔ اور دفعتہ غائب ہو جاتا ہے۔

**دنیا کا خاتمہ۔** افسوس ہے کہ ایک تو لوگ پہلے ہی زلزلے ہراساں اور پلیگ سے برباد ہو رہے ہیں۔ اس پر مسٹر گوڈ وال اسٹرونامیکل سوسائٹی کے ممبر کی یہ رائے کہ دنیا کا اختتام نزدیک ہے۔ نہایت خوفناک ہے۔ ان کا بیان ہے کہ سورج ایک ستارہ سے ٹکرانے والا ہے جو اس کے قریب آرہا ہے۔ گیارہ سال کے بعد یہ ستارہ ۴۸ ہزار میل کے فاصلہ پر آجائیگا اور ۱۲ سال کے بعد یہ ستارہ نظام شمسی کے یورینس سیارہ کے راستہ میں سے گذریگا۔ بعد ازاں ایک ایسی ٹکر لگے گی جس سے سورج اور وہ ستارہ دونوں ذرہ ذرہ ہو کر ہوا کی شکل میں تبدیل ہو جائیں گے۔ آدھ گھنٹہ میں دونوں ستاروں کا خاتمہ ہو جائیگا۔ ٹکر سے اس قدر گرمی پیدا ہوگی کہ نہ صرف زمین بلکہ دیگر ستارے بھی جل جائینگے۔

## حکمت کے جواہرات

**نیکی کا چشمہ** ایک دنیا دار شخص کے نزدیک نیکی کا جو پیمانہ ہے دہریک پرش کا نیکی کا معراج اس سے بالکل غیر ہوتا ہے اور اگر ایک آدمی فی الحقیقت ایشور میں نشواش رکھتا ہو تو وہ ایسی باتوں یا کاموں سے کہ جن کو ایک دہرم بہاو سے بے بہرہ دنیوی خیالات میں مستغرق آدمی نیکی مانتا ہے تسلی نہیں پا سکتا ایک دکاندار کا بل ٹھیک وقت پر ادا کر دینا۔ پرہیزگاری کی عادت کو قائم رکھنا۔ کسی مفید عام کام کے لئے چندہ کی فہرست میں اپنا نام لکھ دینا اور اسے ادا بھی کر دینا بیشک اچھی باتیں ہیں لیکن نیک اور راست باز ہونے کے لئے بس اتنا ہی کافی نہیں۔

پرماتما ہماری ہستی کے چشمے سہارے اور مدعا ہیں۔ اور اگر ہم اس نہایت ہی اعلیٰ سچائی کو محسوس کر لیں تو جب تک ہم اپنے دل کے بھاؤ۔ دھندے اور خواہشیں پراتھنا پوبک پرماتما کی حضوری میں پیش نہ کریں۔ یوگا در بچار کے ذریعہ اس کو زیادہ سے زیادہ تلاش کرنے میں مصروف نہ ہوں تو ہم دل میں چین نہیں پا سکتے۔ پس ضروری ہے کہ ہماری روزانہ زندگی کے پروگرام میں عبادت الٰہی سب سے پہلے موجود ہو اور کسی اور کام یا شغل کے لئے وقت مقرر کرتے ہوئے اس بات کا پورا خیال رہے۔ کہ سوائے کسی اشد ضرورت کے کوئی کام عبادت کے گھنٹہ میں مخل نہ ہو۔ عبادت کے گھنٹے پاک چشمے ہیں جن سے ہم زندگی کی آزمایشوں اور فرائض کے لئے علم ہوتے اور طاقت پاتے ہیں۔ اور اگر اس پاک چشمے کا منہ ہر وقت کھلا نہ رہے تو زندگی دوبھر ہو جائیگی +

ہمارے خیالات اور بھاؤ ہمارے اعمال کا اندرونی چشمہ ہیں اس لئے دل و دماغ کی پاکیزگی کے بغیر ہمارے چال چلن کا نیک ہونا ناممکن ہے۔ ماسوائے اس کے دل کا پاک ہونا بذات خود نیک دلی کا ایک تجربہ ہے۔ وہ آدمی جو اپنے بیرونی اعمال کو ضبط میں رکھتا ہے۔ تاکہ وہ مروجہ اخلاق کی حدود سے تجاوز نہ کریں۔ لیکن خیال یا بچار میں نیچ خواہشوں کو پھیرنے دیتا ہے ایسا شخص نیک کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ پرماتما ہمارے چھپے سے چھپے خیالات کو دیکھتے اور ہم سے ہماری اندرونی پوترتا طلب کرتے ہیں۔ اور یہ پوترتا صرف تب ہی ممکن ہے۔ کہ جب پرماتما کے ساتھ میل قایم ہو۔ ہم اپوترتا کی بدصورتی اس وقت تک جان ہی نہیں سکتے۔ جبتک کہ الٰہی پوترتا کے چشمے سے نکلے ہوئے پاک بھاؤں کی خوبصورتی کے ساتھ انکا مقابلہ نہ کیا جائے پاکیزگی ایک نفی چیز نہیں۔ اور نہ ہی بُرے خیالات کو دور رکھنے کا نام ہی پاکیزگی ہے۔ بلکہ یہ روح کی ایک خاص اور روحانی حالت ہے کہ جس کو ہم صرف ذہنی طور پر ہی محسوس کر سکتے ہیں۔

جب ہمارے ہردے شدھ اور پوتر ہوتے ہیں اس وقت ایمان زندگی کا ایک نہایت ہی طبعی عمل ہوتا ہے۔ اور اسی حالت میں پہنچ کر ہمارے لئے ان سب کو جنہوں نے ہمیں سخت سے سخت ایذا پہنچائی ہے معاف کر دینا اور ان سے پیار کرنا بالکل سہج اور طبعی کام ہو جاتا ہے۔ اور صرف پرماتما کی اوصاف پر لگاتار بچار کرتے رہنے سے ہی ہم اس حالت کا نظارہ حاصل کرتے ہیں۔

## بقیہ ایڈیٹوریل نوٹ

**صلہ خدمات۔** ہم یہ سنکر بہت خوش ہوئے کہ سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر گوالیار نے لالہ لال چند صاحب سپرنٹنڈنگ سکرٹری و انجنیر گوالیار کو خود دست مبارک سے ایک بیش قیمت طلائی گھڑی۔ بصلہ ان حسن خدمات عطا فرمائی۔ جو انہوں نے بر وقت تشریف آوری حضور پرنس آف ویلز کے گوالیار میں سرانجام دی تھیں گھڑی کے ڈھکنے پر انگریزی حروف کندہ ہیں اور مہاراجہ صاحب کا کورٹ آف آرمس بھی کھدا ہوا ہے۔

انگریزی عبارت کا ترجمہ یہ ہے

تحفہ مہاراجہ صاحب بہ لالہ لال چند دریادگار رونق افروزی شاہی گوالیار

## جانوروں کی غذا

ہر شخص جانتا ہے کہ بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں کہ انگلستین اپنے کھانے سے پریشان ہو جاتے ہیں میز پر بکری کے گوشت کے پسندے یا گوشت مرغ کے کباب رکھے ہوتے ہیں انہیں یہ بھی نہیں چاہتا اس سے انسانوں اور حیوانوں میں ایک قسم کی مناسبت ہوئی اس لیے کہ حیوان بھی ایک ہی غذا کھاتے کھاتے پریشان ہو جاتے ہیں شاید آیندہ زمانہ میں معلوم ہو جائیگا کہ شیر مردم خواری اس لئے کرتے ہیں کہ ایک طرح کا لقمہ برابر کھانے سے دل ہٹ جاتا اور قوت ہاضمہ میں فرق آجاتا ہے بہرصورت جو حیوانات مفید ہوتے ہیں وہ اکثر ایک طرح کی غذا ترک کر دیتے ہیں اور انواع اقسام کی غذا پسند کرتے ہیں جانور خانہ کلکتہ کی کمیٹی نے ہمسے بیان کیا ہے کہ بڑے بڑے درندہ جانوروں کو علی العموم بیف دیا جاتا ہے مگر ایسے شیر بھی ہیں جو بکری کے گوشت کے سوا کسی دوسرے گوشت کی طرف رخ بھی نہیں کرتے اگر انہیں بکری کا گوشت نہیں دیا جاتا تو وہ یا تو فاقوں مرتے ہیں یا بیف گوشت کھانے سے بیمار ہو جاتے ہیں مگر ریچھ سب سے زیادہ نازک مزاج معلوم ہوتے ہیں وہ کوئی غذا نہیں کھاتے حتی کہ پانی تک نہیں چھوتے اور دال روٹی یا دال چاول پسند کرتے ہیں خیر اس کا مہیا کرنا تو کچھ دشوار نہیں ہے مگر گل گینڈوں کے طعمہ کے لئے کمیٹی کو بڑی تشویش ہے اس لئے کہ یہ کٹھل کی پتی ہی کھاتے ہیں کمیٹی بیان کرتی ہے کہ ہمیشہ کٹھل ملنا دشوار ہے مگر اب ان گینڈوں میں تمیز و تہذیب آگئی ہے اور یہ گنے کے ستو کھانے لگے ہیں یہ امر جاننا دلچسپ ہے کہ ہندوستان کے شیر کو پیچش کا جو عارضہ ہو گیا تو انکے لئے گوشت میں ملا کر کھانے کے لئے دیا گیا اور جب جانوروں کو دق کا عارضہ ہوا تو اسکا ایملشن اور سرپ ہائپو فاسفیٹ لایم سے صحت ہوئی تھی اور جانور گینڈوری کو بخار میں انڈے اور دودھ اور دلیا کھاتے کو اور رم شراب پینے کو دیگئی۔ انسان کو بخار میں اکثر دلیا کھلایا جاتا ہے مگر رم شراب اس میں نہیں ملائی جاتی۔

**فونوگراف بطور فروشندہ** ایک جرمن نے ایک نئی قسم کا فونوگراف ایجاد کیا ہے جو دوکانوں کے دروازوں پر رکھدیا جایا کریگا اور جب خریدار دوکان میں داخل ہوا کریگا تو فونوگراف سے آواز آیا کریگی کہ آج فلاں چیز بڑی سستی ہے یا فلاں چیز کا نیا چالان آیا ہے۔ یا فلاں چیز صرف ہمیں ملتی ہے وغیرہ وغیرہ

## تندرستی ہزار نعمت ہے

پلیگ کی تحقیقاتی کمیشن جو بمبئی میں تجربے کر رہی ہے کم سے کم ایک بات اس نے تحقیق طور پر دریافت کر لی ہے جس میں کچھ شک باقی نہیں رہا۔ یعنی چوہوں کے پسوؤں کی وساطت سے پلیگ کا پھیلنا ثابت ہو گیا۔ اگرچہ یہ دریافت کرنا باقی ہے کہ بجز اسکے دیگر ذرائع اور اسباب بھی موجود ہیں جو وبا کے پھیلانے میں مدد دیتے ہیں۔

یہ تجربہ اس طور پر کیا گیا کہ ایک کمرہ میں جہاں ایک پلیگ سے مرا ہوا چوہا پایا گیا تھا مخصوص کیا گیا اور بہت سے تندرست چوہے پنجروں میں بند کر کے اس کمرہ میں رکھے گئے ان میں سے بعض پنجروں کے گرد نہایت باریک جال لگا دی گئی تھی اور بعض پنجرے معمولی تھے۔ تھوڑے ہی عرصے کے بعد معلوم ہو گیا کہ غیر محفوظ پنجروں کے چوہے مبتلائے ہو کر مر گئے اور محفوظ پنجروں کے بیماری سے بچے رہے۔ جو چوہے پلیگ زدہ ہو کر مرے ان کے جسم پر چوہوں کے پسو پائے گئے یہ تجربہ کئی دفعہ کیا گیا اور ہمیشہ ایک ہی نتیجہ برآمد ہوا۔

اسی طرح ایک گاؤں کے تمام مکانات میں بھی تجربہ کیا گیا اور معلوم ہو گیا کہ وبا چوہوں سے یا چوہوں کے میل جول سے نہیں پھیلتی ہے بلکہ چوہوں کے پسو ایک چوہے سے دوسرے چوہے میں پلیگ پھیلاتے ہیں۔ یہ پسو خود پلیگ زدہ ہوتے ہیں ابھی یہ تحقیق کرنا باقی ہے کہ یہ پسو بیمار ہونے پر کتنے دن زندہ رہتے ہیں پس بہتر احتیاط یہ ہے کہ جس مکان میں مردہ چوہے پائے جائیں اسکی رہائش فوراً ترک کر دیجائے۔ مکانوں کے ڈس انفیکشن کرنے سے یہ اب کہنا مشکل ہے کہ آیا ڈس انفیکٹ کرنے سے چوہوں کے پسو ضائع ہو جاتے ہیں یا نہیں کیونکہ اکثر پکے اور پختہ مکانات بھی پلیگ سے محفوظ نہیں رہے۔ نیز اسبات کی بھی کوئی ضمانت نہیں ہے کہ مکان کو ایکدفعہ ڈس انفیکٹ کرنے کے بعد چوہے بیماری کو دوبارہ نہ لے آئینگے۔ اس لئے مکان کا خالی کر دینا ہی مناسب علاج ہے۔

مسٹر رزلی راجرز سکرٹری بمبئی چیمبر آف کامرس کے مکان سے ایک مردہ چوہا برآمد ہوا۔ انہوں نے چوہے کی نعش کو پھینک دیا مگر مکان کی رہائش کو نہ چھوڑا تین روز کے بعد انکی لڑکی بیمار ہو کر فوت ہو گئی۔ ایک شخص ان کے ہمسایہ میں رہتا تھا اس کے کمرہ میں بھی مردہ چوہا پایا گیا جو کہ پلیگ کمیشن کے پاس معائنہ کے لئے بھیجدیا اور معلوم ہوا کہ چوہا پلیگ زدہ تھا کمیشن نے ٹیلیفون کے ذریعہ اس شخص کو خبر دی اور اس نے فوراً مکان کی رہائش ترک کر دی اور اس کا خاندان محفوظ رہا +

## کیسر کی کیاری

**چندہ** مانگنے والا ایک کہن سال رئیس کے پاس آیا اور علیک سلیک کے بعد کہا جناب کیا آپ قبرستان کے لئے کچھ دے سکتے ہیں۔

**بڈھا رئیس**۔ کیا قبرستان کے لئے؟ میں تین بیویاں۔ ایک چچا اور دو بچے تو دے چکا ہوں۔

---

**ایڈیٹر** (رپورٹر سے) میں نے سنا کہ تمہاری شادی ہونے والی ہے

**رپورٹر**۔ ہاں صاحب امید ہے کہ اسی ہفتہ میں میری شادی ہو جائے گی۔

**ایڈیٹر**۔ اچھا تو ایک کام کرو یہ لو چالیس شلنگ۔ آج ہی صبح شادی کر لو اور بارہ بجے تک "شادی شدہ زندگی" پر دو کالم کا مضمون تیار کر کے دو۔ آجکے اخبار میں اس کی سخت ضرورت ہے

---

ایک جج زینہ سے گر پڑا۔ نوکر مدد کے لئے دوڑا اور بولا

**نوکر**۔ میں امید کرتا ہوں کہ یور آنر (لفظی معنی آپکی عزت) کو صدمہ نہیں پہنچا ہے۔

**جج** (سنجیدگی سے) آنر۔ (عزت) تو محفوظ ہے لیکن سر پر چوٹ لگی ہے۔

---

**ایکٹو سروس**۔ انگریزی زبان میں سروس ملازمت کو بھی کہتے ہیں اور میز پر کھانا لانے کو بھی کہتے ہیں۔ اور جنگ میں شریک ہونے کو ایکٹو سروس بولتے ہیں۔

ایک دوست نے ایک کرنل سے دریافت کیا کہ آپنے کبھی ایکٹو سروس دیکھی ہے۔

**کرنل**۔ ہاں کیوں نہیں۔ ایکدفعہ مجھے نہایت ہی ایکٹو سروس دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ میں نے خانساماں کو دو شلنگ انعام دیا تھا۔ کیونکہ وہ بہت ہی جلد کھانا لے آیا۔

---

ایک کثیر الاحباب شخص جو دوستوں کی کثرت سے تنگ آگیا تھا شکایت کر رہا تھا کہ اس کی تمام آمدنی اور وقت ملاقاتیوں کی تواضع کی نذر ہو جاتا ہے۔

ایک آرشین نے کہا کہ میں آپکو ایسی آسان ترکیب بتلاتا ہوں کہ دشمنہ سے آپکا پیچھا چھوٹ جائے۔ اپنے عزیزوں سے ... کو قرضہ دو

# مراسلات

## توسیع اشاعت آرمی نیوز

**آرمی نیوز کے قدردان**۔ شیخ رمضان صاحب سنتری ٹرام سے رقمطراز ہیں کہ سردار قاسم علی صاحب کے نام اخبار جاری کریں اور خریدار بہم پہنچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

صوبیدار میجر سرن سنگھ صاحب سردار بہادر متعینہ ریاست ملٹری پولیس کی کوشش سے جمعدار ایڈجوٹنٹ عبدالعزیز صاحب نے خریداری منظور کی چنانچہ صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ سردار ممدوح نے آپکے اخبار کے اوصاف سے ماہر کرکے خریداری پر مائل کیا ہے اس واسطے التماس ہے کہ یکم اپریل سنہ سے میرے نام اخبار جاری کریں چندہ پیشگی ایک سال کا یکم اپریل سے بھیجا جائیگا۔

سید ابوالحسن صاحب بہرتپور سے تحریر فرماتے ہیں۔ لیجئے ایک خریدار اور پیش کرتا ہوں شکر ہے کہ میں اپنے فرض سے سبکدوش ہوا۔ لالہ گوکل چند صاحب ڈاکٹر شاماچرن ورما کے والد کے نام اخبار جاری کیجئے۔ لالہ گوکل چند رقم فرماتے ہیں کہ ہمارا ارادہ ہے کہ اپنے تمام اعزاء و اقرباء کے نام اخبار جاری کرائیں۔

منشی اوتم سنگھ صاحب لانس نائک بربہا سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپکے اخبار کی طرز تحریر سے میں نہایت خوش ہوا واگورو کرے اس کی اشاعت میں ترقی ہو براہ مہربانی مندرجہ ذیل اصحاب کے نام اخبار وی۔پی روانہ کریں۔

(۱) نائک میرداد خان صاحب (۲) پے حوالدار محمد حیات خان صاحب (۳) کوتھ لانس سردار پرتاب سنگھ صاحب

صوبیدار بھولا سنگھ صاحب خریدار نمبر ۲۳۳ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک اخبار بنام صوبیدار سردار سندھیا داس صاحب کے نام جاری فرمائیں۔ بندہ کا ایک خریدار ہی دو کے برابر سمجھنا۔

مولوی تمیزالدین صاحب شمس پور ضلع دربھنگہ سے رقمطراز ہیں:- سردست دو خریداران آرمی نیوز دیتا ہوں انشاءاللہ بقیہ خریدار بہت جلد بہم پہنچا کر آپ سے حسب وعدہ انعام لونگا۔ بالفعل اخباران حضرات کے نام جاری فرمائیں۔

(۱) مولوی محمد حسن صاحب ہیڈ ٹائم کیپر

(۲) مولوی محمد حنیف بیگ صاحب ہیڈ کلرک رجسٹری آفس۔

# اشتہارات

## تجارت اور صنعت و حرفت ہی ملک کی جان ہیں

کوئی قوم یا ملک کبھی عزت حاصل نہیں کر سکتا جبتک کہ اہل قابل دستکار اور کاریگر نہوں جو اس کی ضرورت کی چیز خود بنا کر پیش کریں اپنی بنائی ہوئی چیزیں دوسرے ملکوں کو روانہ کرتا رہے ہو لیے کروڑوں روپیہ ہر سال ملک کا نکل رہا ہے۔ ذیل کی کتب محب قوم و ملک رائے متھراداس صاحب پنشنر سب انجنیئر کی تصنیف کردہ ہیں جو پبلک کی قدردانی سے دوبارہ چھپ کر فروخت ہو رہی ہیں بہت سستی اور نادر کتابیں دوسری جگہ نہ ملینگی منگاؤ اور فائدہ اٹھاؤ۔

**صابون سازی**۔ اس کتاب میں نہانے دھونے کا صابن خوشبودار رنگین۔ کپڑے دھونے کا صابن اور طرح طرح کے کارآمد صابن بنانے کی ترکیبیں درج ہیں صفحہ ۸۰ قیمت ۴ر

**کانچ سازی**۔ اس میں ہر قسم کی بوتلیں شیشہ۔ کانچ بھاری فانوس گلاس ہانڈیاں۔ عینک کے شیشے گویا کہ ہر قسم کی چیزیں جو کروڑوں روپیہ کی ہر سال ملک غیر سے تیار ہو کر آتی ہیں سب کے بنانے کا عملی طریقہ بتایا گیا ہے۔ صفحہ ۱۰۲ قیمت ۱۲

**عطر و روغن سازی**۔ عطر نکالنے روح [illegible] عطر تیار کرنے کے عجیب غریب نسخے درج ہیں۔ جس سے ہمارے ملک کے گندھی اور عطر و روغن ساز اور عام لوگ بھی ان چیزوں کے بنانے سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جن کے لئے وہ صرف کثیر کرنے پر بھی دوسروں کے محتاج رہتے ہیں۔ صفحہ ۶۸ قیمت ۱۲ر

**رنگ سازی**۔ کوئی گھر ایسا نہ ہوگا جہاں کپڑا رنگنے کی ضرورت نہ پڑتی ہوگی رنگریزوں کے بیجا نخروں سے بچنے اور اپنوں کا کام ہفتوں میں نکالنے کے لئے عمدہ ہے۔ ۷۲ صفحہ قیمت ۱۲ر

**جواہرات** جواہرات کی شناخت اور مصنوعی جواہرات بنانے کی مفصل ترکیبیں درج ہیں اس فن کی پہلی کتاب ہے صفحہ ۳۲۔ ار

**کھان پان**۔ جس میں ہر قسم کی مٹھائیاں اچار مربہ چٹنی طرح طرح کے لذیذ کھانے مصالحدار چاٹ اور کھانے کے عمدہ لوازمات تیار کرنے کی ترکیبیں درج ہیں۔ ہر گھر میں ہونی ضروری ہے۔ عمدہ بنی ہوئی غذا سے فرحت مزاج اور صحت اور قوت پیدا ہوتی ہے جو انسانی زندگی کے لئے نہایت ضروری امر ہے۔ صفحہ ۱۶۷ قیمت ۸ر

**ضروری اطلاع**۔ محصولڈاک و فیس وی۔پی ذمہ خریدار ہے مگر تمام کتابیں کے ایک ساتھ خریدار سے صرف کتابوں کی قیمت عہ وصول کی جائیگی۔ محصول ۳ر معاف ہوگا۔

ملنے کا پتہ

**منیجر قیصر ہند بک ایجنسی لودیانہ (پنجاب)**

---

## جلدی کیجئے

کمبائنڈ ٹریننگ اور ضمیمہ ٹریننگ مینوئل کے لئے درخواستیں بہت جلدی آنی چاہئیں قیمت حسب ذیل ہے:

| | اردو | ناگری | گورمکھی |
|---|---|---|---|
| کمبائنڈ ٹریننگ | ۱۰ | ۱۲ر | ۱۲ر |
| ضمیمہ ٹریننگ مانوئل | ۱۲ر | ۱۴ر | |

ملنے کا پتہ **ہیرالال کمپنی مالک آرمی نیوز پریس لودیانہ**

---

## ہندو بسکٹ کمپنی لمیٹڈ دہلی کے بسکٹ

بسکٹوں کے اعلیٰ قسم ہونے کی وجہ سے تمغہ جات طلائی ہندوستانی صنعتی نمائشوں میں جو بمقام کلکتہ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء و سنہ ۱۹۱۰ء میں منعقد ہوئیں۔ عطا ہوئے۔

اس کمپنی کے کل بسکٹ اعلیٰ قسم کے بذریعہ انگریزی تجربہ کار کاریگر بنتے ہیں اور خوبصورتی اور شباہت میں بے نظیر ہیں خوشگوار اور زود ہضم ہوتے ہیں۔ چند خاص وجوہات جنکی وجہ سے انکا استعمال کرنا چاہئے یہ ہیں

(۱) ہر قوم اور ہر ملت کا آدمی بلالحاظ قومیت اسکو استعمال کر سکتا ہے

(۲) ہر وقت تازہ دستیاب ہو سکتے ہیں ولایتی بسکٹ عموماً سو یا ہماہ کے رکھے ہوتے ہیں۔

(۳) وبائی ایام میں یہ بہت مناسب اور بے خطر ہوگا کہ عوام ان بسکٹوں کو جو دہلی میں بنتے ہیں جہاں وبا بالکل نہیں ہے استعمال کریں نمونہ منگوا کر ملاحظہ کریں اور پھر داد دیں قیمت نمونے کے بکس کی ایک پونڈ سائز ۸ ملا کر ایک ریل جو کہ ذمہ خریدار ہوگا۔ کمپنی کے تیار شدہ بسکٹ کافی شاپس میں بھی استعمال ہوتے ہیں اور دیسی افسران کی طرف وو کمیشن بھی بسکٹوں کا تین وقت امتحان کر چکے ہیں۔ انہوں نے کوئی نقص نہیں پایا اور سب بڑی خوشی سے استعمال کرتے ہیں

# دی ڈائمنڈ جوبلی فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

بسرپرستی عالی جناب ہز ایکسیلینسی لارڈ کرزن وائسرائے و گورنر جنرل آف انڈیا

سرمایہ ۳۵۰۰۰۰ روپیہ

جو کہ ۳۵۰۰ حصوں میں منقسم ہے اور ہر ایک حصہ مالیتی ۱۰۰ روپیہ ہے

## ڈائرکٹران

۱۔ رائے بہادر پنڈت بھاگ رام صاحب سی۔ آئی۔ ای گورنمنٹ پنشنر و سابق منسٹر ریاستہائے جموں و کشمیر

۲۔ رائے صاحب لالہ پنڈت دیاکشن صاحب کول۔ بی۔ اے پرائیوٹ سکرٹری ہز ہائنس مہاراجہ جموں و کشمیر

۳۔ رائے بہادر ماسٹر پیارے لعل صاحب سابق انسپکٹر مدارس و فیلو آف پنجاب یونیورسٹی دہلی

۴۔ رائے بہادر ماسٹر رام چند صاحب بی۔ اے گورنمنٹ پنشنر و سابق انسپکٹر مدارس پنجاب دہلی

۵۔ لالہ شیو پرشاد صاحب خزانچی گورنمنٹ۔ آنریری مجسٹریٹ و پروپرائٹر کارخانہ مسرز گلاب رائے مہرچند ساہوکاران

۶۔ لالہ جگو رام صاحب رئیس جنرل کنٹریکٹر

۷۔ نواب احمد خان صاحب رئیس دہلی

۸۔ لالہ کرشن گوپال صاحب ورما۔ بی۔ اے

### صحت قایم رکھنے کے لئے

صرف جوبلی ملز کا میدہ خرید فرمایئے

جملہ میدہ بالکل صاف اور بغیر کسی آمیزش کے ہے۔ اس کے استعمال سے قوت ہاضمہ درست رہتی ہے۔

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ممالک ہند میں صرف یہی ایک کارخانہ ہے جو آپ کی سرپرستی اور قدردانی کے لایق ہے۔ کسی اور جگہ سے خرید نہ فرمائیں۔ جب تک آپ ہمارے میدہ و آٹا۔ سوجی وغیرہ کے نمونہ معہ قیمت ملاحظہ فرمالیں۔

### سرمایہ محفوظ کرنے کا نہایت عمدہ طریقہ

ہمارے نامی گرامی اور مشہور و معروف ڈائرکٹران نے نہایت مناسب شرایط پر زرامانت قبول کرنے کا رزولیوشن پاس کیا ہے۔ اور حصہ داران کمپنی کو ایک مزید رعایت ... دیا ہے اور اس لئے ہم اپنے حصہ داروں اور پبلک سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہماری شرائط منگوا کر ملاحظہ فرمائیں اور ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ سرمایہ محفوظ کرنے کے لئے کسی اور بنک میں اس سے بہتر طریقہ نہیں ملیگا۔ شرائط زرامانت و پراسپکٹس برائے خرید حصص اور نیز ہر قسم کی خط و کتابت بنام

رام چند اینڈ کمپنی منیجنگ ایجنٹس ہونی چاہیئے۔

# امپیریل آئل سوپ اینڈ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

ہر قسم کے اصلی ولایتی اور دیسی صابون اور سب قسم کے تیل نو ایجاد کلوں اور بالکل نئے طریقوں سے جو حال میں دریافت ہوئے ہیں۔ تیار ہوتے ہیں۔

کمپنی نے اس عام غلط فہمی کو دور کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے کہ صابون اور خصوصاً جو یورپ میں ہی عمدہ بن سکتا ہے ہندوستان میں ویسا تیار ہونا ناممکن ہے مگر آزمانا چاہیئے۔ کمپنی ہذا کا صابون ولایتی صابن سے کسی بات میں کم نہیں ہے بلکہ قیمت کے صورت شکل ولایتی کے مانند مگر استعمال کرنے میں اس سے بدرجہا بہتر۔ کپڑا دھونے کا دیسی صابن نرخ میں سستا اور جنس میں اعلیٰ۔

یہہ صابون طبی اصول کو مدنظر رکھکر بنائے گئے ہیں۔ عورتیں اور بچے تک بھی جن کی جلد نازک ہوتی ہے بلاخطر استعمال کرسکتے ہیں۔ رنگ کو صاف کرتے۔ خدوخال کو چمکاتے ہیں۔ ان کے برابر عمدہ اور بے ضرر صابن آجتک دنیا میں نہیں بنائے گئے۔

### ہر قسم کے تیل

جلانے۔ پکانے۔ روغن اور رنگ کرنے کے استعمال کے لایق تمام اقسام کے تیل اور کھل۔ مثلاً سرسوں تل ارنڈی شاہ بلوط السی وغیرہ کے تیل نہایت شفاف اور خالص اس کارخانہ میں تیار کئے جاتے ہیں۔ نرخ نہایت واجبی۔

فہرست نرخنامہ۔ اور نمونے درخواست کرنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں۔ ذیل کے پتہ سے درخواست کرنی چاہئے۔

المشتہر رام چند اینڈ کمپنی منیجنگ ایجنٹس دہلی

# ممیرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ انعام — پانچہزار روپیہ انعام

| پانچہزار روپیہ انعام | مصنفہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب | پانچہزار روپیہ انعام |
|---|---|---|

حضور انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں - والیان رسایت اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے - ضعف بصارت تاریکی چشم دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ - خالص ممیرہ فی ماشہ بیس عہ روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ہر خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے -

المشتہر

## پروفیسر میا سنگہ - اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

### ان سے بڑھکر اور کیا شہادت ہوسکتی ہے

### جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب

### قادیانی مورخہ ۱۷ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء کو تحریر فرماتی ہیں

مشفق مہربان سردار میا سنگہ صاحب

بعد ہٰذا جب میرے گھر میں آپ کے سفید سرمہ ممیرہ سے جو پہلے آپ نے بھیجا تھا بہت فائدہ ہوا اس بات کو کئی سال ہوگئے اب پھر اسی سرمہ کی ان کو ضرورت پیش آئی ہے - امید ہے کہ آپ خود توجہ فرما کر یہی سرمہ بقدر ایک تولہ بذریعہ وی - پی بہت جلد میرے نام قادیاں روانہ کردیں -

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگہ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے - بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے - آنکھوں سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش ہر قسم جن کو آنکھ آنا کہتے ہیں - جلن اور کمزوری نظر - ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے - اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنی چاہیے - اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے - راقم ڈاکٹر ایم - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی - ایم - ایس - سند یافتہ یونیورسٹی اڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر -

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگہ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر کہ جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا - میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے - اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے - راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۳) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگہ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۴) مکرم بندہ میں نے آپکا سرمہ آنکھوں کی بہت سی بیماریوں میں استعمال کیا بہت ہی مفید پایا خاصکر کاریا اور گرنیولا اوپتھلمیا کی بیماریوں میں تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے میں آنکھوں کی ہر ایک قسم کی بیماری میں اس کے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیجدیں -
راقم ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیر گنج ملک نیپال

(۵) جناب پروفیسر صاحب تسلیم - آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جس کو عرصہ سے دھند - ناخونہ تھا سڈنک لوشن کاسٹک لوشن بورسک لوشن - لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا آپکے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا - راقم نوازش علی پنشنر مقام دیوبند

### پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی غرض کے لئے ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء جمع کیا گیا ہے -

# ہیرالال اینڈ کمپنی کا فوجی وردی اور دیگر سامان کا کارخانہ

## واقع کوٹھی مقابل ریلوے سٹیشن لودیانہ

لودیانہ ریلوے سٹیشن سے اُترتے ہی جو ایک عالی شان کوٹھی بیس نمبر کی طرف نظر آتی ہے یہاں وردی کے سامان کی ہر ایک چیز تمام فوجی ضروریات اور لودیانہ کی ساخت کی ہر ایک شئے اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کی نہایت واجبی قیمت پر ملتی ہے۔ اس کارخانہ میں گندم نما جو فروشی نہیں ہے۔ بیوپاری خریداروں کو دھوکا دینے کے لئے بعض شتہاری کارخانوں کی طرح انگریزوں کے نام اختیار نہیں کئے گئے ہیں یہ خاص دیسی کارخانہ اور دیسی فرم ہے جو صدہا قسم کی تجارت کرتی ہے۔ ایک پوسٹکارڈ پر اطلاع پہنچتے ہی فرمایش کی تعمیل کیجاتی ہے

## فہرست اشیاء

| | |
|---|---|
| کلاہ سادہ [illegible] | کمبل دیسی [illegible] |
| کلاہ زرین [illegible] | گھوڑوں کے جھال [illegible] |
| لنگی سادہ [illegible] | زین خاکی پختہ رنگ فی گز [illegible] |
| لنگی زرین [illegible] | جھولہ آفیسری [illegible] |
| پٹی اونی [illegible] | جھولہ سپاہیا [illegible] |
| پٹی سرج [illegible] | گردن کی جوڑی [illegible] |
| پٹی پشمینہ [illegible] | شارفی جوڑی [illegible] |
| جال ریشمی آفیسری [illegible] | قمیض سلی سلائی [illegible] |
| جال اونی حوالداری [illegible] | ازاربند ریشمی [illegible] |
| موزے اونی پشمینہ ہر رنگ | ازاربند سوتی [illegible] |
| اور ہر سائز کے [illegible] | سرج خاکی و نیلی [illegible] |
| دستانے [illegible] | برائے وردی |
| ٹیبل کلاتھ [illegible] | جھالر زرین لنگی [illegible] |
| پھلکاری برائے پردہ | جھالر ریشمی [illegible] فی گز |
| فی جوڑہ [illegible] | جھالر سوتی ۲ گز سے [illegible] فی گز |
| کمربند ریشمی آفیسری [illegible] | کاڑائی [illegible] فی گز [illegible] |
| کمربند پشمینہ [illegible] | |

| | |
|---|---|
| نشتری صافے خاکی ہر رنگ کے [illegible] تک | نشتری صافے اودے رنگ کے [illegible] تک |

رومال ریشمی [illegible] سے [illegible] روپیہ تک

غلاف ایپ دریاں پلنگ کی اور فرش اور دیگر سامان وردی ہر قسم نہایت عمدہ اور کفایت سے ملسکتا ہے۔

## تمغوں کے فیتے

ہمارے کارخانہ سے ہر ایک لڑائی کے تمغوں کے فیتے دو روپیہ فی گز نرخ سے بھیجے جاتے ہیں۔ اور کارونیشن لینے دربار تاج پوشی کا فیتہ بھی موجود ہے۔ جن صاحبان کو درکار ہو بہت جلدی درخواست بھیجدیں۔

## لیس سنہری

وردی کے لیسوں کے علاوہ عام شائقینوں کی ٹوپیوں کو لگانے کا سنہری لیس آدھ انچہ عرض سے دو انچ اور اڑھائی انچہ تک عرض کا عمدہ سے عمدہ ولایتی اور دیسی نہایت واجبی قیمت پر ہمارے کارخانے سے ملسکتا ہے ایک پیسہ کا کارڈ آنے پر فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔

## پشمینہ کا مال

الوان پشمینہ ساخت لودیانہ (جس کو عام لوگ جوڑا چادر) کہتے ہیں۔

چادر پشمینہ کا مدار [illegible] سے [illegible] تک

الیضاً پشمینہ برائے سوٹ بادامی و خاکی وغیرہ وغیرہ [illegible] فی گز

بسیگل چادر یعنی تنگ شال صاحب لوگوں کو تحفہ دینے کے لائق۔ [illegible] سے [illegible] تک

چادر رامپوری خورد و کلان برائے میم صاحبان [illegible] سے [illegible] تک

الیضاً کا چوغہ کا مدار و سادہ بالکل نیا [illegible] سے [illegible] تک

الیضاً کی ٹوپیاں کا مدار جن پر طلائی یا ریشمی ڈوری سے کام بنا ہوا ہے [illegible] سے [illegible] تک

جراب و دستانے پشمینہ کے فی جوڑہ ۸ر سے [illegible] تک

پٹو کشمیری سوٹ کے واسطے فی گز [illegible] سے [illegible] تک

الوان پشمینہ ساخت کشمیر [illegible] سے [illegible] تک

## ریشم کا مال

معال دستی ریشمی رنگدار و سفید بیل بوٹے دار و بلا بیل بوٹے ہر رنگ دروازوں کے پردے ہر رنگ کی بانات پر۔

ریشمی کام کے فی جوڑی [illegible] سے [illegible] تک

پھلکاریاں ریشمی کام کی پردوں کے لئے۔

آئینہ دار و بلا آئینہ [illegible] سے [illegible] تک

میز پوش کا مدار ہر رنگ کی بانات پر ریشمی کام کے [illegible] سے [illegible]

گلوبند کا مدار اور سادے [illegible] سے [illegible] تک

ریشمی دوپٹے جاپانی ریشم اور ولایتی ریشم کے۔

پھلدار اور سادہ [illegible] سے [illegible] تک

ولایتی اور جاپانی ریشم برائے پارچات میم صاحبان۔

فی گز [illegible] سے [illegible] تک

صاحبان کے لئے ریشمی و زرین اور سادہ پگڑیاں ٹوپی پر باندھنے کی فی پگڑی [illegible] سے [illegible] تک

## سلے سلائے کپڑے

ہر ایک فیشن اور ہر ایک ناپ اور ہر ایک قسم کے کپڑے کے سلے سلائے ہوئے سوٹ ناپ پہنچنے پر فوراً تیار کر کے بھیجے جاسکتے ہیں۔ نرخ نہایت کم۔ اور تعمیل فرمایش بہت جلد ہمارے کارخانے سے ایک پیسے کا پوسٹ کارڈ آنے پر نقد قیمت پر یا فوراً بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجے جاتے ہیں۔

## لودیانہ کلاتھ

لودیانہ کا بنا ہوا کپڑا ساری دنیا میں مشہور ہے۔ کیونکہ یہہ کلوں کے کپڑے سے زیادہ دیرپا۔ اور مضبوط اور عمدہ ہوتا ہے اگر بھٹی پہ چڑھایا جاوے تو رنگ برسوں تک قایم رہتا ہے۔ نہایت فیشن ایبل نمونے طرح طرح کے کھان۔ کوٹ پاجامہ۔ قمیصوں کے لئے تیار کرائے گئے ہیں۔ نمونے درخواست آنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں۔ اس کارخانے سے عمدہ اور واجبی نرخ پر لودیانہ کلاتھ اور بیرون لودیانہ کے کسی دوسرے دکاندار سے ہرگز نہیں مل سکتا ایک بار ضرور آزما کر دیکھئے۔

المشتہر

ہیرالال اینڈ کمپنی آرمی کنٹریکٹرز لودیانہ

Registred No L329
رجسٹرنمبر ایل ۳۲۳

نمبر (۱۲) لودیانہ شنبہ ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کارآمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے +

یہہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت وصنعت۔ زراعت وتجارت۔ حفظ صحت تہذیب اخلاق۔ سائنس وفلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم وفنون جمع کرنا۔ دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سڈیشن اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایکدوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کیجاتی ہے +

## شرح چندہ

| [illegible] | | |
|---|---|---|
| [illegible] | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ ر |
| | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صہ ر |
| [illegible] | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صہ ۱۲ر |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول عہ۔ مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہوسکتے۔ چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہیئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔

## اُجرت اشتہارات

| تعداد اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ر | ۱۴ر | عا | ۲ے | سے |
| نصف کالم | سے | عـه | للعـه | للعه | معه |
| پورا کالم | صہ | عـه | للعه | ہیعه | ۲ہعه |
| پورا صفحہ | عـه | ہیعه | لعه | ۲اللعه | ۲اللعه |

بطور ضمیمہ اشتہارات شائع ہونیکی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینے والو!

بلاشبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن یہہ غور کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فائدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرنا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلاکر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں۔ ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید سینکڑوں اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسی کی نظر ہی نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا پانچ روپیہ کے سولہ آنے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں دس بیس سردار اس کے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ گنگہائی سے لیکر پنجاب اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اس کے قدردان موجود نہوں غرضیکہ آنریبل سے لیکر کروڑپتیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں۔ ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار اگر آپ تو پہنچے واقف نہیں

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

سب بھروسے ہے زندگانی کا ہے۔ آدمی بلبلہ ہے پانی کا ہے

ہم خرما و ہم ثواب ہے

خریداران آرمی نیوز کے سوا دنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ دس گنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثاء کو مل جائے۔ جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے۔

## قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زائد چندہ لیکر نہیں بلکہ ہیرالعل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کر کے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قائم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا

(۲) ہر سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا۔ مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ کو چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیان کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل و عیال موجود نہ ہوں تو اس صورت میں دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایک ماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہیئے۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک ترین مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہیوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہیئے۔

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض مثل سل۔ دق۔ تپ محرقہ۔ طاعون۔ فالج۔ لقوہ۔ یا انتڑی بخار یا پیچش یا اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اٹھانے کے مستحق نہ ہوں گے۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے افسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ تک پہنچے نہیں۔

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں بعد ختم خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا۔ اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائینگے۔ اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع ہو سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے۔ لیکن چندہ کسی حال میں واپس نہیں ہو سکتا ہے

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں انکے ورثاء کا حق نہ ہوگا۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدہ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد دیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایکسال تک اخبار خریدے جس کا پیشگی چندہ چار روپیہ امدادی رقم میں سے وضع کر کے باقی روپیہ اس کو دیا جایا کریگا۔ اور اخلاقی فرض ہوگا کہ اور لوگوں کو خریدار بنائے۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے۔ کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا۔ اور کمپنی کی ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائے۔ عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کی جائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قائم ہو۔

نوٹ سنہ ۱۹۰۳ء کی بابت برما ملٹری پولیس کے صوبیدار رشید یال مرحوم کے ورثاء کو ۱۱۵ روپیہ امداد دیگئی ہے سنہ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۸۰ روپیہ مندرجہ ذیل خریداران کے ورثاء کو دیا گیا ہے کوت دفعدار صلابت خان نارنول۔ نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بارڈر ملٹری پولیس کوہاٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ۔

المشتہر

منیجر آرمی نیوز پریس لودیانہ

# آرمی نیوز

لودیانہ - شنبہ - ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء


## افلاس کی برکتیں

ہر ایک شخص جس کی نظر سے مذکورہ بالا عنوان گزرے گا ایک دفعہ تو ضرور متعجب ہوگا کہ کہیں اس کی نگاہ دھوکہ تو نہیں دیتی ہے۔ افلاس کی برکتیں! ہیں یہ کیسی بے جوڑ ترکیب ہے؟ افلاس کے ساتھ برکت کی صفت تو جب سے دنیا پیدا ہوئی آج تک کسی کے منہ سے سنی نہ گئی ہوگی *

اس میں ذرا شک نہیں کہ مفلسی بہت بڑی لعنت ہے۔ ایک بہت بڑی مصیبت ہے اور انسان کے لئے ایک چھوٹی قیامت ہے۔ ہزاروں ارمانوں کا خون کرنے والی - تمام جوش اور امنگوں کو دبانے والی - ہر ایک جذبہ اور ولولہ کو کچلنے والی چیز ہے - اسی کی بدولت آدمی اپنے جیسے بلکہ بعض دفعہ اپنے سے زیادہ احمق آدمی کے سامنے سر جھکاتا ہے - اسی کی وجہ سے انسان اکثر جھوٹا اور بدزبان بنتا ہے۔ اسی کی عنایت سے بعض دفعہ خدا کا خوف اور بندوں کی شرم دل سے بھلا دیتا ہے اور ضرورت سے تنگ آکر ایسے ایسے کام کر بیٹھتا ہے کہ اسے ہمیشہ کف افسوس ملنا پڑتا ہے۔ دنیا میں جس قدر تکلیفیں ہیں ان سب کی بنیاد افلاس میں پائی جائے گی - غذا اچھی اور نفیس نہیں مل سکتی ہے بوجہ تنگدستی کے اچھی آب و ہوا اور صاف ستھرے مکان میں نہیں رہ سکتے ہیں جسم اور لباس صاف نہیں رکھ سکتے ہیں - کیونکہ مقدور نہیں ہے مہمانوں کی تواضع بے کسوں کی دستگیری کون کرے جبکہ خود اپنی ہی ضروریات کسی طرح پوری نہیں ہوتیں دماغ کو چین دل کو اطمینان کہاں سے ہو جبتک ہر دم پیٹ کے دوزخ بھرنے کے تفکرات سے ہی چھٹکارہ نہیں - پلیگ اور ملیریا اور ہیضہ ہر دم ان کی تاک میں ہے - اور جب کوئی وبا پھیلتی ہے تو وہ مکھیوں کی طرح مرتے ہیں - ہندوستان میں اس قسم کے لوگ ۸۰ فیصدی سے زیادہ ہیں اور انہیں بدقسمت انسانوں کی وجہ سے یہ ممالک روئے زمین میں مفلس ترین ملک کہلانے کا فخر رکھتا ہے۔ لیکن دنیا کی ہر ایک شی کے دو پہلو ہوتے ہیں اور کوئی شی اس قاعدہ سے مستثنیٰ نہیں۔ افلاس کا بھی ایک روشن پہلو ہے - اگر ذرا غور کریں تو مالک کون و مکان نے اس عالم ایجاد کی زیب و زینت اور رونق کی بنیاد افلاس پر رکھی ہے۔

مفلسی کرہ ارض کی بدترین لعنت ضرور ہے لیکن اس کے بغیر یہاں ایک ہو کا عالم ہوتا یعنی بالکل سناٹا - بس ایک صحرائے لق و دق ہے سوا نہ تو بڑے بڑے شہر ہوتے نہ عالیشان عمارتیں - نہ گلزار سدا بہار ہوتے نہ تالاب نہ نہریں نہ ساز و سامان نہ فرش نہ فروش نہ تنزیب نہ کمخواب نہ گلدان نہ قاقم نہ دیبا نہ زر نہ تاج نہ سریر۔

سچ ہے ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ یہ احتیاج ہے کہ مزدور کا لڑکا صبح سے شام تک بھاری ٹوکری سر پر اٹھاتا ہے اور یہ ضرورت ہے کہ معمار سارے دن دھوپ میں بیٹھا ہوا اینٹیں چھیلتا ہے اور ایک رئیس کے لئے عالیشان محل بناتا ہے جو شہر کی رونق اور آبادی کی زینت کو دوبالا کرتا ہے کسی امیر کو کیا غرض کہ تمہارے لئے ہل چلائے اور کسی رئیس کو کیا مطلب کہ تمہارے واسطے انواع و اقسام کے کھانے پکائے - غرض کہ تمام امراء و رؤسا اور بادشاہوں اور وزیروں کے دسترخوان الوان پر ان کی آرامگاہوں اور تفریح گاہوں میں - ان کے سارے عیش و عشرت کے سامانوں میں ایک چیز بھی ایسی نہیں ہے جس میں مفلس اور حاجتمند کاریگروں اور مزدوروں کے ہاتھ کی برکت شامل نہ ہو -

یہ اونچی اونچی مسجدیں یہ عالیشان گرجے اور مندر جنکے گنبد اور کلس بادلوں سے سرگوشیاں کرتے ہیں ان مبارک ہاتھوں کی تعمیر ہیں جن سے مصافحہ کرنے میں امراء کسر شان سمجھتے ہیں -

وہ دنیا میں بے نظیر عمارت جو آگرہ میں جمنا کے کنارے ۲۵۰ برس سے کھڑی ہے اور آج تک زبان حال سے پکار رہی ہے کہ میرا جواب نہیں ہو سکتا - اور اس کے اس دعوی کو ہر ایک سیاح نے تسلیم کیا ہے ظہور میں نہیں آ سکتی تھی خواہ امیر شاہجہاں اپنا تمام خزانہ صرف کر دیتا جب تک صدہا غریب آدمی موجود نہ ہوتے جبکہ تم صاف ہموار پختہ سڑکوں پر بائیسکل دوڑاتے ہو تو خدا کے لئے کبھی ان لوگوں کو بھی یاد کر لیا کرو جن کی بدولت تمہیں یہ کیفیت میسر ہوئی جو مہینوں تک تمام دن کنکر کوٹتے رہتے ہیں اس لئے کہ شام کو ایک جو کی روٹی مل جائے -

جب تم گلگشت چمن کرتے ہو اور پھولوں کی رنگت اور مہک تمہاری باصرہ اور شامہ کو وجد میں لاتی ہے ایسے وقت میں مالی کو فراموش نہ کرو جس نے خون جگر سے نونہالان چمن کو سینچا ہے -

آہ بیچارہ غریب آدمی! وہ کسقدر اپنی ضرورتوں میں محتاج ہے اگرچہ سب کی ضرورتیں مہیا کرتا ہے - ریل گاڑیاں راتدن دوڑتی ہیں - بجلی تار میں خبریں پہنچا رہی ہے - مگر ریل کی سڑک کس نے بنائی لوہے کی پٹڑی کس نے جمائی تار کے کھمبے کس نے لگائے - اور دیناموں کے لمبے لمبے تار کس نے بنائے - اسی کمبخت غریب آدمی نے - یہ وہی بدنصیب ہے جو کانوں سے سونا اور جواہرات اور سمندروں سے لولوے شاہوار نکالکر آرام کرسیوں پر بیٹھنے والوں کو مالدار بناتا ہے - یہی تو ہے جو بھاری بھاری بوریاں پیٹھ پر لاد کر سوداگروں کا مال ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچاتا ہے اور لاکھوں کروڑوں کی دولت گدی تکیہ لگا کر بیٹھنے والوں کے لئے پیدا کرتا ہے -

تمام پیغمبر - تمام حکیم - تمام موجد غریب آدمی تھے - جنہوں نے دنیا میں ہدایت کا چراغ روشن کیا - جنہوں نے علم کی روشنی پھیلائی - جنہوں نے عجیب و غریب ایجادیں کیں ہر ملک ہر زمانہ اور ہر عہد میں وہ سب غریب آدمیوں کے لڑکے تھے پہلے پہل شام میں ایک بکریاں چرانے والے چرواہے نے اور ہندوستان کے ایک کمبل پوش گوالے نے دنیا کو شریعت اور معرفت بخشی -

انگلستان جو آج ایک متمول ترین ملک ہے اس کی تمام شان و شوکت اور کر و فر ان غریب آدمیوں کی بدولت ہے جو دس گھنٹے روزانہ ہتھوڑا چلاتے یا لنکاشائر کی فیکٹریوں میں ٹوٹے ہوئے سوت کے تاروں کو جوڑتے یا کوئلے کی گہری کانوں کے اندر فرہاد کی طرح تیشہ زنی کرتے ہیں - یا جو عمر بھر سمندر [illegible] اونچے اونچے بادبانوں کے رسّے کھینچتے اور سٹیمروں کے انجنوں میں کوئلہ جھونکتے ہیں -

جب کبھی چاہے قطب کی لاٹھ کو دیکھ کر رائے پتھورا کی عظمت پر عش عش کرے جس کے دل میں آئے جامع مسجد کو دیکھ کر شاہجہاں کی شوکت کو یاد کرے مگر میں تو ان کرخت اور میلے ہاتھوں پر قربان ہوتا ہوں جن کے بغیر یہ عمارتیں کاغذ کے نقشوں پر ہی رہتیں -

وہ امیر جو غریب مسکینوں کو خاطر میں نہیں لاتے جو ان کی ہوا سے بچتے اور نفرت اور حقارت سے پیش آتے ہیں ذرا غور کریں کہ غریبوں کے بغیر وہ کیا ہوتے اور سچ تو یہ ہے کہ وہ امیر ہی نہ ہوتے کیونکہ امارت بہت سی غریب آدمیوں کی کمائی سے دولت ایک جگہ جمع کر لینے کے سوا اور کچھ نہیں ہے - اور ہاں جس کا نام بہادری ہے جس کا نام جنگی طاقت ہے جس کے بل پر ملک فتح کئے جاتے ہیں جن کے زور سے ایک قوم دوسری کو غلام بناتی ہے وہ بھی تو سب غریب آدمی ہیں جو بیچارے سینوں پر گولیاں کھاتے ہیں - توپوں کے سامنے دھکیلے جاتے ہیں جنہوں نے پیٹ کے عوض سر بیچ دیا ہے - یہی اپنے بادشاہ

اور ملک کے نام پر جان قربان کرتے ہیں۔ یہی دشمنوں کے غلبہ سے اپنے ملک کو بچاتے ہیں۔ انہیں کے دم سے امن قائم رہتا ہے تجارت اور حرفت بے غل و غش ہوتی ہے اور خلق خدا چین سے پاؤں پھیلا کر سوتی ہے اور وہ کسی کا رزمیں خاک و خون میں لوٹ رہے ہوں۔ تو بہت سے امیر آدمی مخملی سوفا پر بیٹھے ہوئے وسکی کا پیگ چڑھائے ہوئے اور سگریٹ کا دھواں اڑاتے ہوئے محض تفریح طبع کے لئے اخباروں میں ان کے کارناموں کو پڑھتے اور دل بہلاتے ہیں۔

ایک اور پہلو سے دیکھیں تو غریب آدمی کے دم سے نہ صرف دنیا میں رونق ہے بلکہ نسل انسان انہیں کی بدولت باقی ہے۔ دنیا کی آبادی جو بڑھ رہی ہے اس میں امیروں کا کچھ حصہ نہیں ہے۔ کیا تم نے اکثر نہیں دیکھا کہ غریبوں کے عموماً ایک ایک درجن اولاد اور بہت سے امیر خاندان ایک چھوٹے سے بچے کو ترستے ہیں اور ہمیشہ متبنّیٰ تلاش کرنے کی فکر رہتی ہے۔

مسٹر ... رسالہ نائنٹینتھ سینچوری میں لکھتے ہیں کہ جب عورت اور مرد زیادہ کھاتے ہیں (کیونکہ لذیذ الطعمہ انسان بغیر بھوک کے بھی زیادہ کھانے پر حریص ہو جاتا ہے) تو ان کی اولاد پیدا کرنے کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ اٹھارہویں صدی کے ایک حکیم نے قدرتی قانون آبادی یہ دریافت کیا تھا کہ اولاد پیدا کرنے کی طاقت غذا کے تناسب کے خلاف ہوتی ہے یعنی زیادہ خوراک اور مقوی غذا کھانے والے میں اولاد پیدا کرنے کی طاقت کمزور رہتی اور موٹی جھوٹی خوراک کھانے والوں میں زیادہ ہے۔ تو وجہ ہے کہ فرانس جہاں لوگ رات دن میں دس دفعہ کھانا کھاتے ہیں اور ان کے کھانے نہایت لذیذ اور پر تکلف ہوتے ہیں سالہا سال سے اس کی آبادی جہاں کی تہاں ہے۔ جبکہ جرمن اور انگلستان کی آبادی تیرہ اور بارہ فیصدی کے حساب سے بڑھ رہی ہے۔

اٹھارہویں صدی کے اوائل میں انگلستان میں جسقدر رئیس تھے ان کا ایک چوتھائی حصہ معدوم ہو گیا کیونکہ ان کی نسلیں منقطع ہو گئیں۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ اگر کسی خاندان میں تین پشت تک امارت رہے تو اولاد پیدا ہونی بند ہونے لگ جاتی ہے امیروں کے اول تو اولاد ہی نہیں ہوتی اور ہوتی ہے تو لڑکیاں زیادہ تر اور چند نسلوں کے بعد سلسلہ ہی بند ہو جاتا ہے جو آرام طلبی اور عیش و عشرت میں زندگی بسر کرنے اور بغیر اشتہا اغذیہ لذیذ کے استعمال کرنے کا نتیجہ ہے۔

امریکہ کے اکثر امراء کی لڑکیوں نے انگلستان کے لارڈوں سے شادیاں کی ہیں مگر ان میں سے بجز لیڈی کرزن کے اور کسی کے اولاد نہیں پیدا ہوئی۔ اکثر انگریز مدبر ہندوستان کے افلاس کا سبب کثرت آبادی قرار دیتے ہیں لیکن دراصل یہ غلط ہے بلکہ افلاس کی وجہ سے کثرت آبادی ہے۔ پس افسوس اس بات کا نہیں کہ ہندوستان میں مفلسی زیادہ ہے۔ کیونکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ مفلسی ایک رحمت ہے مگر افسوس یہ ہے کہ کاریگری مفقود ہوئی جاتی ہے۔ صنعت مٹتی جاتی ہے اور اہل سرمایہ اس افلاس سے فائدہ اٹھانے پر متوجہ نہیں ہوتے کچھ پروا نہیں اگر انسان کے پاس دولت نہ ہو اگر دن بھر محنت کرکے روٹی مل جائے تو سب غنیمت ہے لیکن یہ قیامت ہے کہ کام کرنے کو نہ ملے اور جو کام کسی کو آتا ہو اس کی قدر کرنے والا کوئی نہ ہو۔

## الوداعی پیغام

حضور پرنس آف ویلز نے ہندوستان سے رخصت ہوتے ہوئے جو ایک آخری مراسلہ حضور وائسرائے کے نام بھیجا ہے اس میں اہل ہند کے لئے ولیعہد بہادر کا الوداعی پیغام ہے جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

پرنس آف ویلز اور میں کمال قلق کے ساتھ آج ہندوستان سے رخصت ہوتے ہیں۔ اپنی تقریروں اور مراسلات میں وقتاً فوقتاً میں نے شکر گذاری کے ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان محنتوں اور محنت کے لئے جو تمام فرقوں کی طرف سے کی گئی مجھے امید ہے کہ میرے اظہارات نے ہندوستان کے مختلف حصوں میں ہمارے مہربان میزبانوں کو یقین دلایا ہوگا کہ ان کے خیر مقدم اور مہمانیوں نے ہمکو نہایت خوشی اور اطمینان بخشا ہے ہندوستان کے بہت سے بڑے بڑے والیان ریاست سے ملاقات اور دیگر رؤسا سے ذاتی تعارف حاصل کرنے کا ہمیں موقع ملا اس بات کی ہمیں بڑی خوشی ہے۔ میں ان کی فیاضانہ مہمان نوازی اور تواضع کا نہایت ممنون ہوں اور تخت کے ساتھ ان کی وفاداری اور بادشاہ معظم کی ذات سے حقیقی محبت نے مجھے اور بھی گرویدہ کر لیا۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے سفر سے گورنروں لیفٹنٹ گورنروں اور مقامی حکام کی مشقتیں کس قدر بڑھ گئی تھیں اور ہر ایک گورنمنٹ ہوس ہیں جس تپاک کے ساتھ ہماری تواضع ہوئی اس کے لئے ہم شکر گذار ہیں۔ لیکن جس بات نے ہمارے دل پر خصوصیت سے اثر کیا وہ یہ تھی کہ ہزاروں و لاکھوں آدمیوں نے دلی تپاک سے ہمارا خیر مقدم کیا اور دوران سفر میں ہر جگہ ہمیں محسوس ہوا کہ ہم اپنے وطن میں ہیں۔

انتظام ریلوے اور پولیس کی حسن خدمات کی داد دیکر ہز رائل ہائینس نے انڈین آرمی کی تعریف کی ہے اور آخر میں لکھا ہے کہ ہم دونوں فی الحقیقت افسوس کرتے ہیں کہ ہمارا سفر ہندوستان ختم ہو گیا ہم ہندوستان اور یہاں کی محبت آمیز نعرہ ائے خوشی کبھی نہ بھولیں گے ہم نے ہر جگہ قیصرہ وکٹوریہ مرحومہ کے لئے یکساں جوش محبت پایا اور ہر جگہ یکساں وفاداری کا خیال میرے والد ماجد کے اور یکساں گرمجوشی سے خیر مقدم ہمارے لئے پایا گیا۔ مجھے اُمید ہے کہ ہمارا سفر جس نے آپ کی گورنمنٹ پر اس قدر تکلیف اور تردد کا بار ڈالا ہندوستان کے حق میں مفید ثابت ہوگی۔ ہم اہل ہند کے لئے خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ قحط اور وبا سے نجات حاصل کریں۔ زراعت اور صنعت میں جلدی جلدی ترقی کریں اور سوشیل حالتوں میں قدرتی طور پر قدم آگے بڑھائیں۔ آخر میں لارڈ اور لیڈی منٹو صاحب کے لئے دعا خیر و برکت تھی۔

لارڈ منٹو نے اس کے جواب میں بذریعہ تار کے پیغام بھیجا کہ ہندوستان کے شہزادے اور باشندے یور رائیل ہائنس کے مبارک پیغام کی بڑی قدر کرتے ہیں۔

**الطاف شاہی کی امیدواری۔** ولیعہد بہادر ہندوستان کا دورہ ختم کرکے مراجعت فرمائے وطن ہوئے۔ رعایا کی طرف سے جہاں تک ممکن تھا خلوص نیت سے وفاداری کے اظہار میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا گیا۔ ولایتی اخبارات کے نامہ نگار اہل ہند کے جوش شاہ پرستی کو دیکھکر حیران ہوتے تھے ولیعہد بہادر نے بھی ہر جگہ بخندہ پیشانی رؤسا سے لیکر غرباء تک کے ساتھ خلق کا برتاؤ کیا لیکن ہندوستان کے ذمہ دار حکام اور مشیروں سے یہہ فرو گذاشت ہوئی کہ اس موقع پر کوئی خاص رعایت بطور عطیہ شاہی کے رعایا کے ساتھ نہیں کی گئی۔ کم سے کم بجٹ میں جو چند ٹیکس کاشتکاروں کو معاف کئے گئے ہیں انہیں کو ولیعہد بہادر کی تشریف آوری کی یادگار سے منسوب کر دیا جاتا تو اس کا ملک میں اچھا اثر پڑتا۔ کیونکہ یہ وہ ملک ہے جہاں بادشاہ عادل نے جب ان کی سواری نکلتی تھی ہمیشہ اشرفیاں لٹائی ہیں۔ شہنشاہ اکبر جب ایکدفعہ کشمیر کو جاتے ہوئے لاہور کے باہر خیمہ زن ہوئے تو شہزادہ سلیم نے شہر کی سیر کی اجازت چاہی۔ شہنشاہ نے تامل کے بعد اجازت دی مگر کس طور پر کہ شہر میں آئینہ بندی کا حکم دیا گیا۔ ولیعہد کی سواری کا جلوس با تزک و احتشام شہر سے گزرا دونوں طرف روپیہ

اور اشرفیاں لدے ہوئے تھے جو راجہ ٹوڈرمل لٹاتے جاتے تھے حکم دیا گیا کہ تین روز تک لاہور میں کوئی کھانا نہ پکائے اور سب کو شاہی توشہ خانہ سے کھانا یا کھانے کا سامان پہنچایا گیا۔ برسوں تک شہزادہ کی آمد کا چرچا بانزد خاص و عام رہا۔ پس ایک طریقہ ہونا چاہئیے مشرقی یا مغربی۔ اگر ہم شاہ وقت کی ویسی ہی وقعت دلوں میں رکھتے ہیں جیسی کہ شاہان مغلیہ کی ہمارے آبا و اجداد رکھتے تھے تو رعایا کے ساتھ وہی شاہانہ داد و دہش ہونی چاہئیے۔

انگلستان کے تخت شاہی سے جو ارادت اور وفاداری رعایائے ہند رکھتی ہے اس میں کوئی شک نہیں کر سکتا اور شاہی خاندان کو بھی جو محبت اور کشش اپنی ہندی رعایا کے ساتھ ہے وہ بھی دنیا پر مخفی نہیں یہ صرف مقامی حکام کی کم التفاتی ہے کہ مشرقی طریقوں کو برتتے ہوئے اس سوء اعلدر آمد ہوتا ہے۔ ہاں ایک بات ضرور ہے کہ شاہان قدیم رعایا سے نذرانے لیتے تھے اور ہمارے ملک معظم نے یہ دستور مرعی نہیں رکھا اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ عوض معاوضہ گلہ ندارد۔

**روس کی بدامنی**۔ گورنمنٹ روس کو اندیشہ ہے کہ ماہ اپریل میں پھر سٹرائک ہونگے اور شورش از سر نو پیدا ہوگا اس لئے پیش بندی کی گئی ہے کہ آرمڈ ٹرینیں تمام ریلوے لائنوں پر تیار رہیں اور مسٹر مارکونی کے زیر اہتمام بے تار کے برقی پیام رسانی کا انتظام ہو رہا ہے۔

ایک سرکاری رپورٹ سے ظاہر ہے کہ سال گذشتہ کے اندرونی بلوؤں اور فسادوں میں تمام روس میں ۱۴۱۳۰ آدمی ہلاک اور ۱۹۵۲۴ مجروح ہوئے۔ اخبارات خیال کرتے ہیں کہ اصلی تعداد بہت کم کر کے دکھلائی گئی ہے۔

**ٹرکی کی مشکلات**۔ شاید کسی گورنمنٹ کو آئے دن اسقدر پیچیدہ مشکلات کا سامنا رہتا ہوگا جیسا کہ دولت عثمانیہ کو لاحق رہتا ہے قطع نظر معاملات مقدونیہ کے ادہر مصر اور ایران سے سرحدی تنازعے جو کم سے کم اسلامی سلطنتوں کے مابین ہرگز نہ ہونے چاہئیں تھے اور ادہر یمن کی بغاوت جس سے ابتک چھٹکارا نہیں ہوا اور بقول آخری تار خبروں کے ترکی فوج نے سخت نقصان اٹھایا اب ایک تازہ شگوفہ چھوٹا ہے کہ ضلع بصرہ کے بعض عرب قبائل سرکش ہو گئے ہیں اور انہوں نے ترکی لشکر پر حملہ کر کے شکست فاش دی ہے۔ باغی مذور یکجا ہو رہے ہیں اور ان کی تعداد ۱۲ ہزار

بیان کیگئی ہے۔

پایونیر لکھتا ہے کہ اس قسم کی بغاوتوں کا قلع قمع کر دینا ٹرکی کے لئے آسان ہے بشرطیکہ یمن کا سا طریق سہل انگاری کا نہ برتا جائے کیونکہ ان معاملات میں تاخیر کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔

**امیر صاحب** نے ۲۴ ماہ حال کو جلال آباد میں ایک دربار منعقد کیا جس کی مفصل رپورٹ عنقریب آنے والی ہے۔ اس دربار میں تمام مقامی حکام اور صوبہ کے قبائل اور جرگوں کے سردار شامل ہوئے ہونگے۔ اس میں ذرا شک نہیں کہ مشرقی افغانستان کے دورہ سے ہز ہائنس کے اقتدار اور رعب اور دادگستری اور رعایا پروری کی شہرت میں بہت کچھ اضافہ ہوا ہے اور کابل سے اس قدر طویل غیر حاضری پر بھی سب جگہ امن قائم رہنا ثابت کرتا ہے کہ تمام ملک پر ہز ہائنس کی مضبوط گرفت ہے۔ سردار نصر اللہ خان امور سلطنت دار الخلافہ میں سر انجام دے رہے ہیں اور کسی قسم کی بدنظمی یا شورش یا سازش سر نہیں اٹھانے پائی۔ امیر صاحب نے اس دورہ میں رعایا کی فریادوں کو سنا ہے اور ان کی تلافی کی ہے۔ علاقہ ننگرہار کے باشندے شاکی تھے کہ سرکاری مالیہ زیادہ ہے اور سال گذشتہ کے قحط نے ان کی حالت اور بھی نازک کر دی ہے۔ ہز ہائنس نے زائد مالیہ کم کر دیا اور حکم دیا کہ اناج اور میوہ جات کی پیداوار کا صرف ایک تہائی حصہ لگان میں وصول کیا جائے۔ شنواری علاقہ کی فوج نے شکایت کی کہ فوجی حکام نے رضا بند کر رکھی ہے ہز ہائنس نے تحقیقات کا حکم دیا۔ ہز ہائنس نے اپنے والد مرحوم کی یادگار بمقام ہاگوانی ایک باغ لگانے کا حکم دیا ہے جس میں ہندوستان کے بہت سے میوہ دار درخت لگائے جائینگے۔

**ملک معظم کی رعایا** تمام قلمرو برطانیہ کی مردم شماری کا معہ برٹش نو آبادیوں اور مقبوضات کے پہلی دفعہ حساب لگایا گیا کر اس سے واضح ہوتا ہے کہ ایشیا میں ملک معظم کی ۳۰ کروڑ سے زیادہ رعایا آباد ہے۔ امریکہ میں ۷۵ لاکھ۔ افریقہ میں ۴ کروڑ ۳۰ لاکھ آسٹریلیا میں ۵۰ لاکھ۔ یوروپ میں ۴ کروڑ ۲۰ لاکھ۔

مذاہب کے اعتبار سے ہز مجسٹی کی رعایا میں ۲۰ کروڑ ۸۰ لاکھ ہندو۔ ۹ کروڑ ۴۰ لاکھ مسلمان۔ ۵ کروڑ ۸۰ لاکھ عیسائی ایک کروڑ ۲۰ لاکھ بدھ اور ۲ کروڑ ۳۰ لاکھ دیگر مذاہب جن میں سکھ۔ پارسی جینی اور یہودی وغیرہ شامل ہیں۔

**سلطنت کے حصے دار**۔ مسٹر دادا بھائی نوروجی کی ایک چٹھی لندن کے اخبار مورننگ پوسٹ میں چھپی ہے۔ جس میں مسٹر نوروجی نے ہندوستان کی ایک سب سے بڑی شکایت کو ایک لطیف پیرایہ میں ظاہر کیا ہے۔ لکھا ہے کہ اہل ہند سے بارہا کہا گیا ہے کہ وہ سلطنت کے حصے دار ہیں۔ اس لئے وہ فوجی اخراجات کے بڑھنے سے کیوں شاکی ہیں ان کو تو فوجی اور بحری اخراجات سلطنت میں برابر کا حصہ دینا چاہئیے۔ مسٹر نوروجی لکھتے ہیں کہ ہم مانتے ہیں اور نصف حصہ ہندوستان بڑی خوشی سے دینے کو تیار ہے۔

فرض کرو کہ سلطنت کی اندرونی اور بیرونی حفاظت کے لئے ۵ کروڑ پونڈ کی ضرورت ہے جو اس طرح دیا جاتا ہے ۳ کروڑ پونڈ خزانہ انگلینڈ سے اور ۲ کروڑ پونڈ ہندوستان سے۔ جب دونو ملک شریک نہیں ہیں تو بیشک مناسب یہ ہے کہ نصف خرچہ ہندوستان سے لیا جائے لیکن بحیثیت شریک کے ہندوستان کا بھی حق ہوگا کہ تمام فوجی ملازمتوں اور عہدوں اور فوائد میں برابر کا حصہ لے۔ اسی طرح بحری صیغہ میں جس کا خرچ ۴ کروڑ پونڈ ہے۔ ۲ کروڑ پونڈ ہندوستان سے وصول کر لینا چاہئیے لیکن تمام بحری سررشتہ میں ملازمت کا بھی نصف حصہ اہل ہند کو حاصل کرنے کا استحقاق ہونا چاہئیے۔ لیکن اگر برٹش گورنمنٹ بے بس اور بے زبان ہندوستان کو تمام سررشتوں کے اخراجات ادا کرنے میں تو حصہ دار بنائے اور ملازمت اور دیگر فوائد میں ان کے چندہ کی مناسبت سے شریک نہ کرے تو اس سلوک کو کیا کہنا چاہئیے۔

**دو جاپانی** سیاح کلکتہ سے لکھنؤ وغیرہ کی سیر کرتے ہوئے اور لیکچر دیتے ہوئے لاہور میں وارد ہوئے ان میں سے ایک ٹوکیو کے ہارمونس کالج کے پرنسپل ہیں اور دوسرے صاحب ایک جاپانی اخبار کے ایڈیٹر ہیں۔ یہ دونو عیسائی مذہب رکھتے ہیں۔ لاہور میں انکے حالات جاپان کے متعلق بڑی دلچسپی سے سُنے گئے ہیں

اول الذکر جنکا نام مسٹر متوڈا ہے ۴۴ سال کی عمر رکھتے ہیں ۱۸۸۶ء میں تحصیل علم کے لئے امریکہ کو گئے اور وہاں بی۔ اے کی ڈگری حاصل کر کے فلاڈلفیا کی یونیورسٹی سے افضل الفضلا کا خطاب حاصل کیا اور ۱۸۹۶ء میں یوروپ کو گئے اور بڑے بڑے شہروں کی سیر کی اس کے بعد وطن میں واپس آ کر کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ ٹوکیو میں سرکاری کالج ہے۔

دوسرے جنٹلمین کا نام مسٹر مٹوکوہ اوا ہے۔ یہ جاپان میں گریجوایٹ ہونے کے بعد امریکہ کو گئے اور وہاں ڈگری حاصل کرکے

ممالک یورپ کا سفر کیا اور پھر دو سال تک دو یونیورسٹیوں کے پرنسپل اور سالہا سال تک دو اخباروں کی اڈیٹری سرانجام دے چکے ہیں۔

**ندوۃ العلماء** کے گیارھویں اجلاس بنارس کی تاریخیں ۱۴-۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۰۶ء قرار پائی ہیں۔ اس اجلاس کے متعلق علمی نمائش بھی ہوگی جس کے ذریعہ سے اعلیٰ درجہ کی کتابیں اور فرامین شاہی کے ذخیرہ کا پتہ لگانا اور اس کا حاصل کرنا مقصود ہے اس اجلاس میں ایک خاص بات یہ ہوگی۔ کہ فارسی شاعری کی ابتدا سے لیکر موجودہ دور تک مکمل تاریخ محض کتابوں کی ترتیب سے دکھائی جائیگی۔ شرکاء جلسہ جب اپنے مقاموں پر واپس جائینگے۔ تو ان کا پیمانہ دماغ فارسی شاعری کی تحقیقات تاریخ اور فلسفہ شاعری کے دقیق رموز سے لبریز ہوگا۔ نمائش کے متعلق خط وکتابت مولانا شبلی نعمانی دارالعلوم ندوہ لکھنؤ کے پتہ سے ہونا چاہئے۔

**امریکہ میں ہندو مندر** ۔ سان فرانسسکو کا اخبار راوی ہے کہ وہاں ۷ جنوری کو اشاعت ویدانت فلاسفی کے متعلق ایک مندر کی بنیاد رکھی گئی ہے جو امریکہ میں پہلا مندر ہوگا۔ جلسہ میں حاضرین کی بہت کثرت تھی۔ مسٹر سیٹرسن پریسیڈنٹ سان فرنسسکو ویدانت سوسائٹی نے رسم ادا کی۔ سوسائٹی مذکور میں پہلے ۲۰ ممبر تھے مگر اب ان کی تعداد ۶۰ تک پہنچ گئی ہے۔ اس کے بعد سوامی رام کرشن کی تصنیف کردہ دعا پڑھی گئی۔ آخر میں سوامی ترگن اتیت نے ویدانت پر لکچر دیا۔ جس کے دوران میں بیان کیا کہ ویدانت کے معنے ہیں تمام علموں کا انجام یہ دو لفظوں وید اور انت سے مرکب ہے وید کے معنے ہیں علم انت کے معنے ہیں انتہا۔ یعنی ویدانت سے مراد ہے علم اور دانائی کی آخری حد یا منزل مقصود یا تمام دلایل کا آخری نتیجہ۔ یہ علم انسان کو انتہائی اور مکمل سچائی تک پہنچاتا ہے۔ یہ فلسفہ دنیا کے وجود سے انکار نہیں کرتا لیکن اس کی حقیقت بتلاتا ہے اور صحیح رنگت میں دکھلاتا ہے۔ اس کی بنیاد آریوں کی سب سے قدیم کتاب پر ہے جو نوع انسان کے قدیم ترین مورث تھے +

**گورنمنٹ کالج لاہور** میں ایک پروفیسر کیمسٹری لائن سے مقرر ہو کر عنقریب آنے والے ہیں جن کا نام مسٹر برنارڈ ہوریٹ جونز صاحب ہے۔ مسٹر برنارڈ نے ۱۸۹۸ء میں انٹرینس کا امتحان پاس کیا ہے اور پچھلے ہی سال بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ وہ ایک نوجوان طالب علم ہیں جن کو ترجیح دیگئی ہے۔ پنجاب کے ایک نہایت نامور اور تجربہ کار سائنس دان پروفیسر روچی رام صاحب ساہنی۔ ایم۔ اے جو سالہا سال سے کیمسٹری کی تعلیم دے رہے ہیں اور ان کی قابلیت مسلم اور مستند ہے۔ ممکن ہے کہ پروفیسر روچی رام کے ترقی سے محروم رہنے کی وجہ ان کی رنگت ہو لیکن اگر یہ ضروری ہے کہ ہر ایک بڑی تنخواہ کی اسامی یوروپین کو ہی ملے تو وہ قابلیت میں ہمارے پنجابی سائنٹسٹ سے افضل ہونا چاہئے ہمعصر ٹریبیون نے سچ کہا کہ انگلش حکام کو تو پہلے الزام دینا چاہئے اگر وہ اپنے ہم قوموں کے لئے روزگار مہیا کرنے کی قدرتی خواہش رکھتے ہیں تو معذور ہیں لیکن پٹیالہ کی کونسل اور وہاں کے لایق ڈائرکٹر کو کیا ہوا کہ پٹیالہ کالج کی پرنسپلی کے لئے ہمارے ہندوستان میں کوئی قابل استاد نہیں نظر نہیں آتا اور یوروپین کی تلاش میں ہیں۔

**علی پاشا** صدر شریف مکہ معلوم ہوتا ہے کہ نہایت ضابطہ اور منتظم آدمی ہیں۔ اگرچہ شریف ہونے کے زمانہ ہی سے اشرار کے قلع قمع میں سرگرم تھے۔ لیکن حج کے ایام کے قریب قریب پانچ ایسے سرغنہ مفسدوں اور شریروں کو تیغ سیاست کی گھاٹ اتارا کہ باقی اشرار کو پھر کسی قسم کی مفسدہ اور لوٹ کھسوٹ کی جرات نہیں ہوئی۔ اسی لئے ایام حج میں کوئی ناخوش واقعہ حجاج کو پیش نہیں آیا۔ اس سال ایک عیسائی نومسلم بھی شریک حج ہوا۔ اور مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو گیا۔ کہا جاتا ہے۔ اس کا اسلام بے غرض نہیں۔ بلکہ وہ جاسوس ہے مسلمان بنکر حرمین پہنچا ہے۔ اور سیاسی غرض رکھتا ہے۔

**بیدار مغز حاکم** ۔ تحصیل موگہ ضلع فیروزپور میں ایک ہائی سکول بنانے کے لئے جو کاشتکاروں سے سرکاری لگان کے ساتھ ایک آنہ فی روپیہ وصول کیا تھا اور جس کی بابت اخبارات نے شکایت کی تھی صاحب کمشنر نے توجہ فرما کر چندہ واپس کرنے کا حکم دیا۔ چونکہ اندیشہ تھا کہ اس حکم کی تعمیل پورے طور پر ہونی مشکل ہے اس لئے صاحب ڈپٹی کمشنر نے یہ تجویز کی کہ جسقدر چندہ مالگزاروں سے وصول ہو چکا ہے وہ سرکاری معاملہ کی آیندہ قسط کے ادا کرتے وقت انہیں مجرا دیا جائے اس سے بہتر انتظام ہو نہیں سکتا تھا۔

**جدید دیوان میسور** ۔ ریاست میسور کے مدار المہام دیوان سر کرشن مورتی میعاد پوری ہونے پر مستعفی ہوئے۔ بات یہ ہے کہ وہ سوشنڈری آئر کی طرح یوروپین ملازمان ریاست اور دیگر یوروپین عنصر ریاست کو خوش نہ رکھ سکے جو ایک سب سے زیادہ پیچیدہ کام تقریباً ہر ایک ریاست میں ہوتا ہے۔ میسور کے جدید دیوان مادہو راؤ صاحب سی۔ آئی۔ ای مقرر ہوئے ہیں جو ٹرانکور کے دیوان تھے وہ پہلے ہی ریاست میسور میں مختلف خدمات مثل پلیگ کمشنر اور انسپکٹر جنرل پولس سرانجام دے چکے ہیں۔ دوسرا نیا تقرر سینئر ممبری کونسل کا ہے جس پر دیوان اسندراؤ صاحب مامور کئے گئے۔ سر ٹی مادہو راؤ مرحوم کے فرزند ہیں۔

**ملک معظم** اور وائسرائے کے مابین حسب ذیل نامہ و پیام بذریعہ تار برقی ہوا ہے:۔

از طرف وائسرائے بحضور ملک معظم۔ ۱۸ مارچ کلکتہ

دیر رائل ہائنسز پرنس اور پرنسس آف ویلز کے ہندوستان سے روانہ ہونے پر میں یور مجسٹی کو یقین دلانے کی اجازت مانگتا ہوں کہ دیر رائل ہائنسز کا سفر نہایت کامیابی سے ختم ہوا اور یور مجسٹی کی ہندوستانی رعایا کو دیدار فیض آثار سے بیغایت خوشی حاصل ہوئی۔

از بارگاہ ملک معظم۔ بنام وائسرائے ہند۔ لندن ۱۹ مارچ۔

آپکے تلطف آمیز الفاظ نے مادر ولن کے دل پر بہت اثر کیا کہ پرنس اور پرنسس کا سفر کامیاب ہوا۔ میں آپکا اور آپکے ماتحت افسروں اور ہندوستان کی تمام آبادی کا شکرگذار ہوں کہ ان کا خیر مقدم نہایت خوبی سے کیا گیا۔

**پارلیمنٹ انگلستان** کے اجلاس کے وقت میں کچھ تبدیلی ہونیوالی ہے کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ بجائے تین بجے کے ۲ بجے شام سے اجلاس شروع ہوا کرے ڈنر کے لئے جو درمیان میں ایک گھنٹہ کی چھٹی ہوتی ہے وہ موقوف کیجائے اور ساڑھے ۱۱ بجے رات کو اجلاس برخاست ہو جایا کرے + موجودہ انتظام میں بعض دفعہ تمام رات ممبران کو

# عالم کا فوٹو

امیر صاحب جلال آباد سے براہ لغمان کابل کو جائینگے۔

کرنل سر فرانسس ینگ ہسبنڈ صاحب رزیڈنٹی کشمیر پر جانے سے پہلے ۱۲ ماہ تک فارن آفس میں رہینگے۔

کرنل ریونشا صاحب سابق رزیڈنٹ نیپال رخصت سے واپس آکر پنشن لے لینگے۔

وائسرائے آج لکھنؤ میں ہیں یکم اپریل کی رات کو دو بجے سوا تین بجے ۲۶ بجے کو بمبئی میں زلزلہ محسوس ہوا۔

کلکتہ میں ایک بڈھا آدمی دریائے ہگلی میں گر پڑا مسٹر لوب سی آئی۔ ای۔ ٹرافک منیجر اودھ رہیلکھنڈ ریلوے اس وقت وہاں موجود تھے فوراً دریا میں کود کر بڈھے کو نکال لائے۔

پنجاب میں سٹیم بوائلروں کے لئے ایک انسپکٹر مقرر کرنے کا عہدہ زیر تجویز ہے۔

سینٹرل ماڈل سکول لاہور کے بورڈنگ کی عمارت بڑھانے کیلئے ۱۲ ہزار روپیہ منظور ہوا ہے۔

رائے بہادر انوپ سنگھ اینڈ کو اور رپالم پور کے مسٹر جے بلارڈ صاحب نے ضلع میانوالی میں لالہ جبل کی کوئلے کی کانوں کے لئے اجازت کی درخواست کی ہے۔

آیندہ سے جو پنجابی بندر کراچی سے ممالک غیر کو جانا چاہیں ان کو اس وقت تک پاسپورٹ نہ ملیگا جب تک کہ وہ کم از کم تحصیلدار کا مصدقہ قومی سرٹیفکیٹ پیش نہ کرینگے۔

مردم شماری کے انتظام میں ہندوستان ایسا مشہور ہوا ہے کہ گورنمنٹ مصر نے گورنمنٹ ہند سے درخواست کی ہے کہ مصر کی مردم شماری کا سکیم تیار کرنے اور انتظام رکھنے کے لئے کوئی لایق شخص بھیجا جائے۔ چنانچہ گورنمنٹ ہند نے مسٹر سی سی لوئس صاحب کو منتخب کیا ہے جنہوں نے ۱۹۰۱ء میں برہما کی مردم شماری کی تھی۔

لارڈ کرزن صاحب کے میموریل فنڈ کی تعداد ایک لاکھ روپیہ سے اوپر پہنچ گئی ہے۔ مہاراجہ صاحب بھاؤنگر نے ڈیڑھ ہزار اور نواب بیگم صاحب بھوپال نے ایکہزار روپیہ چندہ دیا۔

تجویز ہے کہ پنجاب میں جذامیوں کے لئے تین سنٹرل ایسائلم قائم کئے جائیں۔

لوکل گورنمنٹوں سے سزائے تازیانہ کے قانون میں ترمیم کرنے کی بابت رائیں طلب کی جا رہی ہیں۔

ملٹری میڈیکل آفیسروں کے لئے جو سول میں مستقل طور سے ملازم ہیں پنجابی کا سب سے اعلیٰ امتحان پاس کرنیکے لئے ۵۰۰ روپیہ انعام مقرر ہوا ہے۔

حال کی سخت بارش سے کشمیر کی سڑک کئی مقامات سے ناقابل گذر ہے اور چار بڑے بڑے پل ٹوٹ گئے ہیں۔

سنٹرل کالج لاہور میں یکم اپریل سے یورپین اور دیسی دونوں کے لئے ٹکنیکل اور کمرشل تعلیم شام کے وقت دینے کے لئے جماعتیں کھولی جائینگی۔

افسوس کہ لکھنؤ کے مشہور ڈاکٹر رام لال چکرورتی فوت ہوگئے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی کل آمدنی یکم اپریل ۱۹۰۵ء سے ۱۷ مارچ ۱۹۰۶ء تک ۵ کروڑ ۴۰ لاکھ ۷۵ ہزار ۴۵۰ روپے ہوئی۔ یکم اپریل ۱۹۰۴ء سے ۱۸ مارچ ۱۹۰۵ء تک ۶ کروڑ ۳ لاکھ ۱۲ ہزار ۳۱۵ تھی۔

سر آرتھر لولی صاحب جدید گورنر مدراس وارد مدراس ہوئے۔

سودھران اور خانی وال کے مابین ریلوے لائن تعمیر کرنے کی منظوری ہو گئی ہے۔ سر ڈبلیو۔ برکت جج ہائیکورٹ الہ آباد ۳ ماہ کی فرلو پر جاتے ہیں۔

مدارس برما میں فارسی زبان کی تعلیم جاری رہیگی لیکن وہ زبان سکھلائی جائیگی۔ جو آجکل ایران میں رائج ہے۔

گورنمنٹ بمبئی نے ملیریا اور دیگر اقسام کے بخاروں کی تحقیقات کے لئے ایک خاص کمیٹی مقرر کی ہے۔

مسٹر مرک۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ماہ اپریل کے آخر میں دہلی ڈویژن کی کمشنری کا چارج لیں گے۔ اور میجر ایجرٹن کو سبکدوش کرینگے جو ہوشیارپور کی ڈپٹی کمشنری پر جائینگے۔

دہلی میونسپلٹی نے ایک زنانہ ہسپتال کھولا ہے جس کا ۲۵۰۰ روپیہ سالانہ خرچ ہوگا۔

نہایت افسوس ہے کہ لالہ بہاری لال صاحب بنکر چھاؤنی فیروزپور کے فرزند لالہ رگھناتھ سہائے منیجنگ پروپرائٹر جنرنگ فیکٹری جالندھر نے گذشتہ اتوار کی شام کو بحالت جنون پھانسی لیکر خودکشی کر لی۔

مرحوم کی عمر ۲۴ سال کی تھی۔ بی اے کے درجہ تک تعلیم یافتہ لودیانہ میں بیاہے گئے تھے۔ چند ماہ سے دماغی حالت درست نہ تھی ہرچند علاج کیا گیا فائدہ نہ ہوا۔ ہم لالہ بہاری لال و لالہ لشکری مل سے دلی اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔

ہفتہ مختتمہ ۱۷ مارچ میں پلیگ سے ۱۰۷۸۲ اموات ہوئیں بنگال میں ۸۷۲۴۔ صوبجات متحدہ میں ۵۶۵۳۳۔ احاطہ بمبئی میں ۱۴۹۰۔ ممالک متوسط میں ۷۸۹۔ برہما میں ۲۰۴۔ پنجاب کی رپورٹ پہنچی نہیں۔

امریکہ کی بیمہ کمپنیوں میں چونکہ بے ضابطگیاں ہوئی ہیں اس لئے انگلستان کے ہوس آف لارڈز میں لارڈ آنسلو نے یہ تجویز پیش کی کہ انگلستان سے جن لوگوں نے ان کمپنیوں میں بیمہ کرایا ہے ان کے حقوق کی حفاظت کے لئے گورنمنٹ برطانیہ کو کچھ انتظام کرنا چاہئے۔ گورنمنٹ ایک کمیٹی تحقیقات کے لئے مقرر کریگی۔

مسٹر پرکنز سابق پریسیڈنٹ نیویارک لایف انشورنس کمپنی گرفتار ہوا۔ اس الزام میں کہ اس نے کمپنی کا روپیہ پولیٹیکل مقاصد میں خرچ کیا۔ لیکن اپیل کے لئے وہ ضمانت پر رہا ہوا ہے۔

فرانس نے چین سے نیوچانگ کے فساد کے متعلق ۲ ہزار پونڈ تاوان اور ۶ ہزار ہرجانہ بابت مسماری مدارس کے اور ۶ مجرموں کے لئے سزائے موت کا مطالبہ کیا ہے۔

دولت علیہ نے دو پلٹنیں پیادوں کی اور ایک توپخانہ کی بیٹری ملک یمن کو بطور تازہ کمک کے روانہ کی ہے۔ یہ کمک اس فوج کے علاوہ ہے جو اب سے دو ہفتہ قبل دس ہزار کی تعداد میں بھیجی جا چکی تھی۔ اور تقریباً وہ اب منزل مقصود پر پہنچ چکی ہوگی۔

جاپانی ملاح جو دو نو تعمیر جہازوں کو لینے انگلستان آئے ہیں وہاں ان کی خاطر مدارات بڑی دھوم دھام سے ہو رہی ہے۔ خود ملکہ معظمہ نے انگریز ملاحوں کی انجمن کو جنہوں نے جاپانیوں کی دعوت کی ہے بذریعہ تار کے پیغام بھیجا ہے کہ ان بہادر آدمیوں سے کہدیجئے کہ میں اس ملک میں تہ دل سے ان کا خیر مقدم کرتی ہوں"

ایسا ہی پیغام وزیر اعظم نے بھیجا اور لارڈ میئر نے جاپانی افسروں اور ملاحوں کی مینشن ہوس میں دعوت کی

روس میں جنگ اور قحط کے اخراجات کی وجہ سے خزانہ میں روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ انکم ٹیکس لگانے کی تجویز ہے۔ تمباکو اور بجلی اور گیس کے استعمال پر اور کاغذ پر بھی ٹیکس لگایا جائیگا۔

سر ایڈورڈ گرے نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ ابھی تک ٹرکی کو الٹی میٹم نہیں دیا گیا طبہ بی صدیوں سے مصر کی سرحد میں ہے۔ ترکوں کی زبردستی برداشت نہیں کی جائیگی۔ بات چیت ہو رہی ہے۔

# ملیٹری دنیا

**ہزہائنس** مہاراجہ پرنس آف ویلز صاحب نے وائسرائے ہند کے نام جو الوداعی نامہ بذریعہ تار برقی ارسال کیا ہے اس میں آرمی کی بابت پرنس تحریر فرماتے ہیں:-

مجھے اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ ہندوستان کی اس عظیم الشان جنگ عظیم کے موقعہ پر جبکہ ہندوستان میں امن و امان کے زمانے میں اس قدر فوجیں جمع ہوئی تھیں کہ جن کی یہاں کوئی نظیر نہیں پائی جاتی میں اپنے دوست لارڈ کچنر صاحب کے ہمراہ موجود تھا -

فوج کا شاید ہی کوئی یونٹ باقی رہ گیا ہوگا جسکو میں نے راولپنڈی یا سکندرآباد کے ریویو میں یا اور مقامات کی پریڈوں میں نہ دیکھا ہوگا اور برٹش و انڈین ٹروپوں کا وہ خوبصورت منظر عمدہ ٹریننگ اور ملٹری قابلیت کا دیکھنا بہت دل خوش کن تھا میں نے انڈین آرمی کی بابت کئی ایک زمانہ کی بہت سی روایتیں اور بڑے بڑے قصے سنے ہیں لیکن اب مجھے اس امر کا کافی ثبوت مل گیا ہے کہ اب بھی تمام یونٹوں میں بدستور اس قدیم سپرٹ کا اثر باقی ہے - اور مجھے یہ محسوس کرکے بہت فخر حاصل ہوتا ہے کہ حضور ملک معظم نے مجھکو انڈین آرمی کی نو رجمنٹوں کا کرنل انچیف مقرر کیا ہے اور اسی طرح مجھکو ان تمام پلٹنوں سے جو اس فوج میں شامل ہیں براہ راست ذاتی تعلق پیدا ہو گیا ہے -

امپیریل سروس ٹروپ

لاہور میں اور ان دیسی ریاستوں میں جہاں جہاں کہ میرا جانا ہوا ہے مجھکو امپیریل سروس ٹروپوں کے دیکھنے کے موقعے حاصل ہوتے رہے اور میں پریڈ کے وقت ان کی چستی چالاکی اور مستعدی کو دیکھکر بہت خوش ہوا میں یقین کرتا ہوں کہ آپ اُن راجاؤں یا نوابوں کے اس فعل کو پسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھیں گے جنہوں نے اپنے لوکل ٹروپوں کی تعداد میں اس لئے تخفیف کرنا منظور کیا ہے کہ ملک کی حفاظت کے لئے ایک زیادہ مکمل اور لائق ملٹری فورس بلا نقص مہیا ہو جائے - مجھے اس بارے میں کوئی شک نہیں کہ دیگر انڈین پرنس بھی اس پالیسی کی تقلید کریں گے -

مجھکو ہر جگہ ہر فوج میں سچا جوش اور میدان جنگ میں شامل ہونے کے لئے مستعدی اور قابلیت حاصل کرنیکا گہرا شوق نظر آیا اور مجھے یقین ہے کہ ٹرانسپورٹ سروس کی ضروری ترقی اس انتظام کے لئے بہت مددگار ہوگی -

---

**جو سپاہی** برہائی رجمنٹ میں شامل ہوں ان کے لئے یکم اپریل سے تنخواہ میں یہ تبدیلی ہو جائیگی کہ جو زائد تنخواہ آجکل اُن رجمنٹوں کے آدمیوں کو دیجاتی ہے وہ آئندہ سے صرف اسی صورت میں قابل ادا ہوگی جب کہ برمی سروس پر چلے جائیں جب برہائی رجمنٹیں ہندوستان میں واپس آئینگی تو نئے بھرتی شدہ سپاہیوں کو اور انڈین رجمنٹوں کے ریکروٹوں کی طرح تنخواہ ملا کریگی -

---

**ہز ایکسلنسی** کمانڈر انچیف صاحب بہادر ۲۳ مارچ کو امرتسر کا معائنہ کرنے کے لئے جبلپور تشریف لے جائینگے ... اور ... کا معائنہ بھی ہوگا ... اول الذکر نئی ہمدردی ظاہر کرنے والی ٹروپوں سے مسلح کیا جائیگا - ۶ اپریل کو حضور ... نقاب اُٹھانے کی رسم میں شامل ہونے کے لئے دہلی رونق افروز ہوں گے - اور بعد ازاں شاید عازم کوئٹہ ہوں -

---

**۳۴ سکھ پاینیر** کا نائک جھنڈا سنگھ ... کی لڑائی میں وار مردانگی دینے کے عوض انڈین آرڈر آف میرٹ کے تیسرے درجہ میں داخل کیا گیا وہ ۶ مئی ۱۹۱۵ء کو جب کہ اس کا دایاں بازو سخت زخمی ہو گیا تھا اپنے سیکشن کو دشمن کی پوزیشن کی طرف نہایت اولوالعزمی اور شجاعت سے بڑھائے چلا گیا اور اس وقت تک نہ رک سکا جب تک کہ ایک اور گولی نے اس کا کندھا سخت زخمی کرکے اس کو گرا نہ دیا

---

**جبلپور** کی گن کیریج فیکٹری یکم اپریل ۱۹۱۰ سے مکمل کام کرنے کے لائق ہو جائیگی - اور اس درمیانی عرصہ میں ہر مہینے زیادہ سے زیادہ بیالیس گاڑیاں تیار ہوتی رہینگی - یہ فیکٹری تمام نو ایجاد اوزاروں اور سامانوں سے مہیا کی جائیگی اس لئے گورنمنٹ کے مینوفیکچرنگ اسٹیبلشمنٹ کے لئے یہ ایک نہایت مفید اور کارآمد شئے ثابت ہوگی علاوہ ازیں اس فیکٹری سے ایک اور بڑا کام بھی سرانجام پائیگا - اکثر دیکھا گیا ہے کہ توپخانہ کی یونٹوں کے ساتھ جو دیسی کاریگر کام کرتے ہیں وہ لیاقت کے علاوہ درجہ بے ہیٹ گر ہوتے ہیں - اس لئے ان کی جگہ پر کرنے کے واسطے لائق کاریگروں کی ضرورت ہے اور اس غرض کے لئے ان آدمیوں کی ایک کور قائم کی جائیگی جو جبلپور فیکٹری میں تین سال تک کام سیکھ چکے ہوں -

---

**فلپائن میں لڑائی** - فلپائن کے باشندے جزیرہ سمر کی لڑائی میں اب تک بہت نقصان اٹھا رہے ہیں گورنر کی مغفو ... ہے ... ایک تازہ خبر سے معلوم ہوا کہ گورنر کی کیمپ میں آ گیا ہے -

---

**ضلع متھرا اور چین** - رائٹر ... مخبر ہے کہ جنگی جہاز ... کام ... آدمی ان کو ہی روانہ ہو کر ... سے ... ملے -

---

**ہمارا کونسٹنٹینوپل** - دریائے طرابلس کے کنارے موروثی اور داری ... سخت ہنگامہ ہو رہا ہے دیکھئے کیا نتیجہ نکلتا ہے -

---

**خلیج فارس میں چھیڑ چھاڑ** - رائٹر بوشہر سے مخبر ہے کہ ... عباس میں انگریزوں اور ایرانیوں نے ایک امین تار گھر کے ... وقوع کے مسئلہ پر چھیڑ چھاڑ ہو رہی ہے - ایرانیوں نے روس کی شہ سے تار کے نزدیک دفاتر قائم کرکے ان کی حفاظت کے لئے سپاہی تعینات کر دئیے ہیں - برٹش جنگی جہاز فاکس پہنچ گیا ہے اور ایسٹ انڈیا اسکواڈرن کے ۲۶ مارچ کو پہنچنے کی امید تھی -

---

**جدید ملٹری انتظام کا خرچ** - سر ہنری کاٹن نے فروری ... سے دریافت کیا کہ سرحدی صوبہ کی انڈین آرمی سے جدید انتظام کے لئے کمانڈر انچیف ہندوستان کے سکیم کے مطابق منظور شدہ تخمینہ کی کسقدر تعداد ہے اور اس غرض کے لئے کس قدر سالانہ رقم خرچ کرنے کی تجویز کی گئی تھی -

مسٹر مورلے نے جواب دیا کہ سابق وزیر ہند نے اس غرض کے لئے جس قدر رقم کی منظوری دی اس کا ٹھیک ٹھیک اندازہ نہیں ہو سکتا لیکن اسکو تقریباً ۱۴ کروڑ روپیہ تک پہنچ سکتے ہیں -

اور کمانڈر انچیف کی سکیم کے علاوہ ۳ کروڑ روپیہ سالانہ خرچ کرنے کی تجویز کی گئی تھی -

سر ایڈورڈ کلارک نے وزیر ہند سے پوچھا کہ آیا انہوں نے ۱۸۶۱ء کے انڈین کونسلز ایکٹ کی دفعہ ۳ پر بھی غور کیا ہے جس میں تحریر ہے کہ اگر کوئی شخص گورنر جنرل کی کونسل میں ایک آنریری ممبر ہونے کی حیثیت سے تاج کی ملٹری سروس میں ہوگا تو وہ اپنی ممبری کے زمانہ میں کوئی ملٹری کمانڈ حاصل نہ کر سکیگا - جدید ملٹری انتظام کی وجہ سے جس کا حال ہی میں عملدرآمد ہونے والا ہے وہ افیسر جو ہندوستان میں سب سے بڑا ملٹری کمانڈ رکھتا ہے جدید ملٹری ڈیپارٹمنٹ کا سب سے اعلیٰ حاکم ہوگا اور بجائے ایک زائد ممبر کے جس کا تقرر صرف وزیر ہند کے اختیار میں ہے تمام اغراض کے لئے کونسل کا ایک معمولی ممبر ہوگا - آیا یہ انتظام بالکل قانون کے مطابق ہے - اور اگر واقعی ایسا ہو تو کیا بتلایا جا سکتا ہے کہ اس معاملہ میں کس کس سے مشورہ لیا گیا ہے اور یہ تمام کارروائی بالکل ان کی رائے کے مطابق ہے یا نہیں اس کے بعد دریافت کیا کہ ۱۸۶۱ء کے انڈین سول سروس ایکٹ کی دفعہ ۲ کے بموجب گورنمنٹ آف انڈیا کے سکریٹری - جوائنٹ سکریٹری اور اسسٹنٹ سکریٹری انڈین سول سروس کے ممبروں کے لئے سوائے چند مستثنیات کے (یعنی ملٹری - سجری - اور پبلک ورکس) ریزرو میں رکھے رہیں گے - آیا اس قاعدے کی رو سے ہندوستان میں دو نئے ڈیپارٹمنٹوں یعنی آرمی ڈیپارٹمنٹ اور ملٹری سپلائی ڈیپارٹمنٹ کے سکریٹریوں کے عہدہ پر ملٹری آفیسروں کی تقرری درست ہے اور اگر قانوناً ہے تو کس کس سے مشورہ لیا گیا ہے -

مسٹر مورلے نے جواب دیا کہ میں نے نہ صرف انڈیا آفس کے قانونی حکام سے مشورہ لیا ہے بلکہ لارڈ چانسلر سے بھی اس معاملہ میں رائے لی ہے جنہوں نے اس جدید انتظام کے متعلق پوری توجہ کی ہے - اور سب حکام کی رائے سے یہ معاملہ طے ہوا ہے -

---

**مصر اور ٹرکی کا سرحدی تنازعہ** - امید کیجاتی ہے کہ عقبہ میں ٹرکی کمانڈر کو الٹی میٹم دیا جائیگا کہ یا تو وہ ۲۴ گھنٹے کے اندر تابہ سے ترکی فوج ہٹالے ورنہ پوزیشن پر گولہ باری کیجائیگی - لیکن ممکن ہے کہ آخرکار یا بعالی کو پوزیشن خالی کرنی پڑے لیکن ایک تازہ خبر مخبر ہے کہ سر ایڈورڈ گرے صاحب نے ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ کوئی الٹی میٹم نہیں دیا گیا -

---

**ٹرانسپورٹ و شیر نیری فعدار** - اس سوال پر غور ہو رہا ہے کہ صلح کے ایام میں بھی تمام کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ٹرانسپورٹ و شیرنیری فعداران کا ایک ریزرو قائم رکھا جائے -

---

**گورنمنٹ** آف انڈیا نے فیروزپور میں ہیوی کیولری لائنوں کے چھوڑنے کی منظوری دیدی ہے اور انبالہ کی گیریزن میں ایک نئی کیولری رجمنٹ کی زیادتی کی جاویگی -

---

**سپلائی** اینڈ ٹرانسپورٹ کور کے آیندہ افسروں کے لئے جو ملٹری سپلائی ڈیپارٹمنٹ نے سرکلر جاری کیا ہے اس سے اس کی موجودہ تعداد میں کوئی زیادتی نہیں ہوئی - اس میں صرف عہدوں کے تغیر و تبدل کا ذکر ہے جو ادنیٰ اعلیٰ عہدوں میں ہے -

---

**لارڈ کچنر** صاحب بہادر یقین کیا جاتا ہے کہ شاید گرمیاں بھی جہلم تشریف لیجائینگے +

---

**فوجی پتنگ** - لودیانہ میں چند روز سے ایک نیم فوجی اخبار نکلنے لگا ہے مگر اس بیچارے کو فوجی معاملات کا مبلغ علم بھی صرف اس قدر ہے جتنا کہ دنیا کی اور باتوں کا - اس نے سفید کاغذ سیاہی سے کچھ نکچھ لکھدینے کا نام اخبار سمجھ رکھا ہے - فوج اور پتنگ بازی کے عنوان سے وہ لکھتا ہے کہ ہمارے فوجی ناظرین اس خبر کو تعجب سے سنینگے کہ ولایت میں انگریزی فوجوں کو پتنگ اڑانا سکھانے کے لئے ایک ماہر فن مقرر کیا گیا ہے ۰۰ ۲ پونڈ سالانہ تنخواہ ملا کرےگی نہیں معلوم فوج اور پتنگ بازی سے کیا علاقہ ہے!

عزیز من! فوجی ناظرین اس خبر پر ہرگز نہیں ہنسینگے البتہ تمہاری ناواقفیت پر ضرور قہقہہ لگائیں گے کہ تم اخبار تو فوجی نکالتے ہو اور فوج کے متعلق تمہاری معلومات اتنی بھی نہیں جتنی کہ ایک ریکروٹ کو حاصل ہو سکتی ہیں جب تم خود نہیں جانتے کہ پتنگ میدان جنگ میں بچوں کا کھیل نہیں ہوتے بلکہ ایک بڑے کام کی چیز ہیں تو تمہارے متعجب ہونیکا تعجب ہی کیا ہے -

سنئے یہ فوجی پتنگ کیسی بڑی کارآمد شے ہیں - یہ پتنگ حقیقت میں بیلون کے چھوٹے بھائی ہیں اور اس قدر بڑے ہوتے ہیں کہ ایک آدمی کو جو پالنے میں بیٹھا ہوا ہو اٹھا کر اوپر لیجاتے ہیں جہاں وہ دشمن کی پوزیشن کا فوٹو لیکر جھٹ سے نیچے اتر آتا ہے -

ایک نوزائیدہ معاصر امید ہے کہ اب تیرے ذہن میں آگیا ہوگا کہ وار آفس نے ۰۰ ۲ پونڈ سالانہ تنخواہ جو ایک ماہر فن پتنگ بازی کے لئے منظور کی ہے وہ محض دل لگی کے واسطے نہیں ہے -

---

# پرموشن

۳۰ سکھ - جمعدار گوربخش سنگھ صاحب جو آزمائشاً مقرر ہوئے تھے ۷ اگست ۱۹۰۵ء سے اپنے رینک میں مستقل ہوئے -

۳۸ (پرنس آف ویلز اون) سینٹرل انڈیا ہارس - رسالدار علی حیدر خان صاحب بجائے رسالدار میجر نعیم علی خان صاحب پنشن یافتہ کے یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے رسالدار میجری پر سرفراز ہوئے - اور رسائیدار اور وردی میجر لال خان صاحب رسالدار مقرر ہوئے - جمعدار گنڈا سنگھ صاحب بجائے رسائیدار بھگوان سنگھ صاحب پنشن یافتہ کے ۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء سے رسائیدار مقرر ہوئے اور وردی جمعدار کیسر سنگھ صاحب جمعدار بنائے گئے -

۷۶ پنجابیز - جمعدار گیہان سنگھ صاحب بجائے صوبیدار اندر سنگھ صاحب پنشن یافتہ کے یکم جولائی ۱۹۰۵ء سے صوبیداری پر مقرر ہوئے - اور حوالدار سندر سنگھ صاحب جمعدار بنائے گئے

۸۰ - پنجابیز - حوالدار محمد علی صاحب بجائے جمعدار قاسم خان صاحب خارج شدہ کے ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء سے جمعدار مقرر ہوئے حوالدار لچھمن صاحب (۸۲ پنجابیز کے) ایک خالی عہدہ پر کرنے کے لئے تاریخ شمولیت سے جمعداری پر ترقی یاب ہوئے -

۹۳ - برہما انفنٹری - حوالدار رکن علی صاحب بجائے جمعدار احمد خان صاحب جو مشرقی افریقہ میں تعینات کئے گئے ہیں ۱۵ جنوری ۱۹۰۶ء سے جمعدار بنائے گئے -

۱۲۳ اوٹرم رائفلز - کلر حوالدار دیوان علی خان صاحب بجائے جمعدار غلام حسین صاحب پنشن یافتہ کے ۶ فروری ۱۹۰۶ء سے جمعدار بنائے گئے -

## ہاسپٹل اسسٹنٹ برانچ

بنگال اسٹیبلشمنٹ - مندرجہ ذیل ہاسپٹل اسسٹنٹ کو ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز کے سٹاف کے ہمراہ رہکر حسن خدمات کے صلہ میں ۱۷ مارچ ۱۹۰۶ء سے خاص طور پر ترقی دیگئی -

نمبر ۹۱۸ عجیب سنگھ صاحب فرسٹ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ سے سکینڈ کلاس سینیئر ہاسپٹل اسسٹنٹ معہ نیک جمعداری -

(سورپنیو مرری) پر ترقیاب ہوئے -

سنہ ذیل سکینڈ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ بنجب الحکم سرجن جنرل کے بعد مطلوبہ محکمانہ امتحان پاس کرکے فرسٹ کلاس پر ترقیاب ہوئے

نمبر ۸۴۴ - مہدی پرشاد صاحب - ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۳ء سے

نمبر ۷۹۵ ودیاداس انند صاحب ۱۰ اپریل ۱۹۰۴ء سے -

نمبر ۸۰۵ - رام سنگھ صاحب - یکم مئی ۱۹۰۴ء سے

نمبر ۸۰۵ - رام زائن صاحب

نمبر ۸۰۸ - ثناءاللہ صاحب - ۱۱ جولائی ۱۹۰۴ء سے -

نمبر ۸۱۳ - محمد یوسف صاحب - ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۴ء سے

نمبر ۸۱۰ - ٹھاکر سنگھ صاحب سابگال

نمبر ۸۱۴ - سراج الدین صاحب - ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۴ء سے

نمبر ۸۱۹ کرم حسین صاحب - نمبر ۸۲۴ - اللہ دتا صاحب

نمبر ۸۲۵ - میکو لال صاحب - نمبر ۸۲۶ سوہن لال صاحب

نمبر ۸۳۱ - پچھمن داس صاحب - نمبر ۸۳۲ سکھرام داس صاحب

نمبر ۸۳۴ - کاکارام صاحب نمبر ۸۳۸ گوکل چند صاحب

نمبر ۸۴۰ نرائن داس صاحب - نمبر ۸۴۲ لچھمن سنگھ صاحب

نمبر ۸۴۸ سری چند صاحب - یہہ سب ۱ اپریل ۱۹۰۵ء سے

نمبر ۸۵۰ چندیکا پرشاد صاحب نمبر ۸۵۱ بھگوان سنگھ صاحب

نمبر ۸۵۲ - وحید یار خان صاحب نمبر ۸۵۴ موہن لال صاحب

نمبر ۸۵۵ - رام پرشاد صاحب شرما نمبر ۸۵۷ گیادین صاحب شرما

نمبر ۸۵۹ محمد امیر صاحب - نمبر ۸۶۲ - رام سنگھ صاحب

نمبر ۸۶۵ سندو لال صاحب پاٹھک - یکم مئی ۱۹۰۵ء سے -

نمبر ۸۶۷ جیون مل صاحب - ۱۳ جولائی ۱۹۰۵ء سے -

نمبر ۸۱۱ برندا پرشاد صاحب - ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۵ء سے -

نمبر ۸۶۹ سندر سنگھ صاحب - نمبر ۸۷۰ سندر داس صاحب -

نمبر ۸۷۲ - عبد اللہ صاحب - نمبر ۸۷۴ مہاراج کشن صاحب

۲۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء سے -

---

**حوالدار شیخ شبراتی** - جب حضور پرنس آف ویلز نے ۱۵ اجلاس کو چمن میں ۱۲۷ بلوچ انفنٹری کو جدید کلر عطا فرمائے تھے تو اس موقع پر مہمات غدر ۱۸۵۷ء کا ایک بڈھا حوالدار بھی حاضر تھا جسکو صاحب کمانڈنگ آفیسر نے ہزرائیل ہائنس کی خدمت میں پیش کیا - حوالدار شیخ شبراتی فرسٹ بلوچی رجمنٹ میں بھرتی ہوا تھا اور ۳۳ سال کی خدمات کے بعد پنشنیاب ہوا -

ولیعہد بہادر نے حوالدار سے نہایت شفقت کے ساتھ گفتگو کی اور اس کا حال پوچھا اور اس کی تندرستی پر مبارکباد دی حوالدار کی عمر ۸۰ سال کی ہے - دہلی اور ابی سینیا کے تمغے لٹکائے ہوئے تھا اس نے ہزرائل ہائنس سے عرض کیا کہ میں اور میرے دونو فرزند جو فرسٹ بلوچیز رجمنٹ میں تعینات ہیں حضور کے خاندان کے سچے نمکحلال و جان نثار رہیں اور بوقت ضرورت اپنی جانیں فدا کرنے کو حاضر ہیں -

---

# آج کیا خبر ہے؟

حضور پرنس اور پرنسس آف ویلز ۲۰ اجلاس کو سویز پہنچ گئے -

مراکو کانفرنس میں پریسیڈنٹ نے بیان کیا کہ فرانس اور جرمنی کے متنازعہ معاملہ کا سمجھوتہ ہوگیا ہے -

مراکو کانفرنس کی طوالت کی وجہ سے شہنشاہ جرمنی نے بحیرہ روم کا سفر ملتوی کیا -

پرنس آرتھر آف کناٹ وکٹوریہ میں وارد ہوئے -

علاقہ دیر سے پھر خانہ جنگی کی خبر آئی ہے خان بروا نے میاں گل پر حملہ کیا - میاں گل زخمی ہوئے اور ان کے ۱۵ آدمی ہلاک و مجروح ہوئے - لیکن دشمن کو سخت نقصان کے ساتھ پسپا کیا - خان دیر نے بھی میاں گل کے لئے کمک بھیجی ہے اور دوسری طرف سے خان نواگئی نے لشکر روانہ کیا ہے - خان بروا کے زغہ میں آجانے کا اندیشہ ہے -

نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب نے اسلامیہ کالج لاہور کے لئے ۲۰ ہزار روپیہ کی خاص سرکاری امداد منظور فرمائی ہے -

سر آرتھر لیلی صاحب نے چارشنبہ گذشتہ کو گورنری مدراس کا چارج لیا - ان کو جی - سی - ایم - جی کا خطاب عطا ہوا ہے -

مباحثہ بجٹ

چند سال سے بجٹ کے مباحثہ کا دن وائسرگل کونسل میں آنریبل مسٹر گوکہلے کی نبرد آزمائی کا دن ہوتا ہے - مسٹر موصوف نے ۵۳ منٹ تک لاجواب تقریر کی - فوجی اخراجات کو ضرورت سے زیادہ بتلایا اور کہا کہ بیس برس کے اندر خرچ دو چند ہوگیا ہے اور ۱۸۸۴ء سے ½ ۱۰ کروڑ روپیہ سالانہ کا اضافہ ہے - حالانکہ فوج کی تعداد میں ایک کمپنی بھی نہیں بڑہی ہے -

مسٹر گوکہلے نے توسیع ریلوے پر اس قدر روپیہ خرچ کرنے کی بھی مخالفت کی جبکہ حفظان صحت اور تعلیم کے لئے سخت ضرورت روپیہ کی ہے - کہا کہ کاشتکاروں کی حالت بہتر بنانے کے لئے لگان کم ہونا چاہئے -

وائسرائے نے اپنی تقریر میں آنریبل رائے سرِ رام بہادر سے مسئلہ تعلیم اور صنعتی تعلیم کے متعلق اتفاق رائے ظاہر کیا اور سودیشی موومینٹ کے متعلق اپنی رائے بیان کی -

ہز ایکسیلنسی نے مسٹر گوکہلے کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے ان کی تقریر کو ایسی توجہ سے سنا ہے جیسا کہ اس شخص کے بیانات کو سننا چاہئے جو اہل ہند کے ایک تعلیم یافتہ فرقہ کی اعلیٰ ترین رایوں کو ظاہر کرنے والا ہو -

وائسرائے نے کہا کہ مسٹر گوکہلے کی رایوں سے شاید ہمیں اکثر اختلاف رہے لیکن وہ ملک کی موجودہ پولٹیکل حالت کے مطالعہ کا نتیجہ ہیں - اور حب الوطنی سے انتظام ملک میں حصہ لینے کی خواہش سے ظاہر کی جاتی ہیں -

ہز ایکسیلنسی نے فرمایا کہ اگرچہ روس کی شکستوں اور جاپان کے ساتھ ہمارے اتحاد سے سردست ہندوستان کی سرحد سے خطرہ دور ہوگیا ہے لیکن یہ خطرہ ہمیشہ کے لئے نہیں مٹ گیا -

---

**لودیانہ** - اس ہفتہ میں بھی دو دفعہ زور کی بارش ہوئی جس سے اور چند روز کے لئے راتوں کو خنکی پیدا ہوگئی -

انٹرینس کا امتحان ختم ہوا - لودیانہ سینٹر میں ۱۵۷ طلبا شریک تھے انگریزی کے پرچہ کے ادق ہونے کی عام شکایت ہے -

کل شام کو کرسچن بوائز ہائی سکول کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات تھا جس میں عمائدین شہر بھی مدعو کئے گئے تھے -

افیون کے سٹہ کے سوا شہر میں آجکل دوسرا ذکر نہیں ہے - اب روزانہ جوا ہوتا ہے اور پانچ چار ہزار کی ہر روز ہار جیت ہوجاتی ہے - اور اس طرح سے ایک لاکھ روپیہ ماہوار سے زیادہ شہر سے نکل جاتا ہے - متوسط الحال سے لیکر غریب سے غریب آدمی بلکہ عورتوں تک کو قماربازی کی چاٹ لگ گئی ہے - مزدوری پیشہ لوگ اس فکر میں ہیں کہ ایکدن میں ہی سب کسر نکل جائیگی جو کچھ کماتے ہیں سٹہ کی نذر کر دیتے ہیں - شہر کے رئیس جو میموریل گورنمنٹ کو بھیجنے والے تھے خبر نہیں کیوں چپ ہو رہے - دو تین دن ہوئے سٹہ والوں سے چند آدمیوں کا فساد بھی ہوا - کیونکہ وہ تار نہیں دکھلانے تھے - جب روز اسی طرح سر پھٹول کریں گے اس وقت شاید پولیس کو سنا ہوگا -

ہمارے معزز دوست لالہ جگن ناتھ صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ کالدخانہ آنا بیتے سوت کاتنے اور تیل نکالنے کا [illegible]

# دلچسپ واقفیت

## بینک کا منافع سود نہیں ہے

از مسٹر آما شنکر دہلوی

قدیم الایام سے ہر ایک مذہب میں سود لینے کی ممانعت ہے اور سود خوار کو گنہگار بتایا گیا ہے۔ جسکی بنیاد یہاں تک خیال کیا جاسکتا ہے یہہ ہے کہ کسی غرضمند کو ایک خاص رقم دینا اور زیادہ لینا اصول ہمدردی۔ محبت اور حاجت روائی سے انحراف کرنا ہے۔ حکمائے قدیم نے اس پر یہہ حاشیہ چڑہایا ہے کہ روپیہ چونکہ دولت ہے اور دولت بانجھ ہے۔ اس سے منافع اٹھانا گویا اس سے بچے لینا ہے اور خود کو قانون قدرت کا مجرم بنانا ہے۔

ارسطو نے صرف قدرتی پیداوار کو دولت مانا ہے اور اس پر بحث کرتے ہوئے یہاں تک مخالفت کی ہے کہ تجارت کو بھی معیوب بتایا ہے۔ اُس نے لکھا ہے کہ ہر ایک چیز کے دو استعمال ہوتے ہیں ایک تو قانون قدرت کے موافق اور دوسرا اس کے خلاف۔ زمین میں اناج بونا اور کاشت کرکے کام میں لانا قانون قدرت کے موافق ہے۔ کیونکہ پودے زمین سے پیدا ہوتے ہیں۔ بڑھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور قدرت اپنے طور سے ہمارے واسطے اُس میں پھل پیدا کرتی ہے۔ مگر اناج کو کام میں لانا اور اس کا تبادلہ کسی اور چیز سے کرنا اور اس چیز کو کام میں لانا اُس کی رائے میں درست نہیں۔ روپیہ چونکہ تجارت میں ذریعہ تبادلہ ہے۔ اُس کو کسی کو دینا اور زیادہ واپس لینا۔ اُس کے نزدیک صرف نادرست ہی نہیں بلکہ قابل نفرت ہے۔ اسرائیلی پیغمبروں اور مقننوں نے یہہ ثابت کرتے ہوئے کہ روپیہ اگر زمین میں بویا جائے تو تعداد میں کم یا زیادہ نہیں ہوتا۔ یا اگر روپیہ کی روپیہ سے شادی کی جائے تو انکی اٹھنیاں۔ چونیاں یا دونیاں پیدا نہیں ہوتیں۔ اسکو بانجھ خیال کیا ہے اور اس بنیاد پر سود لینے کی یہاں تک مخالفت کی ہے کہ اسکو گناہ کبیرہ بتایا ہے۔ مگر انہوں نے تبادلہ یا تجارت کی بالکل مخالفت نہیں کی بلکہ تجارت سے نفع اٹھانے کو جائز تصور کیا ہے۔ راہبران مذہب عیسوی نے موسوی قانون کے آگے سر تسلیم خم کیا ہے اور حتی الامکان اسکی پیروی کی ہے سود خوروں کو ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے اور قابل نفرت سمجھا ہے جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ چھٹی صدی عیسوی میں صرف یہودی ہی یہودی سود لیتے تھے اور وہ بھی اس سبب سے کہ عموماً اس وقت کے خیال کے موجب ان کو بھی یقین ہو گیا تھا کہ یہودیوں کی عاقبت ایسی بگڑ گئی ہے کہ اس کا درست ہونا ناممکن ہے۔ وہ کہتے تھے کہ عاقبت تو بگڑ ہی گئی۔ دنیاوی فائدہ بھی کیوں چھوڑا جاوے اور دھڑلّے سے کھلے خزانہ سود لیتے تھے۔ بہت سے عیسائی بھی ان کی دیکھا دیکھی اُن ہی کی طرح روپیہ کمانا چاہتے تھے مگر ارسطو جیسے حکیم کی رائے اور پوپ کی حکومت ان کو ظاہرا کچھ نکرنے دیتی تھی۔ تھوڑے عرصہ بعد پیغمبر اسلام کا ظہور ہوا۔ انہوں نے بھی یہہ ہی فرمایا کہ سود لینا بدترین گناہ ہے اور سود خوار نار جہنم کے قابل۔ مگر تجارت کو واجب اور اس سے کمائے ہوئے روپیہ کو حلال بتایا بلکہ آنحضرت خود تجارت کرتے تھے۔ اسلام کی فتوحات اور ترقی کے زمانہ میں عموماً لوگوں کو سود لینے والوں سے نفرت رہی مگر تنزل شروع ہوتے ہی دنیا نے دوسری طرف کروٹ بدلی سود لینے کی ممانعت اور سود خواروں سے نفرت جس قدر کہ پوپ کے دربار میں تھی اور کہیں نہیں تھی۔ ایک دفعہ تجویز ہوئی کہ بگڑے ہوئے خاندانوں کی امداد کے واسطے چندہ سے ایک فنڈ قایم کیا جائے۔ چنانچہ فنڈ ہو گیا مگر اس کا خاتمہ بھی جلد ہی ہو گیا۔ کیونکہ زمانہ کی گردش کے موجب ہمیشہ امیر فقیر اور فقیر امیر ہوتے رہتے ہیں۔ اس فنڈ کو مستقل طور پر قایم رکھنے کے واسطے کچھ عرصہ کے بعد یہہ قرار پایا کہ اس فنڈ سے روپیہ بطور خیرات نہ دیا جایا کرے بلکہ غربا کو بطور قرض بلا سود برائے تجارت دیا جایا کرے تاکہ فنڈ بھی قایم رہے اور غربا اپنا گزارہ بھی کر سکیں۔ اس کے انتظام اور حساب کتاب لکھنے کیواسطے بہت آدمی نوکر رکھے گئے سال کے اخیر میں ان اشخاص کی تنخواہیں فنڈ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوئیں۔ بہت بحث و مباحثہ کے بعد یہہ قرار پایا کہ چونکہ قرض لینے والے فنڈ کا روپیہ تجارت میں لگاتے ہیں اور اس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں اگر ان سے منافع کا کچھ حصہ فنڈ میں لیا جایا کرے تو فنڈ کی ترقی اور اخراجات سے سبکدوشی ہو جائے۔ اس منافع کے حصے کو سود نہ سمجھا جائے کیونکہ درحقیقت یہہ سود نہیں ہے بلکہ فرد حساب میں یہہ "اخراجات ملازمان" کے نام سے موسوم ہو۔ تمام راہبران مذہب اور حکمائے وقت نے تسلیم کر لیا کہ یہ سود نہیں ہے اور اس کی اجازت دیدی اس سے روپے سے منافع اٹھانے کا زمانہ شروع ہوا۔ کیونکہ اسی طرح اور دیگر ساہوکار بھی روپیہ بہی قرض دیکر منافع یا سود کو "اخراجات ملازمان" یا "ضروری اخراجات" کے نام سے نامزد کرنے لگے۔ مگر بہت سے مصنف اور اہل الرائے اس کے خلاف ہی رہے اور اس قسم کے منافع حاصل کرنے کو گناہ و جرم سمجھتے رہے وہ کہتے تھے کہ روپیہ بذات خود بانجھ ہے۔ اس سے براہ راست منافع لینا گویا بانجھ سے بچے جننا ہے۔ جو خلاف قانون قدرت ہے اور گناہ ہے۔ یہ ہی خیالات آجتک پُرانے خیالات کے پیروان مذہب اسلام میں ایسے مستحکم ہیں کہ ان کو موجودہ بینکوں سے فائدہ اُٹھانے کے واسطے مانع ہوتے ہیں۔ اس زمانہ میں تمام یورپ میں سود لینے والوں کیواسطے نہایت ہی سخت قانون تھے چنانچہ [illegible] کا قانون تھا کہ جو شخص سود لے اس کی تمام جایداد ضبط کر لی جائے اور وہ خلاف ملت سمجھا جائے۔ قانون سولہویں صدی عیسوی تک کم و بیش ایسی ہی سختی سے اس وقت تک برابر جاری رہے جب تک کہ لیو دہم نے نویں لاٹیرن کی کونسل میں ایک خاص فرمان (بل) جاری کیا کہ اسطرح کا منافع لینا شرع کے موافق ہے اور جو شخص اس کے خلاف رائے رکھتا ہو وہ کلیسیا سے خارج سمجھا جائے۔

پرانے خیالات کو۔ کہ روپیہ بذات خود بانجھ ہے اور اس سے براہ راست فائدہ اُٹھانا گناہ ہے۔ نہایت تعظیم سے مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے سامنے بحث کے واسطے یہہ سوال پیش ہوتا ہے کہ موجودہ بنکوں میں روپیہ جمع کرنا اور اس کو معہ منافع واپس لینا عقلاً و نقلاً درست ہے یا نہیں؟ (باقی آیندہ)

---

**مفید معلومات** یورپ و امریکا کے باشندے نہانے اور دھونے کے لئے جو صابون استعمال کرتے ہیں وہ درختوں کے پتوں اور جڑوں کے عرق سے تیار کیا جاتا ہے۔

کیلیفورنیا میں ایک عجیب و غریب ہوٹل ہے جو وہاں کے عظیم الشان درختوں پر جو دنیا بھر میں سب سے اونچے ہیں آباد ہے۔ اس کے کمرے درختوں کے کھوکھلے تنوں میں ہیں۔

سائبیریا کے بعض نہایت سرد حصوں میں جب مطلع صاف ہوتا ہے دن بھر آسمان پر قوس قزح کا مرقع نظر آتا رہتا ہے۔ اس کی شاید یہ وجہہ خیال کیجاتی ہے کہ آفتاب کی روشنی کا برف کے ان باریک باریک ذروں پر عکس پڑتا ہے جو ہوا میں اڑتے رہتے ہیں۔

حبشی کی کھوپڑی گورے آدمی کی نسبت سخت اور موٹی ہوتی ہے جس کی صرف یہہ وجہ ہے کہ ان کے بچے سورج کی تپش میں ننگے سر پھرتے ہیں۔

سوئٹزرلینڈ میں آبادی کے لحاظ سے پاگلوں کی فیصدی

تعداد دنیا بھر سے زیادہ ہے -

شیر طاقت میں شیر ببر سے زیادہ ہوتا ہے - شیر ببر کو پانچ آدمی قابو میں کر سکتے ہیں لیکن شیر نو آدمیوں سے قابو میں آتا ہے -

ریشم پیدا کرنے والے کیڑوں کی دو سے زیادہ قسمیں ہیں لیکن ان میں سے معدودے ہمارے کام آسکتی ہیں -

جرمنی میں دستانے تیار کرنے کی ایک ہزار ایک سو فیکٹریاں صرف چرمی دستانے تیار کرتی ہیں -

زیادہ لطیف ہوا میں زخم بہت جلد بھر آتے ہیں یہی وجہ ہے کہ پستی کی نسبت کسی بلند مقام پر زخم بہت جلد اچھا ہو جاتا ہے افریقہ کے وحشی زولو لوگ شاید اس سائنٹیفک اصول سے واقف ہیں کیونکہ وہ اپنے زخمی آدمیوں کو فوراً پہاڑیوں پر لیجاتے ہیں -

افریقہ میں ہاتھی اور ہتھنی دونوں کے دانت ہوتے ہیں لیکن ایشیائی نسلوں میں صرف ہاتھی کے ہوتے ہیں -

---

**ریت کے متحرک مینار** - کیلی فورنیا میں ایک مشہور گھاٹی ہے جو "ڈیتھ ویلی" (موت کی گھاٹی) کے نام سے موسوم ہے جن لوگوں نے اس کے میدانوں میں سفر کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بعض اوقات گرمی کی تپش میں یہاں ایسے ایسے سخت ہوا کے بگولے آتے ہیں کہ ان کے بیچ میں ارد گرد کی ریت چکر کھاتی ہوئی جمع ہو کر ایک اونچے مینارے کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور یہ ریت کے مینار بگولے کے ساتھ ساتھ بہت تیزی سے ادہر ادہر چکراتے پھرتے ہیں - نیل ابیض کی گھاٹی میں بھی اسی قسم کی کیفیت دیکھنے میں آئی ہے - جب کبھی اس قسم کے دو ریت کے مینار تیزی سے چکر کھاتے ہوئے ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں تو عجیب کیفیت ہوتی ہے دونوں مینار ٹکر کھا کر ساکن ہو جاتے ہیں اور پھر ان کے درمیان جنگ شروع ہوتی ہے اور آخر کار جو طاقتور بگولہ ہوتا ہے وہ دوسرے کو مغلوب کر کے اس کے ریت کے مینار کو اپنے میں جذب کر لیتا ہے - اگر کوئی انسان یا حیوان ریت کے اس گرداب میں آجائے تو وہ بھی لٹو کی طرح چکر کھاتا ہوا بگولہ کے ساتھ پھرنے لگتا ہے اور بمشکل اس سے نجات ہوتی ہے -

---

**گھوڑوں کے سینگ** - شاید آپ نے کبھی گھوڑوں کے بھی سینگ ہوتے سنے ہیں اگر نہیں سنے تو آئیے ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ سینگ والے گھوڑے کہاں ملتے ہیں - یہہ گھوڑے جو "نو" کے نام سے مشہور ہیں جنوبی افریقہ میں پائے جاتے ہیں - یہہ ایک عجیب و غریب جانور ہے جو زیادہ تر گائے سے مشابہ ہے - اور کچھ کچھ ہرن سے بھی ملتا ہے اس کا سر اور اس کے سینگ گائے کی مانند ہیں - پشت ایال اور دم گھوڑے سے مشابہ اور ٹانگیں ہرن کی طرح ہیں -

یہہ جانور جنوبی افریقہ کے پہاڑی اضلاع میں بود و باش رکھتا ہے ان کے بڑے بڑے گلہ جنگلی حالت میں تمام ملک پھرتے رہتے ہیں - ان کا گوشت بہت لذیذ ہوتا ہے - لیکن ان کی تیز رفتاری اور پھرتی کے باعث انکا شکار مشکل سے ہوتا ہے - ذرا سی آہٹ معلوم ہونے پر وہ فوراً قطار میں باندھ کر اپنے ایک لیڈر کے پیچھے تیزی سے غائب ہو جاتے ہیں -

ان کی رفتار بہت تیز ہے لیکن جب ان کو گرفتار کرنے کی کوشش کی جائے تو وہ دشمن پر اپنی لاتوں سے نہایت تیزی سے حملہ کرتے ہیں اور جب تک مجبور نہوں بھاگنے کا ارادہ نہیں کرتے -

---

**دنیا کے گرد سفر** - اگر کوئی شخص آرام کرنے کے بغیر دن رات پیدل چلکر دنیا کے گرد سفر کرنا چاہے تو وہ ۴۲۸ دن میں طے کر سکتا ہے - ریلوے گاڑی ۴۰ دن میں - آواز ۳۲ گھنٹہ میں توپ کا گولہ ۲۱ گھنٹہ میں - روشنی ۱/۸ سکینڈ سے کچھ زیادہ میں اور قوت برقی کو اگر تانبے کے تار پر گذارا جائے تو ۱/۱۰ سکینڈ سے کچھ کم میں -

---

**بیل پر سوار ہونیوالے سپاہی** افریقہ کے مشرقی ساحل پر سینٹ ڈی مورو ایک صوبہ ہے جو میڈیگاسکر کے فرانسیسی گورنر جنرل کے ماتحت ہے یہاں کا ایک رسالہ دنیا بھر کی قوموں میں اس لئے عجیب و غریب خیال کیا جاتا ہے کہ وہ سواری کے لئے بجائے گھوڑوں کے بیل استعمال کرتے ہیں - اور سواری کی تمام جنگی ضرورتیں بھی بیل پوری کرتے ہیں - اگرچہ یہ بہت اللغو دیکھے گئے ہیں لیکن ان کی رفتار حیرت انگیز بتلائی جاتی ہے -

---

**پتوں کا ایندہن** - پیرس میں ایک کمپنی نے شہر کے متعلق تمام باغات اور جنگلات اور دیگر درختوں کے خشک پتے جمع کرنے کا وہاں کے میونسپل حکام سے ٹھیکہ لیا ہے - ان پتوں کو مشینوں میں دبا کر ایسا سخت کیا جائیگا کہ کوئلے یا لکڑی کی مانند بہت عمدگی سے ایندہن کا کام دے سکیں گے -

---

**لڑکیوں اور لڑکوں کا مقابلہ** - مشاہدہ اس امر کا شاہد ہے کہ لڑکیوں میں کام کرنے کی طاقت اور جفاکشی کا مادہ لڑکوں کی نسبت چودہ برس کی عمر تک بہت زیادہ ہوتا ہے - چودہ سال کی عمر سے ۲۰ برس کے سن تک لڑکیوں میں کام کرنے کی طاقت بالکل زیادہ نہیں ہوتی لیکن لڑکوں کی جفاکشی اور محنت کا مادہ بڑہتا رہتا ہے - چنانچہ ۲۰ سال کی عمر میں پہنچکر لڑکیوں کی طاقت لڑکوں سے نصف رہجاتی ہے - دیگر مشاہدات سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ لڑکوں میں جسمانی طاقت کی طرح قوت عقلیہ بھی عموماً اسی طرح بڑہتی ہے -

---

## تندرستی ہزار نعمت ہے

### جسے ضرورت نہیں اسے دیتے کیوں ہو

عام خیال ہے کہ کھانا کھانے کے وقت کھا ہی لینا چاہئے خواہ بھوک ہو یا نہ ہو۔ ہم نے اکثر آدمیوں کو مریضوں کو کہتے سنا ہے کہ کچھ تھوڑا بہت کھالو - ما بھوک نہیں لگی کھانا ضروری ہے - مریض بیچارے بلا بھوک کھا جاتا ہے اور تکلیف اٹھاتا ہے - پیٹ جب کھانے کو مانگ نہیں رہا تو اسے کیوں دیتے ہو اگر کوئی بیماری ہے تو اسے دفع کرو تاکہ خوراک کے واسطے خواہش پیدا ہو - بعض اشخاص کو بطلان شہوت طعام یعنی اروچی ہونے کے سبب کبھی بھی کھانے کو جی نہیں چاہتا - مگر ان کو بھی بھوک ضرور لگ آتی ہے - اگرچہ کھانا کھانے کیوقت دل نہیں چاہتا -

علاوہ ازیں یہ ایک خاص بیماری ہے اور اس کے واسطے آرام نے آنے تک تھوڑا تھوڑا کھانے کی اجازت دی جاتی ہے -

میڈیکل ٹاک ایک انگریزی اخبار لکھتا ہے :-

"نہیں کھانا چاہئے کہ جب تک بھوک نہ لگے - اگر تم صبح اٹھے ہو اور بھوک نہیں ہے تو صبح کا کھانا مت کھاؤ اور جبراً اندر کرنے کی کوشش نہ کرو - پھر دوپہر ہوگئی اور ابھی بھی بھوک نہیں لگی تو دوپہر کا کھانا بھی نہ کھاؤ - اور شام کا انتظار کرو - شاید اس وقت تک بھوک لگ آوے - اگر اس وقت بھی ابھی بھوک نہیں لگی تو شام کا کھانا بھی نہ کھاؤ -

جب کہ کھانا صرف اس واسطے کھایا جاتا ہے کہ کھانے کا وقت ہے اور نہ اس واسطے کہ بھوک لگ رہی ہے تو خوراک فائدہ کی بجائے نقصان کریگی - خوراک بدن یعنی جسم کے واسطے ایک اٹھاؤ ہے نہ کہ بڑھنا - خوراک کو ہضم کرنیکے واسطے ضروری ہے کہ اس کے واسطے خواہش پیدا ہو - سو رنہ لعاب اور رینہ جو کہ خوراک کو ہضم کرنے کے واسطے ضروری ہیں کافی طور پر اگر خوراک سے نہ ملینگے یہی وجہ ہے کہ اتنی صحت بخش خوراک بھی صحت نہیں بخشتیں - اگر ایک آدمی ایک خوراک پسند نہیں کرتا مگر زبردستی کھاتا ہے اس واسطے کہ طاقتور اور صحت بخش حکیم نے بتائی ہے - تو وہ اپنے آپ کو نقصان پہنچا رہا ہے بجائے اسکے ہلکی اور معمولی غذا کیوں نہ ہو اگر اس کے کھانے کی خواہش ہے تو صحت اور طاقت پیدا کرنے کے واسطے زیادہ مددگار ہے - بہ نسبت اس خوراک کے جس کو نہایت مقوی کہا گیا ہے اور اس کے کھانے کو جی نہیں چاہتا اور زبردستی اندر دھکیلی جاتی ہے بھوک ایک نہایت عمدہ رہنما ہے کہ ہمیں کیا کھانا چاہئے +

## کبیسہ کی کیاری

ڈاکٹر - کیا تمکو بہت تکلیف ہے؟ اچھا اپنی زبان تو دکھاؤ؟

مریض - جناب زبان دیکھنے سے کیا فائدہ کسی زبان میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ میری تکلیف کا حال بیان کر سکے -

---

ایک مدرس اپنی جماعت کو سبق دے رہا تھا کہ دنیا کے گرد خشکی کا سلسلہ لگاتار واقعہ نہیں ہے بلکہ درمیان میں کئی جگہ سمندروں پر سے گذرنا پڑتا ہے پھر اس نے ایک لڑکے سے پوچھا

"شنکر کیا تم بتلا سکتے ہو کہ تمہارے والد تمام دنیا کے گرد پیدل نہیں سکتے ہیں؟"

طالب علم - نہیں جناب ہرگز نہیں -

مدرس - (خوش ہوکر) شاباش لیکن کیوں نہیں؟

طالب علم - کیونکہ میرے والد کو فوت ہوئے دو برس ہوئے -

---

شیخی باز - میری نظر ایسی تیز ہے کہ میں کئی کوس کے فاصلہ سے چیزیں اچھی طرح دیکھ سکتا ہوں -

دوست - اور میں رات کے وقت تم سے کئی ہزار گنا زیادہ فاصلہ اچھی طرح دیکھ سکتا ہوں -

شیخی باز - ناممکن - بھلا کس طرح ہو سکتا ہے؟

دوست - میں چاندنی رات میں کئی ہزار کوس سے چاند کو بخوبی دیکھ سکتا ہوں -

---

ہوٹل کا بیرا - جناب کھانے کے بل کی جو آپ نے قیمت ادا کی ہے اس میں بیرہ شامل نہیں ہے -

مسافر - لیکن کھانے کے ساتھ میں نے بیرہ کو نہیں کھایا -

---

استاد - احمد راس کسکو کہتے ہیں -

احمد - جناب راس وہ زمین جو دریا میں نکلی ہوئی ہو -

استاد - شاباش - اچھا محمود خلیج کی تعریف کرو -

محمود - جناب خلیج وہ پانی جو خشکی میں نکلا ہوا ہو -

استاد - اچھا حامد تم بتلاؤ پہاڑ کیا ہوتا ہے -

حامد - (جلدی سے) جناب پہاڑ وہ زمین ہے جو ہوا میں نکلی ہوئی ہو -

## مجوزہ انڈسٹریل بینک آف انڈیا

بینک کا پراسپکٹس تیار ہو چکا ہے صرف چھپنا باقی ہے - رجسٹری کیلئے کاغذات تیار ہو رہے ہیں - اس اثنا میں سرپرستان آرمی نیوز میں سے اکثر صاحبان نے بہت بیتابی ظاہر کی ہے چنانچہ حسب ذیل صاحبان کے مراسلات پہنچے ہیں -

ڈاکٹر غلام دستگیر خان صاحب دو حصے خود اور دو اپنے بھائی مبارک حسین خان کے نام سے خریدنا چاہتے ہیں - انہیں اندیشہ ہے کہ کہیں تمام حصے فروخت ہو جائیں اور انہیں خبر نہ ہو اس لئے پہلے سے ارادہ ظاہر کر دیا ہے - ان کے چند احباب بھی آمادہ ہیں -

شریف عالم صاحب سب پوسٹماسٹر ضلع ڈیرہ غازیخان پراسپکٹس طلب کرتے ہیں اور چند فارم خریداری حصص اخبار وطن سے بینک کا حال ان کو معلوم ہوا -

رسالدار سردار بھگوان سنگھ صاحب نے جو کسی تقریب سے لودیانہ تشریف لائے تھے خود دفتر میں آکر پانچ حصے خریدنے کے لئے نام درج رجسٹر کرایا اور ایک حصہ دفعدار جیون سنگھ صاحب کے نام سے -

سردار گوپال سنگھ صاحب رئیس ریاست پٹیالہ نے دس حصوں کی خریداری کی آمادگی ظاہر کی ہے -

رسالدار سردار پریم سنگھ صاحب چھاؤنی بلارم سے رقمطراز ہیں کہ اگر بینک کے قواعد تیار ہو گئے ہوں تو مہربانی کرکے میرے نام بھی ارسال کریں - میرا بھی ارادہ ہے کہ بینک کے چند حصے خرید کروں -

صوبیدار میجر سردار بہادر محمد صاحب خریدار نمبر ۹۰ رقمطراز ہیں - جناب ایڈیٹر صاحب - جو فوجی بینک کی تجویز بہت عمدہ ہے میں بخوشی تمام اس بینک میں شریک ہونگا - ایک دو صاحب اور بھی میں نے آمادہ کئے ہیں -

سردار دیوا سنگھ صاحب مدراس سے تحریر فرماتے ہیں :-

مائی ڈیر ایڈیٹر - مہربانی کرکے پراسپکٹس مجوزہ انڈسٹریل بینک شائع ہوتے ہی دس کاپیاں ارسال فرمائیں یہاں پر بہت احباب آمادہ خریداری حصص ہیں -

بابو چند و لعل صاحب اوورسیئر پانچ حصے خریدنے کی درخواست کرتے ہیں

لالہ روشن لعل صاحب ہیڈ ماسٹر امین سے تحریر فرماتے ہیں پانچ حصوں کی بابت بیعانہ ۵ روپیہ جمع کرکے اپنی امینی کی دکان کے حساب میں لکھدیں میں لالہ کرپا رام کو دیدونگا -

بابو محمد یوسف صاحب منٹگمری سے تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے بیس حصے درج رجسٹر کریں اور پراسپکٹس بھیجدیں -

بابو نریندر ناتھ صاحب خلف بابو اجودھیا پرشاد صاحب منٹگمری

## ماں اور اُس کے بچے

۱۱ - کمبر شیپس - ٹن ہاوتھ روڈ نارتھ شیلڈز - انگلینڈ

تمام بچوں کی ماؤں کی خاطر سے مجھکو ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میں ڈون صاحب کی گردے کی گولیوں کے فوائد کا حال ظاہر کروں جنکا میں نے خود تجربہ کیا ہے -

میں بچپن سے بلکہ ہمیشہ گردے کی تکلیفوں میں مبتلا رہی اور کبھی پیٹنے نہ پائی ۱۲ برس کی عمر تک ماندی اور سست رہا کرتی اور راتوں کو بدخوابی کے مارے کروٹیں بدلا کرتی تھی - جوان ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی بدپرہیزی کے ہاتھوں اختلاج القلب اور ضعف بڑھتا گیا اور حالت بدتر ہوتی گئی - یہاں تک کہ سولہ سترہ برس کی جوانی کی عمر میں زینہ پر دس بارہ قدم چڑھکر تھک جاتی تھی اور اگر اوپر چڑھنے کی کوشش کرتی تو نیچے گر پڑتی تھی - اسی عمر میں آکر میری پشت میں سخت درد لاحق ہونے لگا - بار بار میں ڈاکٹر سے دوا منگا کر استعمال کرتی لیکن کچھ فائدہ نہ ہوتا تھا -

۱۸ سال کی عمر میں ٹھیک ٹھیک پرہیز اور باقاعدگی اختیار کی جس سے میری صحت میں تو ترقی ہوئی لیکن درد کمر درد سر اور سستی میں کچھ فرق نہ آیا - چوبیسویں برس میری شادی ہوئی اور پہلا بچہ ہوا ہی تھا پانچ بچے پیدا ہونے کے بعد میں نے ڈون صاحب کی گولیوں کا استعمال شروع کیا - پہلا بچہ ۱۲ مہینے زندہ رہا - دوسرا اور تیسرا ابتک زندہ ہیں لیکن چوتھا بچہ صرف ۲۴ گھنٹہ میں اور پانچواں تین ہفتوں کا ہوکر مرگیا - سال بھر ہوا جب میں نے ان گولیوں کی نسبت اشتہار سنکر ان کا استعمال شروع کیا تھا پہلے بکس نے مجھکو اسقدر فائدہ پہنچایا کہ میں نے پھر کئی اور بکس منگوائے جن سے درد کمر میں بہت تخفیف ہوگئی اور خوب بھوک لگنے لگی - غرضیکہ اس دوا کے استعمال سے مجھ کو ہر طرح فائدہ معلوم ہوا - اور اس کے بعد میرا چھٹا بچہ پیدا ہوا اور یہی اکیلا لڑکا ایسا تھا جو پورے دنوں میں پیدا ہوا اور جو باقی تمام اور بچوں کی نسبت صحت وغیرہ کے لحاظ سے بہت اچھا ہے اور اب ۹ مہینے کا ہے -

میں نے ڈاون صاحب کی درد گردے کی گولیوں کے کل ۶ بکس استعمال کیے جنہوں نے تمام ڈاکٹروں کی دواؤں سے بدرجہا زیادہ فائدہ کیا - اب میں رات کو آرام کی نیند سوتی ہوں بھوک خوب لگتی ہے اور میں ایسی تندرست اور طاقتور ہوں کہ کئی برس پہلے نہ تھی میں نہایت خوشی سے ان واقعات کے شایع کرنیکی اجازت دیتی ہوں کیونکہ میرے اس تجربہ سے بہت سی ماؤں کا بھلا ہوگا -

(دستخط) مسز - یکج - ملر -

یہ گولیاں تمام عطاروں یا دوا فروشوں سے فی بکس ۱ روپیہ یا نصف درجن بکس ۵ روپیہ کے حساب سے دستیاب ہوسکتی ہیں یا براہ راست ہم سے ذیل کے پتہ پر قیمت ارسال کرنے پر بلا محصول ملسکتی ہیں -

Foster Macllelan Co
S. Wells Street
Oxford Street
London - England

## تجارت و صنعت و حرفت ہی ملک کی جان ہیں

کوئی قوم یا ملک عزت حاصل نہیں کر سکتا جبتک کہ اسمیں قابل دستکار اور کاریگر نہوں جو اسکی ضرورت کی چیز خود تیار کرلیں بلکہ اپنی بنائی ہوئی چیزیں دوسرے ملکوں کو روانہ کریں تاکہ لاکھوں کروڑوں روپیہ ہرسال ملک کا ملک میں رہے ذیل کی کتب محب قوم و ملک رائے متھرا داس صاحب پنشنر سب انجنیر کی تصنیف کردہ ہیں - جنکی قدردانی سے دوبارہ چھپ کر فروخت ہورہی ہیں ایسی سستی اور نادر کتابیں دوسری جگہ نہ ملینگی منگاؤ اور فائدہ اٹھاؤ -

**صابون سازی** - اس کتاب میں نہانے دھونے کا صابن خوشبودار نگین کپڑے دھونے کا صابن اور طرح طرح کے کارآمد صابن بنانے کی ترکیبیں درج ہیں صفحہ ۸۰ قیمت ۸/

**کانچ سازی** - اسمیں ہر قسم کی بوتلیں شیشہ کانچ - چمنی - فانوس گلاس ہانڈیاں عینک کے شیشے گویا کہ ہر قسم کی چیزیں جو کروڑوں روپیہ کی ہرسال ممالک غیر سے تیار ہوکر آتی ہیں سب کے بنانے کا عملی طریقہ بتایا گیا ہے - صفحہ ۱۰۲ قیمت ۱۲/

**عطر و روغن سازی** - عطر نکالنے روح روغن اور متعدد عطریات کرنے کے عجیب و غریب نسخے درج ہیں جس سے ہمارے ملک کے گندھی اور عطر و روغن ساز اور عام لوگ بھی ان چیزوں کے بنانے سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جنکے لئے وہ صرف کثیر کرنے پر بھی دوسروں کے محتاج رہتے ہیں صفحہ ۶۸ قیمت ۸/

**رنگ سازی** - کوئی گھر ایسا نہ ہوگا جہاں کپڑا رنگنے کی ضرورت نہ پڑتی ہو رنگریزوں کے بیجا نخروں سے بچنے اور آنوں کا کام پیسوں میں نکالنے کے لئے عمدہ ہے - ۴۲ صفحہ قیمت ۴/

**جواہرات** - جواہرات کی شناخت اور مصنوعی جواہرات بنانے کی مفصل ترکیبیں درج ہیں اس فن کی پہلی کتاب ہے صفحہ ۳۲ - ۱/

**کھان پان** - جسمیں ہر قسم کی مٹھائیاں اچار مربے چٹنی طرح طرح کے لذیذ کھانے مصالحہ دار چاٹ اور کھانے کے عمدہ لوازمات تیار کرنے کی ترکیبیں درج ہیں - ہر گھر میں ہونی ضروری ہے - عمدہ بنی ہوئی غذا سے فرحت مزاج اور صحت اور قوت پیدا ہوتی ہے جو انسانی زندگی کے لئے نہایت ضروری امر ہے صفحہ ۹۶ قیمت ۱۰/

**ضروری اطلاع** - محصولڈاک و فیس وی پی ذمہ خریدار ہوگا مگر تمام کتابوں کے ایک ساتھ خریدار سے صرف کتابوں کی قیمت ۴ روپیہ وصول کی جائیگی - محصول اسکو معاف ہوگا -

ملنے کا پتہ منیجر قیصر ہند بک ایجنسی لودیانہ پنجاب

## ہر ایک عیالدار کے رکھنے کے لائق کتب بے نظیر

مصنفہ کبیراج ابناش چندر بسواس

**ہدایت نامہ دائیان ہند** - مؤلفہ ڈاکٹر جے این کرمی صاحب ایل ایم ایس - یہ کتاب ۲۳۲ صفحہ پر معہ تصویرات نہایت خوشخط اور صحت کے چھاپی گئی ہے اسمیں سوال و جواب کے طور پر اول حمل کے شروع سے بچے کے پیدا ہونے تک جسطرح حاملہ کی احتیاط اور خبرگیری اور امراض کا معالجہ ہونا چاہئے مفصل ہدایات درج ہیں ان کے بعد بچوں کی پرورش کا طریقہ اور ان کے امراض کے علاج پانچ برس کی عمر تک مفصل درج ہیں اور مستورات کے متعلق چند خاص خاص امراض کے علاج درج ہیں قیمت فی جلد ۱۰/ - علاوہ محصولڈاک یہ کتاب ناگری میں بھی ترجمہ ہوکر چھپ گئی ہے قیمت فیجلد ۱۲/ محصولڈاک علاوہ

**طب خانگی** - یہ کتاب بطور تتمہ ہدایات نامہ دائیان ہند جسکی ہزاروں جلدیں فروخت ہوچکی ہیں اور اب چوتھی دفعہ طبع ہوئی ہے بنظر فائدہ عام تصنیف کرکے شایع کی ہے اس میں تشریح جسم انسان معہ تصویرات و تشخیص امراض خاص متعلق نسواں اور نسخہ جات مجربہ یسی و ڈاکٹری جنکی دوائیں عموماً ہر جگہ باسانی دستیاب ہوسکتی ہیں درج ہیں مو نظم سیدک شاستر جو ابتک عام پر مکشوف نہیں ہوئے اور جن کا جاننا ہر ایک مرد و عورت کو بغرض صحت خود اور اپنی اولاد کے نہایت ضروری ہے مثلاً ایام حیض میں عورتوں کے رہنے کے طریق ان ایام کے پرہیز اور بدپرہیزی کی نتایج اولاد نرینہ اور عمدہ اولاد حاصل کرنیکے لئے تدابیر ضروری عقیمہ یعنی بانجھ عورتوں کا علاج وغیرہ وغیرہ اور بہت سی باتیں نہایت سلیس اردو میں عام بول چال کے طور پر درج ہیں قیمت فیجلد علاوہ محصولڈاک ۸/

**کتب مسمریزم** (ادھیاتمک چکتسا یعنی علاج روحانی) یہ عام فہم اردو زبان میں فائدہ عام کے لئے تصنیف کی گئی ہے اس میں ابتدا اور اصول علم توجہ جسکو انگریزی میں مسمریزم کہتے ہیں مفصل طور پر معہ ترکیب مشق و قاعدہ معالجات امراض جسمانی معہ تصویرات ضروری بر موقعہ تشریح آلات اندرونی جسم انسان یعنی چکر دماغ اور دماغ کے مختلف حصص مع حقیقت علم روحانی جسقدر علاج امراض اور تصفیہ قلب کے لئے شایقین علم باطن کو درکار ہوتے ہیں صاف صاف اس طور پر لکھے گئے ہیں کہ بغیر مدد استاد کے ہر شخص اپنی عقل کے مطابق کوشش کرنے سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اس کتاب میں قصہ کہانی وغیرہ فضول تقریر بالکل ترک کر دی گئی ہے فقط ضروری باتیں جو ہدایات کے قابل ہیں درج کر گئے ہیں قیمت فی کتاب ۱۰/ - محصولڈاک علاوہ - گوپال دام ایف - ٹی - ایس کوچہ گرہ ضلع لودیانہ

نمبر (۱۴) لودیانہ شنبہ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۴)


## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کارآمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے +

یہہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت وصنعت۔ زراعت وتجارت۔ حفظ صحت تہذیب اخلاق۔ سائنس وفلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور یہہ پہلو نے خیالات لوگوں تک پہنچانا اور رعایا کی وفاداری وخیرخواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم وفنون جمع کرنا دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سٹیشن اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی شن ہے۔ اخبار کا میلک ممبر بہمہ سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کیجاتی ہے +

## شرح چندہ

| [illegible] | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ |
|---|---|---|
| [illegible] | پیشگی سالانہ اعلی کاغذ پر | [illegible] |
| [illegible] | پیشگی سالانہ اعلے کاغذ پر | [illegible] |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول [illegible]۔ مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہوسکتے۔ چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہیئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔

## اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| نصف کالم | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا کالم | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا صفحہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

بطور ضمیمہ اشتہارات شائع ہونگے اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینے والو!

بلا شبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن یہہ غور کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فائدہ متصور ہے ایسے بھی صد ہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک مضمون کے دس بیس روپیہ لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضائع کرتا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید بہت اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسی کی نظر ہی نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سولہ آنے [illegible] سردار اس کے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ شنگھائی سے لیکر جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اس کے قدردان موجود نہوں غرض آدمی سے لیکر کرنیلوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں سا ہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب غرض اگر آپ کو پہنچنے والے [illegible]

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

کیا بھروسہ ہے زندگانی کا ٭ آدمی بلبلہ ہے پانی کا

## ہم خرما و ہم ثواب ہے

خریداران آرمی نیوز کے سوا دنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ بیس گنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثاء کو مل جائے۔ جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے۔

## قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زائد چندہ لیکر نہیں بلکہ سیر العمل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کر کے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قائم کیا ہے۔ اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا۔

(۲) ہر سال یکم جنوری سے اسر دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا۔ مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ کو چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیاں کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہیں تو مصوبتیں دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایک ماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہئے۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک ترین مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معززگواہوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہئے۔

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض مثل سل۔ دق۔ تپ محرقہ۔ طاعون۔ ہیضہ یا انترک بخار یا تشنج و سہال [illegible] یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اٹھانے کے مستحق نہیں ہوں گے۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے افسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں نہ پہنچے ہوں۔

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں دفعہ خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا۔ اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائینگے۔ اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے۔ لیکن چندہ کسی حال میں کم نہیں ہے

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں ان کے ورثاء کا حق نہ ہوگا۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدہ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد ملیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایک سال تک اخبار خریدے جسکا پیشگی چندہ چار روپیہ امدادی رقم میں سے وضع کر کے باقی روپیہ اس کو دیا جایا کریگا۔ اور اخلاقی فرض ہوگا کہ اور لوگوں کو خریدار بنائے۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے۔ کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا۔ اور کمپنی کی ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائے۔ عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہوئے تو ان کی اصلاح کی جائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قائم ہو۔

نوٹ۔ سنہ ۱۹۰۲ء کی بابت برہما ملٹری پولیس کے صوبیدار رشید بال مرحوم کے ورثاء کو للعہ روپیہ امداد دیگئی ہے سنہ ۱۹۰۳ء کی امداد کا ۸۰/ روپیہ مندرجہ ذیل خریداران کے ورثاء کو دیا گیا ہے کوت دفعدار صلابت خاں نارنول۔ نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بارڈر ملٹری پولیس لوہاٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ۔

المشتہر

**منیجر آرمی نیوز پریس لودیانہ**

# آرمی نیوز

لودیانہ شنبہ ۔ ۷ اپریل ۱۹۰۶ء


## بجٹ پر مباحثہ

وائسرائے کی لیجسلیٹو کونسل میں سب سے زیادہ دلچسپ تقریریں بجٹ کے مباحثہ پر ہوتی ہیں یہ کہ اس روز سرکاری اور غیر سرکاری ممبر کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع ملتا ہے اگرچہ غیر سرکاری ممبران کونسل کی رائیں ان کے مشورے اور ان کی تجاویز محض ضابطہ پورا کرنے کے لئے ہوتی ہیں وہ نہ بجٹ میں رد و بدل کر سکتے ہیں اور نہ کوئی ٹیکس معاف کر سکتے ہیں کیونکہ ان کی کثرت رائے نہیں ہوتی۔ اس لئے سوال ہو سکتا ہے کہ جب شنوائی نہیں ہوتی جب ان کی رائے پر عمل نہیں ہوتا تو ان کی لمبی چوڑی تقریریں سے فائدہ ہی کیا ہے بلکہ کونسل میں انکی موجودگی سراسر غیر ضروری ہے۔ لیکن نہیں اس میں ایک [illegible] ہے۔ ہندوستان کی گورنمنٹ دنیا میں اپنی نوع کی ایک خاص گورنمنٹ ہے دراصل ایک تو گورنمنٹ کا جزو لا اندرونی علمدرآمد میں شخصی گورنمنٹ کی شان رکھتی ہے۔ ہندوستان میں وائسرائے اور اس کی کونسل کے کارکن ممبر وزیر ہند کی منظوری سے جو چاہتے ہیں سو کرتے ہیں رعایا کے نمائندوں کو اس میں کچھ دخل نہیں ہے لیکن یہ ایک مہربانی ہے کہ رعایا کے نقطۂ خیال کو بھی وہ تمام انتظامی معاملات میں کم سے کم سن لینے کا موقع دیتی ہے اگرچہ عمل میں کبھی نہیں لاتی۔ اس سے ایک فائدہ ضرور ہوتا ہے کہ دنیا میں سب سے بڑی عدالت یعنی عام رائے کے سامنے ہر ایک سوال کے دونوں پہلو پیش ہو جاتے ہیں۔ اور چند سال کے بعد گورنمنٹ پر بھی عام رائے کے فیصلہ کا کچھ نہ کچھ اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ محصول نمک اور انکم ٹیکس کے خلاف دیسی ممبران کونسل بیسیوں سال سے زور دے رہے تھے۔ آخرکار لارڈ کرزن کو ان میں تخفیف اور ترمیم کرنی پڑی۔ اس لئے امید کر سکتے ہیں کہ جن باتوں کے لئے آنریبل مسٹر گوکھلے اور رائے سری رام بہادر آج عرض معروض کر رہے ہیں ممکن ہے کہ دو چار سال بعد اس کا کچھ نتیجہ نکلے۔ جلسہ گذشتہ کے اجلاس کونسل میں سب سے اول

### آنریبل نواب سید محمد صاحب

نے فنانس ممبر کو مبارکباد دی کہ بجٹ میں معقول بچت ہوا اور جو تخمینہ سال گذشتہ میں کیا گیا تھا وہ پورا اترا۔ کاشتکاروں کے لئے تخفیف ٹیکس کی تجویز کو نواب صاحب نے پسند کیا اور ریلوے اور ڈیوڑھے درجہ کے مسافران ریلوے کی [illegible] میں جو کوشش گورنمنٹ نے کی اس کی داد دی اور امید ظاہر کی کہ کسی وقت ایسا بھی آئیگا جبکہ گورنمنٹ [illegible] راضی ہو [illegible] کرنے کے قابل ہوگی۔

### آنریبل نواب صاحب ڈھاکہ

نے بجٹ پر اطمینان بخش ہونے پر گورنمنٹ کو مبارکباد دی اور زور دیا کہ انکم ٹیکس کی حد بجائے ایک ہزار کے دو ہزار روپیہ سالانہ آمدنی تک مقرر کر دی جائے اور درخواست کی کہ مسلمانوں کو بھی خاص امداد دی جائے۔ آنریبل مسٹر [illegible] اور آنریبل مسٹر [illegible] کی مختصر تقریروں کے بعد صوبہ بمبئی کے قائمقام آنریبل مسٹر گوکھلے سی۔ آئی۔ ای نے زبردست تقریر کی۔

### آنریبل مسٹر آپکار

نے اطمینان ظاہر کیا۔ ریل کی مال گاڑیوں [illegible] کے لئے ۳ کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ منظور کیا گیا ہے اور انکم ٹیکس کا ذکر کرتے ہوئے اشارہ کیا کہ اس کا برابر جاری رہنا ایک قسم کی وعدہ خلافی ہے اور کہا کہ ۱۰۰۰ روپیہ سالانہ سے کم آمدنی پر ٹیکس نہیں لگانا چاہئے [illegible] کی شرح میں تخفیف ہونی مناسب ہے۔

### آنریبل رائے سری رام بہادر نے

صوبجات متحدہ کی طرف سے [illegible] پر شکریہ ادا کیا مگر افسوس کیا کہ گورنمنٹ نے حفظان صحت۔ اور تعلیم کے لئے کوئی خاص امداد صوبہ مذکور کے لئے منظور نہیں کی۔ اور صنعتی تعلیم کی بابت کہا کہ [illegible] لاکھ روپیہ جو منظور ہوا ہے بالکل ناکافی ہے [illegible] پیشہ لوگ قرضے میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اور مزدوری پیشہ گان فاقہ مستی میں مبتلا ہیں۔

### آنریبل مہاراجہ صاحب دربھنگہ

نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ ہر سال تعلیم یافتہ گروہ کی تعداد بڑھ رہی ہے اور لوگ اس وقت کا انتظار کر رہے ہیں جبکہ مسٹر مورلے کے خواب کی تعبیر حقیقت کا جامہ پہنے۔ اور اہل ہند کو اپنے ملک کی گورنمنٹ میں زیادہ حصہ ملے۔

ہز ہائنس نے ایگزیکٹو اور جوڈیشل اختیارات کی علیحدگی پر زور دیا اور کہا کہ ۵۰ لاکھ روپیہ فوجی اخراجات میں سے کم ہو سکتا ہے اور یہ رقم ترقی تعلیم اور جوڈیشل اور ایگزیکٹو انتظام کی علیحدگی میں صرف کی جاوے۔

### آنریبل مسٹر گوکھلے

نے اپنی واضح اور بلیغ تقریر میں منجملہ بہت سے معاملات کے فوجی اخراجات کے مسئلہ پر بہت دیر تک گفتگو کی۔ مسٹر گوکھلے نے بیان کیا کہ [illegible] اندیشہ ہے کہ اس ملک میں گورنمنٹ کی [illegible] حکمت عملی کے خلاف زبان کھولنا اور روز افزوں ہولناک [illegible] فوجی اخراجات پر اعتراض کرنا بیابان میں غل مچانے [illegible] ہے۔ لیکن مخالفت اس خیال سے کرنی پڑتی ہے کہ اس مسئلہ کے مناسب حل [illegible] نہایت ضروری اغراض مضمر ہیں۔ اگر کوئی موقع تھا جبکہ ہماری آواز حکام توجہ سے سنیں تو وہ زمانہ حال ہے جبکہ ایشیا کے [illegible] عظیم واقع ہوا ہے۔ جنگ گذشتہ میں جاپان کی فتح یابی نے خاص مشرقی اور وسط ایشیا میں امن کی بنیاد مضبوط کر دی ہے۔ [illegible] یوروپین [illegible] کا طوفان ہمیشہ کے لئے پیچھے ہٹا دیا گیا ہے۔ روس کی طاقت [illegible] ہو گئی ہے۔ ایشیا سے اس کا مدبر اٹھ گیا ہے وہ اندرونی مشکلات میں اس قدر گرفتار ہے کہ دوسروں کے ستانے کا خیال نہیں کر سکتا اور اس لئے وہ بادل جو بیس سال سے ہماری شمال مغربی سرحد پر چھایا ہوا تھا گزر گیا ہے اور جہاں تک انسانی قیاس کو دخل ہے موجودہ نسل کی زندگی میں دوبارہ نمودار ہونے کی امید نہیں ہے۔ علاوہ ازیں انگلستان اور جاپان کا اتحاد ایشیا کے امن کی مزید ضمانت ہے۔ اگر اس اتحاد کے کچھ معنے ہیں تو [illegible] بلاشبہ یہی وقت ہے جبکہ اس ملک کے باشندے فوجی اخراجات کے ناقابل برداشت بوجھ کے ہلکا کئے جانے کی امید کرنے کا حق رکھ سکتے ہیں جسکو وہ سالہاسال سے برداشت کر رہے ہیں اور اس [illegible] کی طرف پہلا قدم یہ ہو سکتا ہے کہ جدید فوجی انتظام کی سکیم مرتبہ ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف بہادر جس پر ۱۵ کروڑ روپیہ خرچ ہوگا ملتوی کی جائے۔ یہ سکیم جنگ روس و جاپان شروع ہونے کے وقت تیار کی گئی تھی۔ اور نومبر ۱۹۰۴ء میں منظور ہوئی تھی جبکہ جنگ کا نتیجہ نہ صرف مشتبہ تھا بلکہ جاپان کی حالت نازک تھی اور جبکہ کابل کی طرف روسی پیشقدمی کا خوف تھا۔ لیکن اب صورت حال بالکل بدل گئی ہے اور شمال مغربی سرحد خطرہ سے بالکل [illegible] ہو گئی ہے اس لئے اس گراں سکیم پر عملدرآمد کرنا غیر ضروری ہے جس سے ملک کی تمام [illegible] کو سرحد [illegible] نقطہ پر مرکوز کرنا لازمی ٹھہرے۔ اور اگر گورنمنٹ ہند بدقسمتی سے موجودہ [illegible]

کونفر اسناد کرکے سکیم پر عمل کرتے تو ہمیں شدت سے گزارش کرونگا کہ اس بجٹ کے لئے جس قدر روپیہ درکار ہو وہ قرضہ فنڈ سے مہیا کیا جائے۔ مائی لارڈ گزشتہ آٹھ سال میں گورنمنٹ نے تمام بجٹ کے علاوہ جو ۳۰ کروڑ کے قریب تھی قرضہ لیکر روپیہ توسیع ریلوے پر خرچ کیا ہے۔ شتیس و ہندگان کے ساتھ یہ ناانصافی ہے کہ بہت کا روپیہ بطور سرمایہ کے خرچ کیا جائے اور فوج کے غیر آمدنی بخش اخراجات ملک کی آمدنی پر ڈالے جائیں جیسا کہ ہر ایک پائی جو آمدنی سے بچے ہمارے بچوں کی تعلیم اور اندرونی ترقی کے مصارف دیگر ذرائع پر خرچ کرنے کے لئے درکار ہے۔

بیس سال میں ملٹری اخراجات دوچند ہو گئے ہیں یعنی ۱۰ کروڑ ۹۰ لاکھ سے ۹ کروڑ تک پہنچ گئے ہیں۔

بے اعتباری کی پالیسی

لیکن ہماری صرف یہی شکایت نہیں کہ فوجی بوجھ کافی بہت بڑھ گیا ہے بلکہ ہندوستان کے ڈیفنس کی تمام سکیم بلحاظ بے اعتباری کی پالیسی پر قایم ہے۔ اور افسوس ہے کہ حالت روز بروز ابتر ہوتی جاتی ہے تمام آبادی اب فوج سے خارج ہے۔ جدید سکیم میں مدراس کی کمپنیوں کے موقوف کئے جانے سے اضلاع مذکور سے ریکروٹ نہیں لئے جائینگے۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ جنوبی ہند کے باشندے ادنی عہدہ کی خدمات سے بھی محروم ہو جائیں اب ریکروٹنگ سرحدی اور سرحد پار کے آدمیوں پر محدود کی جاتی ہے یعنی غیر ہندوستانی علاقہ میں جسکا نتیجہ ہے کہ فوج قریب قریب صرف روزگار کے لئے نوکری کرنے والوں سے مملو ہوتی جاتی ہے۔

ایکٹ اسلحہ پر بڑی سختی سے عملدرآمد ہوتا ہے۔ اب لائسنس بہت کم دئے جاتے ہیں۔ آجکل تمام ہندوستان میں تیس چالیس ہزار سے زیادہ لائسنس نہیں ہیں۔ دیسی رجمنٹوں میں برٹش آفیسروں کی تعداد بڑھائی گئی ہے۔ چنانچہ پنجاب کی تمام رجمنٹوں میں برٹش آفیسروں کی تعداد ۱۳ اور باقی تمام رجمنٹوں میں ۱۲ کر دی گئی ہے اس اضافہ سے دیسی آفیسروں کو ان ذمہ داری کی پوزیشنوں سے محروم کر دیا ہے جو ان کو پہلے حاصل تھیں اب ٹروپ اور کمپنیوں کی کمانڈ بھی فی الحقیقت ان کے ہاتھ میں نہیں چھوڑی گئی ہے ہم برسوں سے التجا کر رہے ہیں کہ انڈین آرمی میں کمیشن کے منصب لائق ہندوستانیوں کو دئے جائیں خصوصاً والیان ریاست کے رشتہ داروں کو لیکن گورنمنٹ اور بھی دروازہ تنگ کرتی جاتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ کیڈٹ کور کے چار ممبروں کو سالگذشتہ میں کمیشن دیا گیا ہے اور کور کے متعلق لارڈ کرزن نے بارہا وعدے کئے تھے جن سے امید پیدا ہوئی تھی کہ ان نوجوانوں کو پلٹن کی بھی میں ہی موقعے کمانڈ کے حاصل ہونگے جو برٹش آفیسروں کو حاصل ہیں۔ لیکن اس معاملہ کے متعلق ہفتہ گزشتہ میں جو سوال پیش کیا اور کمانڈر انچیف نے جو جواب دیا ہے اس سے تمام امیدیں منقطع ہو گئیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ لارڈ کرزن کا وعدہ توڑ دیا گیا ہے۔

غدر سے پہلے دو قسم کی فوج تھی ریگولر اور ارریگولر آئینی اور غیر آئینی۔ ریگولر فوج کی ہر ایک دیسی رجمنٹ میں ۲۵ برٹش آفیسر ہوتے تھے اور ارریگولر میں صرف ۳۔ [illegible] آرمی کمیشن نے فیصلہ دیا کہ ارریگولر سسٹم بہتر ہے آخر بڑی بحث کے بعد [illegible] میں یہ قرار پایا کہ ہر ایک دیسی رجمنٹ میں ۸ برٹش آفیسر تعینات ہوں جو سکواڈرنوں اور کمپنیوں کی کمانڈ کریں اور دیسی آفیسر ٹروپوں اور کمپنیوں کی کمانڈ پر رہیں۔ لارڈ میو کے عہد میں پھر سوال اٹھایا گیا اور برٹش آفیسروں کی تعداد میں اضافہ کا مطالبہ کیا گیا اور یہ بحث [illegible] تک جاری رہی جبکہ لارڈ سالسبری وزیر ہند نے فیصلہ کیا کہ برٹش آفیسروں والی سسٹم قایم رہے اور اسبات پر زور دیا کہ دیسی آفیسروں کی پوزیشن کو ترقی دینی چاہئے لیکن اب دیسی رجمنٹوں میں برٹش آفیسروں کی تعداد بجائے سات کے بارہ اور تیرہ تک پہنچ گئی ہے۔

مائی لارڈ اس قدر طویل برٹش حکومت کے بعد رعایا کی روز افزوں بے اعتباری ہر ایک نقطۂ خیال سے افسوسناک ہے۔ جب تک اعتبار کی پالیسی قرار نہیں دیجائیگی ہندوستان کا فوجی مسئلہ یا اور کوئی مسئلہ حسب اطمینان طور پر حل نہو سکے گا میں صورت حال کی مشکل کو تسلیم کرتا ہوں اور اس احتیاط کو جو معاملہ میں لازمی ہے ضروری خیال کرتا ہوں۔ بہرحال اعتبار سے ہی اعتبار پیدا ہوتا ہے۔ اور رعایا کی وفاداری پر بھروسہ کرنے سے ہی وفاداری میں سرگرمی پیدا ہوگی جبتک موجودہ حالت قایم رہیگی ہندوستان کی حفاظت کا مسئلہ خواہ آپ کچھ کریں لازمی اور عملی طور پر لاینحل بنا رہیگا۔ فوجی ماہر لوگ جنہوں نے جنگ روس و جاپان معائنہ کی ہے۔ کہتے ہیں کہ ہندوستان کی فوج کسی بڑی ضرورت کے لئے غیر مکتفی ہے۔ بیشک یہ درست ہے جبتک کہ صرف سٹینڈنگ بٹالینوں پر بھروسہ ہے مہذب دنیا میں ہر ایک جگہ باضابطہ فوج کی کمک کے لئے ریزرو فوج اور ان کے پیچھے قوم ہوتی ہے یہاں ریزرو فوج برائے نام ہے اور اس معاملہ پر اس طرح عمل کیا جاتا ہے گویا باشندگان ملک سے جنگ کا کچھ واسطہ ہی نہیں ہے سالگذشتہ میں سابق وائسرائے نے جاپانی فتوحات کی مثال پیش کرکے ہمارے غیر معمولی فوجی اخراجات کو جائز ٹھہرایا تھا۔ لیکن کیا کوئی شخص یقین کر سکتا ہے کہ جاپان کی شاندار فتوحات ممکن ہوتیں اگر اس ملک کی گورنمنٹ روپیہ پانی کی طرح صرف باضابطہ فوج پر خرچ کرتی اور ریزرو کو تقویت دینی اور ملک کے ہر ایک آدمی اور عورت اور بچے کے دل میں فوج کی محبت بڑھانے کے لئے جوش موجود نہوتا۔

جاپان اور ہندوستان

جاپان کا معمولی فوجی بجٹ ۳ ورے ۵ ملین ین یعنے ۱ کروڑ روپیہ سے کچھ کم ہے، اور اس قدر کم خرچ پر اس کی سٹینڈنگ آرمی ایک لاکھ ۶۷ ہزار ہے معہ ریزرو کے جسکو وہ جنگ کے وقت ۱۰ لاکھ تک مہیا کر سکتا ہے۔ ہم اس سے چھ گنا روپیہ خرچ کرتے ہیں اور صرف ۲ لاکھ ۳۰ ہزار کی جمعیت رکھتے ہیں۔ علاوہ ۲۵ ہزار دیسی ریزروسٹ اور ۳۰ ہزار یورپین والنٹیروں کے پس مالی اور نیز پولیٹیکل پہلو سے ہماری فوجی پالیسی سخت قابل اعتراض ہے۔

مائی لارڈ میں بہت ادب سے کہتا ہوں کہ یہ ایک بیرحمانہ غلطی ہے کہ ملک کے تمام باشندوں کو جو دنیا کی تمام آبادی کا پانچواں حصہ ہیں اپنے جان و مال اور گھربار کی حفاظت میں حصہ لینے کے ساتھ حصہ لینے سے خارج کیا جائے اور ان کو مستقل طور پر آلات حرب سے محروم رکھا جائے اور جنگی صفات کو اس طور پر معدوم کیا جائے کہ دنیا کی تاریخ میں اس سے پہلے کبھی نہیں سنا گیا۔

آنریبل مسٹر گوکھلے نے اپنی تقریر میں ملٹری مسئلہ کی توضیح میں یہ بھی بیان کیا کہ لارڈ جارج ہملٹن نے ایکدفعہ بیان کیا تھا کہ ہندوستان میں لاکھوں ایسے بہادر آدمی ہیں جیسے کہ روئے زمین پر اور کہیں پائے جا سکتے ہیں۔ پس خود ملک میں ایسا مسالہ چھوڑ کر گورنمنٹ نے یہ مناسب سمجھا کہ ایک غیر طاقت کے ساتھ اتحاد قایم کرے جو ایک ایشیائی طاقت ہے جس نے ایک زمانہ میں ہم سے مذہب حاصل کیا اور ہندوستان کی حفاظت کے لئے ہماری ذات پر بھروسہ رکھتی تھی۔ صرف چالیس سال سے جاپان مغربی خیالات کے اثر میں آیا ہے اور اس قلیل عرصہ میں اپنی گورنمنٹ کے زیر شفقت اس قوم نے دنیا کی مغرور ترین قوم کے پہلو بہ پہلو جگہ حاصل کر لی ہے۔ ہم چالیس سال سے بہت عرصہ پہلے سے انگلستان کے زیر حکومت ہیں لیکن ہم اپنے ہی ملک میں صرف لکڑیاں چیرنے اور پانی کھینچنے والوں کی حیثیت میں چلے جاتے ہیں۔ اور کبھی جاری

دقت نہیں ہے۔ مائی لارڈ یہ حالت ہمیشہ نہیں رہ سکتی ہے اور
نہ ہی ناقابل اطمینان بنیادوں پر یہ حالت ہرگز جاری نہیں رہنی چاہئے
زمانہ اور واقعات ضرور تبدیلی پیدا کرینگے اور صحیح تدبیر کا تقاضا
یہ ہے کہ اس انقلاب کی نسبت دانائی سے قیاس کریں۔

موجودہ وزیر اعظم ... میں جاپان نے انگلینڈ کے عہد نامے
کے متعلق فرمایا تھا کہ ہندوستان کی حفاظت کا سوال ہمارا اپنا
معاملہ ہے نہ کسی اور کا اور اگر مزید سامان ڈیفنس کی ضرورت
پیش آئے تو باشندگان ہند کی وفاداری اور ہماری ...
قابلیت سے اپیل کیا جائے۔ کیا یہ خطرہ نہیں ہے کہ اہل ہند کا
... کو تسلیم کیا جائے اور دنیا کی نظر میں سلطنت کے وقار کو
کم کیا جائے اس شرط سے کہ ہندوستان کی سرحد کی حفاظت
میں جاپان بھی ہمارا شریک ہو۔

مائی لارڈ یہ بالکل صحیح ہے اور میرے اہل وطن اس سے زیادہ
کچھ نہیں چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے فوجی مسائل وزیر اعظم
کے خیالات کے مطابق حل کئے جائیں۔

ضرورت یہ ہے کہ ریزرو فوج قائم کیجائے اور اول چیدہ فرقوں کو اور پھر
رفتہ رفتہ جب اعتبار بڑھتا جائے تمام لوگوں کو والنٹیر بننے کی اجازت
دیجائے تاکہ اگر کبھی ضرورت پیش آئے تو وہ اپنے گھر بار کی حفاظت
کرسکنے کے قابل ہوجائیں۔ گورنمنٹ جس قدر مناسب سمجھے احتیاط
کے ساتھ قدم بڑھائے لیکن اس سمت میں اس کو چلنا ضرور چاہئے۔
پھر ہمارا ملٹری ڈیفنس قومی بنیاد پر قائم ہو جائیگا فوج کے پیچھے
قوم کی طاقت ملک کے لئے تیار رہیگی۔ موجودہ فوجی بوجھ کم ہو جائیگا
اور دیگر قومی بہبودی کے کاموں کے لئے روپیہ بچ رہا کریگا ملک کے
لوگ بجائے موجودہ حالت کے کہ صرف ٹیکس ادا کرنے کے ذمہ دار
ہیں فوج میں حقیقی دلچسپی لیا کرینگے اور ہماری سیلف ریسپکٹ مجروح نہ ہوا
کریگی۔ اب چونکہ باہر سے سردست کوئی خطرہ حملہ کا باقی نہیں ہے
یہ امر حکمت عملی کی آزمایش کرنی چاہئے اور مجھے یقین کامل ہے
کہ اس کے نتائج پر انگلستان کو ہرگز افسوس نہ کرنا پڑیگا۔

**نٹال اور ہوم گورنمنٹ۔** پچھلے دنوں نٹال کے دیسی
باشندوں نے مقامی گورنمنٹ کے ظلم سے تنگ آکر سرکشی اختیار کی تھی
اور پولیس کے چند آدمی مار ڈالے تھے۔ آخر باغی گرفتار ہوئے اور
نو آبادی کے حکام نے ان کے لئے سزائے موت کا حکم دیا۔ جمعہ
گزشتہ کو اس حکم کی تعمیل ہونے والی تھی مگر مسٹر ونسٹن چرچل
نائب وزیر نو آبادیات نے بذریعہ تار کے حکم بھیجا کہ مجرموں کی سزا ملتوی
کی جائے۔ مسٹر سمتھ (?) وزیر اعظم نٹال نے مسٹر چرچل کا حکم ماننے
سے انکار کیا مگر گورنر نٹال نے شاہی قانون کے مطابق باغیوں
کا ہلاک کیا جانا روک دیا۔ یہ بات گورنمنٹ نٹال کو سخت ناگوار گزری
کہ ان کے خداداد اختیارات میں کوئی دخل دے تو وہ گورنمنٹ
مرتا ہی نہیں ... وہ برائے نام ماتحت ہیں۔ پس نٹال
کی گورنمنٹ ... تمام وزیروں اور کابینہ ممبروں نے
استعفا دے دیا۔ پارلیمنٹ انگلستان میں سوالات کئے گئے۔ لارڈ
ایلگن اور مسٹر ونسٹن چرچل نے کہا کہ ہوم گورنمنٹ کو باغیوں
کی سزا کے ملتوی کرنے کا اختیار تھا کیونکہ یہ ممکن ہے کہ اگر بغاوت
پھیلی تو نٹال ہم سے فوجی مدد طلب کرے۔ باغی مجرموں کے
جرم کی تحقیقات کورٹ مارشل کے ذریعہ ہوئی ان کی تعداد
۱۲ تھی اور ان کے لئے سزائے موت کا فتویٰ صادر ہوا تھا۔
نٹال کے یوروپین باشندے خیال کرتے ہیں کہ ہوم گورنمنٹ
کی دست اندازی سے گوروں کے رعب میں فرق آجائیگا۔
انگلینڈ کے لبرل اخبارات لکھتے ہیں کہ یہ سب مسٹر چیمبرلین کی
فتنہ انگیزی کا نتیجہ ہے۔
نٹال میں اظہار ناراضی کے لئے ڈربن اور پیٹر میرٹزبرگ میں بڑے
بھاری جلسے ہوئے جن میں ریزولیوشن پاس ہوا کہ اندرونی
معاملات نٹال میں گورنمنٹ نے جھگڑے کو طول دینا مناسب نہ
سمجھا اور گورنر کو لکھ بھیجا کہ نٹال گورنمنٹ جو چاہے سو کرے اس پر
گورنمنٹ نٹال نے استعفا واپس لے لیا۔ اخبارات انگلینڈ گورنمنٹ
کی کمزوری پر افسوس کرتے ہیں کہ یا تو اول دخل ہی نہ دینا تھا
ورنہ مضبوطی دکھلاتے۔
آخر کار نٹالی ذی جرم ۲ اپریل کو گولیوں سے اڑا دئے گئے اور
تصفیہ پاک ہوا۔

**روسی مظالم۔** روسی سینٹ نے پریفیکٹ نیڈہارڈ اور گورنر
کرول کروجن کی نسبت الزام تھا کہ اوڈیسہ میں یہودیوں کا قتل
عام ان کے اشارہ سے ہوا صاف چھوڑ دیا یقین کیا جاتا ہے کہ
سینٹ کی یہ کارروائی زار کے زبانی حکم کے موافق ہوئی ہے۔
لفٹنٹ شمٹ اور دیگر پولیٹیکل شہیدوں کی نعشیں ... سمندر
میں بہادی گئیں اس خیال سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ ان کے
مقبرہ بناکر زیارت گاہیں بنالیویں۔ مگر شہیدوں کا خون رنگ
لائے بغیر نہ رہیگا۔ گورنر فنلینڈ کا استعفا گورنمنٹ روس نے منظور
نہیں کیا۔ مجوزہ پارلیمنٹ کے لئے جو الیکشن ہو رہے ہیں ان سے ظاہر
گورنمنٹ کی یہ غرض معلوم ہوتی ہے کہ رعایا کے تمام باثر قائمقام
قابو کر لئے جائیں چنانچہ اوڈیسہ میں ۵۰ امیدواران ممبری کے سب
گرفتار کر لئے گئے۔

**مراکو کانفرنس۔** مراکو کانفرنس کا اجلاس ختم ہوا اور تنازعہ
کا تصفیہ ہوگیا۔ اگرچہ جرمنی کا یہ منشا پورا نہیں ہوا کہ مراکو میں ایک
دو بندرگاہیں اس کو مل جائیں اور بحیرہ روم میں قدم مضبوط ہو جائیں
لیکن فرانس کو بھی انتظام پولیس میں بین الاقوام کی نگرانی منظور
کرنی پڑی ہے۔ مگر ساتھ ہی اس کانفرنس سے یہ یقین ہوگیا کہ فرانس
اور انگلینڈ میں دوستی حقیقی ہے اور روس اپنی وفاداری میں
ثابت قدم ہے اور اس سے امید پڑتی ہے کہ روس اور انگلینڈ کے
درمیان بھی معاملات صاف ہو جائینگے۔

**وائسرائے کا دورہ۔** لارڈ منٹو کلکتہ سے روانہ ہوکر جمعہ
گزشتہ کو رونق افروز لکھنؤ ہوئے۔ سرجیمس لاٹوش اور تمام
سول اور ملٹری حکام اور تعلقداران اودھ نے سٹیشن پر خیر مقدم
کیا۔ لیڈی منٹو صاحبہ بھی جو دہرہ دون سے تشریف لے آئی
تھیں ریلوے سٹیشن پر رونق بخش تھیں۔
دوسرے روز ہز ایکسیلنسی نے ریذیڈنسی کی سیر کی اور میونسپلٹی
کا ایڈریس قبول کیا۔ اور بعد ازاں چند تعلقداران اودھ سے
ملاقات کی اور شام کو ان کی دعوت میں شریک ہوئے۔

**آگرہ میں رونق افروزی۔** ۱۲ اپریل کو ۷ بجے صبح وائسرائے
اور لیڈی منٹو صاحبہ آگرہ میں وارد ہوئیں۔ نواب لفٹننٹ گورنر کچھ
دیر پہلے آگئے تھے۔ ہز آنر اور صاحب کمشنر آگرہ۔ مہاراجہ ...
اور سول و ملٹری آفیسرز ریلوے سٹیشن پر حاضر تھے۔
۱۰ بجے سرکٹ ہوس میں میونسپل ایڈریس لیا جس کا جواب ہز ایکسیلنسی
نے فرمایا!
صاحبان! میونسپل بورڈ اور باشندگان آگرہ کا پرتپاک خیر مقدم
لیڈی منٹو کے لئے اور میرے لئے موجب مسرت ہوا۔ اور اس بات
کی ہمیں نہایت خوشی ہے کہ ہندوستان میں آنے کے بعد اس قدر
جلدی ہمیں موقع ملا کہ آپکے شہر میں چند روز بسر کریں۔ حضور
پرنس اور پرنسس آف ویلز سے ان کی آگرہ کی سیاحت کے متعلق
میں نے بہت کچھ سنا اور میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپکے اہل شہر
کو ذی رتبہ مہمانوں کی خاطر مدارات اور خیر مقدم میں بخوبی کامیابی

حاصل ہوئی - بہت سال ہوتے میں یہاں آیا تھا اور آپکی تاریخی عمارتوں اور تاج گنج کی حیرت انگیز خوبصورتی سے بہت مؤثر ہو کر ولایت کو واپس گیا تھا -

اب ہم نے سنا ہو کہ آپکی قدیم عمارتوں کی درستی ہوگئی ہو اور میں دوبارہ ان کو دیکھکر بہت خوش ہونگا میں میونسپل بورڈ آگرہ کو مبارکباد دیتا ہوں اُن کوششوں پر جو وہ روز افزوں ضروریات کی تلافی کرنے میں سرانجام دے رہا ہے - کوئی محنت اس سے زیادہ بہتر نہیں ہو جو صاف پانی کے مہیا کرنے اور انتظام صفائی میں صرف کیجائے اور نہ صرف انتظام صفائی بلکہ لوگوں کو صفائی کے معنے بتلانا جس پر عدم توجہی سے ہندوستانی اس قدر مصیبتیں ہیں -

میونسپل ایڈریس کا جواب دیکر آدھ گھنٹہ کے بعد ہز ایکسلنسی نے ایک دربار منعقد کیا جس میں مہاراجہ ارچھہ کو جے - سی - ایس - آئی کا تمغہ دیا گیا - بعد ازاں ہز ہائنس مہاراجہ ارچھہ ملاقات کو آئے اور پھر لارڈ اور لیڈی منٹو معہ پارٹی کے تاج کی سیر کو گئے - اور اسی روز شام کو روضہ اعتماد الدولہ کو گئے اور رات کی چاندنی میں پھر تاجگنج کی سیر کی -

**قیدیوں کو انعام** - جزیرہ انڈمین میں ایک قیدی نے ایک یوروپین لیڈی کو مار ڈالا تھا - ایک برہمی اردلی نے جو اس وقت پہرہ پر تھا قاتل کو ایک اور یوروپین بچہ پر حملہ کرنے سے باز رکھا - اس طرح کہ وہاں کو نملنے کے آلہ سے اس کا بازو توڑ دیا -

گورنمنٹ نے اس صلہ میں اردلی مذکور کو جو بجرم ڈاکہ زنی عمر قید تھا باقی سزا معاف کر دی اور اسی طرح ایک ہندوستانی آیہ کو جس نے بچہ کی جان بچائی معافی کا حکم دیا گیا ہو اور ایک دوسری آیہ کو جو قیدی نہتی معقول انعام دیا گیا ہے -

**محکمہ جنگلات** میں اعلیٰ افسروں کی تنخواہیں بڑہائی گئی ہیں پیشل پیج ہے کہ مایا سے مایا ملے - جنگلات کے ماتحت افسروں کی ترقی کی کسی کو فکر نہیں -

لطف یہ ہے کہ یہ ترقیاں آیندہ سے نہیں بلکہ ۱۱ فروری ۱۹۰۸ سے عمل میں آئینگی - انسپکٹر جنرل جنگلات کو ۲۵۰۰ ماہوار تنخواہ ملا کریگی اور برہما کے چیف کنسرویٹر کو ۲۱۵۰ - اول درجہ کے کنسرویٹروں کو ۱۹۰۰ اور درجہ دویم والوں کو ۱۷۰۰ - اور درجہ سوم کو ۱۵۰۰ روپیہ ماہوار ملا کرینگے -

**طاعون بلوچستان میں** - طہران سے پایۂ تخت روس میں تار خبر پہنچی ہو کہ سیستان میں پلیگ کے انتظام سے سخت ناراضی پیدا ہوئی پر جوش ایرانیوں کے ایک گروہ نے ایک پلیگ ہاسپیٹل کو مسمار کر دیا اور برٹش قونصل اور ڈاکٹر کو لاٹھیوں سے زدوکوب کیا -

سیستان کا روسی قونصل تار دیتا ہو کہ بد امنی کے خوف سے قرنطینہ پر زور نہیں دیا جاتا اور وہ لکھتا ہو کہ پلیگ بڑھ رہی ہو اور شمال کی طرف پھیل رہی ہو -

**سائنس سکول علیگڑھ** - دیر رائل ہائنس پرنس اور پرنسس آف ویلز کی یادگار میں جو سائنس سکول علیگڈہ میں قایم ہوگا اس کے فنڈ میں بڑی بڑی رقمیں حسب ذیل اصحاب نے عطا کی ہیں :-

سیٹھ آدم جی پیر بھائی رئیس بمبئی - ایک لاکھ دس ہزار روپیہ ہز ہائنس سر آغا خاں دس ہزار - راجہ صاحب محمود آباد ۲۵ ہزار ہز ہائنس نواب صاحب مالیر کوٹلہ دس ہزار - ممتاز الدولہ نواب فیاض علیخان صاحب دس ہزار سیٹھ کریم بھائی ابراہیم سات ہزار آنریبل ملک عمر حیات خاں صاحب ٹوانہ پانچہزار - سید التفات رسول صاحب رئیس سندیلہ پانچہزار - اولڈ بوائز علیگڈہ چار ہزار - سید علی امام صاحب بیرسٹر ایٹ لا - سید حسن امام صاحب بیرسٹر اینال مظفر علی خان صاحب رئیس جانسٹھ تین تین ہزار - مولوی محمد تسلیم صاحب رئیس لکھنؤ - نواب عماد الملک مولوی سید حسین صاحب بلگرامی - بھائی خانم بھالی - انجمن اخوان الصفا کانپور ۲ا

**اخبارات پنجاب** - کہنے کو صوبہ پنجاب کی زبان پنجابی ہو مگر گذشتہ نصف صدی کی ترقی تعلیم سے تمام خواندہ آبادی کی زبان اردو بنگئی ہے جو روز بروز علمی زبان کا درجہ حاصل کرتی جاتی ہو - یہ ایک عجیب زبان ہے جو ہندوستان کے ہر ایک گوشہ میں سمجھی جاتی ہے منڈالے سے پوشہرا اور عدن بلکہ زنجبار اور بغداد تک اردو کو کم و بیش لوگ سمجھ لیتے ہیں اور عجب نہیں کہ ایک دن وہ ایشیا میں وہ درجہ حاصل کرے جو یورپ میں فرانسیسی کو ہے پنجاب میں ۲۳۴ اخبار نکلتے ہیں - منجملہ انکے سات ہندی میں ۹ گورمکھی میں - ۴۱ - انگریزی زبان میں - ایک اردو عربی میں ایک اردو ہندی میں اور ۱۷۵ اردو میں چھپتے ہیں -

**ہولناک حادثہ** - بمبئی سے افسوسناک خبر آئی کہ جزیرہ الیفنٹا میں بندرگاہ کے نئے گھاٹ بنانے کے لئے پہاڑ توڑا جا رہا تھے - سو بنمار قلی اس کام پر لگے ہوئے تھے ۶۰۰ پونڈ بارود ایک پہاڑی کے نیچے سرنگ میں رکھا گیا - یہاں سے ۳۰ گز کے فاصلہ پر قلی کہانا کھا رہے تھے جبکہ بجلی کے تار کے ذریعہ بارود کو آگ لگائی گئی - پہاڑ کے اُڑتے ہی پتھر اُڑ کر اس سمت میں آئے جہاں قلی جمع تھے دس قلی فوراً ہلاک ہوگئے - ۴ سخت مجروح اور ۲ خفیف زخمی ہوئے لیکن دو یوروپین ملازم جو سرنگ سے صرف پچاس گز کے فاصلہ پر کھڑے تھے ان کا بال بیکا نہوا کیونکہ جس سمت سے پتھر اڑکر گئے وہ اس سے ذرا بچے ہوئے تھے - یہ گوروں اور کالوں کی قسمت کا فرق ہو -

**قلت مقدمہ بازی** - نواب لفٹننٹ گورنر پنجاب ایک رپورٹ پر ریویو کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ قرضوں کے متعلق جو میعاد ۳ سال سے ۶ سال تک بڑہائی گئی ہے مہاجن اس کا فائدہ اٹھا رہے ہیں یعنے اب دیوانی مقدمات بہ نسبت سابق کم دائر ہوتے ہیں - اور یہ حالت اطمینان بخش ہے کیونکہ قانون میں ترمیم کرنے کا اصلی مدعا یہی تھا -

**تجارتی و حرفتی ترقی** - سال گذشتہ کی آخر ششماہی میں ۲۴۵ نئی کمپنیاں ہندوستان میں مشترکہ سرمایہ کی قایم ہوئیں جن کا قرار دادہ سرمایہ ۷ کروڑ کے قریب ہے اور وصول شدہ سرمایہ دس لاکھ ۲ ہزار ۷۰۵ روپیہ ہے ان میں ۱۳ بینک اور قرضہ دینے والی کمپنیاں ہیں ۲۲ بیمہ کمپنیاں - ۱۷ - کوئلہ کھودنے والی اور دو کانوں سے سونا نکالنے والی کمپنیاں ہیں -

**میکلوڈ گنج** ریلوے سٹیشن کے قریب ہز ہائنس نواب صاحب بہاولپور نے جو ایک جدید شہر کی بنیاد ڈالی ہے - امید ہے کہ کسی زمانہ میں وہ ایک تجارتی مرکز بن جائیگا -

ریاست کے انجنیروں نے جو نقشہ تیار کیا ہو اسکے موافق شہر کے چار مربع حصے ہونگے اور ایک فراخ بازار ہوگا - ہر ایک دکان ۲۰×۳۴ فٹ ہوگی دکانوں کے عقب میں رہایش کے مکانات اور سڑک کی جگہ بھی چھوڑی گئی ہے دکانداروں سے صرف دس روپیہ فی دکان نذرانہ لیکر دکانوں کو تعمیر کی اجازت دیجاتی ہو - اہل سرمایہ کو کرایہ کے مکانات بنانے اور ان سے فائدہ اٹھانے کا اچھا موقع ہے -

# عالم کا فوٹو

لارڈ منٹو اجمیر۔ دہلی۔ سرگودہ۔ نوشہرہ۔ مالاکنڈ۔ پشاور کا دورہ کرتے ہوئے ۱۴ اپریل کو شملہ پہنچینگے۔

آنریبل جسٹس اوہیب چندر گھوش۔ سر فرانسس مکلین کے ایام رخصت میں ۱۱ مئی سے ہائیکورٹ کلکتہ کے قایمقام چیف جسٹس مقرر ہونگے۔ یہ سب سے بڑا عہدہ ہے جو کسی ہندوستانی کو مل سکتا ہے۔

مسٹر ایس۔ پی سنہا قایمقام ایڈووکیٹ جنرل ہند مقرر ہوئے یہ بھی بنگالی وکیل ہیں۔

مسٹر ڈنفنسا نے جمعہ گوشتہ کو سٹوارٹ ولسن کو ڈائرکٹر جنرل محکمہ ڈاک کا چارج دیا۔ فسر لوبر جا سکتے ہیں واپس نہیں آئینگے۔

بیرلیسال میں سودیشی تحریک کا کم سے کم یہ فائدہ ہوا کہ ولایتی شراب کی فروخت بند ہوگئی کوئی سوداگر شراب ٹھیکہ لینے کو تیار نہیں ہے۔

لاہور میں ایک انجنیرنگ کالج قایم ہونے والا ہے رڑکی کالج کے نمونہ پر۔

پنجاب کی نہری نوآبادیوں کے لئے ایک مسودہ قانون تیار ہو رہا ہے۔

ہزآنر سر چارلس ریواز صاحب یکم اپریل کو لاہور سے عازم راولپنڈی ہوئے۔ ۸ اپریل تک وہاں تشریف رکھیں گے اور ۹ کو لاہور واپس آئینگے۔

آنریبل سر لوئس ہیٹر صاحب کے سی۔ آئی۔ ای سی ایس آئی فنانشل کمشنر کی بجائے آنریبل مسٹر ٹی جی واکر صاحب سی ایس آئی کمشنر دہلی دوران ۳۳ مارچ سے قایمقام فنانشل کمشنر مقرر ہوئے۔

کلکتہ میں پولیس نے ایک قلی کو برہنہ آرہ لئے جاتے ہوئے راستہ روکنے کے جرم میں گرفتار کرکے عدالت میں پیش کیا مجسٹریٹ نے آرہ کی لمبائی کے لحاظ سے فی فٹ ایک روپیہ جرمانہ کیا۔

بمبئی میں بیک کی شرح سود ۶ فیصدی کم ہوگئی۔

ڈاکٹر ..... صاحب سررشتہ تعلیم پنجاب کی سفارش پر نواب لفٹننٹ گورنر پنجاب نے وکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی ہندو ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ لاہور کے ورکشاپ کو ترقی دینے کے لئے دس ہزار روپیہ کی منظوری دی۔

امیر صاحب کا ارادہ ہے کہ کابل کو واپس جاتے ہوئے وادی ننمان میں دس یوم تک قیام فرمائیں۔

سر اے پیڈلر صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم بنگال کی بجائے مسٹر اے ارل صاحب سی۔ ایس کے ۳۱ مارچ ۱۹۰۸ء سے جانشین ہونیکا قطعی فیصلہ ہوگیا ہے۔

امیر صاحب کے ایجنٹ مرزا فضل احمد صاحب کو سبکدوش کرنے کے لئے کرنل غلام رسول خان صاحب ۳۳ مارچ کو پشاور پہنچے عنقریب کابل جائینگے۔

تجویز ہوئی ہے پنجاب میں مشترکہ کام کی کریڈٹ سوسائٹیوں کے رجسٹرار کو نئی سوسائٹیوں کو قرض دینے کا اختیار حاصل ہو۔

پنجاب چیف کورٹ کے چیف جج آنریبل سر ڈبلیو اے کلارک صاحب نے ۱۷۔ اپریل سے ۵ ماہ ۲۹ یوم کی رخصت حاصل کی۔

ریاست پٹیالہ کا ایک پولیس آفیسر انگوٹھے کے نشان کا کام سیکھنے کے لئے ہندوستان کے پولیس ٹریننگ سکول میں آیا ہوا ہے۔

نواب لفٹننٹ گورنر پنجاب نے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب کی سفارش سے پنجاب کے تمام گورنمنٹ سکولوں کے لئے عمدہ سامان مہیا کرنے کے لئے ایک لاکھ ۶۳ ہزار ۲ سو ۳۰ روپیہ منظور کیا ہے۔

میجر براؤننگ صاحب انڈیمان کے چیف کمشنر مقرر ہوکر یکم مارچ کو پورٹ بلیر روانہ ہوئے۔

کلکتہ میں ایک انجمن اسلامیہ قایم ہوئی ہے۔

گورنمنٹ پنجاب نے لاہور کی پبلک لائبریری کے لئے اضافہ کی امداد منظور کی ہے۔

گورنمنٹ پنجاب نے فیصلہ کیا کہ ملازمان میونسپلٹی اپنے اہل و عیال کے معالجہ کے لئے اسسٹنٹ سرجن انچارج میونسپل ہسپتال کو بلا فیس بلانے کے مستحق نہیں ہیں۔

بمبئی میں ایک مسلمان تاجر نے دو انگریزوں پر ہتک عزت کر کے دشنام دہی کا دعویٰ دائر کیا ہے وہ درجہ اول کی ریل گاڑی میں سوار ہوتا تھا اس قصور پر یہ سلوک کیا گیا۔

خان بہادر الٰہی بخش صاحب پنشنر پولیٹکل اسسٹنٹ رئیس لاہور پنجاب یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہوئے۔

لاہور وٹرنری کالج میں علم تشریحات کے کمرہ کی توسیع کے لئے ۲۰ ہزار روپیہ منظور کیا گیا ہے۔

خالصہ کالج امرتسر نے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ سری گورو نانک جی کے جنم دن اور ہولا محلہ کی تعطیلیں پنجاب بھر میں جاری کی جائیں۔

انجمن حمایت اسلام کے جلسہ پر ریلوے نے جلسہ میں شریک ہونے والوں کے لئے کرایہ نصف کر دیا ہے۔

لالہ سوہن راج صاحب ایم۔ اے ملتان سے تبدیل ہوکر دہلی کے قایمقام ڈویژنل جج مقرر ہونگے۔

لارڈ ویلنگڈن صاحب ۳ اپریل کو بمبئی سے عازم مہابلیشور ہوئے

ہندوستان کی پارچہ بافی کی مشینوں نے دس مہینے میں ۱۴ کروڑ پونے دو لاکھ پونڈ سوت اور کپڑا تیار کیا۔

مسٹر الفرڈ سندی سر سٹرابٹ کا ایک مشہور انشا پرداز پریمیئن کے اڈیٹر مقرر ہوئے ہیں یہ عیسائی مذہب کے دشمن ہیں۔

للت پور میں ایک برخاست شدہ انسپکٹر چنگی نے غصہ سے دیوانہ ہوکر مسٹر سمتھ اسسٹنٹ مجسٹریٹ اور مسٹر مظہر علی ڈپٹی کلکٹر کو سخت مجروح کیا اور سکرٹری پر بھی حملہ کیا وہ بچ گیا۔ ڈپٹی کلکٹر کی حالت نازک ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۲۴ مارچ میں طاعون سے ۱۵۴۶۴ اموتیں ہوئیں بنگال میں ۵۳۰۲۔ صوبجات متحدہ میں ۳۹۷۸۔ احاطہ بمبئی میں ۱۹۹۷۔ پنجاب میں ۳۸۲۔ ۸۳۸۲۔ ممالک متوسط میں ۶۸۶ برہما میں ۱۵۴۔

جاپان میں کوئلے کی کان کے اڑنے سے ۲۵۶ آدمی ہلاک ہوئے تھے

حضور پرنس معہ پرنسس آف ویلز صاحبہ سویز سے قاہرہ میں وارد ہوئے۔

مراکو میں دعویدار سلطنت اور مور فوجوں میں جو جنگ دریائے ملویا کے کنارے ہوئی تھی۔ وہ بغیر کسی فیصلہ کے ملتوی ہوگئی۔

فرانس میں کوئلہ کی کانوں کے حادثہ میں ۱۳ مزدور کئی روز کے بعد زندہ نکالے گئے۔

امریکہ میں کوئلے کی کانوں کے ۳ لاکھ مزدور کام چھوڑنے والے تھے مالکان نے مزدوری بڑھا کر ناراضی کو دور کیا۔

مراکو کانفرنس میں عہدنامہ پر ۸۔ اپریل کو دستخط ہو جائینگے

ہکاشیما واقع جاپان کی کوئلہ کی کان میں ایک حادثہ سے ۹۶ مزدور ہلاک ہوئے۔

فنلینڈ کے گورنر جنرل نے استعفا دیا کیونکہ وہ لبرل خیال تھا اور جو کمیشن ووٹ دہندگان کے حقوق کی تحقیقات کے لئے مقرر ہوئی ہے وہ سب تنگ خیال افسروں سے مملو ہے۔

میدان واقع اٹلی کی نمائش گاہ کا افتتاح شاہ اٹلی بذات خود کرینگے نمائش مذکور ۲۱ اپریل سے نومبر تک کھلی رہیگی۔

# ملٹری دُنیا

## کمانڈر انچیف بہادر کونسل میں

مسٹر گوکھلے کے اعتراضات کا جواب

لارڈ کچنر صاحب نے فوج کے اخراجات کے متعلق مہاراجہ دربھنگہ کے اس سوال کے جواب میں کہ "اگر ہم عہد نامہ جاپان سے مستفید نہیں تو اس کے عمل میں لانے سے کیا فائدہ ہوا" فرمایا کہ "عہد نامہ محض اس ملک کے مالی فوائد کے لئے نہیں بلکہ اس کے پردہ میں اور بہت سے اعلیٰ اور ضروری فائدے پوشیدہ ہیں جن سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ میں خوش ہوں کہ آج مجھ کو اخراجات کی بابت کونسل میں مفصل طور پر بیان کرنے کا موقعہ ملا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ ان اخراجات پر تین پہلوؤں سے غور کرنا چاہئے۔ اول فوجی قابلیت اور اس کی خوش انتظامی سے۔ دوئم اس کے فنڈ کے اخراجات میں کفایت شعاری کرنے سے۔ سوئم ہندی افواج کی طاقت و ان کی خدمات کے معاوضہ کے لحاظ سے۔ اس بارے میں میری دلی یہی خواہش ہے کہ فوجی قابلیت حاصل کرنے کے ساتھ کفایت شعاری کا خیال بھی ملحوظ رکھا جائے اور میں اس قسم کی افواج کا قائم رکھنا انصاف سے بعید سمجھتا ہوں جو اس ملک کی ضروریات سے زیادہ ہوں۔ آنریبل مسٹر گوکھلے کی رائے میں جاپانیوں کی طرح تمام رعایا سے فوجی خدمات لینا قابل ترجیح ہے لیکن میں یقین نہیں کرتا کہ ہندوستان کے باشندے اس طریقہ کو پسند کرینگے جب انہیں اس صورت میں سپاہیوں کی موجودہ تنخواہ کی نسبت بہت کم منظور کرنا پڑیگا۔ اگر مسٹر گوکھلے کا یہ منشا نہیں ہے تو میں خیال نہیں کر سکتا کہ موجودہ ملٹری اخراجات میں بہت زیادہ کمی ہو جائیگی۔ اگرچہ میرے دونوں ہم جلیس فوجی اخراجات پر عموماً اعتراض کرتے ہیں لیکن میں خیال نہیں کر سکتا کہ ملٹری قابلیت میں کمی ہونے پر وہ اطمینان ظاہر کرینگے جیسے کہ مالک اور نوکروں کے باہمی تعلقات میں یہ ضروری بات ہے کہ آقا اپنے ملازموں کو خطرات اور تکالیف سے بچانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا۔ اور جس طرح تمام کارخانوں میں کوئی شخص ناکارہ مشینوں یا ناکافی سامان کے ساتھ اپنے ملازموں پر زیادہ بار ڈالنے سے اپنا کام و بار روکنا پسند نہیں کرتا۔ پس اسی طرح اس قاعدہ سے ایک ایسی حکومت کو کوشش نہ کرنا چاہئے جس کی ذات پر ہندوستان کی حفاظت اور اس کا امن و امان قائم ہے۔ اور گورنمنٹ سپاہیوں کی حفاظت کے لئے ان کو کافی ذرائع دیکر اسی ضروری فرض کو ادا کر رہی ہے۔

ہم حال کی جنگ روس و جاپان میں دیکھ چکے ہیں کہ عمدہ فوجی قابلیت اور خوش انتظامی کی مثال نے کیسے حیرت انگیز نتائج ظاہر کئے ہیں اور جاپان نے اپنی اسی قابلیت کے باعث کیسی ناموری حاصل کی ہے جبکہ بعض لوگ خیال کرتے تھے کہ دنیا کی ایک بڑی جنگی طاقت کے سامنے اس کے خاتمہ کا وقت آگیا ہے۔ کیا اس ملک کے ہی خواہ اپنے انڈین سپاہیوں کو جو اپنی بہادری یا حب الوطنی میں جاپان سے کسی طرح کم نہیں ہیں صرف اس وجہ سے فنون جنگ میں کم رتبہ اعلیٰ ناپسند کرینگے کہ ان کو کافی ضروریات اور سامان سے مہیا نہ کیا جائے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ میرے دونوں ہم جلیس راجہ دربھنگہ اور مسٹر گوکھلے تو ہرگز ایسا پسند نہ کرینگے کہ ان کے ہم وطن سپاہیوں کے نام پر اس قسم کا دھبہ لگے۔ پس گورنمنٹ پر ہر طرح واجب ہے کہ وہ اپنے سپاہیوں کو میدان کارزار میں پورے ساز و سامان سے مہیا اور مسلح کر کے جنگ کرنے کے لئے بھیجے۔ اور یہ امر قابل افسوس ہے کہ زمانہ قدیم کی نسبت جو تیر کمان وغیرہ کام میں لائے جاتے تھے فی زمانہ جنگی ساز و سامان کا خرچ بہت بڑھ گیا ہے لیکن یہ امر ہمارے اختیار سے باہر ہے۔ باایں ہمہ ہمیشہ سے ہم کوشش کرتے رہے ہیں اور اب بھی ساعی ہیں کہ اخراجات جنگ میں حتی الوسع کفایت شعاری کیجائے۔

ہندوستان میں فیکٹریوں کی ترقی سے اب ہم کو فوجی سامان اور تعمیں انگلستان سے منگوانے کی نسبت یہاں سستی پڑینگی اور اس سے ہندوستانی کاریگروں کو بہت فائدہ پہنچیگا۔ جدید فوجی انتظام کی مدد سے ملٹری اخراجات کا اہتمام فنانس ڈیپارٹمنٹ کے اختیار میں ہوا کریگا۔

اس جدید فوجی انتظام کے لئے سب سے اعلیٰ ماہران فنون جنگ نے عرصہ تک غور و خوض کرنے کے بعد اپنی تحقیقات کے نتائج گورنمنٹ کے روبرو پیش کئے اور جن کے لئے ذرائع مہیا کرنے یعنے فوج کی طاقت کا فیصلہ کرنا صرف گورنمنٹ کا کام ہے۔ جدید انتظام کے متعلق فوجی اخراجات کی نسبت عام لوگوں میں غلط فہمی کے خیالات پھیلے ہوئے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ بہت سی فوجیں بڑھائی جائینگی۔ بعض کا خیال ہے کہ کمانڈر [illegible] پر بہت سا روپیہ صرف ہوگا۔ حالانکہ یہ دونوں باتیں بالکل غلط ہیں۔ جو کچھ ہوگا وہ یہ ہے کہ موجودہ فوج کو میدان جنگ میں جانے کے لئے اس قابل بنایا جائیگا کہ وہ بہ نسبت سابق کے اپنے سے دگنی طاقت رکھتی ہو۔ باقی اخراجات ٹرانسپورٹ کی ترقی کوسٹ ڈیفنس اور دیگر سخت ضروریات کے لئے ہوں گے۔ ان کا عملدرآمد بھی بہت عرصے میں ہوگا اور جب یہ تمام کارروائی مکمل ہو جائیگی تو ہم امید کر سکتے ہیں کہ پھر ملٹری اخراجات میں بہت تخفیف ہو جائیگی۔

جب ہم فوج کے آدمیوں کی تنخواہ کے سوال پر خیال کرتے ہیں تو میں یقین کرتا ہوں کہ میرے ہم جلیسوں میں سے کوئی یہ اعتراض نہ کریگا کہ ان کو زیادہ تنخواہ ملتی ہے۔ بلکہ موجودہ غلے کی گرانی کے لحاظ سے اگر اس کے برعکس خیال کیا جائے تو زیادہ درست ہوگا۔

میں اپنے ہم جلیسوں کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ملٹری اخراجات میں ہرگز فضول خرچی کا استعمال نہیں کرتے۔ بلکہ اس کے برخلاف اپنی موجودہ مشنری کی دیکھ بھال کر کے ہر قسم کی زیادتیوں کو روکنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں جو شاید دوسری صورتوں میں ہم کو مجبوراً اختیار کرنی پڑتیں۔ پس یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اگر ہم اس ملک میں صلح اور امن قائم رکھنا چاہتے ہیں جو اس کی مادی ترقیوں اور بہبودی کے لئے ایک ضروری شرط ہے تو ہم کو اس کی حفاظت کے لئے تمام ممکن ذرائع عمل میں لانے چاہئیں۔ ان ذرائع کی ترقی کے لئے ہندوستان کے اہل سرمایہ اس وقت تک روپیہ سے مدد نہیں دے سکتے جب تک کہ ان کو یقینی ضمانت کا اعتبار نہ ہو۔ اس لئے اگر ہم سرمایہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہم کو اس امر کی پوری پوری احتیاط کرنی لازم ہے کہ کہیں یہ مشہور نہ ہو جائے کہ ہماری پوزیشن غیر محفوظ ہے یا ہم اپنی ضروری پیش بندیوں میں غفلت کر رہے ہیں۔

مائی لارڈ۔ ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز صاحب نے الوداعی پیغام میں یور ایکسیلنسی کو اس ملک کی فوج کی قدیمی روایتوں کے حالات کی بابت کس طرح تحریر فرماتے ہیں اور انکی گرمجوشی اور فنون جنگ کی قابلیت کی کیسی تعریف کرتے ہیں۔ اور میں بھی یور ایکسیلنسی کو اس امر کا پورا پورا یقین دلاتا ہوں کہ انڈین آرمی ہمارے کنگ ایمپرر کے دلبند کے ان عالی خیالات اور پسندیدگی کی ہر طرح مستحق ہے۔ اس فوج کی وفاداری بہادری اور جان نثاری پر ہمکو پورا پورا اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ لیکن میں

جنگ کی تیاری کے لئے ان کو آراستہ کرنا زیادہ تر گورنمنٹ کی مرضی پر منحصر ہے - کیونکہ اگر دنیا بھر کی سب سے زیادہ بہادر فوج کو بھی جنگ کے ضروری سامان سے مہیا کرنے کے بغیر میدان جنگ میں لایا جائے تو وہ بھی ناکامیاب ثابت ہوگی -

**اخبار ٹائمز** لارڈ کچنر اور لارڈ منٹو کی تقریروں پر تحریر کرتا ہے کہ سکھ بین الاقوام جماعتوں کی عارضی عمدہ صورت پر خیال کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے - بلکہ سکھ متنبہ ہونا چاہئے کہ گورنمنٹ کے بعد ہماری ظاہرا طاقت اور اقبالمندی کی تبدیل ہو سکتی ہے -

**لارڈ کچنر صاحب بہادر جبلپور میں** - ۳۰ مارچ کو ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے جبلپور میں تمام گروہوں کا معائنہ فرمایا اور اول برہمنز کو کلر عطا فرمائے - پریڈ ختم ہونے کے بعد لارڈ کچنر صاحب بہادر نے کنگز کلر کو کیپٹن مارشل سے لیکر جمعدار اجودھیا رام باجپئی کو مرحمت فرمائے جس نے باادب سرنگوں ہوکر ان کو قبول کیا - بعد ازاں رجمنٹل کلر جمعدار پیارے لال تیواری کو دئے گئے -

پھر لارڈ کچنر صاحب نے رجمنٹ کو اسکی وفاداری اور حسن خدمات پر مبارکباد دیتے ہوئے یہ تقریر فرمائی -

کرنل لاج صاحب اور اول برہمنز کے دیگر آفیسر صاحبان میں اس بات کو ایک بڑا حق تسلیم کرتا ہوں کہ آج مجھے تمکو یہہ نئے کلر پیش کرنے کی عزت حاصل ہے - تمہاری رجمنٹ جو ایک عرصے سے شجاعت کے لئے اعزاز اور ناموری حاصل کرتی رہی ہے پرانی بنگال آرمی کی باقیماندہ رجمنٹوں میں سب سے سینئر ہے جس نے سنہ [illegible] کی بکسر کی لڑائی میں لیک صاحب کی فتحیاب فوج کے ساتھ حصہ لیا ہے اور پھر آگرہ کے فتح کرنے جنگ لاسواری اور محاصرہ گوالیار میں عمدہ خدمات ادا کیں سنہ [illegible] میں ملکہ کے خلاف جو لڑائیاں ہوئیں اس میں یہہ رجمنٹ شریک رہی اور جبل سے واپس ہوتے وقت فوج نے جو مصیبتیں اور تکلیفیں اٹھائیں ہیں ان میں بھی شامل حال تھی سنہ ۱۸۱۴ء کی جنگ نیپال میں اس نے اول ہی مرتبہ پہاڑی جنگ کا تجربہ حاصل کیا اور مردانگی کی خوب داد دی سنہ ۱۸۲۶ء میں بھرت پور کے محاصرہ اور فتح کے موقعہ پر تم نے ۵۹ پیدل احمد ملک کی اپنی راجپوتوں کے ساتھ ملکر لشکر اشنک میں حصہ لیا

سنہ ۱۸۵۷ء میں تم نے پشاور میں حسن خدمات ادا کیں - بعد ازاں سنہ ۱۸۵۸ء میں ڈاب ویلی کی مہم میں اور سنہ ۱۸۸۵ء کی مہم برہما میں داد شجاعت دی - غدر کے بعد اول برہمنز کو اسکی وفاداری اور جان نثاری کے باعث اول بنگال انفنٹری کا نام دیا گیا جو بعد میں تبدیل کرکے تمہارا موجودہ نام رکھا گیا -"

بعد ازاں رجمنٹ کی گذشتہ خدمات کی تعریف کرکے اس سے آیندہ بھی اسی قسم کی ناموری حاصل کرنے کی امید ظاہر کی -

**جنوب** مغربی افریقہ میں ہاٹنٹاٹ لوگوں نے ایک جرمن دستہ کی اسکورٹ کو گھیر کر ایک افسر اور دس سپاہیوں کو قتل کیا -

**حضور** کمانڈر انچیف بہادر چہارشنبہ کی رات کو کلکتہ سے موسم بہار کے دورہ پر روانہ ہوئے -

**نوشہرہ** میں حضور وائسرائے کی تشریف آوری کے موقعہ پر فوجیں جمع ہونگی - ہز ایکسیلنسی صرف مالاکنڈ موبائل کالم کا مارچنگ آرڈر میں ملاحظہ فرمائیں گے اور پشاور میں صرف وہاں کے گیریزن کے [illegible] کا ریویو ہوگا -

**ملٹری دیوانگی** - مارننگ پوسٹ دہلی ملٹری دیوانگی کی ایک عجیب مثال بیان کرتا ہے - وہ کہتا ہے کہ دہلی کے لوکل ٹیلیگراف آفس میں نئی کیولری کے ایک سوار کو جو تار دینے آیا تھا ایک چپراسی نے پوچھا کہ وہ اپنا گھوڑا برآمدہ میں کیوں لے آیا - یہہ سنکر سوار نے گھوڑے پر چڑھکر شاید چپراسی کے قتل کرنے کے لئے اپنی تلوار کھینچی لیکن ایک عجیب اتفاق سے تلوار برآمدہ کی چھت میں لگی - اور چپراسی کو دفتر میں بھاگنے کے لئے وقت ملگیا ملٹری حکام کو اس واقعہ کی اطلاع دی گئی ہے -

**فوجوں میں سزائے تازیانہ** - مسٹر مورلے نے ہوس آف کامنز میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ہندوستان کی دیسی فوجوں میں سزائے تازیانہ بہت کم استعمال کی جاتی ہے اور فوجوں میں اس قسم کی سزا کے قطعی بند کرنے کے لئے یہہ بھی ایک بڑی وجہ ہے - پھر مسٹر مورلے نے کہا کہ اس کے متعلق انڈین گورنمنٹ سے گفتگو کی جائیگی -

**مصر اور ٹرکی کا سرحدی تنازعہ** - یروشلم کے ترکی ریگولرز کی ایک کمپنی کو مصر کی سرحد پر بھیجے جانیکا حکم ہوا ہے -

**ہندوستان** میں ایڈجوٹنٹ جنرل صاحب و کوارٹر ماسٹر جنرل صاحب اور موبلائزیشن برانچ کے دفاتر ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کو کلکتہ میں منضم ہو گئے -

**میرٹھ** ڈویژن کے کمانڈنگ جنرل ہنری صاحب بہادر بہمراہی کرنل شلی صاحب گذشتہ دوشنبہ کی صبح کو ڈیرہ دون پہنچے اور بیرپور میں ماؤنٹڈ آرٹلری کی بارگوں کی مجوزہ جگہ اور ٹروپوں کا معائنہ فرمایا اور اسی دن شام کو براہ لینسڈون کنتور د تشریف لے گئے -

**اوّل** (پشاور) ڈویژن کے کمانڈنگ جنرل سر ایڈمنڈ بارو صاحب کے سی - بی کی ۶۰ یوم کی استحقاقی رخصت ۱۶ مئی سے منظور ہو گئی -

**۴ کیولری** کے کرنل ٹرنر صاحب جو جمعہ گذشتہ کو پولو کھیلتے ہوئے گر پڑے تھے ابھی تک افسوس ہے کہ ہوش میں نہیں آئے -

**انڈین** آرمی کے کرنل برڈ وڈ صاحب ملک معظم کے اے ڈی کانگ مقرر ہوئے -

جدید فوجی انتظام میں جہلم کی چھاؤنی بڑی بنائی جائیگی - اراضی کے لئے بندوبست ہو رہا ہے -

**صلح یا جنگ** - جرمنی میں ایک پمفلٹ "صلح یا جنگ" کے نام سے شایع ہوا ہے جس کی نسبت افواہ ہے کہ شہنشاہ جرمنی نے خود تصنیف کیا ہے یا ان کے ایما سے لکھا گیا ہے - راقم نے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ جرمنی اور انگلستان کے مابین جنگ کا ہونا اٹل ہے - اگرچہ جرمن قوم خواہان جنگ نہیں ہے لیکن بقول اس کے انگلستان نے بوجہ حسد کے عزم مصمم کرلیا ہے کہ جرمنی کی روزافزوں بحری طاقت کو روکا جائے اس لئے اہل جرمن کو اس آنے والی جنگ کے لئے تیار رہنا چاہئے - وہ لکھتا

ہوگی اس جنگ میں انگلینڈ اور فرانس ایک طرف ہونگے اور اٹلی اور آسٹریا خاموش بیٹھے۔ جنگ شروع ہوتے ہی برٹش جرمن بندرگاہوں کا راستہ روک دیگا اور تمام سمندروں سے جرمن جہاز غائب ہو جائینگے۔

اس میں شک نہیں کہ ہم کبیر روپیہ کے عوض میں تمام ضرورت کا سامان بڑی خوشی سے جرمنی کو دیں۔ لیکن جب تک کبیرہ روم کے چند بندرگاہ جرمنی کے ہاتھ میں نہوں یہ سامان کس طرح پہنچ سکتا ہے۔ اس جنگ کا نتیجہ جرمنی کے حق میں کیا ہوگا۔ غالباً یہ ہوگا کہ تمام جرمن بحری تجارت اور جہاز اور کشتیاں برٹش بیڑوں کا شکار ہو جائینگی۔ جرمنی کے ساحلوں پر برٹش جنگی جہاز دھاوا کرینگے۔ اور ہمبرگ منہدم ہو جائیگا لیکن برٹش فوج ہمارے ملک میں داخل نہو سکیگی۔ ہمارے ساحلی علاقہ کو نقصان پہنچانے کے سوا اور کچھ نہ کر سکیں گے۔ توپ کے گولوں کی زد سے آگے جرمن قوم اسی طرح بے خطر زندگی بسر کریگی جیسی کہ امن میں۔ مگر جرمنی کو کھانے پینے کے لئے باہر کے سامان کی ضرورت پڑیگی لیکن امریکہ بندرگاہ ٹریسٹا کی راہ سے سامان پہنچائیگا۔ راقم مضمون فرض کرتا ہے کہ فرانس کو قطعی شکست ہوگی خواہ روس بھی اس کی مدد کرے۔

**بغاوت یمن**۔ عدن سے ایک نامہ نگار ۲۵ مارچ کو خبر دیتا ہے کہ ترک کمانڈر فیضی پاشا نے بہت سا علاقہ جو ترکوں کے ہاتھ سے نکل گیا تھا فتح کر لیا ہے اور سلسلہ آمد و رفت پر فوجی چوکیاں قایم کر دی ہیں لیکن باغی امام کو اس کے اپنے وطن میں ہی گھیر رکھنے کی کوشش کرنا سخت غلطی تھی۔ اس منصوبہ میں ترکوں کو شکست ہوئی اور ان کی چار بٹالینیں مع ایک جنرل کے تہ تیغ ہوئیں۔ آخر ترکی فوج کو پسپا ہو کر صنعا میں واپس آنا پڑا۔ باربرداری کے سامان کی قلت کی وجہ سے کوئی بھاری لشکر اس علاقہ میں کامیابی کے ساتھ بڑھ نہیں سکتا ہے پس اگر یمن پر ترک قابض رہنا چاہتے ہیں تو عدن سے صنعا تک ریل بنانی پڑیگی۔ چنانچہ ایک کمیشن مقرر ہوئی ہے جس میں ایک فرنچ اور دو ترک انجنیر شامل ہیں جو اس علاقہ کی سروے کرینگے اور رائے قایم کرینگے کہ ریل بن سکتی ہے یا نہیں۔ پایونیر لکھتا ہے کہ بقول مسٹر لیمڈ کمیشن ایک سیاح کے یمن پر سخت تباہی آئی ہوئی ہے اس جنگ اور بدامنی کی وجہ سے صنعا کی آبادی جو پہلے ۸ ہزار تھی صرف ۲۰ ہزار رہگئی ہے۔ صنعا کے محاصرہ میں باغیوں نے نیز ترکی فوج نے سخت تکلیفیں اٹھائیں۔ طرفین کو بارہا فاقہ ...

کی نوبت گذری۔ اور طرفین کو بعض اوقات مینڈک کے گوشت پر گذارہ کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ پایہ تخت یمن اور ساحل کے مابین تمام علاقہ ویران ہو گیا ہے۔ ایک ترک نے تسلیم کیا کہ خود اس نے تین عرب کو مار کر کھایا۔ کتے اور بلیوں کی نسل ہی مفقود ہو گئی کیونکہ وہ سب خوراک کے کام آگئے۔ یہ سب ٹرینسپورٹ کے ناقص انتظام کا نتیجہ تھا۔

**آنریری کپتان**۔ دوم رجمنٹ سفر مینا کے صوبیدار میجر شیخ اسمٰعیل سردار بہادر کو پنشنیاب ہونے پر ۲۷ مارچ ۱۹۱۱ء سے کپتانی کا آنریری رینک عطا ہوا۔

## آج کیا خبر ہے؟

ملک معظم نے حکم دیا کہ شاہزادی اینا منسوبہ شاہ سپین کو رایل ہائنس کے لقب سے ملقب کیا جائے۔

سر آرتھر نکلسن برٹش ڈیلیگیٹ کو مراکو کانفرنس کے متعلق عمدہ خدمات کے صلہ میں جی۔ سی۔ ایم۔ جی کا اعزاز عطا ہوا۔

گورنمنٹ روس نے طاقتوں سے تحریک کی ہے کہ ہیگ میں ماہ جولائی دوسری امن کانفرنس منعقد ہو۔

شمال سے خبر آئی کہ ایک دیسی باغی سردار ہیبانا کے آدمی سلسلہ تار کاٹ رہے ہیں اور گرے ٹوون کے باہر انہوں نے پولیس کے ایک دستہ اور سویلینوں پر فیر کئے اور دو فارم غارت کرکے گولی بارود لوٹ لیگئے۔ ایک باٹری توپخانہ کی اور ایک کمپنی برٹش انفنٹری کی گرے ٹوون کو روانہ کی گئی ہے۔

ترک کمشنروں نے رپورٹ کی کہ تابہ صوبہ اکابہ میں شامل ہے اور اس لئے ترکی علاقہ ہے مصر کا نہیں ہے۔

صاحب وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ ہم نے گورنمنٹ ہند کو توجہ دلائی ہے کہ دیسی مجرموں کو سزائے بید دینے کے معاملہ پر غور کرے غالباً یہ سزا موقوف کیجائیگی۔

روسی سفارت طہران مخبر ہے کہ سیستان میں طاعونی فساد کے خیال سے برجند اور تربت اور نوبسیم کو ایک رسالہ روانہ کیا ہے۔

حضور وائسرائے ۴ ماہ حال کی صبح کو رونق افروز اجمیر شریف ہوئے۔

محسود وزیریوں نے ایک اور مجرم عمر خان کو حوالہ سرکار کیا ہے گورنمنٹ بمبئی نے گورنمنٹ انڈیا سے دس افسر ملیگیٹوری ڈیوٹی کیلئے طلب کئے ہیں

گورنمنٹ پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر ایک شخص کے متعدد لڑکے مدرسہ میں پڑھتے ہوں تو بڑا لڑکا پوری فیس دیگا باقی تمام نصف فیس۔

سانگلہ ہل شاہدرہ تک یکم جون سے ریل جاری ہو جائیگی۔

لیڈی ریواز صاحبہ ایچیسن گرلز سکول لاہور کی لڑکیوں کو بتاریخ ۱۰ اپریل انعامات تقسیم فرمائینگی۔

ضلع کیمبلپور کا صدر مقام آئندہ کہاں ہونا چاہئے اب تک فیصلہ نہیں ہوا۔

کرنل بیلس صاحب سرجن جنرل برون صاحب کے ایام رخصت میں گورنمنٹ مدراس کے قایمقام سرجن جنرل رہینگے۔

پنجاب ایسوسی ایشن کی طرف سے ۱۸ ماہ حال کو شالامار باغ میں نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب کو گارڈن پارٹی دیجائیگی۔

رائے بہادر انوپ سنگھ اینڈ کمپنی ٹھیکہ داران کراچی نے اپنے خرچ سے سرہدار میں برقی روشنی کے آلات مہیا کرنے کا ارادہ کیا تھا اس شرط پر کہ سرہدار میونسپلٹی آئندہ روشنی کا خرچ برداشت کرے مگر میونسپلٹی نے انکار کیا۔

سرکھنو مہاراجہ کشمیر ۱ ماہ حال کو سرہدار کی جانب کو روانہ ہونگے اور ۱۹ کو واپس آکر ۲۸ اپریل کو عازم کشمیر ہونگے۔

## لودیانہ

موسم بدلنے لگا ہے اگرچہ پرسوں دن کو بھی بادل کئی دفعہ گھر آئے مگر اب دھوپ کی تابش بڑھ گئی ہے اور رات کو آدھی رات سے پہلے مکانوں کے اندر سونا ناگوار ہے۔

محلہ ڈھولیوال میں لاہور سے آئے ہوئے دو شخص مبتلائے پلیگ ہوئے۔ جگراؤں کی آبادی رفتہ رفتہ لودیانہ کو منتقل ہو رہی ہے روز ٹرین بھری ہوئی آتی ہے۔ اس لئے شہر کا پلیگ سے محفوظ رہنا امید موہوم ہے اب صفائی کی طرف میونسپلٹی کو خصوصیت سے توجہ کرنی چاہئے۔

۲۸ مارچ کو سر سید احمد خان مرحوم بانی علیگڈھ کالج کی برسی کی تقریب سے اسلامیہ سکول میں بصدارت شیخ محمد نصیب صاحب بیرسٹر ایٹ لا ایک جلسہ منعقد ہوا۔

۳۱ مارچ کو کرسچن ہائی سکول کے طلباء کو سردار گھمنڈ سنگھ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے انعامات تقسیم فرمائے۔

اسلامیہ سکول کی توسیع عمارت کے لئے چندہ فراہم ہو رہا ہے۔

دیوان ٹیک چند صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع لودیانہ کے فرزند دیوان ...

... چند بغرض تعلیم سپرنٹنڈنٹ ۱ ماہ حال کو عازم انگلینڈ ہونگے ...

# دلچسپ واقفیت

**روس کا خفیہ راز۔** روس کی لوہے کی تجارت کا راز ان عجیب و غریب خفیہ باتوں میں سے ہے جن کے سمجھنے کے لئے سائنٹفک لوگوں نے اپنی عمریں گذار دیں لیکن ان کی ہوا تک کو بھی نہ پہنچ سکے روسی لوہے کی چادریں بنانے کا راز۔ روسی گورنمنٹ کے قبضہ میں ہے اور اس راز کا حال کارخانہ سے باہر آج تک کسی غیر شخص کو معلوم نہیں ہوا۔ جب کوئی مزدور یا کاریگر ایک مرتبہ اس کارخانہ میں داخل ہو گیا تو اس کو اپنے بیوی بچوں پڑوسیوں دوستوں وغیرہ کو اور اپنی آزادی کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہنی پڑتی ہے۔ اور پھر اس کے بعد اس کی موت زندگی یا دیگر حالات کا کبھی کچھ پتہ نشان نہیں لگ سکتا۔

بارہا چند سر دار از ما لوگوں نے جان پر کھیل کر یہہ کوشش کی کہ اس راز سربستہ کی کچھ کیفیت معلوم کریں۔ یا اس کارخانہ میں داخل ہو کر باہر اپنے دوست احباب سے اسکی پردہ دری کریں لیکن وہ ہمیشہ حرام موت مرے۔

ایک مرتبہ البتہ یہہ خفیہ راز طشت از بام ہوتے ہوتے رہ گیا ایک چالاک شخص نے کارخانہ کے اندر سے اس راز کی تمام و کمال کیفیت تحریر کر کے ایک پتنگ کے ذریعہ نہایت ہوشیاری سے باہر پہنچائی تھی۔ لیکن بدقسمتی سے یہہ پتنگ ایک کھیت پر جا کر ان پڑھ کسانوں کے ہاتھ لگا پتنگ کے ساتھ ایک خط کے لفافہ کو دیکھکر وہ ڈرے اور فوراً پولیس کے سپاہیوں کے پاس لے گئے۔ اور جس کا یہہ نتیجہ ہوا کہ اگرچہ بیچارے بیگناہ کسانوں نے اس خط کی بابت بالکل اپنی لاعلمی ظاہر کی لیکن ان کو فوراً قتل کیا گیا۔ اور جن جن سپاہیوں اور افسروں کے ہاتھ یہ خط پڑا تھا ان کو ہمیشہ کے لئے اسی کارخانہ میں قید کیا گیا۔ اور یہہ عجیب و غریب راز ابتک بدستور پوشیدہ اور محفوظ ہے +

---

**ہیرے آسمان سے پڑتے ہیں۔** جس قدر اصلی مکمل ہیرے ہمارے کرہ ارض پر موجود ہیں سائنٹفک لوگوں کے قول کے بموجب ان کی پیدائش ہماری دنیا میں نہیں ہوئی بلکہ وہ شہاب ثاقب کی شکل میں آسمان سے گرے ہیں علاوہ تمام ہیرے جو دنیا کی ہیروں کی کانوں میں پیدا ہوتے ہیں حقیقت میں اپنی آسمانی ہیروں کے ذرے ہیں۔

اگرچہ یہہ بیان ایسا عجیب و غریب ہے جس کے یقین کرنے میں عوام الناس کو تامل ہو سکتا ہے لیکن یہہ امر اس سے بھی زیادہ عجیب تر ہے کہ ہماری دنیا میں جس قدر ہیرے موجود ہیں وہ زمین پر آسمان سے گرے اور جیسا کہ اکثر تمام لوگوں کا خیال ہے وہ ہماری دنیا میں پتھر کے کوئلوں یا دیگر معدنی اشیاء کی طرح پیدا نہیں ہوتے۔

لیکن سائنٹفک لوگوں کی جدید تحقیقات اس بیان کی تصدیق کرتی ہے کہ کمبرلے کی تمام ہیرے کی کانوں کا ذخیرہ یہ دنیا کے کسی اور حصے کی اس قسم کی کانیں ہماری دنیا کی پیداوار نہیں ہیں بلکہ وہ کبھی نہ کسی زمانہ میں آسمان سے گری ہیں یا دوسرے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ خلا میں کسی غیر محدود اور نامعلوم فاصلہ پر ہیروں کی ایک عظیم الشان فیکٹری ہے جہاں تمام اصلی ہیرے تیار ہوتے ہیں اور ہماری دنیا میں جسقدر ہیروں کا ذخیرہ موجود ہے وہ زمانہ قدیم میں اسی فیکٹری سے گرا ہے۔ اور اب بھی یہی فیکٹری بعض بعض موقعوں پر ہمیں یہہ قیمتی پتھر مہیا کرتی رہتی ہے لیکن ایسی عجیب و غریب بات کے یقین دلانے کے لئے سائنٹفک لوگوں کے پاس کیا دلیل ہے؟

وہ اس بیان کی تصدیق میں پہلا بڑا ثبوت یہہ پیش کرتے ہیں کہ وہ تمام چٹانیں جن میں کمبرلے کے ہیرے دستیاب ہوتے ہیں وہ بناوٹ اور شکل میں دنیا کی ہر ایک چٹان سے ہر طرح مختلف ہیں اور یہہ چٹانیں اسی مادہ سے بنی ہوئی ہیں جس سے شہاب ثاقب مرکب ہوتے ہیں۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان تمام چٹانوں کا ڈھیر کا ڈھیر کبھی نہ کسی زمانہ میں آسمان سے گرا ہے۔ اگرچہ یہہ بیان بہت حیرت انگیز معلوم ہوتا ہے لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ اریزونا میں ایک پہاڑ واقع ہے جس کی نسبت تمام سائنٹسٹ متفق ہیں کہ وہ تمام پہاڑ شہاب ثاقب کی صورت میں آسمان سے گرا ہے۔ اس پہاڑ میں بھی کہیں کہیں ہیرے دستیاب ہوتے ہیں۔

علاوہ ازیں تمام ہیرے عملی طور پر زمین کے بالائی طبقات پر ملتے ہیں اور یہ ان کے آسمان سے گرنے کا ایک اور ثبوت ہے۔ پھر ہیروں کے کرسٹل کی شکل کسی دنیاوی کرسٹل کے مشابہ نہیں یہہ بھی ان کے آسمانی ہونے کا ایک بڑا ثبوت ہے۔

کمبرلے کے ہیروں میں ایک عجیب بات یہی ہے کہ ان میں سے اکثر جب کان سے نکالکر باہر ہوا میں لائے جاتے ہیں تو وہ عموماً پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں اب بعینہ یہی حالت ان شہاب ثاقب کے پتھروں میں پائی جاتی ہے جو آسمان سے گرے ہیں ان پتھروں کو کسی ایسی شے میں لپیٹ کر رکھا جاتا ہے کہ ان کو ہوا نہ لگنے پائے۔ اگر ان کو ہوا میں برہنہ کیا جائے تو یہہ پتھر بھی پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں۔ ان کی خاصیت اس مقام کی خاص خاص حالتوں کے باعث ہے جہاں یہ پیدا ہوتے ہیں لیکن ہماری دنیا میں آکسیجن گیس کی موجودگی کے باعث ان کا اپنی اصلی حالت پر قایم رہنا ناممکن ہے۔ یہ ان کے آسمانی ہونے کی ایک اور زبردست دلیل ہے۔

ہیرے تیار کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان کو اول بہت سرخ کر کے دفعتہً سرد کر لیا جائے۔ لیکن زمین میں شروع ہی سے یہہ خاصیت مفقود ہے کہ گرم ہو کر دہ دفعتاً سرد ہو جائے۔ اس لئے ہیروں کو زمین کی پیداوار سے منسوب کرنا غلط ہے۔ سائنٹفک لوگوں کی جدید تحقیقات سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ جس مقام پر ہیرے دستیاب ہو سکتے ہیں اس کی زمین دنیا کی کسی شے سے مشابہ نہیں ہو سکتی۔ اور ایسے مقامات دریافت کرنے کے لئے سب سے اچھی جگہ قطب جنوبی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ہم جس قدر قطب جنوبی کے نزدیک چلتے جائینگے اسی قدر زیادہ ہیروں کے دستیاب ہونے کی امید ہے۔ ان کے خیال کے بموجب قطب جنوبی سے زیادہ دنیا کا کوئی حصہ ہیروں کے لئے زیادہ زرخیز نہیں ہو سکتا۔

سائنٹسٹ لوگ یہہ بھی کہتے ہیں کہ جس طرح کسی زمانہ گذشتہ میں ہیروں کا مینہ برسنے سے دنیا میں ان کی پیداوار شروع ہوئی ہے اس طرح یہہ بھی ممکن ہے کہ کسی آیندہ زمانہ میں انکی پھر بارش ہو۔

---

**عجیب و غریب زبان۔** دنیا کی تمام زبانوں میں سے جو بنی نوع انسان اپنے خیالات ایک دوسرے پر ظاہر کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے جزائر کینری و کیمرون کے باشندوں کی زبان عجیب ترین ہے گا بیرو قوم کے لوگ جو جزائر کینسری میں آباد ہیں جب کسی شخص سے کچھ کہنا چاہیں تو وہ اپنا منشا دونوں انگلیوں اور لبوں سے سیٹی بجا کر ظاہر کرتے ہیں اور ان کے تمام سلسلہ ہر قسم کی گفتگو اور معمولی خیالات کے ظاہر کرنے کی ضرورت کو بخوبی ادا

کر سکتے ہیں۔

کمروں کے باشندے ڈھول کے ذریعہ بات چیت کرتے ہیں۔ ان کا ڈھول ایک عجیب قسم کا ہوتا ہے۔ اس کی سطح دو قسم کی ہوتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ بجاتے وقت دو قسم کی آواز نکلتی ہے اور یہ لوگ اسی ڈھول کے ذریعے ایک دوسرے کے تمام خیالات کو بخوبی ظاہر کر سکتے ہیں۔ نامہ و پیغام بھی اسی سے ہوتا ہے لیکن اس کے سردار کا تمام کار و بار اسی ڈھول ہی کے ذریعہ سے خیالات ظاہر کرنے کا ذریعہ ہے۔ جس کو تمام ایسی اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں جیسے کہ ہم آپس میں گفتگو کرتے ہیں۔

## گھوڑوں کے لئے عینکیں

فن عینک سازی کا ایک ماہر بیان کرتا ہے کہ انسان کی مانند گھوڑوں کے لئے بھی بعض اوقات عینکوں کی سخت ضرورت ہوتی ہے گھوڑوں کی عینکوں سے جو انگلستان میں بکثرت طیار ہو کر دنیا کے تقریباً تمام حصوں میں روانہ کی جاتی ہیں دو طرح کے فائدے ہیں۔

اول تو انسان کی طرح بعض گھوڑوں کی نظر کمزور ہوتی ہے اور ان عینکوں کے استعمال سے وہ انسان کی مانند مستفید ہو سکتے ہیں۔

دوم ان عینکوں سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ ان کی مدد سے گھوڑا اونچا قدم اٹھا کر چلنے کا عادی بنایا جا سکتا ہے کیونکہ جو عینکیں اس ضرورت کے لئے طیار کی جاتی ہیں انہیں سے گھوڑے کو سامنے کی سڑک اوپر کو اٹھی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ اس لئے وہ اونچی زمین سمجھکر قدم بھی اونچا اٹھاتا ہے۔

## ہیراکسیس کس طرح بنتا ہے؟

یہ کار آمد شے بازاروں میں تقریباً ہر ایک پنساری کی دکان سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر کسی عطار یا پنساری سے یہ دریافت کیا جائے کہ بھئی ہیراکسیس کے بنانے کی کیا ترکیب ہے تو وہ شاید اس قدر جواب دیکر خاموش ہو جائیگا کہ یہ ولایت سے بنکر آتا ہے۔

ہندوستان میں نہیں بنتا۔ ہمیں اس بات کے خیال پر کس قدر افسوس آتا ہے کہ جو چیز کسی زمانہ میں بکثرت ہندوستان میں ہوا کرتی تھی۔ اب کوئی ہندوستانی اس کے بنانے کی ترکیب تک نہیں جانتا۔ ایک ہیراکسیس پر کیا موقوف ہے صدہا اسی قسم کی کار آمد چیزیں جو ہمارا ملک خود تیار کیا کرتا تھا اب اپنی جہالت لاعلمی اور پست ہمتی کے باعث انہی کے لئے اور ملکوں کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہے۔ سفیدہ۔ گندھک۔ نیلا تھوتھا جست مردارسنگ ہر قسم کے رنگ اور تیزاب وغیرہ وغیرہ سبھی کچھ یہاں تیار ہوا کرتے تھے لیکن اب ہمکو دوسروں کے دست نگر رہنے کی ایسی عادت ہو گئی ہے کہ ان چیزوں کو خود تیار کرنے کی ذرا پرواہ نہیں کرتے حالانکہ ان کے بنانے میں کسی پہاڑ کے ڈھانے یا سخت جانفشانی کرنے کی ضرورت نہیں اب ذرا غور کرنے کی جا ہے کہ بھلا ہیراکسیس کے بنانے میں ایسی کونسی سخت مشکل حائل ہے جو ہم اس کے تیار کرنے میں پہلو تہی کرتے ہیں۔

ہیراکسیس کا بڑا جزو لوہ چون ہے جو آہنگروں کے ہاں سے جس قدر چاہو دستیاب ہو سکتا ہے۔ حسب ضرورت لوہ چون لیکر اس قدر گندھک کے تیزاب میں ڈالو کہ تمام لوہ چون اچھی طرح ڈوب جائے۔ اب جوش دیکر تمام لوہ چون کو گلا دو۔ اگر کچھ باقی رہ جائے تو اور تیزاب ڈالدو۔ تمام لوہ چون تیزاب میں حل ہو کر سبزی مائل ہو جائیگا۔ اب اس کو خوب جوش دیتے جاؤ یہاں تک کہ گاڑھا ہو جائے پھر اس کو آگ پر سے اتار لو سرد ہونے پر ایک ڈلی سی بن جائیگی یہی ہیراکسیس ہے جسکو ولایت سے منگوانے کے بغیر ہم اپنے تئیں بیدست و پا اور لاچار سمجھتے ہیں۔

ہیراکسیس بہت اچھی ایک کپڑے کا رنگ ہے۔ سیاہی اس سے بنائی جاتی ہے۔ مسی تیار کرنے کے یہ کام آتا ہے۔ دواؤں میں یہ استعمال ہوتا ہے۔ پیپل کے سڑانے کے لئے بھی ڈالا جاتا ہے اگر اس کو کنوؤں میں ڈالدیں تو تمام کیڑے مرجاتے ہیں غرضیکہ ایسے ہی اور بہت سے کام ہیں جن میں ہیراکسیس کی ضرورت پڑتی ہے۔

## آتشیں جزیرہ

جزیرہ جاوا میں ایک بڑی جھیل ہے جس کی ابلتی ہوئی دلدل کے بیچ میں یہ آتشیں جزیرہ واقع ہے اس دلدل کے ابلنے سے سٹیم اور گیس سے جو بلبلے بنتے ہیں وہ اکثر قطر میں دس فٹ سے لے کر ۲۰ فٹ تک پھول جاتے ہیں تقریباً اس قدر حباب حاصل کرنے کے بعد وہ دلدل کی سطح سے بیلون کی مانند ہوا میں اوپر اٹھتے ہیں اور کچھ اونچے جا کر بہت زور کے ساتھ پھٹ جاتے ہیں اور ایک توپ چلنے کے مانند آواز پیدا ہوتی ہے۔ غرضیکہ اس جزیرے میں تمام دن اسی طرح توپوں کے فائر ہونے کی آواز سنائی دیتی رہتی ہے۔

## عرق لیموں کے فوائد

اگر لیموں کا عرق گرم پانی کے ساتھ علی الصباح پیا جائے یا ہونٹ پر استعمال کیا جائے تو رنگ کے نکھارنے میں مفید ہے۔ زیادہ سوئے ہوئے اور جسیم آدمیوں کے لئے اس سے بہتر کوئی دوا نہیں۔

بخار کی حالت میں جب مریض کی زبان اور ہونٹوں پر بہت خشکی آ جائے تو اس کے رفع کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی شے نہیں کہ عرق لیموں اور گلسرین کو ہموزن لیکر ایک کپڑے کے پارچہ میں جذب کر کے استعمال کریں۔

اگر تازہ پانی میں چند قطرے عرق لیموں کے آمیز کر کے دانت صاف کئے جائیں تو یہ عمدہ منجن کا کام دیگا۔ اور منہ کو خوشبودار اور خوش ذائقہ بنائیگا۔

ایک قہوہ کی پیالی میں چمچہ بھر عرق لیموں ڈالکر استعمال کرنا دردسر کے لئے مفید ہے۔

گرم پانی اور عرق لیموں کا مرکب جسم کے داغ رفع کرنے میں مجرب ہے۔

عرق لیموں کو نمک کے ساتھ حل کر کے استعمال کرنے سے کپڑوں کے داغ دور ہو سکتے ہیں۔ اس مرکب کو لگا کر کپڑا دھوپ میں رکھنا چاہئے اگر ضرورت ہو تو دو تین دفعہ اس کو دہرانا چاہئے۔

مچھر اور بھڑ وغیرہ کے کاٹے پر عرق لیموں لگانا فوراً درد کو تسکین دیتا ہے۔

# تندرستی ہزار نعمت ہے

(از دیسی ادویات)

**دفعیہ نیش عقرب** - جس جگہ بچھو کاٹے گوبر کے درخت کا دودھ لگانا نہایت ہی مفید ہے میرا اپنا تجربہ ہے۔ دو چار منٹ میں ہی آرام ہو جاتا ہے۔ سچا یہ ترکیب رکھنا چاہیئے۔

**کچے آم کا چیپ پھنسیوں پر لگانا** - نہایت ہی مفید ہے۔ مشہور کی قدرت اگر اچھی جگہ پر لگ جائے تو پھنسیاں پیدا کر دے۔ پھوڑے یا پھنسیا وغیرہ میں جب یہ کون لا سکھا لیا جاوے تو سینہ کے واسطے بھی کار آمد ہے۔ ان پھنسیوں کو جو کہ آنکھ کی پلک پر نکل آتی ہیں جب تو انجن ہاری آنکھ میں مفید ہے۔

**ابریشم کے خواص** - یہ بہت مشہور چیز ہے نہایت مفرح اور مقوی ہے۔ اور امراض پھیپھڑے میں اس سے اکثر کامیابی ہوتی ہے۔ حاملہ عورتوں کو جب کھانسی اور قبض کی شکایت ہو دے تو اس کے ساتھ گل گاؤزبان - مویز منقی شامل کر کے دیا گیا اور خدا کا فضل ہو گیا - ابریشم کے شربت اور خمیرہ مختلف قسم کے بنائے جاتے ہیں نہایت زود اثر ہوتے ہیں۔

خفقان - قوت باصرہ وغیرہ اور اعضاء رئیسہ کی تقویت میں مثل اکسیر ثابت ہوا ہے۔ ابریشم کو جلا کر پیس کر آنکھ میں لگانے سے آنکھ کی خارش - پانی - کھجلی - آنکھ سے زیادہ پانی چلنا یہ تمام شکایتیں موقوف ہو جاتی ہیں - ایک عجیب صفت ابریشم میں یہ ہے کہ مقوی معدہ ہے - اکثر کھانسی کی دواؤں میں لعاب ضرور ہوتا ہے جس سے معدہ کا فعل سست ہو جاتا ہے - مگر یہ نقصانات سے خالی ہے - کھانسی کو بہت فائدہ دیتا ہے اور بھوک بھی بڑھاتا ہے نیز بدن کو فربہ کرتا ہے - اس کا شربت بنا کر رکھیں اور روزانہ پیئیں پھر دیکھیں کہ چہرہ پر کیسی رونق ہو جاویگی۔

**چہرے کی کیل** - بڑھ کے پکے ہوئے پتے چنبیلی - صندل سرخ - کوٹھ - اگر (عود) برابر وزن سفوف کر کے دودھ میں ملا کر رات کو لیپ کر دیا کریں اور صبح صاف کر لیا کریں یا اسی وقت خوب مل کر دھو دیں تو تمام نقص دور ہو جائیں۔

# ریشہ کی کیاری

**دو شخص** بندوق کا شکار کر رہے تھے - ایک پولسمین کو معلوم ہوا کہ ان میں سے صرف ایک شخص کے پاس بندوق کا لائسنس ہے لیکن بندوقیں دونوں کے ہاتھ میں ہیں۔ غرضیکہ سپاہی نے شکاریوں کے پاس پہنچکر اچانک سوال کیا کہ اپنے لائسنس دکھلاؤ - یہ سنتے ہی وہ شخص جس کے پاس لائسنس تھا دفعتاً ایک طرف تیزی سے بھاگا - سپاہی نے یہ دیکھکر اس کا تعاقب کیا اور تقریباً دو میل تک خوب بھگانے کے بعد آخر شکاری پکڑا گیا اور سپاہی نے غصہ ہو کر نہایت تندی سے حکم دیا کہ "اپنا بندوق کا لائسنس دکھاؤ" شکاری نے فوراً لائسنس پیش کیا - سپاہی یہ دیکھکر بہت حیران ہوا اور دوسرے شکاری کے صاف بچکر نکل جانے پر بہت پچھتایا۔

---

**منیجر کارخانہ** - تم نے اپنی پچھلی ملازمت کیوں ترک کی؟

**سائل** - جناب گستاخی معاف - آپ کے لئے اس قسم کے سوالات کرنے مناسب نہیں کیونکہ اسی طرح یہ بھی دریافت کر سکتا ہوں کہ آپ کا پچھلا ملازم آپ کی نوکری چھوڑنے پر کیوں مجبور ہوا؟

---

**اُستاد** - اس بیل کی عمر ۲ سال ہے۔
**شاگرد** - یہ آپنے کس طرح جانا۔
**اُستاد** - اس کے سینگوں سے۔
**شاگرد** - اجی جناب میں اب سمجھا کیونکہ اس کے دو سینگ ہیں۔

---

**بیٹی** - اماں میں تو ابھی ہرگز شادی نہ کرونگی - مجھے تو سکول ہی میں پڑھنے دو۔
**ماں** - بیٹی یاد رکھو کہ مرد زیادہ ہوشیار عورتوں کو پسند نہیں کرتے
**بیٹی** - لیکن اماں تمام مرد ابا کی مانند نہیں ہیں۔

---

**ایک شخص** - حکیم صاحب آپکی فیس کس قدر ہے؟ **دیہاتی حکیم** - ایک روپیہ **ایک شخص** (روپیہ دیکر) جناب میری یہ عرض ہے کہ اگر آپکے پاس ایک قدر آور نوجوان بلند قامت شخص جسکا نام بندو ہے نسخہ لینے کے لئے حاضر ہو تو اس کو انکار کر دیجئے گا - **دیہاتی حکیم** - بہتر یہ کیوں؟ **ایک شخص** - جناب بات یہ ہے کہ وہ اپنی بھوک بڑھانے کیلئے آپ سے نسخہ طلب کریگا لیکن اسکی مصیبت میری جانب آئیگی کیونکہ وہ میرا ملازم ہے۔

# مراسلات

## بینک کا منافع سود نہیں ہے

(از مسٹر اما شنکر دہلوی)

گذشتہ اشاعت سے آگے

جب دنیا میں مذکورہ بالا خیالات سود لینے کے خلاف قائم ہو رہے تھے تو تجارت بھی اپنا کام نہایت خاموشی سے کر رہی تھی - روز کے جھگڑے اور لوٹ کی دہشت سے متمول اشخاص نے یہ بندوبست کیا ہوا تھا کہ اپنا روپیہ پرانے زمانہ کے گولڈ سمتس یعنے سنار اور جوہریوں کے پاس رکھتے تھے اور ان کو وہ سرو ڈ کی حفاظت کے واسطے کچھ دو ماہا دیا کرتے تھے - یہ گولڈ سمتس نہایت مضبوط مکانوں اور تہخانوں میں لوگوں کی رقومات کو مع اپنے زر و جواہرات کے نہایت حفاظت سے رکھتے تھے اور بہت سے پاسبان بلکہ فوج کے سپاہی اس پر تعین کرتے تھے - جب علمائے دین اور حکمائے زمانہ نے اخراجات لینے کی اجازت دیدی تو ان کو بھی خیال آیا کہ یہ بے شمار روپیہ جو ان کے پاس بے کار پڑا رہتا ہے کیوں نہ تجارت والوں کو قرض دیا جائے اور اس سے منافع حاصل کیا جائے چنانچہ وہ بھی قرض دینے لگے اور اس سے ان کو اس قدر منافع ہوا کہ انہوں نے اس خفیف رقم کو جو ڈیپوزٹ رکھنے والوں سے لیا کرتے تھے اس خیال سے کہ لوگ ان کے پاس زیادہ رکھیں صرف لینا ہی موقوف نہیں کر دیا بلکہ اپنے منافع سے کچھ دینا بھی شروع کر دیا - یہ ہمارے موجودہ بنکوں کا شروع ہے۔

اب یہ سوال پیدا ہوا - کہ آیا ڈیپوزٹ رکھکر اس پر منافع لینا درست ہے یا نہیں؟ علمائے دین نے روپیہ قرض دیکر زیادہ لینا گناہ سمجھا ہے - مگر روپے کی عوض کوئی چیز خرید کر اس سے منافع اٹھانا جائز اور خلاف نہیں بتلایا ہے مثلاً - اگر کسی کے پاس ایکہزار روپے ہوں اور وہ کسی کو اس شرط پر قرض دے کہ ایک سال کے گزرنے پر ایکہزار روپے اصل اور ساٹھ روپے سود لیگا تو قرض دینے والا گناہ کرتا ہے اور سود کا روپیہ اس پر حرام ہے - اور اگر وہی شخص اپنے ایکہزار روپے سے ایک مکان خرید لے جس کا کرایہ پانچ روپیہ ماہوار ہو - تو نہ تو وہ مرتکب گناہ ہے اور نہ کرایہ کا روپیہ اُسے حرام ہے - کیونکہ اس نے روپے سے جو اُسکا تھا ہمیشہ کے واسطے مفارقت کر کے اُس کی تبادلہ میں ایک

اور چھڑا لی جس سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ مکان کی یا لو تھت یا زمین سے اس طرح روپیہ پیدا نہیں ہوتا کہ جس طرح زمین سے اناج پیدا ہوتا ہے۔ علمائے دین اور حکمائے اس کو صرف اسی واسطے حلال اور جائز بتایا ہے کہ اس حالت میں روپیہ والے نے اپنے روپیہ کو ایک طرح کی تجارت میں لگا کر اس سے براہ راست فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ اس کا تبادلہ ایک دوسری چیز سے کرکے اپنی آمدنی کا اسے ذریعہ بنایا۔ اس ذریعہ کو وہ جب چاہے فروخت کرکے یا گروی کرکے اپنی رقم وصول کرسکتا ہے اور اگر اس کی مرضی ہو تو اس پر دیگر رقم کرایہ ہمیشہ وصول کرسکتا ہے۔ ہمارے موجودہ بنکوں کی بھی یہی حالت ہے۔ اگر آپ کسی بنک میں روپیہ اشرفیاں یا نوٹ جمع کرائیں تو وہ آپ سے ... وصول کرکے رسید دے گا اور ایک خاص رقم منافع کی۔ اگر آپ چاہیں تو اپنی رقم واپس لے سکیں گے اور روپیہ کی عوض میں وہ آپ کو رسید بلکہ اسی قدر رقم کا کریڈٹ آپ کے نام سے اپنی کتابوں میں جمع کریگا جس کے معنے دوسرے الفاظ میں یہ ہوئے کہ اس نے اسی قدر رقم کا کریڈٹ آپ کے ہاتھ فروخت کیا۔ اس کریڈٹ کو اس رسید کے ذریعہ آپ اسی طرح فروخت کرسکتے ہیں یا رہن رکھ سکتے ہیں کہ جیسے آپ مکان کو قبالوں کے ذریعہ رہن یا بیع کرسکتے ہیں۔ اور اصل روپیہ اشرفیوں یا نوٹوں سے آپ کا اسی طرح کچھ واسطہ نہیں رہتا کہ جیسے مکان کی قیمت ادا کرنے کے بعد آپ کا حق مکان کی قیمت کے روپیہ پر نہیں رہتا۔ آپ نے گویا اپنے روپیہ کے عوض بنک کا کریڈٹ خرید لیا اور اس کریڈٹ سے منافع اٹھانا آپ کے واسطے حلال جائز اور درست ہے۔

افسوس ہے کہ بنکوں کا موجودہ طریقہ اسلام کے ترقی کے زمانہ میں نہیں ہوا ورنہ کسی طرح ممکن نہیں تھا کہ علمائے دین اس کا نام سود رکھتے گو یہ ممکن تھا کہ وہ اس کا منافع یا کچھ اور نام رکھکے صاف صاف اجازت دیدیتے کہ بنکوں کا منافع تجارت کا منافع ہے اور ہر ایک دیندار کے واسطے جائز اور حلال ہے۔ دوسرے نہایت ہی افسوس کی بات یہ ہے کہ بنکوں کے اس طریقہ پر جاری ہوتے وقت کسی کو نہ سوجھا کہ اس منافع کا نام سود نہ رکھا جائے۔ اگر کچھ اور نام رکھا جاتا تو موجودہ مشکلات کبھی کی حل ہوگئی ہوتیں۔ دوسری مشکل جو ہمارے سامنے آجکل درپیش ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے برادران اہل اسلام کو موجودہ طریقہ تجارت کا تھیوریٹیکل علم نہیں ہے اگرچہ بہت سے اصحاب پریکٹیکل تجارت میں مگر کسی چیز کی اہمیت بغیر تھیوریٹیکل علم کے ہرگز حاصل نہیں ہوسکتی۔ میرے ذاتی تجربہ میں آیا ہے کہ اگر کسی مسلمان صاحب کے آگے ہیں لفظ سود لکھدیا جاتا ہے تو اس کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور اگر منافع لکھا جاتا ہے تو خیال بھی نہیں ہوتا۔

مجوزہ انڈسٹریل بنک جو بہت مہربان لالہ ہیرالال صاحب اور برادر عزیز رام رچھپال سنگھ صاحب کی تحریک ہے۔ بہت خیال میں کامیابی بہ صرف منافع تقسیم کریگا بلکہ پبلک بالعموم اور اہل اسلام بالخصوص ظاہر کرینگے کہ بنک کے حصص خریدنا یا اس میں روپیہ جمع کرکے اس سے فائدہ اٹھانا وہ سود ہرگز نہیں ہو گا جس کی ممانعت تمام مذاہب میں ہے بلکہ یہ صرف ایک تجارت کا نفع ہے۔ مجھے امید ہے کہ پیسہ اخبار لاہور کے قابل مالک و ایڈیٹر مولوی انشاء اللہ صاحب اور دہلی کے کرزن گزٹ کے لائق و نامور مالک و ایڈیٹر میرے عزیز مولانا حیرت صاحب جو گریٹ سائنس آف اکونومیکس پر غور کرتے ہوئے اپنے ملک اور قوم اور مذہب کی خدمت کیلئے اس عام غلط فہمی دور کرنے کے لئے قلم کا زور دکھائینگے۔ آرمی نیوز جس کی ہمیشہ سے صلح کل پالیسی رہی ہے اور جہانتک میرا خیال ہے ایسی ہی رہیگی۔ اس کی اس مفید تحریک کی امداد گویا دنیاوی اور دینوی دونوں طرح کی ترقیوں کی امداد ہے۔

---

## ہیرالال کمپنی لودیانہ کی عمدہ اور سب سے

## سستی گھڑیاں

گھڑی میں صرف دو خوبیاں ہونی چاہئیں۔ سب سے پہلی بات تو یہ کہ وقت ٹھیک دیتی ہو۔ دوسرے یہ کہ دیکھنے میں خوش وضع اور دلفریب ہو۔ اگر وقت بھی درست دیا اور دیکھنے میں بیڈول اور بدقطع تو بھی کچھ فائدہ نہیں۔ اسی طرح صورت حرام گھڑی کس کام جو دیکھنے میں تو اچھی ہو مگر تیسرے دن بند ہو جائے یا جب دیکھو ایک گھنٹہ تیز یا سست اصل بات یہ ہے قابل اعتماد گھڑیاں عموماً بڑی قیمت کی ہوتی ہیں۔ کم قیمت کی کسی کارخانہ کی گھڑیاں بڑی نادر نکل آتی ہیں۔ اور یہ بھید ہمیں معلوم ہے کہ ارزاں گھڑیاں یوروپ میں کس کارخانہ سے اچھی نکلتی ہیں اسلئے ہم تمام گھڑیاں براہ راست ولایت سے منگاتے ہیں اور بہت تھوڑے نفع پر ان کو جلدی سے فروخت کر دیتے ہیں جبکہ دوسرے سوداگر دگنے ڈیوڑھے کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔

---

**راسکوپ سسٹم کی گھڑیاں** - یہہ گھڑیاں مضبوطی خوبصورتی اور پائیداری میں شہرہ آفاق ہیں۔ کتنی ہی چابی دیئے جاؤ فنر کبھی ٹوٹتا ہی نہیں۔ گھوڑے کی سواری تک میں نہیں بگڑتی ہم انکو نہایت سستے داموں فروخت کرتے ہیں یعنی صرف ۶ روپیہ کو اور خریداران آرمی نیوز کے ساتھ خاص رعایت ہے یعنی پورے ۵ کو ۸ سال گارنٹی ہے۔ ایک شیشہ اور ایک سپرنگ فالتو معہ بکس مفت دیا جاتا ہے۔ اس سسٹم کی فینسی ڈایل اور پیٹنٹ جوئل دار جسکو دیکھکر یہ معلوم ہوتا ہے کہ گھنٹوں کے ہندسوں میں نیلم اور پکھراج جڑے ہیں۔ اسکی قیمت سات روپیہ۔ بکس فالتو۔ زائد شیشہ اور سپرنگ مفت فل جوئل پیٹنٹ دس سال کی گارنٹی شیشہ اور سپرنگ معہ بکس ۱۰

---

**کم خرچ بالانشین** - یہہ لیور گھڑی عجائبات روزگار سے ہے اتنی کم قیمت پر ایسی قابل اعتماد گھڑی آجتک ہماری نظر سے نہیں گزری شکل صورت کے لحاظ سے بھی وضعدار۔ طالبعلموں اور نوکروں کو انعام دینے کے لئے یہہ نہایت عمدہ چیز ہے گارنٹی ۲ سال قیمت ۳

---

**روشنی گھڑی** - ڈایل کی طرف سے وقت بتلاتی ہے اور سب پر ہے بھی نظر آتے ہیں۔ بالکل نیا فیشن۔ گارنٹی پانچ سال قیمت ۵

---

**چاندی کی جیبی گھڑیاں** مضبوطی اور پائداری نفاست ایسی کہ دیکھتے ہی رہئے خریدار کو دام ادا کرکے مزا آجاتا ہے کہاں تک تعریف کیجائے منگوا لیجئے تو آپکو معلوم ہو جائیگا کہ لاثانی چیز ہے۔ گارنٹی ۵ سال ۱۴

---

**رسٹ واچ** - گن میٹل سیاہ بندوق کی دھات کی سکینڈ کی سوئی لگی ہوئی ہے۔ خوبصورتی اور نفاست میں لاثانی قیمت ۹

---

**چاندی کی رسٹ واچ** - ڈھکنے پر ایسا بیل بوٹا منقش ہے کہ کاریگر اس کی نقاشی کے ہی پانچ روپیہ مانگ لے۔ ڈایل ایسا خوبصورت کہ دیکھتے ہی بنے۔ رہا بیچ ڈائل سنہری خوشنما پھول بنے ہوئے ہیں خواہ جیب میں رکھئے خواہ کلائی پر باندھئے جو دیکھے تعریف کرے گارنٹی ۳ سال قیمت ۱۲

---

**سنہری چوڑیدار رسٹ واچ** - محلات میں سونے کی چوڑیوں کے ساتھ پہننے کے لایق کاریگر نے چوڑی ایسی کاریگری سے بنائی ہوئی ہے کہ ہر ایک ناپ کی کلائی میں بالکل ٹھیک آتی ہے ہندوستان میں کسی کاریگر سے فقط چوڑی ہی ویسی بنواؤ تو پندرہ روپیہ میں بھی کوئی نہ بنا سکے جسکو بطور تحفہ پیش کریں عمر بھر کیلئے ممنون ہو جائے ان گھڑیوں کا لطف انکو ہی معلوم ہے جنہوں نے کسی نازک مزاج نازنین مہ جبین کی کلائی میں پہنا کر دیکھی ہے قیمت ۱۸ روپیہ گارنٹی ۵ سال۔

ولایتی سونے کی جس کا رنگ اور چمک دمک ہمیشہ سونے کا سا رہتا ہے اور کبھی خراب نہیں ہوتا۔ گارنٹی ۵ سال قیمت ۵۰ روپیہ۔

---

**بال واچ** - بلور کا صاف شفاف گولا۔ سب پرزے حرکت کرتے نظر آتے ہیں چاندی کا گھیرا اور کنڈا معہ چابی چھوٹا سا قد پرزے مضبوط اور پائیدار خواہ جیب میں رکھئے خواہ رسٹ واچ کا کام لیجئے خواہ کوٹ کے ساتھ بطور تمغہ کے لٹکا کر استعمال کیجئے قابل دید جو دیکھے گھنٹوں دیکھتا ہی رہے اور تعریف کرے قیمت ۱۵ گارنٹی ۴ سال

---

**بٹن واچ** ولایت والوں نے کمال کر دکھایا ہے۔ کوٹ کا بٹن بھی اس سے بڑا ہوتا ہے بس کاریگری ختم کر دی ہے۔ ہمارے ولایت کے پہلے چالان میں صرف ایک درجن آئی تھیں دو ہی دن کے اندر ہمکو تار کے ذریعہ ولایت کو آرڈر دینا پڑا۔ پروپرائٹر صاحب نے ایک کوٹ میں لگانے کیلئے زبردستی رکھی تھی وہ ان کے ایک دوست نے دیکھنے کیلئے اتار لی اور مکان پر پہنچکر نوکر کے ہاتھ پچیس روپیہ بھیجدیئے۔ امیروں رئیسوں راجاؤں کے لایق۔ وقت ایسا صحیح دیتی ہے کہ کیا مجال جو ایک سکینڈ کا بھی فرق پڑ جائے۔ اوپر والے حصہ سے وقت معلوم ہوتا ہے بٹن بھی ایسا خوشنما کہ دیکھنے والا جڑاؤ گھڑی کا بٹن ہی سمجھتا ہے اگر باریک موتی جڑے ہوئے ہیں بٹن کے اندر والے حصہ میں پرزے اور کنڈے میں چابی اور سوئیاں گھمانیکی پن لگی ہوئی ہے پانچ سال کی گارنٹی پچیس روپیہ قیمت میں گویا مفت ہے افسروں اور لیڈرز کی نذر کرنے کیلئے نہایت عمدہ تحفہ ہے

---

**ریلوے ریگولیٹر واچ** ریلوے ریگولیٹر گھڑیوں کو کون نہیں جانتا مضبوطی خوبصورتی اور صحیح وقت دینے میں مشہور و معروف ہیں کنڈے میں چابی اور سوئیاں پھرانے کی پن لگی ہے چار سال کی گارنٹی قیمت ۶

---

ایک وزنہ چابی کا نکل سلور ٹائم پیس ۲ سال کی گارنٹی قیمت ۳ الارم دار ........ ایک روپیہ زیادہ

---

**بی ٹائم پیس** - اصلی ایک روزہ چابی کا گارنٹی ۳ سال قیمت صرف ۲

---

گھنٹہ نصف گھنٹہ بجانے والا الارم دار ٹائم پیس ۲۴ گھنٹہ کی چابی والا چار سال کی گارنٹی قیمت ۶

---

**باجے والا ٹایم پیس** - نہایت خوبصورت جس کمرہ میں رکھا جائے کمرہ کی سجاوٹ دہ چند ہو جائے۔ قابل دید وقت بھی دیکھئے اور باجا بھی سنئے۔ ایکبار چابی لگانے سے ۱۵ منٹ تک باجہ بجتا رہتا ہے اگر رات کو خاص وقت پر اٹھنا ضروری ہو تو باجے والی سوئی کو اس وقت پر کرکے چابی دیدیجئے اور پلنگ کے قریب رکھکر سو جایئے۔ ٹھیک اسی گھنٹے اور منٹ پر آپکو باجے کی میٹھی میٹھی تانیں سنا کر جگا دیگا دونوں پہلوؤں میں شیشے لگے ہوتے ہیں۔ جس نے دیکھا بلا ضرورت بھی خرید لیا۔ گارنٹی چار سال قیمت ۱۲ روپیہ۔

المشتہر

**ہیرالعل اینڈ کمپنی سوداگران لودیانہ**

## سوداگری سامان کا نیا چالان

گھڑیوں کی زنجیریں۔ چاندی کی زنجیریں۔ باریک چھلے میں ڈالنے کی نہایت نفیس اور ٹیسک۔ جن میں سات آٹھ چاندی کے سکّے پڑے ہوئے ہیں قیمت دو روپیہ۔ جن میں ایک خوشنما منقش بٹن سا پڑا ہے قیمت ۶۔ بالکل سادہ قیمت ۳ ر وغیرہ۔

گلٹ کی زنجیریں مندرجہ بالا اقسام کی سنہری کو دیکھکر یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہ گلٹ کی ہے ہر شخص سونے کی ہی سمجھتا ہے۔ قیمت ۱۴ ار۔ روپہلی قیمت ۱۳ ار

عام زنجیریں بٹن میں پھنسا کر گھڑی میں لگانے کی نہایت نفیس اور خوشنما طرح طرح کی کانٹیدار اور گڑیدار ۷ سے لیکر ۱۲ ار تک

دودھ میں پانی معلوم کرنیکا آلہ۔ اس کو دودھ میں ڈالنے سے یکو فوراً معلوم ہو جائیگا کہ اس میں اتنا دودھ ہے اور اسقدر پانی ہے قیمت ۱۲ ار

بخار دیکھنے کا آلہ۔ اس کو ۵ منٹ تک منہ میں رکھنے سے ہر شخص معلوم کر سکتا ہے کہ مریض کو کتنے درجہ کا بخار ہے۔ بعض وقت انسان کو ایسا شبہہ ہوتا ہے کہ جس طرح بخار کی حالت ہوتی ہے اسکا

اطمینان بڑی آسانی سے ہو جاتا ہے قیمت سادہ ۶ ر۔ میگنیفائی گلاس یعنی ہندسے بڑے دکھلانے والا ہے۔ نصف منٹ کا ۵ روپیہ

برقی فیتہ۔ اس فیتے کو بچے کے گلے میں ڈال رکھنے سے دانت بڑی آسانی سے نکل آتے ہیں اور بچے کو تکلیف نہیں ہوتی قسم اول نیلا سرخ ۶ ر قسم دوم سیاہ ۱۲ ار۔ ملنے کا پتہ

**ہیرالال اینڈ کمپنی لودیانہ**

## سودیشی تواریخ

یوگان درشن اردو۔ جس میں کل ہندو فرقوں کے پیدائش دنیا سے آجتک کے تمامی دیوتاؤں۔ رشیوں۔ یوگیوں۔ آچاریوں وغیرہ کے علاوہ ۲۴ اوتار کا مفصل۔ چوراسی سدھوں۔ بہت رحمتہانی پیروں۔ بدھ جینی سکھ اچاریوں۔ برہما پتر۔ مہیش۔ اندر۔ شیش۔ اگنی۔ یم وغیرہ کے کل اوتاروں پر غیر ملکی آریہ رشیوں وغیرہ کے مفصل حالات لکھے گئے ہیں۔

المشتہر

چودھری باسو رام سنت امنیجر کرنوال کمپنی ریاست لنڈہورہ ضلع سہارنپور

## ۱۹۰۷ء کی قواعد کی کتابیں

ہمارے کارخانہ میں ۱۹۰۷ء کی نئی کتابیں ترجمہ ہو کر تیار ہو چکی ہیں بہت جلدی درخواستیں آنی چاہئیں۔

| انفنٹری ٹریننگ | اردو | ناگری | گورمکھی |
| --- | --- | --- | --- |
| | ۱ار | | ۱سہ ار |
| انفنٹری پہلا تیسرا پارٹ | ۶ ر | ۷ ر | ۸ ر |
| میسکیٹری کی کتاب | ۴ ر | ۵ ر | ۶ ر |
| اوٹ پوسٹ سوال جواب | ۵ ر | ۶ ر | ۷ ر |
| مسکیٹری ایکسرسائز | ۵ ر | ۶ ر | ۷ ر |
| سیمیفور کی الفبٹ | ۳ ر | ۴ ر | ۴ ر |
| سکرمش کے کام میں مددیں | ۵ ر | ۶ ر | ۷ ر |
| فزیکل ڈریل ہتھیاروں کے ساتھ | ۴ ر | ۵ ر | ۶ ر |
| مینوور کے کام | ۵ ر | ۶ ر | ۷ ر |

ملنے کا پتہ

**ہیرالعل کمپنی مالکان آرمی نیوز پریس لودیانہ**

تندرستی کا بیمہ ڈاکٹر گنیش پرشاد بہارگو کا بنایا ہوا

# نمک سلیمانی

جسکو کیمیکل اگزامینر اور کیمسٹری رائل سکول لنڈن کے ممبر اور مشہور ڈاکٹر ڈبلو۔ آر کر بیر صاحب ایف سی۔ ایس۔ اے۔ آر۔ ایس۔ ایم نے جانچکر سرٹیفکیٹ عطا فرمایا ہے یہہ نمک سلیمانی امراض معدہ مثلاً کمی اشتہا۔ پیٹ کا درد۔ نفخ۔ گھٹی یا جلن ہونی۔ ڈکاروں کا آنا۔ غذا کا پوری طور سے ہضم نہ ہونا یا اسکی وجہ سے جو بیماریاں مثل دستہال۔ پیچش۔ سوء ہضمی۔ بواسیر۔ قبض وغیرہ کے ہوتی ہیں ان سب شکایتوں کو فوراً فائدہ کرتا ہے۔ امتلائے کھانسی یا دمہ جو غذا کے پورے طور پر ہضم نہ ہونے کی وجہ سے اکثر پیدا ہو جاتا ہے۔ گھٹیا۔ زیادتی پیشاب۔ ریاحی درد وغیرہ کو بھی یہہ بہت جلد دفع کر دیتا ہے۔ چونکہ یہ نمک سلیمانی معدہ کی تمام خرابیوں اور بیماریوں کو دور کر کے اس کی قدرتی گرمی اور قوت کا محافظ رہتا ہے اس لئے حالت تندرستی میں اس کے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے اور غذا پورے طور پر ہضم ہو کر معمول سے زیادہ خون صالح پیدا ہوتا ہے جسکی وجہ سے ہر طرح کی کمزوری دفع ہوتی ہے اور انسان تندرست رہتا ہے۔

### ہزاروں میں سے دو ایک تازہ سرٹیفکیٹ

جناب نواب ایوب علیخان صاحب رئیس تلہر ضلع شاہجہانپور ۲۸ نومبر ۱۹۰۶ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ جو شیشی میں نے آپکے کارخانہ سے منگائی تھی وہ اب قریب اختتام ہے میں اپنے تجربہ سے کہہ سکتا ہوں کہ اشتہاری دواؤں میں آپکا نمک سلیمانی قابل تعریف ہے مجھ کو دو سال سے گاہے گاہے پیچش کا ہی درد شکم کبھی بواسیر ریاحی کی تکلیف رہتی تھی اور نیز مرض اختلاج القلب کے باعث سخت بے چین رہتا تھا شکر ہے کہ ان سب شکایتوں میں بہت فائدہ ہوا اور دوران سر کو بھی نفع ہے وغیرہ۔ فوراً ایک بوتل کلان بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجکر ممنون فرماویں۔

جناب دیوان کرشن گوپال صاحب تحصیلدار پنڈدادنخان پنجاب ۲۲ نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ ایک بوتل کلان نمک سلیمانی فوراً بھیجدیجئے آپکا نمک سلیمانی ہاضمہ کی شکایتوں کے واسطے اکسیر ہے۔

## نئی مفید دلچسپ اور نصیحت آمیز کتابیں

شادی خانہ آبادی ۳ مہینے میں ایک ہزار کتابیں ختم ہوئیں۔ دوسرا ایڈیشن ہے قیمت ار

انیس خلوت (عورتوں سے کیا برتاؤ چاہیئے دوسرا ایڈیشن)

پانی دشناخت اور طریقہ استعمال تیسرا ایڈیشن ار

دوستی ار فرض ار راستی ار تعصب ار

شراب خانہ خراب ار۔ گلزار حقیقت ار

عیاشی (کیونکر بند ہو سکتی ہے) ار

نوکری اور اسکا فرض ار ماں باپکا استاد ار

وقت اور محنت ار رسالہ طاعون (۲۸ باب میں مشرح سوالات) ۲ ر گفتگو (۳ طریقے سے بات کرنے کا بیان) ۲ ر

معلم نوعمر لوگوں کیلئے ہر معمولی کام کرنیکا طریقہ اور نصیحتیں ۲ ر) مقدمہ بازی ار خانہ داری ار

ملنے کا پتہ نونہال سنگہ بھارگو منیجر کارخانہ نمک سلیمانی محلہ گائی گھاٹ شہر بنارس

ملنے کا پتہ منیجر سلیمانی پریس محلہ گائی گھاٹ شہر بنارس

## کشتہ سونا

جس کو طلا اور ذہب بھی کہتے ہیں طبیعت اسکی گرم تر باعتدال ساتھ رطوبت غریزی کے ہے افعال اور خواص اسکے عجیب و غریب ہیں کہ تفریح بلطف ارواح اور دل و دماغ کو طاقت دینے والا حرارت غریزی کا نگہبان اور معاون ہے۔ بفضلہ طول العمر فکر اور فہم کو تیز کرتا ہے۔ اور قاطع الامراض ضعف دل و دماغ اور معدہ و جگر اور ہر مرض صفراوی و سوداوی کو دفع کرنے میں کمال رکھتا ہے۔ مثل خفقان و وسواس و توحش اور وہم و غم ہم و حزن اور جنون یعنے دیوانہ پن و دوار چکر اور مرگی و یرقان اور ہر قسم بواسیر و آتشک و غیرہ کو بھی جڑ سے نکال دیتا ہے اور وبائے ہر قسم طاعون وغیرہ کو نزدیک نہیں آنے دیتا۔ اور جو کوئی خواب میں ڈرتا ہو یا بچہ رونے سے بند نہ ہوتا ہو اُن کے لئے اکسیر ہے۔ دیگر مرض طحال و مرارہ اور ضعف گردہ و مثانہ اور تپ دق و قوت باصرہ وغیرہ کے لئے بھی نافع ہے۔ اور بدبودار کو پاک جسم کو فربہ کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق لاتا ہے۔ صحت کا محافظ اور ضحاک ہے اور پہلوان و سپاہی یا جو کوئی اس کو کھاتا ہے اُس کے دل کو قوی اور بہادر بناتا ہے۔ اور تمام عمر طاقت مانند جوان قوی کے رکھتا ہے۔ اگر عرق بلیلین کے ساتھ کھایا جائے تو بالوں کو جلد سفید نہیں ہونے دیتا۔ اور مرض فالج و تحلیل اورام و دوا الثعلب و داء الحیہ و عرق النسا دہن اور برص کو بھی دور کرتا ہے۔ اور واسطے جذام کے ساتھ بسفایج و کما ذریوس اور سپستاں میں حل کر کے کھانا بے مثل ہے۔ اور واسطے نکالنے زہر معدنی ہر قسم سنکھیا وغیرہ و جانوران مثل سانپ وغیرہ کے کاٹے ہوئے کو ساتھ نوشادر کے حل کر کے کھانا مجرب المجرب ہے۔ اور ساتھ مرواریدو سیماب کے حل کر کے آنکھوں لگانا ہر مرض چشم کے لئے کافی ہے۔ اور واسطے قلت حیض کے ساتھ مغز بادام و مغز تخم خربوزہ اور مویز منقی میں حل کر کے کھانا حیض کو پورے طور جاری کرتا ہے۔ اور ان پر شہد تازہ اور زیادہ کر کے بچہ کو دودھ پلانے والی عورت کو کھلانا دودھ بکثرت اور صالح پیدا کرتا ہے۔ اور بفضلہ وہ بچہ ہر مرض سے محفوظ رہتا ہے۔ غرضیکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کے لئے سونا دنیا کی تمام اشیاؤں اور دواؤں سے افضل پیدا کیا ہے۔ ہر عمر اور ہر مزاج کے موافق ہے اور سوائے فائدہ کے کوئی نقصان بھی نہیں کرتا۔ جس موسم میں طبیعت چاہے اُس کو کھائیں۔ پرہیز کی ضرورت نہیں مقدار ہر مرض یا کسی اور مطلب کے لئے کم سے کم تین ماشہ زیادہ سے زیادہ ایک تولہ کھانا چاہیئے۔ اور جو کوئی نعمت یا ایک رتی ہمیشہ اسکا استعمال رکھے وہ عقلمند بدرجہ غایت ہو جائیگا۔ اور ہر فرد بشر اسکا مطیع و فرمانبردار رہیگا کیونکہ یہ تو صاف ظاہر ہے کہ جس کے پاس سونا ہوتا ہے۔ اس سے ہر کوئی محبت کرتا ہے۔ اور اُس کو خوش بھی خوشی رہتی ہے۔ پس جس کے دیکھنے اور پاس رکھنے سے اس قدر اثر ہے کہ دوسرے لوگ اُس کو حبیب جانتے ہیں جس کے بدن میں سونے کا خون پیدا ہوا اُس کے جسم اور گفتار میں کیونکر لطف نہ ہوگا۔ بلکہ اُس کی بیوی اُس سے خوش رہیگی۔ اور دنیا بھر میں اُس کے برابر کسی اور کو حبیب نہ جانیگی۔ اور اگر میاں بیوی کھائیں تو ہر دو کو ہر طرح سے صحت کمال حاصل ہوگی۔ اور بفضلہ کوئی مرض اُن کے نزدیک نہیں آئیگی سلب ہے عجیب و غریب نسخے کی قیمت صرف پانچ روپے فی ماشہ کے حساب سے پیشگی لیجاتی ہے۔ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل روانہ کیا جاتا ہے۔ صداقت امتحان اگر کشتہ مذکور زندہ کرنا منظور ہو تو کشتہ اور شہد سہاگہ۔ گھی مساوی الوزن کٹھالی میں ڈالکر آگ میں سرخ کریں۔ تو سونا اپنی اصلی حالت پر آجائیگا۔ اس سے بڑھکر اور سند کیا ہوگی۔

ورقی سونا بھی پانچ روپے فی ماشہ ملتے ہیں۔ لیکن وہ ہضم نہیں ہوتے پاخانے میں نکل جاتے ہیں اور کشتہ ہضم ہو کر خون تا عضو بنجاتا ہے طاقت کمال رکھتا ہے۔ ایسا ہی کشتہ چاندی بھی محصول وغیرہ بذمہ خریدار اگر کوئی بات کسی معاملہ میں جلد دریافت کرنی منظور ہو تو جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔

## اکسیر قادری

قوت باہ — بدرجہ غایت

سونا و چاندی اور عنبر و کستوری موتی وغیرہ سے مرکب شدہ اکسیر مذکور عجیب الاثر ہے۔ بفضلہ دل و دماغ اور معدہ و جگر کو معاً قوت بخشتی ہے۔ سرعت و جریان کو دفع اور دافع پست بدرجہ غایت ہے۔ حرارت غریزی کی نگہبان اور معاون و مفرح ہے۔ پٹھے مضبوط جسم کو فربہ اور حد سے زائد فربہی کی اصلاح کرتی ہے چہرہ پر رونق لاتی ہے۔ فکر اور غم وغیرہ کو دور کرتی ہے۔ علاوہ ازیں مصفی خون بھی ہے ہر قسم کے زخم و آتشک تا جذام اور بواسیر و خفقان اور فالج و داء الثعلب و داء الحیہ اور جنون وغیرہ کو دفع کرنے میں کمال رکھتی ہے۔ اور وبا ہر قسم طاعون وغیرہ کو نزدیک نہیں آنے دیتی اگر مرد خواہ عورت یا ہر دو ایک ایک تولہ اکسیر مذکور کھالیں تو مدت مدید تک طاقت ان میں قائم رہیگی۔ اور جس عورت کو حمل نہ ٹھہرے یا گر جاتا ہو یا دیگر امراض رحم وغیرہ میں مبتلا ہو وہ عورت اور اس کا خاوند ایک ایک تولہ دوا مذکور کھائیں بفضلہ تعالیٰ ان کی مراد بر آئیگی یہ دافع امراض معتدل اکسیر بچوں کو بھی مفید ہے کسی طرح کا نقصان نہیں کرتی قیمت فی تولہ مبلغ بارہ روپیہ ہر حالت میں محصول وغیرہ بذمہ خریداران ہوگا۔ چھ ماشہ سے کم فروخت نہیں ہوتی زیادہ جس قدر چاہیں۔

## کشتہ چاندی

جسکو نقرہ اور فضہ بھی کہتے ہیں طبیعت اس کی سرد خشک باعتدال ساتھ قوت قابضہ مجففہ کے ہے۔ افعال و خواص اُس کے تفریح مقوی دل و دماغ اور معدہ و جگر و قوت حیوانی کا نگہبان اور معاون ہے گوشت و چربی اور مغز ہڈی و منی کو قوت دیتا ہے سرعت انزال و جریان کو دفع اور رطوبت متعفنہ یعنی سڑی ہوئی بدبودار رطوبت کو جذب کرتا ہے یعنی تمام بدبوی جسم کو پاک کر دیتا ہے۔ اور بھی طحال و استسقا اور تفتیح سنگ گردہ و مثانہ و تنگی بول کو نافع ہے اور حد سے زائد فربہی کی اصلاح کرتا ہے دیگر دافع جنون و خفقان و طاعون اور توحش یعنی اداسی و وسواس اور وہم و غم وغیرہ کے لئے اکسیر ہے۔ اگر پارہ اور کشتہ مذکور کتھہ سفید کیساتھ حل کر کے بجائے ورم و خارش اور مسح بواسیر پر ضماد کیا جائے تو خارش بند اور ورم کو تحلیل کر دیتا ہے ہر عمر اور ہر مزاج کے موافق ہے۔ اور سوائے فائدہ کوئی نقصان بھی نہیں کرتا۔ قیمت فی تولہ مبلغ چھ روپے محصول بذمہ خریداران ہے۔ یہہ بھی مثل سونے کے شہد۔ سہاگہ۔ گھی سے آگ میں زندہ ہو کر فرص خالص بن جاتا ہے +

ملنے کا پتہ۔ حاجی رحمت اللہ قادری ریاست مالیر کوٹلہ پنجاب

# ممیرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ انعام — پانچہزار روپیہ انعام

| پانچہزار روپیہ انعام | مصنفہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب | پانچہزار روپیہ انعام |
|---|---|---|

معتبر انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں ۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند ۔ جالا ۔ پڑوال ۔ غبار ۔ پھولا ۔ سبل ۔ سرخی ۔ ابتدائی موتیابند ۔ پانی جانا ۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ ے روپیہ ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس عہ روپیہ سادی سرمہ فی تولہ ۲ خرچ ڈاک بذمہ خریدار ۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے ۔

المشتہر

## پروفیسر میا سنگہ ۔ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

### اب بنی پڑھکر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے

### جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب

### قادیانی مورخہ ۲ نومبر ۱۹۰۳ء کو تحریر فرماتی ہیں

مشفق مہربان سردار میا سنگہ صاحب

بعدہ جب میرے گھر میں آپ کے سفید سرمہ ممیرہ سے جو پہلے آپ نے بھیجا تھا بہت فائدہ ہوا اس بات کو کئی سال ہو گئے اب پھر اسی سرمہ کی ان کو ضرورت پیش آئی ہے ۔ امید ہے کہ آپ خود توجہ فرما کر یہی سرمہ بقدر ایک تولہ بذریعہ وی پی بہت جلد میرے نام قادیان روانہ کر دیں ۔

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگہ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے ۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر کے ۔ آنکھوں سے پانی کا بہت جانا ۔ دھند ۔ سوزش ہر قسم جن کو آنکھ آنا کہتے ہیں ۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ بابہرا اور پلکوں کی جلن کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا ۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے ۔ اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے ۔ مفصلات میں جہاں لائق لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنی چاہیے ۔ اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امر کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری و مفید ہے ۔ راقم ڈاکٹر ایم ۔ بی ۔ سانگل صاحب بہادر ایم ۔ ڈی ۔ ایم ۔ ایس ۔ سند یافتہ یونیورسٹی اڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر ۔

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگہ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر کہ جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا ۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند و غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے ۔ راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل ۔ ایم ۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۳) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگہ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے ۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ۔ ایم ۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۴) کامیر بندہ میں نے آپکا سرمہ آنکھوں کی بہت سی بیماریوں میں استعمال کیا بہت ہی مفید پایا خاصکر کالا پانی اور کروں اور تھیلی کی بیماریوں میں تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے میں آنکھوں کی ہر ایک قسم کی بیماری میں اس کے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں مہربانی کر کے ایک تولہ اور بھیجدیں ۔ راقم ڈاکٹر کاشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیرگنج و ملک نیپال

(۵) جناب پروفیسر صاحب تسلیم ۔ آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جس کو عرصہ سے دھند ۔ ناخونہ تھا سلفاٹ زنک لوشن کاسٹک لوشن بورسک لوشن ۔ لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا آپ کے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا راقم نوازش علی پنشنر مقام دیوبند

### پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی غرض کے لئے ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء جمع کیا گیا ہے ۔

# ہیرالال اینڈ کمپنی کا فوجی وردی اور دیگر سامان کا کارخانہ

## واقع کوٹھی مقابل ریلوے سٹیشن لودیانہ

لودیانہ ریلوے سٹیشن سے اُترتے ہی جو ایک عالی شان کوٹھی بائیں ہاتھ کی طرف نظر آتی ہے یہاں وردی کے سامان کی ہر ایک چیز تمام فوجی ضروریات اور لودیانہ کی ساخت کی ہر ایک شے اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کی نہایت واجبی قیمت پر ملتی ہے۔ اس کارخانہ میں گندم نما جو فروشی نہیں ہے۔ بیرونی خریداروں کو دھوکا دینے کے لئے بعض اشتہاری کارخانوں کی طرح انگریزوں کے نام اختیار نہیں کئے گئے ہیں یہ خالص دیسی کارخانہ اور دیسی فرم ہے جو صدہا قسم کی تجارت کرتی ہے۔ ایک پوسٹکارڈ پر اطلاع پہنچتے ہی فرمایش کی تعمیل کیجاتی ہے

## فہرست اشیاء

کلاہ سادہ ۔ [illegible] تک
کلاہ زرین [illegible] تک
لنگی سادہ [illegible] تک
لنگی زرین [illegible] تک
پٹی اونی [illegible]
پٹی سرج [illegible]
پٹی پشمینہ [illegible]
جال ریشمی آفیسری [illegible]
جال اونی حوالداری [illegible]
موزے اونی و پشمینہ ہر رنگ اور ہر سایز کے [illegible] تک
دستانے [illegible]
بٹیل کلاتھ [illegible] تک
پھلکاری برائے پردہ فی جوڑہ [illegible]
کمربند ریشمی آفیسری [illegible]
کمربند پشمینہ [illegible]

کمبل دیسی [illegible] تک
گھوڑوں کے جال [illegible]
زین خاکی پختہ رنگ گز [illegible] فی گز
جھولا آفیسری [illegible] تک
جھولا سپاہیانہ [illegible]
کرنڈن فی جوڑی [illegible]
سٹار فی جوڑی [illegible]
قمیص سل سلائی [illegible]
ازار بند ریشمی [illegible]
ازار بند سوتی [illegible] تک
سرج خاکی و نیلی [illegible]
برائے وردی
جھالر زرین لنگی [illegible]
جھالر ریشمی [illegible] فی گز
جھالر سوتی [illegible] فی گز
کارچوبی [illegible]

ثشری صافے خاکی رنگ کے [illegible] تک
ثشری صافے اودے رنگ کے [illegible] تک
رومال ریشمی [illegible] تک

علاوہ ازیں دریاں پلنگ کی پادرنیں اور دیگر سامان وردی ہر قسم نہایت عمدہ اور کفایت سے ملسکتا ہے

## تمغوں کے فیتے

ہمارے کارخانہ سے ہر ایک لڑائی کے تمغوں کے فیتے دو روپیہ فی گز نرخ سے بھیجے جاتے ہیں۔ اور کارونیشن لینے دربار تاج پوشی کا فیتہ بھی موجود ہے۔ جن صاحبان کو درکار ہو بہت جلدی درخواست بھیجدیں۔

## لیس سنہری

وردی کے لیسوں کے علاوہ عام شایقینوں کی ٹوپیوں کو لگانے کا سنہری لیس آدھ انچ عرض سے دو انچ اور ڈھائی انچ تک عرض کا عمدہ سے عمدہ ولائتی اور دیسی نہایت واجبی قیمت پر ہمارے کارخانے سے ملسکتا ہے ایک پیسہ کا کارڈ آنے پر فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔

## پشمینہ کا مال

الوان پشمینہ ساخت لودیانہ (جس کو عام لوگ جوڑا چادر کہتے ہیں)۔
چادر پشمینہ کامدار [illegible] تک
الیدہ پشمینہ برائے سوٹ بادامی و خاکی وغیرہ [illegible] فی گز
دوسگل چادر بغیر رنگ شال صاحب لوگوں کو تحفہ دینے کے لایق [illegible] تک
چادر رامپوری خورد و کلان برائے میم صاحبان [illegible] تک
الیدہ کا جوغہ کامدار و سادہ بالکل تیار [illegible] تک
مالیدہ کی ٹوپیاں کامدار جن پر طلائی یا ریشمی ڈوری سے کام بنا ہوا ہے [illegible] تک
جراب و دستانے پشمینہ کے فی جوڑہ [illegible] تک
پٹو کشمیری۔ سوٹ کے واسطے فی گز [illegible] تک
الوان پشمینہ ساخت کشمیر [illegible] تک

## ریشم کا مال

رومال دستی ریشمی رنگدار و سفید بیل بوٹے دار و بلا بیل بوٹے [illegible] تک
صدہا قسم کے پردے ہر رنگ کی بانات پر۔
ریشم کام کے فی جوڑی [illegible] تک
پھلکاریاں ریشمی کام کی پردوں کے لئے۔
آئینہ دار و بلا آئینہ [illegible]
میز پوش کامدار ہر رنگ کی بانات پر ریشمی کام کے [illegible]
گلوبند کامدار اور سادے [illegible] تک
ریشمی دوپٹے جاپانی ریشم و ولایتی ریشم کے پھلدار اور سادہ [illegible] تک
ولایتی اور جاپانی ریشم برائے پارچات میم صاحبان۔ فی گز [illegible] تک
صاحبان کے لئے ریشمی و زرین اور سادہ پگڑیاں ٹوپی پر باندھنے کی۔ فی پگڑی [illegible] تک

## سلے سلائے کپڑے

ہر ایک فیشن اور ہر ایک ناپ اور ہر ایک قسم کے کپڑے کے سلے سلائے ہوئے سوٹ ناپ پہنچنے پر فوراً تیار کرکے بھیجے جاسکتے ہیں۔ نرخ نہایت کم۔ اور تعمیل نہایت ہی بہت جلد ہمارے کارخانے سے ایک پیسے کا پوسٹ کارڈ آنے پر نقد قیمت پر یا فوراً بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجے جاتے ہیں۔

## لودیانہ کلاتھ

لودیانہ کا بنا ہوا کپڑا ساری دنیا میں مشہور ہے۔ کیونکہ یہ کلوں کے کپڑے سے زیادہ دیرپا۔ اور مضبوط اور عمدہ ہوتا ہے اگر کلف نہ چڑھایا جاوے تو رنگ برسوں تک قایم رہتا ہے۔ نہایت فیشن ایبل نمونے طرح طرح کے تھان۔ کوٹ پاجامہ۔ قمیصوں کے لئے تیار کرائے گئے ہیں۔ نمونے درخواست آنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں۔ اس کارخانے سے عمدہ اور واجبی نرخ پر لودیانہ کلاتھ اور کہیں بیرون لودیانہ کے کسی دوسرے دکاندار سے ہرگز نہیں مل سکتا ایک بار ضرور آزما کر دیکھئے۔

المشتہر

ہیرالال اینڈ کمپنی آرمی کنٹرکٹرز لودیانہ

Registred No L 929

نمبر (۱۵) لودیانہ شنبہ ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کار آمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے +

یہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت وصنعت۔ زراعت وتجارت۔ حفظ صحت تہذیب اخلاق۔ سائنس وفلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم وفنون جمع کرنا۔ دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سٹڈیشن اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھ کر دلچسپ بنانیکی کوشش کیجاتی ہے +

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| ہندوستان | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ ر |
| | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صہ ر |
| ولایت | پیشگی سالانہ اعلےٰ کاغذ پر | صہ ۱۲ر |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ۲ عہ۔ مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہیئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔

## اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ر | ۱۴ر | عا | ہے | سے |
| نصف کالم | سے | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا کالم | صہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا صفحہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

بطور ضمیمہ اشتہارات شائع ہونگی اجرت ایک روپیہ فیصدی۔

## اشتہار دینے والو!

بلاشبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن یہ تمیز کرنا ضروری ہی کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فائدہ متصور ہی ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کیلئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرتا ہی ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں۔ ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید بیشمار اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسی کی نظر ہی نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سولہ آنے خریدنا ہی کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہی جہاں دس بیس سردار اس کے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ شنگہائی سے لیکر برنجاب اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اس کے قدردان موجود نہوں غریب آدمیوں سے لیکر کروڑپتیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار مگر ایک تو پڑھنے والے بیشک

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

آدمی بلبلہ ہے پانی کا ☆ کیا بھروسہ ہے زندگانی کا

ہم خرما و ہم ثواب ہے

خریداران آرمی نیوز کے سوا دُنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ بیس گنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثار کو مل جائے - جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے -

## قواعد وضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زاید چندہ لیکر نہیں بلکہ ہیرا لعل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کر کے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قایم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا

(۳) ہر سال یکم جنوری سے اسر دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا - مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ سے چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے -

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیاں کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہیں تو اسصورت میں دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایکماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہئے - اور اپنے علاقہ کے نزدیک تر مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگہ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہئے -

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض مثل سل - دق - تپ محرقہ - طاعون - نا نقدہ یا استرک بخار یا پیچش یا اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اٹھانے کے مستحق نہیں ہونگے - البتہ میدان جنگ میں جانے والے افسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچے نہیں +

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں یا ختم خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا - اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائینگے - اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا - اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے - لیکن چندہ کسی حال میں کم نہیں ہے

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں انکے ورثار کا حق نہوگا -

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدہ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے - امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا -

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد ملیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایکسال تک اخبار خریدے جسکا پیشگی چندہ چار روپیہ امدادی رقم میں سے وضع کر کے باقی روپیہ اس کو دیا جایا کریگا - اور اخلاقی فرض ہوگا کہ اور لوگوں کو خریدار بنائے -

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے - کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا - اور کمپنی کی ہمیشہ یہہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائے - عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کی جائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قایم ہو -

نوٹ سنہ ۱۹۰۳ء کی بابت برہما ملٹری پولیس کے صوبیدار شبدیال مرحوم کے ورثار کو سو روپیہ امداد دیگئی ہے سنہ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۸۰ روپیہ مندرجہ ذیل خریداران کے ورثار کو دیا گیا ہے کوت دفعدار صلابت خاں نارنول - نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بارڈر ملیٹری پولیس کوہاٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ -

المشتہر

منیجر آرمی نیوز پریس لودیانہ

# آرمی نیوز

لودیانہ ۔ شنبہ ۔ ۱۴ ۔ اپریل ۱۹۰۶ء

## اُلٹی نصیحت

نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند
نہ ہر کہ آئینہ دارد سکندری داند

چھپائی کی ارزانی نے فن اخبار نویسی کی وہ مٹی خراب کی ہے کہ وہ لوگ تک جنہیں ایک جملہ صحیح نہ لکھنا آتا ہو نہیں کسی معاملہ پر خود غور کرنے اور صحیح نتیجہ نکالنے کا دماغ تو کجا دوسرے اعلیٰ دماغوں کے خیالات سمجھنے کی بھی قابلیت نہ ہو وہ بھی آج دنیا کو سبق دینے کے مدعی اور عوام الناس کو فلسفیانہ نکات سمجھانے پر مستعد نظر آتے ہیں۔

مہذب ممالک میں اخبار نویسی ان ملکوں کے بہترین دماغوں کے ہاتھ میں ہے جو وزراء اور مدبروں اور بادشاہوں اور خاص و عام کی رہنمائی کرتے ہیں۔ وہ جب گورنمنٹوں اور تاجداروں اور باختیار لوگوں [illegible] کو غلطی کرتے دیکھتے ہیں تو علانیہ ٹوکتے ہیں۔ اور ان کی آواز تمام دنیا میں گونجتی ہوئی خفتہ دلوں کو بیدار اور غافلوں کو ہشیار کرتی ہے۔ ان کی معلومات وسیع خیالات بلند اور ہمت عالی ہوتی ہے وہ مذہبی تقدس سے بڑھکر اپنے فرائض کی تقدیس کرتے ہیں جب وہ قلم اٹھاتے ہیں تو کوئی تنگ خیالی اور مذہبی یا قومی تعصب حق گوئی سے ان کو باز نہیں رکھ سکتا۔ وہ واقعات کی صحیح تصویر کھینچتے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں خدا اسکو پروان چڑھائے اخبار نویسی کا ابھی سن طفلیت ہے اور اسی لئے بہت سے آدمیوں نے جو اس فن شریف کے ابتدائی اصولوں سے بھی نابلد ہیں سچ مچ اسکو بچوں کا کھیل ہی بنا رکھا ہے۔ تم یہاں ایک ہی واقعہ کو دو اخباروں میں دیکھو تو بالکل صورت بدلی ہوئی پاؤگے۔ کلکتہ کے ہندو مسلمانوں کے فساد کو ہی لو۔ ہندو اخباروں میں جو کچھ چھپا اسکو مسلمان اخباروں نے دوسری طرح بیان کیا۔ یعنی واقعات میں رد و بدل کر لیا اور ان کو اپنی مرضی کے موافق بنا کر لکھدیا یہاں ایک معمولی بات سمجھی گئی ہے۔

بہت سے اردو اخبار آجکل بھی موجود ہیں جنمیں پانچ روپیہ خرچ کرکے آپ اپنی شان میں قصیدہ چھپوا سکتے ہیں یا دو چار روپیہ کے خرچ سے یا محض زبانی وعدے سے اپنے کسی حریف کو گالیاں دلوا سکتے ہیں۔

خیر ان باتوں سے تو محض پست ہمتی کا تعلق ہے مگر لطف یہ ہے کہ یہاں وہ لوگ بھی قلم اٹھا سکتے ہیں اور ناصح مشفق بن سکتے ہیں جن [illegible] دنیا کی کچھ خبر ہی نہیں۔ لودیانہ میں چند مہینوں سے ایک اخبار نکلا ہے جسے یہ خبر سنکر بڑا اچنبا ہوا کہ فوجوں میں [illegible] سکھلائی جاتی ہے۔ اسی اخبار کے ایک نمبر میں یہ دیکھکر حیرانی ہوئی کہ وہ بیچارہ انکم ٹیکس اور ہاؤس ٹیکس میں تمیز نہیں کر سکا چنانچہ مجریہ ۲۲ مارچ کے ایک لیڈنگ آرٹیکل میں لکھا ہے کہ "ہاؤس ٹیکس میں بابو صاحب فنانشل کمشنر بہادر کے ہوتے بہت لوگ ایسے تھے جو ممبروں تحصیلداروں نائب تحصیلداروں یا دیگر منتظم ہندوستانیوں کی غفلت سے کم آمدنی رکھنے کے باوجود تشخیص میں شامل کر لئے گئے اور بعد میں گورنمنٹ نے ان بیچاروں کو جنہیں ان کے بھائیوں نے پھنسانا چاہا تھا تشخیص ٹیکس سے بری کر دیا۔"

اب جو شخص یہ بھی نہ جانتا ہو کہ انکم ٹیکس کیا ہوتا ہے اور ہاؤس ٹیکس کس جانور کا نام ہے وہ ٹیکس کے معاملہ میں رائے زنی کیا کریگا۔ خیر ہم فرض کئے لیتے ہیں کہ راقم مضمون کوئی مدرسہ کا طالب علم ہے جو شائد دس بیس سال کے مطالعہ کے بعد بہت سی باتوں سے واقف ہو سکتا ہے۔ لیکن جب وہ ایک راہنما کی حیثیت سے پبلک کے سامنے آئے اور الٹی نصیحتیں کرے جس سے معمولی عقل کے عام لوگ غلطی میں پڑ سکتے ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کو ٹوکیں۔

وہ ملکی ہمدردی کا وعظ کرتا ہے۔ مگر جس قسم کی ہمدردی وہ پیدا کرنی چاہتا ہے خدا کرے کہ وہ اس ملک میں کبھی نہ ہو وہ لکھتا ہے کہ۔ "ابھی تھوڑے دن ہوئے لودیانہ ریلوے سٹیشن پر ایک شخص پلیٹ فارم کا ٹکٹ لیکر ٹرین میں بیٹھا ہوا پکڑا گیا۔ پکڑنے والے صاحب ہندوستانی تھے۔ نیت کی خبر خدا جانے بظاہر ملزم بلا ٹکٹ سفر کرنا چاہتا تھا۔ بادی النظر میں ہندوستانی گرفتار کنندہ نے اپنا فرض منصبی ادا کیا مگر ملکی ہمدردی و اتفاق کی بنا پر اگر غور سے دیکھا جائے تو اسے ہم اخلاقی جرم کا مرتکب سمجھیں گے اس کا فرض منصبی ملزم کو گاڑی سے اتار دینے کی کارروائی کے بعد ختم ہو چکا تھا اب اسکو اسٹیشن ماسٹر کے روبرو پیش کرنا اور انکے حکم کے موجب پولیس میں بھیجنا ملکی ہمدردی کے بالکل خلاف تھا۔"

شاباش اے ناصح مشفق ہمدردی کے خوب معنی سمجھے۔ ملک میں آگے ہی بے ایمانیوں اور بے لحاظ غداریوں اور سفارشوں اور رشوتوں اور پاسداریوں اور قومی تعصب کا گھاٹا نہیں ہے۔ یہ آپ خوب اخلاقی سبق پڑھانے لگے ہیں کہ جہاں کسی ہندوستانی مجرم کو دیکھے تو ہندوستانی سرکاری ملازم کا بتقاضائے ملکی ہمدردی فرض ہونا چاہئے کہ درگزر کرے اور آنا کانی دیجائے تاکہ اسکو اور اس کے ہمجنسوں کو بے غل و غش پھر جرم کرنے کی ترغیب ہو۔ ایک شخص پلیٹ فارم کا ٹکٹ لیکر ریل میں سوار ہوتا ہے۔ نیت صاف ظاہر ہے کہ ریلوے کو دھوکہ دی ہے۔ اور ایک دیانتدار ملازم ریلوے اپنا فرض منصبی ادا کرتا ہے یعنی محکمہ ریلوے جس کام کی اُسے تنخواہ دیتا ہے وہ ایمانداری سے سرانجام دیتا ہے اور مجرم کو حسب ضابطہ اعلیٰ افسر کے سامنے پیش کرتا ہے مگر تم کہتے ہو کہ اُسے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ ہم یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ صرف ریلوے میں یا کہ اور محکموں میں بھی ایسا ہی عملدرآمد ہونا چاہئے جیسا کہ تم کہتے ہو۔ اگر خدا نخواستہ ایسی ہمدردی پھیلجائے تو قیامت آجائے جہاں کہیں کسی پولیسمین نے چور کو نقب لگاتے دیکھا اور شناخت کرلیا کہ ہندوستانی ہے بقول تمہاری ملکی ہمدردی کے سمجھا بجھا کر چھوڑ دینا چاہئے۔ اور جہاں کہیں معلوم ہوا کہ کسی ہندوستانی نے خون کیا ہے ہمدرد ملک اہالیان پولیس پر واجب ہے کہ اسکو نصیحت کریں کہ بھلے آدمی یہ تم نے کیا کیا تمہیں شرم نہیں آئی کہ ایک قانونی جرم کر بیٹھے۔ مگر جاؤ کان کو ہاتھ لگاؤ آئندہ ایسا نہ کرنا ملکی ہمدردی ہمیں تمہارے چھوڑنے پر مجبور کرتی ہے ورنہ ابھی ہتکڑی لگا کر چالان کر دیتے۔

اگر اس کا نام ہمدردی ہے کہ مجرم بوجہ ہم قومیت کے چھوڑ دیئے جائیں اور نمک حلالی اور ایمانداری اور فرض کو بالائے طاق رکھا جائے تو ہم کہیں گے کہ اس ملکی ہمدردی کو گولی مارو۔ ملکی ہمدردی کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں جو ہمارا بھولا بھالا معاصر سمجھا ہے۔ ملکی ہمدردی یہ ہے کہ پانچ آنے گز کا ولایتی لٹھا چھوڑ کر [illegible] گز کا لودیانہ کا لٹھا خریدا جائے۔ ملکی ہمدردی یہ ہے کہ ایسی ایمانداری اور خلق اور دیانتداری کی صفات پیدا کی جائیں کہ دنیا میں ہندوستان اور ہندوستانیوں کی عزت اور اعتبار بڑھے اور کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ وہ اپنے ہم قوموں کے ساتھ بیجا رعایت کرتے ہیں۔ جب یورپین جج یورپین مجرموں کو بری کر دیتے ہیں تو دیسی اخبار کیا واویلا مچاتے اور اسکو ظلم سے تعبیر کرتے ہیں پس جس بات کو دوسروں کے لئے بُرا سمجھتے ہیں کیا اپنے لئے [illegible] کو جائز ٹھہرا لیں؟ اگر ہندوستانی ایسا کرنے لگیں جیسا کہ ہمارا ناصح مشفق ہدایت کرتا ہے تو کسی ہندوستانی

کا اعتبار باقی نہیں رہیگا۔ اگر اہل ہند اس نادان دوست کی نصیحت پر عمل کرنے کیلئے کبھی تیار ہوں۔

---

## وایسرائے دہلی میں

لارڈ منٹو اسپیشل ٹرین ۲ ماہحال کو ۶ بجے صبح وارد دہلی ہوئے۔ لفٹنٹ جنرل سر ... ایکسیلنسی صاحب بہادر اور لفٹنٹ جنرل سر ... صاحب بہادر اور دیگر سول ملٹری حکام نے خیر مقدم کیا۔ ممبران میونسپلٹی نے اڈریس پیش کیا۔ جس میں شہر دہلی کی عظمت بطور پایہ تخت شاہان قدیم کے اور ۱۸۷۷ء اور ۱۹۰۳ء کے دربارہائے قیصری کی جائے انعقاد کے اور تاریخی عمارات اور شمالی ہند کے مرکز تجارت کے ... تمام ملک میں ... کا ہست سے قیام مرکز ہونے کے بیان کی گئی تھی۔ اور بتلایا تھا کہ سالہائے گزشتہ میں شاہی عمارتوں کی مرمت وغیرہ بہت کچھ کی گئی ہے شاہی محلات کے نقش و نگار اصلی حالت میں تازہ کئے گئے ہیں۔ مقبرہ ہمایوں۔ مقبرہ عیسیٰ خان و مقبرہ صفدر جنگ کی مرمتیں کی گئی ہیں اور زمانہ سابق میں جو باغات ان کے گرد واقع تھے وہ اصلی حالت میں لائے جارہے ہیں۔ تاہم ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ اور اُمید ظاہر کی کہ جس طرح سالہائے گزشتہ میں گورنمنٹ متوجہ رہی اسی طرح یور ایکسیلنسی کے عہد میں قدیم آثار کی درستی پر توجہ مبذول رہیگی۔

بطور مرکز تجارت کے دہلی نے اپنی منفرد حیثیت بحال رکھی ہوئی ہے اور توسیع ریلوے کی حکمت عملی کے ہم نہایت ممنون ہیں جس کی وجہ سے شہر دہلی سات بڑی بڑی لائنوں کا فوکس بنا ہوا ہے اور جب بمبئی کی براہ راست لائن تکمیل کو پہنچیگی تو ہم تین ... میں ٹرینیں یہاں سے روانہ ہوا کرینگی۔

ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ میونسپلٹی اناج اور کپڑے پر محصول لگائے بغیر اپنا کام چلارہی ہے اور اسی وجہ سے دہلی ان دونوں چیزوں کی بڑی منڈی ہے۔

شہر اور گرد و نواح کی ترقی کے متعلق متعدد سکیمیں زیر تجویز ہیں منجملہ ان کے ایک برقی ٹرام وے ہے۔ شہر کو مغرب کی جانب بڑھانے کی بھی تجویز ہے اور شہر کے گرد و نواح میں نالیوں اور واٹر ورکس کی توسیع کرنے کا ارادہ ہے۔

اڈریس میں یہ بھی درج تھا کہ یور ایکسیلنسی یہ سنکر خوش ہونگے کہ امسال اس وقت تک پلیگ سے شہر محفوظ ہے اور باشندوں کی صحت عمدہ ہے۔ مہاوٹ کے نہ ہونے سے بڑی تشویش تھی لیکن فروری کے ترشح سے پژمردہ فصلوں میں جان پڑ گئی۔

### وایسرائے کا جواب

لارڈ منٹو نے فرمایا۔ صاحبان! میں شکریہ ادا کرتا ہوں اس خیر مقدم کا جو آپ نے باشندگان دہلی کی طرف سے اس قدیم شہر میں پہلی دفعہ آنے پر بحیثیت نائب السلطنت ملک معظم کے کیا ہے بہت سال گذرے میں دہلی میں آیا تھا اور یہ امر میرے لئے نہایت موجب مسرت ہے کہ اس شاہی شہر کی عمارتی خزانوں کے ... کی یادداشت کو تازہ کروں مجھے معلوم ہے کہ تمہاری قدیم عمارتوں کی درستی کے متعلق بہت کچھ کیا گیا ہے اور میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ میں ہمیشہ تہِ دل سے آپکو اپنے شہر کی بے نظیر یادگاروں کی خبر گیری کرنے کی تدابیر میں مدد دینے کو تیار رہونگا۔

میں آپ کو آپکی تجارتی بہبودی پر مبارکباد دیتا ہوں بطور ریلوے سینٹر کے دہلی کو وہ فوائد حاصل ہیں جنکی میونسپلٹی قدر شناس ہے اس دور اندیشی کی جس قدر تعریف کی جائے بجا ہے کہ دو بڑی تجارتی اشیاء ٹیکس سے بری رکھی گئی ہیں۔ اور مجھے ذرا شک نہیں ہے کہ اسی وجہ سے شہر کی تجارت کو ترقی ہوئی ہے مزید برآں جو شہر کی توسیع اور اس کے گرد و نواح کی درستی کے متعلق زیر غور ہیں یہ سب یقینی مستقبل بہبودی کی علامتیں ہیں۔

مجھے یہ سنکر بڑی خوشی ہوئی کہ اگرچہ امساک باراں سے تشویش پیدا ہوئی تھی تاہم سخت تکلیف پیش نہیں آئی۔ اور یہ امر کہ تمہارا شہر پلیگ سے محفوظ ہے انتظام حفظان صحت کی بڑی بہتری کی سند ہے جس میں آپکو بحیثیت میونسپلٹی کے اس قدر گہری دلچسپی حاصل ہے۔

مجھے اُمید ہے کہ اپنے عہد میں مجھے آپ سے ملاقات کے متعدد موقع حاصل ہونگے اور میں آپکے مہربانی آمیز الفاظ خیر مقدم کا اپنی اور لیڈی منٹو کی جانب سے پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

---

## آیندہ زمانہ کا کشمیر

وہ زمانہ دور نہیں ہے جبکہ وادی کشمیر ہندوستان کا لنکاشائر بن جائیگی دریائے جہلم سے برقی طاقت حاصل کرنے کی سکیم تکمیل کو پہنچنے کی دیر ہے بڑے بڑے کارخانے فوراً قایم ہو جائینگے کیونکہ کارخانوں میں بجلی کی طاقت سے کام لیا جائیگا۔ کوئلہ کی ضرورت نہ پڑیگی۔ یہ تو خیال میں بھی نہیں آسکتا کہ ہندوستان کے اہل سرمایہ اس سستی طاقت سے فائدہ اُٹھاتے کیونکہ یہاں کے ذہین اور کاہل آدمی برسوں سوچتے ہی رہتے ہیں اور کسی موقع سے متمتع ہونا انکی عادت میں داخل نہیں ہے۔ کشمیر ریاست کے لئے صرف ۵ ہزار گھوڑوں کی برقی قوت کافی ہے مگر دریائے جہلم سے جو برقی قوت مہیا کی جائیگی اسکی مقدار ۵۰ ہزار گھوڑوں کی طاقت سے کم نہیں ہے یعنی ۴۵ ہزار گھوڑوں کی برقی طاقت صدہا کارخانوں کے کام میں آنے کے لئے فالتو بچ رہیگی اس طاقت کا کیا ہوگا اور کون اس کو کام میں لائیگا اس کے لئے اب فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ لندن میں ایک سنڈیکیٹ ۳ کروڑ روپیہ کے سرمایہ سے قایم ہو چکی ہے جس میں برقی قوت فروخت کرنے والی اور برقی انجنیئروں کی تمام کمپنیوں کے قایمقام شامل ہیں ان کمپنیوں میں لندن کے بڑے بڑے اہل سرمایہ شریک ہیں۔ اس سنڈیکیٹ کا نام امپائر انڈسٹریل کمپنی لمیٹیڈ ہے۔ ظاہر ہے کہ جو لوگ اس کمپنی میں شامل ہیں نہ تو ناتجربہ کار ہیں نہ شیخ چلی ہیں کہ خیالی پلاؤ پکاتے ہوں بلکہ تجربہ کار بال کی کہال نکالنے والے کاروباری مہاجن ہیں اور جب تک ان کو یقینی فائدہ کا پورا بھروسہ نہو گیا ہو ہرگز اس قدر سرمایہ لگانے کو تیار نہوئے ہونگے۔ اب سوال ہو سکتا ہے کہ وہ اس ۵۰ ہزار گھوڑوں کی قوت سے کیا کرینگے لیکن بجائے اس کے سوال یہ ہونا چاہئے کہ کیا نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ کمپنی اس قدر طاقت سے کام لیکر کشمیر کو ہندوستان کو جاپان بنا سکتی ہے۔ جبکہ ہندوستان کے نوجوان جاپان کی عظمت کا راز دریافت کرنے جاپان کو جاتے ہیں۔ انگریز لوگ اس تمام بھید کو دریائے جہلم کے کناروں پر کھول کر ظاہر کر دینگے۔

بنگال کے سن کے کارخانے کانپور اور دہاریوال کے اونی پارچہ کے کارخانے بمبئی اور احمد آباد کی کپڑے کی ملیں ایک بے حقیر چیز ہونگی ان عظیم الشان کارخانوں کے مقابلہ میں جو راولپنڈی اور سری نگر کے مابین مستقبل قریب میں قایم ہونے والے ہیں دریائے جہلم کے پانی کی کبھی ختم نہونے والی طاقت انواع و اقسام کے کارخانوں کے قایم کرنے کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے اور صرف یہی نہیں کہ اس برقی طاقت کا فیض ملک کشمیر ہی میں محدود رہے بلکہ تاروں کے ذریعہ سے اس سے راولپنڈی۔ پشاور اور نوشہرہ میں بھی ویسا ہی کام لے سکتے ہیں۔ بلکہ تمام شمال مغربی ہند تک اس کے حلقہ فیض میں آسکتا ہے۔ وہی طاقت جو کشمیر میں برقی ریل چلائیگی گرد و نواح میں متعدد لائیٹ ریلویز کو حرکت دیگی۔ بے شمار ملز اور کارخانوں میں کام آئیگی۔ کنوؤں سے پانی نکالیگی اسلحہ خانوں۔ ورک شاپ اور فونڈریوں میں کام کریگی۔ اور بہت سے شہروں اور چھاؤنیوں میں روشنی کا کام دیگی اور پنکھے

کھینچیگی

کیا ۸۰ ہزار گھوڑوں کی طاقت ان تمام کاموں کے لئے کافی ہوگی؟ ۸۰ ہزار گھوڑوں کی طاقت تو صرف ایک میل میں دریا سے حاصل کرنے کا سامان مہیا کیا گیا ہے اس کے علاوہ لاکھوں گھوڑوں کی طاقت پہاڑوں میں بیکار ضایع ہو رہی ہے۔ دریائے جہلم ۸۰ میل تک کشمیر میں اس انداز سے بہتا ہے کہ قدم قدم پر اس سے کشش ثقل کے زور سے بجلی پیدا ہوتی ہے کیونکہ بہت تھوڑے تھوڑے فاصلے پر وہ بلندی سے پستی پر گرتا ہے۔ اور اسی نشیبی زور کے بہاؤ سے رگڑ کھا کر بجلی کی طاقت ظہور میں آتی ہے۔ تمام دنیا کی طرح دربار کشمیر کو بھی اس قیمتی نادر خزانہ کا حال معلوم نہ تھا جو اس کی ملکیت میں ہے۔ دریا جب کشمیر کے علاقے کو طے کر کے پنجاب کے میدان میں آتا ہے تو وہ صرف زمین کو سیراب کرنے کی طاقت رکھتا ہے مگر وہ قدرتی طاقت جس کا نام بجلی ہے پہاڑ کے اندر تک ہی محدود ہے۔

**وزارت کا بوجھ**۔ بہت لوگ وزراء کی حالت پر رشک کرتے ہونگے اور بہت سے نوجوان کسی سلطنت کا وزیر بننے کی تمنا رکھتے ہونگے لیکن جیسی تباہ حال ان لوگوں کی ہوتی ہے جو بار سلطنت سر پر اٹھاتے ہیں شاید دنیا میں کسی کی نہ ہوگی۔ دل کا چین اور اطمینان کی زندگی شاہ و گدا کسی کے لئے تو ممکن ہو مگر وزراء کو کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔

جرمنی کے قابل تعظیم وزیر اعظم پرنس ابو معاملہ مراکو میں ایسے پیچ پیچ ہوئے ہیں کہ خود اپنے ملک میں ان پر اعتراضوں کی بوچھاڑ اچھے ہوش گم کر دیتے ہیں۔ پرنس کو اپنی حکمت عملی کے ڈیفنس میں بقدر دماغی زور لگانا پڑا کہ پارلیمنٹ میں ٹھیک پر زور تقریر کی اور آخر بیہوش ہو کر گر پڑے اور اسی حالت میں انہیں گھر اٹھا کر لے گئے اور اجلاس پارلیمنٹ ملتوی کیا گیا گھر پہنچ کر ہوش آیا۔ مراکو کانفرنس کے متعلق زیادہ کام اور فکر و تشویش کرنے سے ان کو دماغی تکان اور انفلوئنزا کا دورہ ہوا ہے۔ ڈاکٹروں نے ان کو منع کیا تھا لیکن وہ ان کے مشورہ کی پروا نہ کر کے پھر پارلیمنٹ میں گئے۔ شہنشاہ ولیم یہ خبر سنکر پارلیمنٹ میں پہنچے اور بڑی دیر تک پرنس سے گفتگو کی اور شہنشاہ بیگم بھی بعد میں تشریف لے آئیں۔

پرنس نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ جرمنی کا ارادہ ہرگز نہیں تھا کہ مراکو کے لئے جنگ کا خطرہ مول لے اور جرمن حکمت عملی کے ڈیفنس میں کہا کہ ہماری طرف یہ خواہش تھی کہ جرمنی کو ناچیز نہ سمجھا جائے۔

**کوہ وسوویس کی آتش فشانی**۔ اٹلی سے ہولناک خبر آئی کہ کوہ وسوویس زور شور سے خروج میں آیا ہے۔ پہاڑ کے گرد و نواح دیہات کے باشندے گھر بار چھوڑ کر بھاگ گئے جلے ہوئے کوئلوں کی ساتھ سیاہ ریت برابر برس رہی ہے۔

چوٹی کی طرف پہاڑ کے جس دہانہ سے دھواں نکلا کرتا تھا وہ ٹوٹ گیا اور بجائے اس کے دوسری طرف ایک نیا دہانہ نمودار ہے اس سے وہاں سے بہم پتھروں کے ٹکڑے سرخ انگاروں کی طرح گرم نکل کر تین تین ہزار فیٹ بلندی تک جاتے ہیں پہاڑ کے قریب ایک گاؤں ہے جس کا نام بوسکوٹ ریکاسی ہے اس کو پگھلے ہوئے گرم اور سیال مادہ نے جس کو لاوا کہتے ہیں تیاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔ یہ لاوا نار جہنم کی طرح گرم ہوتا ہے اور ۲ ہزار درجہ کی حرارت رکھتا ہے جو چیز اس کی راہ میں آتی ہے بھسم کرتا چلا جاتا ہے۔

شہر نیپلز میں آس پاس کے دیہات اور قصبات کی بلوہ پناہگزین ہوئی ہے لیکن متواتر زلزلوں سے شہر کے مکانات شق ہو چکے ہیں۔ ۶ اپریل کی رات کو بہت سے آدمی بازار کے چوک میں شب باش ہوتے۔

وسوویس کی رصدگاہ غارت ہو گئی لیکن سائنس دان لوگ وقت سے پہلے جان سلامت لے گئے۔ وسوویس ریلوے لائن بھی غارت ہو گئی۔

موضع بوسکوٹ ریکاسی سے تمام آبادی فرار ہو گئی۔ اور دو اور قصبوں کے آدمی ترک وطن کر رہے ہیں۔ قصبہ جو وسوویس سے ۲۰ میل ہے اور بینی وینٹو جو ۳۱ میل ہے ان دونوں میں سخت اندھیرا چھایا ہوا ہے اور راکھ پڑی ہوئی ہے۔ ایک اور قصبہ کے مکانات منہدم ہو گئے اور اندیشہ ہے کہ جانیں بھی ضایع ہوئیں دو قصبوں میں کئی بار زلزلہ آیا اور مکانات کے نیچے آدمی دبکر ہی مر گئے۔

تازہ خبر ہے کہ لاوا کی ایک ندی ۲۰ فیٹ گہری اور ۱۰۰ فیٹ چوڑی بوسکوٹ ریکاسی کو غارت کر گئی اور موضع ٹورے انسزیاٹا کی طرف بڑھ رہی ہے۔ وہ فی گھنٹہ نصف میل کی رفتار سے چل رہی ہے۔ اسی قسم کی ایک دوسری ۶ فیٹ عمیق کی لاوا کی ندی چلی آتی ہے اور قصبہ اوٹاجانا کی عمارتوں کو منہدم کر رہی ہے جہاں ۱۲ انچ راکھ برس چکی ہے۔

ڈیوک آف اوسٹا نے امن قایم رکھنے کے لئے فوج کی کمانڈ سنبھالی ہے اور تمام اٹالین جہازوں کو نیپلز میں حاضر رہنے کا حکم ملا ہے تاکہ ضرورت کے وقت باشندوں کو لیجائیں۔ دو جنگی جہاز ٹورے ڈالگریس کی آبادی کو منتقل کر رہے ہیں۔

**شاہ اٹلی کی ہمدردی**۔ جس طرح گزشتہ زلزلہ کے زمانہ میں شاہ اٹلی نے فوراً موقع واردات پر پہنچکر مصیبت زدگان کی دستگیری کا بذات خود انتظام کیا تھا اسی طرح آجکل بھی وسوویس کے علاقہ میں فروکش ہیں۔ اور تباہ شدہ دیہات میں جو راکھ سے ڈھکے ہوئے ہیں نہایت خراب سڑکوں کی راہ سے دورہ کر رہے ہیں اور ہر جگہ رعایا بادشاہ کی ہمدردی کی داد میں نعرہ آفرین بلند کرتی ہے۔ فی الحقیقت بادشاہ کا یہی کام ہے کہ ہر ایک تکلیف و مصیبت میں عام الناس کی مدد کریں کیونکہ وہ رعیت کیلئے ہیں نہ کہ رعیت ان کے لئے۔

تازہ تار خبر ہے کہ ۹ تاریخ حال سے آتش فشانی موقوف ہو گئی ہے اور لاوا کی ندی جو موضع ٹورے انسزیاٹا کی طرف بڑھ رہی تھی حالت سکون میں ہے۔ نیپلز پر راکھ کی بارش بند ہو گئی ہے اگرچہ ۸ تاریخ حال کو چند بار زلزلے محسوس ہوئے۔

**زار اور ڈلائی لامہ**۔ شہنشاہ روس نے تبت کے ڈلائی لامہ کو حسب ذیل پیغام بذریعہ تار بھیجا ہے جو ایک خاص پولیٹکل چال ہے۔ اور تبت میں فتنہ برپا کرنے اور لامہ کو روس کی امداد پر بھروسہ کر کے پھر تبت کی حکومت کا مدعی بننے کی ترغیب ہے۔ زار نے تار میں لکھا ہے:۔

میری بدھ مذہب کی رعایا کے بڑے حصے نے اپنے بزرگ ترین مقدس گرو کی زیارت کا فخر حاصل کیا جبکہ وہ شمالی منگولیا میں جو روس کی سرحد سے ملحق ہے تشریف لایا تھا۔ ہمیں بڑی خوشی حاصل ہوئی کہ ہماری رعایا کو ڈلائی لامہ کی روحانی برکات سے مستفیض ہونے کا موقع ملا جس کے لئے ہم تہ دل سے شکریہ قبول کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔

**شاہی خاندان یونان میں**۔ ہز رائل ہائینس پرنس اور پرنسس آف ویلز سیاحت مصر سے فارغ ہو کر عازم یونان ہوئے۔ شاہ یونان نے استقبال کیا اور ہز رائل ہائینس بھی ہمراہ کورفیو میں وارد ہوئے۔

ملک معظم اور ملکہ معظمہ بجہاز مارسیلز سے براہ راست کورفیو کو تشریف لے گئے ہیں اور وہ آجکل کو سینا میں رونق افروز تھے ملک معظم اور ملکہ الگزینڈرا اور پرنس اور پرنسس آف ویلز پایہ تخت یونان میں اسپارٹ کے کھیل کرتب ملاحظہ فرمائینگے

**لارڈ کرزن کی دعوت۔** انجمن پلگرمز نے سوائے ہوٹل لندن میں لارڈ کرزن کی دعوت کی۔ لارڈ رابرٹس صدر جلسہ تھے۔ اکثر نامور اشخاص شریک تھے جن میں لارڈ ملنر اور مسٹر ونسٹن چرچل بھی شامل تھے۔ لارڈ جارج ہملٹن نے لارڈ کرزن کا جام صحت تجویز کیا اس کے جواب میں لارڈ کرزن نے تقریر کی جس کے دوران میں بیان کیا کہ نوآبادیاں سلطنت کے ستون ہیں لیکن ایشیا سلطنت کا اصلی گنبد ہے۔ اور کہا کہ لارڈ ملنر نے جنوبی افریقہ پر لوگوں کے فائدے کے لئے حکومت لی ہے۔ اور مصر اور ہندوستان میں بھی اسی نیت سے حکومت ہوتی ہی ہے۔ میری نصیحت یہ ہے کہ جو لوگ کسی ملک میں برسر حکومت ہیں ان پر بھروسہ کرو اور وہمی بے اعتباری سے ان کو تنگ نہ کرو۔ اور بنگال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ایک کولونی ہاتھ سے نکل گئی تو سلسلہ جاری ہو جائیگا یعنی کہ تمام سلطنت جاتی رہے گی۔

لارڈ کرزن کے یہ تمام اشارے لبرل گورنمنٹ کی جنوبی افریقہ کی حکمت عملی پر چلے ہیں۔ یہ خوب کہی کہ مقامی حکام کو سیاہ و سفید کا مالک کر دو اور اگر وہ ظلم کریں تو اُن سے بازپرس تک نکرو یہ تو صاف شخصی حکومت ہوئی۔

**غریب آدمی کی لڑکی۔** مسٹر مالاباری ایک نامور پارسی اخبار نویس ایڈیٹر ایسٹ اینڈ ویسٹ کی لڑکی کی شادی چند روز ہوئے مسٹر اردیشر دوسابھائی سے ہوئی ہے جو کیپ کولونی میں وکالت کرتے ہیں۔ مسٹر مالاباری بحیثیت مال و دولت کے ایک غریب آدمی ہیں لیکن ان کی انشاپردازی اور حب الوطنی کی وجہ سے نہ صرف ہندوستان میں اور سرکاری حلقوں میں بلکہ انگلستان کے بھی بہت سے علم دوست اصحاب میں وہ قدر و منزلت ہے جو آجتک کسی ہندوستانی کو نصیب نہیں ہوئی۔ ان کی دختر کی شادی کی تقریب پر صاحب گورنر بمبئی صاحب چیف جسٹس بمبئی ہائیکورٹ۔ مسٹر جسٹس چندرورکر جج ہائیکورٹ آنریبل مسٹر گوکل داس پاریکھ۔ سر جمسیٹ جی جیجی بھائی اور بہت سے دیگر معزز لوگ شریک تھے۔ ولایت سے [illegible] ڈیوک و ڈچز آف کناٹ۔ لارڈ جرزی۔ لارڈ رے سابق گورنر بمبئی۔ لارڈ سالسبری سابق وزیر اعظم انگلینڈ۔ لارڈ رپن سابق وائسرائے ہند۔ ہز ہائینس سر آغا خان ہز ہائینس مہاراجہ کشمیر اور بہت سے دیگر نامور لوگوں نے مبارکبادی کے پیغام بھیجے۔

**ضد کا علاج نہیں۔** سودیشی تحریک کو تھوڑی بہت کامیابی ضرور ہوئی ہے۔ جس کا صاف ثبوت یہ ہے کہ دیسی کارخانوں کو امسال منافع عظیم حاصل ہوا ہے اور ان کا مال ہاتھوں ہاتھ بک گیا ہے۔ لیکن چند خالص اسلامی اخباروں نے سودیشی کی مخالفت کو اپنا متبرک فرض بنالیا ہے۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ ان کے ذہن میں یہ خیال سما گیا ہے کہ سودیشی موومنٹ سے چونکہ ولایتی تجارت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے اس لئے گورنمنٹ اس تحریک کے خلاف ہے لہٰذا اگر وہ اس کی مخالفت کرینگے تو گورنمنٹ ان پر خاص عنایت کریگی اور ان کو خیر خواہ گورنمنٹ خیال کریگی ہمنے سودیشی کے سوال کو کبھی ہندو مسلمان کے سوال کی نظر سے نہیں دیکھا اور نہ ہمیں کبھی اس بات کا یقین آیا کہ گورنمنٹ اس تحریک کے خلاف ہے کیونکہ خود لارڈ منٹو ایک نہیں دو مرتبہ علانیہ ظاہر کر چکے ہیں کہ سودیشی تحریک کے ہم دل و جان سے مؤید ہیں ہم ہرگز یہ خیال نہیں کر سکتے ہیں کہ لارڈ منٹو نے جو کچھ فرمایا وہ غلط ہے۔ اگر گورنمنٹ ہند دراصل اس موومنٹ سے ناراض ہو تو وہ کیوں اپنی ناراضی صاف صاف ظاہر نکرتی اور کیوں کمیشن مقرر کرتی کہ سرکاری ضروریات کے لئے جس قدر سامان درکار ہے تحقیقات کرے کہ ہندوستان میں کس کس کارخانہ سے بہم پہنچ سکتا ہے۔ کیا یہ سودیشی کی مخالفت ہے۔ پیسہ اخبار نے شروع سے آخر تک سودیشی کی تائید کی ہے۔ لیکن بعض اسلامی اخبارات نے مخالفت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ حالانکہ ایک معقول دلیل بھی پیش نکر سکے۔ ان کی اگر کوئی دلیل ہے تو صرف یہ ہے کہ بنگالیوں کی اختراع ہے اس لئے اس سے احتراز لازم ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کیونکہ کوئی اچھی تجویز خواہ اس کا محرک کوئی ہو اگر ہمارے روبرو آئے تو کیوں نہ ہم اس پر عمل کریں بلا اس خیال کے کہ فرشتوں نے اسے ہمارے سامنے پیش کیا ہے یا جنات نے۔ بنگالیوں نے یا چینیوں نے یا روسیوں نے۔ سوال تو صرف یہ ہے کہ آیا سودیشی موومنٹ بذات خود ملک کے لئے مفید ہے اور اگر ہماری عقل اور ضمیر جواب دے کہ بلاشبہ مفید ہے تو ایک بے بنیاد وہم سے اس کو برا بھلا کہنا شاید دانائی تو نہیں ہے۔

ماہ فروری کے آخر میں آگرہ میں سودیشی بازار کا افتتاح کیا گیا اس پر آگرہ کا اخبار نسیم آگرہ لکھتا ہے کہ الحمد للہ علی احسانہ کہ کوئی مسلمان اس جلسہ میں شریک نہیں ہوا۔ وہ لکھتا ہے کہ ہم مسلمانان آگرہ کی بیدار مغزی اور دور اندیشی کی تہ دل سے داد دیتے ہیں خدا ان کے ارادوں میں استقامت بخشے اور انہیں ہمیشہ سلامت روی اور وفاداری کی توفیق دے۔

ہم کہتے ہیں کہ خدا کرے نسیم آگرہ کی یہ دعا مستجاب نہو۔ کیونکہ اگر اسے درجہ استجابت حاصل ہوا تو اس کے یہ معنے ہونگے کہ آگرہ کے مسلمان ہمیشہ اسی حالت میں رہیں اور کسی قسم کی حرفتی یا صنعتی یا تجارتی ترقی نکریں یہ تو سخت بددعا ہے کہ ان میں کبھی حب الوطنی کا جوش ہی پیدا نہو۔ وہ اپنے ملک کی کاریگری کی کبھی قدر ہی نکریں اور اُسے یوروپین اشیا پر کبھی ترجیح ندیں۔ ہم نہیں جانتے کہ بیدار ہونے میں کیا غیر وفاداری ہے۔ یہ فرض کر لینا کس قدر نادانی ہے کہ گورنمنٹ ہمیں تبھی تک وفادار سمجھے گی جبتک کہ ہم خود حرفتی ترقی کا ارادہ نہیں کرتے ہیں ورنہ اسی وقت سے باغی ہو جائینگے۔ اور یہ کس قدر سادہ لوحی ہے کہ گورنمنٹ کو ایسا بیوقوف سمجھا گیا ہے کہ وہ ان لوگوں کو اپنا وفادار خیال کریگی جو خود اپنا ستیاناس کرنے اور افلاس کے [illegible] میں برباد ہو جانے میں ساعی ہونگے۔ کیا گورنمنٹ کبھی ان لوگوں پر وفاداری کا بھروسہ کر سکتی ہے جو خود اپنے وطن اپنی قوم اور خود اپنے فوائد کو نظرانداز کرتے ہیں۔

**لاٹ صاحب کی یادگار** تعلقداران اودھ ایک سکیم پر غور کر رہے ہیں کہ سر جیمس لاٹوش صاحب لفٹننٹ گورنر صوبجات متحدہ کی یادگار میں (جو کچھ عرصے بعد پنشن پر جانے والے ہیں) ایک تجارتی اور صنعتی تعلیم کا مدرسہ لکھنؤ میں جاری کیا جائے ہز آنر سے درخواست کی جائیگی کہ مدرسہ مذکور کا سنگ بنیاد خود نصب کریں فی الواقع اس قسم کی یادگاریں ہونی چاہئیں نہ کہ دھاتوں کے بت جیسا کہ کئی ایک وائسرائیوں کے بنے ہوئے ہیں۔ یا جیسا کہ لارڈ کرزن کا بت کلکتہ میں نصب ہونیوالا ہے۔ پبلک کا اس سے کیا فائدہ ہے بجز ایک میدان کی رونق کے یا کوّے کبھی کبھی بیٹھ کر دم لے سکتے ہیں ✦

# عالم کا فوٹو

سر اینڈریو فریزر لفٹننٹ گورنر بنگال آج رخصت پر عازم انگلینڈ ہوئے اور آنریبل مسٹر بیلی قائمقام لفٹننٹ گورنر مقرر ہو گئے۔

حضور ولیعہد بہادر دہلی سے روانہ ہو کر ۱۰ اپریل کو دولپور رونق افروز ہو گئے۔

پونا کے فرگسن کالج کو گورنمنٹ نے ۱۰ ہزار روپیہ سالانہ دینا منظور کیا۔

سر ہنری کاٹن ممبر پارلیمنٹ کے صاحبزادے اخبار انڈیا کے اڈیٹر مقرر ہو کر ولایت جاتے ہیں۔

ہردوا گنج ضلع علیگڈھ میں ولایت کی کھانڈ کے استعمال نہ کرنے کا لوگوں نے حلف اٹھایا۔ ولایتی کھانڈ کی بنی ہوئی شیرینی جسقدر شہر میں موجود تھی بندروں کو کھلا دی گئی۔

بنگال کے ایک ہندو کو جو چند ماہ سے جاپان میں صنعت سیکھنے کے لئے گیا ہوا ہے۔ سالانہ کا وظیفہ گورنمنٹ سے ملا۔ پرانے طالب علم سالگرام کو جاپان میں آئینہ سازی سیکھنے کے لئے سرکاری وظیفہ عطا ہوا۔

لاہور میڈیکل کالج میں سائنس کی ابتدائی تعلیم بند ہو کر گورنمنٹ کالج میں سائنس کی تکمیل علمی تعلیم کا انتظام کیا جائیگا۔

لاہور آریہ سماج کے ایک لیڈر ماسٹر درگا پرشاد برما جاپان اور امریکہ کی سیر کو گئے ہیں۔

سلطان کمپنی کا ایک ڈپوٹیشن بسر کردگی مولوی رفیع الدین احاطہ بمبئی کی اسلامی ریاستوں کا دورہ کرنے نکلا ہے تاکہ پرنس آف ویلز ممسلم سکول علیگڈھ کے لئے چندہ اکٹھا کرے۔

گرشتہ اتوار میں تقسیم بنگال کی مخالفت اور سودیشی تحریک کی تائید میں بہت بڑا جلسہ ہوا مسٹر السن کے سیٹھ جی اور مولوی دین محمد نے پرزور تقریریں کیں۔ حلف کی تجدید ہوئی۔

مجوزہ میڈیکل کالج لکھنؤ میں ایم بی اور ایم ڈی کی ڈگری تک تعلیم دی جائیگی۔

خالصہ کالج امرتسر سے دو سکھ طالب علم اپنے خرچ سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے ولایت گئے ہیں۔

کنٹونمنٹ مجسٹریٹ چھاؤنی جالندھر نے ایک معزز رئیس کے چیچک زدہ بچہ کو جبراً مکان سے نکلوا دیا لڑکا سہم کر مر گیا۔

اسپر سرکاری تحقیقات جاری ہے۔

آنریبل مسٹر گوکھلے کا ارادہ ہے کہ ولایت میں بود و باش اختیار کریں۔ ممبری پارلیمنٹ کے لئے کوشاں ہونگے۔

ایسٹ انڈین ریلوے کمپنی کی ۱۹۰۶ء کی پہلی سہ ماہی میں بمقابلہ گذشتہ کی نسبت ۱۰ لاکھ روپیہ کی زیادہ آمدنی ہوئی

رنگون میں سونیا کے میونسپل آفس میں ایک ہولناک آتشزدگی کا حادثہ وقوعہ ہوا۔ تمام عمارت معہ مال و اسباب جلکر بالکل سیاہ ہو گئی۔

پنجاب گورنمنٹ کے دفاتر ۱۰ مئی کو لاہور میں بند ہو کر ۱۲ مئی کو شملہ کھلینگے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۰ مارچ تک ہندوستان میں ۳۱۲۹۹۶ آدمی طاعون میں مبتلا ہوئے جن میں سے ۲۴۸۱۳ ہلاک ہوئے صوبہ بمبئی میں ۱۹۶۱ - مدراس میں ۳۱ - صوبجات متحدہ میں ۱۳۴۶۰ - ممالک متوسط میں ۱۳۷ - وسط ہند میں ۸ ... بنگال پنجاب اور راجپوتانہ کی تعداد اموات ابتک معلوم نہیں ہوئی۔

ستور کمیٹی جو گورنمنٹ نے ہندوستانی کارخانجات سے سرکاری ضروریات کے لئے اشیاء خریدنے کی تحقیقات کے لئے مقرر کی ہے۔ ہفتہ گزشتہ میں وارد لاہور ہوئی

نواب لفٹننٹ گورنر پنجاب نے ۱۱ اپریل کو ایچیسن چیفس کالج میں انعامات تقسیم فرمائے۔

پنجاب یونیورسٹی نے ایک کمیٹی قایم کی جو غیر سرکاری کالجوں کی شرح فیس پر غور کریگی۔

قوم لوبانہ پنجاب کی زراعت پیشہ قوموں کی فہرست میں شامل کی گئی۔

نارنول کے قریب ریاست پٹیالہ میں کوئلہ کی کان دریافت ہوئی۔

ہندو عورتوں کے نہانے کے لئے کلکتہ پورٹ کمشنروں نے ایک لاکھ روپیہ کے خرچ سے دریائے ہوگلی میں تیرنے والے گھاٹوں یا غسلخانوں کے بنانے کی تجویز کی۔

شیخ محمد جمیل اور لالہ رام نراین امرتسر کے دو دولتمند باشندوں نے ۱۶ ہزار روپیہ کے صرف سے شہزادی ویلز صاحبہ کی تشریف آوری امرتسر کی یادگار میں ایک ہسپتال بنانے کا ارادہ کیا ہے۔

اودھ روہیلکھنڈ ریلوے نے شرکاء جلسہ ندوۃ العلما بنارس کے لئے جو ۱۴-۱۵-۱۶ اپریل کو ہوگا ۸ اپریل سے ۲۰ اپریل تک ایکطرف کے کرایہ میں دونوں طرف کا سفر منظور کیا۔

روس کے لئے قرضہ کا انتظام تکمیل کو پہنچنے والا ہے ۸۰ یا ۹۰ ملین پونڈ ۵ فیصدی سود پر لیا جائیگا۔ ۵ ملین یعنی ۵۰ لاکھ پونڈ فرانس دیگا - اور باقی روس - انگلینڈ - امریکہ اور ہالینڈ برابر کے حصوں میں دینگے۔

میجر سر ہنری میکماہن نے رایل جیوگرافیکل سوسائٹی میں سیستان پر لیکچر دیا - لارڈ کرزن بھی شریک جلسہ تھے جنہوں نے میجر میکماہن کی خدمات کی بہت تعریف کی۔

روم میں ۱۰ اپریل کو پوسٹل کانفرنس کا اجلاس شروع ہوا ڈیوک آف کناٹ آجکل پیرس میں پریزیڈنٹ فرانس سے ملاقاتیں کرتے ہیں۔

ہندوستان ... کھالیں ممالک غیر کو جاتی ہیں ان میں سے سب سے زیادہ ملک جرمنی خریدتا ہے۔

حضور ... ۱۱ اپریل کو موٹر کار پر ... تشریف لیگئے۔

تمام ... میں جاپانی قحط زدگان کی امداد کے لئے چندہ فراہم کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

ملکہ معظمہ ... عالیہ نے فرانس کی کوئلہ کی کان کے حادثہ میں ہلاک شدگان کی بیواؤں اور یتیموں کے فنڈ میں ۲۰۰ پونڈ عطا کئے ہیں

... خبر آئی کہ مشہد ... فساد ہوا جس میں ... قوند ... گئے۔

بمبئی سے ایک جہاز جو فنلینڈ میں پہنچا اس کے ملاحوں میں جہاز شفیع ... طاعون کے مبتلا پائے گئے۔ دو فوت ہو گئے جو سمندر میں دفن کئے گئے۔

شاہ اور ملکہ اٹلی نے جان کو خطرہ میں ڈالکر خطرناک آتشفشانی سے تباہ شدہ علاقوں میں دورہ کرنے اور بعض جگہ پیدل چلکر مصیبت زدگان کو کھانا تقسیم کیا۔

اٹلی کے ضلع سین گسپی میں ۲۰۰ آدمی پہاڑ کی آتش فشانی سے ہلاک ہوئے ایک گرجا کی چھت گر پڑی جس کے نیچے سے بہت سی نعشیں نکلیں۔

ڈاکٹر کوچ گورنمنٹ جرمنی کی طرف سے جرمن ایسٹ افریقہ کو "سلیپنگ سکنس" (وہ مرض جس میں آدمی سو کر مر جاتا ہے) کا مقابلہ کرنے کے لئے روانہ ہوا ہے۔

ماہ مارچ میں برٹش تجارت کی درآمد ۵۳۲۷۰۵۸۷ پونڈ رہی جس میں ۴۴۸۷۲۷۵ پونڈ کی زیادتی ہے اور برآمد ۳ کروڑ ۱۱۹۲۶۵ پونڈ رہی جس میں ۳۳۳۰۴۵۸۰۳ پونڈ کی زیادتی ہوئی

# ملٹری دنیا

## جنرل نکلسن کا بُت

۶- ماہحال کو دہلی میں حضور وائسرائے ہند نے شام کے ۵ بجے جنرل نکلسن کے بُت سے اُٹھانیکی رسم ادا کی بیشمار سول اور ملٹری حکام اور روسائے شہر موجود تھے - میونسپل کمیٹی نے بُت مذکور کے پراجیکٹ کی نسبت حسب ذیل بیان کیا۔

"تقریباً تین سال ہوئے جب حضور لارڈ کرزن سابق وائسرائے ہند کے زمانے میں عرض کیا گیا تھا کہ جنرل جان نکلسن کی یادگار میں آجتک کوئی بُت نہیں بنایا گیا - اور یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ فراہمی چندہ سے اس باغ میں ایسے نامور اور بہادر جرنیل کی یادگار میں ایک بت قایم کیا جائے - لارڈ کرزن نے اس سکیم کو بہت پسند فرمایا اور لارڈ رابرٹس صاحب اور سر ہنری نارمن صاحب کی اعانت سے چندہ فراہم کرنے کی تحریک شروع کی گئی پبلک نے اس اپیل کو نہایت فیاضی سے سنا بعد آخر کار ۱۰ ہزار روپیہ فراہم ہوگیا اس کام کا کمیشن مسٹر ٹامس براک کے ہاتھوں سپرد کیا گیا جنرل نکلسن کی ایام غدر کے زمانے کی کوئی مستند تصویر موجود نہیں ہے - البتہ انکی وفات کے تھوڑے ہی عرصہ بعد مسٹر فالے نے انکا ایک سنگ مرمر کا بسٹ (سینہ تک کلبت) تیار کرایا تھا - صرف یہی ایک تصویر زیادہ قابل اطمینان اور درست تھی مسٹر براک ان ایام میں جب یہہ بسٹ تیار ہو رہا تھا مسٹر فولے کے سکرٹری تھے غرضیکہ اسی بت سے جان نکلسن کے سر کا نمونہ لیا گیا ہم جرنیل نکلسن کے اس کوٹ اور تلوار کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے جو انہوں نے ۱۴ ستمبر ۱۸۵۷ء کے اس قابل یادگار دن کو پہنے ہوئے تھے جب ان کے زخم کاری لگا تھا جب یہ بت تیار ہو رہا تھا تو لارڈ رابرٹس سر ہنری نارمن اور سر سیٹن نے مسٹر براک کو اپنی قیمتی رایوں اور تجویزوں سے مدد دی - اس لئے ہمارے پاس یہہ اطمینان کرنے کے لئے کافی وجوہات ہیں کہ اگرچہ جنرل نکلسن کی وفات کو اس قدر عرصہ گذر چکا ہے لیکن یہہ تمام بت ہر طرح پر ان سے ٹھیک ٹھیک مشابہ ہے اس بت کے نصب کرنے کے لئے جگہ منتخب کرنیکے بارے میں لارڈ رابرٹس صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"مجھے یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ دنیا کے ایک سب سے بڑے جرنیل کی یادگار میں جس کی ماتحتی میں میں نے بھی کام کیا ہے جو کچھ کیا جائے وہ میرے لئے کس قدر مبارک ہوگا - مجھے اس بت کے نصب کرنے کے لئے نکلسن گارڈن کا مجوزہ مقام ہے جہاں میں نے جرنیل نکلسن کو مہلک زخم کہانے سے پہلے زندہ دیکھا تھا اسوقت میں اپنی باٹری کے پاس ایک دیوار پر کھڑا نکلسن کو دیکھ رہا تھا - وہ اس کے ایک چھوٹے سے کالم کے آگے کشمیری دروازہ کے اُٹھنے پر بگل بجا کر اس کی اطلاع کرنے کا منتظر تھا لیکن اس کے بعد میں نے اس بہادر جرنیل کو کشمیری دروازے کے باہر زخمی پڑا ہوا پایا۔

جرنل جان نکلسن نے ۲۳ ستمبر ۱۸۵۷ء کو وفات پائی اور اس کو پاس ہی ایک قبرستان میں دفن کیا گیا - ہم خیال کرتے ہیں کہ جرنل نکلسن کے بت کے لئے اس مقام سے بہتر اور کوئی جگہ نہوگی اور اب ہم التجا کرتے ہیں کہ یور اکسیلنسی بہت کے مُنہ پر سے برقع اتارنیکی رسم ادا فرمائیں گے،،

کمیٹی کی اس تقریر کے جواب میں لارڈ منٹو نے فرمایا:۔

جنرل سر ہوپ گرانٹ صاحب اول میں کمیٹی کی اس تمام کارگذاری کے لئے اپنی پسندیدگی کا اظہار کرتا ہوں - اور جس کی تمام کوششوں اور کامیابیوں کو ہندوستان اور انگلستان دونوں جگہ کی پبلک دل سے پسند کرتی ہے - لارڈ کرزن نے اس سکیم میں بہت دلچسپی لی جس کی ابتدا میجر نکلسن صاحب نے کی جو اس زمانے میں دہلی کے ڈپٹی کمشنر تھے اور جنھوں نے اس بُت کے نصب کرنے کا مقام تجویز کیا اور جنرل نکلسن کی تصویر کو مکمل کرنے میں حد سے زیادہ کوشش کی - ان کوششوں میں نکلسن کے پرانے احباب اور ساتھیوں لارڈ رابرٹس سر ہنری نارمن اور سر سیٹن نے بہت مدد دی اور ان کو خوش قسمتی سے مسٹر براک کی خدمات سے مستفید ہونے کا بھی موقعہ ملگیا لیکن یہہ رسم خصوصاً برٹش اور انڈین فوجوں کے ان آفیسروں نن کمیشنڈ آفسروں اور سپاہیوں کے لئے ایک موثر نظارہ ہے جو آج ایک ایسے بڑے نامور سپاہی اور منتظم کے یادگار کی عزت میں جمع ہوئے ہیں کہ جس کا نام دنیا میں ایسا شہرہ آفاق ہے کہ کسی بیان کا محتاج نہیں ہم نکلسن کی تمام ابتدائی مشہور و معروف لڑائیوں کا حال اچھی طرح جانتے ہیں بعد ازاں اس کے سرحدی انتظامات اس کا پشاور سے دہلی تک موو ایبل کالم میں مارچ کرنا اور پھر اس قابل یادگار عظیم الشان محاصرہ کا انجام یہہ سب باتیں ایسی ہیں جن کو زمانہ جانتا ہے - اس بڑی آزمایش کے دن برٹش اور انڈین فوجوں کے جن جن بہادروں نے داد شجاعت دیکر جنرل نکلسن کا ساتھ دیا تھا اور بہت سی لڑائیوں کی فتوحات اور خطرات میں شامل تھے ان کے تمام قایم مقام آج اسی مقام پر پہلو بہ پہلو کھڑے ہیں جہاں آج سے ۴۹ برس پہلے ۱۴ ستمبر کے دن کشمیری دروازے کی طرف انکی آنکھیں لگی ہوئی تھیں اور نہایت شوق سے اس امر کے منتظر تھے کہ کب بگل بجے اور وہ اپنے بہادر جرنیل کے پیچھے پیچھے ایڈوانس کریں آج برٹش اور انڈین دونوں فوجیں پہلو بہ پہلو اسی طرح پر جیسے کہ وہ کٹھن جنگوں کے موقعہ پر میدان میں کئی دفعہ کھڑی ہو چکی ہیں نہ صرف انڈین آرمی کے ایک برٹش آفیسر جان نکلسن کی یادگار میں جمع ہوئی ہیں بلکہ اس ہر دلعزیز اور لوگوں کے پیارے "نکلسن صاحب" کی بھی یادگار میں اکٹھی ہوئی ہیں جو پٹھانوں اور پنجابیوں کا معزز اور ہر دلعزیز لیڈر رہتا - یہہ دنیا کے ایک بہت بڑے اور بہادر نبرد آزما سپاہی اور عالی خیال اور راستباز شخص کا بت ہے جس کا برقعہ کہولنے کے لئے مجھ سے کہا گیا ہے اور یہہ وہ شخص ہے جس کی یاد ہر ملت و مذہب اور ہر صیغے کے آدمی کے دل میں ہمیشہ تر و تازہ رہیگی -

---

نوشہرہ برگیڈ کے کمانڈنگ جنرل سر - جے ولکاکس صاحب بہادر کی ہندوستان سے باہر تشریف لیجانے کے لئے ۱۲ ماہ کی رخصت منظور ہوئی -

---

کرنل جے - ایس کاونس صاحب بہادر بجائے کرنل کیپر صاحب بہادر کے جو مشرقی کمانڈ کے ڈپٹی ایڈجوٹنٹ جنرل مقرر ہوئے ہیں ڈائرکٹر آف ملٹری ایجوکیشن نامزد ہوئے - -

---

دیسی رسالوں کے سواروں کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا نے اس امر کا فیصلہ کر دیا ہے کہ جب وہ رخصت سے واپس بلائے جائیں تو ان جانوروں یا سائیسوں کا ریل کا خرچ معاف ہوگا جن کو وہ اپنے خرچ سے رخصت پر ساتھ لیگئے ہوں +

---

لارڈ کچنر صاحب بہادر اسی ہفتہ ڈیرہ اسمعیل خان کا معائنہ فرما کر براہ ژوب ویلی کوئٹہ کو تشریف لیجائینگے -

**نیپال میں بد امنی** - نیپال کی بغاوت کے متعلق خبر پہنچی کہ بمباٹا نے ہماری فیلڈ فورس پر حملہ کر کے ۵ آدمی زخمی کئے اور فیلڈ فورس کو ۷ میل تک بھاگتے ہوئے جنگ کر کے مجبوراً گریٹاؤن میں واپس آنا پڑا - تین پولیس کے آدمی ہلاک ہوئے - دوسرے دن گریٹاؤن میں کمک پہنچ گئی - اور شنبہ کے دن کرنل لوچارلس کی ماتحتی میں ایک کالم اور روانہ ہوا - جھاڑیوں کی کثرت کے باعث زیادہ تر انفنٹری فوج کام میں لائی جا رہی ہے - گذشتہ حملہ میں ایک سارجنٹ پولیس کی لاش غائب تھی وہ بھی دستیاب ہو گئی ہے -

۸ - اپریل کو بمباٹا زولولینڈ کی جانب فرار ہو گیا - کرنل لوچارلس صاحب نے تعاقب کیا اور وفادار دیسی رعایا نے بہت مدد کی -

بعد کی خبر ہے کہ بمباٹا کی فصلیں اور مکانات تباہ کر دئے گئے اور ملیشیا فوج واپس آ رہی ہے -

بمباٹا ایک گھنے جنگل میں پہنچ گیا ہے جہاں تعاقب کرنا تقریباً ناممکن ہے لیکن پولیس وغیرہ اس کا پتہ لگانے کی تلاش کر رہی ہے -

---

**صاحب وزیر ہند** نے جنرل سر بی ڈف صاحب بہادر کی بجائے جنرل اے آر مارٹن صاحب بہادر کا ہندوستان میں ایڈجوٹنٹ جنرل مقرر ہونا منظور فرما لیا ہے - اول الذکر صاحب موصوف چیف آف دی سٹاف مقرر ہونگے -

---

**پونہ** کی ۹۴ رسلز انفنٹری کا ایک سپاہی رولر کے نیچے دبکر فوت ہو گیا - یہہ رولر ہی ٹورنمنٹ کے لئے زمین تیار کرنے کے واسطے کام میں لیا جا رہا تھا -

---

**برگیڈ کمانڈوں** میں حسب ذیل تبدیلیاں واقعہ ہوئی ہیں الہ آباد برگیڈ کے کمانڈنگ برگیڈیر جنرل سینسر صاحب بہادر بجائے جنرل مارٹن صاحب کے بریلی برگیڈ میں تبدیل ہوئے - اور جنرل مارٹن صاحب ہندوستان میں ایڈجوٹنٹ جنرل مقرر کئے گئے - ملٹری سکریٹری کے اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل کرنل وولکوم صاحب الہ آباد برگیڈ کی کمانڈ پر تعینات ہوئے - کرنل ایلمیر صاحب سکینڈ کلاس کی برگیڈ کمانڈ پر مقرر ہوئے - اور شملہ میں بجائے میجر جنرل سر سن صاحب وایڈٹر دل کے انسپکٹر جنرل مامور ہوئے اور انکی بجائے ڈیرہ جات برگیڈ کی کمانڈ پر جنرل ایڈمز صاحب مقرر ہوئے - کرنل گرے صاحب جہلم برگیڈ میں مقرر ہوئے کرنل میکسومینی صاحب انبالہ کیولری برگیڈ میں کرنل آن دی سٹاف مامور ہوئے -

---

**میجر جنرل پیٹمین صاحب** نے ۳۰ ماہ گذشتہ کو ربا ڈویژن کا کمانڈ اختیار کیا -

---

**رائل آرٹلری** کیلئے موجودہ مسکٹری کورس میں سر دست کوئی تبدیلی نہو گی -

---

**۳ ڈویژن** (لاہور) کے کمانڈنگ میجر جنرل ایف ڈبلیو کچنر صاحب فیروزپور اور فرید کوٹ کا معائنہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے -

---

**مارشل اویاما کا ریٹائر ہونا** - ٹوکیو سے رائٹر خبر دیتا ہے کہ مارشل اویاما خود اپنی درخواست پر ریٹائر ہو رہا ہے - جنرل کوڈاما چیف آف دی جنرل سٹاف مقرر ہوا ہے -

---

**بجٹ** کے بیان میں ایک ملٹری میمورنڈم سے ظاہر ہے کہ گذشتہ سال میں ۹۰ برٹش آفیسر انڈین فوجوں میں زیادہ کئے گئے تھے - اس سے مختلف دیسی انفنٹری رجمنٹوں میں ایک آفیسر زیادہ ہو گیا ہے یعنے بارہ آفیسروں کے بجائے تیرہ کی تعداد ہو گئی ہے - اس زیادتی سے آفیسروں کے اپنی بٹالینوں سے باہر کام پر مقرر ہونیکی صورت میں آسانی ہو گئی ہے - برما کمانڈ کی سات رجمنٹیں بھی اس ایزادی میں شامل ہیں اور ہر ایک رجمنٹ میں ایک ڈبل کمپنی آفیسر زیادہ کیا گیا ہے -

---

**میجر جنرل سر بوچمپ ڈف صاحب** نے شملہ میں چیف آف دی سٹاف کا چارج لے لیا ہے -

---

**ٹائمز اور لارڈ کچنر** - اخبار ٹائمز نے اپنے ایک خاص نامہ نگار کا خط شایع کیا ہے جو ہندوستان سے بھیجا گیا ہے اور جس میں لارڈ کچنر صاحب بہادر کے انتظام پر سخت نکتہ چینی کی گئی ہے - وہ شکایت کرتا ہے کہ دیسی فوجوں کے ساتھ لارڈ کچنر صاحب کا سلوک اچھا نہیں جس کی وجہ سے ریکروٹنگ میں مشکلات بیچینی اور ناراضگی پیدا ہو گئی ہے - وہ انکی ذاتی خوش اخلاقی کی نسبت جس کے دیسی آفیسر ہمیشہ سے عادی ہیں غفلت کرنے اور ہندوستانی طبیعتوں اور عادتوں سے کم واقفیت رکھنے اور مخالفت برداشت نہ کرنے کی طبعی عادت کی بھی شکایت کرتا ہے -

اس کے بعد نامہ نگار یہہ بھی لکھتا ہے - کہ انکی خصلتوں کے یہی نقص ان کے جنوبی افریقہ سے جدا ہونے سے کچھ عرصہ پہلے سوڈان کی سخت بغاوت کا باعث ہوئے تھے اور اسی طرح ان کا ہندوستان میں اندیشہ کیا جا سکتا ہے -

آخیر میں وہ ان کے خلاف اس قسم کی شکایات اور الزامات کو ایسی نازک حالت کی موجودگی پر محمول کرتا ہے جسکی نسبت اسکو یقین ہے کہ وہ ہندوستان کے فوائد بلکہ اس کی حفاظت کو معرض خطر میں ڈالنے کا باعث ہوگی -

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ نامہ نگار شاید لارڈ کرزن کے دوستوں میں سے ہے -

---

**نوشہرہ میں فوجوں کا ریویو** - ۱۰ - ماہ حال کی صبح کو حضور والسرائے نوشہرہ میں رونق افروز ہوئے - چیفکمشنر صاحب نے خیر مقدم کیا پلیٹ فارم پر ۲۴ - پنجابیز کا ایک گارڈ آف آنر صف بستہ تھا - ہز ایکسیلنسی سٹیشن سے ۸ لانسرز کی اسکورٹ میں ریویو گراؤنڈ پر پہنچے - اور فوجوں کا ریویو کیا - بعد ازاں ہز ایکسیلنسی درگئی تشریف لے گئے جہاں سام رانی زئی جرگہ کے لوگ پشتو زبان میں ایڈریس پیش کرنے کے لئے حاضر تھے وہاں سے ہز ایکسیلنسی معہ سٹاف کے مالاکنڈ تشریف لائے اور قلعہ اور ڈیفینسز ملاحظہ فرمائے - اور دوپہر کے بعد اس میدان جنگ کا سین معائنہ فرمایا - جہاں سنہ ۱۸۹۷ء میں لڑائی ہوئی تھی +

---

۱۱۷ - مرہٹہ کے میجر لیسٹر صاحب راجپوتانہ اور سینٹرل انڈیا کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے بھرتی کرنے کے لئے ریکروٹنگ سٹاف آفیسر مقرر ہوئے ہیں +

# دلچسپ واقفیت

**باغ عدن مل گیا** سر ایچ ڈبلیو سٹین کار صاحب جو ایک مشہور و معروف سیاح ہیں جب پانچویں مرتبہ سمالی لینڈ کا سفر کر رہے تھے تو ایک دن شیر کا شکار کرتے کرتے وہ ایک نہایت پرفضا مقام پر پہنچے۔ یہ لمبی لمبی اور پست پہاڑیوں کا ایک سلسلہ تھا جو ساحل سمندر سے تقریباً ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر بربرا سے گوشہ جنوب مغرب کی جانب واقع تھا۔ اور سر سٹین کار صاحب بلہار سے سواری شتر چار دن میں یہاں تک پہنچے تھے۔ پہاڑی کے مغربی پہلو کے نیچے دریائے اسوتوگن بہتا تھا۔

پہاڑی کی چوٹی پر پہنچکر ایک نہایت پرفضا اور عالیشان سین نظر آیا اور جیسا کہ انجیل میں باغ عدن کا بیان لکھا ہے اس کے حرف بحرف اس منظر کا نقشہ پیش نظر تھا اسی طرح چاروں طرف چار دریا رواں تھے ویسی ہی آب و ہوا اور ملک کی طبعی حالت تھی مزید براں یہاں ایسے ایسے پتھر دستیاب ہوئے کہ جن کی نسبت لارڈ ریوری سر جان ایونس پروفیسر گلیڈ سٹون اور کئی اور مشہور شخصوں کی اتفاق رائے سے یہ فیصلہ ہوا کہ آجتک جس قدر قدیم زمانے کی یادگاریں مختلف جگہوں میں دستیاب ہوئی ہیں ان میں سے یہ سب سے زیادہ پرانے ہیں۔ اور سائنسدانوں اور جغرافیہ دانوں کو کافی وجوہات سے مطمئن کر کے آخر یہ تسلیم کیا گیا کہ یہ وہی باغ تھا جس میں حضرت آدم اور حوا رہا کرتے تھے۔

امریکہ میں ایک قدیم روایت مشہور ہے کہ سیرا نڈی کے گرد و نواح میں میکسیکو میں ایک عجیب و غریب چھوٹی سی گھاٹی ہے۔ جو چاروں طرف اونچی پہاڑوں سے گھری ہوئی ہے اس گھاٹی میں داخل ہونے کے لئے صرف ایک نامعلوم تنگ و تاریک راستہ ہے جو زمین کے نیچے واقع ہے۔ اس عجیب گھاٹی کی نسبت مشہور ہے کہ یہ اپنی خوبصورتی سرسبزی اور سیرابی میں بہشت کا نمونہ ہے جہاں ہمیشہ ایک ہی موسم رہتا ہے ندیاں اور آبشاریں چلتی ہیں اور ہزاروں رنگ برنگ کے خوبصورت اور خوش آواز پرندے چہچہاتے رہتے ہیں۔ گھاٹی کے ٹھیک درمیان میں سونے کی ایک ۱۰ فٹ چوڑی سڑک بچھی ہوئی ہے جس پر صاف اور شفاف پانی کی ایک ندی بہتی ہے۔

سنہ ۱۹۰۱ء تک یہ تمام واقعات ایک فرضی قصہ سے زیادہ وقعت نہ رکھتے تھے لیکن اس زمانے میں سونا تلاش کرنے والوں کی ایک پارٹی اتفاق سے اس عجیب و غریب گھاٹی میں داخل ہوگئی۔ اور جو کچھ اس کی بابت اوپر بیان ہوا ہے انہوں نے بچشم خود دیکھا۔ یعنی چاروں جانب اونچے پہاڑوں کی حد۔ اندر داخل ہونے کا واقعی صرف ایک تنگ و تاریک راستہ تھا وہی دلفریب سین اور اسی طرح چمکتی ہوئی دھات پر صاف شفاف دریا کا بہنا۔ غرضیکہ کسی بیان میں بھی سرمو فرق نہ تھا۔ لیکن افسوس ان بیچارے سونا تلاش کرنے والوں کی بدقسمتی سے دریا کے نیچے سونے کی بجائے چمکدار لوہے کا بچھونا تھا۔

## حضور قیصر ہند کے اختیارات

۱- اگر انگلستان میں کسی باشندے کے گھر میں سونے کی کان یا معدن جواہرات نکل آئے تو حضور ایڈورڈ ہفتم کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے آدمی بھیجکر کان کھدوالیں اور برآمد شدہ دولت کو داخل خزانہ عامرہ فرماویں جس قانون کی رو سے یہ حق شاہ انگلستان کو حاصل ہے اس میں کوئی ترمیم نہیں ہوئی اور وہ اسی طرح رواج پذیر ہے جیسا کہ سو سال آج سے پیشتر تھا۔ بعض لوگ گفتگو میں کہدیا کرتے ہیں کہ شاہ انگلینڈ کیا ہے ایک برائے نام بادشاہ ہے جس کے ہاتھ پارلیمنٹ کی میز پر بٹکے ہوئے ہیں لیکن یہ دعویٰ واقعات کے بالکل برخلاف ہے اگر ہمارے شہنشاہ عالم پناہ اُن حقوق کے حاصل کرنے پر اتر آئیں جو از روئے عہدنامجات انہیں حاصل ہیں تو ایک دفعہ ممبران پارلیمنٹ الامان اور الحذر پکار اُٹھیں اور انہیں معلوم ہو جائے کہ موجودہ شاہان انگلستان کیسے حلیم اور قانع ہیں کہ اپنے جائز حقوق کی حدود تک کا بھی خیال تک بھی نہیں کرتے

۲- اگر کسی سلطنت یا قوم کے ساتھ (بحکم پارلیمنٹ) جنگ چھڑی ہوئی ہو اور ہز مجسٹی اُس جنگ کے بند کرنے پر آمادہ ہو جائیں تو خواہ اس میں انگریزی قوم کا کتنا ہی نقصان ہو وہ شاہی فرمان سے اُس جنگ کو روک سکتے ہیں اور اس حکم سے مخالفت کرنے کا حق (از روئے قانون) ایک بھی باشندہ انگلستان نہیں رکھتا۔ (بعض لوگ گزشتہ جنگ ٹرنسوال کے خاتمہ کو حضور ممدوح کے اسی اختیار کا اندرونی باعث تصور کرتے ہیں)

۳- اختیار مندرجہ بالا کے برعکس حضور قیصر ہند کو یہ اختیار بھی حاصل ہے کہ اگر وہ اپنے ایک بزرگ (اور ہمنام) شاہ ایڈورڈ سوم کی طرح امن پسند نہوں تو وہ (بلا منظوری پارلیمنٹ بھی) فرانس کے ساتھ اعلان جنگ کر سکتے ہیں اور وجہ جنگ یہ پیش کر سکتے ہیں کہ برٹنی جو آجکل فرانس کے قبضہ میں ہے) دراصل ہمارا حق ہے اُسے واپس کر دو ورنہ ہم اُسے بزور شمشیر چھین لیتے ہیں۔

۴- انگلستان کا ایک قانون ہے کہ شاہ انگلینڈ اپنی فوج مقررہ تعداد سے زیادہ نہیں بڑھا سکتا لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضور ممدوح کو اُس تعداد کے اندر کچھ فوج رکھنا فرض ہے بلکہ ان کو اختیار ہے کہ مقررہ تعداد کی فوج رکھیں یا اس سے کم رکھیں یا بالکل ہی نہ رکھیں۔ ہم اس بات کو صاف الفاظ میں اس طرح بھی بیان کر سکتے ہیں کہ ہز مجسٹی شاہ ایڈورڈ ہفتم اس امر کے مجاز ہیں کہ وہ فوج کے ہر ایک آدمی کو خواہ وہ سپہ سالار اور خواہ ڈھول بجانے والا ہو بکقلم موقوف کر دیں کچھ یہ حکم افواج بری کے لئے ہی مخصوص نہیں ایسا ہی موقوفی کا حکم آپ بحری محکمہ کے ملازموں کے حق میں بھی صادر فرما سکتے ہیں۔ ٹھہریئے اس سے بھی ایک اور عجیب بات آپکی خدمت میں ظاہر کی جاتی ہے۔

۵- اگر وہ چاہیں تو ان کو اختیار ہے کہ تمام جنگی جہاز۔ توپیں بندوقیں۔ بندرگاہیں غرضیکہ کل بری و بحری فوج کا جنگی سامان و اسباب فروخت کر کے انگلستان کو ایک بے کس و بے بس ملک بنادیں یہاں تک پہنچکر ہمارے دل میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ شاہ ایڈورڈ ہفتم کبھی اس اختیار کو عمل میں لائینگے کبھی نہیں بلکہ یہ جواب بھی کافی نہیں ہمیں بیان بخوف تردید لفظ "ناممکن" کہدینا چاہئے مگر ہمارے مضمون کو اس بات سے کوئی تعلق نہیں کہ ہز مجسٹی حضور ایڈورڈ ہفتم کیا کرینگے۔ ہمارا مضمون تو یہ ہے کہ شاہ ایڈورڈ ہفتم کیا کر سکتے ہیں۔ کچھ دنوں سے پرانے اخبارات کے فائل (جن میں بعض ہمارے سن تمیز سے بھی پہلے کے ہیں۔) ہمارے مطالعہ میں ہیں اُن میں ۱۸۷۱ء کا ایک اخبار ہے جو اُس سال ماہ مارچ کا ایک واقعہ تحریر ہے کہ جوں ہی آنجہانی میں یہ مسودہ پیش کیا گیا کہ فوج میں کمیشن خریدنے کا دستور قابل اعتراض ہے اسے منسوخ کرنا چاہئے جب یہ مسودہ ہوس آف لارڈز دیوان امرا میں پیش کیا گیا تو اُس کی کچھ پرواہ نہ کی گئی اور اس بل کو فضول سمجھکر خارج کیا گیا مگر حضور ملکہ معظمہ مرحومہ کے نزدیک وہ مسودہ بہت ضروری تھا انہوں نے اپنے حکم سے اس کو قانون بنا دیا اور پارلیمنٹ کی مخالفت سے حضور قیصرہ نے تاج برطانیہ کی عظمت کو اعلیٰ ثابت کر دیا۔

۶- کوئی مجرم جس کو کسی عدالت نے سزائے قید دی ہو (بلا کافی وجوہات اپیل کے) انقضائے میعاد قید سے پہلے کسی صورت میں جیلخانے سے رہائی نہیں پا سکتا مگر اُس وقت جبکہ شاہ انگلستان اس کو اپنے خاص حکم سے معاف فرمائیں پس اگر حضور ایڈورڈ ہفتم چاہیں تو اپنے حکم سے تمام قیدیوں کو رہا کر سکتے ہیں۔ اور کل جیلخانے

ایک ہی دن میں خالی کرا سکتے ہیں ۔

۷۔ انگلستان کی وزارت اور اس کے چند معاونین کو ملا کر گورنمنٹ کہتے ہیں (اس کا ذکر برٹش کانسٹیٹیوشن میں ایک دفعہ بھی نہیں آیا) اس صورت میں شاہ ایڈورڈ ہفتم کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے موجودہ وزیر اعظم اور اراکین سلطنت دفعتہً ملازمت سے برطرف کر کے نیا وزیر اور ملازم مقرر کریں۔ جارج سوم شاہ انگلستان کے عہد دولت میں یہ معاملہ عمل میں آ چکا ہے جب کہ پٹ کو اس کا پہلے ہی نامزد شدہ وزیر تھا اس طور سے ہر مجسٹی سول سروس کے جس عہدہ دار کو چاہیں موقوف کر سکتے ہیں ۔

۸۔ شاہ ایڈورڈ ہفتم کو حق حاصل ہے کہ انگلستان کے کسی چھوٹے اسکول کو یونیورسٹی آکسفورڈ یا کیمبرج کے سے حقوق عطا فرمائیں کیونکہ مندرجہ بالا یونیورسٹیوں کو یہ حیثیت تاج انگلستان سے عطا کردہ ملی ہوئی ہے ۔

۹۔ حضور ممدوح کو ایک اور عجیب حق حاصل ہے جس کے عمل میں لانے سے ملک کے تمام ڈیوک اور پیئر صاحبان کے اعزاز اور امتیاز بمنزلہ نفی کے ہو جاتے ہیں کیونکہ حضور ایڈورڈ ہفتم جس کو چاہیں ڈیوک اور پیئر بنا سکتے ہیں خواہ وہ عورت ہو یا مرد یا بچہ اگر وہ عطائے خطاب کی فیاضی پر آ جائیں انگلستان کے جاروب کش ارل ہو جائیں اور افریقہ کے مزدور لارڈ کہلائیں اور ہندوستان کے آوارہ گرد فقیر پیئر کا منصب پائیں ۔

۱۰۔ ہر مجسٹی کو بحیثیت شاہ انگلستان اختیار ہے کہ اپنی رعیت میں جس کو چاہیں انگلستان سے باہر جانے سے روک دیں اور ان کی رعیت میں جو شخص انگلستان سے باہر ہو واپس طلب فرمائیں اگر وہ واپس آنے سے انکار کرے تو حضور اس کی کل جائداد ضبط کر سکتے ہیں ۔ (باقی آیندہ)

---

**روسی مظالم** ۔ روس میں جس بیدردی اور سنگدلی سے لوگوں پر ظلم ہوتے ہیں وہ محتاج بیان نہیں ۔ ہم ذیل میں ایک عجیب قسم کی سخت ترین سزا کا ذکر کرتے ہیں جو ان لوگوں کے لئے استعمال ہوتی ہے جو کسی خفیہ راز یا پوشیدہ بات کے ظاہر کرنے سے انکار کرتے ہیں ۔

یہ سزا باوجود اپنی انتہا درجہ کی سختی کے اپنی قسم کی ایک عجیب ترین اور نرالی سزا ہے ۔ مجرم کو ایک تنگ و تاریک اور گرم کمرے میں بند کیا جاتا ہے اور کھانے کے لئے صرف ایک قسم کی سخت کھاری مچھلی کا گوشت جو "ہیرنگ" کہلاتی ہے دیا جاتا ہے اس گوشت کے علاوہ کھانے یا پینے کی اور کوئی شے نہیں دی جاتی یہانتک کہ پانی کی بھی اجازت نہیں جن لوگوں نے اس سزا کا تجربہ کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس سزا سے بڑھ کر دنیا میں شاید ہی کوئی سخت سے سخت عذاب ہوگا ۔ اس کے مقابلہ میں آگ میں کود کر جل جانا یا صلیب پر چڑھنا بھی آسان ہوگا لیکن اس سزا کی تکالیف جھیلنا انسان کی طاقت سے باہر ہے ۔ اس سخت کھاری مچھلی کا گوشت کھاتے ہی پیاس کی شدت سے آدمی جاں بلب ہو جاتا ہے اور ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگتا ہے جب یہ تکلیف انتہا درجہ کو پہنچ جاتی ہے تو بعض مجرم تو اسی وقت اپنا راز فاش کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں لیکن جو لوگ اب بھی اپنی ضد پر قائم رہیں تو انکو دور سے پانی دکھلایا جاتا ہے جس کے دیکھتے ہی مجرم کا حال غیر ہونے لگتا ہے بدحواسی اور بخار غلبہ کرتے ہیں اور اگر وہ چند منٹ تک اور اپنی ضد پر قائم رہے تو دم نکل کر مر جاتا ہے ۔

---

**نو ایجاد سخت قلم** ۔ ایک جرمنی فرم نے ایک نئی قسم کا قلم پیٹنٹ کیا ہے جو اپنی سختی اور پائیداری میں کوئی نظیر نہیں رکھتا یہ قلم ایک دھات سے بنائے گئے ہیں جو تینٹلیئٹ کے نام سے موسوم ہے یہ دھات ایسی سخت ہے کہ اس کی چادر پر ایک ہیرے کی کٹی کا برمانی منٹ ۵ ہزار چکر کی رفتار سے ۷۲ گھنٹے تک چلایا گیا لیکن نشان تک معلوم نہیں ہوا ۔

---

**معلومات کا ذخیرہ** ۔ ہمارے جسم کی ہڈیاں جیسا کہ عموماً لوگ خیال کرتے ہیں دھات کی مانند ٹھوس نہیں ہیں بلکہ ان کے اندر بھی ایسی ہی باریک خون کی شریانیں موجود ہیں جیسے کہ باہر ہیں اور جیسے کہ گوشت کے کٹتے وقت تکلیف محسوس ہوتی ہے ہڈی کے ٹوٹنے وقت اس سے بھی کہیں زیادہ صدمہ ہوتا ہے ۔

اگر ہیرے کو جلائیں تو کوئلے کی طرح جل جاتا ہے لیکن اس میں یہ عجیب خاصیت ہے کہ کوئلہ کی طرح اس کی راکھ باقی نہیں رہتی ۔

گھوڑے کا خاصہ ہے کہ وہ ارادتاً کسی لیٹے ہوئے شخص پر ہرگز پاؤں نہیں رکھتا یہی وجہ ہے کہ رسالوں میں تمام سوار جب وہ گھوڑے سے گر پڑیں تو فوراً چت لیٹ جاتے ہیں ۔

کوریا میں ایک عمدہ اور کام کے لائق چھتری تقریباً پانچ چھ آنہ میں دستیاب ہو سکتی ہے اس کا غلاف کاغذ کا ہے ۔

---

## نجات یا مکتی

نجات یا مکتی ۔ نروان ۔ آزادی ۔ سالویشن ۔ لبرٹی اور فریڈم کے الفاظ مختلف مذاہب کی کتابوں میں نہایت کثرت سے جا بجا ملتے ہیں ۔ اور دنیا کی تواریخ میں اس آزادی یا مکتی کے حصول کے لئے ابتک لاکھوں اور کروڑوں شخصوں کی زندگیاں قربان ہو چکی اور خون کی ندیاں بہائی جا چکی ہیں ۔ چند سال پیشتر ٹرانسوال کے لوگوں نے اپنے ملک اور اپنی قوم کی آزادی کے لئے انگریزوں کے ساتھ لڑائی کرنے میں اس بہادری کے جوہر دکھلائے تھے جو اس سے پہلے بہت کم دیکھے گئے تھے ۔ اور اسی طرح گذشتہ سال میں جاپان نے منچوریا کو روس کی غلامی سے آزاد کرنے اور اپنی آزادی کے لئے جنگ بندی کرنے کے لئے جس بہادرانہ جد و جہد کا ثبوت دیا تھا وہ اور بھی بڑھ چڑھ کر تھا ۔ اسی طرح گذشتہ زمانوں میں مہاتما بدھ نے پہلے خود نروان یا مکتی کے حصول کے لئے اور پھر اوروں کو اس منزل پر پہنچانے کے لئے جو کوششیں کی تھیں وہ ایسی اعلیٰ ہیں کہ جن کی یاد سے مردہ روحوں میں زندگی پیدا ہوتی ہے ۔ ان دنوں سوامی رام تیرتھ جی مہاراج اور اسی طرح سے اور کوئی کوئی مہاتما بھی اسی مبارک معشوق کے عشق میں مست ہو رہے ہیں ۔ اس آزادی یا مکتی کی ضرورت صرف انسانوں کو ہی نہیں بلکہ حیوانوں کو بھی ہے ۔ گدھا گھوڑا اونٹ اور بیل وغیرہ جانور جو انسان کی قید میں آ گئے ہیں ان کے چہروں پر مردنی چھائی رہتی ہے اور کبھی خوش نظر نہیں آتے ۔ اسی طرح پنجرے میں بند کئے ہوئے طوطے شیر اور دیگر اسی قسم کے جانور نہایت اداس دکھلائی دیتے ہیں ۔ چڑیا گھر کے تمام جانور جیل کے قیدیوں کی طرح غمگین اور اداس نظر آتے ہیں کیونکہ وہ آزاد یا مکت نہیں ہیں ۔ ان کو اپنا فکر کرنے کا آپ اختیار نہیں ہے ۔ ہندوستان کے لاکھوں پڑھے لکھے لوگ دن رات گڑگڑاتے رہتے ہیں کہ ان کو سیلف گورنمنٹ کے اختیارات حاصل نہیں ہیں جس طرح بھوک کی سیری کے لئے خوراک اور پیاس کے لئے پانی اور جسمانی زندگی کی خوشیوں کے لئے صحت و تندرستی کی ضرورت عالمگیر ہے ۔ اسی طرح روحانی زندگی کے کمالات کو حاصل کرنے اور روح کو خوش بشاش اور تر و تازہ رکھنے کے لئے بھی مکتی یا نجات یا آزادی کی ضرورت عالمگیر ہے ۔ دنیا میں کوئی بھی بشر ایسا نہیں ہے کہ جس کو اس کی ضرورت نہ ہو ۔

(باقی آیندہ)

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## کیا میں تندرست ہوں

پنڈت ٹھاکر دت شرما صاحب اخبار میں تندرستی کی رو علامتیں بیان کرتے ہیں۔ ایک آدمی اس وقت تندرست کہلا سکتا ہے اگر اس کے تمام اعضا اپنا کام ٹھیک طور پر کرتے ہوں۔ سب جانتے ہیں کہ اگر ایک عضو بیمار ہو تو اس کا اثر تمام جسم پر ہوتا ہے ایک آدمی کے پاؤں پر زخم ہے وہ جہاں بیٹھنے سے رک جاتا ہے وہاں اسکی بھوک بھی کم ہو جاتی ہے۔ زخم سے سر درد شروع ہو جاتا ہے اور دل کو کمزور بنا سکتا ہے۔ غرضیکہ ایک معمولی سے معمولی جسم کی بیماری بھی سارے جسم کو نکما بنا سکتی ہے۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک آدمی تندرست ہے اگر ہم ثابت کر دیں کہ اس کا ہر عضو اپنا کام نہایت خوش اسلوبی سے اور مکمل طور سے سرانجام دے رہا ہے۔

معدہ اور پھیپھڑہ پر ساری نشوونما موقوف ہے۔ معدہ غذا تمام جسم میں پہنچاتا ہے اور پھیپھڑہ ہوا۔ غذا اور ہوا کے بغیر ہم زندہ ہی نہیں رہ سکتے۔

ہمارا معدہ یا انتڑیاں تندرست نہیں ہیں۔ اگر ہمیں قبض ہو اگر ہمیں کھانے کے بعد کھٹی ڈکار آتی ہے اگر دست آتے ہیں اگر ہمیں ہر وقت گڑگڑاہٹ رہتی ہے پیچش ہے وغیرہ مگر ان سب کو چھوڑ کر ایک نہایت آسان طریقہ معدہ کو تندرست جانچنے کے واسطے ہے جس میں خوبی یہ ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی بیماری بھی معلوم ہو جاتی ہے یعنی معدہ تقیم کا تندرست اس صفائی سے بنایا ہوا ہے کہ پاخانہ کیوقت بیرز کو نہ ملطخت لگنی چاہئے۔ افریقہ کے جنگلوں میں رہنے کے باشندے ہماری نسبت زیادہ قدرتی زندگی بسر کرتے ہیں اور اسلئے شاذ و نادر ہی بیمار ہوتے ہیں ان کو پاخانہ کے بعد پانی سے طہارت کرنیکی ضرورت نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی کاغذ سے پونچھنے کی حیوانات بھی جو قدرتی زندگی بسر کرنے کے سبب تندرست رہتے ہیں صفا گول گول فضلہ دبا کر نکال دیتے ہیں اگر کسی مویشی کے گوبر اور بیرز و بیرنگ جائے تو اس کو تندرست خیال نہیں کیا جاتا ہے چھوٹے چھوٹے بچوں میں بھی اگر ان کی ماں بہت بیمار نہ ہو تو ویسا ہی دیکھنے میں آتا ہے جب وہ بڑے ہوتے ہیں اور والدین کی کم فہمی سے بیمار اور لاچار ہونا شروع ہوتے ہیں بیرز کو پاخانہ لگنا شروع ہوتا ہے۔ پس اگر کسی شخص کو پاخانہ ایسا صاف آ جاتا ہے تو وہ تندرست ہے اگر بہت تھوڑی سی بھی غلاظت لگتی ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ خرابی شروع ہے اگر اس سے زیادہ غلاظت لگے تو اس سے زیادہ بیمار ہیں علیٰ ہذا القیاس مرض کا درجہ بھی اس سے جان سکتے ہیں۔

پھیپھڑہ تندرست ہے یا نہیں اس کے جاننے کے واسطے سانس کی حالت کو دیکھنا کافی ہے خدا نے منہ بولنے اور غذا کھانے کے واسطے بنایا ہے اور ناک ہوا لینے کے واسطے جب ہم تندرست ہوتے ہیں منہ بند رکھ کر ناک کے رستے سانس لیتے ہیں جونہی کہ ہم سانس لینے کے واسطے منہ کھولنے کے لئے مجبور ہوں تو ہم تندرست نہیں دیکھو تمکو تنفس کے لئے منہ کھولنے کی ضرورت ہے یا نہیں اور اس سے بھی بہتر یہی ہے کہ کسی دوسرے کو کہیں کہ دیکھے کہ جب تم سوتے ہو تمہارا منہ کھلا رہتا ہے تو تمہارے پھیپھڑے تندرست نہیں ہیں اگر منہ تھوڑا کھلا ہے تو ابھی مرض کا آغاز ہے اور اگر زیادہ کھلا رہتا ہے تو بیماری بڑھ گئی ہے مت خیال کرو کہ عادتاً منہ کھلا رہتا ہے

ورزش ہی ایک چیز ہے جو ان دونوں کو چھوڑ سارے جسم کو مضبوط اور تندرست رکھتی ہے۔

## ضیق النفس (دمہ) کا مجرب المجرب علاج

لوبان کوڑیہ پاؤ بھر۔ مالکنگنی ۲ تولہ۔ اجوائن دیسی ۲ تولہ۔ دار چینی ۲ تولہ۔ جاوتری ۳ ماشہ۔ سب کو جوکوب کریں اور آتش شیشہ کے ذریعہ تیل نکالیں ایک یا ۱/۲ بوند بتاشہ میں ڈالکر پانی یا آب ادرک سے دیا کریں۔ مرض دمہ کو پہلے ہی دن سے آرام معلوم ہونے لگے گا۔ اگر دمہ بلغمی نہیں تو دوائی کو دودھ سے دینا چاہئے ہمارا بارہا مجرب نسخہ تیر بہدف ہے۔

دلیش اپکارک

## آگ سے جلے کا علاج

سشرت میں آگ سے جلے ہر قسم کے زخم کے واسطے مندرجہ ذیل گھی درج ہے۔ موم میٹھی۔ لودھ۔ رال۔ مجیٹھ۔ صندل سرخ۔ مورد برابر وزن لیکر پیسکر ٹکیہ بنا کر گرم گھی میں چھوڑ دیں جتنی کہ جل جاویں گھی کو چھان کر نگاہ رکھیں۔ آگ سے جلے پر لگائیں۔

(〃)

**ہتھیار کے زخم کا علاج** جس جگہ ہتھیار لگا اسی وقت چاولوں کا آٹا اس جگہ چھڑک دیں اور پٹی باندھ دیں یا پانی پٹی کریں قدرت خود علاج کریگی + چوٹ لگنے پر گد ہے یا گھوڑے کی لید میں نمک اور تیل ملا کر گرم کرکے باندھنا مفید ہے۔

# کیسے کی بات ہے

**احمد**۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ حامد ایسا رحمدل اور خدا ترس آدمی ہے

**محمود**۔ کیوں کیا ہوا؟

**احمد**۔ واہ تمہیں معلوم نہیں۔ آج وہ ایک غریب بڑھیا کے لئے لوگوں سے چندہ وصول کرتے ہیں۔ بقدر کوشش کرتا تھا کہتے ہیں کہ اس بڑھیا کے پاس تنخواہ کا کرایہ ادا کرنے کیلئے کچھ نہ تھا اور مالک مکان اسپر سختی کرنا چاہتا تھا معلوم نہیں مالک مکان کون ہے؟

**محمود**۔ یہی حامد صاحب ہیں اور کون ہوتا۔

---

**استاد**۔ بابو اچھا سچ سچ بتلاؤ پچھلے سال تم کو کوئی ایسی خوشی بھی حاصل ہوئی جس پر تم نے خدا کا شکریہ ادا کیا ہو؟

**شاگرد**۔ کسیقدر سوچ کر۔ ہاں جناب ایکدن کیا تھا۔

**استاد**۔ کب؟

**شاگرد**۔ جناب کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔

**استاد**۔ نہیں اس وقت ہم اجازت دیتے ہیں سچ سچ بیان کرو۔

**شاگرد**۔ جناب یہ اس روز کا ذکر ہے جب آپ کا بازو ٹوٹنے کی وجہ سے دو ماہ تک آپ نے رخصت لی تھی۔

---

ایک صاحب اپنے ایکدوست کو ان کی شادی کی دعوت میں اس طرح مبارکباد دیتے ہیں:-

پیارے دوست میں آپ کو اس مبارک دن کی صدق دل سے مبارکباد دیتا ہوں یہ ایک حسن اتفاق ہے کہ میں تمہارے پیدا ہونے کے جلسہ میں شامل تھا۔ بعد ازاں تمہارے ختنہ کے جلسے میں بھی موجود تھا۔ تمہارے سن بلوغت کو پہنچنے کی دعوت میں بھی شریک تھا۔ اور اب تمہاری شادی کے موقعہ پر بھی حاضر ہوں بلکہ امید ہے کہ شاید تمہارے جنازے کے ساتھ دینے کا بھی اتفاق ہو۔

---

مطلوب۔ سنا ہے کہ ہم لوگ کہتے ہیں کہ تم محبت سے نہیں بلکہ دولت کی خاطر شادی کرنا چاہتے ہو۔ سچ کہنا یہی بات ہے نا؟

طالب۔ لوگ ٹھیک کہتے ہیں جو ایسے کہتے ہیں میں سچ کہتا ہوں کہ اگر تمہارے پاس ایک کوڑی بھی نہ ہوتی تو بھی میں دنیا بھر میں تمہارے سوا کسی کو پسند نہ کرتا۔

مطلوب۔ اسکا ثبوت + طالب۔ اسکا ثبوت بہت آسان ہے آپ اپنی تمام دولت میرے نام لکھ دیجئے پھر دیکھئے کہ میں صرف آپ ہی سے شادی کرتا ہوں کہ نہیں۔

# مراسلات

## مجوزہ انڈسٹریل بینک آف انڈیا

پراسپکٹس جو پہلے چھاپا گیا پھر اس میں مشورہ چند اصحاب کے ترمیم کرنے کی ضرورت پیش آئی اس لئے دوبارہ ترمیم ہو کر شائع کیا جائیگا - اس اثنا میں جن اصحاب نے خریداری حصص کی آمادگی ظاہر کی ہے ان کے مراسلات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے

بابو تلسا سنگھ صاحب خریدار آرمی نیوز نمبر ۲۱۹ ڈیرہ اسمعیل خان سے چار حصوں کی خریداری کا ارادہ ظاہر کرتے ہیں -

ڈاکٹر حکم چند صاحب صوبیدار صاحب کوہاٹ سے دو حصے اپنے لئے اور دو حصے ڈاکٹر کیہر سنگھ صاحب کے لئے خریدنے کی آمادگی ظاہر کرتے ہیں -

شیخ امیر بخش صاحب کوارٹر ماسٹر دفعدار منٹسر ضلع شاہپور سے رقمطراز ہیں کہ ان کے نام دو حصے درج رجسٹر کر لئے جائیں اور بہی بہت سے اصحاب آمادہ ہیں -

سردار دلیپ سنگھ صاحب سکول ماسٹر ضلع ہوشیارپور سے فارم حصص طلب کرتے ہیں اور اطلاع دیتے ہیں کہ متعدد اصحاب خریداری حصص پر آمادہ ہیں -

قاضی ذہین صاحب پٹواری گرداور قانونگو ضلع گورداسپور سے ایک حصہ کی خریداری کی درخواست کرتے ہیں -

بابو تلسی رام صاحب سٹیشن ماسٹر پانچ حصے خریدنے کا منشا ظاہر کرتے ہیں -

عبد المجید صاحب صوفی اخنر دہلوی سمالی لینڈ سے تحریر فرماتے ہیں کہ انڈسٹریل بینک کی تجویز جو آرمی نیوز میں شایع ہوئی ہے بیشک مفید اور از حد ضروری ہے - فی الحال میں بہی پانچ حصے خریدنے کو تیار ہوں - مہربانی فرما کر پراسپکٹس کی کاپیاں بھیجیں

بابو بسیر العل صاحب اکونٹنٹ برہما سے دو حصے خریدنے کی خواہش ظاہر فرماتے ہیں اور پراسپکٹس طلب کرتے ہیں -

سردار سندر سنگھ صاحب رئیس کہیڑی لودہ سنگھ ضلع لودیانہ پانچ حصے خریدنے کی درخواست کرتے ہیں -

محمد ابراہیم صاحب سکول ماسٹر ڈردہ سے رقمطراز ہیں کہ پراسپکٹس ارسال کریں - چند حصے خریدینگے اور بہت لوگ آمادہ ہیں ٭

---

## دلچسپ واقعات بولارم (ملک دکن) کی ایک لیڈی کی زبانی

مس لیلیاس ایچ فلینگن - ساکن ہاک ہوس بولارم (دکن ہند) نے مہربانی کر کے ہمکو مندرجہ ذیل تحریر بھیجی ہے

تین چار برس کے عرصے سے میری پیٹھ میں اس طرح کا درد ہوتا تھا جیسے کوئی چھپریاں بھونکتا ہو - خاصکر بائیں گردہ کے اوپر یہ درد زیادہ ہوتا تھا - میرا دماغ بہت ہی سو گیا تھا اور میں وجع المفاصل میں مبتلا تھی

صبح کو سو کر اٹھتی تھی تو تھکان معلوم ہوتی تھی اور دن بھر کچھ کام نہ کر سکتی تھی - اکثر ایسا ہوتا رہا کہ اثنائے خواب میں اختلاج قلب کی وجہ سے چونک چونک اٹھتی تھی مجھکو دوران سر ہوا کرتا تھا اور بیہوشی طاری ہوتی تھی منہہ کا مزا خراب تھا - پیٹھ کے درد اور دوران سر سے میری طبیعت ایسی بگڑ جاتی تھی کہ اکثر میں اپنا کام نہیں کر سکتی تھی ایک ڈاکٹر نے مجھ سے کہا کہ تمہارے [illegible] پانوں گھٹنا سے رہ گئے -

میں خوشی سے بیان کرتی ہوں کہ جیسے ڈونس بیک ایک کڈنی پلز کو میں نے استعمال کرنا شروع کیا میں قریب قریب پہر ویسی ہی تندرست ہو گئی ہوں - میں نے اکثر لوگوں سے ان گولیوں کے بارے میں سفارش کی اور مجھکو اپنے دوست کا حال معلوم ہے کہ ان کو اس دوا سے بہت نفع ہوا -

آپ ان واقعات کو شایع کریں تو یہ میری بڑی خوشی کا باعث ہوگا اور مجھکو سچے دل سے امید ہے کہ اکثر بیکس مریضوں کو آپ کی دوا کے استعمال سے پھر صحت حاصل ہو جائیگی -

(دستخط لیلیاس - ایچ فلینگن)

اگر تم اچھی طرح سے تندرست نہ ہو تو فوراً اصلی بیک ایک کڈنی پلز کا استعمال شروع کردو کیونکہ گردے جب ماؤف ہو جاتے ہیں تو اپنا فعل صادر نہیں کر سکتے - اور جس قدر زیادہ عرصہ تک اس مرض سے غفلت کی جاتی ہے اسی قدر عارضہ زیادہ سخت اور خطرناک ہوتا جاتا ہے - ڈون صاحب کی گولیاں گردہ کی خاص دوا ہے - یہ گولیاں دل کو صاف کر دیتی ہیں اور ان کے فعل کو قوی کر دیتی ہیں اور بیشاب تیزاب کا زہر فطرتی طریقہ سے نکلتا رہتا ہے - جو پیشاب تیزاب جسم ہے اس کو دہ پتلا کر دیتی ہیں اور درد مثانہ کو دور کر دیتی ہیں اور درد پشت تقطیر البول اور ورم کے فساد گردہ کو دور کر دیتی ہیں -

ڈون صاحب کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں دو روپیہ بکس یا دس روپیہ کے چھ بکس کے حساب سے فروخت ہوتی ہیں - تمام دواسازوں اور دوافروشوں سے دستیاب ہو سکتی ہیں اور ممالک سے بہی نشان ذیل پر براہ راست طلب کی جا سکتی ہیں قیمت آنے پر بلا محصول ڈاک روانہ ہوں گی -

فاسٹر میکلین کمپنی نمبر ۸ - ویلس اسٹریٹ آکسفورڈ اسٹریٹ لندن انگلستان ٭

---

## کہنہ اور لاعلاج امراض نہانی

کے بادس العلاج مرضیہ رکہ حدف ایات سیمہ کا پوسٹ کارڈ فوراً ذیل کے پتہ سے بھیجو - پنے پر تھوڑے عرصہ کے لئے یہ [illegible] اور مفید مطالب تو مفت اور محصول ڈاک ادا کرکے بہی جاتی ہے -

حافظ محمود - ہیچ ماسٹر بنز ذیمن سکول کریچی کیمپ

---

## ضرورت

مالاکنڈ - فورٹ نارتھ ویسٹرن فرنٹیر میں گیریزن کے لئے کھانا مہیا کرنے کے واسطے ایک کامل تجربہ کار اور عمدہ بیکر کی ضرورت ہے -

تمام درخواستیں سٹیشن سٹاف آفیسر صاحب بہادر مالاکنڈ کی خدمت میں بھیجنی چاہئیں -

---

## ہندو بسکٹ کمپنی لمیٹڈ دہلی

کے کارخانہ میں اشیاء ذیل نہایت عمدگی اور صفائی سے تیار ہوتے ہیں بسکٹ ۱۰۰ مختلف اقسام کے قیمت [illegible]

کیک ہر قسم کے سادہ و نقشکاری کے مختلف جو کہ قسم کیک پر منحصر ہے -

ڈبل روٹی نہایت عمدہ جو دوسری جگہ دستیاب نہیں ہو سکتی قیمت ڈبل روٹی فی ایک پونڈ

[illegible] کیک - [illegible] بریڈ

تمام اشیاء زیر نگرانی ایک تجربہ کار ریکر بنتی ہیں

تمام خط و کتابت بنام سکرٹری کمپنی ہونی چاہئے -

---

## ضرورت

پلٹن نمبر ۱۲ انفنٹری کے واسطے ایک جنٹلمین منشی کی ضرورت ہے جس شخص کے عمدہ سرٹیفکٹ ہونگے اسکو [illegible] روپے کے نرخ کی ایک نقد تنخواہ بہی جائیگی - درخواستیں معہ سارٹیفکٹ بنام کوارٹر ماسٹر صاحب بہادر پلٹن نمبر ۱۲ انفنٹری چہاؤنی ڈیرہ اسمعیل خان آویں -

# دی ڈائمنڈ جوبلی فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

بسرپرستی عالی جناب ہز ایکسیلینسی لارڈ کرزن سابق وائسرائے و گورنر جنرل آف انڈیا

سرمایہ ۳۵۰۰۰ روپیہ

جو کہ ۳۵۰۰ حصوں میں تقسیم ہے اور ہر ایک حصہ مالیتی ۱۰ روپیہ ہے

## ڈائرکٹران

۱- رائے بہادر پنڈت بھاگ رام صاحب سی آئی ای گورنمنٹ پنشنر و سابق منسٹر ریاست مہاراجہ جموں و کشمیر -
۲- رائے صاحب دیوان پنڈت دیاکشن صاحب کول - بی اے پرائیویٹ سکریٹری ہز ہائنس مہاراجہ جموں و کشمیر
۳- رائے بہادر ماسٹر پیارے لعل صاحب سابق انسپکٹر مدارس و فیلو آف پنجاب یونیورسٹی دہلی -
۴- سردار سندر سنگھ صاحب سابق خزانچی نوکنڈہ ریلوے
۵- لالہ ایشری پرشاد صاحب خزانچی گورنمنٹ - آنریری مجسٹریٹ و پروپرائٹر کارخانہ مسرز
گلاب رائے مہرچند ساہوکاران -
۶- لالہ بھیمرام صاحب رئیس و جنرل کنٹریکٹر
۷- نواب احمد خان صاحب رئیس دہلی
۸- لالہ کرشن گوپال صاحب ورما بی - اے -

## صحت قائم رکھنے کے لئے

صرف جوبلی ملز کا میدہ خرید فرمائیے

ہمارا میدہ بالکل صاف اور بغیر کسی آمیزش کے ہے - اس کے استعمال سے قوت ہاضمہ درست رہتی ہے -

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ شمالی ہند میں صرف یہی میدہ کا کارخانہ ہے جو آپ کی سرپرستی اور قدردانی کے لائق ہے - کسی اور جگہ سے خرید نہ فرمائیں - جب تک آپ ہمارے میدہ ردا - بتا - بورا (چوکر) کے نمونہ معہ قیمت ملاحظہ نہ فرمالیں +

## سرمایہ محفوظ کرنے کا نہایت عمدہ طریقہ

ہمارے نامی گرامی اور مشہور و معروف ڈائرکٹران نے نہایت مناسب شرائط پر زرامانت قبول کرنے کا ریزولیوشن پاس کیا ہے - اور حصہ داران کمپنی کو ایک مزید رعائت کا موقع دیا ہے اور اس لئے ہم اپنے حصہ داروں اور پبلک سے درخواست کرتے ہیں کہ ہماری شرائط منگوا کر ملاحظہ فرمائیں اور ہم یقین دلاتے ہیں کہ سرمایہ محفوظ کرنے کے لئے کسی اور بینک میں اس سے بہتر طریقہ نہیں ملیگا - شرائط زرامانت و پراسپکٹس برائے خرید حصص اور ہر قسم کی خط و کتابت بنام

**رامچند اینڈ کمپنی مینجنگ ایجنٹس ہونی چاہیئے**

# امپیریل آئل سوپ اینڈ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

ہر قسم کے اعلیٰ درجہ کے صابن منہ ہاتھ دھونے کے اور دیسی صابن ہر قسم کے کپڑہ دھونے کے نو ایجاد کلوں اور درست طریقہ سے تیار ہوتے ہیں عورتیں اور بچے جنکی جلد نازک ہوتی ہے بلا خطر استعمال کر سکتے ہیں

## ہر قسم کا تیل

مثلاً تیل سرسوں خالص تیل تل تیل ارنڈی اور او ر دیگر اقسام کے تیل نہایت عمدہ صاف و شفاف اعلیٰ درجہ کے کلوں کے ذریعہ تیار ہوتے ہیں اور ہر اقسام کی کھل بھی ہر وقت تیار رہتی ہے

## لوہے کی ڈھلائی کا کارخانہ

اس کے ساتھ لوہے کی ڈھلائی کا کارخانہ جاری کیا گیا ہے جس میں ہر قسم کی مشینیں اور اس کے پرزہ کہراد و پلیاں لوہے کے کوہلو یعنی بیلنہ - جنگلہ - کٹہڑہ و دیگر سامان عمارتی و دیگر دستہ نہایت عمدہ خوبصورت پورے وزن کے اور عمدہ مال کے تیار ہوتے ہیں علاوہ اس کے ہر ایک شئے کہراد درندہ کی جاتی ہے اور شافٹ بھی تیار کیا جاتا ہے

## ہینڈلوم فیکٹری

علاوہ مذکورہ الصدر کے ہینڈلوم فیکٹری بھی قائم کر دی گئی ہے جس میں ہینڈلوم لکڑی و لوہے کے تیار کئے جاتے ہیں تمام سامان ایسا عمدہ لگایا جاتا ہے کہ جس کے ساتھ دیگر کارخانجات کے ہینڈلوم کی نسبت یہہ ایسے ایجاد کئے گئے ہیں کہ چلنے میں زیادہ آسانی ہو وے اور اگر اور دن بھر میں ۲۵ گز کپڑا تیار کر سکتی ہیں تو یہہ کم از کم ۳۰ گز تیار کریگا اور قیمت میں لحاظ بہ لحاظ سودیشی کی ترقی کا مدنظر رکھا گیا ہے - فہرست نرخنامہ یا دیگر حال دریافت کرنا ہو وے تو ذیل کے پتہ پر درخواست آنی چاہیئے +

المشتہر

**رام چند اینڈ کمپنی مینجنگ ایجنٹس دہلی**

پانچہزار روپیہ انعام   پانچہزار روپیہ انعام

# ممیرے کا سرمہ

| پانچہزار روپیہ انعام | مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب | پانچہزار روپیہ انعام |
|---|---|---|

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں سوالیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ہندوستانی ڈاکٹرز نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سُرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی ہی حاجت نہیں رہتی ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس عدد روپیہ معہ سرمہ فی تولہ ہر خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔

## المشتہر

## پروفیسر میا سنگھ۔ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

### اس سے بڑھکر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے

### جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب

### قادیانی مورخہ ۱۰ نومبر گذشتہ کو تحریر فرماتے ہیں

مشفق مہربان سردار میا سنگھ صاحب

بعدہٗ جب میرے گھر میں آپ کے سفید سرمہ ممیرہ سے جو پہلے آپ نے بھیجا تھا بہت فائدہ ہوا اس بات کو کئی سال ہو گئے اب پھر اسی سرمہ کی ان کو ضرورت پیش آئی ہے۔ اُمید ہے کہ آپ خود توجہ فرما کر یہی سرمہ بقدر ایک تولہ بذریعہ وی۔ پی بہت جلد میرے نام قادیان روانہ کر دیں۔

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جن کو آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اعصابی کی کھجلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے۔ اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے ۔ مفصلات میں جہاں لائق لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنی چاہئے ۔ اس لئے میں بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ایم۔ لی۔ سانگل صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ ایم۔ اس۔ سند یافتہ یونیورسٹی اڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر۔

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر کہ جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے۔ اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۳) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۴) مکرم بندہ میں نے آپکا سرمہ آنکھوں کی بہت سی بیماریوں میں استعمال کیا بہت ہی مفید پایا خاصکر کاریا اور گرنیوار و نخشلیہ کی بیماریوں میں تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے میں آنکھوں کی ہر ایک قسم کی بیماری میں اس کے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں مہربانی کر کے ایک تولہ اور بھیجدیں۔ راقم ڈاکٹر کاشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیرسنٹ و ملک نیپال

(۵) جناب پروفیسر صاحب تسلیم۔ آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جس کو عرصہ سے دھند۔ ناخونہ تھا۔ زنک لوشن کار بالک لوشن بورک لوشن۔ لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا آپ کے سُرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کل فائدہ ہوا راقم نوازش علی پنشنر مقام دیوبند

### پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی غرض کے لئے ماہ مارچ ۱۹۰۵ء جمع کیا گیا ہے۔

نمبر (۱۶) لودیانہ شنبہ [illegible] اپریل سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کارآمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا، کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے +

یہہ کوئی پولیٹیکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دُنیا کے تازہ حالات کے حرفت و صنعت۔ زراعت و تجارت۔ حفظ صحت تہذیب اخلاق۔ سائنس و فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیرخواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سڈیشن اور رائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانیکی کوشش کیجاتی ہے +

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| ہندوستان برہما | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ ر |
| | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صہ ر |
| ولایت | پیشگی سالانہ اعلےٰ کاغذ پر | صہ ۱۲ ر |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول عہ ۱۲ ر - مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہیئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔

## اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ر | ۱۴ر | عا | ہے | ے |
| نصف کالم | ے۰ | عـــه | للعـــه | للعه | معه |
| پورا کالم | صه | [illegible] | للعه | [illegible] | ماعه |
| پورا صفحہ | عـــه | [illegible] | لـــه | مالعه | ماالعه |

بطور ضمیمہ اشتہارات شائع ہونیکی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینے والو!

بلاشبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن یہہ تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فائدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے وش بیش روپیہ لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرتا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر مشتہر کو دھوکہ دیتے ہیں۔ ایسے بھی اخبار ہیں جن میں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید مشتہر اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسی کی نظر ہی نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سودے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں اس میں سرداروں کے خریدار نہوں - اور کوئی شہر یا قصبہ ہندوستان سے لیکر عرب اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اس کے قدردان موجود نہوں۔ غریب آدمی سے لیکر کروڑ پتیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں۔ ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار اگر آپ توجہ دینگے دام مثل

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

کیا بھروسہ ہے زندگانی کا ٭ آدمی بلبلہ ہے پانی کا

ہم خرما و ہم ثواب ہے

خریداران آرمی نیوز کے سوا دنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہو کہ تین گنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثا کو مل جائے۔ جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے۔

## قواعد وضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زاید چندہ لیکر نہیں بلکہ میر العل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کر کے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قائم کیا ہی اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا

(۳) ہر سال یکم جنوری سے اسی دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا۔ مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ کو چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہی جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیاں کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہی اگر اہل و عیال موجود نہوں تو اس صورت میں دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایک ماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہئے۔ اور اپنے علاقہ کے کسی مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہیوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہئے۔

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض مثل سل۔ دق۔ تپ محرقہ۔ طاعون۔ نامردی یا انترک بخار یا تپ و اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اٹھانے کے مستحق نہوں گے۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے افسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچے نہیں۔

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں ختم خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا۔ اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائینگے۔ اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا نہ چاہے تو مینیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ دیگر ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے۔ لیکن چندہ کسی حال میں کم نہیں ہے۔

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں انکے ورثا کا حق نہوگا۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدہ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہی۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائینگے اور کچھ نہ لیا جائیگا۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد ملیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایک سال تک اخبار خریدے جس کا پیشگی چندہ چار روپیہ امدادی رقم میں سے وضع کر کے باقی روپیہ اس کو دیا جایا کریگا۔ اور علاوہ فرض یہ ہوگا کہ اور لوگوں کو خریدار بنائے۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہی۔ کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا۔ اور کمپنی کی ہمیشہ یہہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائے۔ عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کی جائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قائم ہو۔

(نوٹ) سنہ ۱۹۰۳ء کی بابت برہما ملٹری پولیس کے صوبیدار شیدیال مرحوم کے ورثا کو للعہ روپیہ امداد دیگئی ہی سنہ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۸۰/۷ روپیہ مندرجہ ذیل خریداران کے ورثا کو دیا گیا ہے کوٹ دفعدار صلابت خان نارنول۔ نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بارڈر ملٹری پولیس کوہاٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ

المشتہر

مینیجر آرمی نیوز پریس لودیانہ

# آرمی نیوز

لودیانہ شنبہ ۲۱ اپریل ۱۹۰۶ء

## ایک امریکن دماغ کے خیالات

ایک امریکن مدبر مسٹر برین جو موجودہ امریکہ کی سلطنت جمہوریہ کی پریسیڈنسی کا اُمیدوار رہ چکا ہے حال میں ہندوستان کی سیاحت کو آیا تھا۔ یہ شخص امریکہ کے بہترین تقاریر ہے تھا۔ یہ وہ شخص ہے جو نئی دنیا کا حکمران ہونے والا ہے اور ممکن ہے کہ آیندہ انتخاب میں وہ پریسیڈنٹ منتخب ہو جائے چند روز ہوئے آنریبل سر فیروزشاہ مہتہ نے بمبئی کے تاج محل ہوٹل میں مسٹر برین کی دعوت کی تھی اس موقع پر مسٹر برین نے پالٹیکس پر تقریر نہیں کی کیونکہ اس نے مناسب نہیں سمجھا کہ ہندوستانی پالٹیکس پر گفتگو کی جائے جس میں یہاں کے لوگوں کو کچھ دلچسپی نہیں ہے نیز ہندوستان کے پالٹیکس پر ایک غیر ملک کے مدبر کے لئے اظہار خیالات کرنا نامناسب تھا کیونکہ ہندوستانی پالٹیکس پر بحث کرتے ہوئے یہ ناممکن ہے کہ گورنمنٹ پر نکتہ چینی نہ کی جائے اور یہ امر مسٹر برین کی حیثیت کے مدبر کے لئے شایان شان نہ تھا کہ ہندوستان میں بیٹھکر ایک دوستدار گورنمنٹ کے خلاف اس کی رعایا کے سامنے زبان کھولے اس لئے اس نے نہایت دانائی سے اپنے خیالات مذہب کے متعلق ظاہر کئے۔ مسٹر برین کے لکچر کے تمام وکمال درج کرنے کی ان کالموں میں گنجائش نہیں ہے ہم اس میں سے صرف متفرق خیالات کا خلاصہ درج کرتے ہیں ہر ایک فقرہ بجائے خود حکمت کا ایک فقرہ ہے گو ہمیں مسٹر برین کے مذہبی عقائد سے اتفاق نہو لیکن ایک بلند خیال امریکن کے خیالات کی جھلک ہم ناظرین آرمی نیوز کو دکھلانا چاہتے ہیں۔ اگرچہ یہ ایک مسلسل تقریر نہیں ہے لیکن علیحدہ علیحدہ ہر ایک فقرہ غور کرنے کے قابل ہے ✦

(۱) روسی فلاسفر ٹالسٹائی نے سچ کہا ہے کہ مذہب کی بنیاد یہ ہے کہ ہماری ضمیر کو اس بات کا یقین ہے کہ ہماری طاقتیں محدود ہیں ہم گناہوں کی طرف زیادہ مائل ہیں اور چونکہ ہم گنہگار ہیں اس لئے ہمیشہ اس کی جستجو میں رہتے ہیں جو گناہوں سے بری ہے۔

(۲) جب میں کالج میں پڑھتا تھا تو پیدائش عالم کے بارہ پر حیران ہوتا تھا۔ اور خدا کے معجزات پر یقین نہیں کر سکتا تھا لیکن اب میری سمجھ میں آگیا کہ جس خدا نے دنیا پیدا کی وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے۔

(۳) میں اہل سائنس کی بہت عزت کرتا ہوں لیکن بعض لوگ زمینی تحقیقات میں اس قدر وقت ضایع کر دیتے ہیں کہ آسمان کو بھول جاتے ہیں۔

(۴) دنیا میں ایک چھوٹا سا دانہ روے زمین پر حرکت کرتا ہے سر حیات اپنی ذات میں رکھتا ہے جس کو دنیا کے تمام سائنس دان آج تک حل نہ کر سکے کہ کیا بھید ہے۔

(۵) اگر کوئی شخص جس قدر وہ چاہتا ہے اس پر تدبر کرکے زندگی کا لطف اُٹھائے تو اس کو اُن مسایل کی ذہنی جستجو وہ نہیں سمجھتا ہے پریشان ہونے کی فرصت نہیں ملیگی۔

(۶) معجزات مجھے اس قدر حیران اور پریشان نہیں کرتے ہیں کہ میں نے اپنی زندگی میں ایسے عجیب و غریب واقعات دیکھے ہیں کہ شاید ہی کہیں ہوں۔

(۷) ہم تخم زمین میں ڈالتے ہیں اور فصل پیدا ہوتی ہے جو کروڑوں آدمیوں کی خوراک کے کام آتی ہے ہم نہیں جانتے کہ ایک دانے کے بے شمار دانے کس طرح بنجاتے ہیں کیا یہ معجزہ نہیں؟

(۸) کوئی شخص اپنی والدہ کے قرض سے سبکدوش نہو سکا یہی غنیمت ہے اگر والدہ کی ضعیفی کے زمانہ میں کوئی اس کے قرضہ کا ایک جزو ادا کرنے کے قابل ہو۔

(۹) جو شخص محض اپنی ذات کی حفاظت اور نفع رسانی میں زندگی بسر کرتا ہے وہ غلطی پر ہے لیکن جو دوسروں کی نفع رسانی میں بسر کرتا ہے اصل میں زندگی اُسی کی ہے۔ اپنی ہستی کو فراموش کرنے سے ہی دنیا میں بڑے بڑے کام ہو سکتے ہیں۔

(۱۰) منکسر ہونا دشوار ہے۔ دولت سے غرور پیدا ہونا لازمی ہے۔ علم سے تکبر ضرور پیدا ہوتا ہے اور اگر کوئی شخص منکسر المزاج ہے تو اسکو اپنے مزاج کی حلیمی کا ضرور ناز ہوتا ہے۔

(۱۱) میں ہر ایک دولتمند آدمی کی تاریخ آپ کو بتلا سکتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک امیر آدمی اپنی آدھی عمر غریب آدمیوں کا روپیہ چھین چھین کر جمع کرنے میں بسر کرتا ہے اور باقی آدھی عمر اس فکر میں رہتا ہے کہ لوگ اس سے روپیہ چھین نہ لیجائیں مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ خدا تعالیٰ نے خوشی کو دولت پر یا سوشل پوزیشن پر منحصر نہیں رکھا ہے۔

(۱۲) تمام تنازعات اور تمام جھگڑوں کی بنیاد یہ ہے کہ انسان ایک دوسرے سے کچھ نہ کچھ لینا چاہتے ہیں بجائے اس کے اگر ایک دوسرے کو کچھ نہ کچھ دینا چاہیں تو کبھی کوئی فساد نہو۔

(۱۳) اہل سائنس بہت عجیب و غریب باتیں بتلا سکتے ہیں مثلاً یہ فلاں ستارہ زمین سے کتنے کروڑ میل دور ہے لیکن کوئی سائنٹسٹ صحیح اندازہ کرکے یہ نہیں بتلا سکتا کہ ایک تلطف آمیز لفظ کا اثر کہاں تک ہوتا ہے۔

(۱۴) ہر ایک ملک اور ہر ایک سوسائٹی کے جدا جدا پلیٹ فارم ہیں لیکن ایک پلیٹ فارم ایسا ہے جس پر ہم سب مل سکتے ہیں اور وہ یہ کہ اپنے ہمسایہ کو ایسا پیار کرو جیسا کہ اپنی ذات کو۔ یہ عالمگیر پلیٹ فارم ہے یہ امن کے شہزادے کا پلیٹ فارم ہے

---

**وائسرائے کا دورہ۔** لارڈ منٹو دہلی سے چلکر جہلم کی نوآبادی میں گھوڑے اور گھوڑیوں کا معائنہ کرتے ہوئے جو نوآبادی کے جاگیردار سرکاری رسالوں کے لئے پرورش کرتے ہیں سرگودہ اور مونا کی سیر کرتے ہوئے اور نوشہرہ میں فوج کا ریویو دیکھکر درگئی میں رونق افروز ہوئے یہاں سام رانی زئی جرگہ کا اڈریس پشتو نظم میں پیش ہوا۔ درگئی سے مالاکنڈ گئے۔ مالاکنڈ کی قلعہ بندیوں اور دمدموں کا معائنہ کیا۔ چترالی ڈپوٹیشن سے ملاقات کی اور پھر چکدرہ کو روانہ ہوئے اور دوپہر کا کھانا، راجپوت انفنٹری کے کمانڈنگ آفیسر کرنل واگہان کے ہاں نوش جان فرمایا۔ اور ۱۲ پونڈ کا گولہ چھوڑنے والی توپوں کی چاندماری ملاحظہ کی۔ ۱۱ اپریل کی شام کو ہز ایکسیلنسی مالاکنڈ میں واپس آگئے۔ اور دوسرے روز پشاور میں رونق افروز ہوئے۔

---

**وائسرائے کی تقریر۔** ۱۴ اپریل کو ۱۱ بجے وکٹوریہ میموریل ہال میں میونسپلٹی اور سرحدی صوبہ کے درباریوں کی طرف سے وائسرائے کی خدمت میں ایڈرس خیر مقدم پیش ہوا جو خان بہادر عبدالغفور خاں نے پڑھکر سنایا۔

ہز ایکسیلنسی نے اُس کے جواب میں جو تقریر کی اس کا ترجمہ پشتو زبان میں رسالدار میجر کاشی نند صاحب نے پڑھا سپیچ کا خلاصہ

حسب ذیل ہے۔

صاحبان! پہلی دفعہ آپنے دارالخلافہ میں بحیثیت نائب السلطنت کے آنے پر میرا خیر مقدم جس تپاک سے کیا اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ شمالمغربی سرحدی صوبہ جیسی کہ دلچسپ تاریخ رکھتا ہے ہمیشہ میرے لئے گہری دلچسپی کا باعث رہا ہے۔ اور مجھے خوشی ہے کہ آپکے صوبہ میں پہلی دفعہ میرے آنے پر میں عمدہ فصل کے آثار دیکھتا ہوں۔ لیڈی منٹو اور میں آپکے پرتپاک خیر مقدم کو ہمیشہ یاد رکھینگے ہم آپکے ساتھ اس سرحدی سرزمین کی بہبودی کے خواہاں ہیں اور اُمید کرتے ہیں کہ وہ سالہا سال تک امن کی برکت اور خوشحالی سے مستفیض رہے۔

اور ہم صرف مقامی ترقی سے ہی مطمئن نہیں ہیں کیونکہ امیر صاحب افغانستان کی فرزانہ حکمت عملی سے ہندوستان سے ہمارے شمالی ہمسائیوں کے ساتھ تجارت کو بہت ترقی ہوئی ہے۔ یہ تجارت ہندوستان کے لئے بہت قیمتی ہے نہ صرف تجارتی پہلو سے بلکہ اس کی وجہ سے دوستانہ تعلقات بڑھتے ہیں۔

ہز ہائنس کے حال کے سرحدی دورہ سے اور ہماری مشترکہ سرحد کے ساتھ ذاتی تعارف سے سرحدی قبایل کو بہت فائدہ ہوگا۔

صاحبان میں آپکو حضور پرنس اور پرنسس آف ویلز کی یہاں تشریف آوری کی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں جو یہاں کی مدارات اور پشاور کے گردونواح کے خوبصورت منظروں کی یاد ساتھ لے گئے ہیں۔

آج آپنے اس ہال میں مجھے ایڈریس پیش کیا ہے جو ہماری ملکہ معظمہ قیصرہ وکٹوریہ کی یادگار میں بنایا گیا ہے۔

مجھے بڑی خوشی ہوگی کہ یہ عمارت جس میں ہم اس وقت جمع ہیں اس صوبہ کا عجائب خانہ بنجائے اور صوبہ ہذا کی تاریخی دولت جمع کی جائے میں خوب واقف ہوں کہ پشاور سر ہیرولڈ ڈین صاحب کی ذات میں ایک دوست رکھتی ہے جس سے بڑھکر سرحد کے نوادرات سے کوئی واقف نہیں ہے۔ اور ان کو حقیقی خوشی حاصل ہوگی اگر اس ہال کو صوبہ ہذا کی بہتری کے کام میں لایا جائے جس صوبہ پر وہ نہایت قابلیت کے ساتھ حکومت کرتے ہیں۔

صاحبان میں [illegible] میموریل ہال [illegible] کہا [illegible] ہوں اور [illegible] اس ہال کا افتتاح کرتا ہوں۔

[illegible] شاہ کو ایک [illegible] منعقد ہوا جس میں سر ہیرولڈ ڈین [illegible] بہادر و سردار [illegible] صاحب [illegible]

کو کے سی ایس آئی کے تمغے اور مسٹر میکنڈ ائی اور کپتان فرگسن ڈیویس صاحب کو سی ایس آئی۔ اور سی آئی ای کے تمغے عطا ہوئے۔

---

**سودیشی کی طاقت** چینیوں نے سودیشی تحریک میں ثابت قدم رہکر وہ مقصد حاصل کر لیا جو دوسری طرح ممکن نہ تھا امریکن اشیاء کی فروخت چین میں بالکل ہی بند ہوگئی۔ آخر امریکہ نے مجبور ہو کر ایک مسودہ قانون واشنگٹن کی پارلیمنٹ میں پیش کیا ہے جس میں امریکہ سے چینیوں کے اخراج کے قانون میں بہت کچھ ترمیم کی گئی ہے تاکہ چینیوں کی ناراضگی دور ہو لیکن باشندگان چین کو اب معلوم ہوگیا ہے کہ یہ اتفاق کی طاقت یعنی سودیشی دنیا میں سب سے بڑی طاقت ہے۔ جو ایک کمزور قوم کو زبردست افواج کے مقابلہ میں کام میں لاسکتی ہے بلکہ اس کا زخم نظر نہیں آتا۔ زبردست دشمن کا کلیجہ نکال لیتی ہے۔ اُمید ہے کہ اہل امریکہ کی خوشامد سے چینی لوگ سودیشی کو چھوڑ نہیں دینگے۔

---

**تمام دنیا کی زبان**۔ انگلستان میں ایک سوسائٹی یہ کوشش کر رہی ہے کہ انگریزی کو عالمگیر زبان بنا دیا جائے اور اس مطلب کے لئے انگریزی زبان کے ہجا میں تبدیلیاں کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ بہت سے نامور امریکن عالم اس تحریک میں امداد دے رہے ہیں اور مسٹر اینڈریو کارنیگی نے تمام اخراجات برداشت کرنے کی رضامندی ظاہر کی ہے۔

---

**بنگالی اور گورنمنٹ**۔ عام خیال ہے کہ گورنمنٹ بنگالیوں سے بوجہ انکے ایجیٹیشن کے ناراض ہے۔ لیکن ایک ہی مہینے میں ایک بنگالی کا ہائیکورٹ کلکتہ کا چیف جسٹس قرار پانا۔ اور ایک بنگالی کا ایڈوکیٹ جنرل بننا اور ایک بنگالی کا کلکتہ یونیورسٹی کا وائس چانسلر ہو جانا اس خیال کی تردید کرتا ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ مسٹر مورلے اور لارڈ رپن کی ہدایت کے موافق لارڈ منٹو نے بنگالیوں کی دلجوئی شروع کردی ہے کہ ایسے بڑے بڑے منصب ان کو دئیے ہیں مگر مشرقی بنگال اور آسام کے لاٹ صاحب بدستور بنگالیوں سے بدظن ہیں

---

**کوہ وسوویس کی آتش فشانی**۔ شاہ اور ملکہ اٹلی تباہی زدہ علاقہ کا دورہ کر کے نیپلز میں تشریف لائے جہاں کے باشندے سخت پریشانی کے عالم میں ہیں۔ لوگ تمام دن مذہبی جلوسوں کے ساتھ بازاروں میں گشت لگاتے ہیں۔ ہیڈ کراس سوسائٹی کے ممبر زلزلہ زدہ علاقہ میں مدد پہنچا رہے ہیں اور سپاہی اور فائرمین اور مزدور مکانات کو ریت اور راکھ سے صاف کرنے میں مشغول ہیں وسوویس کے گردونواح میں اب حالت کسی قدر اطمینان بخش ہے اور یقین کیا جاتا ہے کہ تمام مادہ آتش فشاں خارج ہوگیا۔ راکھ کی بارش برابر ہو رہی ہے گرچہ پہلا سا زور و شور نہیں۔

ایک اٹالین سائنس دان رصدگاہ آتش فشانی میں رصدگاہ پر ثابت قدمی سے مقیم رہا اس کا نام پروفیسر میٹکی ہے شاہ اٹلی نے اس بہادر سائنٹسٹ کو بہادری کا طلائی تمغہ عطا کیا ہے اٹالین اخبارات پروفیسر کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔

ملک معظم نے ایک برٹش جہاز کو حکم دیا ہے کہ نیپلز میں جاکر مصیبت زدگان کی مدد کرے۔

۱۳ اپریل کی تار خبر ہے کہ راکھ کی بارش بند ہوگئی ہے مطلع صاف ہے۔ آفتاب درخشاں اور کوہ وسوویس نظر آتا ہے لوگوں کے اوسان درست ہوتے جاتے ہیں اور معمولی کاروبار جاری ہونے لگے ہیں۔

---

**روسی پارلیمنٹ**۔ جس قدر ممبر جنرل الیکشن میں مجوزہ پارلیمنٹ کے لئے منتخب ہوئے ہیں ان میں تعداد کثیر لبرل فرقہ کی ہے اور وہ ابھی سے لبرل اصولوں پر مسودہ ہائے قانون تیار کر رہے ہیں۔ البتہ ہوس آف لارڈز میں کنسرویٹو کی تعداد حد سے زیادہ ہے۔

لبرل پارٹیوں کی فتحیابی کی وجہ سے دو تنگ خیال وزیر ایم ڈرنیوو اور ایم اکیموف مستعفی ہونے والے ہیں۔

---

**ٹرکی اور مصر کا سرحدی تنازعہ**۔ ترکی فوج ہنوز طابہ پر قابض ہے اور برٹش اور ترکی گورنمنٹوں کے مابین اس معاملہ میں نامہ و پیام ہو رہا ہے۔

قاہرہ کا جرمن سفیر بیرن نوئیم البنیا کو چک میں علمی تحقیقات کے بہانے سے گیا ہے مگر عام خیال ہے کہ وہ اسی سرحدی تنازعہ میں ترک حکام کو مشورہ دینے پہنچا ہے۔

اسلامی دنیا کے اخبارات زور دے رہے ہیں کہ خدیو نا بینا پر بالعمال کا حق ملکیت نہر سوئیز تک بجا ہے اور کہتے ہیں کہ بالعوانی

کا ارادہ ہے کہ عقبہ سے سوئز تک ایک لائن ریلوے جاری کرے۔ حجاز ریلوے کی تکمیل پر طابہ کا بندرگاہ بڑا کام دیگا کیونکہ اگر کسی وقت مصر پر حملہ کرنے کی ضرورت ہو تو باسانی ہو سکے گا۔

چونکہ مصری فوج نے طابہ پر ناگہانی قبضہ کیا تھا اس لئے جب گورنمنٹ مصر نے جواب طلب کیا کہ ہمارے علاقہ میں ترکی فوج کی نقل و حرکت کی باضابطہ اطلاع کیوں نہیں دیگئی تو باب عالی نے معقول جواب دیا کہ گورنمنٹ مصر کو جو ترکی کا ایک باجگزار صوبہ ہے ایسا سوال کرنے کا کیا حق حاصل ہے دربار مصر نے بجواب اس کے لکھا کہ زمانہ قدیم میں بیشک مصر ترکی کا باجگزار ضرور تھا مگر اب اسکی پوزیشن دوسری ہے۔ بہرحال معاملہ ابھی تک کھٹائی میں پڑا ہے اور جلدی سے فیصل ہوتا نظر نہیں آتا۔

## بیریسال پراونشل کانفرنس

**مسٹر سریندر ناتھ بینرجی کی گرفتاری۔** گذشتہ کو بیریسال میں بنگال پراونشل کانفرنس کا اجلاس شروع ہونے کے قبل ایک ایسا واقعہ گذرا جس پر تمام ہندوستان میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ ڈیلیگیٹ مختلف اضلاع سے جمع ہوئے تھے۔ مسٹر ... رسول پریسیڈنٹ کانفرنس اور ۳۰۰ ڈیلیگیٹ کلکتہ سے دو سٹیمروں میں آئے تھے۔ تقریباً ۵ ہزار آدمی لب دریا فراہم تھے لیکن بیریسال کے باشندوں کو حکام نے منع کیا تھا کہ وہ جلوس میں شامل نہ ہوں۔ آخر ڈیلیگیٹس اور باشندگان شہر ایک پرائیویٹ مکان کے احاطہ میں جمع ہوئے اور وہاں انہوں نے بندے ماترم کے نعرے دل کھولکر لگائے۔

دوسرے روز ۲ بجے بعد دوپہر اسی احاطہ میں کانفرنس کے اجلاس میں شامل ہونے کے لئے ڈیلیگیٹ ایک جلوس کے ساتھ آرہے تھے اور پریسیڈنٹ کی گاڑی کے پیچھے چل رہے تھے۔ پولیس کی بہت بڑی جماعت لاٹھیوں اور بندوقوں سے مسلح احاطہ کے باہر صف بستہ موجود پائی گئی جس وقت بہت سے سربرآوردہ اور معزز ڈیلیگیٹ دروازہ سے گزر چکے تو اہالیان پولیس نے معمولی حیثیت کے ڈیلیگیٹوں اور تماشائیوں پر لاٹھیاں برسانی شروع کیں۔ دو تین شخص کے سر پھوٹے پھر انہوں نے احاطہ میں داخل ہوکر دیکھا سپرنٹنڈنٹ پولیس اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ دونو موجود تھے اور بظاہر ان کے حکم سے یہہ کارروائی ہو رہی تھی۔

مسٹر سریندر ناتھ بینرجی نے احاطہ سے نکلکر سپرنٹنڈنٹ پولیس کو متوجہ کیا کہ یہہ کس کے حکم سے حملہ ہو رہا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے مسٹر بینرجی کو گرفتار کرکے مجسٹریٹ کی عدالت میں چالان کر دیا۔ مسٹر موتی لال گہوش اڈیٹر امرت بازار پتریکا اور چند دیگر معزز ڈیلیگیٹوں نے درخواست کی کہ ہمکو بھی گرفتار کیا جاوے لیکن ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ان کی درخواست منظور نہ کی اور کہا کہ صرف مسٹر بینرجی کی گرفتاری کا حکم ہے۔ اس کے بعد تمام ڈیلیگیٹ کانفرنس میں جمع ہوئے اور بندے ماترم کے نعروں کے ساتھ کانفرنس کی کارروائی شروع کی گئی اس روز پولیس کے حملے سے پہلے بندے ماترم کا شور نہیں کیا گیا تھا۔

اگرچہ اسٹر... تعطیل تھی اور کچہریاں بند تاہم مسٹر بینرجی کو پیش کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت کھلی ہوئی تھی۔ مجسٹریٹ نے مسٹر بینرجی کو عدالت میں اسی حیثیت سے ... کیا اور کہا کہ تم قیدی ہو اور چند اور بھی خلاف ... کلمے کہے۔ مسٹر بینرجی نے کہا کہ میں بے عزت ہونے کے لئے نہیں آیا ہوں ... ایک مجسٹریٹ کے منہ سے اس قسم کے کلمے سننے کا موقع نہ تھا۔ اس پر مجسٹریٹ نے توہین عدالت کا الزام قایم کیا اور مسٹر بینرجی کو معافی مانگنے کے لئے کہا لیکن انہوں نے انکار کیا۔ اور کہا کہ ہم نے کوئی جرم نہیں کیا ہے۔ عدالت نے زیر دفعات پولیس ایکٹ اس جرم میں کہ مسٹر بینرجی نے بغیر لائسنس کے ایک جلوس میں حصہ لیا اور قانونی احکام کی خلاف ورزی کی (جو غالباً فلر سرکلر کی طرف اشارہ ہے جس کی رو سے بازاروں میں بندے ماترم کہنا منع ہے) ۲۰۰ روپیہ جرمانہ کیا۔ مسٹر بینرجی نے سپرنٹنڈنٹ پولیس پر جرح کرنے اور اپنے ڈیفنس کے لئے مہلت مانگی جو منظور نہیں ہوئی اور توہین عدالت کے جرم میں ۲۰۰ روپیہ مزید جرمانہ کی سزا دیگئی۔

عدالت سے ۴۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا پاکر مسٹر سریندر ناتھ بینرجی کانفرنس میں واپس آئے۔ وہ ایک میز کے قریب کھڑے کئے گئے لوگ چاروں طرف سے ان کے قدموں کی خاک سر پر ڈالنے کے لئے دوڑے۔ بندے ماترم کے نعرے آسمان تک پہنچے۔ پولیس اور مجسٹریٹ کے خلاف ناراضی کا اظہار کیا گیا اور تمام حاضرین نے سودیشی پیمان از سر نو تازہ کیا۔ بہت سے معزز مسلمان بھی شریک جلسہ تھے۔

بعد ازاں کانفرنس نے ایک ریزولیوشن پاس کیا کہ چونکہ بیریسال کسی باضابطہ گورنمنٹ کے ماتحت نہیں معلوم ہوتا اس لئے قرار پایا کہ کانفرنس صرف تقسیم بنگال اور سودیشی کے مسایل پر غور کرے۔ اور صرف ان معاملات پر جن کا عملدرآمد خود لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔

چار مجروح ڈیلیگیٹ تھانہ میں رپورٹ لکھانے گئے لیکن پولیس والوں نے تامل اور باہمی مشورہ کے بعد بجائے رجسٹر میں رپورٹ درج کرنے کے ایک سادے کاغذ پر لکھ لی اور کہا کہ عدالت میں استغاثہ دائر کرو۔

**کانفرنس کی برخاستگی۔** اتوار کے روز جبکہ بیریسال میں پراونشل کانفرنس کا اجلاس حسب معمول ہو رہا تھا صاحب پولیس سپرنٹنڈنٹ ایک پولیس کے دستہ کے ساتھ آئے اور مسٹر ایمرسن مجسٹریٹ کا دستخطی اعلان اجلاس میں بھیجا جس میں کانفرنس کے برخاست کرنے کا حکم تھا۔ اہالیان کانفرنس نے کہا کہ جب تک صاحب سپرنٹنڈنٹ خود آکر زبانی حکم نہیں دینگے ہم تعمیل نہیں کرینگے۔ اسپر سپرنٹنڈنٹ پولیس احاطہ کے اندر گئے اور پریسیڈنٹ اور دیگر لیڈروں کو مخاطب کرکے کہا کہ اگر وہ اس بات کا ذمہ لیں کہ اجلاس ختم ہونے کے بعد بازاروں میں بندے ماترم کے نعرے نہیں لگائے جائیں گے تو کانفرنس کی کارروائی جاری رہ سکتی ہے لیکن پریسیڈنٹ کانفرنس نے ڈیلیگیٹوں سے مشورہ کرکے جواب دیا کہ ہم یہ ذمہ لینے کو تیار نہیں ہیں اس پر سپرنٹنڈنٹ نے حاضرین جلسہ کو مخاطب کیا اور کہا کہ گورنمنٹ کا حکم یہ ہے کہ جلسہ برخاست ہونے کے بعد بازاروں میں بندے ماترم کا غل نہ مچایا جائے اگر تمہارے لیڈر یہ ذمہ لے سکتے تو میں اجازت دیتا کہ جلسہ جاری ہوتا رہے لیکن وہ ذمہ داری لینے سے انکار کرتے ہیں۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تم سب لوگ منتشر ہو جاؤ۔ یہ بات دو طرح ہو سکتی ہے۔ ایک تو پولیس کی مدد سے دوسرے یہ کہ تم چپ چاپ جلسہ سے چلے جاؤ اور میں امید کرتا ہوں کہ تم آخر الذکر طریقہ اختیار کروگے اس کے علاوہ پنڈال کے باہر جلسہ کی برخاستگی کی منادی کی گئی۔ ایک مضبوط دستہ پولیس کا دروازہ کے باہر لاٹھیوں اور سنگینوں سے مسلح استادہ تھا۔ آخر کار بندے ماترم کے نعروں کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ پریسیڈنٹ کی بیوی کو جو ایک انگلش لیڈی ہیں گاڑی موجود نہ ہونے کی وجہ سے جلتی دہوپ میں قریب کے ایک مکان تک پیدل جانا پڑا۔ جبتک ہال خالی نہ ہوگیا پولیس کی جمعیت موجود رہی۔

**عام رائے** - مذکورہ بالا واقعہ کا تمام ملک میں گھر گھر چرچا ہے اور گورنمنٹ مشرقی بنگال و آسام کی بائرکھی کارروائیوں پر پبلک حیران ہے اور یقین نہیں آتا ہے کہ انگریزی عملداری میں یہ روسی طریقے برتے جا سکتے ہیں یہ کس قدر عجیب بات ہے کہ ہزاروں آدمیوں میں سے جن کا صرف یہ قصور ہے کہ وہ ایک جلسہ کرتے ہیں جس کے کرنے کا بحیثیت انگریزی رعایا کے ان کو کامل اختیار حاصل ہے ان پر اس طرح حملے کرنا کہ گویا کہ وہ ڈاکو ہیں - بنگال کے چیدہ تعلیم یافتہ لوگوں یعنی ان لوگوں پر جو بنگال کا دماغ ہیں اور روح رواں ہیں پولیس کا لاٹھیوں سے حملے کرنا شاید روس کے سوا اور کہیں دیکھنے میں نہیں آیا اور پھر ہزاروں کے مجمع میں سے ایک ہی شخص کا گرفتار کرنا - اور وہ کون شخص جس کو نہ صرف بنگال میں بلکہ ہر ایک صوبہ میں لوگ آنکھوں پر بٹھاتے ہیں اور جس سے بڑھکر اہل ملک کے دلوں میں آج کسی کی عزت نہیں ہے اسکو اور صرف اسی کو پکڑ کر عدالت میں لیجانا اور ڈیفنس کی فرصت دئے بغیر جھٹ پٹ سزا دیدینا - اور تعطیل کے دن عدالت کا کھلا ہونا یہ اول سے آخر تک ایک ایسا سلسلہ واقعات کا ہے جو کم سے کم انگریزی راج میں حیرت انگیز ہے - خصوصاً لبرل گورنمنٹ کے عہد میں ان روسی کارروائیوں کی کوئی فرد بشر اُمید نہیں کر سکتا - بنگالی اخبارات نے اس معاملہ کے متعلق جو رائیں ظاہر کی ہیں وہ لطف سے خالی نہیں -

امرت بازار پتر کا لکھتا ہے کہ مسٹر سریندر ناتھ بینرجی کی یہ سراسر خود غرضی تھی جبکہ تمام بنگالی لیڈر جیلخانے جانے کو تیار تھے تو ان کو کیا حق حاصل تھا کہ تن تنہا جاتے اور تمام عزت کو اپنے ہی لئے محدود رکھتے - ممکن ہے کہ انہوں نے پولیس کو رشوت دیدی ہو کہ صرف ان کو ہی گرفتار کریں ورنہ یہ کیونکر ممکن تھا کہ بابو موتی لال گھوش اور دیگر اصحاب نے جب یہ درخواست کی کہ ہمیں بھی لے چلو تو پولیس نے صاف انکار کر دیا اور ان لوگوں کو اس اعزاز میں شریک نہونے دیا -

وہ لکھتا ہے کہ حکام نے اس موقع پر ضرور کسیقدر دانائی سے کام لیا کہ صرف سریندر ناتھ کی گرفتاری کا حکم دیا ورنہ ہزار آدمیوں کی گرفتاری کے لئے پولیس کہاں سے آتی -

ٹیلیگراف لکھتا ہے کہ خدا کرے ایسا ہوتا کہ سریندر ناتھ بینرجی موتی لال گھوش - بھوپیندر ناتھ اور ماسدنی کمار اپنے ہموطنوں (پولیس مینوں) کے ہاتھ سے خوب ہی پیٹے جاتے اور عام بدمعاشوں

کی طرح قید ہوتے - کیوں نہیں ان سب کو گولیوں سے اڑا دیا گیا کون مسٹر ایمرسن کو مدد کرنے والا تھا اگر یہ لوگ نشانہ بندوق بنائے جائیں تو ہم صبر کر سکتے ہیں - کیونکہ پھر ہم زندہ دیوتاؤں کی پرستش کیا کرینگے -

---

## انجمن حمایت اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ

۱۵ سے ۱۷ اپریل تک غیر معمولی گرمجوشی اور دھوم دھام کے ساتھ منعقد ہا تین روز میں جلسہ کے ۱۰ اجلاس بارہ مختلف پریسیڈنٹوں کی صدارت میں ہوئے - یہ نادر طریقہ کہ ہر ایک اجلاس کا پریسیڈنٹ جداگانہ ہو خود انجمن کی ایجاد ہے اور قابل تعریف ہے ایک ہی شخص کا تین روز تک صبح سے شام تک کرسی صدارت پر بیٹھنا تکلیف دہ ضرور ہے اور دوسرا یہ بھی فائدہ ہے کہ ایک ہی موقع پر متعدد بزرگوں کی عزت افزائی کا موقع ملجاتا ہے -

چنانچہ اسال آنریبل نواب فتح علیخاں قزلباش سی آئی ای - نواب محمد علی خان - مولوی شیخ انعام علی - بی اے - ڈویژنل جج - خواجہ تصدق حسین - بی - اے - ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر شیخ خدا بخش اور دیگر اصحاب صدرنشین رہے -

مختلف مضامین پر علما اور لیکچراروں نے وعظ اور لیکچر دئے اور بہت سی نظمیں پڑھی گئیں - شمس العلما مولوی نذیر احمد ایل - ایل - ڈی - مسٹر محمد شفیع بیرسٹرایٹ لا - مولوی عبد المجید مرزا اعجاز حسین - قاری سرفراز حسین (جو ابھی جاپان سے واپس آئے ہیں) کے لیکچر خصوصیت سے قابل ذکر ہیں - ایک گریجوایٹ کی نظم حاضرین نے بہت پسند کی مگر شمس العلما حافظ نذیر احمد صاحب نے فرمایا کہ جس قدر وقت اور دماغ اس نظم کے تیار کرنے میں صرف کیا گیا ہے وہ کسی مشین کی ایجاد یا کسی مفید عام مسئلہ کے حل کرنے میں صرف ہوتا تو ایک زیادہ فائدہ ہوتا •

اجلاس کے دنوں میں انجمن کا احاطہ ہر وقت انبوہ خلائق سے لبریز رہتا تھا - بیرونجات سے ہزارہا آدمی آئے تھے - اس موقع پر انجمن کو ۱۵ ہزار روپیہ کے قریب نقد چندہ وصول ہوا - اور دس بارہ ہزار روپیہ کے عمارت کالج کے فنڈ کے لئے وعدے کئے گئے - آنریبل نواب فتح علیخان قزلباش نے ۵ ہزار کے صرف سے کالج میں ایک کمرہ تعمیر کرانے کا وعدہ کیا - اور جلسہ نہایت کامیابی سے ختم ہوا ◦

---

**یوروپین سنسکرت پروفیسر** - گورنمنٹ ہند نے منظور کیا ہے کہ کلکتہ - مدراس بمبئی - لاہور اور الہ آباد کے پانچوں گورنمنٹ کالجوں میں سنسکرت سکھلانے کے لئے یوروپین پروفیسر مقرر کئے جائیں - اخبار بنگالی نے سچ لکھا ہے کہ یہ پنڈتوں کی حق تلفی ہے یوروپین پروفیسر ہندوستانی پنڈتوں سے بہتر ہرگز سنسکرت نہیں جان سکتے مگر پیسہ اخبار کی عجیب و غریب رائے یہ ہے کہ یوروپین پروفیسر سنسکرت و عربی ہندوستانیوں سے بہتر سکھلا سکتے ہیں - یہ تو بالکل ایسی ہی بات ہے کہ یوروپین اخبار نویس منشی محبوب عالم کی نسبت پیسہ اخبار کا بہتر اڈیٹر ہو سکتا ہے - سنسکرت اور نیز عربی اور یوروپین بالکل بے جوڑ بات ہے کتابوں کے ذریعہ طوطے کی طرح رٹ لینا اور کسی زبان کا سیکھ لینا اور بات ہے اور اہل زباندانوں سے سیکھنا دوسری بات ہے - ہاں جرمنی میں سنسکرت جاننے والے بہت سے ہیں مگر وہ ہندوستان کے پنڈتوں کا کبھی مقابلہ نہیں کر سکتے - پروفیسر میکس مولر شاید یوروپ میں سب سے بڑا سنسکرت دان تھا جس نے ویدوں کے ترجمے کئے ہیں - مگر پنڈت لوگ کہتے ہیں کہ اس کے تراجم غلطیوں سے لبریز ہیں وہ ویدک زبان کو سمجھا ہی نہیں - تو کیا میکس مولر سے بھی بڑھکر سنسکرت پروفیسر ہمارے کالجوں میں آوینگے +

---

**روسی قرضہ** - جرمنی نے روس کو قرضہ دینے سے انکار کر دیا غالباً اس وجہ سے کہ مراکو کانفرنس میں اس نے فرانس کی حمایت کی - فرانس میں روسی قرضہ کے کاغذات پر دستخط ہو گئے ہیں اسکی شرح سود ۵ فیصدی ہوگی تمام قرضہ کا ٤٦ فیصدی حصہ فرانس نے دینا منظور کیا ہے اور سو روپیہ کے نوٹ کی قیمت فروخت کا نرخ ۸۸ روپیہ تھا -

---

**ہولناک حادثہ** - ۱۵ ماہحال کو حیدر آباد سندھ کے قلعہ میں کارڈائٹ (بارود بے دود) کو خود بخود آگ لگجانے سے بڑا بھاری حادثہ گزرا جس کی مفصل کیفیت فوجی کالموں میں درج ہے - چند جانیں بھی ضایع ہوئیں - قلعہ کی دیواریں اور چھت اور گرد و نواح کے مکانات اور ریلوے سٹیشن کی عمارتیں مسمار ہو گئیں - لوگ مکانات چھوڑ کر رات بھر میدان میں رہے اس موقع پر پولیس نے بڑا کام کیا کہ خبر ہوتے ہی کہ بارود کو آگ لگ گئی ہے اور دہماکہ ہونے والا ہے قلعہ کے گرد و نواح کے مکانات کے باشندوں کو جلدی سے بھاگ جانے کی ہدایت کی ورنہ بہت سی جانیں ضایع ہوتیں +

# عالم کا فوٹو

حضور وائیسرائے دورہ سے فارغ ہوکر وارد شملہ ہوئے۔

ہز ہائنس کنور صاحب پٹیالہ ہمراہی ڈاکٹر میجر جیمیس صاحب ۱۰ مئی کو عازم انگلینڈ ہونگے۔

مسز مہاراجہ ملکرہ ۲۵ اپریل کو رونق افروز شملہ ہونگے۔

شملہ میونسپلٹی ۲۳ اپریل کو ایڈریس حضور وائسرائے کی خدمت میں پیش کریگی۔

مشن کالج دہلی میں مسٹر رودرا ایم۔ اے قایمقام پرنسپل مقرر ہوئے۔ مسٹر رودرا ۱۰ سال سے کالج مذکور میں پروفیسر ہیں۔

جالندہر چھاونی میں لالہ شوکر نداس کے فرزند لالہ کندنلال کی طرف سے صاحب کنٹونمینٹ مجسٹریٹ کو نوٹس دیا گیا ہے کہ ۵۰ ہزار روپیہ ہرجانہ کا ادا کریں ورنہ نالش کی جائیگی مگر کنٹونمینٹ مجسٹریٹ صاحب انگلستان کی فرلو پر ولایت چلے گئے۔

کمیشن آبکاری چند روز اوٹکمانڈ میں قیام کرکے شملہ کو جائیگا اور رپورٹ تیار کرے گی۔

راجپوتانہ میں قحط ریلیف ورکس پر ۹۶۷۱۰ آدمی ہیں۔

وسط ہند میں ایک لاکھ ۳ ہزار منجملہ ان کے گوالیار میں ۸۰ ہزار

کلکتہ میں ایک بڈھے مسلمان کو قیصر ہند کا تمغہ چرانے کے جرم میں سزا ملی ہے۔ اعزاز حاصل کرنے کا شوق کسی حد تک بڑھ سکتا ہے۔

امیر صاحب کابل ۱۰ اپریل کو جلال آباد سے براہ وادی لغمان کابل کو روانہ ہونے والے تھے۔

مسٹر ٹاٹا کے لوہے کے مجوزہ کارخانہ کے متعلق بمبئی کے چند اہل سرمایہ نے ۷۵ لاکھ کے حصے خریدنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔

پنجاب میں تحقیقات ہورہی ہے کہ شہروں میں شراب خانے کس کس جگہ واقع ہیں غالباً لوگوں کا شرابخانوں میں جمع ہوکر شراب پینے کا قاعدہ موقوف کیا جائیگا۔

گورنمنٹ ہند نے ہفتہ گذشتہ میں ۴۴ لاکھ تولہ چاندی روپیہ ڈھالنے کے لئے خریدی ہے۔ علاوہ ازیں ایک کروڑ ۱۴ لاکھ کی چاندی ٹکسال میں اس سے پہلے ڈہل رہی ہے اور ایک کروڑ ۳۹ لاکھ روپیہ کی چاندی ولایت سے اور روانہ ہوچکی ہے۔

کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور میں مسٹر سریندرو ناتھ بینرجی کے بریسال میں گرفتار ہونے پر اظہار ناراضی کے جلسے کئے گئے۔ کلکتہ کے جلسہ میں ریزولیوشن پاس ہوا کہ گورنمنٹ سے درخواست کیجائے مشرقی بنگال اور آسام کے لفٹنٹ گورنر کو تبدیل کرے۔

کلکتہ میں پراونشل محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس ۱۴ سے ۱۶ اپریل تک بصدارت سید اشرف الدین احمد سکرٹری بنگلی نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن منعقد ہوا۔

گورنمنٹ ہند کو محکمہ جنگلات سے ۲۲ لاکھ پونڈ کی خالص آمدنی ہے۔

سرکاری طور پر بیان ہوا کہ صوبجات متحدہ کے ۱۰۴ ہزار ۵۰ مربع میل رقبہ اور ۳۰ لاکھ آبادی میں قحط ہے۔

امید کی گئی ہے کہ امسال آم کی فصل تمام ملک میں غیر معمولی ہوگی۔

مسٹر الفرڈ ڈنندی کی اڈیٹری میں اخبار ٹریبیون کی حالت بلحاظ ترتیب مضامین کے نہایت اعلیٰ پیمانہ پر ہوگئی ہے۔

دادری ضلع بلندشہر میں شکاری گوروں نے ایک دیہاتی کو مارڈالا اہل دیہہ نے گوروں کو گرفتار کیا۔ عدالت میں دیہاتی کی موت اتفاقی قرار پائی اور تین دیہاتیوں کو مجمع خلاف قانون بنانے کے جرم میں مختلف میعاد کی سزائیں ہوئیں۔

مسلمانان مدراس نے سر سید میموریل یونین کے نام سے ایک انجمن قایم کی ہے اس میں اخلاقی مسایل پر بحث ہوا کریگی

کلکتہ میں ایک لاکھ ۵۰ ہزار کے جعلی نوٹ تین شخص بنگال بنک میں فروخت کرنے آئے۔ پکڑے گئے۔ سشن سپرد ہیں۔

مدراس میں زراعتی بنک کہولنے کی تجویز ہے۔

لکھنؤ کے کارخانہ کاغذسازی کو ۹ فیصدی منافع ہوا۔

صوبجات متحدہ کے مشہور ساہوکار سیٹھ شیو پرشاد نے کانپور میں انتقال کیا۔

ہز آنر سر جیمیس لاٹوش نے آنریبل پنڈت بشمبرداس کے مکان پر جاکر ان سے ملاقات کی۔

مسلمانان بمبئی نے گورنمنٹ بمبئی کو عرضداشت بھیجی کہ حاجیوں حجاز پر قرنطینہ قایم کرنا غیر ضروری ہے۔

دیناج پور میں ضلع سکول کے ۱۳ طلبا پر ایک سودیشی جلسہ میں شریک ہونے کے قصور میں پانچ پانچ روپیہ جرمانہ لیا گیا۔ دس لڑکوں نے جرمانہ دینے سے انکار کیا وہ مدرسے سے خارج کئے گئے پچاس طلبا نے ان کے ساتھ مدرسہ چھوڑ دیا۔ ایک نیشنل سکول قایم ہوا ہے۔

حضور وائسرائے دہرگئی سے مالاکنڈ تشریف لیگئے تھے۔ اور مالاکنڈ کی قلعہ بندیاں اور دمدموں کا معائنہ کیا اور وہ موقع بھی دیکھا جہاں ۸ سال ہوئے سرحدی لوگوں سے لڑائی ہوئی تھی۔

مہاراجہ صاحب الور سردوار تشریف لے گئے ہیں۔

مہارانی کالج میسور کی دو عورتوں نے امسال بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی یہ دونو برہمن ہیں اور دونو شادی شدہ اور بچوں کی مائیں ہیں۔

ہفتہ گزشتہ میں جو یہ افواہ تھی کہ مسٹر گوکہلے انگلستان میں مستقل سکونت کے ارادے سے جاتے ہیں غلط نکلی۔ اور واقعی ہندوستان میں مسٹر گوکہلے کچھ کم خدمت ملک کی نہیں کر رہے ہیں۔

ہفتہ مختتمہ ۷ اپریل میں بلیگ سے ۷۹۷۹ اموتیں ہوئیں اس میں بنگال اور ممالک متوسط کی دو ہفتہ کی رپورٹ شامل ہے۔ منجملہ انکے پنجاب میں ۴۸۲۴ صوبجات متحدہ میں ۱۴۵۴۔ احاطہ بمبئی میں ۱۸۸۹۔ ممالک متوسط میں ۵۹۷ برما میں ۳۱۰۔

شاہ سپین کی شادی پرنسس اینا کے ساتھ یکم جون کو ہوگی۔ میڈرڈ میں بڑی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

جزیرہ فارموزا میں پھر زلزلہ آیا ۱۰۹ آدمی ہلاک ہوئے اور عمارات منہدم ہوئیں۔

انگلستان میں ۱۹ سال سے کم عمر کے آدمی کے ہاتھ تمباکو بیچنا جرم سمجھا جاویگا قانون پاس ہونے والا ہے۔ اس قانون کی ہندوستان میں بھی سخت ضرورت ہے۔

ڈاکٹر کوچ مشرقی افریقہ کو اس غرض سے گئے ہیں کہ نیند کی بیماری کی تحقیقات کریں۔ اس علاقہ میں یہ وبا نہایت مہلک ہے کہ لوگ سوتے ہیں اور مرجاتے ہیں۔

چینی اخبارات راوی ہیں کہ گورنمنٹ چین نے قطعی طور پر تبت کو باقاعدہ صوبہ بنانے کا ارادہ کرلیا ہے اور وائسرائے شین چوان مسٹن کو تبت کا پہلا گورنر جنرل بنایا جائیگا۔

ملک معظم اور ملکہ الگزینڈرا ۲۳ اپریل کو پایۂ تخت یونان میں المپیا کے کھیل کرتب ملاحظہ کرینگے۔ اسمیں ۸۰۰ شہزور آدمی مختلف ممالک سے شامل ہونگے۔

روس نے امریکہ کی تحریک سے امن کانفرنس کا انعقاد ملتوی کرنا منظور کرلیا ہے۔

انگلستان میں ۱۳ اپریل کو سخت گرمی تھی ایک رجمنٹ سفر کررہی تھی اس کے تیس آدمی لو لگنے سے گرگئے جن میں سے دو فوت ہوئے۔

دینی ذولہ کے پریسیڈنٹ کاسٹرو نے عارضی طور پر استعفا دیا۔

# ملٹری دُنیا

## حیدرآباد سندھ میں ہولناک حادثہ

حیدرآباد سندھ سے ایک نہایت ہولناک حادثہ کی خبر آئی ہے مگر پھر بھی خیر ہوگئی ورنہ حیدرآباد تباہ ہی ہو گیا تھا۔ اس حادثہ کی کیفیت یہ ہے کہ ۷ ماہحال کو میگزین میں کارڈائٹ اور بارود کی ایک چھوٹی سی مقدار کو خود بخود آگ لگ گئی اور قلعہ کے میگزین کی دیوار اڑ گئی۔ چند چوبی صندوقوں کو بھی آگ لگی مگر وہ بجھا دی گئی۔ افسروں کی ایک کمیٹی جمع ہوئی اور اس کے فیصلہ کے موافق ایکسپلوژن کا کارڈائٹ اور ۵ ٹن بارود قلعہ کی ایک دوسری عمارت کو منتقل کی گئی اور باقی بارود دریا میں پھینک دیا گیا۔

۸ ماہحال کو ۷ بجے شام کے وقت دوسری دفعہ پھر سے آتشزنی کا حادثہ اس عمارت میں ہوا جہاں کارڈائٹ اور بارود رکھی گئی تھی جس کا اصلی سبب معلوم نہیں ہوا مگر خیال کیا جاتا ہے کہ ایک صندوق کے اندر کارڈائٹ کے بھڑکنے سے آگ لگی۔ جس سے کارتوسوں کے ذخیرہ میں بھی شعلہ بھڑکا جس کی وجہ سے قلعہ اور گرد و نواح کی عمارتوں کو صدمہ پہنچا۔ شکر یہ ہے کہ یہ تمام میگزین ایک بلند مقام پر کھلی جگہ میں تھے اس لئے حیدرآباد کامل تباہی سے بچ گیا۔ اگر حادثہ خدانخواستہ اس وقت ہوتا جہاں پہلے کارڈائٹ کا ذخیرہ رکھا ہوا تھا جو ایک نشیبی جگہ ہے اور بند تو نتیجہ نہایت خراب ہوتا۔ ۸ آدمی مکانات کے گرنے سے نیچے دبکر مر گئے اور ایک بلوچ سپاہی جو سخت مجروح ہوا تھا بعد میں فوت ہوگیا۔

ایک سارجنٹ نے آگ لگتی دیکھکر فوراً قلعہ کی پولیس کو مطلع کیا جس نے قلعہ کے آس پاس کے باشندوں کو جلدی سے مکانات سے بھاگ جانے کی ہدایت کی اس لئے صرف وہی لوگ ہلاک اور زخمی ہوئے جنہوں نے بھاگنے میں سستی کی۔ آبادی کا بڑا حصہ دھماکے سے پہلے ہی فرار ہوگیا تھا۔ فوج اور پولیس نے رات بھر بازاروں میں پہرہ دیا۔

پیر کے روز تمام باقیماندہ کارتوس میگزین سے منتقل کر دئے گئے اور باشندوں کو مطلع کیا گیا کہ اپنے اپنے مکانات میں واپس آجائیں۔ اس حادثہ سے نقصان پھر بھی کچھ کم نہیں ہوا۔ بہت سے مکانات اڑ گئے اور اکثر شکستہ ہوگئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا بھاری زلزلہ آیا تھا۔ صدہا مکانات کے دروازے اور کھڑکیاں ریزہ ریزہ ہوگئیں خصوصاً کلکٹر صاحب کا بنگلہ۔ کچہری اور پوسٹ آفس اور اکثر سرکاری عمارتوں کے شیشے چور چور ہوگئے۔ ہوم سٹیڈ ہال کا ایک دروازہ اور کھڑکی بھی محفوظ نہ رہی۔ حیدرآباد ریلوے سٹیشن کا ایک حصہ بھی مسمار ہوگیا۔ ڈننگ روم کی چھتیں شق ہوگئیں۔ کچھ عرصہ تک سٹیشن کا راستہ بند رہا اور ریلوے سٹاف کو حکم ملا کہ باہر نکل جائے۔

باشندگان شہر سخت پریشانی کے عالم میں تھے۔ بارود کی پیٹیاں جو دریائے سندھ میں ڈالی گئیں اور پیر کے روز ۳ بجے تمام منظر ... ۔ کرنل ... صاحب پیر کے روز کوٹڑی سے تشریف لائے اور اعلان جاری کیا جس میں لوگوں کو اطمینان دلایا ... کچھ خطرہ نہیں ہے۔ اور لکھا تھا کہ جن لوگوں کو نقصان پہنچا ہے ... ان کی تلافی پر غور کریگی۔ سارجنٹ ... جس نے سب سے پہلے پولیس کو خبر کی اور جس ... سے لوگوں کی جانیں بچیں جب وہ دوبارہ قلعہ میں یہ دیکھنے کیلئے واپس گیا کہ کوئی آدمی باقی تو نہیں رہ گیا تو افسوس ہے کہ اس کے سر میں چوٹ لگی۔

---

**وائسرائے درہ خیبر میں** حضور وائسرائے اور لیڈی منٹو صاحبہ معہ تمام سٹاف کے ۱۶ ماہحال کو گورنمنٹ ہوس پشاور سے سٹیشن کو روانہ ہوئے اور سپیشل ٹرین میں جمرود روانہ ہوئے۔ چھوٹی حاضری ٹرین میں تناول کی جمرود پر میجر راس کیپل صاحب اور خیبر رائفل کے افسروں نے خیر مقدم کیا۔ جمرود سے لنڈی کوتل تک تمام راستہ میں خیبر رائفلز کے پکٹ لگے ہوئے تھے۔ اور اسی رجمنٹ کے ۱۶ سواروں کا دستہ زیر کمانڈ ایک نیٹو افسر وائسرائے کی گاڑی کی اسکورٹ میں تھا۔ ۱۲ بجے لنڈی کوتل میں وارد ہوئے اور صاحب افسر کمانڈنگ نے قلعہ کا معائنہ کرایا۔ قلعہ کی چوٹی سے گرد و نواح کے علاقہ کا منظر خوب نظر آتا ہے۔ وائسرائے اور پارٹی نے افسران خیبر رائفلز کے ساتھ طعام تناول کیا اور ۳ بجے شام کو واپس روانہ ہوئے علی مسجد میں ہالٹ کیا گیا۔ اور تمام بڑے بڑے آفریدی سرداروں کو میجر راس کیپل صاحب نے ہز اکسیلنسی کی خدمت میں پیش کیا۔ وائسرائے نے ہر ایک سردار سے گفتگو کی سرداروں نے بھیڑ بکریاں اور شہد نذرانہ میں پیش کیا۔ نصف گھنٹہ قیام کے بعد پارٹی روانہ ہوئی اور ۶ بجے پشاور میں واپس آئی۔ معہ وائسرائی صاحبہ ایک گارڈن پارٹی میں شریک ہوئیں۔ جو لیڈی ہیوٹن صاحبہ نے پشاور کی برٹش رجمنٹوں کی لیڈیز اور بچوں کے لئے منعقد کی تھی۔

۱۷ اپریل کو وائسرائے نے معہ پارٹی اور سر ہر ولڈ ڈین صاحب بہادر کے شہر کا گشت کیا۔ تمام راستوں میں پشاور کی برٹش اور دیسی فوجیں صف بستہ تھیں۔ اسی روز گورنمنٹ ہوس میں گارڈن پارٹی تھی جس میں تمام بڑے بڑے سول اور ملٹری افسر اور رؤسائے شہر مدعو کئے گئے تھے۔

---

**سرحدی ڈاکو** - پشاور کی سرحد کے پار شبقدر کے قریب سرحدی پٹھانوں نے دو دیہات پر حملہ کیا۔ خیال کرتے ہیں کہ یہ ایک سرحدی ڈاکو ... خاں کی شرارت ہے۔ گانوں کے چار آدمی مارے گئے اور کچھ مال اسباب ... لوٹ کر لے گئے۔ گائڈ فوج کا ایک سکواڈرن فورٹ ... کو روانہ کیا گیا ہے۔ اور ۱۲ کیولری کا ایک سکواڈرن شبقدر گیا ہے لیکن حملہ آور فرار ہو چکے تھے۔

---

**ایک گورہ سپاہی پر مقدمہ** - کنگز اون لیورپول رجمنٹ کا ایک گورہ سپاہی مسمی جیمس پول اس الزام میں ماخوذ تھا کہ اس نے ۲۵ جنوری کو چھاؤنی نصیرآباد میں ایک دیسی آدمی مسمی ستو پر قاتلانہ حملہ کیا۔ ہائی کورٹ الہ آباد میں مقدمہ پیش ہوا۔ شہادت سے واضح ہوتا ہے کہ ملزم بارک میں تھا اور اس نے ستو اور ایک اور لڑکے مسمی بہارام سے کہا کہ باورچیخانہ سے روٹی لائے بہارام روٹی لینے چلا گیا۔ اس کے بعد پول نے بغیر کچھ کہنے کے بندوق اٹھا کر ستو کو نشانہ بنایا۔ گولی اس کے دائیں پھیپھڑے سے گذر کر دائیں شانے سے نکل گئی جس سے ہڈی شکستہ ہوگئی۔ ملزم اور ستو کے مابین نہ کچھ تنازعہ تھا نہ دشمنی ڈاکٹری شہادت ہے کہ ملزم کو خلل دماغ ہے اور وہ اپنے فعل کا ذمہ وار نہ تھا لہذا عدالت نے اس کو مضبوط پہرہ میں نصیرآباد بھیجدیا ہے اور گورنمنٹ کے حکم کا انتظار ہے۔

---

**نٹال میں دیسی فرقوں کی سرکشی** - زولولینڈ کے دو سردار سگانندی اور نڈولی نے انکار کر دیا ہے کہ وہ بمباٹا کے خلاف چڑھائی کرنے میں گورنمنٹ نٹال کو مدد نہیں دینگے۔ اس لئے گورنمنٹ نٹال نے اپنی فوج کے لئے کمک بھیجی ہے اور ملیشیا کا از سر نو لام باندھا گیا ہے۔

**سپاہی کا لڑکا** - کچھ کلام نہیں کہ سررشتہ تعلیم کے جدید انتظامات کے عملدرآمد ہونے پر تعلیم حاصل کرنے میں بے شمار مشکلات اور سخت رکاوٹیں حایل ہوجائینگی - اور خصوصاً غربا اور کم تنخواہ ملازمین کے بچے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ کے لئے اس سے محروم ہوجائینگے - بھلا فوج کا ایک سپاہی جو نو روپیہ میں اپنی جان میدان جنگ میں دیتا ہے آجکل کے دنوں میں اپنے اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پالکر اس قدر کہاں بچا سکتا ہے کہ دوسری ضرورتوں کے لئے بچا سکتا ہو اور کیا کچھ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے پس انداز کرسکتا ہے - دیہات کی ابتدائی پرائمری کی تعلیم کے بعد سپاہی لوگوں کے لئے اپنے بچوں کو انگریزی سکولوں میں بھیجنا سخت مشکل ہے - جہاں سکول اور بورڈنگ ہوس میں رہکر ان کے ماہواری خرچ کا متحمل ہونا غریب باپ کی طاقت سے باہر ہے - سکولوں کی فیس بھی کم ازکم آٹھ روپیہ ماہواری خرچ کی ضرورت ہے جو ایک نو روپیہ کا سپاہی ہرگز ادا نہیں کرسکتا پس یہہ امر تو ایک سپاہی کے لئے بالکل ہی ناممکن ہے کہ وہ اپنے لڑکے کو کالج کی تعلیم دلائے جہاں کالج کی فیس ہی باپ کی تنخواہ سے زیادہ ہے - اس طرح یہ کہ سررشتہ تعلیم میں جدید انتظامات ہونے سے مدرسوں اور کالجوں کے اخراجات اور بھی زیادہ بڑھ جائینگے اور اس صورت میں شاید ان غریب سپاہیوں کے بچے جو ملک کی پشت وپناہ اور اس کی امن وبہبودی کے منتظم اور سب سے زیادہ وفادار اور نمک حلال رعایا کہلانے کے مستحق ہیں ابتدائی پرائمری کی تعلیم سے بھی محروم رہجائینگے - اس لئے اس بارے میں گورنمنٹ عالیہ کو بچوں کے تعلیم حاصل کرنے میں ضرور کچھ نہ کچھ آسانی پیدا کرنی چاہیئے - یا کم ازکم ان کی فیس ہمیشہ معاف ہونی چاہیئے -

بجٹ کی سپیچ میں یہ بات تو حضور کمانڈر انچیف بہادر نے بھی تسلیم کرلی ہے کہ سپاہی کی تنخواہ کم ہے اور اس سے امید پڑتی ہے کہ شاید لارڈ کچنر بہادر گورنمنٹ سے ضرور سفارش کرکے سپاہی مشاہرہ میں ترقی کی تجویز نکالیں گے - لیکن یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ سپاہی کے بچوں کی بھی کچھ فکر کیجائے - کم سے کم یہ کہ سپاہیوں کے لڑکوں کی فیس بالکل معاف ہونی چاہیئے - اس میں کسی کو کلام نہوگا کہ یہ لوگ خاص رعائتوں کے مستحق ہیں -

**لارڈ کچنر** صاحب بہادر کے تقسیم افواج کے جدید انتظام کے بموجب جہلم میں ایک نیٹو رسالہ رجمنٹ نیٹو انفنٹری کی چار بٹالینیں موجود ہیں جو ایک سیٹر آفیسر کے لئے بہت زیادہ ہیں کیولری تو سیالکوٹ میں برگیڈیر جنرل کی ماتحتی میں سکھلائی حاصل کررہی ہے اور انفنٹری کو آجکل ایک برگیڈ میں فارم کیا جارہا ہے اس وجہ سے ملتان برگیڈ سٹاف موقوف کیا گیا ہے جو آسانی سے بچایا جاسکتا ہے - کیونکہ اس کو پورے طور سے کام میں مشغول رکھنے کے لئے کافی کام نہیں ہے جب جملہ عام سکیم مکمل ہوجاتا ہے - نیا ملیان بھی ساتھ ساتھ عمل میں لائی جاسکتی ہیں - سندھ کراچی میں برگیڈیر جنرل کی چنداں ضرورت نہیں ہے جبکہ وہ ڈسٹرکٹ کوئٹہ ڈویژن میں آگیا ہے -

**نوشہرہ کی جدید تقسیم** - ہندوستان میں یہہ افواہ ہے کہ سرحد کو فوجوں کا مرکز بنایا گیا ہے حالانکہ سوائے نوشہرہ کے جوکہ خود پشاور کے قریب ہے سرحد کی کسی چھاؤنی میں زیادتی نہیں کی گئی - البتہ جبلپور میں بہت کچھ اضافہ کیا گیا ہے مع انسی کی فوج بڑھائی گئی ہے اور ایک کیولری برگیڈ بنایا گیا ہے خود کانپور میں بار ہمارے نزدیک شاید توجہ بڑھائی جائیگی - دہلی کے گیریزن میں بھی زیادتی ہوگی - نوشہرہ میں ایک ضروری ملٹری سٹیشن بنایا ہے - کیولری اور انفنٹری دونوں برگیڈوں کو نہایت خوش اسلوبی سے قایم کیا گیا ہے - اور سرحد کے بہت دور دراز ناکوں تک تمام ڈویژنوں کو قایم کرکے جو نقشہ پہنچی گئی ہے وہ بہت عمدہ ہے - بڑا اصول یہہ رکھا گیا ہے کہ فوجوں کو ڈویژن کے قبضوں میں بڑی بڑی پلٹنوں کے ساتھ ساتھ اس طرح قایم کیا جائے - کہ جب ان کے جمع ہونے کی ضرورت آکر پڑے تو وہ فوراً اکٹھی ہوجائیں +

**پرتگال بحری فوج میں غدر** - پرتگال کے جنگی جہازوں پر بحری سپاہ کی بغاوت کے کئی ایک واقعات ہوئے ہیں اور واسکوڈی گاما جہاز پر بھی کئی ایک سپاہیوں نے سرکشی ظاہر کی - گورنمنٹ نے خبروں کے باہر جانے کی بندش کررکھی ہے - تازہ خبر ہے کہ غدر کی وجہ سے تمام جہاز ساحل پرتگال پر ایک دوسرے سے دور دور منتشر کردئے گئے ہیں -

**لارڈ کچنر** ڈیرہ اسمٰعیل خان سے تخت سلیمان کو تشریف لیجانے والے ہیں جہاں چھاؤنی بنانے کی تجویز ہے - ممکن ہے کہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی چھاؤنی توڑ کر بجائے اس کے تخت سلیمان میں بنائی جائے لیکن ابھی تک قطعی فیصلہ نہیں ہوا ہے -

**بابا سر کھیم سنگھ بیدی** مرحوم کی بھوتی استھاپن کی تقریب راولپنڈی میں ماہ مارچ کی آخری تاریخوں میں ادا ہوئی پنجاب اور سرحدی صوبہ سے ہزارہا خالصہ مرد اور عورتیں اس موقع پر باباصاحب کی سمادھ دیکھنے کے لئے جمع ہوئے تھے - ان کی رہایش کے لئے صاحبزادگان مرحوم نے معقول انتظام کیا تھا اور تمام مہمانوں کی خاطرداری میں کوئی دقیقہ اٹھا نرکھا گیا تھا - ہرچند خالصہ صاحبان نے نذرانے پیش کرنے پر بہت زور دیا مگر باباصاحب مرحوم کے چاروں فرزندوں نے قبول نکیا باباصاحب کی سمادھ کی عمارت بڑے صرف سے تیار کی گئی ہے -

**پس جی پس معلوم شد** - ایک لودیانوی نیم فوجی اخبار جس کی ناواقفیت اور مہمل تحریروں کے متعلق ہم نے گزشتہ دو ہفتوں میں اس کو توجہ دلائی تھی بجائے اس کے کہ وہ ہمارا ممنون ہوتا اور اپنی غلطی کو تسلیم کرکے ہمارا شکرگذار ہوتا عام تنگ خیال اڈیٹروں کی طرح معقول اعتراض کو مخالفت سمجھکر ہمارا دشمن بن بیٹھا ہے - اور بازاری آدمیوں کی طرح نہایت ناشایستہ وغیر شریفانہ الفاظ استعمال کرنے لگا ہے - یا یہہ کہلو کہ گالیوں پر اتر آیا ہے -

اس لئے ہمارے احباب ہمیں ہدایت کرتے ہیں کہ اس شخص کو جو مدمقابل بنکر جرنلزم کے ابتدائی اصولوں سے بھی واقفیت نرکھتا ہو قابل خطاب سمجھنا آرمی نیوز کے لئے موجب سرشان ہے ہمارے مکرم دوست مرزا حیرت دہلوی اڈیٹر کرزن گزٹ جنکی شاگردی کا وہ فخر کرتا ہے نے بھی یہی صلاح دی ہے اور لکھتے ہیں کہ " میرے خیال میں ان اخباروں کے جواب میں آپ کا قلم اٹھانا خلاف شان ہے - ان لوگوں کو کبھی خطاب نہ کرنا چاہیئے - یہ ان کے مٹ جانے اور ذلیل ہونے کی سب سے آسان ترکیب ہے - آپ ہرگز پروا نہ کریں - مجھے دیکھیئے کہ کئی درجن اخباروں اور رسالوں کی ہفتہ وار گالیوں کی برداشت کررہا ہوں - آپنے یقیناً اخبار نویسی میں اہل پنجاب سے میدان لے لیا ہے - شاباش میرے بھائی شاباش "

پس اگر آئندہ وہ انسانیت اور شرافت سے گفتگو کریگا تو ہم ہروقت اس کی غلطیوں پر متنبہ کرنے کو تیار رہینگے لیکن اگر اس نے عامیانہ شیوہ جاری رکھا تو ہرگز اس کو کوئی دوستانہ مشورہ نہیں دینگے اور وہ خود ہی اپنی بے اعتدالیوں کی سزا پالے گا -

دیسی انفنٹری رجمنٹوں کے ذیل حوالدار آیندہ سے حوالدار میجر کہلایا کرینگے اور حوالدار میجری کئے بلے ان کو ملیں گے۔

میجر جنرل بیگ صاحب بہادر انسپکٹر جنرل آف کیولری عنقریب رخصت پر ولایت جائینگے ۔

میجر جنرل پیرسن صاحب بہادر نے شملہ میں پہنچکر انسپکٹر جنرل والنٹیرز کا چارج لیا۔

حضور کمانڈر انچیف بہادر دورہ سے فارغ ہوکر ۲ ماہحال کو رونق افروز شملہ ہونگے ۔

# پرموشن

۲۱۔کیولری رسالدار دلدار خاں صاحب بجائے رسالدار شاکر اللہ خاں صاحب پنشن یافتہ کے یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے رسالداری پر مامور ہوئے ۔

کوت دفعدار کنڈا سنگھ صاحب ایک خالی عہدہ پر کرنے کے لئے یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے جمعدار بنائے گئے ۔

۲۳ کیولری۔ دفعدار نند سنگھ صاحب بجائے جمعدار ٹھاکر سنگھ صاحب جو ۲۹ لانسرز کو تبدیل کئے گئے ہیں یکم مارچ ۱۹۰۶ء سے جمعدار مقرر کئے گئے ۔

کوئینز اون کورز آف گائیڈز کیولری۔ کوت دفعدار شاہ سید صاحب بجائے جمعدار مغلباز صاحب تبدیل شدہ کے یکم نومبر ۱۹۰۵ء سے جمعدار بنائے گئے ۔

اول برہمن انفنٹری جمعدار رام دھر دوبے صاحب بجائے صوبیدار بنیاد پانڈے صاحب پنشن یافتہ کے یکم مارچ ۱۹۰۶ء سے صوبیدار مقرر ہوئے ۔ اور حوالدار رام نواز صاحب تیواری جمعدار بنائے گئے ۔

کلر حوالدار لچھمن پانڈے صاحب بجائے گوکل ادھتھی صاحب پنشن یافتہ کے یکم مارچ ۱۹۰۶ء سے جمعدار بنائے گئے ۔

۹۸۔انفنٹری ۔ حوالدار رام جیون صاحب بجائے جمعدار رام سیوک صاحب بعد ترقی یافتہ کے ۳ دسمبر ۱۹۰۵ء سے جمعداری پر سرفراز ہوئے ۔

۱۰۷ پاینیرز۔ جمعدار سندر سنگھ صاحب بجائے صوبیدار ساون سنگھ صاحب سردار بہادر پنشن یافتہ کے یکم مارچ ۱۹۰۶ء سے صوبیدار مقرر ہوئے ۔ اور حوالدار جیونا سنگھ صاحب جمعدار بنائے گئے۔

۱۱۷ مرہٹہ۔ جمعدار میاں دین خاں صاحب بجائے صوبیدار مرزا عباس بیگ صاحب پنشن یافتہ کے یکم مارچ ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر مامور ہوئے ۔

اول بٹالین اول گورکھا رائفلز جمعدار جابر سنگھ صاحب تھاپا بجائے صوبیدار من راج صاحب تھاپا پنشن یافتہ کے یکم مارچ ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر مقرر ہوئے ۔ اور حوالدار اسمان گورنگ صاحب جمعدار بنائے گئے ۔

۲ بٹالین ۔ ۴ گورکھا رائفلز جمعدار چھیٹا بہنگ لمبو صاحب بجائے صوبیدار راجمان صاحب تھاپا پنشن یافتہ کے یکم مارچ ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر مامور ہوئے اور حوالدار دھنسور رائے صاحب جمعدار بنائے گئے ۔

۳۲ ایمپاینیرز۔ جمعدار جیت سنگھ صاحب جو آزمایشاً مقرر ہوئے تھے ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۳ء سے اپنے رینک میں مستقل ہوئے ۔

۱۱۹۔انفنٹری ۔ جمعدار جیون سنگھ صاحب جو آزمایشاً مقرر ہوئے تھے ۲۹ جولائی ۱۹۰۳ء سے اپنے رینک میں مستقل قرار پائے۔

# آج کیا خبر ہے؟

گورنمنٹ نٹال نے زولولینڈ پر چڑہائی کرنے والے والنٹیروں کے بھرتی کرنے کا اشتہار دیا ہے۔ تنخواہ ۵ شلنگ روزانہ ہوگی۔

نٹال کے ۳۳ دیسی باشندے جنپر شک ہے کہ دشمن سے ملے ہوئے ہیں گرے ٹون سے گرفتار ہوکر پیٹرز میرٹزبرگ کو لائے گئے ہیں ان پر کورٹ مارشل بیٹھیگی ۔

ایک ہزار ریگولر فوج کے علاوہ نٹال کی تمام ملیشیا بھی جنگ کے لئے تیار کی جائیگی۔

لندن ٹائمز راوی ہے کہ ٹرکی نے طابہ پر اس خیال سے قبضہ کرلیا ہے کہ اُسے اندیشہ ہے۔ انگلش اور مصری گورنمنٹ بیت المقدس پر دانت رکھتی ہے۔

مختار پاشا نے خدیو مصر سے ذاتی طور پر اس معاملہ میں بات چیت کرنے کی کوشش کی ٹائمز لکھتا ہے کہ خدیو ایسی غلطی نہیں کرینگے کہ خود ان کے قلمرو کی اختیارات ضعیف ہوجایں۔

شہنشاہ جرمن نے وزیر آسٹریا کو جو پیام تار بھیجا اور مراکو کانفرنس میں جرمنی کی حمایت کرنے کی شاباشی دی اس سے یورپ میں عام خیال ہے کہ اٹلی کو دہمکی دی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اتحاد ثلاثہ ٹوٹ جائیگا

امریکہ سے شنگہائی تک امریکہ کا سلسلہ تار مکمل ہوا۔ پریسیڈنٹ روسوویلٹ اور قیصرہ چین نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔

روم میں پوسٹل کانفرنس سہ شنبہ کو کھلیگی۔

نیوزیلینڈ کی طرف سے تحریک ہوگی اور مصر تائید کریگا کہ تمام دُنیا میں ایک آنہ چٹھی کا محصول قرار دیا جائے ۔ برٹش ڈیلیگیٹ اس تجویز کے خلاف ہے۔

پریسیڈنٹ روسوویلٹ نے کانگرس کو پیغام بھیجا ہے کہ ایسا قانون بنایا جائے کہ امریکن بیمہ کمپنیوں میں آیندہ بے ضابطگی نہونے پائے ۔

پایۂ تخت یونان میں ملک معظم اور ملکہ عالیہ کا خیر مقدم ۱۸ ماہحال کو نہایت پرتپاک ہوا ۔

سان فرانسسکو میں ۱۸ اپریل کو سخت زلزلہ آیا۔ بہت سے آدمی مکانوں کے نیچے دبگئے ۔ نعشیں نکالی جارہی ہیں۔

بحیرۂ روم میں رفتار کی جانچ کرتے ہوئے انگریزی جنگی جہاز پرنس آف ویلز پر ایک حادثہ واقع ہوا ۔ جس سے ۳ آدمی ہلاک اور ۴ زخمی ہوئے ۔

نواب صاحب ڈہاکہ نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کو ڈہاکہ میں مدعو کیا۔

حضور وائسرائے پشاور سے روانہ ہوکر ۱۹ ماہحال کی شام کو چار بجے رونق افروز شملہ ہوئے۔

ہز ہائینس سر آغا خاں شنبہ گذشتہ کو بغرض تبدیل آب و ہوا عازم اٹلی ہوئے

**لودیانہ** ۔ یہ بات موسمی عجائبات میں سے ہے کہ اپریل کا تیسرا ہفتہ ہے مگر ابھی تک رات کو مکانوں کے اندر بھی خنکی محسوس ہوتی ہے۔

افسوس ہے کہ بابو ابناش چندر صاحب بسواس سابق ہیڈ کلرک دفتر ضلع اور پریسیڈنٹ کھیوسوفیکل سوسائٹی نے رحلت کی۔ بابو صاحب ایکسال سے فالج میں مبتلا تھے اور پچھلے دنوں کچھ افاقہ بھی ہوگیا تھا مگر یہ مرض عموماً جان لیکر ہی پیچھا چھوڑتا ہے۔ مرحوم کئی ایک مفید طبی کتابوں کے مولف اور مصنف تھے اور تھیوصوفی کے متعلق بھی متعدد رسالے آپکی قلم سے نکلے تھے اردو زبان میں باوجود بنگالی ہونیکے عمدہ مہارت رکھتے تھے اخلاق حمیدہ اور تواضع اور ملنساری اور بے تعصبی کی وجہ سے مرحوم کو غیر معمولی ہر دلعزیزی حاصل تھی جو لوگ ایکمرتبہ مل لئے وہ ہمیشہ ان کے گرویدہ ہوجاتے تھے ان کی عمر کا بڑا حصہ لودیانہ میں ہی بسر ہوا اور شاید بیس سال سے بھی زیادہ عرصہ تک وہ دفتر ضلع کے ہیڈ کلرک رہے اور اس عرصہ میں حکام ان ماتحت سب انسے خوشنود رہے ۔ ہفتہ مختتمہ ۱۴ اپریل میں ۲۵ پیدائش اور ۱۹ اموات درج

[illegible]

# دلچسپ واقفیت

## نواب محسن الملک بہادر کا لیکچر

## سر سید کی برسی پر

مجھے وہ اختلاف جو اس چالیس پچاس برس کے عرصہ میں ہندو اور مسلمانوں کے باہم پیدا ہو گیا ہے۔ دیکھکر نہایت رنج اور صدمہ ہوتا ہے۔ غدر سے پہلے جبکہ انگریزی تعلیم کا نام و نشان نہ تھا۔ دونوں قوموں میں برادرانہ اتفاق تھا۔ ایک دوسرے کو دوست سمجھتے تھے۔ شادی اور غمی کی تقریبوں میں دونوں ایک دوسرے کے شریک ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ میں نے خود اپنے وطن میں دیکھا تھا۔ کہ کوئی تقریب خوشی کی اور غمی کی ہندوؤں میں نہ ہوتی تھی کہ مسلمان نہ بلائے جاتے ہوں۔ اور کوئی جلسہ یہاں تک کہ عید اور بقرعید اور محرم کا ہم مسلمانوں میں نہ ہوتا تھا۔ کہ جس میں ہندو شریک نہ ہوتے ہوں دونوں قومیں شیر و شکر تھیں۔ اور ایک برادری معلوم ہوتی تھیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ جب سے انگریزی تعلیم نے ترقی کی ہے اور ہندو اور مسلمان کچھ کچھ تعلیم پانے لگے ہیں تب سے وہ دوستی گھٹتی اور دشمنی بڑھتی جاتی ہے۔ کیا تعلیم نے جس سے اتحاد پیدا ہونے اور نفاق و اختلاف دور ہونے کی امید ہو سکتی ہے یہ جھگڑا پیدا کیا ہے؟ اور کیا علم سیکھکر ہندو اور مسلمان ایک دوسرے سے متنفر ہونے لگے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو افسوس ہے ایسی تعلیم پر۔ اور حیف ہے ایسی تہذیب پر۔ اس سے تو جہل ہزار درجہ بہتر ہے۔ مگر یہ ایک ایسا حقیقی واقعہ ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ روز بروز تعصب بڑھتا جاتا ہے۔ اور ایک دوسرے کو بُرا سمجھتا اور علانیہ بُرا کہتا ہے۔ بعض گروہ تعلیم یافتوں کا اور بعض اخبار اور رسالے ہندو اور مسلمانوں کے نفاق کی آگ مشتعل کرنے کے لئے ہی گویا پیدا ہوئے ہیں اور بجائے پانی کے اس آگ پر تیل ڈال رہے ہیں۔ اگرچہ زبانی دعوے اتحاد کا کیا جاتا ہے۔ اور اس کی خوبیوں پر بڑے بڑے لیکچر دیئے جاتے ہیں۔ مگر اس پر عمل کرنے والے روز بروز کم ہوتے جاتے ہیں۔ اس نا اتفاقی کو دونوں قوم کے سمجھدار اور نیک دل آدمی رنج سے دیکھتے ہیں اور نہایت افسوس کرتے ہیں۔ تعلیم کا تو یہ نتیجہ نہ ہونا چاہئے۔ اور چونکہ نتیجہ آنکھوں کے سامنے ہے۔ اس لئے سوائے اس کے کیا سمجھا جائے کہ یہ ناقص تعلیم کا نتیجہ ہے۔ کامل تعلیم نے جن کے دلوں پر اثر کیا ہے وہ اس گناہ سے پاک ہیں۔ مرحوم رانا ڈے جج ہائی کورٹ بمبئی انہیں نیک دل آدمیوں میں سے تھے جو سچے دل سے اتحاد کی قدر کرتے اور اُس کا سبق دیا کرتے تھے اور اُن کا وہ لیکچر جو چند سال ہوئے لکھنؤ میں دیا تھا۔ ہر مسلمان اور ہندو کو صفحہ دل پر لکھنا چاہئے جس میں اُنہوں نے نہایت سچائی اور صفائی سے مسلمانوں کے بعض اوصاف کی تعریف کی تھی۔ اور جو فائدے اُن سے ہندوؤں کو پہنچے اُس کا علانیہ اعتراف کیا تھا۔ مگر برخلاف اس کے بہت سے مدعیان تعلیم ایسے ہیں کہ مسلمانوں کے بزرگوں اور ان کے بادشاہوں اور اُن کے مذہبی پیشواؤں کو ایسے بُرے لفظوں سے یاد کرتے ہیں۔ کہ سننے والے کا خون جوش میں آجاتا ہے۔ مسلمان بھی کچھ کمی نہیں کرتے۔ وہ بھی السن بالسن والجروح قصاص پر عمل کرتے۔ اور گالیاں سناتے ہیں۔ یہ ایک نہایت بدنصیبی کی نشانی ہے۔ اور دونوں قوموں کے لئے یہ باتیں شرم کے لائق ہیں۔

میرے عزیزو! تم ہرگز سر سید کے پیرو نہ سمجھے جاؤ گے۔ نہ تم تعلیم یافتہ کہلائے جانے کے مستحق ہو گے اگر تم نے اس زہریلے مادے کو اپنے جسموں میں سرائت کرنے دیا۔ اور تم نے کبھی ہندو اور مسلمانوں میں کچھ فرق سمجھا۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اس کا نقصان نہ صرف تم کو ہوگا۔ بلکہ تمہاری ساری قوم کو۔ ورنہ صرف تم بدنام ہو گے۔ بلکہ یہ کالج بھی بدنام ہوگا۔ اور ہم پر اس کا الزام آئے گا مجھے نہایت روحانی تکلیف ہوتی ہے۔ جب میں بعض اخباروں میں دیکھتا ہوں۔ کہ علیگڑھ پارٹی متعصب ہے۔ اور اس کے تعلیم یافتہ نوجوان۔ ہندوؤں کے مخالف ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ کہاں تک صحیح ہے مجھے تو اس کا نہ علم ہے نہ یقین۔ لیکن اگر ایسا ہو۔ اور تم میں سے کسی کا خیال یا عمل اس پر ہو۔ تو میں پوچھتا ہوں کہ یہ سبق تم کو کس نے سکھایا۔ کیا مرحوم سر سید نے؟ اور کیا ہم نے؟ حاشا و کلا۔ نہ سر سید نہ ہم۔ اس کے ملزم ہیں بلکہ برخلاف اس کے ہم نہایت نفرت اور حقارت سے ایسی باتوں کو دیکھتے ہیں۔ اس لئے اے میرے عزیز بچو کبھی ایسے خیال کو تم دل میں نہ آنے دو۔ اور کبھی ایسی بات کو جس سے جھگڑا پیدا ہو نہ سنو۔ ہندوؤں کو اپنا بھائی سمجھو۔ اُن کے بزرگوں کو ادب سے اور عزت سے یاد کرو اُن کے ساتھ محبت اور اخلاق سے پیش آؤ۔ اور اُن کے ساتھ سچا دوستانہ برتاؤ رکھو۔ اگر فرض کر لیا جائے کہ کوئی بات اختلاف کی اُنہیں کی طرف سے پیدا ہو۔ تو تم اس کے جواب میں ایسا برتاؤ کرو جس سے خود وہ شرمندہ ہوں۔ وہ تمہارا تحمل اور تمہاری دوستی دیکھ کر تمہاری قدر کریں وہ تمہارے بزرگوں کو نیکی سے یاد کرنے لگیں۔ اور بجائے بدی کے نیکی کا برتاؤ دیکھکر وہ خود اپنے طرز عمل کو بدلنے پر مجبور ہوں۔ لیکن یہ انصاف کی بات نہیں ہے۔ کہ تم اپنے آپ کو معصوم اور پاک سمجھو۔ اور اختلاف کے سارے گناہ کا الزام ہندوؤں کو دو۔ تم اس کالج کے نیک نام طالب علم اور سر سید کے سچے معتقد اور ہمارے پیارے عزیز اسی وقت سمجھے جاؤ گے جبکہ تم اپنے ہم وطن بھائیوں کی ناگوار باتوں سے چشم پوشی کرو۔ اور ان کی اچھی باتوں کو دل سے سنو۔ اُن ناقص تعلیم یافتوں کو نہ دیکھو۔ جو اختلاف پیدا کرنے کے خواہاں ہیں۔ بلکہ اُن عالی دماغ ہندوؤں کی باتیں سنو جو اتحاد و اتفاق بڑھانے کے لئے کوششیں کرتے ہیں۔ اور میں اپنے آپ کو بڑا خوش نصیب سمجھتا ہوں کہ جس قدر میرے دوست میری قوم کے ہیں اُس سے کچھ کم ہندوؤں اور پارسیوں میں نہیں ہیں بلکہ یہ کہنا مبالغہ سے خالی ہوگا کہ بعض اُن میں سے ایسے ہیں جن کی عزت اور قدر میرے دل میں اپنے بھائیوں سے بڑھکر ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ وہ بھی مجھے اپنا دوست سمجھتے ہیں اور میرے ساتھ نہایت محبت سے پیش آتے ہیں۔ اپنی حالت دیکھکر اور جو فائدے اُس سے حاصل ہوتے ہیں اور جو روحانی خوشی اُس سے ہوتی ہے۔ اُس پر خیال کر کے میری تو اس سے بڑھکر کوئی آرزو نہیں ہے کہ سب ہندو اور مسلمان ایسے ہی ہوں اور سب ایک دوسرے کو عزت اور محبت کی نظر سے دیکھیں اور اپنی اپنی قوم پر رحم کریں۔ ہم ہندو اور مسلمانوں پر دوسری مصیبتیں اور آفتیں افلاس۔ ادبار۔ جہالت۔ تنگی رزق کی کیا کم ہیں۔ جو باہمی تفرقہ کی بڑی مصیبت کو ہم لوگ اپنے اوپر لیتے اور اس بلائے آسمانی کے لئے اپنے دروازے کھولتے ہیں۔ اے خدا تو ہندو اور مسلمانوں پر رحم کر۔ اور ہم دونوں قوم کے تعلیم یافتوں کو توفیق دے۔ کہ وہ اس عناد کی آگ کو بجھاویں۔ نہ کہ اس کو تیز کریں ٭

# حضور قیصر ہند کے اختیارات

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

۱۱- خزائر برطانیہ اور سمندر جو ان جزائر کو احاطہ کئے ہوئے ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ شاہ انگلستان کی جائداد ہیں لہذا ہی حال پیداوار بحری (مچھلی وغیرہ) کا ہے اس استحقاق کی رد سے اگر وہاں کوئی شخص لاوارث فوت ہو جائے تو ان کو اختیار ہے کہ متوفی کی جائداد پر قبضہ کر لیں اور آپ اگر چاہیں تو ماہیگیروں کو مچھلی وغیرہ کے شکار سے روک سکتے ہیں۔

۱۲- شاہ عالم پناہ کو جس طرح یونیورسٹی کو بند کر دینے کا حق حاصل ہے ویسے ہی وہ کسی بندرگاہ کو بند کر سکتے ہیں اور بجائے اس کے کسی نئی بندرگاہ کا کھولنا ان کی مرضی پر منحصر ہے تاریخ انگلستان میں ایک مثال اس اختیار کے برتنے کی بھی موجود ہے۔

۱۳- شاہ ایڈورڈ ہفتم کے اختیار میں ایک یہ بات بھی ہے کہ وہ تعمیر قلعہ کے لئے جس سرزمین کو اپنے ملک مقبوضہ میں مناسب سمجھیں اس کا مالک اس زمین کے دینے سے انکار نہیں کر سکتا۔ اس مضمون کے خاتمہ پر ہم اپنے ناظرین سے یہ امر بیان کرنا مناسب سمجھتے ہیں کہ باوجود مندرجہ بالا اختیارات جاہ و جبروت کے یہ بات حیرانی پیدا کرنے والی ہے کہ حضور شہنشاہ معظم الیہ کئی کام ایسے نہیں کر سکتے جنہیں کرنے کے ہم لوگ قانوناً مجاز ہیں (۱) مثلاً اس وقت انگلستان کا سب سے بڑا خاندان سوداگران کامیاب روتھشیلڈ کا خاندان ہے لیکن اگر روتھشیلڈ شاہ عالم پناہ کی طرف لکھے کہ آپ (تجارت میں) میرے حصہ دار بن جائیں ہر سال لکھو کھہا روپیہ فائدے کا آپ کے حصہ میں آئیگا حضور ممدوح اس درخواست کو منظور نہیں کر سکتے کیونکہ بموجب قانون انگلستان کے شاہ وقت کو اجازت نہیں کہ کسی تجارتی کام میں اپنی رعایا کا حصہ دار بنے۔ گویا روتھشیلڈ کا حصہ دار آپ تو بن سکتے ہیں لیکن حضور شاہ قیصر نہیں بن سکتے (۲) شاہ عالم پناہ اپنی رعایا میں سے کسی کا مکان (یا کوئی اور چیز) کرایہ پر نہیں لے سکتے (۳) آپ کسی وصیت کے مختار تو ہو سکتے ہیں لیکن بذات خود اس وصیت کی تکمیل نہیں کر سکتے ان کا فرض ہے کہ اس قسم کے وصایا کے لئے کوئی ایجنٹ معین فرمائیں۔ انگلستان کا پرانا قانون یہ فعل شاہ وقت کی حیثیت سے بعید قرار دیتا ہے۔ (۴) ابھی آپ نے پڑھا ہے کہ ہز مجسٹی اپنے کیبنٹ کو برخاست کر سکتے ہیں لیکن وہ پریوی کونسل کو برخاست نہیں کر سکتے اور نہ وہ اس کے صدر انجمن بن سکتے ہیں۔ پریوی کونسل اور شاہ انگلستان کے تعلقات بالکل نرالے ہیں ان تعلقات کا بیان اُن لوگوں کو دلچسپ معلوم ہوتا ہے جو معاملات انگلستان سے بخوبی واقفیت رکھتے ہیں (۵) پارلیمنٹ کا عائد کردہ محصول بھی شاہ وقت معاف نہیں کر سکتا (۶) نہ وہ اس امر کا مجاز ہے کہ رعایا میں سے کسی شخص کو قرض دینے پر مجبور کرے (۷) ہمارے حضور قیصر ہند قیدی مجرموں کو اپنے اختیار سے معاف تو کر سکتے ہیں لیکن انہیں اختیار نہیں کہ کسی شخص کو اپنی ہی مرضی سے جیلخانہ میں بھیجدیں۔ اصلیت یہ ہے کہ انہیں بطور خود قانونی اختیارات حاصل نہیں .. وہ جسٹس آف دی پیس ہیں اور نہ کمیشن آف دی پیس اپنے اختیار سے مقرر کر سکتے ہیں ایک صرف ہائی شیرف کا عہدہ ایسا ہے جس کے امیدوار کو مرضی خود انتخاب فرما سکتے ہیں (۸) باوجود اس امر کے کہ شاہ انگلستان جب چاہے اپنی پرائیویٹ جائداد کے متعلق وصیت کر سکتا ہے اور شاہی تاج کے زیورات پرائیویٹ ملکیت بادشاہ کی سمجھے جاتے ہیں مگر وہ اپنے جانشین کے سوا کسی اور کو بخش نہیں سکتا (۹) انگلستان کا بادشاہ اگر مذہب رومن کیتھولک اختیار کرے (بلکہ اگر وہ کسی ایسی لیڈی سے شادی کرے جو رومن کیتھولک خیالات کی عورت ہو) تو اس کے حقوق تخت نشینی زائل ہو جائیں۔ یہ امر لازمی ہے کہ اگر وہ انگلستان کے مقررہ چرچ کا پیرو ہو اور ان رسومات کا معتقد ہو جو تاجپوشی کے موقع پر ادا کیجاتی ہیں (۱۰) اگر ہمارے حضور شاہ قیصر کو کسی شخص کا روپیہ دینا ہے تو وہ عدالت میں چارہ جوئی کر سکتا ہے (۱۱) کسی سفیر دول خارجیہ کو (جو انگلستان میں مقیم ہو) شاہ عالم پناہ سزا یا انعام دینے کے مجاز نہیں۔ (تمام)

# مکتی یا نجات

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

جب آزادی مکتی یا نجات ایسی عالمگیر چیز ہے اور تمام انسانوں اور کل حیوانوں کو اس کی ضرورت ہے اور جن کو اسکی عظمت معلوم ہو گئی ہے انہوں نے اس کے بغیر زندہ رہنا پسند نہیں کیا تو کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ ہندوستان کے کروڑوں باشندے نہ صرف اس دولت سے ہی محروم رہیں بلکہ اس کے درست علم سے بھی بے بہرہ رہیں اور ان کو یہ معلوم تک نہ ہو کہ آزادی مکتی یا نجات کس چیز کو کہتے ہیں۔ تعجب یہ ہے کہ لوگ ایم۔اے۔ بی۔اے اور ایل۔ایل بی یا ایم۔ڈی کی ڈگریوں کو تو حاصل کر لیں مگر مکتی جیسی دولت اور اس کے درست علم سے محروم رہیں۔ اور جب کسی شخص کو کسی چیز کا درست علم ہی نہ ہو تو وہ اُسکے حصول کے لئے کوشش ہی کیا کر سکتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملک میں سچی آزادی یا نجات کے حصول کے لئے کافی کوشش عمل میں نہیں آرہی۔ سکولوں اور کالجوں میں اقلیدس الجبرا اور کیمسٹری اور سائینس وغیرہ علوم تو سکھلائے جاتے ہیں اور اسی طرح سے ڈاکٹری انجنیرنگ اور دیگر بہت سے ضروری علوم کی بھی تعلیم ہوتی ہے مگر آزادی یا نجات کی درست تعلیم نہ تو سکولوں اور کالجوں میں ہی دی جاتی ہے اور نہ ہی گھروں میں بچوں کو اس سب سے زیادہ ضروری مضمون کی درست تعلیم دی جاتی ہے حالانکہ ضرورت یہ ہے کہ ہر شخص کو سب سے پہلے اس مبارک لفظ آزادی یا مکتی کا درست علم دیا جاوے اور اس کی عظمت اور اس کے لئے کامل پیار اور اس کی حفاظت کے لئے جان کی حفاظت سے زیادہ فکر اس کے دل میں پیدا کیا جاوے۔

بچے آزاد ہیں مگر جوان اور بوڑھے آزاد نہیں ہیں لڑکیاں آزاد ہیں مگر بیویاں اور مائیں آزاد نہیں ہیں۔ اسی طرح سوسائٹی کے مختلف درجوں کے لوگوں کو ایک دوسرے کی نسبت کسی قدر آزادی حاصل ہے مگر آزاد مطلق اشخاص بہت ہی کم دیکھے جاتے ہیں۔ اور افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں اس مبارک حالت کا درست علم بھی بہت کم ہے اور اس کے صادق طالبوں کی تعداد نہایت تھوڑی ہے۔ اور اس ملک میں یہ نہایت لو بہت غلط خیال پھیلا ہوا ہے کہ مکتی یا نجات کے حصول کے لئے بیوی بچوں اور دنیوی کاروبار کو چھوڑنے کی ضرورت ہے حالانکہ کوئی ملک اس وقت تک سچے معنوں میں خوشحال نہیں ہو سکتا کہ جب تک اس میں تمام خاندانوں کے خاندان اور کنبوں کے کنبے اور وہاں کے تمام پیشہ ور اور دوکاندار اور اہل کار۔ اور تمام حیوانات تک سچے معنوں میں آزاد اور مکت نہ ہوں۔ جب ہندوستان کے انسان آزاد ہو جاوینگے تب یہاں کے حیوانوں کو وہ خود ہی آزاد کر دیں گے۔ سچے معنوں میں آزاد شخص دنیا میں کسی انسان یا حیوان کو غلامی میں دیکھنا پسند نہیں کرتا اور یہ ناممکن ہے کہ وہ خود کسی کو اپنا غلام بنا کر رکھنا چاہئے۔ بلکہ یہ لازمی ہے کہ وہ اوروں کی آزادی کے لئے بھی حسب ضرورت اپنی جان تک قربان کر دے۔ ادنیٰ خواہشوں کی غلامی کا نام غلامی ہے اور ان کے بیجا تصرف سے آزادی کا نام مکتی یا نجات ہے۔

جو شخص ادنیٰ خواہشوں کا غلام ہے وہ بیوی بچے نہ رکھتا ہو اور دنیوی کسی قسم کے کاروبار کو نہ کرتا ہو۔ اور حتیٰ کہ سنیاسی ہو اور بر ہمچاری کی شکل اور صورت رکھتا ہو تو وہ ابھی غلام ہے۔ اور جو شخص [illegible]

# کیسر کی کیاری

**طرز بیان کا فرق۔** مسٹر خدا بخش جو کاہلی کی علت میں ایک کارخانہ سے نکال دیئے گئے تھے ایک روز اپنے دوست عمر بخش سے ملے۔

**عمر بخش۔** ہیلو خدا بخش ہم نے سنا کہ تم ملازمت سے موقوف ہو گئے ہو بڑا افسوس ہوا۔

**خدا بخش۔** میں اس واقع کو اس روشنی میں ہرگز نہیں دیکھتا بلکہ اس کو اس طرح بیان کرتا ہوں کہ ما لکان کارخانہ نے سخت حماقت کی ہے کہ میرے ساتھ قطع تعلق کر لیا۔

---

**عمدگی کا معیار۔** ایک رئیس نے چند دوستوں کی دعوت کی اور کھانے کے بعد سگار مہمانوں کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہا۔

صاحبان! میں خود تمباکو کے استعمال سے محروم ہوں میں نے کبھی سگار نہیں پیا لیکن میں بہ شرط طور پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ سگار نہایت عمدہ ہیں کیونکہ میں دوستوں کے لئے دو چار قسم کے سگاروں کے بکس ہمیشہ موجود رکھتا ہوں مگر میرے نوکروں نے اس بکس کے سگار سب سے زیادہ چرائے ہیں جس سے میں نتیجہ نکالتا ہوں کہ یہی سب سے عمدہ ہونگے۔

---

**ایک شخص** جو اپنا کتا ایک لیڈی کے ہاتھ بیچنا چاہتا تھا کہنے لگا۔ میم صاحبہ یہ کتا بیس پونڈ کو بھی سستا ہے۔

**لیڈی۔** میں شوق سے خرید لیتی مگر مجھے اندیشہ ہے کہ میرا شوہر ناراض ہوگا کہ اس قدر دام دیکر کتا خرید لیا۔

**سگ فروش۔** میڈم آپ کو دوسرا شوہر بہت آسانی سے مل سکیگا۔ لیکن ایسا نادر کتا دستیاب ہونا مشکل ہے۔

---

**بیرسٹر۔** (عدالت فوجداری سے واپس آ کر بیوی سے) مکان میں جس قدر چیزیں بیش قیمت ہیں۔ اُن سب کو مقفل کر دو اور چاندی کے برتنوں کو لوہے کے صندوق میں بند کر دو۔

**بیوی:۔** کیوں کیا بات ہے؟

**بیرسٹر۔** میں نے آج ایک بڑے ڈاکو کو محض اپنی خوش بیانی سے رہا کرا لیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ اس وقت میرا شکریہ ادا کرنے کو آتا ہوگا۔

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## غذا

**مقدار غذا۔** صحت قایم رکھنے کے لیے کس قدر غذا کی ضرورت ہے یہ بات کئی امور پر منحصر ہے مثلاً عورت اور مرد ہونے پر عمر پر آب و ہوا پر۔ خاص طبیعتوں پر۔ غذا کی خاصیت پر اور ریاضت کی مقدار پر۔ البتہ یہ دیکھا گیا ہے کہ بہ نسبت مردوں کے عورتیں کم غذا پر زندگی بسر کر سکتی ہیں۔ لیکن یہ بات بہ نسبت جنسیت کے ریاضت پر زیادہ انحصار رکھتی ہے یعنے کوئی عورت کسی مرد کی نسبت زیادہ محنت کرے تو اس عورت کو اس مرد کی نسبت زیادہ غذا کی ضرورت ہوگی جو مرد محنت مشقت نہیں کرتا۔ جو مستورات پردہ میں رہتی ہیں اور نہ گھر میں کچھ ریاضت کرتی ہیں وہ بہت ہی کم غذا پر گزارہ کر سکتی ہیں۔

**عمر بلحاظ** زمانہ شیر خوار طفل کی نسبت کسی جوان آدمی کو بطور غذا کے کاربن والی چیزیں کمتی اور نائٹروجن والی چیزیں زیادہ چاہیئیں۔ جب بچہ کی عمر دس سال کی ہو جاتی ہے تب جوان آدمی کی غذا سے نصف مقدار اور چودہ سال کی عمر میں ان آدمی کے برابر غذا کی ضرورت ہے:۔

**آب و ہوا۔** بہ نسبت گرم ملکوں اور گرم موسم کے سرد ملکوں میں غذا کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے کیونکہ حرارت غریزی کو قایم رکھنے کے لئے غذا کا خرچ زیادہ ہوتا ہے اور اس صورت میں مشقت بھی زیادہ کی جاتی ہے۔ چونکہ موسم سرما اور سرد ملکوں میں بہ سبب سردی کے باہر کی حرارت غریزی اندر کی طرف رجوع ہو جاتی ہے اسلیے اعضائے رئیسہ یعنی معدہ۔ جگر طحال۔ دل گردہ، دماغ وغیرہ کا فعل تیز ہو جاتا ہے جس سے غذا زیادہ ہضم ہو سکتی ہے اور گرمیوں میں یہ بات حاصل نہیں ہو سکتی۔

**طبیعت کا اختلاف۔** ہر فرد بشر کی طبیعت چونکہ یکساں نہیں ہوتی ہے اس لئے غذا کی مقدار میں بھی اختلاف ضرور ہونا چاہئے مثلاً ہر ایک شخص کا قد و قامت یکساں نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی جاذبہ اور قوت ہاضمہ یکساں ہوتا ہے اور نہ ہی تیزی دوران خون نہ دل و دماغ کی طاقت ایک جیسی ہوتی ہے پس ان وجوہات سے ان کی غذا میں بھی فرق ہوتا ہے غذا کی مقدار پر عادت کا بھی بہت بڑا اثر ہوتا ہے مثلاً بچپن سے جس کو زیادہ کھانے کی عادت ہوتی ہے وہ جوانی میں ضرورت سے زیادہ کھایا کرتا ہے اور اس کو ہضم بھی ہو جاتی ہے پس ان عادتوں کی وجہ سے غذا کی ٹھیک مقدار قایم کرنا دشوار ہے حکیم کا فرض ہے کہ غذا کی مقدار قایم کرتے وقت مذکورہ بالا کل باتوں کا لحاظ رکھکر غذا کی مقدار اور قسم قایم کرے۔

**ریاضت یا مشقت** جو لوگ ریاضت یا مشقت کرتے ہیں ان کو زیادہ غذا کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً سپاہی قیدی۔ کاشتکار وغیرہ کیونکہ اگر ان کو زیادہ غذا نہ ملیگی تو وہ زیادہ کام نہیں کر سکتے اور کام بھی لیا جاوے اور غذا بھی کم دی جاوے تو صحت قایم نہیں رہ سکتی آخر کار وہ تھک کر بیمار ہو جاوینگے اچھی محنت کرنیوالے کو اُسکے جسم کے وزن کا بیسواں حصہ غذا دینی چاہیئے

---

# صفراویت

صفراویت (خواہ صفرا کا جوش) ایسا مرض ہے جسکی نسبت مریض کو زیادہ بیان کرنے کی حاجت نہیں۔ غذا ٹھہرتی نہیں ہے۔ زبان پر گویا کوئی شے جم جاتی ہے منہ کا مزا کڑوا ہو جاتا ہے سر میں تکلیف اور درد پیدا ہو جاتا ہے۔ اور مریض کی طبیعت منقبض ہو جاتی ہے اور حد سے زیادہ ناتواں اور بیدل اور پریشان ہو جاتا ہے۔ ڈونس ڈنر پلز چند گھنٹہ میں تسکین دینے لگتی ہیں لیکن مریض کو چاہئے کہ آرام کرے خاموش رہنے اور فکر سے بچنے کے ذریعہ سے دوا کو مدد دیتا رہے اور مرض کے حملہ کے زمانہ میں غذا اور شراب سے پرہیز کرے۔

جو لوگ صفراویت میں مبتلا ہوں ان کو چاہئے کہ غذا کے باب میں بہت احتیاط رکھیں اور خستہ ہونے اور ترددات میں مبتلا ہونے اور سردی کھانے سے بچے رہیں۔ زیادہ کھانا کھانے کے بعد ڈونس ڈنر پلز کی ایک گولی لیں کو کوئی برا اثر نہ پیدا ہونے دیگی آلات ہضم یعنے جگر اور آنتوں کے لئے جو زائد مدد درکار ہوگی وہ اس گولی کے ذریعہ سے پہنچ جائیگی۔ اس دوا کو ہمیشہ اپنے پاس موجود رکھنا چاہئے اور جس وقت یہ معلوم ہو کہ غذا منہ سے نکلی آتی ہے یا طبیعت کو ناگوار گزر رہی ہے تو فوراً ایک گولی کھالو۔

ڈونس ڈنر پلز جگر اور صفراویت اور تمام شکایات معدہ کا فطرتی علاج ہے۔ یہ گولیاں خالص جڑی بوٹیوں سے بنائی جاتی ہیں جو ہمیشگی کے ساتھ اور طبیعت کی موافقت سے اپنا فعل ظاہر کرتی ہیں۔ جسم کی کثافتوں کو دور کر دیتی ہیں سوزش اور فساد کو کم کر دیتی ہیں اور جگر اور آنتوں اور اعضائے ہاضمہ کا فعل باقاعدہ اور طبیعت کے موافق کر دیتی ہیں بغیر اس کے کہ پیچش پیدا کریں۔

ڈوڈس ڈزنی پلز صفراویت بدہضمی قبض درد سر استفراغ دوران سر۔ قراقر۔ سوء اشتہا۔ زردی چشم۔ سوزش دل یا شکم وغیرہ امراض کی بہتریں دوا ہیں

ڈوڈس ڈزنی پلز چار آنہ آٹھ آنہ بارہ آنہ کی ڈبیوں میں بکتی ہیں تمام دوا سازوں اور دوا فروشوں سے مل سکتی ہیں اور اس پتہ پر براہ راست مالکوں سے بھی طلب کی جا سکتی ہیں۔ جو قیمت وصول ہونے پر بلا محصول روانہ کر دینگے۔

ڈوڈس فاسٹر سیک لین کمپنی نمبر ۸ ولز اسٹریٹ آکسفورڈ اسٹریٹ لندن انگلستان۔

ہندوستانی داد۔ بواسیر کے لئے۔ اکثر دھوبیوں کی کھجلی کا عارضہ اور ہر ایک ایسی شکایت جس سے جلد میں کچھ فساد ہو جاتا ہے ان سب امراض کے لئے ڈوون صاحب کا مرہم ایک یقینی اور حکمی علاج ہے۔ ڈوون صاحب کا مرہم دو روپیہ کی ڈبیوں میں بکتا ہے یا دس روپیہ میں چھ ڈبیاں۔ تمام دوا ساز اور دوا فروش ان کو فروخت کرتے ہیں اور اس نشان پر براہ راست مالکوں سے بھی طلب کیا جا سکتا ہے جو قیمت وصول ہونے پر بلا محصول روانہ کیا جائیگا۔

فاسٹر سیک لین کمپنی نمبر ۸ ولز اسٹریٹ آکسفورڈ اسٹریٹ لندن انگلستان

(۴) **اشتہارات** ٹ

## کہنہ اور لاعلاج امراض نہانی

کے مایوس العلاج مریضوں کو صرف ایک پیسہ کا پوسٹکارڈ ذیل کے پتہ سے بھیجنے پر تھوڑے عرصے کے لئے ایک مینیش بہا اور مفید مطلب شے مفت و محصول ڈاک ادا کر کے بھیجی جاتی ہے۔

حافظ محمود ہیچ سٹریٹ نزد میمن سکول کراچی کیمپ

(۲) **ضرورت** ٹ

ملاکنڈ۔ نورث ناردتھ ویسٹرن فرانٹیر میں گیریزن کے لئے کھانا مہیا کرنے کے واسطے ایک کامل تجربہ کار اور عمدہ سکر کی ضرورت ہے

تمام درخواستیں سٹیشن سٹاف آفیسر صاحب بہادر مالاکنڈ کی خدمت میں بھیجنی چاہئیں

(۲) **ضرورت** ٹ

پلٹن نمبر ۳ انفنٹری کے واسطے ایک رجمنٹل وردی کی ضرورت ہے جس شخص کے عمدہ سارٹیفکٹ ہونگے اُس کو رجمنٹل وردی کے ریٹ کی ایک نقل بھیجی جائیگی +

درخواستیں معہ سارٹیفکٹ بنام کوارٹر ماسٹر صاحب بہادر پلٹن نمبر ۳۰ انفنٹری چھاؤنی ڈیرہ اسمٰعیل خان بھیجیں

## ہندو بسکٹ کمپنی لمیٹڈ دہلی

کے کارخانہ میں ہندوستانی نہایت عمدگی اور صفائی سے تیار ہوتے ہیں بسکٹ ہم مختلف اقسام کے قیمت ۳ سے ۹ تک

کیک بیشمار قسم کے سادہ و نقشکاری کے مختلف جو کہ قسم کیک پر منحصر ہے۔

ذیل معمولی نہایت عمدہ جو دوسری جگہ دستیاب نہیں ہو سکتی قیمت ار رولی وزنی ایک پونڈ چھوٹی یا کوئن کیک ہ بنریا شارت برید تمام ابنا ر زیر نگرانی ایک تجربہ کار بیکر تیار ہوتے ہیں تمام صفائی و ترابت بھم سے کی [illegible]

# ۲۰۰ صفحہ (۳) پاکٹ سائیکلوپیڈیا اردو ٹ قیمت عہ

یہہ کتاب اردو میں نئی چھپی ہے مثل انگریزی کے آجتک اس کی بڑی ضرورت تھی۔ اس سے زیادہ کارآمد کتاب دنیا میں دوسری کوئی نہیں۔ اس میں ہر محکمہ کی تمام ضروری باتیں جن کو اکثر کام پڑتا ہے یا جنکے یاد رکھنے کی ضرورت رہتی ہے ایک جگہ جمع ہیں۔ زمانہ بھر کی معلومات و ہر قسم کی علمیت کا خزانہ اسکو سمجھنا چاہئے جیب میں رکھنے کے لائق کتابوں کے برابر کام دیگی اور کتابیں دیکھنے کی ضرورت نہ رہیگی۔ فہرست مضامین یہ ہے۔

(۱) اشیار تجارتی ہر ملک کی
(۲) ہر شہر کی مشہور دستکاری پیداوار
(۳) دنیا بھر کے بڑے مشہور شہر
(۴) سب ملکوں کے نقشے
(۵) دیسی ریاستیں ہندوستان بھر کی
(۶) جسم انسان کے متعلق عجیب باتیں
(۷) ہر زمانہ و ہر ملک کے مشہور آدمی
(۸) زمانہ حال کے مشہور آدمی فرنگی۔
(۹) ہندوستان کے مشہور شاعر اردو ہندی
(۱۰) تواریخی واقعات مشہور کا پتہ
(۱۱) بیماریوں کے نام ڈاکٹری ویدک۔ یونانی
(۱۲) ادویات کے نام چار زبان میں مع تاثیر
(۱۳) اصطلاحات طبی کے الفاظ ہر زبان کے۔
(۱۴) اوزان و پیمانے و سکے ہر ملک کے
(۱۵) کشتوں و زہروں کا بیان۔ اصطلاحات کیمیا۔
(۱۶) اغذیہ کے خواص۔ پرہیز و ممنوعات۔
(۱۷) چرند پرند کیڑے مکوڑوں کے نام انگریزی
(۱۸) جنگل کی بوٹیوں کی شناخت و خواص
(۱۹) پھل پھول کے درخت دیسی ولایتی جنگلی
(۲۰) ترکاریاں ساگ مصالحے وغیرہ
(۲۱) جانوروں کی عمریں انڈے و موسم پیدائش
(۲۲) دفعات فوجداری۔ خرچہ عدالت
(۲۳) ہر محکمہ کے قانون کی ضروری باتیں
(۲۴) علم کاسہ سر۔ قیافہ۔ سامدرک کے اصول۔
(۲۵) تعبیر خواب۔ سر و دیہ۔ اصول نجوم و شگون
(۲۶) حساب و پیمایش کے گر۔ ریاضی کے قاعدے
(۲۷) نظام شمسی۔ برق۔ حرارت وغیرہ
(۲۸) انگریزی تہذیب کی چند باتیں قابل لحاظ
(۲۹) تمام ریلوں کے نقشے محصول و قواعد
(۳۰) چنگی نہر ڈاک و تار کے محصول و قواعد
(۳۱) جنتری سود تنخواہ دونوں وغیرہ کی
(۳۲) ہندوستان بھر کے اخبارات رسیلے۔ لائبریریاں وغیرہ
(۳۳) تامل۔ گورمکھی۔ گجراتی۔ بنگلہ۔ صرافی کے حروف وغیرہ

صدہا باتیں کہاں تک لکھیں۔ کوئی مدرسہ یا گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئے۔ ہر تعلیم یافتہ کی میز پر اور ہر جنٹلمین کی پاکٹ میں یہ کتاب رہنی چاہئے۔

یہہ کتاب غریبوں کے بڑے کام کی ہے جو زیادہ کتابیں نہیں خرید سکتے یا کاروباری آدمی کے جو تھوڑے وقت میں سب کچھ جاننا چاہتے ہیں اور ہر پیشہ کے آدمی کے لئے ضروری نعمت ہے۔

**ملنے کا پتہ منیجر قیصر ہند بک ایجنسی لودیانہ (پنجاب)**

# پانچہزار روپیہ انعام — ممیرے کا سرمہ — پانچہزار روپیہ انعام

**پانچہزار روپیہ انعام** | **مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب** | **پانچہزار روپیہ انعام**

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی بہنا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور دوا کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی ہے۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں سفید فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تے روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس عدد روپیہ سفید سرمہ فی تولہ ہر خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔

**المشتہر**

**پروفیسر میا سنگھ۔ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب**

## ان سے بڑھکر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے

## جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب

### قادیانی مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں

مشفق مہربان سردار میا سنگھ صاحب

بعد ما جب میرے گھر میں آپ کے سفید سرمہ ممیرہ سے جو پہلے آپ نے بھیجا تھا بہت فائدہ ہوا اس بات کو کئی سال ہوگئے اب پھر اسی سرمہ کی ان کو ضرورت پیش آئی ہے۔ اُمید ہے کہ آپ خود توجہ فرما کر وہی سرمہ بقدر ایک تولہ بذریعہ وی۔پی بہت جلد میرے نام قادیان روانہ کردیں۔

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جن کو آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن اور کمزوری نظر۔ ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے۔ اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لیاقت لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنی چاہئے۔ اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ایم۔ لی۔ سانگی صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ ایم۔ اس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر۔

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر کہ جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل انڈ

(۳) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۴) مکرم بندہ میں نے آپکا سرمہ آنکھوں کی بہت سی بیماریوں میں استعمال کیا بہت ہی مفید پایا خاصکر کانیا اور کرنیوار اور فتھلمیا کی بیماریوں میں تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے میں آنکھوں کی ہر ایک قسم کی بیماری میں اس کے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیجدیں۔ راقم ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیرزینا و ملک نیپال

(۵) جناب پروفیسر صاحب تسلیم۔ آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جس کو عرصہ سے دھند۔ ناخونہ تھا سلفنگ لوشن کاسٹک لوشن بورسک لوشن۔ لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا آپ کے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کل فائدہ ہوا راقم نوازش علی پنشنر مقام دیوبند

## پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی غرض کے لئے ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء جمع کیا گیا ہے۔

# ہیرا لال اینڈ کمپنی کا فوجی وردی اور دیگر سامان کا کارخانہ

## متصل کوٹھی مقابل ریلوے سٹیشن لودیانہ

[illegible] سٹیشن سے اترتے ہی جو ایک عالی شان کوٹھی جس ہاتھ طرف نظر آتی ہے یہاں وردی کے سامان کی ہر ایک چیز تمام فوجی ضروریات اور لودیانہ کی ساخت دیسی ہر ایک شے اعلیٰ قسم کی نہایت واجبی قیمت پر ملتی ہے۔ اس کارخانہ میں گندم نما جو فروشی نہیں ہے۔ خریداروں کو دھوکا دینے کے لئے بعض مشتہر کارخانوں کی طرح انگریزوں کے نام اختیار نہیں کئے گئے ہیں یہ خاص دیسی کارخانہ اور دیسی فرم ہے جو ہر قسم کی تجارت کرتی ہے۔ ایک پوسٹ کارڈ پر اطلاع پہنچتے ہی فرمائش کی تعمیل کیجاتی ہے

## فہرست اشیاء

| | | | |
|---|---|---|---|
| کلاہ سادہ | | کمبل دیسی | |
| کلاہ زرین | | گھوڑوں کے جال | |
| لنگی سادہ | | زین خاکی سخت رنگ فی گز | |
| لنگی زرین | | بھورا آفیسری | |
| پٹی اونی | | جھولا سپاہیانہ | |
| پٹی سرج | | کرون فی جوڑی | |
| پٹی پشمینہ | | سٹار فی جوڑی | |
| جال ریشمی آفیسری | | تمغہ سلی ستارہ | |
| جال دفعدار حوالداری | | آزار بند ریشمی | |
| موزے اونی و پشمینہ ہر رنگ | | آزار بند سوتی | |
| اور ہر سائز کے | | سرج خاکی و نیلی | |
| دستانے | | برائے وردی | |
| شیل کلاتھ | | جھالر زرین لنگی | |
| چھلکاری کا پائے پردہ | | جھالر ریشمی | |
| فی جوڑہ | | جھالر سوتی | |
| کمربند ریشمی آفیسری | | کاٹرائی | |
| کمربند پشمینہ | | | |

ریشمی صافے خاکی رنگ کے

ریشمی صافے اور سے رنگ کے

رومال ریشمی

علاوہ ازیں دریاں پلنگ کی اور فرش اور دیگر سامان وردی ہر قسم نہایت عمدہ اور کفایت سے ملسکتا ہے۔

## تمغوں کے فیتے

ہمارے کارخانہ سے ہر ایک لڑائی کے تمغوں کے فیتے دو روپیہ فی گز نرخ سے بھیجے جاتے ہیں۔ اور کارونیشن یعنی دربار تاج پوشی کا فیتہ بھی موجود ہے جن صاحبان کو درکار ہو بہت جلدی درخواست بھیجدیں۔

## لیس سنہری

وردی کے لیسوں کے علاوہ عام شایقینوں کی ٹوپیوں کو لگانے کا سنہری لیس آدھ انچ عرض سے دو نیم اور ڈھائی انچ تک عرض کا عمدہ سے عمدہ ولایتی اور دیسی نہایت واجبی قیمت پر ہمارے کارخانے سے ملسکتا ہے ایک پیسہ کا کارڈ آنے پر فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔

## پشمینہ کامال

الوان پشمینہ ساخت لودیانہ (جس کو عام لوگ جوڑا چادر) کہتے ہیں۔

چادر پشمینہ کا مدار

الیدع پشمینہ برائے سوٹ بادامی و خاکی وغیرہ وغیرہ فی گز

پسیرگل جو بعینہ شال صاحب لوگوں کو تحفہ دینے کے لایق۔

چادر رامپوری خورد و کلان برائے میم صاحبان

الیدع کا چوغہ کامدار و سادہ بالکل نیا

الیدع کی ٹوپیاں کامدار جن پر طلائی و ریشمی ڈوری سے کام بنا ہوا ہے

جراب و دستانے پشمینہ کے فی جوڑہ

پٹو کشمیری سوٹ کے واسطے فی گز

الوان پشمینہ ساخت کشمیر

## ریشم کامال

رومال دستی ریشمی رنگدار و سفید بیل بوٹے دار و بلدار ہر قسم کے

دروازوں کے پردے ہر رنگ کی بانات پر

ریشمی کام کے فی جوڑی

چھینٹا یاں ریشمی کام کی پردوں کے لئے۔

آئینہ دار و بلا آئینہ

میز پوش کامدار ہر رنگ کی بانات پر ریشمی کام کے

گلوبند کامدار اور سادے

ریشمی دوپٹے جاپانی ریشم اور ولایتی ریشم کے۔

پھلدار اور سادہ

ولایتی اور جاپانی ریشم برائے پارچات میم صاحبان۔

فی گز

صاحبان کے لئے ریشمی و زرین اور سادہ پگڑیاں ٹوپی پر باندھنے کی۔ فی پگڑی

## سلے سلائے کپڑے

ہر ایک فیشن اور ہر ایک ناپ اور ہر ایک قسم کے کپڑے کے سلے سلائے ہوئے سوٹ ناپ پہنچنے پر فوراً تیار کرکے بھیجے جاسکتے ہیں۔ نرخ نہایت کم۔ اور تعمیل فرمایش بہت جلد ہمارے کارخانے سے ایک پیسے کا پوسٹ کارڈ آنے پر نقد قیمت پر یا فوراً بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجے جاتے ہیں۔

## لودیانہ کلاتھ

لودیانہ کا بنا ہوا کپڑا ساری دنیا میں مشہور ہے۔ کیونکہ یہہ کلوں کے کپڑے سے زیادہ دیرپا۔ اور مضبوط اور عمدہ ہوتا ہے اگر کلف نہ چڑھایا جاوے تو رنگ برسوں تک قایم رہتا ہے۔ نہایت فیشن ایبل نمونے طرح طرح کے تھان۔ کوٹ پاجامہ۔ قمیصوں کے لئے تیار کرائے گئے ہیں۔ نمونے درخواست آنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں۔ اس کارخانے سے عمدہ اور واجبی نرخ پر لودیانہ کلاتھ اور کسی دوکان لودیانہ کے کسی دوسرے دوکاندار سے ہرگز نہیں مل سکتا ایک بار ضرور آزما کر دیکھئے۔

المشتہر

ہیرا لال اینڈ کمپنی آرمی کنٹرکٹرز لودیانہ

آرمی نیوز پریس لودیانہ میں لالہ ہیرا لال کے زیر اہتمام چھپکر شایع ہوا

Registred No L 323

نمبر (۱۴) لودیانہ شنبہ سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ (ہفتہ وار) کو شہر لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کارآمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے وارثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے +

یہہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی و فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت و صنعت۔ زراعت و تجارت۔ حفظ صحت تہذیب اخلاق۔ سائنس و فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور یہ پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیرخواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سٹڈیشن و رلا بل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانیکی کوشش کیجاتی ہے +

## شرح چندہ

| | | معہ محصول |
|---|---|---|
| ہندوستان برما وغیرہ | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | للعہ |
| | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صہ |
| [illegible] | پیشگی سالانہ اعلےٰ کاغذ پر | صہ ۱۲ار |

ہندوستان برما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول عہ ۶ر - مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے - چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت

## اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ر | ۱۴ر | عا | ہے | ے |
| نصف کالم | ے | عہ | للعہ | لعہ | معہ |
| پورا کالم | صہ | عہ | للعہ | عہ | ۱عہ |
| پورا صفحہ | عہ | یہ | لہ | ۱للعہ | ۱۲للعہ |

بطور ضمیمہ اشتہارات شائع ہونگی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینے والو!

بلاشبہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن یہہ غور کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فائدہ متصور ہے۔ بعض ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضائع کرنا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جن کی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر پبلک کو دھوکہ دیتے ہیں۔ ایسے بھی اخبار ہیں جن میں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان فضول اشتہارات کو پڑھتے ہی نہیں ہیں اس لئے اور شاید ایسے اشتہاروں کے مد میں آپکا اشتہار بھی گمشدہ پڑا ہوا کسی کی نظر نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سولہ آنے خرید لینا ہے کیونکہ ہندوستان میں فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں جہاں دس بیس سردار اس کے خریدار نہ ہوں - اور کوئی شہر یا قصبہ پنجاب سے لیکر بنگالہ اور جنوبی افریقہ تک نہ ہوگا جہاں اس کے قدردان موجود نہ ہوں غریب آدمیوں سے لیکر گورنمنٹ تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں سپاہی افسر ہیں وکیل ہیں بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار راجہ اور نواب خریدار ہیں اگر آپ تو بیچنے والے ہیں

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

سبا بھروسہ ہے زندگانی کا * آدمی بلبلہ ہے پانی کا

ہم خرما و ہم ثواب ہے

خریداران آرمی نیوز کے سوا دُنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ بیس گنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثاء کو مل جائے۔ جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے۔

## قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زاید چندہ لیکر نہیں بلکہ ہیرا لعل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کرکے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قایم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا

(۲) ہر سال یکم جنوری سے اسر دسمبر تک کے خریداران اخبار جنھوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا۔ مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ سے چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیاں کی سوگان اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہوں تو اُس صورت میں دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایکماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہیئے۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک ترمجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگہ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہیوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہیئے۔

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہوجائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض مثل سل۔ دق۔ تپ محرقہ۔ طاعون۔ تالقوہ یا انترک بخار یا ہیضہ و اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اُس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اُٹھانے کے مستحق نہوں گے۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے افسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچکر نہیں +

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہوجائے یا کسی سال کے شروع میں یا ختم خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا۔ اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہوجائینگے۔ اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دیسکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جاسکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہوجائے۔ لیکن چندہ کسی حال میں للہ سے کم نہیں ہے۔

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں اُنکے ورثاء کا حق نہوگا۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدہ آنہ کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد ملیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایکسال تک اخبار خریدے جسکا پیشگی چندہ چار روپیہ امدادی رقم میں سے وضع کرکے باقی روپیہ اس کو دیا جایا کریگا۔ اور اخلاقی فرض ہوگا کہ اور لوگوں کو خریدار بنائے۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے۔ کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا۔ اور کمپنی کی ہمیشہ یہہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ نہ اُٹھائے۔ عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کی جائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قایم ہو۔

نوٹ سنہ ۱۹۰۳ء کی بابت برہما ملٹری پولیس کے صوبیدار شبدیال مرحوم کے ورثاء کو للعہ ملکہ روپیہ امداد دیگئی ہے سنہ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۸۰ روپیہ مندرجہ ذیل خریداران کے ورثاء کو دیا گیا ہے کوت دفعدار صلابت خاں نارنول۔ نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بارڈر ملیشری لوہیا کوہاٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر ودم متصل کلکتہ۔

المشتہر

منیجر آرمی نیوز پریس لودیانہ

# آرمی نیوز

لودیانہ شنبہ - ۲۸ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء


## بجلی سے کیا کیا کام لے سکتے ہیں

ایک سائنس دان نے سچ کہا ہے کہ بیسویں صدی بجلی کی صدی ہوگی یعنے نوع انسان کی سب سے بڑی خدمتگار اور سب سے زیادہ کارکن کنیز اس صدی میں برقی قوت رہیگی۔

اگرچہ ہنوز یہ معلوم نہیں ہوا کہ بجلی فی الحقیقت کیا چیز ہے لیکن اہل سائنس اتنا جانتے ہیں کہ وہ رگڑ سے پیدا ہوتی ہے۔ اسکو حرارت میں منتقل کر سکتے ہیں اور روشنی میں بھی اور وہ ایک ازجی یعنے طاقت رکھتی ہے جو سٹیم سے بڑھکر ہے۔ ہم ہندوستان کے لوگوں نے قدرت کے اس عجیب و غریب عنصر کو صرف بادلوں میں چمکتے دیکھا ہے یا تاروں میں خبریں لیجاتے ہوئے یا کسی کسی شہر میں روشنی دیتے ہوئے۔ لیکن مہذب دنیا میں اس سے صدہا کام لئے جاتے ہیں کیونکہ جب سائنٹفک طریقوں پر یہ طاقت پیدا کی جاتی ہے تو وہ دوسری طاقتوں کے مقابلہ میں ارزانی سے کام دیتی ہے۔ قطع نظر ابتدائی اخراجات کے بجلی کی روشنی گیس کی روشنی کی نسبت سستی اور بہتر ہے اور برقی ریلوے یا موٹر سٹیم ریلوے کی نسبت کم خرچ بالا نشین ہے اور برقی پنکھوں کے چلانے میں بہ نسبت پنکھا قلی کے کم صرف ہوتا ہے۔

باشندگان ہند کو زمانہ آیندہ میں دنیا کی دوڑ میں شامل ہوکر شائستہ اقوام کے ساتھ اگر قدم بڑھانا ہے تو ضروری ہوگا کہ قوت برقی کے استعمال سے وہ بے خبر نہ ہیں کیونکہ سائنس سے واقف ہوئے بغیر ہم کبھی ان کے ساتھ نہ چل سکیں گے اور ہمیشہ اسی طرح پیچھے رہ جائینگے جیسا کہ اس وقت ہیں۔ ہمارے ملک میں اگرچہ علم برق کے ماہر بہت تھوڑے ہیں لیکن بنگال نے ایک ایسا زبردست ماہر برق پیدا کیا ہے جس کی ذات پر ہم فخر کر سکتے ہیں یعنے پروفیسر جے سی بوس۔ ڈی۔ سی جن کے فیض تربیت سے امید ہے کہ متعدد عالمان علم برق چند سال میں تیار ہو جائیں گے۔

بجلی سے اگر کوئی کام لینا چاہے تو کوئی کام ایسا نہیں ہے جو وہ سرانجام نہ دے سکے حتی کہ کھانا بھی پکا سکتی ہے چند روز ہوئے کہ لندن میں برقی نمایش کی کمیٹی نے اخبارات کے قایمقاموں اور بہت سے روساء و امراء کی دعوت کی تھی اور جو کھانے میز پر چنے گئے تھے وہ سب بجلی سے پکائے ہوئے تھے جن میں یہ خوبی تھی کہ چولہے یا انگیٹھی سے پکائے ہوئے کھانوں میں جو ایک خاص قسم کی بو ہوتی ہے اس سے وہ بری تھا اس سے پہلے اس قدر کھانے اس قدر مقدار میں کبھی بجلی کے ذریعہ پکائے نہیں گئے تھے۔ اور فی ... ایک پینی سے زیادہ خرچ نہیں ہوا ایک مزید فائدہ بجلی کے باورچیخانہ میں یہ ہے کہ نہ مکان دھوئیں سے سیاہ ہوتا ہے نہ کھانوں میں دھوئیں کی بو داخل ہوتی ہے۔

بجلی نہ صرف حرارت کی قوت بہم پہنچا سکتی ہے بلکہ بخلاف اس کے کھانے اور میوہ جات کو سڑنے سے محفوظ رکھتی ہے اور برف کی قایمقامی کر سکتی ہے چنانچہ امریکہ میں نہایت کامیابی کے ساتھ اس سے یہ کام لئے جانے لگے ہیں اور اس پر بہت ہی کم خرچ آتا ہے۔

غرضکہ روشنی دینا پنکھا چلانا۔ ریلگاڑیوں کو کھینچنا۔ کنوؤں سے پانی نکالنا۔ ہر قسم کے کارخانوں کے انجنوں کو چلانا اور خبر پہنچانے اور دھاتوں پر ملمع کرنے کے علاوہ شفاخانوں میں بجلی سے آجکل بہت مدد لیجاتی ہے۔ اعصاب کی ہر قسم کی کمزوری اور ریح کے درد اور پٹھوں کے ضعف اور فالج اور لقوہ اور ہسٹیریا اور عام جسمانی کمزوری میں وہ مفید ثابت ہوئی ہے۔ کلکتہ میں ایک جرمن ڈاکٹر نے بجلی کے کمر پٹوں کے ذریعہ اکثر لاعلاج بیماروں کا علاج کر کے بہت شہرت حاصل کی ہے۔ نیز ادویات میں بجلی داخل کرنے سے وہ نہایت سریع التاثیر بنجاتی ہیں۔ بلکہ حکماء کے ایک گروہ کا مذہب یہ ہے کہ مرض بجز اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ انسان کے جسم میں برقی قوت کم ہو جاتی ہے۔ ان کے خیال میں بجلی ہی زندگی ہے۔ اور یہی قوت حیات ہے جو تمام بھیدوں کا بھید ہے۔

بجلی کے استعمال سے زمانہ آیندہ میں کاشتکاری اور پیداوار زمین میں بڑا انقلاب ہونے کی امید ہے کیونکہ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ فصلوں کی دشمن موسمی بے اعتدالیاں اس قدر نہیں ہیں جس قدر کہ بعض قسم کے کیڑے ہیں جن کا ضایع کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ اگر یہ کیڑے نقصان نہ پہنچایا کریں تو فصلیں دس گنی زیادہ پیدا ہوا کریں۔ لیکن جدید تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ ان ظالم کیڑوں کو اگر کوئی شے ہلاک کر سکتی ہے تو بجلی ہی کر سکتی ہے۔ یہ کیڑے زمین کے اندر اوپر کی سطح سے تھوڑی ہی دور نیچے رہتے اور اپنی نسل بڑھاتے ہیں اور کاشتکاروں کی خون پسینے کی کمائی پر ڈاکہ مارتے ہیں۔ چونکہ کچھ عرصے سے استادہ فصلوں میں بجلی کی لہریں داخل کرنے کے تجربے ہو رہے ہیں اور دیکھا گیا ہے کہ مزروعہ اراضی میں بجلی پہنچانے سے فصل بہت زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ ایک انجنیر نے دوران تجربہ میں معلوم کیا کہ زمین میں بجلی کی لہر داخل ہوتے ہی تمام کیڑے باہر نکل آتے۔ پھر اس نے آزمائش کے طور پر ایک ڈائنامو ایک چھکڑے پر رکھکر جو چھکڑے کے پہیوں کی حرکت سے متحرک ہوتا تھا۔ اسکی بجلی کی لہر کو نئی قسم کے برشوں کے ذریعے جن کی نوکو پیر تانبہ لگا ہوا تھا زمین پر پھیرا لیکن برش زمین سے دو تین انچہ اوپر تھے پھر اس نے برقی چنگاریوں کا مینہہ برسایا۔ اور اسی اثنا میں زمین کے اندر برقی رو داخل کی گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام کیڑے چشم زدن میں فنا ہو گئے۔ اگر پنجاب میں یہ برقی آلات موجود ہوتے اور مزروعہ اراضی میں ان کا استعمال کیا جاتا تو کئی کروڑ کی روئی کی فصل تباہی سے بچ جاتی۔ یہ متمول زمینداروں کا کام ہے کہ ممالک غیر کی زراعتی ترقیوں اور نئی دریافتوں سے باخبر رہکر ان سے عملی فائدے اٹھائیں۔ غریب کاشتکاروں کے پاس نہ سرمایہ ہے نہ علم نہ حوصلہ۔

## آفات ارضی و سماوی کا سلسلہ

سنہ ۱۹۰۶ء کا ابھی تیسرا حصہ بھی ختم نہیں ہوا ہے لیکن اسی قلیل عرصے میں ایسے ایسے حادثات اور آفات دنیا پر نازل ہو چکی ہیں جو پہلے دس سال میں بھی وقوع پذیر نہیں ہوئی تھیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ایک ہفتہ بھی خیریت سے نہیں گزرا۔ اور قدرت کا قہر روے زمین کا طواف کر گیا۔ اول جزائر غرب الہند میں پہاڑ کی آتش فشانی شروع ہوئی جسکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ ۶۰ سال کے بعد ایسی مصیبت دیکھنے میں آئی۔ اس کے بعد ہانگ کانگ کے گرد و نواح میں آتش فشانی ہوئی۔ بعد ازاں وادی مسیسپی میں سخت طوفان آیا جس سے نقصان عظیم واقع ہوا۔ پھر بحر الکاہل جزیرہ فور موزا کی باری آئی اور دو مہینے میں دو دفعہ سخت زلزلہ آیا۔ بعد ازاں فرانس کی کوئلہ کی کان کا بھڑک اٹھنا اور صدہا انسانوں کا زندہ درگور ہو جانا بالکل نئی قسم کا حادثہ تھا۔ ابھی ان بدنصیب آفت زدوں کے حال زار پر دنیا کے آنسو خشک نہ ہوئے تھے کہ دنیا کے دردمند دلوں کی ہمدردی اٹلی کے جنوب کی طرف کھنچ گئی جہاں کوہ وسوویس نے دو ڈھائی ہزار سال کے بعد آباد شہروں کو ویران کرنے کی

دیکھی دی۔ اور سیلون تک خاکستر کا سینہ بہا کر دنیا کے نہایت خوبصورت شہر نیپلز کا تختہ آتش میں چھپی سی سرنگی تھی۔ ابھی اس آفت کی طرف سے کامل بے فکری نہیں ہوئی تھی کہ نیچر کی غضبناکی نے زمین کے سینے ہی نیچے پاتال تک میں جا سر نکالا اور ساحل کیلی فورنیا کے نہایت وضعدار اور خوشنما منظر شہر سان فرانسسکو میں جو بجلی اور آتش زدگی سے سو لاکھ آدمیوں کو چشم زدن میں بے خانمان بنا دیا۔

**سان فرانسسکو کی تباہی**۔ ۱۸۔ اپریل کی صبح کو پانچ بجے ساحل امریکہ کے شہر فرانسسکو میں زلزلہ آیا۔ لوگ شب خوابی کے کپڑے پہنے ہوئے بستروں سے بے تحاشا اٹھ کر بھاگے۔ شہر کے شمال مشرقی حصے اور بڑے بڑے کارخانے اور بازاروں کو زیادہ نقصان پہنچا۔ مگر خالی زلزلہ ہی نہیں تھا بلکہ جو مکانات منہدم ہوئے ان میں خود بخود شعلے بھڑک اٹھے اور کسی طرح آگ فرو نہ ہوئی۔ چونکہ گیس اور پانی کے نالے بھی شکستہ ہوگئے تھے اس لئے آگ بجھانے میں اور بھی دقت ہوئی۔ آخر جلتی ہوئی عمارتوں کو ڈائنامیٹ سے اڑایا گیا۔ ایک پنج منزلہ ہوٹل کے نیچے ۸۵ آدمی دب کر مر گئے اور ایک اور مکان کے نیچے ۸۰ زندہ درگور ہوئے۔

۱۹۔ اپریل کی تار خبر تھی کہ کل ایک ہزار آدمی ہلاک اور ایک ہزار مجروح ہوئے۔ اور کسی شخص کو شہر میں جانے کی اجازت نہ تھی۔ تار برقی کے سلسلوں اور اخبارات کے دفتروں کے جل جانے سے اول اول زلزلہ اور آتش زدگی کی مفصل خبریں بھی نہ مل سکیں۔ تخمینہ کیا گیا ہے ۲۰ کروڑ ڈالر کی مالیت کا نقصان ہوا ہوگا۔ لوگوں کا مال اسباب بازاروں میں بکھرا پڑا ہے اور وردی پوش پہرہ دے رہی ہیں۔ جنرل فنسٹن کمانڈنگ سین فرانسسکو نے رپورٹ کی کہ ایک ہزار آدمی ہلاک ہوئے اور ایک لاکھ بے پناہ اور بے ٹھکانے ہیں جن کے لئے خوراک اور خیموں کی ضرورت ہے۔

تمام بڑے بڑے ہوٹل اور تھیٹر چینیوں اور جاپانیوں کے محلے خاکستر ہوگئے۔

جنرل فنسٹن نے اسی روز شام کو خبر دی کہ سین فرانسسکو بالکل تباہ ہوگیا اور آگ قابو میں نہیں آتی ہے۔ اور لکھا کہ اب ۲ لاکھ آدمی بے خانماں ہیں۔ خوراک کی قلت ہے کیونکہ سامان خوراک کے تمام ذخیرے غارت ہوگئے۔ امریکن سینٹ نے ۵ لاکھ ڈالر کی رقم امداد کے لئے منظور کی ہے۔ مسٹر اگنیو اور دیگر کروڑپتی رئیسوں نے بڑی بڑی رقمیں چندہ میں دی ہیں۔

شہر کے جا بجا حلقوں میں اس زور کی آگ لگی اور اس کے شعلے اس قدر بھڑکے کہ ۲۰ ہزار آدمی جو گولڈن گیٹ پارک میں جمع تھے سمندر کی طرف بھاگنے پر مجبور ہوئے منجملہ ان کے سو آدمی جل گئے۔ اس کے ساتھ ہی گرد و نواح کے چند جزیرے سمندر کے طوفان کی نذر ہوگئے۔

**نقصان کا تخمینہ**۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ شہر فرانسسکو کا دو تہائی حصہ برباد ہوگیا۔ آگ ۲۰ اپریل تک دو سمتوں میں پھیل رہی تھی۔ ۳ لاکھ آدمی بھوکے پیاسے اور بے ٹھکانے ہیں۔ پولیس نے تمام سامان خوراک پر قبضہ کر لیا ہے اور حصہ رسد تقسیم کرتی ہے۔

امیر اور غریب سب ایک حال میں مبتلا ہیں جو لاکھوں کی دولت کے مالک تھے اور جو ادنیٰ مزدوری پیشہ تھے اس وقت سب کی ایک سی حالت ہے نہ ان کو آرام کرنے کے لئے مکان ہے نہ کھانے کے لئے۔ دلی ہے ان کے لئے گورنمنٹ نے نزدیک تر منڈیوں سے سامان خوراک خرید کر بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔

بیمہ کمپنیوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑیگا اور وہ پریشانی میں ہیں کہ جن مکانات کا آتشزدگی کا بیمہ کیا ہوا ہے یہ پتہ لگانا مشکل ہوگا کہ وہ زلزلہ سے مسمار ہوئے یا آتشزدگی سے۔ تمام نقصان کا ایک ثلث کا بار انگریزی بیمہ کمپنیوں پر پڑیگا۔

سان فرانسسکو کے میئر نے ۲۱ ماہ حال کو اطلاع دی کہ آگ اب قابو میں آگئی ہے۔

کنیڈا کی پارلیمنٹ نے ایک لاکھ ڈالر مصیبت زدگان کی دستگیری کے لئے منظور کیا۔ اور نیویارک میں ۳ لاکھ ڈالر چندہ فراہم ہوا۔ امریکن بیمہ کمپنیوں نے یہ فیصلہ کیا کہ تمام مکانات کا بیمہ بلا حجت ادا کیا جائے۔ اور اندازہ کیا گیا ہے کہ ان کو ۱۱ کروڑ ڈالر دینے پڑینگے۔

سان فرانسسکو کے باشندے باغوں اور کھلے میدانوں میں مقیم ہیں۔ پریسیڈنٹ روزویلٹ نے سفارش کی ہے کہ ۱۵ لاکھ ڈالر کانگرس اور منظور کرے۔ سین فرانسسکو پوسٹ آفس کے ۱۱ کلرک تین روز تک بھوکے پیاسے رہنے کے بعد جلتی ہوئی عمارت سے سلامت نکال لئے گئے۔

سان فرانسسکو میں ۲۵ مربع میل رقبہ خاکستر ہوگیا۔

گورنمنٹ نے کھانے پانی کی تقسیم کا نہایت عمدہ انتظام کر دیا ہے نصف آبادی کو دوسرے شہروں میں منتقل کر دیا ہے۔

حضور وائسرائے نے اپنی ہمدردی کا پیغام پریسیڈنٹ روزویلٹ کو بھیجا جس کے جواب میں پریسیڈنٹ نے شکریہ ادا کیا۔

**مسٹر سریندرو ناتھ بینرجی**۔ بریسال کانفرنس میں مسٹر سریندر ناتھ بینرجی کی گرفتاری اور سزایابی کا چرچا ابھی تک تمام ملک میں ہر شخص کی زبان پر ہے۔ ہر ایک اخبار میں اس کا ذکر ہے ہر ایک کلب میں یہی گفتگو ہے۔

پونا میں بڑا بھاری جلسہ ہوا اور حکام مشرقی بنگال کی کارروائیوں پر اظہار ناراضی کیا گیا۔ ایسا ہی جلسہ راولپنڈی میں ہوا مسٹر سریندر ناتھ کو اگرچہ پہلے بھی کچھ کم شہرت حاصل نہیں تھی مگر اس واقعہ سے ان کی شہرت اور ۲۰۰ روپیہ جرمانہ سے ان کی عزت ہزار گنی بڑھ گئی ہے۔ الہ آباد کے لوگوں نے مسٹر بینرجی کو مبارکبادی کا پیغام بھیجا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ وہ مبارکبادی کے مستحق ہیں۔ بنگالی لیڈروں کی رائے یہ ہے کہ مسٹر بینرجی کے جرمانہ کی اپیل نہ کی جائے۔

مدراس میں ایک جلسہ بصدارت دیوان بہادر راجندرلو صاحب منعقد ہوا جس میں ۸ ہزار سے زیادہ مجمع تھا۔ صاحب میر مجلس نے کہا کہ ہم یہ دیکھ رہے ہیں وہ سرکار جو بندے ماترم کے نعرے لگانے کی ممانعت کرتی ہے اور مسٹر سریندر ناتھ بینرجی کی گرفتاری اور کانفرنس کا برخاست منتشر کیا جانا سراسر خلاف قانون کارروائیاں ہیں۔ آنریبل نواب سید محمد صاحب بہادر رائے بہادر آنریبل [illegible] آنریبل مسٹر لیبلک چار کر آنریبل شیو سوامی آئر وغیرہ نے بھی تقریریں کیں۔ اور حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔

باشندگان مدراس کا یہ جلسہ حکام بریسال کی جابرانہ کارروائیوں پر زور سے اظہار ناراضی کرتا ہے کہ بابو سریندر ناتھ بینرجی کو گرفتار کئے جانے اور بنگال پراونشل کانفرنس کو پولیس کی جمعیت سے منتشر کرنے کو برٹش رعایا کی آزادی میں نا واجب دست اندازی اور کنسٹیٹیوشنل گورنمنٹ کے اصولوں میں انحراف خیال کرتا ہے۔

دوسرا ریزولیوشن اس مضمون کا تھا کہ یہ جلسہ میر مجلس کو اختیار دیتا ہے کہ حسب ذیل پیام تار صاحب وزیر ہند کی

خدمت میں بھیجے - مدراس کے ہزارہا باشندوں کا جلسہ مشرقی بنگال کی جابرانہ کارروائی پر آپ کو توجہ دلاتا ہے - ایک نہایت ہر دلعزیز لیڈر گرفتار کیا گیا اور ہزار آدمیوں کی کانفرنس پولیس فورس کے ذریعہ منتشر کی گئی - تمام ہندوستان میں جوش اور رنجش پھیلی ہوئی ہے - عام آزادی اور ضابطہ خطرہ میں ہے - براہ کرم جلدی ہمدردی آمیز احکام نافذ کیجئے تاکہ پریشانی دور ہو اور پبلک کا اعتماد برٹش آزادی اور حقوق باشندگی میں قایم ہو اور ذمہ وار افسروں کو سزا دیجئے -

## موجد ریڈیم کی وفات

- ولایت سے افسوسناک خبر آئی کہ پروفیسر کوری نے ایک گاڑی کے نیچے کچلے جانے سے قضا کی - پروفیسر کی عمر ۴۷ سال کی تھی - اس کی وفات کو تمام مہذب دنیا کی اقوام نے ایک بھاری نقصان خیال کیا ہے - یہ شخص اعلی درجہ کا سائنس دان نہایت تنہائی پسند اور سیدھا سادہ آدمی تھا - ابتدا میں وہ ایک غریب مدرس تھا اور بڑی مشکل سے گذارہ کر کے اپنی مختصر آمدنی علمی تجربات پر صرف کیا کرتا تھا - اور اس کی مطلق شہرت نہ تھی - بجز اس کے چند دوستوں اور ہم جلیس مدرسوں کے اور کسیکو اس کے بے پایاں علم کا حال معلوم نہ تھا - پولینڈ سے ایک روسی لڑکی پیرس میں تحصیل علم کے لیئے آئی اور اسی مدرسہ میں داخل ہوئی جہاں پروفیسر کوری تعینات تھا - اس لڑکی کو علم کیمسٹری سے طبعی لگاؤ تھا آخر کار وہ مسٹر کوری کی اسسٹنٹ مقرر ہوئی - دونو تجربات سائنس میں یکساں دلچسپی لیتے تھے اور ملکر کام کرتے تھے - حتی کہ ایک دوسرے کے گرویدہ ہو گئے اور شادی ہو گئی ان دونوں کی متفقہ تحقیقات اور تجربات کا نتیجہ ریڈیم کی دریافت تھی جس نے سائنس کی دنیا میں انقلاب عظیم پیدا کر دیا ہے - اور بہت سے سابقہ مسلمہ اصولوں کو باطل کر دیا ہے - لیکن لطف یہ ہے کہ شوہر ریڈیم کی دریافت کا ثبوت بیوی کو دیتا ہے اور بیوی شوہر کے سر پر فخر کا تاج رکھنا چاہتی ہے بہت سی انجمنوں اور سلطنتوں نے پروفیسر کوری کو اعزاز و خطابات دینے چاہے مگر اس نے ان کے قبول کرنے سے صاف انکار کیا - مسز کوری اپنے شوہر کے ان تجربات کو جو مکمل نہیں ہوئے برابر جاری رکھینگی -

## سر بمفلڈ فلر

- مشرقی بنگال و آسام کے لفٹنٹ گورنر صاحب جن کی بدولت سودیشی تحریک کو تقویت پہنچی اور جنہوں نے بقول خود نواب شائستہ خاں کے عہد حکومت کا زمانہ حال میں نمونہ دکھلایا ہے - افواہ ہے کہ رخصت پر جانے والے ہیں اور دوسری افواہ یہ ہے کہ وہ سر جیمس لاٹوش کی جگہ صوبجات متحدہ آگرہ واودھ کی لفٹنٹ گورنری پر تبدیل ہونگے - اگر دونوں افواہوں میں سے ایک بھی صحیح نکلی تو ہمارا ہیں بنگالیوں کو اپنے مہربان حاکم سے مفارقت کرنی پڑیگی - اگر در حقیقت سر بمفلڈ فلر کی حکمت عملیوں کا یہ نتیجہ ہے کہ بنگالیوں میں قومیت کا جوش بڑھ گیا ہے اور سودیشی کا ... پختہ ہو گیا ہے تو ... کرنا ... کریگا کہ بنگالی قوم کا محسن ... بمفلڈ سے بڑھکر کوئی نہیں ہے اگر اہل بنگال ناشکرگزار ہوں تو اُن کی غلطی ہے -

## مسز اینی بیسنٹ کا لکچر

- بہار تھیوسوفیکل سوسائٹی کا سالانہ جلسہ ۱۳ سے ۱۵ اپریل تک پرنیاں میں منعقد ہوا - مسز اینی بیسنٹ نے ایک لکچر میں کہا کہ تعلیم قومی ہونی چاہیئے اور گورنمنٹ کی نگرانی سے تعلیم قومی ہونی چاہیئے - اور گورنمنٹ کی نگرانی سے تعلیم کو آزاد کرانا چاہیے - مذہبی تعلیم نہونے سے تعلیم کا اصلی مدعا فوت ہوا جاتا ہے کم سنی کی شادی سے ہندی نوجوانوں کے قوی نحیف ہو رہے ہیں - اس معاملہ میں یوروپ کے طلباء سے سبق حاصل کرنا چاہیئے - افلاس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ زراعت کے سوا اور کوئی کام نہیں جانتے انواع و اقسام کی حرفتوں اور تجارتوں کو سنبھالنا چاہیے - غلہ کی برآمد بند کرنی چاہیئے جو قحط کا اصلی سبب ہے - مسز بیسنٹ نے کہا کہ ہندوستان کے اُبھارنے اور ترقی کرنے کے لئے میں اس مطلب سے کوشش کرتی ہوں کہ ہندوستان اگر بیدار ہوا تو اپنی روحانی دولت کے خزانوں سے وہ تمام دنیا کو مالامال کر دیگا اور ہندوستان کی ترقی تمام دنیا کی ترقی کا سبب ہوگی -

## آیندہ کانفرنس

- نواب صاحب ڈھاکہ کی تمنا ہے کہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا آیندہ اجلاس ڈھاکہ میں کیا جائے عجب نہیں کہ نواب صاحب نے یہ تحریک سر بمفلڈ فلر کے ایما سے کی ہو جو بظاہر مسلمانوں پر آجکل خصوصیت سے مہربان ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ کانفرنس کے انعقاد سے ڈھاکہ کے اہل اسلام کے خیالات میں کچھ تبدیلی واقع ہوگی - لیکن نواب محسن الملک کی وہ تقریر جو سر سید کی برسی پر کی گئی ہے اگر ہز آنر کی نظر سے گزری ہوگی تو شاید پسند خاطر نہ آئی ہوگی اگر نواب صاحب ممدوح نے ایسا ہی وعظ ڈھاکہ کی کانفرنس میں کیا تو شاید وہ مدعا فوت ہو جائیگا - جو لاٹ صاحب کے مشیر چاہتے ہیں - وہ تو ہندو اور مسلمانوں کو دو متضاد عنصروں کی صورت میں دیکھنا پسند کرتے ہیں تاکہ سودیشی موومنٹ ملیا میٹ ہو جائے -

ہم نے سنا ہے کہ نواب محسن الملک نے سٹینڈنگ کمیٹی سے سفارش کی ہے کہ نواب صاحب ڈھاکہ کی دعوت قبول کیجائے -

## سرکاری وظیفہ

- یہ خبر تمام ملک میں خوشی کے ساتھ سُنی جائیگی کہ گورنمنٹ پنجاب کی سفارش سے گورنمنٹ ہند نے لاہور کے پنڈت اندر کشن کول کو انگلستان میں برقی انجنیری کی تعلیم کی تکمیل کے لئے ۱۵۰ پونڈ سالانہ کا وظیفہ تین سال کے لئے منظور کیا ہے - پنڈت موصوف سابق میں وکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی ہندو ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کے ہیڈ ماسٹر تھے - اور دو سال ہوئے انسٹیٹیوٹ کی طرف سے ۵۰ روپیہ ماہوار کے وظیفہ پر بمبئی میں الکٹریکل انجنیرنگ کی تعلیم کے لئے بمبئی گئے تھے گورنمنٹ پنجاب نے بھی ازراہ فیاضی پندرہ روپیہ ماہوار سے مدد کی تھی بمبئی ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ میں پنڈت صاحب نے معقول استعداد حاصل کی اور آخری امتحان میں اعلی درجہ پایا اور دو انعام حاصل کئے - اب گورنمنٹ نے ان کی قابلیت کے بھروسہ پر مناسب سمجھا کہ وہ اس فن کی تعلیم کو ولایت جاکر تکمیل تک پہنچائیں -

## فقیر سید قمر الدین

- لاہور میں ابھی تک خدا کے فضل سے ایک معزز شخص زندہ ہے جس نے خالصہ اور انگلش عہد حکومت دونو زمانوں کو اچھی طرح دیکھا ہے - فقیر سید قمر الدین کے والد فقیر سید نور الدین اور چچا فقیر سید عزیز الدین مہاراجہ رنجیت سنگھ کے نہایت معتمد وزیران باتدبیر تھے - شیر پنجاب کی وفات کے وقت سید قمر الدین کی عمر ۱۵ سال کی تھی - فقیر صاحب نے خود مہاراجہ کھڑک سنگھ - مہاراجہ شیر سنگھ - مہاراجہ نونہال سنگھ اور مہاراجہ دلیپ سنگھ کے عہد ہائے حکومت میں حصہ لیا ہے - مہاراجہ دلیپ سنگھ جب بنارس کو بھیجے گئے تو فقیر صاحب انچارج تھے - مہاراجہ دلیپ سنگھ کی صغر سنی میں فقیر صاحب نے اپنے والد کی زیر ہدایت سلطنت پنجاب کے انتظام میں بڑی قابلیت دکھلائی تھی - اور جب پنجاب ۱۸۴۹ء

میں الحاق کیا گیا تو سر ہنری لارنس اور سر جان لارنس کو آپ سے بڑی امداد ملی - لارڈ لارنس - سر رابرٹ منٹگمری - سر ڈونلڈ میکلوڈ اور سر چارلس ایچیسن - سر رابرٹ ایجرٹن اور سر ہنری ڈیوس اور چند وائسرایان ہند فقیر صاحب کے ذاتی دوستوں میں سے تھے - وہ پنجاب میں تنہا خاندانی رئیس ہیں جن کو ہز مجسٹی ملک معظم - ہز رائل ہائنس ڈیوک آف کناٹ اور ہز رائل پرنس البرٹ وکٹر مرحوم - اور ہز رائل ہائنس ڈیوک آف اڈنبرا مرحوم اور حضور پرنس آف ویلز اور زار روس لارڈ روزبری سے ذاتی تعارف کا فخر حاصل ہے - پنجاب کے ہندو اور مسلمان فقیر صاحب کو ایک خاص عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں - وہ ہمیشہ دونو قوموں میں اتفاق کے خواہاں رہتے ہیں - فقیر صاحب کا سن شریف آجکل ۸۲ سال کے قریب ہے اور ان کی ذات ایک قیمتی لڑی ہے جو زمانہ ماضی و حال میں سلسلہ قایم کئے ہوئے ہے -

**فادر گیپن کی ہلاکت** - اخبار مانچسٹر گارڈین کا روسی نامہ نگار مخبر ہے کہ فادر گیپن یعنی وہ پادری جو روس میں انقلاب پسند پارٹی کا سرغنہ تھا اور جو سال گذشتہ میں لاکھوں آدمیوں کے جلوس کے ساتھ زار کی خدمت میں عرضداشت پیش کرنے گیا تھا اور جس جلوس کو فوج نے گولیوں کی باڑوں سے منتشر کیا تھا اسکو سرکش لوگوں نے معلوم کیا کہ پولیس کا جاسوس تھا اس لئے اس کو خفیہ طور پر پھانسی دیکر مار ڈالا -

**پنجاب کا گرمائی دار الخلافہ** - لارڈ کرزن کی جدت پسند طبیعت ہر ایک قدیم انتظام کو تہ و بالا کرنے میں حظ حاصل کرتی تھی - صوبوں کی کاٹ چھانٹ - تعلیم - زراعت ریلوے اور انہار وغیرہ کے قوانین کی ردّ و بدل کے علاوہ یہ تجویز بھی اٹھی ہی تھی کہ گورنمنٹ پنجاب کا ہیڈ کوارٹر موسم گرما میں شملہ سے ڈلہوزی کو منتقل کر دیا جائے - یہ تحریک تمام ابتدائی مراحل طے کرکے صاحب وزیر ہند کی منظوری کے لئے گئی تھی - لیکن مسٹر براڈرک نے اس کو منظور نکیا پھر دوبارہ بعد از نظر ثانی بھیجی گئی ہنوز مسٹر مورلے نے اس کی بابت اپنی رائے ظاہر نہیں کی

**روسی سر سید** - جس طرح سر سید نے مسلمانان ہند میں تعلیم کی اشاعت میں سعی بلیغ کی اسی طرح روس میں ایک شخص سید عالم جان نے جو کازان کے مسلمانوں کا لیڈر ہے غریب مسلمان بچوں کی تعلیم کے لئے ۱۸۸۰ء میں مدرسہ قایم کیا اور اس کا نام مدرسہ محمدیہ رکھا - اور پھر حجاز قسطنطنیہ اور مصر کا سفر کرکے قدیم و جدید آرامگاہوں کو دیکھ کر اور حج سے فارغ ہو کر مدرسہ کو نئے ڈھنگ پر قایم کیا - حتیٰ کہ ۱۳۱۰ میں ۷۰۰ طالب علم ہو گئے - اور پھر ۲۵ ہزار روبل چندہ جمع کرکے سہ منزلہ عمارت تعمیر کی جس کا زیرین حصہ ایک انجن کے ذریعہ گرم کیا جاتا ہے - آجکل یہ مدرسہ تمام روس میں اسلامی یونیورسٹی کے درجہ کو پہنچ گیا ہے اوائل میں سر سید کی طرح جاہل مسلمانوں نے سید عالم جان پر بھی کفر کے فتویٰ لگائے مگر اب وہ مسلمہ لیڈر مسلمانان روس کا ہے -

**وزارت جوناگڈھ** - مرزا عباس علی بیگ مترجم زبانہائے مشرقی گورنمنٹ بمبئی کی ملازمت سے پنشن یاب ہونے والے ہیں اور غالباً ریاست جوناگڈھ کے دیوان مقرر ہونگے - مشاہرہ دو ہزار روپیہ بجائے دیوان بہیچرداس بہاریداس جو ریٹائر ہونے والے ہیں -

**چین کی حکمت عملی** - گورنمنٹ چین نے معاملہ تبت میں ایک بڑی ہوشیاری کی چال چلی ہے - تبت کے لاماؤں کی کونسل نے گورنمنٹ ہند کے ساتھ یہ عہدنامہ کیا تھا کہ وہ ایک لاکھ روپیہ سالانہ بابت تاوان کے ۲۵ سال تک ادا کرتے رہینگے - لیکن بعد میں دربار چین نے زر تاوان خود ادا کرنے کا ذمہ لیا اور بجائے ۲۵ سال کے ۲۵ لاکھ روپیہ سالانہ کی قسط سے کل رقم تین سال میں بیباق کرنے کا عہد کیا - چنانچہ ایک چینی لفٹیننٹ جو حال میں کلکتہ آیا تھا وہ چینی سفیر سے ۸ لاکھ روپیہ کے نوٹ لیکر ایجنسی کو گیا ہے تاکہ برٹش ایجنٹ کے حوالہ کرے کیونکہ عہدنامہ میں یہ شرط ہے کہ زر تاوان ہر سال ایجنسی میں ادا کیا جائے - اس وقت لامایان تبت بڑے خوش ہیں کہ ایک بھاری بوجھ جو ۲۵ سال میں ان کے سر سے اترتا وہ تین سال میں ہی اتر گیا اور وہ بھی ان کو نہ دینا پڑا لیکن ان بیچاروں کو یہ خبر نہیں کہ ایسا کرنے سے تبت کی آزادی گویا چین کے ہاتھ بیچدی ہے کیونکہ اب چین کو حق حاصل ہو گیا ہے کہ وہاں اپنا دخل جمائے - اور شاید اس ناعاقبت اندیشی پر تبت کے لامہ آیندہ کسی وقت کف افسوس ملیں گے -

**طاعون پنجاب میں** - ہفتہ مختتمہ ۱۴ اپریل تک پنجاب میں ۵۵۲۹ موتیں ہوئیں - مختلف اضلاع کی اموات طاعون جن میں شہر بھی شامل ہیں حسب ذیل ہیں :-

حصار ۹۳۲۹ - رہتک ۱۹۵ - گوڑگانوہ ۱۱ - دہلی ۲۴ کرنال ۳۲۱ - انبالہ ۱۷۶ - ہوشیارپور ۲۱۷ - جالندھر ۹ - لودیانہ ۵۵۴ - فیروزپور ۴۴۲ - لاہور ۲۵۶ - امرتسر ۲۴ گورداسپور ۱۹۷ - سیالکوٹ ۱۸۴ - گوجرانوالہ ۵۲۱ - گجرات ۸۷ شاہپور ایک - جہلم ۷ - راولپنڈی ۱۶ - ریاست پٹیالہ ۴۵۶ ریاست کپورتھلہ ۶۰۸ - ریاست جیند ۸۳ - ریاست کلسیہ ۲۳ ریاست نابھہ ۱۸ -

ہفتہ ماسبق کی میزان ۴۲۷۵ تھی اور سال گذشتہ کے اسی ہفتہ کی ۲۳۹۷۲ -

**انڈسٹریل بینک آف انڈیا** - پراسپکٹس کی اشاعت میں جس قدر تاخیر ہوئی ہے اس کا نتیجہ نہایت مبارک ہے کیونکہ اس عرصے میں پنجاب کے چند معززین روسا اور امرا نے بینک کی سرپرستی کرنے اور اس کے ڈائرکٹروں میں شامل ہونے کی رضامندی ظاہر کی ہے کہ جس کو ہم نہایت خوش قسمتی اور نیک فال سمجھتے ہیں اور ان کے ساتھ خط و کتابت کرنے کی وجہ سے ہی ابتک دیر ہوئی - لیکن اب تمام ابتدائی مرحلے طے ہو چکے ہیں اور امید ہے کہ ہفتہ عشرہ سے زیادہ تاخیر نہوگی اس عرصے میں اور بھی بہت سی درخواستیں خریداری حصص کے متعلق آئی ہیں جو آیندہ شایع کی جائینگی -

**سلطان المعظم کی علالت** کے متعلق لندن کے اخبار پالمال گزٹ نے وحشتناک خبر شایع کی تھی کہ ہز مجسٹی کی حالت ایسی نازک ہے - خدانخواستہ کسی لحہ وفات کی خبر آسکتی ہے - وہ لکھتا ہے کہ امیر المومنین کی علالت کی خبر کو قصر یلدز میں مخفی رکھا گیا ہے اگر ہز مجسٹی کو سفر آخرت پیش آیا تو ٹرکی میں انقلاب عظیم واقع ہونیکا اندیشہ ہے لیکن ٹرکی سفیر متعینہ لندن نے فوراً ہی اس خبر کی تردید کر دی اور اس کے بعد پھر کوئی خبر نہیں آئی - خدا کرے کہ پالمال گزٹ کی خبر بالکل ہی غلط ہو کیونکہ نہ صرف یورپ بلکہ دنیا کا امن زمانہ حال میں محض اس شخص کی دانشمندانہ حکمت عملی سے قایم ہے

# عالم کا فوٹو

نواب لفٹنٹ گورنر نے لاہور کے دیسی معزز شرفا کو دوشنبہ گزشتہ کی شام کو گورنمنٹ ہوس میں گارڈن پارٹی دی۔

گورنمنٹ ہند کے گولڈ ریزرو فنڈ میں روپیہ ڈالنے کی بچت سے ایک کروڑ ۱۲ لاکھ ۵ ہزار ۲ سو ۳۴ پونڈ جمع ہوچکا ہے۔

آنریبل مسٹر وکس بر ہائیکورٹ کے قائم مقام جج مقرر ہوئے۔

مسٹر میکلاگن بجائے سر لوئی ٹپر صاحب پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے ممبر مقرر ہوئے۔

گزشتہ امتحان بی۔اے میں اسلامیہ کالج لاہور کے طلبا میں سے ۹ پاس ہوئے۔ ایک عربی میں اول رہا۔

پنجاب میں امسال بی۔اے میں کل ۱۰۸ طلبا پاس ہوئے ہیں محض ۲۰ مسلمان ہیں۔

سنٹو کمیٹی ابھی چند ہفتے اور دورہ کریگی۔

لودہران اور رتانی وال کے مابین چھوٹی پٹری کی ریلوے لائن بننے کی منظوری آگئی ہے فاصلہ ۵۰ میل سے کچھ زیادہ ہوگا۔

مسٹر جسٹس ہینڈرسن جج ہائیکورٹ کلکتہ نے ولایت میں قضا کی۔

ہز ہائنس مہاراجہ صاحب پٹیالہ گزشتہ دوشنبہ کو لاہور میں رونق افروز ہوئے۔

گزشتہ ہفتہ مسٹر ہیر نے بنگال کی لفٹنٹ گورنری کا چارج لیا۔

لارڈ لمنگٹن کے دورہ احمد آباد کے موقعہ پر ان کی سپیشل ٹرین میں ایک واردات طاعون کی ہوئی۔

امیر صاحب کابل دارالخلافہ میں پہنچ گئے۔

مسٹر میکلین سابق مالک بمبئی گزٹ ولایت میں فوت ہوگئے۔

مہاراجہ صاحب بڑودا ان بمبئی سے یوروپ کو روانہ ہوئے۔

ضلع حصار کے بعض دیہات میں ملتوی شدہ مالیہ ارضی معاف کیا گیا۔

مہاراجہ موربھنج کی اکلوتی بیٹی افسوس ہے کہ فوت ہوگئی۔

۲۹ مئی سے ۲۹ اکتوبر تک ہندوستان میں شدت بارش کی پیشین گوئی کیگئی ہے۔

رنگون میں فی جوتا اب ۲ر اجرت دیجاتی ہے۔

افسوس ہے کہ کلکتہ کے مہامہوپادھیا پنڈت مہیش چندر نیائے رتن فوت ہوگئے۔

حضور وائسرائے معہ لیڈی منٹو صاحبہ گزشتہ پنجشنبہ کو شملہ میں رونق افروز ہوئے۔

گزشتہ اتوار کو صوبہ بمبئی کے مختلف مقامات میں سخت آتشزدگیاں واقعہ ہوئیں۔

ہگلی میں روئی کی منڈی میں ۵۰۰ گٹھریاں جل گئیں۔ سوا لاکھ کا نقصان ہوا۔

برہام پور میں بے شمار مکانات اور دوکانیں آتشزدگی سے خاکستر ہوگئیں ۷ لاکھ کی مالیت کا نقصان ہوا۔

بھساول کے قریب مقام پادلی میں آگ لگنے سے ایک لاکھ کا نقصان ہوا۔

ریاست گوالیار کے مقام سپری میں بھی آگ لگی نقصان کی تفصیل معلوم نہیں۔

اندور میں آتشزدگی سے بمبئی بازار راکھ ہوگیا۔ سوا لاکھ کے نقصان کا تخمینہ ہے۔

۱۰۰ عرب غوطہ خور جو سیلون میں موتی نکالتے تھے ایک جہاز میں بصرہ کو جاتے ہوئے کراچی میں ڈاکٹری معائنہ کے لئے جہاز سے اتارے جاتے تھے انہوں نے انکار کیا پولیس طلب کی گئی جس کو انہوں نے زدوکوب کیا آخر فوج کے آنے پر ان کے حواس درست ہوئے۔

گرانڈ ڈیوک آف سیکسنی دوشنبہ گزشتہ کو شملہ سے یوروپ کو واپس روانہ ہوئے۔

دیسی رجمنٹوں سے ۹ افسر برہما میں ملٹری ڈیوٹی پر بھیجے گئے ہیں۔

بڑا بازار کلکتہ کے پنڈت چھوٹو لال مصر نے وہاں کے پنجرا پول کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ دیا۔

عرس پیران کلیر شریف پر اودھ روہیلکھنڈ ریلوے نے روڑکی کا کرایہ یکم مئی سے ۷ مئی تک نصف کردیا۔

کلکتہ میں تجویز ہے کہ بابو سریندر ناتھ کا جرمانہ ۴۰۰ روپیہ اس طرح ادا کیا جائے کہ ۳۰ ہزار آدمی ایک ایک پیسہ دیں۔

حیدرآباد سندھ کے قلعہ میں پرانی عمارتیں جن کے گرنے کا اندیشہ تھا ڈائنامیٹ سے اڑا دی گئیں۔

گزشتہ حادثہ سے حیدرآباد سندھ میں مکانات کو جو نقصان پہنچا ان کا معاوضہ دینے کے لئے کمیٹی مقرر ہوئی۔

جالندھر اور ہوشیارپور کے درمیان مسافروں کے لئے موٹر کار گاڑیاں چلانے کے لئے ایک کمپنی نے درخواست کی ہے۔

اخبار ٹیلیگراف کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ وہاں شنگھائی سے خبر آئی کہ تبت میں فساد ہوگیا ہے اور یونن کے وائسرائے نے فوجیں روانہ کی ہیں۔

شنگھائی سے خبر آئی کہ عہدنامہ انگلینڈ و تبت پیکن میں دستخط ہوگئے جس میں تبت کو زیر سایہ چین تسلیم کیا گیا ہے۔ اور انگلستان اس کے اندرونی معاملات میں دخل نہ دیگا۔ جب تک کہ دوسری طاقتیں دخل نہ دیں۔

تبت کی بعض منڈیاں ہندوستان کی تجارت کے لئے کھولی جائیں گی اور ۲۵ لاکھ ٹیل تاوان چین ادا کریگا جو مہم تبت کا خرچ ہے۔

لندن سے تار خبر آئی کہ تبت کے متعلق چین کے ساتھ مذکورہ بالا عہدنامہ پر دستخط ہونے کی خبر غلط ہے۔

سان فرانسسکو میں بارش ہونے سے آگ بجھ رہی ہے لیکن لاکھوں آدمی جو میدانوں میں پڑے ہیں وہ سخت تکلیف میں ہیں شہر مذکور کا ½ ۲ میل لمبا اور ½ ۱ میل چوڑا رقبہ خاکستر ہوگیا ہے۔

جاپانی ریڈ کراس سوسائٹی نے ایک ہاسپٹل شپ اور چند نرسیں سان فرانسسکو میں بھیجی ہیں۔

۲۳ اپریل کی رات کو سان فرانسسکو میں پھر زلزلہ آیا لیکن کچھ نقصان نہیں ہوا۔

ایڈمرل ٹوگو نے یوروپ جانیکا ارادہ ملتوی کیا۔

گورنمنٹ بلجیم کا کشتی جہاز جس پر ۲۴ ملاح اور ۵ سو کیڈٹ سوار تھے خلیج بسکے میں ڈوب گیا۔ صرف ۲۶ جانیں بچائی جا سکیں۔

لندن میں حضور پرنس آف ویلز کے کامیاب سفر ہند سے واپس پہنچنے پر گلڈ ہال میں ۸ مئی کو دعوت دیجائیگی۔

یوگنڈا میں نندی قوم کے آدمیوں نے دو ہندوستانی سوداگروں کو مار ڈالا۔ فوج بھیجی گئی ہے۔

روس کے ۸۹ کروڑ ½ ۴۳ لاکھ پونڈ قرضہ کے نوٹ ۸۹ فیصدی کے نرخ سے ۵ فیصدی سود پر جاری ہوئے۔

انگلستان نے ایک کروڑ ۳۱ لاکھ ایکہزار پونڈ قرضہ دیا۔

زار روس ۱۰ مئی کو پارلیمنٹ افتتاح کرینگے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۴ اپریل میں مرض طاعون سے بتفصیل ذیل ۱۵۵۸۳ اموات واقعہ ہوئیں۔

پنجاب میں ۵۵۱۹ صوبجات متحدہ میں ۳۸۰۹ بنگال میں ۲۲۴۴ بمبئی میں ۱۷۶۶ ممالک متوسط میں ۴۴ برہما میں ۲۲۰ کشمیر میں ۲۸۔

افغانستان میں منتقال کیا۔ صاحب موصوف شملہ میں بہت مشہور تھے۔ جہاں وہ کئی برس تک آرمی ہیڈ کوارٹرز کے ایڈجوٹنٹ جنرل رہے اور ایڈیکانگ بھی تھے۔ وہ لاہور ڈویژن کی کمانڈ سے اول ڈیلن کمانڈ کو تبدیل کئے گئے اور اس زمانہ چھوڑے ہوئے صرف چند ہفتوں سے زیادہ نہیں ہوئے۔ وہ جہاں کہیں گئے ہمیشہ ہردلعزیز رہے۔ انہوں نے خوش قسمتی سے ہندوستان کی سرحد پر خدمات ادا کرنے میں حصہ لیا اور فوج میں داخل ہونے سے ۵ سال کے عرصے میں ایک تمغہ اور کلاسپ بھی حاصل کر لیا تھا۔ بعد ازاں دس سال پیچھے جنگ افغانستان کے موقعہ پر جو خدمات کے صلہ میں علاوہ قندھار ستار کے ایک تمغہ اور چار کلاسپ حاصل کئے۔

---

**شبقدر** کے گرد و نواح میں پشاور کی سرحد پر جو ڈاکے اگرچہ بہت غیر معمولی پیمانے پر تھے لیکن ان کی تہ میں کوئی پولیٹیکل بات یا سرحدی فرقوں کی کوئی خاص مخالفت معلوم نہیں ہوتی۔ یہہ قزاق بدمعاش اور بدچلن لوگوں کا ایک مجموعہ تھا جن کو ایک بےباک شخص حاکم خان نامی نے جو بظاہر ایک لیڈر کے طور پر ان لوگوں میں اپنا بہت کچھ اثر رکھتا ہے ان کو اکٹھا کر لیا تھا۔ ان حملوں کی تمام تجویزیں بڑی ہوشیاری اور جرات سے پوری کی گئی تھیں جن کا بڑا مقصد صرف لوٹ مار کرنا تھا جن میں وہ اچھی طرح کامیاب ہوئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آس پاس کے مہمند لوگ بھی اس مہم میں ضرور ان کے شریک حال تھے اگرچہ وہ کھلم کھلا طور سے ان کے ساتھ نہیں تھے کیونکہ یہہ ناممکن ہے کہ اتنی بڑی کارروائی اور اس قدر لوگوں کا مجمع ہو اور دیہات کے باشندوں اور ملکوں کو معلوم ہوئے بغیر واقع ہو جائے اور سرحد پر ان کی موجودگی کا حال ان کو معلوم نہ ہو۔ پس اس صورت میں فرقہ کی ذمہ داری کا بوجھ ان لوگوں کے سر پر ڈالنا چاہئے۔ ورنہ انگریزی علاقہ میں بہت ہی حفاظت کا کچھ انتظام نہ ہو سکیگا۔ سرحدی پولیس جو شبقدر مچنی اور ابازئی کے قلعوں پر قابض ہے قزاقوں کے اس قدر بڑے گروہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ناکافی ہے۔ البتہ اگر مقامی گروہ کا سوار پیشتر ان کے آنے کی خبر پہنچا سکے تو بروقت بستا حصہ سے کمک کا انتظام ہو سکتا ہے اور ان قزاقوں کا بہت کچھ انسداد ہو سکتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی مہمند لوگوں کی نسبت یہہ

یقین کرنے میں تامل ہے کہ وہ کوئی غدارت کرنے پر کمربستہ ہوں جبکہ وہ حال ہی میں اس الاؤنس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں جو شلمان ریلوے کی تیاری کے لئے دیا گیا ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ قزاقوں کا یہ حملہ ریلوے کی مخالفت کا نتیجہ ہو۔ لیکن اب تک جسقدر معلوم ہو سکتا ہے اس کی تصدیق نہیں ہوئی پس اب اس کا یہی علاج ہو سکتا ہے کہ کچھ عرصہ اور اس سرحد کے ٹکڑے پر ہوشیاری اور خبرداری سے نظر رکھنا ضروری سمجھا جائے کیونکہ انگریزی علاقہ میں اسی قسم کی وارداتوں کے کامیابی سے عمل میں آنے سے عموماً تکلیفوں اور دقتوں کے پیدا ہونیکا اندیشہ ہے۔

---

**شبقدر** اور ابازئی کے قلعوں پر حاکم خان کے کسی آئندہ حملے کے اندیشہ کے خیال سے سردست کچھ فوجیں رکھی جائینگی اس انتظام سے سرحدی پولیس کا صرف یہہ کام رہجائیگا کہ وہ آزادی سے سرحد کی پٹرول کرتی رہے اور مہمند کے ملک سے جو دستے جاتے ہیں ان کی نہایت خبرداری اور ہوشیاری سے دیکھ بھال رکھے۔

---

**ایسا معلوم** ہوتا ہے کہ جب حاکم خان نے بدمعاشوں اور قزاقوں کے اتنے بڑے گروہ کو جمع کیا ہے تو مہمند کے فرقوں میں سے کسی شخص کو اس میں دخل دینے کی جرات نہ ہوئی اور کسی مہمند نے اس کی اطلاع سرحدی پولیس میں نہ کی۔ پس حاکم خان نے اس پہلے حملہ میں کامیاب ہو کر قیمتی لوٹ کا مال لالپورہ (ڈھکہ) جا کر فروخت کیا جہاں امیر صاحب کے افسروں کو ان کے نوٹس لینے کی بظاہر کوئی ضرورت نہ تھی پہلی مرتبہ اس طرح کامیاب ہو کر حاکم خان کو پھر دوبارہ حملہ کرنے کی دلیری پیدا ہوئی۔ یہ حملہ بھی پہلی طرح اچانک واقعہ ہوا اور پولیس کو اطلاع نہ پہنچ سکی اور قزاق پھر کامیابی سے لوٹ مار کر کے واپس چلے گئے۔

---

**نیپال میں بغاوت** نیپال میں موجودہ حالتوں کے لحاظ سے ریگولروں کے علاوہ تمام ملیشیا فوج کا لام بند رہنا ضروری اور لازمی خیال کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ نیپال نے ڈاکٹروں کو اطلاع دی ہے کہ وہ ڈاکٹری سروس کے لئے ایک خاص کور قائم کیا جائے جس میں آئندہ

روزانہ تنخواہ ۵ شلنگ ہوگی۔ گورنمنٹ نے ریگولروں کے متعدد دستوں کو قائم کرنیکا بھی مصمم ارادہ کر لیا ہے اور اس وقت تک آفیسر سو بیاتین حملہ آور پوزیشن اختیار کرنے سے پہلو تہی کرینگی جب تک کہ کافی فوج تیار نہ ہو جائے اور چونکہ باغیوں کے قلعوں سے نکلنے کی امید نہیں ہے اس لئے کسی زیادہ خطرے کا اندیشہ نہیں لیکن حقیقت میں حالت بہت نازک ہے۔ ریگولروں کی بھرتی بہت تیزی سے عمل میں لائی جا رہی ہے اور ان کا نام راشٹن سکاوٹ ہارسس رکھا جائے گا

شہری امیت نامی ایک مشہور بوئر جنرل نے ۲۵۰ بوئروں کے مہیا کرنے کی درخواست پیش کی تھی جو منظور کی گئی۔

ڈینیروانے جو سیٹ ولوکا بیٹا ہے اپنی وفاداری ثابت کرنے کے لئے لمباٹا فتح کرنے کی درخواست کی ہے مگر تمام افسران اپنی تجویزیں بدلنا نہیں چاہتے اور اب انہوں نے میدان جنگ میں سات ہزار آدمیوں کی جمعیت اکٹھی کر لی ہے۔

ڈربن سے خبر آئی کہ مسٹر میڈن وزیر ریلوے نٹال نے اپنے وکلوں کو مخاطب کر کے کہا کہ پول ٹیکس کو ایک جگہ شورش کا بہانہ بنا لیا گیا ہے۔ جس کو کہ لوگوں نے ایک عرصے سے پورا کرنے کا ارادہ کیا ہوا تھا لیکن مجلس وزراء نے یہہ فیصلہ کیا ہے کہ شاہی مدد مانگنے کے بغیر اس نار اضگی کا اہتمام کیا جائے کیونکہ اگر امپیریل گورنمنٹ نے مدد دی تو اس کو اس کے آخری فیصلہ میں دخل دینے کا حق حاصل ہوگا جو کہ جنوبی افریقہ کے فوائد کے لئے مضر ہے۔

سپاہیوں کی دو بھری ہوئی گاڑیاں سوازی لینڈ کی سرحد کی حفاظت پر اتر گئی ہیں۔

وزیر اعظم نیٹال نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ موجودہ حالتوں میں امپیریل گورنمنٹ کا دخل دینا غیر مناسب اور بے ضابطہ ہے اور اس کے برخلاف التجا کرنے کے لئے سوائے اس کے اور کوئی ذریعہ نظر نہیں آتا کہ وزارت سے مستعفی ہوا جائے اور وزارت جو کچھ اپنا فرض خیال کرتی ہے اسی کے بموجب عملدرآمد کریگی خواہ اس کے لئے خونی قاتل کیوں نہ کہلائے۔

نیٹال ایک ہزار دیسی سوار سکاوٹ بھرتی کر رہا ہے۔

وزیر اعظم نیٹال نے اپنے موکلوں کو مخاطب کرتے ہوئے مقدمہ کی نسبت دوبارہ سوال کرنے کے خیال کا قطعی طور پر انکار کیا جس سے امپیریل گورنمنٹ کو نیٹال کے ہاتھوں سے انتظام چھین لینے

کا حق حاصل ہوتا ہے۔
ٹرنسوال نے نیٹال کے لئے پانسو والنٹیروں کے مہیا کرنے کے لئے کہا ہے۔

**سوڈان میں حملہ** - مریم نامی ایک ابی سینیا کے باغی نے سرکش ہو کر کدارف کے جنوب مشرق میں کئی سوڈانی دیہات پر ڈاکہ مارا ۱۰۱ آدمی قتل کئے۔ ۸۹ مرد اور ۳۰۳ عورتیں قید کر کے لے گئے۔
اس کے گرفتار کرنے کے لئے سرحد پر پوسٹیں قایم کی گئی ہیں۔

**الوداعی پیام** - صوبیدار میجر الہ دین صاحب متعینہ ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز اون باڈیگارڈ جو ملک معظم کا اردلی مقرر ہو کر ولایت تشریف لیجاتے ہیں ۱۱ ماہ حال کو جب حیدر آباد سے روانہ ہونے لگے تو جملہ سرداران و کلرکس و نن کمیشنڈ آفیسران ریلوے سٹیشن پر جمع ہوئے - سب کی طرف سے حوالدار شیخ سراج الدین ہیڈ کلرک رجمنٹ نے صوبیدار صاحب کو حسب ذیل الوداعی پیغام دیا -
جناب مکرم معظم صوبیدار میجر صاحب - آجکا دن کمال مبارک اور قابل افتخار ہے کہ ہم آپ کی مشایعت میں حیدر آباد ریلوے سٹیشن پر حاضر ہیں اور آپ کو بحیثیت ایڈیکانگ ملک معظم دیکھ رہے ہیں اس عزت افزائی کے لئے ہم تہ دل سے آپ کو مبارکباد دیتے ہیں -
رجمنٹ ہذا کے کسی سردار کو آجتک یہ اعزاز حاصل نہیں ہوئے تھے یعنی حضور پرنس آف ویلز کے ایام سیاحت بلوچستان ۱۹۰۶ء میں آپ ہز رائل ہائنس کے ایڈیکانگ مقرر رہے اور حضور ممدوح کے دست مبارک سے تمغہ وکٹوریہ آرڈر حاصل کیا - اور اب ملک معظم کے ایڈیکانگ منتخب ہوئے - سال گذشتہ میں انڈین آرمی رجمنٹوں کے امتحانات میں اول رہنے کا فخر بھی آپکو ہی حاصل ہوا - اگرچہ آپکی مفارقت شاق ہے تاہم بخوشی برداشت کرینگے -
خداوند کریم آپ کا یاور ہو اور سفر دور و دراز بخیر انجام ہو -
صوبیدار میجر صاحب نے اس کے جواب میں فرمایا :-
میں تمام اصحاب کا تہ دل سے مشکور ہوں جو اس قدر تکلیف گوارا فرما کر میری سرفرازی کا باعث ہوئے - خداوند کریم سب مہربانوں کو اقبال نصیب فرمائے اور خوش و خرم رکھے -

**رائل وکٹوریہ میڈل** - ۱۰ ٹوانہ لانسرز کے رسالدار میجر ملک احمد یار خان صاحب بہادر اور رجمنٹ ۳۹ سنٹرل انڈیا ہارس کے رسالدار میجر ملک غلام محمد خان بہادر اور ۲۰ لائٹ کیولری کے رسالدار میجر ملک شیر بہادر خان صاحب کو حضور پرنس آف ویلز نے بصلہ اسکارٹ ڈیوٹی وکٹوریہ میڈل عطا فرمایا ہے۔
یہ ہرسہ سردار ایک ہی خاندان کے ممبر قوم ٹوانہ کے سرمایۂ ناز ہیں
رجمنٹ ۳۸ سنٹرل انڈیا ہارس کے رسالدار میجر علی حیدر خان کو بھی یہی تمغہ عطا ہوا ہے۔

## پروموشن

۲۷ پنجابیز جمعدار سکندر خان صاحب جو آزمائشاً جمعدار مقرر ہوئے تھے ۲۹ جنوری ۱۹۱۰ء سے اپنے رینک میں مستقل ہوئے
۳ - سکنڈر دھارس - کٹ سنگھ صاحب ایک خالی عہدہ پر کرنے کے لئے آزمائشاً جمعدار بنائے گئے -
۵۰ - سلمنی آر کیمیل کورز - رسالدار نواب خان صاحب جو آزمائشاً رسالدار مقرر ہوئے تھے ۱۵ فروری ۱۹۱۰ء سے اپنے رینک میں مستقل ہوئے۔
رسائیدار سرفراز خان صاحب جو آزمائشاً رسائیدار مقرر ہوئے تھے ۱۵ فروری ۱۹۱۰ء سے اپنے رینک میں مستقل ہوئے۔
۲۷ - ماونٹین بیٹری - حوالدار سردار سنگھ صاحب بجائے جمعدار زمان خان صاحب پنشن یافتہ کے ۱۰ مارچ ۱۹۱۰ء سے جمعداری پر مامور ہوئے -

## آج کیا خبر ہے؟

تعطیل ایسٹر کے بعد ۲۶ اپریل کو پارلیمنٹ انگلستان کا اجلاس شروع ہوا -
مسٹر مورلے نے بجواب ایک سوال کے فرمایا کہ یہ صحیح نہیں ہے کہ لارڈ کچنر کی جدید ملٹری سکیم سے انڈین آرمی میں ناراضی ہے - لارڈ منٹو نے علیحدہ بطور پر تحقیقات کر کے معلوم کیا ہے کہ دیسی فوج کی حالت عمدہ ہے اور کسی قسم کی شکایت یا بے چینی فوج میں نہیں ہے اگرچہ قابلیت کا معیار بلند کرنے میں افسروں اور سپاہیوں کو محنت ضرور زیادہ اٹھانی پڑتی ہے لیکن لارڈ کچنر اور ان کے کمانڈر بخوبی واقف ہیں کہ ضرور قربانی کو جہانتک ممکن ہو ہلکا کیا جاوے -
گورنمنٹ نٹال نے دیسی بغاوت کے فرو کرنے میں ٹرانسوال کی امداد منظور کر لی ہے - ٹرانسوال کے ۴۰ فیصدی والنٹیروں نے نٹال کی مدد کو جانے پر آمادگی ظاہر کی -

فرنچ اخبار میسن سلوی ہے کہ شمالی افریقہ میں جرمن ایجنٹ مشہور کرتے پھرتے ہیں کہ قیصر جرمن مسلمانوں کا حقیقی محافظ ہے اور سلطان ٹرکی ٹیونس پر قابض ہونگے - ان خیالات سے وہاں یوروپین لوگوں پر سختیاں ہونے لگی ہیں۔
لیڈی ریواز صاحبہ اور مس ریواز صاحبہ ۲۹ ماہ حال کو لاہور سے شملہ تشریف لیجائینگی -
بیریسال کے معاملے کی مفصل رپورٹ بذریعہ تار کے ولایت بھیجی گئی - سر ہنری کوٹن پارلیمنٹ کو متوجہ کرینگے -
نواب لفٹننٹ گورنر پنجاب ۱۱ مئی کو رونق افروز شملہ ہونگے -
اب کے سال پلیگ سخت مہلک قسم کی ہے چنانچہ ہفتہ گذشتہ میں تمام ملک میں ۱۰۲۰۸ کیس ہوئے جن میں سے ۸۲۵۵ مریض جان بحق ہوئے

**لودیانہ** - حکام نارتھ ویسٹرن ریلوے کی مہربانی کا اہالیان لودیانہ کو مشکور ہونا چاہئے کہ یکم مئی سے ایک ٹکٹ آفس در پارسل آفس شہر کے اندر کھولا جائیگا - اگرچہ یہاں ریلوے سٹیشن پر ٹکٹ خریدنے میں چنداں دقت اور زیادہ بھیڑ بہاڑ مثل دہلی و امرتسر وغیرہ کے نہیں ہوتی ہے تاہم صبح سے شام تک جس وقت دل چاہے بازار سے ٹکٹ خریدنے میں نہایت آسانی ہے اور پارسلوں کی روانگی میں تو اور بھی سہولیت ہو جائیگی -
کچھ عرصہ ہوا کہ ریاست ہائے نابھہ و پٹیالہ میں ضلع لودیانہ کے جاٹوں نے ڈاکہ زنی کی تھی - ریاستوں کی پولیس ان کی گرفتاری سے مایوس ہو چکی تھی - مسٹر ملکف ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع لودیانہ اور مسٹر حبیب علی انسپکٹر پولیس اور سید سرفراز علی سب انسپکٹر تھانہ ڈھلوں نے ۷ ڈاکوؤں کو موضع گوجروال سے گرفتار کیا ۴ ہزار کی مالیت کے زیورات اور زر نقد اور آلات حرب برآمد کئے گئے ملزمان ریاست پٹیالہ کے حوالہ کئے گئے ہیں -
منشی رحیم بخش میونسپل کمشنر اور لالہ امراؤ سنگھ صاحب کو کرسی نشینی کا اعزاز عطا ہوا -
لوکل ہم قومی اخبار جب کبھی ایک فقرہ بھی باعتبار انشا کے صحیح نہیں ہوتا گالیاں دیتے دیتے جہالت اور بے معنی عبارت بھی لکھنے لگا ہے خدا اس پر رحم کرے چونکہ وہ اپنی غلطیوں کو تسلیم کرتا ہوا بھی اعتراض کی چوٹ ٹھنڈے دل سے سہار نہیں سکتا اس لئے ہم نے اسکو ہمیشہ کے لئے زمرہ تلامذہ سے خارج کر دیا - وہ اپنے قدیم استاد مرزا حیرت کی شاگردی سے بھی جس پر ہفتہ گذشتہ تک اُسے بڑا فخر تھا منحرف ہو گیا ہے - اور اُس کے قول کو اب سند نہیں مانتا - [illegible]

# دلچسپ واقفیت

## زمین دوز بے تار پیام برقی

بے تار پیام برقی کا تمام دار و مدار جیسا کہ اکثر لوگوں کو معلوم ہوگا کرہ باد کے بالائی لطیف ہوا کے طبقے کی لہروں پر ہے۔ لیکن ایک موجد نے اس ایجاد میں اور زیادہ ترقی کرکے یہہ دعویٰ کیا ہے کہ بے تار پیام رسانی کے لئے صرف ہوا کا ذریعہ ضروری نہیں بلکہ اگر اس کو زمین کے اندر سے بھیجا جاوے تو اس سے بہت عمدہ اور قابل اطمینان نتایج حاصل ہو سکتے ہیں۔

یہہ شخص فادر جوزف مارگس نامی ، لکسمبرگ کا ایک پادری ہے جو چند ایک اور بھی ایجادوں کا موجد ہے کچھ عرصے سے وہ بے تار پیام برقی کا سلسلہ زمین کے اندر عمل میں لانے کے لئے تجربے کر رہا ہے جس میں اس کو خاطر خواہ کامیابی ہو چکی ہے۔

فادر مارگس کا بیان ہے کہ گذشتہ چند سال سے میں مرکونی صاحب کی بے تار پیام برقی کی ایجاد پر غور کر رہا ہوں اور مجھکو ہمیشہ یہہ فکر رہا ہے کہ اس کی چند ایک مشکلات جن کی موجودگی بہت نقصان دہ ہے رفع ہو جائیں تو یہہ عجیب و غریب اور فائدہ مند ایجاد تکمیل کو پہنچ سکتی ہے۔ اگر ہم یہاں سے کسی خاص مقام پر پیام بھیجنا چاہیں تو یہ پیغام اسی اسٹیشن پر پہنچے جس جس کے لئے یہہ مخصوص ہے درمیانی اسٹیشنوں کو اس کا کچھ علم نہو۔ اور اس کی آواز کو صرف وہی لوگ سمجھ سکیں جو اس کو سمجھ سکتے ہیں۔ غرضیکہ ان وجوہات پر مدت تک غور و فکر کرنے کے بعد میں اپنی تجاویز پختہ کرتا رہا۔ آخر ایک دن مجھے یہ خیال گذرا کہ اس سلسلہ کے لئے لطیف ہوا کا ذریعہ مقرر کرنے کی بجائے جس میں صدہا مشکلات اور رکاوٹوں کا سامنا ہوتا ہے اگر زمین کے اندر ہی اندر کارروائی کیجائے تو ہر طرح فائدہ ہے۔ کئی ماہ تک میں پھر اس مسئلہ پر غور کرتا رہا۔ اور کئی کئی رات تک میں اس کے عمل میں لانے کی صورتیں تجویز کرنے کے لئے جاگتا رہا۔ آخر بہت کچھ سوچنے کے بعد میں نے تجربے کرنے شروع کئے جن سے میرا بخوبی اطمینان ہو گیا۔ اور نہ صرف میرے پہلے خیال کی پوری پوری تصدیق ہو گئی بلکہ اسی ایک طریقے سے بے تار پیام برقی کی وہ تمام مشکلات رفع ہو گئیں جنکے ہوا میں بھیجنے کی صورت میں واقع ہونے کا اندیشہ تھا۔

پہلے میں نے تھوڑے سے فاصلہ پر تجربہ شروع کیا لیکن کامیابی کے ساتھ ساتھ فاصلہ اور برقی طاقت بھی بڑھتی گئی اور چونکہ میرے ان تجربوں کیلئے زمین میں بڑے بڑے سوراخ کرنے کی ضرورت تھی اس لئے ان کی گہرائی بھی بتدریج بڑھائی گئی۔ آخر کار میں نے ارادہ کیا کہ ان سوراخوں کی گہرائی تین سو فٹ سے لیکر چار سو فٹ تک بڑھاکر ایک نہایت بڑے پیمانہ پر اس کا تجربہ کیا جائے۔

تمام یوروپ میں بے تار پیام برقی کا بہمہ زمین دوز سلسلہ قایم کرنے کے لئے سمندر کے دونوں جانب کم از کم سو ہزار فٹ گہرے سوراخ کی ضرورت ہے اور اگر اس سے بھی زیادہ گہرائی حاصل کی جاسکے تو یہ تجربہ اور بھی زیادہ آسان ہو جائیگا۔ تمام یوروپ میں ایسا سلسلہ قایم کرنے کے متعلق میں عنقریب تجربہ کرنے والا ہوں اور میں نے اندازہ لگایا ہے کہ اس کے عملی طور پر کام میں لانے کے لئے خرچ کی تعداد چار یا پانچ ہزار پونڈ کے درمیان ہوگی۔ اور اس سکیم کی تکمیل پر مجھے پورا پورا یقین ہے کہ جس قدر عرصے میں موجودہ بے تار پیام برقی ایک پیغام بھیج سکتی ہے میں بآسانی دس روانہ کرسکونگا۔

---

**ڈاکٹروں کی عجیب و غریب ایجادیں۔** عوام الناس اکثر ان حیرت انگیز ایجادوں سے بہت کم واقف ہیں جو آئے دن ڈاکٹروں کے کام میں مدد دینے کے لئے عمل میں لائی جاتی ہیں کیونکہ ان کا استعمال ابھی صرف خاص خاص مقامات تک محدود ہے اور عام ڈاکٹروں اور سرجنوں کو اس سے فائدہ اٹھانیکا بہت کم موقع حاصل ہے۔

ان میں سے ایک نہایت دلچسپ اور ساتھ ہی از حد مفید شے ایک "جرم پروف" (یعنی جس پر چھوت وغیرہ سے لگنے والا مرض کچھ اثر نہیں کرسکتا) مکمل لباس ہے جو اپریشن کرتے وقت سرجنوں کے استعمال کے لئے ایجاد کیا گیا ہے یہہ تمام پوشاک بالکل ربڑ کی بنی ہوئی ہوتی ہے۔ اور کیونکہ اس میں سے ہوا داخل نہیں ہو سکتی اس لئے کسی قسم کے مرض کے جرم بھی اس میں سے گذر کر جسم پر اثر نہیں کرسکتے۔ لیکن ایک عجیب طریقے سے ہوا کو صاف کرکے اس لباس کے اندر گذارا جاتا ہے۔ دونوں پاؤں کے نیچے دو چھوٹی چھوٹی دھونکنیاں لگی ہوتی ہیں جو چلتے وقت پاؤں کے دبنے کے عمل سے ہوا کو چھانکر اس پوشاک میں داخل کرتی ہیں۔ جہاں یہ ایک اور "جرم پروف" پردہ میں صاف ہوکر سر کی چوٹی تک پہنچتی ہے۔ آنکھوں کی جگہ دو گلاس لگے ہوتے ہیں جن میں سے سرجن بآسانی دیکھ سکتا ہے۔

تشخیص مرض کے لئے ایک اور عجیب و غریب آلہ ایجاد ہوا ہے جو ایک قسم کا چھوٹا سا کمرہ ہے۔ سامنے کی طرف یہہ کافی طور سے کشادہ ہوتا ہے اور اس قدر اونچا کہ ایک آدمی اس میں داخل ہوکر بآسانی کھڑا ہو سکتا ہے اس کے اندر برقی روشنی کا ایسے بڑے پیمانے پر انتظام کیا جاتا ہے کہ کمرے میں نہایت چوندھیا دینے والی چمکدار روشنی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس طاقتور روشنی میں اگر مریض کو کھڑا کرکے دیکھا جاوے تو اس کا جسم شیشہ کی مانند شفاف نظر آتا ہے اور ایک آنکھ بھر کر دیکھنے سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ اس کے کس عضو میں کس مقام پر شکایت یا تکلیف ہے۔

ایک اور عجیب آلہ سے ڈاکٹر مریض کے پیٹ اور معدہ کا تمام و کمال حال معلوم کرسکتا ہے۔ یہہ ایک چھوٹی سی گول اور نرم شے ہوتی ہے جس میں تیز برقی روشنی کا انتظام کیا ہوتا ہے۔ مریض اس کو نگل لیتا ہے۔ اندر پہنچکر اس کی روشنی سے معدہ اور پیٹ کا تمام حال بالکل آسانی سے دکھائی دیسکتا ہے۔

---

**زندہ لیمپ۔** آسٹریا کے ایک سائنٹسٹ نے تجربوں سے ایک عجیب و غریب شے پیدا کی ہے جس کو زندہ لیمپ کہنا چاہئے بعض مردہ مچھلیوں کے جسم پر جو چمکدار روشنی نظر آیا کرتی ہے اس کو دیکھکر اس سائنٹسٹ کو زندہ لیمپ تیار کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ مچھلی کے جسم پر جو روشنی نظر آتی ہے وہ خود مچھلی کی پیدا کی ہوئی نہیں ہے بلکہ یہہ ان باریک باریک چمکدار کیڑوں کا مجموعہ ہے جو اس کے گوشت پر گذارہ کرتے ہیں۔

اس خیال کی اور زیادہ تحقیقات کرنے سے اسکو یہہ بھی معلوم ہوا کہ چمکدار کیڑوں کی تمام اقسام میں سے وہی کیڑے سب سے زیادہ چمکدار ہوتے ہیں جن کی خوراک گوشت ہے۔

پھر اس نے ارادہ کیا کہ کسی طریقہ سے ان روشنی کے کیڑوں کو کسی شے میں بند کرکے ان کی پرورش کی جائے چنانچہ اس نے ایک شیشے کے گول برتن میں ان کیڑوں کو داخل کرکے ان کی پرورش شروع کی اور تھوڑے ہی عرصے میں انکی تعداد اس قدر بڑھ گئی کہ وہ شیشہ کا گول برتن ایک چمکدار لیمپ کا گولہ بن گیا اور اس کی روشنی میں کتاب وغیرہ بآسانی پڑھی جاسکتی ہے۔ اس سائنٹسٹ نے اسی زندہ لیمپ کی روشنی سے کئی فوٹوگرافی بھی لئے ہیں

**بادلوں پر گولہ باری** - بعض ملکوں میں بادلوں پر فائر کرنا آرٹیلری پریکٹس کی ایک باقاعدہ صورت اختیار کرتا جاتا ہے اکثر ناظرین متعجب ہونگے کہ بادلوں پر توپیں چلانے سے کیا فائدہ - لیکن حقیقت میں بادلوں سے جنگ کرنے کا یہہ عمل اکثر ژالہ باری اور برف کے طوفان روکنے میں نہایت مؤثر ثابت ہوا ہے - جو توپیں اس کام کے لئے استعمال کی جاتی ہیں ان کا منہ بہت کشادہ ہوتا ہے جس سے اس کے ڈسچارج کا اثر زیادہ سے زیادہ جگہ میں پھیل سکتا ہے -

اس توپ کے فائر کرنے سے صرف یہہ مقصود ہوتا ہے کہ ایک طاقتور چھوٹا سا بگولہ پیدا کرکے بادلوں کو منتشر کیا جاوے - اور اس طرح ژالہ باری وغیرہ کو روکدے - اس توپ کے ذریعے جو ہوا اوپر بھیجی جاتی ہے وہ اس قدر طاقت اور تیزی سے جاتی ہے کہ تمام پرندے جو اس کے راستہ میں حائل ہوں مر جاتے ہیں۔

**شیشے کے مکان** - آجکل یوروپ اور امریکہ میں جس کثرت سے شیشہ تعمیر کے کام میں صرف کیا جا رہا ہے اس سے یقین ہے کہ کسی زمانے میں اینٹوں اور پتھروں کے مکانات کی بجائے تمام شیشے کی عمارتیں ہوا کرینگی -

شیشے کے شہر ہونا واقعی ایک دل خوش کن خیال ہے جو نہ صرف اس کی خوبصورتی کے پہلو سے عمدہ ہے بلکہ اس کے مفید استعمال کی وجہ سے ہر طرح قابل ترجیح اور فائدہ مند ہے مثلاً اینٹ یا پتھر کے مکانات بہت جلد دھوئیں سے خراب اور میلے ہو جاتے ہیں اور ان کے صاف کرنے کے لئے ہر سال بہت کچھ روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے لیکن شیشے کے مکانات صرف پانی سے آسانی صاف ہو سکتے ہیں - پائداری اور مضبوطی میں بھی یہہ پتھر سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے -

**ایک جاپانی رسم** - جاپان میں جہاں اور طریق زندگی قابل تعریف ہیں وہاں مہمانوں کے متعلق یہہ اچھی رسم ہے کہ اگر میزبان کو مہمان کے زیادہ قیام رکھنے سے کوئی تکلیف یا نقصان ہو تو اور ملک کے باشندوں کی طرح وہ کسی بہانہ یا ترکیب سے اسکو رخصت نہیں کرتے بلکہ وہ ایک ایسا طریقہ استعمال کرتے ہیں کہ مہمان بغیر ناراض ہوئے خود بخود خوشی سے چلا جاتا ہے -

وہ مہمان کو نہ منہ پھوٹ کر صاف جواب دینے سے شرمندہ کرتے ہیں - نہ تکلف میں آکر آپ تکلیف اٹھاتے ہیں بلکہ گھر کی منتظر ایک وقت کا عمدہ کھانا ایک چھوٹے سے بکس میں بند کرکے ایک فیتہ سے لپیٹ کر اور دیتے مہمان کو پیش کرتی ہے جس کو مہمان فوراً سمجھ جاتا ہے اور اس بکس کو نہایت خوشی سے قبول کرتا ہے اور کچھ عرصے کے بعد کسی قسم کی اظہار ناخوشی یا میزبان کے غیر متواضع ہونے کی شکایت کا خیال کرنے کے بغیر رخصت ہو جاتا ہے وہ اچھی طرح جانتا ہے اور اس کو اس بات پورا پورا یقین ہے کہ میزبان کسی انتہا درجہ کی مجبوری کے باعث اس کو رخصت کرنے پر مجبور ہوا ہے اور اس واقعہ سے ان کی محبت دوستی یا باہمی تعلقات میں سرمو فرق نہیں آتا -

**کاغذی جہاز** - آسٹریا میں ایک شخص نے بین الاقوامی کاغذ مشین میں دبا کر ان سے ایک ۱۲ فٹ لمبا چھوٹا سا جہاز بنایا ہے بادبان مستول وغیرہ سب چیزیں کاغذ کی ہیں

**پودوں کی بالیدگی دواؤں سے** - دواؤں کے ایسڈ نکال کر پودوں کی بالیدگی کے لئے ان کا تجربہ کیا گیا - اول پودوں کی پرورش تیس پینتیس گھنٹے تک ایتھر یا اسی قسم کی اور دواؤں سے کی جاتی ہے اور بعد ازاں پودے نہایت تیزی سے بڑھنے میں - بعض پھول کے پودوں پر اس کا تجربہ کرنے سے دیکھا گیا ہے کہ چند گھنٹے کی کارروائی کے بعد پودے کا قد دو چند ہو گیا -

**تیل اور کوئلہ** - وہ زمانہ قریب ہے کہ جب تمام دنیا کے انجن ریلوے اور جہازوں وغیرہ کی کمپنیاں بجائے کوئلہ کے تیل استعمال کیا کرینگی - تقریباً تمام ملکوں کی بحری طاقتیں اپنے جہازوں کے لئے اس کے تجربے کر رہی ہیں خصوصاً برٹش امیر البحری اس کام میں بہت سرگرمی سے مشغول ہے -

حال ہی میں پورٹلینڈ بیس نیوی نے اس غرض کے لئے چار بڑے بڑے عظیم الشان تالابوں میں تیل کا ذخیرہ جمع کیا ہے اس قسم کے ۲۲ تالاب جبرالٹر اور بحیرہ روم میں تیار ہونے والے ہیں - جن میں سے ہر ایک تالاب میں ڈیڑھ ملین گیلن تیل سما سکتا ہے -

ممالک غیر میں سے جرمنی - اٹلی - ڈنمارک - اور سویڈن نے اپنی بحری فوج کے لئے اس قسم کے جنگی جہاز تیار کرائے ہیں جن میں بجائے کوئلے کے تیل استعمال کیا جائیگا - روس اور فرانس بھی اس کی تقلید کرنے والے ہیں - اور جہازوں کی کمپنیاں بھی کوئلے کا استعمال بند کرتی جاتی ہیں -

شیل ٹرانسپورٹ کمپنی کے ۳۰ سٹیمروں کے بیڑے میں سوائے تیل کے اور کوئی شئے نہیں جلائی جاتی - سان فرانسسکو کی بندرگاہ کے آس پاس ۱۴ اسٹیمر ایسے ہیں جن میں صرف تیل بطور ایندھن کے خرچ ہوتا ہے -

اضلاع متحدہ امریکہ کی بعض ریلوے کمپنیوں نے بھی استعمال تیل جاری کر دیا ہے - سدرن پیسفک ریلوے کمپنی کے کم از کم ۳۰ انجن ایسے ہیں جن میں صرف تیل استعمال کیا جاتا ہے - ٹیکسس اور کیلیفورنیا کی تمام ریلوں اور کارخانوں کا بھی یہی حال ہے -

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ تیل میں ایسی کیا خوبی ہے جو اس کو کوئلے پر اس قدر ترجیح دیجاتی ہے -

اول خرچ کے لحاظ سے تیل کوئلے کی نسبت نصف قیمت پر پڑتا ہے - کیونکہ تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ ۲۳ ٹن تیل خرچ کرکے ایک سٹیمر جس قدر فاصلہ طے کر سکتا ہے وہ ۴۲ ٹن کوئلہ جلانے سے بمشکل کر سکتا ہے -

دوم تیل کا استعمال اس لئے قابل ترجیح ہے کہ اس کے خرچ کرنے کے لئے سٹیمروں اور انجنوں وغیرہ میں بہ نسبت پیشتر کے فائرمینوں اور دیگر ملازموں کی ایک چوتھائی کم ضرورت ہوگی - شیل ٹرانسپورٹ کمپنی کی دو سٹیمروں پر چودہ سٹوکروں اور ٹرمروں کی بجائے صرف ۳ آدمی کام کرتے ہیں -

سوم تیل کے خرچ کرنے میں کسی قسم کی راکھ کوڑہ کرکٹ اور بدبو وغیرہ کا نشان تک پیدا نہیں ہوتا - اور انجن نہایت عمدہ اور صاف حالت میں رہتا ہے -

چہارم کوئلے میں دھواں اور بدبو پیدا ہوتی ہے اور تیل ان دونوں باتوں سے آزاد ہے -

پنجم انجنوں اور جہازوں میں کوئلے کی باربرداری میں بہت سی دقتیں اور محنت در پیش آتی ہے - لیکن تیل کے بھرنے کے لئے صرف ایک نلکی کا کھولدینا کافی ہے - جو تیل کے تالاب سے ملحق ہوتی ہے ششم کوئلے کے لئے انجن کی انگیٹھی کی روزمرہ کی مرمت اور اس کے اوزاروں کے کام کی ہر روز وقت رہتی ہے - تیل میں یہہ نہ ہوگی تیل میں ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کی حرارت کو بہت تھوڑے وقفہ میں حد سے زیادہ اور حد سے کم کر سکتے ہیں اور یہ بات کوئلے کے استعمال سے حاصل نہیں ہو سکتی -

**آواز کا فوٹو** - جس شے کو ہم آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں اُس کا فوٹو لیتے تو جہان نے دیکھا ہے لیکن جس شے کو ہم آنکھوں سے ہرگز نہیں دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن کانوں سے سُن سکتے ہیں یعنے آواز اس کا فوٹو لیتے بہت سے آدمیوں نے شاید سنا بھی ہوگا۔ لیکن حقیقت میں یہ باتیں بالکل سچ ہے اور وہ عجیب و غریب آلہ جس کے ذریعہ ہم "آواز" کا فوٹو لے سکتے ہیں "ایڈوفون" کہلاتا ہے۔ یہہ آلہ ثابت کرتا ہے کہ راگ کی ہر ایک آواز کو ہم ایسی صورت میں بھی لا سکتے ہیں کہ آنکھیں اس کا مشاہدہ کر سکیں۔

زیادہ اونچی آواز کا فوٹو بعینہ ایک درخت کی مانند ہوتا ہے اور باریک اور سُریلی آوازوں کی تصویر پتّوں اور پھولوں سے مشابہ ہوتی ہے۔

---

**سینٹ پیٹرزبرگ** میں ایک ۶۲۰ فٹ لمبا اور ۱۵۰ فٹ چوڑا کمرہ ہے جو دنیا میں سب سے عظیم الشان ہے اس میں دن کے وقت فوج قواعد کرتی ہے اور اس کی چھت لوہے کی صرف ایک محراب میں ہے۔

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## خلل دماغ

دیوانگی اور پاگل پن تہذیب اور شائستگی کا مرض ہے۔ یعنی جو ملک زیادہ ترقی یافتہ ہیں جہاں علم اور دولت اور عیش و عشرت کے سامان کی افراط ہے وہاں دیوانگی کا مرض زیادہ ہے۔

۴۰ سال کے عرصے میں انگلینڈ اور ویلز کی آبادی دوچند ہوگئی ہے لیکن اسی عرصے میں پاگلوں کی تعداد میں پانچ گنا اضافہ ہوا ہے ۱۸۵۹ء میں انگلینڈ کے پاگل خانوں میں ۳۶ ہزار پاگل تھے۔ لیکن یکم جنوری ۱۹۰۵ء کو ایک لاکھ ۲۱ ہزار تعداد تھی یعنی ہر ایک ۲۸۵ آدمیوں میں ایک دیوانہ ہے۔ یہ معلوم کرنا باعث حیرت انگیز ہے کہ دیوانگی کا سب سے بڑا سبب

شراب خانہ خراب ہے

کیونکہ الکحل دماغ کے لئے ایک زہر ہے۔ کمیشن دیوانگی نے گزشتہ پانچ سال کی رپورٹوں سے معلوم کیا ہے کہ جس قدر دیوانے انگلینڈ کے پاگل خانوں میں داخل ہوئے ان میں سے ۲۰ فیصدی مرد اور ۹ فیصدی عورتیں شراب کی بدولت اس حالت کو پہنچیں اور ۱۸ فیصدی موروثی مریض تھے جن کو خلل دماغ وراثت میں ملا جسمانی امراض کی خرابیوں سے ۱۴ فیصدی مرد اور ۱۳ فیصدی عورتیں پاگل ہوئیں۔ اور شدت رنج و الم مایوسی سے ۵ فیصدی مرد اور ۱۰ فیصدی عورتیں جس سے ظاہر ہے کہ عورتوں میں صدمہ رنج برداشت کی طاقت زیادہ ہے۔

خانگی تنازعات سے ۱ فیصدی مرد اور ۲ فیصدی عورتیں اور عشق کو اگرچہ عموماً پاگل خیال کیا جاتا ہے لیکن صرف ۱/۲ فی صدی مرد اور دو فی صدی عورتیں پاگل ہوتی ہیں جن کے خلل دماغ کی وجہ عشق یا محبت تھی۔ لیکن سب سے زیادہ دو سبب خلل دماغ کے معلوم ہوئے ہیں۔ موروثی مرض اور شراب۔ پس اگر کسی ملک میں والدین اولاد کی فکر کرتی ہو تو ان خاندانوں کو شادی کرنے کی ممانعت ہونی چاہیئے جن میں خلل دماغ ہے اور دوسرے شراب کی ساخت اور فروخت کو بند کر دیا جائے ورنہ اگر دیوانگی اسی شرح سے ترقی کرتی رہی تو کچھ عجب نہیں کہ کسی زمانہ میں ساری دنیا پاگل ہو جائے۔

پیشوں کے لحاظ سے دیوانگی کی شرح فیصدی حسب ذیل معلوم کی گئی یعنے مزدور اور ہمیشہ شرابخور لوگ ۲۱ فیصدی شامل ہیں۔ ۹ فیصدی بیکار لوگ اور آوارہ گرد۔ ۵ فیصدی کلرک ۳ فیصدی موچی۔ ۲ فیصدی گاڑی ہانکنے والے ۲ فیصدی دوسرے۔ اسباب دیوانگی کی مکمل فہرست حسب ذیل ہے

(۱) موروثی اثر - (۲) شراب گانجا بھنگ چرس

(۳) جسمانی تکالیف کی شدت ہو (۴) پریشانی تکلیف رنج اعتدال سے زیادہ کام کرنا۔ جوش اور جذبہ۔

(۵) کمسنی اور نوجوانی میں تعلیم کا حد سے زیادہ بوجھ۔

(۶) صغرسنی اور بڑھاپے کی شادی۔

(۷) کم سنی میں سگریٹ کا استعمال۔

(۸) رات کو دیر تک جاگتے رہنا۔

(۹) دیہاتی باشندوں پر شہری زندگی کی صعوبات اور مشکلات کا بوجھ پڑنا۔

(۱۰) حادثہ یا چوٹ سے دماغ کو صدمہ پہنچنا۔

(۱۱) تنہائی میں رہنا یا فاقہ کرنا۔

(۱۲) کہن سالگی۔

# کیسر کی کیاری

ایک دوست - تمہارے کسی قصے کی سب سے زیادہ قیمت کس قدر وصول ہوئی ؟-

ناول نویس - ایک لاکھ پونڈ -

دوست - وہ کونسا قصہ تھا ؟

ناول نویس - وہ "اظہار عشق" کا ایک زبانی قصہ تھا جو میں نے ایک لیڈی کو سنایا۔ وہ لیڈی آجکل میری زوجہ ہے۔

---

ڈاکٹر - دیکھو میں نے کس قدر کوشش سے تمہاری بیماری کا علاج کیا اور تم نے ابتک فیس ادا نہیں کی۔ اچھا اب مجھے کب تک اُمید کرنی چاہیئے ؟

مریض - جناب میں آپ کی عنایت کا از حد مشکور ہوں لیکن میری ابتک فیس ادا نہ کرنے کا باعث سخت مجبوری ہے - کیونکہ مجھے اب ایسی بیہوشی کی نیند آتی ہے کہ میری بیوی ہر روز میری جیبوں میں سے تمام نقدی نکال لیتی ہے اور مجھے خبر تک نہیں ہوتی -

---

لیڈی ایجنٹ - میم صاحب لیجئے یہہ ایک نہایت کارآمد کتاب ہے جو ہر ایک لیڈی کے پاس رہنے کے لائق ہے - اس میں خاوند کے ساتھ سلوک کرنے کے تمام طریقے اور حالات مفصل درج ہیں۔

بیوہ لیڈی - لیکن مجھے تو ایک ایسی کتاب کی ضرورت ہے جس میں خاوند حاصل کرنے کے طریقے تحریر ہوں اس کے ساتھ سلوک کرنے کی بابت مجھے سب کچھ معلوم ہے۔

---

نوجوان زوجہ - بھلا سچ کہو اگر میں دولتمند نہ ہوتی تو کیا تم مجھ سے شادی کرتے ؟

نوجوان شوہر - سچ پوچھو تو ہرگز نہ کرتا۔

نوجوان زوجہ - تو تم نے اپنی جھوٹی محبت کے سبز باغ دکھا کر محض میری دولت کی وجہ سے مجھ کو دھوکا دیا ؟

نوجوان شوہر - نہیں تم نے میرا بالکل غلط اندازہ لگایا - بلکہ اس کے برخلاف تمہارے بے زر اور غریب ہونے کی صورت میں میری سچی محبت کی ہمدردی مجھے ہرگز اجازت نہ دیتی کہ میں اپنی عسرت اور مصیبت میں تمکو بھی شامل حال کر دوں - بقول مومن - جانے دے چارہ گر شب ہجراں میں مت بلا - وہ کیوں شریک ہو میرے حال تباہ میں -

## ۹۔ کسی حادثہ سے گردوں کو نقصان پہنچا

مسٹر ڈبلیو جے مور صاحب جو ٹیفیلڈ سٹریٹ پیکفیلڈ (لوالیسٹ آفٹ - انگلینڈ) کے رہنے والے ہیں - ایک مشہور اور معزز شخص ہیں - اگرچہ ان کی عمر ابھی صرف ۲۵ سال کی ہے لیکن وہ کئی سال سے مذہبی کاموں میں مشغول ہیں چنانچہ گزشتہ ۶ سال سے وہ اکثر اتوار کے دن بعض دیہات کے گرجوں میں وعظ فرماتے رہے ہیں -

چند ماہ ہوئے کہ مسٹر مور صاحب نے ہم کو ایک شکریہ کا خط تحریر کیا جس میں ڈوون صاحب کی درد کمر اور گردہ کی گولیوں کا ذکر تھا - ان کے استعمال سے ان کو بہت فائدہ پہنچا تھا - اور انہوں نے ہم سے درخواست کی ہی کہ اپنے کسی قائم مقام کو بھیجکر اس کے متعلق مفصل حالات معلوم کئے جائیں - ہم نے ان کے ارشاد کی تعمیل کی - مسٹر مور صاحب کا بیان ہم ذیل میں درج کرتے ہیں جو دلچسپی سے خالی نہوگا -

مسٹر مور صاحب کا بیان ہے کہ یہ ان ایام کا ذکر ہے جب لوالیسٹ آفٹ میں برقی ٹرمیوے جاری کرنیکا انتظام ہو رہا تھا میں ایک گھاٹ پر کچھ سیمنٹ لینے کے لئے گیا تھا کہ اچانک کئی ٹن سیمنٹ ایک دفعہ ہی اپنی جگہ سے پھسل گیا اور پیشتر اس کے کہ میں اپنے تیئں بچاؤں ایک بھاری بوجھ زور سے میری کمر پر گرا اور سخت چوٹ آئی - مجھکو فوراً ہسپتال میں پہنچایا گیا جہاں ۶/۷ ہفتہ تک میرا علاج ہوتا رہا لیکن میری حالت روز افزوں بدتر اور خراب ہوتی گئی اور جب ڈاکٹر میری زندگی سے مایوس ہوگئے تو میں مجبوراً گھر واپس آگیا -

کسی شخص کو میرے جانبر ہونیکی امید نہ تھی میری کمر اور کولوں میں اس شدت سے درد ہوتا تھا جیسے کوئی چھریاں چلاتا ہو درد ریح اور پیشاب اور ریگ کی تکلیف سے علیحدہ جان عذاب میں تھی - پلستر لگاتے لگاتے تمام کمر سبز رنگ گئی تھی - کمزوری کے مارے ایک لقمہ بھی ہضم نہو سکتا تھا - ساتھ ہی آنکھوں پر آماس ہوگیا جس سے دو ہفتے تک کچھ نہ دیکھ سکتا تھا -

میں نے اپنے خط میں بیان کیا تھا کہ ان گولیوں نے مجھے اول ہی سے کسقدر فائدہ پہنچایا اور خدا کا شکر ہے کہ میں اب بالکل تندرست ہوں میں صرف انہی گولیوں کی برکت سے اپنی اصلی حالت پر آگیا ہوں اور ایسا تندرست ہوں کہ کچھ عرصے سے بطور بیمہ کمپنی کے ایجنٹ کے اچھی طرح کام کرتا ہوں - ہفتہ میں ۱۰۰ میل کے قریب پیدل چلتا ہوں اور اتوار کے دن وعظ کرنے کے لئے دس بارہ میل پیدل چلتا ہوں - اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ میں کس قدر تندرست ہوں میں نے بہت سے آدمیوں سے ڈوون صاحب کی گولیوں کی تعریف کی کہ اس قدر سخت تکلیفیں اٹھانے کے بعد میرا اپنا تجربہ ان کی سفارش کے لئے کافی دلیل ہے -

ڈوون صاحب کی درد کمر اور گردہ کی گولیاں تمام عطاروں اور دوا فروشوں سے دو روپیہ فی بکس یا دس روپے کو چھ بکس کے حساب سے دستیاب ہوسکتی ہیں یا ذیل کے پتہ سے براہ راست بلا محصول مل سکتی ہیں -

پوسٹر میکلائن کمپنی ۸ - ویلز سٹریٹ - اکسفورڈ سٹریٹ - لنڈن - انگلستان -

---

# اشتہارات

(۱) ؁

## ضرورت

ایک تجربہ کار کلرک کو ارڈر ماسٹر دفتر رسالہ ۵ / ۳ سندہ ہارس کے لئے ضرورت ہے - رینک میں بھرتی ہونے کے علاوہ حسب لیاقت الاؤنس دفتر دیا جاویگا -

درخواستیں معہ نقول سندات وغیرہ بنام شاہد اس کوارٹر ماسٹر کلرک رسالہ نمبر ۳۵ سندہ ہارس آنی چاہیئے -

---

(۱) ؁

## اِشتہار

اپنے ساتھیوں اور معزز اصحاب کے دس پتہ ارسال کرتے والوں کو ایک جلد تحفہ عروس مفت اور ماہ جون سنہ ۱۹۰۶ کو قرعہ ڈالنے پر ایک گھڑی قیمتی للعہ انعام ملیگی -

سلیم اللہ خان اینڈ کمپنی موری گیٹ لاہور

## کہنہ اور لاعلاج امراض نہانی

کے مایوس العلاج مریضوں کو صرف ایک پیسہ کا پوسٹکارڈ فوراً ذیل کے پتہ سے بھیجدینے پر تھوڑے عرصے کے لئے ایک بیش بہا اور مفید مطلب تحفہ مفت اور محصولڈاک ادا کرکے بھیجی جاتی ہے -

حافظ محمود - چرچ سٹریٹ متصل مشن سکول
کراچی کیمپ

---

(۳) ؁

## ضرورت

مالاکنڈ - نورث ویسٹرن فرانٹیر میں گیریزن کے لئے کھانا مہیا کرنے کے واسطے ایک کامل تجربہ کار اور عمدہ بیکر کی ضرورت ہے - تمام درخواستیں سٹیشن سٹاف آفیسر صاحب بہادر مالاکنڈ کی خدمت میں بھیجنی چاہیئیں -

---

## "جلدی کیجیے"

کمبائینڈ ٹریننگ اور ضمیمہ ٹریننگ مانول کے لئے درخواستیں بہت جلد آنی چاہیئیں قیمت حسب ذیل ہے :-

| | اردو | ناگری | گورمکھی |
| --- | --- | --- | --- |
| کمبائینڈ ٹریننگ | ۱ر | ۱۲ر | [illegible] |
| ضمیمہ ٹریننگ مانول - | ۳ر | ۳ر | عہ |

ملنے کا پتہ
### ہیرالال کمپنی مالک آرمی نیوز پریس لودیانہ

---

## ہندو بسکٹ کمپنی لمیٹڈ دہلی : جسکو

بسکٹوں کے اعلیٰ قسم ہونے کی وجہ سے تمغہ جات طلائی و ہندوستانی صنعتی نمائشوں میں جو بمقام کلکتہ باہ دسمبر سنہ ۱۸۹۸ء و سنہ ۱۹۰۱ء و سنہ ۱۹۰۲ء میں منعقد ہوئیں - عطا ہوئے -

اس کمپنی کے کل بسکٹ اعلیٰ قسم کے بذریعہ کل زیر نگرانی تجربہ کار بیکر بنتے ہیں اور خوبصورتی اور شباہت میں بے نظیر بلکہ خوشگوار اور زود ہضم ہوتے ہیں - چند خاص وجوہات جنکی وجہ سے ان کو استعمال کرنا چاہیئے یہ ہیں -

(۱) ہر قوم اور ہر ملت کا آدمی بلا لحاظ قومیت اسکو استعمال کر سکتا ہے -
(۲) ہر وقت تازہ دستیاب ہوسکتے ہیں ولایتی بسکٹ عموماً سو یا ہم ماہ کے رکھے ہوتے ہیں -
(۳) وبائی ایام میں یہ بہت مناسب اور بے خطر ہوگا کہ عوام ان بسکٹوں کو جو دہلی میں بنتے ہیں جہاں وبا بالکل نہیں ہے استعمال کریں - نمونہ منگاکر ملاحظہ کریں اور پھر داد دیں قیمت نمونے کے بکس کی ایک پونڈ سائز ۸ر اور دو پونڈ سائز ۱۲ر ملاکر یہ ریل چونکہ خود خریدار ہوگا کمپنی کے تیار شدہ بسکٹ کافی نشانیں کمیں بھی استعمال ہوتے ہیں اور دیسی افسران کی طرف سے دو کمیشن بھی بسکٹوں کا تین وقت امتحان کرچکے ہیں انہوں نے کوئی نقص نہیں پایا اور سب بڑی خوشی سے استعمال کرتے ہیں -

# دی ڈائمنڈ جوبلی فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

بسرپرستی عالی جناب ہزایکسیلینسی لارڈ کرزن سابق وائسرائے و گورنر جنرل آف انڈیا

سرمایہ ۳۵۰۰۰ روپیہ

جو کہ ۳۵۰۰ حصوں میں منقسم ہے اور ہر ایک حصہ مالیتی ۱۰ روپیہ ہے

ڈائرکٹران

۱- بہادر پنڈت بھاگ رام صاحب سی آئی ای گورنمنٹ ایڈووکیٹ سابق سپریم جوڈیشل کمشنر جموں و کشمیر
۲- رائے صاحب دیوان پنڈت دیا کشن صاحب کول بی اے پرائیویٹ سکرٹری مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر
۳- رائے بہادر ماسٹر پیارے لعل صاحب سابق اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس و فیلو آف پنجاب یونیورسٹی دہلی
۴- سردار سندر سنگھ صاحب سابق خزانچی نارتھ ویسٹرن ریلوے
۵- لالہ شیری پرشاد صاحب خزانچی گورنمنٹ آنریری مجسٹریٹ و پروپرائٹر کارخانہ ...
گلاب رائے مہرچند ساہوکاران
۶- لالہ بھگوان صاحب میونسپل کمشنر
۷- نواب احمد خان صاحب رئیس دہلی
۸- لالہ کرشن گوپال صاحب ... بی اے

## صحت قایم رکھنے کے لئے

صرف جوبلی ملز کا میدہ خرید فرمائیے

ہمارا میدہ بالکل صاف اور بغیر کسی آمیزش کے ہے۔ اس کے استعمال سے قوت ہاضمہ ... ست ہوتی ہے

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ شمالی ہند میں صرف یہی میدہ کا کارخانہ ہے جو آپ کی سرپرستی اور قدر دانی کے لائق ہے۔ کسی اور جگہ سے خرید نہ فرمائیں۔ جب تک آپ ہمارے میدہ، روا، آٹا، بورا (چوکر) کے نمونہ معہ قیمت ملاحظہ نہ فرمالیں +

## سرمایہ محفوظ کرنے کا نہایت عمدہ طریقہ

ہمارے نامی گرامی ... ڈائرکٹران نے نہایت مناسب شرائط پر زرامانت قبول کرنے کا رزولیوشن پاس کیا ہے۔ ارو حصہ داران کمپنی کو ایک مزید رعایت کا موقع دیا ہے اور اس لئے ہم اپنے حصہ داروں اور پبلک سے درخواست کرتے ہیں کہ ہماری شرائط منگوا کر ملاحظہ فرمائیں اور ہم یقین دلاتے ہیں کہ سرمایہ محفوظ کرنے کے لئے کسی اور بنک میں اس سے بہتر طریقہ نہیں ملیگا۔ شرائط زرامانت و دیگر حصص اور ہر قسم کی خط و کتابت بنام

رامچند اینڈ کمپنی مینجنگ ایجنٹس ہونی چاہیے

# امپیریل آئیل سوپ اینڈ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

ہر قسم کے اعلیٰ درجہ کے صابن منہ ہاتھ دھونیکے اور دیسی صابن ہر قسم کے کپڑے دھونیکے نوایجاد کلوں اور نئے طریقے سے تیار ہوتے ہیں عورتیں اور بچے جنکی جلد نازک ہوتی ہے بلاخطر استعمال کر سکتے ہیں

## ہر قسم کا تیل

مثلاً تیل سرسوں خالص تیل تل تیل ارنڈی اور اور دیگر اقسام کے تیل نہایت عمدہ صاف و شفاف اعلیٰ درجہ کے کلوں کے ذریعہ تیار ہوتے ہیں اور ہر اقسام کی کھل بھی ہر وقت تیار رہتی ہے

## لوہے کی ڈھلائی کا کارخانہ

اُس کے ساتھ لوہے کی ڈھلائی کا کارخانہ جاری کیا گیا ہے جس میں ہر قسم کی مشینیں اور اس کے پرزہ کہاڑ دو بلیاں لوہے کے کوہلو یعنی بیلنہ۔ جنگلا۔ کٹہڑہ۔ دیگر سامان عمارتی و دیگر ... نہایت عمدہ خوبصورت پورے وزن کے اور عمدہ مال کے تیار ہوتے ہیں علاوہ اس کے ہر ایک شئے کہراد در رندہ کی جاتی ہے اور شافٹ بھی تیار کیا جاتا ہے

## ہینڈلوم فیکٹری

علاوہ مذکورہ الصدر کے ہینڈلوم فیکٹری بھی ایجاد کردی گئی ہے جس میں ہینڈلوم لکڑی و لوہے کے تیار کئے جاتے ہیں تمام سامان ایسا عمدہ لگایا جاتا ہے کہ جس کے ساتھ دیگر کارخانہ جات کے ہینڈلوم کی نسبت بہت ایسے ایجاد کئے گئے ہیں کہ چلنے میں زیادہ آسانی ہو دے اور آدمی دن بھر میں ۲۵ گز کپڑا تیار کرسکتا ہے تو بہت کم از کم ۲۰ گز تیار کریگا اور قیمت میں بلحاظ بہ لحاظ سودیشی کی ترقی کا مدنظر رکھا گیا ہے۔ فہرست نرخنامہ یا دیگر حال دریافت کرنا ہووے تو ذیل کے پتہ پر درخواست آنی چاہیئے +

المشتہر

رام چند اینڈ کمپنی مینجنگ ایجنٹس دہلی

## سوداگری سامان کا نیا چالان

**گھڑیوں کی زنجیریں** - چاندی کی زنجیریں - بانکے جھلے میں ڈالنے کی نہایت نفیس او سبک - جن میں سات آٹھ چاندی کے سکے لٹکے ہوئے ہیں قیمت ڈیڑھ روپیہ - جن میں ایک خوشنما منقش شین سا پڑا ہے قیمت ۱۲/ - بالکل سادہ قیمت ۱۲/ عہ -
**گلٹ کی زنجیریں** مندرجہ بالا اقسام کی سنہری کو دیکھکر یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہ گلٹ کی ہے ہر شخص سونے کی ہی سمجھتا ہے -
قیمت ۱۴/ - روپہلی قیمت ۱۳/

**عام زنجیریں** جن میں پھنسا کر گھڑی میں لگانے کی نہایت نفیس اور خوشنما طرح طرح کی کانچلیدار اور کڑیدار ، ۸ سے لیکر ۱۲/ تک
**دودھ میں پانی معلوم کرنیکا آلہ** اس کو دودھ میں ڈالنے سے ایکدم فوراً معلوم ہو جائیگا کہ اس میں اتنا دودھ ہے اور اسقدر پانی ہے قیمت ۱۲/
**بخار دیکھنے کا آلہ** - اس کو ۵ منٹ تک منہہ میں رکھنے سے ہر شخص معلوم کر سکتا ہے کہ مریض کو کتنے درجہ کا بخار ہے - بعض وقت انسان کو ایسا شبہہ ہوتا ہے کہ جس طرح بخار کی حالت ہوتی ہے اسکا

میدان بڑی آسانی سے ہو جاتا ہے - قیمت سادہ ۱۲/ -
سیگنیفائی انگ یعنی ہوائی لکڑ والا ۱۲/ نصف منٹ کا ۵ روپیہ
**برقی فیتہ** - اس فیتے کو بچے کے گلے میں ڈال رکھنے سے دانت بڑی آسانی سے نکل آتے ہیں اور بچے کو تکلیف نہیں ہوتی قسم اول نیلا و سرخ ۱۲/ قسم دوم سیاہ ۱۲/ - **ملنے کا پتہ**
**ہیرا لال اینڈ کمپنی لودیانہ**

## سودیشی تواریخ

**یوگان درشن** اردو - جس میں کل ہندو فرقوں کے پیدایش دنیا سے آجتک کے تمامی دیوتاؤں - رشیوں - یوگیوں - آچاریوں وغیرہ کے علاوہ لونا تھوں - چوراسی سدھوں - ہفت راجستھانی بیروں بدھ جینی سکھ اچاریوں - برہمائین - جھین - اندر - شیش اگنی - یم وغیرہ کے کل اوتاروں پر غیر ملکی آریہ رشیوں وغیرہ کے مفصل حالات لکھے گئے ہیں ۔

المشتہر
چودہری داسو رام سنڈامنیجر کرنوال کمپنی رتا لندپور ضلع سہارنپور

## سنہ ۱۹۰۶ء کی قواعد کی کتابیں

ہمارے کارخانہ میں سنہ ۱۹۰۶ء کی نئی کتابیں ترجمہ ہو کر تیار ہو چکی ہیں بہت جلدی درخواستیں آنی چاہئیں -

| | اردو | ناگری | گورمکھی |
|---|---|---|---|
| انفنٹری ٹریننگ | ۱۰ر | ۱۲ر | ۱۳ر |
| انفنٹری سیلانیسر ا پارٹ | ۶ر | ۷ر | ۸ر |
| میکسیم گن کی کتاب | ۴ر | ۵ر | ۶ر |
| اوٹ پوسٹ سوال و جواب | ۵ر | ۶ر | ۷ر |
| مسکٹری اکسرسائز | ۵ر | ۶ر | ۷ر |
| میمیفوڑ کی الفیٹ | ۳ر | ۳ر | ۳ر |
| سکرمش کے کام میں مددیں | ۵ر | ۶ر | ۷ر |
| فزیکل ڈرل ہتھیاروں کے ساتھ | ۴ر | ۵ر | ۹ر |
| مینوور کے کام | ۵ر | ۶ر | ۷ر |

ملنے کا پتہ
**ہیرا لعل کمپنی مالکان آرمی نیوز پریس لودیانہ**

تندرستی کا بیمہ - ڈاکٹر گنیش پرشاد بہار گو کا بنایا ہوا

# نمک سلیمانی

جسکو کہ مکمل اگزامنر او کیمسٹری رائل سکول لنڈن کے ممبر اور مشہور ڈاکٹر ڈبلو - آر کربی صاحب ایف سی - ایس آئی - سی - ایس - ایم نے جانچکر سرٹیفکیٹ عطا فرمایا ہے
یہ نمک سلیمانی امراض معدہ مثلاً کمی اشتہا - پیٹ کا درد - نفخ - کھٹی یا جلی ہوئی ڈکاروں کا آنا - غذا کا پوری طور سے ہضم نہ ہونا یا اسکی وجہ سے جو بیماریاں مثل اسہال - بچش - سو ہضمی - بواسیر - قبض وغیرہ کے ہوتی ہیں ان سب شکایتوں کو فوراً فائدہ کرتا ہے - اختلاج - کھانسی یا دمہ جو غذا کے پورے طور ہضم نہ ہونے کی وجہ سے اکثر پیدا ہو جاتا ہے گھٹیا زیادتی پیشاب - ریاحی درد وغیرہ کو بھی بہت جلد دفع کر دیتا ہے - چونکہ یہ نمک سلیمانی معدے کی تمام خرابیوں اور بیماریوں کو دور کر کے اس کی قدرتی گرمی اور قوت کا محافظ رہتا ہے اس لئے حالت تندرستی میں اس کے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے اور غذا پورے طور پر ہضم ہو کر معمول سے زیادہ خون صالح پیدا ہوتا ہے جسکی وجہ سے ہر طرح کی کمزوری دفع ہوتی ہے اور انسان تندرست رہتا ہے -

### ہزاروں میں سے دو ایک تازہ سرٹیفکیٹ

جناب نواب ایوب علیخان صاحب رئیس تلہر ضلع شاہجہانپور ۲۸ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ جو شیشی میں نے آپکے کارخانہ سے منگائی تہی وہ اب قریب اختتام ہے میں اپنے تجربہ سے کہہ سکتا ہوں کہ بلا شبہہ دوا میں آپکا نمک سلیمانی قابل تعریف ہے مجھ کو دو سال ہو گئے پیچش کا ہر دورہ سکم کبھی بواسیر ریاحی کی تکلیف رہتی تہی اور نیز مرض اختلاج قلب کے باعث سخت بے چین رہتا تھا شکر ہے کہ ان سب شکایتوں میں بڑا فائدہ ہے اور دوران سر کو بہی نفع ہے وغیرہ ... فوراً ایک بوتل کلاں بذریعہ ویلیو پی ایبل بھیجکر ممنون فرمائیے
جناب دیوان کرشن گوپال صاحب تحصیلدار پنڈدادنخان پنجاب ۲۴ نومبر سنہ ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ ایک بوتل کلاں نمک سلیمانی فوراً بھیجدیجئے آپکا نمک سلیمانی ہاضمہ کی شکایتوں کے واسطے اکسیر ہے -

ملنے کا پتہ نونہال سنگھ بھارگو منیجر کارخانہ نمک سلیمانی محلہ گائ گھاٹ شہر بنارس

## نئی مفید دلچسپ اور نصیحت آمیز کتابیں

**شادی خانہ آبادی** ۳ مہینے میں ایکہزار کتابیں ختم ہوئیں - دوسرا ایڈیشن ہے قیمت ۱ر
**انیس خلوت** (عورتوں سے کیا برتاؤ چاہیے دوسرا ایڈیشن)
**پانی** (شناخت اور طریقہ استعمال) ۱ر **اڈنس** ۱ر
**دوستی** ۱ر **فرض** ۱ر **راستی** ۱ر **تعصب** ۱ر
**شراب خانہ خراب** ۱ر **گلزار حقیقت** ۱ر
**عیاشی** (کیونکر بند ہو سکتی ہے) ۱ر
**نوکری اور اسکا فرض** ، **رمان** ، **پچاس** ۱ر
**وقت اور محنت** ، **رسالہ طاعون** (۲۸) **بابر** سنہ حالات ۱ر **گفتگو** (۳ طریقے سے بات کرنے کا بیان) ۲ر
**معلم نو عمر** لوگوں کیلئے ہر ایک کام کرنیکا طریقہ اور نصیحتیں ۲ر **مقدمہ بازی** ۱ر **خانہ داری** ۱ر

ملنے کا پتہ
منیجر سلیمانی پریس محلہ گائے گھاٹ شہر بنارس

پانچہزار روپیہ انعام — پانچہزار روپیہ انعام

# ممیرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ انعام | مصنفہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب | پانچہزار روپیہ انعام

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں۔ عالیان رسیت اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ بسل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ۔ سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص ہیرا فی ماشہ بیس ۲۰ روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔

المشتـــــــــــــــــــــتہر

## پروفیسر میاسنگہ۔ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

### اس سے بڑھکر اور کیا شہادت ہوسکتی ہے

### جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب

### قادیانی مورخہ ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء کو تحریر فرماتی ہیں

مشفق مہربان سردار میا سنگہ صاحب

بعد ما۔ جب میرے گھر میں آپ کے سفید سرمہ ممیرے سے جو پہلے آپ نے بھیجا تھا بہت فائدہ ہوا اس بات کو کئی سال ہوگئے اب پھر اسی سرمہ کی ان کو ضرورت پیش آئی ہے۔ امید ہے کہ آپ خود توجہ فرماکر ویسی سرمہ بقدر ایک تولہ بذریعہ وی۔ پی بہت جلد میرے نام قادیان روانہ کردیں۔

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگہ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جن کو آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن اور کمزوری نظر۔ ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے۔ اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنی چاہیئے۔ اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ایم۔ بی۔ سانگی صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ ایم۔ اس۔ سند یافتہ یونیورسٹی اڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر۔

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگہ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر کہ جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرال ہند

(۳) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگہ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۴) مکرم بندہ میں نے آپکا سرمہ آنکھوں کی بہت سی بیماریوں میں استعمال کیا بہت ہی مفید پایا خاصکر کارنیا اور گرنیولر اوپتھلمیا کی بیماریوں میں تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے ہر آنکھوں کی ہر ایک قسم کی بیماری میں اس کے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیجدیں۔

راقم ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ ریاست ملک نیپال

(۵) جناب پروفیسر صاحب تسلیم۔ آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جس کو عرصہ سے دھند۔ ناخونہ تھا سڈنک لوشن کوکاکین لوشن بورسیک لوشن۔ لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا آپ کے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کل فائدہ ہوا راقم نوازش علی پنشنر مقام دیوبند

### پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی غرض کے لئے ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء جمع کیا گیا ہے۔

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

کیا بھروسہ ہے زندگانی کا ۔ آدمی بلبلہ ہے پانی کا

## ہم خرما و ہم ثواب

خریداران آرمی نیوز کے سوا دنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے بیس گنا یا پچاس گنا پسماندگان ورثاء کو مل جائے۔ جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے۔

### قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زائد چندہ لیکر نہیں بلکہ میر العمل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ رکھ کے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قائم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچے جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا

(۳) ہر سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک کے خریداران اخبار جو پیشگی چندہ سالانہ داکر دیں اس فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا۔ مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ سے چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیاں کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہ ہوں تو اس صورت میں دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایک ماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہئے۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک تر مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہئے۔

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض مثل سل۔ دق۔ تپ محرقہ۔ طاعون۔ نا لقوہ یا استسقا بخار یا ہیضہ و اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اٹھانے کے مستحق نہ ہوں گے۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے افسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچے نہیں ۔

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں یا ختم خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا۔ اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائیں گے۔ اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے۔ لیکن چندہ کسی حال میں کم نہیں کیا جائیگا

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں ان کے ورثاء کا حق نہ ہوگا۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدہ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہے کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد ملیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایک سال تک اخبار خریدے جس کا پیشگی چندہ چار روپیہ امدادی رقم میں سے وضع کر کے باقی روپیہ اس کو دیا جایا کریگا۔ اور اخلاقی فرض ہوگا کہ اور لوگوں کو خریدار بنائے۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے۔ کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا۔ اور کمپنی کی ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائے۔ عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہوں گے تو ان کی اصلاح کی جائیگی۔ کہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قائم ہو۔

نوٹ سنہ ۱۹۰۳ء کی بابت ریاست ملٹری پولیس کے صوبیدار رشید یال مرحوم کے ورثاء کو الوہ روپیہ امداد دیگئی ہے سنہ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۸۰۷ روپیہ مندرجہ ذیل خریداران کے ورثاء کو دیا گیا ہے کوت دفعدار صالابت خاں نارنول۔ نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بارڈر ملیٹری پولیس کوہاٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر و مدم متصل کلکتہ۔

**المشتہر**

**منیجر آرمی نیوز پریس لودیانہ**

# آرمی نیوز

لودیانہ۔ شنبہ۔ ۵ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

## زبانِ خلق

(سوئی ایڈیٹر)

۱۔ آجکل پبلک اپی نین کا بڑا زور ہے۔ کیا ملکی اشیا کی جگہ بدیشی چیزوں کا استعمال کیا تقسیم بنگالہ پر ایجی ٹیشن کیا مصری سگرٹوں کی جگہ امریکن سگرٹوں کو ترجیح۔ کیا دولت کمانے کے طریقے اور کیا نروان حاصل کرنے اور جیون مکت ہونے کے راستے۔ غرضیکہ ہر امر میں پبلک اپی نین کا لحاظ ہے۔ پبلک اپی نین کی آواز ہر جگہ سننی پڑتی ہے۔ خواہ لارڈ کرزن جیسا ڈھیٹھ اور جابر یہ کہکر کہ پبلک اپی نین اس امر پر ملاحظہ میں آچکی ہے۔ اس کی کچھ وقعت نکرے لیکن اس کی صداقت سے وہ بھی انکار نہیں کر سکتا۔ غرضیکہ آجکل پبلک اپی نین کی طاقت ڈائنامیٹ اور بے دھوئیں کی بارود سے کم نہیں ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ انگریزی عمل دخل سے قبل ہندوستان میں پبلک اپی نین تھی یا نہیں۔ ہم کہتے ہیں تھی اور ضرور تھی۔ مگر صورت میں ذرا فرق تھا۔ ہماری تاریخیں جو ہم نے یا باہر والوں نے لکھیں اس امر کی شاہد ہیں۔ لیکن ہم پبلک اپی نین کی ماہیت کو بیسویں صدی کے آدمیوں کی نسبت زیادہ تہ تک سمجھتے تھے۔ ہم اسے محض ایک پارٹی کی رائے نہیں بلکہ خدا کی آواز جانتے تھے۔

زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو
بجا کہے جسے عالم اُسے بجا سمجھو

بیشک ہمارے ہاں زبانِ خلق خدا کے نقارہ کی آواز کا حکم رکھتی تھی۔ اور اسی لئے وہ قدرتی زبان خلق آجکل کی ساختہ پبلک اپی نین سے زیادہ قابل وقعت اور راسخ العمل تھی۔ اس لئے کہ اس کا مخرج بے زبان واقعات تھے نہ متعصب دل۔

۲۔ دیکھنا یہ ہے کہ آجکل زبان خلق کیا آثار زمانہ پیش کرتی ہے اور ہمیں کیا کیا کرنے کی ہدایت کرتی ہے۔ لیکن اس کے لئے ہمیں اپنی آنکھوں پر سے تعصب اور جانبداری کی گہری رنگین عینکیں اُتار پھینکنی پڑینگی۔

۳۔ ہمیں عجب ہے کچھ سوا برس گذرے ہیں کہ حالی نے یہ لکھا تھا جو اہل اسلام پر موزوں بھی راست آتا تھا۔

جہاں تک جو ان کا سکہ جمتا رہے
نہ ہم ذوالجلال و اور زور کے

چنانچہ کانگرس اور پولیٹکل ایجی ٹیشن کی مخالفت گویا ایک شرط اسلام ہوگئی تھی۔ لیکن آثار زمانہ کیا دکھلاتے ہیں اور زبان خلق کیا راگ سناتی ہے۔ اب اگر ہندوستان کے پانچویں حصہ کو ثابت ہوا کہ کوئی قوم یا حصہ قوم پولیٹکل حیثیت اور سر دفیت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ لاہور کا انڈین مسلم لیگ کانگرس کے مقابلہ میں کچھ ہی حیثیت کیوں نہ رکھتی ہو۔ لیکن بتا رہی ہے۔ یعنی پولیٹکل حقوق اور آزادی کی حفاظت۔ راگ کی حیثیت میں فرق نہیں آتا خواہ اُسے ستار پر گاؤ یا نفیری سے۔ بہرحال انڈین مسلم لیگ اور اس کی مجلس انتظامیہ ملکی خیرخواہ کو اس امر کا اطمینان دلاتی ہیں کہ ہمارے ہموطن زبان خلائق کا مطلب سمجھنے لگے ہیں۔

۴۔ اتنگ ہندؤں کی اُس کثیر تعداد کا جو اپنے آپ کو سناتنی یا پورانک کہتے ہیں دستور عمل یہی تھا کہ دھرم سبھا یا مہامنڈل کے جلسوں میں جمع ہو کر پرانوں کی مہاتمیا کہیں سماجیوں کو بُرا بھلا کہیں۔ ولایت کے سفر کھانے پینے کی آزادی۔ بیوؤں کی شادی وغیرہ وغیرہ باتوں کو لتاڑیں اور کوئی کام کی بات نکریں نہ سوچیں غرضیکہ سناتنیوں کی ہستی کی شرط آریہ سماج کی مخالفت تھی۔ لیکن وہ خدا کی نقارے کی آواز کو دبا نہ سکے۔ اونہیں بھی اپنے مسلمان بھائیوں کی طرح کان کھولنے پڑے۔ چنانچہ الہ آباد کے حال کمبھ اور لاہور کے سالانہ جلسوں پر اور نیز بنارس کے دسمبر کے موقعوں پر ہمارے سناتنی بھائیوں نے کایا پلٹی اور عملی کارروائیوں کی طرف متوجہ ہوئے۔

۵۔ آریہ سماج کی نقل و حرکت حکام کی طرف سے نہایت تاکید اور خوض کے ساتھ دیکھی جاتی رہی ہے۔ بادشاہ وقت کو اپنی رعایا کی ہر چیز اور بات کا دھیان رکھنا پڑتا ہے لیکن لوگوں کو یہ بدگمانی اب تک ہے کہ آریہ سماج کا ہر لیڈر ایک یا زیادہ ڈیٹکٹو اپنی اردلی میں رکھتا ہے اور کہ سماج اور پرتی ندہی کا کوئی جلسہ خفیہ پولیس کی شرکت سے خالی نہیں ہوتا۔ گورنمنٹ کا آریہ سماج کے ایک بڑے کام یتیم خانہ فیروزپور کو ایسی مقدار امداد دینا اور حوصلہ افزائی کرنا ثابت کرتا ہے کہ گورنمنٹ سماج کو بھی اور ذی اثر اور کارکن جماعتوں میں سمجھتی ہے نہ کہ ایک نہلسٹ یا سوشلسٹ کا فرقہ۔ آریہ سماج میں وقتاً فوقتاً کئی بلبلے اُٹھے جن کی کوشش یہ تھی کہ اس نہر کو اس دریا سے جس سے وہ نکلی ہے ایک بند فاصل کے ذریعہ سے بالکل الگ کردیں۔ یہ ایک فرقہ کی پبلک اپی نین تھی لیکن زبانِ خلق اس کے خلاف آواز رکھتی تھی اس لئے وہ غالب آئی۔ ہم اس زمانہ کے منتظر ہیں جب سناتنی اور سماجی مشترکہ جلسوں میں جمع ہو کر ہندو معاملات اور آریہ ورت کی ترقیات پر غور و فکر کیا کریں۔

۶۔ سماج کے محدود حلقہ سے قطع نظر کرکے عام طور پر دنیا میں جس طرح کوئی ہندو اس وقت تیار نہیں ہے کہ اپنی لڑکی کو کنوارا رکھا ساری عمر کے لئے برہمچارنی بنائے۔ اسی طرح بیوہ لڑکی کی دوسری شادی کرنے کا خیال بھی ایک غلیانی اور متلی لانے والا خیال ہے۔ یہ ہندؤں کی تعداد کثیر کی پبلک اپی نین ہے۔ لیکن نقارۂ خدا کی آواز یہ ہے کہ تم دو چیزوں میں سے ایک چیز کو اختیار کئے بغیر نہیں رہ سکتے یا تو رانڈ کو مردہ خاوند کے ساتھ جلا دو یا اُسکی شادی کرو۔ دہلی اور کانپور کے ستی کے واقعے زبانِ حال سے اُن خیالات کی تشریح کرتے ہیں جو مجبوراً مظلوم ہندو بیوہ کے دل میں جوش زن ہیں اور جن کی طرف سے بگڑی ہو کر ہندو قوم تباہی کے کھڈ میں سر کے بل جارہی ہے۔ لیکن نقارہ خدا کی آواز بغیر اثر کئے نہیں رہ سکتی۔ وہ زمانہ قریب ہے جب ہندؤں کا ایک بڑا منڈل اس امر کا فیصلہ کریگا کہ باکرہ بیوہ کی شادی میں دھرم نہیں جاتا اس کا رواج شرعاً درست ہے۔

۷۔ ایک بہت بڑی غلطی دور کے ڈھول کی طرح سے یہ بڑی ہوئی تھی کہ لبرل گورنمنٹ پارلیمنٹ میں برسر حکومت ہو کر بکرماجیت اور اکبر کے تاج ہمارے سروں پر رکھدیگی۔ گلیڈسٹون کے دوست اور ہربرٹ سپنسر کے شاگرد جان مارلے کی کارروائیوں نے ہمیں اس رائے صائب پر قایم ہونے کا موقع دیا ہے۔ کہ ہندوستان کے لئے دراصل لبرل گورنمنٹ اور کنسرویٹو دونوں یکساں ہیں۔ کالی بھلی نہ سپیت کا نقشہ ہے بلکہ اور غائر نظر ڈالو

لبرلوں سے ہم اور بھی گھاٹے میں رہتے ہیں۔ کیونکہ کنسرویٹو کے زمانہ میں لبرل لوگ مفت کرم داشتن کے لئے ہمارے حق میں کچھ چون وچرا کرتے بھی ہیں۔ کنسرویٹووں کو کیا پڑی ہے کہ وہ ہندوستان کے حق میں مغز پچی کریں۔

۵۔ ہمارے لالہ لاجپت رائے اور مسٹر گوکھلے ابھی انگلستان سے ہندوستان کی لڑائی لڑ کر واپس آئے تھے۔ مسٹر گوکھلے اب پھر اسی کام کو ولایت گئے۔ مسٹر سریندر ناتھ بینرجی تقسیم بنگال کے ہیرو۔ بھی اسی کام کو ولایت جانے والے ہیں۔ ایسے ڈیپوٹیشن پہلے بھی جا چکے ہیں لیکن عملی نتیجہ بجز ناحق اور تکلیف کے ابھی تک معلوم۔ ہمارے خیال میں اظہار شکایات کے یہ طریقے بھی اچھے ہیں۔ لیکن انگلستان میں جا کر اس قدر کینہ سے پبلک اوپینین پیدا کرنے کی کوششوں سے پہلے ہم کو اپنی قوم کی اوپینین کی پرواہ ہونی چاہئے۔ یہ اس طرح سے ہوسکتا ہے کہ پہلے قوم کی ضرورتوں کے لحاظ سے قوم کی اصلاح کیجئے۔ اگر اعلیٰ عہدے نہیں مل سکتے اور اعلیٰ تعلیم نہیں حاصل کرسکتے تو چھوٹی چھوٹی نوکریاں تلاش کرنے کے بجائے عام رائے کی پیروی کر کے کاشتکاری صنعت حرفت تجارت کی ترقی میں مصروف ہوں اصلاح گھر سے شروع ہو اول افراد کی اصلاح ہو۔ وہ ہندو اور سکھ نیچری اور مقلد۔ شیعہ اور سنی۔ پنجابی اور مدراسی میں امتیاز قومی نکریں۔ اخلاق واطوار سدھاریں پھر گھروں کی اصلاح ہو۔ بیوی بیٹی بہو اور کم ذات کے اختیارات۔ حقوق اور سوشل حیثیت میں واجبی ترقی ہو۔ جب تم اپنی بیٹی کی شادی میں اسکی صلاح نہیں لیتے اور اس کی پسندیدگی اور چاہت کا لحاظ نہیں رکھتے تو گورنمنٹ کس طرح تمہارے گھر کا انتظام تمہارے من ماتا کریگی۔ بلکہ یہ گورنمنٹ کی مزید عنایت ہے کہ وہ تمہاری شکایات اور معذرات سن تو لیتی ہے۔ تم تو اتنا بھی نہیں کرتے جب تم اپنی نابالغ معصوم بیٹی کو اس کی مرضی اور ضرورت بغیر صرف اپنے چھوٹے ارمان نکالنے کو بیاہ دیتے ہو جس کے چند روز بعد وہ بیوہ ہو کر تمام عمر بردگ اور رنج و غم میں گزارتی ہے۔ اپنا خاص اپنی لخت جگر تمہارا یہ جبر ہے۔ تو اگر گورنمنٹ تمہیں ہتھیار نہیں دیتی اور تمکو نشانہ بنائے جاتی ہے تو بمقابلہ تمہارے اس ظلم کے اس کا یہ اتنا بڑا ظلم نہیں ہے۔ ایک جدا سا سوال۔ جب آپ ایک پلاؤ قورمہ یا پوری کچوری کی دعوت کے لئے گھر سے نکلینگے تو کیا ڈریس سوٹ (کھانے کا جوڑا) پہنکر نکلیں گے۔ یا اگر آپ ایک مارواڑی سیٹھ کو اپنے ہاں ضیافت میں بلائینگے تو کیا مٹن چاپ سیڈل اور پڈنگ تیار کرائینگے۔ ہرگز نہیں۔ اسی طرح گورنمنٹ جب ہمکو ذلت پسند اور ذلت پرست پاتی ہے تو ہماری عزت کا پاس رکھنا اُسے ضروری نہیں ہوتا۔ ہزار کرزن اور لارڈ لمنگٹن کئی دفعہ سوچ لیں پیشتر اس سے کہ ہمارے سامنے بات کریں اگر ہم خود درست ہوں۔ اگر ہمارا چلن اور اطوار آزادانہ اور رنگ ہوں۔ اس زبان خلق کی پروا نکرکے ہم ان حالوں پہنچے کہ دنیا میں کہیں عزت نہ قوموں میں اپنا شمار یہ سب اپنے کرموں کا پھل ہے۔

خلق از دست غیر مے نالد
سعدی از دست خویشتن فریاد

## سان فرانسسکو اور بیمہ کمپنیاں

وقت کی قدر کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا زیادہ تر امریکن لوگوں کا حصہ ہے۔ ابھی سان فرانسسکو کو ایسے قیامت خیز زلزلے سے تباہ ہوئے پانچ دن نہیں گذرے کہ از سر نو شہر کے تعمیر کرنے کا کام شروع ہوگیا ہے اور جب تک اس کے ٹھیک ٹھیک نقصانات کی رپورٹ تیار ہو شاید شہر کا ایک بڑا حصہ تعمیر ہو کر اپنی اصلی حالت پر بھی آجاویگا۔ ابھی سان فرانسسکو کے نقصان کا پورا اندازہ لگانا مشکل ہے لیکن تخمیناً کہہ سکتے ہیں کہ شہر کا ۲۵ مربع میل رقبہ صرف راکھ کا ڈھیر ہے۔ اور جو لوگ اس کے نقصانات کا تخمینہ ۶۰ ملین پونڈ لگاتے ہیں ان کا بیان کسی طرح مبالغہ آمیز خیال نہیں کیا جاسکتا اس میں سے تقریباً ۳۵ ملین پونڈ نقصان کی بابت خیال کیا جاتا ہے کہ بیمہ شدہ ہے جو کہ امریکہ اور انگلینڈ کی بڑی بڑی بیمہ کمپنیوں کے ذمہ پڑیگا امریکہ نے اس کا تخمینہ ۲۲ ملین پونڈ لگایا تھا۔ اگر ان کا یہ اندازہ درست نکلا تو اس صورت میں برٹش کمپنیوں کے نقصان کی تعداد شاید دس بارہ ملین پونڈ تک پہنچیگی۔

سان فرانسسکو کی تباہی سے بیمہ کمپنیوں پر جو آفت آئی ہے اس کے متعلق ابھی کوئی خبر نہیں آئی لیکن اس کا یہ اثر محسوس ہوا ہے کہ بڑی بڑی کمپنیوں کے حصوں میں دفعتاً کمی ہوگئی ہے برٹش کمپنیوں کے نقصانات کی ابھی سرکاری رپورٹ شایع نہیں ہوئی۔ لیکن اخبار ٹائمز کے خیال میں اسکی کل تعداد ۱۳ ملین پونڈ سے زیادہ نہیں بلکہ اس کی رائے میں شاید ۱۰ ملین پونڈ ہی تمام دعویداروں کا اطمینان کرسکیں نیوزیلینڈ کی کمپنیوں کے نقصان کا تخمینہ ایک لاکھ ۵۰ ہزار اور ۲ لاکھ پونڈ کے درمیان ہے۔

۲۴ اپریل کی شام کو سان فرانسسکو میں پھر زلزلہ محسوس ہوا جو ایک منٹ تک رہا جس سے تباہ شدہ شہر کے کھنڈرات کو ایک دفعہ پھر جنبش ہوگئی۔ لیکن عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اب فرانسسکو آئندہ کئی نسلوں تک زلزلہ کی آفتوں سے محفوظ ہوگیا ہے۔ کیونکہ سائنٹیفک طور پر اس امر کی تصدیق ہوگئی ہے کہ سخت زلزلہ ہمیشہ اس بات کی دلیل ہے کہ زمین کے اندر کسی نقطہ پر سخت کمزوری موجود ہے جب زلزلہ آچکا تو سمجھنا چاہئے کہ یہ کمزوری رفع ہوگئی اور اب اسکو زلزلہ کے خطرہ کا کچھ اندیشہ نہیں۔

مالک چین نے سان فرانسسکو کے ریلیف فنڈ کے لئے ایک لاکھ تیل بھیجنے کی درخواست کی تھی لیکن واشنگٹن کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے لینے سے انکار کردیا اب یہ روپیہ شاید غریب چینیوں کی دستگیری میں صرف کیا جائیگا۔

شہنشاہ جاپان نے بھی فراخدلی سے سان فرانسسکو کے ریلیف فنڈ میں ۲ لاکھ ین عنایت کئے ہیں۔

## ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس کی گرفتاری

مسٹر ایف سی کینڈی صاحب سپرنٹنڈنٹ کو انسپکٹر جنرل پولیس کے آفس میں ان کے خسر صاحب نے نالش کر کے ماخوذ کرایا۔ ملزم نے ۵ ہزار ۵۰۰ روپیہ کی رقم اپنے خسر مسٹر ریمر صاحب کو دھوکہ دیکر وصول کی تھی کسی شخص نے ضمانت ندی اس لئے جیلخانے بھیجے گئے۔

## گورنمنٹ اور سودیشی تحریک

شکر ہے کہ باریسال کے گزشتہ واقعہ نے کچھ نہ کچھ اپنا اثر دکھلایا اور سر بمفائلڈ فلر صاحب سودیشی مومنٹ کی حالت پر نظر عنایت مبذول کرنے کے لئے کسیقدر مائل ہوئے اور ان کی گورنمنٹ نے حکم دیا کہ آئیندہ تمام سرکاری کتابیں ایسے کاغذ پر چھاپی جائیں جو ہندوستان کا بنا ہوا ہو۔

مزید براں سودیشی تحریک کے معاون اس خبر کو بہت خوشی سے سُنیں گے کہ گورنمنٹ مشرقی بنگال اور آسام نے ذیل کے مضمون کا ایک نیا سرکلر جاری کیا ہے۔ کہ ملکی ساختہ اشیاء

کی تحریک کو ترقی دینے کیلئے گورنمنٹ کی خواہش ہے کہ ان طریقوں اور کارروائیوں کو جو قانوناً جائز ہوں اور اس تحریک کے لیئے عملاً کام میں لائی جاسکیں بغیر اس لحاظ کے کہ وہ غیر موثر یا بے سود بلکہ بعض اوقات قابل مضحکہ خیال کیئے جاتے ہیں غیر قانونی فعل بے تمیز کرکے ترقی دیجائے۔ اور ہندوستان میں انڈسٹری کو ترقی دینے کی خواہش کے لیئے جیساکہ وہ فی نفسہ ایک نہایت ضروری شئی ہے گورنمنٹ سچی ہمدردی رکھتی ہے گورنمنٹ کی نسبت ایسے خیالات کو دل میں جگہ دینا بہت نامناسب اور بے جا ہے کہ گورنمنٹ دیسی دستکاری اور صنعت و حرفت کی ترقی کے خلاف ہے۔

پولیس کو محتاط رہنا چاہیئے کہ وہ ایسی سوسائٹیوں یا دوکانوں کی کارروائی میں دست اندازی نکرے جن کا مقصد دیسی اشیاء بنانا یا ہندوستان کا تیارکردہ اسباب فروخت کرنا ہے۔ پرائیویٹ مکانات میں سودیشی جلسہ قایم کرنے سے بھی لوگوں کو بند کیا جائے اگرچہ یہ غیر مناسب ہے کہ اس قسم کے جلوس پبلک مقامات میں منعقد کئے جائیں۔ مختصر یہ کہ پولیس صرف اس وقت دخل دے جب سودیشی کارروائیوں کے پورا کرنے کے لئے سختی کا برتاؤ کیا جائے جس سے حفظ امن میں خلل اندازی ہوئے یا ہندو مسلمانوں میں فساد کا اندیشہ ہو۔

لیکن افسوس ہے کہ نئے صوبہ میں سودیشی تحریک کے متعلق بیچارے طالب علموں کے ساتھ ہمیشہ ایسا تشدد ہوتا رہتا ہے کہ کوئی دن خالی نہیں جاتا کہ ایک نہ ایک طالب علم اس بیگناہی کے جرم میں سکول سے خارج نکیا جاتا ہو۔ سنا گیا ہے کہ حال ہی میں مالدہ کے چھچول ہائی سکول سے مختلف جماعتوں کے چار لڑکے صرف اس گناہ پر مدرسہ سے خارج کردئے گئے کہ انہوں نے سودیشی تحریک کے جلسوں میں حصہ لیا تھا صرف یہی نہیں بلکہ ان کے اور ان کے والدین سرپرستوں کے نام اور سکونت وغیرہ سے صوبہ کے تمام سرکاری اور غیر سرکاری سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کو اطلاع دیدی ہے کہ انہیں داخل نہ کیا جائے۔

## ہندوستانی خواتین اور ولایت کی تعلیم

گورنمنٹ بنگال نے زنانہ ٹریننگ کالج کی تجویز سے یہہ قرار دیا ہے کہ تعلیم یافتہ ہندوستانی عورتیں گورنمنٹ کے خرچ سے ہر سال ولایت بھیجی جایا کریں۔ ولایت میں کورس خواندگی دو سال ہوگا۔ اور وہاں قیام کے زمانہ میں ہر ایک عورت کو ڈیڑہ سو پونڈ سالانہ وظیفہ ملا کریگا۔ زنانہ سکولوں کی انسپکٹر عورتیں ایسے امیدوار کو منتخب کیا کرینگی۔ وظیفے صرف ہندو یا مسلمان عورتوں کے لئے مخصوص ہیں لیکن ان کی عدم موجودگی میں عیسائی لیڈیاں بھیجی جاینگی۔ تعلیم نسوان کے حامیوں کو گورنمنٹ بنگال کی اس تجویز پر خوش ہونا چاہیئے۔

## نواب صاحب جاورہ

۲۰- اپریل کو حضور ویسرائے ہند کی جانب سے وسط ہند کے ایجنٹ آنریبل میجر ایچ ڈیلی صاحب سی ایس۔ آئی۔ سی آئی ای نے نواب صاحب جاورہ کو نوابی کے پورے اختیارات عطا فرمائے۔ یہہ رسم دربار ہال میں نہایت شان و شوکت سے ادا ہوئی۔ ایجنٹ صاحب نے اپنی تقریر میں ان دو بڑی شرائط کا بھی ذکر کیا جن کی پابندی نواب صاحب کے لئے ضروری ہے۔ اول یہ کہ وہ اپنے موجودہ وزیر خان بہادر یار محمد خاں کو بدستور قایم رکھیں اور دویم وہ تمام ضروری معاملات میں پولیٹکل ایجنٹ سے مشورہ لیتے رہیں۔ ہز ہائینس نواب صاحب جاورہ نے اول گورنمنٹ کی وفاداری اور سچی خیرخواہی کا اظہار کرکے حضور ویسرائے ہند کی مبارکبادی کا شکریہ ادا کیا۔

## طاعون پنجاب میں

ہفتہ مختتمہ ۱۲ اپریل میں مرض طاعون سے پنجاب میں ۱۱۶۴۷ اموات بہ تفصیل ذیل واقعہ ہوئیں جن میں گذشتہ ہفتہ کی نسبت ۱۹۰۳ اموات کی زیادتی ہے۔

حصار میں ۷۶۴۔ رہتک میں ۱۱۷۔ گورگانوہ میں ۷۔ دہلی میں ۱۵۔ کرنال میں ۲۵۹۔ انبالہ میں ۲۱۶ ہوشیارپور میں ۳۳۳۔ جالندہر میں ۱۲۲ لودیانہ میں ۴۵۵۔ فیروزپور میں ۲۶۹۔ منٹگمری میں ۱۲ لاہور میں ۴۶۰۔ امرتسر میں ۵۶ گورداسپور میں ۱۰۱۰ سیالکوٹ میں ۱۱۹۲۔ گوجرانوالہ میں ۶۷۰ گجرات میں ۹۳۔ شاہپور میں ۱۔ جہلم میں ۶۔ راولپنڈی میں ۱۳۔ میانوالی میں ۳۔ لائلپور میں ۱۹۔ مظفر گڈھ میں ۷۔ ریاست پٹیالہ میں ۹۱۴۔ کپورتھلہ میں ۱۲۷۔ جیند میں ۷۹۔ کلسیہ میں ۵۲۔ نابھہ میں ۷۵۔

پچھلے سال اس ہفتہ میں تعداد اموات ۴۰۷۶ تھی۔

## سرچارلس ریواز

صاحب نے شنبہ کے دن لاہور کے میوزیم اور سکول آف آرٹ کا معائنہ فرمایا۔ میوزیم کی ترقی اور توسیع کی تجاویز پر بحث ہوتی رہی اور اس تجویز پر بھی غور کیا گیا کہ لاہور کے نئے سکول آف انجنیرنگ کو سررشتہ تعلیم میں داخل ہونے پر پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کی سکریٹریٹ عمارتوں میں جگہ دیجائے۔ پھر ہز آنر بہمراہی ممبران سینیٹ سنڈیکیٹ بک کمیٹی۔ ایف سی کالج میں تشریف لائے اور ان طالب علموں سے ملاقات کرنے کے بعد جو امسال امتحان بی۔ اے میں کامیاب رہے ہیں۔ ہز آنر نے ریورنڈ جے سی آر یوانگ صاحب پرنسپل کو ان حسن خدمات کے صلہ میں جو انہوں نے کانگڑہ ریلیف کمیٹی میں بطور چیرمین کے ادا کی تھیں قیصر ہند کا طلائی تمغہ عطا فرمایا۔ بعدازاں ہز آنر نے کالج کی عمارت۔ جمنیزیم اور بورڈنگ ہوس کا معائنہ کیا اور عام خوش انتظامی سے بہت محظوظ ہوئے۔

## پٹیالہ میں دیہاتی پنچائتیں

جب سے پٹیالہ میں میجر پوپہم ینگ صاحب کی تحریک سے دیہات میں پنچائتیں قایم کرنے کا سلسلہ قایم ہوا ہے اس سے وہ کچھ فائدے حاصل ہو رہے ہیں جو دوسری صورت میں ممکن نہ تھے۔ ان کی تعداد میں روزافزوں ترقی ہوتی جاتی ہے جو گذشتہ ماہ جنوری میں ۱۷ تھی۔ جو مقدمات ان کے روبرو پیش کئے گئے ان کی تعداد ۵۶۰۳۴ تھی پہلے اڑہائی سال کی نسبت صرف ۱۵ ماہ کے عرصے میں ان کی زیادتی ۵۹۲۲ ہوئی جس سے صاف ظاہر ہے کہ لوگ اس مفید طریقے کو کیسا پسند کرتے ہیں پنچائتوں کی آمدنی اور خرچ کا حساب کرکے ۲ ہزار ۷۰ روپیہ پس انداز ہوا ہے جو دیہات میں اس سلسلے کو ترقی دیتے وغیرہ میں صرف ہوگا۔ ان پنچائتوں میں دو سو روپیہ تک کی مالیت کے مقدمات پیش ہوسکتے ہیں اور حقیقت میں انکی موجودگی نے غریب زمینداروں کو عدالت کے لاکھوں روپیہ کے خرچ سے بچالیا ہے ۔

## امتحان ایم۔ اے کا نتیجہ

امتحان ایم۔ اے میں مندرجہ ذیل امیدواران کامیاب ہوئے۔

(انگریزی)

دین محمد صاحب　۴۰۸　ایف سی کالج امرتسر

| نام | نمبر | کالج |
|---|---|---|
| نفضل حسین صاحب | ۳۴۰ | ایف سی کالج لاہور |
| نذیر الدین صاحب | | " |
| نشی رام صاحب | ۳۵۵ | گورنمنٹ کالج لاہور |
| نسیلا رام صاحب اگروال | ۳۲۲ | " |
| ابوحسین خاں صاحب | ۳۰۳ | " |
| بیج ناتھ صاحب | ۳۵۳ | " |
| گمبیر داس صاحب اہلوالیہ | ۳۱۱ | " |
| شجاع الدین صاحب | ۳۰۰ | " |

(سنسکرت)

| نام | نمبر | کالج |
|---|---|---|
| پربھودتا صاحب شرما | ۳۱۷ | اورینٹل کالج لاہور |

(عربی)

| نام | نمبر | کالج |
|---|---|---|
| محمد انوار الحق صاحب | ۳۰۶ | " |
| محمد عبداللہ صاحب | ۳۵۳ | پرائیویٹ ریاست بھوپال |
| محمد ابراہیم صاحب | ۳۶۲ | اورینٹل کالج لاہور |

(ریاضی)

| نام | نمبر | کالج |
|---|---|---|
| حکم چند صاحب | ۳۳۹ | ایف سی کالج لاہور |
| جودہ سنگھ صاحب | ۳۹۲ | پرائیویٹ امرتسر |
| مدوری ستیا نرائن صاحب | ۳۴۴ | پرائیویٹ مدراس |

## ہاوڑہ میں سخت آتشزدگی

کلکتہ سے خبر آئی کہ ہاوڑہ کے ایک حصہ میں دوپہر کے وقت سخت آتشزدگی کا حادثہ واقعہ ہوا۔ اور آگ کے شعلے تھوڑے ہی عرصے میں ایک میل مربع رقبہ میں پھیل گئے اور ایک گھنٹہ میں تمام عمارتوں کو جلا کر خاک کر دیا۔ مال و اسباب کے نقصان کا کچھ ٹھکانا نہیں ابتک ٹھیک اندازہ معلوم نہیں ہوا لیکن جہاں تک تحقیق ہوا ہے جانوں کی خیر رہی۔

## ملک معظم اٹلی میں

حضور ملک معظم معہ ملکہ الگزینڈرا کوہ ویسو ویس کے تباہ شدہ دیہات دیکھنے کے لئے ۱۰ اپریل کو نیپلز میں رونق افروز ہوئے اوسٹا کے ڈیوک اور ڈچز صاحبہ نے ذریعہ سٹیمر کا نیپلز میں استقبال کیا۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ نے موٹر کار میں سوار ہو کر ویسو ویس کے گرد و نواح کے تباہ شدہ دیہات کا عبرت انگیز نظارہ معائنہ فرمایا تمام بستیاں اور گاؤں خاکستر اور کیچڑ کے ڈھیر تھے۔ لیکن ۱۴ اپریل کو دفعتاً ہز مجسٹی نیپلز سے روانہ ہو کر عازم انگلستان ہوئے۔ اس اچانک روانگی کا باعث شاید ٹرکی اور مصر کی موجودہ حالت ہے۔ ملک معظم تو بسواری ریل انگلینڈ روانہ ہوئے لیکن ملکہ معظمہ کشتی میں بیٹھکر واپس تشریف لائیں گی۔

## اتفاق اسکو کہتے ہیں

سنگاپور کے میونسپل کمشنروں نے اپنے انجینیر مسٹر پیٹرسن کی تنخواہ بڑے زور سے سفارش کی تھی کہ اس کے سالانہ مشاہرہ میں یکہزار پونڈ کی ترقی کر کے ۵۰۰ پونڈ سالانہ زیادہ کئے جائیں۔ لیکن یہہ درخواست نامنظور کی گئی۔ اس پر تمام میونسپل کمشنر ناراض ہو گئے اور سب نے اتفاق کر کے استعفے داخل کر دیا۔ کہ یا تو انجینیر صاحب کی تنخواہ میں اضافہ کیا جائے ورنہ ہم رخصت ہوتے ہیں۔ اس دھمکی نے بھی کچھ اثر نہ کیا اور آخر کار تمام میونسپل کمشنروں نے جو اپنے ارادہ کے پکے تھے استعفا داخل ہی کر دیا اور مسٹر پیٹرسن صاحب بھی علیحدہ ہو گئے۔

کالونیل سکرٹری صاحب کے ریزولیوشن کے بموجب مسٹر پیٹرسن کے جانشین کو اول ایکہزار پونڈ سالانہ مشاہرہ ملا کریگا اور اس میں بتدریج ترقی ہوتے ہوتے اس کی تعداد ایکہزار دو سو پونڈ تک پہنچیگی۔

## ہندوستان میں آتشفشاں پہاڑ کا خطرہ

کچھ عرصہ ہوا کہ لوگوں میں یہہ افواہ مشہور ہو گئی تھی کہ دریائے ستلج کے شمالی حصوں میں کسی آتش فشاں پہاڑ کے آثار نظر آتے ہیں۔ کیونکہ کئی شخصوں نے ان پہاڑیوں پر دہواں نکلتے دیکھا ہے۔ لیکن چند ہفتے ہوئے جب ایک پادری صاحب نے بھی اسی جانب دہوئیں کا بادل اٹھتے دیکھا تو اس افواہ کی تصدیق ہو گئی اور یہہ خیال پیدا ہو چلا تھا کہ ممکن ہے کہ واقعی ان پہاڑیوں میں آتش فشاں پہاڑ کا مادہ موجود ہو۔ لیکن اب کانگڑہ سے خبر آئی ہے کہ ٹھیک اس روز جبکہ پادری صاحب نے پہاڑیوں پر سے دہوئیں کا بادل اٹھتے دیکھا تھا۔ کانگڑہ میں ایک بڑی چٹان زور سے گر پڑی تھی اور بہت دور تک اس کی خاک اڑتی ہوئی دکھائی دی تھی۔ پس ہر طرح ممکن ہے کہ پادری صاحب نے جو دہوئیں کا بادل دیکھا وہ یہی خاک ہو جو چٹان کے گرنے سے پیدا ہوئی تھی +

## ایک عجیب خودکشی

رنگون سے خبر آئی کہ ہاتھ لیٹیں میسرز بیبو سٹو یو اینڈ کمپنی کے منیجر مسٹر ان گیلیفو پو یونے گزشتہ چہارشنبہ کو ایک عجیب طریقہ سے خودکشی کر لی۔ مرنے سے چند گھنٹے پیشتر اس نے رنگون کے ہیڈ آفس میں بذریعہ تار یہہ اطلاع بھیجی تھی کہ میری بجائے فوراً کوئی شخص کام کرنے کے لئے روانہ کر دو۔ پھر اس نے سیگنگ جانے کے لئے ایک کشتی کرایہ کی اور اس میں سوار ہو کر جب دریا کے درمیان میں پہنچا تو دفعتاً استرے سے اپنی گردن کاٹ کر دریا میں گر پڑا تفتیش ہو رہی ہے خودکشی کا باعث ابتک معلوم نہیں۔

## جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں پر ظلم

ٹائمز آف نیٹال ایک واقعہ تحریر کرتا ہے جس سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ ملک معظم کی ہندوستانی رعایا کے ساتھ جنوبی افریقہ کی برٹش نو آبادیوں میں کیسا سلوک ہوتا ہے۔ مارٹنز برگ کی عدالت میں ایک ہندوستانی اس جرم میں پیش کیا گیا کہ اس نے امیگریشن ایکٹ کے بموجب ۳ پونڈ ٹیکس ادا نہیں کیا تھا جو ان تمام ہندوستانیوں سے لیا جاتا ہے جو عہدنامے کی تمام شرائط پوری کر کے وہاں آزادی سے رہتے ہیں۔ بدقسمتی سے اس وقت وہ یہہ رقم ادا کرنے کے ناقابل تھا اسوجہ سے اس کے گھر کی تلاشی لی گئی اور سوائے اسکی زوجہ کے زیور کے اور کوئی شئی برآمد نہوئی ایک زرگر کو بلا کر عورت کا تمام زیور جو ۹ پونڈ کی مالیت کا تھا اتروایا گیا اور اس کو ۳ پونڈ ٹیکس کے لئے بطور ضمانت رکھ لیا گیا

## سودیشی اور آنریری عہدے

گورنمنٹ کے آنریری عہدوں کے بائیکاٹ کرنیکا خیال سودیشی تحریک میں بہت ترقی پر ہے۔ اور آنریری مجسٹریٹوں کے مستعفی ہونے کی خبریں پے در پے آ رہی ہیں۔ یہہ شال بھی بابو سریندر ناتھ بنیرجی نے اول اپنے عہدہ آنریری مجسٹریٹ کا استعفا داخل کرنے سے پیدا کی ہے اور اب مختلف شہروں میں بڑی سرگرمی سے اسکی تقلید ہو رہی ہے بریسال کے گذشتہ واقعہ سے نئے صوبہ کے باقی حصوں میں اب سودیشی کا زور کئی گنا زیادہ ہو گیا ہے۔

اس کے علاوہ ہندوستان کے متعدد مختلف شہروں میں اس کے متعلق جو جلسے ہوئے اور وزیر ہند اور وائسرائے کو تار بھیجے گئے اور سریندر ناتھ بنیرجی سے ہمدردی ظاہر کی گئی ان سے جو کچھ سودیشی کو تقویت پہنچی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ لیکن جس قسم کا واقعہ بریسال میں پیش آیا تھا۔ اب اسی قسم کی واردات نئے صوبہ [illegible]

# عالم کا فوٹو

نفاتر گورنمنٹ پنجاب ۹ اور ۱۴ مئی کے درمیان شملہ جائینگے۔

دوشنبہ گذشتہ کو سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور کا تقسیم انعامات کا سالانہ جلسہ بصدارت نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب منعقد ہوا۔

مسکرات کے استعمال کو محدود کرنے کے لئے پنجاب میں چرس کی دوکانیں کم کیجائیں گی۔

کابل کے برٹش ایجنٹ ملک خدابخش خاں ٹوانہ جو پنجاب میں رخصت پر تشریف لائے تھے کابل کو واپس گئے۔

طاعون سے ہفتہ مختتمہ ۲۱ اپریل میں ۷۹ ۶۷ اموات بہ تفصیل ذیل واقعہ ہوئیں۔ گذشتہ ہفتہ میں تقریباً ۰۰ ۱۵ کم تھیں پنجاب میں ۹۳ ۴۷۔ صوبجات متحدہ میں ۱۲ ۳۸۔ بنگال میں ۱۸ ۳۵۔ بمبئی میں ۱۹۱۴۔ برہما میں ۱۰۵۔ شہر بمبئی میں ۱۰۲۔ کلکتہ میں ۲۰۷۔ کراچی میں ۱۶۷۔

امریکن روئی کے کاشت کرنے کے طریقوں اور روئی کے کیڑے کے دفعیہ کی ہدایتوں پر دو اردو رسالے سرکاری طور پر شایع ہونگے جو دیہات میں تقسیم کئے جائیں گے۔

قصور میں حاجی محمد فرید کی روئی کی فیکٹری کو آگ لگ گئی تمام روئی جلگئی پچاس ساٹھ ہزار روپیہ کی مالیت کا نقصان ہوا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی آمدنی ہفتہ مختتمہ ۱۴ اپریل میں ۳۴۳ ۹۸۹ ۱۰ روپیہ تھی۔

احمد آباد میں بھی پریم چند کے روئی کے کارخانے میں آتشزدگی سے دو لاکھ کا نقصان ہوا۔

ہزہائنس مہاراجہ صاحب پٹیالہ جو آجکل لاہور میں تشریف رکھتے ہیں ۱۵ مئی کو اپنے گرمائی مقام چایل روانہ ہونگے۔

ایک کروڑ ۱۱ لاکھ ۹ ہزار ۲ ۵ ۵ روپیہ کی مالیت کی چاندی کے علاوہ جس سے آجکل ٹکسال میں سکہ تیار ہو رہے ہیں گورنمنٹ آف انڈیا نے ایک کروڑ کی چاندی صرف روپے بنانے کے لئے اور خریدی ہے۔

کلکتہ میں افواہ ہے کہ سر ہیفانڈ فلر صاحب صوبجات متحدہ میں سر جیمز لاٹوش صاحب کی جگہ تبدیل ہونگے۔

دہلی میں اگلے ہفتہ ۵ آدمیوں کو پھانسی دیا جائیگا۔ جنھوں نے اپنے مالکوں کو قتل کیا تھا گورنمنٹ نے انکی اپیل نامنظور کی۔

اسسال امتحان انٹرنس میں خالصہ کالج امرتسر کا ایک طالب علم اول رہا۔

فاضلکا میں سخت آتشزدگی کا حادثہ واقعہ ہوا ہزارہا روپیہ کی مالیت کا نقصان ہوا اور ۳۰ جانیں ضایع ہوئیں۔

مہاراجہ کپورتھلہ ۲۵ اپریل کو یوروپ روانہ ہوئے۔

رانچی میں ماڈل اینڈ انجنیرنگ کالج تعمیر کرنے کا تخمینہ ۶ لاکھ ۳۵ ہزار کیا گیا ہے۔

۵ مئی کو شملہ پر بورڈ آف سائنٹفک ایڈوائس کا جلسہ ہوگا جس میں تمام سائنٹفک ڈیپارٹمنٹوں کے افسر موجود ہونگے۔

کلکتہ ہائی کورٹ میں بابو سریندرو ناتھ بنرجی کی سزائے جرمانہ کے متعلق اپیل کیا گیا اگلے چہارشنبہ کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔

ایک سوالی ڈیپوٹیشن پنجشنبہ گذشتہ کو شملہ پہنچی جو حضور وائسرائے کو ایڈریس پیش کریگا۔

امید کیجاتی ہے کہ دو سال تک دہلی میں ٹرمویے کا سلسلہ جاری ہو جائیگا۔

ڈاکٹر ایلس وین انگن ونٹر صاحبہ امیر صاحب کابل کی زنانہ معالج مقرر ہوئی ہیں وہ کلکتہ سے اپنی بیٹی اور ایک اور لیڈی کو ہمراہ لیکر کابل روانہ ہوئی ہیں۔

مسٹر عباس علی بیگ صاحب آئی سی ایس جو گورنمنٹ بمبئی کے مترجم فارسی تھے جوناگڈھ کے دیوان مقرر ہوئے۔

پونا کے پاس ایک گاؤں میں آگ لگنے سے دس آدمی ہلاک ہوئے۔

شملہ سے خبر آئی کہ ریلوے سٹور برگ سے ۲۰ پونڈ ڈینامیٹ سرقہ ہو گیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ پٹھانوں کی کارروائی ہے جو گھاٹیوں کے راستے سرحد کی جانب بھاگ گئے ہیں۔

گذشتہ مہینے مظفر گڈہ میں قحط زدگان جاپان کے لئے ایک فنڈ کھولا گیا تھا۔ اتنک ۲۱۴۴ روپے بھیجے گئے ہیں۔

دیوان پورن پرشاد نے علی گڈہ کالج کو ۶۰۰ روپیہ سالانہ چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔

آنریبل مسٹر گوکہلے نے شہر پونہ کی میونسپلٹی کی صدرنشینی سے استعفٰی دیدیا۔

جس روز سر چارلس ریواز صاحب ایچیسن کالج کے تقسیم انعامات کے جلسہ میں شامل ہونے کیلئے تشریف لیجا رہے تھے راستہ میں

مسٹر پرسی براؤن صاحب کے گھوڑے پر لارنس گارڈن کے نزدیک شہد کی مکھیوں نے حملہ کیا۔ لد گھوڑے پر سے گرنے کی باعث مسٹر براؤن کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ مس ریواز صاحبہ کے چہرہ پر بھی مکھیوں نے سختی سے کاٹا۔

ایشیا میں ریلوں کے متعلق انگریزوں فرانسیسیوں اور اٹلی والوں کے درمیان عہدنامہ ہوا کہ جبوتیل سے لیکر اڈیس ابیبا تک فرانسیسی انتظام کریں اور انگریزوں کو اڈیس ابیبا سے پار ریل بنانے کا حق حاصل ہے لیکن وہ ابیسینیا میں ریل جاری کرنے کا خیال چھوڑ دیں۔

مسٹر ایڈورڈ گرے صاحب نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ سیام میں عہد و پیمان کے متعلق کارروائی جاری ہے جو عنقریب ختم ہونے والی ہے۔

بعد کی خبر ہے کہ عہدنامہ پر دستخط ہو گئے۔

سلطان زنجبار برنڈزی میں رونق افروز ہوئے۔

انگلستان میں یونین بیمہ کمپنی کے ایک جلسہ میں چیرمین نے بیان کیا کہ سان فرانسسکو کے نقصان کا بلاتامل فیصلہ کردینا چاہیئے۔ اور ریزرو کے متعلق فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

مانچسٹر کے روئی کے کارخانوں کے ملازمین نے آٹھ کارڈ روم کے لئے ۵ فیصدی پیشگی لینا منظور کرلیا۔

روس کی ڈوما کی دوسری الیکشن کا سلسلہ شروع ہو کر ختم بھی ہو گیا جس میں ریڈیکل قایمقاموں کی کثرت ہے۔

شاہ الفنسو کی تاریخ شادی ۱۲ مئی ہوگئی ہے۔

کشتی کا ورلڈز چمپئن شپ لنڈن ہیکن سمٹ پہلوان کے ہاتھ آیا جس نے بدرالی کو دو مرتبہ نیچا دکھایا۔

لنڈن سے خبر آئی کہ لارڈ کرزن صاحب سخت مرض انفلوئنزا میں مبتلا ہیں۔

جاپانیوں کے نئے جنگی جہاز کنوبی نے اپنی تیز رفتاری کی آزمایش کرکے دکھلائی۔ یہ جہاز اپنی توپ کی طاقت میں دنیا بھر میں سب سے تیز ہے۔

برٹش بجٹ میں ۲۷ لاکھ پونڈ کی بچت ہے۔

جہاز کوریر سارک کے ساحل پر ایک چٹان سے ٹکرا کر تین منٹ میں غرق ہو گیا۔ بوائلر پھٹ گیا اور آٹھ جانیں ضایع ہوئیں۔

سکندرآباد سے ایک میگزین کے آڑنے کی ہولناک خبر آئی ہے قلی رات کو دس بجے کچھ بارود رائفل کے استعمال کے لئے لینے گئے تھے اور انکے ہاتھ میں برہنہ چراغ تھا۔ اسی وقت میگزین بڑے زور سے

# بیلیٹری دُنیا

**نیٹال میں بغاوت** - گورنمنٹ نیٹال نے خاص خاص اضلاع میں ان تمام طاقتور آدمیوں کی ریزرو والوں کو تیار رہنے کے لئے آگاہ کر دیا جو ۱۸ اور ۵۰ برس کی عمر کے درمیان ہیں بمبا نامی باغی پھر فرار ہو گیا-

فیلڈ فورس کی تعداد ۲۷ اپریل تک دو ہزار تھی

گورنمنٹ نیٹال نے ان ریزرو والوں کے - لئے جن کے پاس ہتھیار نہیں ہیں رائفلیں مہیا کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے - ان میں اضلاع رائفل ہیڈ اور ڈربن کے فوج لوگ بھی شامل ہیں -

لارڈ ایلگن صاحب نے انگلستان میں ایک دعوت کے موقعہ پر لارڈ سیلبورن صاحب کے متعلق پر کردہ تقریر ظاہر کر کے بہت تعریف کی نیٹال کی موجودہ مشکلات میں ہمدردی کا اظہار کرکے اس کی فتح کی دعا کی-

گورنمنٹ نیٹال نے ولایت سے امیونیشن کے نصف ملین راونڈ منگوا لئے -

صوبہ زائی سینڈ نے کچھ لوکل فوج مہیا کرنے کی درخواست کی - ۲۸ - اپریل کی خبر ہے کہ نیٹال کی حالت بہت نازک ہوتی جاتی ہے - کیونکہ منگواتھ سا قوم کے پاس زولی ذولو لوگوں کی بہت مدد پہنچنے سے انہوں نے بغاوت اختیار کرلی-

سوازی لینڈ میں وہاں کے یوروپین لوگوں نے خطرہ کے اندیشہ سے حفاظت کے لئے درخواست کی ہے-

---

**ٹرکی اور مصر** - انسکلنگ ڈریگونز ماہ مئی کے وسط میں مصر روانہ ہونگے -

اخبار ٹائمز ایک آرٹیکل میں افسوس سے ظاہر کرتا ہے کہ سلطان نے جواب حالت پیدا کی ہے وہ روز بروز نازک ہوتی جاتی ہے - اور بیان کرتا ہے کہ یہ ناممکن ہے کہ ہم اس قسم کی کارروائیوں سے جو بہت بدامنی اور بے چینی پیدا کرتی ہیں ہمیشہ درگذر کرتے رہیں - بعض آدمی قاہرہ میں اپنی جہالت سے جوش پیدا کرنے کے لئے سازشیں کر رہے ہیں-

انسکلنگ فسلیرز کی تین کمپنیاں جو اب کریٹ میں ہیں قاہرہ میں بٹالین سے جاملینگی-

مصر کو جو کمک روانہ کی گئی ہے اس میں "یو" بیٹری انسکلنگ ڈریگونز اور ایک انفنٹری بٹالین جو شاید مالٹا سے آئی ہے شامل ہیں - اس کمک سے اب مصر میں فوج کی کل تعداد ۵ ہزار تک پہنچ گئی ہے -

سر ایڈورڈ گرے صاحب نے ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ لارڈ کرامر صاحب کے خیال کے بموجب مصر میں کمک بھیجنے کی ضرورت وہاں بدامنی پیدا ہونے کے باعث ہے جو کسیقدر سرحد بالعقابہ کی موجودہ کارروائیوں سے پیدا ہوئی ہے - مصر میں اس کمک کے قیام کا عرصہ وقت کی حالتوں پر منحصر ہے -

برٹش گورنمنٹ نے اس تنازعہ کے مسئلہ پر غور کرکے سرحدی میناروں کے دفعیہ کی بابت تفتیش کرنے کے لئے منروا جہاز ارسال کرنے کا قصد کیا اس اثنا میں لندن اور قسطنطنیہ کے مابین نامہ وپیام ہو رہا ہے -

ترکی فوجوں کو مصر کے علاقہ سے واپس کرنے کے لئے گورنمنٹ نے عزم بالجزم کر لیا ہے - اس لئے حالت نازک ہے -

۲۹ - اپریل کو جہاز بالکانارم سے سسیکس رجمنٹ کے ۱۰۰ آدمی لیکر کریٹ روانہ ہوا جہاں سے انسکلنگ فسلیرز کے ۴۰۰ آدمی لیکر اسکندریہ جائیگا -

اخبار ٹیمس ایک آرٹیکل میں تحریر کرتا ہے کہ ٹرکی اور مصر کے معاملہ میں فرانس انگلستان کو اسی طرح دل وجان سے مدد دیگا جیسا کہ انگلستان نے الجیریا میں فرانس کا ہاتھ بٹایا تھا -

ایک اور اخبار بیان کرتا ہے کہ عقابہ کے تنازعہ میں جرمنی کا کچھ عمل دخل نہیں -

مالٹا سے رائل آئرش فسلیرز کی ورسٹ بٹالین جہاز میں سوار ہوکر عازم اسکندریہ ہوئی -

حضور ملک معظم جو وسوویس کی تباہی کا نظارہ دیکھنے نیپلز تشریف لے گئے تھے ۳۰ اپریل کو اچانک واپس انگلستان ہوئے جس کی بڑی وجہ موجودہ ٹرکی اور مصر کا تنازعہ ہی خیال کی جاتی ہے -

برٹش جنگی جہاز منروا ۳۰ اپریل کو العریش میں پہنچگیا - ماہ مئی کے دوسرے ہفتہ "یو" بیٹری مصر کو روانہ ہوگی -

اخبار میل اپنے قاہرہ کے ایک نامہ نگار کی تار تحریر کرتا ہے کہ باب عالی نے مصر کو حکم بھیجا ہے کہ سرحدی میناروں کے بدلنے کے لئے ہدایتیں روانہ کی گئی ہیں -

ایک اخبار تحریر کرتا ہے کہ ٹرکی کی موجودہ ضد کا ذمہ دار صرف جرمنی ہے جو مصر میں سلطنت برطانیہ کی بیخ کنی کرنا چاہتا ہے مصر کی مسجدوں میں موجودہ حالتوں پر بہت سختی سے جوش پھیل رہا ہے اور اسلامی اخبار بڑے زور سے برٹش کی مخالفت کر رہے ہیں -

خدیو مصر قاہرہ سے روانہ ہوکر عازم یورپ ہوئے -

---

حکم ہوا ہے کہ تمام آرٹیلری بریگیڈوں اور بیٹریوں کے کمانڈنگ افسر صاحبان فوراً "فیلڈ آرٹیلری ٹریننگ ۱۹۰۶ء" پر عملدرآمد شروع کر دیں خواہ ان کے پاس جلدی فائر کرنے کا نیا جنگی سامان پہنچا ہو یا نہیں -

---

**مغربی کمانڈ** کے لفٹنٹ جنرل صاحب کے پاس چیتھم کونسلٹ ڈیپارٹمنٹ کے آفیسر کمانڈنگ کے نام حضور کمانڈر انچیف صاحب بہادر کا مفصلہ ذیل حکم صادر ہوا کہ ہم حیدر آباد دسندھ کی گیریزن کے ان ٹروپوں سے جو کرنل آر سانڈوی صاحب کے زیر کمانڈ ہیں اور ۱۳ پرنس آف ویلز اون بلوچیز سے ان کی ان خدمات سے بہت خوش ہیں جو انہوں نے ۱۵ اپریل کی رات کو قلعہ اڑنے کے موقعہ پر پلٹ اور پٹرول وغیرہ کرنے کے فرائض ادا کرنے میں سرانجام دی ہیں - سر آرچیبلڈ ہنٹر صاحب فرماتے ہیں کہ تمام کام سخت مشکل اور نازک حالتوں میں ایسی خوش اسلوبی سے پورا کیا گیا جس سے تمام رینک بہت تعریف کے مستحق ہیں -

---

**فرانس میں سٹرائیک** - فرانس کے شمال میں سٹرائیکر برابر گرفتار کئے جارہے ہیں - اور کام شروع ہوگیا ہے - فرانسیسی مجلس وزرا نے "میڈے" کے موقعہ پر لوگوں کے جمع ہونے اور رسومات ادا کرنے کی ممانعت کردی ہے -

شمالی فرانس کی بدامنی کے خوف سے پولیس نے پیرس میں تمام کاریگروں - رائلسٹ اور کلیریکل لیڈروں اور ان کے دفتروں کی خانہ تلاشی کی -

پیرس میں ایک بڑے پیمانے پر ملٹری تیاریاں کی گئیں - مسٹر کلیمنشو نے ایک موقعہ پر بیان کیا کہ خانہ تلاشیاں کرنے سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ بوناپارٹسٹ اور رائلسٹ ایجیٹیٹر

کی اناڑ کسٹوں سے ملک سٹر انگلوں کو برا فروختہ کرنے میں بڑی غرض پیش نظر تھی کہ اس سے ۶ مئی کی الیکشن میں کچھ دباؤ پڑے۔ مسٹر کلیمنشو کو کامل یقین ہے کہ وہ "میڈے" کے موقعہ پر امن و امان قائم رکھنے کی ذمہ داری میں کامیاب ہوگا۔ اس کے لئے سخت ملٹری انتظام ہو رہا ہے اور تمام ریلوں کو بین سروس کے بڑھانے پر مجبور کیا گیا ہے۔

پیرس میں جو شنبہ لوگوں کی خانہ تلاشی کی گئی تھی اس سے چند دستاویزیں برآمد ہوئیں بہت سے انارکسٹوں اور بوناپارٹسٹوں کو پیرس میں اور دیگر صوبوں میں اس اشتباہ میں ماخوذ کیا گیا ہے کہ بغاوت اور جوش پیدا کرنے میں انہوں نے حصہ لیا تھا۔

ایک لفٹنٹ نے وردی پہن کر پیرس میں سٹرانگروں کے ایک جلسہ میں کھڑے ہو کر بیان کیا کہ فوج میں اس کے سلوک نے اس کو سوشلزم میں تبدیل کر دیا ہے اور وہ سپاہیوں کو ہرگز اجازت نہ دیگا کہ وہ اپنے ساتھیوں کا خون بہائیں۔ پولیس نے اس کو فوراً گرفتار کر لیا۔

---

**جاپانی نیا جنگی جہاز** - جاپانی جنگی جہاز کشیما روانہ ہونے سے پیشتر پورٹسمتھ میں اپنی تیزی اور گنسری کی آزمائش کے کرتب دکھائیگا۔ وہ ۸ جون کو وہاں سے روانہ ہوگا۔

---

**گورنمنٹ آف انڈیا کے ملٹری ڈیپارٹمنٹ کی منسوخی پر** گورنر جنرل ان کونسل کا نیا ریزولیوشن شایع ہوگیا ہے جس پر ۱۴ اپریل سے عملدرآمد شروع ہوگا - اس سلسلہ سے ملٹری آفیسروں میں حسب ذیل تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں -

مسٹر ڈبلیو ایس میئر صاحب سی - آئی - ای - آئی سی ایس ملٹری فنانس ڈیپارٹمنٹ کے سکرٹری مقرر ہوئے -

۱۴ - جانس لانسرز کے کرنل ڈی سی آر مسٹرانگ صاحب ڈی ایس او ڈپٹی سکرٹری قرار پائے -

کپتان - ایچ جی - ڈبلیو چینڈلر صاحب ملٹری فنانس ڈیپارٹمنٹ کے اسسٹنٹ سکرٹری مقرر ہوئے -

مسٹر ڈبلیو سی اشمور صاحب ملٹری فنانس ڈیپارٹمنٹ کے اسسٹنٹ سکرٹری مقرر ہوئے -

کپتان چینڈلر صاحب کے ایام رخصت کے زمانے میں مسٹر ای - آر - فورڈ صاحب قایمقام رہیں گے -

آرمی ریماؤنٹ ڈیپارٹمنٹ اضلاع پنجاب میں گھوڑوں کی نسل کو ڈرائن سے بچانے کے لئے جو ایک قسم کی بیماری ہے کوشش کریگا -

---

**ٹیونس میں بغاوت** - ٹیونس سے خبر آئی کہ وہاں کے بہت سے وحشی جاہل لوگوں نے باغی ہو کر ایک فرانسیسی کو معہ اس کی زوجہ اور ایک نوکر کے مار ڈالا اور دو شخصوں کو پکڑ کر لے گئے -

انہوں نے تہالہ کے گورنمنٹ آفسوں پر حملہ کیا لیکن پیرنسول نے ان کو پسپا کر دیا اور ان کے ۳۰ آدمی ہلاک اور ۱۰ زخمی ہوئے بعد کی خبر ہے کہ بغاوت فرو ہوگئی اور تہالہ میں ہر طرح امن و امان ہوگیا -

---

**روس میں پھر شورش** - اڈیسہ اور وارسا میں باغی لوگ پھر سر اٹھانے لگے ہیں جنہوں نے پولیس کے کئی افسروں اور سپاہیوں کو مار ڈالا -

---

**جاپانی جاسوس** - ولاڈی وسٹک میں جاپانی جاسوسوں کے گرفتار ہونے کا تانتا جو لگا ہے کا سلسلہ جاری ہی رہتا ہے - حال ہی میں کئی جاپانی جاسوس پکڑے گئے ہیں -

---

۳۴ لانسرز کے کمانڈنگ کرنل آر وہیلر صاحب آرمی ہیڈ کوارٹر کے اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل مقرر ہوئے - ۲۰ سال ہوئے انہوں نے جنگ میں خدمات ادا کیں تھیں

---

**۹ لانسرز جنوبی افریقہ میں ہیڈلبرگ (کیپ کالونی)** میں تعینات کی جائیگی - اور سیکنڈ بٹالین آرگل رجمنٹ اور سیدر لینڈ ہائیلینڈرز پریٹوریہ میں - اور سیکنڈ بٹالین ویلش رجمنٹ بلوم فانٹین میں -

---

**میجر جنرل ڈی سیگ صاحب انسپکٹر جنرل آف کیولری** کی ہندوستان سے باہر جانے کے لئے ۳ ماہ کی رخصت منظور ہوئی -

---

۱۷ امرہٹہ کے میجر سی - بی لیسٹر صاحب راجپوتانہ اور وسط

ہند کے ہندو مسلمانوں کو بھرتی کرنے کے لئے ریکروٹنگ سٹاف افسر مقرر ہوئے -

---

**میجر جنرل** - ای - ڈی - برانڈ صاحب بہادر سی بی سی آئی - ای نے عدن برگیڈ کی کمانڈ حاصل کی -

---

ہز مجسٹی کنگ ایمپرر نے ۱۲۷ - بلوچ لائٹ انفنٹری کا موجودہ نام بدلکر ۱۲۷ پرنسس آف ویلز اون بلوچ انفنٹری منظور فرمایا -

---

**میجر جنرل** جے سنڈر تھیئرڈ کا افسر صاحب بہادر سی بی کمانڈنگ مئو ڈویژن کی ۱ جولائی تک کمبائنڈ رخصت منظور ہوئی - میجر جنرل ایل ڈیننگ صاحب بہادر سی - بی - ڈی ایس او کمانڈنگ جبلپور برگیڈ ان کی عدم موجودگی میں مئو ڈویژن کی کمان سنبھالینگے -

---

کرنل پرائر صاحب ۱۳ - راجپوتس کے کمانڈنٹ مقرر ہوئے -

۹۲ - پنجابیز کے میجر ڈین صاحب ۱۲ - انفنٹری کی کمانڈ کے لئے منتخب کئے گئے ہیں جبکہ کرنل بریڈشاہ صاحب اپنا کمانڈ خالی کرینگے -

۹۲ - پنجابیز کے کرنل ای - ایس ہیٹنگز صاحب کی ہندوستان سے باہر جانے کے لئے ۸ ماہ کی رخصت منظور ہوئی -

---

ڈپٹی ایڈجوٹنٹ کی تقرری کے لئے یہ حکم ہوا ہے کہ اس کی میعاد چار سال تک مقرر کی جائے تاکہ جس قدر عرصے میں وہ صوبیداری کے رینک میں ترقی یاب ہو سکے -

---

**زمانہ غدر کے سپاہیوں کے لئے** - گورنمنٹ آف انڈیا کے ملٹری ڈیپارٹمنٹ کی درخواست سے مندرجہ ذیل نوٹس فیڈل گورنمنٹ گزٹ میں شایع ہوا ہے -

گورنمنٹ آف انڈیا نے ان سپاہیوں یا والنٹیروں کی دستگیری کے لئے جنہوں نے ہندوستان کے ایام غدر ۱۸۵۷ء میں خدمات ادا کیں اور جو اب کہن سالگی یا کسی اور مصیبت کے باعث مفلسی میں گرفتار ہیں - ذیل کا طریقہ

ضیار کیا ہے۔ گورنمنٹ نے ہر طرح سپاہیوں کی دستگیری کے لئے غور کرنے کو تیار ہے۔ یہ بھی ضرور ہے کہ ان کی موجودہ پنشن میں جو وہ اب حاصل کر رہے ہیں زیادتی کرنے کے لئے یا اگر وہ پنشن نہیں پاتے تو پنشن مقرر کرنے کے لئے بشرطیکہ وہ مستحق سپاہی یا والنٹیر (یورپین یوریشین یا دیسی) ہوں۔

اول۔ ہندوستان یا کسی برٹش نوآبادی میں رہتا ہو۔

دوئم۔ اس کے پاس غدر کا تمغہ ہو یا اس امر کی شہادت پیش کر سکتا ہو کہ اس نے حاصل کیا تھا۔

سوئم۔ اس کی عمر ۶۵ سال سے کم نہ ہو۔

چہارم۔ اس کا تنگدستی اور مفلسی کی حالت میں ہونا ثابت ہو جائے ان تمام امورات کی بابت کافی شہادتیں پیدا کر کے تمام مستحقین اپنی درخواستیں کالونیل سکریٹری نیٹال کے پاس روانہ کریں جو تصدیق کر کے گورنمنٹ آف انڈیا کے ملٹری ڈیپارٹمنٹ کے سکرٹری کے پاس بھیجدیگا۔

---

مشرقی کمانڈ کے سرجن جنرل گینر صاحب سرجن ٹامس گیوے صاحب کے ایام رخصت کے زمانہ میں ہز مجسٹی کی ہندوستانی فوجوں کے قائممقام پرنسپل میڈیکل آفیسر مقرر ہوئے۔

---

جہلم برگیڈ کے کمانڈنگ برگیڈیر جنرل گرے صاحب کی ہندوستان سے باہر جانے کے لئے ۶½ ماہ کی رخصت منظور ہوئی۔

## پروموشن

۳۱۔ لانسرز۔ رسالدار میجر رام چندر راؤ مہاڈک صاحب سردار بہادر کو پنشن پانے پر آنریری رینک کپتان کا ۳۱ مارچ سے دیا گیا۔

۶۴ پایونیرز۔ صوبیدار عبداللہ خاں صاحب سردار بہادر کو پنشن پانے پر لفٹنٹ کا آنریری رینک عطا ہوا۔

---



## آج کیا خبر ہے؟

### توپخانوں کا ریلیف

۱۹۰۶ء کے لئے حسب ذیل رائل فیلڈ آرٹلری کا ریلیف منظور ہوا ہے۔

۴ برگیڈ۔ ۲۰ باٹری سینٹ ٹامس ماؤنٹ سے انگلستان کو ۴۳ باٹری سینٹ ٹامس ماؤنٹ سے انگلستان۔ ۹۴ باٹری بلگام سے انگلستان۔

۱۱ برگیڈ۔ ۳۰ باٹری جنوبی افریقہ سے سینٹ ٹامس ماؤنٹ ۴۸ باٹری جنوبی افریقہ سے سینٹ ٹامس ماؤنٹ۔ ۸۵ باٹری جنوبی افریقہ سے بلگام۔

۵۔ برگیڈ۔ ۱۹ باٹری۔ الہ آباد سے بارکپور۔ ۲۰ باٹری بارکپور سے الہ آباد۔

۴ برگیڈ۔ ۷ باٹری جھانسی سے آگرہ۔ ۱۴ باٹری آگرہ سے جھانسی۔

۳۔ برگیڈ۔ ۱۸ باٹری فیروزپور سے میانمیر ۶۲ باٹری میانمیر سے فیروزپور

اول برگیڈ۔ ۷۶ باٹری پشاور سے راولپنڈی ۷۹ باٹری راولپنڈی سے کیمبل پور

۴۵ برگیڈ۔ ۸ باٹری کیمبل پور سے پشاور۔

بالعالی نے اپنے ایک خط میں سفیر ایران کو تحریر کیا ہے کہ دونوں سلطنتوں کے ہم مذہب ہونے کی وجہ سے اسکی خواہش ہے کہ دونوں کے حق میں مفید مطلب سمجھوتہ ہو جائے۔ اس نے سرحد بندی کا فیصلہ کرنے کے لئے ایران سے کمشنر بھیجنے کی درخواست کی ہے۔

مئی کے دن پیرس میں بہت جوش پھیل رہا تھا گیارہ بجے تک ۱۵۰ آدمی صرف اس لئے گرفتار کئے گئے کہ انہوں نے منتشر ہونے سے انکار کیا تھا لیکن صوبجات میں امن و امان رہا پیرس سے ہزارہا آدمی بغاوت کے خوف سے باہر بھاگ گئے تھے

بریسال کے واقعہ کے متعلق مسٹر مورلے نے کہا کہ مجھکو یقین ہے کہ مشرقی بنگال کی ایک عدالت نے مذہبی جلوسوں کو خلاف قانون بیان کیا ہے لیکن ان کا امن و امان کی حکمت عملی پر ہونا اور بات ہے۔ مسٹر مورلے نے یہ بھی کہا کہ میں تمام معاملہ پر غور کر رہا ہوں۔

۲ ماہ حال کو حضور ملک معظم پیرس میں رونق افروز ہوئے۔

## لودیانہ

چند دنوں سے مطلع گرد آلود رہتا ہے۔ تیز ہوائیں بھی شروع ہو گئی ہیں۔ مگر رات کے وقت اب بھی خنکی محسوس ہوتی ہے۔ یکم ماہ حال سے کچہریوں کا وقت تبدیل ہو گیا ہے۔ کارخانہ داران برف سردی کم نہ ہونے کے باعث سرد پڑے ہوئے ہیں۔ کیونکہ برف کی مانگ بہت کم ہے۔

شہر کے بعض محلوں میں چوہے مر رہے ہیں اور چند ایک پلیگ کے کیس بھی ہو چکے ہیں۔ لیکن صفائی کے لحاظ سے شہر کی حالت سخت افسوسناک ہے۔ متعدد گلی کوچوں اور سڑکوں میں عفونت کے سبب گذر محال ہے۔ جابجا کوڑے کرکٹ کے ڈھیر نظر آتے ہیں اور اکثر نالیوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ ہم خیال نہیں کر سکتے کہ ان ایام میں بھی جبکہ شہر پلیگ کے سخت خطرے میں ہے اگر میونسپلٹی صفائی کی طرف متوجہ نہ ہوئی تو پھر کب ہوگی۔ ادہر صفائی کی یہ حالت ہے اور ادہر مفصلات کے طاعون زدہ دیہات و قصبات سے لوگ بکثرت چلے آ رہے ہیں پس اس صورت میں شہر کا خدا ہی حافظ ہے اگر اب بھی میونسپلٹی شہر کی غلاظت دور کر دے تو کچھ نہیں بگڑا۔

خواجہ غلام محی الدین مرحوم کی بجائے شہزادہ عبدالوہاب صاحب پنشنر پولیس انسپکٹر آنریری مجسٹریٹ درجہ دوئم مقرر ہوئے ہیں شہزادہ صاحب موصوف باشندگان شہر سے بہت کم واقفیت رکھتے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ وہ اپنے لوازم خدمت دیانتداری اور خوش اسلوبی سے انجام دینگے۔

آریہ سکول لودیانہ میں ہائی ڈیپارٹمنٹ زیادہ کرنے کی تجویز اور اس کی تکمیل شہر کی تعلیم کے لحاظ سے ایک شیدا اضافہ ہے جس پر ہم منتظمان سکول کو تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں۔ حقیقتاً مسٹر آر۔ ایل لونو صاحب جیسے تجربہ کار لایق اور قابل قدر ہیڈ ماسٹر کے انتخاب میں انہوں نے جس دانشمندی سے کام لیا ہے وہ قابل تعریف ہے۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ٹریبیون کے لودیانوی نامہ نگار نے سودیشی کے پردے میں ہیڈ ماسٹر صاحب موصوف کی تقرری پر کیوں اظہار ناراضگی کیا ہے۔ اگر کسی غیر ملک کے معلم سے غیر زبان کی تعلیم پانا سودیشی کے خلاف ہے تو انہی معنوں میں خود کسی غیر زبان کا ہندوستان میں سیکھنا سودیشی کے مذہب میں کب روا ہوگا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے بیجا اعتراضات کی تہ میں نامہ نگار صاحب کی کوئی ذاتی غرض پوشیدہ ہے۔

مسٹر شیدا صاحب کی عدم موجودگی میں اس ہفتہ کا اخبار مظہر حسین گنگوہی اسسٹنٹ اڈیٹر نے تیار کیا ہے۔

۲۵

# دلچسپ واقفیت

## دانت اور انکی حفاظت

دانتوں کا ضایع ہونا یا گلنا ہمیشہ طاقت اور زندگی کم ہونے کی دلیل سمجھی جاتی ہے۔ گھوڑوں کے سوداگر اس جانور کو ہرگز پسند نہیں کرتے جس کے دانت گلے ہوئے ہیں۔ گائے بھینس اور بیل کی خریداری کے وقت ان کے دانتوں کا اچھی حالت میں ہونا سب سے مقدم سمجھا جاتا ہے۔ انسان بھی اس قاعدے سے مستثنے نہیں۔ آدمی کے یہاں دانت گرنے شروع ہوئے اس وقت اس کی کمزوریوں کا آغاز ہو جاتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بیس پچیس برس کے جوان مردوں اور عورتوں کے منہ میں جنکی ابھی شادی ہو رہی ہے دانت گلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ پس ایسے مرد اور عورتیں جن کے دانتوں کی یہ حالت ہو ہرگز والدین ہونے کے لایق نہیں۔ ان کے دانت گلنے شروع ہوئے سے ہی سمجھنا چاہئے کہ ان کی طاقت اور طبیعت میں پستی کا آغاز ہوا ہے۔ اور دانتوں کا گرنا اس امر کا کافی ثبوت ہے۔

یہہ بات قابل غور ہے کہ جس طرح سے انگور وغیرہ میوہ جات کے گلنے کا باعث جرم ہوتے ہیں۔ جس طرح مردہ جسم کے گلانے اور سڑانے میں جرموں کا بڑا دخل ہے اسی طرح ان جرموں کے عمل سے ہمارے دانت بھی گلتے ہیں۔ یہہ جرم ہمارے منہ میں داخل ہوکر ہمارے دانتوں کی جڑوں میں جاگزین ہو جاتے ہیں اور اگر ان کا انسداد نکیا جاوے تو ان کی نسل روز بروز کثرت سے بڑھتی جاتی ہے۔ اور آخرکار دانتوں پر ان کی ایک تہ جم جاتی ہے صبح کے وقت دانت کسقدر کھردرے معلوم ہوتے ہیں اور ان کے اوپر ایک زرد یا سفید لعاب سا جمع ہو جاتا ہے یہہ جرم ہمارے منہ میں نہ صرف ہوا اور پانی سے پیدا ہوتے ہیں بلکہ خود غذا بھی ان کی ایک بڑی تعداد مہیا کرتی ہے۔ اور ہمارے منہ میں اور دانتوں کے درمیان جو غذا کے ذرے باقی رہجاتے ہیں وہ ان کی پرورش کرتے ہیں۔

ان جرموں کے برباد کرنے کے لئے ہمارے منہ کا وہ لعاب جسکو سیلوا کہتے ہیں بہت مہلک ثابت ہوا ہے اور یہہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جب منہ اور دانت خوب صاف حالت میں رکھا جائے تو ان جرموں کا دانتوں میں قرار پکڑنا مشکل ہے لیکن جب غذا کے باقی ماندہ ذرات منہ اور دانتوں پر سے صاف نکئے جائیں تو پھر یہہ جرم خود بخود پیدا ہوکر پرورش پانے لگتے ہیں۔ پس ان جرموں سے محفوظ رہنے کے لئے سب سے ضروری شے منہ کو صاف رکھنا ہے۔

ان سے بچنے کے لئے دوسری بڑی ضروری شے جسم کی اس تابلیت کا کم ہونا ہے جو ان جرموں کے لئے مہلک ہے یعنی قوت ہاضمہ۔ جس کمزور جسم میں یہہ طاقت کم ہو جاتی ہے اس کی وجہ سے یہہ جرم دانتوں پر فوراً قبضہ کر لیتے ہیں پس دانتوں کا قبل از وقت گرنا بھی قوت ہاضمہ کے کمزور ہونے کی ایک بڑی دلیل ہے۔

جب کوئی بچہ علاج کے لئے ڈاکٹر کے پاس لایا جاتا ہے تو سب سے پہلے ڈاکٹر اس کے دانت دیکھتا ہے۔ اگر دس برس کے بچہ کے دانت گلنے شروع ہو جائیں تو سمجھ لو کہ بچہ کی عمر کم ہوگی۔ جنھی لوگوں نے زیادہ عمر پانے کی ایک یہہ بھی وجہ ہے کہ ان کے دانت بڑھاپے تک صحیح سالم اور مضبوط رہتے ہیں۔

امریکن اور برٹش میوزیم میں بعض جانوروں کے دانتوں کے نمونے ابتک بدستور عمدہ حالت میں پائے جاتے ہیں اگرچہ ان کو مرے ہوئے کئی ہزار برس کا زمانہ ہو چکا۔ اس سے ظاہر ہے کہ دانتوں کو کبھی گلنا نہ چاہئے کیونکہ صرف دانت ہی ہمارے جسم کے تمام اعضا میں سے ایک ایسا مضبوط اور پائدار عضو ہے جس کو تمام اعضا کی نسبت زیادہ عرصے تک قایم رہنا چاہئے ان کی سطح پر ایسی قدرتی چینی لگی ہوئی ہے جو حرارت کی تبدیلی اور تمام قسم کی دیگر تکلیفوں سے خوب محفوظ بنائی گئی ہے۔

یہہ سنکر بعض ناظرین شاید یہہ سوال کر بیٹھیں کہ اگر چینی کا روغن اس قدر محفوظ ہے تو دانتوں کے جرم اس کو کس طرح کھا جاتے ہیں۔ اس کا جواب بہت آسان ہے تم نے کسی پہاڑ کی چوٹی پر اکثر سخت چٹانیں دیکھی ہونگی۔ جن پر کائی کی تہ جمی ہوئی ہو اگر تم اس کائی کو ہٹا کر دیکھو تو معلوم ہو جائیگا کہ ایسی سخت پرانی چٹان کا ایک حصہ کائی نے کس طرح کھا لیا۔ یہی حالت ان جرموں کی ہے جو منہ میں پیدا ہو جاتے ہیں جو مثل کائی کی شکل میں دانتوں پر پھیل کر ایسے سخت چینی کے روغن کو کھا جاتے ہیں۔

یاد رکھو کہ دانت سطح پر سے گلنے شروع نہیں ہوتے بلکہ اول ان کے پوشیدہ مقامات پر اس کا اثر ہوتا ہے اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ دو دانتوں کے درمیانی حصہ پر اول اس کا عمل ہوتا ہے جہاں کھانے کے باریک ذرے پھنس جاتے ہیں اور یہہ ذرے تقریباً ۳۰۔۴۰ قسم کے جرموں کی خوراک ہیں جو منہ میں پیدا ہوکر دانتوں کا ستیاناس کرتے ہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مٹھاس کا استعمال دانتوں کو ضایع کرتا ہے بعض کہتے ہیں کہ نہیں تیزاب دار چیزیں دانتوں کو گلاتی ہیں۔ بعض ان اسباب کو مانتے ہیں بعض نہیں لیکن سچ پوچھو تو اس کا اصلی سبب ان دونوں سے علیحدہ ہے جن لوگوں کی قوت ہاضمہ طاقتور ہے ان کو دانتوں کے ان خطرات کا کم اندیشہ ہے۔ کیونکہ سیلوا جو ہاضمہ کو تقویت دیتی ہے دانتوں کے جرموں کے لئے زہر قاتل کا اثر رکھتی ہے۔ جب تک یہہ قوت طاقتور رہتی ہے دانتوں کے جرم پاس نہیں پھٹکتے لیکن اس کے کمزور ہوتے ہی وہ دانتوں پر حملے شروع کر دیتے ہیں۔

یہہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ گوشت کی بو پر یہہ جرم بہت تیزی سے آتے ہیں اور گوشت کھانے کے بعد جو اس کے ذرے دانتوں میں پھنس جاتے ہیں وہ ان جرموں کے بڑھانے میں زیادہ اعانت کرتے ہیں۔

منہ میں ان جرموں کی موجودگی کا سب سے بڑا نشان یہہ ہے کہ ایسے شخص کی زبان پر ایک بدبودار لعاب کی تہ چڑھ جاتی ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ دانتوں کے لئے فاسفیٹ آف لائم اور کاربونیٹ آف لائم دو چیزیں بہت ضروری ہیں۔ کیونکہ جب دانت کو جلا کر دیکھا گیا تو یہی دونوں چیزیں باقی رہجاتی ہیں۔ نمک کھانا بھی دانتوں کے لئے مفید کہا جاتا ہے گوشت کا استعمال دانتوں کے لئے از حد مضر ہے۔ دانتوں کو اچھی حالت میں رکھنے کے لئے سبزی اور میووں سے بہتر کوئی شے نہیں۔ ان کے استعمال سے دانتوں کی اصلی غذا بھی مہیا ہوتی ہے اور دانتوں کی ورزش بھی ہو جاتی ہے کیونکہ یاد رہے کہ جس طرح اور اعضا کے لئے ورزش کی ضرورت ہے اسی طرح دانت بھی بیکار رہنے سے خراب ہو جاتے ہیں اور ان کی اگر تمام نرم غذا دیکھو تو ان سے نہیں ہوتی بلکہ ایسی چیزوں کے استعمال سے ہوا ہے جن کے لئے دانتوں کو استعمال...

بھی کرتی ہیں۔

ایک دانت کے ضایع ہونے سے یہہ سمجھنا چاہیئے کہ زندگی کا ایک حصہ کم ہو گیا ہے۔ بعض بیوقوف آدمی اپنے صحیح سالم دانت کو اکھاڑ کر صرف اس وجہ سے مصنوعی دانت لگاتے ہیں کہ خوبصورت معلوم ہو۔ یہہ ایک جہالت ہے جو اپنے ہاتھوں سے پاؤں پر کلہاڑی مارنا ہے۔

دانتوں کو صاف رکھنے کے لئے کسی پوڈر وغیرہ کی ضرورت نہیں صرف صاف پانی اور اگر ممکن ہو تو کشید کیا ہوا پانی اور ایک برش کافی ہے جو اگر ہمیشہ کہانا کھانے کے بعد استعمال کئے جائیں تو دانت کبھی خراب نہیں ہوتے۔

سامنے والے دانتوں کی نسبت پہلوؤں کے دانت زیادہ ضروری ہیں اس لئے ان کا صاف رکھنا ہی زیادہ ضروری ہے اگر دانت زیادہ غلیظ ہوں تو سینیسن آئل استعمال کرنا چاہیئے۔

جو شخص زندگی بھر اپنے دانتوں کو اچھی حالت میں رکھنا پسند کرتا ہے اس کو ذیل کی ہدایتوں پر کاربند رہنا چاہیئے۔

تمام باتوں میں اعتدال سے زندگی بسر کرو۔ حتی الوسع میوے اور سبزی زیادہ استعمال کرو گوشت سے پرہیز رکھو پنیر اور چٹنیاں وغیرہ بھی مضر ہیں ان کا استعمال ہاضمہ کو درست اور طاقتور نہیں رکھتا۔ نرم غذائیں چھوڑ کر سخت غذائیں خوب چبا کر استعمال کرو۔ نرم غذائیں نہ صرف دانتوں کو نقصان دیتی ہیں بلکہ معدہ کو غلیظ کر کے ہاضمہ کمزور کرتی ہیں کہانا کھا کر ہمیشہ خوب دانت صاف کر لو۔ دانتوں کے درمیان کوئی شے پھنسی نہ رہے۔

**کیا بندر طاعون کا علاج نکال لیں گے۔** جبکہ دنیا کے تمام نامور اور طباع ڈاکٹر طاعون کا علاج دریافت کرنے میں ناکامیاب رہے ہیں تو ایک زندہ دل شخص کو یہ خیال سوجھا ہے کہ بندروں کو طاعون کا علاج دریافت کرنے پر مامور کیا جائے آپ لکھتے ہیں "بندر کی بابت اکثر قصے ایسے سننے گئے ہیں۔ جن سے واضح ہوتا ہے۔ کہ تلاش مادہ یہ ہیں۔ اس کو خاص مادہ قدرت نے عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ روایت ہے کہ کسی شخص نے روٹی میں سنکھیا ملا دیا۔ اور بندر اس کو کھا گیا۔ کھاتے ہی اس نے زہر کا اثر محسوس کیا اور جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے تھوڑی دیر میں سخت بیتاب و بیچین نظر آنے لگا۔ آخر دوائی کی جستجو میں روانہ ہوا۔ یہانتک کہ کرنڈ جو ایک گھاس ہوتی ہے۔ اس نے بہت سی کھائی۔ اور قے کرنا شروع کی۔ آخرکار بالکل اچھا ہو گیا۔ میرا خیال ہے کہ بندر ضرور کوئی نہ کوئی جڑی بوٹی ایسی تلاش کر لینگے۔ جو طاعون میں بھی اکسیر ثابت ہو۔ یا ممکن ہے کہ وہ تلاش کر چکے ہوں۔ پس ضرورت ہے۔ کہ جس مقام پر بندر کثرت سے ہوں۔ اور طاعون ان میں پھیلا بھی ہو۔ بہت احتیاط سے نگرانی کیجائے اور دیکھا جائے۔ کہ وہ کس کس چیز کو غیر معمولی طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اور وہ ایسی حالت میں جبکہ طاعون زدہ ہوں۔ کیا اثر دکھلاتی ہے۔ اگرچہ بادی النظر میں یہ تحریر بے وقعت معلوم ہوتی ہے۔ مگر غور سے دیکھنے پر معلوم ہوگا۔ کہ یہ نہایت پر معنی ہے۔ اور اس سے بہت مفید نتیجہ نکل سکتا ہے"۔ نامہ نگار صاحب کا خیال بالکل قرین قیاس معلوم ہوتا ہے۔ اور یوروپ کے نامور سائنس دان مسٹر ڈارون نے بھی بالواسطہ اس کی تائید کی ہے۔ جن کا مقولہ ہے۔ کہ انسان بندر سے پیدا ہوا اور بندر انسان کا بزرگ ہے۔ پس کیا عجب ہے۔ کہ جو کام بچہ سے نہ ہوا۔ وہ اس کا بزرگ بوجہ احسن پورا کر سکے۔ (ہندوستان)

---

**خیالات کی رفتار۔** ایک امریکن اخبار خیالات کی رفتار کے متعلق ذیل کا ایک عجیب قصہ بیان کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ایک چلتی ہوئی ریل گاڑی میں ایک انجن ڈرائیور کی اپنی ڈیوٹی کے وقت آنکھ لگ گئی تو وہ کیا خواب دیکھتا ہے کہ اس کی گاڑی ایک دوسری ٹرین سے ٹکرا گئی اور سخت حادثہ پیش آیا ٹکر لگتے ہی وہ کسی قدر ہوا میں اڑ کر پھر اپنی جگہ آبیٹھا اور اپنے ہاتھ سے انجن کے تہرٹل ولو کو پکڑ لیا۔ اس حادثہ میں جو مصیبت ٹرین پر پڑی وہ خواب میں اس نے تمام اچھی طرح ملاحظہ کی۔ اچانک اس کی آنکھ کھل گئی اور وہ نہایت خوفزدہ ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگا کیونکہ خواب کی تمام کیفیت اس کی آنکھوں کے سامنے پھر رہی تھی۔ لیکن اس کو یہہ معلوم کر کے کس قدر حیرت ہوئی ہے کہ اس کے تمام خواب دیکھنے کے زمانہ میں ٹرین نے صرف ۲۵۰ فٹ فاصلہ طے کیا ہے حالانکہ وہ ۵۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چل رہی تھی۔

---

**اپنے جسم کے راز۔** ہر ایک کان میں چار ہڈیاں اور سر کی کھوپری میں ۸ ہوتی ہیں۔

قوت لامسہ کی طاقت پشت پر سب سے کمزور ہے تمام جسم میں کل پانچسو رگیں ہیں۔

ہر ایک بال کی جڑ میں دو غدود سے ہوتے ہیں جن میں تیل بھرا ہوا ہوتا ہے۔

آنکھ کے ڈیلے کو ۶ رگیں حرکت دیتی ہیں انسان کے تمام پنجر میں دانتوں کے سوا کل ۲۰۸ ہڈیاں ہیں۔

بال بہت مضبوط ہوتا ہے اور تقریباً ۱۱۵۰ گرین وزن سہار سکتا ہے۔

بالوں کی جڑیں ۱/۱۲ انچہ کی گہرائی تک جلد میں گھسی ہوتی ہیں۔

معمولی قد کے مرد کا وزن ۱۴۰ پونڈ اور عورت کا ۱۲۵ پونڈ ہوتا ہے۔

پھیپھڑے میں ۱۷۴ ملین سوراخ ہیں۔

خیال کیا جاتا ہے کہ دماغ میں ۳۰ کروڑ سوراخ ہیں جن میں خیالات اپنا کام کرتے ہیں۔

---

**معلومات کا خزانہ۔** صرف دو چیزیں ایسی ہیں جن میں انسان کی زندگی قائم رکھنے کی تمام ضروری چیزیں موجود ہیں۔ یعنے دودہ اور انڈے کی سفیدی۔

فرانس میں اگر ایک برس سے کم عمر کے بچوں کو کوئی شخص ٹھوس غذا کی قسم سے کوئی شئے کہلا دے تو یہہ جرم خیال کیا جاتا ہے۔ صرف سرکاری ڈاکٹر کی تحریری اجازت سے ایسا ہو سکتا ہے۔

بورنیو میں آپس کے جھگڑے فیصلہ کرنے کے لئے لوگ یہہ طریقہ کام میں لاتے ہیں کہ فریقین کو مساوی وزن کی ایک ایک نمک کی ڈلی دیدیتے ہیں جو ایک ہی وقت پانی میں ڈالی جاتی ہیں جس فریق کا نمک پہلے پانی میں گھل جاتے وہ قابل مواخذہ ہے۔

ہاتھی دانت پر موسم کا اثر بہی ضرور پڑتا ہے چنانچہ زیادہ سردی کے اثر سے یہہ اکثر پھٹ جاتا ہے۔

کنگرو ۱۱ فٹ بلند زقند لگا سکتا ہے اور ہرن صرف ۹ فٹ ۶ انچہ۔

جہاز رانوں کے قطب نما کی ایجاد کا حال چینیوں کو ۱۱۵۰ برس قبل مسیح معلوم تھا۔

## آدم خور انسان

مشرقی سائبیریا میں حال ہی میں آدم خوری کے متعلق ایک عجیب واقعہ پیش آیا ہے - یوقاگیر قوم کا ایک شخص گذشتہ ماہ دسمبر میں گرفتار کر کے جیلخانہ بھیجا گیا جس نے اپنی بیٹی کے کہنے سے جو اس کے ساتھ قید ہے اپنے بھتیجے کو مار کر اس کا گوشت کھایا تھا - ایک شخص نے اس کو اور اسکی بیٹی کو انسان کا سر کھاتے ہوئے دیکھ لیا اور پولیس کو اطلاع دیکر اسے گرفتار کرا دیا -

ضلع کولمسک میں جہاں کا یہہ آدم خور شخص رہنے والا ہے سخت قحط پڑا ہوا ہے - اس کے رشتہ دار صرف فاقہ کشی کی حالت میں پہلے مر چکے تھے اور مجبوراً اس نے اور اسکی بیٹی نے بھوک سے تنگ آکر اپنے بھتیجے کو مار کر اپنا پیٹ بھرا - حکام ضلع نے ان لوگوں کو تجارت کے لئے مچھلیوں کا شکار کرنے بھیجا تھا لیکن کافی خوراک بہم نہ پہنچی جن سے ان بیچاروں کی یہہ حالت پہنچی -

ایک روسی اخبار لکھتا ہے کہ ایسی مجبوری کی حالتوں میں یہہ لوگ جو کچھ کر گذرتے ہیں اس کی تشریح ذیل کی مثال سے بخوبی ہو سکتی ہے -

دریائے امولن اور رالوئی کے مابین چکچیس قوم کے لوگوں کی ایک کثیر تعداد آباد تھی دو سال ہوئے جب ایک وبائی مرض سے ان کے تمام رینڈیر ہلاک ہو گئے جن پر ان کی زندگی کا دارومدار ہے - بعد ازاں قحط کی سختی نے اور بھی ستم ڈھایا اور وہ فاقہ کشی کرتے کرتے اپنی زندگی سے تنگ آگئے اور جون ۱۹۰۹ء میں انہیں صاف طور سے معلوم ہو گیا کہ فاقہ کشی کی موت ہر وقت ان کی منتظر ہے - آخر ایک دن فرقہ کے تمام چھوٹے بڑے مرد عورتوں نے ایک بڑے مجمع میں جمع ہو کر اس امر کا فیصلہ کیا کہ ہر ایک کنبہ کا سردار اپنے تمام گھر کے آدمیوں کو ہلاک کر ڈالے اور بعد میں اپنی زندگی کا بھی فیصلہ کر دے - اور دوسرے دن صبح کو بچہ سے لیکر بوڑھے تک تمام باشندے مردہ تھے -

---

آجکل سب سے پتلے کاغذ کی موٹائی ۱/۲۰۰ انچ سے کم نہیں ہے لیکن برمنگھم کے کارخانوں میں ایک مشین کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایسی پتلی لوہے کی چادریں تیار کر سکیگی جو ایک انچ کی موٹائی میں ۱۴۰ آسکیں -

## لطف سخن

### ہمارا لباس

پوشش کی نہیں قید کچھ اسلام میں ہرگز
تم پہنو وہ ولایتی دونوں کی اجازت
پتلون کا ہے شوق تو تم شوق سے پہنو
پاجامہ شرعی کی نہیں کوئی ضرورت
کمبخت انگرکھوں سے کرو قطع تعلق
ہے کوٹ کی صورت پہ گر لوٹ طبیعت
نکٹائی لگانا بھی نہیں عیب میں داخل
کالر بھی نہیں منع اگر اس کی ہو عادت
لندن کے اگر بوٹ پہننے ہو تو پہنو
گرگابیوں کو چھوڑ نہیں جھونکو جو ہے لعنت
مختار ہو تم غیروں کے ہو وضع پہ پیرو
ہے حرج کوئی اس میں نہ ہے کوئی قباحت
صاحب ہو تو تم شوق سے مانع نہیں کوئی
کمبخت نہ باقی رہے دل کی کوئی حسرت
انصاف سے لیکن یہ کرو غور ذرا تم
اس وضع سے کس طرح ملیگی تمہیں راحت
اس وضع سے ہو جاؤ گے تم خوب مکلف
اور ہوگی نمازوں کے ادا کرنے میں دقت
احکام شریعت کے نہ پابند رہو گے
جٹ ہونگے ادھر فرض تو سنت ادھر حضرت
اس وضع سے مقروض بھی ہو جاؤ گے بیشبہ
دینا پڑیگی چیزوں کی جب دُگنی قیمت
ہوگی نہ ترقی تو کوئی آمدنی میں تو
بڑھ جائیگا خرچ آئیگی اک سر پہ مصیبت
جب شاپوں کے بل تم کو ادا کرنے پڑیں گے
بس اُس گھڑی کھل جائیگی حضرت کی حقیقت
اس وضع سے اپنوں سے جدا ہونا پڑے گا
کرنا پڑیگی غیروں سے آخر کو محبت
اس پر بھی جو مقصود ہے وہ ہو گا نہ حاصل
سمجھا گے صاحب تو کہو ہوگی نہ عزت
تبدیل کرو وضع گر یہ تو بتاؤ کس طرح بدل جائیگی یہ سانولی رنگت

## کبھی کی کباڑی

کاتب کی غلط نویسی - ایک کاتب صاحب کو جو شاید انگریزی سے ناآشنا تھے ایک مضمون میں ذیل کا فقرہ لکھنا تھا کہ "ملک کی بہبودی کے لئے چند لیکچروں کی ضرورت ہے جو شہر بشہر گاؤں بگاؤں گھوم کر اس کا سدھار کریں" - آپ نے لفظ لیکچروں کو بے معنی سمجھکر اپنی جدت طبع سے اس طرح موزوں کیا "ملک کی بہبودی کے لئے چند پر کچہروں کی ضرورت ہے جو شہر بشہر گاؤں بگاؤں گھوم کر اس کا سدھار کریں" +

---

اس طرح اسکی جان بچگئی - ایک دن ایک بوڑھا کرنیل لندن کے بازار میں چلا جا رہا تھا کہ ایک آدمی نے سامنے سے جھک کر سلام کیا اور نہایت خوش ہو کر کہنے لگا - حضور آپ مجھ کو پہچانتے ہیں - آپ نے جنوبی افریقہ کی لڑائی میں میری جان بچائی تھی -
کرنیل نے اس کو نہایت غور سے دیکھا لیکن پہچان نہ سکا یہہ تذکرہ سنکر کرنیل کے چند دوست بھی جمع ہو گئے اور انہوں نے اجنبی شخص سے اس کی جان بچنے کا قصہ سننے کا شوق ظاہر کیا -
اجنبی نے بیان کیا کہ حضور میں کرنیل صاحب کے ساتھ موجود تھا اور دشمن ہمارے مورچوں کی طرف بڑھے چلے آرہے تھے تھوڑی دیر میں دشمن کی طرف سے ہماری پوزیشن پر گولوں کا برسنا شروع ہوا ایسے خطرے کی حالت میں میرے ہاتھ پاؤں پھول گئے لیکن اچانک کرنیل صاحب نے "پیٹھ موڑی" یہاں پہنچکر اجنبی خوشی میں آگیا اور کہنے لگا "اور بے تحاشا بھاگنا شروع کیا انہیں بھاگتے دیکھکر میری بھی ہمت بندھ گئی اور میں بھی ان کے پیچھے دوڑا غرضیکہ اگر کرنیل صاحب ایسی مثال پیدا نہ کرتے تو میں ہلاک ہو جاتا -"

---

ایک تقریر کرنے والے کا تجربہ ہے کہ تقریر کرتے وقت کوئی سوال کر کے وقفہ ڈالنے کے بغیر تقریر کو جاری رکھنا چاہئے ورنہ پشیمان ہونا پڑتا ہے - اسکا بیان ہے کہ ایکدن ایک بڑے مجمع کے روبرو جب میں نے شکرگذاری کے طور پر کہا کہ میں نہیں خیال کر سکتا کہ میں نے ایسا کیا کام کیا ہے جو میری اس قدر عزت افزائی کا باعث ہو تو مجمع میں سے کسی شخص نے جوابدیا "کچھ نہیں" -

# تندرستی ہزار نعمت ہے

(از ولیتی ڈاکٹر ...)

**دفعیہ زہر سنکھیا** - اتفاقاً سنکھیا اگر مقدار ہلاکت کھایا جاوے تو رائی انگریزی یا دیسی کوٹ کر گرم پانی میں ملاؤ اور اس میں دو تین بیضوں کی سفیدی داخل کر کے قے کراؤ - مرغ یا کسی دوسرے پرندے کے پر سے حلق کو کھجلاؤ - اگر رائی نہ ہو تو خالی نمک اور گرم پانی دیتے جاؤ - جبکہ قے بخوبی ہو جائے اور پانی صاف نکلے تو دودھ پلاؤ - بیضہ مرغ کی سفیدی دودھ میں ملا دو یا کوئلہ پیسکر پانی میں پلاؤ یا آرد گندم پانی میں ملاؤ۔

---

**علاج زہر افیون** مندرجہ بالا علاج سنکھیا کی طرح قے کراؤ یا کافی گرم جوشاندہ طیار کر کے پلاؤ - سوتے یا اونگھنے ہرگز نہ دو - سرد پانی سے کپڑا بھگو کر گنا ہے بگاہے پھینٹو اور دو آدمی دائیں بائیں پکڑ کر اس کو قدم بقدم چلائیں اور بال نوچیں -

---

**علاج زہر دھتورہ** - پہلے حسب طریقہ مذکرہ بالا قے کراؤ جب قے کا پانی صاف نکلے تو دو بوند تیل جمالگوٹہ زبان پر رکھو اور ارنڈ کا تیل ۲ تولہ اور سرد پانی مریض کے چہرہ اور پشت پر دھار باندھکر ڈالو -

---

**حبوب تشنگی** - آملہ - نیلوفر - کوٹھ کھیل - ... کی کونپل برابر وزن شہد ملا کر گولی بنا دیں - اس کو منہ میں رکھنے سے بہت پیاس کا لگنا اور منہ کا سوکھنا دور ہووے -

---

**ہیضہ کا علاج** - باڑنگ - سونٹھ - پیپل - ہلیلہ زنگی آملہ پوست ہیڑہ - بچ - گلوئے - بھلانوہ - بھنگ ان دس دوائیوں کو برابر وزن لیکر گائے کے پیشاب میں پیس کر ایک رتی کی گولیاں بنا دیں - اصیرن اور گولہ میں ایک گولی ادرک کے رس کے ساتھ کھاوے - ہیضہ کے واسطے ۲ گولی - یہہ گولی انسان کی زندگی بڑھاتی ہے -

---

# عرق النسا یعنی کلہ ریجانہ کی بیماری اور امراض جگر

مریض ۳ ماہ تک بانجھ چپرپوں میں لیٹا رہا اور تمام ڈاکٹروں نے اس کا مرض لاعلاج بتلایا -

مسٹر ہنری باکسر - ویسٹ منسٹر روڈ ... (انگلینڈ) سے تحریر فرماتے ہیں -

جنٹلمین - میری زوجہ کو ڈوان صاحب کی درد کمر اور گردہ کی گولیوں سے جو فائدہ ہوا ہے اس کے لئے ہم آپکا از حد مشکور ہیں - پچھلے سال اس نے عرق النسا اور دیگر کئے امراض سے ایسی سخت تکلیف اٹھائی کہ اس کے اعضا بالکل بیکار ہو گئے تھے اس کے لئے اپنی ٹانگوں سے چلنا ناممکن تھا اس لئے مجھکو اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانے کے لئے بچہ کی مانند گود میں اٹھا کر لیجانا پڑتا تھا - ڈاکٹر نے اس کا لندن میں بود و باش رکھنا اسکی صحت کے لئے مہلک بیان کیا اس لئے میں اس کو شیرنس میں اس کے عزیزوں کے پاس لے گیا اگرچہ آب و ہوا کی تبدیلی سے اسکو کسی قدر فائدہ ہوا لیکن وہ پھر بھی چلنے پھرنے کے ناقابل تھی اور تین ماہ تک اسکو ایک چھوٹی سی گاڑی میں لٹا کر ایک جگہ سے دوسری جگہہ لیجاتے تھے - یہاں مجھ سے میرے ایک دوست نے ڈوان صاحب کی گولیوں کا ذکر کیا اور میں نے آزمائش کے لئے چند بکس منگوائے ان کے استعمال سے میری بیوی کو تھوڑے ہی عرصے میں حیرت انگیز فائدہ ہوا اور میں نے کئی اور بکس منگوائے - اور صرف انہی گولیوں کا استعمال جاری رکھنے سے وہ روز بروز تندرست ہوتی گئی اور اب وہ پیشتر کی نسبت بالکل ایک نئی عورت ہے اور یہ حیرت انگیز تبدیلی صرف ڈوان صاحب کی گولیوں کے ۲ بکسوں کا نتیجہ ہے - پس ہم نہایت خوشی سے اپنے اس خط کے شایع کرنے کی اجازت دیتے ہیں - (دستخط) ہنری باکسر

اس خط کے موصول ہونے کے چند ماہ بعد ہم نے اپنا ایک قائم مقام مسز باکسر کے پاس بھیجا جس سے انہوں نے بیان کیا کہ میں اب تک بدستور پوری تندرستی میں ہوں اور گھر کا تمام کام خود کرتی ہوں اور اب بھی میں کبھی کبھی ڈوان صاحب کی گولیاں استعمال کرتی ہوں مسٹر باکسر نے بھی کہا کہ میں ہمیشہ ڈوان صاحب کی گولیوں کا بکس اپنے مکان میں رکھنا پسند کرتا ہوں جس نے میری زوجہ کی جان بچائی ہے - میری بیوی اب پوری تندرست ہے اس کے تمام رشتہ دار اس کے اس طرح صحتیاب ہونے پر تعجب ظاہر کرتے ہیں کیونکہ کسی کو اس کے بچنے کی امید نہ تھی - مجھے ان ڈاکٹروں کے وہ آخری فیصلے یاد ہیں جب انہوں نے کہا تھا کہ میری بیوی ہرگز جانبر نہیں ہو سکتی لیکن ڈوان صاحب کی گولیوں کے صرف تیسرے بکس نے ایسی معجز نمائی کی کہ مجھے مایوسی کا بالکل خطرہ نہ آیا - اور خدا کا شکر ہے کہ انہی گولیوں کے طفیل میں اب اسکو پوری تندرستی میں دیکھتا ہوں پس ان حیرت انگیز گولیوں کا شکریہ ظاہر کرنا الفاظ کی طاقت سے باہر ہے۔

ڈوان صاحب کی درد کمر و درد گردے کی گولیاں فی بکس دو روپیہ کے حساب سے یا ۶ بکس ۱۰ روپے کے نرخ سے تمام عطاروں اور دوا فروشوں سے مل سکتے ہیں - یا براہ راست ذیل کے پتہ سے درخواست آنے پر بلا محصول روانہ کئے جاسکتے ہیں + فاسٹر مکلیلن کمپنی - ۸ ویلز سٹریٹ اکسفورڈ سٹریٹ - لنڈن - انگلینڈ

---

# دی ڈائمنڈ جوبلی فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

## بسرپرستی عالی جناب ہز ایکسیلینسی لارڈ کرزن سابق وائسرائے و گورنر جنرل آف انڈیا

سرمایہ ۳۵۰۰۰۰ روپیہ

جو کہ ۳۵۰۰ حصوں میں منقسم ہے اور ہر ایک حصہ مالیتی ۱۰ روپیہ ہے

## ڈائرکٹران

۱۔ رائے بہادر پنڈت بھاگ رام صاحب سی آئی ای گورنمنٹ پنشنر سابق منسٹر ریاست ہائے جموں و کشمیر

۲۔ رائے صاحب دیوان پنڈت دیاکشن صاحب کول بی اے پرائیویٹ سکرٹری ہز ہائینس مہاراجہ جموں و کشمیر

۳۔ رائے بہادر ماسٹر پیارے لعل صاحب سابق انسپکٹر مدارس فیلو آف پنجاب یونیورسٹی دہلی۔

۴۔ سردار سندر سنگھ صاحب سابق خزانچی لوگن شدہ ریلوے

۵۔ لالہ ایشری پرشاد صاحب خزانچی گورنمنٹ۔ آنریری مجسٹریٹ و پروپرائٹر کارخانہ مسرز گلاب رائے مہر چند ساہوکاران۔

۶۔ لالہ سکھدیال صاحب رئیس و جنرل کمشن ایجنٹ

۷۔ نواب احمد خان صاحب رئیس دہلی

۸۔ لالہ کرشن گوپال صاحب ورما بی اے

### صحت قائم رکھنے کے لئے

صرف جوبلی ملز کا میدہ خرید فرمائیے

ہمارا میدہ بالکل صاف اور بغیر کسی آمیزش کے ہے۔ اس کے استعمال سے قوت ہاضمہ درست رہتی ہے۔

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ شمالی ہند میں صرف یہی میدہ کا کارخانہ ہے جو آپ کی سرپرستی اور قدر دانی کا طالب ہے۔ کسی اور جگہ سے خرید نہ فرمائیں۔ جب تک آپ ہمارے میدہ روا۔ آٹا۔ بورا (چوکر) کے نمونہ معہ قیمت ملاحظہ نہ فرمالیں +

### سرمایہ محفوظ کرنے کا نہایت عمدہ طریقہ

ہمارے نامی گرامی اور مشہور و معروف ڈائرکٹران نے نہایت مناسب شرائط پر زر امانت قبول کرنے کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اور حصہ داران کمپنی کو ایک مزید رعایت کا موقع دیا ہے اور اس لئے ہم اپنے حصہ داروں اور پبلک سے درخواست کرتے ہیں کہ ہماری شرائط منگا کر ملاحظہ فرمائیں اور ہم یقین دلاتے ہیں کہ سرمایہ محفوظ کرنے کے لئے کسی اور بنک میں اس سے بہتر طریقہ نہیں ملیگا۔ شرائط زر امانت و پراسپکٹس برائے خرید حصص اور ہر قسم کی خط و کتابت بنام

**رامچند اینڈ کمپنی مینیجنگ ایجنٹس ہونی چاہئے**

# امپیریل آئل سوپ اینڈ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

ہر قسم کے اعلیٰ درجے کے صابن منہ ہاتھ دھونیکے اور دیسی صابن ہر قسم کے کپڑہ دھونیکے نو ایجاد کلوں اور نئے طریقے سے تیار ہوتے ہیں عورتیں اور بچے جنکی جلد نازک ہوتی ہے بلا خطر استعمال کر سکتے ہیں

### ہر قسم کا تیل

مثلاً تیل سرسوں خالص تیل تل تیل ارنڈی اور اور دیگر اقسام کے تیل نہایت عمدہ صاف و شفاف اعلیٰ درجہ کے کلوں کے ذریعہ تیار ہوتے ہیں اور ہر اقسام کی کھل بھی ہر وقت تیار رہتی ہے۔

### لوہے کی ڈھلائی کا کارخانہ

اسکے ساتھ لوہے کی ڈھلائی کا کارخانہ جاری کیا گیا ہے جس میں ہر قسم کی مشینیں اور اس کے پرزہ کہراد و بلیاں لوہے کے کوہلو یعنے بیلنہ۔ جنگلہ۔ کٹھڑہ و دیگر سامان عمارتی و دیگر وغیرہ نہایت عمدہ خوبصورت پورے وزن کے اور عمدہ مال کے تیار ہوتے ہیں علاوہ اس کے ہر ایک شئے کہراد در بندہ کی جاتی ہے اور شافٹ بھی تیار کیا جاتا ہے

### ہینڈلوم فیکٹری

علاوہ مذکورہ الصدر کے ہینڈلوم فیکٹری بھی ایجاد کردی گئی ہے جس میں ہینڈلوم لکڑی و لوہے کے تیار کئے جاتے ہیں تمام سامان ایسا عمدہ لگایا جاتا ہے کہ جس کے ساتھ دیگر کارخانجات کے ہینڈلوم کی نسبت یہہ ایسے ایجاد کئے گئے ہیں کہ چلنے میں زیادہ آسانی ہووے اور اگر اور دن بھر میں ۲۵ گز کپڑا تیار کر سکتی ہیں تو یہہ کم از کم ۳۰ گز تیار کریگا اور قیمت میں لحاظ بہ لحاظ سودیشی کی ترقی کا مد نظر رکھا گیا ہے۔ فہرست نرخنامہ یا دیگر حال دریافت کرنا ہووے تو ذیل کے پتہ پر درخواست آنی چاہئے +

المشتہر

**رامچند اینڈ کمپنی مینیجنگ ایجنٹس دہلی**

پانچہزار روپیہ انعام — پانچہزار روپیہ انعام

# ممیرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ انعام | مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب | پانچہزار روپیہ انعام

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں ۔ والیان ریاست ۔ مروا ہت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ۔ ضعف بصارت تاریکی چشم ۔ دھند ۔ جالا ۔ پڑوال ۔ غبار ۔ پھولا ۔ سبل ۔ سرخی ۔ ابتدائی موتیابند ۔ پانی جانا ۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں ۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ روپیہ ۔ معمولی سرمہ فی تولہ عہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار ۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے ۔

## المشتہر

## پروفیسر میا سنگھ ۔ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

### اس سے بڑھکر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے

### جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب

### قادیانی مورخہ ۸ نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں

مشفق مہربان سردار میا سنگھ صاحب

بعد از جب میرے گھر میں آپ کے سفید سرمہ ممیرہ سے جو پہلے آپ نے بھیجا تھا بہت فائدہ ہوا اس بات کو کئی سال ہو گئے اب پھر اسی سرمہ کی ان کو ضرورت پیش آئی ہے ۔ امید ہے کہ آپ خود توجہ فرما کر یہی سرمہ بقدر ایک تولہ بذریعہ وی ۔ پی بہت جلد میرے نام قادیان روانہ کر دیں ۔

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے ۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر کے ۔ آنکھوں سے پانی کا بہت جانا ۔ دھند ۔ سوزش ہر قسم جن کو آنکھ آنا کہتے ہیں ۔ جلن اور کمزوری نظر ۔ ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا ۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے ۔ اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے ۔ مفصلات میں جہاں لائق لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنی چاہیئے ۔ اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے ۔ راقم ڈاکٹر ایم ۔ ایل ۔ سانگل صاحب بہادر ایم ۔ ڈی ۔ ایم ۔ ایس ۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر ۔

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر کہ جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا ۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے ۔ راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم ۔ ایس ۔ اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۳) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے میں نے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے ۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ۔ ایم ۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۴) مکرم بندہ میں نے آپکا سرمہ آنکھوں کی بہت سی بیماریوں میں استعمال کیا بہت ہی مفید پایا خاصکر کاریا اور گرنیوار آنکھوں کی بیماریوں میں تو بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے میں آنکھوں کی ہر ایک قسم کی بیماری میں اس کے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں مہربانی کر کے ایک تولہ اور بھیجدیں ۔ راقم ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بسریا و ملک نیپال

(۵) جناب پروفیسر صاحب تسلیم ۔ آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جس کو عرصہ سے دھند ۔ ناخونہ تھا سنک لوشن کاسٹک لوشن لورلیسک لوشن ۔ لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا آپ کے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا راقم نوازش علی پنشنر مقام دیوبند

### پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی غرض کے لئے ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء جمع کیا گیا ہے ۔

# ہیرالال اینڈ کمپنی کا فوجی وردی اور دیگر سامان کا کارخانہ

## واقع کوٹھی مقابل ریلوے سٹیشن لودیانہ

لودیانہ ریلوے سٹیشن سے اترتے ہی جو ایک عالی شان کوٹھی بائیں ہاتھ کی طرف نظر آتی ہے یہاں وردی کے سامان کی ہر ایک چیز تمام فوجی حضور ریاست اور لودیانہ کی ساختہ کی ہر ایک شی اعلی سے اعلی قسم کی نہایت واجبی قیمت پر ملتی ہے۔ اس کارخانہ میں گندم نما جو فروشی نہیں ہے۔ بیرونی خریداروں کو دھوکا دینے کے لئے بعض اشتہاری کارخانوں کی طرح انگریزوں کے نام اختیار نہیں کئے گئے ہیں یہ خاص دیسی کارخانہ اور دیسی فرم ہے جو صدہا قسم کی تجارت کرتی ہے۔ ایک پوسٹکارڈ پر اطلاع پہنچتے ہی فرمایش کی تعمیل کیجاتی ہے

## فہرست اشیاء

| | |
|---|---|
| کلاہ سادہ | [illegible] تک |
| کلاہ زرین | [illegible] تک |
| لنگی سادہ | [illegible] تک |
| لنگی زرین | [illegible] تک |
| پٹی اونی | [illegible] |
| پٹی سرج | [illegible] |
| پٹی پشمینہ | [illegible] |
| جال ریشمی قیصری | [illegible] |
| جال اونی جالداری | [illegible] |
| موزے اونی پشمینہ ہر رنگ اور ہر سایز کے | [illegible] تک |
| دستانے | [illegible] |
| ٹیبل کلاتھ | [illegible] تک |
| پھلکاری کی ٹوپیاں فی جوڑہ | [illegible] |
| کمربند ریشمی قیصری | [illegible] |
| کمربند پشمینہ | [illegible] |
| کمبل دیسی | [illegible] تک |
| گھوڑوں کے جل | [illegible] |
| زین خاکی پختہ رنگ فی گز | [illegible] |
| بھولہ قیصری | [illegible] تک |
| جھولہ رپا سیاہ | [illegible] |
| گرون فی جوڑی | [illegible] |
| ستن فی جوڑی | [illegible] |
| قمیض سلی سلائی | [illegible] |
| ازار بند ریشمی | [illegible] |
| ازار بند سوتی | [illegible] تک |
| سرج خاکی و نیلی | [illegible] |
| برائے وردی | |
| جھالر زرین لنگی | [illegible] |
| جھالر ریشمی | [illegible] |
| جھالر سوتی | [illegible] |
| کارڈرائی | [illegible] |

ردمال ریشمی خاکی رنگ کے ۔ ۔ ۔ تک

ریشمی ساخت لودیانہ ہر رنگ کے ۔ ۔ ۔ تک

ردمال ریشمی ۔ ۔ ۔ روپیہ تک

علاوہ ازیں دریاں پلنگ کی اور فرش اور دیگر سامان وردی ہر قسم نہایت عمدہ اور کفایت سے ملسکتا ہے

## تمغوں کے فیتے

ہمارے کارخانہ سے ہر ایک لڑائی کے تمغوں کے فیتے دو روپیہ فی گز نرخ سے بھیجے جاتے ہیں۔ اور کارونیشن یعنے دربار تاج پوشی کا فیتہ بھی موجود ہے۔ جن صاحبان کو درکار ہو بہت جلدی درخواست بھیجدیں۔

## لیس سنہری

وردی کے لیسوں کے علاوہ عام شایقینوں کی ٹوپیوں کو لگانے کا سنہری لیس آدھ انچہ عرض سے دو انچہ اور اڑھائی انچہ تک عرض کا عمدہ سے عمدہ ولایتی اور دیسی نہایت واجبی قیمت پر ہمارے کارخانے سے ملسکتا ہے ایک پیسہ کا کارڈ آنے پر فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔

## پشمینہ کا مال

الوان پشمینہ ساخت لودیانہ (جس کو عام لوگ جوڑا چادر) کہتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| چادر پشمینہ کا مدار | [illegible] تک |
| الیسٹ پشمینہ برائے سوٹ بادامی وخاکی وغیرہ وغیرہ فی گز | [illegible] |
| پسیز گل چادر بغیر رنگ شال صاحب لوگوں کو تحفہ دینے کے لائق۔ | [illegible] تک |
| چادر رامپوری خورد و کلان برائے میم صاحبان | [illegible] تک |
| الیسٹ کی جو غہ کا مدار و سادہ بالکل نیا | [illegible] تک |
| الیسٹ کی ٹوپیاں کا مدار جن پر طلائی یا ریشمی ڈوری سے کام بنا ہوا ہے | [illegible] تک |
| جراب و دستانے پشمینہ کے فی جوڑہ | [illegible] تک |
| پٹو کشمیری سوٹ کے واسطے فی گز | [illegible] تک |
| الوان پشمینہ ساخت کشمیر | [illegible] تک |

## ریشم کا مال

رومال دستی ریشمی رنگدار و سفید بیل بوٹے دار و پلنگ پوش ہر رنگ کے و دروازوں کے پردے ہر رنگ کی بانات پر۔

| | |
|---|---|
| ریشم کام کے فی جوڑی | [illegible] تک |
| پھلکاریاں ریشمی کام کی پردوں کے لئے۔ آئینہ دار و بلا آئینہ | [illegible] تک |
| میز پوش کا مدار ہر رنگ کی بانات پر ریشمی کام کے | [illegible] |
| گلوبند کا مدار اور سادے | [illegible] تک |
| ریشمی دوپٹے جاپانی ریشم اور ولایتی ریشم کے۔ پھلدار اور سادہ | [illegible] تک |
| ولایتی اور جاپانی ریشم برائے پارچات میم صاحبان۔ فی گز | [illegible] تک |
| صاحبان کے لئے ریشمی و زرین اور سادہ پگڑیاں ٹوپی پر باندھنے کی۔ فی پگڑی | [illegible] تک |

## سلے سلائے کپڑے

ہر ایک فیشن اور ہر ایک ناپ اور ہر ایک قسم کے کپڑے کے سلے سلائے ہوئے سوٹ ناپ پہنچنے پر فوراً تیار کرکے بھیجے جاسکتے ہیں۔ نرخ نہایت کم۔ اور تعمیل فرمایش بہت جلد ہمارے کارخانے سے ایک پیسے کا پوسٹ کارڈ آنے پر نقد قیمت پر یا فوراً بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجے جاتے ہیں۔

## لودیانہ کلاتھ

لودیانہ کا بنا ہوا کپڑا ساری دنیا میں مشہور ہے۔ کیونکہ یہہ کلوں کے کپڑے سے زیادہ دیرپا۔ اور مضبوط اور عمدہ ہوتا ہے اگر دھوبی نہ پٹکا جاوے تو رنگ برسوں تک قایم رہتا ہے۔ نہایت فیشن ایبل نمونے طرح طرح کے تھان۔ کوٹ پاجامہ۔ قمیضوں کے لئے تیار کرائے گئے ہیں نمونے درخواست آنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں۔ اس کارخانے سے عمدہ اور واجبی نرخ پر لودیانہ کلاتھ اور بیرون لودیانہ کے کسی دوسرے دوکاندار سے ہرگز نہیں مل سکتا ایک بار ضرور آزما کر دیکھیے۔

المشتہر

**ہیرالال اینڈ کمپنی آرمی کنٹریکٹرز لودیانہ**

آرمی ہیڈ کوارٹرز لودیانہ میں لالہ ہیرالال کے زیر اہتمام چھپ کر شائع ہوا

Registred No L 82

THE ARMY NEWS
LUDHIANA

# آرمی نیوز

لودیانہ

نمبر (۱۹) لودیانہ شنبہ ۱۲ سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچر وار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کارآمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے +

یہہ کوئی پولٹیکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت و صنعت۔ زراعت و تجارت۔ حفظ صحت تہذیب اخلاق۔ سائنس و فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سڈیشن اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایکدوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانیکی کوشش کیجاتی ہے +

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| ہندوستان برہما و عدن | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ |
| | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | عہ |
| ولایت | پیشگی سالانہ اعلےٰ کاغذ پر | صہ ۱۲ |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول عہ۔ مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہیئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔

## اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ر | ۱۴ر | عہ | ۸ے | ے |
| نصف کالم | ے۔ | عہ | للعہ | للعہ | معہ |
| پورا کالم | صہ | عہ | للعہ | معہ | ماسہ |
| پورا صفحہ | عہ | بیہ | لہ | مالعہ | ماللعہ |

بطور ضمیمہ اشتہارات شائع ہونیکی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اِشتہار دینے والو!

بلاشبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن یہہ غور کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فائدہ متصور ہے۔ ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کیلئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لے لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں۔ ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید بیشمار اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسی کی نظر نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سونا کرنے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں دس بیس سردار اسکے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ شکہائی سے لیکر پنجاب اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اسکے قدردان موجود نہوں غریب آدمیوں سے لیکر کروڑپتیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار اگر آپ توجہہ دینے والے ہیں

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

سپاہی جو رہے زندگانی کا ثبت آدمی بلبلہ ہے پانی کا

ہم جنس را باہم نوا ایں ثبت

خریداران آرمی نیوز کے سوا دُنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ نام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ بیس گنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثا کو مل جائے۔ جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے۔

## قواعد وضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زاید چندہ لیکر نہیں بلکہ سیرالعل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کرکے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قائم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا

(۲) ہر سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا۔ مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ کو چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیان کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہیں تو اشخاص مذکورہ دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایکماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہئے۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک ترین مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معززگواہیوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہئے۔

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض مثل سل۔ دق۔ تپ محرقہ۔ طاعون۔ ٹائفائڈ یا انترک بخار یا ہیضہ و اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اُس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اُٹھانے کے مستحق نہوں گے۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے افسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچکر نہیں *

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں یا درخواست خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا۔ اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائینگے۔ اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے۔ لیکن چندہ کسی حال میں کم نہیں ہے

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں اُنکے ورثا کا حق نہوگا۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدہ آنہ کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی [illegible] کئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد ملیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایکسال تک اخبار خریدے جسکا پیشگی چندہ چار روپیہ امدادی رقم میں سے وضع کرکے باقی روپیہ اس کو دیا جایا کریگا۔ اور اخلاقی فرض ہوگا کہ اور لوگوں کو خریدار بنائے۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے۔ کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا۔ اور کمپنی کی ہمیشہ یہہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ نہ اُٹھائے۔ عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کی جائیگی۔ کہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قایم ہو۔

نوٹ سنہ ۱۹۰۳ء کی بابت برہما ملٹری پولیس کے صوبیدار رشید یال مرحوم کے ورثا کو للعہ روپیہ امداد دیگئی ہے سنہ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۸۰/ روپیہ مندرجہ ذیل خریداران کے ورثا کو دیا گیا ہے کوت دفعدار صلابت خاں نارنول۔ نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بارڈر ملٹری پولیس کوہاٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ۔

المشتہر

منیجر آرمی نیوز پریس لودیانہ

# آرمی نیوز

لودیانہ شنبہ - ۱۲ مئی ۱۹۰۶ء


## حرکت میں برکت ہے

### ورزش کیوں ضروری ہے؟

**ورزش کا پیمانہ** - کارخانہ قدرت پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام کائنات کا قیام بلکہ وجود حرکت پر ہے۔ اس غیر محدود خلا میں جسے ہم آسمان کہتے ہیں کروڑوں ستارے رات دن گردش میں ہیں۔ کسی آسمانی کرہ کو ایک لمحہ قرار نہیں۔ ہمارے سر پر ہزارہا عالم بڑے بڑے گولوں کی شکل میں بے تحاشا زبردست ساتھ چکر لگا رہے ہیں۔ انہیں میں سے ایک نہایت چھوٹا سا سیارہ جو بمقابلہ اکثر سیارات کے ایک ذرہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتا ہمارا کرۂ زمین ہے اور یہی آفتاب کے طواف میں ہر وقت گرداں ہے۔ زمین کی رفتار اس حد تک ہے جس کا وہ سال بھر میں ایک چکر پورا کرتی ہے ۱۹ میل فی سکینڈ ہے۔ یہ تیزی ہمارے قیاس میں نہیں آسکتی ہے۔ یعنی جتنے عرصے میں ہم ایک گنتے ہیں اس عرصے میں ہم روئے زمین کے ساتھ ۱۹ میل سفر طے کر لیتے ہیں۔ کوئی سواری انسان کے ذہن میں نہیں آسکتی ہے جو اس قدر تیز رفتار ہو۔ کہ اگر ہم زمین سے علیحدہ ہو کر خلا میں سفر کریں تو کرۂ ارض کے ساتھ ساتھ چل سکیں لیکن بعض اجرام فلکی اسی آسمان میں ایسے بھی موجود ہیں جو ایک منٹ میں دو دو لاکھ میل مسافت طے کرتے ہیں۔ یہ تیزی رفتار جو ہمنے از روئے حساب معلوم کی ہے ہمارا ذہن اس کے احساس سے قاصر ہے۔

پس زمین یا اور کوئی سیارہ سانپ کے پھن یا بیل کے سینگوں پر ٹھہری ہوئی نہیں ہے جیسا کہ جہلا میں مشہور ہے بلکہ ہر دم گردش میں ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہی حال تمام اجرام فلکی کا ہے کہ ہمیشہ گھومتے رہتے ہیں۔ گویا قدرت نے گردش پر ہی نظام کائنات کی بنیاد رکھی ہے۔ اسی لئے اس عالم فانی میں کسی شے کو قیام نہیں ہے۔ یہاں تو چل چلاؤ کا عالم ہے۔ ٹھہرنا یا سکون اور قیام اس گردون گرداں کے درمیان ایک بے معنی لفظ ہے۔ کوئی شے ایک حالت میں نہیں ٹھہر سکتی ہے۔ یا تو وہ گھٹیگی یا بڑھیگی۔ اگر تم بچے ہو تو ضرور جوان ہو گے اور اگر جوان ہو تو بڑھاپا لازمی ہے کیونکہ ہر دم سفر درپیش ہے ایک حالت میں رہ نہیں سکتے اور سچ تو یہ ہے کہ ایک لمحہ بھی ایک حالت میں نہیں رہ سکتے۔ ہر سانس کے ساتھ تبدیلی ہوتی ہے۔ جو تم ایک منٹ پہلے تھے وہ اب نہیں ہو۔

پس نظام کائنات حرکت سے پیدا ہوا۔ حرکت سے ہی قایم ہے اور حرکت سے ہی فنا ہوگا۔ حرکت ہی حرارت ہے۔ حرکت ہی آواز ہے۔ حرکت ہی بجلی ہے۔ حرکت ہی روشنی ہے کیونکہ یہ سب چیزیں حرکت سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔

دیکھو تو وہ کون ہے جو سمندر کے پانی کو ہوا پر لیجاتی ہے اور ہزاروں میل دور پہاڑوں کی چوٹیوں پر برف کی صورت میں اور میدانوں میں مینہہ کی شکل میں برساتی ہے اور درختوں اور پھولوں پر ہر صبح کو موتی بکھیرتی ہے۔ وہ حرکت اور اسکی بیٹی حرارت ہے جو انسان اور حیوان اور نباتات کو زندگی بخشتی ہے۔ باہر کی دنیا کو جانے دو خود اپنے جسم کی مشین کو دیکھو کہ قدرت نے اس کا فرض حرکت پر رکھا ہے۔ اس میں تمہاری مرضی کو دخل نہیں ہے۔ تم خواہ ارادہ کرو یا نہ کرو جاگتے رہو یا سو جاؤ مگر دل اپنا کام کئے جاتا ہے وہ ہر وقت حرکت کرتا رہتا ہے۔ وہ ایک منٹ میں قریب قریب ۸۰ دفعہ متحرک ہوتا ہے اور اسی کی حرکت سے زندگی ہے۔ جس وقت یہ لنگر چلنے سے رہجائیگا زندگی کی گھڑی بند ہو جائیگی۔

دل کے علاوہ پھیپھڑے بھی ہمیشہ حرکت میں ہیں جو ہر دم خون کو صاف کرتے اور زندگی بخش ہوا کو داخل اور زہر آلود کو خارج کرتے رہتے ہیں۔ تمہارا فرض صرف اس قدر ہے کہ اس قدرتی مشین کو زنگ نہ لگنے دو اور جس مقصد سے موجد حقیقی نے اسے وضع کیا ہے وہ کام اس سے لو۔ اگر تم اس میں غفلت کرتے ہو تو صرف غافل ہی نہیں۔ صرف نادان ہی نہیں بلکہ امانت کے خائن ہی نہیں بلکہ قادر مطلق کے قصوروار اور گنہگار کہلا سکتے ہو۔

اے کاہل انسان - اے آرام طلب جاندار - اے نرم نرم گدیوں پر لیٹنے والو - اے آرام کرسیوں پر بیٹھنے والو کیا تم گنہگار نہیں ہو۔ کیا تم خالق کے قصوروار نہیں ہو؟ جبکہ تم اس غرض کو پورا نہیں کرتے ہو جس غرض سے یہ عجیب و غریب مشین یعنے جسم انسان جس پر قدرت نے اپنا کمال ختم کر دیا اور جس کی نسبت کہا گیا کہ یہ اشرف المخلوقات ہے۔ ٹھیک حالت میں نہ رہے اور اس مقصد کو پورا نہ کرسکے جس کے لئے وہ بنائی گئی ہے۔

جب تم دیکھتے ہو کہ آسمان کے نیچے ایک ذرہ بھی بغیر حرکت کے نہیں ہے اور خود تمہارے جسم کے اندر حرکت بلا سکون کے ہمیشہ کام کر رہی ہے تو تمہارے ذہن میں یہ کیونکر سمایا کہ حرکت سے باز رہنے میں زیادہ آرام اور راحت ہے - ہمارے پاس کوئی معقول عذر نہیں ہے کہ ہم کیوں اس سے زیادہ کھانا کھائیں یا کم جس قدر ضروری ہے اور کیوں اس سے کم محنت کریں یا زیادہ جس قدر کام کے لئے قدرت نے ہمارے جسم کو وضع کیا ہے - زمانہ حال کے عالمان طب نے انسانی جسم کی قوتوں کا صحیح صحیح اندازہ لگایا ہے۔ ۲۴ گھنٹہ کے اندر جسم انسان کو ایک خاص مقدار کام کی سر انجام دینی ضروری ہے اس کا حساب فٹ ٹن کے پیمانہ پر پھیلایا گیا ہے۔

ایک فٹ ٹن طاقت کی اس مقدار کو کہتے ہیں جو ایک ٹن وزن کو زمین سے ایک فٹ اونچا اٹھانے کے لئے درکار ہوتی ہے۔ اوسط درجہ کے تندرست آدمی کا وزن ایک من ۲۳ سیر ہوتا ہے اس وزن کے آدمی کو ۳۴۰۰ فٹ ٹن طاقت رات دن میں خرچ کرنی چاہیئے - تب یہ جسم تندرستی کی حالت میں رہ سکتا ہے یہ طاقت تین طریقوں سے خرچ ہوتی ہے (۱) اندرونی کام (۲) حرارت پیدا کرنی (۳) اعصابی زور سے کام لینا۔ اندرونی کام یہ ہیں کہ جگر اور معدہ کو کھانا ہضم کرنے اور دل اور پھیپھڑے کو دوران خون کے کام میں زور خرچ کرنا ہوتا ہے - اور گلٹیوں کو پسینہ اور فضلات خارج کرتے ہیں۔ ان تمام اندرونی کاروبار میں ایک من ۲۳ سیر وزن کا آدمی ۲۶۰ فٹ ٹن انرجی (طاقت) خرچ کرتا ہے - اور اب باقی رہگئی ۳۱۴۰ فٹ ٹن انرجی حرارت پیدا کرنے اور اعصابی کام میں صرف کرنے کے لیے منجملہ اس کے جسم ۲۱۴۰ فٹ ٹن طاقت حرارت کے مہیا کرنے میں خرچ کرتا ہے - اور ۱۰۰۰ فٹ ٹن انرجی جس کو معطل طاقت کہنا چاہیئے۔ چھوٹے چھوٹے کاموں اور دماغی مصروفیتوں وغیرہ میں صرف ہو جاتی ہے - باقی رہگئی ۳۰۰ فٹ ٹن جو جسمانی ورزش کے ذریعے خرچ کرنی لازمی ہے۔ طاقت کے خرچ کرنے کے تمام دیگر طریقوں سے اعصابی محنت کے ذریعہ اس کا خرچ کرنا ایک نہایت ضروری عنصر زندگی کا ہے کیونکہ یہ براہ راست قوت ارادی کے ماتحت ہے اور اس کے خرچ کے انتظام کی عمدگی اور باقاعدگی پر تندرستی کا بہت بڑا

انحصار ہے - جب انرجی مذکورہ بالا طریقہ سے خرچ نہیں کی جاتی ہے
تو جسمانی مشین کے تمام پرزے خراب ہو جاتے ہیں - اعصاب
نرم اور ڈھیلے ہوکر اُنپر چربی چڑھ جاتی ہے - دل کی حرکت سست
ہو جاتی ہے - اور پھر ورزش کرنا سخت دشوار ہو جاتا ہے
اور غیر خرچ شدہ انرجی بیتاب قیدی کی طرح جو زندان کی
دیوار یا روشندانوں سے یا نقب لگاکر بھاگ جانا چاہتا ہو
غیر طبعی راستوں سے خارج ہوکر صحت کو بگاڑتی ہے -
بخلاف اس کے ۳۰۰۰ فٹ ٹن طاقت سے ورزش میں
بہت زیادہ طاقت خرچ کرنا بھی ویسا ہی مضر صحت ہے جیسا کہ
اس کا کم خرچ کرنا - آخر اس کا اندازہ کس طرح لگایا جائے
کہ ورزش میں طاقت کس شے سے خرچ ہوتی ہے - شاید یہ سنکر
اکثر لوگ حیران ہونگے کہ ایک میل تک ہوا خوری کرنے میں
صرف ۱۷ فٹ ٹن انرجی صرف ہوتی ہے یعنی اگر کوئی شخص ہوا
خوری پر ہی اپنی ورزش کو محدود رکھے تو اُسے ۱۸ میل روز
چلنا چاہیئے یعنے پانچ گھنٹہ یومیہ - لیکن اس قدر ورزش کی
اس لئے ضرورت نہیں پڑتی کہ صبح سے شام تک مختلف نقل و
حرکتوں میں بڑی مقدار طاقت کی بے معلوم طور پر صرف ہوتی رہتی
ہے - کپڑے پہنتے - زینہ پر چڑھتے - ادہر اُدہر چلنے میں بھی
کچھ نہ کچھ فورس صرف ہو جاتا ہے - ایک سیڑھی چڑھنے میں جو
۱۷ سیڑھیاں کسی زینے کی چڑھتا ہے وہ ½ ۲ فٹ ٹن طاقت
خرچ کرتا ہے - اس لئے بقول ایک مستند ڈاکٹر کے ایک گھنٹہ روزانہ
کی ہوا خوری کافی ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ ایک گھنٹہ متواتر چلتے
رہیں - نہیں کہ آدھ گھنٹہ صبح اور آدھ گھنٹہ شام کیونکہ ایکدم
ایک گھنٹہ چلنے اور دو وقتوں میں نصف نصف گھنٹہ چلنے میں
زمین آسمان کا فرق ہے - اگرچہ کوئی شخص عذر کرسکتا ہے کہ ۲۴ گھنٹہ
کے اندر ایک گھنٹہ کی ہوا خوری کرنے سے خواہ وہ دو قسطوں
میں ہو اس نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے لیکن فی الحقیقت ایسا
نہیں ہے کیونکہ بہت سے کمزور آدمی تھوڑی تھوڑی دیر بعد دم لیکر
چل سکتے ہیں لیکن برابر ایک گھنٹہ نہیں چل سکتے - ہوا خوری
میں جو تمام ورزشوں سے افضل اور بے خطر ہے رفتار کا خیال
ضرور رکھنا چاہیئے - تیز رفتاری سے خون کی حرکت کی رفتار بڑھتی
اور دل کو کافی کام کرنا پڑتا ہے - اور اس میں طاقت کا زائد
ذخیرہ جمع ہو جاتا ہے جو کسی ناگہانی ضرورت کے وقت کام آسکتا ہے
ایک میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے میں فی منٹ ۴۱۲ مکعب
انچہ ہوا داخل و خارج ہوتی ہے - اور دو میل فی گھنٹہ کی رفتار
میں ۱۳۳۴ مکعب انچہ فی منٹ - اور ۴ میل فی گھنٹہ کی رفتار میں
۲۴۰۰ مکعب انچہ فی منٹ -

پس زود رفتاری میں سینہ کی حرکت اور ہوا کی مقدار عظیم
جو حاصل ہوتی ہے وہ نہایت ہی مفید ہے -

وزن اُٹھا کر چلنے میں طاقت اور بھی زیادہ صرف ہوتی ہے
اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ ایک میل چلنے میں ۱۷ فٹ ٹن طاقت کا
خرچ ہے لیکن اگر ½ ۲ سیر وزن کا کوٹ پہنا ہوا اور ½ ۱ سیر
کا ہینڈ بیگ ہاتھ میں ہو تو ایک میل چلنے میں ۱۹۰۷ فٹ ٹن
انرجی خرچ ہوگی یعنے ۲۰۷ فٹ ٹن فی میل زیادہ - اسی وجہ سے
تو فوجی مارچ مختصر ہوتے ہیں یعنے فوجیں دس بارہ میل یومیہ
کے حساب سے کوچ کرتی ہیں - کیونکہ سپاہیوں کو بیس پچیس
سیر وزن اسلحہ اور وردی وغیرہ کا لیکر چلنا ہوتا ہے - دس
میل چلنے میں ایک سپاہی کی انرجی ۵۰۷۴۲ فٹ ٹن خرچ
ہو جاتی ہے -

# تنازعہ ٹرکی و انگلستان

مسلمانان ہند کے لئے یہ امر رنجدہ ہے کہ سلطنت عثمانیہ
اور دولت انگلشیہ کے مابین کبھی کشیدگی واقع ہو یا جنگ
وجدل کی نوبت آئے - اس سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا
کہ ہر ایک مسلمان کو سلطنت ٹرکی سے اگرچہ بظاہر کچھ واسطہ
نہیں لیکن ایک تنہا عظیم الشان خودمختار اسلامی سلطنت ہونے
کی وجہ سے دلی تعلق ضرور ہے اور اس میں ذرا شک نہیں کہ
ٹرکی کی مشکلات میں تمام اسلامی دنیا کی ہمدردی سلطان المعظم
کے ساتھ ہے اس لئے مسلمانان ہند گورنمنٹ برطانیہ کے سچے
وفادار رہتے ہوئے بھی ہمیشہ دولت عثمانیہ کی بہبودی اور
ترقی کے قدرتی طور پر خواہاں رہتے ہیں - اور ان کی اس
طبعی خواہش کو کوئی انصاف پسند شخص مطعون نہیں کرسکتا
اس لئے ٹرکی سے ہماری گورنمنٹ کے ساتھ جب کوئی جھگڑا
ہو تو برٹش ارکان سلطنت کو اس امر کا لحاظ رکھنا ضروری
ہے کہ اس معاملہ میں طول کھینچنے سے برٹش مسلمان رعایا
پر کیا اثر پڑیگا -

حال کا تنازعہ ایک سرحدی جھگڑا ہے یعنی مصر کے ایک
علاقہ میں ٹرکی نے قبضہ کر لیا ہے اور دولت انگلشیہ نے بحیثیت
ایک سرپرست گورنمنٹ اور تابعین مصر کے دخل دیا ہے -
یوروپ میں عام خیال ہے کہ قیصر جرمنی نے مراکو کانفرنس
کی کسر دوسری طرف نکالنی چاہی ہے - معاملہ مراکو میں انگلستان
نے فرانس کی مدد کی اس لئے جرمنی کو غصہ ہے اور وہ مصر
میں پیچیدگی پیدا کرنے کے درپے ہوا اور سلطان کو آمادہ کر لیا
کہ چھیڑ چھاڑ کریں - اس خیال کو اس واقعہ سے اور بھی تقویت
ملتی ہے کہ حال ہی میں سلطان المعظم نے قیصر کے تین شاہزادوں
کو طبقہ عثمانیہ کے اعلیٰ خطاب عطا کئے ہیں اور جرمن شاہزادی
کو کورڈن آف شفقت کا تمغہ دیا ہے اگرچہ تمغے اور خطابات
کا دیا جانا ایک معمولی بات ہے لیکن خاص اس موقع پر ایسا
باہمی اتحاد اور دوستی کا اظہار کچھ معنے ضرور رکھتا ہے -

اگرچہ جرمن سفیر متعینہ لنڈن نے برٹش وزیر سر ایڈورڈ گرے
کو یقین دلایا ہے کہ اگر ٹرکی اور انگلستان کے مابین معاملہ نے
طول کھینچا تو سلطان المعظم کو جرمنی کی امداد پر بھروسہ نکرنا
چاہیئے لیکن پبلک اس بیان کی صداقت کو قبول کرنے میں
تامل کرتی ہے -

## ترکی کو الٹی میٹم

برطانیہ عظمیٰ کی طرف سے ۳ مئی کو ایک مراسلہ ٹرکی کے نام
بھیجا گیا جو دراصل ایک الٹی میٹم ہے جس میں چاہا گیا ہے
کہ ترکی فوج مصری علاقہ سے ہٹالینی چاہیئے اور اس کے
ساتھ ہی بحری بیڑہ کی روانگی کا انتظام ہو رہا ہے چنانچہ
تین برٹش امیر البحر ایک ہی وقت میں مختلف سمتوں سے
مالٹا میں وارد ہوئے ہیں اور چار کروزر اور ایک بیڑہ ڈسٹرائرز
کا مالٹا سے ۴ ماہجاں کو پیرائیس کی طرف روانہ ہوا -

قاہرہ سے تار خبر آئی ہے کہ یہ خبر صحیح ہے کہ ترکوں نے العریش
میں سرحدی میناروں کو مسمار کر دیا ہے اور ترکی دستہ فوج مصری
علاقہ پر قابض ہے اور اس کا انداز جبارانہ ہے -

اس تنازعہ میں فرانس اور روس نے انگلستان کی امداد کی
ہے اور باب عالی پر زور ڈالا ہے کہ خواہ مخواہ کا جھگڑا پیدا نکرے
اخبارات انگلینڈ روس اور فرانس کی تائید کو بحری قوت کی
نمائش سے زیادہ اہم خیال کرتے ہیں - فرنچ سفیر نے سلطان المعظم
کو صلاح دی ہے کہ اس جھگڑے میں نرمی اختیار کرنا ہی بہتر ہے
روسی سفیر کو بھی دربار روس سے ہدایت ہوئی ہے کہ سلطان المعظم
کو ایسا ہی مشورہ دیا جائے -

## برٹش تیاری

برٹش جہاز باربرداری دلوارہ جو عنقریب مالٹا سے گذرنے والا
ہے وہ فوراً تھرڈ ویسٹ شائر رجمنٹ کو مالٹا سے الگزینڈریا لیجائیگا

برٹش گورنمنٹ العریش سے پرانس کو گیا ہے اور کریٹ سے اسکلنگ فیوزیلیز جہٹ روانہ ہوکر اسکندریہ میں وارد ہوئی۔

**روس میں انقلاب وزارت** کونٹ ڈیوٹ جس نے بعد ازجنگ گفتگوئے مصالحت روس و جاپان میں روس کی نیابت کی اور جو کچھ عرصے سے زار کے نہایت معتبر وزیر اعظم تھے مستعفی ہوئے اور ایک اور وزیر ایم ڈرنوو نے بھی استعفا داخل کیا اور کونٹ ڈیوٹ کا سخت دشمن ایم گورمیکن جو آزادی کا مخالف ہے وزیر اعظم بنایا گیا ہے۔ کونٹ ڈیوٹ کی سیاسی زندگی سے کنارہ کشی کرنے کی متضاد وجوہات بیان کی جاتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ ان وزرا و امرا کی سازش کا شکار ہوئے جو چاہتے ہیں کہ رعایائے روس کو آزادی نہ دیجائے دوسری افواہ یہ ہے کہ وہ زار کی خودمختاری برقرار رکھنے کی غرض سے انعقاد پارلیمنٹ سے پہلے وزارت میں ایسے عنصروں کو شامل ہونے کا موقع دینا چاہتے ہیں جو پارلیمنٹری گورنمنٹ کے برخلاف ہیں۔

زار نے ایک شاہی فرمان نافذ کیا جس میں کونٹ ڈیوٹ اور ایم ڈرنوو کے استعفے منظور کئے ہیں اور ان کی نمایاں خدمات کا شکریہ ادا کیا ہے اور یقین دلایا ہے کہ شاہی الطاف و توجہات ان کے حال پر بدستور مبذول رہینگی۔ اسی فرمان سے ظاہر ہے کہ زار نے ایم گورمیکن کو وزیر اعظم مقرر کیا ہے اور باقیماندہ وزرا میں بھی ردوبدل ہوا ہے جن میں زیادہ تر شاہی منظور نظر ہیں لیکن مسٹر اسوولسکی وزیر خارجہ بنائے گئے ہیں اور ایم سٹولپن وزیر داخلیہ اور ایم کوکوشوف وزیر خزانہ۔

**روسی لبرل** ڈیموکریٹس پارٹی کی ایک کانگرس سینٹ پیٹرزبرگ میں منعقد ہوئی تاکہ پارلیمنٹ میں اپنی جماعت کی حکمت عملی قرار دینے پر غور کرے۔ منجملہ دیگر اصلاحوں کے ان کے پروگرام میں یہ بھی شامل ہے کہ ہر شخص کو ووٹ کا حق حاصل ہو اور سزائے موت کا طریقہ بالکل بند کیا جائے۔

**روسی گورنر جنرل پر حملہ** ماسکو کے گورنر جنرل اڈمرل ڈوباسوف پر ایک بم کا گولہ پھینکا گیا جبکہ وہ گرجا سے واپس آرہا تھا۔ ڈوباسوف کے پاؤں میں زخم آیا اور اس کا ایڈیکانگ اور ایک سنتری ہلاک ہوا۔ حملہ آور بھی اسی گولہ کے صدمے سے مارا گیا وہ فوجی افسروں کی سی وردی پہنے ہوئے تھا۔

**جنگی تیاریاں** افسوس ہے کہ ٹرکی اور مصر کے سرحدی تنازعہ نے یہاں تک طول کھینچا ہے کہ سرکار انگریزی کو بنظر احتیاط جنگی طاقت کی نمائش کی ضرورت پیش آئی ہے۔

مالٹا سے تار آیا ہے کہ پرائیس میں چار برٹش جنگی جہاز اور چار کروزر اور مہ ڈسٹرائر جمع ہو چکے ہیں۔

سر ایڈورڈ گرے وزیر خارجیہ انگلشیہ نے پارلیمنٹ میں اس معاملہ کے متعلق بیان کیا کہ مختار پاشا ترکی سفیر مصر نے خدیو المکرم سے دوران ملاقات میں مطالبہ کیا تھا کہ العریش سے سویز تک اور وہاں سے عقبہ تک سرحد کا ٹھیک ٹھیک فیصلہ کیا جائے۔ خدیو نے جواب دیا کہ وزیر اعظم ٹرکی کے ٹیلیگرام مورخہ ۸ اپریل ۱۹۰۲ء کے مطابق حدبندی کی لائن العریش سے شروع ہوکر عقبہ سے ۳ میل مغرب میں گذرتی ہوئی تسلیم کرنی چاہیئے۔ ترکی نے جواب دیا کہ اس تار کا مطلب صرف جزیرہ نما کے مغربی حصہ پر حاوی تھا۔ ۱۳ اپریل کو برٹش گورنمنٹ نے مراسلہ پیش کیا جس میں مصر کی تائید تھی اور دس روز کے اندر جواب مانگا گیا تھا۔ سر ایڈورڈ گرے نے یہ بھی کہا کہ ترکوں کے مطالبات کی وسعت اور خدیو کے نام ترکی مراسلات کا لہجہ اور طرز ایسا تھا کہ یہ ناممکن ہوگیا ہے کہ فیصلہ کو غیر محدود عرصہ تک ملتوی رکھا جائے۔ ترکی مطالبات اب یہاں تک بڑھ گئے ہیں کہ اگر وہ منظور کر لئے جائیں تو نہر سویز اور مصر اور خدیوی خاندان کی آزادی خطرہ میں پڑ جائیگی۔

ٹرکی کو جو الٹی میٹم دیا گیا ہے اس میں صرح ہے کہ اگر معینہ وقت کے اندر اطمینان نہ دلایا جائیگا تو جنگی کارروائی کیجائیگی۔

**ملک معظم کا دورہ** ملک معظم قیصر ہند غالباً معاملہ مصر کی پیچیدگی کی وجہ سے قبل از وقت نیپلز سے عازم لندن ہو۔ راستہ میں ہز مجسٹی کا پایۂ تخت فرانس سے گذر ہوا۔

پریسیڈنٹ فرانس نے قصر الائسی میں ہز مجسٹی کی دعوت کی اور بڑے تپاک سے جام ہائے صحت نوش کئے گئے۔ ہز مجسٹی نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ دنیا کا امن قایم رکھنے میں انگلستان اور فرانس کی دوستی باقی تمام امور کی نسبت زیادہ کارآمد عنصر ہے۔ برٹش سفیر فرانس نے اس موقع پر جبکہ ہز مجسٹی پیرس میں تشریف رکھتے تھے بہت سے بین الاقوام معاملات کے متعلق وزیر خارجیہ فرانس سے بات چیت کی اور اخبارات فرانس یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ طرفین کی اتفاق رائے کی وجہ سے فرانس اور انگلینڈ کی دوستی کی زنجیر اور بھی کڑی ہوگئی ہے۔

**محکمہ تار اور یوریشین عورتیں** محکمہ افیون اور ریل اور تار اور دفاتر اضلاع کی ہیڈ کلرکی اور میونسپل کمیٹیوں کی سکریٹری شپ کا چند سال سے یوریشین قوم کے لوگوں نے گویا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔ یعنی وہ تمام اسامیاں جن کو لایق سے لایق تعلیم یافتہ ہندوستانی بڑی کامیابی سے پر کرسکتے تھے ان پر کم تعلیم کے یوریشین قابض ہیں لیکن اب تجویز ہو رہی ہے کہ محکمہ تار میں یوریشین عورتوں کے لئے بھی جگہ نکالی جائے اس کے یہ معنی ہونگے کہ رہی سہی ادنیٰ اسامیاں جو دیسیوں کے ہاتھ میں ہیں وہ ان سے بھی محروم ہوجائیں۔

**بندے ماترم ہال** معزز معاصر ہندوستان راوی ہے کہ لالہ کنہیا لال وکیل امرتسر نے اپنے تھیئٹر ہال کا نام آیندہ سے "بندے ماترم ہال" قرار دیا ہے۔

خدا معلوم اس بنگالی زبان کے دو لفظوں میں کیا جادو ہے کہ بمبئی اور مدراس اور پنجاب میں یکساں جوش حب الوطنی پیدا کرتا ہے۔ اس کو زیادہ اہمیت سر بی۔ فلر نے دی ہے۔ نہ وہ سرکلر جاری کرتے نہ بندے ماترم کی اپنے صوبہ میں ممانعت کرتے نہ اسکا بولا جانا جرم ٹھہراتے نہ لوگوں کو اس قدر ترغیب ہوتی۔ مشرقی بنگال کی گورنمنٹ نے بندے ماترم سے ایسا خوف ظاہر کیا ہے گویا وہ توپ کا گولہ ہے۔ مگر نہ یہ کوئی گالی ہے نہ خطرناک لفظ ہے۔ نئے صوبہ کے لاٹ صاحب صرف راج ہٹ سے مجبور ہیں۔

**ایک پولیس افسر کا کارنامہ** ماہ اپریل کے آخری ہفتہ میں متعدد براتیں ریاست جیند میں آئی ہوئی تہیں۔ ۲۶ اپریل کو ہانسی کی برات میں راہ سقف نقب زنی کرکے چور زیورات وغیرہ اڑا کر لے گئے۔ پولیس میں اطلاع دیگئی جس اتفاق سے سر رشتہ دار مہاراجہ صاحب بہادر اس روز جیند میں رونق افروز

تھے اور لالہ شادی رام صاحب انسپکٹر جنرل پولیس بھی ہمرکاب تھے۔ ہز ہائنس نے مقدمہ کی تفتیش کا خاص طور پر حکم دیا اور سردار تشیر سنگھ صاحب ممبر صدر اعلیٰ مع دیگر اہلکاران ریاست کے موقعہ پر تشریف لے گئے صاحب انسپکٹر جنرل نے بڑی سرگرمی سے تفتیش شروع کی اور خفیہ اور علانیہ جستجو کے لئے اپنی جماعت پولیس کو مامور کیا۔ آخر کار سراغ لگا اور نصف ملزم ۱۲ بجے و دیگر تک گرفتار کر لئے گئے۔ منیر ملزم کے مکان کی تلاشی لینے سے نقری و طلائی طموں کے سات ٹکڑے برآمد ہوئے اس برآمدگی پر ملزمان نے اقبال کر لیا اور ایک تالاب خام سے کل زیور معہ نقدی بجنسہ برآمد ہو گیا اور بعد تصدیق مال بازیافتہ مستغیث کو دلوایا گیا۔ براتی ریاست کی خوش انتظامی اور پولیس کی کارگذاری پر عش عش کرتے اور انسپکٹر جنرل صاحب کی سرگرمی اور بیدار مغزی کی داد دیتے ہوئے واپس گئے سرکیسنور مہاراجہ صاحب بہادر نے لالہ شادی رام کی کارگذاری پر اظہار خوشنودی فرمایا ہم ریاست جیند کو مبارکباد دیتے ہیں کہ لالہ شادی رام کی قابلیت اور ٹیکٹ اور تجربہ کے افسر رکھنے کا اسے فخر حاصل ہے۔

**مسٹر سریندر ناتھ بینرجی**۔ ہائی کورٹ کلکتہ میں مسٹر جیکسن بیرسٹرایٹ لا نے مسٹر سریندر ناتھ بینرجی کے مقدمہ کی نگرانی کی درخواست دی تھی عدالت نے مقدمہ کی مسل بذریعہ تار کے بیریسال سے طلب کی لیکن یہ فیصلہ کیا کہ اول عدالت سشن میں اپیل ہونی چاہئے۔ بعض بنگالی اخبارات کی رائے ہے کہ اس مقدمہ میں اپیل یا نگرانی کرنی مناسب نہیں تھی کیونکہ جرمانہ سے مسٹر بینرجی کا افتخار اور اعزاز پبلک کی نظر میں بڑھ گیا ہے۔

گورنمنٹ مشرقی بنگال و آسام نے بیریسال کے واقعہ کو ایسا ضروری سمجھا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کی مفصل رپورٹوں کو چھاپکر اخباران کے پاس بھیجا ہے اس رپورٹ میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اگر پولیس جلوس کو منتشر کرتی اور کانفرنس کو نہ توڑتی تو بلوہ ہو جاتا۔ مگر جب بنگالی لیڈروں نے پولیس کی لاٹھیاں کھا کر اور سر تڑوا کر اور مسٹر بینرجی کے گرفتار اور سزایاب ہونے پر بھی چوں تک نہیں کی جبکہ بقول سپرنٹنڈنٹ پولیس کے حاضرین کانفرنس کی تعداد سات اور آٹھ ہزار کے درمیان تھی۔ تو بلوہ یہ لوگ کس کے ساتھ کرتے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ کیا مسٹر اے۔ بیول اور موتی لال گھوش شہر کی دکانیں لوٹنا چاہتے تھے؟ دراصل یہ بلوہ کا عذر ایک کمزور عذر ہے یہ امر قابل غور ہے کہ معاملہ بیریسال کے متعلق تمام ملک میں ۴۴۳ جلسے اظہار ناراضی کے ہوئے ہیں جن میں ۲ لاکھ آدمی شامل تھے گویا تمام تعلیم یافتہ ہندوستان ہم آواز ہو کر واقعہ بیریسال پر اظہار تاسف کر چکا ہے۔

**آنریری عہدوں سے دست برداری**۔ مسٹر سریندر ناتھ بینرجی نے کلکتہ اور بارکپور کے عہدہ ہائے آنریری پریذیڈنسی مجسٹریٹی سے استعفا دیدیا ہے۔ اس کے متعلق مسٹر بینرجی نے حسب ذیل چٹھی پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کے نام روانہ کی ہے:۔

جناب من۔ بیریسال کے واقعات حال اور ان غیر آئینی طریقہ کے لحاظ سے جس کے مطابق بیریسال میں برٹش حکومت کی جاتی ہے کسی ایسے شخص کے لئے جو سیلف رسپکٹ رکھتا ہو یہ امر غیر ممکن ہے کہ کسی آنریری عہدے پر گورنمنٹ کی خدمات انجام دیسکے۔ اس لئے میں آنریری مجسٹریٹ پریسیڈنسی کلکتہ کے عہدہ سے مستعفی ہوتا ہوں۔

کہتے ہیں کہ اسی قسم کی چٹھی مسٹر بینرجی نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ چوبیس پرگنہ کے نام ارسال کی ہے اور بارکپور کی آنریری مجسٹریٹی سے استعفا دیدیا ہے۔

مسٹر بینرجی کی تقلید میں اور بھی کئی ایک بنگالی لیڈر آنریری عہدوں سے دست بردار ہونا چاہتے ہیں چنانچہ کشور گنج سے تین آنریری مجسٹریٹ مستعفی ہونے پر تیار ہیں۔ انڈین مرر کی رائے اس کارروائی کے خلاف ہے ایسا کرنے سے پبلک بہت سے بے نفس دیانتدار آنریری حکام کے احسان سے محروم ہو جائیگی۔

**طاعون پنجاب میں**۔ ہفتہ مختتمہ ۲۰ اپریل میں طاعون سے حسب ذیل اموات مختلف اضلاع میں واقع ہوئیں:۔

حصار ۱۹۷۔ رہتک ۹۲۔ گورگانوہ ۱۳۳۔ دہلی ۲۶۔ کرنال ۲۳۶۳۔ انبالہ ۱۴۴۔ ہوشیارپور ۸۳۳۔ منٹگمری ۶۔ لاہور ۴۳۷۔ امرتسر ۵۷۔ گورداسپور ۱۱۹۳۔ گجرات ۱۴۵۔ شاہپور ۲۰۔ جہلم ۲۱۔ جالندہر ۱۹۰۔ لودیانہ ۳۰۴۔ فیروزپور ۵۲۷۔ سیالکوٹ ۱۳۴۰۔ گوجرانوالہ ۲۶۷۔ راولپنڈی ۲۰۔ میانوالی ۱۔ لایل پور ۴۲۔ مظفرگڈہ ۳۔ ریاست پٹیالہ ۵۶۳۔ ریاست کپورتھلہ ۱۰۳۔ ریاست جیند ۴۱۔ ریاست کلسیہ ۴۳۔ ریاست نابھہ ۱۲۶۔ کل میزان ۵،۸۱۰۔ ہفتہ ماسبق کی میزان ۷،۳۴۴ تھی اور سال گزشتہ کے اسی ہفتہ کی کل تعداد اموات طاعونی ۳۰۸۵۴ تھی۔

**مفت تعلیم**۔ تمام ممالک یوروپ میں ابتدائی تعلیم مفت دیجاتی ہے مگر ہندوستان میں ابھی یہ دن دور ہے۔ مگر اس چھوٹی سی ریاست لمبڈی کے ٹھاکر صاحب نے اپنی ریاست میں ابتدائی تعلیم مفت دینے کا انتظام کیا ہے۔ بڑودہ میں بھی ایسا ہی ہے۔ ہر ایک ریاست کو اسکی تقلید کرنی چاہئے۔

**کشمیر ریلوے** کی سکیم پر گورنمنٹ ہند غور کر رہی ہے افواہ ہے کہ ریلوے سری نگر سے شروع ہو کر رامپور بنیار تک بنائی جائیگی جہاں برقی طاقت پیدا کرنے کا کام زور شور سے جاری ہے۔

**بنک کا پراسپکٹس**۔ آجکے اخبار کے ساتھ مجوزہ انڈسٹریل بنک آف انڈیا کا پراسپکٹس شایع کیا جاتا ہے۔ اگرچہ پراسپکٹس کے اجرا میں پہلے سوا مہینے کی دیر ہو گئی ہے لیکن یہ تاخیر ناگزیر تھی اور اس عرصے میں جو ابتدائی مراحل طے کئے گئے ہیں اور جن نامی گرامی اور معزز اصحاب کو انتظام بنک کے کاروبار کی نگرانی اور اہتمام میں شریک کرنے کی کوشش کی گئی ہے وہ بہت عرصہ طلب کارروائی تھی۔ لیکن آج ہمیں نہایت اطمینان حاصل ہے کہ میسرز ہیرالال اینڈ کمپنی نے ایک بہت بڑی پبلک خدمت سرانجام دی ہے کہ بنک کے لئے ڈائرکٹر ایسے ایسے معزز اصحاب بہم پہنچائے ہیں جو نہ صرف صوبہ پنجاب میں مشہور ہیں بلکہ جہاں کہیں ان کا ذکر کیا جائے پبلک ان کے نام کی عزت کریگی۔

ہمارے اکثر مہربان جو پراسپکٹس اور فارم ہائے خریداری حصص کے لئے سخت بیتاب تھے اب امید ہے کہ بہت جلد خود اور اپنے دوستوں سمیت حصوں کی بڑی تعداد خرید کر ڈائرکٹروں کا حوصلہ بڑھائینگے۔ اور اپنے روپیہ کو نہایت منفعت بخش اور بے خطر کام میں لگاتے ہوئے بواسطہ ملک کی صنعتی و تجارتی ترقی

کا موجب ہونگے۔

# عالم کا فوٹو

نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب کل شام کو ۱/۲ ۴ بجے رونق افروز شملہ ہوئے۔

لاہور میں افواہ ہے کہ امیر صاحب کابل موسم سرما میں ہندوستان کی سیر کو آئینگے۔ ساتھ ہی یہ بھی گپ اڑی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے ۵ لاکھ روپیہ امیر صاحب کی خاطر تواضع کے لئے منظور کیا ہے۔

لاہور کے ہفتہ وار ملٹری گزٹ کو اس بات کا بڑا غصہ ہے کہ مسٹر ہیلیفکس ڈپٹی کمشنر راولپنڈی نے گورنمنٹ ہائی سکول میں انعام تقسیم کرتے ہوئے یہ کیوں کہا کہ ہندوستان کی اصلی زبان اردو ہے جو راس کماری سے کشمیر تک بولی جاتی ہے۔

حال میں مہاراجہ ٹراونکور کی ہمشیرہ کی شادی ہوئی ہے اس شادی پر تمام ٹراونکور میں اس لئے غیر معمولی خوشی ہے کہ وہاں مہاراجہ کا ہمشیرزادہ ریاست کا وارث ہوا کرتا ہے۔

ایسٹ انڈین ریلوے کو شروع سال سے ۱۸ لاکھ روپیہ کی آمدنی بمقابلہ سال گزشتہ کے زیادہ ہو چکی ہے۔

مسٹر جسٹس اے توش مکرجی جج ہائیکورٹ کلکتہ اس کمیٹی کے پریسیڈنٹ مقرر ہوئے ہیں جو کلکتہ یونیورسٹی کے ضوابط تیار کریگی۔ کمیٹی مذکور نے ۹ تاریخ سے شملہ میں کام شروع کیا ہے۔

ولیعہد بہادر نظام دکن کے نکاح کا مہر ایک لاکھ ۶ ہزار اشرفی اور سات ہزار دینار سرخ کا باندھا گیا جو اسی وقت دلہن کو ادا کیا گیا۔

نواب صاحب جاورہ نے مسندنشینی کی تہنیت میں اپنی رعایا کو بہ ۱۸ لاکھ روپیہ بقایائے لگان کا معاف کیا۔

رنگون چیف کورٹ کے چیف جج سر ہارڈی ایڈمسن ماہ اکتوبر سے گورنمنٹ ہند کے سوم ممبر مقرر ہونگے۔

بھاگلپور کے قریب ایک زراعتی کالج بنایا جائیگا۔

مہاراجہ صاحب کپورتھلہ بغرض سیاحت یوروپ کو تشریف لے گئے ہیں۔

ہفتہ گزشتہ میں سرحدی صوبہ اور کئی مقامات سے ژالہ باری کی خبر آئی بعض جگہ ٹینس بال کے برابر اولے پڑے۔

نکل سلور کے ایک آنہ ۱۰ الے سکہ کی اصلی صورت ابھی تک قطعی طور پر طے نہیں پائی کلکتہ کی ٹکسال میں تجربے ہو رہے ہیں۔

الہ آباد اور دہلی میں جمنا کے پلوں کا محصول گزر آئیندہ سال سے معاف کیا جائیگا۔ اس سے ایسٹ انڈین ریلوے کو ۵۲ ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی چھوڑنی پڑیگی مگر غریب آدمیوں کو بہت فائدہ پہنچیگا۔

گورنمنٹ پنجاب نے منظور کر لیا ہے کہ لالہ شیودیال ایم اے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پٹیالہ کی خدمات ایکسال کے لئے ریاست مذکور کو اور مستعار دیجاتی ہیں۔

لاہور اور امرتسر میں پلیگ بڑھ رہی ہے

سرکاری محکمہ آثار الموسم نے آگاہ کیا ہے کہ پنجاب میں آندھیاں کے طوفان عنقریب آنے والے ہیں۔

جیکب آباد میں گزشتہ اتوار کو تھرمامیٹر کا پارہ ۱۱۸ درجہ پر تھا۔

دہلی میں برقی ٹرموے کا ٹھیکہ دیدیا گیا دو سال میں تیار ہوگی۔

مسٹر سریندر ناتھ بنرجی کلکتہ یونیورسٹی کی فیلوشپ اور بارکپور میونسپلٹی کی پریزیڈنسی سے بھی مستعفی ہوئے۔

کلکٹری علی پور کا چپراسی بینک کو جاتا ہوا قتل ہوا اور تمام روپیہ لے گئے۔

رنگون کا یوروپین پلیگ انسپکٹر بجرم رشوت سپرد سشن کیا گیا۔

غالباً مسٹر سنکران نیر ٹراونکور کے دیوان مقرر ہونگے۔ وہ ہندوستان بھر میں سب سے زیادہ آمدنی وکالت کی رکھتے ہیں کئی مرتبہ ہائیکورٹ مدراس کے قایمقام جج اور ایک دفعہ نیشنل کانگرس کے پریسیڈنٹ ہو چکے ہیں۔

گرشتا کلب مچھلی پٹم نے اخبار مدراس میل کی خریداری اس لئے بند کر دی کہ اس نے سیریال کے معاملات تعجب سے لکھے۔ کلکتہ میں بھی تجویز ہے کہ ان اینگلو انڈین اخباروں کو کوئی ہندوستانی نہ خریدے جو ہٹ دھرمی کرتے ہیں۔

ڈہاکہ کے ایک زمیندار نے اپنی جائداد جاپانیوں کے حوالے کر دی کلکتہ میں ایک ۲۰ سالہ عورت ستی ہوگئی۔

لاہور میں پنجاب ریفارمنگ تھیٹریکل کمپنی کا منڈوا جل گیا

لاہور میں ایک امریکن وارد ہے جو چھو منتر سے ہر ایک مرض کا علاج کرتا ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۲۴ اپریل میں ۱۵۶۳۳ اموتیں طاعون سے ہوئیں پنجاب میں ۸۱۶۳۔ صوبجات متحدہ میں ۲۵۰۹ بنگال میں ۲۲۴۰۔ ضلع بمبئی میں ۲۰۸۔ برما میں ۱۴۹۔ ریاست جموں میں ۲۰۸۔ سال گزشتہ کے اسی ہفتہ میں ۵۶ ہزار سے زیادہ موتیں ہوئیں۔

نہایت افسوس ہے کہ لکھنؤ کے شہرہ آفاق محب وطن اخبارات ہندوستانی وایڈووکیٹ کے مالک مسٹر گنگا پرشاد ورما کے اکلوتے صاحبزادے فتح بہادر بند صیاچل ضلع مرزاپور میں جہاں وہ نہا دھو کے بعد کشتی میں دریائے گنگا میں ناگہانی طور پر غرق ہو کر فوت ہوگئے۔ بجائے دلہن کے بیوہ بہو گھر میں آئی سخت اندوہناک حادثہ ہے۔ تمام ملک میں مسٹر گنگا پرشاد کی مصیبت پر اظہار ہمدردی کیا گیا ہے۔

عدالت سشن الہ آباد سے ایک چٹھی رساں مسمی رام لال کو اس جرم میں سزا ملی ہے کہ وہ ریل کی بلٹیوں کے خط اڑا کر خود پارسل چھڑا لیا کرتا تھا۔

چین کے صوبہ ہونان میں طغیانی سے سخت نقصان جان و مال ہوا مگر یوروپین محفوظ رہے۔

ملکہ معظم فرانس سے روانہ ہو کر بااقبال لنڈن میں رونق افروز ہوئے۔

ہز رائل ہائینس پرنس اور پرنسس آف ویلز سیاحت ہندوستان سے واپس جا کر مصر و یونان کی سیر میں مصروف رہے۔ وہ بھی ۹ مئی کو پورٹسمتھ میں داخل ہوئے۔

سپٹ ہیڈ کا جنگی بیڑہ جہازات سبزی اور پھولوں سے آراستہ ہز رائل ہائینس کے خیر مقدم کے لئے حاضر تھا۔ رائل پارٹی جہاز سے اتر کر ریل میں سوار ہوئی اور لنڈن کو روانہ ہوئی وکٹوریہ سٹیشن لنڈن پر ہز رائل ہائینس کے خیر مقدم کے لئے شاہی خاندان کے تمام ممبر اور بہت سے لارڈز موجود تھے خود ملک معظم۔ ڈیوک اور ڈچز آف فایف صاحب۔ لارڈ ریپن۔ مسٹر مورلے مسٹر ہربرٹ گلیڈسٹون۔ لارڈ کرزن۔ لارڈ ایمپٹہل اور انڈیا آفس کے قایمقام بھی آئے تھے۔

سان فرانسسکو کی آتشزدگی سے چکاگو کی ایک بیمہ کمپنی کا دیوالہ نکل گیا ۲۳ ملین پونڈ بیمہ کا دینا پڑا۔

امریکہ میں سخت تشویش ہے کہ چینیوں میں امریکن اشیاء کے نہ خریدنے کی ضد بڑھتی جاتی ہے۔

سینٹ پیٹرزبرگ میں قصر تنرڈا کے پاک کرنے کی رسم بڑی دھوم دھام سے ادا ہوئی جہاں پارلیمنٹ اجلاس کیا کریگی۔

سوئیڈن کا مشہور سیاح ہیڈن لاسہ کی سیر کو جائیگا۔

## پروموشن

۱۰۴ جیکبز ہارس۔ جمعدار محمد فیروز خان صاحب ۱۲ مارچ ۱۹۰۶ء سے مستقل ہوئے۔

۳۴ سینٹرل انڈیا ہارس۔ جمعدار کمال الدین خان صاحب ۶ فروری ۱۹۰۶ء سے مستقل جمعدار مقرر ہوئے۔

۳۴ سینٹرل انڈیا ہارس۔ جمعدار ملک محمد بہادر خان صاحب یکم فروری ۱۹۰۶ء سے مستقل ہوئے۔

۲۷ پنجابیز۔ جمعدار محمد قریشی صاحب ۲۶ مارچ ۱۹۰۶ء سے مستقل جمعدار بنائے گئے۔

۱۳۰ بلوچیز۔ جمعدار بہادر خان صاحب ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء سے مستقل جمعدار بنائے گئے۔

۵۹ - سندھ رایفلز۔ جہانداد خان صاحب تاریخ جاری سے آزمایشاً جمعدار مقرر ہوئے۔

۴۰ - پٹھان۔ صوبیدار میجر زمان علی صاحب سردار بہادر کو پنشنیاب ہونے پر ۱۵ اپریل ۱۹۰۶ء سے کپتان کا آنریری رینک عطا ہوا۔

۱۸ پل سکنز ہارس۔ رسالدار شیر خان صاحب بہادر رسالدار میجر وزیر علیخان صاحب سردار بہادر پنشن یافتہ کی جگہ رسالدار میجری پر اور رسائیدار اسمٰعیل خان صاحب رسالداری اور جمعدار تیران خان صاحب رسائیداری اور دفعدار محمد علیخان صاحب کو جمعداری پر سرفراز کیا گیا۔

۱۸ - ٹوانہ لانسرز۔ جمعدار اسمٰعیل خان صاحب بجائے رسالدار صالح محمد خان صاحب پنشن یافتہ یکم اپریل ۱۹۰۶ء سے رسائیداری پر ترقی یاب ہوئے اور کوت دفعدار عالم خان صاحب جمعدار بنائے گئے۔

۳۸ لایٹ کیولری۔ دفعدار میان دین خان صاحب جمعدار عبد الغفور صاحب متوفی کی جگہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء سے جمعدار مقرر ہوئے رسائیدار ٹھاکر جگابت سنگھ صاحب رسالدار ٹھاکر بہرشل سنگھ صاحب متوفی کی جگہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء سے رسالداری پر اور جمعدار ٹھاکر سودان سنگھ صاحب رسائیداری پر اور دفعدار ساونت سنگھ جمعداری پر تعینات کئے گئے۔

چہارم راجپوت۔ حوالدار گھمبیر سنگھ صاحب بجائے جمعدار جنر میجر سنگھ صاحب ترقی یافتہ ۲ مارچ ۱۹۰۶ء سے جمعدار ہوئے۔

۹ - بھوپال انفنٹری۔ جمعدار بلونت سنگھ صاحب بجائے صوبیدار گوکل سنگھ صاحب پنشن یافتہ کی بجائے صوبیدار اور حوالدار جے منگل سنگھ صاحب جمعداری پر یکم فروری ۱۹۰۶ء سے تعینات ہوئے۔

۲۲ سکھ پایونیرز۔ جمعدار کشن سنگھ صاحب بجائے صوبیدار اندر سنگھ صاحب پنشن یافتہ یکم فروری ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر ترقییاب ہوئے اور حوالدار جیون سنگھ صاحب جمعدار بنائے گئے۔

۱۰۳ - مرہٹہ لائٹ انفنٹری۔ جمعدار سری سیت پلکار صاحب بجائے صوبیدار کرشناجی راو سندے صاحب پنشن یافتہ ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر ترقییاب ہوئے۔ اور حوالدار سری ساونت خالی عہدہ پر کرنے کو یکم ۱۹۰۶ء سے جمعدار بنائے گئے۔

۱۱۶ - مرہٹاز۔ جمعدار گنپت راؤ گھاگ صاحب بجائے صوبیدار نرائن راؤ سندے صاحب ۱۵ فروری ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر ترقییاب ہوئے اور کلر حوالدار شیخ محمد صاحب جمعدار بنائے گئے۔ اور جمعدار رام چندر راؤ صاحب بجائے صوبیدار اباجی راؤ سندے صاحب صوبیداری پر تعینات ہوئے۔ اور حوالدار مراری سندے صاحب جمعدار مقرر ہوئے۔

۱۱۹ - انفنٹری۔ جمعدار ننکاری گور صوبیدار آتما راوت صاحب علیحدہ شدہ کی جگہ ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء سے صوبیداری پر اور حوالدار ڈونگا راوت صاحب جمعداری پر تعینات ہوئے۔

۱۲۸ پایونیرز۔ حوالدار تکارام جادو صاحب جمعدار مشتاق احمد صاحب کی جگہ ۱ دسمبر ۱۹۰۵ء سے جمعدار مقرر ہوئے۔

۹ - گورکھا رائفلز۔ جمعدار سری پردہان تھاپا صاحب صوبیدار گنج سنگھ رانا پنشن یافتہ کی جگہ ۲۱ فروری ۱۹۰۶ء سے صوبیدار مقرر ہوئے اور حوالدار منی رام تھاپا صاحب جمعدار بنائے گئے۔

---

**کابل میں کیڈٹ کورز۔** امیر صاحب کابل نے حکم دیا ہے کہ تین رسالے نئے بھرتی کئے جائیں۔ جو مثل امپریل کیڈٹ کورز کے ہونگے۔ ان رسالوں میں تمام افغانستان کے معزز اور چیدہ سرداران و خوانین کے لڑکے ہونگے۔ ہر ایک رسالہ کے گھوڑے ایک ایک جداگانہ رنگ کے ہونگے۔

---



۱۸ پایونیرز کے میجر ہینڈلی صاحب اور ۹۶ برار انفنٹری کے میجر بنیٹ صاحب اپنی اپنی رجمنٹوں کے سکینڈ ان کمانڈ مقرر ہوئے۔

---

۲۷ - پنجابیز کے لفٹنٹ گرینتھویٹ صاحب مدرن فوزیر یلن ملیشیا کے ریزرو آفیسر مقرر ہوئے۔

---

## لودیانہ

پنجاب یونیورسٹی کے امتحان انٹرینس کا نتیجہ نکل آیا۔ امسال بہت سے طلبا کی امیدوں کا خون ہوا ہے۔ اس حالت میں بھی لودیانہ گورنمنٹ ہائی سکول کا نتیجہ اطمینان بخش ہے جو لالہ شبدیال صاحب ایم۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کی کوششوں کا ثمرہ ہے۔ سکول مذکور لودیانہ سینٹر میں اول رہا ہے۔ ہمارے لوکل مدارس کا رزلٹ حسب ذیل ہے:

گورنمنٹ ہائی سکول ۳۳ میں سے ۲۰ پاس۔

مشن ہائی سکول ۳۴ میں سے ۱۲ پاس۔

کریسچن بوائز ہائی سکول ۸ میں سے ۲ پاس۔

سنا ہے کہ افیون کے سٹہ والوں سے انکم ٹیکس مانگا گیا ہے اگر یہ سچ ہے تو سوال پیدا ہوگا کہ دوسرے تمام قمار خانے ٹیکس سے کیوں بری ہیں۔

لیڈی ٹیک چند صاحبہ نے لیڈی ہیلیفکس صاحبہ زوجہ کمشنر صاحب کو ایک پردہ گارڈن پارٹی سوامی ہال کو دی جس میں شہر کی ہندو و مسلمان معزز خواتین مدعو کی گئی تھیں۔

صاحب کمشنر جالندھر ڈویژن ماہ رواں کے آخر میں بمقام مورر یواز ہاسپٹل کی رسم افتتاح ادا کرینگے جو سردار بدان سنگھ صاحب سی۔ ایس۔ آئی۔ رئیس ملود نے بصرف کثیر تعمیر کیا ہے۔

ایک نامی مفرور ڈاکو کشنا کو مسٹر کلف ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے گرفتار کیا اور زیورات قیمتی ۱۵۰۰ روپیہ جو ایک درخت کے نیچے مدفون تھے برآمد ہوئے صاحب بہادر نے ڈاکو کی ہدایت سے مال مسروقہ کا سراغ لگایا اور رات کے دس بجے ۱۱ میل کا سفر کرکے ٹھیک موقعے پر کھود نکالا۔ مسٹر کلف کی ذات پنجاب پولیس کے لئے موجب فخر ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۵ مئی میں ۴۴ پیدائش ۲۹ موتیں واقع ہوئیں بخار سے ۱۴۔ طاعون سے ۴۔ ہیضہ سے ایک۔ چیچک سے ایک۔ سگ گزیدگی سے ایک۔ باقی دیگر عوارض سے۔

# دلچسپ واقفیت

## فرض اولیٰ یا آتم کرپا

(از سوامی رام تیرتھ)

دنیا میں پتے حق واد حکار پر زور دینا تو عام ہے اور آسان ہے لیکن اپنے دھرم یا فرض کے ادا کرنے پر زور دینا مشکل اور بے مزا معلوم ہوتا ہے۔ حقیقت پر غور کریں تو فرض اور غرض (یعنی "حق") میں وہی رشتہ ہے جو درخت کے بیج کو اُس کے پھل کے ساتھ ہوتا ہے۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ پھل تو سب لوگ کھانا چاہتے ہیں لیکن بیج کے بونے اور اس کی پرورش کرنے کی محنت سے گریز کرتے ہیں بات یوں ہے کہ جب سب لوگ اپنی ڈیوٹی بجا لانے پر زور دیتے ہیں تو ہمارے حق ہمارے پاس خود بخود آئینگے جب سب لوگ صرف اپنے حق پر زور دینگے اپنے رائٹ بھڑ کائیں گے تو ہم بے بہرہ مُنہ تکتے ہی رہ جائینگے۔ حق بھی باطل ہو جائینگے قدرت کا قانون ایسا ہی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ڈیوٹی چار طرح کی ہے۔ ایک ڈیوٹی پرمیشر کی طرف۔ دوسری ڈیوٹی نوع انسان کی طرف۔ تیسری ڈیوٹی ملک کی سیوا ہیں۔ چوتھی ڈیوٹی اپنی طرف یہ سب ڈیوٹیاں انجام کار ایک ہی ڈیوٹی میں سما جائیں گی۔ وہ کیا ہے جو آپ کی ڈیوٹی اپنے آپ کی طرف ہے۔ جو لوگ اپنا رن (قرض) اپنے آپ کو پوری طرح سے ادا کر دیتے ہیں اُن کے باقی تینوں رن (قرض) خود بخود ادا ہو جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ کرپا (نوازش) تین طرح کی ہے۔ ایشور کرپا۔ گرو کرپا۔ اور آتم کرپا (یعنی فضل الٰہی، توجہ مرشد۔ اور ہمت ذاتی) ایشور کرپا اُس پر ہوتی ہے جس پر گرو کرپا ہوتی ہے۔ گرو کرپا اُس پر ہوتی ہے جس پر آتم کرپا ہوتی ہے۔ دیکھیے ایک لڑکا جو اسکول میں پڑھتا ہے اگر اپنی ڈیوٹی کو اچھی طرح سے پورا نہ کرے اگر آتم کرپا نہ کرے تو گرو کرپا نہ کرے تو گرو کرپا اُس پر نہ ہوگی اور جب سبق اچھی طرح سے یاد کرے تو گرو کرپا اُس پر خواہ مخواہ ہوگی اور گرو کرپا ہونے سے ایشور کرپا ہو ہی جاتی ہے۔

ملک کی سیوا وہ آدمی نہیں کر سکتا جس نے پہلے اپنی سیوا نہیں کی۔ جو اپنا بھی حق ادا نہیں کر سکا وہ ملک کی خدمت کیا خاک کریگا۔ جس کسی نے کوئی علم حاصل نہیں کیا کوئی ہنر نہیں سیکھا۔ کسی بات میں کمال نہیں کیا۔ کسی صنعت یا حرفت میں دسترس پیدا نہیں کیا اور دم بھرنے لگا مُربی ملک ہونے کا تو بھلا بولو اُس سے کیا بن پڑیگا؟ البتہ یہ ضرور ہے کہ جس کے دل میں صداقت بھر جائے وہ بے کمال بھی کچھ نہ کچھ تو ملک کی سیوا کر سکتا ہے ملک کی خدمت کو ئیلہ بھی جلکر اور لکڑی بھی کٹ کر ..... بنکر کر سکتے ہیں۔ جب لکڑی اور کوئلہ بھی کٹ کر جلکر ملک کی خدمت کر سکتے ہیں تو وہ شخص بھی جس نے کوئی علم یا ہنر نہیں پڑھا یا سیکھا ملک کی خدمت صداقت کے زور سے کچھ نہ کچھ کیوں نہیں کر سکتا؟ مگر اُس کی خدمت کو صرف کوئلہ اور لکڑی کی خدمت سے نسبت دیجا سکتی ہے۔ نیز صداقت از انسان بے کمال کیسے کہلا سکتا ہے؟ صداقت (سچائی) تو بذات خود کمال ہے۔ وہ شخص جسنے اپنی ڈیوٹی اپنی طرف کسی قدر ادا کر دی اور اپنے تئیں روحانی یا عقلی پچپن کی حالت سے آگے بڑھا دیا مثلاً کچھ نہیں تو ایم اے یا شاستری وغیرہ درجوں کی سی لیاقت حاصل کر لی یہ شخص جس حد تک روحانی یا عقلی زور پیدا کر چکا ہے اُسی اندازے سے قوم کی گاڑی کو ترقی کی سڑک پر آگے کھینچ سکتا ہے۔ ایسا شخص ریفارمری (مصلح پن) کا دم اگر نہ بھی بھرے اور ظاہر میں کوئی خدمت بھی ملک کی نہ کرے تاہم اس کو دیکھکر اور یاد کر کے بہت سے آدمی جوش میں آجائینگے کہ ہم بھی ایم۔ اے پاس کریں ہم بھی لیاقت پیدا کریں۔ یہ شخص اپنے اعمال سے لوگوں کو اوپدیش کر رہا ہے۔ اور ملک کے زور کو بڑھا رہا ہے ؎

دامن آلودہ اگر خود ہمہ حکمت گوید
از سخن گفتن زیباش بدان نشنوند
وانکہ پاکیزہ دل است ارنہ نشیند خاموش
ہمہ از سیرت صافیش نصیحت شنوند

سر آئزک نیوٹن جس کو خیال بھی نہ تھا کہ ملک اور دنیا کی خدمت اور سیوا کرونگا اس طرح حکم کے پیچھے دوڑ رہا تھا کہ جس طرح سے شمع کی لو پر پتنگے دوڑتے ہیں۔ سر آئزک نیوٹن اپنی طرف جو ڈیوٹی ہے اُس کو ادا کرتا ہوا آتم کرپا کرتا ہوا محسن دُنیا ثابت ہوا۔ اگر ایک شخص میدان میں کھڑا ہو کر نگاہ پھیلائے تو تھوڑی دور تک دیکھ سکتا ہے اور چند آدمیوں کو اپنی آواز پہنچا سکتا ہے۔ لیکن جب وہ اونچے مینار یا پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ جاتا ہے تو اپنی نگاہ بہت دور تک چاروں طرف پہنچا سکتا ہے۔

رام کے ساتھ ایک مرتبہ تھوڑے سے آدمی گنگوتری کے پہاڑ پر جا رہے تھے راستہ بھول گئے جھاڑیوں اور کانٹوں سے بدن چھل گئے۔ ساتھیوں میں سے اگر کوئی پکارتا تو اس کی آواز دوسروں تک نہیں پہنچ سکتی تھی مشکل کے ساتھ آخر چوٹی پر پہنچکر رام نے جب آواز دی تب سب آگئے۔ اسی طرح سے جب تک ہم خود نیچے گرے ہوئے ہیں بڑے آوازیں دیں سنائی نہیں دینگی اور جب چوٹی پر چڑھکر آواز دیں تو سب سُنیں گے۔

اِس چوکی کو جو رام (سوامی جی) کے سامنے ہے اگر ہلانا چاہیں اور پرلے حرف یا بیچ میں ہاتھ لگائیں۔ اور زور ماریں نہیں ہلیگی لیکن نزدیک سے نزدیک مقام سے ہاتھ ڈالکر ہم ساری چوکی کو کھینچ سکتے ہیں۔ دُنیا کے ساتھ انسان کا تعلق بھی ایسا ہی ہے ؎

بنی آدم اعضائے یکدیگر اند — کہ در آفرینش ز یک جوہر اند

تمام دُنیا کو اگر تم ہلانا چاہتے ہو تو دنیا کا وہ حصہ جو نزدیک ترین ہے یعنی اپنے آپ کو ہلا دو گے تو تمام دنیا ہلجائیگی نہ ہلے تو ہمارا ذمہ جس قدر اپنے آپ کو ہلا سکتے ہو اُسی قدر دنیا کو ہلا سکتے ہو

بعض لوگ تو اصلاح (ریفام) کے کام میں ہزار جتن کرتے ہیں۔ رات دن لگے رہتے ہیں اور نہیں ہو سکتا۔ اور بعض ایسے کہ اُن کے جیتے جی یا مرجانے کے بعد ان کی یادگار میں ان کے نام پر لوگ خود بخود کالج بناتے ہیں۔ سوسائٹیاں قایم کرتے ہیں۔ اور سیکڑوں اصلاحیں رایج کرتے ہیں۔ جیسے بدھ۔ شنکر۔ نانک۔ سوامی دیانند۔ وجہ کیا ہے؟ بس یہی کہ مابعد الذکر مہاتما اپنے مصلح (ریفارم) خود تھے۔

یونان میں ایک بڑا ریاضی دان گذرا ہے۔ آرکمیڈیز۔ اُسکا قول ہے کہ میں اپنی تھوڑی سی طاقت سے تمام دنیا کو ہلا سکتا ہوں بشرطیکہ مجھے ایک قایم نصاب (مستقل مقام) لیور (سیرم کے سہارے کو ملجائے۔) مگر غریب کو کوئی قایم نصاب نہ ملا۔ پیارے وہ قایم نقطہ جس پر کھڑے ہو کر دنیا کو ہلا سکتے ہو وہ قایم نقطہ آپکا اپنا ہی آتما ہے وہاں جمکر۔ اپنے سروپ میں آستھت ہو کر۔ جو جنبش اور حرکت سرزد ہوگی وہ تمام دُنیا کو ہلا سکتی ہے۔ جب ایک جگہ کی ہوا سورج کی گرمی جذب کرتے کرتے لطیف ہو کر اوپر اڑ جاتی ہے تو اُسکی جگہ گھیرنے کو خود بخود چاروں طرف سے ہوا چل پڑتی ہے (اور بعض دفعہ آندھی سی آجاتی ہے) اسی طرح جو شخص خود ہمت (حرارت آلہی) کو جذب کرتا کرتا اور بڑھ گیا وہ خواہ مخواہ ملک میں جار ......

**مقناطیس بطور جر ثقیل** - کچھ عرصہ سے لوہے کے بڑے بڑے کارخانوں میں بجائے جر ثقیل کی کلوں کے لوہے کی بھاری بھاری پلیٹیں اٹھانے کا کام مقناطیس سے لیا جاتا ہے۔ مقناطیس کے بڑے بڑے ٹکڑے زنجیروں سے لٹکتے رہتے ہیں اور وہ بھاری سے بھاری پلیٹوں کو جو چار یا چھ یا ۱۲ ٹن وزن کی ہوں آنا فانا میں اٹھا لیتی ہیں مشین سے یہ کام لینے میں بڑی دیر لگتی تھی جبکہ جر ثقیل کی کلوں سے ہک لگا کر زنجیریں بیٹھی جاتی تھیں۔ اس جدید طریقہ میں بڑا فائدہ یہ ہے کہ لوہے کی ایسی گرم چیزیں بھی جن کو آدمی ہاتھ نہیں لگا سکتے ہیں مقناطیس کے ذریعہ بڑی آسانی سے اٹھائی جا سکتی ہیں۔

---

**پوسٹ کارڈ پر دفتر** - ملبرن کے ایک کلرک نے کمال کیا ہے کہ لوہے کی قلم سے خوردبین کی امداد کے بغیر ایک پوسٹ کارڈ پر ۱۰۱۶۱ الفاظ لکھے ہیں۔ اس میں شکسپیر اور ڈکنس کی چند نظمیں اور بائبل کا ایک چیپٹر اور ایک مشہور راگ ہوم سویٹ ہوم درج ہے۔ تحریر ایسی صاف ہے کہ اکثر لوگ کھلی آنکھ سے پڑھ سکتے ہیں۔

---

**برٹش قوم کی جسمانی ترقی** - برٹش قوم نے نصف صدی کے اندر صرف دولت اور علم اور اقبال میں ہی ترقی نہیں کی ہے بلکہ دنیا کی تمام قوموں کے مقابلہ میں ان کی جسمانی ترقی بھی حیرت انگیز ہے۔ دس ہزار انگریزوں کا معائنہ کر کے معلوم کیا گیا کہ انگلش قوم کا قد اور وزن دونو بڑھ رہے ہیں پچاس سال پہلے قد کی اوسط ۵ فیٹ ½ ۸ انچ تھی اور تیس سال گزرے دولتمندوں کے قد کی اوسط تیس سال کی عمر میں ۵ فیٹ ½ ۱۰ انچ تھی اور مزدوری پیشہ لوگوں کی ۵/۶ ۷ انچ۔ لیکن آجکل ۱۷ سال کی عمر میں انگریزوں کے قد کی اوسط ۵ فیٹ ۸ انچ ہے اور بیس سال کی عمر میں ۵ فیٹ ۹ انچ۔ ۱۷ سال کی عمر میں وزن کی اوسط ۱۴۲ پونڈ ہے اور ۲۲ سال کی عمر میں ۱۵۳ پونڈ۔

---

**بڈھوں کی پنشن** - فرانس کی سینٹ میں ایک مسودہ قانون پر غور ہو رہا ہے جو چیمبر آف ڈیپوٹیز میں بڑی کثرت رائے کے ساتھ پاس ہو چکا ہے یعنی صرف پانچ ووٹ مخالفت میں تھے اور ۵۱۲ موافقت میں۔

اس قانون کی رو سے فرانس کے ہر ایک باشندہ کو قومی خزانہ سے ۱۵ پونڈ سالانہ پنشن ملا کریگی بشرطیکہ اسکی عمر ساٹھ سال سے اوپر ہو خواہ وہ کلرک رہ چکا ہو یا کاریگر یا مزدور ہو مرد ہو یا عورت اگر قانون منظور ہو گیا اور امید ہے کہ ضرور پاس ہوگا تو فرانس کے ۲۹ لاکھ آدمی اس سے مستفید ہونگے اور گورنمنٹ کو ۴ کروڑ ۳۵ لاکھ پونڈ سالانہ خرچ کرنا پڑیگا۔

---

**لاکھوں میل چلنے والے** - دنیا میں چند آدمی ہیں جنہوں نے لاکھوں میل کی مسافت طے کی ہے منجملہ ان کے ایک جہاز کا کپتان انگز ہینڈرسن ہے جس کے بحری سفر کی کل میزان ۲۰ لاکھ میل ہوتی ہے کپتان سن کے علاوہ ایک انگریز انجن ڈرائیور ہے جس نے لندن اور سوتھ ویسٹرن ریلوے پر پچاس برس ملازمت کے بعد اب پنشن لی ہے۔ اس نے ۲۰ لاکھ میل سے بھی زیادہ سفر کیا ہے۔ ایک دوسرے انجن ڈرائیور مسٹر گلن ہاٹن نے بھی اتنا ہی سفر طے کیا ہے لیکن لندن اینڈ برسن سیڈ ایکسپریس ٹرین کے گارڈ مسٹر بینجمین نے جو ۴۵ سال کی ملازمت کے بعد ریٹائر ہوا ہے سب کو سایہ میں ڈالدیا ہے کیونکہ اس کے سفر کی کل میزان ۴۰ لاکھ میل کے قریب ہے یعنی روئے زمین کے گرد سو مرتبہ طواف کرنے کے برابر۔

---

**تبت** میں ہزارہا لاماؤں اور بے شمار تارک الدنیا مذہبی درویشوں کے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہاں ہر ایک خاندان مجبور ہے کہ پہلوٹی کا لڑکا مذہبی زندگی کے لئے وقف کرے تولید کے تھوڑے ہی عرصے بعد ہر ایک پہلوٹی کا لڑکا کسی خانقاہ میں بھیجا جاتا ہے اور اسی روز سے بطور بدھ مذہب کے فقیر کے اسکی تعلیم و تربیت شروع ہو جاتی ہے۔

---

**قدیم زمانہ کا شیر** - امریکہ میں ایک شیر کا ڈھانچہ ملا ہے جسکی نسبت عالم کہتے ہیں کہ ۸۰ لاکھ برس پہلے زندہ ہوگا۔ اسکی ہڈیوں سے پایا جاتا ہے کہ اس کا وزن ۳۰ ٹن ہوگا۔ اور رانوں کی ہڈی ۶ فیٹ لمبی ہوگی۔ سر سے دم تک کی لمبائی ۴۰ فیٹ سے کم نہ ہوگی اس کے جبڑے کی ہڈیاں تین چار فیٹ کے قریب ہیں۔

# لطف سخن

## غزل اقبال

(بہ اجازت ایڈیٹر صاحب مخزن)

زمانہ دیکھے گا جب مرے دل سے محشر اٹھیگا گفتگو کا
مری خموشی نہیں ہے گویا مزار ہے حرف آرزو کا

جو موج دریا لگی یہ کہنے سفر سے قایم ہے شان میری
گہر یہ بولا صدف نشینی ہے مجھکو سامان آبرو کا

نہ ہو طبیعت ہی جنکی قابل وہ تربیت سے نہیں سنورتے
ہوا نہ سرسبز رہ کے پانی میں عکس سرو کنار جو کا

کوئی دل ایسا نظر نہ آیا نہ جس میں خوابیدہ ہو تمنا
الہی تیرا جہان کیا ہے نگار خانہ ہے آرزو کا

اگر کوئی شے نہیں ہے پنہاں تو کیوں سراپا تلاش ہوں میں
نگہ کو نظارے کی تمنا ہے دل کو سودا ہے جستجو کا

چمن میں گلچین سے غنچہ کہتا تھا اتنا بیدرد کیوں ہے مالی
تری نگاہوں میں ہے تبسم شکستہ ہونا مرے سبو کا

کھلا یہ مر کر کہ زندگی اپنی تھی طلسم ہوس سراپا
جسے سمجھتے تھے جسم خاکی غبار تھا کوے آرزو کا

ریاض ہستی کے ذرے ذرے سے ہے محبت کا جلوہ پیدا
حقیقت گل کو تو جو دیکھے تو یہ بھی پیماں ہے رنگ و بو کا

سپاس شرط ادب ہے ورنہ کرم ترا ہے ستم سے بڑھکر
ذرا سا اک دل دیا ہے وہ بھی فریب خوردہ ہے آرزو کا

اڑایا ذوق تپش پتنگے سے شمع سے شوق اشکباری
کہیں سے سیکھی نماز میں نے لیا کہیں سے سبق وضو کا

کمال وحدت عیاں ہے ایسا کہ نوک نشتر سے تو جو چھیڑے
یقین ہے مجھ کو گرے رگ گل سے قطرہ انسان کے لہو کا

جو چاک میرے جگر کے دیکھے کلی نے باد صبا سے پوچھا
یہ آدمی ہے کہ گل ہے؟ منت پذیر ہے سوزن رفو کا

گیا اقلید کا زمانہ مجاز رخت سفر اٹھائے
ہوئی حقیقت ہی جب نمایاں تو کس کو یارا ہے گفتگو کا

تمام مضموں مرے پرانے کلام میرا خطا سراپا
ہنر کوئی دیکھتا ہے مجھ میں تو عیب ہے میرے عیب جو کا

جو گھر سے اقبال دور ہوں میں تو ہوں نہ محزوں عزیز میرے
مثال گوہر وطن کی فرقت کمال ہے میری آبرو کا

# کیسر کی کیاری

ایک لیڈی نے جس کو ایک خادمہ کی ضرورت تھی ایک امیدوار ملازمہ کی سرگزشت سن کر نہایت حیرانی سے کہا کہ ہیں! چھ مہینے میں تم نے چوتھی ملازمت کی ہے ایک جگہ بھی ٹک کر نہ رہیں۔ امیدوار۔ حضور اب وہ اگلے زمانے کے سے نیک اور قدردان آقا کہاں ملتے ہیں کہ یک در گیر محکم گیر پر عمل کیا جائے۔

---

ایک جلسہ دعوت میں ایک اجنبی مہمان نے جس کو مالک خانہ نے مدعو کیا تھا (مگر مالک خانہ سے تعارف نہ رکھتا تھا)۔ لیڈی میزبان مسز جونز پر آپکا کچھ زور ہے تو برائے خدا ان سے کہہ دیجئے کہ کھانا جلدی منگوائیں سارے بھوک کے میری آنتوں میں چوہے قلابازیاں کھا رہے ہیں۔

مسٹر جونز۔ لیڈی میزبان (مسز جونز) پر میرا کچھ زور نہیں ہے۔ میں مسٹر جونز ہوں۔

---

طالب شادی۔ پیاری امیلا اگرچہ میں دولتمند نہیں ہوں اور نہ ایسا ہوشیار اور چالاک جیسا کہ زمانہ حال کے اکثر آدمی ہوتے ہیں لیکن اگر سچی محبت کچھ قیمت رکھتی ہے۔

امیلا۔ مجھے سچی محبت کی نہایت قدر ہے لیکن افسوس ہے کہ جوہری اور بزاز اور درزی اور سوداگر اور سنار اس کے کچھ دام نہیں لگاتے۔

---

شوہر۔ مجھے تعجب ہے کہ تم دوسری عورت کے بال سر پر پہننے گوارا کرتی ہو۔

بیوی۔ مجھے تعجب ہے کہ تم ایک دوسری بھیڑ کے بالوں کا کوٹ پہننا پسند کرتے ہو۔

---

جج۔ (قیدی سے) کیا تم نے اپنے تئیں بچانے کے لئے کچھ کہنا ہے؟

قیدی۔ جناب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ البتہ اتنی عرض ہے کہ آپ مجھ سے ایسا ہی سلوک کریں جیسا کہ اگر آپ اس وقت میری بجائے ہوتے تو اپنے ساتھ کرتے۔

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## نیم۔ اور اس کے خواص

آیورویدک طبابت کی رو سے نیب کے پتے آنکھوں کو سکھ دینے والے کیڑوں کو ہلاک کرنے والے اور قوت ہاضمہ کو مدد دینے والے اور کوڑھ اور بدہضمی کو رفع کرنے والے ہیں نیب کا چھلکا امراض جلد اور قے کا بیخ کن ہے۔ اس کو اگر ۲ ماشہ کی مقدار میں ایک پیک بخار اور تشنگی کی حالت میں دیا جاوے تو بہت مفید پڑتا ہے۔ نیب کے تازہ پتوں کا رس بہیڑے کا رس روغن زرد ہر ایک ۳-۴ ماشے ملا کر کھانے سے پھوڑا پھنسی خارش اور کئی ایک پرکار کے جلدی روگ اس سے دور ہو جاتے ہیں۔ یہ پتے زخموں اور پھوڑوں کے دھونے سے اور پلٹس کے باندھنے سے وہ زخم جو مدت کے ہوں یا آتشک وغیرہ کے ہوں بہت جلد اچھے ہو جاتے ہیں اور ریم وغیرہ بالکل بند ہو جاتی ہے۔

نیب کے پھل دست آور اور گرم ہیں۔ کشٹ (جذام) اور بواسیر و پیٹ کے کیڑے و پرمیہ آدی روگوں کو دور کرنے میں عجیب الاثر ہے۔

اگر نیب کے پھلوں کا روغن اور سرسوں کا تیل ملا کر طاعون کے ایام میں لوگ اپنے اپنے بدن پر ملیں تو وے ضرور بفضل پرماتما جی اس نامراد کے حملے سے محفوظ رہیں۔ کیونکہ یہ تیل ان طاعونی اجرام کو جو ایک دوسرے کے بدن میں بذریعہ مسام وغیرہ داخل ہوتے ہیں ہلاک کرتا ہے۔ اس کے خشک پتوں کے جلانے سے بھی طاعون دفع ہو جاتا ہے۔

اس کے متعلق چند یونانی طبیبوں کی رائے یہ ہے:۔ کہ پھول اس کا دماغی سدوں کو دور کرتا ہے اور کوڑی کی لیپ کرنے سے قے بند ہوتی ہے اور ناف کے نیچے مالش کرنے سے شکم کے کیڑے مر جاتے ہیں اور تازہ پتوں کا رس حیض و پیشاب آور ہے اور دافع عرق النساء و فضلات ردیہ قولنج و منتغری کو دور کرنے میں لاثانی دوا ہے نیز اگر اس کے تازہ پتوں کے رس کو آب ادرک کے ساتھ پئیں تو درد رحم اور بلغم کے لئے فائدہ مند ہے۔ اور جرم اس کا جذام اور برص اور تشنج خبیثہ کو از حد مفید ہے۔ (دیش اپکارک)

# ماں اور اس کے بچے

۱۱۔ کچنر شیرس۔ ٹن ہاؤتھ روڈ نارتھ شیلڈز۔ انگلینڈ

تمام بچوں ماؤں کی خاطر سے مجھ کو ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میں ڈوڈن صاحب کی گردے کی گولیوں کے فوائد کا حال ظاہر کروں جنکا میں نے خود تجربہ کیا ہے۔

میں بچپن سے لیکر ہمیشہ گردے کی تکلیفوں میں مبتلا رہی اور کبھی چنگی نہ پائی۔ ۲۰ برس کی عمر تک تھکی ماندی اور سست رہا کرتی اور راتوں کو بے خوابی کے مارے کروٹیں بدلا کرتی تھی۔ جوان ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی بدپرہیزی کے ہاتھوں اختلاج القلب اور ضعف بڑھتا گیا اور حالت بدتر ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ ۱۶ سترہ برس کی جوانی کی عمر میں زینہ پر دس بارہ قدم چڑھکر تھک جاتی تھی اور اگر اوپر چڑھنے کی کوشش کرتی تو نیچے گر پڑتی تھی۔ اس عمر میں آکر میری پشت میں سخت درد لاحق ہونے لگا۔ بار بار میں ڈاکٹر سے دوا منگا کر استعمال کرتی لیکن کچھ فائدہ نہ ہوتا تھا۔

۲۱ سال کی عمر میں سمجھکر میں نے پرہیز اور باقاعدگی اختیار کی جس سے میری صحت میں کچھ ترقی ہوئی لیکن دردِ کمر دردِ سر اور سستی میں کچھ فرق نہ آیا۔ چوبیسویں برس میری شادی ہوئی اور پھر ۶ بچوں کی ماں بنی ۵ بچے پیدا ہو چکے بعد ڈوڈن صاحب کی گولیوں کا استعمال شروع کیا۔ پہلا بچہ ۱۰ مہینے زندہ رہا۔ دوسرا اور تیسرا اب تک زندہ ہیں لیکن چوتھا بچہ صرف ۴۸ گھنٹہ رہا اور پانچواں تین ہفتوں کا ہو کر مر گیا۔ سال بھر ہوا جب میں نے ان گولیوں کی نہایت شہرت سنکر انکا استعمال شروع کیا تھا پہلے بکس نے مجھکو اس قدر فائدہ پہنچایا کہ میں نے پھر کئی اور بکس منگوائے جن سے دردِ کمر میں بہت تخفیف ہو گئی اور خوب بھوک لگنے لگی۔ غرضیکہ اس دوا کے استعمال سے مجھ کو ہر طرح فائدہ معلوم ہوا۔ اور اس کے بعد میرا چھٹا بچہ پیدا ہوا۔ اور یہی اکیلا لڑکا ایسا تھا جو پورے دنوں میں پیدا ہوا اور خوب تیماندار اور بچوں کی نسبت صحت وغیرہ کے لحاظ سے بہت اچھا ہے اور اب ۵ مہینے کا ہے۔

میں نے ڈوڈن صاحب کی دردِ گردہ کی گولیوں کے کل ۱۰ بکس استعمال کئے جنہوں نے تمام ڈاکٹروں کی دواؤں سے بدرجہا زیادہ فائدہ کیا۔ اب میں رات کو آرام کی نیند سوتی ہوں۔ بھوک خوب لگتی ہے اور میں ایسی تندرست اور طاقتور ہوں کہ کئی برس پہلے نہ تھی۔ میں خوشی سے ان الفاظ کے شایع کرنے کی اجازت دیتی ہوں کیونکہ میرا اس تجربہ سے بہت سی ماؤں کا بھلا ہوگا۔

دستخط۔ مسز۔ ایچ ہلٹر۔

یہ گولیاں تمام عطاروں یا دوا فروشوں سے فی بکس دو روپیہ یا نصف درجن بکس ۱۰ روپیہ کے حساب سے دستیاب ہو سکتی ہیں یا براہ راست

## فارم درخواست خریداری

# بخدمت جناب مینیجنگ ڈایرکٹرز دی انڈسٹریل بنک آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ

جناب من - مینے مجوزہ انڈسٹریل بنک آف انڈیا کا پروسپکٹس معاینہ کیا اور حصے بحساب فی حصہ ایک سو روپیہ خریدنے کی درخواست کر کے مبلغ روپیہ بحساب پانچ روپیہ فی حصہ ارسال کرتا ہوں -

اور بپابندی میمورنڈم و آرٹیکلز آف ایسوسی ایشن قرار دادہ ڈایرکٹران ممبر ہونے کے لئے رضامند ہوں - اور زر بقیہ حسب شرایط پراسپکٹس ادا کرتا رہوں گا -

میرا نام رجسٹر حصہ داران میں درج کر کے رسید سے مشکور فرمایئے -

دستخط درخواست کنندہ ————————————

نام معہ القاب و پورا پتہ ———————————— ——

مقام و تاریخ ————————————

# پروسپکٹس

## دی انڈسٹریل بینک آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ

(ایکہزار حصے فروخت ہونے پر حسب ضابطہ رجسٹری کرایا جائیگا)

### سرمایہ

سردست اس بینک کے لئے پانچ لاکھ روپیہ کا سرمایہ تجویز کیا گیا ہے جس کے لئے ایک ایک سو روپیہ کے پانچہزار حصے ہونگے حسب ضرورت رقم سرمایہ میں اضافہ بھی کیا جائیگا

### طریق ادائگی زرحصص

خریداران حصص کو پانچ روپیہ فی حصہ درخواست کے ہمراہ اور دس روپیہ فی حصہ بعد منظوری درخواست اور ازاں بعد پانچ روپیہ فی حصہ ماہوار تا ادائگی نصف زرحصہ ادا کرنے ہونگے اور باقی نصف زرحصہ ڈائرکٹران کے طلب کرنے پر دینا ہوگا۔ جس کے لئے کم سے کم ایکماہ کا نوٹس دیا جائیگا اور اس صورت میں دس روپیہ فی حصہ سے زیادہ ایک وقت طلب نہیں کئے جائینگے۔

### پروویژنل ڈائرکٹرز

آنریبل سردار پرتاپ سنگھ صاحب اہلو والیہ آف کپورتھلہ رئیس جالندھر ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب۔

رائے بہادر پنڈت بھاگ رام صاحب سی۔ آئی۔ ای گورنمنٹ پنشنر وسابق مشیر ریاستہائے جموں و کشمیر۔

لالہ سانگ رام صاحب ٹھیکہ دار ریلوے رئیس اعظم لودیانہ

سردار کیہر سنگھ صاحب بیرسٹرایٹ لا۔ لودیانہ۔

مسٹر ایم۔ ایل۔ رلیا رام بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب امرتسر

لالہ ساہجند صاحب رئیس دہلی مینجنگ ایجنٹ ڈائمنڈ جوبلی فلور ملز و امپیریل آئل سوپ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ۔ دہلی۔

مولوی محمد انشاءاللہ خان صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار وطن۔ لاہور۔

لالہ فتول صاحب ساہوکار بسی ریاست پٹیالہ۔

### مینجنگ ڈائرکٹرز

مسرز ہیرالال اینڈ کمپنی سوداگران ٹھیکہ داران و مالکان اخبار آرمی نیوز لودیانہ

### مشیر قانونی

سردار گجن سنگھ صاحب پلیڈر چیف کورٹ پنجاب مقیم لودیانہ

**نوٹ۔** خریداری حصص کے لئے تمام درخواستیں اور ترسیل زر بنام ہیرالال اینڈ کو مینجنگ ڈائرکٹرز ہونی چاہئے۔

# اغراض و مقاصد

## (بپابندی قواعد بینک)

۱- لدھیانہ اور دیگر مقامات میں بینکنگ کا کاروبار کرنا اور اس کے ذریعہ سے ہندوستان کی صنعت و حرفت کو ترقی و امداد دینا اور عام ہندوستانیوں میں عموماً اور تعلیم یافتہ نوجوانوں میں خصوصاً تجارت کا مذاق پیدا کرنا اور ہندوستانی صناع و تجار کی سرمایہ سے حوصلہ افزائی کرنا۔

۲ بینک کے معمولی کاروبار داستہ کے علاوہ ہر قسم کی تجارت و آڑہت یعنے سوداگروں کے لئے ہر قسم کے مال کی خرید و فروخت مناسب کمیشن پر دیانتداری سے یوروپین و امریکن طریق پر کرنا۔ نیز دیگر ایسے کاروبار حسب تجویز ڈائرکٹران انجام دینا کہ جس میں فائدہ کی صورت نظر آوے۔

۳- ہندوستانی ساخت کی اشیاء کو اُن کے مالکان کے حساب میں نئی اور مناسب منڈیوں میں بغرض فروخت بھیجنا اور مالکان مال کو کچھ پیشگی روپیہ دینا اور نو ایجاد یقینی نفع بخش کاموں اور مشینوں کے چلانے میں سرمایہ سے امداد کرنا۔

۴- عام پبلک کے لئے عموماً اور برٹش اور نیٹو افسران سول و ملٹری کے لئے خصوصاً سیونگ بینک کا کام دینا اور سرکاری جنٹلوں سے سامان وردی و دیگر سامان کی خرید کے متعلق حساب کھولنا۔

۵- دیسی ریاستوں میں کہ جہاں یوروپین طریق تجارت سے فائدہ اٹھانے کا ابھی رواج نہیں ہوا ہے۔ بینک کی شاخیں کھولکر وہاں کی مقامی تجارت و صنعت کو ترقی دینا اور ریاست کی ضروریات کو مقررہ کمیشن پر بہم پہنچانا۔

۶- ہندوستانی طلبار کو جو جاپان و دیگر ممالک یوروپ و امریکہ میں تحصیل علم کے لئے جائیں معقول شرائط پر سرمایہ سے امداد دینا اور اُن کے ورثار کی طرف سے خرچ بھیجنے کا بحفاظت اہتمام کرنا۔

۷- موحدوں اور لایق مصنفوں کو ایجاد و تصنیف کی اشاعت میں سرمایہ سے مدد دینا۔

## منافع کی توقع

ہندوستان میں جس قدر بینک ہیں وہ عموماً بینک کے معمولی کاروبار کرنے سے تقریباً چھ فیصدی سے دس فیصدی تک منافع تقسیم کرتے ہیں اور اس کے علاوہ کچھ حصہ آمدنی ریزرو فنڈ میں بھی رکھتے ہیں۔ مگر چونکہ بینک ہذا مذکورہ بالا جدید ذرایع آمدنی کے رکھیگا۔ اس لئے اس کو منافع کثیر کی اُمید ہوسکتی ہے۔ اگرچہ مقدار آمدنی کام کی وسعت اور صورت واقعات پر منحصر ہے جن کا سردست صحیح تخمینہ کرنا دشوار ہے مگر جہانتک تجربہ کار اصحاب سے مشورہ کرنے کے بعد اندازہ کیا گیا ہے۔ منافع غالباً اٹھارہ فیصدی کے لگ بھگ ہوگا اور زیادہ ہو تو تعجب نہیں +

## حصہ داروں کے لئے خاص رعایت

اگر کوئی حصہ دار اس بینک کی معرفت کوئی کاروبار کرے یا اپنا روپیہ بینک کی ایک شاخ سے کسی دوسری شاخ میں تبدیل کرانا چاہے تو اس سے ڈائرکٹران مناسب اور حسب صوابدید وقت رعایت بھی کرینگے یتیموں اور بیواؤں کے میعادی زرامانت کی شرح سود میں بموجب حالات بینک خاص رعایت ملحوظ رہیگی +

# التماس

## بعالی خدمت

## جناب من

تسلیم - دی انڈسٹریل بینک آف انڈیا کا پراسپکٹس بعد نام ہائے خریداری ارسال خدمت ہے چونکہ اکثر اصحاب نے پراسپکٹس کے جلد شایع کرنے کی نسبت بیتابی ظاہر کی تھی جو اُن مراسلات سے ظاہر ہے جو وقتاً فوقتاً آرمی نیوز کے کالموں میں خریداران حصص اور سرپرستان آرمی نیوز کی طرف سے شایع ہوتے رہے ہیں - پراسپکٹس کی اشاعت میں جو مہینے سوا مہینے کی دیر ہوئی ہے ہم اس کو نہایت ہی مبارک سمجھتے ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ تھوڑا سا اور بھی ہمیں وقت ملتا تو اس سے بھی بہتر ہوتا لیکن ہمارے دوستوں اور مہربانوں کے تقاضے نے ہمیں مجبور کیا کہ پراسپکٹس جس قدر جلدی ممکن ہو شایع کر دیا جائے - تاہم اس قلیل عرصے میں جو ہماری تحویل میں تھا جو کام ہمنے کیا ہے ہم اس پر اپنے مہربانوں سے داد چاہتے ہیں - ہمارا یقین تھا کہ مشترکہ سرمایہ کے کسی کام کو کامیابی نہیں ہو سکتی جب تک اُس کا انتظام اُن لوگوں کے ہاتھ میں نہو جو ذی وجاہت ذی ثروت تجربہ کار عالی وقار ہوں - اور خاص و عام کو ان کی ذات پر بھروسہ ہو - ایسے لوگوں کا تلاش کرنا اور ان کو بینک کے انتظام میں شریک ہونے کے لئے آمادہ کرنا دو چار دن کا کام نہیں تھا - آپ پراسپکٹس میں ان اصحاب کے نام ڈائرکٹروں کی فہرست میں دیکھیں گے جو صوبہ پنجاب کی اعلیٰ ترین سوسائٹی کے ممتاز ممبر ہیں - جب بینک کے انتظام کی نگرانی ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہو جو خوش قسمتی سے ہمارے مجوزہ بینک کو میسر ہوئے ہیں تو اس کی کامیابی میں شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں رہتی - پس اگر پراسپکٹس کی اشاعت میں تھوڑی سی دیر ہوئی ہے تو اس سے معتد نتایج پہنچا ہے +

پراسپکٹس ہذا آپ کی خدمت میں اس غرض سے ارسال ہے کہ جس قدر حصص آپ خریدنا چاہیں فارم کی خانہ پوری کر کے معہ پانچ روپیہ فی حصہ مینیجنگ ڈائرکٹر کے نام ارسال کریں اور اپنے احباب و اقارب کو بھی خریداری حصص کے لئے آمادہ کریں - یہ بینک بنیاد ہی بہت سے حرفتی کاموں کی جو ملک میں جاری کئے جائیں گے اور آپ سال دو سال میں ہی دیکھینگے کہ ہزاروں آدمیوں کے تھوڑے تھوڑے روپیہ سے جو پانچ پانچ دس دس روپیہ کی قسطوں سے جمع ہوگا کس قدر فائدہ ملک کی تجارت اور حرفت کو پہنچتا ہے - ابھی تک عام ہندوستانی آدمی اس بھید کو نہیں سمجھتے ہیں کہ بینکوں سے ملک کی بہبودی میں کہانتک امداد ملتی ہے اس لئے یہ ایک نمونہ ملک کے سامنے پیش کیا جاتا ہے کہ معقول سرمایہ سے کس طرح اہل سرمایہ کو بھی بے خطر کافی فائدہ پہنچنے کے علاوہ ہزار ہا تجار اور حرفت کاروں کے کاروبار کو کیسی قیمتی امداد ملتی ہے -

جس قدر جلدی درخواستیں آپ بھیجینگے اسی قدر ہمارا حوصلہ بڑھیگا ایک ہزار حصوں کے فروخت ہونے پر رجسٹری کرائی جائیگی لیکن مخفی نرہے کہ تقریباً ۰۰ ۹ حصوں کی درخواستیں ہو چکی ہیں اور باقی اُمید ہے ایک دو ہفتوں کے اندر فروخت ہو جائیں گے +

رقیمہ نیاز

ہیرالال اینڈ کمپنی مالکان آرمی نیوز پریس لودیانہ

# ہیرا لال اینڈ کمپنی کا فوجی وردی اور دیگر سامان کا کارخانہ

## موقع کوٹھی متقابل بیلو سٹیشن لودیانہ

لودیانہ ریلوے سٹیشن سے اترتے ہی جو ایک عالیشان کوٹھی بیس منزل کی طرف نظر آتی ہے یہاں وردی کے سامان کی ہر ایک چیز تمام فوجی ضروریات اور لودیانہ کی ساختہ کی ہر ایک شئے اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کی نہایت واجبی قیمت پر ملتی ہے۔ اس کارخانہ میں گندہ مال جو فروشی نہیں ہے۔ بیرونی خریداروں کو دھوکا دینے کے لئے بعض مشتہاریں کا جو نوں کی جلع انگریزوں کے نام اختیار نہیں کئے گئے ہیں یہ خاص دیسی کارخانہ اور دیسی فرم ہے جو صد ہا قسم کی تجارت کرتی ہے۔ ایک پوسٹکارڈ بر اطلاع پہنچتے ہی فرمایش کی تعمیل کیجاتی ہے۔

## فہرست اشیاء

| | |
|---|---|
| کلاہ سادہ [illegible] | کمبل دیسی [illegible] |
| کلاہ زرین [illegible] | گھوڑوں کے جال [illegible] |
| لنگی سادہ [illegible] | زین جاکی پختہ رنگ گز [illegible] |
| لنگی زرین [illegible] | بھوتہ آفیسری [illegible] |
| پٹی اونی [illegible] | جھولہ سپاہیانہ [illegible] |
| پٹی سرج [illegible] | گردن فی جوڑی [illegible] |
| پٹی پشمینہ [illegible] | شارنی جوڑی [illegible] |
| جال ریشمی آفیسری [illegible] | قمیص سلی سلائی [illegible] |
| جال اون حوالداری [illegible] | ازاربند ریشمی [illegible] |
| موزے اونی پشمینہ ہر رنگ | ازاربند سوتی [illegible] |
| اور ہر سایز کے [illegible] | سرج خاکی و نیلی [illegible] |
| دستانے [illegible] | برائے وردی |
| ٹیبل کلاتھ [illegible] | جھالر زرین لنگی [illegible] |
| پھلکاری برائے پردہ | جھالر ریشمی [illegible] |
| فی جوڑہ [illegible] | جھالر سوتی ۲ گز سے [illegible] |
| کمربند ریشمی آفیسری [illegible] | کاٹرائی [illegible] |
| کمربند پشمینہ [illegible] | |

| | |
|---|---|
| سرج صافے خاکی رنگ کے [illegible] | سرج صافے اودے رنگ کے [illegible] |

رومال ریشمی [illegible] روپیہ تک

علاوہ ازیں دریاں پلنگ کی اونی فرش اور دیگر سامان وردی ہر قسم نہایت عمدہ اور کفایت سے ملسکتا ہے۔

## تمغوں کے فیتے

ہمارے کارخانہ سے ہر ایک لڑائی کے تمغوں کے فیتے دو روپیہ فی گز نرخ سے بھیجے جاتے ہیں۔ اور کارونیشن یعنی دربار تاج پوشی کا فیتہ بھی موجود ہے جن صاحبان کو درکار ہو بہت جلدی درخواست بھیجیں۔

## لیس سنہری

وردی کے لیسوں کے علاوہ عام شایقینوں کی ٹوپیوں کو لگانے کا سنہری لیس آدھ انچ عرض سے دو انچ اور ڈیڑھ انچ تک عرض کا عمدہ سے عمدہ ولایتی اور دیسی نہایت واجبی قیمت پر ہمارے کارخانے سے ملسکتا ہے ایک پیسہ کا کارڈ آنے پر فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔

## پشمینہ کامال

الوان پشمینہ ساخت لودیانہ جس کو عام لوگ جوڑا چادر کہتے ہیں۔

چادر پشمینہ کا مدار [illegible]

مالیدہ پشمینہ برائے سوٹ بادامی و خاکی وغیرہ [illegible] ویسٹرگل چادر یعنی تنگ شال صاحب لوگوں کو تحفہ دینے کے لائق۔ [illegible]

چادر رامپوری خورد و کلاں برائے میم صاحبان [illegible]

مالیدہ کا چوغہ کامدار و سادہ بالکل تیار [illegible]

مالیدہ کی ٹوپیاں کامدار جن پر طلائی یا ریشمی ڈوری سے کام بنا ہوا ہے [illegible]

جراب و دستانے پشمینہ کے فی جوڑہ [illegible]

پٹو کشمیری۔ سوٹ کے واسطے فی گز [illegible]

الوان پشمینہ ساخت کشمیر [illegible]

## ریشم کامال

رومال دستی ریشمی رنگدار و سفید بیل بوٹے دار و بلا بیل بوٹے [illegible] دروازوں کے پردے ہر رنگ کی بانات پر۔

ریشمی کام کے فی جوڑی [illegible]

پھلکاریاں ریشمی کام کی پردوں کے لئے۔

آئینہ دار و بلا آئینہ [illegible]

میز پوش کامدار ہر رنگ کی بانات پر ریشمی کام کے [illegible]

گلوبند کامدار اور سادے [illegible]

ریشمی دوپٹے جاپانی ریشم اور ولایتی ریشم کے۔

پھلدار اور سادہ [illegible]

ولایتی اور جاپانی ریشم برائے پارچات میم صاحبان۔ فی گز [illegible]

صاحبان کے لئے ریشمی و زرین اور سادہ پگڑیاں ٹوپی پر باندھنے کی۔ فی پگڑی [illegible]

## سلے سلائے کپڑے

ہر ایک فیشن اور ہر ایک ناپ اور ہر ایک قسم کے کپڑے کے سلے سلائے ہوئے سوٹ ناپ پہنچنے پر فوراً تیار کرکے بھیجے جاسکتے ہیں۔ نرخ نہایت کم۔ اور تعمیل فرمایش بہت جلد ہمارے کارخانے سے ایک پیسے کا پوسٹ کارڈ آنے پر نقد قیمت پر یا فوراً بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجے جاتے ہیں۔

## لودیانہ کلاتھ

لودیانہ کا بنا ہوا کپڑا ساری دنیا میں مشہور ہے۔ کیونکہ یہ ملوں کے کپڑے سے زیادہ دیرپا۔ اور مضبوط اور عمدہ ہوتا ہے اگر کبھی پڑا پایا بھی دے تو رنگ برسوں تک قایم رہتا ہے۔ نہایت فیشنیبل نمونے طرح طرح کے [illegible] کوٹ پاجامہ۔ قمیصوں کے لئے تیار کرائے گئے ہیں۔ [illegible] درخواست آنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں۔ اس کارخانہ سے عمدہ اور واجبی نرخ پر دو بار۔ کلاتھ اور بیرون لودیانہ کے کسی دوسرے دکاندار سے ہرگز نہیں مل سکتا ایک بار ضرور آزما کر دیکھئے۔

**المشتہر**

**ہیرا لال اینڈ کمپنی آرمی کنٹریکٹرز لودیانہ**

آرمی نیوز پریس لودیانہ میں لالہ ہیرا لال کے زیر اہتمام چھپکر شایع ہوا

Registred No. L 323

رجسٹر نمبر ۲۲۳

نمبر (۲۹) لودیانہ شنبہ ۱۹ ... سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کارآمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے +

یہہ کوئی پولٹیکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت وصنعت۔ زراعت وتجارت۔ حفظ صحت تہذیب اخلاق۔ سائنس وفلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری وخیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم وفنون جمع کرنا۔ دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سڈیشن اور رائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایکدوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانیکی کوشش کیجاتی ہے +

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| ہندوستان وبرہما وغیرہ میں | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ ر |
| | پیشگی سالانہ اعلی کاغذ پر | صعہ ر |
| غیر ممالک | پیشگی سالانہ اعلے کاغذ پر | صہ ۱۲ ر |

ہندوستان وبرہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ۶ عہ ر - مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہوسکتے - چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت -

## اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ر | ۱۴ر | ۶ | ہے | ے |
| نصف کالم | ہے | سے | للعہ | للعہ | ععہ |
| پورا کالم | صہ | عہ | للعہ | ہیعہ | ۱۴ عہ |
| پورا صفحہ | عہ | ہیعہ | لعہ | مالعہ | ۱۴ لعہ |

بطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونیکی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینے والو!

بلاشبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن یہہ تمیز کرنا ضروری ہی کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فایدہ متصور ہی ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کیلئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرتا ہی ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلاکر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں۔ ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید مشتہار اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسی کی نظر ہی نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے عوض سونا خریدنا ہی کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں جہاں دس بیس سردار اس کے خریدار نہوں - اور کوئی شہر یا قصبہ گلگت سے لیکر پنجاب اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اس کے قدردان موجود نہوں غرضکہ آدمیرل سے لیکر گریڈ پٹیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں۔ ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب جنکا اگر ایک توجہ دینے والے میں

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

سب یہ جس زندگانی کا ناز ٭ آدمی بلبلہ ہے پانی کا

ہم حشر ایہم ثواب ہے

خریداران آرمی نیوز کے سوا دُنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ تین گنا یا پچاس گنا یا سو گنا وُرثا کو مل جائے ۔ جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے ۔

## قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زاید چندہ لیکر نہیں بلکہ ہیرالعل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کر کے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قائم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا

(۲) ہر سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع سال میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا ۔ مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ سے چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اُسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے ۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیاں کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہیں تو اسصورت میں دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایکماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہیئے ۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک ترین مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہیوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہیئے ۔

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض مثل سل ۔ دق ۔ تپ محرقہ ۔ طاعون ۔ نا لقوہ یا انترک بخار یا ہیضہ و اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اُٹھانے کے مستحق نہوں گے ۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے آفیسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچکر نہیں ۔

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں یا درخواست خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائینگے ۔ اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا ۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ دیگر ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے ۔ لیکن چندہ کسی حال میں کم نہیں ہو سکتا

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں انکے ورثا کا حق نہوگا ۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدہ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہے کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے ۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مفادی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا ۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد دیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایکسال تک اخبار خریدے جسکا پیشگی چندہ چار روپیہ امدادی رقم میں سے وضع کر کے باقی روپیہ اس کو دیا جایا کریگا ۔ اور اخلاقی فرض ہوگا کہ اور لوگوں کو خریدار بنائے ۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے ۔ کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا ۔ اور کمپنی کی ہمیشہ یہہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ نہ اُٹھائے ۔ عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہو تو ان کی اصلاح کی جائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قایم ہو ۔

(نوٹ) سنہ ۱۹۰۳ء کی بابت برہما ملٹری پولیس کے صوبیدار رشید یال مرحوم کے ورثا کو الف سو روپیہ امداد دیگئی ہے سنہ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۸۰/ روپیہ مندرجہ ذیل خریداران کے ورثا کو دیا گیا ہے کوت دفعدار صابت خاں نارنول ۔ نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بارڈر ملیٹری پولیس کوہاٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر ومدم متصل کلکتہ ۔

المشتہر

**منیجر آرمی نیوز پریس لودیانہ**

# آرمی نیوز

لودیانہ۔ شنبہ ۱۹ مئی سنہ ۱۹۰۶ء


## متمول ہندوستان

دُنیا میں مفت شہرت حاصل کرنے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ عوام کے تیقنات اور خیالات کے خلاف کوئی انوکھی بات بیان کی جائے۔ خواہ مخواہ لوگوں کی توجہ تمہاری طرف ہوگی۔ اگر روز روشن کو تم کہو کہ اندھیری رات ہے تو ایک دفعہ تو لوگوں کے کان ضرور کھڑے ہونگے کہ یہ شخص کیا کہتا ہے۔ ہمارے محب الوطن مدبروں کو افلاس ہند کا رونا روتے برسوں گزر گئے ہیں۔ خود سرکاری رپوٹوں میں اس کا ذکر ہے کہ ایسا غریب ملک دنیا کے پردہ پر نہیں ہے۔ وائسرائے سے لیکر وزیر ہند تک بارہا تسلیم کر چکے ہیں کہ ہندوستان میں اوسط آمدنی فی کس ڈھائی تین روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں ہے۔ لارڈ کرزن نے ایک دفعہ اس دلیل کو برٹش حکومت کی برکات ثابت کرنے میں پیش کیا تھا کہ ہندوستانی کاشتکار کی آمدنی ۱۸ روپیہ سالانہ سے ۲۰ روپیہ سالانہ ہوگئی ہے اگرچہ مسٹر ڈگبی مرحوم نے مدلل و صحیح یہ ثابت کر دیا تھا کہ باشندگان ہند کی آمدنی ۲ پیسے روزانہ فی کس سے زیادہ نہیں ہے۔ لیکن بمبئی کے مسٹر شاپورجی بروچہ ایک متمول پارسی دلال اسٹاک ایکسچینج نے ہفتہ گزشتہ میں شیرا سٹاک بروکرز ایسوسی ایشن (انجمن دلالاں) کے سالانہ جلسہ میں ایک عجیب و غریب تقریر کر کے تمام ملک میں شہرت حاصل کرلی ہے۔ شہرت کی وجہ یہ ہے کہ اینگلو انڈین اخبارات میں (جو ایسی باتوں کے لئے ہمیشہ گوش برآواز رہتے ہیں جن سے دیسی اہل الرائے کے خیالات کی تردید ہو) مسٹر بروچہ کی تقریر کا خلاصہ تار خبروں کی ذیل میں شایع کیا۔ مسٹر بروچہ کے نرالے خیالات اس قابل نہ تھے کہ ان کو اس قدر وقعت دیجاتی مگر اینگلو انڈین اخبارات کے اس میلان طبع کی وجہ سے کہ وہ تمام دیسی مسلمات اور خواہشات کو جھٹلانے کے درپے رہتے ہیں ایک ایسے شخص کو جس کا نام شمالی ہند میں شاید پہلی دفعہ سنا گیا ہے ایک ہی دن میں وہ شہرت حاصل ہوگئی ہے جو دوسری طرح ممکن نہ تھی۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ مسٹر بروچہ نے کیا گوہر افشانی کی۔ اول تو انہوں نے بنگالیوں کو جی کھول کر برا بھلا کہا۔ ان کو بزدل اور غوغائی ٹھہرایا۔ بنگالی جنگی قوم ہرگز نہیں ہیں لیکن یہ ثابت کرنا مشکل ہے کہ ہمیشہ سے وہ اسی حالت میں ہیں۔ اگر ان کو موقع نہیں دیا گیا کہ جنگی قابلیتیں حاصل کریں تو اس میں اہل بنگال کا کیا قصور ہے۔ رفتہ رفتہ ہندوستان کی تمام قومیں جو فوجی خدمات سے محروم ہیں بزدل ہوئی جاتی ہیں اور دو چار نسلوں کے بعد ان میں اور بنگالیوں میں کچھ فرق نہ رہیگا۔ یہ تو کرتے کی بات ہے۔ بہادری یا بزدلی کسی کی میراث نہیں ہے۔ مسٹر بروچہ کو دوسرا غصہ بنگالیوں پر یہ ہے کہ ان کے ہاں بندوبست استمراری ہے اور اس لئے وہاں قحط نہیں پڑتے ہیں۔ لیکن مالدار ہونے پر بھی اہل بنگال نے ایک کارخانہ بھی جاری نہیں کیا۔ مسٹر بروچہ فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں ٹیکس نہایت ہی کم ہے مگر بنگالی سب سے کم ٹیکس دیتے ہیں اگر حصہ رسد ٹیکس لگایا جائے تو نصف ٹیکس بنگال سے وصول کرنا چاہئے۔

### خوشحالی ملک

کی دلایل جو مسٹر بروچہ نے پیش کی ہیں وہ سب مغالطوں سے بھری ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہماری بیرونی تجارت ۱۵ سال کے عرصے میں ۷۵ فیصدی بڑھگئی ہے۔ اور زیادہ ترقی پچھلے پانچ چھ سال میں ہوئی ہے۔ بینکوں کا ڈیپازٹ بہت بڑھگیا ہے اور سیونگز بینکوں میں روپیہ جمع کرنے والوں کی تعداد میں معقول اضافہ ہوا ہے۔ بہت سا قومی قرضہ ادا ہوگیا ہے۔ اگر ہماری بچت کا چوتھائی حصہ بھی کارخانوں کے جاری کرنے میں لگایا جائے تو ۲۵ سال کے عرصے میں ہماری دولت بے انتہا بڑھ جائے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا بیرونی تجارت کی ترقی ملک کی بہبودی کا نشان ہے؟ ہمارا ملک زراعتی ملک ہے، ہم تمام صنعتوں کے لئے مسالہ بہم پہنچاتے ہیں اور ان کی بنی بنائی خوشنما چیزیں غیر ملکوں سے خریدتے ہیں۔ پس یہاں سے مال یوروپ میں لیجانے اور واپس لانے اور اس پر محصول جنگی اور کاریگروں کی مزدوری اور اہل سرمایہ کا منافع یہ سب ہماری ہی جیب سے تو نکلتا ہے جبکہ ہمارے مزدور اور کاریگر کام نہ ملنے کی وجہ سے فاقے کرتے ہیں ایسی تجارت درآمد کو خوشحالی ملک کی دلیل گرداننا نہایت عجیب منطق ہے۔

اور ہاں بینکوں میں ڈیپازٹ بڑھگیا ہے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ بڑھگیا ہے لیکن اس کا یہ سبب نہیں ہے کہ ملک کی دولت میں اضافہ ہوگیا ہے بلکہ اس کا سبب یہ ہے کہ کچھ تو یوروپین تجاران کا کاروبار روز افزوں ہے اور بینکوں میں ان کی بڑی تعداد انہیں لوگوں کی نکلیگی۔ دوسرے دیسی اہل سرمایہ کے روپیہ لگانے کے لئے میدان تنگ ہوتا جاتا ہے شدت افلاس کی وجہ سے عوام الناس کی ساکھ گھٹ گئی ہے۔ غریب آدمیوں کیلئے اب قرضہ حاصل کرنا قریب قریب محال ہوگیا ہے کیونکہ قرضہ ان کو کس ضمانت پر دیا جائے جبکہ وصول ہونے کی اُمید نہیں ہے ادھر پنجاب میں قانون انتقال اراضی سے کاشتکار کی ساکھ جاتی رہی ہے۔ پہلے اراضی کی کفالت پر مہاجن سے روپیہ مل سکتا تھا۔ اب کاشتکار قرضہ کس طرح حاصل کریں اور مہاجن کیوں اپنا روپیہ خطرہ میں ڈالے پس مہاجن سیونگز بینک میں روپیہ جمع نکرائیں تو کیا کریں۔ لہذا وہ روپیہ جو پہلے عام لوگوں میں چکر کھاتا تھا اب بینکوں میں بیکار پڑا ہے۔ پس سیونگز بینکوں میں روپیہ کا اضافہ ہرگز خوشحالی ملک کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ اگر نیل اور چاء کے یوروپین زمیندار اور کلکتہ اور بمبئی کے یوروپین سوداگر اور کارخانوں کے مالک اپنا تمام کاروبار بند کردیں اور اپنا تمام سرمایہ بینکوں میں جمع کردیں تو اور تو کوئی شخص نہیں مگر شاید مسٹر بروچہ یوروپین تجاران کی خوشحالی کا راگ گائیں۔ شاید بعض لوگ اس غلطی میں پڑے ہوئے ہیں کہ ایسی بے تکی باتیں کہنے سے اور الٹی منطق بگھارنے سے حکام خوش ہوتے ہیں۔ خطاب حاصل کرنے کی راہ نکلتی ہے اور کم سے کم اینگلو انڈین اخبارات ان کی مدح سرائی کرینگے۔

---

## تعلقات ٹرکی و انگلینڈ

جنگ ٹل گئی۔ شکر ہے کہ دولت عثمانیہ نے جبکہ برٹش الٹی میٹم کی میعاد ختم ہونے والی تھی دوراندیشی سے کام لیا۔ اور خلق خدا کی ناحق خونریزی نہونے دی۔ سلطان المعظم کے مشیروں نے اگرچہ اچھا کیا کہ جھگڑے کو ٹالدیا مگر جب کسی سلطنت سے کوئی تنازعہ پیش آتا ہے ہر موقع پر یہی طرز عمل اختیار کرنا سلطنت کی سُبکی کا باعث ہے کہ شروع میں تو ضد پر قایم رہنا اور جب طرف ثانی کو بالکل ہی آمادہ جنگ دیکھا جائے تو اس کے تمام مطالبات کو ایکدم تسلیم کرلینا۔ ایسا ہی فرانس کے ساتھ ہوا۔ ایسا ہی امریکہ کے ساتھ ہوا اور وہی رویہ برطانیہ کے ساتھ برتا گیا ہے۔ کیوں نہیں اوّل سے ہی سوچ سمجھ کر ایک پالیسی قرار دیجاتی۔ اور اس کے تمام نشیب و فراز

سوچ لئے جاتے تاکہ بعد میں جو شیب لیا جائے اس سے پیچھے قدم نہ ہٹانا پڑے - ہر ایک امن پسند شخص یہ سنکر تو خوش ہوگا کہ ہماری گورنمنٹ اور دولت عثمانیہ کے مابین جو جنگ کا اندیشہ تھا دور ہوگیا مگر دنیا میں سب سے بڑی اسلامی سلطنت کے ہوا خواہ باب عالی کے اس طرز عمل کو جو وہ عموماً غیر طاقتوں سے تنازعات کے وقت برتتے ہیں پسندیدہ خیال نہیں کریگا - کیونکہ اس طرح سے آن قایم نہیں رہتی - اور سلطنتوں کے لئے دبدبہ اور آن ایک بڑی ضروری چیز ہے اور دبدبہ تب ہی قایم رہتا ہے کہ جو کام ہوا وہ ہونا نہ ہوتا تو مصر میں دخل نہ دینا تھا اور جب ایک دفعہ چھیڑ چھاڑ کی گئی تو پھر خواہ کچھ ہوتا ہٹنا نہیں چاہئے تھا - اگرچہ دنیا کے امن کے حق میں جو کچھ ہوا بہتر ہوا - سچ مچ معاملہ نازک ہوگیا تھا - سرایڈورڈ گرے نے ۱۱ ماہحال کو پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ ترکی طابہ سے آگے بھی مالکانہ حقوق کی مدعی ہے اور گورنمنٹ برطانیہ نہر سویز کی حفاظت کو پنچائت کے ذریعہ فیصل نہیں کرسکتی ہے - سب سے بہتر طریقہ سرحد کے تصفیہ کا یہ تھا کہ ایک مشترکہ کمیشن حدبندی کی تحقیقات کرے جس کی بابت گورنمنٹ برطانیہ نے تجویز پیش کی تھی -

۱۰ ماہحال کو توفیق پاشا مسٹر نکولس اور کوئر برٹش سفیر قسطنطنیہ میں ملاقات کی - اور کئی تجویزیں پیش کیں جو مسٹر نکولس نے نامنظور کیں اور زور دیا کہ تمام برٹش مطالبات منظور کرنے ہونگے - سر نکولس نے توفیق پاشا کو یہ بھی جتلایا کہ الٹی میٹم کی میعاد قریب الاختتام ہے - ساتوار کی نصف شب کو الٹی میٹم پورا ہونے والا تھا اور برٹش جنگی جہاز فوراً ہی جنگی کارروائی کرنے کے لئے آمادہ تھے - لیکن ۱۲ ماہحال کو قاہرہ سے تار خبر آئی کہ باب عالی نے چند شرطوں کے ساتھ طابہ اور دیگر مصری علاقوں کے خالی کردینے کا اقرار کرلیا ہے -

رسید بود بلائے ولے بخیر گذشت

---

## روس میں افتتاح پارلیمنٹ

آخر بے شمار بلودں اور ہزارہا جانوں کی قربانیوں کے بعد روسی قوم نے پارلیمنٹ حاصل کی - اگرچہ اس پارلیمنٹ کے حدود نہایت محدود ہیں اور آخر وقت میں زار نے اور بھی چند ایسے احکام نافذ کئے ہیں جن سے پارلیمنٹ کے اختیارات محض برائے نام رہگئے ہیں تاہم آزادی کی بنیاد قایم ہوگئی ہے اور کچھ مدت کے بعد یہی قومی حکومت کا پودا تناور درخت ہوکر شخصی حکومت پر غالب آئیگا -

روسی پارلیمنٹ ڈوما کے نام سے موسوم کی گئی ہے - ۱۰ مئی کو زار نے سرمائی محل میں ممبران ڈوما کو شرف باریابی بخشا اور یہ تقریب بڑی دھوم دھام سے ادا ہوئی - قصر شاہی کے رستے پر بے شمار خلقت جمع تھی اور جب ممبران پارلیمنٹ گاڑیوں میں سوار محل کو جارہے تھے لوگوں نے خوشی کے نعرے بلند کئے -

زار نے تخت شاہی پر بیٹھکر ممبران ڈوما کے سامنے حسب ذیل تقریر کی :-

میں آپ لوگوں کا خیر مقدم کرتا ہوں اس یقین کیساتھ کہ روس کے لئے آیندہ بہتری اور فارغ البالی کا زمانہ آنے والا ہے - بہت پیچیدہ اور محنت طلب کام آپ کو درپیش ہونگے لیکن مجھے بھروسہ ہے کہ اپنے وطن کی محبت میں سرشار اور متفق ہوکر کام کروگے - ہز مجسٹی نے پختہ وعدہ کیا کہ ملک کو جو قومی کانسٹیٹیوشن دیا گیا ہے یہ ہمیشہ قایم رہیگا بعد ازاں ہز مجسٹی نے ممبران ڈوما سے کہا کہ کاشتکاروں کے حال پر خاص توجہ کرنی چاہئے - اور قوم میں تہذیب و شایستگی پھیلانے - اشاعت علم اور ترقی حرفت و صنعت اور ملک کی فارغ البالی کے ذرایع بہم پہنچانے میں سرگرمی سے متوجہ ہونا چاہئے - صرف آزادی کا ملنا ہی سب سے ضروری چیز نہیں ہے بلکہ قانون اور ضابطہ کے مطابق انتظام اور امن بھی ضروری ہے ہز مجسٹی نے فرمایا کہ مجھے امید کامل ہے کہ میں اپنے فرزند کے لئے ایک مستحکم اور بانظم اور شایستہ سلطنت چھوڑ جاؤنگا اور دعا کی کہ خدا تعالیٰ ڈوما کی کوششوں میں برکت عطا کرے -

---

**پولیٹکل قیدیونکی آزادی کا مطالبہ** - روسی پارلیمنٹ کے پہلے اجلاس میں ڈپٹی پیٹر دکیویچ نے کہا کہ ڈوما کو لازم ہے کہ سب سے پہلے اپنی آواز ان لوگوں کی رہائی کے لئے بلند کرے جو آزادی کی خواہش کا شکار ہوئے اور آجکل روس کے جیلخانوں میں بھرے ہوئے ہیں - اس کے بعد ڈوما کا اجلاس شنبہ کے روز تک ملتوی کیا گیا -

تمام سلطنت روس میں جلوس نکالے گئے ہیں اور وارسا سمبرسک اور کازان اور اکثر مقامات میں جلوس نکالنے والوں اور فوج کے مابین مقابلے ہوئے -

ایم - مرومزلیف پریسیڈنٹ ڈوما نے ۱۱ مئی کو زار سے ملاقات کی اور بہت زور دیکر التجا کی کہ تمام پولیٹکل قیدیوں کی خطا بخشی کیجائے - سینٹ پیٹرسبرگ کی میونسپلٹی نے ممبران ڈوما کی دعوت کی تھی مگر انہوں نے اس بنیاد پر عذر کیا کہ جب تک پولیٹکل قیدی رہا نکئے جائیں ہم کسی خوشی کے جلسہ میں شریک نہیں ہوسکتے ہیں -

۱۲ مئی کے اجلاس ڈوما میں پولیٹکل قیدیوں کی طرف سے مبارکبادی کے پیغام سنائے گئے اور ممبروں نے تالیاں بجائیں اور خطابخشی خطابخشی کے نعرے بلند کئے - آخر میں ڈوما کی طرف سے قیدیوں کے شکریہ کا ووٹ پاس کیا گیا -

---

**ترقی تجارت** - مالی سال گزشتہ میں جو ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء کو ختم ہوا - ہندوستان کی تجارت درآمد ایک ارب ۳ کروڑ روپیہ کی ہوئی اور تجارت برآمد ایک ارب ۵۸ کروڑ کی یعنی درآمد میں ۶ کروڑ کا اور برآمد میں ۹ کروڑ کا اضافہ ہے - ایک انگریزی اخبار طعن سے لکھتا ہے کہ سودیشی والوں نے دو چیزوں پر بہت زور دیا ایک تو ولایتی کپڑا اور دوسرے ولایتی شکر ان دونوں چیزوں کے خلاف سخت جہاد کیا - بعض نے اپنے پرانے چیتھڑے جلادئے اور بعض نے سفید کھانڈ کو چھوڑ کر غلیظ گڑ کی شیرینی قبول کی اس لئے یہ امر حیرت انگیز ہے کہ اس پر بھی اس سال ولایتی کپڑے کی درآمد ۳۲ کروڑ سے ۳۶ کروڑ روپیہ تک بڑھگئی اور ولایتی قند بجائے ۶ کروڑ کے ۷ کروڑ کا ملک میں داخل ہوا ہاں مٹی کا تیل ممالک غیر سے کم آیا مگر سودیشی موومنٹ کی بدولت نہیں بلکہ برما آیل کمپنی کی کوشش سے -

تجارت برآمد میں ۳ کروڑ کی کپاس بمقابلہ سال گزشتہ کے زیادہ گئی اور روئی کا سوت ۲ کروڑ کا زیادہ - سن ۵ کروڑ اور سن کی بوریاں ایک کروڑ اور کھالیں ۳ کروڑ کی زیادہ گئیں آخر الذکر جنس چارہ کی گرانی کی شاہد ہے اور اس تجارت کی ترقی سے ہندوستان میں کوئی شخص خوش نہیں ہوگا کیونکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ مویشی بہت زیادہ ہلاک ہوئے -

سونے چاندی کی درآمد میں اس سال بہت کمی واقع ہوئی ہے چنانچہ صرف ۹ کروڑ کا سونا اور ۵ کروڑ کی چاندی ملک میں داخل ہوئی جبکہ سال ماسبق میں ۱۵ کروڑ کا سونا اور ۷ کروڑ

کی چاندی آئی تھی یہ چاندی زیادہ تر سرکاری ٹکسالوں میں روپیہ ڈھالنے کے کام آئی ہے۔

بر آمد گندم میں بوجہ گرانی کے ۹ کروڑ کی کمی اور سرسوں السی وغیرہ میں ۲ کروڑ کی اور افیون میں ایک کروڑ کی کمی رہی ہے۔

**مشرقی بنگال** کے بعض دیہات میں بقول انگلو انڈین اخبارات کے بہت سے ادنیٰ فرقوں کے مسلمان سودیشی مومینٹ سے ناراض ہو کر لوٹ مار کر رہے ہیں۔ اس کی لوٹ کھسوٹ کی خواہ کوئی وجہ ہو مگر کوئی شخص اس بات کا یقین نہیں کریگا کہ سودیشی سے ان مسلمانوں کو کچھ نقصان پہنچا ہے۔ ہندو مسلمان اگر کوئی لڑنا چاہے تو بڑی آسانی سے لڑ سکتے ہیں۔ کوئی مسجد کا جھگڑا۔ کوئی قربانی کا بہانہ۔ یا مندر کا قضیہ۔ یا محرم اور دسہرہ کا شور یہ باتیں ہیں جن پر جاہل ہندو مسلمان باہم دست و گریباں ہو سکتے ہیں لیکن سودیشی کا بے ضرر و غلط ہرگز موجب معرکہ آرائی نہیں ہو سکتا۔ ہندوستان بھر میں تو کوئی متنفس اس کا یقین نہ کریگا ممکن ہے کہ حکام ولایت اس بیان سے دھوکہ میں پڑ جائیں اور ممکن ہے کہ گورنمنٹ مشرقی بنگال و آسام کی ہارا پالیسی کو نظر انداز کر کے مسلمانان مشرقی بنگال کو سودیشی سے بہت فائدہ پہنچا کر جلاہوں کی قدر بڑھ گئی ہے اور تمام دیشی پیشہ وروں کی جن میں زیادہ تر مسلمان ہیں آمدنی میں اضافہ ہوا ہے پس کوئی وجہ نہیں ہے کہ ان کی لوٹ مار کی اصلی وجہ سودیشی ہو۔

**تصادم ریلوے** - ہفتہ گزشتہ میں متعدد حادثات ریلوے کے واقع ہوئے ہیں ایک تو بردوان کے قریب ۱۴ گاڑیاں چور ہو گئیں مگر جانوں کی خیر رہی۔ دوسرے بنگال ناگپور ریلوے پر البنیر یا سٹیشن پر دو مال گاڑیاں ٹکرا گئیں اور ۲۶ گاڑیاں ریزہ ریزہ ہو گئیں۔ تیسرے مدراس کی طرف بمبئی میل کا ایک انجن سے تصادم ہوا ایک یوروپین مسافر۔ ایک گارڈ اور فائرمین ہلاک ہوئے۔

افسوس ہے کہ یوروپین مسافر جو اس حادثہ میں ہلاک ہوا وہ کپتان فنشر بیرک صاحب ڈسٹرکٹ جج سیالکوٹ تھے جو رخصت پر براہ کولمبو ولایت کو جا رہے تھے۔ جس گاڑی میں صاحب مرحوم سوار تھے اس کو تصادم کی وجہ سے آگ لگ گئی اور وہ بالکل جلکر خاک ہو گئی اور نعش تک کا پتہ نہ لگا۔ کپتان مرحوم سر ڈینس فنشر بیرک سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب کے فرزند تھے جو پنجاب میں نوشیروانی حکومت کر گئے ہیں۔

**طلبا پر فوجداری مقدمات** - مشرقی بنگال میں بندے ماترم کے متعلق اس کثرت سے طالبعلموں پر مقدمات کئے گئے ہیں اور اس قدر ان کی کورٹ میں اپیلیں ہوئی ہیں کہ آخر مسٹر جسٹس موہوٹ نے ایک فیصلہ میں تحریر فرمایا ہے :-

مدرسہ کے لڑکوں کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ لغو معلوم ہوتا ہے تمام دنیا میں مدرسہ کے لڑکے ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں۔ آخر وہ لڑکے ہی تو ہیں۔ اگر کسی ملک میں لڑکے ایسی حرکتیں کریں تو کوئی ان پر مقدمہ نہیں چلاتا۔

لاہور کا اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ ان تین سطروں میں زیادہ دانائی اور مدبری پائی جاتی ہے بہ نسبت ان چٹھیات کے جو گورنمنٹ مشرقی بنگال نے بریسال کے ہنگامہ کے متعلق لوکل حکام کی کارروائی کو جائز قرار دینے کی بابت چھاپ کر اخباروں کے پاس بھیجے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ گورنمنٹ مشرقی بنگال و آسام کی حکمت عملی کو انگلو انڈین اخبار بھی بنظر استحسان نہیں دیکھتے ہیں۔

**بندے ماترم فوبیا** - کشور گنج ہائی سکول کے طلبا کو مسٹر سٹیپلٹن نے حکم دیا تھا کہ پانچ پانچ سو مرتبہ یہ فقرہ کاپیوں پر لکھیں -

"بندے ماترم کا کہنا احمقانہ تضیع اوقات ہے"

اور اس حکم کی تعمیل نہ کرنے کے جرم میں طالب علموں کو مجموعی طور پر ۱۱ روپیہ جرمانہ کیا گیا اور یہ جرمانہ انجمن اسلامیہ کو عطا کیا گیا ہے۔

**ایک مشہور پنڈت کی وفات** - افسوس ہے کہ علوم سنسکرت کے ماہر کامل۔ بنارس کے شہرہ آفاق علامہ دہر مہامہوپادھیایا شری یان پنڈت راما مصر شاستری ، ماہ حال کو سرگباش ہوئے شاستری مرحوم وشنو مت کے مسلمہ لیڈر۔ متعدد مفید سنسکرت کتابوں کے مصنف اور بنارس کے پنڈتوں کی لٹریری سوسائٹی کے بانی اور برہم امرت ورشنی سبھا کے سکرٹری تھے۔ بہت سی مذہبی اور سوشل سبھاؤں سے تعلق رکھتے تھے۔ نہایت بلند خیال فاضل اجل تھے۔ وہ ہندوستان کے ان چیدہ لوگوں میں سے تھے کہ جن کے جانشین پیدا نہیں ہو سکتے۔

**لارڈ کرزن کی تصنیف** - چند روز ہوئے لارڈ کرزن نے مصنفوں کی انجمن کے جلسہ دعوت میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ ہمنے سیاحت ہندوستان کے متعلق ایک کتاب لکھی تھی اور ایک مطبع کے ہاتھ اس کا حق تصنیف فروخت کر دیا تھا مگر انہیں دنوں میں مجھے ہندوستان کا وائسرائے بنا دیا گیا۔ اس لئے وہ کتاب شایع نہ ہوئی کیونکہ لارڈ سالسبری نے کہا کہ یہ بات نامناسب ہے کہ کوئی حاکم اس ملک کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کرے جس پر اس کو آیندہ حکومت کرنی ہے۔

لارڈ سالسبری کی دانائی میں شک نہیں لیکن یہ کتاب دیکھنے کے لایق ضرور ہوگی جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ لارڈ کرزن اس ملک کی نسبت جس پر سات سال تک انہوں نے نرالے ڈھنگ سے حکومت کی ہے کیا خیال رکھتے تھے۔

**اصلاح پولیس** - گورنمنٹ ہند نے سال رواں کے بجٹ میں مختلف صوبجات کی گورنمنٹوں کے لئے ۲۵ لاکھ روپیہ بغرض اصلاح پولیس منظور کیا ہے۔ یہ رقم اس تفصیل کے ساتھ تقسیم کی گئی ہے۔ مدراس کو ۴½ لاکھ روپیہ بمبئی کو ۲½ لاکھ۔ بنگال کو ۴ لاکھ۔ صوبجات متحدہ کو ۳½ لاکھ۔ پنجاب کو ۲½ لاکھ برہما کو ۲½ لاکھ۔ مشرقی بنگال و آسام کو ۳½ لاکھ۔ ممالک متوسط کو ۲½ لاکھ۔ چھوٹے چھوٹے دیگر صوبجات کے لئے ایک لاکھ۔

گورنمنٹ کی ہدایت ہے کہ یہ روپیہ حسب ذیل اصلاحوں میں صرف کیا جائے -

(۱) اعلیٰ افسروں کی تنخواہ میں اضافہ (۲) ڈپٹی سپرنٹنڈنٹوں کے بھرتی کرنے (۳) سب انسپکٹروں کی تعداد میں اضافہ (۴) جرائم فوجداری کی تحقیقات کا پراونشل محکمہ قایم کرنا۔ (۵) شہر مدراس۔ کلکتہ۔ اور رنگون کی پولیس میں مجوزہ اصلاحوں کو عمل میں لانا۔

اور علاوہ ازیں بعض صوبجات میں کانسٹبلوں کی شرح تنخواہ میں اضافہ اور انسپکٹروں کی تنخواہ بڑھانا۔ اور ہیڈ کانسٹبلوں کی شرح ۱۵ روپیہ سے کم نہیں ہے -

**مسلمانان علیگڈھ اور ٹرکی** - مسلمانان علیگڈھ کی طرف سے جو ایک ٹیلیگرام حضور وائسرائے کی خدمت میں بھیجا جانا بیان کیا گیا تھا اس کے متعلق حاجی مصطفیٰ خان کمیدان

پنہ علیگڈہ کے متقدر اور بارسوخ مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں تعجب ظاہر کیا گیا کہ یہ تار کس نے بھیجا ہے - وہ تردید کرتے ہیں کہ تار بھیجنے والے مسلمانان علیگڈہ کے اصلی قائمقام نہیں ہیں اور صرف چند آدمی ہیں -

**مسٹر سرندر ناتھ بینرجی** کی طرف سے سشن جج باقر گنج کی عدالت میں اپیل دائر ہو گیا ہے - جس کی پیشی ۲۱ ماہحال کو ہے - کہتے ہیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے سٹینڈنگ سرکاری وکیل پیروکار ہوگا - ہائی کورٹ نے اپیل خارج نہیں کیا تھا بلکہ نگرانی نامنظور کی تھی اس بنیاد پر کہ نگرانی صرف سرسری مقدمات کی ہو سکتی ہے اگر بعد میں یہ ثابت ہو گیا کہ مقدمہ سرسری نہیں تھا تو اپیل کا حق زائل ہو جائیگا اور ہائی کورٹ میں اپیل اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ عدالت سشن میں پہلے اپیل ہو چکا ہو

**جاپانی جہاز آسٹریلیا میں** - جاپانی بیڑہ جہازات بحری قواعد کی مشق کرتا ہوا آسٹریلیا کے بندرگاہ میلبورن میں وارد ہوا وزیر اعظم نے جاپانی افسروں کی دعوت کی اور اُمید ظاہر کی آسٹریلیا کا ٹرینگ سکواڈرن بھی بہت جلد جاپان کو جائیگا - جاپانی خوف سے سب سے زیادہ خطرہ اہل آسٹریلیا نے ظاہر کیا تھا کیونکہ جاپان بحری ... سے وہاں حملہ آور ہو سکتا ہے لیکن اب جاپانیوں کی نیک نیتی میں اعتبار بڑھتا جاتا ہے اور دنیا کی ہر ایک قوم ان کی دوستی کو غنیمت سمجھتی ہے

**نماز شکریہ** - ملک معظم اور ممبران شاہی خاندان نے ہمراہی پرنس اور پرنسس آف ویلز اور ان کے بچوں کے ۱۳ ماہحال کو ویسٹ منسٹر ایبی میں ڈیر رائل ہائینس کے سیاحت ہندوستان سے بخیریت تمام وطن میں واپس آنے پر نماز شکر کی نماز پڑھی - اس موقع پر جہاز رینون اور جہاز ٹیریبل کی بحری سپاہ دستے حاضر تھے - ڈین اف ویسٹ منسٹر صاحب نے وعظ کیا

**جرمنی کی دوستی** - جرمنی کو ٹرکی کا دوست طور پر خوانہ یقین کیا جاتا ہے لیکن ایسے وقت میں جبکہ ٹرکی کا دولت برطانیہ کے ساتھ طابہ کے متعلق تنازعہ تھا جرمنی نے ایک سخت مراسلہ بابعالی کو بھیجا جس میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ ترک افسران کسٹم نے ایک جرمن جہاز کو پکڑ لیا تھا اس کی بابت ۷۰۰ پونڈ تاوان ادا کیا جائے اور ذمہ دار افسران کسٹم کو سزا دیجائے - بابعالی نے افسروں کو سزا دینے کا وعدہ کیا مگر تاوان کو کم کر دیا -

**سندہ کی روئی** - مسٹر ... مرحوم کی کوشش سے مصر کی روئی کی کاشت کا تجربہ سندہ میں کیا گیا تھا - یہ روئی ایسی اعلیٰ قسم کی ہے کہ ۱۲ ماہحال کو لورپول میں دہ سوا روپیہ سیر کے نرخ سے فروخت ہوئی - اس قدر قیمت آجتک کسی روئی نے حاصل نہیں کی - اگر اس کی زراعت کو ترقی دیگئی تو کاشتکاروں کو بہت فائدہ ہوگا -

**مسٹر سلطان علی** صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ریلوے میل سروس جو آرمی نیوز کے سرپرست اور اڈیٹر کے دیرینہ کرمفرما ہیں پچھلے دنوں پرنس آف ویلز کے ساتھ سپیشل ڈیوٹی پر تعینات تھے - آپ نے اپنی ڈیوٹی ایسی سرگرمی سے سرانجام دی کہ سر والٹر لارنس نے صاحب انسپکٹر جنرل ریلوے میل سروس کو اطلاع دی کہ ہز رائل ہائینس مسٹر سلطان علی کے کام سے بہت خوش ہوئے ہیں - اور اُمید کرتے ہیں کہ سررشتہ کی طرف سے ان کی خدمات کی قدر کی جائیگی - اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسٹر موصوف سپرنٹنڈنٹ کے منصب پر ترقی یاب ہوئے - ہم مسٹر سلطان کو شاہی قدردانی اور ترقی عہدہ پر مبارکباد دیتے ہیں -

## اخبار نویسی مشکل ہے

ہمارا ارادہ تھا کہ لوکل نیم فوجی اخبار کی غلطیوں کا آیندہ نوٹس نہ لیا جائے اور اس کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے لیکن ہمارا فرض ایسا نازک ہے کہ بعض دفعہ کی خاموشی گناہ کی حد تک پہنچتی ہے -

فوجی ٹیننگ - بوس ٹیکس اور قومی ہمدردی کے غلط معنے سمجھنے کی غلطیاں قابل معافی تھیں اور ان کو پبلک یہ کہکر ٹال سکتی تھی کہ لکھنے والا ناتجربہ کار ہے مگر اس دفعہ ایک ایسی لغو حرکت اخبار مذکور سے سرزد ہوئی ہے کہ مسلمان پبلک اگر اس پر نوٹس نہ لے تو بہت خرابی واقع ہو - اپریل کی اشاعت میں آپ تذکرہ خواتین لکھنے بیٹھے ہیں ساگرچہ ہفتہ وار اخبارات میں اس قسم کے بھرتی کے مضامین کی گنجائش نہیں ہے لیکن اگر کوئی دلچسپ اور معقول بات ہو تو مضائقہ نہیں ہے مثل مشہور ہے کہ یکمن علم را دہ من عقل بباید - اسی طرح اخبار نویس کو ایک ایک سطر کی خبر لکھنے میں ایکہزار ایک پہلو سوچنے پڑتے ہیں ورنہ ٹھوکر کھائیگا اور پچھتائیگا -

تذکرہ خواتین میں ہمارے نئے معزز معصر نے خدا اسکو دوراندیشی عطا کرے یہ غضب کیا ہے کہ سب سے اول تو حضرت سکینہ یعنی حضرت امام حسین کی صاحبزادی کا مختصر حال لکھا ہے پھر اون کی رانی مندودری کا تذکرہ چار پانچ سطروں میں ہے اور اسی ذیل میں امیرجان بنت گوہرجان لکھنوی ایک طوائف کا ذکر خیر مع اسکی ایک غزل کے درج ہے - جس میں گوہرجان کی زوجی کا ایک شعر یہ ہے

لے گیا بام پہ وہ حور شمایل مجھکو
آج معراج کا رتبہ ہوا حاصل مجھکو

اس سے زیادہ کفر آجتک کسی شاعر نے نہ بکا ہوگا اور معراج نبوی کے ساتھ ایسی فحش تشبیہہ آجتک کسی نے نہ سنی ہوگی - ایک حور شمایل کے ساتھ کوٹھے پر پہنچ جانے سے معراج کا رتبہ حاصل ہو گیا -

اگر کوئی ہندو اخبار نویس ناواقفیت کی وجہ سے ایسا کرتا تو مسلمان اخبارات میں مخالفت کا ایک طوفان بپا ہو جاتا لیکن حیرانی یہ ہے کہ ایک مسلمان اخبار نویس یہ گستاخی کیونکر کر سکتا ہے کہ خاتون جنت کی پوتی اور رسول مقبول کے نواسہ کی بیٹی حضرت سکینہ کے ساتھ ایک بازاری عورت کا تذکرہ ایک ہی سلسلہ میں درج کرتا ہے اور اسکا تذکرہ خواتین نام رکھتا ہے - گویا رنڈیاں بھی خاتون کہلا سکتی ہیں وہ حضرت سکینہ جنکا نام معرکہ کربلا کے بیان میں باربار آتا ہے اور محبان آل رسول کو آٹھ آٹھ آنسو رولاتا ہے - کیا اب قیامت قریب ہے کہ ان کا پاک نام ایک بازاری عورت کے ساتھ پہلو بہ پہلو لیا گیا ہے - کوئی متعصب سے متعصب غیر مذہب والا بھی ایسی حماقت نہیں کریگا چہ جائے کہ وہ شخص جو محرم میں سینہ کوبی کرتا ہو اور مسلمانی کا دم بھرتا ہو -

ہم معاصرین وکیل - وطن - پیسہ اخبار - کرزن گزٹ البشیر - نیر اعظم - اینگلو ورنیکولر - زمیندار - پنجہ فولاد - ہمبئی پنچ - اودھ اخبار کی توجہ معطوف کرتے ہیں کہ اس معاملہ میں اپنی رائے درج کریں کیونکہ ہماری نکتہ چینی کا جواب تو وہ سوائے گالیوں کے اور کچھ نہیں دیگا مگر تمام اخباری برادری کی رائے کے سامنے ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ کیا عذر پیش کرتا ہے؟

# عالم کا فوٹو

وائسرائے اور لیڈی منٹو صاحبہ نے پیر کے روز بیبی کا میلہ ملاحظہ کیا جیسا کہ اس میلہ پر ہوا ہے یہ بھی بادل گرجے اور ژالہ باری ہوئی

کالکا شملہ ریلوے پر ایک ٹرالی ایک گاڑی سے ٹکرا گئی دو قلی مر گئے ۔ ایک یوروپین کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی اور ایک لیڈی کے چوٹ آئی ۔

بقول اخبارات مراد آباد شیخ ضیاء الحق جو ریاست ... کے خلاف پمفلٹ چھاپا کرتے ہیں گرفتار ہو گئے ہیں ۔

الہ آباد کے وکلاء ہائیکورٹ الہ آباد کے لکھنؤ کو منتقل ہونے کے سخت مخالف ہیں ۔

امرت لال ہیڈ کلرک باغات سرکاری سہارنپور کو ۲۶۰۰ روپیہ کے غلب میں ۸ سال کی سزا ہوئی اور ۲۵۰۰ روپیہ جرمانہ

پونا میں سیواجی کی سمادھ پر ۲۵ ہزار کی لاگت سے چھتہ بنایا جائیگا ۔

مہر صاحب کو جلال آباد میں خبر ملی تھی کہ کوہستانی علاقہ میں سڑک بناتے ہوئے موضع زامہ کے قریب طلائی اور نقرئی پرانے سکوں کا بڑا دفینہ دستیاب ہوا ہے ۔

علاقہ بلیخ میں بھی ایک مدفون شہر دریافت ہوا ہے جس کے کھنڈرات سے طلائی اشرفیاں برآمد ہوئیں ۔

گورنمنٹ ہند کے اس عام حکم کی بنا پر کہ دیسی ریاستوں میں پولیٹیکل اور یوروپین جو ملازم ہوں ان کو گاڑی اور مکان وغیرہ ریاست سے نہ لینا چاہئے حیدر آباد کے اکثر یوروپین افسروں سے ریاست کی گاڑیاں واپس لے لی گئیں ۔

شملہ میں نمائش تصویرات ۱۳ اگست سے کھلیگی ۔

ہفتہ مختتمہ ۵ مئی پلیگ سے ۲۹۵ ۱۳ اموتیں ہوئیں ۔ پنجاب میں ۱۲۹۰ صوبجات متحدہ میں ۲۷ ۱۳ ۔ اضلاع بمبئی میں ۱۶۹۱ بنگال میں ۱۰۸ ۔ مدراس میں ۱۴۱ ۔ ریاست جمعلی میں ۱۵۷ ۔ شہر بمبئی میں ۱۹۷ کراچی میں ۲۲۷ ۔ کلکتہ میں ۱۲۹ ۔

شلمان ریلوے لائن ۲۳ میل لمبی ہو گی جس کی تعمیر میں ۳۵ لاکھ روپیہ تو سال رواں میں خرچ ہوگا ۔ لائن مذکور پشاور کے قریب کچی گڑھی سے لیکر وارسک تک اور پھر وہاں سے دریائے کابل کے کنارے کنارے حیدر خاں تک جائیگی ۔

بردوان کے قریب حادثہ ریلوے میں ۱۴ مسافر زخمی ہوئے

مسٹر جسٹس چندر مادھب گھوش نے ۱۰ امہال کو عہدہ چیف جسٹس ہائیکورٹ کلکتہ کا چارج لیا ۔

رنگون میں ماہ اپریل میں اگرچہ ماہ مارچ کی نسبت چند چوہے مارے گئے مگر پلیگ کی اموات زیادہ ہوئیں ۔

پرنسس فریڈرک کارل والدہ ڈچز آف کناٹ صاحب نے ۴ مئی کو انتقال کیا ۔

بہر سویز میں دو جہاز ٹکرا گئے دونوں کو نقصان پہنچا ۔

سر جان جارڈن پیکن کے برٹش سفیر مقرر ہوئے ہیں ۔

ٹیریلس کے بیرے نے دنیا سے رحلت کی ۔

لاہور میں لالہ گیا بخش منیجر کھدرت اشیہ بنیں کمپنی کی وفات پر اظہار افسوس کا جلسہ کیا گیا ۔

راولپنڈی میں بھی بندے ماترم کا استعمال ہونے لگا ہے ۔ سلام کہنے کی جگہ

آنریبل سر فیروز شاہ مہتہ بمبئی میونسپلٹی کی پریزیڈنسی سے مستعفی ہونے والے ہیں تاکہ آپکو پبلک معاملات میں کافی آزادی سے بحث کرنے کا موقع ملے ۔

آنریبل منشی مادھو لال نے سنسکرت زبان کی اعلیٰ تعلیم کے لئے چند وظائف مقرر کئے ہیں ۔

میسرز بوس رائے اینڈ چیٹرجی رئیس کلکتہ نے ۲۰ ہزار روپیہ انعام کا اشتہار دیا ہے جو اس شخص کو ملیگا جو شراب سے روشنی کرنے کا آلہ ایجاد کرے بشرطیکہ روشنی کا خرچ مٹی کے تیل سے کم ہو ۔

آخر گورنمنٹ مشرقی بنگال نے کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کے نام حکم جاری کیا ۔ کہ بندے ماترم کے نعروں کو جرم نہ سمجھا جائے غالباً ولایت سے ہدایت ہونے پر ایسا کیا ہے ۔

مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے کنیاں مہاودیالہ جالندھر کو ۲۰ روپیہ ماہوار دینا منظور کیا ہے اور پچھلے دو سال کی بابت ۶۰۰ روپیہ عطا کیا ہے ۔

سرحد کورم کی چوکی سے پٹھان لوگ حملہ کر کے ۶ بندوقیں لیکر افغانی علاقہ کو بھاگ گئے ۔

راجہ طالب مہدی صاحب بمشاہرہ سات سو روپیہ ریاست محمود پور پر مہتمم مقرر ہوئے ۔

ملک معظم کی سالگرہ کی تقریب سے جو اعزاز و خطابات عطا ہونگے اس کے متعلق ۲۹ جون کو گزٹ شایع ہوگا ۔

چاٹگام میں کسی بدمعاش نے قیصرہ وکٹوریہ مرحومہ کا بت سیاہ کر دیا ۔

کلکتہ میں تمام صوبجات کے خلیفا والوں کی ایک کانفرنس ہونے کی تجویز ہے کہ موجودہ حالت کی بہتری پر غور کیا جائے ۔

پونہ میں ایک سودیشی جلسہ ۵ مئی کو ہوا جس میں تجویز ہوئی کہ ایک شخص یوروپ کو روانہ کیا جائے تاکہ وہ تحقیقات کرے کہ کون کون سے فن ہندوستان کے کم خرچ بالا نشین ہیں ۔

سال رواں میں ۲۶ کروڑ ۰۷ لاکھ روپیہ ہوم چارجز کے متعلق ولایت بھیجا جائیگا ۔

کھڑا کھ اور احمد نگر ۔ پونا ۔ بلگام کولہاپور کی طرف ہیضہ پھیل ہوا ہے ۔

پایہ تخت اٹلی میں مہاراجہ بردوان نے ہفتہ گزشتہ میں پوپ صاحب سے ملاقات کی ۔

ایک چینی طالب علم مقیم لندن نے اخبار ٹائمز کو لکھا ہے کہ یوروپ و امریکہ میں تقریباً ایک ہزار چینی طلبا تعلیم پا رہے ہیں جن کا مقصد اپنے ملک کو ترقی دینا ہے ۔

امریکن اخبار کرسچین ہیرالڈ کے اڈیٹر ڈاکٹر لوئس نے ۱۰ لاکھ روپیہ قحط زدگان جاپان کے لئے چندہ کر کے بھیجا ہے ۔ ہندوستان کے گزشتہ قحط میں بھی صاحب موصوف نے معقول مدد کی تھی ۔

صاحب وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ ہم گورنمنٹ کو ہدایت کرینگے کہ ہندوستان میں بجٹ پر مباحثہ کئی روز تک ہوا کرے

مسٹر مورلے نے مسٹر ہنری کوٹن کے سوال کے جواب میں یہ بھی کہا کہ گورنمنٹ ہند اور لوکل گورنمنٹ کی خواہش ہے کہ تقسیم بنگال کے خلاف جو جوش پھیلا ہوا ہے اس کو ہمدردی آمیز تدابیر سے ٹھنڈا کرے ۔

پارلیمنٹ میں ہندوستان کا بجٹ تعطیل وٹسن کے بعد پیش ہوگا ۔

مسٹر مورلے نے کہا کہ وائسرائے کی کونسل میں منتخب شدہ ممبروں کی تعداد میں اضافہ کرنے کو تیار نہیں ہیں ۔

مسٹر او گریڈی نے پارلیمنٹ میں کہا کہ ہندوستان میں برٹش نو آبادیوں کی طرح سیلف گورنمنٹ قایم کیوں نہ کیجائے ۔ مسٹر مورلے نے جواب دیا کہ ہم سوال کا اصلی مطلب سمجھتے ہیں کہ ایسی وسیع تبدیلی کرنے کو تیار نہیں ۔

دہلی کالکا ریلوے نے سال گذشتہ کی آخری ششماہی کی بابت ۶ حصہ داروں کو ۲ فیصدی منافع تقسیم کیا ہے ۔

# ملٹری دُنیا

## مصر اور ٹرکی کا سرحدی تنازعہ

بیت المقدس سے خبر آئی ہے کہ ٹرکی نے ایشیا کوچک کی مصری سرحد میں ایک لاکہ ایکڑ قطعہ اراضی پر اور قبضہ کر لیا ہے۔

مصری ساحلی گارڈ کی ایک پیٹرول معہ پانچ توپوں کے نہر سویز کے مشرق کی طرف روانہ ہوئی ہے۔

لیکن شکر ہے کہ ٹرکی نے آخر کار الٹی میٹم ختم ہونے سے پہلے ہی مصر سے فوج ہٹا لینے کا وعدہ کر لیا ہے اور ایک کمیشن حدبندی کی تحقیقات کے لئے مقرر ہو گی۔ قسطنطنیہ سے رائٹرز ایجنسی راوی ہے کہ باب عالی نے اگرچہ حدبندی کرنے اور مصر کے علاقہ سے اپنی فوج ہٹا لینے کا وعدہ کر لیا ہے مگر برٹش سفیر نے خیال کیا کہ وعدہ کافی نہیں ہے اور زور دیا کہ پیر کے روز سے پہلے پہلے پورا اطمینان دلایا جائے۔

سٹینڈرڈ اور دیگر اخبارات زور دیتے ہیں کہ الٹی میٹم کے مطالبات کی حرف بحرف تعمیل ہونی چاہئے۔ ڈیلی ٹیلیگراف کی رائے ہے کہ مختار پاشا کو مصر سے بلا لینا چاہئے۔

رائٹر راوی ہے کہ طابہ سے ترکی فوج واپس آ گئی ہے۔

ٹائمز نے ایک مضمون میں لکھا کہ یہ خیال کرنا قبل از وقت ہے کہ ٹرکی نے تمام مطالبات منظور کر لئے ہیں۔ مقام الرفیع سے ترکی فوج کا ہٹانا ضروری ہے۔ اور جب تک ترکی فوج وہاں قابض ہے برطانیہ کلاں سرحدی کمیشن روانہ نہیں کر سکتا ہے ٹائمز یہ بھی کہتا ہے کہ مختار پاشا کو مصر سے جلدی بلانا چاہئے۔ کیونکہ وہ وہاں بے چینی پھیلا رہا ہے۔

سر ایڈورڈ گرے نے پارلیمنٹ میں بیان کیا باب عالی کا جواب اطمینان بخش ہے۔ ایک مشترکہ کمیشن حدبندی کے لئے مقرر ہوگی جنوب مشرق رفیع سے لیکر عقبہ سے ۳ میل تک سرحدی لائن قائم کی جائیگی۔

سلطان المعظم نے عذر پیش کیا کہ کمیشن حدبندی میں انگریز کمشنر شامل نہوں کیونکہ تنازعہ مصر کے ساتھ ہے نہ کہ انگلستان کے ساتھ اس لئے کمیشن میں ترک اور مصری کمشنر مقرر کئے جانے قرار پائے ہیں اور سلطان المعظم کا اعتراض دور کر دیا گیا ہے۔

**مصر میں بے چینی** - پائینیر رقمطراز ہے کہ مصر میں ترکی کے بعض گماشتے مصری باشندوں کو بہکا رہے ہیں مسجدوں میں وعظ کئے جاتے ہیں اور مصریوں کو اشتعال دلایا جاتا ہے اور بعض اخبارات میں بھی اس قسم کے مضامین نکلے ہیں کہ برٹش کی ماتحتی سے آزاد ہو کر صرف ٹرکی کے سایہ عاطفت میں رہنا مصر کے لئے بہتر ہے۔

وہ لکھتا ہے کہ مصر میں برٹش فوج کی قلت اطمینان بخش نہیں ہے اگر فوج کافی ہو تو بغاوت کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ وہ خیال کرتا ہے کہ شاید ہندوستان سے ایک کینٹونمنٹ مصر کو بھیجا جائیگا اس سے لارڈ کرزن کے ہاتھ مضبوط ہو جائینگے۔

**روس میں بدامنی** - پارلیمنٹ روس کے اجلاس میں ۱۳ کو رعایا کی تکلیفات کے متعلق پرجوش تقریریں ہوئیں اور ایک کمیٹی مقرر کی گئی کہ شاہی سپیچ کے جواب میں ایڈریس کا مسودہ تیار کرے جس میں تمام پولیٹکل قیدیوں کی خطابخشی اور سزائے موت کی موقوفی کی درخواست کی جائیگی۔

قلعہ سینٹ پیٹرزبرگ کا غیر ہردلعزیز کمانڈر ایڈمرل [illegible] مزدوروں کے ہاتھ سے قتل کیا گیا جن کو اس نے ۱۳ مئی یعنی یکم مئی کا جشن منانے سے منع کیا تھا۔ پارلیمنٹ کثرت کام کی وجہ سے اتوار کو بھی اجلاس کرتی ہے۔ ایک ممبر نے تجویز پیش کی کہ زار کو بذریعہ تار کے اطلاع دیجائے کہ جب تک پولیٹکل قیدی رہا نہیں ہونگے پارلیمنٹ کا اجلاس بند رہیگا مگر یہ تجویز کثرت رائے سے نامنظور ہوئی۔

سلطنت روس کی کونسل خطابخشی کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ کونٹ ڈیوبٹ کی یہ رائے ہے کہ عام رائے کے جوش کو ٹھنڈا کرنے کی اس کے سوا اور کوئی تدبیر نہیں ہے کہ عام خطابخشی کی جائے اور اگر کونسل نے سفارش کی تو زار انکار نہیں کرینگے۔

وارسا میں ایک بم کا گولہ پھینکا گیا جس سے ایک پولیس کپتان ہلاک اور سات آدمی مجروح ہوئے۔ فوج نے [illegible] کو نشانہ بندوق بنایا۔ اور عام لوگوں پر سنگینوں اور بندوقوں کے کندوں سے حملہ کیا۔ اس ہنگامہ میں چار آدمی ہلاک اور ۱۹ زخمی ہوئے۔

تازہ تار خبر ہے کہ کونسل وزرائے روس نے خطابخشی کی سفارش کر دی ہے۔

پارلیمنٹ کے ایڈریس میں زار سے التجا کی گئی ہے کہ ہر ایک شخص کو ووٹ دینے کا حق عطا کیا جائے۔ اور سرکاری حکام کے جابرانہ اختیارات کی شکایت کی ہے اور لکھا ہے کہ امن ہونا مشکل ہے جب تک کہ وزرا عوام الناس کے منتخب کردہ نہوں اور تمام انتظام حکومت تبدیل کیا جاوے۔ یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ پارلیمنٹ کی قانون سازی میں جو رکاوٹیں حائل ہیں دور کیجائیں اور امپیریل کونسل موقوف کی جائے۔

ڈوما کا طرز عمل نہایت دلیرانہ ہے مگر شروع میں ہی اسقدر زور دکھلانے کا کہیں یہ نتیجہ نہو کہ پارلیمنٹ توڑ دیجائے۔

**جرمنی اور انگلینڈ** - جرمنی اور انگلستان کے باہمی کدورت دور کرنے اور دوستی کے خیالات پیدا کرنے کی غرض سے جرمنی میں ایک انجمن قائم ہوئی ہے۔ حال میں جرمن برگو ماسٹروں اور میونسپل ممبران کی بڑی جماعت لندن میں وارد ہوئی ہے جن کی دعوتیں ہو رہی ہیں۔ ملک معظم نے اس جماعت کو قصر ونڈسر میں مدعو کیا اور ڈنر دیا۔

**خلوئے منچوریا** - منچوریا کو روسی اور جاپانی فوج نے ہنوز خالی نہیں کیا جاپانی کہتے ہیں کہ جب تک روسی خالی نہیں کرینگے جاپانی فوج بھی برابر وہاں موجود رہیگی۔ طرفین کو بدگمانی ہے اور ایک دوسرے کا انتظار کر رہے ہیں۔

**انڈین سٹاف کالج** - دیولالی کے سٹاف کالج میں چونکہ امیدواروں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے اس لئے یکم جولائی سے پروفیسروں کی تعداد بڑھائی جائیگی۔ ابھی اگلے سال تک سٹاف کالج دیولالی میں ہی رہیگا کیونکہ کوئٹہ میں عمارتوں کی تعمیر کا کام بہت دیر میں مکمل ہوگا۔

**دیسی باشندگان نٹال کی بغاوت** - دربن میں ۱۳ مئی [illegible] انگریزی فوج نٹال میں اور بھرتی ہو رہی ہے تاکہ زیادہ فوج ریلیو ہو سکے نٹال کا فیلڈ کالم [illegible] سے روانہ ہو گیا ہے اور اس نے کافروں کے بہت سے کرال جلا دئے ہیں۔

ضلع [illegible] کے دیسی باشندے بھی بے چین ہیں اور ایک وفادار سرکار باشندہ کو قتل کر دیا ہے۔ مقام [illegible] میں فوج

جمع ہو رہی ہے۔

پومرائے کے قریب ۳ مئی کو زدلوؤں کے ساتھ جنگ ہوئی ۳۰ زولو مارے گئے اور ان کے کئی ایک کرال جلا دیئے گئے نتال کی فوج کو کچھ نقصان نہیں پہنچا۔

۴ مئی کی تار خبر ہے کہ زولولینڈ میں سخت جنگ ہوئی لیکن اس کی تفصیل معلوم نہیں۔ اور بھی کئی ایک دیسی فرقے سرکشی پر آمادہ ہیں۔

بعد میں خبر آئی کہ ۴ مئی کی لڑائی میں ہرف ناقابل گذر یونیشنیر گولہ باری کی گئی تھی۔ قریب سے نبرد آزمائی نہیں ہوئی۔

**چھاؤنی مردان** ڈڈ کے متعلق آبرسانی کا سوال زیر غور ہے یہ چھاؤنی جو کہ مردان اور نوشہرہ کے مابین قائم ہونے والی ہے جب تک آبرسانی کا انتظام نہ ہو جائے بارکیں بڑے پیمانے پر بنانی شروع نہیں کی جائینگی۔

**کوئٹہ کی** برٹش فوج اگلے سال موسم گرما کوئٹہ میں ہی بسر کریگی اور زیارت کو نہیں جائیگی۔ یہ تجویز تجربہ کے طور پر قرار پائی ہے۔

**مہاراجہ صاحب** بہادر گوالیار نے اپنی سالگرہ کی تقریب پر کرنل خواجہ سید عبد الغنی صاحب سردار بہادر انسپکٹر جنرل ماونٹنڈ پولیس گوالیار کو افواج ریاست کے برگیڈیر جنرل کے منصب پر ترقی دی۔ کرنل عبد الغنی صاحب جو آجکل افواج گوالیار کے قائم مقام کمانڈر انچیف بھی ہیں۔ ایک نہایت قابل فوجی افسر ہیں اور مہاراجہ صاحب بہادر ان کی از حد قدر دانی فرماتے ہیں۔

**الوداعی جلسہ** ۱۵ سکھ انفنٹری کے دو دیسی افسر صوبیدار میجر پریم سنگھ بہادر اور صوبیدار کبیر سنگھ صاحب ۳۳ سالہ ملازمت کے بعد پنشن یاب ہوئے فورٹ لوکھارٹ میں ان کی روانگی کے وقت تمام رجمنٹ نے بڑا افسوس کیا۔ کیونکہ وہ بڑے خلیق اور نیکدل افسر تھے۔ ہر دو افسروں نے گورو گرنتھ صاحب کا بھوگ دلوا دیا۔ اور گوردوارہ میں خالصہ سنگت کے دیوان کے وقت ماسٹر لکھن سنگھ صاحب سکھ مشنری نے ہر دو سرداران کی حسن اخلاقی کا ذکر کیا اور ان کی مفارقت پر اظہار تاسف کیا۔

یکم مئی کو دونوں سردار روانہ ہوئے تو ایڈجوٹنٹ صاحب کپتان نیپ صاحب اور تمام دیسی سرداران اور عہدہ دار اور سپاہی دو میل تک ان کی مشایعت کو گئے۔ رجمنٹ کا بینڈ بجتا جاتا تھا۔ ہر دو سرداروں نے اپنے رفیقوں سے مصافحہ کیا اور وطن کو رخصت ہوئے۔

**ٹائفائڈ کا ٹیکہ** ٹائفائڈ بخار کا ٹیکہ اچھا ہوا ہے۔ ولایت میں ایک کمیٹی مقرر ہوئی تھی کہ تجربہ کرکے رپورٹ کرے کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ آرمی میں جو لوگ خوشی سے چاہیں ٹیکہ کرا سکتے ہیں کیونکہ ٹیکہ ٹائفائڈ سے محفوظ رکھتا ہے۔

**منچوریا میں بغاوت** کولمبو میں غالباً مشرق سے خبر پہنچی ہے کہ گورنمنٹ چین اپنی تربیت یافتہ فوج کا کام باندھ رہی ہے تاکہ منچوریا میں ہنگڑی فرقہ کی سرکشی کا قلع قمع کرے۔ ریڈ بیرڈز فرقہ نے سوکدن کے قریب چینی فوج کو شکست دی ہے۔

**خلیج فارس میں جنگی جہاز** کولمبو سے خبر آئی ہے کہ فلیگ شپ ہرمز جس پر امیر البحر لو صاحب سوار ہیں۔ ۱۱ اپریل کو ۳½ بجے دفعتہً اس کو روانگی کا حکم ملا۔ یہ حکم سربمہر لفافہ میں بند تھا اور ہدایت تھی کہ اس کو سمندر میں جا کر کھولیں۔ اگرچہ یہ معلوم نہیں کہ برٹش جہاز کس طرف روانہ کیا گیا ہے اور کیا ضرورت پیش آئی ہے۔ لیکن یقین کیا جاتا ہے کہ غالباً خلیج فارس کی طرف گیا ہے یہ روانگی بالکل اچانک تھی۔

**امیر صاحب کابل** نے بقول پاؤنیر جنگ روس و جاپان سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو افغانی فوج بھی جاپانیوں کی طرح روسیوں کو مار کر بھگا سکیگی

امیر صاحب کا خیال ہے کہ جنگی قابلیتوں میں پٹھان جاپانیوں کے مساوی ہیں۔ اور جبکہ ایک ایشیائی قوم نے ایک زبردست یوروپین طاقت کے پرخچے اڑا دیئے ہیں تو جاپانیوں کی نسبت زیادہ طاقتور قوم یعنی افغان روسیوں کی کیا حقیقت سمجھتے ہیں۔

لیکن پاؤنیر لکھتا ہے کہ یہ خیال ٹھیک ہے مگر جاپانیوں کے بے نظیر فوجی تربیت اور سائنٹفک فن جنگ میں ان کی مہارت کامل کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ جاپانی پیدل پلٹنوں کی جنگی قابلیت جنہوں نے اصل میں لڑائیاں فتح کیں رجمنٹل آفیسروں کی بدولت تھیں۔ افغان آرمی میں سپاہی اور عہدیدار عمدہ مسالہ ہیں۔ وہ جسمانی طور پر مضبوط۔ مشقت پسند اور قدرتی بہادر ہیں لیکن ان کے افسر فوج کی تربیت ڈسپلن اور ان سے کام لینے کے ابتدائی اصولوں سے بھی واقف نہیں ہیں۔ کیونکہ انہوں نے باقاعدہ فنون جنگ کی تعلیم حاصل نہیں کی ہے۔ اور انہیں اپنے کام میں ماہر کامل ہونے کا موقع حاصل ہے۔ اور یہی امیر صاحب کی فوج میں بڑی کسر ہے اس لئے باوجود تمام خوبیوں کے جو افغان آرمی کو حاصل ہیں جاپانی فوج سے اس کا مقابلہ کرنا ٹھیک ہے۔ امیر صاحب کو مناسب ہے کہ اس کمی کو دور کریں ورنہ ایسی جنگ میں افغانستانی فوج سرحدی قبائل سے زیادہ مفید ثابت نہ ہوگی۔

برگیڈیر جنرل بلوک صاحب بہادر اور برگیڈیر جنرل آڈمز صاحب بہادر۔ اور جنرل سیلی صاحب بہادر میجر جنرل کے رینک پر ترقی یاب ہوئے۔

۲۵ کیولری کے کرنل ایبٹ صاحب بہادر ۲۰ ڈکنز ہارس کے کمانڈنٹ مقرر ہوئے اور کرنل ویلر صاحب بہادر ۱۴ مرے جاٹ لانسرز کے کمانڈنٹ مقرر ہونگے جبکہ کرنل فینن صاحب بہادر ماہ آئندہ میں کمانڈ خالی کرینگے۔

**فوجی سازوسامان کی حد** پارلیمنٹ انگلینڈ میں لیبر پارٹی کے ممبر مسٹر ووین نے تجویز پیش کی اور گورنمنٹ نے منظور کر لی کہ تمام ملکوں میں فوجی سازوسامان اور آلات حرب میں اضافہ ہوتا جاتا ہے باہمی سمجھوتہ سے اسکو کم کرنا چاہیئے اور ہیگ کی آئندہ امن کانفرنس میں اس مسئلہ کو پیش کیا جائے یہ رزولیوشن پارلیمنٹ میں باتفاق رائے پاس ہوا۔ سر ایڈورڈ گرے نے کہا کہ تمام یوروپ جنگی اخراجات کے بوجھ کے نیچے دبا ہوا ہے اور سب لوگ شاکی ہیں لیکن گورنمنٹ برطانیہ اسی صورت میں اصلاح کر سکتی ہے جبکہ دوسری گورنمنٹیں منظور کریں۔

# دلچسپ واقفیت

## علاج مار گزیدہ

بلگام کا ایک طالب علم طب ٹائمس آف انڈیا میں ایک چٹھی کے ذریعہ سے خبر دیتا ہے کہ ایک آدمی نے زہریلے سانپ کے کاٹے ہوئے آدمی کو ایک ایسی جڑی کے ذریعہ سے اچھا کر دیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ۔

"میرا باغ شہر بلگام سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور مدتوں سے اس بات کے لئے شہرت رکھتا ہے کہ اس میں زہریلے سانپ بہت رہتے ہیں۔ چند روز کا عرصہ ہوا ایک پرانے کنوئیں کی مرمت ہو رہی تھی اور بارش کی وجہ سے اس کا جو ایک حصہ خراب ہو گیا تھا اس کی درستی ہوتی تھی۔ جس وقت کنوئیں کے ایک کول کی طرف کی مٹی ہٹائی جاتی تھی۔ تو ایک قلی کے داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی میں ایک زہریلے سانپ نے کاٹ کھایا۔ سب لوگ اس کی زندگی سے بالکل مایوس ہو گئے تھے کیونکہ یہ معلوم تھا کہ کالے سانپ کے کاٹنے کا علاج کوئی نہیں ہے۔ مگر عجیب امر ہے کہ انہیں قلیوں میں ایک شخص اس کی جان بچانے والا پیدا ہو گیا۔ وہ فوراً آگے بڑھا اور پہلے اس کی دم پکڑ لی اور سر زمین کی طرف لٹکا دیا بعد ازاں بڑی پھرتی کے ساتھ اس کا سر ایک پانوں اور دم دوسرے پانوں سے دبالی۔ پھر مار گزیدہ کو اپنے پاس بلایا۔ اور اس سے کہا کہ تم سانپ کے سامنے بیٹھ جاؤ جو اس وقت بالکل ہی بے بسی کے عالم میں قلی کے پیروں کے نیچے دبا پڑا تھا۔ بعد اس کے قلی نے مار گزیدہ کے زخم پر دو گولیاں رکھکر اس کے کل داہنے ہاتھ کو اوپر سے بیچ کی انگلی کے کنارے تک رگڑنا اور ملنا شروع کر دیا۔ یہ خشک دوا تھی اور بعد کو معالجہ ہی کے ذریعے سے معلوم ہوا کہ وہ کسی درخت کی جڑ ہے سخت تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ پانچ منٹ میں مار گزیدہ اچھا ہو گیا اور تھوڑی دیر تک دم لینے کے بعد پھر اپنا پھاوڑا لے کر اسی طرح کام کرنے لگا۔ میں بلا شک و شبہ اس بات کو بیان کر سکتا ہوں کہ مار گزیدہ پر زہر اچھی طرح اثر کرنے لگا تھا۔ وہ دونوں گولیاں اور خشک جڑ جس سے مار گزیدہ اچھا ہو گیا تھا۔ میں نے مزید ملاحظہ کے لئے ان کو اس غرض سے رکھ چھوڑا ہے کہ جس پودے کی جڑ ہے اس کا پتہ لگاؤں اور گولیوں میں جو دوائیں داخل ہیں ان کا حال کیمیائی تجربہ سے دریافت کروں۔ اس قلی ڈاکٹر نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جس پودے کی یہ جڑ ہے اس کو میں دکھا دونگا اور اس نے بیان کیا ہے کہ زہریلے سانپ کے کاٹے ہوئے آدمی پر یہ دوا اپنا عجیب و غریب فعل ظاہر کریگی۔ میں آیندہ اس دوا کے مزید تفصیلی حالات بیان کرونگا۔"

---

**چٹھی کا سرنامہ**۔ انگریزی میں چٹھی کا سرنامہ اس طرح ہوتا ہے کہ مکتوب الیہ کا نام اور مقام کا پتہ اور آجکل اردو میں بھی یہی طریقہ مروج ہے مگر ابھی بہت عرصہ نہیں گزرا بلکہ پرانے زمانے کے فارسی خواں ابھی تک طول طویل عبارت لفافہ پر لکھتے ہیں۔ ولایت کے ایک میگزین میں ایک اردو خط کے لفافہ کی تحریر کا ترجمہ بڑی حیرانی کے ساتھ بطور عجائبات کے چھاپا گیا ہے۔ جس کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔

"انشاء اللہ تعالیٰ۔ لفافہ ہذا بمقام شہر کلکتہ متصل کولوٹولہ سراج الدین الہ داد سوداگران کی دکان پر برخوردار خجستہ اطوار نور چشم راحت جان میاں شیخ عنایت علی طول عمرہ کے مطالعہ میں گزرے۔ مورخہ ماہ مبارک رمضان روز شنبہ سنہ ۱۲۶۶ ہجری۔ بصیغہ بیرنگ۔"

---

## نجومی کیا کہتے ہیں؟

ایک فرانسیسی ریڈیکل نے عجیب ہولناک پیشین گوئیاں سال رواں سے متعلق کی ہیں۔ تمام دنیا کے لئے یہ سال منحوس بتلایا ہے۔ کہتا ہے کہ ہزارہا آدمی وباؤں کی نذر ہونگے ہولناک طوفان سے سمندروں میں سخت نقصان عاید ہونگے اور سخت تکالیف اٹھانے کے بعد دنیا بالکل نئی صورت اختیار کریگی اور اس میں اخلاقی ترقی پذیر ہو گی۔

ڈونڈیگل علاقہ مدراس کے مشہور نجومی کنڈا سوامی پلی نے تقریباً اسی قسم کی پیشگوئی کی ہے۔

کنڈا سوامی نے ملک معظم کے جشن تاجپوشی سے پہلے بتلا دیا تھا کہ تاریخ معینہ پر جشن نہو سکیگا اور ہز مجسٹی کی طبیعت ناساز ہو جائیگی۔ اس پیشگوئی کے صحیح ہونے کی وجہ سے اس کو غیر معمولی شہرت حاصل ہوئی۔

کنڈا سوامی نے صرف ہندوستان کے متعلق چند باتیں بیان کی ہیں۔ بقول اس کے ماہ رواں کے آخر سے ماہ اکتوبر تک سخت بارش ہو گی جس کو طوفان کہنا چاہئے۔ مکانات اور عمارتوں کو سخت نقصان پہنچیگا۔ اور بطور تسلی کے کہتا ہے آیندہ سال بہت سعد ہو گا۔ پیداوار باافراط ہو گی اور ملک میں دودھ اور شہد کی ندیاں بہینگی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

---

**بھوسہ سے اناج الگ کرنیکا آلہ**۔ مسٹر محبوب عالم سپروائزر پنشنر اخبار وکیل کو اطلاع دیتے ہیں۔ پار سال میں نے ایک چھوٹے پیمانے پر اس آلہ کو تیار کیا تھا۔ اور اس کے ذریعے اپنے چاہ واقع موضع بہلوال متصل نور محل ضلع جالندھر کی کاشت گندم کی پیداوار کا اناج جو وزن میں ایکسو چالیس من پختہ تھا صرف چار گھنٹے میں تیار کر لیا تھا۔ اور تمام زمینداروں سے پہلے میں اپنا اناج اور بھوسہ گھر میں لے آیا تھا۔ اب چونکہ سرکار دولتمدار سے مجھ کو ۵ مربع زمین یہاں نہر جہلم پر چک نمبر ۱۲۶ شمالی میں عطا ہوئی ہے جس میں میں نے ۲ مربع گندم بوئی ہوئی ہے اور اب کٹائی شروع ہے لہذا میں نے اسی آلہ کو کچھ بڑے پیمانہ پر تیار کیا ہے۔ اور اسی آلہ کے ذریعے اپنا کام کرنا چاہتا ہوں۔ لہذا جن صاحبان کو اس میرے کام سے دلی شوق ہو وہ چک نمبر ۱۲۶ شمالی (نہر جہلم) میں آکر دیکھ لیں کہ کس طرح بھوسہ سے اناج الگ ہوتا ہے۔ اور کتنی جلدی کام ہوتا ہے۔ اور کیسی آسان تجویز سے بنایا گیا ہے۔ اور خاصکر نہر کے علاقہ پر کس قدر مفید ہے۔ جہاں اڑانے والوں کی مزاج آسمان پر ہے۔

---

**ایکس ریز سراغرسانی**۔ شعاع رونٹجن یا ایکس ریز کے ذریعہ سے ایک چوری کا سراغ لگانے میں عجیب کام دیا۔ مقام ڈیونپورٹ میں ایک حبشی ملازم نے اپنے آقا کی ہیرے کی انگشتری چرالی اور دفعتہ آقا کے پہنچ جانے پر جلدی سے منہ میں رکھ کر نگل لیا آقا کو شبہ ہوا۔ اگرچہ ملزم نے صاف انکار کیا مگر پولیس آفیسر نے ایکس ریز طلب کیا اور حبشی کے جسم کا فوٹو لیا تو انگشتری صاف اس کے پیٹ میں نظر آگئی۔ اور اس نے جرم سے اقبال کیا۔

## فرض اولیٰ یا آتم کریا

گذشتہ اشاعت سے آگے -

(از سوامی رام تیرتھ)

اب یہہ دکھلایا جائیگا کہ کیونکر اپنی ڈیوٹی اپنے آپ کی طرف نباہتے ہوئے ہماری ڈیوٹی خدا کی طرف بھی پوری ہوتی ہے -

مسلمانوں کے یہاں ایک روایت ہے - ایک شخص طالب حق تھا - تلاش پرمیشر میں پریم کا مارا چاروں طرف دوڑتا تھا کہ کاش کوئی ایسا عارف کامل ملجائے کہ جس کی زیارت سے جگر کی آگ بجھے دلکو ٹھنڈک ہوجائے - یوں ہی تلاش کرتا ہوا ناامید ہوکر جنگل میں جا پڑا کہ اب کچھ کھائیں گے نہ پئیں گے جان دیدینگے - ؎

بیٹھے ہیں تیرے در پہ تو کچھ کرکے اٹھیں گے -
یا وصل ہی ہوجائیگا یا مرکے اٹھیں گے

اُس زمانے کے عارف کامل حضرت جنید تھے اور اس دن حضرت جنید دجلہ میں گھوڑے کو پانی پلانے جا رہے تھے گھوڑا مڑکتا تھا اور دجلہ کی طرف نہیں جاتا تھا - گھوڑے کو اڑتا ہوا اور سرکش سا دیکھکر جنید نے جانا کہ اس میں بھی کچھ حکمت ہی ہوگی آخر گھوڑے کے ساتھ ضد چھوڑدی اور کہا چل جہاں چلتا ہے چاروں طرف میرے ہی خدا کا ملک تو ہے اب میری ہی ولایت ہے" گھوڑا دوڑتا ہوا اُس جنگل میں خاص اسی مقام پر آپہنچا جہاں وہ بچارا طالب صادق پریم کا متوالا عشق کا جلا ہوا - پرمیشر کا بھوکا پیاسا پڑا تھا - جنید گھوڑے سے اُترکر اُس شخص کے پاس آکر حال پوچھنے لگے اور تھوڑی ہی صحبت سے وہ طالب صادق مالا مال ہوگیا - جب جنید جانے لگے تو اُس شخص سے کہا کہ اگر پھر کبھی فیض دار دہو جائے اور تجھکو مرشد کامل کی ضرورت ہو تو بغداد میں آجانا میرا نام جنید ہے کسی سے پوچھ لینا - اُس مست نے جواب دیا - کہ میں اب حضور کے پاس گیا تھا مجھے اب بعد معلوم ہوگیا - اب میں آنے جانے کا کہیں نہیں - اگر آئیندہ ضرورت ہوگی تو اسی طرح پھر بھی خواہ حضور خواہ خواہ اور کوئی گردن سے پکڑا ہوا گھسیٹا آئیگا ؎

اثر ہے جذب الفت میں تو کھنچکر آہی جائینگے
ہمیں پرواہ نہیں ہے اگر وہ تنکے بیٹھے ہیں

واہ رے کشش روحانی کیمیائی ! ؎

بہیچ وہ چو او رسپنے او بنگردی ۔ بنشیں اگر او خواست خود می آید

عشق اول در دل معشوق پیدا میشود - تا نہ سوزد شمع کے پروانہ شیدا میشود
گرد خود گردنی چند کنی طوف حرم - رہبر عنیست درین راہ پی قبلہ نما

یہ ہے آتم کریا کا بل (طاقت) !

"یہ ہماری قسمت میں نہیں" "خدا کی مرضی" ! آجکل مرشد نہیں ملسکتا صحبت ٹھیک نہیں - دنیا بڑی خراب ہے - وغیرہ لیسے ایسے کلمے سب ہمارے دلکی نامردگی پر دال ہیں ؎

کیسے کلمے رقیب کے کیا طعن اقربا
تیرا ہی دل نہ چاہے تو باتیں ہزار ہیں

---

### عجیب غریب کرشمے

شراب سے دودھ بنانے کی - (سفید کرنے کی) ترکیب یہ ہے کہ قندرسے آنبہ کا پھول سے آم کا مول لیتے ہیں لیویں - اور سایہ میں خشک کریں جس وقت خشک ہوجاویں توان کو خوب باریک پیسکر حفاظت سے رکھ لیں - جب جی میں تھوڑا سا سفوف شراب میں ملا دیں شراب مثل دودھ کے سفید ہوجائیگی -

مردہ مچھلی پر پھلانے کا تیل ملدیں - اور جب ضرورت ہو تو ایک مچھلی کو ذرا سا ہیرا دالدو مچھلی پانی میں تیرنے لگیگی - اور لوگ تعجب کرینگے -

---

## نو تصنیف کتب

**ہینڈ بک آف پریکٹیکل کامرس** - یہ اپنی قسم کی پہلی کتاب ہے جو ہندوستان میں علم تجارت کی عملی رہنمائی کے لئے ایک نہایت ندیدہ اور تیس سال سے زیادہ ہر قسم کے تجارتی کاروبار کا عملی تجربہ رکھنے والے شخص کی قلم سے نکلی ہے - حرفتی اور تجارتی کاروبار کی جو ایک غیر معمولی خواہش آجکل ملک میں پائی جاتی ہے اور بہت سے نوجوانوں کے دلوں میں یہ اُمنگ پیدا ہوئی ہے کہ وہ بجائے سرکاری ملازمت کی تلاش میں سرگردان پھرنے کے اپنی زندگی ملک کی تجارت اور حرفتی ترقی کے ذرائع بہم پہنچانے میں صرف کرینگے ایسے وقت میں یہ قابل قدر نادر تصنیف جس کا ایک ایک لفظ موتیوں میں تولنے کے قابل ہے ملک کے سامنے آئی ہے ہمیں اُمید ہے اس کی ایسی قدر ہوگی جس کے وہ لائق ہے -

اس کتاب کی سب سے بڑی تعریف تو یہ ہے کہ مسٹر اُما شنکر دہلوی کی تصنیف ہے مسٹر اُما شنکر ایسے گمنام آدمی نہیں ہیں کہ ہم پبلک کو ان کے اتے پتے تبلائیں - وہ اپنے نام سے ہی ہمارے پنجاب میں اور دوسرے صوبوں میں پہچانے جاتے ہیں وہ پہلے شخص ہیں - جن کو ہندوستان میں سب سے پہلے یہ شوق دامنگیر ہوا کہ تجارت کا عملی علم حاصل کرنے کے لئے ملازمت کو چھوڑ - اٹلی - جرمنی - فرانس اور بلجیم اور انگلینڈ کے کارخانوں کو دیکھا اور بڑے بڑے سوداگروں سے ملاقات کی اور اس وقت سے آجتک متعدد یوروپین فرموں کے ساتھ کام کرکے ایک ایسا مفید تجربہ اور کارآمد ذخیرہ بیش بہا تجارتی معلومات کا حاصل کیا کہ ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان میں کسی فرد واحد کو بجز ان کی ذات والاصفات کے میسر نہیں ہے

یہ کتاب زیر ریویو جو ہماری میز پر ہے کسی انگریزی یا فرانسیسی یا جرمن تصنیف کا ترجمہ نہیں ہے جیسا کہ عموماً آجکل کے نیم تعلیم یافتہ کیا کرتے ہیں یعنی اُدہر اُدہر سے غلط سلط ترجمہ کرکے مصنف کی دم بن بیٹھتے ہیں - یہ عطر ہے تیس سالہ تجربوں کا - اور ایسے شخص کے تجربوں اور غور و فکر کے نتایج کا جس سے بہتر (ہم بلاخوف تردید کے کہتے ہیں) اس مضمون پر لکھنے والا زیادہ موزون شخص اس سارے ملک میں دوسرا موجود نہیں ہے ناظرین آرمی نیوز واقف ہیں کہ مبالغہ کو میں عیب سمجھتا ہوں اس لئے میں جو اسقدر زور اور دعویٰ کے ساتھ اس کتاب کی نسبت لکھرہا ہوں - عین راستی - عین سچائی ہے - اور جو کچھ میں لکھتا ہوں چند روز بعد انگریزی خوان پبلک خود کہیگی - میں پیشگوئی کرتا ہوں کہ وہ زمانہ دور نہیں ہے کہ تمام تجارتی مدارس کے کورس میں - ہینڈ بک آف پریکٹیکل کامرس کسی نہ کسی وقت میں ضرور داخل ہوگی - پریکٹیکل کامرس کیا ہے ؟ ہر ایک انگریزی خوان نوجوان کے لئے جو تجارتی زندگی اختیار کرنا چاہے بالکل ایسی ہی ضروری چیز ہے جیسا تجارت کے لئے سرمایہ - یہ کوئی فلسفیانہ کتاب نہیں ہے جس میں خیالی اور قیاسی مسائل پر بحث ہو یہ تو مہذب تجارت کی الف - بے - تے - ہے اور جو کچھ اس میں درج ہے اس کے جانے بغیر کوئی شخص مہذب تاجر بن نہیں سکتا - لیکن اگر کوئی خود تجربہ سے یہ سب باتیں سیکھنا چاہے تو برسوں درکار ہیں اور پھر شاید ایسی صحیح واقفیت حاصل ہی نہو -

اوّل تو اس میں تمام تجارتی اصطلاحیں ہیں اور ہر ایک اصطلاح کے معنی بتلائے ہیں - جو مبتدی کے لئے ازبس کارآمد ہیں - ہر ایک ملک کے سکوں کا حال درج ہے - مشترکہ سرمایہ کے اور بینکوں کے کاروبار کے گر - بل بنانے اور ہنڈی لکھنے کے قاعدے

تجارتی خط و کتابت کے تمام ڈھنگ اور نمونے اور تمام موزوں کنایات اور اختصار نویسی کی مکمل تشریح اور صدہا قیمتی نکتے اس میں موجود ہیں۔

کاغذ ٹائپ۔ چھپائی اور جلد کے لحاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کتاب ولایت سے چھپ کر آئی ہے اور اگر سرورق پر مصنف کا نام نہ لکھا جائے تو کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ایک اعلیٰ درجہ کے کامل زبان دان انگریز کی تحریر نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ کوئی ناول تو ہے نہیں مگر عبارت ایسی برجستہ طرز بیان ایسا پاکیزہ اور سلیس اور بامحاورہ اور الفاظ کی نشست ایسی موزوں ہے کہ خواہ مخواہ لطف آتا ہے اور پڑھنے کو دل چاہتا ہے جس ملک یا جس زبان میں اس پایہ کی کتاب لکھی جاتی۔ اس ملک اور زبان کے لئے مایۂ ناز ہوتی۔ کتاب کی قیمت صرف تین روپیہ ہے جو اُس کی خوبیوں کے سامنے کچھ بھی نہیں۔ ہر ایک انگریزی خوان آدمی جس کو تجارت سے کچھ مس ہے یا جو تجارتی واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہے ہم سفارش کرینگے کہ سب سے پہلا کام جو اُسے کرنا چاہئے وہ ایک نظر اس کتاب کا مطالعہ ہے۔ اور وہ لوگ خوش قسمت ہونگے جو جلدی سے اسے حاصل کر لینگے کیونکہ مصنف صاحب باوجود بہت سی خوبیاں رکھنے کے ایک سست آدمی ہیں اس لئے ہمیں اندیشہ ہے کہ پہلا اڈیشن اگر ختم ہو گیا تو دوسرے اڈیشن کے چھپنے کی برسوں تک نوبت نہیں آئیگی اور سخت انتظار کرنا پڑیگا۔ سچ تو یہ ہے کہ ایک نادر خزانہ ہے جو اس وقت کوڑیوں کے مول ہاتھ لگتا ہے۔ یہ کتاب منیجر آرمی نیوز سے بھی دستیاب ہو سکتی ہے۔

---

**شہد** یہ ایک چھوٹی سی دلچسپ کتاب لالہ دیوی دیال صاحب مشہور مصنف کی تصنیف ہے جس میں سائنٹیفک طریق پر شہد کی مکھیوں کی پرورش اور پیداوار شہد کے متعلق نہایت مفید اور کار آمد معلومات درج ہے۔ لالہ دیو دیال بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ جو زیادہ تر باغبانی اور زراعت وغیرہ کے متعلق ہیں گورنمنٹ نے بھی ان کی قدردانی کی ہے۔ یہ کتاب امپیریل بک ڈپو دہلی سے ۱؎ قیمت پر مل سکتی ہے۔

**دودھ** ۔ یہ کتاب بھی لالہ دیو دیال کی تصنیف ہے۔ گائیوں کے پالنے اور ان کی غور و پرداخت اور نسل بڑھانے کے متعلق نہایت قیمتی نکات درج ہیں۔ مویشی پالنے والوں کے لئے بڑی کار آمد باتیں لکھی ہیں قیمت آٹھ آنے منیجر امپیریل بک ڈپو دہلی سے مل سکتی ہے۔

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## حکمت کے مفید عام چٹکلے

آم کے سبز پتے ابال کر جسم میں رکھکر پینا۔ مثل تمباکو کے خون بواسیر کو بند کرتا ہے۔

نسخہ دستابند۔ ایک بوٹی خودرو جس کو گردندہ کہتے ہیں اس کا تازہ عرق نچوڑ کر بوقت شب آنکھ میں لگانا چاہئے۔ خفیف سی گرمی محسوس ہوگی کچھ عرصہ استعمال کریں تو موتیا بند جاتا رہے گا۔

کھٹملوں کا دور کرنا:۔ عاقرقرحا۔ گندھک نرگس کی جڑ ان کو پیس کر پانی میں ملادیں اس کو دیواروں پر چھڑکنے سے کھٹملیاں نکل جاوینگی۔

پسوؤں کو دور کرنا:۔ اندرائن (تمہ) کو پانی میں ملاکر رکھیں اور جب ضرورت پڑے چھڑک دیویں تمام پسو بھاگ جاویں گے۔

مچھر دور کرنا:۔ گوندہ کا گوند جلانے۔ و دارچینی و لونگ کے تیل کو پانی میں ملاکر چھڑکنے سے مچھر پاس نہیں آوینگے۔ بلکہ پاس والے بھی بھاگ جاوینگے۔

سانپ بھگا دینا:۔ جس مکان میں سانپ ہو وہاں پیاز اور لہسن کے چھلکوں کی دھونی کریں۔ یا بارہ سنگھا کے سینگ اور بکری کے سم اور عاقرقرحا کا دھواں کریں۔

سل اور دق کے مریضوں کو تمباکو سے خاصکر پرہیز لازم ہے صاف ہوا اور لمبی سانس لینا اس کا خاص علاج ہے۔

مُسکرات کے کھانے سے قوت زائل ہو جاتی ہے۔

جذام والے کو گوشت اور دمہ کے مریضوں کو ارہر کی دال اور تپ بخار میں دودھ منع ہے۔

بخار کی نوبت کے وقت مریض کو ہنسانا نوبت کو کم کرتا ہے۔

مرگی کے مریض کو دورہ کے وقت آک (مدار) کی جڑ بکری کے دودھ میں پیس کر ناک میں ٹپکاویں آنکھ کھولدیگا۔

سکتہ کے مریض کو حجامت بنواکر چھٹانک ۲ ماشہ آدمی کے پیشاب میں ملاکر سر پر ملیں فوراً ہوش میں آجاویگا (دیش اپکارک)

# کیسر کی کیاری

اجنبی۔ جناب آپ تو بے طرح دیکھ رہے ہیں گستاخی معاف کیا میرے جسم پر کوئی ایسی شے ہے جو آپ کو حیران کرتی ہے۔

دوسرا اجنبی۔ جی ہاں۔ میری چھتری جو آپکے ہاتھ میں ہے۔

---

نوکر۔ جناب ایک شخص بل لیکر آیا ہے۔

آقا۔ اس سے کہدو کہ پھر کسی وقت آئے۔

نوکر۔ نہیں جناب۔ اُس کے پاس آپکا بل ہے۔ اس کی قیمت ادا کرنے آیا ہے۔

آقا۔ اُس جنٹلمین کو جلدی اندر بلاؤ۔

---

زوجہ۔ پیارے چارلس۔ ڈاکٹر کہتا ہے کہ مجھے آب و ہوا تبدیل کرلی چاہئے۔

شوہر۔ کچھ مضائقہ نہیں محکمہ آثار الموسم کی رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ کل سے ہوا میں خنکی آجائیگی اور موسم بدل جائے گا۔

---

طالب۔ تم نے شادی کی درخواست رد کرکے سچ مچ میرے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کردئے ہیں۔

مطلوبہ۔ (طالب کے سینے سے کان لگاکر) بالکل نہیں دل کی حرکت صاف ہے۔ ہاں قدرے اختلاج قلب ضرور ہے جو غالباً سگریٹ نوشی کا نتیجہ ہے۔

طالب نے قسم کھائی کہ آیندہ وہ کسی ایسی نوجوان عورت سے دل نہیں لگائیگا جو میڈیکل کالج میں پڑھتی ہو۔

---

ظریف۔ جب میں مرونگا تو دنیا کے تمام بڑے بڑے شہر میری زادبوم کی بابت باہم جھگڑینگے۔

ستم ظریف۔ یعنی ایک دوسرے کو الزام لگائینگے۔

---

چند طالبعلم شکار کیلئے جارہے تھے ان میں سے ایک کو جو نرا مخفش سے کم نہ تھے۔ کہا گیا کہ شکار کے وقت کچھ بات نہ کرنے تاکہ جانور ڈر کر بھاگ نہ جائے۔ اتفاق سے ایک ہرنی نظر آئی۔ آپ فارسی میں کچھ بول گئے۔ جس سے ہرنی بھاگ گئی۔ جب ساتھیوں نے ملامت کرنا شروع کیا تو کہنے لگے کیا میں یہ کیا ہرنی فارسی بھی جانتی ہے ہاہاہا

# اشتہارات

## تشنج اور امراض گردہ

شراب نے گردوں پر کیا اثر کیا

دو برس ہوئے کس طرح صحت کلی حاصل ہوئی۔ اور ابتک تندرست ہوں۔

۴ د ، برانسٹن بلیس ہمپسٹن سکویر شین ہین موٹلیک لندن۔ انگلینڈ

انیس سال تک میں نے تشنج اور امراض گردہ کی سخت تکالیف برداشت کیں۔ اور بارہا جانکنی کی سی حالت میں فرش پر لوٹا کیا۔ دو مرتبہ ہسپتال میں داخل ہو کر تشنج کے لئے اپریشن کرائے۔ اور میں تاحیات ان تکالیف کو ہرگز فراموش نہ کرونگا جو مجھے ان دنوں جھیلنی پڑیں اور ڈاکٹروں نے فتوی دیدیا تھا کہ میں تین ماہ سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن شکر ہے کہ میں دو سال سے ابتک زندہ سلامت اور تندرست ہوں اور جو کچھ میری آج حالت ہے وہ میری زندگی بھر میں کبھی نہ ہوئی ہو گی۔

میری مرض کا آغاز اس طرح ہوا۔ ایکدن میں نے کام کرتے کرتے جب آرام لینے کے لئے پیچھے کی جانب کمر کھینچی تو مجھے اس مقام پر جہاں گردے واقع ہیں سخت درد کی تکلیف محسوس ہوئی جھکتے وقت بھی ایسا ہی درد معلوم ہوتا۔ پھر تو یہ حالت ہوئی کہ راتوں کو اچھی طرح نیند نہ آیا کرتی پیشاب کرتے وقت بھی تکلیف ہوتی۔ اگرچہ ڈاکٹروں نے اپنی اپنی تمام کوشش کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا لیکن میری تکلیفیں کم ہونے کی بجائے روز افزوں بڑھتی گئیں۔ اگر میں شراب کا کوئی ہلکا پیتا تو اس سے گردوں پر ایسا صدمہ پہنچتا کہ ہفتہ بھر تک مجھ سے بستر نہ چھوٹتا لیکن شکر ہے کہ جب سے میں نے ڈون صاحب کی درد کمر اور گردے کی گولیاں استعمال کرنی شروع کی ہیں مجھ کو اپنا گلاس پینے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

ڈون صاحب کی گولیوں کے چار بکس ختم کرنے کے بعد مجھ کو انکا اثر محسوس ہونے لگا۔ لیکن میں نے انکا استعمال جاری رکھا۔ پانچویں بکس نے مجھکو صحت کلی بخشی۔ جبکہ اور کسی دوا نے مجھکو مطلق فائدہ نہ دیا تھا تو آپ خیال کر سکتے ہیں کہ حالت کی اس تبدیلی سے مجھکو کس قدر خوشی و مسرت حاصل ہوئی ہوگی۔ ایک ماہ مینے اس کا اور استعمال کیا اور اس چھ مہینے کے عرصے میں ان حیرت انگیز گولیوں نے میرے تشنج اور امراض گردہ کی جڑ بنیاد تک کھود ڈالی۔

اور اس وقت سے لیکر ابتک اس منحوس مرض نے پھر کبھی عود نہیں کیا۔ سنکڑوں آدمی جن کے ساتھ میں لندن میں کام کرتا تھا ~~میری پہلی سخت تکلیف اور ... کے شاہد ہیں اور مجھے کامل~~ یقین ہے کہ اگر میں اس وقت ڈون صاحب کی درد کمر اور گردہ کی گولیاں استعمال نہ کرتا تو ... ہرگز زندہ موجود نہ ہوتا

(دستخط۔ جابج پرسٹ)

ڈون صاحب کی درد کمر و گردہ کی گولیاں ہر ایک ... ہر بکس یا ۶ بکس ... روپیہ میں تمام ... دوا فروشوں سے دستیاب ہو سکتی ہیں یا ... قیمت ارسال کرنے پر بلا محصول ذیل کے پتہ سے ... براہ راست طلب کی جا سکتی ہیں۔

فاسٹر میکیلین کمپنی نمبر ۸۔ وارڈ سٹریٹ۔ آکسفورڈ اسٹریٹ لندن انگلستان

---

(۴) ۶ مئی

## اشتہار

اپنے ساتھیوں اور معزز اصحاب کے دس نام ارسال کرنے والوں کو ایک جلد تحفہ ہود س مفت اور ماہ جون ۱۹۰۹ کو قرعہ ڈالنے پر ایک گھڑی قیمتی عہ۵ انعام ملیگی۔

سلیم اللہ خاں اینڈ کمپنی موری گیٹ لاہور

---

(۲) ۶ مئی

## ضرورت

مسلم ٹریڈنگ کمپنی لاہور کے بیس حصص (فی حصہ بالخرید پیہ بجائے یکصد روپیہ کے ۹۵ کو فروخت کرنے منظور ہیں۔ جو صاحب خریدیں۔ معرفت دفتر آرمی نیوز کے خریدار ۱۱۷۹ کو مطلع کریں۔ تمام خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ سے ہونی چاہئے۔ خریدار نمبر ۱۱۷۹۔ معرفت مینیجر آرمی نیوز لودیانہ

---

(۲) (۳)

## ضرورت

ایک نہایت ہوشیار اور تجربہ کار جنٹل درزی کی ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ نقول اسناد۔ بخدمت کوارٹر ماسٹر صاحب بہادر پلٹن ۶۶۔ پنجابیز مالاکنڈ آنی چاہئیں۔

---

## ضرورت

آرمی نیوز پریس کے لئے ایک لائق مترجم کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی میں اچھا ماہر ہو۔ اور اردو میں اعلی درجہ کا ترجمہ کر سکتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت۔

درخواستیں بنام مینیجر آرمی نیوز پریس لودیانہ آنی چاہئیں

---

## نوٹس

بی۔ ڈی۔ کپور اینڈ سنز جنرل کنٹری سٹور سپلائیرز و پروپرائٹر ہند دیشی ہوزری فیکٹری لودیانہ سے ہر قسم کا مال عمدہ اور کفایت ملتا ہے نمونہ جات طلب فرما کر ملاحظہ کیجئے۔ اور جو چیز درکار ہو طلب فرمائیے آپ کو بہت کفایت سے ملیگا۔

ہمارا پتہ۔ بی۔ ڈی۔ کپور۔ اینڈ سنز۔ لودیانہ۔

---

## فوجی قواعد کی کتابیں

سیمیفورک الفبیٹ تیار ہے جلد منگوائیے قیمت

اردو ۳ ناگری ۳ گورمکھی ۳

سگنلنگ جھنڈی کی کتاب کا ضمیمہ چھپکر تیار ہے۔ اردو ۲ قیمت ایڈیشن

ملنے کا پتہ۔ ہیرالال کمپنی مالکان آرمی نیوز پریس لودیانہ

---

## ہندو بسکٹ کمپنی لمٹیڈ دہلی

جسکو بسکٹوں کے اعلی ہونے کی وجہ سے تمغہ جات طلائی ہندوستانی صنعتی نمائشوں میں جو بمقام کلکتہ ماہ دسمبر ۱۹۰۶ء و سنہ ۱۹۰۹ء میں منعقد ہوئیں عطا ہوئے

اس کمپنی کے کل بسکٹ اعلی قسم کے بذریعہ کل زیر نگرانی تجربہ کار بنتے ہیں اور خوبصورتی اور نفاست میں بے نظیر لطیف خوشگوار اور زود ہضم ہوتے ہیں چند خاص وجوہات ہیں جنکی وجہ سے ان کو استعمال کرنا چاہئے یہ ہیں

(۱) ہر قوم اور ہر ملت کا آدمی بلا لحاظ قومیت اسکو استعمال کر سکتا ہے

(۲) ہر وقت تازہ دستیاب ہو سکتے ہیں ولایتی بسکٹ عموماً کئی ماہ کے رکھے ہوتے ہیں۔

(۳) وبائی ایام میں یہ بہت مناسب اور بے خطر ہوگا کہ عوام ان بسکٹوں کو جو دہلی میں بنتے ہیں یہاں وبا بالکل نہیں ہے استعمال کریں نمونہ منگوا کر ملاحظہ کریں اور پھر آرڈر دیں قیمت نمونے کے بکس کی ایک پونڈ سائز ۱۰ اور دو پونڈ سائز عہ بلا کرایہ ریل۔ جو کہ ذمہ خریدار ہوگا کمپنی کے تیار شدہ بسکٹ کافی شاپس میں بھی استعمال ہوتے ہیں اور دیسی افسران کیطرف سے دو کمیشن بھی بسکٹوں کا تین وقت امتحان کر چکے ہیں انہوں نے کوئی نقص نہیں پایا اور سب بڑی خوشی سے استعمال کرتے ہیں

رجسٹری ایل ۳۲۳

Rajistred No L 323

نمبر (۲۶) لودیانہ شنبہ ۱۹۰۶ء جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کار آمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے +

یہہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت وصنعت۔ زراعت وتجارت۔ حفظ صحت تہذیب اخلاق۔ سائنس وفلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری وخیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم وفنون جمع کرنا۔ دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سڈیشن اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانیکی کوشش کیجاتی ہے +

## شرح چندہ

| | | معہ محصول |
|---|---|---|
| ہندوستان و برما وغیرہ | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | للعہ ر |
| | پیشگی سالانہ اعلی کاغذ پر | صعہ ر |
| ممالک غیر | پیشگی سالانہ اعلے کاغذ پر | صہ ۱۲ار |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول عہ۔ مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئیے۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔

## اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | سہ ر | ۱۴ار | عا | ہے | سے |
| نصف کالم | سے | عہ | للعہ | للعہ | معہ |
| پورا کالم | صہ | عیعہ | للعہ | ہیعہ | ماعہ |
| پورا صفحہ | عہ | بیعہ | لعہ | ماللعہ | ماللعہ |

بطور ضمیمہ اشتہارات شائع ہونیکی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینے والو!

بلاشبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن یہہ تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فائدہ متصور ہے۔ بہت سے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیے لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضائع کرتا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں۔ ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید بیشمار اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسی کی نظر ہی نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سولہ آنے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں دس بیس سردار اس کے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ شنگھائی سے لیکر پنجاب اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اس کے قدردان موجود نہوں غرض آدمیوں سے لیکر کروڑپتیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار اگر ایک توجہ دینے والے بیٹھ

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

کیا بھروسہ ہے زندگانی کا ٭ آدمی بلبلہ ہے پانی کا

ہم خرما و ہم ثواب

خریداران آرمی نیوز کے سوا دُنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ بیس گنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثا کو مل جائے۔ جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے۔

## قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زاید چندہ لیکر نہیں بلکہ سیالعل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کر کے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قایم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا

(۲) ہر سال یکم جنوری سے اسر دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا۔ مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ کو چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیاں کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہوں تو اسصورت میں دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایکماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہئے۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک ترین مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگہ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہیوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہئے۔

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض مثل سل۔ دق۔ تپ محرقہ۔ طاعون۔ نا لقوہ یا اسٹرک بخار یا ہیضہ و اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اُٹھانے کے مستحق نہوں گے۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے آفیسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچے نہیں ٭

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں یا درخواست خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا۔ اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زایل ہو جائینگے۔ اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسرشان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دیسکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جاسکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اسکی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے۔ لیکن چندہ کسی حال میں کم نہیں لیا جائیگا۔

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں انکے ورثا کا حق نہوگا۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدہ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد دیلگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایکسال تک اخبار خریدے جس کا پیشگی چندہ چار روپیہ امدادی رقم میں سے وضع کر کے باقی روپیہ اس کو دیا جایا کریگا۔ اور اخلاقی فرض ہوگا کہ اور لوگوں کو خریدار بنائے۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے۔ کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا۔ اور کمپنی کی ہمیشہ یہہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ نہ اُٹھائے۔ عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کی جائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قایم ہو۔

نوٹ: سنہ ۱۹۰۳ء کی بابت رسالہ ملٹری پولیس کے صوبیدار شیدیال مرحوم کے ورثا کو للعہ روپیہ امداد دیگئی ہے سنہ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۸۰/۷ روپیہ مندرجہ ذیل خریداران کے ورثا کو دیا گیا ہے کوت دفعدار صلابت خاں نارنول۔ نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بارڈر ملیٹری پولیس کوہاٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ۔

المشتہر

منیجر آرمی نیوز پریس لودیانہ

# آرمی نیوز

لودیانہ - شنبہ - ۲۶ مئی ۱۹۰۶ء


## شعاع امید

### ہمدردانہ حکومت

حضور پرنس آف ویلز کی تشریف آوری پر جس جوش و اخلاص کے ساتھ رعایائے ہند نے آپکا خیر مقدم ہر مقام پر کیا تھا - اور جس خلوص کے ساتھ ہر ایک فرقہ کی رعیت نے لائلٹی کا اظہار کیا اس کا ولیعہد بہادر پر اثر پڑے بغیر نہیں رہ سکتا تھا - ہم نے اسی زمانہ میں لکھدیا تھا کہ شہزادہ کی تشریف آوری کا نتیجہ ہندوستان کے حق میں بہت عمدہ ہوگا - اگرچہ بظاہر یہ صحیح ہے کہ ولیعہد سلطنت کو نظم و نسق قلمرو میں بہت تھوڑا دخل ہے - تمام حکمت عملیاں وزراء کے ہاتھ میں ہیں لیکن خاندان شاہی امراء و وزرائے انگلینڈ میں بڑا انفلوئنس رکھتا ہے اور ملک معظم کی ذات بابرکات کو ممالک غیر کے تعلقات میں بڑا بھاری دخل ہے - ہز مجسٹی کے خلق اور فرزانگی اور پرسنل مقناطیس سے تعلقات بین الاقوام میں انگلستان کو غیر معمولی فائدہ پہنچا ہے - اور سچ تو یہ ہے کہ ملک معظم نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا ہے - انگلش اور فرینچ قومیں صدیوں سے باہم حریف اور مخالف رہی ہیں اور دنیا میں کوئی شخص یقین نہیں کر سکتا تھا - کہ فرانس اور انگلینڈ کے مابین کبھی صفائی ہوگی - جنگ ٹرنسوال کے زمانے میں انگلستان کے خلاف جو نفرت براعظم میں پھیلی ہوئی تھی خصوصاً ہالینڈ - جرمنی اور فرانس میں وہ اخبار خوان اصحاب پر مخفی نہیں - تمام یوروپ کے اخبار جس شد و مد سے دولت برطانیہ پر حملہ آور ہو رہے تھے اس سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ تمام طاقتیں متفق ہو کر انگلستان کو کچل ڈالینگی - تمام ملکوں سے والنٹیر بوئروں کی مدد کو گئے - غرضیکہ انگلستان کی پوزیشن نہایت نازک ہو رہی تھی - مگر یہ محض ہمارے شہنشاہ کا ٹیکٹ اور اقبال اور دانائی تھی کہ اول تو ونیا ہی میں رہ کر اس ناگوار جنگ کا خاتمہ کیا - اور پھر رفتہ رفتہ بہت سے ممالک میں دورہ کر کے اور پھر یکے بعد دیگرے ملکی یوروپین تاجداروں کو انگلستان میں مدعو کر کے اپنا گرویدہ کر لیا اور جس طرح چاند گہن سے نکلتا ہے پھر انگلستان کا مطلع غیر ہر دلعزیزی کی گھٹاؤں سے صاف ہوگیا - اور وہ آج پھر اسی طرح سب سے زبردست - سب سے بڑی اور سب سے باعزت سلطنت ہے جیسی کہ پورے وار سے پہلے تھی بلکہ جاپانی اتحاد اور روس کی تباہی اور فرانس کی دوستی کی وجہ سے آج اس کی شان اور بھی دوبالا ہے -

ہمارے ولیعہد بہادر کو بھی خوش خلقی انسانی ہمدردی بلند نظری - غرضیکہ سبھی اپنے والد ماجد اور دادی سے ورثہ میں ملی ہے - ہندوستان کی مختصر سیاحت میں آپکی بالغ اور ملتہبی نظر نے فوراً دیکھ لیا کہ رعایا کا اظہار وفاداری مصنوعی نہیں ہے - در انتظام سلطنت میں باوجود ہر قسم کی خوبیوں کے جس بات کی کمی تھی اس کو تھوڑے ہی دنوں میں تاڑلیا - لندن میں ۷ ماہحال کو حضور پرنس اور پرنسس آف ویلز کے سیاحت ہند سے بخیریت تمام واپس آنے پر شہر کی طرف سے گلڈ ہال میں جلسہ دعوت کیا گیا تھا - جن بازاروں سے دیرر ائیل ہائینس کی سواری گزری وہ آراستہ کئے گئے تھے - ہوس گارڈز کا ایک سکواڈرن اور ملک معظم کے ہندوستانی اردلی شاہی گاڑی کی اسکورٹ میں تھے - دیرر ائل ہائینس کا پبلک نے بڑا پرجوش استقبال کیا -

جام صحت کے جواب میں ولیعہد بہادر نے نصف گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک تقریر کی اور اپنے سفر کے دلچسپ مشاہدات بیان کئے - والیان ریاست کی وفاداری یکدلی عالی ہمتی اور مردانہ طبینت کا ذکر کیا اور برٹش حکام کی مشقت پسندی اور بیدار مغزی کی داد دی جو قلیل تعداد میں ہیں اور طرح طرح کی تکلیفیں اٹھا کر مختلف فرقہ ہائے رعایا کے قائمقاموں کے ساتھ ملکر کام کر رہے ہیں ولیعہد بہادر نے ہندوستان کی قابل تعریف فوج اور تعلیم گاہوں کی عمدگی کا بھی ذکر فرمایا اور ارشاد کیا کہ اس خیال کی ہمیں تصدیق ہوگئی ہے - کہ ہندوستان ایک واحد ملک نہیں بلکہ براعظم ہے حضور ممدوح نے فرمایا کہ باشندگان ہند میں قناعت - سادہ زندگی - وفاداری اور مذہبی عقائد کی پختگی عام طور پر پائی جاتی ہے اور ارشاد کیا کہ جو کچھ ہم نے دیکھا اور سنا اس سے اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اگر ہم ہمدردی کا عنصر فراخی کے ساتھ داخل کر دیں تو ہندوستان پر حکومت کرنے کا کام بہت آسان ہو جائے - اور ہم پیش بینی کرنے کی جرات کرتے ہیں کہ اس ہمدردی کے بدلے میں رعایا کے دلوں میں حد سے زیادہ ہمدردی اور وفاداری پیدا ہوگی - آخر میں ہز رائل ہائنس نے فرمایا کہ ہر ایک انگریز سیاح انگلینڈ اور ہندوستان کے درمیان غلط فہمیوں کو دور کرتا ہے اور ہمدردی اور برادرانہ محبت کے بڑھنے کا سبب ہوتا ہے -

مسٹر جان مورلے وزیر ہند نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہندوستان کے ساتھ ہمارے تعلقات کی کنجی اور ہماری طاقت کا راز ہمدردی ہے ولیعہد بہادر کی تقریر دلپذیر کے سامعین کون لوگ تھے؟ وہ لوگ جو آجکل ارکان سلطنت میں جو سیاہ و سپید کے مالک ہیں یعنی وزیر اعظم اور تمام دیگر وزراء اور مدبران انگلینڈ جن میں لارڈ کرزن اور لارڈ امٹہل اور مسٹر جان مورلے وزیر ہند بھی شامل تھے - اس لئے امید کی جا سکتی ہے کہ ولیعہد بہادر کی ہدایت کا کچھ نہ کچھ نتیجہ ضرور نکلیگا - بلکہ اگر یہ کہیں کہ نتیجہ نکل آیا ہے تو بیجا نہ ہوگا کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی حکمت عملی میں قدرے تبدیلی واقع ہوئی ہے - اینگلو انڈین اخبارات کا طرز تحریر بدل گیا ہے - اور امید کی شعاع اہل ہند کے مایوس دلوں میں چمکنے لگی ہے -

شہزادہ نے بالکل سچ فرمایا کہ حکومت میں ہمدردی کا عنصر داخل کرنے کی ضرورت ہے - ہندوستان محض ہمدردی کا پیاسا ہے - حاکم اور محکوم کے درمیان کافی ہمدردی ہو تو اور کیا چاہیئے ہمدردی کے یہ معنی ہیں کہ جس خلق اور مروت کے ساتھ یوروپین حکام اپنے ہم قوموں سے پیش آتے ہیں ویسا ہی برتاؤ دیسیوں کے ساتھ ہو - مگر ایسا نہیں ہے اور اسی نقص کی طرف حضور پرنس آف ویلز نے توجہ دلائی ہے -

ہم امید کرتے ہیں کہ ہر ایک بڑا اور چھوٹا حاکم ولیعہد بہادر کی نصیحت پر کاربند ہونے کی کوشش کریگا - اگرچہ بہت سے حکام اس وقت بھی موجود ہیں جو رعایا سے سچی ہمدردی رکھتے ہیں اور وہ دیوتاؤں کی طرح تقدس اور عزت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں لیکن ان کا بھی گھاٹا نہیں - جن کے رویہ سے حاکم و محکوم کے درمیان مغائرت کی خلیج گہری ہوتی جاتی ہے

ہمعصر پائنیر رقمطراز ہے کہ اس میں ذرا شک نہیں کہ باشندگان انگلینڈ تہ دل سے اس بات کے خواہاں ہیں کہ اس وسیع ملک کے تمام باشندے شاد اور خوشحال رہیں چنانچہ قحط یا زلزلہ یا اور کسی مصیبت کے وقت میں وہ ہمیشہ فیاضی سے مدد کرنے کو تیار پائے گئے ہیں - وہ لکھتا ہے کہ بعض غیر ملکوں میں اور ہندوستان

ہیں بھی بعض شخص یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہم ہندوستان پر اس مطلب سے قابض ہیں کہ اس سے انگلش قوم کو بہت فائدہ پہنچتا ہے اور ہندوستان سپہر سلطنت میں بڑا چمکدار ستارہ ہے - یہ خیال ہمارے اغراض و مقاصد کی نسبت اگر بالکل غلط نہیں تو ناقص ضرور ہے -

وہ لکھتا ہے کہ "ہندوستان میں انگریزی حکومت ہندوستانیوں کی مدد کے بغیر قایم نہیں ہوئی کیونکہ ان کو یقین تھا کہ انگریزی حکومت اس بدعملی اور تمام سکھاشاہی حکومتوں سے بہتر تھی جو گزشتہ صدی میں اس ملک میں موجود تھیں - وہ یہ بھی کہتا ہے کہ ہندوستان مفتوح ملک نہیں ہے یہ فقرہ ایک انگریز اخبار نویس کی قلم سے پہلے دفعہ نکلا ہے - جو بالکل سچ ہے گر تلوار سے فتح کیا ہوا ملک ہوتا تو یہ ناممکن تھا کہ گنتی کے انگریز اس پر حکومت کر سکتے

یہ ایسا ملک ہے جہاں عام لوگوں کی کثرت رائے نے خود اپنی حکومت کے لئے اپنے اور اپنی اولاد کے فائدہ کے خیال سے ایک زبردست اور دیانتدار گورنمنٹ کو پسند کیا ہے"-

یہ الفاظ پایونیر میں دیکھکر ایکدفعہ تو تعجب ضرور ہوتا ہے کہ کیا یہ وہی پایونیر نہیں ہے جو ہمیشہ دیسیوں کے حقوق اور آرزوؤں کے پایمال کرنے پر تلا رہتا ہے اور جو اس جماعت کا آرگن ہے جس کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے ہندوستان کو تلوار سے فتح کیا اور تلوار سے ہی قابو میں رکھیں گے - مگر شاید اب ہوا کا رخ بدلنے لگا ہے - شاید اب ہندوستان کے اچھے دن آنے والے ہیں - اور شاید زمانہ کا وہ دور شروع ہونے والا ہے جس کی ہوا خواہان ہند مدت سے آرزو کرتے ہیں -

**مسلمان اور بینک** - سردار احمد صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر کا ایک آرٹیکل "مسلمانوں کے افلاس کے اسباب اور اس کا علاج" کے عنوان سے اخبار وطن میں درج ہوا ہے جس میں وہ تحریک کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو کوشش کر کے کم سے کم تین سو بینک مختلف مقامات میں کھول لینے چاہئیں اگر ہر ایک بینک دو لاکھ روپیہ سے جاری ہو تو قریباً ۵ لاکھ روپیہ پرافٹ بھی ہو جائیگا جس سے کم سے کم ۲۴ ہزار روپیہ حصہ داروں کو اور ۲ لاکھ امانت رکھنے والوں کو سالانہ منافع مل سکتا ہے - یعنے ۳۰۰ بینکوں سے ۷۲ لاکھ روپیہ حصہ داروں کو اور ۶ کروڑ روپیہ امانت رکھنے والوں کو آمدنی ہوگی - وہ لکھتے ہیں کہ بینکوں کا کوئی ایک فائدہ نہیں ہے ہزاروں فائدے ہیں -

جس قدر خواندہ نوجوان ملک میں بیکار ہیں کچھ بینکوں کی ملازمت میں لگ جائیں گے کچھ تجارت میں -

شاید کوئی یہ کہے کہ میں بینکوں کو تجارت پر کیوں ترجیح دیتا ہوں کیوں ایسا نہیں بتلاتا کہ اس میں سب کا روپیہ لگ جائے اور فائدہ بھی زیادہ ہو اس کی بابت یہ عرض ہے کہ یہ بینک نہیں ہیں بلکہ سرمایہ ہے جس سے تجارت کی بنیاد پڑتی ہے - جس قدر روپیہ مسلمانوں کا متفرق طور پر پڑا ہوا ہے - وہ ایک جگہ اکٹھا ہو جائے اس وقت تجارت کے سارے کام چل سکتے ہیں مگر بینک بغیر روپیہ ایک جگہ اکٹھا نہیں ہو سکتا کیونکہ روپیہ لوگ اسی صورت میں دے سکتے ہیں جب ان کو اسی وقت فائدہ ملنے لگے اور یہ بینکوں سے ہی ہو سکتا ہے تجارت میں نفع اور نقصان دونوں کی امید ہوتی ہے مگر بینک میں کسی قسم کا خطرہ نہیں - علاوہ ازیں بینک میں روپیہ رکھنے کے لئے کوئی دقت نہیں ہے کہ اس کے لئے بہت کچھ سوچنا پڑے وہ ایک سیدھا کام ہے کہ سالانہ یا ششماہی ہے کہ اس قدر فائدہ ہوگا -

بینک جب رجسٹری ہو جاتا ہے تو حصہ داروں کو اختیار نہیں کہ اس کو توڑ سکیں یا روپیہ خورد برد کر کے دیوالہ نکال کر لوگوں کو نقصان پہنچائیں کیونکہ وہ سرکار کی نگرانی میں ہوتا ہے - سرکاری طور پر حساب کتاب کی جانچ پڑتال ہوتی ہے ذرا سی غلطی اور کوتاہی پر منیجر کو سزائیں ہوتی ہیں وہ لکھتے ہیں کہ اس سال میں اگر دس بینک اور سو اس کی شاخیں جاری کر دیں تو سمجھو کہ ہم زندہ ہیں ورنہ مردہ - بینکوں کے منافع کے جائز یا ناجائز ہونے وغیرہ کی بابت کچھ دریافت کرنے کی ضرورت ہو تو بذریعہ خط و کتابت ڈپٹی صاحب سے اطمینان کر سکتے ہیں -

**دی انڈسٹریل بینک آف انڈیا** کی خریداری حصص کی درخواستیں برابر چلی آتی ہیں - امرتسر سے ایک ہی روز میں ۱۱۰ حصوں کی درخواستیں آئی ہیں اگر یہی رفتار جاری رہی تو ایک ہزار حصے بہت جلد پورے ہو جائیں گے - رجسٹری کے لئے کاغذ تیار ہو رہے ہیں - کئی ایک انگریزی اخبار والوں نے بینک کی تجویز پر خوشی ظاہر کی ہے - مورننگ پوسٹ نے ایک طویل ایڈیٹوریل نوٹ میں ذکر کیا ہے - اور اخبارات ہند کا سرتاج ہمعصر پایونیر رقمطراز ہے :-

لودیانہ میں ایک بینک جاری ہونا قرار پایا ہے جس کا مقصد دیسی صنعت و حرفت کو ترقی دینا اور صناعوں اور تاجروں کا حوصلہ بڑھانا ہے - اس کا نام دی انڈسٹریل بینک آف انڈیا رکھا ہے - سرمایہ ۵ لاکھ سو سو روپیہ کے حصوں میں منقسم ہے بورڈ ڈائرکٹران زبردست ہے اور اس میں ہر جماعت کے قائمقام شامل ہیں -

**جرمنی اور انگلینڈ** - کچھ شہنشاہ جرمنی کی بعض کارروائیوں سے اور کچھ فرانس اور انگلینڈ میں دوستی ہو جانے سے اہل جرمن اور انگریزوں کے مابین کشیدگی واقع ہو گئی ہے بعض امن پسند جرمن مدبر اور تجار چاہتے ہیں کہ شکر رنجی دور ہو جائے اور خاص اس مطلب سے جرمنی سے ایک چیدہ جماعت برگوماسٹروں کی لندن میں آئی ہے - لندن میں ایٹی کلب کی طرف سے ان کو دعوت دی گئی - لارڈ لونڈ مونٹہ اور مسٹر ونسٹن چرچل نے پرتپاک تقریریں کیں مسٹر چرچل برٹش نوآبادیوں کے نائب وزیر ہیں - انہوں نے کہا کہ اہل انگلستان اہل جرمن سے دلی محبت رکھتے ہیں - اور قیصر ولیم کی بہت تعریف کی اور ہز مجسٹی کو "امن کا وفادار خادم" کے لقب سے یاد کیا - ملک معظم نے جرمن برگوماسٹروں سے قصر بکھنگم میں ملاقات کی اسی روز لارڈ میئر نے مینشن ہوس میں دعوت دی شہنشاہ جرمنی نے ہز جرمن برگوماسٹروں کے لندن میں پرتپاک خیر مقدم کی بابت بذریعہ ٹیلیگرام شکریہ ادا کیا ہے -

**عہدنامہ روس و انگلینڈ** - برٹش ستارہ اقبال فی زمانہ کس قدر اوج پر ہے کہ دنیا کی ہر ایک بڑی طاقت اس کی دوستی کی آرزومند ہے - ادہر جاپان برٹش اتحاد میں اپنی سلامتی دیکھتا ہے - ادہر فرانس جو ہمیشہ سے حریف تھا اس کی دوستی پر ناز کرتا ہے - ادہر جرمنی دیرینہ غلط فہمیوں کے دور کرنے میں کوشاں ہے - اور اب روس بھی اسی دھن میں ہے کہ انگلستان کے ساتھ تمام متنازعہ امور ہمیشہ کے لئے طے ہو جائیں چنانچہ اخبار سٹینڈرڈ راوی ہے کہ روس اور انگلستان کے درمیان ایک عہدنامہ کے متعلق بات چیت ہو رہی ہے - یہ عہدنامہ معاملات ٹرکی - ایران - افغانستان - اور تبت کے تمام متنازعہ

امور کے متعلق ہوگا - روسی پارلیمنٹ کے باضابطہ کام کرنے کی دیر ہے کہ سب اس نامہ و پیام کی تکمیل ہو جائیگی -

**کولونیل کانفرنس اور ہندوستان** - مسٹر چیمبرلین کی اس تجویز کے متعلق کہ برٹش نوآبادیوں اور انگلستان کے مابین تجارتی اشتراک [illegible] رہا ہے کے ساتھ سلطنت برطانیہ کے غیر ملکوں کے ایک کانفرنس [illegible] [illegible] مسٹر چیمبرلین کا منشا تھا کہ اس کانفرنس میں ہندوستان کو شامل نہ کیا جائے - کیونکہ ہندوستان کے [illegible] میں جو محصول کے متعلق ہے [illegible] قائم نہیں رہ سکتی تھی مگر سر [illegible] بیرن [illegible] پارلیمنٹ میں بیان کیا ہے کہ کولونیل کانفرنس میں ہندوستان کے قائمقام بھی شامل ہونگے - کہتے ہیں کہ ہندوستان کے ہر ایک صوبہ سے ایک ایک ڈیلیگیٹ منتخب [illegible] ہوگا -

**بیریسال میں ایک اور جلسہ** - گزشتہ واقعات کے بعد یہ امید نہیں ہو سکتی تھی لیکن چونکہ گورنمنٹ مشرقی بنگال نے وہ سرکلر منسوخ کر دیا ہے جس کی رو سے بندے ماترم کا بولنا اور جلسے منعقد کرنا جرم تھا اور [illegible] جب احکام صاحب وزیر ہند یا وائسرائے کی ہدایت سے منسوخ کئے گئے ہیں - اس لئے ۱۳ مئی کو بیریسال میں ہندو مسلمانوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا - جلوس بھی نکلا - اور تقریریں بھی ہوئیں - اور سودیشی تحریک کے متعلق زور دیا گیا کہ غیر ممالک کی [illegible] کا دھبہ ہندوستان سے دور ہو جائے -

**منچوریا کا نقصان** - جنگ روس و جاپان کی وجہ سے باشندگان منچوریا کو سخت نقصان پہنچا ہے کیونکہ حریفین کی فوجیں ڈیڑھ سال تک اس ملک میں سرگرم پیکار رہی ہیں - دس لاکھ فوج کی نقل و حرکت سے زراعت کو کس قدر صدمہ پہنچا ہوگا منچوریا کے صرف جنوبی حصہ میں بقول وہاں کے گورنر کے ایک کروڑ ۳۵ لاکھ پونڈ کا نقصان دیسی باشندوں کو پہنچا ہے - علاوہ ازیں ۲ ہزار جانیں ضائع ہوئیں - اس نقصان کے ہرجانہ کا مطالبہ روس اور جاپان دونوں سے کیا جائیگا -

**ہندوستانی کارخانے** - پارچہ بافی کے کارخانوں کو ہندوستان کو کس قدر ضرورت ہے اس قدر گیرنے کی ضرورت ہے وہ ملک کی موجودہ فیکٹریاں بہم نہیں پہنچا سکتیں - سال گزشتہ کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام ملک میں صرف ۲۰۳ کاٹن ملز ہیں [illegible] سوت کاتتی ہیں اور باقی سوت اور کپڑا دونوں [illegible] ہیں - صوبہ بمبئی میں [illegible] فیصدی ملز ہیں گزشتہ [illegible] فیصدی مشین [illegible] میں تاہم ترقی کی یہ رفتار نہایت سست ہے - اونی پارچہ بافی کی صرف ۶ ملز ہیں - ایک کانپور میں - ایک دھاریوال میں - تین بمبئی میں اور [illegible] بنگلور میں - ان میں سے کانپور اور دھاریوال ملز معقول منافع حاصل کر رہی ہیں اور کام کی یہ کثرت ہے کہ جس قدر مانگ ہے اس کا عشر عشیر بھی وہ مہیا نہیں کر سکتیں -

کاغذ سازی کی تمام ملک میں صرف [illegible] ملیں - کاغذ کا ملک میں اس قدر توڑا ہے کہ نئے کارخانے جاری کرنے کی اشد ضرورت ہے -

**کلکتہ میں اہل اسلام کا ایک عظیم الشان جلسہ** گزشتہ اتوار کو منعقد ہوا جس میں ۴ ہزار سے زیادہ مجمع تھا - مولوی لیاقت حسین خان نے واقعہ بیریسال پر اظہار افسوس کیا اور ترکی اور انگلستان کے تنازعہ کی بابت بحث کی - گورنمنٹ مشرقی بنگال کے جابرانہ احکام پر اظہار ناراضی کیا گیا اور ریزولیوشنوں کی نقل وائسرائے کی خدمت میں روانہ کی گئی -

**اڈیٹر کا مذہب** - مسٹر الفرڈ نندی کے اڈیٹر ٹریبیون مقرر ہونے پر لاہور کے بعض اخباروں نے اعتراض کیا ہے کہ اخبار مذکور کے اڈیٹر ہمیشہ ہندو رہے ہیں اب عیسائی اڈیٹر کے ہاتھ میں کیوں اسکا چارج دیا گیا - لیکن معترض اتنا نہیں جانتے کہ ٹریبیون کوئی مذہبی اخبار نہیں ہے نہ ہندوؤں کا اخبار ہے وہ تو ایک خالص پولیٹیکل جرنل ہے اور پنجاب کی تعلیم یافتہ سوسائٹی کا مسلمہ آرگن ہے - سردار دیال سنگھ مجیٹھیہ خود ہندو نہیں تھے بلکہ برہمو عقیدہ رکھتے تھے خدا معلوم ایک پولیٹیکل اخبار کو اڈیٹر کے مذہب سے کیا واسطہ ہے -

بنگال کے تمام تعلیم یافتہ عیسائی کانگرس کے حامی ہیں - اور مسٹر نندی بھی انہیں عیسائیوں میں سے ہیں جو کانگرس کے سرگرم لیڈر بلکہ سکرٹری رہ چکے ہیں - ان کے دل میں وطن کی محبت ہے اور اڈیٹر کے لئے اتنا ہی کافی ہے خواہ مذہب اس کا کچھ ہو -

ہم دیکھتے ہیں کہ مسٹر نندی کی اڈیٹری میں ٹریبیون کی حالت بدل گئی ہے - اب ترتیب مضامین نہایت عمدہ ہے اور بہ نسبت سابق کے کافی اور زیادہ دلچسپ ہوتا ہے -

**روس و جاپان** - روس اور جاپان کے درمیان پھر ایک تنازعہ پیدا ہوا ہے - روسی کہتے ہیں کہ کوریا زیر سایہ جاپان نہیں ہے کیونکہ صلحنامہ میں کوریا کو خود مختار تسلیم کیا گیا ہے - انگلستان اور جرمنی جاپان کی تائید کرتے ہیں -

**طلبا کا غدر** - میڈیکل کالج لاہور کے اسپتال اسسٹنٹ کلاس کے ۲۰۶ طالب علم بیدلی کے ساتھ کالج چھوڑ بیٹھے ہیں وہ دو ہندوستانی پروفیسروں کی بدسلوکی کے شاکی تھے پرنسپل صاحب نے ان کی فریاد کو نہ سنا - اس لئے وہ سٹرائیک پر آمادہ ہوئے - آخر صاحب پرنسپل نے ان کو ۴۸ گھنٹہ کے اندر بورڈنگ خالی کرنے کا حکم دیا - اور وہ بورڈنگ سے چلے گئے - ممکن ہے کہ طلبا کی اس میں کچھ غلطی ہو لیکن حکام کالج کو بھی اس قدر سختی زیبا نہیں ہے - استادوں اور شاگردوں کے مابین مشرق میں ہمیشہ والد اور اولاد کا رشتہ سمجھا گیا ہے مگر انگریزی ڈھنگ کی تعلیم جب سے جاری ہوئی جابر حاکم اور سرکش رعایا کے سے تعلقات دیکھے جاتے ہیں - پرنسپل صاحب کو ان کی شکایات سننی چاہئیں - یہ نہیں ہو سکتا کہ ۲۰۶ لڑکے سب کے سب پاگل ہو جائیں آخر کیا وجہ ہے کہ یہانتک نوبت پہنچی کہ وہ اپنی آیندہ زندگی کی امید دل کو خاک میں ملانے پر مستعد ہوئے - ایسا نہیں ہو سکتا کہ بلا وجہ اتنی بڑی تعداد طلبا کی بیزار ہو جائے - اگرچہ سٹرائیک زمانہ حال میں لیبر کے مانند لازم و ملزوم ہے اور غریب مزدوروں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ایک ضروری عنصر ہے مگر طالب علموں کے لئے بالکل غیر موزوں ہے -

لاہور کے تمام کالجوں کے طلبا کا ایک جلسہ بصدارت منشی محبوب عالم صاحب منعقد ہوا جس میں میڈیکل کالج کے طالبعلموں سے اظہار ہمدردی کیا گیا -

**تعلقات روس و انگلینڈ** کے متعلق لندن ٹائمز لکھتا ہے کہ اس وقت کچھ فیصلہ نہیں ہو سکتا جب تک روس میں اندرونی امن اچھی طرح نہ ہو جائے مگر سٹینڈرڈ لکھتا ہے کہ تمام باتیں طے ہو چکی ہیں صرف عہدنامہ ہونا باقی ہے - بقول ان کے

ایران اور خلیج فارس کے متعلق طے پایا ہے کہ روس خلیج فارس میں کوئی بندرگاہ بنانی نہیں چاہتا ہے۔ لیکن شمالی اور جنوبی ایران میں روسی اور برٹش حلقۂ اثر کی حد قایم ہوگی۔ اور میجر لیکے نکسان دونوں حلقوں کی حد فاصل ہے -

بغداد ریلوے کی بابت سٹینڈرڈ لکھتا ہے کہ ریلوے کا سوال بڑا پیچیدہ ہے - غالباً بغداد ریلوے کے متعلق ایک جدا عہد نامہ ہوگا - اور مجوزہ روسی و برٹش عہد نامہ میں علاقہ ٹرکی کے متعلق یہ اصول قرار پایا ہے کہ سلطنت ٹرکی کی موجودہ حالت برقرار ہے اور افغانستان اور تبت کی حالت میں بھی کچھ تبدیلی نہ کی جائے -

بقول ڈیلی ٹیلیگراف روس اور انگلینڈ میں دوستانہ تعلقات قایم کرنے کی غرض سے روسیوں نے برٹش بیڑہ جہازات کو مدعو کیا ہے اس لئے آبنائے انگلستان کا بیڑہ ماہ جولائی کے آخر میں کرانسٹڈ کو جائیگا اور روسی ان کی خاطر و مدارات میں اہتمام بلیغ کرینگے -

---

**جدید بندرگاہ** - چونکہ رائے بور وزیا نگرام ریلوے کی تعمیر منظور ہوگئی ہے اس لئے مدراس گورنمنٹ نے گورنمنٹ ہند سے تحریک کی ہے کہ وزیانگرام کے بندرگاہ کو اس قابل بنایا جائے کہ تجارتی جہاز آسانی سے آمد و رفت کر سکیں -

اگر گورنمنٹ ہند نے اس تجویز کو منظور نکیا تو یہ بھی ارادہ ہے کہ مقامی طور پر قرضہ لیکر بندرگاہ بنا لیا جائے -

---

**بارش کا طوفان** - شنبہ گذشتہ کو رنگون اور گرد و نواح میں نہایت غیر معمولی بارش ہوئی - دن بھر میں ۹ انچ پانی پڑا اس قدر قلیل عرصہ میں اتنی بارش یہاں کبھی نہیں ہوئی تھی - یہ طوفان لوکل مونسون کی آمد کا پیش خیمہ نہیں تھا - اس طوفان میں بجلی گرنے سے بھی کئی جانیں ضایع ہوئیں - ایک ہندوستانی ہلاک ہوا اور اس کے ساتھی کی ناک کٹ گئی - ایک برہمی کسان معہ دو بیلوں کے مارا گیا - دو اور ہندوستانیوں کو سخت صدمہ پہنچا - رنگون کے تار گھر کی عمارت میں بھی شگاف ہو گیا ہے رنگون کے لبعیث سکول کے گھنٹہ گھر پر بجلی گری جس سے گھنٹہ گھر منہدم ہو گیا اور کئی کمروں کی دیواروں کو نقصان پہنچا مگر خیریت یہ تھی کہ اس روز مدرسہ میں تعطیل تھی -

---

**یتیم خانہ** - فیروزپور کے آریہ یتیم خانہ کو معقول امداد گورنمنٹ پنجاب نے از راہ فیاضی عطا کی ہے - اس کی وجہ سے مہتممان یتیم خانہ کا حوصلہ بڑھ گیا ہے - اور رفاہ عام میں ایک اور قدم بڑھانے کو تیار ہو گئے ہیں - ان کا ارادہ ہے کہ بیواؤں کی رہایش اور تعلیم و تربیت کے لئے ایک بیوہ خانہ قایم کیا جائے اس کے لئے ایک ایسی عمارت تجویز کی گئی ہے جس میں سر دست سو بیوائیں بود و باش کر سکتی ہیں - فنڈ جمع ہو رہا ہے اور آریہ سماجوں سے درخواست کی گئی ہے کہ ایسی بیواؤں کو تلاش کر کے بھیجیں جن کا کوئی خبرگیراں نہو -

---

**مدراس ریلوے** کے منیجر نے ریلوے سٹیشنوں اور سٹیشنوں کے باغیچوں کو عمدہ حالت میں رکھنے کے متعلق سالانہ معقول زر انعام عطا کرنے کی بابت جدید قواعد نافذ کئے ہیں - یہ نہایت عمدہ ترکیب ہے - جس کی وجہ سے تمام سٹیشن صفائی اور خوبصورتی میں ترقی کرینگے - اگر اسی طرح ریلوے پکھانا اور شیرینی اور میوہ بیچنے والوں کے لئے انعام مقرر کئے جائیں تو وہ سڑی ہوئی چیزیں نظر نہ آیا کریں جو عموماً مسافروں کو ملتی ہیں - خدا جانے اس بات کا کب انتظام ہوگا کہ کھانے پینے کی چیزیں سٹیشنوں پر صرف عمدہ اور نفیس ملا کریں

---

**سر ولیم** ویڈربرن کی دختر کی شادی جو پچھلے دنوں لنڈن میں ہوئی ہے اس تقریب پر اس قدر ہندوستانی شریک تھے کہ آجتک کسی انگلشمین کی شادی میں کبھی شریک نہوئے ہونگے - وجہ یہ کہ سر ولیم ہندوستان کے سچے دوست اور ہوا خواہ ہیں منجملہ دیگر مہمانوں کے حسب ذیل مشاہیر ہند تشریف رکھتے تھے :-

مسٹر اور مسز یوسف علی - مسٹر اور مسز امیر علی - مسٹر اور مسز ڈبلیو سی بونرجی - سر - ایم اور مس بہاونگری - آنریبل جسٹس بدر الدین طیب جی - مسٹر اور مسز بلگرامی - مسٹر اور مسز خورشید جی - مسٹر دادابھائی نوروجی - مسٹر ڈوسا بھائی فرامجی - مسٹر اور مسز گوری شنکر - مسٹر اور مسز گھوسال - مسٹر عبد الحمید - مسٹر اور مسز کرجی - اور مسٹر و مسز ایوب خان - مسٹر ریشولال - شیخ عبد القادر - مسٹر اور مسز ٹاٹا +

---

**سوڈا واٹر کی قیمت** کا ایک شملہ کی بوٹنگ سڑک پر ایک افسوسناک واقعہ گزرا - دو گورہ سپاہیوں نے ایک چپراسی سے جو ٹھیکہ داروں کی طرف سے تعینات ہے سوڈا طلب کیا اور جب اس کی قیمت طلب کی گئی تو ایک گورہ نے بجائے قیمت ادا کرنے کے اس کو نشانہ بندوق بنایا - چپراسی کالکا کے ہسپتال میں زیر علاج ہے اور ملزم جو ۱۸ سائل لائنسرز کا سوار ہے ماخوذ ہے -

---

**دیسی کمشنر** - اخبارات لاہور نے شایع کیا تھا کہ دیوان نسیلہ صاحب ایم - اے - ڈپٹی کمشنر گجرات کمشنری کے منصب پر ترقی یاب ہونے والے ہیں لیکن تحقیق طور پر معلوم ہوا کہ یہ خبر صحیح نہیں ہے - اول تو کوئی کمشنری خالی نہیں ہوئی دوسرے ابھی ایک سینئر برٹش آفیسر جو حق فائق رکھتا ہے ترقی کا امیدوار ہے اس کے بعد جب کوئی آسامی خالی ہوگی تو دیوان صاحب کا حق ہوگا - جس قابلیت اور کامیابی کے ساتھ دیوان صاحب نے ڈپٹی کمشنری کے مشکل فرایض کو سر انجام دیا ہے - اس کے لحاظ سے منصب کمشنری پر ان کی ترقی تمام ملک میں خوشی کے ساتھ سنی جائیگی اور ہم امید کرتے ہیں کہ پبلک کو یہ مژدہ سننے کے لئے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑیگا -

---

**پنکھا قلی کی ہلاکت** - جالندھر چھاؤنی میں ایک پنکھا قلی ایک گورہ سپاہی کے متبرک ہاتھوں سے جاں بحق ہوا سگر ڈاکٹری شہادت یہ ہے کہ قلی کو نمونیہ تھا - یہ بیچارہ اپنے باپ کا اکلوتا فرزند تھا - پبلک کو یہ یقین آنا مشکل ہے کہ ایک قلی کا یہ حوصلہ ہو سکتا ہے کہ اس کا لڑکا نمونیہ سے مرا ہو اور وہ ایک گورہ سپاہی پر خواہ مخواہ استغاثہ دائر کرے یا یہ کہ جو شخص نمونیہ میں مبتلا ہو اور وہ پنکھا کھینچ سکے -

---

**جاپان کا کعبہ** - جاپانی زبان میں ہندوستان کا نام گنتجکو ہے جس کے معنی آسمانی مکان یعنے بیت المقدس کے ہیں - اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ ہندوستان کو مہاتما بدھ کی جنم بھومی ہونے کی وجہ سے دیوتاؤں کی سرزمین سمجھتے ہیں جس طرح مسلمان خانہ کعبہ کو اور ہندو ہردوار اور بنارس کو اور عیسائی بیت المقدس کو پرستش کے قابل پاک مقام خیال کرتے ہیں اسی طرح جاپانی ہندوستان کو تیرتھ جانتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ کسی زمانہ میں تھا یہ دلیہ تانیل کا ملک مگر اسکو جنت نشان کو ہماری حالت نے دوزخ نشان بنا دیا ہے -

# ملیٹری دنیا

**روسی پارلیمنٹ** - ایڈریس کے تقرروں پر ڈوما میں بڑی مفصل بحث ہوئی - ہر ایک تقریر کنندہ کو دس منٹ سے زیادہ بولنے کی اجازت تھی - بعض ہی دو روز کار تجویزیں پیش ہوتی تھیں - کونٹ ڈیوٹ نے کونسل وزرا میں خطا بخشی کے خلاف تقریر کی اور کہا کہ اس سے تہذیب کا خون ہو جائیگا -

ایڈریس کا مسودہ آخر کار ڈوما میں بالاتفاق رائے پاس ہوا - ایڈریس میں تمام پولیٹکل قیدیوں کی خطا بخشی کی درخواست کی گئی ہے - سلطنت کی کونسل نے جو ایڈریس زار کو دینا منظور کیا ہے اس میں صرف اُن لوگوں کی معافی کی سفارش کی ہے جو خفیف الزاموں میں گرفتار ہوئے ہیں اور درخواست کی ہے کہ ان کو معافی نہ دیجائے جو لوٹ مار میں شریک تھے - کونٹ ڈیوٹ نے کہا کہ عام طور پر خطا بخشی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بغاوت شروع ہو جائیگی - زار نے ڈوما کو اطلاع دی ہے کہ ہم ایڈریس قبول نہیں کرینگے اگر وزراء کی معرفت پیش کیا گیا - ممبران ڈوما اس حکم سے بہت طیش میں آ گئے ہیں لیکن انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس معاملہ کو بنائے فساد قرار نہ دیں کیونکہ ایڈریس کا مضمون ضروری ہے نہ کہ اس کے پیش کرنے کا طریقہ - ایڈریس کے مباحثہ میں بڑی پرجوش تقریریں ہوئی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ اُن حاکموں کو سزا دیجائے جنہوں نے جیلخانوں کو بھرا ہے - اور کونسل وزراء پر بھی حملے کئے - ایڈریس میں یہ بھی لکھا کہ قوم اس بات کی پیاسی ہے کہ کامل پولیٹکل معافی دیجائے جس سے نہ تو انکار کیا جا سکتا ہے اور نہ ملتوی ہو سکتی ہے -

وارسا میں کرنل کونٹ کیلر کی طرف کسی شخص نے بم کا گولہ پھینکا جس سے وہ سخت مجروح ہوئے - حملہ آور ہاتھ نہ آیا -

---

**ہنگامہ نٹال** ایک سورہ قانون پر رائے لیتے ہوئے نٹال میں حکمران پارٹی کو شکست ہوئی لیکن دیسیوں کی بغاوت فرو کرنے کے خیال سے وہ مستعفی نہیں ہوگی - تمام زولولینڈ کی سرحد پر دیسی علاقہ میں بے چینی پائی جاتی ہے -

نٹال کے باغی کنڈیلہ پر حملہ کرنے کے ارادہ سے جمع ہو رہے ہیں - باغیوں نے ایک اور سیر کسی والنٹئر کو اس کے کیمپ میں قتل کر دیا - مہم نٹال کے دونو کالم گیٹ وبرگ پورس آ کر مل گئے ہیں - باغیوں کے ساتھ ریر گارڈ کا مقابلہ ہوا جس میں ۱۲ باغی مارے گئے - نٹالی فوج کے دو لفٹننٹ زخمی ہو گئے -

ایک زولو مخبر نے ایک برٹش افسر سے بیان کیا کہ سگانڈ اور دیگر باغی سردار اطاعت قبول کرنے کو تیار ہیں کیونکہ وہ فوجی تیاریوں سے گھبرا گئے ہیں -

دیسی عورتیں جنہوں نے اطاعت قبول کی کہتی ہیں کہ برٹش مستعدی کے سبب دیسیوں کے منصوبے نہ و بالا ہو گئے ہیں -

لیبر لیڈر کی نکتہ چینی

مسٹر ... ڈی لیبر پارٹی کے لیڈر کا ایک خط اخبارات میں ہنگامہ نٹال کے متعلق شایع ہوا ہے - اس میں لکھا ہے کہ لبرل گورنمنٹ کی بزدلی نے نٹال گورنمنٹ کو ایسی کارروائی کرنے کی اجازت دی کہ وہ سخت بیرحمیوں کی مرتکب ہو رہی ہے مجھے اس قوم کا ممبر کہلانے سے جو ایسے ظلم کر رہی ہے شرم آتی ہے - کس کو خیال تھا کہ دیسیوں کی بغاوت ہو گی اور گوروں کی بدسلوکی دیسیوں کے ہولناک قتل و خون کی اصلی وجہ ہے -

شاہی فوج کی شرکت

جنرل فنس پیٹرز میرٹز برگ میں وارد ہیں وہ زولولینڈ میں آیندہ جنگ کے متعلق رائے قایم کرینگے - اس سے خیال کیا جاتا ہے کہ غالباً امپریل فوج بھی جنگ میں حصہ لیگی - نٹال کے کالم مویشیوں کی گرفتاری کی کوشش کر رہے ہیں - لیکن باغی مقابلہ سے پہلوتہی کر رہے ہیں -

---

**لارڈ کچنر** کی جدید ترتیب افواج کی سکیم کے متعلق ولایت کے بعض مبصر ابھی تک یہ خیال کئے ہوئے ہیں کہ سکیم کا اصلی منشا یہ ہے کہ ہندوستان کی گیریزن کا بڑا حصہ شمال مغربی سرحد کو منتقل کر دیا جائیگا - ولایت کا اخبار ٹریبیون لکھتا ہے کہ اس معاملہ میں ملٹری مبصروں کی رائے مختلف ہے -

سکیم کے مؤید کہتے ہیں کہ جبکہ ریل اور تار ہر جگہ موجود ہے تو ہندوستان کے ہر حصہ میں جہاں کہیں ضرورت ہو حسب قدر فوج درکار ہو فوراً بھیجی جا سکتی ہے مگر معترض کہتے ہیں کہ جب یہ بات ہے تو پھر کیا ضرورت ہے کہ سرحد پر بڑی بڑی چھاؤنیاں بنا کر تمام فوج ایک علاقہ میں جمع کر لی جائے - ریل اور تار سرحد پر فوج ایسی ہی جلدی پہنچا سکتے ہیں جیسی کہ سرحد سے اندرون ملک میں خدا معلوم فوج کے ایک جگہ اکٹھا کرنے سے وہاں کے اخبار کا کیا مطلب ہے بیشک نوشہرہ میں ہر قسم کی فوج ضرورت کے لئے تیار رہتی ہے اور ۱۹۰۰ء کی مشکلات کا خیال کر کے ملٹری حکام متفق ہیں کہ یہ انتظام جو کیا گیا ہے ضروری ہے - نوشہرہ کی فوج پشاور کی مختصر گیریزن اور اس سے بھی قلیل مالاکنڈ اور چکدرہ کی گیریزن کے لئے بطور کمک کے ہے - البتہ کوہاٹ کی گیریزن میں اضافہ کرنے کا بھی ارادہ ہے لیکن یہ تجاویز ایسی ہیں کہ جو بہت پہلے سے عمل میں آنی چاہئیں تھیں - اس کے علاوہ سرحد پر اور کچھ تبدیلی نہیں کی گئی ہے - باقی تمام سرحد پر امن قائم رکھنے کے لئے ... بنوں - ڈیرہ اسمٰعیل خان کے سو دو ایک کالموں پر بھروسہ کرنا ہوگا -

---

امیر صاحب کے دورہ جلال آباد کے متعلق لندن کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہز ہائنس عہدنامہ ڈین کی شرائط کی پابندی مستعدی کے ساتھ کر رہے ہیں - کابل کے شمال میں جو نئی چھاؤنی کی تعمیر اور کابل ہرات کی سڑک پر قلعہ بندیوں کی مضبوطی سے ظاہر ہے کہ امیر صاحب عہدنامہ پر ثابت قدم ہیں - علاوہ ازیں ہز ہائنس نے آمادگی ظاہر کی ہے کہ انڈین آرمی کے آفیسر افغان فوج کے از سر نو مرتب کرنے میں آپ کو مشورہ دیں اور حال کے دورہ جلال آباد میں اس معاملہ میں ہز ہائنس نے برٹش آفیسروں سے بھی صلاح لی ہے ہندوستان میں اس کے متعلق کچھ خبر نہیں آئی کہ امیر صاحب نے برٹش آفیسروں سے فوجی انتظام کا مشورہ کیا ہو - اس لئے شاید لندنی اخبار کا یہ محض قیاس ہے -

اگر امیر صاحب عارضی طور پر چند برٹش آفیسرز کی خدمات سے مستفید ہونا چاہیں تو چند روز میں ہی افغانی فوج زمانہ حال کے فنون جنگ سے ماہر ہو جائے - لیکن غالباً وہ اپنے والد مرحوم کی طرح اس طرف توجہ نہیں فرمائینگے -

---

**ملک** خدا بخش خاں ٹوانہ برٹش ایجنٹ کابل رخصت پوری ہونے پر ہندوستان سے کابل کو واپس گئے -

---

**نوشہرہ** کی رسالہ کی جدید چھاؤنی میں آیندہ موسم سرما میں دو دیسی رسالے رہا کرینگے - ۱۲ پرنس البرٹ وکٹر اون پشاور سے اور ۲۳ کیولری نوشہرہ سے -

**حیدر آباد کے [illegible]** نے اپنے دو صاحبزادوں کو امپیریل کیڈٹ کورز میں شامل ہونے کی غرض سے بھیجا ہے

---

**جبلپور میں توپخانہ کی گاڑیوں کے بنانے کی جدید فیکٹری** میں آئندہ موسم سرما سے کام شروع ہو جائیگا -

---

**چین کو سنجاؤ** - سردار لچھمن سنگھ صاحب ٹیٹسن سے لکھتے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں - کہ ہمارے ناخواندہ سکھ بھائی یہ سنکر کہ چین میں روزگار بہت ملتا ہے آجاتے ہیں - مگر اس طرف روزگار کی صورت خراب ہونے کی وجہ سے خراب ہوتے پھرتے ہیں یہانتک کہ کھانے کو بھی کئی کئی دن نہیں ملتا - بہت خراب اور خستہ حال ہونا پڑتا ہے - اس لئے میں پڑھے ہوئے خالصہ سے عرض کرتا ہوں - کہ جہاں کہیں وہ کسی کو چین میں آتا ہوا یا ارادہ کرتا ہوا دیکھیں اس کو روک دیویں - فوجی خالصہ میں میری یہ عرض زیادہ غور سے پڑھی جانی چاہئے -

---

**کرنل کیمبل صاحب** ڈی - ایس - او اس ہفتہ کے جہاز ڈاک میں رخصت سے واپس آکر عہدہ اسسٹنٹ اڈجوٹنٹ جنرل آف مساکڑی کا چارج لینگے -

کرنل میکنزی صاحب سی - بی لکھنؤ ڈویژن کے اسسٹنٹ اڈجوٹنٹ جنرل مقرر ہوئے -

۲۷ - پنجابیز کے کرنل والر صاحب جہلم برگیڈ کی کمانڈ پر بطور قایمقام کے تعینات ہوئے -

۱۴ - سکھ انفنٹری کے کرنل ہینبری صاحب فیروزپور برگیڈ کے قایمقام کمانڈنگ مقرر ہوئے -

دل بٹالین ۹ م گورکھا رائفلز میں کرنل ٹوئنگ صاحب کمانڈنٹ اور میجر رابرٹ صاحب سکینڈ ان کمانڈ مقرر ہونگے -

میجر نیلین صاحب ۱۸ - انفنٹری کے سکینڈ ان کمانڈ مقرر ہوئے

برگیڈیر جنرل ہوڈن کمانڈنگ سنڈامے برگیڈ میجر جنرل کے رینک پر ترقی یاب ہوئے -

سرجن جنرل سر ٹی - گالوے صاحب الڈرشاٹ آرمی کور کے پرنسپل میڈیکل آفیسر مقرر ہو کر ولایت جاتے ہیں جہاں ۹ جولائی سے تعینات ہونگے - بجائے ان کے سرجن جنرل گبنز صاحب ہندوستان میں پرنسپل میڈیکل آفیسر مقرر ہونگے -

---

معہ روڈرگی - رانیکے سرحدی مینارے جہاں سے اکھاڑے گئے تھے پھر بنا دئے گئے ہیں - اور ترکی فوج وہاں سے کچھ فاصلہ پر جانب شمال ہٹ گئی ہے -

---

**جرمنی - روس - انگلینڈ** جرمن پارلیمنٹ میں وزیر خارجہ نے بیان کیا کہ ایشیا کے متعلق روس اور انگلستان کے مابین سمجھوتہ ہو جانے سے جرمنی کو کچھ نقصان نہیں پہنچیگا اور اتحاد ثلاثہ کی بابت کہا کہ ہر سہ گورنمنٹ اتحاد پر بدستور سابق قایم ہیں - جرمن تعلقات کی کمزوری کے متعلق فضول لغو افواہیں مشہور ہیں - اور بیان کیا کہ شہنشاہ جرمن کی ملاقات جو شہنشاہ آسٹریا سے ماہ جون میں ہونے والی ہے - وہ اٹلی یا انگلستان کے خلاف مشورہ کرنے کے لئے نہیں ہے -

---

**بندرگاہ** ویہائیوی کے خالی کرنے کے متعلق خبر آئی تھی مگر رائٹر ایجنسی نے اس کی تردید کی اور کہا برٹش جہازوں اور گیریزن کے وہاں سے واپس آنے کا کوئی سوال در پیش نہیں ہے -

---

**روسی جنرل اسٹاف** کا چیف جنرل پالٹ آسٹریا جانیوالا ہے جس پر وائنا میں جرمن آسٹرین اور روسی فوجی اتحاد کی نسبت بحث ہو رہی ہے -

---

**جنرل ایجرٹن** - لفٹنٹ جنرل سر سی - جی - ایجرٹن جو نیم سرکاری بیان کے مطابق پورے جنرل بنائے جائینگے - اور ماہ اکتوبر میں ہندوستان کے شمالی ضلع کی کمان پر متعین ہونگے بقول ایم - اے - پی انگلستان میں ۱۹۰۳ میں سومالی لینڈ کی مہم کی کمان لینے سے پہلے نامعلوم شخص تھے - مگر ہندوستان میں وہ بڑے مشہور ہیں - جہاں اُن کو ترقی کرنے والے آدمیوں میں سے خیال کیا جاتا ہے - پہلے پہل ۱۸۷۹ء میں وہ لارڈ رابرٹس کے ہمرکاب افغانستان کی لڑائی میں شامل ہوئے - اور اُس وقت سے کر اُنہوں نے ہندوستانی سرحد کی ہر لڑائی میں حصہ لیا ہے - ۱۸۹۷ء میں مہم تیراہ کے وقت وہ توچی کالم (دسنہ فوج) کمانڈر تھے - اور اُنہوں نے اپنے ماتحت سپاہیوں کو ایسے طریقہ سے معرکہ آرا کیا کہ جس نے دیکھا اُن کی تعریف کی متوفی سر ولیم لاکھارٹ جو اس وقت ہندوستان میں کمانڈر انچیف

تھے - اُن کی قابلیتوں کے قایل تھے - اور ایک دوست سے اُن پر بحث کرتے ہوئے - اُنہوں نے کہا - کسی وقت ایجرٹن رابرٹس کا جائز جانشین ہوگا بشرطیکہ اُس نے اپنے آپ کو اُس وقت تک ہلاکت میں نہ ڈال لیا - سنہ ۱۹۰۱ء میں جب محسود وزیری بر سر پرخاش ہوئے - تو ایجرٹن تعزیری مہم کی کمان پر مقرر ہوئے - اُنہوں نے اس سرعت سے مہم کو انجام پذیر کیا کہ آجتک ہندوستان کے فوجی حلقوں میں تعجب کیا جاتا ہے - شکل و شباہت میں جنرل ایجرٹن جنرل کمٹر میکڈانلڈ سے ملتے جلتے ہیں - اور چند سال ہوئے ہیں کہ اس مشابہت نے ایک لطیفے کا رنگ پیدا کر دیا - کلکتہ کے میدان پر وہ وردی اُتار کر جا رہے تھے کہ ایک عمر رسیدہ سپاہی نے ان کو ٹھہرا لیا - اور کہا - جنرل میکڈانلڈ میری یہ گستاخی معاف کرنا - کیونکہ میں نے آپ کے ماتحت ملازمت کی ہوئی ہے اور تجربہ پر ہیرا آپ کے نزدیک تھا - کیا آپ ایک شلنگ عنایت کریں گے؟ ایجرٹن نے اُس کو چند لمحے استعجاب سے دیکھا - اور پھر کہا - نہ میں تجربہ پر نہیں تھا - اور میرے دوست میں جنرل میکڈانلڈ نہیں ہوں مگر لو شلنگ - گڈ مارننگ ،، -

---

**سر رشتہ فوج کے میجر فریزر صاحب** آر آئی کی خدمات فارن آفس کو سپرد کی گئیں آپ کشمیر دربار کو دئے جائینگے کہ وہاں کے فرائض ادا کریں - مسٹر ڈوبیس صاحب ایگزیکٹو انجینیر پنجاب میں قایمقام سپرنٹنڈنگ انجینیر مقرر کئے گئے بجائے مسٹر پلاکس صاحب کے جو رخصت پر تشریف لے گئے ہیں -

---

اخبار ٹایمز کا نامہ نگار جو کہ حضور لارڈ کچنر کے پچھلے سرحدی دورہ میں ہمراہ تھا - لکھتا ہے کہ لارڈ ممدوح نے درہ خیبر اور درہ کرم کی افواج ملیشیا کو دیکھکر بڑی خوشی ظاہر کی معہ ان سپاہیوں کی جسامت اور چستی اور تیاری پر فریفتہ تھے - ان لوگوں میں سپہ گری کی تعریفیں خاطر خواہ پائیں اور فرمایا کہ ہم بڑی خوشی سے تیار ہیں کہ ان فوجوں کو آئینی افواج میں داخل کریں -

---

**امپیریل** کیڈٹ کور کے چار کیڈٹ آخری امتحان میں کامیاب ہوئے اور ان کو بھی کمیشن عطا ہو کر دیسی تہدوں پر مقرر کئے جائینگے جیسے کہ سال گزشتہ کے پاس شدگان ہو چکے ہیں اب کے سال جو کیڈٹ کامیاب ہوئے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں :-

(۱) خان محمد اکبر خان رئیس عبد الہ مردان۔
(۲) ملک ممتاز محمد خان رئیس شاہپور۔
(۳) بالا صاحب۔ ڈپٹی کمیس جاتھوہ تعلقہ بیجاپور۔
(۴) بہنوسرپتی عنا جاگیردار ریاست کوٹہ۔
منجملہ ان کے خان محمد اکبر خان صاحب سرلوئی ڈین صاحب کی ہمراہ سال گذشتہ بہ سفارت کابل کے ساتھ گئے تھے۔

---

**چھاؤنی** ملتان کی بابت افواہ ہے کہ آیندہ ۱۹۰۷ء میں فوج کم کر دیجائیگی صرف ایک دیسی انفنٹری رجمنٹ اور ایک باٹری توپخانہ کی رہا کریگی۔

---

**آنریری میجر**۔ ملک معظم نے کپتان ہیر کرم سنگھ بہادر سی آئی۔ ای۔ کمانڈنٹ سرور امپریل سروس سیپرز کو آنریری میجر کا رینک عطا فرمایا۔

---

**۱۰۷ پایونیرز**۔ میجر برڈ برک صاحب ۱۲۸ پایونیرز کے کمانڈنٹ مقرر ہوئے بجائے کرنل جینر صاحب جو کوئٹہ ڈویژن کے اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل مقرر ہوئے ہیں۔

۱۲۶ بلوچستان انفنٹری کے میجر پارکر صاحب سکینڈ ان کمانڈ مقرر ہوئے۔

۱۷۔ لانسرز کے کپتان پوپ صاحب کو مستعفی ہونے کی اجازت ملی

---

**مسکٹری** میچوں کے حسب ذیل نتایج شایع ہوئے ہیں۔

کابورو ولن ملز کپ

۱۰۸ انفنٹری اول رہی اور اس نے ۱۵۱۱ پوائنٹس حاصل کئے
ملکہ کی اپنی گائیڈ فوج کی نمبر ۲ ڈبل کمپنی نے ۱۱۴۲ پوائنٹس اور نمبر اول ڈبل کمپنی نے ۱۰۹۸ حاصل کئے۔ ۷۹ کرناٹک انفنٹری نے ۹۸۹۔ ۶۶ پنجابیز کی نمبر ۲ ڈبل کمپنی نے ۹۷۶۔ اور اسی رجمنٹ کی نمبر ۱ ڈبل کمپنی اور ۲/۴ گورکھا رائفلز نے ۹۴۵ پوائنٹس لئے

نایبارہ کیولری کپ

ملکہ کی اپنی گائیڈ فوج اوّل رہی اس کے اے سکواڈرن نے ۴۳۶ پوائنٹس بنائے اور اسی رجمنٹ کا بی سکواڈرن دوم رہا جس نے ۴۰۲ پوائنٹس حاصل کئے۔

۳۰ لانسرز کی دوسری ٹیم نے ۵۹۸ اور چوتھی ٹیم نے ۵۸۷۔ گائیڈ فوج کے سی سکواڈرن نے ۵۲۵۔ ۳۹ سینٹرل انڈیا ہارس نے ۴۸۷۔

---

**عطائے خطابات**۔ حضور پرنس آف ویلز کے سٹاف کے افسروں کو خطابات عطا کئے گئے ہیں منجملہ ان کے کرنل سر آرتھر ہان لگنیز صاحب بہادر جی۔ سی۔ آئی۔ ای کے سی۔ بی۔ کے سی ایم۔ جی۔ ای۔ ایس او پرائیویٹ سکرٹری حضور ممدوح اور میجر جنرل امپریل سروس ٹروپ امد ملٹری سکرٹری ہز رائل ہائینس کو کے سی۔ ایس۔ آئی اور آنریبل مسٹر ٹروٹ صاحب کمانڈنٹ جہاز رینون کو سی۔ ایس۔ آئی اور سر والٹر لارنس کو جی۔ سی۔ آئی۔ ای کو جی۔ سی۔ آئی۔ ای اور چند دیگر افسران کو۔ سی۔ آئی۔ ای کا اعزاز عطا ہوا ہے۔

---

## پروموشن

۱۰۱ گرینیڈیرز۔ جمعدار سیواجی راؤ جو آزمائشاً مقرر ہوئے تھے ۱۴ فروری ۱۹۰۶ء سے مستقل ہوئے۔

**گائڈ کیولری**۔ ملک گل شیر خان سابق دفعدار آرمی ریمونٹ ڈیپارٹمنٹ میں فسٹ کلاس رسالدار مقرر ہوئے ۱۵ فروری سنہ ۱۹۰۳ء سے اور پھر اسی تاریخ سے تھرڈ کلاس رسالدار بنائے گئے۔

---

## آج کیا خبر ھے؟

سر ایڈورڈ گرے وزیر خارجیہ انگلستان نے بجواب ایک سوال کے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ روس کے ساتھ ہمارا کوئی عہد نامہ نہیں ہوا لیکن طرفین سے دوستی کا خیال رکھا جاتا ہے۔

شاہ سپین کی شادی پر ممالک غیر سے ۱۰۰ سفیر آئے ہوئے ہیں حضور پرنس اور پرنسس آف ویلز آج پیرس میں تشریف لیگئے ہیں جہاں پریسیڈنٹ فرانس انکا خیر مقدم کرینگے وہاں سے دیر رائل ٹائمز پایہ تخت سپین کو روانہ ہونگے۔

ملک معظم نے پرنسس اینا کے اعزاز میں قصر بکنگھم میں دعوت دی پرنسس اینا اور ان کی والدہ ۲۴ مئی کو لندن سے عازم سپین ہوئے۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ وکٹوریہ سٹیشن پر انہیں الوداع کہنے گئے شاہ سپین اپنی دلہن پرنسس اینا کے خیر مقدم کے لئے سرحد تک آئے ہیں۔

زار روس نے اعلان جاری کیا کہ چونکہ ملک میں قتل ہو رہے ہیں اور پبلک میں جوش پھیلا ہوا ہے اس لئے تمام پولیٹکل قیدیوں کی خطا بخشی اور غیر معمولی قوانین کی منسوخی ناممکن ہے۔

---

شملہ ۲۴ مئی کو حضور وایسرائے نے پہلا دربار لیوی منعقد کیا۔
گورنمنٹ مشرقی بنگال و آسام نے حکم دیا کہ نئی کتابیں مدرسوں کے لئے جس وقت تیار ہوں تو وہ سودیشی کاغذ پر چھاپی جائیں اور ہندوستان میں ہی طبع ہوں۔

---

**لودیانہ**۔ حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند مرحومہ کے اقبال عہد کی یادگار میں مناسب سمجھا گیا ہے کہ ہر سال تمام سلطنت برطانیہ میں ۲۴ مئی کو جشن منایا جائے اور اس دن کو تہوار قرار دیا جائے۔

چنانچہ ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم کی ہدایت کے موافق پنجاب کے تمام مدارس میں امسال جلسے کئے گئے۔ اسی تقریب پر گورنمنٹ ہائی سکول لودیانہ میں تمام لوکل مدارس کے سٹاف اور ہائی اور مڈل کلاسوں کے طلبا شریک جلسہ ہوئے۔ دیوان ٹیک چند صاحب بہادر صدر جلسہ تھے۔ معززین و عمائدین شہر بھی مدعو کئے گئے تھے۔ طلبائے کرسچن ہائی سکول نے انگلش قومی گیت گایا اور ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول نے بتقریب وکٹوریہ کے عہد معدلت مہد کا تذکرہ کیا۔ مولوی [illegible] الدین ہیڈ ماسٹر [illegible] نے [illegible] اور [illegible] کو مٹھائی تقسیم کی شام کو تمام مدارس میں چراغان کیا اور دوسرے روز شیرینی تقسیم ہوئی یہ کارروائی پبلک چندہ سے کی گئی تھی [illegible]

لالہ ہیرا لال صاحب [illegible] کے فرزند [illegible] کی شادی کتخدائی [illegible] اور برات ۲۳ مئی کو واپس آئی۔

ہفتہ مختتمہ ۱۹ مئی میں [illegible]
[illegible]

---

## ضروری گذارش

آرمی نیوز کی زندگی میں یہ پہلا موقع ہے کہ [illegible] ایک روز دیر کر کے نکلا ہے۔ اگرچہ اخبار کی تاریخ اشاعت شنبہ ہے لیکن ہمیشہ ایک روز پہلے شایع ہو جاتا ہے مگر اب کی دفعہ شنبہ کے دن نکلتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہفتہ ہذا میں لالہ ہیرا لال صاحب پروپرائٹر آرمی نیوز کے فرزند ارجمند لالہ [illegible] کی شادی کتخدائی تھی اور ایڈیٹوریل اور مینیجنگ سٹاف کے لوگ سب برات کے ساتھ گئے ہوئے تھے۔ امید ہے کہ ناظرین اس جزوی تاخیر کو معاف کرینگے۔

# دلچسپ واقفیت

**ہوائی جہاز میں قطب شمالی تک۔** مسٹر والٹر ویلمین نیویارک سے لندن میں آیا ہے جو قطب شمالی کی دریافت کے لئے ہوائی جہاز کے ذریعہ عنقریب جانے والا ہے۔ اس ہوائی جہاز میں بے تار پیام رسانی کا آلہ بھی لگا ہوگا جس سے یہ فائدہ ہوگا کہ اس کے روزانہ سفر کے حالات دنیا کو معلوم ہوتے رہینگے۔ یہ جہاز ماہ مئی کے آخر تک مکمل ہو جائیگا اور دو تین ہفتہ میں تمام تیاریاں مکمل ہو جائینگی۔

اس مہم کا خرچ نیشنل جیوگرافیکل سوسائٹی دیگی جو دس ہزار پونڈ سے کم نہوگا۔

**پلیگ کا علاج جادو کے زور سے۔** ایک امریکن جادوگر جو آجکل پنجاب میں دورہ کر رہا ہے اور جس کا نام مسٹر گرال ہے اس نے سیالکوٹ میں ایک پلیگ کے مریض کو چھومنتر سے صحتیاب کیا چنانچہ آغا محمد باقر خان صاحب آنریری مجسٹریٹ سیالکوٹ اخبار ٹریبیون کو حسب ذیل مراسلہ لکھتے ہیں:-

"۱۸ ماہ حال کو میں سخت علیل تھا اور ڈاکٹر نے میرے مرض کو پلیگ قرار دیا۔ مسٹر فشر ہیلتھ سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ اور مسٹر لومیس سکریٹری میونسپل کمیٹی مسٹر گرال کو اپنے میرے مکان پر لائے ان کے سر پر ہاتھ رکھتے ہی میرا بخار کم ہو گیا اور دعوی کیا کہ ۲۴ گھنٹہ کے اندر مجھے آرام ہو جائیگا۔ شام کو پھر وہ مجھے دیکھنے آئے اور اسی وقت بخار بالکل جاتا رہا اور دوسرے روز صبح کو میں بالکل تندرست ہو گیا۔ مسٹر لومیس اور فشر سو خواد اور بدرالدین صاحب سپرنٹنڈنٹ جنگی اس بیان کی تصدیق کرتے ہیں"

**مچھلیوں کی پیدائش۔** بعض ادنی قسم کے حیوانات اپنی نسل اس کثرت سے بڑھاتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ قدرت کے کارخانے عجیب وغریب ہیں سمندر میں جو مخلوق آباد ہے وہ نوع انسان کو چھوڑ کر گونا گوں کے لحاظ سے بہ نسبت خشکی کے بہت زیادہ ہے لیکن ان کی خوراک کا سامان بھی مہیا کر دیا ہے۔ بحری حیوانات اپنے سے کمزور اور چھوٹی مخلوق کو کھا کر گزارہ کرتے ہیں۔ ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہے جس کو فلونڈر کہتے ہیں وہ ایک سال کے اندر ۱۰ لاکھ انڈے دیتی ہے۔ جب ایک ایک جانور کی اس قدر افراط سے پیداوار ہے تب ہی تو بحری حیوانات کا کام چلتا ہے۔

**آقا اور ملازم۔** لکھنؤ و الہ آباد کا درمیانی علاقہ جہاں کاشتکار اور عام لوگ نہایت ہی غریب ہیں عموماً بڑے بڑے زمیندار خدائی کرتے ہیں اور باقی لوگ مویشیوں کی طرح کام کرتے اور بمشکل بری بھلی طرح پیٹ بھرتے ہیں عموماً مزدوروں اور خدمتگاروں کو خشک اناج سیر یا ڈیڑھ سیر روزانہ ان کی خدمات کے صلے میں ملتا ہے لیکن جب وہ بیمار ہو جاتے ہیں تو بجائے اس کے کہ کچھ ہمدردی کیجائے وہ راشن بھی بند ہو جاتا ہے۔ بمقابلہ اس کے جرمنی میں یہ قانون ہے کہ اگر کوئی خدمتگار بیمار ہو جائے تو آقا کو اس کے موقوف کرنے کا اختیار نہیں ہے بلکہ اس کے معالجہ کے لئے دو تنخواہ روزانہ ادا کرنے ہوتے ہیں جب تک کہ اس کو صحت نہو جائے۔

**بولنے والی گھڑی۔** سوئٹزرلینڈ کے ایک گھڑی ساز نے ایک گھڑی ایجاد کی ہے۔ جس میں ایک بہت چھوٹا سا فونوگراف لگا ہوا ہے۔ ایک چھوٹے سے ربڑ پلیٹ پر انسانی آواز کی لہریں منقش ہیں۔ پس ہر ایک گھنٹہ اور پندرہ پندرہ منٹ کے بعد گھڑی سے صاف آواز آتی ہے چار بجے ہیں۔ سوا چار بجے ہیں۔ یہ آواز ۲۰ فیٹ کے فاصلہ تک بخوبی سنائی دیتی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اگر کوئی شخص چاہے تو خود اپنی یا اپنے کسی دوست یا عزیز کی آواز اس میں بھر سکتا ہے اور اسی آواز میں ہمیشہ وقت معلوم کر سکتا ہے۔

**نادر دوڑ۔** اکیوری کے رکے۔ بارگی نے ایک عجیب قسم کی دوڑ میں بازی جیتی ہے۔ یہ دوڑ ہنتوں اور ڈیرہ اسمعیل خاں کی سڑک پر ایک میل میں کی گئی تھی۔ ایک میل کے فاصلہ کو چار طریقوں سے ۲۰ منٹ میں طے کرنا تھا۔ پیدل چل کر۔ دوڑ کر گھوڑے پر اور بائیسکل پر۔ اول دفعہ مسٹر بارگی نے پیدل چل کر ۷ منٹ ۵۲ سکینڈ میں طے کیا پھر دوڑ کر ۵ منٹ ۱۲ سکینڈ میں اور گھوڑے پر ۲ منٹ ۴ سکینڈ میں اور بائیسکل پر ۳ منٹ میں یعنی ۱۹ منٹ ۵ سکینڈ میں چار میل کی دوڑ پوری کی۔

**زمین کے نیچے دعوت۔** لارڈ نارتھ کوٹ گورنر جنرل آسٹریلیا کی چند روز ہوئے نیو ساؤتھ ویلز میں ایک کوئلہ کی کان کے اندر دعوت کی گئی تھی۔ کھانے کا کمرہ سطح زمین سے ۱۰۰۳ فیٹ گہرا تھا۔

**پانی نہ پینے والے جانور۔** بعض حیوانات اس قسم کے پائے جاتے ہیں جو پانی نہیں پیتے۔ مثلاً پیٹی گونیا میں لاما ایک جانور ہوتا ہے۔ جس کو کبھی پیاس نہیں لگتی۔ اور جاپان میں بھی ایک قسم کے حیوانات ایسے ہی موجود ہیں جن کو غزال کہتے ہیں۔ بعض سانپ اور کنکھجورے اور دیگر حشرات الارض ایسے بیابان ریگستانوں میں دیکھے گئے ہیں جہاں پانی کا نام و نشان نہیں ہے مغربی امریکہ میں ایک قسم کا بچھو بے آب جنگلوں میں پایا جاتا ہے۔ فرانس کے ایک علاقہ میں گائیں اور بکریاں بغیر پانی کے زندہ رہتی ہیں اور دودھ دیتی ہیں۔

**بھاپ کا غسل۔** مسٹر سینڈو نے بھاپ کے غسل کو جسم کے مسامات کے کھولنے اور زہریلے مادوں کے نکالنے والا بتلایا ہے وہ لکھتا ہے کہ جاپان میں عام دستور ہے کہ لوگ روزانہ بلکہ دن میں کئی بار غسل کرتے ہیں۔ وہاں کسی مہمان کی تواضع یہ نہیں ہے کہ جام شراب اس کے سامنے پیش کریں بلکہ میزبان دریافت کرتا ہے کہ کیا تم غسل کرو گے۔ اور شاید یہی وجہ ہے کہ کھانسی اور سل اور دق اور پھیپھڑے کے امراض جاپانیوں میں نہیں پائے جاتے۔ ڈاکٹر فشر کہتا ہے کہ جو لوگ بھٹیوں کے سامنے کام کرتے ہیں یا شیشے کے کارخانوں میں یا کھیت کاٹتے اور ہل جوتتے ہیں ان کو خوب پسینہ آتا ہے جس سے جسم میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے اس لئے جلد کا صاف کرنا نہایت ضروری ہے اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ بھاپ کا غسل کیا جائے۔

**سائنس اور دعوی خدائی۔** لیپزک یونیورسٹی واقع جرمنی کے پروفیسر ولیم اوسٹوالڈ جو فزیکل کیمسٹری کے استاد ہیں اور زمانہ حال کے شہرہ آفاق اور نہایت قابل ترین ماہران کیمسٹری علم تسلیم کئے گئے ہیں ایک آرٹیکل میں لکھتے ہیں کہ سائنس

اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ وہ زندہ بھیں ہے جسکو انسان زندہ حیوانات پیدا کر سکے۔

وہ خود سوال کرتے ہیں کہ کیا انسان زندگی پیدا کر سکتا ہے بیٹنے سانس لینے والے سوچنے والے اور نقل و حرکت والے حیوانات غیر طبعی طریقوں سے پیدا کرنا ممکن ہے ... پر یقین نہ کرتے ... اس کا جواب ... سے ... صفت صرف خدا کے لئے مانی گئی ہے لیکن ... اس کا جواب اثبات میں دیا ہے۔

وہ لکھتے ہیں کہ انسانی طاقتوں کی کوئی حد نہیں ہے۔ اگر ... سال پہلے کسی سے یہ کہا جاتا کہ بغیر کسی تار کے ہزاروں میل کے فاصلے پر خبریں بھیجی جا سکتی ہیں تو ہرگز یقین نہ کیا جاتا اسی طرح دس برس پیشتر کوئی یقین نہ کرتا کہ ایک ایسی گاڑی ایجاد ہوگی جس میں انسان ایک منٹ میں دو میل کی رفتار سے چل کر زندہ و سلامت رہیگا۔ اسی طرح ہم یا ہماری اولاد سائنس کے اس معجزہ کو دیکھیگی کہ انسان جاندار مخلوق کے پیدا کرنے پر قادر ہے۔

پروفیسر لوئب نے بحری ارچن کیمیائی مرکبات سے پیدا کی ہے اور پروفیسر فشر نے ایک کیڑا پیدا کیا ہے۔ اوّل الذکر نے بحری ارچن کے انڈوں کو مصنوعی طور پر پرورش کیا۔ اس سلسلہ خیال کو دور تک لیجاتے ہوئے پروفیسر اسٹوالڈ نے یہاں تک دعویٰ کیا ہے کہ ایک روز یہ ممکن ہوگا کہ انسان ایسے جانور پیدا کر سکے جو بھاری بھاری بوجھ اُٹھا کر لیجائے۔ کانوں کے اندر کام کر سکے اور گھوڑے اور بیل اور اونٹ سے زیادہ مضبوط اور سمجھ والا ہو۔

**موت سے جنگ** - پروفیسر اسٹوالڈ یہ بھی کہتا ہے کہ سائنس کی ترقی سے یہ بھی ممکن ہے کہ انسان موت پر غالب آ جائے۔ اگرچہ صدیوں کے تجربے درکار ہیں لیکن ترقی سے ترقی پیدا ہوتی ہے جب جاندار مخلوق کے پیدا کرنے کا راز معلوم ہو گیا تو موت پر فتح یابی بھی محال نہ ہوگی۔ تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ انڈے کے سینے سے اس کی زندگی بڑھتی ہے اگر مصنوعی طریقے سے اس کو گرمی نہ پہنچائی جائے تو انڈا مر جاتا ہے۔

ابھی تک ڈاکٹر اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکے کہ آیا قدرتی موت کوئی شے ہے یا نہیں ہم صرف یہ جانتے ہیں کہ بڑی عمر ہو جانے سے جسم کی حالت نازک ہو جاتی ہے کہ ہر ایک عضو ان حالتوں میں تر مردہ ہو جاتا ہے جو جوانی کے عالم سے جدا ہیں۔ یہ بات حال میں ثابت ہو گئی ہے کہ موت طبعی پوشیدہ اندرونی حالتوں پر منحصر ہے نہ کہ بیرونی اسباب پر۔

تارفش کے انڈے لیکر کچھ تو ان میں سے سمندر کے مقطر پانی میں رکھے گئے اور کچھ سمندر کے معمولی پانی میں جن میں طرح طرح کے کیڑے تھے۔ ۲ ہفتے کے بعد بوتلیں کھولی گئیں۔ دونوں طرح کی بوتلوں میں مرے ہوئے انڈوں کی تعداد جو خوردبین سے دیکھے گئے مساوی تھی۔ ۱۲ ہفتے بعد بھی یہی نتیجہ دیکھا گیا۔ جس سے ثابت ہو گیا کہ موت اندرونی اسباب سے تھی نہ کہ کسی بیرونی سبب سے۔ تیری عمر کے انڈے اس سے پہلے مر گئے تھے کہ کیڑے کافی تعداد میں انپر حملہ کرتے اور دونو قسم کے پانی کی بوتلوں میں سے زندہ انڈے بھی برآمد ہوئے جو جوان تھے۔ بڑی تحقیقات کے بعد میری یہ رائے قائم ہوئی ہے کہ ہر ایک جاندار میں کسی ایسی شے کا تخم ہوتا ہے جو کچھ عرصے بعد زہردار بنجاتی ہے اور موت کا سبب ہوتی ہے سائنس عنقریب اس پراسرار اصول کو دریافت کرنے والا ہے اور جب اصلی سبب معلوم ہو گیا تو اس کا علاج کیا مشکل ہے۔ اہل سائنس کو ذرا شک نہیں ہے کہ طبعی موت کے اسباب ضرور معلوم ہو کر رہینگے۔

---

**سیستان** میں یہ عجیب رواج ہے کہ مُردے زمین کے اوپر دفن کئے جاتے ہیں۔ لاش کو سطح زمین پر رکھکر اس کے اوپر مٹی کا بلند ٹیلا تعمیر کر دیتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ سطح زمین کے اندر پانی بہت قریب ہے قبر کو کسی گہرائی تک کھودنا ناممکن ہے۔

---

## بے ثباتی عالم

کبھی مفلس کو ان آنکھوں سے دیکھا ہے غنی ہوتے
کبھی اہل دول کو ہم نے بے اسباب دیکھا ہے
کبھی تالاب کو دیکھا ہے ہم نے خشک ہو جاتے
کبھی دریا میں آتے یک بیک سیلاب دیکھا ہے
کبھی محو طرب یاروں کو دیکھا بزم شادی میں
کبھی احباب کو با دیدۂ پُر آب دیکھا ہے
کبھی فصل بہاری میں بھی افسردہ چمن پایا
کبھی فصل خزاں میں نخل کو شاداب دیکھا ہے
کبھی دیکھا ہے جن کو بوریا مشکل سے ہاتھ آیا
انہیں کے گھر میں فرش قاقم و سنجاب دیکھا ہے
بہت دن تک رہے ہیں اوج اس قصر طلسمی میں
بہت کچھ ہم نے حال عالم اسباب دیکھا ہے

---

## کیسری کی کتابچی

قرضخواہ - جبتک آپ حساب بیباق نکریں میں ہر ہفتہ آپکے مکان پر آؤنگا۔

قرضدار - جناب پھر تو ہماری شناسائی دوستی میں منتقل ہو جائیگی۔

---

سہیلی - مس روز کیا تمہارا شوہر ناراض نہیں ہوا جبکہ تمنے درزی کا بل پیش کیا ہوگا؟

مس روز - بیشک۔

سہیلی - پھر تم نے اُسے کیونکر خاموش کیا۔

مس روز - میں نے اس کے سامنے جوہری کا بل رکھدیا اس پر وہ دم بخود ہو کر رہ گیا۔

---

ایک شخص کو لڑائی میں جانا پڑا - خدا معلوم کب کا لیا دیا آڑے آگیا کہ جان سلامت بچی - جب گھر میں واپس آئے تو دوستوں وغیرہ نے آکر مبارکباد دی - آخر ایک دوست نے پوچھا کیوں صاحب کچھ جوانمردی بھی دکھلائی - یا یوں ہی واپس چلے آئے - آپ فرماتے کیا ہیں - مجھے غصہ جو آیا تو ایک شخص کا پاؤں کاٹ لیا - دوست بولے - اجی یہ کیا بہادری کی - اگر سر کاٹتے تو بہادری بھی تھی - اس پر آپ بولے اجی سر تو پہلے ہی کسی نے کاٹ لیا تھا۔

---

آقا (ملازم سے) تم کچھ خود مختار سے ہو گئے ہو اور ہر کام میں اپنی ذمہ داری کر لیتے ہو آئندہ کسی کام کے کرنے سے پہلے میری اجازت حاصل کر لیا کرو - دوسرے روز ملازم نے مؤدبانہ درخواست کی:-

حضور! بلی دودھ پی رہی ہے - اگر حکم ہو تو ہٹا دوں۔

---

والد - ولیم یہ تمہارا چھوٹا بھائی ولسن کیوں روتا ہے

ولیم - اس لئے کہ وہ کچھ سیکھنا نہیں چاہتا میں نے اس کی مٹھائی لے لی - اور اُسے دکھلایا کہ کیونکر کھایا کرتے ہیں - بس وہ تو رونے اور چیخنے لگا۔

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## کامل صحیح و تندرست آدمی کا

کسی کامل صحیح و تندرست انسان کی تصویر کھینچنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ کیونکہ صحت کامل آجکل دن بدن نادر ہی ملتی ہے۔ وحشی یا جنگلی جانوروں میں صحت تو قاعدہ کلیہ ہے اور بیماری مستثنےٰ ہے اور اسی لیے اُن میں باقاعدہ صحیح صورت کا دریافت کرلینا آسان بات ہے۔ مگر شائستہ مہذب انسان میں اسکا بالکل عکس ہے۔ یہ بات صرف بتدریج حاصل ہوئی کہ ہم صحیح الجسم انسان کی تصویر کھینچنے میں کامیاب ہوئے ہیں سب سے پہلے ہم جسم کی خدمات متعلقہ سے بنتیجہ نکالا کہ حقیقی صحت کی کیا حالت وصورت ہونی چاہیئے؟ کیونکہ صحیح و تندرست جسم کو اپنی جملہ خدمات متعلقہ پوری کرنی چاہیئیں۔ یعنی بغیر تکلیف۔ بغیر درد و دکھ۔ اور بغیر مصنوعی ادویہ محرکہ کے۔ اور وہ خدمات یا اعمال جسم ہیں جو قیام زندگی کے واسطے ضروری ہیں جیسے غذا کا ہضم کرنا۔ اور فضلہ کا خارج کرنا۔ صحیح و تندرست آدمی کو حقیقی بھوک کی خواہش معلوم ہوتی ہے۔ جو قدرتی یا طبعی غذاؤں کے کھانے سے پورے پورے طور پر سیر ہوجاتی ہے۔

کھانے سے سیری کا احساس اس طور پر ہوتا ہے کہ شکم سیر ہونے سے کوئی بیچینی یا بیقراری نہیں محسوس ہونے پاتی۔ اور عمل ہضم ایسے چین و قرار کے ساتھ جاری ہوتا ہے کہ انسان کو اُس کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ کھانا کھانے کے بعد جس قدر بیچینی یا بیقراری ہوتی ہے۔ اور تیز مصالح دار کھانوں اور تیز شرابوں کی جس قدر خواہش ہوتی ہے۔ وہ سب کی سب غیر طبعی ہے۔ اور علامت مرض کی ہے تشنگی یا پیاس بجھانے کیواسطے خواہش صرف پانی کی ہونی چاہیئے۔

پیشاب جو جسم سے گردوں کے عمل سے خارج ہوتا ہے۔ اسکے جسم سے خارج ہوتے وقت کوئی درد و دکھ یا سوزش نہیں ہونی چاہیئے۔ اور نہ اُس میں حد سے زیادہ درجہ کی حرارت ہونی چاہیئے۔ پیشاب میں کہربا کی رنگت ہونی چاہیئے۔ اور کبھی سرخ رنگ خون آلودہ۔ سیاہ۔ گدلا نہیں ہونا چاہیئے۔ اور نہ کفدار۔ جھاگدار ہونا چاہیئے۔ اور نہ پیشاب میں بالو یا ریت نیچے بیٹھ کر جمنا چاہیئے اور پیشاب کے اندر نہ تو مٹھاس کی سی ہونی چاہیئے۔ اور نہ کھٹاس کی ہو۔

تندرست شخص کا براز (پاخانہ) نلی کی شکل کا ہوتا ہے۔ اور اس کا قوام بستہ اور منجمد ہوتا ہے لیکن سخت اور کرخت نہیں ہوتا۔ خارج ہوتے وقت براز جسم کو میلا اور خراب نہیں کرتا۔ قاعدہ کلیہ کے موافق براز رنگ میں کھیرا ہونا چاہیئے۔ اور نہ سبز رنگ کی یا سفید رنگ کا ہونا چاہیئے۔ اور نہ خون آلودہ ہونا چاہیئے۔ اور نہ اُس میں آرم یا کیڑے ہونے چاہیئیں۔ بد بودار براز ہمیشہ بیماری کی علامت ہے۔ اسی طرح جیسے کہ سخت گرہ سے (مرد یا گول) سیاہ براز بیماری کی علامت ہے۔

تندرست آدمی کی جلد سے ناگوار بدبودار تبخیر نہیں ہونی چاہیئے مثلاً جیسے کہ گوشت خوار جانوروں کی جلد سے تبخیر ہوتی ہے۔ اور خواہ گھاس خوار جانوروں کی جلد سے جلد تر ہونی چاہیئے۔ لیکن بھیگی ہوئی نہیں۔ اور جلد کو چھوتے وقت گرمائی کا احساس ہونا چاہیئے۔ اور جلد کی سطح خوبصورت چکدار۔ لچکدار ہونی چاہیئے جلد کے بالدار حصوں پر خوبصورت پورے پورے بالوں کی بخوبی پرورش ہونی چاہیئے۔ اور گنجاپن مریض جسم کی علامت ہے۔

تندرست جسم کے اندر پھیپھڑے اپنی خدمات متعلقہ بلا کسی دقت کے انجام کو پہنچاتے ہیں۔ ہوا یا سانس ہمیں ناک کی راہ سے لینی چاہیئے۔ جو اُن کا قدرتی محافظ ہے۔ منہہ کھلا رکھنے کی عادت خواہ دن کے وقت ہو یا سوتے وقت بیماری کی دلیل ہے۔

ہر ایک کوشش اور جد و جہد کے کام میں تندرست جسم تکان احساس کرنے کے ذریعے سے ہمیشہ ٹھیک ٹھیک خبر اس امر کی دیتا ہے کہ بے اعتدالی کی نوبت قریب آن پہنچی ہے۔ تکان کا یہ احساس کسی طرح تکلیف دہ نہیں ہوتا۔ بلکہ خوشگوار ہوتا ہے۔ اور ہمارے آرام کرنے اور آخرالامر ہمارے سوجانے کا سبب ہوتا ہے تندرست شخص کی نیند آسان اور سہل ہوتی ہے۔ چین و قرار کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور مسلسل لگاتار ہوتی ہے بیدار ہونے پر ایسا شخص خوش مزاج۔ بشاش اور خوشدل ہوتا ہے سست اور کمزور نہیں ہوتا اور نہ چڑچڑا اور بدمزاج ہوتا ہے۔

اگر کوئی تندرست شخص گہرے قلبی درد و دکھ میں مبتلا ہو تو وہ جلد ہی سنبھل جائیگا اور بحال ہوجائیگا۔ قدرت نے ہم کو آنسو (آنکھوں سے بہانے کے لئے) بیفائدہ نہیں دیئے ہیں جو اصلی اور حقیقی تخفیف کرنے والے اور فرو کرنے والے قلبی رنج و غم کے ہیں۔ یہ تمام علامتیں فوراً حواس کے ذریعے سے دریافت ہوسکتی ہیں۔ اور ان میں سے اکثر علامتیں تو بلا استعمال کسی مصنوعی آلہ کے آنکھ کو نمایاں ہوجاتی ہیں۔ یہ مشاہدے سب کے سب زندہ اشخاص پر کئے گئے ہیں اور ہر وقت اُن کی تصدیق ہوسکتی ہے کسی مردہ لاش کے مشاہدہ کرنے سے کوئی حقیقی فائدہ متصور نہیں ہے۔ (دکیل)

## دلچسپ واقعات بولارم (واقع ملک دکن) کی ایک لیڈی کی زبانی

مسز لیلیاس۔ ایچ۔ فلیناگن۔ ساکن پی اک ہوس بولارم (دکن) ہند نے مہربانی کرکے ہمکو مندرجہ ذیل تحریر بھیجی ہے:۔

تین چار برس کے عرصے سے میری پیٹھ میں اس طرح کا درد ہونا آیا جیسے کوئی چھریاں بھونکتا ہو۔ خاصکر بائیں گردہ کے اوپر یہ درد زیادہ ہوتا تھا۔ میرا داہنا ٹخنہ بہت ہی سوجگیا تھا اور میں وجع المفاصل میں مبتلا تھی۔

صبح کو سوکر اٹھتی تھی تو تھکان معلوم ہوتی تہی اور دن بھر کچھ کام نہ کرسکتی تھی۔ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ اثنائے خواب میں اختلاج قلب کی وجہ سے چونک چونک اٹھتی تھی مجھکو دوران سر ہوا کرتا تھا اور بیہوشی طاری ہوتی تہی منہہ کا مزا خراب تھا پیٹھ کے درد اور دوران سر سے میری طبیعت ایسی بگڑ جاتی تھی کہ اکثر میں اپنا کام نہیں کرسکتی تھی ایک ڈاکٹر نے مجھ سے کہا کہ تمہارے ہاتھ پاؤں گھٹیا سے رہ گئے۔

میں خوشی سے بیان کرتی ہوں کہ جب سے ڈولس بیک ایک کڈنی پلز کو میں نے استعمال کرنا شروع کیا میں قریب قریب پھر ویسی ہی تندرست ہوگئی ہوں میں نے اکثر لوگوں سے ان گولیوں کے بارے میں سفارش کی اور مجھکو اپنے دوست کا حال معلوم ہے کہ انکو اس دوا سے بہت نفع ہوا آپ ان واقعات کو شایع کریں تو یہ میری بڑی خوشی کا باعث ہوگا اور مجھکو سچے دل سے اُمید ہے کہ اکثر بے بس مریضوں کو آپ کی دوا کے استعمال سے پھر صحت حاصل ہوجائیگی۔

(دستخط لیلیاس۔ ایچ۔ فلیناگن)

اگر تم اچھی طرح سے تندرست نہ ہو تو فوراً اصلی بیک ایک کڈنی پلز کا استعمال شروع کردو کیونکہ گردے جب ماؤف ہوجاتے ہیں تو اپنا فعل صاف نہیں کرسکتے۔ اور جس قدر زیادہ عرصہ تک اس مرض سے غفلت کی جاتی ہے اسی قدر عارضہ زیادہ سخت اور خطرناک ہوتا جاتا ہے ڈولس صاحب کی گولیاں گردہ کی خاص دوا ہے۔ یہ گولیاں گردوں کو صاف کردیتی ہیں اور ان کے عمل کو قوی کردیتی ہیں اور پیشابی تیزاب کا زہر قدرتی طریقہ سے نکلتا رہتا ہے۔ جو پیشابی تیزاب جم جاتا ہے اُس کو وہ تحلیل کردیتی ہیں اور ورم مثانہ کو دور کردیتی ہیں اور درد پشت تقطیر البول اور ہر قسم کے فساد گردہ کو دور کردیتی ہیں۔

ڈولس صاحب کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں فی ڈبیہ ایک روپیہ یا چھ بکس پانچ روپیہ کے حساب سے فروخت ہوتی ہیں۔ تمام دوا سازوں اور دوا فروشوں سے دستیاب ہوسکتی ہیں اور خاص مالکوں سے بھی نشان ذیل پر براہ راست طلب کی جاسکتی ہیں یا جو قیمت آنے پر بلا محصول ڈاک

# اشتہارات

## ضرورت (۳)

مسلم ٹریڈنگ کمپنی لاہور کے بیس حصص (فی حصہ پانچروپیہ) بجائے یکصد روپیہ کے دلیشے۵ کو فروخت کرنے منظور ہیں۔ جو صاحب خریدیں۔ معرفت دفتر آرمی نیوز کے خریدار نمبر ۱۴۲۹ کو مطلع کریں۔ تمام خط وکتابت مندرجہ ذیل پتہ سے ہونی چاہئے۔ خریدار نمبر ۱۴۲۹ معرفت منیجر آرمی نیوز لودیانہ۔

## ضرورت (۳)

ایک نہایت ہوشیار اور تجربہ کار جنٹلمین درزی کی ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ نقول اسناد۔ بخدمت کوارٹر ماسٹر صاحب بہادر پلٹن ۴۶ پنجابیز مالاکنڈ آنی چاہئیں۔

## ضرورت

آرمی نیوز پریس کے لئے ایک لائق مترجم کی ضرورت ہے جو انگریزی میں اچھا ماہر ہو۔ اور اردو میں اعلیٰ درجہ کا ترجمہ کرسکتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت۔

## فوجی قواعد کی کتابیں

سیمیفور کی الفبیت تیار ہے جلد منگوائیے۔ قیمت اردو ۳ر۔ ناگری ۴ر گورمکھی ۴ر

شبنہ جھنڈی کی کتاب کا ضمیمہ چھپکر تیار ہے۔ اردو انگریزی

ملنے کا پتہ

**ہیرالال کمپنی مالکان آرمی نیوز پریس لودیانہ**

## ہندو بسکٹ کمپنی لمیٹڈ دہلی: جنکو

بسکٹوں کے اعلیٰ ہونے کی وجہ سے تمغہ جات طلائی ہندوستانی صنعتی نمائشوں میں جو بمقام کلکتہ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء و سنہ ۱۹۰۹ء و سنہ ۱۹۱۰ء میں منعقد ہوئیں عطا ہوئے۔

اس کمپنی کے کل بسکٹ اعلیٰ قسم کے بذریعہ کل زیر نگرانی تجربکار بیکر بنتے ہیں اور خوبصورتی اور شباہت میں بے نظیر ہلکے خوشگوار زود ہضم ہوتے ہیں۔ چند خاص وجوہات ہیں جنکی وجہ سے ان کو استعمال کرنا چاہئے۔ یہ ہیں۔

(۱) ہر قوم اور ہر ملت کا آدمی بلا لحاظ قومیت اسکو استعمال کرسکتا ہے۔

(۲) ہر وقت تازہ دستیاب ہوسکتے ہیں ولایتی بسکٹ عموماً ۳ یا ۴ ماہ کے رکھے ہوتے ہیں۔

(۳) وبائی ایام میں یہ مناسب اور بے خطر ہوگا کہ عوام ان بسکٹوں کو جو دہلی میں بنتے ہیں جہاں وبا بالکل نہیں ہے استعمال کریں۔ نمونہ منگواکر ملاحظہ کریں اور پھر آرڈر دیں۔ قیمت نمونے کے بکس کی ایک پونڈ سائز ۱ر اور دو پونڈ سائز ۲ر بلا کرایہ ریل۔ جو کہ ذمہ خریدار ہوگا کمپنی کے تیار شدہ بسکٹ کالی نشانیں میں بھی استعمال ہوتے ہیں اور دیسی افسران کی طرف سے وہ کمیشن بھی بسکٹوں کا تین وقت امتحان کرچکے ہیں انہوں نے کوئی نقص نہیں پایا اور سب بڑی خوشی سے استعمال کرتے ہیں۔

---

# خبردار! خبردار!! ۸ر

خبردار۔ یہ ایک کتاب کا نام ہے جو اردو میں چھپی ہے مثل انگریزی سائیکلو پیڈیا۔ یا ٹیبل بک کے یہ ہندوستان میں اپنے طرز کی پہلی کتاب ہے۔ دوسری مرتبہ چھپی ہے۔

خبردار۔ سوداگر۔ وکیل۔ حکیم۔ زمیندار طالب علم سب کے کام کی ہے۔ یہ ہر تعلیم یافتہ کی میز اور ہر جنٹلمین کی پاکٹ میں رہنی چاہئے اور کوئی مدرسہ یا گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئے۔

خبردار۔ کو ہمیشہ سفر میں ساتھ رکھو تاکہ اکیلی پچاس کتابوں کے برابر کام دے جو بات جس مضمون کی چاہے اس میں دیکھ لے پھر کسی سے کچھ پوچھنا پڑے نہ کسی اور کتاب کے دیکھنے کی حاجت رہے۔

خبردار۔ میں ہر علم وفن وہر محکمہ کی تمام ضروری باتیں جمع کی ہیں جنسے اکثر سب کو کام پڑتا ہے یا جن کو یاد رکھنے کی ضرورت رہتی ہے۔ جو وہ بدیا ندان میں ذرا غور تو فرمائے۔

خبردار۔ میں سب ملکوں کے نقشے۔ ہر شہر کی مشہور دستکاری وپیداوار۔ اشیاء تجارتی۔ تمام دیسی ریاستوں کے ضروری حالات۔ ہر ملک کے سکے وغیرہ لکھے ہیں۔

خبردار۔ میں ہندوستان کے تمام ہندو مسلمان شاعروں کے حالات مختصر تمام مشہور آدمیوں کے پتے۔ دنیا بھر کے مشہور تواریخی علوم۔ ہندوستان کے تواریخی واقعات معہ سن سمت ہیں۔

خبردار۔ میں بنگلہ۔ مرہٹی۔ گجراتی۔ گورمکھی۔ تامل صرافی کے حروف کی شناخت اور مختلف علوم کے الفاظ اصطلاحی انگریزی فارسی ہندی میں بالمقابل لکھے ہیں۔

خبردار۔ میں قانون کی ضروری باتیں۔ خرچہ عدالت اصول قانون جنگی کا مفصل وضابطے۔ نہر ڈاک تار وغیرہ کے قاعدے۔ ریلوے کے قواعد اور ہندوستان بھر کی ریلوں کے نقشے دیئے ہیں۔

خبردار۔ میں بوٹیوں کی پہچان وخواص۔ دیسی ولایتی پھل پھول وترکاریوں کا لگانا۔ درختوں کی عمریں۔ زراعت وباغبانی کی موسمی کارروائیاں وغیرہ سب کچھ ہے۔

خبردار۔ میں ہدایات حفظ صحت۔ غذا مفید ومضر ادویات کی تاثیر وشناخت کشتے وزہروں کا بیان۔ مدت ہضم اغذیہ۔ امراض کی شناخت وغیرہ بہت باتیں حکمت کی ہیں۔

خبردار۔ میں ہندوستان بھر کے تمام مشہور اخبارات لائبریری انجمن۔ بنک وسوداگروں کے پتے اور جنتری سود تنخواہ۔ اوزان وپیمانے اور ناپنے کو ایک سفری فیتہ بھی ہے۔

خبردار۔ میں نگوں وقیافہ بھرا اصول۔ حساب وپیمایش کے گر۔ سب نگوں کے نام۔ پرزوں کے نام جواہرات کا بیان اور صدہا باتیں ہیں کہاں تک لکھیں۔

خبردار۔ غریبوں کے بڑے کام کی ہے جو زیادہ کتابیں نہیں خرید سکتے مگر دنیا بھر کی واقفیت کے شوقین ہیں اور کاروباری آدمی کے جو تھوڑی فرصت میں بہت جاننا چاہتے ہیں۔

خبردار۔ جیبی سائز کی خوشنما ۲۰۰ صفحہ کی کتاب ہے۔ قیمت ایکروپیہ آٹھ آنہ۔

**ملنے کا پتہ۔ منیجر قیصر ہند ایجنسی لودہیانہ۔ پنجاب۔**

# دی ڈائمنڈ جوبلی فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دھلی

بسرپرستی عالی جناب ہز ایکسیلنسی لارڈ کرزن سابق وائسرائے و گورنر جنرل آف انڈیا

سرمایہ ۳۵۰۰۰۰ روپیہ

جو کہ ۳۵۰۰۰ حصوں میں منقسم ہے اور ہر ایک حصہ مالیتی ۱۰ روپیہ ہے

## ڈایرکٹران

۱- راجہ بہادر پنڈت بھاگ رام صاحب سی۔ آئی۔ ای گورنمنٹ پنشنر و سابق منسٹر ریاست ہائے جموں و کشمیر

۲- راجہ صاحب دیوان پنڈت دیاکشن صاحب کول۔ بی۔ اے پرائیوٹ سکرٹری ہز ہائنس مہاراجہ جموں و کشمیر

۳- رائے بہادر ماسٹر پیارے لعل صاحب سابق انسپکٹر مدارس و فیلو آف پنجاب یونیورسٹی دہلی -

۴- سردار سندر سنگھ صاحب سابق خزانچی نوگشدہ ریلوے -

۵- لالہ ایشری پرشاد صاحب خزانچی گورنمنٹ۔ آنریری مجسٹریٹ و پروپرائٹر کارخانہ مسرز ٹلاب رائے مہرچند ساہوکاران -

۶- لالہ سیجو رام صاحب نمیون جنرل کنٹریکٹر

۷- نواب احمد خان صاحب رئیس دہلی

۸- لالہ کرشن گوپال صاحب ورما۔ بی۔ اے -

### صحت قایم رکھنے کے لئے

صرف جوبلی ملز کا میدہ خرید فرمایئے

ہمارا میدہ بالکل صاف اور بغیر کسی آمیزش کے ہے۔ اس کے استعمال سے قوت ہاضمہ درست رہتی ہے

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ شمالی ہند میں صرف یہی میدہ کا کارخانہ ہے جو آپ کی سرپرستی اور قدردانی کے لایق ہے۔ کسی اور جگہ سے خرید نہ فرمائیں جب تک آپ ہمارے میدہ روا۔ آٹا۔ بورا (چوکر) کے نمونہ معہ قیمت ملاحظہ نہ فرمائیں +

### سرمایہ محفوظ کرنے کا نہایت عمدہ طریقہ

ہمارے نامی گرامی و مشہور و معروف ڈائرکٹران نے نہایت مناسب شرائط پر زرامانت قبول کرنے کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اور حصہ داران کمپنی کو ایک مزید رعایت کا موقع دیا ہے اور اس لئے ہم اپنے حصہ داروں اور پبلک سے درخواست کرتے ہیں کہ ہماری شرائط منگوا کر ملاحظہ فرمائیں اور ہم یقین دلاتے ہیں کہ سرمایہ محفوظ کرنے کے لئے کسی اور بنک میں اس سے بہتر طریقہ نہیں ہوگا۔ شرائط زرامانت و پراسپکٹس برائے خرید حصص اور ہر قسم کی خط و کتابت بنام

**رامچند اینڈ کمپنی مینیجنگ ایجنٹس ہونی چاہیئے**

# امپیریل آئیل سوپ اینڈ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

ہر قسم کے اعلیٰ درجے کے صابن منہہ ہاتھ دھونیکے اور دیسی صابن ہر قسم کپڑہ دھونیکے نو ایجاد کلوں اور نئے طریقے سے تیار رہتے ہیں عورتیں اور بچے جنکی جلد نازک ہوتی ہے بلا خطر استعمال کر سکتے ہیں

### ہر قسم کا تیل

مثلاً تیل سرسوں خالص تیل تل تیل انڈی اور اور دیگر اقسام کے تیل نہایت عمدہ صاف و شفاف اعلیٰ درجہ کے کلوں کے ذریعہ تیار ہوتے ہیں اور ہر اقسام کی کھل بھی ہر وقت تیار رہتی ہے

### لوہے کی ڈھلائی کا کارخانہ

اسکے ساتھ لوہے کی ڈھلائی کا کارخانہ جاری کیا گیا ہے جسمیں ہر قسم کی مشینیں اور اس کے پرزہ کہراد و بلیاں لوہے کے کوہلو یعنے بیلنہ۔ جنگلہ۔ کٹھڑہ و دیگر سامان عمارتی و دیگرے وغیرہ نہایت عمدہ خوبصورت پورے وزن کے اور عمدہ مال کے تیار ہوتے ہیں علاوہ اس کے ہر ایک شئے کہراد درندہ کی جاتی ہے اور شافٹ بھی تیار کیا جاتا ہے

### ہینڈلوم فیکٹری

علاوہ مذکورہ الصدر کے ہینڈلوم فیکٹری بھی جاری کردی گئی ہے جس میں ہینڈلوم لکڑی و لوہے کے تیار کئے جاتے ہیں تمام سامان ایسا عمدہ لگایا جاتا ہے کہ جس کے ساتھ دیگر کارخانجات کے ہینڈلوم کی نسبت یہہ ایسے ایجاد کئے گئے ہیں کہ چلنے میں زیادہ آسانی ہووے اور اگر اور دن بھر میں ۲۵ گز کپڑا تیار کرتی ہیں تو یہہ کم از کم ۳۰ گز تیار کریگا اور قیمت میں لحاظ بہ لحاظ سودیشی کی ترقی کا مدنظر رکھا گیا ہے۔ فہرست نرخنامہ یا دیگر حال دریافت کرنا ہووے تو ذیل کے پتہ پر درخواست آنی چاہیئے +

المشتہر

**رام چند اینڈ کمپنی مینجنگ ایجنٹس دھلی**

## ہیرالال اینڈ کمپنی کا فوجی وردی اور دیگر سامان کا کارخانہ

### واقع کوٹھی مقابل ریلوے سٹیشن لودیانہ

لودیانہ ریلوے سٹیشن سے اترتے ہی جو ایک عالی شان کوٹھی بائیں ہاتھ کی طرف نظر آتی ہے یہاں وردی کے سامان کی ہر ایک چیز تمام فوجی ضروریات اور لودیانہ کی ساختہ کی ہر ایک شے علی الخصوص اعلیٰ قسم کی نہایت واجبی قیمت پر ملتی ہے۔ اس کارخانہ میں گندم نما جو فروشی نہیں ہے۔ بیرونی خریداروں کو دھوکا دینے کے لئے بعض اشتہاری کارخانوں کی طرح نگریزوں کے نام اختیار نہیں کئے گئے ہیں یہ خاص دیسی کارخانہ اور دیسی فرم ہے جو صدہا قسم کی تجارت کرتی ہے۔ ایک پوسٹ کارڈ پر اطلاع پہنچتے ہی فرمائش کی تعمیل کیجاتی ہے۔

## فہرست اشیاء

| | |
|---|---|
| کلاہ سادہ ۱۲ر سے ۱ نک | کمبل دیسی ۲ سے ۵ تک |
| کلاہ زرین ۳ سے ۱۰ تک | گھوڑوں کے جبال ۱ ر عے ر |
| لنگی سادہ ۱ سے ۱ تک | زین خاکی نمدہ رنگ ۱۱ر فیگز |
| لنگی زرین ۱ سے ۵ تک | بھوانہ آفیسری ۲ سے ۷ تک |
| پٹی اونی ۱۲ر ر ۱ | تھولہ بیاہیا ۱ ر ۱ ر |
| پٹی سرج ۱ سے ۱ | اون فی جوڑی ۸ ر ۱ ر |
| پٹی پشمینہ ۲ ر ۱ ر | شال فی جوڑی ۸ ر ۱ ر |
| جال ریشمی آفیسری ۱ ر ۱ ر | نمبدہ سیل سالی ۱ ر ۲ ر |
| جال اونی خوالاتی ۷ ر ۱ ر | ازاربند ریشمی ۱۲ر ۱ ر |
| موزے اونی و پشمینہ ہر رنگ | ازاربند سوتی ۱ر سے ۴ تک |
| اور ہر سائز کے ۸ر سے ۲ تک | سرج خاکی و نیلی ۸ر سے ۵ ر |
| دستانے ۵ ر سے ۹ ر | برائے وردی |
| ٹیبل کلاتھ ۲ سے ۱۰ تک | جھالر زرین لنگی ۲ سے ۱۰ ر |
| پھلکاری برائے پردہ | جھالر ریشمی ۸ر سے ۱ فی گز |
| فی جوڑہ ۵ سے ۲۰ ر | جھالر سوتی ۲ گز سے ۴ر فی گز |
| کمربند ریشمی آفیسری ۲۵ سے ۲۰ ر | کامدانی ۱۰ر فی گز ۲ ر |
| کمربند پشمینہ ر ۵ر ۱ ر | |

نسری صافے خاکی رنگ کے ۱ سے ۵ تک　|　نسری صافے اودے رنگ کے ۱ سے ۵ تک

رومال ریشمی ۸ر سے ۱ روپیہ تک

خاکی اور نیلی رنگ کی اوور کوٹ اور دیگر سامان وردی ہر قسم نہایت عمدہ اور کفایت سے مل سکتا ہے۔

## تمغوں کے فیتے

ہمارے کارخانہ سے ہر ایک لڑائی کے تمغوں کے فیتے دو روپیہ فی گز نرخ سے بھیجے جاتے ہیں۔ اور کارونیشن لینے دربار تاج پوشی کا فیتہ بھی موجود ہے جن صاحبان کو درکار ہو بہت جلدی درخواست بھیجدیں۔

## لیس سنہری

وردی کے لیسوں کے علاوہ عام شریفوں کی ٹوپیوں کو لگانے کا سنہری لیس آدھ انچہ عرض سے دو انچہ اور ڈھائی انچہ تک عرض کا عمدہ سے عمدہ ولایتی اور دیسی نہایت واجبی قیمت پر ہمارے کارخانے سے ملسکتا ہے ایک پیسہ کا کارڈ آنے پر فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔

## پشمینہ کا مال

الوان پشمینہ ساخت لودیانہ جس کو عام لوگ جوڑا یا دھسہ کہتے ہیں۔

چادر پشمینہ کامدار　　۵ سے ۱۰ تک

الوان پشمینہ برائے سوٹ بادامی و خاکی وغیرہ ۸ سے ۱۰ فی گز

ویسی گل چادر یعنی رنگ شال صاحب لوگوں کو تحفہ دینے کے لائق۔　　۲۵ سے ۵۰ تک

چادر رامپوری خورد و کلاں برائے میم صاحبان ۲۵ سے ۵۰ تک

مالیدہ کا چوغہ کامدار و سادہ بالکل نیا ۲۵ سے ۵۰ تک

مالیدہ کی ٹوپیاں کامدار جن پر طلائی یا ریشمی ڈوری سے کام بنا ہوا ہے　　۱ سے ۲ تک

جراب و دستانے پشمینہ کے فی جوڑہ ۱ ر سے ۲ تک

پٹو کشمیری سوٹ کے واسطے فی گز ۱۲ر سے ۲ تک

الوان پشمینہ ساخت کشمیر　　۵ سے ۱۵ تک

## ریشم کا مال

رفل ریشمی رنگدار و سفید بیل بوٹے دار و بلا بوٹہ دار ہر قسم کے دروازوں کے پردے ہر رنگ کی بانات پر۔

ریشمی کام کے فی جوڑی　　۵ سے ۱۵ تک

پھلکاریاں ریشمی کام کی پردوں کے لئے۔

آئینہ دار و بلا آئینہ　　۲ سے ۵ تک

میز پوش کامدار ہر رنگ کی بانات پر ریشمی کام کے ۲ سے ۵ ر

گلوبند کامدار اور سادے　　۲ سے ۵ تک

ریشمی دوپٹے جاپانی ریشم اور ولایتی ریشم کے۔

پھلدار اور سادہ　　۲ سے ۸ تک

ولایتی اور جاپانی ریشم برائے پارچات میم صاحبان۔

فی گز ۱ سے ۲ تک

صاحبان کے لئے ریشمی و زرین اور سادہ پگڑیاں ٹوپی پر باندھنے کی۔ فی پگڑی ۲ سے ۵ تک

## سلے سلائے کپڑے

ہر ایک فیشن اور ہر ایک ناپ اور ہر ایک قسم کے کپڑے کے سلے سلائے ہوئے سوٹ ناپ پہنچنے پر فوراً تیار کرکے بھیجے جاسکتے ہیں۔ نرخ نہایت کم۔ اور تعمیل فرمائش بہت جلد ہمارے کارخانے سے ایک پیسے کا پوسٹ کارڈ آنے پر نقد قیمت پر یا فوراً بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجے جاتے ہیں۔

## لودیانہ کلاتھ

لودیانہ کا بنا ہوا کپڑا ساری دنیا میں مشہور ہے۔ کیونکہ یہہ کلوں کے کپڑے سے زیادہ دیرپا۔ اور مضبوط اور عمدہ ہوتا ہے اگر کبھی یہ پھٹ بھی جاوے تو رنگ برسوں تک قائم رہتا ہے۔ ہر فیشن سیل نمونے طرح طرح کے تھان۔ کوٹ پاجامہ قمیضوں کے لئے تیار کرائے گئے ہیں۔ نمونے درخواست آنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں۔ اس کارخانے سے عمدہ اور واجبی نرخ پر لودیانہ کلاتھ اور بیرون لودیانہ کے کسی دوسرے دکاندار سے ہرگز نہیں مل سکتا ایک بار ضرور آزما کر دیکھئے۔

**المشتہر**

**ہیرالال اینڈ کمپنی آرمی کنٹریکٹرز لودیانہ**

آرمی نیوز لودیانہ: ۵ مئی ۱۹۱۲ء کے زیر اہتمام چھپکر شایع ہوا

رجسٹر نمبر ایل ۳۲۳

Registred No L 329

نمبر (۲۲) لودیانہ شنبہ ۲ جون سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کار آمد تصنیفات کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے وارثوں کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے +

یہہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دُنیا کے تازہ حالات کے حرفت و صنعت۔ زراعت و تجارت۔ حفظ صحت تہذیب اخلاق۔ سائنس و فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیرخواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سڈیشن اور رلا بسل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی منشا ہے۔ اخبار ہر ایک عیب اور دوسرے سے زیادہ دلچسپ بنانے کی کوشش کیجاتی ہے +

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| ہندوستان برما وغیرہ | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ |
| | پیشگی سالانہ اعلی کاغذ پر | عہ |
| ممالک غیر | پیشگی سالانہ اعلے کاغذ پر | صہ ۱۲ر |

ہندوستان برما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول عا ۱۲ر - مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے - چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہیئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت -

## اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | سہر | ۱۴ر | عا | بے | سے |
| نصف کالم | سے | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا کالم | صہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا صفحہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

بطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونگے اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینے والو!

بلاشبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن یہہ غور کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فایدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرنا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں۔ ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید سینکڑوں اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسی کی نظر ہی نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سودے کے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں دس بیس سردار اس کے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ شکھائی سے لیکر پنجاب اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اس کے قدردان موجود نہوں غرض آپ میوں سے لیکر کروڑپتیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں بیرسٹر ہیں ڈپٹی و تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار اگر آپ توجہ دیتے ہیں تو بیش

# آرمی نیوز

لودیانہ - شنبہ - ۲ جون ۱۹۰۶ع


## نمونہ کی ریاست

آرمی نیوز ہمیشہ سے سیلف ہیلپ کا معتقد ہے اور وہ اُن اہل الرائے کا کبھی ہم خیال نہیں ہوا جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ قوانین بدلجانے سے یا گورنمنٹ کی نظر عنایت زیادہ ہو جانے سے ملک ترقی کریگا - کوئی گورنمنٹ یا دنیا کی کوئی شخصی یا جماعتی طاقت کسی گری ہوئی قوم کو نہیں ابھار سکتی جب تک کہ وہ خود اُبھرنا نہ چاہے - اور ساری دنیا کی طاقتیں ملکر اس قوم کی رفتار ترقی کو روک نہیں سکتیں جس نے آگے قدم بڑھانے کا مستقل ارادہ کرلیا ہو - یہ ہمیشہ سے ہمارا پولیٹکل مذہب ہے اور خواہ ہزار طرح کی دلیلیں پیش کی جائیں ہم اس کو بدل نہیں سکتے - جو لوگ ہر معاملہ میں گورنمنٹ کو ذمہ دار ٹھہراتے ہیں ہمارے نزدیک وہ غلطی پر ہیں - اپنی پست حالتی کے ذمہ دار ہم خود ہیں - اچھا صاحب برٹش انڈیا میں تو گورنمنٹ نے ہاتھ پانوں باندھکر آپ کو مجبور کر رکھا ہے کہ علمی - تجارتی - حرفتی زراعتی ترقی نکر سکیں لیکن دیسی ریاستوں کو کونسا امر مانع ہے - کہ اپنی رعایا کو خوشحال نہ بنائیں وہ تو اجنبی نہیں ہیں وہ تو بیرونی حاکم نہیں ہیں جن کو اہل وطن سے ہمدردی نہو مگر کیا عام طور پر ریاستوں کی حالت قابل افسوس نہیں - کیا اکثر ریاستوں میں سکھا شاہی نہیں ہے - لیکن جہاں کہیں والی ریاست بیدار مغز ہیں وہاں دیکھنا چاہئے کہ ترقی کی رفتار کس قدر تیز ہے - میسور - ٹراونکور - بڑودہ - گوالیار - یہ چاروں ریاستیں آجکل نمونہ کی ریاستیں سمجھی جاتی ہیں صرف اس وجہ سے کہ والیان ریاست تعلیم یافتہ اور روشن دماغ ہیں - بڑودہ کی یہ اور بھی خوش قسمتی ہے کہ مہاراجہ صاحب بہادر نے جو خود بھی ہر ایک معاملہ میں بیحد دلچسپی لیتے ہیں کچھ عرصے سے مسٹر رومیش چندر دت سی - آئی - ای کو نظم و نسق میں شریک کیا ہے - مسٹر دت کی قابلیت کا تجربہ کار حاکم آج سارے ہندوستان میں چراغ لیکر ڈھونڈو تو نہیں مل سکتا - وہ پہلے دیسی آدمی تھے جنہوں نے بنگال سول سروس میں ڈپٹی شپ اور کمشنری کے فرایض سرانجام دئے وہ دنیا پر مخفی نہیں اور سی - آئی - ای کا اعزاز اس امر کا شاہد ہے کہ گورنمنٹ بھی ان کی خدمات کی معترف ہے - اگر وہ انگریز ہوتے تو اس میں ذرا شک نہیں کہ لفٹنٹ گورنری کا رتبہ حاصل کرتے لیکن تیس سال کی ملازمت کے بعد وہ پنشن یاب ہوئے - اور پھر لندن یونیورسٹی میں تاریخ ہند کے لیکچرار رہے اور دو سال سے ریاست بڑودہ کے وزیر ہیں - اس قلیل مدت میں جو اصلاحیں ریاست مذکور میں کی گئی ہیں وہ اس قابل ہیں کہ تمام ریاستوں میں ان کی تقلید کی جائے بلکہ بعض بعض اصلاحیں برٹش انڈیا کے لئے بھی ایک نمونہ ہیں - اس وقت ریاست بڑودہ کی رپورٹ بابت سال گذشتہ مرتبہ مسٹر دت ہمارے سامنے ہے - یہ رپورٹ جیسی واضح اور مکمل ہے اس سے زیادہ دلچسپ ہے - کیسی شستہ اور پاکیزہ انگریزی زبان ہے کہ خاص اہل زبان انگریزوں میں بھی دس بیس لاکھ میں سے کوئی ایک اس پایہ کی بمشکل لکھ سکتا ہے - مگر ہمکو یہاں مسٹر دت کی علمیت اور زباندانی سے کچھ بحث نہیں ہے بلکہ بحیثیت ایک حاکم کے ان کی کارگذاری کو سرسری نظر سے دیکھنا ہے - اس وقت ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ بطور روز بیرمال ریاست کے رعایائے بڑودہ کی کیا خدمت اُنہوں نے کی ہے - سب سے بڑی مشکل قحط سالی کی تھی -

### انسداد قحط

اس عمدگی سے کیا گیا کہ نہ تو ایک متنفس کو فاقہ کشی کی تکلیف اُٹھانی پڑی اور نہ کوئی جان ضایع ہوئی - اس انتظام میں ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بہادر نے نہایت دوراندیشی سے کام لیا - امساک باران کی خبر پہنچتے ہی ہز ہائنس خود قحط زدہ علاقہ میں تشریف لے گئے اور کمشنر قحط اور کمشنر مال کے مشورہ سے قحط ریلیف ورکس کی تجاویز سوچ لی گئیں - وصولی مالگذاری فوراً ملتوی کی گئی - بقایا معاف کرنے کے احکام جاری ہوئے اور تقاوی تقسیم ہونی شروع ہوئی - آبرسانی کا انتظام کیا گیا - چنانچہ کل ۲۹ لاکھ روپیہ لگان کا معاف ہوا اور اس سے زیادہ رقم کی وصول ملتوی کی گئی - کنوئیں کھودنے کے لئے کاشتکاروں کو نقد روپیہ سے مدد دی گئی - اس بروقت انتظام کا نتیجہ یہ ہوا کہ کسی گانوں کے کاشتکار بھی اپنا گھر چھوڑکر نہیں بھاگے نہ کسی کیمپ میں کوئی موت فاقہ زدگی سے ہوئی اور ساری ریاست میں ایک فرد واحد کو بھی قحط کی سختی محسوس نہیں ہوئی -

### انتظام اوقاف

برٹش انڈیا میں مذہبی اوقاف کا مسئلہ مدت سے زیر بحث ہے مگر گورنمنٹ کو دست اندازی میں تامل ہے - کروڑوں روپیہ مذہبی اوقاف کا ضایع جاتا ہے خانقاہوں اور مندروں پر لاکھوں کے چڑھاوے چڑھتے ہیں اور ان پر علی العموم صرف گنتی کے آدمی قابض ہیں حالانکہ ہر مذہب میں اس قسم کے فنڈ رفاہ عام میں صرف کئے جاتے ہیں - ریاست بڑودہ نے یہہ قانون پاس کیا ہے کہ ہر ایک مذہبی وقف کے دخل و خرچ کی جانچ جس کو ریاست سے کچھ بھی مدد ملتی ہو گورنمنٹ ہر وقت کر سکتی ہے اور دیگر اوقاف کی بد انتظامی کے متعلق اگر اس مذہب کے لوگ شکایت کریں جن کا وہ وقف ہے تو دست اندازی کی جا سکتی ہے -

### جوڈیشل ایگزیکٹو فرائض کی علیحدگی -

سب سے بڑی اصلاح جو مسٹر دت کے عہد میں ہوئی ہے اور جو ظالمانہ ظلم کی بیخ کنی کرنے والی ہے - جس کے اصول کو تو گورنمنٹ ہند نے بلکہ پارلیمنٹ نے بھی تسلیم کرلیا ہے مگر عملی طور پر ہنوز روز اول ہے وہ جوڈیشل اور ایگزیکٹو فرائض کی علیحدگی ہے یعنی ایک ہی کو دو طرح کے اختیار نہ ہونے چاہئیں کہ وہ خود ہی کسی پر مقدمہ قایم کرے اور خود ہی سزا دے - جیسا کہ آجکل برٹش انڈیا میں ہے کہ ضلع کا حاکم پولیس کا افسر بھی ہوتا ہے اور دوسری طرف خود ہی عدالت کی کرسی پر بیٹھکر انصاف بھی کرتا ہے - اگر یہ قاعدہ بدلجائے تو جو انتظامی حاکم ہیں وہ عدالتوں کے کام سے آزاد ہو جائیں اور ملزموں کے ساتھ زیادہ انصاف ہوا کرے - ابتو ایک ڈپٹی کمشنر بطور ایک پولیس افسر کے خود ہی ایک ملزم کو گرفتار بھی کر سکتا ہے اور خود ہی دوسری کرسی پر بیٹھکر اس کو سزا دے سکتا ہے یعنی آپ ہی مستغیث اور آپ ہی جج -

### خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ

کا معاملہ ہے - لیکن بڑودہ میں اب ایسا نہیں ہونے پائیگا - انتظامی حکام وہاں جس پر چاہیں تشدد نہیں کرینگے جب تک ایک آزاد عدالت کے سامنے اس کا انصاف نہو - علاوہ ازیں وہاں جوری سسٹم بھی جاری ہونے والا ہے مزید برآں یہ کہ چھوٹے چھوٹے فوجداری مقدمات دیہی پنچایتوں کے ذریعہ فیصل ہونگے

اور ظاہر ہے کہ یہ طریقہ کیسا عمدہ ہے ایک تو عدالت کے اخراجات سے غریب آدمی محفوظ رہے دوسرے مقامی پنچ لوکل حالات کو بہ نسبت عدالتوں کے بہتر جانتے ہیں اور عموماً راضی نامہ کرا کر قضیہ دور کر دیتے ہیں۔ نہ عدالتوں میں بے فائدہ کام بڑھتا ہے نہ فریقین اور گواہ مارے مارے پھرتے ہیں۔ لیکن یہ تمام اصلاحیں اس وجہ سے مفید ہو سکتی ہیں کہ ریاست بڑودہ میں تعلیم عام ہے اور لوگ خود میدان تمدن میں قدم بڑھانے کو تیار ہیں اور حکام کی ہمدردی کے قدردان ہیں۔ ریاست مذکور کی پنچایتی عدالتوں کو پانچ روپیہ تک جرمانہ اور دو دن تک کی سزائے قید کا منصب ہے۔

## انسداد شادی صغرسنی

انگلش گورنمنٹ کی دلی خواہش ہے کہ شادی صغرسنی کی مذموم رسم ہندوستان سے دور ہو جائے جو اس ملک کے زوال کی اصلی بنیاد ہے لیکن چونکہ جہلا یہ بہانہ پیش کرتے ہیں کہ یہ مذہبی رسم ہے اس وجہ سے گورنمنٹ کو دست اندازی کرنے سے تامل ہے۔ مگر ایک دیسی والی ریاست اگر چاہے تو بہت کچھ سوشل اصلاحیں تعلیم یافتہ اہل الرائے کے مشورہ سے کر سکتا ہے۔ مہاراجہ صاحب نے یہ بہت ہی بڑا کام کیا ہے اور ایک ایسا نمونہ ملک کے سامنے پیش کیا ہے کہ ہر ایک ریاست کو اس پر کاربند ہونا چاہئے۔ ریاست بڑودہ میں اب ۱۲ سال سے کم عمر کی لڑکی کی شادی نہیں ہو سکتی۔ ہاں اگر کوئی شخص معقول عذر کے ساتھ سال دو سال پہلے شادی کرنا چاہے تو اسے اجازت حاصل کرنی ہوتی ہے۔ سال گزشتہ میں اس قسم کی صرف ۷۹۵ درخواستیں گزریں منجملہ ان کے ۶۸ فیصدی نامنظور ہوئیں جن لوگوں نے اس قانون کی خلاف ورزی کی ان کو سزائیں بھی دی گئی ہیں اس قانون کے متعلق ۱۸۰ مقدمات قایم ہو کر ایک روپیہ سے ۲۵ روپیہ تک جرمانہ کی سزا دی گئی۔

## زراعتی تعلیم

کی جس قدر ملک کو ضرورت ہے وہ مخفی نہیں۔ بڑودہ میں تجارتی مدارس ہیں۔ نمونہ کے کھیت ہیں۔ عمدہ تخم تقسیم کرنے کے محکمے ہیں اور زراعتی معلم ہیں جو دیہات میں دورہ کر کے کاشتکاروں کو زمانہ حال کے فن زراعت کے نکات عملی طور پر بتلاتے ہیں اور نو ایجاد آلات زراعت کی نمایش کرتے ہیں۔

## دیگر اصلاحیں

علاوہ مندرجہ بالا اصلاحوں کے انتظامی کونسل قایم کی گئی ہے میونسپل کمیٹیوں اور لوکل بورڈوں کے اختیارات بڑھائے گئے ہیں ابتدائی تعلیم لازمی کی گئی ہے۔ اور سرکاری مالگذاری کے قانون میں ترمیم کی گئی ہے۔ پارچہ بافی کا ایک کارخانہ جو ریاست کی ملکیت تھا اشخاص کو دیدیا گیا۔ ہینڈلوم سے کپڑا بننا سکھلانے کے لئے مدرسہ کھولا گیا۔ محاصل چنگی میں تخفیف کی گئی۔

یہ تمام اصلاحیں اس قابل ہیں کہ والی بڑودہ دنیا کے سامنے فخر کے ساتھ سر بلند کر سکتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے اپنا فرض ادا کیا۔

---

**لازمی تعلیم**۔ ابتدائی تعلیم ہر ایک مہذب ملک میں لازمی اور مفت ہے یعنی پانچ سال کی عمر کے بعد ہر ایک بچہ کے لئے مدرسہ جانا فرض ہو جاتا ہے ورنہ اس کے والدین سے بازپرس ہوتی ہے۔ ابتدائی تعلیم کے متعلق فیس نہیں لی جاتی۔ ریاست بڑودہ میں لازمی تعلیم جاری ہونے سے ۱۳ لاکھ کا خرچ تعلیم کی مد میں بڑھ جائیگا۔

فی الحقیقت بڑودہ اور میسور کی تعلیمی سرگرمی قابل رشک ہے۔ ریاست میسور میں ۲۲۵۶ مدرسے ہیں جن میں لاکھ کے قریب طلبا زیر تعلیم ہیں۔ ۱۲ لاکھ ۸ ہزار روپیہ ریاست نے تعلیم پر صرف کیا۔ صنعتی مدارس بجائے ۱۵ کے ۱۸ ہو گئے انجنیری اور ڈاکٹری کے علاوہ ممالک غیر میں تعلیم پانے کے لئے ۲۷ وظیفے دئے گئے۔ ۲۴۶ زنانہ مدرسے ہیں ۵ مدرسے یوروپین اور یوریشین طلبا کے لئے ہیں۔ ۲۸۶ خالص اسلامی مدارس ہیں اور علی گڈہ کالج میں تعلیم پانے والوں کے واسطے ۸ وظیفے مقرر ہیں۔

---

**روسی پارلیمنٹ**۔ ممبران ڈوما نے اول ہی روز سے جس دلیری کے ساتھ قومی آزادی اور حقوق کے مطالبہ میں اپنی آواز بلند کی ہے وہ ایک ایسے ملک میں جہاں شخصی حکومت ابھی تک پورا پورا دخل رکھتی ہے قابل تعریف ہے۔ زار اپنی ضد پر قایم ہے ڈوما کی یہ درخواست کہ تمام پولیٹکل قیدی آزاد کئے جائیں منظور نہیں کی گئی۔ عذر یہ ہے کہ جب تک پولیٹکل خونریزیاں ہو رہی ہیں عام خطابخشی محال ہے۔ یہ بالکل ایسی بات ہے کہ ایک شخص نے قسم کھائی تھی کہ جب تک مجھے تیرنا نہیں آ جائیگا پانی میں قدم نہیں رکھونگا۔ ہز مجسٹی زار کو سوچنا چاہیے کہ آخر گورنروں اور پولیس کے افسروں پر بم کے گولے کیوں پھینکے جا رہے ہیں اور ظالم حکام کیوں قتل کئے جا رہے ہیں اس لئے کہ وہ عوام کی آزادی اور حقوق کو غصب کرتے ہیں۔ گویا اصلی سبب کو اسلئے دور نہیں کیا جاتا کہ اس کے نتائج ظہور میں آ رہے ہیں۔ لوگ حکام کے جور و تعدی سے اپنی ناراضی علانیہ طور پر ظاہر کر رہے ہیں لیکن وہ بدستور خدائی فوجدار بنا رکھے ہیں جو ہزاروں معصوم مردوں اور عورتوں کو محض اس شبہ میں گرفتار کر لیتے ہیں کہ وہ لبرل خیالات کے لوگ ہیں اور ان کو جیلخانوں میں ڈالدیتے ہیں جہاں وہ طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا ہیں۔ ان کے دوست اور اعزا و ہمدرد یہ صریح ظلم دیکھکر جوش میں آتے ہیں اور ظالموں سے بدلہ لینے کو بم گولے اور ریوالور استعمال کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ امر ہر ایک گورنمنٹ کے لئے محال ہے کہ قاتلوں اور اصلی مجرموں کو معاف کر دے۔ اور ڈوما کے اکثر سلیم العقل ممبر ایسی توقع بھی نہیں رکھتے لیکن اگر زار بجائے ہٹ کے ہی رکر لینے کے یہ اعلان کرتے کہ وہ لوگ جو محض پولیٹکل قیدی ہیں قاتل نہیں وہ سب رہا کئے جائینگے تو پبلک کا غصہ ٹھنڈا ہو جاتا۔ اور رعایا کو یقین ہو جاتا کہ زار کو ہمارے ساتھ ہمدردی ہے اور بہت سے سلیم الرائے لوگ تحت کے حامی پیدا ہو جاتے اور پولیٹکل قتل اور خونریزی کے طریقوں کو مذموم سمجھا جاتا۔ لیکن خطابخشی کے صاف انکار کے یہ معنی ہیں کہ ڈوما ایک بے معنی جماعت ہے جس کی آواز میں کچھ طاقت نہیں اور عام طور پر یقین کیا جائیگا کہ روسی باشندوں کو آزادی کی کبھی امید نہ رکھنی چاہئے جب تک نہ وہ کھلم کھلا بغاوت سے زبردستی حاصل نکریں۔

ایم گورمکن وزیر اعظم نے ڈوما کے ایڈریس کے جواب میں بیان کیا کہ خطابخشی محض شہنشاہ کی مرضی پر موقوف ہے اور یہ دانائی نہیں ہے کہ ان لوگوں کو معاف کیا جائے جو قتل کے ملزم ہیں جب تک بدامنی دور نہو جائے۔ اور ڈوما کو متنبہ کیا کہ اس کا ایڈریس اس کے اختیارات کی حدود سے متجاوز ہو گیا ہے اور دربار کی ذمہ واری کے سوال پر غور کرنے سے انکار کیا مگر وعدہ کیا کہ کاشتکاروں کی حالت درست کرنے کے متعلق مسودہ قانون پیش کیا جائیگا۔

روسی ڈوما نے اس قدر زور دکھلانا شروع کیا ہے کہ اکثر اہل الرائے کو اندیشہ ہے کہ کہیں زار اس کا خاتمہ ہی نکر دیں مناسب یہ تھا کہ رفتہ رفتہ مطالبات کئے جاتے۔ شخصی طاقت کے اختیارات کا محدود کرنا ایک دن کا کام نہیں ہے۔ انگلستان نے کئی صدیوں میں قومی حکومت حاصل کی تھی۔

۲۶ مئی کی بات کو ڈوما میں بڑی پرجوش تقریریں ہوئیں۔

اور ایک ریزولیوشن پاس ہوا جس کی مخالفت میں صرف ۲ ووٹ تھے کہ وزرائے شاہی سے فوراً استعفا لے لیا جائے۔ اور بجائے ان کے رعایا کے منتخب کردہ وزیر مقرر کئے جائیں۔

اس کے بعد عام افواہ مشہور ہوئی کہ دوشنبہ کے روز جب ڈوما کا اجلاس شروع ہوگا تو زار کے حکم سے وہ توڑ دی جائیگی لیکن ایک سرکاری اعلان سے اس افواہ کی تردید ہوگئی جس میں لکھا ہے کہ ڈوما وسط جون تک اجلاس کریگی اس کے بعد تعطیل ہوگی اور لکھا ہے کہ وزراء کی برخاستگی کا اختیار صرف زار کو حاصل ہے۔

---

**مسٹر گوکھلے لندن میں**۔ آنریبل مسٹر گوکھلے سی۔ آئی۔ ای۔ بھی ولایت تشریف لے گئے ہیں۔ ان کے استقبال کے لئے بہت سے ہندوستانی اصحاب بسرگردگی مسٹر دادا بھائی نوروجی وکٹوریہ سٹیشن پر حاضر تھے۔ ہندوستان کے افسروں سے توجہ اہل ہند کے قابل انتظام لیڈر کا خیر مقدم کیا گیا۔ مسٹر گوکھلے یا ان کے استقبال کنندگان کو مسٹر سریندرو ناتھ کی طرح گرفتار ہونے کا اندیشہ نہیں تھا۔ مسٹر گوکھلے نے طویل بحری سفر کے بعد زیادہ آرام نہیں کیا اور دو تین روز بعد ہی وہ پارلیمنٹ میں انڈین پارلیمنٹری کمیٹی (یعنی ممبران پارلیمنٹ کی وہ کمیٹی جو معاملات ہند میں دلچسپی رکھتی ہے اور جس کی تعداد ۵۰ اور ۶۰ کے درمیان پہنچ گئی ہے) سے ملاقات کی اور آدھ گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک نہایت بلند پر تقریر کی۔ پولیس تعلیم، حفظان صحت، کاشتکاروں کی مقروضی اور تقسیم بنگال وغیرہ متعدد حالات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا بنگال کے ۹۰ فیصدی تعلیم یافتہ تقسیم بنگال کے سخت مخالف ہیں۔ اور جدید صوبہ میں نامناسب طریق حکومت کا نتیجہ کھلی ناراضی ہے۔ لارڈ کرزن نے اہل ہند سے ہمدردی نہ کی اور جو میراث انہوں نے چھوڑی ہے اس کا نتیجہ موجودہ بے چینی ہے۔ اور کہا کہ سیرسیال کانفرنس کے توڑنے سے تمام ملک میں تہلکہ مچ گیا تھا۔

لشکری اخراجات کی بابت مسٹر گوکھلے نے ان دلائل کو دہرایا جو لیجسلیٹو کونسل میں بجٹ کے مباحثہ کے وقت بیان کی تھیں کہا کہ لارڈ کچنر کی سکیم جنگ روس و جاپان کے نتیجے سے پہلے تیار کی گئی تھی۔ موجودہ صورت حال میں کروڑوں روپیہ صرف کرنا ضروری نہیں ہے۔ اور اگر سلطنت کی ڈیفنس کمیٹی یہ پالیسی عمل میں لانی لازمی ہے تو شاہی خزانہ سے مدد کرنی چاہئے کیونکہ یہ مناسب نہیں ہے کہ ہندوستان پر وہ بوجھ ڈالا جائے جو [illegible] امپیریل ہے۔ جو روپیہ فوجی تیاری میں صرف ہوتا ہے اگر بچایا جائے تو ترقی تعلیم کمی لگان اور صحت اصلاحوں میں کام آسکتا ہے۔ آخر میں مسٹر گوکھلے نے اہل ہند کو انتظام ملک میں شریک کرنے کی نسبت بہت زور دیا۔ اور ممبران پارلیمنٹ سے کہا کہ آپ لوگ ہیں جن سے ہم امداد کی توقع رکھتے ہیں۔ آپ لوگوں سے جو آزادی اور ترقی کے ہوا خواہ ہیں ہم اپیل کرتے ہیں۔

جن لوگوں نے مسٹر گوکھلے کی تقریر کو سنا وہ صرف حیران ہی نہ تھے کہ ایک ہندوستانی انگریزی زبان پر اس قدر حاوی ہے بلکہ ان کے طرز بیان اور دلی درد سے نہایت متاثر ہوئے کیونکہ ایک ایک لفظ تیر کی طرح ہر ایک سامع کے دل کو نشانہ بناتا تھا۔

---

**خدائی تازیانہ**۔ شاید قادر مطلق کو یہ منظور نہیں ہے کہ ہندوستان کے باشندے ہمیشہ سستی اور کاہلی اور غفلت اور بیوقوفی میں مبتلا رہکر صفحۂ دہر سے نابود ہوجائیں۔ ورنہ فنا اور معدومی کی جو علامتیں ہیں وہ سب ظاہر ہوچکی ہیں۔ قحط پڑ چکے ہیں۔ جو ہر تیسرے سال نمودار ہوتے ہیں۔ طاعون دس سال سے ملک میں موت کی قائمقامی کر رہی ہے۔ ہمیں الہام کا دعویٰ تو نہیں لیکن غور کرنے سے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ آفات ارضی و سماوی یعنی قحط، وبا اور زلزلہ اور طوفان اور سیلاب اور آتش فشانی وغیرہ جن سے انسان کا نابود نہیں ہو سکتا خدا کی طرف سے بندوں کی بہتری کے لئے گوشمالیاں ہیں۔ کیا تم اپنی اولاد پر اگر وہ غلط راہ پر چلے اسی کی بھلائی کے لئے خفا نہیں ہوتے ہو۔ بلکہ ضرورت ہو تو زدوکوب نہیں کرتے ہو۔ اسی طرح تمام مخلوق کا باپ جب اس کے بیٹے گمراہی اختیار کریں تو ان کی آنکھیں کھولنے کے لئے اگر تھوڑی بہت سزا دے تو اس کو ایسا ہی فضل اور رحمت سمجھنا چاہئے جیسی کہ ہر ایک باپ کی زجر و توبیخ اپنی پیاری اولاد کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے اگرچہ بظاہر تلخ و ناگوار ہے۔ اور جس قدر یہ مصیبتیں زیادہ ہوں اسی قدر سمجھنا چاہئے کہ قادر مطلق کی خاص توجہ اپنے بندوں کے سدھار کی طرف ہے۔ پس اس اعتبار سے ہندوستان جنت نشان مبارکباد کا مستحق ہے۔

---

**شاہ سپین کی شادی**۔ شاہ الفنسو نے اپنی دلہن پرنسس اینا کا استقبال ٹردن میں صبح کے پانچ بجے استقبال کیا۔ ہزار آدمیوں کا ہجوم تھا۔ تمام امراء سے پرنسس کا تعارف کرایا گیا۔ گلدستے پیشکش کئے گئے اس کے بعد شاہ اور پرنسس میڈرڈ کو روانہ ہوئے سرحد سے پایہ تخت تک رستہ میں سٹیشنوں پر ہر جگہ خلقت کی بھیڑ تھی اور عوام الناس نے ایسا پرتپاک جوش ظاہر کیا کہ ٹرین کو وقت معینہ سے ہر جگہ زیادہ ٹھہرنا پڑا لڑکیوں کے گروہ پھول برساتے تھے۔

شاہ کی والدہ پلانشیو سٹیشن پر منتظر تھی اس نے بہو کا نہایت شفقت سے خیر مقدم کیا۔ پلانشیو سے شاہی پارٹی محل پارڈو کو گئی پارڈو سے میڈرڈ تک شاہ اور پرنسس اور پرنس آف ویلز بھی میڈرڈ میں رونق افروز ہیں۔

میڈرڈ میں تمام ممالک یورپ کے شاہزادے اور سفیر تقریب شادی میں شریک ہونے اس کثرت سے آئے ہوئے ہیں کہ تمام ہوٹل بھرے ہوئے ہیں۔ تمام مہمان شادی کے روز جلوس برات میں شریک ہونگے۔ اس جلوس میں ۴۵ شاہی گاڑیاں شامل ہونگی۔

---

**طلباء کو نصیحت**۔ چند روز ہوئے مسٹر سریندرو ناتھ بنرجی نے طلباء کلکتہ کے سامنے ایک معنی خیز تقریر کی جس کی ذیل کی نصیحت کی تھی:-

ہم ایک نازک زمانہ میں رہتے ہیں یہ ایک ایسا وقت ہے کہ اگر اس سے مناسب طور پر کام لیا جائے تو اس سے قوم رفعت پذیر ہوسکتی ہے۔ آپ کے سامنے طاقتیں ہیں۔ اگر ان سے تحریک پذیر ہوکر کچھ کام لیا جائے تو اس سے آنے والی پود کو بہت زیادہ فائدہ پہنچیگا۔ مصیبت سے افراد کو فائدہ پہنچا ہے اور اقوام بھی اس سے مستفید ہوچکی ہیں۔ کمبختی کا تادیب دینے والا تازیانہ انسان کی فطرت کو اعلیٰ اور ارفع بناتا ہے۔ وہ ہمکو شریف اور بلند حوصلہ بنائیگا۔ اور ہم قومیت کو قائم کرسکینگے درشتی لوگوں کے دل مضبوط اور حوصلے بلند کریگی۔ وہ اس کے مخالف اثر سے مستقل مزاج آدمی بن جائینگے۔ اور ان کے اندر شرافت اور راستبازی کی روح پیدا ہو جائیگی۔ اس لئے اس اعتبار سے تقسیم بنگال کو اپنے واسطے معجزہ سمجھیں۔

۱۶۔ اکتوبر کا وعدہ مت بھولو۔ جب تک تقسیم منسوخ ہو جائے ہم مجبور ہیں کہ ایجی ٹیشن کریں۔ اور میں خوش ہوں کہ اب تک ایجی ٹیشن ہو رہا ہے آپ اب مطالعہ سے کئی ماہ تک فارغ رہینگے۔

اس لئے آپ اپنا یہ وقت سودیشی تحریک کا اچھی مشن پھیلانے میں صرف کیجئے۔ آپ اپنے اپنے دیہات میں جا کر شہر کا درسگاہ وعظ دیکر باہر جائیے۔ گھر گھر جائیے اور اپنے ہم سائیوں کو سودیشی حمایت کے واسطے تیار کیجئے لوگوں کو سودیشی تحریک کا جھنڈا بلند کرنا چاہئے۔ اور مرتے دم تک اسے پکڑ رکھنا چاہئے۔ بنگال میں کم از کم پچاسی ہزار طلبا ہیں وہ بہت کام کر سکتے ہیں ٭

بارہ آن پڑھ۔ جاہل ماہی گیروں نے تمام دنیا میں تہلکہ ڈالدیا۔ اور ایک عظیم انقلاب پیدا کر دیا۔ (حواریان مسیح) میں خیال کرتا ہوں پچاس ہزار طالب علم ایک عظیم انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔ یہ ان کا کام ہے کہ وہ اس انقلاب کیو پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ علاوہ ازیں نوجوانوں کو اپنا وقت فضول باتوں میں ضایع نہیں کرنا چاہئے استقلال اور ثابت قدمی سے کام کرتے جاؤ اور نتایج کی فکر مت کرو۔ آپ نے گزشتہ دنوں میں ثابت کر دیا تھا کہ آپ کو قانونی مواخذہ کا کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ حیلہ انہ تازیانہ پسلو کیو رت ہرگز ڈرنے والی نہیں لیکن میں آپ کو خلاف قانون کوئی کام کرنے کی اجازت نہیں دونگا۔ قانونی حدود کے اندر ہی اندر آپ بہت کام کر سکتے ہیں کہ جس سے ملک کو بہت فائدہ پہنچنے کی توقع ہے۔ آپ یہاں سے سودیشی تحریک پھیلانے کا مصمم ارادہ کرکے جائیے۔ دیہات قصبات اور شہروں میں جاؤ۔ اپنے ہمسایوں کو سودیشی کے وعظ اور وکیل بننے کی ترغیب دو۔ سودیشت نہ صرف بنگال ہی ہو بلکہ تمام ہندوستان کو ہونا چاہئے۔ ممالک غیر کی اشیا خریدنے استعمال کرنے اور چھونے کا گناہ کسی قربانی سے دور نہیں ہو سکتا۔ تمہارے دلوں میں جوش ہونا چاہئے اور وہ جوش دوسروں تک پہنچانا چاہئے۔ اگر آپ اس عرصہ میں سودیشی تحریک پھیلاتے رہیں تو آپ کا وقت ایک اعلیٰ ترین کام کی انجام دہی میں صرف ہوگا۔ زمانہ مستقبل کو ایسا بناؤ جیسا ماضی تھا۔ آپ ایک بڑی عالیشان تہذیب کے وارث ہیں۔ اگر آپ سچے دل سے اور استقلال سے کام کرینگے تو آپ خدا کے فضل سے ضرور کامیاب ہونگے

---

**اخبار نویسی مشکل ہے** ؛ لوکل ہم نوجی اخبار کی گھبراہٹ اور پریشانی قابل دید ہے وہ ہر عالم میں منہ کی کھاتا ہے مگر ہٹ دھرمی سے پھر سامنے آتا ہے۔ ہم جو کبھی کبھی اسکی بیہودہ غلطیوں پر ٹوکتے ہیں تو وہ اس امر کو بھی اپنے لئے موجب فخر سمجھتا ہے۔ بقول شخصے

**بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا۔**

مجھے وہ پھنسے ہوئے اسکو جتایا تھا کہ بھائی ذرا سوچ سمجھ کر لکھا کرو یہ بہت بڑا کام ہے۔ کاغذ پر سیاہی پھیر دینے کا نام اخبار نہیں ہے ذرہ دوراندیشی اور باریک بینی سے بھی کام لینا چاہئے لیکن نصیحت داروئے تلخ کا حکم رکھتی ہے جو نادان مریض کے حلق سے آسانی سے اترتا مشکل اگر اس کے دل میں انصاف ہوتا تو وہ توبہ کرتا اور آیندہ کے لئے کان کو ہاتھ لگاتا کہ پھر ایسی غلطی نہیں کرونگا بلکن الٹا ایسا کرنے سے بگڑ کر سوجاتی ہے اسلئے اپنی ندامت دھونے کو وہ پورے دو صفحے کالے کرتا ہے اور جیسا کہ ہم پیشگوئی کر چکے تھے کہ ہمارے اعتراض کا جواب وہ گالیوں میں دیگا وہی ظہور میں آیا۔ اور اس نے کوئی دشنام جو اردو زبان میں مروج ہے آیندہ کے لئے اٹھا نہیں رکھی۔ مگر میں صرف یہی کہونگا۔

**ہم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی**

میرے معزز اور شریف دوست نے مجھے حسب ذیل خطاب عطا کئے ہیں جن میں سے صرف ایک قبول کرکے باقی بفحوائے عطائے تو بلقائے تو بخشیدم۔ شکریہ کے ساتھ اسے واپس کرتا ہوں۔ وہ اعزاز یہ ہیں (۱) کم علم (۲) ناتجربہ کار (۳) بدنیت (۴) دھوکہ باز (۵) خوفناک آدمی۔

کم علمی کا خطاب بسر و چشم قبول کرتا ہوں نہ کبھی عالم ہونے کا مجھے دعویٰ کیا علم کی شان بہت بلند ہے۔ نیوٹن نے کہا کہ وہ علم کے سمندر کے کنارہ اس لڑکے کے مانند ہے جو سنگریزے چنتا ہے۔ مجھے کم علمی کا اعتراف ہے اور میں ہر اہل صاحب علم کے قدموں کی خاک اپنے سر پر رکھنے کو تیار ہوں۔ لیکن اے دوست اس کم مایہ حتی پر بھی فن جرنلزم کے نکات آپکے ذہن نشین ہیں۔ تم مجھ سے سیکھ سکتے ہو بشرطیکہ علم کی پیاس رکھتے ہو۔ تم چند بے علم جاہلوں کے مجمع میں ڈینگ مار سکتے ہو کہ ایک کالم کے جواب میں دو صفحے کالے کرنے جانتے ہو۔ لیکن تعلیم یافتہ سوسائٹی کے سامنے تمہاری شیخی نہیں چلیگی۔ کسی لکھے پڑھے آدمی کی آنکھ میں تم خاک نہیں ڈال سکتے ہو کہ خاتون کا لفظ بازاری عورتوں اور خاندان رسول مقبول کی معزز خواتین کے لئے یکساں طور پر مستعمل ہو سکتا ہے۔ نہیں شرمندہ ہونا چاہئے تھا کہ ایسی سخت لغزش اور بھول تم سے سرزد ہوئی ہے کہ گویا جان طوائف کی ناپاک روحی کیساتھ اس پاک نفس عالی مرتبت خاتون کا ذکر کرتے ہو جسکی تمام اسلامی دنیا عزت کرتی ہے اور پھر ضد سے باز نہیں آتے ہو۔ اور غیاث اللغات تلاش کرتے اور خاتون کے معنے طرح طرح کی تاویلیں کرتے ہو۔ تم خود تسلیم کرتے ہو کہ خاتون کے معنے پردہ نشین عورت کے ہیں تو کیا یہ نہیں جانتے کہ زنان بازاری پردہ دار ہوتی ہیں یا بے پردہ۔

جس قدر کوٹیشن اخبارات سے تم نے دئے ہیں لطف یہ ہے کہ وہ سب تمہارے دعوی کی بدیہی تردید کر رہے ہیں کسی اخبار نے بھی خاتون کو بجز اصلی خاندانی شریف عورتوں کے دوسرے معنی میں استعمال نہیں کیا۔ مگر تم نے بغیر سمجھے ہوئے جہاں کہیں لفظ خاتون کا ذکر دیکھا بے نقل کر دیا تمہارا یہ ہی جانے بلا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔

آخر میں تم ایک بدنیت ہونے کا بہتان مجھ پر لگاتے ہو کہ میں تمہارے خلاف لوگوں سے ملکر ایجیٹیشن کرتا ہوں۔ یہ بالکل سفید جھوٹ ہے اور یاد رکھو کہ دروغ نے کبھی فروغ حاصل نہیں پایا۔ جھوٹ سے تم کبھی باری نہیں پا سکو گے۔

---

**ہوس آف لارڈز پر حملہ**۔ چونکہ امید کی جاتی ہے کہ ہوس آف لارڈز مسودہ تعلیم کو نامنظور کر دیگا اس لئے بعض لبرل ممبروں کی رائے ہے کہ ہوس آف لارڈز کا ہی خاتمہ کر دیا جائے مسٹر لارڈ جارج نے لوربہال میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ لبرل پارٹی کو ایک دفعہ جنرل الیکشن میں پھر مقابلہ کرنا ہوگا اور اس مقابلہ کی تاریخ ہوس آف لارڈز کے ہاتھ میں ہے۔ گورنمنٹ یہ برداشت نہیں کریگی کہ قوم کی مرضی کو ایک غیر ذمہ وار جماعت نظر انداز کرے اس لئے ووٹ دہندگان سے اپیل کیا جائیگا۔

---

**پنکھا قلی کا قصاص**۔ جالندھر کے پنکھا قلی کا خونبہا یہ ملا ہے کہ اس کے بدنصیب باپ پر جھوٹی شہادت دینے اور گورہ سپاہی پر جھوٹا الزام لگانے کی علت میں مقدمہ قایم ہوا ہے عدالت نے لکھا کہ ڈاکٹری شہادت سے ثابت ہے کہ متوفی نمونیہ میں مبتلا تھا اور نمونیہ ہی ڈبل۔ لیکن حیرانی یہ ہے کہ ڈبل نمونیہ والا پنکھا کس طرح کھینچ سکتا ہے۔

---

**نماز شکریہ**۔ علی گڈہ سے ایک ٹیلیگرام ۲۶ مئی کو وائسرائے کی خدمت میں بھیجا گیا جس میں لکھا ہے کہ علیگڈہ کی جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ مولوی سلامت اللہ امام اور ایک ہزار مسلمانوں نے دو رکعت نماز شکرانہ کی ادا کیں اس لئے کہ ٹرکی اور انگلستان کا تنازعہ آشتی فیصل ہو گیا اور انہوں نے خدا تعالیٰ سے دعا مانگی کہ ٹرکی اور انگلستان کے دوستانہ تعلقات ہمیشہ برقرار رہیں۔

# عالم کا فوٹو

امیر صاحب نعمان سے کابل میں وارد ہوئے - جلال آباد وغیرہ کے دورہ میں ۳ ماہ صرف ہوئے - ہزہائنس کی غیر حاضری میں کاروبار سلطنت خوش اسلوبی سے چلتا رہا -

گرمی کی شدت سے کوہ ہمالیہ پر برف پگھل رہی ہے اور پنجاب کے دریا طغیانی پر آتے جاتے ہیں -

سٹریٹس سیٹلمنٹ میں قانون پاس ہوا کہ کوئی گداگر باہر سے نہ آنے پائے اگر کوئی جہاز ان کو لائیگا واپس لیجانا ہوگا یا گذارہ کا خرچ دینا ہوگا -

کلکتہ میں دو مشنری مسوں پر ایک نابالغ ہندو لڑکی کو بھگا لیجانے کا مقدمہ تھا - عدالت کے دریافت کرنے پر لڑکی نے بیان کیا کہ وہ اپنی ماں کے پاس رہنا چاہتی ہے اس پر لڑکی اس کی والدہ کو دلوا دی گئی -

پنجاب میں فصل گندم معمول سے ۸ لاکھ ایکڑ زیادہ ہے اور پیداوار ۵ لاکھ ٹن زیادہ ہوگی - مگر ایک طرف یوروپ کی مانگ دوسری طرف دوسرے صوبوں میں قحط ہے -

ڈاکٹر سون ہیڈن سویڈش سیاح مغربی تبت کو روانہ ہونے سے پہلے کچھ روز شملہ میں رہیگا -

مسٹر ڈیلا فوس اسسٹنٹ ڈائرکٹر مسٹر لوئس کے پنشنیاب ہونے پر سررشتہ تعلیم صوبجات متحدہ کے ڈائرکٹر مقرر ہوگئے

لکھنؤ میں ۲۶ مئی کی صبح کو ۲ انچہ بارش ہوئی اور دوپہر کو ژالہ باری ہوئی - بنارس میں بھی تقاطر ہوا - ادہر میرٹھ اور رڑکی تک -

اس رکبے اور سدرن میرٹھ ریلوے آیندہ سال گورنمنٹ خرید لیگی -

لیڈی ریواز صاحبہ ۱ جون کو شملہ پر ایک گارڈن پارٹی دینگی

گورنمنٹ ہند نے ہفتہ گذشتہ میں ۲۳ لاکھ تولہ چاندی روپیہ ڈھالنے کے لئے خریدی ہے ۲ کروڑ کی ٹکسال میں پہلے سے ڈھل رہی ہے اور ۶۰ لاکھ کی ولایت سے اور آنے والی ہے -

بھرتپور اور آگرہ کے مابین چھوٹی پٹڑی کی ریل بنانے پر چیمبر اف کامرس بمبئی نے گورنمنٹ کو متوجہ کیا ہے -

نارمل سکول دہلی کے متعلق ایک خطعہ راضی طلباء کو عملی تجربات سکھلانے کے لئے لیا گیا ہے تاکہ زمینداری مدارس میں وہ عملی تعلیم دینے کے قابل ہوں - لاہور - جالندھر - ملتان اور راولپنڈی کے نارمل سکولوں کے لئے بھی اراضی کا بندوبست ہونے والا ہے -

مسٹر پوپ سی - آئی - ای - ٹریفک سپرنٹنڈنٹ اودھ روہیلکھنڈ ریلوے ۶ ماہ کی فرلو پر جاتے ہیں -

مولوی مقبول احمد سنیعی واعظ کی اپیل خارج ہوگئی اور سزائے جرمانہ بحال رہی -

خورجہ برانچ ریلوے ہفتہ رواں میں کھلنے والی ہے -

اوندل ستیہا لائن یکم جولائی سے کھلیگی - بھاگلپور بانسی لائن یکم دسمبر تک ختم ہوگی -

پریسیڈنسی مجسٹریٹی کلکتہ کے عہدہ سے مسٹر سرینداناتھ مینرجی کا استعفا منظور ہوگیا -

ہفتہ مختتمہ ۱۹ مئی میں پلیگ سے ۱۷۸۳ اموتیں ہوئیں پنجاب میں ۵۴۴ - صوبجات متحدہ میں ۹۱۸ - علاقہ بمبئی میں ۱۰۲ - بنگال میں ۳۲ - برما میں ۹۵ - ریاست جموں میں ۲۲۰ - شہر بمبئی میں ۶۶ - کلکتہ میں ۴۲ -

حضور وائسرائے پولو کی ٹیموں کو جو شملہ پر ہیں ۸ جون کو دعوت دینگے -

سر فرانسس ینگھسبینڈ ۱۷ جون سے رزیڈنٹی کشمیر کا چارج لیں گے -

کلکتہ ریویو کے سابق اڈیٹر پادری ٹامس سمتھ صاحب فوت ہوگئے

نصیر سید فخر الدین ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کونسل ریاست ٹونک کے ریونیو ممبر مقرر ہوئے ہیں -

کلکتہ میں ایک سودیشی عجائب خانہ قائم ہوگا جس میں ایک سودیشی چیز کی نمایش کی جائیگی -

مسز اینی بیسنٹ ۵ - ۹ - ۱۳ - جون کو شملہ میں لکچر دینگی

خان بہادر شیخ خدا بخش پنشنر ڈسٹرکٹ جج لاہور کو وکالت کی اجازت ملی

سردوار نشکا ریبی سبھا کا جلسہ ۲ و ۳ جون کو سردوار میں ہوگا

سولن کی چھاؤنی کے ٹوٹنے کی افواہ غلط ہے -

بادر بال میں ایک حلوائی باوجود تاکید کے ولایتی کھانڈ استعمال کیا کرتا تھا - حال میں ایک ہندو زمیندار کی تیرہوں کے لئے اس سے ۲۵ من مٹھائی بنوائی گئی - مگر حلوائی نے اس میں بھی ولایتی شکر ڈالدی اس وجہ سے اس کے لینے سے انکار کیا گیا اس وقت ۷ من مٹھائی تیار ہو چکی تھی اس لئے یہ قرار پایا کہ اگر حلوائی یہ مٹھائی پھینکدے اور ۲۵ روپے بطور جرمانہ کے دے تو فرمایشی مٹھائی لیجائے - چنانچہ وہ اس بات پر رضامند ہوگیا وہ مٹھائی اور ۲۵ روپیہ کے چاول غربا کو تقسیم کئے گئے -

ہزایکسیلنسی لیڈی منٹو نے شملہ کے وکٹوریہ ہسپتال کا دوشنبہ کے دن معائنہ کیا -

روسی پارلیمنٹ میں ایک مسودہ قانون پیش ہوا کہ ہر شخص کو پوری پوری مذہبی آزادی حاصل ہونی چاہئے -

۸ جولائی کو برمنگھم میں مسٹر چیمبرلین کی سالگرہ منانے کے لئے خاص تیاریاں ہو رہی ہیں - مسٹر چیمبرلین ہفتاد سال میں قدم رکھیں گے مگر بڑہاپے کے کوئی آثار ہویدا نہیں -

باکو کے مسلمانوں نے ایک اسلامی کالج قایم کیا ہے -

طہران سے خبر آئی ہے کہ شاہ المعظم کی حالت روبصحت ہے

دینی زویلا کے پریسیڈنٹ نے استعفا دیدیا لیکن پبلک استعفا واپس لینے پر زور دیگی -

حضور پرنس اور پرنسس آف ویلز بوجہ کثرت ہجوم مہمانان کے پایہ تخت سپین میں ایک معمولی ریل گاڑی کے ذریعہ پہنچے سپیشل ٹرین کا انتظام نہو سکا - شہر میڈرڈ شاہ کی شادی کی خوشی میں نہایت آراستہ ہے -

ولایت میں چاء پر ۵ پنس محصول لگانا منظور کیا گیا -

انگلینڈ کے دباؤ ڈالنے پر چین نے وعدہ کر لیا ہے کہ محصول چنگی کے انتظام میں ردوبدل نہیں کیا جائیگا -

مراکو خبر ہے کہ ایک الجیرین بینک کا ایک فرنچ ملازم ٹانجیر کے ذریب قتل کیا گیا اس سے یوروپین آبادی میں گھبراہٹ ہے طاقتوں سے التجا کرینگے کہ جان و مال کی حفاظت کا معقول بندوبست کیا جائے -

پوپ روم نے ڈہاکہ کے رومن کیتھولک بشپ کو شرف باریابی بخشا -

شہنشاہ آسٹریا کی ہنگری کے متعلق محاصل کی تجویز پر ناراض ہو کر آسٹریا کی وزارت مستعفی ہوئی -

اٹلی میں سائنر گیولٹی جدید وزارت مرتب کر رہے ہیں -

پالمال گزٹ بوثوق لکھتا ہے کہ ملک معظم ایڈورڈ ہفتم ستمبر کے پہلے ہفتہ میں بمقام ڈارمشٹٹ قیصر جرمن اور زار روس سے ملاقات کریں گے جو محض پرائیویٹ ہوگی - لیکن اس سے امید ہے کہ بین الاقوام تعلقات پر بھی اثر ضرور پڑیگا -

# ملیٹری دُنیا

**ہنگامہ نشال** - بیٹھوریہ کی امپیریل فوج کو حکم ملا ہے کہ دلوسید میں حالت نازک ہو جانے کی صورت میں جنگ کے لئے تیار رہے - چند روز سے لڑائی بند ہے - دیسی باغی سردار باہم مشورہ کر رہے ہیں - مگر مباباٹا کے گرا شتوں نے ان کو لڑائی جاری رکھنے پر مائل کیا ہے - کرنل میکنزی ایک زبردست حملہ کی تیاری میں مصروف ہیں -

۹ مئی کی تار خبر ہے کہ باغیوں نے کرنل لیجر کے فورس پر حملہ کیا - دو گھنٹہ تک جنگ رہی - آخر باغی پس پا ہوئے - ان کے ۷۰ آدمی ہلاک اور چند زخمی ہوئے

**پورٹ آرتھر** - پورٹ آرتھر کی شکست کے اسباب کی تحقیقات کے متعلق جو ایک شاہی کمیشن روس میں مقرر ہوئی تھی اس نے رپورٹ کی ہے کہ جنرل سٹوسل کی غفلت سے قلعہ جاپانیوں کے حوالہ کیا گیا - جنرل سٹوسل کے الزام کی تحقیقات کورٹ مارشل کے ذریعہ ہونی چاہئے -

**روس کی حالت زار** - روس میں سرکاری افسروں پر بم کے گولے چھوڑے جانے کی کارروائی ابھی تک جاری ہے - تفلس میں گورنر جنرل اور پولیس کے اعلیٰ افسر پر گولے پھینکے گئے مگر وہ بچ گئے - ایک کاسک مارا گیا - سباستپول میں بھی تاجپوشی کی سالگرہ کے ریویو پر بڑے چوک میں کئی ایک بم کے گولے پھینکے تین آدمی ہلاک اور بہت سے مجروح ہوئے جن میں قلعہ کا گورنر اور پولیس کا اعلیٰ افسر بھی شامل ہیں - دو شخص گرفتار ہوئے ہیں -

روسی پارلیمنٹ میں باوجود شاہی اعلان کے رفاہ عام اور قومی آزادی کے مسائل پر بحث ہو رہی ہے -

**برٹش و جاپانی نشانہ بازی** - ولایت میں ایک رائفل میچ سروس کنڈیشن میں برٹش اور جاپانی ٹیموں کے درمیان مقابلہ ہوا تھا - دونوں طرف پندرہ نشانہ بازوں کی ٹولی تھی - آخر نیشنل سروس یفین کی ٹیم نے مقابلہ کی بازی جیتی اس نے ۱۸۰ پوائنٹس حاصل کئے - جاپانیوں کے ۱۸۶ پوائنٹس تھے -

**آلات حرب کی کمی** - ہوس آف لارڈز میں اس معاملہ پر مباحثہ ہوا کہ تمام قوموں کو آلات حرب کی روز افزوں زیادتی سے روکنا چاہئے - لارڈ ریپن نے قوم کے غیر مسلح ہونے اور فوجی اخراجات کی کمی ان دونوں باتوں میں تمیز قائم کی - اور فرمایا کہ گورنمنٹ اخراجات کے کم کرنے کی کوشش کریگی لیکن سلطنت کی حفاظت کا سامان مہیا رکھنا اس کا فرض ہے - جب تک تمام طاقتوں کے مابین معقول سمجھوتہ نہ ہو جائے آلات حرب میں کمی کرنا ناممکن ہے -

**لنڈن گزٹ** میں اعلان ہوا کہ لارڈ کچنر رائل انجنیرز کے کرنل کمانڈنٹ کے رینک پر ترقی یاب ہوئے ہیں اور کرنل فرانسس پلوڈون کو میجر جنرل کا رینک عطا ہوا -

**افسوس ہے** کہ کرنل میتھوز صاحب سی بی - پرنسپل وٹرنری آفیسران انڈیا جمعہ گزشتہ کو شملہ پر فوت ہو گئے - مرحوم کے جگر میں پھوڑا تھا - اس پر آپریشن کیا گیا تھا آخر جانبر نہ ہوئے وہ ۱۸۸۲ء کی جنگ مصر میں شامل تھے اور ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء میں نٹال فیلڈ فورس کے ساتھ پرنسپل وٹرنری آفیسر تھے سرکاری رپورٹوں میں ان کا ذکر ہوا - اور سی - بی کا اعزاز عطا ہوا - اپریل ۱۹۰۳ء سے وہ پرنسپل وٹرنری آفیسران انڈیا کے منصب پر مامور تھے -

**کارڈائٹ** بنانے کی فیکٹری جو نیلگری میں قائم ہے خوب کام کر رہی ہے تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ بے دھوئیں کی بارود جو یہاں تیار ہوتی ہے - وہ اس کارڈائٹ سے جو ولایت سے آتی ہے کسی حال میں بھی بُری نہیں -

**لنبی لی انفیلڈ رائفل** کو کلپ لوڈر میں منتقل کرنے کا کام عیسیٰ پور کی رائفل فیکٹری میں ہو رہا ہے - چونکہ ہندوستان میں لنبی لی انفیلڈ بندوقوں کی تعداد زیادہ ہے اس لئے سب بندوقوں کو کلپ لوڈر بنانے کے لئے ایک مدت درکار ہوگی -

**بلوچی افغانی** سرحد پر مقام زیارت کرنسے جو چمن سے ۱۰ میل ہے سنراوک فرقہ کے ۱۰ آدمیوں کا گروہ ایک سو اونٹ لوٹ کر لے گئے - اور ایک آدمی کو بھگا لیگئے - اور ایک آدمی کو زخمی کیا لیکن بعد میں اونٹ واپس مل گئے -

**انڈین سٹاف کالج** کے داخلہ کا امتحان ڈویژنوں اور خود مختار برگیڈوں کے ہیڈ کوارٹروں میں ۱۵ مارچ ۱۹۰۶ء کو ہوگا - کالج کی کلاس میں ۲۴ آفیسر لئے جائینگے جن میں سے ایک تہائی برٹش سروس اور دو تہائی انڈین سروس کے ہونگے - رائل آرٹلری اور رائل انجنیرز میں سے ایک ایک افسر سے زیادہ نہ ہوگا - مقابلہ کا امتحان دینے والے افسروں کی تعداد محدود نہ ہوگی لیکن رسالہ اور دیسی پلٹن کی رجمنٹ سے ایک وقت میں ایک ہی آفیسر شریک امتحان ہو سکیگا علاوہ ان کے جو خاص طور پر نامزد کئے جائینگے -

**دیر میں خانہ جنگی** - پشاور میں خبر پہنچی ہے کہ بادشاہ خان نواب دیر کے علاقہ میں پھر فساد کھڑا ہوا ہے - خان دیر کے چھوٹے بھائی میاں گل نے کئی دفعہ ہنگامہ برپا کیا ہے - اور تھوڑی تھوڑی لڑائی کے بعد صلح ہو گئی ہے مگر اب میاں گل نے سال گزشتہ کے عہدنامہ کی خلاف ورزی کر کے خان دیر کے دو قلعوں پر قبضہ کر لیا ہے - اور اپنے قدیم دوست خان نواگئی سے مدد چاہی ہے - اگرچہ خان نواگئی نے ابھی تک مدد نہیں دی سردست یہ فساد علاقہ باجوڑ میں محدود ہے اور سرکار انگریزی کو دست اندازی کی ضرورت نہیں ہے -

**جنرل سٹوسل** کمانڈر پورٹ آرتھر کی تحقیقات کورٹ مارشل کے ذریعہ ہونے کی خبر تعجب خیز نہیں ہے - پورٹ آرتھر کے فتح ہونے پر جنرل سٹوسل کی بہادری کی بڑی تعریف ہوئی تھی اس وجہ سے کہ اس نے خود مبالغہ آمیز رپورٹیں لکھی تھیں - جن میں درج تھا کہ صرف چند آدمی باقی رہے ہیں اور گولہ بارود ختم ہو گیا اس لئے اطاعت قبول کی لیکن ٹائمز کے نامہ نگار نے تمام قلعی کھول دی اور بعد میں معلوم ہوا کہ ۳۰ ہزار آدمی قابل جنگ تھے جبکہ سٹوسل نے ہتھیار ڈالے ہیں اور بے شمار توپیں بے انتہا گولہ بارود اور سامان موجود تھا - یہ بات ابھی تک ثابت ہونی باقی ہے کہ پورٹ آرتھر کو کوئی فوج خواہ وہ کیسی ہی

پہلا ہی حملہ کرکے فتح کر سکتی تھی۔ اکثر مبصران جنگ کی رائے ہے کہ پورٹ کا فتح ہونا سراسر ناممکن تھا۔

## فوجی اخراجات۔ ہندوستان میں بمقابلہ ولایت کے ایک

گورہ سپاہی پر ۲۰ پونڈ سالانہ زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ ذیل کی جدولوں سے ہر ایک ملک میں اور ہر ایک صیغہ کے افسروں اور سپاہیوں کا اوسط خرچ واضح ہوگا۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| برطانیہ عظمیٰ میں | فی سپاہی | ۱۱ شلنگ | ۲ پنس زیادہ خرچ ہوتا ہے |
| جرمنی میں | " | ۲ " | ۴½ پنس |
| فرانس میں | " | ۹ شلنگ | ۶ پنس |
| روس میں | " | - | ۵ پنس |
| آسٹریا میں | " | ۷ شلنگ | ۳½ پنس |

انگلستان میں

| | | |
|---|---|---|
| آفیسر فی کس | ۸۴ پونڈ | سالانہ |
| سپاہی فی کس | ۱۸ - | " |
| ریزروسٹ فی کس | ۱۰ پونڈ - ۵ شلنگ - ۱۰ پنس | سالانہ |
| ملیشیا فی کس | ۱۲ " - ۱۹ " - ۳ " | " |
| یومین فی کس | ۲۱ " - ۵ " - ۲ " | " |
| والنٹیر | ۷ " - ۱ " - ۱۱ " | " |

میزان علیحدہ علیحدہ

| | انگلستان میں | ہندوستان میں |
|---|---|---|
| کیولری | ۱۰۰ پونڈ - ۱۱ شلنگ - ۴ پنس | ۲۸ پونڈ - ۵ شلنگ - ۱ پنس |
| انجینیرز | ۷۰ - ۲ - ۷ | |
| رائل ہارس آرٹلری | ۹۴ - ۷ - ۴۲ | ۱۴۷ - ۸ - ۶ - ۰ |
| رائل فیلڈ آرٹلری | ۶۱ - ۱۸ - ۳ | ۸۴ - ۲ - ۶ |
| رائل گیریزن آرٹلری | ۹ - ۱۳ - ۲ | ۸۰ - ۱۷ - ۹ |
| انفنٹری | ۵۷ - ۸ - ۹ | ۷۵ - ۶ - ۲ |

## جنگ کی مخالفت میں ایک طبی کانفرنس

عروہ اخبار الاخلاص کے حوالہ سے پیسہ اخبار رقمطراز ہے کہ اگر شاہان روئے زمین کو یہ فکر رہتی ہے کہ وہ کسی طرح آتش جنگ کو بھڑکنے سے روکنے کے لئے پنچائتی فیصلوں کا مرکز بنائیں اور کانفرنس صلح و امن قائم کریں تو اس کی کوئی وجہ نہیں تھی کہ ڈاکٹر اور طبیب لوگ اس معاملہ میں خاموش بیٹھے رہتے۔ معلوم ہوا ہے کہ فرانس کے روشن خیال اور نامور ڈاکٹروں نے پیرس میں ایک انجمن "مخالفت جنگ" کے لئے قائم کرلی ہے اور وہ تمام دنیا کے طبیبوں کو اپنا ہمخیال بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ گزشتہ ماہ کی ۲۰ تاریخ کو ڈاکٹر "الیف امیر" کی زیر صدارت اور پیرس کے تمام ڈاکٹروں کی موجودگی میں اس انجمن کا پہلا جلسہ ہوا اور انجمن کی ضابطہ بنیاد رکھنے کے بعد حسب ذیل تجویزیں پاس ہوئیں۔

(۱) آئندہ زمانہ میں دنیا کے حکمرانوں کو جب خدانخواستہ باہمی جھگڑا پیش آئیں اور جن سے جنگ چھڑنے کا خوف ہو ان عقدوں کو ایک انٹرنیشنل پنچائتی کانفرنس میں پیش کرکے حل کیا جائے جو خاص اسی غرض سے قائم ہو اور معاملات کا فیصلہ کثرت رائے کے لحاظ سے ہو۔

(۲) بیسویں صدی کو بجائے اس کے کہ اس میں مختلف عنصروں مذہبوں اور ایک ہی قوم کے جداگانہ طبقوں میں عداوت و مخالفت کا جوش بڑھے یہ شرف حاصل ہونا ضروری ہے کہ وہ تمام انسانوں میں باہمی امداد و اعانت ایک دوسرے کی ہواخواہی کی روح پھونک دے۔

(۳) قوموں اور گروہوں کی مجموعی حالتوں میں سے کسی حالت کے تغیر و تبدیلی کے لئے قوت اور دباؤ کا ہرگز استعمال نہ کیا جائے۔

(۴) وہ قوت ارادی جس پر ہر شخص اپنے کاروبار میں اعتماد کیا کرتا ہے اُسے محض گھرانوں یا سوسائٹی کے حلقوں میں محدود رکھنا چاہئے اور یہ بات کہ احکام میں خلل اور پراگندگی واقع ہوتی ہے اسکی صورت جسمانی امراض سے ملتی جلتی ہے۔ جس طرح کوئی جسم امراض سے خالی نہیں رہ سکتا اسی طرح کوئی حکومت قوم کے خلل سے بری نہیں مل سکتی اب ہی یہ بات کہ سوسائٹی کی حالت درست کی جائے تو اس بارہ میں زور و قوت سے کوئی کام نہیں چل سکتا۔ اور نہ آپس میں ایک دوسرے سے حسد و عداوت رکھنا اس معاملہ میں کارآمد ہو سکتا ہے بلکہ اس کی اصلاح کا دار و مدار عام افراد کے عقل و انصاف سے کام لینے پر ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ سال رواں میں کئی حادثات ایسے پیش آئے۔ جو ان مبادی پر پوری طرح منطبق تھے اور ان واقعات میں لڑائی کو ٹالنے کے لئے کوشش کی گئی۔ جس سے ثابت ہو رہا ہے کہ اب عام طور پر انسانوں میں باہمی امداد و اعانت اور مل جل کر زندگی بسر کرنے کا خیال ترقی پکڑتا جاتا ہے اور یہ فال نیک مذکورہ بالا انجمن کی کامیابی یقینی قرار دیتی ہے۔

صدر انجمن نے جو تقریر کی۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس انجمن کا نام مخالف جنگ انٹرنیشنل طبی اتحاد ہے۔ جنگ موکڈان کے بعد دنیا پر اخبارات کے ذریعہ سے یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ نامور اطباء جنگ و خونریزی کے سخت مخالف ہیں اور وہ اس پر نفرین کرتے ہیں۔ اگرچہ ابھی انسانیت کو قدیم تقلیدات کی غلامی سے پوری آزادی نہیں ملی ہے۔ اور جس طرح زمانہ سابق میں جنگ کے دیوتا کی پرستش کی جاتی تھی گو اب وہ بات نہیں رہی تاہم اس عقیدہ کا اثر ابھی تک لوگوں کے دلوں پر نقش ہو رہا ہے۔

**۳۷ لانسرز** کے میجر وینڈسن صاحب ۳۵ ہارس کی کمانڈ کے لئے منتخب ہوئے ہیں۔

۳۴ پائنیرز کے میجر گلبرٹ صاحب آرمی ہیڈ کوارٹرز شملہ میں اتاچی مقرر ہوئے ہیں۔

۱۲۵ رائفلز کے میجر سٹوارٹ صاحب اسی رجمنٹ کے سیکنڈ ان کمانڈ مقرر ہوئے۔

۱۷ کیولری کے میجر مارڈل صاحب ۳۱ لانسرز کے سیکنڈ ان کمانڈ مقرر ہوئے۔

## پروموشن

چہارم کیولری ۔ رسالدار سلطان علیخان صاحب رسالدار میجر دوست محمد خان صاحب پنشن یافتہ کی جگہ یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے رسالدار میجری پر ممتاز ہوئے۔ اور رسائیدار اسمٰعیل خان صاحب رسالداری پر اور جمعدار امیر علیخان صاحب رسائیداری پر تعینات کئے گئے۔

۲۰ دکن ہارس۔ رسالدار محمد عمر خان صاحب بجائے رسالدار میجر محبوب خان صاحب پنشن یافتہ یکم اپریل ۱۹۰۶ء سے رسالدار میجری پر ترقی یاب ہوگئے۔ اور رسائیدار میر مقصود علی صاحب رسالداری پر سرفراز کئے گئے۔ اور کوارٹر ماسٹر محبوب خان صاحب اول بجائے جمعدار گنگا سیارام صاحب (دوم) بحیثیت جمعدار پر مامور ہوئے اور کوارٹر جمعدار محبوب خان صاحب دوم جمعدار غلام مرتضیٰ خان صاحب پنشن یافتہ کی جگہ اسی تاریخ سے جمعدار بنائے گئے۔

اقل سفر مینا جمعدار کشن سنگھ صاحب صوبیدار خان بہادر خان صاحب

سندھیا کی جگہ ۳۰ جولائی ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر سرفراز ہوئے اور کلر حوالدار قاسم علی صاحب جمعدار بنائے گئے۔

۱۲ پائنیرز۔ جمعدار آتما رام صاحب صوبیدار دیسراج صاحب پنشن یافتہ کی جگہ یکم مئی ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر ممتاز ہوئے اور حوالدار نسبت رام صاحب جمعدار بنائے گئے۔ اور جمعدار ٹھاکر صاحب بجائے صوبیدار سلونت صاحب پنشن یافتہ کی جگہ صوبیدار بنایا گیا اور حوالدار سودان صاحب کو جمعداری پر ترقی دی گئی۔

حوالدار نانک سنگھ صاحب اول بجائے جمعدار رام سنگھ صاحب پنشن یافتہ جمعدار مقرر ہوئے اور حوالدار نانک سنگھ صاحب دوم جمعدار ... صاحب پنشن یافتہ کی جگہ جمعدار بنائے گئے۔

۱۴ انفنٹری۔ جمعدار پورن سنگھ صاحب بجائے صوبیدار سندت سنگھ صاحب پنشن یافتہ یکم جون ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر سرفراز ہوئے۔

۲۱ پنجابیز۔ حوالدار بھگوان صاحب بجائے جمعدار جیت سنگھ صاحب پنشن یافتہ کی جگہ یکم فروری ۱۹۰۶ء سے جمعداری پر مامور ہوئے۔

۲۳ سکھ پائنیرز۔ جمعدار مان سنگھ صاحب کو صوبیدار ارجن سنگھ صاحب پنشن یافتہ کی جگہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر ترقی ملی اور حوالدار کالا سنگھ صاحب کو جمعدار بنایا گیا۔

۱۵ سکھ صوبیدار نراین سنگھ صاحب صوبیدار میجر پریم سنگھ بہادر پنشن یافتہ کی جگہ یکم مئی ۱۹۰۶ء سے صوبیدار میجری پر ترقیاب ہوئے۔ اور جمعدار بیلا سنگھ صاحب صوبیداری پر اور کلر حوالدار شیر سنگھ صاحب جمعدار بنائے گئے۔ اور جمعدار شیر سنگھ صاحب بجائے صوبیدار کیسر سنگھ صاحب پنشن یافتہ یکم مئی ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر ممتاز ہوئے۔ اور حوالدار لچھمن سنگھ صاحب جمعدار بنائے گئے۔

۴۴ پائنیرز۔ جمعدار محمد یوسف صاحب صوبیدار عبدالصمد خان صاحب سردار بہادر پنشن یافتہ کی جگہ ۱۶ اپریل ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر ترقیاب ہوئے اور حوالدار سید منور صاحب جمعدار بنائے گئے۔

۴۷ کرناٹک انفنٹری۔ صوبیدار عبدالرزاق صاحب صوبیدار میجر سید عمر صاحب پنشن یافتہ کی جگہ یکم مئی ۱۹۰۶ء سے صوبیدار میجری پر ممتاز ہوئے اور جمعدار عبدالرحیم صاحب صوبیداری پر اور حوالدار عبدالغنی صاحب جمعداری پر ممتاز ہوئے

۸۶ کرناٹک انفنٹری۔ جمعدار شیخ عبدالقادر صاحب صوبیدار محی الدین صاحب بہادر ... کی جگہ ۱ اپریل ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر ترقیاب ہوئے اور حوالدار عبدالرزاق صاحب جمعدار بنائے گئے۔

۹۴ رسلز انفنٹری۔ جمعدار صالح محمد صاحب صوبیدار رگھبیر سنگھ صاحب پنشن یافتہ کی جگہ یکم نومبر ۱۹۰۵ء سے صوبیداری پر ترقیاب ہوئے اور کلر حوالدار دولی چند صاحب جمعدار بنائے گئے۔

۱۱۹ انفنٹری۔ جمعدار حسن خان صاحب صوبیدار گیا بخش سنگھ صاحب متوفی کی جگہ ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر ترقیاب ہوئے

دوم بٹالین اول گورکھا رائفلز۔ کلر حوالدار کرشن سنگھ صاحب کارکی جمعدار گوریا تھاپا صاحب پنشن یافتہ کی جگہ یکم مئی ۱۹۰۶ء سے جمعداری پر تعینات ہوئے۔

دوم بٹالین سوم گورکھا رائفلز۔ جمعدار کھڑک بہادر تھاپا صاحب صوبیدار رن دھیر سنگھ صاحب پنشن یافتہ کی جگہ ۱۶ اپریل ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر ترقیاب ہوئے اور حوالدار گاج بیر تھاپا صاحب جمعدار بنائے گئے۔

دوم بٹالین آٹھ گورکھا رائفلز۔ جمعدار جنگ پرشاد لمبو صاحب صوبیدار ہرک جنگ لمبو صاحب پنشن یافتہ کی جگہ ۷ اپریل ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر مقرر ہوئے۔ اور حوالدار ہستیا گورنگ صاحب جمعدار بنائے گئے۔

---

## آج کیا خبر ہے؟

ولایت میں افواہ ہے کہ وزارت میں کچھ تبدیلیاں ہونے والی ہیں لارڈ ریپن غالباً ریٹائر ہونگے اور مسٹر ونسٹن چرچل کی ترقی ہونے والی ہے۔ لیکن کولونیل آفس نے تردید کی کہ مسٹر ونسٹن چرچل کی تبدیلی کی خبر غلط ہے۔

پارلیمنٹ میں مسٹر اسکوئتھ وزیر خزانہ نے بیان کیا کہ جہاں تک ممکن ہوگا۔ اور جس قدر جلدی ممکن ہوگا چاء کا محصول کم کیا جائیگا۔

نٹال کی خبر ہے کہ کرنل میکنزی نے ایک زبردست جمعیت سے وادی جسوگی میں باغیوں پر حملہ کیا اور جھاڑیوں میں ان کا تعاقب کرکے ۴۰ آدمی ہلاک کئے۔

باغیان نٹال نے کرنل بچر کے کیمپ پر بڑی دلیری سے حملہ کیا مگر پسپا کردئے گئے۔ برٹش فوج کے ۱۳ آدمی ہلاک و مجروح ہوئے مگر سب دیسی۔

سر ایڈورڈ گرے نے بجواب ایک سوال کے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ سلطان زنجبار پر فرض ہے کہ وفاداری کے ساتھ برٹش قونصل جنرل کے مشورہ پر تمام انتظامی معاملات میں عمل کریں۔

ایک برٹش جنگی جہاز منٹاگو نامے انگلش چینل میں خشکی پر چڑھ گیا ہے ملاح بچا لئے گئے اگرچہ بعض زخمی ہوئے ہیں۔

ایک تارپیڈو کشتی نمبر ۸۰ تارپیڈو کشتی نمبر ۸۱ سے برٹش چینل میں ٹکرا گئی دونوں کو سخت نقصان پہنچا۔

فرانس کے بجٹ میں ۹۰ لاکھ پونڈ کا خسارہ ہے جو محض بحری طاقت کے اضافہ کی وجہ سے ہے۔

شاہ سپین کی شادی کے معاہدہ پر الیارڈ وس میں ۷ مئی کو دستخط ہوئے۔ اسی شام کو برٹش سفارت گاہ میں حضور پرنس اور پرنسس آف ویلز کے اعزاز میں دعوت دی گئی۔

ٹرنیس کاکیشیا میں سابق روسی گورنر جنرل علی خانوف پر بم کا گولہ پھینکا گیا۔ اس کی ران میں زخم آیا۔ ایک آدمی جو قریب کھڑا تھا ہلاک ہوا اور تین مجروح۔

لندن سے خبر آئی کہ ڈربی ریس میں سپیرمنٹ گھوڑا اول نکلا۔ ڈکشن دوم اور ٹروٹ بیک سوم۔

احاطہ بمبئی میں بوجہ قحط کے پونے ۹ لاکھ روپیہ تقاوی میں دیا جانا منظور کیا گیا ہے۔ قحط ریلیف کا خرچ محکمہ سول میں ۵ لاکھ اور محکمہ پبلک ورکس میں ۲۷ لاکھ ہوگا۔

بمبئی میں ۲۹ کی رات کو ایک کاٹن مل واقع تاردیو آتشزدگی سے خاکستر ہوگئی۔ ۵ لاکھ کی مالیت کا نقصان ہوا مگر مختلف بیمہ کمپنیوں میں اس کا ۱۱ لاکھ ۵۰ ہزار کا بیمہ کیا ہوا ہے۔

ہز ہائنس راجہ صاحب نابھہ عنقریب شملہ تشریف لیجائینگے۔

پنجاب میں پیداوار گندم کا تخمینہ اس سال ۳۵ لاکھ ۱۴ ہزار ۴۴ ٹن کیا گیا ہے یعنی گزشتہ پانچ سال کی اوسط سے ۷ فی صدی زیادہ۔

---

## لوح یانہ

روشنی کا مشہور سالانہ میلہ دو تین روز میں ہوگا۔ موسم کی سختی کے باعث شاید لطف نہ ہے یہ اس نواح کا سب سے بڑا میلہ ہے جس سے مقامی اور دور دور کے دکاندار اور پیشہ ور فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن ایک رسم قابل اصلاح ہے کہ دیہات کے لوگ نہایت فحش بولیاں گاتے پھرتے ہیں۔ فحش گوئی اگرچہ قانونی جرم ہے لیکن اس موقعہ پر قانون کی پروا نہیں کی جاتی۔ پولیس اگر کوشش کرے تو یہ مذموم طریقہ بند ہو جائے۔

ہفتہ گزشتہ میں ۳۳ پیدائش ۲۶ موتیں واقع ہوئیں شکر ہے کہ طاعون کا خاتمہ ہوا اور ہیضہ بھی کمی پر ہے چنانچہ ۵ موتیں ہیضہ سے اور ۱۶ بخار سے درج رجسٹر ہوئی ہیں۔

# دلچسپ واقفیت

**کیمیا سے بڑھکر** - کیمیا کی نسبت مختلف روایتیں ہیں کہ رانگ کی چاندی بنجاتی ہے اور تانبہ کا سونا۔ اور سنگ پارس کی نسبت کہانیوں میں بیان کیا گیا ہے کہ لوہے سے چھوتے ہی سونا بنا دیتا ہے۔ ان باتوں پر یقین کرنا مشکل ہے کیونکہ کسی نے آنکھ سے نہیں دیکھا صرف سنا ہی سنا ہے لیکن کاریگری ایسی کیمیا ہے کہ کیمیا پر بھی فوقیت لیجاتی ہے۔ ... اگر سچ بھی ہو تو تانبہ کو اسی قدر سونے میں منتقل کر سکتی ہے۔ جس قدر تانبہ کا وزن ہے لیکن صنعت اکسیر سے بڑھکر ہے کیونکہ جیبی گھڑیوں کی بال کمانیاں اپنے اصلی وزن سے دگنے زیادہ سونے کی برابر قیمت پاتی ہیں - گویا سنگ پارس بھی سچ ہے کہ وہ تو لوہے کو سونا بناتا ہے مگر اسی قدر وزن جتنا کہ لوہا ہو مگر کاریگری سے لوہا اپنے وزن سے دگنے سونے کے مساوی ہو جاتا ہے -

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

---

**یہودیوں میں رسم ہے** کہ شادی کے بعد دلہن دولہا کے داہنی طرف بیٹھتی ہے مگر دنیا کی دیگر تمام قوموں میں دلہن کی نشست بائیں طرف معین ہے - اور یہ مناسب بھی ہے تاکہ دل کے قریب زوجہ کو جگہ دیجائے - نیز اس خیال سے مرد برق مثبت اور عورت برق منفی کی باڑی ہے اور ہر ایک جاندار میں برق مثبت داہنی طرف اور برق منفی بائیں طرف ہوتی ہے در اصل مرد اور عورت ملکر ایک مکمل انسان ہوتے ہیں - بلکہ بعض مشرقی قوموں کا عقیدہ یہ ہے کہ ہر ایک مرد اور عورت کا جوڑا پیدا ہونے سے پہلے قرار پا چکتا ہے اور انہیں کی شادی ہوتی ہے - جو باہم ایک دوسرے کے متمم ہیں - مگر یہودیوں نے یہ الٹی رسم کیوں اختیار کی؟ -

---

**دودھ دوہنے کی مشین** - کئی سال سے رائج ہے اسکا بڑا فائدہ یہ ہے کہ وقت کم صرف ہوتا ہے - گلاسگو میں ایک کسان کی لڑکی نے ۴۰ گایوں کا دودھ ۱½ گھنٹہ میں دوہ لیا صرف ایک لڑکے کی مدد سے جو برتن اٹھا کر لیجاتا تھا -

---

**سخت جان گھونگے** - گھونگے جس قدر چلنے میں سست ہیں ایسے ہی مرنے میں سستی کرتے ہیں - ایک سائنٹسٹ نے ایک گھونگے کا شیل کارڈ پر چپکا دیا تھا - چار سال کے بعد جب گرم پانی سے شیل کو دھونے لگا تو حیران ہوا - گھونگا شیل کے اندر زندہ ہے - اس کے بعد کئی دیگر گھونگوں پر تجربے کئے گئے جو پندرہ پندرہ سال تک رکھے ہوئے تھے اور ان کو مردہ سمجھا گیا تھا مگر گرم پانی میں ڈالتے ہی رینگنے لگے -

---

**جہاں ٹیکس نہ ادا ہوں** - ملک ... کے ... میں درختوں کی پیداوار اس قدر ہے کہ ۱ لاکھ پونڈ کے درخت ہر تیس چالیس سال کے بعد ہر درخت لے جاتے ہیں - اس آمدنی کی وجہ سے وہاں کے باشندے ہر ایک ٹیکس سے آزاد ہیں - رجسٹری کا کرایہ نہیں لیا جاتا ٹیلیفون میں مفت بھیج سکتے ہیں - مدرسوں کی فیس نہیں - کسٹم اور پانی کا محصول نہیں -

---

**ڈاڑھی کا نیلام** - ایک ہاتھ لمبی ڈاڑھی لندن میں نیلام کے لئے عنقریب آنے والی ہے اس ڈاڑھی کا مالک مسٹر ایسن برودہرسٹ - ویلز کا باشندہ تھا اور اسے دنیا میں سب سے بڑی ڈاڑھی رکھنے کا فخر حاصل تھا - اسکی مونچھیں بھی دو گز لمبی تھیں - اس کی وفات پر اس کے بھائی نے ڈاڑھی کو کاٹ لیا اور اس کو نیلام کرنا چاہتا ہے -

---

**انسانی جان کی قیمت** - جزیرہ نما سینائی کے بدوؤں کی رسم و رواج کے متعلق لارڈ کرومر کی سالانہ مصر و سوڈان کی انتظامی رپورٹ میں بڑے دلچسپ حالات درج ہیں - اگر زمانہ امن میں کوئی شخص کسی کو مار ڈالے تو مقتول کے رشتہ دار باپ سے لیکر پانچویں نسل تک بدلہ لینے یا خونبہا لینے کا حق رکھتے ہیں - خونبہا میں عموماً ۴۱ اونٹ لئے جاتے ہیں - اگر مقتول اور قاتل ایک ہی قبیلہ سے ہوں تو قاتل یا اس کے رشتہ دار ایک لڑکی مقتول کے کسی رشتہ دار کے نکاح میں دیتے ہیں اور مہر نہیں لیا جاتا - مگر جب اس عورت کے بچہ پیدا ہو جائے تو اسے اختیار ہے کہ اپنے قبیلہ میں واپس چلی جائے اور اگر وہ سسرال میں رہنا چاہے تو نکاح کی رسم از سر نو ادا ہوتی ہے اور معمولاً مہر میں ۵ اونٹ ادا کئے جاتے ہیں

---

**تین چیزیں قابل محبت ہیں** - شجاعت - شرافت - محبت
تین چیزیں قابل نفرت ہیں - بیرحمی - تکبر - ناشکرگذاری -
تین چیزیں قابل مسرت ہیں - حسن - خلوص - آزادی -
تین چیزیں قابل آرزو ہیں - صحت - دولت - سرور دل -
تین چیزیں قابل دعا ہیں - ایمان - امن - صفائی قلب
تین چیزیں قابل پسندیدگی ہیں - تواضع نیک طینت - بشاشت
تین چیزیں قابل پرہیز ہیں - سستی - لسانی - تمسخر
تین چیزیں قابل حصول ہیں - اچھی کتابیں - نیک دوست - نیک کام
تین چیزوں کے لئے لڑنا چاہئے - عزت - ملک - دولت -

---

## نجومی کیا کہتے ہیں؟

پنڈت کے - پی - سرسٹی - پی - ڈی کلکتہ کے جوتشی ۱۲ اپریل ۱۹۰۶ء سے ۱۳ اپریل ۱۹۰۷ء کے متعلق حسب ذیل پیش گوئیاں کرتے ہیں - ناظرین ملاحظہ کرینگے کہ ستاروں کے علم سے کہاں تک مدد لی گئی ہے اور کہاں تک قیاس سے کام لیا گیا ہے ہر ایک شخص موجودہ واقعات کو دیکھکر اگر زیادہ نہیں تو مندرجہ ذیل پیش گوئیوں کی دو تہائی محض قیاس سے بتلا سکتا ہے - بہر حال پنڈت صاحب کے احکامات یہ ہیں:-

(۱) امسال انگلینڈ ہر ایک طاقت سے دوستی قایم رکھنے میں اپنا تمام زور خرچ کریگا -

(۲) معاملات ہند کی بابت خصوصاً تقسیم بنگال کے متعلق ایجیٹیشن سے پارلیمنٹری کمیٹی کی سخت کوششوں کی بدولت کچھ نہ کچھ فائدہ ہوگا اور آخر میں عمدہ نتیجہ نکلیگا -

(۳) روس بہ نسبت سابق کے ایران میں اپنا اثر بڑھانے کی زیادہ کوشش کریگا - جرمنی بھی یہی طریقہ اختیار کریگا - انگلستان کا اثر ایران میں اس قدر نہیں پیدا ہوگا جیسی کہ امید ہے -

(۴) روس میں جو اصلاحیں زیر تجویز ہیں ان سے ملک کو فائدہ پہنچیگا لیکن قتل اور بلوے اور فساد بدستور جاری رہینگے - ملک زار کی جان کو بھی خطرہ ہے -

(۵) امریکہ اور جاپان ہر معاملہ میں ایک دوسرے کے دوست رہینگے اور وہ اپنی تجارت کو بڑے پیمانے پر ترقی دینے کی کوشش کرینگے -

(۶) چین سوشل اور ملٹری اصلاحوں میں سعی کریگا - اور امریکہ

ضرورت میں جاپان کی مدد چاہیگا۔

(۷) انگلستان تمام ملکوں سے زیادہ ہر ایک موقع سے فائدہ اٹھائیگا۔

(۸) ہندوستان کے بہت سے حصوں پر مصیبتیں آئینگی خصوصاً گیا۔ پٹنہ۔ کلکتہ۔ کانپور۔ الہ آباد وغیرہ میں۔

(۹) ہندوستان سے نصف ہونے کے سبب جاپان کو ترقی ہوگی۔ اور ہندوستان کے ساتھ اس کی تجارت روز افزوں رہیگی۔

(۱۰) انگلینڈ۔ امریکہ۔ جاپان چاٹگام اڑیسہ بمبئی اور ہندوستان میں سخت طوفان آئینگے۔

(۱۱) امسال گرمی زیادہ رہیگی۔ اور لو لگنے سے اکثر آدمی مر جائینگے۔

(۱۲) یوروپ۔ جاپان۔ امریکہ۔ اٹلی۔ اور تمام پہاڑی مقامات میں اور ہندوستان کے کئی ایک حصوں میں زلزلے آئینگے۔

(۱۳) امریکہ اور ایشیا کے بعض حصوں میں پہاڑ آتش فشانی کرینگے۔ اور جان و مال کا نقصان ہوگا۔

(۱۴) مشرقی بنگال۔ صوبجات متحدہ اور بہار۔ اڑیسہ اور آسام میں قحط نازل ہوگا۔

(۱۵) یوروپ اور ہندوستان کی ریلوں پر حادثات سے بہت نقصان جان و مال ہوگا۔

(۱۶) امسال پلیگ تقریباً ختم ہو جائیگی اور سال گذشتہ کے مقابلہ میں کم پھیلیگی۔

(۱۷) ہیضہ اور چیچک کا زور رہیگا اور بہت لوگ مبتلا ہونگے۔

(۱۸) فصل حسب دلخواہ نہیں ہوگی اور بہت جگہ گرانی رہیگی۔

(۱۹) جون سے ستمبر تک کلکتہ بمبئی اور ان کے گرد و نواح میں سخت بارش ہوگی۔

(۲۰) لارڈ منٹو ملک کے فائدے کے لئے کچھ نہ کچھ تدبیر کرینگے۔ اور بنگالیوں کو بہت بڑے بڑے عہدے دینگے۔

(۲۱) سودیشی تحریک کا اثر آخر میں نہایت عمدہ نکلیگا۔

(۲۲) مجوزہ نیشنل یونیورسٹی کی بنیاد جلد رکھی جائیگی

(۲۳) جاپان اور امریکہ میں جو طلبا ہند تعلیم پا رہے ہیں اس سے موجودہ اور آیندہ نسلوں کو بہت فائدہ ہوگا۔

(اس پیش گوئی میں نجوم کی کیا ضرورت تھی۔ (ایڈیٹر))

---

# لطف سخن

## محاصرۂ قلعۂ ارکاٹ

باجازت ایڈیٹر صاحب

لارڈ کلائو کی سوانح میں میکالے نے محاصرہ ارکاٹ کا عجیب بیان کیا ہے بعض انگریزی مورخوں نے مفصل بعض نے مختصر لکھا ہے مگر یہ بالاتفاق مسلم ہے کہ ہندوستانی سپاہ نے نہایت بے نظیر مثال ایثار و قربانی کی دکھلائی اور سب ضرورتوں اور جانوں کو انگریزوں کی جانب پر قربان کر دیا۔ اور محض چاولوں کی پیچ پر گذارہ کرکے محاصرہ توڑا اور باہر نکل کر فتح حاصل کی نثر نے انگلستان کے دل پر اس واقعہ کا بہت گہرا اثر پڑا شعرا نے اس کو نظم کے جامے پہنائے۔ ویسٹ منسٹر اخبار نے انعام مقرر کیا چنانچہ و۔ او نیل نے سب سے بہتر نظم لکھ کر انعام حاصل کیا مترجمہ ذوالفقار علی خاں۔ گوہر۔

جو لین کی فوج لیجن روم کی تھی جاں نثار

اُس کی جانبازی زمانہ میں رہیگی یادگار

لیجن اپنے عہد میں اپنا نہ رکھتے تھے نظیر

یہ جہاں تک پہنچے بڑھا یا روم کا قومی وقار

تھے یونہی مشہور شاہی گارڈ بونا پارٹ کے

فخر پیرس فخر یوروپ جانفروش و جاں نثار

اندلس سے ماسکو تک ان کے استقبال کے

شاہد صادق رہینگے جملہ دشت و کہسار

بھول سکتا ہے کوئی گارڈ اور بونا پارٹ کو

قلب سے تا کوہ قاف ان کی رہیگی یادگار

یہ کہانی ہی رہیگی لیکن اے روم اے فرانس

تا بقائے نسل انگلستان عالم آشکار

نام تاریخیں نہ بھولینگی ارکاٹ کا

وہ کلائو اور اُس کے جان نثاروں کا حصار

جب بجز چاول کے کوئی چیز کھانے کو نہ تھی

وہ بھی صرف اتنے کہ کھا سکتے تھے جنکو چند بار

دیکھ کر قلت رسد کی اور کثرت فوج کی

افسر لشکر کلائو ہوگیا تھا بے قرار

مضطرب جنرل کو پاکر ایک ہندی جری

آگے بڑھ کر یوں ہوا گویا بعجز و انکسار

گوشت روٹی کے سہارے ہم لڑا کرتے نہیں

پیٹ بھر کر جنگ کرنا ہے یہ گورے کا شعار

ان غریبوں نے کہاں دیکھی ہے صورت قحط کی

کب ہوئی بربادِ طغیانی سے ان کی کشت زار

یہ بھلا کیا جانیں گرمی اور لو کی سختیاں

آتش افشاں کب ہوا اُن پر خور نصف النہار

کب نصیب اُن کو ہوا تھا قرب خط استوا

کب بھلا دیکھے ہیں پہلے مشرقی لیل و نہار

بھوک کی سختی اُٹھا سکتے ہیں یہ لڑکے کہاں

یہ فقط آرام کے ساتھی ہیں آسائش کے یار

ہم نے جھیلی ہے مصیبت قحط و خشکی کی بہت

ان مصائب اور تکلیفوں کے ہم ہیں راز دار

فقر و فاقہ سے ہمیں اکثر پڑا کرتا ہے کام

بارہا بے آب و دانہ ہم نے کی ہے کارزار

ہم ہیں جس کے دوست اس کے عیش و غم کے ہیں شریک

ہم ہیں جس کے یار اُسکے رنج و راحت کے ہیں یار

تو نہ کر کچھ فکر اے سردار لشکر غم نہ کھا

چاولوں کی پیچ کافی ہے ہمیں اے غمگسار

ان کو چاول دے کہ انکا پیٹ بھرنا ہے ضرور

ہم تو پانی پر بھی کرلینگے گذارہ چند بار

آفریں اس ہمت مردانہ پر اے فوج ہند

یہ وفاداری یہ قربانی رہیگی یادگار

سن لے اے برطانیہ یہ قصہ ایثار نفس

تیرے فرزندوں کو لازم ہے کہ رکھیں برقرار

داستان و قصۂ جانبازی افواج ہند

جان نثاران کلائو مخلصان تاجدار

مدح گائیں ان کی ملکر سب تیرے نغمہ سرا

ناظموں کا مشغلہ ہو ان کا ذکر آبدار

اضافہ

کیا مبارک کیا شریف النسل تھی یہ فوج ہند

خوش نصیب اُس کے جسے مل جائیں ایسے جاں نثار

تھی یہی وہ فوج جس نے تیغ و جانبازی سے آج

کردیا قائم زمانہ میں ترا قومی وقار

ہم ترے ہر رنج و راحت کے شریک حال ہیں

بے صلہ بے مزد بے اجرت میں تیرے غمگسار

---

ہم جس طرح چاہیں تو نے سو بار رقم دی + جس طرف تو نے چلایا ہم چلے بیعذر و عار + ہم تو تیرے واسطے اک موم کی سی ناک ہیں + پھر گئے تو نے جدھر [illegible]

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## زہروں کا علاج

اگر کژدم کسی کو ڈسے تو اس پر اس کی چربی ملنے سے آرام ہو جائیگا جالینوس کہتا ہے کہ بلوط کے پتے ڈالنے سے سانپ بیحس ہو جاتا ہے بسا اوقات مر بھی جاتا ہے۔ یحییٰ بن ماسویہ کا قول ہے کہ انجیر کا اخروٹ کے ساتھ کھانا یہ تمام حیوانوں کے زہر کا اثر ہے۔ اور اسی نے دیا ہے کہ اگر انجیر کا دودھ بچھو کے ڈسنے کی جگہ پر لگایا جاوے۔ اس سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ کلونجی اور انجیر کا کھانا بھی اکثر زہریلے جانوروں کا مارک ہے۔

اندراس کا قول ہے کہ سیب کے پتے اور مرزنجوش کے پتے اور گلاب کے پتے سب ایک آدھ سیر لے کر کوٹ کر سانپ کا ڈسا ہوا کھاوے اور ڈنگ کی جگہ لگاوے۔ کہا ہے کہ توت کے پتے منہ میں چبا کر پھر اور تمام چھوٹے چھوٹے جانوروں کی نیش کی جگہ ضماد کرنے سے آرام ہو جاویگا۔

گالینیاس کا قول ہے لہسن کو جلا کر پھر باریک کر کے پانی میں ملا کر لیپ کرنے سے سانپ کے ڈسے ہوئے کو آرام کر دیتا ہے۔ اور بچھو کے زہر کیلئے بھی تریاق ہے بچھو کے نیش پر جاوشیر طلا کرنے سے آرام ہو جاویگا۔ جو شخص نہار منہ سر روز ایک اخروٹ کھاویگا وہ حیوانی زہروں سے محفوظ رہے گا۔

ارسطاطالیس کہتا ہے کہ سفید مرغ کا دماغ اور اس کا خون یہ بھی سوام کے نیش کی جگہ ضماد کرنے سے آرام ہو جاتا ہے اور اس سکے پتہ کا بھی یہی فائدہ ہے۔ اسی رنگت کی مرغی ہو اس کا دماغ اور خون بھی سانپ کے ڈسے ہوئے کو افاقہ حاصل کراتا ہے۔

---

**سونگھنے کی طاقت عود کرے۔** چاول دیسی لیکر آگ کے دودھ میں بھگو دیں کہ دودھ اور رہے خشک ہونے پر اور دودھ ڈالیں اور اسی طرح ۳ بار جذب کراویں پھر ان کو باریک پیس لیں اگر تولہ چاول ہوں تو ۴ رتی الائچی خورد اور ۴ رتی ہینگ بغیر گڑھا ڈالکر کھرل کر کے مانند نسوار بنا دیں اور روزانہ تھوڑی سی نسوار لینے سے خوب ہی چھینکیں آویگی راحت نسوار بلیں اٹھیں گی سونگھنے کی طاقت آجاویگی اور جو گرنا بھی بند ہو جاویگا۔

(ویش اوپکارک)

# کیسر کی کیاری

**ایک دھقانی۔** بیوی اور دو بچوں کے ساتھ ریل کا ٹکٹ خریدنے آیا اور بکنگ کلرک سے پوچھا کہ بچوں کا کرایہ کس قدر ہوگا۔

**ٹکٹ کلرک۔** پانچ اور بارہ کے درمیان نصف کرایہ اس سے آگے پورا۔

**دھقان** (اپنی بیوی سے مخاطب ہو کر) لو اب ہمیں کل تک انتظار کرنا پڑیگا - ۱۲ بج چکے ہیں۔ یہ ہم سے کیسی حماقت ہوئی سٹیشن پر ذرا پہلے نہ پہنچے۔

**راوی۔** حضرت یہ سمجھے کہ ۵ بجے اور ۱۲ بجے کے درمیان کرایہ نصف لیا جاتا ہے۔

---

**موٹر کار کا مالک۔** چند دوستوں کو کار میں بٹھائے بڑی تیز رفتاری سے چلا رہا تھا۔

**ایک دوست۔** خدا کے لئے اس قدر تیز نہیں۔ ورنہ ہم سب چور چور ہو جائینگے۔

**موٹر کار کا مالک۔** گھبرائیے نہیں جس کارخانہ سے میں نے موٹر خریدی ہے اس نے گارنٹی کی ہے کہ ایک سال تک مفت مرمت کرتا رہیگا۔

(**راوی** آپکو موٹر کی ٹوٹ پھوٹ کا اطمینان ہے لیکن دوستوں کی ہڈیوں کا ذرا خیال نہیں)

---

**مبارکباد۔** ایک شخص ایسے پیچیدہ مہلک مرض میں مبتلا تھا کہ ڈاکٹر اسکی تشخیص سے عاجز رہے۔ ایک روز صبح کو ڈاکٹر نے اس سے کہا۔ میں تمہیں مبارکباد دیتا ہوں۔

**مریض۔** خوش ہو کر۔ کیا میں تندرست ہونے کی امید کر سکتا ہوں؟

**ڈاکٹر۔** یہ تو ناممکن ہے لیکن تمہارا مرض بالکل نیا معلوم ہوتا ہے۔ اگر یہ قیاس درست نکلا تو ہم اس بیماری کا نام تمہارے نام پر رکھیں گے۔

---

**پروفیسر کیمسٹری** نے طلبار کو مخاطب کر کے کہا۔ صاحبان اس کا یہ تجربہ نہایت ہی خطرناک ہے اگر کیمیاوی ترکیب میں ذرا سی بھی غلطی ہو جائیگی تو تجربہ کرنیوالا ریزہ ریزہ ہو کر اڑ جائیگا۔ میرا اسسٹنٹ آپکو یہ تجربہ کھلائیگا۔ یہ کہکر پروفیسر صاحب دوسرے کمرہ میں چلے گئے۔

# صفراویت

صفراویت (خواہ صفرا کا جوش) ایسا مرض ہے جسکی نسبت مریض کو زیادہ بیان کرنیکی حاجت نہیں۔ غذا ٹھہرتی نہیں ہے زبان پر گویا کوئی شے جم جاتی ہے منہ کا مزا کڑوا ہو جاتا ہے۔ سر میں تسکین اور درد پیدا ہو جاتا ہے۔ اور مریض کی طبیعت منقبض ہو جاتی ہے اور حد سے زیادہ ناتوان اور بیدل اور پریشان ہو جاتا ہے۔ ڈودن ڈرپلز چند گھنٹوں میں تسکین دینے لگتی ہیں لیکن مریض کو چاہئے کہ آرام کرے خاموش رہے اور فکر سے بچنے کے ذریعہ سے دوا کو مدد دیتا رہے اور مرض کے حملہ کے زمانہ میں غذا اور شراب سے پرہیز کرے۔ جو لوگ صفراویت میں مبتلا ہوں ان کو چاہئے کہ غذا کے بارے میں بہت احتیاط رکھیں اور خستہ ہونے اور تردداتمیں مبتلا ہونے اور سردی کھانے سے بچے رہیں۔ زیادہ کھانا کھانے کے بعد ڈونس ڈرپلز کی ایک گولی بعد کو کوئی برا اثر نہ پیدا ہونے دیگی۔ آلات ہضم یعنی جگر اور آنتوں کیلئے جو زائد مدد درکار ہوگی وہ اس گولی کے ذریعے سے پہنچ جائیگی۔ اس دوا کو ہمیشہ اپنے پاس موجود رکھنا چاہئے اور جسوقت یہ معلوم ہو کہ غذا منہ سے نکلی آتی ہے یا طبیعت کو ناگوار گذر رہی ہے تو فوراً ایک گولی کھاؤ۔

ڈونس ڈرپلز جگر اور صفراویت اور تمام شکایات معدہ کا فطرتی علاج ہے۔ یہ گولیاں خالص جڑی بوٹیوں سے بنائی جاتی ہیں جو آہستگی کے ساتھ اور طبیعت کی موافقت سے اپنا فعل ظاہر کرتی ہیں۔ جمی ہوئی کثافتوں کو دور کر دیتی ہیں۔ سوزش اور فساد کو کم کر دیتی ہیں۔ اور جگر اور آنتوں اور اعضائے ہضم کا فعل باقاعدہ اور طبیعت کے موافق کر دیتی ہیں بغیر اسکے کہ پیچش پیدا کریں۔ ڈونس ڈرپلز صفراویت بدہضمی قبض درد سر استفراغ دوران سر قراقر سوء اشتہا۔ زردی چشم سوزش دل یا درد شکم وغیرہ امراض کی بہترین دوا ہیں۔

ڈونس ڈرپلز چار آنہ آٹھ آنہ بارہ آنہ کی ڈبیوں میں کیمسٹ اور تمام دوا سازوں اور دوا فروشوں اور مالکان سے طلب کیجا سکتی ہیں۔ جو قیمت وصول ہونے پر بلا محصول روانہ کر دینگے۔

فاسٹر مکلین کمپنی نمبر ۸ ولز اسٹریٹ۔ آکسفورڈ اسٹریٹ لندن انگلستان

ہندوستانی دوا۔ بواسیر کے لئے۔ اکثر مادہ ہوتیوں کی کھجلی کا عارضہ اور ہر ایک ایسی شکایت جس سے جلد میں کچھ فساد ہو جاتا ہے ان سب امراض کیلئے ڈودن صاحب کا مرہم ایک غیبی اور حکمی علاج ہے۔ ڈودن صاحب کا مرہم دو روپیہ کی ڈبیوں میں کبتا ہے یا دس روپیہ میں چھ ڈبیاں۔ تمام دوا ساز اور دوا فروش انکو فروخت کرتے ہیں اور اس نشان پر ڈاکخانوں سے بھی طلب کیا جا سکتا ہے جو قیمت وصول ہونے پر بلا محصول روانہ کیا جا

## اشتہار زیر دفعہ ۸۲ ضابطہ دیوانی

بعدالت سردار سلطان احمد جان صاحب بہادر کمشنر اسسٹنٹ کمشنر
باختیارات منصف درجہ اول ضلع لودیانہ

۱۴ دیوانی بابت ۱۹۰۵ء

شیر سنگھ دفعدار رجمنٹ ۲۵ کیولری بنام نرائن سنگھ پسر حسنت سنگھ
براہِ ـ تحصیل سنگھ جمعدار پلٹن وغیرہ سکنہ سنہو وال تحصیل
۲۴ متعینہ چھاؤنی راولپنڈی جگراؤں ـ
پسران سردار رام سنگھ صوبہ دار جٹ
سکنہ ہالونکہ بذریعہ پلیرام مختار ـ مدعا علیہم
مدعی

دعویٰ طلبانی اراضی ۶ بیگہ ۱۱ بسوہ خام جسکی ۲ پر واقع سنہووال تحصیل جگراؤں
بالعوض اسامی اصل بالاسود رہن نامہ

بمقدمہ صدر تعمیل سمن نرائن سنگھ مدعا علیہ پر نہیں ہوتی اور معلوم ہوتا
ہے کہ وہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے لہذا حسب دفعہ ۸۲ ضابطہ دیوانی
اشتہار ہذا جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکورہ بالا ۷ جون ۱۹۰۵ء
تک حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ نہیں کریگا تو اس کے برخلاف
کارروائی یکطرفہ کی جاویگی + المرقوم ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء ۲۱
مہر و دستخط عدالت

## ضرورت

آرمی نیوز پریس کے لئے ایک لائق مترجم کی ضرورت ہے انگریزی
میں اچھا ماہر ہو ـ اور اردو میں اعلیٰ درجہ کا ترجمہ کر سکتا ہو
تنخواہ حسب لیاقت

## فوجی قواعد کی کتابیں

سیمیفور الفبیٹ تیار ہے جلد منگوائیے ـ قیمت
اردو ۳ـ ناگری ۳ـ گورمکھی ۳ـ
شیشہ جھنڈی کی کتاب کا ضمیمہ چھپکر تیار ہے ۱۰ ملنے کا پتہ

ملنے کا پتہ ہے لال کمپنی مالکان آرمی نیوز پریس لودیانہ

## ہندوستان بسکٹ کمپنی لمیٹڈ دہلی :ـ جسکو

بسکٹوں کے اعلیٰ ہونے کی وجہ سے تمغہ جات طلائی ہندوستانی
صنعتی نمائشوں میں جو بمقام کلکتہ ماہ دسمبر ۱۹۰۶ء اور دسمبر ۱۹۰۱ء میں منعقد ہوئیں عطا ہوئے ـ

اس کمپنی کے کل بسکٹ اعلیٰ قسم کے میدہ سے کل کے ذریعہ زیر نگرانی تجربہ کار
بیکر بنتے ہیں اور خوبصورتی اور شباہت میں بے نظیر نہایت خوشگوار
زود ہضم ہوتے ہیں ـ چند خاص وجوہات میں جنکی وجہ سے انکو استعمال کرنا چاہئے

(۱) ہر قوم اور ہر ملت کا آدمی بلا لحاظ قومیت ان کو استعمال
کر سکتا ہے ـ

(۲) ہر وقت تازہ دستیاب ہوسکتے ہیں ولایتی بسکٹ عموماً مہینہ ماہ کر رکھے ہوتے ہیں

(۳) وبائی ایام میں یہ مناسب اور بے خطر ہے کہ عوام ان
بسکٹوں کو جو دہلی میں بنتے ہیں جہاں وبا بالکل نہیں ہے ـ استعمال کریں
نمونہ منگوا کر ملاحظہ کریں ـ اور پھر داد دیں ـ قیمت نمونے کے
بکس کی ایک پونڈ سائز ۱۱ اور دو پونڈ سائز ۱۲ علاوہ کرایہ ریل جو کہ
ذمہ خریدار ہوگا ـ کمپنی کے تیار شدہ بسکٹ کافی شاپس میں بھی
استعمال ہوتے ہیں اور دیسی افسران کی طرف سے دو کمیشن بھی
بسکٹوں کا تین وقت امتحان کر چکے ہیں انہوں نے کوئی نقص
نہیں پایا اور سب بڑی خوشی سے استعمال کرتے ہیں ـ

# خبردار!! خبردار!! ۸ عہ

خبردار ـ یہ ایک کتاب کا نام ہے جو اردو میں چھپی ہے مثل انگریزی سائیکلو پیڈیا ـ یا ٹیبل بک کے یہ ہندوستان میں اپنے طرز کی پہلی کتاب ہے ـ دوسری مرتبہ چھپی ہے ـ
خبردار ـ سوداگر ـ وکیل ـ حکیم ـ زمیندار طالب علم ـ سب کے کام کی ہے ـ یہ ہر تعلیم یافتہ کی میز اور ہر جنٹلمین کی پاکٹ میں رہنی چاہئے اور کوئی مدرسہ یا گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئے ـ
خبردار ـ کو ہمیشہ سفر میں ساتھ رکھو تاکہ اکیلی پچاس کتابوں کے برابر کام دے جو بات جس مضمون کی چاہے اس میں دیکھ لے پھر نہ کسی سے پوچھنا پڑے نہ کسی اور کتاب کے دیکھنے کی حاجت ہے ـ
خبردار ـ میں ہر علم و فن و ہر محکمہ کی تمام ضروری باتیں جمع کی ہیں جنسے اکثر سب کو کام پڑتا ہے ـ یا جن کو یاد رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے گویا چودہ طبق دیا ندان ہیں ـ ذرا غور تو فرمائیے ـ
خبردار ـ میں ملکوں کے نقشے ـ ہر شہر کی مشہور دستکاری و پیداوار ـ اشیاء تجارتی تمام دیسی ریاستوں کے ضروری حالات ـ ہر ملک کے سکے وغیرہ لکھے ہیں ـ
خبردار میں ہندوستان کے تمام ہندو مسلمان شاعروں کے حالات مختصر تمام مشہور آدمیوں کے پتے ـ دنیا بھر کے مشہور تواریخی علوم ـ ہندوستان کے تواریخی علوم ـ ہندوستان کے تواریخی واقعات معہ سن سمت
خبردار میں بنگلہ ـ مرہٹی ـ گجراتی ـ گورمکھی ـ ... صرافی کے حروف کی شناخت اور مختلف علوم کے الفاظ اصطلاحی انگریزی فارسی ہندی میں بالمقابل لکھے ہیں ـ
خبردار میں قانون کی ضروری باتیں ـ خرچہ عدالت اصول قانون چنگی کا محصول و ضابطے ـ نہر ڈاک تار وغیرہ کے قاعدے ریلوے کے قواعد اور ہندوستان بھر کی ریلوں کے نقشے دئے ہیں ـ
خبردار میں بوٹیوں کی پہچان و خواص ـ دیسی ولایتی پھل پھول و ترکاریاں لگانا ـ درختوں کی عمریں ـ زراعت و باغبانی کی موسمی کارروائیاں وغیرہ سب کچھ ہے ـ
خبردار میں ہدایات حفظ صحت ـ غذا مفید و مضر ادویات کی تاثیر و شناخت نسخے و زہروں کا بیان ـ مدت ہضم اغذیہ ـ امراض کی شناخت وغیرہ بہت باتیں حکمت کی ہیں ـ
خبردار میں ہندوستان بھر کے تمام مشہور اخبارات لائبریری انجمن ـ بینک و سوداگروں کے پتے اور جنتری سود تنخواہ ـ اوزان و پیمانے اور ناپنے کو ایک سفری فیتہ بھی ہے ـ
خبردار ـ میں شگون و قیافہ بھر اصول ـ حساب دیہاتی کے گر ـ سب رنگوں کے علم ـ پرزوں کے نام جواہرات کا بیان اور صدہا باتیں ہیں کہاں تک لکھیں ـ
خبردار ـ غریبوں کے بڑے کام کی چیز ہے ـ جو زیادہ کتابیں نہیں خرید سکتے مگر دنیا بھر کی واقفیت کے شوقین ہیں اور کاروباری آدمی کے جو تھوڑی فرصت میں بہت جاننا چاہتے ہیں ـ
خبردار ـ جیبی سائز کی خوشنما ۲۰۰ صفحہ کی کتاب ہے ـ (قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ)

ملنے کا پتہ منیجر قیصر ہند ایجنسی لودیانہ ـ پنجاب

# دی ڈائمنڈ جوبلی فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

بسرپرستی عالیجناب ہز ایکسیلینسی لارڈ کرزن سابق وائسرائے و گورنر جنرل آف انڈیا

سرمایہ ۳۵۰۰۰ روپیہ

جو کہ ۳۵۰۰ حصوں میں منقسم ہے اور ہر ایک حصہ مالیتی ۱۰ روپیہ کا

## ڈائرکٹران

۱۔ لالہ پنڈت بھاگ رام صاحب سی آئی ای گورنمنٹ پنشنر سابق سپرنٹنڈنٹ مہاراجہ جموں و کشمیر

۲۔ صاحبزادہ دیوان بشن داس صاحب گوال بی اے پرائیویٹ سکریٹری ہز ہائینس مہاراجہ جموں و کشمیر

۳۔ مکھن داس شری رام صاحب سابق انسپکٹر مدارس و فیلو آف پنجاب یونیورسٹی دہلی۔

۴۔ سردار سندر سنگھ صاحب سابق خزانچی نوگشتہ ریلوے۔

۵۔ لالہ امیری پرشاد صاحب خزانچی گورنمنٹ آنریری مجسٹریٹ و پروپرائٹر کارخانہ مسرز ... رائے مہر چند ساہوکاران۔

۶۔ لالہ چمن رام صاحب رئیس جنرل کنٹریکٹر

۷۔ نواب احمد خان صاحب رئیس دہلی

۸۔ لالہ کرشن گوپال صاحب ورما بی اے۔

### صحت قائم رکھنے کے لئے

صرف جوبلی ملز کا میدہ خرید فرمائیے

ہمارا میدہ بالکل صاف اور بغیر کسی آمیزش کے ہے۔ اس کے استعمال سے قوت ہاضمہ درست بنی ہے

ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ شمالی ہند میں صرف یہی میدہ کا کارخانہ ہے جو آپ کی سرپرستی اور قدردانی کے لائق ہے۔ کسی اور جگہ سے خرید نہ فرمائیں۔ جب تک آپ ہمارے میدہ ردا۔ آٹا۔ بورا (چوکر) کے نمونہ معہ قیمت ملاحظہ فرمالیں +

### سرمایہ محفوظ کرنے کا نہایت عمدہ طریقہ

ہمارے نامی گرامی اور مشہور و معروف ڈائرکٹران نے نہایت مناسب شرائط پر زر امانت قبول کرنے کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اور حصہ داران کمپنی کو ایک مزید رعایت کا موقع دیا ہے اور اس لئے ہم اپنے حصہ داروں اور پبلک سے درخواست کرتے ہیں کہ ہماری شرائط منگوا کر ملاحظہ فرمائیں اور ہم یقین دلاتے ہیں کہ سرمایہ محفوظ کرنے کے لئے کسی اور بنک میں اس سے بہتر طریقہ نہیں ملیگا۔ شرائط زر امانت و پراسپکٹس برائے خرید حصص اور ہر قسم کی خط و کتابت بنام

**رام چند اینڈ کمپنی مینیجنگ ایجنٹس ہونی چاہیے**

# امپیریل آئل سوپ اینڈ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

ہر قسم کے اعلیٰ درجہ کے صابن منہ ہاتھ دھونے کے اور دیسی صابن ہر قسم کے کپڑے دھونے کے نو ایجاد کلوں اور نئے طریقہ سے تیار ہوتے ہیں جو بچے اور بچے جن کی جلد نازک ہوتی ہے بلاخطر استعمال کر سکتے ہیں

### ہر قسم کا تیل

مثلاً تیل سرسوں خالص تیل تل تیل ارنڈی اور اور دیگر اقسام کے تیل نہایت عمدہ صاف و شفاف اعلیٰ درجہ کے کلوں کے ذریعہ تیار ہوتے ہیں اور ہر اقسام کی کھل بھی ہر وقت تیار رہتی ہے۔

### لوہے کی ڈھلائی کا کارخانہ

اس کے ساتھ لوہے کی ڈھلائی کا کارخانہ جاری کیا گیا ہے جس میں

ہر قسم کی مشینیں اور اس کے پرزہ کہراد و بلیاں لوہے کے کوہلو یعنی بیلنہ۔ جنگلہ۔ کٹہرہ و دیگر سامان عمارتی و دہڑے وغیرہ نہایت عمدہ خوبصورت لوہے و ٹن کے اور عمدہ مال کے تیار ہوتے ہیں علاوہ اس کے ہر ایک شئے کہراد درندہ کی جاتی ہے اور شافٹ بھی تیار کیا جاتا ہے

### ہینڈلوم فیکٹری

علاوہ مذکورہ الصدر کے ہینڈلوم فیکٹری بھی کھولی کر دی گئی ہے جس میں ہینڈلوم لکڑی و لوہے کے تیار کئے جاتے ہیں تمام سامان ایسا عمدہ لگایا جاتا ہے کہ جس کے ساتھ دیگر کارخانے کے ہینڈلوم کی نسبت بہت ایسے ایجاد کئے گئے ہیں کہ چلنے میں زیادہ آسانی ہو دے اور اگر اور دن بھر میں ۲۵ گز کپڑا تیار کرسکتی ہیں تو بھی کم از کم ۲۰ گز تیار کریگا اور قیمت میں لحاظ بہ لحاظ سودیشی کی ترقی کا مد نظر رکھا گیا ہے۔ فہرست نرخنامہ یا دیگر حال دریافت کرنا ہو دے تو ذیل کے پتہ پر درخواست آنی چاہئے +

المشتہر

**رام چند اینڈ کمپنی مینیجنگ ایجنٹس دہلی**

# ہیرالال اینڈ کمپنی کا فوجی وردی اور دیگر سامان کا کارخانہ

## واقع کوٹھی مقابل ریلوے سٹیشن لودیانہ

لودیانہ ریلوے سٹیشن سے اترتے ہی جو ایک عالی شان کوٹھی ہاتھ کی طرف نظر آتی ہے یہاں وردی کے سامان کی ہر ایک جنس تمام فوجی ضروریات اور لودیانہ کی ساختہ کی ہر ایک شئی اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کی نہایت واجبی قیمت پر ملتی ہے۔ اس کارخانہ میں گندم نما جو فروشی نہیں ہے۔ بیرونی خریداروں کو دھوکا دینے کے لئے بعض اشتہار کی طرح انگریزوں کے نام اختیار نہیں کئے گئے ہیں یہ خاص دیسی کارخانہ اور دیسی فرم ہے جو صدہا قسم کی تجارت کرتی ہے۔ ایک پوسٹ کارڈ کی اطلاع پہنچتے ہی فرمایش کی تعمیل کیجاتی ہے

## فہرست اشیاء

| | |
|---|---|
| مقیشہ سادہ [illegible] تک | کمبل دیسی [illegible] تک |
| کلاہ زرین [illegible] تک | گھوڑوں کے جل [illegible] |
| لنگی سادہ [illegible] تک | زین کی تختہ [illegible] |
| لنگی زرین [illegible] تک | جھول قیصری [illegible] تک |
| پٹی اونی [illegible] | جھول سپاہیانہ [illegible] |
| پٹی سرج [illegible] | گرم جوڑی [illegible] |
| پٹی پشمینہ [illegible] | سوتی جوڑی [illegible] |
| جال ریشمی قیصری [illegible] | قمیص سلی سلائی [illegible] |
| جال اونی حوالداری [illegible] | آزاربند ریشمی [illegible] |
| موزے اونی و پشمینہ ہر رنگ | آزاربند سوتی [illegible] تک |
| اور ہر سائز کے [illegible] تک | سرج خاکی و نیلی [illegible] |
| دستانے [illegible] | برائے وردی |
| تھیل کلاتھ [illegible] تک | جھالر زرین لنگی [illegible] |
| پھلکاری برائے پردہ | جھالر ریشمی [illegible] فی گز |
| فی جوڑہ [illegible] | جھالر سوتی [illegible] فی گز |
| کمربند ریشمی افسری [illegible] | کاٹرائی [illegible] فی گز [illegible] |
| کمربند پشمینہ [illegible] | |

[illegible] صافے خاکی رنگ کے [illegible] تک ریشمی صافے اور دیگر رنگ کے [illegible] تک رومال ریشمی [illegible] علاوہ اس کے بال بلینگ کی اور قسم کی اور دیگر سامان وردی ہر قسم نہایت عمدہ اور رعایت سے ملسکتا ہے

## تمغوں کے فیتے

ہمارے کارخانہ سے ہر ایک لڑائی کے تمغوں کے فیتے دو روپیہ فی گز نرخ سے بھیجے جاتے ہیں۔ اور کارونیشن یعنی دربار تاج پوشی کا فیتہ بھی موجود ہے جن صاحبان کو درکار ہو بہت جلدی درخواست بھیجدیں۔

## لیس سنہری

وردی کے لیسوں کے علاوہ تمام شایقین کی ٹوپیوں کو لگانے کا سنہری لیس آدھ انچ عرض سے دو انچ اور اڑھائی انچ تک ہر قسم کا عمدہ سے عمدہ ولایتی اور دیسی نہایت واجبی قیمت پر ہمارے کارخانے سے ملسکتا ہے ایک پیسہ کا کارڈ آنے پر فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔

## پشمینہ کا مال

الوان پشمینہ ساخت لودیانہ جس کو عام لوگ جوڑا چادر بھی کہتے ہیں۔

چادر پشمینہ کا مدار [illegible] سے [illegible] تک

الیٹ پشمینہ برائے سوٹ بادامی و خاکی وغیرہ وغیرہ [illegible] فی گز

ڈیسیگل چادر یعنی رنگ شال صاحب لوگوں کو تحفہ دینے کے لایق۔ [illegible] سے [illegible] تک

چادر رامپوری خورد و کلاں برائے میم صاحبان [illegible] سے [illegible] تک

الیٹ کا چوغہ کا مدار و سادہ بالکل تیار [illegible] سے [illegible] تک

الیٹ کی ٹوپیاں کا مدار جن پر طلائی یا ریشمی ڈوری سے کام بنا ہوا ہے [illegible] سے [illegible] تک

جراب و دستانے پشمینہ کے فی جوڑہ [illegible] سے [illegible] تک

پٹو کشمیری سوٹ کے واسطے فی گز [illegible] سے [illegible] تک

الوان پشمینہ ساخت کشمیر [illegible] سے [illegible] تک

## ریشم کا مال

پھولدار ریشمی رنگدار و سفید بیل بوٹے دار و بوٹی دار [illegible] تک کامدار چلے پردے ہر رنگ کی بانات پر۔

ریشمی کام کے فی جوڑی [illegible] سے [illegible] تک

پھلکاریاں ریشمی کام کی پردوں کے لئے۔

آئینہ دار و بلا آئینہ [illegible] سے [illegible] تک

میز پوش کامدار ہر رنگ کی بانات پر ریشمی کام کے [illegible]

گلوبند کامدار اور سادے [illegible] سے [illegible] تک

ریشمی دوپٹے جاپانی ریشم اور ولایتی ریشم کے۔

پھولدار اور سادہ [illegible] سے [illegible] تک

ولایتی اور جاپانی ریشم برائے پارچات میم صاحبان۔

فی گز [illegible] سے [illegible] تک

صاحبان کے لئے ریشمی وزرین اور سادہ پگڑیاں ٹوپی پر باندھنے کی فی پگڑی [illegible] سے [illegible] تک

## سلے سلائے کپڑے

ہر ایک فیشن اور ہر ایک ناپ اور ہر ایک قسم کے کپڑے کے سلے سلائے ہوئے سوٹ ناپ پہنچنے پر فوراً تیار کر کے بھیجے جاسکتے ہیں نرخ نہایت کم اور تعمیل فرمایش بہت جلد ہمارے کارخانے سے ایک پیسے کا پوسٹ کارڈ آنے پر نقد قیمت پر یا فوراً بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجے جاتے ہیں۔

## لودیانہ کلاتھ

لودیانہ کا بنا ہوا کپڑا ساری دنیا میں مشہور ہے۔ کیونکہ یہہ کلوں کے کپڑے سے زیادہ دیرپا۔ اور مضبوط اور عمدہ ہوتا ہے اگر کھٹی نہ چڑھایا جاوے تو رنگ برسوں تک قایم رہتا ہے۔ نہایت فیشن ایبل نمونے طرح طرح کے تھان۔ کوٹ پاجامہ قمیضوں کے لئے تیار کرائے گئے ہیں جو نمونے درخواست آنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں۔ اس کارخانے سے عمدہ اور واجبی نرخ پر لودیانہ کلاتھ اور کہیں لودیانہ کے کسی دوسرے دکاندار سے ہرگز نہیں مل سکتا ایک بار ضرور آزما کر دیکھئے۔

المشتہر

ہیرالال اینڈ کمپنی آرمی کنٹریکٹرز لودیانہ

# آرمی نیوز

لودیانہ


نمبر (۲۱) لودیانہ شنبہ ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۴)


## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کارآمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے +

یہہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت وصنعت۔ زراعت وتجارت۔ حفظ صحت تہذیب اخلاق۔ سائنس وفلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری وخیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم وفنون جمع کرنا دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سٹڈیشن اور رائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایکدوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانیکی کوشش کیجاتی ہے ❊

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| معہ محصول | | |
| للعہ ر | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | ہندوستان و برما |
| ھعہ ر | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | |
| صہ ۱۳ ر | پیشگی سالانہ اعلےٰ کاغذ پر | ممالک غیر |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ۲؏ مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ چندہ درخواست خریداری کیساتھہ آنا چاہیئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔

## اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ر | ۱۴ر | ۲؏ | ۶ہے | سے |
| نصف کالم | ہے | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا کالم | صہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا صفحہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

بطور ضمیمہ اشتہارات شائع ہونیکی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینے والو!

بلاشبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن یہہ غور کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فائدہ متصور ہے اب بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرنا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلاکر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں۔ ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید سینکڑوں اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسی کی نظر ہی نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سولہ آنے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں دس بیس سردار اس کے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ گلگت سے لیکر پنجاب اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اس کے قدردان موجود نہوں غرض آدمیوں سے لیکر کروڑپتیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خرید اگر ایک تو پڑہنے والے بیس

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

سمجھ جو زندگانی کا ، آدمی بلبلہ ہے پانی کا

## ہم خرما و ہم ثواب ہے

خریداران آرمی نیوز کے سوا دنیا میں کسی اخبار نے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہو کہ بیس گنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثا کو مل جائے - جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے -

### قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زاید چندہ لیکر نہیں بلکہ پرائیویٹ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کر کے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قائم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا

(۲) ہر سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے پہلا ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا - مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ سے چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے -

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ دار یعنی متوفیاں کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہوں تو مستحقین دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایک ماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہئے - اور اپنے علاقہ کے نزدیک ترین مجسٹریٹ و تحصیلدار یا پرمٹ یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہئے -

(۵) گر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض مثل سل - دق - تپ محرقہ - طاعون - لقوہ یا استرک بخار یا ہیضہ و اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اٹھانے کے مستحق نہوں گے - البتہ میدان جنگ میں جانے والے آفیسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچکر نہیں +

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں بادخواست خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا - اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائینگے - اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا - اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے - لیکن چندہ کسی حال میں للعمر سے کم نہیں ہے

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں انکے ورثا کا حق نہ ہوگا -

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدہ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے - امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا -

(۹) جب خریدار کے وارثوں کو امداد دیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایک سال تک اخبار خریدے جس کا پیشگی چندہ چار روپیہ امدادی رقم میں سے وضع کر کے باقی روپیہ اس کو دیا جایا کریگا - اور اخلاقی فرض ہوگا کہ اور لوگوں کو خریدار بنائے -

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے - کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا - اور کمپنی کی ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائے - عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کی جائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قائم ہو -

نوٹ سنہ ۱۹۰۲ء کی بابت برہما ملٹری پولیس کے صوبیدار شبدیال مرحوم کے ورثا کو للعہ روپیہ امداد دیگئی ہے سنہ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۸۰/ روپیہ مندرجہ ذیل خریداران کے ورثا کو دیا گیا ہے کوت دفعدار صاحب خان نارنول - نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بارڈر ملیٹری پولیس کوہاٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ -

المشتہر

منیجر آرمی نیوز پریس لودیانہ

# آرمی نیوز

لودیانہ۔ شنبہ۔ ۹ جون ۱۹۰۶ء


## ہندو مسلمان کا سوال

ہندوستان کی تمدنی ترقی اور زوال کو ہندو مسلمان کے سوال سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ پس وہ لوگ جو ترقی کے اسباب پر غور کرتے ہیں یہ مسئلہ بار بار ان کے سامنے آتا ہے اور پریشان کرتا ہے کیونکہ یہ ایسا مشکل سوال ہے جس کا حل نہایت دشوار ہے۔ بیس پچیس سال پہلے کسی کو سان گمان بھی نہ تھا کہ محض مذہب کی تفریق کی وجہ سے دو متضاد عنصر ملک میں پیدا ہو کر پولیٹیکل اور سوشل اور تمدنی ترقیوں میں مخل ہونگے۔

بعض کوتاہ نظر آدمیوں کا خیال ہے کہ یہ قومی رقابت گورنمنٹ نے اپنے استحکام کے لئے پیدا کی ہے تاکہ یہاں کے ناعاقبت اندیش لوگ آپس میں ایک دوسرے سے مصروف رہیں اور کبھی متفق ہو کر قومی مخالفت نہ بن جائیں۔ گو ہم بھی بعض حکام اور خصوصاً سر بی۔ فلر کی بعض کارروائیوں کو دیکھ کر اکثر اہل الرائے کو شک ہونے لگتا ہے کہ شاید یہ خیال درست ہو کیونکہ تمام زمانہ قدیم میں نفاق ڈالو اور حکومت کرو کا اصول راج نیتی کا ایک جزو اعلیٰ چلا آتا ہے۔ مگر ہم سمجھتے ہیں کہ یہ راج نیتی گو بظاہر حکمران قوم نے کبھی ہی مفید ہو گو زمانہ جاہلیت کی یادگار ہے اور انگلش جیسی مہذب گورنمنٹ سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ ایسے بوسیدہ اور ظالمانہ اصول کو اپنی حکمت عملی میں شامل کرے اس لئے ہم نے کبھی یقین نہیں کیا کہ ہندو مسلمانوں کا سوال گورنمنٹ کا پیدا کیا ہوا ہے۔ نیز اس وجہ سے کہ انگلستان کے وزرا میں اکثر بڑے عالی دماغ مدبر گزرے ہیں۔ جو اپنے عہد میں یگانہ گزرے تھے وہ ہمیشہ خیال رکھتے ہیں کہ یہ مکروہ اور قابل نفرت کمینہ اصول پر تقلید ہماری حکمرانی کی بنیاد نہ رکھتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ایسی جاہل قوموں کو جیسی کہ ہندو اور مسلمان اس ملک میں ہیں اور جن میں ۹۰ فیصدی سے زیادہ بالکل بے علم ہیں لڑا مارنا معمولی کام ہے گو جلد تر ہو سکتا ہے لیکن ہم کبھی قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں کہ گورنمنٹ کی حکمت عملی کے موافق ان دونوں ہمسایہ قوموں کے درمیان مغائرت کی خلیج روز بروز عمیق ہو رہی ہے۔ کیونکہ برٹش مدبر آئی سمجھ رکھتے ہیں۔ اور وہ اس نکتہ کو بخوبی جانتے ہیں کہ معمولی حالتوں میں فرقوں اور جماعتوں کی قوتیں منتشر رہتی ہیں۔ لیکن جب ان میں نفاق پیدا ہو تو چھوٹے چھوٹے اختلاف اور جزوی تفرقے ہیں ایک قومیت کے بحر مواج میں گم ہو جایا کرتی ہیں۔ یعنی جب ہندو اور مسلمانوں میں سخت مخالفت اور مذہبی دشمنی کی آگ شعلہ زن ہو گی تو ایک طرف آریہ اور ہندو اور برہمو اور سکھ اور جینی اور ایک ایک کے صدہا فرقے جو معمولی حالتوں میں ایک دوسرے سے کچھ کم علم نہیں اس وقت میں متفق ہونے پر مجبور ہونگے۔ اور ادہر شیعہ اور سنی اور حنفی اور شافعی وغیرہ اور غیر مقلد ۳ فرقے باہمی فرقہ بندی کی ذرا پروا نکر کے ایک مجتمع طاقت کے ساتھ سامنے آئینگے۔ پس کیسی بھاری غلطی ہو سکتی ہے کہ منتشر طاقتوں کو اکٹھا کر کے دو زبردست قومیں ملک میں پیدا کی جائیں۔ ایسی زبردست کہ اگر ان میں سے ایک میں بھی کامل اتفاق ہو جائے تو تمام دنیا کے لئے بھاری ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ایک ہی وطن کے باشندوں میں ایک ہی خاک سے پیدا ہوئے انسانوں ہیں۔ شہر شہر قصبہ اور گاؤں میں دیوار بدیوار رہنے والے ہمسائیوں میں گو کیسی ہی جانی دشمنی ہو جائے۔ گو جنگ و جدل کی نوبت آکر خون کی ندیاں بہ جائیں مگر یہ ناممکن ہے کہ وہ ہمیشہ ایک دوسرے کے دشمن رہیں کیونکہ یہ تقاضائے بشریت ہے کہ وہ ایک حال پر ہمیشہ قائم نہیں ہے۔ دو قوموں کے درمیان کیسی ہی خونخوار جنگ ہو آخر اس کا ایک روز جنگ سے ہاتھ اٹھانا ہوگا۔ باہم کار صلح کے بغیر چارہ نہ ہوگا۔ برٹش اور بوئروں کی جنگ معمولی جنگ نہ تھی مگر آخر طرفین کو صلح کرتے ہی بنی۔ روس اور جاپان کی جنگ بھی تاریخ کا ایک بے نظیر خونی منظر تھا آخر اس پر بھی صلح کا ڈراپ سین ڈالنا پڑا اور یہ افواہیں جو مشہور ہیں کہ روس اور جاپان میں دوستی کی سلسلہ جنبانی ہو رہی ہے اگرچہ اس کے صحیح ہونے میں شک نہیں پس یہ نہایت ممکن نہیں ہے کہ ہندو اور مسلمان جب ایک دوسرے کی دشمنی سے عاجز آ جائیں اور تجربہ سے دیکھیں کہ اس میں سراسر نقصان ہے تو کیوں وہ باہم دوست نہ ہو جائینگے اور پھر ہر صورت میں یہ ممکن نہیں کہ ایک غیر قوم زبردستی حکمران رہ سکے کیونکہ یہ قدرت کا قانون ہے کہ دو متضاد طاقتیں جب ملتی ہیں تو ان میں ان کے ضرب کے مربع کے برابر طاقت آ جاتی ہے۔ پانی اور آگ کو ہی دیکھ لو دو متضاد عنصر ہیں۔ لیکن جب وہ ملتے ہیں تو ایک ایسی زبردست قوت سٹیم کی پیدا ہوتی ہے جو تیز رفتاری کے ساتھ خشکی اور سمندر میں لیجاتی ہے۔ یہ طاقت نہ پانی میں تھی نہ آگ میں لیکن ان دونوں کے ملاپ سے ظہور میں آئی پس ایک ایسی دانشور قوم سے جیسی کہ برٹش نیشن ہے اور جو چاہتی ہے علی الدوام ہندوستان پر حکمران رہے ایسی غلطی کیونکر سرزد ہو سکتی ہے۔

پس جس کو برٹش مدبروں کی دانشمندی کا یقین ہے وہ تو ہماری طرح کبھی باور نہیں کرےگا کہ یہ نفاق جو ہندو اور مسلمانوں میں نشوونما پا رہا ہے یہ گورنمنٹ کا لگایا ہوا پودہ ہے۔

اور ہم جو اتفاق کا کبھی کبھی وعظ کرتے ہیں اس کے یہ معنے نہیں کہ ہندو اور مسلمان متفق ہو کر گورنمنٹ کے خلاف ایک جتھا بنائیں بلکہ ہمارا منشا یہ ہوتا ہے کہ موجودہ زمانہ امن اور مہذب حکومت سے پورے پورے بہرہ اندوز ہو کر ہر قسم کی دنیوی ترقی حاصل کریں اور جو روپیہ اور وقت کہ قومی کینہ وری اور دل آزاری میں صرف ہوتی ہے وہ نیک کاموں میں خرچ ہو۔ اب سوال یہ ہوگا کہ آخر اس نفاق کے پیدا کرنے والے کون لوگ ہیں۔ اور ان کا اس میں کیا فائدہ ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ کون لوگ ہیں اول تو وہ چند خود ساختہ لیڈر ہیں جن کو بدقسمتی سے یہ یقین ہو گیا ہے کہ حکام اسی میں خوش ہوتے ہیں کہ باہم نفاق پھیلا جائے اس لئے وہ خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے جب سلام کو جاتے ہیں تو اپنے مخالف فرقہ کے رؤسا اور افسروں کی شکایت ضرور کرتے ہیں اور اپنے ہم مذہب لوگوں کے جتھے بنا کر ہمیشہ یہ وعظ کرتے ہیں کہ دیکھئے حریفوں میں کیا اتفاق ہے کیسی ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں آپ بھی کوئی دقیقہ ان کے نقصان پہنچانے کا اٹھا نہ رکھئے۔ ایسا کرنے سے ان کو لیڈر بننے کا موقع ملتا ہے اور حکام تک رسائی حاصل کرنے کا حیلہ ہاتھ آتا ہے کیونکہ بعض حکام ایسی شکایتوں کو دلچسپی سے سنتے ہیں اور پھر ان لوگوں کو اپنے اولاد یا رشتہ داروں کے لئے سفارش کرنے کا موقع ملتا ہے۔ پس وہ اپنی قوم کا الو بنا کر اپنا الو سیدھا کرتے ہیں اور ملک کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ دوسرے بعض اخبار ہیں جن کی ہستی صرف اسی بات پر قائم ہے کہ دوسری قوم کو برا بھلا کہیں۔ ان کے بڑے سے بڑے معزز اور دیانتدار آدمیوں پر حملے کریں ان کو سرکار کا باغی ٹھہرائیں اور اپنی قوم کے افراد

کے پیچھے سے بُرے کارناموں پر پردہ ڈالیں۔ اس کا نام نہرو ں نے سبب توی رکھا ہے۔

# شاہ سپین کی شادی

**رنگ میں بھنگ** ۔ شاہ الفنسو اور شاہزادی اینا کی رسم شادی ۳۱ مئی کو بڑی دھوم دھام اور شان و شوکت کے ساتھ نسان جروئمو گرجا میں بے شمار شہزادوں اور ممالک غیر کے سفیروں اور امراء اور رؤسا کے سامنے ادا ہوئی۔ پرنسس اینا ۹ بجے صبح شادی کا جوڑا پہنکر وزارت بحر کی عمارت کو چلی تھی تھیں - شاہ کی سواری ۹½ بجے جلوس کے ساتھ گرجا کو روانہ ہوئی اور شہزادی کی سواری ۱۰ بجے چلی - گرجا کے قریب دونوں جلوس مل گئے - دلہا سب سے آگے تھا - اور پیچھے سپین کے ممبران شاہی خاندان اور بڑے بڑے رئیس تھے ۔ دی رایل پرنس اور پرنسس آف ویلز کی گاڑی اور شاہ کی گاڑی کے درمیان صرف ایک شاہی گاڑی حایل تھی۔

گرجا نہایت تکلف سے پھولوں اور سبزی سے سجایا گیا تھا۔ تمام قوموں اور سلطنتوں کے قایمقام انواع و اقسام کی پوشاکیں اور وردیاں پہنے ہوئے موجود تھے ۔

½ ۲ بجے نکاح سے فارغ ہوکر سواری واپس روانہ ہوئی۔ نہایت خوشی اور شادمانی کا سماں بندھا ہوا تھا کہ دفعتہً ہولناک واقعہ ظہور میں آیا۔ شاہی محل پاؤ میل باقی رہگیا تھا کہ ایک مکان کے بالاخانے سے کسی انارکسٹ نے بم کا گولہ پھینکا - اگرچہ حملہ آور نے اپنی طرف سے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی تھی اور اس کا نشانہ خالی ہی نہیں گیا بہت سی جانیں ہلاک ہوئیں مگر دلہا اور دلہن کو خدا نے بچا لیا۔ ان کی زندگی باقی تھی - گاڑی کے گھوڑے مر گئے۔ شاہی گاڑی چور چور ہوگئی مگر ان کا بال تک بینکا نہوا۔

بعد کی تاروں کی خبروں سے معلوم ہوا کہ بم کا گولہ ایک گلدستہ کے اندر چھپایا ہوا تھا - وہ پہلے گھوڑوں اور گاڑی کے پہیوں کے درمیان گرا ایک ایڈیکانگ نے شاہ اور ملکہ کو گاڑی کے انجر پنجروں کے درمیان سے ہاتھ پکڑ کر نکالا۔ تین فوجی افسر ، سپاہی اور ۲۰ تماشائی ہلاک ہوئے اور سو آدمیوں کے قریب مجروح ہوئے جن میں جنرل ویلر بھی شامل ہیں جن کے سخت زخم آئے ہیں۔ شہزادی اینا کی اس صدمہ سے طبیعت علیل ہوگئی ہے - مارکوئس آف سٹوڈمیو بھی زخمی ہوئے ہیں -

شاہ الفنسو اور ملکہ اپنا محل میں پہنچے اور روتے ہوئے سیڑھیوں پر چڑھے تمام ممبران خاندان شاہی ان کے گرد جمع تھے -

برٹش اخبارات نے شاہ الفنسو اور ملکہ اینا کی شادی پر بڑے پر تپاک آرٹیکل شایع کئے ہیں جن میں لکھا ہے کہ اس شادی سے دونوں انگلستان اور سپین کے درمیان اتحاد پیدا ہوگا۔

حادثہ کے بعد شاہ الفنسو فوراً کھڑے ہوگئے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا دلہن کی حفاظت کر رہے ہیں۔ شاہ نے مسکراتے ہوئے ہجوم زدہ پبلک کو سلام کیا اور پھر شہزادی کو اٹھایا گولہ چمکدار صاف لوہے کا تھا۔ بالاخانہ سے چھوٹتے ہی ہوا میں پھٹ گیا تھا جس سے دو عالی خاندان رئیس جو بالاخانہ پر جلوس کا تماشا دیکھ رہے تھے ہلاک ہوئے -

خلقت غصہ سے نہایت جوش میں آئی اور تمام پردیسیوں کو کچل ڈالنے پر آمادہ تھے - ایک شخص مسمی مینول ڈوران گرفتار ہوا ہے جس کی نسبت خیال ہے کہ گولہ اسی نے پھینکا بعض لوگ کہتے ہیں کہ اصلی مجرم اٹلی کا باشندہ تھا جو فرار ہوگیا۔ ۴۰ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں لیکن یقین کیا جاتا ہے کہ اصلی مجرم ہاتھ نہیں آیا اگرچہ اس کا نام معلوم ہوگیا ہے۔

شاہ اور ملکہ یکم جون کو موٹر کار میں سوار میڈرڈ کے بازاروں سے بغیر کسی اسکورٹ کے گذرے - خلقت نے نہایت ہی پر تپاک دلی جوش کے ساتھ خیر مقدم کیا - کار کے دونوں طرف خلقت کا بیشمار ہجوم جوش محبت سے دیوانگی کی حد تک پہنچا ہوا تھا۔

حادثہ سے جو سو آدمی زخمی ہوئے ان میں سے ۵۰ دوسرے روز مر گئے۔ سراغ لگا ہے کہ یہ لندن کے انارکسٹوں کی سازش کا نتیجہ تھا سرگرمی سے تفتیش ہو رہی ہے۔

**بعد المشرقین** - شاہ اور ملکہ سپین پر عین شادی کے بعد اس صفائی سے حملے کئے جانے کی خبر تمام دنیا میں افسوس کے ساتھ سنی گئی ہے - ہر شخص اپنے ذہن میں اس ہولناک واقعہ کی سنگینی کا نقشہ کھینچ سکتا ہے کہ کس شان و شوکت کے ساتھ شاہ الفنسو کی برٹش خاندان شاہی کی ایک معزز شاہزادی کے ساتھ شادی ہوئی ہے - ابھی نکاح پڑھکے گھر تک نہیں پہنچے کہ موت کا خونی منظر پیش نظر ہوتا ہے صدہا نعشیں ارد گرد پڑی تڑپ رہی ہیں - جس گاڑی میں سوار تھے وہ چکنا چور ہوگئی ہے اور گھوڑے ملک عدم کو روانہ اور دلہا دلہن بمشکل اجل سے بال بال بچے ہیں۔ شادی کے بعد روتے ہوئے گھر میں آنا خدا کسی دشمن کو بھی نصیب نہ کرے۔ مگر تاجداروں کی جانیں یورپ میں ہر وقت خطرہ میں رہتی ہیں - کیونکہ مذہبی عقائد کے ضعیف ہو جانے اور دنیا اور محض اس کی لگن میں منہمک ہو جانے سے کئی قسم کی سوسائٹیاں ظہور میں آئی ہیں جو تقدیر کی قایل نہیں ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ بادشاہ اور وزرا اور امراء عام انسانوں کے حقوق کو غصب کر کے خود عیش کرتے اور غریب آدمیوں کو مفلسی اور غلامی میں رکھتے ہیں - اس لئے بڑے آدمیوں کا ہلاک کرنا وہ نوع انسان کے حق میں مفید سمجھتے ہیں - ان میں سے ایک فرقہ انارکسٹ کا ہے - پس مغرب کے لئے باوجود ہر قسم کی مادی ترقیوں اور باوجود تہذیب اور روشنی کے اس قسم کی خوفناک سوسائٹیوں کا وجود موجب شرم ہے -

پاینیر نے ایک پرمغز آرٹیکل میں مشرق اور مغرب کا فرق دکھلایا ہے - وہ لکھتا ہے کہ شاہ الفنسو اور ان کی دلہن کو معجزنما بال بال بچنے پر مبارکباد دیتے ہوئے اور ان کے رنج والم میں جو ان کو پہنچا ہے دلی ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے حضور پرنس اور پرنسس آف ویلز کے خیالات کا ہم اندازہ کر سکتے ہیں جن کی آنکھوں کے سامنے یہ ہولناک واقعہ گزرا - حضور وہ اس قوم سے ہیں جہاں اس قسم کے واقعات شاذ ہوتے ہیں - انارکسٹ لوگ بھی انگلش شاہی خاندان پر ہاتھ اٹھانے کی جرأت نہیں کرتے -

دی رایل ہائنس کو اگرچہ نہایت صدمہ ہوا ہوگا لیکن ساتھ ہی خوش قسمتی کا احساس دل میں گزرا ہوگا - دی رایل ہائنسز چار ماہ تک ہندوستان کے مختلف صوبوں میں سفر کرتے رہے یعنی ایک برِاعظم میں جس پر مٹھی بھر انگریز اہل ہند کی وفادارانہ امداد کے ساتھ حکومت کرتے ہیں - ایک دفعہ نہیں بلکہ ہزارہا موقعوں پر دی رایل ہائنسز نے سفر کیا ہے - اگر خدانخواستہ دیسی باشندے نقصان پہنچانا چاہتے تو کوئی رکاوٹ نہ تھی - لیکن حضور ممدوح بے خطر سفر کرتے رہے اور وہ یہاں کی ۳ کروڑ رعایا کی نسبت جس پر ایک روز وہ حکمران ہونے والے ہیں پورا پورا اعتبار اور محبت کا خیال لیکر وطن کو گئے - انگلش قوم وحشیانہ ظلم کے خلاف ہے - لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اہل ہند کی قابل تعریف عظیم صفت یہ ہے کہ جو ان کے حاکم ہوں ان پر دل و جان سے فدا اور سچے وفادار ہوتے ہیں - اگر ہندوستان میں انارکسٹ خیالات

کے لوگ ہونگے بھی تو ان کو ان اصولوں کے توڑنے کی جرأت نہیں ہے جن کو قدیم مشرقی تہذیب نے قائم کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ یورپ کے تمام ملکوں میں انارکزم ترقی پر ہے اگر یہ سچ ہے تو مغربی قومیں بلاشبہ تنزل کر رہی ہیں اور مشرقی اقوام اپنی تہذیب پر ثابت قدم رہکر ان کی جانشین ہونگی۔

**الٹی سمجھ**۔ لوکل نیم فوجی اخبار کی عقل کو کیا ہوا کہ کسی معمولی سے معمولی معاملہ کو بھی نہیں سمجھ سکتا اب آپ اس پر بگڑ بیٹھے ہیں کہ حضور پرنس آف ویلز کے سیاحت ہند سے واپس جانے پر شکریہ کی نماز کیوں ادا کی گئی۔ کیونکہ اس سے اہل ہند کی وفاداری پر دھبہ لگتا ہے۔ سبحان اللہ کیا بات پیدا کی ہے ذہن کی رسائی اسی کا نام ہے۔ مگر ہم گالیاں سننے کو تیار ہوتے ہیں اور اس کو سمجھائے دیتے ہیں کہ "تھینکس گونگ سروس" ایک معمولی رسم ہے۔

ملک معظم کے جشن تاجپوشی کے بعد بھی نماز شکریہ ادا ہوئی تھی۔ ہر ایک شادی کے بعد۔ ہر ایک تقریب کے بخیریت سرانجام پانے پر خدا کا شکریہ واجب ہے۔ یہی دستور مسلمانوں میں ہے بلکہ ہندوؤں میں کہ بچہ پیدا ہونے پر صحت حاصل کرنے پر۔ مقدمہ جیتنے اور نکاح اور بیاہ سے فارغ ہونے پر دوگانہ شکر جناب باری کی بارگاہ میں ادا کیا جاتا ہے کہ اس کے فضل و کرم سے یہ دن نصیب ہوا اگر ایسے دوران یہ نتیجہ تمنے کہاں سے نکالا کہ ولیعہد بہادر کی واپسی پر نماز شکریہ ادا کرنے سے اہل ہند کی بیوفائی ثابت ہوتی ہے۔ کیا والدین کی مامتا کوئی وجود نہیں رکھتی۔ کیا ملک معظم اور ملکہ الگزینڈرا کو خوشی ہونا قدرتی بات تھی کہ ان کا لخت جگر کئی مہینے کی مفارقت کے بعد پھر وطن میں واپس آیا۔ کیا یہ خدا کے شکریہ کا موقع نہیں تھا۔ دوسرے تمنے یہ کیونکر فرض کر لیا کہ سفر میں خطرہ اسی وقت ہوتا ہے جبکہ غیر وفادار رعیتوں کے ملک میں گزر ہو باوجود ہزاروں آسانیوں کے سفر اب بھی مصیبتوں سے خالی نہیں۔ کیا جہاز کا طوفان میں آجانا۔ ریل کا ٹکرا جانا گھوڑوں کا بھڑک جانا۔ اور ہاتھیوں کا بدمست ہو جانا۔ آب و ہوا کی جلد جلد تبدیلی۔ روزانہ پرتکلف دعوتوں میں شریک ہونا ہر بعد صدہا نئے سے نئے آدمیوں سے ملاقات کرنا اور آداب شاہی کو نباہنا کیا ان میں خطرات شدید تکان اور علالت کا اندیشہ نہیں ہے اور بلاشبہ جان کا اندیشہ بھی ہو سکتا تھا وہ نہ کیوں

درہ خیبر میں قدم قدم پر سپاہی کھڑے کئے گئے تھے اور کیوں تین تین میل تک کسی آفریدی کو آنے کی اجازت نہ تھی ہاں تمام مشکلات اور خطرات سے محفوظ رہ کر جب دنیا کے سب سے بڑے شہنشاہ کا فرزند دلبند وطن مالوفہ میں بخیریت تمام واپس آتا ہے اگر یہ شکریہ کا موقع نہیں تھا اور کونسا ہوگا۔

کیوں صاحب آپکے لئے تو یہ جائز ہے کہ ذرا سے کورس کے سفر پر جاؤ تو امام ضامن کا روپیہ بازو پر باندھکر گھر سے نکلو۔ اور بخیریت واپس آنے پر خدا کا شکریہ ادا کرو مگر شہنشاہ بحر و بر کا لخت جگر ایک اتنے بڑے سفر سے بخیریت تمام وطن مالوفہ میں آئے اور وہ بارگاہ ایزدی میں سجدہ شکر بجا لائے تو اس سے ہندوستان کی وفاداری میں فرق آجاتا ہے میں کہتا ہوں کہ یہ عقل تمنے کہاں سے خریدی ہے ایسی بے تکی باتیں اخباروں میں درج نہیں کیجایا کرتیں۔

**ٹیونس** میں قحط اور فاقہ کشی کی مصیبت سے مجبور ہو کر بعض مقامات کے لوگوں نے شورش اور لوٹ مار پر کمر باندھ لی تھی جس کو یاروں نے بغاوت کا پیش خیمہ قرار دیکر یہ رائے قائم کی کہ ملکی رعایا جو مسلمان ہے عیسائی و خیلکاروں (بلکہ حاکموں) اہل فرانس سے ناراض ہے اور اسلئے یہ شورش برپا ہوئی۔ مگر خیر سے اب ایک نامی فرانسیسی اخبار نے خود ہی اسکی تردید کر دی ہے۔

**حملہ آور کا حشر**۔ ایک انارکسٹ مسمی میتھیو مورال میڈرڈ کے قریب ایک گانوں میں گرفتار ہوا مگر اس نے خودکشی کر لی اہل مکان نے شناخت کیا کہ گولہ اسی نے پھینکا تھا۔

مورال کی عمر ۲۰ سال کے قریب تھی وہ سپانیل کے ایک متمول سوداگر کا لڑکا تھا۔ اور جرمنی میں اس نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی تھی مگر پکا انارکسٹ تھا۔ اس کے بوٹ اور کپڑوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ تمام دن اور تمام رات آوارہ پھرتا رہا ہے۔ میڈرڈ سے ۵ میل پر ایک گانو کی سرا میں ٹھہرا۔ مالک سرا کو شک ہوا اور اس نے پولس میں رپورٹ کی پولسمین اس کو لیکر چلا راستے میں دفعتہ اس نے ریوالور نکالکر پولسمین کا کام تمام کیا اور جلد یا فیر کی آواز سے چند دیہاتی جمع ہو گئے اور تعاقب کیا۔ آخر اس نے یہ دیکھکر کہ اب نہ بچ سکیگا اپنے سینے میں گولی مارکر خودکشی کر لی۔ میڈرڈ کے جس مکان سے بم کا گولہ پھینکا تھا وہاں کے بیٹھنے والوں نے اس کی نعش کو شناخت کیا۔

**امیر صاحب ہندوستان میں**۔ کابل سے لاہور میں معتبر ذرایع سے خبر پہنچی ہے کہ افغانستان میں یقین کیا جاتا ہے کہ امیر صاحب کی ہندوستان میں تشریف آوری کے متعلق قطعی فیصلہ ہو گیا ہے ہز ہائنس ماہ نومبر میں تشریف لائینگے۔

امیر صاحب حسب دستور موسم گرما پغمان کی پہاڑی پر بسر کرینگے۔

**تجارت افیون کی ملامت**۔ انگلستان میں ایک سوسائٹی تجارت افیون کے خلاف ہے جس میں بہت سے مشہور آدمی اور زیادہ تر لارڈ بشپ اور پادری لوگ شامل ہیں انہیں کی کوشش سے افیون کی کمیشن مقرر ہوئی تھی۔ مگر جس طریقہ سے کمیشن نے تحقیقات کی وہ ہندوستان بھر پر ظاہر ہے۔ تاہم مخالفان افیون نے ہمت نہیں ہاری ہے۔ اور وہ اپنی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ چین کے زوال کا بڑا سبب یہی ہے کہ وہاں افیونی اور چنڈو باز زیادہ ہیں۔ ۴½ کروڑ روپیہ سال کی افیون ہندوستان سے چین کو جاتی ہے۔ مسٹر تھیوڈر ٹیلر کی تحریک سے ۳۱ مئی کو پارلیمنٹ میں تجارت افیون کی ملامت کا ووٹ پاس ہوا۔

مسٹر ورالی ڈربرینڈ نے بہت کچھ ہاتھ پانوں مارے مگر کثرت رائے کے سامنے پیش نہ گئی۔ مسٹر مورلے نے کہا کہ اس معاملہ میں نامعقول مبالغہ کیا جاتا ہے۔ اور لوگوں کو کیا حق ہے کہ اپنے خیال کی تسلی کے لئے ہندوستان پر بوجھ ڈالیں اس بات کی کوئی شہادت موجود نہیں ہے کہ چین افیون سے پیچھا چھڑانا چاہتا ہے۔ ہاں اگر چین نے سنجیدگی کے ساتھ خواہش ظاہر کی تو گورنمنٹ ہند اور ہوم گورنمنٹ قربانی کر کے بھی اس کی تجویز قبول کریگی۔

لنڈن ٹائمز ایک آرٹیکل میں لکھتا ہے کہ چین کے نصف صوبوں میں افیون پیدا ہوتی ہے اور جس قدر افیون چین میں خرچ ہوتی ہے اس کا بڑا حصہ چین سے ہی مہیا ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ اگر ہندوستان میں افیون کی کاشت بند کیجائے تو یہ بڑی مشکل ہوگی کہ دیسی ریاستوں کو جہاں مالوہ کی افیون پیدا ہوتی ہے روکا جائے۔ علاوہ ازیں انگلستان یہ کس طرح گوارا کر سکتا ہے کہ ۳۰ لاکھ پونڈ سالانہ آمدنی سے ہاتھ دھو بیٹھے اور ہندوستان کے خزانہ پر بوجھ ڈالے۔ اب دیکھنا باقی ہے کہ پارلیمنٹ یہ رزولیوشن پاس کر کے خاموش ہو رہیگی یا کہ اس پر کچھ عملدرآمد بھی ہوگا۔

**تبت کو ریل** - گورنمنٹ صوبجات متحدہ مغربی تبت کے مقام گارتوک کو جو شرک ہندوستی کی راہ سے جاتی ہے اس کی درستی پر متوجہ ہے - شمالی ہند سے تبت کا یہ راستہ نہایت بیدا ہے - یہ بھی ممکن ہے کہ ایک ہلکی پٹڑی کی ریل بنائی جائے - سروے سے معلوم ہوگا کہ تعمیر ریلوے میں کیا کیا مشکلات لاحق ہونگی اور اس کا کیا انتظام ہو سکتا ہے -

---

**تعزیری پولیس** - موضع ماری پور ضلع کرنال میں جو ایک سنسنی کا واقعہ ہوا اور جس کے متعلق کئی آدمیوں کو سزا ہو چکی ہے - اور دو نمبردار و نیز بھی اعانت کا الزام تھا - چیف کورٹ میں جب اس مقدمہ کی اپیل ہوئی تو عدالت عالیہ نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس علاقہ کے تقریباً تمام لوگوں کو سنسنی پھیلانے والوں سے ہمدردی تھی - اس لئے گورنمنٹ پنجاب نے ماری پور میں تعزیری پولیس مقرر کر دی ہے -

---

**تنگ خیالی** - سید حیدر رضا - بی - اے سکرٹری انجمن ترقی صنعت دہلی تھوڑے سے چند مہینوں میں سودیشی تحریک کے متعلق نہایت سرگرمی سے کوشش کر کے شہرت حاصل کی ہے - تھوڑے دن ہوئے مشن کالج دہلی کی پروفیسری سے سبکدوش کئے گئے وہ اپنی زندگی قوم کے لئے وقف کرنی چاہتے ہیں (وہ ہندو مسلمان عیسائی اور تمام باشندگان ہند کو قوم سمجھتے ہیں) انہوں نے درخواست کی تھی کہ ہندو کالج دہلی میں وہ تمام عمر ۵۰ روپیہ ماہوار پر کام کرنے کو تیار ہیں - مگر ٹرسٹیان کالج نے ایک رنجیدہ عذر کے سبب ان کی درخواست کو نامنظور کیا وہ یہ کہ ہندو کالج ہندوؤں کے سرمایہ سے قائم ہے اس لئے وہ مسلمان پروفیسر کو مقرر نہیں کر سکتے - نیز یہ کہ سید صاحب سودیشی موومنٹ کے حامی ہیں - اگر ہندو کالج کی طرف سے ایسے الفاظ میں سید حیدر رضا کو صاف جواب دیا گیا ہے - جن کا یہ مطلب ہے جو اوپر درج ہوا تو ٹرسٹیان کالج کی تنگ خیالی پر ہر ایک آزاد خیال شخص کو افسوس ہوگا - کم سے کم تعلیمی انسٹیٹیوشنوں کو ایسے تعصبات سے دور رہنا چاہئے کیونکہ وہ روشنی پھیلاتے ہیں نہ کہ تاریکی - تعصب اعلیٰ درجہ کی ظلمت ہے -

---

**حجاج اور قرنطینہ** - انجمن اسلامیہ پنجاب کا ایک عام جلسہ بصدارت آنریبل نواب فتح علیخان قزلباش سی - آئی - ای گزشتہ اتوار کو محمڈن ہال میں منعقد ہوا - مولوی فضل دین صاحب نے ریزولیوشن پیش کیا کہ گورنمنٹ کو عرضداشت بھیجی جائے کہ بمبئی میں عازمان حج کے لئے جو قرنطینہ قائم کیا جاتا ہے وہ موقوف کیا جائے - منشی محبوب عالم نے تائید کی اور فرمایا کہ جب اور کسی ملک کے جانے والے مسافروں پر یعنی جو انگلینڈ افریقہ وغیرہ کو جاتے ہیں قرنطینہ نہیں لگایا جاتا تو صرف عازمان حج کے لئے یہ کیوں مخصوص ہے - اور حجاز میں پہنچنے پر ترکی حکام پھر حاجیوں پر قرنطینہ لگاتے ہیں دوسرا ریزولیوشن یہ تھا کہ ایک سب کمیٹی بنائی جائے جو عرضداشت کا مسودہ تیار کرے سب کمیٹی کے لئے مسٹر محمد شفیع بیرسٹر مسٹر فضل حسین بیرسٹر مولوی فضل الدین منشی محبوب عالم و شیخ عبدالعزیز ایڈیٹر آبزرور منتخب کئے گئے -

---

**دیاسلائی کا کارخانہ** - کلکتہ کی انجمن ترقی سائنس و صنعت نے دو طالب علم - بی - سی - اے - اور اے - بی گھوش کو وظائف دیکر جاپان بھیجا تھا وہ دیا سلائی بنانے کا ہنر سیکھ کر آئے ہیں - اور جو نمونے انہوں نے تیار کر کے دکھلائے ہیں وہ یورپ کے کارخانوں کی دیاسلائیوں سے کسی لحاظ سے کم نہیں - انجمن مذکور اپنی زیر نگرانی ایک فیکٹری جاری کرنے والی ہے - مشین جاپان سے منگائی گئی ہے فی الحقیقت عملی کارروائی جس کی ملک کو ضرورت ہے انجمن مذکور نے شروع کی ہے -

---

**کالی بابو** - معاصر ہندوستان سے معلوم ہوا کہ اخبار ٹریبیون کے جائنٹ ایڈیٹر بابو کالی پرسن چٹرجی جنکو حب الوطنی زندہ دلی اور ظرافت اور تجربہ کار اخبار نویس ہونے کی وجہ سے تمام پنجاب میں غیر معمولی ہردلعزیزی حاصل ہے اخبار سے قطع تعلق کرنے پر مجبور ہوئے - وہ ہردلعزیزی کے سبب کالی بابو کے نام سے نزدیک و دور مشہور ہیں - ۱۰ سال تک ٹریبیون کے ایڈیٹوریل سٹاف میں نہایت محنت اور جانکاہی سے کام کرتے رہے ہیں - جب ایسے قابل شخص کی مدت العمر کی قابل قدر خدمات کا اجر یہ ہو تو کیوں کوئی شخص اخبار نویسی کا پیشہ اختیار کرنے کی جرأت کریگا - اگر واقعی کالی بابو قطع تعلق کرنے پر مجبور کئے گئے ہیں تو یہ حد درجہ کی ناشکر گذاری ہے - جس شخص نے ٹریبیون کو ملک میں ایک طاقت بنانے کا کام کیا اس کی قدردانی کیا ہوئی -

---

**صنعت پنجاب** - بنارس کی نمائش سے پنجاب کے حسب ذیل کارخانوں اور موجدوں اور کاریگروں کو اسناد اور تمغے ملے ہیں :-

ملتان کے میسرز علی بھائی عادلجی کو عمدہ سٹیل ٹرنک بنانے کے لئے کانچ کے کام کے لئے اپر انڈیا گلاس ورکس انبالہ کو - ڈاکٹری آلات کے لئے میسرز ہرگو لعل اینڈ سنز کو - امرتسر کے میسرز رام چند نتھومل کو سونا تولنے کی ترازو بنانے کے لئے گنیش فلور ملز دہلی کو عمدہ آٹا اور سوجی کے لئے لاہور کے میسرز دیوانچند برادرز کو عمدہ فٹبال بنانے کے لئے پنجاب سائنس انسٹیٹیوٹ لاہور کو ہوائی پمپ بنانے کے لئے - انبالہ کے میسرز چینی لال کندن لال کو عمدہ دریاں کے لئے پالش اور لوہے کا روغن تیار کرنے کے متعلق انبالہ کے میسرز بھولعل برادرز کو - سامان ورزش کے لئے سیالکوٹ کے میسرز جھنڈا سنگھ اینڈ کو کو - حافظ آباد کے لالہ باقی رام کو دیاسلائی کے لئے - گجرات کے میسرز نند گوپال بہاری لال کو کوفتگری کے لئے - ہندو ٹیکنیکل سکول لاہور کو تیزاب وغیرہ بنانے کے لئے - لاہور کے میسرز فنسکر برادرس اینڈ کو ہارمونیم باجے اور کیمرے بنانے کے لئے - پنجاب ہینڈ لوم فیکٹری کپڑا بننے کی دستی کل بنانے کے لئے - ملتان کے میسرز نندلال اینڈ کو کو - کپڑا دھونے کا صابون کے لئے - دستی کے روغنی برتنوں کے لئے محمد اعظم کمہار - دہلی کے مسٹر ایس - ایس راتھی برش بنانے کے لئے - راولپنڈی کے رائے صاحب کرپی چند [illegible] بنانے کے لئے - رائے بہادر لوہا سنگھ رئیس راولپنڈی کو نفیس غالیچہ بنانے کے لئے - مسٹر سندر لعل ناظم ریاست پٹیالہ کو آک کی روئی سے غالیچہ بنانے کے لئے -

---

**فصل گندم** - ہندوستان میں اب کے سال گندم کی فصل باوجود مہاوٹ دیر میں ہونے کے عمدہ ہوئی ہے - مگر ولایتی سوداگران غلہ اس کا بڑا حصہ یورپ کو لیجائینگے خواہ یہاں کے لوگ فاقے ہی کریں -

اگرچہ سال گذشتہ کی نسبت رقبہ زیر کاشت ۳ فیصدی کم تھا یعنے ۲۴ لاکھ ۳۴ ہزار ایکڑ اراضی پر گیہوں بوئی گئی تھی - لیکن تخمینہ کیا گیا ہے کہ پیداوار ۸۵ لاکھ ۷۰ ہزار ٹن یعنے ۳ فیصدی زیادہ ہے - گذشتہ سال پیداوار کا اندازہ ۸۰ لاکھ ۷۵ ہزار ٹن ہے جو صرف سنہ ۱۹۰۴ء کی پیداوار سے کم اور باقی ہر ایک سال سے زیادہ ہے - سال مذکور میں ۹۶ لاکھ ۲۴ ہزار ٹن کی پیداوار

# عالم کا فوٹو

ہوائے مونسون ساحل بمبئی تک آپہنچی ہے اور بارش شروع ہونے کے آثار ہیں۔ کلکتہ میں بھی ۲ جون کی رات کو ترشح ہوا۔

آنریبل مسٹر کولون ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ ۴ ماہ کی رخصت پر ولایت جاتے ہیں۔ کرنل ہربرٹ رزیڈنٹ جے پور اُن کے قائمقام مقرر ہوئے۔

امیر کابل کے جدید محل کی تعمیر بہ اہتمام مسٹر فنلیسن ہیولی رنیتے سے کر رہے ۔۔۔ برٹش ایجنسی کے ولیسی اسسٹنٹ سرجن کے زیر علاج ہیں صحت یاب ہونے پر ہندوستان کو واپس آئینگے۔

پنجاب چیف کورٹ نے جگادھری کے ان تمام ملزموں کو چھوڑ دیا جنہیں ایک معصوم بچہ کو قتل کرکے اُس کے خون سے ایک عامل عورت کو نہلانے کے جرم میں تین کو پھانسی اور دو شخصوں کو حبس دوام کی عدالت سشن سے سزا ملی تھی۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے نے ماہ رواں کے اندر ایک لاکھ ۸۰ ہزار ٹن گندم کراچی پہنچا دینے کا انتظام کیا ہے۔

پنجاب میں گیہوں کی پیداوار ۳۵ لاکھ ٹن ہوئی ہے بمقابلہ سال گذشتہ کے ۸ لاکھ ایکڑ اراضی زیادہ زیر کاشت گندم تھی۔ امید ہے کہ جدید نہروں کی تعمیر کے بعد پیداوار دو چند ہو جائیگی۔

سر ہیرولڈ ڈین صاحب بہادر چیف کمشنر سرحدی صوبہ شملہ پر آئے ہوئے ہیں۔ وائسرائے کے مہمان ہیں۔

دہرمسالہ میں جو اسٹیشن جو زلزلہ سے منہدم ہو گیا تھا۔ پرانی چھاؤنی میں از سر نو بنایا جائیگا

بشپ کاٹن سکول شملہ کی عمارت جس کو گورنمنٹ نے ۳ لاکھ کے خرچ سے تعمیر کیا ہے آیندہ موسم بہار تک مکمل ہو جائیگی۔

بمبئی اور کراچی کے مابین ریلوے لاین ریاست کچھ کے علاقہ سے گزرنے والی تھی مگر راؤ صاحب کچھ اس کے مخالف ہیں اس لئے چکر دیکر غالباً لائن نکالی جائیگی۔

ریلوے کے لئے سلیپروں کا ٹھیکہ بلا ۔۔۔ لارڈ کی منظوری کے نہیں دیا جایا کریگا۔

مسٹر رمیش چندر دت سی۔ آئی۔ ای وزیر بڑودہ کو حاکمان انسوسی ایشن نے تقسیم بنگال کے مسئلہ پر ولایت میں گفتگو کرنے کے لئے اپنا قائمقام قرار دیا ہے۔

ہائی کورٹ کلکتہ کے قائمقام چیف جسٹس آنریبل مسٹر جسٹس چندر مادھب گھوش کو وکلائے کلکتہ نے ایوننگ پارٹی دی۔

ولیعہد بہادر کی تشریف آوری پر ریاست کشمیر کا ۱۲ لاکھ روپیہ خرچ ہوا تھا۔

مہاراجہ صاحب بڑودہ معہ مہارانی صاحبہ انگلستان سے نیویارک کو تشریف لے گئے ہیں۔

گورنمنٹ بمبئی نے ... کی یادگار قایم کرنے میں مدد دینے کا وعدہ کیا ہے۔

بابو ہیم چندر گپتا ایم۔ اے پروفیسر بھاگلپور کالج کیمیکل سوسائٹی لنڈن کے فیلو مقرر ہوئے ہیں۔

آسنسول کے مزدوروں کی ہڑتال کے موقعہ پر جن لوگوں نے خدمات سرانجام دی ہیں ایسٹ انڈین ریلوے نے ان کو ۲ ہزار روپیہ انعام دیا ہے۔

لاہور میں اسپیشل اسسٹنٹ کلاس کے طلباء رستے اظہار ہمدردی کے لئے ایک عام جلسہ گزشتہ اتوار کو بریڈلا ہال میں منعقد ہوا

پشاور میں ایک پٹھان ایک پولسمین اور تین آدمیوں کو زخمی کرکے بھاگ گیا۔

پنجاب میں ٹرینڈنگ کالج اور نارمل سکولوں نے امسال ۷۲ سند یافتہ استاد تیار کئے۔

ہائی کورٹ سیلون میں ایک مسلمان بیرسٹر کو ترکی ٹوپی پہنکر عدالت میں آنے کی اجازت ملگئی جس پر پہلے اعتراض کیا گیا تھا۔

لاہور میں ایک زنانہ ہائی سکول قایم ہونے والا ہے۔

سہسپور بلاری کے اسٹیشن ماسٹر بابو موہن لال نے ڈاکوؤں کا مقابلہ کیا ایک ڈاکو کی پیٹھ پر سٹیشن ماسٹر کے دانتوں کا نشان تھا جس سے پولیس نے اس کو شناخت کیا۔

بمبئی میں ایک کارخانہ روئی کو آگ لگی ۱۶ لاکھ کا نقصان ہوا۔

آیندہ سے پرومسری نوٹ بھی ڈاک خانہ کے ذریعہ خریدے جاسکیں گے۔ اور سیونگز بینکوں کے قواعد میں اور آسانیاں ہونگی

افغانستان میں اونی۔ سوتی۔ ریشمی پارچہ بافی کے متعدد کارخانے کھولے گئے ہیں۔ کئی مالکان کارخانجات کو امیر صاحب نے انعامات عطا کئے ہیں۔

ہفتہ مختتمہ ۲ مئی میں پلیگ سے ۷۶۰ موتیں ہوئیں پنجاب میں ۲۰۰ صوبجات متحدہ میں ۳۵۱ ۔ احاطہ بمبئی میں ۱۲، بنگال میں ۹۰ برہما میں ۵۹ ریاست جموں میں ۱۳۹

لاہور کے بابو امرت لال رائے وتابو کالی پرسن چٹرجی

اُوسٹران ٹریبیون ایک انگریزی اخبار عنقریب جاری کرنیوالے ہیں

حضور وائسرائے ۱۱ جون سے نلدرہ میں چند روز بسر کرینگے۔

ڈیرہ غازیخاں دریائے سندھ کی طغیانی سے پھر خطرہ میں ہے

مسٹر سریندرو ناتھ کی اپیل پر عدالت سشن میں فریقین کے وکلاء کی بحث ہو چکی ہے۔ عدالت نے فیصلہ ریزرو رکھا ہے۔

حضور پرنس آف ویلز کی سیاحت ہند پر گورنمنٹ کا دس لاکھ روپیہ سے زیادہ خرچ ہوا ہے۔ مگر ریاستوں کا؟

مہاراجہ کوچ بہار کی شکار پارٹی نے جس میں مہاراجہ بیکانیر بھی شامل تھے ۱۴ شیر شکار کئے ایک ارنا بھینسا اور ایک ریچھ۔

ہندوستان میں ۱۴ کروڑ ۹۲ لاکھ ۵۶ ہزار ۷۴۴ عورتیں ہیں جن میں سے ۲ کروڑ ۵ لاکھ ۹۱ ہزار ۶۹۳ بیوہ ہیں یعنی ہر ایک پانچ عورتوں میں سے ایک بیوہ ہے۔ ہندو بیواؤں کی تعداد ایک کروڑ ۷۹ لاکھ ۳ ہزار ۶۴ ہے۔

گورنمنٹ ہند نے یوروپین اور یوریشین کی ترقی تعلیم کے لئے علاوہ معمولی پراونشل امداد کے ۲ لاکھ ۶۴ ہزار روپیہ سالانہ کی زاید امداد منظور کی ہے۔

کلکتہ میونسپلٹی نے بھی شاہ و ملکہ سپین کو بم کے گولہ سے بال بال بچنے پر مبارکبادی کا تار بھیجا ہے۔

لنڈن یونیورسٹی کالج میں کرنل ویڈل صاحب تبتی زبان کے پروفیسر مقرر ہوئے ہیں۔

قیصرہ چین بعارضہ ضعف جگر مبتلا ہیں ۲۰ ڈاکٹر ہر وقت معالجہ کے لئے حاضر رہتے ہیں۔

سپین میں شاہ کی شادی کے جشن کے متعلق سانڈوں کی لڑائی بھی ہوئی مگر حضور پرنس اور پرنسس آف ویلز اور برٹش سفیر یہ وحشیانہ تماشا دیکھنے نہیں گئے۔

شاہ اور ملکہ سپین جب سانڈ لڑائی میں مارے گئے تو بیمار گئے شاہ سپین نے ان زخمیوں کو دیکھا جو بم کے گولہ کے حادثہ میں مجروح ہو کر شفاخانوں میں پڑے ہیں۔ مگر ہر مجسٹی کو ان لوگوں کے جنازہ کی شرکت سے بمنت باز رکھا گیا جو ہلاک ہوئے تھے حضور پرنس آف ویلز اور دیگر پردیسی شہزادوں کے قائمقام ان جنازوں کے ساتھ تھے۔

یکم جون کو شاہ اور ملکہ سپین قصر شاہی کے برآمدہ پر بار بار نمودار ہوئے اور خلقت کے ہجوم نے دیوانہ وار جوش محبت سے نعرہ ہائے چیرز بلند کئے اسی شام کو شہر میں چراغاں کیا گیا۔

ملکہ سپین کی شادی کی پوشاک زخمیوں کے خون کے چھینٹوں سے آلودہ ہو گئی تھی

شاہ سپین نے یکم جون کی شب کو مہالک یورپ کے شہزادوں اور سفیروں کو دعوت دی

# ملٹری دنیا

**روسی ڈوما۔** روسی پارلیمنٹ میں ۳۱ مئی کے اجلاس میں سزائے موت کا رواج دور کرنے پر زور شور سے بحثیں ہوئیں اور قرار پایا کہ ایک مسودہ قانون تیار کیا جائے۔

گورنمنٹ کے رویہ پر سخت ناراضی اور خفگی ظاہر کی گئی۔ لیبر پارٹی کے ممبروں نے ایک اعلان کاریگروں کے نام جاری کیا ہے کہ اپنی جماعتوں کو متفق کر کے گورنمنٹ کے ساتھ جنگ کرنے میں ڈوما کی مدد کریں۔

---

**بغاوت نٹال۔** زولولینڈ میں جنگ کا ایک نیا منصوبہ برپا کیا ہے۔ ڈنڈی سے نٹال تک فوجیں ایک ساتھ آگے بڑھینگی تمام منصوبہ مخفی رکھا گیا ہے۔ نٹال کے ایک دیسی سردار سلوین نے گورنمنٹ نٹال کو مدد دینے کا وعدہ کیا ہے اور گورنمنٹ نے اس کی امداد قبول کر لی ہے۔ سردار مذکور کے ایک ہزار سپاہی بہت جلد سرحد کو روانہ ہونے والے ہیں۔

نٹال کالم نے سگا نند کے قلعہ پر گولہ باری کر کے بڑی مشکل سے فتح کیا لیکن وہ بالکل خالی پایا گیا۔

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ نٹال میں تمام دیسی فوجوں کی بغاوت کا اصلی بانی ڈنی زولو ہے۔

زولوؤں کے ساتھ ایک گھنے جنگل میں کرنل میکنزی کے فورس کا مقابلہ ہوا۔ کرنل میکنزی کے چار آدمی ہلاک اور ۷ مجروح ہوئے۔ اور ۶۰ زولو مارے گئے۔ کرنل میکنزی رپورٹ کرتے ہیں کہ دشمن نے گھنی جھاڑیوں کے درمیان سے راستہ پر تین بار حملے کئے اور دست بدست لڑائی ہوئی اگر رسمتن بر وقت مدد نہ کرتا تو نتیجہ نہایت ہولناک ہوتا۔

---

**مسوری** میں پولو کا نیا میدان افتتاح کرنے کی تقریب پر ایک پولو ٹورنمنٹ ہوگا جس میں ہر ایک ٹیم کے تین تین کھلاڑی شامل ہونگے اور ۱۵۰۰ کا کپ انعام کے لئے نذر کیا گیا ہے۔ یہ ٹورنمنٹ ماہ جون کے تیسرے ہفتہ میں ہوگا۔

---

**تاوان تبت** تبتی تاوان کی پہلی قسط یعنی ۵ لاکھ روپیہ کی گورنمنٹ چین کی طرف سے گزشتہ پیر کے روز کلکتہ میں ادا کی گئی۔ چین دو سال میں ایسی ہی دو قسطیں اور ادا کر کے ۲۵ لاکھ کا تاوان پورا کر دیگا۔

---

**حضور کمانڈر انچیف** بہادر نے ۳۱ مئی کو ایک دعوت صلح ٹرنسوال کی یادگار میں دی تاریخ مذکور کو سنہ ۱۹۰۲ء میں بوئروں کے ساتھ صلحنامہ پر دستخط ہوئے تھے۔ اس دعوت میں تیس چالیس ملٹری آفیسر شامل تھے معہ ہزایکسیلنسی کے پرسنل سٹاف کے میجر جنرل سر ای لوک ایٹ میجر جنرل ایف۔ ڈبلیو کچنر۔ برگیڈیر جنرل ٹی۔ کیمپر۔ کرنل ونڈھ کرنل نینیش کرنل کروک لاس ۱۷ لانسرز کے میجر وکاس۔ ۱۲ لانسرز کے میجر کرولی میجر فیلڈنگ ایڈیکانگ و السٹرائے میجر بیرڈ اور چند لیڈیاں بھی شریک تھیں۔

---

**مراکو کانفرنس** میں جرمنی سے اختلاف ہو جانے پر فرانس جنگی تیاریوں میں مصروف ہو گیا تھا اور ان تیاریوں میں ۸۰ ہزار پونڈ خرچ کرنا پڑا تھا اور اسی وجہ سے فرانس کے بجٹ میں گھاٹا رہا۔

**انفنٹری ریلیف** کے متعلق قرار پایا ہے کہ ۱۱ راجپوتس کا ڈپو بارکپور سے فیض آباد کو تبدیل ہوگا اور ۷ انفنٹری کا ڈپو آگرہ سے بارکپور کو۔

---

**انڈین میڈیکل سروس** کا سالانہ جلسہ دعوت شملہ پر ۲۹ جولائی کو ہوگا۔

---

**ملٹری قیدیوں کی فراری۔** تین گورہ قیدی جو فورٹ ولیم کے جیل سے فرار ہوئے ان پر بھاگ جانے کا الزام تھا اور ابھی کورٹ میں تحقیقات ہو رہی تھی کہ پھر بھاگ گئے لیکن دوبارہ گرفتار کر کے لائے گئے۔ وہ سارجنٹ جو مین گارڈ کا انچارج ہے اور دو سنتری جو اس وقت پہرہ پر تھے گرفتار کئے گئے ہیں۔ مفرورین نے بندرگاہ کا راستہ لیا اور اپنی وردی اتار کر ملاحوں کے کپڑے پہن لئے۔ لیکن پولیس نے سراغ لگا لیا ہر چند انہوں نے پولیس کو دیکھ کر بھاگنے کی کوشش کی مگر پکڑے گئے اور لال بازار کی حوالات میں رکھ کر ملٹری حکام کے حوالے کئے گئے

---

**آرڈر آف میرٹ۔** نوب لیوی کورٹ کے حسب ذیل جوانوں کو تھرڈ کلاس آرڈر آف میرٹ بصلہ بہادری عطا ہوا ہے۔

نائک امین خان پوسٹ گرملرانہ کی کمانڈ پر تھے جبکہ ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کو سرحدی حملہ آوروں نے چھاپہ مارا۔ نائک امین خان اگرچہ زخمی ہو گیا تھا اور ایستادہ نہیں رہ سکتا تھا مگر وہ دوسرے سپاہیوں کو کارتوس تقسیم کرتا رہا۔ اور جلتے ہوئے چھپڑوں کو بجھایا جو حملہ آوروں نے میگزین میں پھینکے تھے۔ اور اس طرح اپنی دلیری اور استقلال سے اپنے سپاہیوں کا حوصلہ بڑھایا۔

سپاہی مجید خان کو بھی یہی آرڈر عطا ہوا ہے وہ اس موقع پر نائک امین خان کے ساتھ میگزین تک پہنچا جہاں پہنچنے کے لئے پوسٹ کے احاطہ سے گزرنا پڑا جہاں گولیوں کا مینہ برس رہا تھا نیز اس نے ڈیفنس میں نمایاں حصہ لیا اور حملہ آوروں سے لڑتا رہا جب تک کہ وہ بھاگ نہ گئے۔

---

**لارڈ کچنر** آج شملہ پر رائل انجنیئرز کور کا جلسہ دعوت منعقد کرینگے اسی تاریخ کو یہ جلسہ لندن میں ہوتا ہے منجملہ دیگر مہمانوں کے جنرل سر نبڈان بلڈ صاحب بہادر اور میجر جنرل ہنری صاحب بہادر اور میجر جنرل ڈیورپر صاحب بہادر بھی مدعو کئے گئے ہیں

---

**کاریگروں کی قلت۔** کاسی پور علیپور اور جبلپور میں جو بندوق سازی اور توپ کی گاڑیاں بنانے کے سرکاری کارخانے ہیں ان کے لئے اچھے کاریگر مستری بہم نہیں پہنچتے ہیں اگرچہ اجرت معقول دیجاتی ہے۔

ان کارخانوں میں نہایت پیچیدہ مشینوں سے کام لیا جاتا ہے اور اس لئے ہر ایک اناڑی آدمی جلدی سے ان کاموں میں ماہر نہیں ہو سکتا ہے۔ اب چونکہ کاریگر مقامی طور پر نہیں ملتے اس لئے دور دراز علاقوں سے تلاش کر کے لائے جائیں گے رفتہ رفتہ کلکتہ اور جبلپور کی نواح میں کاریگروں کی بستی بس جائیگی

---

**دیر کی خانہ جنگی۔** میاں گل جان۔ خان دیر کے چھوٹے بھائی نے خان رویت اور خوندزادہ خال اور گرد و نواح کے پٹھانوں کی امداد سے چترال کی سڑک پر ردبٹ سے ۴ میل پر دو قلعوں پر قبضہ کر لیا ہے ۲۴ بندوقیں اس کے ہاتھ آئی ہیں اور اس نے نیشنلی دیر کا حاکم ہونے کا اعلان دیا ہے اور دیر کے

فتح کرنے کے لئے نواب نواگئی سے مدد کی درخواست کی ہے سیدان کے خوانین جو بالائی اور نشیبی دیر کے درمیان آباد ہیں انھوں نے بھی میاں گل کی حمایت کا بیڑا اٹھایا ہے۔ سردست گورنمنٹ ہند کو دست اندازی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

میاں گل کی یہ تیسری کوشش ہے کہ اپنے برادر بادشاہ خان سے تخت چھیننا چاہتا ہے۔ اگرچہ سابق میں وہ ناکام رہا مگر اس دفعہ اس نے بہت سے مددگار جمع کرلئے ہیں اور نیا طریقہ اختیار کیا ہے اور بجائے چترال کی سڑک پر آ ڈیرہ جمایا ہے۔ شاید اس ارادہ سے کہ خان دیر کو وادی سوات کی طرف سے سرکار انگریزی سے امداد پہنچنے میں دیر ہو۔ اس سڑک کی حفاظت دیر لیویز کے سپرد ہے جن کی کمانڈر ایک دیسی آفیسر ہے۔ اور اگر میاں گل کا ان سے مقابلہ ہوا تو عجب نہیں کہ نوشہرہ سے موداسیل کالم کو جانا پڑے۔ کیونکہ چترال کی سڑک میں مداخلت سرکار ہرگز گوارا نہ کریگی۔

**جاپانیوں کا نقصان جان۔** گزشتہ جنگ کے متعلق جاپان کے ملیٹری حکام نے ایک مفصل رپورٹ شایع کی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ شروع سے آخر تک تمام جنگ میں ۴۷ ہزار ۳۸۵ آدمی جاپانی فوج کے ہلاک ہوئے اور ۱۱ ہزار ۴۲۴ زخمی فوت ہوگئے۔ اور ۲۱۸۰۲ آدمی بیماریوں سے ہلاک ہوئے یعنی دوران جنگ میں کل ۸۰۳۷۸ موتیں ہوئیں۔

سب سے زیادہ قابل قدر بات یہ ہے کہ ۶ لاکھ فوج میں سے صرف ۲۱ ہزار آدمیوں کے قریب بیماریوں کی نذر ہوئے۔ گزشتہ ایک صدی کی لڑائیوں کی رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر آلات حرب سے ایک سپاہی مرتا ہے تو ۲½ بیماریوں سے فوت ہوتے ہیں۔

ہلاک شدگان میں صرف ۱۲۱۳ آفیسر تھے۔ اور زیادہ تر نقصان جان انفنٹری فوجوں میں ہوا یعنی پیدل پلٹنوں کے ۶۵ ہزار آدمی ضایع ہوئے۔ توپخانہ کے صرف ۴ ہزار زخمیوں کی کل میزان ایک لاکھ ۴۵ ہزار تھی مگر ان میں سے صرف ۱½ فیصدی ہلاک ہوئے اور زخمیوں اور بیماروں کو ملاکر صحت یافتگان کی اوسط ۹۰ فی صدی سے زیادہ تھی اس نتیجہ پر جاپانی میڈیکل ڈیپارٹمنٹ جس قدر ناز کرے بجا ہے۔ فرانس اور جرمنی کی لڑائی میں جرمن فوج کا نقصان جاپانیوں کے برابر ہی تھا لیکن صحت یافتگان کی تعداد کا اوسط بہت ہی کم تھا۔ جاپانیوں کی اعلیٰ درجہ کی تندرستی اور جسمانی طاقت زخم اور بیماری سے ان کے شفایاب ہونے کی دلیل ہے۔

---

**بیرسفورڈ پولو ٹورنمنٹ۔** شملہ یکم جون سے پولو ٹورنمنٹ کے میچ شروع ہوئے۔ اول مقابلہ ۱۲ رایل لانسرز اور دیسی سواری کلاس کی ٹیموں کا تھا اول الذکر ٹیم نے بازی جیتی۔

دوسرے روز تماشائیوں کا بڑا ہجوم تھا۔ لارڈ منٹو اور لارڈ کچنر بھی تشریف لائے تھے پہلا مقابلہ وائسرائے سٹاف اور رایل ڈریگونز کے مابین ہوا سٹاف ٹیم نے فتح پائی۔

اسی روز دوسرا میچ کمانڈر انچیف کے سٹاف اور ۱۷ لانسرز کے مابین تھا جس میں لانسرز فتح یاب ہے۔

۴ جون کو وائسرائے سٹاف اور ۱۲ رایل لانسرز کے مابین میچ ہوا جس میں آخر الذکر نے بازی جیتی۔ دوسرا میچ ۱۷ لانسرز کی ٹیم فتحیاب رہی۔ آخری مقابلہ ۱۲ و ۱۷ لانسرز کی ٹیموں کا چارشنبہ کو ہونے والا تھا۔

---

مذکورہ بالا ٹورنمنٹ میں کپتان باکلی صاحب اے ڈی کانگ وائسرائے کو گھوڑے پر سے گرجانے سے چوٹ لگی مگر ان کی حالت روبصحت ہے۔

---

انڈین آرمی کے تین آفیسروں کے علاوہ انڈین میڈیکل سروس کا بھی ایک افسر سال جاپان میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے جایا کریگا۔ دو سال کا کورس ہوگا۔

---

امپیریل سروس فوجوں کا سالانہ جلسہ کھیل کرتب اگلے سال آگرہ میں منعقد کرنے کی تجویز ہے۔

---

دیر کی تازہ خبر ہے کہ میاں گل اور خان صاحب دیر کے مابین نامہ و پیام ہورہا ہے اور امید ہے کہ شاید تصفیہ آشتی کے ساتھ ہو جائے۔ اگرچہ طرفین برابر کے ہیں اس لئے جو کچھ فیصلہ ہوگا عارضی ہوگا۔

میاں گل اسی وقت اپنی کارروائیوں سے باز آسکتے ہیں کہ ملک بدر کردئے جائیں مگر خان صاحب دیر ان کو جلاوطن کرنے کی سردست طاقت نہیں رکھتے ہیں۔

---

**جنرل سر آرچیبلڈ ہنٹر صاحب بہادر کمانڈنگ مغرب** کمانڈ نے ۳½ ماہ کی رخصت حاصل کی۔

۲۵ کیولری کے میجر پامر صاحب کرنل ہیبٹ صاحب کی جگہ سکینڈان کمانڈ مقرر ہوئے۔

۲۲ پنجابیز کے کپتان کوسٹیلو صاحب میجر جوسے صاحب کی میعاد پوری ہونے پر بجائے ان کے پٹھانوں کے ریکروٹنگ سٹاف آفیسر مقرر ہوئے۔

۲۸ کیولری میں کرنل کیمبرج صاحب سکینڈان کمانڈ قایمقام کمانڈنٹ مقرر ہوئے۔

۸۱ پایونیرز میں میجر سٹیونس صاحب قایمقام کمانڈنٹ مقرر ہوئے۔

۱۰۷ پایونیرز میں میجر لسرگمہ صاحب میجر براؤننگ صاحب کی جگہ جو ۱۲۸ پایونیرز کے کمانڈنٹ بنائے گئے ہیں سکینڈان کمانڈ مقرر ہوئے۔

۱۲۶ بلوچستان انفنٹری میں میجر پارکر سکینڈان کمانڈ مستقل ہوئے۔

میجر جنرل منسفیلڈ صاحب بہادر انسپکٹر جنرل آف سپلائی اینڈ ٹرینسپورٹ ۳½ ماہ کی رخصت پر ولایت جاتے ہیں۔

کرنل نن صاحب پرنسپل ملٹری آفیسر جنوبی افریقہ۔ کرنل سینیوز صاحب متوفی کی جگہ ہندوستان کے پرنسپل ویٹرنری آفیسر مقرر ہوئے ہیں۔

---

**جاپان میں ریویو۔** شہنشاہ جاپان نے ۳۰ اپریل کو پایۂ تخت جاپان میں اس فوج کا ریویو کیا جو جنگ میں شامل تھی۔ اس ریویو کے ساتھ ان آلات حرب کی بھی نمایش کی گئی تھی جو فتح یاب لشکر نے دشمن سے چھینا ہے۔ ان اشیاء میں ۵۰۰ توپیں ۷۰ ہزار بندوقیں۔ ایک ہزار تلواریں اور نیزے اور ہزارہا چھکڑے گولہ بارود کے اور بے شمار گاڑیاں دیگر سامان جنگ کی تھیں۔

ریویو میں جو فوجیں صف بستہ تھیں ان میں ۳ ہزار افسر ۳۲ ہزار سوار ۱۱۹ پیدل پلٹنیں اور ۸۴ میدانی توپخانے شامل تھے۔ ان میں ۲۶ رجمنٹیں وہ بھی تھیں جو محاصرہ پورٹ آرتھر میں شریک تھیں۔ پلٹنوں کا مارچ پاسٹ دو گھنٹہ میں ختم ہوا۔ ہر ایک رجمنٹ شاہی جھنڈے کے سامنے نہایت ادب سے سر جھکاکر شہنشاہ کو سلامی دیتی تھی۔ آخر میں تمام جنرل ہز مجسٹی کے حضور میں جمع ہوئے اور فیلڈ مارشل اویاما کو مخاطب کرکے ہز مجسٹی نے فوج کی بہادری اور ہمت

کی داد دی - اور تمام فوج کی خدمات کا شکریہ کیا جنرل ایڈیا نے شہنشاہ کی قدردانی کا شکریہ فوج کی طرف سے ادا کیا

---

لاہور ڈویژن کی افواج کے کمانڈر جنرل والٹر کچنر صاحب فوجی سپاہیوں کی ایک ایسی دوڑ کا مقابلہ کرانا چاہتے ہیں جس میں ان کی جفاکشی اور طاقت برداشت کا امتحان ہو یہ مقابلہ امتحان کا، جون سے ۱۰ جون تک کیا جائیگا - اس میں لاہور ڈویژن کے صرف فرنگی سپاہی حصہ لینے کے مجاز ہونگے - ڈلہوزی سے روانہ ہونگے اور منزل مقصود جہبہ قرار دیا گیا ہے - یہ رستہ کوہستانی ہے - وہ چوڑی بیچ پڑتا ہے اور اس مقابلہ کا خاتمہ جھبار نام مقام پر کیا جاویگا - کل فاصلہ ۲۹ میل سے زیادہ نہیں ہے -

---

# پروموشن

اول لانسرز رسالدار میجر وزیر علی صاحب سردار بہادر کو ان کے پنشنیہ ہونے پر یکم مارچ ۱۹۰۶ء سے کپتان کا آنریری رینک عطا ہوا -

۱۳۴ پونا ہارس - جمعدار ہمیر سنگھ صاحب جو آزمایشا مقرر ہوئے تھے، ۲۷ اپریل ۱۹۰۶ء سے مستقل کئے گئے -

۱۲۷ انفنٹری - جمعدار علی بہادر خان صاحب کو ۱۸ مارچ ۱۹۰۶ء سے جمعداری پر مستقل کیا گیا -

۹ - بھوپال انفنٹری - سد ھ ناتھ مصر صاحب کو خالی عہدہ پر کرنے کے لئے آزمایشی جمعدار بنایا گیا -

## انڈین سبارڈینیٹ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ ہاسپٹل اسسٹنٹ برانچ

بنگال اسٹبلشمنٹ - نمبر ۳، ۵ و ۶۱۴ سوپر نیومریری سیکنڈ کلاس سینئر ہاسپٹل اسسٹنٹ شاہ میر خان صاحب و نیاز علی صاحب کو سوپر نیومریری فرسٹ کلاس سینئر ہاسپٹل اسسٹنٹ مقرر کیا گیا صوبیداری کے رینک کے ساتھ -

نمبر ۶۱۴ - سوپر نیومریری فرسٹ کلاس سینئر ہاسپٹل اسسٹنٹ حسین علی صاحب کو ۲۵ اپریل ۱۹۰۶ء سے مستقل کیا گیا صوبیداری کے رینک کے ساتھ

نمبر ۶۴ - ہردیال سنگھ صاحب سیکنڈ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ کو پانچسالہ ملازمت اور ڈیپارٹمنٹل امتحان پاس کرنے پر فرسٹ کلاس میں یکم مئی ۱۹۰۶ء سے ترقی دی گئی -

مندرجہ ذیل تھرڈ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹوں کو پنجسالہ ملازمت اور ڈیپارٹمنٹل امتحان پاس کرنے پر سیکنڈ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ بنایا گیا -

نمبر ۱۰۱۹ سنت سنگھ صاحب - نمبر ۱۰۳ الہ یار خان صاحب نمبر ۱۰۴۱ کاکا رام صاحب نمبر ۱۰۴۲ وزیر چند نمبر ۱۰۲۲ دریام سنگھ صاحب نمبر ۹۴۰ رام لعل صاحب - نمبر ۱۰۲۵ غلام حسین صاحب نمبر ۱۰۲۶ سعادت علی صاحب - ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء سے اور نمبر ۱۰۳ ارجن سنگھ صاحب و نمبر ۱۰۳۰ اشھو لعل صاحب و نمبر ۱۰۱۸ کرپا رام صاحب و نمبر ۱۰۳۳ محمد حفیظ خان و نمبر ۱۰۳۵ اجودھ سنگھ صاحب و نمبر ۱۰۳۶ اہلا میر شاہ صاحب کو ۲۲ اپریل ۱۹۰۶ء سے اور نمبر ۳۰ ہلڈ سٹیفن والٹر صاحب کو ۴ مئی ۱۹۰۶ء سے -

مندرجہ ذیل صاحبان کو درجہ کا امتحان پاس کرنے پر ۶ اپریل ۱۹۰۶ء سے تھرڈ کلاس اسپیشل اسسٹنٹ مقرر کیا گیا -

نمبر ۱۱۵۹ بھوپ چند صاحب نمبر ۱۱۶۰ لچھمن سنگھ صاحب نمبر ۱۱۶۱ جسونت سنگھ صاحب نمبر ۱۱۶۲ عبد الواحد صاحب - نمبر ۱۱۶۳ عبد الکریم صاحب نمبر ۱۱۶۴ چوہڑ سنگھ صاحب نمبر ۱۱۶۵ دریام سنگھ صاحب نمبر ۱۱۶۶ سوہن لعل صاحب - نمبر ۱۱۶۷ رام لعل ابرول صاحب - نمبر ۱۱۶۸ کھاری لعل صاحب نمبر ۱۱۶۹ دیوراج صاحب - نمبر ۱۱۷۰ شیرام داس صاحب - نمبر ۱۱۷۱ ظفر حسین صاحب اور مندرجہ ذیل صاحبان کو یکم مئی ۱۹۰۶ء سے -

نمبر ۱۱۷۲ جوالا سنگھ صاحب - نمبر ۱۱۷۳ اچھرو رام صاحب نمبر ۱۱۷۴ کیہر سنگھ صاحب جاو کے نمبر ۱۱۷۵ وزیر چند صاحب نمبر ۱۱۷۶ ابجال سنگھ صاحب نمبر ۱۱۷۷ رگھناتھ صاحب نمبر ۱۱۷۸ ضلعدار خان صاحب نمبر ۱۱۷۹ صدیق احمد صاحب نمبر ۱۱۸۰ گنگا سنگھ صاحب نمبر ۱۱۸۱ کرپال سنگھ صاحب نمبر ۱۱۸۲ گوبند رام صاحب نمبر ۱۱۸۳ اسناو سنگھ صاحب نمبر ۱۱۸۴ کرپا سنگھ صاحب نمبر ۱۱۸۵ ہرنام سنگھ صاحب گل نمبر ۱۱۸۶ دیوان سنگھ صاحب -

---

# آج کیا خبر ہے؟

ولایت میں جنگی جہازوں کی مصنوعی جنگ کا پروگرام شایع ہو گیا یہ جنگ برٹش کلان سے جبرالٹر تک اور جنوبی بحر ظلمات میں ۲۴ جون اور ۲ جولائی کے مابین ہوگی - امیر البحر مے دشمن کے بیڑہ کی کمانڈ پر ہونگے اور امیر البحر ولسن ڈیفنس کے ہونگے -

مسٹر چیمبرلین نے ایک تقریر کرتے ہوئے ۱۵ جون کو بیان کیا کہ مسودہ تعلیم کبھی پاس نہیں ہوگا اور کہا میں فرانس جانے کا

اگر آیندہ موسم بہار میں از سر نو جنرل الیکشن ہو -

قاہرہ سے خبر آئی ہے کہ سوڈان کے مقام تلودی میں العبید سے ۳۰۰ میل جنوب میں وہاں کے باشندوں نے سوڈانی گیریزن پر حملہ کر کے ۲ آفیسر اور ۵ آدمی ہلاک کئے اور ۴ مصری مارے گئے میجر اوکونل ۱۴۰ شتر سواروں کے ساتھ العبید سے روانہ ہوئے ہیں اور کمک بھیجی جا رہی ہے -

مراکو کانفرنس نے دو جنگی جہاز بھیجے ہیں تاکہ ایک فرانسیسی کا خونبہا وصول کیا جائے علاوہ تاوان کے -

شاہ سپین پر جو بم کا گولہ پھینکا گیا اس میں کوئی زہر بھی ملا ہوا تھا کیونکہ جس قدر آدمی فوت ہوئے وہ زہر باد سے مرے ہیں

حضور پرنس اور پرنسس آف ویلز ۶ جون کو میڈرڈ سے روانہ ہو گئے -

پارلیمنٹ روس اور گورنمنٹ کے درمیان اختلاف رائے ترقی پر ہے -

جاپان نے قرار دیا ہے کہ کوریا میں دو ڈویژن جاپانی فوج رکھے اور منچوریا میں ۳۰ ہزار علاوہ پورٹ آرتھر کے -

شہنشاہ جرمنی ۶ جون کو ویانا میں وارد ہوئے اور اسٹیشن پر شہنشاہ فرانسس جوزف نے خیر مقدم کیا

منڈالے سیل ٹرین ۲ جون کو ڈونگو سے روانہ ہونے کے بعد حادثہ پیش آیا - انجن اور چار گاڑیاں پٹری سے اتر گئیں - علاوہ ڈرائیور اور فائرمین کے ۸ مسافر زخمی ہوئے جن میں ۲ سپاہی ملٹری پولیس کے جوان ہیں -

بمبئی میں ۱۶ جون کی رات کو زور کی بارش ہوئی -

ریاست پٹیالہ میں کچھ بد امنی واقع ہوئی ہے جسکے فرو کرنے کو مسٹر ... اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس بیکر جانیوالے ہیں - علاقہ دور کے لوگ ریاست کو ٹیکس نہیں دیتے ہیں اور انہوں نے گرد و نواح کے صدود میں چند بیہودہ حملے بھی کئے ہیں -

---

# لودیانہ

روشنی کا میلہ یونہی ایک ہفتہ سے شروع ہو گیا تھا مگر ۹ جون کو اہل دیہات کا بڑا بھاری ہجوم تھا آخر ۲ جون کو میلہ برائے نام رہ گیا - چھڑکاؤ کی قلت سے گرد و غبار کا بادل چھایا ہوا تھا - جس سے قدرے بے لطفی رہی - امسال کا ہجوم سال گذشتہ کی نسبت بہت زیادہ تھا -

اسلامیہ سکول میں جو چند سال سے صرف مڈل سکول بنگیا تھا پھر ہائی سکول کی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے - سید اشرف ۵ ہ - امرات ۲۶

# دلچسپ واقفیت

## انگلستان اشاعت مذہب میں کیا خرچ کرتا ہے؟

دولت کی ترقی کے ساتھ انگلستان فیاضی میں بھی ترقی کر رہا ہے لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں روپیہ ہر سال شفاخانوں اور محتاج خانوں اور مشنری سوسائٹیوں اور دین عیسوی کی اشاعت میں صرف ہوتا ہے اور یہ سب چندوں سے وصول ہوتا ہے اور کبھی کسی سوسائٹی کا کام بوجہ قلت آمدنی کے بند نہیں ہوا۔

سب سے زیادہ آمدنی چرچ مشنری سوسائٹی کی ہے۔ سال بھر کے اندر سوسائٹی مذکور کو ۳ لاکھ پونڈ سے کم وصول نہیں ہوتا۔ اس کے بعد لندن مشنری سوسائٹی کا نمبر ہے جو ایک لاکھ ۴۰ ہزار پونڈ سالانہ خرچ کرتی ہے۔ بپٹسٹ اور مراوین سوسائٹیاں ۹۳ ہزار اور ۹۰ ہزار پونڈ سالانہ صرف میں لاتی ہیں۔ برٹش اور فارن بائبل سوسائٹی ۲ لاکھ ۱۰ ہزار پونڈ سالانہ کا خرچ رکھتی ہے۔ پسبیٹرین ۳۰ ہزار پونڈ علاوہ ۲۰ ہزار اور ۵ ہزار پونڈ کے جو ہندوستان اور چین کی مستورات کے لئے وقف کرتے ہیں صرف میں لاتی ہے۔ فارن مشنری سوسائٹی ۵ لاکھ پونڈ سالانہ اشاعت دین میں خرچ کرتی ہے۔ جس میں سے ۱۰ لاکھ پونڈ انگریزوں کی فیاضی کا حصہ ہے۔

مکتی فوج کی سالانہ آمدنی ایک لاکھ ۹۰ ہزار پونڈ۔ ڈاکٹر برناڈو کے یتیم خانہ کا بجٹ ایک لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ کا ہے جو ہمیشہ عام لوگوں کی خوشی خواں امداد پر موقوف ہے۔

انسداد مظالم بر بچگان کی سوسائٹی ۶۲ ہزار پونڈ سالانہ خرچ کرتی ہے۔

انسداد سوسائٹی بے رحمی حیوانات ۴۲ ہزار پونڈ۔ لندن سٹی مشن ۷۳ ہزار پونڈ اور ریلجس ٹریکٹ سوسائٹی ۱۵ ہزار پونڈ غرضیکہ انگلستان کی مشنری سوسائٹیوں کا خرچ بحیثیت مجموعی ۲۰ لاکھ پونڈ سالانہ سے کم نہیں ہے۔

انگلستان، آئرلینڈ اور سکاٹلینڈ کے شفاخانوں کو ۱۹۰۲ء میں ۶۰ لاکھ پونڈ سے زیادہ آمدنی ہوئی تھی۔ انگلستان میں ایک سال کی خیرات کا تخمینہ ۱ کروڑ پونڈ سے کم نہیں ہے۔

**تہذیب کا اثر**۔ تہذیب کی ترقی کے ساتھ جس طرح انسانوں کی عمر اور صحت کم ہوتی ہے کیونکہ زندگی کی کشمکش بڑھ جانے اور ضروریات کے بے شمار ہو جانے سے تفکرات میں ترقی ہوتی ہے اور ہر سامان عیش و عشرت صحت پر خراب اثر ڈالتے ہیں۔ اسی طرح وہ حیوانات بھی جو حضرت انسان کی رفاقت میں آ گئے ہیں تہذیب کے اثر سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے چنانچہ جنگلی گھوڑوں کی عمر عموماً ۲۶ سے ۴۰ سال تک ہوتی ہے مگر اہلی گھوڑے کی عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہیں ہوتی۔

---

**علم جراحی کا عروج**۔ ۲۰ سال پہلے جب مریضوں کے ہاتھ پاؤں وغیرہ عمل جراحی کر کے کاٹے جاتے تھے تو ان میں سے ۵۰ فیصدی مر جاتے تھے لیکن جب سے انٹی سیپٹک سرجری ایجاد ہوئی ہے یعنی آلات جراحی کو کھولتے ہوئے پانی میں ڈالنے کے بعد عمل کیا جاتا ہے تب سے ۵ سے لیکر ۱۲ فیصدی سے زیادہ موتیں نہیں ہوتیں۔

---

**ہوا اور ہوائی تحقیقات**۔ ہوا کی ضرورت اور فوائد کو محسوس کرتے ہوئے شاید فضول گوئی ہوگی اگر بیان کے طرز میں وہ تمام واقعات ادا کئے جائیں جن کو ناظرین کا احساس ہر وقت خود تجربہ کرا رہا ہے۔

البتہ غور طلب امر یہ ہے کہ کس کس وقت و زمانہ میں دنیا کے مختلف المذاق لوگوں میں اس کی نسبت کیسے کیسے خیالات نے رواج پایا۔ کیونکہ خیالات پر ہر چیز کی قدر شناسی کا دار و مدار ہے جس کے ساتھ ساتھ انسان کو جہاں کا موقع ملتا رہتا ہے اور وہ اس کے علت و سبب کو عظمت کی نظروں سے دیکھنا شروع کر دیتا ہے یہ ابتدا ہے حقیقت شناسی کی جس کے بعد ہم جس قدر حقائق اشیاء سے واقف ہوتے جاتے ہیں اسی قدر ان کو مختلف صورتوں میں مفید اور کار آمد بنا کر مصرف میں لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ افسوس کہ بہت سے قدرتی عطیات ہماری لاعلمی کی وجہ سے ایک عرصہ تک دنیا کی نظروں میں بیکار ثابت ہوئے اور اکثر اب بھی ہو رہے ہیں۔

ہوا کو ضرورت زندگی میں داخل ہونے کے اعتبار سے نمبر اول میں اولیت کا فخر دے رکھا ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ انسان نے نیز دوسرے مختلف طریقوں سے اس کو کس کس طرح پر مفید ثابت کرنے کی کوشش کی۔

جب ہم ان لوگوں کی طرف رخ کرتے ہیں جو نیچر یعنی سائنس قدرت میں شمار ہوتے ہیں۔ تو ہم کو نظر آتا ہے کہ ان کی تحقیقات نے بھی عرصہ تک اس مفید عنصر سے کوئی جدید استفادہ حاصل نہیں کیا یہاں تک کہ ملیتس بن انکسیمز سا کوشن خیال شخص پیدا ہوا۔ اس نے ۵۳۰ قبل مسیح اس امر کا اظہار کیا کہ ہوا کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں بلکہ یہ خود پیدا ہو گئی۔ اور دائرہ موجودات میں سے ہر چیز کے پیدا ہونے کا سبب ہے۔

اس تحقیقات کے بعد ۲۹۰ قبل مسیح میں پوسیڈونس نے اس قدر اور اضافہ کیا کہ کرہ ہوا کی بلندی آٹھ سو سٹیڈیا ہے (ایک سٹیڈیا = ۶۰۶ فیٹ ۹ انچ۔ یونانی ناپ) اب جوں جوں زمانہ ترقی کرتا گیا معلومات کے دائرہ وسیع ہونا شروع ہوئے۔ جس کے ساتھ ساتھ ان بے بنیاد اور بے سود تحقیقاتوں نے واقعیت اور مفید ہونے کا پہلو بدلا۔ یہاں تک کہ ۱۵۶۴ء میں گیلیلیو نے ایک مربع انچ ہوا کا وزن پندرہ پونڈ تحقیق کیا۔ تاریسیلی نے ۱۶۴۳ء میں بارومیٹر سی مفید چیز ایجاد کی۔ یا کہنا پڑتا ہے کہ دوسری ایجادوں کے لئے دروازے کھول دئے کیونکہ اس کے بعد ہی پسکل اور نیوٹن اور دیگر محققان دہر نے اس بہت بڑی طاقت رکھنے والے عنصر کے تجربات کر کے اس وقت تک بہت سی ایجادیں کیں۔

۱۶۵۰ء میں نیورمبرگ کے باشندے مسٹر گشر نے ایرگن (ہوائی بندوق) اور ۱۶۵۰ء میں اوٹو وان گیورک باشندہ میگڈیبرگ نے ایرپمپ ایجاد کیا جس کی ترمیم اور اصلاح رابرٹ بوائل اور رابرٹ ہوک نے ۱۶۵۶ء و ۱۶۵۹ء میں پورے طور پر کی۔ اس کے بعد مسٹر سمٹن نے ۱۷۵۶ء میں ایرپائپ ایجاد کیا۔ مسٹر بوائل نے تحقیقات کے اعتبار سے ہوا میں دو خاص قوتیں بھی دریافت کیں اول یہ کہ کوئی مقام اور کوئی جگہ اس سے خالی نہیں یہ ہر مقام پر محیط ہے۔ دوسرے اس میں ایک ایسی قوت ہے جس کو رجعت سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ جس کی عمدہ مثال ربڑ کا تسمہ کہا جا سکتا ہے۔ جس وقت وہ کھینچا جاتا ہے کھنچتا چلا جاتا ہے لیکن جہاں چھوڑ دیجئے دونوں سرے ایک دوسرے کی طرف فوری رجعت کر کے اپنی اصلی ہیئت پر آ جاتے ہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ جس وقت پھیلائی جاتی ہے پھیل سکتی ہے لیکن پھر جلد سمٹ کر اپنی اصلی حالت پر آ جاتی ہے۔

باقی آئندہ

# لطف سخن

## نظم قومی

از تصنیف چودھری خوشی محمد خان صاحب ناظر

(جو انجمن حمایت اسلام لاہور کے گذشتہ اجلاس میں پڑھی گئی)

(باجازت اڈیٹر صاحب مخزن)

مقام عبرت ہے دور گردوں ذرا بصیرت کی آنکھ واکر
فلک کے پردوں میں ساز کیا ہے کبھی تو یہ راگنی سنا کر

ہے کیسا یہ انقلاب جاری - زماں ہے یا ساز مکانی ساری
نہ اس سے خاکی بچا نہ ناری فلک پہ پہنچا زمیں پہ چھا کر

کہیں بلندی کہیں ہے پستی یہی ہے رزم مصاف ہستی
اسے اچھالا اسے دبا کر اسے جگایا اسے سلا کر

جبل میں دریا میں گلستاں میں بلخ میں اسپین میں عرب میں
سدا قوی اور ناتواں ہیں - رہے ستارے جہاں میں آکر

ہے معرکہ گاہ ہے معمورہ دہاں - ہے گاہ یونان کا فرد و شاں
کبھی ہے ایران کبھی ہے توران گئے یہ سب نوبتیں بجا کر

سُنی ایشیا کی تھی کامرانی - ہے آج یوروپ کی سترانی
غرض یونہی دور آسمانی بگاڑتا ہے بنا بنا کر

خدا کی عادت رہی سدا لایغیر اللہ ما بقوم کہنا
مگر بدلتی رہی ہیں قومیں عمل کی پاداش اپنے پا کر

یہ بحر مواج کے تھپیڑے - ڈبوتے ہیں غافلوں کے بیڑے
ہیں پہنچے ساحل پہ اہل ہمت طلب کے چپو چلا چلا کر

گئے جوانوں نے دشت نگیں ہلائے یلوں نے حصار سنگیں
لہو کے دریا بہا بہا کر - سروں کی بھینٹیں چڑھا چڑھا کر

جو قوم سے لو لگا رہے ہیں وہ نقد جان تک لٹا رہے ہیں
وہ کلہ ہمت بلند ہے ہیں بلند اپنے گھر فلک گرا کر

ہیں جن کے سینوں میں دل بھڑکتے - وہ مشکلوں سے نہیں جھجکتے
ہیں مثل پروانہ سر پٹکتے وہ عشق میں بال و پر جلا کر

ہیں راہرو گرتے پڑتے جاتے سدا ترقی میں بڑھتے جاتے
ہیں بام دولت پہ چڑھتے جاتے - کمند ہمت لگا لگا کر

الٰہی خیریت قافلے کی نہیں جسے فکر منزلے کی
یہ مست خواب ابھی سو رہے ہیں [illegible] جگا جگا کر

کچھ ایسی مستی ہے رنگ کی بھنگ کر کبھی عزت کی آس ٹوٹی
ابھی تو [illegible] گھر سے ہیں جھولے جھلا جھلا کر

یہ دولت ہو کہ کامرانی - تو سب ہے ہمارے قصے کہانی
مگر یہ سیلاب کی روانی - تو لیگی دین و دل بہا کر

دلوں میں آئی میاں ہیں کینے بھرے ہیں بغض و حسد سے سینے
یہ رہ گئے تو مہد قینے - وہ گنج الفت تو لٹا کر

ہے رسماؤں کا زور ہر سو - ہے پیشواؤں کا شور ہر سو
بنائے کیا کیا طلسم کثرت - وہ رنگ وحدت مٹا مٹا کر

رہو گے اس دار و گیر دوراں میں ہمہ مست خواب کب تک
بچے گی امواج حادثات میں یہ آن بان اور حباب کب تک

خدا کی رحمت ہو اہل دل پر - جو قوم کا غم ہیں کھانیوالے
مجالس اسکی سجانیوالے سفر کی زحمت اٹھانیوالے

ہیں صدر بزم اپنے فخر ملت وہ ملتوں کے ملانیوالے
چہار یار اور پنج تن کی - کدورتوں کو مٹانیوالے

سدا رہا ان کا فیض جاری - ہے شاکر لطف قوم ساری
الٰہی ان کو سلامت رکھیو - ہیں اپنی بگڑی بنانیوالے

وہ شمس الفاضلین دہلی - وہ اکمل الکاملین دہلی
کلام حق کی دکھا کے مشعل - دلوں کی ظلمت گنوانیوالے

ادیب قومی خطیب قومی - حبیب قومی طبیب قومی
زبان معجز بیاں کا ان کی - جہاں میں سکہ جمانیوالے

وہ میرے اخوند ذوالمعالی لسان اسلام خواجہ حالی
بتوں کی الفت چھڑانے والے - وہ قوم سے لو لگانیوالے

رہے سدا ہم پہ ظل عالی - الٰہی سیران زندہ دل کا
وگرنہ عالم میں پھر نہ دیکھیں گے صورتیں یہ زمانیوالے

ہے سخت قحط الرجال ہم میں - ہے باکمالوں کا کال ہم میں
نہ اہل جاہ و جلال ہم ہیں نہ مال دولت خزانے والے

ہیں آج دریا پر خطر میں - یہی تو اب ناؤ کے کھیویا
یہ کوٹ پتلون ٹائی والے - یہ آئینے والے یہ شانیوالے

سنیں یہ فریاد انجمن کی سب اہل پنجاب گوش دل سے
وہ اپنی قسمت کے فیصلے کا - ہیں آج محضر لکھانیوالے

جو بھیک پر ہو مدار ہستی - تو کچھ نہیں اعتبار ہستی
ہم آج کالج کی زندگی کا ہیں تم سے بیمہ کرانیوالے

مکان کی اب داغ بیل ڈالو - دیئے میں جلد اسکے تیل ڈالو
وگرنہ اس کلبہ چراغ ہستی - ہیں کوئی دن میں بجھنیوالے

نئی بنا ہیں بنائی ہونگی - چھتیں بھی گہر کی اٹھائی ہونگی
کہ حکم حاکم سے فیلسانوں کو ہم ہیں مہمان بنانیوالے

غضب ہے اک درسگاہ قومی - کہ ہیں نکلنے سے آج کالج

تھے جن کے اسلاف روشہ التاج و بیت حمرا بنانیوالے
یہ سچ کہا ہے کسی نے پیشتر ہو مقبلے [illegible] زندگی کا
ہم اپنی ذلت سے نام اسلام پر ہیں دھبہ لگانیوالے

عزیز و اس رہ میں بھول جانا - کچھ اچھی غیرت کی بات ہے
کہ نقش پا پہ تمہارے لاکھوں ہیں قافلے پیچھے آنیوالے

نہیں جہاں میں کوئی ٹھکانا - بجز آستان غفور و عالم
کہ جس کے دربار میں ملایک ہیں عجز سے سر جھکانیوالے

وہ جلوۂ ذات ذوالجلالی - وہ مظہر شان ذوالجمالی
کہ جس کے در پر سدا سوالی مرادیں دلکی ہیں پانیوالے

وہ اہل زور اور اہل فن کے طلسم حیرت مٹانے والے
وہ چشم اہل جہاں کو نور خدا کا منظر دکھانیوالے

وہ ہفت کشور میں عدل و انصاف کی منادی کرانیوالے
وہ چار دانگ جہاں میں وحدت کی صبح نوبت بجانیوالے

وہ خاک یثرب کو سرمہ چشم اہل ایماں بنانے والے
عرب کی بے آب رنگ صحرا سبیل امت بہانے والے

ہمارے مولا ہمارے والی ہیں آستاں پر ترے سوالی
یہ نونہالان باغ قومی کو - گودیوں میں سلانیوالے

سلام و صلوٰۃ تم پہ لاکھوں شفیع روز جزا ہمارے
نہیں ہے بیڑے کو خوف طوفان جو آپ ہیں ناخدا ہمارے

---

**ایک کیمیائی تجربہ** - اکثر ہمارے ٹمپرنسی لکچرار خشک تقریروں سے کام لیتے ہیں اگر یہ کبھی کبھی سائنس کے تجربوں سے بھی مدد لیا کریں تو آجکل کے سائنس کے زمانہ میں بڑی ترقی ہو - یہاں ایک مختصر تجربہ لکھا جاتا ہے اسکا مقصود یہ ہے کہ انسان کی خوراک پر جسطرح دوسرے زہروں کا اثر ہوتا ہے اسیطرح الکحل کا بھی اسکے ثابت کرنے کیلئے کیمیائی تجربہ یہ ہے کہ چار ٹسٹ ٹیوب یعنے ایسی نلکیوں میں جو سائنس کے تجربہ میں روزانہ کام آتی ہیں جدا جدا نائٹرک ایسڈ - کوروسو سب لائمیٹ کاربالک ایسڈ اور الکحل تھوڑی ڈال کر کچھ دیر رکھو اور ایک انڈے کی زردی ملا دو - جو ملانے کے ساتھ سفید اور سخت ہو جائیگی اس سے صاف ظاہر ہے کہ جس طرح ان زہروں نے تھوڑے سے وقت میں انڈے کی زردی پر اثر کیا ہے اسی طرح دوسری اسی قسم کی خوراک پر اسکا بدیہی اثر نمایاں ہوتا ہے -

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## تبخیر معدی کا علاج

جو سر پہر و ہضم کے وقت معدہ سے بخارات اُٹھتے ہیں - دماغ کی سردا و ضعیف جانب اُنہیں قبول کرکے بطور تشریح (؟) بدنیق کے عرق بنا کر بہاتی ہے - بعد غذا صبح اس سفوف کے ہمیشہ استعمال کرنے سے انشاءاللہ یہ رفع ہو جائیگی -

**نسخہ یہ ہے** - سونف - دھنیہ کے چاول گلاب کے پھول مصطگی رومی - گل بنفشہ سب برابر لیکر کوٹ چھان لیں بعد ایک تولہ پانی کے ہمراہ پھانکا کریں - گلقند کی اکثر استعمال بھی مفید ہوگی - سر کو روغن آملہ کی مالش بھی کرنی چاہئے -

---

**کژدم گزیدہ کا علاج** - نمک پانی کے ساتھ پیس کر کژدم گزیدہ کو فوراً تسکین ہوتی ہے -

---

## بچھو کے کاٹے کا ایک مجرب علاج

جناب چونی چند صاحب آنریری مجسٹریٹ پیلی بھیت بڑے دعوی کے ساتھ بچھو کے کاٹنے کا ایک مجرب علاج حسب ذیل تحریر فرماتے ہیں جو بغرض رفاہ عام ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے -

**نسخہ** - پھٹکری سفید کی کھیل ایک گرین پانی خالص میں بارہ چار قطرہ میں حل کرکے دونوں آنکھوں میں دو دو قطرہ ڈالا دیجئے گا کہ پانی آنکھ کے اندر جانے کے ساتھ ہی یہ معلوم ہوگا کہ بچھو نے کاٹا ہی نہیں ہے مریض بالکل شفایاب ہو جائیگا

---

## چاندی کا کشتہ اور بواسیر کا دفعیہ

چاندی ایک تولہ کا پترہ کرکو اکیس دفعہ کنوار کے عرق میں سرخ بجھا دیں بعدہ کنوار کے گودے میں پترہ مذکورہ کو رکھکر ایک کلہ گلی میں بند کرکے مضبوط گل حکمت کریں جب خشک ہو جاوے اڑھائی سیر اپلے صحرائی کی آنچ دیں کشتہ برآمد ہوگا ایک برنج صدود برنج بالائی یا مسکہ میں رکھکر مریض کو کھلائیں انشاءاللہ تعالی چند خوراکیں استعمال کرنے سے مرض بواسیر کا نام نہ رہیگا خواہ کسی قسم کی بواسیر کیوں نہ ہو *

---

# غریب مریضان بواسیر کو مژدہ

بعض اشخاص اس درجہ کے بھی نادار ہیں کہ انہیں ایک تولہ بھی چاندی میسر نہیں ہو سکتی اور نہ وہ کسی طرح کشتہ چاندی کو استعمال کرکے مرض بواسیر سے نجات حاصل کر سکتے ہیں اس لئے اللہ تبارک تعالی نے اپنی مخلوق کو برابر ایک نظر سے رکھا ہے کشتہ صدف (سیپ) دفعیہ مرض بواسیر کے لئے ایسا اکسیر بہدف ثابت ہوا ہے کہ کشتہ نقرہ بھی اس کے آگے ہیچ ہے ترکیب یہ ہے صدف اصلی پانچ تولہ کو نیم کے رس میں کھرل کرکے ٹکیہ بنالیں جب خشک ہو جاوے ایک کوزہ گلی میں بند کرکے کپڑ مٹی کریں خوراک چار سرخ بالائی یا مسکہ میں انشاءاللہ ایک ہفتہ کے استعمال سے بواسیر خونی سے آرام ہوگا دوران عمل دوائی میں گرم اشیاء مثل بینگن مرچ سرخ وغیرہ سے پرہیز تا بعض اشیاء سے اجتناب رکھیں

---

## کشتہ شاخ مرجان مثانہ کو طاقت دیتا ہے

شاخ مرجان دو تولہ کو انار ترش کے پتوں میں جو قریباً آدھ سیر کے ہوں - نگدہ بنا کر ایک کوزہ گلی میں بند کرکے پندرہ سیر اپلوں کی گڑھا کھود کر آگ دیں بعد سرد ہونے کے نکال لیں کشتہ بزنگ سفید برآمد ہوگا دو سرخ کشتہ مسکہ یا بالائی میں رکھکر صبح و نہار کھالیا کریں انشاءاللہ کمزوری مثانہ چند ہی دنوں میں دفع ہوگی علاوہ اس کے قوت باہ کے واسطے بھی مفید ہے گرم و خشک اشیاء سے پرہیز -

---

## آنکھوں کے لئے امرت گٹکا

زنجبیل - پوست بلیلہ - کلونجی - کھاپرہ - پھٹکری مازو یہ چیزیں برابر لیکر اور بھیم سینی کافور - کستوری - مروارید ناسفتہ بہ نصف وزن لے کر سب کو لیموں کے رس میں پانچ دن تک کھرل کرکے گولیاں بنالیں - ایک گولی گھسکر انجن کریں تو نمر دور ہو - اگر عورت کے دودھ میں گھسکر انجن کیا جائے تو پھولا اور جالا عارضے دفع ہوتے ہیں - شہد سے ملا کر انجن کریں تو آنکھوں سے پانی گرنا بند ہو جائیگا - بول سے انجن کریں تو رتوندھی دفع ہو - کیلے کے رس میں انجن کریں تو آنکھوں کا گوشت بڑھنا دفع ہو مجرب و آزمودہ ہے -

(الکیمیا)

---

# کیسے کی کیاری

ایک اجنبی ملاقاتی نے کارخانہ اخبار کے انجنوں اور پرنٹنگ مشینوں اور عالیشان عمارت کو دیکھکر سب ایڈیٹر سے دریافت کیا کہ کیا آپ اس فیکٹری کے چیف انجنیر ہیں -

سب ایڈیٹر - نہیں جناب میں بوائلر ہوں - یعنی کہ اس نے ۴ صفحوں کے مضامین کو ۱۰ سطروں کے مختصر نوٹ میں لکھ دیا -

---

ایک لڑکا دو آنے کی ڈبل روٹی خریدنے بیکر کی دوکان پر گیا - روٹی ہلکی تھی - اس نے کہا کہ وزن کم معلوم ہوتا ہے -

بیکر - کیا مضایقہ ہے تمکو کم بوجھ اُٹھا کر لیجانے میں آسانی ہوگی -

لڑکا ایک پیس پھینک اور روٹی لیکر چلتا ہوا -

بیکر نے پکار کر کہا کہ قیمت پوری نہیں ہے -

لڑکا - کیا مضایقہ ہے تمہیں شمار کرنے میں آسانی ہوگی -

---

چارلس - وہ چھتری کہاں ہے جو کل تم مجھ سے مانگ کر لیگئے تھے

ولسن - وہ تو جونز مانگ کرلے گیا تھا اس سے کوئی اس کا دوست لے گیا -

چارلس - میں جس شخص سے مانگ کر لایا تھا وہ کہتا ہے کہ چھتری کا اصلی مالک واپس مانگتا ہے -

---

ایک شخص کو چھت کی مرمت کرانے کی ضرورت واقع ہوئی دو معمار اور ایک مزدور لڑکا روزانہ اجرت پر مقرر کیا - اُمید تھی کہ کام ایک روز میں ختم ہو جائیگا مگر تین روز ہوگئے اور کام ختم ہونے میں نہ آیا اگرچہ صبح سے شام تک ٹھپک ٹھپک کی آواز چھت پر سے برابر آتی رہتی تھی - گویا بڑی سرگرمی سے مرمت ہو رہی ہے - آخر مالک مکان نے خود دیکھنا چاہا کہ کس قدر کام باقی ہے اس نے روشندان میں سے جھانک کر دیکھا تو دونو معمار آرام سے بیٹھے حقہ نوشی کرتے اور تاش کھیل رہے تھے اور ان میں سے ایک مزدور لڑکے کو جس کے دونوں ہاتھوں میں چھت کوٹنے کی تھاپیاں تھیں - حسب ذیل ہدایت کر رہا تھا؟

دیکھ کمبخت لڑکے اگر تو زیادہ زور سے چھت نہیں کوٹیگا تو مالک مکان خیال کریگا کہ ہم خالی بیٹھے ہیں -

## کسی حادثہ سے گردوں کو نقصان پہنچا

مسٹر ڈ بلیو جے مور صاحب جو مکیفیلڈ اسٹریٹ - مکیفیلڈ ویسٹ آکسٹن - انگلینڈ کے رہنے والے ہیں - ایک مشہور اور معزز شخص ہیں - اگرچہ ان کی عمر ابھی صرف ۵۴ سال کی ہے تاہم وہ کئی سال سے مذہبی کاموں میں مشغول ہیں چنانچہ گذشتہ ۲۲ سال سے وہ اکثر اتوار کے دن مختلف گرجوں میں وعظ فرماتے رہتے ہیں -

چند ماہ ہوئے لنڈ موصوف نے ہمیں ایک مشکوریہ کا خط تحریر کیا جس میں ڈون صاحب کی درد کمر اور گردہ کی گولیوں کا ذکر تھا ان کے استعمال سے ان کو بہت فائدہ پہنچا تھا - اور انہوں نے ہم سے درخواست کی تھی کہ اپنے کسی قائم مقام کو بھیجکر اس کے متعلق مفصل حالات معلوم کئے جائیں - ہم نے ان کے ارشاد کی تعمیل کی - مسٹر مور صاحب کا بیان ہم ذیل میں درج کرتے ہیں جو دلچسپی سے خالی نہوگا -

مسٹر مور صاحب کا بیان ہے کہ یہ ان ایام کا ذکر ہے جب لوابیسٹ آکسٹن میں برقی ٹریموے جاری کرنے کا انتظام ہو رہا تھا میں ایک گھاٹ پر کچھ سیمنٹ لینے کے لئے گیا تھا کہ اچانک کئی ٹن سیمنٹ ایک دفعہ ہی اپنی جگہ سے پھسل گئے اور پیشتر اس کے کہ میں اپنے تئیں بچاؤں ایک بھاری بوجھ زور سے میری کمر پر گرا اور سخت چوٹ آئی - مجھکو فوراً ہسپتال میں پہنچایا گیا جہاں ۷ ہفتہ تک میرا علاج ہوتا رہا لیکن میری حالت روز افزوں بدتر اور خراب ہوتی گئی اور جب ڈاکٹر میری زندگی سے مایوس ہوگئے تو میں مجبوراً گھر واپس آگیا -

کسی شخص کو میرے جانبر ہونے کی امید نہ تھی میری کمر اور کولوں میں اس شدت سے درد ہوتا تھا جیسے کوئی چھری چلاتا ہو درد ریح اور پیشاب اور ریگ کی تکلیف سے علیحدہ جان عذاب میں تھی - بلسٹر لگانے لگانے تمام کمر سنبر پڑ گئی تھی - کمزوری کے مارے ایک لقمہ بھی ہضم نہو سکتا تھا - ساتھ ہی آنکھوں پر آماس ہوگیا جس سے دو ہفتے تک کچھ نہ دیکھ سکتا تھا -

میں نے اپنے خط میں بیان کیا تھا کہ ان گولیوں نے مجھے اول ہی دن کس قدر فائدہ پہنچایا اور خدا کا شکر ہے کہ میں اب بالکل تندرست ہوں میں صرف ان ہی گولیوں کی برکت سے اپنی اصلی حالت پر آگیا ہوں اور ایسا تندرست ہوں کہ کچھ عرصہ سے بطور بیمہ کمپنی کے ایجنٹ کے اچھی طرح کام کرتا ہوں ہفتہ میں ۱۰۰ میل کے قریب پیدل چلتا ہوں اور اتوار کے دن وعظ کرنے کے لئے دس بارہ میل پیدل چلا جاتا ہوں - اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ میں کس قدر تندرست ہوں میں نے بہت سے آدمیوں سے ڈون صاحب کی گولیوں کی تعریف کی ہے اس تندرستی کے بغیر اٹھانے کے اب میرا اپنا تجربہ ان کی سفارش کے لئے کافی دلیل ہے -

ڈون صاحب کی درد کمر اور گردہ کی گولیاں تمام عطاروں اور دوا فروشوں سے دو روپے فی بکس یا ۱۱ روپے فی چھ بکس کے حساب سے دستیاب ہو سکتی ہیں یا ذیل کے پتہ سے براہ راست منگوائی جا سکتی ہیں -

پوسٹر میکلن کمپنی ۸ ویلز سٹریٹ - آکسفورڈ سٹریٹ لنڈن - انگلستان

---

## دی انڈسٹریل بنک آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ

عنقریب جاری ہونے والا ہے

### سرمایہ ۵ لاکھ فی حصہ سو روپیہ

مختلف قسم کی آڑھت کے کاروبار سے یہ بنک خود بھی معقول فائدہ حاصل کرنے کے علاوہ ملک کی حرفت و تجارت کو بیحد نفع پہنچائیگا - ہیڈ کوارٹر لودیانہ میں ہوگا - اور مختلف مقامات میں شاخیں کھلینگی -

### پروویژنل ڈائرکٹرز

(۱) آنریبل سردار پرتاپ سنگھ صاحب اہلو والیہ آف کپورتھلہ رئیس جالندھر ممبر مجلس لیجسلیٹو کونسل پنجاب -

(۲) رائے بہادر پنڈت بھاگ رام صاحب سی - آئی - ای گورنمنٹ پنشنر و سابق مشیر ریاستہائے جموں و کشمیر

(۳) لالہ سانگ رام صاحب ٹھیکہ دار و ریلوے رئیس اعظم لودیانہ

(۴) مسٹر ایم - ایل گریا رام بی - اے - ایل ایل بی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب امرتسر -

(۵) سردار کیہر سنگھ صاحب بیرسٹرایٹ لا لودیانہ -

(۶) لالہ رامچند صاحب سابق نیشنل مینیجنگ ڈائرکٹر ایجنسٹ جیوبلی فلور ملز و امپیریل آئل سوپ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

(۷) محمد انشاء اللہ خان صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار وطن لاہور

(۸) لالہ فتو مل صاحب ساہوکار بسی ریاست پٹیالہ

### مینیجنگ ایجنٹس

مسٹرز ہیرالال اینڈ کمپنی سوداگران ٹھیکیداران و مالکان اخبار آرمی نیوز لودیانہ

---

### مشیر قانونی

سردار گمن سنگھ صاحب پلیڈر چیف کورٹ پنجاب و وائس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی لودیانہ

**نوٹ** - خریداری حصص کے لئے تمام درخواستیں اور ترسیل زر بنام ہیرالال اینڈ کو مینیجنگ ڈائرکٹرز ہونی چاہئے ٭

---

## ضرورت

آرمی نیوز پریس کے لئے ایک لائق مترجم کی ضرورت ہے انگریزی میں اچھا ماہر ہو اور اردو میں اعلیٰ درجہ کا ترجمہ کر سکتا ہو - تنخواہ حسب لیاقت

---

## فوجی قواعد کی کتابیں

سیمیفور کی الفبیٹ تیار ہے جلد منگوائیے - قیمت اردو انگریزی گورمکھی ۴/ ۳/ ۲/ ٹیلیفون جھنڈی کی کتاب کا ضمیمہ چھپکر تیار ہے قیمت ایک روپیہ ملنے کا پتہ ہیرالعل کمپنی مالکان آرمی نیوز پریس لودیانہ

---

## ہندو بسکٹ کمپنی لمیٹڈ دہلی

جسکو بسکٹوں کے اعلیٰ ہونے کی وجہ سے تمغہ جات طلائی [illegible] صنعتی نمائشوں میں جو بمقام کلکتہ ماہ دسمبر ۱۸۹۴ء و سنہ ۱۹۱۱ء میں منعقد ہوئیں عطا ہوئے -

اس کمپنی کے کل بسکٹ اعلیٰ قسم کے بذریعہ کل زیر نگرانی تجربہ کار ریکر بنتے ہیں - خوبصورتی اور رنگ میں بے نظیر ہلکے خوشگوار زود ہضم ہوتے ہیں - چند خاص وجوہات ہیں جنکی وجہ سے آپکو انکو استعمال کرنا چاہئے

(۱) ہر قوم اور ہر ملت کا آدمی بلحاظ قومیت بلکہ استعمال کر سکتا ہے -

(۲) ہر وقت تازہ دستیاب ہو سکتے ہیں ولایتی بسکٹ عموماً ۳ یا ۴ ماہ کے رکھے ہوتے ہیں -

(۳) وبائی ایام میں یہ مناسب اور بے خطر ہوگا کہ عوام ان بسکٹوں کو جو دہلی میں بنتے ہیں جہاں وبا بالکل نہیں ہے استعمال کریں - نمونہ منگوا کر ملاحظہ کریں - اور پھر آرڈر دیں - قیمت نمونے کے بکس کی ایک پونڈ سائز ۸/ اور دو پونڈ سائز ۱۲/ علاوہ محصول جو کہ ذمہ خریدار ہوگا - کمپنی کے تیار شدہ بسکٹ کافی شاپس میں بھی استعمال ہوتے ہیں اور دیسی افسران کی طرف سے دو کمیشن بھی بسکٹوں کا تین وقت امتحان کر چکے ہیں انہوں نے کوئی نقص نہیں پایا - اور سب بڑی خوشی سے استعمال کرتے ہیں -

پانچہزار روپیہ انعام — پانچہزار روپیہ انعام

# ممیرے کا سُرمہ

| پانچہزار روپیہ انعام | مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب | پانچہزار روپیہ انعام |
|---|---|---|

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں عالیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص ہر ایک اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ ہے روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس عہ روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ہے محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے محتاط رہنے۔

المشتہر

## پروفیسر میا سنگہ۔ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سبی پڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے

### جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب

قادیانی مورخہ ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۰۴ء تحریر فرماتی ہیں

مشفق مہربان سردار میا سنگہ صاحب

بعد ما۔ جب میرے گھر میں آپ کے سفید سرمہ ممیرہ سے جو پہلے آپ نے بھیجا تھا بہت فائدہ ہوا اس بات کو کئی سال ہوگئے اب پھر اسی سرمہ کی ازحد ضرورت پیش آئی ہے۔ امید ہے کہ آپ خود توجہ فرما کر وہی سرمہ بقدر ایک تولہ بذریعہ وی پی جلد میرے نام قادیان روانہ کردیں۔

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگہ اہلووالیہ نے دیا کیا ہی بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جن کو آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے۔ اسلئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنی چاہئے۔ اس لئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے راقم ڈاکٹر ایم۔ بی۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ ایم۔ اس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگہ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر کہ جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۳) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگہ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۴) مکرم بندہ میں نے آپکا سرمہ آنکھوں کی بہت سی بیماریوں میں استعمال کیا بہت ہی مفید پایا خاصکر کارنیا اور کرنیولر اپتھلیم کی بیماریوں میں تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے میں آنکھوں کی ہر ایک قسم کی بیماری میں اس کے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیجدیں۔ راقم ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ ریاست ڈنگاپیال

(۵) جناب پروفیسر صاحب تسلیم۔ آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جس کو عرصہ سے دھند۔ ناخونہ تھا سلفنگ لوشن کاسٹک لوشن بورلیسک لوشن۔ لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا آپ کے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کل فائدہ ہوا راقم نوازش علی پنشنر مقام دیوبند

### پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی غرض کے لئے ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء جمع کیا گیا ہے۔

Registred No L.320

نمبر (۲۴) لودیانہ شنبہ ۱۶ جون سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کار آمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے +

یہہ کوئی پولیٹیکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت و صنعت۔ زراعت و تجارت۔ حفظ صحت تہذیب اخلاق۔ سائنس و فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سٹڈیشن اور رلائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کیجاتی ہے ❊

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| ہندوستان برہما و غیرہ | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ ر |
| | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | عصہ ر |
| ممالک غیر | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صہ ۱۲ ر |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول عہ ر- مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہوسکتے۔ چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔

## اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | سہ ر | ۱۴ ر | عا | بہ | سے |
| نصف کالم | سے | عہ | للعہ | للعہ | معہ |
| پورا کالم | صہ | عہ | للعہ | معہ | لعہ |
| پورا صفحہ | عہ | عہ | لعہ | بالعہ | ۱۱الـعہ |

بطور ضمیمہ اشتہارات شائع ہونگی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینے والو!

بلاشبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن یہہ تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فائدہ متصور ہے بعض صد ہا اخبار ہیں جو سال بھر کیلئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرتا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر دیا کرتے ہیں۔ ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید سینکڑوں اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسی کی نظر ہی نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سولہ آنے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں دس بیس سردار اس کے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ پنجاب سے لیکر پنجاب اور جنوبی افریقہ تک نہ ہوگا جہاں اس کے قدردان موجود نہوں غریب آدمیوں سے لیکر کروڑپتیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں۔ ڈپٹی و تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار گرا یک تو پڑھنے والے بیشمار

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

## سہارا ہے بیوؤں کا زندگانی کا ۔ آدمی بلبلہ ہے پانی کا ۔

## ہم خرما و ہم ثواب ۔

خریداران آرمی نیوز کے سوا دُنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ بیس گنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثا کو مل جائے ۔ جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے ۔

### قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زائد چندہ لیکر نہیں بلکہ میسرز العل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کرکے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قائم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا

(۲) ہر سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا ۔ مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ کو چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے ۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیان کی بیوگان اور ورثا کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہیں تو بصورت دیگر دوسرے نزدیک ترین قانونی وارث کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایک ماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہیے ۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک سپرنٹنڈنٹ [illegible] یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہیئے ۔

(۵) اگر تحقیقات سے ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض مثل سل ۔ دق ۔ تپ محرقہ ۔ طاعون ۔ [illegible] یا [illegible] یا ہیضہ و اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اٹھانے کے مستحق نہوں گے ۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے افسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچ کر نہیں ۔

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں دوبارہ خریداری کے ارادہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا ۔ اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائینگے ۔ اگر میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا ۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے ۔ لیکن چندہ کسی حال میں ایک سے کم نہیں ہے

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں ان کے ورثا کا حق نہ ہوگا ۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو تو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدھ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہے کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے ۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا ۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد ملیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایکسال تک اخبار بذریعہ پیشگی چندہ جاری رکھے روپیہ امدادی رقم میں سے وضع کرکے باقی روپیہ اس کو دیا جایا کریگا ۔ اور اخلاقی فرض ہوگا کہ اور لوگوں کو خریدار بنائے ۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے ۔ کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا ۔ اور کمپنی کی ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز نفع نہ اٹھائے ۔ عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کی جائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قائم ہو ۔

فنڈ سن ۱۹۰۳ء کی بابت برما ملٹری پولیس کے صوبیدار شیدیال مرحوم کے ورثا کو [illegible] روپیہ امداد دیگئی ہے ۔ سن ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۸۰ روپیہ مندرجہ ذیل خریداران کے ورثا کو دیا گیا ہے کوت دفعدار [illegible] خان نارنول ۔ نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بارڈر ملٹری پولیس کوہاٹ ۔ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ ۔

المشتھر

**منیجر آرمی نیوز پریس لودیانہ**

# آرمی نیوز

لودیانہ سہ شنبہ ۱۶ جون ۱۹۰۶ء

## ہندو مسلمان کا سوال

(۴)

یہ ایسا ضروری مسئلہ ہے۔ اور ایسا نازک اور اہم سوال ہے کہ ہمارے خیال میں یہ ہندوستان کی موت اور زندگی سے وابستہ ہے۔ اگرچہ ابھی تک اس مسئلہ نے خطرناک پہلو اختیار نہیں کیا لیکن خود غرض لوگ اگر کامیاب ہو گئے یعنی وہ لوگ جنکا اس قومی نفاق سے الو سیدھا ہوتا ہے۔ تو ایک زمانہ آئیگا کہ لاکھوں کروڑوں آدمیوں کو زندگی وبال ہو جائیگی۔ وہ میونسپل کمشنری کا امیدوار جو جانتا ہے کہ انتخاب میں کامیابی محال ہے بجز اس کے کہ قومیت کا سوال اٹھایا جائے جاہل ووٹروں کے سادہ دماغوں کو تعصب کے زہر سے مسموم کرتا ہے۔ اور اپنی ذاتی مطلب براری کے لئے مخالفت کی آگ روشن کرتا ہے۔ ہم نے بارہا لودیانہ میں جہاں ہندو مسلمانوں میں مطلق شکر رنجی نہیں کئی ایک الیکشنوں کے موقع پر مسلمان امیدواروں کے حامیوں کو دین دین کا نعرہ بلند کرتے دیکھا ہے۔ اور دوسری طرف ہندو امیدوار کے حق میں صرف اس قابلیت پر ووٹ کی سفارش کی جاتی ہے کہ وہ ہندو ہے۔ حالانکہ یہ منتر یہاں ہمیشہ خالی گیا ہے اور جب الیکشن کا نتیجہ نکلا ہے تو وہ قومیت کے سوال پر کبھی طے نہیں ہوا لیکن اس میں شک نہیں کہ شر انگیز لوگ جانتے ہیں کہ وقت پر کام نکالنے کے لئے یہ بھی ایک چلتا ہوا جادو ہے۔ وہ بیچارے نہیں جانتے ہیں کہ کس قدر بھاری نقصان اس شرارت سے ملک کو پہنچا رہے ہیں کیونکہ ان کی نظریں بلند نہیں ہیں وہ تو فوری فائدہ کو دیکھتے ہیں یہی اُن اخبار نویسوں کا حال ہے جن میں سے بعض نے صرف اپنے حلوے مانڈے کو مد نظر رکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ ملک میں اعلیٰ تعلیم محدود ہے۔ معمولی عقل کے آدمی زیادہ تر ہیں اور اگر غیر مذہب والوں کی مذمت کی جائے تو لوگ اس کو بڑی بہادری اور مردانگی اور قوم پرستی اور حب الوطنی خیال کرینگے۔ چنانچہ ایک اردو اخبار نے جب سے ہندوؤں کے خلاف جہاد شروع کیا اس کی اشاعت سہ چند ہو گئی ہے۔ پس چاہے تمام ملک غارت ہو جائے تمام ملکی ترقیاں بھاڑ میں جائیں حمقاء کی قدردانی سے اس کا تو کام بن گیا کیوں ہندو ا بھی زور شور سے اسی مسلک پر قائم رہیگا جس سے اس کو عروج حاصل ہوا۔ بدقسمتی سے یہ مادہ عام ہے جو دوسرے مذہب والوں کے خلاف اگر کچھ کہا جائے تو اسے پسند کیا جاتا ہے پس بعض چالاک لوگ قوم کی اس کمزوری اور سادگی سے اپنا ذاتی نفع اٹھا رہے ہیں اور لطف یہ ہے ساتھ ہی قومی ہمدردی کا خطاب حاصل کئے ہوئے ہیں۔ جس طرح روس میں یہودیوں کے خلاف عیسائیوں میں جوش مخالفت پیدا کرنا آسان ہے اسی طرح یہاں ہندو مسلمانوں میں بغض و نفاق کا شعلہ بھڑکانا مفسد انگیزوں کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ پس ہندوستان کے کروڑوں جاہل آدمی چند شریر النفس خود غرض انسانوں کے ہاتھ میں ایک کھلونا ہیں کہ جس طرح چاہیں ان کو نچا سکتے ہیں۔ بارہا دیکھا گیا ہے کہ گائے کی قربانی پر مسجد پر۔ تعزیہ پر پیپل کے درخت پر صدہا بے وقوف آدمیوں کے سر کٹوا دئے گئے ہیں اور آگ لگانے والے دور سے کھڑے تماشہ دیکھتے ہیں اور پھر بقدر مراتب اور چندے جمع کرنے کو لیڈر بن بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب لکڑی چل رہی ہوگی اور سر لہو لہان ہو رہے ہونگے اس وقت ان کے سایہ کا بھی کہیں پتہ نہیں ملتا۔ سادہ لوح نادان لوگ جوان کے بہکاوے میں آگئے تھے۔ مہینوں تک عدالتوں میں گھسیٹے جاتے ہیں اور قید اور جرمانوں کی سزائیں بھگتتے ہیں مگر فساد کے اصلی بانی اور خس میں آگ لگانے والے مونچھ پر تاؤ دیتے پھرتے ہیں۔ اور کچھ وکلا کی فیس کے بہانے سے اور کچھ عدالتوں کی رشوت کے نام سے معقول رقمیں جمع کرتے ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ تعلیم یافتہ لوگ بھی اسی مرض میں مبتلا ہیں ان میں بنائے مخالفت کے نئے اسباب تلاش کر لئے گئے ہیں مثلاً سرکاری ملازمت میں حصہ بحرہ بلحاظ مذہب کے۔ بعض اخبارات میں عموماً یہ بحث ہوتی ہے کہ فلاں ضلع میں مسلمان اہلکار زیادہ ہیں یا فلاں محکمہ میں ہندو زیادہ ہیں۔ گویا ان کا یہ مطلب ہے کہ سرکاری ملازمت کی تمام اسامیاں قابلیت کے لحاظ سے نہیں بلکہ مذہب کے لحاظ سے بانٹ دیجائیں یعنی ایک قوم کے بی۔ اے پاس امیدوار کو اس لئے محروم رکھا جائے کہ دوسری قوم کے انٹرنس فیل امیدوار کو مقرر کرنا ضروری ہے اگر یہ اصول تسلیم کر لیا جائے تو پارسیوں اور سکھوں اور جینیوں کو سرکاری ملازمت میں محض برائے نام حصہ ملے اور پانچ ہندو ہوں تو ایک مسلمان سرکاری ملازم ہو۔ اگر آبادی کی نسبت سے نوکریاں تقسیم ہوا کریں تو سچ مچ بڑی مشکل واقع ہو یعنی قابلیت کا تو خیال نہ کیا جائے اور امیدوار کے مذہب کو ہی سند ملازمت قرار دیا جائے یعنی ہنرمنداں بیہنر و بے ہنراں جائے ایشاں گیرند کا معاملہ ہو تو کیسی بے انصافی اور گڑبڑ ہو مگر اسی بات کے لئے بعض اخبار غلط مچا رہے ہیں اور اس کو اپنے زعم میں وہ بڑی بھاری قومی خدمت خیال کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر دیکھو کہ گورنمنٹ مشرقی بنگال نے امتحان وکالت میں غیر واجبی رعایت مسلمانوں کے ساتھ کی ہے یعنی مسلمان طلباء کو صرف انٹرنس پاس کرنے پر وکالت کا امتحان دینے کی اجازت دیدی گئی ہے جبکہ ہندوؤں کے لئے۔ بی۔ اے پاس کی شرط ہے۔ بقول مولوی عبدالمنعم صاحب حیدرآبادی "یہ رعایت نہ گورنمنٹ کے لئے نہ ملک کے لئے نہ خود مسلمانوں کیلئے مفید و کار آمد ہے۔ اگر مسلمانوں میں وکلاء کا طبقہ نالائق رہے تو اس سے ہمکو رنجیدہ ہونا چاہئے نہ کہ خوش کیونکہ کم لیاقت کے وکیل نہ خود عزت و ناموری حاصل کر سکیں گے۔ نہ معیشت میں ترقی کرینگے نہ فریقین کے حقوق کی حفاظت کر سکیں گے نہ عدالت کو اس کے انصاف میں مدد دے سکیں گے"۔ پس قوم کو ایسے شخصوں کے وجود سے کیا فائدہ حاصل ہوگا۔ بجز اس کے کہ جد و جہد سے باز رہنے اور اصلی قابلیت پیدا کرنے کا میلان نوجوانان قوم میں پیدا ہو۔ انٹرنس پاس تو ایک طرف اگر تمام مڈل فیل لڑکوں کو بیرسٹری کی سند دیجائے تو اس سے قوم کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ یہ باتیں غور کرنے اور سمجھنے کی ہیں۔ اور جب ہر ایک ضلع میں اور ہر ایک محکمہ اور ہر ایک دفتر میں ہر ایک اسامی مذہب کے لحاظ سے ملا کرے تو کہاں تک خوش انتظامی قائم رہ سکتی ہے پھر ہندوؤں میں آریہ سماجی اور برہمو اور ۳ ہزار فرقے اپنے اپنے حق کا جداجدا مطالبہ کرینگے اور مسلمانوں میں سنی اور شیعی اور ۷۲ فرقے ہر ایک اپنے حق کا مدعی ہوگا کیونکہ جب بجائے قابلیت کے معیار مذہب پر ٹھہرایا گیا تو ہر ایک مذہب اور عقیدہ کے لوگ جداگانہ اپنا اپنا حق مانگینگے۔ عیسائی بھی ویسا ہی حق رکھتے ہیں اور پارسی بھی جیسا کہ ہندو اور مسلمان اور کوئی

وجہ نہیں کہ ان کے حقوق نظرانداز کئے جائیں تو اس صورت میں یہ کیونکر ممکن ہے - کہ ہر ایک اہل مذہب کے معتقدات کا ہر ایک دفتر اور ہر ایک محکمہ اور ہر ایک سررشتہ میں خیال رکھا جائے - پھر تو یوں کرنا ہوگا کہ جس دفتر میں ۲۰ کلرک ہیں وہاں ایک یورپین ایک یوریشین - دو عیسائی - ایک پارسی - ایک جینی دو سکھ - ایک یہودی - اور چار مسلمان جن میں ایک شیعہ - ایک سنی - ایک مقلد اور ایک غیر مقلد اور ہندو جن میں ایک برہمو - ایک آریہ سماجی - اور ۵ سناتنی جن میں ایک شاکتک - دو شیوی - دو بشنو شامل ہوں فقط حساب کی قابلیت رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں مگر گورنمنٹ کو اس نیت سے تلاش کرنے ہر ایک مذہب کے آدمی اس دفتر میں رکھنے پڑیں گے - ورنہ شکایت پیدا ہوگی -

پس یہ سراسر لغو منطق ہے کہ ہر ایک کام کرنے کے لئے مذہب یا قومیت کی خصوصیت لگائی جائے - ہاں قابلیت کا ایک معیار ہونا چاہیئے - جو اس معیار میں پورا اترے خواہ وہ کوئی ہو - اس کو حق ملنا چاہیئے - اگر انگلستان میں قومیت یا مذہب کی قید ہوتی تو لارڈ رپن ہرگز وائسرائے ہند مقرر نہ ہوتے کیونکہ وہ رومن کیتھلک مذہب رکھتے ہیں اور لارڈ رابرٹس اور لارڈ کچنر کمانڈر انچیف نہ بنائے جاتے کیونکہ وہ آیرش مین ہیں مگر انگلستان میں یہ وبا کبھی نہیں پھیلی کہ قومیت یا مذہب کا لحاظ کیا جائے -

---

**سودیشی تحریک** نے کچھ اثر ملک میں پیدا نہیں کیا یہہ خیال کرنا بالکل غلط ہے کیونکہ یہ محض اسی تحریک کا نتیجہ ہے - کہ ملک میں جابجا مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں اور کارخانہ جاری کرنے کی کوشش ہو رہی ہے - چند روز ہوئے بمبئی میں ایک دیسی بیمہ کمپنی ۱۰ لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے قایم ہوئی ہے ایک کمپنی نے مدراس میں چمڑا رنگنے کا کارخانہ ایک لاکھ کے سرمایہ سے کھولا ہے - مسٹر چیٹرٹن پرنسپل مدراس کول آف آرٹس اور مسٹر راجارام نیبر جو چمڑے کے کام میں اعلی درجہ کے ماہر ہیں اور عمر کا بڑا حصہ اس تجارت میں صرف کیا ہے کمپنی کے سرپرست ہیں -

---

**ہندوستان ایک ہزار سال پہلے** - جس قدر پیچھے ہٹکر دیکھو ہندوستان کی حالت بہتر نظر آئیگی - اٹھارہویں صدی کی بدعملی کو چھوڑکر جس قدر پیچھے جاؤ اسیقدر یہ سراغ ملتا ہے کہ زمانہ گذشتہ کے لوگ ہم سے بہتر تھے ایک مشہور مسلمان مورخ مسعودی جسنے دسویں صدی میں ہندوستان سیلون اور ساحل چین کا سفر کیا تھا - ہندوستان کی بابت اپنے سفرنامہ میں لکھتا ہے

ہندو قوم کوہستان خراسان سے سندھ اور تبت تک آباد ہے -

ہندو قوم نیت کے موافق کوئی بادشاہ مالک تاج و تخت نہیں رکھتا جبتک اس کی عمر ۴۰ سال کی نہ ہو اور ہندو تاجدار پبلک کے سامنے شاذونادر آتے ہیں کیونکہ ایسا کرنے سے ان کے خیال میں بادشاہوں کے اعزاز و اقبال میں فرق آتا ہے - ہندو شراب سے پرہیز کرتے ہیں نہ صرف مذہبی خیال سے بلکہ اس لئے کہ وہ کوئی چیز ایسی استعمال میں لانا پسند نہیں کرتے - جو عقل کو خراب کرے اگر یہ معلوم ہوجائے کہ کسی بادشاہ نے شراب پی ہے تو وہ تخت سے اتار دیا جاتا ہے کیونکہ وہ حکومت کے قابل نہیں سمجھا جاتا -

---

## دہلی کے شہرہ آفاق حکیم

**یونانی طب کو زندہ کرنا** - محمود ناصر صاحب کے فرزند حکیم محمد اجمل خاں صاحب طب یونانی کو اس کی موجودہ پست حالت سے نکال کر عروج پر پہنچانا چاہتے ہیں اور اس کے لئے حسب ذیل تجاویز پیش کرتے ہیں

(۱) باقاعدہ مدرسہ طبیہ ہونا چاہیئے جس میں یونانی طب کی تعلیم دیجائے - (شکر ہے کہ اس قسم کا مدرسہ دہلی میں موجود ہے اور اوسط درجہ کی حالت پر چل رہا ہے)

(۲) دائیوں کے لئے ایک سکول جاری کرنا چاہیئے جس میں انہیں باقاعدہ تعلیم دی جائے - اور اس کے ساتھ ایک زنانہ شفاخانہ ہو -

(۳) ہر سال دہلی میں یا کسی دوسرے شہر میں ایک طبی کانفرنس منعقد ہونی چاہیئے - جس میں تمام ملک کے طبیب اور وید مدعو کئے جایا کریں تاکہ وہ طب کی اصلاح ترقی اور دوسری مفید باتوں کے لئے ہر سال رزولیوشن پاس کیا کریں -

(۴) ہر سال طبی کانفرنس کے ساتھ طبی نمائش گاہ ہوا کرے جس میں طب کے متعلق قیمتی چیزیں جہانتک بہم پہنچ سکیں جمع کیجائیں -

(۵) ایک دیسی فارماکوپیا ہونی چاہیئے جس کے ذریعہ سے ملک میں بہتر اور نسخوں کے مطابق بنی ہوئیں دوائیں پھیلائی جائیں -

حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ ہم نے یہہ کام شہر کے معزز ہندو اور مسلمانوں کے سرمایہ سے جاری کیا ہے جنہوں نے آج یونانی اینڈ ویدک میڈیسنز کمپنی لمیٹڈ دہلی کے نام سے ایک کمپنی کی بنیاد ڈالدی ہے -

(۶) ایک طبی رسالہ اردو زبان میں شایع کیا جائے یہ کام بھی حکیم صاحب نے شروع کر دیا ہے اور مدرسہ طبیہ سے مجلہ طبیہ شایع ہوتا ہے -

دائیوں کے مدرسہ اور مدرسہ طبیہ کو ترقی دینے کے لئے ایک سب کمیٹی جن کے ممبر نصف ہندو اور نصف مسلمان ہیں قایم ہوئی ہے جو چندہ فراہم کریگی طبی کانفرنس کا اجلاس یکم مارچ سنہ ۱۹۰۸ء کو ہوگا اسکے ساتھ طبی نمائش بھی کھولیجائیگی

---

**موسمی پیشن بینی** - موسمی مشاہدات کے لئے ایک سرکاری محکمہ ہے جس پر معقول روپیہ خرچ کیا جاتا ہے - یہ محکمہ تمام ہندوستان کے موسمی حالات پر نظر رکھتا ہے اور روزانہ رپورٹ شایع کرتا ہے ہر ایک مہذب ملک میں یہ سررشتہ ضروری خیال کیا جاتا ہے کیونکہ زراعت پیشہ لوگوں کو اس سے بڑی مدد ملتی ہے - ہندوستان میں یہہ دستور تھا کہ ہر سال ماہ مئی کے آخر میں سررشتہ مذکور کی طرف سے بارش کے متعلق پیشبینی کی رپورٹ چھپا کرتی تھی - مگر لارڈ کرزن نے دو تین سال سے حکم جاری کیا کہ رپورٹ مذکور شایع نہ ہوا کرے - خدا معلوم اس میں کیا مصلحت تھی مگر شکر ہے کہ لارڈ منٹو نے لارڈ کرزن کے اس حکم کو منسوخ کیا اور اب تین سال کے بعد موسمی پیشبینی کی رپورٹ مرتبہ ڈاکٹر واکر صاحب ڈائرکٹر جنرل انڈین آبزرویٹری نے شایع کی ہے -

موسم برسات کی نسبت پیش گوئی تین باتوں پر موقوف ہوتی ہے -

(۱) پہاڑوں پر برف باری

(۲) پنجاب اور سپلس میں بارش کی کمی و بیشی۔

(۳) ہوا کے دباؤ کی کیفیت۔

اگر ۱۰ اپریل یا مئی میں کوہ ہمالیہ پر برف زیادہ گری ہو تو بارش دیر میں ہوا کرتی ہے کیونکہ جب تک برف پگھل نہ جائے بارش اور ہوا شمالی ہند تک نہیں پہنچ سکتی۔ بدقسمتی سے امسال مغربی ہمالیہ میں برف ۱۰ اپریل کے آخر اور مئی تک گرتی رہی ہے اور کوکماؤں کے نچلے حصوں پر بھی برفباری ۱۰ مئی تک ہوتی رہی ہے اور آسام کے پہاڑوں پر بھی برف گری ہے۔

علاوہ ازیں مشرقی افریقہ میں یعنی خط استوا کے قریب ۱۰ اپریل میں بارش زیادہ ہو چکی ہے اور یہ بھی ہندوستان کے لئے عمدہ بارش کے آثار نہیں ہیں۔

بحر ہند کی موجودہ علامتیں ظاہر کرتی ہیں کہ موسمی علامتیں ۱۸۹۶ء ۱۸۹۸ء اور ۱۹۰۱ء سے ملتی جلتی ہیں۔ برف باری ۱۸۹۶ء ۱۸۹۹ء اور ۱۹۰۵ء کے مناسب ہے۔ علاوہ ازیں باقی تمام حالتوں میں سال رواں ۱۹۰۱ء سے مشابہت رکھتا ہے۔

نتیجہ ان تمام مشاہدات کا یہ نکالا گیا ہے کہ خلیج بنگالہ کی مونسون دیر میں زور پکڑیگی۔ ماہ جون میں کمزور رہیگی اور بحیرہ عرب کی مونسون ماہ جون میں اور بھی کمزوری ظاہر کریگی اور اس کا شمالی علاقہ زیر اثر کے نصف حصے یعنی پنجاب سرحدی صوبہ راجپوتانہ گجرات اور مغربی وسط ہند میں ماہ جون کے اندر بارش کم ہوگی۔

ماہ جولائی میں اندازہ کیا گیا ہے کہ ماہ جولائی میں بھی بارش معمول سے کم ہوگی مگر ماہ جون سے کسی قدر زیادہ۔

اگست اور ستمبر کی نسبت تحقیق طور پر رائے قایم کرنی مشکل ہے لیکن اگر جون اور جولائی میں برف باری معمول سے زیادہ نہ ہوئی تو بارش خاطر خواہ ہوگی بہرحال بحیثیت مجموعی یہ امید کی جاسکتی ہے کہ سال گزشتہ کی نسبت بارش زیادہ ہوگی کیونکہ پچھلے سال معمول سے بہت ہی کم بارش ہوئی تھی۔

## ایک وزیر اعظم کی وفات

مسٹر جان سیڈن وزیر اعظم نیوزیلینڈ نے ۱۱ تاریخ حال کو قضا کی۔ وہ چند روز ہوئے آسٹریلیا کو گئے تھے اور رعایتی چنگی کے متعلق دونوں ملکوں کے مابین بندوبست کر رہے تھے ۱۰ جون کو سڈنی سے جہاز میں سوار ہوئے مگر عارضہ قلب سے دفعتہ راہی ملک عدم ہوئے۔ ان کی نعش سڈنی میں واپس لائی گئی۔ ان کی وفات پر انگلستان اور نوآبادیوں میں بڑا افسوس کیا گیا ہے۔ نعش مصالحہ لگا کر تجہیز و تکفین کیلئے بڑے اعزاز کے ساتھ نیوزیلینڈ کو بھیجی گئی ہے۔

## آسٹریا و ہنگری میں رنجش

وائنا سے تار خبر آئی ہے کہ ۴۰ ہزار پاپوری اور ابراہیمی سمائنس فرقہ کے آدمیوں نے ۱۰ تاریخ حال کو ہنگری کی سفارت گاہ کے باہر سخت شورش انگیز جلوس نکالا۔ اور سفارت گاہ کے دریچے چور چور کردیئے آخر پولیس نے جلوس کو منتشر کیا۔ بعدازاں آسٹریا کا وزیر اعظم ہنگری کے وزیر اعظم سے ملنے آیا اور اشتعال بخش واقعہ پر اظہار افسوس کیا۔

## محبان ہند پارلیمنٹ میں

انڈین پارلیمنٹری کمیٹی یعنی اُن ممبران پارلیمنٹ کی انجمن جو ہندوستان سے ہمدردی رکھتے ہیں ان کا ایک جلسہ ۶ اسی کو بصدارت مسٹر شوان منعقد ہوا جلسہ مذکور میں آنریبل مسٹر گوکھلے نے صوبہ مشرقی بنگال کے واقعات پر نہایت موثر تقریر کی۔ مسٹر موصوف نے کہا کہ پبلک کی ناراضی دور کرنے کے لئے ایک کمیشن برائے تحقیقات مقرر ہونی چاہیئے۔ سر ڈبلیو۔ ویڈر برن۔ سر جان جارڈائن وغیرہ نے بھی تقریریں کیں۔ سر ہنری کوٹن نے اس بات پر زور دیا کہ جملہ ممبران کمیٹی ملکر کام کریں اور قرار پایا کہ جب ہندوستان کا بجٹ پارلیمنٹ میں پیش ہو تو یہ تجویز پیش کیجائے کہ وزیر ہند کی تنخواہ انگلستان کے خزانہ سے ملا کرے جیسی کہ تمام دیگر وزراء کو ملتی ہے۔ بہر حال امسال بجٹ کا مباحثہ دلچسپی سے خالی نہوگا۔

## تعدیات بیریسال

بیریسال میں سکرٹری کانفرنس اور تین دیگر ڈیلیگیٹوں کی طرف سے زدوکوب کے متعلق مسٹر کیمپ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس اور اہالیان پولیس کے خلاف استغاثہ دائر ہوا تھا۔ علاوہ کرنے۔ بجز کانفرنس کے منتشر کرنے اور پریسیڈنٹ کی مطبوعہ سپیچ کی کاپیاں چھین لیجانے کے الزامات تھے جب پہلی دفعہ استغاثہ دائر ہوئے تھے تو مسٹر ایمرسن نے ان کو اس بنیاد پر خارج کردیا کہ پولیس نے ہمارے حکم سے کارروائی کی۔ آخر ہائی کورٹ میں نگرانی کرنے پر سینیر ڈپٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمات پھر دائر ہوئے۔

آنریبل مسٹر گپتا گورنمنٹ ایڈووکیٹ ڈیفنس کی طرف سے حاضر تھے۔ اور مستغیثوں کی طرف سے ایک وکیل پیرو کار تھا وکیل نے درخواست دی کہ مسٹر گپتا کو بحث کرنیکا اختیار نہیں ہے کیونکہ ملزم طلب نہیں کئے گئے۔ عدالت نے اس عذر کو نامنظور کیا۔ مسٹر گپتا نے کہا کہ پریسیڈنٹ کانفرنس کی مطبوعہ تقریر کی کتابیں جو چھینی گئی ہیں انکی کچھ قیمت نہ تھی اس لئے ان کا چھینا کچھ جرم نہیں۔ اور کہا کہ انصاف کے لئے اگر مقدمہ چلایا جائے تو ہمیں عذر نہیں لیکن ملزم چونکہ یورپین ہے اس لئے عدالت ہذا مقدمہ نہیں کرسکتی۔ وکیل استغاثہ نے بیان کیا کہ عدالت جب تسلیم کرچکی ہے کہ واقعات مقدمہ صحیح ہیں تو سمن جاری کرنے ضروری ہیں۔ عدالت نے کہا کہ کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوگی کہ کیوں پولیس نے یہ طریقہ اختیار کیا۔ وکیل نے بیان کیا کہ تعجب ہے کہ استغاثہ کو صحیح ماننے پر بھی سمن جاری نہیں کئے جاتے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت ملزموں کے ساتھ رعایت کرتی ہے اس لئے کہ وہ یوروپین ہیں پولیس آفیسر ہیں عدالت کو ہرگز ایسا خیال نکرنا چاہیئے خواہ ملزم کوئی مہاراجہ ہی کیوں نہو۔ عدالت میں انسان اور انسان کے مابین انصاف کرنے میں ذرا تفریق نہونی چاہیئے۔ یہاں چند تعلیم یافتہ معزز جنٹلمین موجود ہیں جن کو بغیر کسی قصور کے زدوکوب کیا گیا ہے اور اس کے لئے ہم انصاف مانگتے پھرتے ہیں لیکن اب تک نہیں ملا۔

عدالت نے کہا کہ ملزم چونکہ پولیس آفیسر ہیں اور ان کو امن قایم رکھنے کے لئے تنخواہ دیجاتی ہے اس لئے یہ فرض کرلینا خلاف عقل ہے کہ انہوں نے ایسی کارروائی بلا کسی معقول وجہ کے کی ہوگی مسٹر گپتا نے کہا کہ یہ ذمہ دار پولیس آفیسر پاگل نہیں تھے کہ بغیر کسی وجہ کے ایسی حرکت کرتے وکیل نے جواب دیا۔ بیشک انہوں نے پاگلوں کا سا کام کیا۔ ہم نے دیکھا ہے کہ وہ اور بعض دفعہ ان کے افسر بھی دیوانوں کی سی کارروائی کرتے ہیں۔ ان کو بھی کاپاگلی نہ بھیجدینا چاہیئے تھا۔ یہ مستغیث حلفیہ بیانات کے ساتھ ہیں کہ انہوں نے بلا کسی وجہ کے زدوکوب کیا اور ہم نے ان الزامات کے ثابت کرنے کا ذمہ لیا ہے اگر ہم ثابت نکر سکیں اور شکایت جھوٹی ہو تو دفعہ ۲۱۱ کے مطابق ہم پر مقدمہ چلایا جاسکتا ہے وہ آئیں اور عذر پیش کریں کہ دعوی جھوٹے ہیں۔ مسٹر گپتا نے کہا کہ ملزم طلب نہیں ہوسکتے ہیں یوروپین ہونے کی وجہ سے عدالت ہذا کو چاہیئے کہ اپنی رائے کے ساتھ مسل ہائی کورٹ میں بھیجدے۔ بعد ازاں عدالت نے چاروں استغاثے خارج کردیئے۔

## ہندو کالج اور سید حیدر رضا بی اے بغرض گذشتہ

میں ہندو کالج اور سید حیدر رضا بی۔ اے کے متعلق ہمنے جو ریمارک درج کیا تھا اس کی بابت بورڈ آف ٹرسٹیز ہندو کالج کے ایک ممبر حسب ذیل مراسلا ارسال کرتے ہیں۔

ائی ڈیر شیدا۔ آپ کے اخبار مورخہ ۹ ماہ حال میں صفحہ ٦ پر ایک مختصر سپر العنوان تنگ خیالی" چھاپا گیا ہے اس کو پڑھکر سخت حیرت ہوئی۔ حیرت اس وجہ سے نہیں کہ سید حیدر رضا کے خیال میں یہ بات کیونکر پیدا ہوئی کہ ان کی درخواست کو ہندو کالج کے بورڈ آف ٹرسٹیز نے اس لئے نامنظور کیا کہ وہ مسلمان ہیں اور سودیشی تحریک کے قابل ہیں بلکہ اس وجہ سے کہ ایک مجذوب کی بڑ کو بلا تحقیق اپنے اخبار میں جگہ دی سید حیدر رضا کی درخواست کے نامنظور ہونے کے جو وجوہات مشہور کئے گئے ہیں وہ سراسر غلط ہیں قومیت یا مذہب کی بنیاد پر ہرگز ان کی درخواست رد نہیں کی گئی۔ بلکہ اس وجہ سے کہ جدید ایکٹ یونیورسٹی کے بموجب کالج مجبور ہے کہ کوئی پروفیسر ایم۔ اے سے کم درجہ کی لیاقت کا نہ رکھے کالج مذکور میں ایک پروفیسر بھی ایسا نہیں جو اپنے مضمون میں ایم۔ اے نہو۔ مگر سید حیدر رضا معمولی بی۔ اے ہیں اور فلسفہ کے امتحان ایم۔ اے میں تین مرتبہ فیل ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی محض غلط ہے کہ وہ پچھتر روپیہ ماہوار پر اپنی ساری عمر ہندو کالج کے لئے وقف کرنا چاہتے تھے پبلک کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے میں نے ضروری سمجھا کہ اس غلط بیان کی جو اخبارات میں شایع ہوا ہے تردید کی جائے

راقم ہندو کالج بورڈ آف ٹرسٹیز کا ایک ممبر

مندرجہ بالا تحریر ایک ایسے معزز اور قابل عزت فرشتہ سیرت بزرگ کی طرف سے ہے جنکی دیانت داری اور راستبازی میں کبھی شک کی گنجایش نہیں ہوئی۔ اس لئے ہم اپنے گذشتہ پرچہ کے ریمارکس کو واپس لیتے ہیں وہ رائے زنی صحیح حالات معلوم نہونے کی صورت میں محض ایک افواہی خبر پر اس شرط کے ساتھ مشروط تھی کہ وہ افواہ صحیح ہو۔ اور اس میں تحقیق طور پر یہ معلوم ہو کر اطمینان ہوا کہ اس کی کچھ بنیاد نہ تھی اور ایک ایسا انسٹیٹیوشن جس کی عنان اہتمام دہلی کے بڑے بڑے بلند خیال بزرگوں کے ہاتھ میں ہے تعصب کے بدنما داغ سے پاک ہے۔

## حکومت ٹرکی اور تعصب کا الزام۔

اخبارات یوروپ جس بیباکی سے دولت عثمانیہ پر تعصب اور غیر مسلم رعایا پر ظلم وستم کے الزام لگاتے ہیں اس کی تردید صرف ایک ہی خبر سے ہوسکتی ہے بقول اخبارات مصر دولت کے سلطان المعظم نے حال میں عیسائیوں کی مختلف جماعتوں کو ذیل کی بیش بہا رقوم عطا فرمانے کا حکم دیا ہے۔

(۱) ا۔ انصاری چرچ کو ۶۰ ہزار قرش۔ (۲) روس کیتھولک چرچ کو ۲۰ ہزار قرش۔

(۳) آرتھوڈوکسٹ چرچ کو ۵۰۰ عثمانی پونڈ ۲۔ ارمنی چرچ کو ۲۵۰ پونڈ عثمانی ۳۔ رومن کیتھولک چرچ کو ۱۰۰ عثمانی پونڈ پہلے نمبر کی رقمیں محکمہ مال سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور دوسرے نمبر کی رقوم خاص خزانہ سلطانی سے مرحمت کی گئی ہیں۔ یہ تمام روپیہ ان جماعتوں کے مسکین اور فقیر عیسائیوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ تاکہ سلطانی مرحمت عیسائی فقرائی مسکنت کو خوشحالی سے مبدل کردے۔ کچھ عیسائیوں ہی پر موقوف نہیں ہے بلکہ یہودیوں کے بھی مختلف فرقوں کو اسی طرح بیش بہا رقمیں عطا فرمائی گئی ہیں"۔ یہ ہے سلطان المعظم کا وہ ظلم جو عیسائیوں کو پامال کرتا ہے اور یہ ہے ٹرکی کا وہ ظالم بادشاہ جس کی خونخواری کا قصہ یوروپ کے نوک زبان ہے!! کیا اس قسم کی ایک نظیر بھی یوروپ کی کوئی حکومت پیش کرسکتی ہے۔

---

**رڑکی کالج میں ٹکنیکل کلاس**۔ چونکہ روز بروز مشینوں کا استعمال بڑھتا جاتا ہے۔ مختلف کارخانے اور برقی روشنی کے آلات اور موٹر کار وغیرہ کا رواج روز افزوں ہے اس لئے ایسے لوگوں کی ضرورت پڑتی جاتی ہے جنہوں نے نہ صرف مشینوں کے چلانے کا نہ صرف ورکشاپ میں عملی تجربہ حاصل کیا ہو بلکہ ذمہ داری کا کام سرانجام دینے کے لئے آلات اور مشینوں کا کافی علم رکھتے ہوں۔ اس خیال سے گورنمنٹ صوبجات متحدہ نے ارادہ کیا ہے کہ رڑکی کالج کے متعلق ایک ٹیکنیکل کلاس ماہ اکتوبر سے کھولی جائے تعلیم کا کورس تین سال کا ہوگا سر دست تین طالب علم لئے جائیں گے۔ جن کو ڈسٹرکٹ بورڈ نامزد کرینگے شرط یہ ہے کہ طالب علم انٹرنس پاس ہوں [illegible] آلات اور مکان مفت ملیں گے لیکن باقی اخراجات خود ادا کریں گے ڈسٹرکٹ [illegible] برقی آلات کے [illegible] روپیہ خرچ ہوگا۔

---

## بعدالت سردار سلطان احمد خان صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

## باختیارات منصف درجہ اول ضلع لودیانہ

اشتہار زیر دفعہ ۸۲ ضابطہ دیوانی

۱۱۷ دیوانی بابت ۱۹۰۵ء

[illegible] چک نمبر ۶ گوگیرہ — نرائن سنگھ پسر جیت سنگھ [illegible] مدعا علیہ [illegible] سکنہ تھوال

تفصیل جگراوں — مدعا علیہ

[illegible] مختار مدعی

دعویٰ دخلیابی اراضی [illegible] واقعہ تھوال تحصیل جگراوں بالعوض ۵ [illegible] مقدمہ مندرجہ عنوان تعمیل سمن نرائن سنگھ مدعا علیہ پر نہیں ہوتی اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے لہذا حسب دفعہ ۸۲ ضابطہ دیوانی اشتہار ہذا جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکورہ بالا ۱۸ جون ۱۹۰۶ء تک حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ نہیں کریگا تو اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔ المرقوم ۱۲ مئی ۱۹۰۶ء۔

# ملیٹری دنیا

**بغاوت نٹال** - نٹال میں یہ خیال پختہ ہوتا جاتا ہی کہ دیسی اقوام میں بغاوت دور دور تک پھیل رہی ہی اور امپیریل فوج کی مدد لینا گورنمنٹ نٹال کو ضروری ہوگا۔ زولولینڈ کے گورے باشندوں میں سخت گھبراہٹ پھیلی ہوئی ہی۔ کرنل میکنزی کے جھاڑیوں کے مابین لمبے لمبے کوچ کرنے سے ان کی فوج بہت تھک گئی ہے۔

ڈنی نزولو نے خواہش ظاہر کی ہے کہ سرٹینز برگ میں آکر گورنر سے ملاقات کرے لیکن بوجہ علالت کے اپنے معتمد آدمیوں کو بھیجا ہے اور خود نہیں آیا۔

نٹال کے ہندوستانیوں نے جنگ میں ڈولی اٹھانے والوں کی ایک کمپنی بناکر خدمت کرنے کی آفر منظور کرلی ہے۔

جنگ

وادی موم میں کرنل میکنزی کے فورس نے باغیوں کو تقریباً گھیر لیا تھا اس لڑائی میں ایک بڑا باغی سردار مسمی مہلوکا زالو اور ٣٥٠ دیگر باغی ہلاک ہوئے۔ ٹرنسوال کنسٹبلری کا ایک کپتان اور ایک نٹالی افسر مارا گیا اور ٨ گورہ سپاہی زخمی ہوئے۔ نٹال گورنمنٹ ٣٠٠ آدمی نٹال میں اور ٥٠٠ کیپ ٹوٗن میں اور بھرتی کر رہی ہی۔

تازہ تار خبر ہے کہ جنگ مذکور میں باغیوں کے نقصان کی میزان ٤٠٠ تھی۔ اکثر درختوں میں چھپے ہوئے مارے گئے۔

---

**امریکن تجارت گوشت** - امریکہ سے جانوروں کا گوشت لاکھوں ٹین کے ڈبوں میں بند کرکے ممالک غیر کو جاتا ہے۔ حال میں معلوم ہوا ہی کہ یہ گوشت بڑی بے احتیاطی سے بند کیا جاتا ہے اور اس میں بہت سی خراب چیزیں ملائی جاتی ہیں اسپر بڑا ایجیٹیشن پھیلا ہے۔ انگلستان میں بھی فوجی راشن کے لئے یہ ڈبے بے شمار تعداد میں خریدے جاتے ہیں۔ پارلیمنٹ میں سوال ہوا جس کے جواب میں مسٹر ہالڈین وزیر جنگ نے بیان کیا کہ ہم فوج کے لئے امریکن گوشت کے ڈبے خریدنے بند کردینگے کیونکہ بہت بڑی مقدار خریدی جاچکی ہی۔ لیکن گورنمنٹ نے ماہر افسر امریکہ بھیجا ہے تاکہ ڈبوں میں بند کرنے سے پہلے گوشت کو دیکھ لیا کرے۔ یہی احتیاط ہر قسم کی ٹین میں بند شدہ خوراک کے ساتھ کی جائیگی۔ امریکہ میں گوشت کے متعلق یہ شکایت مشہور ہونے سے تجارت گوشت کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔

---

**مصر سے** ویسٹ رجمنٹ واپس طلب کی گئی ہے یہ تبدیل ملٹری مصلحت سے ہی نہ کسی پولیٹکل وجہ سے کیونکہ خیال کیا جاتا ہے کہ رجمنٹ مذکور کی موجودگی اب وہاں غیر ضروری ہے کیونکہ بکثرت کمک کے آجانے سے گیریزن مضبوط ہوگئی ہی۔

---

**انارکسٹ اور پوپ** - روم کے سینٹ پیٹر گرجا میں ایک مذہبی تقریب کا جلسہ بصدارت پوپ ہونے والا تھا لیکن جلسہ مذکور میں اگرچہ ہزارہا آدمی مدعو کئے گئے تھے مگر بہت کم لوگ شریک ہوئے اس وجہ سے کہ افواہ مشہور تھی کہ فرانس کے انارکسٹوں نے پوپ صاحب کو مار ڈالنے کی سازش کی ہی۔ پولیس کی غیر معمولی تعداد احتیاطاً پہرہ دے رہی تھی۔

---

**شاہ سپین** پر بم کا گولہ جس انارکسٹ نے پھینکا تھا حادثہ کے بعد ایک اڈیٹر اخبار نے جارہ آور کو پناہ دی تھی اس الزام میں وہ گرفتار کیا ہے۔ اور جرم سے اقبالی ہی۔

---

**فیلڈ مارشل** سر ہنری نارمن کی یادگار قایم کیجائیگی۔ لارڈ رابرٹس صاحب بہادر نے ظاہر کیا کہ یہ یادگار ایک تو طلائی تمغہ ہوگا جو سینڈہرسٹ ملیٹری کالج سے انڈین آرمی کے اول پاس ہونے والے کیڈٹ کو ملا کریگا اور علاوہ ازیں دہلی کے چھاؤنی کے گرجا اور ولایت کے سینٹ پال گرجا اور چلسیہ ہاسپٹل میں یادگاری تختیاں لٹکائی جائینگی۔

---

٢٠٠ جاپانی بحری افسروں نے جو انگلستان میں آئے ہوئے ہیں ٧ ماہ حال کو تھرونڈسر میں ملک معظم اور ملکہ معظمہ کے ساتھ خاصہ تناول کیا اور محل کی سیر کی۔

---

**جاپان کی تقلید** - جاپان کی تقلید پر انگلستان کی مصنوعی بحری جنگ میں برٹش آرمی کے آفیسر بھی حصہ لینگے۔

---

**برٹش فوج میں تخفیف** - مسٹر ہالڈین وزیر جنگ ایک تجویز پیش کرنے والے ہیں کہ برٹش فوج میں تخفیف کی جائے یعنے دمیوں کی تعداد گھٹائی جائے۔

بقول اخبار سٹینڈرڈ کے دس ہزار قابل سپاہی انفنٹری سے اور ٢٨ باٹریاں رائل آرٹیلری کی تخفیف کی جائینگی اور افواج ضمیمہ کے توپخانہ میں اضافہ ہوگا۔ اور ایک جنگی جہاز کی تعمیر بھی ملتوی کی گئی ہے جس سے بحری بجٹ کے اخراجات میں بھی کمی ہوجائیگی۔

---

**روس کی حالت** روس میں کاشتکاروں کی بغاوت بسرعت پھیل رہی ہے خصوصاً شمالمغربی علاقوں میں۔ زمینداروں کی جائداد پھونک رہے ہیں اور فوج کا مقابلہ کرتے ہیں۔

پارلیمنٹ روس میں بڑی گرما گرم تقریریں ہوتی ہیں۔ ایک لیبر ممبر نے بیان کیا کہ وزرا کو قوم نے نکالدیا ہے مگر وہ زبردستی اپنے عہدوں پر قایم ہیں نہ انکو شرم ہے نہ ضمیر کا پاس۔ پریسیڈنٹ نے ہرچند ٹوکا مگر نعرہ ہائے چیرز کے شور میں کسی نے کچھ پرواہ نکی۔

پولینڈ میں سرکاری حکام پر برابر حملے ہورہے ہیں۔ مقام سیڈلک میں ایک برگوماسٹر اور ایک اعلیٰ افسر اور بیلوک میں پولیس کا اعلیٰ حاکم باغیوں نے مار ڈالا پلنڈ وہ میں ایک رجمنٹ باغی ہوگئی۔ اور باجہ بجاتے ہوئے بازاروں میں سے گزری جنرل نے سپاہیوں کے مطالبات منظور کرلئے +

---

**جنوب** مغربی افریقہ میں جرمنی فوج کا ہاٹنٹاٹ سے پھر مقابلہ ہوا۔ جرمنی کے دو افسر اور ٨ سوار مارے گئے اور ٧ زخمی ہوئے یہ لڑائی ٣ جون کو ہوئی تھی۔ ٢٥ ہاٹنٹاٹ مقابلہ پر تھے جن کو مار کر بھگا دیا گیا۔

---

**ریاست لشاہر** میں جہاں ٣١٠ مسلح پولیس کی جمیعت بھیجی گئی ہی ٢٠٠ سرکش دیہاتیوں نے اطاعت قبول کی اور ریاست کو مالیہ ادا کرنے کا وعدہ کیا اور جرمانہ دینے کا بھی اقرار کیا۔ پولیس کے آنے کی خبر سے ان کے ہوش ٹھکانے ہوگئے۔

**سرحد** وزیرستان کی خبر ہے کہ محسود سردار ابھی تک پشکائی کی تلاش میں ہیں۔
جن ڈاکوؤں کو حوالہ کرنے کا سرکار نے مطالبہ کیا ہے انہیں سے صرف پشکائی باقی رہگیا ہے وزیر سردار اس کو ضرور ڈھونڈ کر لائینگے۔

---

**وزیر کی خانہ جنگی** کی بابت معلوم ہوا ہے کہ رسالہ میں جو عہد نامہ بادشاہ خان والی دیر اور ان کے بھائی میاں گل کے مابین ہوا تھا اس کی مخالف ورزی بادشاہ خاں کی طرف سے ہوئی۔ اس لئے میاں گل نے پھر سر اٹھایا اب پھر مخاصمت کی سلسلہ جنبانی ہو رہی ہے۔
فی الحقیقت میاں گل زیادہ ہر دلعزیز ہے اور خان دیر سے بہت سے فرقے ناراض ہو گئے ہیں۔ اگر صلح ہو بھی گئی تو دیرپا نہ ہوگی۔

---

**جنرل** سر آر چیلمز فورڈ صاحب بہادر اور جنرل سر الفرڈ گیسلی صاحب بہادر کی میعاد کمانڈ میں ایک ایک سال کا اضافہ منظور کیا گیا ہے۔

---

**موپلہ رجمنٹ**۔ تجربہ سے ظاہر ہوا ہے کہ دو موپلہ بٹالینوں کے لئے اعلیٰ درجہ کے قابل ریکروٹوں کی کافی تعداد بہم نہیں پہنچ سکتی ہے۔ ۸۰ موپلہ رائیفلز کو ڈیرہ اسمٰعیل خان تبدیل کیا گیا تھا مگر وہ وادی سندھ کی سخت سردی برداشت نہ کر سکے اس لئے احمد نگر کو تبدیل کئے گئے جہاں کی آب و ہوا انہیں موافق ہے۔ اگر یہ مناسب سمجھا گیا کہ موپلہ بٹالین صرف ایک ہی کافی ہے تو ایک نئی رجمنٹ بھرتی کرنے کا موقع ملیگا۔ اور امید کی جاتی ہے کہ قدیم سرحدی فورس کو فراموش نہیں کیا جائیگا۔ ۱۸۵۸ء میں جب تحقیقات کی گئی ہے تو چہارم پنجاب کیولری اور سوم پنجاب انفنٹری توڑ دی گئی تھی۔ آرمی لسٹ میں ۲۴ کیولری اور ۶۰ انفنٹری کوئی نہیں ہے اس لئے امید ہے کہ کسی نہ کسی وقت یہ خالی نمبر پورے کئے جائینگے۔
سردست کسی نئے رسالہ کے بھرتی ہونے کی امید نہیں ہے لیکن اگر ایک موپلہ بٹالین تخفیف کی گئی تو غالباً نمبر ۶۰ انفنٹری بھرتی کی جائیگی۔

---

**کالا پہاڑ**۔ ایبٹ آباد سے خبر آئی ہے کہ کالے پہاڑ کے فرقوں میں خانہ جنگی ہو رہی ہے۔ ہاشم خان کے بعد سے عیسیٰ زئی کے تینوں فرقوں کا حاکم ابراہیم خان چلا آتا ہے بحیثیت سردار ہیری کے اسکو بڑی قوت حاصل ہے لیکن اس نے اپنے ایک حریف عیسیٰ کو قتل کر کے بجز ہر دلعزیزی حاصل کر لی ہے چنانچہ ماہ اپریل میں مدہ خیل اور عیسیٰ زئی فرقوں نے سرکشی اختیار کر کے اپنے جنگجو آدمیوں کو فراہم کیا اور ہیری کو جلا دیا۔ اور وہاں ایک سردار کی ضرورت ہے۔ جو صاحب اثر سردار حاکم تسلیم کیا جائیگا وہ نہ صرف عیسیٰ زئی فرقہ کا سردار ہوگا بلکہ گورنمنٹ سے بھی وظیفہ اسی کو ملیگا۔

---

**جنگی اخراجات**۔ اگر برطانیہ کلاں اور اس کے تمام مقبوضات اور کالونیز کے فوجی اخراجات کو بحیثیت مجموعی شمار کریں تو سلطنت برطانیہ کا فوجی خرچ دنیا کی ہر ایک سلطنت سے بڑھکر ہے لیکن اگر انگلستان کو علیحدہ سمجھیں تو فوجی اخراجات کے لحاظ سے اول درجہ روس کا ہے جس کا فوجی بجٹ امسال ۲ کروڑ ۹ لاکھ پونڈ کا ہے۔ دوسرا درجہ جرمنی کا ہے جس کے سالانہ ملٹری اخراجات ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ اور انگلستان کی بری اور بحری فوج کا خرچ ۳ کروڑ دس لاکھ۔ بعد ازاں فرانس کا نمبر ہے جو ۲ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ کا جنگی خرچ رکھتا ہے سلطنت جمہوری امریکہ کا فوجی بجٹ ۲ کروڑ ۷۰ لاکھ کا علاوہ ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ فوجی پنشن کے۔ امریکہ کے بعد ہندوستان میں فوجی اخراجات کا نمبر ہے یہاں ۲ کروڑ پونڈ خرچ ہوتے ہیں۔ آسٹریا ہنگری ایک کروڑ ۷۰ لاکھ۔ اٹلی ایک کروڑ دس لاکھ جاپان ۵۰ لاکھ پونڈ اور برٹش نو آبادیوں کا ایک کروڑ دس لاکھ ہے منجملہ اس کے ۷۰ لاکھ برٹش خزانہ کو ادا کرنا ہوتا ہے۔
جنوبی افریقہ میں ۵۰ لاکھ پونڈ کا فوجی خرچ ہے جس میں سے ۳۰ لاکھ انگلستان کو دینے پڑتے ہیں۔ کنیڈا کا ملٹری خرچ صرف دس لاکھ پونڈ سالانہ ہے۔ آسٹریلیا کا اس سے بھی بہت کم نیوزیلینڈ کا ۲ لاکھ پونڈ۔

---

**گوردوارے**۔ چھاؤنی جہلم میں ۳۰ پنجابیز رجمنٹ کی لائن میں ۱۷ مئی کو خالصہ قوم کے ایک جدید گوردوارے کی رسم افتتاح تھی۔ اس مبارک تقریب پر جہلم کی باقی پلٹنوں کے رنگروٹ بھی شریک تھے اور شہر اور چھاؤنی کے بے شمار خالصہ جمع ہوئے تھے۔ گوردوارہ کی عمارت بڑے صرف سے نہایت خوبصورت بنائی گئی ہے۔ کرنل ڈوبنی صاحب بہادر بھی معہ دیگر برٹش آفیسروں کے تشریف لائے تھے گوردوارہ کی امداد کے لئے رجمنٹل فنڈ سے ۵۰۰ روپیہ کی امداد منظور ہوئی ہے۔
چھاؤنی میانمیر میں چہارم ٹرانسپورٹ کیولری کیڈر کی لائن میں گوردوارہ کی تعمیر کا بنیادی پتھر نصب کرنے کی رسم کپتان سمتھ صاحب کمانڈنگ آفیسر نے ادا کی۔ اس موقع پر چھاؤنی میانمیر کے تمام خالصہ مع کیپٹن سب ڈویژنل کمانڈر اور متعدد برٹش آفیسر موجود تھے تمام مہمانوں کی تواضع شیرینی اور میوہ جات سے کی گئی۔
اسی کیڈر کے مسلمان سپاہیوں کی لائن میں ایک مسجد تعمیر ہو رہی ہے +

---

۲۸ پنجابیز کے میجر کرافورڈ صاحب ۴۰ پٹھانز کے کمانڈنٹ مقرر ہوئے بجائے کرنل کیمبل صاحب جو اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل ملٹری آرمی ہیڈ کوارٹرز میں مقرر ہوئے ہیں۔
کرنل اینڈرسن صاحب ۳۳ پنجابیز سے ۲۸ پنجابی کو تبدیل ہوئے بطور سکینڈ ان کمانڈ کے۔
۳۵ سندھ ہارس کے کرنل سپیرس صاحب کو کمانڈ خالی کرنے پر ہندوستان میں سکونت رکھنے کی اجازت ملی۔
۳۷ لانسرز کے سکینڈ ان کمانڈ کرنل ویڈلسن صاحب ۳۵ سندھ ہارس کے کمانڈنٹ مقرر ہوئے۔
۱۴ سکھ انفنٹری میں میجر پالسن صاحب قایمقام کمانڈنٹ مقرر ہوئے۔ اور میجر جیکولس صاحب قایمقام سکینڈ ان کمانڈ۔
۲۷ پنجابیز میں میجر کیمبل صاحب متعینہ ۲۵ پنجابیز قایمقام کمانڈنٹ ہوئے بجائے کرنل والس صاحب جو جہلم برگیڈ کے قایمقام کمانڈنگ مقرر ہوئے ہیں۔

---

**سینٹرل انڈیا ہارس** کے کپتان ہینی صاحب مسوری میں ایک گھوڑے کو سدھاتے ہوئے گر پڑے اور بیہوشی کے عالم میں اٹھائے گئے۔ تھوڑی دیر بعد ہوش آگیا اگرچہ چوٹیں سخت آئی ہیں لیکن کپتان صاحب کی حالت رو بصحت ہے۔

---

**میجر جنرل** چارلس اردن صاحب بہادر کو ۱۸ مئی ۱۹۱۳ء کو

ملک معظم نے ۶۴ پنجابیز کا کرنل مقرر فرمایا۔

میجر چارلس جیمس ولیم گرانٹ۔ وی۔ سی۔ کو ۹۳ پنجابیز میں لفٹنٹ کرنل کا رینک دیا گیا۔

---

حضور پرنس آف ویلز کی تشریف آوری کے متعلق ملک معظم نے جو اعزاز ہز رائل ہائنس کے سٹاف کو عطا کئے ہیں منجملہ ان کے حلقہ رائل وکٹوریہ کے فورتھ کلاس کا اعزاز نواب افسر جنگ افسر الدولہ بہادر آنریری کرنل محمد علی بیگ سی آئی ای۔ ایم وی او کمانڈنٹ حیدر آباد امپیریل سروس لانسرز کو بھی عطا فرمایا ہے۔

---

## پروموشن

۲۴ کیولری۔ رسالدار جے سنگھ صاحب بجائے رسالدار محبوب علی خان صاحب پنشن یافتہ کی جگہ یکم مئی ۱۹۰۶ء سے رسالداری پر ترقی یاب ہوئے۔ اور کوت دفعدار محمد یعقوب خان صاحب خالی عہدہ پر کرنے کے لئے جمعدار بنائے گئے۔

۲۵ کیولری۔ جمعدار اکولک سنگھ صاحب رسالدار پال سنگھ صاحب علیحدہ شدہ کی جگہ ۱۹ اپریل ۱۹۰۶ء سے رسالداری پر تعینات ہوئے اور کوت دفعدار رام لال سنگھ صاحب جمعدار بنائے گئے۔

۳۴ سکھ پائونیرز۔ جمعدار شیر سنگھ صاحب بجائے صوبیدار بوٹا سنگھ صاحب متوفی ۱۱۔ اپریل ۱۹۰۶ء سے صوبیدار مقرر ہوئے اور حوالدار سنت سنگھ صاحب کو جمعدار بنایا گیا۔

۳۶ سکھ۔ حوالدار بیر سنگھ صاحب کو جمعدار ہند سنگھ صاحب پنشن یافتہ کی جگہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء سے جمعدار مقرر کیا گیا۔

۱۰۶ ہزارہ پائونیرز۔ جمعدار شریف صاحب بجائے تاج محمد صاحب کو خالی عہدہ پر کرنے کے لئے یکم مئی ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر ترقی دی گئی اور حوالداران علی حسین صاحب محمد اکبر صاحب اور یزدان خان صاحب جمعداری پر ترقی دی گئی۔

۲ گورکھا رائفلز۔ حوالدار بھیم لال تھاپا صاحب کو جمعدار مان سنگھ تھاپا صاحب کی جگہ ۲۰ جولائی ۱۹۰۵ء سے جمعداری پر ترقی ملی۔

جمعدار مان سنگھ تھاپا صاحب صوبیدار رس بہادر صاحب پنشن یافتہ کی جگہ ۱ جولائی ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر ترقی یاب ہوئے اور حوالدار گمبھیر سنگھ پون صاحب جمعدار بنائے گئے۔

جمعداران کمان سنگھ تھاپا صاحب البیر تھاپا صاحب و باتھیا صاحب کو خالی عہدہ پر کرنے کے لئے یکم مارچ ۱۹۰۶ء سے صوبیدار بنایا گیا اور حوالداران دلودت تھاپا صاحب اور دھیریا صاحب کو جمعداری پر ترقی دی گئی۔

۷ گورکھا رائفلز۔ حوالدار کمان سنگھ گورنگ صاحب جمعدار منو تھاپا صاحب پنشن یافتہ کی جگہ یکم اپریل ۱۹۰۶ء سے جمعداری پر ترقی یاب ہوئے۔ اور حوالدار شیر سنگھ گورنگ صاحب جمعدار کمان سنگھ صاحب تھاپا پنشن یافتہ کی جگہ ۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء سے جمعداری پر تعینات کئے گئے۔

## انڈین سارڈنیٹ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ ہاسپٹل اسسٹنٹ برانچ

بنگال اسٹیبلشمنٹ۔ مندرجہ ذیل ہاسپٹل اسسٹنٹ صاحبان کو حسب الملازمت پوری کرنے اور ڈیپارٹمنٹل امتحان پاس کرنے پر یکم مئی ۱۹۰۶ء سے فرسٹ کلاس میں ترقی دی گئی۔

۹۹ ہیرا سنگھ صاحب ۹۳ دریام سنگھ صاحب ۱۰۹ کدارناتھ آنرشتی ۹۰۳ محمد رضا خان صاحب۔

۱۱۰۲ عبدالرحمن صاحب پاس شدہ میڈیکل سکول لاہور کو یکم جون ۱۹۰۶ء سے ہاسپٹل اسسٹنٹ درجہ سوم مقرر کیا گیا۔

---

## آج کیا خبر ہے؟

چنگ ژو میں اب تک ۵۰۰ باغی ہلاک ہو چکے ہیں۔

کرنل میکنزی کی رائے ہے کہ بغاوت پھیلتی بند ہو گئی ہے۔ ایک زولو سردار مسمی سگانندا نے معہ اپنے فرزند کلاں کے ہتھیار ڈال دیئے۔ اور اطاعت قبول کی۔

روس میں کاشتکاروں کی شورش کے خوف سے گورنمنٹ نے ۴۸ ملین ایکڑ قطعہ اراضی ریزرو کیا ہے ان کاشتکاروں کے آباد کرنے کے لئے جن کے پاس زمین نہیں ہے۔

پارلیمنٹ میں سوال ہوا کہ یہ خبر کہاں تک صحیح ہے کہ جرمنی نے خلیج فارس میں قدم جمانے کے لئے ٹرکی اور ایران سے سلسلہ پرمٹ حاصل کرنے کی درخواست کی ہے اور بغداد ریلوے کو سرحد ایران تک توسیع کرنے کی اجازت مانگی ہے۔ مسٹر رنسی مین نے کہا کہ ہمارے پاس کوئی خبر سرکاری طور پر نہیں آئی۔

ڈیوک آف ڈیونشائر۔ لارڈ جیمس آف ہیرفورڈ اور لارڈ بالفور آف برلی نے فری ٹریڈ کلب میں تقریر کرتے ہوئے ہوس آف لارڈز کو متنبہ کیا کہ مسودہ قانون تعلیم پر ہوس آف کامنز سے جنگ کرنا دانائی سے بعید ہوگا۔

ڈیوک آف ڈیونشائر نے کہا کہ آئندہ الیکشن تین باتوں کے متعلق ہوگا۔ تعلیم۔ ہوس آف لارڈز کی حیثیت اور محاصل کا سوال۔

ملک معظم ۱۲ ماہ حال کی شب کو امریکن سفیر کی دعوت میں شریک ہوئے۔

سر ہنری کیمبل بینرمین نے سر ولیم ہارکورٹ کا یادگاری بت نصب کیا۔ سر ہنری اور مسٹر بالفور نے سر ولیم مرحوم کے اوصاف حمیدہ بیان کئے۔

مسٹر سریندرو ناتھ بینرجی کی اپیل ۱۳ ماہ حال کو ہائی کورٹ میں پیش ہوئی۔ وجوہات اپیل سنائی گئیں۔ ہائی کورٹ نے عدالت سے جواب طلب کیا ہے کہ کیوں اس کا فیصلہ منسوخ نہ کیا جائے۔ جواب کے لئے دو ہفتہ کی مہلت دی ہے۔

چناب اور جہلم نوآبادیوں کی مردم شماری موسم خزاں میں ہوگی۔

کابل سے ایک اخبار جاری ہونے والا ہے۔

---

## لودیانہ

میونسپل حلقہ نمبر اول کا الیکشن ۱۱ ماہ حال کو ہوا۔ تین امیدوار تھے منجملہ ان کے عبدالغفور خاں صاحب نے درخواست واپس لے لی اور آخری مقابلہ بابو جگت رام جنرل کنٹریکٹر اور شیخ امین الدین کے درمیان تھا جس کا نتیجہ حسب ذیل ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| بابو جگت رام صاحب | ۲۴۴ | ووٹ |
| شیخ امین الدین صاحب | ۹۱ | ووٹ |

لالہ جگت رام کی کامیابی ہر ایک پہلو سے اطمینان بخش ہے میونسپلٹی میں ایک صائب رائے۔ تعلیم یافتہ۔ ہر دلعزیز کارکن معزز اور معمول رئیس کا داخلہ پبلک کے فائدے سے خالی نہیں۔ بعض حضرات نے اس الیکشن کو بھی ہندو مسلمان کا سوال بنانے کی کوشش کی مگر لوگ اب سمجھنے لگے ہیں کہ یہ مطلب براری کا صرف عارضی آلہ ہوتا ہے اور اس لئے یہ وبا زیادہ پھیلنے نہیں پائی۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ لالہ جگت رام کا سا معاملہ فہم کوئی تعلیم یافتہ نوجوان آج تک لودیانہ میں میونسپل کمشنری کا امیدوار نہیں ہوا تھا۔ اس لئے ہم نہ صرف حلقہ نمبر اول کو بلکہ میونسپلٹی کو اس انتخاب کے نتیجہ پر مبارکباد دیتے ہیں۔

شنبہ گزشتہ کو لکڑ بازار میں ایک کشمیری بلگرام ساکن نے اپنی زوجہ کو قتل کر دیا۔ کہتے ہیں کہ عورت بدچلن تھی اس لئے شہر میں عام رائے کی ہمدردی قاتل کے ساتھ ہے۔ پیدائش ۲۸۔ اموات ۲۴۔

چہار شنبہ کی رات کو گیارہ بجکے ۱۹ منٹ پر زلزلہ معلوم ہوا۔

# دلچسپ واقعات

**نجومی کیا کہتے ہیں؟** جبکہ سرکاری محکمہ میٹرولوجیکل کی موسمی پیشین بینی کی رپورٹ مایوسی بخش در ماہ جون و جولائی میں قلت بارش کا خوف ظاہر کرتی ہے یہ امر دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ مدراس کا شہرۂ آفاق نجومی پنڈت لنڈا اسوامی بلیگ ساکن ڈنڈیگل امسال بارش کی بابت بڑے دعوے سے پیشگوئی کرتا ہے کہ ۱۱ جون سے لیکر ۱۵ دن تک تمام ہندوستان میں برابر بارش ہوتی رہیگی۔ اب دیکھیئے کون سچا نکلتا ہے علم جواد ثانی یا علم نجوم۔ سائنس اور نجوم کا مقابلہ ہے۔

نا اتفاقی کا آسمانی سبب

لاہور کے پنڈت دیو ہیرالال جوتشی علم نجوم کی رو سے طاعون کا سبب یہ بتاتے ہیں۔ زحل اور مشتری ایک دوسرے کے مقابل ہیں گویا مصروف جنگ ہیں ان کی تاثیر سے بلائیں نمودار ہوئی۔ یہ جنگ ۱۲ سال تک رہا کرتی ہے جب جوزا میں مشتری اور میزان میں زحل ہو تو یہ جنگ ہوا کرتی ہے اس کی تاثیر اہل زمین کے حق میں نہایت خطرناک ہے۔ موت کی گرم بازاری رہے۔ زلزلے بکثرت آئیں۔ کئی ملک تباہ ہوں بادشاہوں کی جنگ و جدل ہو۔ زراعت کم ہو۔ لوگ بیدین اور گمراہ ہو جاویں اس جوگ کے بارہ سال گزر چکے ہیں۔ ۹ سال باقی ہیں گویا از روئے نجوم کے بلیگ کے خاتمہ ہونے میں ابھی ۹ سال کی کسر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

---

**آئندہ زمانہ کی لڑائیاں**۔ کوئی بتلا سکتا ہے کہ آئندہ زمانہ میں آلات جنگ کیا ہونگے۔ کیا کبھی کسی جنگی آدمی نے اس بات پر سنجیدگی سے غور کیا ہے کہ یہ جو کروڑوں روپیہ آلات حرب اور جنگی جہازوں اور قلعہ بندیوں میں صرف ہو رہا ہے چند سال بعد یہ تمام جنگی سامان دو کوڑی کا نہیں رہیگا کیونکہ لڑائی میں یہ کچھ کام نہیں دیگا۔ سائنس نے ٹھان لیا ہے کہ تھوڑے دنوں بعد ہمارے موجودہ فن جنگ اور ہمارے تمام سامان جنگ کا مضحکہ کرے۔

کیا ہوائی جہاز کی تکمیل پر جس کی نسبت بہت کم شبہ باقی رہگیا ہے یہ ممکن نہ ہوگا کہ فرانس کے چند آدمی رات کے وقت پیچھے سے ایک ہوائی جہاز میں بیٹھ کر آئیں اور ڈائنامیٹ کے ذریعہ سے آسمان میں آہستے ہوئے لنڈن کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں اور ہمارے تمام توپخانے اور پلٹنیں اور رسالے اور جنگی جہاز اور تارپیڈو سب بیکار ثابت ہوئیں۔ اور کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ اسی طرح ایک برٹش ہوائی جہاز برلن پر جا دھمکے اور شہنشاہ کے محل کو آناً فاناً میں اڑا دے۔ پھر جبرالٹر اور مالٹا کے مستحکم مضبوط قلعوں کے کیا معنے ہونگے۔ مسٹر چیمبرلین کی کیا حالت ہوگی اور ان کی رعایتی جنگی دہری ٹیکس جبکہ ہوائی جہاز انواع و اقسام کی تجارتی اشیا لئے ہوئے کرہ ہوا سے گزریںگے۔ ان سے کون محصول لیگا۔ یہ مدبران سیاست اور قانون بنانے والوں کے لئے غور کرنے کا مقام ہے کہ ہمارے دنیا کی موجودہ حالتیں کس قدر بدلنے والی ہیں۔

---

**طاقت کا مقابلہ**۔ آدمیوں۔ گھوڑوں اور ہاتھیوں کی باہمی طاقت کا مقابلہ اس طرح کیا گیا ہے کہ دو گھوڑوں نے جن میں سے ہر ایک ۱۴۰۰ پونڈ وزن میں تھا ۵۰۰ء۳ وزن کھینچا یعنی اپنے وزن سے ۷۰۰ پونڈ زیادہ۔ اور ایک ہاتھی ۱۲ ہزار پونڈ وزنی تھا اس نے ۰۰۵ء۸ وزن کھینچا یعنی اپنے وزن سے ۳۰۰ء۲ پونڈ کم۔ اور سات آدمیوں نے بھی جن کے وزن کی میزان ۵۰۰ء۱ پونڈ تھی۔ ۵۰۰ء۸ وزن کھینچا۔ جس سے ثابت ہوا کہ ایک ہاتھی میں پچاس آدمیوں کے برابر طاقت ہوتی ہے۔

---

**بولتے ہوئے پوسٹ کارڈ**۔ تین فرنچ موجدوں نے متعدد کوشش سے ایک ایسا مسالہ ایجاد کیا ہے جس کی وجہ سے یہ ممکن ہو گیا ہے کہ ہر شخص اپنے دوستوں کو بجائے تحریر کے اپنی اصلی آواز میں پیغام پوسٹ کارڈ پر بھیج سکتا ہے۔ یہ مسالہ موم کے مانند ہے جس کا نام ستوین ہے اس کو پوسٹ کارڈ پر پھیلا کر کارڈ کو فونوگراف میں رکھدیتے ہیں اور خط بھیجنے والا جو کچھ اسے لکھنا ہو بلند آواز سے کہدیتا ہے۔ آواز کے نقش کارڈ پر آجاتے ہیں۔ وہ کارڈ ڈاک کے ذریعہ مکتوب الیہ کو پہنچ جاتا ہے اور وہ اس کو فونوگراف میں رکھکر خط کا مضمون فرستندہ کی اصلی آواز میں سن لیتا ہے۔

---

**ہشاش بشاش رہو**۔ پرم ہنس رام کرشن کے ملفوظات میں سے ذیل کے چند فقرے ہم آریہ گزٹ سے اقتباس کرتے ہیں یہ بنگال میں ایک خدا رسیدہ موحد گزرا ہے جس کے ادنیٰ مریدوں میں بابو کیشب چندر سین اور سوامی وویکانند جیسے جادو بیان اور علامۂ روزگار ریفارمر گزرے ہیں۔ یہ سنہری اقوال بلا قید مذہب و ملت کے تمام نوع انسان کے لئے سنجیدگی سے سمجھنے اور عمل کرنے کے قابل ہیں۔

ہشاش بشاش رہو۔ کیونکہ دنیا تمہاری تصویر کھینچ رہی ہے۔ اگر فوٹوگراف کے کیمرہ کے سامنے تم غمگین و آزردہ نظر آؤگے تو ویسا ہی عکس پڑیگا اور تصویر بری معلوم ہوگی۔ روزانہ برتاؤ میں بھی تمہارے شکل و صورت کا عکس دلوں پر پڑتا ہے۔ وہاں تصویریں رہتی ہیں پھر آکاش کے لطیف طبقات میں جو تمہاری شکل کا عکس پڑ رہا ہے وہ سب سے زیادہ دیرپا ہوگا۔ مانا۔ تم پر ترددکا بوجھ ہے مانا زندگی کے خارستان میں تمہارے ہاتھ پاؤں سب زخمی ہوگئے ہیں پھر بھی کچھ پرواہ نہیں۔ ہنسی خوشی میں دن کاٹو۔

ایسا بھی ممکن ہے تم خودغرضی کی مصیبت میں گرفتار ہو تم نے دکھ اٹھا کر سب سے منہ پھیر رکھا ہے تم سوچتے ہو۔ کہ سب سے زیادہ تمہاری ہی زندگی وبال جان ہے تم اپنے لئے آپ دکھی بنتے ہو۔ پھر بھی ہم یہی کہیں گے ہشاش بشاش رہو۔

تم کو کیا استحقاق ہے کہ تم اپنے رنج و تفکرات کی بدنما تصویر اور ناخوشگوار عادات دوسروں کو دکھاتے رہو؟ کیا ان کو اپنا دکھ نہیں ہے؟ دوسروں کے سامنے چہرہ پر شکن رکھنا۔ مردنی صورت بنائے رکھنا صددرجہ کے سفلہ پن کی عادت ہے۔

سنو۔ خوشی و مسرت میں رہنے کی عادت سیکھو۔ ہم کہہ دیتے ہیں کہ پچھتر فیصدی تمہارے تفکرات صرف خیالی اور تمہارے من کے گھڑے ہوئے ہیں۔ اگر ان کی اصلیت بھی ہو۔ اور سچ مچ تمہارا دیوالہ ہی نکلنے والا ہے۔ تم سمجھتے ہو کہ دنیا تم کو نگل جائیگی۔ تب بھی خوشی کی زندگی بسر کرو۔ گرمی سردی برسات گذرنے والے ہی موسم ہیں۔ چناں نماند چنیں نیز ہم نخواہد ماند۔

ایک بات اور سن لو۔ دنیا میں ہر شے اپنے ہمجنس کی طرف رجوع رہتی ہے۔ یہ قدرت کا ایک زبردست قانون ہے اگر تم خوش ہو تو خوشی کے ذرات تمہارے دل کی طرف رجوع ہونگے۔ اگر دکھی ہو تو دکھ کے سامان خود بخود چاروں طرف سے تم پر حملہ کرینگے۔ جس طرح گنا آکاش سے میٹھے خواص لیتا ہے اور لال مرچ کڑوے ذرات کو اپنی طرف کھینچتی رہتی ہے ویسے ہی جیسا تم نے دل کو بنا رکھا ہے اسی قسم کے سامان اس طرف ہو نگے اس لئے ہم کہے دیتے ہیں کہ فکر و تردد میں بھی ہشاش بشاش رہو۔ م

# جلسہ الوداعی مولانا حالی صاحب

حیدرآباد کی نامہ نگار ہمیں اطلاع دیتا ہے کہ ۱۸ جون [illegible]ء کو ساڑھے پانچ بجے شام کے سیف آباد میں نواب لیاقت جنگ بہادر کی کوٹھی پر اہل حیدرآباد نے ایک الوداعی جلسہ بصدارت حضرت ملا عبدالقیوم صاحب مدظلہ منعقد کر کے جناب شمس العلما مولانا الطاف حسین حالی کی خدمت میں اڈریس پیش کیا ہے۔ اڈریس میں مولانا کے لئے قومی خدمات کا ذکر تھا جو انہوں نے مسلمانان ہند کے سپرد کر رکھے ہیں ان کی اصلاح میں اور نیز اردو لٹریچر کی اصلاح میں سر سید مرحوم کے دوش بدوش رہکر فرمائی تھیں۔ اڈریس ایک نہایت عمدہ آبنوس کی بنی ہوئی کشتی نمایاں میں پیش کیا گیا۔ اس جگہ اس اڈریس کی ایک نقل ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج کرتے ہیں۔

**جناب والا** - اہل حیدرآباد کے لئے یہ کچھ کم باعث فخر و مسرت نہیں کہ آپ جیسا فاضل، صاحب دل اور ہمدرد بنی نوع انسان اس شہر میں آئے۔ چند روز قیام رکھے اور ہم لوگوں کو اپنی صحبت سے مستفیض کرے۔ آپ کے احسانات ہمارے ملک اور قوم پر ایسے نہیں کہ وہ ہمارے شکریہ کے محتاج ہوں۔ بلکہ وہ ہم پر ایسے چھائے ہوئے ہیں کہ ان کے شکریہ سے عہدہ برآ ہونا ہماری طاقت سے باہر ہے۔ سر سید مرحوم نے جو بے بہا اور بے ریا کوششیں مسلمانوں کو بیدار کرنے کے لئے کیں وہ محتاج بیان نہیں۔ انہوں نے انہیں ان کی ہیبت ناک حالت کا مرقع کھینچکر دکھایا۔ ڈرایا، دھمکایا، پھسلایا، پچکارا۔ دنیا کے نشیب و فراز دکھائے۔ کبھی لڑا کبھی ملا۔ کبھی ان کی حالت پر ہنسا اور کبھی رویا۔ نرمی اور سختی۔ ترشی اور شیرینی سب سے کام لیا۔ جھنجوڑا اور جھنجوڑ کر جگایا۔ برا بھلا کہا اور پھر گلے لگا لیا۔ مگر وہ کچھ ایسے نیند کے متوالے تھے کہ خبر نہ ہوئی اور بہت کم لوگوں نے اس کا ساتھ دیا۔ مگر جب آپ کی درد بھری آواز اور جادو بھری پکار ان کے کانوں تک پہنچی تو ان کے دل ہل گئے اور آنے والے وقت سے ڈر کر چونکے تھے اور اس رستہ پر پڑ لئے جو اس فدائی قوم نے بتایا تھا۔ اس میں ذرا مبالغہ نہیں کہ سر سید کے مشن کو آپ سے زیادہ کسی سے مدد نہیں ملی آپ زیادہ تر اس سے شکریہ کے اس لئے بھی مستحق ہیں کہ جب سے آپ نے قلم اٹھایا کبھی کوئی تصنیف اپنے ذاتی منفعت کے لئے نہیں کی بلکہ محض ملک کی بہبودی اور فلاح کے لکھنے کے بعد وہ آپ کا مال نہیں رہا بلکہ ملک کا مال ہو گیا اور اس سے بھی بڑھکر یہ بات ہے کہ آپ نے ہمیشہ ایسے مضمون پر قلم اٹھایا جس کو اثر فائدہ اور دلچسپی لازم ہے۔ مجالس النسا سے لیکر حیات جاوید تک اور مسدس حالی سے لیکر چپ کی داد تک آپ کی کل تصانیف حب وطن اور فلاح قوم سے بھری ہوئی ہیں۔ اور اگرچہ آپ کی گذشتہ تیس سال کی کوششیں ضایع تو نہیں گئیں لیکن اس میں شک نہیں کہ اہل ملک نے اس کی پوری قدر نہیں کی مگر ہمیں یقین ہے کہ زمانہ اگرچہ دیر آشنا ہے مگر اپنے محسنوں کو بھولتا نہیں۔

ہماری شاعری جو ابتدا سے ایک اندھی گلی میں بند پڑی تھی اور جس کی ساری جولانیاں اور بلند پروازیاں اسی ایک تو چیپ محدود تھیں۔ آپ ہی نے اس کی خبر لی اور اسے اس تنگ و تاریک اندھیرے سے نکال کر وسیع میدان میں لا کھڑا کیا۔ ہمارے شاعر ایک مدت سے روتے آتے تھے کہ [illegible] مگر آپ نے انہیں ایسے سینکڑوں ہزاروں میدان بتا دیئے ہیں کہ جن کے دامن کبھی خالی نہیں ہونے پاتے۔ آپ نے اردو شاعری میں جو انقلاب پیدا کیا ہے اس کا اثر ہم روز بروز محسوس کر رہے ہیں اور اگر ہمارے شعرا نے اس کی طرف توجہ کی تو ہمیں یقین ہے کہ تھوڑے سے زمانہ میں ہماری اردو شاعری کا رتبہ بہت بلند ہو جائیگا۔

جس طرح آپ نے شاعری میں نئی راہیں نکالیں اور حسن پیدا کیا ہے اسی طرح اردو نثر میں بھی آپ نے متانت، قوت اور شگفتگی پیدا کی اور نئی ترکیبوں اور نئے اسلوبوں کو رواج دیا ہے۔ حیات جاوید میں اس کی سب سے بڑی شہادت موجود ہے۔ زبان اور مضمون ہر دو لحاظ سے یہ کتاب بے مثل ہے۔ اور فن بایوگرافی کا اگر خیال کیا جائے تو [illegible] کوئی کتاب اردو، فارسی، عربی زبان میں اس کی ٹکر کی نہیں لکھی گئی۔ حیات جاوید لکھکر آپ نے صرف یہی احسان نہیں کیا کہ ہمارے قوم کے سب سے بڑے شخص کے حالات اور کارنامے بیان کر کے ہمیں عبرت اور قومی ہمدردی کا سبق سکھایا۔ بلکہ جب تک یہ کتاب نہ لکھی جاتی قوم کے ہر فرد پر اس کا بوجھ رہتا آپ نے یہ حق ادا کر کے ہم سب کو اس بار گراں سے سبکدوش کر دیا۔

اس کے علاوہ آپ نے ملک کی تمدنی اور اخلاقی حالت پر وقتاً فوقتاً جو پرزور اور پر درد نظمیں اور نثریں لکھی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ملک کے حالات کو کیسی غائر نظر سے دیکھا ہے اور اس کی فلاح و بہبودی کا کس قدر خیال ہے۔ اس پر بیان کی جدت زبان کی صفائی اور شیرینی نئی جستجو اور تلاش اور سب پر بڑھکر درد جو ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہے دلوں پر جادو کا کام کرتا ہے۔ خاص کر آپ نے بے زبان فرقہ نسواں کی چپ کی جو داد دی ہے۔ وہ نہایت قابل تحسین اور لائق شکر ہے آپ کی درد بھری اور دل کو ہلا دینے والی مثنوی مناجات بیوہ اور آخری بے نظیر نظم چپ کی داد ہمارے قول کی شاہد ہیں آپ کا یہ احسان مدتوں یاد رہے گا۔

علمی اور دماغی قابلیتوں کے علاوہ ہم آپ میں ایک اور بڑی خوبی پاتے ہیں۔ جس کا ذکر اس موقعہ پر کئے بغیر نہیں رہ سکتے وہ آپ کا وسیع اخلاق اور صلح کل مشرب ہے۔ آپ کی تمام تصانیف میں کہیں تعصب کی بو نہیں پائی جاتی۔ آپ نے سب فرقوں اور سب مذہبوں اور سب ملتوں کو ایک نظر سے دیکھا ہے خوش اخلاقی اور بے تعصبی کے سوائے آپ میں سچی انسانی ہمدردی کا جذبہ محبت اور ایثار کی ایسی خوبیاں ہیں جو خدا اپنے برگزیدہ لوگوں اور خاص بندوں کو عطا فرماتا ہے۔ جس کا جو پاکیزہ اثر اوروں پر پڑتا ہے وہ ہزارہا اخلاقی کتب کے مطالعہ سے کہیں بڑھکر ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ آپ کو زمانہ دراز تک خوش و خرم اور صحت کے ساتھ زندہ رکھے۔ اور ملک آپ کے فیض سے اسی طرح مستفیض ہوتا رہے۔

مولانا [illegible] علامہ دکن نے کھڑے ہوکر اس اڈریس کو پڑھا۔ جس کے بعد مولانا حالی کھڑے ہوئے اور جواب میں نہایت فروتنی اور انکسار کے ساتھ اپنے جذبات کا اظہار کیا اور فرمایا مجھے اس کا بہت صدمہ ہے [illegible] اس کے کہ میری کوششوں کا ذکر بھی اتفاق ہوتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہندو مسلمانوں میں اور نیز مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں روز بروز نفاق بڑھتا جاتا ہے اور کوئی صورت بہتری کی نہیں معلوم ہوتی۔ کاش ہم سب ہندو و مسلمان متفق ہو جاتے اور سب ملکر ایسی کوشش کرتے کہ ہندوؤں کے ساتھ مسلمان اور مسلمانوں کے ساتھ ہندو ملے جلے ترقی کے اسٹیج پر آفتاب و مہتاب بنکر نظر آتے۔ آخر میں مولانا نے اعلیٰ حضرت خلد اللہ ملکہ کی دعائے ترقی عمر و اقبال میں دو شعر پڑھے اور اپنے جواب کو ختم فرمایا۔ اس کے بعد حضرت صدر انجمن صاحب نے چند رباعیاں مولانا حالی کی تعریف میں پڑھیں اور مولانا کی خدمات قوم کا حوالہ اڈریس کے الفاظ کی جانب فرما کر حاضرین کو جتایا کہ ایسے محسنات روزگار کا وجود خواہ کتنی ہی کم مدت کے لئے ہو تاہم غنیمت الٰہی ہوتا ہے اور ہمیں مولانا حالی کا شکریہ ادا کرنے کہ یہاں تشریف [illegible] افزائی فرما کر ہم حیدرآبادیوں کو اپنے فیض صحبت سے عزت بخشی انکی ترقی عمر اور تندرستی کی دعا مانگنا چاہیئے۔ اس کے بعد جلسہ برخاست

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## گانا اور درازی عمر

اکثر دیکھا گیا ہے کہ ہر ایک ملک میں بانسری بجانے والے اور گویوں کی عمر زیادہ ہوتی ہے اور اس میں کچھ تعجب نہیں ہے کہ گانا درازی عمر کا سبب ہوتا ہے کیونکہ آواز نکالنے کی باقاعدہ مشق اور ورزش سے پھیپھڑے میں ہوا کو بھرنے اور نکالنے کی پوری مہارت ہو جاتی ہے۔ اعضائے تنفس مضبوط ہو جاتے ہیں۔

تن کی تندرستی سے زندگی کا بہت بڑا تعلق ہے پھیپھڑہ کے ٹھیک ہونے سے خون صاف ہوتا ہے۔ اور اس لئے دیگر اعضائے رئیسہ بھی صحت کی حالت میں رہتے ہیں تمام جسمانی ورزشوں میں سانس کا ٹھیک طور پر لینا ہی بڑا ضروری اصول ہے مسٹر سینڈو کہتا ہے کہ جو لوگ زیادہ بیٹھنے کے عادی ہیں وہ ہوا بہ صرف منہ سے لیتے ہیں بجائے اس کے کہ اس کی مقدار کافی سینے کے اندر لیں۔

جب یہ اصول درست ہے تو ذرا بھی تعجب نہ ہونا چاہیے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ بین بجانے والے یا بانسری اور بینڈ باجہ بجانیوالے لوگ تندرست اور طویل العمر ہوتے ہیں

جلسوں میں تقریر کرنیوالے لوگ بھی عموماً زیادہ عمر حاصل کرتے ہیں بشرطیکہ وہ تقریر میں آواز کا استعمال مناسب طور پر کرنا جانتے ہوں۔ اور یہی وجہ ہے کہ پادری لوگ جنکو عموماً وعظ کرنا پڑتا ہے۔ طویل العمر ہوتے ہیں۔

---

## دودھ بطور دوا کے

ہر شخص جانتا ہے کہ دودھ ایک نفیس غذا ہے مگر امریکہ میں ڈاکٹر فلپ جیکب بیلی نے ۲۵ سال سے بجز دودھ کے اور کچھ نہیں کھایا۔ اور ہر قسم کے امراض کا علاج وہ اسطرح کرتا ہے۔ کہ مریضوں کو بجز دودھ کے اور کوئی غذا نہیں دیتا۔

یہ شفاخانہ نیوجرزی میں واقع ہے یہاں مریضوں کو صرف دودھ دیا جاتا ہے۔ ہر ایک بیمار ۳ گیلن سے ۴ گیلن تک روزانہ دودھ پی جاتا ہے اور ہر ہفتہ کئی پونڈ وزن میں بڑھ جاتا ہے نہایت تندرست اور اعلیٰ درجہ کی گائیں ایک خوشنما سبزہ زار میں چرتی ہیں اور ایک اونچے ہوادار مقام پر نہایت مصفا کمروں میں بیمار رکھے جاتے ہیں

جو لوگ اس شفاخانہ میں صحت یاب ہو چکے ہیں اور انکا وزن چند ہی ہفتوں میں دس بارہ سیر تک بڑھ گیا ہے وہ ایک بیمار کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ کھائی کچھ نہ کہو صرف دودھ پیو۔

اس علاج کے متعلق نہ کبھی اشتہار دیا گیا نہ اس کا اخباروں میں ذکر ہوا۔ تو بھی وہ ہمیشہ مریضوں سے پُر رہتا ہے۔ جو مریض صحت یاب ہو کر نکلتا ہے وہ دس بیس آدمیوں کو مطلع کرتا ہے کہ دودھ نے کیا معجزہ دکھلایا ہے۔ جو لوگ اس جدید علاج کے حیرت انگیز نتائج بیان کرتے ہیں ان میں نیویارک کے سوداگر۔ مدبر۔ وکلا و مصنف ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ اور علاج سے ایسی جلدی طاقت حاصل ہوتی اور وزن بڑھتا ہے۔ اگر کسی اجنبی آدمی سے ذکر کیا جائے تو اسے یقین نہ آئے

ایک عورت نے کہا کہ میں گذشتہ جولائی سے یہاں زیر علاج ہوں اُس وقت میرا وزن سو پونڈ تھا مگر اب ۱۷۰ پونڈ ہے

ڈاکٹر بیلی کے شفاخانہ میں مریضوں کو نہ چھوٹی حاضری نہ پانی ہے نہ بسکٹ۔ نہ چائے نہ کافی۔ نہ گوشت نہ روٹی نہ دوپہر کا کھانا نہ شام کا مگر کھانے کے وقت تازہ اور عمدہ دودھ دیا جاتا ہے۔

پہلے ہفتہ میں ۳ گیلن روزانہ اور دوسرے ہفتہ میں ۴ گیلن تک روزانہ دودھ دیا جاتا ہے۔ دودھ اور آرام اور تازہ ہوا اور کھلی ہوا میں سونا۔ بس یہ علاج ہے جو ہر ایک مریض کے لئے ڈاکٹر بیلی کے شفاخانہ میں برتا جاتا ہے۔

---

## سفید داغ

پنڈت اوتم چند تواڑی حکیم درباری ریاست پٹیالہ رقمطراز ہیں:۔

مجھے مرض برص یعنی جسکو سفید کوڑھ کہتے ہیں ۱۸۹۴ء میں ہو گیا تھا طب کی کتابوں میں اسکا علاج بذریعہ ادویات گرم خشک کہا گیا ہے اور مرض کا سبب مادہ بلغم خام خیال کیا گیا ہے چونکہ مجھے پیدائشی مادہ امراض صفراوی سے خاص تعلق تھا اور طرح طرح کے امراض صفراوی مثلاً رعاف و نفث الدم ذات الریہ وغیرہ وغیرہ امراض قبل از برص ہو چکی تھی اسلئے بعد غور و فکر میں نے اپنا علاج بہ خلاف کتب بذریعہ ادویات سرد و تر کیا چنانچہ بفضل خدا کامیابی ہوئی عرصہ گذرا مدہا معزز آدمی شاہد ہیں میں عنقریب اسکا ایک مفصل رسالہ تالیف کر کے حق تالیف منتجہ دلشاد کو دیدوں گا بالفعل تمام ناظرین بذریعہ خط و کتابت بلا کسی اجرت یا فیس کے مجھ سے علاج کرا سکتے ہیں۔

پتہ۔ پنڈت اوتم چند تواڑی حکیم درباری ریاست پٹیالہ

---

# کیسر کی کیاری

ایک مقدمہ فوجداری میں ایک ظریف کسان بطور گواہ کے پیش ہوا۔ چالاک وکیل نے فریق ثانی کی شہادت کو لگاؤ اور بناوٹی ثابت کرنے کے لئے جرح میں فضول سوالات کرنے شروع کیے۔

**وکیل**۔ شاید یہ صحیح نہیں ہے کہ تم نے کہا تھا کہ اگر فریق ثانی ہمیں زیادہ رقم دیتا تو تم اس کے حق میں گواہی دینے کو تیار تھے۔

**کسان**۔ یہ بالکل غلط ہے لیکن فرض کرو کہ یہ سچ ہو تو اب یہی سوال مجھے کر لینے دیجئے۔ وکیل صاحب اگر آپکو زیادہ فیس ملتی تو کیا آپ دوسرے فریق کی وکالت نہ کرتے؟۔

---

**فقیر کی دعا**۔ ایک شخص نے ایک فقیر کو دوانی دی کیونکہ اس کی جیب میں کوئی پیسہ موجود نہ تھا اور کہا کہ تم سات پیسہ کے میرے قرضدار رہے۔

**فقیر**۔ بیشک جناب اور جبتک میں آپکا قرض ادا نہ کروں خدا کرے آپ زندہ رہیں۔

---

رسالہ کا سوار ایک روز اپنے گھوڑے کے ملنے اور ٹہلانے میں مصروف تھا اس اثنا میں ایک پیدل پلٹن کا جوان آیا اور بڑی بے فکری سے کھڑا تماشہ دیکھتا رہا۔

**سوار**۔ کیا تم رسالہ میں بھرتی ہونیکی آرزو نہیں رکھتے؟

**انفنٹری کا جوان**۔ ہاں میں رسالہ میں بھرتی ہونا چاہتا ہوں مگر گھوڑے کی حیثیت سے۔

---

**شناخت حلیہ**۔ ایک جگہ ایک نعش کی تحقیقات ہو رہی تھی لوگ شناخت کیلئے بلائے گئے۔ ایک شخص نے کہا کہ یہ میرے فلاں دوست کی نعش ہے جو تین ہفتہ سے غائب ہے۔

**پولیس آفیسر**۔ تم کوئی خاص نشان بتلا سکتے ہو

**شناخت کنندہ**۔ کیوں نہیں۔ مرحوم ہکلا تھا اور ہر ایک لفظ لکنت کے ساتھ بولتا تھا۔

## عرق النسا یعنی کلسہ بیجا نیکی بیماری اور امراض جگر

مریض ۳ سال کٹ بابھ میں "ہسٹیریا" اور تمام ڈاکٹروں نے اس کا مرض لاعلاج بتایا۔

مسٹر ہنری باکسر ۳۔ ڈیٹ مبک روڈ دراور بائبل (انگلینڈ) سے تحریر فرماتے ہیں:۔

جنٹلمین۔ میری زوجہ کو ڈودن صاحب کی درد کمر اور گردہ کی گولیوں سے جو فائدہ ہوا ہے اس کے لئے میں آپ کا از حد مشکور ہوں۔ پچھلے سال اس نے عرق النسا اور درد کمر کے مرض سے ایسی سخت تکلیف اٹھائی کہ اس کے اعضا بالکل بیکار ہوگئے تھے اس کے لئے اپنی ٹانگوں سے چلنا ناممکن تھا اس لئے مجھکو اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانے کے لئے بچہ کی مانند گود میں اٹھاکر لیجانا پڑتا تھا۔ ڈاکٹر نے اس کا لندن میں بود و باش رکھنا اس کی صحت کے لئے مہلک بیان کیا اس لئے میں اس کو شیر لس میں اس کے عزیزوں کے پاس لے گیا اگرچہ آب و ہوا کی تبدیلی سے اس کو کسی قدر فائدہ ہوا لیکن وہ پھر بھی چلنے پھرنے کے قابل نہ تھی اور تین ماہ کے بعد ایک چھوٹی سی گاڑی میں لٹاکر ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجاتے تھے۔ یہاں مجھ سے میرے ایک دوست نے ڈودن صاحب کی گولیوں کا ذکر کیا اور میں نے آزمائش کے لئے چند بکس منگوائے ان کے استعمال سے میری بیوی کو تھوڑے ہی عرصہ میں حیرت انگیز فائدہ ہوا اور میں نے کئی اور بکس منگوالئے۔ اور صرف انہی گولیوں کا استعمال جاری رکھنے سے وہ روز بروز تندرست ہوتی گئی اور اب وہ پیشتر کی نسبت بالکل ایک نئی عورت ہے اور یہ حیرت انگیز تبدیلی صرف ڈودن صاحب کی گولیوں کے ۱۰ بکسوں کا نتیجہ ہے۔ بس ہم نہایت خوشی سے اپنے اس خط کے شایع کرنے کی اجازت دیتے ہیں (دستخط) ہنری باکسر

اس خط کے موصول ہونے کے چند ماہ بعد ہم نے اپنا ایک قایمقام مسز باکسر کے پاس بھیجا جس سے انہوں نے بیان کیا کہ میں آجتک بدستور پوری تندرستی میں ہوں اور گھر کا تمام کام خود کرتی ہوں اور اب بھی میں کبھی کبھی ڈودن صاحب کی گولیاں استعمال کرتی ہوں مسٹر باکسر نے بھی کہا کہ میں ہمیشہ ڈودن صاحب کی گولیوں کا بکس اپنے مکان میں رکھنا پسند کرتا ہوں جس نے میری زوجہ کی جان بچائی ہے میری بیوی اب پوری تندرست ہے اس کے تمام رشتہ دار اس کے اسطرح صحتیاب ہونے پر تعجب ظاہر کرتے ہیں کیونکہ کسی کو اس کے بچنے کی امید نہ تھی۔ مجھے ان ڈاکٹروں کے وہ آخری فیصلے یاد ہیں جب انہوں نے کہا تھا کہ میری بیوی ہرگز جانبر نہیں ہوسکتی لیکن ڈودن صاحب کی گولیوں کے صرف تیسرے بکس نے ایسی معجزنمائی کی کہ مجھے مایوسی کا بالکل خطرہ نہ آیا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ انہی گولیوں کے طفیل میں اب اسکو پوری تندرستی میں دیکھتا ہوں پس ان حیرت انگیز گولیوں کا شکریہ ظاہر کرنا الفاظ کی طاقت سے باہر ہے۔

ڈودن صاحب کی درد اور گردہ کی گولیاں فی جس روپیہ کے حساب سے یا ۶ بکس ۱۰ روپے کے نرخ سے تمام عطاروں اور دوافروشوں سے مل سکتی ہیں۔ یا براہ راست ذیل کے پتہ سے درخواست آنے پر بلا محصول روانہ کئے جاسکتے ہیں

فاسٹر میکلاین کمپنی - ۲۸ ڈینز سٹریٹ
اکسفورڈ سٹریٹ - لندن - انگلینڈ

---

## وسیلۃ السعادت

یہہ کتاب نایاب حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب رحمۃ اللہ نقشبندی سرہندی کی مکتوبات جلد ۲ کا ترجمہ موسوم ہے اور سب سے پہلے دفعہ ہمارے مطبع میں طبع ہوئی ہے۔ شائقین و اہل تصوف کے لئے یہہ کتاب قابل دید اور سبق حاصل کرنیکا ذریعہ ہے۔ مطبع ہذا اور مدرسہ عربی سہارنپور میں اول مدرس کی قیمت ۱۲ سے مل سکتی ہے و جو صاحب زیادہ خریدار ہوں ان کے لئے ۱۰ فی صدی کی رعایت ہے۔

**المشتہر** منیجر مطبع ظہور پریس لودیانہ پنجاب

---

## ضرورت

ایک سیویلین اسسٹنٹ سکول ماسٹر کی پلٹن نمبر ۳۲ سکھ پاینیرز چھاونی انبالہ کے لئے ضرورت ہے - ۲۵ ماہوار تنخواہ ملے گی - اُمیدوار مڈل یا انٹرنس پاس شدہ ہو - کھتری یا مسلمان کو ترجیح دیجاویگی - درخواست معہ سرٹیفکیٹس کی کاپیوں کے جو واپس نہیں کی جائینگی - ہونی چاہیئے تمام درخواستیں بنام - کوارٹر ماسٹر صاحب پلٹن نمبر ۳۲ سکھ پاینیرز چھاونی انبالہ آنی چاہیئیں -

---

# دی ڈائمنڈ جوبلی فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

بسرپرستی عالی جناب ہز ایکسیلینسی لارڈ کرزن سابق وائسرائے و گورنر جنرل آف انڈیا

سرمایہ ۳۵۰۰۰ روپیہ

جو کہ ۳۵۰۰ حصوں میں منقسم ہے اور ہر ایک حصہ مالیتی ۱۰ روپیہ ہے

## ڈایرکٹران

۱۔ رائے بہادر پنڈت بھاگرام صاحب سی۔ آئی۔ ای گورنمنٹ پنشنر و سابق مشیر ریاست ہائے جموں و کشمیر۔
۲۔ مسٹر صاحب دیوان پنڈت دیا کشن صاحب کول بی۔ اے پرائیویٹ سکتر ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کشمیر۔
۳۔ رائے بہادر مسٹر پیارے لعل صاحب سابق انسپکٹر مدارس و فیلو آف پنجاب یونیورسٹی دہلی
۴۔ سردار سندر سنگھ صاحب سابق خزانچی یوگنڈا ریلوے
۵۔ لالہ ایشری پرشاد صاحب خزانچی گورنمنٹ آنریری مجسٹریٹ پروپرائیٹر کارخانہ سرز گلاب رائے مہرچند ساہوکاران۔
۶۔ لالہ چھجو رام صاحب رئیس جنرل کنٹریکٹر
۷۔ نواب احمد خاں صاحب رئیس دہلی
۸۔ لالہ کرشن گوپال صاحب ورما بی۔ اے۔

## صحت قایم رکھنے کے لئے

صرف جوبلی ملز کا میدہ خرید فرمائیے

ہمارا میدہ بالکل صاف اور بغیر کسی آمیزش کے ہے۔ اسکے استعمال سے قوت ہاضمہ درست رہتی ہے۔

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ شمالی ہند میں صرف یہی میدہ کا کارخانہ ہے جو آپ کی سرپرستی اور قدر دانی کے لائق ہے۔ کسی اور جگہ سے خرید نہ فرمائیں جب تک آپ ہمارے میدہ وآٹا۔ بورا۔ چوکر وغیرہ کے نمونہ بمعہ قیمت ملاحظہ نہ فرمالیں۔

## سرمایہ محفوظ کرنے کا نہایت عمدہ طریقہ

ہمارے نامی گرامی اور مشہور و معروف ڈائرکٹران نے نہایت مناسب شرایط پر زرامانت قبول کرنے کا رزولیوشن پاس کیا ہے۔ اور حصہ داران کمپنی کو ایک مزید رعایت کا موقع دیا ہے اور اس لئے ہم اپنے حصہ داروں اور پبلک سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہماری شرائط منگوا کر ملاحظہ فرمائیں اور ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ سرمایہ محفوظ کرنے کے لئے کسی اور بینک میں اس سے بہتر طریقہ نہیں ملیگا۔ شرائط زرامانت و پراسپکٹس برائے خرید حصص اور نیز ہر قسم کی خط و کتابت بنام

**رامچند اینڈ کمپنی منیجنگ ایجنٹس ہونی چاہئے**

---

# امپیریل آیل سوپ اینڈ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

ہر قسم کے اعلیٰ درجہ کے صابن منہہ ہاتھ دہونے کے اور ویسی صابن ہر قسم کے کپڑہ دہونیکے نوایجاد کلوں اور نئے طریقہ سے تیار ہوتے ہیں عورتیں اور بچے جنکی جلد نازک ہوتی ہے بلا خطر استعمال کر سکتے ہیں

## ہر قسم کے تیل

مثلاً تیل سرسوں خالص تیل تل تیل ارنڈی اور دیگر اقسام کے تیل نہایت عمدہ صاف و شفاف اعلیٰ درجہ کے کلوں کے ذریعہ تیار ہوتے ہیں اور ہر اقسام کی کھل بھی ہر وقت تیار رہتی ہے۔

## لوہے کی ڈہلائی کا کارخانہ

اس کے ساتھ لوہے کی ڈھلائی کا کارخانہ جاری کیا گیا ہے جس میں ہر قسم کی مشینیں اور اس کے پرزہ کھراد و پلیاں لوہے کے کولہو بیلنے بیلنہ۔ جنگلہ۔ کٹہرہ و دیگر سامان عمارتی و دہرے و بٹہ نہایت عمدہ خوبصورت پورے وزن کے اور عمدہ مال کے تیار ہوتے ہیں علاوہ اس کے ہر ایک شے کھراد و رندہ کی جاتی ہے اور شافٹ بھی تیار کیا جاتا ہے۔

## ہینڈلوم فیکٹری

علاوہ مذکورہ الصدر کے ہینڈلوم فیکٹری بھی ایجاد کردی گئی ہے جس میں ہینڈلوم لکڑی و لوہے کے تیار کیے جاتے ہیں تمام سامان ایسا عمدہ لگایا جاتا ہے کہ جس کے ساتھ دیگر کارخانجات کے ہینڈلوم کی نسبت یہہ ایسے ایجاد کئے گئے ہیں کہ چلنے میں زیادہ آسانی ہوئی اور اگر اور دن بھر میں ۲۵ گز کپڑا تیار کر سکتی ہیں تو یہ کم از کم ۳۰ گز تیار کریگا اور قیمت میں لحاظ سودیشی کی ترقی کا مد نظر رکھا گیا ہے۔ فہرست نرخنامہ یا دیگر حال دریافت کرنا ہو وے تو ذیل کے پتہ پر درخواست آنی چاہیئے۔

**المشتہر رامچند اینڈ کمپنی منیجنگ ایجنٹس دہلی**

رجسٹر نمبر ایل ۳۲۳

Rajistred No L 02[illegible]





نمبر (۲۵) لودیانہ شنبہ ۲۳ جون سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۴)


## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان و رکار آمد اقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے +

یہہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے بلکہ اس میں ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت و صنعت۔ زراعت و تجارت۔ حفظ صحت تہذیب اخلاق۔ سائنس و فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیرخواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سڈیشن اور رائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایکدوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کیجاتی ہے +

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| [illegible] | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ |
| | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صہ |
| [illegible] | پیشگی سالانہ اعلےٰ کاغذ پر | صہ ۱۲ر |

ہندوستان برما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ۱عہ۔ مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہیئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔

## اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ر | ۱۴ر | ۱عہ | ۲ہ | ۳ |
| نصف کالم | ۳۔ | عہ | للعہ | للعہ | معہ |
| پورا کالم | صہ | عہ | للعہ | معہ | ۱۰معہ |
| پورا صفحہ | عہ | ۲عہ | لعہ | ۸للعہ | ۱۲للعہ |

بطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونیکی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینے والو!

بلاشبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن یہہ غور کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فائدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرتا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلاکر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں۔ ایسے بھی اخبار ہیں جن میں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر بھی نہیں ڈالتے۔ اور شاید ہی اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسی کی نظر پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سودا کو خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں درجنوں سردار اس کے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ سنگھائی سے لیکر بنجاب اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اس کے قدردان نہوں بعض آدمیوں سے لیکر ڈپٹیوں تک ہر درجہ و ہر پیشہ کے لوگ اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجا اور نواب خریدار اگر آپ تو پہنے والے بیش[illegible]

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

سہارا جو دیتے ہیں زندگانی کا ٭ آدمی بلبلہ ہے پانی کا ٭

ہم خرما ہم ثواب ٭

خریداران آرمی نیوز کے سوا دنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ بیس گنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثا کو مل جائے۔ جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے۔

## قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زائد چندہ لیکر نہیں بلکہ سر العل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کر کے بطور چندہ رفاہ عام کی غرض سے قائم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد دی جائیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا

(۲) ہر سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا۔ مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ سے چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریدار کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیاں کی بیوگان اور ولدان کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہیں تو اس صورت میں دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایک ماہ کے اندر دفتر اخبار ہذا میں اطلاع دینی چاہئے۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک ترین مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہوں کے بیانات کی نسبت ارسال کرنی چاہئے۔

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض مثل سل۔ دق۔ تپ محرقہ۔ طاعون۔ فالج۔ لقوہ یا انترکی بخار یا پیچش و اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اٹھانے کے مستحق نہ ہونگے۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے افسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچ کر نہیں ٭

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں دوبارہ خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا۔ اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائینگے۔ اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے۔ لیکن چندہ کسی حال میں کم نہیں ہے۔

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں ان کے ورثا کا حق نہ ہوگا۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو تو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدھ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد ملیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایک سال تک اخبار خریدے جس کا پیشگی چندہ چار روپیہ امدادی رقم میں سے وضع کر کے باقی روپیہ اس کو دیا جایا کریگا۔ اور اخلاقی فرض ہوگا کہ اور لوگوں کو خریدار بنائے۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے۔ کمپنی کا فیصلہ بہر حال قطعی سمجھا جائیگا۔ اور کمپنی کی ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائے۔ عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کی جائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قائم ہو۔

نوٹ سنہ ۱۹۰۳ء کی بابت برما ملٹری پولیس کے صوبیدار شبدیال مرحوم کے ورثا کو [illegible] روپیہ امداد دی گئی ہے ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۸۰ روپیہ مندرجہ ذیل خریداران کے ورثا کو دیا گیا ہے کوٹ دفعدار صلابت خان نارنول۔ نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بارڈر ملٹری پولیس کوہاٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ۔

المشتہر

منیجر آرمی نیوز پریس لودیانہ

# آرمی نیوز

لودیانہ سہ شنبہ ۔ ۲۳ جون ۱۹۰۶ء

## ریلوے

ہندوستان کے سررشتہ ریلوے کی رپورٹ بابت ۱۹۰۵ء جو ریلوے بورڈ نے شایع کی ہے اسکا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہیں ہے۔ مطالعہ اخبارات سے جو لوگ محروم ہیں وہ بہت سی باتوں سے بے خبر ہیں۔ انہیں معلوم نہیں ہے کہ دنیا میں کیا ہوتا ہے وہ سچ مچ کنوئیں کی مینڈک کے مشابہ ہیں تم کسی شخص سے جس کو کبھی اخبار پڑہنا نصیب نہیں ہوتا ذرا دریافت کرکے دیکھو کہ کتنی میل ریلوے ہندوستان میں جاری ہے۔ اور ان پر کتنے مسافر ایک سال میں سفر کرتے ہیں۔ اشیاء تجارت کی آمد و رفت کس قدر ہے۔ اور ایک معمولی سی بات کہ کتنے آدمی ریلوے کی بدولت روٹی کماتے ہیں تو بغلیں جھانکنے لگے گا شاید وہ یہ عذر کریگا کہ ان باتوں کے جاننے سے فائدہ ہی کیا ہے۔ تو ہم کہینگے کہ فائدہ آخر کس شے کے جاننے سے ہے۔ ہر ایک بات کے جاننے میں فائدہ اور نجاننے میں نقصان ہے۔ جس قدر کوئی زیادہ جانتا ہے اتنی ہی وہ نجاننے والوں پر فضیلت رکھتا ہے۔ اسی طرح کوئی جاہل کہہ سکتا ہے کہ علم جغرافیہ سے کیا فائدہ ہے (ریلوے بہی جغرافیہ کا ایک جزو ہے) لیکن اس نادان کو یہ خبر نہیں ہے کہ جاننا اور قبضہ میں لانا ایک ہی بات ہے۔ جس شے کو تمنے جان لیا تم اس کے مالک ہو۔ سولہویں صدی میں انگریز سوداگروں نے ہندوستان کا علم حاصل کرنا چاہا۔ پہلے ان کو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ ہندوستان کتنی دور اور کتنا بڑا ملک ہے۔ کولمبس مغرب کی راہ سے ہندوستان کی ہی تلاش میں چلا تھا کہ اتفاق سے امریکہ دریافت ہو گیا۔ آخر تاریخ نے ثابت کر دیا کہ ہندوستان کی دریافت اور یہاں کے باشندوں کی کمزوریوں کو جان لینے سے ہی برٹش سلطنت بر اعظم ہند میں قایم ہوئی جس کے سامنے سر اٹھانے کی ایشیا بھر میں کسی کو مجال نہیں ہے۔ تمام ملک اسی طرح فتح کئے جاتے ہیں کہ ان کا صحیح جغرافیہ معلوم ہو یعنی زمین کی حالت۔ دشمن کی جنگی طاقت اور ان کے آلات حرب اور قلعبندیوں کے صحیح نقشے تمہارے ہاتھ لگ جائیں۔ اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ کس سمت سے تمہیں چڑہائی کرنے میں کامیابی ہوگی۔ دشمنوں میں کس قدر فرقہ بندیاں ہیں اور کیونکر تم بعض کو طمع سے یا خوف سے اپنے ساتھ شامل کرکے باقیماندہ کی طاقت کو کمزور کر سکتے ہو۔ پس تمام ملک گیریوں اور فتح یابیوں کا راز جغرافیہ کا صحیح علم ہے۔

اگر اہل ہند جانتے کہ سٹیم انجن کیونکر بنائے جاتے ہیں لوہے کی پٹڑیاں کس طرح ڈہالی جاتی ہیں اور ریل کی سڑک کیونکر بچھائی جاتی ہے۔ اور دیسی سرمایہ سے گورنمنٹ کی ضمانت پر کیونکر کمپنیاں بناکر فائدہ اٹھایا جاتا ہے تو کئی ارب سرمایہ جو اہل انگلستان کا ہماری ریلوے میں لگا ہوا ہے۔ بجائے اس کے ہندی سرمایہ لگایا جاتا۔ اور دیسی ورکشاپ۔ دیسی ڈرائیور اور دیسی گارڈ اور تمام بڑی بڑی تنخواہوں کے دیسی ریلوے ملازم ہوتے۔ یہ محض نہ جاننے کی وجہ تہی کہ ہندوستان میں ریلوے بنانے کے لئے کمپنیاں لندن میں قایم ہوئیں۔ اور یہ محض نجاننے کی وجہ ہے کہ آجتک جہازرانی کی کوئی بڑی کمپنی ہندوستانیوں کی موجود نہیں ہے اور یہ صرف ہمارے نجاننے کا سبب ہے کہ چمڑا ہمارے مویشیوں کا اون ہماری بھیڑوں کی۔ کام کرنے والے ہمارے کاریگر اور مزدور مگر کانپور کی بوٹ فیکٹری اور وولن ملز سے فائدہ اٹھانے والے لندن کے اہل سرمایہ۔ اسی لئے تو ہم کہتے ہیں کہ جاننا برکت اور نجاننا لعنت ہے۔

پس جو لوگ نہیں جانتے ہیں انہیں معلوم کرنا چاہئے کہ سالگزشتہ میں ۹۰۷ میل ریلوے ہندوستان میں نئی جاری ہوئی جس سے ریلوے لائن کی کل میزان اس ملک میں ۲۸۲۸۵ میل تک پہنچ گئی۔ علاوہ ازیں ۳۲۹۰ میل لائن زیر تعمیر ہے۔ سالگزشتہ میں ۱۷ کروڑ ۵۶ لاکھ روپیہ تعمیر ریلوے پر صرف ہوا۔ اور تمام لائنوں کی مجموعی آمدنی سال ماسبق کی نسبت ۲ کروڑ ۳ لاکھ زیادہ تھی۔ اور خالص آمدنی میں ۸۶ لاکھ کا اضافہ تھا جس قدر سرمایہ ریلوے پر لگا ہوا ہے اس پر ۶ فیصدی سالانہ کی شرح سے منافع حاصل ہوا۔ یہ کیسے منافع کا کام ہے جبکہ ولایت میں عام شرح سود ۲½ یا ۳ روپیہ فیصدی سے زیادہ نہیں ہے۔

### مال اور مسافر

تجارت درآمد و برآمد کی ترقی اور اہل ہند میں شوقیہ اور فضول سفر کی خواہش پیدا ہونے سے مال اور مسافروں کی تعداد ہر سال بڑہتی جاتی ہے۔ اب تو سفر کے لئے ایک چھوٹا سا بہانہ چاہئے کمبھ یا پربھی۔ یا عرس یا معمولی سوشل اور پولیٹکل جلسہ میں لوگ دور دور سے سفر کرکے شامل ہوتے ہیں۔ حتی کہ لاہور میں کشتی کا دنگل دیکھنے کو ادہر پشاور سے اور ادہر دہلی تک سے شوقین لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ انجمن حمایت اسلام لاہور اور آریہ سماج لاہور اور گورو کل ہردوار کے سالانہ جلسوں پر بیس بیس ہزار آدمی سفر کرکے پہنچتے ہیں۔ بلکہ بعض شوقین تو کرکٹ میچ یا تھیئیٹر کا تماشہ دیکھنے کو دو تین سو میل کا سفر کرنا ایک معمولی بات خیال کرتے ہیں۔ اور ہردوار کے اشنان اجمیر اور پیران کلیر کے عرس پر تو لوگوں کے اوپر سفر کا جنون سوار ہو جاتا ہے۔ قرض لیکر بلکہ بھیک مانگ کر بھی بعض کے نزدیک تو وہاں پہنچنا ضروری ہے۔ ممکن ہے کہ لارڈ کرزن یا ان کا کوئی ہم خیال ریلوے پر سفر کرنے والوں کی روز افزوں زیادتی کو ملک کی خوشحالی کی دلیل قرار دیں لیکن ہم میں سے ہر شخص جانتا ہے کہ بہت سی اصلی ضرورتیں قربان کرکے یہ شوق پورے کئے جاتے ہیں۔ جس سے ریلوے کی آمدنی بڑہ رہی ہے شاید اور کسی ملک میں ایسے خبطی موجود نہوں لیکن ہندوستان میں لاکھوں مرد اور عورتیں پائی جائینگی جو مکان بیچکر۔ فاقہ کرکے۔ قرض لیکر۔ گھر والوں سے رہ جھگڑ کر ہردوار یا الہ آباد یا پیران کا سفر ضرور کیا کرینگے۔

اور جب سے ریلو کرنے کنسیشن دینے شروع کئے ہیں یہ خبط اور بھی ترقی پر ہے۔ سالگذشتہ میں مسافروں کی تعداد ۲۴ کروڑ ۸۰ لاکھ تہی جبکہ اس سے پہلے سال میں ۲۲ کروڑ ۷۰ لاکھ سفر کرنے والے تھے۔

اور آمدنی مسافروں کی بدولت ۱۲ کروڑ ۳۷ لاکھ تھی جبکہ سال ماسبق میں ۱۱ کروڑ ۶۷ لاکھ کی آمدنی تہی۔ تھرڈ کلاس مسافروں کی تعداد میں ایک کروڑ ۷۸ ہزار کا اضافہ تھا۔

مال تجارت سالگزشتہ کے اندر ۵۵ ملین ٹن کے قریب ریلوے پر لادا گیا جس سے ۲۶ کروڑ ۲۰ لاکھ کی آمدنی ہوئی۔ علاوہ گندم کے ۱۶۲ ملین ٹن غلہ اور ۱۱ لاکھ ۵۴ ہزار ٹن روئی کی آمد و رفت میں اضافہ ہوا اور گندم میں دس لاکھ ٹن کی کمی۔ کوئلہ کی کانوں سے ۸۴ لاکھ ۳۰ ہزار ٹن کوئلہ روانہ ہوا۔ سرکار کو ریلوے سے خالص بچت ۲ کروڑ ۶۳ لاکھ ۸۵ ہزار روپیہ کی رہی۔

ملازمان ریلوے۔

یکم جنوری ۱۹۰۶ء کو ریلوے جات ہند میں تمام ملازمان کی تعداد ۴ لاکھ ۵۲ ہزار ۵۰ شخص تھی ان میں ۶۵۳۵ یورپین ۹۱۷۵ یوریشین اور باقی دیسی۔ یورپین اور یوریشین میں سے ۱۳ ہزار بطور والینٹروں کے سرکاری فوج کے ضمیمہ کا کام دیتے ہیں۔

اگرچہ یورپین اور یوریشین ملازموں کی تعداد بمقابلہ دیسیوں کے قلیل نظر آتی ہے لیکن جس قدر بڑی تنخواہوں کے عہدے ہیں ۹۰ فیصدی یورپین نے فیصدی میں ہیں اور جو اُن سے باقی بچے ان پر یوریشین قابض ہیں۔ باقی وہ ذلیل چھوٹے کام جن میں محنت زیادہ اور تنخواہ کم ہے مثلاً چھوٹے چھوٹے اسٹیشنوں کی اسٹیشن ماسٹری پاسنگری پوائنٹس مینی اور بوکنگ کلرکی۔ انہیں میں پانی پلانے والے جھنڈی دکھانے والے۔ گوڈوں کلرک اور دیگر عہدیدار شامل ہیں۔

یہاں یہ عذر نہیں کیا جا سکتا تھا کہ حکومت کے اعلیٰ عہدے مصلحتاً دیسیوں کو دئے نہیں جاتے ہیں مثلاً لفٹنٹ گورنر دیسی لوگ اس لئے نہیں بنائے جاتے ہیں کہ برٹش حکومت کے اعلیٰ مناصب پر انگلستانی قابض رہنے پائیں۔ لیکن محکمہ ریلوے کوئی عاملانہ سررشتہ نہیں ہے مگر یہاں بھی تمام دودھ کی بالائی خوش قسمت فاتح قوم کے لئے مخصوص ہے یا یوریشین کے لئے اور صرف کٹی چھاچھ ہمارے دیسی بھائیوں کے حصے میں آتی ہے۔ لیکن اگر ریلوے محض تجارتی اصول پر چلائی جائے اور آخر کبھی نہ کبھی اس اصول کو اختیار کرنا ہوگا تو کفایت شعاری کا خیال ضرور ملحوظ ہوگا اور کفایت شعاری کا تقاضا یہ ہے کہ جن عہدوں پر یورپین اور یوریشین مامور ہیں انسے کم پونی تنخواہ پر دو چند قابلیت کے دیسی مقرر کئے جائیں۔

---

**کابلی اخبار**۔ ہز ہائنس امیر صاحب کابل عنقریب ایک اخبار کابل سے جاری کرنے والے ہیں۔ پندرہ سال کا عرصہ ہوا امیر عبدالرحمٰن خان مرحوم نے بھی ایک نیم سرکاری اخبار نکالنے کا ارادہ کیا تھا۔ دہلی سے پریس منگایا گیا اور منشی عبدالرزاق دہلوی جو ایک بے عدیل خوشنویس تھے مہتمم مطبع مقرر ہوئے اور چند سمجھداروں کو چھاپنے کا کام سکھلایا گیا۔ بلکہ اعلان بھی باشندگان کابل کے نام جاری ہوا تھا کہ اخبار خریدیں اور مضامین لکھا کریں لیکن منشی عبدالرزاق کی وفات اور مضامین نگاروں کے نہ ملنے سے وہ سکیم کالعدم ہوگئی۔ انشا پرداز اس وجہ سے دستیاب نہ ہوئے کہ امیر صاحب خود زبردست منشی تھے اور ہز ہائنس کے مقابلہ پر لکھنے کا کسی کو حوصلہ نہ تھا۔ اخبار تو نہ نکلا مگر پریس جاری رہا۔ پس امیر حبیب اللہ خان نے اپنے والد کی وصیت کے موافق اخبار نکالنے کا ارادہ کیا ہے۔ لیکن ہز ہائنس نے نامہ نگاروں کے ساتھ اگر ایسا ہی برتاؤ کیا جیسا کہ امیر عبدالرحمٰن خان کیا کرتے تھے تو مشکل سے کوئی شخص خبر دینے پر رضامند ہوگا۔ ایکدفعہ امیر مرحوم نے دو شخصوں کے سر اسی جرم میں قلم کرا دئے تھے کہ وہ ہندوستان کے کسی اخبار کو خبریں بھیجا کرتے تھے۔ امیر نے کہا کہ ایسے نابکار آدمیوں کی سزا جلاوطنی سے کم نہ ہونی چاہئے مگر دائمی جلاوطنی یہی ہو سکتی ہے کہ وہ ملک عدم کو بھیجدئے جائیں۔

---

**مہذب افغانستان**۔ وہ زمانہ دور نہیں ہے جبکہ کابل میں علم کی روشنی پھیلیگی۔ امیر عبدالرحمٰن خان کی دلی خواہش تھی کہ افغانستان میں علم اور شائستگی داخل ہو۔ بلکہ ہز ہائنس تعلیم نسواں کے بھی حامی تھے۔ اور مطالعہ کتب و اخبارات کی برکات سے مستفید تھے۔ امیر حبیب اللہ خان کے لئے جو وصیت نامہ آپ لکھ گئے ہیں اس میں ایک جگہ درج ہے کہ اگر رعایا تعلیم یافتہ ہو تو وزرا اور مدبروں کو جو سلطنت کے چلانے میں بہت آسانی ہوتی ہے اور ان کی جگہ باسانی پُر ہو سکتی ہے افغانوں کی تعلیم بہت ہی ضروری ہے اس کا بندوبست کرنا لازمی ہے مگر زمانہ آیندہ میں ملک ہرگز پوری ترقی نہیں کریگا جب تک کہ عورتوں کو تعلیم نہ دی جائیگی۔ کیونکہ بچے ابتدائی تعلیم و تربیت ماؤں سے حاصل کرتے ہیں اور جو خیالات اور عادتیں طفولیت میں پختہ ہو جاتی ہیں ان کا اثر دل و دماغ پر بعد کی تعلیم و تربیت کی نسبت بہت گہرا ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے حدیث میں آیا ہے کہ عورتیں کسی حالت میں اپنے شوہروں کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلیں لیکن حصول علم کے لئے اگر بلا اجازت بھی باہر جائیں تو مضایقہ نہیں۔

---

**انجمن حمایت اسلام** لاہور کا ڈیپوٹیشن جو کابل جانے کی خبر ہے اس کے متعلق ابھی امیر صاحب کے جواب کا انتظار ہے۔ ہز ہائنس سے ڈیپوٹیشن کے جانے کی درخواست کی گئی ہے اور ظاہر کیا گیا ہے کہ انجمن کا مقصد اس نیابت کی روانگی سے کیا ہے۔

ڈیپوٹیشن اول تو امیر صاحب کا شکریہ ادا کریگا کہ ہز ہائنس نے ۳۰ ہزار روپیہ یکمشت اور ۶ ہزار روپیہ سالانہ کی امداد کالج کو عطا کی۔ دوسرے کالج کی عمارت کے لئے مزید امداد کی درخواست کریگا دس سال کی بابت سالانہ وظیفہ بمد پیشگی مانگیگا۔

اگر امیر صاحب نے یہ تمام درخواستیں منظور کرلیں تو ڈیپوٹیشن روانہ ہوگا ورنہ خیر۔

---

**ڈاکٹر عبد الغنی** پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور کو امیر صاحب نے کابل میں طلب کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا تعلق کابل سے اس طرح پیدا ہوا ہے کہ جس زمانہ میں وہ طبی تعلیم ولایت میں حاصل کر رہے تھے پرنس نصر اللہ خاں صاحب سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ امتحان پاس کرنے کے بعد وہ امیر صاحب کی ملازمت اختیار کرینگے چنانچہ ولایت سے واپس آکر وہ کابل کو گئے اور وہاں ۶ سال تک امیر صاحب کے پرائیویٹ سکرٹری کے منصب پر ممتاز رہے۔ ڈاکٹر صاحب کی کوشش سے ہی اسلامیہ کالج لاہور کو معقول امداد دربار کابل سے حاصل ہوئی۔ چند سال ہوئے کہ وہ رخصت لیکر وطن میں آئے تھے اور اس اثنا میں ان سے خواہش کی گئی کہ اسلامیہ کالج کی پرنسپلی قبول کریں۔ امیر صاحب کی اجازت سے انہوں نے منظور کیا اور اس خدمت کو بڑی خوبی سے سرانجام دیا۔ اب ہز ہائنس نے ان کو پھر کابل میں اپنے منصب پر طلب فرمایا ہے۔ اور وہ عنقریب جانیوالے ہیں۔

---

**عرب میں خانہ جنگی**۔ عدن سے خبر آئی ہے کہ ابن رشید امیر نجد کے ہلاک ہونے کی خبر صحیح ہے۔ مصری اخبارات نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔ ماہ صفر کی ۷ تاریخ کو ابن رشید نے عظیم لشکر کے ساتھ مقام القسیم پر چڑھائی کی اور قبیلہ الرحان پر جو ابن سعود کے مطیع ہیں حملہ کر کے لوٹ مار کی اور کچھ آدمی قید کر لئے جس وقت ابن سعود کو خبر ملی تو وہ تعاقب میں آیا اور ابن رشید پر حملہ کیا سخت ہنگامہ کارزار برپا ہوا جس میں امیر عبدالعزیز ابن

# عالم کا فوٹو

سر فرانسس ینگ ہسبینڈ نے کشمیر کی رزیڈنسی کا چارج لے لیا۔

سر حسب ہدایت ۱۶ جولائی کو نینی تال سے دورہ پر روانہ ہونگے۔ ۱۷ و ۱۸ کو بریلی ۱۹ سے ۲۱ تک آگرہ - ۲۲ سے ۲۴ تک جھانسی - ۲۵ کو باندہ ۲۶ سے ۲۸ تک الہ آباد - ۲۹ - ۳۰ بنارس۔ ۳۱ سے ۲ اگست تک لکھنؤ میں قیام کرتے ہوئے ۴ اگست کو نینی تال واپس جائینگے۔

مسٹر ہلر کی تین ماہ کی رخصت کے دوران میں مسٹر اسیے ممالک متوسط کے قائم مقام چیف کمشنر رہینگے۔

مہاراجہ سر پرتاب سنگھ بہادر والی ایدر شملہ سے اپنی ریاست کو واپس گئے۔

قحط ریلیف پر صوبجات متحدہ میں ایک لاکھ ۵ ہزار۔ احاطہ بمبئی میں ایک لاکھ ۷ ہزار - ممالک متوسط میں ۴ ہزار اجمیر میرواڑہ اور راجپوتانہ میں ۹ ہزار ۳۰ کل میزان ۲ لاکھ ۲۶ ہزار آدمیوں کی ہے۔

مسٹر بلر ایگزیکٹو انجینیر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے قائم مقام ڈپٹی انجینیر مقرر ہوئے۔

کلکتہ سے واپس آتے ہوئے ناگپور میں مسٹر تلک کا خیر مقدم نہایت پر تپاک ہوا۔ گھوڑے کھولکر لوگوں نے مسٹر تلک کی گاڑی کھینچی۔ بڑا بھاری جلسہ ہوا جس میں ۵ ہزار آدمی شامل تھے اور سودیشی تحریک پر مسٹر تلک نے ایک گھنٹہ تک بڑی موثر تقریر کی۔

لاہور سے ایک روزانہ انگریزی اخبار موسوم بہ "لائٹ" جاری ہونے والا ہے۔

سورت میں ہندو یتیم خانہ کے لئے دویارام موتی سیٹھ نے ۱۵ ہزار۔ اور نائب دیوان بڑودہ نے ۵ ہزار دیا۔

آسام لیجسلیٹو کونسل میں کسی ہندو نے ممبر ہونا منظور نہیں کیا صرف عیسائی اور مسلمان ہیں۔

حال ہی میں بمبئی میں ایک اور روئی کے گودام کو آگ لگی - ۸ ہزار گٹھے جل گئے - ۲ لاکھ کی مالیت کا نقصان ہوا۔

بنگال میں دیا سلائی بنانے کی فیکٹری جو کھلنے والی ہے اس کا کل روپیہ ڈاکٹر راش بہاری گھوش نے خود مہیا کیا ہے۔

ایکروپیہ والے تار کا رواج اب بہت کم ہو گیا ہے غالباً یہ درجہ توڑ دیا جائیگا صرف ارجنٹ اور ڈیفرڈ دو قسم کی تار خبریں جایا کرینگی۔

لاہور میں انڈین مسلم لیگ یعنی مسلمانوں کی پولیٹیکل مجلس کے ابتدائی جلسے شروع ہو گئے ہیں۔

احمد آباد کی بنی ہوئی چھتریاں امرتسر میں بھی فروخت ہونے لگی ہیں۔

ریاست بوشہر کے سرکش دیہاتیوں نے جرمانہ اور ٹیکس دینا تو منظور کیا مگر اپنے سرغناؤں کو حوالہ کرنے سے انکار کیا اس لئے پولیس تا صدور حکم ثانی وہاں سے واپس نہیں آئیگی۔

بقول پایونیر قلمرو افغانستان کی سالانہ آمدنی ایک کروڑ ۳۴ لاکھ روپیہ ہے اور خرچ صرف ۳۰ لاکھ - علاوہ ازیں ۸ لاکھ روپیہ سالانہ ہندوستان سے ملتا ہے۔

کلکتہ میں بنگالی وکیل ایک انگریز کی موٹر کار کے نیچے کچلا جاکر جاں بحق ہوا۔ صاحب بہادر سو روپیہ کی ضمانت پر رہا ہیں۔

صاحب وزیر ہند نے مسٹر ہینک بورن کو ولایت سے سینٹرل ماڈل سکول لاہور کا ہیڈ ماسٹر مقرر کر کے بھیجا ہے۔

مالی سال رواں کی پہلی سہ ماہی میں محاصل افیون کی آمدنی ایک کروڑ ۳۷ لاکھ ۱ ہزار ۷۰۰ روپیہ ہے یعنی تخمینہ سے ۱۸ لاکھ ۶۰ ہزار ۷۰۰ زیادہ۔

امسال کلکتہ کے اجلاس کانگرس کے پریسیڈنٹ غالباً کنور سر ہرنام سنگھ اہلوالیہ ہونگے۔ آجتک کسی پنجابی نے یہ اعزاز حاصل نہیں کیا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ایک ہفتہ کی آمدنی جو ۹ جون کو ختم ہوا - ۱۵ لاکھ ۱۱ ہزار ۳۰۰ روپیہ ہے یعنی سال گزشتہ کی نسبت ایک لاکھ فی ہفتہ کی آمدنی بڑھ گئی ہے۔

سہ شنبہ گذشتہ کو میسور کی ایک کان میں مٹی کے گرنے سے دو آدمی دب گئے اور دو گھنٹے کے بعد نکالے جانے پر مردہ پائے گئے۔

راجہ صاحب کولنگو بجائے مسٹر کے واسودیو آئنگر کے مدراس لیجسلیٹو کونسل کے نائب ممبر مقرر ہوئے ہیں۔

کلکتہ میں ایک نوجوان یورپین گرفتار ہوا ہے جو تاجروں کو دھوکہ سے لوٹتا پھرتا تھا۔

وکلائے فیض آباد نے مسٹر ایلڈرسن اسسٹنٹ سشن جج کے برتاؤ سے ناخوش ہو کر ان کی عدالت میں نہ جانے کا عہد کر لیا ہے۔

سشن جج علی پور نے واٹ گنج کے دو پولیس ہیڈ کانسٹبلوں کو اس جرم پر سزا دی ہے کہ وہ چھوٹی لڑکیوں کو بیچا کر بیچ ڈالتے ہیں۔

راولپنڈی میں نمک کا قحط ہے نرخ ۸ روپیہ فی من ہے۔ اور اس پر بھی بدقت دستیاب ہوتا ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۹ جون میں پلیگ سے ۲۴۴۶ موتیں ہوئیں۔ پنجاب میں ۱۸۱۲ - احاطہ بمبئی میں ۱۶۳ بنگال میں ۸۴ صوبجات متحدہ میں ۸۶ برہما میں ۱۱۳۔

گورنمنٹ مشرقی بنگال نے حکم دیا کہ صوبہ مذکور میں ایک تہائی اسامیاں لازمی طور پر مسلمانوں کو دیجائیں بلالحاظ اسبات کے کہ ہندو امیدواروں سے وہ علمی قابلیت کم رکھتے ہیں۔

رہتک اور بھوانی کے مابین ریلوے لائن بنانے کی منظوری دیگئی ہے - رہتک میں ہندو مسلمانوں کی پنچایت نے ایک دوکاندار پر ۵۲ روپیہ جرمانہ کیا جو ولایتی قند بیچتا تھا جس کے نہ بیچنے کا عہد کر چکا تھا۔

دو چار روز سے دکن اور بنگال میں موسمی آثار اچھے ہیں بارش ہو رہی ہے۔

ولایت میں مس ایلن ٹیری ایک مشہور ایکٹرس کی جوبلی منائی گئی - قدردان مرد اور عورتوں نے ۲۳ گھنٹہ پہلے سے تھیئٹر کے باہر انتظار کیا - جب وہ سٹیج پر نکلی تو ۴ منٹ تالیاں بجتی رہیں - ۲ لاکھ روپیہ کے اس کو تحفے دئے گئے۔

ایک جاپانی جہاز باربرداری بحیرہ کوریا میں ایک بحری سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا - ۵۰ آدمی ہلاک ہوئے۔

فرانس میں کپتان ڈریفس کا مقدمہ پھر چھیڑا گیا سرکاری وکیل نے عدالت کے سامنے کہا کہ ڈریفس بے قصور تھا۔

پارلیمنٹ انگلینڈ ۴ اگست کو بند ہو گی۔

چین میں طغیانی سے ہانکو پیکن ریلوے لائن ۴۰ کیلومیٹر تک خراب ہو گئی۔

دیرسایل ہائنسز پرنس اور پرنسس آف ویلز شاہ ناروے کے جشن تاجپوشی پر ناروے تشریف لے گئے ہیں۔

ایک جاپانی جہازی کمپنی کے جہاز آئندہ کلکتہ تک باقاعدہ آیا کرینگے۔

# بلیٹری دُنیا

**مصر میں برٹش آفیسروں پر حملہ** - مصر سے خبر آئی ہے کہ پانچ برٹش افیسروں سے جو کبوتروں کا شکار کر رہے تھے موضع طنطاوہ کے دیہاتیوں کے ساتھ جھگڑا ہوا۔ اہل دیہہ نے ان کو گھیر لیا اور بندوقیں اور تمغے ان سے چھین لئے - ۶ ڈریگون گارڈز کے کپتان بل صاحب زخمی ہو کر فوت ہو گئے۔ اور موسنٹڈ انفنٹری کے کپتان پائن کوفن کا ہاتھ ٹوٹ گیا۔ اور ڈبلن فیوسلیرز کے لفٹننٹ سمتھ وک کے سخت ضرب لگی۔ بعد کی خبروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کوئی پولیٹکل معاملہ نہیں تھا بلکہ برٹش آفیسروں نے کاشتکاروں کی فصل کو نقصان پہنچایا تھا اس لئے تنازعہ ہوا - آفیسر جس وقت شکار کر رہے تھے تو ان سے ۵۰۰ گز کے فاصلہ پر اناج کے ایک ڈھیر میں آگ لگی - مصری دہقان کو غصہ آیا اور انہوں نے اُن پر حملہ کیا اس خیال سے کہ انہوں نے آگ لگائی ہے - کپتان بوسنوک کمک لینے کے لئے سات میل تک گئے آخر ایک بڈھے شیخ نے دہقانیوں کو ڈانٹا۔

اس بلوہ کے متعلق ۵۲ مصری کسان گرفتار ہوئے ہیں

---

**برٹش کمشنر کا قتل** - برٹش مغربی افریقہ سے خبر آئی ہے کہ مقام اسابہ نبر لینڈ میں مسٹر کریوریڈ اسسٹنٹ کمشنر کو دیسی باشندوں نے قتل کر دیا جنوبی نائجریا رجمنٹ کے ۲۰۰ جوان زیر کمان کپتان رڈکن صاحب موقع واردات کو گئے اور انہوں نے سخت جنگ کے بعد دشمن کو شکست دی۔ اس لڑائی میں لفٹننٹ واسلے اور مسٹر ڈریسر ٹریولنگ کمشنر اور لفٹننٹ جیمیسن سخت زخمی ہوئے اور ہوسا قوم کے ۲۴ آدمی ہلاک و مجروح ہوئے۔

---

**جہازی حادثہ** - ایک جہاز ہیورفورڈ نامے جو امریکہ سے لورپول میں آیا تھا ۴ ماہ حال کو ایک حادثہ واقع ہوا یعنی اس کے صاحب ہیں کے ایک پکس سے آگ بھڑکی اور سخت دہاکہ ہوا ۱۱ آدمی ہلاک اور ۴ زخمی ہوئے۔

---

یونان اور رومانیہ کے مابین رنجش پیدا ہو جانے سے سفارتی تعلقات قطع ہو گئے ہیں اور روس نے رومانیہ میں یونانیوں کے حقوق کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔

---

**ہندوستان پارلیمنٹ میں** - مسٹر اوہارڈی نے شملہ کی سٹرل برگیڈ ہ سپاہی کے ایک دیسی چپراسی کو نشانہ بندوق بنانے کے متعلق پارلیمنٹ میں سوال کیا اور کہا کہ ۱۹۰۶ء میں یہ اس قسم کا ساتواں واقعہ ہے - مسٹر لی ممبر پارلیمنٹ نے اعتراض کیا کہ سوال ایسے الفاظ میں نہیں ہونا چاہئے تھا جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایسے واقعات گویا روز ہوتے رہتے ہیں مسٹر مورلے نے مسٹر لی سے ہمدردی ظاہر کی اور کہا کہ ہمارے پاس اس معاملہ کی کوئی خبر نہیں پہنچی ہے - سر ہنری کوٹن نے کہا کہ اخبارات ہند میں اس واقعہ کا ذکر چھپا ہوا ہے - مسٹر مورلے نے جواب دیا کہ اگر ان واقعات کی رپورٹ صحیح طور پر درج ہوئی ہو (اور مجھے اندیشہ ہے کہ انہیں سے بعض صحیح ہیں) تو ہم فوراً انپر توجہ کرینگے

---

**روسی یہودیوں کا قتل عام** - ایک یہودی انارکسٹ نے جنوبی روس کے مقام بیلوسٹوک میں ایک بم کا گولہ پھینکا - بہت لوگ ہلاک و مجروح ہوئے - اس پر پبلک میں یہودیوں کے خلاف سخت جوش پیدا ہوا اور ان کو قتل کرنا شروع کیا - بہت سے یہودی مارے گئے اور زخمی ہوئے اور صدہا جنگلوں کو بھاگ گئے لوگ ان کے پیچھے تعاقب میں گئے -

بعد کی خبر ہے کہ ۲۰ یہودی ہلاک اور ایکسو مجروح ہوئے شفاخانے زخمیوں سے بھرے پڑے ہیں - کئی ایک یہودی مسلمان لوگوں کے گھروں میں پناگزین ہوئے - چار بڑے بازاروں میں یہودیوں کی جسقدر دکانیں تھیں سب کا ستیاناس ہو گیا۔ پارلیمنٹ روس میں اس بم کے گولہ کے واقعہ پر مباحثہ ہوا۔ بیان کیا گیا ہے کہ یہودیوں کا قتل عام گورنمنٹ کے منصوبہ سے ہوا ہے ڈومہ نے تین ممبر تحقیقات کے لئے بھیجے ہیں - ۱۵ جون کو مقام مذکور میں پھر بلوہ ہوا - جبکہ ہزارہا کاشتکار بیلوسٹوک میں وارد ہوئے اور شہر کو لوٹنا شروع کیا - ۶ ہزار یہودی جنگل میں خیمہ زن ہیں اور فوج نے حفاظت کے لئے ان کو گھیر رکھا ہے ۱۵ جون کی رات کو بھی بیلوسٹوک میں جنگ اور غارتگری جاری رہی - یہ جاری کے آس پاس کا علاقہ بالکل جلا دیا گیا اور آٹھ بازار بالکل غارت ہو گئے - تمام قوموں اور فرقوں کے بہت سے آدمی ہلاک و مجروح ہوئے ہیں - اس ہنگامہ سے سوکسا کے ساہوکارہ کو بہت نقصان پہنچا ہے اور روسی نوٹوں کا بھاؤ بہت گر گیا ہے - مذاہنی کی وجہ سے مارشل لا جاری کیا گیا ہے -

ماسکو میں بھی بے چینی پائی جاتی ہے بازاروں میں متواتر جلوس نکلتے ہیں - سینٹ پیٹرزبرگ کے صنعتی کارخانوں میں فوج بڑھا دی گئی ہے اس لئے کہ سٹرائیک کا اندیشہ ہے -

بیلوسٹوک میں سرکش یہودیوں کے دستے ۱۶ جون کو بندوقوں اور ریوالوروں سے مکانوں کی چھتوں اور کھڑکیوں سے تمام دن سرکاری عمارتوں اور آنے جانے والی ریل گاڑیوں پر فیر کرتے رہے -

وارسا میں شنبہ گزشتہ کو پانچ سپاہی اور ایک پولیس آفیسر اس کی بیوی اور دو سپاہی نشانہ بندوق بنائے گئے -

کرانسٹڈ سے خبر آئی ہے کہ ملاحوں اور مزدوروں اور قلعہ کی فوج میں سرکشی کا مادہ ترقی پر ہے - اندیشہ ہے کہ اکتوبر گزشتہ کا سا معاملہ پھر ظہور میں آنے والا ہے - کمک اور توپیں پہنچ گئی ہیں -

### یہودیوں کی فریاد

پارلیمنٹ روس کے بڑے بڑے یہودی ممبروں نے لنڈن میں مسٹر لوسین وولف کو تار دیا ہے بیلوسٹوک کا واقعہ صاف طور پر ایک قرارداد قتل عام کا پیش خیمہ ہے اور کسی رُک نہیں سکتا جب تک باہر سے ہمت کے ساتھ دستاندازی نکیجائے - اس لئے وہ مدد کی درخواست کرتے ہیں -

ڈومہ کے تین یہودی ممبر جو بیلوسٹوک میں برائے تحقیقات گئے تھے بیان کرتے ہیں کہ وہاں یہودیوں کا قتل اور ذبح سے بھی بڑھکر ہوا ہے - لندن کے بڑے بڑے یہودی ساہوکار کوشش کر رہے ہیں کہ روسی یہودیوں کا مزید قتل عام نہونے پائے

پارلیمنٹ میں اس معاملہ کے متعلق سوال ہوا تو سر ایڈورڈ گرے نے جواب دیا کہ ہم روس پر زور نہیں ڈال سکتے ہیں - اور کہا کہ برٹش بیڑہ جہازات جو کرانسٹڈ کو بطور اظہار دوستی کے جانے والا ہے - اس کے انتظام میں اب ردوبدل کرنا مشکل ہے -

تمام اخبارات انگلینڈ کی رائے اتحاد روس کے خلاف بدل گئی ہے وہ لکھتے ہیں کہ بیلوسٹوک کے قتل عام کے بعد روس اور انگلینڈ کی دوستی محال ہے اور لیبر پارٹی کے ممبروں نے

... دیا ہو کہ برٹش بیڑہ کرانسٹڈ کو جانا ملتوی کیا جائے اس تجویز کے ساتھ اخباروں کو ہمدردی ہے - ڈیلی کرانیکل لکھتا ہے کہ روس کو آئندہ مطلق قرضہ نہ دیا جائے -

سباستپول میں ایک ایکسپریس ٹرین ۶ گھنٹہ دیر میں پہنچی اس وجہ سے کہ ۲ ہزار مسلح کسانوں نے اس پر حملہ کیا تھا - مسافروں سے کچھ نہیں کہا مگر گاڑیوں کی کھڑکیاں چور کر گئے -

**کانگو فری سٹیٹ** - بلجیم کی ربڑ کمپنیوں کے گماشتے جو مظالم کونگو فری سٹیٹ کے دیسی باشندوں پر کرتے ہیں انکی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر ہوئی تھی - کمیشن نے تسلیم کیا ہے کہ بہت کچھ بدانتظامیاں اور خرابیاں اصلاح طلب ہیں - مگر شاہ بلجیم کی اس رپورٹ کے ساتھ ایک چٹھی شایع ہوئی کہ کسی غیر طاقت کو اس معاملہ میں دخل دینے کا اختیار نہیں اسکے متعلق فارن آفس انگلینڈ اور کونگو فری سٹیٹ کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی وہ چھاپی گئی ہے - سر ایڈورڈ گرے نے ہر بار مطالبہ کیا کہ کمیشن کے سامنے جو شہادتیں پیش ہوئی ہیں وہ شایع کی جائیں مگر کونگو فری سٹیٹ نے بار بار سرد مہری سے انکار کیا اور جواب دیا کہ کوئی طاقت دیسی باشندوں کی طرف سے ہمارے علاقوں میں دخل دینے کی مجاز نہیں سر ایڈورڈ گرے نے جواب دیا کہ طاقتوں کو پورا اختیار حاصل ہے کہ عہد نامہ کی شرائط کی پابندی پر زور دیں -

کونگو کے ضلع ... کے دیسی باشندوں نے بلجیم گورنمنٹ کے خلاف بغاوت شروع کی بہت سی فیکٹریاں لوٹ لیں ایک یورپین ایجنٹ قتل اور ایک مجروح ہوا -

**دینی زولو کا خاتمہ** - سرکاری طور پر بیان ہوا کہ ۱۰ جون کی لڑائی میں زولو سردار بمباٹا مارا گیا - اور گورنمنٹ نٹال کا خیال ہے کہ بغاوت فرو ہوگئی اور اس کے پھیلنے کا اندیشہ نہیں رہا - ملیشیا اور ریزرو فوج بھی بہت جلد واپس آجائیگی لیکن سہ ہزار فوج بطور احتیاط تھوڑے دن میدان جنگ میں رہیگی - جس قدر فوج نٹال میں ملازم ہے اس میں سے ۳۰ فی صدی بیمار ہیں -

اور بہی کئی زولو سردار اطاعت قبول کرنے جاتے ہیں اور اکثر باغیوں کو ۱۹ جون تک ہتھیار ڈالنے کی خبر تھی - صرف ... سردار ابھی تک بغاوت پر کمر بستہ ہیں -

ڈانی زولو کے ۸ آدمی پیٹر مرٹز برگ میں آئے ہیں -

۱۹ جون کی خبر ہے کہ زولو باغیوں نے پاموموسو کے قریب رات کے وقت ایک سٹور پر حملہ کیا مالک سٹور کو ہلاک اور دو آدمیوں کو زخمی کر گئے - انہوں نے سات گاڑیوں کا ایک ذخیرہ بھی لوٹ لیا ایک نٹالی سوار زخمی ہوا اور ایک گم ہے -

**بحری جنگ مصنوعی** - ولایت میں جنگ مصنوعی ہفتہ گزشتہ سے ہو رہی ہے دو جہاز گرفتار کئے گئے - غنیم نے ۱۵ جون کی صبح کو پلے موتھ اور پورٹسمتھ پر حملہ کیا - ڈسٹرائر جہازوں نے پورٹسمتھ میں داخل ہونے کی کوشش کی مگر پسپا کئے گئے - اسی روز پلے موتھ کے قریب جہازی جنگ ہوئی -

۱۷ ماہ حال کو پلے موتھ پر حملہ کرنے والے جہازوں کا تعاقب ہزار ... تک کیا گیا جہاں دشمن کی ... ٹارپیڈو کشتیاں گرفتار کی گئیں غنیم کے دو ڈسٹرائر بندرگاہ پلے موتھ میں داخل ہوگئے اور انہوں نے ... کے گھاٹ پر سرنگ لگادی - اور حملہ کرکے تیز رفتاری کے ساتھ اٹلانٹک میں اپنے بیڑہ سے جا ملے - جنگ کا پہلا حصہ شنبہ کو ختم ہوا اس کا مقصد یہ تھا کہ لام باندھنے کے جدید طریقوں کی آزمائش کی جائے اور کوسٹ ڈیفنس جہازوں کے کارنامے کو پرکھا جائے - نتایج اطمینان بخش رہے - جنگ مذکور میں دو جنگی جہاز ٹکرا گئے ایک جہاز شکستہ حالت میں چیتھم کو لایا گیا -

**کنٹونمینٹ مجسٹریٹ** - آیندہ سے کنٹونمینٹ مجسٹریٹ کے عہدہ پر جو افسر مقرر ہونگے ان کی نامزدگی حضور کمانڈر انچیف کیا کرینگے اگرچہ تقرر حسب دستور لوکل گورنمنٹوں کے ہاتھ میں ہوگا -

**سرحدی ریلوے** - چند روز ہوئے یہ خبر مشہور ہوئی تھی کہ ملا غوری قوم کے پٹھان فلاں ریلوے کی تعمیر کے مخالف ہیں لیکن اب معلوم ہوا کہ ان کی مخالفت کسی پولیٹیکل وجہ سے نہیں تھی بلکہ ان کو اس بات کی شکایت تھی کہ تعمیر ریلوے میں مزدوری کا کام ان کو نہیں دیا گیا - اب ان کے تین گروہ بڑی خوشی سے کام کر رہے ہیں -

**کورٹ مارشل** - راولپنڈی میں نمبر ۱۳ بیٹری کے گنر ولیم ... کو توپخانہ کے کارپورل آرتھر ولیم ڈاکن کو زخمی کرنے کے جرم کا قصور وار پایا گیا - اور ۵ سال قید کا سزایاب ہوا -

دہلی میں ۳۵ سکھ رجمنٹ کا ایک سپاہی چند روز ہوئے فرط غضب سے دیوانہ ہوکر بندوق اور دس راؤنڈ کارتوس لیکر بھاگ گیا اس کی گرفتاری یا سراغرسانی کے لئے سو روپیہ انعام کا اشتہار دیا گیا ہے مگر ابھی تک اس کا کچھ پتہ نہیں لگا -

**ناگہانی حادثہ** - چھاؤنی راولپنڈی میں الالانسرز کی لائن میں سواروں کی رہائش کے ایک مکان کی دیوار دفعۃً گر گئی - جس کے نیچے ۲ جوان دب گئے - اگرچہ فوراً انکو ملبہ کے نیچے سے نکال لیا مگر افسوس ہے کہ ان کے سخت چوٹیں آئی ہیں اور ایک جوان کی حالت نازک ہے -

**میجر جنرل** بیگ صاحب بہادر انسپکٹر جنرل آف کیولری کا جانشین کوئی انڈین آرمی کا افسر ہوگا - ولایت سے نہیں آئیگا -

کرنل ... صاحب - اے - وی - ڈی - ۲۱ ماہ حال کو جنوبی افریقہ سے عازم ہند ہوئے یہاں پرنسپل وٹرنری افسر مقرر ہوگئے ہیں -

جنرل سر آر چیلڈ ہنٹر صاحب بہادر اور جنرل اسمتھ ڈورین صاحب بہادر ... ہوئے ہیں - جنرل ڈورین صاحب بہادر جنرل سر آر چیلڈ ہنٹر صاحب بہادر کے ایام رخصت میں بمبئی کمانڈ کی قایمقامی کے علاوہ کوئٹہ ڈویژن کی کمانڈ بھی کرتے رہینگے -

میجر جنرل سکاٹ صاحب بہادر ملٹری سپلائی ممبر توپخانہ کے سالانہ ... کے ممبر مجلس تھے -

لفٹنٹ جنرل گسیلی صاحب بہادر اور لفٹنٹ جنرل بچن صاحب بہادر ۳۰ جون و ۲۰ اکتوبر سے پورے جنرل کے رینک پر ترقی یاب ہو گئے۔

چہارم کیولری کے کرنل فریزر صاحب جنکو ماہ مارچ میں پولو کھیلتے ہوئے سخت چوٹ لگی تھی ولایت جاتے ہوئے رستے میں صحت یاب ہو گئے۔

انڈین کیولری میں افسروں کو جلد ترقی ملنے کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ کمانڈنٹ صاحبان بجائے سات سال کے پانچ سال کے بعد ہی اگر چاہیں تو پوری پنشن لے سکتے ہیں۔

دوم بٹالین ۹ گورکھا رائفلز کے میجر برنڈل صاحب اور ۱۹ پنجابیز کے کپتان میکفرسن صاحب ۱۴ و ۱۵ جون کو جگر کے پھوڑہ کے عارضہ میں افسوس ہے کہ فوت ہو گئے۔

---

**آرڈر آف مرٹ** ۔ گورنمنٹ عالیہ نے شمالی وزیرستان ملیشیا کے مندرجہ ذیل عہدیداروں اور سپاہیوں کو آرڈر آف مرٹ درجہ سوم عطا فرمایا۔

نائک میاں خان۔ سپاہی قمر الدین۔ سپاہی حسن خان ۲۲ ستمبر ۱۹۰۵ء کی رات کو مقام سپینا فیسورا میں مذکورہ بالا عہدیدار ایک پکٹ کے ساتھ جس میں ۶ سپاہی تھے جا رہے تھے تاکہ ٹونگہ کی سڑک کی حفاظت کریں کہ اسی اثنا میں ۱۶ یا ۲۰ وزیریوں نے جو مارشتی ہمری رابغلان سے مسلح تھے بسرکردگی مشہور سرحدی رہزن عمر دین کمین گاہ سے یکایک حملہ کیا۔ اگرچہ ان ساتوں جوانوں میں سے تین تو پہلے ہی نشانہ بن گئے اس سے پہلے کہ وہ فیر کر سکیں باقی آدمی بڑے استقلال کے ساتھ مقابلہ پر ڈٹے رہے اور کمک کے پہنچنے تک حملہ آوروں کو روکے رکھا۔ اس نمایاں شجاعت اور اوسان بجا رکھنے کے صلہ میں یہ اعزاز گورنمنٹ نے عطا فرمایا ہے۔

---

## پروموشن

۵۰ سکھ۔ صوبیدار میجر لہنا سنگھ سردار بہادر کو پنشن یاب ہوتے بریلم جولائی ۱۹۰۶ء سے کپتانی کا آنریری رینک عطا ہوا۔

گورنر جنرل باڈی گارڈ۔ رسالدار عبد الکریم خان سردار بہادر یکم جون ۱۹۰۶ء سے رسالدار میجری پر ممتاز ہوئے۔

۹۲ پنجابیز۔ جمعدار اکبر زمان صاحب متعینہ سامانا رائفلز خالی عہدہ پر پلٹن کے جمعدار مقرر ہوئے۔

۶ میول کورز۔ رسائیدار دوارکا سنگھ جو ۲ فروری ۱۹۰۵ء سے آزمائشاً رسائیدار مقرر ہوئے تھے ۲۲ جنوری ۱۹۰۶ء سے مستقل ہوئے۔

---

## آج کیا خبر ہے؟

شہنشاہ جرمنی نے مقام کوکسوین کے ایک جلسہ دعوت میں تقریر کرتے ہوئے خوشی ظاہر کی کہ جرمن سوداگری جہازوں کی تعداد معقول ہو گئی ہے۔

قیصر نے کہا کہ ہم نے جرمنی کا امن قایم رکھنے کی خدا سے دعا مانگی تھی اور پرنس بولو نے بقائے امن میں بڑی کوشش کی اور شکر ہے کہ پرنس کو صحت ہو گئی۔

جرمن اخبارات کے اڈیٹروں کی ایک پارٹی لندن میں وارد ہوئی ہے جو انگلینڈ اور جرمنی کے مابین دوستانہ خیالات قایم کرنے کی کوشش کریگی۔

قسطنطنیہ سے خبر آئی ہے کہ ایرانی سفیر نے باب العالی سے شکایت کی ہے کہ ترکی فوج اور گولی بارود کا ذخیرہ سرحد ایران پر جال میں اور بھیجا گیا ہے جس سے دونوں ملکوں کے تعلقات خطرہ میں پڑ جانے کا اندیشہ ہے۔

یمن میں ترکی فوج کی چند کمپنیوں نے سرکشی اختیار کی اور بلا اجازت اعلیٰ افسروں کے وطن کو جانے کے ارادہ سے ساحل کی طرف روانہ ہوئیں۔ احدیا سے عدول کرنے والے سپاہیوں کو مطیع کرنے کے لئے توپوں سے فیر کیا صرف چند سپاہی بچے۔

روس کی خبر ہے کہ بیلوسٹوک میں یہودیوں کے قتل کی تفصیل نہایت ہولناک ہے ممبران ڈوما کے آ جانے سے قتل عام رک گیا۔ سر ایڈورڈ گرے نے برٹش سفیر روس کو ہدایت کی ہے کہ بیلوسٹوک کے قتل عام کے متعلق گورنمنٹ روس سے مفصل حالات دریافت کرے۔

مسٹر مورلے نے ایشیاٹک سوسائٹی کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ بعض لوگوں کی غلطی ہے جو چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے ساتھ جہاں مختلف قومیں آباد ہیں انگلستان کے مانند سلوک کیا جائے۔ یہ نادانی ہے۔

مسٹر او گریڈی نے پارلیمنٹ میں ۲۰ ماہ حال کو سوال کیا کہ سر بی فلر کے با ضابطہ پر امن جلوسوں میں دست اندازی کرنے اور سودیشی موومنٹ کی مخالفت اور طلباء پر مقدمات چلانے کی وجہ سے کیا کوئی تحقیقاتی کمیشن مقرر کی جائیگی۔ مسٹر مورلے نے جواب دیا کہ گورنمنٹ کا منشا اور ارادہ ہے کہ ایسی تدابیر عمل میں لائے جس سے بے چینی دور ہو لیکن میرے خیال میں کمیشن کا مقرر کیا جانا ضروری اور مناسب نہیں ہے۔

نٹال کی خبر ہے کہ نٹالی فوج نے زولوؤں سے صدر مقام واپس لے لیا اور ۶۰۰ سواروں نے ۵۰۰ باغیوں سے لڑ کر ان کو بھگا دیا ۶۰ باغی کام آئے۔

انڈین آرمی کے ہنٹو ریزر وسٹوں کی تنخواہ جو بجائے تین کے دو روپیہ کی گئی ہے اس کا عملدرآمد ۱۶ مئی ۱۹۰۶ء سے شمار ہوگا نہ کہ یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے۔

برگیڈیر جنرل سپینس کمانڈنگ الہ آباد برگیڈ کی میعاد کمانڈ بڑھائی گئی ہے۔

---

## لودیانہ

موسم گرما پورے شباب پر ہے دو تین روز سے پانی کا ذائقہ بدلا ہوا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ عنقریب بارش ہونے کے آثار ہیں یکشنبہ گزشتہ کو خفیف سا تقاطر ہو چکا ہے۔

سردار گھبیر سنگھ بی۔ اے۔ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے اعزاز میں جو ہوشیارپور تبدیل ہو کر تشریف لیجانے والے ہیں ۱۷ ماہ حال کی شام کو رکھ گارڈن میں سردار صاحب کے دوستوں اور مداحین کی طرف سے جن میں ممبران بار و روسا ئے شہر ہندو مسلمان عیسائی اور سکھ وغیرہ شامل ہیں گارڈن پارٹی دیگئی۔

سردار گھبیر سنگھ بی۔ اے آنریبل کنور سر ہرنام سنگھ اہلووالیہ کے۔ سی۔ آئی۔ ای کے فرزند ارجمند ہیں (جو امسال کانگرس سوشل کے پریسیڈنٹ منتخب ہونے والے ہیں) اور اس لئے اپنے خاندان کے موروثی خلق اور اوصاف حمیدہ سے بہرہ مند ہیں اور یہی وجہ ان کی ہر دلعزیزی کی ہے۔

لالہ چہورام بی۔ اے کی جگہ جو جالندھر کے قائمقام ڈویژنل جج مقرر ہوئے ہیں سردار گلاب سنگھ صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ڈسٹرکٹ جج مقرر ہو کر آئے ہیں۔

ہمیں یہ سنکر خوشی ہوئی کہ جینیوں کے دو فرقوں ڈھونڈیئے اور پوجیروں میں جو چند روز سے شاستر ارتھ کے لئے اشتہار بازی ہو رہی تھی آخر اس کا خاتمہ ہو گیا اور چند ذی فہم اصحاب کے سمجھانے سے فریقین کے ذہن نشین ہو گیا کہ شاستر ارتھ اہل علم مہاتماؤں کے لئے ہی موزوں ہے معمولی مذہبی علم رکھنے والوں کو

# ایک انگریز بھوت

جن اور بھوت اور پریت اور پشاچ کے متعلق ہزاروں روایتیں مشہور ہیں مگر ان پر یقین نہیں کیا جاسکتا مگر ذیل کی روایت جو اخبار پاپونیر اور الہ آباد گزیٹ میں ایک تعلیم یافتہ قابل اعتبار جنٹلمین کے چشم دید واقعات کے طور پر شایع ہوئی ہے حیرت میں ڈالنے والی ہے۔

بابو جگل کشور صاحب رئیس لکھنؤ جو ایک کمپنی کے منیجر ہیں اپنے ایک عزیز کرشن چندر کی علالت کی خبر سنکر الہ آباد گئے۔ اس لڑکے کو لو لگ گئی تھی جس کے صدمے سے بخار ہوگیا اور سرسام کی نوبت پہنچی۔ ایک ڈاکٹر صاحب کا معالجہ تھا۔ آخر بخار کم ہوگیا مگر کبھی کبھی ایک دورہ اٹھتا تھا۔ مریض کی آواز بدل جاتی تھی اور پانچ پانچ آدمی اس کو روکتے مگر وہ قابو میں نہ آتا تھا ایک روز یہ معلوم ہوا کہ کوئی بھوت اس کے سر پر سوار ہے۔ وہ نہایت فصیح انگریزی بولتا تھا۔ اور ایک فوجی افسر کی طرح گفتگو کرتا تھا۔ گویا وہ فوج کو دشمن کے مقابلہ کے لئے مرتب کر رہا ہے۔ وہ اپنا لشکر جنگ میں لگا رہا ہے۔ قلعہ پر حملہ کرکے فتح حاصل کی ہے اور ہمالیہ [illegible] معظم کی خدمت میں حاضر ہوا ہے۔ پھر ایک دورہ اسی روز شام کو ہوا جو دو گھنٹہ تک رہا۔ اس دورہ کے بابت اس نے تین لڑائیاں فتح کیں۔ سات بجے شام کو ایک دورہ ہوا ایک عامل بلایا گیا مگر اس نے عذر کیا کہ بھوت زبردست ہے۔ آخری دورہ کے وقت ڈاکٹر صاحب بھی موجود تھے۔ ڈاکٹر اور آسیب کے درمیان حسب ذیل مکالمہ ہوا۔

ڈاکٹر۔ تم کون ہو۔ (کرشن چند) میں انسان ہوں۔ (ڈاکٹر) تم کہاں رہتے ہو (کرشن چندر) میں یہاں رہتا ہوں۔ (ڈاکٹر) یہاں سے تمہارا کیا مطلب ہے (کرشن چند) اس بنگلہ میں۔ (ڈاکٹر) تم کس کمرے میں رہتے ہو (کرشن چندر) کمرے میں نہیں۔ سامنے ایک درخت پر رہتا ہوں۔

(ڈاکٹر) تمہارا نام کیا ہے (کرشن چند) نام نہیں بتاؤنگا۔ (ڈاکٹر) تم کپتان ہو۔ کمانڈر ہو آخر تمہارا نام کیا ہے شاید تم نے اپنی زندگی میں کچھ ایسے خراب عمل کئے ہیں کہ نام ظاہر کرتے ہوئے شرماتے ہو۔ (کرشن چند) نام نہ بتانے کی معقول وجوہ ہیں (ڈاکٹر) تم نے اس لڑکے پر کیوں قبضہ کیا ہے (کرشن چند) مجھ کو اس سے الفت ہوگئی ہے (ڈاکٹر) الفت ظاہر کرنے کا یہ عجیب طریقہ ہے۔ لڑکا اس قدر علیل ہے کہ تین روز سے اس نے کچھ نہیں کھایا اور اس قدر کمزور ہے کہ کھڑا بھی نہیں ہوسکتا۔ تم اس لڑکے کو اس قدر کیوں ستاتے ہو (کرشن) میں اسکو ستاتا نہیں بلکہ اپنی لڑائیوں کے معرکے سناتا ہوں۔ (ڈاکٹر) آخر کس طرح تم اس کو چھوڑ دو گے (کرشن چند) مجھے کھانا دو پھر میں چلا جاؤنگا (ڈاکٹر) کھانا کیا آپکو چاہئے (کرشن چند) روٹی اور ٹماٹر کا گوشت (ڈاکٹر) ٹماٹر کا گوشت اتنی رات گئے کہاں ملیگا۔ بازار سے گوشت آسکتا ہے۔ (کرشن چند) بازار کا گوشت مجھے پسند نہیں۔ (ڈاکٹر) تم بڑے نامعقول آدمی ہو ناممکن باتوں کی درخواست کرتے ہو۔ (کرشن چند) خیر بازار کا گوشت ہی سہی (ڈاکٹر) کس قدر کھانا کافی ہوگا (کرشن چند) چوروٹیاں۔ بہت سا گوشت تھوڑی سی شیرینی چاہئے۔ (ڈاکٹر) کیا یہ سب چیزیں اس درخت کے نیچے رکھدیں جہاں تم رہتے ہو۔ (کرشن چند) نہیں سڑک کے کنارے والے کنوئیں میں ڈالدو۔ (ڈاکٹر) کیا کنوئیں کا پانی خراب نہیں ہوجائیگا۔ (کرشن چند) کیا مجال ہے کہ کوئی اس کنوئیں کا پانی پی سکے۔

آخر کار بھوت کی درخواست کے موافق کھانے کی تمام چیزیں بازار سے منگائی گئیں دس منٹ کے بعد پھر لڑکے کو دورہ شروع ہوا اور اس نے لڑکے کے والد سے کہا تھوڑا سا نمک اور مرچ بھی ہونا چاہئے۔ (کرشن چند) جب تک آپ لوگ اس بنگلہ میں رہیں دو باتوں کا خیال رکھیں ایک تو کوئی شخص اس کنوئیں پر نہ جائے دوسرے درخت کے نیچے سے نہ گزریں۔

(بابو جگل کشور) لیکن آپ اس لڑکے کو کیوں ستاتے ہیں۔ (کرشن چند) میں ستاتا نہیں صرف جنگ کے حال کہانیاں سناتا ہوں۔

(بابو جگل کشور) اگر تم اس لڑکے کو نہیں چھوڑو گے تو یہ مرجائیگا (کرشن چند) خیر اب میں اس کے سر پر سایا کرونگا لیکن میں اس کو چھوڑونگا نہیں ہمیشہ اس کے ساتھ رہونگا اور اس کی مدد کرونگا۔ اس کی طبیعت بھی بدل جائیگی یہ کسی قدر مغرور لڑکا ہے۔ کیونکہ پہلے جنم میں یہ میرا کمانڈر تھا اور نہایت نیک اور ہوشیار تھا۔

(بابو جگل کشور) کیا تمہارے وعدہ پر اعتبار کروں کہ تم اسے چھوڑ دوگے (کرشن چند) میں حضرت سلیمان کی قسم کھاتا ہوں کہ اسکو دق نہیں کرونگا۔ کیا اس کی شادی ہوگئی ہے۔ (بابو جگل کشور) جی ہاں۔ (کرشن چند) اگر میلا کا بیاہا نہوتا تو میں ضرور اس کو ساتھ لیجاتا۔ لیکن چونکہ اس کی شادی ہوگئی ہے میں اس کو چھوڑ دونگا۔

(بابو جگل کشور) تو آپکا وعدہ پختہ ہے کہ اس کو دق نہیں کرینگے (کرشن چند) جی ہاں میں نے ایسی بڑی قسم کھائی ہے جس کو کوئی شخص توڑنے کی جرات نہیں کرسکتا۔ (بابو جگل کشور) اب آپ لڑکے کو چھوڑیے (کرشن چند) بہت خوب سلام۔

اس گفتگو کے بعد کرشن چند اٹھ بیٹھا اور اس نے بیان کیا کہ اس کی طبیعت اچھی معلوم ہوتی ہے اور جو بوجھ اس کے بدن پر معلوم ہوتا تھا وہ دور ہوگیا۔ اس نے لپٹ کر بدلے اور خوب سیر ہو کر کھانا کھایا حالانکہ کروٹ نہیں بدل سکتا تھا۔ یا بالکل تندرست ہوگیا۔

بھوت نے دوران گفتگو میں یہ بھی بیان کیا تھا کہ وہ چھ روٹیاں اس لئے مانگتا ہے کہ اس احاطہ میں اس کے اور دوست بھی رہتے ہیں۔

نوکر بازار سے گوشت روٹی اور سب چیزیں لایا اور ایک ٹوکری میں باندھکر کنوئیں میں لٹکا دیا اور تھوڑے عرصے بعد ٹوکری کنوئیں کے اندر کسی نے چھین لی اور سخت جھٹکا محسوس ہوا اب یہ تجویز ہوئی کہ لڑکے کو تنہا نہ سونے دیا جائے مگر کرشن چند نے کہا کہ ابھی کسی نے میرے کان میں کہا ہے کہ کسی شخص کو اپنے قریب نہ سونے دو۔

رات کو ایک شخص نے پانچ آدمیوں کو کنوئیں کی طرف سے آتے دیکھا جن میں سے ایک گورہ فوجی وردی پہنے ہوئے تھا اور تلوار کا رحم اس کے سر پر تھا۔

رات کو پھر لڑکے کو دورہ ہوا بابو جگل کشور نے کہا کیوں حضرت آپ تشریف لائے۔ بھوت نے کہا کہ نہیں لڑکے سے باتیں کرکے چلا جاؤنگا۔ بابو نے کہا کہ ہمارے گھر کے اس قدر آدمی علیل ہیں کہ ہم اس مکان کو چھوڑ دینا چاہتے ہیں۔ (کرشن چند) کل سب تندرست ہو جائینگے۔

حیرت یہ ہے کہ دوسرے روز گھر کے ایک درجن آدمی جو بیمار تھے سب تندرست ہوگئے۔ بھوت نے کہا کہ ہمیں تنہا چھوڑ دو اور لڑکے سے باتیں کرنے دو پانچ منٹ کے بعد یہ آواز سنائی دی "سب صاحبوں کو سلام اب میں جاتا ہوں"۔

غرض کہ اس قسم کے اور کئی ایک خرافات اس بھوت کے متعلق بیان کئے گئے ہیں جو چند اصحاب کی چشم دید ہیں اور خود ڈاکٹر صاحب جو [illegible]

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## چھوٹی باتیں نتایج بڑے

روزمرہ کی زندگی میں تقریباً کل انسان ایسی غلطیاں کرتے ہیں۔ کہ جن کا بیان کرتے وقت خیال آتا ہے کہ ان چھوٹی باتوں کو کوئی کیا سمجھے مگر جو نہی ان کے نتایج پر جو آہستہ آہستہ ظاہر ہو کر دیر کے بعد ظاہر ہوتے ہیں خیال کیا جاتا ہے تو ان کا بیان ضروری معلوم ہو جاتا ہے۔ ہم روز دیکھتے ہیں کہ امیر غریب آجکل جیب میں رومال رکھتے ہیں۔ ناک آیا اسی سے صاف کر لیا۔ منہہ صاف کرنا ہوا اسی سے کر لیا بوٹ یا جوتی جھاڑنے کی ضرورت ہوئی رومال کافی ہے ہاتھ دھو کر پونچھنے ہوں تو بھی رومال ہی تولئے کا کام دیتا ہے۔ آنکھیں اس سے پونچھ لو۔ سر پر باندھ لو۔ اور سر ناک رومال میں بھر لیا۔ ادھر فضلہ ناک کی دوبارہ اس سے ہاتھ صاف کرتے افسوس تو یہ کہ کبھی خیال نہیں کرتے کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ بہت تھوڑے ہیں جو کہ دو رومال رکھتے ہیں ہاتھ وغیرہ صاف کرنے کے واسطے علیحدہ و ناک صاف کرنے اور بوٹ جھاڑنے وغیرہ کے واسطے علیحدہ جس کو روزمرہ بدلا جاتا ہے۔ اس چھوٹی سی بات سے غفلت کرنے سے کس قدر برے نتایج پیدا ہو سکتے ہیں۔ ناظرین بخوبی سمجھ لینگے۔ رومال کو صاف رکھو۔ فضلات ناک جو بیماری کا باعث ہیں ان کو اس سے نہ پونچھو اور اگر پونچھتے ہو تو ہاتھ آنکھ منہہ وغیرہ صاف کرنے کے واسطے اس کو استعمال نہ کرو۔

آجکل انگریزی تعلیم نے ظاہری تو صاف بنا دیا ہے مگر اصل میں صفائی جاتی رہی ہے۔ ادھر بیٹھے کام کر رہے ہیں سیاہی سے انگلیاں تر بتر ہیں۔ کسی سے ہاتھ ملایا ہے کسی اچھی بری چیز کو اٹھایا ہے۔ کسی غلاظت سے ہاتھ چھو گیا ہے ادھر پانی مانگا اور گلاس کو پکڑ کر گٹ گٹ پی گئے۔ خیال نہ آیا۔ کہ نہ جانے ان ہاتھوں پر کس کس بیماری کے جراثیم موجود ہیں۔ کہ ان کو دھو لیں۔ جن انگریزوں کی تقلید انہی کے ڈاکٹر اب بتا رہے ہیں کہ بھائی ہاتھ کھانے پینے سے پہلے خوب دھو لیا کرو جراحی میں جب کوئی اپریشن کرنا ہوتا ہے ہاتھ اچھی طرح سے صاف کئے جاتے ہیں۔ وہ ہاتھ پھر اگر اپنے ہی صاف کپڑوں کو لگ جاویں تو ڈاکٹر ہدایت کرتے ہیں کہ یہ ہاتھ اپریشن کے لائق نہیں ہیں ان کو پھر صاف کرو۔ اس واسطے کہ نہ جانے یہ کپڑے کہاں سے چھوتے ہیں اور ان میں امراض کے جرم نہ ہوں۔ دوستو کھانے پینے سے پہلے ہاتھ صاف کر لیا کرو۔

اکثر آدمی دیکھے گئے ہیں کہ جب ناک آتا ہے زور سے اوپر کھینچ کر پیٹ میں لیجاتے بعض اوپر کھینچکر منہ کے رستے نکالتے ہیں یہ دونوں عادتیں بری ہیں۔ فضلہ بلغم اور خاص کر ناک کی بلغم جو سانس گزرتے وقت اس میں سے کئی خرابیاں اپنے ساتھ لیتی ہے معدہ میں لے جانا سخت برا ہے اس واسطے ناک کے رستے صاف کیا کرو۔

دیکھا گیا ہے کہ آدمی ناخنوں کو دانتوں کے ساتھ کاٹتے رہتے ہیں ناخنوں کے اندر کی میل بالکل زہر سمجھنا چاہئے وہ میل اندر جا کر بلکو کمزور کر سکتا ہے جس سے بتلا ہو کر کئی امراض ہو سکتی ہیں علاوہ ازیں ممکن ہے کہ ناخون ٹوٹ کر حلق میں چلا جاوے اور اگر ہوا کی نالی میں گرے تو لینے کے دینے پڑ جاویں جو معدہ میں چلا جاوے تو بھی کم برا نہیں۔ پس دانتوں سے ناخن نہ کاٹو۔

غرضیکہ اس طرح بہت سی باتیں ہیں جن کو روزمرہ کی زندگی میں بڑے بڑے بھی نظر انداز کرتے ہیں اشارہ دیدیا اب ناظرین اپنے اپنے متعلق بیسیوں ایسی باتیں نکال سکتے ہیں اور ان سے بچ سکتے ہیں۔ وینش امپجارک

# کیسا کیا ری

ایک ریلوے ٹرین کی فرسٹ کلاس گاڑی میں ایک بڈھا رئیس سوار تھا جب گاڑی ایک سٹیشن پر ٹھہری تو اس نے زور سے چلا کر کہا کہ گارڈ بابو کیا یہ سرہند ہے۔

گارڈ۔ نہیں جناب یہ سرہند نہیں ہے جب سرہند آئیگا تو میں آپ کو مطلع کرونگا گاڑی روانہ ہوئی اور بڈھا جنٹلمین چشمہ لگا کر آرام سے ناول پڑھنے لگا۔ اور جب دوسرے سٹیشن پر ٹرین کھڑی ہوئی تو اس نے پھر زور شور سے چلا کر گارڈ کو بلایا۔ ارے بھائی گارڈ ذرا ادھر آنا۔ کیا سرہند یہی ہے؟

گارڈ۔ صاحب۔ آپ بے فکر رہئے۔ جب گاڑی سرہند پہنچیگی تو میں آپ کو خود بتلا دونگا۔ غرضیکہ گھنٹی بجی۔ انجن نے سیٹی دی اور ٹرین روانہ ہوئی تیسرے سٹیشن پر پھر وہی نوبت گزری اور گارڈ نے پھر بیتاب مسافر کو یقین دلایا کہ جب سرہند پہنچینگے تو اس کو ضرور مطلع کیا جائیگا۔

آخر کار سچ مچ سرہند آگیا اور مسافروں کا اسباب بریک سے اتارنے رسیدوں کا مقابلہ کرنے۔ لائن کلیر لینے اور اسٹیشن ماسٹر سے گفتگو کرنے میں گارڈ کو وہ بڈھا مسافر یاد نہ رہا حتی کہ ٹرین چل پڑی جب پلیٹ فارم سے ٹرین نکل گئی تب اسے اپنا وعدہ یاد آیا اور اس نے ڈرائیور کو اشارہ دیکر ٹرین روکی اور جلدی سے اتر کر بڈھے مسافر کے پاس گیا اور کہا کہ جناب یہ ہے سرہند۔ جلدی کیجئے۔ اپنا بیگ مجھے دیجئے اور نیچے اتر آئیگا گاڑی زیادہ نہیں ٹھہر سکتی ہے اور یہ کہکر مسافر کا بیگ اٹھا کر پلیٹ فارم پر رکھ دیا۔

بڈھا مسافر۔ جناب میں آپ کا مشکور ہوں۔ معاف کیجئیگا آپ کو بہت تکلیف ہوئی لیکن میرا ارادہ یہاں اترنے کا نہیں ہے میں تو صرف سرہند کو اس لئے دریافت کرتا تھا کہ میری بیوی نے کہا تھا کہ سرہند پہنچنے پر دوا کی ایک خوراک پی لینا۔

---

ایک شخص نے بیان کیا کہ ایک وکیل نے اپنے موکل کو ۲۵ پونڈ نذر کئے۔

دوسرا شخص۔ یہ کس طرح ممکن ہے وہ ایسا کونسا حاتم طائی وکیل تھا؟

پہلا شخص۔ بات یہ تھی کہ اس کے ایک موکل نے ریلوے پر ۱۵۰ پونڈ ہرجانہ کا دعوی کیا مگر وکیل کی فیس کا بل ۱۷۵ پونڈ کا تھا۔ مگر اس شریف نے باقی رقم کے لئے کبھی موکل سے تقاضہ نہیں کیا۔

---

سمن۔ کیا تم اس عورت سے شادی کرنا پسند کروگے جس نے اپنے پہلے منسوب پر نقص عہد کے ہرجانہ کا دعوی کیا ہو۔

ولسن۔ اس بات کا فیصلہ اس رقم کی مقدار پر منحصر ہے جو اسے ڈگری میں حاصل ہو۔

---

لڑکا (پولیسمین سے) جلدی آؤ میرے باپ اور ایک شخص کے درمیان آدھ گھنٹہ سے سخت لڑائی ہو رہی ہے۔

پولیسمین۔ تو پھر تم نے پہلے سے مجھے کیوں نہ بلایا۔

لڑکا۔ اب تک میرے والد کا غلبہ تھا مگر اب اس شخص نے ان کو نیچے دبا لیا ہے

## ماں اور اس کے نیشن بچے

۱- کوئینز شیر پس۔ٹن ہاوتھ روڈ ناٹیشیلڈز۔ انگلینڈ

تمام بچوں اور ماؤں کی خاطر سے مجھ کو ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میں ڈوون صاحب کی گردے کی گولیوں کے فوائد کا حال ظاہر کروں جنکا میں نے خود تجربہ کیا ہے۔

میں بچپن سے لیکر ہمیشہ گردے کی تکلیفوں میں مبتلا رہی اور کبھی پہنچنے نہ پائی۔ ۲۰ برس کی عمر تک تھکی ماندی اور سست رہا کرتی اور راتوں کو بدخوابی کے مارے کروٹیں بدلا کرتی تھی جوان ہونیکے ساتھ ساتھ اپنی بد پرہیزی کی وجہ سے اختلاج قلب اور ضعف بڑھ گیا اور حالت بدتر ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ ۲۶ برس کی جوانی کی عمر میں زینہ پر دو بارہ قدم پڑکر تھک جاتی تھی اور اگر اوپر چڑھنیکی کوشش کرتی تو نیچے گر پڑتی تھی۔ اس عمر میں آکر میری پشت میں سخت درد لاحق ہونے لگا با بار میں ڈاکٹروں سے دوا منگا کر استعمال کرتی لیکن کچھ فائدہ نہ ہوتا تھا۔

۱۸ سال کی عمر میں کثیر پینے پینے اور باقاعدگی اختیار کی جس سے میری صحت میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی لیکن درد کمر درد سر اور سستی میں کچھ فرق نہ آیا۔ چوبیس برس کی عمر میں میری شادی ہوئی اور پھر ۶ بچے ہوئے کہ ان میں ۵ بچے پیدا ہونیکے بعد ڈوون صاحب کی گولیوں کا استعمال شروع کیا پہلا بچہ ۱۱ مہینے زندہ رہا۔ دوسرا اور تیسرا ابتک زندہ ہیں لیکن چوتھا بچہ صرف ۱۴ گھنٹے جیا اور پانچواں تین ہفتوں کا ہو کر مر گیا۔ پھر مجھ سے میں نے ان گولیوں کی نہایت شہرت سنکر انکا استعمال شروع کیا تھا جس نے مجھ کو اس قدر فائدہ پہنچایا کہ پینے پھر کئی اور بکس منگوائے جن سے درد کمر میں بہت تخفیف ہو گئی اور خوب بھوک لگنے لگی۔ غرضیکہ اس دوا کے استعمال سے مجھ کو ہر طرح فائدہ معلوم ہوا اور اس کے بعد میرا چھٹا بچہ پیدا ہوا۔ اور یہی اکیلا لڑکا ایسا تھا جو پورے دنوں میں پیدا ہوا اور جو باقیماندہ اور بچوں کی نسبت صحت وغیرہ کے لحاظ سے بہت اچھا کرا اور اب وہ جیتے کا ہے۔

میں نے ڈوون صاحب کی درد گردے کی گولیوں کے کل ۶ بکس استعمال کئے جنھوں نے تمام ڈاکٹروں کی دواؤں سے بدرجہا زیادہ فائدہ کیا۔ ابھی لیکن کو آرام کی نیند سوتی ہوں۔ بھوک خوب لگتی اور میں ایسی تندرست اور طاقتور ہوں کہ کئی برس پہلے نہ تھی۔ میں خوشی سے ان واقعات کے شائع کرنے کی اجازت دیتی ہوں کیونکہ میرے اس تجربہ سے بہت سی ماؤں کا بھلا ہوگا۔ دستخط۔ مسز ایچ ہلز۔

یہ گولیاں تمام عطاروں یا دوا فروشوں سے دستیاب ہو سکتی ہیں یا براہ راست

---

ہم سے ذیل کے پتہ پر قیمت ارسال کرکے بلا محصول مل سکتی ہیں۔ فاسٹر میکلین کمپنی نمبرہ ولز اسٹریٹ۔ آکسفورڈ اسٹریٹ لندن انگلستان۔

## دی انڈسٹریل بنک آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ

عنقریب رجسٹری ہو نیوالا ہے

### سرمایہ ۵ لاکھ فی حصہ سو روپیہ

مختلف قسم کی آڑہت کے کاروبار سے بنک خود بھی معقول فائدہ حاصل کرنے کے علاوہ ملک کی حرفت و تجارت کو بیحد نفع پہنچائیگا۔ ہیڈ کوارٹر لودیانہ میں ہوگا۔ اور مختلف مقامات میں شاخیں کھلینگی۔

### پروونزنل ڈائرکٹرز

(۱) آنریبل سردار پرتاپ سنگھ صاحب اہلووالیہ آف کپورتھلہ رئیس جالندھر ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب۔

(۲) رائے بہادر پنڈت بھاگرام صاحب سی۔ آئی۔ ای گورنمنٹ پنشنر و سابق منسٹر ریاستہائے جموں و کشمیر

(۳) لالہ سالگ رام صاحب ٹھیکیدار ریلوے رئیس اعظم لودیانہ۔

(۴) مسٹر ایم۔ ایل رلیا رام بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب امرتسر۔

(۵) سردار گہر سنگھ صاحب بیرسٹر ایٹ لا لودیانہ

(۶) لالہ رام محمد صاحب رئیس دہلی۔ مینیجنگ ایجنٹ ڈائمنڈ جوبلی فلور ملز و امپیریل آئیل سوپ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

(۷) محمد انشاء اللہ خان صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار وطن لاہور

(۸) لالہ فتول صاحب ساہوکار رئیس ریاست پٹیالہ

### مینجنگ ڈائرکٹرز

مسرز ہیرا لال اینڈ کمپنی سوداگران ٹھیکیداران و مالکان اخبار آرمی نیوز لودیانہ۔

### مشیر قانونی

سردار گجن سنگھ صاحب پلیڈر چیف کورٹ پنجاب و وائس پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی لودیانہ۔

نوٹ۔ خریداری حصص کے لئے تمام درخواستیں اور خط و کتابت بنام (ہیرا لال اینڈ کو) مینیجنگ ڈائرکٹرز ہونی چاہئے۔

---

نمبر (۲۴) لودیانہ شنبہ ۳۰ جون ۱۹۰۶ء جلد (۴)


## آرمی نیوز

ہر ہفتہ سنیچروار کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کارآمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے +

یہہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت وصنعت۔ زراعت و تجارت۔ حفظ صحت تہذیب اخلاق۔ سائنس و فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیرخواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سڈیشن اور رلائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایکدوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانیکی کوشش کیجاتی ہے +

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| [illegible] | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ |
| | پیشگی سالانہ اعلی کاغذ پر | صہ |
| [illegible] | پیشگی سالانہ اعلے کاغذ پر | صہ ۱۲ر |

ہندوستان و برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ۶ر- مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہیئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔

## اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ر | ۱۴ر | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| نصف کالم | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا کالم | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا صفحہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

بطور ضمیمہ اشتہارات شائع ہونگی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینے والو!

بلاشبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن یہہ تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فائدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپے لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرتا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلاکر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں۔ ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید سینکڑوں اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسی کی نظر ہی نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سولہ آنے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں دس بیس سردار اس کے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ سنگھاپور سے لیکر پنجاب اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اس کے قدردان موجود نہوں غریب آدمیوں سے لیکر کروڑپتیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار راجہ اور نواب خرید ار اگر آپ توجہ دیں تو ...

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

سہارا بھی ہو کے زندگانی کا ؛ آدمی بلبلہ ہے پانی کا

## ہم خرما و ہم ثواب

خریداران آرمی نیوز کے سوا دنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ بیس گنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثا کو مل جائے۔ جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق ہلاک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے۔

### قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زائد چندہ لیکر نہیں بنایا گیا بلکہ ایڈیٹر کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کر کے بطور چندہ رفاہ عام کی غرض سے قائم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا۔

(۲) ہر سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا۔ مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی تاریخ سے چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیاں کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہیں تو متوفی کے دوسرے نزدیک ترین قانونی وارث کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایک ماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہئے۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک ترین مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہئے۔

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض مثل سل۔ دق۔ تپ محرقہ۔ طاعون۔ فالج۔ لقوہ۔ یا اسٹرک بخار یا پیچش و اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اٹھانے کے مستحق نہیں ہونگے۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے افسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچکر نہیں۔

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں درخواست خریداری کے ایک ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا۔ اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائینگے۔ اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے۔ لیکن چندہ کسی حال میں کم نہیں کیا جائیگا۔

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں انکے ورثا کا حق نہ ہوگا۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو تو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدھ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹ کارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائینگے اور کچھ نہ لیا جائیگا۔

(۹) جب خریدار کے وارثوں کو امداد ملیگی اس کا فرض ہوگا کہ ایک سال تک اخبار خریدے جس کا پیشگی چندہ دو روپیہ امدادی رقم میں سے وضع کر کے باقی روپیہ اس کو دیا جایا کریگا۔ اور اخلاقی فرض ہوگا کہ دو لوگوں کو خریدار بنائے۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے کمپنی کا فیصلہ بہرحال قطعی سمجھا جائیگا۔ اور کمپنی کی ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو اور کوئی شخص بددیانتی سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائے۔ عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کی جائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قائم ہو۔

(نوٹ) سنہ ۱۹۰۳ء کی بابت ہم ملٹری پولیس کے صوبیدار شیر دیال مرحوم کے ورثا کو ملی ہے ۔ روپیہ امداد دیگئی ہے۔ سنہ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۸۰ روپیہ حسب ذیل خریداران کے ورثا کو دیا گیا ہے موت دفعدار رسالہ خان نارنول۔ نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بارڈر ملٹری پولیس کوہاٹ۔ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر دیرہ متصل کالکا۔

المشتہر

منیجر آرمی نیوز پریس لودیانہ

# آرمی نیوز

لودیانہ شنبہ - ۳۰ جون ۱۹۰۶ء


## ہندو مسلمان

(۳)

اس سلسلہ میں دو آرٹیکل شایع ہو چکے ہیں جو نہ صرف اکثر انصاف پسند جوہر شناس ناظرین کی پسند کی بلکہ شہرہ آفاق اخبار نویسوں نے بھی ان کی داد دی ہے۔ لالہ دینا ناتھ صاحب حافظ آبادی اڈیٹر اخبار ہندوستان تحریر فرماتے ہیں کہ ہندو مسلمان کے مسئلہ کے متعلق جو فاضلانہ مضامین آرمی نیوز میں درج ہوئے ہیں انکی کافی تعریف نہیں کرسکتا۔ بلاشک اردو اخبار نویسی آپکی ذات پر ناز کرسکتی ہے۔

منشی محمد دین صاحب فوق اڈیٹر پنجہ فولاد رقمطراز ہیں۔ کہ میں آرمی نیوز کو ہمیشہ غور سے پڑھتا ہوں۔ ہندو مسلمان کے سوال کے عنوان سے جو مضامین لکھے گئے ہیں وہ نہایت قیمتی ہیں۔ اس سلسلہ کو جاری رکھئے حتی کہ پندرہ بیس صفحہ پمفلٹ کے قابل میٹر ہو جائے میرا ارادہ ہے کہ اپنے خرچ سے اس پمفلٹ کو چھپوا کر اس کی ایک ہزار جلدیں پبلک میں مفت تقسیم کردوں۔

میں اپنے عزیز معصروں کی قدردانی کا مشکور ہوں ہمارا ارادہ نہیں تھا کہ اس سلسلہ کو طول دیا جائے کیونکہ یہ اس قدر دلچسپ بحث اور ایسا وسیع سوال ہے کہ اگر اس کے تمام پہلو دکھلائے جائیں تو سالہا سال میں سلسلہ ختم نہو اس لئے نہایت اختصار کے ساتھ چند باتیں لکھی گئی تھیں۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اگر وہ لوگ جن کا ہندو مسلمانوں کے نفاق میں ذاتی فائدہ ہے ہمیشہ کامیاب ہوتے رہے جیسا کہ بعض حالتوں میں ہوئے ہیں تو آخری نتیجہ کیا ہوگا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ ۲۲ کروڑ ہندو جلا وطن نہیں کئے جاسکتے خواہ کسی حال میں ہوں خواہ پلیگ اور قحط اور ملیریا سے ان کی تعداد چند کروڑ کم ہو جائے مگر پیچھے ہمیشہ نہیں اور نہ ۶ کروڑ مسلمانوں کو ملک بدر کیا جاسکتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ وہ تعلیم میں پیچھے رہتے اور مبتلائے افلاس ہونے کی وجہ سے فارغ البالی کا منہ نہ دیکھیں مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ اس ملک کو چھوڑ کر جو صدیوں سے ان کے آبا و اجداد کا وطن ہے کسی دوسرے ملک میں جا بسیں۔ یعنے ہندو مسلمانوں میں ہمسائیگی کا تعلق ابدالآباد تک قایم رہیگا اور ہمسایہ کے جو حقوق ہندو شاستروں اور اسلامی شریعت میں ہیں وہ کسی پر مخفی نہیں۔ ہمسایہ کو بالکل ایسا پیار کرو جیسا اپنی ذات کو یہ ہی الہامی حکم جو حضرت موسیٰ سے لیکر مسیحی اور اسلامی شریعتوں میں بھی تاکید کے ساتھ دیا گیا ہے اور ہندو شاستروں میں تو ہزاروں جگہ آیا ہے کہ ہمسایہ کی دل آزاری گناہ عظیم ہے۔ پس وہ لوگ جو چند خود غرضوں کے دہوکہ میں آکر خدا کے اس صاف حکم کو توڑتے ہیں انہیں توبہ کرنی چاہئے۔ اور خدا کے قہر سے ڈرنا چاہئے۔ ہمسائیگی کے لئے کہیں یہ شرط نہیں لگائی گئی۔ کہ وہ ہم مذہب یا ہم عقیدہ ہو۔ رہا اختلاف عقاید کا سوال اس کی وجہ سے مخالفت کیوں ہے؟ فرض کرو کہ ایک شخص تمہارے عقیدہ پر یقین نہیں رکھتا ہے اس کا یہ سبب ہے کہ اس کی سمجھ میں وہ باتیں نہیں آتی ہیں جن پر تم وسواس رکھتے ہو۔ اگر تمہارے خیال میں اس کا عقیدہ غلط ہے تو وہ خود اس کا خمیازہ اٹھائیگا اگر وہ غلط راستے پر ہے تو تمہارے رحم کا سزاوار ہے نہ کہ نفرت کا۔ تم افسوس کرو کہ وہ بیچارہ دوزخ میں جائیگا اور اس کے حق میں دعا کرو کہ خدا اس کو ہدایت دے نہ کہ تم اس کے خون کے پیاسے ہو جاؤ محض اس لئے کہ تمہاری سی عقل اس کو نہیں دیگئی ہے۔ شاید محبت سے تو یہ ممکن ہے کہ تم اسے معقول دلایل دیکر اور اپنے اعمال اور اخلاق کا عمدہ نمونہ پیش کر کے اپنا ہم خیال بنالو لیکن نفرت اور حقارت سے تو اس میں اور بھی ضد پیدا ہوگی۔ کیا تم بد اخلاقی اور جبر سے اس کو اپنا ہم عقیدہ بنانے میں کامیاب ہوگے؟ فرض کرو کہ تمہیں اس قدر طاقت حاصل ہے کہ جان کا خوف دلاکر اپنے مذہب کی عظمت کا اقرار کرالو۔ لیکن اس کے دل کو کس طرح فتح کروگے جو محبت اور الفت اور مروت کے سوا کسی ہتھیار سے مغلوب نہیں ہوسکتا مخاصمت اور مخالفت سے تو غیر مذہب والے تم سے بھاگیں گے۔ اور تمہیں اور ساتھ ہی تمہارے مذہب کو اچھا خیال نہیں کرینگے پس غیر مذہب والوں سے سرگرجبینی کے ساتھ پیش آنا گویا اپنے مذہب کی نسبت غلط فہمی پھیلانا ہے۔ خیر ہمسایوں کی دل آزاری کی سزا تو شاید مرنے کے بعد یا قیامت کو ملے لیکن جب تک دنیا میں ہیں دنیوی نفع و نقصان پر بھی نظر رکھنی پڑتی ہے۔ فرض کرو کہ یہ مخالفت کی آگ اس درجہ تک بھڑک اٹھے جیسا کہ بعض اہل غرض کی آرزو ہے تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا؟

فرض کرو کہ رفتہ رفتہ یہانتک نوبت پہنچ جائے کہ ایک قوم دوسری قوم سے کچھ مطلب نہ رکھے۔ یعنی کوئی ہندو کسی مسلمان دکاندار سے اور مسلمان ہندو دکاندار سے خرید و فروخت نہ کرے۔ کوئی مسلمان کاریگر کسی ہندو قوم کے ہاتھ اپنی بنائی ہوئی اشیا نہ بیچے۔ ہندو معمار و مزدور مسلمانوں اور مسلمان ہندوؤں کے مکانات کی تعمیر سے انکار کریں۔ اور ہندوؤں کو مسلمانوں کے اور مسلمانوں کو ہندوؤں کے محلوں میں رہنا مشکل ہو جائے۔ کوئی مسلمان ممتحن ہندو طلبا کو اور ہندو ممتحن مسلمان طالب علموں کو امتحان میں پاس نہ کرے۔ کوئی ہندو جج مسلمان کے اور مسلمان جج ہندو کے حق میں مقدمات فیصل نکیا کرے۔ اور یہ وبا شہروں سے گذر کر دیہات اور قصبات تک جا پہنچے تو جن گانوں میں ہندو زیادہ ہیں وہاں مسلمانوں کی اور جہاں مسلمانوں کی کثرت ہو وہاں ہندوؤں کی رہایش مشکل ہو جائے۔ اور جن ہندو ریاستوں میں مسلمان اہلکار اور جن مسلمان ریاستوں میں ہندو برسر روزگار ہیں وہ سب بیکار ہو جائیں۔ جے پور میں نواب فیاض علیخاں بہادر برطرف۔ حیدرآباد میں مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر موقوف۔ آخر میں یہ ہو کہ حیدرآباد کی ہندو رعایا بڑودہ اور میسور کو بھاگ جائے اور بڑودہ اور میسور کے مسلمان دکن میں جا بسیں۔ ہندو مسلمان وکیلوں کو اور مسلمان ہندو وکلا کو مقدمہ نہ دیں۔ ہندو مسلمانوں کو اور مسلمان ہندوؤں کو اپنا مکان یا دکان یا اراضی کرایہ پر ندیں۔ مسلمان پولیسمین ہندوؤں پر اور ہندو پولیسمین مسلمانوں پر ظلم کیا کریں۔ کیا وہ لوگ جو خواہشمند ہیں کہ انکا مطلب پورا ہونے کے لئے ہندو مسلمانوں میں ہمیشہ لاگ بنی رہے ان نتایج کے دیکھنے کو تیار ہیں؟ کیونکہ اگر ان کی کوشش جاری رہی تو یہ نتیجے ایکدن ضرور پیدا ہونگے۔ اور کیا اس صورت میں روز بلوے اور فساد نہیں ہوا کرینگے۔ کیا دونو قوموں پر زندگی تنگ نہیں ہو جائیگی۔ کیا وہ حالت جو یہودیوں کی روس میں ہے کیا وہ نقشہ جو کوہ قاف میں ترکوں اور عیسائیوں کے درمیان ہے یہاں دیکھنے کا کوئی خواہشمند ہے؟ ہم مان لیتے ہیں کہ بعض کوتاہ اندیش ایسا ہی چاہتے ہیں۔ لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ پھر شیعہ اور سنیوں کے درمیان نفاق نہیں ڈالا جاسکیگا اور کیا ہندوؤں اور آریاؤں میں ویسی ہی مخالفت اور دھڑہ بندیاں قایم نہیں ہوسکتیں۔ اور

کیا آریہ سماج کے تین ٹکڑے کرنے مشکل ہیں؟ ان نتایج پر غور کرتے ہوئے اور دور اندیشی کی نظر سے ان آنے والے خطروں کو دیکھتے ہوئے ہم ہمیشہ کانپ جاتے ہیں جب فتنہ پرداز مخالفت کی آگ میں تیل ڈالتے ہیں۔ یہ انگلش عہد معدلت مہد سے متمتع ہونے کا وقت تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ امن کی برکتوں سے پورا فائدہ اٹھایا جاتا۔ یہ وہ وقت تھا کہ ہندو اور مسلمان اپنے قومی زوال کی رفتار کو روک کر ترقی کے میدان میں سرپٹ گھوڑے دوڑاتے۔ کیونکہ ایسا امن یورپ کو بھی نصیب نہیں ہے۔ وہاں بم کے گولوں کا تقریباً ہر ایک ملک میں کھٹکا ہے۔ مگر بعض دشمنان وطن اس دنیا میں سب سے گئے گزرے ملک کو امن کی برکتوں سے مستفید ہونے میں مخل ہوتے ہیں۔ فی الحقیقت یہ وہ زمانہ نہیں ہے کہ ہم اپنے دماغ اس سوچ بچار میں صرف کریں کہ غیر مذاہب والوں کو کس طرح نقصان پہنچا سکتے ہیں بلکہ یہ غور کرنے کا وقت ہے کہ اپنے ہموطنوں کی مدد کس طرح کرنی چاہئے یہ تنگ خیال سخت نقصان دونو قوموں کو پہنچا رہے ہیں۔ وہ دانستہ یا نادانستہ ہمیں ایسے گڑھے میں دھکیل رہے ہیں کہ جہاں سے پھر نکلنا مشکل ہوگا۔ وہ ایسی چنگاری کو پھونکیں مار کر سلگا رہے ہیں کہ اگر آگ شعلہ زن ہوگئی تو دنیا کے ساتوں سمندر اُس کو بجھا نہ سکیں گے۔ اگر قضا و قدر کو یہی منظور ہے کہ ہندوستان اور اس کے باشندے باوجود ہر قسم کی ترقی کا مادہ رکھنے کے کبھی موجودہ پست حالت سے ابھر نہ سکیں تو ضرور ان ظالم بیرحم فتنہ انگیزوں کو کامیابی ہوگی اور اگر خدا کا فضل ہمارے شامل حال ہوا تو ہم دونوں ہمسایہ قوموں کو اتنی عقل آجائیگی کہ ان کے دام فریب میں نہ آئیں۔

---

**لاہور** کا اخبار ناظم الہند رقمطراز ہے کہ یہ خیال کرنا کہ گذشتہ سالوں سے جو تفرقہ درمیان ہندو مسلمانوں کے پیدا ہوگیا ہے وہ انہی اقوام میں کسی حقیقی مذہبی تحریک کی ترقی کا نتیجہ ہے ایک بالکل غلط خیال ہے بلکہ واقعی امر یوں ہے کہ ہندو محمڈن کو سچن کے پیدا کرنے والے دراصل وہی ہندو مسلمان ہوتے ہیں جن کو اپنی ذاتی خودغرضیوں میں کامیابی پیدا کرنے کے لئے اس مسئلہ کو اٹھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً ایک ہندو با اختیار افسر کو اپنے فرائض منصبی کی پابندی کے لحاظ سے کسی بدعمل مسلمان ماتحت کو سرزنش یا سزا دینے کا اتفاق ہو تو ادنیٰ مسلمان اگر چالباز ہو تو وہ بجائے اپنی بدعملی پر نادم ہونے کے یہ چال اختیار کرتا ہے کہ سادہ مسلمانوں میں ایجیٹیشن پیدا کرنے کے لئے اُس ہندو افسر کو متعصب مشہور کرکے اپنے آپ کو شہید اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے یا اگر کوئی شرارت پیشہ ہندو کسی مسلمان افسر کے ہاتھ سے کیفر کردار کو پہنچے تو وہ اپنی سزایابی کو اُس مسلمان افسر کے تعصب مذہبی کا نتیجہ قرار دیکر بیچارے سیدھے سادے ہندوؤں میں اس مسلمان افسر کے برخلاف ایجیٹیشن پیدا کرنے کے لئے اپنے معاملہ کو مذہبی رنگ دیتا ہے۔

---

**للّٰہی بغض**۔ بغض و عداوت کی کئی قسمیں ہیں مگر للّٰہ بغض سے جس کو بغض للّٰہی کہتے ہیں خدا پناہ میں رکھے اگر کسی شخص سے جس نے کچھ نقصان پہنچایا ہو دشمنی کیجائے تو مضایقہ نہیں لیکن ایک قوم کی قوم کے حق میں کانٹے بونا ایسی قوم جس کی خون پسینے کی کمائی سے برسوں تک عیش کیا ہو کہاں تک روا ہے!۔

آجکل پارلیمنٹ میں کئی ایک انگلو انڈین شامل ہیں جو ہندوستان میں سرکاری خدمات سرانجام دے گئے ہیں ان میں ایک سر ہنری کوٹن ہیں جو کوئی موقع اور محل خالی نہیں جانے دیتے جبکہ وہ ہندوستان کی فریاد پارلیمنٹ کی گوشگزار نکرتے ہوں۔ چنانچہ سر ہنری نے سراجگنج اور بریسال کے مقدمات کا ذکر کرکے صاحب وزیر ہند سے دریافت کیا تھا کہ کیا جڈیشل اور ایگزیکٹیو فرائض کی علیحدگی میں جلدی عملدرآمد کیا جائیگا۔ لیکن اُسی روز ایک اور اینگلو انڈین ممبر مسٹر ریس نے دریافت کیا کہ اس معاملہ میں صرف بڑے بڑے قانون دانوں کی رائے کا ہی خیال کیا جائیگا یا کہ یہ بات بھی مدنظر رہیگی کہ ایسا کرنے سے خرچ بڑھ جائیگا جبکہ اس بات کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے کہ اہل ہند موجودہ انتظام سے ناراض ہیں۔

سر ہنری اور مسٹر ریس دونو کا نقطۂ خیال علیحدہ ہے سر ہنری کو خوشی ہوتی ہے کہ وہ تیس کروڑ بے زبان باشندگان ہند کو ایک نہایت مکروہ قانون سے آزاد کرانا چاہتے ہیں۔ فرض ادا کرنے میں بھی ایک مسرت ہے۔ اور سر ہنری وہ متبرک فرض ادا کرکے جو ہر ایک انگریز پر واجب ہے مسرت حاصل کرتے ہیں علاوہ ازیں سر ہنری کو اس بات کا بھی خیال ہے کہ انہوں نے ہندوستان کا نمک کھایا ہے اس لئے بھی وہ بطور ایک نمکحلال پبلک سرونٹ کے ہندوستان کے ساتھ نیکی کرنا چاہتے ہیں۔

لیکن مسٹر ریس کا مدعا کیا ہے کہ وہ ہندوستان سے ایک نہایت مذموم سسٹم کو دور کرنے میں مخل ہوتے ہیں۔ یہ اپنی اپنی طبیعت ہے بعض لوگوں کو خلق خدا کے ستانے میں ہی لطف آتا ہے۔

مسٹر ریس مدراس سول سروس میں تھے اب ایک معقول پنشن پر جو اہل ہند کی کمائی سے ان کو ملتی ہے وہ لنڈن میں شہزادوں کی سی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو بمصداق ایں مرا بخیر تو امید نیست بد مرساں۔ کم سے کم خاموش رہ سکتے ہیں۔ لیکن نہیں وہ ہندوستان کے دودھ کے جگر پر ناحق آتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جڈیشل اور انتظامی فرائض بدستور ایک ہی افسر کے ہاتھ میں رہیں کیونکہ اس طریقہ کے بدلنے سے خرچ بڑھ جائیگا مگر اس طریق کے قائم رہنے سے جو ناانصافیاں ہوتی ہیں اس کی مسٹر ریس کو کچھ پروا نہیں۔ ایسے ہی موقع کے لئے کہا گیا ہے کہ مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ۔

مسٹر ریس ہندوستان میں آئے اس لئے کہ اپنے ملک میں ایسی معقول تنخواہ ان کو نہیں مل سکتی تھی ورنہ وہ اپنے وطن اور اعزاء و اقرباء و احباء کو چھوڑ کر منطقہ حارہ یعنی مدراس جیسے گرم ملک میں ہرگز نہ آتے۔ اب وہ ایک نامور آدمی ہیں اور یہ ناموری ہندوستان کی بدولت حاصل ہوئی۔ وہ سینکڑوں ہزار روپیہ پنشن پاتے ہیں اور یہ بھی ہندوستان ان کو دیتا ہے لیکن باوجود ان تمام باتوں کے وہ ہندوستان کو ایک ایسی اصلاح سے محروم رکھنا چاہتے ہیں جس سے تمام مہذب ممالک مستفید ہیں۔ مسٹر ریس کو شاید معلوم نہیں ہے کہ ناحق نمکی گناہ کبیرہ ہے اور ایشیا میں تو نمکحلالی انسان کے لئے ایک ضروری صفت خیال کی گئی ہے۔

---

**چیف کورٹ میں چوہے** ۲۳ ماہ حال کو رنگون چیف کورٹ کے محافظ خانہ میں مردے چوہے پائے گئے میونسپل ہیلتھ آفیسر اور پلیگ آفیسر نے صلاح دی کہ عدالت العالیہ کم سے کم ایک ہفتہ کے لئے بند کر دینی چاہئے۔ اسی وقت مسلیں دوسرے کمروں کو منتقل کی گئیں۔ تمام عمارت پورے طور پر ڈس انفیکٹ کی جائیگی۔ ڈاکٹری امتحان سے معلوم ہوا کہ ان مردہ چوہوں میں پلیگ کے جرم موجود تھے۔

مسٹر جسٹس فوکس قایمقام چیف جج نے حکم جاری کیا کہ ۲ جولائی تک چیف کورٹ بند رہیگی -

اس واقعہ سے تو ڈاکٹروں کی یہ تھیوری کہ ہی غلط ثابت ہوتی ہے کہ پلیگ صرف عدم صفائی سے پھیلتی ہے - چیف کورٹ سے بہتر اور کونسی عمارت صاف ہوگی -

**تجارت افیون** - گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ سال آیندہ میں بنگال افیون کے ۵۲۸۰۰ بکس سے زیادہ نیلام نہیں کئے جاوینگے یعنے ہر ایک مہینے میں ۴۴۰۰ بکس سے زیادہ فروخت نہیں ہونگے - جن میں سے نصف بکس بنارس کے اور نصف پٹنہ کی افیون کے ہونگے اور اس تعداد میں تین ماہ قبل نوٹس دئے بغیر کمی نہیں کی جائیگی - بجٹ میں تخمینہ کیا گیا تھا کہ بحساب اوسط افیون کے ایک بکس کی قیمت ۱۲۲۵ روپیہ ہوگی لیکن ماہ رواں میں اوسط ۲۴۲۰ روپے فی بکس رہی ہے اور اب تک محاصل افیون سے ۱۲ لاکھ روپیہ کی آمدنی تخمینہ سے زیادہ ہو چکی ہے -

**مسٹر سریندرو ناتھ کی اپیل** - مسٹر جارج گل و مسٹر کرشٹ جج ہائی کورٹ کی عدالت میں مسٹر سریندرو ناتھ بنرجی کی اپیل کا فیصلہ سنایا گیا - اس سے پہلے مسٹر لیمب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس باریسال پر عدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میں جرح کی گئی تھی - اس جرح سے عجیب و غریب حالات روشنی میں آئے - مسٹر لیمب نے تسلیم کیا کہ جس وقت پولیس نے ڈلیگیٹوں پر حملہ کیا تو وہ بندے ماترم کا غل نہیں مچا رہے تھے اور ایک سوال کے جواب میں کہا کہ مجسٹریٹ نے بابو سریندرو ناتھ اور مسٹر ابے رسول وغیرہ کی گرفتاری کا وارنٹ ایک روز پہلے دیا تھا یعنے اس سے پہلے کہ کوئی جرم سرزد ہو گرفتاری کا حکم جاری ہو چکا تھا - مسٹر جارج گل نے عدالت ماتحت کا فیصلہ رد کیا اور زیر دفعہ ۳۰ پولیس ایکٹ جو سزا دی گئی تھی وہ منسوخ کی اور حکم دیا کہ زیر دفعہ ۳۴ پولیس ایکٹ نئے سرے سے مقدمہ قایم کیا جائے -

**مسٹر حیدر رضا کا معافی نامہ** - مسٹر حیدر رضا بی - اے دہلوی جن کو یہ شکایت تھی کہ ہندو کالج میں ان کو اس وجہ سے پروفیسر مقرر نہیں کیا گیا کہ وہ مسلمان ہیں اب اپنے بیان کو واپس لیتے ہیں مسٹر رضا اور ان کے دوستوں کی کئی چٹھیاں اول دفتر آرمی نیوز میں آئیں جن میں انکی پہلی شکایت کی تائید مزید درج تھی اور ان کے شایع کرنے پر نہایت زور دیا گیا تھا لیکن چونکہ ہمکو معتبر ذریعہ سے اصل حال معلوم ہو چکا تھا ہمنے ان کو شایع نہیں کیا مگر چار پانچ روز بعد پھر ان کے مراسلات اس مضمون کے پہنچے کہ ان کے ساتھ خطوط ہرگز ہرگز شایع نہ کیجائیں اور اگر چھپ گئے ہیں تو ان پر لکھدیا جائے کہ راقم اپنا بیان واپس لیتا ہے - اب ۲۴ جون کے ٹریبیون میں مسٹر حیدر رضا کا معافی نامہ چھپا ہے جس کا مضمون حسب ذیل ہے :-

جناب من - مسٹر عظمت سنگھ پرنسپل ہندو کالج کی چٹھی سے جو ٹریبیون میں شایع ہوئی ہے واضح ہوتا ہے کہ اپنی درخواست کی نسبت ہندو کالج منیجنگ کمیٹی کے فیصلہ کے خلاف جو شبہات میں نے ظاہر کئے تھے وہ سراسر بے بنیاد تھے - اسلئے میں اپنی عاجزی سے آپکے موقر اخبار کے ذریعہ مہتممان کالج سے معافی کا خواستگار ہوں - مجھے امید ہے کہ اس نہایت بدقسمت غلط فہمی کے متعلق وہ میرا قصور معاف فرمائینگے دستخط سید حیدر رضا دہلوی - ۱۱ جون -

مذکورہ واقعہ سے یہ سبق ملتا ہے کہ اخبارات کو بیرونی ... کے درج کرنے میں نہایت محتاط رہنا چاہئے - بعض پر جوش اخبارات نے اس بے بنیاد واقعہ کے بہانے سے تمام ہندو قوم پر نہایت سخت حملے کئے ہیں - چنانچہ معزز ہمعصر وکیل نے ایک حد سے زیادہ ہوشیلا لیڈر شایع کرکے برادران اہل اسلام کو اہل ہنود سے برافروختہ کرنے کی کوشش کی - لیکن کیا ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ جس زور شور سے ایک بے بنیاد واقعہ کو ۲۲ کروڑ انسانوں کے ظلم و ستم کی دلیل قرار دیا گیا ہے اب اصلیت معلوم ہونے پر کھلے دل کے ساتھ غلط فہمی کے دور کرنے کی کوشش کی جائیگی یا کہ بے قصور ثابت ہونے پر بھی وہ کشتنی سوختنی گردن زدنی ہی رہینگے -

**اخبار وکیل سے ایک درخواست** - دنیا میں چاہے اور کوئی بددیانتی کرے خواہ اور لوگ قومی تعصب میں غرقاب ہیں مگر کم سے کم اخبار نویس کو ہمیشہ کلمہ حق کہنا چاہئے - ورنہ ملک کو لازم ہے کہ اس پر لعنت بھیجے - ہم امرتسر کے معزز ہمعصر وکیل سے بڑے ادب کے ساتھ ایک معاملہ میں رائے طلب کرنا چاہتے ہیں - اس نے ہندو کالج کمیٹی کے خلاف ایک فرضی اور مصنوعی شکایت کی بنیاد پر کہ سید حیدر رضا بی - اے کو پروفیسر کیوں مقرر نہیں کیا تمام ہندو قوم پر اتہامات لگائے ہیں - اور مسلمانوں کو متنبہ کیا ہے کہ یہ کیسی ظالم قوم ہے - کیا معزز ہمعصر مسٹر رضا کی معافی شایع ہونے کے بعد اصلی معاملہ کو اپنے ناظرین کے سامنے بلا کم و کاست ظاہر کریگا - دوسرے یہ کہ اسی شہر دہلی میں جہاں ایک بالکل غلط واقعہ پر اس کو اس قدر جوش آیا کیا اگر سچ مچ اسی قسم کا کوئی اور معاملہ تیس پینتیس سال سے ظہور میں آرہا ہو تو کیا بحیثیت ایک راست باز اخبار نویس کے وہ اس پر نوٹس لیگا ؟ کیا معزز ہمعصر کو معلوم ہے کہ دہلی میں ایک اینگلو عربک ہائی سکول ہے - اور کیا اسے خبر ہے کہ جب سے وہ مدرسہ قایم ہے یعنی تیس پینتیس سال سے اسمیں کبھی آجتک ایک ادنیٰ سے ادنیٰ ہندو مدرس مامور نہیں کیا گیا - مدرس کیا ایک ہندو چپراسی بھی کبھی نہیں رکھا گیا - کیا یہ اس سے بڑھکر قابل اعتراض امر نہیں جس کے لئے ہندو کالج محض ایک مفروضہ الزام پر ہدف ملامت بنایا گیا ہے اگر اخبار نویس کے لئے انصاف پسند ہونا ضروری ہے - اگر حق گوئی اخبار نویس کے لئے لازمی ہے تو ہم معزز ہمعصر سے اپیل کرتے ہیں کہ اس واقعہ کو محض پبلک کی نوٹس میں لائے اور تعصب کے اس ہولناک دیو کے چہرہ سے نقاب خاموشی اٹھا کر اس کی اصلی صورت انصاف کی روشنی میں کھلائے - ہمارے نزدیک یہ دونوں یکساں ہیں - ہم ہندو کالج کو بھی ملامت کرنے کو تیار ہو گئے تھے مگر انصاف کا خون کرنے کو ہم آمادہ نہیں ہیں - ہم بڑے شوق سے اینگلو عربک ہائی سکول دہلی کے حق میں ہمعصر وکیل کا فتویٰ سننے کے مشتاق ہیں - کیا ہماری یہ آرزو پوری ہوگی ؟ یا کہ صرف یکطرفہ ڈگری دینے والا جج ہے -

**مسٹر سریندرو ناتھ کی بریت** - باوجودیکہ مسٹر جارج گل ڈسٹرکٹ جج نے مسٹر سریندرو ناتھ بنرجی کو بری کرکے از سر نو مقدمہ قایم کرنے کا حکم دیا تھا لیکن ایک تازہ تار خبر مخبر ہے کہ سرکاری وکیل نے ۲۶ ماہ حال کو گورنمنٹ مشرقی بنگال و آسام کی ہدایت کے موافق درخواست دی کہ استغاثہ واپس لیا جاتا ہے اس وقت مسٹر بنرجی کے وکلا حاضر تھے - عدالت نے استغاثہ کی واپسی منظور کی اور مسٹر بنرجی کو عزت کے ساتھ بری کیا - اس حکم کے دئے جانے سے پہلے مسٹر ایمرسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور مسٹر جارج گل کے درمیان کچھ بات چیت ہوتی رہی تھی -

اس کارروائی سے ظاہر ہے کہ گورنمنٹ مشرقی بنگال نے تسلیم کر لیا ہے کہ مسٹر ہیبر جی کی گرفتاری اور سزا دہی ایک بڑی بھاری غلطی تھی۔ قیاس چاہتا ہے کہ مسٹر بی۔ فلر کو لارڈ منٹو یا مسٹر مورلے کے کسی تازہ حکم سے مجبور ہو کر یہ رویہ اختیار کرنا پڑا ہے۔ ورنہ مسٹر ہیبر جی کے لئے تو جس قدر عزت اس بریت میں ہے اُس سے سوگنی زیادہ سزایابی میں تھی۔ مسٹر کیمپ سپرنٹنڈنٹ پولیس بیرسیال نے دوران جرح میں جن باتوں کو قبول کیا اور کئی جگہ خود اپنے پہلے بیان کی تردید کی ہے اُن کے ہوتے مقدمہ کا جاری رہنا بہت مشکل تھا۔

**ملکہ کی عمر دراز**۔ ہماری ملکہ معظمہ الگزینڈرا خدا آپکے راج اور سہاگ کو سالہائے دراز تک قایم رکھے اپنی ساس کی مانند نہایت رحمدل اور رقیق القلب ہیں۔ فیشن کی غلامی نے یورپ کو کسقدر سنگدل بنا دیا ہے کہ عورتوں کی ٹوپیوں میں پر لگانے کے لئے خدا کی نہایت بے آزار اور آزاد مخلوق یعنے کروڑ دں پرندوں کی جانیں ہر سال ضایع کی جاتی ہیں۔ حتی کہ ہندوستان میں اکثر پرندوں کی نسلیں ہی معدوم ہو گئی ہیں۔ بعض خوشنما چھوٹے چھوٹے پرندوں سے ایک دو رتی سے زیادہ چمکدار بال حاصل نہیں ہوتے گویا ایک ٹوپی کے لئے درجنوں خوش الحان پرندوں کی گردنیں مروڑی جاتی ہیں۔

آخر خدا کے چند نیک بندوں کے دلوں میں خیال پیدا ہوا کہ اس ظلم و ستم میں کمی کیجائے۔ اس لئے ایک مجلس حفاظت پرندگان قایم ہوئی ہے۔ ہر مجسٹی ملکہ معظمہ نے انجمن مذکور کی اغراض سے ہمدردی ظاہر کی ہے۔ اور تحریر فرمایا ہے کہ مابدولت کو ان بے رحمیوں سے سخت نفرت ہے جو مستورات کی ٹوپیوں کے لئے پر حاصل کرنے میں اس بے زبان مخلوق کے ساتھ برتی جاتی ہیں۔

**وزارت دکن**۔ بعض اخبارات نے مشہور کیا ہے کہ مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر کے۔ سی۔ آئی۔ ای وزیر اعظم سرکار نظام عنقریب ۶ ماہ کی رخصت لینے والے ہیں اور اختتام رخصت پر ریٹائر ہو جائینگے۔ مگر حیدر آبادی نامہ نگار پایونیر راوی ہے کہ یہ سراسر بے بنیاد خبر ہے۔

**حامیان فری ٹریڈ**۔ آسٹریلیا میں عنقریب جنرل الیکشن ہونے والا ہے اور اس الیکشن میں مسٹر چیمبرلین کی مجوزہ رعایتی چنگی کا سوال درپیش ہوگا اس لئے پارلیمنٹ انگلینڈ کے ۲۰۰ لبرل اور لیبر پارٹی کے ممبروں کے دستخطوں کے ساتھ ایک اپیل آسٹریلیا کے ووٹ دہندگان کے نام بھیجی گئی ہے جس میں لکھا ہے کہ آسٹریلیا کے رائے دہندگان کو چاہئے کہ انگلستان کے ان لوگوں کا حوصلہ نہ بڑھائیں جو ہماری اشیائے خوردنی پر محصول لگانا چاہتے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ ہمیں اس بات کا فخر ہے کہ ہمارے اور آپکے درمیان آزادانہ اور بے غرض تعلق قایم ہے اور تم اس ٹیکس کا جو ہماری خوراک پر لگایا جائیگا کچھ معاوضہ نہیں پا سکتے ہو اگر لبرلز کی یہ درخواست کارگر ہو گئی تو مسٹر چیمبرلین کی مجوزہ سکیم بالائے طاق رکھی رہیگی۔

**برقی ٹریموے قابو سے باہر**۔ لندن میں ۲۳ جولائی کو ایک برقی ٹریموے کار کا انجن بگڑ گیا اور پٹڑی سے اتر کر سڑک پر بے تحاشا دوڑی چلی گئی۔ راستے میں بہت سی گاڑیوں اومنی بسس اور دکانوں اور ایک ٹریم کار سے ٹکرائی۔ نصف میل تک گاڑیوں کے انجر پنجر بکھرتے چلے گئے۔ بہت سے مسافر اوپر سے کود گئے تاہم تین آدمی ہلاک اور ۲۰ زخمی ہوئے۔

**سودیشی آلات شیشہ**۔ مسٹر بیل بالقابہ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب نے تمام ڈپٹی کمشنروں۔ انسپکٹران آف سکولز اور کالجوں کے پرنسپلوں اور ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کے نام سرکلر جاری کیا ہے کہ ہم نے انبالہ کی گلاس فیکٹری کا معائنہ کیا۔ اور معلوم کیا کہ سائنس کی تعلیم میں جو شیشہ کے آلات کام آتے ہیں اُنیں سے اکثر کارخانہ مذکور مہیا کر سکتا ہے۔ پونا سائنس کالج نے ایک پروفیسر یہاں دریافت حال کے لئے بھیجا تھا اور کالج مذکور اب تمام آلات یہیں سے خریدتا ہے۔ صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ ہماری رائے میں انگلستان سے آلات سائنس منگانے کی نسبت انبالہ سے خریدنے میں وقت اور روپیہ دونوں کی کفایت ہے۔ خاص خاص نمونے کے آلات بھی فرمایش دینے پر بن سکتے ہیں۔ اس کارخانہ میں دو آسٹرین اور چار جاپانی ماہران شیشہ سازی کام کرتے ہیں۔ مسٹر بیل کی اس مہربانی کا تمام ملک کو مشکور ہونا چاہئے۔ خصوصاً مالکان انبالہ گلاس فیکٹری کو۔

**عازمان حج اور قسطنطنیہ**۔ ہز ہائنس آغا خان اور مسلمانان بمبئی نے جو ایک میموریل بوساطت گورنمنٹ بمبئی گورنمنٹ ہند کی خدمت میں بھیجا تھا کہ حج کے جانیوالوں پر جو قرنطینہ قایم کیا جاتا ہے وہ موقوف کیا جائے اس کے جواب میں گورنمنٹ نے اطلاع دی ہے کہ قرنطینہ سے جو تکالیف حاجیوں کو ہوتی ہیں گورنمنٹ ان کو تسلیم کرتی ہے لیکن چونکہ اس معاملہ میں انٹرنیشنل عہدنامہ وینس دیگر گورنمنٹوں سے صلاح کرنا ضروری ہے اس لئے اس معاملہ میں صاحب وزیر ہند سے دریافت کیا گیا ہے۔

**ہندوستانی رئیس بیت المقدس میں**۔ راجہ محمد صادق خان بہادر والئی نیارہ معہ اپنی چار رانیوں اور بہت سے نوکر چاکروں کے ۲۰ مئی کو یروشلم میں وارد ہوئے۔ انہوں نے سٹیمر کو رتھ ملک ۳ ماہ کے لئے ۳ لاکھ روپیہ کرایہ پر لیا ہے۔ وہ صبح کے ۳ بجے بندرگاہ جافہ پر جہاز سے اُترے اور اُسی وقت سٹیشن کو روانہ ہوئے۔ پردہ کا سخت انتظام تھا۔ ٹرین کی تمام کھڑکیاں بند تھیں اور کسی ملازم ریلوے کو ٹرین کے قریب آنے کی اجازت نہ تھی۔ ویٹنگ روم سے ریلوے ٹرین تک پردہ بنا دیا گیا تھا۔ یروشلم میں حضرت عمرؓ کی مسجد اور مسجد الاقصیٰ کی زیارت کی اور کوہ مقدس پر دیر تک دعا مانگی راجہ صاحب سر و پا برہنہ تھے۔ اور بار بار ریوالور کے قبضہ پر ہاتھ ڈالتے تھے گویا ان کو کسی دشمن سے اچانک حملہ کا خوف تھا۔ مسجد میں ۲ گھنٹہ ٹھہر کر راجہ صاحب معہ حرم کے جافہ کو واپس آگئے۔ راجہ صاحب نے ۳ ہزار روپیہ پولیس کو دیا۔ ۱۲۰ شیوخ یروشلم کو اور ۸۰ پونڈ سپیشل ٹرین کا کرایہ ادا کیا جبکہ واجبی کرایہ صرف ۲۰ پونڈ تھا۔

**برسات**۔ نسکرہ کہ سررشتہ میٹرولوجیکل کی پیش بینی کے خلاف بارش کم و بیش ملک کے ہر ایک حصے میں ہو رہی ہے خلیج بنگالہ کی مونسون زور پکڑ رہی ہے اور بحیرہ عرب کی لہر ممالک متوسط۔ دکن کو سیراب کر رہی ہے۔ صوبجات متحدہ کے جنوبی اضلاع میں بھی لگاتار ہوا ہے۔ ادہر برما میں اوسط درجہ کی بارش ہو رہی ہے شمال مشرقی ہند اور اوڑیسہ میں بارش قدرے کم اور مقامی ہے ممالک متوسط میں بارش عالمگیر ہے۔ مغربی صوبجات متحدہ اور پنجاب کی مشرقی سرحد پر بھی خدا کا فضل ہو رہا ہے۔ شملہ پر تین روز میں ۵ انچ پانی گر چکا ہے آگرہ۔ سڈکی۔ سہارنپور۔ میرٹھ۔ ڈیرہ دون میں کھل کر برسا جبلپور میں ۱½ انچ۔ ناگپور میں ۲ انچ۔ سراجپو تانہ اور گجرات میں بادل چھائے ہیں۔ برہما۔ ممالک متوسط۔ مغربی ساحل۔ اڑلیہ۔ صوبجات متحدہ

# عالم کا فوٹو

شملہ میں لگاتار بارش ہو رہی ہے۔ راجپوتانہ اور مغربی پنجاب کے سوا باقی اکثر صوبجات میں برسات شروع ہو گئی ہے۔

بمبئی کے پرنس آف ویلز کوٹن پریس میں آتشزدگی سے ۳ لاکھ کا نقصان ہوا مگر سب بیمہ شدہ تھا۔

مردان روڈ چھاؤنی کا نام نوشہرہ کیولری کنٹونمنٹ رکھا گیا ہے۔

ہندو تعلیمی فنڈ بمبئی سے امسال دو طالب علم امریکہ اور جرمنی کو فن زراعت اور کیمسٹری کی تکمیل کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

ایک دیسی بیمہ کمپنی ۵ کروڑ کے سرمایہ سے بمبئی میں قائم ہوئی ہے جس کے پریسیڈنٹ آنریبل سر فیروز شاہ مہتہ ہیں۔

لکھنؤ میں مسٹر ہیج سب پوسٹماسٹر اور بابو رنبیر بہاری لال کلرک دلکشا پوسٹ آفس لہ ہزار روپیہ کے تغلب کے جرم میں ماخوذ ہیں۔

کانگڑہ کا قلعہ جو سال گذشتہ کے زلزلہ میں مسمار ہوا تعمیر نہیں کیا جائیگا۔

ولایت سے خبر آئی کہ مسٹر ڈبلیو۔ سی۔ بینرجی کی حالت روبصحت ہے۔

میمن سنگھ میں بقول ریمبیون کئی موتیں فاقہ زدگی سے ہوئی ہیں۔

لالہ سکھ دیال داس سپرنٹنڈنٹ ریلوے میل سروس انسپکٹر جنرل ریلوے سروس کے پرسنل اسسٹنٹ مقرر ہوئے۔

سید حیدر رضا بی۔ اے۔ دہلوی آج شام کو بندے ماترم ہال امرتسر میں ایک لکچر سودیشی تحریک پر دینگے اور سودیشی اشیاء کی نمائش بھی کی جائیگی۔

گورنمنٹ کالج یونین کلب ہو نے مسٹر راجن کے سینئر رینگلری کا فخر حاصل کرنے پر اظہار مسرت کا ریزولیوشن پاس کیا

مسٹر ایم۔ ایس۔ پنڈت بی۔ اے ساکن راجکوٹ نے آکسفورڈ میں امتحانات میں اول رہکر ۲۰ پونڈ سالانہ کے دو وظیفے تین سال کے لئے حاصل کئے ہیں۔

ایسٹ انڈین ریلوے کی اپ لائن کے سٹیشن ماسٹروں نے سٹرائک کر دیا۔

مشرقی بنگال و آسام کی لیجسلیٹو کونسل میں صرف ایک ہندو رئیس نے ممبری کونسل کی امیدواری منظور کی اور وہ مہاراجہ دیناج پور ہیں۔ اس پر تمام بنگالی مہاراجہ صاحب سے ناراض ہیں۔

میمن سنگھ۔ ڈھاکہ۔ کمیلا اور سلہٹ میں جن مسلمانوں نے لوٹ مار کی تھی ان میں ۵۰ ملزم زیر تفتیش تھے۔ ایک فوت ہو گیا ایک رہا کیا گیا اور ۴۳ کو سزائیں ملیں۔ ۹ کو کالا پانی اور باقیوں کو طویل سزائیں دی گئیں۔ اس مقدمہ میں گورنمنٹ کا ۲۲ ہزار روپیہ صرف ہوا۔

ریاست کشمیر کی خبر ہے کہ بعض مسلمانوں نے اطاعت قبول کی

ہفتہ مختتمہ ۱۶ جون میں پلیگ سے ۱۹۰۴ موتیں ہوئیں پنجاب میں ۱۲۰۹۔ احاطہ بمبئی میں ۲۲۵ صوبجات متحدہ میں ۴۵ بنگال میں ۹۴۔ برہما میں ۱۲۹

ہائی کورٹ الہ آباد میں مسٹر رستم جی قائمقام جج مقرر ہوئے والے میں یہ پہلے پارسی ہیں جن کو یہ اعزاز حاصل ہوا۔

رائے بہادر مسٹر رستم جی کی جگہ سشن جج مقرر ہوئے ہیں

افغانستان کے علاقہ ہزارہ میں ریشمی اور سوتی پارچہ بافی کے کارخانہ جاری ہوئے ہیں۔

شاہ ناروے کی تاجپوشی کی تقریب پر جمعہ گذشتہ کو شملہ پر ۱۰۱ توپیں سلامی کی سر ہوئیں۔

وائسرائے لیجسلیٹو کونسل کا کوئی اجلاس غالباً ماہ اگست سے پہلے نہیں ہوگا۔

نواب لفٹننٹ گورنر پنجاب ۱۳ جولائی تک نرکنڈہ میں مقیم رہینگے

مسٹر شمس الدین قادری مرزا عباس علی بیگ کی جگہ جو دیوان جوناگڈھ مقرر ہوئے ہیں۔ گورنمنٹ بمبئی کے مترجم زبانہائے مشرقی مقرر ہوئے ہیں۔

مسٹر سرواد ہیکاری بیرسٹر ایٹ لا پر ہائی کورٹ الہ آباد میں مقدمہ قائم ہے کہ انہوں نے اپنے ایک اخبار میں جناب ہائی کورٹ کے خلاف گستاخی کی۔

لاہور میں ۵۶۷ من برف کی روزانہ کھپت ہے۔

نواب لفٹننٹ گورنر پنجاب نے تسلی دی کہ طلبائے ہسپتال اسسٹنٹ کلاس لاہور کی واجبی شکایتیں رفع کیجائینگی اس پر تمام طلبا کالج میں واپس آ گئے۔

مسٹر رسل ڈپٹی سکرٹری فارن ڈیپارٹمنٹ کرنل ڈیلیشن کے قائمقام پولیٹیکل ایجنٹ مقرر ہونگے بجائے میجر اے جے صاحب جو قائمقام ریونیو کمشنر مقرر ہونے والے ہیں

آنریبل مسٹر جسٹس بینرجی اور مسٹر جسٹس چیٹرجی جناب ہائی کورٹ الہ آباد ۱ جولائی سے ایک ایک ماہ کی رخصت پر جائینگے

گورنمنٹ بنگال ریاست ہائے سکم۔ بھوٹان۔ چمبی اور سرحد تبت کی نگرانی سے سبکدوش ہو گئی ہے یہ علاقے براہ راست فارن آفس کے ماتحت رہینگے۔

سررشتہ ڈاک ٹرب فند کے ٹکٹ دار لفافے جاری کرنے کی فکر میں ہے۔

الہ آباد میں ایک بنگالی خاندان کی تقریب شادی پر پریت نے اس وقت تک شامل ہونا منظور نہیں کیا جبتک یہ تحقیق نکر لیا کہ دولہا اور دلہن اور پروہت کے تمام کپڑے سودیشی ہیں

لالہ سریرام پوپلی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع ہوشیارپور کے ڈسٹرکٹ جج مقرر ہوئے۔

ایک ولایتی اخبار لکھتا ہے کہ امیر صاحب غالباً انگلستان کی سیر کرینگے اور مقصد اس سیاحت کا یہ ہوگا کہ برٹش فوج کی تعلیم و تربیت کے ڈھنگ کو معائنہ کریں۔

محمڈن ڈیفنس ایسوسی ایشن (صوبہ جدید) نے ہر آنر سر بی فلر کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کو آبادی کے لحاظ سے عہدے دینے کا ارادہ کیا ہے۔

سدرن مرہٹہ ریلوے کے ایک حصہ پر پہاڑ کا ٹکڑا گر پڑنے سے تیس روز جی کی گاڑیاں پٹڑی سے اتر گئیں۔

پریسیڈنٹ روزویلٹ کی صاحبزادی اور ان کے داماد جرمنی کی سیر کو آئے شہنشاہ جرمن نے ان کی دعوت کی۔

الڈرشاٹ میں جدید بھاری توپوں سے تین باٹریاں مسلح کی گئی ہیں یہ توپیں ۶۰ پونڈ کا گولہ چھوڑنے والی ساڑھے پانچ پانچ ٹن وزنی ۶ ½ میل تک مار کرنے والی ہیں۔

شاہ و ملکہ ناروے کی رسم تاجپوشی ۲۲ جون کو ادا ہوئی۔ حضور پرنس اور پرنسس آف ویلز اور تمام سلطنتوں کے قائمقام موجود تھے۔ لارڈ بشپ اور وزیر اعظم نے ملکہ تاج شاہی بادشاہ کے سر پر رکھا۔

ملک معظم نے حکم دیا کہ شاہ ناروے کی تاجپوشی کی خوشی میں ونڈسر میں گھنٹے بجائے جائیں اور تمام سلطنت میں سلامی کی توپیں چھوڑی جائیں۔

امریکہ میں میساچوسٹس کے مالکان کارخانجات پارچہ بافی نے ۲ جولائی سے اپنے تمام کاریگروں کی اجرت ۱۰ فیصدی بڑھا دی ہے۔

امید ہو کہ ہندوستان سے ایک کرکٹ ٹیم میچ کھیلنے ولایت جائیگی جس کے کپتان پرنس رنجیت سنگھ جی ہونگے۔

# ملیٹری دنیا

**روس کی بدامنی** - ممبران ڈوما بیلوسٹوک کے قتل عام کی زور شور سے تحقیقات کر رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ ڈوما کا فرض ہے کہ بانیان قتل کا سراغ لگا کر ان کو سزا دے۔

نیویارک کے یہودیوں نے امریکن گورنمنٹ سے درخواست کی تھی کہ روس میں یہودیوں کو قتل ہونے سے بچائے۔ پریسیڈنٹ روزویلٹ نے افسوس ظاہر کیا کہ اس کے متعلق سرکاری عملدرآمد ناممکن ہے اور اگر دخل دیا جائیگا تو اور زیادہ نقصان پہونچیگا۔

ڈوما کے اجلاس ۲۱ جون کو وزیر داخلیہ اور وزیر جسٹس نے تقریریں کیں اور پولیس کی کارروائی کا ڈیفنس کیا۔ لیکن ممبران ڈوما نے بڑا غل مچایا اور "قاتلوں اور خونیوں کو مستعفی دینا چاہیئے" کے نعروں سے ان کو زیادہ بولنے ندیا۔ پرنس اروسوف جو ڈوما کے ممبر اور سابق نائب وزیر داخلیہ ہیں یہ ظاہر کر کے بڑی سنسنی پیدا کی کہ یہودیوں کے خلاف اشتعال بخش اعلان خود سرکاری محکموں میں چھاپے گئے تھے۔ ڈوما نے کثرت رائے کے ساتھ ایک ریزولیوشن پاس کیا کہ وزراء کو فوراً مستعفی ہونا چاہیئے اور ایک گورنمنٹ بنائی جائے جو ڈوما کے سامنے جوابدہ ہو۔

امریکہ میں واشنگٹن کی سینٹ نے ایک ریزولیوشن بدیں مضمون پاس کیا کہ باشندگان امریکہ روس میں یہودیوں کے قتل عام کا حال سنکر نہایت افسوس کرتے ہیں اور مظلوموں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔

۲۳ جون کی تار خبر ہے کہ کرسک - کازان اور چرنیسو کے علاقوں میں کاشتکاروں نے فساد شروع کیا ہے۔ کاشتکار ڈوما کے شاکی ہیں کہ وہ انکی تکالیف دور کرنے کے ناقابل ہے مقامات مذکور میں فوج اور بلوائیوں کے مابین جنگ ہو رہی ہے۔ پرنس اُروسوف کی تقریر پر ٹریپوف شاہی پر کہ طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ انہوں کے اس بیان سے کہ یہودیوں کے خلاف لوگوں میں جوش پھیلانے کے لئے ہزارہا اشتعال بخش اشتہار وزیر داخلیہ کے دفتر میں چھاپے گئے اور اس بات کی نہ تو وزیر داخلیہ کو خبر تھی نہ مجھکو جو نائب وزیر داخلیہ تھا گورنمنٹ روس کے اعلیٰ عہدہ داروں کی قلعی کھل

گئی۔ مسٹر ٹریپوف ایسی ہی چالیں چلا کرتا تھا اس لئے روسی لوگ ان کارروائیوں کو ٹریپوف شاہی حکمت عملی سے موسوم کرتے ہیں۔

ایک اور پولیس افسر کا قتل

وارسا میں ۲۲ ماہحال کو ایک اور پولیس افسر نشانہ بنایا گیا۔ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء سے لیکر اب تک پولیس کے ۱۲۰ آفیسر انقلاب پسندوں کے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں۔

نان بائیوں کا سٹرائک

سینٹ پیٹرزبرگ کے نانبائیوں نے ہڑتال کر دی ہے اس لیے روٹی کا قحط ہو گیا ہے اگرچہ فوجی مطبخوں نے روٹیاں بہم پہنچانے کی کوشش کی مگر تمام شہر کی ضرورت پوری ہونی محال تھی۔ جن نانبائیوں نے سٹرائک میں شریک ہونا منظور نہیں کیا سٹرائک کنندگان نے ان کی روٹیوں پر مٹی کا تیل ڈالدیا۔

آیندہ قتل کی افواہیں

روسی پارلیمنٹ کی سوشل ڈیموکریٹ پارٹی کے ممبروں نے ارادہ کیا ہے کہ ان مقامات پر ممبران ڈوما کو بھیجا جائے جہاں جہاں قتل عام ہونے کی افواہیں ہیں تاکہ لوگوں کو جاکر تسلی دیں۔

کونسل وزراء کے ایک ممبر کا ایک آرٹیکل اخبار ڈیلی ٹیلیگراف میں شایع ہوا ہے جس میں وہ لکھتا ہے کہ موجودہ پارلیمنٹ زندہ نہیں رہ سکتی ہے اور گورنمنٹ رعایا کے اصلی فائدوں کو بھرتی کریگی تاکہ کام ٹھیک ٹھیک چل سکے۔

اجلاس ڈوما

۲۵ ماہحال کو ڈوما کا ایک اور پُرجوش اجلاس منعقد ہوا۔ ممبران نے بیان کیا کہ گورنمنٹ نالایق اور بدنیت ہے اور رعیت کو تباہ کر رہی ہے اس طرح سے کہ جو روپیہ قحط زدگان کی دستگیری میں صرف کرنا چاہیئے تھا اپنی جیب میں ڈال لیتی ہے۔

وزیر داخلیہ نے تسلیم کیا کہ قحط بڑا سخت ہے لیکن دیگر الزامات کا جواب دینے سے انکار کیا اس پر ملامت کے نعرے بلند ہوئے اور "استعفا دو۔ ڈوما کی توہین نکرو" کی آوازیں آئیں۔

فوج میں ناراضی

روسی فوج میں بھی بغاوت کا مادہ سرایت کرتا جاتا ہے سینٹ پیٹرزبرگ اور کراسنوسالن کی گارڈ رجمنٹوں میں بھی بے چینی پائی جاتی ہے بہت سی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔

ماعلوم کی گیریزن نے بھی غدر کیا جہاں کاسکوں نے باغیوں کو گھیر رکھا ہے۔ باشندے خوفزدہ ہیں۔

**جنگ نائجیریا** - جنوبی نائجیریا میں پھر جنگ شروع ہو گئی ہے کیونکہ دیسی باشندوں نے مسٹر کریو ریڈ کی نعش حوالہ کرنے سے انکار کیا۔ شمالی نائجیریا کے ایک فرقہ نے میجر شارپ کی اسکورٹ پر حملہ کیا۔ کونٹاگورا کے رزیڈنٹ اور میجر شارپ سخت زخمی ہوئے۔

---

**سوڈان میں جنگ** - ماہ رواں کے شروع میں سوڈان کے مقام تلوڈی کی گیریزن پر سوڈانی عربوں نے حملہ کیا تھا۔ جسمیں ۴۰ مصری سپاہی مارے گئے تھے۔ میجر اوکونر صاحب جو صوبہ کردوفان کے حاکم ہیں فوراً العبید سے فوج لیکر روانہ ہوئے۔ ان کے ساتھ ۵۰ شتر سوار اور ۲۰۰ سوڈانی سپاہی تھے موسلادھار بارشوں میں دلدلوں اور ندیوں کو عبور کرتے ہوئے تلوڈی میں پہنچے اور ۱۳ ماہحال کو محصور گیریزن کو مخلصی دلائی۔ میجر اوکونر نے عربوں پر جنرل اٹیک کیا۔ غروب آفتاب تک جنگ ہوتی رہی۔ دشمنوں کے ۳۰۰ آدمی ہلاک اور مجروح ہوئے برٹش فوج کا کچھ نقصان نہیں ہوا۔

---

مصر کے موضع دانشہ میں دہقانیوں اور برٹش فوجی افسروں کے مابین جو فساد ہوا تھا جس میں ایک برٹش آفیسر ہلاک اور چند مجروح ہوئے تھے اس مقدمہ کی تحقیقات ۲۱ ماہحال سے شروع ہوئی ہے۔ اخبارات مصر راوی ہیں کہ مجرموں کو فوراً ہی سزا دیجائیگی اور جو قصوروار ثابت ہونگے ان کو خلقت کے سامنے گولیوں سے ماردیا جائیگا۔

---

**وزیر خزانہ کا محاصرہ** - لندن میں عورتوں کے اس گروہ نے جو مطالبہ کرتی ہیں کہ عورتوں کو بھی ووٹ کا حق دیا جائے مسٹر اسکوئتھ وزیر خزانہ کے مکان کو محصور کر لیا۔ اس زنانہ فوج کی چار سرغنا گرفتار کی گئیں اور مس بلنگٹن کو ایک پولیسمین پر حملہ کرنے کے جرم میں دس پونڈ جرمانہ یا دو ماہ قید کی سزا ملی۔ مس بلنگٹن نے جرمانہ دینے سے انکار کیا۔

---

**روس میں غدر** - روس کے اکثر شہروں میں فوج غدر پر آمادہ ہو گئی ہے۔ سباسٹپول کی گیریزن کے ایک حصے نے باغی ہو کر تین توپوں پر قبضہ کر لیا لیکن ان کو گھیر کر ہتھیار رکھوا لئے گئے۔ اوڈیسہ میں اندیشہ ہے کہ بحری فوج پھر غدر کریگی اور شہر

گویا بارہی سے اڑا دیگی - بحیرہ اسود کی بحری تجارت بہت کم ہوگئی ہے کرانسٹڈ کی فوج بھی حکم عدولی کرنے لگی ہے -

**بغاوت نتال** - نتال کے سٹینجر کے باشندے مسلح ہو رہے ہیں اور انہوں نے ہندوستانی سوداگروں کا مال لوٹ لیا اب تک ہندوستانیوں پر نظر عنایت رہی تھی - اب چار کالم فوج کے ان باغیوں کی سرکوبی کے لئے تیار ہو رہے ہیں گرے ٹون سے خبر آئی ہے کہ السوزی اور نوڈبرگ کے گرد و نواح کے دیسی باشندے باغی ہوگئے ہیں اور السوزی پر انہوں نے قبضہ کر لیا -

**ایک** افغانی جنرل حاجی گل خاں جو چند سال سے بدخشاں کے گورنر ہیں مستعفی ہو کر معہ اہل و عیال کے حج کو جاتے ہیں - اور وہیں مستقل بود و باش اختیار کرینگے - بدخشاں میں جنرل میر محمد علی ان کے جانشین مقرر ہوئے ہیں - صوبہ بدخشاں کے باشندے امن پسند ہیں انہوں نے کبھی امیر صاحب کو تشویش میں نہیں ڈالا -

**صاحب** وزیر جنگ نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ ایک سررشتہ کی کمیٹی غور کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے کہ ہندوستان کی دیسی رجمنٹوں میں جنگ کے وقت برٹش آفیسروں کی کافی تعداد کس طرح مہیا کی جایا کرے -

**ایشیائی ٹرکی میں بدامنی** - سر نکولس اوکونر برٹش سفیر متعینہ قسطنطنیہ نے بابعالی کو توجہ دلائی ہے کہ ولایت لمبے بغداد و بصرہ میں نہایت ابتری اور بدانتظامی ہے اور برٹش رعایا کے کئی آدمی قتل ہو چکے ہیں اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ایک ترکی کمیشن تحقیقات کے لئے بغداد کو روانہ ہوئی ہے -

**اگر جنگ ہوئی** - جرمن اخبارات کے اڈیٹران جو لندن میں آئے ہوئے ہیں لارڈ میئر نے منیشن ہوس میں ان کی دعوت کی - ڈاکٹر بارستہ ایک جرمن اڈیٹر نے جو جرمن پارلیمنٹ کا ممبر بھی ہے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ انگلستان اور جرمنی کے درمیان دوستی قائم رہنی ضروری ہے کیونکہ اگر خدانخواستہ ان دونوں سلطنتوں کے مابین جنگ ہوئی تو نہ صرف دونو کو یکساں نقصان پہنچیگا بلکہ سارے یورپ میں تباہی آجائیگی اور امریکہ دنیا کا لیڈر بن جائیگا -

**میجر جنرل نکسن** صاحب بہادر میجر جنرل سنگ صاحب بہادر کی جگہ انسپکٹر جنرل آف کیولری مقرر ہوئے ہیں - یہ تقرر تمام رسالوں میں بنظر اطمینان دیکھا جائیگا کیونکہ لارڈ کچنر اس سے بہتر انتخاب اس منصب کے لئے نہیں کر سکتے تھے -

**سکندرآباد میں** مانچسٹر رجمنٹ کے دو گورہ سپاہیوں کو صاحب کنٹونمنٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے بالزام سرقہ ایک ایک ماہ قید کی سزا ملی ہے وہ ایک پارسی جوہری کی دکان سے شوگلاس توڑ کر ایک چاندی کی گھڑی قیمتی ۲۲ روپیہ لے بھاگے تھے - دراصل طلائی گھڑی اٹھانا چاہتے تھے مگر جلدی وہ ہاتھ نہ لگی - وہ بے تحاشا بھاگے مگر پکڑے گئے اور کیفر کردار کو پہنچے -

**اضافہ سرحدی فوج** - سر چارلس ڈائک کے سوال کے جواب میں صاحب وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ وادی پشاور میں کسقدر برٹش فوج بڑہائی جائیگی - یہ زاید فوج نوشہرہ کے قریب بوجہ عمدگی آب و ہوا کے رکھی جائیگی مسٹر مورلے نے جس اضافہ فوج کی طرف اشارہ کیا ہے وہ لارڈ کچنر کی جدید سکیم کے مطابق چھاؤنی مردان روڈ میں ایک باٹری توپخانہ اور ایک برٹش رسالہ کے رکھنے کی تجویز کے متعلق ہے -

**دیسی فوج کی پنشن** - دیسی فوج کے متعلق پنشن کا سوال آجکل زیر غور ہے - کیونکہ ریکروٹوں کے کم دستیاب ہونے کی ایک یہ وجہ بھی ہے کہ فوجی ملازمت میں پنشن بہت دیر میں ملتی ہے - پنشن جلدی ملنے میں دو فائدے ہیں ایک آفیسر کا دل نہیں چھوٹتا اور اسے امید ہوتی ہے کہ چند سال کے بعد اسے آرام کرنے کا موقع ملجائیگا اس لئے وہ زیادہ سرگرمی اور شوق سے اپنی خدمات سرانجام دیتا ہے دوسرے اوپر کے رینک کو جلدی پنشن ملنے سے نیچے درجے کے آدمیوں کو جلدی ترقی کا موقع ملتا ہے - پہلے پندرہ سال کی ملازمت کے بعد پنشن ملجایا کرتی تھی - لیکن ۱۸۹۲ء میں یہ قاعدہ بدلدیا گیا اور تجربہ سے ثابت ہوگیا کہ یہ سخت غلطی ہوئی ہے اور فوج کے آدمیوں نے نئے قاعدے کو کبھی پسند نہیں کیا - اگرچہ پنشن کی جگہ انعام دینے کا دستور بھی نکالا گیا لیکن اس میں یہ نقص ہے کہ بہت سے افسر اور سپاہی چند سال ہی بعد ڈسچارج حاصل کر لیتے ہیں کیونکہ ۲۱ سال تک پنشن کے لئے انتظار کرنا دشوار ہے - یعنی نوکری کا اصول دیسی فوج کے لئے اس وجہ سے اختیار کیا گیا تھا کہ ریزرو فوج تھوڑی ہے لیکن اس کا الٹا اثر ہوا کہ دیسی فوج کے جوانوں کی اوسط ملازمت بہت قلیل رہگئی - پنشن کی میعاد میں ترمیم کرتے ہوئے اگر ساتھ ہی اس معاملہ پر بھی غور کیا جائے کہ دیسی فوج کے آفیسروں اور سپاہیوں کی پنشن کی رقم بہت تھوڑی ہے تو خوب ہو کیونکہ پنشن میں اضافہ ہونا بھی ضروری ہے -

**کرنل** ٹون شینڈ صاحب سی - بی - ڈی - ایس او الہ آباد برگیڈ کے قایممقام کمانڈنگ مقرر ہونگے بجائے برگیڈ جنرل ووٹکوب صاحب جو رخصت پر جاتے ہیں -

کرنل وٹیلے صاحب کرنل اوندی سٹاف فیض آباد برگیڈ نے ۶ جولائی سے ۳ ماہ کی رخصت حاصل کی -

کرنل لینڈن صاحب انسپکٹر آف جمنیشیا مقرر ہوئے ہیں ۱۵ لانسرز کے میجر شی صاحب انڈین سٹاف کالج کے پروفیسر مقرر ہوئے ہیں -

جنرل سر ہنڈن بلڈ صاحب بہادر کی میعاد کمانڈ ۱۷ اکتوبر کو ختم ہوگی - لفٹنٹ جنرل سر سی - سی - ایجرٹن صاحب بہادر ان کو سبکدوش کرینگے -

کرنل لافورڈ صاحب بہادر کمانڈنگ رنگون برگیڈ اپنی میعاد ختم ہونے پر چند ہفتہ بعد سبکدوش ہونگے -

وائسرائے اور گورنران بمبئی و مدراس کے باڈی گارڈز کے کمانڈنٹ اور ایڈجوٹنٹوں کی تقرری کے متعلق یہ قاعدہ قرار پایا ہے کہ کمانڈنٹ صرف کپتان مقرر ہوا کرینگے اور جب ان کی ۵ سال کی میعاد پوری ہو جائے یا میجر کے درجہ پر ترقی حاصل کریں تو کمانڈ خالی کرینگے لیکن وائسرائے باڈی گارڈ کے کمانڈنٹ کے لئے میجری پر ترقی پانے پر کمانڈ خالی کرنا ضروری نہیں ہوگا - اور ایڈجوٹنٹ کے عہدہ پر لفٹنٹ مقرر ہوا کرینگے جو ترقی یاب ہونے یا چار سال پورے کرنے تک اپنے منصب پر رہینگے -

ڈاکو سپاہی۔ ۱۰۲ ویں پنجابیز کے ۱۱ سپاہیوں نے ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو چھاؤنی بلگام کے قریب ایک موضع میں ایک ڈکیل کے گھر پر ڈاکہ زنی کی تھی۔ اس واقعہ میں ایک سپاہی زخمی ہوا تھا جس کو اس کے رفیق مردہ سمجھ کر چھوڑ بھاگے تھے وہ شفاخانہ بھیجا گیا اور فوجی حکام نے تحقیقات شروع کی تو مجرم مذکور نے اقبال کر لیا۔ جیوری نے دو سپاہیوں کو بے قصور پایا باقی ۹ کو سات سات سال قید کی سزا عدالت سشن سے ملی دو سپاہیوں نے ہائی کورٹ بمبئی میں اپیل کیا جو نامنظور ہوئی۔

قواعد شکار۔ گورہ سپاہیوں کے قواعد شکار کے متعلق جو پاس دیئے جاتے ہیں ان پر جو ہدایتیں درج ہوتی ہیں جنکی پابندی ان کو دوران شکار میں کرنی چاہیئے ان قواعد میں ایک قاعدہ نمبر ۳۱ اور بڑھا دیا گیا ہے جو حسب ذیل ہے۔ چونکہ وشنو ہندو جان کے مارنے کو بہت مذموم خیال کرتے ہیں پنجاب و صوبجات متحدہ کے بہت سے اضلاع میں ایسے بے شمار دیہات ہیں جہاں سب کے سب یا باشندوں کا بڑا حصہ وشنوی عقیدہ کے لوگ ہیں اس لئے گورہ شکاریوں کو خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ وشنو ہندوؤں کی زمین میں ہرگز شکار نہ کھیلیں۔

# پروموشن

۱۳ لانسر۔ رسالدار میجر جہانگیر خان صاحب سردار بہادر کو ۱۳ مارچ ۱۹۰۵ء سے کپتان کا آنریری رینک عطا ہوا۔

۲۳ سکھ۔ صوبیدار میجر سندر سنگھ صاحب سردار بہادر کو یکم نومبر ۱۹۰۵ء سے آنریری کپتان بنایا گیا۔

۲۲ کیولری۔ رسالدار میجر عمدہ سنگھ صاحب سردار بہادر کو ۸ نومبر ۱۹۰۵ء سے آنریری کپتان کی عزت دی گئی۔

۲۹ پنجابیز۔ صوبیدار میجر ست سنگھ صاحب سردار بہادر ۲ جنوری ۱۹۰۶ء سے آنریری کپتان بنائے گئے۔

گائڈ کیولری۔ رسالدار میجر فیض طلب خان صاحب سردار بہادر کو یکم نومبر ۱۹۰۵ء سے کپتان کا آنریری رینک ملا۔

۳۸۔ سنٹرل انڈیا ہارس۔ دفعدار موہن سنگھ صاحب جمعدار امر سنگھ صاحب وردی میجر شدہ کی جگہ ۵ فروری ۱۹۰۶ء سے جمعدار کر دیئے گئے۔ گائڈ انفنٹری۔ جمعدار لچھمن صاحب صوبیدار سندر سنگھ پنشن یافتہ کی جگہ ۲ مئی ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر ترقیاب ہوگئے اور حوالدار رومالا صاحب جمعدار بنائے گئے۔

۱۰ جاٹ۔ جمعدار جے کشن صاحب کو صوبیدار رنبیر صاحب پنشن یافتہ کی جگہ ۱۲ مئی ۱۹۰۶ء سے صوبیدار مقرر کیا گیا اور حوالدار وچند صاحب کو جمعدار بنایا گیا۔

۲۰ پنجابیز۔ جمعدار کاہن سنگھ صاحب صوبیدار لال سنگھ صاحب مستعفی کی جگہ ۱ مئی ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر تعینات ہوئے۔ اور حوالدار آسا سنگھ صاحب جمعدار بنائے گئے۔

۳۴ سکھ پایونیرز۔ حوالدار میجر جھنڈا سنگھ صاحب جمعدار لال سنگھ صاحب پنشن یافتہ کی جگہ ۵ مئی ۱۹۰۶ء جمعدار مقرر ہوئے۔

۱۶ راجپوتانہ۔ حوالدار بارو تی داسنو دل صاحب بجائے جمعدار دنایک راؤ صاحب پنشن یافتہ ۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء سے جمعدار بنائے گئے۔

دوم بٹالین ہشتم گورکھا رائفلز۔ جمعدار سیر بہان رائے صاحب صوبیدار جیتارام گورنگ صاحب پنشن یافتہ کی جگہ یکم مئی ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر تعینات ہوئے اور حوالدار اسیت بیر گورنگ صاحب کو جمعدار بنایا گیا۔

دوم بٹالین پنجم گورکھا رائفلز۔ جمعدار منسا رام لونی صاحب کو صوبیدار چندر سیر تھاپا صاحب پنشن یافتہ کی جگہ یکم مئی ۱۹۰۶ء سے صوبیدار بنایا گیا اور حوالدار کنک سنگ تھاپا صاحب کو جمعداری پر سرفراز کیا گیا۔

۷۷۔ موپلہ رائفلز۔ جمعدار چولا یونیان صاحب کو ۱۴ مئی ۱۹۰۶ء سے جمعداری پر مستقل کیا گیا۔

۲۵۔ پنجابیز۔ سردار لوچن سنگھ صاحب کو آنریری جمعدار بنایا گیا

ہز رائل ہائینس حضور پرنس آف ویلز صاحب بہادر مندرجہ ذیل رجمنٹوں کے آنریری کرنل انچیف مقرر ہوئے۔

۱۸۔ ٹوانہ لانسرز۔ ۲۶۔ لائٹ کیولری۔ ۳۸ سنٹرل انڈیا ہارس ۳۹ سنٹرل انڈیا ہارس۔ اول سفر مینا۔ ۱۴ سکھ۔ ۶۱ پایونیرز ۱۳۰ بلوچیز۔ اول گورکھا رائفلز۔

# آج کیا خبر ہے؟

لندن سے خبر آئی کہ ۲۷ امجال کو سوئنتہ ویلز میں سخت زلزلہ آیا مکانات شق ہوگئے اور باشندے سخت پریشانی میں تھے۔ سوانسی۔ نیوپورٹ۔ کارڈف اور گرد و نواح کے دیہات میں بھی جھنیاں گر پڑیں اور بہت لوگ مجروح ہوئے۔ بہت کچھ نقصان مال ہوا۔

کوئلہ کی ایک کان میں ۶ کان کن زندہ درگور ہوگئے ان کے بچنے کی کوئی امید نہیں۔

مصر میں ان دیہاتیوں کو عبرتناک سزائیں دی گئیں جنہوں نے طنطہ میں برٹش آفیسروں پر حملہ کیا تھا۔ چار کو پھانسی چار کو حبس دوام ۱۲ کو مختلف میعاد کی قید اور باقیوں کو پچاس پچاس بید میں لگانے کا حکم دیا گیا۔ ۳۱ رہا کیئے گئے مذکورہ بالا مجرموں کو اسی کھیت میں جہاں انہوں نے حملہ کیا تھا پبلک کے سامنے ۲۸ جون کو سزائیں دی گئیں۔ ایک ہی پھانسی پر یکے بعد دیگرے چاروں مجرم لٹکائے گئے اور سزائے بید والوں کو بیدیں لگائی گئیں۔

روس کے چھ سات اضلاع میں سخت قحط ہے فصل بالکل ہی پیدا نہیں ہوئی۔

# لودہیانہ

حاکم علی صاحب ڈپٹی انسپکٹر انچارج پولیس سٹیشن ریاست بشاہر میں پولیس فورس کے ساتھ گئے ہیں مسٹر کرم علی نہایت دیانتدار اور بیدار مغز پولیس آفیسر ہیں۔ بد معاش ان سے نہایت ہیبت زدہ رہتے ہیں۔ کچھ انکی عارضی غیر حاضری کی وجہ سے اور کچھ سنہ کی مہربانیوں سے اب سرقہ کی وارداتیں شہر میں بکثرت سے ہونے لگی ہیں۔ پنڈت بیوا رام کے مکان سے ۱۴۰۰ سو روپیہ نقد چوری گیا چھاؤنی میں ایک بڑا بھاری صندوق جس کو بمشکل تین آدمی اٹھا سکتے ہیں زیور اور اساب اور نقد روپیہ سے بھرا ہوا چور اٹھا کر لے گئے جو مکان سے کچھ فاصلہ پر خالی پڑا ہوا ملا۔ اور بھی دو تین وارداتیں ہوئی ہیں۔

حلقہ نمبر اول کے میونسپل الیکشن کے متعلق ناکامیاب ممبر شیخ امین الدین نے بعدالت صاحب ڈپٹی کمشنر اپیل کیا کہ لالہ جگت رام کا الیکشن منسوخ کیا جائے مگر کوئی معقول وجہ پیش نہ ہونے پر درخواست نامنظور کی گئی۔

تین چار روز سے بادل گھرے ہوئے ہیں چار شنبہ کی رات کو برائے نام تقاطر بھی ہوا مگر جسکا نام بارش ہے وہ ابھی تک شروع نہیں ہوئی افسوس ہے کہ مرزا جعفر حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ میونسپلٹی بعارضہ فالج ہفتہ گذشتہ میں فوت ہوگئے۔ مرزا مرحوم دہلی کے ایک معزز خاندان سے تھے لودیانہ میونسپلٹی کے دیرینہ ملازم تھے۔

# دلچسپ واقعات

## مرنے کے بعد

مرنے کے بعد انسان کی کیا حالت ہوتی ہے سوائے خدا کے اس بھید کو کوئی نہیں جان سکتا۔ شاید مردان خدا اس راز سے واقف ہوں مگر وہ بتلا نہیں سکتے ہیں مذہبی کتابوں میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے کہ روح کو عذاب و ثواب ہوتا ہے فرشتے پکڑ کر لیجاتے ہیں۔ مگر ان باتوں پر پورا پورا یقین کرنا دشوار ہے کیونکہ وہ بدیہات سے نہیں صرف مان لینے کی باتیں ہیں۔ شاید اس امر کا صحیح اور یقینی علم نوع انسان کو کبھی ہوگا بھی نہیں کیونکہ یہ قدرت کا ایک بڑا بھاری راز ہے۔ اور شاید اس کے مخفی رہنے میں کچھ مصلحتیں ہیں۔

تاہم ہر انسان کے دل میں ایک قدرتی خواہش ہے کہ اس راز سربستہ کو معلوم کرے کہ آیا مرنے پر تمام جھگڑوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے یا کہ آیندہ بھی کسی قسم کی زندگی ہے۔ دنیا میں زیادہ تر ماننے والے اس بات کے ہیں کہ روح ایک غیر فانی شے ہے اور دنیوی زندگی محض ایک عارضی مقام ہے۔ صرف مذہب ہی نہیں بالکل عقل بھی متقاضی ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ یہ عقل و ہوش رکھنے والی ہستی ہمیشہ کے لئے مٹ جائے۔ بعض مذاہب تناسخ کے قایل ہیں اور بعض بعد قیامت کے تناسخ کے ماننے والوں میں۔ بدھ۔ ہندو اور تھیوسوفسٹ ہیں۔ ہمکو کسی خاص عقیدہ سے بحث نہیں لیکن ایک تھیوسوفسٹ کے خیالات ظاہر کرتے ہیں خواہ وہ غلط ہوں یا صحیح جو اس نے زندگی بعد وفات کے متعلق بیان کئے ہیں۔ راقم کا نام مسٹر لیڈ بیٹر ہے وہ لکھتا ہے کہ اس دنیا میں رہتے ہوئے ہم دوسرے جہان کی باتیں جان سکتے ہیں۔ جب ہم سوتے ہیں تو گویا دوسرے جہان میں ہوتے ہیں۔ مگر عموماً جاگنے پر وہ حالات یاد نہیں رہتے۔ وہ لکھتا ہے کہ میں نے جان لیا ہے کہ دوزخ اور بہشت ضرور ہے اور وہ جگہ ہی ہے جہاں انسان اپنے گناہوں پر پچھتاتا ہے۔ لاکھوں برس اپنے کئے پر پشیمان ہونے اور دکھ اٹھانے کے بعد روح پھر دنیا میں آتی ہے (یہ عقیدہ اسلام۔ عیسائیت اور یہود کے خلاف ہے) ہماری روح کی عمر جسم سے ۲۰ گنی ہے۔ اگر کوئی شخص اس دنیا میں پچاس برس جیتا ہے تو اس کو ۱۰۰۰ برس عالم ارواح میں گذارنے ہونگے تب دوبارہ پیدا ہونے کا وقت آئیگا۔ بعض دفعہ یہ وقفہ کم بھی ہوتا ہے۔

مرتے ہوئے چنداں جسمانی تکلیف نہیں ہوتی۔ مرتے ہی انسان کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک بڑی گہری نیند سے چونکا ہے اسے کچھ تکان یا تکلیف نہیں معلوم ہوتی بلکہ اول تو اسے یہ خیال ہی نہیں ہوتا کہ وہ مرگیا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں خواب دیکھ رہا ہوں۔ اور اپنے چاروں طرف وہی مکان۔ وہی کمرے اور اس کے رشتہ دار اسے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ اپنے دل میں کہتا ہے میں مرا نہیں اور اس کی تصدیق کے لئے وہ اپنے خویش و اقارب کو چھوتا ہے نام لیکر بلاتا ہے مگر وہ اس کی آواز نہیں سنتے۔ اور نہ اسکے چھونے کو معلوم کر سکتے ہیں یہ دیکھکر اسے رفتہ رفتہ پتہ لگتا ہے کہ وہ مرگیا۔ مگر اسکی خواہش اسی طرح بنی رہتی ہیں یا زندگی میں جیسے اس کے خیالات تھے وہی اس پر سوار اسکو چاروں طرف سے گھیرتے ہیں۔ اس کی عقل۔ طاقت اور جسارت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ جس نے یہاں خود غرضی اور نفس پروری میں زندگی بسر کی ہے اس کو مرنے کے بعد زیادہ تکلیف ہوتی ہے سچ تو یہ ہے کہ اس جہان میں جو افعال ہم سے سرزد ہوتے ہیں ان سے وہاں اپنے بستر تیار کر رہے ہیں اور ان کے اچھے یا برے ہونے پر ہمکو وہاں آرام یا تکالیف سے سونا ہوتا ہے جس نے ہمیشہ ناچ تماشوں عیاشی کی محفلوں کھیل کود کھانے پینے میں عمر گنوائی وہ اس دنیا میں ہمیشہ اداس۔ ملول اور بے چین رہتا ہے کسی طرح اس کا دل وہاں نہیں لگتا ہمیشہ سرگردان اڑتا پھرتا ہے۔ اس لئے کہ خواہشیں ہوتی ہیں مگر جسم کثیف کے نہ ہونے سے وہ پوری نہیں ہو سکتیں اسلئے اسکو بہت دکھ ہوتا ہے۔ کئی بار بیتاب ہو کر وہ اس دنیا کی چیزوں پر ہاتھ مارتے ہیں مگر کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ انکا ہاتھ مارنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی پیاسا پانی کی تصویر پر منہ مارے بخیل آدمی کی روح دیکھتی ہے کہ اسکے رشتہ دار بڑی بیدردی سے اسکا اندوختہ اڑا رہے ہیں اس سے اسکو بہت رنج ہوتا ہے خونی کی روح کے پیچھے مقتول لگا رہتا ہے بہت عرصہ تک وہ بھٹکی پھرتی ہے مگر کہیں اس کو چین نہیں ملتا لیکن جنہوں نے ہمیشہ دنیا میں دوسروں کو سکھ دیا ہے ان کے لئے اس جسم کا چھوٹنا گویا ایک کوٹ اتار دینا ہے۔ ان کا وقت عالم ارواح میں بہت اطمینان سے شادمانی میں گزرتا ہے نیک آدمیوں کے لئے دوسرے جہان میں جس قدر آرام ہے اگر وہ ان کو معلوم ہو جائے تو شاید وہ خودکشی کرکے وہاں پہنچنے کی جلدی کریں۔

ہمکو معلوم ہونا چاہئے کہ موت زندگی ہے اور زندگی موت ہے جسے ہم پیدا ہونا کہتے ہیں اسکے اصل معنے یہ ہیں کہ پیدا ہونے والا کسی دوسرے جہان میں مرچکا ہے اور اس جہان میں دکھیل دیا گیا ہے جسے ہم موت کہتے ہیں اس سے یہ سمجھنا چاہئے کہ ہم کسی دوسرے جہان میں اپنے اعمال کے مطابق پیدا ہوئے ہیں۔

بھلے آدمی اس جہان سے جاکر بھی بھلے کاموں میں لگے رہتے ہیں مرنیکے بعد انہیں دیکھکر خوشی ہوتی ہے کہ وہ جب چاہیں کرسکتے ہیں جہاں چاہیں آجا سکتے ہیں اس دنیا کی طرح ان کو کسی طرح کی قید پابند ہیں رہنا پڑتا۔ نہ صرف بھلے آدمیوں کی ہی یہ حالت ہوتی ہے بلکہ کل انسان مرنیکے بعد خود مختار ہو جاتے ہیں۔ بھلے آدمی جتنی بھلائی یہاں نہیں کرسکتے اس سے زیادہ وہ مرنے کے بعد کرسکتے ہیں اور کسی طرح کا ہرج ان کے کاموں میں نہیں پڑ سکتا۔

مرے ہوئے کی نجات کے لئے ہمکو دعا کرنا واجب ہے۔ اسکے لئے رونے پیٹنے سے اس کی ترقی میں خلل پڑتا ہے اور اس کو بہت بے چینی ہوتی ہے اگر ہم مرے ہوئے کی طرف محبت سے دھیان کریں اور اسکی بھلائی چاہیں تو ضرور ہی اسکو بڑا فائدہ اور آرام ملتا ہے۔

آخر میں مسٹر لیڈ بیٹر اس گیان حاصل کرنے کا حال لکھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ تھیاسوفی نے میرا دھیان ان باتوں کی طرف لگایا اور بہت عرصہ تک انیر و چار کرتا رہا آخر ایک بڑے مہاتما سے ہندوستان میں ملاقات ہوئی اور انسے مجھے گیان حاصل ہوا تب میں اور دوسرے لوگ ان باتوں کے سمجھنے کے قابل ہوئے ہیں۔ اسپریچوئل ریویو آف ریویوز کے ایڈیٹر مسٹر سٹیڈ لکھتے ہیں کہ واقعی مسٹر لیڈ بیٹر کی باتیں بہت سوچنے اور دھیان دینے کے لایق ہیں یہ انہی سے اس بڑے سوال کا جواب مل سکیگا کہ کیا موت ہی اس جہان کا اخیر ہے یا کہ وہ کسی دوسرے جہان میں جانے کا دروازہ ہے۔

---

**کیا اجرام فلکی آباد ہیں؟** ایک مشہور سائنسدان نے ایک کتاب میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ زمین کے سوائے اور کوئی اجرام فلکی آباد نہیں ہیں جب دوسرے سائنسدان سے پوچھا گیا تو اس نے کہا "اگر آبادی سے یہ مراد لیجاتی ہو کہ آیا وہاں ہمارے جیسے جاندار ہیں تو میں یہ کہونگا کہ ایسا نہیں ہے مشتری میں اسقدر حرارت ہے کہ جاندار چیزیں وہ نہیں سکتیں۔ اجرام فلکی میں کہیں بھی ہمارے جیسی زندگی اور ذہانت نہیں پائی جائیگی۔ مگر ایک قسم کی ہستیاں پائی جاتی ہیں۔

بہت سے نجومی کہتے ہیں کہ مریخ آباد ہے اس کا فاصلہ زمین سے تین کروڑ چالیس لاکھ میل ہے اور جس قدر حالات اسکی بابت معلوم ہیں اور کسی اجرام فلکی کے معلوم نہیں ہیں۔ مریخ کئی باتوں میں ہماری دنیا سے ملتا جلتا ہے۔ وہاں بر اعظم۔ سمندر۔ جزائر نما۔ خلیج جھیل۔ بادل۔ بارش۔ برف۔ تبدلات موسم۔ سردی۔ گرمی بہار۔ خزاں۔ دن۔ رات ہوتے ہیں۔ بعینہ اسی طرح جس طرح ہمارے ہاں ہیں۔ مگر مریخ کے سال ہمارے سال سے بڑے یعنے ۶۸۷ دن کے ہوتے ہیں اور ایک دن ۲۴ گھنٹہ ۳۷ منٹ اور ۲۳ سکینڈ

**ملمع بغیر بارٹی کے۔** اول تیزاب شورہ میں چاندی کی خاک کرو۔ یعنی ۱ تولہ نقرہ خالص تیزاب میں ڈالکر آگ پر رکھو۔ جب غبار اُڑنا بند ہو جاوے تھوڑا اسلفائیڈ آف پوٹاس ڈالکر اتار لو اور اس میں کسی قدر کھریہ مٹی جو نہایت صاف ہو ملا دو۔ بعدہ باحتیاط رکھ چھوڑو۔ جب گلٹ کرنے کا ارادہ ہو کسی چیز پر اُسے ملدو۔ اعلیٰ درجہ کا گلٹ ہو جائے گا۔ (الکیمیا)

---

**کافور کا پیالہ بنانا۔** ناریل کا مغز ۲ تولہ۔ کافور ۲۱ تولہ۔ دونوں کو پیسکر ایک ظرف میں رکھیں اور پھر اس پر پیالہ گلی خام کو اوندھا ماردیں۔ نیچے چراغ کی آنچ جلائیں تمام دن میں وہ کافور مٹی کے پیالہ میں جم جاوے گا۔ بعد ازاں ٹھنڈا کر ایک طشت پانی میں رکھدیں۔ پیالہ تمام پانی میں گل جاوے گا۔ اور کافور کے پیالہ کو حفاظت سے نگاہ رکھیں۔ سرسام صفراوی والے کو اس کافوری پیالہ میں پانی پلانا تین روز میں صحت ہوتی ہے۔ (ہ)

---

**پارہ کا پیالہ بنانا۔** زنگار ۴ تولہ۔ پارہ ۴ تولہ۔ پانی مصفّےٰ کو ایک دیگ سربستہ میں پکاویں جب پانی جذب ہو کر پارہ رہے چھان کر گل خام کے سانچے میں جماویں اور اس کے اندر برگ تلسی کا پانی یا آب لیموں بھردیں۔ تین روز کے بعد سانچے کو پانی میں رکھیں مٹی گل جاویگی اور پیالہ رہجائیگا پھر اس میں دودھ بھر کر پیا کریں نہایت مقوی اور دافع امراض ہے۔ (م)

---

**موتی بنانا۔** صدف کو شیر مدار میں بخوبی حل کریں۔ اور سنگ بلور میں ایک گول سوراخ بطور سانچے کے کریں اور خیال رہے کہ سوراخ دو رویہ نہ ہو جائے۔ پھر ایک سر پوش بھی اُسی سوراخ کے برابر کا بلور سے بناویں پھر صدف محلول کو اُس میں بھر کر دھوپ میں رکھیں۔ بعد ایک پہر کے نکال لیں۔ (م)

---

**پارہ کی گولی صرف بوٹی سے۔** گلچین کے دودھ میں پارہ کھرل کریں تھوڑی دیر میں پارہ غلیظ ہو جائیگا گولی بنالیں۔ مجرب ہے۔ (ہ)

## کیسرکی کیاری

انگریزی اخبارات میں اشتہارات کی اُجرت کالم کے انچوں کے حساب سے لیجاتی ہے۔

ایک دہقانی نے منیجر اخبار سے پوچھا کہ ایک وفات کی اطلاع چھاپنے کی کیا اجرت لوگے؟

**منیجر۔** دو روپیہ فی انچہ۔

**دہقان۔** اس قدر رقم تو میں نہ دے سکونگا۔ چچا مرحوم ۶ فیٹ لمبا تھا۔

راوی۔ وہ بیچارہ یہ سمجھا کہ مرنے والے کے قد کے موافق انچوں کے حساب اجرت اشتہار لیجاتی ہے۔

---

**جنٹلمین نہ کہ کلرک۔** ایک امیر آدمی سے ایک نوجوان نے اس کی لڑکی سے شادی کرنے کی اجازت چاہی۔

امیر آدمی۔ کیا! تم میری لڑکی کے شوہر بننا چاہتے ہو صرف ایک کلرک کی حیثیت رکھتے ہوئے۔

نوجوان۔ نہیں اب میں کلرک نہیں ہوں بلکہ جنٹلمین ہے جس روز آپکی لڑکی نے رضامندی ظاہر کی اسی دن استعفا داخل کردیا۔

---

**تین میں سے چار۔** ایک لڑکے نے اُستانی سے کہا کہ آپ نے کیا فرمایا کہ تین میں سے چار لینا محال ہے۔

اُستانی۔ بیشک اے بیوقوف لڑکے یہ مثل صحیح ہے۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ تین عدد موجود ہوں اور اُن میں سے چار چار حاصل ہو سکیں۔

لڑکا۔ واہ۔ میرا باپ تین بکریوں سے دودھ کے چار پیالے نکالتا ہے۔

---

ایک فصیح البیان لیکچرار نے دوران تقریر میں کہا کون شخص ہے جو میرے اس دعوی کے خلاف زبان کھول سکے۔

یہ فقرہ اس نے ختم ہی کیا تھا کہ باہر سے ایک گدھے نے ہنگنا شروع کیا۔ اس پر حاضرین نے بڑا قہقہہ لگایا مگر حاضر جواب لیکچرار نے کہا میں جانتا ہوں کہ میرے بیان کی صداقت کو ہر شخص قبول کرتا ہے بجز گدھے کے۔

## تندرستی ہزار نعمت ہے

**بواسیر بادی و خونی کا دفعیہ۔** رسوت ۶ ماشہ ایلوہ ۶ ماشہ۔ نمولی نیم ۶ ماشہ۔ نمولی بکائن ۶ ماشہ۔ پوست ہلیلہ زرد ۶ ماشہ۔ پوست ہلیلہ سیاہ ۳ ماشہ۔ مغز چاکسو ۶ ماشہ۔ مقل ۲ ماشہ بیبتہ ایک تولہ۔ مولی کے پانی میں نخود کے برابر گولیاں بنالیں۔ دو گولی صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھانی چاہیے۔ انشا اللہ مرض بواسیر کا نمود نہ رہیگا۔

---

**جریان کا لاثانی علاج۔** دودھی خورد کے پانی میں سفوف ثعلب مصری کو سات دفعہ تر و خشک کرکے شیشی میں باحتیاط رکھ چھوڑیں۔ ہر صبح نہار خوراک چار ماشہ اوپر سے تازہ دودھ گاؤ پی لینا چاہیئے۔ جماع اور ترش اشیا سے پرہیز ہے۔

---

**سوزاک کا نسخہ۔** اگر دیرینہ سوزاک ہو تو کشتہ طوطیا ایک برنج اور پھٹکری بریاں ۱ ماشہ اور کھیل سہاگہ ۱ ماشہ۔ ست بیروزہ ۱ ماشہ ان سب کی ایک پوڑیہ کرکے روز نہار حلوے میں کھایا کریں۔ خواہ کتنے ہی عرصہ کا قرحہ کیوں نہ ہو انشاءاللہ چودہ روز میں شفا کلی ہوگی۔ اگر تھوڑے دنوں کا سوزاک ہو تو تنہا کشتہ طوطیا ہی بالائی یا مسکہ میں کھانا کافی ہے ایک ہفتہ میں بفضلہ تعالی آرام ہو جاتا ہے۔ آزمودہ و مجرب ہے۔

---

**ضعف معدہ اور ضعف جگر کا علاج۔** فولاد اصلی پانچ تولہ لیکر اکیس دفعہ ترز کے پانی میں بجھاؤ دیویں بعد برادہ کرکے تین روز شیرہ مکو میں کھرل کریں ازاں بعد کاسنی کے رس میں کھرل کریں پھر ترپھلہ کے پانی میں داخل کرکے خشک کرلیں کشتہ نہایت عمدہ تیار ہوگا۔ خوراک نصف سے ایک سرخ تک۔ بواسیر بادی و درد شکم و ضعف جگر کو۔ کدودانہ وغیرہ کے لئے تیر بہدف ہے۔

---

**ہلتے دانت مضبوط ہو جائیں۔** سپاری۔ مازو پھلاوہ۔ ہر سہ کو جلا کر خاکستر بوقت شب دانتوں پر ملیں دانت بالکل مضبوط ہو جاتے ہیں۔ (از الکیمیا)

# تشنج اور امراض گردہ

شرابیئے گردوں پر کیا اثر کیا ؟

دو برس ہوئے کس طرح صحت کلی حاصل ہوئی اور اب تک تندرست ہوں ۴۵ برائٹن ہلیس ہمپٹن سکویر بشپ گیٹ پیٹ ڈیلک لندن انگلینڈ - اُنیس سال تک میں نے تشنج اور امراض گردہ کی سخت تکالیف برداشت کیں - اور بارہا جانکنی کی سی حالت میں فرش پر لوٹا کیا - دو مرتبہ ہسپتال میں داخل ہو کر تشنج کے لئے اپریشن کرائے - اور میں تاحیات ان تکالیف کو ہرگز فراموش نکرونگا جو مجھے ان دنوں جھیلنی پڑیں اور ڈاکٹروں نے فتوی دیدیا تھا کہ میں تین ماہ سے زیادہ زندہ نہیں رہسکتا - لیکن شکر ہے کہ میں دو سال سے ابتک زندہ سلامت اور تندرست ہوں اور جو کچھ میری آج حالت ہے وہ میری زندگی بھر میں کبھی نہ ہوئی ہوگی -

میری مرض کا آغاز اس طرح ہوا - ایکدن میں نے کام کرتے کرتے جب آرام لینے کے لئے پیچھے کی جانب کمر کھینچی تو مجھے اس مقام پر جہاں گردے واقع ہیں سخت درد کی تکلیف محسوس ہوئی جھکتے وقت بھی ایسا ہی درد معلوم ہوتا - پھر تو یہ حالت ہوئی کہ راتوں کو اچھی طرح نیند نہ آیا کرتی پیشاب کرتے وقت بھی تکلیف ہوتی - اگرچہ ڈاکٹروں نے اپنی اپنی تمام کوشش کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا لیکن میری تکلیفیں کم ہونے کی بجائے روز افزوں بڑھتی گئیں - اگر شراب کا پیگ میں پیتا تو اس سے گردوں پر ایسا صدمہ پہنچتا کہ ہفتہ بھر تک مجھ سے بستر نہ چھوٹتا لیکن شکر ہے کہ جب سے میں نے ڈون صاحب کے درد کمر اور گردے کی گولیاں استعمال کرنی شروع کی ہیں مجھ کو اپنا گلاس پیتے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی -

ڈون صاحب کی گولیوں کے چار بکس ختم کرنے کے بعد مجھکو انکا اثر محسوس ہونے لگا - لیکن مینے انکا استعمال جاری رکھا - پانچویں بکس نے مجھکو صحت کلی بخشی - جبکہ اور کسی دوا نے مجھکو مطلق فائدہ نہ دیا تھا تو آپ خیال کر سکتے ہیں کہ حالت کی اس تبدیلی سے مجھکو کس قدر خوشی اور مسرت حاصل ہوئی ہوگی ایکماہ مینے اس کا اور استعمال کیا اور اس چھ مہینے کے عرصے میں ان حیرت انگیز گولیوں نے میرے تشنج اور امراض گردہ کی جڑ اور بنیاد تک کھو ڈالی اور اس وقت سے لیکر ابتک اُس منحوس مرض نے پھر کبھی عود نہیں کیا سینکڑوں آدمی جن کے ساتھ میں لندن میں کام کرتا تھا میری پہلی سخت تکلیفوں اور صحتیابی کے شاہد ہیں اور مجھے کامل یقین ہے کہ اگر میں اس وقت ڈون صاحب کی درد کمر اور گردہ کی گولیاں استعمال نکرتا تو اس وقت تک ہرگز زندہ موجود نہ ہوتا

دستخط - جارج ہویسٹ

ڈون صاحب کی درد کمر اور گردہ کی گولیاں کا ایک بکس ۲ روپے میں یا ۶ بکس ۱۰ روپے میں تمام عطاروں یا دوا فروشوں سے دستیاب ہو سکتا ہے - یا درخواست ارسال کرنے پر بلا محصول ذیل کے پتہ سے پروپرائیٹروں سے طلب کئے جا سکتے ہیں -

فاسٹر میکلین کمپنی نمبر ۸ - ولز اسٹریٹ - آکسفورڈ اسٹریٹ لندن انگلستان -

# دی انڈسٹریل بنک آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ

عنقریب رجسٹری ہونیوالا ہے

## سرمایہ ۵ لاکھ فی حصہ سو روپیہ

مختلف قسم کی آڑہت کے کاروبار سے یہ بنک خود ہی معقول فائدہ حاصل کرنے کے علاوہ ملک کی حرفت و تجارت کو بیحد نفع پہنچائیگا - ہیڈ کوارٹر لودیانہ میں ہوگا - اور مختلف مقامات میں شاخیں کھلیں گی -

### پروویژنل ڈائریکٹرز

(۱) آنریبل سردار پرتاب سنگھ صاحب اہلووالیہ آف کپورتھلہ رئیس جالندھر ممبر لیجس لیٹو کونسل پنجاب -

(۲) رائے بہادر پنڈت بھاگ رام صاحب سی - آئی - ای گورنمنٹ پنشنر و سابق مشیر ریاستہائے جموں و کشمیر -

(۳) لالہ سالگرام صاحب ٹھیکہ دار ریلوے رئیس اعظم لودیانہ -

(۴) مسٹر ایم - ایل رلیا رام بی اے - ایل - ایل بی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب امرتسر -

(۵) سردار کیہر سنگھ صاحب بیرسٹر ایٹ لا لودیانہ -

(۶) لالہ راجہند صاحب رئیس دہلی - مینجنگ ایجنٹ ڈائمنڈ جوبلی فلور ملز و امپریل آئل سوپ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی -

(۷) محمد انشاء اللہ خاں صاحب مالک و اڈیٹر اخبار وطن لاہور -

(۸) لالہ فتو مل صاحب ساہوکار رئیس ریاست پٹیالہ

### مینجنگ ڈائریکٹرز

میسرز ہیرا لال اینڈ کمپنی سوداگران ٹھیکیداران و مالکان اخبار آرمی نیوز لودیانہ

## مشیر قانونی

سردار گجن سنگھ صاحب پلیڈر چیف کورٹ پنجاب و ایس پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی لودیانہ

نوٹ - خریداری حصص کے لئے تمام درخواستیں اور ترسیل زر بنام (ہیرا لال اینڈ کو) مینجنگ ڈائریکٹرز ہونی چاہئے -

# ضرورت

ایک اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ سولجر کلرک (مسلمان) کی ۱۳۰ - (پرنس آف ویلز اون) بلوچز کے لئے ضرورت ہے اُس کو فوج کے کام سے عمدہ واقفیت ہونی چاہئے تنخواہ ۱۵ روپیہ علاوہ سپاہی کی تنخواہ کے درخواستیں معہ اسناد ایڈجوٹنٹ صاحب ۱۳۰ - (پرنس آف ویلز اون) بلوچز کو حیدرآباد سندھ ارسال کرنی چاہئیں -

# ہندو بسکٹ کمپنی لمیٹڈ دہلی :- جسکو

بسکٹوں کے اعلی ہونے کی وجہ سے تمغہ جات طلائی ہندوستانی صنعتی نمایشوں میں جو بمقام کلکتہ بماہ دسمبر ۱۸۹۶ء و ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۶ء میں منعقد ہوئیں عطا ہوئے -

اس کمپنی کے کل بسکٹ اعلی قسم کے بذریعہ کل زیر نگرانی تجربہ کار بیکر بنتے ہیں اور خوبصورتی اور شباہت میں بے نظیر ہیں خوشگوار اور زود ہضم ہوتے ہیں چند خاص وجوہات ہیں جنکی وجہ سے ہی ان کو استعمال کرنا چاہئے -

(۱) ہر قوم اور ہر ملت کا آدمی بلا لحاظ قومیت انکو استعمال کر سکتا ہے

(۲) ہر وقت تازہ دستیاب ہو سکتے ہیں ولایتی بسکٹ عموماً سو یا ہم ماہ کے رکھے ہوتے ہیں -

(۳) وبائی ایام میں یہ مناسب اور بے خطر ہوگا کہ عوام ان بسکٹوں کو جو دہلی میں بنتے ہیں جہاں وبا بالکل نہیں ہے استعمال کریں - نمونہ منگوا کر ملاحظہ کریں - اور پھر داد دیں - قیمت نمونے کے بکس کی ایک پونڈ سائز ۱۲ اور دو پونڈ سائز ۱ محصول و کرایہ ریل جو کہ ذمہ خریدار ہوگا - کمپنی کے تیار شدہ بسکٹ کافی شائقین میں بھی استعمال ہوتے ہیں اور دیسی افسران کی طرف سے دو کمیشن بھی بسکٹوں کا تین دفعہ امتحان کر چکے ہیں انہوں نے کوئی نقص نہیں پایا - اور سب بڑی خوشی سے استعمال کرتے ہیں -

Registred No L 328

رجسٹرنمبر ایل ۳۲۲

THE ARMY NEWS
LUDHIANA

# آرمی نیوز

لودیانہ

نمبر (۴۷) لودیانہ شنبہ ۔۔۔ سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کارآمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہی۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے +

یہہ کوئی پولٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت وصنعت ۔ زراعت وتجارت ۔ حفظ صحت تہذیب اخلاق ۔ سائنس وفلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری وخیرخواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم وفنون جمع کرنا دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سڈیشن اور راڈیکل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پہونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہی۔ اخبار کا ماہانہ نمبر علیحدہ سرے سے بڑہکر دلچسپ بنانیکی کوشش کیجاتی ہے +

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| [illegible] | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ ر |
| | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صہ ر |
| [illegible] | پیشگی سالانہ اعلےٰ کاغذ پر | صہ ۱۲ر |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ۶ر مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہوسکتے۔ چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہیئے ۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔

## اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ر | ۱۴ر | عا | ہے | سے |
| ادہا کالم | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا کالم | صہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا صفحہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

بطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونیکی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینے والو!

بلاشبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن یہہ تمیز کرنا ضروری ہی کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فایدہ متصور ہی ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لیتے میں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرنا ہی ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں۔ ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید مشتہار اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسی کی نظر ہی نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سولہ آنہ خریدنا ہی کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہی جہاں دس بیس سردار اس کے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ شنگھائی سے لیکر زنجبار اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اس کے قدردان موجود نہوں غرض آدمیوں سے لیکر ریاستوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں سرکاری عہدہ دار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار ۔ راجہ اور نواب غرضیکہ اگر آپ تجربہ کرنے والے بیش

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

سہارا بھی ہو گئے زندگانی کا ، آدمی بلبلہ ہے پانی کا

## ہم خرما و ہم ثواب ہے

خریداران آرمی نیوز کے سوا دُنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے زیادہ گنا یا چار گنا یا سو گنا ورثاء کو مل جائے ۔ جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے ۔

### قواعد وضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زائد چندہ لیکر نہیں بلکہ پبلک ایڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کرکے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قائم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا

(۲) ہر سال یکم جنوری سے اسی دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سال ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا ۔ مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ سے چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے ۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریدار کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیاں کی بیوگان اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہوں تو اس صورت میں دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایکماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہئے ۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک ترین مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگہ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہئے ۔

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض مثل سل ۔ دق ۔ تپ محرقہ ۔ طاعون ۔ ٹائفائڈ یا اسہال بخار یا ہیضہ یا اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اُس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اُٹھانے کے مستحق نہوں گے ۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے آفیسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچ کر نہیں ۔

(۶) جب کوئی خریدار اپنی اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں یا درخواست خریداری کے دو ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا ۔ اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائینگے ۔ اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا ۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے ۔ لیکن چندہ کسی حال میں کم نہیں ہے

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں انکے ورثاء کا حق نہ ہوگا ۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدہ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹ کارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے ۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا ۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد ملیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایکسال تک اخبار خریدے جسکا پیشگی چندہ چار روپیہ امدادی رقم میں سے وضع کرکے باقی روپیہ اس کو دیا جایا کریگا ۔ اور اخلاقی فرض ہوگا کہ اور لوگوں کو خریدار بنائے ۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے ۔ کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا ۔ اور کمپنی کی ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہو اور کوئی شخص غلط ناجائز فائدہ نہ اُٹھائے ۔ عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کی جائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قائم ہو ۔

(نوٹ) سنہ ۱۹۰۳ء کی بابت رسالہ ملٹری پولیس کے صوبیدار رشید یال مرحوم کے ورثاء کو للعہ روپیہ امداد دیگئی ہے سنہ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۸۰/ روپیہ مندرجہ ذیل خریداران کے ورثاء کو دیا گیا ہے موت دفعدار صلابت خاں نارنول ۔ نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بارڈر ملٹری پولیس کوہاٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ ۔

المشتہر

منیجر آرمی نیوز پریس لودیانہ

# آرمی نیوز

لودیانہ - شنبہ - ۷ جولائی ۱۹۰۶ء


## صفائی دھرم

ہندوستان کے اسباب زوال پر غور کرنے سے جملہ متعدد اسباب کے ایک سب سے بڑا اور زبردست سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم لوگوں نے صفائی کے اصولوں سے نہایت بیپروائی کی ہے کم بیش ہر مذہب میں صفائی کی تاکید ہے کیونکہ دراصل صفائی ہی ایمان اور دھرم کی جڑ ہے۔

صفائی جسم اور لباس کی۔ صفائی چال چلن کی۔ صفائی معاملات کی اور صفائی دل کی اس کے سوا مذہب اور کیا ہے؟ پاکیزگی اور صفائی کے سوا مذہب ہم سے اور کچھ نہیں چاہتا۔ پس جو صفائی سے غفلت کرتے ہیں گویا مذہب سے سرتابی اور خدا کی نافرمانی کے قصوروار ہیں۔ یہ انقلاب پچاس سال کے اندر اندر ہوا ہے۔ پہلے لوگ ایسے غلاظت پسند نہ تھے۔ اب تو شہروں کے اکثر آدمی جیتے جی دوزخ میں رہتے ہیں۔ ہمیں بدقسمتی سے پنجاب اور صوبجات متحدہ کے بڑے بڑے شہروں کے نہایت گنجان محلوں میں دو دو چار چار دن رہنے کا اتفاق ہوا لیکن تعجب ہوا کہ کیونکر یہ لوگ اپنی ساری عمر بسر کرتے ہیں جہاں گلیوں میں تعفن۔ مکانوں میں بدبو اور مچھر اور سونے اور بیٹھنے اور کھانے کے کمروں میں تازہ اور صاف ہوا کا گزر نہیں ہے۔

جو لوگ بنارس اور دہلی لاہور اور امرتسر اور لکھنؤ کے منزل منزل تیرہ و تاریک مکانوں میں زندگی بسر کرتے ہیں اگر وہ شفاخانہ میں بھیج دیئے جائیں تو ان کو اپنی خوش نصیبی پر ناز کرنا چاہیئے کیونکہ کسی سینیٹری جیل سے وہ دماغوں کو پاش پاش کرنیوالی اور سر چکرانے والی بدبو کوسوں دور ہوگی جو ہم ان عمارتوں میں دیکھتے ہیں جن کے مالک ہونے کا ہمارے ہموطنوں کو بڑا فخر ہے۔ خدا معلوم اس زندگی کا کیا فائدہ ہے جبکہ سانس لینے اور چلنے پھرنے میں بجائے فرحت کے طبیعت کو انقباض پیدا ہو اور قدم قدم پر رومال ناک پر رکھنے کی ضرورت ہو۔ بیشک موت ایسی زندگی سے جیسی کہ ہمارے اکثر بھائی بڑے بڑے شہروں کے گنجان محلوں میں بسر کر رہے ہیں ہزار درجہ بہتر ہے۔ پلیگ اور ہیضہ اور ملیریا کا ان روحوں کو شکرگذار ہونا چاہیئے کہ ان وباؤں نے مہربانی سے اس دنیوی دوزخی زندگی سے انکو نجات دلائی۔ اور آسمان کی صاف اور کھلی ہوئی فضا میں انتقال و حرکت کا موقع دیا۔

فلاسفر کہتے ہیں کہ انسان قدرت کا نقال ہے اور اس نے کوئی شے ایجاد نہیں کی جس کا نمونہ قدرت نے نہ دکھلایا ہو لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ ہندوستان کی شہری غلاظتوں کا نمونہ قدرت نے کسی جگہ پیش کیا ہے۔ کیا کہیں ایسا متعفن قدرتی منظر ہو سکتا ہے؟ کیا پہاڑوں کی وادیوں یا سرسبز بہار سبزہ زاروں یا جنگلوں اور صحراؤں میں یا دریاؤں کے دامن اور جھیلوں کے ساحلوں پر یا ریگستانوں اور سمندروں میں کہیں بھی یہ نمونہ موجود ہے (ماسوا دوزخ کے) جس کی تقلید ہندوستان کے موجدوں نے کی ہے۔ بعض جگہ ایسی تنگ گلیوں میں کہ ہوا کی دولت اینٹوں میں قید کردی گئی ہے جہاں کبھی سورج کی روشنی کا گزر نہیں ہوا۔ اور غضب یہ کہ مکانوں میں صحن بالکل ندارد۔ بس ایک تو گویا تعزیہ سا بنا کے چلے گئے ہیں۔ اور طرہ یہ کہ ایسے بیہودہ مکان ہو گئے خود شدہ اس سے کم نہیں ہیں صاف بھی نہیں رکھے جاتے۔ اگر قدیم بزرگوں کی ایجاد کافور اور صندل اور لوبان اور اگر اور دھوپ کا بخور آجکل کے فیشن کے خلاف ہے تو فنائیل اور تارکول اور کاربالک اور مرکری لوشن ہی سہی جو اگرچہ بجائے خوشبو کے ایک قسم کی بدبو رکھتے ہیں مگر موریوں کے تعفن کو تو دفع کر سکتے ہیں مگر ان سے بھی کام نہیں لیا جاتا۔

یوروپین فلاسفر کہتے ہیں کہ اہل ہند کے دماغوں میں ایجاد و اختراع کا مرکز ندارد ہے یعنی قدرت نے اختراع کا مادہ ہی انکے دماغوں میں نہیں رکھا لیکن ہم کہتے ہیں کہ قدرت کی کوتاہی نہیں ہم نے طریق رہائش ایسا غیر فطرتی اختیار کیا ہے کہ دماغ صحیح حالت میں رہ نہیں سکتے۔ وہ دماغ کیا خاک ایجاد کرینگے جن کو کبھی فرحت اور تازگی خواب میں بھی نصیب نہیں ہوتی۔ دنیا میں عجیب سے عجیب اگر کوئی بات ہے تو یہ ہے کہ ہندو قوم جسکا دھرم صرف صفائی ہے اس قدر گر جائے کہ صفائی کو بالکل بھول جائے اور چھوت چھات کے اصول جو آجکل مہذب قومیں اختیار کرتی جاتی ہیں بالکل بے معنی طور پر بلکہ غیر مفید ہوئے ان کے اصل مدعا کو فراموش کردے۔ کئی ہندو جب کھانا کھاتے ہیں تو ایک ڈھیلی ڈھالی دھوتی کے سوا اور تمام لباس اتار دیتے ہیں۔ غالباً وہ اس کے مطلب کو نہیں سمجھتے ہیں بس اتنا جانتے ہیں کہ ہندوؤں میں ایسا ہوتا آیا ہے ممکن ہے کہ سائنس نے کسی گزشتہ دور میں اس قدر ترقی کی ہو جس قدر کہ آجکل امریکہ میں ہے کہ بازار میں تھوکنا جرم ہے۔ اور مصافحہ کرنے میں احتراز تامل ہوتا ہے۔ ڈاکٹر مریضوں کو دیکھنے جاتے ہیں تو دوسرا لباس پہن جاتے ہیں جس کے اوپر ایک چغہ ہوتا ہے جس کو ہر بار ڈس انفیکٹ کیا جاتا ہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ متعدی بیماری کے جرم ان کے لباس میں سرایت کر جائیں باہر جانے کا لباس علیحدہ اور گھر میں پہننے اور شب خوابی کا علیحدہ ہوتا ہے۔ قدیم ہندوؤں نے غالباً انہیں اصولوں پر کاربند ہو کر یہ دستور العمل بنائے تھے کہ ایسے لوگوں کے ہاتھ سے کھانا اور پانی استعمال نہ کیا جائے جو بوجہ اپنے پیشے کے زیادہ صفائی نہیں رکھ سکتے ہیں یا جو مصفا جسم اور لباس نہ رکھتے ہوں لیکن اب تو صرف اندھی تقلید رہ گئی ہے۔ میلے کچیلے برہمن کے ہاتھ سے پانی پی لیا جاتا ہے صرف اس خیال سے کہ وہ برہمن ہے اور ہم صفائی کا نمونہ اپنے سامنے دیکھتے ہیں۔ صاحب لوگوں کے بنگلے، سول لائن۔ کچہریاں۔ کالج۔ مدرسے ہم دیکھتے ہیں کہ وہاں کیسی صفائی رہتی ہے۔ ان کے قریب گزرنے سے طبیعت ہی خوش ہو جاتی ہے لیکن ہمارے مکانوں کی کیفیت ہی دوسری ہے اگر محلہ میں دو چار شخصوں نے صفائی کا خیال بھی رکھا تو کچھ فائدہ نہیں ہے جب تک تمام مکان صاف نہیں۔ ایک شخص اپنے مکان کو غلیظ رکھ کر صرف اپنی ذات پر ہی ظلم نہیں کرتا بلکہ تمام محلہ کو اور ایک محلہ کی وجہ سے تمام شہر کو اور ایک شہر کی غلطی سے تمام دنیا خطرہ میں پڑ سکتی ہے۔

چند سال ہوئے پنجاب میں ضلع جالندھر کے موضع کھٹکر کلاں کا ایک باشندہ ہردوار سے طاعون کے جرم اپنے لباس یا جسم میں ساتھ لایا تھا اس سے پہلے وبا کا تخم پنجاب میں نہیں پہنچا تھا۔ اسی ایک شخص کی بے احتیاطی سے یا یوں کہنا چاہیئے کہ صفائی کے اصولوں کے توڑنے سے پنجاب پر یہ مصیبت نازل ہوئی کہ ہر سال دو تین لاکھ آدمی پلیگ کی نذر ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ تحقیق ہے کہ ہر قسم کے وبائی امراض کے جرم وہیں زیادہ پھیلتے پھولتے اور نشوونما پاتے ہیں جہاں ان کو من بھاتی خوراک ملتی ہے۔ گندگی اور غلاظت اور تعفن اور سیل اور غیر صاف ہوا اور تاریکی ان کی غذا ہے۔ سورج کی روشنی اور صاف ہوا ان کے لئے موت ہے۔ اور یہ دونو نعمتیں ہمارے لئے زندگی ہیں۔

جب ہم اسباب زندگی سے خود بے پروائی کرتے ہیں اور موت ہمیں گھیرتی ہے تو شکایت کیوں کی جاتی ہو۔ یہ تو بالکل ایسی بات ہے کہ کوئی جان بوجھ کر جلتی آگ میں ہاتھ ڈالدے اور اس کے جھلس جانے پر شکایت کرتا ہو۔ اب اوسط عمر ہندوستان میں کیوں کم ہو گئی ہے اب شرح اموات شرح پیدایش سے کیوں زیادہ ہے۔ اب دق اور سل کیوں ترقی پر ہے۔ اب طبعیتیں کیوں زیادہ پریشان رہتی ہیں۔ اب عام لوگوں کی رنگتیں زرد کیوں ہیں۔ اب لوگ زود رنج اور تنگ مزاج کیوں ہو گئے ہیں۔ اب ارادوں میں استقلال اور قوم کا پاس کیوں نہیں رہا۔ اب عورتیں بیس پچیس سال کی عمر میں کیوں ضعیف ہو جاتی ہیں ان سب سوالوں کا ایک ہی جواب ہے کہ اس پچاس سال کے اندر ہمارا طرز رہایش بدل گیا ہے ہم نے صفائی کے اصولوں کو چھوڑ دیا ہو۔ مکان اور جسم کی صفائی اب ایسی ضروری نہیں سمجھی جاتی جیسی کہ اور کمولہ میں ... آباؤ اجداد کے وقت میں سمجھی جاتی تھی۔ صفائی ان کے مذہب کا رکن اعظم تھی۔ صفائی ان کی زندگی تھی۔ اب بھی مندروں میں صفائی ہو مسجدوں میں صفائی ہو پبلک عمارتوں میں صفائی ہو اگر نہیں ہو تو وہ محل نہیں جہاں تمدن کا بڑا حصہ کاٹنا ہوتا ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ ہماری موجودہ حالت کا ذمہ دار افلاس ہے لیکن ہم یہ عذر تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ غریب سے غریب آدمی اگر ارادہ کرے تو صاف جسم اور صاف لباس اور صاف مکان رکھ سکتا ہو۔ خواہ کیسا ہی چھوٹا مکان ہو خواہ ایک چھوٹی سی جھونپڑی ہو اگر طبیعت نفاست پسند ہی تو اس کو ضرور صاف رکھیگا۔ ہم نے ان ہندوؤں کو دیکھا ہے جو لڑکے کی شادی پر دس ہزار خرچ کرتے ہیں مگر ان کے مکان پر ایک لمحہ بیٹھنا مشکل ہے جبکہ ایک عیسائی جو آٹھ روپیہ ماہوار کا ملازم ہو اگر کچھ نہیں تو صاف اور مصفا بوریئے اس کے مکان میں ضرور بچھے ہونگے اور کرسیاں نہیں تو ایک دو مونڈھے ہی قرینے سے رکھے ہونگے اور مکان میں بدبو کا کہیں نام نہوگا یہ صرف طبیعت اور عادت کا سوال ہے جو امیری اور غریبی سے بالکل علاقہ نہیں رکھتا۔ بات صرف یہ ہے کہ پیسہ کمانے انتقام لینے۔ غیبت کرنے اور دوسری فضول باتوں کو ہم زیادہ ضروری سمجھنے لگے ہیں بہ نسبت اس کے کہ زندگی کے سب سے پہلے اصول کی قدر کریں۔ ہم ثابت کریں گے صفائی سب سے بڑا دھرم ہے۔ اور اس کی کس قدر ضرورت ہے۔ اور عدم صفائی ہی ہمارے زوال کا اصلی سبب اور تمام ترقیوں کے روکنے والی ہے۔ ہم بتلائینگے کہ صفائی پر کاربند ہونے سے ہماری تجارتی صنعتی۔ حرفتی۔ مالی جسمانی علمی روحانی ترقی کس طرح ہوگی۔

(باقی آیندہ)

## اعزاز سالگرہ

امسال امید تھی کہ حضور پرنس آف ویلز کی تشریف آوری کی بدولت خطابات فیاضی سے دئے جائینگے۔ اگرچہ ہم اس وقت کو ... وفادار ... خطابات پر خطاب ملنا مستحسن نہیں ہے لیکن اعلیٰ درجہ کے مستحقین کا عنایات خسروی سے محروم رہنا بھی کچھ ناروا ہے۔

اس دفعہ خطابات کی فہرست بہت مختصر ہے اور ان میں بھی اعلیٰ طبقوں کے اعزاز میں ہندوستانیوں کا حصہ برائے نام ہے آنریبل ... چندر مادھب گھوش اور مہاراجہ بلرام پور سر بنائے گئے ہیں چیف جسٹس بنگال کے لئے یہ عزت اگرچہ ان کے رتبہ عالی کے لحاظ سے لازمی سی سمجھی جاتی ہو لیکن قطع نظر اسکے وہ آنریبل جسٹس چندر مادھب آج ہندوستان میں سب سے بڑا جیوڈیشل منصب رکھتے ہیں جس پر کسی ہندوستانی کو مستقل حیثیت میں مقرر ہونے کا فخر حاصل نہیں ہوا تاہم وہ محض اپنے ذاتی اوصاف کی وجہ سے اس عزت کے سزاوار ہو سکتے تھے۔ وہ وکالت کے زمانہ سے لیکر ہائیکورٹ کی ججی تک ... خلاق ... انصاف۔ بیدار مغزی۔ قانون دانی کے لئے ہمیشہ سے مشہور رہے ہیں مہاراجہ بلرام پور نے ... فیاضی سے رفاہ عام کے کاموں میں بارہ لاکھ روپیہ لگائے ہیں اس کا خیال کرتے ہوئے تعجب ہوتا ہے کہ کیوں وہ کسی بڑے خطاب سے ممتاز نہیں کئے گئے ہیں۔ استعجاب کو اس دفعہ کی فہرست اعزاز سالگرہ نے دور کر دیا ہے سی۔ ایس۔ آئی۔ اور سی۔ آئی۔ ای کے مستحق بھی ملک بھر میں صرف دو ہی دیسی خیال کئے گئے لیکن غنیمت ہے کہ انتخاب میں بہت حق شناسی سے کام لیا گیا ہے۔ سردار بہادر گورمکھ سنگھ پریسیڈنٹ پٹیالہ کونسل سے زیادہ موزون کون شخص سی۔ ایس۔ آئی کے اعزاز کا ہو سکتا تھا۔ اور آنریبل ملک عمر حیات خان ٹوانہ کو سی۔ آئی۔ ای کا خطاب ملنا جو ان کی فوجی خدمات کا واجبی صلہ ہے تمام دیسی فوج میں خوشی کے ساتھ سنا جائیگا اور یہ بھی کچھ کم خوشی کی بات نہیں ہو کہ پنجاب میں مسلمانوں کی تعلیم یافتہ سوسائٹی کے لیڈر آنریبل میاں محمد شاہدین کو گورنمنٹ نے فراموش نہیں کیا اور خان بہادری کے خطاب سے معزز فرمایا کرنل اصغر علی صاحب ملٹری سکرٹری کپورتھلہ کو خان بہادر بنانے سے گورنمنٹ نے ایک ایسے قابل افسر کی عزت کی ہے جس کی مہاراجہ کپورتھلہ کو پوری پوری قدر ہے۔ رائے بہادر ... لال ... دہلی کو انکی تمام جوانی اور قابلیتیں پولٹیکل ڈیپارٹمنٹ کی خدمت میں صرف کرنے کا صلہ ملا ہے۔ سردار شمشیر سنگھ منسٹر میر جیند کونسل کو سردار بہادری کا اعزاز بالکل حق بحقدار رسید کا مصداق ہے سردار صاحب نے جو خدمات ریاست کی سر انجام دی ہیں اور جس خوبی اور جانفشانی سے ساتھ اس لحاظ سے تو یہ خطاب ان کے اعزاز کی پہلی قسط ہے جو آیندہ انکا انتظار کر رہی ہیں۔ وہ ریاست جیند کی خوش انتظامی کی بدولت بیدار مغزی اور روشن دماغی میں کم سے کم ریاست مذکور کی حدود میں اپنی آپ ہی نظیر ہیں بلکہ اس قابلیت کے افسر بہت کم ریاستوں کو نصیب ہیں سرداروں ... صاحب ... کلکٹر ضلع لودیانہ نہایت نیک اور عزیز افسر ہیں ملٹری آجا ... ہم صوبیدار عبد الکریم پنشن یافتہ بورڈ ملٹری پولیس کا نام پاتے ہیں جو خانصاحب کے اعزاز سے مشرف کئے گئے ہیں ان کے لئے سردار بہادر کا اعزاز زیادہ موزون ہوتا۔

رائے صاحبان کے زمرہ میں تین پولیس انسپکٹر ہیں میاں ... سنگھ لائلپور ... اور سردار نرائن سنگھ انسپکٹر لودیانہ پولیس کو ہم مبارکباد دیتے ہیں۔

نواب محسن الملک آنریری سکرٹری علیگڈھ کالج کو تمغہ قیصر ہند سے دیا جانا اگرچہ غنیمت ہی مگر مسلمانوں کے ایک مسلمہ لیڈر کو جسے مرحوم سر سید کا لائق جانشین ہو کم سے کم سر کا اعزاز دیا جانا تو تمام قوم کے لئے موجب شادمانی ہوتا۔ اگرچہ تمغہ قیصر ہند معمولی عزت نہیں ہو مگر عوام الناس ابھی تک اس کو ایسی عزت کی نظر سے نہیں دیکھتے ہیں جیسا کہ ان خطابوں کو جو ناموں کے ساتھ مستزاد ہو سکتے ہیں۔

## لاٹ صاحب اور انجمن حمایت اسلام

انجمن حمایت اسلام لاہور کا ایک ڈیپوٹیشن شنبہ گزشتہ کو شملہ میں نواب لفٹنٹ گورنر کی خدمت میں باریاب ہوا اور گورنمنٹ کی ۲۵ ہزار کی امداد اسلامیہ کالج عمارتی فنڈ کے متعلق شکریہ ادا کیا۔ اور مزید امداد کی درخواست کی سر چارلس ریواز نے ڈیپوٹیشن کے ایڈرس کے جواب میں فرمایا کہ صاحبان! اس ڈیپوٹیشن کی ملاقات سے مجھے بڑی خوشی حاصل ہوئی ہے آپکے ایڈرس میں ان مدارس کا ذکر جنسے آپکی

انجمن کا تعلق ہے بڑا دلچسپ اور بارونق بنیت ہے۔ کچھ شک نہیں کہ ہندوستان کے اس حصے میں مسلمان اشاعت تعلیم کے فوائد سے بخوبی واقف ہو گئے ہیں اور انہوں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ وہ اب پیچھے نہیں رہینگے۔ جس کا عمدہ نتیجہ یہ ہے کہ مسلمانان پنجاب کیا سرکاری ملازمت میں اور کیا دیگر کاروبار میں اپنے پاؤں پر قائم ہیں۔ اور مجھے اُمید ہے کہ وہ ایسی ہی کوشش جاری رکھینگے۔ میں آپ کے اس عزم کی داد دیتا ہوں کہ آپ اپنا اسلامیہ کالج اپنی قوم کے شایاں شان اور صوبہ کے دیگر تعلیمی انسٹیٹیوشنوں سے فیاضانہ رقابت کے قابل بنانا چاہتے ہیں اور میں نے آپکے عمارتی فنڈ کے لئے امداد منظور کر کے بیان کا عملی ثبوت دیا ہے کہ گورنمنٹ آپکی تجویز کی قدر کرتی ہے۔ مجھے اس بات کا فخر ہے کہ آپکی خواہش ہے کہ ایک بورڈنگ ہاؤس میرے نام سے موسوم کیا جائے اور میں بڑی خوشی سے اس بات کی اجازت دیتا ہوں۔

ایڈریس کے آخر میں آپ گورنمنٹ سے مزید امداد کے خواستگار ہیں اس کی بابت میں یقین دلاتا ہوں کہ جس قسم کی مدد آپ چاہیں گے اور جو درخواست آپ پیش کرینگے اس پر ہمدردانہ غور کرونگا لیکن میں یہ ظاہر کرتے ہوئے آپکو یہ جتلانے کی بہت کم ضرورت ہے کہ آپکی کامیابی کی یقینی اور محفوظ بنیاد گورنمنٹ کی امداد پر منحصر نہیں ہے بلکہ آپکے ملکر کام کرنے اور استقلال کے ساتھ حصول مقصد کے لئے عزم مصمم کرنے پر موقوف ہے۔ صاحبان میں تہ دل سے اُمید کرتا ہوں کہ آپکا قابل تعریف منصوبہ پوری کامیابی حاصل کریگا۔ جس کے وہ شایاں ہے اور صوبہ ہذا کے تمام مسلمان دل سے اس کی امداد کرینگے۔

## مسٹر سریندرناتھ کی اپیل ہائیکورٹ میں

پرسال میں مسٹر سریندر جی کو ہر دو الزام علی پر سزا دیگئی تھی۔ ایک خلاف ورزی قانون پولیس۔ دوسرے توہین عدالت۔ اول الزام کے متعلق گورنمنٹ نے استغاثہ واپس لے لیا۔ توہین عدالت کی بابت مسٹر سریندر جی کی طرف سے ہائیکورٹ میں اپیل دائر ہوئی جس کی پیشی ۲ جولائی کو تھی۔ مسٹر وائٹ سرکاری وکیل نے تسلیم کیا کہ مقدمہ مذکور میں اگرچہ سخت بے ضابطگیاں ہوئی ہیں لیکن قانون کے خلاف کچھ نہیں ہوا۔ مسٹر جسٹس مستر نے فرمایا کہ مقدمہ ہذا میں بعض بے ضابطگیاں اس قدر ہیں کہ وہ خلاف قانون کہی جا سکتی ہیں۔ مسٹر وائٹ سے سوال کیا گیا کہ کوئی نظیر پیش کرو ولایت میں یا ہندوستان میں کبھی ایسا ہوا ہے کہ ملزم کی طرف سے نہ تو کسی وکیل نے پیروی کی ہو اور نہ اس کو اپنے ڈیفنس کا موقع دیا گیا ہو اور وہ صرف اس لئے سزایاب ہو جائے کہ اس نے کچھ کہا تھا۔ مگر مسٹر وائٹ نے کہا کہ نظیر تو کوئی موجود نہیں ہے۔ مسٹر وائٹ نے یہ بھی تسلیم کیا کہ مسل میں یہ نقص ضرور ہے کہ ملزم کے وہ الفاظ درج نہیں کئے گئے جن کے کہنے سے وہ توہین عدالت کا مجرم قرار پا کر سزایاب ہوا۔ ججان ہائیکورٹ مقدمہ کی بے ضابطگیوں سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے مسٹر بینرجی کے وکیل مسٹر جیکسن کی بحث کو سننا غیر ضروری خیال کیا۔

## ایک بنگالی ٹاٹا

مسٹر ٹاٹا مرحوم بمبئی کے محب الوطن پارسی نے آٹھ سال ہوئے ۳۰ لاکھ روپیہ ایک صنعتی دار العلوم کے لئے وقف کیا تھا لیکن لارڈ کرزن کی بے پروائی سے ابتدائی مراحل طے ہونے ہی برسوں گزر گئے اور ملک کو مسٹر ٹاٹا کی بے نظیر فیاضی سے مستفید ہونے میں غیر معمولی عرصہ تک چشم براہ رہنا پڑا۔

اب کلکتہ کے ایک نامور بیرسٹر مسٹر ٹی۔ پالت نے بنگال میں ایک ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ قائم کرنے کے لئے دس لاکھ روپیہ عطا کیا ہے۔ اس دار العلوم میں ہر قسم کے فنون اور کاریگری کی عملی تعلیم دیجائیگی۔ نجاری اور معماری اور آہنگری سے لیکر صابن سازی۔ رنگسازی۔ کلی سے ہر قسم کی مشینوں کے بنانے اور چلانے اور چمڑے کے رنگنے اور صاف کرنے۔ کمبل اور قالین اور دریاں بننے۔ کپڑا سینے اور چینی کے برتن بنانے اور انیمل سازی اور گوٹا بننے۔ ملمع کرنے شیشہ کے کام اور چلا سازی غرضکہ دنیا میں جس قدر کارآمد صنعتیں ہیں مع علم تجارت اور تجارت کے متعلق قانون اور جغرافیہ اور تاریخ اور علم زراعت اور کیمسٹری اور طبیعات اور تمام سائنس جو صناعی میں ضروری ہیں سکھلایا جائیگا۔ یہ دار العلوم امروز فردا ہی میں جاری ہونے والا ہے۔

## الٰہ آباد بنک

الہ آباد جو خالص دیسی بنک ہے اور جسکے تقریباً تمام ممبر اور عملہ کہتری یا سارسوت برہمن ہیں غیر معمولی کامیابی کے ساتھ کام کر رہا ہے۔ سال رواں کی اول ششماہی میں جنوری سے جون تک بنک مذکور نے ۱۳ لاکھ ۲۴ ہزار روپیہ منافع حاصل کیا۔ منجملہ اسکے ۹ لاکھ ہزار روپیہ زر ڈپازٹ کا سود اور عملہ کا خرچ نکالکر ۲ لاکھ ۷۰ ہزار خالص منافع رہا اور بشرح ۹ فیصدی منافع حصہ داروں کو تقسیم کیا گیا اور ریزرو فنڈ کی میزان بجائے ۱۵ لاکھ کے ۱۶ لاکھ ہو جائیگی۔ اور ۷۰ ہزار روپیہ آیندہ ششماہی کے حساب میں شامل کیا جائیگا۔ ۲۰ ہزار اکنامسی فنڈ میں صرف ہوگا۔ ۷۰۰۰ پنشن فنڈ میں۔ مجوزہ انڈسٹریل بنک آف انڈیا کاروبار میں الہ آباد بنک کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریگا۔ خداوہ دن بھی لائے کہ اس کی کوئی ششماہی رپورٹ اسی نہج کی شایع ہو۔

## الائنس بنک آف شملہ کی رپورٹ بابت سال مختتمہ

۳۰ جون منظہر ہے کہ اس سال خالص منافع کی میزان ۲ لاکھ روپیہ ہے۔ ۱۲ فیصدی کی شرح سے منافع حصہ داروں کو تقسیم کیا۔ ۵۰ ہزار ریزرو فنڈ میں داخل ہوگا جسکی میزان ۲۰ لاکھ ہو جائیگی۔ ۲۰ ہزار روپیہ عملہ کو انعام دیا جائیگا۔ اور ۴۵ ہزار آیندہ سال کے حساب میں جمع ہوگا۔

## ابو الفضل کی اولاد

شہنشاہ اکبر کے وزیر علامہ ابو الفضل کی بیٹی کی اولاد سے آگرہ میں ایک خاندان آباد ہے جو گردش زمانہ سے مبتلائے نکبت و افلاس ہے مگر یہ امر قابل اطمینان ہے کہ گورنمنٹ نے بنظر ترحم و شرافت ذاتی خاندان مذکور کے ایک ممبر امیر حسن کے لئے ۲۵ روپیہ ماہوار کا وظیفہ مقرر کیا اور تصدق حسین کے ایک نابالغ بچہ کی تعلیم کا صرف بارہ روپیہ ماہوار دینا منظور کیا۔

## جاپان اور اسلام

بقول ایک جرمن اخبار کے جاپان میں سلطنت کا مذہب تبدیل ہونے والا ہے اور تحقیق ادیان کے لئے ایک مذہبی کانفرنس مقرر ہوگی۔ انہوں نے ہر ملک کے مذہبی علماء کو دعوت دی ہے۔ ایک روسی اخبار ترجمان کے نام ایک جاپانی اخبار جو بان کی طرف سے مراسلہ پہنچا ہے کہ چند علمائے اسلام بھی کانفرنس میں تشریف لائیں تاکہ قرآن کے حقایق و معارف اور اسلام کی فلاسفی ہم ان کی زبان سے سنکر غور کر سکیں کہ یہ عالی شان مذہب کہاں تک ہماری مذہبی پیاس کو بجھا سکتا ہے۔

جرمن اخبار راوی ہے کہ کانفرنس کا نتیجہ خواہ کچھ ہو لیکن

یہ ایک فیصل شدہ بات ہے کہ جاپان میں پولیٹیکل مصلحت کی بنا پر یہ مناسب سمجھا گیا ہے کہ سلطنت کا مذہب اسلام ہو تاکہ جاپان تمام اسلامی دنیا کی ہمدردی حاصل کرکے اپنے اصلی مقصود کو پہنچے یعنی تمام ایشیا میں جاپانی حکومت قائم کرسکے۔

## امدادی فنڈ کی رپورٹ

آرمی ہندوستانی فنڈ کی سالانہ رپورٹ مجمل طور پر ۱۹۰۶ء افروری سنہ [illegible] کو شائع ہو چکی ہے چونکہ اس وقت تک چند فوت شدہ خریداروں کی تصدیق باقی تھی اس لئے انکی تحقیقات کئے بغیر قطعی طور پر ان کے مستحق یا غیر مستحق ثابت ہوئے بغیر امداد کا تقسیم ہونا محال تھا اس لئے ہمیں انتظار مزید کرنا پڑا۔ اگرچہ ضابطہ کی رو سے یہ خود وارثان متوفیان کا فرض ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو قابل اعتبار تصدیق دفتر ہذا میں بھیجیں لیکن بعض ایسے لاپرواہ ہوتے ہیں۔ مہینوں مراسلات کا جواب ہی نہیں دیتے۔ ایسے شخص کے لئے مناسب تو یہ ہے کہ ان کو غیر مستحق قرار دیا جائے لیکن ہمارا دل گوارا نہیں کرتا کہ کوئی حقیقی مستحق محض سہل انگاری کی وجہ سے ایک فائدہ سے جو دراصل اسکو پہنچنا چاہئے محروم رہ جائے۔ لیکن مخفی نہ رہے کہ آئندہ اس قدر رعائتیں ملحوظ نہ رکھی جائینگی کیونکہ اسمیں دیگر مستحقین کو زیادہ انتظار کرنا پڑتا ہے۔

ماہ فروری کی رپورٹ میں چند ورثائے متوفیان کی نسبت فیصلہ نہیں کیا گیا تھا کیونکہ ان کے متعلق تصدیق نہیں پہنچی تھی اب سب کا قطعی تصفیہ ہو گیا ہے اور وہ سب کے سب مستحق قرار دئے گئے ہیں۔ بجز ورثائے صوبیدار اسمٰعیل سنگھ ملٹری پولیس پکھوکڑے کیونکہ ان کی بٹالین کے افسروں سے دریافت کرنے پر واضح ہوا کہ صوبیدار مرحوم عرصہ دراز سے یعنی خریدار ہونے سے پہلے بیمار ضعف دم مبتلا تھے اور عموماً ہسپتال میں زیر علاج رہا کرتے تھے جمعدار عبد الغنی مرحوم سابق متعینہ اصطبل حضوری پٹیالہ خریدار نمبر ۳۶۲۳ کے ورثا بوجہ تصدیق نہ بھیجنے کے غیر مستحق قرار دئے گئے تھے ان کی بابت امام الدین جمعدار اصطبل ہز ہائنس کنور صاحب پٹیالہ نے اطلاع دی کہ میں اب تک ہز ہائنس کی ہمراہ سفر میں رہا اس لئے تصدیق روانہ نہ کرسکا اب بھیجتا ہوں چنانچہ یہ تصدیق ڈاکٹر لیکھرام صاحب ٹریژری اسسٹنٹ و ڈاکٹر محمد کریم الدین صاحب انچارج ہسپتال پٹیالہ و پرائیوٹ سکرٹری صاحب مسری حضور کنور صاحب بہادر جمعدار امام الدین کی بیوہ کو مستحق قرار دیا گیا۔ نیز صوبیدار میجر محبوب خان صاحب رجمنٹ انڈر سکندر آباد خریدار [illegible] کی وفات کی تصدیق جناب کرنل صاحب بہادر انچارج آف [illegible] سکندر آباد و صوبیدار میجر بہادر عبد الرحمن صاحب و صوبیدار عبد الرحیم خان صاحب نے کی اور مرحوم کی بیوہ مسماۃ یسین بی بی کو وارث بتلایا ہے اس لئے ان کو بھی مستحق قرار دیا گیا۔ یعنے مندرجہ ذیل سولہ خریداران کے وارث مستحق پائے گئے جن کو مبلغ [illegible] روپیہ یکصد برابر تقسیم کئے گئے اور ہر ایک کو مبلغ [illegible] روپیہ ملے ہر ایک خریدار کے ورثاء کو امداد بذریعہ منی آرڈر روانہ ہو رہی ہے

(۱) لکھو رام سپاہی خریدار نمبر ۱۱۳۰ موضع ڈوگری ڈاکخانہ [illegible] ضلع گورداسپور
(۲) محمد باقی خاں خریدار نمبر ۵۶۵ موضع روندہ تحصیل خورجہ ضلع بلند شہر
(۳) اللہ لال چند مہرہ خریدار نمبر [illegible] محلہ لشور پورہ پٹیالہ
(۴) منشی رام دوکاندار خریدار نمبر ۱۴۸۲ سیوڑ تحصیل [illegible] ضلع [illegible]
(۵) منشی نتھو خان کوتوال صدر بازار امرتسر۔
(۶) لالہ موتی رام کپور خریدار نمبر ۹۸۲ ہسپتال اسسٹنٹ چک نمبر ۱۲۳ گوگیرہ برانچ ضلع جھنگ
(۷) بابو منجھ کرن کلرک خریدار نمبر ۱۳۲۳ گورکھا قلعہ درش
(۸) بابو منسکھ رام خریدار نمبر ۱۳۴۹ اول برہمن انفنٹری جہلم
(۹) منشی چھوٹے مل صاحب خریدار نمبر ۱۵۰۷ پٹیالہ
(۱۰) صوبیدار رگھبیر سنگھ صاحب ۵۶ کوک رائفل نوشہرہ۔
(۱۱) مولوی قطب الدین صاحب محلہ بھٹی مراد آباد۔
(۱۲) لالہ بھگوان داس صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس حافظ آباد۔
(۱۳) سردار جوالا سنگھ ڈپٹی انسپکٹر پولیس نارنوند ضلع حصار
(۱۴) بوجا پسر بھاگا جٹ ساکن لودیانہ
(۱۵) جمعدار عبد الغنی اصطبل حضوری پٹیالہ
(۱۶) صوبیدار میجر محبوب خان صاحب رجمنٹ بازار سکندر آباد

**امدادی فنڈ کا حصہ۔** ظاہر ہے کہ ابکے سال اس لئے کم ہے کہ اموات کی تعداد سوء اتفاق سے غیر معمولی زیادہ اگر بجائے ۱۶ کے صرف تین چار ہوتیں جیسا کہ سال گزشتہ میں صرف ۳ خریدار اور اول ششماہی میں صرف ایک ہی فوت ہوا تھا تو ہر ایک کے حصہ میں معقول امداد آتی۔ مگر یہ امور انسانی اختیار سے باہر ہیں۔ مگر مشکل یہ بھی ہے کہ بعض چالاک لوگ اپنے ذرا سے فائدہ کے لئے اصلی مستحقین کو نقصان پہنچانے سے باز نہیں رہتے وہ ایسا کرتے ہیں کہ اپنے کہن سال آفتاب لب بام باپ یا دادا کے نام سے اخبار جاری کراکر فنڈ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ ان لوگوں کو ذرا خوف خدا کرنا چاہئے ورنہ ہم کو سخت ضوابط مقرر کرنے پڑینگے۔

**برسات۔** ہفتہ گزشتہ میں انبالہ سے پٹنہ تک کافی بارش ہوئی ہے۔ [illegible] میں ۸ انچ پانی پڑا اور ریلوے لائن کئی جگہ سے بہ گئی اس لئے اب ڈاک اور مسافر ٹونگوں اور یکوں پر آتے جاتے ہیں۔
اُمید ہے کہ ایک ہفتہ تک لائن کی مرمت مکمل ہو جائیگی کلکتہ میں طغیانی سے ۱۱ پل بہ گئے۔ گزشتہ اتوار کو راولپنڈی میں بھی ۱½ انچ بارش ہوئی۔ پنجاب اور راجپوتانہ میں سخت ضرورت بارش کی محسوس ہو رہی ہے۔ کاشت کا وقت گزرا جاتا ہے۔

**مصر اور ہندوستان۔** ہندوستان اور مصر ایک ہی سلطنت میں واقع ہیں مگر طرز حکومت میں فرق ہے بقول پنچ کا یہاں بھی عموماً شکاری گوروں کے ہاتھ سے کالے لوگ شکار ہو جاتے ہیں اور جب اہل دیہات سے جھگڑتے ہیں تو بعض دفعہ الٹی سزا پاتے ہیں مصر میں ایسا ہی واقعہ ہوا کہ کبوتروں کا شکار کرتے ہوئے برٹش فوجی افسروں سے مصری کاشتکاروں کا تنازعہ ہوا جس میں ایک کپتان کے زیادہ ضرب آئی جس سے وہ مرگیا اور باقی دو تین افسر اور زخمی ہوئے اس کی پاداش میں چار مصری کسان پھانسی دئے گئے ۔ اور ۷ کے تازیانے لگائے گئے۔ اسپر ریڈیکل ممبران پارلیمنٹ نے سر ایڈورڈ گرے وزیر خارجیہ کو بہت تنگ کیا کہ کیوں سزا ملتوی نہیں کیجاتی مگر انہوں نے کہا کہ ہم دخل نہیں دیسکتے کیونکہ لبرل گورنمنٹ کو نٹال میں دخل دینے کا تلخ تجربہ ہو چکا تھا
بہرحال بعض ممبران پارلیمنٹ نے سر ایڈورڈ گرے سے یہ وعدہ لیکر چھوڑا کہ آئندہ سے مصر میں افسروں کو کبوتروں کے شکار کی اجازت نہیں دیجائیگی اور تازیانہ لگانے کے قانون کی تحقیقات ہوگی +

# عالم کا فوٹو

آئینۂ ہند بفضل خدا آج اپنی عمر کے تین سال پورے کر کے چوتھے سال میں قدم رکھتا ہے۔

لیڈی منٹو صاحبہ کی مجوزہ نرسنگ ایسوسی ایشن کے فنڈ میں حضور پرنس آف ویلز نے پچاس پونڈ اور پرنسس آف ویلز صاحبہ نے ۲۵ پونڈ چندہ عطا کیا ہے۔

شملہ کالکا ریلوے لائن کا شدت بارش سے سخت نقصان ہوا امید ہے کہ دو چار روز تک مرمت ہو کر گاڑیوں کی آمدورفت شروع ہو جائیگی۔

دیوان بہادر گوپال چیریر نے صاحب گورنر مدراس کے متواتر درخواست کرنے سے ریاست ٹراونکور کا دیوان ہونا منظور کر لیا

برٹش انڈین ایسوسی ایشن نے مشرقی بنگال کے قحط پر حضور وائسرائے کو متوجہ کیا۔ ہز ایکسلینسی نے وعدہ کیا ہے کہ جلدی بندوبست کیا جائیگا۔

ماہ دسمبر میں تمام ہندوستان کی ٹمپرینس کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز ہو رہی ہے۔

تمام ہندوستان میں قحط ریلیف پر ۴ لاکھ ۴۷ ہزار آدمی ہیں

کلکتہ میں پولیس نے جعلی نوٹ بنانے والوں کو پکڑا مع آلات نوٹ سازی کے وہ دس دس روپیہ کے نوٹ بناتے تھے۔

عدالت سشن بلاری سے دو پادریوں کو ایک ہندو یتیم لڑکے کو بغرض تبدیل مذہب حبس بیجا میں رکھنے کی علت میں پانچ پانچ روپیہ جرمانہ ہوا۔

خان بہادر جمشید اردشیر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم بڑودہ نے ۱۷ سالہ ملازمت کے بعد پنشن حاصل کی

تحصیل گوہانہ سے رہتک کے صدر خزانہ کو ایک لاکھ روپیہ بھیجا گیا تھا بعض تھیلیوں کے وسط میں پیسے بھرے ہوئے تھے کل ۳۲۰۰ روپیہ کم نکلا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر کو بذریعہ تار رپورٹ کی گئی۔ تحقیقات شروع ہوئی۔ نائب خزانچی گوہانہ نے زہر کھا کر خودکشی کا ارادہ کیا مگر ڈاکٹری علاج سے بچ گیا وہ جرم سے اقبالی ہے۔

ریاست بڑودہ نے علاوہ ان دیہات کے جن کی آبادی ۵۰۰ سے کم ہے باقی تمام علاقہ میں ابتدائی تعلیم یکم اگست سے لازمی کرنے کا حکم دیا ہے اس میں ریاست کو ۳ لاکھ روپیہ سالانہ زیادہ خرچ کرنا ہوگا۔

اودھ کمرشل بنک ۱۰ فیصدی کی شرح سے حصہ داروں کو منافع تقسیم کریگا۔

صوبجات متحدہ میں بالفعل ۲ اڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر کئے گئے ہیں دو ڈپٹی کلکٹر اور تحصیلدار تھے چار پولیس انسپکٹروں کو ترقی دیگئی ہے - اور ۲ نئے امیدوار بھرتی کئے گئے ہیں جنکو ۱½ سال تک مراد آباد ٹریننگ سکول میں تعلیم پانی ہوگی

ہفتہ مختتمہ ۲۳ جون میں پلیگ سے ۹۵۳ موتیں واقع ہوئیں پنجاب میں ۳۳۵ - احاطہ بمبئی میں ۱۶۹ - برہما میں ۱۶۷ بنگال میں ۳۹ - ریاست جموں میں ۱۸ - صوبجات متحدہ میں

جنرل پدم جنگ بہادر رانا فرزند مہاراجہ سرجنگ بہادر رانا جو ۱۸۵۴ء میں مہم تبت کے کمانڈنگ تھے کلکتہ سے بنارس کو روانہ ہوتے ہوئے ہوڑہ اسٹیشن پر دفعتہً بعارضہ قلب فوت ہوئے۔

صوبہ پنجاب کی آمدنی کا تخمینہ بابت سال رواں ۳ کروڑ ۹۶ لاکھ اور اخراجات ۳ کروڑ ۸۱ لاکھ ہے۔

مسٹر محمد رفیق جج عدالت خفیفہ لکھنو کو موٹر کار کے الٹ جانے سے سخت چوٹیں آئیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔

کلکتہ میں قحط زدگان مشرقی بنگال کے لئے یکم جولائی تک تین ہزار روپیہ چندہ فراہم ہو چکا تھا۔

ولایت سے خبر آئی کہ ہز ہائینس کنور صاحب پٹیالہ سے ملک معظم اور مسٹر مورلے نے تپاک کے ساتھ ملاقات کی۔

برہما میں کثرت بارش سے کئی جگہ ریلوے لائن ٹوٹ گئی

مسٹر سرب ادہکاری بیرسٹرایٹ لا الہ آباد نے ہائی کورٹ الہ آباد کے ایک جج پر ہتک عزت کا دعویٰ کیا کہ جج صاحب نے بحث کرتے ہوئے روکدیا اور کہا کہ زبان روکو۔

سیلی بھیت کے ڈاکو ملکھا اور بلدیو سنگھ جنکی گرفتاری کے لئے ایکہزار کا اشتہار تھا گرفتار ہو گئے ہیں۔

دہلی میں ایک جین قوم کی بیوہ کی شادی ہوئی ہے۔

ولایت سے خبر آئی کہ امتحان بیرسٹری میں ۸۰ امیدوار پاس ہوئے انمیں ۴ ہندو - ۸ مسلمان - ۳ بدھ - ۲ پارسی ہیں۔

کلکتہ میں ۴ ماہ جون کو بہار کی افیون کی ۳۰۴۰ پیٹیاں ۱۲ لاکھ ۷ ہزار ۱۲۵ روپیہ کو نیلام ہوئیں یہ اوسط فی پیٹی ۱۳۵ روپیہ - اسیقدر بنارس کی پیٹیاں ۱۱ لاکھ ۸ ہزار کو نیلام ہوئیں اوسط فی پیٹی ۱۳۳۵ روپیہ۔

مسٹر کولٹر اسسٹنٹ کمشنر ریاست بشاہر سے سرکش دیہاتیوں کے سرغناؤں کو ساتھ لیکر شملہ میں آ گئے۔

برہما میں ٹنگو اور اکشون کے مابین ۵ جون کو جو ڈاک گاڑی پٹڑی سے اتر گئی تھی۔ اس شرارت کے بانی کی نشاندہی اور گرفتاری کے لئے ایک ہزار روپیہ کے علاوہ ۲ ہزار کا اور اعلان ہوا ہے۔

بمبئی سے انگریزی اور مرہٹی میں "ہند سوراج" کے نام سے ایک اخبار ہفتہ وار نکلنے والا ہے۔

مدراس میں انسداد طاعون پر پچھلے سال ۸¼ لاکھ روپے صرف ہوئے تھے اور سال ماسبق میں ۱۲½ لاکھ

لکھنو کے محلہ کٹرہ میں ایک عورت کی لاش پائی گئی پولیس سرگرم تحقیقات ہے۔

کالکا شملہ ریلوے پر سکینڈ اور تھرڈ کلاس کے کرایہ میں تخفیف کی تجویز در پیش ہے۔

پنجاب نیشنل بنک کی ایک شاخ بمبئی میں کھلی ہے۔

نیویارک میں گرمی کی شدت سے ۱۴ آدمی مر گئے اور صدہا بیمار ہیں۔

لارڈ کرزن نے ایک جلسہ دعوت کی تقریر میں بیان کیا کہ ہندوستان میں فوجی طاقت سے امن قایم نہیں ہے بلکہ اس وجہ سے کہ پبلک کو قانون پر اعتبار ہے۔

سلطان زنجبار بھی فری میسن فرقہ میں داخل ہوئے۔

برٹش سٹیمر اسیکس پر دوران بحری جنگ مصنوعی ایک توپ کے پھٹ جانے سے ایک ملاح ہلاک اور ایک لفٹنٹ اور تین آدمی مجروح ہوئے۔

۲۷ جون کو ڈیون - کارنوال - برسٹل اور برمنگھم میں زلزلہ آیا۔

لنڈن کے ریڈیکل اخبار مصر کے کسانوں کی سزا کو جنہوں نے شکار میں برٹش آفیسروں پر حملہ کیا تھا وحشیانہ انتقام سے تعبیر کرتے ہیں مگر کنسرویٹو اخبار خوش ہیں اور لکھتے ہیں کہ عبرتناک سزا سے ہی برٹش رعب قایم رہتا ہے۔

بمبئی میں ماہ اپریل سے ابتک روئی کے ۴ گوداموں کو آگ لگ چکی ہے جس سے ۱۰ لاکھ نقصان ہوا درستی تشخیص کی آگ کی اصلی وجہ معلوم نہ ہو سکی عام خیال یہ ہے کہ کوئی گروہ آگ لگانے والوں کا موجود ہے۔

# ملٹری دنیا

## روس کی حالت زار

حصول آزادی کے لئے باشندگان روس نے جس قدر ظلم سہے ہیں اور قربانیاں کی ہیں وہ زمانہ حال کی تاریخ کا ایک عبرتناک فسانہ ہے۔ یہ خود غرض حکومت اور چند صاحب اقتدار وزراء و امراء جو سمجھتے ہیں کہ دنیا محض ان کی غلامی کے لئے بنائی گئی ہے انکو اور رعایا کے مابین ایک زبردست جنگ ہے جو سالہا سال سے جاری ہے اور اب تک ہو رہی ہے مگر اب وقت آگیا کہ ظلم کا شیرازہ ٹوٹے اور اہل روس وہ جائز حق حاصل کریں جو دیگر ممالک یورپ میں ہر ایک قوم کو حاصل ہیں۔ جس استقلال کے ساتھ آزادی کی کشمکش میں محبان وطن اہل روس نے اپنی جانیں قربان کی ہیں اور ہر طرح کی مصیبتیں اٹھائی ہیں انپر ہر ایک انصاف پسند شخص مرحبا کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ شخصی حکومت کے طریق کو مٹانے اور قومی گورنمنٹ کی بنا ڈالنے کے لئے کیسی سر توڑ کوشش کی گئی ہے اور کیسے معقول انتظام کے ساتھ تمام صوبجات میں ایک ساتھ ہی سٹرائک کئے گئے ہیں کہ روس کی زبردست پولیس عاجز رہ گئی ہے۔ اگر بیگناہ اور جائز حق طلب کرنے والے بندوق کی باڑوں سے اڑائے گئے ہیں تو انقلاب پسندوں نے بھی صدہا ظالم پولیس افسروں اور متعدد گورنروں کو بم کے گولوں سے عدم آباد کو روانہ کر دیا ہے۔ تمام کاریگروں اور مزدوروں کا اتفاق۔ تمام طلبائے مدارس کا اتحاد۔ تمام ملازمان ریلوے کا ایکا یہ معمولی باتیں نہیں تھیں لیکن باوجود رعایا کے تعلیم یافتہ اور بڑے حصے کے جائز مطالبہ کو باوجود ان حالتوں کے روسی گورنمنٹ طرز حکومت میں اصلاح کرنے سے جہاں تک اس کا قابو چلا پہلوتہی کرتی رہی۔ آخر نہایت مجبور ہو کر پارلیمنٹ مقرر کی لیکن اس کے اختیارات ایسے محدود رکھے کہ عدم و وجود برابر تھا۔ اس لئے اہل روس نے جدوجہد جاری رکھی اور آجکل جو بلوے اور ہنگامے ہو رہے ہیں وہ محض اسلئے ہیں کہ شاہی وزراء موقوف کئے جائیں اور رعایا کے قائمقام اپنے لئے وزراء خود منتخب کریں تاکہ وہ عوام کے سامنے انتظام سلطنت کے ذمہ وار ہوں۔ اب وقت آگیا ہے کہ زار کو یہ مطالبہ منظور کرنا پڑیگا کیونکہ اب فوج میں بھی قومی ہمدردی کے خیالات پھیل گئے ہیں۔ چند روز ہوئے زار نے ایک مشہور رجمنٹ کے کمانڈنگ جنرل کربن کو ملامت کی کہ وہ اپنی رجمنٹ میں ڈسپلن قایم نہ رکھ سکا۔ رجمنٹ مذکور کے تمام افسروں کا کورٹ مارشل ہوگا۔

گارڈز فوج میں بھی ناراضی پھیلنے کی افواہ صحیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ ایک بٹالین ایک دور دراز چھاؤنی کو بھیجی گئی ہے کئی ایک علاقوں میں مارشل لا جاری کیا گیا ہے۔ خاصکر جنوبی صوبوں میں جہاں کاشتکار لوگ آمادہ سرکشی ہیں سپاہ میں بھی کئی ایک رجمنٹوں میں ناراضی ہے ایک گارڈ رجمنٹ کی پہلی بٹالین کو لائن میں نہ لیا گیا اور وہ گارڈ رجمنٹ ہونے کی عزت سے محروم ہو گئی ہے۔

قصر پیٹرہاف میں پہرہ کی فوج بڑھائی گئی ہے اور نیول سکول کی چار کمپنیاں نوبی اور بحری ورکشاپ کی حفاظت کے لئے بلائی گئی ہیں۔

### یہودیوں کا قتل عام

ڈوما کی طرف سے جو کمیشن بیلو سٹوک کے قتل کی تحقیقات کے لئے گئی تھی وہ تمام فساد کی بانی مبانی پولیس کو بتلاتی ہے۔ اور بعض فوجی افسروں اور اعلیٰ افسر پولیس پر الزام لگاتی ہے کہ انہوں نے عیسائیوں کو ترغیب دی کہ یہودیوں کو لوٹیں اور قتل کریں۔

اس قسم کی کارروائی اس غرض سے ہوا کرتی ہے کہ لوگ باہم سر دفساد میں مذہبی جوش پھیل جائے باہم اتفاق نہو تاکہ گورنمنٹ کے خلاف سب متفق نہو سکیں۔

### عام پریشانی

وارسا میں پولیس ڈیوٹی سرانجام دینے سے انکار کرتی ہے اس عذر پر کہ روزہ بم کے گولے پولیس پر پھینکے جاتے ہیں۔ کاشتکاروں کی سرکشی۔ فوج کی بغاوت اور باغیانہ خیالات کی جلدی جلدی پھیلنے کی خبریں روزانہ آرہی ہیں۔ اخبارات ضبط کئے جاتے ہیں۔ فوجوں میں باغیانہ جلسے ہوتے ہیں اور رجمنٹوں کی تبدیلی اور سرکش بٹالینوں کی برخاستگی متواتر عمل میں آرہی ہے۔ اس گڑبڑ کا ایک نتیجہ یہ ہوا ہے کہ روس کے جدید قرضہ کے نرخ میں ۵ فیصدی کا بٹہ ہو گیا ہے۔ اوڈیسہ سے ایک سٹیمر کشتی میں وارد ہوا جس میں جنوبی علاقہ روس کے بہت سے امراء و سوداگر سوار ہیں وہ اس خوف سے بھاگ گئے ہیں کہ جنوب میں عنقریب سخت بغاوت ہونے والی ہے۔

### قومی گورنمنٹ کی امید

سینٹ پیٹرسبرگ میں یقین کیا جاتا ہے کہ گوریمکن کی وزارت کا خاتمہ عنقریب ہونے والا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ ڈوما کے اعتدال پسند ممبروں سے زار نے بات چیت شروع کی ہے اس نسبت سے کہ وزارت کنسٹیٹیوشنل طریق پر قائم کیجائے جس طرح کہ دیگر ممالک یورپ میں ہے۔

گورنمنٹ روس نے کاشتکاروں کو خوش کرنے کے لئے اعلان کیا ہے کہ ان کو اور بھی بہت نرم شرطوں پر بیچی جائیگی اور جو سائبیریا اور وسط ایشیا میں آباد ہونا چاہیں ان کو زمین عطا کی جائیگی۔

### سزائے موت کی موقوفی

۲ ماہ حال کے اجلاس میں سخت مباحثہ کے بعد ڈوما نے سزائے موت کا قانون منسوخ کرنے کا مسودہ پاس کیا جب شاہی وزراء نے اعتراض کئے تو ممبروں نے قاتل قزاق خونی کے نعرے بلند کئے۔

---

### نٹال میں دیسیوں کی بغاوت

نٹالی فوج کے بریگیڈ دستہ نے ضلع ماپوموتو میں [illegible] وہاں باغیوں سے مقابلہ ہوا جنھوں نے توپخانہ اور میکسم گنوں کے فیروں کی ذرا پرواہ نکر کے زبردست حملہ کیا۔ نٹالی فوج نے دو کیمپوں پر قبضہ کیا ۶۰ باغی اس مقابلہ میں مارے گئے۔ لیکن نٹالی فوج کو آخرکار پسپا ہونا پڑا۔ ایک ہزار باغیوں نے ان کو اوٹ فلینک کرنے کی کوشش کی اور کئی ایک دیسی فرقے باغیان نٹال کے ساتھ شامل ہوگئے ہیں۔ اور ان کی جمعیت روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ صدہا مزدور رینڈ کی کانوں سے نوکری چھوڑ چھوڑ کر چلے جارہے ہیں۔

جنرل ڈرٹنل اور کرنل لیچار اور کرنل میکنزی جدید صورت حال پر غور کر رہے ہیں کیونکہ ٹوگیلا سے ۴۰ میل طول اور ۲۰ میل عرض کے رقبہ میں بغاوت پھیل گئی ہے قریباً ۲ ہزار مسلح باغی مقابلہ کو تیار ہیں۔

ڈربن سے ۲ ہزار دیسی آدمی اپنی ملازمت چھوڑ کر دفعتہ اپنے گھروں کو چلے گئے جس سے جہازوں کے مال اتارنے چڑھانے اور دیگر کاروبار میں سخت خلل واقع ہوا ہے۔

### معرکہ کی جنگ

ڈربن سے ۳ ماہ حال کو خبر آئی کہ باغیوں نے کرنل [illegible]

جب گارڈ پر بڑی تندی سے حملہ کیا لیکن مین باڈی کے بروقت پہنچ جانے سے شمالی فوج شکست اٹھانے سے بچ گئی۔ اس لڑائی میں ۶۰ باغی کام آئے

جنرل ڈراٹینل میدان جنگ کو روانہ ہوئے۔ کرنل ... اور کرنل سیکنڈری نے ... کی صبح کو ۸ ہزار ... پر حملہ کیا۔ اس روز بھاری جنگ ہوتی رہی۔ سینیکی لے گرا بعد میں شعلہ اٹھ رہے تھے۔ اور شمالی فوج کا غلبہ یقینی معلوم ہوتا تھا۔ نتیجہ کی ابھی اطلاع نہیں آئی۔

**تخفیف فوج** - ولایت کا اخبار ٹریبون لکھتا ہے کہ کمشنر انڈین وزیر جنگ کا منشا ہے کہ برٹش توپخانہ کی ۶ ... بیٹریاں اور ۲ ہزار انفنٹری ولایت میں تخفیف کی جائے۔ ... ہائی لینڈر رجمنٹ اور کولڈ سٹریم گارڈ کی تیسری بٹالین توڑ دیجائیں اس تخفیف سے کئی لاکھ کی بچت ہو جائیگی۔

**دیسی رجمنٹوں کے آفیسر** - چونکہ ولایت میں ایک سررشتہ کی کمیٹی اس بات پر غور کر رہی ہے کہ دیسی رجمنٹوں میں بوقت جنگ کس قدر برٹش آفیسر ہونے چاہئیں۔ لارڈ رابرٹس کی رائے ہے کہ جنگ کے وقت بارہ تیرہ برٹش آفیسر دیسی رجمنٹ میں بالکل ناکافی ہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ کسی بڑی جنگ کے پیش آنے پر ۱۶۰۰ برٹش آفیسر ہندوستان کو بھیجنے ضروری ہونگے آفیسر تعداد کیونکر پوری ہوگی۔ یہ ہوسکتا ہے کہ ایسی ضرورت کے وقت ولایت کے کالجوں کے لڑکے انڈین آرمی میں کمیشن حاصل کرنے کو تیار ہوں لیکن اگر اس قسم کے ایک ایک یا دو دو آفیسر رجمنٹوں میں رکھے جائیں تو مضائقہ نہیں مگر میدان کارزار میں ایسے افسروں کے ماتحت جو ناتجربہ کار ہیں اور سپاہیوں کی زبان بھی نہیں سمجھتے کوئی دستہ فوج اطمینان کے ساتھ بھیجنا ناممکن ہے۔

ہمعصر پاینیر سے ہمکو اتفاق ہے کہ افسروں کی کمی پوری کرنیکی ایک یہ صورت بھی ہے اور ہمارے نزدیک تو یہی سب سے بہتر صورت ہے کہ دیسی آفیسروں کی قابلیت کو بڑھایا جائے انہیں ان فنون کی تعلیم دیجائے جو آفیسروں اور کمانڈ کرنے کے لئے درکار ہیں تاکہ بوقت ضرورت ہرج نہ ہو اور اس حال میں برٹش آفیسروں کی تعداد میں اضافہ کرنے کی ضرورت نہ رہیگی۔ یہ تحقیق ہے کہ برٹش آفیسروں کی تعداد بڑھانے سے دیسی آفیسروں کی پوزیشن اور بھی کم ہو جائیگی۔ اور ہندوستان کی جنگجو قوموں کے جوانوں کو فوجی ملازمت کی کشش باقی نہ رہیگی۔ اور اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ انڈین آرمی کے چیدہ اور قابل جوانوں کو اگر فوجی تربیت دیجائے تو دنیا میں کسی آرمی کے سپاہی آفیسروں سے کم لایق ثابت نہیں ہونگے۔ اور یہ کہنا کوئی بڑی تعریف نہیں ہے کہ وہ روسی افسروں سے ہر اعتبار سے لیاقت میں بڑھکر رہینگے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ انکی تربیت سنجیدگی سے کیجائے اور اس پر روپیہ خرچ کیا جائے۔ اسوقت نیٹو آرمی میں کمیشن صرف ذریعوں سے حاصل کی جاتی ہے یا تو عہدہ داری کے زمانہ میں طویل اور اچھی خدمت سرانجام دی ہوں یا کسی کے باپ نے سرکار کی کوئی خدمت کی ہو۔ اس کے ساتھ اور بھی شرطیں ہیں کہ سکنڈری سکول کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا ہو۔ اس لئے پاینیر کی رائے ہے کہ ایک ملٹری کالج قایم ہونا چاہئے جس میں ڈائرکٹ کمیشن پانے والوں کو فوجی علوم کی اعلیٰ تعلیم دیجائے اور عہدہ داروں کو کمیشن نہ دیجائے جبتک کہ وہ اس کالج سے سکنڈری سکول ٹیچنگ اور فیلڈ انجنیرنگ کے سرٹیفکیٹ حاصل نکریں یہ اصلاحیں رفتہ رفتہ جاری کرنی چاہئیں۔ اور ابھی چند سال تک کمیشن انہیں موجودہ شرائط کے ساتھ ملا کرے مگر آہستہ آہستہ سٹینڈرڈ بڑھاتے رہیں جبتک تقریباً ہر ایک دیسی آفیسر میدان جنگ میں ڈبل کمپنی اور سکواڈرن کی کمانڈ کرنے کے پورا پورا قابل ہو جائے۔ بس یہی ایک قابل اطمینان علاج ہے جو دیسی فوج میں آفیسروں کی قلت کو پورا کر سکتا ہے۔ اور امید ہے کہ سررشتہ فوج کی کمیٹی جو ولایت میں غور کر رہی ہے اس پہلو کو بھی زیر نظر رکھیگی

**گورنمنٹ** نے فیصلہ کیا کہ نیٹو آرمی سے جو آدمی سپلائی اینڈ ٹرانسپورٹ کورز کو آفیسروں یا کوارٹر ماسٹری اور کوتھ دفعدار کے رینک پر تبدیل کئے جائیں وہ اپنی رجمنٹل اور ڈیپارٹمنٹل سروس دونو کی مدت کو پنشن اور انعام کے لئے شامل کر سکتے ہیں۔

**انڈین آرڈر** میں شایع کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ پنجاب نے قرار دیا ہے کہ ایکٹ انتقال اراضی پنجاب کے متعلق لبانہ قوم کے تمام لوگ جو ضلع انبالہ۔ ہوشیارپور۔ جالندھر۔ لاہور۔ لدھیانہ فیروزپور۔ امرتسر۔ گورداسپور۔ گجرات۔ گوجرانوالہ میں اراضی کے مالک ہوں یا بود و باش رکھتے ہوں وہ زراعت پیشہ سمجھے جائینگے۔

**تعجب ہے** - اگرچہ سول خطابات کا ملٹری سروس کے لئے دیا جانا چنداں معقول نہیں تاہم گورنمنٹ نے دستور قایم کر دیا ہے اور اس لئے تعجب ہوتا ہے کہ جبکہ لارڈ رابرٹس اور سر جارج وائٹ کو جی۔ سی۔ ایس۔ آئی اور جی سی آئی۔ ای کے اعزاز عطا کئے گئے تھے۔ لارڈ کچنر کو ہندوستان میں کمانڈر انچیف کے منصب پر ۴ سال ہو چکے ہیں مگر ابتک ان دونوں طبقوں کے اعلیٰ خطابوں میں سے ان کو ایک بھی نہیں دیا گیا۔

میجر جنرل نکن صاحب بہادر اپنے منصب انسپکٹر جنرل آف کیولری کا چارج ماہ آیندہ کے شروع میں لینگے۔

**کیمپس آف اکسرسایز** جو موسم سرما میں ہونے والے ہیں ان کا پروگرام تیار ہو گیا۔ حسب دستور ریلیف پر جانی ہوئی فوجیں ان میں شریک ہونگی۔

**۶۹ پنجابیز کے میجر فرتھ صاحب** افسوس ہے کہ لو لگجانے سے ۲۸ جون کو فوت ہو گئے۔

۲۰ پنجابیز کے میجر برنارڈ صاحب ۳۰ پنجابیز کے سکینڈ ان کمانڈ مقرر ہوئے

۷ کیولری کے میجر مارڈل صاحب ۱۳ لانسرز کے سکینڈ ان کمانڈ مقرر ہوئے۔

۱۳ راجپوتس میں میجر گاسکن صاحب سکینڈ ان کمانڈ بنائے گئے۔

۱۰۹ انفنٹری کے کرنل گوڈفرے صاحب کو کمانڈ خالی کرنے پر ہندوستان سے باہر رہنے کی اجازت ملی۔

کرنل پیرس صاحب کرنل وٹلی صاحب کے ایام رخصت میں فیض آباد برگیڈ کی کمانڈ کرینگے۔

میجر جنرل ڈیننگ صاحب بہادر جنرل کولنز صاحب کے دوران رخصت میں ملٹوڈسٹرکٹ کے قایمقام کمانڈنگ مقرر ہوئے

میجر جنرل لوک ایسٹ صاحب بہادر کمانڈنگ لکھنو ڈویژن

# دلچسپ واقفیت

## دنیا بال بال بچ گئی

لنڈن کے ایک مشہور ماہواری رسالہ میں ایک پُرلطف قصہ ہماری نظر سے گذرا جس کے ترجمہ کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

"دو سال ہوئے کہ وسط فرانس کے ایک غیر معروف گاؤں میں پروفیسر لشاف سے میری ملاقات ہوئی۔ بلکہ مجھے اور اُسے ایک مکان میں کچھ عرصہ ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا۔ پروفیسر موصوف روس کا رہنے والا اور علم کیمسٹری کا ماہر تھا اور اس لحاظ سے ضروری تھا کہ انارکسٹ بھی ہو کیونکہ روس میں علم کیمسٹری جاننے والے لازمی طور پر انارکسٹ ہوتے ہیں شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ ماہر علم کیمیا کو عناصر اور کیمیاوی کے تحلیل و تجزیہ کی مشق کرتے کرتے انتظام عالم تجزیہ و تحلیل کی بھی عادت ہو جاتی ہے۔

بہرکیف لشاف ایک نہایت زبردست کیمیادان اور انارکسٹ تھا میں نے یہ بھی سُنا کہ وہ اس نواح میں مٹی کے تیل کے کسی معدن کی تلاش میں ہے۔ باوجودیکہ وہ انارکسٹ تھا پھر بھی انارکسٹوں کے طرز عمل کا مخالف تھا جو ڈائنامیٹ کے ذریعہ سے تاجوں کی جانیں لینے کے متعلق اُنہوں نے اختیار کر رکھا ہے اور اکثر دوران تقریر میں مجھ سے یوں کہا کرتا تھا:۔

ایک شہنشاہ یا بادشاہ کی جان لینے سے کیا فائدہ۔ اگر ایک مرے گا تو دوسرا اس کا جانشین ہو جائے گا۔ جو حفاظت خود اختیاری کے خیال سے پہلے سے زیادہ قاتل و سفاک ہوگا۔ اسی طرح مجامع و محافل میں بم کے گولے پھینکنا نہ صرف ایک فضول عبث ہے بلکہ ایک ناقابل معافی جرم ہے۔ اگر ایک بادشاہ یا پانچ سات سو سادہ کے مرنے سے کوئی فائدہ ہو تو میں ضرور لاکھ دو لاکھ آدمیوں کا مر ڈالا جائے۔ لیکن جب کوئی فایدہ نہیں تو ایسا کرنا محض حماقت ہے"۔ میں یہ خیالات سن سن کر تعجب کرتا تھا کہ باوجود انارکسٹ ہونے کے اس شخص کو بنی نوع انسان سے کیوں ایسی ہمدردی ہے۔

ایک روز شام کو میں اس کے کمرہ میں گیا تو میں نے دیکھا کہ ایک بلی جو بظاہر مُردہ ہے پروفیسر کی میز پر پڑی ہوئی ہے اور پروفیسر صاحب آلات جراحی سے اس پر کچھ عمل کر رہے ہیں میں نے حیران ہو کر پوچھا "یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ کیا آپ بھی زندہ جانوروں کی چیر پھاڑ کے تجربے کیا کرتے ہیں"۔

پروفیسر "نہیں میں چیر پھاڑ سے تو شوق نہیں رکھتا ہوں اس بیچاری بلی کی کسی بے رحم نے ٹانگ توڑ ڈالی تھی۔ میں اسے اٹھا لایا۔ اور اس کی مرہم پٹی کر رہا ہوں"

میں "یہ تو نہایت ہی مریل اور گھناؤنی ہے۔ اسے پال کر آپ کیا کریں گے؟"

پروفیسر "زیادہ خدا کا حق نہیں۔ آخر وہ بھی جان رکھتی ہے انسانیت کا تقاضا یہی ہے کہ مبتلائے تکلیف کو مصیبت سے چھڑایا جائے"۔

غرض پروفیسر نے بلی کی ٹوٹی ٹانگ جوڑ دی۔ اور کھلا پلا کر ایسے خوب موٹا تازہ کیا حتیٰ کہ اس کا پوستین ریشم کی طرح ملائم اور چمکیلا ہو گیا۔ میں لشاف اور بلی کی باہمی محبت اور احسانمندی کا تماشا گھنٹوں دیکھا کرتا تھا۔ مجھے پروفیسر کے ساتھ رہتے ایک مہینہ ہوا تھا کہ ایک روز آتش افشاں پہاڑوں کا ذکر آیا۔ چونکہ وسط فرانس میں بہت سے آتش افشاں پہاڑ ہیں اس نے باتوں باتوں میں کہا کہ شاید یہ مقام زمین کے اندر کی آتش سیال سے قریب معلوم ہوتا ہے۔

پروفیسر۔ آپ کو ابھی تک معلوم نہیں کہ پُرانا خیال کہ زمین کا جوف آگ سے بھرا ہوا ہے جو آتش فشاں پہاڑوں کے ذریعہ سے کبھی کبھی باہر نکل آتی ہے بالکل غلط ثابت ہوا۔ کیونکہ اگر جوف زمین میں آتش سیال کا دریا موجزن ہو تو چاند کی وہ کشش جو سمندر میں مد و جزر پیدا کرتی ہے اس دریائے آتشیں میں بھی وہ تلاطم پیدا کرے کہ طبقات زمین کا شیرازہ درہم برہم ہو جائیگا"۔

میں۔ "تو یہ مادہ سیال جو آتش فشاں پہاڑوں سے نکلتا ہے آتا کدھر سے ہے؟"

پروفیسر "غالباً یہ مادہ زمین کے طبقات فوقانی سے نکلتا ہے اگرچہ ابھی تک آتش افشاں پہاڑوں کی ماہیت کا ہمیں پورا علم و اطلاع نہیں تاہم یہ امر یقینیات میں سے ہے کہ سمندر کے پانی سے اس کا ضرور کوئی تعلق ہے۔ کیونکہ جتنے مشتعل آتش افشاں پہاڑ ہیں وہ سب سمندر ہی کے قریب واقع ہیں"۔

میں "تو آپ کے خیال میں زمین کے جوف میں کیا ہے؟"

پروفیسر "گاس۔ اور کیا؟ ہمارا نظام شمسی جس میں سورج چاند ستارے سبھی کچھ ہیں بخارات منجمد کے سوا اور کچھ نہیں تو زمین کے جوف میں گاس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا"۔

میں "سطح زمین سے جو کہیں کہیں گاس نکلتا ہے کیا یہ جوف زمین والی گاس ہے؟"

پروفیسر "ہاں اکثر جگہ یہی ہوتا ہے"

میں "تو پھر اس میں آگ کیوں نہیں لگ جاتی اور کرہ زمین بھک سے کیوں نہیں اُڑ جاتا؟"

پروفیسر "آپ کے گھر کے گاس کی نلی کو بتی دکھانے سے گاس کے خزانہ کو کیوں آگ نہیں لگ جاتی۔ بات یہ ہے کہ اگر گاس کے خزانہ کو اُڑانا منظور ہو تو خود حوض میں چنگاری ڈالنا چاہیئے نہ کہ نلی کے سرے پر بتی دکھانا۔ اور جانتے ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے؟"

یہ کہتے وقت پروفیسر کی آنکھوں میں غیر معمولی روشنی نمودار ہوئی اور اس نے جوش میں آکر کہا:۔

"میں تم سے کہہ چکا ہوں کہ ایک آدھ آدمی کے مار ڈالنے کو میں جرم سمجھتا ہوں لیکن کل دنیا کا تباہ کر دینا شے دیگر ہے اگر میں ساری دنیا کو دفعتہً بھک سے اُڑا سکوں تو جو آلام و مصائب دنیا میں اس وقت ہیں ان سب کا خاتمہ ہو جائے۔ دنیا کے رہنے والوں کا غالب حصہ مفلس و مصیبت زدہ ہے اور باقی حصہ مجرم جو اس افلاس و مصیبت کا باعث ہے۔ اگر اب بجائے زار روس یا قیصر جرمنی یا پریسیڈنٹ فرانس کے پرخچے اُڑانے کے ہم ساری دنیا کو مہتابی دکھا دیں تو افلاس و جرائم کا خاتمہ ہو جائے۔ اور یہی وہ مقصد ہے جس کے لئے میں نے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے"۔

(باقی آیندہ)

---

**کلکتہ سے لندن بذریعہ ریل**۔ پچھلے دنوں جو اتحاد روس و انگلینڈ کی افواہیں گرم تھیں اس پر ایک فرینچ اخبار لکھتا ہے کہ اگر ایسا ہوا تو یہ ممکن ہو جائیگا کہ ہندوستان سے انگلینڈ تک بذریعہ خشکی سفر کر سکیں۔ کیونکہ ریلوے کے سلسلہ کو مکمل کرنے میں صرف ۵۳۴ میل کا ٹکڑا تعمیر کرنے کی ضرورت ہے جو اب تک محض اس وجہ سے نہ بن سکا کہ روس اور انگلستان میں رقابت ہے۔ لندن سے برلن اور برلن سے باکو اور پھر افغانستان کی سرحد پر مقام کوشک تک ریل موجود ہے۔ فرض کرو کہ یہ باقیماندہ لائن بھی تعمیر ہو جائے تو نوشکین سے [illegible]

سفر کرنے میں صرف ۵ روز صرف ہوا کرینگے۔ حضور گور نمنٹ کا خیال ہے کہ اس سلسلہ کے مکمل کرنے میں امیر صاحب اس قدر عجلت نہیں کرتے ہیں جس قدر کہ خود انگریز مدبر اسکے خلاف ہیں خصوصاً لارڈ کرزن کیونکہ انکا خیال ہے کہ اگر یہ ریل بنگئی تو روس کو ہندوستان پر حملہ کرنا اور بھی آسان ہو جائیگا

---

# لطف سخن

## رات کا وقت

رات کا وقت ہے مخلوق کی راحت کا ۔۔ رات کا وقت خیالات کی آسائش کا

رات کا وقت خرابات کی فرمائش کا ۔۔ رات کا وقت ہے خیلات کی آلائش کا

ساعت امن و سکون مژدہ اشارات کا وقت

طاعت رب علا حمد و مناجات کا وقت

مظہر ہیبت جلیہ جہاں رات کا وقت ۔۔ مصدر عافیت خواب گل رات کا وقت

محضر احسن اندونشاں رات کا وقت ۔۔ منظر قدرت خلاق زماں رات کا وقت

رات کا وقت۔ ملاقات۔ مدارات کا وقت

دلکشا۔ سحر ربا۔ روح فزا رات کا وقت

خواب نوشین کے لئے خواب پریشاں کیلئے ۔۔ بزم عشرت کیلئے گوشہ حرماں کیلئے

دور عصیاں کیلئے طاعت سبحاں کیلئے ۔۔ رات کا وقت دو عملہ ہے ہر انساں کیلئے

جنس عشرت کیلئے بیش بہا رات کا وقت

عیش خلوت کیلئے راہ نما رات کا وقت

کشتہ ہجر گرفتہ جفا ۔ رات کیا وقت ۔۔ سنک اندوہ والم آہ و بکا رات کا وقت

زلف کی یاد سے کالی بلا رات کا وقت ۔۔ حلقہ دود فغاں کالی گھٹا رات کا وقت

ہجر کی تاروں بھری رات اگر آتی ہے

کالی ناگن ہے کہ جو ڈس کے الٹ جاتی ہے

رات کا وقت ہے وصل دلدار کی گھڑی ۔۔ عرض معروض کی اظہار تمنا کی گھڑی

تاب تسکین تسلی کی دلاسا کی گھڑی ۔۔ مہر والطاف مدارا و مداوا کی گھڑی

ہے وہ قسمت کا دھنی جسکو یہ سوغات ملی

دن بھر بن کے جسے وصل کی اک رات ملی

رات کا وقت حقیقی اندرونی گشت نیکا ۔۔ ایک دن آئیگا جب نور کے شعلہ بار نکا

طار ہو تن کے کل جسم سے اٹھ جائیگا ۔۔ جاگ نا سوت سے آگے بھی پلٹ آئیگا

خواب غفلت کا نشہ جس میں شہید رہتے ہیں

جسکو "النوم اخ الموت" بجا کہتے ہیں

رات کا وقت مزار و تربہ ہی آ جائیگا ۔۔ نیت صدقے دو پھول چڑھا جائیگا

سوز الفت میں کوئی شمع جلا جائیگا ۔۔ چار آنسو کسی تربت پہ بہا جائیگا

وقت فاتحہ خوانی کا ۔ دعا ۔ نماز کا ہے

وقت ہے قبر خموشاں میں عزاداری کا

جو رہزن کیلئے وجہ طرب ہے وقت ۔۔ وہ قفل فاسق کی شرارت کا سبب رکھا وقت

تاجروں کو سبب لہو و لعب انکا وقت ۔۔ پہرہ بیدار ہیچ و تعب انکا وقت

کالی راتوں سے وہ زنہار نہیں ڈرتے ہیں

پردۂ شب میں جو اعمال سیہ کرتے ہیں

رات کا وقت ہے تضرع کا پشیمانی کا ۔۔ دولت زہد و ریاضت کی نگہبانی کا

فکر کا ۔ خوض کا خلوت کا ثناخوانی کا ۔۔ دعا ہمالک کا مہر و بینش کی درخشانی کا

دن کو سوتی ہیں اگر اہل فنا سے باتیں

کرتے ہیں مرد خدا شب کو خدا سے باتیں

دیکھیکا گر انساں کی طاعت کیجئے ۔۔ رات کا وقت وہی خوب جو طاعت میں کٹے

سر بھی کٹ جائے تو شب کا توشہ یاد تو سر کٹے ۔۔ دن کٹے خیر سے شب زہد و ریاضت میں کٹے

دلکو چین آئے نہ جبتک کہ ادا ہو نہ عشا

جان بھی جائے بشر کی تو قضا ہو نہ عشا

رات کا وقت خوش آئند ہی مر جائیگا ۔۔ چپکے چپکے رہ دنیا سے گذر جائیگا

بحر خاموشی میں اسپار اتر جائیگا ۔۔ آن آن میں اللہ کے گھر جائیگا

(دشاد بگرامی) ای اہل شوق ہی آنا تو جب آئے جی میں ۔۔ توڑ نا تار نفس رات کی تاریکی میں (طالب)

---

**سب سے بڑا قصاب** ۔ دنیا میں سب سے بڑا قصائی مسٹر جوناتھن آگڈن ہے جو امریکہ میں گوشت کے اٹھارہ کمپنیوں کی کارپوریشن کا پریسیڈنٹ ہے یہ کمپنی نہ صرف تمام امریکہ میں بلکہ یورپ تک کروڑوں آدمیوں کے لئے سامان خوراک بہم پہنچاتی ہے۔

شکاگو میں اس کارخانہ کا ہیڈ کوارٹر ہے جہاں ۵ ہزار آدمی کام کرتے ہیں جن میں ۵ فیصدی عورتیں اور بچے ہیں۔ مردوں کو ۸ شلنگ سے ۴۰ شلنگ روزانہ تک اور عورتوں کو ۴ شلنگ سے ۸ شلنگ روزانہ تک اجرت ملتی ہے۔

۹۰ کروڑ روپیہ سرمایہ ہے اور پونے چار ارب کا سالانہ کاروبار ہوتا ہے ۵½ لاکھ مویشی ایک کروڑ خوک ۔ ۵۰ لاکھ بھیڑیں ۔ ۲½ لاکھ کم عمر کے مویشی ذبح کئے جاتے ہیں ۔ مذبح کے احاطہ کا رقبہ ۴۷۵ ایکڑ ہے اور ۲۰ ۳ ایکڑ اراضی میں زندہ جانور رکھے جاتے ہیں اور سلیوں تک ریلوے لائن ۔ ذبح کرنے کے انجن اور اخراج کس اور ہوٹل اور دفاتر اور بینک اور دیگر عمارتیں بنی ہوئی ہیں۔

اس ٹرسٹ کے خلاف آجکل بڑی شکایت یہ ہوئی ہے کہ جو گوشت مرتبانوں میں بند کرکے بیرونجات کو بھیجا جاتا ہے کارخانہ میں اسکو بند کرتے ہوئے صفائی کا خیال نہیں رکھا جاتا اسلئے ایک خاص سوء ہضم کی بیماری پیدا ہو گئی ہے۔

---

# خطابات سالگرہ

حضور ملک معظم خلد اللہ ملکہ کی مبارک تقریب سالگرہ پر حسب ذیل اعزاز و خطابات عطا ہوئے ہیں :-

ولایت میں لارڈ کرامر کو آرڈر آف مرٹ دیا گیا ہے ۲ اصحاب لارڈ بنائے گئے ہیں ۔ ۶ پریوی کونسلر ۔ تین بیرن اور ۲۰ کو نائٹ بنایا گیا ہے ۔ دو جنرلوں کو جی ۔ سی ۔ بی ۔ اور چار کو کے ۔ سی ۔ بی اور ۱۱ کرنیلوں کو سی ۔ بی کا اعزاز ملا ہے ۔

اور ہندوستان میں حسب ذیل صاحب کو اعزاز عطا ہوئے ہیں

(طبقہ ستار آف انڈیا)

سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ آنریبل مسٹر کولون ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ آنریبل مسٹر پورٹر کمشنر لکھنؤ ممبر کونسل صوبجات متحدہ ۔ آنریبل مسٹر جینکنز کمشنر کسٹم ۔ نمک ۔ افیون ۔ آبکاری بمبئی ۔ کرنل کینڈی صاحب سابق ایجنٹ کاٹھیاواڑ ۔ سردار بہادر گورمکھ سنگھ پریسیڈنٹ کونسل آف ریجنسی پٹیالہ ۔

(طبقہ انڈین امپائر)

کے ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ جنرل میکلوڈ صاحب بہادر مہاراجہ صاحب بہادر بلرام پور ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ کرنل سپرین صاحب انڈین میڈیکل سروس ۔ مسٹر جیمس ڈگلس ۔ ایجنٹ ایسٹ انڈین ریلوے کمپنی ۔ مسٹر بولوے پرائیویٹ سکرٹری گورنر بمبئی ۔ میجر ڈنڈی صاحب اسسٹنٹ کمانڈنگ ایل انجینیرز لیشپ ۔ مسٹر ایجرٹن اتالیق صاحبزادہ میر عثمان علیخاں بہادر ولیعہد حضور نظام ۔ آنریبل سردار ملک عمر حیات خان ٹوانہ آنریری لفٹنٹ ۱۸ ٹوانہ لانسرز رئیس کالرہ ضلع شاہپور و ممبر پنجاب بجسلیٹو کونسل ۔

نائٹ ۔ ہز مجسٹی ملک معظم نے آنریبل مسٹر ضیدیادہب گھوش قائم مقام چیف جسٹس بنگال اور مسکین میکنزی اینڈ کمپنی کے مسٹر ہلٹن کو نائٹ کا اعزاز عطا فرمایا ۔

تمغہ قیصر ہند درجہ اول ۔ لیڈی منہل صاحبہ سی ۔ آئی ۔ مولوی مہدی علیخاں آنریری سکرٹری علیگڈھ کالج ۔ پادری سلاسعود مساحب

تمغہ قیصر ہند درجہ دوم ۔ دو تین لیڈی ڈاکٹروں اور ڈاکٹر جیمس ادون سابق اسسٹنٹ سرجن پالم پور ۔

راجہ ۔ حضور وائسرائے نے بابو گوبند پرشاد صاحب ۔ ایم ۔ اے ۔ بی ۔ ایل سابق سشن جج بنگال کو راجہ کا خطاب عطا کیا ۔

**مہامہوپادھیا** ۔ مہاراجہ سر پرتاب نرائن سنگھ سی ۔ آئی ۔ ای کو مہامہوپادھیا کا خطاب دیا گیا ۔

دیوان بہادر- دیوان دولت رائے رئیس راولپنڈی
خان بہادر- قاضی عزیز الدین احمد ڈپٹی کلکٹر صوبجات
متحدہ وفیلو الہ آباد یونیورسٹی- مولوی سید نواب علی چودھری
رئیس ہنیاوری ضلع میمن سنگھ آنریبل میاں محمد شاہ دین بیرسٹر ایٹ لا
ممبر لیجس لیٹو کونسل پنجاب- کرنل اصغر علی ملٹری سکرٹری مہاراجہ
کپورتھلہ- خانصاحب منشی محمد عظیم خان پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ
کمشنر رئیس سرحدی صوبہ-

رائے بہادر- لالہ شیو پرشاد رئیس کلکتہ- بابو کرونا داس بوس
ایم- اے- بی- ایل- سابق سشن جج بنگال- بابو دین بندھو
انسپکٹر پولیس بھاگلپور- بابو گنگا گوبند سرکار سول سرجن جلپائیگوڑی
بابو پوراولا من ایم- اے- ڈپٹی کلکٹر صوبجات متحدہ گورکھپور
جھوانی پوری رئیس بنارس پنڈت گنیش رام کا ماریٹیں
ڈونگر پور- لالہ ہنگول پوسٹ ماسٹر دہلی- بابو کرشنند چندر سانیال رئیس
سلہٹ-

راؤ بہادر- بناٹیک موریشور کیلکر ایم- اے ڈسٹرکٹ جج ناگپور
سیٹھ چھاپے جی آنریری مجسٹریٹ درو ممالک متوسط- بابو ذاہو دادا
فنانشل ممبر کونسل ٹونک-

سردار بہادر- سردار دیال سنگھ مان ڈپٹی کلکٹر نہر پنجاب-
سردار عطر سنگھ پنشنر سب انجنیئر ملٹری ورکس سروس سردار گرشیر سنگھ
سینیئر ممبر اینگلو وشنو دھ ضلع کونسل کمیٹی ریاست جیند-

خان صاحب- شیخ محمد منیر ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب- محمد تقی صاحب
تحصیلدار بھنڈارہ ممالک متوسط- مسٹر شاپور جی بھاؤ جی سابق
سب انجنیئر ممالک متوسط- سردار یعقوب خان آفیسر انچارج اور
سٹیٹ سٹڈ- محمد ضامن سوپروائزر ملٹری ورکس سروس سرحدی
صوبہ- شیخ احمد فرسٹ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ انڈین سبارڈینیٹ
میڈیکل سروس بنگال صوبہ- سید عبد الکریم بورڈ ملٹری پولیس پشاور-

رائے صاحب- پاٹھک شیو سہائے رئیس اٹاوہ- میاں ملا انسپکٹر
پنجاب پولیس- پرشوتم راؤ بھاگونت سیتاریش پانڈے آنریری مجسٹریٹ
ایلچ پور- لالہ گنپت رائے انسپکٹر پولیس سرحدی صوبہ-
لالہ شاب و نگ نگاوانگ ہیڈ مانتین کلرک گیانٹسی ٹریڈ ایجنسی
بابو لکشمی نراین برمن سپرنٹنڈنٹ محکمہ ملٹری سپلائی-
سردار نرائن سنگھ انسپکٹر پولیس لودیانہ-

راؤ صاحب- پی بھاکر رام کرشن بھنڈار کار- بی- اے- ایل- ایم
ایس- اسسٹنٹ سرجن انفلوئنزا سپیشل-

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## تشریح غصہ

ایک ڈاکٹر لکھتا ہے کہ غصہ جذبات کی مدہوشی ہے- اور غصہ کی عادت ڈالنے سے وہ ایک مرض بن جاتا ہے- جس طرح شرابی کہتا ہے کہ میرا بس نہیں ہے اور جب نشہ کی طلب ہوتی ہے تو وہ جسکی لگائے بغیر نہیں رہ سکتا- اسی طرح جب موقع آتا ہے تو تنگ مزاج آدمی غصہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا-

غصہ ہونا سخت فضول خرچی ہے- کیونکہ اس میں بہت سی اعصابی اور اعصاب کی طاقت صرف ہوتی ہے- علاوہ ازیں شہرت اخلاق نیکنامی اور وقار میں خلل پڑتا ہے- وہ ہمیں بہت سی خوشیوں سے محروم- بہت سے کاموں کے ناقابل کر دیتا ہے- غصہ ایک کمزوری ہے جو اچھے دوستوں کو بیزار کرتا اور دشمنوں کو خوش ہونے کا موقع دیتا ہے- اور ہمیں خود اپنے نزدیک حقیر کرتا ہے- یہ جذبہ سراسر خلاف عقل- خلاف مذہب- اور پست ہمتی پیدا کرنے والا ہے- وہ قوت فیصلہ کو باطل کرتا- روحانی طاقتوں پر پردہ ڈالتا اور کمینے آدمیوں کے سامنے ہمیں ذلیل بناتا ہے- وہ درحقیقت ہمیں زندگی کے فرائض ادا کرنے کے ناقابل کر دیتا ہے- ہر وقت جبکہ کوئی شخص غصے سے لال ہوتا ہے اور رنگ بدلتا ہے اپنی زندگی خطرہ میں ڈالتا ہے-

غصے سے دل اور دماغ پر بہت برا اثر پڑتا ہے- نہ صرف شریانیں مفلوج ہو جاتی ہیں بلکہ دل کی حرکت غیر طبعی ہو جاتی ہے جیسی کہ تمباکو بکثرت استعمال کرنے والوں کی-

## چاء اور تمباکو

ایک ڈاکٹر لکھتا ہے کہ چاء اور تمباکو اس قدر مضر ہیں کہ دنیا میں جس قدر لوگ بیمار ہیں انمیں سے ستر فیصدی امراض چاء یا تمباکو کی وجہ سے ہیں- وہ کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص امیر بننا چاہے تو اس کے لئے بڑی آسان ترکیب یہ ہے کہ کسی بے ضرر شے مثلاً روٹیوں یا چاک یا نمک کی گولیاں بنائے اور تمام دنیا میں اشتہار دے کہ یہ مرض کے لئے اکسیر ہیں مگر استعمال کرنیوالوں کے لئے صرف چاء اور تمباکو کے پرہیز کی شرط لگائے تو بہت سے مریض صحتیاب ہو جائیں گے اور وہ نہایت ہی شہرت اور بیشمار دولت حاصل کرے-

# کیسہ کی کیاری

مسٹر براؤن سچ کہتے ہیں کہ شادی لاٹری ہے- کسی کو انعام ملتا ہے اور کسی کے حصہ میں سادہ ٹکٹ نکلتا ہے-
مسز براؤن- بالکل ٹھیک ہے- تم نے مجھکو پایا اور میں نے تمکو

---

بقامت کہتر بقیمت بہتر- ایک مشہور سائینسدان پست قد تھا ایک روز وہ طویل القامت دوستوں کے ساتھ ایک جلسہ میں استادہ تھا ان میں سے ایک نے کہا- اوہو آپ تو ابتک نظر ہی نہ آئے- ماشاءاللہ آپکا قد اس قدر چھوٹا ہے کہ پورے قد کے جوانوں کے مجمع میں مشکل دکھائی دیتے ہو-
سائینٹسٹ- اس میں ذرا شک نہیں- میں ایک دوانی کے مشابہ ہوں جو آٹھ پیسوں کے ساتھ ملی ہوئی ہو لیکن وہ قیمت میں آٹھوں کے برابر ہے-

---

عمدہ آب و ہوا- ایک شخص مکان کی تلاش میں ایک محلہ میں گشت کرتا تھا اس نے ایک لڑکی سے پوچھا کہ ہم چند ہفتہ یہاں قیام کرنا چاہتے ہیں یہاں کی آب و ہوا کیسی ہے-
لڑکی- جناب جس وقت میں یہاں آئی تھی میرا وزن ۳ سیر تھا اب الحمد ۴۰ سیر ہے-
شخص- اوہو- ایسی عمدہ آب و ہوا ہے- کیا تمہیں یہاں زیادہ مدت رہنے کا اتفاق ہوا ہے-
لڑکی- جی ہاں میں نو سال کی تھی جب سے یہاں رہنا شروع کیا اور اب میری عمر ۲۲ سال کی ہے-

---

زید کو چچا کی وفات سے بہت سی دولت وراثت میں ملی اس کے دوست خالد نے کہا کہ یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ تمہارا متمول چچا تم سے پہلے پیدا ہوا تھا اور بہ مشقت تمہارے لئے دولت چھوڑ گیا-
زید- یہ تو تحقیق نہیں لیکن خوش قسمتی یہ ہے کہ وہ مجھ سے پہلے مر گیا

---

والد- شام وہ پانچ آم جو الماری میں رکھے تھے کہاں ہیں-
شام- بیٹے انمیں سے ایک نہیں چھوا- والد- پھر تمہارے اپنے چارآموں کی گٹھلیاں تمہاری خوابگاہ سے کس طرح پائیں- اب صرف ایک آم میز پر پڑا ہے- شام- کیا یہ وہی ہے جو میں نے نہیں چھوا اور یہ

## دلچسپ واقعات بولارم (دکن ملک) کی ایک لیڈی کی زبانی

مس ایلیاس - ایچ - فلیناگن - ساکن کک ہوس بولارم (دکن مہم) نے مہربانی کرکے ہمکو مندرجہ ذیل تحریر بھیجی ہے -

تین چار برس کے عرصے سے میری پیٹھ میں اس طرح کا درد ہوتا آیا جیسے کوئی چھریاں چبھونکتا ہو - خاصکر بائیں گردہ کے اوپر یہ درد زیادہ ہوتا تھا - میرا دماغ بہت ہی سوجگیا تھا اور میں وجع المفاصل میں مبتلا تھی -

صبح کو سوکر اٹھتی تھی تو تھکان معلوم ہوتی تھی اور دن بھر کچھ کام نہ کرسکتی تھی - اکثر ایسا ہوتا رہا کہ اثنائے خواب میں اختلاج قلب کی وجہ سے چونک جاتی تھی مجھکو دوران سر ہوا کرتا تھا اور بیہوشی طاری ہوتی تھی منہہ کا مزا خراب رہتا تھا - بعد دوران سر سے میری طبیعت ایسی بگڑ جاتی تھی کہ اکثر میں اپنا کام نہیں کرسکتی تھی ایک شخص نے مجھسے کہا کہ تمہارے ہاتھ پاؤں گٹھیے سے رہ گئے -

میں خوشی سے بیان کرتی ہوں کہ جب سے ڈونس بیک ایک کڈنی پلز کو میں نے استعمال کرنا شروع کیا میں قریب قریب بالکل اچھی ہوگئی ہوں - اکثر لوگوں سے ان گولیوں کے بارے میں سفارش کی اور مجھکو ایسے دوستوں کا حال معلوم ہے کہ ان کو اس دوا سے بہت فائدہ ہوا

آپ ان واقعات کو شائع کریں تو یہ میری بڑی خوشی ہوگا - مجھکو سچے دل سے امید ہے کہ اکثر بے بس مریضوں کو آپکی دوا کے استعمال سے شفا حاصل ہو جائیگی -

(دستخط ایلیاس - ایچ فلناگن)

اگر تم اچھی طرح سے تندرست نہ ہو تو فوراً اصلی بیک ایک کڈنی پلز کا استعمال شروع کردو کیونکہ گردے جب ماؤف ہو جاتے ہیں تو اپنا فعل صادر نہیں کرسکتے - اور جسقدر زیادہ عرصہ تک اس مرض سے غفلت کی جاتی ہے اسیقدر مرض زیادہ سخت اور خطرناک ہوتا جاتا ہے ڈون صاحب کی گولیاں گردہ کی خاص دوا ہے - یہ گولیاں گردوں کو صاف کردیتی ہیں اور ان کے فعل کو قوی کردیتی ہیں اور پیشاب کے تیزاب کا زہر فطرتی طریقہ سے نکلتا رہتا ہے جو پیشاب کا تیزاب جم جاتا ہے اسکو وہ پگھلا دیتی ہیں اور ورم مثانہ کو دور کردیتی ہیں اور درد پشت تقطیر البول اور ہر قسم کے فساد گردہ کو دور کردیتی ہیں -

ڈون صاحب کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں دو روپیہ فی بکس یا دس روپیہ چھ بکس کے حساب سے فروخت ہوتی ہیں - تمام دواسازوں اور دوافروشوں سے دستیاب ہوسکتی ہیں اور خاص ملکوں سے بھی نشان ذیل پر براہ راست طلب کی جاسکتی ہیں جو

قیمت آنے پر بلا محصول ڈاک روانہ ہوگی - فاسٹر میکلین کمپنی نمبرہ - ویلس اسٹریٹ اکسفورڈ اسٹریٹ لندن انگلستان -

---

## ہمارے کارخانہ کے ہارمونیم

باجوں کی عمدہ پائدار اور خوبصورت سُریلی بلند آواز ہونے کی شہادت اس سے ظاہر اور کیا ہوسکتی ہے کہ ۲۰ سے زیادہ روساء و امراء کے سارٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں جنہوں نے تمام دیسی ولایتی کارخانوں کے باجوں سے ہمیں ترجیح دی ہے - اور جن میں ہماری مرتب شدہ کتب نے بلا استاد کے کل طریقہ باجہ ستار طبلہ کا بجانا اور باجے کی مرمت کرنا سکھا دیا ہے - فہرست سارٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں - ہاتھ سے بجنے والا ڈبل مسرہ اسٹائیل درجہ اول کا باجہ قیمت للعہ روپیہ درجہ دوئم مہ روپیہ سنگل سر تین سٹاپ درجہ اول قیمت ۵ روپیہ درجہ دوئم قیمت ۲۲ روپیہ آٹھ آنہ - فوٹڈنگ ہاتھ پاؤں سے بجانیوالا درجہ اول قیمت سعہ روپیہ دوئم عہ درجہ سوئم عہ روپیہ فوٹڈنگ ستی درجہ اول [illegible] درجہ دوئم [illegible] درجہ سوئم [illegible] روپیہ علم موسیقی کی سکھانیوالی کتابیں ہارمونیم گائڈ چھ حصہ قیمت فی حصہ ۱۲ ار ستار سکھا گورکھی قیمت ۸ رسالہ طبلہ ۵ ر ہارمونیم پرکاش گورکھی حصہ اول قیمت ۱ ر حصہ دوئم ۱ کروپیہ ہارمونیم مرمت کرنیکی کتاب قیمت ۸ ر

المشتہر

### بھائی پرتاب سنگھ استاد میوزک سکول لاہور

---

## ضرورت

ایک اسسٹنٹ ایڈجوٹینٹ سوار کلرک (مسلمان) کی ۱۳۰ (پرنس آف ویلز اون) بلوچز کے لئے ضرورت ہے اُس کو فوج کے کام سے عمدہ واقفیت ہونی چاہئے - تنخواہ ۵ اروپیہ علاوہ سپاہی کی تنخواہ کے درخواستیں معہ اسناد ایڈجوٹنٹ صاحب ۱۳۰ (پرنس آف ویلز اون) بلوچز کو حیدرآباد سندھ روانہ کرنی چاہئیں -

---

## ہندو بسکٹ کمپنی لمیٹڈ دہلی جسکو

بسکٹوں کے اعلیٰ ہونے کی وجہ سے تمغہ جات طلائی ہندوستانی صنعتی نمائشوں میں جو بمقام کلکتہ ماہ دسمبر ۱۹۰۶ء سنہ ۱۹۰۹ء و سنہ ۱۹۱۰ء میں منعقد ہوئیں عطا ہوئے -

اس کمپنی کے کل بسکٹ اعلیٰ قسم کے بذریعہ کل زیر نگرانی تجربہ کار بنتے ہیں اور خوبصورتی اور شباہت میں بے نظیر بلکہ خوش گوار و زود ہضم ہوتے ہیں - چند خاص وجوہات ہیں جنکی وجہ سے انکو استعمال کرنا چاہئے وہ یہ ہیں -

(۱) ہر قوم اور ہر ملت کا آدمی بلا لحاظ قومیت اسکو استعمال کرسکتا ہے -

(۲) ہروقت تازہ دستیاب ہوسکتے ہیں ولایتی بسکٹ عموماً دو یا تین ماہ کے رکھے ہوتے ہیں -

(۳) وبائی ایام میں یہ مناسب اور بے خطر ہوگا کہ عوام ان بسکٹوں کو جو دہلی میں بنتے ہیں جہاں وبا بالکل نہیں استعمال کریں - نمونہ منگوا کر ملاحظہ کریں اور کچھ دام دیں قیمت نمونے کے بکس کی ایک پونڈ سائز ۱ ر اور دو پونڈ سائز ۲ ر علاوہ کرایہ ریل جو کہ ذمہ خریدار ہوگا کمپنی کے تیار شدہ بسکٹ کافی تعداد میں بھی استعمال ہوتے ہیں اور دیسی افسران کی طرف سے دو کمیشن بھی بسکٹوں کا تین وقت امتحان کرچکے ہیں انہوں نے کوئی نقص نہیں پایا اور سب بڑی خوشی سے استعمال کرتے ہیں

---

## فوجی قواعد کی کتابیں

ضمیمہ ٹریننگ مانول - جس میں رائفل اکسرسائز بیئنٹ فائٹنگ اور فزیکل ڈریل - مسکٹری انسٹرکشن - پام پام سیکشن کی سکھلائی - میکسیم گن کے کام وغیرہ وغیرہ شامل ہیں - پوری کتاب اور علیحدہ علیحدہ ہمارے ہاں تیار ہوچکی ہے - اور مندرجہ ذیل قیمت پر مل سکتی ہیں -

اردو ۱۲ ار ناگری ۱۲ ار گورمکھی ۱۲ ار

کمبائینڈ ٹریننگ تیار ہوچکی ہے - اردو - ناگری - گورمکھی سیمیفور کی الفبیٹ تیار ہو چلی ہے - قیمت ۱۲ ر گورمکھی ناگری ۱۲ ر
شیشہ جھنڈی کی کتاب کا ضمیمہ چھپکر تیار ہے قیمت ۱ کروپیہ

ملنے کا پتہ ہیرا لال کمپنی مالکان آرمی نیوز پریس لودیانہ

# دی ڈائمنڈ جوبلی فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

بسرپرستی عالی جناب ہز ایکسیلنسی لارڈ کرزن سابق وائسرائے و گورنر جنرل آف انڈیا

سرمایہ ۳۵۰۰۰ روپیہ

جوکہ ۳۵۰۰ حصوں میں منقسم ہے اور ہر ایک حصہ مالیتی ۱۰ روپیہ ہے

## ڈائرکٹران

۱۔ رائے بہادر پنڈت بھاگ رام صاحب سی۔ آئی۔ ای گورنمنٹ پنشنر و سابق منسٹر ریاستہائے جموں و کشمیر۔

۲۔ راےصاحب دیوان پنڈت دیاکشن صاحب کول۔ بی۔ اے پرائیویٹ سکرٹری ہز ہائنس مہاراجہ جموں و کشمیر۔

۳۔ سردار بہادر ماسٹر پیارے لعل صاحب سابق انسپکٹر مدارس و فیلو آف پنجاب یونیورسٹی دہلی

۴۔ سردار سندر سنگھ صاحب سابق خزانچی یوگنڈا ریلوے۔

۵۔ لالہ ایشری پرشاد صاحب خزانچی گورنمنٹ۔ آنریری مجسٹریٹ و پروپرائٹر کارخانہ مسرز گلاب رائے مہرچند ساہوکاران۔

۶۔ لالہ چھجو رام صاحب رئیس و جنرل کنٹریکٹر

۷۔ نواب احمد خان صاحب رئیس دہلی

۸۔ لالہ کرشن گوپال صاحب ورما۔ بی۔ اے۔

### صحت قایم رکھنے کے لئے

صرف جوبلی ملز کا میدہ خرید فرمایئے

ہمارا میدہ بالکل صاف اور بغیر کسی آمیزش کے ہے۔ اسکے استعمال سے قوت ہاضمہ درست رہتی ہے۔

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں۔ کہ شمالی ہند میں صرف یہی میدہ کا کارخانہ ہے جو آپ کی سرپرستی اور قدردانی کے لایق ہے۔ کسی اور جگہ سے خرید نہ فرمائیں جب تک آپ ہمارے میدہ روا آٹا۔ بورا (چوکر) کے نمونہ معہ قیمت ملاحظہ نہ فرمالیں۔

### سرمایہ محفوظ کرنے کا نہایت عمدہ طریقہ

ہمارے نامی گرامی اور مشہور و معروف ڈائرکٹران نے نہایت مناسب شرائط پر زرامانت قبول کرنے کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اور حصہ داران کمپنی کو ایک مزید رعایت کا موقع دیا ہے اور اس لئے ہم اپنے حصہ داروں اور پبلک سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہماری شرائط منگوا کر ملاحظہ فرمائیں اور ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ سرمایہ محفوظ کرنے کے لئے کسی اور بینک میں اس سے بہتر طریقہ نہیں ملیگا۔ شرائط زرامانت و پراسپکٹس برائے خرید حصص اور نیز ہر قسم کی خط و کتابت بنام

**رامچند اینڈ کمپنی مینیجنگ ایجنٹس ہونی چاہیئے**

---

# امپیریل آئل سوپ اینڈ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

ہر قسم کے اعلیٰ درجہ کے صابن منہہ ہاتھ دہونے کے اور دیسی صابن ہر قسم کے کپڑہ دہونیکے نو ایجاد کلوں اور نئے طریقہ سے تیار ہوتے ہیں عورتیں اور بچے جنکی جلد نازک ہوتی ہے بلا خطر استعمال کرسکتے ہیں

### ہر قسم کے تیل

مثلاً تیل سرسوں خالص تیل تل تیل ارنڈی اور دیگر اقسام کے تیل نہایت عمدہ صاف و شفاف اعلیٰ درجہ کے کلوں کے ذریعہ تیار ہوتے ہیں اور ہر اقسام کی کھل بھی ہر وقت تیار رہتی ہے۔

### لوہے کی ڈھلائی کا کارخانہ

اس کے ساتھ لوہے کی ڈھلائی کا کارخانہ جاری کیا گیا ہے جس میں ہر قسم کی مشینیں اور اس کے پرزہ کہراد و پلیاں لوہے کے کولہو بیلنے بیلنہ۔ جنگلہ۔ کٹھرہ و دیگر سامان عمارتی و دہڑے و بٹہ نہایت عمدہ خوبصورت پورے وزن کے اور عمدہ مال کے تیار ہوتے ہیں علاوہ اس کے ہر ایک شے کہراد و رندہ کی جاتی ہے اور شافٹ بھی تیار کیا جاتا ہے۔

### ہینڈلوم فیکٹری

علاوہ مذکورہ الصدر کے ہینڈلوم فیکٹری بھی ایجاد کردی گئی ہے جس میں ہینڈلوم لکڑی و لوہے کے تیار کئے جاتے ہیں تمام سامان ایسا عمدہ لگایا جاتا ہے کہ جس کے ساتھ دیگر کارخانجات کے ہینڈلوم کی نسبت یہہ ایسے ایجاد کئے گئے ہیں کہ چلنے میں زیادہ آسانی ہوئے اور اگر اوردن بھر میں ۲۵ گز کپڑا تیار کرسکتی ہیں تو یہ کم از کم ۳۰ گز تیار کریگا اور قیمت میں لحاظ سودیشی کی ترقی کا مدنظر رکھا گیا ہے۔ فہرست نرخنامہ یا دیگر حال دریافت کرنا ہو تو ذیل کے پتہ پر درخواست آنی چاہیئے۔

**المشتہر رامچند اینڈ کمپنی منیجنگ ایجنٹس دہلی**

بال اُڑانے کا اصل صابون
حکیم جوتشی درگا داس شرما - امرتسر بازار سری کنداں

پانچہزار روپیہ انعام　پانچہزار روپیہ انعام

# ممیرے کا سرمہ

| پانچہزار روپیہ انعام | مصنفہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب | پانچہزار روپیہ انعام |
|---|---|---|

انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں سوالیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ ذیل کی امراض کے لئے اکسیر ہے - ضعف بصارت تاریکی چشم دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - ٹیس - سرخی - ابتدائی موتیابند - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ سے روپیہ - خالص ممیرہ فی ماشہ بیس عہ روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ہر خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے -

المشتہر

## پروفیسر میاسنگھ - اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

### اس سے بڑھکر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے

### جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب

قادیانی مورخہ ۱۷ نومبر ۱۸۹۹ء کو تحریر فرماتے ہیں

مشفق مہربان سردار میاسنگھ صاحب

بعد ازسلام مسنون - میرے گھر میں آپ کے سفید سرمہ سے جو پہلے آپ نے بھیجا تھا بہت فائدہ ہوا اس بات کو کئی سال ہوگئے اب پھر اسی سرمہ کی ان کو ضرورت پیش آئی ہے امید ہے کہ آپ خود توجہ فرماکر وہی سرمہ بقدر ۱ تولہ بذریعہ وی پی بہت جلد میرے نام قادیاں روانہ کر دیں -

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاسنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے - بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے - آنکھوں سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش ہر قسم جن کو آنکھ آنا کہتے ہیں - جلن اور کمزوری نظر سانحہ جاہرا اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے - اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے -

مفقود مقامات میں جہاں لائق لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنی چاہیے اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے - راقم ڈاکٹر - ایم - لی - سائکل صاحب بہادر ایم - ڈی - ایم - ایس - سند یافتہ یونیورسٹی اڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر -

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میاسنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر کہ جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید - میری رائے میں خاص کر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے - راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل انڈ

(۳) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاسنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم

خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۴) مکرم بندہ میں نے آپکا سرمہ آنکھوں کی بہت سی بیماریوں میں استعمال کیا بہت ہی مفید پایا خاص کر رینا اور گرینولر اوپتھلمیا کی بیماریوں میں تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے میں آنکھوں کی ہر ایک قسم کی بیماری میں اس کے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں مہربانی کر کے ایک تولہ اور بھیج دیں - راقم ڈاکٹر کاشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ سرکار ملک نیپال

(۵) جناب پروفیسر صاحب تسلیم - آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جس کو عرصہ سے دھند - ناخونہ تھا - مدت تک اس کا کاسٹک لوشن بورک لوشن - لیڈ لوشن کیے اسکو فائدہ نہ ہوا آپ کے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا راقم نواز علی مشنری مقام دیوبند

### پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی غرض کے لئے ماہ مارچ ۱۹۰۱ء سے جمع کیا گیا ہے -

## ہیرالال اینڈ کمپنی کا فوجی وردی اور دیگر سامان کا کارخانہ
## متصل کوٹھی مقابل ریلوے سٹیشن لودیانہ

لودیانہ ریلوے سٹیشن سے اُترتے ہی جو ایک عالی شان کوٹھی بائیں ہاتھ کی طرف نظر آتی ہے یہاں وردی کے سامان کی ہر ایک چیز تمام فوجی ضروریات اور لودیانہ کی ساخت کی ہر ایک شے اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کی نہایت واجبی قیمت پر ملتی ہے۔ اس کارخانہ میں گندم نما جو فروشی نہیں ہے۔ بیرونی خریداروں کو دھوکا دینے کے لئے بعض مشتہری کارخانوں کی طرح انگریزوں کے نام اختیار نہیں کئے گئے ہیں یہہ خاص دیسی کارخانہ اور دیسی فرم ہے جو صدہا قسم کی تجارت کرتی ہے۔ ایک پوسٹ کارڈ پر اطلاع پہنچتے ہی فرمایش کی تعمیل کیجاتی ہے۔

## فہرست اشیاء

- کلاہ سادہ — ۱۸ سے ۱ تک
- کلاہ زرین — [illegible] سے [illegible] تک
- لنگی سادہ — [illegible] سے [illegible] تک
- لنگی زرین — [illegible] سے [illegible] تک
- پٹی اونی — ۱۲ر ، [illegible]
- پٹی سرج — [illegible] سے [illegible]
- پٹی پشمینہ — [illegible]
- جال ریشمی آفیسری — [illegible]
- جال اونی جھالرداری — [illegible]
- موزے اونی و پشمینہ ہر رنگ اور ہر سائز کے — ۸ر سے ۱۲ تک
- دستانے — ۵ر سے ۹ر
- تھیلی کلاہ — [illegible] سے [illegible] تک
- پھلکاری برائے پردہ فی جوڑہ — [illegible]
- کمربند ریشمی آفیسری — [illegible]
- کمربند پشمینہ — [illegible]
- کمبل دیسی — [illegible] سے [illegible] تک
- گھوڑوں کے جال — [illegible]
- زین خاکی بخیہ دار فی گز — [illegible]
- جھولہ آفیسری — [illegible] سے [illegible] تک
- جھولہ سپاہیانہ — [illegible]
- کرتان فی جوڑی — [illegible]
- شال فی جوڑی — [illegible]
- تمغوں کے سلسلی فیتے — [illegible]
- ازاربند ریشمی — ۱۲ر سے [illegible]
- ازاربند سوتی — ۱ر سے ۴ر تک
- سرج خاکی و نیلی برائے وردی — [illegible]
- جھالر زرین لنگی — [illegible] فی گز
- جھالر ریشمی — ۸ر سے [illegible] فی گز
- جھالر سوتی — ۲ گرہ سے ۴ر فی گز
- کارڈرائی — ۴ر فی گز ، [illegible]

تسری صافے خاکی رنگ کے — [illegible] سے [illegible] تک

تسری صافے اودے رنگ کے — [illegible] سے [illegible] تک

رومال ریشمی ۸ر سے [illegible] روپیہ تک

علاوہ ازیں دریاں پلنگ کی اور فرش اور دیگر سامان وردی ہر قسم نہایت عمدہ اور کفایت سے ملسکتا ہے۔

## تمغوں کے فیتے

ہمارے کارخانہ سے ہر ایک لڑائی کے تمغوں کے فیتے دو روپیہ فی گز نرخ سے بھیجے جاتے ہیں۔ اور کارونیشن اینڈ دربار تاج پوشی کا فیتہ بھی موجود ہے جن صاحبان کو درکار ہو بہت جلدی درخواست بھیجدیں۔

## لیس سنہری

وردی کے لیسوں کے علاوہ عام شائقینوں کی ٹوپیوں کو لگانے کا سنہری لیس آدھ انچ عرض سے دو انچہ اور ڈھائی انچہ تک عرض کا عمدہ سے عمدہ ولایتی اور دیسی نہایت واجبی قیمت پر ہمارے کارخانے سے ملسکتا ہے ایک پیسہ کا کارڈ آنے پر فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔

## پشمینہ کا مال

الوان پشمینہ ساخت لودیانہ جس کو عام لوگ جوڑا آیا درم کہتے ہیں۔

چادر پشمینہ کا مدار — [illegible] سے [illegible] تک

الیدع پشمینہ برائے سوٹ بادامی و خاکی وغیرہ وغیرہ [illegible] فی گز۔ پیسر گل چادر یعنی رنگ شال صاحب لوگوں کو تحفہ دینے کے لائق — [illegible] سے [illegible] تک

چادر رامپوری خورد و کلاں برائے میم صاحبان [illegible] سے [illegible] تک

الیدع کا چوغہ کامدار و سادہ بالکل نیا [illegible] سے [illegible] تک

الیدع کی ٹوپیاں کامدار جن پر طلائی یا ریشمی ڈوری سے کام بنا ہوا ہے — [illegible] سے [illegible] تک

جراب و دستانے پشمینہ کے فی جوڑہ — ۸ر سے [illegible] تک

ٹیوکشمیری سوٹ کے واسطے فی گز — ۱۲ر سے [illegible] تک

الوان پشمینہ ساخت کشمیر — [illegible] سے [illegible] تک

## ریشم کا مال

رومال دستی ریشمی رنگدار و سفید بیل بوٹے دار و بلا بوٹہ ۸ر سے [illegible] تک

دروازوں کے پردے ہر رنگ کی بانات پر۔

ریشمی کام کے فی جوڑی — [illegible] سے [illegible] تک

پھلکاریاں ریشمی کام کی پردوں کے لئے۔

آئینہ دار و بلا آئینہ — [illegible] سے [illegible] تک

میز پوش کامدار ہر رنگ کی بانات پر ریشمی کام کے — [illegible] سے [illegible]

تکیہ بند کامدار اور سادے — [illegible] سے [illegible] تک

ریشمی دوپٹے جاپانی ریشم اور ولایتی ریشم کے۔

پھولدار اور سادہ — [illegible] سے [illegible] تک

ولایتی او جاپانی ریشم برائے پاجامہ میم صاحبان۔

فی گز [illegible] سے [illegible] تک

صاحبان کے لئے ریشمی زرین اور سادہ پگڑیاں ٹوپی پر باندھنے کی فی پگڑی — [illegible] سے [illegible] تک

## سلے سلائے کپڑے

ہر ایک فیشن اور ہر ایک ناپ اور ہر ایک قسم کے کپڑے کے سلے سلائے ہوئے سوٹ ناپ پہنچنے پر فوراً تیار کرکے بھیجے جاسکتے ہیں۔ نرخ نہایت کم۔ اور تعمیل فرمایش بہت جلد ہمارے کارخانے سے ایک پیسے کا پوسٹ کارڈ آنے پر نقد قیمت پر یا فوراً بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجے جاتے ہیں۔

## لودیانہ کلاتھ

لودیانہ کا بنا ہوا کپڑا ساری دنیا میں مشہور ہے۔ کیونکہ یہہ کلوں کے کپڑے سے زیادہ دیرپا۔ اور مضبوط اور عمدہ ہوتا ہے اگر جلدی نہ پھاڑا جاوے تو رنگ برسوں تک قائم رہتا ہے۔ ہم نے فیشن ایبل نمونے طرح طرح کے تھانوں کوٹ پاجامہ قمیصوں کے لئے تیار کرائے گئے ہیں۔ نمونے درخواست آنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں۔ اس کارخانے سے عمدہ اور واجبی نرخ پر لودیانہ کلاتھ اگر بیرون لودیانہ کسی دوسرے دکاندار سے ہرگز نہیں مل سکتا ایک بار ضرور آزما کر دیکھئے۔

المشتہر

ہیرالال اینڈ کمپنی آرمی کنٹرکٹرز لودیانہ

آدمی نیوز پیپر لودیانہ میں لالہ ہیرالال کے زیر اہتمام چھپکر شایع ہوا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۲۳

Regd No. L. 32[illegible]

نمبر (۲۸) لودیانہ ۱۴ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہی ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کار آمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہی۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا، کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے +

یہ کوئی پولیٹیکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت و صنعت۔ زراعت و تجارت۔ حفظ صحت۔ تہذیب اخلاق۔ سائنس و فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا۔ دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سٹائل اور لائیل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی سوح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہی۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے +

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| ہندوستان برما عدن جاپان | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ |
| | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صہ |
| ولایت | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صہ ۱۴ر |

ہندوستان برما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ۲ہ مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہوسکتے۔ چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئی۔ نمونہ کا پرچہ مفت

## اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہوار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ر | ۱۴ر | ۲ہ | بہ | ے |
| نصف کالم | ے | عہ | للعہ | للعہ | معہ |
| پورا کالم | صہ | عہ | للعہ | معہ | ۱عہ |
| پورا صفحہ | عہ | عہ | لہ | ۱للعہ | ۱اللعہ |

بطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونے کی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینیوالو!

بلاشبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن تمیز کرنا ضروری ہی کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فایدہ متصور ہی ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لے لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرنا ہی ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید ہزاروں اشتہاروں کی زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہو آپکی نظر نہ پڑے۔ لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سولہ آنے خریدنا ہی کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہی جہاں دس بیس سردار اسکے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ ہندوستان کا ایسا نہیں بلکہ افغانستان اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اسکے قدردان موجود نہوں غرض آپ دیکھیں سپاہی سے لیکر ڈپٹیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار اگر ایک تو پڑہنے والے بیس +

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

کیا بھروسہ ہے زندگانی کا + آدمی بلبلہ ہے پانی کا

## ہم خرما و ہم ثواب

خریداران آرمی نیوز کے سوا دنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ بیس گنا یا پچاس گنا یا اس سے زیادہ ورثاء کو مل جائے جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے +

## قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زائد چندہ لیکر نہیں بلکہ سر العمل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کر کے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قایم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا

(۲) ہر سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا - مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ سے چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے ؛

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنے متوفیان کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہ ہوں تو اس صورت میں دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایکماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہئے - اور اپنے علاقہ کے نزدیک تر مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق مع دو معزز گواہیوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہئے +

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض سل - دق - تپ محرقہ - طاعون - ٹائفائڈ - انسٹرک بخار یا دمہ ہیضہ و اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اٹھانے کے مستحق نہوں گے - البتہ میدان جنگ میں جانے والے آفیسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچکر نہیں +

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں یا درخواست خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا - اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زایل ہو جائینگے - اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا - اگر کوئی بیکس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا سر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی کی اطلاع ہو جائے - لیکن چندہ کسی حال میں الحمد سے کم نہیں ہے -

(۷) مستولنات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں انکے ورثاء کا حق نہ ہوگا -

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدھ آنہ کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے - امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا -

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد ملیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایکسال تک اخبار خریدے ۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا اور کمپنی کی ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کیجائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قایم ہو -

**نوٹ** ۱۹۰۳ء کی بابت رسالہ ملٹری پولیس کے صوبیدار شدیال کے ورثا کو [illegible] روپیہ امداد دیگئی ہے - ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۸۰/ روپیہ دیا گیا ہے گوٹ دفعدار صلابت خان مارتول - نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بہادر ملٹری پولیس کوٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ -

۱۹۰۵ء کی بابت مبلغ ۱۱۲۵ روپیہ حسب ذیل خریداران کے وارثوں کو بحصہ برابر تقسیم کیا گیا - ہر ایک کو [illegible]

(۱) بھگوام ٹھواری خریدار نمبر ۱۱۳ موضع دوگڑی ڈاکخانہ دوراں گلہ ضلع گورداسپور - (۲) محمد عالی خان خریدار نمبر ۶۵ ساکن سوندہ تحصیل خورجہ ضلع بلندشہر (۳) لالہ لاجند مہرہ خریدار نمبر ۹۱۵ رئیس محلہ شورپورہ پٹیالہ (۴) منشی رام دوکاندار خریدار نمبر ۲۸۲ رسول پور تحصیل جگراؤں ضلع لودیانہ (۵) منشی نتھو خاں کوتوال صدر بازار امرتسر (۶) لالہ موتی رام اپوتھیکری ہاسپٹل اسسٹنٹ چک نمبر ۱۲ گوگیرہ برانچ ضلع جھنگ (۷) بابو بسمہ کرن صاحب کلرک ہاگورکھا قلعہ دھرمشالہ (۸) بابو منسکھرام صاحب اول برہمن انفنٹری جبلپور (۹) منشی بھومک لال صاحب اول برہمن انفنٹری جبلپور (۱۰) صوبیدار رگھبیر سنگھ صاحب ۵ گورکھا رایفلز نوشہرہ (۱۱) مرزا قطب الدین صاحب محلہ کھتی مراد آباد (۱۲) لالہ بھگوان داس صاحب پنشنر ڈپٹی انسپکٹر پولیس حافظ آباد (۱۳) سردار جوالا سنگھ صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس سلوند ضلع حصار (۱۴) بوجارام پسر بھاگا کھاتا ساکن لودیانہ - (۱۵) محمد امید الغنی ابن حضوری بعدی سبارک پٹیالہ (۱۶) صوبیدار میجر محبوب خان صاحب رجمنٹ بازار سکندرآباد -

# آرمی نیوز

لودیانہ - شنبہ - ۱۴ جولائی ۱۹۰۶ء

## صفائی دھرم

(۲)

صفائی کے سوا انسان کا اور کوئی دھرم نہیں ہے۔ ایک ہی دھرم صفائی۔ اور صفائی دھرم ہے۔ دھرم کے معنے ہیں فرض حقیقی یا وہ مذہب جو فطرت کے مطابق ہو یعنی ایسا مذہب جس کے اصول قوانین نیچر کے منافی نہ ہوں۔ مثلاً اگر کوئی مذہب ایسا ہے کہ نوع انسان سے دشمنی کرنے کا سبق دیتا ہے یا انسان کی قربانی کی ہدایت کرتا ہے یا جس کے اصول اس قسم کے ہیں جس سے بنی نوع کی صحت یا تندرستی میں خلل پڑے۔ یا حیوانی اور نباتی مخلوق کی قطع نسل ہو یا جس سے دنیا کے امن کو نقصان پہنچے یا تمدن کی بنیاد کو کمزور کریں تو کہہ سکتے ہیں کہ وہ دھرم خلاف فطرت یا ان نیچرل ہے کیونکہ نیچر انسان کو زندہ رکھنا چاہتی ہے اور اس کے لئے بہت سے سامان اس نے بہم پہنچائے ہیں اور تندرستی اور اطمینان شادمانی سے زندہ رہنا انسان کی فطرتی اور قدرتی خواہش ہے۔ اور چونکہ وہ مدنی الطبع ہے اس لئے ہر انسان کا فرض ہے کہ دوسروں کے لئے وہ ذرائع بہم پہنچانے میں کوشش کرے جو ان کی تندرستی اور حقیقی شادمانی کو بڑھانیوالے ہیں۔ اس کے خلاف اگر کوئی مذہب ایسا ہے جو قوانین نیچر کے خلاف یہ وعظ کرتا ہے کہ لوگ جسم اور لباس اور مکان کو صاف نہ رکھیں تو کہا جاسکتا ہے کہ وہ مذہب غیر فطرتی ہے۔ بظاہر دنیا کا کوئی بڑا مذہب ایسا نہیں ہے جس نے صفائی کی تاکید نہ کی ہو لیکن ہم نے اہل ہند کے صفائی سے بے التفاتی کرنے کے معنے یہ سمجھے ہیں کہ یہاں اب مذہبی عقائد کمزور ہو گئے ہیں۔

ہندو اور مسلمان دو بڑی قومیں اس بر اعظم میں آباد ہیں۔ مسلمانوں کو اگر مذہب کے پابند ہوں تو کم سے کم دن بھر میں پانچ دفعہ وضو کرنا اور ہاتھ منہ دھونا ضروری ہے اور پانچ وقت کی عبادت میں دل کو دنیوی خیالات و تفکرات اور شہوات سے پاک کرنا بھی لازمی ہے اسی طرح ہندوؤں میں اشنان سندھیا روزانہ زندگی کا ایک لازمی عنصر ہے۔ اشنان کے معنے بدن تر کر لینے کے نہیں ہیں بلکہ جسم کی تمام کثافتوں کو دور کرنا اور مسامات کو کھولنے سے مراد ہے۔ کہنے کو تو لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ظاہری صفائی سے کیا ہوتا ہے دل کی صفائی چاہیئے لیکن یہ کس طرح ممکن ہے۔ تم نہا دھو کر صاف کپڑے پہن کر ایک ہوادار مکان میں بیٹھو جہاں بدبو کا نام نہ ہو جہاں اگر اور لوبان جلایا گیا ہو تو دل و دماغ اچھی حالت میں ہونگے یا اس کے خلاف جبکہ منہ دھویا نہ ہو اور ایک تنگ و تار کوٹھری میں پڑے ہو جبکہ سامنے کی نالی کی بدبو دماغ کے پرخچے اڑا رہی ہو کیسی حالت میں اعلیٰ اور پاکتر خیالات کا گذر ہوگا۔ جس قدر جرائم دنیا میں سرزد ہوتے ہیں اگر تحقیقات کی جائیگی تو ثابت ہوگا کہ کوئی جرم کبھی ایسے وقت فوراً ہی وقوع میں نہ آیا ہوگا جبکہ مجرم غسل کر کے اپنے جسم کو پاک کر چکا ہو۔ کیونکہ جسم کی صفائی سے دل میں بھی صفائی اور اطمینان پیدا ہوتا ہے۔

کتنا فرق ہے اس حالت میں جبکہ تم صبح بیدار ہوتے ہو اور اس حالت میں جبکہ غسل کر کے صاف لباس زیب تن کیا ہو ان دونوں حالتوں میں زمین آسمان کا فرق پایا جاتا ہے۔

افلاس کا عذر نہایت بیہودہ ہے یعنی عذر ہے مفلسی نہانے دھونے سے نہیں روکتی ہے۔ اور نہ صاف لباس پہننے سے۔ سستے سے سستا اور موٹے سے موٹا کپڑا اسی محنت سے صاف رکھا جا سکتا ہے اور چھوٹے سے چھوٹا اور ادنیٰ سے ادنیٰ مکان صاف رہ سکتا ہے بشرطیکہ اس کو صاف رکھنا ضروری سمجھیں۔

ہمارے دیہاتی لوگ شہریوں کی نسبت زیادہ تندرست اور قوی ہیں اس کی وجہ نہیں کہ وہ زیادہ صاف مکانوں میں رہتے ہیں بلکہ یہ کہ وہ دن بھر کھلی ہوا میں مشقت کے کام کرتے ہیں اور رات کو کھلے میدانوں میں سوتے ہیں ورنہ ان کے مکانات بھی ایسے نہیں ہیں جیسے کہ ہونے چاہئیں۔ ممالک یورپ میں شہروں کی نسبت دیہاتوں میں زیادہ صفائی ہے اس لئے امراء اور ساہوکار فرصت کے ایام میں دیہاتوں میں جاکر زندگی کا لطف اٹھاتے ہیں مگر ہندوستان کے دیہات بلحاظ صفائی کے نہایت ردی ہیں اور انکی یہ حالت کاہلی کی وجہ سے نہیں بلکہ بے علمی کے سبب سے ہے۔ اگر کوئی ایسی سوسائٹی ہو جو اپنی زندگی کا مشن بنائے کہ گانوں گانوں میں جاکر اہل دیہہ کو صفائی کے فوائد بتلائے اور ان کو عملی طریقے مکانوں اور جسم کی صفائی کے سمجھائے اور مویشیوں کو علیحدہ رکھنے اور ان کی رہائش کی جگہ کو صاف رکھنے کے طریقے سکھائے تو بہت بڑا فائدہ ہو۔

چند سال میں ہی ملک کی کایا پلٹ ہو جائے۔ چند سال میں ہی ہمارے گندے دیہات گلزار سراپا بہار بنجائیں۔ شہروں کی صفائی بغیر کسی انقلاب کے نہ ہوگی۔ جب تک کوئی سخت زلزلہ نہ آئے یا پلیگ حد سے زیادہ مجبور نہ کرے تنگ گلیوں میں ہفت منزلہ عمارتیں بنانے سے لوگ باز نہ آئینگے۔ خدا معلوم یہ سسٹم کس انجینیر نے جاری کیا ہے کہ جو مکان بنائے جائیں دیوار بدیوار بنائے جائیں۔ تقریباً تمام ملکوں میں یہ دستور ہے کہ ایک مکان سے دوسرے مکان کے مابین کچھ فاصلہ ہوتا ہے تاکہ ہوا کی آمد و رفت کے لئے رستہ رہے مگر یہاں اس بات سے کچھ مطلب نہیں ہے۔ ہوا خواہ آئے یا نہ آئے۔ روشنی کا گذر ہو یا نہ ہو مگر اینٹوں اور لکڑیوں کو ضرور کسی نہ کسی طرح تھوڑی سی جگہ میں کھپا دینگے۔ یہ دباتیں چالیس سال سے زیادہ تر پھیلی ہیں اور اس کا نتیجہ ہم نے دیکھ لیا ہے کہ موجودہ زمانہ کی نسلوں کے دل و دماغ کی کیا کیفیت ہے۔ جنہوں نے ان اندھیری کوٹھڑیوں میں پرورش پائی ہے۔ درختوں کی بابت تو ہم جانتے ہیں کہ جہاں دھوپ اور کھلی ہوا ہو خوب پھلتے ہیں مگر انسان کو شاید صاف ہوا اور روشنی کی ضرورت نہیں ہے ہم نے قدرت کے صاف قانون کو توڑا ہے اور مذہب کو بالائے طاق رکھا ہے اس لئے اس کی سزا بھی بھگت رہے ہیں۔ یہ پلیگ اس جرم کی تعزیر ہے۔ اور ملیریا ہمارے گناہوں کی سزا ہے۔ رنگت کی زردی اعصابی تنقص۔ دماغی تنزل اخلاقی کمزوری۔ ان سب باتوں کا سبب اگر تلاش کیا جائے تو صرف ایک ہی نکلیگا اور وہ یہ کہ ہمارے مکان ایسے صاف اور ہوادار نہیں ہیں کہ ہم کامل تندرستی کی حالت میں رہ سکیں۔ ہندوستان میں ۵۲ لاکھ سادھو اور فقیر ہیں اگر یہ لوگ بجائے مفت کا ٹکس وصول کرنے کے اور مشقت سے روٹی کمانے والوں کی کمائی میں مفت کا حصہ دار بننے کے معاوضہ میں کچھ خدمت بھی کریں تو چند روز میں اصلاح ہو سکتی ہے یہ مفتی فوج اگر اور کچھ نہیں تو صفائی کا وعظ ہی شروع کردے تو چند روز میں ملک کا نقشہ بدل جائے۔ یہ ہر ایک گانو ہر ایک قصبہ ہر ایک شہر میں اپنے معتقدوں کو بجائے نجات کا رستہ بتلانے کے صرف جسم۔ لباس اور مکان کی صفائی کی ہدایت کیا کریں تو آپ سے آپ انکی مکتی ہو جائے۔ یعنی کم از کم دنیوی دوزخ سے تو وہ رہائی حاصل کرلیں۔ ہمارے دیکھتے دیکھتے سینکڑوں مذہب اور سماجیں نکلیں مگر انتظار میں ہیں کہ کوئی ایسا مذہب نکلے یا ریفارمر پیدا ہو جو اہل ہند کی موجودہ حالت کو سنبھالے اور ان کو پستی کے اس گڑھے سے نکالے جس میں وہ

روز بروز گرتے جاتے ہیں۔ اس سے ایک بڑا فائدہ تو یہ ہوگا کہ غیر ممالک کی نظروں میں ذلیل وخوار نہیں رہینگے۔ آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ میں خواہ قومی تعصب سے ہی ہمارے ساتھ اچھا سلوک نہوتا ہو مگر ان کے پاس یہ بہانہ کیسا قوی ہے کہ ہندوستانی لوگ گندے ہوتے ہیں۔ اور بیماریوں کے کیڑے اپنے میلے جسم اور لباس میں رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ ان کو سیکنڈ یا فرسٹ کلاس گاڑی میں سوار نہیں ہونے دیتے ہیں نہ عام سڑکوں پر چلنے دیتے ہیں نہ شہر میں رہنے دیتے ہیں اور اس میں شک بھی نہیں کہ ہندوستانی قلی صفائی کا ذرا خیال نہیں رکھتے۔ ان کے پاؤں پر دو دو انچ خاک جمی رہتی ہے۔ کپڑے جب تک پھٹ نہ جائیں بدلنے کا نام نہیں لیتے۔ اگر وہ صفائی کی ضرورت سے واقف ہوں جیسی کہ وہ فی الحال ضروری ہے تو یہ کیفیت نہ رہے اور ہندوستان کی بدنامی دور ہو جائے۔ اگر ہمارے اہل وطن جو برٹش نوآبادیوں میں ذلت کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں صفائی کی طرف زیادہ توجہ دیں تو کچھ عرصہ بعد جو نفرت ان سے کی جاتی ہے باقی نہ رہے۔ آخر پارسی قوم بھی تو ہے۔ انہیں بھی سب آدمی ہی ہیں لیکن وہ محض اس وجہ سے کہ صفائی رکھتے ہیں کسی غیر ملک میں بنظر حقارت نہیں دیکھے جاتے۔ اس میں ذرا شک نہیں ہے کہ ہندوستان اگر کبھی ترقی کریگا تو اسکی ترقی کا پہلا قدم یہ ہوگا کہ ہر ایک باشندہ ہند صفائی کو اپنا دھرم اور اپنا ایمان اور اپنی زندگی کا سب سے ضروری اور مقدم فرض بنا لیوے۔ اور تمام غیر ہوادار مکانوں اور متعفن گلیوں کی رہائش کو سلام کرے۔ خواہ اس میں کتنا ہی مالی نقصان ہو۔ ورنہ دنیا کی اقوام کی صف میں شامل ہونے کا اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔ روسیوں پر جاپانیوں کے فتحیاب ہونے کا سب سے بڑا [illegible] کہ روسی ہفتہ میں ایکبار اور جاپانی دن میں دو دو دفعہ غسل کرتے ہیں اور ہندوستانیوں کی نسبت زیادہ صاف رہتے ہیں۔

## باشندگان ساہنیوال کی فریاد

ضلع لدھیانہ میں نارتھ ویسٹرن لائن پر اس نام کا ایک ریلوے سٹیشن ہے۔ ساہنیوال ایک بڑا قصبہ ہے جس کی تجارت روز افزوں ہے مگر محکمہ ریلوے کی ذرا سی بے پروائی سے قصبہ مذکور کے باشندے سخت تکلیف میں ہیں۔ قصبہ ریلوے سٹیشن کے شمال میں واقع ہے اس لئے تمام مسافروں اور مال کی آمد و رفت ریلوے لائن کو عبور کر کے ہوتی ہے سابق میں ایک رستہ قریب کا تھا جو ۱۸۹۶ء سے بند کر دیا گیا ہے اور اس وقت سے مسافروں کو ۲ میل کا طویل فاصلہ طے کر کے سٹیشن تک پہنچنا نصیب ہوتا ہے۔ یہ کھیتوں میں سے گذرتا ہے جو رات کے وقت جان و مال کا بھی خطرہ ہے اور برسات کے موسم میں یہ بھی مشکل ہو جاتی ہے۔ پہلا راستہ سہولت کا تھا اور یہ ایک نعمت کا سا اور اگر ملازمان ریلوے تنگ کرنا چاہیں تو لوگ اور بھی مشکلات میں پڑ سکتے ہیں جیسا کہ ذیل کے ایک مقدمہ کے فیصلہ سے ظاہر ہوگا۔ گذشتہ دس سال میں بے شمار عرضداشتیں منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ اور صاحب ڈپٹی کمشنر لودیانہ کی خدمت میں روانہ کی گئیں کہ مسافروں اور مال کے لئے کوئی مناسب رستہ بنایا جائے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک لیول کراسنگ پھاٹک بنایا گیا لیکن وہ ہمیشہ مقفل رہا اور پبلک نے اس سے کبھی فائدہ نہیں اٹھایا۔ چند روز کے بعد کسی مصلحت سے جو صرف حکام ریلوے کو معلوم ہے وہ پھاٹک بھی دور کر دیا گیا۔ ساہنیوال ایک خاصی تجارتی منڈی ہے۔ کئی کارخانے اور فیکٹریاں جاری ہو گئی ہیں مگر سٹیشن جو سامنے نظر آتا ہے وہاں تک مال پہنچانے اور مال گودام سے قصبہ تک لیجانے کے لئے تجارت پیشہ لوگوں کو چوگنا کرایہ خرچ کرنا پڑتا ہے اور دو گنا وقت۔ اگر مال گودام کے متصل ایک پھاٹک ہوتا اور قصبہ تک سیدھی سڑک یا مال گودام لائن کے شمال کی سمت میں ہوتا تو کس قدر تکلیف اور غیر ضروری خرچ سے رہائی ملجاتی۔ اس وقت بھی ایک کچی پگڈنڈی جو [illegible] قصبہ سے ریلوے کے احاطہ تک موجود ہے اگر اس کو ہی کشادہ کر کے سڑک بنا دیا جائے تو مضائقہ نہیں۔ پس باشندگان مذکور صرف یہ چاہتے ہیں کہ ایک لیول کراسنگ پھاٹک ہو اور موجودہ کچی سڑک کشادہ کر کے پختہ بنا دی جائے اور بس۔ اتنی سی بات کے لئے انکو دہائی دیتے دس سال ہو گئے ہیں اور تعجب ہے کہ کوئی نہیں سنتا جب کوئی شخص جلدی سے لائن کو عبور کر کے جانا چاہتا ہے تو ملازمان سٹیشن اس پر مقدمہ قائم کر کے تنگ کرتے ہیں چنانچہ ماہ اکتوبر گذشتہ میں اسی قسم کا ایک استغاثہ سٹیشن ماسٹر کی طرف سے لالہ امر چند ولد لالہ لکشمی داس کھتری پر سردار اسد خان صاحب مجسٹریٹ درجہ اول لودیانہ کی عدالت میں قائم کیا گیا تھا جس کا فیصلہ قابل دید ہے۔

### فیصلہ عدالت

یہ مقدمہ زیر دفعہ ۱۲۲ ریلوے ایکٹ بخلاف ملزم دائر کیا گیا ہے بیان یہ ہے کہ ملزم نے حکام ریلوے کے اعلان کے خلاف سر ریلوے لائن کو اس وقت عبور کیا جبکہ ٹرین سٹیشن سے روانہ ہو چکی تھی اور وہاں سے گزرنے والی تھی جس جگہ ملزم نے لائن کو عبور کیا۔ اس بیان کی تائید میں [illegible] حسین کانسٹیبل کی شہادت ہے۔ ملزم ارتکاب جرم سے منکر ہے اور کہتا ہے کہ سٹیشن ماسٹر ساہوکاران ساہنیوال سے ضد اور عداوت رکھتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مال کی آمد و رفت کے متعلق رشوت مانگتا ہے اس بیان کی تائید میں ملزم نے کئی شہادتیں پیش کیں اور خط وکتابت دکھلائی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بلاشبہ عداوت موجود ہے۔ ابھی چند روز ہوئے اسی سٹیشن ماسٹر نے قصبہ کے ایک اور آدمی کے خلاف اسی قسم کا استغاثہ کیا تھا۔ جو اپنا ڈیفنس پیش نہ کر سکنے کی وجہ سے سزایاب ہو گیا تھا۔ سٹیشن ماسٹر کی طرف سے غیر معمولی سرگرمی اور حد سے زیادہ دلچسپی جو ان سے ہو مقدمات میں ظاہر ہوئی ہے اور جب وہ عدالت میں حاضر تھا تو اسکی ہیئت سے نہایت جوش ہویدا تھا۔ ان باتوں سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ سٹیشن ماسٹر اپنا فرض منصبی ادا کرنے کی غرض سے مقدمے قایم نہیں کرتا ہے بلکہ خود غرضی سے اور دیرینہ دشمنی کا انتقام لینے پر کمر بستہ ہے ان حالات کو زیر نظر رکھتے ہوئے میں خیال کرتا ہوں کہ مقدمہ مشتبہ ہے اس لئے میں ملزم کو رہا کرتا ہوں اور حکم دیا جاتا ہے کہ اس فیصلہ کی ایک نقل ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ کی خدمت میں برائے اطلاع بھیجی جائے اور اگر وہ مناسب سمجھیں تو پبلک کے آرام کے خیال سے سٹیشن ماسٹر کو تبدیل کر دیں •

## برٹش فارن پالیسی

سر ایڈورڈ گرے برٹش وزیر معاملات خارجیہ نے گورنمنٹ کی فارن پالیسی کے متعلق بیان کیا کہ جاپان کے ساتھ ہمارا عہد نامہ بڑا کارآمد ہے مگر کسی طاقت کے لئے مضر نہیں اور فرانس سے جو دوستانہ تعلقات قایم ہوئے ہیں ان سے فرانس کے مقاصد میں کچھ خلل نہیں پڑیگا۔

سر ایڈورڈ گرے نے شاہ بلجیم کی آگاہی کے لئے بیان کیا کہ کونگو فری سٹیٹ میں اور لوگوں کو بھی دخل دینے کا حق حاصل ہے۔ اور کہا کہ سٹیٹ مذکور کے انتظام کے متعلق جو اصلاحیں تجویز کی گئی ہیں۔ دولت برطانیہ ان کو کافی خیال نہیں کرتی ہے۔ اور فرمایا کہ کونگو کی انتظامی حالت کی تبدیلی کے لئے زور ڈالنے میں گورنمنٹ دوسری طاقتوں کے ساتھ جلدی سے شریک ہو جاتی لیکن چونکہ اب بلجیم پارلیمنٹ اور اہل بلجیم کے رویہ میں معقول تبدیلی واقع ہوئی ہے اور بلجیم کا ارادہ ہے کہ کونگو کو اپنے باضابطہ تحت میں لائے اس لئے

دولت برطانیہ کسی کارروائی کرنے سے پہلے انتظار کرنا مناسب سمجھتی ہے۔

برٹش بیڑہ جہازات کے روسی بندرگاہ کرونسٹڈ میں جانے کی تجویز کے متعلق جو بعض ممبران پارلیمنٹ نے یہ رائے دی ہے کہ یہودیوں کے قتل عام کے واقعہ کے بعد مناسب نہیں ہے کہ بیڑہ روس کو جائے اس پر سر ایڈورڈ گرے نے کہا کہ اس کا التوا درست نہ ہوگا اور روسی مشکلات کے متعلق محض ٹھیک طریقہ یہ ہے کہ اس پر رائے زنی نہ کی جائے اور نہ دخل دیا جائے۔

اعتراضات کے جواب میں سر ایڈورڈ گرے نے کہا کہ جاپانی اتحاد نہایت تندرستی کی حالت میں ہے۔ جاپان اپنی طاقت اور ہمت کو رعایا کی بہبودی اور خود اپنی ترقی میں صرف کر رہا ہے اس اتحاد سے دونوں فریقوں کو اطمینان ہے اور کسی غیر سے اس کو خوف نہیں ہے اور امید ہے کہ یہ دوستی عرصہ دراز تک برقرار رہیگی۔

سر ایڈورڈ گرے کی یہ حکمت عملی ٹرکی پریس کی نظر سے دیکھی جائیگی یعنی یہودیوں کے قتل عام پر تو جس کی نسبت عام یقین یہ ہے کہ گورنمنٹ روس کے ایما سے ہوا دخل نہ دیا جائے لیکن آرمینا کے مفروضہ مظالم پر دخل دینا درست تھا۔ دو مختلف ملکوں کے لئے ایک ہی حالت میں دو طرح کی حکمت عملیاں خدا معلوم کس طرح جائز ہو سکتی ہیں۔

**تقسیم بنگال منسوخ نہ ہوگی**۔ سر ہنری کاٹن کے سوال کے جواب میں مسٹر مورلے نے ۲۰ ماہ حال کے اجلاس پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ تقسیم بنگال کے معاملہ کو گورنمنٹ قطعی فیصل شدہ خیال کرتی ہے لیکن جو جائز شکایتیں اہل بنگال کو ہیں ان کے اسباب کے دور کرنے میں آئندہ بھی بڑی خوشی سے کوشش کریگی جیسی کہ زمانہ ماضی میں کی ہے۔

صاحب وزیر ہند کا یہ اعلان بنگالیوں کے لئے کمر ہمت توڑنے والا ضرور ہے لیکن امید نہیں کہ وہ ایجیٹیشن سے باز آئیں۔

**زولو کا ہمدرد**۔ انگلش نیشن میں ایک خاص صفت یہ ہے کہ ہر شخص اپنے خیالات آزادی سے ظاہر کرتا ہے۔ اسے یقین ہونا چاہئے کہ اصل بات کیا ہے بیہودہ ضمیر کا خون نہیں کرتا ہے اور کچھ پروا نہیں کرتا کہ اس کے دیگر ہم قوم کیا خیال رکھتے ہیں اور آیا اس سے ناراض تو نہیں ہو جائیں گے۔ آجکل نٹال کے دیسی باشندوں کی بغاوت فرو کرنے کے لئے جو نٹال گورنمنٹ نے جنگ کی ہے اس کے متعلق مسٹر کیر ہارڈی ایک ممبر پارلیمنٹ انگلستان نے جو لیبر پارٹی میں سے ہیں ایک زولو کو خط لکھا ہے جو آجکل اڈنبرا میں مقیم ہے جس میں مرقوم ہے کہ سوڈان میں حال کی وحشیانہ کارروائیوں نے سوڈان کا انتظام حکومت کرنے کو سبتٹ کے منشا پر کر دیا ہے۔ ادھر جنوبی افریقہ میں لسیوں کا قتل عام شرمناک اور ہولناک ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ دن جلدی آئیگا جبکہ زولو قوم کے لوگ سفید رنگ کے مکار لوگوں کے وحشیانہ مظالم سے اپنا بچاؤ کرنے کے قابل ہو جائیں۔ اخبارات لندن نے اس غیر معمولی چٹھی کو اپنے کالموں میں ٹائپ میں چھاپا ہے۔ یہ وصف صرف انگریزوں میں ہی ہے کہ اپنی قوم کی کارروائیوں کے خلاف بھی صاف صاف کہنے سے نہیں چوکتے ہیں۔ بقول پایونیر مسٹر ہارڈی مانو پاگل ہو گیا ہے۔

**ایک بیرسٹر کی معطلی**۔ مسٹر سروادھیکاری بیرسٹر ایٹ لا نے اپنے ایک اخبار میں ججان ہائیکورٹ الہ آباد کے متعلق کچھ اہانت آمیز باتیں لکھی تھیں۔ ہر ہائیکورٹ کی فل بنچ نے مسٹر سروادھیکاری سے جواب طلب کیا کہ کیوں ان کو وکالت سے معطل نہ کیا جاوے۔ ملزم نے اپنے ڈیفنس میں خود ہی کئی روز تک بحث کی سب سے بڑا لطیف نکتہ علاوہ بہت سے قانونی عذرات کے یہ تھا کہ اگر ملزم نے فی الحقیقت کوئی جرم کیا ہے تو بحیثیت ایک اڈیٹر اخبار کے کیا ہے نہ کہ بیرسٹر کی حیثیت سے اس لئے اس پر زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند مقدمہ چلایا جا سکتا ہے لیکن یہ نامناسب ہے کہ اڈیٹر کے جرم کی سزا بیرسٹر کو دی جائے کیونکہ بیرسٹری کی حیثیت میں اس نے کوئی قصور نہیں کیا۔ مگر فاضل ججان نے یہ عذر قبول نہیں کیا اس بنیاد پر کہ جو مضمون لکھا گیا ہے وہ مسٹر سروادھیکاری بیرسٹر ایٹ لا کی قلم کا لکھا ہوا ہے جس سے عدالت العالیہ کی توہین ہوئی اور اس لئے راقم مضمون بحیثیت ایڈووکیٹ ہائی کورٹ کے اس کا جوابدہ ہے۔ اس لئے مسٹر سروادھیکاری کو چار سال کے لئے وکالت کرنے سے معطل کیا گیا۔

**پنجابی انجنیئر**۔ اہل پنجاب یہ سنکر خوش ہونگے کہ لالہ پرشوتم لال ایم۔ اے رائے بیرارام مرحوم کے فرزند رڑکی کالج کے امتحان اسسٹنٹ انجنیئری میں اول رہے ہیں اور کونسل آف انڈیا کا ایکہزار روپیہ کا انعام معہ تمغہ کے علاوہ سائنس۔ انجنیئرنگ ڈرائنگ۔ فوٹوگرافی کے تمغہ جات کے حاصل کئے ہیں۔ دوران تعلیم میں بھی لالہ پرشوتم داس ہمیشہ اپنے ہمسبقوں سے اول نمبر پر رہے اور جسمانی ورزشوں اور کھیل کرتبوں میں بھی نمایاں کامیابی حاصل کرتے رہے۔ ان کی عمر صرف ۲۳ سال کی ہے۔

**ملکہ کابل کی علالت**۔ ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خاں نے امسال موسم گرما کابل میں ہی بسر کیا اس وجہ سے کہ کابل کی بڑی ملکہ جن سے ہز مجسٹی کو زیادہ دلی تعلق ہے علیل ہیں۔ ایک یوروپین لیڈی ڈاکٹر معالج ہے جس کے علاج سے ملکہ افغانستان کی حالت کچھ عرصہ سے رو بصحت ہے۔

خبر ہے کہ امیر صاحب عنقریب کوہستان لغمان کے مقام جبل السراج کو تشریف لے جائیں گے۔ یہ ایک نو آباد قصبہ ہے جس کی ترقی میں ہز مجسٹی بجد کوشش کر رہے ہیں۔ امیر صاحب یہ سفر اس موٹر کار کے ذریعہ کرینگے جو گورنمنٹ ہند نے سفارت ڈین کے موقع پر بطور تحفہ کے ہز مجسٹی کی نذر کی تھی۔

**امیر صاحب** کی تشریف آوری ہند کی تجویز کو افغانی رعایا بنظر پسندیدگی دیکھتی ہے لیکن ضابطہ پورا کرنے کے لئے ہز مجسٹی بڑے بڑے افغان سرداروں اور اہلکاروں سے ایام غیر حاضری میں کاروبار سلطنت کے اہتمام کے متعلق مشورہ کرینگے۔

جبکہ امیر صاحب غزنی اور جلال آباد کے دورہ میں مصروف رہے سردار نصر اللہ خاں صاحب نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ ہز مجسٹی کی غیر حاضری میں امور سلطنت کا انصرام بوجوہ احسن سر انجام دے سکتے ہیں اس لئے امیر صاحب اگر دو تین ماہ تک ہندوستان کی سیر و سیاحت کریں تو کسی بات کا کھٹکا نہیں ہے۔ اگرچہ امیر صاحب کی تشریف آوری کی بابت افواہیں مدت سے مشہور ہیں لیکن بالکل تحقیق ابھی نہیں ہے۔ ہاں اس قدر بیان کیا گیا ہے کہ اگر ہز مجسٹی تشریف لائے تو حضور وائسرائے سے آگرہ میں ہی ملاقات ہوگی اور آگرہ میں ہی بڑا دربار اور فوجوں کا ریویو ہوگا لیکن ریویو کے لئے دہلی سے بڑھکر کوئی موزون جگہ نہیں ہے+

**مسٹر چیمبرلین کی سالگرہ**۔ مسٹر چیمبرلین کی ہفتاد سالہ سالگرہ پر ۷ ماہ حال کو برمنگھم میں جشن منایا گیا۔ طرح طرح کے جلوس نکلے اور اکناف عالم سے مسٹر چیمبرلین کو مبارکبادی کے پیغام آئے۔ حضور پرنس آف ویلز اور لارڈ نارتھکوٹ نے بھی مبارکبادی کے پیغام بھیجے۔ مسٹر چیمبرلین اگرچہ موجودہ حکمران

پارٹی سے نہیں ہیں اور مدت ہوئی کہ وہ کنسرویٹو گورنمنٹ کے عہد میں ہی وزارت سے مستعفی ہو چکے ہیں تاہم وہ اپنی قابلیت کی وجہ سے انگلستان میں ایک طاقت سمجھے جاتے ہیں۔ ان کے اصول خواہ کیسے ہی ہوں پھر بھی ان کی زبان میں یہ تاثیر اور کشش ہے کہ لاکھوں آدمیوں کو اپنا پیرو بنا سکتے ہیں۔

---

**سرسیندرو بابو کی بریت** - ہائی کورٹ کلکتہ نے مسٹر سیندرو ناتھ بینرجی کا اپیل منظور کیا۔ اور توہین عدالت کے جرم سے عزت کے ساتھ بری کر کے جرمانہ واپس دئے جانے کا حکم دیا۔ اس فیصلہ نے پبلک کے اس یقین کو اور پختہ کر دیا کہ ہیہ کم ہائیکورٹ میں ضرور انصاف ہوتا ہے۔ اور رورعایت نہیں کی جاتی۔

فیصلہ میں لکھا ہے کہ یہ بڑا صاف مقدمہ ہے۔ مسٹر امرسن کا فیصلہ یہ تھا کہ "بابو سرسیندرو ناتھ بینرجی پولیس سے جھگڑا کرنے کے الزام میں میرے سامنے حاضر کیا گیا میں نے اس کو بار بار خاموش رہنے کا حکم دیا جبکہ فیصلہ لکھ رہا تھا چونکہ اس نے حکم عدولی کی (پی۔ امرسن ١٤۔ اپریل) اس لئے میں نے اس کو زیر دفعہ ٢٢٨ تعزیرات ہند ٢٠٠ روپیہ جرمانہ کی سزا دی اور بصورت عدم ادائگی جرمانہ ایک ہفتہ قید۔ دستخط۔ پی۔ امرسن ١٤ اپریل ١٩٠٦ء اس کو معافی مانگنے کا بھی موقع دیا گیا لیکن اس نے انکار کیا۔ دستخط پی۔ امرسن ١٤ اپریل"

اس مقدمہ پر غور کرتے ہوئے ہم مسل سے یہ الفاظ چونکہ اسنے حکم عدولی کی "خارج کرتے ہیں کیونکہ یہ فیصلہ لکھنے کے تین روز بعد ١٧ اپریل کو درج کئے گئے ہیں۔ اور یہ سخت بے ضابطہ کارروائی ہے کوئی مجسٹریٹ مسل یا فیصلہ میں کمی بیشی نہیں کر سکتا ہے جبکہ اس پر دستخط ہو چکے ہوں اور چھپ چکا ہو اور یہ بات اور بھی زیادہ بے ضابطہ ہے کہ ملزم کی غیر حاضری میں اور اس کو مطلع کئے بغیر کمی بیشی کی جائے۔

علاوہ ازیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی کارروائی قانونی ہدایتوں کے بالکل خلاف ہے اور مسل کو دیکھکر ہی ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ خلاف قانون ہے اور عدالت سشن نے اپنا فیصلہ ان باتوں کی بنیاد پر دیا ہے جو مسل میں موجود نہیں ہیں۔

مسل میں کہیں ذکر نہیں ہے کہ سرسیندرو ناتھ بینرجی نے فاضل مجسٹریٹ کے کام میں کیا خلل ڈالا کیونکہ مسل میں لکھا ہے کہ وہ فیصلہ لکھنے کے سوا اور کچھ نہیں کر رہا تھا اس وقت عدالت کی کارروائی ختم ہو چکی تھی۔ اگر مجسٹریٹ فیصلہ لکھتا تھا تو وہ ملزم کی غیر حاضری میں بھی لکھ سکتا تھا اور اس وقت ملزم کی حاضری غیر ضروری تھی۔ اور اگر مجسٹریٹ نے دیکھا کہ ملزم جس کو اپنی طرف سے وکیل پیش کرنے کا بھی موقع نہیں دیا گیا ہے ایسے الفاظ کہتا ہے جن سے کام میں خلل واقع ہوتا ہے تو اسے ملزم سے کہنا چاہئے تھا کہ جب تک فیصلہ لکھا جائے وہ دوسری جگہ جا بیٹھے۔ مقدمہ کے معاملات پر غور کرتے ہوئے توہین عدالت کا مقدمہ قائم کرنے کی ضرورت ہمیں نظر نہیں آتی۔ محض کچھ بولنا یا خاموش نہ رہنا ایک ملزم کی طرف سے جسکو ڈیفنس کا موقع نہ ملا ہو اراداتاً توہین عدالت نہیں ہو سکتا اس لئے ہمارے خیال میں صحیح نتیجہ یہ ہے کہ سرسیندرو ناتھ بینرجی نے اگر عدالت کے کام میں کچھ خلل ڈالا تو وہ ہرگز اس ارادہ سے نہیں تھا کہ جوڈیشل کارروائی میں مخل ہو۔

پس روئداد کے بے ضابطہ اور خلاف قانون ہونے اور مجسٹریٹ کے کام میں خلل ڈالنے کی نیت کا قانونی ثبوت موجود نہ ہونے کی بنیاد پر ہم عدالت ماتحت کے حکم کو منسوخ کرتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ اگر جرمانہ ادا کیا گیا ہو تو واپس دلایا جائے۔

---

**ولیعہد نیپال** - کھٹمنڈو سے خبر آئی ہے کہ سری مہاراجہ ادھیراج بہادر والئے نیپال کے مشکوئے معلی میں فرزند ارجمند وارث تاج و تخت تولد ہوا ہے۔ اس مژدہ فرحت افزا پر تمام سلطنت نیپال میں عموماً اور دار الخلافہ میں خصوصاً جشن منائے جا رہے ہیں۔ نیپال تمام دنیا میں تنہا ہندو ریاست ہے جو خود مختار ہے۔ وہاں والی ریاست کا درجہ بہت مقدس سمجھا جاتا ہے اور اس کی فرمانبرداری کو رعایا ایک متبرک فرض خیال کرتی ہے۔

---

**مباحثہ بجٹ** - وائسرےگل کونسل میں جب ہندوستان کے بجٹ پر مباحثہ ہوتا ہے تو اُس کے لئے ایک دن مقرر ہے۔ یہ ہمیشہ ماہ مارچ کے خاتمہ کے قریب کوئی تاریخ ہوتی ہے جبکہ وائسرائے کا اسباب شملہ کو روانہ ہو چکتا ہے سپیشل ٹرین تیار کھڑی ہوتی ہے کہ وہ ہزایکسلینسی کونسل میں ضابطہ پورا کریں اور ادھر شملہ کو روانہ ہوں۔ ایک دن کے چند گھنٹوں میں ٣٠ کروڑ انسانوں کی قسمت کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ رعایا کے قائم مقاموں کی چھپی ہوئی تقریریں میز پر رکھی جاتی ہیں اور ان کے ایک جزو کو بہ نسبت باقی کی نسبت پڑھا جانا فرض کر لیا جاتا ہے۔ اسی طرح سے میں دیسی ممبروں کے اعتراضوں کے جواب بھی بھگتا دیئے جاتے ہیں اور اس کارروائی کا نام مباحثہ بجٹ ہے۔ پارلیمنٹ میں اس کی بابت سوال ہوا۔

مسٹر مورلے نے کہا کہ ہم بخوبی محسوس کرتے ہیں کہ وائسرےگل کونسل میں مباحثہ بجٹ کے لئے زیادہ وقت دیا جانا ضروری ہے اور اس معاملہ میں ہم گورنمنٹ ہند سے خط و کتابت کر رہے ہیں۔ دیکھنا چاہئے مسٹر مورلے کی اس تحریک کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

---

**مسٹر بوس** - مشہور بنگالی سائنسٹسٹ مسٹر جی۔ ایس بوس۔ بی۔ ایس۔ جس کی ذات پر نہ صرف بنگال بلکہ تمام ایشیا ناز کر سکتا ہے۔ جس کی تحقیقات سائنس پر جرمنی۔ فرانس اور انگلینڈ کے سائنس دان عش عش کرتے ہیں۔ بنگال ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کے پرنسپل مقرر کئے گئے ہیں جو مسٹر ٹی۔ پالٹ بیرسٹرایٹ لا حاتم بنگال کی فیاضی کی بدولت حال ہی میں قائم ہوا ہے۔

---

**سودیشی تحریک** - پیسہ اخبار نے ایک آرٹیکل میں ان لوگوں کو نصیحت کی ہے جو کسی مصلحت سے سودیشی موومنٹ کے خلاف ہیں اور دلیل صرف یہ پیش کرتے ہیں کہ یہ بنگالیوں کی ایجاد ہے اور تقسیم بنگال کی بنا پر ہے اس لئے محترز رہنا چاہیئے اس نے بتلایا ہے کہ اب سے دس سال پہلے سودیشی وستو پرچارنی سبھا کے ممبروں کی تعداد لاکھ ڈیڑھ لاکھ سے کم نہ تھی۔ وہ لکھتا ہے کہ برا ہو ضد اور نفسانیت کا کہ جو ان کی چشم بصیرت کے سامنے سے ہٹ دھرمی کا پردہ کسی طرح نہیں ہٹنے دیتی اور مختلف چیزوں کو ان کی محدود واقفیت کے لمپ ہی کی روشنی میں دکھاتی ہے۔ کاش وہ ٹھنڈے دل سے سودیشی تحریک کی ضرورت شدید و فوائد عظیم پر غور کریں اور بحیثیت باشندگان ہند مسلمانوں کو جو نفع اس سے متصور ہے اسے دھیان میں لائیں اپنے دفاتر کے اندر آرام کرسیوں پر بیٹھے ہوئے سودیشی تحریک کو "بنگالیوں کی چال" سے تعبیر کرنا اور اس سے محترز رہنے کی صلاح دینا تو سہل ہے لیکن جب تک اس حالت زار کا صحیح اندازہ نہ لگایا جائے جو بڑے بڑے شہروں میں بیرونی اشیاء کی درآمد کثیر کے باعث مسلمان کاریگروں کی ہو رہی ہے اس وقت تک سودیشی کی احتیاج کا صحیح احساس نہ ہو سکیگا۔

# ملیٹری دنیا

## مصر میں جوش ناراضی

سلطنت برطانیہ میں جہاں کہیں برٹش افسروں اور سپاہیوں اور دیسی آدمیوں کے درمیان جھگڑا فساد ہوتا ہے تو برٹش حکام اپنی قوم کا رعب قایم رکھنے کے لئے دیسی آدمیوں کو عبرتناک سزائیں دینے کو نہایت ضروری خیال کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں تحقیقات کامل طور پر نہیں کی جاتی کہ قصوروار کون ہے کیونکہ حاکم اور محکوم کا سوال پیش ہوتا ہے اور قومی دبدبہ قایم رکھنے کے لیے اس قدر تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

مصر میں جو تنازعہ مصری کسانوں اور شکاری برٹش آفیسروں کے درمیان مقام طنطہ میں ہوا اس کے متعلق فوراً ہی کسانوں کو سزا دیدی گئی۔ اس پر اگرچہ بعض ریڈیکل ممبروں نے اعتراض کیا مگر سر ایڈورڈ گرے نے پروا نہیں کی۔

مصری اخبارات لکھتے ہیں کہ اول تو برٹش آفیسر کا مصری کاشتکاروں کے حملہ سے ہلاک ہونا بخوبی ثابت نہ ہو سکا بلکہ ڈاکٹروں کی شہادت میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ ضرب کے صدمہ سے نہیں بلکہ کئی میل تک تیز دھوپ میں بھاگنے کی وجہ سے وہ فوت ہوا۔ دوسرے ملزموں کو ڈیفنس کا کافی موقع نہیں دیا گیا۔ تیسرے خدیو مصر کو جو معافی دینے کا اختیار حاصل ہے اس سے بھی ملزم محروم رہے۔ اور ایک جان کے بدلے میں کئی آدمی پھانسی دئے گئے۔

اس کارروائی سے مصری لوگ ناراض ہیں پارلیمنٹ انگلستان میں متعدد سوالات ہوئے تو سر ایڈورڈ گرے نے جواب دیا کہ جس عدالت نے مقدمہ کیا اسکو کامل اختیارات سزا دینے بابت کے حاصل تھے۔ اور مسٹر محل جن کی عدالت میں مقدمہ تھا بقول لارڈ کرامر کے ان سے بڑھکر مصر میں کوئی ہر دلعزیز نہیں ہے۔

سر ایڈورڈ گرے نے پارلیمنٹ سے درخواست کی کہ ان سوالات پر جلدی سے اپنی رائے نہ دیں۔ بلکہ اس معاملہ پر بحث ہی نہ کریں تو اچھا ہے کیونکہ فی الحال یہ بڑا نازک معاملہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اخبارات میں جو کچھ چھپا ہے غلط ہے اور برٹش آفیسروں پر جو الزام لگائے گئے ہیں وہ بھی صحیح نہیں ہیں۔ ماسوا اس کے بڑے اندیشہ کی بات یہ ہے کہ اس سال مصر میں وحشیانہ مذہبی جوش زیادہ پھیل رہا ہے اور نہ صرف مصر میں بلکہ تمام شمالی افریقہ میں پھیل رہا ہے۔ اب سے چند روز پہلے برٹش آفیسروں پر اسی قسم کے تنے بھی ہوتے ہیں۔ اور اس حملے کے بعد یوروپین پر اور بھی کئی حملے ہوئے ہیں۔ شاید ہمیں مصر میں یوروپینوں کی حفاظت کے لیے خاص انتظام کرنے کی ضرورت پڑیگی اور اگر ایسے وقت میں پارلیمنٹ مصر میں گورنمنٹ کے اختیار کو کمزور یا برباد کریگی تو سخت مشکلات کا سامنا ہوگا۔ کیونکہ اگر وحشیانہ مذہبی جوش مصر میں حکومت پر غالب آگیا تو سخت انتظام کرنا پڑیگا اور پھر ہمیں خلاف ضابطہ کارروائی کرنے کی ضرورت پیش آئیگی جو سخت ضرورت کے وقت لازمی ہوتی ہے۔ جس وقت سر ایڈورڈ گرے یہ تقریر کر رہے تھے لارڈ کرامر بھی اس وقت پارلیمنٹ کی گیلری میں موجود تھے ممبران پارلیمنٹ نے سر ایڈورڈ گرے کی تقریر کو بڑی توجہ سے سنا۔ اس وقت سناٹا چھایا ہوا تھا۔ مسٹر کیر ہارڈی نے کہا کہ سر ایڈورڈ گرے کی اپیل کے خیال سے اب ہم اس معاملہ پر بحث نہیں کرینگے لیکن مسٹر ڈلن نے پھر مصر کا تذکرہ چھیڑا اور لارڈ کرامر کی گورنمنٹ کو مطعون کیا۔ سر ایڈورڈ گرے نے کہا کہ مسٹر ڈلن کے رویہ کا ہمیں بڑا افسوس ہے اور ان کے اعتراضات کا جواب اگر ہم دیں تو سخت خرابی واقع ہو۔

اسی اثنا میں خبر آئی جس سے ایڈورڈ گرے کے بیان کو اور بھی تقویت مل گئی کہ ڈبلن فیوسلیرز کا ایک سپاہی جو اسکندریہ کے متصل کیمپ کو واپس آرہا تھا اس پر مصریوں نے حملہ کیا جس سے سخت چوٹیں آئی ہیں۔

اخبار ڈیلی کو اسکندریہ سے خبر ملی ہے کہ مصر میں انگریزی گیریزن بڑھانے کی تجویز ہے اور مالٹا اور جبرالٹر کو حکم بھیجے گئے ہیں کہ فلاں فلاں بٹالینوں کو روانگی مصر کے لئے تیار رکھیں۔ خبر ہے کہ مصر میں مستقل طور پر برٹش گیریزن کی جمعیت میں اضافہ کیا جائیگا۔

---

## ٹرکی سے تنازعہ

قسطنطنیہ سے رائٹر کا نامہ نگار راوی ہے کہ جو کمیشن مصر اور ٹرکی کی طرف سے حد بندی کی تحقیقات کے لئے مقرر ہوئی تھی اس میں جھگڑا پیدا ہوا ہے اور بعض مقامات کی ملکیت کے متعلق تنازعہ ہے۔

## فوجی تخفیف

مسٹر ہالڈین وزیر جنگ کی فوجی تخفیف کی تجویز کے متعلق مسٹر براڈرک سابق وزیر جنگ کی ایک چٹھی ٹائمز میں چھپی ہے جس میں لکھا ہے کہ آرمی میں تخفیف کرنا خصوصاً توپخانہ کی جمعیت میں ایک قومی مصیبت ہوگی۔ اور دنیا کی سب سے زبردست قوم پر تمام جہان ہنسے گا۔

لندن ٹائمز لکھتا ہے کہ ملٹری سٹینڈرڈ کو سٹ کے سامنے رکھا جائے تو ہماری قومی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں بہت خطرناک کارروائی ہوگی۔

اخبارات انگلینڈ مسٹر ہالڈین کی تجاویز تخفیف فوج پر زور شور سے بحث کر رہے ہیں تجویز یہ ہے کہ سکاٹش اور کولڈ سٹریم رجمنٹوں کی تیسری بٹالینیں اور ۳۶ بیٹریاں توپخانہ کی توڑ دیجائینگی۔

ٹریبیون لکھتا ہے کہ اصلی مطلب اس پالیسی کا یہ ہے کہ فوج صرف اتنی رکھی جائے جو جنگ کے وقت بڑھائی جاسکے۔ تخفیف شدہ باٹریوں کو بطور ریزرو کے رکھیں گے۔

مورننگ پوسٹ اور ڈیلی ٹیلیگراف مسٹر ہالڈین کی سکیم پر گھبرائے ہوئے ہیں۔ اور یقین نہیں کرتے کہ ملک اسکو منظور کریگا۔ ڈیلی ٹیلیگراف اس بات پر زور دیتا ہے کہ مسلمان اقوام میں بےچینی پیدا ہو رہی ہے اور لکھتا ہے کہ اگر موجودہ پارلیمنٹ کو اس کی سخت بےوقوفی اور اندھے پن سے روکا نہ جائیگا تو انگلستان کو سمجھ لینا چاہئے کہ اس کی قبر تیار ہو گئی ہے۔

مسٹر ونسٹن چرچل نے ایک تقریر میں بیان کیا کہ گورنمنٹ کا پختہ ارادہ ہے کہ فوج میں تخفیف کرے کیونکہ وہ وعدہ کر چکی ہے مسٹر ہالڈین کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ فوجی اخراجات کی کفایت کی طرف مضبوط قدم اٹھایا گیا ہے بغیر اس کے کہ خرچ میں اس سے زیادہ کمی کی جائے جو قومی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔

---

## بغاوت نٹال

سینی کرال پر جو نٹالی فوج نے چڑھائی کی اس کا کچھ نتیجہ بجز اس کے نہ نکلا کہ باغیوں کی وادی پر قبضہ ہو گیا۔ اور مویشی گرفتار کئے اور کرالوں کو پھونک دیا۔ اس حملہ میں ۴۴ باغی مارے گئے۔ ایک یوروپین کی نعش جس کو باغیوں نے بہت پامال کیا تھا پائی گئی۔ کہتے ہیں کہ باغیوں نے اس کے خون سے انگلیوں کو تر کرکے لبوں کو لگایا یہ حالت سنکر نٹالی فوج سخت غصہ میں ہے۔

یلوم فوشین ہیری سمتھ اور پریٹوریہ کی فوجوں کو روانگی شمال کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

گورنمنٹ شمال یقین کرتی ہے کہ باغیوں کو جو سبق دیا گیا ہے اور جس کثرت سے وہ ہلاک ہوئے ہیں اس کا نہایت عمدہ اثر پڑا ہے اور عام بغاوت کا اندیشہ دور ہو گیا ہے۔

شمالی فوج کے ۳ کالموں نے اموتی کی گھاٹی کو گھیر لیا اور وہاں ہر ایک جھاڑی میں بمباٹا کے جانشین سیتی کو تلاش کیا لیکن دشمن فرار ہو گئے تھے۔

ضلع اموتی میں شمالی فوج نے باغی سردار ابسی کو گھیر لیا اور ۴۵۰ باغیوں کو ہلاک کیا۔ بہت کم باغی جگر بچا سکے۔ شمالی فوج میں کچھ نقصان نہیں ہوا۔

## روس کی حالت زار

روس کی حالت زار۔ جن گارڈز رجمنٹوں نے غدر کیا تھا ان کے تین رجمنٹ افسروں کو زار نے سزا دی ہے جن میں پرنس اسلٹ جیکوف بھی شامل ہے۔

سینٹ پیٹرز برگ میں بدامنی روز افزوں ہے۔ ۸ تاریخ کی شب کو انقلاب پسند جلوس نکالنے والوں کی کاسکوں اور پولیس سے سخت جنگ ہوئی۔ بہت لوگ زخمی ہوئے۔ بلوائی بازاروں میں سرخ جھنڈے لئے ہوئے صف بستہ ہوئے اور قومی گیت گائے۔

بیلوسٹوک کے قتل عام کے متعلق گروڈنو کے گورنر کے خلاف سخت الزام لگائے گئے تھے اس کو گورنمنٹ روس نے معطل کر کے طلب کر لیا ہے۔

روسی پارلیمنٹ نے وزرا کی یہ درخواست نامنظور کی کہ ۵۰ لاکھ پونڈ قرضہ لے کر قحط ریلیف میں خرچ کیا جائے اور صرف ۵ لاکھ پونڈ منظور کئے ہیں اور رائے دی ہے کہ باقی روپیہ بجٹ میں تخفیف کر کے مہیا کیا جائے۔ جنرل ٹریپوف سے ایک نامہ نگار اخبار نے ملاقات کی اور روس کی اندرونی حالت کے متعلق رائے دریافت کی جنرل نے کہا کہ میری رائے میں ڈوما بطور مرکز انقلاب کے استعمال کی جاتی ہے اور اس کو اس قسم کی کارروائی کی مزید اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس نے کہا کہ ڈوما کے چیدہ ممبر اگر زیر حراست کئے جائیں تو میں اس کے موافق ہوں اگرچہ یہ اندیشناک کارروائی ہوگی لیکن ملک میں امن قائم کرنے کے لئے ضروری ہے۔

---

## بحری سرنگ

بحری سرنگ۔ جنگ روس و جاپان کے وقت میں جو بحری سرنگیں سمندر میں ڈالی گئی تھیں وہ ابتک جہازوں کو نقصان پہنچا رہی ہیں چنانچہ پار، جاپانی جہاز ٹنگلیو یا یکیسی ۳۰ اپریل کو ایک سرنگ سے ٹکرا کر خراب ہو گیا اگرچہ جانوں کی خیر ہی ہے۔

## آیندہ کمانڈر انچیف

آیندہ کمانڈر انچیف۔ سر ا ہسر جان فرینچ نے خود اس افواہ کی تردید کی ہے کہ وہ لارڈ کچنر کی میعاد ختم ہونے پر ہندوستان کے کمانڈر انچیف بنائے تجویز کئے گئے ہیں۔

## بکسہ دوار

بکسہ دوار میں جو دیسی پلٹن کی چار کمپنیاں رہتی ہیں گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ ان میں سے دو رجمنٹ کے ہیڈ کوارٹر علی پور کو چلی جائیں اور بکسہ میں صرف دو رہا کریں۔

چھاؤنی بکسہ دوار اگر توڑ دی جائے تو تعجب نہ ہوگا۔ وہاں عموماً پیدل پلٹن کا ایک ونگ رہا کرتا ہے۔ یہ چھاؤنی بھوٹان کی سرحد پر ہے۔ چونکہ بھوٹانی کبھی کبھی سرحد پر چھاپے مارا کرتے تھے اس لئے چھاؤنی ڈالنی ضروری سمجھی گئی تھی لیکن سالہا سال سے سرحد بھوٹان پر بالکل امن ہے اور وہاں فوجی جمعیت رکھنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے گورنمنٹ بنگال سے جدید تقسیم افواج کی سکیم کے متعلق جب مشورہ لیا گیا تو گورنمنٹ موصوف نے جواب دیا کہ وہاں صرف ملٹری پولیس کا ایک ڈیٹاچمنٹ کافی ہے۔ اب چونکہ دو کمپنیوں کے وہاں سے ہٹا لینے کا حکم جاری ہوا ہے۔ امید ہے کہ باقی دو کمپنیاں بھی کسی نہ کسی دن ہٹالی جائینگی۔ یہ چھاؤنی ہمیشہ سے سپاہیوں کو ناپسند رہی ہے اور اس کا توڑا جانا عام طور پر نظر پسندیدگی دیکھا جائیگا۔

## جنرل بدم جنگ مرحوم

جنرل بدم جنگ مرحوم۔ جنرل بدم جنگ رانا بہادر جو حال میں کلکتہ میں فوت ہوئے ہیں مہاراجہ سر جنگ بہادر رانا جی۔ سی۔ بی۔ سی۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی سابق وزیر نیپال کے فرزند سوئم تھے وہ دسمبر ۱۸۵۷ء میں پیدا ہوئے تھے۔ ٹھیک اس روز جبکہ ان کے والد اپنی گورکھا فوج کے ساتھ بغاوت اودھ فرو کرنے میں سرکار انگریزی کی مدد کے لئے روانہ ہونے تھے۔ مہاراجہ سر جنگ بہادر گاڑی میں سوار ہونے ہی کو تھے کہ محل سے پرنس کے پیدا ہونے کی خبر آئی اور اس لئے وہ نو زائیدہ فرزند کو ایک نظر دیکھنے کے لئے محل میں گئے۔ اور انہوں نے کہا کہ یہ فتحیابی کی فال ہے۔

جنرل بدم جنگ نے تین یوروپین اتالیقوں سے تعلیم حاصل کی انگریزی۔ فرانسیسی اور تاریخ میں انہوں نے تھوڑا تھوڑا ملکہ حاصل کیا لیکن قدرت نے انہیں قلم چلانے کو پیدا نہیں کیا تھا وہ اپنے والد کی طرح پیدائشی سپاہی تھے۔ تھوڑی سی تعلیم کے بعد وہ فوج میں بھرتی ہو گئے اور چند سال کی تربیت کے بعد مغربی ڈویژن کی کمانڈ پر تعینات ہوئے۔ اور ۱۸۸۷ء میں جب ان کے بڑے بھائی جنرل جگت جنگ مستعفی ہوئے اور ہندوستان کو چلے آئے تو وہ قائمقام کمانڈر انچیف مقرر ہوئے۔ ۱۸۸۳ء میں وہ مہم تبت کی کمانڈ پر گئے تھے جس میں نمایاں کامیابی حاصل کی جو ان کی دانائی اور تدبر کی وجہ سے تھی جس کی بدولت تبت کے ساتھ حسب دلخواہ شرائط کا تصفیہ بغیر ایک قطرہ خون گرانے کے ہو گیا جنرل بدم جنگ کا وزیر اعظم کا منصب حاصل کرنے میں چھٹا نمبر تھا لیکن جو ضابطہ سر جنگ بہادر نے مقرر کیا تھا ۱۸۸۵ء کے ہنگامہ میں الٹ پلٹ ہو گیا۔ اور جنرل بدم جنگ کو انگریزی علاقہ میں پناہ گزین ہونا پڑا۔ انہوں نے الہ آباد کو سکونت کے لئے پسند کیا اور گنگا کے کنارہ چھاپا سو میں ایک محل تعمیر کیا اور اپنے صدہا وفادار ساتھیوں کے ساتھ اقامت گزین ہوئے یہاں وہ تمام وقت خانگی انتظام اور مطالعہ کتب میں صرف کرتے تھے۔ اخبارات کے مطالعہ کا انہیں بڑا شوق تھا۔

چند سال سے وہ اپنے والد کی سوانح عمری انگریزی میں مرتب کر رہے تھے جو عنقریب شائع ہونے والی ہے جنرل مرحوم ہر ایک پہلو سے اور ہر ایک گفتار اور کردار میں شریف شہزادوں کا رویہ رکھتے تھے۔ چند صد آدمی جو ان کے عملہ اور نوکر چاکروں میں شامل تھے ان میں سے ایک ایک کے دکھ درد کا ہمیشہ خیال رکھتے تھے۔ اور ان کی فیاضی اور خیرات کا تو کہنا ہی کیا۔ کبھی کوئی فیض سے خالی نہیں گیا۔ قحط کے زمانہ میں تو ان کی فیاضی شاہانہ ہوتی تھی اور وہ عموماً کہا کرتے تھے کہ ایک ہاتھ دے اور دوسرے ہاتھ کو خبر نہ ہو۔ ہر قسم کے پالتو جانوروں اور پرندوں کے پالنے کا بھی انکو بڑا شوق تھا۔

---

## انعامات مسکٹری

انعامات مسکٹری۔ حضور کمانڈر انچیف نے سال رواں کے لئے جو ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء کو ختم ہوگا حسب ذیل انعامات

نشانہ بازی کے مقابلہ کے لئے اپنی طرف سے پیش کئے ہیں:

(۱) برٹش رجمنٹ فوج اور والنٹیروں کے لئے ایک نقرئی کپ

(۲) دیسی فوج کے لئے ایک طلائی کپ۔

(۳) دیسی فوج کے لئے میگزین کا طلائی تمغہ۔

وہ کپ جو جیتنے والی کمپنیوں کے آفیسروں کی میس کی ملکیت سمجھے جائیںگے ان کے لئے سکوا ڈرنوں - بیٹریوں اور کمپنیوں کی ٹیمیں مقابلہ کرسکتی ہیں - ہر ایک یونٹ جس قدر ٹیموں میں چاہے شامل ہوسکتا ہے لیکن کوئی فرد واحد ایک سے زیادہ ٹیم کے ساتھ فیر نہ کریگا۔

کانپور وولن ملز کمپنی نے ایک کپ قیمتی ۵۰۰ روپیہ کا اور ایک شیلڈ ۴۰۰ روپیہ کا دیسی فوج کے مقابلہ کے لئے جس میں امپیریل سروس فوجیں بھی شامل ہیں پیش کیا ہے - مقابلہ ۳۱ اپریل ۱۹۰۷ء کو ختم ہوگا۔ کپ آفیسرز میس کی ملکیت سمجھا جائیگا اور شیلڈ جیتنے والی ٹیم کے ممبروں میں تقسیم ہو جائیگا اور جو کور اس کپ کو جیتیگا وہ کانپور وولن ملز کے اس انعام کا بھی مستحق ہوگا جو ۱۹۰۵ء میں پیش کیا گیا تھا۔

نا بہارہ کے کیولری کپ برائے سال ۱۹۰۶ء ہندوستان کی برٹش اور ہندوستانی رسالوں کے مقابلہ کے [illegible] دے ہیں۔

---

**چھاؤنی لاہور** - گورنمنٹ نے منظور کیا ہے کہ چھاؤنی میاں میر کا نام اب اس سے تبدیل کیا جائے اور اس کو چھاؤنی لاہور کے نام سے موسوم کیا جائے۔

---

**ایک مشہور سکھ آفیسر کا انتقال** - سوم رجمنٹ سنٹرل انڈیا کے صوبیدار میجر روپ سنگھ سردار بہادر - افسوس ہے کہ ۲۲ جون کو سہ روزہ علالت کے بعد پونا میں فوت ہوگئے - مرحوم راجپوت قوم سے تھے اور ان کی سروس تیس سال سے زیادہ تھی مہم تیراہ کے علاوہ متعدد جنگی لڑائیوں میں شامل رہے - مہم چین میں بھی کار نمایاں سر انجام دیا تھا ملک معظم کے جشن تاجپوشی میں جو انڈین کنٹیجنٹ ولایت گیا تھا اس میں وہ بھی شامل تھے۔ رجمنٹ کے تمام رفیقوں کے دل میں ان کی عزت تھی

---

**مفرور سپاہی کی گرفتاری** - ۵۵ سکھ کا سپاہی کلونت سنگھ جو دہلی سے معہ بندوق اور کارتوسوں کے روپوش ہوگیا تھا اور جس کی گرفتاری کے لئے انعام کا اشتہار تھا وہ علاقہ پٹیالہ کے موضع چھوٹا میں اپنے دوست جیون سنگھ کے پاس چلا گیا گیا تھا اس نے رجمنٹ سے اس کے چلے آنے کا ٹھیک جواب پاکر موقع دیکھکر اس کی بندوق اور کارتوس لے لئے اور دہلی بھیجدیئے - دہلی سے ایک سکورٹ کلونت سنگھ کے لانے کو گیا ہے۔

---

**کورٹ مارشل** - ۱۲۷ بلوچ انفنٹری کے سپاہی رسول بخش کے الزام کی تحقیقات ۱۸ جون کو کوئٹہ میں بذریعہ جنرل کورٹ مارشل ہوئی - الزام یہ تھا کہ ملزم نے ۲۰ اپریل کو اپنی رجمنٹ کے جمعدار [illegible] پر بارادہ قتل ہمیز کے قریب دو فیر کئے جس سے جمعدار زخمی ہوا۔ ملزم قصوروار ثابت ہوا اور اس کو عمر قید کالے پانی کی سزا ملی۔

---

**ریویو** - ہز ایکسیلینسی لارڈ لیمنگٹن صاحب گورنر بمبئی نے پونا اور کرکی کی تمام فوج کا ۱۱ جولائی کو ریویو کیا فوجیں جنرل برجز سر جیمز بہادر کمانڈنگ سکستھ ڈویژن کے زیر کمانڈ تھیں معائنہ کے بعد ڈبل کمپنیوں کی فورمیشن میں مارچ پاسٹ ہوا - کیولری اور توپخانہ ٹراٹ کے ساتھ گئے - اور رسالے گیلپ میں واپس گئے پھر تمام فوج قدم سے ریویو آرڈر میں آئی۔ ہز ایکسیلینسی نے اظہار خوشنودی فرمایا۔

---

**آرمی کونسل** نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ افیسر جو [illegible] تحقیقات مقدمہ میں سرسری شہادت قلمبند کرتا ہو یا بحیثیت کمانڈنگ آفیسر کمانڈ کرتا ہو جو کسی مقدمہ کی ابتدائی تفتیش کرتا ہے جس کا آخری کورٹ فیصلہ کریگی تو وہ آفیسر اس کورٹ مارشل میں شامل کئے جائیں

---

**پروموشن**

۵۷ وائلڈز رائفلز جمعدار محمد عظیم خان صاحب جو آزاد بنا سفر ہوئے تھے ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء سے مستقل کئے گئے۔

انڈین سبارڈینیٹ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ

بنگال اسٹبلشمنٹ - نمبر ۱۲ موہن چند سکنڈ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ بحالہ ملازمت پوری کرنے اور سررشتہ کا امتحان پاس کرنے پر ۱۵ جون ۱۹۰۶ء سے فرسٹ کلاس میں ترقی پاگئے۔

---

**آج کیا خبر ہے؟**

لارڈ رابرٹس نے ہوس آف لارڈز میں ۱۱ جولائی کو توجہ دلائی کہ ملک جنگ کے لئے تیار نہیں ہے - فرمایا کہ بحری طاقت سلطنت کی سرحدوں کی حفاظت نہیں کرسکتی ہے۔ کافی اور ہر طرح سے لائق رجمنٹ فوج اور ریزرو فوج ہونی چاہئے۔

لارڈ پورٹسمتھ نے کہا کہ مسٹر ہالڈین جمعرات کے دن بیان کرینگے ریزرو فوج کے متعلق کیا تجاویز سوچی گئی ہیں۔

لارڈ ملنر نے کہا کہ کنسکرپشن یعنی لازمی جنگی خدمت کا قاعدہ جاری کرنا چاہئے اور فرمایا کہ ایک بڑی قوم کو اپنے تمام مردوں پر بھروسہ کرنا چاہئے نہ کہ صرف پیشہ ور فوج پر - لارڈ لینسڈاؤن اور لارڈ رپن نے بھی تقریریں کیں۔

مسٹر بلی رزیڈنٹ حیدرآباد وسط جون سے شملہ میں مقیم ہیں عنقریب دکن کو روانہ ہونگے۔

سر ہز حضور راجہ صاحب بہادر نے شملہ پر حضور وائسرائے سے ملاقات کی اور ہز ایکسیلینسی نے جمعرات کو ملاقات بازدید کی نواب صاحب پاٹودی کے صاحبزادے جو ایچیسن کالج کے تعلیم یافتہ ہیں امپیریل کیڈٹ کور میں شامل ہونے والے ہیں۔

---

**لودیانہ**

[illegible] گذشتہ دو روز سے گرمی اور حبس کا یہ عالم رہا ہے کہ ناگفتہ بہ دو ایک دفعہ برائے نام تقاطر بھی ہوا لیکن اس کو بارش نہیں کہہ سکتے - بارش کی زیادہ کھینچ سخت تکلیف دہ ہوگی مگر انسان کا اسمیں کیا اختیار ہے۔

پنجشنبہ کی دوپہر کو ایک افسوسناک حادثہ گذرا ہے معزز رئیس لالہ امید داس صاحب سب ججار کی گاڑی کا گھوڑا چوڑا بازار میں بھڑک گیا اور گاڑی کو لیکر بے تحاشا بھاگا لالہ صاحب کے سخت چوٹیں دونوں زانوؤں میں آئی ہیں اور سائیس کو سخت صدمہ پہنچا ہے - شکارت جانوں کی خیر رہی۔

انہوں کا ستہ پورے اوج پر ہے - عام لوگ محنت کا کمائے داؤ پر لگا دیتے جاتے ہیں اور ایک دام سے امیر بنجانے کی امید میں کوڑی کوڑی بھی موسوم سودا بازی میں منہمک ہو رہے ہیں - ہاں ایک نیا روزگار ان لوگوں کے لئے پیدا ہوگیا ہے جو ولی اور مہاتما بن بیٹھے ہیں اور جو کرامت کے زور سے بتلاتے کے مدعی ہیں کہ اس دفعہ کونسا ہندسہ آئیگا - اگر ایک پیشگوئی بھی اتفاقاً پوری ہو جاتی ہے تو پھر انکی چاندی ہے۔

ایک کمپنی بمبئی بائیسکوپ یعنی متحرک تصویروں کا تماشا دکھلانیوالی دو ایک روز سے آئی ہوئی ہے مگر گرمی کی شدت تماشائیوں کو جمع

# دلچسپ واقفیت

## جاپانی معاشرت

مغرب کے علوم نے جاپانیوں کی خانگی زندگی میں اور خاصکر مذہبی اصولوں میں کوئی فرق نہیں پیدا کیا۔ برعکس یورپ اور اُس کی تہذیب کے وہاں مرد پہلے مکان کے اندر قدم رکھتا ہے اور اس کی بیوی اس کے پیچھے پیچھے داخل ہوتی ہے۔ جب مرد سواری پر کہیں باہر جاتے ہیں تو سائیس بجائے کوچ بکس پر پیچھے بیٹھنے کے آگے آگے دوڑتا چلتا ہے۔ لفافہ پر پرانے مروجہ طریقے کے مطابق آجتک پہلے مکتوب الیہ کے بیشتر مقام کا نام لکھتے ہیں۔ جاپان میں چونکہ آئے دن زلزلے برپا رہتے ہیں اس لئے عموماً وہاں ایک منزلے مکان بنائے جاتے ہیں۔ ان میں نیچے بیچے لکڑی کے کمرے ہوتے ہیں جن میں نہایت صاف ستھرا فرش ہوتا ہے۔ ایک کمرہ میں ضرورت کے وقت آسانی سے لکڑی یا دبیز کاغذ کی ہلکی ہلکی دیواریں ادہر سے ادہر سٹاکر اور کچھ ضروری فرنیچر رکھکر وہ کئی کئی کمرے بنالیا کرتے ہیں۔ پرانے طریقے پہ وہ ہر کام فرش پر بیٹھکر کرتے ہیں کھانے پینے باتیں کرنے اور سونے کے لئے میز کرسی اور کوچ نہیں تلاش کی جاتی۔ کمروں میں ہلکی ہلکی دیواروں کی وجہ سے جن کو وہاں شاگی کہتے ہیں کبھی ہوا کا حبس نہیں ہوتا

جاپانیوں کے ہوادار گھر جیسے لوگوں کو تعجب میں ڈالتے ہیں ویسے ہی ان کے عجیب و غریب باغات کو لوگ حیرت کی نظر سے دیکھتے ہیں ان کی خوشنمائی کے وہ اصول جنپر وہ ترتیب پاتے ہیں کچھ نرالے ہی انداز کے ہوا کرتے ہیں۔ آئیے آپکو ایک نظر ہوٹل کی بھی سیر کرادیں جس سے آپ اپنے ہندوستانی حضرات کا جاپان والوں سے حسن انتظام میں مقابلہ کرنے کے وقت زمین و آسمان کا فرق پائینگے۔

جس وقت آپ ذرا بلند آواز سے گومن ناسای (اجازت سے حاضر ہوں) کہتے ہوئے ہوٹل کے دروازہ پر پہنچینگے۔ آپ کو نصف درجن عورتیں استقبال کے طور پر جبہ سائی کرتی ہوئی نظر آئینگی۔ اس وقت آپ سوا ان کے بڑے بڑے جوڑوں کے اور کچھ نہ دیکھ سکینگے کیونکہ ایک قطار میں چھ سر آپ کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے زمین سے لگے ہونگے اس کے بعد ایک نوکر آپکے جوتے اُتاریگا (کیونکہ جاپانی مکانات کے اندر جوتے پہن کر کوئی شخص نہیں جاسکتا) اور بعدازیں وہ ایک خالی کمرہ میں لیجاکر آپ کے سامنے چا پیش کریگا جس کے ساتھ ہی باپس کے کاغذ میں کچھ روپیہ دو جگہ علیحدہ علیحدہ لپیٹ کر ایک پر مالک مکان کی خدمت میں تحفہ دوسرے پر قیمت چا لکھنا ہوگی مگر اس سے بیشتر ہر ایک پڑیا پر (اچیزا) عموماً لکھدیا جاتا ہے چا کے برتن واپس لیجانے کے لئے جب خادمہ دوبارہ داخل ہوتی ہے تو وہ اُن پڑیوں کی نسبت بغیر کسی قسم کا خیال ظاہر کئے ان کو برتنوں کے ساتھ لے جاتی ہے چند منٹ کے بعد دروازہ کھلتا ہے اور نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ مالکہ مکان بی بی داخل ہوتی ہے اس کی نظر اور گفتگو نیز حرکات سے ممنون احسان ہونے کی شان ٹپکتی ہے یہ فقرے ہوتے ہیں جو بار بار اُس کی زبان سے نکلتے ہیں "آپکا تحفہ بہت بیش قیمت تھا۔ افسوس ہے آپکے قابل میرا مکان نہیں۔ یہ آپ سے پاکیزہ مزاج کے لئے بہت گندہ اور چھوٹا مکان ہے تو گرا رہا ہے ہیں بھی کسی طرح سلیقہ شعار نہیں ان سب باتوں کے دیکھتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے" اس کے بعد ہی ایک نوجوان لڑکی آتی ہے قدو قامت سے بہی بڑا طشت لئے ہوئے داخل ہوتی ہے جس میں خوشنما مٹھائیاں ترو تازہ نارنگیاں چھوٹے چھوٹے سوتی تولئے۔ چاول کے بنے ہوئے رنگین کیک جن میں سے ہر ایک مربع بانس کے کاغذ کے ٹکڑے سے ڈھکا ہوتا ہے سلیقہ کے ساتھ ہر طرف چنے ہوئے آپکے سامنے لاکر پیش کرتی ہے۔ جیسے آپ تو بغیر کچھ دیکھے بھالے قبول کرنا پڑتا ہے کیونکہ تحفہ دینے والے کے سامنے دی ہوئی چیز کا دیکھنا جاپان میں داخل عیب ہے۔ جاپان میں کھانے کا بھی عجیب غریب دستور ہے گھر کے تمام چھوٹے بڑے حلقہ باندھکر فرش پر بیٹھ گئے اور معمولی تیلیوں سے بجائے چمچوں یا کانٹوں کے کھانا شروع کردیا۔ عموماً غذا میں مچھلی سیم انڈے چاول اور چھوٹے چھوٹے دریائی جانور داخل ہیں بانس کے کلے اور سمندر میں اُگنے والی گھانس بلکی غذا ہے شربت میں چا، لیمنیڈ اور جو کی شراب شامل ہے۔

---

**کامل انسان** - امریکہ میں تجربہ ہو رہا ہے کہ اعلیٰ درجہ کے مضبوط اور قوی ہیکل اور نہایت زبردست دماغ کے مرد اور عورتیں کس طرح پیدا ہوسکتی ہیں یہ تجربہ مسٹر ہیز اسسٹنٹ سکرٹری محکمہ زراعت کی تحریک سے شروع کیا گیا ہے کیونکہ اس نے مشاہدہ کیا ہے کہ حیوانات اور نباتات کی نسلوں کے سائنٹفک طریق پر پیدا کرنے میں غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ اسی طرح اگر آدمیوں کے جوڑے ملاکر شادیاں کیجائیں تو جسمانی اور دماغی لحاظ سے زیادہ کامل انسانوں کی نسل پیدا نہو۔ یہ تجربہ اس طور پر ہوگا کہ صرف نہایت تندرست مرد اور عورتیں منتخب کرکے ان کو باہم شادی کی اجازت دیجائیگی اور شادی صرف ان مرد اور عورتوں کے درمیان ہوگی جو ایک دوسرے سے خیالات اور مذاق میں یکرنگی رکھتے ہوں۔

---

**بیرن کمورا** - بیرن کمورا جو دربار لندن میں نیا جاپانی سفیر مقرر ہوا ہے۔ اس سے پہلے نہ ہی بغرض تعلیم اور نہ ہی کسی سرکاری حیثیت میں انگلستان آیا تھا۔ تاہم کانفرنس صلح میں جاپان کے اوّل قایم مقام ہونے کے سبب اُس کا نام خوب مشہور ہے۔ وہ بدن کا چھریرا اور متوسط جاپانی قد کا ہے۔ منگولین آنکھوں اور بالوں کے علاوہ شکل و شباہت میں بالکل یوروپین معلوم ہوتا ہے۔ کیرکٹر کا سنجیدہ اور متین ہے اور ذہین تعلیم پائی۔ جہاں ۱۸۷۸ء میں گریجایٹ ہوا۔ اور جب انگریزی جاپانی معاہدہ مرتب ہوا وہ ٹوکیو کے محکمہ خارجیہ میں مامور تھا۔ ۱۹۰۲ء میں وہ بیرن بنایا گیا۔

---

**سچا جادو** - مسٹر رڈیارڈ کپلنگ نے رائل اکاڈمی کے جلسہ دعوت میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ لٹریچر کا جادو لفظوں میں موجود ہے نہ کسی انسان میں کیونکہ دیکھا جاتا ہے کہ ہزار ہا عمدہ الفاظ کا ہم پر مطلق اثر نہیں ہوتا جبکہ صرف پچاس لفظ جو کسی شاعر کامل کی زبان سے عالم درد میں نکلے ہوں یا خوشی میں خواہ اسکو صدیاں گزرگئی ہوں لیکن وہ اب بھی قوموں پر سحر کرسکتے ہیں اور اب بھی ہمارے لئے تین لوک کے دروازے کھولتے ہیں۔ یہ معجزہ ہے۔ جو بہت کم واقع ہوتا ہے لیکن فی زمانا ہر ایک معمولی آدمی بھی اُمید کرتا ہے کہ ایسا ہی معجزہ اس سے سرزد ہو جو ناممکن ہے۔

---

**مزدوروں کی اجرت** جو کھیتوں میں کام کرتے ہیں آئرلینڈ میں ۱۰ شلنگ ۱۱ پنس۔ انگلینڈ میں ۱۸ شلنگ ۶ پنس اور سکاٹلینڈ میں ۱۹ شلنگ ۳ پنس فی ہفتہ ہے یعنی جس قدر کہ ہندوستانی مزدوروں کی اجرت ...

**جوتے بطور سواری کے** ۔ ایک فرنچ موجد نے ربڑ بوٹ ایجاد کئے ہیں جن کو پہنکر آدمی سڑک پر بغیر پاؤں ہلانے کے پھسلتا چلا جاتا ہے۔ ان بوٹوں کی رفتار جن کے نیچے پہیے لگے ہوئے ہیں ایک میل فی گھنٹہ سے ۳۰ میل فی گھنٹہ تک ہے۔ دونوں پاؤں کے بوٹ کا وزن ۱۲ سیر ہے ان کے نیچے چار ربڑ کے پہیے ہیں جو ایک موٹر کے ذریعہ سے چلتے ہیں جو ایک پیٹی میں بندھے جس کو ہاتھ میں اختیار ... سکتے ہیں۔ ہر ایک موٹر ایک گھوڑے کی طاقت رکھتا ہے۔ موجد نے اس بوٹ کے ذریعہ سینکڑوں میل کا سفر کیا ہے اور ان کے ذریعہ پیرس سے پایہ تخت روس تک ایک دفعہ سفر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ایک انگریز سیاح نے بھی مجھے ان بوٹوں کا ذکر کیا تھا مگر بقول اس کے ہر شخص جب تک کہ اسے کافی مشق حاصل نہ ہو جائے ان بوٹوں سے کام نہیں لے سکتا ہے اناڑی آدمی منہ کے بل گر پڑیگا۔

---

**ہندی ایجاد** ۔ یورپین کہتے ہیں کہ اہل ہند میں ایجاد و اختراع کا مادہ نہیں ہے۔ یہ الزام ایک بڑی حد تک صحیح بھی ہے لیکن اس کی حقیقی ذمہ دار وہ ناقص اور فضول تعلیم ہی ہے جو گزشتہ نصف صدی سے دیجا رہی ہے جس میں سائنس کی طرف سے بہت لاپرواہی ہوتی رہی ہے اور صرف لٹریچر اور تاریخ اور ریاضی کو ہی علم فرض کر لیا گیا تھا کسی ملک کا آدمی ہو جو دماغ سے کام لے کچھ نہ کچھ نئی بات ضرور پیدا کریگا امرتسر کے صراف لالہ رامچند تھول نے قیمتی دھاتوں کے تولنے کی ایک مشین بنائی ہے جو رجسٹری ہو چکی ہے اور جس کا ہم سال گزشتہ میں ذکر کر چکے ہیں۔

اس ترازو میں خوبی یہ ہے کہ ظروف طلائی یا طلائی زیورات میں جس قدر کھوٹ ملا ہوا ہو اس کی مقدار صحیح صحیح بتلا دیتی ہے گویا سناروں اور صرافوں کے فریب سے عام خریداروں کی حفاظت کا آلہ ہے۔

---

**بلیوں پر ٹیکس** ۔ قیصر ولیم کو بلیوں سے سخت نفرت ہے۔ اور ہز مجسٹی نے برلن میونسپلٹی کو آمادہ کر کے بلیوں پر ٹیکس لگا دیا ہے۔ وہاں اب یہ دستور ہے کہ ہر ایک بلی کی گردن میں ایک تمغہ لٹکایا جاتا ہے جو اس بات کی نشانی ہے کہ اس کا ٹیکس ادا کر دیا گیا ہے۔ اور اگر تمغہ موجود نہ ہو تو فوراً اسے پکڑ کر لیجاتے ہیں اور اگر مالک فوراً ہی ٹیکس ادا نہ کرے تو مار ڈالی جاتی ہے۔

---

**پیداوار زراعت** ۔ امریکہ اگرچہ صنعت و حرفت میں بھی کسی ملک سے کم نہیں مگر فن زراعت میں جو ترقی اس نے حاصل کی ہے وہ بے نظیر ہے۔ امریکن کاشتکار نہایت خوشحال ہیں سال گذشتہ میں بقول سرکاری رپورٹ کے ۷۱/۲ کھرب ڈالر کی فصل پیدا ہوئی۔ امریکن وزیر زراعت بیان کرتا ہے کہ تین سال کے بعد ہمارے کاشتکار اس قدر دولت پیدا کرینگے جو تمام امریکن قوم کی ۱/۴ صدی کی کمائی کے برابر ہو گی۔

---

**بنولے کی غذا** ۔ اہل امریکہ نے ایک قدم اور آگے بڑھایا ہے کہ پروفیسر ڈاؤل نے تحقیقات کر کے حال میں یہ رائے قائم کی ہے کہ بنولے کا آٹا تمام قابل اعتراض بدمزگی اور بدبو سے پاک ہے اور بطور آٹے کے استعمال کیا جا سکتا ہے تین حصہ زیادہ قوت کی اجزا بمقابلہ گیہوں کے شامل ہیں انہوں نے کہا کہ عنقریب امریکہ ۴۵ لاکھ ٹن آٹا روٹی کے لئے بنولے سے تیار کر کے پبلک کے روبرو پیش کریگا۔ کہ جس حالت میں گیہوں کی مانگ امریکہ میں کم ہو جاویگی بنولے اب تک ہندوستان میں مویشی کے استعمال میں آتے ہیں یا ان سے تیل نکالا جاتا ہے۔ اس جدید تجربہ کی کامیابی کی طرف اہل ہند نہایت دلچسپی کے ساتھ نگاہ رکھیں گے۔

---

جس طرح ہندوستان میں دہلی بیرونی حملہ آوروں کے ہاتھ سے بارہا لوٹی اور برباد کی گئی اسی طرح اٹلی کا پایۂ تخت روم یورپ میں اس بات کے لئے مشہور ہے کہ وہ بار بار دشمنوں کے ہاتھ سے مسمار ہوتا رہا اور پھر ویسا ہی بن گیا چنانچہ پیدائش مسیح سے ۳۹۰ سال پہلے سے لیکر زمانہ حال تک ۱۰ دفعہ دشمنوں نے اس کو لوٹا اور برباد کیا ہے۔

---

**منافع اسکو کہتے ہیں** ۔ مسٹر کونجر جبکہ فساد باکسر کے زمانہ میں امریکہ کی طرف سے پیکن میں سفیر تھے تو انہوں نے ایک قالین ۱۸ پونڈ کو خریدا تھا لیکن شکاگو کے ایک رئیس نے اس کو ۹۴۰۰ پونڈ کو خرید لیا کیونکہ وہ ایک نایاب صنعت کا نمونہ تھا۔

---

## مقناطیس انسانی

جن لوگوں کو یہ راز معلوم ہو گیا ہے کہ انسان میں بھی ایک مقناطیسی طاقت ہے یہ سمجھنا چاہئے کہ ان کو دنیا میں ہر ایک قسم کی کامیابی کی کنجی مل گئی ہے۔

اس بھید کے معلوم ہونے سے آدمی اپنے جسم اور دماغ کا مالک بن جاتا ہے نہ صرف اپنے جسم پر بلکہ اور لوگوں پر بھی وہ حکم چلا سکتا ہے غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ عام لوگ جسم کے غلام ہیں۔

دراصل ایسا نہیں ہونا چاہئے کیونکہ حقیقت میں جسم غلام اور تم اس کے آقا ہو۔ لیکن انقلاب روزگار سے اس باغی غلام نے تمہارے حقوق غصب کر لئے ہیں اور بجائے اس کے تمہارا حکم مانے تم پر حکمرانی کرتا ہے۔ پس کمینہ ظالم کی حکومت میں چین کس طرح حاصل ہو دوسری بات خیال کرنے کی یہ ہے کہ دماغ کو جسم پر حکومت کرنی چاہئے تھی لیکن بجائے اس کے وہ اپنی خبر گیری بھی نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ اپنی خواہشوں کو بھی پورا نہیں کر سکتا۔ ورنہ تم پریشان اور بے چین کیوں ہوتے ہو۔ تم کبھی پریشان حال ہونا نہیں چاہتے۔ بلکہ بخلاف اس کے اگر تم سے کوئی تمہاری آدھی دولت لیکر بھی تمہیں تمہاری تمام پریشانیوں اور تفکرات سے آزاد کر دے تو شاید تم خوشی سے قبول کرو۔ لیکن دماغ تمہارا ہے اور وہ تمہیں کو بے چین اور بعض دفعہ بے خواب رکھتا ہے۔ بھوک بند کر دیتا ہے اور صحت کو نقصان پہنچاتا ہے۔ یہ سب باتیں تمہاری مرضی کے خلاف ہیں اور تم بے بسی کے ساتھ کہتے ہو کہ کیا کریں مجبور ہیں۔ کچھ پیش نہیں جاتی۔ لیکن پریشانی اصل میں کیا شے ہے۔ تمہارے خیال کی ایک ترنگ ہے جس پر تمہارا قابو نہیں ہے۔ اور تمہارا خیال کیا چیز ہے؟ تمہارے دماغ کا ایک فعل۔ پس اگر وہ خیال تمہارا ہے اور تمہارے دماغ کا ایک عمل ہے تو گویا تمہارا ایک جزو ہے۔ تو کیا یہ بات تمہیں گوارا ہے کہ جزو کل پر حکومت کرے۔ لیکن تم روز ایسا ہوتے دیکھتے ہو۔ پس ضرور تم کمزور ہو کہ تمہارا نوکر یعنے تمہارا خیال تم سے باغی ہونے کی جرات کرتا ہے۔ یہ کیسی مضحکہ کی بات ہے کہ تم نے باگ ہاتھ سے چھوڑ دی ہے اور گھوڑے بے تحاشا بھاگے جا رہے ہیں۔ پس تمہاری حکومت قائم ہونے کے لئے دماغ میں امن ہونا چاہئے اور دماغ کی تمام طاقتیں اپنی اپنی جگہ ہونی چاہئیں اس سے پہلے کہ روح اس کو زیر تسلیم کرے۔ جسم اور دماغ دونوں آلات ہیں وہ حاکم نہیں ہیں اگرچہ ہم نے غلطی سے اختیارات

ان کے سپرد کرتے ہیں اور خود بے اختیار ہو بیٹھے ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ تنفس پر تمہارا قابو نہیں ہے۔ اس لئے مقناطیسی طاقت جو تم میں موجود ہے اس کو صحیح استعمال میں نہیں لا سکتے۔

تنفس کی مشق کی ضرورت ہے۔ اور چند اصولوں پر چلنے کی وہ اصول یہ ہیں۔

(۱) کسی جاندار شے کو بے کسی غرض سے عمداً نقصان نہ پہنچاؤ بلکہ کسی کو ستانے کا خیال تک نہ کرو اور تمام مخلوق کو محبت کی نظر سے دیکھو۔

(۲) سچ کے سوا کوئی حرف تمہاری زبان سے نہ نکلے۔

(۳) چوری نہ کرو۔ خیال میں بھی۔

(۴) فعل اور خیال میں پاکیزگی کا خیال رکھو۔

(۵) کسی کا احسان مت اٹھاؤ نہ بلا معاوضہ کوئی نذرانہ تحفہ یا انعام قبول کرو۔ کیونکہ زیر بار منت ہونا روحانی طاقتوں کو کمزور کرتا ہے اور ممنون کو محسن کا غلام بناتا ہے اور غلامی کیا ہے اختیارات سے دست بردار ہونا۔

(۶) جسم اور لباس اور خیال کو صاف رکھو۔

(۷) قانع اور مطمئن ہو اور ہر ایک حال میں شکر کرو۔

(۸) خدا کے سوا اور کسی کو نہ پوجو۔

(۹) ہر روز پاک صاف ہو کر دعا مانگو اور دعا میں صرف سچا علم اور روشنی طلب کرو۔

ان قواعد پر ایک ہفتہ تک عمل کرنے سے تمہاری شباہت میں تبدیلی ہونے لگیگی خصوصاً آنکھوں کی رنگت عمدہ ہو جائیگی۔ پریشانی میں کمی ہو گی۔

اب تنفس کی مشق شروع کر سکتے ہو۔ سیدھے ہو کر آرام سے بیٹھو۔ ناک کے بائیں نتھنے سے پورا سانس لو۔ اور فوراً دائیں نتھنے سے خارج کر دو پھر یہی عمل دائیں نتھنے سے شروع کرو اور بائیں طرف سے سانس خارج کرو۔ اسی طرح ادل بدل کر ۱۴ سانس لو۔ اس عمل کے خاتمہ پر ایک بشاشت اور آرام محسوس ہوگا۔ رفتہ رفتہ سانس کو روکنے کی عادت ڈالنی چاہئے حتیٰ کہ چند ماہ کی مشق سے دو منٹ تک سانس روکنے کی طاقت پیدا ہو جائیگی۔ اور اسوقت تمہارا دماغ جسم کا اور تم دماغ کے مالک بن جاؤگے۔ اور جس چیز پر یکسوئی کے ساتھ دماغ کو متوجہ کروگے وہ ہاتھ باندھے حاضر ہوگی۔

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## جسم انسانی

(۱) جسم انسانی کا اوسط وزن ۷۷ سیر سمجھ لیں۔

(۲) اگر ۷۷ سیر وزن ہو تو اس میں یہ چیزیں ہونگی۔

| | |
|---|---|
| عضلات | ۳۴ سیر |
| ہڈیاں | ۱۲ سیر |
| چمڑہ | ½۵ سیر |
| چربی | ۱۴ سیر |
| دماغ | ½۱ سیر |
| دیگر اعضاء اندرون چھاتی | ¼ سیر |
| " " پیٹ | ½۵ سیر |
| خون | ¾۳ سیر |
| میزان | ۷۷ سیر |

نوٹ۔ جسم میں پانی ۴۴ سیر اور ٹھوس چیزیں ۳۳ سیر ہیں۔

(۳) ایسے جسم میں دل ایک منٹ میں ۷۵ بار حرکت کرتا ہے ہر ایک حرکت میں ۵ یا ۶ مکعب انچ خون آگے دھکیلتا ہے یعنی ۷۵ رتی کے قریب۔

(۴) شریانوں میں خون ایسے جسم میں ۱۲ انچ فی سکینڈ کے حساب سے چلتا ہے اور بال کی سی باریک نالیوں میں اسی طرح ½۱ انچ فی منٹ کے حساب سے چلتا ہے۔ دل سے نکلے ہوئے خون کو دورہ کر کے پھر دل تک آتے کل تقریباً ۳۰ سکینڈ لگتے ہیں

(۵) ایسے جسم میں فی منٹ ۱۵ سانس آتے جاتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ ہوا جو پھیپھڑوں میں جا سکتی ہے۔ ۲۳۰ مکعب انچ ہے۔

(۶) پھیپھڑوں میں ایک بار آنے جانے میں ہوا ۴ سے ۶ فیصدی تک اپنے حجم کی آکسیجن دیتی ہے اور ۴ سے ۶ فیصدی حجم کاربن ایسڈ گیس لیتی ہے۔

(۷) ۲۴ گھنٹہ کے اندر ۷۰۰ رتی آکسیجن خرچ ہو کر ۶۰۰ رتی کاربانک ایسڈ گاس پیدا ہو جائیگی اور ¼۴ چھٹانک پانی پھیپھڑوں سے باہر جاویگا۔

(۸) ایسے جسم سے ۲۴ گھنٹہ میں ۹ چھٹانک پانی ۲۰ رتی کاربن ایسڈ گاس اور ۱۰ رتی ٹھوس اجزا جلد کے رستے خارج ہونگے

(باقی آئندہ)

# کسر کی کیا بات ہے

ڈاکٹر (مایوس العلاج مریض سے) دیکھو بھائی حوصلہ رکھو زندگی ہے تو کچھ اندیشہ نہیں۔ ورنہ آدمی کو مرنا ضرور ہے۔ اور صرف ایک ہی دفعہ مرنا ہے۔

مریض۔ اگر دو دفعہ مرنا ہوتا تو یقیناً آپکی آمدنی دوچند ہو جاتی۔

---

ایک درزی والنٹیر فوج میں داخل ہوا۔ چاندماری کی مشق کرتے ہوئے وہ کوئی نشانہ ٹھیک نہ لگا سکا۔

انسٹرکٹر۔ تعجب ہے کہ تم شست صحیح نہیں لیتے تمہیں تو سوئی میں دھاگہ پرونے کی مشق ہے۔ بس اسی طرح شست لی جاتی ہے۔

درزی۔ لیکن جناب ہم ایک ہزار گز کے فاصلے سے سوئی میں تاگہ نہیں پروتے ہیں۔

---

استاد ریاضی۔ عمل تفریق میں ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ جو اعداد تفریق کئے جاتے ہیں وہ ہم جنس چیزوں کے اعداد سے ہونے میں۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ چار سیبوں سے تین انار نکالے جائیں یا ۹ گھوڑوں سے ۶ کتے تفریق کئے جائیں۔

ایک طالبعلم۔ کیا ہم چار بکریوں سے تین گلاس دودھ کے نہیں نکال سکتے ہیں؟

---

بیوی۔ اگر مجھے یقین ہو جائے کہ فلاں شے مضر ہے تو میں ہرگز استعمال نہ کروں۔

شوہر۔ ایسی ہی میری عادت ہے۔

بیوی۔ میں خیال کرتی ہوں کہ سگریٹ پینا صحت کی خصوصاً مضر ہے۔

شوہر۔ تو تمہیں ہرگز نہیں پینا چاہئے۔ ذرا دیا سلائی دینا

---

موکل۔ آپنے کہا تھا کہ ایک معمولی قانونی سوال کی ہم کچھ فیس نہیں لینگے۔ مگر یہ بل کیسا ہے؟

وکیل۔ سوال کے متعلق کوئی فیس نہیں۔ لیکن یہ جواب کی فیس کا بل ہے۔

# دی انڈسٹریل بینک آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ

عنقریب رجسٹری ہونیوالا ہے

## سرمایہ

سردست اس بینک کے لئے پانچ لاکھ روپیہ کا سرمایہ تجویز کیا گیا ہے جس کے لئے ایک ایک سو روپیہ کے پانچ ہزار حصے ہونگے حسب ضرورت رقم سرمایہ میں اضافہ بھی کیا جائیگا۔

## طریق ادائگی زرحصص

خریداران حصص کو پانچ روپیہ فی حصہ درخواست کے ہمراہ اور دس روپیہ فی حصہ بعد منظوری درخواست اور ازاں بعد پانچ روپیہ فی حصہ ماہوار تا ادائگی نصف زرحصہ ادا کرنے ہونگے اور باقی نصف زرحصہ ڈائرکٹران کے طلب کرنے پر دینا ہوگا جس کے لئے کم سے کم ایک ماہ کا نوٹس دیا جائیگا اور اس صورت میں دس روپیہ فی حصہ سے زیادہ یکوقت طلب نہیں کئے جائینگے۔

## پروویژنل ڈائرکٹرز

(۱) آنریبل سردار پرتاب سنگھ صاحب اہلووالیہ آف کپورتھلہ رئیس جالندھر ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب
(۲) رائے بہادر پنڈت بھاگ رام صاحب سی۔ آئی۔ ای گورنمنٹ پنشنر وسابق منشیر ریاستہائے جموں وکشمیر
(۳) لالہ سالگ رام صاحب ٹھیکہ دار ریلوے رئیس اعظم لودیانہ۔
(۴) سردار کیہر سنگھ صاحب بیرسٹرایٹ لا۔ لودیانہ
(۵) مسٹر ایم۔ ایل سدلیا رام بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب امرتسر
(۶) لالہ رامچند صاحب رئیس دہلی منیجنگ ایجنٹ ڈائمنڈ جوبلی فلور ملز و امپیریل آئل مل جنرل ملز کمپنی
(۷) مولوی محمد انشاء اللہ خان صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار وطن۔ لاہور۔
(۸) لالہ فتو مل صاحب ساہوکار بسی ریاست پٹیالہ

**مینیجنگ ڈائرکٹرز** - مسرز ہیرالال اینڈ کمپنی سوداگران ٹھیکیداران و مالکان اخبار آرمی نیوز لودیانہ

**مشیر قانونی** - سردار گجن سنگھ صاحب پلیڈر چیف کورٹ پنجاب ۔ وائس پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی لودیانہ

**نوٹ** - خریداری حصص کے لئے تمام درخواستیں اور ترسیل زر بنام (ہیرالال اینڈ کو) مینیجنگ ڈائرکٹرز ہونی چاہئے۔

## اغراض ومقاصد

### (بپابندی قواعد بینک)

۱ لودیانہ اور دیگر مقامات میں بینکنگ کا کاروبار کرنا اور اس کے ذریعہ سے ہندوستان کی صنعت وحرفت کو ترقی وامداد دینا اور عام ہندوستانیوں میں عموماً اور تعلیم یافتہ نوجوانوں میں خصوصاً تجارت کا مذاق پیدا کرنا اور ہندوستانی صناع وتجار کی سرمایہ سے حوصلہ افزائی کرنا۔

۲۔ بینک کے معمولی کاروبار داد وستد کے علاوہ ہر قسم کی تجارت وآڑہت یعنی سوداگری کے لئے ہر قسم کے مال کی خرید وفروخت مناسب کمیشن پر دیانتداری سے یوروپین وامریکن طریق پر کرنا نیز دیگر ایسے کاروبار حسب تجویز ورائے ڈائرکٹران انجام دینا کہ جس میں فائدہ کی صورت نظر آوے۔

۳۔ ہندوستانی ساخت کی اشیاء کو اُن کے مالکان کے حساب میں نئی اور مناسب منڈیوں میں بغرض فروخت بھیجنا اور مالکان مال کو کچھ پیشگی روپیہ دینا اور نو ایجاد یقینی نفع بخش کاموں اور مشینوں کے چلانے میں سرمایہ سے امداد کرنا۔

۴۔ پبلک کے لئے عموماً اور برٹش اور نیٹو افسران سول وملٹری کے لئے خصوصاً سیونگ بینک کا کام دینا اور سرکاری رجمنٹوں سے سامان وردی ودیگر سامان کی خرید کے متعلق حساب کھولنا

۵۔ دیسی ریاستوں میں کہ جہاں یوروپین طریق تجارت سے فائدہ اُٹھانے کا ابھی رواج نہیں ہوا ہے۔ بینک کی شاخیں کھولکر وہاں کی مقامی تجارت وصنعت کو ترقی دینا اور رعایا کی ضروریات کو مقررہ کمیشن پر بہم پہنچانا۔

۶۔ ہندوستانی طلباء کو جو جاپان ودیگر ممالک یوروپ وامریکہ میں تحصیل علم کے لئے جائیں معقول شرائط پر سرمایہ سے امداد دینا اور ان کے وارثان کی طرف سے خرچ بھیجنے کا بکفایت اہتمام کرنا۔

۷۔ موجدوں اور لائق مصنفوں کو ایجاد وتصنیف کی اشاعت میں سرمایہ سے مدد دینا۔

**المشتہر**

**ہیرالعل کمپنی مالکان آرمی نیوز وٹھیکیداران فوجی سامان وردی وغیرہ لودیانہ (پنجاب)**

آرمی نیوز پریس لودیانہ میں لالہ ہیرالعل کی زیراہتمام چھپکر شایع ہوا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۲۳

Reg. No. L. 323

نمبر (۲۹) لودیانہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۰۶ع جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر ہفتہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان ور کار آمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرنا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے +

یہہ کوئی پولیٹیکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت و صنعت۔ زراعت و تجارت۔ حفظ صحت۔ تہذیب اخلاق سائنس و فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا۔ دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سڈیشن اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے +

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| ہندوستان برہما افریقہ و عدن چین جاپان | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ |
| | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صہ |
| [illegible] | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صہ ۱۲آر |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ۶ مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہوسکتے چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت

## اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۲ر | ۱۲ار | ٦ | ہے | سے |
| نصف کالم | ے | عہ | للعہ | للعہ | ماعہ |
| پورا کالم | ۵ | عہ | للعہ | ےعہ | ماعہ |
| پورا صفحہ | عہ | ےعہ | لعہ | مااللعہ | مااللعہ |

بطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونے کی اجرت اکروپیہ فیصدی

## اشتہار دینیوالو!

ہر شخص جانتا ہے کہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فایدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس دس روپیہ لے لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرتا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید بیشمار اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہو اسکی نظر ہی نہ پڑے۔ لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سولہ آنے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں دس میں سردار اسکے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ شنگھائی سے لیکر بخارا اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اسکے قدردان موجود نہوں غریب آدمیوں سے لیکر گورنمنٹ تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے لوگ اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار اگر ایک تو پڑہنے والے بیس +

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

## آرمی نیوز زندگانی کا آدھی بیمہ ہے
## سرمایہ بھی ہم خرما و ہم ثواب پالی کا

خریداران آرمی نیوز کے سوا دُنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھتا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ بیش گنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثاء کو مل جائے۔ جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے۔

## قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زائد چندہ لیکر نہیں بلکہ سیالعل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کرکے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قایم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کی امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا۔

(۲) ہر سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا۔ مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ سے چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنے متوفیان کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہوں تو اس صورت میں دوسرے نزدیکترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا۔

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایکماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہئے۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک تر مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہیوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہئے۔

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض سل۔ دق۔ تپ محرقہ۔ طاعون۔ ٹائیفائڈ یا۔ انٹرک بخار یا دمہ یا ہیضہ و اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اٹھانے کے مستحق نہوں گے۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے آفیسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچے نہیں۔

(۶) اگر کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں یا درخواست خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا۔ اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زایل ہو جائینگے۔ اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا۔ اگر کوئی بیبس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے۔ لیکن چندہ کسی حال میں ایک سے کم نہیں ہے۔

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں انکے ورثاء کا حق نہوگا۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدہ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد دیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایکسال تک اخبار خریدے۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا اور کمپنی کی ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ اٹھانے پائے۔ بلحاظ تجربہ اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کیجائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قایم ہو۔

نوٹ سنہ ۱۹۰۵ء کی بابت برما ملٹری پولیس کے صوبیدار شدیال کے ورثاء کو معہ ۱۱۰ روپیہ امداد دیگئی ہے سنہ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۸۰ روپیہ دیا گیا ہے۔ کوٹ دفعدار صلابت خان نار نول۔ نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بلدرز ملٹری پولیس کوئٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ۔

سنہ ۱۹۰۵ء کی بابت مبلغ ۵۱۲ روپیہ حسب ذیل خریداران کے وارثوں کو بحصہ برابر تقسیم کیا گیا۔ ہر ایک کو معہ ۵ ملا

(۱) بھگوان چودری خریدار نمبر ۱۱۳ موضع دوکڑی ڈاکخانہ دونہ نگلہ ضلع گورداسپور۔ (۲) محمد باقی خان خریدار نمبر ۵۹ ساکن بوندہ تحصیل خورجہ ضلع بلند شہر (۳) لالہ الجند مہرہ خریدار نمبر ۵۹۱ رئیس محلہ ٹھوریہ پٹیالہ (۴) منشی رام دوکاندار خریدار نمبر ۴۸۲ رسول پور تحصیل جگراؤں ضلع لودیانہ (۵) منشی نتھو خان کوتوال صدر بازار امرتسر (۶) لالہ موتی رام کیورتھر ہسپتال اسسٹنٹ چک نمبر ۱۳۳ گوگیرہ برانچ ضلع جھنگ (۷) بابو کیمبھ کرن صاحب کلرک ڈپو کمساریٹ قلعہ دروش (۸) بابو منسکھ رام صاحب ۱۰ اول برہمن نفنٹری جبلپور (۹) منشی جھو نک لال صاحب اول برہمن نفنٹری جبلپور (۱۰) صوبیدار رگھبیر سنگھ صاحب ۵ گورکھا رایفلز نوشہرہ (۱۱) مرزا قطب الدین صاحب محلہ بھٹی مراد آباد (۱۲) لالہ بھگوان داس صاحب پنشنر ڈپٹی انسپکٹر پولیس حافظ آباد (۱۳) سردار جوالا سنگھ صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس بابونہ ضلع حصار (۱۴) بوجار لم پسر بھاگا کھاتہ اکن لودیانہ۔ (۱۵) جمعدار عبد الغنی ایمبولنس صوبہ بدری میلبک پٹیالہ (۱۶) صوبیدار میجر محبوب خان صاحب رجمنٹ بازار سکندرآباد۔

# آرمی نیوز

لودیانہ یکشنبہ ۲۱ جولائی ۱۹۰۶ء


## مسٹر گوکھلے آکسفورڈ میں

اس انجمن ناز کی کیا بات ہے غالب
ہم بھی گئے واں اور تیری تقدیر کو رو آئے

آنریبل مسٹر گوپال کرشن گوکھلے سی - آئی - ای چند ہفتوں سے پھر انگلستان میں اہل ہند کی وکالت کر رہے ہیں - پچھلے دو مہینوں میں انہوں نے مختلف سوسائٹیوں و مختلف مقامات میں ہندوستان کا مرثیہ پڑھا ہے - ان کی زبان میں تاثیر - اور تقریر میں جادو ہے وہ ممبران پارلیمنٹ کے لئے قابل رشک طرز بیان رکھتے ہیں مسٹر گوکھلے سے بہتر کوئی قاصد ہندوستان نے آجتک ولایت نہیں بھیجا اس سے اتنا تو ضرور فائدہ ہوا کہ انگلستان کی پبلک کے سامنے ہماری حالت کا صحیح نقشہ کھینچ کر دکھلا دیا گیا ہے اور وہ روشنی تصویر جو اہل غرض مدبر اور سرکاری رپورٹیں انڈیا کی وقتاً فوقتاً کھینچتی رہی ہیں برٹش عام رائے کے تصور سے محو ہو رہی ہے اور کچھ نہیں تو مڈل کلاس انگریزوں کی زبانی ہمدردی ایک حد تک مسٹر گوکھلے نے اپنے وطن کے لئے حاصل کر لی ہے - کم سے کم لبرل اخبارات سخت متاثر معلوم ہوتے ہیں جن کی بدلی ہوئی ٹون کو دیکھکر پاؤنیر حواس باختہ ہو گیا ہے -

اگرچہ محض حکمران قوم کی مہربانی سے کسی درماندہ قوم کی حالت سنبھل نہیں سکتی جبتک کہ وہ خود اپنی حالت نہ سنبھالے تاہم اس قدر فائدہ ضرور متصور ہے کہ مسٹر گوکھلے کی فریاد برٹش سوسائٹی کے اعلیٰ اور متوسط حلقوں میں گونجنے لگی ہے اور ممکن ہے کہ دنیا کی سب سے زبردست قوم میں دنیا کی مفلس ترین قوم کے حق میں رحم کا فیلنگ جو شزن ہو - اگرچہ بعض معاملات میں ہمارے اور انگلش نیشن کے مفاد ایکدوسرے کی ضد واقع ہوئے ہیں مثلاً تجارتی مسئلہ ہے - ہمیں کبھی امید نہ رکھنی چاہئے کہ انگلستان کی تجارتی پالیسی کبھی اس نہج کی ہوگی کہ مانچسٹر کے فوائد کو قربان کر کے ہندی جلاہے کے فائدے کو ترجیح دے اور خاصکر اسی بات پر کسی ملک کی ترقی اور تنزل منحصر ہے کہ وہ تجارتی غلامی میں پابند ہو لیکن قطع نظر اس امر کے اور بہت سے قوانین اور آئین ہیں کہ ان کی تبدیلی ہمارے لئے برکت ثابت ہو سکتی ہے -

آکسفورڈ یونیورسٹی انگلینڈ کا بہت بڑا دار العلوم ہے - جہاں انگلستان کے بہتر دماغ انواع و اقسام کے علوم سے بھرے جاتے ہیں - اور جہاں ہندوستان کے لئے حاکموں کی پود تیار کی جاتی ہے -

آکسفورڈ یونیورسٹی انڈین سوسائٹی کا ایک جلسہ جون کو بصدارت سر ولیم مارکمائی صاحب کے - سی - آئی - ای منعقد ہوا - اس جلسہ میں مسٹر گوکھلے نے ہندوستان کی حالت پر تقریر کی -

جس کا خلاصہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں :-

مسٹر گوکھلے نے کہا کہ ہندوستان سلطنت کے بوجھ میں پورا حصہ لیتا ہے مگر سلطنت کے فوائد میں مشکل اسکو کوئی حق پہنچتا ہے - صورت حال یہ ہے جو اطمینان بخش نہیں کہلا سکتی اور چونکہ اہل ہند اس حالت سے ناراض ہیں اس لئے میں اس ملک میں آیا ہوں تاکہ حکام اور پبلک کو نہایت ضروری مسائل پر متوجہ کروں - ہمارے اپنے ملک میں باشندگان ملک کی کوئی پوزیشن نہیں ہے - وہ تمام بڑے بڑے ذمہ واری کے منصبوں سے دور رکھے جاتے ہیں - اور تعلیم محض برائے نام ہے - بے اعتباری کے اصولوں پر حکومت کی جاتی ہے - مقامی حاکم سیاہ و سپید کے مالک ہیں - اور تنہا انگریزوں کے لئے تمام اختیارات وقف ہیں - ہم لوگ اول تو یہ سوچتے ہیں کہ ایسا کیوں ہے - دوسرے یہ کہ کیا یہ حالت لازمی اور ناگزیر ہے - تیسرے یہ کہ اصلاح کا کیا طریقہ ہے -

ہندوستان میں اس طرز کی گورنمنٹ رکھنے کے لئے خواہ اہل غرض کیسے ہی عذرات پیش کریں اس میں ذرا شک نہیں ہے کہ انگلستان کی قومی عزت اس بات کا عہد کر چکی ہے کہ طرز حکومت ہند موجودہ طرز کے بالکل خلاف ہونا چاہئے - (چیرز)

اس ملک نے صاف علانیہ طور پر وعدہ کیا ہے کہ دونوں قوموں کے مابین مساوات کا برتاؤ ہو جسکا نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ انجام کار اہل ہندوستان بھی اس ملک کی سی تہذیب و شائستگی حاصل کریں

جب ہندوستان پہلے پہل انگریزوں کے قبضے میں آیا تو جو لوگ اس زمانہ میں ہندوستان کی تقدیر کے مالک تھے وہ بڑے بلند خیال لوگ تھے - جنہوں نے عجیب و غریب حالتوں میں جن کی وجہ سے آخر کار برٹش حکومت وہاں قائم ہوئی مشیت ایزدی کو سمجھا اور ارادہ کیا کہ ہندوستان پر خوشنودی ایزدی کے خیال سے حکومت کیجائے - اور یہ منفرد اشخاص کی رائے نہ تھی بلکہ اس ملک کے دو اعلیٰ با اختیار اقتدار ذرائع کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا یعنے خود پارلیمنٹ اور بادشاہ -

۱۸۳۳ء میں پارلیمنٹ نے چارٹر ایکٹ پاس کیا - جس میں صاف طور پر درج تھا کہ باشندگان ہند قومیت یا رنگت کی وجہ سے ہرگز ناقابل نہ ٹھہرائے جائینگے - اس کے ۲۵ سال بعد ملکہ وکٹوریہ نے پھر اس اعلان کی تجدید کی - پس اس طرح سے انگلستان نے پیمان کیا کہ ہندوستان پر انصاف اور راستی سے حکومت کیجائے (چیرز) مگر موجودہ طرز حکومت سے ہندوستان کی بہتری متصور نہیں ہو سکتی - دیکھنا چاہئے کہ صد سالہ انگلش حکومت کا نتیجہ کیا ہے - تحقیق اس قدر طویل زمانہ وہ نتائج حاصل کرنے کے لئے جو مدبران سابق کے مد نظر تھے کافی سے زیادہ ہے - گزشتہ چالیس سال سے اندر مشرق میں ایک اور واقعہ دیکھنے میں آیا یعنی مغربی خیالات کے زیر اثر جاپان کی ترقی - چالیس سال ہوئے جاپان اس وقت اس زمانہ کے ہندوستان سے مختلف نہیں تھا جبکہ سو برس ہوئے وہ انگریزوں کے تحت میں آیا تھا - لیکن جاپانی گورنمنٹ کا اثر اور اس کا اخلاقی دبدبہ عام ترقی میں مددگار ہوا اور کیا دیکھتے ہیں کہ چالیس سال کے اندر جاپان دنیا کی بڑی سے بڑی قوموں کے زمرہ میں شامل ہو گیا - ہندوستان سو برس سے مغربی خیالات کے زیر اثر ہے تاہم ملک اس سے بھی خراب حالت میں ہے جو سو برس پہلے تھا - (یہاں مسٹر گوکھلے سے ہمکو اختلاف ہے اگر وہ کہتے کہ ۲۵۰ برس پہلے تو زیادہ صحیح ہوتا -)

میں صفائی سے تسلیم کرتا ہوں کہ اہل ہند چند فوائد کے لئے انگلینڈ کے مرہون منت ہیں - اب انصاف بہتر ہوتا ہے اور بجائے مسلسل بد امنی کے امن کا دور دورہ ہے - مگر بخلاف اس کے اہل ملک کا با اختیار حکمرانی کے تمام منصبوں سے محروم رہنا قومی زوال اور پست ہمتی کا موجب ہے - وہ آرمی سی بھی تاریخ میں بجز ادنی ترقیوں کے اور تمام رعایا لازمی طور پر غیر مسلح رکھی جاتی ہے - جب انگریزی عملداری شروع ہوئی تو جاگیر دار اور ریاستوں میں بہت سے دیسی ذمہ واری کے کام سر انجام دیتے تھے - لیکن اب وہ تمام مناصب انگریزوں کے لئے مخصوص ہیں - یہ ایک بیرحمانہ غلطی ہے جو انگلینڈ ان لوگوں کے ساتھ کر رہا ہے - علاوہ ازیں وہ اس قومی غلطی کی وجہ سے ایک سخت ذمہ واری اپنے اوپر لے رہا ہے - اور اگر

دیگر ٹھیکیدار اسطرح اپنے ہی نفع کو مدنظر نہیں رکھا بلکہ پبلک کے آرام کے خیال سے ہر ایک سٹیشن و مال گودام پر اس کثرت سے قلی ملازم رکھدیئے جو کافی سے زیادہ ہیں۔

ہمعصر یونین گزٹ بریلی اودہ رسیلکھنڈ ریلوے کی خوش انتظامی کی تعریف کرتا ہوا لکہتا ہے کہ ریلوے مذکور یٹ سٹھد وغیرہ کاموں کے پبلک کی رفع تکالیف کی خاطر یہ بندوبست بھی قابل قدر کیا ہے کہ بابو سالگرام صاحب جنرل ٹھیکیدار کو (جن کو بڑے بڑے حکام کنگ آف کنٹریکٹرز لکھتے گئے ہیں) مال کے اُتارنے اور چڑہانے کا ٹھیکہ دیدیا ہے پہلے لدائی کا کام سٹیشن ماسٹروں کے پاس تھا۔ سٹیشن ماسٹر دو چار بیدار قلیل تنخواہ پر رکھکر بیکوان اُتروا لیا کرتے تھے۔ باقی پوری گاڑیاں بیوپاری اپنے خرچ سے خود اُتار کر لیجاتے تھے۔ جو لہ دار اس طرح کام کرتے تھے وہ عمداً چوری کرتے تھے جس سے ریلوے کو بہت نقصان دینا پڑتا تھا کبھی مہاجنوں کا مال بیلداروں کی کمائی کی وجہ سے بدیر لوڈ انلوڈ ہوتا تھا کبھی اس میں ذاتی غرض کو دخل ہوتا تھا۔ یہ ہوتا تھا کہ بیوپاریوں سے لیکر قیمتی مال کو کمی وزن میں دکھا کر رقمیں ڈکاری جاتی تہیں مگر اب یہ سب خرابیاں نظر نہیں آتیں۔

اخبارات رسیلکھنڈ میں لودیانہ کے شیر مرد کا ذکر ان الفاظ میں دیکھکر ہم اپنی سچی دلی خوشی کو چھپا نہیں سکتے ہیں۔ ہمنے دولت کو انسان کی قدر کا پیمانہ کبھی نہیں سمجھا اگرچہ بلاشبہ بابو سالگرام ایشور کے فضل سے آج سب سے بڑے متمول رئیس لودیانہ کے ہیں اور سکونت لکھنؤ کی وجہ سے اہل اودہ بھی ان کی ذات پر فخر کرتے ہیں لیکن ان کی ہردلعزیزی اور عزت خاص عام کے دلوں میں ان کی راست بازی۔ ایمانداری۔ معاملہ فہمی مردم شناسی۔ فیاضی۔ مہمان نوازی۔ خوش خلقی۔ ایشور بھگتی اور سلیف رسیکٹ کی مردانہ صفت کی وجہ سے ہے۔

لودیانہ واٹر ورکس فنڈ میں خاص باشندگان لودیانہ کی ذیل میں سب سے زیادہ چندہ آپکا ہی ہے۔ اور ہم کوئی وجہ نہیں دیکھتے ہیں کہ لودیانہ کے سب سے بڑے رئیس اور ریلوے کے ایک دیانت دار ٹھیکیدار کو جس نے گورنمنٹ کو لاکھوں روپیہ کا فائدہ پہنچایا اور پبلک کو آرام دیا ہے کیوں ایک مناسب اعزاز عطا نہ کیا جاوے۔

## مشرقی زبانوں کا امتحان

سررشتہ تعلیم کے ممدوح نے ہند میں مشرقی زبانوں کی تحصیل کا شوق پیدا کرنے کی غرض سے معقول انعامات مقرر کئے گئے ہیں پنجاب کے لئے اردو زبان میں اعلیٰ امتحان کے واسطے ایک ہزار روپیہ انعام قرار پایا ہے فارسی۔ عربی۔ سنسکرت کے دو دو ہزار۔ اعزازی ڈگری حاصل کرنے کے واسطے اردو کے لئے ۲ ہزار فارسی کے لئے چار ہزار سنسکرت اور عربی کے لئے پانچ پانچ ہزار۔

جونیر ممبران انڈین سول سروس کے لئے آسامی مبلغ کا امتحان بھی شامل کیا گیا ہے۔

## کانگرس کی استقبالی کمیٹی

کلکتہ میں آیندہ اجلاس کانگرس کی تیاری کے لئے استقبالی کمیٹی جو منتخب ہوئی ہے اس کے عہدیداروں کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

پریسیڈنٹ۔ ڈاکٹر روش بہاری گہوش سی۔ آئی۔ ای

سکرٹریاں۔ آنریبل۔ بی۔ این۔ بوس۔ مسٹر اے چودہری مسٹر جے گہوشال۔ مسٹر اے۔ رسول۔ مسٹر اسونی کمار دت مسٹر بیکنٹھ ناتھ سین۔ مسٹر امبکا چرن موزمدر۔

اسسٹنٹ سکرٹریاں۔ ڈاکٹر پی۔ کے۔ اچارجی۔ مسٹر عبدالکریم بابو۔ پی سی۔ رائے۔ بابو سہیندر پرشاد گہوش۔ بابو ستیانند بوس + بابو جے۔ این۔ رائے۔

خزانچی۔ راے یتیندر ناتھ چودہری۔

## پھانسی میں تعجیل

سلہٹ کے ایک خونی ملزم کو وائسرائے کے جواب آنے سے پہلے پھانسی دیئے جانے کے متعلق پارلیمنٹ میں پھر سوال ہوا۔ مسٹر موریلے نے کہا کہ پہلی دفعہ جو سوال ہوا اور جتنے استعجاب ظاہر کیا وہ کسیقدر ٹھیک تھا۔ انہوں نے کہا کہ لوکل گورنمنٹ نے تسلیم کیا کہ اس امر کے خیال کرنے میں غلطی ہو گئی کہ ۲ مئی کو اتوار ہے اور اس لئے یہ نہیں سوچا گیا کہ گورنمنٹ ہند کا جواب آنے پر دیر تو نہیں لگیگی لفٹننٹ گورنر کا عملدرآمد ضابطہ کے موافق تھا تاہم مسٹر موریلے نے کہا کہ میری یہ رائے ہے کہ لوکل گورنمنٹ کو خیال رکھنا چاہئے تھا کہ عرضداشت روانہ کرنے کا مقصد پھانسی کو ملتوی نکرنے سے فوت نہو جائے گو گورنمنٹ ہند کو شک نہیں ہے کہ ملزم کا جرم اور سزا درست اور مناسب تھی۔ مسٹر موریلے نے فرمایا کہ کارروائی میں غلطی ضرور ہوئی ہے اور مجھے افسوس ہے کہ یہ کارروائی انڈین سول سروس کے سرکاری فرائض کے اعلیٰ درجہ سے گری ہوئی ہے جسکو اس نے بہت سی نسلوں سے نمایاں شان کے ساتھ قایم رکھا تھا۔

## ایران میں بدامنی

طہران سے تار آئی ہے کہ دار العلوم دینیات کا ایک عالم بالزام سڈیشن قید کیا گیا تھا طلبائے دینیات حملہ کرکے جبراً اس کو چھڑا لے گئے۔ پہرہ کی فوج نے بہت طالب علموں کو ہلاک و مجروح کیا۔ اس واقعہ سے بڑی بے چینی پایہ تخت میں پھیلی ہوئی ہے۔ علماء مطالبہ کرتے ہیں کہ جو شاہی وعدے اصلاح طرز گورنمنٹ کے کئے گئے ہیں وہ پورے کئے جائیں۔ ۱۳ ماہحال کو طلباء اور دیگر انقلاب پسندوں کا فوج سے مقابلہ ہوا۔ ۱۲ بلوائی اور دو سپاہی اس ہنگامہ میں ہلاک ہوئے۔

## لائٹ

لاہور سے ایک اور روزانہ انگریزی اخبار بابو بی سی رائے اور بابو کے۔ پی۔ چٹرجی کی زیر ایڈیٹری ۲ ماہحال سے شایع ہونا شروع ہوا ہے کہ اس کے چھ نمبر ہماری نظر سے گذرے ہیں۔ اخبار ہر ایک اعتبار سے دلچسپ اور قابل قدر ہے وہ ضرور ٹربیون کا مقابلہ لیگا۔ لائٹ کی کامیابی میں بہت کم شبہہ ہے کیونکہ پانچ چھ سو سے زیادہ خریدار اس کے جاری ہونے سے پہلے آمادگی خریداری ظاہر کر چکے تھے نئے اخباروں کے جاری ہونے سے بعض لوگ اس خیال سے گھبراتے ہیں کہ قدیم اخباروں کی اشاعت کو صدمہ پہنچیگا مگر ہمارے نزدیک یہ ایک وہم ہے اخبار جتنے زیادہ ہوں اسی قدر اچھا ہے کیونکہ مقابلہ کے تنگ میدان میں آکر ہی قابلیت کا جوہر کھلتا ہے اور ہر ایک حریف کو پورا زور لگانا پڑتا ہے اور اس کشمکش میں جرنلزم کو ترقی ہوتی ہے۔ لائٹ کے لئے ہم ہر ایک کامیابی کے خواہاں ہیں اور ہماری آرزو ہے کہ وہ بہت جلد پنجاب کے کثیر الاشاعت نامور اخباروں کے زمرہ میں شامل ہو جائے۔

## مزدوروں کے ہمدرد

صوبجات متحدہ کے کارخانوں اور ملوں کے متعلق رپورٹ کرتے ہوئے مسٹر واش سپیشل انسپکٹر اس امر کی سخت شکایت کرتے ہیں کہ ان کارخانوں میں تمام دن کاریگروں سے کام لیا جاتا ہے۔ کوٹن ملز کی آب و ہوا میں رہکر صبح سے لیکر شام کے ۸ بجے تک لگاتار کام کرنا جبکہ دوپہر کو صرف آدہ گھنٹہ کی مہلت ملتی ہے تندرستی کے لئے کس قدر

مضر ہے۔ مسٹر واش کی رائے میں بغیر قانون کے گھنٹوں میں کمی نہیں ہوگی یا دوسرا علاج یہ ہے کہ مزدور انکار کرکے کام بند کردیا کریں اور پھر مجبور ہوکر مالکان نرکام کے گھنٹے مقرر کرنے کی گورنمنٹ سے خود درخواست کرینگے۔ کاریگروں اور مزدوروں کو مسٹر واش کی ہمدردی کا احسانمند ہونا چاہئے مگر ان کے اصلی مرہون منت اور سچے شکرگذار یا نجیسٹر کے مالکان کارخانجات ہونگے کیونکہ اس تحریک کا اصلی فائدہ انہیں کو پہنچیگا

---

**ریلوے مسافروں** کی حفاظت کے لئے ریلوے بورڈ نے تمام لوکل گورنمنٹوں کو اطلاع دی ہے کہ عنقریب ریل گاڑیاں میں ایک ایسا آلہ لگایا جائیگا کہ کسی خطرہ کے پیش آنے پر مسافر گارڈ اور ڈرائیور کو اطلاع دیسکیں۔ تاکہ ٹرین ٹھہرائی جائے یہ ایک زنجیر ہوگی جو تمام گاڑیوں کے اندر کی طرف لگی رہیگی اس کے کھینچنے پر ادہر تو گارڈ اور ڈرائیور کو خبر ہوجائیگی اور اس کے ساتھ ہی جس گاڑی سے زنجیر کھینچی گئی ہے اس کے باہر ایک تختی عمودی شکل میں نمودار ہوگی سردست نارتھ ویسٹرن سادہ دہ ریلکھنڈ اور ایسٹرن بنگال ریلوے کی نوتعمیر گاڑیوں اور زیر مرمت گاڑیوں میں اس آلہ کے لگانے کا انتظام کیا جائیگا اور رفتہ رفتہ تمام لائینوں میں۔ شکر ہے کہ تھرڈ کلاس کی گاڑیاں بھی اس نہایت ضروری آلہ سے محروم نہیں رہینگی۔

---

**مہارانی صاحبہ** میسور نے دو مدراسی لیڈیوں مسز۔ رکمنائل اور مسز رنگم بل کو خلعت ہائے فاخرہ عطا کرنے کی غرض سے دربار منعقد فرمایا۔ ہردو لیڈیز نے باوجودیکہ انکی شادی ہوچکی ہے اپنی تعلیم کو جاری رکھا اور امسال مدراس یونیورسٹی کا امتحان۔ بی۔ اے پاس کیا۔ خلعت میں ایک ایک طلائی ہار مرصع بالماس قیمتی ایک ایک ہزار روپیہ اور ایک ایک ساڑی قیمتی ڈیڑہ ڈیڑہ سو روپیہ شامل تھی۔ اس بخشش اور قدردانی سے ظاہر ہے کہ ہر ہائنس مہارانی صاحبہ میسور کو تعلیم نسوان میں کس قدر دلچسپی حاصل ہے ❖

---

**میڈیکل کالج لاہور**۔ عام خیال یہ تھا اور قیاس بھی یہی چاہتا تھا کہ سپیشل اسسٹنٹ کلاس میڈیکل کالج لاہور کا معاملہ مناسب طور پر طے ہوگیا ہوگا لیکن ہمیں یہ معلوم کرکے افسوس ہوا کہ حکام نے جیسا کہ چاہئے تھا چشم پوشی سے کام نہیں لیا۔

مسٹملہ ۲۶۳ طلباء کی پانچ وظایف سے محروم کردئیے گئے اور ۱۹ کو اس عذر پر کہ وہ سٹرائک ئے سرغنہ تھے کالج میں داخل نہیں کیا کسی عام ناراضی کے اظہار اور ایجیٹیشن کے اصل اسباب بیان کرنے کا سرکاری طریقہ عموماً یہی رہا ہے کہ چند خاص شخصوں کو شورش کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے اس کے معنے یہ ہوسکتے ہیں کہ ۲۶۳ طالب علم جو مذہب۔ قومیت۔ اور سکونت میں مختلف ہیں ان ۱۹ اہم جماعتوں کے کہنے سے سٹرائک پر آمادہ ہوئے اور اپنی تعلیم کا نقصان کرتے رہے۔ اگر سچ مچ وہ ۱۹ سرغنہ ایسا زبردست انفلوئینس رکھنے والے ہیں جو اپنے ہم جنسوں کی ایک بڑی جماعت پر حکومت کرسکتے ہیں تو قابل قدر لیڈر ہیں کیا یہ اسکا مطلب ہے کہ طلباء کو دراصل کوئی شکایت نہیں تھی انہوں نے محض ان ۱۹ سرغناؤں کے بہکانے سے سٹرائک کیا۔ خواہ سرکاری حلقوں میں یہ معنے لگائے گئے ہوں لیکن عام رائے اس کے قبول کرنے کو تیار نہیں ہے۔ ۲۶۰ نوجوان ایکدم پاگل نہیں ہوسکتے ضرور ان کو سخت تکلیفیں پہنچی ہونگی کہ جن کی وجہ سے وہ انتہائی سٹیپ لینے پر تیار ہوئے۔ میڈیکل کالج حکام کو ان سے انتقام نہیں لینا چاہئے بلکہ شاگردوں کے ساتھ شفقت اور مہربانی کے برتاؤ کی پبلک ان سے متوقع ہے۔

---

**ہرجانہ کی نالش**۔ بیریسال میں پراونشل کانفرنس کا اجلاس منتشر کرنے کے متعلق سب جج بیریسال کی عدالت میں بابو سریندرو ناتھ بینرجی اور دیگر کارکنان کانفرنس کی طرف سے ۱۰۵۰۰ روپیہ ہرجانہ کا دعویٰ مسٹر ایمرسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور مسٹر کمپ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے خلاف دائر کیا گیا ہے۔

فوجداری میں حکام بیریسال نے زک اٹھائی ہے دیوانی مقدمہ کی روئداد اور بھی دلچسپ ہوگی۔ ظاہر ہے کہ یہ مقدمہ بھی ہائیکورٹ تک ضرور جائیگا۔

---

**پبلک جلسہ میں مداخلت**۔ باوجود مسٹر مورلے کی صاف ہدایتوں کے کہ پبلک جلسوں کی آزادی میں خلل نہ ڈالا جائے۔ مشرقی بنگال میں۔ سر۔ بی۔ فلر کے ماتحت افسر اسی روش پر قائم ہیں جس کے لئے ہائیکورٹ افسران بیریسال کی بے ضابطگیوں پر سخت نکتہ چینی کرچکی ہے۔

چاندپور میں مسلمانوں کا ایک جلسہ تھا جس میں ڈاکٹر عبدالغفور تقریر کرنے والے تھے مجسٹریٹ نے ڈاکٹر عبدالغفور کو حکماً تقریر کرنے سے منع کردیا اور منادی کرادی کہ یہاں پبلک جلسوں کی اجازت نہیں ہے۔

اس کے متعلق کلکتہ میں اہل اسلام کا بڑا بھاری جلسہ ہوا اور مجسٹریٹ چاندپور کی زبردستی کی ملامت کی گئی اور گورنمنٹ ہند کو عرضداشت بھیجی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجسٹریٹ چاندپور نے ایک اعلان شایع کیا۔

---

**سرکاری اعلان**۔ امتحان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنران پنجاب کے تقرر بذریعہ مقابلہ کے قواعد مشتہرہ ہمراہ اشتہار گورنمنٹ پنجاب نمبر ۱۴۹۱۔ مورخہ ۲۵ جون ۱۹۰۶ء کے قواعد ۲۵ و ۳۰ بموجب اشتہار ہذا کے ذریعہ سے مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگلے امتحان میں جو لاہور میں یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء کو بروز دوشنبہ اور اس کے اگلے ایام میں ہوگا زیر شرائط مندرجہ قواعد مذکور مقابلہ سے مقرر کرنے کے لئے دو آسامیاں خالی ہونگی امید ہے۔

۲۔ جیسا کہ اشتہار نمبر ۲۳۱۔ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء میں بیان کیا گیا ہے صرف ان امیدواروں کو آئندہ امتحان میں شامل ہونے کی اجازت دیجائیگی جنہوں نے قاعدہ ۱۳۔ قواعد مذکورہ بالا کے بموجب سٹینڈنگ میڈیکل بورڈ لاہور سے ۶۔ اپریل ۱۹۰۶ء کو سرکاری ملازمت کے قابل ہونے کا ایک خاص سارٹیفکیٹ حاصل کرلیا ہو۔ ایسے امیدواروں کو لازم ہے کہ اپنے امتحان میں شامل ہونے کے ارادہ کی اطلاع ۱۵ ستمبر ۱۹۰۶ء تک اس قسمت کے صاحب کمشنر کو جس میں کہ وہ رہتے ہیں کریں اور اس کے ساتھ ہی اختیاری مضامین جو وہ لینا چاہتے ہوں لکھدیں۔ رقم فیس مجوزہ قاعدہ ۲۳ کے لئے رسید خزانہ بھی اطلاع مذکورہ بالا کے ہمراہ بھیجنی چاہئے۔ رسید خزانہ مذکور کو صاحب کمشنر حسب قاعدہ ۳۳۔ امتحان کے اول روز پیش کرنے کے لئے امیدوار کو واپس کردینگے۔

---

**بیرسٹر پر جعلسازی کا الزام**۔ کلکتہ میں بعدالت چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ مسٹر ظہیرالدین احمد بیرسٹر ایٹ لا کا چالان پیش ہوا۔ الزام یہ ہے کہ ملزم نے مسٹر سین گپتا بیرسٹر کی طرف سے ایک چٹھی بنگال بینک کو لکھکر ایک چک بک حاصل کی اور دریافت کیا کہ ہمارا (یعنے مسٹر گپتا کا) کس قدر روپیہ جمع ہے بینک والوں نے چک بک تو مسٹر احمد کے ملازم کو دیدی مگر روپیہ کے بقایا کے متعلق جواب چٹھی میں دیا جو لازمی طور پر مسٹر گپتا کے پاس پہنچی مسٹر گپتا نے

# عالم کا فوٹو

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب گوالیار شملہ تشریف لائے ہیں۔

ولایت سے افسوسناک خبر آئی ہے کہ لیڈی کرزن صاحبہ چل بسیں۔

آنریبل ڈاکٹر اسوتوش مکرجی جو ہائی کورٹ کلکتہ کے قائمقام جج مقرر ہوئے مستقل کئے گئے۔

آنریبل مسٹر جی سی ایچ مینجر نارتھ ویسٹرن ریلوے یکم اگست سے ۳ ماہ کی رخصت پر جاتے ہیں۔ کرنل کولی ڈپٹی مینجر ان کے قائمقام ہوں گے۔

سر فرانسس میکلین ۵ اگست کو رخصت سے واپس آکر جسٹس مار مب گھوش کو عہدہ چیف جسٹس بنگال سے سبکدوش کرینگے

کلکتہ میں ایک یوروپین گزیٹڈ آفیسر نشہ شراب میں بدمست بازار میں لڑکھڑاتا پھرتا تھا۔ تھانے میں پکڑے گئے۔ پولیس کمشنر نے اُس کو پہچان کر چھوڑ دیا۔

شملہ کالکا ریلوے پر اب ٹرینوں کی آمد و رفت جاری ہے لیکن جہاں لائن کی مرمت ہوئی ہے وہاں نہایت سست رفتاری سے ٹرین چلائی جاتی ہے۔

مزید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ چوہوں کے پسو جو طاعون پھیلاتے ہیں کسی چیز سے نہیں مرتے مگر مٹی کے تیل کی پچکاری سے بمبئی میں ایک سال کے اندر ۳ لاکھ چوہے مارے گئے ہیں۔ معلوم ہوا کہ ایک چوہیا سال بھر میں پچاس بچے دیتی ہے۔

کالا آزار کی مہلک وبا آسام میں کم ہو رہی ہے سال گزشتہ میں اس مرض سے صرف ۳۰۳ موتیں واقع ہوئیں۔

گورنمنٹ ہند نے ۴½ کروڑ روپیہ ۳½ فیصدی شرح سود سے قرض لینے کا اعلان دیا ہے۔ ۱۴ جولائی تک درخواستیں لیجائینگی۔

ہز آنر سر ایل ہیئر لفٹننٹ گورنر مشرقی بنگال و آسام آجکل میرٹھ اسپتال میں ہیں اور تقسیم تقاوی کے انتظام کو ملاحظہ کر رہے ہیں

جھانسی سکندرآباد اور گرد و نواح میں ہیضہ ترقی پر ہے۔

چیرا پونجی میں ۷ روز کے اندر ۱۰۶½ انچ بارش ہوئی یعنی ۱۵ انچ روزانہ کی اوسط سے۔ اس مقام پر ہمیشہ اسی طرح بارش ہوتی ہے

افغانستان میں امسال فصل بہت عمدہ ہوئی ہے اسی طرح سرحدی علاقوں میں۔

فرگسن کالج پونا کے پروفیسر سائنس مسٹر کانتی کار کو ایک سائنس کا تجربہ دکھلاتے ہوئے سخت حادثہ پیش آیا۔ گیس کی نلی کے پھٹ جانے سے پروفیسر مذکور اور ایک طالب علم کے ہاتھ اور منہ جھلس گئے۔

لاہور آریہ سماج کی طرف سے دو ممبر مشرقی بنگال میں قحط زدگان کی دستگیری کے لئے گئے ہیں۔

کلکتہ میں ایک لڑکے کا چالان کیا گیا تھا کہ اس نے پولیس کے کام میں خلل ڈالا۔ اور بندے ماترم کے نعرے سے لوگوں کو جمع کر لیا۔ عدالت نے ملزم کو رہا کرتے ہوئے کہا کہ پولیس کا قصور ہے۔

لاہور کے عجائب خانہ میں تمام وائسرایان ہند کی تصویریں رکھی جائینگی۔

کلکتہ کے قریب علی پور میں مٹیا برج کے چند اہل شیعہ نے حضرت عمرؓ کا بت بنایا اور تبرہ کے بعد بت پر لاٹھیوں اور چاقوؤں سے حملہ کیا۔ پولیس نے موقع پر پہنچکر پانچ ملزموں کو جن میں ایک عورت بھی گرفتار کیا ہے کیونکہ سنیوں میں جوش پھیلنے لگا تھا اور بلوہ ہونے کا خوف تھا۔

مہاراجہ بڑودہ دوارکا میں سمندر سے موتی نکالنے کا کام جاری کرنے کی فکر میں ہیں۔

مہاراجہ کپورتھلہ نے جدید محل کی تعمیر قریب الاختتام ہے جسکو چار انگلستان کے کاریگر تکمیل کو پہنچا رہے ہیں

مسٹر راجن جبیٹ سیمسٹر رنگار ہونے کا اعزاز حاصل ہی کیا ہے دامسال امتحان سول سروس میں شامل ہوگا۔

گورنمنٹ ہند سال رواں میں ۲۰ لاکھ روپیہ لوئر جہلم کی تعمیر نہر پر ۳۰ لاکھ اپر جہلم پر ۴۶½ لاکھ اپر چناب پر اور ۳ لاکھ پہاڑ پور کی نہر پر صرف کریگی۔

جس بارش سے شملہ کی ریل کی سڑک کو نقصان پہنچا اگر وہ نہ ہوتی تو اہالیان شملہ کو دو ہفتہ بعد پینے کو پانی نہ ملتا کیونکہ واٹر ورکس کا ذخیرہ آب ختم ہونے والا تھا۔

سری نگر میں ۱۵ اساڑھ کو آندھی کا ایک سخت طوفان آیا۔ اس کے ساتھ ہی آگ لگی جس سے ۱۰۰ مکان اور سات پل جل گئے

خواہ ہے کہ مسٹر رومیش چندر دت ولایت میں انڈیا کونسل کے ممبر مقرر کئے جائینگے۔

کلکتہ کا اخبار انگلشمین ۲½ لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے ایک مشترکہ سرمایہ کی کمپنی کے زیر اہتمام ہو گیا ہے۔

کلکتہ کی نیشنل کونسل کو راجہ برجیندر کشور چودہری نے ۵ لاکھ کی جائداد دیدی ہے۔ اور سبودہ چندر ملک نے بھی ایک لاکھ روپیہ عنایت کیا ہے۔

مرشدآباد میں ایک عورت چڑیل سمجھکر جلادی گئی تھی جو شفاخانہ میں مرگئی۔ ایک عامل ماخوذ ہے۔

شیخ محمد حسین آکسفورڈ یونیورسٹی میں عربی زبان کے لیکچرار مقرر ہوئے۔

پیرزادہ محمد حسین ایم۔ اے ہائی کورٹ جموں کے جج مقرر ہوئے

بمبئی میں حکم دیا گیا کہ کوئی شخص ۱۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے زیادہ موٹر کار نہ چلائے۔

پرنسپل علیگڈھ کالج نے علیگڈھ میں آنریبل پنڈت مدن موہن مالویہ کے لیکچر میں طلبائے کالج کو جانے کی اجازت نہ دی۔ لیکچر ہندو اور مسلمانوں کے تعلقات پر تھا۔

ہفتہ مختتمہ ۲ جولائی میں طاعون سے ۶۳۵ موتیں ہوئیں احاطہ بمبئی میں ۲۰۶۔ پنجاب میں ۱۴۷ برہما میں ۲۴۴ میسور میں ۱۰۔ وسط ہند میں ایک۔ بنگال میں ۳۔ صوبجات متحدہ میں ۵۔ مدراس میں ۳۔

مہاراجہ بیکانیر چہارشنبہ گزشتہ کو رونق افروز شملہ ہوئے

مہاراجہ بنارس ۱۵ اگست میں پنجاب کی سیاحت کو آتے ہیں پشاور اور کشمیر بھی تشریف لیجائینگے۔

۱۷ اساڑھ کو سرکار حضور مہاراجہ کشمیر کی سالگرہ تھی عالیشان دربار ہوا جس میں تمام اہلکار اور رئیسوں نے نذریں پیش کیں اسی روز سری نگر میں ہندو کالج کا بنیادی پتھر نصب کیا گیا جسکا نام سری پرتاپ کالج رکھا گیا ہے مسز اینی بیسنٹ نے اس موقعہ پر نہایت پُر اثر تقریر کی

برٹش مشرقی افریقہ میں ایک لیجسلیٹو کونسل قایم کیجائیگی جس میں غیر سرکاری ممبر بھی شامل ہونگے۔

گورنمنٹ روس نے درخواست کی کہ پرنس سپرہ سوال روس پر نہ آئے کیونکہ وہاں امن کا اعتبار نہیں ممکن ہے کہ کوئی حادثہ واقع ہوجائے۔ اس لئے انگلستان نے ارادہ ترک کر دیا۔

پارلیمنٹ روس کے ۱۵ ممبر لنڈن میں اظہار دوستی کے لئے آنے والے ہیں۔

نپال میں زولو ونکی بغاوت کا خاتمہ ہوا۔ لیکن نٹالی فوج کے کافروں نے جو باغیوں کے ہلاک کرنے میں وحشیانہ برتاؤ کیا اور بمباٹا کی نعش کی بے حرمتی کی اس پر لنڈن میں سنسنی پھیلی ہے گورنمنٹ نٹال بمباٹا کے سر کاٹنے اور اُسکی تشہیر کو تسلیم کرتی ہے تاکہ وہ شناخت کیا جاسکے مگر کہتی ہے کہ باقی تمام جنگل کارروائی بڑی انسانیت کے ساتھ ہوئی ہے۔

# ملٹری دنیا

**ولایت میں فوجی تخفیف** - مسٹر ہالڈین وزیر جنگ کی سکیم یہ ہے کہ ۲۰ ہزار فوج کم کیجائے - لیکن باقی فوج کی قابلیت میں ۵۰ فیصدی کا اضافہ ہو جائے اور زیادہ تر ملیشیا اور لوکل افواج پر بھروسہ کیا گیا ہے جس سے بروقت ضرورت ۲ لاکھ ریگولر فوج فوراً مہیا ہو سکے - ۱۳ جولائی کو مسٹر ہالڈین نے پارلیمنٹ میں اپنی سکیم پیش کی - اُنہوں نے کہا کہ فوجی اخراجات کی کمی میں انگلستان کو پیشدستی کرنی چاہئے - ۸ بٹالین پروجات میں اور تین انگلستان میں کم کی جاسکتی ہیں - تجویز ہے کہ سپلائی اور ٹرینسپورٹ کا کام ملیشیا کے سپرد کیا جائے جو ابتک ریگولر فوج کرتی رہی ہے اور جس میں بہت خرچ ہوتا ہے - صرف ۳۰ فیلڈ باٹریاں رکھی جائینگی - باقی باٹریاں ملیشیا کی تعلیم کے لئے کم سے کم پیمانہ پر رہینگی لیکن یہی باٹریاں جنگ کے وقت پورے ۶ توپوں کی باٹریوں میں بنا دی جایا کرینگی - کسی مہم کے ابتدائی مہینوں میں معرج مہم کے لئے ملیشیا سے امداد لیجایا کریگی - ریگولر اور ملیشیا کی تعداد بڑھانے میں بڑا خرچ ہوگا اس لئے ہوم ڈیفنس کے لئے یومنری اور والنٹیروں پر بھروسہ کرنا چاہئے - تجویز ہے کہ لارڈ لفٹنٹوں کے ماتحت کونٹی ایسوسی ایشن قایم کیجائیں تاکہ وہ یومنری اور والنٹیر فوج کی نگرانی اور انتظام رکھیں ان انجمنوں کو گورنمنٹ سے سالانہ یکمشت رقم ملا کریگی - توپخانہ کے علاوہ آٹھ بٹالین انفنٹری فوج کی کم کیجائینگی یعنی نارتھمبرلینڈ وارکشائر - مانچسٹر اور لنکاشائر فیوسلرز کی تیسری اور چوتھی بٹالینیں -

مسٹر ہالڈین نے اس بات پر زور دیا کہ ہمکو ہندوستان اور نوآبادیوں کی فوج کو تقویت دینے کے لئے انگلینڈ میں فوج رکھنے کی ضرورت ہے - نہ صرف بیرونی حملہ کے روکنے کے لئے بلکہ ہندوستان میں امن قایم رکھنے کے واسطے - اُنہوں نے کہا کہ اس خیال سے کہ خدانخواستہ کبھی ہندوستان کی سرحد پر ضرورت پیش آئے ہمیں ولایت کی فوج کو ہندوستان کی فوج کے مواقف رکھنا چاہئے کیونکہ ان دونوں کو ایکساتھ کام دینا ہوگا - اُنہوں نے کہا کہ نو بٹالینیں جنوبی افریقہ سے دو مالٹا سے اور ایک جبرالٹر سے اور ایک سیلون سے سنگاپور بھیجی جائینگی

انفنٹری اور کیولری کے لئے میعاد ملازمت سات سال کلر کے ساتھ اور ۵ سال ریزرو کے لئے ہوگی -

اعتراضات

مسٹر آرنولڈ فورسٹر سابق وزیر جنگ نے کہا کہ یہ بہتر ہوگا کہ جدید فوج ضمیمہ اس سے پہلے بنائی جائے کہ ریگولر توڑی جائے اور یہ ناممکن ہے کہ ملیشیا فوج کو ایسا تیار کیا جاسکے جو جنگ کے وقت ریگولر فوج کی کمک کا کام دیسکے - سر چارلس ڈایک نے کہا کہ ہمیں تو اس سکیم میں کوئی کفایت شعاری نظر نہیں آتی اور مقامی افواج پر کونٹی کونسلوں کو اختیار دینے کی تجویز کی مخالفت کی - اُنہوں نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ دو قسم کی فوجیں جن میں تخفیف کا ارادہ ہے وہ ہیں جنہوں نے جنگ کے وقت کارہائے نمایاں سرانجام دئے ہیں -

مسٹر بالفور سابق وزیر اعظم نے فرمایا کہ خواب کی باتوں پر بحث کرنا تضیع اوقات ہے کیونکہ یہ خیالی پلاؤ کبھی عملی صورت اختیار نہیں کرینگے -

مسٹر ہالڈین نے معترضین کے جواب میں کہا کہ ہر شخص کو خوش کرنا ناممکن ہے - اور خواہ کچھ ہو ہم اپنی سکیم پر قایم رہینگے -

سر ہنری کیمبل بینرمین نے مسٹر ہالڈین کی تجاویز پر موسم خزاں میں پارلیمنٹ کو بحث کا موقع دینے کا وعدہ کیا لیکن یہ اقرار کرنے سے انکار کیا کہ بحث ہو جانے سے پہلے ان تجاویز پر عملدرآمد شروع نہیں ہوگا -

مسٹر براڈرک نے ٹائمز کو ایک چٹھی میں لکھا ہے کہ مسٹر ہالڈین ان لوگوں کے کہنے پر چل رہے ہیں جو تخفیف کے حامی ہیں بلا خیال اس کے کہ نتیجہ کیا ہوگا - اس لئے ۲۰ ہزار چیدہ فوج گھٹائی جاتی ہے جبکہ مقامی افواج کا وجود ابھی تک موہوم ہے -

اخبار ٹیلیگراف کا ملٹری نامہ نگار خیال کرتا ہے کہ مسٹر ہالڈین ہندوستان کی گورہ فوج کے لئے ریکروٹوں کی تعلیم و تربیت کے واسطے ہندوستان کے خزانہ پر ایک بڑی رقم عائد کرینگے - یہ تو ہمیں پہلے ہی اُمید تھی کہ خواہ فوجی تخفیف ہو یا اضافہ ہندوستان ضرور گھاٹے میں رہیگا -

---

**روس کی بدامنی** - سباسٹپول میں نائب امیر البحر چخنین سباسٹپول کے بیڑہ جہازات کے کمانڈنٹ پر ایک ملاح نے حملہ کیا - نائب امیر البحر سخت زخمی ہوا گولی اس کے سینے میں لگی تھی اُسے شفاخانہ میں لے گئے جہاں دوسرے روز صبح کو فوت ہو گیا - قاتل گرفتار ہو گیا

وارسا میں بڑی گھبراہٹ اور پریشانی پھیلی ہوئی ہے - بلوہ اور قتل عام کی افواہیں مشہور تھیں ۲۰ ہزار یہودی جن میں بہت سی عورتیں اور بچے بھی شامل تھے شہر سے بھاگ گئے - لیکن جب بلوہ وغیرہ کچھ نہوا تو دوسرے روز سے اہل یہود واپس آنے لگے -

صوبہ وبرونیز میں شرابی کاشتکاروں کے گروہ بے تحاشا قتل اور غارتگری اور لوٹ مار کر رہے ہیں - دیہات کو پھونکتے - مویشیوں کو قتل کرتے اور فصلوں کو غارت کر رہے ہیں - اور زمیندار بیچارے جان کے خوف سے بھاگ رہے ہیں -

پیٹرہاف کے پارک میں جنرل کازلوف چہل قدمی کر رہا تھا کہ کسی شخص نے گولی سے اس کا کام تمام کیا - قاتل نے ان کو جنرل ٹریپوف سمجھکر نشانہ بنایا - قاتل ماخوذ ہے -

باکو میں پھر سٹرائک ہوا ہے - شہر میں تہلکہ پڑا ہے - پولیس ڈیوٹی سرانجام دینے سے انکار کرتی ہے - تجھنی نوگروڈ میں آتش زدگی سے ۲۷۵ مکان اور کئی ایک گودام ۲ گھنٹہ کے اندر جل گئے -

سلطنت کی کونسل نے گورنمنٹ روس کی قحط ریلیف کی تجاویز کو منظور کیا اور پارلیمنٹ کا مسودہ قانون پاس کیا اور ۱۰ ملین روبل ریلیف کے لئے منظور کئے -

سینٹ پیٹرزبرگ کی پولیس نے کام بند کر دیا ہے اور بازاروں میں کوچ کرتے ہوئے اپنے ہم جنسوں کو کام چھوڑنے پر مجبور کرتے ہیں - ان کا کوئی پولیٹیکل مقصد نہیں ہے بلکہ تنخواہ وغیرہ کے متعلق شکایت ہے - فوج میں ناراضی کے متعلق وار آفس نے جنرل پالوف کو تحقیقات کرنے کے لئے کمیشن مقرر کیا ہے -

لندن کے اخبار ٹریبیون کو پایہ تخت روس سے ایک تار خبر ملی ہے کہ روسی وزارت مستعفی ہو گئی مگر اس خبر کی ابھی تک تصدیق نہیں ہوئی -

---

**ڈریفس کے ساتھ انصاف** - چند سال ہوئے فرانس میں ایک ملٹری آفیسر کپتان ڈریفس پر اس شبہ میں مقدمہ قایم کیا گیا تھا کہ اس نے اپنے ملک کی قلعہ بندیوں کے نقشے اور راز غیر ممالک جرمنی کے ہاتھ بیچ دئے ہیں - اس پر بڑا طوفان برپا ہوا - ڈریفس کو جلا وطن کر کے ایک جزیرہ میں قید کیا گیا جہاں اس کو بڑی اذیت دیجاتی تھی - آخر چند لوگ ڈریفس کے طرفدار کھڑے ہوئے اور اس معاملہ پر اس قدر شورش پھیلی کہ کئی سال تک بجز اس کے فرانس کے اخباروں میں اور کسی بات کا ذکر نہ تھا - ملک میں جتھے بن گئے

کبھی یہ مقدمہ ہوا بہت سے فوجی افسر اس پر مصیبت کا شکار ہوئے۔ بہت سی دشمنہ بندیاں اور بلوے اور فساد ہوئے عام لوگوں سے لیکر وزرا اور پارلیمنٹ میں پارٹی فیلنگ پھیل گیا۔ آخر تحقیقات در تحقیقات کے بعد ڈریفس بے قصور پایا گیا۔ عدہ رہا ہوا۔ پھر بھی بار بار مقدمہ کے دوبارہ چھڑنے کا اندیشہ رہا۔ آخر کار فرانس کی سب سے بڑی عدالت نے ۱۹۰۶ء میں بحال کو بغیر ازسرنو تحقیقات کرنے کے ڈریفس کو بالکل بے قصور ٹھہرایا۔ کپتان ڈریفس کو میجر کے رینک پر ترقی دیگئی ہے اور پکارٹ کو بریگیڈیر جنرل بنایا گیا ہے۔ اس کو لیجن آف آنر کا اعزاز بھی دیا گیا ہے جس وقت ۱۹۰۶ء بحال کو پارلیمنٹ میں کپتان ڈریفس اور کرنل پکوارٹ کی ترقی کا مسودہ قانون پیش ہوا تو پارلیمنٹ میں عجیب منظر پیش آیا۔ ایم پریسنس نے مطالبہ کیا کہ ان افسروں کو سزا دیجائے جنہوں نے ڈریفس کے خلاف سازش کی تھی۔ ایم پگلیس نے گورنمنٹ کو بزدل اور نالائق کہا۔ نائب وزیر معاملات خارجیہ نے اس کے منہ پر طمانچہ لگایا جس پر بڑا شور و غل ہوا اور پریسیڈنٹ نے اجلاس بند کردیا۔ اسی واقعہ کی وجہ سے ایم پگلیس اور ایم سرانٹ کے دوئیل ہوئے جس میں تلوار کی نوک لگی اور اس کی حالت نازک بیان کی گئی تھی۔ پارلیمنٹ فرانس نے کثرت رائے کے ساتھ ڈریفس اور پکوارٹ کی بحالی اور ترقی کا قانون پاس کیا لیکن ڈریفس کے مخالفین افسروں کو سزا دینے سے انکار کیا۔ میجر ڈریفس توپخانہ کی نمبر ۱۲ باٹری میں تعینات کیا گیا ہے اور جنرل پکوارٹ کو بھی ایک کمانڈ تفویض ہوئی ہے۔

---

**پارلیمنٹ انگلستان** کے ان ممبروں کا جو فوج سے تعلق رکھتے تھے ایک جلسہ ہوا جس میں ریزولیشن پاس ہوا کہ لنگ بٹالین کی سسٹم موقوف کی جائے اور ہندوستان اور دوسری جگہ فوجی سپاہیوں کو عام لوگوں کے سامنے پھانسی نہ دیجایا کرے۔

---

**مصر میں اضافہ فوج** - سر ایڈورڈ گرے نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ مصر میں بےچینی کے متعلق جو ہم نے بیان کیا تھا وہ محض خیالی بات نہ تھی بلکہ کئی مہینوں سے اعلیٰ حاکم مصر کی خفیہ رپورٹیں آرہی تھیں کہ سرکشی کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ دوسرے روز فارن آفس سے ایک بلو بک ترکی و مصر کے سرحدی تنازعہ کے متعلق شایع ہوئی۔ لارڈ کرامر نے ٹائمز کے ایڈیٹر کو ۱۴ اپریل کو ایک ڈسپیچ بھیجی تھی جس میں درج ہے کہ نہر سویز کی طرف ترکوں کے بڑھنے یا مصر پر حملہ کرنے کا سردست کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن ممکن ہے کہ مصر میں مذہبی جوش کے ابھارنے کی غرض سے کوئی چھاپہ مارا جائے۔ اس قسم کا چھاپہ چونکہ بہت دلیری سے ہوتا اور شکست کھانا حملہ آوروں کی تباہی کا موجب ہوتا تاہم خطرہ کا گوارا کرنا مناسب نہیں تھا۔ اس لئے ہمارے جنگی جہازوں سے نہر کی حفاظت کا بندوبست کیا۔ مصر کے اسلامی اخباروں کے اثر کے متعلق لارڈ کرامر لکھتے ہیں کہ اخبارات مذکور غلط بیانی کے خطرہ میں پڑنے کی مجال تو نہیں رکھتے لیکن ہماری رائے میں ان اخبارات کو سردست انکے حال پر چھوڑ دینا چاہئے اور وقت پر اور صحیح حالات پر بھروسہ کرنا چاہئے تو اہل مصر کو ان اخبارات کی بیوقوفی معلوم ہوجائے جو مذہبی تعصب پھیلاتے ہیں لیکن اگر اخبارات سنجیدگی سے پبلک کے امن میں مخل ہوں تو گورنمنٹ کا فرض ہوگا کہ ان کو دبایا جائے۔

لارڈ کرامر لکھتے ہیں کہ بہرحال نتیجہ یہ ہے کہ مصر میں انگریزی رہنا مصر کے خرچ پر مستقل طور پر بڑہانی چاہئے۔

آخر میں لارڈ کرامر نے ایک چٹھی بھی بھیجی ہے جو ان کے پاس مصر کے کسی باشندے نے بھیجی ہے جس میں راقم نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔ جو بظاہر کوئی تعلیم یافتہ مصری معلوم ہوتا ہے اس چٹھی میں اُن تمام برکتوں کو تسلیم کیا گیا ہے جو انگریزوں کی بدولت مصر کو حاصل ہوئیں لیکن لکھا ہے کہ اگر تلوار جب ایک دفعہ نیام سے نکل آئی تو پھر پسند کا سوال نہیں رہیگا کہ ہم ٹرکی کو پسند کرتے ہیں یا انگلش کو ہر ایک مسلمان کا دوسرے تمام خیالات کو بالائے طاق رکھکر سلطان المعظم کے لئے سر فروشی کرنا فرض ہو جائیگا۔

---

**بزلی کا جلسہ چاندماری** - بزلی کے سالانہ جلسہ نشانہ بازی میں میگدن کپ کے مقابلہ میں سکاٹلینڈ کے نشانہ بازوں نے ۱۵۴۴ پوائنٹس حاصل کئے۔ انگلینڈ نے ۱۴۲۰۔ کنیڈا نے ۱۳۷۶۔ مالٹے گارڈز نے ۱۳۲۲۔ جرسی نے ۱۲۹۲۔ آئرلینڈ نے ۱۲۸۶۔ صوبہ ارجوالاسنگھ نے ۱۲۴۴ پوائنٹس حاصل کئے۔ کمنیڈا اول نے کولہاپور کپ ۷۲۹ پوائنٹس سے۔ اس میچ میں اہل برطانیہ نے ۷۰۲۔ اہل ہندوستان نے ۷۰۵۔ مالٹے گارڈز نے ۷۰۴ پوائنٹس بنائے۔

الیچو شیلڈ انگلش ونشانہ بازوں نے جیتی۔ اس میچ میں انگلینڈ کے ۱۶۵۸ پوائنٹس آئرلینڈ کے ۱۶۰۲۔ سکاٹلینڈ کے ۱۵۰۵ تھے۔

---

**سپاہی کی تنخواہ** - ایڈیٹر آرمی نیوز کو اسبات کا فخر حاصل ہے کہ اس نے ایک دوسرے فوجی اخبار کو ایڈیٹ کرنے کے زمانہ میں لارڈ رابرٹس صاحب بہادر کی توجہ دیسی سپاہی کی قلیل تنخواہ کی طرف منبذول کی تھی۔ اور لارڈ ممدوح نے اپنی مہربانی سے اس کی گزارش کو شرف قبولیت بخشا اور سپاہی کی تنخواہ میں دو روپیہ کا اضافہ فرمایا تھا اس بات کو مدت ہوگئی اُس وقت میں اور آجکل کے زمانہ میں ضروریات زندگی میں بڑا فرق آگیا ہے۔ اس لئے وہ ترقی نہ ہونے کے برابر ثابت ہوئی ہے کیونکہ اتنے ہی خرچ بڑھ گئے ہیں ہمیں کامل اُمید ہے کہ لارڈ کچنر صاحب بہادر اس حال سے بے خبر نہیں ہیں اور حضور ممدوح ضرور کچھ نہ کچھ تدبیر نکالینگے جس سے دیسی سپاہی کی حالت بہتر ہو۔ اصل بات یہ ہے کہ ہندوستان کے جو لوگ فوج میں بھرتی ہیں وہ روزگار کے خیال سے جنگی ملازمت اختیار نہیں کرتے ہیں بلکہ محض عزت کے خیال سے زیادہ منفعت اور آمدنی کے پیشوں کو چھوڑکر فوج میں نام لکھواتے ہیں۔ محنتی اور جوان آدمی کے لئے آجکل آٹھ دس آنے روز کما لینا کچھ مشکل نہیں ہے ہر ایک قسم کی مزدوری کی اجرت بڑھ گئی ہے۔ عام مزدور بھی ۶ آنے روز بغیر نہیں ملتا ہے۔ ریل پر اسباب اُٹھانے والے قلی بھی دس بارہ آنے روز کما لیتے ہیں لیکن سرکاری فوج میں شامل ہونا اور بادشاہ کا ملازم کہلانا اور فوجی وردی ڈانٹنا ایک ایسے فخر کی بات ہے جس کے لئے گھر کے آرام و آسایش کو چھوڑکر کسانوں کے مضبوط اور ہونہار لڑکے ریکروٹوں میں شامل ہوتے ہیں کیونکہ جنگی ملازم ہونے سے وہ اپنے ہمجنسوں میں عزت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ ہم سچ کہتے ہیں کہ تنخواہ کے خیال سے ہرگز نہیں صرف یہی شوق ہے جس کی وجہ سے ریکروٹ ابھی تک تھوڑے بہت ملتے جاتے ہیں۔ بلکہ ہمارا تو یہ یقین ہے کہ اگر تنخواہ ایک پیسہ بھی نہو تو بھی بہت سے نوجوان فوج میں شامل ہونے کے شایق پائے جاینگے۔ اور یہ شوق گورنمنٹ کے لئے اور خود ہماری جنگجو قوموں کے لئے باعث ناز ہے۔ لیکن اگر گورنمنٹ صرف اتنی مہربانی کرے کہ سپاہی خود اپنے گھر والوں کی خبرگیری کرسکے مگر اپنے ذاتی خرچ کے لئے تو والدین کا دست نگر رہے تو دیسی فوج کے لئے اس کثرت سے ریکروٹ مہیا ہوجایا کریں جس طرح کہ زمانہ

سابق دیئے جاتے تھے جبکہ ہر شے ارزاں تھی - اب تو اعدو پیداوار کا کام بڑھ جانے سے سپاہی کو عمدہ خوراک کھانے اور کپڑے کی بھی بہ زیادہ ضرورت پڑ گئی ہے - جس طرح گورنمنٹ نے پولیسمینوں کے حال پر شفقت کی حالانکہ پولس والوں کو دہری آمدنی بھی کم نہیں ہوتی اسی طرح ہم امید رکھتے ہیں کہ اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ دیسی سپاہی کے اضافہ تنخواہ کے سوال پر غور کیا جائے -

لارڈ کچنر بہادر اپنی میعاد ختم ہونے سے پہلے اگر اس اصلاح کو سرانجام دیجاویں کیونکہ اس میں چند لاکھ روپیہ سے زیادہ کا خرچ نہیں ہے اگر دو روپیہ بھی بڑھائے جائیں تو بمشکل ڈھائی تین لاکھ روپیہ سالانہ درکار ہونگے مگر اس چھوٹی سی رقم سے لئے جس کو گورنمنٹ بآسانی منظور کر سکتی ہے انکا نام نامی اگرچہ اب بھی دنیا میں مشہور ہے مگر تمام باشندگان ہند کے دلوں میں ہمیشہ شکر گذاری کے ساتھ نقش رہیگا - اور ریکروٹوں کی سپلائی پر اس کا بہت اچھا اثر پڑیگا -

سپاہی کے خرچ کا اندازہ حسب ذیل ہے :-

خرچ خوراک ماہواری

آٹا یا چاول ایک سیر روز ۳ روپیہ گھی ایک چھٹانک یومیہ ۲ روپیہ - لکڑی ایک من ۸ر - گوشت و دال و سبزی وغیرہ ۲ر - دودھ - ایکروپیہ ۸ر

دیگر اخراجات

ایمونیشن ۸ر - بلانکنگ ار - موم و صابن چمڑا صاف کرنے کو ۲ر

فوجی کاٹ ماہواری

رائفل کلب - ۲ر - رجمنٹل فنڈ ۲ر - نیم مستری ۴ر سکول ار حجام ۴ر دھوبی ۴ر

میزان کل اخراجات ۸ روپیہ بارہ آنہ -

تنخواہ

۹ روپیہ - الاؤنس گرانی اوسطاً ایکروپیہ آٹھ آنے میزان کل ۱۰ روپیہ ۸ آنے - ظاہر ہے کہ آمدنی اور خرچ کے دونو سرے موجودہ صورت میں برابر نہیں ہوتے - اس لئے ہمیں حضور کمانڈر انچیف کو توجہ دلانے کی ضرورت لاحق ہوئی ہے -

---

۷ - سرایانہ لانسرز جب ماہ فروری میں فیروزپور سے ریلیف پر چلا جائیگا تو اس کی جگہ کوئی رسالہ وہاں نہیں بھیجا جائیگا یعنی فیروزپور کی چھاؤنی میں آیندہ کوئی رسالہ نہیں رہا کریگا -

**آنریری کپتان** - ۱۶ پایونیرز کے صوبیدار میجر سید حسین بہادر بہادر کو ۳۰ جون سے پنشن یاب ہونے پر کپتان کا آنریری رینک عطا ہوا -

---

# پروموشن

۱۸ - انفنٹری - جمعدار امیر خان صاحب بجائے صوبیدار الٰہی بخش خان صاحب پنشن یافتہ یکم فروری ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر ترقییاب ہوئے اور حوالدار عبداللہ خان صاحب جمعدار بنائے گئے -

۳۰ پنجابیز - جمعدار اکیسر سنگھ صاحب بجائے صوبیدار بیر رام صاحب پنشن یافتہ ۱۶ اپریل ۱۹۰۶ء سے صوبیدار مقرر ہوئے -

۴۰ - پٹھانز - صوبیدار شعیب اللہ صاحب بجائے صوبیدار میجر زمان علی صاحب سردار بہادر پنشن یافتہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۶ء سے صوبیدار میجری پر ترقییاب ہوئے اور جمعدار فیض طلب صاحب کو صوبیداری پر اور حوالدار سلطان عالم صاحب کو جمعداری پر تعینات کیا گیا اور حوالدار جہان خان صاحب کو خلق عہدہ پر کرنے کے لئے اسی تاریخ سے جمعدار بنایا گیا

۱۰۹ - انفنٹری - جمعدار بھاگ سنگھ صاحب کو صوبیدار شیخ احمد صاحب پنشن یافتہ کی جگہ ۷ نومبر ۱۹۰۵ء سے صوبیداری پر اور حوالدار سلیمان خان صاحب کو جمعداری پر ترقی دی گئی -

۲۷ - سمپلہ رائفلز - جمعدار الاث ولی اگا نتھا صاحب جو آزمائشاً مقرر ہوئے تھے ۵ جون ۱۹۰۶ء سے مستقل کئے گئے -

انڈین سبارڈینیٹ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ

ہاسپٹل اسسٹنٹ برانچ

بنگال اسٹابلشمنٹ نمبر ۸۲۹ تھرڈ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ رام چندر صاحب کو بتقاضائے ملازمت پوری کرنے اور درجہ کا امتحان پاس کرنے پر ۱۷ اپریل ۱۹۰۵ء سے سکینڈ کلاس میں ترقی دیگئی -

---

# آج کیا خبر ہے؟

ولایت سے افسوسناک تار خبر آئی کہ لیڈی کرزن صاحبہ نے ۱۸ جولائی کی شام کو ۶ بجے ۳۴ منٹ پر دنیا سے رحلت کی - دس روز سے حالت نازک تھی - لارڈ کرزن سے عالمگیر ہمدردی ظاہر کی گئی ہے

نٹال کی پارلیمنٹ میں کافر فوج کے جنگ میں وحشیانہ برتاؤ پر مباحثہ ہوا وزیر ڈیفنس نے الزامات کے صحیح ہونے سے انکار کیا پارلیمنٹ انگلستان میں اس معاملہ کے متعلق جو سوالات ہوئے انکے جواب میں مسٹر ونسٹن چرچل نے بیان کیا کہ بمباٹا کی نعش کے ساتھ جو بدسلوکی ہوئی اس سے نصف بھی شرمناک تھی جیسی کہ جنگ عمدرمان کے بعد مہدی سوڈانی کی نعش کے ساتھ ہوئی تھی -

روس کی خبر ہے کہ کاشتکاروں کی قتل اور غارتگری صوبہ وبرونیز میں ۲۰۰ کوس کے رقبہ تک پھیلی ہوئی ہے -

مصر میں انگریزی فوج بڑھانے کی غرض سے تحقیقات ہو رہی ہے کہ بارکوں میں کس قدر مزید گنجائش ہے -

مصر کے دو اخبار اشتعال بخش کارٹون اور مضامین شایع کرنے کے قصور میں بند کر دیئے گئے -

کنیڈا نے ملک معظم کو تشریف آوری کی دعوت دی مگر ہز مجسٹی نے افسوس کے ساتھ جواب دیا کہ فرصت نہیں ہے -

جنوبی امریکہ کی دو جمہوری سلطنتیں گواٹی مالا اور سیلویڈار باہم مصروف جنگ ہیں - پریزیڈنٹ روزویلٹ نے جو فریقین کو جنگ ملتوی کر کے تنازعات کا فیصلہ بذریعہ کمیشن کرنے پر رضامند کیا

خبر ہے کہ ولایت میں اس بات کا تصفیہ ہو گیا ہے کہ لارڈ کچنر کی میعاد ختم ہونے پر ہز رائل ہائنس ڈیوک آف کناٹ ہندوستان کے کمانڈر انچیف مقرر ہونگے -

---

**لودیانہ** - موسم کی سختیاں حد سے گزر چلی ہیں بارش کا انتظار کرتے مایوسی پیدا ہو چلی ہے - چہارشنبہ کی شام کو ایک آندھی کا طوفان مغرب کی طرف سے آیا - یہ آندھی بھی اپنی قسم کی ایک نرالی چیز تھی آجتک کبھی دیکھی نہ سنی - ایکدم سے اندھیرا چھا گیا - ایسی سخت تاریکی کہ ایک انچہ کے فاصلہ پر بھی کوئی شی نظر نہیں آسکتی تھی - ۲۰ منٹ تک یہی عالم رہا پھر آسمان پر سرخی نمایاں ہوئی اور رفتہ رفتہ روشنی ظاہر ہوئی اسکے بعد بارش کی امید تھی مگر تھوڑا سا چھینٹا ہو کر رہ گیا -

افسوس ہے کہ لالہ رام چند اس جہان سے سب جج اراس جلد ترسی جو پنجشنبہ گذشتہ کو پیش آیا تھا جانبر نہ ہوئے اور تیسرے روز چل بسے ہو گئے تمام لودیانہ کو لالہ صاحب مرحوم کی بیوقت اور ناگہانی وفات کا افسوس ہے کیونکہ مرحوم کے خلق اور بے تعصبی اور معاملہ فہمی اور مرنجان مرنج ہونے کی وجہ سے ان کو غیر معمولی ہر دلعزیزی پبلک میں حاصل تھی - ۲۷ جولائی کی شام کو ٹاؤن ہال میں ایک عام جلسہ مرحوم کی وفات پر اظہار تاسف و ہمدردی کا بصدارت رائے صاحب لالہ اسر داس صاحب سول سرجن منعقد ہوا جلسہ کا نوٹس سولہ گھنٹے پہلے وائس پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی مولوی محمد حسن صاحب آنریری مجسٹریٹ لالہ مسلدام صاحب آنریری مجسٹریٹ

# دلچسپ واقفیت

## لطف سخن

### بمبئی اور دہلی کا مناظرہ

دلی سے کہا یہ بمبئی نے
مجھ میں نہیں آن بان تیری
پنہاں ہے تری شکستہ حالی
تجھ میں سبب نشاط کیا ہو
مجھ سے تجھے ہمسری کا دعویٰ
سا بتے ہیں اگر دھلی ہے دلی
معلوم ہے تجھ کو تیری ہستی
تنگ ہے مرے تیرا رنگ جمنا!
موزون ہی سہی لباس تیرا
رشتے میں پڑے ہوئے دلو نہیں
گرمی وہ تری معاذ اللہ
موسم کی مجھے نہیں شکایت
اگلوں سے ترے خدا بچائے
فرمائشی لگتے ہیں وہ دھکّے
دکٹوریہ آکے دیکھ میری
رفتار کا دیکھ لے قرینہ
بلڈنگس کی دیکھ سربلندی
چوٹی پہ مری اگر نظر جائے
کچھ دیکھ تجارتی اشارت
بدلا نہیں کچھ بھی تیرا فیشن
مزدور نہ مہرباں نہیں تو
دن بھر کوئی تیری خاک چھانے
جو قدر یہاں ہے بے ہنر کی
ہیں تنگ وہاں طبیب کامل
کھلتی ہے وہاں تو ڈھول کی پول

کیا کہتا ہوں مجھ سے تو سیکھ
چلتی ہے فقط زبان تیری
منہ جلنے ہے اور پیٹ خالی
وہ کیا ہے تری بساط کیا ہے
یہ منہ یہ برابری کا دعویٰ
میری تو گلی گلی ہے دلی
تو نے ہیں بڑی پرانی بستی
دریا کہاں اور کہاں وہ جمنا
دل تو ہے مگر اداس تیرا
مطلق نہیں میل ان ملوں میں
سردی وہ تری کہ توبہ توبہ
سرد و رہے باعث مسرت
بیٹھے وہی جس کی شامت آئے
انسان کے چھوٹتے ہیں چھکے
رہ جائے جو عقل دنگ تیری
پانی پہ رواں ہے اک سفینہ
آثار و نشان فتحمندی
ٹوپی گر کر زمین پر آئے
لاکھوں کے ہیں روزگار تیار
محتاج ہے جس کی آج فیشن
صناعوں کی قدرداں نہیں تو
ملتے ہیں جب اس کو پانچ آنے
واں پوچھ نہیں ہے کاریگر کی
زردار یہاں ہوئے ہیں جاہل
اور میرے یہاں ہے ٹھاٹ کا مول

جو ہند میں ہو تجھے ابھرنا
میرا ہی مقابلہ نہ کرنا

سنتے ہی چمک کے بولی دہلی
قصبوں سے یہ جا کے فخر کیجئے
اور مجھ پہ جو منہ کی آؤ گی تم
مغرور ہیں شباب جوانی میں ہو
اخلاق کی کچھ بھی ہو نہیں ہے
ہمسایہ کا غم نہیں کسی کو
رشتہ داروں میں انس باہم
سب دیکھ لئے ہیں ٹھیک ٹھیک
تو لیوں تو ہزار داستاں ہے
یہ انتہا ہوں کہ تو شبی ہے
دم بھرتے ہیں خاص و عام سیر
سمندر اگر ہے تیری بستی
تو جس کو سمجھ رہی ہے فیشن
انداز ہیں میرے فیشن ایبل
یہ منہ ہے کہاں کہ لوٹ تیرے
اپنے ہیں اگرچہ میرے ادنےٰ
چنگلے تو نہیں وہاں کے جیسے
اب کاریگروں کا سنئے قصہ
دیتی ہے جنہیں تو زر کما کے
پائی کبھی نہ پائیگی کفن کو
کوڑی مری منیر اسکا زر
اس ہاتھ سے دام دیتی ہے تو
مت پوچھ تراہے اک بلا کا
کھا جاتی ہے جنس کی گرانی
دولت وہ کماتے ہیں خیالی
خوشحال ہیں دستکار میرے
جو تیرے ہیں وہ تیرے سب شاگی
صحت کے جہاں پڑے ہوں لالے
حاصل ہو کہاں سے تندرستی
کیا شاد رہے طبیعت انکی
آتی نہیں تجھ کو میزبانی
آتا ہے جو کوئی تیرے گھر میں
آرام کہاں سے پائے کوئی
سونے کے بغیر کس کا سونا
جب تک نہ ہو گا نشہ کا سہارا

مجھ سے ہی گھمارتی ہے شیخی
دیہات کے آگے چل نکلنا
باجی! بس منہ کی کھاؤ گی تم
معلوم ہو کتنے پانی میں ہو
تہذیب کی تنگ و تنگ ہے
پہچانتے ہم نہیں کسی کو
معمولی دعا سلام سے کم
کہتا ہے دیکھ میں ایسا ایک
بے لطف مگر تیری فضا ہے
لیکن مری آبرو رہی ہے
ہے "مرکز ہند" نام میرا
وہ چند ہے شغل مے پرستی
میں کہتی ہوں اس کو گھر کا دشمن
ہیں اپنی ہی وضع پر سہل دل
لیں لوگ کی ڈیڑھ حاشیے سی
ادنےٰ ہی کرایہ بھی ہو ان کا
دو چار قدم کے سو لیے ہیں
باروں کا ہے یہ بھی ایک گھٹنا
جیبیں تو ٹٹول آنکھ جاگے
دبتے ہیں سب تیری کھین کو
دونوں کا ہے فائدہ برابر
اس ہاتھ چھین لیتی ہے تو
آتا دیکھا مگر نہ جاتا
ہے دودھ کے مول تیرا پانی
انجام ہیں دونوں ہاتھ خالی
جو میرے ہیں ہیں شاعر میرے
کرتے ہیں شکایتیں بلا کی
خوش کیا ہوں وہ ہانکنے والے
جب کھاتے ہیں کبھی کچھ چپلی
سستی ہے تو چار چار دن کی
مہمان کے ساتھ میزبانی
پڑ جاتی ہے معرض خطر میں
ملتی ہی نہیں سوائے کوئی
دن کٹ گیا رات کا سی رونا
ممکن ہی نہیں وہاں گزارا

تو کب ہے مسافروں کے قابل
ہوٹل ہیں اگرچہ ہندوؤں کے
پیسے کے بغیر بات کیسی
بازار میں ہو جو تیرے جانا
سو جان کو آئے قسمت خالی
اور پی بھی تو لیمنیڈ سوڈا
پیسے کا قلق نہ ہو بھی اکبار
پیتا ہی نہ ہو جو کوئی سوڈا
لیمنیڈ کے نام سے ہو نفرت
بازار میں سیر دیکھ پیاری
پانی کی ہیں جا بجا سبیلیں
پتھر والے کنوئیں کا پانی
اب باقی رہی حرام کاری
ہے مابہ الامتیاز یہ بات
سچ کہتی ہوں اور کیا سناؤں
اترا نہ بہن بھلائیوں پر
میں تجھکو جتاؤں اور تجھکو
انجام سلوک کا ہے راحت
اور ہند میں ہے کمی اسی کی
میں جلتی ہوں تیری آبرو سے
جب آتش رشک شعلہ زن ہے
تو دور کرے اگرچہ میرا
کرتے نہیں جو فعل مذموم
ہوں ہند پہ حکمراں فرنگی!

ان میں بھی ہیں ہندوؤں کی مشکل
لیکن ہیں وہ سارے بارگوں کے
پٹی ہی پڑے ہیں نہیں وہ ایسی
پانی کا کہیں نہیں ٹھکانا
پیاسے کو ملے نہ بوند پانی
بیچے کھلے ڈاٹ پہلے پیسا
لیکن ہے اک اور امر دشوار
فرمائیے کیا علاج اسکا
پینا پڑے پھر تو غم کا شربت
چشمے جہاں فیض کے ہیں جاری
جی چاہے قدم قدم پہ پی لیں
پانی ہے کہ آب زندگانی
وہ دونوں جگہ ہو خوب جاری
یاں رات کو ہے وہاں ہے دن رات
میں اچھی ہوں تجھ سے مجھ سے گاؤں
کر پہلے نظر برائیوں پر
اصلاح بہم سلوک سے ہو
اور عیش و نشاط فتح و نصرت
یاں سب کو پڑی ہے اپنی اپنی
تو ناک چڑھائے میری بو سے
کس طرح بہن وطن وطن ہو
کیا ساتھ ندوں کبھی میں تیرا
حاکم سے کبھی نہ بنتے محکوم
گھر گھر کے رہی یہ خانہ جنگی

اب بھی چلو کچھ نہیں گیا ہے ۔
مل بیٹھیں ہم تو پھر خدا ہے

بیتابی سے کوئی پوچھے آکے
دونوں سے بڑا ہے کام میرا
ان میں نہیں ایک بھی ادھوری
گو مجھکو کوئی برا ہی سمجھے
جو بات تھی کہدی اب دعا ہے

بےساختہ یہ جواب پائے
بے لاگ ہے یہ کلام میرا
ہیں دونوں نگینوں میں اپنی پوری
دونوں کو مگر خدا ہی سمجھے
بیتاب کے پاس اور کیا ہے

رکھے دونوں کو خالق پاک
اک ہند کی جان ہے تو اک ناک

(شکسپیئر)

**کیا درخت روح نہیں رکھتے؟** سوامی ابھیدانند ایک امریکن سنیاسی جو سوامی وویکانند کے پیرو ہیں تیس سال کے بعد امریکہ سے ہندوستان میں آئے ہیں اور آجکل مدراس میں وارد ہیں۔ مسئلہ زندگی کے متعلق ان کے خیالات حسب ذیل ہیں:-

جہاں جان نہیں ہے وہاں تم نے کبھی انانیت (اپنی ہستی کی آگاہی) نہ دیکھی ہوگی اور جہاں انانیت ہے وہاں جان ضرور ہوگی۔ یہ دونو چیزیں ایکدوسرے سے جدا نہیں ہو سکتیں تم کہہ سکتے ہو کہ درختوں میں انانیت نہیں ہے لیکن تم کس طرح جانتے ہو کہ نہیں ہے۔ کیا اس سبب سے کہ وہ دماغ نہیں رکھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ نباتات کو اس قسم کی انانیت حاصل نہ ہو جیسی دماغ رکھنے والی مخلوق کو ہے۔ لیکن ان کے اعصاب اور رگیں موجود ہیں۔ تم کس طرح کہہ سکتے ہو کہ چھوٹی سی کا پودا کچھ محسوس نہیں کرتا ہے۔ پادریوں کا یہ مسئلہ کہ خدا نے صرف نوع انسان کو روح عطا کی ہے تاکہ اس کے نام کی برکت سے ہماری تشفی نہیں کر سکتا ہے۔ ارنسٹ ہیکل جیسے سائنسدان نے بھی تسلیم کر لیا ہے کہ ہر ایک درخت جداگانہ روح رکھتا ہے بلکہ ہر ایک پودہ کا ہر ایک مسام جداجدا جان رکھتا ہے۔ اور ہر ایک ذرہ روح سے خالی نہیں۔ اور جہاں کہیں روح ہے وہاں عقل بھی ہے جو انانیت کا منبع ہے۔ خواہ وہ ابتدائی حالت میں ہو خواہ ترقی کے انتظار میں ہو لیکن اس میں شک نہیں کہ جہاں کہیں جان یا زندگی ہے وہاں تھوڑی بہت فہم ضرور ہے اور جہاں کہیں فہم ہے وہاں روح ضرور ہوگی۔

---

**دودہ سنگ مرمر سے سخت**۔ اب تک ہمیں یہی معلوم تھا کہ دودہ اور اس کے مکھن سے صرف ایسی لطیف اور لذیذ چیزیں تیار ہوتی ہیں جو کھانے پینے میں آتی ہیں لیکن ناظرین کو یہ سنکر تعجب ہوگا کہ دودہ سے کھیلنے اور برتنے کی چیزیں بھی بنائی جاتی ہیں۔ دودہ کے مکھن کی گولی تو آپ جانتے ہی ہیں بلکہ اکثر اوقات کھاتے بھی ہونگے لیکن ایسے دودہ کی گولی آپ نے آجتک نہیں سنی ہوگی جو کیمیائی عمل سے تیار کی جاتی ہے۔ ہندوستان میں دودہ سے مکھن نکال کر چھاچھ کو پینے کے کام میں لاتے ہیں مگر یہ چھاچھ اکثر زمینداروں کاشتکاروں اور غریبوں کی خوراک ہے امرا اسے منہ نہیں لگاتے۔ انگلستان اور دیگر ممالک یورپ میں اب تک پہلے دودہ سے مکھن نکالکر فضلہ یا تو جانوروں کو پلایا جاتا تھا یا ایک قسم کی شراب بنانے کے کام آتا تھا ورنہ علی العموم ناکارہ چیز سمجھ کر پھینکدیا جاتا تھا مگر ماہران سائنس کو اس تحقیقات میں کامیابی ہوگئی ہے کہ اس ناکارہ دودہ کو کیمیائی عمل سے نہایت کارآمد بنایا جائے سالہا سال کے کیمیائی تجربوں کے بعد انہوں نے دریافت کر لیا ہے کہ اگر مکھن نکالے ہوئے دودہ کو خاص ترکیب سے منجمد کر کے ہمیں فارملین (ایک دوا کا نام ہے) ملادی جاوے تو اس سے ایک سخت چیز بن جاتی ہے جس کا نام گلیلتھ رکھا گیا ہے اور جس کو دودہ کا پتھر کہہ سکتے ہیں۔ ہاتھی دانت کا بہترین بدل ہو سکتا ہے اور چونکہ اس میں کسی قدر لچک بھی ہوتی ہے اس کی تمام چیزیں نہایت آسانی سے تیار ہوتی ہیں صفائی کے لحاظ سے اس کو ہاتھی دانت پر خاص فوقیت ہے اور اس میں ہر قسم کی رنگ آمیزی بھی ہو سکتی ہے۔ انشا کھیلنے کی گولیاں باجے کی ٹکلیاں اور عام چھوٹی چھوٹی چیزیں جو پہلے ہاتھی دانت سے تیار کی جاتی تھیں وہ اب گلیلتھ سے بنتی ہیں اور لطف یہ ہے کہ اس کی بنی ہوئی چیزوں پر آگ بالکل اثر نہیں کرتی علاوہ اس کے اگر اینٹ پتھر اور سنگ مرمر کے بجائے گلیلتھ کی عمارت بنائی جائے تو پختگی اور پائیداری کے لحاظ سے یہ افضل ثابت ہوگا کسی کو خیال تھا کہ دودہ کی دیواریں بھی کھڑی کی جاسکیں گی جو ایسی ہی مستحکم اور سنگین ہوں جیسے کہ اینٹ اور پتھر کی؟ مگر اب تو یہ بالکل ممکن ہے آسٹریا میں کئی ایسے کارخانے ہیں جن میں روزانہ مکھن نکالے ہوئے دودہ کی ایک مقدار کثیر سے گلیلتھ تیار کیا جاتا ہے۔

یہ ہیں سائنس کے کرشمے اور کس قدر فرق ہے ہم میں اور یورپ کے عالموں میں ہم حیران ہوتے ہیں اور وہ حیران کرتے ہیں۔ (زمیندار)

---

**زہریلا سانپ** انسان کے لئے مجسم موت ہے لیکن جنوبی افریقہ کے جنگلی باشندے ایسے نڈر اور دلیر ہیں کہ وہ اپنے ننگے پاؤں سے اس کی گردن دبانے میں ذرا پس و پیش نہیں کرتے۔ سانپ بالکل بے بس ہو جاتا ہے اور اپنے حملہ آور سے نجات پانے اور کاٹنے کی کوشش میں اس کی وہ تھیلی پھٹ جاتی ہے جس میں زہر بھرا ہوتا ہے جب سانپ مرجاتا ہے تو باشندے اس کے گوشت کو چٹ کر جاتے ہیں اور اس کے زہر کو اپنے تیروں کے سرے پر لگاتے ہیں۔ (س)

---

**تکالیف رحمت ہیں**۔ گریک میں ایک فلاسفر لکھتا ہے کہ تکالیف کے بغیر زندگی کیا خاک ہے۔ ہماری تمام تکلیفیں اور شکایتیں ہم سے چھین لو تو پھر گفتگو کرنے کیلئے کیا چیز باقی رہجائیگی۔ اگر ہمیں کچھ شکایت نہ ہو یا کوئی تکلیف نہ ہو تو اخبارات کا وجود کہاں رہیگا۔

---

**حیرت انگیز اتفاقات**۔ ایک پولیس آفیسر مسمی ... اپنی زندگی کے عجیب اتفاقات کی بابت پیسہ اخبار میں لکھتے ہیں یہ کس قدر تعجب خیز بات ہے کہ ان کی زندگی کا ہر ایک اہم واقعہ جمعہ کے روز پیش آیا۔ وہ رقمطراز ہیں:-

(۱) میرا محکمہ پولیس میں بعہدہ ہیڈ کنسٹبل درجہ سوم بھرتی ہونا
(۲) میرا پولیس ٹریننگ سکول پھلور میں واسطے تعلیم کے جانا۔
(۳) میرا امتحان پولیس ٹریننگ سکول میں کامیاب ہونا۔
(۴) میرا بعہدہ ہیڈ کنسٹبل درجہ دوم ترقی یاب ہونا
(۵) میرا سہ ماہی رعایتی رخصت پر جانا۔ اور رعایتی رخصت سے واپس آنا۔
(۶) میرا تھانہ بلاچور میں تعینات ہونا۔
(۷) میرا بعہدہ ہیڈ کنسٹبل درجہ اول ترقی یاب ہونا۔
(۸) میرا بطور افسر اسٹیشن تھانہ ہریانہ تبدیل ہو کر جانا۔
(۹) میرا بطور افسر اسٹیشن واپس تھانہ بلاچور آنا۔
(۱۰) میرے گھر ایک فرزند تولد ہونا۔

ان تمام واقعات متذکرہ کے عمل میں آنے کا ایک ہی دن تھا اور میں خوش ہوں کہ وہ دن مبارک یوم جمعہ ہے۔ ان تمام واقعات سے میں اس نتیجہ پر آتا ہوں کہ میرا یوم پیدائش بھی جمعہ تھا۔ اور موت بھی اسی دن واقع ہوگی۔

---

**قیمتی پانی**۔ پانی کے لئے کس قدر روزانہ کم و بیش ہر ایک خاندان کو خرچ کرنا پڑتا ہے اگرچہ بہت کم لوگ پانی کی اس مقدار سے واقف ہیں جو وہ خریدتے ہیں۔ ۵ سیری مرغابی میں دراصل ۱½ سیر ٹھوس مادہ باقی ۳½ سیر پانی ہے۔ باقی تمام گوشتوں میں تقریباً ۵ سیر پانی ہوتا ہے۔ سامن اور مکریل مچھلیوں میں آدھا پانی ہے باقیوں میں آدھے سے زیادہ بیضہ مرغ میں ۸۰ فیصدی پانی موجود ہے۔ اور ایک پونڈ مکھن میں ۲ اونس۔ تمام ماکولات ترکاری میں ہے ۹۰ فیصدی تک پانی کا جزو شامل ہے۔ خشک کی ہوئی اشیا میں بھی تھوڑا بہت تم ضرور ہے غرضیکہ حساب اوسط تمام خوردنی اشیا کا ۵۰ فیصدی حصہ پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

# کیسی کی کیا رہی

**عدیم الفرصت طالب علم** - دہلی کے ایک امیر کبیر نے اپنے صاحبزادہ کو ڈاکٹری کی تعلیم کے لئے لاہور بھیجا - امیروں کے لڑکے تعلیم سے جس قدر دلچسپی رکھتے ہیں وہ مخفی نہیں چند ہفتوں کے بعد رئیس کی شفقت پدری جوش میں آئی اور وہ اپنے فرزند دلبند کے دیکھنے کو لاہور میں آیا - صاحبزادہ نے ایک نہایت نفیس مکان انارکلی میں کرایہ پر لیا ہوا تھا جس روز رئیس لاہور میں پہنچا اتوار کا دن تھا - وہ صاحبزادہ نیک خصال کو ساتھ لیکر شہر کے بازاروں اور گرد و نواح کی سیر کو نکلے - راستے میں ایک بڑی عمارت نظر پڑی باپ نے پوچھا کہ بیٹا یہ کیا عمارت ہے -

**بیٹا** - جناب مجھے تو معلوم نہیں - آپ دیکھئے کہ جس روز سے کالج میں داخل ہوا مطالعہ سے ایک منٹ کی بھی تو فرصت نہیں ہوتی ابھی تک سیر و سیاحت کا مجھے موقع ہی نہیں ملا -

چند قدم چلکر رئیس نے ایک کانسٹبل سے دریافت کیا کہ یہ عالیشان مکان کس سردار کا ہے -

**کانسٹبل** - جناب یہ کسی سردار کا مکان نہیں بلکہ میڈیکل کالج ہے -

یہ سنکر باپ نے قہر آلود نگاہ سے فرزند سعادتمند کی طرف دیکھا اور لڑکے کو تسلیم کرنا پڑا کہ ابھی تک وہ کالج میں داخل ہی نہیں ہوا -

---

**طالب** - مجھے چودھویں رات کے چاند کی قسم ہے کہ تمہاری محبت نے دیوانہ کر دیا ہے -

**مطلوب** - چاند کی قسم بالکل بے معنے ہے - چاند کی قسم بھی کوئی کھاتا ہے ؟ -

**طالب** - اچھا تو پھر کس چیز کی قسم کھانی چاہئے کہ تمہیں یقین آجائے -

**مطلوب** - کوئی ایسی شے جس کی تم قدر کرتے ہو - کوئی ایسی چیز جو دنیا کی تمام چیزوں سے عزیز ہو یا جسکے بغیر تم نہ رہ سکتے ہو -

**طالب** - تو یقین جانو کہ میں تم سے سچی محبت کرتا ہوں - مجھے قسم ہے اپنی تنخواہ کی -

---

# کسی حادثہ سے گردوں کو نقصان پہنچا

مسٹر ڈبلیو جے مور صاحب جو پکیفیلڈ سٹریٹ - پیکیفیلڈ ( ایسٹ آفسٹ - انگلینڈ ) کے رہنے والے ہیں - ایک مشہور اور معزز شخص ہیں - گرچہ ان کی عمر ابھی صرف ۲۵ سال کی ہے لیکن وہ کئی سال سے مذہبی کاموں میں مشغول ہیں چنانچہ گذشتہ ۶ ۱/۲ سال سے وہ اکثر اتوار کے دن بعض گرجوں میں وعظ فرماتے رہے ہیں -

چند ماہ ہوئے کہ مسٹر مور صاحب نے ہمیں ایک شکریہ کا خط تحریر کیا جس میں ڈوان صاحب کی درد کمر اور گردہ کی گولیوں کا ذکر تھا ان کے استعمال سے ان کو بہت فائدہ پہنچا تھا - اور انہوں نے ہم سے درخواست کی تھی کہ اپنے کسی قایمقام کو بھیجکر اس کے متعلق مفصل حالات معلوم کئے جائیں - ہم نے ان کے ارشاد کی تعمیل کی - مسٹر مور صاحب کا بیان ہم ذیل میں درج کرتے ہیں جو دلچسپی سے خالی نہوگا -

مسٹر مور صاحب کا بیان ہے کہ یہ ان ایام کا ذکر ہے جب لو ایسٹ آفٹ میں برقی ٹریموے جاری کرنیکا انتظام ہو رہا تھا میں ایک گھاٹ پر کچھ سیمنٹ لینے گیا ہوا تھا کہ اچانک کئی ٹن سیمنٹ یکدفعہ ہی اپنی جگہ سے پھسل گیا اور پیشتر اسکے کہ میں اپنے تئیں بچاؤں ایک بھاری بوجھ زور سے میری کمر پر گرا اور سخت چوٹ آئی - مجھکو فوراً ہسپتال میں پہنچایا گیا جہاں ۲ ہفتہ تک میرا علاج ہوتا رہا لیکن میری حالت روز افزوں بدتر اور خراب ہوتی گئی اور جب ڈاکٹر میری زندگی سے مایوس ہوگئے تو میں مجبوراً گھر واپس آگیا -

کسی شخص کو میرے جانبر ہونے کی امید نہ تھی میری کمر اور کولوں میں اس شدت سے درد ہوتا تھا جیسے کوئی چھریاں چلاتا ہو درد کمر اور پیشاب اور ریگ کی تکلیف سے علیحدہ جان عذاب میں تھی - پلسٹر لگاتے لگاتے تمام کمر بستر پر لگی تھی کمزوری کے مارے ایک لقمہ بھی ہضم نہوسکتا تھا - ساتھ ہی آنکھوں پر آماس ہوگیا جس سے دو ہفتے تک کچھ نہ دیکھ سکتا تھا -

میں نے اپنے خط میں بیان کیا تھا کہ ان گولیوں نے مجھے اول ہی سے کس قدر فائدہ پہنچایا اور خدا کا شکر ہے کہ میں اب بالکل تندرست ہوں میں صرف ان ہی گولیوں کی برکت سے اپنی اصلی حالت پر آگیا ہوں اور ایسا تندرست ہوں کہ کچھ عرصہ سے بطور بیمہ کمپنی کے ایجنٹ کے اچھی طرح کام کرتا ہوں - ہفتہ میں ... ابیل کے قریب سائیکل چلاتا ہوں اور اتوار کے دن وعظ کرنے کے لئے دس بارہ میل پیدل چلا جاتا ہوں - اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ میں کس قدر تندرست ہوں میں نے بہت سے آدمیوں سے ڈوان صاحب کی گولیوں کی تعریف کی ہے اس قدر سخت تکلیفیں اُٹھانے کے بعد میرا اپنا تجربہ ان کی سفارش کے لئے کافی دلیل ہے -

ڈوان صاحب کی درد کمر اور گردے کی گولیاں تمام عطاروں اور دوا فروشوں سے دو روپیہ فی بکس یا دس روپیہ کے چھ بکس کے حساب سے دستیاب ہوسکتی ہیں یا ذیل کے پتہ سے براہ راست مالکان سے بلا محصول مل سکتی ہیں -

فاسٹر میکلن کمپنی ۸ ویلز سٹریٹ - آکسفورڈ سٹریٹ لندن - انگلستان -

---

۲ ۳

# ضرورت

ایک کلیرنیٹ بجانے والا اور ایک فلوٹ اور ایک کرنیٹ بجانے والا درکار ہے - تنخواہ پندرہ روپیہ - راشن اور الاؤنس پانچ روپیہ ماہوار - اگر اول درجہ کے ماہر ہوں تو انعاموں سے بھی حصہ ملیگا - تمام درخواستیں صاحب بینڈ پریسیڈنٹ ۱۰۶ انفنٹری پایونیرز کے نام کوئٹہ بلوچستان کے پتے سے آنی چاہئیں

---

# ہندوستان بسکٹ کمپنی لمیٹڈ دہلی و جیسکو

بسکٹوں کے اعلیٰ ہونے کی وجہ سے تمغہ جات طلائی ہندوستانی صنعتی نمائشوں میں جو بمقام کلکتہ ۲۵ دسمبر ۱۸۹۹ء سنہ ۱۹۰۰ء و سنہ ۱۹۰۱ء میں منعقد ہوئیں عطا ہوئے -

اس کمپنی کے کل بسکٹ اعلیٰ قسم کے بذریعہ کل زیر نگرانی تجربہ کار بنتے ہیں اور خوبصورتی اور شباہت میں بے نظیر ملکے خوشگوار و ذائقہ ہوتے ہیں - چند خاص وجوہات ہیں جنکی وجہ سے بھی انکو استعمال کرنا چاہئے

(۱) ہر قوم اور ہر ملت کا آدمی بلا لحاظ قومیت انکو استعمال کرسکتا ہے

(۲) ہر وقت تازہ دستیاب ہوسکتے ہیں ولایتی بسکٹ عموماً مہینوں کے رکھے ہوتے ہیں -

(۳) وبائی ایام میں یہ مناسب اور بے خطر ہوگا کہ عوام ان بسکٹوں کو جو دہلی میں بنتے ہیں جہاں وبا بالکل نہیں ہے - استعمال کریں - نمونہ منگوا کر ملاحظہ کریں - اور پھر داد دیں - قیمت نمونے کے بکس کی ایک پونڈ سائز ۸ اور دو پونڈ سائز ۱۲ علاوہ کرایہ ریل جو کہ ذمہ خریدار ہوگا - کمپنی کے تیار شدہ بسکٹ کافی عرصہ سے استعمال ہوتے ہیں اہل ہند دیسی فوران کی طرف سے دو کمیشن بھی بسکٹوں کا تعین قیمت امتحان کر چکے ہیں انہوں نے کوئی نقص نہیں پایا اور سب نہایت خوشی سے استعمال کرتے ہیں

# دِی انڈسٹریل بینک آف انڈیا۔ لمیٹڈ۔ لودیانہ

عنقریب رجسٹری ہونیوالا ہے

## سرمایہ

واسطے اس بینک کے لئے پانچ لاکھ روپیہ کا سرمایہ تجویز کیا گیا ہے جس کے لئے ایکصد ایک سو روپیہ کے پانچہزار حصے ہونگے۔ حسب ضرورت رقم سرمایہ میں اضافہ بھی کیا جائیگا۔

## طریق ادائیگی زرحصص

خریداران حصص کو پانچ روپیہ فی حصہ درخواست کے ہمراہ اور دس روپیہ فی حصہ بعد منظوری درخواست اور ازاں بعد پانچ روپیہ فی حصہ بموار ادائگی نصف زرحصہ ادا کرنے ہونگے اور باقی نصف زرحصہ ڈائرکٹران کے طلب کرنے پر دینا ہوگا۔ جس کے لئے کم سے کم ایکماہ کا نوٹس دیا جائیگا اور اس صورت میں دس روپیہ فی حصہ سے زیادہ ایک وقت طلب نہیں کئے جائینگے۔

## پروویژنل ڈائرکٹرز

(۱) آنریبل سردار پرتاپ سنگھ صاحب اہلووالیہ آف کپورتھلہ رئیس اعظم ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب
(۲) رائے بہادر پنڈت بھاگ رام صاحب سی۔ آئی۔ ای گورنمنٹ پنشنر و سابق وزیر ریاست ہائے جموں و کشمیر
(۳) لالہ سالگ رام صاحب ٹھیکیدار ریلوے رئیس اعظم لودیانہ۔
(۴) سردار کیہر سنگھ صاحب بیرسٹرایٹ لا۔ لودیانہ
(۵) مسٹر ایم۔ پی۔ رلیارام بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پلیڈر چیف کورٹ پنجاب امرتسر
(۶) لالہ آنند صاحب رئیس و ڈپٹی مینیجنگ ایجنٹ دی نیو انڈیا فلور ملز و اسپرنگ ایل اینڈ جنرل مرکنٹائل کمپنی لمیٹڈ
(۷) مولوی محمد انشاء اللہ خان صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار وطن۔ لاہور۔
(۸) لالہ فتو مل صاحب ساہوکار رئیس ریاست پٹیالہ

**منیجنگ ڈائرکٹرز۔** مسرز ہیرالال اینڈ کمپنی سوداگران ٹھیکیداران و مالکان اخبار آرمی نیوز لودیانہ

**مشیر قانونی۔** سردار گجن سنگھ صاحب پلیڈر چیف کورٹ پنجاب و وائس پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی لودیانہ

**نوٹ۔** خریداری حصص کے لئے تمام درخواستیں اور ترسیل زر بنام (ہیرالال اینڈ کو) منیجنگ ڈائرکٹرز ہونی چاہیئے۔

# اغراض و مقاصد

## (بپابندی قواعد بینک)

۱۔ لودیانہ اور دیگر مقامات میں بینکنگ کا کاروبار کرنا اور اُس کے ذریعہ سے ہندوستان کی صنعت و حرفت کو ترقی و امداد دینا اور عام ہندوستانیوں میں عموماً اور تعلیم یافتہ نوجوانوں میں خصوصاً تجارت کا مذاق پیدا کرنا اور ہندوستانی صناع و تجار کی سرمایہ سے حوصلہ افزائی کرنا۔

۲۔ بینک کے معمولی کاروبار داد و ستد کے علاوہ ہر قسم کی تجارت و آڑہت یعنی سوداگری کے لئے ہر قسم کے مال کی خرید و فروخت مناسب کمیشن پر دیانتداری سے یوروپین و امریکن طریق پر کرنا۔ نیز دیگر ایسے کاروبار حسب تجویز و رائے ڈائرکٹران انجام دینا کہ جس میں فائدہ کی صورت نظر آوے۔

۳۔ ہندوستانی ساخت کی اشیا کو اُن کے مالکان کے حساب میں نئی اور مناسب منڈیوں میں بغرض فروخت بھیجنا اور مالکان مال کو کچھ پیشگی روپیہ دینا اور نو ایجاد یقینی نفع بخش کاموں اور مشینوں کے چلانے میں سرمایہ سے امداد کرنا۔

۴۔ پبلک کے لئے عموماً اور برٹش اور نیٹو افسران سول و ملٹری کے لئے خصوصاً سیونگ بینک کا کام دینا اور سرکاری رجمنٹوں سے سامان وردی و دیگر سامان کی خرید کے متعلق حساب کھولنا۔

۵۔ دیسی ریاستوں میں کہ جہاں یوروپین طریق تجارت سے فائدہ اُٹھانے کا ابھی رواج نہیں ہوا ہے۔ بینک کی شاخیں کھولکر وہاں کی مقامی تجارت و صنعت کو ترقی دینا اور ریاست کی ضروریات کو مقررہ کمیشن پر بہم پہنچانا۔

۶۔ ہندوستانی طلباء کو جو جاپان و دیگر ممالک یوروپ و امریکہ میں تحصیل علم کے لئے جائیں معقول شرائط پر سرمایہ سے امداد دینا اور ان کے ورثاء کی طرف سے خرچ بھیجنے کا بکفایت اہتمام کرنا۔

۷۔ موجدوں اور لایق مصنفوں کو ایجاد و تصنیف کی اشاعت میں سرمایہ سے مدد دینا۔

**المشتہر**

**ہیرالعل کمپنی مالکان آرمی نیوز و ٹھیکیداران فوجی سامان وردی وغیرہ لودیانہ**
(پنجاب)

آرمی نیوز پریس لودیانہ میں لالہ ہیرالعل کی زیر اہتمام چھپکر شایع ہوا

نمبر (۳۰) | لودیانہ | ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء | جلد (۴)

# آرمی نیوز

ہر جمعہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کارآمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے ٭

یہہ کوئی پولیٹیکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دُنیا کے تازہ حالات کے حرفت وصنعت۔ زراعت وتجارت۔ حفظ صحت۔ تہذیب اخلاق۔ سائنس وفلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیرخواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم وفنون جمع کرنا۔ دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سڈیشن اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کیجاتی ہے ٭

# شرح چندہ

| | | معہ محصول |
|---|---|---|
| ہندوستان و برہما و غیرہ | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | للعہ |
| | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صعہ |
| بیرون | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | ۱۴ ر صہ |

ہندوستان و برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ۶؍ مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہوسکتے چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت

# اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ر | ۱۲ر | ۶ | بیہ | ے |
| نصف کالم | ے | عہ | للعہ | للعہ | اعہ |
| پورا کالم | صہ | عہ | للعہ | برعہ | ماعہ |
| پورا صفحہ | عہ | بیعہ | لعہ | ماللعہ | ماللعہ |

بطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونے کی اجرت ایک روپیہ فیصدی

# اشتہار دینیوالو!

اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن تجربہ کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فایدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپے لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرنا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے اور شاید چند اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسیکی نظر نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سولہ آنے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں بیسیوں سردار اسکے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ بنگال سے بنگلور تک اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اسکے قدردان موجود نہوں۔ غریب دیہاتیوں سے لیکر گورنمنٹ تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار اگر ایک تو پڑہنے والے بیس ٭

# آرمی نیوز

لودیانہ - شنبہ - ۲۸ جولائی ۱۹۰۶ء


## بجٹ ہند پارلیمنٹ میں

ہندوستان بھی برٹش پارلیمنٹ کے ماتحت ہے۔ اگرچہ عملی طور پر وزیر ہند اور گورنمنٹ آف انڈیا سیاہ و سفید کے مالک ہیں لیکن ضابطہ پورا کرنے کے لیے برٹش پارلیمنٹ کا ایک دن ہندوستان کے تخمینہ آمد و خرچ کی جانچ پڑتال کے لیے وقف کیا جاتا ہے۔ اس کو صحیح معنی میں پڑتال کہنا تو غلط ہے کیونکہ آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ جو بجٹ گورنمنٹ ہند نے تجویز کر کے بھیجا ہے۔ پارلیمنٹ نے اس میں کچھ رد و بدل کی ہو۔ وزیر ہند کا دستور العمل عموماً یہ رہا ہے کہ ایک دلچسپ تقریر کے ساتھ ممبران ہوس کو آمدنی اور خرچ کی موٹی موٹی رقمیں سنا دے اور گورنمنٹ ہند کی خوش انتظامی اور ملک کی خوش حالی اور فارغ البالی پر اپنے آپ کو اور انڈین سول سروس اور برٹش نیشن کو مبارکباد دے۔ ممبران پارلیمنٹ کو جس قدر دلچسپی معاملات ہند سے رہی ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ بارہا ایسا ہوا ہے کہ سکرٹری آف سٹیٹ فور انڈیا کو اپنی تقریر ہوس کی خالی دیواروں کے سامنے کرنی پڑی ہے۔ اس کی وجہ ایک یہ بھی ہوتی تھی کہ ایک فضول اور فالتو کام سمجھ کر بجٹ ہند ایسے وقت میں پیش کیا جاتا تھا جبکہ سشن کا آخری دن ہو۔ اس لئے ممبران ہوس ایسے سٹیٹمینٹ کے سننے کے لئے جس سے ان کو کچھ دلی تعلق نہ ہو اور جس سے پارٹی پالیٹکس پر کچھ اثر نہ پڑتا ہو وہ اپنا وقت ضائع کرنا پسند نہیں کرتے تھے لیکن جب ہواخواہان ہند نے اس پر توجہ دلائی کہ کس قدر نامناسب ہے تو دو تین سال سے بجٹ ہند سشن کے ختم ہونے سے کچھ دن پہلے پیش ہونے لگا ہے چنانچہ امسال ۲۰ جولائی کو بجٹ پیش ہوا۔ اور چونکہ خوش قسمتی سے جدید پارلیمنٹ میں ہمدردان ہند کی معقول تعداد موجود ہے اور انہوں نے گزشتہ چند ماہ میں ہندوستان کے متعلق اس کثرت سے صاحب وزیر ہند سے سوالات دریافت کئے ہیں کہ اس قدر سوالات کبھی سال بھر میں بھی نہیں پوچھے جاتے تھے۔ اس لئے اب کے سال بجٹ کا مباحثہ ایک معرکہ کا مباحثہ تھا۔ اگرچہ دو تہائی ممبر پارلیمنٹ میں موجود نہ تھے اور صرف ۲۴۲ حاضر تھے لیکن سالہائے گذشتہ کے حالات پر غور کرنے سے یہ حاضری بھی نہایت غنیمت ہے۔ سب سے زیادہ دلچسپ سوال مسٹر کیر ہارڈی نے اٹھایا اور تحریک پیش کی کہ

### وزیر ہند کی تنخواہ

ہندوستان سے کیوں وصول کی جاتی ہے۔ خزانہ انگلینڈ سے کیوں نہیں دی جاتی۔ مسٹر ہارڈی کی یہ ایک ایسی تجویز ہے جس کی معقولیت میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا۔ یہ کیسی عجیب بات ہے کہ انگلستان میں جس قدر وزرا ہیں وہ سب برٹش خزانہ سے تنخواہیں لیتے ہیں۔ وزیر اعظم سے لیکر وزیر کولونیز تک صرف سکرٹری آف سٹیٹ فور انڈیا اس عام قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں۔ آخر یہ کیوں۔ یہاں سوال یہ نہیں ہے کہ چند لاکھ روپیہ سالانہ کا ایک غیر واجبی بوجھ ہندوستان کے سر پر ہے بلکہ بحث اصول کی ہے کہ اس وزارت میں کیا خصوصیت ہے کہ اس کا خرچ ٹیکس دہندگان ہند پر ڈالا گیا۔ اور اس میں بڑا [illegible] نکتہ یہ ہے کہ اگر وزیر ہند بھی انگلش نیشن کا تنخواہدار ملازم ہوتا تو معاملات ہند کی نسبت پارلیمنٹ میں زیادہ دلچسپی پیدا ہوتی کیونکہ انگلش ٹیکس دہندگان کو جب ایک رقم ہندوستان کی نگرانی کے لئے خرچ کرنی پڑتی تو لازمی طور پر انہیں اس بات کی پروا ہوتی کہ ہندوستان کے متعلق انڈیا آفس کیا کام کر رہا ہے اگرچہ خیالی طور پر اس وقت بھی وزیر ہند پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہے لیکن عملی طور پر پارلیمنٹ اس کے فرائض کی بازپرس اور نگرانی محض برائے نام کرتی ہے محض اس وجہ سے کہ پارلیمنٹ کو وزارت ہند پر ایک پیسہ بھی خرچ کرنا نہیں پڑتا ہے۔

مسٹر بریڈلا مرحوم کو بھی اس سوال کا تسلی بخش جواب نہیں ملا کہ ہندوستان کی ذمہ دار گورنمنٹ کون ہے کیونکہ سکرٹری آف سٹیٹ انگلش ٹیکس دہندگان کا ملازم نہیں اس لئے وہ ان کے سامنے جوابدہ بھی نہیں۔

افسوس ہے کہ مسٹر ہارڈی کا ریزولیوشن پاس نہیں ہوا اس وجہ سے کہ ۳۰ یونینسٹ ممبروں نے اس کے خلاف رائے دی اگرچہ لیبر پارٹی اور نیشنلسٹ فرقہ کے تمام حاضر ممبروں نے اس کی تائید کی اگر یونینسٹ اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہتے اور زیادہ تعداد میں جمع ہو کر بجائے مخالفت کے مسٹر ہارڈی کی تائید کرتے تو لبرل گورنمنٹ کو ایک شکست دینے کا ان کے لئے اچھا موقع تھا اس تحریک کے حق میں ۹۸ ووٹ تھے اور مخالفت میں ۱۵۳۔ اس لئے مسٹر ہارڈی کی شکست ہوئی۔ قطع نظر اس تحریک کے نامنظور کئے جانے کے اور کئی اعتبار سے امسال کا مباحثہ بجٹ قابل اطمینان ہے اگرچہ ہندوستان کے سچے خیر خواہ اینگلو انڈین اخباروں کو بڑا افسوس ہوا ہے کہ کیوں تعلیم یافتہ اہل ہند کے دلوں میں امیدیں پیدا کی جاتی ہیں مسٹر مورلے جیسے کہ علامہ دہر، فصیح البیان اور فلاسفر ہیں ویسے ہی بلند خیال مدبر بھی ہیں یہ ناممکن تھا کہ اس شخص کے عہد میں جو لبرلوں کا لبرل اور نہایت آزاد خیال شخص ہے ہندوستان کو کچھ بھی فائدہ نہ پہنچے۔ اگرچہ وہ جلد باز نہیں ہیں اور ان کو اس مخالفت کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے جو ہندوستان کو ایکدم سے بہت سی رعائتیں دینے سے خود انگلینڈ میں نیز اینگلو انڈین دنیا میں ہو سکتی ہے جس نے لارڈ رپن جیسے فرشتہ سیرت حاکم کی فیاضیوں سے ہمیں پورا پورا مستفید نہیں ہونے دیا۔ اس لئے وہ ہندوستان کے ساتھ بتدریج انصاف کرنا چاہتے ہیں۔ بجٹ کے پیش کرتے وقت

### مسٹر مورلے کی تقریر

ہندوستان کے لئے کئی ایک خوشخبریوں سے مملو تھی۔ مسٹر مورلے نے کہا کہ اس بات کے کافی آثار پائے جاتے ہیں کہ جدید پارلیمنٹ ہندوستان کی حکومت کی ذمہ داری کو محسوس کرتی ہے۔ اگرچہ بعض لوگوں کے نزدیک انڈین حکمت عملی صرف ایران، شمال مغربی سرحد اور مسئلہ افیون کے سوا کچھ نہیں ہے لیکن اصل ہندوستان کے مسایل بہت وسیع ہیں۔

چونکہ یوروپ میں ملک گیری کا کوئی جھگڑا باقی نہیں ہے اس لئے انگلستان کی پالیسی اب ایشیاٹک پالیسی ہے۔ جنوبی افریقہ میں غلط اصول اختیار کرنے سے انگلستان الجھن میں پڑ گیا ہے لیکن ہندوستان میں اگر غلط قدم اٹھایا گیا تو اس سے بھی زیادہ خطرناک ہوگا۔ مسٹر مورلے نے افسوس کیا کہ سکرٹری آف سٹیٹ کی تنخواہ خزانہ انگلینڈ پر عائد کرنے کی تجویز پیش کی جاتی ہے اس لئے ہندوستان پارٹی کا سوال بن جائیگا۔ انہوں نے کہا کہ بجٹ نہایت تسلی بخش ہے۔

### محصول نمک

کی بابت صاحب وزیر ہند نے فرمایا کہ نمک کے بھاری محصول کو ہم بنظر اطمینان نہیں دیکھ سکتے ہیں لیکن یہ سوال قلم کی ایک حرکت سے حل نہیں ہو سکتا تھا۔ تاہم ہمیں اس بات کی خوشی ہے

کو ممبر فنانس نے قرار دیا کہ محصول میں تخفیف ممکن ہے۔ اگرچہ ہم اس محصول کا بالکل موقوف کیا جانا پسند کرتے لیکن خیر آدھی روٹی پر بھی قناعت کرنی پڑتی ہے۔

کونسل میں انتخابی اصول کی توسیع

مسٹر مورلے نے ایک مژدہ یہ سنایا ہے کہ حضور وائسرائے ایک چھوٹی سی کمیشن مقرر کرینگے جو تحقیقات کریگی کہ لیجسلیٹو کونسل میں عام رائے سے منتخب شدہ ممبروں کا اضافہ کرنا کہاں تک مناسب ہے۔ اور امید ظاہر کی کہ اختتام سیشن سے پہلے وائسرائے کی کمیشن کے نتایج سے وہ ہوس کو اطلاع دینے کے قابل ہونگے علاوہ ازیں

دیسیوں کو اعلیٰ عہدے

دینے کے متعلق بھی ایک قدم آگے بڑھانا چاہئے۔ مسٹر مورلے نے کہا کہ تجربہ کار اور لایق دیسیوں کو بڑے بڑے انتظامی عہدے اسی طرح ملنے چاہئیں جس طرح کہ انگریزوں کو گورنمنٹ ہند اسی طرح شخصی اور تقریبًا مطلق العنان رہیگی لیکن اسی وجہ سے انتظام حکومت کو تقریر کی آزادی اور عام جلسوں کی آزادی سے زیادہ مکمل بنانا ضروری ہے۔

فوجی اخراجات

کی بابت مسٹر مورلے نے کہا کہ اس معاملہ میں جو مراسلہ ہم نے گورنمنٹ ہند کو ۱۵ فروری میں بھیجا تھا اور جو کچھ اس پر فیصلہ کیا گیا مخفی [illegible] ہم مطمئن ہیں۔ اور اس معاملہ میں گورنمنٹ ہند سے خط و کتابت کے بعد ڈیفنس کمیٹی جبتک فیصلہ نہ کرے کسی قسم کی رائے زنی کرنی بے فائدہ ہے

کانگرس سے ہمدردی

مسٹر مورلے نے کہا کہ ہم اسبات کے قایل [illegible] ہیں کہ [illegible] لاینحل ہیں۔ اور فرمایا کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ ترقی کی راہ میں مضبوطی اور ہمت کے ساتھ [illegible] چند قدم اور آگے بڑھائے جائیں انہوں نے کہا ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ نیشنل کانگرس کی تمناؤں اور آرزوؤں [illegible] سمجھ [illegible] ہندوستان کے ساتھ [illegible] ضرورت ہے۔ اس کے [illegible] نہیں [illegible] جمع خرچ دکھلایا جائے بلکہ اس کے [illegible] کہ ان لوگوں کے خیالات اور خواہش [illegible] جائے یہ خوش قسمتی یا بدقسمتی ہے جنہیں حکومت کرنے کا حق حاصل [illegible] کہ تمام برٹش

انسٹیٹیوشنوں کو ہندوستان میں رایج کرنا ممکن ہے لیکن ان لوازمات تہذیب کے جوہر اور اصلیت کو ہندوستان میں منتقل کرسکتے ہیں۔

مسٹر مورلے نے اس بات پر خوشی ظاہر کی کہ گورنمنٹ ہند اس بارہ میں صدق دل سے کوشاں ہے لیکن تعجیل نہ ہونی چاہئے

ہندوستان میں مباحثہ بجٹ

کے طرز عمل میں بھی کچھ اصلاح کرنے کا مسٹر مورلے نے وعدہ کیا۔ فرمایا کہ مباحثہ بجٹ کیلئے امپیریل کونسل میں نہایت محدود وقت دیا جاتا ہے آیندہ سے وائسرائے کی مالی تجاویز میں ترمیم پیش کرنے کا حق بھی دیسی ممبروں کو دیا جائیگا۔

---

**عام رائے**۔ اخبارات انگلینڈ باتفاق رائے مسٹر مورلے کی تقریر کے مداح ہیں کنسرویٹو اخبارات اس بات کی تعریف کرتے ہیں کہ مسٹر مورلے نے ہندوستان کی برٹش حکومت کی خوش انتظامی کی توصیف میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ اور لبرل اخبارات اس وجہ سے خوش ہیں کہ انتظام ہند میں جدید اصلاحیں عمل کرنے کا ارادہ ہے۔ اگرچہ ڈیلی نیوز کی یہ رائے ہے کہ مسٹر مورلے کو اور ایک قدم آگے بڑھانا چاہئے تھا یعنے حکومت ہند کی تمام مشینری کی بے رو رعایتی کے ساتھ کامل تحقیقات کی جاتی تاکہ حکمت عملی میں اصلاح ممکن ہوتی۔

[illegible] پریس نے مسٹر مورلے کو مبارکباد دی اور روس کی کمزوری کے خیال سے فوجی استحکام سے بے پروائی کرنے کے خیال کو [illegible] ٹھہرایا۔

مسٹر [illegible] نے کہا کہ نیپال میں ہندوستانیوں کے ساتھ [illegible] سلوک [illegible] کے لئے گورنمنٹ نیپال پر دباؤ ڈالنا چاہئے۔

مسٹر [illegible] نے کہا کہ ہندوستان تمام برٹش سلطنت میں [illegible] حکومت کا بہترین نمونہ ہے۔ انہوں نے وزیر ہند کی تنخواہ کو ولایت کے خزانہ پر عائد کرنے کی تجویز کی مخالفت میں مسٹر مورلے سے اتفاق ظاہر کیا۔ مسٹر [illegible] نے ملٹری اخراجات کی زیادتی سے مخالفت کی۔

---

مسٹر مورلے کی تقریر میں دو تین باتیں قابل مسرت و اطمینان ہیں اول تعلیم یافتہ اہل ہند کے لئے مناصب جلیلہ کا حق تسلیم کرنا دوئم کونسلوں میں انتخابی اصول کو توسیع دینا تیسرے محصول نمک کے بالکل موقوف کئے جانے کی تائید کرنا مگر ہم سب سے زیادہ وقعت مسٹر مورلے کے اس بیان کو دیتے ہیں جو انہوں نے نیشنل کانگرس کی نسبت ظاہر کیا۔ اس سے بہت دشمنان کانگرس کا منہہ بند ہوسکتا ہے۔ اب کانگرس کو باغی مجمع کہنے والے اخبار ضرور شرمائینگے کیونکہ ہندوستان کے سب سے بڑے ذمہ دار حاکم نے اس کے حق میں فتویٰ دیدیا ہے کہ وہ باغی نہیں ہے۔

---

**ایک کروڑپتی انگریز کی وصیت** جنوبی افریقہ میں دو شخصوں نے سب سے زیادہ دولت کمائی۔ ایک مسٹر سسل رہوڈز تھے جو کئی کروڑ روپیہ ولایت کی یونیورسٹیوں کو عطا کر گئے ہیں۔ دوسرے مسٹر بیٹ تھے جو حال میں فوت ہوئے ہیں۔ مسٹر بیٹ اپنی وصیت کے موافق ۱۲ لاکھ پونڈ رہوڈیسیا اور جرمنی مشرقی افریقہ اور پرتگیزی مشرقی و مغربی افریقہ کے مابین ذریعہ ریلوے [illegible] آمد و رفت کی ترقی کے لئے وقف کر گئے ہیں۔ علاوہ ازیں [illegible] ہزار پونڈ جنوبی افریقہ میں اشاعت تعلیم اور رفاہ عام کے لئے دیگئے ہیں۔ ایک لاکھ ۸۵ ہزار [illegible] پونڈ لندن یونیورسٹی کے لئے اور ۵۰ ہزار پونڈ لندن کے شفاخانوں اور دیگر خیراتی کاموں کے لئے اور [illegible] ہزار پونڈ یونین جیک کلب کے واسطے اور ۲۰ ہزار پونڈ ہمبرگ میں خیرات کے لئے۔ ہمارے خیال میں ایک شخص کے لئے اس قدر دولت جمع کرلینا فضول ہے جو اس کی اصلی ضروریات سے زیادہ ہو لیکن اگر کسی کے پاس جمع ہوجائے تو اس کا صحیح مصرف یہی ہے جو مسٹر سسل رہوڈز اور مسٹر بیٹ نے اختیار کیا۔

---

**پوسٹل سیونگز بینکوں** کے متعلق چند اور آسانیاں پبلک کے لئے منظور کی گئی ہیں۔ آیندہ سے جس شخص کا حساب ہیڈ آفس سے ہو اس کو اختیار ہوگا کہ جس قدر سب آفس اس کے ماتحت ہیں ان میں سے جس میں جی چاہے روپیہ جمع کرائے یا جس شخص کا حساب کسی سب آفس سے ہے اس کے ہیڈ آفس میں بھی روپیہ جمع کرا سکیگا۔ یا اگر کسی برانچ آفس سے حساب ہے اور وہ کسی سب آفس کے ماتحت ہے تو نہ صرف اس سب آفس میں بلکہ اس سب آفس کے ہیڈ آفس میں بھی جمع کرا سکتا ہے

---

**لیڈی کرزن** کی وفات حسرت آیات کی خبر ہفتہ گذشتہ

میں وہ بیچ ہوچکی ہے۔ لیڈی کرزن دنیا کی نہایت خوش قسمت خواتین میں سے تھیں وہ امریکہ کے ایک کروڑپتی رئیس مسٹر لیٹر کی صاحبزادی تھیں۔ تعلیم و تربیت اعلیٰ درجہ کی ہوئی تھی۔ مسٹر کلیولینڈ پریسیڈنٹ امریکہ کی بیوی ان کی سہیلیوں میں سے تھیں حسن ظاہری کے علاوہ ذہانت اور شرافت اور عمدہ اطوار و خصائل ان کو قدرت نے عطا کئے تھے حسن اتفاق سے دنیا کے ایک نہایت نامور طباع اور عالیدماغ شخص یعنی نائب وزیر خارجہ انگلستان مسٹر جارج نتھانیل کرزن سے ۱۸۹۵ء میں ان کی شادی ہوئی۔ اور ۱۸۹۹ء میں لارڈ کرزن کی ہمراہ ہندوستان میں وارد ہوئیں ۶ سال کے قریب ہندوستان میں نہیں رہنے کا اتفاق ہوا۔

لارڈ کرزن کے دوران رخصت میں وہ ایکدفعہ ولایت میں سخت علیل ہوگئی تھیں اور ان کی صحت یابی کے لئے ہندوستان میں دعائیں مانگی گئی تھیں۔ ان کے تندرست ہوکر ہندوستان میں واپس آنے پر کلکتہ کی معزز خواتین نے ایک سپاسنامہ پیش کیا تھا لیکن اصل میں بیماری کی پوری پوری تخفیف نہیں ہوئی تھی اور کئی ماہ سے ان کی طبیعت مضمحل تھی۔ وفات سے دس دن پہلے سے حالت سخت نازک ہوگئی تھی۔ آخر ۱۸ جولائی کی شام کو رحلت کی۔ ان کی بے وقت وفات کا تمام دنیا کو افسوس ہے اور لارڈ کرزن کے ساتھ دنیا کے ہر ایک حصے سے ہمدردی کے پیغام بھیجے گئے ہیں۔

---

**سخت مشکل سوال** ۔ صاحب وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ نٹال میں ہندوستانیوں کے لئے بہتر سلوک حاصل کرنے میں ہم گورنمنٹ ہند کی مدد کرنے سے پہلوتہی نہیں کرینگے۔ لیکن یہ نہایت مشکل مسئلہ ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ اس سے مشکل کوئی سوال ہو ہی نہیں سکتا۔ بیشک اہل نٹال کے لئے ہندوستانیوں کی مشقت سے مالامال ہو جانا آسان ہے لیکن ان کے ساتھ انسانیت کا سلوک کرنا مشکل ہے۔ ان سے کھیتوں میں کام لینا تو آسان ان کی محنت سے فائدہ اٹھانا تو سہل مگر ان کو اور ان کے معزز ہم وطنوں کو آدم کی اولاد سمجھنا مشکل! بیشک سخت مشکل ہے۔ لیکن اگر مسٹر مورلے نے اس مشکل سوال کو حل نہیں کیا۔ اگر لبرل گورنمنٹ کے وقت میں بھی یہ مشکل آسان نہیں ہوگی تو قیامت تک یہ مسئلہ لاینحل ہی رہیگا لیکن قیامت میں اگر سچ مچ انصاف ہونے لگا

جس کی نسبت شاید نٹال کے سفید رنگ باشندوں کو شک ہو تو حقیقی مشکل اس روز پیش آئیگی جہاں گورہ اور کالے کے لحاظ سے دو طرح کا انصاف نہیں ہوگا بلکہ صرف اعمال کی جانچ کی جائیگی۔

---

**سنگدل ڈاکو** ۔ چارشنبہ گزشتہ کو نیچ بیچ کے ایک متمول رئیس ہری نند سرولئے مکان پر ڈاکہ پڑا۔ ڈاکوؤں کی تعداد ۵ کے قریب تھی۔ جب انہوں نے لوٹنا شروع کیا تو ہری نند کی بیوی نے باآواز بلند کہا کہ ظالمو تم کہاں بچکر جاؤ گے میں تم میں سے ایک ایک کو پہچانتی ہوں۔ یہ سنکر ڈاکوؤں نے جو مال غنیمت لیکر بھاگ گئے ہی تھے بیچاری عورت کو بھی مار ڈالا بلکہ اس کے بچے معصوم بچے کو بھی مجروح کردیا اور قتل شدہ زن و شوہر کی نعشوں کو لپیٹ کر ایندھن کا ڈھیر فراہم کرکے مکان کو آگ لگادی اور فرار ہوگئے۔ مجروح لڑکا گرتا پڑتا مکان سے نکلکر قریب کے ایک کھیت میں چلا گیا ہمسایہ یہ حال دیکھکر جمع ہوئے تو دیکھا کہ اس کے والدین کی نعشیں نیم سوختہ ہیں اور دو گائیں بھی جو مکان میں موجود تھیں جل گئیں ہیں پولیس سرگرم تفتیش ہے۔ مگر ہنوز ڈاکوؤں کا کچھ سراغ نہیں چلا۔

---

**شمالی افریقہ اور مصر میں اسلامی جوش** پیرس کے نامی اخبارات شمالی افریقہ کے مسلمانوں کی بے چینی کو سنجیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ برٹش اور فرینچ فوائد یکساں خطرہ میں ہیں۔

الکزینڈریا سے ڈیلی کرانیکل کو خبر ملی ہے کہ سینوس کے مسلمانوں نے وہاں کے عیسائیوں کو زدوکوب کیا اور ان کی دکانیں لوٹ لیں۔ حکام نے ملزموں کو اس بہانہ سے رہا کردیا کہ وہ شراب کے نشہ میں بدمست تھے قیوم میں بھی اسی طرح کا واقعہ گزرا لیکن پولیس نے مداخلت نہیں کی۔

---

**افغانستان میں تحریص تعلیم** ۔ ۸ جولائی کو کابل میں امیر صاحب نے بر سر دربار تعلیم کے متعلق اپنے خیالات ایک برجستہ تقریر میں ظاہر کئے۔ ہزہائینس نے فرمایا کہ اہل اسلام کو بموجب آیات مذہبی کے علم حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔ لیکن افغانستان میں بجائے ترقی کے تحصیل علم کا شوق روبہ تنزل ہے۔ اس حالت کے ذمہ دار سرکاری حکام ہیں۔ اگر دیگر ممالک کی طرح اس ملک میں بھی سرکاری

مناصب علمی قابلیت کے لحاظ سے دئے جائیں تو رو سا افغانستانی افسروں میں سے وہ شخص بھی ملازمت میں نہ رہ سکیں چونکہ آیندہ سے سرکاری ملازمت پر صرف تعلیم یافتہ لوگ ہی مقرر کئے جائینگے۔ اس لئے ممکن ہے کہ کاشتکاروں کے تعلیم یافتہ لڑکے برسر روزگار ہوں اور سرداروں کی اولاد جو تیاں چٹختی پھرے۔

افغان سردار جو محض اپنے موروثی اعزاز کو کافی سمجھتے ہیں وہ مدرسہ حبیبیہ کے کام کو خراب کرنا چاہتے ہیں۔ اگر یہی حالت رہی تو بقول شیخ سعدی کے وہ زمانہ آنے والا ہے جبکہ وزیروں کے فرزند کسانوں سے بھیک مانگیں گے۔ اور دہقانوں کے لڑکے وزیر بنجائینگے جو شخص ذاتی قابلیت نہیں رکھتا اور بزرگوں کے حسب نسب پر ناز کرتا ہے وہ اس کتے کے مانند ہے جو استخوان خشک چباکر خوش ہوتا ہے۔ انسانوں کو انسانوں پر صرف علم کی وجہ سے ہی برتری حاصل ہوتی ہے دولت یا خاندانی بزرگی سے نہیں ہماری دلی آرزو ہے کہ مدرسہ ہذا کو ترقی ہو اور مدرسہ کے استادوں کو چاہئے کہ مدرسہ کے ترقی نکرنے کے جو جو اصلی اسباب ہیں ان سے ہمیں مطلع کریں۔ تاکہ ہم تمام رکاوٹیں دور کرکے اس کی بنیاد مضبوط کریں۔ ہزہائینس نے فرمایا کہ علم صرف دنیا ہی کے لئے ضروری نہیں ہے بلکہ شیخ سعدی فرما گئے ہیں کہ بے علم نتواں خدارا شناخت۔

---

**طلبا کی اسٹرائیک** ۔ طلبائے مدارس لاہور میں سٹرائیک کی ہوا چل گئی ہے۔ اسپیشل اسسٹنٹ کلاس کا سٹرائیک نمبر اول تھا اب اسلامیہ ہائی سکول کے ۲۰۰ طلبا کئی روز سے غیر حاضر ہیں۔ وجہ شکایت یہ ہے کہ اسلامیہ ہائی سکول میں صرف ایک ماہ کی تعطیل ہوتی ہے جبکہ لاہور کے دوسرے مدرسوں میں ڈیڑھ سے ۲ ماہ تک کی چھٹی موسم گرما میں ہوتی ہے۔ طلبا نے درخواست دی کہ تعطیل لمبی کیجائے۔ یہ درخواست بغیر پڑھنے کے انجمن نے واپس کردی اسپر ناراض ہوکر لڑکوں نے سٹرائیک کردیا۔ سکول کی انتظامی کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو لڑکے ۲ روز تک حاضر نہوں ان کے نام خارج کردئے جائیں اور ڈسچارج سارٹیفکیٹ نہ دیا جائے۔ یہ دھمکی کام کرگئی اور ۲۳ جولائی کو تمام طلبا مدرسہ میں حاضر ہوگئے۔ کئی لڑکوں پر جرمانے کئے گئے ہیں اور ایک طالب علم کو بورڈنگ اور مدرسہ سے نکالدیا گیا۔

---

**پارلیمنٹوں کی پارلیمنٹ** ۔ یوروپ اور امریکہ کی تمام پارلیمنٹوں کے منتخب ہوکر ۶۰۰ ممبر لندن میں آئے تاکہ دنیا کے قیام

امن اور سلطنتوں کے تنازعات کا بذریعہ پنچایت تصفیہ ہونیکی تدابیر پر غور کریں۔

۲۳ ماہ حال کو ہوس آف لارڈز کی گولڈن گیلری میں اجلاس منعقد ہوا سر ہنری کیمبل بینرمین وزیر اعظم انگلستان نے ایک افتتاحی تقریر کے ساتھ جلسہ کی کارروائی شروع کی۔

سر ہنری نے فرمایا کہ ملک معظم اور گورنمنٹ برطانیہ کو ریفارمس کے اغراض سے ہمدردی ہے۔ وزیر اعظم نے ممبران ڈوما کے قایمقاموں کا خصوصیت سے خیر مقدم کیا اور "ڈوما کو خدا سلامت رکھے" کا نعرہ لگایا۔ اسپر زور شور سے دیر تک چیرز دئے گئے۔ ممبران ڈوما نے بیان کیا کہ ہمارا ارادہ ہے کہ روس کو واپس جاکر حصول قومی آزادی کی کشمکش میں شریک ہوں۔

## سودیشی تحریک آئرلینڈ میں

تعجب ہے کہ سر بی فلر کو مشرقی بنگال کی مسند سے سبکدوش کرکے آئرلینڈ کا چیف لفٹنٹ کیوں نہیں بنا دیا جاتا تاکہ وہ جلدی سے اُس طوفان کو روکیں جو وہاں آنے والا ہے۔ کیا وہ ڈبلن کو بریسال نہیں بنا سکیں گے۔ سودیشی تحریک اگر زہر آلود ہو تو وہ آئرلینڈ کے لئے بھی ایسی ہی مہلک ہے جیسی کہ بنگال کے لئے۔

آئرلینڈ کا اخبار آئرش مینیجر اپنے ہموطنوں کو اسطرح خطاب کرتا ہے:-

اگر ہم ہمدردی دردمندی اور دلسوزی کے خیال سے آئرلینڈ کی ساختہ اشیاء خریدینگے تو اپنے شہروں اور قصبوں کے کاریگروں کے واسطے معاش کی ایک صورت نکالیں گے۔ اس قاعدہ کے سخت پابند بن جاؤ یعنی کوئی چیز بھی آئرش ساخت کی خریدو۔ اپنے اپنے شہروں کے محب وطن لوگوں کو تاکید کرو کہ وہ بھی آئرلینڈ کی چیزیں خریدا کریں۔ اشیائے خوردنی کپڑے گھر کے کام کی چیزیں زرعی آلات اور کلیں وغیرہ سب آئرلینڈ کی بنی ہوئی خریدو۔ جب کوئی چیز خریدو تو صرف آئرش ساخت کی چیزیں مانگو جو ایسی ارزاں اور نفیس ہوں جیسے کہ غیر ملکوں کی ہوتی ہیں اسے اپنا دستور العمل بنالو۔ یہ کام خدا کے جلال کے واسطے کرو۔ اور حب وطن کے لئے کرو۔ اسی سے تم ہزاروں نوجوانوں کے سامنے ایک عمدہ نمونہ پیش کروگے ✦

ہندو

## ایک محب وطن کی وفات

ولایت سے افسوسناک خبر آئی ہے کہ بنگال کی تعلیم یافتہ سوسائٹی کے نہایت معزز اور مسلّم سرگروہ قانونی دنیا کے درخشندہ جواہر مسٹر ڈبلیو سی بونرجی طویل علالت کے بعد ۲۱ ماہ حال کو لندن میں فوت ہوگئے اس خبر وحشت اثر پر تمام بنگال میں ماتم بپا ہے۔ اور ہندوستان کے تمام دیسی اور انگریزی اخبارات نے اظہار تاسف کیا ہے۔

مسٹر بونرجی کی قابلیت کا کوئی بیرسٹر یا وکیل اس وقت ہندوستان میں نہیں ہے ان کی آمدنی کی اوسط میں اور تیس ہزار روپیہ ماہوار کے درمیان تھی۔ اگرچہ انہوں نے اور ان کی اولاد نے انگریزی طرز معاشرت اختیار کرلی تھی لیکن وطن کی سچی محبت رکھنے والوں میں ان کا نام اول نمبر پر تھا۔ وہ نیشنل کانگرس کے سب سے پہلے پریسیڈنٹ تھے بلکہ دو مرتبہ اس عزت کو حاصل کیا جو ہندوستان کی تعلیم یافتہ کمیونیٹی زیادہ سے زیادہ کسی ہندوستانی کو عطا کرسکتی ہے۔ مسٹر بونرجی چند سال سے انگلینڈ میں سکونت پذیر تھے۔ مگر وہاں بھی وہ اپنے وطن کو فائدہ پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ دیتے تھے۔ یہ کھلا ہوا راز ہے کہ وہ ان لوگوں میں بحیثیت سرغنہ کے تھے جنہوں نے لارڈ ڈفرن کے ایما سے کانگرس کی بنیاد ڈالی اور کانگرس کی ابتدائی عمر میں وہ ہر سال اس پندرہ ہزار روپیہ جیب خاص سے خرچ کرتے رہے ہیں۔ کلکتہ ہائیکورٹ میں جہاں مدت دراز تک ان کی وکالت کے جھنڈے گڑے رہے ہیں اور جہاں برسوں تک کوئی ان کا مدمقابل نہیں تھا تمام ججوں نے بلکہ اور تمام وکلاء نے ان کی وفات پر سر اجلاس اظہار افسوس کیا اور مرحوم کی خداداد قابلیت کا تذکرہ کیا۔

## تند مزاج فوجی افسر

ڈالنسرز کے لفٹنٹ گرینفل صاحب نے راولپنڈی کے ایک معزز وکیل سردار سیوارام سنگھ کو اس قصور میں زدوکوب کیا اور گالیاں دیں کہ مری کی سڑک پر انکا ٹونگہ لفٹنٹ صاحب کے ڈونگہ سے آگے نکل گیا تھا۔ لفٹنٹ نے کہا کہ ہم بادشاہ کے دوست ہیں تمہیں اس قدر گستاخی کی کس طرح جرأت ہوئی اور اس کے ساتھ ہی تعلیم یافتہ کہکر اس کا مضحکہ کیا۔ مگر جب عدالت میں استغاثہ کیا گیا تو صاحب نے جرم سے اقبال کیا اور معافی مانگنے کو آمادہ ہوئے مگر چونکہ حملہ بلا کسی اشتعال کے کیا گیا تھا اس لئے مستغیث نے معافی منظور نہیں کی۔ لفٹنٹ کے وکیل مسٹر بیلڈ کرنے یہ بھی عذر پیش کیا کہ صاحب اردو نہیں جانتے ہیں حالانکہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اردو اور فارسی کے اعلیٰ سٹینڈرڈ کا امتحان پاس کئے ہوئے ہیں ملزم کے وکیل نے عدالت میں یہ بیان کرکے مستغیث کو اور بھی رنج پہنچایا کہ لفٹنٹ گرینفل کو مستغیث پر سائیس کا دھوکہ ہوا۔ مقدمہ کی آیندہ پیشی ۳ اگست کو ہے۔

اس دوران میں مصالحت کی کوشش ہوئی ہے جنرل صاحب بہادر کمانڈنگ راولپنڈی ڈویژن نے مستغیث کے وکیل کو بلاکر فرمایا کہ ملزم "ایک یہ موقوف کردیا ہے" اگر اُسے سزا ہوگئی تو اس کا عہدہ جاتا رہیگا جنرل صاحب بہادر نے خیال ظاہر فرمایا کہ لفٹنٹ سے ۲ ہزار روپیہ مستغیث کو دلوا دیا جائے اور راضی نامہ کے بعد اُسے ہندوستان سے باہر بھیجدیا جائے گا۔

اسی ضمن میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ وہ رسالہ جسمیں لفٹنٹ مذکور تعینات ہیں عنقریب جنوبی افریقہ کو جانے والا ہے۔

## ایک ایرانی شاہزادہ کی وفات

ہز ہائینس سر آغا خان کے حقیقی ماموں شاہزادہ حاجی اسد جان جو نظام العلی کے لقب سے ملقب تھے کاظمین شریف میں انتقال کیا۔ شاہزادہ مرحوم فتح علی خان شاہ قاجار سابق شہنشاہ ایران کے نواسے اور ہز ایکسیلنسی نظام الدولہ وزیر ایران کے فرزند اور موجودہ شہنشاہ ایران کے پھوپی زاد بھائی تھے۔ مرحوم کے ۸ لڑکے اور ۸ لڑکیاں ہیں منجملہ ان کے دو صاحبزادے علیگڈہ کالج میں تعلیم پاتے ہیں۔ ہز ہائینس سر آغا خان کی والدہ ماجدہ کو اپنے بھائی کی وفات کا بڑا صدمہ ہے۔ بمبئی میں ہز ہائینس کی کوٹھی پر مجالس عزا کی گئی ہیں اور مساکین کو کھانا تقسیم کیا جاتا ہے۔

## پارسی لیڈی ڈاکٹر

جبکہ ہندوستان کے متعدد ہونہار نوجوانوں نے امسال انگلستان میں نہایت مشکل امتحانات میں امتیاز حاصل کیا ہے اسکے ساتھ یہ خبر بھی تمام ملک میں خوشی سے سنی جائیگی کہ مسٹر دادا بھائی نوروجی کی نواسی نے اڈنبرا یونیورسٹی کا امتحان ایم۔ بی خصوصیت کے ساتھ پاس کیا ہے۔

## ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز

صاحب نے حضور ملک معظم کی قدآدم تصویر جسپر ہز مجسٹی کے دستخط ثبت ہیں مسز اینی بیسنٹ کی معرفت ہندو کالج بنارس کو عطا کرنے کے لئے اپنی طرف سے بطور تحفہ کے ارسال فرمائی ہے۔

# عالم کا فوٹو

ہز میجسٹی ملکہ الگزینڈرا نے لیڈی منٹو صاحبہ کی مجوزہ انڈین نرسنگ ایسوسی ایشن کا مربی ہونا قبول فرمایا اور سو پونڈ چندہ عطا کیا ہے - فنڈ کی کل میزان ۵۰ ہزار تک پہنچ چکی ہے -

ہندوستان سے بے شمار پیامہائے ہمدردی بذریعہ تار لیڈی کرزن کی وفات پر اظہار تاسف کے لارڈ کرزن کو بھیجے گئے ہیں -

کابل کے بازار میں آتشزدگی سے سو دکانیں اور مکانات جلگئے -

یکم اگست سے تانبہ کے سکے مضروب ہونے بند ہو جائینگے بجائے ان کے برنجی پیسے اور دھیلے اور پائیاں ڈھالی جائینگی -

ہفتہ گزشتہ کو شملہ - مسوری - دہلی - لاہور - کانگڑہ وغیرہ میں دو بجے رات کو زلزلہ محسوس ہوا -

یکم اگست سے والس - الجیریا اور مناکو کو ہندوستان سے ایک منی آرڈر بجائے ۲۰ پونڈ کے ۴۰ پونڈ تک بھیجا جاسکیگا -

ایسٹ انڈین ریلوے کے تمام دیسی شاف نے جس میں اسٹیشن ماسٹر - بکنگ کلرک - سگنلر اور ٹکٹ کلکٹر وغیرہ شامل ہیں اُدہر کلکتہ سے بردوان تک اور ادہر علیگڑھ سے کالکا تک سٹرائک کر دیا ہے - ان کی شکایتیں یہ ہیں کہ تنخواہ کم ملتی ہے - وردی واپس لیجاتی ہے - اور ان کو تحریر و تقریر میں نیٹو کیوں کہا جاتا ہے انڈین کیوں نہیں کہتے -

کلکتہ کی طرف کام بند کرنے والے - ریل گاڑیوں پر ڈرائیور اور گارڈ پر پتھر پھینکتے ہیں - مالگاڑیاں بند ہیں - اور مسافر گاڑیاں دیر سے آتی جاتی ہیں - یورپین شاف بیرونجات سے آکر کام دے رہا ہے - حکام ریلوے کا ارادہ نرمی ظاہر کرنے کا نہیں ہے -

مہاراجہ سیندھیا شملہ سے عازم گوالیار ہوئے -

برہما کے مقام کتھا میں سرکاری ہاتھیوں کا گلہ رہتا ہے وبائے انتھریکس کے پھیلنے سے منجملہ ۱۴۰ ہاتھیوں کے چند روز کے اندر ۴۴ مرگئے - ۸ لاکھ روپیہ کی مالیت کا گورنمنٹ کو نقصان ہوا -

سدرن مرہٹہ ریلوے کو گورنمنٹ نے حسب ضابطہ نوٹس دیدیا ہے کہ ایک سال بعد لائن گورنمنٹ خرید لیگی -

ہز ہائینس نواب صاحب بہاولپور نے لیڈی ڈفرن فنڈ میں ۵ ہزار روپیہ عطا کیا ہے -

مہاراجہ صاحب بیکانیر بھی شملہ سے دارالریاست کو تشریف لے گئے -

اعلیٰحضرت نظام کے دشمنوں کی طبیعت علیل ہوگئی تھی مگر خدا کے فضل سے جلدی صحت ہوگئی -

مسٹر میسٹن نے عہدہ سکرٹری سررشتہ فنانس گورنمنٹ ہند کا چارج لیا -

سرکاری سررشتہ آثار الموسم سے سال میں تین پیشینیاں شایع ہوا کریگی - اول شروع جون میں - پھر ماہ اگست میں اور تیسری دسمبر میں بہاوٹ کے متعلق -

الہ آباد ہائیکورٹ نے پٹیالہ کے ٹکٹ بازوں غلام قادر اور اسکے ملازم الہ بخش کو چار سال قید کی سزا اور اسکے تین گماشتوں کو تین تین سال کی قید بحال رکھی - انہوں نے دیہ بند میں ٹکٹ بیچکر لوگوں کو زیادہ قیمت کا مال دینے کا دہوکہ دیا تھا -

سر بی فلر صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر مشرقی بنگال و آسام آجکل بتقریب دورہ چٹاگانگ میں رونق افروز ہیں روسائے شہر نے خیر مقدم نہیں کیا -

مہاراجہ صاحب ناہن شملہ سے واپس تشریف لے گئے مہاراجہ دہولپور چند ہفتے اور قیام فرمائینگے -

بنگال میں جا بجا مسٹر ڈبلیو سی - بنرجی کے ماتم میں جلسے ہو رہے ہیں کلکتہ کے تمام پرائیویٹ کالج اور مدارس ۱۲ جولائی کو بند رہے -

بمبئی میں ایک سرکاری کشتی الٹ گئی ۳ یوروپین اور ۲ دیسی جانیں ضایع ہوئیں -

امرتسر ٹمپرینس سوسائٹی نے ایک جلسہ منعقد کر کے سر لفورڈ لاسن ممبر پارلیمنٹ اور لالہ رام چند داس سب جج ارنو دیانہ چمپئن ٹمپرینس کی وفات پر اظہار افسوس و ہمدردی کیا -

لالہ رتن چند سپرنٹنڈنٹ دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر جالندہر کی ناگہانی وفات پر اہل جالندہر کو بڑا افسوس ہے -

ہفتہ مختتمہ ۱۴ جولائی میں پلیگ سے ۲۲۴ موتیں ہوئیں احاطہ بمبئی میں ۱۰۶ - پنجاب میں ۱۰۰ - بنگال میں ۷ - صوبجات متحدہ میں ۹ -

بندوبست کے نائب تحصیلداروں کو لائسنس اسلحہ مفت ملا کریں گے -

سردار کیسر سنگھ رئیس امرتسر نے دہلی کے مشہور شاعر ذوق کی قبر اور چار دیواری کی مرمت کرا دی ہے -

آگرہ کے ایک مالک مطبع عبد الغفور اور ایک پریس مین علیگڈہ میں مار ڈالے گئے اور ان کی نعشیں اس طرح جلا دی گئیں کہ شناخت نہو سکے - پولیس نے ملزموں کا پتہ لگایا ہے جو کہتے ہیں کہ کتب فروش کے کہنے سے خون کیا -

دہلی کا مشہور میلہ پھول والوں کی سیر یکم و ۲ اگست کو ہے -

بیریسال کے رئیس بابو اسونی کمار دت نے مسٹر جیک مہتمم بندوبست پر دس ہزار کے ہرجانہ کی نالش کی ہے -

ریاست جموں و کشمیر میں دیوان امرناتھ صاحب وزیر مقرر ہوئے ہیں اور لالہ بیند بداس گورنر جموں بنائے گئے ہیں -

لالہ ہردیال - ایم - اے گورنمنٹ پنجاب کے وظیفہ خوار جو آکسفورڈ میں تعلیم پاتے ہیں صاحب وزیر ہند نے ان کو اجازت دیدی ہے کہ ایام تعطیل ہندوستان میں بسر کریں -

گورنمنٹ پنجاب نے مشن کالج دہلی کو آلات سائنس اور توسیع عمارت کے لئے ۸ ہزار روپیہ کی امداد عطا کی ہے -

افغانستان کے تمام دریا طغیانی پر آئے ہوئے ہیں -

لیڈی کرزن کی نماز جنازہ پیر کے روز کیتھیڈرل ملتان میں ادا ہوئی - اسی روز شملہ میں نماز پڑہی گئی -

ہز ہائینس راجہ صاحب چنبہ وادی ڈیرہ دون میں مصروف شکار ہیں -

جنرل سٹوسل کو محاصرہ پورٹ آرتھر میں ہتھیار ڈالدینے کے قصور میں سزائے موت دیئے جانے کی خبر کی تردید کی گئی ہے -

سکاٹلینڈ کے مقام ڈنڈی میں آتشزدگی سے ۴ لاکھ پونڈ کی مالیت کا نقصان ہوا - دو گودام سن کے اور دو گودام شراب کے جل گئے -

سین سالواڈور اور گواٹی مالا کے مابین صلح ہوگئی -

ملک معظم کا پیش کردہ انعام نزلی کے جلسہ چاندماری میں فرسٹ ڈل سیکس رجمنٹ کے کپتان ڈیویس صاحب نے حاصل کیا

مسٹر آسٹن چیمبرلین کی شادی مس ڈنڈس کے ساتھ ۲۱ جولائی کو ہوئی - مسٹر چیمبرلین بوجہ نقرس کے موجود نہ تھے - مسٹر بالفور مسٹر مورلے اور مسٹر اسکوتھ شریک تھے -

اٹلی اور ابی سینیا کے مابین ایک تجارتی عہدنامہ ہوا ہے -

سر ایڈورڈ گرے نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ گورنمنٹ تحقیقات کر رہی ہے کہ یہ شکایت کہاں تک ٹھیک ہے کہ جاپانی منچوریا میں برٹش تجارت میں خلل ڈال رہے ہیں -

# ملیٹری دنیا

## روس کی حالت زار

روسی کاشتکاروں نے قصبہ رمیش کی نواح میں گزشتہ اتوار کو روز روشن میں ۱۵ مکانات جلا دئیے۔

پولینڈ کے زراعتی مزدوروں کے سٹرائک کی وجہ سے اندیشہ ہے کہ استادہ فصل تباہ ہو جائیگی۔ قصبہ لبلن اور تمام صوبہ میں جا بجا پولیس میں قتل ہو رہے ہیں قصبہ مذکور میں ۱۲ پولیس مین گولی سے مار دئیے ہیں۔

سینٹ پیٹرزبرگ کے متصل ایک کیمپ پاس کونٹ ٹوڈلبن ایڈ جائنٹ زار کے مارنے کی سعی کوشش کی گئی تھی۔ حملہ آور ایک کشتی میں بیٹھکر فرار ہوگیا۔ جو اس کے لئے دریائے نیوا میں منتظر کھڑی تھی۔

### ڈیوما اور زار

سینٹ پیٹرزبرگ میں ۲۰ ماہ حال کو افواہ تھی کہ زار نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ اگر پارلیمنٹ نے قوم کے نام اعلان جاری کیا کہ تمام اراضی قومی ملکیت سمجھی جائے تو ڈیوما کو فوجی طاقت کے زور سے بند کر دیا جائیگا اور بغاوت کے فرو کرنے کے لئے جرمنی اور آسٹریا سے فوجی امداد حاصل کرنے کا بندوبست کر لیا ہے۔ اگرچہ آخری خبر کی سینٹ پیٹرزبرگ اور روانا میں سرکاری طور پر تردید کی گئی لیکن ڈوما کے بند کرنے کی خبر سچ سمجھی گئی اور آخر میں سچ ہی نکلی۔

ڈیوما کا جلاس اس روز صبح کے ۲ بجے تک رہا اور ۱۲۴ ووٹ کی موافقت اور ۵۳ ووٹ کی مخالفت سے ریزولیوشن پاس ہوا کہ باشندگان روس سے درخواست کی جائے کہ گورنمنٹ کے پروگرام کو انتظام اراضی کے متعلق منظور نکریں اور بڑے بڑے مالکان اراضی کے حقوق ملکیت کو زائل سمجھیں یہ گورنمنٹ کی صاف مخالفت تھی۔

### بلوہ اور فساد

زار نے شہنشاہ جرمنی کو اطلاع دی ہے کہ اندرونی بدامنی کی وجہ سے پہلے بیرونی سیاحت کا عزم ملتوی کر دیا ہے۔ اوڈیسہ میں جہاز سازی کے کاریگر جنہوں نے سٹرائک کیا ہوا تھا گورنر کے دھمکانے سے کہ اگر سٹرائک بند نہوا تو وہ جلاوطن کر دئیے جائینگے کام پر واپس آ گئے۔ ۲۰ ماہ حال کو حکام روس نے سینٹ پیٹرزبرگ میں ۹ اخبار بند کر دئیے۔ اس کے بعد بلوہ ہوا۔ اور پولیس اور فوج پہرہ پر بٹھائے گئے

### ڈیوما کی برخاستگی

قصر پیٹرہاف میں کونسل وزراء کا ایک جلسہ ہوا جسکے پریذیڈنٹ زار تھے۔ بہت سے گرانڈ ڈیوک اور مسٹر ٹریپوف اور درباری افسر موجود تھے۔ اس جلاس میں یہ قرار پایا کہ ڈیوما کو بند کر دیا جائے۔ زار نے فرمان جاری کیا کہ ڈیوما برخاست ہوا اور اس کے لئے جدید انتخاب ۵ مارچ ۱۹۰۷ء کو ہوگا۔ اس حکم کے ساتھ ہی ڈیوما کی عمارت مقفل کر دیگئی اور پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا جو ممبروں کو داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتی۔ تمام سفارت گاہوں کی حفاظت کے لئے فوج تعینات کر دیگئی ہے۔ سینٹ پیٹرزبرگ۔ ماسکو اور دیگر مقامات میں فوجیں جمع ہو رہی ہیں اور تمام گارڈ رجمنٹیں سینٹ پیٹرزبرگ میں بلالی گئی ہیں۔ تمام تعلیم یافتہ فرقوں نے عام سٹرائک کا انتظام مکمل کر لیا ہے۔

سینٹ پیٹرزبرگ میں فوج ہی فوج ہر طرف دکھائی دیتی ہے۔ ریلوے اور ڈاکخانہ بند ہیں۔ ۲۲ ماہ حال کی شام کو کچھ بلوہ بھی ہوا۔ فوج سے کام لیا گیا۔

ڈیوما کے اکثر ممبر صورت حال پر مشورہ کرنے کے لئے فنلینڈ کو گئے ہیں۔ زار نے اپنے فرمان میں ڈیوما کے برخاست کرنے کی بابت لکھا ہے کہ ڈیوما نے سراسر خلاف امید کارروائی کی اور بجائے عملی کام کے اس نے خلاف قانون عملدرآمد شروع کیا جو اسکے حدود اختیارات سے باہر تھا۔ زار نے وعدہ کیا ہے کہ حاجتمند کاشتکاروں کو ان کی اراضی کے بڑھانے کے ذرائع بہم پہنچائے جائینگے اور وہ قانونی متابعت کے لئے مجبور کئے جائینگے۔

### فوج میں ناراضی

روسی فوج میں بے چینی کے آثار پھر نمودار ہوئے ہیں۔ کرونسٹڈ کو ایک رسالہ بھیجا گیا ہے جہاں گیریزن میں سرکشی پائی گئی ہے۔ سباسٹپول میں ۲۰۰۰ بحری سپاہیوں کا جلسہ ہوا انہوں نے ایڈمرل سکرڈلاف کے سامنے پیش کرنے کے لئے مطالبات کا ایک مسودہ تیار کیا کہ اگر ان کی شکایتیں دور نہ کی گئیں تو بحیرہ اسود کے بیڑہ کے تمام ملاح باغی ہو جائینگے۔

### زبان خلق

انگلستان اور تمام ممالک یوروپ کے اخبارات متفق الرائے ہیں کہ گورنمنٹ روس نے ڈیوما کے توڑنے میں صد درجہ کی غلطی اور غیر مناسب کارروائی کی ہے۔ ڈیوما کے برخاست کرنے کا ایک صریح نتیجہ تو یہ ہوا ہے کہ روسی نوٹوں کی قیمت بہت گر گئی ہے سینٹ پیٹرزبرگ میں امن ہے کہ پولیس اور فوج قدم قدم پر موجود ہے کئی ایک اخبار اور بھی بند کر دئیے گئے ہیں۔

### ممبران ڈیوما کا اعلان

ممبران ڈیوما نے مقام ویبورگ سے ایک اعلان باشندگان کے نام شایع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ٹیکس ادا نکرو اور فوجی خدمات سرانجام دینے سے انکار کردو۔

### یہودیوں کی پریشانی

تمام روس کے یہودی خوف سے کانپ رہے ہیں اس اندیشہ سے کہ پھر ان کا قتل عام ہونے والا ہے۔ کاسکوں نے اوڈیسہ میں لوٹنا شروع کر دیا ہے اور یہودی سخت گھبراہٹ میں ہیں ۲۴ جولائی کی رات کو اوڈیسہ میں لوٹ بند ہوئی۔ یہ غارتگری انہیں بازاروں میں تھی جہاں ۱۹۰۵ء کو ہوئی تھی۔ خلقت کی پریشانی ناقابل بیان ہے۔

گورنر جنرل کولبرس نے یہودیوں کے ایک ہیبت زدہ ڈیپوٹیشن سے کہا کہ اگر ایک کاسک بھی زخمی ہوا تو اوڈیسہ میں خون کے دریا بہہ جائیں گے۔

### وزیر اعظم انگلینڈ اور ڈیوما

سر ہنری کیمبل بینرمین نے پارلیمنٹری کانفرنس کی افتتاحی تقریر میں جو ڈیوما کے ساتھ غیر معمولی جوش ہمدردی کا اظہار کیا ہے انگلینڈ کے کنسرویٹو اخبارات لکھتے ہیں کہ یہ سخت مدبرانہ غلطی تھی۔ مگر لبرل اخبارات سر ہنری کے دلیرانہ حملے کی تعریف میں رطب اللسان ہیں وہ کہتے ہیں کہ سر ہنری کے منہ سے جو الفاظ نکلے ہیں وہ تمام جہان میں گونج پیدا کرینگے۔

---

## تعلقات اقوام

پارلیمنٹری کانفرنس میں امریکن ڈیلیگیٹ مسٹر برین نے جو آئندہ جنرل الیکشن میں سلطنت جمہوری امریکہ کا پریذیڈنٹ منتخب ہونے کا امیدوار ہے اس بارہ میں بڑی زبردست تقریر کی کہ جب دو قوموں کے مابین تنازعہ ہو۔ اور قومی عزت کا سوال درپیش ہو جو ہیگ کی پنچایت میں پیش کرنے کے قابل نہو تو ایسی صورت میں بہتر ہے اقوام کمیشن کے ذریعہ

تحقیقات ہونی چاہئے یا دستاویزات میں دخل دیکر تصفیہ کرادیں۔

---

**مہم نٹال اور بیرحمی کا الزام** - ۱۰ ماہ حال کو پارلیمنٹ میں مہم نٹال کی وحشیانہ کارروائی کے متعلق مباحثہ ہوا۔ مسٹر چرچل نے گورنمنٹ نٹال کا ایک مراسلہ پڑھکر سنایا جس میں تمام الزامات سے انکار کیا گیا تھا لیکن ریڈیکل ممبران پارلیمنٹ نے گورنمنٹ پر زور ڈالا اور بے شمار سوالات کئے۔ اور مطالبہ کیا کہ امپیریل گورنمنٹ کو چاہئے کہ نٹال میں آیندہ سے دیسی لیوی فوج نہ رکھے۔ ہوم گورنمنٹ نٹال کی نیک نیتی پر بھروسہ رکھتی ہے اخبارات بھی گورنمنٹ نٹال کے عذرات کو اطمینان بخش خیال کرتے ہیں لیکن لبرل اخبار لکھتے ہیں کہ الزامات بیرحمی کی صفائی پورے طور پر نہیں ہوئی - اور مطالبہ کرتے ہیں کہ امپیریل کمیشن تحقیقات کرے اور قصورواروں کو سزا دیجائے تمام اخبارات مسٹر ونسٹن چرچل کے اس بیان کو نامناسب خیال کرتے ہیں کہ اُنہوں نے مہم نٹال کی فوج کی بے تحریکی کے معاملہ کا کیوں بلا ضرورت ذکر کیا +

نٹال کی فوج کا ایک حصہ عنقریب جنوب کی طرف بڑھیگا اور چند باغی سرداروں کی سرکوبی کریگا۔

باغیوں کو ہتھیار ڈالنے کے لئے جو آٹھ روز کی مہلت دی گئی تھی وہ پوری ہو گئی اس عرصے میں ایک ہزار سو ہم باغیوں نے اطاعت قبول کی۔

---

**فوجی اخراجات میں تخفیف** - سر چارلس ڈائک کے سوال کے جواب میں مسٹر مورلے نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ ہم گورنمنٹ ہند سے خط و کتابت کر رہے ہیں کہ فوجی اخراجات میں کس قدر بچت ہو سکتی ہے۔ بعض معاملات پر ڈیفنس کمیٹی کا غور کرنا ضروری ہے۔ جدید ترتیب افواج کی سکیم سے آخر میں بہت بچت کی اُمید ہے۔ اس سال میں گورنمنٹ ہند کا ارادہ ہے کہ ۹۰ لاکھ روپیہ اُس سے کم خرچ کرے جس قدر کہ اُسے خرچ کرنے کا اختیار ہے۔ قطع نظر اس کے ۱۹۰۶ء کے لئے ملٹری اخراجات ہند اسی قدر میں جس قدر کہ لارڈ کچنر کی تجاویز منظور ہونے کے وقت تھے۔

---

**مو سم سرما کے کیمپس آف اکسرسائز** حسب معمول ہر ایک کمانڈ میں ہونگے لیکن اگر امیر صاحب افغانستان تشریف لائے تو بہت سی فوجیں پنڈی یا آگرہ یا دہلی میں جمع ہونگی۔

---

**۷ گورکھا رجمنٹ** کے لانس نائک لال بہادر رانا نے ہفتہ گزشتہ میں فرط غضب سے پاگل ہو کر اپنی رجمنٹ کے لفٹنٹ سکین صاحب پر حملہ کیا۔ لفٹنٹ صاحب کے خطرناک زخم آیا ہے ۳۰۳ رائفل کی گولی کا زخم ہے۔ گولی نچلے جبڑے کو توڑتی ہوئی گردن کے پیچھے سے ہوتی ہوئی دائیں کنپٹی سے نکل گئی۔ کوئی وجہ معلوم نہیں ہوئی کہ لانس نائک کو کس بات کا صدمہ تھا۔ حملہ کے بعد اس نے ایک دیسی افسر کے کوارٹر میں پناہ لی مگر اسی روز شام کو ۶ بجے ہلاک کر دیا گیا۔

---

**انشرنس بحار کی تحقیقات** اور فیصلہ کے لئے ایک مستقل کمیٹی قائم ہوگی جس کے پہلے اجلاس میں ۱۳ ماہ حال کو حضور کمانڈر انچیف بھی شامل ہونگے۔

---

**کابل** کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ امیر صاحب اور ان کے برادران عزیز کے مابین نہایت عمدہ تعلقات قائم ہیں امیر صاحب کی غیر حاضری میں سردار نصر اللہ خاں نے ایسا عمدہ انتظام رکھا کہ امیر صاحب کو اطمینان ہو گیا ہے کہ اگر وہ ہندوستان میں تشریف لائیں تو کچھ حرج نہیں ہوگا بی بی حلیمہ اور سردار عمر جان کے ساتھ بہت عمدہ سلوک ہو رہا ہے اور ان کی طرف سے کسی فساد کا اندیشہ نہیں ہے۔ پس امیر صاحب اگر ماہ نومبر میں یہاں تشریف لائیں تو وہ کئی ماہ تک بفراغت سیر و سیاحت کر سکتے ہیں۔

---

**حفاظت ہند کا سوال** - مسٹر تھاربرن سابق فنانشل کمشنر پنجاب نے لندن میں ایسٹ انڈین سوسائٹی کے سامنے ایک لکچر دیا جس میں اس بات کی ضرورت بیان کی کہ ہندوستان میں ہندوستانی ملیشیا فوج بھرتی کیجائے۔

مسٹر تھاربرن نے کہا کہ سردست ہندوستان میں ۲ لاکھ ۱۰ ہزار فوج ہے جس میں سے ایک تہائی برٹش اور باقی دیسی سپاہ ہے۔ نیز ۳۰ ہزار ریزرو فوج بھی ہے اس تمام جمعیت میں سے ۷۰ ہزار پنجاب اور سرحدی صوبہ میں مقیم ہے اور آئندہ دس سال کے عرصہ میں اسکی تعداد غالباً ایک لاکھ ہو جائیگی علاوہ ازیں ۳۰ ہزار رضاکار ہیں جو تمام برٹش اور ۲۰ ہزار امپیریل سروس فوج ہے اگرچہ ۴ لاکھ فوج کافی ہے جس میں سے ضرورت کے وقت نصف سندھ یا ایکسپیڈیشن سروس پر بھیجی جا سکتی ہے۔ ہماری بہت سی ریگولر فوج جو جنوبی ہند میں بھرتی ہوتی ہے بوجہ سختی آب و ہوا کے افغانستان میں کام نہیں دے سکتی ہے۔ پس اگر فرض کریں کہ زیادہ سے زیادہ ایک لاکھ جوان ہم میدان جنگ میں بھیج سکتے ہیں اور ان کے ساتھ ۴۰ ہزار نیم تربیت یافتہ افغانی فوج شامل کریں اور ساتھ ہی مان لیں کہ یہ اینگلو افغان لشکر اپنی مساوی تعداد کی روسی فوج کو شکست دے سکتا ہے تو بھی ہماری فوج قلیل رہیگی کیونکہ روس تربیت یافتہ فوج بے شمار تعداد میں ہمارے مقابلہ پر لا سکتا ہے +

خشکی کی طرف سے یا تو روس ہندوستان پر حملہ آور ہو سکتا ہے یا کسی قدر فرانس اس لئے حفاظت ہند کے لئے موجودہ فوج سے دوچند جمعیت درکار ہے اور سب سے بہتر اور کفایت شعاری کا طریقہ یہ ہے کہ انڈین ملیشیا بھرتی کیجائے۔

پنجاب نئے ریکروٹنگ علاقہ کی ایک کروڑ ۲۰ لاکھ آبادی میں سے بیس اور چالیس سال کے درمیان جوانوں کی تعداد چھٹا حصہ ضرور ہوگی یعنے ۱۵ لاکھ جنکا ایک تہائی یا چھٹا حصہ ملیشیا میں بھرتی ہونے کا شائق ہوگا۔ پس بیرونی حملہ کے خلاف اگر کوئی ضمانت ہو سکتی ہے تو دیسی ملیشیا ہے۔

ایک لاکھ ملیشیا کا خرچ ۲۰ ہزار دیسی فوج یا ۸ ہزار گورہ فوج کے برابر ہوگا۔ پس خرچ کچھ زیادہ نہ ہوگا - علاوہ ازیں یہ تمام روپیہ ملک میں رہیگا۔

---

**۹ لانسرز** ماہ اکتوبر میں ہندوستان سے جنوبی افریقہ کو جائیگا۔

---

**چین** میں جو ہندوستانی رجمنٹیں مقیم ہیں امسال انکا ریلیف نہیں ہوگا کیونکہ یہ رجمنٹیں وہاں پچھلے ہی سال گئی ہیں۔ سنگاپور - ہانگ کانگ - سٹریٹ سیٹلمینٹ میں دو رجمنٹیں ہیں ۱۵ انفنٹری - ۱۲۹ بلوچز - ۱۳ ڈوگراز - ۲۴ سکھ - ۹۵ انفنٹری

---

**انڈین** ریزرو فنڈ کے ۲ لاکھ ۴۶ ہزار ۳۰۰ روپیہ سرکاری نوٹوں کی صورت میں اور ۹۰۴۹ نقد جمع ہیں۔

**۲۵ کیولری میں میجر باسر صاحب سکینڈ ان کمانڈ کرنل** ٹیمپلر صاحب کے ایام رخصت میں قائم مقام کمانڈنٹ مقرر ہوئے
۱۹ پنجاب پیدل میں میجر ٹامس صاحب متعینہ ۲۴ پنجاب پیدل قائم مقام سکینڈ ان کمانڈ مقرر ہوئے -

## پروموشن

**دوم سفر مینا** - جمعدار منوسوامی صاحب ہو صوبیدار رامسوامی صاحب پنشن یافتہ کی جگہ ۱۶ جون ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر ترقی یاب ہوئے اور حوالدار سند مورتی صاحب کو جمعدار بنایا گیا -

**۳۱ پنجابیز** - حوالدار قصدار دیخاں صاحب کو جمعدار سو ہن چند صاحب متوفی کی جگہ ۲ جنوری ۱۹۰۶ء سے جمعداری پر ترقی بخشی

**۳۳ سکھ پاینیرز** - حوالدار اتناسنگ نامہ صاحب بجائے جمعدار دیلا سنگہ صاحب علیحدہ شدہ ۲۲ مئی ۱۹۰۶ء سے جمعدار بنائے گئے

**۳۶ سکھ** - جمعدار بڈھا سنگہ صاحب کو صوبیدار جوالا سنگہ صاحب بہادر پنشن یافتہ کی جگہ یکم جولائی ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر سرفراز کیا گیا اور حوالدار گورنکھ سنگہ صاحب جمعدار بنائے گئے -
اور حوالدار ست سنگہ صاحب بجائے جمعدار لوکھ سنگہ صاحب پنشن یافتہ اسی تاریخ سے جمعداری پر سرفراز کئے گئے -

**۴۱ ڈوگراز** - کلر حوالدار روانی رام صاحب کو جمعدار نہال صاحب پنشن یافتہ کی جگہ یکم جولائی ۱۹۰۶ء سے جمعدار بنایا گیا -

**۶۲ پنجابیز** - حوالدار میر عطر سنگہ صاحب جمعدار پریم سنگہ صاحب پنشن یافتہ کی جگہ ۲۳ جون ۱۹۰۶ء سے جمعداری پر تعینات ہوئے -

**۸۳ والاجاہ لائٹ انفنٹری** - حوالدار فقیر احمد صاحب جمعدار محمد اعظم متوفی کی جگہ ۱ اپریل ۱۹۰۶ء سے جمعدار بنائے گئے -

**۹۷ دکن انفنٹری** - جمعدار عبدالقادر خاں صاحب و جمعدار کالکا سنگہ صاحب بجائے صوبیداران امیر علیخاں صاحب و راجی خان صاحب پنشن یافتگان یکم جون ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر مقرر ہوئے اور حوالدار ایلیا صاحب جمعدار [illegible] متوفی کی جگہ ۲ اکتوبر ۱۹۰۵ء سے جمعدار بنائے گئے -

**۱۰۲ گرینیڈیرز** - جمعدار سانولیا سنگہ صاحب صوبیدار ہیر سنگہ صاحب پنشن یافتہ کی جگہ یکم جون ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر مقرر ہوئے اور کلر حوالدار الگدی سنگہ صاحب جمعدار بنائے گئے - اور حوالدار میر محمد خان صاحب بجائے جمعدار مہرداد خان صاحب پنشن یافتہ یکم مئی ۱۹۰۶ء سے جمعدار مقرر ہوئے -

**میعاد تعمیل کورز جمعداران دولا و ملا صاحبان بجائے** صوبیداران کاہنا و بھانا پنشن یافتگان ۲۰ اپریل ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر تعینات ہوئے - اور حوالداران سیتا رام و بیر بھا صاحبان جمعدار بنائے گئے اور حوالدار شیر صاحب کو جمعدار بکرا صاحب پنشن یافتہ کی جگہ ۲۰ اپریل ۱۹۰۶ء سے جمعدار بنایا گیا

### انڈین سبارڈینیٹ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ
### ہاسپٹل اسسٹنٹ برانچ

**بمبئی اسٹبلشمینٹ** - نمبر ۸۲ سکینڈ کلاس سینیر ہاسپٹل اسسٹنٹ جوزف ارکیل صاحب کو فرسٹ کلاس سینیر ہاسپٹل اسسٹنٹ بنایا گیا با رینک صوبیداری -

نمبر ۱۰۹ شیخ محمد عزیز صاحب کو بجائے نمبر ۳ الحجی [illegible] خان ویلیکار ریٹائرڈ یکم جون ۱۹۰۶ء سے سکینڈ کلاس سینیر ہاسپٹل اسسٹنٹ بنایا گیا با رینک جمعداری -

مندرجہ ذیل ملٹری ہاسپٹل اسسٹنٹ صاحبان کو درجہ کا امتحان پاس کرنے پر تھرڈ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ بنایا گیا -

| | |
|---|---|
| نمبر ۵۰۳ رابرٹ سیموئل بیل صاحب | ۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء سے |
| نمبر ۶۰۳ کاشی ناتھ دامودھر [illegible] | |
| نمبر ۷۰۳ شیخ لال عبدالکریم | |
| نمبر ۸۰۳ وادی لال موہن لال | ۱۷ اپریل ۱۹۰۶ء سے |
| نمبر ۹۰۳ قاضی سید عبدالقیوم | |

**مدراس اسٹبلشمینٹ**

| | |
|---|---|
| نمبر ۱۲۸۹ اکل بانکم ویراسامی سرج گوپال پلائی | ۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء سے |
| نمبر ۱۳۹۰ دلو پورم غلام علیخان عبداللہ خان | |
| نمبر ۱۴۰۹ اسحاق پونچا [illegible] جوزف | |

## آج کیا خبر ہے؟

ممبران ڈوما سینٹ پیٹرز برگ میں واپس آ گئے ہیں ڈبورگ کانفرنس نے قرار دیا کہ فوج کو گورنمنٹ روس کے خلاف گزشتہ کرنے کا معقول انتظام کیا جائے -

اوڈیسہ میں پھر لوٹ مار شروع ہوئی ۸ یہودی مارے گئے - ۱۱ زخمی ہوئے لوگ حواس باختہ بھاگ رہے ہیں اور سخت پریشانی پھیلی ہے -

سینٹ پیٹرز برگ کے تمام اخبارات بجز نوائے ودیمیا اور نیم سرکاری اخبار رشیا کے حکماً بند کر دئے گئے ہیں - بعد کی خبر ہے کہ تمام روس میں اخبارات بند کئے جا رہے ہیں اور عام گرفتاریاں عمل میں آ رہی ہیں -

سینٹ پیٹرز برگ اور ماسکو میں ۸۰ ہنگامہ کو صد ہا آدمی گرفتار ہوئے اور بہت سے کلب بند کر دئے گئے -

برٹش بورڈ تجارت نے مالکان جہازات کو متنبہ کیا ہے کہ روس میں سامان گولی بارود کا ذخیرہ لیکر گئے وہ گرفتار کر لئے جاویں گے

اعتدال پسند ممبران ڈوما نے پبلک سے اپیل کیا ہے کہ زار کا حکم مانیں اور نئے انتخاب کی تیاری کریں -

اوڈیسہ کے باہر ہزار ہا یہودیوں نے رات بسر کی اور خوف سے شہر میں نہیں جاتے -

یہودیوں کے قتل کی تحقیقات مقامی تھی سینٹ پیٹرز برگ سے حکم آنے پر روک دی گئی -

مسٹر ہالڈین کی فوجی سکیم پر ہوس آف لارڈز میں مباحثہ ہوا لارڈ رابرٹس نے فوجی تخفیف پر افسوس کیا کہ یہ کفایت کسی وقت بہت خرچ کرائیگی -

ارل آف پورٹسمتھ نے سکیم کی تائید کی اور کہا کہ ملک کفایت شعاری کا خواہاں ہے اور بیان کیا کہ ہندوستان میں اگر توپخانہ کم ہوتا تو ضرور ملٹری حکام ہند زیادہ مانگتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا -

پایہ تخت ایران میں سخت بدامنی ہے دس ہزار طلبا اور دکاندار برٹش سفارت گاہ میں پناہ گزین ہیں - عام لوگ وزیر اعظم کی برخاستگی پر زور دیتے ہیں -

لارڈ کچنر ۲ ستمبر کو دورہ پر روانہ ہونگے -

## لودیانہ

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لودیانہ اس سب کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے شملہ تشریف لے گئے تھے جو پنجاب میونسپل کوڈ کی ترمیم کے لئے آجکل اجلاس کر رہی ہے پرسوں واپس تشریف لے آئینگے -

مسٹر کلف صاحب بہادر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ایک دستہ پولیس کی دعوت کی جو ریاست پشاہر میں سرکشوں کی گرفتاری کے لئے ضلع ہذا سے گئے تھے ان میں ایک سب انسپکٹر دو ہیڈ کانسٹبل اور ۲۰ کانسٹبل تھے - افسروں اور ماتحتوں کے مابین اس قسم کے تعلقات ہر ایک محکمہ کی خوش انتظامی پر نہایت عمدہ اثر ڈالنے والے ہو سکتے ہیں اور ماتحتوں سے شفقت پیش آنے سے حکام کی عزت اور انفلوئنس میں اضافہ ہوتا ہے -

# دلچسپ واقفیت

## آنے والا چاند گرہن

۴ اگست ۱۹۳۶ء کو جو چاند گرہن ہونے والا ہے اس کے متعلق کشمیر کے ایک مشہور جوتشی نے حسب ذیل احکامات درج کئے ہیں اگر کرہ قمر کو ۱۲ انچ فرض کریں تو حصہ ۱۰ انچ ہوگا۔ گرہن قمر کے مشرق و شمال کے حصے میں ۱۱ درجہ پر سے شروع ہو کر مغربی حصہ جانب جنوب کے ۱۲ درجہ پر ختم ہوگا۔ شام کو ۷ بجے ۴۴ منٹ پر سے گہن شروع ہو کر ۸ بجے ۴۱ منٹ پر کسوف کامل ہو جائیگا اور ۹ بجکر ۲۰ منٹ پر چاند صاف ہو جائیگا۔

مشرق ۱۱ درجے
جنوب
شمال
۱۲ درجے
مغرب
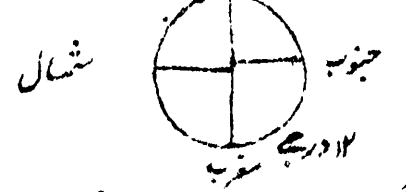
یہ گرہن برج جدی میں ۹ درجے پر واقع ہوگا۔ یہ ان لوگوں کے لئے نحس اور موجب تکلیف ہوگا جو برج جدی (مکر) کے ۱۹ درجے میں یا سرطان میں پیدا ہوئے۔ ہندوستان کے خانہ اول میں ہے اس لئے موسمی بخار اور پلیگ اکثر جگہ نمودار ہونے کا اندیشہ ہے جاپان کے خانہ یازدہم میں ہے جس کی یہ تاثیر ہے کہ باہم ممبران پارلیمنٹ میں نفاق پیدا ہو مگر روس کے لئے بہادری ہوسکتی ہے۔

برطانیہ عظمیٰ کے خانہ سوم میں ہے۔ ریلوے اور مسافروں کیلئے اچھا نہیں ہے طوفان اور جدھر سے نقصان ہو۔ سٹریشن اور وبا پھیلے۔ حسب ذیل مقامات گرہن کے عین مقابل ہیں اس لئے ان کے حق میں نحس ہے۔ عرب روس۔ ایران۔ پولینڈ۔ اٹلی لومبیا سسلی اور روم اسکی تاثیر سو دن تک رہتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

## ایک گھنٹہ میں ۲۷۱ میل

**موٹر کار کی رفتار** چند سال پہلے لوگوں کے خیال میں تھا کہ ایک ایسی سواری ایجاد ہوگی کہ گھوڑوں کی ضرورت نہ رہیگی اور وہ ریل گاڑی سے بھی زیادہ تیز چلیگی نہ صرف زیادہ تیز بلکہ ایکسپریس ٹرین سے بھی اس کی رفتار کئی درجہ زیادہ ہوگی۔

فلوریڈا میں جب موٹر کار دوڑ کی انتظامی کمیٹی ایک سال اجلاس کر رہی تھی تو ایک ممبر نے کہا کہ موٹر کار کی رفتار ایک منٹ میں دو میل تو ہو۔ اس وقت تک یہ صرف خیالی پلاؤ تھے لیکن جب دوڑ ہوئی تو مسٹر فرینڈ میریٹ اپنی سٹانلے کی گاڑی سٹیم کار کو ایک میل ۲۸۰ ۳ سیکنڈ میں یعنی ۱۲۷ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے لے گئے۔ ابھی کل کی سی بات ہے کہ مسٹر ہیبری فورڈ کے کارندے مشیگن کی منجمد جھیل پر ایک میل کا فاصلہ ۳۹ سیکنڈ میں طے کر کے دنیا کو حیران کیا تھا۔ پہلی دفعہ تھی کہ کسی موٹر کار نے ۹۰ میل فی گھنٹہ سے زیادہ رفتار دکھلائی۔ بلکہ بعض لوگوں کو یقین نہیں آتا تھا اور وہ خیال کرتے تھے کہ وقت کے شمار کرنے میں کچھ غلطی ہوئی ہے بعد ازاں جنوری ۱۹۰۵ء میں فلوریڈا میں دوڑ ہوئی اور سب شکوک رفع ہو گئے جب مسٹر ونڈربلٹ ایک امریکن ارب پتی نے صاحبزادے نے ایک میل کا فاصلہ ۳۹ سیکنڈ میں طے کیا یعنی ۹۲ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ۵ میل ۳ منٹ ۱۳ سیکنڈ میں اور ۱۰ میل ۴ منٹ ۵۰ سیکنڈ میں اور ۱۰ میل ۴ منٹ ۹ سیکنڈ میں۔

اس وقت سب نے کہا کہ بس اب حد ہو گئی۔ لیکن دوسرے سال یہ تیزی رفتار بھی گرد ہو گئی جبکہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۶ء کو مسٹر آرتھر میکڈانلڈ کی موٹر نے ۳۴ سیکنڈ میں ایک میل طے کیا یعنی ۱۰۴ میل فی گھنٹہ کی شرح سے۔ ۵ میل ۳ منٹ ۱۴ سیکنڈ میں۔ ۱۰ میل ۶ منٹ ۱۶ سیکنڈ میں۔ غرضیکہ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار ممکن سمجھی جانے لگی اور شائقین کو خیال پیدا ہوا کہ اگر زیادہ کوشش کی جائے تو شاید ایک منٹ میں دو میل کا فاصلہ طے کرنا محال نہ ہے۔

آخر کار جنوری ۱۹۰۶ء کو مسٹر سٹینلے نے ۳۲ سیکنڈ میں ایک میل طے کیا اور دوسری دفعہ ۳۱ سیکنڈ میں لیکن تین روز بعد مسٹر میریٹ کی موٹر نے ۲۸ سیکنڈ فی میل کی رفتار سے دنیا کو حیرت میں ڈالا۔

مگر تمام دنیا میں صرف ایک ہی جگہ ہے جہاں اس تیزی سے موٹر کار بغیر خطرے چلائی جاسکتی ہے اور وہ فلوریڈا کا مشرقی ساحل ہے سمندر کے کنارے سو میل تک ایک ہموار اور صاف میدان چلا گیا ہے جو سمندر کے سنکھ اور خرمہرہ اور ریت سے مل کر ایسی پختہ اور صاف سڑک بن گئی ہے کہ تنکر کی سڑک سے زیادہ مضبوط اور بلیرڈ کی میز کی طرح ہموار ہے۔

**دولت پر لات مارنا** اگرچہ تقریباً تمام دنیا حصول دولت کے عشق میں پاگل ہو رہی ہے۔ ۹۹ فیصدی آدمی کیا کچھ کرنے کو تیار نہیں ہیں بشرطیکہ پیسہ مل جائے۔ کتنے شخص ہیں جو دولت کے لئے ایمان تک بیچنے کو ہر وقت آمادہ پائے جائینگے۔ بہت سے لوگ تو عزت کی بھی پروا نہیں کرینگے۔ نہ سوسائٹی کی نہ قانون کی نہ احکام الٰہی کی وہ صرف پیسہ کو ہی معاذ اللہ خدا سمجھتے ہیں لیکن نہیں دنیا میں حوصلے والے اور ضمیر کی آواز پر چلنے والے لوگ بھی ہیں خواہ ان کی تعداد کیسی ہی قلیل ہو خواہ وہ دس ہیں لاکھ میں ایک کی نسبت سے ہوں مگر ایسے خدا کے بندے بھی ہیں ضرور جو ایمانداری کے سامنے دولت کو خاک کے ذروں سے بدتر سمجھتے ہیں۔ آج ہم چند ایسے عالی ہمت اشخاص کا مختصر حال سناتے ہیں۔ ہندوستان بھی ایسے بلند حوصلہ نفوس سے خالی نہیں ہے۔ لیکن سردست یورپ کے چند آدمیوں کا ذکر کرتے ہیں۔ خواہ دنیا کے عام لوگ انکو بیوقوف ہی کہیں لیکن بہت سے رمز شناس اور ضمیر کے احکام کے ماننے والے ان کی داد دینگے۔

(۱) جرمنی میں ایک شخص مسمی ہرمن جے بریٹگون ایک بینک کا کلرک ہے جس نے ۱۵ لاکھ روپیہ کی جائداد جو اس کے ایک چچا نے اس کے لئے وصیت کی تھی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ ایک دور کے رشتہ کا چچا تھا جو آسٹریا میں رہتا تھا بریٹگون کو بتقاضائے بشریت بیحد خوشی ہوئی جب اُسے معلوم ہوا کہ اس کا لاولد چچا فوت ہو گیا ہے اور ایک لاکھ پونڈ کی جائداد چھوڑ گیا ہے جس کا وہ بلا شرکت غیرے مالک ہونے والا ہے اُسے معمولی کلرک سے دفعتہً لکھپتی بنجانے کی بلاشبہ سخت خوشی ہوئی۔ وہ ملازمت سے استعفا دیکر وائنا کو روانہ ہوا تاکہ اس جائداد غیر منقولہ کا چارج لے جو اس کا چچا چھوڑ مرا تھا۔ لیکن وہاں پہنچکر اُسے معلوم ہوا کہ متوفی چچا نے تمام دولت غریب آدمیوں کا خون چوس چوس کر اور بھاری سود لیکر جمع کی تھی اور وائنا میں اس کا نام بڑی نفرت کے ساتھ لیا جاتا تھا۔ ایماندار بریٹگون کے ضمیر نے اسکو ملامت کی اور اس نے پختہ ارادہ کیا کہ اس لعنتی دولت کا ایک پیسہ بھی وہ اپنے قبضے میں نہیں لائیگا۔ چنانچہ وہ برلن میں واپس چلا آیا اور پھر اُسی بینک میں آکر ملازم ہو گیا۔

(۲) سینٹ لوئس میں ایک شخص مسمی ایڈ شا نے امریکہ کے لکھپتی آدمیوں کے زمرہ میں شامل ہونا پسند نہیں کیا۔ ہنوز لکھنؤ کے شہر [illegible]

خیانت کا آدمی ہے وہ دولتمند ہونا ایک لعنت خیال کرتا ہے پچھلے عرصہ میں دس لاکھ ڈالر کی ایک جائداد اُس کو ورثہ میں پہنچی تھی اور اگرچہ وہ بازار میں اخبارات بیچکر ہفتہ میں چند شلنگ بڑی مشکل سے کماتا ہے۔ مگر اس نے ۳۰ لاکھ روپیہ کا مالک بننے سے اس عذر پر انکار کر دیا کہ یہہ دولت اُس کے قوتِ بازو سے کمائی ہوئی نہیں ہے اور اس لئے وہ اس کا جائز حقدار نہیں۔ بہت لوگوں نے سمجھایا لیکن کوئی اس کو رضامند نہ کر سکا کہ وہ اپنے ضمیر کا خون کرے۔

(۳) غالباً سب سے زیادہ دولت جس شخص نے ضمیر کی خاطر قربان کی ہے وہ مسٹر فریڈرک کیبر نگلش باشندہ لندن ہیں جو ٹیمپرنس کے مشہور حامی ہیں۔ مسٹر کیبرنگلش کے والد کا لندن میں شراب سازی کا سب سے بڑا کارخانہ ہے جس سے ۱۲ لاکھ پونڈ کی دولت ان کے حصے میں آنے والی تھی مگر مسٹر کیبرنگلش کو ایک بدمست شرابی کو اپنی بیوی کے ساتھ بلا وجہ بدسلوکی کرتے ہوئے دیکھکر شراب سے سخت نفرت ہوئی۔ اور اُنہوں نے ارادہ کر لیا کہ وہ اپنے والد کے کارخانہ کے حصے سے مستفید نہیں ہونگے۔ اور اس روز سے وہ ٹیمپرنس کے وعظ میں مصروف ہیں۔

(۴) آٹھ نو سال کا عرصہ ہوا کہ لندن میں ایک مشہور ڈاکٹر فوت ہو گیا اور ۲۰ ہزار پونڈ کی جائداد چھوڑ گیا۔ یہ تمام املاک اپنے بھتیجے کے نام لکھ گیا۔ اور یہ شرط لکھدی کہ اگر وہ لینے سے انکار کرے تو مختلف رفاہ عام کے کاموں میں وقف کر دیجائے ڈاکٹر کا منشا یہ تھا کہ خواہ کچھ ہو اس کی اصلی بیٹی کو ایک حبہ نہ ملے کیونکہ وہ اس لئے سخت ناراض تھا کہ اس نے ڈاکٹر کی مرضی کے خلاف ایک شخص سے شادی کر لی تھی جس کو ڈاکٹر اچھا خیال نہیں کرتا تھا۔ اس نافرمانی کی وجہ سے اس نے اپنی دختر کو محروم رکھ کر اپنی تمام دولت بھتیجے کو دینی چاہی لیکن بھتیجا ایک انصاف پسند دل سینہ میں رکھتا تھا اول تو اس نے صاف انکار کرنا چاہا کہ ڈاکٹر کی بیٹی حقیقی اور جائز وارث ہے۔ میرا کچھ حق نہیں ہے لیکن جب وصیت نامہ کی شرط سے اُسے آگاہ کیا گیا تو اُس نے وصیت کو منظور کر لیا اور مرحوم کی جائداد کا مالک ہو کر چند روز بعد ڈاکٹر کی لڑکی کے نام منتقل کر دی۔ لیکن اس لڑکی کے شوہر نے ڈاکٹر کے خیال کو درست ثابت کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں آدھی دولت شراب خوری میں اُڑا کر مر گیا۔ آخر کار احسانمند عورت نے اپنے محسن کے ساتھ شادی کر لی ✦

## سودیشی تحریک کو ترقی

تحریک بائیکاٹ کو سودیشی تحریک سے علیحدہ کر کے اگر ہم دیکھتے ہیں تو ہر چہار جانب سے اس کا ثبوت ملتا ہے کہ تحریک کو پوری کامیابی ہوتی جاتی ہے۔ بنگالہ ہی میں نہیں بلکہ ہر حصہ ہندوستان میں حرفتی ترقی کے آثار نمایاں ہیں جس سے ہر شخص کو پوری طمانیت حاصل ہوگی۔

غیر ممالک سے مال کے آنے میں کمی ہوئی ہے۔ ہندوستان میں جدید کارخانجات زیادہ کھلے ہیں اور ہر حصے ملک میں آپ ہی آپ مال کی مانگ شروع ہوئی غرضیکہ ان مقامات میں بھی جہاں اب تک دیسی مال کی خریداری کا شوق نہیں تھا سودیشی تحریک کے تازہ ہونے کے باعث مانگ پیدا ہو گئی ہے غیر ممالک سے مال کی مانگ کی کمی کا حال تو ہم وقتاً فوقتاً اخبار "کیپٹل" کے حوالہ سے لکھتے رہتے ہیں جس کے تازہ پرچہ سے ذیل کی معلومات دلچسپی سے پڑھی جاوینگی۔

"ہم اس ہفتہ میں بازار کی بہتری کے کوئی آثار نہیں پاتے ہیں۔ گو موسمی بارش کی خبریں ہر ایک سمت اندرونی اضلاع سے آ رہی ہیں۔ چونکہ مال ہر ایک قسم کا بھرا پڑا ہے لہذا نرخ بہت کم ہے اور خریدار جدید مال کی جو آنیوالا ہے زیادہ قیمت لگانے کو طیار نہیں ہیں۔ بازار میں بہت خاموشی ہے اور مال بہت کم جیسا کہ اس موسم میں دستور ہے چھڑایا جاتا ہے دہوتیوں کی مانگ آجکل غیر معمولی طور پر کم ہے"۔

یہ پچھلے ہفتہ ہی کی کیفیت نہیں ہے بلکہ دو ہفتہ سے اخبار کیپٹل یہی خبر سناتا ہے۔ اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ہندوستان کی تمام کپڑے بننے کی کمپنیوں نے خاطر خواہ منافع پیدا کیا اور اچھا منافع اپنے حصہ داروں کو تقسیم کیا۔ کپڑے کی کمپنیوں میں سے چند کی کیفیت ہم درج ذیل کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ سودیشی تحریک کی بدولت کس قدر عظیم فوائد ان کارخانہ داروں نے حاصل کئے ہیں اور آیندہ کیا اُمیدیں ہیں۔

| نام کارخانہ | شرح منافع فیصدی | اصل قیمت حصہ | موجودہ قیمت فی حصہ |
|---|---|---|---|
| مانک جی پٹیٹ | ۳۵ | ۱۰۰۰ | ۳۶۴۰ |
| مرارجی گوکلداس | ۳۵ | ۱۰۰۰ | ۲۷۰۰ |
| سودیشی | ۲۵ | ۵۰۰ | ۱۵۹۰ |
| شولاپور | ۲۵ | ۱۰۰۰ | ۳۴۰۰ |
| اسٹینڈرڈ | ۱۶ | [illegible] | ۱۱۷۵ |
| ریپن | ۱۵ | ۱۰۰۰ | ۹۲۵ |
| سنٹرل انڈیا | ۱۵ | ۵۰۰ | ۴۸۰ |
| کناٹ | ۱۵ | ۵۰۰ | ۵۵۵ |
| ہورڈ بلف | ۱۵ | ۵۰۰ | ۶۱۰ |
| جیمس گریوس | ۱۵ | ۵۰۰ | ۶۱۰ |
| سیپچری ملس | ۱۴ | ۵۱۰ | ۳۱۲۵ |
| بمبئی کاٹن | ۱۲ | ۵۰۰ | ۱۰۰۰ |
| ڈلیوڈ | ۱۲ | ۲۵۰ | ۵۲۰ |
| کوئین | ۴ | ۱۰۰۰ | ۱۸۷۵ |
| جمشید ملس | ۱۰ | ۳۵۰ | ۱۸۳۱ |

بہت سے کارخانجات پارچہ ایسے بھی تھے جنہوں نے ایک عرصہ سے حصہ داروں کو نہیں دیا تھا ان کو سودیشی خیال نے اس قدر قوت دی کہ ہر سال اُن کا کام بھی منافع سے چلا چنانچہ پانچ چھ سال منافع نہ تقسیم کرنے والی کمپنیوں میں ذیل کے کارخانوں کا تذکرہ مناسب ہوگا۔

ہوڑہ مل نے ۱۰ فیصدی۔ بنگال مل نے ۱۰ فیصدی ناگپور مل نے ۱۰ فیصدی اور میسور مل نے ۶ فیصدی منافع تقسیم کیا۔ امرتسر نے ۱۲ کے بجائے ۹ فیصدی کمبائو نے ۸ کے بجائے ۱۰ فیصدی۔ کرشنا مل اور بہادر نے ۱۰ کے بجائے ۱۵ فی صدی منافع تقسیم کرنا شروع کیا اور ایک بھی کارخانہ ایسا نہیں ہے جس نے منافع کم تقسیم کیا ہے۔

**عجیب اتفاق**۔ مہاراجہ بنارس کے جس ہاتھی پر دہلی دربار کے جلوس میں لارڈ اور لیڈی کرزن سوار ہوئے تھے اور جس کو ہز رائیل ہائینس پرنس اور پرنسس آف ویلز کی سواری کا فخر بھی حال کے دورہ بنارس میں حاصل ہوا تھا اسی روز فوت ہوا۔ جس روز کہ لیڈی کرزن صاحبہ نے ولایت میں انتقال کیا اس ہیل کو ہ بیکر کا نام لچھمن پرشاد تھا اور اس کی عمر ۸۰ سال کی تھی ✦

**شاہ ایران کے جواہرات**۔ اگر شہنشاہ ایران کو بفرض محال محاصل ملک کی آمدنی نہو جس کے خرچ کرنے کا ان کو پورا اختیار حاصل ہے تو بھی وہ دنیا کے متمول ترین اشخاص میں شمار کیے جا سکتے ہیں کیونکہ شاہی جواہرات کی قیمت کا تخمینہ ۷۰ لاکھ پونڈ سے کم نہیں ہے۔

# دی ڈائمنڈ جوبلی فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

بسرپرستی عالی جناب ہز ایکسیلنسی لارڈ کرزن سابق وائسرائے و گورنر جنرل آف انڈیا

سرمایہ ۳۵۰۰۰ روپیہ
جو کہ ۳۵۰۰ حصوں میں منقسم ہے اور ہر ایک حصہ مالیتی ۱۰۰ روپیہ ہے

## ڈائرکٹران

۱۔ آنریبل دیوان پنڈت بھاگ رام صاحب سی۔ آئی۔ ای گورنمنٹ پنشنر و سابق چیف منسٹر ریاست ہائے جموں و کشمیر۔
۲۔ راسکھا صاحب دیوان پنڈت دیاکشن صاحب کول بی۔ اے پرائیویٹ سکرٹری ہز ہائی نس مہاراجہ جموں و کشمیر۔
۳۔ آنریبل ماسٹر پیارے لعل صاحب سابق انسپکٹر مدارس و فیلو آف پنجاب یونیورسٹی دہلی۔
۴ سردار سندر سنگھ صاحب سابق خزانچی یوگنڈا ریلوے
۵۔ لالہ ایشری پرشاد صاحب خزانچی گورنمنٹ۔ آنریری مجسٹریٹ سپرنٹنڈنٹ کارخانہ مسرز گلاب رائے مہر چند ساہوکاران۔
۶۔ لالہ چھجو رام صاحب پلیڈر جنرل کنٹریکٹر
۷۔ نواب احمد خان صاحب رئیس دہلی
۸۔ لالہ کرشن گوپال صاحب ورما۔ بی۔ اے۔

### صحت قایم رکھنے کے لئے

صرف جوبلی ملز کا میدہ خرید فرمائیے
ہمارا میدہ بالکل صاف اور بغیر کسی آمیزش کے ہے۔ اسکے استعمال سے قوت و صحت درست رہتی ہے۔
ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ شمالی ہند میں صرف یہی میدہ کا کارخانہ ہے جو آپ کی سرپرستی اور قدردانی کے لایق ہے۔ کسی اور جگہ سے خرید نہ فرمائیں جبتک آپ ہمارے میدہ و آٹا۔ بورا اور چوکر کے نمونہ بمعہ قیمت ملاحظہ نہ فرمالیں۔

### سرمایہ محفوظ کرنے کا نہایت عمدہ طریقہ

ہمارے نامی گرامی و مشہور و معروف ڈائرکٹران نے نہایت مناسب شرائط پر زر امانت قبول کرنے کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اور حصہ داران کمپنی کو ایک مزید رعایت کا موقع دیا ہے اور اس لئے ہم اپنے حصہ داروں اور پبلک سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہماری شرائط منگوا کر ملاحظہ فرمائیں اور ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ سرمایہ محفوظ کرنے کے لئے کسی اور بنک میں اس سے بہتر طریقہ نہیں پائیگا۔ شرائط زر امانت و پراسپکٹس برائے خرید حصص و نیز ہر قسم کی خط و کتابت بنام

**رامچند اینڈ کمپنی مینیجنگ ایجنٹس ہونی چاہئے**

---

# امپیریل آیل سوپ اینڈ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

ہر قسم کے اعلیٰ درجہ کے صابن منہہ ہاتھ دہونے کے اور دیسی صابن ہر قسم کے کپڑے دہونیکے نو ایجاد کلوں اور نئے طریقہ سے تیار ہوتے ہیں عورتیں اور بچے جنکی جلد نازک ہوتی ہے بلا خطر استعمال کرسکتے ہیں

### ہر قسم کے تیل

مثلاً تیل سرسوں خالص تیل تل تیل انڈی اور دیگر اقسام کے تیل نہایت عمدہ صاف و شفاف اعلیٰ درجہ کے کلوں کے ذریعہ تیار ہوتے ہیں اور ہر اقسام کی کھل بھی ہر وقت تیار رہتی ہے۔

### لوہے کی ڈہلائی کا کارخانہ

اس کے ساتھ لوہے کی ڈھلائی کا کارخانہ جاری کیا گیا ہے جس میں ہر قسم کی مشینیں اور اس کے پرزہ کراہ دیلیاں لوہے کے کولہو یعنی بیلنہ۔ جنگلہ۔ کٹہرہ و دیگر سامان عمارتی و دہڑے و بٹہ نہایت عمدہ خوبصورت پورے وزن کے اور عمدہ مال کے تیار ہوتے ہیں علاوہ اس کے ہر ایک شے کی کہراد و رنگ کی جاتی ہے اور شافٹ بھی تیار کیا جاتا ہے۔

### ہینڈلوم فیکٹری

علاوہ مذکورہ الصدر کے ہینڈلوم فیکٹری بھی ایجاد کردی گئی ہے جس میں ہینڈلوم لکڑی و لوہے کے تیار کئے جاتے ہیں تمام سامان ایسا عمدہ لگایا جاتا ہے کہ جس کے ساتھ دیگر کارخانجات کے ہینڈلوم کی نسبت یہہ ایسا ایجاد کئے گئے ہیں کہ چلنے میں زیادہ آسانی ہووے اور اگر اوردن بھر میں ۲۵ گز کپڑا اتیار کرسکتی ہیں تو یہ کم از کم ۴۰ گز تیار کریگا اور قیمت میں لحاظ سودیشی کی ترقی کا مد نظر رکھا گیا ہے۔ فہرست نرخنامہ یا دیگر حال دریافت کرنا ہو وے تو ذیل کے پتہ پر درخواست آنی چاہیے۔

**المشتہر رامچند اینڈ کمپنی مینیجنگ ایجنٹس مہو دہلی**

پانچہزار روپیہ انعام — پانچہزار روپیہ انعام

# ممیرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ انعام — مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب — پانچہزار روپیہ انعام

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - سیلانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی ہے بچے سے بیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اُٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ؏ روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ ؏ روپیہ خاص میرو فی ماشہ میں ؏ روپیہ بصری سرمہ فی تولہ ۱؎ محصول ڈاک ذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور - دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہار والوں سے بچنا چاہئے -

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ - اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

بوجہ عدم گنجائش چند صاحبان کے نام نامی معہ پتہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کرکے تحریر فرمایا ہے کہ اس سرمہ سے بہتر آنکھوں کی بیماریوں کے لئے یا حفاظت بینائی کیلئے اور کوئی سرمہ یا دوائی نہیں ہے -

جناب سری مہاراجہ صاحب والئے ریاست منڈی سوکیت
جناب سری مہاراجہ صاحب بہادر والئے ریاست گولیر
جناب سری مہاراجہ سنبیر راجہ ہرکشن سنگھ صاحب بہادر والئے کشتواڑ
جناب راؤ بہادر پرتاب سنگھ صاحب بہادر دیوان ریاست دربار اودے پور
جناب سری راجہ کشن کمار صاحب بہادر تعلقہ دار مہسیو ربلاری ضلع مراد آباد
جناب مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست جھگوان اودہ
جناب مہاراجہ ستر دجیت پرتاپ بہادر سہائے صاحب بہادر والئے ریاست تملوہی - ضلع گورکھپور -
جناب ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -
جناب خان بہادر سید امیر شاہ صاحب - ایل ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور -
جناب ڈی - ایم - سلنگلے صاحب بہادر - ایم - بی - ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ انگلینڈ (امرتسر)
جناب ڈاکٹر کاشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیر ریاست نیپال - ملک نیپال -
جناب ڈاکٹر سید محمد علی صاحب معالج خاص جناب معلی القاب
جناب رانی صاحبہ کوچ بہار - سی - ایس - آئی میڈیکل آفیسر
اڈلیڈ علی پور کلکتہ -
جناب ڈاکٹر ولی احمد سول سرجن شفاخانہ دھاراشیو علاقہ حیدر آباد دکن -
جناب سردار صالح محمد خان صاحب دُرانی شہزادہ کابل خلف الرشید جناب امیر فیض محمد خان صاحب والئے ترکستان -
جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور
جناب ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ اڈیشنل میڈیکل جنرل آگرہ
جناب حافظ میاں خورشید محمد خان خلف نواب سر محمد حسن خان صاحب بہادر رئیس اعظم بھوپال -
جناب پنڈت بال کشن - ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -
جناب ڈاکٹر دلیپ سنگھ صاحب ایل - ایم ایس اسسٹنٹ سرجن لاہور -
جناب ڈاکٹر سری نِپت سہائے صاحب ایل - ایم ایس اسسٹنٹ سرجن انچارج - شفاخانہ میو ضلع جھانسی -
جناب خان بہادر حکیم محمد بخش صاحب مقام ٹنڈہ الہیار (سندھ)
جناب ارسطو زمان حکیم سید امام علی صاحب عرف میر جی نبیرہ خواجہ غریب نواز اجمیر -
جناب مسٹر این گھوش صاحب بہادر بیرسٹرایٹ لا ہائیکورٹ کلکتہ
جناب ریورینڈ پادری ڈبلیو کیلیف صاحب بہادر گوجرانوالہ
جناب کرنل ایف سیری صاحب بہادر افواج فرید کوٹ
جناب ڈاکٹر لعل خان صاحب اسسٹنٹ سرجن چھوٹا چھند واڑہ ضلع نرسنگھپور
جناب ڈاکٹر بدر شاہ صاحب مقام عدن ملک عرب -
جناب کشوری لال صاحب انچارج گورنمنٹ ڈسپنسری اکبر چھالاواڑ
جناب ڈاکٹر عبد الصمد صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ مواد علاقہ سندھ
جناب ڈاکٹر بھگوان سنگھ صاحب انچارج شفاخانہ ریاست جیند
جناب ڈاکٹر تلی رام صاحب انچارج شفاخانہ اٹاری ضلع امرتسر
جناب ڈاکٹر محمد خان صاحب شفاخانہ نہر بھوانی گڈھ ریاست پٹیالہ
جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان صاحب انچارج شفاخانہ کاسگنج ضلع ایٹہ
جناب ڈاکٹر محمد عثمان غنی صاحب انچارج شفاخانہ پولیس فیروزپور
جناب ڈاکٹر منشی لچھمنداس صاحب ایچ - اے میڈیکل انچارج شفاخانہ پھلپارہ میواڑ -
جناب ارباب محمد فرید خان صاحب کمانڈنگ آفیسر ملٹری پولیس ہزارہ -
جناب حکیم محمد عطاء الحق صاحب سند یافتہ مدرسہ طبی دہلی مقام جانڈیولہ ضلع گوجرانوالہ
جناب دیوان امرناتھ صاحب رائے بہادر ڈسٹرکٹ جج ہوشیارپور -
جناب سردار نہال سنگھ صاحب بہادر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس سیالکوٹ

## پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو تعدادمیں ہزار کی ہیں ایک بھی فرضی ثابت کردے تو اُس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا - جولائی سنہ ۱۹۰۶ء کے پنجاب بینک میں اسی مطالبے کیلئے مارچ ۱۹۰۶ء سے جمع کیا گیا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۲۳

Regd No L 323

THE ARMY NEWS

LUDHIANA

# آرمی نیوز

لودیانہ

ایڈیٹر رشید احمد دہلوی

نمبر (۳۱) لودیانہ ۴ اگست سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۴)


## آرمی نیوز

یہ شنبہ (سنیچر وار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کار آمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے ❖

یہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے نادر حالات حرفت صنعت۔ زراعت۔ تجارت۔ حفظ صحت۔ تہذیب اخلاق۔ سائنس۔ فلسفہ وغیرہ [illegible] ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے [illegible] کو ظاہر کرنا ترقی وفاداری و خیر خواہی سرکار [illegible] خیال کو ترقی دینا [illegible] زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا۔ ویسی ہی [illegible] جان ڈالنا اور سٹیٹس مین اور پائنیر کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی سوجھ بوجھ کہ اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کیجاتی ہے ❖

## شرح چندہ

| [illegible] | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ |
|---|---|---|
| | پیشگی سالانہ اعلی کاغذ پر | عہ |
| [illegible] | پیشگی سالانہ اعلی کاغذ پر | ۱۲ر |

ہندوستانی رسالہ وغیرہ چندہ ششماہی معہ محصول ۲ گرششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے چندہ [illegible] خریداری کیساتھ آنا چاہئے [illegible]

## اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ر | ۱۲ر | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| نصف کالم | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا کالم | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا صفحہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

بطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونے کی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینیوالو!

بلا شبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فایدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لے لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرنا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید بیشمار اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہو کسیکی نظر نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سولہ آنے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں اس میں [illegible] خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ ہندوستان کا بلکہ افریقہ اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اسکے قدردان موجود نہوں علی ہذا سپاہی سے لیکر کرنیلوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار اگر ایک تو پڑھنے والے بیس ❖

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

کیا بھروسہ ہے زندگانی کا + آدمی بلبلہ ہے پانی کا

## ہم خرما و ہم ثواب

خریداران آرمی نیوز کے سوا دنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ مثل گنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثا کو مل جائے جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے *

### قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زائد چندہ لیکر نہیں بلکہ ہیڈ آفس اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کر کے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قایم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا

(۲) ہر سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا - مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ سے چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے *

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنے متوفیان کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہوں تو اس کے وارثان دیگر کو جنکو قانوناً ان کا حق پہنچتا ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایکماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہئے - اور اپنے علاقہ کے نزدیک تر مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہیوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہیئے *

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض سل - دق - تپ محرقہ - طاعون - انفلوئنزا - اسہال بخار یا دمہ یا ہیضہ و اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اٹھانے کے مستحق نہوں گے - البتہ میدان جنگ میں جانے والے آفیسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچکر نہیں *

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں یا درخواست خریداری کے ۱۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نکرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا - اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زایل ہو جائینگے - اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے حقوق بحال ہو جائینگے اور یہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا اگر کوئی بیوہ یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دیسکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے لیکن چندہ کسی حال میں واپس نہیں ہے -

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں انکے ورثا کا حق نہوگا -

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدہ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا مناسب ہے - امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا -

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد دیجائیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایکسال تک اخبار خریدے -

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا کمپنی کی ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی جرأت نہ کرے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کیجائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قائم ہو -

لفٹننٹ سنہ ۱۹۱۳ء کی بابت رسالہ ملٹری پولیس کے سوبیدار شیر یال کے ورثا کو مبلغ ۱۰۰ روپیہ امداد دیگئی ہے - سنہ ۱۹۱۴ء کی امداد کا ۸۰ روپیہ دیا گیا ہے - گوث و محمد صلابت خان نائک - نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بہادر ملٹری پولیس کوئٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ -

سنہ ۱۹۱۵ء کی بابت مبلغ ۵۱۲ روپیہ جسے ذیل خریداران کے وارثوں کو بحصہ برابر تقسیم کیا گیا - ہر ایک کو ۳۲ روپیہ ملا - (۱) لکھو رام دوری خریدار نمبر ۱۱۲ موضع دوگڑی ڈاکخانہ دوانگلہ ضلع گورداسپور - (۲) محمد باقی خان خریدار نمبر ۶۵ ساکن روندہ تحصیل خورجہ ضلع بلند شہر (۳) لالہ لالچند مہرہ خریدار نمبر ۹۱۵ رئیس محلہ ٹھوریوڑہ پٹیالہ (۴) منشی رام دوکاندار خریدار نمبر ۲۸۴ رسول پور تحصیل جگراؤں ضلع لودیانہ (۵) منشی نتھو خاں کوتوال صدر بازار امرتسر (۶) لالہ موتی رام کپور پنشنر ہسپٹل اسسٹنٹ چک نمبر ۳۱۲ گوگیرہ برانچ ضلع جھنگ (۷) بابو بھیم کرن صاحب کلرک ۱۲ گورکھا قلعہ درگئی (۸) بابو سنسکھ رام صاحب اول برہمن نفنٹری جبل پور (۹) منشی جھوٹک لال صاحب اول برہمن انفنٹری جبلپور (۱۰) صوبیدار رگھبیر سنگھ صاحب ۵ گورکھا رائفلز نوشہرہ (۱۱) مرزا قطب الدین صاحب محلہ بھٹی مراد آباد (۱۲) لالہ بھگوان داس صاحب پنشنر ڈپٹی انسپکٹر پولیس حافظ آباد (۱۳) سردار جوالا سنگھ صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس ناررونڈ ضلع حصار (۱۴) بوجا رام لسر بھاگا گھاٹ ساکن لودیانہ - (۱۵) محمد ارشد عبد الغنی ابن حصوری چودھری مبارک پٹیالہ (۱۶) صوبیدار میجر محبوب خان صاحب رجمنٹ بازار سکندر آباد -

# آرمی نیوز

لودیانہ۔ شنبہ۔ ۴۔ اگست ۱۹۰۶ء


## ریلوے سٹرائیک

سٹرائیک یعنی کسی کارخانے کے کاریگروں اور مزدوروں کا باہمی اتفاق سے کام بند کرنا زمانہ حال کی تہذیب کا ایک جزو ہے۔ یورپ مہذب اور شائستہ ملک میں جہاں تجارت اور حرفت عروج پر ہو جہاں لاکھوں آدمی صنعت کے کاموں میں لگے ہوئے ہوں کبھی نہ کبھی سٹرائیک ضرور ہوتا ہے کیونکہ سچا سے مزدوروں کے حقوق کی حفاظت کا آلہ صرف سٹرائیک ہی ہے۔ سٹرائیک ہندوستان میں کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ تمام ادنیٰ خدمات سرانجام دینے والے فرقوں میں اکثر موقعوں پر سٹرائیک سے کام لیتے آئے ہیں چنانچہ دھوبی۔ خاکروب اور قصاب جب کبھی ان پر سختی کی جاتی ہے تو اس کا مقابلہ سٹرائیک سے ہی کیا کرتے ہیں۔

سرمایہ اور مزدوری ہر ایک حرفت و تجارت کے دو بڑے رکن ہیں ایک کے بغیر دوسرا رکن بیکار ہے۔ مزدوری بغیر سرمایہ کے ایک فضول شے ہے اور سرمایہ بغیر مزدوروں کے سنگریزوں کے مساوی ہے۔ دس کروڑ روپیہ سے کیا بنا سکتے ہیں جبکہ کام کرنے والے موجود نہ ہوں۔ مزدوری وہی لوگ کرتے ہیں جو غریب و تنگدست اور محتاج ہیں اہل سرمایہ ان کی ردی حالت سے فائدہ اٹھاتے ہیں یعنی زیادہ کام لیکر تھوڑی اجرت دیتے ہیں اور یہی تجارت کا منافع ہے۔ لیکن جس تہذیب نے تجار کو لاکھوں روپیہ کمانے کا ڈھنگ بتلایا اسی نے مزدوروں کے کان میں بھی پھونکدیا ہے کہ باوجود حاجتمند اور تنگدست ہونے کے وہ بھی ایک ضروری عنصر ہیں۔ اور بغیر ان کی مدد کے کوئی شخص کروڑوں روپیہ نہیں کما سکتا خواہ وہ قارون ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن دو چار یا دس بیس مزدور اگر ایسا خیال کریں کہ وہ اہل سرمایہ کے ظلم و ستم کا مقابلہ کام چھوڑنے سے کر سکتے ہیں تو خالی از حماقت نہیں اس لئے ضرورت نے ان کو سکھلادیا ہے کہ اصلی طاقت اتفاق میں ہے۔ انہوں نے باقاعدہ یونین بنائے ہیں جس میں ایک قسم کے پیشہ کے تمام کاریگر اور مزدور شامل ہوتے ہیں وہ اپنی ہفتہ وار آمدنی میں سے ایک نہایت جزوی حصہ بطور چندہ کے دیتے ہیں جو سینٹرل فنڈ میں جمع ہوتا ہے جسکا باقاعدہ حساب کتاب رہتا ہے۔ بیمار ہونے پر یا سٹرائیک کے وقت فنڈ مذکور سے تمام کاریگروں کو امداد دیجاتی ہے یا کام کا وقت بڑھایا جاتا ہے تو وہ نوٹس دیتے ہیں کہ اگر فلاں تاریخ تک ہماری شکائتوں کا انسداد نہ کیا گیا تو کام بند کردیا جائیگا مالکان کارخانہ ان کے نائبوں سے گفتگو کرتے ہیں اور باہم فیصلہ کرتے ہیں۔ لیکن جب وہ کسی دفعہ ضد پر آجاتے ہیں تو اس کا لازمی نتیجہ سٹرائیک ہوتا ہے۔ چند روز کام بند رہنے سے کارخانہ کو جو نقصان پہنچتا ہے وہ اہل سرمایہ کو مجبور کرتا ہے کہ کاریگروں کی فریاد کو سنیں۔ آخر کچھ یہ چھوڑتے ہیں کچھ وہ دیتے ہیں اور راضی نامہ ہوجاتا ہے۔

یورپ میں سٹرائیک کوئی جرم نہیں ہے بلکہ اس کو بے کس اور مفلوک انسانوں کے حقوق کی حفاظت کا ایک کارگر ہتھیار خیال کیا جاتا ہے۔ اور قانون بین الاقوام نے اس کو جائز قرار دیا ہے۔

ہندوستان میں سٹرائیک بالکل معدوم تو نہیں مگر شاذونادر ہوتے ہیں اور یہ دلیل اس بات کی ہے کہ یہاں حرفت و صنعت نہایت پستی کی حالت میں ہے۔ ورنہ ہندوستانی مزدور بھی اہل سرمایہ کی تعدیوں سے محفوظ رہنے کا مضبوط طریقہ اختیار کرلیتے ہفتہ گزشتہ میں ایسٹ انڈین ریلوے کے دیسی ملازموں کے سٹرائیک کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستانی لوگ بھی مغربی آلات تہذیب کو استعمال میں لانے کی مشق کرنے لگے ہیں۔ تین چار سو بابوؤں کا جن میں سٹیشن ماسٹر اور بکنگ کلرک۔ سگنلر اور ٹکٹ کلکٹر وغیرہ شامل ہیں لائن کے بہت سے سٹیشنوں پر ایک دم سے ہڑتال کردینا معمولی بات نہیں ہے۔ تاہم اسکو صحیح معنی میں سٹرائیک کہنا غلطی ہے۔ اول تو لائن کے ایک حصہ کی ہڑتال سٹرائیک نہیں ہے اگر کلکتہ سے کالکا تک ایک بابو بھی کام پر نہ رہتا۔ اگر ان کا کوئی سینٹرل فنڈ ہوتا۔ اگر کوئی باقاعدہ انتظام کا سلسلہ ہوتا تو اسکو سٹرائیک کہہ سکتے تھے۔ اور اس کا کچھ اثر بھی کمپنی پر پڑتا لیکن جب ایک ایک خالی اسامی کے لئے بیس بیس درخواستیں پہنچ گئی ہیں کیونکہ ہندوستانی لوگ نوکری پر خواہ کیسی ہی تکلیف اور قلیل تنخواہ کی ہو جانوں کی طرح گرتے ہیں تو ایسے سٹرائیک سے کمپنی کو دو چار روز کی ابتری اور ٹرینوں کے دیر سے پہنچنے کے سوا کیا نقصان پہنچ سکتا تھا اس کے تو صرف یہ معنی ہیں کہ کمپنی کے اکثر دیسی ملازم اپنی حالت پر قانع نہیں تھے اور وہ یہانتک تنگ آگئے تھے کہ ترک ملازمت پر مجبور ہوگئے وہ اپنی تکالیف کا انسداد چاہتے تھے مگر کمپنی نے پروا نہیں کی نتیجہ یہ ہوا کہ وہ روزگار سے محروم ہوگئے اور ان کی جگہ بڑی بڑی تنخواہوں کے یوروپین اور یوریشین اور دوسرے علاقوں کے دیسی آدمی کام کررہے ہیں۔ سب سے زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ اینگلو انڈین اخباروں نے بجائے اس کے کہ ان مصیبت زدہ انسانوں سے اظہار ہمدردی کرتے اور ان کی تکلیف کا ذکر کرتے اس سٹرائیک کا ذکر اس ڈھنگ سے کیا ہے کہ گویا وہ کشتنی سوختنی گردن زدنی ہیں ان کی تمام شکائتیں فضول ہیں۔ اور کمپنی کو صلاح دیتے ہیں کہ ہرگز نرمی اختیار نہ کرے۔ اور ابتک حکام ریلوے نے انہیں اخباروں کے مشورہ پر عملدرآمد کیا ہے۔ ۴۰۰ آدمیوں کا بے روزگار ہوجانا گویا ۲ ہزار انسانوں کا روٹی سے محروم ہوجانا ہے۔ اینگلو انڈین اخبارات کا یہ لکھنا کہ سٹیشن سٹاف کی شکائتیں لغو و خیالی ہیں اور لوگوں کے بہکانے سے وہ سٹرائیک پر آمادہ ہوئے۔ لیکن کیا کوئی شخص تمام دنیا میں یقین کرسکتا ہے کہ ایکدو آدمی نہیں۔ دس بیس نہیں بلکہ ۴۰۰ آدمی کسی کے ورغلانے سے روزگار سے ہاتھ دھو لینے پر تیار ہوجائیں بغیر اس کے کہ ان کو کچھ تکلیف ہو۔

سٹرائیک کرنے والوں نے ۴۳ شکائتیں بیان کی ہیں اور اگر انپر غور کیا جائے تو وہ سب کی سب اس قابل ہیں کہ فوراً دور کیجائیں۔ ممکن ہے کہ اس وقت بہت سے نوکری کے بھوکے ہر ایک سختی کے قبول کرنے کو تیار ہوں اور سخت سے سخت تکلیفوں کی پروا نکریں۔ لیکن اس حالت سے کوئی سررشتہ کبھی فائدہ نہیں اٹھاتا۔ ہزاروں پڑھے لکھے آدمی موجود ہیں کہ اگر ان کو تحصیلدار بنادیا جائے تو وہ چالیس پچاس روپیہ مشاہرہ خوشی سے قبول کرلیں مگر گورنمنٹ کبھی ایسا نہیں کرتی کہ موجودہ تحصیلداروں کو اگر واقعی کوئی شکایت ہو تو ان کو رفع نکرے اور بجائے ان کے سستی تنخواہ کے لوگ بھرتی کرلے۔

منجملہ ۴۳ شکایتوں کے جو ایسٹ انڈین ریلوے کے دیسی سٹیشن سٹاف کو ہیں ہم مختصراً چند کا ذکر کرتے ہیں جو انہوں نے اپنے میموریل میں درج کی ہیں۔

(۱) تنخواہیں بہت قلیل ہیں حالانکہ دیسی سٹیشن ماسٹر اور اسسٹنٹ ماسٹر وہی کام کرتے ہیں جو یوروپین سرانجام دیتے ہیں لیکن تنخواہ بہ نسبت یوروپین سٹاف کے چوتھائی بلکہ چھٹا حصہ اور بعض حالتوں میں ان سے آٹھواں حصہ بھی نہیں پاتے اس لئے وہ درخواست کرتے ہیں کہ یوروپین سٹاف کی نسبت ان کو کم سے کم نصف یا

تہائی تنخواہ تو ملا کرے۔ وہ کہتے ہیں کہ کسی شخص کو اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر نہیں کہنا چاہئے جب تک کہ اس کی تنخواہ تیس روپیہ نہ ہو۔ اور سٹیشن ماسٹر کا مشاہرہ کم سے کم پچاس روپیہ ہونا چاہئے جو ذمہ واریوں کی نسبت سے پچاس سے لیکر ۵۰ تک ہو۔ یعنی تھرڈ کلاس سٹیشن پر پچاس اور سکینڈ کلاس پر پچاس سے سو تک اور فرسٹ کلاس پر ۱۵۰ روپیہ مشاہرہ کا سٹیشن ماسٹر ہونا چاہئے۔

(۲) بکنگ کلرک۔ گڈس کلرک۔ ٹکٹ کلکٹر اور دیگر کلرکوں کی تنخواہ کم سے کم ۳۰ اور زیادہ سے زیادہ ۸۰ روپیہ ہونی چاہئے اور ٹیلیفون کلرک کی ۲۰ سے ۳۰ تک۔

(۳) سگنلر کی تنخواہ ۵۰ روپیہ سے ۸۰ تک ہونی چاہئے امیدوار سگنلر کو ۱۵ روپیہ سے کم نہ دیئے جائیں کیونکہ اس سے کم میں گذارہ محال ہے۔ اور امتحان پاس کرنے پر ۲۰ سے کم نہ ملیں

(۴) کیبن جمعدار اور سوئچمین کی تنخواہ ۱۵ سے ۲۵ تک ہو کیونکہ یہ بہت ذمہ واری کا کام ہے۔

(۵) لائن جمعدار کی تنخواہ ۱۵ سے ۲۰ تک ہونی چاہئے اور پوائنٹسمین اور سگنل مین کی ۱۰ سے ۱۲ تک

(۶) پورٹر پانی پلانے والے برہمن اور بہشتی لیمپ مین، چوکیدار اور خاکروب کی تنخواہ ۹ سے ۱۰ روپیہ تک

(۷) بابوؤں کی ترقی پانچ اور دس روپیہ کے حساب سے ہوا کرے جیسا کہ پہلے قاعدہ تھا یعنی پچاس سے کم تنخواہ والوں کو جب ترقی ملے تو ایک دم پانچ روپیہ کی ملے اور پچاس سے زیادہ والوں کو دس روپیہ کی نہ کہ ایک - دو یا تین روپیہ سالانہ شرح سے ترقی دی جائے۔ جیسا کہ اب نیا دستور جاری کیا گیا ہے۔

(۸) ترقی میں قدامت اور قابلیت دونوں باتوں کا لحاظ رکھا جائے۔

(۹) چکن چیتی کا کام کرنے کے لئے موزوں لباس نہیں ہے اس لئے تمام سٹیشن ماسٹروں اور ٹکٹ کلکٹروں وغیرہ کو سیاہ کوٹ اور سفید پتلون اور بکنگ کلرک پارسل کلرک وغیرہ کو سیاہ چکن اور سفید پتلون وردی میں ملا کرے اور یہ وردی عمدہ کپڑے کی ہو۔ سٹیشن ماسٹروں اور اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹروں کو برسات واٹر پروف اور سرما میں اوور کوٹ بھی ملنے چاہئیں۔

(۱۰) رخصت ملنے کا کوئی معقول ضابطہ نہیں ہے بعض لوگوں کو تین تین چار چار رخصت نہیں ملتی۔

(۱۱) ہر ایک سٹیشن پر دیسی سٹاف کی رہائش کے لئے معقول مکانات نہیں ہیں۔

(۱۲) سزائیں بغیر کافی تحقیقات کے دیجاتی ہیں۔ ہر ایک معاملہ میں جب تک ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ خود تحقیقات نہ کر لے سزا نہ ہونا چاہئے۔

(۱۳) تمام سٹاف کو فوراً ہی پانچ پانچ روپیہ ترقی ملنی چاہئے

(۱۴) لفظ نیٹو آجکل حقارت کا لفظ سمجھا جاتا ہے بجائے اس کے دیسی سٹاف کو انڈین سٹاف سے موسوم کرنا چاہئے۔

(۱۵) تمام ملازمان ریلوے کو بجز گارڈز اور انجن ڈرائیوروں اور سٹیشن سٹاف کے اتوار کی اور دیگر گزٹیڈ تعطیلیں ملتی ہیں لیکن گارڈ اور ڈرائیور لوگ ان تعطیلوں کے عوض میں الاؤنس وصول کرتے ہیں اس لئے یہ سراسر نامناسب ہے کہ سٹیشن سٹاف الاؤنس سے محروم رہے۔

(۱۶) اگر دو ہفتہ تک ہماری فریاد نہ سنی گئی تو ہم کام بند کر دینگے

اسی قسم کی ۱۶ شکائتیں اور ہیں جو اہمیت میں ان سے کم نہیں مگر ایسٹ انڈین ریلوے نے ان پر توجہ کرنا ضروری نہیں سمجھا۔ کام بند کرنے والوں میں کمپنی کے بیس بیس پچیس پچیس تیس تیس سال کے ملازم بھی شامل ہیں کیا یہ سب ایکدم سے پاگل ہوگئے ہیں جیسا کہ انگریزی اخبارات یقین دلاتے ہیں یا واقعی ان کی شکایات بجا ہیں اس بات کا فیصلہ عام رائے کریگی۔

---

**تصویر کا دوسرا رخ** - ریلوے سٹرائک کے متعلق ایک فریق کی کیفیت اوپر بیان کی گئی ہے۔ اب دیکھنا چاہئے کہ حکام ریلوے کیا کہتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ایسٹ انڈین ریلوے کے ملازم تمام دیگر ریلوے لائنوں کے ملازموں کی نسبت بہتر حالت میں ہیں۔ وہ خود ہی فکر میں تھے کہ تنخواہ میں اضافہ کیا جائے چنانچہ جدید قواعد جاری کئے گئے ہیں جن کی رو سے دیسی سٹاف کی تنخواہ میں ۱۵ فیصدی کا اضافہ ہو گیا ہے۔ رہائش کے لئے مکانات جہاں کہیں موجود تھے مفت دیئے گئے ہیں اور جہاں کوارٹر موجود نہیں وہاں الاؤنس کرایہ کے لئے دیا جاتا ہے۔ اور تمام سٹاف کو معلوم ہے کہ رعایتی رخصت دیئے جانے کی بابت ولایت کو لکھا گیا ہے جس کا جواب عنقریب آنے والا ہے۔ علاوہ ازیں جہاں تک مناسب اور ممکن تھا شکایتیں دور کرنے کی کوشش ہو رہی ہے لیکن جو مطالبات حال میں پیش کئے گئے ہیں ان کا منظور کرنا محال ہے۔ حکام ریلوے کا یہ بھی دعوی ہے کہ سٹرائک کی وجہ سے کچھ دقت نہیں ہوئی۔ وہ کہتے ہیں کہ سٹیشن سٹاف کو اصل میں کوئی شکایت نہیں بلکہ بنگالی پولیٹیکل ایجیٹیشن کا نتیجہ ہے۔

مسٹر ڈرنگ جنرل ٹریفک مینجر نے اخبار سٹیسمین کے قائمقام سے بیان کیا کہ اخبارات میں جو یہ شایع ہوا ہے کہ ۱۵۰۰ آدمیوں نے کام چھوڑ دیا ہے اور ان میں سے ۱۴۴ کام پر واپس آ گئے ہیں غلط ہے اصل میں بہشتی - چوکیدار پوائنٹسمین وغیرہ نے کام پر حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور ان کو تھوڑی سی سزا دیکر بحال کر دیا گیا ہے

---

**ہندوستانی موجد** - ایک ملیسی عیسائی پادری مقیم کشکھل جنہوں نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا مدعی ہیں کہ وہ حسب ذیل اختراعات کے موجد ہیں اور تھوڑی سی اجرت لیکر وہ ان کا راز دوسروں کو بتانے پر بھی مستعد ہیں اور ان چیزوں کے نمونے بھی قیمتاً بھیج سکتے ہیں۔

(۱) چاء معہ دودھ و کھانڈ بنی ہوئی خشک و تر دو قسم کی جو مدت تک نہیں بگڑتی اور گرم پانی میں حل کرنے سے فوراً نہایت لذیذ اور قابل استعمال چاء تیار ہو جاتی ہے۔

(۲) دودھ خشک و تر مثل ولائتی منجمد دودھ کی جو برسوں تک نہیں بگڑتا۔

(۳) انڈے کی مٹھائی جو شہد کی طرح ڈبہ یا بوتل میں بند کی جاتی ہے بہت لذیذ اور مقوی ہے۔

(۴) نارجیل کے تیل کا گھی بنانا۔ اسکا بکوان گھی کی نسبت عمدہ تیار ہوتا ہے۔

(۵) موم روغن جو چمڑا صاف کرنے کا بالکل مثل ولائتی اور بہت سستا۔

(۶) مٹی کے تیل کی بو دور کر کے مثل پانی کے بے بو کر لینا یہ بجائے خود ایک دوائی ہے اور سب دوائیوں کے تیل یا [illegible] یا عطر اس سے تیار ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح السی کے تیل کی بو دور کرکے گھی کی طرح کام میں لانا۔

یورپ میں اگر اس قدر صنعتیں کوئی شخص جانتا ہو تو وہ کروڑ پتی بن سکتا ہے۔ لیکن ہمارے سودیشی موجد کسی کو مفت نمونہ بھی بھیجنا پسند نہیں کرتے اور اپنا نام بھی صاف صاف نہیں لکھتے اور پھر حیران ہوتے ہیں کہ ملک میں ہنر کی قدر نہیں ہے۔

---

**لارڈ کرزن سے ہمدردی** - لیڈی کرزن کی افسوسناک

وفات پر ہندوستان کے ہر حصے سے والیان ریاست۔ انجمنوں اور سوسائٹیوں۔ میونسپل کمیٹیوں چیمبرز آف کامرس اور یوروپین اور ہندوستانی رئیسوں کی طرف سے اس کثرت کے ساتھ پیام ہائے تعزیت و ہمدردی بھیجے گئے ہیں کہ ان سب کا فرداً فرداً جواب دینا لارڈ کرزن کے لئے مشکل ہے اس لئے رائٹر ایجنسی کی معرفت ہز لارڈشپ سب لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

**لاہور میڈیکل سکول** کی ہاسپٹل اسسٹنٹ کلاس کے ۱۷ طالب علم جو گورنمنٹ سٹرائک کے سرغنہ خیال کئے گئے ہیں اور اس لئے مدرسہ میں داخل نہیں کئے گئے ان کے ساتھ قدرتی طور پر تعلیم یافتہ سوسائٹی میں ہمدردی پیدا ہوئی ہے اور تجویز ہے کہ ان کو کلکتہ پرائیویٹ میڈیکل کالج میں تعلیم دلائی جائے چندہ کی فہرست کھولی گئی ہے اور پبلک سے اپیل کی گئی ہے۔ جو اصحاب ان معتوب طلبا سے عملی ہمدردی دکھلانا چاہیں وہ اپنا چندہ لاہور پیپلز بنک یا پنجاب نیشنل بنک یا مسٹر ایس۔ ایس بھاٹیہ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کے نام ارسال کریں۔ اس وقت تک حسب ذیل رقمیں جمع ہو چکی ہیں۔

| | یکمشت | ماہواری |
|---|---|---|
| لالہ ہرکشن لال | ۲۰۰ روپیہ | ۵۰ روپیہ |
| ایک دوست | ۲۵ " | ۱۰ " |
| پنڈت رام بھجدت | ۲۵ روپیہ | ۱۰ روپیہ |
| لالہ لاجپت رائے | ۲۵ روپیہ | ۵ " |
| منشی محبوب عالم | ۲۵ " | ۵ " |
| مسٹر دنی چند | ۲۵ " | ۵ " |
| تین دوست | ۲۵۰ روپیہ | ۰ |
| لالہ ناتھ چند | ۰ | ۱۰ روپیہ |
| مسٹر ایس۔ ایس۔ بھاٹیہ | ۱۰ روپیہ | ۵ روپیہ |
| مسٹر فضل حسین | ۵۰ روپیہ | ۰ |
| پنڈت شیو نرائن | ۵۰ روپیہ | ۰ |
| لالہ لاجپت رائے ساہنی | ۲۵ روپیہ | ۰ |
| ایک دوست | ۲۰ روپیہ | ۰ |
| امرتسر بار | ۱۱۰ روپیہ | ۰ |

**چین کی بیداری**۔ سر رابرٹ ہارٹ بیرونٹ جو چین میں انسپکٹر جنرل کسٹمز و پوسٹ آفس ہیں اور حال میں ان کے مستعفی ہونے کی خبر آئی ہے اس کی بابت ٹائمز کے خاص نامہ نگار پایہ تخت چین سے لکھتے ہیں کہ سر رابرٹ ابتک مطلق العنان حاکم تھے بلا مشورت چینی حکام کے ہر قسم کی ترمیم و تنسیخ کرتے تھے اور ہر ایک چھوٹی اور بڑی اسامی پر یوروپین ہی یوروپین بھرتے تھے۔ ایسے لوگ جو یورپ میں کسمپرسی کی حالت میں ٹھوکریں کھاتے تھے پانسو ہزار ہزار کی طلب اڑانے لگے۔ لیکن آخر کار چین کو ہوش آیا اس نے دیکھا کہ ہونہار چینی گریجوایٹوں کی حق تلفی ہو رہی ہے اس لئے دو چینی ڈائرکٹر جنرل مقرر کرنے تاکہ وہ انسپکٹر جنرل کے کاروبار کی دیکھ بھال کرتے رہیں۔ یہ امر ناگوار گزرا۔ فرمان خاقانی شائع ہوتے ہی جو چین کے یوروپین اخبارات نے واویلا کی وہ پڑھنے اور سننے سے تعلق رکھتی ہے۔ دول یورپ سے اپیل پر اپیل کی جاتی تھی کہ فرمان منسوخ کرایا جائے مگر چین نے نرمی کے ساتھ دلائل ثابت کر دیا کہ اندرونی انتظام میں کسی طاقت کو دخل دینے کا حق نہیں۔ اب محکمہ چنگی میں چینیوں کے لئے بھی روزگار کا دروازہ کھلیگا۔ سر رابرٹ ہارٹ کے مستعفی ہونے کی غالباً یہی وجہ ہے کہ اب ان کو پہلے سے اختیارات سیاہ و سپید کے حاصل نہیں ہیں۔

**ڈاکٹر ضیاء الدین احمد**۔ مسلمان علم ریاضی میں کمال حاصل نہیں کر سکتے ہیں اس بے بنیاد تھیوری کی تکذیب ڈاکٹر ضیاء الدین احمد نے عملی طور پر کر دی ہے۔ ڈاکٹر صاحب علیگڈھ کالج کے اسسٹنٹ پروفیسر تھے اور الہ آباد یونیورسٹی کے ڈاکٹر آف سائنس کے ڈگری یافتہ ہیں گورنمنٹ نے وظیفہ دیکر تکمیل علم ریاضی کے لئے ان کو ولایت بھیجا۔ ٹرنیٹی کالج کیمبرج میں داخل ہو کر ریاضی کا اعلیٰ ترین امتحان پاس کیا۔ اور امتحان مقابلہ میں سر آئزک نیوٹن کا ۲۰۰ پونڈ سالانہ کا وظیفہ سہ سال کے لئے حاصل کیا۔ اور حال میں انہوں نے گوٹنجن یونیورسٹی سے ڈاکٹر آف فلاسفی کی ڈگری حاصل کی ہے اب وہ بہت سے علمی اعزاز کے ساتھ ماہ اکتوبر میں علیگڈھ کو واپس آنے والے ہیں۔

**ایران میں بے چینی**۔ ایران میں تعلیم یافتہ پبلک سلیف گورنمنٹ کے لئے بے قرار ہے مگر وزیر اعظم سخت مخالف ہے حالانکہ شہنشاہ نے رضامندی ظاہر کر دی ہے اس لئے وزیر اعظم کے خلاف سخت مخالفت کا جوش پھیلا ہوا ہے۔ لیکن طہران سے تازہ تار خبر آئی ہے کہ وزیر اعظم برخاست کر دیا گیا۔

**بلوچستان میں سرحدی جھگڑا**۔ جنوب مشرقی بلوچستان کی ریاست لس بیلہ سے خبر آئی ہے کہ منگل اور جلوٹ فرقوں کے مابین سرحد کے متعلق تنازعہ یہانتک طول پکڑ گیا کہ جنگ و جدل کی نوبت پہنچی۔ منگل لوگ خان قلات کے زیر سایہ ہیں اور جلوٹ جام صاحب لس بیلہ کے زیر اثر ہیں۔ ہر دو قبائل نے اپنے جنگجو جوانوں کو فراہم کر کے معرکہ آرائی کی۔ کئی مقابلے ہوئے اور طرفین سے چند آدمی ہلاک و مجروح ہوئے۔ لیکن خوش قسمتی سے موسم ایسا سخت ہے کہ آجکل کھلے میدان میں جم کر لڑنا ہی مشکل ہے اس لئے منگل لوگ واپس چلے گئے اور جلوٹ کا جوش بھی سرد ہو گیا۔ ریاست لس بیلہ بلوچستان ایجنسی کے ماتحت ہے لیکن برٹش گورنمنٹ کو اس معاملہ میں دخل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

**گاؤں یا قصبہ**۔ سہارنپور کی ججی میں ایک دلچسپ اپیل پیش ہوا۔ سوال یہ تھا کہ آیا لندھورہ گاؤں ہے یا قصبہ کیونکہ صوبجات متحدہ میں قانون ہے کہ گاؤں میں کوئی شخص کسی مکان کا حق ملکیت اراضی منتقل نہیں کر سکتا ہے صرف مکان کا ملبہ فروخت کر سکتا ہے۔ منصف صاحب دیوبند نے فیصلہ دیا کہ لندھورہ زراعتی گاؤں نہیں ہے کیونکہ وہاں پانچ ہزار کی آبادی ہے اور بہت سے پختہ مکانات اور دکانیں ہیں۔ لیکن اپیل میں ڈسٹرکٹ جج صاحب نے اس کے خلاف رائے قائم کی اور فیصلہ میں لکھا رانی صاحبہ تمام گاؤں کے بیسوہ کی مالک ہیں۔ واجب العرض سے واضح نہیں ہوتا کہ یہ گاؤں نہیں ہے اور کبھی قصبہ کے لفظ سے اسکو تعبیر نہیں کیا گیا۔ ۱۸۷۵ء کے ڈسٹرکٹ گزیٹیر میں اسکو ایک بڑا گاؤں لکھا گیا ہے۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ کس قدر مکانات ہونے چاہئیں کہ کسی آبادی کو بجائے گاؤں کے قصبہ لکھیں۔ زیادہ آبادی کی وجہ سے وہ گاؤں کیوں نہیں کہلا سکتا اور یہ عذر بھی لغو ہے کہ وہاں بنئے اور کمہار موجود ہیں کیونکہ بنئے ہر ایک گاؤں میں ہوتے ہیں۔ یہ امر کہ تمام گاؤں ایک ہی زمیندار کی یعنی رانی صاحبہ کی ملکیت ہے زبردست دلیل اس بات کی ہے کہ لندھورہ ایک گاؤں ہے جس میں زراعت پیشہ آبادی کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔

**لاٹ صاحب کی دعوت**۔ بنارس میں ۲۰ جولائی کو آنریبل منشی مادھولال سنگھ نے سر جیمس لاٹوش کی ملاقات کے لئے کلب میں

بہت سے مہمانوں کی دعوت کی صبح کے وقت بارش ہو رہی تھی لیکن جلسہ کے وقت مطلع صاف تھا۔ مہاراجہ صاحب اکبرس کا باجہ سریلی گتیں بجا رہا تھا۔ منشی صاحب نے حسب معمول نہایت تکلف سے مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔ صوبجات متحدہ میں آنریبل منشی مادہو لال کے جو صلے کے دو چار ہی رئیس ہیں۔

**ویدانت امریکہ میں**۔ یکشنبہ گزشتہ کو میسور میں سوامی ابھیدانند کا خیر مقدم کیا گیا۔ دیوان مادہو راؤ بالقابہ مدار المہام میسور صدر جلسہ تھے۔ ایک ایڈریس سوامی جی کی خدمت میں اہل ہنود کی طرف سے پیش کیا گیا۔ ہز ایکسیلنسی دیوان صاحب نے بیان کیا کہ میسور کے مرحوم مہاراجہ صاحب نے سوامی وویکانند کو امریکہ جانے کی ترغیب نیز امداد دی تھی اس لئے موجودہ مہاراجہ صاحب سوامی ابھیدانند کو مدعو کرنے میں اپنے والد کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ سوامی ابھیدانند نے ایک طویل لیکچر میں مغرب میں سوامی رام کرشن کی مشن کی کامیابی کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ امریکہ میں سیکڑوں اور ہزاروں عالم و فاضل اور اعلیٰ خیالات کے لوگ ویدانت فلاسفی اور ویدانت مت قبول کرتے جاتے ہیں اور بہت سے قبول کرنے کو تیار ہیں۔ بعدازاں سوامی نے ویدانت فلاسفی پر ایک زبردست مؤثر لیکچر دیا۔

**رامپور میں سنسنی**۔ ریاست رامپور میں چند روز کے اندر ایسے واقعات پیش آئے ہیں کہ سنسنیشن چھایا ہوا ہے۔ یہ عجیب و غریب ریاست ہے جنرل عظیم الدین خان کے قتل سے بعد اب پھر کچھ شگوفہ کھلا ہے۔ خان بہادر مولوی عبد الغفور خان مدار المہام کے ایک رشتہ دار منصب علی ریاست میں جج تھے۔ ان پر رشوت خواری کا مقدمہ قائم ہوا لیکن حوالات میں ہی انکا کام تمام ہو گیا ہے۔ کوئی کہتا ہے خودکشی کر لی۔ کوئی کہتا ہے کہ افشائے راز کے خوف سے زہر دیدیا گیا۔ ساتھ ہی خان بہادر عبد الغفور خان نے ریاست سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ پہلے افواہ تھی کہ ۶ ماہ کی رخصت لی ہے۔ ریاستوں میں عموماً ایسی لمبی رخصت کے یہ معنے ہوا کرتے ہیں کہ استعفا ریا پر جائیگی۔ کہتے ہیں کہ منصب علی کی مرگ ناگہانی پر اس کے ورثاء نے وائسرائے کو تار دیا ہے بہرحال کچھ نہ کچھ گل ضرور کھلیگا۔

**ہندو بیوہ کی شادی**۔ ڈاکٹر پنڈت رام ناتھ صاحب جالندھر سے اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۰ جولائی کو لالہ دیا رام برادر لالہ دولت رام آلووالیہ کی شادی کپورتھلہ کی ایک بست سالہ ہندو بیوہ سے سردار امر سنگھ کے مکان میں ویدک طریق سے ہوئی۔ دلہن کا جنم بھیرووال ضلع ہوشیارپور کا ہے۔ دوآبہ میں یہ ہندو بیوہ کی پہلی شادی ہے جو بھیرووال کے اہلووالیہ خاندان میں ہوئی۔ برات کا جلوس شہر کے بڑے بازاروں سے گزرا ایک ہزار سے زیادہ مرد اور عورتیں شامل ہوئے۔ دفت جمع تھیں جن میں لالہ صاحب استمداس اسسٹنٹ منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے رئیس جالندھر۔ رائے سالگرام۔ رائے زادہ بھگت رام بیرسٹرایٹ لا۔ لالہ دولت راج پریسیڈنٹ کنیا مہا ودیالہ ڈاکٹر پنڈت رام ناتھ آنریری سکرٹری ازدواج ہندو بیوگان ایسوسی ایشن۔ لالہ ہنسراج۔ لالہ بدری داس ایم۔ اے۔ لالہ رام چند۔ لالہ نرائن داس۔ لالہ نہال چند۔ لالہ لشنداس جوہرک ایم۔ اے۔ لالہ رام کرن۔ ماسٹر آتما رام۔ وکلا و روساء لاہور۔ امرتسر۔ انبالہ۔ ہوشیارپور۔ فیروزپور۔ کپورتھلہ اور بھیرووال کے بہت ممبران اہلووالیہ فیملی موجود تھے۔ لالہ دلباغ رائے اس اخلاقی جرأت اور عملی سوشل ریفارم پر مبارکبادی کے مستحق ہیں۔ ہمیں امید کرنی چاہئے کہ اس عمدہ مثال کی کثرت سے تقلید کی جائیگی۔

**مسلمان اور کانگرس**۔ شیخ عبد القادر بی۔ اے سابق اڈیٹر آبزرور نے لندن کی انڈین سوسائٹی کے سامنے بصدارت مسٹر دادا بھائی نوروجی ایک دلچسپ مضمون کانگرس کے متعلق پڑھا۔ اس جلسہ میں حسن اتفاق سے آنریبل مسٹر گوکھلے بھی موجود تھے۔ مسٹر عبد القادر نے دو وجوہات بیان کیں کہ مسلمان من حیث القوم کانگرس سے کیوں علیحدہ رہے انہوں نے کہا کہ وہ تعلیم میں پیچھے تھے اور اس تحریک کو سمجھتے کم تھے اور اس وقت انکا اتنا برتنہ تھا کہ اگر وہ شریک ہونے کا خیال رکھے تو وہ اس کے فوائد کو ترقی دیسکتے۔ اسپر طرہ یہ ہوا کہ مسلمان کچھ تو ان حکام کے رعب میں آگئے جو مروت و اخلاف کا اظہار کرتے رہے اور کچھ اہل کانگرس کی بد اندیشی اور کراہت سے زچ ہو گئے لیکن اب خیالات بدلتے جاتے ہیں اور مسلمانوں نے تعلیم میں قدم آگے بڑھا لیا ہے اور وہ پالیٹکس میں حصہ لینے کو آمادہ ہوتے جاتے ہیں اور ایک علیحدہ مسلم کانگرس بنانے والے ہیں اس پر مباحثہ ہوا اور کئی ایک اصحاب نے تقریریں کیں اور جداگانہ اسلامی کانگرس کے قیام سے اختلاف رائے ظاہر کیا گیا۔ آخر میں مسٹر گوکھلے نے شیخ عبد القادر کے دلچسپ فصیح اور نجیب خیالات کے اظہار پر خوشی ظاہر کی اور ایک دو مسائل میں شیخ صاحب کے بیان کی تردید کر کے فرمایا کہ ان جزوی اختلافات سے قطع نظر کر کے میں دل سے مسٹر عبد القادر کے خیالات سے متفق ہوں۔ میں ان اختلافات پر سخت افسوس کرتا ہوں جو ہندو مسلمانوں کو ایک دوسرے سے مختلف رکھتے ہیں اور میں ان کی بیخ کنی کا خواہاں ہوں اور اسے اپنا فرض اولیٰ سمجھتا ہوں۔

**آسٹریلیا میں سودیشی**۔ ہندوستان میں بعض لوگ سودیشی تحریک کو شاید بغاوت خیال کرتے ہوں لیکن دوسرے ملکوں میں انگریز حاکم سودیشی موومنٹ کے نہ صرف حامی ہیں بلکہ خود ترغیب و تحریص دلاتے ہیں۔ سر ریجنالڈ ٹالبٹ گورنر وکٹوریہ نے رعایتی چنگی کے متعلق اپنے خیالات پبلک میں ظاہر کئے جس کے معنے یہ ہیں اہل آسٹریلیا جہاں تک ممکن ہو آسٹریلیا ہی کا مال خریدیں اور اگر یہ ممکن نہو تو اس کے بعد انگریزی اشیاء کو باقی تمام ممالک کی اشیاء پر ترجیح دیں سر ریجنالڈ نے فرمایا کہ جو لوگ کسی ملک میں رہتے ہیں انہیں اُسی ملک کے فائدہ کو دیکھنا چاہئے۔ اور وہیں کا مال خریدنا چاہئے۔ اور یہ احمقانہ تعصب کو دور کرنا چاہئے کہ چونکہ کوئی شے ان کی ناک کے نیچے پیدا ہوئی یا بنائی گئی ہے اس لئے وہ ایسی اچھی نہیں ہے جیسی کہ وہ جو کسی دور دراز ملک سے آتی ہے۔ وکٹوریہ اور آسٹریلیا کی ساختہ اشیاء کو سب پر ترجیح دینے کے بعد اگر ضرورت ہو تو پھر انگلستان کی چیزیں بمقابلہ دوسرے ملکوں کے خریدنی چاہئیں۔ یہاں کے لوگوں کو کہنا چاہئے کہ ہم کوئی چیز نہیں خریدینگے جو آسٹریلیا کی بنی ہوئی نہو بشرطیکہ سستی اور عمدہ ہو۔ اور جب کوئی چیز امریکہ یا جرمنی کی بنی ہوئی کوئی دکاندار پیش کرے تو ان سے دریافت کرنا چاہئے کیا یہی چیز انگلستان کی ساخت تمہارے پاس نہیں ہے۔ اگر ہر شخص ایسا کرے تو وہ اپنی ترجیحی تجارت کو خود ترقی دینگے بغیر کسی قانون سازی یا بیرونی دباؤ کے۔

**ٹرنسوال میں سلیف گورنمنٹ**۔ ٹرنسوال کو پھر سلیف گورنمنٹ عطا کی جاتی ہے مگر اسدفعہ برٹش ووٹ دہندگان کی کثرت ہوگی مسٹر چرچل نے کہا کہ برٹش اور بوئر دونوں کو یکساں حقوق دئے گئے ہیں۔ ریزنڈ کے ممبر قائمقام ۳۶ ہونگے۔ پریٹوریہ کے ۶۔ اور ۲۹ باقی تمام ٹرنسوال کی طرف سے۔ پلچ یا انگریزی

# عالم کا فوٹو

گورنمنٹ ہند کے ۱/۲ ۴ کروڑ کے جدید قرضہ کے لئے ۱/۲ ۲ گنی درخواستیں آئیں کم سے کم شرح ۹۷ روپیہ ۳ آنے فیصدی قبول کی گئی ہے۔ اور اوسط شرح ۹۷ روپیہ ۵ آنے ۶ پائی

کالکا شملہ ریلوے پر شدت بارش سے پھر لائن پانچ جگہ سے ٹوٹ گئی تھی اگرچہ جلدی سے مرمت کر دیگئی۔

بنگال نیشنل کالج و نیشنل سکول یکم اگست سے کھلیگا۔

کلکتہ میں ایک غلط افواہ مشہور ہوئی کہ سر بی۔ فلر مستعفی ہوگئے اس پر بہت خوشی منائی گئی مگر خبر بالکل غلط نکلی۔

مسٹر لونگ انسپکٹر مدارس مدراس کے قائمقام ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم مقرر ہوگئے۔

میجر میکینا مارا انسپکٹر جنرل جیلخانجات پنجاب احاطہ مدراس کے انسپکٹر جنرل جیل مقرر ہوئے ہیں۔

آنریبل مسٹر جسٹس مور جج مدراس ہائیکورٹ میسور ہائیکورٹ کے چیف جج مقرر ہوئے ہیں۔

امیر صاحب کے مشکوئے معلی میں مردہ لڑکا پیدا ہوا۔ لیڈی ڈاکٹر بیگم صاحبہ کی معالج ہیں۔

جموں کے دریائے توی میں ۲۵۰ مسافروں کی کشتی الٹ گئی صرف ۶ آدمی بچے۔

رائے بریلی کے پولیٹکل پنشنر نواب سید ابن حسن خان فوت ہوگئے

بنگلور میں افواہ ہے کہ سر کرشن مورتی سابق دیوان میسور مدار المہام حیدر آباد مقرر ہونگے۔

بقول بمبئی گزٹ امیر صاحب ماہ نومبر میں ضرور تشریف لائینگے۔

نواح کانپور میں شدت بارش سے لوگ تنگ آ گئے۔

مجوزہ کشمیر ریلوے کے لئے چار انجنیروں کی خدمات مانگی گئی ہیں۔

مسٹر ینگ ہسبنڈ رخصت سے واپس آکر لاہور کے کمشنر مقرر ہونگے

آنریبل مسٹر ہیر سی۔ ایس۔ آئی قائمقام لفٹنٹ گورنر بنگال شملہ پر تشریف لائے تھے۔

ویلور میں ایک محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس ہفتہ گزشتہ میں منعقد ہوئی ۵ ہزار کا مجمع تھا۔

مدراس کے نامور بیرسٹر مسٹر اسٹلی نارٹن کلکتہ میں وکالت شروع کریں گے۔

بوگرا کی میونسپلٹی نے سر بی۔ فلر کی خدمت میں ایڈریس خیر مقدم پیش کیا۔ وہاں کے ٹیکس دہندگان نے میونسپلٹی کے لئے ملامت کا ووٹ پاس کیا۔

وائسرگل لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس ۱۰ اگست کو ہوگا۔

مسٹر ڈبلیو۔ سی۔ بونرجی کی وفات پر اظہار تاسف کا جلسہ یکم ماہحال کو لاہور میں منعقد ہوا۔

مہارانا صاحب اودے پور نے چتورگڑھ کے جنگل میں ۱۲ انچہ قد کا شیر شکار کیا۔

بمبئی میں آدم جی پیر بھائی کی مل کو آگ لگ گئی مگر جلد بجھا دی گئی۔ ۴۰ ہزار کا نقصان ہوا جو سب بیمہ شدہ ہے۔

چار سال ہوئے ایک شخص مسمی عبد الروف نے کلکتہ میں اپنے تئیں نواب ظاہر کرکے بہت لوگوں کو لوٹا تھا اب وہ گرفتار ہوا ہے۔

کلکتہ کے سوداگران کرشن چندر داس اور بندرابن چندر نسر نے ایک خود بخود چلنے والا کرگھا ایجاد کرکے رجسٹری کرایا ہے۔

لارڈ لیمنگٹن دسمبر کے پہلے ہفتہ میں اپنی میعاد گورنری پوری کرکے ولایت جائینگے۔

افسوس ہے کہ مسٹر آر۔ سی۔ دت کی صحت ولایت میں قابل اطمینان نہیں ہے۔

سر بی۔ فلر جب راجشاہی میں پہنچے تو ایک مکان پر جلی موٹے حرفوں میں لکھے تھے "شرم شرم" اور "پٹنی کا ٹھوٹ مورٹ کی ملامت"۔ لاٹ صاحب ان کو دیکھکر ہنسے مسلمانوں نے ایڈریس پیش کیا۔ ہندو علیحدہ رہے۔

لاہور میں اندھے لڑکوں کے لئے مدرسہ یکم ستمبر سے کھلیگا

علی پور میں ایک شخص نے اپنی بیوہ بہن پر بیدردی سے حملہ کیا اس لئے کہ وہ اس کی بیوی سے لڑ رہی تھی ملزم کو ایکماہ قید کی سزا ملی۔

ایسٹ انڈین ریلوے پنجاب میل کے ساتھ کھانے کی گاڑی شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے

ہفتہ مختتمہ ۲۱ جولائی میں ۷۹۶ موتیں پلیگ سے ہوئیں۔ احاطہ بمبئی میں ۲۰۰۔ میسور میں ۴۵۔ پنجاب میں ۴۳ ۸ صوبجات متحدہ میں ۱۴۔ بنگال میں ۱۴۔ برہما میں ۸۰۔ ۴۸۔

رنگون چیف کورٹ میں مسٹر فوکس چیف جج مستقل طور پر مقرر ہونگے اور پنجاب چیف کورٹ کے جج مسٹر جسٹس چٹی رنگون چیف کورٹ کو تبدیل ہونگے۔

افسوس ہے کہ ملکہ ہالینڈ کا حمل اسقاط ہوگیا۔

پنجاب میں پلیگ سے شروع سے ابتک ۱۱ لاکھ ۲۷ ہزار ۱۸۵ آدمی مر چکے ہیں۔

مدارس پنجاب میں جدید انتظام کی رو سے گورنمنٹ سکولوں میں ۹ ہندو۔ ۵ مسلمان۔ ۳ سکھ۔ ۷ یوروپین یا یوریشین ہیڈ ماسٹر ہیں۔

بریلی پیلی بھیت اور شاہجہانپور کے مابین ریلوے کے لئے پیمائش ہو رہی ہے۔

بالیسرت چندر بینرجی زمیندار ضلع باقر گنج نے بوجہ قحط بہت سا مالیہ کاشتکاروں کو معاف کر دیا۔

ریاست رامپور کے مجسٹریٹ منصب علی نے حوالات میں افیون کھا کر خود کشی کر لی۔

ہندوستان میں امسال ۲۳ لاکھ روپیہ کا صابن آیا۔ سال گزشتہ میں ۱/۲ ۲۷ لاکھ کا آیا تھا۔

منچوریا میں ریڈ ایسوسی ایشن کے ۵ ہزار ممبروں نے شہر سہن جنگ سین پر قبضہ کر لیا ہے اور شاہی فوج کے مقابلہ کو تیار ہیں سرکار چین نے چند کالم سپاہ کے روانہ کئے ہیں۔

ڈالائی لامہ منگولیا میں بغاوت پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے آجکل وہ سائین نوٹن کے مندر میں ہے۔ گورنمنٹ چین نے اُس کو تبت واپس جانے کا حکم دیا ہے۔

لارڈ ایلگن نے گورنمنٹ نٹال کو ہدایت کی ہے کہ میونسپلٹی کے مسودہ قانون سے غیر مہذب قوموں کے ساتھ جو برتاؤ کی دفعات ہیں وہ ہندوستانیوں کے لئے عائد نکریں۔

مسودہ قانون تعلیم پارلیمنٹ میں پاس ہوگیا۔ موافقت میں ۳۶۹۔ اور مخالفت میں ۱۷۷ ووٹ تھے۔

ٹرنسوال کو سیلف گورنمنٹ دینے کا مسودہ قانون پارلیمنٹ میں یکم اگست کو ۳۱۶ ووٹ کی موافقت اور ۸۳ ووٹ کی مخالفت سے پاس ہوا۔

مسٹر لٹلٹن اور مسٹر بالفور نے دوران مباحثہ میں کہا کہ برٹش غلبہ کی ٹرنسوال میں کوئی ضمانت نہیں رہیگی۔ مسٹر بالفور نے کہا کہ یہ بڑی بے پروائی کا تجربہ ہے اس بات کی کیا طمانیت ہے کہ جو اختیارات بوئروں کو دئے گئے ہیں وہ ہمارے ہی خلاف استعمال نہیں کئے جائینگے۔

سر ہنری کیمبل بینرمین نے بڑی خفگی سے جواب دیا کہ ہم نے اپنی پارلیمنٹری تجربہ میں ایسی نالایق اور خطرناک اور خلاف حب وطن تقریر کبھی نہیں سنی اسپر مخالف پارٹی نے شور

# ملٹری دنیا

**روس کی حالت زار** - سینٹ پیٹرز برگ میں ایک سرکاری بیان شایع ہوا ہے جس میں ڈوما کی برخاستگی کو اس وجہ سے مناسب بتلایا ہی کہ اس نے شروع سے ہی قانون کی حدود سے باہر قدم رکھنا اختیار کر لیا تھا اور بار بار گورنمنٹ کو الزام لگائے اور انتظامی طاقت کو غصب کرنا چاہا۔ اور کاشتکاری اصلاحوں کے پروگرام سے ناممکن الوقوع امیدیں لوگوں کے دلوں میں پیدا کیں رائٹر ایجنسی کے ایک نامہ نگار نے - ایم سٹولیپن وزیر اعظم روس سے ملاقات کی اس نے کہا کہ زار نے پختہ ارادہ کر لیا ہی کہ معقول اصلاحیں کی جائیں - ہز مجسٹی کا یہ منشا نہیں ہی کہ وعدے پورے نکئے جائیں لیکن باغیوں کی گوشمالی کی جائیگی - مسٹر سٹولیپن نے کہا کہ قوم کی حب الوطنی پر مجھے بھروسہ ہے اور زار کی اپیل کا یہ نتیجہ ہوگا کہ انارکسٹ فرقوں کی بیخکنی کر جائیگی جب وزارت مکمل ہو جائیگی تو میں ایک وسیع پروگرام پیش کرونگا جس میں اراضی کا مسئلہ بھی شامل ہوگا۔ ممبران ڈوما کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائیگی جبتک وہ ایجیٹیشن نکریں۔ زار نے ڈوما کو بڑے افسوس کے ساتھ برخاست کیا ہے جبکہ اس نے دیکھا کہ وہ کوئی مفید کام سرانجام نہیں دینے میں۔ ممالک غیر کے اخبارات پر بندش لگائی گئی ہے جن میں گورنمنٹ روس کے خلاف کچھ لکھا گیا ہے وہ نہیں آنے پاتے۔

### ممبران ڈوما میں اختلاف

ممبران ڈوما میں بدقسمتی سے دھڑہ بندی ہو گئی ہی اگر ان میں اتفاق رہتا تو ملک میں ان کا اثر زار سے زیادہ ہوتا۔ لیس وہ زبردست طاقت جس سے دنیا کو امید تھی کہ اہل روس کو آزادی نصیب ہوگی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر غارت ہو گئی۔

فنلینڈ میں ممبران ڈوما کے بہت سی جلسے ہوئے ایک گروہ تو وہ ہی جو انقلاب سلطنت پر زور دیتا ہے اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو اعتدال کے موئد ہیں اس لئے وہ متفق الرائے نہو سکے اسلئے سمجھنا چاہیے کہ ابھی روس کی بدنصیبی کے دن باقی ہیں پھر بلوے اور فساد ہونگے۔ پھر خون کی ندیاں بہینگی۔ پھر وہی قتل عام اور لوٹ مار ہوگی۔

روسی ممبران لیبر پارٹی اور سوشلسٹ مل گئے ہیں اور وہ فوج کے نام اشتہارات چھپے ہیں کہ اہل فوج رعایا کا ساتھ دیں کیونکہ فیصلہ کن جنگ اب شروع ہونے والی ہی۔

### بد امنی

ملک کے اکثر حصوں سے بلوے اور فساد کی خبریں آئی ہیں لیکن ابھی تک یہ جھگڑے چھوٹے پیمانے پر ہیں - وارسا کے قریب انقلاب پسندوں نے ایک اور ٹرین لوٹ لی اور ایک لاکھ روبل لوٹ لے گئے - اس سے پہلے ایک ٹرین پر حملہ کر کے انہوں نے دو جنرل قتل کئے تھے - اور ایک خزانچی اور پانچ سپاہی اور ۶ ہزار روبل لوٹ لے گئے تھے۔

ماسکو اور آئو کے علاقوں میں کاشتکاروں نے طوفان بپا کر رکھا ہے - بیربسود کا واقع صوبہ کرسک میں ان کا فوج سے مقابلہ ہوا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ فوج نے شکست کھائی۔

ٹفلس کی خبر ہے کہ ارمینیوں اور تاتاریوں کے مابین ایک ہفتہ سے باقاعدہ جنگ ہو رہی ہی تاتاریوں نے درہ عسکران پر حملہ کیا جس پر ارمنی قابض تھے اور پسپا ہوئے گرد و نواح کے دیہات مشتعل بنے ہوئے ہیں۔ قصبہ شاہوا پانچ روز کی لوٹ مار اور غارتگری کے بعد جلا دیا گیا۔

گورنمنٹ روس نے ڈوما کے اُن ممبروں کو گرفتار کر کے مقدمہ چلانے کا ارادہ کیا ہے جو ویبورگ کی کانفرنس میں شریک تھے۔

### انقلاب پسندوں کی اپیل

انقلاب پسندوں نے جن میں بہت سے ممبران ڈوما بھی شامل ہیں کاشتکاروں کے نام ایک اعلان جاری کیا ہی کہ اس اراضی پر قبضہ کریں جس سے گرانڈ ڈیوکس اور زار کے دیگر مشیروں نے ان کو محروم رکھا اور مقامی حکام کو موقوف کر کے بجائے ان کے اپنے حاکم خود منتخب کریں۔ اور لکھا ہی کہ گورنمنٹ نے قوم کے ساتھ جنگ شروع کر دی ہے اب ملک کے لئے اُٹھ کھڑا ہونے کا وقت ہی۔

### فوج کا غدر

ہیلسنگفورس سے خبر آئی کہ سیبورگ کے قلعہ کا توپخانہ باغی ہو گیا ہے اور اس نے وفادار انفنٹری کی لائن پر گولہ باری کی۔ ۵۰ ہزار پیدل سپاہی ہلاک و مجروح ہوئے۔

سکالوڈن کی گیریزن نے ۳۱ جولائی کو باغی ہو کر اپنے افسروں کو قید کر لیا۔

بری اور بحری فوج کے نام جو ڈوما کے لیبر پارٹی اور سوشلسٹ ممبروں نے اشتہار شایع کیا ہی اس میں لکھا ہے کہ تم روس کے بچے سپوت ہو بیٹے ہو زمین کے اور آزادی کے لئے ڈوما کے ساتھ ملکر لڑو۔

**مصر میں بے چینی** - امپیریل ڈیفنس کمیٹی کا ایک اجلاس جس میں سرہنری کیمبل بینرمین وزیر اعظم ۲۶ جون کو منعقد ہوا مصر کی حالت پر غور کیا گیا - لارڈ کرامر اور جنرل سر فرانسس ونگیٹ بھی موجود تھے وہ مشترک کمیشن جو مصر اور ٹرکی کی حد بندی کی تحقیقات کے لئے مقرر ہوئی تھی ابھی تک مقام رفاہ میں مقیم ہے - عثمانی ڈیلیگیٹ بالعابی کی تسلیم کردہ لائن کو جو عقبہ اور رفاہ سے گزرتی ہی سرحدی لائن نہیں مانتے اور بدوؤں کے کہنے کے موافق قدیم رواجی سرحد قرار دیتے ہیں:

مسٹر ہالڈین وزیر جنگ نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ کولڈ سٹریم گارڈز کی تیسری بٹالین ۲۹ ستمبر کو مصر کی طرف روانہ ہوگی - اور مسٹر رنسیمن نے کہا کہ آیندہ سے مصر کی گیریژن کی کل تعداد ۵۰۰۰ ہوگی۔

**بحری خرچ میں تخفیف** - مسٹر رابرٹسن سکرٹری صیغہ امیر البحری انگلستان نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ بورڈ امیر البحری کی بالاتفاق رائے یہ تجویز ہے کہ جہاز سازی کے پروگرام میں تخفیف کی جائے - ڈریڈ ناٹ جہاز بجائے چار کے صرف تین بنائے جائیں - اور بجائے ۵ کے تین ڈسٹرائرز تیار کئے جائیں اور آبدوز کشتیاں بجائے ۱۲ کے ۸ بنائی جائیں اس تخفیف سے بحری بجٹ میں ۲۵ لاکھ پونڈ کی بچت نکلیگی - مسٹر رابرٹسن نے کہا کہ آینا ہیگ کی امن کانفرنس کے خیال سے اور نیز اس رزولیوشن کے لحاظ سے جو پارلیمنٹ میں تمام سلطنتوں کے جنگی اخراجات گھٹانے کی بابت پاس ہوا ہے گورنمنٹ نے تخفیف کو منظور کیا ہی تجویز ہے کہ آیندہ سال میں صرف دو آرمرڈ کروزر بنائے جائیں اور اگر ہیگ کی کانفرنس تمام ملکوں میں فوجی تخفیف کی رائے ندیسکے تو تیسرا کروزر بھی تیار کیا جائے ورنہ نہیں - یہ اس بات کا ثبوت ہی کہ گورنمنٹ ہیگ کانفرنس کے متعلق نیک نیتی سے عمل کرنا چاہتی ہے - تمام بحری اعلیٰ افسروں نے اتفاق رائے سے تخفیف کی سفارش کی ہے اس سے ہماری بحری طاقت میں کمی واقع نہیں ہوگی علاوہ ازیں دیگر طاقتوں نے اس کثرت سے جہاز نہیں بنائے ہیں

جیسا کہ خیال تھا۔

سر ہنری کیمبل بنیرمین نے کہا کہ کوئی شخص نہیں چاہتا۔ کہ بحری طاقت کمزور ہو جائے لیکن فضول خرچی سے طاقت کی مضبوطی نہیں ہوتی ہے۔

ہوس آف لارڈز میں اس مسئلہ پر مباحثہ ہوا۔ لارڈ کاوڈر نے گورنمنٹ کو ملامت کی کہ اصل سکیم کو چھوڑ دیا اور کہا کہ وہ بری نظیر قایم کر رہی ہے۔ لارڈ کیمپرڈون نے کہا کہ یہ خیال فضول ہے کہ ہماری تخفیف کا اثر دوسری طاقتوں پر پڑے گا۔ لارڈ ٹوینڈموتھ نے تسلیم کیا کہ گورنمنٹ نے خود بحری حکام کے سامنے تخفیف کی تجویز پیش کی تھی۔ وائیکونٹ گوشن نے زور دیا کہ جرمنی امپرئل پالیسی پر کاربند ہے اور اگر کوئی شخص امید کرے کہ ہیگ کانفرنس کے ریزولیوشنوں سے جرمنی اپنا مقصد ترک کردیگا یعنی اپنی بحری طاقت کو بڑھانے کے خیال سے باز رہیگا تو وہ بیوقوفوں کے بہشت میں رہتا ہے۔

---

**جاپان کا خوف**۔ فرانس کے ایک ممبر پارلیمنٹ۔ ایم میونیر نے شہنشاہ جرمنی سے ملاقات کی۔ قیصر ولیم نے دوران گفتگو میں جاپان کی ترقی کا ذکر کیا اور کہا کہ کسی دن جبکہ یورپین طاقتیں کسی معاملہ پر مشورہ کر رہی ہونگی تو جاپانی امبیسیڈر نمودار ہوگا اور مطالبہ کریگا کہ اس کو بھی بین الاقوام کے زمرہ میں شامل کیا جائے۔

---

**کمپنی سفر مینا** نمبر ۲۲ جو رلیف پر کرکی سے کوئٹہ کو جانیوالی تھی یہ رلیف منسوخ کیا گیا۔

---

**جنرل نکسن کی دعوت**۔ بنگلور میں جنرل نکسن صاحب بہادر بالقابہ کو کرنل سکالن اور بنگلور برگیڈ کے افسروں نے یونائیٹڈ سروس کلب میں دعوت دی۔ ۷۰ آفیسر شریک دعوت تھے۔ ۷۷ ہوپ رائفلز کا بینڈ حاضر تھا۔ ملک معظم کا جام صحت نوش کئے جانے کے بعد کرنل سکالن صاحب نے جنرل نکسن صاحب کا جام تندرستی پیش کیا اور جنرل موصوف کی جدائی پر تمام افسروں کی طرف سے اظہار افسوس کیا اور ان کے انسپکٹر جنرل آف کیولری مقرر ہونے پر مبارکباد دی۔ جنرل صاحب نے جواب میں اپنے تمام ماتحتوں کا شکریہ ادا کیا اور بنگلور کی لایق گیریزن سے جدائی کا افسوس کیا۔

**سکھ مزدور برٹش کولمبیا میں**۔ برٹش کولمبیا میں ۲۰۰ سکھ محنت کے کاموں پر لگائے گئے تھے ان میں زیادہ تر ریزروسٹ تھے۔ ان کے کام سے وہاں کے لوگ بہت خوش ہیں اگرچہ گورے مزدور اور کاریگر سخت ناراض ہیں کہ کالے آدمی جو محنت و مشقت میں ان سے افضل اور مزدوری کم لیتے ہیں کیوں بلائے جاتے ہیں مگر اس بات کی پروا نکر کے ۲ ہزار سکھ مزدور ہندوستان سے اور طلب کئے گئے ہیں۔

---

**کپتان رابرٹس کا رنگ کمانڈنگ** ۲۷ میول کور کپتان بیلی صاحب کی جگہ ۵ کیمیل کور کے کمانڈنٹ مقرر ہوئے ہیں۔

۲۰ اگرینڈیرز میں میجر لوک صاحب قایمقام کمانڈنٹ مقرر ہوئے۔

کرنل جن صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ سیکرٹری آفیسران انڈیا نے جمعہ گزشتہ کو اپنے منصب کا شملہ پر چارج لیا۔

۲۳ پنجابیز کے کرنل برن صاحب ۲۸ جون سے ریٹائر ہو گئے۔

کرنل فیر صاحب کمانڈنگ میرٹھ کیولری برگیڈ

اول بٹالین ۳۹ گڑھوال رائفلز میں کرنل ڈونیگ صاحب سیکنڈ ان کمانڈ کمانڈنٹ مقرر ہوئے اور میجر ڈرائبرش صاحب سیکنڈ ان کمانڈ بنائے گئے۔

---

**ملک معظم کے اردلی**۔ ہز مجسٹی ملک معظم کے ہندوستانی اردلیوں کی جو قدر و منزلت ولایت میں ہوتی ہے اور جس تپاک اور عزت کے ساتھ ہر جگہ ان کی تواضع کی جاتی ہے وہ قابل شکرگزاری ہے۔ اسکے سال ہز مجسٹی کے چاروں اردلی دیسی آفیسر ہیں۔

کرنل اسوالڈ فٹنز جرالڈ سی بی اور دیگر اصحاب نے مقام ایسٹ بورن میں ہز مجسٹی کے ہندوستانی اردلیوں کو ماہ جون کے آخری ہفتہ میں مدعو کیا تھا۔ اس کی مفصل کیفیت وہاں کے مقامی اخبار ایسٹ بورن گزٹ میں درج ہے۔ جو ہمارے پاس ولایت سے پہنچا ہے۔ یہ معزز مہمان ½ ۱۱ بجے کی ٹرین میں وارد ہوئے اور ٹون ہال کو گئے جہاں ایسٹ بورن کے مئیر نے جو کسی زمانہ میں بمبئی میں بیرسٹر تھے ان کا خیر مقدم کیا۔ یہ چاروں آفیسر حسب ذیل تھے:۔

(۱) رسالدار میجر محمد علی بیگ متعینہ ۹ ہڈسن ہارس جنکی عمر ۴۴ سال خدمات میں ۱۸۵۸ء کی جنگ سوڈان میں شامل تھے۔ زخمی ہوئے۔ اور جنگ چترال و تیراہ میں بھی شریک تھے۔

(۲) رسالدار میجر راجہ علی گوہر خان متعینہ ۱۸ پرنس آف ویلز لانسرز افغانستان شمال مغربی سرحد اور تیراہ کے تمغے رکھتے ہیں۔

(۳) صوبیدار دلیل خان متعینہ ۵ ماونٹن باٹری شمال مغربی سرحد۔ بایقھبٹا کالم سوکم اور تیراہ کی مہمات میں شریک تھے

(۴) صوبیدار میجر الہ دین متعینہ ۱۲۰ بلوچیز۔ افغانستان۔ شمال مغربی سرحد اور چترال کی جنگی خدمات سرانجام دیچکے ہیں

گائڈ فوج کے کپتان کیمبل صاحب اور یہ چاروں آفیسر ایسٹ بورن میں آئے اس وقت سکس اور آکسفورڈ کے درمیان کرکٹ میچ ہو رہا تھا جس کو تھوڑی دیر تک دیکھتے رہے۔ مئیر صاحب صدر جلسہ تھے۔ جنرل سمتھ اور بہت سے افسر اور جنٹلمین شریک تھے۔ کھانے کے خاتمہ پر چاروں دیسی آفیسر تقریریں سننے کو جمع ہوئے۔ ملک معظم کے ہندوستانی اردلی افسرو آپ لوگوں کو یہاں دیکھکر آج ہمیں بڑی خوشی ہوئی۔ ہر ایک آفیسر کی جنگی خدمات کا ذکر کرکے مئیر نے کہا کہ یہ خدمات ظاہر کرتی ہیں کہ آپنے ملک معظم کی فوج میں کارہائے نمایاں سرانجام دئے ہیں۔ اور ہم سب جو یہاں جمع ہیں ان خدمات کی اور عظیم الشان معزز انڈین آرمی کی قدر کرتے ہیں۔ اور اس عظیم الشان فوج کے قایمقاموں کی حیثیت سے آپکا خیر مقدم کرنے میں ہمکو بڑی خوشی ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ ایسٹ بورن میں اپنی آمد کو آپ یاد رکھینگے اور جب آپ اپنے وطن جاکر اپنی رجمنٹ میں شامل ہوں تو اپنے رفیقوں سے کہہ سکیں کہ ہم آپ سے ملکر کیسے خوش ہوئے تھے اور ملک معظم کے بہادر اور نامور انڈین آفیسروں کی حیثیت سے ہم آپکی نسبت کیسا اعلی خیال رکھتے ہیں۔

مئیر کی تقریر کا ترجمہ کرنل فٹنز جرالڈ صاحب نے ہندوستانی زبان میں سنایا۔

کپتان کیمبل صاحب نے جواب میں شکریہ ادا کیا۔

رسالدار میجر محمد علی بیگ نے اردو میں تقریر کی جسکا ترجمہ ایک دوسرے اردلی آفیسر نے انگریزی میں کردیا۔ رسالدار میجر صاحب نے فرمایا کہ مسٹر مئیر اور صاحبان! میں اپنی طرف سے اور دیگر دیسی آفیسروں کی طرف سے اس دعوت کے اعزاز کا شکریہ ادا کرتا ہوں اس مبارک دن سے جبسے ہمنے انگلستان میں قدم رکھا ہمکو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ملک معظم اور ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز کے حضور میں سر نیاز خم کرتے ہیں۔ اور بہت سے وزرا اور لارڈز اور سردار سے شرف نیاز حاصل ہوا۔ اور ہماری مدت العمر کی آرزو پوری ہوگئی

آپکی فیاضانہ مہمان نوازی کے ہم نہایت ممنون ہیں۔ اگرچہ برٹش آفیسروں کے نیک سلوک نے جو وہ ہندوستان میں ہمارے ساتھ کرتے رہے ہیں۔ ہمیں اپنا مفتون کر لیا ہے۔ لیکن انگلش پبلک نے جو اتنی قدر شناس اور مہمان نواز ہے۔ ہمیں اور بھی اپنا مداح بنا لیا ہے۔ سب سے آخر میں پھر مسٹر اور کرنل فشر جراالڈ اور باشندگان ایسٹ بورن کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ ان کے فیاضانہ برتاؤ کو ہم ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ اور اپنے ہم وطنوں سے بڑی خوشی کے ساتھ ان کا ذکر خیر کرینگے۔ سواسلام

کرنل فشر جراالڈ صاحب نے انڈین آرمی کا جام صحت تجویز کیا اور جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ سفر و تنر سے چلکر انڈین آفیسر اور ان کے میزبان ڈیوونشائر پارک کی سیر کو گئے۔ جہاں مسٹر فرگس نے ان کا خیر مقدم کیا۔ اور کونسلر سمنسر چیرمین جار کمیٹی نے چار کی تواضع کی۔ تمام پارٹی کا فوٹو لیا گیا۔

شوٹنگ گیلری میں ایک دیسی آفیسر اور دفعدار نور احمد نے نشانہ بازی کی اور ہر ایک نے دو دو بلنزئی بنائیں۔ اس کے بعد پارٹی ڈیوونشائر کو روانہ ہوئی۔ چاروں آفیسر دراز قد اور سیاہ ریش ہیں۔ وہ خوبصورت وردیاں پہنتے تھے اور متعدد تمغے ان کے سینوں پر لٹکتے تھے۔ رسالدار میجر محمد علی بیگ کی نیلی ٹیونک تھی۔ اور چوڑی سرخ پٹی اور چست سفید پتلون اور سیاہ اور نیلی پگڑی۔

---

**کلکتہ** میں جو افواہ ہے کہ مشرقی کمانڈ کا ہیڈ کوارٹر انبالہ میں ہو۔ بالکل غلط ہے۔ اس میں شک نہیں کہ سکندر آباد ڈویژن ماہ اکتوبر سے مشرقی کمانڈ میں شامل ہو جائیگا۔ جبکہ سر چارلس اینڈرسن صاحب بہادر سر سٹان لی ہلڈ صاحب بہادر کو پنجاب کمانڈ سے سبکدوش کرینگے۔ لیکن ہیڈ کوارٹر کے تبدیل ہونیکی خبر غلط ہے۔

---

## پروموشن

**چھتام کیولری۔** دفعدار محمد علی خاں صاحب بجائے جمعدار امیر علی خان صاحب ترقی یافتہ یکم جنوری ۱۹۱۶ء سے جمعدار تعینات کیے گئے۔

۲۶- ریلوے کمپنی سفر مینا۔ جمعدار مقصود علیخان صاحب کو یکم جنوری ۱۹۱۶ء سے صوبیداری پر ترقی دی گئی اور حوالدار شیر باز صاحب اور لطیف خان صاحب کو خالی عہدہ پر کرنے کے لئے۔ ۲۰ فروری ۱۹۱۶ء سے جمعدار کیا گیا۔

۵۹- سندھ رائفلز۔ جمعدار فتح سنگھ صاحب صوبیدار جیون سنگھ صاحب پنشن یافتہ کی جگہ یکم جولائی ۱۹۱۶ء سے صوبیدار مقرر ہوئے اور حوالدار سیلا صاحب جمعدار بنائے گئے۔

۷۹- کرناٹک انفنٹری۔ حوالدار نرسنگا سوامی صاحب جمعدار مستعفی اے۔ جے۔ سی برنالس کی جگہ ۱۹۱۶ء سے جمعدار مقرر ہوئے۔

۸۶- کرناٹک انفنٹری۔ جمعدار محمد عنایت اللہ خان صاحب ۲۵ جون ۱۹۱۶ء سے مستقل جمعدار مقرر کیے گئے۔

۱۱۰- مرہٹہ لائٹ انفنٹری۔ سودیان راؤ نیم بانکر آنریشی جمعدار مقرر ہوئے۔

سپلائی اینڈ ٹرانسپورٹ کور۔ ریزرو میں ضلع اٹک کے دوست محمد خان صاحب جمعدار بنائے گئے۔

## انڈین سبارڈینیٹ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ
### ہاسپٹل اسسٹنٹ برانچ

**بنگال اسٹیبلشمنٹ** نمبر ۱۶۱۴ فرسٹ کلاس سینیئر ہاسپٹل اسسٹنٹ داسیراج صاحب نیواری کی ترقی ۲۱ مارچ ۱۹۱۴ء سے سمجھی جائیگی اور ان کا نام آرمی لسٹ میں نمبر ۸۴ فرسٹ کلاس سینیئر ہاسپٹل اسسٹنٹ رام غلام کے نام سے پہلے درج کیا جاتا ہے۔ نمبر ۸۵۳ خورشید علیخاں صاحب سکینڈ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ جنکو ۱۹۰۳ء میں مستعفی ہونے کی اجازت دی گئی تھی ۲ جولائی ۱۹۱۶ء سے پھر رکھ لئے گئے۔

---

## آج کیا خبر ھے؟

کوہ قاف مقام وشلاگور کی گیریزن نے باغی ہو کر کمانڈر اور افسروں کو قتل کر کے مقامی انتظام حکومت پر قبضہ کر لیا بندرگاہ ہیلسنگفورس کا غدر فرو ہو گیا اور فوجیں سکاٹوول پر قابض ہیں۔

قصبہ سمارا میں بھی سخت فوجی غدر ہوا ہے۔

انقلاب پسندوں نے سینٹ پیٹرزبرگ اور ہیلسنگفورس کے درمیان ریہماسکی جنکشن اسٹیشن اور پل توڑ دیا ہے تاکہ فوجوں کی نقل و حرکت میں خلل پڑے۔ سویبرگ میں گولہ باری ہو رہی ہے۔

سینٹ پیٹرزبرگ میں بڑی تشویش پھیلی ہے کہ کرانسٹڈ میں فنلینڈ کی بغاوت کی خبر پہنچنے پر بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ کرانسٹڈ سے خبر آئی کہ جہاز باغی ہو گئے ہیں مگر کرانسٹڈ اور سینٹ پیٹرزبرگ کے مابین سلسلہ ٹیلیفون منقطع ہے۔

طہران سے خبر آئی کہ مشیر الدولہ وزیر اعظم مقرر ہوئے۔ بازار بند اور کاروبار معطل ہیں۔ ۱۳ ہزار پناہ گزین برٹش سفارت گاہ میں ہیں جو اصلاح کا مطالبہ کرتے ہیں۔

ملک معظم اور قیصر ولیم کی ملاقات وسط اگست میں قلعہ فریڈرک شاف میں ہوگی۔

سر ایڈورڈ گرے نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ عہدنامہ تبت پر ۲۴ جولائی کو دستخط ہو گئے۔

[illegible] ۱۶ اور ملکہ سپین کو ولیس میں ..ارد ہیں۔

۸ کیولری یکم نومبر کو نوشہرہ سے روانہ ہو کر کوچ بکوچ ۱۵ دسمبر کو انبالہ پہنچے گی۔

اضلاع دہلی و حصار کا بندوبست ماہ اکتوبر سے شروع ہوگا

ماہ جولائی میں ۲ لاکھ ۴۳ ہزار ۹۳۵ ٹن گندم کراچی پہنچ چکی تھی۔

گلگت کی سڑک پر ایک ٹیلہ گرنے کا اندیشہ ہے۔ اور خوف ہے کہ اگر ایسا ہوا تو گلگت کا راستہ ہی بند ہو جائیگا۔

---

## لودیانہ

دیوان ٹیکچند صاحب بہادر شملہ سے واپس تشریف لائے۔

ہفتہ زیر اشاعت میں دو مرتبہ بارش ہوئی اور تمام ہفتہ مطلع ابر آلود رہا۔ اگرچہ بعض دفعہ ناقابل برداشت حبس ہوتا رہا ہے۔

ریاست جیند کی کوٹھی جو جیند ہوس یا پرانی تحصیل کے نام سے مشہور ہے یکم اگست کو لالہ جگت رام اور لالہ سیتا سنگھ کے نام پر ۲۰ ہزار ۵۲۵ روپیہ کو نیلام ہوئی۔ اسی کوٹھی میں آرمی نیوز کا دفتر ہے جس کے لئے امید ہے کہ ایک نئی عمارت بنیگی۔

لالہ رام بیداس صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات سے جو عہدہ رجسٹراری کا منصب خالی ہوا ہے اس کے لئے امیدوار بہت سے ہیں لیکن امید ہے یا تو مولوی محمد حسن صاحب آنریری مجسٹریٹ مقرر ہو نگے یا کپتان منگل سنگھ پنشنر رسالدار میجر سردار بہادر جو ضلع ہذا کے ایک زمیندار اور رئیس ہیں۔ اور اگر گورنمنٹ کی اس ہدایت کا خیال کیا جائے کہ حتی الامکان عہدہ سب رجسٹراری پنشنر ملٹری آفیسروں کو دیا جائے تو سردار بہادر کے حقوق اور خدمات کا ضرور خیال کیا جائیگا۔ اور اگر مولوی صاحب موصوف تعینات ہوئے تو بھی

# دلچسپ واقفیت

## ایک محب الوطن کے خیالات

سوامی رام تیرتھ ایم - اے اپنے ایک لکچر میں اہل ہند سے خطاب کرتے ہیں :-

تم رشیوں کی اولاد ہو - لیکن مقدس رشیوں کا زمانہ اب جاتا رہا ہے - اب حالات بدل گئے ہیں - تم کو جن چیزوں سے واسطہ پڑا ہے - وہ دخانی انجن ہیں دخانی جہاز ہیں تار کے سامان ہیں - اب تم دنیا سے الگ نہیں رہ سکتے - تو اب تم کو بیسویں صدی کے سائنس دانوں اور کاریگروں سے مقابلہ کرنا ہوگا - اگر تم دنیا کی مہذب قوموں میں عزت و آرام سے رہنا چاہتے ہو تو تم ان سے علٰحدہ نہیں رہ سکتے - اگر تم بار بار نئی اور نئی روشنی میں نہیں رہنا چاہتے تو جاؤ پتر لوک (ملک عدم) میں اپنے باپ دادا کے ساتھ جا کر رہو - یہاں کیوں پڑے ہو - خدا حافظ -

اگر آپ محب الوطن بننا چاہتے ہیں تو پہلے اپنے آپ کو ملک اور آدمیوں کی محبت میں صرف کر دو - یکتائی کا مادہ پیدا کرو - سچے روحانی سپاہی اور مرد میدان بن کر اپنے جسم کو ملک کے فائدہ پر قربان کر دو - ملک کی تکلیفات محسوس کرو - ملک تمہاری تکلیفات محسوس کریگا - تم چلو - ملک تمہارے ہمراہ چلیگا - صحت کا خیال دل میں پیدا کرو ملک خود بخود تندرست اور طاقتور بن جائیگا - ہاں اب مجھے خیال کرنے دو کہ -

میں مجسم ہندوستان ہوں گا

تمام ہندوستان میرا جسم ہے - راس کماری میرا پیر اور ہمالیہ میرا سر ہے - میرے بالوں کی جٹاؤں سے گنگا بہ رہی ہے - میرے سر سے برہم پتر اور اٹک نکلے ہیں - وندھیاچل میرا لنگوٹ ہے - کورومنڈل میرا دایاں اور مالابار میرا بایاں پاؤں ہے - میں مکمل ہندوستان ہوں - مشرق اور مغرب میرے دونوں بازو ہیں - جن کو پھیلا کر میں اپنے ہموطنوں کو محبت سے گلے لگانا چاہتا ہوں - ہاں میں پیار مجسم ہوں - یہ میرے جسم کا ڈھانچہ ہے اور میری روح

تمام ہندوستان کی روح

ہے - جب میں چلتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ تمام ہندوستان چل رہا ہے - جب میں بولتا ہوں تو تمام ہندوستان بولتا ہے - ادم ادم

---

**زبانیں** - چینی زبان کے بولنے والے دنیا میں سب سے زیادہ آدمی ہیں کیونکہ ۴۳ کروڑ ۲۰ لاکھ چینی ایک ہی زبان بولتے ہیں - اگرچہ اس کی شاخیں بہت سی ہیں چنانچہ منگولیا اور تبت کے باشندے پیکن والوں کی بولی نہیں سمجھ سکتے - چینی کو چھوڑ کر فرانسیسی زبان یورپ میں عالمگیر زبان ہے اور ہر ایک خواندہ آدمی تھوڑی بہت فرنچ جانتا ہے مگر انگریزی بولنے والے بھی ۱۳ کروڑ آدمی ہیں - جرمن ۸ کروڑ بولتے ہیں - روسی ۶ کروڑ ۸۰ لاکھ سپینش ۴ کروڑ ۴۰ لاکھ پرتگالی ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ - اردو اور ہندی ۷ کروڑ -

---

**تاجداروں کے قد** - ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کا قد انگلش قوم کے اوسط قد کے مساوی ہے یعنی ۵ فیٹ ۷ انچہ - اور معہ بوٹ کے ۵ فیٹ $\frac{1}{2}$ ۸ انچہ شہنشاہ جرمنی کا قد اپنے ماموں کے قد سے قدرے کم ہے مگر اہل جرمنی کے اوسط قد سے کم نہیں - پریسیڈنٹ لوبے سابق پریسیڈنٹ فرانس ۵ فیٹ ۶ انچہ ہیں - شہنشاہ جاپان باشندگان جاپان کے اوسط قد سے بہت لمبے ہیں یعنی ۵ فیٹ ۶ انچہ - تمام تاجداران عالم میں سب سے بلند قامت شاہ لیوپولڈ ہیں - ۶ فیٹ ۲ انچہ - شاہان سابق میں پیٹر اعظم شہنشاہ روس کا قد سب سے زیادہ تھا یعنی ۶ فیٹ $\frac{1}{2}$ ۸ انچہ -

---

**آلو کی طاقت سے** - ہزاروں میں سے شاید ایک آدمی بھی واقف نہیں ہے کہ آلوؤں میں بھی کوئی طاقت مخفی ہے جو سٹیم اور گیس سے کچھ کم نہیں ہے -

اگر کسی شخص کو موٹر کار میں سوار کر کے سو میل تک لیجائیں اور پھر اسے بتلائیں کہ یہ سفر اس طاقت کے ذریعہ طے ہوا ہے جو ۷ من آلوؤں سے نکلی ہے تو شاید وہ یقین نہ کرے لیکن اس میں ذرا شک نہیں کہ عنقریب یہ بات سچ ثابت ہونے والی ہے - کیونکہ مٹی کے تیل کے جوہر کی گرانی نے موٹر کار چلانے والوں کو آلو کی سپرٹ کو بطور ایندھن کے کام میں لانے کی طرف متوجہ کیا ہے -

تجربہ کیا گیا ہے کہ ایک پونڈ فی ٹن کے نرخ سے اس قدر شراب نکل سکتی ہے جو ایک شلنگ فی گیلن پٹرولیم کے مساوی ہے - جرمنی میں کوشش کیجائے تو آلو مذکورہ بالا نرخ پر پیدا کئے جا سکتے ہیں -

---

**کتوں کا لشکر** - دنیا میں سب سے زیادہ کتے روس میں ایک زمیندار کے پاس ہیں جو ۵ لاکھ بھیڑوں کا مالک ہے جن کی رکھوالی کے لئے ۴۵ ہزار کتے پالے ہوئے ہیں -

---

**شہنشاہ چین کے ذاتی ملازم** ۵۰۰ ہیں جن میں ۳۰ چھتر بردار - ۳۰ پنکھے بردار ۳۰ حکیم اور جراح - ۵۰ نجومی - ۷۶ باورچی - ۴۰ بدھ پادری -

---

**تمباکو کے دشمن** - شاہ ابی سینیا کا حکم ہے کہ جو شخص نسوار کا استعمال کرے اس کی ناک کاٹ ڈالی جائے - اور تمباکو چبانے یا پینے والوں کو سزائے موت دیجاتی ہے -

مراکو میں جو لوگ استعمال تمباکو کے متعلق سلطانی حکم کی نافرمانی کریں یعنی تمباکو پیتے دیکھے جائیں وہ قید کئے جاتے ہیں اور سر بازار اُن کو تازیانے لگائے جاتے ہیں -

---

**آدمیوں کے گھونسلے** - آسٹریلیا کے باشندے شاید وحشی انسانوں میں سب سے کم ترقی یافتہ ہیں - ان کو ابھی یہ علم ہی نہیں کہ آدمی مکان بنا کر رہا کرتے ہیں - سیاح بیان کرتے ہیں - وہ لوگ جھاڑیوں میں گھونسلے بنا کر رہتے ہیں اگرچہ ان کے آشیان بعض پرندوں کی طرح باقاعدہ نہیں ہوتے +

---

**سفید رنگ** - ایک ڈاکٹر کی رائے ہے کہ تپ دق کے مریض کو ایسے رنگ کے کپڑے پہننے چاہئیں جس سے روشنی جسم میں داخل ہو سکے - اس مطلب کے لئے سفید رنگ سب سے بہتر ہے - اسلئے مریض دق کو نہایت سفید لباس پہننا چاہئے - مگر ریشم کے نہوں سفید رنگ کے بعد نیلا رنگ صحت بخش ہے اگرچہ وہ سفید کی برابری نہیں کر سکتا - لیکن سیاہ - زرد - سرخ - سبز رنگ کا لباس فضول ہے کیونکہ وہ کیڑوں کے ہلاک کرنے والی شعاعوں کو روکتے ہیں -

---

**شہرت پسندی** - لونگ فیلو کا قول ہے کہ شہرت طلبی میں کمینہ پن نہیں ہے جو شخص اپنا فرض ادا کرتا ہے شہرت تو اس کی خود بخود ہو جاتی ہے شہرت طلب ہمیشہ دوسروں کے منہ کی طرف تکتا رہتا ہے کہ وہ اسکو کیسا پسند کرتا ہے - جو کچھ ہم کہیں یا کریں صرف اپنے دل سے دریافت کریں کہ آیا یہ مناسب ہے یا نہیں - دوسروں کی چاپلوسی ضروری نہیں -

# لطفِ سخن

## سپاسِ نعمت

(از زمانہ)

زر قبلۂ حاجات ہے سوچے اگر انساں
بیشے ہے وہ جس سے کہ ہو مشکل ہر اک آساں

اے صاحبِ زر آ تجھے اک بات بتاؤں
زر تیرا ہے مرہم نہ زخمِ دلِ سوزاں

محتاج کے نالے بھی کبھی تو نے سنے ہیں
مفلس کا بھی دیکھا ہے کبھی سینۂ بریاں

وہ دیکھ کہ اک گھر پہ غضب ٹوٹ پڑا ہے
نو عمر ہیں بچے وہاں اور پردہ نشیں ماں

اک پیر کہن سال ہے اور ایک ضعیفہ
اک بیوۂ بدبخت ہے با حالِ پریشان

جس شخص سے وابستہ تھا ان سب کا گزارہ
دو دن ہوئے اُس نے ملک الموت کو دی جان

پہلے ہی گزر ہوتا تھا ان سب کا بعسرت
اندوختہ اب پاس ہے کچھ اور نہ ساماں

ہے یاس کا عالم کہ بھرا گھر پہ ہے طاری
چہرے سے عیاں ہے الم و حسرت و حرماں

تو ان کی مدد کر کہ ضرورت ہے مدد کی
ملتا ہے یہ موقع بھی نصیبوں ہی سے نادان

گر تو نہ کرے گا تو کوئی اور کرے گا
رکھ یاد کہ مفلس کا ہے اللہ نگہبان

ہیں بیش فکر اور لقصا و بر الم بھی
حسرت سے بھری ایک میں اور ایک میں ارماں

مزدور ہے اک پاتا ہے تین آنے وہ سر روز
اسپوزن و فرزند کا اور اس کا ہے گزران

گھر میں وہ کئی روز سے بیمار پڑا ہے
محنت کرے اس حال زبوں میں نہیں امکان

کتنا قرض یہ اس گھر کا مدار آج و لیکن
قرضہ نہ کہیں سے بھی ملا سب ہیں پریشان

بچے کبھی آتے ہیں کبھی جاتے ہیں باہر
جو لھا ہے پڑا سرد اُسے حسرت سے ہیں نگران

زینت ہے کہ ماں باپ کی نظروں میں ہے اندھیر
مرکزِ غم و غصہ کا وہ کلبۂ احزان

یہ گھر ہے وہ نکلیں گے کبھی چور یہاں سے
یہ گھر ہے وہ جس سے کہ گھبرے جائیں گے زندان

دریوزہ گری آہ سکھاتے ہیں یہی گھر
ورنہ یہ میں ہوتی ہے وہ عادتِ انسان

تو صاحبِ زر ہے تو ترا فرض اہم ہے
امداد کر ان کی تجھے امداد ہے آسان

یا کوئی دوکاندار ہے اور ساکھ ہے اُس کی
گزران ہے خوش اور ہے چلتی ہوئی دکان

کچھ مال خریدا تھا وہ گھاٹے سے بکا ہے
ہے اُسکے تقاضوں سے مصیبت میں بہت جان

آتا ہے ترے پاس وہ جب ساکھ ہے جاتی
دے قرض کچھ اُس کو ہے یہ قرض کا خواہاں

یا طالبِ علم آتا ہے گھر پر کہ ہوا پاس
شگفتہ طبیعت ہے دل صاف ہے شادان

لڑکا ہے ذکی ذہن و ذکاوت بہت اچھی
اُستاد بھی ہے اُس کی لیاقت کا ثناخوان

لڑکا یہ بڑا ہو کے بڑے کام کرے گا
ہیں عظمتِ آئندہ کے آثار نمایاں

مفلس ہے مگر باپ پڑھائے تو کہاں سے
ہے فیس کا کچھ اور کتابوں کا نہ سامان

ملتی اگر امداد زر اس کو تو یہ لڑکا
ایسا تھا کہ ہوتا کبھی ذی عزت و ذی شان

اب بیس کا یا دس کا محرر وہ کہیں ہے
افلاس کے پنجے میں گرفتار و پریشان

یا کوئی شریف آتا ہے لڑکی کی ہے شادی
شادی ہے کہ بیچارہ ہے اندوہ سے بیجان

لڑکی ہے جوان ڈر اسے عزت کا بہت ہے
کچھ اور وہ بیٹھی رہے ہرگز نہیں امکان

ہے پہلے ہی مقروض سے قرض کہاں سے
امداد کر اس کی کہ نہ بھولے گا وہ احسان

یوں ہیں تری امداد کے حقدار بہت سے
یوں تیری مدد کے بہت اصحاب ہیں خواہاں

اے صاحبِ زر تو نے کبھی قحط بھی دیکھا
جب قہر کی ہوتی ہے حرارت شرر افشاں

تپتی ہے زمیں جب کرۂ نار کی مانند
جب خلق ترستی ہے برستا نہیں باراں

ہو جاتے ہیں تالاب ندی اور کنوئیں خشک
چارے کو ترستے ہیں مویشی کھڑے حیران

اسباب مکان بیچ کے سب اپنا وطن میں
غربت میں نکلتا ہے مصیبت زدہ دہقان

وہ گود میں بچے لئے اسباب وہ سر پر
وہ عورتیں جو ہیں مرض الجوع سے گریاں

تصویر یہ ایسی ہے بھیانک کہ نہ پوچھو
اور حصر اسی پر نہیں دیکھے اگر انسان

گرمی میں بہت ایسے ہیں پھرتے ہیں جو بھوکے
سردی میں بہت ایسے ہیں پھرتے ہیں جو عریاں

فاقوں سے کوئی روز کے دل تنگ بہت ہے
بیماری پیہم سے کوئی سخت پریشان

ہیں بعض اپاہج بھی کہ کچھ کر نہیں سکتے
تو ان کی مدد کر ترا اللہ نگہبان

یہ شکر خدا کا ہے کہ دولت تجھے بخشی
یوں مانتے ہیں اہلِ نظر منت و احسان

دولت نہ ہوئی اور نہ ہوگی یہ کسی کی
حقدار کو حق بخش تجھے رحمتِ یزدان

وہ غابن و غاصب ہے جو حق اور کا رکھے
ہے سخت بہت ایسے گنہگار کا تاوان

آیا تھا یہاں جب تو ترے ہاتھ تھے خالی
جب جائیگا پھر ہاتھ ہیں خالی وہی نادان

کیوں کرتا ہے صندوق مقفل میں اسے بند
ہمراہ نہ لے جائیگا یہ مال فراوان

جب تک کہ ہے زر پاس ترے نفع کوئی لے
کیوں یوں عوض سود اٹھاتا ہے نقصان

توفیق سخا تجھکو بھی اے مہر خدا دے
کر تو بھی اسی طرح سپاسِ نعمِ شان

### رباعی

پیری میں یہ تن کا حال ہو جاتا ہے ÷ ہر موئے بدن وبال ہو جاتا ہے
روتے ہو انیس کیا جوانی کیلئے　　پیری کی سحر بھی شام ہو جائیگی

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## آفتاب کی شعاعیں

ابتدائے آفرینش سے آفتاب کو روشنی اور زندگی کا چشمہ خیال کیا گیا ہے لیکن دُنیا کے اس عام خیال کی تصدیق سائنس نے زمانہ حال ہی میں کی ہے کہ آفتاب کی روشنی کس طرح زندگی بخش ہے گزشتہ چھٹائی صدی سے پہلے ڈاکٹروں کو معلوم نہ تھا کہ تپ دق ٹائفائڈ - نمونیہ - ہیضہ - چیچک - زرد بخار اور تمام متعدی امراض جراثیم سے پیدا ہوتے ہیں - ابھی تک یہ تحقیق نہیں کہ یہ جرم نباتاتی مخلوق ہیں یا حیوانی - لیکن یہ تحقیق ہے کہ اگر مناسب جگہ مل جائے تو وہ اپنی نسل بڑی پھرتی سے بڑھاتے ہیں - اگر انسان کے جسم میں یا قدرت میں ان کا مقابلہ کرنے والی کوئی چیز نہ ہوتی تو نوع انسان معدوم ہو جاتی - اب یہ بات ہر ایک ڈاکٹر جانتا ہے کہ ان جراثیم کے ہلاک کرنے کا سب سے زبردست آلہ دھوپ ہے - فنائل اور پارہ کے مرکب سے زیادہ تکمیل کے ساتھ دھوپ شرطیہ طور پر ان جراثیم کو ہلاک کرتی ہے - نمونیہ کے جرم اگر دھوپ میں رکھے جائیں تو ایک گھنٹہ سے پہلے مر جاتے ہیں - اور کمرہ کے اندر کی روشنی میں کسی قدر زیادہ دیر تک زندہ رہتے ہیں - اس علم سے آجکل دفعیہ امراض میں بہت فائدہ اُٹھایا جاتا ہے - شعاعِ شمس کو آتشی شیشوں کے ذریعہ ماوف جسم پر ڈالتے ہیں جلد کی معمولی بیماریاں تو دھوپ میں بیٹھنے ہی سے جاتی رہتی ہیں - یہ لینس جن سے پھوڑے پھنسی اور جلد کے متعدد امراض کا علاج کیا جاتا ہے اس ترکیب سے بنائے جاتے ہیں کہ صرف وہی شعاعیں جسم پر پڑ سکیں جو ٹھنڈی ہیں اور گرم شعاعیں ان میں سے نہیں گزرتیں - لندن میں ملکہ معظمہ کا ایک خاص ہسپتال ہے جہاں اس طریقہ سے بڑی کامیابی کے ساتھ علاج کیا جاتا ہے - ٹیلیگراف

## اشتہار نیلام لکڑی

واقعہ ۲۶، اگست ۱۹۱۶ کو بوقت ۸ بجے صبح سرکاری منڈی جہلم میں لٹھہ ہائے دیار وانندر بذریعہ نیلام فروخت ہونگی شرائط نیلام قبل از نیلام سنائی جاوینگی -

اکسٹرا اسسٹنٹ کنزرویٹر فارسٹ جہلم ڈویژن

# کیسی کہی کیا کہی

**موسم پر بات چیت** - انگلستان میں دستور ہے کہ باہمی گفتگو میں موسم کا زیادہ تر ذکر ہوتا ہے - ہر شخص موسم کے متعلق کچھ نہ کچھ ریمارک ضرور کرتا ہے -

ایک شخص جسکے کپڑے تر بتر اور چھتری ٹپک رہی تھی باہر سے ایک دوست کے مکان میں داخل ہوا -

**دوست** - خوب زور کی بارش ہوئی ہے - آج تو جل تھل ایک ہو گئے ہیں -

**مہمان** - جی ہاں خوب برس رہا ہے لیکن آپ یہ کہنا بھول گئے کہ بارش کی بوندیں اوپر سے نیچے کی طرف آ رہی ہیں - اور بازار کے دونوں طرف تقاطر ہو رہا ہے - نیز آپ نے یہ تو بتلایا ہی نہیں کہ آجکل ۱۹۱۶ء ہے اور یہ کہ سال میں چار موسم ہوا کرتے ہیں - اور سب سے ضروری بات یہ بیان کرنی رہ گئی کہ زمین گول ہے تاہم میں آپکا ممنون ہوں کہ آپنے ایک نہایت مفید واقفیت سے میرے ذخیرہ علم میں اضافہ کیا -

---

**ایک شخص** - مصور لوگ ہر ایک تصویر کے نیچے اپنا نام کیوں لکھ دیتے ہیں -

**ستم ظریف** - تاکہ دیکھنے والوں کو دھوکہ نہ رہے کہ تصویر کا کس طرف ہے اور نیچے کا حصہ کس سمت میں ہے -

---

**ایک فربہ آدمی کی شکایتیں** - ایک فربہ اندام جنٹلمین جس کا وزن ۳۰۰ پونڈ سے کم نہ تھا ایک ٹریم کار میں سوار اپنی مصیبتوں کا حال اس طرح بیان کر رہا تھا -

عام لوگ شائد ایسا خیال کرتے ہیں کہ موٹے آدمی گویا کوئی حس ہی نہیں رکھتے وہ میرے موٹاپے پر باہم اس طرح گفتگو کرتے ہیں گویا میں قطب شمالی پر ہوں اور ان کے الفاظ میرے کان تک نہیں پہنچتے -

عورتیں اور بھی زیادہ گستاخ ہوتی ہیں - میری طرف اشارے کرکے باہم قہقہے لگاتی ہیں ان کے نزدیک میں عجیب الخلقت شے ہوں اور نہ آنکھیں رکھتا ہوں نہ کان - بعض دفعہ میرے دل میں آتا ہے کہ انہیں گولی مار دوں - مرد عموماً ایسا ظاہر کرتے ہیں کہ وہ کسی اور بات پر ہنس رہے ہیں یا انتظار کرتے ہیں کہ میری نگاہ دوسری طرف ہو تب قہقہہ لگاتے ہیں لیکن میں ہمیشہ جان لیتا ہوں خواہ میں نہ سنوں یا نہ دیکھوں کہ لوگ میری ہی بابت گفتگو کر رہے ہیں -

اسی اثناء میں ایک اور موٹا آدمی ٹریم میں سوار ہوا - اسکو دیکھتے ہی اس کے بشرہ پر بشاشت ظاہر ہوئی اور اس نے چلا کر کہا او ہو یہ شخص تو مجھ سے بھی موٹا ہے - ہا - ہا - ہا - اور ہنستے ہنستے لوٹ گیا -

---

## ریویو

**عورت کی بزرگی** - شکر ہے کہ اردو لٹریچر ناول نویسی کے طوفان بے تمیزی سے پاک ہو کر رفتہ رفتہ پاکیزہ خیالات کا ذخیرہ سمیٹتا جاتا ہے - اب ادیبوں کو خیال ہونے لگا ہے خصوصاً مغربی تعلیم سے بہرہ اندوز نوجوان توجہ کرنے لگے ہیں کہ ہندوستان کی لنگوا فرینکا کو ہر قسم کے اظہار خیالات کا آلہ بنائیں - اور اس کو دُنیا کی ترقی یافتہ زبانوں کے زمرہ میں شامل کر دیں

ممالک مشرق میں چند صدیوں سے فرقہ نسواں کو جاہل رکھنے اور اس کی قدر نہ کرنے سے نوع انسان زوال پذیر ہو گئی ہے - اور ہمارے دانش جیسی ناپاک تصانیف نے عورت کے درجہ کو سوسائٹی میں اور بھی گرا دیا ہے - اور عورتوں کی بیوفائی اور بیوقوفی کی نسبت ایک غلط خیال پھیلایا ہے لیکن بقائے نسل و تربیت انسان کے لئے جنس نسواں ایک لازمی عنصر ہے - آجکل مشرق اور مغرب کی اقوام میں جو فرق تہذیب و شائستگی اور دماغی حالتوں میں ہے وہ بالکل اسی نسبت سے ہے جس قدر کہ مشرق اور مغرب میں عورتوں کی قدر و منزلت کی نسبت ہے مشرق میں اگر کبھی ترقی ہو گی - اگر یہاں بھی کبھی شائستگی اور عقلی اور دماغی اور مادی ترقی کا سورج چمکیگا تو فرقہ نسواں کی عزت و توقیر کے بحال کئے بغیر نہیں ہوگا - یہ ناممکن ہے کہ صرف مرد ترقی کر جائیں اور اپنی آبادی کے نصف حصے کو پیچھے چھوڑ جائیں جبتک مرد اور عورتوں کے حقوق اور ان کی حالتیں اور ان کی عزتیں ایک پیمانہ پر نہیں آئیں گی یہ اُمید رکھنی فضول ہے کہ مشرق میں بھی مغرب کی سی روشنی علم و ہنر کی پھیلیگی یا کبھی گھروں میں اصلی راحت اور دماغی چین حاصل ہوگا - عورتوں کو ان کی موجودہ غلامی سے رہائی دلانے میں جو لوگ کوشش کر رہے ہیں وہ سچے ریفارمر اور حقیقی ہوا خواہ نوع انسان ہیں - مارٹن نے سچ کہا ہے مرد جب عورت

کو گرائیگا خود ہی گر یگا - اگر ان کو عروج ہوگا تو خود ہی ترقی کریگا -

لالہ گوکل چند - ایم - اے - پروفیسر دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور نے عورتوں کی بزرگی پر بزرگان مشرق و مغرب کی رائیں ایک رسالہ میں شایع کرکے اردو لٹریچر میں نہایت قیمتی اضافہ کیا ہے - اس میں دکہلایا ہے کہ وید مقدس کی رو سے عورتوں کا درجہ مساوی ہے - گہر میں اس کو حاکم تسلیم کیا گیا ہے - گہر کی اصلی مالک عورت ہی ہے - شرتی اور سمرتی دونوں عورت کی تعظیم کا اُپدیش کرتی ہیں - منو سمرتی میں آیا ہے کہ جہاں عورتیں خوش رہتی ہیں وہاں تمام کنبہ خوش رہتا ہے اور جس خاندان میں عورتیں مغموم رہتی ہیں وہ جلد ہی نشٹ ہو جاتا ہے - جس گہر میں عورتیں بے قدر اور بے عزت ہو کر بددعا دیتی ہیں وہ گہر کا گہر اس طرح نشٹ ہو جاتا ہے گویا کسی نے سب کو زہر دے کر مار دیا ہے - اس کے بعد یورپ کے تقریباً تمام شعرا اور فلاسفروں کے زرین اقوال عورت کی عظمت کے متعلق درج ہیں اور آخر میں شمس العلما مولانا حالی کی نظم چپ کی داد درج کی گئی ہے - طرز بیان ایسا سلیس اور برجستہ اور دلفریب ہے کہ ایک انگریزی تعلیم یافتہ کے لئے اردو زبان پر یہ دسترس حیرت انگیز ہے تقریباً کل کتاب ترجمہ ہے مگر ترجمہ نہیں معلوم ہوتا - زبان کی لطافت ہر فقرہ میں نمایاں ہے - یہ چھوٹی سی کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک شخص جو اردو پڑہ سکتا ہے اس کو ضرور پڑہے - اور جو نہیں پڑہ سکتا وہ سنے - اور اگر صاحب مقدرت لوگ اس کی جلدیں خرید کر مفت بانٹیں تو میرے یقین میں اس سے بڑہ کر اور کوئی کار ثواب نہوگا - مصنف سے درخواست کرنے پر مل سکتی ہے قیمت ۲؎ لکہائی - چھپائی - اعلیٰ درجہ کی ہے -

---

**بچوں کی تربیت** - یہ رسالہ بھی لالہ گوکل چند ایم - اے کی تصنیف ہے - یہ بہی آجکل کے زمانہ میں جبکہ تربیت اولاد کا سوال ہر ذی فہم آدمی کو پریشان رکھتا ہے نہایت ہی ضروری چیز ہے - اس میں جو نکات بچوں کی درستی عادات و اخلاق اور تعلیم و تربیت و حفظان صحت کی اصول عام فہم طرز پر بتلائے ہیں - اہل سپارٹا اور اہل جاپان کے اصول تربیت اولاد کا بہی ذکر کیا ہے - ہر ایک صاحب اولاد کو اس کے مطالعہ سے بہت سی مفید اور قابل عمل باتیں معلوم ہونگی - اگر ان سیدہی سادہی ہدایتوں کی پیروی کیجائے تو ہندوستان کا پلٹ ہو جائے اور آئیندہ نسلیں موجودہ زمانہ کی ناکارہ نسلوں سے ہزار درجہ بہتر نکلیں - قیمت ۵؍

## ماں اور اُس کے بچے

اا چرچ سٹریٹ - سن ہاؤ تھرو ڈ نارتھ شیلڈز - انگلینڈ

تمام بچوں اور ماؤں کی خاطر سے مجہ کو ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میں ڈوڈ صاحب کی گرلیوں کے فوائد کا حال ظاہر کروں جنکا میں نے خود تجربہ کیا ہے -

میں بچپن سے لیکر ہمیشہ گردے کی تکلیفوں میں مبتلا رہی اور کبھی چھٹنے نہ پائی - ۳۰ برس کی عمر تک تھکی اور ماندی اور شستہ رہا کرتی اور راتوں کو بدخوابی کے مارے کروٹیں بدلا کرتی تھی جوان ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی بدپرہیزی کے باعث اختلاج القلب اور ضعف بڑھتا گیا اور حالت بدتر ہوتی گئی - یہاں تک کہ ۱۶ سترہ برس کی جوانی کی عمر میں زینہ پر دس بارہ قدم چڑہکر تھک جاتی تھی اور اگر زیادہ چڑہنے کی کوشش کرتی تو نیچے گر پڑتی تھی - اس عمر میں آکر میری پشت میں سخت درد لاحق ہونے لگا بار بار میں ڈاکٹری دوا منگا کر استعمال کرتی لیکن کچہ فائدہ نہ ہوتا تھا -

۱۸ سال کی عمر میں پہنچکر پیٹنے پر میرا اور باقاعدگی اختیار کی جس سے میری صحت میں تو ترقی نہوئی لیکن درد کمر درد سر اور سستی میں کچھ فرق نہ آیا - چوبیسویں برس میری شادی ہوئی اور پھر ۶ بچوں کی ماں بنی ۵ بچے پیدا ہونیکے بعد ڈوڈ صاحب کی گولیوں کا استعمال شروع کیا پہلا بچہ ۱۱ مہینے زندہ رہا - دوسرا اور تیسرا ابتک زندہ ہیں لیکن چوتھا بچہ صرف ۲۴ گھنٹے میں اور پانچواں تین ہفتوں کا ہو کر مر گیا - سال بھر ہوا - جب میں نے ان گولیوں کی نہایت شہرت سنکر انکا استعمال شروع کیا تھا پہلے بکس نے مجہ کو اسقدر فائدہ پہنچایا کہ میں نے پھر کئی اور بکس منگوائے جن سے درد کمر میں بہت تخفیف ہو گئی اور خوب بھوک لگنے لگی - غرضیکہ اس دوا کے استعمال سے مجھکو ہر طرح فائدہ معلوم ہوا اور اسکے بعد میرا چھٹا بچہ پیدا ہوا - اور یہی اکیلا لڑکا ایسا تھا جو پورے دنوں میں پیدا ہوا اور جو باقیماندہ اور بچوں کی نسبت صحت وغیرہ کے لحاظ سے بہت اچھا ہے اور اب دو مہینے کا ہے -

میں نے ڈوڈ صاحب کی درد گردے کی گولیوں کے کل چہ بکس استعمال کئے جنہوں نے تمام ڈاکٹروں کی دوائیوں سے بدرجہا زیادہ فائدہ کیا اب میں رات کو آرام کی نیند سوتی ہوں بھوک خوب لگتی اور میں ایسی تندرست اور طاقتور ہوں کہ کئی برس پہلے نہ تھی میں خوشی سے ان واقعات کے شایع کرنیکی اجازت دیتی ہوں کیونکہ میرے اس تجربہ سے بہت سی ماؤں کا بھلا ہوگا - دستخط مسز ایچ ملر

یہہ گولیاں تمام عطاروں یا دوا فروشوں سے دستیاب ہو سکتی ہیں

رامعلوم کہ ذیل کے پتہ قیمت ارسال کرکے بلا محصول مل سکتی ہیں فاسٹر میکلین کمپنی نمبر ۸ - ویلز اسٹریٹ - آکسفورڈ اسٹریٹ لندن انگلستان -

---

# دی ڈائمنڈ جوبلی فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

بسرپرستی عالی جناب ہز ایکسیلنسی لارڈ کرزن سابق وائسرائے و گورنر جنرل آف انڈیا

سرمایہ ۳۵۰۰۰۰ روپیہ

جوکہ ۳۵۰۰ حصوں میں منقسم ہے اور ہر ایک حصہ مالیتی ۱۰۰ روپیہ ہے

## ڈائرکٹران

۱۔ رائے بہادر پنڈت بھاگرام صاحب سی۔ آئی۔ ای گورنمنٹ پنشنر و سابق وزیر ریاست ہائے جموں و کشمیر۔

۲۔ رائے صاحب دیوان پنڈت دیاکشن صاحب کول بی۔ اے پرائیویٹ سکرٹری ہز ہائینس مہاراجہ جموں و کشمیر۔

۳۔ رائے بہادر ماسٹر پیارے لعل صاحب سابق انسپکٹر مدارس ڈیویژن آف پنجاب یونیورسٹی دہلی

۴۔ سردار سندر سنگھ صاحب سابق خزانچی یونگنٹ ریلوے۔

۵۔ لالہ ایشری پرشاد صاحب خزانچی گورنمنٹ آنریری مجسٹریٹ پیرو پرائٹر کارخانہ مسرز گلاب رائے مہرچند ساہوکاران۔

۶۔ لالہ چھجو رام صاحب رئیس و جنرل کنٹریکٹر

۷۔ نواب احمد خان صاحب رئیس دہلی

۸۔ لالہ کرشن گوپال صاحب ورما۔ بی۔ اے۔

### صحت قایم رکھنے کے لئے

صرف جوبلی ملز کا میدہ خرید فرمائیے

ہمارا میدہ بالکل صاف اور بغیر کسی آمیزش کے ہے۔ اسکے استعمال سے قوت ہاضمہ درست رہتی ہے۔

ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ شمالی ہند میں صرف یہی میدہ کا کارخانہ ہے جو آپ کی سرپرستی اور قدردانی کے لایق ہے۔ کسی اور جگہ سے خرید نہ فرمائیں۔ جب تک آپ ہمارے میدہ روا آٹا۔ بورا (چوکر) کے نمونہ بمعہ قیمت ملاحظہ نہ فرمالیں۔

### سرمایہ محفوظ کرنے کا نہایت عمدہ طریقہ

ہمارے نامی گرامی اور مشہور و معروف ڈائرکٹران نے نہایت مناسب شرائط پر زرامانت قبول کرنے کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اور حصہ داران کمپنی کو ایک مزید رعایت کا موقع دیا ہے اور اس لئے ہم اپنے حصہ داروں اور پبلک سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہماری شرائط منگوا کر ملاحظہ فرمائیں اور ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ سرمایہ محفوظ کرنے کے لئے کسی اور بنک میں اس سے بہتر طریقہ نہیں ملیگا۔ شرائط زرامانت و پراسپکٹس برائے خرید حصص و نیز ہر قسم کی خط و کتابت بنام

**ملاپچند اینڈ کمپنی مینیجنگ ایجنٹس ہونی چاہئیے**

---

# امپیریل آئل سوپ اینڈ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

ہر قسم کے اعلیٰ درجہ کے صابن منہہ ہاتھ دھونے کے اور دیسی صابن ہر قسم کے کپڑہ دھونیکے نو ایجاد کلوں اور نئے طریقہ سے تیار ہوتے ہیں عورتیں اور بچے جنکی جلد نازک ہوتی ہے بلا خطر استعمال کرسکتے ہیں

### ہر قسم کے تیل

مثلاً تیل سرسوں خالص تیل تل تیل ارنڈی اور اور دیگر اقسام کے تیل نہایت عمدہ صاف و شفاف اعلیٰ درجہ کے کلوں کے ذریعہ تیار ہوتے ہیں اور ہر اقسام کی کھل بھی ہر وقت تیار رہتی ہے۔

### لوہے کی ڈہلائی کا کارخانہ

اس کے ساتھ لوہے کی ڈھلائی کا کارخانہ جاری کیا گیا ہے جس میں ہر قسم کی مشینیں اور اس کے پرزہ کہراد و پلیاں لوہے کے کولہو بینے بیلنہ۔ جنگلہ۔ کٹہڑہ و دیگر سامان عمارتی و دہڑے و بٹہ نہایت عمدہ خوبصورت پورے وزن کے اور عمدہ مال کے تیار ہوتے ہیں علاوہ اس کے ہر ایک شے کہراد ورنہ کی جاتی ہے اور شافٹ بھی تیار کیا جاتا ہے۔

### ہینڈلوم فیکٹری

علاوہ مذکورہ الصدر کے ہینڈلوم فیکٹری بھی ایجاد کردی گئی ہے جس میں ہینڈلوم لکڑی و لوہے کے تیار کئے جاتے ہیں تمام سامان ایسا عمدہ لگایا جاتا ہے کہ جس کے ساتھ دیگر کارخانجات کے ہینڈلوم کی نسبت یہہ ایسے ایجاد کئے گئے ہیں کہ چلنے میں زیادہ آسانی ہووے اور اگر اور دن بھر میں ۲۵ گز کپڑا تیار کرسکتی ہیں تو یہ کم از کم ۳۰ گز تیار کریگا اور قیمت میں لحاظ سودیشی کی ترقی کا مدنظر رکھا گیا ہے۔ فہرست نرخنامہ یا دیگر حال دریافت کرنا ہووے تو ذیل کے پتہ پر درخواست آنی چاہئیے۔

**المشتہر ملاپچند اینڈ کمپنی مینیجنگ ایجنٹس دہلی**

# دی انڈسٹریل بینک آف انڈیا۔ لمیٹیڈ۔ لودیانہ

عنقریب رجسٹری ہونیوالا ہے

## سرمایہ

سرمایہ اس بینک کے لئے پانچ لاکھ روپیہ کا سرمایہ تجویز کیا گیا ہے جس کے لئے ایک ایک سو روپیہ کے پانچ ہزار حصے ہونگے حسب ضرورت رقم سرمایہ میں اضافہ بھی کیا جائیگا۔

## طریق ادائگی زر حصص

خریداران حصص کو پانچ روپیہ فی حصہ درخواست کے ہمراہ اور دس روپیہ فی حصہ بعد منظوری درخواست اور زاں بعد پانچ روپیہ فی حصہ ماہوار تا ادائگی نصف زر حصہ ادا کرنے ہونگے اور باقی نصف زر حصہ ڈائرکٹران کے طلب کرنے پر دینا ہوگا۔ جس کیلئے کم سے کم ایک ماہ کا نوٹس دیا جائیگا اور اس صورت میں دس روپیہ فی حصہ سے زیادہ ایک وقت طلب نہیں کئے جائینگے۔

## پروونزنل ڈائرکٹرز

(۱) آنریبل سردار پرتاپ سنگھ صاحب اہلووالیہ آف کپورتھلہ رئیس جالندھر ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب
(۲) رائے بہادر پنڈت بھاگ رام صاحب سی۔ آئی۔ ای گورنمنٹ پنشنر و سابق مشیر ریاست ہائے جموں و کشمیر
(۳) لالہ سانگہ رام صاحب ٹھیکیدار ریلوے رئیس اعظم لودیانہ۔
(۴) سردار کیہر سنگھ صاحب بیرسٹرایٹ لا۔ لودیانہ
(۵) مسٹر ایم۔ ایل سدلیارام بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب امرتسر رکن ...
(۶) لالہ رام چند صاحب رئیس دہلی منیجنگ ایجنٹ ڈائمنڈ جوبلی فلور ملز و امپیریل آئیل سیڈ جنرل ملز کمپنی ...
(۷) مولوی محمد انشاء اللہ خان صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار وطن۔ لاہور۔
(۸) لالہ فتول صاحب ساہوکار بسی ریاست پٹیالہ

**منیجنگ ڈائرکٹرز۔** مسرز ہیرالال اینڈ کمپنی سوداگران ٹھیکیداران و مالکان اخبار آرمی نیوز لودیانہ

**مشیر قانونی۔** سردار گربخش سنگھ صاحب پلیڈر چیف کورٹ پنجاب و وائس پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی لودیانہ

نوٹ۔ خریداری حصص کے لئے تمام درخواستیں اور زر سیل زیر نام (ہیرالال اینڈ کو) منیجنگ ڈائرکٹرز ہونی چاہئے۔

# اغراض و مقاصد

## (بپابندی قواعد بینک)

۱۔ لودیانہ اور دیگر مقامات میں بینکنگ کا کاروبار کرنا اور اُس کے ذریعہ سے ہندوستان کی صنعت و حرفت کو ترقی و امداد دینا اور عام ہندوستانیوں میں عموماً اور تعلیم یافتہ نوجوانوں میں خصوصاً تجارت کا مذاق پیدا کرنا اور ہندوستانی صناع و تجار کی سرمایہ سے حوصلہ افزائی کرنا۔

۲ بینک کے معمولی کاروبار داد و ستد کے علاوہ ہر قسم کی تجارت و آڑہت یعنی سوداگروں کے لئے ہر قسم کے مال کی خرید و فروخت مناسب کمیشن پر دیانتداری سے یوروپین ماہرین طریق پر کرنا نیز دیگر ایسے کاروبار حسب تجویز و رائے ڈائرکٹران انجام دینا کہ جس میں فائدہ کی صورت نظر آوے۔

۳۔ ہندوستانی ساخت کی اشیاء کو اُن کے مالکان کے حساب میں نئی اور مناسب منڈیوں میں بغرض فروخت بھیجنا اور مالکان مال کو کچھ پیشگی روپیہ دینا اور نو ایجاد یقینی نفع بخش کاموں اور مشینوں کے چلانے میں سرمایہ سے امداد کرنا۔

۴۔ پبلک کے لئے عموماً اور برٹش اور نیٹو افسران سول و ملٹری کے لئے خصوصاً سیونگ بینک کا کام دینا اور سرکاری رجمنٹوں سے سامان وردی و دیگر سامان کی خرید کے متعلق حساب کھولنا۔

۵۔ دیسی ریاستوں میں کہ جہاں یوروپین طریق تجارت سے فائدہ اٹھانے کا ابھی رواج نہیں ہوا ہے۔ بینک کی شاخیں کھولکر وہاں کی مقامی تجارت و صنعت کو ترقی دینا اور ریاست کی ضروریات کو مقررہ کمیشن پر بہم پہنچانا۔

۶۔ ہندوستانی طلباء کو جو جاپان و دیگر ممالک یوروپ و امریکہ میں تحصیل علم کے لئے جائیں شرائط پر سرمایہ سے امداد دینا اور ان کے ورثاء کی طرف سے خرچ بھیجنے کا بکفایت اہتمام کرنا۔

۷۔ موجدوں اور لائق مصنفوں کو ایجاد و تصنیف کی اشاعت میں سرمایہ سے مدد دینا۔

المشتہر

**ہیرالعل کمپنی مالکان آرمی نیوز و ٹھیکیداران فوجی سامان وردی وغیرہ لودیانہ (پنجاب)**

نمبر (۳۲) | لودیانہ | ۱۱-اگست ۱۹۰۶ء | جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کار آمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے ٭

یہہ کوئی پولیٹیکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے بلکہ وہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات سے حرفت وصنعت۔ زراعت وتجارت۔ حفظ صحت۔ تہذیب اخلاق۔ سائنس وفلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری وخیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم وفنون جمع کرنا۔ دیسی علم ادب میں جہاں تک ممکن ہو ضرب المثل اور لائبل کے بغیر ادب وجرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے ٭

## شرح چندہ

| [illegible] | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ |
| --- | --- | --- |
| | پیشگی سالانہ اعلی کاغذ پر | صعہ |
| [illegible] | پیشگی سالانہ اعلی کاغذ پر | صہ ۱۴ر |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ۱ہ گر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہوسکتے چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت

## اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہوار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| فی سطر | ۲ر | ۱۲ر | ۱ما | ۱ہ | ۳ |
| نصف کالم | ۳ | عہ | للعہ | للہ | لہعہ |
| پورا کالم | صہ | عص | للعہ | لعہ | ماعہ |
| پورا صفحہ | عہ | ہعہ | لعہ | اللعہ | ماللعہ |
| بطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونے کی اجرت ایک روپیہ فیصدی | | | | | |

## اشتہار دینیوالو!

بلاشبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فایدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لے لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلاکر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید ہزارہا اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسیکی نظر نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سولہ آنے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں دس میں سردار اسکے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ ہندوستان کا سرحد افغانستان سے لیکر برہما تک اور چینی اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اسکے قدردان موجود نہوں آیا جب سے لیکر کروڑپتیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار گر ایک تو پڑھنے والے بیس ٭

# آرمی نیوز

لودیانہ شنبہ - ۱۱ - اگست ۱۹۰۶ء

## سر بی - فلر کا استعفاء

کہتا ہے کون نالۂ بلبل کو بے اثر
پردے میں گل کے لاکھ جگر چاک ہو گئے

آخر وہ افواہ سچ نکلی جو کلکتہ میں دو ایک ہفتہ سے مشہور تھی کہ مشرقی بنگال و آسام کے لاٹ صاحب مستعفی ہونے والے ہیں۔ وائسرائے کے دفتر سے اخبارات کو حسب ذیل اطلاع دی گئی ہے۔ سر بیمفیلڈ فلر مشرقی بنگال و آسام کے لفٹنٹ گورنر مستعفی ہو گئے ہیں وجہ یہ ہے کہ سر فلر نے کلکتہ یونیورسٹی سے درخواست کی تھی کہ چند مدارس کو جنھوں نے کچھ بے ضابطگیاں کی ہیں امتحانات یونیورسٹی میں شریک ہونے کے حق سے محروم کیا جائے۔ لیکن یونیورسٹی نے سفارش کو منظور نہیں کیا اور گورنمنٹ انڈیا نے سر بی فلر کو کہا کہ اپنی درخواست واپس لیں۔ یہ بات انکو ناگوار گزری اس لئے ملازمت سے دست بردار ہو گئے۔ لارڈ منٹو نے استعفاء منظور کر لیا اور آنریبل مسٹر ہیر سی۔ ایس۔ آئی۔ قایم مقام لفٹنٹ گورنر بنگال کو ان کا جانشین نامزد کیا۔ اور آنریبل مسٹر فرانسس سلیک سر انیڈرو فرزر کے رخصت سے واپس آنے تک قائمقام لفٹنٹ گورنر بنگال رہینگے۔

اس خبر پر کسی جگہ حیرت ظاہر نہیں کی گئی کیونکہ یہ شخص کو یقین تھا کہ جلدی یا دیر میں وہ مستعفی ضرور ہونگے۔ کیونکہ غیر ہمدردانہ طرز حکومت کے متعلق پارلیمنٹ میں آئے دن سوالات ہوتے تھے۔ سر بی۔ فلر خواہ چیف کمشنری کی حیثیت میں کیسے ہی قابل اور لایق افسر سمجھے گئے ہوں لیکن بحیثیت لفٹنٹ گورنر مشرقی بنگال کے اول سے آخر تک انکا تمام عملدرآمد ایک ناتجربہ کار حاکم کا سا تھا۔ انھوں نے سودیشی تحریک کو زور سے کچلنا چاہا اور یہ نجانا کہ یہ کھینچنے سے ربڑ کی طرح اور زیادہ بڑھیگی۔ بندے ماترم کو جرم قرار دینا۔ مدرسے کے لڑکوں پر مقدمے چلانا۔ ان کے ماتحتوں کا بیریسال کانفرنس کو منتشر کرنا۔ اور مسٹر سریندرو ناتھ بینرجی کی گرفتاری اور پبلک جلسوں کو روکنا اور تقریر کی آزادی میں مخل ہونا جو برٹش رعایا کے ہر ایک فرد کا سب سے قیمتی حق ہے یہ باتیں تھیں جن سے نہ صرف اسی صوبہ میں بلکہ تمام انڈیا میں انہوں نے اپنے تئیں غیر ہر دلعزیز بنا لیا۔ اور باوجود صاحب وزیر ہند کی صاف ہدایتوں کے وہ رعایا کی آزادی میں دست اندازی کرتے رہے۔ ان کی پالیسی زار روس کی پالیسی تھی کہ بجائے نرمی اور مہربانی کے جبر و تشدد سے ایجیٹیشن کو پامال کر دیا جائے۔ سب سے آخری ہتھیار جو انہوں نے استعمال کیا وہ ہندو مسلمانوں میں دشمنی ڈالنے کی کوشش تھی انہوں نے اپنے طرز عمل سے علانیہ ظاہر کیا کہ وہ رعایا کے ایک حصے کے دوست اور دوسرے کے دشمن ہیں۔ پس قدرتی طور پر ایسے حاکم سے انصاف کی کیا کوئی امید رکھ سکتا ہے جس کی مہربانیوں سے مستفید ہونے کے لئے مذہب کی خصوصیت درکار ہے۔ حاکم مثل آفتاب کے ہونا چاہئے جو امیر غریب ادنیٰ اور اعلیٰ کو یکساں فیض پہنچاتا ہے جو خاکروب کی جھونپڑی اور روضہ تاج گنج پر یکساں نور پھیلاتا ہے۔ یا مثل ابر گہربار کے کہ جہاں کہیں برستا ہے تو عمرو و زید کے کھیت کو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہے۔ اسی لئے تو حاکم کی ضرورت ہے کہ میزان عدل کو قایم رکھے۔ ہندو مسلمان تو خیر کسی وجہ سے بھی ایک دوسرے کا سر پھوڑ سکتے ہیں۔ ہندو غلطی پر سہی پر جبرانہ کر کے انجمن اسلامیہ کو دینے کی کیا ضرورت تھی۔ ایسی حرکات کسی دور اندیش حاکم سے ہرگز ظہور میں نہ آتیں۔ غرضکہ سر بی فلر کا مستعفی ہونا حیرت انگیز نہیں بلکہ استعجاب یہ ہے کہ تمام دیسی اخبارات کے نالہ و شیون پر توجہ نہ کی گئی اور مسٹر مورلے نے جو وعدہ کیا تھا کہ بنگال میں ناراضی کے اسباب دور کرنے کی کوشش کی جائیگی پورا نکیا جاتا۔ اور تقسیم بنگال کے بعد ناراضی کا سب سے بڑا سبب سر فلر کا انداز حکومت تھا۔ سر بی فلر کی سب سے بڑی غلطی یہ تھی کہ رعایا کو ایک فریق مخالف اپنی گورنمنٹ کا بنایا۔ رعایا اور گورنمنٹ دو متضاد عنصر نہیں ہونے چاہئیں بلکہ ایک دوسرے کے مددگار۔ ایک دوسرے کے ہمدرد۔ گورنمنٹ رعایا کے لئے اور رعایا گورنمنٹ کے لئے ہوتی ہے۔ مگر انہوں نے یہ ثابت کرنا چاہا کہ گورنمنٹ رعایا کے آرام دینے کے لئے نہیں۔ اسکی جایز فریادوں کے سننے کے لئے نہیں بلکہ فریادیوں کے ساتھ باغیوں کا سا سلوک کرنے کے لئے ہے۔ اگرچہ سر فلر کا اس لئے ممنون ہونا چاہئے کہ انہوں نے مزاج کی تیزی اور ضد سے سودیشی تحریک کو بالواسطہ تقویت دی۔ اگر وہ پروا نہ کرتے جیسا کہ لارڈ منٹو اور سر انیڈرو فرزر نے سودیشی موومنٹ کی مخالفت نہیں کی تو اس تحریک میں اس قدر جان نہ پڑتی۔ مسٹر مورلے اور لارڈ منٹو نے ان کا استعفاء جلد ہی منظور کر کے رعایا کے اس یقین کو جو وہ برٹش گورنمنٹ کی دادگستری اور رعایا پروری سے متعلق رکھتی ہے تقویت دیا اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ ناممکن ہے کہ جو شخص رعایا کی آزادی کو چھینا چاہے اور کروڑوں ہندوستانیوں کی آرزوؤں کو اپنی مرضی کے ماتحت سمجھے خواہ لفٹنٹ گورنری کیوں نہ ہو اسکی مطلق العنانی زیادہ عرصہ برداشت نہیں کی جائیگی۔

ہم سچ کہتے ہیں کہ یہی یقین ہے جس پر ہندوستان میں برٹش سلطنت کی بنیاد اٹل مضبوطی کے ساتھ قایم ہے۔ اور کوئی بات جو رعایا کے اس یقین کو کمزور کرنے والی ہو ہرگز روا نہ رکھنی چاہئے۔ تحریر و تقریر کی آزادی سب سے بڑا عطیہ ہے۔ جو برٹش گورنمنٹ نے اپنی تمام قلمرو میں ہر فرد بشر کو بخشا ہے۔ جو حاکم اس آزادی کو ضبط کرنا چاہے وہ حکومت کرنے کے قابل نہیں ہے وہ روس کے کسی حصہ کا گورنر ہونا چاہئے نہ کہ برٹش انڈیا کے ایک صوبہ کا۔ سوشلسٹ اور انارکسٹ اور نہلسٹ فرقے دنیا میں انہیں طریقوں سے پیدا کئے گئے ہیں جو مستعفی لفٹنٹ گورنر نے اختیار کئے تھے۔ خفیہ سوسائٹیاں تب ہی بنائی جاتی ہیں جب حکومت رعایا کی فریادوں کی طرف سے بہری ہو جاتی ہے۔

بہرحال سر۔ بی۔ فلر کا شایستہ خانی تخت سے اترنا تمام ملک میں بنظر اطمینان دیکھا جائیگا۔ پرائیویٹ مدارس کے ساتھ جو جہاد انہوں نے شروع کیا تھا آخر وہی ان کے زوال کا باعث ہوا۔ خواہ استعفاء کی اصلی وجہ مسٹر مارلے کی ملامت ہو لیکن بظاہر یہی کہا گیا ہے کہ چونکہ بعض مدارس کو جو سر فلر کے نزدیک کشتنی سوختنی ہیں یونیورسٹی سزا دینے کو تیار نہیں ہے اور گورنمنٹ آف انڈیا بھی ان کی ضد پوری کرنے کے لئے رضامند نہ تھی۔ اس لئے وہ لفٹنٹ گورنری سے بیزار ہو گئے۔

سر۔ بی۔ فلر۔ لارڈ کرزن کے شاگرد ہیں۔ کیونکہ وہ انہیں کے نقش قدم پر چلنا چاہتے تھے۔ ویسی ہی خود آرائی اور ضد پر کاربند رہے لیکن لارڈ کرزن پھر ایک مدبر تھے اور سر فلر نے مستعفی ہونے میں اگرچہ اپنے سرپرست آقا کی پیروی کی ہے لیکن لارڈ کرزن کے استعفے کا بہانہ ایک معقول بہانہ تھا اور وہ ایک معقول اصول کے لئے اپنے منصب سے دست بردار ہوئے جس کی وجہ سے رعایا کو ان سے کیسی ہی ناراضی تھی مگر خاص

اس معاملہ میں ہمدردی بن گئی تھی مگر سر بی فلر کو یہ بات بھی نصیب نہ ہوئی کہ کسی معقول عذر پر علیحدہ ہوتے۔ ان کے لئے بہترین موقع وہ تھا جبکہ پارلیمنٹ میں مسٹر مورلے نے ایک خونی ملزم کو اپیل کے حکم کا انتظار کرنے سے پہلے پھانسی دیئے جانے کی بابت انہیں ملامت کی تھی۔ وہ ایک اچھا عذر ہوتا لیکن خدا معلوم اس میں کیا مصلحت تھی کہ چند پرائیویٹ مدرسوں کی پیچ کنی نہ کر سکنے کو حکومت سے دستکش ہونے کا بہانہ قرار دیا۔

## زبانِ خلق

زبانِ خلق - اگرچہ سر بی فلر کا دورِ حکومت ختم ہونے پر تمام ملک کو خوشی ہے لیکن چند اینگلو انڈین اخبارات ضرور آنسو بہاتے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ بڑا غضب ہوا کہ ایک زبردست حاکم کا دور دورہ نہ رہا وہ تو اچھا حاکم اس کو سمجھتے ہیں جو جبر سے کام لے قانون کی پرواہ نہ کرے اور جو دل میں آئے سو کرے۔

پایونیر رقمطراز ہے کہ سر بی فلر نے استعفا دینے میں دوراندیشی سے کام نہیں لیا۔ ان کو بہت اختیار حاصل تھا وہ یونیورسٹی کے فیصلہ کی مخالفت کر سکتے تھے اور گورنمنٹ ہند کے فیصلہ پر بھی عذر کرنے کا اختیار رکھتا۔ ان کے مستعفی ہونے سے بنگالی پولیٹکل ایجیٹیشن کو خطرناک تقویت پہنچیگی اور اپنے دشمنوں کو فتح عظیم کے مدعی بننے کا موقع دیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ سر بی فلر نے اس منصب کو چھوڑ دیا ہے جس کو نہیں اختیار نہیں کرنا چاہئے تھا اگر وہ پھولوں کی سیج پر سونا چاہتے تھے۔

سول ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ سر فلر کے مستعفی ہونے سے مشکل حل نہیں ہو جائیگی بلکہ ایجیٹیشن کو اور ترقی ہوگی تقسیم بنگال کے ہزاروں بلکہ شاید کروڑوں مخالف اس کو اپنی فتح خیال کریں گے اور بدامنی کی تھکی ہوئی طاقتوں میں پھر جان ڈالینگے وہ غیر معمولی ہمت اور قابلیت کے حاکم تھے لیکن انہوں نے یہ فرض کرنے میں غلطی کی کہ مشرقی بنگال کی مشکلات کے لئے صرف تعدد کو کام میں لانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے اس صدمہ کی گہرائی کو ٹھیک طور پر نہیں جانچا جو لارڈ کرزن کے قول و فعل سے بنگالیوں کو پہنچا تھا۔ اور بجائے طوفانی سمندر میں تیل ڈالنے کے انہوں نے جبر کا طریقہ اختیار کیا جس سے عام ناراضی کو ترقی ہوئی۔ یہ سب سے بڑی غلطی تھی۔ اس کے علاوہ ضابطہ کی بھی غلطیاں تھیں جن میں سے سب سے آخری کچھ کم نہیں تھی۔ ملک کی اہل سے اعلیٰ قانونی رائیں لفٹنٹ گورنر کی اس کوشش کے خلاف تھیں کہ سوادیشی مدرسوں کو یونیورسٹی کے امتحانات سے محروم کیا جائے۔

انگلشمین لکھتا ہے کہ تمام بنگال میں سر بی فلر کے مستعفی ہونے کی خبر ولی افسوس سے سنی جائیگی۔ (انگلشمین کا تمام بنگال شاید چند گنتی کے آدمی ہیں جنہیں بنگال کی کروڑ آبادی شامل نہیں۔ اڈیٹر) وہ کہتا ہے کہ سر فلر ایک لائق افسر سمجھے گئے تھے کیا وجہ ہے کہ حیثیت لفٹنٹ نوبت ناکامیابی ہوئی۔ وہ اس کی وجہ خود ہی بتلاتا ہے کہ بنگالیوں نے انکا برسرِ حکومت ہونا ناممکن کر دیا ہے۔ وہ تمام الزام بنگالیوں کے سر رکھتا ہے۔

سٹیٹسمین بتاتا ہے کہ سر بی فلر نے تسلیم کر لیا کہ انہوں نے لفٹنٹ گورنری پر رہنا اپنے لئے ناممکن بنا لیا ہے اور ان کے مستعفی ہونے کا اعلان شاید دیر میں اسلئے ہوا کہ عذر کی تلاش ہو رہی تھی بات بنی رکھنے کے لئے سر فلر نے استعفا دیا اس اقرار کے ساتھ نہیں کہ وہ انتظام حکومت میں ناکامیاب ہے بلکہ ایک شہید کی شان کے ساتھ علیحدہ ہوتے ہیں جس عذر پر استعفا دیا گیا ہے وہ کئی گذشتہ مہینوں کا معاملہ ہے اور اسکو چار مہینے بعد استعفا کا بہانہ قرار دینے سے ثابت ہوتا ہے کہ سر بی فلر کی قوت حافظہ ان کی قوت ایجاد سے افضل ہے اگرچہ سر بی فلر کی ناکامیابی ان کے اس یقین کا نتیجہ تھا کہ جبریہ حکومت بہتر ہوتی ہے تاہم وہ آخر دم تک یقین کرتے رہے کہ عام ناراضی کے دور کرنے کی یہی ایک دوا ہے ہم صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ پولیٹکل طلبا کے ساتھ جو انہوں نے اس مزاحمت شروع کی جس کا اب خاتمہ ہوا وہ ہمیں یقین دلاتی ہے کہ مشرقی بنگال میں ان کی خاص قسم کی فرزانگی بے محل تھی اور انکا مستعفی ہونا تمام متعلقین کے لئے ایک رحمت ہے۔

غلطیوں پر غلطیاں سرزد ہوتی گئیں۔ معززین آدمیوں کو سپیشل کانسٹبل بنانا۔ مذہبی اور پولیٹکل جلوسوں اور جلسوں کی ممانعت کے خلاف سرکلر جاری کرنا اور طلبا کے مدارس کے خلاف مقدمے چلانا مسلسل ثبوت اس بات کے تھے کہ سر بی فلر ان مطلق العنان حاکموں کی جماعت میں سے ہیں جن کے لئے ہندوستان میں اور کم سے کم بنگال میں اب زمانہ گذر گیا ہے۔

ان کی تمام جبریہ کارروائی کا کچھ نتیجہ نہ نکلا خصوصاً بیجا ل میں جہاں انکا انتظام حکومت تمام عقلمند آدمیوں کی نظر میں مضحکہ بنگیا۔ غالباً وہ پہلے لفٹنٹ گورنر ہیں جو ایسی حالتوں میں رخصت ہوئے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہندوستان میں عام رائے کسی قدر پیدا ہو چلی ہے ہمیں اب یہ امید کرنی چاہئے کہ ان کے جانشین ان تجربہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔

## جاپانی تجارت

جاپانی تجارت - جاپان کی ترقی فن جنگ ہی میں محدود نہیں ہے بلکہ وہ اصلی ترقی جو تمام قسم کی ترقیوں کی روح رواں ہے یعنے تجارتی ترقی اس میں وہ بدل و جان مصروف ہے۔ دس سال ہوئے کہ جاپانی تجارت درآمد و برآمد کی میزان کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ سے زیادہ تھی لیکن سال گذشتہ میں اس کی مقدار آٹھ کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ کی نفع دینے سے چند۔ سال گذشتہ میں اس نے ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ کا رشمی مال ممالک غیر کو بھیجا۔ انگلستان نے ۳۰ لاکھ پونڈ اور ہندوستان نے ۸ لاکھ پونڈ کا جاپانی ریشم خریدا ۴ کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ کا مال جاپان میں باہر سے آیا۔ ایک کروڑ ۱۵ لاکھ کا انگلستان سے اور ۹ لاکھ پونڈ کا ہندوستان سے آیا۔

## ڈلہوزی یا کلّو

ڈلہوزی یا کلّو - ایک انگریزی معاصر کا خیال ہے کہ گورنمنٹ پنجاب کے گرمائی صدر مقام کے لئے ڈلہوزی کی نسبت کلّو بہتر ہے کسی زمانہ میں منڈی تک ریل تھی اور سلطان پور تک پختہ سڑک بنی ہوئی تھی۔ کوئی وجہ نہیں ہے کہ ریل صرف ایک تنگ تک بنائی جائے اور صرف چند چھوٹے ٹنل بنانے پڑینگے کہ وادی کلّو تک ریل پہنچ سکتی ہے۔ بالفعل منڈی سے باجورہ کا فاصلہ ۵۳ میل ہے لیکن دو ٹنل بنانے کے بعد صرف ۲۰ میل رہجائیگا شملہ کالکا ریلوے سے ایک شاخ کلّو کو نکالی جا سکتی ہے۔ اول سیاتہو تک پھر دیہو تک تک وستلیج سے پار دسکیت منڈی تک یہ سب ۶۰ میل کا فاصلہ ہے۔ اس راہ سے دہرمپور سے منڈی تک ۱۲۵ میل سے زیادہ فاصلہ نہیں ہے۔ وادی کلّو بڑی آسانی سے دس ہزار گورہ فوج کے لئے رہائش کی جگہ اور سامان مہیا کر سکتی ہے۔ یہ وادی ابراخ وسط ایشیا اور مغربی تبت کی تجارت کی منڈی ہے۔ ڈلہوزی کی نسبت وہاں دس حصہ بارش کم ہوتی ہے۔

## ایک آریہ اخبار کی تہذیب

ایک آریہ اخبار کی تہذیب - امرتسر کا اخبار ہنکاری جو ایک آریہ پارٹی کا آرگن ہے اس میں ایک نہایت گندہ اشتہار دیکھکر حیرت ہوئی۔ سیدٹرک کے عنوان سے فرنیچ لیدر کا اشتہار ہے جس کا اشتہار آجتک دنیا کے کسی اخبار میں نہ نکلا ہوگا۔ یہ اشتہار اس قدر فحش ہے کہ قانون کی زد میں بھی آسکتا ہے معصر پرکاش کے ذریعہ جو ایک دوسرا اور نہایت سنجیدہ معاصر آریہ اخبار ہے مسٹر دھرم پال نے اس پر توجہ دلائی مگر بجائے ممنون ہونے اور غلطی کو تسلیم کرنے کے دھرم پال کو سخت سست کہا گیا ہے اور اندراج اشتہار کو ایک سہو بتلایا ہے۔ لیکن اسی اخبار میں سالہ اطلاع

کی مخالفت تقسیم کا اشتہار درج ہے۔

آریہ سماجیوں کا فرض ہے کہ اپنے اخباروں کو تنزل سے بچائیں کم سے کم ان اخباروں کو جو کسی مذہبی جماعت کی قائمقامی کے مدعی ہیں اخلاق کا زیادہ خیال رکھنا چاہیئے ہم دیکھتے ہیں [illegible] اور [illegible] پر مبارک ہے کوئی اشتہار خلاف تہذیب نہیں ہوتا۔ حالانکہ عموماً اخبارات کی آمدنی زیادہ تر اشتہارات ہی کی بدولت ہے۔

**پائینیر آف انڈیا** [illegible] کہ [illegible] مستعفی [illegible] ہو گئے [illegible] سے معلوم ہوتا ہے لیکن سبب [illegible] غلطی ؟ جو برٹش عہد حکومت کے اندر ہندوستان میں [illegible] بعد [illegible] بنگالیوں کے متفقہ اور مسلسل شور وغل کا نتیجہ ہے کسی زبردست وائسرائے کے عہد میں ایسا کبھی نہیں ہوتا۔

متواتر غلط [illegible] ہے [illegible] مورچے پر جا دو چلایا اور مقامی نہ ہونے کی وجہ سے غلطی میں پڑ گیا۔ یہ سب جانتے ہیں کہ اس کو لفٹننٹ گورنر مشرقی بنگال کے خلاف تصنع کیا تھا لیکن لارڈ منٹو کچھ عذر پیش نہیں کر سکتے ہیں۔ وہ نوجوان موجود ہیں اور تمام صورت حال سے واقف ہیں انکا فرض یہ تھا کہ اپنے نائب کی حمایت کرتے اور ان کو ان گیدڑوں کے حوالے نہ کرتے جو انسان کا خون پینے کے لئے چلاتے تھے۔ اگر وائسرائے مضبوط ہوتا تو سکرٹری آف سٹیٹ بھی اس کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ انڈیا آفس ایک سال کے اندر دو وائسراؤں کا استعفا منظور کرنے سے ضرور جھجکتا۔ موجودہ انتظام حکومت کے متعلق اب کمزوری کا گہرا نقش عوام کے دلوں میں بیٹھ جائیگا۔ دیسی اخبارات صاف صاف کہنے [illegible] نہیں چوکتے ہیں۔ اور جب ہندوستان کو یقین ہو جائیگا کہ حاکم کمزور ہے تو مشکل پیدا ہو جائیگی۔

اگر سر بی۔ فلر نالائق تر لفٹننٹ گورنر بھی ہوتا تو بھی اس موقعہ پر گورنمنٹ ہند کو اس کی مدد کرنی چاہیئے تھی۔ لیکن وہ نالائق نہیں تھا اس نے چند غلطیاں کیں لیکن ان چند مشکلات اور سخت مخالفت کا بھی تو خیال کرنا چاہیئے جن کا اسے سامنا تھا۔

**مستعفی لاٹ صاحب کے ہمدرد** - سر بی فلر نے مشرقی بنگال کے مسلمانوں کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کی تھی کہ تقسیم بنگالہ کی مخالفت میں ان کا فائدہ ہے۔ یہ تدبیر کسی قدر کارگر ثابت ہوئی ہزآنر نے ڈھاکہ سے استعفا دیا تھا اور جس وقت ۶ ماہ حال کو وہاں سے روانہ ہوئے تو نواب صاحب ڈھاکہ اور بہت سے مسلمان رئیس الوداع کہنے آئے۔ اور اسی روز ایک جلسہ اظہار تاسف کا آنریبل نواب صاحب بہادر کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں بیان کیا جاتا ہے کہ ۴۰ ہزار آدمیوں کی بھیڑ تھی۔ نواب صاحب کی حیثیت کے رئیس کے لئے اپنے [illegible] کی شکر گزاری کے واسطے ہزاروں آدمیوں کا جمع کر لینا مشکل نہیں ہے اگرچہ شاہ باغ میں جہاں جلسہ ہوا اس قدر خلقت کے [illegible] نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ نواب صاحب نے صوبہ کے ہر ضلع سے مسلمان رئیسوں کو اس جلسہ میں مدعو کیا تھا۔ کون شخص ہے جو نواب ڈھاکہ جیسے با اثر شخص کی دعوت کو رد کرنا پسند کرے جو لاٹ صاحب کے خاص ذاتی دوست ہیں جلسہ مذکور میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا مسلمانان مشرقی بنگال و آسام جو یہاں جمع ہیں تہ دل سے سر بی۔ فلر کے مستعفی ہونے پر رنج کرتے ہیں جو بڑے عادل اور بیدار مغز اور ہمدرد رعایا حاکم ہیں اور افسوس کرتے ہیں کہ گورنمنٹ نے مسلمانوں کے فواید کا خیال کئے بغیر اس کے منظور کرنے میں تنگ بخشی کی وفادار مسلمان رعایا سے جو صوبہ ہذا کی دو تہائی آبادی میں بڑی ناانصافی کی ہے۔ ہم ہندوؤں کے ساتھ ایجیٹیشن میں کبھی شریک نہیں ہوئے جیسا کہ بعض اخبارات و ممبران پارلیمنٹ نے بارہا غلطی سے بیان کیا ہے جو جدید صوبہ کے لاکھوں مسلمانوں کی طرف سے گفتگو کرنے کے مدعی ہیں۔ ہم اپنی ناپسندیدگی ظاہر کرتے ہیں اس طریق گورنمنٹ کی نسبت جس کی پالیسی کو تواتر و استقلال حاصل نہیں ہے۔ اور ہم خیال کرتے ہیں کہ اس سے برٹش گورنمنٹ کا دبدبہ کم ہو کر انتظام حکومت کی خوبی اور ہردلعزیزی کو صدمہ پہنچیگا۔ اور نیز مجبھی کی بے شبہ وفادار رعایائے ہند کی ہمدردی میں کمی واقع ہوگی۔

نواب صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ایسا ہردلعزیز مہربان اور ہمدرد حاکم اس علاقہ میں کبھی نہیں آیا تھا۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مسلمانوں کے حال پر ایسی توجہ کبھی نہیں کی گئی تھی جس کے وہ مستحق ہیں اور یہ سر بی۔ فلر کی گورنمنٹ تھی جس نے پہلی دفعہ اس درماندہ قوم کے ساتھ انصاف کیا۔ ہم بالاتفاق رائے تقسیم بنگال اور گورنمنٹ کی پالیسی کو پسند کرتے ہیں مجھے بڑا افسوس ہے یہ بیان کرتے ہیں کہ ایسی کمزور پالیسی برٹش طاقت کو ہندوستان میں کم وقعت کرتی ہے

اس کے بعد کئی ایک تقریریں اسی قسم کی ہوئیں۔

یہ امر قابل غور ہے کہ جلسہ کی تیاریاں اس وقت سے ہوئیں جبکہ سر بی فلر ڈھاکہ میں موجود تھے اور جلسہ اس روز ہوا جس روز وہ وہاں سے روانہ ہوئے۔

**منہ زور گھوڑا** - پایونیر نے ہندوستان کو منہ زور گھوڑے سے تشبیہ دی ہے۔ جو تیز رفتاری سے چلنے میں خوش ہوتا ہے اور آرام کے وقت گھوڑ دوڑ کے میدان میں چاروں طرف آزادی سے دوڑنا پسند کرتا ہے۔ اور گھوڑے کے مالک امپریل پارلیمنٹ کا خیال ہے کہ گھوڑے کے اس طرح تنگ و ناز کرنے میں کچھ حرج نہیں ہے۔ لیکن بہت سے تجربہ کاروں کا خیال ہے کہ جوکی (چابک سوار) کو چاہیئے کہ اپنی نیک نامی اور مالک کے فایدہ کے لئے گھوڑے کا سر سیدھا اور اس کی منہ زوری اور چلبلاہٹ کو قابو میں رکھے۔

وہ لکھتا ہے کہ سر بی فلر افسوس ہے کہ ذرا زیادہ ضدی نہیں تھے اگرچہ کچھ عرصے تک انہوں نے حکام بالادست کی کچھ پروا نہیں کی۔ اب مسٹر ہیر ان کے جانشین منفرد ہوئی ہیں غالباً مخالفان تقسیم بنگال اپنی کامیابی کے نشہ میں سرشار ہو کر ان کو تنگ نہیں کریں گے اور اگر آنریبل مسٹر ہیر اس نمائش کے آدمی نکلے کہ لندن سے جو ہدایتیں آئیں ان کی تعمیل کرنے پر قانع رہیں تو ہم صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ اس صوبہ کا خدا حافظ ہے۔

پایونیر کا مطلب یہ ہے کہ جدید لفٹننٹ گورنر کو مسٹر مورلے کا حکم نہیں ماننا چاہیئے کیسی عمدہ نصیحت ہے۔ اگر تمام سرکاری ملازم اس سنہری نصیحت پر کاربند ہو جائیں تو انتظامی مشین خوب چلے۔

**جہاز کی تباہی** - ایک اطالین سٹیمر جینوا سے ۷۰۰ تارکان وطن اور سو ملاحوں کو لیکر جنوبی افریقہ کو جا رہا تھا راس پالوس کے قریب کارٹیجنا کے متصل چٹان سے ٹکرا کر غرق ہو گیا ۳۰۰ آدمیوں سے زیادہ ہلاک ہوئے جس وقت جہاز ڈوبنے لگا ایک قیامت خیز نفسا نفسی کا نقشہ تھا لائف بوٹ جو نہی سمندر میں ڈالی گئیں تو ہر شخص کی یہی کوشش تھی کہ جان بچانے کو پہلے وہ سوار ہو اور اسلئے باہم سخت کشمکش اور جنگ ہوئی مسافر ایکدوسرے کو چھرے مارتے ہوئے پہلے کشتیوں پر سوار ہونے کی کوشش کرتے تھے کپتان نے خودکشی کر لی جہاز کا نام سیریو تھا

# عالم کا فوٹو

شدت بارش سے شملہ کالکا ریلوے لائن پھر بند ہو گئی۔

آنریبل مسٹر ہیر نے آنریبل مسٹر سلیک کو لفٹنٹ گورنری بنگال کا چارج ۱۰ ماہ حال کو دیا اور شلانگ کو روانہ ہوئے۔ جہاں وہ ۱۶ ماہ حال کو سر ایل۔ فلر کو سبکدوش کرینگے۔

حضور ہز ایکسیلنسی نمائش تصاویر کا افتتاح ۱۵ اگست کو کرینگے

گزشتہ سہ ماہی میں ۷ کروڑ ۹ لاکھ کا سونا اور چاندی ہندوستان میں داخل ہوا۔

سال رواں کی دوسری سہ ماہی میں ۱۴ کروڑ ۲۰ لاکھ روپیہ اور پونے اکیس لاکھ روپیہ کی ریزگاری سرکاری ٹکسالوں میں مضروب ہوئی۔

مہاراجہ جودھپور کے ایک خدمتگار نے بڑودہ جا کر اپنے تئیں مہاراجہ جودھپور ظاہر کیا۔ دیوان نے بڑی خاطر و مدارات کی جیسی کہ ایک والیٔ ریاست کے شایان شان ہے۔ پر تکلف دعوت کی گئی۔ شامت جو آئی اس نے کہا میں مہاراجہ گوالیار سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں لہٰذا اہلکاروں سے کرایہ لیکر جلدی سے چلا آیا ہوں۔ دیوان نے بتایا کہ مہاراجہ گوالیار بمبئی میں ہیں۔ غرضکہ وہ بمبئی کو روانہ ہوا اور جب تاج محل ہوٹل میں مہاراجہ سیندھیا کے سامنے حاضر ہوا تو ہز ہائینس نے فوراً کہدیا کہ یہ مہاراجہ جودھپور نہیں ہے۔ آخر گرفتار کیا گیا ملزم کا نام سردار سنگھ ہے۔

آیندہ شروع سال سے پوسٹ کارڈ کے صرف بائیں نصف حصہ کو اشتہار یا مضمون خط کے کام میں لانے کی اجازت ہوگی۔ دائیں طرف کا نصف حصہ پتہ اور ڈاک کی مہروں کے لئے خالی چھوڑنا ہوگا۔

۶ ماہ حال کو شہنشاہ ایران کی سالگرہ تھی۔ ایرانی قونصل کلکتہ نے اس روز ایوننگ پارٹی دی۔

چار دیسی اصحاب نے نواب لفٹنٹ گورنر بنگال کی خدمت میں حاضر ہو کر گذارش کی کہ ریلوے سٹرائیک کا تصفیہ کریں۔ ہز آنر نے جواب دیا کہ ریلوے بورڈ سے کہنا چاہئے۔

کلکتہ میں ۷ اگست کو سودیشی موومنٹ کی یادگار میں بڑا بھاری جلوس نکلا سودیشی تحریک سال گذشتہ میں ۷ اگست سے شروع ہوئی تھی۔ جلوس کے بعد بصدارت مسٹر نریندرا ناتھ سین جلسہ منعقد ہوا

شملہ میں میسرز میکس منک اینڈ کمپنی کے مسٹر میکس منک کی فرانس میں ۱½ لاکھ فرانک کی لاٹری نکلی ہے۔

خان صاحب سرزادہ محمد حسین ایم۔ اے نے جج ہائیکورٹ کشمیر کا چارج لیلیا۔

لالہ سرگو پال انسپکٹر پوسٹ آفسز سیالکوٹ سب ڈویژن لالہ امرناتھ کی جگہ سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات دہلی ڈویژن مقرر ہوئے ہیں۔ افسوس ہے کہ لالہ امرناتھ کو ایک حادثہ پیش آیا جس سے ایک ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔

میونسپل کمیٹی امرتسر نے اپنے سکرٹری کو لوکل اخبار المعروف گزٹ پر نالش کرنے کی اجازت دیدی تھی بشرطیکہ وہ معافی نہ مانگے۔ گزٹ نے معافی مانگ لی اور سو روپیہ جرمانہ بھی داخل کیا۔

اپر سوات کی نہر ابتدائی کام شروع کرنے کی ولایت سے منظوری آگئی ہے۔

الہ آباد میں ۷ اگست سے ۱۰ اگست تک شدت سے بارش ہوئی بنارس کے بورڈنگ میں پیشہ ور داخل ہوتے اس لئے بورڈنگ بند کر دیا گیا۔

پنجاب میں اکثر جگہ بارش کی بہت ضرورت ہے خصوصاً جنوبی اور جنوب مغربی اضلاع میں۔

ضلع ہزارہ کے قصبہ بفہ میں آتشزدگی سے ۱۵ دکانیں جل گئیں۔

مہاراجہ کشمیر اپنی کرکٹ ٹیم کے کپتان ہیں حال میں ہز ہائینس ایک میچ میں شریک ہوئے۔

خان بہادر مولوی سید نواب علی چودہری کی ڈھاکہ محمڈن ایسوسی ایشن نے صوبہ مشرقی بنگال کی ممبری کونسل کی سفارش کی ہے۔

بمبئی کے امتحان وکالت میں ۱۳۰ امیدواروں میں سے صرف ۷ پاس ہوئے۔

مہاراجہ صاحب بہادر نے ہندو کالج بنارس کا معائنہ کیا اور ۱۰ ہزار روپیہ عطا فرمایا۔ شمس العلماء شبلی نعمانی آجکل بمبئی میں رونق افروز ہیں۔

مہاراجہ صاحب بنارس چار پانچ روز ہوئے لاہور میں رونق افروز تھے۔

کراچی میں ۱۵۲۹۳ چوہے ماہ جون میں مارے گئے میونسپلٹی مردہ چوہے کے لئے اور زندہ چوہے کے لئے دو آنے انعام دیتی ہے۔

میر فضل خان بھتیجا ہز ہائینس میر فتح خان رئیس تالپور بالزام جعلسازی سشن سپرد ہوئے ہیں۔ الزام یہ ہے کہ انہوں نے ایک جعلی دستاویز بنائی کہ مسٹر چیفیلڈ آفیسر نوآبادی نے انکو ایک ہزار ایکڑ اراضی عطا کی ہے۔

اجمیر شریف کے عرس پر پنجاب احاطہ بمبئی۔ کراچی۔ ممالک متوسط سے جانے والوں کو ریل کے ٹکٹ نہیں دئے جائینگے۔

ہفتہ مختتمہ ۲۸ جولائی میں پلیگ سے ۵۶۲ موتیں ہوئیں اضلاع بمبئی اور سندھ میں ۲۶۳۔ احاطہ مدراس میں ۹ بنگال میں ۱۵۔ ممالک متحدہ میں ۱۶۔ پنجاب میں ۱۱۔ برما میں ۲۰۸ ممالک متوسط میں ایک۔ میسور میں ۴۳۔ وسط ہند میں ۳۔

پولو کے شوقین کا میلہ انبالہ میں ماہ نومبر ہوگا۔

ایک پنشنر ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مسمی قطب الدین نے مشہور کیا کہ اس کو گورنمنٹ نے نہری اراضی تقسیم کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ وہ ہزار بیگہ کی درخواست کے لئے پانچ روپیہ فیس لیتا تھا ضلع امرتسر میں اس نے خوب روپیہ کمایا لیکن آخر کار گرفتار ہوا

امسال ممالک متحدہ سے وائسرائے کی کونسل میں آنریبل پنڈت مدن موہن مالوی کے منتخب ہونے کی امید ہے۔

احاطہ بمبئی کا ضلع خاندیش دو ضلعوں میں منقسم کیا جائیگا ولایت سے منظوری آگئی۔

خالصہ کالج امرتسر کا ایک ہونہار طالب علم بھائی اننت سنگھ تحصیل علم کے لئے امریکہ گیا ہے۔

متھرا سے افسوسناک خبر آئی کہ جاتریوں کی ایک کشتی دریائے جمنا میں ڈوب گئی ۲۰ نعشیں نکالی گئیں چار کا پتہ نہیں ملا۔

ایران کے جدید وزیر اعظم کا ارادہ ہے کہ بہت کچھ پولیٹیکل اور مالی اصلاحیں کی جائیں مسودہ قانون تعلیم ہوس آف لارڈز میں دوسری دفعہ پڑھا گیا۔

پارلیمنٹ انگلستان بند ہو گئی۔ ۲۴ اگست کو کھلیگی۔

ایک برٹش جنگی جہاز منٹاگو تباہ ہو گیا اس قابل نہیں رہا کہ سمندر سے نکالا جائے۔ اس لئے چھوڑ دیا گیا — تمام سامان اور آلات نکال لیا جائیگا۔

لندن کا اخبار ڈیلی نیوز۔ سر ایل فلر کے مستعفی ہونے پر خوشی ظاہر کرتا ہے وہ لکھتا ہے کہ اس سے تمام مشکلات حل ہو جائینگی اور مسٹر مورلے کے ہاتھ مضبوط ہونگے۔

اٹلی کے مقام میلان کی نمائش گاہ میں آگ لگنے سے ہنگری اور اٹلی کا مال جل گیا ایک لاکھ ۶۰ ہزار پونڈ کے نقصان کا تخمینہ کیا گیا

# ملٹری دنیا

## روس کی حالت زار

سوابورگ میں یکم اگست کی شام تک گولہ باری ہوتی رہی جنگی جہاز باغی سپاہ پر توپیں چلاتے رہے۔ بارود کے میگزین کو آگ لگ گئی۔ آخر کار غدر کرنے والی فوج نے مجبور ہو کر سفید جھنڈا کھڑا کیا اور ہتھیار ڈالدیئے۔

زار وچ اور ملاوا دو جنگی جہازوں نے قریب فاصلہ سے سوابورگ کے قلعوں پر سخت گولہ باری کر کے باغی فوج کے دھوئیں اڑا دیئے کچھ دیر تک تو باغی زور شور سے مقابلہ کرتے رہے لیکن جنگی جہازوں کی توپوں نے بہت جلدی ان کو خاموش کر دیا۔

سینٹ پیٹرزبرگ سے خبر آئی کہ کرانسٹڈ کے کونسٹنٹائن کی فوج باغی ہو گئی تھی دوسرے قلعوں کی گیریزن نے گولہ باری سے اس کو خاموش کیا۔ اور سرکاری طور پر بیان ہوا کہ کرانسٹڈ کے باغیوں نے ہتھیار ڈالدیئے۔ اس لڑائی میں چار آفیسر ہلاک اور ۱۳ مجروح ہوئے۔ کرانسٹڈ کے غدر کرنے والوں میں ۴۰۰ جوان سفر مینا کے اور ۲۵۰۰ ملاح شامل تھے۔ سفر مینا نے اپنے افسروں کو مار ڈالا اور پھر قلعہ کونسٹنٹائن کے توپخانہ والوں پر اچانک حملہ کیا جبکہ وہ سوئے پڑے تھے۔ اور ان کے افسروں کو قید کر لیا۔ لیکن توپخانہ کے سپاہی خلاف امید نکلے اور انہوں نے باغیوں کے کہنے سے دوسری فوجوں پر گولہ باری کرنے سے انکار کیا۔ حکام پہلے سے خبردار تھے اور نمکحلال فوج مہیا کر رکھی تھی۔ سفر مینا کے سات آدمیوں کو افسروں کے قتل کرنے کے جرم میں کورٹ مارشل کر کے فوراً گولیوں سے اڑا دیا گیا۔

اس غدر کا سبب محض پولیٹکل بیان کیا گیا ہے۔ باغی بڑے پرجوش تھے لیکن انفنٹری اور توپخانہ نے جو وفاداری دکھلائی اس پر سخت حیران ہوئے اگرچہ توپخانہ کے آدمی ماہ اکتوبر میں سب سے پہلے باغی ہو چکے تھے۔

ریوال سے بھی توپخانہ کے باغی ہونے کی خبر آئی ہے کہ جہاز پمیات ازووا جو ساحل بالٹک پر تھا اس کے ملاحوں نے باغی ہو کر کمانڈر جہاز اور چار افسروں کو ہلاک کر دیا لیکن اسی جہاز کے وفادار ملاحوں نے باغیوں پر غلبہ پا کر جہاز کو ریوال میں لے آئے۔ جہاں باغیوں کے ہتھیار لیکر ان کو قید کر دیا گیا۔

کرانسٹڈ میں مقتول افسر بڑی بہادری دکھلا کر مرے۔ آخر دم تک مقتولین اور مجروحین دلیری سے مقابلہ کرتے گرے۔ ان مقتولین میں نائب امیر البحر بیکلیمشیف اور کپتان روڈ نیف بھی شامل ہیں۔ آخر الذکر کپتان جاپانیوں کے ساتھ جنگ تشوشیما میں بھی لڑا تھا۔

### پولیس انتقام لینے لگی

ڈونا کے ایک متمول یہودی مسمی ہنرک شٹین کو جبکہ وہ فنلینڈ میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ سمندر کے کنارہ سیر کر رہا تھا ایک پولیسمین نے نشانہ پستول بنایا۔ ایک پولیسمین شبہ میں گرفتار ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ بہت سے پولیس آفیسر جو قتل کئے گئے ہیں یہ ان کا انتقام ہے۔

سوابورگ کے قلعہ سے جو باغی گرفتار ہوئے ہیں اور کرانسٹڈ میں ان میں ڈوما کی لیبر پارٹی کے بھی چند ممبر ہیں۔

تخمینہ کیا گیا کہ سوابورگ میں ۱۶۰۰ آدمی ہلاک اور مجروح ہوئے اور ایک ہزار گم ہیں۔

ٹرینیس کاکیشیا کے مقام دشلاگر میں فوج نے اپنے افسروں پر بار بار پستول چلائیں ۲ افسر ہلاک اور چار مجروح ہوئے۔

### سٹرائک

جنرل سٹرائک جسکی امید تھی شروع ہو گیا ہے مہاتمال کی خبر ہے۔

سینٹ پیٹرزبرگ میں ۱۵ ہزار آدمیوں نے کام چھوڑ دیا۔ سینٹ پیٹرزبرگ کے ملازمان ریلوے کو انقلاب پسند لیڈروں نے ہدایت کی ہے کہ ۸ اگست کی آدھی رات سے کام بند کر دیں اور ماسکو میں ۵ اگست کی دوپہر سے۔

چھوٹے چھوٹے سٹیمر جن پر جلد فائر کرنے والی توپیں چڑھی ہوئی ہیں دریائے نیوا میں گشت کر رہے ہیں اس خیال سے کہ سٹرائک کنندگان زیادہ بدامنی نہ پھیلائیں۔

اسی بعد میں خبر آئی کہ سینٹ پیٹرزبرگ میں ۵۵ ہزار آدمیوں نے سٹرائک کیا ہے۔ اور ریلوے سٹرائک بالفعل ملتوی کیا گیا۔ اگرچہ ۵۵ ہزار آدمیوں نے کام بند کر دیا ہے مگر آثار پائے جاتے ہیں کہ سٹرائک دیرپا نہیں ہوگا۔ کیونکہ لوگوں کی ہمتیں ٹوٹی ہوئی ہیں اور گورنمنٹ کی چستی اور فوج کی وفاداری سے لیڈروں کے حوصلے پست ہیں علاوہ ازیں ریلوے سٹرائک کے ملتوی کرنے سے جو تمام انقلاب کی ریڑھ کی ہڈی ہے بہت کم ہمتی پھیل گئی ہے۔

### بم کا گولہ

کارائی کا گورنر ایک بم کے گولہ سے ہلاک ہوا۔

### فوجی حکومت

مسٹر سٹولیپنر نے کوشش کی کہ اعتدال پسند لبرل لیڈروں کو وزارت میں شامل کرے لیکن اسکی یہ درخواست نامنظور ہوئی اس لئے خیال ہوتا ہے کہ غالباً گورنمنٹ روس کا ارادہ ہے کہ گرانڈ ڈیوک نکولس کے زیر انتظام فوجی حکومت قائم کی جائیگی اور تمام ملک میں مارشل لا جاری کیا جائیگا۔

ایک سرکاری اعلان جاری ہوا کہ گورنمنٹ نے عزم مصمم کر لیا ہے کہ بدامنی کو مضبوطی اور زور کے ساتھ فرو کرے اور اس مطلب کے لئے اس کے پاس کافی طاقت ہے۔

### انقلاب پسندوں کی سرگرمی

انقلاب پسندوں کی طرف سے ایک اشتہار نکلا جس میں تمام روسیوں سے درخواست کی گئی ہے کہ اس دفعہ گورنمنٹ کے ساتھ فیصلہ کن جنگ کرنے میں سارا زور لگا دیں۔

سباسٹپول سے خبر آئی کہ ۶ ماہ حال کی صبح کو انقلاب پسندوں نے فوجی گھنٹی بجائی اور سرکاری دفتر کے پہرہ داروں کو قابو کر کے ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی اور دفتر کی دیکھ بھال کر کے جنگی جہازوں کے بیڑہ نے جو بغاوت کی تھی اس کی تمام مسلیں اور کاغذات اور نیز لفٹنٹ اشمڈ کے مقدمہ کے کاغذات لے کر چلدیئے۔

---

**مصر میں بے چینی۔** سر ایڈورڈ گرے نے مصری دہقانوں کی سزا کے اعتراضوں کا جواب دیتے ہوئے بیان کیا کہ اس میں شک نہیں کہ مصر میں بے چینی کے خیالات دور ہو جائیں گے اگر جوش بڑھ گیا تو فوج اور بھی زیادہ کی جائیگی۔ سر ایڈورڈ گرے نے افسوس کیا کہ مجرموں کو علانیہ پھانسی دیگئی اور پبلک کے سامنے کوڑے لگائے گئے اور لارڈ کرامر کی سفارش کو پسند کیا کہ اس معاملہ میں خدیو کے قانون کی ترمیم ہونی چاہیئے۔

---

**ٹرکی اور فرانس۔** فرانس نے ٹرکی کو ایک سخت مراسلہ بھیجا ہے جس میں ٹریپولی ہنٹرلینڈ کے مقام دجانت پر ٹرکی کے قابض ہونے پر

اعتراض کرتے ہیں - بالعالی نے جواب میں وجاہت برا اپنا خوش خیالیہ ہے کیونکہ وہ ٹریپولی کا جز وہے -

---

**رائل فیلڈ آرٹلری** کا بریگیڈ نمبر ۱۳ (نمبر ۲ - ۸ - ۴۴ ہم باڑی) جنوبی افریقہ سے بریگیڈ نمبر ۱۴ مقیمہ کرکی کو جس میں نمبر ۳۲ - ۴۳ - ۴۴ باڑیاں شامل ہیں ریلیو کریگا جبکہ آخرالذکر انگلینڈ کو جائیگا

---

## ڈیٹاچمنٹ ریلیف برائے

### برٹش فوج

**شمالی کمانڈ** - برٹش انفنٹری کا ونگ سیالکوٹ سے لنڈی کوتل کو اور لنڈی کوتل سے سیالکوٹ کو ایک سال کے لئے منتقل ہوگا - برٹش انفنٹری کی دو کمپنیاں سیالکوٹ سے امرتسر اور امرتسر سے سیالکوٹ ستمبر کے لئے منتقل ہوا کرینگی -

**مشرقی کمانڈ** - الہ آباد سے برٹش انفنٹری کی دو کمپنیاں ایک سال کے لئے بنارس جائینگی - اور دو کمپنیاں بنارس سے الہ آباد - دمدم سے ایک کمپنی برٹش انفنٹری بارکپور کو اور بارکپور سے ایک کمپنی دمدم کو سہ ماہی پر -

دو کمپنیاں برٹش انفنٹری کی دہلی سے میرٹھ اور میرٹھ سے دو کمپنیاں دہلی کو اور پھر اسی طرح دو کمپنیاں دہلی سے میرٹھ اور میرٹھ سے دہلی کو منتقل ہونگی -

**مغربی کمانڈ** - بمبئی سے دو کمپنیاں برٹش انفنٹری کی دیولالی کو - اور دو کمپنیاں دیولالی سے بمبئی کو ایک سال کے لئے -

دو کمپنیاں کراچی سے حیدرآباد اور حیدرآباد سے کراچی کو اور دو کمپنیاں جبلپور سے ساگر کو اور دو ساگر سے جبلپور کو -

دو کمپنیاں جھانسی سے نوگانگ کو اور دو نوگانگ سے جھانسی کو - ایک کمپنی مہو سے احمدآباد کو ایک احمدآباد سے مہو کو -

دو کمپنیاں ششماہی وار نیمچ سے نصیرآباد اور دو کمپنیاں نصیرآباد سے نیمچ کو ایک کمپنی سہ ماہی وار مہو سے اندور کو اور ایک کمپنی اندور سے مہو کو - ½ کمپنی ملاپورم اور ایک کمپنی کالیکٹ سے کنانور اور ولنگٹن - اور ½ کمپنی ولنگٹن سے ملاپورم اور کالیکٹ اور کنانور کو -

**برہما ڈویژن** - برٹش انفنٹری کی تیرہ کمپنیاں ایک سال کے لئے شیبو سے بھامو اور تین بھامو سے شیبو کو - ایک کمپنی رنگون سے پورٹ بلیر کو - ایک پورٹ بلیر سے رنگون کو - دو کمپنیاں تھائٹ میو سے منڈالے کو اور دو منڈالے سے تھائٹ میو کو

دو کمپنیاں تھائٹ میو سے ملکٹیلا کو اور دو ملکٹیلا سے تھائٹ میو کو

### انڈین ریلیف

**شمالی کمانڈ** - ½ سکواڈرن کیولری ایک سال کے لئے کوہاٹ سے ٹل کو اور ½ سکواڈرن ٹل سے کوہاٹ کو - انڈین انفنٹری کی دو کمپنیاں جالندھر سے امرتسر کو اور امرتسر سے جالندھر کو - ایک سکواڈرن انڈین کیولری نوشہرہ سے مالاکنڈ کو اور ایک مالاکنڈ سے نوشہرہ کو -

دو کمپنیاں انڈین انفنٹری کی ہر دو ماہ کے بعد سمانہ سے ٹل کو اور ٹل سے سمانہ کو - انڈین انفنٹری کے ۵۰ اجوانوں کا دستہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے جنڈولہ کو اور جنڈولہ سے ڈیرہ اسمٰعیل خاں کو -

**مشرقی کمانڈ** - ½ سکواڈرن کیولری الہ آباد سے کلکتہ کو - اور ½ سکواڈرن کلکتہ سے الہ آباد کو (ڈیٹاچمنٹ ۷۰ آدمی) انڈین انفنٹری ڈبرو گڑھ سے سدیا اور سدیا سے ڈبرو گڑھ کو - ڈیٹاچمنٹ انڈین انفنٹری لینسڈون سے نینی تال اور نینی تال سے لینسڈون کو اور شملہ سے دہلی اور دہلی سے شملہ سالانہ دو کمپنیاں انڈین انفنٹری کی منی پور سے کوہیما اور کوہیما سے منی پور کو -

**مغربی کمانڈ** - ہر سال ایک کمپنی (۱۰۶ آدمی) انڈین انفنٹری کی ڈیرہ سے بوشہر بحرین مسقط کو اور بوشہر بحرین مسقط سے بنگلور کو ایک کمپنی (۱۴۰ آدمی) انڈین انفنٹری جاسک - چربار - بغداد سے کراچی کو اور کراچی سے جاسک چربار اور بغداد کو ششماہی وار تین کمپنیاں انڈین انفنٹری کی مہو سے اندور اور اندور سے مہو کو (ڈیٹاچمنٹ ۲۰ آدمی) انڈین انفنٹری جبلپور سے ستنا اور ستنا سے جبل پور کو (ڈیٹاچمنٹ ۱۳ آدمی) انڈین انفنٹری جبل پور سے پچماری اور پچماری سے جبل پور کو - ہر دو مہینے بعد پچاس رائفل کوئٹہ سے سبی کو اور پچاس رائفل سبی سے کوئٹہ کو - اور ہر مہینہ ۷۰ رائفل کوئٹہ سے ہرک اور سبی کو اور سنزی ہرک اور سبی سے کوئٹہ کو -

**سکندرآباد ڈویژن** - ہر سال ½ سکواڈرن انڈین کیولری بنگلور سے مدراس کو اور مدراس سے بنگلور کو اور ششماہی وار دو تہائی کمپنی انڈین انفنٹری کی کنانور سے اوٹ کمنڈ اور اوٹ کمنڈ سے کنانور - اور ⅔ کمپنی انڈین انفنٹری کی کنانور سے ٹریونڈرم اور ٹریونڈرم سے کنانور کو -

**بدھا ڈویژن** - سالانہ تین کمپنیاں انڈین انفنٹری کی رنگون سے پورٹ بلیر اور پورٹ بلیر سے رنگون کو -

---

**سرحدی ڈاکو** - ۲۸ جولائی کو خوست علاقہ افغانستان کے لٹیروں کا ایک گروہ موکرام کے ایک علاقہ فاروزر کے نوری دیہات کے لوگوں کے مویشی ہانک کر لے چلے - الارم دیا گیا - آس پاس کے دیہات کے لوگ تعاقب میں دوڑے انہوں نے لٹیروں کو جا لیا - خوب جم کر مقابلہ ہوا جس میں لٹیرے مغلوب ہوئے - ان کے چار آدمی مارے گئے جن میں ایک شخص اسمٰعیل غلام خٹک بھی تھا یہ شخص بکھرت سے کورم کے سرحدی دیہات پر چھاپے مارنے والوں کا سرگروہ تھا -

خیبر رائفلز نے بماتحتی کپتان ملکفورڈ صاحب ۲۶ جولائی کو ضلع پشاور کی جنوب مغربی سرحد سے آگے مقام گنڈاؤں میں کمین گاہ میں بیٹھکر سرحد پار کے ڈاکوؤں کی ایک جماعت کو نابود کیا - ضلع پشاور کے دو لٹیرے مہمان رسول اور صواب مارے گئے اور چار لٹیرے قید کئے گئے - خیبر رائفلز کا ایک سپاہی زخمی ہوا -

---

**جسمانی سزا** - آرمی ایکٹ سنہ ۱۹۰۱ء کے مطابق ملٹری قیدیوں کے لئے جسمانی سزا بند کی گئی ہے - چونکہ یہ قانون ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء سے پہلے ہندوستان میں نفاذ پذیر نہیں ہوگا اس لئے کمانڈر انچیف نے حکم صادر فرمایا ہے کہ ابھی سے آرمی ایکٹ کے زیر عملدرآمد جو ملٹری قیدی ہندوستان کے کسی ملٹری جیل میں ہوں ان کو سزا جسمانی نہ دیجائے -

حضور کمانڈر انچیف نے حکم دیا ہے کہ بعض کورٹ مارشلوں نے حال میں مجرموں کو سزائے قید بامشقت دی ہے اس سبب سے ڈاکٹری سرٹیفکٹ جو کورٹ کے سامنے پیش کئے گئے تھے ان سے ظاہر ہوتا تھا کہ قیدی مشقت کے قابل نہیں ہیں ہز ایکسلنسی ہدایت فرماتے ہیں کہ ڈاکٹری سرٹیفکٹ مجرموں کی صحت کے متعلق ہرگز کورٹ مارشلوں کے سامنے پیش نہ کئے جائیں اور سزا دیتے ہوئے کورٹ مارشلوں کو مجرموں کی حالت صحت کی بابت تحقیقات نہیں کرنی چاہیئے - یہ معاملہ صرف ان حکام سے متعلق ہے جو احکام سزا کا عملدرآمد کرتے ہیں -

# علم کی خوشیاں

تلاشِ حقیقت جزوِ انسانیت ہے۔ اور اس کا حصول داخلِ خوبی و زیبائی ہر انسان کے دل میں یہ پایا جاتا ہے کہ علم دولت سے بہتر ہے اور یہ خیال بڑا گہرا منبرب اور [illegible] ہے۔ جذباتِ انسانی کی اس موجِ عظیم کو دیکھنا جو [illegible] ہے ہر قوم کی ترقی و تنزل کے [illegible] پر غور و فکر کرنا [illegible] بحث کرنا۔ آسمان اور زمین کے متعلق جو کچھ انسان نے دریافت کیا ہے اُسے جاننا۔ عالم علم کہتا ہے یہ سننا کہ خالق نے زمین میں کتنی تعجب انگیز چیزیں ودیعت کی ہیں۔ طبیعی دان سے یہ معلوم کرنا کہ اس زمین سے پرے کئی اور زمینیں اتنی دور ہیں کہ روشنی جیسی تیز رفتار شئے بھی [illegible] وہاں سے یہاں تک نہیں آئی۔ الغرض ان سب چیزوں کا علم اور انکی تربیت کا حاصل کرنا جوان کے علم کا نتیجہ ہوتی ہے۔ ایک [illegible] کے حاصل کرنے کے لئے ہمیں اپنی جوانی کے دنوں میں بدل و جان کوشش کرنی چاہئیے۔

شعر کی دنیا کی سیر کرنا اور اس فصاحت سے گرمجوش ہونا جو یونان اور روم کی سلطنتوں پر حاکم تھی۔ بڑی بڑی فلاسفروں کے ساتھ تمام چیزوں کی علتِ غائی تک جانا اور اس امر کا معلوم کرنا کہ باوجود دنیا کی بے ترتیبی۔ ظلم اور تعدی کے۔ ایک شئے ہے جو کبھی نہ بدلیگی۔ کبھی فنا نہ ہوگی اور ازل تک رہیگی یقیناً ان باتوں کو جاننے کے لئے ضروری ہے کہ ہم بے نیند راتیں گذاریں۔ دن کو سخت محنت کریں۔ موجودہ خوشیوں کو نظر انداز کریں۔ ہمیشہ ستانے والی غریبی کو برداشت کریں۔ ظلمت غم اور نفرت سے نہ گھبرائیں۔ میں ان شخصوں سے سوال کرتا ہوں جنہوں نے اپنے دماغ کو اچھی طرح سے تربیت دی ہے کہ آیا اسی تربیت میں انہیں ایک قسم کی تسلی حاصل نہیں ہوئی چاہتی۔ یہ کہتی ہے کہ بیشک تم اپنی زندگی کے مدعا کے حصول میں بڑی کوشش کرتے رہے ہو۔ قدرت کا منشا تم نے پالیا ہے تمہارے قوائے عقلی و ذہنی نے اس کام کو انجام دے لیا ہے۔ جس کی خاطر وہ تمہیں عطا کئے گئے تھے۔ تم نے انکو سیج اور نفسانی لذتوں پر خرچ نہیں کیا بلکہ ایسی محنت پر لگایا ہے جو ان کی فطرت اور اصل کے عین مطابق ہے۔

علم کی زندگی عموماً تکلیف اور گناہ کی زندگی نہیں ہوتی۔ علم کا عاشق کسی شخص پر ظلم نہیں کرتا۔ کسی کی خوشی میں خلل نہیں دیتا۔ اس کی کامیابی کسی کو برباد نہیں کرتی اس کا فریب کسی کو دھوکا نہیں دیتا۔ وہ اپنی دھن میں کسی شخص کو تکلیف نہیں دیتا اور اپنی کامیابی سے ہر شخص کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

جو شخص اپنی زندگی علم کی پری کے حوالے کر دیتا ہے وہ ایک ایسی خوشی حاصل کرتا ہے جس کے ساتھ کوئی ملامت وابستہ نہیں۔ ہم [illegible] ایسی خوشیوں سے بلاشبہ نفرت ہوتی ہے جن کا حصول خلافِ ہدایتِ ضمیر کرنے پر مجبور کرے۔ [illegible] کی خوشیاں [illegible] بہشتی منزہ اور بے لوث ہوتی ہیں اور جہاں تک انسان اس تغیر و تبدل کے دور میں ہمیشگی کی امید کر سکتا ہے۔ وہ اس قسم کی ہوتی ہیں کہ قسمت بھی انہیں زائل نہیں کر سکتی۔ وہ اس کے ساتھ زندگی بھر لگی رہتی ہیں۔ اس کی نیکیوں کو بڑھاتی ہیں اور برائیوں کو کم کرتی ہیں میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر مجھے علم کا شوق نہ ہوتا تو میں [illegible] ایک مفلس ترین مزدور کی زندگی کو بڑے سے بڑے امیر کی زندگی پر ترجیح دیتا کیونکہ انسان کے دل میں آتش پرستوں کی آگ جیسی ایک آگ ہے۔ جو دن رات جلتی رہتی ہے۔ ضرور اسکے لئے کچھ ایندھن چاہئے۔ کبھی یہ یا تو علم کی خالص عطر ہوگا یا گندے جذباتِ طبعی۔

اس لئے جب میں یہ کہتا ہوں کہ علم کو تادمِ مرگ عزیز رکھو۔ میری مراد یہ ہے کہ عزیز رکھو معصومیت کو عزیز رکھو نیکی کو عزیز رکھو چال چلن کی درستی کو عزیز رکھو اس شے کو جو دولتمند ہونے کی صورت میں تمہاری دولت کو لوگوں کی نظر میں عزیز۔ غریب ہونے کی صورت میں تمہاری غریبی کو معزز بنادیگی اور ان لوگوں کو تم پر ہنسنے سے روکیگی۔ جن کے سینے نخوت و تکبر سے معمور رہیں۔ عزیز رکھو اس شے کو جو تمہیں تسلی دیگی۔ تمہیں زینت بخشیگی۔ جو تکالیف اور مشکلات میں سپر ہوگی۔ جو تمہارے لئے تخیل کی دنیا کا دروازہ کھولدیگی۔ جس میں بڑے بڑے ادیبوں دانوں۔ بڑے بڑے مورخوں بڑے بڑے فلاسفروں سے تم ہمکلام ہو سکو گے۔ اور اس دنیا کی تکلیفوں کلفتوں۔ بے انصافیوں اور ظلم و تعدی کو بھول سکو گے۔

پس اگر کسی نوجوان نے اپنی زندگی کی کشتی علم کے بحرِ ذخار میں چھوڑ دی ہے تو اُسے افسوس کرنا یا مڑنا نہیں چاہئیے۔ اسے چاہئیے کہ ان تکالیف سے جو علم کے ساتھ لگی ہوئی ہیں نہ گھبرائے ظلمت سے نہ ڈرے۔ مشکلات سے بیدل نہ ہو تنگ و تاریک جھونپڑیوں میں گذارہ کرے۔ غم و افلاس کی کوئی پرواہ نہ کرے اور علم کا پیچھا اس طرح کرے گویا علم ہدایت کا فرشتہ ہے۔

نتیجہ اسکا یہ ہوگا کہ علم اُسے رات کے اندھیرے سے نکال کر دن کے اجالے میں لے آئیگا اور دنیا پر ظاہر کردیگا کہ وہ کتنی کچھ معلومات رکھتا ہے۔ کتنا تجربہ کار ہے۔ کتنا مدلل اور [illegible] ہے۔ اس کی قوتِ متخیلہ کتنی [illegible] ہے۔ اس کے قولے کیسے عمدہ ہیں اور اس کا سلوک اپنے ابنائے جنس کے ساتھ کیسا اچھا ہے۔

---

## لطفِ سخن

## حیاتِ انسانی

انسان ہے بنیان کی۔ یہ زندگی آن کی<br>
آئی قضا انسان کی۔ تو الوداع ہے جان کی

یہ برق کی بات ہے سشر یا سایۂ دلوار و درکا<br>
شبنم ہے منزل کی گہر یا غنچہ گلزار تر کا

منزل نمود و نام ہے۔ یا صبح کا ہنگام ہے<br>
اک شعبدہ ہے کا دام ہے۔ موز زندگانی نام ہے

بجلی چمک کے رہ گئی۔ [illegible] غائب ہوا<br>
سایہ ہٹا شبنم اڑی غنچہ کھلا مرجھا گیا

شب نے مٹایا شام کو۔ دن نے سحر کی جان لی<br>
ناگاہ ٹوٹا شعبدہ۔ موت آگئی انسان کی

ہستی بدن کی دھار ہے جو مائل رفتار ہے<br>
ہے یہ زمانہ عیش کا جو دو گھڑی کا بار ہے

یا ہے چھلاوہ حسن کا۔ یا عشوۂ عیار ہے<br>
یہ انتقال انسان کا۔ رنگِ رخِ دلدار ہے

یا ہے ہلال آسمان۔ یا طوطی شکر فشاں<br>
یا جلوۂ خوابِ گراں۔ یا ہے شفق یا کہکشاں

دھار آئی اور جاتی رہی۔ گذرا زمانہ عیش کا<br>
عشوہ چھلاوہ مٹ گیا۔ رنگِ رخِ دلبر اڑا

ڈوبا ہلال آسمان پھولی شفق پھر تھی کہاں<br>
شب کا سوا اشک عیاں تو کہکشاں بے نشاں

آنکھیں کھلیں جاگا بشر پھر خواب کا نقشہ کدھر<br>
پنجر کھلا۔ طوطی اڑا۔ انسان فانی چل بسا!

[illegible]

# آیندہ زمانہ کا انسان

زمانہ حال کے انسان اور ان کی جسمانی ساخت اور حواس ایسے نہیں جیسے کہ زمانہ قدیم کے انسانوں کے تھے۔ ان میں بڑی تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ ہزارہا سال پہلے کی نعشوں کے بغور معائنہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی زمانہ کے انسان کئی باتوں میں مختلف تھے۔ جس قدر تہذیب پھیلتی گئی اور آرام اور آسائش کے سامان بڑھتے گئے اسیقدر انسان کمزور ہوتا گیا اور جن اعضاء سے کام نہ لیتے تھے اسی قدر وہ کمزور ہوتے چلے گئے اور ضائع ہوگئے۔ زمانہ قدیم میں انسان کے دانت تعداد میں ۳۲ سے زیادہ ہوتے تھے کیونکہ وہ صرف کھانا چبانے ہی کے کام نہیں آتے تھے بلکہ درندوں کی طرح وہ ہتیار کا کام بھی دیتے تھے موجودہ نسلوں کے دانت نہ صرف کم ہوگئے ہیں بلکہ کمزور ہیں اور جلدی گر جاتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ نہ تو وہ دشمن پر حملہ کرنے کے کام میں لائے جاتے ہیں اور کھانا آگ پر پکا کر نرم کرکے کھاتے ہیں اور دانتوں کو بڑی ناکام کرنا پڑتا ہے۔ عقل کی ڈاڑھ اب بعض لوگوں کے نکلتی ہی نہیں۔ پرانے زمانے کے آدمیوں کے جبڑے جو پائے گئے ہیں۔ اس میں عقل کی ڈاڑھ باقی تمام دانتوں سے ٹھیک ہے۔

ہر ایک عضو کا یہی حال ہے کہ جن سے کام نہ لیا جائے وہ کمزور ہو جاتا ہے جس طرح کہ موجودہ نسلوں کے بائیں ہاتھ داہنے ہاتھ کی نسبت کمزور ہیں اور تعجب نہیں کہ چار ہزار سال کے بعد صرف ایک ہی ہاتھ کے آدمی پیدا ہوا کریں۔ زمانہ قدیم میں انسان کی پسلیاں بھی زیادہ ہوتی تھیں

زمانہ قدیم میں بندر کی طرح انسان بھی پاؤں سے چیزوں کی گرفت کا کام لیتا تھا لیکن رفتہ رفتہ تمام کام ہاتھوں سے اور زیادہ تر داہنے ہاتھ سے لینے لگے اس لئے پاؤں صرف جسم کو سہارا دینے کی چیز رہ گئی۔ اسلئے بجز انگوٹھے کے پاؤں کی تمام انگلیاں چھوٹی ہوتی جاتی ہیں پہلے پاؤں کی انگلیوں میں تین جوڑ ہوتے تھے گر قلت استعمال سے پاؤں کی آخری انگلی میں اب صرف دو ہی جوڑ رہ گئے ہیں

قدیم زمانہ کے گھوڑوں کی ۱۲ ٹانگیں ہوتی تھیں چنانچہ کوہ راکی میں برف کے نیچے سے اس قسم کے گھوڑوں کے پنجر نکلے ہیں مگر قلت استعمال سے چار پاؤں رہ گئے۔ یہ تحقیق ہے کہ انسان کے زمانہ قدیم میں تین آنکھیں ہوتی تھیں جن میں ایک پیشانی پر تھی

اسی طرح انسان کی قوت سامعہ و قوت شامہ بہت تیز ہوتی تھی۔ اور وہ تین میل کے فاصلہ سے دشمن یا شکار کے پاؤں کی آہٹ کو سن کر چوکنے ہو جاتے تھے لیکن امن اور تہذیب کی وجہ سے دشمنوں کا خوف جاتا رہا اس لئے قوت سامعہ کے قلت استعمال سے وہ طاقت کم ہوگئی۔ یہی حال بینائی اور قوت شامہ کا ہے وحشی آدمیوں کے حواس اب بھی اعلیٰ درجہ کے ہیں وہ خرگوش کی طرح دوڑتے۔ اور چیل کی سی نگاہ اور کتے کی قوت شامہ اور بندر کی سی چستی رکھتے ہیں۔ ایام ضعیفی میں بھی ان کے دانت مضبوط رہتے ہیں اور کسی قسم کی بیماری ان پر غالب نہیں پاتی۔ ہاں مہذب انسانوں کی ناک بڑی ہو جاتی ہے۔

# کیسی کہی

زید۔ اس کی بیوی ہر ایک بات میں ماہر ہے پیانو بجانا اور گانا یکساں قابلیت سے سرانجام دیتی ہے۔

خالد۔ یہ بیشک کمال ہے۔ پیانو بجانا بالکل نیا ہنر ہے۔ میں نے آج تک نہیں سنا تھا۔

**گھوڑوں کی طاقت۔** ایک شخص نے دریافت کیا کہ ۲۰ گھوڑوں کی طاقت والی موٹر کار سے کیا مراد ہے؟

ستم ظریف۔ یہ جو موٹر کار چلتے چلتے کہیں راستے میں بگڑ جاتی ہے اور جس کو گھر تک کھینچ کر لانے کے لئے ۲۰ گھوڑوں کی ضرورت ہو

**انکار کرنے کے طریقے۔** ایک شخص ایک بخیل ہمسایہ سے گھوڑا گاڑی عاریتاً لینے گیا۔

بخیل ہمسایہ۔ زہے قسمت کہ میں آپکی کچھ خدمت کر سکوں۔ آپ شوق سے سیر کیجئے گاڑی اور گھوڑا اصطبل سے لیجائیے۔ آپ اس کو اپنا ہی سمجھیں جب ضرورت ہو بلا تکلف منگا لیا کریں لیکن یہ ظاہر کر دینا میں ضروری سمجھتا ہوں کہ گھوڑا ذرا شریر ہے۔ بعض دفعہ چلتا چلتا بھڑک جاتا ہے۔ اپنے پہلے آقا کو اس نے اسی طرح ہلاک کیا۔

سائل۔ صاحب اگر یہ معاملہ ہے تو معاف رکھیے میں کسی اور کا گھوڑا مانگ لونگا۔

بخیل ہمسایہ۔ نہیں مجھے رنج ہوگا اگر آپ میرا ہی گھوڑا نہ لیجئے آخر ہمسائیگی کا فائدہ ہی کیا ہے اگر ہم سے اتنا بھی نہ ہو سکے۔ گھوڑا کئی روز سے بندھا کھڑا ہے اس بہانہ سے وہ بھی چل پھر آئیگا اگرچہ اس میں یہ خراب عادت ہے کہ ذرا منہ زور ہے اور بعض دفعہ پل پر سے دریا میں کود جاتا ہے اور ٹریم کار کو دیکھکر تو فوراً ہی بیر لیتا ہے۔ پچھلے سال ایک سڑک کوٹنے کے انجن سے ٹکرا کر کئی آدمیوں کا خون کر چکا ہے۔ تاہم وہ بڑا خوش رفتار گھوڑا ہے اور سواری میں خاص لطف دیتا ہے۔

سائل۔ آپ کی عنایت کا شکریہ ہے گھوڑا میں کسی دوسرے دوست سے لے آؤنگا۔

بخیل ہمسایہ۔ نہیں ایسا ہرگز نہ کیجئے۔ ورنہ مجھے سخت ندامت ہوگی۔ آخر گاڑی یا گھوڑا کس مرض کی دوا ہیں اگر ہمسایوں کے کام نہ آئیں۔ صرف اتنا خیال رکھئے کہ جب آپ سڑک پر گاڑی لیجارہے ہوں تو تار کا ستون اس کی نظر نہ پڑے کیونکہ پھر وہ بے قابو ہو جاتا ہے۔ یہ اس میں عجیب خاصیت ہے کہ تار کے کھمبے کو دیکھا نہیں اور وہ پاگل ہو جاتا ہے۔ دو لاتوں سے گھوڑا اسکو گاڑی کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے اور پھر زمین پر لیٹ کر تڑپنے لگتا ہے گزشتہ موسم بہار میں اس نے اسی طرح میرے چچا کو مار دیا۔ لیکن آپ سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ ہمسایہ کے حقوق ماں جائے کے برابر ہوتے ہیں۔ گاڑی آپکی ہے گھوڑا آپکا ہے۔

(راوی) سائل چلا گیا تھا اس سے پہلے کہ بخیل ہمسایہ نے آخری فقرہ پورا کیا۔

---

ایک پوسٹ ماسٹر نے پبلک کی ہدایت کے لئے حسب ذیل نوٹس دفتر کے باہر لگایا۔

(۱) سیاہی کی بوتلیں جب ڈاک میں بھیجی جائیں تو انپر کاگ ضرور لگا دینا چاہئے۔

(۲) ڈاکخانہ کے لوگ تمام زبانیں جانتے ہیں اس لئے اگر لفافہ پر پتہ عبرانی یا چینی زبان میں لکھا جائے تو مضائقہ نہیں۔

(۳) لوگ مجبور نہیں ہیں کہ چٹھیوں پر ٹکٹ خود چسپاں کریں [illegible] یہ خدمت سرانجام دیسکتا ہے۔

(۴) میوہ دار پارسل رجسٹری ڈاک میں بھیجنا مناسب نہیں۔

(۵) نائٹروگلیسرین اور ڈائنامیٹ مرسل کی ذمہ داری پر بھیجے جائینگے اگر پوسٹ ماسٹر یا پوسٹمین کے ہاتھ میں وہ پیک سے اڑ گئے تو ڈاکخانہ والے ذمہ دار نہیں ہونگے۔

(۶) جب گھڑیاں پارسل میں بھیجے جائیں تو ان کی چابی باہر بندھی ہوئی

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## حادثات بطور دوا کے

قدرت کے کارخانے عجیب ہیں بعض دفعہ کی مصیبت رحمت ثابت ہوکر [illegible] بیس سال کا [illegible] ایک نامناسب [illegible] چھوٹی ہوئی [illegible] والکیا [illegible] کا فوری [illegible] کا خون نکل جانے سے اس کی آنکھیں روشن ہوگئیں ہیں ۱۰ سال ۱۱ سال بصارت سے محروم رہنے کے بعد پھر اسکی نگاہ اصلی حالت پر آگئی ہے وہ چوروں کی جان و مال کو دعائیں دیتا تھا جو اتفاقی طور پر آنکھوں کا نہایت عمدہ اپریشن کرکے اس کو بینائی عطا کرگئے تھے لوگ اس واقعہ پر سخت حیرت زدہ تھے اور آجتک اچنبا کرتے ہیں لیکن دنیا میں اس قسم کے واقعات ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں جنکو ہم ذیل میں پیش کرتے ہیں۔

(۱) چند ماہ کا عرصہ ہوا کہ ولایت میں ایک مزدور بلندی سے گرا جس سے اسکے ایک کان کی سماعت جاتی رہی بہت کچھ ڈاکٹروں سے علاج کئے مگر کچھ فایدہ نہوا چند روز ہوئے کہ وہ ایک چوبی زینے پر کھڑا ہوا ایک مکان کو سفیدی کر رہا تھا کہ زینہ پھسل گیا وہ نیچے آگرا اور سفیدی کی نالی اسکے سر میں لگی جب ہوش میں آیا تو بہرہ پن دور ہوگیا تھا۔

(۲) چارلسٹون میں ایک گورے سپاہی پر بجلی گری جس سے وہ بالکل اندھا ہوگیا لیکن تین روز کے بعد پھر بجلی گری جس کی وجہ سے اسکی آنکھیں درست ہوگئیں اور نگاہ اصلی حالت پر آگئی۔

(۳) آسٹریلیا میں ایک انگریز لڑکا کوٹھے سے گرا جس کے صدمہ سے اسکی زبان بند ہوگئی مگر کچھ عرصے بعد پھر اسے زینہ پر سے گرنے کا اتفاق ہوا اور صاف بولنے لگا۔

(۴) کارڈف میں ایک مزدور جان بلب تھا ڈاکٹر آکسیجن گیس داخل کرتے تھے تاکہ دل کی حرکت قایم رہے لیکن دل ہر لمحہ سست ہوتا گیا آخر اسکے حلق میں [illegible] ہوگیا جس سے وہ بچ گیا۔

(۵) لندن میں ایک شخص چار سال تک فالج میں مبتلا رہا اسکے پاؤں بیکار ہوگئے تھے اور بڑی مشکل سے مصنوعی پاؤں کے ذریعہ دو لکڑیوں کے سہارے چلتا تھا ایک روز وہ بازار میں چلا جاتا تھا کہ ایک دوکان کو آگ لگی اس نے غل مچایا وہ ایسا جوش میں آیا کہ لکڑیوں کو پھینک نیچے پر دوڑ گیا اور بچہ کو جو [illegible] کھینچ لایا اس کے بعد وہ لکڑیاں اور مصنوعی پاؤں ہمیشہ کیلئے [illegible] اور فالج سے صحت یاب ہوگیا۔

# اشتہارات

## تشنج اور امراض گردہ

(شراب نے گردوں پر کیا اثر کیا)

دو برس ہوئے کہ تشنج کی شکایت ہوئی اور اتنا تندرست [illegible] پیٹن [illegible] سکورٹ تین سینٹ [illegible] تشنج و امراض گردہ کی سخت تکالیف برداشت کیں۔ بارہا جانکنی کی حالت میں فرش پر لوٹا کیا۔ دو مرتبہ ہسپتال میں داخل ہوکر تشنج کے لئے اپریشن کرائے اور میں تاحیات ان تکالیف کو ہرگز فراموش نہ کرونگا جو مجھے ان دنوں جھیلنی پڑیں۔ اور ڈاکٹروں نے فتوی دیدیا تھا کہ میں تین ماہ سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن شکر ہے کہ میں [illegible] ابتک زندہ سلامت اور تندرست ہوں اور جو کچھ میری آج حالت ہے وہ میری زندگی بھر میں کبھی نہ ہوئی ہوگی۔

میری مرض کا آغاز اس طرح ہوا۔ ایکدن میں نے کام کرتے کرتے جب آرام لینے کے لئے پیچھے کی جانب کمر کھینچی تو مجھے اس مقام پر جہاں گردے واقع ہیں سخت درد کی تکلیف محسوس ہوئی جھکتے وقت بھی ایسا ہی درد معلوم ہوتا۔ پھر تو یہ حالت ہوگئی کہ راتوں کو اچھی طرح نیند نہ آیا کرتی۔ پیشاب کرتے وقت بھی تکلیف ہوتی۔ اگرچہ ڈاکٹروں نے اپنی اپنی تمام کوشش کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ لیکن میری تکلیفیں کم ہونے کی بجائے روز افزوں بڑھتی گئیں اگر شراب کا پیگ میں پیتا تو اس سے گردوں پر ایسا صدمہ پہنچتا کہ ہفتہ بھر تک مجھ سے بستر نہ چھوٹتا لیکن شکر ہے کہ جب میں نے ڈون صاحب کی درد کمر اور درد گردہ کی گولیاں استعمال کرنی شروع کی ہیں مجھ کو اپنا گلاس پینے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

ڈون صاحب کی گولیوں کے چار بکس ختم کرنے کے بعد مجھکو انکا اثر محسوس ہونے لگا۔ لیکن میں نے انکا استعمال جاری رکھا پانچویں بکس نے مجھ کو صحت کلی بخشی۔ جبکہ اور کسی دوائی نے مجھکو مطلق فایدہ نہ دیا تھا تو آپ خیال کرسکتے ہیں کہ حالت کی اس تبدیلی سے مجھکو کس قدر خوشی اور مسرت حاصل ہوئی ہوگی۔ ایک ماہ ہوئے [illegible] استعمال کیا اور اس چھ مہینے کے عرصے میں ان حیرت انگیز گولیوں نے میرے تشنج و امراض گردہ کی جڑ اکھاڑ کھو ڈالی اور اس وقت سے لیکر ابتک اس منحوس مرض نے کبھی عود نہیں کیا سینکڑوں آدمی جن کے ساتھ میں لندن میں کام کرتا تھا میری پہلی سخت تکلیفوں اور صحتیابی کے شاہد ہیں اور مجھے کامل یقین ہے کہ اگر میں اس وقت ڈون صاحب کی درد کمر اور گردہ کی گولیاں استعمال نکرتا تو اس وقت تک ہرگز زندہ موجود نہ ہوتا۔

دستخط جارج [illegible] بیٹ

ڈون صاحب کی درد کمر [illegible] بکس [illegible] میں یا چھ بکس [illegible] روپیہ میں تمام عطاروں یا دوا فروشوں سے دستیاب ہوسکتے ہیں۔ یا درخواست ارسال کرنے پر بلا محصول ذیل کے پتہ سے بذریعہ ڈاک طلب کئے جاسکتے ہیں فاسٹر میکلین کمپنی نمبر ۸ ویلز اسٹریٹ آکسفورڈ اسٹریٹ لندن

انگلستان

## ہندو بسکٹ کمپنی لمیٹڈ دہلی جسکو

بسکٹوں کے اعلی ہونے کی وجہ سے تمغہ جات طلائی ہندوستانی صنعتی نمائشوں میں جو بمقام کلکتہ بماہ دسمبر ۱۹۰۶ء و ۱۹۰۷ء اور ۱۹۱۰ء میں منعقد ہوئیں عطا ہوئے۔

اس کمپنی کے کل بسکٹ اعلی قسم کے بذریعہ کل زیر نگرانی تجربہ کار بنتے ہیں اور خوبصورتی اور نفاست میں بے نظیر ہیں خوشگوار اور زود ہضم ہوتے ہیں چند خاص وجوہات ہیں جن کی وجہ سے انکو استعمال کرنا چاہیئے۔

(۱) ہر قوم اور ہر ملت کا آدمی بلا لحاظ قومیت انکو استعمال کرسکتا ہے

(۲) ہر وقت تازہ دستیاب ہوسکتے ہیں ولایتی بسکٹ عموماً تین یا چار ماہ کے رکھے ہوتے ہیں۔

(۳) وبائی ایام میں یہ مناسب معلوم ہوگا کہ عوام ان بسکٹوں کو جو دہلی میں بنتے ہیں جہاں وبا بالکل نہیں ہے استعمال کریں نمونہ منگواکر ملاحظہ کریں۔ اور پھر داد دیں۔ قیمت نمونے کے بکس کی ایک پونڈ سائز ۱۰/ اور دو پونڈ سائز ۲/ بلا کرایہ ریل جو کہ ذمہ خریدار ہوگا۔ کمپنی کے تیار شدہ بسکٹ کافی شاپس میں بھی استعمال ہوتے ہیں اور دیسی افسران کی طرف سے دو کمیشن بھی بسکٹوں کا تین وقت امتحان کرچکے ہیں انہوں نے کوئی نقص نہیں پایا۔ اور سب بڑی خوشی سے استعمال کرتے ہیں۔

# دی انڈسٹریل بینک آف انڈیا لمیٹڈ۔ لودیانہ

عنقریب رجسٹری ہونیوالا ہے

## سرمایہ

سردست اس بینک کے لئے پانچ لاکھ روپیہ کا سرمایہ تجویز کیا گیا ہے جس کے لئے ایک ایک سو روپیہ کے پانچ ہزار حصے ہونگے حسب ضرورت قم سرمایہ میں اضافہ بھی کیا جائیگا۔

## طریق ادائگی زر حصص

خریداران حصص کو پانچ روپیہ فی حصہ درخواست کے ہمراہ اور دس روپیہ فی حصہ بعد منظوری درخواست اور ازاں بعد پانچ روپیہ فی حصہ ماہوار تا ادائگی نصف زر حصہ ادا کرنے ہونگے اور باقی نصف زر حصہ ڈائرکٹران کے طلب کرنے پر دینا ہوگا جس کے لئے کم سے کم ایکماہ کا نوٹس دیا جائیگا اور اس صورت میں دس روپیہ فی حصہ سے زیادہ ایک وقت طلب نہیں کئے جائینگے۔

## پروویزنل ڈائرکٹرز

(۱) آنریبل سردار پرتاپ سنگھ صاحب اہلو والیہ آف کپورتھلہ رئیس جالندھر ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب
(۲) رائے بہادر پنڈت بھاگ رام صاحب سی۔ آئی۔ ای گورنمنٹ پنشنر سابق منشیر ریاستہائے جموں و کشمیر
(۳) لالہ سالگ رام صاحب ٹھیکہ دار ریلوے رئیس اعظم لودیانہ۔
(۴) سردار کیہر سنگھ صاحب بیرسٹرایٹ لا۔ لودیانہ
(۵) مسٹر ایم۔ ایل۔ دلیا رام بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب امرتسر
(۶) لالہ رائچند صاحب رئیس دہلی منیجنگ ایجنٹ ڈائمنڈ جوبلی فلور ملز و سپریل آئیل سوپ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ دہلی
(۷) لالہ فتو مل صاحب ساہوکار رئیس ریاست پٹیالہ

**منیجنگ ڈائرکٹرز۔** مسرز ہیرالال اینڈ کمپنی سوداگران ٹھیکیداران و مالکان اخبار آرمی نیوز لودیانہ

**مشیر قانونی۔** سردار گجن سنگھ صاحب پلیڈر چیف کورٹ پنجاب و وائس پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی لودیانہ

نوٹ۔ خریداری حصص کے لئے تمام درخواستیں اور ترسیل زر بنام (ہیرالال اینڈ کو) منیجنگ ڈائرکٹرز ہونی چاہیئے۔

# اغراض و مقاصد

(بپابندی قواعد بینک)

۱۔ لودیانہ اور دیگر مقامات میں بینکنگ کا کاروبار کرنا اور اس کے ذریعہ سے ہندوستان کی صنعت و حرفت کو ترقی و امداد دینا اور عام ہندوستانیوں میں عموماً اور تعلیم یافتہ نوجوانوں میں خصوصاً تجارت کا مذاق پیدا کرنا اور ہندوستانی صناع و تجار کی سرمایہ سے حوصلہ افزائی کرنا۔

۲۔ بینک کے معمولی کاروبار داد و ستد کے علاوہ ہر قسم کی تجارت و آڑہت یعنی سوداگروں کے لئے ہر قسم کے مال کی خرید و فروخت مناسب کمیشن پر دیانتداری سے یوروپین و امریکن طریق پر کرنا۔ نیز دیگر ایسے کاروبار حسب تجویز و رائے ڈائرکٹران انجام دینا کہ جس میں فائدہ کی صورت نظر آوے۔

۳۔ ہندوستانی ساخت کی اشیاء کو اُن کے مالکان کے حساب میں نئی اور مناسب منڈیوں میں بغرض فروخت بھیجنا اور مالکان مال کو کچھ پیشگی روپیہ دینا اور نو ایجاد یقینی نفع بخش کاموں اور مشینوں کے چلانے میں سرمایہ سے امداد کرنا۔

۴۔ پبلک کے لئے عموماً اور برٹش اور نیٹو افسران سول و ملٹری کے لئے خصوصاً سیونگ بینک کا کام دینا اور سرکاری رجمنٹوں سے سامان وردی و دیگر سامان کی خرید کے متعلق حساب کھولنا۔

۵۔ دیسی ریاستوں میں کہ جہاں یوروپین طریق تجارت سے فائدہ اٹھانے کا ابھی رواج نہیں ہوا ہے۔ بینک کی شاخیں کھولکر وہاں کی مقامی تجارت و صنعت کو ترقی دینا اور ریاست کی ضروریات کو مقررہ کمیشن پر بہم پہنچانا۔

۶۔ ہندوستانی طلباء کو جو جاپان و دیگر ممالک یوروپ و امریکہ میں تحصیل علم کے لئے جاویں حتی المقدور بشرائط پر سرمایہ سے امداد دینا اور ان کے ورثاء کی طرف سے خرچ بھیجنے کا بکفایت اہتمام کرنا۔

۷۔ موجدوں اور لایق مصنفوں کو ایجاد و تصنیف کی اشاعت میں سرمایہ سے مدد دینا۔

**المشتـــــــــہر**

**ہیرالعل کمپنی مالکان آرمی نیوز و ٹھیکیداران فوجی سامان وردی وغیرہ لودیانہ**
(پنجاب)

آرمی نیوز پریس لودیانہ میں لالہ ہیرالعل کی زیر اہتمام چھپکر شایع ہوا

# آرمی نیوز

لودیانہ - شنبہ - ۱۸ - اگست ۱۹۰۶ء


## حکومت ہند پر ایک نظر

### ایک امریکن مدبر کی عینک سے

ایک تم کو ہی نہیں دھیان ہو میرا ورنہ
میری حالت پہ تو غیروں کا کلیجہ شق ہے

ناظرین پر مخفی نہیں کہ چند ماہ گزرے امریکہ کا ایک شہرہ آفاق عالم نامور مدبر اور وحید العصر مقنن مسٹر برین جو سابق میں متعدد مرتبہ پریسیڈنٹی کا امیدوار رہ چکا ہے اور آیندہ انتخاب میں جس کے پریسیڈنٹ منتخب ہونے کی امید قوی ہے سیاحت ہند کے لئے آیا تھا اس بالغ نظر اور زیرک رس عالی دماغ شخص نے جو کچھ یہاں دیکھا اور معقول ذرائع سے تحقیقات کرکے حکومت ہند کے متعلق جو رائے قایم کی اس کو نیویارک کے نامی اخبار ورلڈ میں سلسلہ مضامین ظاہر کیا ہے۔ اس بات کا جاننا ہمیشہ دلچسپ ہوتا ہے کہ غیر ممالک کے لوگ ہماری نسبت کیا رائے رکھتے ہیں اس لئے مسٹر برین کی زبان قلم سے سننا کہ اس نے ہمارے انتظام حکومت کے متعلق کیا رائے قایم کی ہے خالی از لطف نہیں ہے۔ چونکہ کلام کی قدر و قیمت ہمیشہ متکلم کی حیثیت اور درجہ کے لحاظ سے ہوتی ہے اس لئے اگر کوئی معمولی امریکن سیاح ہندوستان سے جاکر اپنے حالات سفر لکھدیتا تو وہ ایسی توجہ کو نہیں کھینچ سکتے تھے جس قدر کہ مسٹر برین کے اظہار خیالات پر تمام دنیا کے کان کھڑے ہو گئے ہیں۔ کیونکہ وہ کوئی عوام میں سے نہیں ہے۔ بلکہ اس کی قابلیت اور دماغ اور انفلوئنس کے سارے امریکہ میں دو چار ہی آدمی ہیں۔ مشکل ہے کہ ایسے شخص کے قول کو بادِ ہوائی سمجھا جائے۔ مسٹر نورو جی ہندوستانی ہیں ان کے کلام کی سند نہیں۔ مسٹر گوکھلے کا دماغ بقول پایونیر مغربی تعلیم کی زیادہ روشنی سے چندھیا گیا ہے۔ مگر برین کے برین (دماغ) کو کیا ہوا۔ نہ تو وہ کسی بنگالی اخبار کا اڈیٹر ہے نہ نیشنل کانگرس کا ممبر ہے انگلش قوم کا بدخواہ مثل روسیوں کے ہے نہ حاسد مثل اہل جرمن کے ہے وہ تو خالص دوستی اور ہمدردی کا مدعی ہے اور جو کچھ کہتا ہے محض خدا لگتی کہتا ہے کیونکہ ہماری طرز حکومت پر معترض ہونے میں اُس کا نہ تو کچھ ذاتی فائدہ ہے نہ قومی - پایونیر کی یہ جرأت اچھی ہوئی کہ مسٹر برین کا تمام آرٹیکل چھاپ دیا اس نے صرف ایک نوٹ میں یہ لکھ کر کہ دنیا کے گرد چکر لگانے والے جلدی سے سنی سنائی باتوں پر یقین کر لیا کرتے ہیں معاملہ ختم کر دیا ہے۔ آرمی نیوز کے کالموں میں گنجایش نہیں ہے کہ مسٹر برین کا آرٹیکل تمام و کمال درج کیا جائے۔ اس لئے اس کے چند حصص پر اکتفا کیجاتی فی الحقیقت یہ تحریر اس قابل ہے کہ وہ لوگ جن کے ہاتھ میں ہندوستان کی قسمت ہے۔ اسپر بغیر ناراض ہوئے کافی غور و فکر کے ساتھ توجہ کریں اور جو نقص اس بے غرض اور بے لاگ انسان نے ظاہر کئے ہیں ان کے دور کرنے کی کوشش کریں۔

مسٹر برائن لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں میں نے اعلیٰ اور ادنیٰ انگریز افسروں سے ملاقات کی۔ تعلیم یافتہ ہندوستانیوں۔ ہندو، مسلمان پارسیوں سے گفتگو کی شہروں اور قصبات کے امرا و غربا سے ملا۔ سرکاری رپورٹیں۔ مدبروں کی تقریریں انجمنوں کی عرضداشتیں مطالعہ کیں اور آخر میں نتیجہ نکالا کہ ہندوستان میں برٹش انتظام حکومت اس سے زیادہ ناقص اور ٹیکس دہندگان پر زیادہ بھاری اور زیادہ غیر منصفانہ ہے جیسا کہ میں نے خیال کیا تھا۔ جب میں یہ کہتا ہوں تو میرا یہ منشا نہیں کہ انگلش قوم کو الزام لگاؤں نہ میں ان حکام پر حملہ کرتا ہوں جو برسر حکومت ہیں۔ خوش قسمتی سے لارڈ منٹو صدر وائسرائے۔ اور سر فریزر لفٹنٹ گورنر بنگال۔ سر جیمس لاٹوش لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ - اور لارڈ لیمنگٹن گورنر بمبئی سے مجھے ذاتی تعارف حاصل ہوا ہے یہ اصحاب انگلش قوم کے نہایت اعلیٰ نمونے ہیں یہ تمام آدمی سرپیچے نقطہ خیال سے انصاف اور بھلائی کرتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ -

### انصاف کیا ہے

مشکل یہ ہے کہ انگلینڈ نے اپنے فائدہ کے لئے ہندوستان کو لیا نہ کہ ہندوستان کے فائدہ کی خاطر۔ اور وہ اسپر انگلینڈ کے فائدہ کی خاطر قابض ہے اور انہی کے فائدہ کو مدنظر رکھکر حکومت کی جاتی ہے نہ کہ ہندوستان کے فائدہ کے خیال سے۔ اور وہ ہر ایک معاملہ میں اس جج کی طرح فیصلہ کرتا ہے جس طرح کہ اُس کو اس کے ذاتی مقدمہ کے فیصلہ کرنے کا اختیار دیا جائے۔ ہندوستان کے افسر بالواسطہ یا براہ راست سوم گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہیں یا در سوم گورنمنٹ اہل انگلستان کے ووٹ دہندگان کی طرف سے قایم ہوئی ہے جو افسر عارضی مدت کے لئے جاکر واپس آتے ہیں اور قدرتی طور پر جن کو اپنے وطن سے زیادہ تعلق ہوتا ہے ان سے یہ توقع نہیں ہوسکتی کہ وہ ہر ایک معاملہ پر اسی نظر سے غور کرینگے جس پہلو سے کہ کوئی ہندوستانی غور کرتا - اور نہ یہ افسر رعایا کی ضروریات سے ایسے واقف ہوسکتے ہیں جیسا کہ وہ لوگ ہیں جو انہیں رہتے سہتے اور ان کی تمام آرزوں سے واقف ہیں کمپنی کا انتظام قابل اعتراض تھا اس لئے گورنمنٹ نے کمپنی سے حکومت لے لی۔ خوش قسمتی سے انگلستان میں

### تقریر کی آزادی

ہر شخص کو حاصل ہے اور سو سال کے اندر ایک بھی مسئلہ ایسا پیش نہیں ہوا جس پر بعض مدبروں نے آزادی سے اپنی رائے ظاہر نہ کی ہو یہ انگلستان کی قابل تعریف شان ہے کہ وہ آزادی تقریر کا سب سے پہلا حامی ہے اور یہ انگریزوں کے لئے موجب فخر ہے کہ وہ اپنی ہی گورنمنٹ پر کھلے دل سے اعتراض کرتے ہیں جبکہ ان کو خیال ہو کہ غلطی ہوئی ہے۔ اور آج یہی انتظام ہند کو انگریز مدبر ویسے ہی زور سے مطعون کر رہے ہیں جیسے کہ ہندوستانی اہل الرائے چنانچہ سر ہنری کوٹن ممبر پارلیمنٹ جو ۳۵ سال تک ہندوستان میں افسر رہے ہیں گورنمنٹ کی

### وعدہ خلافی

کی بابت لکھتے ہیں کہ نہ صرف ملکہ وکٹوریہ کے وعدے طاق نسیان پر رکھے گئے اور ہندوستانی ان منصبوں سے محروم ہے جن کے وہ لائق تھے بلکہ حکام اور رعایا کے مابین ضد اور بیگانگی زیادہ فروغ ہے۔ جب مجرم دیسی ہوں تو سزائیں سنگین دیجاتی ہیں اور جب یوروپین ہوں تو ہلکی اور ناکافی سزائیں عاید کی جاتی ہیں اور ان مقدمات میں جہاں انگریز ملزموں کی انگلش جیوری کے ذریعہ تحقیقات ہو تو نتیجہ عموماً ناانصافی ہوتا ہے جو عدالتی سکینڈل سے کم نہیں ہے۔ جب عدالتوں میں ہی انصاف نہ پایا جائے تو پھر انصاف اور کہاں ملیگا؟ غدر کے بعد ملکہ معظمہ نے شاہی اعلان میں وعدہ کیا کہ دیسیوں کو آزادی سے بلا عدم رعایت سرکاری ملازمتوں میں جگہ دیجائے اور جس کام کے وہ علمیت اور قابلیت کے لحاظ سے لائق ہوں اُس پر مامور کئے جائیں۔ لیکن لارڈ لٹن ایک سابق وائسرائے ہند نے ایک کانفیڈنشل مراسلہ میں شاہی اور پارلیمنٹری وعدوں کے

متعلق لکھتے ہیں کہ ہم سب جانتے ہیں کہ یہ وعدے اور امیدیں نہ کبھی پوری ہو سکتی ہیں نہ آیندہ ہونگی۔ دو باتوں میں سے ایک بات ہم اختیار کر سکتے تھے یا تو اہل ہند کو روکتے یا ان کو دھوکہ دیتے۔ پس ہم نے دوسرا طریقہ جو ذرا آسان امر ہے اختیار کیا ہے۔ سگے جلکا رڈ صاحب مرحوم تحریر فرماتے ہیں کہ چونکہ میں پوشیدہ طور پر لکھ رہا ہوں اس لئے مجھے یہ کہنے میں تامل نہیں ہے کہ ہندوستان اور انگلستان کی گورنمنٹیں اس الزام کا جواب اطمینان بخش نہیں دے سکتی ہیں کہ انہوں نے اُن وعدوں کے توڑنے میں جو انہوں نے کئے ہیں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی ہے۔

روس سے مقابلہ

مشر برین ہندوستان اور روس کا مقابلہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ گورنمنٹ ہند ایسی ہی مطلق العنان ہے جیسی کہ گورنمنٹ روس لیکن دونوں کے لحاظ سے اس سے بھی بدتر ہے۔ اول یہ کہ یہاں غیر قوم کے ہاتھ میں انتظام حکومت ہے اور روس میں کام روسی ہیں۔ دوسرے یہ کہ ٹیکس کی رقم کثیر یہاں ملک سے باہر چلی جاتی ہے جبکہ روس میں جو ٹیکس روسیوں سے وصول کئے جاتے ہیں وہ اسی ملک میں خرچ ہوتے ہیں۔ تیسری ترجیح روس کو یہ حاصل ہے کہ زار نے پارلیمنٹ وضع قوانین کے لئے قایم کر دی ہے لیکن انگلستان کو ابھی تک ہندوستان میں انتخابی یا کانسٹی ٹیوشنل گورنمنٹ کے طریقے رایج کرنے سے انکار ہے۔

اہل ہند سے ٹیکس وصول کیا جاتا ہے لیکن اس رقم کے صرف کرنے میں ان کی رائے کو دخل نہیں ہے۔ وہ گورنمنٹ کو تقریباً ۲۲ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر سالانہ ادا کرتے ہیں جس میں سے تقریباً ۱۰ کروڑ ڈالر فوج پر خرچ کئے جاتے ہیں جس میں دیسی افسری کا درجہ حاصل نہیں کر سکتے۔ محض رعایا کو قابو میں رکھنے کے لئے اس قدر کثیر فوج غیر ضروری ہے۔ اور اگر ہندوستانی انگلش حکومت سے مطمئن ہیں اور اگر فوج اس خیال سے رکھی جاتی ہے کہ مبادا روس حملہ کرے تو برٹش گورنمنٹ فوجی اخراجات کا ایک جزو خود کیوں نہیں برداشت کرتی۔ کیا یہ زیادہ دانائی کی بات نہ ہوگی کہ اہل ہند کو برٹش گورنمنٹ سے اس قدر گرویدہ کر لیا جائے کہ وہ خود روس کے مقابلہ کو تیار ہو جائیں۔

ملک کی آمدنی کا ایک تہائی حصہ ہوم چارجز کے نام سے ولایت کو جاتا ہے یعنے ہر سال ۱۰ کروڑ ڈالر۔ اور ۱ کروڑ ڈالر محکمہ سول کے یورپین افسروں کی تنخواہوں کی نذر ہوتا ہے۔ دنیا میں کونسی قوم بغیر ترقی کے اس قدر خرچ برداشت کر سکتی ہے۔

ٹیکس کا مقابلہ

آدمیوں کی آمدنی کی نسبت کے لحاظ سے ہندوستان میں انگلستان کی نسبت دوچند ٹیکس ہے اور ہندوستان میں فی کس اوسط آمدنی بمقابلہ انگلینڈ کے بارہواں حصہ ہے اور بمقابلہ سپین کے ½ اور بمقابلہ اٹلی کے ⅓ اور بمقابلہ روس کے ½ اور بمقابلہ ترکوں کے ½۔

چاندی کے ڈھالنے کے لئے ٹکسالوں کے بند کرنے سے اہل ہند کو جن کے پاس چاندی کے زیورات تھے ۵۰ کروڑ ڈالر کا نقصان پہنچا۔ اور یہ کارروائی بلا لحاظ مفاد اہل ہند صرف یورپین فواید کے خیال سے عمل میں آئی۔

روز افزوں شرح اموات

اس قدر دولت ملک سے نکل جاتی ہے اور اس قدر ٹیکس کا بوجھ ہے کہ قحط آئے دن سختی کے ساتھ پڑنے لگے ہیں۔ مسٹر گوکھلے ایک نہایت قابل ہندوستانی نے ماہ دسمبر بحیثیت پریسیڈنٹ کانگریس اپنی تقریر میں بیان کیا تھا کہ گذشتہ ۱۸۸۲ء میں شرح اموات ۲۴ فی ہزار تھی اور سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء میں ۳۰۔ اور آجکل ۳۴ فی ہزار ہے۔ ماہ گذشتہ میں میں نے بارہا سنا ہے کہ کثرت آبادی سے محفوظ رکھنے کا طاعون ایک قدرتی وسیلہ ہے۔ ذرا اس بات پر غور کیجئے۔ برٹش حکومت کی سب سے بڑی تعریف یہ کی جاتی ہے کہ وہ رعایا میں باہمی خونریزی کو روکتی ہے اور طاعون کی اس لئے مداح سرائی ہوتی ہے کہ وہ اُن لوگوں کو ہٹ کرتی ہے جن کو گورنمنٹ نے خانہ جنگی کی ہلاکت سے بچایا۔ ریل گاڑیاں بھی معہ اپنی تمام خوبیوں کے مورد الزام ہیں کہ وہ فراوانی کے زمانہ میں فالتو غلہ ملک سے لیجا کر ایام قحط کے لئے کوئی ذخیرہ نہیں چھوڑتی ہیں۔

سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۱۔

---

## دور کے ڈھول ہندوستان میں

ہم ایک عجیب تماشہ دیکھ رہے ہیں کہ ہندو مسلمانوں پر رشک کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان میں بڑا اتفاق اور مذہبی اور قومی حمیت ہے۔ وہ ہنود کے مقابلہ پر جزوی اختلاف کو چھوڑ کر متحد ہو جاتے ہیں۔ مذہب کے نام پر تو جان تک فدا کرنے کو تیار ہیں۔ ہم قوم کی حمایت کو خواہ وہ حق پر بھی نہ ہوں ہر وقت آمادہ ہیں مگر دوسری طرف مسلمان لیڈر اپنی قوم کو ہنود کی ترقی کرتا حالت کا رشک دلاتے ہیں کہ ہنود زیادہ دولتمند ہیں۔ اگرچہ کوئی پاس کا ثبوت پیش نہیں کیا جاتا۔ زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔ ابھی نہیں بڑا اتفاق ہے اور قوم کے لئے قربانیاں کرنے کا ارادہ ہے۔ مگر ہم جانتے ہیں کہ فی الحقیقت دونوں ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔ دونوں کی ایک ہی حالت ہے دونوں عاجز اور درماندہ ہیں۔ دونوں میں تعلیم کی کمی ہے دونوں میں ہمت اور ملکر کام کرنے کی طاقت ہے دونوں خود غرضی اور جہالت میں گرفتار ہیں دونوں قوموں میں ایسے لوگوں کا گھاٹا نہیں جو اپنے فایدہ کے لئے تمام قوم کو بیچ سکتے ہیں۔ [illegible] اصلیت کو ذہن میں رکھتے ہوئے اخبار ریکسیہ لیس کا ذیل کا بیان کس قدر دلچسپ معلوم ہوتا ہے۔

جو صاحب بنظر تعمق معاملات زمانہ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ ہندوستانی سوسائٹی میں ایک عجیب انقلاب کی علامات دیکھکر ششدر رہ جاتے ہیں کہ ہندوستان میں نئی طاقتیں کام کر رہی ہیں باشندگان ملک تعلیم کی شاہراہ پر بڑے استقلال سے بڑھ رہے ہیں اور دنیا کو دکھا رہے ہیں کہ ان میں وہ دماغی طاقتیں ہیں جو کسی متمدن قوم سے کسی حالت میں گھٹ کر نہیں ہیں بعض فرزندان ملک کی قانونی قابلیتوں اور منطقی استعداد نے گویا برطانیہ عظمیٰ جرمنی اور امریکہ جیسے مہذب اور ترقی یافتہ ممالک میں تسلیم کرا دیا ہے۔ مغربی تعلیم نے ان کو اپنی اپوزیشن اولوالعزم اصحاب میں قایم کرنے کے قابل بنا دیا ہے۔ اسی تعلیم نے ان کو وہ اسباب بتائے ہیں جو دوسری اقوام کی بڑائی اور عظمت کا باعث ہوئے ہیں اور اسی تعلیم نے ان کو ان قوموں کے نقش قدم پر چلنا سکھایا ہے گو آج دنیا میں امارت کا درجہ حاصل ہے آہستہ مگر بالاستقلال ترقی ان کی زندگی کے ہر شعبہ میں نمایاں ہے۔ دماغی انقلاب نہایت تیزی سے عمل میں ہی ہے۔

سودیشی نے لوگوں کے دلوں میں ایک نئی روح پھونک دی ہے ہندوستانیوں کے قلوب اپنی ملکی دستکاری کو ترقی دینے کے شوق میں ڈوبے ہوئے ہیں وہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے انتھک کوشش کر رہے ہیں اور کئی ایک نے اس تحریک کو سرسبز اور مقبول عام بنانے کے لئے اپنے وقت اور روپیہ کو قربان کرنے میں بھی تامل نہیں کیا۔ پولیٹیکل تعلیم کو بھی انہوں نے نظر انداز نہیں کیا۔ اور ہر ایک کس کا سٹوڈنٹ موجودہ مسئلوں پر نہایت آزادی اور بیباکی سے اپنی رائے ظاہر کرتا ہے یہ امر بحث سے خارج ہے کہ اس کی رائے ہمیشہ صحیح۔ بے لاگ نہیں ہوتی۔ یا ایک مودب پیرایہ میں ظاہر نہیں کیجاتی۔

یہ امر واقع ہے کہ ایک قسم کی پولیٹکل گھاگھمی ان میں پائی جاتی ہے ساکن اور غیر متحرک پانیوں کی سطح پر اب تموجی حرکتیں شروع ہیں۔ لوگ اپنی دستکاریوں کے تحفظ کا مطالبہ کرتے ہیں وہ ملک کی حکومت میں معقول حصہ کے خواہشمند ہیں۔ وہ اُن حقوق کی وسعت چاہتے ہیں جو اُن کو اس وقت حاصل ہیں۔ وہ ایسے قوانین کی تنسیخ چاہتے ہیں جو اُن کے مفاد کے مخالف ہیں۔ مختصر وہ اپنے ملک اور گورنمنٹ سروس میں اہم ذمہ داری کا حصہ طلب کرتے ہیں بلاشبہ ابھی تک اُن کے مطالبات پر بہت کچھ توجہ کی گئی ہے۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ بعض اُن میں سے قبل از وقت ہیں۔ پھر بھی ہر ایک مدبر سیاست اس سے اور کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتا کہ ان میں بہت سے مطالبہ واجب ہیں۔ جلدی یا دیر میں ضرور پورے ہو کر رہینگے۔ دوسری بات یہ کہ جلدی ہی مستقبل میں کوئی بھاری انقلاب نہ ہو لیکن یہ تو اٹل نتیجہ ہے کہ ملک کی حکومت میں بالتدریج اصلاح کی صورت پیدا ہو گی۔

**پولٹیکل فٹ بال میچ** - سر بی۔ فلر اور طلبا ئے مشرقی بنگال گویا ایک فٹ بال میچ کھیلے تھے۔ اول سر بی فلر نے لڑکوں کو ایک زبردست لات لگائی۔ لیکن طلبا کی ٹیم نے کلکتہ یونیورسٹی کی معرفت سر بی۔ فلر کو دھکیل کر ایک گول جیتا اور فتح حاصل کی۔

**دس مہینے** - دس ماہ کے اندر کچھ نہ کچھ پیدا ہو جاتا ہے۔ لارڈ کرزن نے اپنے دوسرے عہد حکومت سے دس ماہ کے بعد استعفا دیدیا۔ اور ان کے شاگرد رشید سر بی فلر نے بھی دس ماہ سے زیادہ لفٹننٹ گورنری نہ کی لیکن ان دونوں افسروں نے دس ماہ کے اندر کیا پیدا کیا؟ کیا اس کا جواب یہ ہے۔ کہ سودیشی موومینٹ۔

**پادریوں کے لڑکے** - لارڈ کرزن ایک تقدس مآب پادری کے فرزند ہیں اور سر بی فلر بھی ایک رحمدل مشنری کے لڑکے ہیں۔ جن کے والد دنیا کو آسمان کی بادشاہت میں شامل ہونے کی بشارت دیتے ہیں لیکن پادریوں کے دونوں لڑکوں نے بنگال کے ٹکڑے کر کے خدا کی بھیڑوں کو منتشر کرنا چاہا۔

**ڈھاکہ کے جلسہ میں جو سر بی فلر کی مفارقت کے تاسف میں کیا گیا**

بنگالی اخبارات لکھتے ہیں کہ انگلشمین نے اس کی مبالغہ آمیز رپورٹ چھپائی ہے۔ صرف دو ہزار آدمی تھے جن میں زیادہ معمار وغیرہ شامل تھے جن کو نواب صاحب نے بلا بھیجا تھا۔ مگر وہ جلسہ کی کارروائی کا ایک لفظ نہ سمجھے کیونکہ تمام تقریریں انگریزی میں ہوئیں۔ بنگالی اخبارات بڑے زور سے لکھ رہے ہیں اب بنگال یا مشرقی بنگال کے تمام تعلیم یافتہ اور سربرآوردہ اہل اسلام سودیشی موومینٹ کے ہمدرد ہیں اور سر بی فلر کے شائستہ خانی عہد حکومت کو بجز چند اہل غرض کے کسی نے پسند نہیں کیا۔

**پارلیمنٹوں کی پارلیمنٹ** - یہ پہلا موقع ہے کہ انٹرنیشنل کانفرنس یعنے دنیا کی تمام پارلیمنٹوں کے قایمقاموں کی کانفرنس میں ہندوستان کو بھی شامل کیا گیا۔ اگرچہ ہندوستان میں پارلیمنٹ نہیں ہے مگر کانفرنس کی کمیٹی نے ایک خاص ریزولیوشن پاس کر کے آنریبل مسٹر گوکھلے کو مشرابک کانفرنس کیا۔ اور ان کو ہندوستان کا غیر سرکاری ڈیلیگیٹ تسلیم کیا یہ ایک غیر معمولی اعزاز ہے کہ آنریبل مسٹر گوکھلے کو تمام مہذب اقوام عالم کے وکلا نے ہندوستان کی تعلیم یافتہ سوسائٹی کا جائز قایمقام قرار دیا۔ اور اس میں کچھ شک بھی نہیں ہے کہ مادر ہند کا لائق ترین بیٹا یہ حیثیت رکھتا ہے۔ مسٹر مورلے اور برٹش گورنمنٹ بھی ان کو اسی نظر سے دیکھتی ہے۔

**میڈیکل طالب علم** - لاہور میں ایک میڈیکل سٹوڈنٹ مسمی ایشر داس اس الزام میں ایک سال قید اور ۳۰۰ روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا تھا کہ اس کا ایک افغانی پٹھان کی بیوی سے ناجائز تعلق تھا جو اس کے گھر سے برآمد ہوئی۔ اپیل کرنے پر عدالت سشن سے وہ عزت کے ساتھ بری ہوا۔ دہلی کے نامور بیرسٹر مسٹر کلارنس پٹیرک اور مسٹر پسٹنجی اس کے پیرو کار تھے۔

**قایمقامی کا الاؤنس** - حکام سول سروس کو جو بیشمار رعائتیں حاصل ہیں ان میں ایک رعائت کا اور اضافہ کیا گیا ہے اب تک یہ قاعدہ تھا کہ اگر کوئی افسر رعایتی رخصت پر جائے تو اس کے قایمقام کو بشرطیکہ وہ دوسرے مقام سے تبدیل ہو کر نہ آیا ہو ایک ماہ تک ترقی کا الاؤنس نہیں ملتا تھا۔ اور اگر وہ تبدیل ہو کر آیا ہو تو تین چوتھائی تنخواہ اس عہدہ کی حاصل کر سکتا تھا لیکن اب جس روز سے کوئی افسر کسی اعلیٰ اسامی پر قایمقامی کریگا اُسی دن سے ترقی تنخواہ کے الاؤنس کا بھی مستحق سمجھا جاویگا۔ جیسی آسانیاں او طرح طرح کے الاؤنس اور رخصت اور فرلو کی مراعات افسران انڈین سول سروس کو حاصل ہیں دنیا میں کسی دوسرے محکمہ کو میسر نہیں ہیں اور ہر ایک وائسرائے سول سروس برادری میں ہردلعزیزی حاصل کرنیکے لئے ان کے حقوق میں کچھ نہ کچھ اضافہ ضرور کرتا ہے۔

**سودیشی دعا** - ۷ اگست کو کلکتہ میں سودیشی تحریک کی پہلی سالگرہ منائی گئی جلوس نکالے گئے اور بڑا بھاری جلسہ ہوا میر مجلس مسٹر نریندر ناتھ سین اڈیٹر انڈین مرر نے جلسہ مذکور میں حسب ذیل دُعا خدا سے مانگی۔

اے مہربان بادشاہ اور تمام خلقت کے مالک تیرے فضل سے ہم سب آج یہاں جمع ہوئے ہیں۔ ملک اور اہل ملک کی بہبودی کے لئے جو کوششیں ہم کرتے ہیں ان کو برکت عطا کر۔ ہم عاجزی اور شکر گذاری کے ساتھ تیرے عظیم الشان کاموں کو اپنے درمیان دیکھتے ہیں۔ ہم تیری مرضی کے بجالانے اور وطن کی بہبودی کی کوشش کے لئے نہایت نکمے آلات ہیں۔ اگر ہمارے اس کام میں تیری مبارک مرضی کے خلاف ہم سے کچھ نامناسب حرکات ہوئی ہوں تو اس کو معاف کر۔ اور ہمارے قول فعل اور خیال میں اگر بیباکی قلت ہو تو اس کو معاف کر ہم تیرا شکریہ ادا کرتے ہیں اس قومی محبت اور حب الوطنی کے جذبہ کے لئے جو ہمارے دلوں میں ظاہر ہوا ہے۔ اور ہمارے درمیان دیسی حرفت اور صنعت اور سلف ہیلپ کی روح جو پیدا ہوئی ہے اس کے واسطے تیرے ممنون ہیں۔ اور ہمارے محبوب وطن کے سرچشمے کے بھائیوں میں جو ایثار نفس کا مادہ پیدا ہوا ہے یہ سب تیرے ہی کرم سے ہے اے آسمانی باپ ہم افسوس کرتے ہیں کہ بدقسمتی سے ہمارے ملک کے بعض فرقوں میں مغائرت موجود ہے اور قدرے اجنبیت کے تعلقات ہمارے حکام اور ہمارے درمیان ہیں ہمارے دلوں کو اور بھی ملول کرتے ہیں ہماری درخواست ہے کہ تمام متعلقین کے دلوں کو ایسا کر دے کہ وہ قول میں اور فعل میں۔ خواہش میں اور عمل میں ایسا برتاؤ کریں کہ سچا اتفاق اور امن مضبوطی سے قایم ہو جائے۔ اور مقلب القلوب ہمارے صاحب اختیار حکام کو اس ذمہ داری سے آگاہ کر دے جو وہ تیرے ساتھ رکھتے ہیں ان کے دلوں کو اس ملک کے آدمیوں کی سچی محبت سے بھر دے تاکہ وہ انکی

جائز خواہشوں سے سچی ہمدردی کرنے لگیں۔ ان کے دل میں ایسا ڈال کہ وہ تقسیم بنگال کو منسوخ کریں اور تو ہم لوگوں کے درمیان امن اور قناعت اور شادمانی پیدا کر۔ اور ہمارے لیڈروں کو حصول حقوق اور مراعات اور رفع تکالیف کی کوششوں میں خودداری اور استقلال عطا کر۔ اور ایسا کر کہ ہمارے نوجوان اعلیٰ ترین اخلاقی اصولوں پر تعلیم پائیں اور وہ تمام برائیوں اور بے اعتدالیوں سے محفوظ رہیں اور ہم سب ملکر صدق دل سے تیرے اور اپنے ہموطنوں کے فرائض جو ہم پر واجب ہیں بجا لائیں۔ اے رحیم خداوند اپنے مقصد عظیم کے لئے اس سر زمین میں ہماری موجودہ نسل سے کام لے۔ اس سرزمین پر تیرے نام کی اب اور ہمیشہ عزت اور تقدیس ہو۔ آمین۔

**انسداد کوکین فروشی** - ۱۰ اگست کے اجلاس سپریم لیجسلیٹو کونسل میں آنریبل مسٹر بیکر نے ترمیم قانون مسکرات کا مسودہ پیش کیا۔ مسٹر بیکر نے بیان کیا کہ اس مسودہ کا منشا یہ ہے کہ لوکل گورنمنٹوں کو تجارت کوکین کی نگرانی کا اختیار دیا جائے۔ گزشتہ چند سال میں ہندوستان کے مختلف حصوں میں کوکین کی فروخت اس قدر بڑھ گئی ہے جو جائز طبی ضروریات کی حد سے بہت زیادہ ہے۔ جبکہ بمبئی میں انگریزی دوافروشوں کی سب سے بڑی فرم نے سال بھر میں صرف ۲ اونس کوکین بیچی پنجاب کے دوافروشوں اور دیگر سوداگروں نے ایک ایک چالان کئی کئی سو اونس کا منگایا۔ گورنمنٹ پنجاب نے رپورٹ کی ہے کہ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں کوکین کے استعمال کی عادت بڑھ رہی ہے جو سخت خطرناک ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ کوکین کا استعمال شوقیہ طور پر نہایت مضر صحت ہے بلکہ نازک آدمیوں کے لئے جان کا خطرہ بھی ہے اس لئے ہمارا منشا یہ ہے کہ کوکین کو مسکرات میں شمار کیا جائے تاکہ جو اس کے بیچنے والے ہیں ان پر پوری نگرانی رکھی جا سکے۔ اس لئے ایکٹ مسکرات کی دفعہ ۳ میں یہ ترمیم کی گئی ہے کہ گانجہ۔ بھنگ وغیرہ کے علاوہ دیگر اشیا جن کو لوکل گورنمنٹ منشیات میں سے قرار دے وہ بھی مسکرات کے ذیل میں محسوب ہونگی۔

**سچی فیاضی** - دیوان بہادر [illegible] جو کسی وقت [illegible] کے وزیر اعظم تھے۔ چند ہفتے ہوئے انتقال کر گئے ہیں وہ مرنے سے پہلے ۵۰ ہزار روپیہ وصیت کر گئے ہیں جس سے غریب مگر ہونہار طلبا

کو جاپان اور دیگر ممالک میں حرفتی و صنعتی تعلیم کے لئے وظائف دئے جائینگے۔

**سردار گوردیال سنگھ مان کی معافی** - چند سال کا عرصہ ہوا کہ پنجاب کمیشن کے ایک اعلیٰ افسر سردار گوردیال سنگھ مان جو سشن جج کے عہدہ پر ممتاز تھے رشوت ستانی کے الزامات ان پر لگائے گئے تھے اور ایک کمیشن تحقیقات کے لئے مقرر ہوئی تھی لیکن وہ فرار ہو گئے اس وقت سے روپوش تھے۔ اب حضور وائسرائے نے ان کا قصور معاف کر دیا ہے۔ سنا ہے کہ سردار صاحب نیپال میں مقیم ہیں اور ان کے دوست یہ مژدہ سنانے اور ان کو وطن مالوفہ میں واپس لانے کے لئے گئے ہیں۔ قیاس کرنا آسان ہے کہ یہ معمولی شخص کی درخواست پر نہیں بلکہ ایک نہایت باثر قابل عزت والی ریاست کے رسوخ نے سردار صاحب کو آزادی واپس دلانے میں سہارا دیا ہے اور لارڈ منٹو کے عہد کی یہ سب سے پہلی شاہانہ خطابخشی ہے۔

**ضعیف الاعتقادی** - پایونیر نے ایک دفعہ جہلائے ہند کا مضحکہ اڑایا تھا کہ بعض دیہات میں لوگ ایسا یقین رکھتے ہیں کہ جب کوئی پل بنایا جاتا ہے تو بہت سے معصوم بچوں کی قربانی دیجاتی ہے اور سرکاری ایجنٹ بچوں کو جہاں کہیں تنہا پاتے ہیں پکڑ کر لیجاتے ہیں۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ یہ ہندوستان پر ہی موقوف نہیں ہے جہاں کہیں جہالت ہے ضعیف الاعتقادی سایہ کی طرح اس کے ساتھ ہے۔ آجکل جنوبی اٹلی کے خوشحال علاقہ اپولیا میں مذہبی دیوانگی زور و شور پر ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عام لوگ مخبوط الحواس ہو گئے ہیں۔ ایک آندھی کے بعد لوگوں کو یہ یقین ہو گیا کہ اب قیامت آنے والی ہے اور سب اس کے انتظار میں کاروبار سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ مقام ٹرنگیانو میں یہ افواہ مشہور ہوئی کہ ملکہ اٹلی چونکہ عارضہ انیمیا (خون کی پیدائش بند ہو جانا) میں مبتلا ہیں اس لئے بادشاہ نے حکم دیا ہے کہ بچوں کا خون جمع کیا جائے۔ اس خبر کا مشہور ہونا تھا کہ لوگ مسلح ہو کر مدرسوں میں پہنچے اور مطالبہ کیا کہ ہمارے لڑکوں کو ابھی ہمارے حوالے کر دو۔ آخر حکام مدارس کو جاہل کسانوں کے مطالبہ پر مدرسے بند کرنے پڑے اور تحقیقات شروع ہوئی ہے کہ یہ لغو افواہ کس طرح شروع ہوئی۔

**ایران میں پارلیمنٹ** - ایرانی لوگ مقیم لندن یہ سنکر بہت خوش ہوئے کہ شاہ عالیجاہ نے ایران میں پارلیمنٹ قائم کرنا منظور کیا ہے۔ ایرانی سفیر لندن نے ایرانی لوگوں کی دعوت کی اور اس جلسہ میں وزیر اعظم ایران کا ایک پیام تار برقی پڑھکر سنایا کہ ایک مجلس وضع قوانین کے لئے انتخابی اصولوں پر قائم کی گئی ہے۔ ایرانی سفیر نے ہز مجسٹی شہنشاہ ایران کی بلند خیالی کی تعریف کی کہ رعایا کی بہبودی کی ہر وقت فکر ہے۔ لندن کی ایرانی آبادی نے ایک تار خبر وزیر اعظم کو بھیجی جس میں شہنشاہ ایران کی علم پروری اور فیاضی کا شکریہ ادا کیا گیا اور ہز مجسٹی کی درازی عمر و دولت کی خواہش ظاہر کی۔

**علالت سلطان المعظم** - ولایت سے افسوسناک خبر آئی کہ دشمنان سلطان المعظم کی طبیعت ناساز ہے۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ آپریشن کی ضرورت واقع ہوگی جرمنی کا مشہور سرجن برگمین قسطنطنیہ میں بلایا گیا ہے۔ کہتے ہیں آپ کی تکلیف سخت ہے مگر خطرناک نہیں۔

۱۲ ماہ حال کی تار خبر ہے کہ ہز مجسٹی کی حالت بہتر ہے کچھ دربار کے کاروبار بھی سرانجام دئے مگر ترکی اخبارات کو ممانعت کی گئی ہے کہ علالت شاہی کا ذکر نہ کریں۔ اس کے بعد کی خبر ہے کہ شاہی طبیبوں کے سادہ ادویات کے استعمال سے پیشاب کی جلن وغیرہ میں بہت کمی واقع ہو گئی ہے۔

**مسٹر بونرجی کا جنازہ** - مسٹر ڈبلیو سی - بونرجی مرحوم کی نعش کو جلانے کی رسم لندن میں بہت سے ہندوستانی اور انگریز دوستوں کے سامنے ادا ہوئی۔ مسٹر دادا بھائی نوروجی نے اس موقع پر بڑی پر اثر تقریر کی۔ مسٹر ٹامس جونز مرحوم کے قدیم دلی دوست نے مرحوم کے اخلاق پسندیدہ کا ذکر کیا مسٹر رومیش چندر دت نے ہندوستان کے نوجوانوں کو خطاب کیا کہ مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ اُنہوں نے کہا کہ اگر وہ لوگ جن سے میں مخاطب ہوں اگر ایسا بوجھ ایسی بہادری اور دانائی شگفتگی سے اُٹھائیں جیسا کہ مرحوم نے اٹھایا تو ہندوستان کے مستقبل کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے +

# عالم کا فوٹو

حضور وائسرائے نے شملہ والینٹیر رائفلز کا آنریری کرنل ہونا منظور کیا۔ ہز ایکسیلنسی کلکتہ والینٹیر رائفلز کے بھی آنریری کرنل ہیں۔

آنریبل مسٹر والس ایڈووکیٹ جنرل مدراس ہائی کورٹ مدراس کے جج مقرر ہوئے اور بہاشیام آئینگر بمقام ایڈووکیٹ جنرل مقرر ہوئے۔

ڈھاکہ میں گورنمنٹ نے مسلمانوں میں جوش پھیلنے کے اندیشہ سے سراج الدولہ کا ڈراما موقوف کیا۔

لارڈ منٹو نے مشرقی بنگال کے جدید لفٹنٹ گورنر آنریبل مسٹر ہیر کو ہدایت کردی ہے کہ آئندہ کیا پالیسی برتنی چاہئے۔

لارڈ ویلاک سابق گورنر مدراس اپنے بھائی سر آرتھر لولی صاحب گورنر مدراس کی ملاقات کے لئے ہندوستان میں آنے والے ہیں۔

مرہٹی اخبار کھالا کا ایڈیٹر ۶ ماہ کی قید بھگتنے کے بعد جیل سے رہا ہوا۔ پبلک نے اس کا خیر مقدم بڑے تپاک سے کیا۔ پھولوں کے ہار ڈالے اور دھوم دھام کا جلسہ ہوا۔

مسٹر سریندرو ناتھ بینرجی سودیشی کی اشاعت کے لئے حال میں پھر بریسال گئے تھے۔ ان کا خیر مقدم بڑے تزک و احتشام سے ہوا مگر مجسٹریٹ نے مشعلوں کا جلوس نکالنے کی اجازت نہیں دی۔ اس گاڑی کے گھوڑے جس میں بابو صاحب سوار تھے بھڑک کر نالی میں گر گئے مگر خیریت رہی۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے اسٹیشن ماسٹروں نے منیجر صاحب سے درخواست کی ہے کہ ان کی شکایتوں پر غور کیا جائے۔

کالکا شملہ ریلوے لائن پر مرمت ہو رہی ہے۔

انور علی کوتوال الہ آباد کے مکان پر بعض بدمعاشوں نے حملہ کیا۔ عابد علی کانسٹبل کے ۴ زخم لگے۔ کوتوال صاحب نے بھاگ کر جان بچائی۔ مدراس کے ضلع مالابار کے دو حصے کئے گئے ایک شمالی مالابار ایک جنوبی مالا بار۔

راہوں ضلع جالندھر میں ایک یتیم خانہ کھولا گیا ہے سناتن دھرم سبھا کی کوشش سے۔

بریسال میں مسٹر سریندرو ناتھ بینرجی کے خلاف پیروی کرنے کی فیس کابل مسٹر گپتا سرکاری وکیل نے ۳۰۰ روپیہ کا پیش کیا تھا مگر گورنمنٹ نے ۲۵۰ روپیہ عطا کیا۔

کلکتہ میں سودیشی سالگرہ کے جلسہ میں ۴۰ ہزار کا مجمع تھا۔

کابل میں برقی قوت کے کام کا سلسلہ شروع ہو گیا اور ایک تیل نکالنے کا کارخانہ بھی قائم ہوا ہے۔

لارڈ منٹو نے ۶ سلنڈر والی موٹر گاڑی جدید ترین نمونہ کی دربار راولپنڈی کی خاطر ولایت سے طلب کی تھی۔

بمبئی میں ۹ اگست کو حضور ملک معظم کی تاجپوشی کی سالگرہ منائی گئی۔ بندرگاہ کی تمام کشتیاں جھنڈوں سے آراستہ تھیں۔

ڈاکٹر بھنڈارکر اور سید زین الادریس بمبئی لیجسلیٹو کونسل کے ممبر مقرر ہوئے۔

ایسٹ انڈین ریلوے کے سٹرائک کنندگان سے حکام ریلوے نے ذرا نرمی کا برتاؤ نہ کیا۔ پبلک میں ان بدقسمت لوگوں سے ہمدردی بڑھتی جاتی ہے اور ہر طرف سے بلا طلب چندہ کلکتہ میں پہنچ رہا ہے۔

مصنوعی مہاراجہ اودے پور کا چالان بمبئی کی پولیس کورٹ میں ۱۴ اگست کو پیش ہوا بہت لوگ ملزم کو دیکھنے آئے۔ تعجب ہے کہ اہلکاران ٹرود وہ نے کس طرح دھوکہ کھایا۔ وہ کوئی وجہ شبہ کی نہیں ہے۔

کلکتہ نیشنل یونیورسٹی کا ابتدائی جلسہ ۱۴ اگست کو بصدارت ڈاکٹر راش بہاری گھوش ٹون ہال میں منعقد ہوا۔ طلباء کو تمغے اور انعام تقسیم کئے گئے۔

مسٹر عمردین ایم۔اے انسپکٹر مدارس سرحدی صوبہ و بلوچستان سپیشل ڈیوٹی پر شملہ آئے ہیں تاکہ مسٹر بل کی زیر ہدایت بلوچستان کے لئے ضابطہ تعلیم تیار کریں۔

ہز رائل ہائنس پرنسس آف ویلز صاحبہ نے رانی صاحبہ کپورتھلہ سے قصر مالبرو میں ۲۰ جولائی کو ملاقات کی۔

صوبجات متحدہ کی طرف سے وائسریگل کونسل کے لئے ممبر منتخب ہو سکا۔ آنریبل رائے سری رام بہادر اور آنریبل رائے نہالچند بہادر دونوں کے لئے چار ووٹ تھے گورنمنٹ نے دوبارہ انتخاب کا حکم دیا ہے۔

آگرہ میں امیر صاحب کی تشریف آوری پر ۳۰ ہزار فوج جمع ہو گی۔

شورکوٹ روڈ سٹیشن سے چاوی سٹیشن تک ۱۳۱ میل لمبی ریلوے لائن بنانے کی منظوری آگئی ہے۔

کپتان ہیوٹ صاحب وائسرائے کے آنریری ایڈیکانگ مقرر ہوئے۔

مسٹر ٹاٹا کے یادگاری فنڈ کی میزان ۳۴۳۲۶۴ روپیہ ہے یہ تمام رقم مت بنانے میں صرف کی جائیگی۔

ایک پارسی گر بجوایٹ کمبرجان لمسیووال ایک چک کا جعل بنانے کے جرم میں پانچ سال قید کا سزایاب ہوا۔ گورنمنٹ بمبئی نے ازراہ ترحم صرف ایک سال قید کافی سمجھی۔

مہارانی کوچ بہار اور مہاراجہ کپورتھلہ اور ہز ہائنس کنور صاحب پٹیالہ اور مہاراجہ بردوان نے ہز رائل ہائنس پرنس اور پرنسس آف ویلز سے ۱۴ جولائی کو ملاقات کی۔

پلیگ کی رفتار پھر ترقی کی طرف ہے ہفتہ مختتمہ ۴ اگست میں ۷۳۰ موتیں واقع ہوئیں اضلاع بمبئی میں ۳۵۱۔ مدراس میں ۸۔ بنگال میں ۳۰۔ صوبجات متحدہ میں ۳۶۔ برہما میں ۲۲۵۔ ممالک متوسط میں ۱۰۔ ریاست میسور میں ۶۵۔ وسط ہند میں ۸۔ راجپوتانہ ایک۔

افسوس ہے کہ جام صاحب والی جام نگر فوت ہو گئے۔ یہی ریاست ہے جس کے دعویدار پرنس رنجیت سنگھ جی ہیں پرنس موصوف آجکل کاٹھیاواڑ میں موجود ہیں۔

نیا عہدنامہ جو تبت کے متعلق انگلستان اور چین کے مابین ہوا ہے شائع کیا گیا ہے۔ سرکار انگریزی نے وعدہ کیا ہے کہ تبت کو الحاق نہ کیا جائیگا نہ اس کے اندرونی انتظام میں دخل دیا جائیگا اور چین نے اقرار کیا ہے کہ کسی غیر طاقت کو تبت میں دخل نہ دینے دیگا۔

سر ہنری کیمبل بینرمین وزیر اعظم انگلینڈ بغرض تفریح مرین آباد کو گئے ہیں۔

ملک معظم سرین آباد تشریف لے گئے ہیں بوقت مراجعت شہنشاہ جرمن سے راستہ میں ملاقات کرینگے اخبارات انگلینڈ لکھتے ہیں کہ یہ ملاقات کسی پولیٹکل مطلب سے نہیں ہوگی۔

شاہ اور ملکہ سپین ابرڈین شائر میں مصروف شکار ہیں۔

جاپانیوں نے ایک اپنا جنگی جہاز جو ۱۲ ستمبر کو ڈوب گیا تھا آب سے نکال لیا۔

کینیڈا کے علاقہ البرٹا میں ایک لاکھ ایکڑ اراضی جاپانیوں کو نوآبادی بسانے کے لئے دیگئی ہے۔

امریکہ میں ۵ اگست سے سکہ ڈھالنے کے لئے ایک لاکھ اونس چاندی ہر ہفتہ خریدنی شروع ہوئی ہے مگر سودا پہلے سے کر لیا گیا ہے +

ماہ جولائی میں انگلستان کی تجارت برآمد ۳۸ لاکھ ۷ ہزار ۸۴ پونڈ کی تھی اور تجارت درآمد ۳ کروڑ ۴ لاکھ ۴۲ ہزار ۹۶۲ پونڈ۔

# ملٹری دنیا

**روس کی حالت زار** - سینٹ پیٹرزبرگ اور ماسکو میں آلات حرب اور بم کے گودام۔ باغیانہ اشتہاروں کا بڑا ذخیرہ گرفتار کیا گیا ہے اور بہت زور شور سے انقلاب پسندوں کی گرفتاریاں عمل میں آ رہی ہیں۔ پرنس وسلسچکو وزیر زراعت مقرر ہوا ہے اور مسٹر فلوسوفوف وزیر تجارت اور مسٹر ازولسکی وزیر خارجہ کا بھائی چرچ کا پروکیوریٹر بنایا گیا ہے۔ یہ سب تنگ خیال جابر افسر ہیں۔

ایک عالی خاندان معزز جوان لیڈی نے اوڈیسہ ایک ہوٹل میں ایک بم کا گولہ بازار میں پھینکنے کے بعد خودکشی کر لی وہ جنرل کمانڈنگ وارسا کی لڑکی تھی اور جنرل کولبرگ کی لڑکیوں کے ساتھ اس نے تعلیم پائی تھی۔ وہ ایک چٹھی چھوڑ گئی ہے جس میں لکھا ہے کہ میں اس پارٹی میں شامل ہوں جس کا مقصد امراء اور با اختیار حکام کے درمیان ہول پیدا کرنا ہے اور سوسایٹی نے اس کو کولبر خاندان کے لوگوں کو قتل کرنے کیلئے مقرر کیا تھا۔

ممبران ڈومہ پر مقدمہ

گورنمنٹ روس نے قرار دیا ہے کہ ممبران ڈوما نے دیبورگ میں کانفرنس کر کے جو اعلان پبلک کے نام شایع کیا اور اس پر ڈوما کے ۲۰۰ ممبروں کے دستخط تھے گورنمنٹ ان سب پر مقدمہ چلائیگی۔ کرانسٹڈ میں ۲ ہزار آدمیوں پر گورنمنٹ کے خلاف سازش میں شریک ہونے کا مقدمہ چلیگا۔

ہیلسنگفورس میں سوابرگ کے باغیوں پر ۱۲ اماسچال کو کورٹ مارشل شروع ہوئی۔ دو لفٹنٹ اور پانچ سپاہی ایک گولیوں سے اڑائے گئے ہیں۔

ڈاکہ زنی

گورنمنٹ کے شراب کے ذخیروں اور سرکاری ڈاک پر روس کے ہر ایک حصے میں روزانہ ڈاکے پڑتے ہیں۔ وارسا اور لوڈز کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ ان دونو مقاموں پر سخت بدامنی ہے

سرکاری سختی

وارسا میں جدید پولیس ٹریبنس اتوار کے روز واپس آئیں [illegible]

تفریح کو جانے والے لوگوں سے بھری ہوئی تھیں۔ فوج نے ان کی تلاشی لی اور پچاس آدمیوں کو گرفتار کیا۔

اوڈیسہ کے گورنر جنرل نے حکم جاری کیا ہے کہ مالکان کارخانجات جو انقلاب پسند لوگوں کو دوران سٹرائک میں روپیہ سے مدد دینگے وہ سخت سزا کے مستوجب ہونگے۔ سیزرو لوگ جن سے باغی لوگ جان کا خوف دلا کر روپیہ وصول کرتے ہیں اگر بعد میں پولیس کو نہ بتلائینگے تو ان کو بھی سزا دیجائیگی۔ اس حکم سے بڑی بے اطمینانی ہے کیونکہ اس کا عملدرآمد محال ہے۔

اعتدال پسند لبرل

اعتدال پسند لبرلز نے ایک اعلان جاری کیا کہ ایک امن پسند پارٹی جس میں ڈوما کے اعتدال پسند ممبر بھی شامل ہیں بنائی گئی ہے اس جماعت کا مقصد یہ ہے کہ شاہی حکومت معہ پارلیمنٹ مثل انگلستان کے قائم کی جائے جس میں تمام مذاہب اور فرقوں کے حقوق یکساں تسلیم کئے جائیں۔ اور ان اصلاحوں کی تکمیل کی جائے جن کا زار نے ۳۰ اکتوبر کو اعلان کیا ہے۔

**فوجی سٹور کا تغلب** - جنگ جنوبی افریقہ میں سلسلہ رسد میں جو غبن ہوا تھا اس کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن تعینات ہوئی تھی۔ کمیشن نے رپورٹ کی ہے کہ انتظام ناقص تھا پریٹوریہ کے سپلائی افسروں نے بلاشبہ بعض بعض ٹھیکہ داروں کے ساتھ اور نن کمیشنڈ آفیسروں نے ملکر بڑی بڑی رقمیں اڑائیں لیکن کمیشنڈ آفیسروں میں سے بجز ایک کے کسی نے بددیانتی نہیں کی رپورٹ میں لکھا ہے کہ بوئروں سے صلح ہونے کے بعد ۷½ لاکھ پونڈ سے لیکر ۱۲½ لاکھ پونڈ کا غبن ہوا۔ اور افسوس کیا ہے کہ مختلف محکموں اور وار افس کے مابین ٹھیکوں کے متعلق خط و کتابت بہت کم ہوتی تھی اور لارڈ کچنر کے مجوزہ انتظامات کی پیروی نہ کی گئی۔

**بلگیرین اور یونانی** بلگیریا کے مقام انچیالس میں اہل بلگیریا اور یونانیوں کے مابین اکثر جنگ ہوتی ہے قصبہ کا بڑا حصہ پھونک دیا گیا۔ اور یونانی لاٹ پادری جلکر خاکستر ہو گیا قسطنطنیہ کے یونانی خیال کرتے ہیں کہ یونان کی خلاف یہ جوش صرف قومی تعصب سے نہیں ہے بلکہ بلگیریا اور رومانیا کے باہمی اتفاق سے پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ رومانیا کی طرح بلگیریا نے بھی یونانی اشیائے تجارت پر سخت محصول لگا دیا ہے۔

**سمالی لینڈ کا ملا** - عدن سے دہلی میل کو خبر ملی ہے کہ سمالی لینڈ کے ملا نے پھر سر اٹھایا ہے۔ اس نے علاقہ اگاڈین کے قبیلہ برجاران پر حملہ کر کے ایک ہزار سے زیادہ آدمی ہلاک کئے اور دس ہزار اونٹ لوٹ کر لے گیا۔

**پارلیمنٹ** میں ۱۹ جولائی کو سر چارلس ڈائیک نے دریافت کیا کہ ستونگ میں چھاؤنی بنانے کے لئے کس قدر روپیہ منظور کیا گیا تھا اور کیوں ارادہ ترک کیا گیا۔ مسٹر مورلے نے جواب دیا کہ حضور کمانڈر انچیف کی تجویز تھی ستونگ پر یا اس کے قریب ایک چھاؤنی ۱½ لاکھ پونڈ کے صرف سے بنائی جائے لیکن بعد میں مزید غور کے بعد قرار پایا کہ بلیلی میں چھاؤنی بنانے کے لئے جگہ بہتر ہے یہ مقام کوئٹہ سے دس میل شمال مغرب میں ہے لیکن گورنمنٹ مزید تحقیقات کر رہی ہے اس سے پہلے کہ مفصل تجویز منظوری کے لئے بھیجے۔

کورم کے متعلق بھی سر چارلس ریواز نے ایسا ہی سوال کیا۔ جس کے جواب میں مسٹر مورلے نے فرمایا کہ کورم میں چھاؤنی بنانے کا کبھی ارادہ نہیں ہے۔

**صوبیدار میجر شیخ عبداللہ صاحب** - ۷/۹ کرناٹک انفنٹری کے صوبیدار میجر شیخ عبداللہ صاحب جو ۲۲ سال ۶ ماہ کی سروس کے بعد یکم اگست سے پنشن یاب ہوئے ہیں وہ ایک نہایت قابل دیسی افسر ہیں دوران سروس میں آپنے متفرقات خدمات سر انجام دیکر درجہ بدرجہ ترقی حاصل کی۔ وہ ۱۸۸۲ء میں بھرتی ہوئے تھے۔ ۱۸۸۵ء میں لانس نائک بنائے گئے۔ ۱۸۸۸ء میں منڈالے گئے جہاں بغاوت کے فرو کرنے میں شریک ہوئے جس کی خدمات میں تمغہ معہ کڑی حاصل کیا ۱۸۸۹ء میں حوالدار بنائے گئے ۱۸۹۰ء میں پے حوالدار ہوئے ۱۸۹۲ء میں ڈبل حوالدار بنائے گئے اور ۱۸۹۷ء میں قائمقام جمعدار ایجوٹنٹ مقرر ہوئے ۱۸۹۹ء میں صوبیدار بنائے گئے ۱۹۰۴ء میں رجمنٹ کی صوبیدار میجری پر ترقی یاب ہوئے حاصل کلام نہایت خوش اسلوبی سے سرکاری خدمات سر انجام دیکر پنشن یاب ہوئے۔ کمانڈنٹ صاحب بہادر نے تمام برٹش دیسی افسروں کی موجودگی میں آپکی خدمات کا ذکر کیا۔ رجمنٹ سے رخصت ہونے کے وقت افسران و عہدیداران مع جوانان نے ریلوے سٹیشن تک مشایعت کی اور مادا باشادوان کو الوداع کہی

**لارڈ کچنر** - ماہ آئندہ میں بدوران دورہ کشمیر دریائے جہلم سے بجلی کی طاقت نکالنے کی سکیم بھی ملاحظہ کرینگے -

---

ہفتہ گزشتہ میں ہم نے ظاہر کیا تھا کہ ٧٧ و ٨٧ موپلہ رائفلز کے توڑنے کی خبر غلط ہے - ابھی تک موپلہ رجمنٹیں بطور ایک آزمائش کے قایم ہیں کہ آیا وہ جنرل آرمی سروس کے قابل بن جائینگی یا نہیں - اور جبتک پورا تجربہ نہ ہو جائے اس وقت تک دونو بٹالینوں کے لئے مزید ریکروٹ بھرتی نہیں کئے جاوینگے - علاوہ ازیں ایک رعایت یہ کی گئی ہے کہ تین سال سے کم سروس کے جوان اگر ڈسچارج حاصل کرنا چاہیں تو دیا جائے مقصد اس رعایت کا یہ ہے کہ اگر کوئی جوان ملازمت میں رہنا نہ چاہے تو خوشی سے چلا جائے - نیز موپلہ قوم میں ملٹری سروس کی ہردلعزیزی پیدا ہو -

---

**بحری قزاق** - ہانگ کانگ سے خبر آئی ہے کہ چینی بحری قزاق بہت دلیر ہو گئے ہیں اور اُن جہازوں تک کو لوٹ لیتے ہیں جن پر برٹش جھنڈا لہراتا ہو - اس کے علاوہ مائنر راوی ہے کہ ایک اور برٹش جہاز پر چینی قزاقوں نے چھاپہ مارا - پانیر صلاح دیتا ہے کہ سر ایڈورڈ گرے کو چاہئے کہ خالی ڈپلومیسی کے طریقوں سے کام لینا چھوڑ دیں اور صیغہ امیر البحری سے مشورہ کریں جو اس قابل ہے کہ چینی گورنمنٹ پر ظاہر کردیں کہ اس قسم کے قزاقوں کا قلع قمع کر دینا ناممکن نہیں ہے -

---

**فوجی اخراجات** - مسٹر مورلے نے بجٹ ہند کی تقریر کے دوران میں جس کی بابت مسٹر مورلے کے تمام مداحین او مخالفین تسلیم کرتے ہیں کہ آجتک ایسی زبردست تقریر کسی سکرٹری آف سٹیٹ نے نہیں کی - حربی اخراجات کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ اگر دس سال گذشتہ سے مقابلہ کیا جائے تو فوج کی تعداد گھٹ گئی ہے یعنی ١٨٩٦-٩٧ء میں ٢ لاکھ ٧٤ ہزار فوج تھی اور آجکل ٢ لاکھ ٣١ ہزار ١٠٠ ہے لیکن برٹش کیولری اور انفنٹری میں کچھ اضافہ نہیں ہوا - ہاں توپخانہ میں اضافہ ہوا ہے یا ایک ہزار کے قریب برٹش آفیسر بڑہائے گئے ہیں ہندوستان میں کل فوج کے خرچ کا تخمینہ سال گزشتہ میں ١½ کروڑ پونڈ تھا اور سال رواں میں ایک کروڑ ٨٧ لاکھ پونڈ یعنی ٣٧ لاکھ پونڈ کا اضافہ - اس کو دو مساوی رقموں میں تقسیم کرتا ہے یعنی ١٨ لاکھ ٥٠ ہزار پونڈ کا اضافہ معمولی اور خاص ملٹری خرچ میں اضافہ ہوا اس وجہ سے کہ گورہ فوج کے عہدیداروں اور سپاہیوں کی تنخواہ بڑہائی گئی ہے یعنی ١½ کروڑ روپیہ سالانہ کا خرچ ہندوستان میں گورہ فوج کی ترقی تنخواہ کی وجہ سے بڑھ گیا ہے اب میں سپیشل ملٹری اخراجات کا ذکر کرتا ہوں جو لارڈ کچنر کی سکیم کی وجہ سے ہوا - بیان کیا گیا ہے کہ ٢٠ لاکھ پونڈ سالانہ پانچ برس تک زیادہ خرچ کرنے سے اور ٥ لاکھ پونڈ سالانہ چند سال تک علاوہ ازیں خرچ کرنے سے تمام نقص دور ہو جائینگے -

---

**سکندر آباد میں ہیضہ** - ١٢ اگست تک سکندر آباد میں ہیضہ کے ٨٤ کیس اور ٥٥ موتیں ہو چکی تھیں قصبہ میں وبا پھیلنے کی وجہ سے چھاؤنی کو محفوظ رکھنے کی بہت احتیاط کی گئی - لیکن باوجود سخت احتیاط کے برٹش فوج میں چار کیس اور ٣ موتیں واقع ہوئیں - اور تعجب یہ ہے کہ یہ چاروں کیس سٹیشن ہاسپٹل میں ہوئے - پانی اور دودھ جو گیریزن کو دیا جاتا ہے اس کی صفائی کی نسبت بہت نگرانی کی جاتی ہے - ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ مکھیاں وبا پھیلاتی ہیں - سخت بارش کے بعد سخت گرمی پڑی اور مکھیاں کثرت سے پیدا ہو گئیں -

---

**دیر میں خانہ جنگی** - مالاکنڈ سے خبر آئی ہے کہ خان دیر نے چلدو میر اپنے بھائی سے عہدنامہ کرنے کے بعد بہت سے ایسے کام کئے ہیں جس سے اپنی رعایا کو ناراض کر دیا ہے - خان رویت اور خان برغولی کے ساتھ حال میں کچھ تنازعہ پیدا ہوا اور خان دیر نے فوج لیکر ان کے خلاف چڑہائی کی - یہ گویا حال کے عہدنامہ کی خلاف ورزی تھی - اس لئے گرد و نواح کے فرقوں کو ناگوار گزرا ہے - ٥ و ٦ ماہحال کو خبر آئی کہ بادشاہ خان خان دیر نے ببرون کو فتح کر لیا ہے اور برغولی اور رویت کا محاصرہ کیا ہوا ہے - مگر بعد کی خبر ہے کہ جنگ ملتوی ہو گئی ہے کیونکہ بادشاہ خان نے رویت میں پہنچکر خان رویت کی طرف سے پائندہ خیل جرگہ کی معروضات سننے پر رضامندی ظاہر کی ہے -

نواب نواگئی اور اُن کے فرزند عبداللہ خان کے مابین کشیدگی پیدا ہوئی ہے مہمندیوں کی کچھ تعداد عبداللہ خان کی مدد کے لئے نواگئی گئے ہیں - خان خار اور میاں گل جان برادر خان دیر بھی عبداللہ خان کے حامی ہیں -

**لفٹنٹ جنرل** - سر - ای - بارو کمانڈنگ پشاور ڈویژن اور میجر جنرل رچرڈسن صاحب کمانڈنگ پونا ڈویژن اور میجر جنرل کلیمنٹس کمانڈنگ سرہند برگیڈ کی میعاد کمانڈ میں ایک ایک سال کا اضافہ منظور کیا گیا ہے -

برگیڈ جنرل میکر صاحب بہادر میجر جنرل - سر - ای لوک ایلیٹ صاحب بہادر کے دوران رخصت میں لکھنؤ ڈویژن کی کمانڈ کریں گے -

---

**لارڈ ایلٹس کا اعتراض** - مسٹر ہالڈین وزیر جنگ کی فوجی تخفیف پر ہوس آف لارڈز میں مباحثہ ہوا - لارڈ ایلٹس نے فرمایا کہ ہم یہ سننے کے لئے تیار تھے کہ فوج میں کچھ نہ کچھ تخفیف ہو گی لیکن یہ بات کبھی ہمارے خیال میں نہ تھی کہ اس قدر زیادہ تخفیف کی جائیگی - اگرچہ یہ درست ہے کہ اخراجات کے خیال سے امن کے وقت اس قدر فوج نہیں رکھی جا سکتی ہے جتنی کہ جنگ کے لئے درکار ہو لیکن ہمیں یہ سنکر حیرانی ہوئی کہ گارڈ رجمنٹوں کی دو بٹالینیں اور دیگر پیدل پلٹنوں کی ٨ بٹالین توڑنے کی تجویز ہے - پوری دس بٹالینوں کا یکقلم موقوف کر دینا بڑی سنجیدہ بات ہے خصوصاً اس حالت میں کہ لام باندہنے کے وقت ٧ ہزار افسروں کی کمی ہو گی - ہمارا یقین ہے کہ اگر یہ تخفیف بہی کفایت کے خیال سے کی جاتی ہے تو ایسی مشکل پیدا ہو گی جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ساری کفایت نکل جائیگی اور زیادہ خرچ کرنا پڑیگا -

ہمارے یقین میں نٹال میں جو بغاوت ہوئی اس کا سبب یہ تھا کہ اس نوآبادی سے ہر ایک برٹش سپاہی ہٹا لیا گیا ہے باوجودیکہ باشندگان نٹال نے اس کی سخت مخالفت کی تھی اور اب یہ تجویز ہے کہ چند باٹریاں توپخانہ کی دو تین بٹالینیں انفنٹری کی وہاں سے ہٹالی جاویں ایسے وقت میں جبکہ بڑا جوش پھیلا ہوا ہے اور جب دیسی لوگوں نے جو گوروں سے تعداد میں زیادہ ہیں اور دس اور ایک کی نسبت سے ہیں ظاہر کر دیا ہے کہ وہ صرف اس علم کی وجہ سے دبے ہوئے تھے کہ امن قایم رکھنے کے لئے وہاں کافی فوج تھی ہم تخفیف کی اس قدر مخالفت نکرتا بشرطیکہ رنگلر آرمی کے باہر ہم غیر آئینی فوج میں اضافہ کرنے کا اختیار رکھتے جیسا کہ لارڈ ایلگن کی کمیشن نے سفارش کی تھی - مسٹر ہالڈین کی سکیم ایک عرصہ کے بعد یہ اختیار دیگی - ممبران ہوس آف کامنز نے جنہوں نے

سکیم پر بحث کی سبات پر غور نہیں کیا کہ ریزرو فوج کا کافی تعداد میں رکھنا کس قدر ضروری ہے۔ لارڈ ملٹن کی کمیشن نے بڑے زور کے ساتھ بیداستدلال کیا ہے کی ہماری غیر تربیت یافتہ فوج کسی بڑے دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہے۔ اکثر لوگوں نے اس بات پر دھیان نہیں دیا کہ یورپ کی قوموں کی کثیر التعداد آئینی فوج کی پشت پر غیر محدود ریزرو فوج رہتی ہے۔ برٹش سلطنت میں ملیشیا سسٹم جس کا نام بڑا ہے مگر حقیقت میں ایک نام ہے جب تک ان لوگوں کی ضرورت حاصل کر سکا جو حب الوطنی سے ملک کے کام آتے کو تیار ہیں۔ اگر وہ اچھی طرح سے قائم کیا جائے تو سب لوگ اس میں شریک ہونے چاہیئں۔ اپنے ملک کی حفاظت کرنا ہر شخص کا فرض ہے اور ہر شخص کو حفاظت ملک کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ میری آرزو ہے کہ اس جماعت کو خواہ اسے فوجی ضمیمہ کہو یا صرف انگلش آرمی کی کمک کے خیال سے تیار کرنا چاہئے۔ اگر ہم ریزرو فوج کو آراستہ کرنے سے پہلے باقاعدہ فوج میں تخفیف کریں گے تو ہم ایسے خطرہ میں پڑیں گے جس کی تلافی روپیہ سے نہ ہو سکیگی۔

## پروموشن

۲۴ ہزار ایکسیلنسی پائنیرز - حوالدار جی نند صاحب جمعدار رام سنگھ صاحب پنشن یافتہ کی جگہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۶ء سے جمعداری پر ترقییاب ہوئے۔

۱۶ کیولری - رسالدار امیر سنگھ صاحب سالدار شیلاداج صاحب پنشن یافتہ بیگد ۶ جون ۱۹۰۶ء سے رسالداری پر ترقییاب ہوئے - اور جمعدار ندر سنگھ صاحب سائیداری پر ممتاز کئے گئے۔ اور رسالدار جیند سنگھ صاحب بہادر رسالدار میجر سنگھ صاحب پنشن یافتہ کی جگہ یکم جولائی ۱۹۰۶ء سے رسالدار میجری پر ترقییاب ہوئے۔ ور رسائیدار گیان صاحب کو رسالداری اور جمعدار جیل سنگھ صاحب کو رسائیداری اور کوٹ دفعدار سوہن سنگھ صاحب کو جمعداری پر تعینات کیا گیا۔

۴۳ سکھ (فرانٹیئر فورس) جمعدار بھولا سنگھ صاحب صوبیدار لہنا سنگھ صاحب بہادر پنشن یافتہ کی جگہ یکم جولائی ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر ترقییاب ہوئے۔

۲۴ - پایونیرز - جمعدار دکنا سامی صاحب صوبیدار سرسمندا صاحب پنشن یافتہ کی جگہ ۹ جولائی ۱۹۰۶ء سے صوبیدار مقرر ہوئے اور حوالدار سید لطیف صاحب کو جمعدار بنایا گیا۔

۵۸ - وینکانز دائفلز - جمعدار فیلسن شاہ صاحب کو ۹ جولائی ۱۹۰۶ء سے مستقل جمعدار بنا دیا گیا۔

سپلائی اینڈ ٹرانسپورٹ کور بھوائڈ جونٹ عبدالصمد خان صاحب جو کہ آنریری جمعدار مقرر ہوئے تھے ۱۸ جولائی ۱۹۰۵ء سے مستقل کئے گئے۔

### انڈین سب اسسٹنٹ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ ہاسپٹل اسسٹنٹ برانچ

بمبئی کمانڈ - نمبر ۳ عزیز الحق صاحب کو میڈیکل سکول ڈبروگڑھ سے پاس ہونے پر تھرڈ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ بنایا گیا۔

## آجکل کیا خبر ہے؟

ملک معظم ۱۵ اگست حال کو ہومبرگ میں رونق افروز ہوئے جہاں شہنشاہ جرمن سے ملاقات ہوئی۔ قیصر ولیم فوجی وردی پہنے ہوئے تھے انہوں نے اپنے ماموں کے دونوں عارضوں پر بوسہ دیا اور پھر دونوں صاحب موٹر کار میں سوار ہو کر فریڈ ریسہاف کو روانہ ہوئے۔

سر چارلس ہارڈنج ہز مجسٹی کی ہمراہ ہیں اور جرمن فارن منسٹر قیصر ولیم کے ہمرکاب تھے۔

فریڈ ریسہاف میں ناشتہ تناول کرنے کے بعد قیصر اور ملک معظم شہنشاہ فریڈرک کا بت دیکھنے گئے اور پھر قصر کرونبرگ کو ہر جگہ پبلک نے بیحد اظہار خوشی کیا۔ دوسرے روز ان دو مجسٹیز کے ساتھ کھانا تناول کیا۔ اس کے بعد شاہی پارٹی ہمبرگ میں وارد ہوئی۔

اخبارات انگلینڈ ملک معظم اور قیصر ولیم کی ملاقات پر یورپ کی پولیٹیکل حالت کا ریویو کرتے ملکی خصوصاً ٹرکی کے متعلق جہاں جرمن کے اثر کو تسلیم کیا گیا ہے لیکن جرمن اخبارات کے اس دعوی کو نہیں مانتے کہ مصر میں بھی جرمنی کا کچھ تعلق ہے۔

بلگیریا کے مقام اینچیالوس میں جو یونانیوں اور بلگیرین کی جنگ ہوئی وہ طلوع آفتاب سے غروب تک رہی ۷۰ آدمی ہلاک ہوئے اور بے شمار مجروح - یہ خبر درست ہے کہ شہر کا بڑا حصہ جل گیا۔

بلگیریا کے مقتول یونانیوں کے لئے پایہ تخت یونان میں ماتم کیا گیا۔ تماشاگاہ بند رہے - اور آدھی رات کو ایک جلوس نکلا۔ یونانیوں کے چند خاندان اہل بلگیریا کی زیادتی کے خوف سے بلگیریا سے براہ سرویہ سالونیکا کو گئے ہیں۔

صوفیہ میں بیان کیا گیا کہ یونانیوں کے خلاف جو تحریک بلگیریا میں ہے اس کا خاتمہ ہونے والا ہے۔

نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے ۱۵ اگست حال کو گورنمنٹ ہاؤس میں دربار منعقد کیا - ۷۰۰ افسر اور روساء حاضر تھے - دربار مذکور میں بہت سے افسروں کو سرکاری اعزاز اور خطابات کی اسناد عطا کی گئیں۔

سکندرآباد میں مسٹر رستم جی ہنبری ایک نامور وکیل نے بعارضہ ہیضہ انتقال کیا - جنازہ کے ساتھ بہت ہجوم تھا۔

میجر جنرل کچنر صاحب بہادر سی - بی کمانڈنگ لاہور ڈویژن ڈیوٹی پر ولایت تشریف لے گئے ہیں - ان کی غیر حاضری میں میجر جنرل بلوک صاحب بہادر سی - بی ملتان ڈویژن کی کمانڈ کرینگے۔

ملٹری حکام کی یہ تجویز کہ چھاونی سیانیر کا نام چھاونی لاہور رکھا جائے گورنمنٹ نے منظور کر لی۔

نواب لفٹننٹ گورنر پنجاب بقریب دورہ پر بھی تشریف لیجائینگے لیڈی ریواز صاحبہ ہمراہ نہ جائینگی۔

اضلاع راولپنڈی و انبالہ میں پلیگ کے نمودار ہونے کے ابھی سے آثار پائے جاتے ہیں - خدا خیر کرے۔

۲۱ ار مسٹر ان کے میجر بڈ صاحب اول رجمنٹ کے سکینڈان کمانڈ مقرر ہوئے - بجائے میجر رٹ صاحب متوفی کے۔

دوم بٹالین ۱۰ گورکھا رائفلز کے کرنل میکنٹاش صاحب ۸ سر اجپوتوں کے کمانڈنٹ مقرر ہوئے۔

رسالہ ۲۶ اسپارنہ ۱۰ ستمبر کو بنگلور میں وارد ہوا۔

## لودیانہ

ریاست جیند کی کوٹھی ۲۴ ہزار ۲۵ روپیہ کو نیلام ہوئی تھی جس کی بولی کئی صاحب کی شرکت میں تھی بعد میں لالہ جگت رام جرنل کیشیئر نے ۸۳۰۰ روپیہ منافع حصہ داروں کو دیکر خرید لی تھی اس کی باضابطہ رجسٹری ۱۵ اگست حال کو ہو گئی - اور ریاست نے لالہ جگت رام کو قبضہ دیدیا۔

سب رجسٹراری کے خالی عہدہ کے متعلق ابھی معلوم نہیں ہوا کہ کس کے لئے سفارش کی گئی ہے - رائے عنایت خان فرزند رائے فیض طلب خان رئیس رائیکوٹ جو ایک معزز رئیس ایک قدیم شاہی خاندان سے ہیں وہ بھی اس منصب کے لئے ایک موزوں شخص خیال کئے جا سکتے ہیں ان کو صرف ۳۰ روپیہ پنشن سرکار سے ملتی ہے جو کسی حال میں کافی نہیں ہو سکتی پہلے ۲۰۰ مدیہ ؟

هفته زیر اشاعت میں یہی چند مرتبہ تقاطر ہوا - پیدائش ۳۳ - اموات ۱۲ -

# دلچسپ واقفیت

## امریکن مدبر کے آرٹیکل کا بقیہ

مسٹر برین نے لکھا ہے کہ افواج میں قم کثیر صرف ہونا آب پاشی میں مطلق صرف نہ ہونا نہ صرف رعایا غریب ہوگئی ہے بلکہ اراضی کی قوت بڑھانے کے واسطے کام میں لانا چاہیئے تھا لکڑی کی جگہ گوبر جلایا جاتا ہے۔ اور ہندوستان میں عام طور پر یہ نظر آتا ہے کہ مستورات اور بچے سڑکوں پر گوبر جمع کیا کرتے ہیں۔ گوبر میں بھوسہ ملا کر اوس کے اوپلے دھوپ میں خشک کئے جاتے ہیں اور لکڑی کی جگہ کام میں لائے جاتے ہیں اور اس قدر تو کرسے اس کے جابجا نظر آتے ہیں کہ یہی ایک خاص تجارتی شئے ہے اگر ذرایع آب پاشی وسیع کئے جائیں تو بڑے بڑے قطعات اراضی جو بیکار پڑے ہوئے ہیں زیر کاشت آسکتے ہیں۔ اس کا ثبوت اس واقعہ سے پایا جاتا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے حال میں توسیع ذرایع آب پاشی کا قصد کیا ہے اگر یہ کارروائی عمل میں آئی تو ۷ لاکھ ایکڑ اراضی محفوظ ہو جاوے گی اور ۳۰ لاکھ ایکڑ اراضی سیراب ہو سکیگی ۰

اگر بیداری کی حرکت سے مقابلہ کیا جاوے تو ثابت ہوگا کہ ٹیکسوں کے حق میں بارگراں ہے۔ اہل ہند نہایت پریشان حال ہیں لکھا پڑھا آدمی فاقہ کشی کی زندگی بسر کرتے ہیں اور ان کی صورت خود ان کی حالت بے کسی کا ثبوت دیتی ہے۔

### حکومت خود اختیاری کیوں نہ قایم کیجاے؟

اہل ہند کو جو تمدنی نقصان پہنچایا گیا ہے اس سے ان پولیٹکل نقصانات کا پتہ ملتا ہے جو ان کے ساتھ کئے گئے ہیں۔ عرصہ زائد از بیس سال سے انڈین نیشنل کانگرس انتخابی گورنمنٹ کی درخواست کر رہی ہے اس کا یہ منشا نہیں ہے کہ وہ گرہ کھلجائے جو ہندوستان اور برطانیہ اعظم کو ایک ہی رشتہ میں باندھے ہے بلکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ مقامی معاملات میں رعایا کو زبان کھولنے کا موقع دیا جائے۔ رعایا کی یہ درخواست قبول نہیں ہو سکتی ہے کیونکہ مقامی گورنمنٹ جس میں اہل ہند شریک ہوں گے اس قدر فوج رکھنے کی رائے نہیں دیگی۔ ٹیکسوں میں وہ تخفیف کرینگے اور بجائے انگریزوں کے ہندوستانیوں کو کم تنخواہ پر ملازم رکھیں گے۔ ان ہی باعث سے گورنمنٹ کو ہندوستان میں حکومت خود مختاری قایم کرنے میں اعتراض ہے۔ گو وجوہات اور بیان کئے جاتے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ اہل ہند اس درجہ روشن ضمیر نہیں ہیں کہ ان کے سپرد اپنے معاملات کا انتظام کیا جاوے دوسرے یہ کہ ہندوستانی اس قدر فرقوں میں منقسم ہیں کہ ان سے۔ توقع نہیں ہو سکتی ہے کہ وہ کوئی کام بالاتفاق انجام دینگے۔ دلیل اول کسی ایسے سیاح پر اثر نہیں کر سکتی ہے جو بلا تعصب تعلیم یافتہ اہل ہند سے واقفیت حاصل کرے۔ ہندوستان میں کافی تعداد کا لجوں میں تعلیم پائے ہوئے اشخاص کی موجود ہے اور ان لوگوں کا ذکر نہیں ہے جو ہمارے آبا و اجداد کی طرح چند صدی اس طرف ملا اعلیٰ تعلیم کے بیباک رائے کو براہ راست پہلانے اور پبلک معاملات میں رائے صائب ظاہر کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔

اہل ہند کی جہالت اس قوم کے واسطے بہت بڑی بیغرتی ہے جو ڈیڑھ سو سال کے عرصہ سے ان پر حکمران ہوئے۔ انڈین ورلڈ جو کلکتہ سے شایع ہوتا ہے اس نے ڈیڑھ گذشتہ ماہ فروری کے پرچہ میں حسب ذیل تقطرار ہے

اگر ہندوستان اس وقت تک آزادانہ آئین کے واسطے تیار نہیں ہوا ہے تو یہ خود اسی کا قصور ہے اگر ڈیڑھ سو سال کی حکومت برطانیہ کے بعد بھی ہندوستان کی آج وہی حالت ہے جو زمانہ متوسط میں تھی تو اس حکومت کے مہذب بنانے والے اثرات پر کیسا افسوسناک اعتراض ہو سکتا ہے جب انگریز ہندوستان میں آئے ہیں یہ ملک ایشیائی تہذیب کا سرغنہ تھا اور اس میں تو کسی کو کلام نہیں ہو سکتا ہے کہ ایشیائی دنیا میں یہ ملک مرکز نور تھا۔ عرصہ پچاس سال کے اندر جاپان نے زمانہ موجودہ کے فن ترقی کے وساطت سے اپنی تاریخ کی کایا پلیٹ دی ہے۔ اور ہندوستان ڈیڑھ سو سال کی حکومت برطانیہ کے بعد بھی آج غلامی کی حالت زار میں مبتلا ہے۔ اس ہندوستانی اڈیٹر کی دلیل کا جواب کون دیسکتا ہے۔ جاپان نے جو اپنی قسمت آپ بنانے والا اور اپنی رعایا کا مربی ہے پچاس سال کے اندر جامہ جہالت کو چاک کر کے آج وہ رنگ اختیار کیا ہے کہ منجملہ اس کے رعایا کے نوے فیصدی آج پڑھ لکھ سکتے ہیں اور آج اس ملک کی یہ قدر ہے کہ انگلستان اوس سے اتحاد کرنا مناسب سمجھتا ہے ہندوستان کی یہ حالت زار ہے کہ پولیٹکل غلامی سے اس کو نجات نہیں ملتی اور دوسرے قوم کے تجارتی فوائد کے واسطے اس وقت تک جہالت میں گرفتار ہے۔ ایک فیصدی سے کم عورتیں لکھنا پڑھنا جانتی ہیں اور ۱۰ فیصدی سے کم شمار ایسا ہے کہ جو کافی طور پر خط و کتابت کر سکتا ہو۔ یا اخبارات و کتب پڑھکر معلومات حاصل کرتا ہو۔

آخر میں مسٹر برین نے لکھا ہے کہ اگر اہل ہند کی عقلی ترقی پر زیادہ توجہ دیجاتی اور ان کی خواہشات کی زیادہ پروا کی جاتی تو انگلستان کے لئے وفاداری پر مجبور کرنے کے لئے زیادہ فوج کی ضرورت نہ ہوتی اور نہ امن اور ضابطہ قایم رکھنے کے لئے بہت سی فوج درکار ہوتی اگر زراعت کی حفاظت کی جاتی اور اس کو ترقی دیجاتی دیسی کارخانے بنائے جاتے تو انگلستان کی تجارت ہندوستان کے ساتھ بہت ہی زیادہ ہوتی کیونکہ جس قدر مال ہندوستان کے ہاتھ آجکل بیچا جاتا ہے خوشحال ہندوستان کے لوگ اس سے بہت زیادہ خریدتے لیکن اب تو ہندوستان کے بے شمار بیٹے اور بیٹیاں صرف متحرک سایہ سے مشابہ ہیں۔

لارڈ کرزن جو زمانہ حال کے بہت ہوشیار وائسرائے تھے اُنہوں نے معکوس پالیسی اختیار کی انہوں نے ایک بڑے صوبے کے پولیٹکل اثر کو کمزور کرنے کے لئے نہ صرف بنگال کو تقسیم کیا بلکہ ایک طریقہ تعلیم قرار دیا جس کو ہندوستانی خیال کرتے ہیں کہ اعلیٰ تعلیم کو روکنے کی غرض سے ہے۔ لیکن نتیجہ بالکل منشا کے خلاف نکلا۔ اس حکمت عملی نے اہل ہند کو بیدار کر دیا اور ان کو ان طاقتوں سے آگاہ کر دیا جن کو وہ کبھی پہلے استعمال میں نہیں لائے تھے۔ جس طرح کہ موسم خزان کی ہوا پر دار پھولوں کو دور دور اڑا لیجاتی ہے اسی طرح لارڈ کرزن کے عہد حکومت نے قومی اخوت کو چاروں طرف پھیلا دیا۔ اور آج ہندوستان میں زیادہ زندگی ہے اور زیادہ امید ہے بہ نسبت اس کے کہ زمانہ سابق میں کبھی وہاں موجود تھیں۔ اس قدر خیالات جوش میں آئے کہ انگریزی ساخت کی اشیا کو خریدنے کی کوشش کی گئی۔ اور اب ایک بڑی باقاعدہ تحریک جاری ہے کہ دیسی اشیا کی خرید و فروخت کو ترقی دیجائے۔ برٹش [illegible] کو چند فائدے ضرور پہنچائے ہیں لیکن [illegible] کی قیمت اس نے حد سے زیادہ لی ہے۔

---

**لاکھوں من سیل**۔ انیسویں صدی میں مشنری سوسائٹیوں نے اس قدر انجیلیں دنیا میں تقسیم کی ہیں کہ ان کا وزن ۲۰ لاکھ من یعنی

ملا کہ ۵۹ ہزار ۔ ۸۱ من ۔ یہ پانچ شہر کی تمام انسانی آبادی سے بھی زیادہ وزن ہے ۔ اگر ان تمام انجیلوں کی ایک ہی کتاب بنائی جاتی تو وہ ۲۰۰ فٹ اونچا ۷۰ فٹ چوڑا اور ۵۸ فٹ موٹا ہر ایک ورق ۴۰ من وزنی ہوتا ۔

## دکانداری سے ۵۴ کروڑ

کسی دکاندار نے ۵۴ کروڑ روپیہ کمایا ہے ۔ اس کا جواب کسی ملک سے نہیں ملیگا بجز امریکہ کے ۔ نصف صدی کا عرصہ گزرا کہ مارشل فیلڈ ایک کھیت میں ہل چلا کر گزارہ کرتا تھا اس وقت کیا معلوم تھا کہ وہ ایک دن دنیا کے متمول ترین لوگوں کے زمرہ میں شامل ہوگا ۔ اسے شہری زندگی کا شوق پیدا ہوا اور قلبہ رانی کو چھوڑ کر شکاگو کے ایک بساط خانہ میں کلرک مقرر ہوگیا ۔ اسی زمانہ میں ایک اور کسان کا لڑکا مزدوری چھوڑ کر اسی شہر میں کلرکی پر مامور ہوا اس کا نام سیموئل لیٹیر تھا اور ان دونوں نے ایسی تندہی اور ہوشیاری سے کام کیا کہ تھوڑے ہی عرصے بعد مالکان کارخانہ نے ان کو اپنا شریک بنا لیا ۔ ان دونوں کی ایک شخص پوٹر پامر سے بڑی دوستی تھی جس نے ایک متوسط درجہ کی دکان بزازی کی کھولی تھی ۔ بعد میں اس نے ان دونوں کو شریک کر لیا غرضکہ پامر اور لیٹیر کی حزم رسی اور مارشل فیلڈ کی ذہن کی رسائی سے دن دوگنی رات چوگنی ترقی ہوئی تھی ریشمی لباس کے متعلق جو فیشن پیرس اور لندن میں ایجاد ہوتا وہی کپڑا شکاگو میں ضرور مہیا کیا جاتا ۔ پامر کے پہلے سال میں ۴۴ لاکھ پونڈ کی بکری ہوئی تھی لیکن مارشل فیلڈ کے زیر اہتمام دس لاکھ مارکس کی بکری ہوئی ۔ جب سول وار شروع ہوئی جبکہ ہزاروں کے دیوالے نکل گئے تو انہوں نے اپنا مال گھاٹے سے بیچنے کے بجائے اوروں کا مال کوڑیوں کے مول خرید لیا اور جنگ کے خاتمے پر تینوں شریک تیس تیس لاکھ روپیہ کے مالک بن گئے ۔ ۱۸۶۵ء میں مسٹر پامر نے علیحدہ ہو کر اور مکانات اور اراضی خرید کر اپنی دولت بیس گنی کر لی ۔ ۱۸۸۱ء میں مسٹر لیٹیر بھی علیحدہ ہوگیا اور اس نے بھی غلہ کی تجارت میں کروڑوں کمائے ۔ اب مارشل فیلڈ دکان کا تنہا مالک رہ گیا اور اس نے دکان کو اس قدر ترقی دی کہ پارچہ کی خردہ فروشی کی وہ آج دنیا میں سب سے بڑی دکان ہے ۔ اور اس کی آمدنی بجائے دس لاکھ ڈالر کے کروڑ ڈالر سے زیادہ ہے غرضکہ وہ دکان جو چند صد ڈالر کے سرمایہ سے کھولی تھی آج شکاگو کے پورے بازار کو گھیرے ہوئے ہے ۔ اور اس کی عمارات دنیا میں اعلیٰ عمارات ہے +

## حسن اور عشق

حسن ایک نامکمل چیز ہے جب تک کہ اس کے ساتھ عشق نہ ہو حسن میں بذات خود کوئی جادو یا کرشمہ نہیں ہے عشق ہی کے فیضان سے اس میں عجیب عجیب نیرنگیاں پیدا ہوا کرتی ہیں ۔ فلاسفہ نے حسن کی کوئی تعریف آج تک نہیں کی ۔ یہاں تک کہ زمانہ حال کا فلسفی مزاج ادیب رسکن بھی اس کی تعریف کرنے میں قاصر رہا ہے سناچار ہر شخص کو اسی پرانی تعریف پر قناعت کرنی پڑیگی کہ جو چیز دل کو لبھائے وہی چیز حسین ہے اس تعریف کے لحاظ سے کوئی چیز حسین نہیں ہوتی ۔ ایک ہی چیز ایک شخص کے نزدیک حسین ہے ۔ کیونکہ وہ اس کے دل کو لبھاتی ہے ۔ مگر دوسرے شخص کے نزدیک وہ حسین نہیں کیونکہ وہ اس کے دل کو نہیں لبھاتی ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز حسین نہیں جب تک کہ اس کا پسند کرنے والا اسے حسین سمجھنے والا کوئی نہ ہو اور اس سے یہ نتیجہ بھی صاف نکل آیا کہ حسن اس چیز میں نہیں ہوتا جسکو حسین کہا جاتا ہے بلکہ اس شخص کی ذات میں ہوتا ہے جو اسکو حسین کہتا ہے اور جو اس کو پسند کرتا ہے اور جو اس کے ساتھ محبت رکھتا ہے اسکی آنکھ میں مسمریزم کی تاثیر ہوتی ہے کہ وہ جس چیز کو حسین سمجھ کر دیکھتا ہے اسمیں طرح طرح کی دلفریبیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور جس چیز کو وہ نفرت سے یا حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اس میں طرح طرح کے عیب پیدا کرتا ہے ۔ پس یہ کہنا بالکل سچ ہے کہ حسن میں بذات خود کوئی کرشمہ نہیں ۔ جب تک کہ عشق اسپر توجہ اور مہربانی کی نظر نہ ڈالے ۔ حسن میں دلفریبیاں اور شوخیاں پیدا کرنے والا صرف عشق ہی ہے حسن کو نئے نئے سانچوں میں ڈھالنے والا اور اس کے رنگا رنگ جلوے دکھانیوالا عشق ہی ہے اگر عشق نہ ہو تو حسن کے تمام بازار سرد ہو جائیں اگر عشق نہ ہو تو حسن کا کوئی افسوں اہل دنیا پر نہ چل سکے ۔ معشوقوں کے ناز سراسر بے اثر ہو جائیں کیونکہ انکو اسبات کی بالکل خبر نہیں ہے ۔ کہ ان کی جلوہ آرائیوں اور دلربائیوں کا سرچشمہ عاشقوں کا تصور ہے ۔ حسینوں اور نازنینوں کے غمزے خود انہیں کو دھوکا دے رہے ہیں ۔ کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ جس جادو سے وہ اہل عالم کے دلوں کو تسخیر کرنا چاہتے ہیں اسکی باگ حسن پرستوں کے ہاتھ میں ہے ۔ اگر عاشق اس چشمے میں متوجہ نہ ہونے دیں ۔ جو ان کے دماغ میں موجود ہے تو معشوقوں کی ناز آفرینیاں کوئی طوفان بپا نہ کر سکیں ۔ اگر حسن پرست اپنے جادو کو اپنے پاس ہی رہنے دیں ۔ تو حسینوں کے عشوے بے اثر ہو کر بے رونق ہو جائیں اور ان کے خط و خال ماند پڑ جائیں ۔ ایک مشرقی شاعر شراب کو حسن خالق بتاتا ہے ۔ مگر ہمارے نزدیک حسن کا خالق صرف ایک ہے ۔ اور وہ عشق ہے ۔ (ماخوذ)

## حمد الٰہی

(از شمس العلماء منشی محمد ذکاء اللہ صاحب دہلوی)

میں اس رنگ آرائے جہان کی حمد کرتا ہوں جس نے اپنی قدرت جلیلہ سے زمین پر سفید پانی کو جمع کر کے سبز رنگ سمندر کا جلوہ دکھایا اور ہمارے سر سے بہت دور فاصلے پر بے رنگ ہوا کو فراہم کر کے کبودی آسمان کا نیلگون نمایاں کیا ۔ اس نے اپنی حکمت بالغہ سے سات مختلف رنگوں کو اندازہ مناسب آمیزش کر کے شعاع کا سفید رنگ بنایا جس نے مینہ کی بوندوں میں گذر کر آسمان پر قوس قزح کی خوشنما ہفت رنگی دکھائی اور زمین پر آبگینہ (تاریک صندوقچہ) کے سوراخ میں داخل ہو کر یکرنگی آرائی کا طلسم حیرت افزا دکھایا ۔ (فوٹو گرافی)

میں اس خالق ارض و سما کی ثنا خوانی کرتا ہوں جس نے سورج کے گرد زمین کو اپنے طور پر گردش کنان طواف کرایا ۔ اور ان گردشوں کو ہماری نظر سے ایسا چھپایا کہ ہم نے زمین کو ساکن اور آفتاب کو زمین کے گرد گردش میں گرم جانا ۔ ان ہی گردشوں سے موسموں کو گرم سرد معتدل اور روز و شب کو چھوٹا بڑا برابر بنایا قطبین پر زمین کو چھ ماہ کا ان میں کبھی آفتاب کو چھپا کر مہینوں کی ایک رات اور کبھی سورج کو چمکا کر مہینوں کا ایک دن بنایا ۔ خط استوا پر زمین کو پھیلا کر رات دن کو آپس میں برابر ہمیشہ رکھا ۔

میں اس حکیم جہاں آفرین کی مدح سرائی کرتا ہوں کہ جس نے اپنی مخلوق کے نظم و نسق کا دار و مدار قوانین کلیہ کے استمرار پر رکھا ہے کہ ہر فعل و عمل اپنی شرائط کے بموجب ہر زمان و ہر مکان میں یکساں وقوع پذیر ہوتا ہے ۔ اس نے جمادات و نباتات و حیوانات میں سے ہر ایک کے جسمانی نشو و نما پانے اور بڑھنے اور گھٹنے کی دوامی قوانین بنائے ہیں ۔ جو ہم کو معلوم ہیں مگر معلوم نہیں کہ اس نے اس میں کیا حکمت رکھی ہے کہ اس نے روحانی اور دوامی قانون کچھ بتلائے ہیں کچھ چھپائے ہیں ۔ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا ۔ وہ مادی دنیا میں اپنے قوانین دوامی کو آئینہ کی طرح دکھاتا ہے کہ جس قاعدے سے سیب کو درخت سے گراتا ہے اسی قاعدہ سے چاند کو زمین کے گرد پھراتا ہے ۔ اور تمام اجرام فلکی کو ان کے معینہ مداروں میں اوقات مقررہ کے اندر دورہ کراتا ہے ۔

اس نے اپنی قدرت کاملہ سے اجسام کو اجزائے لا یتجزے سے

مرکب کرکے اس کو ایسا سریع الحرکت کیا ہے کہ حرکت ہم کو محسوس نہیں ہوتی اور انہیں کشش اتصال اور حرارت کا ایسا انتظام کیا ہے کہ ان ہی کی کمی بیشی سے اجسام کو منجمد اور سیال و ہوائی بناتا ہے - اجسام کو کشش اتصال کی افزائش اور حرارت کی کاہش سے منجمد بناتا ہے - ان دونوں کی مساوات سے سیال اور حرارت کی زیادتی اور کشش اتصال کی کمی سے ہوائی بناتا ہے -

میں اس عالم آرا کی قدرت کاملہ کو سراہتا ہوں جسنے عالم کو نیست سے ہست کیا جس کا سمجھنا انسان کی عقل و فہم سے اس لئے باہر ہے کہ وہ تو ایک موجودہ اشیا سے دوسری موجودہ اشیا کو بنتے دیکھتا ہے اس کے سامنے کوئی مثال ایسی نہیں کہ وہ معدوم سے موجود بنتے دیکھے انسان تو معدوم محض کا تصور بھی نہیں کرسکتا پھر اس کو کیونکر یقین ہو کہ معدوم سے موجود پیدا ہوتا ہے -

بامرش وجود از عدم نقش بست
کہ داند جز او کردن از نیست ہست

اس بات کے سمجھنے سے حکما کو مغالطہ ہوا ہے کہ کوئی عالم کو قدیم کوئی مادہ کو قدیم کوئی روح کو قدیم کہتا ہے - اس قدرت جلیلہ کے ساتھ اپنی حکمت عظیمہ یہ دکھائی ہے کہ دنیا میں ابتدا میں جو چیز پیدا کی ہے کبھی اس کو گھٹایا بڑھایا نہیں - چیزوں کے ایک اجتماع کی صدہا شکلیں دوسرے اجتماع کی صورت میں بدلتا ہے مگر ان کے ایک ذرہ کو فنا نہیں کرتا - اس کے مادہ کو پیدا کیا اس کے ساتھ زور کو پیدا کرکے دونوں کو ایسا لازم و ملزوم بنایا ہے کہ جہاں مادہ وہاں زور ہے جہاں زور ہے وہاں مادہ ہے - ایک بغیر دوسرے کے پیدا نہیں ہوتا - وہ صانع مادہ کی ہزاروں صورتیں بدلتا ہے مگر ان میں نہ ایک ذرہ گھٹاتا ہے نہ بڑھاتا ہے نہ زور کو کبھی بال برابر کم و بیش کرتا ہے ایک سیر مادہ میں جو زور دیا ہے وہی ہر حال میں خواہ سیال ہو یا منجمد ہو یا ہوائی ہو رکھتا ہے - سیر بھر پانی میں جو زور ہے وہی اس کے سیر بھر برف میں اور سیر بھر اسٹیم میں ہے - حرکت جتنی اس نے پیدا کی ہے وہ کبھی اس نے معدوم نہیں کی کبھی اسی کو حرارت کی صورت میں کبھی روشنی کے روپ میں کبھی الکٹرسٹی کی شکل میں کبھی قوت مقناطیسی کی حالت میں بدل دیتا ہے -

اس نے سورج کی جس کرن کو چمکایا کبھی اس کو فنا نہیں کیا اس کو درختوں اور ان کے پتوں کی قبروں میں ہزاروں برس تک آرام سے سلایا اور اس سے پتوں اور ٹہنیوں کو جلایا - اور پھر کرن کو کوئلہ کی جون میں لاکر آگ سے زندہ کرکے روشن کرکے دوڑایا ان کرنوں ہی کو چولہے کی آگ میں لیمپوں کے تیل میں پیٹروں کی شمعوں میں مخفی کرتا ہے اور آگ لگاکر اس کو پہلی صورت میں نمایاں کرتا ہے - غرض یہ کرن اسی آدا گون میں رہتی ہے - اس کا نقصان نہیں کرتا -

میں اس صانع کامل کو سراہتا ہوں جسنے ہر چیز کو ایسا کمال بنایا ہے کہ اس سے بہتر بنانا عقل ہی میں نہیں آسکتا -

جہاں بر کشندہ و ہستی نگار
کہ بر ذات خود در نیارد شمار

اس کی اس حکمت بالغہ کو دیکھئے کہ سمندر کے پانی سے جتنے بخارات اٹھتا ہے اتنا ہی ان کا پانی مینہہ کی شکل میں سمندر میں پھر ملا دیتا ہے یعنے سمندر کے جس قطرے کو بخار بناکے آسمان پر لیجاتا ہے اُسی کو پھر پانی بناکر سمندر میں ملا دیتا ہے -

# کشت زعفران

ملکیوں سے بچنے کی ترکیب - امریکن بڑے چالاک ہوتے ہیں لیکن ایک انگریز نے ایک امریکن حجام کو احمق بنایا -

حجامت بنوانے کے بعد انگلشمین نے اجرت دریافت کی تو اس نے اس خیال سے کہ گاہک اجنبی آدمی ہے ۵ شلنگ اجرت بتلائی - انگلشمین نے فوراً ۵ شلنگ ادا کردیئے -

حجام نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ کیا آپ کوئی ایسی ترکیب بتلا سکتے ہیں کہ مکھیوں سے پناہ ملے جو میری دکان میں بکثرت جمع رہتی ہیں -

انگلشمین نے کہا کہ ۵ شلنگ دو تو میں ایک نہایت آسان ترکیب بتلا سکتا ہوں - حجام نے ۵ شلنگ اس کی نذر کئے - انگلشمین نے کہا اول ایک مکھی پکڑلو اور پھر اس کی حجامت بناؤ - اور پھر اس سے ۵ شلنگ حجامت کی فیس طلب کرو - وہ پھر کبھی تمہاری دکان کا رخ نہ کریگی -

---

ایک گواہ کے بیان کی صداقت میں وکیل مخالف نے شک ظاہر کیا اور عدالت کو متوجہ کیا کہ اس کے بیان میں اختلاف ہے -

جج - کیا تمہیں معلوم ہے حلف اٹھانا یعنی قسم کھا کر شہادت دینے سے کیسی ذمہ داری عائد ہوجاتی ہے -

گواہ - حضور - قسم تو میری طبیعت ثانی ہے -

---

بیوی - بعض لوگ دوسروں کی غلطی سے فائدہ اٹھاتے ہیں

شوہر - جیسا کہ اس پادری کو ایک پونڈ مل گیا - جس نے ہمارا نکاح پڑھایا تھا اور ہماری بیوقوفی کا اس نے فائدہ اٹھایا -

---

ایک راہگیر - (کسان سے) کیا سڑک پر وہ آپکا قیمہ پڑا ہے

کسان - قیمہ کیسا - میری بکری البتہ اس طرف چر رہی ہے -

راہگیر - بکری اب کہاں - وہ تو ایک موٹر کار کے نیچے کچلی گئی

---

زید - روپیہ کمانے کا آسان طریقہ میں بتلاتا ہوں تم مئی میں سولیٹ میں خرید لو اور جولائی میں بیچ ڈالو -

خالد - پھر اس سے کیا فائدہ -

زید - وہ جولائی میں ضرور چڑھ جاتے ہیں -

(راوی) تجارتی اصطلاح میں کسی شے کے چڑھنے سے مراد ہے گراں ہوجانا -

---

منیجر - ڈیوڈ تم بڑے بیوقوف ہو -

ڈیوڈ - میرا اس میں ذرا قصور نہیں جب آپنے مجھے ملازم رکھا تو ہدایت کی تھی کہ ہر ایک بات میں آپکی پیروی کروں اور جہانتک میرے امکان میں تھا میں نے اس ہدایت پر عمل کیا -

---

بیوی - نئی پوشاک خریدنے کو تم مجھے روپیہ کب دوگے -

شوہر - آیندہ ہفتے -

بیوی - یہی تم نے پچھلے ہفتہ کہا تھا -

شوہر - اور یہی میں آیندہ ہفتے کہونگا - میں جھوٹا آدمی نہیں ہوں کہ ایک ہفتے کچھ کہوں اور دوسرے ہفتے اسکے خلاف

---

زید - خالد کل ایک شخص مجھے ملا اس نے کہا تم بالکل خالد کے مشابہ ہو اس کی اور تمہاری صورت میں ذرا فرق نہیں -

خالد - بھلا ذرا مجھے اس کا نام تو بتلاؤ میں ابھی جاکر اسکی خبر لیتا ہوں - کمبخت نے آخر مجھے کیا سمجھا - دیکھو تو میرا اسکی گستاخی نہ [illegible]

زید - تمہیں تکلیف اٹھانیکی ضرورت نہیں میں نے فوراً ہی اسکا بھرکس نکال دیا تھا -

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## معجون آم یا امر پاک

آجکل آم کا موسم ہے۔ اور امر پاک ہر صاحب تیار کر سکتا ہے آجکل اس کے کھانے کا موسم ہے اور اگر آجکل نہ بھی کھاویں تو جاڑے میں اس کو کھا سکتے ہیں۔ مگر جاڑے میں تیار تو ہو نہیں سکتی۔ معجون آم طاقت کی بے نظیر دوائیوں میں سے ایک ہے اس کے اوصاف بے شمار ہیں جہانتک ہم نے اس کو بڑا مفید پایا۔ میں خود اس کو آجکل کھاتا ہوں۔ اس کے اوصاف یوگ چنتامنی کتاب میں اس طرح لکھے ہیں۔

۱۔ اس معجون کو ۲ تولہ ہر صبح کھانا کھانے سے پہلے کھانے سے سخت سے سخت بطلان شہوت طعام یعنی اروچی۔ کھانسی دمہ کھئی۔ پینس۔ ناپ تلی۔ امراض جگر کھٹے ڈکار آنا۔ جوش خون سوراخ تالو بحتہ الصوت وغیرہ امراض۔ یرقان۔ انیما امراض دل۔ سردرد۔ اپھارہ کھجلی۔ پتی وغیرہ دور ہوتی ہیں اس کے کھانے سے بڑھا آدمی جوان ہو جاتا ہے۔ جس عورت کے مرا ہوا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ یا جس کا اسقاط ہو جاتا ہے۔ وہ عورت عمر والے بالک کو پیدا کرے۔ بانجھ عورت حاملہ ہو۔ گھوڑا اور مست ہاتھی کا سا پراکرم ہو۔ قوت باہ میں ناقابل بیان ترقی ہو اس معجون کو ہمیشہ کھاوے تو آدمی ہاتھی کی طرح پراکرمی ہو جائے یہ آم پاک پرسم دیو نے بھیسم گو رشنی کو کہا تھا مقوی ہے۔ عمر کو بڑھانے والا۔ مرگی وغیرہ امراض کو دور کرتا ہے۔ ٹانک ہے۔

عمدہ پکے ہوئے اور میٹھے آم (مثلاً سہارنپوری) کا رس ۴ سیر کھانڈ دیسی ۱ سیر۔ روغن گاؤ نصف سیر۔ سونٹھ آدھ پاؤ۔ مرچ سیاہ۔ چھٹانک پیپل (فلفل دراز) نصف چھٹانک پانی ۱ سیر۔ پیپل۔ مرچ۔ سونٹھ کا سفوف کر لیوے اور پھر تمام چیزوں کو ایک مٹی کے کھلے منہ والے صاف اور مضبوط برتن یا چینی کے برتن میں ڈالدیوے۔ اور خوب ملا لیوے پھر اس کو آنچ پر رکھے اور لکڑی کے چمچے سے ملاتا جاوے حتی کہ گاڑھا ہو جاوے۔ اور اس میں پانی سب سوکھ جائے۔ اور گھی چھوٹتا ہوا معلوم ہو۔ اس وقت مندرجہ ذیل اشیاء کا علیحدہ علیحدہ سفوف کر کے ڈالدیوے۔

پیپلا مول۔ ناگرموتھ۔ پچ۔ دھنیا۔ زیرہ سفید و سیاہ۔ سونٹھ۔ ناگ کیسر۔ دارچینی۔ تالیس پتر ہر ایک ۲ تولہ کشتہ فولاد ۲ تولہ۔ کشتہ مرجان ۲ تولہ کشتہ قلعی ۲ تولہ یہ اشیاء ڈالکر خوب ملا لیوے۔ اور نیچے اتار لیوے۔ اس وقت مقویات جو ڈالنا چاہے ڈال دیوے۔ جب ٹھنڈا ہونے پر آوے تو آدھ سیر شہد خالص اور ملا دے اور ملا کر ایک پرات میں بنٹ دیوے۔ اس وقت اگر معجون کو نرم رکھنا ہو تو چینی مٹی کے برتن میں ڈالکر رکھے اور اگر سخت ہو تو پرات میں ڈالکر برفی کی طرح کاٹ لیوے خوراک ۱ تولہ سے ۲ تولہ تک صبح ہمراہ دودھ تازہ یا رات کو سوتے وقت کھاوے۔ پہلے دن ۱ تولہ دوسرے چوتھے دن ڈیڑھ تولہ۔ ہفتہ بعد دو تولہ۔ اس طرح ۲ تولہ تک بڑھاوے۔ پنڈت چونی لعل صاحب وید سے چند دن ہوئے اس پاک کا ذکر آیا تو فرمانے لگے کہ انہوں نے ایک بڈھے امیر کو کئی مقوی باہ ادویات دیں مگر کسی سے آرام نہ آیا۔ آخر جب معجون آم بنا کر دی تو حیران ہوا کہ ایک ہفتہ کے اندر حالت کچھ کی کچھ ہو گئی (پنڈت ٹھاکر دت شرما)

## دلچسپ واقعات لولارم (واقع مدراس دکن) کی ایک لیڈی کی زبانی

مس لیلیاس۔ ایچ فلینا گن۔ سائن پال ہوس لولارم (دکن ہند) نے مہربانی کر کے ہمکو مندرجہ ذیل تحریر بھیجی ہے۔

تین چار برس کے عرصے سے میری پیٹھ میں اس طرح کا درد ہوتا آیا جیسے کوئی چھریاں بھونکتا ہو۔ خاص کر بائیں گردہ کے اوپر یہ درد زیادہ ہوتا تھا۔ میرا دہنا ٹخنہ بہت ہی سوج گیا تھا اور میں وجع المفاصل میں مبتلا تھی۔

صبح کو سو کر اٹھتی تھی تو تھکان معلوم ہوتی اور دن بھر کچھ کام نہ کر سکتی تھی۔ اکثر ایسا ہوتا رہا کہ اثنائے خواب میں اختلاج قلب کی وجہ سے چونک چونک اٹھتی تھی مجھکو دوران سر ہوا کرتا تھا اور بیہوشی طاری ہوتی تھی منہہ کا مزا خراب تھا پیٹھ کے درد اور دوران سے میری طبیعت ایسی بگڑ جاتی تھی کہ اکثر میں اپنا کام نہیں کر سکتی تھی۔ ایک ڈاکٹر نے مجھ سے کہا کہ تمہارے ہاتھ پاؤں گھاس رہ گئے میں خوشی سے بیان کرتی ہوں کہ جیسے ڈونس پیک ایک گلٹی ہار کو میں نے استعمال کرنا شروع کیا میں قریب قریب پھر ویسی ہی تندرست ہو گئی۔ میں نے اکثر لوگوں سے ان گولیوں کے بارے میں سفارش کی اور مجھکو اپنے دوست کا حال معلوم ہے کہ انکو اس دوا سے بہت فائدہ ہوا آپ ان واقعات کو شائع کریں تو یہ میری بڑی خوشی کا باعث ہوگا اور مجھکو سچے دل سے امید ہے کہ اکثر بے بس مریضوں کو آپکی دوا کے استعمال سے پھر صحت حاصل ہو جائیگی۔

(دستخط لیلیاس۔ ایچ فلیناگن)

اگر تم اچھی طرح سے تندرست نہ ہو تو فوراً اصلی ڈونس پیک ایک گلٹی ہار کا استعمال کرنا شروع کرو کیونکہ گردے جب ماؤف ہو جاتے ہیں تو اپنا فعل صادر نہیں کر سکتے۔ اور جس قدر زیادہ عرصہ تک اس مرض سے غفلت کی جاتی ہے اسی قدر عارضہ زیادہ سخت اور خطرناک ہوتا جاتا ہے ڈون صاحب کی گولیاں گردہ کی خاص دوا ہے۔ یہ گولیاں گردوں کو صاف کر دیتی ہیں اور ان کے فعل کو قوی کر دیتی ہیں اور پیشاب کی تیزاب کا زہر فطرتی طریقہ سے نکلتا رہتا ہے۔ جب پیشاب کی تیزاب جم جاتا ہے اس کو وہ مبتلا کر دیتی ہے اور ورم مثانہ کو دور کر دیتی ہے اور درد پشت تقطیر البول اور ہر قسم کے فساد گردہ کو دور کرتی ہیں۔

ڈون صاحب کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں ۲ روپیہ فی بکس یا دس روپیہ کے چھ بکس کے حساب سے فروخت ہوتی ہیں تمام دوا سازوں اور دوا فروشوں سے دستیاب ہو سکتی ہیں اور خاص مالکوں سے بھی نشان ذیل پر براہ راست طلب کی جا سکتی ہیں۔ جو قیمت آنے پر بلا محصول ڈاک روانہ ہونگی۔

فاسٹر میکلین کمپنی نمبر ۸ ویلس اسٹریٹ آکسفورڈ اسٹریٹ لندن انگلستان ۔

## ہندو بسکٹ کمپنی لمٹیڈ دہلی۔

کے کارخانہ میں اشیاء ذیل نہایت عمدگی اور صفائی سے طیار ہوتی ہیں بسکٹ ۲۴ مختلف اقسام کے قیمت ۳ سے ۹ تک۔

کیک بے شمار قسم کے سادہ و نقش کاری کے مختلف جو کہ قسم کیک پر منحصر ہے۔

ڈبل روٹی نہایت عمدہ جو دوسری جگہ دستیاب نہیں ہو سکتی قیمت ۱/ روٹی وزنی ایک پونڈ۔

چھوٹی یا کوئن کیک

بنز یا شارٹ بریڈ۔

تمام اشیاء زیر نگرانی ایک تجربہ کار سکر بنتی ہیں۔

تمام خط و کتابت بنام سکرٹری کمپنی ہونی چاہئے۔

بھارت درپن ہند کی گزشتہ موجودہ اور آئندہ حالت پر

# دی ڈائمنڈ جوبلی فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

بسرپرستی عالی جناب ہزایکسیلنسی لارڈ کرزن سابق وائسرائے و گورنر جنرل آف انڈیا

سرمایہ ۳۵۰۰۰۰ روپیہ

جو کہ ۳۵۰۰ حصوں میں منقسم ہے اور ہر ایک حصہ بالیتی ۱۰۰ روپیہ ہے

## ڈایرکٹران

۱۔ رائے بہادر پنڈت بھاگ رام صاحب سی۔ آئی۔ ای گورنمنٹ پنشنر و سابق تیسر ریاستہائے جموں و کشمیر

۲۔ رائے صاحب دیوان پنڈت دیا کشن صاحب کول بی۔ اے پرائیوٹ سکرٹری ہز ہائنس مہاراجہ جموں و کشمیر

۳۔ سدا سکھ بہادر اسد سیارے لعل صاحب سابق انسپکٹر مدارس و فیلو آف پنجاب یونیورسٹی دہلی

۴۔ سردار سدرسنگھ صاحب سابق خزانچی یوگنٹ بلوے

۵۔ لالہ ایشری پرشاد صاحب خزانچی گورنمنٹ۔ آنریری مجسٹریٹ و پروپرائٹر کارخانہ مسرز گلاب رائے مہر چند ساہوکاران۔

۶۔ لالہ چھجو رام صاحب رئیس و جنرل کنٹریکٹر

۷۔ نواب احمد خان صاحب رئیس دہلی

۸۔ لالہ کرشن گوپال صاحب ورما۔ بی۔ اے۔

## صحت قایم رکھنے کے لئے

صرف جوبلی ملز کا میدہ خرید فرمائیے

ہمارا میدہ بالکل صاف اور بغیر کسی آمیزش کے ہے۔ اسکے استعمال سے قوت ہاضمہ درست رہتی ہے۔

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ شمالی ہند میں صرف یہی میدہ کا کارخانہ ہے جو آپ کی سرپرستی اور قدردانی کے لایق ہے۔ کسی اور جگہ سے خرید نہ فرمائیں۔ جب تک آپ ہمارے میدہ روا آٹا۔ بورا (چوکر) کے نمونہ بمعہ قیمت ملاحظہ نہ فرمالیں۔

## سرمایہ محفوظ کرنے کا نہایت عمدہ طریقہ

ہمارے نامی گرامی اور مشہور و معروف ڈائرکٹران نے نہایت مناسب شرائط پر زرامانت قبول کرنے کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اور حصہ داران کمپنی کو ایک مزید رعایت کا موقع دیا ہے اور اس لئے ہم اپنے حصہ داروں اور پبلک سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہماری شرائط منگوا کر ملاحظہ فرمائیں اور ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ سرمایہ محفوظ کرنے کے لئے کسی اور بینک میں اس سے بہتر طریقہ نہیں ملیگا۔ شرائط زرامانت و پراسپکٹس برائے خرید حصص اور نیز ہر قسم کی خط و کتابت بنام

**رامچند اینڈ کمپنی منیجنگ ایجنٹس ہونی چاہیئے**

# امپیریل آئل سوپ اینڈ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

ہر قسم کے اعلیٰ درجہ کے صابن منہ ہاتھ دھونے کے اور دیسی صابن ہر قسم کے کپڑے دھونیکے نو ایجاد کلوں اور نئے طریقہ سے تیار ہوتے ہیں عورتیں اور بچے جنکی جلد نازک ہوتی ہے بلا خطر استعمال کر سکتے ہیں۔

## ہر قسم کے تیل

مثلاً تیل سرسوں خالص تیل تل۔ تیل ارنڈی اور دیگر اقسام کے تیل نہایت عمدہ صاف و شفاف اعلیٰ درجہ کے کلوں کے ذریعہ تیار ہوتے ہیں اور ہر اقسام کی کھل بھی ہر وقت تیار رہتی ہے۔

## لوہے کی ڈھلائی کا کارخانہ

اس کے ساتھ لوہے کی ڈھلائی کا کارخانہ تیار کیا گیا ہے جس میں ہر قسم کی مشینیں اور اس کے پرزہ جات۔ دو پہیاں لوہے کے کولہو یعنی بیلنہ۔ جنگلہ۔ کٹھڑہ و دیگر سامان عمارتی و دیگر وغیرہ نہایت عمدہ خوبصورت پورے وزن کے اور عمدہ مال کے تیار ہوتے ہیں علاوہ اس کے ہر ایک شے کہراد ورنج کی جاتی ہے اور شافٹ بھی تیار کیا جاتا ہے۔

## ہینڈلوم فیکٹری

علاوہ مذکورہ الصدر کے ہینڈلوم فیکٹری بھی ایجاد کر دی گئی ہے جس میں ہینڈلوم لکڑی و لوہے کے تیار کئے جاتے ہیں تمام سامان ایسا عمدہ لگایا ہے کہ جس کے ساتھ دیگر کارخانجات کے ہینڈلوم کی نسبت بہت ہی ایجاد کئے گئے ہیں کہ چلنے میں زیادہ آسانی ہوئی اور اگر دن بھر میں ۲۵ گز کپڑا تیار کر سکتی ہیں تو یہ کم از کم ۳۰ گز تیار کریگا اور قیمت میں لحاظ سودیشی کی ترقی کا مدنظر رکھا گیا ہے۔ فہرست نرخنامہ یا دیگر حال دریافت کرنا ہو وے تو ذیل کے پتہ پر درخواست آنی چاہیئے۔

**المشتہر رامچند اینڈ کمپنی منیجنگ ایجنٹس دہلی**

آرمی نیوز پریس لودیانہ میں لالہ ہیرالعل کی زیر اہتمام چھپکر شایع ہوا

نمبر (۳۱) لودیانہ اگست سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۴)


## آرمی نیوز

یہ ہفتہ وار اخبار شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔ ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ نہایت دلچسپ کا سامان اور کارآمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے وارثوں کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے۔

یہ کوئی پولیٹیکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت و صنعت۔ زراعت و تجارت۔ حفظ صحت۔ تہذیب اخلاق۔ سائنس و فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیرخواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا۔ دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سنڈیشن اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہو۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| ہندوستان برہما وغیرہ | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ ر |
| | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صعہ ر |
| بیرونجات | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صہ ۱۲ار |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ۶ر مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت

## اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۱۳ر | ۱۲ار | [illegible] | [illegible] | ے |
| نصف کالم | ے | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا کالم | صہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا صفحہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

بطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونے کی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینیوالو!

بلاشبہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فایدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس ہیں روپیہ لے لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرنا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید سینکڑوں اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسیکی نظر نہ پڑسے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سولہ آنے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں دس میں سردار اسکے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ شنگہائی سے لیکر زنجبار اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اسکے قدردان موجود نہوں کمانڈر انچیف سے لیکر ڈپٹی سیکرٹری تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے لوگ اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں۔ ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار اگر ایک تو پڑھنے والے بیس ہیں۔

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

اب چہ جتے ہو زندگانی کا + آدمی بلبلا ہے پانی کا

## ہم خرما و ہم ثواب

خریداران آرمی نیوز کے سوا دنیا بھر کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ بیس گنا یا پچاس گنا یا سو گنا وارثان کو مل جائے جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے +

### قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زائد چندہ لیکر نہیں بلکہ میر العل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کر کے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قائم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے متوسل دیہیوں کو امداد پہنچیگی جس سے بہت کوئی کا زیادہ نہیں مو ملتا

(۲) ہر سال یکم جنوری سے اسی دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا۔ مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ سے چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے -

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنے متوفیان کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہوں تو اس صورت میں دوسرے نزدیکترین قانونی وارثوں کا حق تصفیہ ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایکماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہیے - اور اپنے علاقہ کے نزدیک تر مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہیوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہیئے +

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض سل۔ دق۔ تپ محرقہ۔ طاعون۔ ٹائفائڈ یا۔ اسٹرک بخار یا دمہ ہیضہ یا اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اٹھانے کے مستحق نہوں گے۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے آفیسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچے نہیں +

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دستبردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں یا درخواست خریداری کے دو ماہ تک اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا۔ اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائینگے اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا پسند نہ کرے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے لیکن چندہ کسی حال میں لکھ کر کم نہیں ہے۔

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں آنکے ورثا کا حق نہوگا۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدہ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہے کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد دینگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایکسال تک اخبار خریدے۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا اور کمپنی کی ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائے۔ علی ہذا القیاس اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کیجائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قائم ہو۔

**نوٹ** سنہ ۱۹۰۳ء کی بابت برما ملٹری پولیس کے صوبیدار شیر بال کے ورثا کو معہ ۵ روپیہ امداد دیگئی ہے۔ سنہ ۱۹۰۶ء کی امداد کا ۸۰، روپیہ دیا گیا ہے۔ کوٹ دفعدار صلابت خان نارغل۔ نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بلد ز ملٹری پولیس کوٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ -

سنہ ۱۹۰۷ء کی بابت مبلغ ۵ ۱۱۲ روپیہ حسب ذیل خریداران کے وارثوں کو بحصہ برابر تقسیم کیا گیا۔ ہر ایک کو معہ ۵ ملا۔ (۱) بھوام چودہری خریدار نمبر ۳ ۱۱ موضع ذرگری ڈاکخانہ دوراہ محلہ ضلع گورداسپور - (۲) محمد باقی خان خریدار نمبر ۶۵ ساکن سعندہ تحصیل جورجہ ضلع بلندشہر (۳) لالہ لائیند مہرہ خریدار نمبر ۵۹۱ رئیس محلہ ٹھوریوہ پٹیالہ (۴) منشی رام دوکاندار خریدار نمبر ۲۸۴ ارسول پور تحصیل جگراؤں ضلع لودہانہ (۵) منشی ننھو خان کوتوال صدر بازار امرتسر (۶) لالہ موتی رام کپور منشی ہاسپٹل اسسٹنٹ چک نمبر ۱۲۳ گوگیرہ برانچ ضلع جھنگ (۷) بابو کسمبہ کرن صاحب کلرک ہیڈ کوارٹر کھا قلعہ دروش (۸) بابو منسکھ رام صاحب خانہ اول برہمن نفنٹری جبل پور (۹) منشی جھبو مکند لال صاحب اول برہمن نفنٹری جبلپور (۱۰) صوبیدار رگھبیر سنگھ صاحب ۵ گورکھا رائفلز نوشہرہ (۱۱) مرزا قطب الدین صاحب محلہ بھٹی مرادآباد (۱۲) لالہ بھگوان داس صاحب پنشنر ڈپٹی انسپکٹر پولیس حافظ آباد (۱۳) سردار جوالا سنگھ صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس ہسوڈہ ضلع حصار (۱۴) پوجا رام پسر بھاگا خاص ساکن لودیانہ - (۱۵) جمعدار عبد الغنی ابن عبد المطلب حضوری جمعدری مبارک پٹیالہ (۱۶) صوبیدار میجر محبوب خان صاحب رجمنٹ بازار سکندرآباد -

# آرمی نیوز

لودیانہ۔ شنبہ۔ ۲۵ اگست ۱۹۰۶ء


## لازمی تعلیم

اخبارات ہند میں عموماً معاملات ہند کے متعلق وہ خیالات ظاہر کیے جاتے ہیں جو ہندوستان کے دیسی اور یورپین ہمدرد اور ہواخواہوں نے کسی موقع پر بیان کیے ہوں۔ جب پالیمنٹ میں کوئی خدا کا بندہ کلمۂ انصاف ہندوستان کے حق میں کہتا ہے تو ہندوستان کے تمام پریس میں اس کی گونج پیدا ہوتی ہے۔ اور بیحد شکر گذاری کے ساتھ ان خیالات کی اشاعت دی جاتی ہے لیکن حکمران قوم میں ان لوگوں کا بھی کچھ کال نہیں ہے جو اس خیال سے کانپنے اور بھنے میں پڑ جاتے ہیں کہ اہل ہند کے ساتھ کوئی رعایت کی جائے یا ان کے حقوق باشندگی میں اضافہ کرنے کی کچھ بات چیت ہو۔ بس پھر اُن کے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔ امسال بجٹ کے مباحثہ میں یہ بات اور بھی نمایاں طور پر دیکھی گئی ایک طرف ہمدردان ہند نے زور دیا کہ ہندوستان میں ٹیکس کی کمی ہو۔ تعلیم کو ترقی دی جائے۔ انتظام حکومت کے نقص دور ہوں۔ دیسیوں کو سرکاری ملازمت میں زیادہ حصہ ملے قانون سازی میں ان کی آواز کو دخل ہو۔ وغیرہ وغیرہ اس کے ساتھ ہی وہ تنگ نظر حضرات بھی دخل در معقولات سے باز نہ رہے جو چاہتے ہیں کہ ہندوستان ایک قدم ترقی کے میدان میں آگے نہ بڑھنے پائے۔

سر چارلس شوان پریسیڈنٹ انڈین پارلیمنٹری کمیٹی نے لازمی تعلیم کے مسئلہ پر بڑا زور دیا۔ آپ نے فرمایا کہ صاحب وزیر ہند شاید تسلیم کرینگے کہ ابتدائی تعلیم نے ہندوستان میں مطلق ترقی نہیں کی اور اس واقعہ پر گورنمنٹ ہند کو نادم ہونا چاہئے۔ مسئلہ تعلیم میں مسٹر مورلے کو بہت دلچسپی رہی ہے اس لئے امید ہے کہ ہندوستان میں ابتدائی تعلیم کو ضرور ترقی دینے پر راغب ہونگے۔ سرکاری رپورٹوں سے واضح ہوتا ہے کہ پانچ دیہات پیچھے ایک مدرسہ ہے جن میں تعلیم نہایت معمولی اور ادنیٰ درجہ کی دیجاتی ہے۔ کل ۹۷۰۰۰ مدارس لڑکوں کے لئے اور ۵ ہزار لڑکیوں کے لئے ہیں جن میں ۳۱ لاکھ لڑکے اور ۴ لاکھ لڑکیاں زیر تعلیم ہیں یعنے ۳ ½ کروڑ تعلیم کے قابل طلبا میں سے صرف ۳۵ لاکھ پڑھتے ہیں۔ گویا دس میں سے ایک۔ یہ سخت نامناسب حالت ہے جو قایم نہیں رہنی چاہئے۔ مدارس وسطی کی تعداد بھی قلیل ہے یعنی لڑکوں کے لئے صرف ۵۰۰ ہیں اور انمیں ۶ لاکھ لڑکے اور ۴۰ ہزار لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں۔ اور کالج جو گنتی کے ہیں ۱۳۴ لڑکوں کے لئے اور ۱۲ زنانہ کالج ہیں۔ اور ۴۵ کالج طب قانون۔ انجنیری وغیرہ کے ہیں۔ آرٹس کالجوں میں ۱۸۰۰۰ لڑکے ہیں اور ۲۰۰ لڑکیاں۔ اور دیگر کالجوں میں ۶ ہزار لڑکے اور ۱۸ لڑکیاں۔ اس لئے ہمیں یقین ہے کہ ضرور ترقی تعلیم پر خیال رجوع کیا جائیگا۔ کم سے کم ابتدائی تعلیم مفت اور لازمی ہونی چاہئے۔ لازمی سے ہماری یہ مراد نہیں ہے کہ ایک سن سے ہر ایک بچہ کو جبراً تعلیم سے مستفید کرنے کا انتظام کر دیا جائے۔ تمام ہندوستان میں ابتدائی تعلیم پر ۷ لاکھ پونڈ سے زیادہ خرچ نہیں کیا جاتا ہے اگر اس میں سے ریاستوں کا خرچ نکال دیا جائے تو صرف برٹش انڈیا کی ابتدائی تعلیم کا خرچ ۶ لاکھ ۶۰ ہزار پونڈ رہجاتا ہے۔ اور اس رقم کی تفصیل یہ ہے کہ ۹ ہزار پونڈ سرکاری خزانہ سے ۲ لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ لوکل بورڈوں اور میونسپل کمیٹیوں سے۔ اور ۲ لاکھ پونڈ فیس سے اور ایک لاکھ پونڈ چندہ سے بہم پہنچا۔ چونکہ فیس کی آمدنی صرف ۲ لاکھ پونڈ سالانہ ہے اس لئے گورنمنٹ کے لئے یہ محال نہیں ہے کہ ابتدائی تعلیم کو بحالت موجودہ مفت کر دے۔ اور اگر تمام قابل تعلیم طلبا کی فیس معاف کی جائے تو ۲۰ لاکھ پونڈ سالانہ خرچ ہوگا۔ لیکن کوئی اُمید نہیں کر سکتا کہ تمام ہندوستان کے لئے گورنمنٹ ہند مفت تعلیم کا یکلخت بندوبست کرنے کو تیار ہوگی۔ مگر یہ ممکن ہے کہ تین بڑے شہروں۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ مدراس میں پہلے تجربہ کیا جائے جس پر کچھ صرف نہیں ہوگا تین سال کے بعد دوسرے درجے کے شہروں یعنے الہ آباد۔ پونا۔ لاہور میں یہی طریقہ توسیع کیا جائے۔ میں خیال نہیں کر سکتا کہ لبرل اُصول جن کی صاحب وزیر ہند اور نائب وزیر ہند نے ہمیشہ تائید کی ہے ایسے ضروری مسئلہ کو نظر انداز ہونے دینگے۔ ریاست بڑودہ میں جس کے فرمانروا مہاراجہ گائیکوار بڑے بیدار مغز بلند خیال حاکم ہیں ۲۰ سال سے تعلیم روبترقی ہے۔ ریاست مذکور میں تعلیم کا خرچ ۵ ½ آنے فی کس ہے جبکہ برٹش انڈیا میں بحساب اوسط ۲ پنس [illegible]

اگر وزیر ہند توجہ فرمایا کریں اور ان اصلاحوں کو عمل میں لائیں جن کا اُنہوں نے ذکر کیا ہے تو بہت سے ممبران پارلیمنٹ ان کی مدد کو مستعد پائے جائینگے۔ میں نہیں جانتا کہ ہندوستان کے معاملات ایسے متبرک کیوں سمجھے جائیں کہ بغیر کسی انگریز کو رائے قایم کرنے کی اجازت نہ دیجائے۔ اور کیوں معاملات ہند کو صرف اینگلو انڈین افسروں کے ہاتھ میں چھوڑ دیا جائے جو ہندوستان سے اس کے خلاف تعصب لیکر واپس آتے ہیں۔ ممبران پارلیمنٹ کا فرض ہے کہ ہندوستان کے متعلق جہاں تک ممکن ہو ہر قسم کی واقفیت حاصل کریں۔ میں آنریبل ممبران کو صلاح دونگا کہ ہندوستان کی سیاحت کو جایا کریں کیونکہ بہت سی باتوں کا موقع واردات پر ہی صحیح علم حاصل ہو سکتا ہے۔ چونکہ ہندوستان کی موجودہ حالت کی تحقیقات کے لئے کمیشن مقرر کرنی منظور نہیں ہوئی جیسی کمیشن جنوبی افریقہ کو گئی ہے اس لئے آنریبل ممبران خود کمیشن بنائیں اور ہندوستان کے حالات کا معائنہ کریں اُمید ہے کہ مستقبل قریب میں اہل ہند کی حالت سنبھل جائیگی وہ اور ہم ایک ہی بادشاہ کی رعایا ہیں اور ان کے معاملات پر پارلیمنٹ کو بہت زیادہ وقت اور رانرجی خرچ کرنی چاہئے۔

## دوسری طرف کی داستان

اب ذرا اُن اصحاب کے خیالات بھی سُننے چاہئیں جو خیال کرتے ہیں کہ ہندوستان بہشت کا نمونہ ہے اور باوجود قحط اور وباؤں اور زیادتی اموات کے انتظام حکومت پر نہ کوئی نقص عاید ہو سکتا ہے نہ کوئی ذمہ داری یا جوابدہی اور محبان ہند جو کچھ کہتے ہیں سب بہتان ہے اور جھوٹ ہے اور مبالغہ ہے۔ اس خیال کے لوگوں میں سے ایک ممبر پارلیمنٹ سر۔ ڈبلیو ایوانس گورڈن صاحب ہیں۔ محبان ہند کے خیالات ہم شوق سے سنتے ہیں یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ ہمارے دوسرے مہربان دوست کیا فرماتے ہیں جو ہندوستان کی طرف سے کوئی فریاد سننی گوارا نہیں کر سکتے ہیں۔

سر۔ ایوانس گورڈن نے فرمایا کہ ہندوستان میں نئی روح پیدا ہونے اور تغیر حالت کا مقابلہ کرنے کا ذکر کیا گیا ہے میں نے ذاتی طور پر ۳۰ سال تک انتظام حکومت ہند کو دیکھا ہے اور وہاں سول اور ملٹری خدمات سر انجام دی ہیں۔ اس زمانہ میں میں نے دیکھا کہ ملک کے سوشل اور پولیٹکل تغیرات کے ساتھ انتظام سلطنت میں بھی ترمیم و تنسیخ ہوتی رہی ہے۔ بعض

ممبران نے جو قابل افسوس تقریریں آج کی ہیں وہ قابل ملامت ہیں۔ بہر حال میرے نزدیک یہ افسوسناک ہے کہ عمدہ گورنمنٹ کے بہترین نمونہ اور بہت ۔ وانا کی بیت ملکل اور آزادی کو برا بھلا کہا جائے۔ ہندوستان کا چین سے مقابلہ کیا گیا ہے اور شرح اموات کو ناقص حکومت کی دلیل قرار دیا ہے لیکن شرح اموات ہند میں صرف [illegible] فی ہزار ہے جبکہ کلکتہ میں فی ہزار کی شرح کی اموات سے لورپول کی ۲۲ فی ہزار کی شرح اموات سے بخوبی مقابلہ کرسکتا ہے +

مسٹر ارکس نے کہا کہ بجنسہ یہ ہی کہ چند سال سے شرح اموات برابر بڑھ رہی ہے۔

سر الوانس گورڈون نے بیان کیا ہندوستان جیسے ملک میں شرح اموات جہاں پلیگ اور ہیضہ اور قحط موجود رہتے وہاں شرح اموات ضرور کم و بیش ہوتی رہیگی۔ ملک کی پیداوار کا بلا معاوضہ نکل جانے کا سوال۔ ہندوستان قرضدار ملک ہے اور لارڈ کرزن نے بیان کیا تھا کہ ہندوستان کو اپنی تجارت درآمد کو ترقی دینا لازمی ہے۔ کروڑوں روپیہ جو اس ملک نے تعمیر ریلوے کے لئے قرض لیا ہے اس کا سود ادا کر رہا ہے اور اگر کانگرس کے قول کو تسلیم کریں کہ ٹیکس بہت زیادہ ہے تو دیسی ریاستوں کو نکالکر صرف ۲½ پنس (دو آنے ۶ پائی) فی کس سے زیادہ ٹیکس نہیں ہے۔ دنیا کا کوئی ملک ہندوستان سے زیادہ ہلکا ٹیکس نہیں دیتا ہے۔ یہ کہنا کہ انگریزی حکومت نے ہندوستان کو مفلس بنا دیا ہے ایک تہمت ہے۔ چار ہزار دیسی آبادی کے پیچھے صرف ایک گورہ سپاہی ہے اور گورہ فوج کی اس قلیل تعداد کی بدولت اس کو برٹش حکومت کی تمام برکتیں میسر ہیں۔ اگر برٹش گیریزن ہٹا لیجائے تو کانگرس اور ایجیٹیشن کنندگان کا شاید نشان بھی نہ لگے۔ تجارت افیون کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ ایک لعنت ہے جو برٹش حکومت نے قائم کی لیکن افیون نوشی اکبر کے زمانے سے ہے۔ اور ہندوستان کی سوشل زندگی اور مذہبی رسمیات کا ایک جزو لاینفک ہے۔

دیسی ریاستوں نے جو استعمال افیون کے مسدود کرنے میں آزاد ہیں اس کی بیخکنی کا کبھی ارادہ ظاہر نہیں کیا۔

باشندگان ہند غیر مطمئن ہونے کی کوئی حقیقی وجہ نہیں رکھتے ہیں وہ کم سے کم ممکن خرچ پر ہماری حکومت سے بیشمار فوائد حاصل کر رہے ہیں۔ ایجیٹیشن کرنے والے جو دعوی کرتے ہیں کہ وہ باشندگان ہند کی طرف سے فریاد کرتے ہیں حقیقت میں وہ اپنی ذات کے سوا کسی کے بھی قائمقام نہیں ہیں۔ امید ہے کہ صاحب وزیر ہند اس بات کو ذہن میں رکھینگے کہ برٹش حکومت کے خلاف ایجیٹیشن کرنے والے معدودے (جو خوردبین سے نظر آنے والی چیز ہیں) قلت تعداد رکھتے ہیں اور ان کے بیانات میں بہت کچھ نمک مرچ لگا ہوتا ہے۔

سر ہنری کاٹن کی پالیسی سے ایجیٹیشن پیدا ہوا جو اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ بنگال کے کروڑ آدمیوں میں سے کتنے آدمیوں کو خبر لگ سکتی تھی کہ بنگال کی تقسیم ہو رہی ہے بشرطیکہ ان کو بتلایا جاتا۔ بارہا اعتراض کیا گیا ہے کہ انتظام حکومت میں اہل ہند کو کافی حصہ نہیں دیا جاتا۔

لیکن اس کے متعلق میں وہ بھید کھولتا ہوں جس کا اکثر ممبران پارلیمنٹ کو علم نہیں ہے۔ اہل ہند انتظام حکومت میں کہاں تک حصہ لیتے ہیں یہ اس سے ظاہر ہوگا کہ یوروپین افسروں کی تعداد جو اعلی جوڈیشل اور ایگزیکٹو منصبوں پر مامور ہیں صرف ایک ہزار ہے باقی تمام نیچے درجے کے ایگزیکٹو اور جوڈیشل اور مال کے عہدے دیسیوں کے ہاتھ میں ہیں۔ سول سروس کا دروازہ ان کے لئے کشادہ ہے۔ اور سول کے اعلی عہدوں کے حاصل کرنے کے لئے لیاقت کی شرط سب کے لئے یکساں ہے۔ اس میں قومیت اور رنگت کی کچھ تمیز نہیں ہے بنگال میں سب سے بڑے جوڈیشل منصب پر ایک بنگالی تعینات ہے۔ ایڈووکیٹ جنرل بھی بنگالی ہے۔ اور ایک سے زیادہ دیسی ریاستوں میں سٹینڈنگ قونصل دیسی ہیں۔ اور ہر ایک ہائیکورٹ میں دیسی جج موجود ہیں۔ ان واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ سول سروس کی ہر ایک شاخ میں دیسی ملازموں کی تعداد روز افزوں ہے۔ سکرٹری آف سٹیٹ کے اس بیان پر مجھے کچھ اعتراض نہیں ہے کہ اس معاملہ پر وائسرائے کی کونسل مزید غور کریگی لیکن جب وہ دیسیوں کی اعلی عہدوں پر تقرری کی بابت غور کر رہے ہوں تو میں ان سے کہونگا کہ ان لوگوں کے شور و غل سے متاثر نہوں جو خود ان عہدوں پر مامور ہونگے یا ہونے کی امید رکھتے ہیں۔

مسٹر ریس بھی اسی زمرہ کے بزرگوار ہیں جو ہندوستان پر حد سے زیادہ نظر عنایت رکھتے ہیں۔ آپنے سر الیانس گورڈن کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ یقین کرنا غلط ہے کہ اہل ہند نے آپ حکومت کرنے کے زیادہ خواہشمند ہیں۔ مثال کے طور پر حیدرآباد کو لو ریاست مذکور میں ایک محکمہ کا اعلی افسر انگریز ہے۔ سنہ ۱۹۰۳ء میں تجربہ کے طور پر محکمہ مال کا افسر دیسی مقرر کیا گیا تھا لیکن اس کے خلاف اس قدر شور بلند ہوا کہ تین ماہ کے ہی بعد اس کی جگہ ایک انگلشمین مقرر کرنا پڑا مجھے یقین نہیں ہے کہ کانگرس کا ایجیٹیشن فی الحقیقت اہل ہند کی قائمقامی کرتا ہے یا یہ کہ اگر کل ہی ان کی تجاویز پر عمل ہونے لگے تو اہل ہند کی حالت میں کچھ ترقی ہو جائیگی۔ میری اپنی رائے یہ ہے کہ اہل ہند کی وفاداری میں ذرا بھی شک نہیں کرنا چاہیئے +

---

**حق تلفیاں۔** ہائی کورٹ کلکتہ میں بنگالی جسٹس اور ایڈووکیٹ جنرل کے منصب پر ایک بنگالی کے مقرر ہونے سے صاحب وزیر ہند کے اس وعدہ سے کہ دیسیوں کو اعلی منصب پر تعینات کرنے میں اب زیادہ فیاضی سے کام لیا جائیگا۔ یہ امید پیدا ہوئی تھی کہ ہائی کورٹ مدراس میں جو دو آسامیاں ججی کی خالی ہوئی ہیں ان میں سے کم از کم ایک تو ضرور کسی دیسی کو ملیگی۔

بنگال کی قائمقام لفٹنٹ گورنری بلحاظ عہدہ کے مسٹر گپتا ممبر بورڈ آف ریونیو کا حق تھا اگر وہ دیسی ہونے کے قصور میں تھوڑی مدت کے لئے بھی بنگال کے لفٹنٹ گورنر نہو سکے۔ مسٹر گپتا کے عہدہ پر اگر کوئی یوروپین سویلین ہوتا تو آنریبل مسٹر سلیکسا سے بہتر ہوتا۔ لیکن مسٹر گپتا آجکل اس کام پر لگائے گئے ہیں کہ تحقیقات کریں بنگال کے دریاؤں اور نالاؤں میں مچھلیوں کی نسل کس طرح بڑھائی جاسکتی ہیں۔ مدراس میں آنریبل مسٹر سنکرنائر اس سے پہلے کئی دفعہ قائمقام جج رہ چکے ہیں۔ ان کی قابلیت میں کوئی دشمن سے دشمن کو بھی کلام نہیں ہوسکتا لیکن اس دفعہ وہ جج بنائے جانے سے محروم رہے۔

---

مسٹر سریندرو بینرجی نے حال کے دورہ بریسال میں جو تقریر کی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمنے جو سودیشی کی بابت قسم کھائی ہے اس پر ثابت قدم رہنا چاہیئے۔ بنگال خواہ دس یا سو یا ہزار حصوں میں تقسیم ہو جائے۔ خواہ ہر ضلع میں ایک قلعہ اور سڑک کے ہر گوشہ میں بورڈ آف ریونیو قائم ہو مگر ہمیں ایک دوسرے سے ذرا بھی علیحدہ نہونا چاہئے۔ حکام کے پاس التجا لیکر لیجانے سے یہ بہتر ہے کہ ہم ثابت قدمی کے ساتھ اپنے ہی پاؤں پر کھڑے رہیں۔ ہمیں اس بات کو صاف طور پر جان لینا چاہئے

کرت ۱۹۰۵ کے بنگالی ۱۹۰۶ کے بنگالیوں سے بالکل دوسری چیز ہیں آثار زمانہ ہمارے لئے مفید ہیں۔ جو روشنی آنکھوں کے سامنے نظر آتی ہے اس میں قدم رکھنا چاہئے۔ مجھے اپنے ارادوں میں ضرور کامیابی ہوگی۔

**منظوری سے پہلے**۔ سر اینڈریو فریزر صاحب لفٹنٹ گورنر بنگال نے چھوٹا ناگپور کے مقام رانچی میں ایک عالیشان نمونہ کا کالج بنانے کا ارادہ کیا۔ چند لاکھ روپیہ چندہ بھی ہاتھوں ہاتھ جمع ہوگیا جس تجویز کا حامی ایک صوبہ کا حاکم ہو پھر اس کی تکمیل میں کیا دیر لگ سکتی ہے۔ ابھی گورنمنٹ کی منظوری نہیں آئی تھی کہ سر اینڈریو نے رانچی میں اراضی کا بھی انتظام کرلیا اور تعمیر کے لئے مسالہ بھی خرید لیا۔ اب گورنمنٹ ہند نے دریافت کیا ہے کہ یونیورسٹی کی رائے دریافت کرنے یا عام آرائے معلوم کئے بغیر کالج کا ایک دور دراز جگہ میں قایم کرنا شاید درست نہوگا۔

فی الحقیقت بنگال کی عام رائے رانچی میں کالج قایم ہونے کے خلاف ہے کیونکہ اعلیٰ درجہ کا کالج کلکتہ یا کسی اور بڑے شہر میں جو تعلیم کا مرکز ہو زیادہ موزوں ہے۔

**امیر صاحب کی آمد**۔ ہنوز تحقیق طور پر کابل سے کوئی خبر نہیں آئی ہے کہ امیر صاحب ہندوستان میں تشریف لائینگے یا نہیں لیکن ہز ہائینس کے سفر ہند کی تیاریاں ضرور ہو رہی ہیں۔ ہندوستان میں بھی پروگرام تیار ہو رہا ہے لیکن جب تک قطعی طور پر معاملہ طے نہو جائے وہ زیر تجویز ہی رہینگے۔ گورنمنٹ ہند کے پیام دعوت کے متعلق امیر صاحب کا جواب ستمبر تک فارن آفس میں آجانے کی امید ہے۔

**مسٹر انند موہن بوس مرحوم**۔ افسوس ہے کہ بنگال کے یکتاء فاضل اجل قابل عزت محب وطن مسٹر انند موہن بوس نے انتقال کیا۔ وہ بہت عرصے سے بیمار تھے بلکہ پچھلے سال جب کلکتہ میں حامیان سودیشی نے فیڈریشن ہال بنانے کا ارادہ کیا تو مسٹر بوس اس قدر نحیف و نزار تھے کہ ایک آرام کرسی پر بٹھاکر ان کو جلسہ میں لے گئے تھے اور ان کے ہاتھ سے سنگ بنیاد نصب کرایا گیا تھا۔ جو تقریر اس سپیچ پر انہوں نے لکھی تھی مسٹر بینرجی نے پڑھکر سنائی۔ مسٹر بوس کی وفات سے ہندوستان نہ صرف ایک زبردست حامی تعلیم اور ایک جادو بیان سپیکر بلکہ نہایت اعلیٰ چلن اور پختہ اصولوں کے وطن پرست بزرگ کی ذات سے محروم ہوگیا ہے وہ ایکمرتبہ کانگرس کے پریسیڈنٹ بھی منتخب ہوئے تھے۔ چند ہفتوں کے اندر مسٹر ڈبلیو۔ سی۔ بونرجی اور مسٹر انند موہن بوس جیسے بے نظیر انسانوں کا دنیا سے چلدینا ہندوستان کے لئے جہاں پہلے ہی قحط الرجال ہے بہت بڑا صدمہ ہے ایسا خسارہ جس کی تلافی نہیں ہوسکتی وہ برہمو سماج کے مسلمہ لیڈر تھے۔ علم ریاضی میں رینگلر کا اعزاز رکھتے تھے۔ کلکتہ اور کیمبرج یونیورسٹیوں کے گریجوایٹ تھے۔ مسٹر بوس کی ظاہر و باطن کی یکرنگی اور خود غرضی سے نفرت اور اشاعت علم کا عشق ضرب المثل تھا۔ وہ کلکتہ سٹی کالج کے بانی اور عرصہ دراز تک انڈین ایسوسی ایشن کے پریسیڈنٹ اور بنگال لیجسلیٹو کونسل میں کلکتہ یونیورسٹی کے قائمقام کی حیثیت سے ممبر تھے یعنی کلکتہ یونیورسٹی نے کونسل میں بھیجنے کے لئے اپنا سب سے بہتر قائمقام ان کو قرار دیا تھا۔ حاصل کلام یہ کہ رفاہ عام اور بہبود انام کے لئے کوشش کرنے والوں میں سے وہ کلکتہ یا کسی سے دوسرے درجہ پر نہ تھے۔

**والیان ریاست کی کونسل**۔ اخبار سٹیٹسمین راوی ہے کہ صاحب وزیر ہند ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز کے ساتھ اس سکیم کے متعلق خط و کتابت کر رہے ہیں جو چیدہ چیدہ والیان ریاستہائے ہند کی ایک کونسل انتظام حکومت ہند میں مشورہ دینے کے لئے قایم کرنے کی تجویز ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں کہ اس کونسل کے فرائض اور اختیارات کیا ہونگے اور کس کس ریاست کے رئیس اس میں شریک کئے جائینگے یقینی ہے کہ اس قسم کی تجویز ولایت میں زیر غور ہے۔ یہ سب مسٹر مورلے کے دم کی برکتیں ہیں کہ ہندوستان کے لئے کچھ نہ کچھ بہتری کی امید کیجا سکتی ہے۔

**فرینچ اخبار کی رائے**۔ پیرس کے ممتاز ترین اخبار ٹمپس نے جو یورپ میں سب سے اول درجہ کا اخبار شمار ہوتا ہے ایک آرٹیکل میں لکھا ہے کہ تقسیم بنگال ایک غلطی ہے وہ مسٹر مورلے کی تعریف کرتا ہے اور لکھتا ہے۔ انگلستان کو اور ہندوستان کو وہ شک نہیں ہوسکتی کہ زمانہ حال کا ایک زبردست فلاسفر انڈیا آفس میں برسر حکومت ہے۔ اس پر پائونیر لکھتا ہے کہ اہل انگلستان کو اگر اصلی حالات ہندوستان کی بابت معلوم ہوں تو ان کو یقین ہو جائے کہ ہندوستان کی حکومت کے لئے بجائے فلاسفروں کے عملی انسانوں کی ابھی تک ضرورت ہے۔

افسوس کہ مسٹر مورلے کی صحت عمدہ حالت میں نہیں ہے اور تعجب نہیں کہ ہندوستان کو کوئی حقیقی فائدہ پہنچانے سے پہلے ہی وہ ریٹائر ہو جائیں افواہ ہے کہ اگر مورلے ریٹائر ہوئے تو مسٹر ونسٹن چرچل وزیر ہند مقرر ہونگے۔ خدا کرے کہ سر ہنری فوولر نہوں اور خواہ کوئی ہو۔

**زلزلہ**۔ ملک چلی کے مقام ولپریزو میں سخت زلزلہ آیا۔ پانچ گھنٹہ تک جھٹکے محسوس ہوتے رہے۔ پنجشنبہ گزشتہ کی شام کو ۸ بجے سے زلزلہ شروع ہوا۔ بہت سے مکانات منہدم ہوئے اور ان میں آگ لگ گئی۔ بے شمار لوگ ہلاک و مجروح ہوئے بڑی بڑی منڈیاں اور بازار اور کوٹھیاں سطح زمین کے برابر ہوگئیں لوگوں کی پریشانی اور سراسیمگی کی وجہ سے آگ بجھانے کی کوشش نہیں کی گئی۔

سنٹیاگو سے خبر آئی کہ زلزلہ کا اثر ۴۰ میل تک محسوس ہوا۔ سنٹیاگو کی بہت سی پبلک اور پرائیویٹ عمارتیں شق ہوگئیں۔ ۲۰۰ لاکھ ڈالر کی مالیت کے نقصان کا اندازہ ہے سنٹیاگو میں ۴۰ آدمی اور ولپریزو میں ۵۰۰ ہلاک ہوئے۔ چار دیہات تباہ ہوگئے۔ مگر بعد کی تار خبریں مظہر ہیں کہ ولپریزو میں پچاس آدمی مارے گئے۔ سنٹیاگو میں وزیر خارجہ کا دفتر اور کانگرس کا محل مسمار ہوگیا۔ ولپریزو کے باشندے پہاڑیوں۔ باغوں اور جہازوں میں پناہ گزین ہیں۔

**تاجداروں کی نقل و حرکت**۔ ایک سر برآوردہ جرمن اخبار لکھتا ہے کہ ملک معظم اور شہنشاہ جرمن کی ملاقات کے دوران میں بہت سے پیچیدہ پولیٹکل مسائل پر گفتگو ہوئی ہے جس سے امن یورپ کے قیام کو تقویت ملیگی۔

ہز مجسٹی ملکہ الگزینڈرا ناروے تشریف لیگئی ہیں۔

شاہ و ملکہ سپین بعد سیر و سیاحت کے کووس کو واپس آئے پریسیڈنٹ فرانس کے قتل کی ایک سازش کا پولیس نے سراغ لگایا۔ ایک اٹالین انارکسٹ مسمی سربلو گرفتار ہوا ہے پریسیڈنٹ کے مارسلز میں تشریف آوری پر حملہ کی تاک میں تھا۔

**سیلاب۔** کثرت بارش سے اس قدر سیلاب آیا کہ تمام شہر دربھنگہ میں پانی بھرا ہوا ہے بعض بازاروں میں چار چار فٹ پانی ہے۔ بہت سے مکانات بہہ گئے اور بہت سے منہدم ہوگئے اور پانی گرنے والے میں فصلیں بھی غارت ہوگئیں۔ ذیل دریا برد ہوئے۔ ۲۰ اگست کی تار خبر ہے کہ طغیانی ترقی پر ہے اور رپورٹ ملی ہو کہ تیسرا سیلاب پہاڑوں کی طرف سے اور آنے والا ہے۔ مسٹر سنگھا انسپکٹر ترہٹ سٹیٹ ریلوے ڈوالی پر لائن کا معاینہ کرتے ہوئے لائن پر ۲۰ فیٹ گہرے پانی میں مع دو قلیوں کے غرق ہوگئے۔ برناگھاٹ کا ریلوے پل بیٹھ گیا۔ اس لئے ڈاک گاڑی دربھنگہ میں واپس آئی خاص دربھنگہ میں شہر کے ایک حصے سے دوسرے حصے میں کشتیوں کے ذریعہ جاتے ہیں۔ غریب آدمیوں پر ایک اور مصیبت ہو کہ غلہ نہایت گراں ہوگیا ہے۔

**دیسی ممبر انڈیا آفس میں۔** بیان کیا گیا ہو کہ آنریبل مسٹر گوکھلے سے درخواست کی گئی تھی کہ صاحب وزیر ہند کی کونسل کی ممبری قبول کریں۔ مگر گوکھلے نے انکار کیا اور کہا کہ مسٹر رومیش چندر دت اس کام کے لئے زیادہ موزوں ہیں۔ مسٹر گوکھلے عنقریب ہندوستان کو واپس آنے والے ہیں۔ فی الحقیقت مسٹر گوکھلے جو خدمات ہندوستان میں سر انجام دے رہے ہیں وہ اس سے زیادہ قیمتی ہیں جو وہ انڈیا آفس میں سرانجام دیتے۔ اور امپیریل لیجسلیٹو کونسل اہل ہند کے نقطۂ خیال سے بغیر مسٹر گوکھلے کے ایک ناکمل مجلس ہوگی۔ مسٹر گوکھلے کے اس مرتبہ کے سفر ولایت نے جو کچھ عمدہ اثر برٹش حکام اور برٹش پبلک میں پیدا کیا ہو وہ بہت قیمتی ہے مسٹر مورلے نے انتظام حکومت میں جن اصلاحوں کا وعدہ کیا ہے یہ کہنا بیجا نہیں ہے کہ اس میں مسٹر گوکھلے کی کوشش کا بہت کچھ دخل ہے۔

**اصلاح کمیٹی۔** صاحب وزیر ہند کی ہدایت کے موافق گورنمنٹ ہند نے کی کارکن کونسل کے ممبران کی ایک کمیٹی جو لیجسلیٹو کونسل میں غیر سرکاری ممبروں کی تعداد اور ان کے حقوق کے اضافہ کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے مقرر ہوئی ہے۔ اس میں حسب ذیل ممبر شامل ہیں آنریبل سر اے۔ ٹی۔ ارنڈیل۔ آنریبل سر ڈینزل ابٹسن آنریبل مسٹر بیکر۔ آنریبل مسٹر جڈسن۔ اور مسٹر رسلی اس کمیٹی کے سکرٹری قرار پائے ہیں۔

کمیٹی کی کارروائی مخفی ہوگی اور صاف ہدایت تھی کہ کوئی باہر کا آدمی شامل نہ کیا جائے۔ یہ باتیں صرف ہندوستان میں ہی ممکن ہیں کہ جن لوگوں کی بہتری کے واسطے کوئی انتظام سوچا جاتا ہے۔ اُس پر غور کرنے کے وقت نہ تو اُن سے رائے لی جاتی ہے اور نہ ان کو بتلایا جاتا ہے کہ کیا ہو رہا ہے۔

**بمبئی میں** محکمہ کسٹم کے ایک یوروپین ملازم مسٹر [illegible] نے چلتے ہوئے ریلوے ٹرین میں ایک معزز خاندان کی پارسی لیڈی کی عصمت پر حملہ کرنے کا اقدام کیا تھا۔ عدالت نے ملزم کے جرم کی سنگینی کو تسلیم کرنے کے باوجود صرف جرمانہ کی سزا پر اکتفا کیا لیکن اب سنا ہے کہ کلکٹر صاحب محکمہ کسٹم مسٹر [illegible] کو سررشتہ کی سزا دینا چاہتے ہیں۔

**سر بی۔ فلر کی الوداع۔** شلانگ سے جس وقت دوشنبہ گزشتہ کو سر بی۔ فلر روانہ ہوئے تو وہاں کے تمام یوروپین افسروں اور دیگر انگریزوں نے بادل غمناک ان کو رخصت کیا۔ چونکہ روانگی پبلک تھی اس لئے تمام سول اور ملٹری آفیسر حاضر تھے ۸ گورکھا رائفلز کا دستہ بطور گارڈ آف آنر کے صف بستہ تھا اور تمام مقامی [illegible] لیڈیز بھی جمع تھے سر اور لیڈی فلر صاحبہ نے تمام حاضرین سے مصافحہ کیا۔ اور گورکھا رجمنٹ کے دیسی افسروں کو الوداع کہا۔ شلانگ کی لیڈیز کی طرف سے لیڈی فلر صاحبہ کو چاندی کے چند تحائف نذر کئے گئے۔ سر بی۔ فلر نے لیڈیز کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مصیبت سے کامیابی نکلا کرتی ہے۔ ہمیں اس بات کا فخر ہے کہ لیڈی فلر کو شلانگ میں ہر دلعزیزی حاصل ہوئی اور اگرچہ میں بنگالیوں کو خوش نہ کر سکا لیکن لیڈی فلر نے بلاشبہہ انگلش جماعت کو گرویدہ کر لیا۔

**روئی کی فصل۔** پنجاب کی نو آبادی میں افسوس ہو کہ روئی کی فصل اچھے سال ہی خاطر خواہ ہوتی نظر نہیں آتی کیونکہ ایک قسم کے کیڑے جو کپاس کے دشمن ہیں پھر نمودار ہوئے ہیں۔ یہ کیڑے بھنڈی پر فریفتہ ہیں اس لئے ڈائرکٹر محکمہ زراعت کی ہدایت کے موافق بھنڈیوں کی کاشت کپاس کی نوآباد اراضی میں کی گئی تھی لیکن بھنڈی کو بار بار پانی ملنے کی ضرورت ہے جو نہروں سے ہمیشہ نہیں دیا جا سکتا۔ اور بارش امسال نہایت کم ہوئی ہو اس لئے بھنڈی کے حسب دلخواہ بارآور نہ ہونے سے کیڑے پھر کپاس کی طرف متوجہ ہوگئے ہیں۔ اور وہ اٹھتی ہوئی کونپلوں اور نکلتے ہوئے پھولوں کو چٹ کر رہے ہیں غالباً جنوب مغربی پنجاب میں قلت بارش ان کیڑوں کی افزائش کا سبب ہو اگرچہ تمام ملک میں روئی کی سی پیداوار کا حسب سال گزشتہ کے امسال خوف نہیں لیکن پنجاب میں پیداوار ضرور کم ہوگی۔

**عملی سودیشی کارروائی۔** بیریسال کے صوبہ جہاں حال میں آنریبل سریندر ناتھ بینرجی نے لکچر دیا اور جس کے سید مظہر حسین بیرسٹر ایٹ لاء میر مجلس تھے۔ سودیشی بندو سبھا کی رپورٹ سنائی گئی تھی جس سے معلوم ہوا کہ اس سبھا کی ۸۹ شاخیں ضلع بیریسال میں ہیں۔ ایک پا یہ بانی کا مدعا ہے۔ بدیسی کپڑے کی فروخت کم کرنے اور دیسی کپڑا ارزاں بہم پہنچانے کے لئے نوجوان گٹھریاں شانوں پر اٹھائے ہوئے گلی گلی پھرتے ہیں۔ دو واعظ دیہات میں وعظ کرتے ہیں۔ سبھا کے ۸۴ جلسے ضلع میں منعقد ہوئے۔ ۴۵ کرگھے جاری ہوئے۔ ۸۴۳ ٹریڈروں سے قطع تعلق کیا گیا۔ ولایتی شراب کی ۵۷ دکانیں بند ہو کر تمام ضلع میں صرف ایک دکان باقی رہی بہت لوگوں نے میخواری ترک کر دی۔

**ایرانی انصاف۔** کرمان سے ایک ایرانی نامہ نگار اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں مجرموں کو کیسی سنگین سزائیں دی جاتی ہیں۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک قافلہ بندر عباس سے مشہد کو جا رہا تھا چونکہ راستہ میں سے داخل کرمان ہوا۔ نانبائی سے اہل قافلہ نے روٹی طلب کی کیونکہ یہاں کیا امیر کیا غریب گھر پر روٹی نہیں پکاتے ہیں۔ بازار میں پکی پکائی روٹی ملتی ہے۔ اتفاق سے نانبائی کی دکانیں روٹیاں تیار نہ تھیں۔ اہل کارواں دوسری دکانوں پر گئے وہاں بھی روٹیاں دستیاب نہ ہوئیں آخر قافلہ والوں نے حاکم شہر سے شکایت کی۔ حاکم نے بغیر تحقیقات کئے دونوں نانبائیوں کو اس قدر زدوکوب کرایا کہ ایک تو دوسرے روز مر گیا اور دوسرا قریب المرگ ہے۔

**سلطان المعظم کی صحتیابی۔** یہ خبر فرحت اثر تمام اسلامی دنیا میں خوشی کے ساتھ سنی جائیگی کہ حضرت مجیبی کو حال کی علالت سے جسکی نسبت رائٹر نے بہت تشویشناک خبریں پہنچائی تھیں صحت کامل و

# عالم فوٹو

افسوس ہے کہ ہندوستان کے نامور محب الوطن - فاضل جج مسٹر جسٹس بدرالدین طیب جی جج ہائی کورٹ بمبئی نے جو رخصت پر بغرض تبدیل آب و ہوا ولایت گئے ہوئے تھے - گزشتہ اتوار کو فوت ہو گئے -

تمام ہندوستان میں مسٹر طیب جی کی وفات حسرت آیات پر ماتم ہو رہا ہے -

افسوس ہے کہ بیکانیر کی بڑی مہارانی صاحبہ نے پنجشنبہ گزشتہ کی صبح کو انتقال کیا -

مضبوط کاغذ کے موٹے پوسٹ کارڈ عنقریب جاری ہونے والے ہیں -

آنریبل مسٹر ہیوٹ ممبر تجارت گورنمنٹ ہند رخصت سے واپس آکر یکم اکتوبر تک رونق افروز شملہ ہوں گے - ابھی تک یہ معلوم نہیں کہ مسٹر ہیوٹ کے لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ مقرر ہونے پر ان کی جگہ ممبر تجارت کون مقرر ہوگا -

مسٹر ولسن گورنمنٹ ہند کے سکرٹری زراعت ماہ نومبر میں ۳ ماہ کی رخصت پر جائینگے ان کے قائمقام مسٹر میکلاگن چیف سکرٹری پنجاب گورنمنٹ مقرر ہونگے -

شملہ کالکا ریلوے لائن پر اور ٹیلے گر پڑے ہیں اس لئے ابھی تک ریلوے میل سروس جاری نہ ہو سکی -

سلہٹ - نواکھلا - مدراس - میمن سنگھ - فرید پور اور لاہور میں سر بی - فلر کے مستعفی ہونے پر مسلمانوں کی طرف سے اظہار افسوس کے جلسے ہوئے - اور ان جلسوں میں ایک ہی قسم کے ریزولیوشن پاس کئے گئے -

بمبئی کے چٹھی رسانوں نے سٹرائک کیا مگر کچھ پیش نہ گئی - محکمہ ڈاک نے باہر سے آدمی بلا لئے اور کانسٹیبلوں سے تقسیم ڈاک کا کام لیا - چٹھی رساں اب معافی مانگنے کو آمادہ ہیں مگر پوسٹماسٹر جنرل نے منظور نہ کیا -

ڈھاکہ میں غلہ فروشوں نے نرخ غلہ گراں کر رکھا ہے جمعہ گزشتہ کو معمولی چاولوں کا بھاؤ ۸ سیر تھا -

اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کے گارڈ آمادہ سٹرائک تھے منیجر صاحب نے ان کے ڈیپوٹیشن کو بلا کر کل شکایتیں توجہ سے سنیں اور یقین دلایا کہ ان کی تکالیف دور کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھیں گے -

مدراس اور رنگون کے مابین خلیج بنگالہ میں ایک سلسلہ بحری تار برقی قائم کرنے کی تجویز ہے -

آنریبل مسٹر ہیر نے پیر کے روز سرکاری طور سے صوبہ مشرقی بنگال و آسام کی لفٹنٹ گورنری کا چارج لیا -

سر بی - فلر چارج دیتے ہی عازم سفر ہوئے وہ بیت المقدس کی زیارت کرتے ہوئے ولایت کو جائینگے -

بقول پانیر سر انٹونی میکڈانل سر بی فلر کے دشمن اور مسٹر مورلے کے دلی دوست ہیں اس لئے ممکن ہے کہ انکی رائے نے مسٹر مورلے کو متاثر کیا ہو -

محاصل افیون میں ماہ رواں کے آخر تک تخمینہ کی نسبت ۲۶ لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ کی بیشی کی امید ہے -

گورنمنٹ ہند کے دفاتر ۳۰ نومبر کو شملہ میں بند ہوکر کلکتہ میں کھلیں گے -

افواہ ہے کہ میسرز سیمور دوسٹ ہیمیٹر اور مسٹر ایمرسن اور مسٹر حبیب حسن کا تعلق سر بی ایف کے معاملات سے تھا مستعفی ہونے والے ہیں -

ایک پولیس کانسٹیبل بہاولپور سٹیشن پر ایک انٹر میڈیٹ گاڑی کے زنانہ درجہ میں سوار ہو گیا جس میں ایک شریف ہندوستانی لیڈی سفر کر رہی تھی - لیڈی کے شور کرنے پر برابر کے خانہ کے ایک جنٹلمین نے اسکو ڈانٹ بتائی اور جالندھر میں گارڈ سے رپوٹ کی اور لاہور میں وہ پولیس کے حوالہ کیا گیا -

آنریبل مسٹر ہیر مشرقی بنگال و آسام کے جدید لفٹنٹ گورنر کی رعایا میں ہر دلعزیزی کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ اینگلو انڈین ان کو پسند نہیں کرتے اور ان کا نام بابو ہیر رکھ دیا ہے -

مسز اینی بیسنٹ اس خبر کی تردید کرتی ہیں کہ مہاراجہ صاحب دربھنگہ نے ہندو کالج کو ۵ ہزار روپیہ عطا کیا ہے -

آنریبل مسٹر گوکھلے ۵ ستمبر تک بمبئی پہنچ جائینگے -

بنگال میں رسول پور سٹیشن کا بنگالی سٹیشن ماسٹر جو سٹرائک کی وجہ سے مقرر ہوکر گیا تھا قتل کیا گیا - مجرموں کا ابھی سراغ نہیں لگا -

ریاست میسور نے رفاہ عام کے نفع بخش کاموں کے لئے ۱۲ لاکھ کے قرضہ کا اعلان دیا ہے -

لاہور میں اہل اسلام کا جو جلسہ سر بی فلر سے اظہار ہمدردی کے لئے ہوا اس کے میر مجلس آنریبل مسٹر شاہدین تھے -

مسٹر پی - آئنگر ڈسٹرکٹ جج گوداوری نے تعلیم نسوان کے لئے ٹریننگ کے زنانہ مدرسہ کو ۱۰ ہزار روپیہ دیا ہے -

الہ آباد ہائیکورٹ میں ایک شخص مسمی مادھو سنگھ اور دیگر پانچ قیدیوں کا اپیل دائر ہوا - جنکی مدد سے مادھو سنگھ نے اپنے چچا کو قتل کیا تھا - عدالت سشن سے مادھو سنگھ کو کالا پانی اور باقیوں کو مختلف میعاد کی قید کی سزا ملی تھی - ہائیکورٹ نے مادھو سنگھ کو پھانسی اور دیگر جوانان کے لئے کالے پانی کی سزا تجویز کی -

ہفتہ مختتمہ ۱۱ - اگست میں پلیگ کے ۵۳۴ کیس اور ۴۰۰ موتیں ہوئیں - ضلع بمبئی میں ۳۰۴ - احاطہ مدراس میں ۹ بنگال میں ۲۱ - صوبجات متحدہ میں ۹۹ پنجاب میں ۴۱ - برہما میں ۱۰۷ - ممالک متوسط میں ۵۳ - ریاست میسور میں ۹۲ - وسط ہند میں ۳ -

امریکہ میں پریسیڈنسی کے اُمیدوار مسٹر کینن بھی ہیں جو پارلیمنٹ کے سپیکر ہیں -

بیرن کمارا جدید جاپانی سفیر لندن پہنچ گئے - اخبارات ولایت نے ان کا خیر مقدم بڑے تپاک سے کیا - بیرن کمارا وہ مدبر ہیں جنہوں نے روس کے ساتھ صلح کی بات چیت طے کی تھی -

سرویہ اور برطانیہ کے مابین سفارتی تعلقات از سر نو قائم ہو گئے -

منچوریا کو ترقی دینے کے لئے جاپان ۱۰۰ لاکھ ین قرضہ انگلستان اور امریکہ سے لینا چاہتا ہے -

ملک چلی کے زلزلہ میں انگلش یا امریکن جانوں کی خبر نہیں - بعض بدمعاشوں نے لوٹ مار کی تھی وہ گولی سے اُڑا دئے گئے - کل ۳۰۰ آدمی ہلاک اور ۸۰۰ زخمی ہوئے - قصبہ ولپریزو بالکل تباہ ہو گیا -

سان فرانسسکو کی ریلیف کمیٹی نے ولپریزو کے تباہ شدگان کی دستگیری کے لئے ۱۰ ہزار ڈالر کی رقم دی -

سنتیاگو میں زلزلہ کا پہلا جھٹکا ۵ منٹ تک محسوس ہوا حرکت مدور تھی ورنہ ایک مکان نہ بچتا - رات اندھیری اور بارش سخت ہو رہی تھی وہاں کے لوگ ابھی تک میدانوں میں سوتے ہیں ۲ لاکھ آدمی بے خانماں ہو گئے -

اسی زلزلہ کی وجہ سے جزیرہ فرنینڈیز پر جہاں رابنسن کروسو مقیم رہا تھا سمندر کا پانی پھر گیا -

کیوبا میں پھر بغاوت نمودار ہوئی - ہوانا سے ۷۰ میل پر باغیوں کو سرکاری فوج سے ایک ہزار باغیوں نے مقابلہ کیا طرفین سے بہت آدمی زخمی ہوئے

# ملیٹری دنیا

**روس کی حالت زار**۔ خدا جانے روس میں کب امن ہوگا۔ زار رعایا کو آزادی بخشے۔ شاید جب تک کہ مجبور نہ ہوجائیں۔ ایک شخص کی تنگ خیالی سے کتنے خون خرابے ہوتے ہیں۔ اور کس قدر بدامنی ہے کہ خدا کی پناہ۔

وارسا میں انقلاب پسندوں نے پولیس اور انفنٹری پٹرول کو بم کے گولوں اور ریوالوروں سے قتل عام کرنے کی کوشش کی اُنہوں نے ۴۵ آدمی ہلاک کئے۔ فوج نے بھی باڑیں چلائیں۔ جن سے ۱۴۵ آدمی ہلاک و مجروح ہوئے۔ اور سنگینوں سے حملہ کرکے بازار کو صاف کیا۔ لوڈز میں بھی ایسا ہی فساد ہوا۔ وارسا اور پلوک۔ لوڈز ساؤک لیول اور ریڈم میں سخت ابتری اور پریشانی پھیلی ہوئی ہے۔ کیونکہ ان تمام مقامات میں ایک ہی روز ایک ہی قسم کے واقعات ظہور میں آئے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بغاوت دور تک پھیلی ہوئی ہے اور باقاعدہ طور پر اس کا انتظام کیا گیا ہے۔ حکام نے فوج جلدی سے طلب کی جس نے ہر ایک سمت میں فیر کرنے شروع کئے۔ اور بہت سے بیگناہ آدمیوں کو قتل و زخمی کیا۔ وارسا میں ۲۲۶ آدمی ہلاک و مجروح ہوئے۔ اور دوسرے روز رات تک لڑائی جاری رہی۔

وارسا میں چہارشنبہ گزشتہ کے ہنگامہ کے بعد سپاہ نے یہودیوں پر حملہ کیا اور ۲۵۰ یہودی قتل کردئے۔ تمام روس میں سخت بدنظمی اور گھبراہٹ پھیلی ہوئی ہے۔ پولیس بیبس ہے۔ اور گورنمنٹ بدامنی کو فرو کرنے سے قاصر ہے۔

وارسا میں ۱۶ اگست کی رات کو ایک لڑکے نے چاتریوں کے ایک مجمع میں ایک بارود کی پٹاری پھینکی دو آدمی زخمی ہوئے۔ اس پر ایک انفنٹری پٹرول نے جو اسی کے عالم میں دوڑ کر مجمع پر باڑ چلائی جس سے ۲۰ آدمی مجروح ہوئے۔

### غدر کرنے والوں کو سزا

بحرہ بالٹک کے بیڑہ کے غدر کرنے والے ملاحوں میں سے ۳ کے لئے کورٹ مارشل نے سزائے موت کا فتویٰ دیا اور وہ پھانسی دیئے گئے۔

کرانسٹڈ کے غدر کرنے والوں میں سے ۱ کو پھانسی ملی اور ۲۲ کو عمر قید کی سزا ملی۔ اس کے بعد خبر آئی کہ دس ملاحوں کو اور پھانسی دیگئی ہے۔

### افسروں پر حملے

پولینڈ کے مقام سیڈلس میں پولیس کا اعلیٰ افسر ایک بم کے گولے سے مارا گیا۔

وارسا کے گورنر جنرل کی گاڑی میں تین بم کے گولے پھینکے گئے۔ گورنر جنرل بچ گیا لیکن اس کو خوف سے اس قدر صدمہ پہنچا کہ سخت بیمار ہے۔

---

**بلگیرین و یونانی**۔ صوفیہ سے خبر آئی کہ اہل بلگیریا دہاں کے یونانیوں کو الزام دیتے ہیں کہ انچیالوس میں فساد کے بانی وہی تھے۔ اُنہوں نے ایک بلگیرین جلسہ کو منتشر کرنا چاہا۔ یونانی لارڈ بشپ جس کی نسبت افواہ تھی کہ آتشزدگی میں جل گیا وہ ایک کان میں چھپا ہوا نکلا۔ اور بلوہ کی اشتعال دلانے کے الزام میں ماخوذ ہے۔

بلگیریا سے ۶ ہزار یونانی خاندان ترک وطن کرکے ایڈریا نوپل کو چلے گئے ہیں کیونکہ ان کو اندیشہ تھا کہ اہل بلگیریا ان کو تنگ کرینگے۔ باب عالی نے طاقتوں کو متوجہ کیا ہے کہ بلگیریا میں یونانیوں کے خلاف شورش پیدا ہونے سے امن سخت خطرہ میں ہے۔

یونانی لشپ اور ۹ یونانی اور بلگیرین انچیالوس کے بانیان فساد ہونے کے الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں۔

---

**جلد فیر کرنے والی توپیں**۔ ٹائمز کا ملٹری نامہ نگار الڈرشاٹ میں جنرل فرنچ کمانڈنگ کا ریویو کرنے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ہماری فیلڈ آرٹلری کی نئی توپیں اول درجہ کی ہیں جس کے تجربہ سے ہر ایک باڑی کمانڈر مطمئن ہے۔ اور عام رائے ماہران فن کی یہ ہے کہ تیرہ اور چودہ پونڈ کا گولہ پھینکنے والی دونو قسم کی توپیں نہایت ہی عمدہ ہیں۔

---

**دیر کی خانہ جنگی**۔ خان دیر نے جس کے قلعہ کو نوابان دیر نے محصور کر رکھا تھا بغیر جنگ کے ہتھیار ڈالدئے اور لڑائی ختم ہوگئی۔ بادشاہ خان اب ریزیڈنٹ پولیٹیکل ایجنٹ سے معاملات دیر کے متعلق بات چیت کرنے چکدرہ کو گئے ہیں۔ نواگئی میں خان صاحب کا چھوٹا فرزند احمد جان اپنے والد اور رشتے بھائی سے ناراض ہوکر مہمندیوں سے امداد لینے گیا تھا۔ ان کے بعد خان صاحب کے فرزند کلان محمد علی نے اپنے باپ کے اسلحہ خانہ اور خزانہ پر قبضہ کرلیا۔ گردونواح کے فرقے کچھ باپ کی اور بیٹے کی حمایت میں مسلح ہوگئے۔ لیکن جب جنگ شروع ہونے کو تھی محمد علی نے والد سے صلح کرلی اس شرط پر کہ احمد جان کو نواگئی میں واپس آنے کی اجازت نہیں دیجائیگی۔ اس کے بعد مسلح جماعتیں منتشر ہوگئیں۔

---

**آگرہ کیمپ**۔ کابل سے اور تازہ خبریں آئی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ امیر صاحب کے سفر ہند کی تیاریاں شروع ہوگئی ہیں۔ اور عام خیال یہ ہے کہ ہزہائنس ماہ اکتوبر کے آخر میں پشاور پہنچیں گے۔ کیونکہ درہ خیبر عبور کرنے کے لئے عمدہ موسم ہوگا۔ یہ معلوم نہیں کہ امیر صاحب کے ساتھ کس قدر بھیڑ بھاڑ ہوگی تاہم جلال آباد اور ڈکہ تک بہت سی فوج بھی ساتھ آئیگی۔ بہرحال یہ تحقیق ہے کہ دربار آگرہ میں ہوگا اور فوجوں کی عظیم الشان پریڈ بھی آگرہ میں ہی ہوگی۔

---

**نوشہرہ کیولری کنٹونمنٹ**۔ نوشہرہ کی جدید چھاؤنی کے رسالہ کی دیسی کیولری لائن میں جو کنواں کھودا گیا ہے اس کا پانی نہایت ہی نفیس ہے۔ لیکن ہارس آرٹلری اور برٹش کیولری جہاں مقیم ہوگی اس کے شمال میں جو ایک بڑا کنواں کھودنے کا تجربہ کیا گیا تو پانی کسی قدر کھاری برآمد ہوا۔ اگرچہ اس کے قریب ہی ایک کنوئیں کا پانی نہایت عمدہ اور صاف ہے۔ اسلئے دوسری جگہ پھر زمین میں پیچ لگا کر دیکھا جائیگا امید ہے کہ کہیں نہ کہیں پانی حسب دلخواہ نکلے۔

---

**کشمیر ریلوے**۔ لارڈ کچنر ماہ آئندہ میں دورہ کشمیر کو غالباً پونچھ کی راہ سے تشریف لیجائینگے اور اس راستے کو معائنہ کرینگے۔ جس طرف سے کہ کشمیر ریلوے لائن بنانے کی تجویز ہے۔

---

**درختوں کی حفاظت**۔ کے خیال سے ملٹری حکام نے حسب ذیل قواعد ٹرانسپورٹ کے اونٹوں کے بارچ کے متعلق جاری کئے ہیں۔

ہر ایک اونٹ جو بارچ پر ہو اس کے منہ پر جالی لگائی جائیگی تاکہ وہ سڑک کے درختوں کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ پڑاؤ پر

سپلائی کے لئے ان مقامات کے جہاں ڈپٹی کمشنر نے خاص اجازت دیدی ہو اونٹوں کو چرانے کے لئے باہر نہیں لیجایا جائیگا۔ بلکہ ان کو چارہ وہیں چرانا ہوگا۔ اگر کوئی چارہ علاوہ اس کے جو افسر انچارج نے بہم پہنچایا ہو درکار ہو تو تحصیلدار افسر انچارج کے انڈنٹ کرنے پر مہیا کریگا۔ اور اس کی قیمت صاحب ڈپٹی کمشنر کی مقرر کردہ شرح سے دیجائیگی۔ یہ قواعد ان اونٹوں کے لئے نہیں ہیں جو پچاس سے کم تعداد میں اضلاع سیالکوٹ مظفرگڈھ۔ جھنگ۔ ملتان منٹگمری یا حصار میں کوچ کررہے ہوں نہ ٹرانسپورٹ کے ان اونٹوں کے لئے جو دس سے کم تعداد میں دوسرے اضلاع میں کوچ کررہے ہوں۔ لیکن ہر ایک حال میں اونٹ جب سڑک پر چل رہے ہوں تو ان کا منہہ بند ہونا چاہئیے۔

---

**بھیڑیوں سے جنگ**۔ روس اور جرمن کی سرحد پر چار روسی سرحدی سپاہیوں پر ۶ بھیڑیوں نے اچانک حملہ کیا جبکہ وہ ایک جنگل میں سے پٹرول ڈیوٹی پر جارہے تھے۔ سپاہیوں نے دو بھیڑیوں کو نشانہ بنایا لیکن باقی چار بڑی خونخواری کے ساتھ حملہ آور ہوئے۔ بڑی معرکہ کی کشمکش ہوئی۔ ایک سپاہی درخت پر چڑھ گیا اور باقی تین سنگینوں سے درندوں کا مقابلہ کرتے رہے کیونکہ فیر کرنا محال تھا۔ اسی اثنا میں دوسرے سپاہی ادہر آنکلے اور انہوں نے چاروں بھیڑیوں کا کام تمام کیا۔ لیکن اس سے پہلے تینوں روسی سخت مجروح ہوچکے تھے۔ ان کے بازوؤں۔ ٹانگوں اور رخساروں پر سے بھیڑیوں نے بڑے بڑے گوشت کے لوتھڑے نوچ لئے تھے۔ منجملہ ان کے ایک سپاہی ہاسپٹل کو لیجاتے ہوئے راستے ہی میں مرگیا۔

---

**قلعہ فورٹ ولیم** میں کچھ عرصہ سے بغیر پاس کے ہندوستانیوں کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔ کئی ایک آدمیوں کو بغیر پاس کے قلعہ میں داخل ہونے کے جرم میں جرمانے ہوچکے ہیں۔ مگر یوروپین کے لئے پاس کی ضرورت نہیں۔

---

**سکھ سپاہی** ولایت کے مقام برائٹن میں جہاں تمام برٹش امپائر کے نشانہ بازوں کے مقابلہ کا سالانہ جلسہ چاند ماری ہوتا ہے امسال چند سکھ نشانہ بازوں نے بھی کولھاپور کپ کے انعام میں کناڈا کے سپاہیوں سے مقابلہ کیا۔ ولایت کے ایک اخبار نے لکھا ہے کہ سکھ سپاہیوں کا انداز اور چلن نہایت سادہ اور عمدہ ہے۔ صاحب لوگ ان کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے ہیں۔ تمام کیمپ میں ان کی قدر کیجاتی ہے۔ وہ نہایت سیدھے سادھے اور بے نفس مکمل انسان ہیں۔ ان کو خوش کرنا بڑا آسان ہے۔ بڑی تعریف ان میں یہ ہے کہ افسروں کے حکم کی تعمیل بڑی خوشی اور پھرتی کے ساتھ کرتے ہیں۔ یہ امر موجب اطمینان ہے کہ ہندوستان کی ایک بہادر قوم کے جوانوں کی نسبت ولایت میں عمدہ خیال پیدا ہوا ہے۔

---

**سپاہی کی تنخواہ** کے متعلق جو چند ہفتے ہوئے ایک آرٹیکل آرمی نیوز میں درج ہوا تھا ہمیں یہ دیکھکر اطمینان ہوا کہ سراج الاخبار جہلم اور رئیس معتمد ولایت نے اس کی تائید کی ہے۔ امید ہے کہ ملٹری حکام اس معاملہ میں عام رائے کا لحاظ کرینگے۔

---

**جنرل ولیم** ارنٹن کیف ایک انڈین آرمی کے پنشنر آفیسر نے حال میں قضا کی ہے ۶۴ سال ہوئے وہ فوج میں بھرتی ہوئے تھے۔ جنگ مہاراج پور میں شریک تھے ۱۸۴۵ء کی پنجاب کی لڑائیوں میں بھی شامل رہے۔ اور سعد اللہ پور چلیانوالہ۔ گجرات کے معرکوں میں موجود تھے۔ نیز محاصرہ لکھنؤ میں شریک تھے۔ وہ ایک معرکہ میں سخت مجروح ہوئے تھے جس کے صلہ میں وکٹوریہ کراس کا اعزاز حاصل کیا تھا۔

---

**کالج کا تعلیم یافتہ سوار**۔ ایسا شاذ و نادر ہوتا ہے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ فوج میں اور وہ بھی چھوٹی اسامیوں پر بھرتی ہونا پسند کریں لیکن جس شخص کو جنگی ملازمت کا شوق ہو وہ ہرگز چھوٹے اور بڑے درجہ یا تنخواہ کی چنداں پرواہ نہیں کریگا۔ لارڈ کچنر کی یہ خواہش ہے کہ خواندہ آدمی فوج میں داخل ہوں کیونکہ فن جنگ ایک سائنس ہے جس کے لئے علم کی ضرورت ہے۔ میرٹھ سے خبر ملی ہے کہ علیگڈھ کالج کا ایک تعلیم یافتہ نوجوان ۵ کیولری میں بدرجہ سواران بھرتی ہوا ہے۔ اس جوان نے بی۔ اے تک تعلیم پائی ہے۔ امسال سے وہ رسالہ میں شامل ہے جو لوگ واقف ہیں کہ ریکروٹ سوار کو کیا سخت کام کرنا پڑتا ہے وہ ضرور نتیجہ نکالیں گے کہ جب تک فوجی خدمات کا عشق نہ ہو کوئی پڑھا لکھا آدمی سواروں میں بھرتی ہونا پسند نہیں کریگا۔ سوار کی تنخواہ ایسی نہیں ہے جو تعلیم یافتہ جوانوں کو اپنی طرف کشش کرے۔ اگر پڑھے لکھے آدمی اعلیٰ خاندانوں اور مضبوط قوای کے فوجوں میں چھوٹے درجوں پر بھرتی ہونے لگیں تو وہ بہت جلد ترقی کرینگے۔ اگر ان کے ساتھ حکام نے اچھا برتاؤ کیا تو امید ہے کہ علیگڈھ کالج اور خالصہ کالج سے انڈین آرمی کو بہت اچھا مسالا مل جائیگا۔

---

**افغانی سفر مینا** کی دو کمپنیاں اسمارسے کر جلال آباد گندمک کی سڑک کی مرمت کررہی ہیں تاکہ امیر صاحب کو ہندوستان کو تشریف لاتے ہوئے سفر میں تکلیف نہ ہو۔

---

**رائل فیلڈ آرٹلری** کا مجوزہ ریلیف جنوبی افریقہ ہندوستان اور ولایت کے مابین بالفعل ملتوی رہیگا کیونکہ شاید اس میں کچھ ترمیم ہوگی۔

---

## پرموشن

(دربہا ملٹری پولیس)

چن ہلز بٹالین۔ جمعدار بخاور سنگھ صاحب کو صوبیدار اور حوالدار جیت سنگھ صاحب کو جمعدار بنایا گیا۔

اور نرمل دائے صاحب کو صوبیداری اور جمعدار درجہ دوم مہر و پیدائے صاحب کو درجہ اول میں ترقی ملی اور حوالدار سنگھ بیر صاحب کو جمعدار بنایا گیا۔

روبی مائینز بٹالین۔ جمعدار سو دان راوت صاحب کو درجہ اول میں اور جمعدار کہ لوتھا پا صاحب کو صوبیدار اور حوالدار کشنہ راوت صاحب کو جمعدار بنایا گیا۔

ناردرن سٹیٹ۔ چن ہلز بٹالین سے حوالدار دلیپ سنگھ صاحب کو یہاں جمعدار بنایا گیا۔

انڈین سبارڈنیٹ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ

ہاسپٹل اسسٹنٹ برانچ

بنگال اسٹبلشمنٹ نمبر ۱۸۱۱ ایشر داس صاحب کو فائنل امتحان پاس کرنے پر ۹ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء سے فرسٹ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ بنایا گیا۔ مندرجہ ذیل ہاسپٹل اسسٹنٹ صاحبان کو بحالہ ملازمت پوری کرنے اور ڈیپارٹمنٹل امتحان پاس کرنے پر فرسٹ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ بنایا گیا۔

نمبر ۸۰ محمد فیاض خان صاحب کو یکم مئی ۱۹۰۴ء سے۔
نمبر ۸۵ افضل الرحمن صاحب اور نمبر ۹۱ جگت سنگھ صاحب
کو ۱۷ اپریل ۱۹۰۶ء سے۔
نمبر ۸۸ ٹاکر رائے صاحب و نمبر ۹۳ دولا رام صاحب و نمبر ۸۹
ہربائی رام صاحب و نمبر ۹۸ تیرتھ رام صاحب کو ۱۷ اپریل
۱۹۰۶ء سے نمبر ۹۲ سید ضمیر الدین صاحب کو ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۵ء
سے اور نمبر ۱۰۲ لال سنگھ صاحب کو یکم مئی ۱۹۰۶ء سے۔
اور مندرجہ ذیل صاحبان کو تھرڈ کلاس سے سکینڈ کلاس میں
ترقی ملی۔ نمبر ۷۴ فضل الٰہی صاحب کو ۱۱ اپریل ۱۹۰۴ء سے اور
نمبر ۷۹ بشن سنگھ صاحب کو یکم مئی ۱۹۰۴ء سے نمبر ۸۴
کشن سنگھ صاحب کو ۲ دسمبر ۱۹۰۴ء سے نمبر ۸۷ محبوب علی خان
صاحب کو ۳۰ مارچ ۱۹۰۵ء سے نمبر ۱۰۱ اسنت رام صاحب کو
۲ جولائی ۱۹۰۵ء سے و نمبر ۱۰۲۳ لال چند صاحب کو ۱۳ مئی
۱۹۰۵ء سے اور نمبر ۱۰۲۸ محمد رشید صاحب اور نمبر ۱۰۲۹ دیا سنگھ
صاحب کو ۲۳ اپریل ۱۹۰۶ء سے۔

## مسٹر جسٹس بدرالدین طیب جی مرحوم

ابھی مسٹر ڈبلیو سی بونرجی۔ اور مسٹر آنند موہن بوس کے ماتم سے
ہندوستان ہوش میں نہیں آیا تھا کہ ولایت سے ایک اور سچے
محب الوطن ایک اور فاضل اجل۔ ایک اور ملک و ہند کے سپوت
فرزند کی وفات حسرت آیات کی خبر آئی۔ دو ہی تین ہفتوں
کے اندر کانگریس کے تین پریسیڈنٹ ہندوستان کے تین
زبردست رکن نہیں نہیں ایشیا کے تین نہایت قابل انسانوں
کا دنیا سے اٹھ جانا اس کم بخت ملک کی سخت بدقسمتی ہے۔
ڈبلیو سی۔ بونرجی اور آنند موہن بوس کے مانند مسٹر
طیب جی اس قابلیت کے بزرگ تھے کہ جس ملک اور جس سرزمین
میں ہوتے وہاں وہ چوٹی کے انسانوں میں شمار ہوتے۔
مسلمانوں میں سے وہ تنہا ایک شخص تھے کہ اہل ہنود میں
ان کی ویسی ہی قدر تھی جیسی کہ مسٹر نوروجی کی یا رومیش چندر
یا مسٹر گوکھلے کی ہے انہوں نے کبھی ہندو مسلمانوں کو علیحدہ نہیں
سمجھا نہ دونو ہمسایہ قوموں کے اغراض کو ایک دوسرے کی
ضد خیال کیا جیسا کہ آجکل رجحان ظاہر کیا جا رہا ہے۔
مسٹر طیب جی بمبئی کے ایک شریف خاندان سے تھے تعلیم و
تربیت اچھی پائی تھی۔ محنت اور توجہ سے بہت جلد وکالت
میں شہرت اور ناموری حاصل کی۔ حتی کہ وہ بمبئی بار کے ممتاز
ترین ممبر سمجھے جانے لگے۔ دو مرتبہ ہائی کورٹ کی ججی سے انکار
کیا مگر تیسری مرتبہ جب تبدیل آب و ہوا کے لئے ولایت
جانے پر مجبور ہوئے تو ججی منظور کر لی ان کی وکالت کی
آمدنی ججی کی تنخواہ سے بہت زیادہ تھی۔
ہائیکورٹ بنچ بمبئی مسٹر راناڈے مرحوم اور مسٹر طیب جی مرحوم
کی موجودگی سے سچ مچ نوشیروانی عدالت بنگئی تھی۔ تمام
جہان میں کوئی شخص یوروپین اور دیسی ہندو اور مسلمان
اور پارسی ان کی دادگستری پر پورا بھروسہ رکھتے تھے ۱۸۹۷ء
میں جب مسٹر تلک حوالات میں تھے اور پریسیڈنسی مجسٹریٹ
نے دو دفعہ ضمانت کی درخواست منظور نہیں کی شائد اور
کوئی معمولی دیسی جج ہوتا تو اس قدر جرأت نہ کرتا کہ جس شخص
کی مدعی گورنمنٹ ہے اس کو ضمانت پر چھوڑ دے مگر وہ نہایت
او صرف قانون کی پروا کرنے والے جج تھے۔
بے تعصب۔ آزاد۔ بے لاگ۔ جج۔ قانون کے نیتے۔
انصاف مجسم طیب جی ہمیشہ ضمیر کی ہدایت پر چلنے والے تھے
جب کانگریس کا تیسرا اجلاس مدراس میں ہوا تو مسٹر طیب جی
پریسیڈنٹ منتخب کئے گئے تھے۔ ان کی پریسیڈنشل سپیچ
آجتک کانگریس لٹریچر کا ایک نہایت دلچسپ باب سمجھا جاتا
ہے۔ جب وہ ہائی کورٹ میں تعینات ہوئے تو موجب ضابطہ
کے کانگریس میں شریک ہو کر حصہ نہیں لے سکتے تھے۔ لیکن
جب محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس بمبئی میں منعقد ہوئی تو انہوں
نے دوران تقریر میں علانیہ بیان کیا کہ ہمکو کانگریس سے دلی
ہمدردی ہے اور کہا کہ ہماری زندگی کا سب سے بڑا اعزاز کانگریس
کا پریسیڈنٹ مقرر ہونا تھا۔ وہ کانگریس اور کانفرنس کو
ایک دوسرے کے خلاف خیال نہیں کرتے تھے اور فرمایا کہ
اگر ہمارا یہ خیال نہ ہوتا تو ہم ہرگز کانفرنس کی صدارت قبول نہ کرتے
وہ اہل اسلام کی تعلیمی ترقیوں اور تعلیم نسوان کے زبردست حامی
انجمن اسلامیہ بمبئی کے پریسیڈنٹ۔ ہر ایک رفاہ عام کی تحریک
میں دلچسپی لینے والے۔ وطن کے سچے دوست۔ علم کے عاشق تھے
تھوڑا عرصہ گذرا وہ بمبئی ہائیکورٹ کے قائمقام چیف جسٹس بھی
چند ماہ تک رہے تھے۔
کچھ مدت سے ان کی صحت نازک ہو گئی تھی اور وہ علاج کیلئے
انگلینڈ تشریف لے گئے تھے۔ مگر ناگہانی یہ افسوسناک تار خبر آئی
جس نے ہندوستان کی تمام تعلیم یافتہ سوسائٹی کے دل کو سخت
صدمہ پہنچایا۔ ہندوستان میں الیق انسان اس کثرت سے نہیں
ہیں کہ بونرجی اور بوس کے ساتھ وہ طیب جی کی دائمی مفارقت
کو بھی برداشت کر سکیں۔ فی الحقیقت یہ تینوں اصحاب اس
پایہ کے تھے کہ جو جگہ انہوں نے خالی کی ہے اسکو پر کرنیکے لیے
کوئی شخص نظر نہیں آتا۔ مسٹر طیب جی سارے ہندوستان
میں تنہا مسلمان جج تھے افسوس ہے کہ اب کسی ہائیکورٹ میں
کوئی مسلمان جج موجود نہیں۔ مسٹر طیب جی کی عمر ۶۴
سال کی تھی ✦

## آج کیا خبر ہے؟

چلی سے تازہ تار خبریں مظہر ہیں کہ زلزلے سے کئی ہزار جانیں ضائع ہوئی ہیں
یکے بعد دیگرے جو خبر آتی ہے تباہی یہاں کی تعداد کو زیادہ کرتی جاتی ہے
سنتیاگو میں ۳ ہزار مصیبت زدگان کے لئے حکام جھونپڑیاں تیار ہیں
برٹش سفارت گاہ بھی منہدم ہو گئی اور برٹش سفیر کے پاؤں میں چوٹ لگی
کیوبا کی بغاوت میں ایک مامور لیڈر گومز بھی شامل ہو گیا تھا ہوانا
میں ۱۴۱ آدمی امریکن حکام نے سازش کے شبہ میں گرفتار کئے ہیں
ہوانا کے قریب ایک اور جنگ ہوئی جسمیں باغیوں نے شکست ملی [illegible]
قیصرہ چین نے وائسرایوں اور افسروں کو مشورہ کیلئے طلب کیا ہے
کہ پارلیمنٹ قایم کرنی چاہئے۔ ایک کمیشن جو پارلیمنٹری گورنمنٹ کے
طرز حکومت کا معائنہ کرنے مہذب ممالک میں گئی تھی اس نے رپورٹ
کی ہے کہ آہستہ آہستہ قومی گورنمنٹ کی بنیاد ڈالنی چاہئے۔
گورنمنٹ بلگیریا نے یونانیوں پر زیادتی کرنے کی شکایت کے متعلق
باب عالی کو جواب دیا کہ باب عالی کو دخل دینے کا حق نہیں اور لکھا ہے کہ پہلے
اپنے ملک کی بدامنی کا انتظام کرو۔

**لودیانہ** ۔ ہفتہ زیر اشاعت میں جمعہ سے اتوار تک جھڑی لگی رہی پانچ
روز سے مطلع صاف ہے۔
تین روز سے صاحب سشن جج یہاں اجلاس کر رہے ہیں کئی ایک
سنگین مقدمات طے کئے گئے ہیں۔
ایک کشمیری جو اپنی بیوی کے قتل کے الزام میں ماخوذ تھا چارشنبہ
گزشتہ کو عدالت سشن سے اس کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا
ہوئی۔ ملزم کی والدہ عدالت کا حکم سنتے ہی بیہوش ہو کر گر پڑی بلکہ
شہر میں بیچاری ضعیفہ کے فوت ہو جانے کی افواہ اڑ گئی تھی جو غلط
نکلی۔ شہر کے ہزارہا آدمی احاطہ کچہری میں جمع تھے جو ملزم کیساتھ
بیحد اظہار ہمدردی رکھتے ہیں۔ چیف کورٹ میں اپیل کئے جانیکی تجویز
ہو رہی ہے ✦ ایک نامور کشمیری عادی مجرم کو چاول چرانے کی حالت میں
۱۴ سال قید کی سزا ملی۔ ہیڈ الشاہ کر امبات [illegible]

# دلچسپ واقفیت

## خدا کا خلیفہ

بمبئی میں ۳۱ جولائی کو نواب محسن الملک نے ایک دلچسپ لکچر دیا جس میں نوع انسان کی ترقیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:- یہ مٹی کا پتلا ایسے عجیب غریب کام کرتا اور ایسے حیرت انگیز کمال دکھاتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ درحقیقت وہ خدا کا خلیفہ ہے اور تمام چیزیں دنیا کی اس کے حکم کے تابع ہیں ورنہ جسمانی ترقی کرنے میں حیوان بھی اس کے شریک ہیں۔ وہ بھی بڑھتے ہیں۔ نشو و نما پاتے ہیں مگر ان کا بڑھنا طبعی اور اضطراری ہے جس کی خود ان کو خبر نہیں ہوتی۔ اور جس ترقی میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ انسان بھی حیوانوں کی طرح بے خبری کے عالم میں بڑھتا ہے اور اس کا جسمانی نشو و نما اور جانوروں کی طرح ہوتا ہے۔ مگر اس میں ایک ایسی روحانی قوت ہے جس سے وہ اپنی تمام حاجات کو مہیا کرتا اور تمام حالات کو اپنے قابو میں کر سکتا ہے۔ اور اپنی زندگی کی راہ کا خود رہنما بن سکتا ہے۔ حیوان کی ترقی ایک خاص حد تک پہنچ کر رک جاتی ہے۔ مگر انسان کی ترقی کی کوئی حد اور انتہا نہیں ہے۔ حیوانوں کو خدا نے وہ تمام ضروری چیزیں دی ہیں۔ جس سے وہ اپنی زندگی اور اپنے نوع کی حفاظت کر سکتے ہیں اور پیدا ہونے کے ساتھ ہی وہ اپنا سب کام کرنے لگتے ہیں۔ ان کی فطرت میں خدا نے وہ تمام باتیں رکھی ہیں جن کی ان کو ضرورت ہے۔ اور ہر ایک جانور کو بذریعہ فطری الہام کے ان تمام امور کی ہدایت کی ہے جو اس کی زندگی کے لئے ضروری ہیں۔ مگر انسان ان تمام باتوں سے محروم رکھا گیا ہے اور ان سب کے بجائے اس کو ایک قوت دی ہے جس سے وہ ہر طرح کی ضرورتیں اپنی زندگی کی مہیا کر سکتا۔ اور ہر قسم کی اپنے آپ ترقی کرتا اور تمام دنیا کو اپنے قابو میں لا سکتا ہے۔ کیا خوب کہا ہے کہ ایک عالم نے کہ انسان کی ابتدائی اور موجودہ حالت کا مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ ایک کمزور مخلوق برہنہ جسم نازک بدن اور ضعیف الاعضاء جس کے پاس اپنی حفاظت کے لئے کوئی ہتھیار موجود نہیں ہے۔ تنہا اور بے یار و مددگار زندگی کے جدال و قتال میں مبتلا کیا گیا ہے۔ وہ بلند اور سر بفلک پہاڑوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ اور ان کی بلندی اور عظمت کا خیال کر کے اپنے دل میں ڈرتا ہے۔ وہ سنسان بیابانوں عمیق غاروں اور گھنے جنگلوں اور بنوں کو دیکھتا۔ اور شیروں اور درندوں کی ہولناک آوازیں سنتا ہے اور اس پر سخت ہیبت طاری ہوتی ہے۔ نیلگوں آسمان اور روشن ستاروں کی چمک دمک اس کی آنکھوں میں خیرگی پیدا کرتی ہے۔ وہ اس کی وسعت اور رفعت کو دیکھ کر محو حیرت ہو جاتا ہے۔ ان وحشتوں اور دہشتوں کے علاوہ گرمی سردی کے مصائب اور بھوک پیاس کی تکلیف اس کی ایسی اٹل دشمن ہیں جن سے کسی وقت بھی اس کو نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ یہ حالت اس وقت تھی۔ جبکہ وہ ابتداً دنیا میں آیا تھا۔ اب اس کی کیا حالت ہے؟ اس وقت تمکو معلوم ہوگا۔ کہ اس کمزور مخلوق نے نہایت دلیری اور صبر و استقلال کے ساتھ تمام عوارض طبعی کا مقابلہ کیا ہے۔ اور ان کو مغلوب و مقہور کر لیا ہے۔ یہ حیرت انگیز کامیابی اس کو ایسی قوتوں کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہے جن کو اس کے دست و بازو سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس نے صرف عوارض طبعی کے مغلوب کرنے پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ ان کو مسخر کر کے اپنی ضروریات زندگی میں ان سے خدمت لی ہے جیسا کہ فتحمند بادشاہ جنگ کے قیدیوں سے خدمتیں لیا کرتے ہیں۔ دیکھو اس کمزور جاندار نے باوجود نازک بدن اور ضعیف الاعضاء ہونے کے ایسی قوت اور صلابت کا اظہار کیا ہے۔ جو پہاڑوں میں نقب لگاتی اور ٹھوس پتھروں اور سخت چٹانوں کو پیس ڈالتی اور فولاد کو پگھلاتی اور پانی کر کے بہا دیتی ہے۔ یہی ہے وہ قوت۔ جس سے یہ کمزور جاندار تمام مخلوقات کو تابع اور آگ اور پانی اور بجلی اور ہوا کو اپنا تابع فرمان کر رہا ہے۔ اور جس طرح چاہتا ہے ان کو اپنے کام میں لاتا ہے ابھی تھوڑے وقت سے اس نے برق کو اپنا قاصد بنا لیا ہے۔ ہوا اور پانی کو اپنے قابو میں کر لیا ہے۔ اس کی بلند پروازی کائنات الجو تک پہنچ گئی ہے۔ اس کی قوت باصرہ بذریعہ دوربینوں کے دور سے دور ستاروں کو اور بوسیلہ خوردبینوں کے نہایت چھوٹے سے چھوٹے ذروں کو دیکھ رہی ہے۔ براعظم کے تمام قطعات ریلوں کے ذریعے سے وہ اس طرح طے کرتا ہے گویا زمین کی طنابیں کھینچ لی ہیں۔ قطب شمالی اور جنوبی کے سمندروں تک دخانی جہازوں کے ذریعہ سے اس طرح پر وہ چلا جاتا ہے۔ جس طرح زمین پر چلتا ہے عمیق سے عمیق سمندر کی تہ تک غوطے لگاتا اور زمین کے پوشیدہ خزانے نکالتا اور چاند سورج اور سیاروں کے حالات دریافت کرتا۔ ان کو ناپتا۔ ان کے بعد اور فاصلے دریافت کرتا اور ان کے نقشے بناتا ہے اور ہر روز وہ ایسی ترقی کرتا جاتا ہے کہ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس کی ترقی کہاں تک پہنچے گی۔

انسان حقیقت میں وہی ہے جو اس قوت کو جو خدا نے اس میں رکھی ہے کام میں لائے اور اس کو ترقی دے ورنہ وہ حیوان سے بھی بدتر ہے۔ جو قومیں اس قوت کو کام میں لاتی اور آپ ترقی کرتی ہیں وہ خدا کی اس امانت کا حق ادا کرتی اور اس نعمت کا شکر بجا لاتی ہیں مگر جو قومیں اس قوت سے کام نہیں لیتیں وہ درحقیقت اس امانت میں خیانت کرتی اور خدا کی ناشکری کرتی ہیں۔ مہذب قوموں اور وحشی قوموں میں یہی فرق ہے کہ وحشی قومیں مثل حیوانوں کے ایک حد تک ترقی کرتی اور پھر ٹھہر جاتی ہیں اور ان کا نمو ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن مہذب قوموں کی ترقی کرنے کی کوئی حد نہیں ہے اور نہ آیندہ زمانہ میں اس کی کوئی حد معلوم ہوتی ہے۔ تہذیب یافتہ قوم برابر بڑھتی چلی جاتی ہے۔ پچھلی چیزوں کو بھول جاتی اور اگلی چیزوں کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔ اور ہر نسل پچھلی نسل سے کمالات کی سطح میں بلند ہوتی جاتی ہے۔ ہر انسان جو علم میں یا ہنر میں یا تمدنی حیثیت میں کچھ ترقی کرتا ہے وہ سوسائٹی کی ترقی میں مدد دیتا ہے اور ہر شخص جو کھڑا رہتا ہے سوسائٹی کی رفتار کو روکتا ہے۔ ایک آگے بڑھنے والی روح تمام زمانہ کو اپنے ساتھ بڑھائے لئے چلی جاتی ہے اور مبارک ہے وہ قوم جس میں کوئی نہ کوئی ایسی روح موجود ہو جس شخص میں بڑھنے اور ترقی کرنے کا شوق ہے درحقیقت وہی انسان ہے بڑھنے کا خیال گو کتنا ہی کم درجہ کا ہو زندگی کے شوق کو دوبالا کر دیتا اور دل میں تازگی اور شگفتگی پیدا کرتا ہے ضروری ہے کہ ہم یا تو بڑھیں اور آگے کو دیکھیں یا مر جائیں ہماری مثال اس آدمی کی ہے جو بائیسکل پر سوار ہے کہ جب تک وہ اسے چلا رہا ہے وہ محفوظ ہے اور اس کا ٹھہرنا سوار کا گرنا ہے۔

---

**ایک بوسہ سے ۲۰۰ موتیں** ایسا ایک بوسہ شاید کبھی نہیں سنا گیا جس کی بدولت ایک گاؤں کی آبادی کا ساتواں حصہ فنا ہو گیا۔ ۹ سال کا عرصہ ہوا کہ ایک سپینش جہاز ساحل فلوریڈا کے چھوٹے سے بندرگاہ کنڈالو پر وارد ہوا چونکہ جہاز پر ایک سے زیادہ آدمی مبتلائے طاعون تھے اس لئے اس جہاز کو

قرنطینہ میں پلیگ کا حکم ملا لیکن ایک ملاح نے جس کی منسوبہ اس قصبہ میں مقیم تھی حکم عدولی کی وہ چپکے سے کشتی میں بیٹھکر ساحل پر آیا اور اس عورت سے ملاقات کی اور ایک بوسہ دیا جس سے اس کی شادی ہونے والی تھی اور الٹے پاؤں جہاز پر واپس آگیا لیکن اس بوسہ کا کیا نتیجہ ہوا دو تین روز بعد عورت پلیگ میں مبتلا ہوکر مرگئی اور رفتہ رفتہ کل قصبہ میں وبا پھیلنی شروع ہوئی حتی کہ ۱۵۰۰ کی آبادی میں سے ۲۰۰ آدمی پلیگ کی نذر ہوگئے۔

## ہندوستان کا جغرافیہ

ہندوستان کا رقبہ ۱۷۶۶۵۹۷ مربع میل
ہندوستان کے شہر ۲۱۴۸ - ہندوستان کے دیہات ۷۲۰۶۰
ہندوستان کے مکانات مسکونہ ۱۳۱۵۴۴۵۵ -
ہندوستان کی آبادی - ۲۹۴۳۶۱۰۵۶ -
ہندو ۲۰۷۱۴۷۰۲۶ - مسلمان ۶۲۴۵۸۰۷۷ -
عیسائی ۲۹۲۳۲۴۱ یہود ۱۹۲۶۵۸۳
قاضی - ۱۱۷ - پولیس ۱۵۷۷۸۷
محاصل - ۶۱۵۵۰۳۴۵۰ (پونڈ سالانہ)
مصارف ۵۹۷۵۵۰۷۰ (پونڈ سالانہ)

## اشتہار عدالت دیوانی نیابت اول ضلع امرگڈہ

زیر دفعہ ۲۰ ضابطہ دیوانی اجلاس سردار گورونت سنگھ صاحب
اڈیشنل نائب ناظم حلقہ اول ضلع امرگڈہ
۲۳ دیوانی سمت ۱۹۶۳

مسمی بیسا مل ولد رلا مل قوم کھتری ساکن قصبہ بخشی مرد
مدعی
بنام
مرزا ولد منگل قوم راہی ساکن گنڈی پور علاقہ کھمانوں حال آباد بدیچہ تحصیل روپڑ ضلع انبالہ
مدعا علیہ

دعویٰ للعہ۵ قیمت للعہ غلہ جنس

مقدمہ عنوان صدر میں مسمی مرزا مدعا علیہ دانستہ حاضری عدالت سے گریز کرتا ہے۔ جس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے۔ کہ مقدمہ میں طوالت ہو۔ اس لئے زیر دفعہ ۲۰ ضابطہ دیوانی اشتہار حاضری مدعا علیہ جاری کیا جاتا ہے کہ ۲۸ اسوج سمت ۱۹۶۳ مطابق ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ کو مدعا علیہ مذکور عدالت ہذا میں حاضر آجاوے۔ ورنہ بعدم حاضری اس کی باضابطہ کارروائی قانونی عمل میں آویگی۔ تحریر ۲۳ ساون سمت ۱۹۶۳

# لطف سخن

(از مخزن)

## وداع روح

اے روح پاک ۔ الطف ۔ اے جان زار رخصت
اے مہبط گلستان کی باد بہار رخصت
اے ہم نشین و ہمدم ۔ اے غمگسار رخصت
جا ۔ اور جاکے کہنا ۔ جھوٹا مکان جھوٹا
کہنا کہ دیکھ آئی سارا مکان جھوٹا
جا اور ایک عالم سے کہدے بے تحاشا
ہستی میں تن نہیں تھا پانی میں تھا بتاشا
تھا یہ گھڑی میں تولا ۔ تھا یہ گھڑی میں ماشا
تھی شعبدے کی بازی ۔ تھا لاگ کا تماشا
کہنا کہ بات سچی لب سے نکالتی ہوں
کہنا کہ منہ میں جھوٹے کے خاک ڈالتی ہوں
جا چشم سے کہنا ناحق کی سرجھک تھی
تاریک شب میں گویا جگنو کی اک چمک تھی
کل معبدوں سے کہنا سب ظاہری جھلک تھی
بندہ زمیں پہ تھا ۔ حق کی جگہ فلک تھی
کہدیں جو جا کے معبد بلکہ دروغ ہے سب
کہنا دروغ گو کو حاصل فروغ ہے کب
فرماں روا سے کہنا گو لاکھ کر و فر ہے
لیکن مدار اُن کا اوروں کی ذات پر ہے
سر پر ہے تاج زریں سر کا مگر خطر ہے
ایوان قید خانہ ۔ زندان اُن کا گھر ہے
جھوٹا کہیں جو تجھ کو وہ سخت بے ادب ہیں
جل جائے بات جھوٹی ۔ جھوٹے کی یاد کب ہیں
کہنا مجوسوں سے بحر جہاں کے دھارے
جو آبدار دیکھے وہ تھے سراب سارے
ہر چند موج حیرت میں مت پانوں مارے
پہنچے نہ جاکے دم بھر تسکین کے کنارے
جھوٹا کہے جو تجھ کو وہ آپ پر خطا ہے
تو راست باز ہے "تو سچے کو آنچ کیا ہے"
کہنا فراغ دل سے تجھ کو کہیں نہ پایا
کہنا قرار دل سے تو نام کو نہ آیا
مہر و وفا سے کہنا دیکھا نہ تیرا سایا
اپنے سے جاکے کہنا نکلا وہ کیوں پرایا
دنیائے دوں سے کہنا تو گرچہ دلستاں ہے
اے مایۂ لطافت تجھ میں وفا کہاں ہے
حکمت سے جاکے کہنا یہ مال یہ خزانہ
شہرت سے جاکے کہنا یہ مشغلہ بہانہ
اہل زمن سے کہنا تا چند یہ بہانہ
تیرے قضا کا اک دن ہونا ہی ہے نشانہ
اے روح تجھ کو عالم جھوٹا کرے کا بیشک
"جھوٹے کے آگے سچا رو رو مریگا بیشک"
دولت سے جاکے کہنا اے کور چشم فانی
فطرت سے جاکے کہنا تجھ میں ہے رائگانی
کہنا یہ دوستی سے ہوتی اگر تو جانی
تو جان سے کبھی کرتا میں مہربانی
کہنا شباب سے کیوں چھوڑا عذاب کرکے
آیا تھا اچھا خاصہ ۔ بھاگا خراب کرکے
کہنا ہنر سے وہ بھی خالی کمال سے ہے
ہر مدرسے کو کہنا ناقص خیال سے ہے
ہے علم سے معرّا ۔ لا علم حال سے ہے
کوسوں بعید رمز حق تعالی سے ہے
گر کوئی کہدے مکتب کا راست سر بیاں ہے
کہنا کہ "جھوٹ کہنے میں صرفہ ہی کہاں ہے"؟
کہنا عقیدے سے اب اُس کا نشاں کہاں ہے
دانش پہ آج اپنی بھولا ہوا جہاں ہے
انسانیت سے کہنا اب وہم ہے گماں ہے
کہنا سخن سے مطلب کی ساری داستاں ہے
جھٹلا کے تجھ کو دانش گر کہکر رستے ہوں
کہنا کہ "جھوٹ بولوں اور تیرے منہ پہ بولوں"؟
دانش سے کہنا جاکے ۔ اے فخر زندگانی
تو جانتی تھی تیرا کوئی نہیں تھا ثانی
لیکن قضائے مبرم نے جو کہ دل میں ٹھانی
تیری تو کیا فلاطوں کی رائے بھی نہ مانی
لاکھوں میں جاکے کہنا اپنا کلام سچا
جھوٹی تمام دنیا صاحب کا نام سچا
عمر رواں سے کہنا تجھ میں زوال پایا
نام دلستاں سے کہنا تو بے ثبات آیا

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## یاد رکھنے کی باتیں

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ ۹۹ فی صدی آدمیوں کے دانتوں پر اثر جما ہوا ہوتا ہے کسی کے بھی دانت سفید اور خوبصورت دکھائی نہیں دیتے - بلکہ بعض تو ایسے زرد ہوتے ہیں - کہ گویا ان کو یرقان ہو گیا ہے - مختلف قسم کے منجن استعمال کرنے سے بھی دانت صاف نہیں ہوتے - آج ہم ایک ترکیب بتاتے ہیں - کہ دانت فوراً بہت عمدہ چمک آویں -

ایک نارنگی کی مسواک لو اور باریک کوئلہ لیکر اس مسواک سے دانتوں پر خوب پھیرو - فوراً دانت صاف ہو جاوینگے - مگر اس ترکیب کو ہمیشہ نہیں رکھنا چاہئے - کیونکہ کوئلہ مسوڑوں کو نقصان دہ ہوتا ہے -

پیاز کا ایک خاص اثر پٹھوں پر کرتا ہے - اسواسطے رات کو ایک پیاز کھانا اکثر نیند جلدی لے آتا ہے -

شورہ کو پھٹکری کے ساتھ ملا کر دانت کے سوراخ میں رکھنے سے درد کو بہت جلد آرام ہو جاتا ہے -

ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ آدمی جلد جلد پڑھے تو ہاضمہ میں فتور آ جاتا ہے -

منہ کے راستے سانس لینے سے بصارت کم اور دانت کمزور ہو جاتے ہیں - اور یہ نشانی کمزوری پھیپھڑے کی ہے -

مٹر اور لوبیا ڈاکٹروں کی تحقیقات کے مطابق سب سے زیادہ مقوی ہے - اس میں گندم کے برابر کاربن ہوتا ہے - اور پٹھوں کو طاقت دینے والے اجزا دو چند -

چراغ میں ذرا سا پارہ ڈال دو تو اس کی روشنی سے کھٹمل بھاگیں گے -

رات کو آدھی رات سے پہلے سونا ضرور چاہئے - طالب علم بھی اگر پہلے وقت سو کر دوسرے وقت اٹھ کر پڑھیں تو بہت مناسب ہے -

سیب میں فاسفورس کا جزو بہت ہوتا ہے اس واسطے دماغ کو قوت دیتا ہے - خوبصورتی کو بڑھاتا اور پھیپھڑوں کو فائدہ دیتا ہے -

دسوپ - گوگل - سیل - پانی سے رگڑ کر کمبل کو کے نیچے پر لیپ کر آگ سے سینک کر باندھنے سے کلائی کو طاقت ہو جاتی ہے -

# لیسہ لگی کیا تھی

**حجام** - آپکی چندیا پر بال بار بار ہوتے جاتے ہیں - کیا آپنے ہمارا بال بڑھانے کا تیل استعمال کیا ہے؟

**جنٹلمین** - نہیں نہیں تمہارے تیل کی وجہ سے نہیں بال تو فکر و تشویش سے کم ہو گئے ہیں -

---

**بیگمات کے لائق** (بڈھا سوداگر جفت فروش کلرک سے) نہیں میں ہرگز یہ روا نہ رکھونگا کہ نکمے مال کو اچھا کہہ کر بیچا جائے - دیکھو یہ بوٹ بہت ناقص ہے چار روز کے استعمال میں اس کے دانت نکل جاوینگے - کسی گاہک کو یہ کہہ دینا کہ یہ بڑا مضبوط ہے ایمانداری کے خلاف ہے -

کلرک - تو پھر کیا کرنا چاہئے اسکو کون خریدیگا؟

**بڈھا سوداگر** - اس پر چٹ لگا دو "بیگمات کے لائق" اور الماری میں رکھدو - کیونکہ بیگمات کو کبھی پیدل چلنے کا موقع نہیں ملتا ہے ٭

---

**خوب گذریگی** - ایک دولہا دلہن کا نکاح پڑھانے سے پہلے پادری نے حسب ذیل سوالات کئے :-

پادری - تم اس عورت سے شادی کرنا پسند کرتے ہو -

دولہا - ہاں مجھے منظور ہے - پادری - تمہیں اس دولہا کو شادی کرنی منظور ہے؟ دلہن - ہاں منظور ہے -

پادری - کیا تمہیں شہر کی رہائش پسند ہے؟ دولہا - میں یہاں ہی رہنا پسند کرتا ہوں - پادری - تمہیں یہاں کی رہائش پسند ہے؟

دلہن - ہرگز نہیں - بلکہ شہر کو ترجیح دیتی ہوں -

پادری - کیا تم ویجیٹیرین ہو؟ دولہا - نہیں جناب میں اسکو خبط سمجھتا ہوں - گوشت سید الطعام ہے - دلہن - مجھے گوشت دیکھنے سے نفرت ہے - کھانا تو الگ رہا :

پادری - کیا تمہیں ہوادار کمرے میں سونا پسند ہے - دولہا - گرمی ہو یا جاڑہ میں رات بھر تمام کھڑکیاں کھلی رکھتا ہوں -

پادری - مادام کیا تم بھی تازہ ہوا کی شایق ہو؟ دلہن - نہیں صاحب ہوا سے مجھے فوراً زکام ہو جاتا ہے میں بند مکان پسند کرتی ہوں -

پادری - کیا تم رات کو سوتے ہوئے کمرہ میں روشنی پسند کرتے ہو؟

دولہا - اگر لیمپ جلتا رہے تو بندہ کو کبھی نیند ہی نہ آئے -

دلہن - اگر روشنی نہ ہو تو اندھیرے میں مارے خوف کے میرا دم نکل جائے - پادری - بس اب تم کو شوہر اور بیوی قرار دیتا ہوں اور خدا کرے کہ زندگی

---

بخدمت جناب اڈیٹر صاحب

اپنے اخبار میں اس اشتہار کو پورا درج کر کے مشکور فرماویں امید ہے کہ آپکے ناظرین کے واسطے باعث دلچسپی ہوگا -

## خدا سچے کا حامی ہو

اس امر سے اکثر لوگ واقف ہو نگے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب جو تخمیناً بیس برس تک میرے مریدوں میں داخل رہے چند دنوں سے مجھ سے برگشتہ ہو کر سخت مخالف ہو گئے ہیں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال میں میرا نام کذاب مکار شیطان دجال شریر حرام خور رکھا ہے اور مجھے خائن اور شکم پرست اور نفس پرست اور مفسد اور مفتری اور خدا پر افترا کرنے والا قرار دیا ہے اور کوئی ایسا عیب نہیں ہے جو میرے ذمہ نہیں لگایا - گویا جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ان تمام بدیوں کا مجموعہ میرے سوا کوئی نہیں گذرا اور پھر اسی پر کفایت نہیں کی بلکہ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کر کے میری عیب شماری کے بارہ میں لیکچر دئے اور لاہور اور امرتسر اور پٹیالہ اور دوسرے مقامات میں انواع اقسام کی بدیاں عام جلسوں میں میرے ذمہ لگائیں اور میرے وجود کو دنیا کے لئے ایک خطرناک اور شیطان سے بدتر ظاہر کر کے ہر ایک لیکچر میں مجھ پر ہنسی اور ٹھٹھا اڑایا - غرض ہمنے اس کے ہاتھ سے وہ دکھ اٹھایا جس کے بیان کی حاجت نہیں اور پھر میاں عبد الحکیم صاحب نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ ہر ایک لیکچر کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی صدہا آدمیوں میں شایع کی کہ مجھے خدا نے الہام کیا ہے کہ "یہ شخص تین سال کے عرصہ میں فنا ہو جائیگا اور اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جائیگا - کیونکہ کذاب اور مفتری ہے" - میں نے اسکی ان پیشگوئیوں پر صبر کیا مگر آج ۱۴ اگست ۱۹۰۶ء ہے پھر اس کا ایک خط ہمارے دوست فاضل جلیل مولوی نور الدین صاحب کے نام آیا اسمیں بھی میری نسبت کئی قسم کی عیب شماری اور گالیوں کے بعد لکھا ہے کہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو خدا تعالی نے اس شخص کے ہلاک کرنے کی خبر مجھے دی ہے کہ اس تاریخ سے تین برس تک ہلاک ہو جائیگا جب اس حد تک نوبت پہنچ گئی تو اب میں بھی اس بات میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ خدا نے اس کی نسبت میرے پر ظاہر فرمایا ہے میں بھی شایع کردوں اور درحقیقت اسمیں قوم کی بھلائی ہے کیونکہ اگر درحقیقت میں خدا تعالی کے نزدیک کذاب ہوں اور پچیس برس سے دن رات خدا پر افترا کر رہا ہوں اور اس کی عظمت اور جلال سے بیخوف ہو کر اس پر جھوٹ باندھتا ہوں اور اس

کی مخلوق کے ساتھ بھی اس کا یہ معاملہ ہے۔ کہ میں لوگوں کا مال مردیانتی اور حرام خوری کے طریق سے کھاتا ہوں اور خدا کی مخلوق کو اپنی بدکرداری اور نفس پرستی کے طریق سے دکھ دیتا ہوں تو اس صورت میں تمام بدکرداروں سے بڑھ کر سزا کے لائق ہوں تا لوگ میرے فتنہ سے نجات پاویں۔ اور اگر میں ایسا نہیں ہوں جیسا کہ میاں عبدالحکیم خان نے سمجھا ہے تو میں امید رکھتا ہوں کہ خدا مجھ کو ایسی ذلّت کی موت نہیں دے گا کہ میرے آگے بھی لعنت ہو اور میرے پیچھے بھی۔ میں خدا کی آنکھ سے مخفی نہیں مجھے کون جانتا ہے مگر وہی اسلئے میں اس وقت دونوں پیشگوئیاں یعنی میاں عبدالحکیم خان کی میری نسبت پیشگوئی اور اس کے مقابل پر جو خدا نے میرے پر ظاہر کیا ذیل میں لکھتا ہوں اور اس کا انصاف خدا کے ہاتھ میں چھوڑتا ہوں۔ اور وہ یہ ہیں۔

("میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی میری نسبت پیشگوئی) جو اخویم مولوی نورالدین صاحب کی طرف اپنے خط میں لکھتے ہیں۔ اُن کے اپنے الفاظ یہ ہیں۔

مرزا کے خلاف ۱۲۔ جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہامات ہوئے ہیں مرزا مسرف کذاب اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا۔ اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔

(اس کے مقابل پر وہ پیشگوئی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی جس کے الفاظ یہ ہیں ")

خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں [1] اُن پر کوئی غالب نہیں آسکتا فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا [2] رب فرق بین صادق و کاذب [3] انت ترٰی کل مصلح و صادق [4]

---

[1] خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں یہ خدا کی طرف سے عبدالحکیم خان کے اس فقرہ کا رد ہے کہ جو مجھے کاذب اور شریر قرار دیکر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا گویا میں دنیا میں ہلاک ہونگا صادق اور وہ مرد صالح ہے اور میں شریر اور خدا تعالیٰ اس کے رد میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ذلّت کی موت اور ذلّت کا عذاب اُن کو نصیب نہیں ہوگا اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر فارق نہ رہے۔ منہ

[2] اس فقرہ میں عبدالحکیم خان مخاطب ہے اور فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار سے آسمانی عذاب مراد ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی کے ظاہر ہوگا۔

[3] یعنی تو نے یہ غور نہ کی کہ کیا یہ زمانہ نہیں اور اس نازک وقت میں امت محمدیہ کے لئے کسی دجال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور مجدد کی۔

[4] یعنی اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے۔ اس فقرہ الہامیہ میں عبدالحکیم خان کے اس قول کا رد ہے جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا۔ پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے خدا فرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا۔

المشتـــــــهر

میرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی

---

# دی ڈائمنڈ جوبلی فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

بسرپرستی عالی جناب ہز ایکسیلنسی لارڈ کرزن سابق وائسرائے و گورنر جنرل آف انڈیا۔

سرمایہ ۳۵۰۰۰۰ روپیہ

جو کہ ۳۵۰۰ حصوں میں منقسم ہے اور ہر ایک حصہ بالیتی ۱۰۰ روپیہ ہے

## ڈائرکٹران

۱۔ آنریبل رائے بہادر پنڈت بھاگ رام صاحب سی۔ آئی۔ ای گورنمنٹ ایڈووکیٹ و سابق چیف جج ریاست جموں و کشمیر۔
۲۔ رائے صاحب دیوان منشی رام صاحب کول بی۔ اے پرائیویٹ سکرٹری ہز ہائنس مہاراجہ جموں و کشمیر۔
۳۔ رائے بہادر ماسٹر پیارے لال صاحب سابق انسپکٹر مدارس و فیلو آنریبل یونیورسٹی دہلی
۴۔ سردار سندر سنگھ صاحب سابق خزانچی یونین بنک لمیٹڈ
۵۔ لالہ ایشری پرشاد صاحب خزانچی گورنمنٹ۔ آنریری مجسٹریٹ و پروپرائٹر کارخانہ مسرز گلاب رائے مہرچند ساہوکاران۔
۶۔ لالہ چھجو رام صاحب رئیس و جنرل کنٹریکٹر
۷۔ نواب احمد خان صاحب رئیس دہلی۔
۸۔ لالہ کرشن گوپال صاحب ورما۔ بی۔ اے۔

## صحت قائم رکھنے کے لئے

صرف جوبلی ملز کا میدہ خرید فرمائیے

ہمارا میدہ بالکل صاف اور بغیر کسی آمیزش کے ہے۔ اسکے استعمال سے قوت ہاضمہ درست رہتی ہے۔

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں۔ کہ شمالی ہند میں صرف یہی میدہ کا کارخانہ ہے جو آپ کی سرپرستی اور قدردانی کے لائق ہے۔ کسی اور جگہ سے خرید نہ فرمائیں۔ جب تک آپ ہمارے میدہ رواآٹا۔ بورا (چوکر) کے نمونہ بمعہ قیمت ملاحظہ نہ فرمالیں۔

## سرمایہ محفوظ کرنے کا نہایت عمدہ طریقہ

ہمارے نامی گرامی اور مشہور و معروف ڈائرکٹران نے نہایت مناسب شرائط پر زرامانت قبول کرنے کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اور حصہ داران کمپنی کو ایک مزید رعایت کا موقع دیا ہے اور اس لئے ہم اپنے حصہ داروں اور پبلک سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہماری شرائط منگوا کر ملاحظہ فرمائیں اور ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ سرمایہ محفوظ کرنے کے لئے کسی اور بنک میں اس سے بہتر طریقہ نہیں ملیگا۔ شرائط زرامانت و پراسپکٹس برائے خرید حصص و نیز ہر قسم کی خط و کتابت بنام

**رامچند اینڈ کمپنی مینیجنگ ایجنٹس ہونی چاہیے**

# امپیریل آئل سوپ اینڈ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

ہر قسم کے اعلیٰ درجہ کے صابن منہہ ہاتھ دہونے کے اور دیسی صابن ہر قسم کے کپڑے دہونیکے نو ایجاد کلوں اور نئے طریقہ سے تیار ہوتے ہیں عورتیں اور بچے جنکی جلد نازک ہوتی ہے بلا خطر استعمال کر سکتے ہیں

## ہر قسم کے تیل

مثلاً تیل سرسوں خالص تیل تل۔ تیل ارنڈی اور دیگر اقسام کے تیل نہایت عمدہ صاف و شفاف اعلیٰ درجہ کے کلوں کے ذریعہ تیار ہوتے ہیں اور ہر اقسام کی کھل بھی ہر وقت تیار رہتی ہے۔

## لوہے کی ڈھلائی کا کارخانہ

اس کے ساتھ لوہے کی ڈھلائی کا کارخانہ جاری کیا گیا ہے جس میں ہر قسم کی مشینیں اور اس کے پرزہ کہاد و پلیاں لوہے کے کولہو یعنی بیلنہ۔ جنگلہ۔ کٹہرہ و دیگر سامان عمارتی و دہڑے و بٹہ نہایت عمدہ خوبصورت ہر ایک وزن کے اور عمدہ مال کے تیار ہوتے ہیں علاوہ اس کے ہر ایک شے کی خراد و رنہ کی جاتی ہے اور شافٹ بھی تیار کیا جاتا ہے۔

## ہینڈلوم فیکٹری

علاوہ مذکورۃ الصدر کے ہینڈلوم فیکٹری بھی ایجاد کر دی گئی ہے جس میں ہینڈلوم لکڑی و لوہے کے تیار کئے جاتے ہیں تمام سامان ایسا عمدہ لگایا جاتا ہے کہ جس کے ساتھ دیگر کارخانجات کے ہینڈلوم کی نسبت بہت سے ایجاد کئے گئے ہیں کہ چلنے میں زیادہ آسانی ہووے اور اگر ادر دن بھر میں ۲۵ گز کپڑا تیار کر سکتی ہیں تو یہ کم از کم ۳۰ گز تیار کریگا اور قیمت میں لحاظ سودیشی کی ترقی کا مدنظر رکھا گیا ہے۔ فہرست نرخنامہ یا دیگر حال دریافت کرنا ہووے تو ذیل کے پتہ پر درخواست آنی چاہیے۔

**المشتہر رامچند اینڈ کمپنی مینیجنگ ایجنٹس دہلی**

# ممیرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ انعام — پانچہزار روپیہ انعام

## پانچہزار روپیہ انعام — مصدقہ جناب سسٹنٹ کمشنر میڈیکل امیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب — پانچہزار روپیہ انعام

معزز انگریزی اسسٹنٹ میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند سبلانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویات کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی ہے بچے سے بیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۱۲ روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ ۲ روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ ۵ روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۲ محصول ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہار والوں سے بچنا چاہئے۔

المشـــــــــــــــتہر

## پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

بوجہ عدم گنجائش چند صاحبان کے نام نامی معہ پتہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کرکے تحریر فرمایا ہے کہ اس سرمہ سے بہتر آنکھوں کی بیماریوں کے لئے یا حفاظت بینائی کیلئے دوسرا کوئی سرمہ یا دوائی نہیں ہے۔

جناب سری مہاراجہ صاحب والئے ریاست منڈی سوکیت

جناب سری مہاراجہ صاحب بہادر والئے ریاست گولہ

جناب سری مہاراجہ سر راجہ ہرکشن سنگھ صاحب بہادر رئیس کنٹر کوٹ

جناب راؤ بہادر پرتاپ سنگھ صاحب بہادر رئیس ریاست دربار داہکپور

جناب سری راجہ کشن کمار صاحب بہادر تعلقہ دار سیسو ملاری ضلع مرادآباد

جناب مہاراج کنور چھترپال سنگھ صاحب بہادر ریاست بھگوان پورہ

جناب مہاراجہ ستر جیت پرتاپ بہادر سہائے صاحب بہادر رئیس ریاست مکوہی۔ ضلع گورکھپور۔

جناب ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

جناب خان بہادر سید امیر شاہ صاحب۔ ایل ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور۔

جناب ڈی۔ ایم۔ سلنگلے صاحب بہادر۔ ایم۔ بی۔ ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ انگلینڈ (امرتسر)

جناب ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیر ریاست نیپال۔ ملک نیپال۔

جناب ڈاکٹر سید محمد علی صاحب معالج خاص جناب معلی القاب

جناب رانی صاحبہ کوچ بہار۔ سی۔ ایس۔ آئی میڈیکل افسر اڈلینڈ علی پور کلکتہ۔

جناب ڈاکٹر ولی احمد سول سرجن شفاخانہ دہاراشیو علاقہ حیدرآباد دکن۔

جناب سردار نالج محمد خان صاحب درانی شہزادہ کابل خلف الرشید جناب امیر فیض محمد خان صاحب والئے ترکستان۔

جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور

جناب ڈاکٹر کھیمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ اڈیٹر میڈیکل جنرل آگرہ

جناب حافظ میاں خورشید محمد خان خلف نواب محمد حسن خان صاحب بہادر رئیس اعظم بھوپال۔

جناب پنڈت بال کشن۔ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

جناب ڈاکٹر دلیپ سنگھ صاحب ایل۔ ایم ایس اسسٹنٹ سرجن لاہور۔

جناب ڈاکٹر سری پت سہائے صاحب ایل۔ ایم ایس اسسٹنٹ سرجن انچارج۔ شفاخانہ مہوبہ ضلع جھانسی۔

جناب خان بہادر حکیم محمد بخش صاحب مقام ٹنڈو الہیار خان (سندھ)

جناب ارسطو زمان حکیم سید امام علی صاحب عرف پیر جی نبیرہ خواجہ غریب نواز اجمیر

جناب مسٹر ابن گھوش صاحب بہادر بیرسٹرایٹ لا ہائیکورٹ کلکتہ

جناب ریورینڈ پادری ڈبلیو گیلف صاحب بہادر گوجرانوالہ

جناب کرنیل الف سیری صاحب بہادر افواج فرید کوٹ

جناب ڈاکٹر لعل خان صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ چھاؤنی داد پھندر ضلع سنگھپور

جناب ڈاکٹر جمیل صاحب مقام عدن ملک عرب

جناب کشوری لال صاحب انچارج گورنمنٹ ڈسپنسری اکلیر جھالاواڑ

جناب ڈاکٹر عبد الصمد صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ سواد علاقہ سندھ

جناب ڈاکٹر بھگوان سنگھ صاحب انچارج شفاخانہ ریاست جیند

جناب ڈاکٹر سلی رام صاحب انچارج شفاخانہ اٹاری ضلع امرتسر

جناب ڈاکٹر محمد خان صاحب شفاخانہ نہر بھوانی گدہ ریاست پٹیالہ

جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان صاحب انچارج شفاخانہ کا سنگھ ضلع اٹک

جناب ڈاکٹر محمد عثمان غنی صاحب انچارج شفاخانہ پولیس فیروزپور۔

جناب ڈاکٹر منشی لچھمن داس صاحب ایچ اے میڈیکل انچارج شفاخانہ پھلواڑ میواڑ۔

جناب ارباب محمد فرید خان صاحب کمانڈنگ آفیسر ملٹری پولیس ہزارہ۔

جناب حکیم محمد عطاء الحق صاحب سند یافتہ مدرسہ طبی دہلی مقام چاندپور بجنور

جناب دیوان امرناتھ صاحب رائے بہادر ڈسٹرکٹ جج ہوشیارپور۔

جناب سردار نہال سنگھ صاحب بہادر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس سیالکوٹ

## پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب تین ہزار کے ہیں ایک بھی فرضی ثابت کردے تو اُس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۹۰۸ء سے جمع کیا گیا

# دی انڈسٹریل بینک آف انڈیا۔ لمیٹڈ۔ لودیانہ

عنقریب رجسٹری ہونیوالا ہے

## سرمایہ

سردست اس بنک کے لیے پانچ لاکھ روپیہ کا سرمایہ تجویز کیا گیا ہے جس کے لیے ایک ایک سو روپیہ کے پانچہزار حصے ہونگے حسب ضرورت رقم سرمایہ میں اضافہ بھی کیا جائیگا۔

## طریق ادائگی زرحصص

خریداران حصص کو پانچروپیہ فی حصہ درخواست کے ہمراہ اور دس روپیہ فی حصہ بعد منظوری درخواست اور ازاں بعد پانچروپیہ فی حصہ ماہوار تا ادائگی نصف زرحصہ ادا کرنے ہونگے اور باقی نصف زرحصہ ڈائرکٹران کے طلب کرنے پر دینا ہوگا جس کیلئے کم سے کم ایک ماہ کا نوٹس دیا جائیگا اور اس صورت میں دس روپیہ فی حصہ سے زیادہ ایک وقت طلب نہیں کیا جائیگے۔

## پروونزنل ڈائرکٹرز

(۱) آنریبل سردار پرتاب سنگھ صاحب اہلو والیہ آف کپورتھلہ رئیس جالندھر ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب
(۲) رائے بہادر پنڈت بھاگ رام صاحب سی۔ آئی۔ ای گورنمنٹ پنشنر سابق وزیر ریاست ہائے جموں وکشمیر
(۳) لالہ سالگ رام صاحب ٹھیکہ دار ریلوے رئیس اعظم لودیانہ۔
(۴) سردار کہیر سنگھ صاحب بیرسٹرایٹ لا۔ لودیانہ
(۵) مسٹر ایم۔ ایس۔ دلیا رام بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب امرتسر
(۶) لالہ انجنی صاحب رئیس دہلی منیجنگ ایجنٹ ڈائمنڈ جوبلی فلور ملز وسیکرٹری آیورویدک جنرل لمیٹڈ دہلی
(۷) لالہ فتح چند صاحب ساہوکار رئیس ریاست پٹیالہ

**منیجنگ ڈائرکٹرز**۔ مسرز ہیرالال اینڈ کمپنی سوداگران ٹھیکیداران ومالکان اخبار آرمی نیوز لودیانہ

**مشیر قانونی**۔ سردار گجن سنگھ صاحب پلیڈر چیف کورٹ پنجاب ووائس پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی لودیانہ

**نوٹ**۔ خریداری حصص کے لئے تمام درخواستیں اور ترسیل زر بنام (ہیرالال اینڈکو) منیجنگ ڈائرکٹرز ہونی چاہئے۔

## اغراض ومقاصد

### (بپابندی قواعد بینک)

۱ لودیانہ اور دیگر مقامات میں بینکنگ کا کاروبار کرنا اور اُس کے ذریعہ سے ہندوستان کی صنعت وحرفت کو ترقی وامداد دینا اور عام ہندوستانیوں میں عموماً اور تعلیم یافتہ نوجوانوں میں خصوصاً تجارت کا مذاق پیدا کرنا اور ہندوستانی صناع وتجار کی سرمایہ سے حوصلہ افزائی کرنا۔

۲۔ بینک کے معمولی کاروبار داد وستد کے علاوہ ہرقسم کی تجارت وآڑہت یعنی سوداگروں کے لئے ہرقسم کے مال کی خرید وفروخت مناسب کمیشن پر دیانتداری سے یوروپین وامریکن طریق پر کرنا۔ نیز دیگر ایسے کاروبار حسب تجویز ورائے ڈائرکٹران انجام دینا کہ جس میں فائدہ کی صورت نظر آوے۔

۳۔ ہندوستانی ساخت کی اشیاء کو اُن کے مالکان کے حساب میں نئی اور مناسب منڈیوں میں بغرض فروخت بھیجنا اور مالکان مال کو کچھ پیشگی روپیہ دینا اور نوایجاد یقینی نفع بخش کاموں اور مشینوں کے چلانے میں سرمایہ سے امداد کرنا۔

۴۔ پبلک کے لئے عموماً اور برٹش اور نیٹو افسران سول وملٹری کے لئے خصوصاً سیونگ بینک کا کام دینا اور سرکاری رجمنٹوں سے سامان وردی ودیگر سامان کی خرید کے متعلق حساب کھولنا۔

۵۔ دیسی ریاستوں میں کہ جہاں یوروپین طریق تجارت سے فائدہ اُٹھانے کا ابھی رواج نہیں ہوا ہے۔ بینک کی شاخیں کھولکر وہاں کی مقامی تجارت وصنعت کو ترقی دینا اور ریاست کی ضروریات کو مقررہ کمیشن پر بہم پہنچانا۔

۶۔ ہندوستانی طلباء کو جو جاپان ودیگر ممالک یوروپ وامریکہ میں تحصیل علم کے لئے جائیں مناسب شرائط پر سرمایہ سے امداد دینا اور ان کے ورثاء کی طرف سے خرچ بھیجنے کا بکفایت اہتمام کرنا۔

۷۔ موجدوں اور لایق مصنفوں کو ایجاد وتصنیف کی اشاعت میں سرمایہ سے مدد دینا۔

المشتہر

**ہیرالعل کمپنی مالکان آرمی نیوز وٹھیکیداران فوجی سامان وردی وغیرہ لودیانہ**

(پنجاب)

آرمی نیوز پریس لودیانہ میں لالہ ہیرالعل کے زیر اہتمام چھپکر شایع ہوا

نمبر (۳۵) . لودیانہ یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۴)


## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچر وار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کار آمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے ٭

یہہ کوئی پولیٹیکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے

اس میں ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبریں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت و صنعت۔ زراعت و تجارت۔ حفظ صحت۔ تہذیب اخلاق۔ سائنس و فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سٹیشن اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے ٭

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| ہندوستان و برہما و غیرہ | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ ر |
| | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | عہ ر |
| بیرونجات | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صہ ۱۲ ر |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ۱۲ ر مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت

## اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ ر | ۱۴ ر | ۶ | ۳ | ے |
| نصف کالم | ے | عہ | للعہ | للعہ | معہ |
| پورا کالم | صہ | عہ | للعہ | سعہ | ماعہ |
| پورا صفحہ | عہ | سعہ | لعہ | مالعہ | مالعہ |

بطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونے کی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینیوالو!

بلاشبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں۔ لیکن تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فایدہ متصور ہے۔ ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لے لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرنا ہے۔ ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں۔ ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید سینکڑوں اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کبھی نظر ہی نہ پڑے۔ لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سولہ آنے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں دس بیس سردار اسکے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ پنجاب سیکر پنجاب اور چین و افریقہ تک نہوگا جہاں اسکے قدردان موجود نہوں۔ غرض آپ دیکھیں کہ سپاہی سے لیکر کرنیلوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے لوگ اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار اگر ایک تو پڑھنے والے بیس ٭

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

## یہ زندگانی کا + آدمی بلبلہ ہے پانی کا

## کیا بہتر ہو ہم خرما و ہم ثواب

خریداران آرمی نیوز کے سوا دنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ دس گنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثاء کو مل جائے۔ جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلا دے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے؟

### قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زائد چندہ لیکر نہیں بلکہ پیر العل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کرکے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قائم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا۔

(۲) ہر سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے۔ ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا۔ مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ سے چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنے متوفیان کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہ ہوں تو اس صورت میں دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق تصفیہ ہوگا۔

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایکماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہئے۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک ترین مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہیوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہئے +

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض سل۔ دق۔ تپ محرقہ طاعون ٹائفائیڈ۔ انشرک بخار یا دمہ ہیضہ و اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اٹھانے کے مستحق نہ ہوں گے۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے آفیسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچکر نہیں +

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں یا درخواست خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا۔ اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائینگے۔ اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے روپیہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا۔ اگر کوئی امیر یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے لیکن چندہ کسی حال میں ایک روپیہ سے کم نہیں ہے۔

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں انکے ورثا کا حق نہ ہوگا۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدہ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد دیجائیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایکسال تک اخبار خریدے۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے مستحق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا اور کمپنی کی ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ اٹھانے نہ پائے علی ہذا اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی ترمیم کی جائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قائم ہو۔

نوٹ۔ سنہ ۱۹۰۳ء کی بابت برما ملٹری پولیس کے صوبیدار شدیال کے ورثا کو پچاس روپیہ امداد دیگئی تھی۔ سنہ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۸۰ روپیہ دیا گیا جو فوت دفعدار جلالت خان نارنول۔ [illegible] صوبیدار محمد عثمان خان بلوچ ملٹری پولیس کوٹ ڈاکٹر جی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ۔

سنہ ۱۹۰۵ء کی بابت مبلغ ۱۲۵ روپیہ حسب ذیل خریداران کے وارثوں کو حصہ برابر تقسیم کیا گیا۔ ہر ایک کو [illegible]

(۱) بھگو رام چودھری خریدار نمبر ۱۱۳ موضع دوگری ڈاکخانہ دونا لگا ضلع گورداسپور۔ (۲) محمد باقی خان خریدار نمبر ۶۵۸ ساکن روندہ تحصیل جورجہ ضلع بلند شہر (۳) لالہ لالچند مہرہ خریدار نمبر ۱۹۱۵ رئیس محلہ [illegible] پٹیالہ (۴) منشی رام دوکاندار خریدار نمبر ۲۸۴ ارسعل پور تحصیل جگراؤں ضلع لودیانہ (۵) منشی نتھو خان کوتوال صدر بازار [illegible] (۶) لالہ موتی رام پنشنر ہاسپٹل اسسٹنٹ چک نمبر ۲۳ گوگیرہ برانچ ضلع جھنگ (۷) بابو سمبھ کرن صاحب کلرک ۱ گورکھا قلعہ درنش (۸) بابو منسا رام صاحب اول برہمن انفنٹری جبل پور (۹) منشی جھومک لال صاحب اول برہمن انفنٹری جبلپور (۱۰) صوبیدار رگھبیر سنگھ صاحب ۵ گورکھا رائفلز نوشہرہ (۱۱) مرزا قطب الدین صاحب محلہ بھٹی مراد آباد (۱۲) لالہ بھگوان داس صاحب پنشنر ڈپٹی انسپکٹر پولیس حافظ آباد (۱۳) سردار جوالا سنگھ صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس بارنوند ضلع حصار (۱۴) بوجا رام [illegible] (۱۵) جمعدار عبد الغنی [illegible] حصوری [illegible] پٹیالہ (۱۶) صوبیدار میجر محبوب خان صاحب رجمنٹ بازار سکندرآباد۔

آرمی نیوز
لودیانہ۔ شنبہ۔ یکم ستمبر ۱۹۰۶ء

## زہریلا درخت

کہتے ہیں کہ آملی کا درخت چالیس سال میں پھل دیتا ہے مگر بعض پودے ایک شب شاہی میں ہی پھلنے پھولنے لگتے ہیں۔ لارڈ کرزن کی نیت خواہ کچھ ہو۔ لیکن یونیورسٹی کمیشن اور تقسیم بنگال کے خطرناک نتائج کی نسبت اہل الرائے نے جو اندیشے ظاہر کئے تھے وہ ظاہر ہونے لگے ہیں خصوصاً تقسیم بنگال کا زہریلا پودا جس قدر جلد پھل لایا ہے وہ حیرت انگیز ہے +

گورنمنٹ برطانیہ کی حکمت عملی کیسی ہی زمانہ سابق میں خواہ کچھ ہو لیکن یہ تحقیق ہے کہ ایک عرصہ دراز سے نفاق ڈالکر حکومت کرنے کی پالیسی پر عملدرآمد نہیں ہے تاہم بعض حکام جب اپنے ذاتی میلان طبع سے اس اصول کو برتتے ہیں تو عوام الناس کو شک ہونے لگتا ہے کہ شاید گورنمنٹ کی یہ پالیسی ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ اصول بے غل و غش حکومت کرنے کے لئے نہایت کارآمد آلہ ہے لیکن بہت بوسیدہ اور زمانہ تہذیب کے شروع ہونے سے بہت پہلے کی یادگار ہے۔ ہم ایک آرٹیکل میں دلائل قاطع ثابت کر چکے ہیں کہ اعلیٰ درجہ کے مدبر کبھی اس اصول کو روا نہیں رکھ سکتے۔ خصوصاً برٹش گورنمنٹ جس کے مدبر دنیا میں کسی قوم کے مدبروں سے دوسرے درجہ پر نہیں ایسے بھدے اصول پر کبھی سلطنت کی بنیاد رکھنی پسند نہیں کر سکتی۔ لارڈ کرزن ایک بڑے دماغ اور غیرمعمولی ذہانت اور خاص قابلیت کے آدمی ضرور ہیں لیکن وہ پامرسٹن یا بیکنسفیلڈ یا سالسبری یا گلیڈسٹون کے ہم پلہ ہرگز نہیں تھے۔ پس تقسیم بنگال کی نسبت جو سب سے بڑا اعتراض ہے وہ یہی ہے کہ اس سے ہندوستان کی دو بڑی قوموں میں رقابت اور عداوت اور مغائرت پیدا ہو کر قومی زوال کا سبب ہوگا۔ اور ملک کی ترقی بہت عرصہ کے لئے رک جائیگی اور متحدہ بنگال کی قومی طاقت ٹوٹ جائیگی۔ بنگالی اہل الرائے نے ان خطرات کو اول ہی روز سے محسوس کیا اور اسکی مخالفت میں اس قدر آواز بلند کی کہ جس قدر کہ آجتک کانسٹیٹیوشنل طریقوں سے کبھی کسی ملک میں ممکن ہے ممکن مخالفت کی گئی۔ ان کی شنوائی نہیں ہوئی لیکن وہ خطرات جن کا اندیشہ تھا اب ظاہر ہونے لگے ہیں۔ اور زقوم کا درخت اچھے کڑوے پھل بہت جلد تمام ہندوستان کو کھلائیگا۔ خدا معلوم لارڈ کرزن کا یہ منشا تھا یا نہیں لیکن نتیجہ وہی نکلا جس کا ڈر تھا۔ بنگالیوں نے مایوس ہو کر ایجیٹیشن کے تمام آلات استعمال کر چکنے کے بعد سب سے آخری ہتھیار سے جو ایک مجبور اور مغلوب اور مفتوح قوم اختیار کر سکتی ہے۔ مقابلہ کرنا چاہا یعنے سودیشی موومنٹ میں پناہ لی مگر نئے صوبہ کے حاکم نے اس ہتھیار کو بھی توڑ مروڑ کر پھینکنا چاہا اگرچہ اس کشمکش میں اس نے خود اپنی انگلیاں زخمی کر لیں اور آخرکار وہ ایڈیلیٹ ہو کر میدان کارزار سے بیمار ہوا۔ اگرچہ مخالفت اسکی ذات سے نہ تھی بلکہ ایجیٹیشن ایک سسٹم کے خلاف تھا مگر اس نے تیزی طبع سے اس کو ذاتی سوال بنا لیا۔ اس نے خیال کیا کہ مخالفت تقسیم بنگال کے اصلی بانی زیادہ تر ہندو ہیں اور اگر ان کو کامیابی ہوئی تو وہ لفٹننٹ گورنر نہیں رہ سکتا اور چیف کمشنری پر واپس جانا ہوگا اس لئے اس نے ہندوؤں کو اپنا دشمن سمجھا اور بجز اس کے کوئی ڈیفنس اس کو نہ سوجھا کہ کسی طرح مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرے۔ جس وقت یہ خیال کسی حاکم کے دل میں گزرے کہ رعایا کے ایک حصہ کو تو کشتنی سوختنی خیال کرے اور ایک عنصر کو اپنا دوست بنانے کی کوشش کرے اسی لمحہ سے وہ حکومت کے قابل نہیں رہتا۔ کون ایسے شخص سے انصاف کی امید رکھ سکتا ہے جو ایک قوم کی قوم کے خلاف تعصب رکھتا ہو۔ ہندو مسلمانوں کی مذہبی تفرقہ سے فائدہ اٹھانا ہمارے نزدیک تو نہایت ادنیٰ درجہ کا خیال ہے کیونکہ پھر یہی سلسلہ ہندوؤں میں اور مسلمانوں میں وسیع کیا جا سکتا ہے۔ مسلمانوں میں شیعہ اور سنی دو متضاد عنصر موجود ہیں۔ اور پھر مقلد اور غیرمقلد ہیں۔ مسلمانوں کے پھسلانے کے لئے ایک چلتا ہوا منتر پھونکا گیا کہ پہلے ان کو دفتروں میں نوکریاں دیجائینگی اور ہندوؤں کو پیچھے اس کا مضائقہ نہیں کہ نوکریاں کسی کو دیجاویں جو ان کے لائق ہو لیکن ملازم رکھتے ہوئے یہ خیال کرنا کہ آیا امیدوار کا مذہب کیا ہے آیا اسکی رنگت گوری یا کالی ہے کم سے کم ایک ایسی عظیم الشان سلطنت کے لئے موزوں اصول نہیں ہو سکتا جس کی رعایا میں ہر مذہب و ملت کے آدمی بستے ہوں +

رعایا کے ایک حصے میں یہ یقین پیدا کرنا کہ اس کی دنیاوی بہبود کے لئے ایک خاص عقیدہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے کسی مہذب گورنمنٹ کا اصول نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ملکہ وکٹوریہ کے اس تاریخی اور متبرک شاہی اعلان کی گستاخی کرنا ہے جس میں انہوں نے خدا سے مدد مانگ کر تمام دنیا کے انسانوں کو گواہ ٹھہرا کر یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ سرکاری ملازمت میں رنگت اور قومیت اور مذہب اور نسل اور سکونت کے لحاظ سے کوئی شخص محروم نہیں رہیگا بشرطیکہ وہ اس خدمت کو بوجوہ احسن سرانجام دینے کی قابلیت رکھتا ہو۔ ہندوستان میں ہر ایک انصاف پسند شخص خوش ہوگا متعصب لوگوں کا ذکر نہیں۔ اگر اہل اسلام سرکاری ملازمت میں معقول حصہ حاصل کریں اور جس جس عہدہ کے وہ لائق ہیں وہ ان کو دئے جاویں تو عین انصاف ہے۔ لیکن اگر باوجود قابلیت کے محض مسلمان ہونے کی وجہ سے وہ ملازمت سے محروم رہیں۔ تو یہ ایسی ہی ناانصافی اور ظلم ہوگا جیسا کہ پارسی۔ بی۔ اے پاس شدہ امیدواروں کو اس لئے جواب صاف دیا جائے کہ ایک انٹرینس پاس شدہ مسلمان کی پرورش منظور ہے اس لئے کہ وہ مسلمان ہے۔ حاکم کی نسبت یہ خیال پھیلنا کہ وہ کسی قابلیت کو نہیں اور صرف مذہب کو دیکھتا ہے غلط فہمی طور پر کس قدر جلن دوسرے مذاہب کے لوگوں میں پیدا کریگا۔ اور حاکم کی معدلت گستری کی شہرت کو کس قدر صدمہ پہنچیگا۔ سر بی فلر نے اہل اسلام کو کچھ جاگیریں بخشدیں یا نہیں۔ دو چار مسلمانوں کو کمشنر اور کلکٹر بنا دیا یا نہیں لیکن یہ تحقیق ہے کہ ایک سرکلر جاری کر کے ہندو مسلمانوں میں مخالفت کی آگ ضرور بھڑکا دی۔ ہندو بنگالیوں کی یہ سخت غلطی ہے کہ وہ اس سرکلر سے مشتعل ہوئے۔ اگر سو دو سو چار سو ہزار دو ہزار مسلمان بھائی مشرقی بنگال کے دفتروں میں کلرکی کی اسامیوں پر زیادہ مقرر ہو جائیں یا دس بیس مسلمان سب انسپکٹر پولیس اور بنا دئے جائیں تو اس میں کیا نقصان ہے۔ کونسی ریاستان بیچاروں کو ملجائیگی۔ اور کونسی دولت ان کے ہاتھ آ جائیگی اس پر خوشی ظاہر کرنی چاہئے تھی ادہر مسلمانوں کو غور کرنا تھا کہ چند صد آدمیوں کے چھوٹی چھوٹی تنخواہوں پر مامور ہونے سے ان کی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ اور اس لئے بغلیں بجانی نہیں چاہئیں تھیں۔ بلکہ بیفلائٹ ایک فرشتہ رحمت آسمان سے بھیجا گیا ہے جو ہندو بھائیوں پر ہر قسم کی سختی کرنے کو تیار ہے۔ ان کے قابل عزت لیڈروں کو گرفتار کرنے اور بلا کسی قصور کے سزا دینے اور ان کی باضابطہ مجلسوں کو منتشر کرنے ان کے طلباء کو پولیس کے ہاتھ میں کھلونہ بنانے پر آمادہ ہے۔ اور ان کی نہایت جائز سودیشی کوششوں کو پامال کرتے ہوئے ادبار دکھائے ہوئے ہیں۔ وہ تحریک جس کی بدولت دنیا کے ہر ایک مہذب ملک نے ترقی کی اس کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتی ہے۔ اس حالت میں

یہ سوچنے کا موقع نہیں ملتا آیا کوئی حاکم کسی وقت یا کسی جگہ ایسا نہیں ہو سکتا جو مسلمانوں کے ساتھ وہی سلوک کرے جو سر بی فلر نے ہندوؤں کے ساتھ کیا - ہم نے ہمیشہ اہل اسلام بسر فلر کی کارروائیوں کو بنظر حیرت دیکھتے رہے لیکن اُن کے مستعفی ہونے کے وقت جو اظہار ہمدردی اُن کے ساتھ کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ وہ زہریلا پودا جس کا بیج لارڈ کرزن کے ہاتھوں بویا گیا تھا بار آور ہوتا نظر آ رہا ہے جس کا پھل نہایت تلخ ہے۔ اگر تقسیم بنگال کا یہ لازمی نتیجہ نہیں تھا کہ ہندو و مسلمانوں کے مقاصد و اغراض ایک دوسرے کی ضد بن جائیں تو کیوں ایسا ہونے لگا ہے۔ مسلمانوں کے اظہار ہمدردی کے جلسوں کے ریزولیوشنوں کے طرز بیان سے یہ صاف جھلکتا ہے کہ ہائے افسوس وہ حاکم چلا جو ہندوؤں پر سختی کیا کرتا تھا۔ اگر ان جلسوں کا انعقاد سر فلر کے ایک یا ایک سے زیادہ دوستوں یا اُن حضرات کی سلسلہ جنبانی سے ہے جو چاہتے ہیں کہ ہندوستان ابھی صدیوں تک ترقی معکوس کرتا رہے تو اس قدر اندیشہ کا مقام نہیں ہے لیکن فی الحقیقت اگر یہ جلسے برادران اہل اسلام کے دلی خیالات کا اظہار ہیں تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ملک کی حد درجہ کی کمبختی کا زمانہ شروع ہو گیا ہے اور ہندوؤں اور نیز مسلمانوں کا ستارہ نہایت نحوست میں آیا ہوا ہے۔ کہیں کہیں ان جلسوں میں یہ بھی ریزولیوشن پاس کئے گئے ہیں کہ مسلمان سودیشی تحریک کے خلاف ہیں - سودیشی کے خلاف کس طرح کوئی شخص جس کے ہوش و حواس درست ہوں ہو سکتا ہے۔ سودیشی موومنٹ کے خلاف ہونے کے یہ معنی ہیں کہ ہم اپنے آپ دشمن ہیں - اور اس کے یہ معنے ہیں کہ ہم اپنی فارغ البالی کے خلاف ہیں - اپنی بہبودی کے خلاف ہیں اپنے تمام دنیوی مفاد کے خلاف ہیں - اپنے احباب اور اقارب اور ہمسائیوں اور اولاد اور قوم اور وطن کے خلاف ہیں۔

## ایک شخص کی دو حیثیتیں

ہمیں ابتک یقین نہیں آتا کہ یہ جلسے بالکل اُسی رنگت کے ہیں جن کی رپورٹ بڑی لمبی چوڑی تار خبروں کے ذریعہ اینگلو انڈین اخبارات کے کالموں کو پُر کرتی ہیں - ہم ابھی تک تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں کہ منشی محبوب عالم جو پیسہ اخبار میں سر بی فلر کے مستعفی ہونے پر اظہار مسرت کرتے ہیں اور وہ لیڈنگ آرٹیکلز لکھ کر سر فلر کا استعفا منظور کرنے کو گورنمنٹ کی دور اندیشی اور انصاف پسندی سے تعبیر کرتے ہیں وہی چار روز بعد انجمن اسلامیہ کے جلسہ میں اس ریزولیوشن کی تائید زور شور سے کرتے ہیں کہ بڑا افسوس ہے کہ گورنمنٹ نے انکا استعفا منظور کر لیا۔

پیسہ اخبار میں تو یہ لکھا گیا ہے کہ "سر بی فلر کی سخت گیری اور لاپرواہی کے نتیجے سے دیگر حکام عبرت پکڑینگے حیرت انگیز یہ امر ہوتا کہ گذشتہ بارش جیسا اثر ... ہمدردی نوع انسان گذشتہ سات مہینے سے مسلسل شور و فریاد بپا ہے بجائے مؤثر ہوتا اور سر فلر کی علیحدگی بطیب خاطر منظور کر کے مشرقی بنگال میں وہ امن و امان و آزادی تحریر و تقریر بحال کرتا جس پر انگریزی قوم کو فخر و ناز ہے۔ معزز معاصر نے یہ بھی لکھا کہ ان کا استعفا اپنے پر آمادہ ہو جانا ظاہر کرتا ہے کہ حکومت کا شوق انہیں انتہائی درجہ تک ہے اور ضد بھی اس کے ساتھ شریک ہو گئی ہے جو سب کاموں کو بگاڑنے والی ہے۔ نمائش حکومت - اظہار اقتدار اور ضد کے اوصاف انہوں نے اپنے استاد شفیق لارڈ کرزن بہادر سے حاصل کئے اور یہی اول سے آخر تک ان کی بدنامی اور معاملات کی پیچیدگی کے باعث ثابت ہوئے اور لکھا ہے کہ ان کی مسلسل جابرانہ کارروائیاں ان کی ضدی طبیعت اور تیزی مزاج کا پتہ دیکر انہیں اعلیٰ حکومت صوبہ کے لئے ناموزوں ثابت کر چکی تھیں اور گورنمنٹ میں حاکم و محکوم کے مابین جو خوشگوار تعلقات قائم رہنے ضروری ہیں وہ مشرقی بنگال میں بڑی حد تک کشیدگی سے بدل گئے تھے اس لئے سپریم گورنمنٹ نے ان کی علیحدگی منظور کرنے میں بڑی دانشمندی سے کام لیا اور اپنی مصلحت اندیشی و انصاف پسندی کا رعایا کو یقین دلا کر اسے تاج انگلستان سے پہلے کی نسبت زیادہ وابستہ کر دیا جو گورنمنٹ و رعایا دونوں کے لئے قابل اطمینان و مسرت ہونا چاہیے"۔

سر فلر کی نسبت پیسہ اخبار کا یہ فتویٰ ہے جس کا اقتباس ہمنے اوپر درج کیا - لیکن ہمارے مخدوم اور مکرم دوست جن کی ہم تہ دل سے عزت کرتے ہیں دوسری طرف ان کی ایک اور حیثیت بھی ہے یعنی وہ اہل اسلام کے ایک لیڈر کی پوزیشن بھی رکھتے ہیں اور اس دوسری حیثیت سے وہ انجمن کے جلسہ میں اظہار تاسف کرتے ہیں کہ سر فلر کو قبل از وقت مستعفی ہونا پڑا - ایک ہی شخص کی قلم اور زبان سے دو متضاد باتیں سننا حیرت انگیز ضرور ہے لیکن پبلک کو چاہیئے کہ ہمارے معزز دوست کی دو مختلف حیثیتوں کو بھی ذہن میں رکھے - ورنہ سخت خلجان واقع ہوگا جب یہ خیال کیا جائے کہ ایک ہی شخص اپنی تاب تردید کرتا ہے گویا اسحاقت پر افسوس کرتا ہے کہ وہ حاکم بر سر حکومت کیوں نہیں ہے جو خود بقول تاسف کنندہ کے ضدی اور جابر تھا اور اعلیٰ حکومت کے نااہل جس نے رعایا میں کشیدگی پیدا کی - اور جس کا استعفا منظور کرنا گورنمنٹ کی اور مسٹر مورلے کی دانشمندی تھی - اور جس کا سبکدوش ہونا گورنمنٹ اور رعایا دونوں کے لئے قابل اطمینان و مسرت ہے گویا قابل اطمینان اور مسرت انگیز عملدرآمد پر افسوس کرتا ہے گویا ایک ضدی اور جابر حاکم کی علیحدگی پر اظہار ملال کرتا ہے۔ کیا ہمارے مخدوم دوست ایک ہی وقت میں اپنی دو متضاد حیثیتیں قائم رکھ سکتے ہیں - ہمارا خیال ہے کہ رکھ سکتے ہیں کیونکہ ابتک وہ دونا باتوں کو بڑی خوش اسلوبی سے نبھا رہے ہیں۔

## سر بی - فلر کی الوداع

نہ صرف حکومت مشرقی بنگال و آسام سے سبکدوش ہو کر بلکہ سول سروس سے بھی قطع تعلق کر کے سر بی - فلر صاحب براہ راست بمبئی کو روانہ ہوئے - ڈھاکہ نہیں گئے کیونکہ اس میں مصلحت نہ سمجھی - راستے میں بمقام گولنڈو ایک اسلامی ڈیپوٹیشن نے حاضر ہو کر الوداعی ایڈریس دیا - اس کے جواب میں آپ نے حسب ذیل تقریر کی - اس تقریر میں یہ بات قابل غور ہے کہ صاحب موصوف نے ایک سے زیادہ مرتبہ اپنی رائے ظاہر کی تھی کہ تقسیم بنگال سے مجکو ہمدردی نہیں ہے لیکن اس تقریر میں وہ اسکو جائز ٹھہراتے ہیں۔

آپنے فرمایا کہ ہم اس انداز کو کبھی فراموش نہ کرینگے جس سے مسلمانوں نے ہمارا خیر مقدم کیا جبکہ ہم پہلے اس صوبہ میں تعینات ہو کر آئے - اور ہم ان کی مہربانی آمیز الوداع کو بھی کبھی نہیں بھولیں گے - ایڈریس میں لکھا ہے کہ ہماری روانگی ایک نقصان ہے لیکن شاید اس نقصان سے کچھ فائدہ نکلے - ایک فائدہ تو یہ ہے کہ تقسیم بنگال جو کچھ عرصہ سے مشتبہ حالت میں تھی اب یقینی شے ہے - ہمارے دو ماہ کے تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ تقسیم بالکل ضروری اور مناسب تھی لارڈ کرزن نے دیکھا کہ صوبہ بنگال پر ایک حاکم اچھی طرح نگرانی نہیں رکھ سکتا ہے اور تقسیم سے نہ صرف ایک فراموش کردہ صوبہ کا انتظام سنبھل جائیگا - مسلمانوں کے مفاد کی حفاظت ہوگی جو اپنی وفاداری کے لئے ہمیشہ سے مشہور ہیں - لارڈ کرزن کی حکمت دانشمندانہ اور دور اندیشانہ تھی - شروع میں ہم اس رائے کے قبول کرنے کو تیار نہ تھے مگر تجربہ سے ثابت ہوا کہ ہم غلطی پر تھے جب ہم اس صوبہ میں آئے تو تعجب ہوا کہ مسلمانوں کے فوائد

کس قدر فراموش کئے جاتے ہیں۔ مثلاً پولیس کے محکمہ میں مسلمان بہت کم تھے اس غیر تناسبی سے ممکن ہے کہ بے انصافی ہوتی ہو اسی طرح سبارڈنیٹ سول سروس اور پراونشل سروس میں ان کا تناسب بہت کم تھا۔ جو کچھ امکان میں تھا اس معاملہ میں ہم نے کیا۔ اور ہمیں یہ دیکھکر خوشی ہے کہ مسلمانوں نے ہمارے سرکار کی قدر کو پہچان لیا۔ سرکاری ملازمت میں مسلمان زیادہ شریک نہ ہوسکے اس کی یہ وجہ نہیں ہے کہ اعلیٰ تعلیم کی کمی ہے۔ مسلمانوں نے علم اور تہذیب اہل مغرب کو عطا کی تھی لیکن وہ اب تک پرانے چراغ جلا رہے ہیں۔ اور ہندو جدید لیمپوں کی روشنی سے مستفید ہو رہے ہیں۔ مسلمان عربی فارسی پر ضرورت سے زیادہ توجہ دیتے ہیں میری نصیحت یہ ہے کہ انگریزی اور سائنس سیکھنے میں زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔

آخر میں سر فلر نے فرمایا کہ اس وقت آگیا تھا کہ مسلمان زیادہ خاموش نہ رہ سکتے تھے اور انصاف کے لئے صرف گورنمنٹ پر بھروسہ نہیں کر سکتے تھے۔

---

**تعلیم یافتہ مسلمانان بنگال** یہ امر اطمینان بخش ہے کہ بنگال کے اعلیٰ تعلیم یافتہ مسلمان سر فلر کی اس نمائشی ہمدردی سے متاثر نہیں ہوئے۔ سید مظہر حسین بیرسٹرایٹ لا پریسیڈنٹ ڈسٹرکٹ کانفرنس بیریسال نے اپنی پریسیڈنشل سپیچ میں بیان کیا کہ اگرچہ ہماری قوم کے بعض افراد ہندو بھائیوں کے ساتھ ملکر کام کرنے کے خلاف صلاح دے رہے ہیں لیکن یہ سب قلت تعلیم کا نتیجہ ہے۔ سودیشی موومینٹ نے معجزہ دکھلایا ہے۔ میں اس کا تہ دل سے حامی ہوں۔ اس تحریک کا پہلا نتیجہ تو یہ ہے کہ مشرقی بنگال کے لفٹنٹ گورنر کا پانو پھسلا اور ہم سب جانتے ہیں اور مطمئن ہیں کہ وہ مستعفی ہو گئے۔ حقیقت میں ملک اکبر اعظم جیسے ریکدل حاکم کی ضرورت ہے جس نے انڈین نیشن پیدا کرنے میں کوشش کی اور اس میں بڑی حد تک کامیابی حاصل کی۔ ایجیٹیشن جاری رکھنا چاہئے جب تک کہ تقسیم بنگال منسوخ نہو جائے۔

---

**بلگیریا کی مشکلات**۔ گورنمنٹ بلگیریا کا جھگڑا اور تنازعہ کسی ایک سلطنت سے نہیں بلکہ تین سلطنتوں سے شکر رنجی ہے یعنی ادھر ٹرکی سے۔ اور ادھر یونان سے اور آجکل روس سے بھی بگڑی ہوئی ہے۔ روس نے اپنے سفیر متعینہ صوفیہ کو حکم دیا ہے کہ سفارتی تعلقات قطع کرے۔ بنائے فساد یہ ہے کہ روس کے ساتھ جو کسی زمانہ میں خفیہ خط کتابت ہوئی تھی وہ بلگیریا کے اخبارات میں چھپ گئی ہے روس کو یہ بات بہت ناگوار گذری۔

ادھر ٹرکی میں بلگیریا کا سفیر استعفا دینے والا ہے۔ دوسری طرف یونانیوں سے بھی آجکل اسقدر ٹھنی ہوئی ہے کہ یونانی باشندے جلاوطن ہو رہے ہیں۔ مقدونیہ کے ان لوگوں کی دستگیری کے لئے جن کو یونانیوں نے لوٹ لیا تھا گورنمنٹ بلگیریا نے ۲ ہزار پونڈ منظور کئے ہیں۔

---

**زلزلہ**۔ والپریزو میں بے شمار مکانات زلزلہ سے منہدم ہوئے تھے اب وہاں تعمیر کا کام شروع ہو گیا ہے لیکن زلزلے نے جو سبق دیا ہے اس سے فائدہ اٹھا کر اب مکانات ہلکے پھلکے بنائے جائینگے جیسے کہ عموماً جاپان میں ہوتے ہیں جن کو زلزلہ کا کچھ خطرہ نہیں اور بازار بہت کشادہ بنائے جائینگے۔ والپریزو میں کشتگان زلزلہ کی ۵۰۰ نعشیں دفن کی گئیں۔

سنٹیاگو میں ۲۴ اگست کو پھر بھونچال آیا اور کئی ایک مکانات گر گئے۔ سنٹیاگو میں کئی ایک مرد اور عورتیں پانچ روز کے بعد نکالے گئے ہیں جو ملبہ کے نیچے دبے ہوئے تھے۔ اور قبرستان کا ایک حصہ پہاڑ کے کھڈ میں گر گیا اور مردوں کے تابوت نکل آئے۔ حکام کی تجویز تھی کہ تابوتوں پر چونہ ڈالکر دبا دیا جائے مگر پادریوں نے مخالفت کی۔

---

**بمبئی سے روانگی**۔ سر بی۔ فلر صاحب بمبئی سے روانہ ہو کر اس وقت بحر عرب میں سے جا رہے ہیں۔ بمبئی میں ایک دو شخصوں نے کوشش کی تھی کہ سر فلر کو الوداعی ایڈریس دیا جائے اس مطلب کے لئے سردار علی خان مالک واٹسن ہوٹل نے ۲۴ اگست کو ایک جلسہ کیا لیکن ۳۰ آدمیوں سے زیادہ شریک نہ ہوئے۔ سردار علی خان نے حاضرین کی دعوت کی اور کہا کہ تمام مسلمانان بمبئی کی طرف سے سر فلر کے بمبئی میں پہنچنے پر ریلوے سٹیشن پر خیر مقدم کیا جائے لیکن صرف ۲۴ مسلمان سٹیشن پر جمع ہوئے جن میں قاضی بمبئی اور نواب محسن الملک بھی شامل تھے۔ مگر بمبئی کے سر برآوردہ اہل اسلام مثل آدم جی پیر بھائی اور سر کریم بھائی ابراہیم رحمت اللہ۔ قاضی کبیر الدین وغیرہ موجود نہ تھے۔

---

**ایڈریس ندارد**۔ بنگالی لیڈروں کی ایک کانفرنس کلکتہ میں منعقد ہوئی اور قرار پایا کہ جب تک تقسیم بنگال منسوخ نہ ہو۔ مشرقی بنگال و آسام کے کسی لفٹنٹ گورنر کو پبلک باڈیز کی طرف سے ایڈریس نہ دئے جائیں۔ گو یہ آنریبل مسٹر ہیئر سے ابھی تک اہل بنگال کو کچھ شکایت نہیں ہے۔

---

**پنجاب لیجسلیٹو کونسل**۔ آجکل جبکہ سپریم کونسل میں ممبران کی تعداد اور مراعات کے اضافہ پر گورنمنٹ متوجہ ہے ایسے وقت میں کونسل دو اضعاف آئین پنجاب کو رعایا کی قائمقامی کونسل بنانے کا سوال خود بخود ہر شخص کے ذہن میں گزرتا ہے صوبجات متحدہ کی کونسل میں انتخاب سے ممبر منتخب ہوئے ہیں لیکن پنجاب میں وہی دقیانوسی طریقہ ہی چلا جاتا ہے کہ گورنمنٹ جسکو چاہے ممبر بنائے۔ نہ ممبروں کو بجٹ پر گفتگو کرنے کا حق حاصل ہے نہ وہ کسی مد انتظامی سے متعلق سوال کر سکتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ صوبجات متحدہ میں کیا خصوصیت ہے کہ پنجاب پر اس کو کئی باتوں میں ترجیح دی گئی ہے۔ وہاں ہائی کورٹ ہے مگر پنجاب ابھی تک اس کے قابل نہیں سمجھا گیا۔ ہندوستان کے سچے دوست۔ سر ہنری کاٹن نے خدا انکا بھلا کرے۔ اس معاملہ میں صاحب وزیر ہند کو توجہ تو دلا دی ہے آگے پنجاب کی قسمت۔ سر ہنری نے پوچھا کہ آیا جو کمیٹی لیجسلیٹو کونسلوں کی اصلاح پر غور کرنے کے لئے مقرر ہوئی ہے وہ پنجاب کی کونسل کے سوال پر بھی غور کریگی کہ ممبران کو سوالات کرنے بجٹ پر بحث کرنے کا اختیار دیا جائے۔ مسٹر مورلے نے وہی معمولی جواب دیا کہ ہم سر دست اس سوال کا جواب دینے کے ناقابل ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ آنریبل سر ڈنزل صاحب جو اس کمیٹی میں شامل ہیں جو کونسلوں کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے پنجاب کے لئے ضرور سفارش کرینگے۔

---

**آیندہ لفٹنٹ گورنر**۔ سرکاری طور پر ظاہر کیا گیا ہے کہ ملک معظم نے آنریبل سر ڈنزل اِبٹسن صاحب بہادر۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی ممبر کونسل کارکن گورنمنٹ ہند کو آنریبل سر چارلس ریواز بہادر۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کا جانشین منظور فرمایا ہے۔ سر ڈنزل ماہ مارچ ۱۹۰۷ء میں چارج لینگے۔ جبکہ سر چارلس کی پنجسالہ میعاد پوری ہوگی۔ سر ڈنزل اِبٹسن نہایت بیدار مغز حاکم ہیں۔ وہ تھوڑی مدت ہوئی سر چارلس ریواز کے ایام رخصت میں ۶ ماہ تک قائمقام لفٹنٹ گورنر پنجاب رہ چکے ہیں۔ ان کی تمام ابتدائی ملازمت کا زمانہ پنجاب ہی میں گذرا ہے۔ وہ پنجاب سے اور پنجاب ان سے بخوبی واقف ہے۔ یہ تقرر بنظر اطمینان دیکھا جاویگا اور یہ تقرری ایسی ہے جس کی پبلک کو گزشتہ آٹھ دس سال سے امید تھی

# عالم کا فوٹو

پنجاب کے اُن اضلاع میں بھی اس ہفتہ تھوڑی بہت بارش ہوگئی ہے جہاں اب تک نہیں ہوئی تھی -

میجر سر آرتھر میکماہن ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان ماہ اکتوبر میں فرلو سے واپس آئینگے -

سر چارلس ریواز لفٹنٹ گورنر پنجاب ۵ ستمبر سے ۵ اکتوبر تک چمبی کے دورہ پر رہینگے -

لارڈ منٹو ۵ استمبر سے ۲۲ ستمبر تک نرکنڈہ میں سیر کرینگے

قحط ریلیف ورکس پر آجکل ۲ لاکھ ۳۳ ہزار ۲۷۰ آدمی ہیں

سر ڈنزل ابٹسن صاحب آیندہ لفٹنٹ گورنر پنجاب بھی سرما میں رخصت پر جائینگے - اور رخصت سے واپس آکر ماہ مارچ میں چارج لینگے -

کلکتہ اور رجباڑی کے مابین طغیانی کی وجہ سے سلسلہ تار برقی میں خلل واقع ہوا ہے - اس لئے ٹریفرڈ تار روانہ نہیں کئے جاتے -

مسٹر الگزینڈر راجرز نے شاہنامہ کے خلاصہ کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے -

شیخ اصغر علی مسٹر رازگنل کے ایام رخصت میں یکم اکتوبر سے امرتسر کے ڈویژنل جج مقرر ہونگے -

مہاراجہ بڑودہ مع مہارانی صاحبہ سیاحت امریکہ سے فارغ ہوکر ۲۴ اگست کو لورپول میں وارد ہوئے - آجکل سکاٹلینڈ کی سیر کر رہے ہیں -

آغا علی رضا خان ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ لاہور پولیس مسٹر ڈونلڈ کی جگہ لائلپور کے سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہوئے ہیں -

ایم. اینگلو یونٹ ہندوستان کے فرانسیسی علاقہ کے گورنر مقرر ہوئے ہیں -

گورنمنٹ پنجاب کے دفاتر ۱۶ اکتوبر کو شملہ پر بند ہوکر ۲۵ اکتوبر کو لاہور میں کھلینگے -

کالکا شملہ ریلوے لائن کی مرمت تکمیل کو پہنچی اور ٹرینوں کی آمد و رفت شروع ہوئی -

کنور سر ہرنام سنگھ اہلووالیہ کے صاحبزادے سردار شمشیر سنگھ انڈین میڈیکل سروس کے امتحان میں پاس ہوئے -

سر چندر مادھب گھوس ۱۰ نومبر سے ہائیکورٹ کی ججی سے ریٹائر ہونگے -

مہاراجہ صاحب میسور نے مسٹر مادھو راؤ دیوان میسور کی تنخواہ میں اضافہ کیا ۳ ہزار سے ۴ ہزار روپیہ ماہوار -

ٹوٹی کورن اور کولمبو کے درمیان سودیشی جہازوں کی لائن جو بند ہوگئی تھی پھر جاری ہوگئی -

ڈہاکہ کے سب رجسٹرار میر محمد حسین پر ایک پٹھان نے جہاز پر حملہ کیا اور اُنہیں دریا میں پھینکنے کی دھمکی دی - پٹھان گرفتار ہوگیا۔

مسٹر انندموہن بوس کی تعزیت میں ۱۰۰ جلسے بنگال میں منعقد ہوئے

پسناور اور نوشہرہ کی چھاؤنی میں قانون قماربازی کا نفاذ لگایا گیا

مہاراجہ صاحب بنارس سیاحت کشمیر سے فارغ ہوکر راولپنڈی میں پہنچے -

بمبئی میں چٹھی رسانوں کی ہڑتالوں کا خاتمہ ہوا - پوسٹماسٹر جنرل نے سب کا قصور معاف کر دیا اور وہ سب اپنے کام پر آگئے ترقی کا وعدہ دیا گیا ہے -

ہفتہ مختتمہ ۱۸ اگست میں طاعون سے ۱۵۴۱ موتیں ہوئیں اضلاع بمبئی میں ۸۷۹ - احاطہ مدراس میں ۸ - بنگال میں ۰۰ - صوبجات متحدہ میں ۱۱۹ - پنجاب میں ۲ - برہما میں ۱۸۲ - ممالک متوسط میں ۹۲ - میسور میں ۹۵ - کشمیر میں ۶ - راجپوتانہ میں ۲ -

حیدرآباد دکن کی لیجسلیٹو کونسل میں اعلیٰ حضرت نے دو ممبر اور بڑھانے کا حکم دیا -

لاہور ریلوے سٹیشن میں ۳۰ اگست کو تین شخص کچلے گئے - ایک سکینڈ گارڈ ایک مزدور اور ایک بابو -

لاہور میں ایک لیٹر بکس پیون پکڑا گیا جو چٹھیوں پر سے ٹکٹ اُتار کر ایک مالک اخبار کے ہاتھ بیچا کرتا تھا - منشی گلزار محمد مالک اخبار گلزار ہند بھی اس الزام میں ماخوذ ہیں کہ وہ پیون سے اُتارے ہوئے ٹکٹ خریدا کرتے تھے -

مدراس میں دو روز کے اندر ۱۲ یوروپین و یوریشین مبتلائے ہیضہ ہوکر ۱۱ فوت ہوگئے -

کوچین میں ایک کشتی ڈوب گئی جس پر ۶۲ آدمی سوار تھے ۲۷ آدمی ڈوب گئے -

نواب صاحب میرپور نے اپنے نبیرہ کے مقدمہ قتل کی ڈیفنس کے لئے مدراس کے نامی بیرسٹر مسٹر ایڈلی مارٹن کو وکیل کیا ہے

علی پور میں ایک مسلمان نے اپنی بدچلن بیوی کی ناک کاٹ ڈالی عدالت سے ۳ ماہ قید کی سزا ہوئی -

سال گذشتہ میں ۱۲ لاکھ ۹۵ ہزار روپیہ کی پیٹنٹ دوئیات ہندوستان میں فروخت ہوئیں -

یکم جنوری سے آخر جولائی تک پنجاب میں طاعونی اموات سال گذشتہ کی اسی مدت کی نسبت ۳ لاکھ کم ہوئیں -

مسٹر ایڈیسن - ایم - اے - بی - ایس - اسسٹنٹ کمشنر دہلی میونسپلٹی کے سکرٹری ۵ سال کے لئے مقرر ہوئے - یہ فیصلہ ہوگیا ہے کہ دہلی میں سکرٹری ہمیشہ یوروپین ہوگا - اور ایک اسسٹنٹ سکرٹری امداد کے لئے دیا جائیگا وہ خواہ یوروپین ہو یا دیسی - سکرٹری کو میونسپل ایکٹ کے متعلق فوجداری اختیارات بھی حاصل ہونگے -

نواب سر وقار الامراء کے جواہرات کے دو صندوق بنک بنگال میں بطور امانت رکھے ہوئے تھے - قرض خواہوں کی ڈگریوں میں نیلام ہوئے سیٹھ رام دیال گھاسی رام کے نام ۱۲ لاکھ ۹۰ ہزار روپیہ پر بولی ختم ہوئی -

مسٹر گوکھلے اگر کونسل سکرٹری آف سٹیٹ کی ممبری قبول کرتے تو انہیں ۱۲ ہزار سالانہ تنخواہ ملتی -

مسٹر ہالڈین وزیر جنگ انگلستان کو ملک معظم نے مرین آباد میں طلب کیا اور وہ جرمن جنگ مصنوعی دیکھنے گئے ہیں -

فرانس اور ٹرکی کے مابین ٹدجانت کے متعلق حد بندی کرکے تصفیہ کرنا قرار پایا -

قیصرہ چین نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے کہ پارلیمنٹ قایم کرنے کی تجاویز پر غور کرے -

چین میں پارلیمنٹ قایم ہونے کے بعد ایشیا میں افغانستان اور ہندوستان صرف دو ہی ملک باقی رہجائینگے جہاں پارلیمنٹری گورنمنٹ نہیں ہے -

حسب الحکم سلطانی حمیدیہ حجاز ریلوے لائن کے دونوں طرف درخت لگانے کے لئے تیس ماہران فن بھیجے گئے ہیں -

سپین کے مقام بلباؤ میں ۳۰ ہزار کان کنوں اور لوہے کے کارخانوں میں کام کرنے والوں نے سٹرائک کیا - پولیس کیساتھ ان کے کئی مقابلے ہوئے - مارشل لا جاری کیا گیا -

ولایت میں ایک جہاز انگریزی اشیاء سے لاد کر نمایش کے لئے جاپان اور جنوبی امریکہ کو بھیجا جائیگا -

فرانس کے ٹولون جنگل میں آگ لگ رہی ہو سپاہ آگ بجھانے میں مصروف ہے ۲ سپاہی جل گئے - اور ۱۰ گم ہیں -

# بلیٹری دنیا

## روس میں خون خرابے

روسی ریلوے سلامنوں کے ۳۴ ڈیلیگیشوں کا ایک جلسہ فنلینڈ میں منعقد ہوا اور انہوں نے قرار دیا کہ تمام ریلوے پر بہت جلد ایک دم سے سٹرائک کرنا چاہئے -

اگرچہ انقلاب پسندوں کے جوش کو کم کرنے کے لئے گورنمنٹ بعض اصلاحوں پر آمادہ پائی جاتی ہے لیکن جبتک شخصی حکومت کا خاتمہ نہو امن ہوتا نظر نہیں آتا - شاہی کونسل ایک مسودہ قانون پر غور کر رہی ہے جس کی رو سے ابتدائی تعلیم عام کیجائیگی اور اس کے لئے ۵۵ لاکھ روبل مدرسے تعمیر کرنے اور استادوں کی تنخواہیں بڑھانے کے واسطے منظور کیا گیا ہے لیکن روسی جانتے ہیں کہ یہ سب آنسو پونچھنے کی باتیں ہیں -

ریگا میں افسران پولیس نے اخبارات کے ذریعہ مقامی باشندوں سے اپیل کی ہے کہ اہالیان پولیس کے لئے سینہ پر لگانے کی پلیٹیں چندہ کر کے بہم پہنچائیں تاکہ انقلاب پسندوں کے فیروں اور بم کے گولوں سے محفوظ رہیں -

### فوجی غدر

اوڈیسہ کے قریب گرمی کیمپ میں بد امنی نمودار ہوئی نمبرا و ۱۲ اسفر میا نے غدر کیا اور وہ قومی گیت گاتے ہوئے نکلے - انہوں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ اگر انقلاب پسندوں پر فیر کرنے کا انہیں حکم دیا جائے تو وہ اس کی تعمیل نہیں کرینگے -

### چوریاں

ریلوے سٹیشنوں بینکوں اور کارخانوں سے لاکھوں روبل کی روزانہ چوریاں ہوتی ہیں - اروین سے ۲۴ اگست کو ڈاک کے تھیلے جو سینٹ پیٹرز برگ میں پہنچے ان کی مہریں اگرچہ درست تھیں لیکن ۱۲ لاکھ روبل کی جگہ سے پیکٹ برآمد ہوئے - اس واردات کے متعلق ۲۰ آدمی گرفتار ہوئے ہیں -

### وزیر اعظم کا محل اڑا دیا

سینٹ پیٹرز برگ میں مسٹر سٹولیپن وزیر اعظم کے محل میں ایک دعوت تھی اس موقع پر ایک ظالم سوشلسٹ نے بم کا گولہ پھینکا - مسٹر سٹولیپن بچ گئے مگر باقی تمام آدمی جو کمرہ میں موجود تھے اور جن میں کئی ایک بڑے افسر شامل تھے ہلاک ہوگئے وزیر اعظم کی ۱۰ سالہ لڑکی کے دونو پاؤں اڑ گئے اور عمارت تباہ ہوگئی - اگرچہ انقلاب پسند لوگ حب الوطنی کے نام سے پولیٹکل اصلاحوں کے لئے کوشش کر رہے ہیں مگر یہ وحشیانہ خونریزیاں سخت قابل ملامت ہیں - اگرچہ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ بے بس رعایا کے لئے ایک شخصی طاقت کے ساتھ جو بے شمار فوج رکھتی ہے جنگ کرنے کا صرف یہی ایک طریقہ ہے کیونکہ فوجی طاقت کا مقابلہ ان کے امکان سے باہر ہے تاہم یہ طریقے سخت وحشیانہ ہیں اور مہذب دنیا کی ہمدردی کو انقلاب پسندوں کے ساتھ کم کرتے ہیں کہ بوڑھے اور بچے اور گنہگار اور بے گناہ سب کو ایک لکڑی ہانکا جائے - فی الحقیقت زار نے ڈوما کو برخاست کرنے میں غلطی کی ہے کیونکہ اس کے بعد بغیر بم کے گولے پھینکے جانے کے اصلاح کی تمام امیدیں مفقود ہو گئی ہیں - بم کے گولوں کے سامنے فوجیں بھی ناکارہ ہیں اور اس لئے زار اپنے آباؤ اجداد کی طرح محض تلوار کے زور سے زیادہ عرصے حکومت نہیں کر سکتا ہے -

اس حادثہ سے جو لوگ ہلاک ہوئے ان کی تعداد تیس ہے ان میں جنرل زمیاٹن اور شاہی کوسفر کوسٹوف اور دربار کے چیمبرلین ورونین اور ڈووپڈوف اور پولیس کا افسر کرنل فڈوروف - پرنس کا شتجی چار رنڈیاں - دو بچے اور چند نوکر اور سنتری شامل ہیں -

### حادثہ کی کیفیت

انقلاب پسند سوشلسٹوں کی ایک کمیٹی نے ایک جلسہ کر کے مسٹر سٹولیپن کو قصوروار قرار دیا اور اس پر فرد جرم لگا کر سزائے موت کا فتویٰ صادر کیا اور اپنے اس حکم کی نقل وزیر اعظم کے پاس بذریعہ ڈاک بھیجی کہ تمہیں سزا دیجائیگی - لیکن وزیر اعظم نے اس کی کچھ پروا نہ کی -

کمیٹی نے چار شخصوں کو سزا دہی کے لئے تجویز کیا - ان میں سے دو شخص فوجی وردی پہن کر اور سول افسروں کے لباس میں گاڑی پر سوار وزیر اعظم کے مکان پر وارد ہوئے - چونکہ مہمان سب پہلے سے آ چکے تھے اس لئے پہرہ والوں نے ان کو اندر نہ جانے دیا اور سنتریوں سے تکرار کرتے ہوئے ایک شخص نے جو فوجی وردی پہنے ہوئے تھا اپنی ٹوپی میں سے بم کا گولہ نکالا اور اندر کے کمروں کی طرف پھینکا - بڑا بھاری دھماکہ ہوا - نیچے کے کمرے تمام اڑ گئے اور پہلی منزل کا برآمدہ منہدم ہو گیا جہاں وزیر اعظم کے بچے بیٹھے ہوئے تھے - وزیر اعظم اس وقت وزراء کے ساتھ کسی دوسرے مکان میں پرائیویٹ مشورہ میں مصروف تھا اس لئے وہ بچ گیا - اکثر مقتول سامنے کے کمرے میں تھے - حملہ آوروں میں سے بھی دو شخص ہلاک ہوئے اور باقی دونو مجروح ہوئے - کل ۳۴ آدمی مجروح ہوئے جن میں بہت سے افسر اور اعلیٰ درجہ کے رئیس شامل تھے یہ دعوت اس تقریب سے تھی کہ وزیر اعظم کے پوتے کو بپتسمہ دیا گیا تھا - مسٹر سٹولیپن کی لڑکی ابھی تک زندہ ہے - مارفیا کی پچکاری کرنے سے رات اس نے آرام سے کاٹی - اس کے لڑکے کی حالت بھی عمدہ ہے اور مسز سٹولیپن اپنے بچوں کے ساتھ ہسپتال میں ہے -

جزائر وسلی میں اس واقعہ کے متعلق بہت سی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں اور بازار فوجوں سے اٹے ہوئے ہیں -

روسی انقلاب پسند بیان کرتے ہیں کہ ان کا انتظام ایسا کامل ہے کہ چاہے جتنے آدمی گرفتار کر لئے جائیں ان کے منصوبوں کے عملدرآمد میں ذرا فرق نہیں آئیگا -

صدہا شورش انگیز آدمی مختلف صوبجات میں کاشتکاروں کو برانگیختہ کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں اور ان کو امید سے بڑھکر کامیابی ہو رہی ہے - پایۂ تخت میں بے شمار آدمی گرفتار کئے گئے ہیں -

### موت کے فتوے

انقلاب پسندوں نے کئی ایک افسروں کو آگاہ کیا ہے کہ انکی موت کے فتوے صادر ہو چکے ہیں انہیں لڑنے کے لئے تیار رہنا چاہئے - منجملہ دیگر اشخاص کے کرنل ہمین اور جنرل ٹریپوف اور مسٹر پوبی ڈونوسٹزیف اور پرنس پوباشن کو بھی اطلاع دی گئی ہے -

### زار کی حفاظت

قصر پیٹرہوف میں خفیہ پولیس اور پہرہ کے سپاہی بڑھائے گئے ہیں اور ریلوے لائن کے تمام سٹیشنوں پر بھی پہرہ لگے ہوئے ہیں -

### متعدد حکام پر قاتلانہ حملے

تفلس سے خبر آئی ہے کہ وائسرائے کے ہلاک کرنے کی سازش کا سراغ لگا ہے اس کی بابت بہت سے آدمی گرفتار ہوئے جن میں کئی ایک سرکاری افسر بھی شامل ہیں -

سینٹ پیٹرز برگ سے خبر آئی کہ سائم نوسکی رجمنٹ کا کمانڈر جنرل مین جس نے ماہ دسمبر میں ماسکو کے بلووں کو فرو کرنے

میں شہرت حاصل کی تھی پیٹر ہوف ریلوے سٹیشن پر قتل کیا گیا۔ حملہ آور ایک لڑکی تھی جس نے جنرل کی پشت پر چار فیر کئے۔ لڑکی ماخوذ ہے۔

سوشل انقلاب پسندوں کی سینٹرل کمیٹی نے ایک اعلان جاری کیا کہ گورنمنٹ اگر اپنی پالیسی کو تبدیل نہیں کریگی تو جس طرح وزیر اعظم کے محل کو اڑا دیا گیا اس قسم کی کارروائیاں اور بھی زیادہ سرگرمی کے ساتھ عمل میں آئینگی۔

وارسا کا قائمقام ملٹری گورنر جنرل وو لارسکی ایک گاڑی میں جا رہا تھا کسی شخص نے پستول سے اس کا کام تمام کیا اور قاتل فرار ہو گیا۔

ٹمبوف ریوے پر ایک ٹرین ۲۶ تاریخ کی شام کو روک لی گئی اور ایک پولیس افسر اور گارڈ مار ڈالے گئے۔

ریگا کے گرد و نواح میں ۳۲ بم کے گولے پائے گئے۔ جنرل من کا قتل بھی سینسر الیٹی کا کام ہے۔

۲۷۔ اگست کو اور بھی زیادہ بدامنی رہی۔ ماسکو میں چند ڈکی گاڑیوں میں سوار جا رہے تھے انہوں نے بازار میں پولیسمینوں پر فیر کئے جس سے تین پولیسمین زخمی ہوئے۔

مقام سارا میں دو ہزار انقلاب پسندوں اور پولیس کے مابین جنگ ہوئی بہت سے افسران پولیس اور پولیسمین مجروح ہوئے۔

کئی ایک صوبجات میں لوگ آگ لگاتے پھرتے ہیں۔ الزبیتھ گارڈ میں ایک ہی ہفتہ کے اندر ۱۸ جگہ آگ لگائی گئی۔

کارلوکا میں کاشتکاروں اور پولیس کے درمیان مقابلہ ہوا جس میں بہت آدمی ہلاک و مجروح ہوئے۔

زار نے ایک حکم جاری کیا ہے کہ زراعتی بینک کاشتکاروں کو اراضی خریدنے کے لئے روپیہ سے مدد دیں۔

**بغاوت کیوبا**۔ ۲۳ اگست کو خبر آئی کہ کیوبا کے باغیوں نے سنیلیئس اور پنار کلریو کو فتح کر لیا ہے اول الذکر ایک ناکہ کا مقام ہے۔ بغاوت کی وجہ یہ ہے کہ باغیوں کے لیڈر یہ چاہتے ہیں کہ امریکن گورنمنٹ ان کو بڑے بڑے عہدے دے۔ باغیوں کا ایک افسر جنرل بنڈراس ہلاک ہوا۔ سابقہ لڑائیوں میں اس نے بہت ناموری حاصل کی تھی۔

کیوبا کی امریکن گورنمنٹ نے امریکہ سے ۸ جلد فیر کرنے والی توپیں معہ امریکن توپچیوں کے طلب کی ہیں۔ باغیوں نے سین جوان مارٹو نیز پر بھی قبضہ کر لیا ہے جو ریلوے کا آخری سٹیشن ہے۔

تازہ خبر ہے کہ جنرل گوبرا معہ ۵ ہزار باغیوں کے پنار ڈل ریو کے باہر کمک کی انتظار کر رہا ہے۔ وہ ہوانا پر حملہ کرنیوالا ہے۔

کیوبا کے معزز آدمی جو نیو یارک میں سکونت پذیر ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ یہ بغاوت قومی رقابت کی وجہ سے ہے جب سے کیوبا کو آزادی ملی تمام بڑے بڑے عہدے گورہ آدمیوں کی ملکیت بن گئے ہیں اس لئے حبشی اور ملاٹو حسد کرتے ہیں

۲۵ اگست کی تار خبر ہے کہ سرکاری توپخانہ نے سان جوان مارٹینیز پر بلا مزاحمت از سر نو قبضہ کر لیا ہے۔ باغی زور پکڑ رہے ہیں۔ اور تجارت کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔ پنار ڈل ریو کے قریب جنگ ہونے والی ہے باغیوں نے ایک گاؤں فتح کیا جو ہوانا سے ۵ میل ہے لیکن تھوڑی دیر وہ وہاں سے بھگا دئے گئے۔

ہوانا سے ۲۸ اگست کی تار خبر مظہر ہے کہ امریکن گورنمنٹ نے باغیوں کی معافی کا اعلان کیا اس لئے باغیوں کے تمام لیڈروں نے آمادگی ظاہر کی ہے کہ اگر ان کے ساتھ سختی نہ کیجائے تو وہ اپنی جمیعت کو منتشر کر دینگے۔ اکثر باغی ماسوا مغربی اضلاع کے اپنے اپنے گھروں کو واپس جا رہے ہیں۔

**امیر صاحب** کی تشریف آوری کے موقع پر آگرہ میں دو تین ڈویژن فوج کے جمع ہونگے۔

**امریکہ** کے مقام بفیلو میں ۷ ستمبر ملٹری میڈیکل کانگرس ہوگی اس میں شامل ہونے کیلئے گورنمنٹ ہند کی طرف سے میجر الیٹ صاحب۔ ڈی۔ ایس۔ او انڈین میڈیکل سروس منتخب کئے گئے ہیں۔

**نیپالی** اخبار گورکھا پتر راوی ہے کہ ہز ایکسیلنسی لارڈ کچنر کمانڈر انچیف افواج ہند ماہ نومبر میں نیپال تشریف لیجائینگے۔ وہ لکھتا ہے کہ خدا کرے کہ برٹش گورنمنٹ اور نیپال گورنمنٹ کے اعلیٰ افسروں کے درمیان اتحاد اور دوستی روز افزوں ہے۔

**ایک جدید گورنر** صاحب نے زیر ہند نے رائل آرٹلری کی ایک بٹالین اور آرڈیننس فیلڈ پارک کے لئے دیسی آرٹیفیسرز کی ایک کور بھرتی کرنے کی منظوری دی ہے۔ اس کور میں ۱۰۰ کاریگر بکار ہیں بھرتی ہونگے جو جبلپور کے توپخانہ کی گاڑیوں کے بنانے کے کارخانہ میں تین سال تک کام کر چکے ہیں اور کارخانہ مذکور کے سپرنٹنڈنٹ کور کے کمانڈنگ آفیسر بنائے جائینگے۔

**خالصہ دیوان**۔ ایک صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ نوشہرہ رجمنٹ ۴۵ سکھ میں خالصہ دیوان بڑی دھوم دھام سے ہوا چار ماہ سے آدگر دگرنتھ صاحب جی کی کتھا ہو رہی تھی۔ سماپتی کے وقت عظیم الشان تیاریاں کی گئی تھیں۔ برٹش آفیسروں نے بھی تہ دل سے مدد دی۔ ایک شامیانہ کے نیچے میدان میں سوار اصاحب لگا یا گیا۔ اور حاضرین کے لئے خیمے اور شامیانے نصب ہوئے۔ نوشہرہ۔ پشاور۔ مردان کے تمام رسالوں۔ توپخانوں اور پلٹنوں کے سنگہ سب حاضر تھے چار ہزار کے قریب مجمع تھا۔ ۴۵ سکھ کے برٹش آفیسر بھی رونق افروز تھے۔ تمام حاضرین کی دعوت اور شربت اور برف اور ٹھنڈائی وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ لنگر کا انتظام زیر اہتمام سردار بہادر بھگت سنگھ قابل تعریف تھا۔ راگ رنگ اور بھجنوں نے عجب سماں باندھ رکھا تھا۔ گائڈ فوج کے رسالدار بہادر سنگھ جی نے دو گھنٹہ تک موثر لکچر دیا۔ صوبیدار میجر بدہ سنگھ اور صوبیدار بھگت سنگھ جی نے برٹش افسروں کی خاطر مدارات کی۔ تمام فوجوں کے گرنتھیوں اور رباعیوں اور گیانیوں کو سوا سوا روپیہ اور ایک ایک پگڑی دی گئی اور آخر میں کڑاہ پرشاد تقسیم ہو کر دیوان برخاست ہوا

**حضور** وائسرائے نے کرنل سونڈرس متوفی کی جگہ کرنل ولیمسن آر۔ اے۔ ایم۔ سی کو اپنا آنریری سرجن مقرر کیا۔

۱۲ کیولری کے کرنل سمتھ صاحب اور میجر سیون صاحب کرنل کارسٹن کے کمانڈ خالی کرنے پر رجمنٹ مذکور کے کمانڈنٹ اور سکینڈ ان کمانڈ مقرر ہوئے

## ضرورت

ایک اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ کلرک انٹرنس (انگریزی) پاس شدہ کی ضرورت ہے جسکو رجمنٹ میں بھرتی ہونا پڑیگا علاوہ رجمنٹ کی تنخواہ کے مبلغ ۵ روپیہ الاونس ملیگا۔ سندات کی نقل جو عرضی کے ہمراہ ہونگے واپس نہیں کیجائینگی۔ اچھا مضبوط اور تندرست ہونا چاہئے۔ درخواست بنام اجیٹن صاحب بہادر رسالہ نمبر ۱۰ ڈیوک آف کیمبرج اون لانسرز دہلی آنی چاہئیں۔

آینده موسم سرما میں شمالی اور مشرقی کمانڈ میں کوئی بڑا کیمپ آف اکسرسائز نہیں ہوگا - صرف مقامی منیوورز ہونگی یہ خبر عام طور پر فوجوں کے لئے خوش خبری سے کم نہیں ہے -

۱۱ مرہٹہ انفنٹری کی تبدیلی ستارہ سے احمد نگر کو منظور ہوگئی ہے

سوم سکندر رسالہ میں میجر گرانٹ صاحب کیپٹان کمانڈنگ ۹ ہڈسن ہارس آف دیز اون بینگال انڈیا رسالہ قایمقام کمانڈنٹ مقرر ہوئے -

دریافت طلب - کوئی صاحب جو ضوابط و قواعد سے واقف ہوں کیا مہربانی بذریعہ آرمی نیوز مطلع فرمائیں کہ ملٹری ہاسپٹل اسسٹنٹ کس طرح ترقی پاسکتے ہیں یعنی اسسٹنٹ سرجن یا اور کسی اور کے درجہ میں ترقی یاب ہوسکتے ہیں یا نہیں - علاوہ ازیں سول میں جانا چاہیں تو کسی عہدہ پر جاسکتے ہیں یا نہیں - راقم ایک ہاسپٹل اسسٹنٹ خریدار آرمی نیوز -

## پروموشن

۹ ہڈسن ہارس - لیس دفعدار دوست محمد صاحب بجائے جمعدار عبداللہ خان صاحب پنشن یافتہ ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء سے جمعداری پر ترقی یاب ہوئے

۱۵ - لودیانہ سکھ - جمعدار کرشن سنگھ صاحب صوبیدار مان سنگھ صاحب بہادر پنشن یافتہ کی جگہ یکم جولائی ۱۹۰۶ء سے صوبیدار مقرر ہوئے -

۴۸ - پایونیرز - صوبیدار سورجا صاحب بجائے صوبیدار میجر سہاب سنگھ صاحب سردار بہادر پنشن یافتہ یکم جولائی ۱۹۰۶ء سے صوبیدار میجری پر سرفراز ہوئے اور جمعدار لابھ سنگھ صاحب کو صوبیداری اور حوالدار سنگت سنگھ صاحب کو جمعداری پر ترقی ملی -

۵۳ سکھ فرانٹیئر فورس - جمعدار منگل سنگھ صاحب صوبیدار لہنا سنگھ صاحب سردار بہادر پنشن یافتہ کی جگہ یکم اگست ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر ترقی یاب ہوئے -

۱۲۵ نیپیئر رائفلز - جمعدار ساولیا سنگھ صاحب صوبیدار میجر لو سنگھ صاحب پنشن یافتہ کی جگہ ۱ اگست ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر اور حوالدار رام وسن رام صاحب جمعداری پر تعینات ہوئے -

### انڈین سبارڈنیٹ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ
### ہاسپٹل اسسٹنٹ برانچ

مدراس کمانڈ - نمبر ۳۰۴ سکینڈ کلاس سینیر ہاسپٹل اسسٹنٹ محمد جعفر صاحب کو ۲۱ اپریل ۱۹۰۶ء سے فرسٹ کلاس سینیر ہاسپٹل اسسٹنٹ بنایا گیا بہ رینک صوبیداری -

## آج کیا خبر ہے

قتل کے بدلے قتل - سینٹ پیٹرزبرگ میں ایک سوسائٹی قائم ہوئی ہے جس نے اپنا نام "قتل کے بدلے قتل" رکھا ہے - اس نے انقلاب پسندوں کو متنبہ کیا ہے کہ وزیر اعظم کے محل پر حملہ کرنے کا قصاص لیا جائیگا - اور اعلان دیا ہے کہ انقلاب پسندوں کے تمام لیڈروں کے لئے سوسائٹی نے موت کا فتویٰ صادر کیا ہے -

سینٹ پیٹرزبرگ میں بیان کیا گیا ہے کہ ماہ اکتوبر میں تمام روس ایک دم سے بغاوت پر کھڑا ہوجائیگا -

آلات حرب اور گولا بارود وغیرہ عظیم تعداد میں خریدے گئے ہیں لیکن بہت سے سازشیوں کے گرفتار ہوجانے سے منصوبے ابھی تک عمل میں نہیں آئے -

جنرل منو مقتول کے تابوت اٹھانے والوں میں خود زار روس اور گرانڈ ڈیوک نکولس بھی شامل تھے -

سرکاری طور پر پایہ تخت روس میں بیان کیا گیا کہ گورنمنٹ کوئی کمزور پالیسی اختیار نہیں کریگی خواہ انقلاب پسند کیسے ہی ہولناک دھمکیاں دیں -

ڈوما کی لیبر پارٹی کے سابق ممبروں کی طرف سے فوج کے نام ایک اعلان شایع کیا گیا ہے کہ سپاہ نے نہ صرف زار کی وفاداری کا حلف اٹھایا ہے بلکہ وطن کی وفاداری کا بھی عہد کیا ہے جس کو زار نے دھوکہ دیا اور فوج سے اپیل کیا ہے کہ وطن کے ساتھ جو حلف ہے اس کو پورا کریں اور پبلک کی آزادی کے حقوق کے لئے جنگ کریں -

تمام روس میں بم کے گولے جابجا پھینکے جارہے ہیں اور گولے بنانے کے کارخانے جابجا موجود ہیں -

انقلاب پسندوں کی گورنمنٹ

صوبجات بالٹک جارجیا اور کوہ قاف کے دیگر حصوں سے خبر آئی ہے کہ انقلاب پسندوں نے اپنی گورنمنٹ قائم کرلی ہے -

ایک روسی قصبہ سوروڈو جلا دیا گیا اور اس کی ۲ ہزار آبادی بے خانمان ہوگئی -

شاہ سپین نے باوجود پوپ کی مخالفت کے ایک حکم جاری کیا کہ جو شادیاں سول طریقے سے ہوں انہیں چرچ کو دخل دینے کا حق حاصل نہیں ہے - اس فرمان کو سپین میں لبرل لوگوں کی فتح خیال کیا گیا ہے -

امریکہ میں ایک بڑی بھاری کمپنی ویل سیلیٹ ٹرسٹ کمپنی نے ۲۴ لاکھ پونڈ کا دیوالہ نکالا - کمپنی کے پریسیڈنٹ مسٹر ہپل نے خود کشی کرلی -

ایرانی سفیر متعینہ قسطنطنیہ نے ترکی کے ضلع مارگوور پر قابض ہونے کی سخت شکایت کی ہے - بابعالی کو انکار ہے کہ ٹرکی نے ایسا کیا ہے -

قطب شمالی کو ہوائی جہاز کے ذریعہ جو ایک مہم جانیوالی تھی وہ ملتوی کی گئی -

شہنشاہ جرمنی کے پوتے کو پوٹسڈام میں ۲۹ اگست کو بپتسمہ دیا گیا

## لودیانہ

محلہ ڈھولیوال اور نئے محلہ میں ہیضے کے متعدد کیس ہوئے ہیں ہم خیال کرتے ہیں کہ میونسپلٹی کو اپنی تمام طاقت اور ہمت واٹر ورکس کے لئے فنڈ جمع کرنے میں ہی صرف نہ کردینی چاہئے - کفایت شعاری عمدہ شے ہے مگر سڑکوں کی نادرستی - اور صفائی کی عدم توجہی اور کنوؤں کا اچھی طرح صاف نہ کیا جانا ان باتوں میں کفایت اسراف سے بدتر ہے - واٹر ورکس کا فائدہ تو شاید ان لوگوں کو پہنچے جو اب سے چند سال بعد زندہ رہینگے لیکن موجودہ باشندگان لودیانہ جو میونسپل ٹیکس ادا کر رہے ہیں ان کے بھی کچھ حقوق میونسپلٹی پر ہیں ان کے آرام و آسایش اور زندگی کی بھی کچھ تھوڑی بہت پروا ہونی چاہئے - ہم دیکھیں گے کہ ہیضہ کے انسداد میں کیا کوشش کی جاتی ہے یا کہ وبا کو پھیلنے دیا جائیگا -

سال ہا سال کئی مہینے طاعون خاموشی اختیار کیا کرتی تھی مگر اس دفعہ ابھی سے کئی ایک دیہات میں نمودار ہونے لگی ہے - موضع چھپار میں جہاں آجکل بڑا بھاری میلہ ہے دس کیس ہوچکے ہیں یہ میلہ بند ہونا چاہئے تھا -

وکٹوریہ کلاک ٹاور میں ڈائل لگائے جارہے ہیں اگرچہ گھنٹہ گھر ادہر لودھیوال سے اور ادہر ریلوے سٹیشن سے نظر آتا ہے اور شہر کے لئے نیک باعث زینت ہے - مگر اس کی عمارت کی قطع عام رائے کے موافق ایسی نہیں ہے جس کو بہت خوبصورت کہہ سکیں - دوسرے ڈائل اس قدر نیچے لگائے ہیں کہ دور سے وقت نظر نہیں آسکتا - مگر بنگیا سو بنگیا اب کچھ تبدیلی نہیں ہوسکتی

پیدایش ۴۰ - اموات ۲۲ +

# دلچسپ واقفیت

**علم جراحی کی حیرت انگیز ترقی** - ایک فیڈریونیورسٹی کے ایک امریکن سرجن ڈاکٹر کیرل نے عمل جراحی میں تجربات دکھلائے ہیں اور طبی دنیا کو حیران کر دیا ہے - اُنہوں نے ایسے کتے اور بلیاں دکھلائیں جو نہایت تندرستی کی حالت میں تھیں حالانکہ ان کے گردے کاٹکر دوسرے کتوں اور بلیوں میں لگائے گئے تھے اور ان کے گردے اُن جانوروں کے پیٹ میں منتقل کر دیئے گئے - اُنہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ ہم نے بلیوں اور گائیوں کی ٹانگیں ان کے لگا دی ہیں اور ان کی تندرستی میں ذرا فرق نہیں آیا -

**انگریزی زبان کے ہجا میں اصلاح** - انگریزی زبان کے ہجا مبتدی کے لئے نہایت مشکل ہیں اس لئے اس زبان کا سیکھنا وقت طلب ہے - بعض علماء کی رائے ہے کہ ہجا میں تبدیلی کرنی چاہئے یعنے تلفظ کے موافق رسم خط ہو - حروف مدغم کا استعمال ترک کیا جائے - امریکہ کے پریسیڈنٹ مسٹر روسویلٹ نے اس جدید طریقہ کو سرکاری طور پر تسلیم کیا اور سرکاری خط و کتابت میں اس کو رواج دینا شروع کر دیا - مثال کے طور پر نئے طریقہ سے تحرو بجائے through کو thru لکھا جایا کریگا اور پلو Plough کو Plow انگلستان میں اس تجدید کی سخت مخالفت کی گئی ہے اور امریکہ میں بہت سے لوگ ناپسند کرتے ہیں -

**کیا مرنے میں کچھ تکلیف نہیں؟** ایک فرنچ ڈاکٹر بیان کرتا ہے کہ تکلیف محسوس کرنے کی حس مشترک جو دماغ اور اعصاب اور رگوں کا مشترکہ فعل ہے حیوان یا انسان کے مرنیکے وقت سب سے پہلے وہی مرتی ہے اس لئے مرنے میں کچھ تکلیف نہیں ہوتی بعض حالتوں میں جبکہ مریض کا دماغ حالت نزع میں بھی کام دیتا ہو وہ اپنی حالت کو پہچان لیتا ہے تاہم اُسے بھی ایک دھندلا سا خیال ہوتا ہے کہ اب کیا ہونے والا ہے - اس کا دماغ اس قدر ششدر پنج میں ہوتا ہے کہ اُسے کوئی خیالی تکلیف نہیں ہوتی -

اور جسمانی تکلیف کا تو امکان ہی نہیں اگر مریض کو کاٹ ڈالا جائے یا زدوکوب کیا جائے تو وہ کچھ درد محسوس نہ کریگا -

**ارب پتیوں کے باپ** - یہ معلوم کرنا خالی از دلچسپی نہیں کہ امریکہ کے پانچ سب سے بڑے متمول آدمیوں میں سے چار کے والد نہایت ہی غریب آدمی تھے یعنی ان میں سے کوئی ۲ پونڈ ہفتہ کی آمدنی بھی نہیں رکھتا تھا -

اینڈریو کارنیگی کا باپ ایک جلاہا تھا جو اپنی بیوی اور بچے کے لئے ضروریات زندگی بمشکل بہم پہنچاتا تھا - اور جب کپڑا بننے کی کلیں ایجاد ہوئیں تو وہ اپنے گھر کا مختصر سامان بیچکر مزدوری کرنے امریکہ چلا گیا تھا -

مسٹر راک فیلر جس کی دولت مسٹر کارنیگی سے بھی دوچند ہے اور جو دنیا کا سب سے بڑا امیر آدمی سمجھا جاتا ہے نیویارک کے قریب ایک گاؤں میں ہل چلاتا تھا مگر چھوٹے بچوں کی مزدوری بغیر روٹی کا گزارہ نہیں چلتا تھا -

مسٹر کلارک تانبے کا بادشاہ جس کی آمدنی کا تخمینہ ۱۶ ہزار پونڈ روزانہ کیا گیا ہے پنسلوینیا کے ایک کسان کا لڑکا ہے جس نے اپنی تمام عمر میں سال بھر کے اندر کبھی سو پونڈ بھی نہیں کمائے تھے اور خود مسٹر کلارک بھی جوان ہونے تک کھیتوں میں مزدوری کیا کرتا تھا -

سونے کے بادشاہ مسٹر ٹراٹن کا باپ کشتیاں بنایا کرتا تھا وہ اس قدر غریب تھا کہ اپنے لڑکے کو ۱۱ سال کی عمر میں ہی مدرسہ سے اُٹھا کر نجاری کے کام پر لگا دیا تھا -

وینڈربلٹ جو ایک نہایت معقول خاندان کا بانی ہے ۶ سال سے ۱۶ سال کی عمر تک اخبار بیچکر یا ریل پر مزدوری کر کے اپنا گزارہ کرتا تھا -

مسٹر جے گولڈ جو ۵ سال کی عمر میں فوت ہوا اور ۱۵ کروڑ پونڈ کی دولت چھوڑ مرا ایک نہایت مفلس کسان کا لڑکا تھا جو اس کو معمولی تعلیم بھی نہ دلا سکا -

سر ہیرم میکسم جس نے میکسم گن ایجاد کی اور کروڑوں روپیہ کمایا اس کا باپ بھی ایک غریب مستری تھا اور میکسم کو ۱۴ سال کی عمر سے پہلے اپنی روٹی آپ کمانی پڑتی تھی -

مسٹر رسل سیج جس نے ۲ کروڑ پونڈ کی دولت چھوڑی ہے ایک نہایت مفلوک الحال کنبہ میں سنجھلے بھائیوں کے سبب سے چھوٹا تھا -

**گولی کی رفتار** - خشک موسم میں بندوق کی گولی جو ۱۷۰۰ فیٹ فی سکینڈ کی رفتار سے جاتی ہے وہ ہوا میں نم ہونے کی صورت میں ۱۳۰۰ فیٹ سکینڈ کی رفتار سے چلیگی -

**زوالینڈ میں کرہ ہوائی گرد و غبار سے اس قدر صاف رہتا ہے** کہ پورے چاندکی روشنی میں سات میل تک کی چیزیں نظر آسکتی ہیں اور ستاروں کی روشنی میں کتاب پڑھی جا سکتی ہے -

**کوڑیوں میں سمندر کی آواز** - ساحل بحر سے اگر سنکھ اور کوڑیاں اُٹھا کر کان سے لگائی جائیں تو ان میں سے سمندر کی گرج کی آواز سنائی دیتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ کوڑیوں کی سطح چکنی ہوتی ہے اور اندر سے کھوکھلی اس لئے سمندر کی گڑگڑاہٹ کی لہریں جو ہوا میں پیدا ہوتی ہیں وہ کوڑیوں کی سطح سے ٹکراتی ہیں اور اُنسے گونج پیدا ہوتی ہے -

**پارچہ بافی کی ترقی** - لنکاشائر میں ایک صدی کے اندر پارچہ بافی کو جو ترقی ہوئی ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ ۱۸۰۰ء میں ایک لاکھ گٹھریاں روئی کی تمام لنکاشائر کی کلوں کے سال بھر تک کاتنے کے لئے کافی ہوتی تھیں - لیکن اب اس قدر روئی ۳ گھنٹہ میں خرچ ہو جاتی ہے -

**سودیشی اور مسلمان** - مسلمانان ہند کے ایک قابل التعظیم لیڈر اور مشہور مصنف شمس العلماء ڈاکٹر نذیر احمد صاحب دہلوی ایل - ایل - ڈی نے مدرسہ طبیہ دہلی کے سالانہ جلسہ میں لکچر دیتے ہوئے سودیشی موومینٹ کے متعلق حسب ذیل ارشاد کیا :-

"سودیشی موومینٹ کے معنی ہوئے باشندگان ہندوستان کو اس بات کی ترغیب دینا کہ جو چیزیں ہندوستان میں پیدا ہوتی یا بنتی ہیں - اُنہی کو استعمال کیا کریں - یہ تدبیر اگر چل نکلے - تو ملک کی بہبود اور فلاح - سودمندی اور خوشحالی کے لئے کفیل کافی ہے - ہندوستانیوں کے سر سے کسی قوم کسی مذہب کسی سرزمین کے ہوں - عقل معاش سلب ہو گئی ہے اور اسی وجہ سے سوئی - دھاگہ - دیاسلائی - قینچی - مقراض - کپڑا ہر ضرورت کی چیز کے واسطے دوسرے ملکوں کے دست نگر ہیں اور منہ پیٹ لینے کی جگہ ہے کہ ہندوستان کا تمام پیداوار دوسرے ملکوں کو کھنچا چلا جاتا ہے اور وہ لوگ اپنی عقلمندی سے اُس کو بنا سنوار

کر فاطر خواہ داموں پر آلات ہمارے سر مارتے ہیں - غرض باہر والے جونکوں کی طرح ہندوستان کو لپٹے ہوئے ملکی دولت کا خون چوسے لئے جا رہے ہیں - اور چونکہ باہر والے ہم ہی سے کما کر ہم سے زیادہ دولتمند ہو گئے ہیں - ہماری روزی تک ہم سے چھین کر لے جاتے ہیں - نہ زبردستی نہیں - بلکہ لالچ دکھا کر - ترسا کر - بہلا کر - اور چونکہ یہ باتیں تمام اقوام کی مشترکہ ہیں اور اغراض بھی - تو ضروری اور اضطراری باشندۂ ہندوستان کوئی فرد بشر کسی مذہب اور کسی قوم کا ہو - ایسا احمق - ایسا مجنون - ایسا دشمن کام نہیں ہو سکتا کہ سودیشی موومینٹ کا دل سے خواہاں نہ ہو - ہندوستانی تو ہندوستانی میں کہتا ہوں کہ خود گورنمنٹ ایسی کور نمک نہیں ہو سکتی اور نہ اُس کے حکام ایسے کور نمک ہو سکتے ہیں - کہ جس درخت کے پھل کھائیں اُسی کو تر و تازہ ہرا بھرا دیکھ نہ سکیں - بھلا سیدھا سادہ کسان جو دنیا کی اونچ نیچ کچھ نہیں سمجھتا وہ تو دودھ دینے والی گائے کی پرداخت میں کھلی سے پنولے سے پانی سے چارہ سے کمی نہیں کرتا - تو کیا گورنمنٹ اور اس کے حکام ہندوستان کو خوشحال رکھنے کے لئے کوشش کا کوئی دقیقہ اُٹھا رکھیں گے - یہ خیال کہ گورنمنٹ یا کوئی انگریز جو ہندوستان سے کسی نہ کسی طرح متمتع ہوتا ہے سودیشی موومینٹ کے برخلاف ہے - لغو اور تہمت بے اصل اور کذب و افترا ہے ◆

## مسٹر مورلے کی تقریر

مسٹر مورلے نے اپنی بجٹ کی تقریر کے دوران میں ہندوستان میں جدید سرگرمی کے متعلق فرمایا - ہر شخص - سیاحی سیاح اور اخبار نویس جس سے میں ملے ملاقات کی یہی کہتا ہوا پایا گیا کہ ہندوستان میں ایک نیا جوش ہمت ظاہر کیا جا رہا ہے - آپ لوگ برسوں سے اہل ہند کو میرے خیالات اور میرے علم ادب کی تعلیم دیتے آئے آپ نے اُن کے لئے باہم ملنے اور آمد و رفت رکھنے کے وسایل مہیا کرا دئے تو کیونکر آپ خیال کر سکتے ہیں کہ جب ملک میں اعلیٰ تعلیم کم تھی اور جب ایک حصہ ملک سے دوسرے حصہ ملک تک کی آمد و رفت اور باہمی ملاقات کے سامان نہ تھے اس زمانہ کی حالت اب بھی قایم رہیگی - تعلیم کے متعلق اس ہوس کو محض اس خفیف واقعہ کا لحاظ کر لینا چاہئے کہ اس سال ہندوستان کا ایک طالب علم سینیر رینگلر ہو گیا اور ماسٹر آف ٹرنیٹی کے ذریعہ سے مجکو معلوم ہوا کہ صرف دو سال کی مدت میں اس نے یہ قابلیت پیدا کر لی حالانکہ اس درجہ میں اور جس قدر لوگ تھے سب تین سال کے تھے - میں واقعہ مذکور کو اس بات کے ثبوت میں پیش کرتا ہوں کہ اب آپ تنگ دلی کے ساتھ پرانے طریقوں پر قائم نہیں رہ سکتے اگر ہم اس نئے جوش ہمت کو محبت اور پاسداری کے ساتھ دیکھکر اس کا مقابلہ نہ کر سکتے تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اس پارلیمنٹ کی تمام اگلی روایتوں اور ان لوگوں کے ساتھ بیوفائی کی جو وقتاً فوقتاً لبرل جماعت کے سرگروہ رہتے آئے بلکہ نسلاً بعد نسلاً قایم رہے ہیں میں نے ہندوستانی ریواٹروں کا بھی کچھ ذکر کیا ہے - اس وقت سوال یہ ہے کہ کیا ہم اس بات پر آمادہ نہیں کئے جاتے کہ ان طاقتور ریاستوں کو اپنی مٹھی میں کسی قدر زیادہ زور سے دبائے رہیں - ہم کو ان کی کانگریس پر نظر رکھنا چاہئے - میں یہ نہیں کہتا کہ کانگریس کی تمام خواہشوں سے مجھکو اتفاق ہے لیکن میرے خیال میں کانگریس کا جو اندرونی اور خارجی نشانہ ہے اس پر عام طور سے نظر کرکے مجھے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ جو شخص سچے دل سے مستعدی کے ساتھ ہندوستان کی حکومت کا کام کرنا چاہتا ہے - وہ خوف کیوں کھائے (نعرہ خوشی) میں یکبارگی یہ نتیجہ نہیں نکالتا ہوں کہ چونکہ یہ لوگ بیچ میں اور ناراض گروہ ہے تو وہ دشمن بھی ہوگا (نعرہ خوشی) خود ہمارے ملک میں تمام اصلاحات اور تعزیرات ایسے ناراض لوگوں کے ذریعہ سے عمل میں آئے ہیں جو کبھی دشمن نہیں ہوئے - اگر کبھی دشمنی اور عداوت کو ترقی ہوئی (اور ممکن ہے کہ کسی وقت کچھ بڑھ جاوے) تو جہاں تک گورنمنٹ ہند کا تعلق پایا جاتا ہے میں کبھی یہ نہ کرونگا کہ ان باتوں کو زیادہ مبالغہ آمیز الفاظ میں بیان کرکے خطرات کو اور بڑھاؤں اور خرابیوں کے دریافت اور معلوم کر لینے کے لئے حد سے زیادہ مبالغہ کو دخل دوں - جو جنٹلمین حضور پرنس آف ویلز بہادر کے ہمراہ گئے تھے انہوں نے حال میں دو کتابیں تحریر کی ہیں اور میں ادب کے ساتھ آنریبل ممبروں سے سفارش کرتا ہوں کہ وہ ان کتابوں کو ضرور دیکھیں گے ان میں سے ایک کتاب مسٹر ہلابٹ کی لکھی ہوئی ہے اور دوسری کتاب مسٹر سڈنی لو کی تصنیف سے ہے - اور وہ پولیٹکل معاملات اور مسایل میں مسلمہ الثبوت قابلیت رکھتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ حضور پرنس آف ویلز کے سفر سے بخوبی تمام ثابت ہو گیا کہ ہندوستان کے دیسی باشندوں کو شاہنشاہی خاندان انگلستان سے ہر جگہ دلی محبت پائی جاتی ہے اور جن مقامات پر طریقہ حکومت سے کچھ ناراضی پائی جاتی ہے وہاں بھی تاج کے خلاف خیالات نہیں ہیں - پرنس آف ویلز کے ورود کے زمانہ میں کلکتہ میں تقسیم بنگال کے خلاف سخت آشوبناک جوش و خروش پایا جاتا تھا لیکن جس وقت اس ناراض گروہ عوام میں پرنس کی سواری نکلی تو لوگوں نے محبت ہی سے نہیں بلکہ نہایت گرمجوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا اور جب یہ بات ہے اور اس کے سوا دوسرے واقعات ایسے پائے جاتے ہیں جو ہرگز ناگوار نہیں ہیں تو مجھکو کوئی خوف نہیں ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ ہوس کو بھی کوئی خوف نہ ہوگا یہ وہی باتیں ہیں جو پولیٹکس کے متعلق ہوا کرتی ہیں جن ملکوں میں پولیٹکل خیالات ہوتے ہیں وہاں اس قسم کے جزر و مد ہوتے رہتے ہیں اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان میں پولیٹکل خیالات حرکت کر رہے ہیں میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ مخالف خیالات اور جماعتوں کے گروہوں کو مختلف طور کے الزامات دئے جائیں - ایک کہتا ہے کہ "آفتاب کے ڈھلتے ہوئے ہم تو ڈگمگا حکام" اور دوسرا بیان کرتا ہے کہ دیکھو جوش و خروش کا اثر پہنچانے والے لوگ - لیکن سکرٹری آف سٹیٹ ہند اور اس ہوس کا فرض ہے کہ وہ اس قسم کی باتوں سے پرہیز رکھے - ایک رائے جو بہت معقول اور مناسب ہے - ظاہر کی گئی ہے کہ ہم لوگ تعصب اور نفسانیت سے کام نہ لیں - بلکہ ہماری یہ مردانہ خواہش رہنا چاہئے کہ جن لوگوں پر ہم بھائی خواہ برائی کے لئے حکومت کرتے ہیں ان کو اچھی طرح سمجھتے اور بوجھتے رہیں - (سنو سنو) یورپین اور ہندوستانیوں میں جو تفرقہ عظیم پایا جاتا ہے اس کا سارا الزام ہماری ہی ذمہ نہیں ہے - کیا ایک یہودی کے ہاتھ نہیں ہیں کیا ایک یہودی کی آنکھیں نہیں ہیں کیا ایک یہودی ہاتھ پانوں ڈیل ڈول محبت اور جذبات نہیں رکھتا - (نعرہ خوشی) اور میں یہی جانتا ہوں کہ اسی حل اور اسی نظر سے ان لوگوں کو دیکھا جائے جنہوں نے ہمارے مقرر کئے ہوئے نظام تعلیم کے موافق تعلیم پائی ہے اور امتحان مقابلہ میں شریک ہوتے آئے - کسی نے خوب کہا کہ بڑے بڑے خیالات دل سے پیدا ہوتے ہیں - یہ ایک لطیف جملہ ہے - لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس کے متعلق ایک اور جملہ اپنا بھی بیان کروں وہ یہ ہے کہ بڑے خیالات دل ہی سے پیدا ہوتے ہیں لیکن وہ قایم دماغ کے ذریعے سے رہ سکتے ہیں - (نعرۂ خوشی) اور اب میں اپنے مطالب بیان کر چکا - جو کچھ اس وقت تک میں نے بیان کیا اس کے کسی لفظ سے ہرگز یہ امر نہ لینا چاہئے کہ میرا گمان یہ ہے کہ جو انسٹیٹیوشنیں انگلستان میں ہیں وہ سب ہندوستان میں بٹھا دئے جائیں یہ ایک مجنونانہ اور قابل تضحیک عام خیالی ہے (نعرۂ خوشی فرقۂ مخالف) اگر ایسا کیا بھی جا سکتا ہو تو ہندوستان کے حق میں مفید نہیں ہے - (باقی آیندہ)

# لطف سخن

## کاشتکار کی تضمین بر غزل حافظ رح

سردی میں رات کاٹی گرمی میں دن گذارا
خشکی نے گاہ لوٹا پانی نے گاہ مارا

ابر سیہ کا ہے برسائے سنگ خارا
بجلی نے گر جلایا کشت امید سارا

مور و ملخ نے کھا ہے یہاں آکے منہ پسارا
تحصیلدار کا گر کھیپ آگئی قضا را

کچھ سود خوار کو پھر دینا پڑا اسہارا
روٹی بھی نہ کبھی پیٹ بھر کھائی نہ چارا

آخر کو ہار تھک کر چلا اٹھا بیچارا
دل میرود ز دستم صاحبدلاں خدارا
دردا کہ راز پنہاں خواہد شد آشکارا

آنکھوں میں ہیں آنسو دل میں رہا نہیں خون
ہر لحظہ ہو رہی ہے حالت مری دگرگوں

چارہ گروں کو کس سے پوچھوں کہاں سے ڈھونڈوں
باقی نہیں رہا ہے گنج نیش چہ و چوں

جاؤں کدھر کو یارب اندا کس سے مانگوں
دل چاہتا ہے اپنا قصہ تمام کر دوں

لاتقنطو کہ ہے حکم خدا سے بے چوں
اور فطرتاً بھی خود میں کچھ خوگر وفا ہوں

رنج و طرب کو آنی جانی میں جانتا ہوں
دہ روزہ مہر گردوں افسانہ ایست افسوں
نیکی بجائے یاراں فرصت شمار یارا

کچھ اپنی وحشتوں سے یہ گھر ہے وحشت انگیز
کچھ اپنی آگ ہی سے خرمن ہے یہ شررریز

کچھ اپنی تلخیوں سے ساغر ہے زہر آمیز
کچھ لٹنے کا یہاں ہی کرنے لگے چھری تیز

کچھ اپنوں ہی نے ٹھانی کر لیکن مجھ سے پرہیز
بیگانے بھی بنے کچھ خونخوار اور خوں ریز

امید کا مگر ہے اک عشق دل آویز
غمخوار و ہمت افزا دمساز و ولولہ خیز
همت کی بادپا کو یارو لگا دو مہمیز
کشتی شکستگانیم اے باد شرطہ برخیز
باشد کہ باز بینم آں آشنا را

ہیں میرے ہی دم سے شاداب بن و گل
ہے میرے ہی لہو سے پر یانہ گل و مل
ہر پیچ و تاب میرا ہے زیب پیچ کاکل
میرے ہی خوں سے اٹھا مینا میں شور قلقل

میری ہی فروتنی سے ہے شاہ کا تجمل
عمال کا تنظم حکام کا تغافل
پٹواریکا تشدد گرد آوری نظاول
ان سب پہ عارفانہ سرکار کا تجاہل

آہ رسا ذرا اٹھے ہم بھی بچا لیں کچھ غل
در حلقۂ گل و مل خوش خواند دوش بلبل
ہات الصبوح ھبوا یا ایہا السکارا

ہے ایڈورڈ ہفتم کی ان دنوں حکومت
ہیں گرگ و میش جس میں یکجا شریک دعوت

صنعت میں ہے ترقی رونق پہ ہے تجارت
آسودہ ہیں بالالتزام خوش حال اہل حرفت

میرے لئے و لیکن ہے باعث مصیبت
اوروں کو ہے جو حاصل سامان عیش و عشرت

ریل اور تار برقی ڈاک اور حفظ صحت
ان کی ہوئی نہ ہو گی مجھ کو کبھی ضرورت

محتاج ہے توجہ کی شاہ کی زراعت
ای صاحب کرامت شکرانۂ سلامت
روزے تفقدے کن درویش بے نوا را

سارے جہاں کے دانا اور ملک کے ہنرمند
کرتا ہے وعظ کوئی دیتا ہے یاں کوئی پند

ارکان مملکت کیا کیا ملک کے خداوند
دفتر میں بیٹھے بیٹھے کرتے ہیں کچھ قلم بند

ای مدعی اصلاح اب سعی و جہد تا چند
در کوئے نیکنامی ما را گذر نہ دادند
گر تو نمے پسندی تغییر کن قضا را

ہوں گرچہ سب جگہ میں سارے جہاں میں موجود
اور مختبر مری ہیں اہل جہاں کا مقصود

یہ ضلعدار و ڈپٹی جو بن سے ہیں مرفود
گر میں نہ ہوں تو شیخی ساری ہو ان کی مفقود

دیکھا کبھی نہ میں نے بر روئے سود و بہبود
آسودگی کا در ہے مدت سے مجھ پہ مسدود

# کیسر کی کیاری

زید - یہ کون شخص ہے جو محلہ کے لڑکوں کو رنگا سا مرمر کی گولیاں کھیلنے کے لئے بانٹ رہا ہے - یہ تو کوئی بڑا نیک آدمی ہے جسے بچوں سے بڑی محبت ہے -

خالد - یہ اس محلہ کا درزی ہے جو جانتا ہے کہ جب لڑکے گھٹنے ٹیک کر گولیوں سے کھیلتے ہیں تو ان کے پاجامے زانوؤں پر سے جلدی پھٹ جایا کرتے ہیں -

---

سچا گواہ - ایک گواہ کو عدالت نے تنبیہ کیا تھا کہ ہر ایک سوال کا جواب بالکل صحیح صحیح دے ذرا بھی خلاف بیانی ہو گی تو حلف دروغی میں رکھا جائیگا -

وکیل طرفثانی - تم گاڑی ہانکتے ہو -

گواہ - نہیں جناب -

وکیل - تم نے اپنے وکیل کے سوالوں کے جواب میں ابھی تو کہا تھا کہ تم کوچبان ہو - اچھا تو بتلاؤ تم گاڑی نہیں ہانکتے تو کیا کام کرتے ہو -

گواہ - جناب میں گھوڑا ہانکتا ہوں -

---

زید - وہ چھتری کہاں ہے جو کل تم مجھ سے مانگ کر لے گئے تھے

عمر - وہ تو خالد لے گیا - کیا تمہیں چاہیئے -

زید - نہیں بات یہ ہے کہ جس شخص سے میں مانگ کر لایا تھا وہ کہتا ہے کہ چھتری کا اصلی مالک واپس مانگتا ہے -

---

نقل مطابق اصل - ایک والنٹیر جو نیا بھرتی ہوا تھا جب پہلے پہل جنگ مصنوعی میں شامل ہوا تو بہت گھبرایا خصوصاً جبکہ کرنل نے کہا کہ ہر ایک بات بالکل اسی طرح کرنی چاہیئے جس طرح کہ اصلی جنگ میں ہوتی ہے -

جوں ہی کہ دشمن کی طرف سے خالی کارتوسوں کی باڑ چلی خوفزدہ والنٹیر اپنی بندوق زمین پر پھینک کر بے تحاشا بھاگ نکلا -

کپتان نے چلا کر کہا - ول تم بھاگ گئے کیوں ہو ؟

والنٹیر - کچھ نہیں صاحب بعینہ وہ کارروائی کر رہا ہوں جو اصلی جنگ میں کرتا -

شاہی خراج بر سر دہقاں کا سوز + پھر اس کا رحم اس پر ہو دار شدہ لود + مجبور ہو دے مجھ کو جینا کیا ہی مردود + حافظ بخود نہ پوشید این خرقہ مئے آلود ... آشنا را

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## شہسواری

لارڈ پامرسٹن مرحوم جو کسی زمانہ میں انگلستان کے وزیر اعظم تھے۔ اور اعلیٰ درجہ کے شہسوار۔ ان کو تقریباً ہر روز پر تکلف دعوتوں میں شامل ہونا پڑتا تھا اور اس وقت بھی امرائے انگلینڈ کی دعوتوں میں نہایت ثقیل اور پر تکلف کھانے ہوا کرتے تھے تاہم لارڈ موصوف ہمیشہ تندرست اور صحیح المزاج رہے ۸۰ سال سے زیادہ عمر پائی۔ ایک موقع پر لارڈ ممدوح نے فرمایا کہ گھوڑے کی پیٹھ آدمی کے پیٹ کے لئے اکسیر ہے۔ پامرسٹن کا یہ قول بالکل سچ ہے انگلستان بغیر گھوڑوں کے ایسا اعلیٰ درجہ کا ملک نہ ہوتا جیسا کہ ہے۔ گھوڑے کی سواری کی بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ جگر کو ہلا دیتی ہے۔ دل کو مضبوط کرتی ہے۔ ہاضمہ کو قوت بخشتی ہے آنکھوں کو تربیت دیتی ہے۔ ہمت کو بڑھاتی ہے بیٹھا اور رانوؤں کو طاقت دیتی ہے گھوڑے کے عمدہ گیلپ میں ایک ایسی لذت ہے جو دنیا کی کسی چیز میں نہیں۔ اور جس قدر اس کو ہم پسند کرتے ہیں اتنا ہی گھوڑا اس کا شائق ہے۔ اس سواری میں بڑا فائدہ یہ ہے کہ نظارہ دمبدم آنکھوں کے سامنے سے تبدیل ہوتا رہتا ہے جس سے دماغ کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ دل میں ایک قسم کا سرور جو کسی نشہ سے میسر نہیں ہو سکتا سوار کا حوصلہ پیدل کی نسبت دس گنا ہوتا ہے سلور میدان جنگ میں یا ضرورت کے وقت تو گھوڑے سے بڑھکر کوئی کار آمد شے نہیں ہے۔ ایسے ہی ایک موقع پر شاہ رچرڈ نے کہا تھا کہ میں ایک گھوڑے کے عوض تمام سلطنت دینے کو تیار ہوں۔

---

**پانی۔** مدت تک ڈاکٹروں کا یہ خیال تھا کہ کھانے کے ساتھ پانی پینے سے ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے مگر اب رائے بدل چلی ہے۔ جب کہ جاپانیوں کا حال معلوم ہوا ہے کہ وہ پانی زیادہ پیتے ہیں اور پھر بھی اعلیٰ درجے کی تندرستی رکھتے ہیں اس وقت سے پانی کے استعمال کی طرف خیال رجوع ہوا ہے ایک ڈاکٹر لکھتا ہے کہ جسم انسان کا ۷۰ فیصدی حصہ پانی ہے سو کچھ نہیں ہے اسلئے ضروری ہے کہ پانی کافی پیا جائے۔ سوال یہ ہے کہ کھانے کے ساتھ پانی پینا چاہئے یا نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کھانے کے بعد پانی پینا ایک قدرتی خواہش ہے۔ کتے کو دیکھو اب دودھ اس کو ہضم کرتے ہی پانی پیتا ہے۔ تمام درندے شکار کھاتے ہی چشموں کی طرف پانی پینے کو دوڑتے ہیں۔ پرندے بھی دانہ چگنے کے بعد پانی میں چونچ ڈبوتے ہیں۔ پانی کے بغیر کھانا معدہ میں نہیں گل سکتا۔ گاسٹرک جوس یعنی جگر کا وہ عرق جو ہاضمہ میں مدد دیتا ہے اس میں ۹۵ فیصدی پانی ہوتا ہے۔

---

# اشتہار

## کسی حادثہ سے گردوں کو نقصان پہنچا

مسٹر ڈبلیو جے مور صاحب جو سیکفیلڈ اسٹریٹ۔ سیکفیلڈ (وایسٹ آفسٹ۔ انگلستان) کے رہنے والے ہیں ایک مشہور اور معزز شخص ہیں۔ اگرچہ ان کی عمر ابھی صرف ۲۵ سال کی ہے لیکن وہ کئی سال سے مذہبی کاموں میں مشغول ہیں چنانچہ گزشتہ ۱۲ سال سے وہ اکثر اتوار کے دن بعض گرجوں میں وعظ فرماتے رہے ہیں۔

چند ماہ ہوئے کہ مسٹر مور صاحب نے ہمیں ایک شکریہ کا خط تحریر کیا جس میں ڈون صاحب کی درد کمر اور گردہ کی گولیوں کا ذکر تھا ان کے استعمال سے ان کو بہت فائدہ پہنچا تھا۔ اور انہوں نے ہم سے درخواست کی تھی کہ اپنے کسی قائم مقام کو بھیجکر اس کے متعلق مفصل حالات معلوم کئے جائیں۔ ہم نے ان کے ارشاد کی تعمیل کی۔ مسٹر مور صاحب کا بیان ہم ذیل میں درج کرتے ہیں جو دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

مسٹر مور صاحب کا بیان ہے کہ بیان ایام کا ذکر ہے جب وایسٹ آفسٹ میں برقی ٹرامویے جاری کرنے کا انتظام ہو رہا تھا میں ایک گھاٹ پر کچھ سیمنٹ لینے کے لئے گیا تھا کہ اچانک کئی ٹن سیمنٹ ایکدفعہ ہی اپنی جگہ سے پھسل گئے۔ اور پیشتر اس کے کہ میں اپنے تئیں بچاؤں ایک بھاری بوجھ زور سے میری کمر پر گرا اور سخت چوٹ آئی مجھکو فوراً ہسپتال میں پہنچایا گیا جہاں ۲۷ ہفتہ تک میرا علاج ہوتا رہا لیکن میری حالت روز افزوں بدتر اور خراب ہوتی گئی اور جب ڈاکٹر میری زندگی سے مایوس ہوگئے تو میں مجبوراً گھر واپس آگیا۔

کسی شخص کو میرے جانبر ہونے کی امید نہ تھی میری کمر اور کولوں میں اس شدت سے درد ہوتا تھا جیسے کوئی چھری چلاتا ہو درد ریح اور پیشاب اور ریگ کی تکلیف سے علیحدہ جان عذاب میں تھی۔ پلستر لگاتے لگاتے تمام کمر سبز ہوگئی تھی۔ کمزوری کے مارے ایک لقمہ بھی ہضم نہ ہو سکتا تھا۔ ساتھ ہی آنکھوں پر آماس ہوگیا جس سے دو ہفتے تک کچھ نہ دیکھ سکتا تھا۔

میں نے اپنے خط میں بیان کیا تھا کہ ان گولیوں نے مجھے اول ہی سے کس قدر فائدہ پہنچایا اور خدا کا شکر ہے کہ میں اب بالکل تندرست ہوں میں صرف ان ہی گولیوں کی برکت سے اپنی اصلی حالت پر آگیا ہوں اور ایسا تندرست ہوں کہ کچھ عرصہ سے بطور بیمہ کمپنی کے ایجنٹ کے اچھی طرح سے کام کرتا ہوں یعنی ہفتہ میں ۱۰۰ میل کے قریب سائیکل چلاتا ہوں اور اتوار کے دن وعظ کرنے کے لئے دس بارہ میل پیدل چلا جاتا ہوں۔ اس سے آپکو معلوم ہوگا کہ میں کس قدر تندرست ہوں۔ میں نے بہت سے آدمیوں سے ڈون صاحب کی گولیوں کی تعریف کی ہے اس قدر سخت تکلیفیں اٹھانے کے بعد میرا اپنا تجربہ انکی سفارش کے لئے کافی دلیل ہے۔

ڈون صاحب کی درد کمر اور گردے کی گولیاں تمام عطاروں اور دوافروشوں سے دو روپیہ فی بکس یا ۱۱ روپے کی ۶ بکس کے حساب سے دستیاب ہو سکتی ہیں یا ذیل کے پتہ سے براہ راست مالکان سے بلا محصول مل سکتی ہیں۔

فاسٹر میکلن کمپنی ۸ ویلز سٹریٹ آکسفورڈ سٹریٹ
لندن انگلستان

---

## ہندو بسکٹ کمپنی لمیٹڈ دہلی وجسلو

بسکٹوں کے اعلیٰ ہونے کی وجہ سے تمغہ جات طلائی ہندوستانی صنعتی نمائشوں میں جو بمقام کلکتہ بماہ دسمبر ۱۹۰۹ء و ۱۹۱۰ء و ۱۹۱۱ء میں منعقد ہوئیں عطا ہوئے۔

اس کمپنی کے کل بسکٹ اعلیٰ قسم کے بذریعہ کل زیر نگرانی تجربہ کار یورپین بنتے ہیں اور خوبصورتی اور شباہت میں بے نظیر بلکہ خوشگوار و زود ہضم ہوتے ہیں۔ چند خاص وجوہات ہیں جنکی وجہ سے ہی ان کو استعمال کرنا چاہئے۔

(۱) ہر قوم اور ہر ملت کا آدمی بلا لحاظ قومیت ان کو استعمال کر سکتا ہے۔

(۲) ہر وقت تازہ دستیاب ہو سکتے ہیں ولایتی بسکٹ عموماً سہ ماہ کے رکھے ہوتے ہیں۔

(۳) وبائی ایام میں یہ مناسب اور بے خطر ہوگا کہ عوام ان بسکٹوں کو جو دہلی میں بنتے ہیں جہاں وبا بالکل نہیں ہے خریدیں۔ قیمت فی سکے بکس کی ایک پونڈ سلیز ۸ اور دو پونڈ سلہ بلکلیہ بل جو کہ ذمہ خریدار ہوگا کمپنی کے تیار شدہ بسکٹ کافی جیل میں بھی استعمال ہوتے ہیں اور بیجا فسران کی طرف سے دو کمیشن بھی بسکٹوں کا تین وقت امتحان کر چکے ہیں انہوں نے کوئی نقص نہیں پایا۔ اور سب بڑی خوشی سے استعمال کر سکتے ہیں۔

# دی ڈائمنڈ جوبلی فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

بسرپرستی عالی جناب ہز ایکسیلنسی لارڈ کرزن سابق وائسرائے و گورنر جنرل آف انڈیا

سرمایہ ۳۵۰۰۰۰ روپیہ

جو کہ ۳۵۰۰ حصوں میں منقسم ہے اور ہر ایک حصہ مالیتی ۱۰۰ روپیہ ہے

## ڈائرکٹران

۱۔ رائے بہادر پنڈت بھاگ رام صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ گورنمنٹ پنشنر و سابق شیر یاستہائے جموں و کشمیر۔
۲۔ رائے صاحب دیوان پنڈت دیا کشن صاحب کول بی۔ اے بیرسٹر سکرٹری ہز ہائینس مہاراجہ جموں و کشمیر۔
۳۔ رائے بہادر ماسٹر پیارے لال صاحب سابق انسپکٹر مدارس فیلو آف پنجاب یونیورسٹی دہلی
۴۔ سردار سند سنگھ صاحب سابق خزانچی یونین بنک ریلوے
۵۔ لالہ ایشری پرشاد صاحب خزانچی گورنمنٹ۔ آنریری مجسٹریٹ پروپرائٹر کارخانہ مسرز گلاب رائے مہر چند ساہوکاران۔
۶۔ لالہ چھجو رام صاحب رئیس و جنرل کنٹریکٹر
۷۔ نواب احمد خان صاحب رئیس دہلی
۸۔ لالہ کرشن گوپال صاحب ورما۔ بی۔ اے۔

### صحت قایم رکھنے کے لئے

صرف جوبلی ملز کا میدہ خرید فرمائیے

ہمارا میدہ بالکل صاف اور بغیر کسی آمیزش کے ہے۔ اسکے استعمال سے قوت ہاضمہ درست رہتی ہے۔

ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ شمالی ہند میں صرف یہی میدہ کا کارخانہ ہے جو آپ کی سرپرستی اور قدردانی کے لائق ہے۔ کسی اور جگہ سے خرید نہ فرمائیں۔ جبتک آپ ہمارے میدہ روا آٹا۔ بورا اچوکر کے نمونہ معہ قیمت ملاحظہ نہ فرمالیں۔

### سرمایہ محفوظ کرنے کا نہایت عمدہ طریقہ

ہمارے نامی گرامی اور مشہور و معروف ڈائرکٹران نے نہایت مناسب شرائط پر زر امانت قبول کرنے کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اور حصہ داران کمپنی کو ایک مزید رعایت کا موقع دیا ہے اور اس لئے ہم اپنے حصہ داروں اور پبلک سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہماری شرائط منگوا کر ملاحظہ فرمائیں اور ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ سرمایہ محفوظ کرنے کے لئے کسی اور بینک میں اس سے بہتر طریقہ نہیں ملیگا۔ شرائط زر امانت و پراسپکٹس برائے خرید حصص بعد نیز ہر قسم کی خط و کتابت بنام

**رام چند اینڈ کمپنی مینیجنگ ایجنٹس ہونی چاہیئے**

# امپیریل آئل سوپ اینڈ جنرل ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

ہر قسم کے اعلیٰ درجہ کے صابن منہہ ہاتھ دھونے کے اور دیسی صابن ہر قسم کے کپڑے دھونیکے نو ایجاد کلوں اور نئے طریقہ سے تیار ہوتے ہیں عورتیں اور بچے جنکی جلد نازک ہوتی ہے بلا خطرہ استعمال کر سکتے ہیں

### ہر قسم کے تیل

مثلاً تیل سرسوں خالص تیل تل تیل ارنڈی اور اور دیگر اقسام کے تیل نہایت عمدہ صاف و شفاف اعلیٰ درجہ کے کلوں کے ذریعہ تیار ہوتے ہیں اور ہر اقسام کی کھل بھی ہر وقت تیار رہتی ہے۔

### لوہے کی ڈھلائی کا کارخانہ

اس کے ساتھ لوہے کی ڈھلائی کا کارخانہ تیار کیا گیا ہے جس میں ہر قسم کی مشینیں اور اس کے پرزہ کہاد و پلیاں لوہے کے کولہو یعنی بیلنہ۔ جنگلہ۔ کٹھڑہ و دیگر سامان عمارتی و دہڑے و بٹہ نہایت عمدہ خوبصورت پورے وزن کے اور عمدہ مال کے تیار ہوتے ہیں علاوہ اس کے ہر ایک شے کہاد و رنج کی جاتی ہے اور شافٹ بھی تیار کیا جاتا ہے۔

### ہینڈلوم فیکٹری

علاوہ مذکورہ الصدر کے ہینڈلوم فیکٹری بھی ایجاد کر دی گئی ہے جس میں ہینڈلوم لکڑی و لوہے کے تیار کئے جاتے ہیں تمام سامان ایسا عمدہ لگایا جاتا ہے کہ جس سے ساتھ دیگر کارخانجات کے ہینڈلوم کی نسبت یہہ ایسے ایجاد کئے گئے ہیں کہ چلنے میں زیادہ آسانی ہوگی اور اگر اور دن بھر میں ۲۵ گز کپڑا تیار کر سکتی ہیں تو یہ کم از کم ۴۰ گز تیار کریگا اور قیمت میں لحاظ سودیشی کی ترقی کا مد نظر رکھا گیا ہے۔ فہرست نرخ یا دیگر حال دریافت کرنا ہو وے تو ذیل کے پتہ پر درخواست آنی چاہیئے۔

**المشتہر رامچند اینڈ کمپنی مینیجنگ ایجنٹس دہلی**

# دی انڈسٹریل بینک آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ

عنقریب رجسٹری ہونیوالا ہے

## سرمایہ

سردست اس بینک کے لئے پانچ لاکھ روپیہ کا سرمایہ تجویز کیا گیا ہے جس کے لئے ایکسو ایک سو روپیہ کے پانچہزار حصے ہونگے حسب ضرورت رقم سرمایہ میں اضافہ بھی کیا جائیگا۔

## طریق ادائیگی زر حصص

خریداران حصص کو پانچروپیہ فی حصہ درخواست کے ہمراہ اور دس روپیہ فی حصہ بعد منظوری درخواست اور ازاں بعد پانچروپیہ فی حصہ ماہوار تا ادائگی نصف زر حصہ ادا کرنے ہونگے اور باقی نصف زر حصہ ڈائرکٹران کے طلب کرنے پر دینا ہوگا جس کے لئے کم سے کم ایکماہ کا نوٹس دیا جائیگا اور اس صورت میں دس روپیہ فی حصہ سے زیادہ ایک وقت طلب نہیں کیا جائینگے۔

## پروویزنل ڈایرکٹرز

(۱) آنریبل سردار پرتاپ سنگھ صاحب اہلووالیہ آف کپورتھلہ رئیس جالندھر ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب۔

(۲) رائے بہادر پنڈت بھاگ رام صاحب سی۔ آئی۔ ای گورنمنٹ پنشنر سابق منسٹر ریاستہائے جموں و کشمیر

(۳) لالہ سالگ رام صاحب ٹھیکیدار ریلوے رئیس اعظم لودیانہ

(۴) سردار کیہر سنگھ صاحب بیرسٹرایٹ لا۔ لودیانہ

(۵) مسٹر ایم۔ ایل سدلیارام بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب امرتسر

(۶) لالہ رامچند صاحب رئیس دہلی مینیجنگ ایجنٹ ڈائمنڈ جوبلی فلور ملز و سپریل آئیل سیڈ جنرل مل کمپنی لمیٹڈ دہلی

(۷) لالہ فتوملی صاحب ساہوکار بسی ریاست پٹیالہ۔

**مینیجنگ ڈایرکٹرز**۔ مسرز ہیرالال اینڈ کمپنی سوداگران ٹھیکیداران و مالکان اخبار آرمی نیوز لودیانہ

**مشیر قانونی**۔ سردار کھجن سنگھ صاحب پلیڈر چیف کورٹ پنجاب و وایس پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی لودیانہ

نوٹ۔ خریداری حصص کے لئے تمام درخواستیں اور ترسیل زر بنام (ہیرالال اینڈ کو) مینیجنگ ڈایرکٹرز ہونی چاہیئے۔

## اغراض و مقاصد

### (بپابندی قواعد بینک)

۱ لودیانہ اور دیگر مقامات میں بینکنگ کا کاروبار کرنا اور اُس کے ذریعہ سے ہندوستان کی صنعت و حرفت کو ترقی و امداد دینا اور عام ہندوستانیوں میں عموماً و تعلیم یافتہ نوجوانوں میں خصوصاً تجارت کا مذاق پیدا کرنا اور ہندوستانی صناع و تجار کی سرمایہ سے حوصلہ افزائی کرنا۔

۲۔ بینک کے معمولی کاروبار داد وستد کے علاوہ ہر قسم کی تجارت و آڑہت یعنی سوداگروں کے لئے ہر قسم کے مال کی خرید و فروخت مناسب کمیشن پر دیانتداری سے یورپین و امریکن طریق پر کرنا۔ نیز دیگر ایسے کاروبار حسب تجویز بورڈ ڈایرکٹران انجام دینا کہ جس میں فائدہ کی صورت نظر آوے۔

۳ ہندوستانی ساخت کی اشیاء کو اُن کے مالکان کے حساب میں نئی اور مناسب منڈیوں میں بغرض فروخت بھیجنا اور مالکان مال کو کچھ پیشگی روپیہ دینا اور نو ایجاد یعنی نفع بخش کاموں اور مشینوں کے چلانے میں سرمایہ سے امداد کرنا۔

۴۔ پبلک کے لئے عموماً اور برٹش اور نیٹو افسران سول و ملٹری کے لئے خصوصاً سیونگ بینک کا کام دینا اور سرکاری رجمنٹوں سے سامان وردی و دیگر سامان کی خرید کے متعلق حساب کھولنا۔

۵۔ دیسی ریاستوں میں کہ جہاں یوروپین طریق تجارت سے فائدہ اُٹھانے کا ابھی رواج نہیں ہوا ہے۔ بینک کی شاخیں کھولکر وہاں کی مقامی تجارت و صنعت کو ترقی دینا اور ریاست کی ضروریات کو مقررہ کمیشن پر بہم پہنچانا۔

۶۔ ہندوستانی طلباء کو جو جاپان و دیگر ممالک یوروپ و امریکہ میں تحصیل علم کے لئے جائیں معقول شرائط پر سرمایہ سے امداد دینا اور ان کے ورثاء کی طرف سے خرچ بھیجنے کا بکفایت اہتمام کرنا۔

۷۔ موجدوں اور لایق مصنفوں کو ایجاد و تصنیف کی اشاعت میں سرمایہ سے مدد دینا۔

**المشتہر**

**ہیرالعل کمپنی مالکان آرمی نیوز و ٹھیکیداران فوجی سامان وردی وغیرہ لودیانہ (پنجاب)**

آرمی نیوز پریس لودیانہ میں لالہ ہیرالعل کی زیر اہتمام چھپکر شایع ہوا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۴۳

Regd. No. L. 343

نمبر (۳۶) | لودیانہ | ۸ ستمبر ۱۹۰۶ء | جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچر وار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کارآمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے ٭

یہہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت و صنعت۔ زراعت و تجارت۔ حفظ صحت۔ تہذیب اخلاق۔ سائنس و فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا۔ دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سدیشن اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے ٭

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| ہندوستان و برہما [illegible] | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ |
| | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صہ |
| [illegible] | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صہ ۱۲ر |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ۶ر مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت

## اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ر | ۱۴ر | ۶ | ۱ہ | ۷ |
| نصف کالم | ۷ | عہ | للعہ | للعہ | اعہ |
| پورا کالم | صہ | عہ | للعہ | ۱عہ | ۱عہ |
| پورا صفحہ | عہ | عہ | لعہ | ۱للعہ | ۱للعہ |

بطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونے کی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینیوالو!

اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فایدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لے لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرنا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلاکر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید بیشمار اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہو کسیکی نظر نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے مول سونا خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں دس بیس سردار اسکے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ ننگا ہائی سے لیکر زنجبار اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اسکے قدردان موجود نہوں۔ غرض آپ دیکھ لیں گے کہ ڈپٹیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار اگر ایک تو پڑہنے والے بیس ٭

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

## آدمی بُلبلہ ہے پانی کا * کیا بھروسہ ہے زندگانی کا

## ہم خرما و ہم ثواب

خریداران آرمی نیوز کے سوا دُنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام رقم بلکہ ممکن ہے کہ بیس گنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثا کو مل جائے۔ جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے ۔

### قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زائد چندہ لیکر نہیں بلکہ سید العل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کر کے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قائم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا ہے

(۲) ہر سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا۔ مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ سے چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اُسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے ۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنے متوفیان کی بیوگان اور اولاد کے لیے ہے اگر اہل عیال موجود نہوں تو اُس صورت میں دیگر نزدیکترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایکماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہیئے۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک تر مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہیوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہیئے ۔

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض سل - دق - تپ محرقہ - طاعون - ٹائیفڈیا - اِسٹرک بخار یا دمہ ہیضہ و اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اُٹھانے کے مستحق نہوں گے۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے آفیسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچے نہیں ۔

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دستبردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں یا درخواست خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا۔ اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائینگے۔ اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے۔ لیکن چندہ کسی حال میں کم نہیں ہوگا۔

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں انکے ورثا کا حق نہ ہوگا۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدہ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد ملیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایکسال تک اخبار خریدے۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو ہوگا۔ اور کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا۔ کمپنی کی ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ اٹھانے نہ پائے۔ عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کیجائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قائم ہو۔

نوٹ سنہ ۱۹۰۵ء کی بابت برما ملٹری پولیس کے صوبیدار شدیال کے ورثا کو ۵۰ روپیہ امداد دیگئی ہے۔ سنہ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۸۰ روپیہ دیا گیا۔ نوٹ دفعدار صلابت خان نارتھل۔ نوٹ دوم صوبیدار محمد عثمان خان بلدور ملیٹری پولیس کوٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ ۔

سنہ ۱۹۰۵ء کی بابت مبلغ ۱۱۲۵ روپیہ حسب ذیل خریداران کے وارثوں کو بحصہ برابر تقسیم کیا گیا۔ ہر ایک کو ۵ ملا۔
(۱) لکھو رام چوہدری خریدار نمبر ۱۱۳ موضع دوگری ڈاکخانہ ونڈ نگلہ ضلع گوردا سپور - (۲) محمد باقی خان خریدار نمبر ۹۶۵ ساکن معوند تحصیل خورجہ ضلع بلند شہر (۳) لالہ لالچند مہرہ خریدار نمبر ۵۹۱ رئیس محلہ شیر پورہ پٹیالہ (۴) منشی رام دوکاندار خریدار نمبر ۲۸۴ رسول پور تحصیل جگراؤں ضلع لودیانہ (۵) منشی نتھو خان کوتوال صدر بازار امرتسر (۶) لالہ موتی رام کپور پنشنر ہسپتال اسسٹنٹ چک نمبر ۳۱۲ گوگیرہ برانچ ضلع جھنگ (۷) بابو کیسھ کرن صاحب کلرک آگرہ کماچ روشن (۸) بابو منسکھ رام صاحب اول برہمن لفنٹری جبل پور (۹) منشی چھوٹک لال صاحب اول برہمن لفنٹری جبلپور (۱۰) صوبیدار جگمیر سنگھ صاحب ۵ گورکھا رائفلز نوشہرہ (۱۱) مرزا قطب الدین صاحب ہیڈ منشی مراد آباد (۱۲) لالہ بھگوان داس صاحب پنشنر ڈپٹی انسپکٹر پولیس حافظ آباد (۱۳) سردار جوالا سنگھ صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس بارونہ ضلع حصار (۱۴) بوجا رام پسر بھاگا گماشتہ کرنیل وٹش - (۱۵) محمد عبد الغنی ابن عبد الجلیل حضوری برعدری مسلک پٹیالہ (۱۶) صوبیدار میجر محبوب خان صاحب رجمنٹ بازار سکندرآباد۔

# آرمی نیوز

لودیانہ شنبہ ۸ ستمبر ۱۹۰۶ء


## آزادی اور غلامی کی جنگ

آزادی سے زیادہ قیمتی کوئی چیز دنیا میں نہیں ہے خصوصاً قوموں کی آزادی کیونکہ یہ بڑی مشکل سے ملتی ہے جن قوموں نے آزادی حاصل کی ہے انہوں نے اپنی قوم کے بہتر سے بہتر انسانوں کا خون دیکر خریدی ہے۔ انگلستان نے صدیوں تک ہزاروں لاکھوں شہیدوں کا خون چڑھا کر آزادی کی دیوی کو اپنی قوم پر مہربان کیا۔ امریکہ نے اپنے بہترین سے جوانمردوں کے سر چڑھا چڑھا کر آزادی کی درگہ مہارانی کو پرسن کیا۔ جہاں کہیں آزادی کا دور دورہ ہوتا ہے وہاں دنیا کی تمام نعمتیں ہاتھ باندھے حاضر ہوتی ہیں۔ پھر انسانی طاقتیں یعنی قوائے عقلی و دماغی اپنے اصلی جوہر دکھلاتی ہیں۔ کیونکہ ظلم اور تعدی انسانی طبائع کو گندا اور زنگ آلود بلکہ مبہوت کردیتی ہے۔ جہاں کہیں تمام طاقت اور اختیار صرف چند شخصوں کی ملکیت ہوں اور باقی تمام لوگ محض غلامی کی حالت میں ان کے ہاتھ میں مشینوں کی طرح کام دیتے ہوں وہاں انسانی جماعت کیا خاک ترقی کرسکتی ہے یہی وجہ ہے کہ روسی باوجودیکہ یوروپ کے باشندے ہیں مگر ظلم کے بوجھ کے نیچے دبے رہنے کے سبب وہ اہل ایشیا سے کچھ بھی دماغی فضیلت نہیں رکھتے۔ جملہ ممالک یوروپ میں ایجاد و اختراع کا تنور گرم ہے۔ سوئٹزرلینڈ اور بلجیم تک میں کوئی نہ کوئی ایجاد ضرور ہوتی رہتی ہے مگر آجتک کبھی یہ بھی سنا ہے کہ روس کے ملک میں فلاں حیرت انگیز دریافت ہوئی یا کوئی نئی بات سائنس کے متعلق معلوم کیگئی۔ وجہ کیا کہ تعلیم عام نہیں۔ اور عام کہاں سے ہو جبکہ محاصل کی تمام آمدنی یا تو فوج پر خرچ کردیجاتی ہے یا زار کے محلوں کی آرایش اور چند گرانڈ ڈیوکس اور امراء و وزرا کے عیش و نشاط کے لئے وقف ہے۔ پولیس ہمیشہ لوگوں کا ناک میں دم رکھتی ہے۔ حاکموں کو ہمیشہ اپنی جان کا خطرہ رہتا ہے اس لئے ذرا ذرا سے شبہ میں ہزارہا بے گناہ آدمیوں کو سائبیریا کے جنگلوں میں جلاوطن کردیا جاتا ہے۔ اول تو صاحب اختیار لوگوں کے خلاف شکایت کرنے کی جرأت ہی کس کو ہوسکتی ہے لیکن اگر شکایت کیجائے تو وہ سلطنت کے خلاف بغاوت سمجھی جاتی ہے اور بجائے انصاف حاصل کرنے کے اور لینے کے دینے پڑجاتے ہیں۔ شخصی حکومت میں یہی تو نقص ہوتا ہے کہ بادشاہ اور اس کے لواحقین خدائی اختیارات رکھتے ہیں۔ وہ سچ مچ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا کے خاص الخاص منظور نظر ہم ہیں اور باقی سب لوگ ہماری غلامی کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں۔ اور جب وہ دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ ان کی من مانی کارروائیوں میں خلل ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں تو وہ ان کو اپنا دشمن سمجھکر ان کو صفحہ ہستی سے نابود کرنے کی فکر کرتے ہیں۔ ایک یا چند شخصوں کو یہ قدرت حاصل ہو کہ جو چاہے سو کرسکیں اور پھر کوئی ان سے پوچھنے والا یا جواب طلب کرنے والا نہو یعنے ان کو کسی کا خوف نہو تو کیوں وہ ظلم نہ کرینگے۔

ایران میں جہاں ہزاروں برس سے شخصی حکومت تھی پارلیمنٹ بن گئی ہے۔ چین میں رعایا کی قایمقامی گورنمنٹ کی تجویز زیر غور ہے لیکن روس میں پارلیمنٹ قایم کرکے توڑ ڈالی گئی ہے کیونکہ زار اور اس کے مشیروں کو گوارا نہیں ہوا کہ رعیت کے قایمقام سلطنت کے کسی کام میں دخل دیں۔

کتنے برسوں سے روسی لوگ آزادی کے پیاسے ہیں لیکن شخصی گورنمنٹ بے معنی حیلوں سے ان کو ٹال رہی ہے۔ لوگ جان بیچکر بھی اس قدرتی حق کو جو ہر ایک انسان کا ہے حاصل کرنے پر اتر آئے ہیں۔ بہت سے ظالم افسر قتل کردئیے گئے ہیں۔ جابجا سٹرایک ہوکر حرفت و تجارت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ خاص وزیر اعظم کے محل تک پر حملہ ہوچکا ہے تو بھی وہ لوگ جو کروڑوں آدمیوں کی امانت کو اپنی مٹھی میں دبائے ہوئے ہیں۔ ہاتھ کھولنے پر رضامند نہیں ہیں۔ ایک کے بعد دوسرا ہولناک نظارہ دیکھنے میں آتا ہے تو بھی ان کی آنکھیں نہیں کھلتی ہیں۔ جب ریلوے سٹرایک ہوا اور تمام آمد و رفت اور سلسلہ تار بند ہوگیا تو امید تھی کہ اب گورنمنٹ کو ہوش آجائیگا۔ مگر نہیں۔ جب زار کے چچا کو سر بازار بم کے گولے سے اڑا یا گیا تو یقین تھا کہ اب آنکھیں کھل جائینگی۔ مگر نہیں وہی ضد قایم رہی۔ ہنوز قتل اور خونریزیاں بلوے اور فساد ایک معمولی بات ہوگئی ہے۔ جنگی جہازوں پر غدر ہوا۔ رجمنٹوں نے بغاوت کی تو بھی گورنمنٹ روس خواب غفلت سے بیدار نہوئی خدا معلوم اب کس بات کا انتظار ہے۔ شاید جب تک قصر پیٹرہاف پر دھاوا کرکے زار کو قید نکیا جاوے روس میں کنسٹیٹیوشنل گورنمنٹ قایم نہوگی۔

ہر شخص اپنے دل میں سوچتا ہے کہ آخران خون خرابوں کا خاتمہ کب ہوگا اور کیا انجام ہوگا۔ کیا لاکھوں کروڑوں انسان بدستور غلامی میں گرفتار رہینگے یا کہ ان معدودے چند خود غرض آدمیوں کو جو ان کی آزادی غصب کئے ہوئے ہیں۔ نیچا دیکھنا ہوگا۔

جب زار روس نے پارلیمنٹ کو توڑ دیا۔ تو ممبران پارلیمنٹ نے فنلینڈ کے شہر ویبورگ میں جمع ہوکر ایک جلسہ منعقد کیا جس کی طرف سے مفصلہ ذیل اعلان پبلک میں شایع کیا گیا:-

ہم ممبران پارلیمنٹ کی طرف سے باشندگان روس کو واضح ہو کہ زار روس نے ۹ جولائی سے پارلیمنٹ کو توڑ ڈالا ہے۔ آپ صاحبان نے ہم کو اپنا وکیل مقرر کرکے ہدایت کی تھی کہ ہم اپنے ملک کی آزادی کے لئے لڑیں۔ ہم نے آپکی ہدایت پر اپنا فرض سمجھکر ایسے قوانین مرتب کئے جن سے رعایا کو آزادی مل سکتی تھی۔ ہم نے شہنشاہ سے درخواست کی کہ وہ غیر ذمہ دار وزیروں کو جو قانون کی خلاف ورزی اور آزادی کا خون کرتے ہیں۔ علیحدہ کردیں سب سے پہلے ہم نے درخواست کی تھی کہ زمینداروں کی زمین کی تقسیم کے قوانین بنائے جائیں۔ لیکن گورنمنٹ نے ان قوانین کو نامنظور کیا۔ اور جب ہم نے دوبارہ ان تجویزوں کی ضرورت پر زور دیا تو اس کا جواب یہ ملا۔ کہ پارلیمنٹ ہی توڑ دی گئی۔

اب گورنمنٹ وعدہ کرتی ہے کہ سات مہینے کے بعد پھر نئی پارلیمنٹ قایم کی جائیگی۔ اس کے معنے یہ ہوئے کہ ممبران پارلیمنٹ جن کو رعایا نے منتخب کیا ہے پورے سات ماہ تک اپنے ملک کی طرف سے کسی قسم کی وکالت نکرسکیں گے خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ رعایا بربادی کے کنارے پر کھڑی ہے تجارت اور حرفت تباہ ہوچکی ہے۔ ملک میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ اور موجودہ اراکین سلطنت انتظام کرنے کے ناقابل ثابت ہوچکے ہیں۔ گویا گورنمنٹ چاہتی ہے کہ سات مہینے تک پھر خود مختارانہ حکومت کرے۔ اور رعایا کی تجاویز کو نظرانداز کرکے ایسی پارلیمنٹ بنائے جس کے ممبر بزدل اور سست طبیعت ہوں۔ اگر گورنمنٹ نے ایسی پارلیمنٹ بنا بھی لی۔ تو یہی کہا جائیگا۔ کہ روس میں کوئی پارلیمنٹ نہیں ہے۔

پیارے ہموطنو! تمھوا آپ کی منتخب کردہ پارلیمنٹ کو پیروں میں مسل دیا گیا ہی۔ اس کے حقوق پھر طلب کرو تاکہ اب ایک دن بھی بلا پارلیمنٹ کے نہ رہنا چاہئے۔ کیونکہ پاس اپنے حقوق طلب کرنے کے لئے سامان موجود ہیں۔ گورنمنٹ کو کوئی حق نہیں ہی کہ بلا منظوری پارلیمنٹ رعایا سے ٹیکس وصول کرے اور نہ وہ رعایا کو فوجی خدمت کے لئے مجبور کر سکتی ہی۔ اب چونکہ گورنمنٹ نے پارلیمنٹ توڑ دی ہی آپ ایک پائی روپیہ سرکاری خزانہ میں اور اپنے سپاہی فوج میں دینے پر مجبور نہیں ہیں۔ اگر آئندہ گورنمنٹ بلا مرضی ممبران پارلیمنٹ قرض بھی لے گی تو وہ قومی قرض نہ سمجھا جائیگا نہ اس کو رعایا روس جائز تصور کریگی اور نہ ادا کریگی۔ اس لئے جب تک دوبارہ پارلیمنٹ قائم نہ ہو جائے آپ ٹیکس کی مد میں ایک کوڑی نہ ادا کریں۔ نہ اپنے آدمیوں کو فوج میں بھرتی ہونے دیں۔ اپنی ہٹ پر قائم رہنا! دنیا میں کوئی طاقت نہیں ہی جو رعایا کے اتفاق کو توڑ سکے۔ اے عزیز ہموطنو! ان ضروری اور بے خطا کوششوں میں آپکے وکیل دل و جان سے آپ کے ساتھ ہیں۔

جب روسی پارلیمنٹ کے ٹوٹنے کی خبر انگلستان میں پہنچی تو لنڈن میں فوراً ایک کمیٹی معززین کی مقرر ہوئی جس میں بہت سے ایڈیٹران اخبار بھی شامل تھے۔ انہوں نے جلسہ کر کے روسی رعایا سے اس مصیبت پر اپنی دوستی اور ہمدردی کا اظہار کیا اور مفصلہ ذیل ایڈریس روسی پارلیمنٹ کے پریزیڈنٹ کو روانہ کیا۔

جنابمن۔ ہم ممبران پارلیمنٹ میونسپل کمشنران ممبران صیغہ تعلیم اور دیگر باشندگان برطانیہ آپ کی پارلیمنٹ کے ٹوٹنے پر آپ سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ ہمارا تاریخی تجربہ ہمیں بتاتا ہے کہ پارلیمنٹ کا وجود اور آزادی ہی وہ چیزیں ہیں جس پر کسی قوم کی اصلی ترقی اور بہبودی کا دارومدار ہے ہم روسی پارلیمنٹ کی ابتدا ہی سے روسی رعایا کے کارنامے اور ملکی حقوق حاصل کرنے کے لئے اس کی جد و جہد کو بڑی خواہشوں اور امیدوں سے دیکھتے رہے ہیں جس طرح روسی رعایا نے اپنی آزادی کے لئے قربانیاں کیں اور عرصے سے تکلیفات برداشت کر رہی ہی۔ وہ نہایت قابل تعریف ہے۔ اور اسے دیکھکر انصاف پسند لوگوں کے دل میں یہ خوشی ہے کہ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ روس کی پوری فتح حاصل ہونا قریب نظر آتا ہے جس سے انگلستان اور روس میں پہلے سے زیادہ دوستی پیدا ہو جائیگی خوشی کی بات ہی کہ انگلستان کی آزادی پسند پبلک کا یہ پیغام روسی رعایا کیلئے کافی موثر ثابت ہوا ہے چنانچہ منسوخ شدہ پارلیمنٹ کے ممبر سابق سے زیادہ تندہی کے ساتھ آزادی کی لڑائی لڑ رہے ہیں جس سے امید بندھتی ہے۔ کہ آخر فتح انہی کی ہوگی ایک مرتبہ سرزمین روس پر آزادی کا جھنڈا افروز لہرائیگا۔ اور خدا کے فضل سے ایسا لہرائیگا۔ کہ پھر غلامی کے جھونکے اسے کچھ ضرر نہ پہنچا سکینگے۔

حال کی تار خبروں سے واضح ہوتا ہی کہ انقلاب پسندوں نے پھر غلبہ حاصل کر لیا ہی۔ گورنمنٹ اسکے روکنے اور جان و مال کی حفاظت کی بے سود کوششیں کر رہی ہی۔ یہ ضرور ہے کہ ہزارہا بیگناہ آدمی گرفتار ہو رہے ہیں لیکن پولیس کی تمام سرگرمی اور غیر محدود اختیارات ہونے پر بھی محبان وطن اور دلدادگان آزادی کے منصوبے پورے اتر رہے ہیں۔ ریوالور اور خنجر اور بم کے گولے برابر اپنا کام کر رہے ہیں۔ عام افواہ یہ ہے کہ جب انقلاب پسند کامیاب ہونے لگیں گے تو شہنشاہ جرمنی اپنے دوست زار کی حمایت کو اٹھیں گے۔ زمانہ سابق میں بھی شخصی سلطنتوں کے تاجداروں نے اپنا تخت قائم رکھنے کو اپنی ہی رعایا کے کچلنے کے لئے غیر سلطنتوں سے مدد لی ہے۔ ۱۸۴۹ء میں نکولس اول زار روس نے ہنگری کے مطیع کرنے میں شہنشاہ آسٹریا کی مدد کی تھی اور قیصر جرمنی جو خود شخصی حکومت کا دلدادہ ہی۔ اور شاہی خاندان روس سے رشتہ قرابت بھی رکھتا ہے شاید زار کی مدد کرنے میں پس و پیش نہ کرے۔ نیز اگر تمام روس آزاد ہوا تو پولینڈ بھی آزاد ہوگا اور پولینڈ تین سلطنتوں میں منقسم ہے جس کا ایک حصہ جرمنی کے تحت میں ہے اس لئے قیاس غالب ہی کہ اگر جرمنی نے دخل در معقولات دیا تو جنگ پولینڈ تک محدود رہیگا۔ اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ خود باشندگان جرمنی اس کارروائی کے خلاف ہونگے اور وہ روس کی شخصی حکومت کی بحالی کے لئے جرمن خون اور روپیہ خرچ کیا جانا گوارا نہیں کرینگے۔ جرمنی کے اور تمام یوروپ کے لبرل اس حکمت کے سخت مخالف ہونگے اور قیصر ولیم اس قدر نادان نہیں کہ تمام مہذب دنیا کی عام رائے کو نظر انداز کر سکیں۔ اگر قیصر نے دخل دیا تو آتش فساد صرف روس تک ہی محدود نہ رہیگی بلکہ تمام یوروپ کے امن کو خطرہ میں ڈالیگی۔

## امیر صاحب کی تشریف آوری

گورنمنٹ ہند کے فارن آفس نے ۱۶ اگست کی شام کو حسب ذیل اطلاع اخبارات کے نام جاری کی ہے۔

امیر صاحب غالباً ماہ رمضان کے خاتمہ عید الفطر کے بعد براہ جلال آباد و لنڈی کوتل عازم ہند ہونگے۔ اور اسی راستے سے مراجعت فرمائینگے۔ دوران سیاحت میں امیر صاحب دہلی اور آگرہ کی سیر کرینگے۔ وہ جنگ مصنوعی بھی ملاحظہ کرینگے جو ان نواح میں آگرہ کے قریب ہوگی اور جہاں غالباً حضور وائسرائے بھی موجود ہونگے۔ ابھی تک یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ لارڈ منٹو اور امیر صاحب کی ملاقات کس جگہ ہوگی۔ اور کس کس مقام کی امیر صاحب سیر کرینگے اور کن کن تاریخوں میں یہ تمام تفصیل ہنوز زیر تجویز ہے۔ امیر صاحب کی یہ آمد خالص دوستانہ ہے اس موقع پر ہندوستان اور افغانستان کے عہد ناموں کے متعلق کوئی گفتگو یا بحث مقصود نہیں ہی۔

## امیر صاحب نے وائسرائے کا پیغام قبول کرتے ہوئے

جو مراسلہ لکھا ہی اس میں ہز اکسیلنسی کی ملاقات کے اشتیاق کا ذکر کیا ہے اور مراسلہ کا طرز بیان نہایت اشتیاق آمیز ہے۔

امید ہی کہ مسلمانان ہند کی دلی آرزو کے موافق امیر صاحب دوران قیام دہلی یا آگرہ میں چند گھنٹہ کی فرصت علیگڈھ کالج کے معائنہ کے لئے بھی نکالینگے۔

## شاہانہ مہمان نوازی

امیر صاحب نے کچھ عرصہ ہوا خود ہندوستان کی سیر کا ارادہ ظاہر کیا تھا بعد ازاں حضور وائسرائے نے دعوت دی جس کو ہز مجسٹی نے افغان سرداروں کے مشورہ سے منظور لیا ہی۔ ہز مجسٹی کی ہمراہ علاوہ چند معزز سرداروں کے سپاہ اردلی اور نوکر چاکروں کا خاصہ ایک لشکر ہوگا۔ بقول پائینیر امیر عبد الرحمن خاں کی ہمرکاب راولپنڈی میں جس قدر بھیڑ بھاڑ تھی اس سے کم نہ ہوگی۔ میجر سر ہنری میکماہن اور مسٹر ڈوبس دوران سفر میں امیر صاحب کے ساتھ رہنے کے لئے سپیشل ڈیوٹی پر مقرر کئے گئے ہیں۔ اول الذکر آفیسر سفارت ڈیورنڈ کے ساتھ کابل گئے تھے اور آخر الذکر مسٹر ڈین کی سفارت کے ہمراہ گئے تھے اور دونوں کو امیر صاحب سے ذاتی نیاز حاصل ہے۔ ابھی تک پہلے

نہیں ہوا کہ نہر مجی کتنے ہندوستان میں رہینگے۔ غالباً شہر کے شکار کا بھی انتظام کیا جائیگا۔

امیر صاحب کی روانگی اور ورود ہند کی ٹھیک تاریخیں ان مراسلات سے معلوم ہونگی جو افغانستان سے روانہ ہو چکے ہیں مگر شملہ پر وسط نومبر تک پہنچینگے - اس کے بعد قطعی پروگرام امیر صاحب کے سفر کا تیار ہو سکیگا۔

**وائسرائے کا دورہ** - لارڈ منٹو کے دورہ کا پروگرام تبدیل ہو گیا ہے - اب ارادہ ہے کہ ہز اکسیلنسی ۷ اکتوبر کو شملہ سے روانہ ہو کر براہ راست کوئٹہ تشریف لیجائینگے - وہاں ۱۰ اکتوبر تک قیام رہیگا - کوئٹہ میں غالباً ایک دربار بھی ہوگا جس میں بلوچستان کے خوانین اور سردار حاضر ہونگے - کوئٹہ سے وائسرائے کشمیر کو روانہ ہونگے جہاں ایک ماہ سیر و سیاحت میں بسر کرینگے - پھر ۱۹ نومبر کو بیکانیر میں رونق افروز ہونگے -

اس کے بعد آئندہ نقل و حرکت امیر صاحب کی آمد پر موقوف ہے اگر امیر صاحب ۸ دسمبر تک آگرہ میں وارد ہو گئے تو وائسرائے بیکانیر کے بعد ریاست ہائے پھولکیاں کا دورہ کرینگے اور اگر امیر صاحب ۲۱ دسمبر تک تشریف نہ لائے تو اور کہیں دورہ کا انتظام کیا جائیگا - یہ بھی ممکن ہے کہ ہز اکسیلنسی ان ریاستوں کے دورہ سے فارغ ہو کر کلکتہ تشریف لیجائیں اور دو چار روز دارجلنگ میں بھی رونق افروز رہینگے -

**مسٹر پریم چند رائے چند مرحوم** - ہندوستان کے لئے ستاروں کی نحوست کا خاص زمانہ گزر رہا ہے کہ چوٹی کے عالم و فاضل - محب الوطن اور مخیر و فیاض اور خاص خاص قابل انسانوں کو موت چن چن کر لیجا رہی ہے - ڈبلیو سی - بونرجی - آنند موہن بوس بدر الدین طیب جی کے ساتھ ہی بمبئی کے مشہور علم دوست خیر مجسم بزرگ مسٹر پریم چند رائے چند کی وفات وہ بات ہے کہ -

اور چراغ کا دیا جلا ہے جاتے جاتے

مغربی ہندوستان میں مسٹر ٹاٹا اور پریم چند دو شخص تھے جو اپنے وقت کے حاتم تھے - اور ان دونوں نے اپنے وطن کے لئے سب سے بہتر دان یعنے علم کا دان دیا مسٹر ٹاٹا کے وظایف کی بدولت بہت سے ہونہار جوانوں نے ممالک یوروپ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی اسی طرح مسٹر پریم چند رائے چند کی فیاضی نے بہت سے نامور عالم و فاضل ہندوستان میں پیدا کئے - مسٹر بونرجی اور بوس اور طیب جی خاص لیاقت کے لوگ تھے مگر مسٹر پریم چند رائے چند کی یہ کوشش تھی کہ اس قابلیت کے آدمی ہندوستان میں پیدا ہوتے رہیں وہ بمبئی میں سٹاک بروکر یعنے ہنڈیوں کے دلال تھے - ایلفنسٹن انسٹیٹیوٹ میں تعلیم پائی اور ۱۶ سال کی عمر میں دلالی کا کام شروع کیا اور اس کو رفتہ رفتہ اس قدر ترقی ہوئی کہ لاکھوں روپیہ کمائے -

جنگ امریکہ سے روئی کی تجارت میں بے شمار فائدہ ہوا لیکن امن قایم ہوتے ہی ان کو سخت خسارہ اٹھانا پڑا اور بالکل دیوالہ نکل گیا - لیکن ہمت نہ ہاری اور چاندی کی دلالی شروع کی جس سے نہ صرف اٹھا لیا بلکہ کروڑوں کی دولت پیدا کی لیکن وہ ایک تاجر یا رئیس کی حیثیت سے تمام ہندوستان میں مشہور نہیں تھے بلکہ ایک فیاض اور مخیر کی حیثیت سے انکا نام بچہ بچہ کی زبان پر ہے - اگر شمالی ہند میں بہت کم لوگوں کو یہ معلوم تھا کہ وہ زندہ ہیں یا کبھی کے فوت ہو چکے ہیں - ۳ ہزار روپیہ ماہوار ان کی مقررہ خیرات تھی - اس کے علاوہ ۲ لاکھ روپیہ بمبئی یونیورسٹی کے قایم ہوتے وقت عطا کیا اور ۳ لاکھ کلکتہ یونیورسٹی کو پریم چند رائے چند سکالرشپ کے لئے دیا تھا جس کے سود سے ایک معقول انعام ہر سال پریم چند رائے چند کے امتحان مقابلہ میں اول نکلنے والے کو ملتا ہے اہل پنجاب میں سے آج تک یہ انعام لودیانہ کے صرف ایک نامور شخص لالہ مول راج صاحب ایم اے نے حاصل کیا تھا جو پنجاب کے ایک نہایت مشہور جج ہیں -

مسٹر پریم چند رائے چند کی عمر ۷۵ سال کی تھی - ہندوستان کو ایسے بہت سے حوصلہ مند دریا دل سچے مخیر لوگوں کی ضرورت ہے مگر قضا و قدر کو شاید اس کے خلاف منظور ہے -

**طویلہ کی بلا بندر کے سر** - تعلیم یافتہ اہل ہند کو بدنام کرنے کا کام اینگلو انڈین اخبارات نے ٹھیکہ لے لیا ہے - جہاں کہیں سٹرائک ہوتا ہے اس کی اصلی وجہ کلکتہ کے ایجیٹیشن کنندگان قرار دئے جاتے ہیں ایسٹ انڈین ریلوے سٹرائک کے اصلی بانی ان اخبارات کے ذہن میں جن کو الہام ہوتا ہے کلکتہ کے بنگالی لیڈر ہیں - جمالپور کے ورکشاپ کے چار ہزار قلیوں نے سختی سے ناراض ہو کر کام چھوڑ دیا انکی نسبت بھی یہی لکھا جاتا ہے کہ کاریگر تو کام پر آنا چاہتے ہیں مگر بنگالی بابو ان کو ورغلاتے ہیں - ڈھاکہ میں اور دربھنگہ میں بوجہ طغیانی کے چاول گراں ہو گئے - مگر پایونیر کے نامہ نگار نے لکھا کہ بنگالی بابوؤں کے کہنے سے ہندو مہاجنوں نے بھاؤ چڑھا دیا ہے -

اس پر کلکتہ کا ایک تار برقی ٹیلیگراف ازراہ ظرافت لکھتا ہے کہ آجکل تمام امراض کی ایک ہی تشخیص نکل آئی ہے - طغیانی اور قحط اور زلزلہ - ریلوے لائنوں کا بہ جانا - مسٹر کارلائل کا شملہ جانا - امیر صاحب کی ہندوستان میں تشریف آوری - وائسرائے کا دورہ کشمیر - سر بی فلر کا استعفا اور انکی الوداعی مصافحوں سے تھکی ہوئی انگلیاں ان سب باتوں کی اصل وجہ سودیشی اور صرف سودیشی ایجیٹیشن ہے - جو کچھ گذرا ہے یا گذر رہا ہے یا گذر رہیگا ماضی حال و مستقبل میں ان سب کا حقیقی سبب اہل کلکتہ کا ایجیٹیشن ہے -

**عربی وظایف** - راجہ تصدق رسول خان بہادر سی ایس آئی تعلقدار جہانگیر آباد نے ۲۰ ہزار روپیہ گورنمنٹ کے حوالہ کیا ہے تاکہ اس کے سود سے ان مسلمان طلباء کو وظیفے دئے جائیں جو علیگڈھ کالج میں ایم اے کا امتحان دینے کے لئے زبان عربی کی تکمیل کریں - صاحب سکرٹری کالج اس فنڈ کا انتظام رکھیں گے - اور ۲۰ روپیہ ماہوار کے ایک یا ایک سے زیادہ وظیفے ہر سال دئے جائیں گے - صاحب پرنسپل کالج امیدواروں کو نامزد کیا کرینگے اور اس میں ان طلباء کو ترجیح دینگے جو صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ کے باشندے ہیں -

**سررشتہ تعلیم کے دو عہدے** - کلکتہ یونیورسٹی نے اشتہار دیا ہے کہ یونیورسٹی کے لئے ایک رجسٹرار درکار ہے اور ایک عہدہ انسپکٹر آف کالیجز کا خالی ہے - ان دونو عہدوں کی تنخواہیں آٹھ آٹھ سو روپیہ ماہوار ہیں جو ۵۰ روپیہ سالانہ کی ترقی سے ایک ہزار تک پہنچ جائیگی - دونوں قسم کی تقرری اول پانچ سال کے لئے ہوگی لیکن پانچ سال کے بعد پھر انہیں شخصوں کو اطمینان بخش خدمات سر انجام دینے پر اور پانچ برس کے لئے مقرر کیا جا سکتا ہے -

رجسٹرار وہ شخص مقرر ہوگا جو گریجوایٹ ہو اور یونیورسٹی کے کاروبار کا تجربہ رکھتا ہو - کالجوں کا انسپکٹر نہایت اعلیٰ قابلیت کا شخص ہونا چاہئے اور کالجوں کا کچھ تجربہ بھی رکھتا ہو - کلکتہ یونیورسٹی کے فیلوز میں سے اگر ان عہدوں کے لئے درخواست کریں تو ان کے لئے کوئی مزاحمت نہیں ہے لیکن وہ سنڈیکیٹ کے ممبر ہونے چاہئیں تو ان عہدوں اسامیوں کے لئے پنشن بھی

دیسکتی ہے جو دہ ہزار روپیہ سالانہ سے زیادہ نہ ہوگی +

**مشرقی بنگال میں طغیانی** - تقریباً ایک ماہ سے مشرقی بنگال میں لگاتار بارش ہو رہی ہے اور تمام دریا طغیانی پر آئے ہوئے ہیں - بہت سے دیہات میں سیلاب آیا ہوا ہے - لوگوں کی تکالیف بیان سے باہر ہیں - اس کے علاوہ فصلوں کی تباہی ایک اور سخت مصیبت ہے - دھان پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں - سن کے کھیتوں میں تو دس دس فٹ پانی کھڑا ہے - یہ ناقابل برداشت نقصان ہے کیونکہ سن کی قیمت آجکل ۱۱ روپیہ من ہے - چاولوں کا نرخ دس روپیہ فی من ہے اور اس قیمت پر بھی مل نہیں سکتے - کشور گنج اور نشروکونہ کے باشندوں کی حالت بہت ہی قابل رحم ہے - خورده میں گزشتہ اتوار کو فاقہ زدہ لوگوں نے اناج کی دکانوں سے غلہ لوٹ لیا - پولیس نے بروقت پہنچکر بہت آدمی گرفتار کئے -

**شیشہ سازی کا ہنر** - اپر انڈیا گلاس فیکٹری انبالہ کے مالک لالہ نیالال نے ایک قابل تعریف ارادہ ظاہر کیا ہے کہ یکم نومبر سے دو اُمیدواروں کو فیکٹری میں کام سیکھنے کی اجازت دیجائے - امیدواروں کی عمر ۲۰ سال سے اوپر ہونی چاہئے - اور علم کیمسٹری میں اچھی مہارت رکھتے ہوں - فیکٹری میں دو سال تک ان کو عملی تعلیم دیجائیگی - پہلے سال ان کو علاوہ مکان رہائش کے ۲۰ سے ۳۰ روپیہ ماہوار تک وظیفہ دیا جائیگا اور دوسرے سال ۴۰ روپیہ - تعلیم و تربیت سے فارغ ہونے پر اگر فیکٹری چاہے تو اُمیدواروں کو پانچ سال تک ۶۰ روپیہ ماہوار پر کام کرنا ہوگا اور اچھے ماہر کو دس روپیہ سال ترقی ملیگی - ایک شرط یہ بھی ہے کہ اُمیدوار کو اس امر کا اقرار کرنا ہوگا کہ وہ انبالہ سے ۳۰۰ میل تک کے حلقہ میں کوئی اپنا کارخانہ شیشہ سازی کا قایم نہ کریگا نہ کسی دوسرے کارخانہ کو ان حدود کے اندر مدد دیگا - سب سے آخری شرط یہ ہے کہ امیدوار کا فرض ہوگا کہ کم سے کم دو طالب علموں کو اپنے علم اور تجربہ کا فائدہ پہنچائے - یعنے شیشہ سازی کا علم سکھلائے - دنیا میں اسی طرح چراغ سے چراغ روشن ہوتا ہے -

**ریلوے ورکشاپ جمالپور** - ایسٹ انڈین ریلوے کے عظیم الشان ورکشاپ جمالپور کے ۱۴ ہزار کاریگروں اور مزدوروں نے باتفاق باہمی کئی روز سے سٹرائک کر رکھا ہے - جمالپور کی تمام آبادی تقریباً یہی لوگ ہیں - ان کو شکایت ہے کہ مزدوری کم اور کام زیادہ اور افسروں کا سخت سلوک ہے - چند روز ہوئے ریلوے یونین یعنے ملازمان ریلوے کا ایک جلسہ ہوا جس میں کارگذار کمیٹی اس میں شریک ہوئے مگر بہت سے مزدوروں کو چھٹی کے گھنٹوں کے بعد بھی افسروں نے جلسہ میں شریک ہونے کے خیال سے جانے نہ دیا - اور دروازے بند کر دیئے اور یورپین افسروں نے دیوار پھاندکر جا رہے جانے والے مزدوروں پر فیر کئے جس سے ۷ آدمی مجروح ہوئے - اس سے اور بھی جھگڑا بڑھ گیا - حملہ آور ضمانت پر رہا کرکے دوسرے مقام کو تبدیل کر دیا گیا اور اب سنا ہے کہ اس پر مقدمہ نہیں چلایا جائیگا کیونکہ معتبر شہادت دستیاب نہیں ہوسکتی ہے - معتبر شہادت سے مراد ہے یورپین شہادت -

**کابل میں ریل** - کہتے ہیں کہ حضور والا اعلیٰحضرت امیر صاحب کے دو مراسلے ولایت بھیجے ہیں جن میں اس بات کا ذکر ہے کہ ہز مجسٹی امیر صاحب لوازم تہذیب یعنی ہر قسم کے نو ایجاد آلات اور مشینوں کو اپنے ملک میں رواج دینے پر مستعد ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ ترقی تجارت کے خیال سے اندرون ملک میں ریلوے لائنیں اور سلسلہ ہائے تار برقی جاری کئے جائیں اس لئے تعجب نہوگا اگر امیر صاحب گورنمنٹ ہند سے چند قابل انجنیروں کی خدمات طلب کریں -

**دو طرح کا سلوک** - ایسٹ انڈین ریلوے نے اپنے دیسی سٹاف کے ساتھ جبکہ وہ اپنی تکالیف کا انسداد چاہتا تھا جو سلوک کیا وہ ایک مہربان باپ کا سا سلوک نہیں تھا - بلکہ ایک جابر اور کینہ ور حاکم کا سا جسکو ان اینگلو انڈین اخبارات کی رائے پر کاربند ہونا سعادت دارین خیال کیا - لیکن بنگال ناگپور ریلوے کے یوروپین اور یوریشین گارڈوں نے جب ایجنٹ صاحب سے شکایت کی اور تنخواہ اور الاؤنس میں اضافہ مانگا تو ان کو سٹرائک کرنے پر مجبور نہیں کیا گیا بلکہ کہا کہ اپنے قایمقام ہمارے پاس بھیجو تاکہ معلوم ہو کہ کیا شکایتیں ہیں - دو گارڈ گئے اور ایجنٹ سے تمام کلمہ درد اپنے بھائیوں کا بیان کیا - ایجنٹ نے تنخواہ اور الاؤنس میں اضافہ منظور کیا - دونوں مہمانوں کی دعوت کی اور ان کو ہنسی خوشی رخصت کیا - جب گارڈ واپس آئے تو تمام لائن کے گارڈ خوش ہوگئے - انہوں نے ایجنٹ کا شکریہ ادا کیا -

**گورنمنٹ بمبئی مسٹر جسٹس بدالدین طیب جی کی وفات** پر سرکاری گزٹ میں حسب ذیل ریزولیوشن شایع کیا ہے:-

ہز ایکسیلنسی گورنر ان کونسل نے آنریبل مسٹر جسٹس بدرالدین طیب جی بیرسٹرایٹ لا جج ہائی کورٹ بمبئی کی وفات کی خبر بڑے افسوس کے ساتھ سنی گورنمنٹ کی خواہش ہے کہ جو نقصان پبلک سروس کو پہنچا ہے اس کا احساس تحت رقم لایا جائے - مسٹر بدرالدین سب سے پہلے ہندوستانی تھے جو بمبئی بار میں شامل ہوئے - انہوں نے بہت جلد عدالتوں میں قوت اور ناموری حاصل کی اور اپنے اہل وطن میں علمی فضیلت اور اعتدال پسندی اور بیدار مغزی کے لئے ممتاز ہوئے - اور ان کی یہ قابلیتیں اپنی قوم اور ملک کے اعلیٰ ترین مفاد اور بہبودی کی کوششوں میں صرف ہوئیں -

**انگلستان میں غیرمعمولی گرمی** - برطانیہ عظمیٰ میں آجکل ہندوستان کا سا موسم گرما گذر رہا ہے کئی روز تک سایہ کے اندر بھی تھرمامیٹر کا پارہ ۹۰ درجہ سے اوپر رہا - اس کا ایک فائدہ تو ضرور ہے کہ اہل انگلینڈ کو گھر بیٹھے ہی معلوم ہوگیا کہ ہندوستان کے لوگوں پر کیا موسمی کیفیت گزرتی ہوگی جبکہ پارہ ۱۲۰ درجہ سے بھی اوپر ہو جاتا ہے -

لندن کے قریب ایک فٹ بال میچ ہو رہا تھا کہ کھلاڑی بیہوش ہوکر گر پڑے اور بہت سے تماشائیوں کی بھی یہی کیفیت ہوئی -

نارتھمپٹن شکہ ہامپشر میں شدت گرما سے خود بخود آگ لگ گئی کئی ایک مٹی کے تیل کے تالابوں میں شعلے بھڑک اُٹھے اور بہت سے درخت جل گئے -

**دی انڈسٹریل بنک** آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ کے حصہ داران و ہمدردان و سرپرستان کی آگاہی کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ مجوزہ بنک کا دفتر یکم ستمبر سے بنک کے اپنے مکان میں جاری ہوگیا ہے - خریداری حصص کے متعلق تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام منیجر انڈسٹریل بنک آف انڈیا لودیانہ ہونی چاہئے تمام ابتدائی مراحل طے ہوچکے ہیں - ضروری فرنیچر خرید لیا گیا ہے کتابیں اور فارمیں چھپ چکی ہیں - خزانہ کا کمرہ تیار ہو رہا ہے اور شاید اگلے دو چار روز میں کاغذات برائے رجسٹری صاحب رجسٹرار کی خدمت میں روانہ ہو جاوینگے اور امید کامل ہے کہ دسہرہ سے بنک کا کام جاری ہو جائیگا -

# عالم کا فوٹو

حضور وائسرائے کے دورہ کشمیر میں مسٹر لوئس ڈین صاحب فارن سکرٹری بھی ہمرکاب ہونگے۔

ڈاکٹر موریس ٹریورس پروفیسر کیمسٹری برسٹل یونیورسٹی انڈین انسٹیٹیوٹ آف سائنس کے ڈائرکٹر مقرر ہوئے ہیں۔

الہ آباد یونیورسٹی کا جلسہ کانوکیشن ۱۲ نومبر کو ہوگا۔ پنجاب یونیورسٹی مذکورہ کے امتحانات میں ۶ طلباء ایم۔ اے میں پاس ہوئے۔ ۲۸۹ بی۔ اے میں جن میں چار عیسائی لڑکیاں ہیں میور کالج سے ۵۱ بی۔ اے پاس ہوئے۔ علیگڈھ کالج کے ۱۶۔ ہندو کالج کے ۱۸۔

مسلمانان ہند کی طرف سے ممبری کونسل کے متعلق ایک ایڈریس یکم اکتوبر کو حضور وائسرائے کی خدمت میں پیش ہوگا۔

نواب لفٹننٹ گورنر پنجاب ریاست لغاری اور چینی کے دورہ پر روانہ ہوئے۔

کلکتہ میں کانگرس کا ایک فریق مسٹر تلک کے پریسیڈنٹ کانگرس منتخب کرنے پر زور دیتا ہے۔

بقول انگلشمین جنسرا میں بنگالیوں کی ایک خفیہ سوسائٹی ہے جس نے ایک باغیانہ سرکلر شایع کیا ہے۔ مگر سرکلر کا ترجمہ جو انگلشمین نے چھاپا محض لغو اور بے معنی اور لچر و پوچ مضمون اور مجذوبوں کی سی بڑ ہے۔

جہلم اور گجرات میں شدت بارش سے سیلاب آیا۔ لاہور میں بھی خوب بارش ہوئی۔

مہاراجہ دربھنگہ نے اپنے کاشتکاروں کو ۲ لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ تقاوی میں تقسیم کیا ہے اور ۴ ہزار روپیہ ماہوار قحط زدوں کی دستگیری میں صرف کرنا منظور کیا ہے۔

مسٹر اوبیچ ڈائرکٹر جنرل سررشتہ تعلیم ہندماہ فروری سے ۱۰ ماہ کی فرلو پر جائینگے۔

یہ خبر صحیح نہیں ہے کہ آنریبل مسٹر ایبٹسن آیندہ لفٹننٹ گورنر پنجاب رخصت پر جانے والے ہیں۔

پنجاب میں ایکسٹرا اسسٹنٹی کے مقابلہ کا امتحان یکم اکتوبر سے لاہور میں شروع ہوگا۔

پنجاب پراونشل کانفرنس کا اجلاس تعطیل دسہرہ پر انبالہ میں ہونیوالا ہے

گورکھپور میں ہندو اور مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ بصدارت مولوی ابوالفضل احسان اللہ عباسی منعقد ہوا جس میں ان اخبارات کی پالیسی پر سخت ناپسندیدگی ظاہر کی گئی جو ہندو مسلمانوں میں نفاق پھیلاتے ہیں۔ خاصکر انگلشمین اور پاینیر وغیرہ۔ کئی ایک دیگر مقامات پر بھی اسی قسم کے جلسے ہوئے ہیں۔

مہاراجہ دربھنگہ کی والدہ صاحبہ نے جمعہ گزشتہ کو بنارس میں انتقال کیا۔

گورنمنٹ ہند کے دفاتر ۵ نومبر کو کلکتہ میں کھلینگے۔

لاہور وٹرنری کالج میں ملٹری طالب علموں کا کورس جو ہے دو کے تین سال کا کر دیا گیا ہے۔

مہاراجہ کولہاپور چہارشنبہ گزشتہ کو شملہ پر تشریف لائے مہاراجہ نابھہ کے مہمان ہیں۔

سیرام پور۔ نیناگڈہ۔ بارکپور اور کلکتہ کے نزدیک دیگر مقامات میں فاقہ زدگان نے غلہ کی دکانیں لوٹ لیں۔ جہالاکالی میں ایک کشتی جس میں ۶۰۰ من چاول لدے ہوئے تھے لٹ گئی

بنگال میں بوجہ طغیانی کے چاولوں کا نرخ حد سے زیادہ گراں ہے کھڑگ پور میں چار ہزار مزدوروں نے بازار لوٹ لیا۔

مسٹر لیول سابق اسسٹنٹ سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کی نمایاں خدمات کے صلے میں صاحب وزیر ہند نے دس ہزار روپیہ انعام دیا جانا منظور کیا۔

پولیس کے نئے انتظام کی رو سے لالہ گنیشداس انسپکٹر پولیس راولپنڈی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہوئے۔

راولپنڈی کے مل گودام کے سٹاف اور مقامی سوداگروں کے درمیان تنازعہ تھا۔ سوداگروں کی شکایتیں تحقیقات سے درست پائی گئیں۔ اسلئے تمام گڈس سٹاف تبدیل کیا گیا۔

جہاز گوا کلکتہ سے چاٹگام کو روانہ ہوا تھا وہ خشکی پر چڑھ گیا انجن شکست ہو گئے اور بالکل نکما ہو گیا۔

مدراس ریلوے میں فرسٹ کلاس گاڑیوں میں برقی پنکھے لگائے گئے ہیں۔

لاہور میونسپلٹی نے پانوں پر محصول بڑھا دیا ہے اس لئے لاہور کے تنبولیوں نے ہڑتال کر دی۔

رنگون میں ۲۸ اگست سے برقی ٹریموے جاری ہوئی۔

سابق مہاراجہ صاحب اندور۔ لاہور تشریف لائے تھے۔ کئی پہلوانوں کو ساتھ لیگئے ہیں۔

بورڈ آف ریونیو مدراس نے احاطہ مدراس کی مشترکہ سرمایہ کی کمپنیوں کے کاروبار کو سال گذشتہ کے متعلق اطمینان بخش بتایا ہے اور مبارکباد دی ہے۔

لکھنؤ میں کشتیوں کا دنگل ہوا جس میں زیادہ تر لکھنوی پہلوان فتحیاب رہے۔

میمن سنگھ کے قحط زدگان کی دستگیری کے لئے کلکتہ میں ۳ ہزار کا چندہ جمع ہوا۔

کایستھ کانفرنس اگلے سال آرہ میں ہوگی۔ مہارانی صاحبہ ڈمراؤں نے کانفرنس کے لئے دس ہزار روپیہ عنایت کیا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے نے ۱۰ ستمبر سے ۳۰ اکتوبر تک کے لئے واپسی ٹکٹ میں مسافروں کے لئے رعایت منظور کی ہے۔

راولپنڈی میں بھی ایک ہندو ٹاؤن ہال بنایا جائیگا۔

بمبئی میں ۳۰ لاکھ کے سرمایہ سے سودیشی جہازی کمپنی قایم کی گئی ہے ۹ سٹیمر خریدے ہیں۔

بنوں فٹبال ٹیم کے نوجوانوں کو جو کلکتہ کے جاہل بازاری آدمیوں نے یہ سمجھکر زدوکوب کیا کہ یہ لڑکوں کو پکڑ کر لیجانے والے لوگ ہیں کلکتہ کی تعلیم یافتہ سوسائٹی کا ایک جلسہ بصدارت مسٹر سریندر ناتھ بینرجی منعقد ہوا۔ ان سے معافی مانگی گئی اور ایک نوشت افسوس اور ندامت سے پُر چاندی کی طشتری میں علاوہ سو روپیہ کے پیش کی۔

علی پور میں ایک شخص نے اپنی بدچلن عورت کی ناک کاٹ ڈالی ۳ ماہ قید کی سزا ہوئی۔

ہفتہ مختتمہ ۲۵ اگست میں طاعون سے ۱۳۱۱ موتیں ہوئیں۔ اضلاع بمبئی میں ۱۲۸۸۔ برہما میں ۱۳۲۔ بنگال میں ۱۰۰۔ ممالک متوسط میں ۱۰۹۔ ریاست میسور میں ۹۶ پنجاب میں ۳۔

پریسیڈنٹ روزویلٹ نے امریکہ کے جنگی جہازوں کے بیڑے کا جس میں ۴۳ جہاز شامل تھے ریویو کیا۔

افسوس ہے کہ سر ہنری کیمبل بینرمین وزیر اعظم انگلینڈ کی زوجہ نے مرین آباد میں انتقال کیا۔ وہاں جو نماز جنازہ پڑھی گئی اس میں ملک معظم بھی شامل تھے۔

جمعہ گزشتہ کو سلطان المعظم نے ملاقات کے بعد چونکہ سفیران ممالک کو شرف نیاز نہیں بخشا اس لئے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ حضرت کو صحت کامل حاصل نہیں ہوئی۔

ایران میں قومی گورنمنٹ قایم ہونے کی خوشی میں جابجا چراغاں کیا گیا ہے۔

# ملٹری دنیا

## روس کی حالت زار

روس کے ملٹری حکام انقلاب پسندوں کے منصوبوں سے مقابلہ کرنے کے لئے تیاریاں کر رہے ہیں۔ شاہی فرمان جاری ہوئے ہیں کہ حالت محاصرہ ایکسال تک جاری رہے اور ۵ کروڑ روبل کا چار فیصدی سود پر انسداد فتنہ کیلئے اعلان کیا گیا ہے۔

### باغیوں کو سزا

سیوابرگ کے غدر کرنے والوں کو کورٹ مارشل سے یہ سزا دی گئی کہ ۱۹ سپاہی اور ۳ سویلین گولی سے اڑائے گئے اور ۵۰ سپاہیوں کو مختلف میعاد قید کی سزائیں دی گئیں۔

انقلاب پسندوں کے حملے بدستور جاری ہیں ۱۲ اگست کی رات کو وارسا میں ۳ ہزار آدمی گرفتار کئے گئے۔

### وزیر اعظم کا حکم

مسٹر سٹولپن وزیر اعظم نے گورنروں کے نام گشتی حکم بھیجا کہ انقلاب پسندوں کے ساتھ نرمی سے پیش نہ آئیں اور بد امنی کے دور کرنے میں مضبوطی اور ہمت سے کام لیں۔

زار کی تحریک سے مسٹر سٹولپن کے خاندان نے زار کے سرائی محل میں سکونت اختیار کی ہے۔

### بم کا گولہ

مقام گروڈنو میں ایک بم کا گولہ پھینکا گیا۔ کئی آدمی مجروح ہوئے پولیس نے خلقت پر فیر کی جس سے اور کئی آدمی زخمی ہوئے۔

### تمام باغیوں کا اتفاق

سینٹ پیٹرزبرگ سے خبر آئی ہے کہ تمام انقلاب پسند جماعتیں متفق ہو کر ایک بڑی بھاری جماعت گورنمنٹ کے خلاف ملک میں مرتب ہو گئی ہے اب ریوولیوشن کا کام بڑی آسانی سے ہو سکیگا۔

وڈیسہ کی خبر ہے کہ ایک ملٹری انقلاب پسند جماعت کا سراغ نکلا ہے جس کا منشا یہ تھا کہ تمام حکام کا خاتمہ کر دے اور باغیوں کے ساتھ مل جائے ۱۲ افیسر اس سازش کے متعلق گرفتار ہوئے ہیں۔

---

**وزیر جنگ** - مسٹر ہالڈین وزیر جنگ انگلستان آجکل جرمنی میں ملٹری انتظام کا معائنہ کر رہے ہیں۔ ۲ ماہحال کو مسٹر ہالڈین سے قیصر کے ساتھ خاصہ تناول کیا اور جرمنی منسٹر خارجہ کے ساتھ بہت دیر تک بات چیت کی۔

---

**آگرہ کیمپ** - اگر میر امیر صاحب کی تشریف آوری ہوئی تو جنگ مصنوعی اور پریڈ ہوگی اس میں صرف لکھنؤ اور میرٹھ ڈویژن کی فوجیں اور ایک حصہ انبالہ کی فوجوں کا شامل ہوگا۔

---

**جنرل** سر ڈن منڈ صاحب بہادر شمالی کمانڈ، ۱۱ اکتوبر کو خالی کریںگے اور یکم نومبر کو بمبئی سے عازم انگلینڈ ہونگے۔

---

**لارڈ کچنر** صاحب بہادر ۸ ماہحال کو شملہ سے روانہ ہو کر ۲۸ ستمبر تک دورہ کشمیر میں رہینگے اور ماہ نومبر میں نیپال تشریف لیجائینگے۔

---

**ولائت** کے اخبار ٹریبیون نے جو لکھا ہے کہ لندن کے سوسائٹی سرکل میں افواہ ہے کہ لارڈ کچنر عنقریب آئرلینڈ کی کمانڈ پر تعینات ہونگے۔ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ ہز ایکسیلنسی کی میعاد ہندوستان میں نومبر ۱۹۰۷ء میں ختم ہوگی اس سے پہلے آپکا سبکدوش ہونا بعید از قیاس ہے۔

---

**میرٹھ** کا جلسہ چاند ماری امسال ۱۴ اکتوبر سے ۴ نومبر تک ہوگا۔ حضور کمانڈر انچیف بہادر بھی چند روز رونق افروز ہونگے بشرطیکہ آپکو فرصت ہوئی۔

---

**دیسی** ماونٹن باٹریوں میں میجر کے رینک کے آفیسروں کے کمانڈنٹ مقرر ہونے کی منظوری دیگئی ہے۔ باٹری میں افسروں کی تعداد حسب دستور سابق رہیگی۔

---

**سیلون میں دیسی بٹالین** - سوار آفس نے قرار دیا ہے کہ آئندہ سے جزیرہ مارشس میں ہندوستان کی دیسی فوج رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آجکل وہاں دو بٹالینیں ہیں۔ ۱۱ راجپوتس اور ۹۰ کرناٹک انفنٹری۔

منجملہ ان کے ۹۰ کرناٹک انفنٹری سیلون کو تبدیل ہوگی بجائے برٹش رجمنٹ کے جو وہاں سے ہٹائی جائیگی۔ ۹۰ کرناٹک انفنٹری ماہ دسمبر کے شروع میں کولمبو پہنچ جائیگی اور سکینڈ ویسٹ شائر رجمنٹ کو ریلیو کریگی۔ ۱۱ راجپوتس موسم سرما میں مارشس سے ہندوستان کو واپس جائیگی۔

---

**ٹریولنگ الاؤنس** - گورنمنٹ نے یکم اکتوبر سے ایکسال کے لئے آزمائشی طور پر ملٹری آفیسروں کے لئے ٹریولنگ الاؤنس کی ترمیم شدہ شرح تجویز کی ہے مگر مندرجہ ذیل کلاسیں اور ان کے اہل و عیال تمام سفر جو سرکاری خرچ پر ہو وارنٹ سسٹم کے ذریعہ کرینگی۔

رجمنٹل اور نن ڈیپارٹمنٹل وارنٹ آفیسر، سب کنڈکٹر، ڈپٹی اسسٹنٹ سکول ماسٹر، ان انجیڈلسٹ کے نن کمیشنڈ آفیسر رجمنٹل نن کمیشنڈ آفیسر انجیڈ کلاس اول و دوم۔

فیلڈ سروس کو جاتے ہوئے یا آتے ہوئے یا مینوور کو جاتے یا آتے ہوئے تمام نقل و حرکت وارنٹ سسٹم پر ہوگی بجز ان افسروں کے جن کے یونٹ حرکت نہیں کرینگے ان کو ٹریولنگ الاؤنس مقررہ شرح سے ملیگا۔

---

**میگزین میں آگ** - خبر ہوئی ہے کہ فیروزپور شہر بھی تباہی سے بچ گیا۔ ۱۴ اگست کو ۳ ۱/۲ بجے صبح کے میگزین کے آخری کمرہ میں جس میں کارڈائٹ کے کنستر رکھے تھے شعلے اٹھتے ہوئے دکھائی دئے۔ الارم بجتے ہی تمام فوجیں کمربستہ ہو گئیں۔ میگزین میں ۷ ہزار پونڈ بارود کے علاوہ ہزارہا صندوق امیونیشن کے اور کارڈائٹ کے کنستر تھے۔ قلعہ اور اس کے گرد و نواح کے مکانات آدمیوں سے خالی کرا دئے گئے۔ ایک گھنٹہ انتظار کے بعد ایک افسر نے کھڑکی میں جا کر آگ کی خبر لاتا ہوں۔ آخر جان جوکھوں میں ڈال کر بارود کا ذخیرہ وہاں سے منتقل کیا گیا۔ مختلف رجمنٹوں کی فٹیگ پارٹیوں نے بڑی بہادری سے امیونیشن کو بھی ہٹا لیا۔ آخر ۲ بجے بعد دوپہر خطرہ دور ہوا۔ گویا ۳ لاکھ کارتوس بچائے گئے علاوہ چھاؤنی اور شہر کی آبادی اور مکانات کے۔

یہ حادثہ کارڈائٹ کے بھڑک اٹھنے سے ہوا جیسا کہ حیدرآباد سندھ میں ہوا تھا۔ اس لئے حکام اب تمام میگزینوں میں احتیاطاً کے طور پر کارڈائٹ کے رکھنے کا خاص انتظام تجویز کر رہے ہیں چنانچہ الہ آباد میں ۵ سال سے زیادہ عرصہ کی جسقدر کارڈائٹ تھی وہ قلعہ سے نکال کر میدان میں خیموں کے نیچے جمع کی گئی۔ صاحب جنرل آفیسر کمانڈنگ نے ایک آرڈر کے ذریعے تمام آفیسروں اور عہدیداروں اور سپاہیوں کی بہادرانہ خدمات کا شکریہ ادا کیا۔

شہر فیروزپور کے بہت سے آدمی شہر سے فرار ہو گئے تھے بعض پیدل میں شکر فرید کوٹ موگہ اور دوسرے مقامات کو چلے گئے تھے

**رسالدار میجر راجہ علی گوہر خانصاحب** بہادر جو بحیثیت اردلی افسر جناب ملک معظم شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم دام اقبالہٗ لندن تشریف لے گئے تھے۔ سردار صاحب بہادر نے اپنا کار متعلقہ نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ جس کے بارے میں حضور ملک معظم قیصر ہند کی جانب سے رائیل وکٹوریہ میڈل عطا ہوا۔ ۱۰ اگست ۱۹۰۶ء کو عازم ہند ہوئے اور اثنا سفر میں قریب پانچ گھنٹہ جبرالٹر میں چوبیس گھنٹہ مرسیلز اور چوبیس گھنٹہ پورٹ سعید میں قیام پذیر رہے۔ اور پورٹ سعید سے روانہ ہوکر مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۶ء کو بوقت ۹ بجے صبح آپ شہر بمبئی میں تشریف لائے۔ اور ایک روز آپ نے شہر بمبئی میں قیام فرمایا۔ ۲۵ اگست بوقت ۹ بجے شب کو بذریعہ میل ٹرین آپ بمبئی سے روانہ ہوئے۔ آپکے عزیز القدر رسالدار راجہ علی اکبر خانصاحب متعینہ ۳۴ پونہ ہارس جو کہ بغرض استقبال جناب رسالدار میجر صاحب بہادر موصوف بمبئی تشریف لے گئے تھے۔ آپکے ہمراہ اسٹیشن [illegible] تشریف لائے اور نیز جبکہ آپ اپنی رجمنٹ کو تشریف لیجانے کی غرض سے علیحدہ ہوئے۔ تو آپ نے بذریعہ تار خبر جناب رسالدار میجر صاحب بہادر کی تشریف آوری سے رسالدار محمد خان صاحب ۲۷ لائٹ کیولری کو مطلع کیا۔ کہ جناب رسالدار میجر صاحب بہادر آج ۲۶ اگست کو بوقت شام جبل پور اسٹیشن پر تشریف فرما ہونگے۔ رسالدار راجہ علی اکبر خان صاحب کی اس مہربانی کا جس قدر شکریہ ادا کیا جائے بجا ہے۔ کہ جنہوں نے رجمنٹ کو ایک ایسی خوشخبری سے مطلع کیا۔ کہ جس کے سننے سے رجمنٹ ۲۷ لائٹ کیولری کے ہر ایک جوان اور تمام افسر صاحبان کو اس قدر خوشی ہوئی۔ کہ گویا ایک نعمت عظمیٰ حاصل ہوئی ہے۔ چونکہ یہ تار خبر مورخہ ۲۶ اگست کو قریب ۱۰ بجے موصول ہوئی تھی۔ اسی وقت سے ہر ایک جوان پر ایک خوشنودی کا عالم طاری تھا۔ فوراً رسالدار محمد خانصاحب نے فسٹ برہمن اور ۳۳ پنجابیز کے نیٹو افسر صاحبان کو اس خبر فرحت اثر سے مطلع کیا۔ وہ صاحبان بھی بہت خوش ہوکر رسم استقبال کے ادائگی کے واسطے تیار ہوگئے۔ اس کے بعد رسالدار محمد خانصاحب تار خبر کو لیکر بخدمت جناب کمانڈنگ افسر صاحب بہادر کپتان باتین صاحب جو کہ موجودہ کمانڈنگ رجمنٹ ہذا ہیں روانہ ہوئے۔ اور بنگلہ پر جاکر تار ملاحظہ کرایا۔ چنانچہ کپتان صاحب بہادر کمانڈنگ افسر ۲۷ لائٹ کیولری نے بہت خوشی ظاہر کی۔ اور بہار بندوبست استقبال جناب رسالدار میجر راجہ علی گوہر خانصاحب بہادر کے فرمایا۔ اور تمام برٹش افسر صاحبان کو اس خوشنودی سے مطلع کرکے تجویز استقبال جناب رسالدار میجر صاحب بہادر کی چنانچہ شام کے ۵ بجے عہدیداران اور جوانان رجمنٹ نہایت خوش ہوتے ہوئے پرائیویٹ ڈریس سے اسٹیشن کو روانہ ہوئے۔ اور ساڑھے پانچ بجے سب جوانان معہ سکشن کمانڈران اسٹرک کے ہر دو طرف بنا بر تعظیم جناب سردار صاحب بہادر صف بستہ ہوئے۔ ہر ایک جوان بغرض تعظیم لانس سے مسلح تھا۔ اور نیٹو افسر صاحبان رسالہ ہذا ہمراہ دو پلٹن متذکرہ صدر بہت خوشی سے پلیٹ فارم پر ٹرین کی آمد کی انتظاری کرتے ہوئے واکنگ کرتے تھے۔ اسی اثنا میں جناب لفٹنٹ لے صاحب بہادر اور لفٹنٹ ڈرہم صاحب بہادر رجمنٹل ڈراگ جس میں چار گھوڑے جوڑے جاتے تھے۔ رسالدار میجر صاحب بہادر کے سوار کرانے کی غرض سے لیکر رونق افروز ہوئے اور جناب کپتان ہنسلٹن صاحب بہادر موجودہ کمانڈنگ افسر بھی سوار ہوکر اسٹیشن پر رونق افروز ہوئے۔ چونکہ ٹرین کی انتظاری تھی۔ صاحبان بہت خوش ہوتے ہوئے پلیٹ فارم پہ پہنچے اور ٹرین کی انتظاری میں واکنگ کرنے لگے۔ تمام ٹرمپیٹر رجمنٹ ہذا کے ٹرین کی آمد پر سلیوٹنگ ٹرمپیٹ بجانے کی غرض سے پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ اور علیٰ ہذا القیاس ۳۳ پنجابیز کے باجے والے بھی اپنے سلیوٹ بجانے کے دھن میں منتظر تھے۔ اس وقت کی رونق آوری کا بیان اگر تحریر کیا جاوے۔ تو میں خیال کرتا ہوں کہ نصف اخبار کے کالم اسی کے مضمون سے پر ہو جائیں۔ شاید کہ پھر بھی کتفی نہ ہو ۵¾ بجے کہ قریب تھے۔ کہ میل ٹرین اپنے خوش الحان زور و شور سے آتی ہوئی تمام جوانان و افسر صاحبان کو نظر پڑی۔ تب سب نے نعرہ ہائے خوشی بلند کئے۔ اور ٹرمپیٹران اور بینڈ والوں نے سلیوٹنگ بجانا شروع کیا جس وقت ٹرین لیٹ ہوئی۔ سب لوگ ملاقات کیواسطے دوڑ کر گئے۔ اور رسالدار میجر صاحب بہادر نے جو کہ بہت ہی خلیق اور مشہور عالم سردار ہیں۔ ہر ایک جوان اور عہدہ دار اور افسر صاحبان سے بہت خوش ہوکر ملاقات کی۔ بعد اس کے رسالدار میجر صاحب بہادر ڈراگ پر سوار ہوئے۔ اور ان کے ہمراہ نیٹو افسر صاحبان ہر دو پلٹن اور لفٹنٹ ڈرہم صاحب ڈراگ پر سوار ہوئے لفٹنٹ لے صاحب بہادر موجودہ اجیٹنٹ رجمنٹ ہذا ڈراگ پر سوار کراکر سب صاحبان کو لیکر روانہ لائن ہوئے جس وقت ڈراگ سٹرک پر آئی تھی۔ ہر ایک سکشن کمانڈر بنا بر تعظیم سلیوٹنگ اپنی سکشن کو کیری لانس کا حکم دیتا تھا۔ چونکہ سپاہیان ریلوے اسٹیشن سے صدر بازار تک سٹرک کے ہر دو جانب صف بستہ تھے۔ ان کے جواب میں جناب رسالدار میجر راجہ علی گوہر خان صاحب بہادر اپنے دست مبارک سے سلیوٹنگ کرتے ہوئے لائن کو تشریف لائے۔ جناب لفٹنٹ لے صاحب موجودہ اجیٹنٹ رجمنٹ ہذا رسالدار میجر صاحب بہادر کو لائن پہنچا کر ڈراگ مسکوٹ کو واپس لے گئے۔ رسالدار میجر صاحب نے لفٹنٹ صاحب اور جملہ برٹش افسران کی عزت افزائی اور دیگر سب صاحبان کا استقبال کے صلے میں نہایت شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں سب جوانان و عہدہ داران و نیٹو افسر صاحبان رسالدار میجر صاحب بہادر کے مکان مبارک پر جلوہ افروز ہوئے۔ جس وقت جلسہ عام برمکان رسالدار میجر صاحب بہادر شروع ہوا۔ تو سردار صاحب بہادر نے پر فضائے شہر لندن و دیگر مقامات کی اور جو جو عجائبات آپ کو دکھلائے گئے تھے۔ تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ جو جو مقامات میں نے دوران رہائش ولایت میں دیکھے ہیں۔ ان کی رونق و قرینہ آرائی کی جس قدر میں تعریف کروں۔ محض کم و کاست ہے اور ہرگز مبالغہ کا دخل نہیں۔ بلکہ جو جو اشیاء دیکھی گئی ہیں۔ ایک دوسری سے بڑھکر۔ خصوصاً کارخانہ جات اتواپ و جنگی جہازات و انتظام پولیس و ہارس شیڈ وغیرہ وغیرہ۔ اور باشندگان کی تہذیب اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ آجتک جو جو مقامات میں نے بنظر خود دیکھے ہیں کسی مقام کے عام باشندگان کو ایسا مہذب نہیں دیکھا۔ کہ جن کا کچھ ذکر اس موقعہ پر لایا جائے۔ اور ولایت میں اس تقریب پر ہم اردلی افسران کو اعلیٰ اعلیٰ حکام سے اکثر موقع ملتا رہا۔ اور ہم لوگوں کے ساتھ جو جو عمدہ سلوک اور التفات و سرفرازانہ برتاؤ ان حکام نے کئے ہیں وہ اس قدر نوازشانہ ہیں کہ جن کی مہربانی کا شکریہ میں شب و روز ادا کروں۔ تاہم ادا نہیں ہوسکتا غرض یہ ہے کہ ہر ایک برٹش افسر صاحب بہادر جو ہم لوگوں کو ملتے تھے۔ نہایت ہی مہربانی سے متکلم ہوتے تھے۔ اور اعلیٰ طریق سے مہمان نوازی فرماتے تھے لہذا ہم لوگ ہر ایک برٹش افسر صاحب بہادر کی مہربانی اور جناب ملک معظم قیصر ہند دام اقبالہٗ کی عنایت اور نوازش کا شکریہ ادا کرتے ہوئے خداوند کریم سے دعا مانگتے ہیں۔ کہ رب العالمین ہماری برٹش گورنمنٹ کو ہمیشہ ہمارے سر پر صحیح و سلامت باکرامت رکھے۔ اور ہم سب باشندگان ہند کو ہمیشہ وفادار اور جان نثار رہنے میں مدد فرماوے۔ آمین

تقریر کے درمیان چاء نوشی بھی ہوتی رہی۔ اور بعد چاء نوشی کے سب لوگ سردار صاحب بہادر سے اجازت لیکر اپنے اپنے مکان کو روانہ ہوئے جلسہ برخاستگی کے موقعہ پر رسالدار میجر صاحب بہادر نے دعائیہ لہجہ میں سب صاحبان کو مخاطب کیا۔ اور زبان مبارک سے فرمایا کہ باری تعالیٰ تمام سرداران ہند کو یہ اعزاز عطا فرماوے۔ جو کہ پاک پروردگار کی مہربانی سے اس وقت ہماری قدردان گورنمنٹ نے ہم اردلی افسران کو عطا فرمایا ہے۔ آمین ثم آمین +

---

**محسود وزیری اور ان کے وظائف**۔ ۲۸ نومبر سال گذشتہ میں کپتان ڈونلڈسن صاحب کو ٹنبل میں ایک محسود وزیری نے

قتل کیا تھا جس کی پاداش میں ۵ ہزار روپیہ وزیری سرداروں کو مشاہرہ بند کر دیا گیا تھا اس عرصہ کے لئے جبتک کہ ۵ مشتبہ آدمیوں کو وہ حوالہ نکریں۔ منجملہ ان کے وزیریوں نے چار شخصوں کو حوالہ کیا اور پانچواں روپوش ہو گیا۔ اس پر وزیری سرداروں نے اس کا مکان جلا دیا اور کھیت ویران کر دیا۔ اور قرآن کی قسم کھائی کہ اگر وہ کہیں ہاتھ آئیگا تو حاضر کیا جائیگا۔ گورنمنٹ خیال کرتی ہے کہ وزیریوں نے تمام شرائط حتی الامکان پوری کر دی ہیں اور چونکہ ماہ نومبر سے ان کا رویہ اچھا رہا ہے اور انگریزی علاقہ میں کوئی واردات نکرنے کا عہد کرتے ہیں اور محسود کے ہاتھوں آیندہ کسی برٹش آفیسر کے ہلاک کئے جانے کی پوری پوری ذمہ داری لیتے ہیں اس لئے قرار پایا ہے کہ ماہ اکتوبر سے بشرطیکہ اس عرصے میں انکا رویہ اچھا رہے انکو حسب دستور قدیم وظایف دئے جائیں۔

---

## برخاست و موقوفی

۵۳۔ سکھ (فرنٹیئر فورس) حوالدار سرن سنگھ صاحب جمعدار بھولا سنگھ صاحب پنشن یافتہ کی جگہ یکم جولائی سنہ ۱۹۰۶ء سے جمعداری پر ترقی یاب ہوئے۔

۸۷ پنجابیز۔ جمعدار شہباز خاں صاحب صوبیدار اللہ دتا صاحب پنشن یافتہ کی جگہ ۵ اگست سنہ ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر تعینات ہوئے اور حوالدار محمد خان صاحب جمعدار بنائے گئے۔

۱۰۵ مرہٹاز۔ جمعدار پوتلاجی راؤ مورے صاحب بجائے صوبیدار اپاجی گوکھلے صاحب پنشن یافتہ یکم اگست سنہ ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر ممتاز ہوئے۔ اور حوالدار چندر راؤ موری صاحب جمعدار بنائے گئے۔

۱۰۷ پایونیرز۔ حوالدار محمد یوسف خاں صاحب کو جمعدار عمر خاں صاحب پنشن یافتہ کی جگہ ۳ مئی سنہ ۱۹۰۶ء سے جمعدار بنایا گیا۔

۱۱۴ مرہٹاز۔ جمعدار مہادیو راؤ کھانولکار کو صوبیدار کھنڈوجی بھالکا پنشن یافتہ کی جگہ ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر اور حوالدار شیو رام پوار صاحب کو جمعداری پر ترقی ملی۔

۳۵ سکھ۔ جمعدار بان سنگھ صاحب کو یکم اگست سنہ ۱۹۰۶ء سے جمعداری پر مستقل کیا گیا۔

انڈین سابارڈینیٹ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ

ہاسپٹل اسسٹنٹ برانچ

بمبئی کمانڈ نمبر ۱۱۳۰ محمد حنیف صاحب کو میڈیکل سکول پونہ سے پاس ہونے پر تھرڈ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ بنایا گیا۔

## آج کیا خبر ہے؟

ایک جرمن اخبار میں ایک آرٹیکل جرمن حکام کے ایما سے شایع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ ملک معظم اور قیصر ولیم کے مابین عام انٹرنیشنل معاملات پر کھلے دل سے گفتگو ہوئی جس کا نتیجہ یہ نظر آتا ہے کہ انگلستان اور جرمنی کے درمیان دوستی قایم ہو جائیگی۔

لندن ٹایمز مذکورہ بالا خبر پر لکھتا ہے کہ جرمنی کے ساتھ ہم جھگڑا کرنا کبھی نہیں چاہتے ہیں کہ موجودہ حالت میں ہمارے تعلقات جرمنی کے ساتھ ایسے صاف نہیں ہو سکتے جیسے کہ فرانس کے ساتھ ہیں۔

ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ اور جنرل میکس جرمن کی جنگ مصنوعی دیکھنے تشریف لے گئے ہیں۔

ڈال میں تمام فیلڈ فورس ۷ ماہ حال سے پراگندہ کر دیا گیا ہے۔

امریکہ میں ریل اسٹیٹ ٹرسٹ کمپنی کے تین افسر بالزام تغلب گرفتار ہوئے ہیں منجملہ ان کے ایک مسٹر ہپل نے خودکشی کر لی۔ انھوں نے کئی ملین ڈالر جمع کرنے والوں کے اڑائے تھے۔ تخمینہ ہے کہ ایک کروڑ ڈالر سے زیادہ کا دیوالہ ہے۔

بیلجیم کے مقامات ہاربن۔ موکدن۔ کرین۔ ٹرشہا اور ڈالنی میں روس نے اپنے قونصل مقرر کئے ہیں۔

لیڈی کیمبل بینرمین زوجہ وزیر اعظم کا جنازہ لندن میں لایا گیا اور ۵ ماہ حال کو مقام میگل میں رسم تدفین ادا ہوئی۔ اکثر وزرا اور روسا شریک جنازہ تھے۔ ملک معظم کی طرف سے مسٹر کولبروک شامل تھے۔ سفیران ممالک ممبران پارلیمنٹ اور بہت سے رئیس موجود تھے۔

آسنسول کے ملازمان ریلوے نے ایجنٹ کمپنی کو بذریعہ تار نوٹس دیکر سٹرائک کر دیا۔ کئی ایک سٹیشنوں کے تمام کلرکوں نے کام چھوڑ دیا ہے۔ حکام ریلوے کو یقین ہے کہ وہ انتظام کرینگے اور کچھ ہرج نہیں ہوگا۔

سکندرآباد میں ایک قیدی پولسمین نے کنوئیں پر سے پانی بھرتے ہوئے کنوئیں میں کود کر خودکشی کرنی چاہی مگر حمید خاں وارڈر نے کود کر اس کو ڈوبنے نہ دیا ہر چند کہ قیدی نے خود اسکو غرق کرنے کی ناکام کوشش کی اب ملزم پر خودکشی اور اقدام قتل کا مقدمہ قایم کیا گیا ہے۔

سر ہنری میکماہن صاحب جو امیر صاحب کے سفر کے متعلق سپیشل ڈیوٹی پر تعینات کئے گئے ہیں آجکل ولایت میں رخصت پر ہیں یکم نومبر تک ہندوستان میں آئینگے۔

سر چارلس ریواز شملہ سے لاہور کو آتے ہوئے پنجاب کے بہت سے حصے کا دورہ فرمائینگے کیونکہ ہز آنر کا یہ آخری دورہ ہوگا۔

نواب لفٹننٹ گورنر پنجاب بھی امیر صاحب کی تشریف آوری پر آگرہ میں رونق افروز ہونگے۔

تعجب نہیں کہ چین سے ۱۰ ڈوگراز اور ۲۴ سکھ انفنٹری جنکی خدمات وار آفس نے مستعار لے رکھی ہیں ہندوستان کو واپس بلالی جائیں۔

گورنمنٹ ہند نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جس میں کرنل انزلی صاحب کمشنر حفظان صحت ہند اور مسٹر جیکب سکرٹری پبلک ورکس اور مسٹر ایکمان شامل ہیں یہ ایک سکیم سینٹری انجنیر سروس کی تیار کرینگے جو پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کی ایک شاخ ہوگی۔

لیڈی منٹو صاحبہ کی صدارت میں ڈفرن فنڈ کی سپیشل کمیٹی کا ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں قرار پایا کہ چار وظایف تین تین سو روپیہ سالانہ کے پانچ سال کیلئے زنانہ میڈیکل طالب علموں کے لئے لاہور اور کلکتہ میں لیڈی کرزن سکالرشپ کے نام سے بطور یادگار مرحومہ کے قایم کئے جائیں۔

## لودیانہ

دو چار روز سے دن کے وقت ناقابل برداشت تیز دھوپ اور راتیں فرحت بخش ہیں۔ شہر میں صفائی کی حالت بدستور ہے سڑکیں جابجا شکستہ ہیں۔ میونسپلٹی خواب غفلت میں ہے ایسے وقت میں کمشنر حفظان صحت یا کسی اور اعلی حاکم کے دورہ کی ضرورت ہے تاکہ دو چار روز کیلئے ہی سہی صفائی کی ٹیپ ٹاپ ہو جائے۔ ہیضہ ترقی پر ہے پیچش و اسہال بھی مہلک صورت اختیار کرنے لگے ہیں۔ فصلی بخار تو آجکل کا تحفہ ہی ہے اس کی شکایت عام ہے ہفتہ زیر اشاعت میں ۹ پیدایش ۴۲ موتیں واقع ہوئیں اموات میں بمقابلہ ہفتہ گزشتہ کے ۲۰ کی زیادتی ہے۔ بجز ۲۲ موتیں ہیضہ سے ۱۰ پیچش سے ۲ اسہال سے ۳ باقی دیگر عوارض سے۔

---

**ایک دفعہ ضرور پڑہیں** اگر آپ تمغے یا فیتے وغیرہ کے سٹار یا دیگر زیورات ہر قسم سیپرے کڑے بالکل چوڑیاں وغیرہ نہایت خوشنما ہمیشہ چاندی کی مانند اصلی جرمن سلور کے بالکل ہی ارزاں قیمت پر خریدنا یا کوئی اور کام لوہا پیتل وغیرہ کا بنوانا چاہتے ہیں۔ تو اس پتہ پر درخواست کر دیجئے

# دلچسپ واقفیت

**اڈیٹر کی بیوی** ۔ ولایت میں عورتوں کے ایک اخبار نے لکھا ہے کہ کسی پیشہ ور کی زوجہ کی زندگی ایسی مایوسی بخش نہیں ہے جیسی کہ اخبار نویس کی بیوی کی ۔ ایک ڈاکٹر کی بیوی کو یہ تکلیف ضرور ہے کہ اس کو معلوم نہیں اس کا شوہر کھانا کس وقت کھائیگا اور رات کو کس وقت گھر آئیگا لیکن اخبار نویس کی زوجہ کی مایوسیوں سے اس کو کچھ نسبت نہیں ہے ۔

اگر کوئی اخبار نویس کھانے پینے اور سونے کا باقاعدہ انتظام رکھتا ہے تو اس کو خوش قسمت سمجھنا چاہئے لیکن یہ ضروری ہے کہ اس صورت میں بھی رات کو دن اور دن کو رات بنانا ہوگا اور اگر اس کے بچے ہوں تو کچھ تعجب نہیں ہے اگر وہ بنی ماں سے دریافت کریں کہ آیا کہ یہ اجنبی آدمی کون ہے جو کبھی کبھی اتوار کو ہمارے گھر آیا کرتا ہے ۔

لندن میں اخبار نویس عموماً دو بجے رات کو کام سے فارغ ہو کر گھر آتے ہیں دس بجے تک سوتے ہیں جبکہ بچے مدرسے جا چکتے ہیں پھر وہ دفتر کی طرف دوڑتا ہے اور پھر تمام دن گھر سے غائب رہتا ہے اور اگر کبھی آتا ہے تو کھانا کھانے کے لئے دس گیارہ بجے رات کو جبکہ سو جاتے ہیں ۔ جو لوگ پورٹری کا کام کرتے ہیں انکی حالت اور بھی ابتر ہے ۔ ان کا کوئی وقت مقرر نہیں کیونکہ وہ صرف دس منٹ کے نوٹس میں صد ہا میل کے سفر پر بھیجے جاتے ہیں ۔ ان کی بیویوں کی زندگی کس قدر تلخ کام ہے جن کو عموماً کھانے کی میز پر تنہا کھانا بسر کرنا ہوتا ہے اور وہاں قسم کے تار آتے رہتے ہیں " آج میں کھانے کے وقت گھر نہیں آسکونگا "، " میں کل تک گھر نہیں آؤنگا " ۔ وغیرہ وغیرہ

جن کی رات کی ڈیوٹی باقاعدہ ہے اور جو ایک بجے کام سے فارغ ہو جاتے ہیں وہ بھی تین چار بجے سے پہلے گھر نہیں پہنچ سکتے کیونکہ محنت کی تھکان دور کرنے کے لئے وہ گھنٹہ دو گھنٹہ کلب میں دل بہلاتے ہیں ۔ اور اس طرح سے بعض شراب خوری کے عادی ہو جاتے ہیں ۔ پس اخبار نویس کی بے قاعدہ زندگی اور وقت کی بے ترتیبی سے اس کی بیوی کی سوشل زندگی درہم برہم ہوتی ہے ۔ نہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ ہوا خوری کو جا سکتی ہیں نہ کسی جلسہ دعوت میں ۔ دوسری مشکل یہ ہے کہ اخبار نویس پیشہ تنگ رہتے ہیں کیونکہ وہ فضول خرچ ہوتے ہیں ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس پیشہ میں ترقی جلدی جلدی ملتی ہے ۔ بہت سے نوجوان جرنلسٹ اچھی پریکٹس رکھنے والے ڈاکٹروں سے زیادہ آمدنی رکھتے ہیں ۔ اور بعض کو اس قدر جلدی عروج حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ ذرا ذرا سی بات پر دو چار پونڈ خرچ کر دینا کچھ حقیقت نہیں سمجھتے ۔ مگر اس فضول خرچی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ کچھ جمع نہیں کر سکتے جبکہ دوسرے پیشہ ور لوگ جو ان سے نصف آمدنی رکھتے ہیں کفایت شعاری کی بدولت اچھی خاصی رقم جمع کر لیتے ہیں ۔ اور چونکہ انکا کام زیادہ دماغی طاقت لگتا ہے اور تقسیم اوقات کی بے قاعدگی سے عموماً صحت کو کھو بیٹھتے ہیں اس لئے جب وہ اپنے کو چھوڑنے پر مجبور ہوتے ہیں تو نہایت بیکسی اور تنگدستی کی حالت میں ہوتے ہیں ۔

---

**عجائبات لندن** ۔ شہر لندن ۱۸ مربع میل رقبہ میں آباد ہے لیکن اس کے اندر اس قدر آبادی ہے کہ آئرلینڈ کی تمام آبادی سے ۱/۲ ۱ گنا زیادہ ہے ۔ اور تمام براعظم آسٹریلیا کی آبادی سے ۱/۲ ۱ گنا زیادہ حالانکہ آسٹریلیا کا قطعہ برطانیہ کلاں کے رقبہ سے ۲۵ گنا بڑا ہے ۔ اور آئرلینڈ میں ۲۷۰ لندن جیسے شہر بسائے جا سکتے ہیں اور آسٹریلیا میں ۲۵ ہزار ۔

دن کے وقت لندن میں فی ایکڑ ۱۴۸ آدمی ۔ صبح کے وقت آٹھ اور دس بجے کے درمیان مینشن ہاؤس کے بڑے چوک میں ۱/۲ ۳ لاکھ آدمی جمع ہوتے ہیں ۔ اور ایک روز کے اندر ۲۲ ہزار گاڑیاں مینشن ہوس کے سامنے سے گزرتی ہیں ۔ لندن کی تمام آبادی کو اگر ہاتھ میں ہاتھ ملا کر ایک قطار میں کھڑا کیا جائے تو وہ تمام براعظم یورپ میں شمال مشرقی کنارہ سے جنوب مغربی کنارہ تک پہنچ جائیگی ۔ اور اگر لندن کے تمام بازاروں کو ایک ہی قطار میں لگا دیا جائے ۔ تو وہ قطار قسطنطنیہ پر ختم ہوگی ۔ لندن شہر میں ہر روز ۱۸۰ شادیاں ہوتی ہیں ۔ سال بھر میں اس قدر بچے پیدا ہوتے ہیں جن سے دہلی جیسا شہر آباد ہو جائے اور اس قدر آدمی مرتے ہیں جس قدر لاہور کی آبادی ہے ۔

خاص شہر لندن میں تقریباً ۳۰ لاکھ آدمی روزانہ ریل میں سفر کرتے ہیں ۔ یعنی ایک سال کے مسافروں کی تعداد دنیا کی دو تہائی آبادی کے مساوی ہے ۔

ہر ہفتہ ۵۳ لاکھ چٹھیاں ڈاک میں تقسیم کیجاتی ہیں ۔

لندن میں اس قدر آوارہ اور مفلس قلاش بے روزگار آدمی ہیں جس قدر امرتسر کی آبادی ۔ ۲۰ ہزار قیدی ہیں ۔ ایک کروڑ ۴ لاکھ گیلن پانی آتشزدگیوں کے فرو کرنے میں صرف ہوتا ہے ۔

---

**برٹن کلاں** میں اس قدر بیر شراب اور سوڈا کا خرچ ہے کہ ان کی بوتلوں کو ڈاٹ لگانے کے لئے ۷ ہزار ٹن کاگ کی سالانہ ضرورت پڑتی ہے ۔

---

**شیر دل عورت** ۔ جزیرہ کوبی کے ایک سرکس نے اشتہار دیا کہ شیر سے بازی کرنے کے لئے ایک مضبوط دل عورت کی ضرورت ہے ۔ تنخواہ بیس پونڈ فی ہفتہ قرار دیگئی تھی ۔ ۴۷ امیدواروں نے درخواستیں گزرانیں ۔ لیکن جب منیجر نے کہا کہ شیر کے پنجرہ میں جانا ہوگا اور اگر شیر کسی کو کھا جائے تو ہماری ذمہ واری نہ ہوگی اس کی بابت اقرار نامہ لکھدو ۔ یہ سنتے ہی ۲۷ امیدواروں نے درخواست واپس لے لی ۔ اور جب شیر نے دہاڑنا شروع کیا تو اور ۹ عورتوں کے حوصلے پست ہو گئے ۔ اور صرف ۱۱ پنجرہ میں داخل ہوئیں ۔ ان کی آزمائش کے لئے ایک پرانی خونخوار شیرنی دوسری طرف سے پنجرہ میں داخل کی گئی ۔ جب وہ زور سے دہاڑی تو کئی عورتیں غش کھا کر گر پڑیں اور صرف تین ثابت قدمی سے کھڑی رہیں ۔

---

**گرمی یا سردی کو بند رکھنے کا انتظام** ۔ گرم پانی کو سرد ہونے یا برف کو پگھلنے سے بچانے کی سہل ترکیب یہ ہے ۔ کہ اُسے کسی ایسے کپڑے یا چیز میں لپیٹنا چاہئے ۔ جس میں گرمی یا سردی کا اثر نہ ہو یعنی فلالین یا گھاس میں ۔ اب دریافت ہو گیا ہے کہ گرم پانی کو لگاتار گرم رکھنے سے کھانا تیار کیا جا سکتا ہے یعنی جس برتن میں گرم پانی ہو ۔ اُس کے اردگرد فلالین لپیٹنے سے اُس کے اندر گرمی رہیگی چاول اور کھچڑی کھچڑی تیار ہو سکتی ہے ۔ صوبجات متحدہ کی بڑی سپاہ کے افسروں نے اس قسم کے تجربوں میں کامیابی حاصل کی ہے کہ بغیر آگ کے گرم رہنے والے چولہے سے جنگ کے وقت کھانا پکانے کا کام لیا جا سکتا ہے ۔ اسی اصول پر ایسے چولہے صوبجات متحدہ کی سپاہ میں رائج ہونے والے ہیں ۔

اس چولہے میں نہ صرف چاول ہی پک سکتے ہیں ۔ بلکہ آلو شلغم اور شکر قندی ۔ مٹر اور چنے بھی اُبالے جا سکتے ہیں ۔ اس ترکیب سے ایک جھگڑے میں ساٹھ آدمیوں کا کھانا تیار کیا گیا تھا ۔

اس سے ایندھن میں بھی کفایت ہو جاتی ہے ۔

# لطف سخن

## رامائن کا ایک سین

رخصت ہوا وہ باپ سے لیکر خدا کا نام — راہ وفا کی منزل اول ہوئی تمام
منظور تھا جو ماں کی زیارت کا انتظام — دامن سے اشک پونچھ کے دل سے کیا کلام
آخر ہے کچھ حد ستم و ظلم و جور بھی
ہم کو اداس دیکھ کے غم ہوگا اور بھی

دل کو سنبھالتا ہوا آخر وہ خوش خصال — خاموش ماں کے پاس گیا صورت خیال
دیکھا تو ایک در میں ہے بیٹھی وہ خستہ حال — سکتہ سا ہو گیا ہے یہ ہے شدت ملال
تن میں لہو کا نام نہیں زرد رنگ ہے
گویا بشر نہیں کوئی تصویر سنگ ہے

کیا جانے کس خیال میں گم تھی وہ بے گناہ — نور نظر پہ دیدۂ حسرت سے کی نگاہ
جنبش ہوئی لبوں کو بھری ایک سرد آہ — لی گوشہ ہائے چشم سے اشکوں نے رخ کی راہ
چہرہ کا رنگ حالت دل کھولنے لگا
ہر موئے تن زباں کی طرح بولنے لگا

آخر اسیر یاس کا قفل دہن کھلا — افسانۂ شدائد رنج و محن کھلا
اک دفتر مظالم چرخ کہن کھلا — وا تھا دہان زخم کہ باب سخن کھلا
درد دل غریب جو صرف بیاں ہوا
خون جگر کا رنگ سخن سے عیاں ہوا

رو کر کہا خموش کھڑے کیوں ہو میری جاں — میں جانتی ہوں جس لئے آئے ہو تم یہاں
سب کی خوشی یہی ہے تو صحرا کو ہو رواں — لیکن میں اپنے منہ سے نہ ہرگز کہوں گی ہاں
کس طرح بن میں آنکھوں کے تارے کو بھیج دوں
جوگی بنا کے راج دلارے کو بھیج دوں

دنیا کا ہو گیا ہے یہ کیسا لہو سپید — اندھا کئے ہوئے ہے زر و مال کی امید
انجام کیا ہو کوئی نہیں جانتا یہ بھید — سوچے بشر تو جسم ہو لرزاں مثال بید
لکھی ہے کیا حیات ابد ان کے واسطے
پھیلا رہے ہیں جال یہ کس دن کے واسطے

لیتی کسی فقیر کے گھر میں اگر جنم — ہوتے نہ میری جان کو سامان یہ بہم
ڈستا نہ سانپ بن کے مجھے شوکت و حشم — تم میرے لال تھے مجھے کس سلطنت سے کم
میں خوش ہوں پھونک دے کوئی اس تخت و تاج کو
تم ہی نہیں تو آگ لگاؤں گی راج کو

کن کن ریاضتوں سے گزارے ہیں ماہ و سال — دیکھی تمہاری شکل جب اے میرے نونہال
لائے دلہن جو بیاہ کے شادی کی کل — آفت یہ آئی مجھ پہ ہوئے جب سفید بال
چھٹتی ہوں ان سے جوگ لیا جن کے واسطے
کیا سب کیا تھا میں نے اسی دن کے واسطے

ایسے بھی نامراد بہت آئیں گے نظر — گھر جن کے بے چراغ رہے آہ عمر بھر
رہتا مرا بھی نخل تمنا جو بے ثمر — یہ جائے صبر تھی کہ دعا میں نہیں اثر
لیکن یہاں تو بن کے مقدر بگڑ گیا
پھل پھول لا کے باغ تمنا اجڑ گیا

سرزد ہوئے تھے مجھ سے خدا جانے کیا گناہ — منجدھار میں جو یوں مری کشتی ہوئی تباہ
آتی نظر نہیں کوئی امن و اماں کی راہ — اب یاں سے کوچ ہو تو عدم میں ملے پناہ
تقصیر میری خالق عالم بحل کرے
آسان مجھ غریب کی مشکل اجل کرے

سن کر زباں سے ماں کی یہ فریاد درد خیز — اس خستہ جاں کے دل پہ چلی غم کی تیغ تیز
عالم یہ تھا قریب کہ آنکھیں ہوں اشک ریز — لیکن ہزار ضبط سے رونے سے کی گریز
سوچا یہی کہ جان سے بیکس گزر نہ جائے
ناشاد ہم کو دیکھ کے ماں اور مر نہ جائے

پھر عرض کی یہ مادر ناشاد کے حضور — مایوس کیوں ہیں آپ الم کا ہے کیوں وفور
صدمہ یہ شاق عالم پیری میں ہے ضرور — لیکن نہ دل سے کیجئے صبر و قرار دور
شاید خزاں سے شکل عیاں ہو بہار کی
کچھ مصلحت اسی میں ہو پروردگار کی

یہ جعل یہ فریب یہ سازش یہ شور و شر — ہونا جو ہے سب اس کے بہانے ہیں سر بسر
اسباب ظاہری ہیں نہ ان پر کرو نظر — کیا جانے کیا ہے پردۂ قدرت میں جلوہ گر
خاص اس کی مصلحت کوئی پہچانتا نہیں
منظور کیا اسے ہے کوئی جانتا نہیں

راحت ہو یا کہ رنج خوشی ہو کہ انتشار — واجب ہر ایک رنگ میں ہے شکر کردگار
تم ہی نہیں ہو کشتۂ نیرنگ روزگار — ماتم کدے میں دہر کے لاکھوں ہیں سوگوار
سختی سہی نہیں کہ اٹھائی کڑی نہیں
دنیا میں کیا کسی پہ مصیبت پڑی نہیں

دیکھے ہیں اس سے بڑھ کے زمانے نے انقلاب — جن سے کہ بے گناہوں کی عمریں ہوئیں خراب
سوز دروں سے قلب و جگر ہو گئے کباب — پیری مٹی کسی کی کسی کا مٹا شباب
کچھ بن نہیں پڑا جو نصیبے بگڑ گئے
وہ بجلیاں گریں کہ بھرے گھر اجڑ گئے

ماں باپ منہ ہی دیکھتے تھے جنکا ہر گھڑی — قائم تھیں جنکے دم سے امیدیں بڑی بڑی
دامن پہ جن کے گرد بھی اڑ کر نہیں پڑی — ماری نہ جنکو خواب میں بھی پھول کی چھڑی
محروم جب وہ گل ہوئے رنگ حیات سے
ان کو جلا کے خاک کیا اپنے ہاتھ سے

کہتے تھے لوگ دیکھ کے ماں باپ کا ملال — ان بیکسوں کی جان کا بچنا ہے اب محال
ہے کبریا کی شان گزرتے ہی ماہ و سال — خود دل سے درد ہجر کا مٹتا گیا خیال
ہاں کچھ دنوں تو نوحہ و ماتم ہوا کیا
آخر کو رو کے بیٹھ رہے اور کیا کیا

پڑتا ہے جس غریب پہ رنج و محن کا بار — کرتا ہے اسکو صبر عطا آپ کردگار
مایوس ہو کے ہوتے ہیں انساں گناہگار — یہ جانتے نہیں وہ ہے دانائے روزگار
انسان اس کی راہ میں ثابت قدم رہے
گردن وہی ہے امر رضا میں جو خم رہے

اور آپکو تو کچھ بھی نہیں رنج کا مقام — بعد سفر وطن میں ہم آئینگے شادکام
ہوتے ہیں بات کرنے میں چودہ برس تمام — قائم امید ہی سے ہے دنیا ہے جس کا نام
اور یوں کہیں بھی رنج و بلا سے مفر نہیں
کیا ہوگا دو گھڑی میں کسی کو خبر نہیں

اکثر ریاض کرتے ہیں پھولوں پہ باغباں — ہے دن کی دھوپ رات کی شبنم انہیں گراں
لیکن جو رنگ باغ بدلتا ہے ناگہاں — وہ گل ہزار پردوں میں جاتے ہیں رائگاں
رکھتے ہیں جو عزیز انہیں اپنی جان کی طرح
ملتے ہیں دست یاس وہ برگ خزاں کی طرح

لیکن جو پھول کھلتے ہیں صحرا میں بے شمار — موقوف کچھ ریاض پہ ان کی نہیں بہار
دیکھو یہ قدرت چمن آرائے روزگار — وہ ابر و برف و باد میں رہتے ہیں برقرار
ہوتا ہے ان پہ فضل جو رب کریم کا
موج سموم بنتی ہے جھونکا نسیم کا

اپنی نگاہ ہے کرم کارساز پر — صحرا چمن بنے گا وہ ہے مہرباں اگر
جنگل ہو یا پہاڑ سفر ہو کہ ہو حضر — رہتا نہیں وہ حال سے بندے کے بے خبر
اس کا کرم شریک اگر ہے تو غم نہیں
دامان دشت دامن مادر سے کم نہیں

(زمانہ)

---

**ریڈیم کا عجوبہ:-** چند ہفتے ہوئے - برٹش ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ یارک (انگلستان) میں منعقد ہوا - پریسیڈنٹ ڈاکٹر ای - اے لنکاسٹر تھے - انہوں نے اپنا افتتاحی ایڈریس پڑھا اس میں سائنس کی مختلف شاخوں کی ترقی کا - جو گزشتہ ۲۵ سال میں ہوئی ہیں - ذکر تھا - انہوں نے کہا کہ ریڈیم کی دریافت اپنی اہمیت کے اعتبار سے سب سے زیادہ اہم ہے - اگر آفتاب میں ایک فیصدی ریڈیم بھی ہو - تو اس سے اس کی حرارت کی وہ کمی پوری ہو جائے - جو ہر سال اخراج حرارت سے واقع ہوتی رہتی ہے - یہ ایک ایسا امر ہے جو علم طبیعات کے ماہرین کے تمام قیاسات کو - جو سورج کی حرارت کے متعلق ہیں - نیست کرنے والا ہے - اور سطح زمین کے تبرید کی بابت جو قیاس مدت سے قائم چلا آتا ہے - اسے بھی لغو قرار دیتا ہے - گزشتہ پانچ سال کی تحقیقات سے ظاہر ہو گیا ہے - کہ زمین کا مادہ خود بخود سرد ہونے والا نہیں ہے بلکہ خود بخود گرم رہنے والا ہے +

## وہ سلطنت جس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا

شاید انگریزی سلطنت کا سب سے عمدہ خاکہ وہ ہے جو امریکہ کے فصیح ڈینیل ویبسٹر نے کھینچا ہے۔ وہ سلطنت ایک ایسی طاقت بتاتا ہے جس کے مقابلے میں روم کو اپنی پوری شان و شوکت میں پیش کرنا کچھ حقیقت نہیں رکھتا اور سلطنت کی بابت لکھتا ہے کہ۔

ایک سلطنت جو مع اپنے مقبوضات اور جنگی مقاموں کے سطح زمین پر پھیل رہی ہے جس کی صبح کی بگل سورج کے پیچھے پیچھے اور گھنٹوں کے ساتھ ساتھ رہتی ہے جس کی جنگی صداؤں کی لگاتار توپ اور ان توڑ سلسلہ زمین کو گھیرے ہوئے ہیں۔

۲۔ یہ بالکل ٹھیک ہے کہ انگریزی سلطنت پر سورج کبھی غروب نہیں ہوتا اور اس بیان کی تصدیق کرہ ارض پر نگاہ ڈالنے سے بخوبی ہو سکتی ہے۔ چونکہ زمین ایک کرہ ہے سورج ایک ہی وقت میں اس کی نصف سطح کو روشن کر سکتا ہے۔ زمین اپنے محور کے گرد مغرب سے مشرق کی طرف ۲۴ گھنٹے میں ایک دفعہ پھرتی ہے اس واسطے سورج کی روشنی ایک گھنٹہ میں طول کے ۱۵ درجوں پر گذرتی ہے۔ اور چوبیس گھنٹوں میں ۳۶۰ درجوں کو گھیرتی ہے۔ اب اگر برٹش سلطنت کے کسی قریبی دو حصوں میں طول میں ۱۸۰ درجوں سے زیادہ فرق ہو تو اس بیان کی تصدیق کہ سورج ہمیشہ اس سلطنت پر چمکتا رہتا ہے۔ ادھوری رہیگی لیکن دراصل طول کا زیادہ سے زیادہ فرق ۶۰ درجوں سے بھی بہت کم ہے۔

جب کہ سورج اپنی گلابی شعاعوں سے آسمان کو منقش کر رہا ہے۔ جب کہ ٹیمز اندھیری رات سے اپنی چاندی کی لہروں سے نکلا ہے۔ اور سینٹ پال کی صلیب نے سورج کی شان و شوکت کا کچھ حصہ اپنے میں لے لیا ہے۔ آؤ اس وقت اس وسیع سلطنت کے دارالخلافہ لندن سے خیالی طور پر سورج کے دیوتا کے رتھ کے ساتھ ساتھ چلیں جب کہ وہ دنیا کے گرد اپنی روزانہ مسافت طے کرنے چلا ہے۔ لندن میں صبح کاذب سے چار گھنٹے سے کم وقت میں نیو فاؤنڈ لینڈ اور غرب الہند کے چند جزائر روشنی کے احاطہ کے کنارے پر سیاہ جگہیں دکھائی دینگی۔ قریباً ۴۰ منٹ بعد قیوبک کا کنارا اندھیرے سے باہر نکلتا ہے۔ بعد ازاں دو گھنٹے بعد جھیل وینیپگ کا سارا منظر کھل جاتا ہے۔ گاڑی کی ظاہرہ رفتار جو راکی پہاڑ کو رات سے باہر نکال رہی ہے۔ اور جزیرہ وینکوور کی چوٹیوں کو روشن کر رہی ہے۔ اور پیشتر اس کے کہ دوسرے تین گھنٹے گزریں۔ امریکہ کے شمال مغربی اضلاع کی مغربی حد پر نظر آن ہو جائیگا۔

اس طرح سورج کو اپنی شعاعیں برٹش نارتھ امریکہ پر ست کنارے بڑی جھیلوں ہڈسن کے وسیع میدان۔ وسیع جنگلات اور خشک شمال کے ذرات پر ڈالتے ہوئے ۶ گھنٹے صرف ہوئے ہیں۔ اس وقت سے بعد ۳ گھنٹوں سے کم وقت میں جبکہ وہ انگلستان کے مغربی کناروں اور بحیرہ آئرش کے جھاگدار سمندروں کو الوداع کہنے کے بعد وہ اپنی مبارک شعاعوں کو نیوزی لینڈ کے مشرقی کناروں پر گراتا ہے۔

دو گھنٹے بعد میلبورن میں مرغ کی ککڑوں کوں کی آواز بلند ہوتی ہے۔ اور قریباً ۳۰ منٹ بعد مغربی آسٹریلیا پر بھی مرغ سحر پھر صبح کی آمد آمد کے ترانے لگاتا ہے۔ سحری کے وقت بحر ہند پر سے گذرتا ہوا مانڈلے کے مندروں کلکتہ کے محلوں پرانی دہلی کے کھنڈروں کو منور کرتا ہے۔ اور برہما کو الوداع کہنے کے تین گھنٹے کے کم عرصہ میں بمبئی کے پارسی گورستانوں پر جلوہ نما ہوتا ہے۔ ۲ گھنٹہ بعد بحیرہ قلزم کے دروازہ حبشانی قلعہ پر چڑھ گیا ہے۔ اور اگلے دو گھنٹوں میں ٹیبل ماؤنٹن کی چوٹی پر چمک رہا ہے۔ اور جب گھڑیوں کی سوئیاں دوسرے ۲۰ منٹ گذرنے کی منادی کرتی ہیں۔ کہ پھر یہ لندن کے کشادہ حلقوں اور تنگ گلیوں میں چمک رہا ہے۔

ہر ایک قریہ اور وہ جن کا نام لیا گیا ہے برٹش سلطنت میں ہیں اور کسی ایک طرح بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ تک طلوع آفتاب کے وقت میں چار گھنٹوں سے زیادہ فرق نہیں پڑتا ہے۔ جو سورج کی ظاہرہ حرکت طول بلد کے ۱۸۰ درجوں پر ہونا ثابت کرتا ہے۔ لیکن ابھی ابھی بتایا گیا ہے کہ دو جگہوں کے طول بلد کے ۱۸۰ درجوں سے زیادہ فاصلوں پر ہونی چاہئیں تاکہ سورج اسی وقت ان پر نہ چمکے اگر ۹۰ درجوں کا فرق ہو تو ضروری طور پر ایک جگہ سورج کے طلوع ہونے اور دوسری جگہ غروب ہونے کا وقت ہوگا۔ اس واسطے صاف ظاہر ہے کہ سورج ہمیشہ انگریزی سلطنت کے کسی نہ کسی حصہ پر چمکتا رہتا ہے ✤ (انگلو ورنیکولر)

## تندرستی ہزار نعمت ہے

ایک ڈاکٹر لکھتا ہے یہ کیسا عجیب ہے کہ لوگ ادویات پر اتنا خرچ کرتے ہیں اور پھر بھی امراض میں مبتلا رہتے ہیں۔ درحالیکہ وہ نہایت سادے طریقوں سے تندرستی حاصل کر سکتے ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ یہ طریقے سادے ہیں اور لوگ ان پر یقین نہیں کرتے۔ مثال کے طور پر بدہضمی کو لیجئے۔ اس مرض پر جتنا روپیہ دنیا کا خرچ ہوتا ہے۔ شاید کسی اور مرض پر نہیں ہوتا ہے۔ بدہضمی تقریباً ہمیشہ زیادہ کھانے اور جلد جلد کھانے یا قہوہ اور امیرانہ غذاؤں کے بہت کھانے سے ہوتی ہے۔ اور سبب کو صرف دور کرنے سے دور ہو جاتی ہے۔ سب سے اول مریض بدہضمی کو کھانا ترک کرنا چاہئے۔ جب تک کہ اس کو بھوک نہ لگے۔ بار بار کسی بھی چیز کا کھانا ان کی مرض کو زیادہ کریگا۔ ایک دفعہ کھانا نہ کھاؤ۔ قہوہ بہت کم پیو یا نہ پیو۔ ہلکی غذا کھاؤ یا پھل کھاؤ۔ حقہ کم پیو۔ اور چربی والی غذائیں ترک کرو۔ اور تم دیکھوگے کہ مرض بہت جلد جاتی رہی ہے۔

قبض جس سے آدمی اس قدر دکھ اٹھاتے ہیں محض پھل کی خوراک کرنے سے دور ہو سکتی ہے مگر افسوس کہ لوگ ڈاکٹروں کی فیس ادا کرتے ہیں بدذائقہ ادویات کھاتے ہیں۔ مرض کو بڑھاتے ہیں۔ مگر اپنی خوراک مزید اصلی نہیں بنا لیتے تازہ پھل نیز خشک پھل جیسے کھجور۔ مریض کی خوراک ہو جانی چاہئے۔ جب تک کہ اس کو آرام نہ آوے ادویات سے تھوڑی مدت کے واسطے فائدہ ہوتا ہے۔ اور بعد ازاں پہلے سے بھی زیادہ قبض ہو جاتی ہے۔

آج کل کی دنیا فاقہ کشی کی حیرت انگیز [illegible] کرنے کی طاقت کو نہیں جانتی ہے پہلے یہ نہایت ہی بہتر اصلاح سمجھی جاتی تھی مگر اس وقت سے اس کا خیال بھی جاتا رہا ہے۔ جب سے کہ لوگ دن میں تین بار کھانا تو ضروری خیال کرنے لگ گئے ہیں۔ مگر اگر لوگوں کو اپنا کام بیماری کے سبب کئی بار چھوڑنا پڑتا ہے اور اکثر فاقہ سے بہت جلد صحت ہو جاتی ہے ایک نہایت ممنوع اور بری رسم یہ ہے کہ جب بھوک نہ ہو کھایا جاتا ہے وہ ماں جو خیال کرتی ہے کہ مریض بچہ کو وہ فائدہ پہنچاتی ہے جبکہ وہ اسے کھانے کے لئے مجبور کرتی ہے۔ حالانکہ اس کو بھوک نہیں اسکو پھر بچہ کے چلانے سے نہ ڈرنا چاہئے ✤

# ایسٹر کی کیاری

ایک دفعہ ایک شخص اپنے اصطبل میں گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ اُس کا چھوٹا بچہ ہاتھ میں سلیٹ ۔ پنسل لئے ایک گھوڑے پر سوار ہے ۔ یہ دیکھکر اُس نے دریافت کیا ۔

باپ ۔ بیٹا یہ کیا کر رہے ہو؟

بیٹا ۔ ایک مضمون لکھ رہا ہوں ۔

باپ ۔ تو گھر میں بیٹھ کر کیوں نہیں لکھتے ۔

بیٹا ۔ اُستاد نے کہا تھا کہ گھوڑے پر ایک مضمون لکھکر لاؤ ۔

---

ایک دوست ۔ ڈاکٹر صاحب آپ مریضوں سے یہ کیوں دریافت کیا کرتے ہیں کہ کل تم نے کیا کھایا تھا کیا اس سے بیماری کی تشخیص میں کچھ مدد ملتی ہے؟

ڈاکٹر ۔ میرا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کھانے کا حال معلوم ہونے سے مریض کی حیثیت معلوم ہو جاتی ہے اور پھر اُس کی حیثیت کے لحاظ سے دوا کے دام لیتا ہوں ۔

---

ایک سوداگر ریلوے سٹیشن پر جبکہ ٹرین چلنے والی تھی بے تابی کے ساتھ ایک مسافر کے قریب آکر دریافت کیا ۔ کیا آپ اسی ٹرین سے جاتے ہیں ۔

اجنبی مسافر ۔ ہاں ۔

سوداگر ۔ آپکے پاس کچھ اسباب ہے؟

اجنبی مسافر ۔ بالکل نہیں ۔

سوداگر ۔ جناب میرے پاس دو ٹرنک ہیں اور یہ ریل والے ہمیشہ ایک ٹرنک کا محصول مانگ لیتے ہیں ۔ اگر آپ اتنی مہربانی کریں کہ ایک ٹرنک کو اپنا ظاہر کریں تو میں مفت کی زیرباری سے بچ جاؤں ۔ آپکا نہایت ہی مشکور ہونگا ۔

اجنبی مسافر ۔ لیکن میرے پاس ٹکٹ نہیں ہے ۔

سوداگر ۔ ابھی تو آپنے فرمایا تھا کہ اس ٹرین میں آپ سفر کرینگے

اجنبی مسافر ۔ یہ درست ہے لیکن میں کمپنی کا ملازم ہوں اور لائین کا ٹریولنگ انسپکٹر ہوں ۔

سوداگر کے چہرہ کا رنگ سفید ہو گیا ۔ اور بیچارے کو ٹرنک کا کرایہ ادا کرنا پڑا ۔

---

# دی انڈسٹریل بینک آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ

## سرمایہ

اس بینک کا پانچ لاکھ روپیہ مقرر کیا گیا ہے جو ایک ایک سو روپیہ کے پانچہزار حصص پر منقسم ہے +

## طریق ادائیگی زر حصص

خریداران حصص کو پانچ روپیہ فی حصہ درخواست کے ہمراہ اور دس روپیہ فی حصہ بعد منظوری درخواست و ازاں بعد پانچ روپیہ فی حصہ ماہوار تا ادائیگی نصف زر حصہ ادا کرنے ہونگے اور باقی نصف زر حصہ ڈائرکٹران کے طلب کرنے پر دینا ہوگا جسکے لئے کم سے کم ایکماہ کا نوٹس دیا جائیگا اور اس صورت میں دس روپیہ فی حصہ سے زیادہ ایکوقت طلب نہیں کئے جائینگے +

## اغراض و مقاصد

### (بپابندی قواعد بینک)

۱۔ لودیانہ و دیگر مقامات میں بینک کا کاروبار کرنا اور اس کے ذریعہ سے ہندوستان کی صنعت و حرفت کو ترقی و امداد دینا اور عام ہندوستانیوں میں عموماً اور تعلیم یافتہ نوجوانوں میں خصوصاً تجارت کا مذاق پیدا کرنا اور ہندوستانی صناع و تجار کی سرمایہ سے حوصلہ افزائی کرنا +

۲۔ بینک کی معمولی کاروبار دادوستد کی علاوہ ہر قسم کی تجارت و آڑہت یعنی سوداگروں کیلیے ہر قسم کے مال کی خرید و فروخت مناسب کمیشن پر دیانتداری سے یوروپین و امریکن طریق پر کرنا نیز دیگر ایسی کاروبار حسب تجویز و رائے ڈائرکٹران انجام دینا کہ جسمیں فائدہ کی صورت نظر آوے +

۳۔ ہندوستانی ساخت کی اشیاء کو اُن کے مالکان کے حساب میں نئی او مناسب منڈیوں میں بغرض فروخت بھیجنا اور مالکان کو کچھ پیشگی روپیہ دینا اور نو ایجاد یقینی نفع بخش کاموں اور مشینوں کے چلانے میں سرمایہ سے مدد کرنا +

۴۔ پبلک کیلئے عموماً اور برٹش اور نیٹو افسران سول و ملٹری کیلیے خصوصاً سیونگ بینک کا کام دینا اور سرکاری محکموں سے سامان و رسد و دیگر سامان کی خرید کے متعلق حساب کھولنا +

۵۔ دیسی ریاستوں میں کہ جہاں یوروپین طریق تجارت سے فائدہ اٹھانیکا ابھی رواج نہیں ہوا ہے بینک کی شاخیں کھولکر وہاں کی مقامی تجارت و صنعت کو ترقی دینا اور ریاست کی ضروریات کو مقررہ کمیشن پر بہم پہنچانا +

۶۔ ہندوستانی طلباء کو جو جاپان و دیگر ممالک یوروپ و امریکہ میں تحصیل علم کیلئے جائیں معقول شرائط پر روپیہ سے امداد دینا اور انکے ورثاء کی طرف سے خرچ بھیجنے کا بکفایت اہتمام کرنا +

۷۔ موجدوں اور ریلو مصنفوں کو ایجاد و تصنیف کی اشاعت میں سرمایہ سے مدد دینا +

**درخواست خریداری حصص منیجر انڈسٹریل بینک آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ کے نام آنی چاہیئں +**

آریہ نیوز پریس لودیانہ میں لالہ ہیرالعل کے زیر اہتمام چھپکر شایع ہوا

نمبر (۳۰) لودیانہ ۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچر وار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کارآمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں جمع کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے ؛

یہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت و صنعت۔ زراعت و تجارت۔ حفظ صحت۔ تہذیب اخلاق۔ سائنس و فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا۔ سرکار کی وفاداری و خیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا۔ ہندوستانی زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا۔ دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سڈیشن اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کیجاتی ہے ؛

## شرح چندہ

| [illegible] | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ |
|---|---|---|
| | پیشگی سالانہ اعلی کاغذ پر | صعہ |
| [illegible] | پیشگی سالانہ اعلی کاغذ پر | صہ ۱۲ر |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ۶ر گر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت

## اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ر | ۴ر | ۶ | ۸ | ے |
| نصف کالم | ے | عہ | للعہ | للعہ | بعہ |
| پورا کالم | صہ | عہ | للعہ | یعہ | اعہ |
| پورا صفحہ | عہ | یعہ | لعہ | اللعہ | االلعہ |

بطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونے کی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینیوالو!

بلاشبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہے لیکن تمیز کرنا ضرور ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فایدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لے لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرنا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر بیوقوف بنا دیتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے اور شاید ہزاروں اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہو اسکی نظر ہی نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سولہ آنے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں دس بیس سردار اسکے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ ہندوستان سے لیکر برہما اور جنوبی افریقہ تک نہو گا جہاں اسکے قدردان موجود نہوں غریب آدمی سے لیکر کروڑ پتیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے لوگ اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار اگر ایک تو پڑھنے والے بیس ؛

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

کیا بھروسہ ہے زندگانی کا ✤ آدمی بلبلہ ہے پانی کا

## ہم خرما و ہم ثواب

خریداران آرمی نیوز کے سوا دنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ مثل گنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثاء کو مل جائے۔ جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلائے کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے۔

## قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زائد چندہ لیکر نہیں بلکہ سیر العل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کر کے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قائم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے متوفی خریداروں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا۔

(۲) ہر سال یکم جنوری سے اسی دسمبر تک کے خریدار ان اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سال نہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے۔ ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا۔ مگر جو شخص جس مہینہ کی جس تاریخ سے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ خریداری اس کے نام جاری ہوا ہے۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیان کی بیگمان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہوں تو اس صورت میں دوسرے نزدیکترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا۔

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایک ماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہیئے۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک ترین مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہیوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہیئے۔

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض سل۔ دق۔ تپ محرقہ۔ طاعون۔ انفلوئنزا۔ اسٹرک بخار یا درد پہلو۔ سرسام۔ استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اٹھانے کے مستحق نہوں گے۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے آفیسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچے نہیں۔

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں درخواست خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائینگے۔ اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے۔ لیکن چندہ کسی حال میں بھی کم نہیں ہے۔

(۷) متمول اشخاص اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں ان کے ورثاء کا حق نہوگا۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدہ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد ملیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایکسال تک اخبار خریدے۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا۔ کمپنی کی ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائے۔ عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کیجائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قائم ہو۔

نوٹ سنہ ۱۹۰۷ء کی بابت برما ملٹری پولیس کے صوبیدار شیر یال کے ورثا کو [illegible] روپیہ امداد دیگئی ہے۔ ۱۹۰۶ء کی امداد کا ۷۸ روپیہ دیا گیا ہے۔ نوٹ دفعدار صلابت خان۔ رسالہ نواب۔ دفعدار صوبیدار محمد عثمان خان بلد ملٹری پولیس کوٹ ڈاکٹر جی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ۔

۱۹۰۷ء کی بابت مبلغ ۱۱۲۵ روپیہ حسب ذیل خریداران کے وارثوں کو بحصہ برابر تقسیم کیا گیا۔ ہر ایک کو [illegible]

(۱) بھوانی چودھری خریدار نمبر ۱۱۳ موضع دوگڑی ڈاکخانہ دسوہہ گلہ ضلع ہوشیارپور۔ (۲) محمد باقی خان خریدار نمبر ۶۵ ساکن بعنده تحصیل خورجہ ضلع بلند شہر (۳) لالہ لالچند مہرہ خریدار نمبر ۱۹۵ رئیس محلہ لٹور پورہ پٹیالہ (۴) منشی رام دوکاندار خریدار نمبر ۱۸۲ رسول پور تحصیل جگراؤں ضلع لودیانہ (۵) منشی نتھو خان کوتوال صدر بازار امرتسر (۶) لالہ موتی رام کپور منیجر ہسپٹل اسسٹنٹ چک نمبر ۱۳ گوگیرہ برانچ ضلع جھنگ (۷) بابو بسمبر کرن صاحب کلرک لے گیدر کھا قلعہ دروش (۸) بابو سنکھ رام صاحب اول برہمن نفنٹری جبل پور (۹) منشی جمعو ملک اول برہمن نفنٹری جبلپور (۱۰) صوبیدار گھمبیر سنگھ صاحب ۵ گورکھا رائفلز نوشہرہ (۱۱) مرزا قطب الدین صاحب محمد بخشی مراد آباد (۱۲) لالہ بھگوان داس صاحب پنشنر ڈپٹی انسپکٹر پولیس حافظ آباد (۱۳) مرزا [illegible] ڈپٹی انسپکٹر پولیس رتونہ ضلع حصار (۱۴) پوجا رام پسر بھاگا جاٹ ساکن لدھیانہ (۱۵) جمعدار عبد الغنی اسٹیشن حوری بھداری سبارک پٹیالہ (۱۶) صوبیدار میجر محبوب خان صاحب رجمنٹ بازار سکندرآباد۔

# آرمی نیوز

لودیانہ۔ شنبہ۔ ۵ ستمبر ۱۹۰۶ء

## ظلم کا نتیجہ

جس طرح رات سے دن اور دن سے رات نکلتی ہے اسی طرح سے ایک برائی سے نیکی رنج سے خوشی۔ دکھ سے سکھ پیدا ہوتا ہے۔ یہ قدرت کا نہایت دلچسپ معمہ ہے۔

روس کے ۱۳ کروڑ باشندے جو آزادی کے لئے غلامی سے جنگ کر رہے ہیں۔ اور اُمید ہے کہ عنقریب خدا کے فضل سے اُن کو شاد کام ہوگا دیگر ممالک یوروپ سے کسقدر مختلف حالت میں ہیں۔ بس چند آدمیوں کے سوا باقی تمام مخلوق مصیبت جھیل رہی ہے۔ ہمسایہ ملکوں میں ہر شخص آزاد ہے۔ علم و ہنر کی ترقی ہے صحیح معنوں میں انصاف ہوتا ہے تجارت روز افزوں ہے۔ شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں لیکن روسیوں کی تقدیر میں صرف ظالم اور جابر حاکموں کی جور و تعدی کو سہنا پولیس اور کاسکوں کے ناگفتہ بہ ستم اُٹھانے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ لیکن اس دیرینہ ظلم کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ اب لوگوں نے تنگ آمد بجنگ آمد پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے۔ درجنوں گورنر قتل کر دیئے گئے ہیں۔ بہت سے حکام پولیس خاک میں ملا دیئے گئے ہیں شخصی حکومت میں ظلم ہونا لازمی ہے۔ حکومت کی یہ سسٹم ہی ناقص ہے کہ ایک شخص اور چند اس کے خوشامدی کروڑوں بندگان خدا کی جان و مال کے مالک بن جائیں۔ ظلم ہی ہے جو خود اس طرز حکومت کی بیخ کنی کریگا۔ یہ ظلم ہی ہے جس سے روسیوں میں بیداری پیدا ہوئی ہے۔ یہ ظلم ہے جو آخر کار ان کو آزادی کی نعمت حاصل ہونے میں مدد دیگا۔ اگر ظلم نہ ہوتا تو کبھی خفیہ سوسائٹیوں کی بنیاد نہ پڑتی۔ اگر گورنمنٹ پولیس کی حمایت نہ کرتی تو ہرگز لوگ جان سے ہاتھ دھو کر مرنے مارنے پر مستعد نہ ہوتے۔ پس روس کی آیندہ تمام تمدنی ترقیاں اُس کی خوشحالی اور فارغ البالی و انصاف اور امن کا آنے والا دور روسی حکام کے ظلم و ستم کا نتیجہ ہوگا۔ روس میں کس قسم کے ہولناک ظلم ہوتے ہیں اس کا اندازہ ذیل کی داستان سے ہو سکتا ہے جو پرنس کروپاٹکن نے اخبار ڈیلی کرانیکل کو لکھی ہے۔

سال گذشتہ میں صوبہ ٹامبوائی میں سخت قحط پڑا جو اب تک چلا جاتا ہے اور جہاں کہیں قحط و گرانی ہوتی ہے لازمی طور پر وہاں اور بلوے فساد ہوا ہی کرتے ہیں۔ پس بجائے اس کے کہ قحط زدوں کی کچھ دستگیری کیجاتی نائب گورنر لزنھی نوسکی امن قایم کرنے کو روانہ ہوئے اور وہاں جا کر کاشتکاروں کو قتل کرنا شروع کیا۔ اور بے شمار آدمیوں کو تازیانے لگائے اور طرح طرح کے عذاب سے مارا۔ جب وہ اس قاتلانہ مہم سے واپس آیا تھا تو ایک ریلوے سٹیشن پر ایک لڑکی مسماۃ ملیریا پدیکٹ ونو ودنے پستول سے اس کا کام تمام کیا پھر کاسک شکاری کتوں کی طرح اس لڑکی پر بلوا بول کر جھپٹے۔ اگر کوئی ملک ہوتا تو اس کو گرفتار کر کے جیلخانہ میں لے جاتے مگر روس میں ایسا نہیں ہوتا۔ لڑکی نے خودکشی کرنی چاہی لیکن بندوق کے ایک کندے کی ضرب سے اس کا ہاتھ جھوٹا ہو گیا اور وہ زمین پر گر پڑی۔ پھر تو بندوق کے کندوں کا اس پر مینہہ برسنے لگا۔ ایک کاسک افسر نے اس کے بال پکڑ کر کھینچے اور پلیٹ فارم پر اس کو گھسیٹا اس شدت سے مار پیٹ ہوئی کہ وہ بیہوش ہو گئی اس نے اپنی ماں کو ایک چٹھی میں سارا حال لکھا ہے کہ جب مجھے ہوش آیا تو پولیس آفیسر زانوف اور ایک کاسک افسر ابرامون نے ۱۱ گھنٹہ تک انواع و اقسام کی اذیت دی زانوف نے پانو کی ایک ٹھوکر سے کمرہ کے ایک کونے میں دھکیل دیا۔ جہاں کاسک استادہ تھا۔ وہ دونوں پانو رکھکر میری پشت پر کھڑا ہو گیا اور پھر اس نے بوٹ کی ٹھوکر سے زانوف کی طرف مجھے دھکیل دیا جس نے اپنا سخت بوٹ والا پانوں میری گردن پر رکھدیا میرے تمام کپڑے پھاڑ ڈالے اور حکم دیا گیا کہ کمرہ میں آگ نہ جلائی جائے۔ غرضیکہ میرے برہنہ جسم پر وہ ایک لمبے چرمی ہنٹر سے جس کے سرے پر سیسہ کا ایک گولہ لگا ہوا تھا وہ بیشمار ضربیں لگاتے رہے۔ زانوف نے کہا مس! اب تم اپنی بغاوت آمیز تقریر ہمیں سناؤ۔ میری دائیں آنکھ میں اس قدر چوٹ لگی تھی کہ اس سے کچھ نظر نہ آتا تھا۔ اور دائیں طرف کا چہرہ لہولہان ہو رہا تھا۔ وہ ان زخموں کو بوٹ سے دباتے تھے اور پوچھتے تھے "کیا تمہیں تکلیف ہوتی ہے۔ میری پیاری؟ سچ بتلاؤ تمہارے ساتھ کون کون لوگ شریک سازش ہیں؟" پھر اُنہوں نے ایک ایک کر کے میرے تمام بال نوچے اور کہتے جاتے تھے۔ دوسرے باغی کہاں ہیں۔ جلتے ہوئے سگریٹ سے وہ میرا جسم جلاتے تھے اور نہایت مغلظ گالیاں دیتے تھے۔

پھر وہ اس کو ریل میں سوار کر کے مقام ٹیمبوائے کو لے گئے۔ اس کی شہیدانہ حالت کو دیکھکر سخت دل کاسک بھی سست ہو گئے لیکن اُن دونوں افسروں نے اُس کو گندے گیت گانے پر مجبور کیا اور پھر اس نیم مردہ سے جانوروں سے بدتر وحشیانہ سلوک کیا گیا اس نے اپنی ماں کو لکھا ہے کہ کیسے کیسے عذاب اُسے دیئے گئے۔ اور یہہ بھی ظاہر کیا ہے کہ اس نے نائب گورنر کو کس لئے قتل کیا تھا۔ اس لئے کہ اس ظالم نے کاشتکاروں کو بلا کسی تحقیقات اور ثبوت جرم کے اس بیرحمی سے کوڑے لگا لگا کر مار ڈالا کہ انسان دیکھ نہیں سکتا تھا۔ باوجودیکہ وہ ایک اعلیٰ فوجی افسر تھا مگر اُس نے بیکس آدمیوں کے ساتھ بزدل ڈاکوؤں کا سلوک کیا اور لکھا کہ اگر یہ افسر مجھے مار ڈالینگے تو میں بڑی خوشی کے ساتھ مرونگی کیونکہ ایک ظالم سے بہت سے بیگناہوں کا بدلہ لے لیا ہے۔

آخر ایک ملٹری عدالت میں اس کا چالان کیا گیا فوجی سرشوف نے اس کی پیروی کی۔ لڑکی کا بیان یہ تھا کہ جب مینے ہولناک حالات سُنے کہ نائب گورنر نے چالیس روز تک کاشتکاروں کی جان پر کیسے کیسے ظلم توڑے تو میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ جب ایسا ستم میرے ہمسایوں پر ہو رہا تھا تو مجھے زندہ رہنے سے شرم آئی۔ جب مینے دیکھا کہ ایک کاشتکار ہولناک مار پیٹ کے بعد پاگل ہو گیا۔ جب میں نے اس غمزدہ ماں کو دیکھا جس کی لڑکی کاسکوں کے ہاتھ سے بے عزت ہونے کے بعد دریا میں کود کر مر گئی تھی تو مینے اپنے دل میں کہا میں اس شخص کو مار ڈالونگی جو اس ظلم و ستم کا بانی ہے۔ بلا سے میری زندگی جاتی رہے لیکن میرے ارادہ سے کوئی مجھکو باز نہ رکھ سکیگا۔

اُس نے عدالت میں بیان کیا کہ سب سے زیادہ تکلیف مجھے اس وقت ہوئی جب کاسک افسروں نے میرے جسم کے پھٹے ہوئے گوشت کو انگلیوں سے توڑا۔ اس نے اجازت مانگی کہ میں اپنے وکیل سے کچھ حالات اس کی عزت کی قسم لیکر خفیہ طور پر بیان کرونگی کہ وہ میری زندگی میں ان کو کسی پر ظاہر نہ کرے۔

اس نے کہا کہ تم مجھے ہلاک کر سکتے ہو اور انواع و اقسام کے عذاب اور اذیتیں ایجاد کر سکتے ہو لیکن جو تکلیفیں مینے برداشت کی ہیں ان میں ایک رتی بھر اضافہ ناممکن ہے۔

عدالت نے اُس کے لئے پھانسی کا حکم دیا تھا لیکن اس کی حالت پر رحم کر کے سائبیریا کو جلاوطن کر دی گئی۔

تمام روس میں اس مقدمہ کا چرچا پھیلا۔ ٹامبوائے کے کاشتکاروں نے اپنے آدمی شہر میں بھیجکر اس لڑکی کا نام دریافت کیا جس نے

اپنی جان پر کھیل کر ظالم نائب گورنر کے ہاتھ سے انہیں نجات دلائی تھی - تاکہ اگر وہ زندہ ہو تو اس کے لئے رحاؤں میں دعائیں مانگیں - اور اگر مر گئی ہو تو اس کے حق میں دعائے مغفرت کریں - چند روز میں شہیدہ میریا کے نام کی پرستش ہونے لگی - روسی حکام کے برسوں کے قتل و خونریزیوں کے طویل سلسلہ میں یہ واقعہ روسی سوسائٹی کے صبر و تحمل کے پیالہ کو چھلکانے کے لئے آخری قطرہ تھا - جب وہ چٹھی جو میریا نے اپنی ماں کے نام لکھی تھی اخباروں میں چھپی تو ہر کس و ناکس کے منہ سے چیخ نکل گئی اور عوام الناس کو سخت غصہ آیا اُن لوگوں کے خلاف جو شخصی حکومت کو ایسے ایسے ظلموں سے قایم رکھے ہوئے ہیں - اس لڑکی نے روس میں تھلکہ مچا دیا ہے - اگرچہ وہ اپنی جنس کی اکیلی مظلومہ نہیں ہے جن کی آہوں نے روس کے تخت کی بنیاد کو کھوکھلی کر دیا ہے -

**ایک نئے سررشتہ کی ضرورت** - ایک یوروپین بیرسٹر نے رائے ظاہر کی ہے کہ اگرچہ مسٹر مورلی کی تحریک سے لیجسلیٹو کونسل میں ممبر بڑھائے جائینگے اور ان کو بحث پر بحث کرنے کے مزید حقوق دئے جائینگے اور اگر سچ مچ یہ نعمتیں مل گئیں تو بڑا فائدہ ہوگا لیکن جب تک سرکاری افسروں اور عملہ کے لوگوں کی زیادتیوں اور بداخلاقی اور سختیوں کا معقول انسداد نکیا جائیگا - عام لوگ محسوس نہیں کرینگے کہ گورنمنٹ ظلم کی بیخ کنی پر آمادہ ہے - لارڈ کرزن نے بہت سی کمیشنیں مقرر کیں مگر سب سے ضروری کمیشن وہ طریق معلوم کرنے کے لیے ہونی چاہئے تھی کہ صاحب اختیار لوگ بیکسوں پر ظلم نکرنے پائیں - اگر ایسا ہو تو غیر تعلیم یافتہ لوگ بھی موجودہ گورنمنٹ کو رحمت حق خیال کریں - ایک کانسٹبل چند پیسے حاصل کرنے کے لئے ایک ٹمٹم والے کو تنگ کرتا ہے وہ بیچارہ اپنا خون پیکر رہ جاتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ سرکاری آدمی ہے اور اس کے خلاف شکایت کرنے سے انصاف حاصل کرنا آسان نہیں - اسی طرح کچہریوں کے عملے روز روشن میں لوٹتے ہیں - وہ اہل مقدمات کو پریشان کرنے اپنا الو سیدھا کرتے ہیں - ان باتوں کا کچھ علاج نہیں - ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے کون بیچارہ جوئی کرے - گورنمنٹ کو عرضداشت بھیجنے یا اخبارات میں ظلم کھولنے سے بعض دفعہ کام چل جاتا ہے لیکن جس افسر یا ملازم کی شکایت کی گئی ہے بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ اس کے بالادست افسر اس کی حمایت پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور شوخ چشمی کا کوئی نشان باقی نہیں رکھا جاتا - ایسی حالت میں شکایت کنندہ یا اخبار کو سخت مشکلات پیش آتی ہیں اور لینے کے دینے پڑ جاتے ہیں - جب الزام کسی افسر پر لگایا جائے تو ممکن ہے کہ عدالت کو اپنے ایک بھائی سے اندرونی ہمدردی ہو - دوسرے گواہوں کا حوصلہ پست ہوتا ہے جبکہ وہ سرکاری افسر کے خلاف شہادت دینے پر مجبور کئے جائیں ایسی حالتوں میں مستغیث کو کہاں تک کامیابی ہو سکتی ہے - اس لئے ریلوے بورڈ کی طرح ایک محکمہ قایم ہونا چاہئے جس کا صرف یہ کام ہو کہ سرکاری ملازموں کی شکایتیں جس قدر اس کے پاس آئیں ان کی تحقیقات کیا کرے - بلکہ محکمہ ڈاک کے مانند شکایت کنندگان کو کامل آزادی دیجائے - بورڈ مذکور کو اختیار ہو کہ جس شکایت کو ضروری سمجھے اُس کی تحقیقات کرے اور اگر مناسب سمجھے اور شکایت صحیح ہو تو پھر اس کی کھلی تحقیقات کیجائے - اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کیا اہالیان پولیس اور کیا اہل عملہ بیکسوں پر ظلم و سختی کرتے - وئے ایک دفعہ تو ضرور کانپ جایا کرینگے -

**امیر صاحب کی آمد** - لنڈن ٹائمز امیر صاحب کی تشریف آوری کے متعلق لکھتا ہے کہ امیر صاحب کی آمد کو حد سے زیادہ اہم معاملہ خیال کرنا غلط ہوگا - ہاں اگر امیر صاحب دو تین سال پیشتر آتے تب اور صورت تھی - ہمکو اور امیر صاحب کو عہد و پیمان نے باہم منسلک کر رکھا ہے - غالباً اب ہمارے تعلقات میں الجھن پیدا ہونے کا اندیشہ نہیں ہے جیسا کہ زمانہ سابق میں تھا - منچوریا میں روس کا شکست یاب ہونا اور اس کی اندرونی شورشوں اور جاپان کے ساتھ ہمارا عہدنامے افغانستان کی اہمیت کو بہت کم کر دیا ہے اس سے پہلے وہ تمام انٹرنیشنل پیچیدگیوں کا ضروری عنصر تھا - ٹائمز یہ بھی لکھتا ہے کہ امیر صاحب بھی اس بات کو ضرور سمجھتے ہونگے کہ ان کی پوزیشن اب وہ نہیں ہے جو سفارت ڈین کے زمانہ میں تھی - ہمارے نزدیک ٹائمز نے جو کچھ لکھا وہ سب ٹھیک ہے لیکن ایسے وقت میں اس ڈھنگ کے ساتھ اس کھلے ہوئے راز کا بیان کرنا کیا ضروری تھا +

**باغیانہ اشتہار** - کلکتہ کے اخبار انگلشمین کو چند روز سے بغاوت کے خواب نظر آتے ہیں گویا اس نے قسم کھائی ہے رعایا سے گورنمنٹ کو بدظن کرنے کی اور ہندوؤں اور مسلمانوں میں نفاق ڈالنے کی اور لطف یہ ہے کہ جو کچھ اخبار مذکور لکھتا ہے وہ بذریعہ تار کے دوسرے انگلو انڈین اخبار دوبارہ لفظ بلفظ چھپ جاتا ہے اگرچہ گورنمنٹ پر یہ جادو نہیں چل سکتا لیکن ان اخبارات کو چونکہ تمام حکام اور اعلیٰ افسر پڑھتے ہیں اس لئے اندیشہ ہے کہ رعایا کی طرف سے بُرے خیالات ان کے دل میں بیٹھ جائیں پائونیر نے انگلشمین کے ان مضامین کو وحی سمجھکر بنگالیوں کے حق میں بہت سخت مضمون لکھا ہے - انگلشمین نے بیان کیا ہے کہ چٹسرا میں شمالی بنگال کے تمام ... ایک خفیہ سوسائٹی قایم ہوئی ہے جس کی طرف سے ایک باغیانہ اشتہار شایع ہوا ہے جس میں ۵ ہزار آدمیوں کو اپنا خون بہانے اور انگریزوں سے لڑنے کی ترغیب دیگئی ہے - غرضیکہ اشتہار کا مضمون ایک نہایت بے معنی بکواس ہے تاہم تعجب یہ ہے کہ انگلشمین کے سوا اور کسی کو وہ اشتہار نظر نہ آیا اکثر لوگوں کا یہ گمان ہے کہ اول تو کوئی ایسا اشتہار ہی نہیں چھپا اور اگر چھپا یا گیا ہے تو کسی ایسے شخص کی کارروائی ہے جو اہل بنگال پر تہمت لگانا اور ان کو گورنمنٹ کی نظر سے گرانے کا آرزومند ہے -

اخبار سٹیٹسمین لکھتا ہے کہ آٹھ دس مہینے ہوئے تب اس قسم کے ایک اشتہار کا کچھ پتہ لگا تھا جس کا ترجمہ آج انگلشمین نے چھاپا ہے اور اس وقت پولیس نے تحقیقات شروع کی تھی اس مطلب سے کہ اشتہار کے مصنف کو پاگل خانہ میں بھیجے کیونکہ اس کا مضمون سراسر دیوانہ پن ہے -

**ایران میں پارلیمنٹ** - اگرچہ شہنشاہ ایران نے سابق وزیر اعظم کو برخاست کر دیا ہے اور پارلیمنٹ کا قایم کیا جانا منظور کیا ہے لیکن سابق وزیر اعظم سے علما اور تعلیم یافتہ لوگ اس قدر بیزار ہیں کہ اس کا ملک میں رہنا بھی گوارا نہیں کرتے - روئٹر راوی ہے کہ ۲۵ بڑے بڑے ایرانی لیڈر برٹش سفارت گاہ میں آئے ہیں اور وہ وہیں مقیم رہنا چاہتے ہیں جبتک شہنشاہ اس فتوی پر دستخط نکریں جو علماء نے سابق وزیر اعظم کے جلاوطن کئے جانے کی بابت دیا ہے - بازار بند ہیں اور لوگ پھر برٹش سفارت میں پناہ گزین ہوتے جاتے ہیں - ایران کی خوش قسمتی ہے کہ علمائے دین بھی ترقی تہذیب اور اشاعت مغربی سائنس اور قومی طرز حکومت کے حامی ہیں - حالانکہ ہر ملک اور ہر زمانہ میں عموماً رہبران مذاہب ہی ہر ایک نئی بات اور تجدید و اصلاح کے دشمن ہوا کرتے ہیں -

**سردار دیال سنگھ انجہانی** - ۹ ستمبر کو پنجاب کے سچے محسن اخبار

ملازمتوں کے بانی اور صحیح معنی میں محب الوطن سردار دیال سنگھ مجیٹھیہ مرحوم کی نویں برسی تھی۔ سردار صاحب مرحوم پنجاب کے ایک نہایت معزز اور تاریخی مشہور خاندان سے تھے ان کے مجیٹھیہ سرداروں کے جنگی کارنامے کچھ معمولی نہ تھے وہ سردار دلیا سنگھ کے پوتے تھے جنہوں نے پہاڑی ریاستیں مہاراجہ رنجیت سنگھ کے لئے فتح کیں اور مدت تک ان ریاستوں اور بعد میں امرتسر کے گورنر رہے۔ ان کے والد سردار لہنا سنگھ مجیٹھیہ کی نسبت انگریز مورخوں نے لکھا ہے کہ تمام سکھ سرداروں میں سب سے زیادہ نیک رہے اور سب سے زیادہ [illegible] دار اور اپنے وقت کے کامل یگانہ تھے۔ خالصہ فوج کے کمانڈر انچیف کی حیثیت سے نام اور کا خطاب حاصل کیا۔ اور کچھ مدت تک امرتسر اور مانجھے کے گورنر رہے سردار دیال سنگھ نے انگریزی تعلیم عمدہ پائی تھی۔ اور چند سال انگلستان رہکر مذاق ایک خاص مذاق پیدا کیا تھا۔ ان کے خیالات نہایت بلند تھے ان میں تعصب کو مطلق دخل نہ تھا۔ اخبار ٹریبیون کی بنیاد اس زمانہ میں رکھی گئی جبکہ لاٹ صاحب پنجاب کو انگریزی تعلیم سے محروم کرنے کا پختہ ارادہ کر بیٹھے تھے اور یہ صرف ٹریبیون کی برکت ہے کہ اہل پنجاب انگریزی تعلیم سے بہرہ اندوز ہو رہے ہیں۔ رفاہ عام کے کام میں سردار صاحب مرحوم نے بغیر کسی شہرت کی خواہش کے مدد کرنے میں کبھی دریغ نہیں کیا لاہور میں کانگرس کا اول اجلاس ۱۸۹۳ء میں محض انہیں کے دم سے ہوا۔ جبکہ وہ استقبالی کمیٹی کے پریسیڈنٹ تھے۔ اور پنجاب میں جب سب سے پہلا دیسی بنک یعنی پنجاب نیشنل بنک قائم ہوا تو وہ بورڈ آف ڈائرکٹرز کے پریسیڈنٹ مقرر ہوئے۔ وہ اپنی تمام جائداد جو بیس پچیس لاکھ سے کم ہوگی ایک اعلیٰ درجہ کا کالج دیا۔ اعلیٰ درجہ کی لائبریری قایم کرنے کے لئے وقف کر گئے ہیں۔ پچھلے دنوں سردار صاحب کے ورثاء اور ٹرسٹیوں کے درمیان پریوی کونسل تک مقدمہ بازی ہوتی رہی اب سنا ہے کہ فریقین میں تصفیہ ہوگیا ہے اور پنجاب کی خوش نصیبی ہے کہ عنقریب ایک ان سیکٹیرین کالج یعنے جس سے ہندو مسلمان عیسائی سکھ سبھی مستفید ہو سکیں گے لاہور میں اور قایم ہونے والا ہے ایک اعلیٰ سٹینڈرڈ کا ہائی سکول یونین اکیڈیمی کے نام سے مرحوم نے اپنی زندگی میں ہی کھولدیا تھا جس سے اشاعت تعلیم کو کافی فیض پہنچ رہا ہے۔ اہل پنجاب کو مناسب ہے اپنے ایسے زبردست محسن کو بھول نہ جائے اور کم سے کم ۹ ستمبر کو ایک میلہ سردار دیال سنگھ کی یادگار میں ہونا چاہیئے۔ ایسے فراخ حوصلہ اور فیض رسان اور وطن پرست لوگ بار بار نہیں پیدا ہوتے ہیں۔ سردار دیال سنگھ مرحوم کی یاد کو تازہ رکھنے سے گویا ہم بے تعصبی کی قدر کرینگے۔ علم کی قدر کرینگے۔ فیاضی کی قدر کرینگے اور دیس بھگتی کی قدر کرینگے۔

---

**کابل میں نہریں**۔ امیر حبیب اللہ خان افغانستان میں ہر قسم کی تہذیب و شایستگی پھیلانے کے علاوہ تمدنی ترقیوں کی فکر سے بھی خالی نہیں ہیں۔ ہز مجسٹی کا ارادہ ہے کہ شعبہ آبپاشی کو ترقی دیکر زراعت کو فروغ دیا جائے۔ اغلب ہے کہ ہز مجسٹی دوران سیاحت ہند میں پنجاب کی نہری نوآبادیوں کا بھی معائنہ کریں اور دیکھیں کہ سائنس نے ایک وسیع قطعہ اراضی کو کس طرح تختہ گلزار بنا دیا ہے اور جدید نہریں جو زیر تعمیر ہیں انکو بھی ملاحظہ کریں تاکہ معلوم ہو کہ نہریں کس طرح کھودی جاتی ہیں افغانستان میں بھی مثل شمالی ہندوستان کے عموماً دریا برف کے پگھلنے سے طغیانی پر آجاتے ہیں۔ افغان اپنے ڈھنگ پر آبپاشی کے طریقوں سے ناواقف نہیں چنانچہ وہ زمین دوز نہروں سے کام لیتے ہیں لیکن وہاں کوئی نہر بڑے پیمانہ پر موجود نہیں ہے اگرچہ بہت سے علاقے ایسے ہیں کہ اگر دریاؤں کو پہاڑوں کے دامن میں سے کاٹ کر نہروں میں لے لیا جائے تو زراعت کو بہت فائدہ پہنچے۔ اس لئے امید ہے کہ امیر صاحب اپنے ساتھ چند انجنیر ہندوستان سے لیتے جائینگے۔ ہز مجسٹی دریاؤں کے پانی سے بجلی کی طاقت لیکر اس سے کارخانجات اسلحہ سازی کا کام لینے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔

امیر صاحب کی تشریف آوری کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ ۱۵۰۰ آدمیوں کی جمعیت ہز مجسٹی کے ہمرکاب ہوگی۔

امیر صاحب نے ایک اعلان افغانستان میں جاری کیا ہے کہ جو بجنسہ اخبار ہذا کے کسی دوسرے کالموں میں درج ہے۔ اعلان میں ظاہر کیا گیا ہے کہ سفر ہذا کو پولیٹکس سے کچھ تعلق نہیں ہے سیر و شکار مقصود ہے۔ امیر صاحب نے اپنے مختلف گورنروں کو احکام بھیجے ہیں کہ اپنے اپنے صوبہ کے بڑے بڑے سرداروں کی فہرست تیار کریں ان فہرستوں کو دیکھکر ہر ایک فرقہ کا ایک ایک بڑا سردار امیر صاحب کے ساتھ آنے کے لئے منتخب کیا جائیگا۔ دو لاکھ روپیہ کے قیمتی پوستین اور سمور اور گرم کپڑے بلخ سے خریدے جائیں گے کیونکہ سفر موسم سرما میں ہوگا۔ جلال آباد میں سامان رسد جمع ہو رہا ہے چند اعلیٰ عہدیدار اور مصاحب اور بعض سے نوکر چاکر اور شاگرد پیشہ لوگ علاوہ فوجی اسکورٹ کے ساتھ ہونگے۔

---

**مراجعت ملک معظم**۔ ہز مجسٹی ملک معظم ہر سال تبدیل آب و ہوا کے لئے مرین باد تشریف لیجایا کرتے ہیں۔ وہاں کی آب و ہوا نہایت صحت بخش ہے۔ ہز مجسٹی کے خاص ڈاکٹر۔ ڈاکٹر اوٹ صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ امسال ہز مجسٹی کی صحت کو مرین باد کے قیام سے غیر معمولی فائدہ پہنچا اور فضل خدا سے آجکل قیصر ہند اعلیٰ درجہ کی صحت کی حالت میں ہیں۔ ہز مجسٹی ۸ ماہ حال کو لندن میں واپس تشریف لائے۔

---

**مراکو میں بغاوت**۔ مراکو کے مقام مگاڈور میں بغاوت نمودار ہوئی۔ [illegible] قبیلے قصبہ پر حملہ کرکے قابض ہوگئے۔ شاہی فوج بھی باغیوں سے مل گئی۔ فرنچ سفیر نے ایک جنگی جہاز مگاڈور میں طلب کیا ہے۔ دیگر طاقتوں کے سفیروں نے بھی جنگی جہاز منگائے ہیں۔

---

**بوکسروں کا فساد**۔ ینگہائی سے خبر آئی ہے کہ وادی یانگسی میں پادروائی ودلو میں پھر بے چینی اور بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔ اور اندرونی حصہ ملک میں پردیسیوں کے لئے سفر کرنا اندیشناک سمجھا گیا ہے۔

بوکسروں کی ایک بڑی جماعت نے شہر تسا یونسٹین پر قبضہ کر لیا تھا مشنری اور دیسی باشندوں نے سفارت گاہ میں پناہ لی۔ اتفاق سے ایک جرمن لفٹننٹ کا گزر ہوا اس نے چینی سپاہیوں کو جمع کرکے بوکسروں سے مقابلہ کیا۔ بوکسروں کے لیڈر کو ہلاک کرکے باقی جماعت کو منتشر کردیا

---

**وائسرائے کا دورہ**۔ ۸ اکتوبر کو لارڈ منٹو رونق افروز کوئٹہ ہونگے۔ اس روز سے ۹ روز تک ہز اکسلنسی نہایت مصروف رہینگے۔ چمن اور شکی تشریف لیجائیں گے۔ پھر کوئٹہ میں قلعہ بندیوں کا ملاحظہ کرینگے۔ سٹاف کالج کی عمارت دیکھیں گے۔ نمایش اسپاں معائنہ فرمائیں گے۔ اور جنگ مصنوعی دیکھیں گے۔ علاوہ ازیں ایک دربار ہوگا جس میں بلوچی سردار حاضر ہونگے یعنی اس عرصے میں ایک منٹ بھی کسی نہ کسی تقریب یا مصروفیت سے خالی نہ ہوگا۔ بخلاف اسکے کشمیر میں بجز جلوس سواری اور مہاراجہ کی ملاقاتوں اور جلسہ دعوت کے باقی تمام عرصہ سیر و سیاحت میں

سیروتفریح میں گزریگا -

**پارسی جج** - بقول ٹائمز آف انڈیا مسٹر ڈی - ڈی - داور بیرسٹر ایٹ لا مسٹر جسٹس بدرالدین طیب جی مرحوم کی جگہ ہائی کورٹ بمبئی کے جج مقرر ہو گئے ہیں آجکل مسٹر جسٹس سانٹ منڈ طیب جی مرحوم کی قایمقامی کر رہے ہیں لیکن اُنہوں نے مستقل طور پر مقرر کیا جانا منظور نہیں کیا - اگر مسٹر داور کے تقرر کی خبر سچ نکلی تو یہ پہلی دفعہ ہوگی کہ ایک پارسی جج ہائیکورٹ بنچ میں شامل ہوگا اگرچہ اسبات کا افسوس ہے کہ ٦ کروڑ مسلمانان ہند میں سے فی زمانہ ایک بھی جج کسی ہائیکورٹ میں نہیں ہے -

**کانگرس میں ناچاقی** - افسوس ہے کہ کانگریس کے بڑے بڑے حامی اور لیڈر آریہ سماج کی طرح دھڑہ بندی میں پڑ کر ملک کو نقصان پہنچانے کا سبب ہو نگے - کلکتہ میں آنے والی کانگرس کے جلاس کی کامیابی اس وجہ سے مشتبہ ہو گئی ہے کہ دو پارٹیاں استقبالی کمیٹی کی خدمات جدا جدا سرانجام دے رہی ہیں ایک طرف مسٹر سریندرو ناتھ بنیرجی - مسٹر بی - بھوپیندر ناتھ بسو اور ان کے دوست احباب اور ہم خیال لوگ ایک طرف - اور ایک نوعمر لیڈر مسٹر بپن چندر پال اور امرت بازار پتریکا کا اڈیٹر اور چند اور لوگ دوسری طرف ہیں -

**مسٹر سریندرو ناتھ** اعتدال پسند پارٹی کے لیڈر ہیں اور مسٹر بپن چندر پال پرجوش جماعت کے سرگروہ ہیں - طرفین کے لیڈر مختلف مقامات میں جلسے منعقد کرنیاور فنڈ جمع کرنے اور والنٹیر بہم پہنچانے میں سرگرمی سے کام کر رہے ہیں - اینگلو انڈین اخبارات اہل کانگرس کی باہمی پھوٹ پر خوش ہوتے ہیں اور بغلیں بجاتے ہیں - اُمید ہے کہ آنریبل سر فیروز شاہ مہتہ - آنریبل مسٹر گوکھلے اور مسٹر واچہ اور دیگر بااثر لیڈران کانگرس جلدی اس مقامی ناچاقی کو رفع کرنے کی کوشش کرینگے اور ہندوستان کی سب سے بڑی اور نہایت وسیع پولیٹیکل موومینٹ کو تباہی سے بچالینگے -

**پریسیڈنٹ کانگرس** - جب ضد اور مخالفت پیدا ہوتی ہے تو ہر ایک بات میں اختلاف رائے کا پیدا ہونا لازمی ہے - دونوں پارٹیوں کو اس امر پر بھی اتفاق نہیں ہے کہ امسال پریسیڈنٹ کس کو بنایا جائے - مسٹر بپن چندر پال یوں کہنا چاہئے کہ امرت بازار پتریکا پارٹی مسٹر تلک کو پریسیڈنٹ بنانا چاہتی ہے مگر دوسری پارٹی نے مسٹر دادابھائی نوروجی کو تار دیکر لنڈن سے دریافت بھی کر لیا کہ آیا وہ پریسیڈنٹ ہونا منظور کرینگے - اور مسٹر سریندرو ناتھ بنیرجی نے جو آنریبل مسٹر جے چودھری کے ساتھ مفصلات میں دورہ کر رہے ہیں سنیچر گذشتہ کو بھاگلپور میں ایک جلسہ عام میں بیان کیا کہ مسٹر دادابھائی نوروجی نے پریسیڈنٹ ہونا منظور کر لیا ہے -

دوسری پارٹی کو اسپر اعتراض ہے کہ مسٹر نوروجی کے پریسیڈنٹ تجویز کرنے میں جلد بازی اور بے ضابطگی سے کام لیا گیا ہے - کیونکہ یہ سوال پیدا ہوگا کہ مسٹر نوروجی کا انتخاب استقبالی کمیٹی کے کس جلسہ میں اور کب تجویز ہوا - مسٹر پال کی پارٹی مسٹر تلک کی صدر نشینی کی موید ہے اور وہ یہ کہتی ہے کہ چونکہ ہم اور دکن میں جلسے منعقد کر کے سودیشی کو کانگرس کا سب سے اہم مسئلہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں -

**مسٹر نوروجی** کے انتخاب پر اگر کچھ جھگڑا اٹھا تو تمام ملک میں ناپسندیدگی سے دیکھا جائیگا - وہ پہلے بھی دو مرتبہ کانگرس کے پریسیڈنٹ ہو چکے ہیں خصوصاً لاہور میں ان کا دھوم دھام سے استقبال جو سنہ ١٨٩٣ء میں ہوا تھا کانگرس کی تاریخ میں کبھی فراموش ہونے والا واقعہ نہیں ہے وہ ہندوستان کی پولیٹیکل دنیا کے مسلمہ اور واجب التعظیم لیڈر ہیں - مسٹر نوروجی کی عمر ٨٢ سال کی ہے اور ٤ ستمبر کو ان کی سالگرہ تھی جبکہ ہندوستان میں کئی جگہ جشن منایا گیا اور ان کی درازی عمر کی دعا مانگی گئی اس عمر میں بھی حب الوطنی کی آگ اس پیرمرد کے دل میں جوانوں سے زیادہ روشن ہے - وہ تیس سال سے لنڈن میں سکونت پذیر ہیں مگر اس عرصے میں وطن مالوف کے فوائد میں ہمیشہ کوشاں رہے +

**دہلی کلکتہ ایکسپریس** - ایسٹ انڈین ریلوے لائن پر ایک ایکسپریس ٹرین جو کلکتہ اور دہلی کے مابین آتی جاتی ہے وہ اس قدر آمدنی بخش ثابت ہوئی کہ کمپنی نے ایک اور مزید ٹرین جاری کرنے کا ارادہ کیا ہے - یہ ٹرین تیز رفتار بھی ہوگی ١٠ بجے صبح کے ہوڑہ سے روانہ ہوکر دوسرے روز شام کو ٨ بجکر ٥٥ منٹ پر دہلی پہنچا کریگی - اور ڈوون ٹرین دہلی سے ٨ بجے صبح کے چلکر دوسرے روز ٩ بجے ٤٠ منٹ پر شام کو ہوڑہ جا پہنچیگی - ہوڑہ اور کالکا کے درمیان جو ایک مسافر گاڑی جاری ہے وہ آیندہ سے ١½ بجے دن کے روانہ ہوکر دوسرے روز ٧ بجے ٣٠ منٹ پر انبالہ پہنچ جایا کریگی - بجائے ٩ بجے ٤٠ منٹ کے جیسا کہ آجکل پہنچتی ہے - اور پھر وہ پنجاب کی ڈاک کالکا کو لیجایا کریگی -

**ٹراونکور دار العلوم کی برخاستگی** - ریاست میسور کے مانند دیوان بہادر مادہوراؤ صاحب مدار المہام میسور نے ٹراونکور میں ایک رعایا کی قایمقامی مجلس انتظام ریاست میں رائے دینے کے لئے قایم کی تھی - گویا یہ مجلس پارلیمینٹ کا ایک چھوٹا نمونہ تھی مگر دربار ٹراونکور نے حال میں اس کے برخاست کرنیکا حکم دیا ہے - اس پر تمام ریاست میں جا بجا اظہار ناراضی کے جلسے ہو رہے ہیں تریونڈرم میں ٨ ماہحال کو بہت بڑا عام جلسہ بصدارت مسٹر تھان وکیل ہائی کورٹ و ممبر لیجسلیٹو کونسل منعقد ہوا - ٹون ہال میں تل رکھنے کو جگہ نہ تھی - بیرونجات سے بھی بہت سے ڈیلیگیٹ آئے تھے - اور بے شمار تار و چٹھیاں اغراض جلسہ سے اظہار ہمدردی کی بابت آئیں - دربار کے حکم پر باتفاق رائے اظہار ناراضگی کا رزولیوشن پاس ہوا - اور ایک زبردست قایمقامی کمیٹی عرضداشت پیش کرنے کے لئے منتخب ہوئی -

**قرنطنیہ حجاج** - بمبئی میں ٩ ماہحال کو بصدارت نواب محسن الملک اہل اسلام کا ایک عام جلسہ ہوا جس میں حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوا مسلمانان بمبئی کا یہ جلسہ حیرت اور افسوس ظاہر کرتا ہے کہ باوجود ہز مجسٹی کی ٦ کروڑ وفادار مسلمان رعایا کے اظہار مخالفت کے حجاج کیلئے حجاز پر بمبئی میں قرنطنیہ قایم کرنے کا دستور ابھی تک قایم ہے - اور گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے کہ اس کا فوراً موقوف کرنا اشد ضروری ہے کیونکہ یہ علاوہ ایک سخت تکلیف دہ ہونے کے پیروان اسلام کے مذہبی حقوق میں ایک غیر ضروری مداخلت ہے اور یہ کہ اس جلسہ کی رائے میں کامران میں جو منشور تخفیف قرنطنیہ میں کی گئی ہے اس کی وجہ سے بمبئی میں قرنطنیہ کا دستور قایم رکھنا نامناسب ہے کیونکہ حاجی لوگ کامران میں قرنطنیہ کی پوری میعاد گزارنی زیادہ پسند کرینگے بجائے اس کے کہ سفر کے اول و آخر میں دو مرتبہ انہیں تھوڑے تھوڑے روز قرنطنیہ میں رہنا پڑے - اور قرار پایا کہ اس رزولیوشن کی نقل بذریعہ تار حضور وائسرائے اور صاحب وزیر ہند کی خدمت میں بھیجی جائے -

# عالم کا فوٹو

شملہ پر اس زور کی متواتر بارش ہوئی کہ ڈیوینڈفلٹ بال ٹورنمنٹ شنبہ کے روز تک ملتوی کرنا پڑا۔

مسٹر ٹاٹا کے لوہے کے کارخانہ کے لئے جس قدر سرمایہ درکار سمجھا گیا تھا وہ سب پورا ہو گیا ہے۔ جلدی کام شروع ہوگا

لیڈی منٹو کے نرسنگ ایسوسی ایشن فنڈ کی میزان ایک لاکھ ۶ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔

سر ڈنزیل ایبٹسن صاحب نائب لفٹنٹ گورنر پنجاب ماہ نومبر میں مدراس اور برہما کا دورہ کرینگے۔

کلکتہ میں جدید اصلاحوں پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی شملہ پر مقرر ہوگی۔

گورنمنٹ ہند ایک زراعتی بینک بڑے پیمانہ پر قائم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

اعلیٰ حضرت نظام کی صحت یابی کی تہنیت میں حیدرآباد میں ۳ روز تک ۱۵ ہزار مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔ مگر کھانا بڑی احتیاط سے تیار ہوتا تھا ہز ہائینس کے حکم سے ایک روز ۳۰۰۰ پونڈ گوشت زمین میں دفن کر دیا گیا - اس لئے کہ ایک روز کا باسی تھا۔

سر ولیم کلارک چیف جج پنجاب چیف کورٹ ماہ نومبر میں رخصت سے واپس آئینگے اس وقت مسٹر جسٹس ہری قائمقام جج فرلو پر روانہ ہونگے۔

کلکتہ کے اخبار سیند ھیا کے اڈیٹر پر مسٹر مالکم پرایک ل کے منیجر نے لائبل کی نالش کی۔

مہاراجہ کولہاپور نے جمعہ گذشتہ کو شملہ پر حضور وائسرائے سے ملاقات کی۔

لاہور میں ایک کشمیری نے اپنے ماموں کو مار ڈالا۔

اخبار بنگالی راوی ہے کہ مسٹر دادابھائی نوروجی کے پریسیڈنٹ کانگرس منتخب کرنے کی بابت کانگرس کمیٹی کی طرف سے کوئی باضابطہ کارروائی نہیں ہوئی ہے بلکہ صرف پرائیویٹ طور پر مسٹر نوروجی سے دریافت کیا گیا تھا۔

گورنمنٹ ہند نے امسال بھی دو وظائف حرفتی تعلیم کے واسطے پنجاب کے لئے منظور کئے ہیں یعنی دو طالب علم یوروپ یا امریکہ میں زرنگساری اور چینی کے ظروف بنانا سیکھنے سرکاری وظائف پر جا سکیں گے۔

کانپور میں ایک سودیشی شکر بنانے کی کمپنی قائم ہوئی ہے جس میں نو ایجاد کلوں سے کام لیا جائیگا - ۲۰۰ من صاف شکر روزانہ تیار ہوگی۔

پنجاب پراونشل کانفرنس کے پریسیڈنٹ غالباً امرتسر کے مشہور محب الوطن لالہ کنہیا لال صاحب پلیڈر ہونگے۔

کانفرنس مذکور کا اجلاس ۲۹ و ۳۰ ستمبر کو ہوگا۔

۳۱ اگست کو ہندوستان کے خزانوں میں سرکاری روپیہ کی میزان ۱۵ کروڑ ۲۴ لاکھ ۳۳ ہزار تھی۔

لالہ گینڈا مل ساہوکار رئیس پریسیڈنٹ راہوں میونسپلٹی نے وہاں یتیم خانہ کی عمارت کے لئے ایک ہزار روپیہ کی اراضی عطا کی ہے۔

مسٹر جسٹس چندرمادہب گھوش کی جگہ جو ماہ نومبر میں پنشن لے لینگے ولایت سے کوئی بیرسٹر کلکتہ ہائی کورٹ کا جج مقرر ہو کر آئیگا۔

مسٹر ستھیا قائمقام ایڈووکیٹ جنرل نے کلکتہ ہائیکورٹ کی ججی منظور نہیں کی

امیر صاحب کے دوران سیاحت ہند میں کلکتہ میڈیکل کالج کے میجر برڈ صاحب ہز مجسٹی کے سرجن مقرر کئے جائیں گے۔

کانگرس کے زیر اہتمام جو ایک صنعتی اور زراعتی نمائش ہوگی گورنمنٹ بنگال نے اس کے لئے ۵ ہزار روپیہ کی امداد منظور کی ہے۔

پنجابی نوجوان مسٹر فقیر چند نے فرانس میں تعلیم پانے کے بعد پیداوار ریشم کے علم کے متعلق سند حاصل کی ہے

آنریبل سردار پرتاب سنگھ آف کپورتھلہ نے شنبہ گذشتہ کو حضور وائسرائے سے ملاقات کی۔ سردار صاحب اب جالندھر میں واپس تشریف لے آئے ہیں۔

کھلنا ڈسٹرکٹ بورڈ نے مہاراجہ قاسم بازار کو بنگال کونسل کی ممبری کے لئے منتخب کیا ہے۔

ہفتہ مختتمہ یکم ستمبر میں طاعون سے ۲۵۲۲ موتیں ہوئیں۔ اضلاع بمبئی میں ۱۳۰۸ - پونا میں ۲۹۹ - وسط ہند میں ۲۲ صوبجات متحدہ میں ۲۵ - ممالک متوسط میں ۱۹۰ - بنگال میں ۱۱۵ - برہما میں ۱۱۲ ریاست میسور میں ۱۰۴۔

ایک ویدانتی یوروپین لیڈی مسز نیویدتہ بیریسال میں قحط زدوں کی امداد کے لئے گئی ہے۔

مشرقی بنگال میں چاول کا نرخ ۶ روپیہ من ہے مید ناپور میں ۳ ہزار قلیوں نے صاحب مجسٹریٹ سے فریاد کی ہے کہ مدد کیجئے۔

کھڑک پور میں بنگال ناگپور ریلوے کے ۱۵ ہزار آدمیوں نے سٹرائک کیا۔

اٹیین میں اب تک ۴۰ انچ بارش ہو چکی ہے۔ اندور میں پلیگ کا بہت زور ہے۔

دریائے سندھ سخت طغیانی پر آیا ہے۔ حیدرآباد کے بعض باغ پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

ماہ جولائی میں ایک کروڑ ۱۸ لاکھ نئے روپے مضروب ہوئے اور چار ماہ کے اندر کل ۵ کروڑ ۷۹ لاکھ روپیہ بنائے جا چکے ہیں

افسوس ہے کہ مارہرہ ضلع ایٹہ کے مشہور صوفی بزرگ سید ابوالحسن نے انتقال کیا۔

بمبئی کے تمام دلالوں نے مسٹر ابچند پریم چند کی وفات پر اظہار تاسف کیا

کیوبا کے باغیوں نے ہوانا کے قریب ریلوے پر حملہ کرتے ہوئے شکست فاش کھائی - ان کے ۴۰۰ آدمی مارے گئے - امریکہ سے ایک جنگی جہاز ہوانا کو بھیجا گیا ہے۔

ملکہ معظمہ نے لیڈی منٹو صاحبہ کے نرسنگ فنڈ میں ایکصد اور ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز صاحب نے ۲۵ پونڈ عطا کئے ہیں۔

ایران میں مجوزہ قومی کونسل کے ضوابط بنانے کے لئے ایک کمیشن مقرر ہوئی تھی اس نے تجویز کیا ہے کہ ۲۰۰ ممبر منتخب ہونے چاہئیں۔ شاہ نے تجاویز پر دستخط کرنے سے اول انکار کیا تھا مگر بعد میں دستخط کر دئیے - الیکشن کی کارروائی شروع ہوئی

سلطان المعظم کو اگرچہ تقریباً صحت ہو گئی ہے مگر ایک جرمن ڈاکٹر کو مشورہ کے لئے طلب کیا گیا ہے۔

ساؤتھ ویلز میں کاریگروں کا سٹرائک ہوا جو لوگ سٹرائک میں شامل نہیں ہوئے ان کے ساتھ عورتوں نے بڑا سخت سلوک کیا ان کے گھروں پر دھاوا کر کے باہر نکالا اور کوڑے لگائے منہ کالے کئے بعض کو دریا میں دھکیل دیا اور بعض کو صرف قمیض پہنے ہوئے بازاروں میں پھرایا۔

شہنشاہ روس کی والدہ اور ملکہ الگزینڈرا آجکل اپنے میکے کوپن ہیگن میں ہیں۔

# ملٹری دنیا

## روس میں خون خرابے

ایک سرکاری اعلان روس میں جاری ہوا جس میں گورنمنٹ کی پالیسی ظاہر کیگئی ہے کہ باغیانہ جرائم نہایت زور کے ساتھ دبائے جائیں گے اور اصلاحیں جاری کی جائینگی۔ جن میں ایک اصلاح یہ بھی شامل ہے کہ یہودیوں کے ساتھ جو سختیاں کی جاتی ہیں موقوف ہوں۔ اس کے علاوہ پولینڈ اور صوبجات بالٹک میں لوکل سیلف گورنمنٹ عطا کی گئی ہے اور پولیس اور دیگر محکموں میں بھی اصلاح کا وعدہ کیا گیا ہے۔

### انگریزی نامہ نگار پر حملہ

لندن کے اخبار سٹینڈرڈ کا نامہ نگار مقیم وارسا گرفتار کیا گیا اور سپاہیوں نے اس کو کوڑے لگائے آخر ایک افسر کے دخل دینے سے اُس کی جان بچی۔ لیکن اخبار سٹینڈرڈ نے بعد میں لکھا کہ یہ خبر غلط ہے۔ بات صرف اتنی تھی کہ مسٹر فراسر کو بازار میں روک لیا تھا لیکن پھر چھوڑ دیا گیا۔

### اعتدال پسند

سرکاری اعلان جس میں درج ہے کہ باغی مجرموں کے جرائم کی تحقیقات سرسری طور پر بذریعہ کورٹ مارشل کی جائیگی اور فوراً ہی سزائے موت دیجائیگی اس کو اعتدال پسند لوگ پسند کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی بغاوت کے خیالات بھی انقلاب پسندوں میں ترقی پر ہیں اور کاشتکاروں میں بھی سرکشی زور پکڑتی جاتی ہے۔

سوشل انقلاب پسندوں کا سینٹ پیٹرز برگ میں ایک جلسہ ہوا جس میں قرار پایا کہ ہولناک کشت و خون جاری رکھا جائے اور سرکاری پروگرام پر جن حکام کے دستخط ہیں ان کو ہلاک کرنے کی کوشش کیجائے۔

روسی اخبارات صوبجات کی ملی حالت کی بہت نازک حالت بیان کرتے ہیں۔ چھوٹے اور بڑے زمیندار سرکاری ٹیکس ادا نہیں کر سکتے یا کرنا نہیں چاہتے اور لوکل گورنمنٹیں لاچار ہیں۔

روسی وزارت کے پروگرام کا جو اثر پہلے پہل ہوا تھا وہ زائل ہوگیا۔ تمام اخبارات سوائے [illegible] اس کو ناپسند کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو وہی پرانی بات ہے کہ وعدے کرنا اور دھمکی دینا۔

### جنرل من کی قاتلہ

وہ لڑکی جس نے ۲۶ اگست کو جنرل من کو قتل کیا تھا اسکو پھانسی کی سزا دیگئی۔ جس وقت پھانسی دیگئی وہ آخر دم تک مسکراتی رہی۔

### قتل عام

پولیس اور فوجی سپاہی چونکہ انقلاب پسندوں نے اکثر قتل کئے ہیں اس کے جواب میں مقام سیڈلک واقع پولینڈ میں یکشنبہ گذشتہ کو فوج نے سول آبادی کا قتل عام شروع کیا جو ۲۴ گھنٹہ تک جاری رہا۔ صدہا آدمی قتل و مجروح ہوئے یعنے ایکصد آدمی ہلاک اور ... سے زیادہ مجروح۔ یہودیوں کے محلے لٹ گئے۔ اور جنہوں نے مقابلہ کیا وہ مارے گئے عیسائی باشندے لوٹ سے اس طرح محفوظ رہے کہ انہوں نے اپنے مکانوں پر صلیبیں لٹکا دیں۔

باشندگان سیڈلک کا ایک ڈیپوٹیشن گورنر کی خدمت میں حاضر ہو کر مستدعی ہوا کہ فوج کو حکم دیا جائے کہ قتل و خونریزی بند کرے۔ گورنر نے جواب دیا کہ جب تک انقلاب پسند لیڈر حوالہ نکئے جائینگے شہر پر گولہ باری ہوتی رہیگی۔

وارسا میں فوج نے ۵۰۰ مکانات کی تلاشی کی اور انقلاب پسندوں کو ڈھونڈتے رہے اور ایک ہزار آدمی گرفتار کئے۔ اندیشہ ہے کہ اگر وہ لوگ پولیس اور سپاہیوں کے قتل سے باز نہ آئے تو وہاں بھی مثل سیڈلک کے قتل عام ہوگا۔

### کاشتکاروں کو لقمہ

کاشتکاروں کو خوش کرنے اور بغاوت سے باز رکھنے کے لئے زار نے ایک فرمان جاری کیا کہ ایک کروڑ ... ایکڑ اراضی جو شاہی ملکیت ہے سستے داموں پر کاشتکاروں کے ہاتھ فروخت کیجائیگی۔

### برٹش قونصل پر حملہ

مسٹر ارکوہارٹ برٹش وائس قونصل پر ناف شہر میں دو شخصوں نے حملہ کیا۔ حملہ آوروں نے اپنے ریوالور اس پر خالی کئے اور ۶ زخم لگے مگر کوئی زخم کاری نہ لگا۔ مسٹر ارکوہارٹ باکو میں ایک بڑے کارخانہ کا منیجر بھی ہے اور ہڑتال کے دنوں میں جو رویہ اس نے اختیار کیا اس کی وجہ سے لوگ اس سے ناراض تھے۔ روسی گورنمنٹ نے برٹش سفیر سے اظہار تاسف کیا ہے اور وعدہ کیا ہے کہ حملہ آوروں کو فوراً سزا دیجائیگی۔

**اتحاد فرانس و انگلینڈ۔** فرانس کی جنگ مصنوعی کے اختتام پر جو دعوت کی گئی۔ اس میں فرنچ وزیر جنگ نے ایک تقریر کی جس میں جنرل سر جان فرنچ صاحب بہادر کی تعریف کی اور ان سے درخواست کی شہنشاہ ایڈورڈ کی خدمت میں جن کو ہم فرانسیسی خیال کرتے ہیں اور ملکہ الگزینڈرا جو برٹش قوم کی نہایت درخشندہ جواہر ہیں۔ فرنچ گورنمنٹ کی طرف سے سلام نیاز عرض کریگے۔ سر جان فرنچ نے فرانسیسی وزیر جنگ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم اس وقت کے منتظر ہیں جبکہ فرانسیسی افسر ہمارے ہاں مہمان ہوں ان کا ایسی ہی صدق دلی سے خیر مقدم کیا جائیگا جیسا کہ ہماری تواضع فرانس میں ہوئی ہے۔

**جرمن ریویو۔** ۱۰ ستمبر کو جرمنی میں قیصر ولیم نے ۴۰ ہزار فوج کا ریویو کیا۔ ایک نہایت شاندار قابل دید نظارہ تھا۔ اس موقع پر انگلستان کے تین قایمقام موجود تھے۔ ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ۔ مسٹر ونسٹن چرچل۔ اور جنرل سر [illegible]

**رائل آرٹیلری کمانڈ۔** جنرل جان مرانسم صاحب بہادر ولایت میں رائل آرٹیلری کی نذرپر مامور ہوئے ہیں۔

**حکم ہوا ہے** کہ آیندہ سے چین کی پولیس کے لئے جو ریکروٹ پنجاب سے بھرتی ہو کر جاتے ہیں وہ فوجی ریکروٹنگ افسروں کی معرفت بھرتی ہوا کریں۔ ہانگ کانگ شنگھائی اور ٹینٹسن میں پولیس ڈیوٹی کے لئے عموماً پنجابی سکھ اور مسلمان بھرتی ہوا کرتے ہیں۔ گویا ابتک انڈین آرمی کے ساتھ چائنا پولیس کا مقابلہ تھا۔ اس میں شک نہیں کہ چائنا پولیس کی ملازمت اہل پنجاب کے لئے دلکش ہے اور اس کی وجہ سے پنجاب کی رجمنٹوں میں عمدہ ریکروٹوں کی قلت ہوگئی ہے۔ کیونکہ چین میں تنخواہ معقول ہے۔ ابتک پنجابی مسلمان اور سکھ براہ راست چین میں جا کر پولیس کی ملازمت اختیار کر سکتے تھے۔ اب یہ کارروائی بند کردیگئی ہے۔ اور انڈین آرمی کے ریکروٹنگ سٹاف کے یہ کام سپرد کیا گیا ہے۔ اس میں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جب چین میں ان کی ملازمت کی میعاد ختم ہو جائیگی یا ڈسچارج ہوں تو پھر ان کو ہندوستان میں سرکاری خرچ پر پہنچا دیا جائیگا۔

**دیسی رجمنٹیں ممالک غیر میں۔** بالفعل ۷ انڈین انفنٹری رجمنٹیں ہندوستان کے باہر گیریزن ڈیوٹی پر ہیں۔ جن میں سے

دو ٹانگ کانگ میں دو بٹالینیں ہیں - ایک ہندستان میں اور ایک شنگھائی اور ایک سنگاپور میں - انکا تمام خرچ ولایت سے دیا جاتا ہے - اور اس وجہ سے گورنمنٹ ہند انکی جگہ پر کوئی نئی کرنے کو مزید فوج بھرتی کرسکتی ہے - ہم لکھ چکے ہیں کہ ان بٹالینوں سے بٹالینیں بٹھالی جائینگی - انہیں سے ایک معمولی ادھر جائیگی - باقی ۲ کے ابھی مدت تک ممالک غیر میں رہنے کی ضرورت ہے

---

**برٹش افسروں کی ترقی** - دیسی انفنٹری رجمنٹوں کے بہت سے برٹش افسروں کو عنقریب ترقیاں ملنے والی ہیں کیونکہ آیندہ سال ۱۹ کمانڈنٹ کمانڈ خالی کرینگے اور ۱۹۰۹ء میں ۱۷ کمانڈیں اور خالی ہونگی اور ۱۹۱۰ء میں ۲۰ رجمنٹوں کی کمانڈیں خالی ہونگی -

مگر رسالوں میں تین سال کے اندر منجملہ ۲۹ کمانڈوں کے صرف ۱۰ کمانڈیں خالی ہونگی -

---

**دیسی فوج سے رعایتیں** - دیسی فوج کے ساتھ اگر چھوٹی موٹی رعایتیں بھی کیجائیں تو ہمیں از حد مشکور ہونا چاہیئے - اس لئے ہمیں خوشی ہے کہ مسٹر مورلی نے لارڈ کچنر صاحب بہادر کی چند سفارشوں کو حال میں منظور کیا ہے -

اول تو کیٹ الاونس بجائے ۴۸ کے ۶۰ روپیہ کیا گیا ہے -

اور پانچ روپیہ بوٹ کے لئے منظور ہوئے ہیں سلحدار کیولری کو مارچ کے وقت ہمیشہ فری پاس اور فورج ملا کریگا - اور رخصت پر جانیوالے جوانوں کو بجائے ۳۰ فیصدی کے ۵۰ فیصدی کو فری پاس دیئے جایا کرینگے جبکہ وہ اپنے ریکروٹنگ سنٹر سے ۸۰۰ میل دور ہوں - یہ تمام خفیف رعایتیں لارڈ کچنر صاحب کی مہربانی کا نتیجہ ہیں -

---

**امیر صاحب کی اسکورٹ** - امیر صاحب کی ہمراہ دو انفنٹری بٹالینیں جن میں چیدہ جوان شامل ہونگے جو نئی وردیوں سے آراستہ ہونگے اور باڈی گارڈ ایک رسالہ اور دو باٹریاں توپخانہ کی ہونگی ابھی تک یہ معلوم نہیں کہ کس قدر جمعیت سرحد کے اس طرف ساتھ آئیگی مگر کہتے ہیں کہ ۱۵۰۰ آدمیوں سے کم بھیڑ بھاڑ نہ ہوگی -

---

**عدن اور برہما کے لئے ڈاکٹر** - ہز ایکسلینسی کمانڈر انچیف بہادر نے عدن برگیڈ اور برہما ڈویژن کی ملٹری خدمات کے متعلق حسب ذیل قواعد نافذ فرمائے ہیں :

(۱) **عدن برگیڈ** - انڈین میڈیکل کور کے اسٹبلشمنٹ میں عدن اور سٹیشن ہسپتال کے لئے مندرجہ ذیل ۴ آفیسر ہونگے ایک لفٹنٹ کرنل - ایک میجر اور دو کپتان - دو زائد آفیسر ہونگے ایک ڈپوٹی جا ضر رہا کریگا - یہ دونو آفیسر آیندہ سے شمالی اور مغربی کمانڈ سے لئے جائینگے - ان کی سروس ایک سال کے لئے ہوگی - اور وہ تب لئے جائینگے جب ۶ سالہ ملازم ہونگے نومبر اور مارچ میں ریلیف ہوا کریگا -

اسسٹنٹ سرجن اور ہاسپٹل اسسٹنٹ (جو رجمنٹ میں اٹیچ نہ ہونگے) شمالی اور مغربی برابر برابر کمانڈوں سے لئے جایا کرینگے - اور دو سال تک خدمات سرانجام دینگے -

برہما ڈویژن کے لئے ۸ انگریز آفیسر ہونگے - دو لفٹنٹ کرنل پانچ میجر - ۸ کپتان اور لفٹنٹ - یہ آفیسر آیندہ سے مشرقی کمانڈ اور سکندر آباد ڈویژن سے لئے جائینگے یعنی ۳۰ اول الذکر سے اور ۱۵ آخر الذکر سے -

---

**۱۷ انفنٹری** جو ماریشس کو ریلیف پر جانے والی تھی اب ہندوستان ہی میں رہیگی - رجمنٹ مذکور آجکل آگرہ میں ہے لیکن سوم برہمنز ڈبرو گڈھ اور چمبی سے اُس کو ریلیو کریگی -

---

**گورہ فوج** کے کلر سارجنٹوں کو جو ترقی ملی ہے اور بجائے تین شلنگ کے انکی تنخواہ تین شلنگ ۶ پنس روزانہ ہوگئی ہے اس کا عملدرآمد یکم اپریل گزشتہ سے ہوگا لیکن جوان ایجوکیشن سے تعلق رکھتے ہیں ان کو بدستور ۳ شلنگ روزانہ ملینگے -

---

**میجر جنرل** پارسنز صاحب بہادر انسپکٹر جنرل آف آرٹلری ان انڈیا آرٹلری ڈویژن کے جنرل آفیسر کمانڈنگ مقرر ہوئے ہیں -

---

**جدید سکیم افواج** - لارڈ کچنر کی جدید سکیم تقسیم افواج کا عملدرآمد آہستہ آہستہ ہو رہا ہے کیونکہ گورہ فوج کے لئے بارکوں اور لائنوں کا تعمیر کرنا ایک وقت طلب کام ہے - ٹھیکہ دار مسالہ اور مزدوری کی گرانی کی وجہ سے نرخ بڑھانے پر مجبور ہوگئے ہیں - اس لئے تاخیر لازمی ہے - علاوہ ازیں اصول حفظان صحت کا بھی خیال ملحوظ رہتا ہے اور پانی کا انتظام بھی ایک بڑا امر ہے جہاں کہیں کہ نئی چھاؤنی ڈالنی ہو - اور پرانی چھاؤنیوں کے توسیع کرنے کا کام بھی وقت مانگتا ہے - اور بعض صورتوں میں اصلی پروگرام کو تبدیل کرنا پڑتا ہے - اس لئے اگر دیر ہو رہی ہے تو کچھ افسوس کا مقام نہیں ہے ایک تو اس میں یہ فائدہ ہے کہ روپیہ آہستہ آہستہ کئی سال میں خرچ ہوگا کیونکہ سردست روس کا خطرہ بھی نہیں ہے اور اس لئے تاخیر سے کچھ حرج متصور نہیں علاوہ ازیں اول عمل کرنے اور تجاویز پر نظر ثانی کرنے کا کافی موقع ملجائیگا -

تاہم اب بہت کچھ کام ہو چکا ہے اور یہی کمانڈ فی الحقیقت سب سے ضروری ہے -

---

**حیدرآباد سندھ** اور فیروزپور کے میگزینوں کار ڈائٹ کے بھڑک جانے سے جو آگ لگی اس لئے ملٹری حکام کا ارادہ ہے کہ تمام اسلحہ خانوں میں کار ڈائٹ کو بارود کے ذخیروں سے علیحدہ اور دور رکھا جائے تاکہ خطرہ جاتا رہے - اس لئے کار ڈائٹ کے تمام ذخیروں کی اچھی طرح دیکھ بھال کی جائیگی خصوصاً ان کی جو کئی سال کے ہیں اور اس کو علیحدہ رکھنے کا انتظام ہوگا - اور اس تحقیقات سے معلوم ہو جائیگا کہ گرم آب و ہوا میں جیسی کہ ہندوستان کی ہے کتنی مدت تک کار ڈائٹ محفوظ رہ سکتی ہے

---

**خالصہ دیوان** تحصیل سمندری ضلع لائل پور میں خالصہ صاحبان کی آبادی زیادہ ہے - اور دیسی پنشنر آفیسرز کثرت سے ہیں - ۲۰ سے ۲۲ - اگست تک ایک جلسہ بڑی دھوم دھام سے خاص سمندری میں خالصہ دیوان تحصیل سمندری کے نام سے قایم کرنے کے لئے منعقد ہوا - جس میں خالصہ صاحبان کی تعداد ۲ ہزار تک تھی - سری گورو گرنتھ صاحب کا پاٹھ ایک آراستہ تخت پر تھا - شامیانے نصب تھے سنت گوربخش سنگھ جی گیانی - پنڈت وریام سنگھ جی - بھائی جگت سنگھ جی اور پدیشک چیف خالصہ دیوان امرتسر و بائی رام کور و بھائی بھاگ سنگھ ہیرا سنگھ راگی جی رونق افروز تھے - نہایت موثر لکچر ہوئے - لنگر کا انتظام قابل تعریف تھا - گوجرہ لائل پور و ٹوبہ ٹیک سنگھ کی سنگت نے بھی درشن دیکر نہال کیا - یہ دیوان اس تحصیل میں پہلا ہی ہوا ہے - اُمید ہے کہ آیندہ بہت رونق ہو جائیگی - سردار نیجا سنگھ سفید پوش و سردار اُجاگر سنگھ و سردار ...سنگھ چک نمبر ۱۴۰ و سردار تیجا سنگھ چک نمبر ۴۳۳ اور سردار دھنگا سنگھ

دسردار دیو سنگ کا بہت دمن باد ہی جنہوں نے یہ اودم کیا پچاس سنگھ وسنگھنیاں نے ارت جہکا ہ

**حضور کمانڈر انچیف** ۱۱ ماہ حال کو ۹ بجے رات بذریعہ سپیشل ٹرین راولپنڈی پہنچے اور دس منٹ قیام کے بعد ٹرین حسن ابدال کو روانہ ہوئی اور ہز ایکسیلنسی حسن ابدال سے موٹر میں براہ ایبٹ آباد عازم کشمیر ہونگے -

**جنوبی نائجیریا** میں جو ایک مہم بھیجی گئی تھی وہ کامیاب ہوئی باغیوں نے اطاعت قبول کی اس مہم میں ۲۵ دیسی سپاہی ہلاک اور ۵۰ زخمی ہوئے -

## پروموشن

۸ میول کور - جمعدار حاکم سنگھ صاحب کو ۲۱ اگست ۱۹۰۶ء سے جمعداری پر مستقل کیا گیا -

۲۱ - پنجابیز - جمعدار لبشر سنگھ صاحب صوبیدار دہم سنگھ صاحب پنشن یافتہ کی جگہ ۴ مارچ ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر سرفراز ہوئے

۲۴ - پنجابیز - جمعدار دسوندھا سنگھ صاحب کو صوبیدار بدھاوا سنگھ صاحب بہادر پنشن یافتہ کی جگہ ۱۶ جولائی ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر اور حوالدار لال سنگھ صاحب کو جمعداری پر تعینات کیا گیا -

۳۸ ڈوگراز - جمعدار ایلی سنگھ صاحب صوبیدار ساون متوفی کی جگہ ۸ جولائی ۱۹۰۶ء سے صوبیدار مقرر ہوئے اور حوالدار [illegible] صاحب کو جمعدار بنایا گیا -

۹۰ کرناٹک انفنٹری - صوبیدار شیخ محی الدین صاحب کو صوبیدار میجر شیخ عبداللہ صاحب پنشن یافتہ کی جگہ ۲ - اگست ۱۹۰۶ء سے صوبیدار میجر اور جمعدار احمد خاں صاحب کو صوبیدار اور حوالدار شیخ سالار صاحب کو جمعدار بنایا گیا -

۹۹ دکن انفنٹری - حوالدار رام سنگھ صاحب کو جمعدار مہیلال سنگھ صاحب علیحدہ شدہ کی جگہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۶ء سے جمعدار مقرر کیا گیا - اور حوالدار لچھمن سنگھ صاحب بجائے جمعدار سوتم سنگھ صاحب متوفی ۱۶ جون ۱۹۰۶ء سے جمعداری پر تعینات ہوئے -

۱۰۲ اگر میڈ گرینیڈیئرز - جمعدار غلام محمد خان صاحب بجائے صوبیدار کرم داد خان صاحب پنشن یافتہ یکم ستمبر ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر تعینات ہوئے اور حوالدار غلام جیلانی صاحب جمعدار بنائے گئے -

۱۲۲ - اوٹرم رائفلز - جمعدار ولایت خان صاحب صوبیدار عطا محمد صاحب کی جگہ ۴ اگست سے صوبیداری پر ترقییاب ہوئے اور کلر حوالدار کرم داد خان صاحب کو جمعدار بنایا گیا -

**چھاؤنی احمد نگر** میں عنقریب برٹش انفنٹری کے لئے لارڈ کچنر کی جدید سکیم کے موافق بارکوں کی تعمیر شروع ہونے والی ہے

**لارڈ کچنر** ۲۴ اکتوبر کو لارڈ اور لیڈی منٹو صاحبہ کو ایک عظیم الشان دعوت دینگے -

## آج کیا خبر ہے؟

جوہانسبرگ میں ہندوستانی باشندوں کا ایک بڑا بھاری عام جلسہ ۱۲ ماہ حال کو منعقد ہوا جس میں ریزولیوشن پاس ہوا کہ لوکل گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ اہل ایشیا کے متعلق جو قانون بنایا گیا ہے اُس کو منسوخ کرے کیونکہ اس کی رو سے ہندوستانیوں کا درجہ کافروں سے بھی کم رہ جاتا ہے - اور ان کے ساتھ مجرموں اور مشتبہ لوگوں کا سا سلوک روا رکھا گیا ہے - ایک ڈیپوٹیشن انگلینڈ بھیجا جائیگا اور قرار پایا کہ اگر ان کی فریاد سنی نہ گئی تو وہ قانون کی پرواہ نہیں کرینگے اور قید ہونا منظور کرینگے جبتک کہ ملک معظم ان کی تکالیف دور نہ کریں -

جوہانسبرگ میں ایک جدید پولیٹکل پارٹی ٹرانسوال انٹرنیشنل ایسوسی ایشن کے نام سے قائم ہوئی ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ جنوبی افریقہ کو برٹش کے زیر سایہ ایک متحد ملک بنایا جائے اور چینی قلیوں کو ان کا ٹھیکہ پورا ہونے پر نکال دیا جائے -

ولایت کی سینٹ لیجر گھوڑ دوڑ میں ٹروٹ بیک گھوڑا اول نکلا پرنس ولیم دوم اور بیپو سوم -

مراکو کی خبر ہے کہ باغی سردار نے مگاڈر کا قبضہ چھوڑ دیا -

ترکی مصری سرحدی جھگڑا حسب دلخواہ فیصل ہو گیا -

وکٹوریہ میں ایک مسودہ قانون قماربازی اور گھوڑ دوڑ میں شرط لگانے اور شرط لگا کر تاش کھیلنے کے متعلق پیش ہوا ہے

خدیو مصر سے ۱۲ ماہ حال کو وائنا میں وزیر اعظم آسٹریا اور ترکی سفیر نے ملاقات کی -

ہز رائل ہائنس ڈیوک آف کناٹ جرمن آرمی کے فیلڈ مارشل مقرر ہوئے ہیں -

گورنمنٹ ہند نے امیر صاحب کے سفر کے متعلق ایک پروگرام کابل بھیجا ہے اگر امیر صاحب نے اسے منظور کیا تو ہز مجسٹی دسمبر کے آخری ہفتہ میں رونق افروز کلکتہ ہونگے - شکار کا پروگرام ابھی زیر تجویز ہے -

سر ہنری میکماہن جو ماہ نومبر میں ولایت سے واپس آنے والے ہیں امیر صاحب کا سفر ختم ہو جانے سے پہلے کوئٹہ نہیں جائینگے

دیسی فوج کے لئے جو رعائتیں حال میں منظور ہوئی ہیں ان کا عملدرآمد یکم اکتوبر سے ہوگا - پائنیر و سپہ پوٹ کا الاؤنس انفنٹری رجمنٹوں کے عہدہ داروں اور سپاہیوں کو ملا کریگا اور اگر سپاہی کا وطن ۸۰۰ میل سے زیادہ ہو اور وہ پرائیویٹ ضروری رخصت پر جائے تو صاحب کمانڈنگ آفیسر اس کے لئے فری پاس دے سکتے ہیں یہ رخصت صرف ۲۰ فیصدی آدمیوں کو مل سکتی ہے -

سال آئندہ میں حسب ذیل رجمنٹیں جو غدر میں بھرتی ہوئی تھیں اپنا جشن جوبلی منائینگی - ۹ ہڈسنز ہارس جالندھر - ۱۰ ہڈسنز ہارس کانپور - ۱۱ پروبنز ہارس راولپنڈی - ۱۲ کیولری ملتان - ۱۴ مرے جاٹ لانسرز بریلی - ۱۵ کیولری ڈیرہ اسمٰعیل خان - ۱۶ راجپوتس مینی پوری ۱۹ پنجابیز جالندھر - ۲۰ پنجابیز ڈیرہ اسمٰعیلخان - ۲۱ پنجابیز جہلم ۲۲ پنجابیز جہلم - ۲۳ سکھ پائونیرز سیالکوٹ - ۲۴ پنجابیز لکھنؤ ۲۵ پنجابیز راولپنڈی - ۲۷ پنجابیز ملتان - ۲۸ پنجابیز نوشہرہ - ۲۹ پنجابیز جالندھر - ۳۰ پنجابیز جہلم - ۳۱ پنجابیز بنوں ۳۲ سکھ پائونیرز انبالہ - ۳۳ پنجابیز [illegible] - ۴۲ دیولی رجمنٹ دیولی اول بٹالین گورکھا رائفلز بکلو

**لودھیانہ** ہفتہ زیر اشاعت میں کئی مرتبہ خوب بارش ہوئی جمعرات کو صبح سے شام تک جھڑی لگی رہی جس سے موسم خوشگوار ہو گیا ہے اگر روز بارش کا یہی حال رہا تو خلقت تنگ آ جائیگی -

آجکل ڈکیتی کا ایک مقدمہ جس میں دس ڈاکو ماخوذ ہیں نواب سعد اللہ خاں صاحب کی عدالت میں پیش ہے -

وکٹوریہ کلاک ٹاور میں ڈائل لگ چکے ہیں اور کھنٹے رجسٹریٹ کئے جاتے ہیں - اور دو ڈائل اس قسم کے ہیں جن میں شب تاریک میں بھی وقت نظر آئیگا -

ہفتہ مختتمہ ۸ ستمبر میں ۶۳ پیدائش اور ۲۶ اموات واقع ہوئیں -

بخار سے ۱۷ موتیں - ہیضہ سے ۴ -
اسہال سے ۳ - باقی دیگر امراض سے -

# دلچسپ واقفیت

## ہوائیں دوڑ

**۱۶ ہزار روپیہ کی شرط۔** ولائت میں کشتیوں کی دوڑ کا بڑا رواج ہے کیمبرج اور آکسفورڈ یونیورسٹی کالجوں کے طلبا کی ہر سال کشتی کی دوڑ ہوتی ہے۔ مگر اب پہلے پہل ہوائی دوڑ ہونے والی ہے۔ مسٹر گورڈن بینٹ نے ایک ہزار گنی کا انعام ہوائی دوڑ میں اول رہنے والے بیلون کے لئے مقرر کیا ہے۔ یہ دوڑ ۳۰ ستمبر کو پیرس میں ہوگی۔ یوروپ کے ہر ایک ملک سے تین تین بیلون اس مقابلہ میں شامل ہونگے۔

مسٹر گورڈن بینٹ وہ شخص ہے جنہوں نے پیرس اور برلن کے درمیان موٹر کار کی ریس کے لئے انعام دیا تھا۔ ایک بار بیلون مسٹر شیلد کہتا ہے کہ یہ آسمانی دوڑ موٹر کار کی دوڑ سے زیادہ محفوظ ہے۔ جو بیلون دوڑ میں شامل ہونگے وہ معمولی نہیں ہونگے بلکہ بہت بڑے بڑے پیمانے کے ہونگے میرا بیلون جس کا نام سٹی آف لندن ہے اس میں ۵۰۰۰۰ کعب فیٹ گیس بھری جاتی ہے۔ اور ۲۰ آدمی اس پر سوار ہو سکتے ہیں۔ لیکن دوڑ کے وقت صرف دو شخص سوار ہونگے اور ۱۸ آدمیوں کے وزن کے برابر اور بوجھ ہم اس پر رکھ سکینگے۔ وزن کا ساتھ لیجانا بیلون میں بڑا ضروری ہے کیونکہ اس کو ہوا میں اوپر رکھنے کے لئے وقتاً فوقتاً تھوڑا تھوڑا وزن گرانے کی ضرورت پڑتی ہے۔

---

**وقت** سینیکا (روم کا مشہور فلاسفر) کا قول ہے کہ ہم سب لوگ وقت کی تنگی کی شکایت کرتے ہیں۔ حالانکہ جتنے وقت کا کم استعمال کرنا چاہتے ہیں اس سے بدرجہا زیادہ ہمکو وقت ملتا ہے ہماری عمر میں اکثر یا تو بیکار ضایع ہوتی ہیں یا فضول کاموں میں صرف ہوتی ہیں۔ یا ایسے کاموں سے غفلت کی حالت میں گذرتی ہیں جن کو کرنا ہمارا فرض تھا۔ ہم ہمیشہ شکایت کرتے ہیں کہ ہماری عمر کم ہے مگر ہمارے افعال سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گویا اس عمر کی کبھی انتہا ہی نہ ہوگی۔ اس شریف حکیم نے نہایت متانت اور فصاحت کے ساتھ جو اس کی تحریر کا خاصہ ہے اس معاملہ میں انسان کی تلون مزاجی کو خوب واضح طور پر بیان کیا ہے۔ ڈاکٹر لبین بھی اس معاملہ میں انسان کو سخت متلون سمجھتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ اگرچہ ہم اپنی عمر کی کلی طور پر بہت ہی کم میعاد ہونے کا غم کرتے ہیں لیکن ہماری خواہش یہ ہوتی ہے کہ اس عمر کا ہر جز فرداً فرداً فوراً ختم ہو جائے نابالغ سن بلوغ کا کمال خواہشمند رہتا ہے۔ پھر وہ دنیا کے کاروبار میں شامل ہونے کی تمنا کرتا ہے۔ پھر زر پیدا کرنے کی پھر عزت کی۔ اور پھر گوشہ نشینی کی۔ اس طرح سے اگرچہ ہر شخص اپنی عمر کو کلیتاً چھوٹی بتلاتا ہے لیکن اس کو اس کے مختلف حصے طویل اور ناگوار معلوم ہوتے ہیں۔ ہم اپنی عمر کو تو دراز کرنا چاہتے ہیں مگر جن حصوں سے وہ بنی ہے ان کا چھوٹا ہو جانا خوشی سے چاہتے ہیں۔

ایک سود خوار بہت ہی خوش ہو اگر اس وقت سے لیکر دوسری سہ ماہی کے آخر تک تقسیم سود کا دن آنے تک کا زمانہ بیچ میں سے بالکل فنا ہو جائے۔ ایک منتظر ملک اپنی زندگی میں سے تین برس کھو دینے پر راضی ہو جائے بشرطیکہ وہ ملک کو اس حسب دلخواہ انقلاب کی حالت میں دیکھ لے جس کی اس کو اس قدر عرصہ کے بعد ہو جانے کی امید ہے۔ ایک عاشق دل سے اس بات کا متمنی ہوتا ہے کہ اس کے دلدار کی ملاقات کے وقت مقررہ تک جو عرصہ درمیانی گذرنے والا ہے وہ کالعدم ہو جائے۔ علی ہذالقیاس باوجود اس کے کہ ہمارا زمانہ نہایت سرعت کے ساتھ گزر رہا ہے تاہم ہم اپنی زندگی کی بعض حالتوں میں بہت ہی خوش ہوں اگر اس کی رفتار اور بھی تیز ہو جائے۔ دن کے بعض گھنٹے گزرنا ہم کو مشکل پڑ جاتے ہیں یہی نہیں بلکہ بسا اوقات ہم برسوں کو یکایک گزار دینا چاہتے ہیں۔ اور اس قسم کا وقت گزرنا ہمارے اس سفر کی مانند ہے جو خالی اور بنجر ریگستانوں میں ہو جن کو ہمیں جلد جلد طے کرنے کی خواہش ہوتی ہے تاکہ ہم اس دلچسپ مقام یا چھوٹی سی بستی میں پہنچ جائیں جو ان بیابانوں میں کہیں کہیں واقع ہوتی ہیں بہت آدمیوں کی زندگی کو اگر ہم بنیں حصوں میں تقسیم کریں تو یہ پایا جائیگا کہ کم از کم انیس حصے تو ایسے ہوتے ہیں جن کا وجود عدم کی برابر ہے۔ جن میں نہ کچھ خوشی حاصل ہوئی نہ کوئی کام کیا مگر اس اندازے میں ان لوگوں کی زندگی شامل نہیں جن کو ہر وقت دنیا کے کاروبار میں پھنسے رہنے کا اتفاق رہتا ہے۔ بلکہ زیادہ تر ان کی زندگی مقصود ہے جن کو دنیا کے کاروبار میں مشغول ہونے کا ہمیشہ موقعہ نہیں ملتا۔ اور اگر ایسے لوگوں کے واسطے اپنی زندگی کے بیکار حصوں کو کام میں لانے کی غرض سے چند طریقے بتلائے جائیں تو مجھکو یقین ہے کہ میری یہ محنت رائگاں نہ جائیگی۔

وہ طریقے یہہ ہیں:۔

سب سے پہلا طریقہ نیکی کرنا ہے خواہ وہ کسی معنی میں نیکی کیوں نہ ہو تمدنی نیکیوں کا برتاؤ سخت سے سخت محنت کے عادی شخص کو اس قدر مشغول رکھ سکتا ہے جس قدر کہ بڑی ذمہ داری کا عہدہ اسی عہدہ دار کو نہیں رکھ سکتا۔ نادانوں کو نصیحت دینا حاجتمندوں کی حاجت رفع کرنا غمگینوں کو دلاسا دینا۔ یہ ایسے کام ہیں جنکو کرنے کی ہم کو روز ضرورت پڑتی ہے +

---

**فرمان امیری**۔ امیر صاحب نے اپنی سیاحت ہند کی متعلق حسب ذیل اعلان افغانستان میں شایع کیا ہے۔

در رضا، اخلاص مظاہر معتبرین و منصبداران و صاحب منصبان نظامی و ملکی و خوانین و جمیع رعایائے ماشما مردم افغانستان پوشیدہ و مخفی نماناد۔ چوں سرکار والائے ماشما مردم افغانستان عموم شریک دین شریک دولت شریک استہ و میدانیم و میخواہیم کہ در ہیچ امور ملکی و ملتی شمایان ناواقف بودہ باشد۔ چنانچہ در سنہ گزشتہ بیلان یل ۱۳۲۳ ہجری کہ دوست محبت نشان سر لوئیس ڈین با جمعیتے از طرف دولت ہم عہد شما برائے استحکام عہد نامہ سابقہ شما بحضور انور والائے ما حاضر شدہ و استحکام مذکور را بعنوان سابق از طرفین محکم نمودیم و از برائے استفسار خاطر شمایان بطریق اشتہار اطلاع دادہ بودیم کہ جمیع شما اقوام از فقرۂ مذکور آگاہ خواہید بود حال چوں از راہ اتحاد و ہم عہدی دستے از طرف دولت ہم عہد شما کہ دولت بہیہ برطانیہ باشد خط و مراسلہ بقسم دعوت دوستانہ و مہمانی و سیر و شکار علاقہ ہند بریں مضمون رسیدہ کہ چوں عہد نامہ طرفین در سال گزشتہ تمام شدہ و استحکام پذیرفتہ۔ ہرگاہ از راہ اتحاد دوستی دولتے و ہم عہدے تشریف آوردہ باین علاقہ شوند۔ بعد از ملاقات دوستانہ و سیاحت ہندوستان و شکار بازگشت مراجعت بعلاقہ خود ہا خواہند نمود۔ لہذا چوں قبولی چنیں دعوت و ادائے آں از طرف دولت و ملت ضرور میباشد۔ لہذا دعوت شاں را رد ننمودہ قبول فرمودیم۔ و وعدہ نمودیم کہ انشاء اللہ صدالحجہ ابد در غرہ ماہ ذیقعدہ الحرام ۱۳۲۴ھ از مقام جلال آباد روانہ شدہ چند یوم ادائے آں ضیافت را نمودہ بخیر بازگشت در مسکن و مقام خود ہا انشاء اللہ تعالیٰ خواہد فرمودیم۔ لہذا لازم و ضرور دانستہ شمایان را ازیں دعوت واقف نمودہ تا بسیار خاطر جمع میدہیم کہ الحمد للہ عہد نامہ شمایان و مطالب دولتے آنچہ کہ بودہ در سال گزشتہ تمام شدہ ایں دعوت و قبولی صرف از برائے دوستی میباشد۔ زیادہ از خداوند تعالیٰ بہر حال شمایان را مرفہ الاحوال

## اخلاقی جرأت

جرأت - جرأت یا دلیری کا گہرا تعلق دل سے ہے۔ اور جرأت یا دلیری کا مقصد یہی خیال پر مخصوص ہے جو ہمیں اپنا کام بے کھٹکے جاری رکھنے کی تحریک دیتا ہے - جرأت دو ۲ نام پر منقسم ہو سکتی ہے۔

**جسمانی جرأت** (۱) جسمانی یا قدرتی جرأت - یہ وہ جرأت ہے جس کے بغیر سپاہی میدان جنگ میں اپنے کرتب اور فن نہیں دکھا سکتا مثال کے طور پر ہم اس جگہ پوچی آئی کے سنتری کا ذکر کرتے ہیں جبکہ کوہ آتش فشاں وسوویس انگارے اور جھلسنے والا لاوا اپنے راہ عدم کے ناکوں سے باہر پھینک رہا تھا - لوگ اس آفت ناگہانی سے پناہ حاصل کرنے کے لئے اُدہر سے اُدہر نہایت ہی سراسیمگی اور خوف و ہراس کی حالت میں بھاگتے پھرتے تھے - اور تمام کوششوں کے باوجود اس بلائے آسمانی سے چھٹکارا نہ ملتا تھا - لیکن واہ رے سنتری! تیری ماں نے تجھ ہی کو جنا تھا! تو اپنی جان کا خوف نہ کھا کر لوگوں کو بچانے میں نہایت ہی سرگرمی سے کام لے رہا ہے - اور اپنے فرائض منصبی نہایت ہی مستعدی سے ادا کر رہا ہے افسوس اس جوانمرد اور جری سپاہی نے سینکڑوں مرد و زن کے اوپر سے اپنی جان تصدق کی - اور اسی کھینچا تانی کی حالت میں اپنی پیاری جان نہایت ہی جوانمردی سے لاوا کے نذر کی - اب احمد نگر کی چاند بی بی کی دلیری کو ملاحظہ فرمائیں - جس وقت مغلوں نے شہر کی چار دیواری پر دانت پیس پیس کر حملہ کرنا شروع کر دیا تھا - اور قریب تھا کہ احمد نگر کی فوج اس حملے کی تاب نہ لا کر ہتھیار ڈالدے - ٹھیک اُسی وقت یہ نیک اور چاند سی بی بی زرہ بکتر پہن آلات حرب سے جسم کو مزین کر ہاتھ میں تلوار پکڑے شگاف پر آموجود ہوئی - اور اپنے سپاہیوں کو جوشیلے الفاظ سے ڈہارس دینے لگی - اور مغلوں سے ایسی جان توڑ کر لڑی کہ اُن کے چھکے چھوٹ گئے - لاچار مغلوں کی سپاہ کو منہ کی کھا کر واپس بھاگنا پڑا - ہندوستان کی تاریخ میں اس نیک اور پارسا بی بی نے اپنی جسمانی یا قدرتی جرأت کی وجہ سے ایسی لازوال شہرت حاصل کر لی ہے کہ چار دانگ عالم میں اس کا نام گونج رہا ہے - اور لوگ اس کو بڑی عزت اور توقیر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

**اخلاقی جرأت** - (۲) اخلاقی جرأت کو ہماری عادت سے خاص تعلق ہے - یہ ضروری نہیں کہ جو لوگ جسمانی جرأت کے مالک ہیں وہ اخلاقی جرأت سے بھی غلامی کا پٹہ لکھوا لیں - بہت سے سپاہی لڑنے میں بیباک ہوتے ہیں لیکن اتنی تاب نہیں لاتے کہ اپنے مخصوص اصطلاح اصول لگی لعنتیں کا مقابلہ کر سکیں - برعکس اس کے ایسی نازک بدن گل اندام بیبیاں بھی ہیں - جن میں انتہا درجے کی اخلاقی جرأت پائی جاتی ہے - اس سے وہ بہادری مراد ہے جو انسان کو پایان ارادہ اور راست گفتار اور فرض سے محترز اور ہوائے نفسانی کا دشمن ہونے اور اپنے فرائض کو باحسن الوجوہ انجام دینے کی تحریک دیتی ہے۔

**اخلاقی کم ہمتی** - اخلاقی جرأت کے نہ ہونے کی وجہ سے انسان کے چال چلن میں بڑا بھاری نقص واقع ہو جاتا ہے اور طاقت ارادی کچھ ایسی کمزور اور قریب قریب بالکل پڑ جاتی ہے کہ حالانکہ وہ یہ دیکھتا ہے کہ یہ درست رستہ ہے اور دل سے چاہتا بھی ہے کہ میں ایسی راہ مستقیم کا سرو بنوں اور ٹیڑھے رستے کو برا سمجھتا ہے اور اس سے پرہیز کرنا چاہتا ہے لیکن پھر بھی ٹیڑھا رستہ بقصد نازو ادا اس کو اپنی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے - اور اس میں اتنی اخلاقی جرأت نہیں ہوتی کہ اس بیجا طریق سے نہایت ہی بہادری کے ساتھ پرے ہٹ جائے - یہاں یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم چند نظریں اخلاقی جرأت اور اخلاقی کم ہمتی یا بزدلی کی ہدیہ ناظرین کریں -

**اخلاقی جرأت کی مثال** - پہلے پہل اخلاقی جرأت کا ظہور یقیناً راست گفتاری میں ہوتا ہے - اگر ہم نے کوئی قصور کیا ہو لیکن بغیر کسی شرم یا حجاب کے اُس قصور کا نہایت ہی پاک باطنی سے اعتراف کریں تو یہ اخلاقی جرأت کی ایک بڑی مثال ہے - دروغگوئی اور فریب عموماً نتیجے ہیں بزدلی کے -

**اخلاقی کم ہمتی کی مثال** - مندرجہ ذیل مثال اخلاقی کم ہمتی کی ایسی مثال ہے جو عموماً ہندوستان کے ہر قبیلے اور ہر فرقے کی طرز معاشرت پر عائد ہو سکتی ہے اور اس سے نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ اگر قبیلوں کے سرپرست اور بزرگ اخلاقی کم ہمتی کے ہاتھ نہ بک جائیں تو قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ ان کی حالت میں ایک عظیم اصلاح ہو جائے - مثال اخلاقی کم ہمتی کی یہ ہے کہ ایک باپ کو اپنی لڑکی کی شادی منظور ہے کرنی ہے اور اس کی ماہواری آمدنی صرف پچاس روپے ہے اور بدقسمتی سے وہ اب تک ایک پائی بھی شادی کے لئے نہیں جمع کر سکا - لیکن اس کی ظاہری حیثیت اس بات کی مقتضی ہے کہ وہ شادی میں پانسو روپیہ صرف کرے - تو پھر اُسے کیا کرنا چاہیئے؟ کیا وہ نہایت ہی دلیری سے یہ کہدیتا ہے کہ میرے پاس شادی میں اتنا روپیہ لگانے کو نہیں دھرا ہے اور یہی حماقت ہے کہ شادی کے لئے قرض دام لیکر رات دن کی فکر کا شکار ہنوں جنہیں بلکہ ایسے اعلیٰ خیالات والے چند ہی خوش نصیب ہیں ورنہ ایک بڑی تعداد لوگوں کی ایسے موقع پر اپنی ناک کی خاطر بسہولت قرض لے لیتی ہے اور انجام پر کچھ غور نہیں کی جاتی - اور ایسے لوگ نہایت ہی بدعقلی اور جہالت سے اپنی گردن قرض کے جوئے کے نیچے دبا لیتے ہیں - مصرع

بریں عقل و دانش بباید گریست

برخلاف اس کے جس شخص میں اخلاقی جرأت ہوتی ہے وہ اپنی بساط سے زیادہ خرچ ہرگز نہیں کرتا اور وہ قرض کے جال سے خود ہی نہیں بچا رہتا - بلکہ وہ اپنے ملکی بھائیوں کے لئے خود ایک زندہ مثال بنتا ہے اور اس طرح اُن کو اخلاقی جرأت کا سبق سکھلاتا ہے۔

**رفارمر اور اخلاقی جرأت** - ہر زمانہ اور ہر وقت میں رفارمروں کو اخلاقی جرأت کی انتہا درجے کی ضرورت پڑتی رہی ہے بہت ایسا اتفاق ہوا ہے کہ ان کو تمام عمر ملزم قرار دیا گیا ہے بعض کو جیلخانوں کی کڑیاں اور مصیبتیں جھیلنی پڑی ہیں - اور بہت سے رفارمروں نے اپنے ایمان اور عقیدہ پر اپنی جانیں نثار کر دی ہیں - یہی وہ لوگ ہیں جو دنیا کی بہبودی کی مشین کے پہیئے ہیں اور دنیا کی تاریخ میں ان کے نام نہایت ہی عزت کے ساتھ ابدالآباد تک قائم رہینگے اور سخت مصیبت اور دشوار سے دشوار مہم میں لوگوں کی دستگیری اور رہبری کرینگے

## زریں اقوال

دنیا ایک خوان ہے جس کا غفلت سرپوش ہے اگر غفلت کو اٹھا دے تو تجھے معلوم ہو جائے - کہ خوان میں کیا ہے -

اگر ایک نیکی ہی ہر روز کرے تو سال میں ۳۶۵ اور دس سال میں ۳۶۵۰ نیکیاں ہو جاوینگی اور معلوم نہیں کہ اُن میں سے کونسی ایک خدا تعالیٰ کو پسند آ جائے جس کی خاطر کہ تیرے سارے پچھلے گناہ بخشے جاویں۔

خدا کو خوش کرنے کی کوشش کر کہ وہ تھوڑے سے خوش ہو جاتا ہے۔

قناعت کی دولت تجھے سلطان بنا دیگی -

دنیا کی حرص تجھے در در بکوا دیگی -

نیک اعمال کا چراغ ساتھ لے چل - کہتے ہیں کہ گور کا گھر تاریک ہے -

دنیا کو خوش کرنے کا خیال چھوڑ کہ یہ کبھی سے خوش نہ ہوئی -

# کیسر کی کیاری

احمد ایک ۶ سالہ ہونہار لڑکا ہے۔ سوئیوں کا ایک بکس فرش پر بکھر گیا تھا۔ اس کی ماں نے کہا کہ اگر تم تمام سوئیاں فرش پر سے چن لو تو ہر ایک درجن سوئیوں کے لئے دو پیسے انعام ملیں گے دیکھنا کوئی سوئی باقی نہ رہ جائے کیونکہ تمہارا چھوٹا بھائی جو فرش پر کھیلتا رہتا ہے کہیں اس کے چبھ نہ جائیں۔

احمد نے تمام سوئیاں خوشی خوشی چن لیں اور دو آنے انعام میں حاصل کئے۔

والدہ۔ اچھا احمد بتاؤ تم ان پیسوں کا کیا کرو گے۔

احمد۔ اماں سوئیوں کا ایک بکس خرید کر لاؤں گا اور اسے فرش پر بکھیر دوں گا تاکہ پھر بہت سے پیسے ملیں۔

---

رئیس۔ تم کچھ کام نہیں کرتے ہو۔ آخر کیا شغل رکھتے ہو۔

گدا۔ جناب مجھے سکے جمع کرنے کا شوق ہے۔ اگر کوئی روپیہ آپکے پاس فالتو ہو تو عنایت کیجئے۔

---

بچے ایک ہرن کے ساتھ کھیل رہے تھے اور شور و غل مچا رہے تھے۔

والدہ۔ دیکھو لڑکو اس قدر شور نہ کرو۔ تمہارے باپ کے سر میں درد ہے اور تمہیں چاہئے کہ اس وحشی کو اس قدر تنگ نہ کرو۔

---

ایک بڈھا شریف آدمی جس کو تمباکو اور شراب سے سخت نفرت تھی ایک دفعہ ایک کرایہ کی گاڑی میں ایک مسافر لیڈی سے اس کی بات چیت ہوئی۔

بڈھا۔ میڈم کیا آپکے کوئی صاحبزادہ ہے۔

لیڈی۔ ہاں جناب۔ ایک لڑکا ہے۔

بڈھا۔ وہ تمباکو تو استعمال نہیں کرتا۔

لیڈی۔ اس نے سگار یا سگریٹ کو کبھی ہاتھ تک نہیں لگایا۔

بڈھا۔ نیک بخت لڑکا ہے۔ تمباکو یقیناً سخت زہر ہے۔ میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ وہ رات کو گھر پر سے تو نہیں آتا ہے

لیڈی۔ کبھی نہیں۔ ادھر کھانا کھایا اور ادھر سو گیا۔

بڈھا۔ بڑا ہی نیک لڑکا ہے۔ گویا آجکل کے نوجوانوں کے لئے ایک نمونہ ہے۔ اس کی کیا عمر ہو گی۔

لیڈی۔ ۸ مہینے۔

# اشتہارات

## ماں اور اس کے بچے

اگنیس ٹیبرس۔ ٹن باؤ روڈ نارتھمپٹن شائر انگلینڈ

تمام بچوں اور ماؤں کی خاطر مجھ کو ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میں ڈوان صاحب کی گولیوں کے فوائد کا حال ظاہر کروں جن کا میں نے خود تجربہ کیا ہے۔

میں بچپن سے لیکر بہت گردے کی تکلیفوں میں مبتلا رہی اور کبھی پنپنے نہ پائی۔ ۲۰ برس کی عمر تک پھیکی اور ماندی اور سستی ہاری رہتی اور راتوں کو بے خوابی کے مارے کروٹیں بدلا کرتی تھی جوان ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی بدپرہیزی کے باعث اختلاج القلب اور ضعف بڑھتا گیا اور حالت بدتر ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ ۱۶ اٹھارہ برس کی جوانی کی عمر میں زینہ پر دس بارہ قدم چڑھ کر تھک جاتی تھی اور اگر اوپر چڑھنے کی کوشش کرتی تو پیچھے گر پڑتی تھی۔ اس عمر میں اگر میری پشت میں سخت درد لاحق ہونے لگا۔ بار بار میں ڈاکٹری دواؤں کا استعمال کرتی لیکن کچھ فائدہ نہ ہوتا تھا۔

۲۱ سال کی عمر میں پہنچکر میں نے پرہیز اور باقاعدگی اختیار کی جس سے میری صحت میں تو ترقی ہوئی لیکن درد کمر درد سر اور سستی میں کچھ فرق نہ آیا۔ چوبیسویں برس میری شادی ہوئی اور پھر بچوں کی ان میں ۵ بچے پیدا ہونے کے بعد ڈوان صاحب کی گولیوں کا استعمال شروع کیا پہلا بچہ ۱۸ مہینے زندہ رہا۔ دوسرا اور تیسرا اب تک زندہ ہیں لیکن چوتھا بچہ صرف ۱۲ گھنٹے جیا اور پانچواں تین ہفتوں کا ہو کر گزر گیا سال بھر ہوا۔ جب میں نے ان گولیوں کی نہایت شہرت سنکر ان کا استعمال شروع کیا تھا پہلے بکس نے مجھ کو اس قدر فائدہ پہنچایا کہ میں نے پھر کئی اور بکس منگوائے جن سے درد کمر میں بہت تخفیف ہو گئی اور خوب بھوک لگنے لگی۔ غرضیکہ اس دوا کے استعمال سے مجھ کو ہر طرح فائدہ معلوم ہوا اور اس کے بعد میرا چھٹا بچہ پیدا ہوا۔ اور یہی ایک بالکل اچھا تھا جو پورے دنوں میں پیدا ہوا اور جو باقیماندہ اور بچوں کی نسبت صحت وغیرہ کے لحاظ سے بہت اچھا ہے اور اب ۵ مہینے کا ہے۔

میں نے ڈوان صاحب کی درد گردے کی گولیوں کے کل ۶ بکس استعمال کئے جنہوں نے تمام ڈاکٹروں کی دواؤں سے بدرجہا زیادہ فائدہ کیا اب میں رات کو آرام کی نیند سوتی ہوں۔ بھوک خوب لگتی۔ اور میں ایسی تندرست اور طاقتور ہوں کہ کئی برس پہلے نہ تھی۔ میں خوشی سے ان واقعات کے شایع کرنے کی اجازت دیتی ہوں کیونکہ میرے اس تجربہ سے بہت سی ماؤں کا بھلا ہوگا۔ دستخط مسز ایک تمر

یہ گولیاں تمام عطاروں یا دوا فروشوں سے دستیاب ہو سکتی ہیں یا براہ راست ہم سے ذیل کے پتہ پر قیمت ارسال کر کے طلب الحصول ہو سکتی ہیں

فاسٹر میکلین کمپنی نمبر ۸ ویلز اسٹریٹ۔ آکسفورڈ اسٹریٹ لندن۔ انگلستان

## ہندو بسکٹ کمپنی لمیٹڈ دہلی کا جستو

بسکٹوں کے اعلیٰ ہونے کی وجہ سے تمغہ جات طلائی ہندوستانی صنعتی نمائشوں میں جو بمقام کلکتہ بابت دسمبر ۱۹۰۶ء و ۱۹۰۵ء و ۱۹۰۹ء منعقد ہوئیں عطا ہوئے۔

اس کمپنی کے کل بسکٹ اعلیٰ قسم کے بدینعہ کل زیر نگرانی تجربہ کار بیکر بنتے ہیں اور خوبصورتی اور شباہت میں بے نظیر ہلکے خوشگوار زود ہضم ہوتے ہیں۔ چند خاص وجوہات ہیں جن کی وجہ سے بھی انکو استعمال کرنا چاہئے۔

(۱) ہر قوم اور ہر ملت کا آدمی بلا لحاظ قومیت انکو استعمال کر سکتا ہے۔

(۲) ہر وقت تازہ دستیاب ہو سکتے ہیں ولایتی بسکٹ عموماً ۳ یا ۴ ماہ کے رکھے ہوتے ہیں۔

(۳) وبائی ایام میں یہ مناسب اور بے خطر ہوگا کہ عوام ان بسکٹوں کو جو دہلی میں بنتے ہیں جہاں وبا بالکل نہیں ہے استعمال کریں۔

نمونہ منگا کر ملاحظہ کریں۔ اور پھر دو درجن قیمت نمونے کے بکس کی ایک پونڈ سائز اور دو پونڈ سائز عہ بلا کرایہ ریل جو کہ ذمہ خریدار ہوگا۔ کمپنی کے تیار شدہ بسکٹ کافی شاپس میں ہی استعمال ہوتے ہیں اور دیسی افسران کی طرف سے دو کمیشن نے بسکٹوں کا عین وقت امتحان کر چکے ہیں انہوں نے کوئی نقص نہیں پایا۔ اور سب بڑی خوشی سے استعمال کرتے ہیں۔

---

## ایک دفعہ ضرور پڑھیں

اگر آپ فیصلی وغیرہ کے ست ہن اور عورتوں کے زیورات ہر قسم ہیرے کڑے بالکل چوڑیاں بال وغیرہ نہایت خوشنما بہترین خالص چاندی کی مانند اصلی جرمن سلور کے بالکل ہی ارزاں قیمت پر خریدنا یا کوئی اور کام لوہا پیتل وغیرہ بنوانا چاہتے ہیں۔ تو اس پتہ پر درخواست کر دیجئے پتہ منیجر دی۔ ایمن۔ کوٹلی ورکس کوٹلی لوہاراں کلاں ضلع سیالکوٹ پنجاب پارسل منگوانے پر اگر اسباب میں کوئی نقص ہو تو واپس کر کے اپنی قیمت وصول کر لیجئے۔

# دی انڈسٹریل بینک آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ

## سرمایہ

اس بینک کا **پانچ لاکھ** روپیہ مقرر کیا گیا ہے جو ایک ایک سو روپیہ کے پانچہزار حصص پر منقسم ہے +

## طریق ادائیگی حصص

خریداران حصص کو پانچ روپیہ فی حصہ درخواست کے ہمراہ اور دس روپیہ فی حصہ بعد منظوری درخواست اور ازاں بعد پانچ روپیہ فی حصہ ماہوار تا ادائیگی نصف زر حصہ ادا کرنے ہونگے اور باقی نصف زر حصہ ڈائرکٹران کے طلب کرنے پر دینا ہوگا جس کے لئے کم سے کم ایکماہ کا نوٹس دیا جائیگا اور اس صورت میں دس روپیہ فی حصہ سے زیادہ ایک وقت طلب نہیں کئے جائینگے +

## اغراض و مقاصد

### (بپابندی قواعد بینک)

۱۔ لودیانہ اور دیگر مقامات میں بینک کا کاروبار کرنا اور اس کے ذریعہ سے ہندوستان کی صنعت و حرفت کو ترقی و امداد دینا اور عام ہندوستانیوں میں عموماً اور تعلیم یافتہ نوجوانوں میں خصوصاً تجارت کا مذاق پیدا کرنا اور ہندوستانی صناع و تجار کی سرمایہ سے حوصلہ افزائی کرنا +

۲۔ بینک کی معمولی کاروبار داد و ستد کی علاوہ ہر قسم کی تجارت و آڑہت یعنی سوداگروں کیلئے ہر قسم کے مال کی خرید و فروخت مناسب کمیشن پر دیانتداری سے یوروپین و امریکن طریق پر کرنا نیز دیگر ایسی کاروبار حسب تجویز و رائے ڈائرکٹران انجام دینا کہ جسمیں فایدہ کی صورت نظر آوے +

۳۔ ہندوستانی ساخت کی اشیا کو اُن کے مالکان کے حساب میں نئی اور مناسب منڈیوں میں بغرض فروخت بھیجنا اور مالکان کو کچھ پیشگی روپیہ دینا اور نو ایجاد یقینی نفع بخش کاموں اور مشینوں کے چلانے میں سرمایہ سے مدد کرنا +

۴۔ پبلک کیلئے عموماً اور برٹش و نیٹو افسران سول و ملٹری کیلئے خصوصاً سیونگ بینک کا کام دینا اور سرکاری ٹھیکوں سے سامان رسد و دیگر سامان کی خرید کے متعلق حساب کھولنا +

۵۔ دیسی ریاستوں میں کہ جہاں یوروپین طریق تجارت سے فائدہ اٹھانیکا ابھی رواج نہیں ہوا ہے بینک کی شاخیں کھولکر وہاں کی مقامی تجارت و صنعت کو ترقی دینا اور ریاست کی ضروریات کو مقررہ کمیشن پر بہم پہنچانا +

۶۔ ہندوستانی طلبا کو جو جاپان و دیگر ممالک یورپ و امریکہ میں تحصیل علم کیلئے جائیں معقول شرائط پر سرمایہ سے مدد دینا اور انکے وطن کی طرف سے خرچ بھیجنے کا بکفایت اہتمام کرنا +

۷۔ موجدوں اور لائق مصنفوں کو ایجاد و تصنیف کی اشاعت میں سرمایہ سے مدد دینا +

**درخواست خریداری حصص منیجر انڈسٹریل بینک آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ کے نام آنی چاہئیں +**

از نیو پریس لودیانہ میں لالہ دھنی العل کے زیر اہتمام چھپکر شایع ہوا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۲۳

Reg. No. L. 32[illegible]

نمبر (۳۸) لودیانہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچر وار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کارآمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں جمع کیا جاتا ہے آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے +

یہہ کوئی پولیٹیکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت و صنعت۔ زراعت و تجارت۔ حفظ صحت۔ تہذیب اخلاق۔ سائنس و فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا۔ دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سٹڈنٹس اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کیجاتی ہے +

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| [illegible] | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ |
| | پیشگی سالانہ اعلی کاغذ پر | عہ |
| [illegible] | پیشگی سالانہ اعلی کاغذ پر | صہ ۱۲ر |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ۲ ۱ر مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہوسکتے چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت

## اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہوار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ر | ۱۲ار | ۲ | ۳ | ے |
| نصف کالم | ے | عہ | للعہ | للعہ | ۱۴عہ |
| پورا کالم | صہ | ۶عہ | للعہ | ۲عہ | ماعہ |
| پورا صفحہ | عہ | ۲عہ | لعہ | ماللعہ | ماللعہ |

لطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونے کی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینیوالو!

بلاشبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فایدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لے لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرنا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں۔ ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید ہزاروں اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا آپکی نظر نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سوله آنے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں دس بیس سردار اسکے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ تنگہا ہائی سے لیکر زنجبار اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اسکے قدردان موجود نہوں غرض آپ ریلیو سے لیکر کرڈ بیتھل تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے لوگ اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار اگر ایک تو پڑہنے والے بیسیوں +

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

سپاہی زندگانی کا + آدمی بلبلہ ہے پانی کا

## ہم خرما و ہم ثواب

خریداران آرمی نیوز کے سوا دنیا بھر کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ چند گنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثا کو مل جائے۔ جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پبلک کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا بتلا کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے۔

## قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زائد چندہ لیکر نہیں بلکہ پیر العلی اینڈ کمپنی نے مالک خریداروں کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کرکے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قائم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے متوسل و بیواؤں کو امداد پہنچیگی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا۔

(۲) ہر سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کردیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا۔ مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ سے چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنے متوفیان کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہوں تو اس صورت میں دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا۔

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایک ماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہئے۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک تر مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہیوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہئے۔

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض سل۔ دق۔ تپ محرقہ۔ طاعون۔ انفلوئنزا۔ انٹرک بخار یا دمہ پیچش و سہال مرسنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اٹھانے کے مستحق نہوں گے۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے آفیسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچکر نہیں۔

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں یا درخواست خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا۔ اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائیں گے۔ اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا کسر شان سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جائے۔ لیکن چندہ کسی حال میں کم نہیں لیا جائیگا۔

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں ان کے ورثا کا حق نہوگا۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدہ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد دیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایک سال تک اخبار خریدے۔

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا۔ کمپنی کی ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائے۔ عملی تجربہ سے اگر ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کیجائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قائم ہو۔

نوٹ سنہ ۱۹۰۳ء کی بابت برما ملٹری پولیس کے صوبیدار شدیال سنگھ کے ورثا کو ۱۹۱ روپیہ امداد دیگئی ہے۔ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۸۰ روپیہ دیا گیا ہے کوت دفعدار صلابت خان نارنول۔ نوشادہ صوبیدار محمد عثمان خان بلیہ ذرملٹری پولیس کوٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر مدم متصل کلکتہ۔

سنہ ۱۹۰۵ء کی بابت مبلغ ۱۱۲۵ روپیہ حسب ذیل خریداران کے وارثوں کو بحصہ برابر تقسیم کیا گیا۔ ہر ایک کو ۷۵ ملا۔

(۱) بھورام چوہدری خریدار نمبر ۱۱۳ موضع دوگڑی ڈاکخانہ دیند نگلہ ضلع گوڑگانوہ۔ (۲) محمد طاقی خان خریدار نمبر ۶۹۵ ساکن سوندہ تحصیل خورجہ ضلع بلند شہر (۳) لالہ ایچند مہرہ خریدار نمبر ۱۹۰۵ مسیں محلہ شوپورہ پٹیالہ (۴) منشی امام دوکاندار خریدار نمبر ۲۸۲ رسول پور تحصیل جگراؤں ضلع لودیانہ (۵) منشی ننھو خان کوتوال صدر بازار امرتسر (۶) لالہ موتی رام کپور پنشنر ہسپتال اسسٹنٹ چک نمبر ۱۲ گوگیرہ برانچ ضلع جھنگ (۷) بابو سمبھو کرن صاحب کلرک ۱۲ گورکھا قلعہ روش (۸) بابو منسکھرام صاحب اول برہمن انفنٹری جبل پور (۹) منشی جیمہ یک لال صاحب اول برہمن انفنٹری جبلپور (۱۰) صوبیدار رگھبیر سنگھ صاحب ۵ گورکس رائفلز نوشہرہ (۱۱) مرزا قطب الدین صاحب محلہ بھٹی مرادآباد (۱۲) لالہ بھگوان داس صاحب پنشنر ڈپٹی انسپکٹر پولیس حافظ آباد (۱۳) سردار جواہر سنگھ صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس نارنوند ضلع حصار (۱۴) بوجارام پسر بھاگا کہاٹ سہ کن لودیانہ (۱۵) جمعدار عبدالغنی اجمل حصور چودہری مسلک پٹیالہ (۱۶) صوبیدار میجر محبوب خان صاحب رجمنٹ بازار سکندرآباد۔

# آرمی نیوز

لودیانہ۔ شنبہ۔ ۲۲ ستمبر ۱۹۰۶ء

## روٹی کا مسئلہ

روٹی کا سوال دُنیا کے تمام مسایل سے زیادہ ضروری زیادہ پیچیدہ اور زیادہ مشکل سوال ہے۔ کیونکہ اس پر زندگی کی بنیاد اور بقائے ہستی کا انحصار ہے۔ یہ ایک فرضی اور خیالی نہیں سوچی اور قیاسی نہیں بلکہ ایک قدرتی مسئلہ ہے جو نہ صرف انسان کو بلکہ ہر ایک جاندار کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

ہاتھی سے لیکر خوردبین سے نظر آنے والا چھوٹے سے چھوٹا کیڑا تک روٹی کی فکر سے خالی نہیں۔ مگر روٹی کے معنے بہت وسیع ہیں۔ روٹی سے مراد ہے وہ سامان جس کی بدولت ہم زندہ رہ سکیں۔ یعنی روٹی کے معنے ہیں ضروریات زندگی۔ جن کے مہیا کرنے کے لئے ہر ایک چھوٹا بڑا۔ ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ ہر ایک ذی عقل اور غیر ذی عقل رات دن کوشاں ہے۔ اگرچہ ضروریات مختلف ہوتی ہیں بعض نے مجبوراً اپنی ضروریات محدود کر رکھی ہیں اور بعض نے سامان تعیش کو بھی ضروریات میں شامل کر لیا ہے۔

جوار مکی کی دو موٹی موٹی روٹیاں اور ایک پیالہ چھاچھ کا اور تھوڑا سا نمک اور گاڑھے کا ایک کرتہ اور لنگوٹی اور رات کو پڑ رہنے کے لئے ایک ٹوٹا سا چھپر۔ ایک کمبل اور کھانا پکانے کے لئے مٹی کے چند برتن ایک شخص کے لئے یہ سامان زندگی ہو سکتا ہے لیکن دوسرے شخص کی ضروریات یہ ہیں کہ ایک عالیشان مکان ہو جس میں سنگ مرمر کا فرش ہو اور اس میں متعدد کمرے۔ کھانے کے جدا سونے کے جدا۔ دوستوں کی ملاقات کے جدا۔ مطالعہ کے جدا۔ ایک کتب خانہ ایک اصطبل۔ ایک غسل خانہ۔ ایک باورچی خانہ۔ ایک پائیں باغ چند گاڑیاں ایک دو جوڑی گھوڑے۔ چند بائیسکل۔ دو ایک موٹر کار ایک پیانو۔ نو ایک الماری میں چند گلین شاہین کے اور دو تین درجن خدمتگار اور دو تین سو سوٹ اعلیٰ قسم کی پوشاک کے یہ دو نو شخص زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ لیکن ایک اُس مختصر سامان کے ساتھ کیونکہ وہ بحالت مجبوری اسی کو غنیمت سمجھتا ہے۔ اور ایک اس شان کے ساتھ کیونکہ یہ سب ساز و سامان اس کے لئے ضروریات میں شامل ہو گیا ہے۔

دُنیا میں جس قدر لڑائی جھگڑے فساد اور خون خرابے ہوتے ہیں ان سب کی تہ میں روٹی کا مسئلہ موجود ہوتا ہے۔ جس طرح حیوانات مطلق میں لقائے زیست کے لئے سردم جنگ و جدل جاری ہے سمندر کی بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں کو نگل کر اپنا گزارہ کرتی ہیں۔ چھوٹی مچھلیاں اپنے سے چھوٹی مچھلیوں کو شکار کرتی ہیں اور بڑی بڑی مگر مچھ اور سیل کی خوراک بنتی ہیں۔ جس طرح جنگل میں شیر اور چیتے۔ ہرن اور خرگوش اور دیگر جانوروں کو مار کر اپنا پیٹ بھرتے ہیں اور جس طرح پرندے ہر وقت اپنے سے کمزور مخلوق کو اپنی غذا بناتے ہیں اور جس طرح حشرات الارض زندگی کی کشمکش میں ایک دوسرے کو چٹ کر رہے ہیں۔ اسی طرح نوع انسان بھی اس قاعدے سے خالی نہیں۔ اگرچہ بعض مردم خوار قومیں اب بھی کہیں کہیں موجود ہیں۔ لیکن تہذیب نے دُنیا کے بڑے حصے سے براہ راست مردم خواری کا طریقہ موقوف کر دیا ہے اور انسان کا گوشت اور ہڈیاں چبانے کے بجائے چند شائستہ طریقوں سے کمزور انسانوں کا خون چوسنے کی تدبیریں نکل آئی ہیں یورپ کے لوگ جب امریکہ میں جا کر آباد ہوئے تو چونکہ عقل و تدبیر میں وہاں کے اصلی باشندوں سے افضل تھے اس لئے ریڈ انڈین باشندوں پر زندگی تنگ ہو گئی حتیٰ کہ ان کی نسلیں معدوم ہو گئیں اور اب ان میں سے خال خال کہیں جھاڑیوں یا جنگلوں میں نظر آ جاتے ہیں۔ ڈاروِن کا مقولہ ہے کہ جاندار مخلوق مقدار خوراک کی نسبت سے گھٹتی بڑھتی ہے یعنے اگر اس کے لئے خوراک کافی ہو تو وہ اسی نسبت سے ترقی کرتی ہے جس قدر خوراک کی مقدار اس کے لئے موجود ہے اس سے ظاہر ہے کہ ریڈ انڈینز کی روٹی چھن جانے سے وہ دنیا سے معدوم ہو گئے۔

روس نے تمام ایشیا کو ہضم کر جانے کا جال بچھایا تھا۔ وہ تمام وسط ایشیا کو قبضہ میں لا کر چین اور کوریا اور جاپان کو بھی نوالہ کرنا چاہتا تھا اور اس کے بعد ہندوستان کی طرف دست آزدراز کرتا مگر اس کوشش میں وہ ایسا سخت زخمی ہوا کہ اس کی حرص پوری نہ ہوئی۔ یہ تمام تردد کس لئے تھا محض اس واسطے کہ زار اور اس کے منصبوں اور دوستوں کو چند محل اور تعمیر کرنے اور سامان تعیش میں بے انتہا اضافہ کرنے کا موقع مل جائے اس ہوس کی خاطر دو تین لاکھ جانیں قربان ہو گئیں۔ یہی روٹی کا مسئلہ کہیں مذہبی جوش کی رنگت میں ظاہر ہوتا ہے کہیں دوسرے لوگوں کو کافر و بیدین بنا کر ان کو لوٹ لینے میں مدد دیتا ہے۔ کہیں باغیوں کا لقب دیکر دار پر کھینچ دئے جاتے ہیں کہیں جائداد اور زمین کے حقوق کے لئے مقدمہ بازیاں ہوتی ہیں۔ کہیں چوری اور ڈاکہ زنی کی جاتی ہے۔ مگر علت تمام جھگڑوں کی ایک ہی ہے وہ یہ کہ ہر شخص زیادہ آرام اور آسایش اور زیادہ فارغ البالی اور خوشحالی کے ساتھ زندہ رہنا چاہتا ہے۔ بانیان مذاہب نے اس جھگڑے کو دور کرنا چاہا تھا۔ لیکن مذہب کی آواز میں تھوڑے ہی عرصہ تاثیر باقی رہتی ہے۔ اور پھر وہی قدرتی عنصر جو ہر جاندار کی سرشت میں رکھا گیا ہے۔ سطح پر آ جاتا ہے بدھ نے بتایا کہ خواہشوں کے دور کرنے میں اصلی راحت اور نجات ہے مگر کتنے دن لوگوں نے اس سنہری نصیحت پر عمل کیا۔ اسلام نے جتلایا کہ دنیا کافروں کے لئے بہشت اور ایمانداروں کے لئے دوزخ ہے۔ مگر مسلمانوں نے کتنے برس اس پر عمل کیا ان کو چین نہ آیا جبتک دُنیا کو اپنے لئے بہشت نہ بنا لیا تھا۔ حکمائے ہند نے لاکھوں برس کے تجربے کے بعد یہ رائے قائم کی کہ سادہ زندگی اور اعلیٰ خیالات دو نو جہان کی آسایش کی کنجی ہے۔ اور جو کچھ انسان کو ملتا ہے اپنی ہی کرموں کا پھل ہے اس پر قانع رہنا چاہئے مگر کیا ہندو اس کو مانتے ہوئے بھی قانع ہیں؟ ۔

اگر غور کرو تو روٹی کا سوال دنیا کے تمام تاریخی مباحثات اور انسانی زندگی کے تمام واقعات کی اصلی بنیاد پایا جائیگا۔

روٹی چھین جانے کا اندیشہ ہی تمام مخالفتوں اور دشمنیوں کی جڑ ہے۔ لارڈ کرزن کو اندیشہ ہوا کہ اہل بنگال اتفاق میں ترقی کر رہے ہیں اور چونکہ اتفاق سے سب کچھ ممکن ہے اس سے بڑی دنیا میں کوئی طاقت نہیں ہے اس لئے دانستہ یا نادانستہ اس قومی اتحاد کو توڑنے کے لئے تقسیم بنگال کی بنیاد اس طور پر ڈالی گئی کہ نئے صوبہ میں مسلمان زیادہ اور ہندو تعداد میں کم ہوں پھر سرکاری ملازمت یعنے روٹی کے لئے خود بخود ان میں جھگڑا پیدا ہوگا۔ ممکن ہے کہ لارڈ ممدوح نے محض بتقاضائے حب قومی اپنے ملک کی اسمیں بہتری سمجھی ہو۔ اس خیال سے کہ جب ہندو مسلمانوں میں چھوٹی ملازمتوں کے لئے تنازعہ ہوگا تو بڑے بڑے سرکاری عہدے ان کے ہم قوموں کے لئے بدستور محفوظ رہینگے۔

سودیشی تحریک بھی روٹی کے سوال کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ ۱۵۰ برس میں یورپین اقوام کی عقل اور ذہانت کی وجہ سے ہندوستان کی بہت سی صنعتیں مٹ گئی ہیں یعنے بہت سے اہل حرفت روٹی کمانے سے محروم ہو گئے ہیں۔ اس لئے سودیشی موومنٹ سے ہر ایک باشندہ ہند کو خواہ وہ زبان سے اقرار کرے یا نہ کرے

اس پر عمل کرنے کی قدرت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو مگر ہمدردی شرطیہ ہوگی۔ کیونکہ اس میں تقاضۂ انسانیت کے ادنیٰ اصول کی طرف دلیل کیا گیا ہے۔ زندگی قایم رکھنا اور زندہ رہنے کی کوشش کرنا پہلا قدرتی اصول ہر ایک جاندار میں ودیعت رکھا گیا ہے جس سے انسان مستثنیٰ نہیں۔ اور زندگی قایم رکھنے کے لئے ضروریات زندگی کا بہم پہنچانا شرط ہے۔ اہل ہند میں گو زندگی کی حس کتنی ہی مردہ ہو گئی ہے لیکن کم سے کم دیگر حیوانات کی طرح زندہ رہنے کی قدرتی خواہش کم و بیش ان میں بھی موجود ہے۔ اور سودیشی اس خواہش کے پورا کرنے کی ایک یقینی سبیل ہے اس لئے سودیشی موومینٹ خواہ اس وقت تک کامیاب ہوئی ہو لیکن کبھی نہ کبھی ضرور زور پکڑیگی کیونکہ اس کی بنیاد نہایت مضبوط چٹان پر ہے۔ سرفلر نے اس چٹان سے سر ٹکرایا۔ اور انسانوں سے نہیں بلکہ قدرت کے ایک اٹل قانون سے جنگ ٹھانی اس لئے ان کو شکست ہوئی۔ سرفلر کی لڑائی بھی اسی اصول کی وجہ سے تھی جو دنیا میں تمام لڑائیوں کی اصلی بنیاد ہے۔ انھوں نے خیال کیا کہ سودیشی میں جان پڑنے سے ان کے اہل وطن کی روزی میں کمی ہو جائیگی۔ اور مانچسٹر کے جلاہے بیروزگار ہو کر محروم ہو جائینگے اس لئے انھوں نے سودیشی والنٹیروں یعنے مدرسوں کے لڑکوں سے جہاد شروع کیا تھا۔

اب اینگلو انڈین اخبارات کو بخار چڑھا ہوا ہے جبسے کہ انھوں نے یہہ سنا ہے کہ مسٹر مورلے نے پارلیمنٹ میں وعدہ کیا کہ باشندگان ہند کو بڑے بڑے عہدے دئے جائینگے۔ اور کونسل میں دیسی ممبر بڑھائے جائینگے۔ یہاں بھی روٹی کا سوال دماغوں کو پریشان کر رہا ہے۔ دیسیوں کو بڑے عہدے دئے جانے کے صاف معنی یہ ہیں کہ پایونیر اور انگلشمین کے سرپرستوں اور گاہکوں کے ہاتھ سے چند بڑی اسامیاں نکل جائینگی۔ اس لئے دیسیوں کو ہر طرح سے نالائق اور باغی ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بلکہ سول اینڈ ملٹری گزٹ میں ایک صاحب بہادر کی چٹھی شایع ہوئی ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں کہ ۶۰ روپیہ سے زیادہ تنخواہ کی کوئی اسامی دیسی آدمی کو نہ دینی چاہئے اور وہ بھی اس حالت میں جب کوئی یوروپین یا یوریشین اس کو منظور نہ کرے۔

اینگلو انڈین اخبارات آجکل ہمارے برادران اہل اسلام کے بہت دوست نظر آتے ہیں۔ خدا معلوم یہ دوستی مطلب کی ہے یا کہ صدق دلی سے ہے۔ مسلمانوں کی اس لئے تعریف کی جاتی ہے کہ وہ بنگالیوں سے علیحدہ ہیں اور تمام ہندو اس لئے گشتنی ہو گئے ہیں کہ بنگالی بھی ہندو ہیں ہم اس منطق کو تسلیم کرتے ہیں مگر خدا کے لئے غیر بنگالی بھی ہندوؤں کی نہیں تو مسلمانوں کے ساتھ ہی کچھ دادرسی کی جائے۔

مسٹر گپتا کو نہ سہی جنہیں حق تھا نواب صاحب ڈھاکہ کو ہی بنگالہ کا لفٹننٹ گورنر بنانے کی انگلشمین یا پایونیر سفارش کرتے ہم تبھی جانتے کہ بڑے بڑے عہدے مسلمانوں کو یا عیسائیوں کو یا پارسیوں کو دیئے جائیں مگر وہ تو سہی یا کہ صرف زبانی جمع خرچ سے خوش کرنا چاہتے ہو۔

غرض عہدوں اور روٹی کا سوال بڑا دلچسپ سوال ہے اور کس کس روپ میں جلوہ گر ہوتا ہے اور کیسے کیسے رنگ بدلتا ہے ایک قابل دید تماشا ہے

---

**ایک آزادانہ رائے۔** جبکہ کئی ایک اسلامی پرچے محض ہندوؤں کی مخالفت کو آجکل سب سے بڑی قومی خدمت خیال کرتے ہیں بعض اخبار جو غیر متعصب مسلمانوں کے ہاتھ میں ہیں حق بات کہنے سے نہیں چوکتے ہیں چنانچہ معاصر زمیندار سرفلر کے متعلق یوں رقمطراز ہے:۔

گو سرفلر نے صرف مسلمانوں کے حقوق دلانے کی دھن میں استعفا دیدیا ہے تو ہم انہیں شہید کا مرتبہ دینے کو تیار ہیں لیکن واقعات تو یہ کہہ رہے ہیں کہ ہندوؤں کے چال چلن سے تو نہیں گستاخانہ معلوم ہوا ناراض ہو کر انہوں نے مسلمانوں کی حمایت کی یا بالفاظ دیگر انہوں نے مسلمانوں کی حمایت کو اپنا پناہگاہ بنایا۔ اور مسلمانوں نے اُن کے غلط یا صحیح طرز عمل کی جس کی صحت کا فیصلہ سپریم گورنمنٹ نے کر دیا ہے تائید کی۔ اس صورت میں ہز آنر کو مسلمانوں کی تائید کا خواہ وہ تائید صحیح تھی یا غلط مشکور ہونا چاہئے۔ اور اس شکوری میں اُنہوں نے اگر چند مسلمانوں کو بلا امتیاز لیاقت اور قابلیت چند چھوٹی چھوٹی سرکاری ملازمتیں دیں تو کون سی بڑی بات کی۔

لیکن ہم سرفلر کے حسن سلوک کو ایک اور پہلو سے دیکھتے ہیں کہ اُنہوں نے تو مسلمانوں کے حقوق دلانے کی دھن میں استعفا دیدیا اور گورنمنٹ نے بھی اُن کے طرز عمل کے خلاف فتوی دیا اب اگر اُن کا جانشین مسلمانوں کو اُنہیں کی آنکھ سے دیکھے گا اور اُنہیں کے نقش قدم پر چلے گا تو آخر اسے بھی مستعفی ہونا پڑیگا اور اگر وہ مسلمانوں کو اُس نظر سے نہ دیکھیگا اور اُن کے نقش قدم پر نہ چلیگا تو مسلمانوں کی قسمت کا حال معلوم اور نتیجہ یہ ہوگا کہ سرفلر نے جو نیکی مسلمانوں کے ساتھ کرنی چاہی تھی وہ اُن کے لئے بدی ہو گذرے گی۔

آنریبل سر سید احمد خاں مرحوم و مغفور فرمایا کرتے تھے کہ اگر ہندوستان کو ایک خوبصورت دلہن فرض کر لیا جائے تو اُس کے چہرہ زیبا پر ہندو ایک آنکھ ہیں اور مسلمان دوسری آنکھ۔ چہرہ پر آنکھیں داہنی اور بائیں ہوتی ہیں مگر سید صاحب ہندوؤں اور مسلمانوں میں داہنی بائیں کی تمیز بھی نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اگر سید مرحوم کا یہ فقرہ صرف کہنے کو نہ تھا اور ہمیں یقین ہے کہ ان کا ظاہر و باطن یکساں تھا تو سر لی فلر اُن کے اس قول کے خلاف عمل کرتے تھے اس میں شک نہیں کہ سر سید نے مسلمانوں کو نیشنل کانگریس میں شریک ہونے سے روکا لیکن اس لئے نہیں کہ وہ ہندوؤں کے مخالف تھے بلکہ اُنہیں یقین تھا کہ مسلمان تعلیم میں تعداد میں دولت میں ہندوؤں کے مساوی نہیں اور جو کچھ ہندو عاقبت اندیش ہیں وہ مسلمان نہیں

اب ہم دوسرے پہلو سے اس مسئلہ کو دیکھتے ہیں تھوڑی دیر کے لئے فرض کر لو کہ ہندوستان میں کوئی حاکم و محکوم نہیں تمام قومیں برابر ہیں۔ اور اس وقت دیکھو کہ ہندوستان کی بقیہ قوموں میں سے ہمارے ساتھ طبعاً و فطرتاً سوشیل برتاؤ اور برادرانہ سلوک کس کا ہوگا۔ تو ہمیں ہندو ہی نظر آئیں گے۔ بہ استثنائے چند ناقابل شمار مستثنیات کے ہندو اور مسلمان ایک ہی خون سے ہیں رنگ و روغن میں شکل و شمایل میں عادات و خصائل میں۔ طرز معاشرت میں ان دونوں کی کوئی مغائرت نہیں۔ نہ ایک دوسرے کو کالا آدمی کہہ سکتا ہے۔ اور نہ ایک کو دوسرے پر گورا ہونے کی فوقیت ہے۔ مہاراجہ پٹیالہ کا عرصہ دراز تک وزیر اعظم ایک مسلمان رہا ہے اور ہز ہائنس حضور نظام حیدر آباد کا پرائم منسٹر ایک ہندو ہے۔ مہاراجہ گیکواڑ جو مساویانہ سلوک اپنے ہندو و مسلمان رعایا کے ساتھ کرتے ہیں وہ ان کی سپیچوں سے ظاہر ہے جو اُنہوں نے کشمیر اور پنجاب میں دی تھیں۔ برخلاف اس کے انگریز اور دوسری یوروپین قومیں ہم سے ہر ایک بات میں مختلف ہیں۔ اور اگر فرض کر لیں کہ ہندو اور یوروپین ہمارے لئے یکساں ہیں تو جو احسان سرلی فلر نے ہم پر کیا ہے اُس سے زیادہ احسانات ہم پر ہندو اصحاب کئے ہوئے ہیں۔ علیگڈھ کالج کی امداد جو فیاض ہندوؤں نے کی ہے اُس کا عشر عشیر بھی سرفلر نے نہیں کیا پھر کیا وجہ ہے کہ سرفلر نے جو ہندوؤں سے بدسلوکی کی اُس پر ہم اپنی خوشی کا اظہار کریں۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ بعض بلکہ اکثر نالائق اور ناعاقبت اندیش ہندو اور ہندو اخبارات مسلمانوں کے ساتھ بدسلوکی کرتے اور حسد رکھتے ہیں اور ہمیں شکایت کا موقع دیتے ہیں اور جب ہم شکایت

ہوتے ہیں تو ہمیں متعصب بتلاتے ہیں۔ مگر مسلمانوں اور مسلمان اخبارات میں بھی ایسے نالائق اور ناعاقبت اندیش موجود ہیں جن کے ہندوؤں کی ہیں لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہم ملکی مقاصد میں بھی ایک دوسرے کے مخالف رہیں اور بعض حضرات ایسے پیدا ہوتے جاتے ہیں جو ان باتوں کو خوب سمجھتے ہیں۔

مسٹر سیلی اپنی کتاب ایکسپینشن آف انگلینڈ میں ہندوستان کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے اتفاق کی نسبت لکھتے ہیں کہ گو اور سب طرح سے یہ ناممکن ہو مگر کامن کاز یا منفعت اغراض میں ان کا متحد اور متفق ہوجانا ممکن ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم نے نیشن کے معنی اور مفہوم سمجھنے میں غلطی کی ہے ورنہ ہندوستان کے راجپوت اور چھتری ہندو ہوں یا مسلمان یا عیسائی ایک دادا کی اولاد ہونے کی وجہ سے ایک نیشن کے ممبر ہیں اور آپس میں بھائی بھائی ہیں سید ہوں یا مغلیہ کی نسل گو راجپوتوں اور چھتریوں سے علیحدہ ہے مگر سیکڑوں برس کی ہموطنی سے وہ بھی ہندوستانی نیشن میں شامل ہونے چاہئیں جیسا کہ انگلستان کے رہنے والے یہودی انگلش نیشن کا ضمیمہ ہوگئے ہیں۔

ہماری رائے میں جو ہندو یا مسلمان ہندوؤں اور مسلمانوں کو علیحدہ علیحدہ قومیں سمجھتے ہیں وہ سخت غلطی کرتے ہیں اور ملک کی بہبودی اور استحکام کے مخالف ہیں ہم بھی کبھی کبھی ہندو اہلکاروں یا میونسپل ممبروں کی شکایت کرتے ہیں مگر یہ اس لئے نہیں کہ وہ ہندو ہیں کیونکہ ہم خلاف ضمیر اور خلاف ایمان کام کرنے والے مسلمانوں کی بھی شکایت کرنا ویسا ہی فرض سمجھتے ہیں گو بعض صاحب غلط فہمی سے ہمیں متعصب اور ایک جماعت کا طرفدار کہیں لیکن نیتوں کا فیصلہ کرنے والا خدا ہے اور ہم اپنے اعمال کی جزا و سزا خدا سے چاہتے ہیں۔

**اسلامی ڈیپوٹیشن**۔ حضور وائسرائے کی خدمت میں جو اسلامی ڈیپوٹیشن یکم اکتوبر کو حاضر ہونے والا ہے اس کے متعلق ایک جلسہ قیصر باغ لکھنؤ میں ۱۶ ماہ حال کو منعقد ہوا۔ جس میں راجہ محمود آباد۔ راجہ نوشاد علی خان۔ شیخ شاہد حسین اور برادر نواب صاحب ڈھاکہ اور دیگر معززین شامل تھے۔ ایڈریس کا مسودہ منظور کیا گیا۔ ڈیپوٹیشن میں ۳۶ عمائدین اسلام شامل ہوں گے۔ ایک رزولیوشن پاس ہوا کہ ہز ہائینس سر آغا خاں سے جو ولایت سے ۲۱ ماہ حال کو بمبئی میں واپس تشریف لائے درخواست کی جائے کہ ڈیپوٹیشن کی سرگروہی قبول کریں۔ پنجاب کی طرف سے حسب ذیل اصحاب شریک ڈیپوٹیشن ہوں گے

راجہ جہانداد خان صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ آنریبل نواب فتح علی خاں قزلباش سی۔ آئی۔ ای۔ آنریبل ملک عمر حیات خاں سی۔ آئی۔ ای۔ مسٹر محمد شفیع بیرسٹر ایٹ لا۔

چونکہ اس ڈیپوٹیشن کی اصلی غرض یہ ہے کہ مسلمانوں کے لئے چند خاص حقوق حاصل کئے جائیں اس لئے یہ خیال کرنا چاہئے کہ مسلمانان ہند کا پالیٹکس میں یہ پہلا قدم ہوگا۔

**سودیشی کمپنی جہاز رانی**۔ چند روز ہوئے چاٹگام میں بنگال کمپنی کے نئے سودیشی سٹیمر ٹنگلن اور لیکنم پر ہندوؤں اور مسلمانوں کا ایک جلسہ کمپنی کی کامیابی کے لئے خدا کا شکریہ ادا کرنے کی غرض سے منعقد ہوا۔ قومی گیت بنگالی اور ہندوستانی زبانوں میں گائے گئے۔ بندے ماترم اور اللہ اکبر کے نعروں کے ساتھ ہندوؤں اور مسلمانوں نے بلا کسی تمیز کے ایک جگہ مٹھائی ناشتہ تناول کیا۔ یہ کمپنی ہندو اور مسلمان حصہ داروں کی ہے اس کے سکرٹری بابو نوبین چندر سین ہیں جو بنگال کے ایک مشہور شاعر ہیں۔

**دہلی میونسپلٹی** کا یہ فیصلہ کہ ابتدا سے اس کا سکرٹری ہمیشہ یورپین ہو اگرچہ کس قدر ہندوستانی قابلیت اور عقل و فراست کی توہین ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ دہلی میں کوئی شخص اس قابل نہیں ہے کہ میونسپل سکرٹری شپ کے فرائض سرانجام دے سکے۔ اگرچہ وہاں کبھی ہندوستانی سکرٹری مقرر نہیں ہوا مگر اس کی وجہ یہ نہیں کہ دہلی کے تمام لوگ نالائق تھے بلکہ ہم خیال کرتے ہیں کہ حاکم ضلع کو جو میونسپلٹی کا پریسیڈنٹ بھی ہوتا ہے یوروپین پروری مدنظر تھی۔ اس کا صاف فیصلہ تھا لیکن نہ صرف قابلیان دہلی کی نالائقی تسلیم کرنا نہیں نہیں تمام اہل پنجاب کی بلکہ ہندوستان کے تمام باشندوں کے حق میں نااہلیت کا فتویٰ دینا نہایت بڑی جرأت کا کام ہے۔

اہل ہند ضلعوں پر حکومت کرسکتے ہیں۔ ریاستوں کا انتظام مثل سر ٹی۔ مادھو راؤ۔ سر سالار جنگ اور سر سشادری آئر کے بڑی خوبی کے ساتھ سرانجام دے سکتے ہیں۔ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ہوسکتے ہیں مگر دہلی میونسپلٹی کا کام ان کے امکان سے باہر ہے۔ ہم کس منہ سے بڑے عہدے سرکاری ملازمت میں طلب کرسکتے ہیں جبکہ خود ہمارے بھائی اپنے ہموطنوں کو نالائق قرار دینے میں تامل نہیں کرتے۔ اگر کوئی ہندوستانی میونسپل سکرٹری بننے کے قابل نہیں ہے تو ممبر بورڈ آف ریونیو کس طرح ہوسکتا ہے یا کسی ریاست کا مدار المہام کس طرح بن سکتا ہے۔

**قرنطینہ حجاج کی موقوفی**۔ آخر گورنمنٹ ہند نے اہل اسلام کی فریاد پر توجہ کی اور گورنمنٹ بمبئی کو ہدایت کی ہے کہ عازمان حج جو پا پھر زنگ سیگریگیشن میں رکھے جاتے ہیں آئندہ سے یہ قاعدہ موقوف کیا جائے مگر اس کے ساتھ حسب ذیل شرائط عائد کی گئی ہیں۔ اول یہ کہ جدہ کو جانے والے جہاز اچھی طرح صاف کیے جائیں اور جہازوں کے نام جو پہلے بتا دئے جائیں۔ دوسرے یہ کہ عہدنامہ پیرس کے موافق جہاز پر شفاخانہ اور سیگریگیشن کے لئے کافی جگہ کا انتظام کیا جائے۔ تیسرے تمام حاجیوں کا ڈاکٹری معائنہ کیا جائے۔ اور ان کا اسباب اور لباس ڈس انفکٹ کیا جائے جیسا کہ معمولی جہازوں پر تھرڈ کلاس مسافروں کا اسباب ڈس انفیکٹ کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ان جہازوں کا عدن اور پیرم میں ڈاکٹری معائنہ ہو۔ اور اگر کوئی مریض پلیگ پایا جائے تو پیرم کے پلیگ سٹیشن میں اتار دیا جائے۔

**گورنمنٹ کا شکریہ**۔ بہ صدارت شیخ وحیدالدین صاحب فرزند خان بہادر حافظ عبدالکریم سی۔ آئی۔ ای۔ اہل اسلام کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں گورنمنٹ کی مہربانی کا شکریہ ادا کیا گیا کہ عازمان حج کا قرنطینہ بمبئی میں موقوف کیا گیا۔

**عالمگیر بارش**۔ برہما اور شمالی ہند میں پچھلے ہفتے خوب بارش ہوئی۔ وسط ہند۔ صوبجات متحدہ۔ پنجاب۔ سرحدی صوبہ۔ راجپوتانہ اور گجرات کے تقریباً ہر ایک مقام پر کم و بیش تقاطر ہوا۔ بعض جگہ ۲۴ گھنٹے کے اندر دو اور چار انچ کے درمیان پانی پڑا۔ جھانسی نوگانگ۔ اندور میں ۸ کو۔ ہزاری باغ۔ میرٹھ۔ ستنہ۔ دہلی۔ سرسہ۔ منٹگمری میں ۹ کو۔ میرٹھ۔ [illegible] سامبھر میں ۲ کو۔ پھر جھانسی اور نوگانگ میں ۲ کو۔ پچمڑھی۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ جیکب آباد۔ اجمیر۔ کوئٹہ میں ۱۳ کو شروع ہوا۔ تمام ملک میں اس وقت تک بارش معمولی حد تک ہوچکی ہے۔ برار اور مشرقی وسط ہند اور شملہ ڈویژن میں معمول سے زیادہ۔

**امیر صاحب اور ٹیلیگراف**۔ امیر صاحب کو دوران سیاحت ہند میں سلسلہ تار برقی سے کام لینے کا موقع ملا ہے۔ آگرہ پہ

میں اور دیگر مقامات پر بذریعہ ڈاک آ رہی آئی ہوئی خبریں پشاور سے تا تمام تا بہنچ جایا کرینگی۔ ممکن ہے کہ امیر صاحب کے اس حیرت انگیز طریقہ کو دیکھنا بہت جلد ہی اپنی رائے تبدیل ہو جائے اور وہ اس سے خود اپنے ملک میں فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں۔ اور یہ بھی بعید نہیں کہ وہ لنڈی کوتل سے کابل تک ایک سلسلہ تار قائم کرنے پر رضامند ہو جائیں۔ افغان بہت جلد تار کے کام سے واقف ہو سکتے ہیں اور چند ہی روز میں افغانی سگنلر بھرتی کیے جا سکتے ہیں۔ افغانستان کے تمام صوبوں میں تار برقی قائم کرنے سے مختلف علاقوں کے انتظام میں امیر صاحب کو بہت مدد ملیگی۔

---

**ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم**۔ ہر ایک صوبہ کے سررشتہ تعلیم میں معقول تنخواہ کا منصب ڈائرکٹرشپ ہے مگر بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کوئی سویلین اس عہدہ پر مقرر کر دیا جاتا ہے اور سررشتہ کے مستحق لوگ منھ دیکھتے رہ جاتے ہیں چنانچہ بنگال میں چند روز ہوئے ایسا ہی ہوا ہے جس پر بہت غل مچا تھا مگر اب جناب وزیر ہند نے یہ قاعدہ مقرر کر دیا ہے کہ سررشتہ تعلیم کے افسروں کی بہت کم حق تلفی ہوا کریگی۔ اگرچہ صاف طور پر عہدہ مذکور افسران سررشتہ تعلیم کے لیے محدود نہیں کر دیا گیا۔ مگر شرط یہ لگا دی گئی ہے کہ اگر اس صوبہ میں لوکل گورنمنٹ کو کوئی لائق شخص اس سررشتہ کا ڈائرکٹری کے لیے نظر نہ آئے تو گورنمنٹ ہند سے درخواست کرے کہ کسی دوسرے صوبہ کے سررشتہ تعلیم سے نامزد کر دے۔ اس قاعدہ کی رو سے یہ فائدہ ہوگا کہ یہ اعلیٰ تنخواہ کا منصب سررشتہ تعلیم والوں کے ہاتھ میں رہیگا۔ کیونکہ کسی وقت میں بھی یہ فرض کرنا مشکل ہے کہ تمام ملک کے سررشتہ تعلیم میں ایک شخص بھی اس قابل نہیں کہ ڈائرکٹری کی خدمات سرانجام دے سکے۔

---

**افسوسناک موت**۔ جالندھر کے رئیس لالہ شنکر داس بینکر کے صاحبزادہ لالہ دیوی سہائے نے ۲ ستمبر کو انتقال کیا۔ لالہ دیوی سہائے عرصہ دو سال سے علیل تھے مگر ان کی حالت اس وقت سے اور بھی زیادہ نازک ہو گئی جب کہ ان کا ہونہار لڑکا بعارضہ چیچک فوت ہوا۔ یہ وہی لڑکا تھا جسکو ڈپٹی کمشنر مجسٹریٹ کے حکم سے ایک جابرانہ طریقہ کے ساتھ رات کے وقت سیگریگیشن کیمپ میں منتقل کیا گیا تھا۔ اور جس کی بابت عام یقین یہ ہے کہ اسی صدمہ سے لڑکا جانبر نہ ہو سکا۔

اور جسکی بابت بہت کچھ مقدمہ بازی اور اخبارات میں ہفتوں تک چرچا رہا تھا اور جس کے متعلق آنریبل مسٹر گوکھلے نے وائسرائے کی کونسل میں سوالات کیے تھے۔ ہم لالہ دیوی سہائے کی اندوہناک وفات پر ان کے برادر عزیز لالہ کشن لال اور والد بزرگوار لالہ شنکر داس سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔

---

**مسٹر گوکھلے کی مراجعت**۔ آنریبل مسٹر گوپال کرشن گوکھلے کامیابی کے ساتھ انگلینڈ میں اپنا پولیٹکل مشن پورا کر کے ۱۴ حال کو بمبئی میں واپس آئے۔ اپولو بندر پر بڑے تپاک کے ساتھ خیر مقدم ہوا۔ خلقت کے ہجوم کا کچھ ٹھکانہ نہ تھا جن میں آنریبل گوکھلے اس بارہ آنریبل مسٹر بال چندر تیلوارو آنریبل وٹھل داس۔ مسٹر ڈنشا ایڈلجی واچا قاضی کبیر الدین حیدر بھائی تجمل اللہ۔ احمد رحمت اللہ سیانی۔ ہیرا بھائی کرشنا۔ آر۔ پی موتیلال۔ لالو بھائی سامل داس پروفیسر وشنو ناتھ داوید۔ مسٹر نوروجی گوکل داس وغیرہ وغیرہ شامل تھے جنہوں نے جہاز تک استقبال کیا۔

ممبران ڈیپوٹیشن کے ساتھ مسٹر گوکھلے بندرگاہ کے زینے تک پہنچے اس وقت نعرہ ہائے چیرز کے شور سے سمندر گونج اٹھا تھا۔ مسٹر گوکھلے نے سر جھکا کر خلقت کا شکریہ ادا کیا۔ بندرگاہ سے پریسیڈنسی ایسوسی ایشن کی عمارت میں گئے ہجوم کی وجہ سے رستہ چلنا مشکل تھا۔ وہاں ایڈریس خیر مقدم پیش ہوا۔ ایڈریس لیکر اور اس کا جواب باصواب دے کر وہ بندے ماترم اور شیواجی کی جے کے نعروں کے شور و غل میں گرگام کو روانہ ہوئے۔

---

**۶۰ لاکھ کی خیرات**۔ بمبئی کے مشہور دلال مسٹر پریم چند رائے چند مرحوم نے اپنی زندگی میں ۶۰ لاکھ روپیہ کے قریب رفاہ عام کے کاموں میں خرچ کیا جس کی تفصیل یہ ہے کہ ۴½ لاکھ روپیہ بمبئی یونیورسٹی کو کتب خانہ اور راجہ بائی کلاک ٹاور کے لیے ۴½ لاکھ روپیہ کلکتہ یونیورسٹی کو دو لاکھ دو پریم چند دیپ چند بورڈنگ ہوس بمبئی کے لیے ۸۰ ہزار احمد آباد ٹریننگ کالج کے لیے۔ ۶۵ ہزار سورت کی دہرم سالہ کے واسطے۔ ۶۰ ہزار بمبئی میں ایک گرل سکول کے لیے۔ ۵۰ ہزار بمبئی یتیم خانہ کے لیے۔ ۴۴ ہزار گرنار کی دہرم سالہ کے لیے۔ ۴۰ ہزار بھڑوچ میں رائے چند دیپ چند لائبریری کے لیے۔ ۲۰ ہزار سورت کے گرل سکول کے لیے۔ ۲۰ ہزار گجرات ورنیکلر سوسائٹی کے لیے۔ ۲۰ ہزار اندھیری دہرم سالہ کے لیے ۱۰ ہزار سورت میں سوامی وتسل کے لیے۔ ۱۰ ہزار بمبئی کے انگریزی گرل سکول کے لیے۔ ۵ ہزار بھڑوچ کی لائبریری کے لیے۔ ۶ لاکھ گجرات اور کاٹھیاواڑ کے ۴۷ دیہات میں دہرم سالائیں اور کنوئیں اور تالاب بنانے کے لیے اور آٹھ دس لاکھ روپیہ جین مندروں کے لیے ۳½ لاکھ روپیہ مختلف طلباء کے وظائف اور چھوٹے چھوٹے مدارس کی امداد میں علاوہ ازیں ۶ ہزار روپیہ ماہوار عام طور پر مساکین کو خیرات کیا جاتا تھا ۲ لاکھ روپیہ غریب جینیوں کی امداد کے لیے سورت اور دیگر مقامات میں دیا۔ ایک لاکھ ۹ ہزار روپیہ اپنے ملازموں کو انعامات کے طور پر دیا۔ ہندوستان کو ایسے ہی فیاض آدمیوں کی ضرورت ہے۔

---

**قومی یونیورسٹی**۔ مسٹر ارنڈیل ہیڈ ماسٹر سینٹرل ہندو کالجیٹ سکول آجکل کالج کے لیے چندہ جمع کرنے کو دورہ کر رہے ہیں۔ ۱۰ حال کو کانپور میں اُنھوں نے لکچر دیا جس میں بیان کیا کہ بچوں کو تعلیم دینا والدین کا فرض ہے نہ کہ گورنمنٹ کا۔ اور اگر اہل ہند ایک بڑی قوم بننا چاہتے ہیں تو وہ صرف اپنے بچوں کو عمدہ تعلیم دینے سے بن سکتے ہیں۔

قوم بننے کے لیے یہ ضروری ہے کہ مذہب ایک ہو۔ زبان ایک ہو۔ لٹریچر ایک ہو۔ اور متحدہ مقاصد اور اغراض ہوں۔ لیکن لڑکیوں کو تعلیم دینا لڑکوں سے کم ضروری نہیں ہے۔

مسٹر ارنڈیل نے ہندو کالج کی خدمات کا ذکر کیا کہ ۵ مدارس کالج کے ماتحت ہیں۔ اور ہندو کالج کی شاخیں ہیں جن کو گورنمنٹ سے مدد ملتی ہے تیسری شاخ عنقریب قائم ہونے والی ہے۔ اور جب چوتھی شاخ قائم ہو جائیگی تو ارادہ ہے کہ گورنمنٹ کی منظوری سے ایک قومی یونیورسٹی کی بنیاد ڈالی جائیگی۔ لیکچر کے خاتمہ پر ۲۰۰۰ روپیہ کا چندہ لکھا گیا۔ اناؤ میں ایک ہزار کا چندہ ہوا تھا۔ ڈیپوٹیشن کا ارادہ ہے کہ آگرہ۔ میرٹھ۔ سہارنپور۔ مظفر نگر اور دیگر مقامات میں پھر کا دورہ کر کے یکم اکتوبر تک بنارس کو واپس جائے۔

---

**شیخ عبد القادر اور عثمانی تمغہ**۔ ہمیں یہ سنکر بہت خوشی ہوئی کہ ہمارے مکرم دوست شیخ عبد القادر صاحب بی اے اڈیٹر آبزرور و مخزن جو کچھ عرصہ سے انگلستان میں مقیم ہیں اور حال میں بغرض سیر و سیاحت قسطنطنیہ تشریف لے گئے تھے سلطان المعظم کی طرف سے انہیں درجہ سوم کا تمغہ عثمانی عطا ہوا ہے۔ شیخ صاحب کے سفر ترکی کے دلچسپ حالات

# عالم کا فوٹو

امیر صاحب کا ارادہ ہے کہ دوران سیاحت ہند میں چند روز آگرہ اور دہلی میں قیام فرمائیں۔

لارڈ منٹو نے نرکشہ میں ایک ریچھ کا شکار کیا۔

صوبجات متحدہ کی طرف سے آنریبل منشی مادھو لال اور مسٹر نگل لیجسلیٹو کونسل کے ممبر منتخب ہوئے۔

میجر گاڈنر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم بمبئی مسٹر اویچ کے ایام رخصت میں قائمقام ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم مقرر ہونگے۔

کوہستان کشمیر میں سخت برفباری ہوئی ہے۔ یہ خاتمہ برسات کی علامت ہے۔

کالکا شملہ ریلوے لائن مرمت کے بعد پھر جاری ہوگئی۔

شملہ پر یکم جنوری سے ۱۵ ستمبر تک سوا انچ سے زیادہ بارش ہوئی۔ ۴۴ سال کے بعد وہاں اس قدر بارش ہوئی ہے۔

مہاراجہ جودھپور عنقریب شملہ تشریف لانے والے ہیں۔

مسٹر چیٹرٹن مدراس میں صنعتی و حرفتی تحقیقات کے ڈائرکٹر مقرر ہوئے ہیں۔

محاصل افیون میں ۳ کروڑ ۲ لاکھ ۸ ہزار ۵۰۴ روپیہ کی آمدنی شروع رواں سال سے ابتک ہوئی یعنی بجٹ کی نسبت ۵ لاکھ کے قریب اضافہ ہے۔

دریائے سندھ کی طغیانی سے مدہکاس کا بند ٹوٹ گیا اس علاقہ کے لوگ سخت مصیبت میں ہیں۔

کلکتہ میں سوامی ابھیدانند کا خیر مقدم دہوم دہام سے ہوا۔

اندور میں طاعون ترقی پر ہے اس لئے مہارانی صاحبہ اندور ابھی شملہ پر چند روز اور مقیم رہینگی۔

آنریبل نواب فتح علی خان قزلباش سی۔ آئی۔ ای عنقریب سپریم کونسل کی ممبری سے مستعفی ہونے والے ہیں۔

پنجاب کے تمام گورنمنٹ سکولوں میں آجکل اس قدر ردوبدل اور تبدیلیاں ہوئی ہیں کہ شاذ و نادر ہی کوئی ماسٹر تبدیلی سے بچا ہو۔ سب جگہ نئے استاد نظر آتے ہیں۔

مہاراجہ صاحب جیند دربار دسہرہ کی تقریب پہاڑ سے دارالریاست میں تشریف لانے والے ہیں۔

پنجاب پراونشل کانفرنس کے پریسیڈنٹ لالہ ہنسراج ساہنی پلیڈر راولپنڈی منتخب کئے گئے ہیں۔

ماہ جولائی و اگست میں صوبہ پنجاب کے اندر دو جننگ ملتان اور حصار میں اون و ریشم کا ایک کارخانہ دہلی میں۔ اور ایک کاٹن پریس ملتان میں قائم کیا گیا ہے۔

امسال گذشتہ میں پنجاب میں سات سو جدید مدرسے لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے کھولے گئے طلبا کی تعداد میں ۲۵ ہزار کا اضافہ ہوا۔ لڑکیوں میں ۲۵ فیصدی اور مسلمان طلبا میں ۱۷ فیصدی کا اضافہ ہے۔

مسٹر گوکھلے کے بمبئی میں جہاز سے اترنے پر سری لال منگل لال جوہری نے لعل اور سچے موتیوں کی ایک مٹھی ان کے سر پر سے نچھاور کی۔

مولوی سید محمد خان بہادر قائمقام پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کے کورونر مقرر ہوئے ہیں۔ آجتک یہ عہدہ کسی دیسی کو نہیں ملا تھا۔

سر جیمس ٹیویسر جج ہائیکورٹ مدراس جو پنشن لیکر ماہ گزشتہ میں ولایت گئے تھے، ناگہاں فوت ہوگئے۔

حیدرآباد سندھ کے قلعہ میں میگزین کو آگ لگنے سے جو اہل شہر کا نقصان ہوا اس کا معاوضہ ایک لاکھ ۵ ہزار روپیہ دیا جائے گا۔

ولایت سے خبر آئی ہے کہ امتحان سول سروس میں ایک ہندوستانی امیدوار اول رہا۔ مگر ابھی تک اس فخر ہند نوجوان کا نام معلوم نہیں ہوا۔

مسٹر تلک نے کانگرس کی پریسیڈنٹی قبول کرنے سے انکار کیا۔

کلکتہ میں ۱۶ اکتوبر کو تقسیم بنگال کی افسوسناک سالگرہ منائی جائیگی۔ چند یوروپین کارخانے بھی از راہ ہمدردی اس روز تعطیل کریں گے۔

نواب صاحب ڈھاکہ افسوس ہے کہ انفلوئنزا میں مبتلا ہیں۔

رائے جنی لال۔ ایم۔ اے ڈسٹرکٹ جج لاہور قاضی محمد اسلم خان صاحب سی۔ ایم۔ جی کے ایام رخصت میں فیروزپور ڈویژن کے ڈویژنل و سشن جج مقرر کئے گئے ہیں۔

رائے سر رام صاحب ڈسٹرکٹ جج پر جو بعض متعصب شخصوں کی کوشش سے سرقہ کا الزام لگایا گیا تھا گورنمنٹ نے اس کو بے بنیاد قرار دیا۔ رائے صاحب لاہور کے ڈسٹرکٹ جج مقرر ہوئے ہیں۔

ولایت میں دہلی کا ایک طالب علم تعلیم پا رہا ہے وہ رخصت پر چند روز کیلئے دہلی آیا اور اپنی بیوی کو ساتھ لیجانا چاہا۔ گھر کے لوگوں نے مخالفت کی لیکن بیوی رضامند تھی۔ وہ اپنے شوہر کی روانگی سے دو ایک روز پہلے میرٹھ کو جانے کے بہانہ سے روانہ ہوئی اور دہلی سے چند اسٹیشن آگے جاکر خاوند کا انتظار کیا اور پھر دونوں ملکر عازم انگلینڈ ہوئے۔

ہفتہ مختتمہ ۸ ستمبر میں پلیگ سے ۳۱۳۴ موتیں ہوئیں ضلع بمبئی میں ۱۸۵۰۔ وسط ہند میں ۳۶۲۔ صوبجات متحدہ میں ۱۶۳ پنجاب میں ۱۰۰۔ بنگال میں ۸۳۔ برہما میں ۹۲۔

فرانس کی مجلس وزرا نے سزائے موت کے موقوف کرنیکو اصولاً تسلیم کرلیا۔

برٹش فوج میں باشندگان انگلینڈ ۷۰ فیصدی ہیں۔ آئرشمین ۱۰ فیصدی سکاچ ۸ فیصدی۔ نوآبادیوں کے ۲ فیصدی۔

برٹش سفیر نے خبر دی کہ جاپانی فوج نے صوبہ موکدن کو خالی کردیا۔ فرانس میں کینس کے قریب ایک بڑے جنگل کو آگ لگی ہوئی ہے ۴ ہزار ایکڑ جنگل جل چکا ہے فوج آگ بجھانے کے لئے بھیجی گئی ہے۔

جرمن میں پرنس ہنری برادر قیصر ولیم امیرالبحر کوسٹر کی جگہ جنگی بیڑہ کے کمانڈر مقرر ہوئے ہیں۔

شہنشاہ ایران نے قومی کونسل قائم کرنے کا اعلان جاری کیا۔ کل ۱۵۶ ممبر پارلیمینٹ میں شامل ہوں گے ۶۰ طہران کی طرف سے اور ۹۶ دیگر صوبجات کی جانب سے الیکشن شروع ہوگیا ہے ہر دو سال کے بعد نیا الیکشن ہوا کرے گا۔

امریکہ کے سوداگران روئی نے لندن میں روئی کا تمام ذخیرہ خرید لیا ہے۔

پرنس جارج ہائی کمشنر کریٹ نے استعفا دیدیا۔

پریسیڈنٹ فرانس پیرس سے مارسلز میں نمائش گاہ دیکھنے گئے تو انارکسٹوں کے خوف سے جس گاڑی میں سوار ہوئے اس کے اندر لوہے کی چادریں لگائی گئی تھیں تاکہ بم کے گولے اثر نہ کریں۔

برسلز میں کونگو سے آئے ہوئے دو یوروپین بیمار جو نیند کی مہلک بیماری میں مبتلا تھے شفایاب ہوئے۔ اس خوفناک وبا کا علاج دریافت ہوگیا ہے۔

مقام برنسلہ میں ہر رائل ہائنس ڈچز آف کناٹ اور انکی دختر اور ڈیوک آف سکینیا جارہے تھے دفعۃً موٹر الٹ گئی اور لڑکا سخت مجروح ہوکر گر گیا۔ ہر رائل ہائنس نے شفاخانہ میں لڑکے کی تیمارداری کی۔

دوران جنگ روس و جاپان میں روسیوں نے ایک انگریزی جہاز نائٹ کمانڈر غرق کردیا تھا اس کا معاوضہ دینے سے گورنمنٹ روس انکار کرتی ہے۔

گورنمنٹ برطانیہ نے ہیگ کانفرنس میں اس معاملہ کو پیش کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔

# ملیٹری دُنیا

**فوجی اصلاح۔** ایک آرمی آرڈر ولایت میں جاری ہوا کہ جنرل سٹاف لے ۵۷ آفیسر ہیڈ کوارٹرمیں اور ۱۱۳ مختلف شرکت کی کمانڈوں میں داخل کئے جائینگے۔ مسٹر ہالڈین صاحب جنگ ایک میمورنڈم میں بیان کرتے ہیں کہ ہیڈ کوارٹر سٹاف کا یہ کام ہوگا کہ زمانہ حال کے ملٹری سائنس اور تازہ سے تازہ فوجی اصلاحوں کو تمام فوج میں جاری کرتے رہیں۔ اور وہ امید کرتے ہیں کہ ان کا انتظام برٹش آرمی میں اس طرح محسوس ہوگا جیسا کہ جرمنی اور جاپان میں فوجی انتظام ہے۔ برٹش نو آبادیں شاید جنرل سٹاف کی مدد کو اپنی فوجوں کے لئے خوشی سے پسند کرینگی اور اس طرح سے جنرل سٹاف سلطنت کی ملٹری جماعتوں کے درمیان حقیقی وسیلہ اتفاق و اتحاد کا ہوگا ان عہدوں کے لئے وہ آفیسر لئے جائینگے جو سٹاف کالج کا سرٹیفکیٹ رکھتے ہوں اور ۲ سال تک خدمات سرانجام دیچکے ہوں۔ ہندوستان میں یہ تقرر کمانڈر انچیف کے اختیار میں ہوگا۔

مسٹر ہالڈین کی تخفیف افواج کی سکیم ملک معظم نے منظور کرلی ہے جس کا عملدرآمد رفتہ رفتہ ہوگا لیکن کولڈسٹریم رجمنٹ کی تیسری بٹالین کی تخفیف سردست ملتوی رہیگی۔

نیوکیسل میں والنٹیروں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے مسٹر ہالڈین نے تقریر کی جس میں بیان کیا کہ جنرل سٹاف کے مقرر کئے جانے کی بابت جو بہت کچھ چرچا ہے اس کا افسوس ہے کیونکہ یہ کوئی نیا خیال نہ تھا۔ اُنہوں نے کہا کہ ہمارا مدعا جرمنی کے مقاصد سے بالکل جدا ہے ہماری آرزو ہے کہ برٹش قوم مسلح ہو لیکن جرمنی کی طرح حد سے زیادہ فوجی طاقت بلاضرورت بڑھانے سے ہمکو نفرت ہے۔ فوج کے تخفیف کرنے سے ہم پر اعتراض ہوئے ہیں لیکن نیشنل آرمی کو ترقی دینے میں ہم ایک قدم نہیں بڑھا سکتے ہیں جبتک یہ صحیح طور پر معلوم نہ ہوجائے کہ ریگولر آرمی کا تناسب کیا ہونا چاہئے۔ اُنہوں نے کہا کہ امید ہے ۶ ڈویژن فوج مکمل طور پر مسلح اور آراستہ سلطنت کی خدمات کے لئے یکم جنوری تک تیار ہوجائیگی۔ اور کہا کہ والنٹیران کی تربیت سب نوجوانوں کو دی جایا کریگی بعد میں والنٹیروں کے ریزرو میں شامل کئے جائینگے اور ریگولر فوج کے ساتھ مزید تربیت حاصل کرینگے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ اگر قوم میں کافی جوش ہو تو یقین ہے کہ ہم میدان جنگ میں لاکھ سے ۹ لاکھ تک جمعیت بہم پہنچا سکتے ہیں۔ مسٹر ہالڈین نے نیوکیسل کی تقریر میں یہ بھی بیان کیا تھا کہ ہم سامان جنگ کے کم کرنے کی تجویز سے متفق ہیں لیکن تمام طاقتیں آکر ایسا کریں تب ایسا ممکن ہے۔ انگلستان اس سے پہلے اپنی پوزیشن کمزور کرنے کو تیار نہیں۔

---

**جنگ مصنوعی۔** الڈرشاٹ میں جنگ مصنوعی زیر کمانڈر جنرل فرینچ صاحب بہادر شروع ہوئی۔ بحری آفیسر بھی اس جنگ میں حصہ لے رہے تھے۔ یہ فرض کیا گیا تھا کہ آئرلینڈ نے بحری بیڑہ کو شکست دینے کے بعد گویا انگلستان پر دھاوا کیا ہے۔

جنگ کا نتیجہ یہ ہوا کہ آئرش حملہ آوروں نے انگریزی لشکر کو پیچھے ڈاؤنز سے بھگا دیا۔ اس جنگ میں وہ فوجی پتنگ استعمال کئے گئے تھے جن میں آدمی بیٹھکر جا سکتے ہیں اور پتنگوں کے ذریعہ سگنلنگ اور سکوٹنگ کا کام لیا گیا۔ نیز دو بینی سرچ لائٹ استعمال کیگئی تھی۔

---

**جرمن مینوور۔** جرمنی کی جنگ مصنوعی کے متعلق ممالک غیر کے مبصر فوج کی مشقت پسندی سے حیران ہوئے لیکن فرنٹل اٹیک میں انفنٹری کی کلوز فورمیشن پر تعجب ظاہر کیا اور خندقوں کے اندر سپاہیوں کے برہنہ سر ہونے پر بھی حیران ہوئے حالانکہ جنگ روس و جاپان سے کافی سبق ملتا ہے کہ سر کا بچاؤ ضرور کرنا چاہئے۔

---

**روس کی حالت زار۔** مسٹر سٹولیپن وزیر اعظم نے کنسٹیٹیوشنل ڈیموکریٹس کو کانفرنس منعقد کرنے کی اجازت نہ دی اس لئے کانفرنس مذکور فنلینڈ میں یا سوٹیلن میں ہوگی۔

اوڈیسہ میں یہودیوں کے مخالف سوسائیٹی نے شہر میں اشتہارات لگائے ہیں اور محب الوطن لوگوں سے اپیل کیا ہے کہ یہودیوں کا بیج ناس کردو۔ وہاں کی آبادی نہایت پریشان ہے۔

زار کی بحری سیاحت

زار اور زارینہ معہ بچوں کے چند روز کیلئے خلیج فنلینڈ میں سیر و تفریح کے لئے گئے تھے ۱۸ حال کو واپس آگئے۔

اوڈیسہ میں بدامنی

بدمعاشوں کی جماعتیں باشندگان اوڈیسہ کو دق کررہی ہیں وہ طالب علموں اور یہودیوں پر سربازار حملے کرتے اور لوٹ لیتے ہیں اور پولیس کھڑی تماشہ دیکھتی ہے۔

کہتے ہیں کہ زار سا میں گورنمنٹ پھر یہودیوں کے قتل عام کی تدابیر سوچ رہی ہے وہاں سخت پریشانی اور گھبراہٹ پھیلی ہوئی ہے۔

ظالم کی وفات

جنرل ٹریپوف جو نہایت جابر اور بیرحم افسر تھا جو سینٹ پیٹرزبرگ کا گورنر جنرل غیر محدود اختیارات کے ساتھ بنایا گیا تھا اس نے بعارضہ سکتہ ۱۵ حال کو انتقال کیا اس کی جگہ جنرل ڈیڈیلین شاہی محل کا کمانڈنٹ مقرر کیا گیا ہے۔

ظالم ٹریپوف ان لوگوں میں سے تھا جو رعایا کو اپنی مرضی کے موافق ستانا حکام کا پیدائشی حق سمجھتے ہیں اور حاکموں کو تمام گناہوں سے مبرا خیال کرتے ہیں۔ رحم یا انصاف سے اس شخص کو ذرا مس نہ تھا۔ ان سے محض بیدردی اور سخت گیری اور ہولناک ظلم کرکے زار کے منہ چڑھ گیا تھا۔ چونکہ لوگ اس کے نام سے کانپتے تھے اس لئے ایسی بد امنی کے وقت میں زار نے اس کی ذات کو غنیمت سمجھا۔ اوّل سے آخر تک اس کی زندگی ہولناک مظالم کی تاریخ ہے۔ پچھلے سال سینٹ پیٹرزبرگ میں جبکہ وہ گورنر جنرل تھا اس نے رعایا پر سخت ظلم کئے اور لوگوں کو خواہش آزادی و انصاف سے باز رکھنا چاہا۔ مگر شکر ہے کہ اس موذی سے اب دنیا پاک ہوگئی۔ شاید اس نے سمجھا تھا کہ وہ ہمیشہ اسی طرح کروڑوں بندگان خدا کو ستاتا رہیگا۔ مگر آخر فنا سب کے لئے ہے۔ عادل یا ظالم ٹریپوف دنیا سے چلا گیا ہے مگر اس کا نام لعنت اور نفرت کے ساتھ ہمیشہ روس میں یاد رہیگا۔ زار جنرل ٹریپوف کے جنازہ میں شریک ہوئے۔

جرمن کاریگر کا قتل

جرمن سفیر نے گورنمنٹ روس سے شکایت کی ہے کہ ریگا میں ایک جرمن کاریگر قتل کیا گیا اور متوجہ کیا ہے کہ صوبجات بالٹک میں عام بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔ اوڈیسہ میں بھی بغاوت کی آگ بھی اسکی بھینس کا نقشہ ہے۔ انقلاب پسندوں نے پولیٹکل قیدیوں کے جیل کو آگ لگانے کی کوشش کی اور پولیس مینوں پر ریوالور کے فیر کئے۔

---

**ترکی جہاز پر غدر۔** پورٹ سعید میں ایک ترکی جہاز اکیسے نامے پر غدر ہوا۔ کئی آدمی مارے گئے۔

بعد کی تار خبر ہے کہ ۱۷ حال کو جہاز مذکور پر سو آدمی مجروح

ہوئے - دوسرے روز بھی فساد ہوا مگر دبا دیا گیا - ایک انگریزی کروزر وہاں موجود ہے -

**بغاوت کیوبا** - کیوبا کی گورنمنٹ نے باغیوں کے لیڈرز سے مشورہ کے بعد لڑائی ملتوی کی مقصد یہ ہے کہ مسٹر ٹیفٹ سکرٹری کے وہاں پہنچنے اور امریکن گورنمنٹ کے دخل دینے سے پہلے امن قایم ہو جائے - اب کیوبا کے سمندر میں کافی امریکن جہاز پہنچ گئے ہیں جو بوقت ضرورت ۵ ہزار بحری فوج کو اُتار سکتے ہیں -

**قلعہ اُڑ گیا** - فرانس میں [illegible] کے قریب ایک قلعہ جس میں بارود کا میگزین تھا بجلی گرنے سے اُڑ گیا - ۹ سپاہی اور سویلین ہلاک ہوئے - اور قلعہ کے گرد و نواح کی سڑکیں ٹوٹ گئیں اور آس پاس کے دیہات کے مکانات کی کھڑکیاں چور چور ہو گئیں -

**بغاوت نائیجیریا** - جنوبی نائیجیریا کی بغاوت میں شرکت رکھنے کی وجہ سے ۹ دیسی آدمیوں کو سزائے موت ملی ہے اور ۱۴ آدمیوں کو معہ شاہ اودا کے مختلف میعاد کی سزائے قید کا حکم دیا گیا ہے -

**آگرہ کیمپ** - جنرل ہنری صاحب آگرہ اس لئے تشریف لے گئے ہیں کہ امیر صاحب کی تشریف آوری کے متعلق کیمپ کا انتظام کریں - کیمپ کی زمین کی نشان بیل اور جنگل مصنوعی کے متعلق ابتدائی انتظام فوراً شروع کیا جائیگا -

**میجر جنرل** بیلی صاحب بہادر سکرٹری گورنمنٹ ہند سررشتہ فوج ۸ ماہ کی رخصت پر ۱۰ نومبر سے روانہ ہونگے - کرنل بیکلے صاحب جو ماہ اکتوبر کے آخر میں رخصت سے واپس آئینگے قایمقام سکرٹری مقرر ہونگے اور ۴۸ پنجابیز کے میجر ہونٹن صاحب بہادر ڈپٹی سکرٹری رہینگے -

**فیروز پور گیریزن** کے یورپین اور دیسی افسروں اور سپاہیوں کو جنہوں نے کورڈائٹ کے بھڑکنے پر میگزین کو بچانے میں نہایت جانبازی اور بہادری دکھلائی گورنمنٹ معقول انعام عطا کریگی -

**کمانڈر انچیف کا دورہ** - لارڈ کچنر شملہ سے کشمیر کو جاتے ہوئے کسولی میں سینٹرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی نئی عمارت کی رسم افتتاح ادا کی - ہز ایکسیلنسی نے کسولی کلب میں کھانا تناول کیا اور اس کے بعد بارکوں اور ڈپو اور شفاخانہ اور پاسٹیور انسٹیٹیوٹ کا معائنہ کیا - اور اسی روز سہ پہر کو عازم کشمیر ہوئے - ہز ایکسیلنسی شنبہ گزشتہ کو سری نگر میں رونق افروز ہوئے دو ایک روز قیام کے بعد سیر و شکار میں مصروف رہکر براہ بانہال واپس آئینگے -

**کفایت شعاری** - حضور کمانڈر انچیف نے ایک آرمی آرڈر بلا ہری افسروں کے نام جاری کیا ہے کہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جو رقم گورنمنٹ سے کسی کام کے لئے منظور کیجاتی ہے اگر وہ خرچ نہو تو عموماً یہ دستور ہے کہ مالی سال کے اختتام کے قریب جبکہ کافی وقت نہیں رہتا خرچ کر دینے کی کوشش کی جاتی ہے - اس طرح جلدی سے رقم کے خرچ کر دینے کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ وہ کام وقت معینہ کے اندر پورا ہو جائے بلکہ یہ مد نظر ہوتی ہے کہ روپیہ جو منظور ہو چکا ہے وہ خرچ کر دیا جائے - ہز ایکسیلنسی کی خواہش ہے کہ تمام افسروں پر واضح ہو جائے کہ اس طرح سے پبلک کا روپیہ ضایع ہوتا ہے اور کسی حال میں جہاں کام مالی سال کے اندر نہایت عمدگی اور نگرانی اور ہوشیاری کے ساتھ سرانجام نہو سکے جس کے لئے کہ روپیہ منظور ہوا ہے تو یہ بہتر ہے کہ وہ روپیہ گورنمنٹ کو واپس دیا جائے اور حکام بالادست کی منظوری سے ضروری کام میں خرچ کیا جائے اور جس صورت میں امید ہو کہ سال ختم ہونے سے پہلے کام شروع نہیں ہو گا تو بہت جلدی اس کی رپورٹ کرنی چاہئے اور دوسرے سال میں اس رقم کے خرچ کرنے کے لئے نئے سرے سے منظوری لینی چاہئے -

**ایک افسر کی وفات** - دوم بٹالین نہم گورکھا کے کرنل مارٹن صاحب نے افسوس ہے کہ ملیریا بخار میں مبتلا ہو کر ایبٹ آباد میں ۱۳ ماہ حال کو انتقال کیا - کرنل مرحوم ۱۸۷۹-۸۰ء کی جنگ افغانستان میں خیبر فیلڈ فورس میں شامل تھے - اور ۱۸۹۷ء کی سرحدی مہمات میں وہ مہم مہمند اور جنگ تیراہ میں شریک تھے - سرکاری رپورٹوں میں ان کی تعریف کی گئی تھی - اور بریوٹ لفٹنٹ کرنل کے درجہ پر ترقی یاب ہوئے تھے - نومبر ۱۹۰۵ء میں وہ ۴ گورکھا کی کمانڈ پر تعینات ہوئے اور ان صاحب کے ایام رخصت میں ایبٹ آباد برگیڈ کی کمانڈ پر مامور ہوئے تھے -

**رجمنٹل پادریوں کی ترقی** - صاحب وزیر ہند کی سفارش سے رجمنٹل پادریوں کی ترقی تنخواہ منظور ہے - آیندہ سے پروبیشنری چیپلن کی تنخواہ ۴۸۰ روپیہ جونیر چیپلن کی ۵۳۰ - اور پانچ سال کی خدمات کے بعد سینیر چیپلن کی ۶۵۰ - اور پانچ سال کی خدمات کے بعد ان کی رعایتی رخصت اور فرلو کے متعلق بھی وہی قواعد کیئے گئے ہیں جو دیگر فوجی آدمیوں کے لئے ہیں -
کیا ہمیں امید کرنی چاہئے کہ رجمنٹل مولویوں اور گرنتھیوں کی تنخواہ بھی بڑھائی جائیگی ؟

**آتشزدگی** - بھاموں میں افسروں کے رجمنٹل میس میں واقعہ میں آتشزدگی سے بہت نقصان ہوا - ۱۳ ہزار کے نقصان کا تخمینہ کیا گیا ہے - گورہ اور دیسی فوج نے بڑی ہمت سے بہت سا قیمتی اسباب بچا لیا -

## پروموشن
## آرڈر آف برٹش انڈیا
## معہ
## خطاب سردار بہادر

نواب گورنر جنرل ان کونسل نے حسب ذیل دیسی افسروں کو آرڈر آف برٹش انڈیا معہ خطاب سردار بہادر عطا فرمایا -

۵۱ سکھس کے صوبیدار میجر نرائن سنگھ بہادر کو بجائے پنشنر رسالدار میجر محمد حسین خان بہادر متوفی سابق متعلقہ ۲ بنگال کیولری ۵ اکتوبر ۱۹۰۵ء سے -

اول لانسرز کے رسالدار میجر شیر خان بہادر کو بجائے صوبیدار میجر سردار بہادر متوفی سابق متعلقہ ۵۶ انفنٹری، اکتوبر ۱۹۰۵ء سے -

۸۲ پنجابیز کے صوبیدار میجر فضل خان بہادر کو بجائے پنشنر صوبیدار میجر بھاگ سنگھ سردار بہادر متوفی سابق متعلقہ ۱۵ سکھ انفنٹری ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء سے -

# دلچسپ واقفیت

## چاندی سونے کا شہر

میکسیکو میں ایک شہر آباد ہے جس کا نام گناناج ناٹو ہے جس کے تمام مکانات چاندی سونے کے ہیں۔ ۰۰ افٹ بلند ایک دیوار شہر کو احاطہ کئے ہوئے ہے وہ بھی سونے چاندی کی ہے اور شہر پناہ کے باہر کئی میل تک پہاڑوں کے ٹیلے ہیں جن پر بیشمار ہو دستا دبی ہوئی ہے۔

یہ شہر اس زمانہ میں آباد ہوا تھا جبکہ پہلے پہل اہل سپین نے میکسیکو کو فتح کیا جب کہ وہ لاٹری کی کانوں سے سپین والوں نے چاندی نکالنی شروع کی دیکھو کہ وہاں چاندی کی بے شمار کانیں تھیں اور اب بھی جس قدر چاندی دنیا میں موجود ہے اس کا نصف حصہ میکسیکو نے بہم پہنچایا ہے)

چونکہ اس زمانہ میں مٹی سے چاندی کے علیحدہ کرنے کے آلات تو تھے نہیں اس لئے وہ صرف ۶۰ فیصدی چاندی حاصل کر سکے تھی ۴۰ فیصدی چاندی اور سونا مٹی میں ملا رہا۔ اور وہ مٹی جمع کرتے کرتے میلوں تک ڈھیر لگ گئے اسی مسالہ سے شہر کی عمارتیں بنائی گئیں اور اسی سے شہر پناہ۔ اور پھر بھی کئی میل تک ٹیلے باقی رہ گئے جن میں اب تک چاندی اور سونا موجود ہے۔ لیکن اب ممکن ہے کہ اس دولت کے نکالنے کے لئے جو صدیوں سے بیکار پڑی ہے کمپنیاں بنائی جائیں اور ممکن ہے کہ ان ٹیلوں کو اور شہر کے تمام مکانات اور چار دیواری کو منہدم کر کے اس میں سے سونا چاندی نکالنے کی کوشش کیجائے۔

## پاپیادہ طوافِ زمین

مسٹر ہنری مورس جو زمین کے گرد پیدل سفر کر رہا ہے ۱۶ ماہ حال کو وارد رنگون ہوا۔ ۱۴ جون ۱۹۴۰ کو چار فرانسیس اور چار انگریز شرط لگا کر مقام لینس اور لندن سے ایک ہی وقت میں طواف زمین کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ شرطیں فرانس کے ریسنگ کلب اور لندن کے سپورٹس کلب کے درمیان لگائی گئی تھیں۔ بقول مسٹر مورس کے بجز اس کے ان سفر کرنے والوں میں سے صرف ایک شخص اور زندہ باقی ہے۔ دو شخص افریقہ میں مارے گئے۔ دو آسٹریلیا میں فوت ہوئے اور ایک انگلشمین قسطنطنیہ میں مر گیا۔

ایک اور پاپیادہ زمین کے گرد چکر لگانے والا مسٹر کرافورڈ جو کنیڈا کے ایک اخبار کا اڈیٹر ہے ۲ ستمبر کو ہندوستان سے براہ آسام ومنی پور رنگون میں پہنچا ہے۔

## پانی پر چلنا

ترقی سائنس کی رفتار اگر یہی رہی تو کچھ عرصہ بعد کرامت اور معجزہ کی تعریف کرنی مشکل ہو جائیگی۔ بعض اولیاء اللہ کی ایک کرامت پرانی روایتوں میں یہ بیان کی جاتی ہے کہ پانی پر مثل خشکی کے چل سکتے تھے۔ شیخ سعدی نے بوستان میں بھی کسی اس کرامت کا ایک جگہ ذکر کیا ہے کہ ملاح کو اجرت دینے کی توفیق نہ تھی اس لئے وہ کشتی میں سوار نہ ہو سکے مگر جب کشتی روانہ ہوئی تو دریا میں ایک رومال بچھا کر بیٹھ گئے وکشتی کے ساتھ ساتھ وہ بھی منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ اور جب میں نے حیران ہو کر پوچھا کہ آپ کس طرح آئے تو آپنے فرمایا

ترا کشتی آورد مارا خدا

اگرچہ کئی سال سے پانی پر تیرنے کی پیٹیاں اور بوٹ ایجاد ہو چکے ہیں مگر ایک امریکن طالب علم نے آجکل ان بوٹوں کو تکمیل پر پہنچایا ہے جس سے پانی پر اس آسانی سے چل سکتے ہیں جس طرح خشکی پر۔

## کیڑا پروف درخت

جنوبی افریقہ میں ایک درخت جس کو نسوار کا درخت کہتے ہیں عجیب خاصیت رکھتا ہے کہ کوئی کیڑا اس کے قریب نہیں جاتا۔ نسوار درخت اس کو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اگر اس کی لکڑی کو کاٹیں تو بیشمار چھینکیں آتی ہیں۔ اس کا ذائقہ نہایت تلخ ہے اور اس کی لکڑی پانی میں ڈوب جاتی ہے۔

## ڈاکٹر کے اسسٹنٹ کبوتر

سکاٹلینڈ میں ایک ڈاکٹر نامہ بر کبوتروں سے اپنے کاروبار میں مدد لیتا ہے۔ جب وہ مریض کو دیکھنے جاتا ہے تو چند کبوتر ساتھ لیجاتا ہے۔ اگر کسی مریض کو فوراً دوا دینے کی ضرورت ہو تو وہ نسخہ لکھ کر ایک کبوتر کے گلے میں باندھ کر چھوڑ دیتا ہے۔ کبوتر سیدھا شفاخانہ میں آتا ہے جہاں کمپونڈر فوراً نسخہ کی دوا تیار کر کے مریض کے مکان پر پہنچا دیتا ہے۔ جن مریضوں کو دوبارہ دیکھنے کی ضرورت ہو ان کے ہاں ڈاکٹر ایک کبوتر چھوڑ جاتا ہے کہ اگر مریض کی حالت نازک ہو تو فوراً خبر کی جائے۔ یعنی کبوتر چھوڑ دیا جائے۔ ڈاکٹر فوراً معائنہ مریض کے لئے چلا آتا ہے۔

## بیوی لاٹری کے انعام میں

مثل مشہور ہے کہ شادی ایک لاٹری ہے یعنی قسمت کا کھیل ہے جس طرح لاٹری کا انعام قسمت سے ملتا ہے۔ اسی طرح قسمت سے اچھی بیوی ملجاتی ہے۔ لیکن روس کے صوبہ سمولنسک میں سچ مچ لاٹری کے انعام میں بیوی ملتی ہے۔ ہر سال میں چار دفعہ لاٹری ڈالی جاتی ہے۔ جس کا سب سے بڑا انعام ایک خوبصورت دہقانی دلہن ہوتی ہے۔ ہر ایک ٹکٹ کی قیمت ۲ شلنگ ۶ پنس مقرر ہے۔ ہر ایک لاٹری کے ۵ ہزار ٹکٹ بیچے جاتے ہیں۔ جس خوش قسمت شخص کے نام انعامی ٹکٹ نکلتا ہے اس کو اختیار حاصل ہے کہ دلہن سے شادی کر لے اور علاوہ جہیز کے ۸۷۵ پونڈ نقد حاصل کرے۔ اور اگر اسے شادی کرنی منظور نہ ہو تو وہ اپنا ٹکٹ کسی دوست کے ہاتھ بیچ ڈالے۔

## خوشبودار تھیلی کپڑوں میں رکھنے کے لئے

دھنیا ایک چھٹانک۔ گلاب کی پتی ایک چھٹانک۔ جائفل ایک تولہ۔ جاوتری ایک تولہ۔ لونگ ۶ ماشہ۔ کپور کچری ایک تولہ۔ چھلیو ایک تولہ۔ بالچھڑ ایک تولہ۔ مشک ایک رتی۔ کافور ۶ ماشہ۔ ان سب اشیاء کو کوٹ کر ایک باریک کپڑے کی تھیلی میں بھر کر اس کا منہ سی دو اب اس تھیلی کو کپڑوں کے صندوق یا الماری میں رکھ دینا چاہئے کل کپڑے نہایت خوشبودار ہو جائیں گے اور کسی قسم کا کیڑا انہیں لگنے نہ پائیگا۔ نہایت مجرب ہے۔

## انگلیوں کی چٹیں

اور کھرتی ہوں تو ان دواؤں سے آرام ہو جاتا ہے۔ مکھن ۲ چھٹانک۔ موم ایک چھٹانک۔ شہد ایک تولہ نشاستہ ایک تولہ۔ عطر حنا ۲ ماشہ پہلے مکھن اور موم اور شہد کو ایک قلعی دار دیگچی میں پگھلاؤ۔ جب پگھل کر خوب مل جاویں تب اس میں نشاستہ اور عطر چھوڑ دو اور خوب ملا کر اوتار لو اور گرم ہی چھان کر ایک ڈبیہ یا شیشی میں بھر دو یہ ایک نرم سا مرہم بن جائیگا وقت ضرورت صبح اور شام انگلیوں پر مل لیا کرو اور دونوں وقت انگلیوں کو گرم پانی سے دھونا چاہئے۔

## پھٹے ہوئے ہونٹ

مکھن دو چھٹانک۔ موم ایک چھٹانک سیب کا عرق ایک تولہ سیل کھڑی ایک تولہ۔ پہلے موم اور مکھن کو پگھلا کر اچھی طرح ملاویں تب سیب کا عرق اور سیل کھڑی کا سفوف ملا کر پکائیں اور گرم گرم کو چھان لیں۔ ان میں دو تین مرتبہ ہونٹوں پر لگائیں آرام ہو جائیگا۔

## شہرت

یہ انسانی فطرت کی خاص کمزوری ہے کہ لوگ اس بات کا بڑا خیال کرتے ہیں کہ دوسرے لوگ ان کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔ مگر ذرا سا بھی غور کیا جائے تو فوراً پتہ لگ سکتا ہے کہ دوسروں کی رائے خواہ کیسی ہی ہو۔ ہماری اپنی خوشی سے کوئی واسطہ نہیں رکھتی۔ اس بات کا سمجھنا بڑا مشکل ہے کیونکہ ہر ایک آدمی دوسروں سے اپنی نسبت اچھی رائے یا خوشامد والے الفاظ سن کر پھول جاتا اور خوش ہوتا ہے۔ اگر تم بلی کو بھی پیار کرو۔ تو وہ بھی غرغر کریگی۔ آدمی کا تو کہنا ہی کیا ہے اگر تم اس کی تعریف کرو تو اس کے چہرے پر بشاشت کے آثار نمودار ہو جائیں گے۔ خواہ یہ تعریف کیسی ہی جھوٹی ہو۔ اگر یہ تعریف اس کی کسی بات یا چیز کے بارے میں ہو جس پر کہ وہ اتراتا ہو۔ تو وہ اس کی بڑی آؤ بھگت کریگا۔ اگر دوسرے آدمی اس کی تعریف کر دیں۔ تو وہ سمجھتا ہے کہ مصیبت میں سہارا مل گیا۔ وہ آپ در اصل کیا ہے۔ اور کیا رکھتا ہے ان طریقوں سے جو خوشی اس کو مل سکتی ہے وہ اس تعریف کو اس کا نعم البدل سمجھ لیتا ہے یہ حیرانی کی بات ہے کہ ایسے آدمیوں کی اپنے ہاتھ سے لگائی ہوئی اپنی قیمت کو جب کسی قسم کا صدمہ پہنچتا ہے۔ وہ صدمہ خواہ کسی مقدار اور کسی قسم اور کسی حالت پر بھی ہو یا کسی قسم کی سبکی۔ حقارت۔ یا لاپرواہی کی قسم سے ہو۔ تو ان کو تھوڑی عذاب کے اندر سے گذرنا پڑیگا جس صورت میں کہ انسان اپنی عزت کا دار و مدار اس قسم کی تعریف پر سمجھتا ہو۔ تو وہ لوگوں کی بہبودی پر کیا خاک صحت بخش اثر ڈال سکتا ہے یا ان کی اخلاقی حالت کو کیا خاک بہتر بنا سکتا ہے برعکس اس کے اس تعریف کا اثر اس کی اپنی خوشی کے لئے بھی صحت بخش نہیں ہوا کرتا۔ اس کا سر دے کبھی شانت نہیں ہو سکتا نہ ہی وہ آزادی کی ہوا کھا سکتا ہے کیونکہ وہ دوسروں کے تعریفیہ مضامین کا غلام بن رہا ہے۔ اس لئے ہمارے لئے یہ از حد خوشی ہے کہ اس کمزوری کا کما حقہ علاج کیا جاوے اور یہ لوگ ہماری بابت کیا کہتے ہیں " کے دونوں پہلوؤں پر چار کریں خواہ ان کی رائے ہمارے ایمان کو خوراک دینے کے باعث ہمارے دل پسند ہو۔ یا اس کے خلاف ہمیں تکلیف دینے والی ہو کیونکہ دونوں صورتوں میں ہماری وہی کمزوری کام کر رہی ہے یہی تو کمزوری ہے جو انسان کو " لوگ اس کی بابت کیا خیال کرتے ہیں " کا غلام بنا دیتی ہے شہرت اور تعریف

کے بھوکے دل کو شانتی کہاں!!

پس ہم بہت کم اشانتی سے بچکر شانتی پا سکتے ہیں اگر ہم ان دو باتوں کا کما حقہ مقابلہ کریں۔ یعنی ہم در اصل کیا ہیں اور کیا کچھ رکھتے ہیں۔ اس بارے میں ہماری اپنی حیثیت جائیداد۔ شخصیت وغیرہ سب ہی باتیں شامل ہیں۔

## کیسی کہی کیا کہی

ایک دیہاتی پہلی مرتبہ شہر میں آیا تھا۔ ہر چیز کو تعجب سے دیکھتا تھا جہاز وں کی سیاحی دیکھکر ریت سا ٹھیوں سے بولا بدستہ ہر لوگ گاؤں والوں کی عقل گدی میں بتاتے ہیں لیکن شہر والوں کی عقل دیکھو اب کہ پہنچنے تک پانی کا ایک بوند بھی اس ٹنک میں باقی نہ رہیگی۔

---

ملاقاتی (ایک ہفت سالہ لڑکے سے) میاں! کیا تم گاڑی تک نہیں پہنچانے چلو گے۔

لڑکا۔ نہیں جناب۔

ملاقاتی۔ کیوں نہیں۔

لڑکا۔ آپکے جاتے ہی ہم لوگ کھانا کھائینگے۔ صرف آپکے جانے کا انتظار کر رہے ہیں۔

---

**تھوڑی دیر کی ہنسی**۔ ایک شخص اور ایک لڑکا ٹوپیاں خریدنے ایک دکان میں آئے۔ دیکھ بھال کے بعد مرد نے ایک ٹوپی پسند کی اور آئینہ میں دیکھکر لڑکے سے پوچھا اس ٹوپی سے میں کیسا معلوم ہوتا ہوں۔ لڑکے نے جواب دیا خاصے احمق نظر آتے ہو۔ مرد خفا ہو کر لڑکے کو مارنے دوڑا۔ لڑکا بھاگ گیا۔ وہ شخص اس کے تعاقب میں دوڑا۔ دوکاندار اس تمسخر پر قہقہہ مار کر ہنسا مگر اس کی ہنسی تھوڑی دیر کی تھی کیونکہ وہ شخص اور لڑکا پھر واپس نہ آئے تب دکاندار نے سمجھا کہ بدمعاش تھے اور چکمہ دے گئے اور اس کا تبسم افسوس اور رنج سے بدل گیا۔

---

مراکو کی جامع مسجد کا کلاک بگڑ گیا۔ مسلمانوں کا علماء سے لیکر جہلا تک یہ حال تھا کہ گھڑی کا درست کرنا تو درکنار وہ اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے تھے کہ اس کا کونسا حصہ بگڑ گیا ہے۔ کسی طرح بیچارے کے بعد اس پر متفق ہوئے کہ اس میں کوئی جن گھس گیا ہے ہر طرح کے منتر جنتر تعویذ کئے مگر گھڑی کا جن نہ نکلنا تھا نہ نکلا۔ وہاں ایک نصرانی گھڑی ساز رہتا تھا۔ مگر گھڑی شکل یہ تھی کہ کافر نصرانی کو مسجد میں داخل ہونے کی اجازت کیونکر دی جائے۔ تمام علماء و مفتی جمع ہوئے۔ اور سب نے ملکر اس پر اتفاق کیا کہ بلا شبہ بڑا نازک ہے گھڑی ضرور درست ہونی چاہیئے۔ آخر ایک بزرگ نے صلاح دی کہ گھڑی کو نیچے کر دینا چاہیئے۔ دوسرا بولا کچھ مضائقہ نہیں۔ نصرانی اندر جہاں جہاں سے وہ گذریگا فرش اکھاڑ کر از سر نو لگا دیا جاویگا گھڑی ساز کو بلایا گیا۔ سب نے اسے مجبور کیا کہ جوتی اتار کر مسجد میں جائے لیکن اس نے انکار کیا۔ اب وہ مشکل پیش آئی۔ پھر بڑی بھاری جماعت معتبرین و علماء کی اکٹھی ہوئی۔ آخر ایک عقلمند نے کہا بھائیو اگر مسجد کا کوئی حصہ ناپاک نہ ہو جائے۔ تو سا گدھا اینٹیں لیکر اندر داخل ہو سکتا ہے یا نہیں سب نے جواب دیا ہاں۔ اس نے کہا اچھا تو یاد رکھو کہ ایک گدھا اس کی رسول پر ایمان رکھتا ہے؟ سب نے کہا نہیں۔ پھر اس نے کہا بس اس نصرانی کو بھی ایک گدھا سمجھکر اندر جانے دو۔

---

## اشتہار عدالت دیوانی نائب اول ضلع امرتسر

زیر دفعہ ۸۲ ضابطہ دیوانی اجلاس سردار گوبند سنگھ صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ نائب ناظم صدر دیوانی ضلع امرتسر

نمبر مقدمہ ۱۳۸ دیوانی سمت ۱۹۶۳

| | |
|---|---|
| کشن لال ولد موہن لعل کھتری سکنہ قصبہ بہ مختاری عام کانشی رام مختار عدالت مدعی | بنام نگینہ ولد ناتھو زرگر سکنہ دہاجرہ تحصیل سمرالہ ضلع لودیانہ و مسمات کرولی زوجہ چرنجی قوم زرگر سکنہ تالبھا جا جائیداد و چتاسدہ مل متوفی مدعا علیہم |

دعویٰ ایک صد روپیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مسمی نگینہ ولد ناتھو مدعا علیہ دانستہ حاضری عدالت سے گریز کرتا ہے اور تعمیل سمن اپنی پر ہونے نہیں دیتا جس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ مقدمہ میں طوالت ہے اس لئے زیر دفعہ ۸۲ ضابطہ دیوانی اشتہار حاضری مدعا علیہ جاری کیا جاتا ہے کہ ۱۹ کاتک سمت ۱۹۶۳ مطابق یکم نومبر ۱۹۰۶ء کو مدعا علیہ مذکور عدالت ہذا میں حاضر آجاوے ورنہ بعدم حاضری اس کے باضابطہ کاروائی قانونی عمل میں آویگی۔ تحریر ۲ بھادوں سمت ۱۹۶۳۔

دستخط مہر عدالت

میں لکھ سکتا ہوں ناول نویس بننے کا شایق نظر آتا ہے۔ اس کی وجہ سے ناول کا لفظ کسی قدر حقیر ہو گیا ہے۔ نئے نئے ناول بکتے ہیں لیکن ان میں ہوتا کچھ بھی نہیں۔ سینے لئے سا ایسے ناول پڑھنے کی قسم کھائی تھی کیونکہ جس ناول کو اٹھا کر دیکھا دو چار سطریں پڑھنے کے بعد ہی پھینکدینے کو جی چاہا۔ نہ زبان کا لطف۔ نہ بیان کا مزہ۔ نہ پلاٹ کی خوبی۔ نہ کوئی جدت نہ بلاغت نہ فصاحت مگر سالہا سال کے بعد اب ایک ناول نظر سے گذرا ہے جس نے زبردستی ہماری مصروفیت کے چار گھنٹے چھین لئے۔ اس میں ذرا مبالغہ نہیں کہ ۱۱ بجے سے ۳ بجے تک ہم ایک اور عالم میں رہے اور اس عرصے میں کھانا کھانا بھی یاد نہ رہا۔ وجہ یہی کہ ناول تو تصنیف ایسے زبردست جادو نگار مصنف کی جس سے بڑھکر کوئی ناول نویس ہندوستان تو کیا ایشیا میں نہیں گذرا۔ اور پھر ترجمہ ویسا ہی دلکش۔ بنکم چندر چٹرجی کا ناول اور رائے جوالا پرشاد صاحب۔ بی۔ اے۔ برق کا ترجمہ۔ تاریخی ناول لکھنے میں بنکم اپنے رنگ کا ایک ہی استاد گذرا ہے وہ بنگالہ کا والٹر سکاٹ کہلاتا ہے۔ اس کے بعض ناولوں کا یورپ کی تقریباً ہر ایک زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ مگر بنگالی دلہن کا پلاٹ سب سے نرالا ہے۔ جو اعلیٰ کیرکٹر ایک بنگالی لڑکی کا اس میں دکھلایا گیا ہے وہ کبھی کالیداس یا شکسپیر کے خیال میں بھی نہیں گزرا۔ اس ناول کی بنیاد گیتا کی فلاسفی پر ہے۔ اور ان اعلیٰ اصولوں کو جو انسان کے ایجوکیشن کی سب سے آخری حد ہیں ایک شخص کی عملی زندگی میں دکھلانا کچھ کھیل نہ تھا۔ مگر بنکم اس میں کامیاب ہوا ہے۔ مترجم نے اور بھی ستم کیا کہ باوجود قلم میں ہر قسم کا زور رکھنے کے سادگی کو کہیں ہاتھ سے نہیں دیا اور بنگالی زبان کی اصلی تصویر کو دوسرا لباس پہناتے ہوئے کہیں بگڑنے نہیں دیا۔ اگر بتلایا نہ جائے کہ یہ ترجمہ ہے تو کسی کو یقین نہ آئے اور یہی ترجمہ کی سب سے بڑی خوبی ہے۔ مصنف تو اب اس دنیا میں نہیں اگرچہ اس کے نام کو بقائے دوام حاصل ہے اس لئے ہم مترجم کو مبارکباد دیتے ہیں اور اردو زبان کو اس کے خزانہ میں ایک انمول رتن کا اضافہ ہوا۔ میں اپنے تمام دوستوں سے سفارش کرونگا جنہیں ناول خوانی کا شوق ہے کہ اس نفیس ناول کو ضرور پڑھ لینا کیونکہ یہ پڑھنے قابل ہے۔ قیمت آٹھ آنے۔ نولکشور پریس لکھنؤ سے طلب کریں۔

---

**سری رام راگ اور آنند۔** یہ دو کتابیں لالہ گنگا رام صاحب متوطن قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ کی تصنیف سے ہیں۔ اول الذکر نظم ہے اور آخر الذکر نثر۔ رسم خط اردو مگر زبان ہندی ہے ان میں معرفت اور گیان اور توحید اور خدا شناسی کے رموز و نکات درج ہیں مگر اردو زبان کو سمجھنے والے محض ہندی خواں لوگ ہوں تو ہوں بہر حال خیالات قابل تعریف ہیں۔

# اشتہارات

---

## شراب نے گردوں پر کیا اثر کیا۔

دو برس ہوئے کس طرح صحت کلی حاصل ہوئی۔ اور اب تک تندرست ہوں ۴ ۵ بنکٹن پلیس۔ ہیمپٹن سکویر ٹینیشن ہیں سور تھیک لندن انگلینڈ۔ انیس سال تک میں نے تشنج اور امراض گردہ کی سخت تکلیف برداشت کیں۔ اور بارہا جانکنی کی سی حالت میں فرش پر لوٹا کیا۔ دو مرتبہ ہسپتال میں داخل ہو کر تشنج کے لئے اپریشن کرائے۔ اور میں تاحیات ان تکالیف کو ہرگز فراموش نکرونگا جو مجھے لاچاروں جھیلنی پڑیں۔ اور ڈاکٹروں نے فتویٰ دیدیا تھا کہ میں تین ماہ سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن شکر ہے کہ میں دو سال سے ابتک زندہ سلامت اور تندرست ہوں اور جو کچھ میری آج حالت ہے وہ میری زندگی بھر میں کبھی نہ ہوئی ہوگی۔

میری مرض کا آغاز اس طرح ہوا۔ ایک دن میں نے کام کرتے کرتے جب آرام لینے کے لئے نیچے کی جانب کمر کھینچی تو مجھے اس مقام پر جہاں گردے واقع ہیں سخت درد کی تکلیف محسوس ہوئی جھکتے وقت بھی ایسا ہی درد معلوم ہوتا۔ پھر تو یہ حالت ہوئی کہ راتوں کو اچھی طرح نیند نہ آیا کرتی پیشاب کرتے وقت بھی تکلیف ہوتی۔ اگرچہ ڈاکٹروں نے اپنی اپنی تمام کوشش کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا لیکن میری تکلیفیں کم ہونے کی بجائے روز افزوں بڑھتی گئیں۔ اگر شراب کا پیگ میں پیتا تو اس سے گردوں پر ایسا صدمہ پہنچتا کہ ہفتہ بھر تک مجھ سے بستر چھوٹتا لیکن شکر ہے کہ جب سے میں نے ڈون صاحب کے درد کمر اور گردے کی گولیاں استعمال کرنی شروع کی ہیں مجھ کو اپنا گلاس پینے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

ڈون صاحب کی گولیوں کے چار بکس ختم کرنے کے بعد مجھ کو ان کا اثر محسوس ہونے لگا لیکن میں نے انکا استعمال جاری رکھا۔ پانچویں بکس نے مجھ کو صحت کلی بخشی۔ جبکہ اور کسی دوا نے مجھکو مطلق فائدہ نہ دیا تھا تو آپ خیال کر سکتے ہیں کہ حالت کی اس تبدیلی سے مجھکو کس قدر خوشی اور مسرت حاصل ہوئی ہوگی۔ ایک ماہ میں نے اس کا اور استعمال کیا اور اس چھ مہینے کے عرصے میں ان حیرت انگیز گولیوں نے میرے تشنج اور امراض گردہ کی جڑ اور بنیاد تک کھود ڈالی۔ اور اس وقت سے لیکر اب تک اس منحوس مرض نے پھر کبھی عود نہیں کیا۔

سینکڑوں آدمی جن کے ساتھ میں لندن میں کام کرتا تھا میری پہلی سخت تکلیفوں اور صحت یابی کے شاہد ہیں اور مجھے کامل یقین ہے کہ اگر میں اس وقت ڈون صاحب کی درد کمر اور گردہ کی گولیاں استعمال نہ کرتا تو اس وقت تک ہرگز زندہ موجود نہ ہوتا۔

دستخط۔ جارج بریسیٹ

ڈون صاحب کی درد کمر اور گردہ کی گولیاں کا ایک بکس دو روپے میں یا ۶ بکس ۱۱ روپے میں تمام عطاروں یا دوا فروشوں سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ یا درخواست ارسال کرنے پر بلا محصول ذیل کے پتہ سے پروپرائٹروں سے طلب کئے جا سکتے ہیں۔

فاسٹر میکلین کمپنی نمبر ۸۔ ویلز اسٹریٹ آکسفورڈ اسٹریٹ لنڈن

---

## ہندو بسکٹ کمپنی لمیٹڈ دہلی:۔

کے کارخانہ میں اشیاء ذیل نہایت عمدگی اور صفائی سے تیار ہوتی ہیں

بسکٹ ۶۴ مختلف اقسام کے قیمت ۳ سے ۹ تک۔

کیک بے شمار قسم کے سادہ و نقشکاری کے مختلف جو کہ قسم کیک پر منحصر ہے۔

ڈبل روٹی نہایت عمدہ جو دوسری جگہ دستیاب نہیں ہو سکتی۔

قیمت ۱ روٹی وزنی ایک پونڈ۔

چھوٹی یا کوئین کیک۔

بنز یا شارٹ بریڈ۔

تمام اشیاء زیر نگرانی ایک تجربہ کار ہیکر بنتی ہیں

تمام خط و کتابت بنام سکرٹری ہونی چاہئے۔

---

## نئی کتابیں تیار ہیں جلدی کیجئے

| | اردو | ناگری | گورمکھی |
|---|---|---|---|
| انفنٹری ٹریننگ | ۱۰/ | ۱۲/ | ۱۴/ |
| ٹریننگ منول کا ضمیمہ | ۱۲/ | ۱۴/ | عہ/ |
| کمابینڈ ٹریننگ | ۱۲/ | چھپ رہی ہے | عہ/ |
| آوٹ پوسٹ سوال جواب | ۵ | ۶ | ۷/ |
| گارڈ ڈیوٹی | ۵/ | ۶/ | ۷/ |
| ضمیمہ آرمی سگنلنگ | ۱۲/ | چھپ رہا ہے | |
| آئین لشکری | عہ/ | ۲عہ/ | ۲عہ/ |

**ملنے کا پتہ۔ ہیرا لعل کمپنی مالک آرمی نیوز پریس لودیانہ**

# دی انڈسٹریل بینک آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ

## سرمایہ

اس بینک کا پانچ لاکھ روپیہ مقرر کیا گیا ہے جو ایک ایک سو روپیہ کے پانچہزار حصص پر منقسم ہے +

## طریق ادائیگی زرحصص

خریداران حصص کو پانچ روپیہ فی حصہ درخواست کے ہمراہ اور دس روپیہ فی حصہ بعد منظوری درخواست ازاں بعد پانچ روپیہ فی حصہ ماہوار تا ادائیگی نصف زرحصہ ادا کرنے ہونگے اور باقی نصف زرحصہ ڈائرکٹران کے طلب کرنے پر دینا ہوگا جسکے لئے کم سے کم ایکماہ کا نوٹس دیا جائیگا اور اس صورت میں دس روپیہ فی حصہ سے زیادہ ایک وقت طلب نہیں کئے جاوینگے +

## اغراض و مقاصد

### (بپابندی قواعد بینک)

۱- لودیانہ اور دیگر مقامات میں بینکنگ کا کاروبار کرنا اور اس کے ذریعہ سے ہندوستان کی صنعت و حرفت کو ترقی و امداد دینا اور عام ہندوستانیوں میں عموماً اور تعلیم یافتہ نوجوانوں میں خصوصاً تجارت کا مذاق پیدا کرنا اور ہندوستانی صناع و تجار کی سرمایہ سے حوصلہ افزائی کرنا +

۲- بینک کی معمولی کاروبار داد وستد کی علاوہ ہر قسم کی تجارت و آڑہت یعنی سوداگروں کیلئے ہر قسم کے مال کی خرید و فروخت مناسب کمیشن پر دیانتداری سے یوروپین و امریکن طریق پر کرنا نیز دیگر ایسی کاروبار حسب تجویز و رائے ڈائرکٹران انجام دینا کہ جسمیں فائدہ کی صورت نظر آوے +

۳- ہندوستانی ساخت کی اشیاء کو ان کے مالکان کے حساب میں نئی اور مناسب منڈیوں میں بغرض فروخت بھیجنا اور مالکان کو کچھ پیشگی روپیہ دینا اور نو ایجاد یقینی نفع بخش کاموں اور مشینوں کے چلانے میں سرمایہ سے مدد کرنا +

۴- پبلک کیلئے عموماً اور برٹش اور نیٹو افسران سول و ملٹری کیلئے خصوصاً سیونگ بینک کا کام دینا اور سرکاری رجمنٹوں سے سامان وردی دیگر سامان کی خرید کے متعلق حساب کھولنا +

۵- دیسی ریاستوں میں کہ جہاں یوروپین طریق تجارت سے فائدہ اٹھانیکا ابھی رواج نہیں ہوا ہے بینک کی شاخیں کھولکر وہاں کی مقامی تجارت صنعت کو ترقی دینا اور ریاست کی خزانہ کو مقررہ کمیشن پر بہم پہنچانا +

۶- ہندوستانی طلباء کو جو جاپان و دیگر ممالک یوروپ و امریکہ میں تحصیل علم کیلئے جائیں معقول شرائط پر روپیہ سے مدد دینا اور انکے ورثاء کی طرف سے خرچ بھیجنے کا بکفایت اہتمام کرنا +

۷- موجدوں اور لائق مصنفوں کو ایجاد و تصنیف کی اشاعت میں سرمایہ سے مدد دینا +

**درخواست خریداری حصص منیجر انڈسٹریل بینک آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ کے نام آنی چاہئیں +**

نمبر (۳۴) | لودیانہ | ۱۹ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء | جلد (۴)


## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچر وار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کار آمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے ✦

یہہ کوئی پولیٹیکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت وصنعت۔ زراعت وتجارت۔ حفظ صحت۔ تہذیب اخلاق۔ سائنس وفلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری وخیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم وفنون جمع کرنا۔ دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سنڈیشن اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے ✦

## شرح چندہ

| | | معہ محصول |
|---|---|---|
| ہندوستان وبرہما وغیرہ | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | للعہ |
| | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صعہ |
| ممالک غیر | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صہ ۱۴ر |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ۲ر مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہوسکتے۔ چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت

## اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ر | ۱۴ر | ۶ | عہ | ے |
| نصف کالم | ے | عہ | للعہ | للعہ | اعہ |
| پورا کالم | صہ | عہ | للعہ | بعہ | ااعہ |
| پورا صفحہ | عہ | صہ | لعہ | االعہ | االعہ |

بطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونے کی اجرت اکر روپیہ فیصدی

## اشتہار دینیوالو!

باشبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فایدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لے لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرتا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں۔ ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے اور شاید سینکڑوں اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسیکی نظر ہی نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے مول خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں دس بیس سردار اسکے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ سنگہائی سے لیکر پنجاب اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اسکے قدردان موجود نہوں غرض آپ دولہ سے لیکر کوڈیلیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے دیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار اگر ایک تو پڑہنے والے بیس ✦

# آرمی نیوز امدادی فنڈ

کیا بھروسہ ہے زندگانی کا ٭ آدمی بلبلہ ہے پانی کا

## ہم خرما و ہم ثواب

خریداران آرمی نیوز کے سوا دنیا میں کسی اخبار کے خریداروں کو یہ فائدہ حاصل نہیں ہے کہ زندگی بھر اخبار پڑھنا اور بعد میں وہ تمام روپیہ بلکہ ممکن ہے کہ دس گنا یا پچاس گنا یا سو گنا ورثاء کو مل جاوے جو کوئی اس سے بہتر آسان طریق پیدا کرنے کے لئے مفت اخبار حاصل کرنے کا شائق کمپنی اس کو معقول انعام دینے کو تیار ہے ٭

### قواعد و ضوابط امدادی فنڈ

(۱) آرمی نیوز امدادی فنڈ خریداروں سے کوئی زائد چندہ لیکر نہیں بلکہ میسرز لعل اینڈ کمپنی نے ہر ایک خریدار کے سالانہ چندہ سے ایک روپیہ فی سال علیحدہ کر کے بطور خود رفاہ عام کی غرض سے قائم کیا ہے اس خیال سے کہ اس فنڈ سے یتیموں اور بیواؤں کو امداد پہنچے گی جس سے بہتر کوئی کار ثواب نہیں ہو سکتا

(۲) ہر سال یکم جنوری سے اخیر دسمبر تک کے خریداران اخبار جنہوں نے پیشگی چندہ سالانہ ادا کر دیا ہے فنڈ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کی امداد سال کے ختم ہونے پر شروع مارچ میں بانٹی جاتی ہے ہر ایک سال کا حساب شروع جنوری سے آخر دسمبر تک ہوگا۔ مگر ہر ایک شخص جس مہینہ کی جس تاریخ ہی چاہے آرمی نیوز کا خریدار اور امدادی فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کا سال دوسرے سال کی اسی تاریخ کو پورا ہوگا جس کو کہ اخبار اس کے نام جاری ہوا ہے۔

(۳) امدادی فنڈ فوت شدہ خریداروں کے نزدیک ترین رشتہ داروں یعنی متوفیان کی بیوگان اور اولاد کے لئے ہے اگر اہل عیال موجود نہ ہوں تو اُس صورت میں دوسرے نزدیک ترین قانونی وارثوں کا حق متصور ہوگا

(۴) ہر ایک خریدار کی وفات پر جائز وارثوں کو ایکماہ کے اندر دفتر اخبار میں اطلاع دینی چاہئے۔ اور اپنے علاقہ کے نزدیک تر مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم کا یا کسی سول سرجن یا اسسٹنٹ سرجن یا کسی انجمن اسلامیہ یا آریہ سماج یا سنگھ سبھا کے پریسیڈنٹ کی دستخطی تصدیق معہ دو معزز گواہیوں کے وفات کی نسبت ارسال کرنی چاہئے ٭

(۵) اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے ایسے وقت میں خریداری کی درخواست کی تھی جبکہ وہ کسی مہلک مرض سل۔ دق۔ تپ محرقہ۔ طاعون۔ انفلوئنزا۔ ہیضہ۔ سنگرہنی یا دمہ۔ پیچش و اسہال مزمنہ یا استسقا یا سرطان یا کسی اور خطرناک یا مہلک مرض میں مبتلا تھا یا قریب المرگ حالت میں تھا تو اُس کے وارث اس فنڈ سے فائدہ اٹھانے کے مستحق نہیں ہوں گے۔ البتہ میدان جنگ میں جانے والے آفیسروں اور سپاہیوں کے لئے یہ قید نہیں ہے وہ اس وقت بھی خریداری کی درخواست کر سکتے ہیں جبکہ ان کو فیلڈ سروس کا حکم مل چکا ہو مگر میدان جنگ میں پہنچے نہیں ٭

(۶) جب کوئی خریدار خریداری اخبار سے دست بردار ہو جائے یا کسی سال کے شروع میں درخواست خریداری کے ۲ ماہ کے اندر پیشگی چندہ ادا نہ کرے تو وہ فنڈ کا مستحق نہیں سمجھا جائیگا اس صورت میں امدادی فنڈ سے اس کے حقوق زائل ہو جائینگے۔ اگرچہ میعاد کے بعد چندہ وصول ہونے پر اس کے چندہ میں سے بھی ایک روپیہ فنڈ میں شامل کر دیا جائیگا لیکن اس کا کوئی حق فنڈ میں نہیں رہیگا۔ اگر کوئی رئیس یا متمول یا مستغنی المزاج شخص فنڈ سے مستفید ہونا پسند نہ سمجھے تو منیجر کو اطلاع دے سکتا ہے اور اگر ضرورت ہو تو اخبار میں بھی اس کا نام درج کیا جا سکتا ہے تاکہ باقی ناظرین کو اس کی عالی ہمتی سے اطلاع ہو جاوے۔ لیکن چندہ کسی حال میں ایک روپیہ سے کم نہیں ہے۔

(۷) مستورات اپنے نام سے اگر اخبار جاری کرائیں تو امدادی فنڈ میں انکے ورثاء کا حق نہ ہوگا۔

(۸) فنڈ کے متعلق اگر کوئی بات دریافت طلب ہو اس کا جواب صرف اس صورت میں دیا جائیگا جبکہ آدھ آنے کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹکارڈ بھیجا گیا ہو کیونکہ فنڈ پر اس قسم کا بار ڈالنا نامناسب ہے۔ امدادی فنڈ سے صرف دفتر کا خرچ اور ہمارے ایجنٹوں کے سفر خرچ کے علاوہ جو وقتاً فوقتاً مقامی تحقیقات کے لئے جائیں گے اور کچھ نہ لیا جائیگا۔

(۹) جس خریدار کے وارثوں کو امداد ملیگی اس کا فرض ہوگا کہ وہ ایکسال تک اخبار خریدے

(۱۰) امدادی فنڈ کے متعلق امداد تقسیم کرنے کا اختیار صرف کمپنی کو حاصل ہے کمپنی کا فیصلہ ہر حال میں قطعی سمجھا جائیگا کمپنی کی ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو اور کوئی شخص فنڈ سے ناجائز فائدہ اٹھانے نہ پائے۔ اگر تجربہ کے بعد ان قواعد میں کچھ نقص معلوم ہونگے تو ان کی اصلاح کیجائیگی تاکہ فنڈ نہایت مضبوط بنیاد پر قائم ہو۔

نوٹ سنہ ۱۹۰۳ء کی بابت برما ملٹری پولیس کے صوبیدار شیر دیال کے ورثا کو ۷۵ روپیہ امداد دیگئی ہے۔ ۱۹۰۴ء کی امداد کا ۷۰ روپیہ دیا گیا ہے جو کہ دفعدار صلابت خان نارنول۔ نواب زادہ صوبیدار محمد عثمان خان بلدر ملٹری پولیس کوٹ ڈاکٹر حاجی کریم بخش صاحب پنشنر دمدم متصل کلکتہ۔

سنہ ۱۹۰۵ء کی بابت مبلغ ۱۱۲۵ روپیہ حسب ذیل خریداران کے وارثوں کو بحصہ برابر تقسیم کیا گیا۔ ہر ایک کو ۷۵ روپیہ ملا۔

(۱) لکھو رام چودھری خریدار نمبر ۱۱۳ موضع دوکری ڈاکخانہ دوراہہ ضلع گورداسپور۔ (۲) محمد طاقی خان خریدار نمبر ۲۵۹ ساکن سوندہ تحصیل خورجہ ضلع بلندشہر (۳) لالہ تاراچند مہرہ خریدار نمبر ۱۹۵ رئیس محلہ اٹھو پورہ پٹیالہ (۴) منشی رام دوکاندار خریدار نمبر ۲۸۲ رسول پور تحصیل جگراؤں ضلع لودیانہ (۵) منشی نتھو خاں کوتوال صدر بازار امرتسر (۶) لالہ موتی رام کیپو پنشنر ہاسپٹل اسسٹنٹ چک نمبر ۲۱۲ گوگیرہ برانچ ضلع جھنگ (۷) بابو بھیم کرن صاحب کلرک ہیڈ کوارٹر قلعہ درویش (۸) بابو منسکھ رام صاحب اول برہمن انفنٹری جبل پور (۹) منشی جمعہ کمال صاحب نل برہمن انفنٹری جبلپور (۱۰) صوبیدار رگھبیر سنگھ صاحب ۵ گورکھا رائفلز نوشہرہ (۱۱) مرزا قطب الدین صاحب محلہ بھٹی مرادآباد (۱۲) لالہ بھگوان داس صاحب پنشنر ڈپٹی انسپکٹر پولیس حافظ آباد (۱۳) مہر نثار علی سابق ڈپٹی انسپکٹر پولیس نارنونہ ضلع حصار (۱۴) بوجا رام پسر کھا گماشتہ کرن لودیانہ (۱۵) حمید الحق قطب حضوری بارہ دری سابق پٹیالہ (۱۶) صوبیدار میجر محبوب خان صاحب رجمنٹ بازار سکندرآباد۔

# آرمی نیوز

لودیانہ سہ شنبہ - ۲۹ ستمبر ۱۹۰۶ء


## بے صبری اور بے چینی

قناعت توانگر کند مرد را
خبر کن حریص جہاں گرد را

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کے مندرجہ بالا شعر پر کئی صدیوں سے تمام ایشیا کا عمل ہے۔ جن لوگوں نے یہ شعر سنا وہ اس کے لفظی مضمون کو دستور سمجھتے ہیں اور ہر چھوٹا بڑا اس پر کاربند ہونے کو سعادت دارین خیال کرتا ہے۔

مشرق اور مغرب میں اگر کوئی بین فرق ہے یعنی ایشیا اور یورپ کے باشندوں کے خصائل میں اگر کوئی ایسی شے ہے جو مشترک نہیں ہے تو وہ قناعت اور بے صبری کی صفت ہے۔ قناعت ایک بڑی عالی صفت ہے لیکن اہل مشرق نے اس لفظ کے بالکل غلط معنے سمجھے ہیں اور یہی ان کے زوال کا باعث ہے قناعت کے معنے ہیں پرائی چیزوں اور غیر کی ملکیت کو خاک کے ذروں سے بدتر سمجھنا یعنے جو دولت اپنے قوت بازو سے حاصل نہیں کی گئی ہو اور جس پر جائز طور سے ہمارا حق نہیں پہنچتا ہے اس پر دل نہ للچانا۔ اس کے معنے صبر اور قناعت ہیں نہ یہ کہ ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہنا۔ ترقی کی خواہش کو مار ڈالنا۔ دل میں کوئی حوصلہ یا ولولہ یا امنگ پیدا ہی نہ ہونے دینا۔ کیا یہ قناعت ہے؟ جیسا کہ ہم ایشیا کے لوگ سمجھے بیٹھے ہیں۔ یہ تو سستی اور کاہلی ہے اور پست ہمتی اور موت کا نام زندگی ہے۔

یہ بیہودہ خیال کہ دنیا چند روزہ ہے زندگی مثل سراب ہے کتنے دن کے لئے اپنے آپ کو پریشانی میں ڈالیں۔ آخر فنا - آخر فنا۔ کچھ ایسا ہمارے سروں میں سمایا ہوا ہے کہ روز بروز ہمیں پستی کی خندق میں دھکیل رہا ہے۔ کیا ہمارے بزرگوں کا بھی یہی خیال تھا۔ تاریخ سے تو ایسا معلوم نہیں ہوتا۔ ہم انہیں ہر قسم کی جدوجہد میں نہایت سرگرمی کے ساتھ مصروف پاتے ہیں۔ کیا مسلمان حملہ آور اور کیا اس زمانہ کے راجپوت حصول مقصد کے لئے قدم قدم پہ جانیں لڑاتے دکھائی دیتے ہیں۔ رانا سانگا اور رانا پرتاب تمام ہندوستان کے شہنشاہ سے مدت العمر لڑتے رہے۔ یہ بار در بدر پہاڑوں کے غاروں میں نان خشک کو محتاج اہل و عیال سمیت مارے مارے پھرتے مگر مدعا کو ہاتھ سے نہ دیا اور آخر کامیاب ہو کر رہے۔ کیا یہ بے صبر لوگ تھے؟ کیا وہ غیر قانع تھے؟

بار ہا کئی بار سلطنت سے محروم ہو کر کوشش سے باز نہ رہنا اور ہمایوں کا ۱۵ سال کی جلاوطنی کے بعد پھر ہندوستان کا شہنشاہ بنکر مغلیہ سلطنت کی کئی صدیوں کے لئے بنیاد ڈالنا کیا یہ بے سود کوششیں تھے۔

کارخانہ قدرت میں جہاں کہیں جان باقی ہے وہاں سعی و کوشش انسانی کا ایک عنصر موجود ہے۔ موٹی کے کیڑوں سے لیکر شہد کی مکھی تک اور ادنیٰ چیونٹی سے لیکر ہاتھی تک اور ہر قسم کے پرندے اور چوپائے اور درندے ہر ایک جاندار اپنی تلاش معاش سے خالی نہیں۔ ان کی سرگرمی اور مصروفیت کو دیکھ کر عقل دنگ ہوتی ہے لیکن یہی حال تمام ترقی یافتہ اقوام کا ہے۔ ممالک یورپ و امریکہ کے لوگ بھی شہد کی مکھیوں کی طرح دنیا کے کاروبار کو چمٹے ہوئے ہیں۔ وہ جس کام کو اختیار کرتے ہیں اپنا سارا زور ساری عقل تمام ہمت لگا دیتے ہیں۔ غریب ہو یا امیر عالم ہو یا جاہل ایک نہ ایک خبط میں مبتلا ہے۔ مسٹر ایڈیسن موجد فونوگراف اس قدر دولت کا مالک ہے کہ اگر ہمارے کسی رئیس کے پاس ہو تو شاید نسل میں بھی ختم نہ ہو پائے یا ہمت کرے ایک مندر یا مسجد بنا کھڑی کرے۔ اور دنیا میں کوئی کام کرنا اپنے لئے عار سمجھے مگر ایڈیسن باوجود بڈھے ہونے کے اب بھی ۲۰ گھنٹہ روز کام کرتا ہے۔ لارڈ کرزن ایک امیر پادری کے لڑکے تھے۔ اور خدا نے وہ قابلیت اور دماغ دیا کہ گھر بیٹھے ہی جس کام میں ہاتھ ڈالتے معقول دولت حاصل کر سکتے تھے۔ لیکن اس حیثیت اور قابلیت کا اگر کسی ہندوستانی رئیس کا لڑکا ہوتا تو اس کی بلا کو غرض پڑی تھی کہ یکہ و تنہا وسط ایشیا اور افغانستان اور چترال میں سفر کرتا اور اپنی جان خطرہ میں ڈالتا۔ ابھی چند روز ہوئے کہ کوہستان کشمیر میں ایک انگلشمین اور اس کی بیوی برفپوش پہاڑوں کی چوٹیوں تک جہاں سابق میں انسان کا گزر نہیں ہوا پہنچے تھے۔ محض جغرافیہ کے علم میں اضافہ کرنے کی خاطر۔ قطب شمالی کی دریافت کی مہمات میں صدہا جانیں ضائع ہو چکی ہیں مگر آئے سال دو چار نئی مہمیں پھر تیار ہو جاتی ہیں۔ ہندوستان میں صرف ایک انگلش لیڈی نے اشاعت تعلیم کے متعلق اس قدر کوشش کی ہے کہ یہاں کے ۳۰ کروڑ آدمیوں سے ناممکن تھی۔ چند سال میں ہی تین ہندو کالج جاری کر دیئے۔ مگر ہمارے ہموطنوں کا یہ حال ہے کہ جب دہلی گورنمنٹ کالج توڑا گیا تو بہت کچھ شور مچا تھا جلسے ہوئے۔ چندے لکھے گئے مگر کچھ عرصے بعد لوگ بھول بھال گئے اور صبر کر کے بیٹھ رہے۔

مسز اینی بیسنٹ نے دو ہفتہ ہوئے ایک تقریر میں بیان کیا ہے کہ ہم اپنے طلبا میں اعلیٰ چال چلن پیدا کرنے کی زیادہ پروا کرتے ہیں بہ نسبت عقلی نشوونما کے ہندوستان میں اعلیٰ دماغ کی کمی نہیں ہے۔ حال میں ہی ایک ہندوستانی نے سینئر رینگلر کا اعزاز حاصل کیا ہے اور یہ سب سے بڑی عزت ہے جو کیمبرج یونیورسٹی اپنے کسی طالب علم کو دے سکتی ہے۔ باوجودیکہ انگریزی اس کے لئے غیر زبان تھی اور وہ پردیس میں تعلیم پاتا تھا اس نے دو ہی سال کے اندر ان تمام طالب علموں کو مات کیا جو تین تین سال سے امتحان کی تیاری کر رہے تھے۔

غرضکہ یہاں عقل یا دماغ کا گھاٹا نہیں ہے صرف عادات و خصائل کی درستی کی ضرورت ہے۔ سچ مچ ہم نے زندگی کو ایک کھیل سمجھا ہے اور زندگی کے معاملات کو کبھی سنجیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ دنیا دھوکے کی ٹٹی سہی۔ جادو کا کھیل سہی۔ چندروزہ سہی لیکن اس چندروزہ کھیل کے لئے ہی کس قدر سامان کی ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے کس قدر جدوجہد درکار ہے۔ اور اگر دنیا عارضی ہے تو ہم تو عارضی نہیں۔ ہمارا مذہب تو ہمیں غیر فانی ہونے کا یقین دلاتا ہے۔ اور اگر یہ سچ ہے کہ ہمارا ہی بویا ہوا ہم کاٹتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ آئندہ کے لئے عمدہ ذخیرہ جمع نہ کیا جائے اور موجودہ موقعوں سے فائدہ نہ اٹھایا جائے ہماری محنت سے اگر ہم نہیں تو ہماری اولاد ہی بہرہ مند ہو۔ اولاد نہیں تو خویش و اقارب اور ہم وطن ہی فائدہ اٹھائیں۔ مگر ہماری کاہلی اور سستی سے کس کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہم سے بہت تھوڑے لوگ ہیں جن میں سرگرمی پائی جاتی ہے ورنہ فیصدی ۹۹ آدمی آسان پسند اور آسان گیر واقع ہوئے ہیں۔ ہر حالت میں قانع اور ہر ایک ذلت کے قبول کرنے کو تیار ہیں۔ مگر ہمت سے مشکلات پر غالب آنے اور دنیا میں آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ جاپان کو چھوڑ کر موت کی سی خنکی تمام ایشیا کے دلوں پر چھائی ہوئی ہے۔ وہ آگ کیوں بجھ گئی جس نے عرب کے وحشی لوگوں کو آدھی دنیا کا مالک بنا دیا تھا۔ اب ہر طرف افسردگی اور بیدلی اور کم ہمتی۔ اور کاہلی کا دور دورہ ہے۔ ایجاد و اختراع کا مادہ ہم میں کیوں باقی نہیں رہا۔ اس لئے کہ دماغ سے کام لینے کی کبھی کوشش ہی نہیں کی جاتی۔ جانوروں سے بدتر بنے مقصد زندگی

بسر کرنے پر قانع ہیں - مگر نہ تو یہ تقاضائے انسانیت ہے اور نہ یہ آثار زندگی ہیں - حیوانات مطلق ہیں یہ کاہل الوجودی کہاں کتے اور باز اپنے شکار پر کس شوق سے جھپٹتے ہیں گویا اس کے بغیر وہ زندہ نہ رہینگے - ہم نہ باقاعدہ سوچتے ہیں نہ باقاعدہ دل سے کوئی کام کرتے ہیں - اور چونکہ یہ قانون قدرت کے خلاف ہے - اور منشائے فطرت کے منافی ہے اس لئے اس کی سزا بھی مل رہی ہے - قدرت نے انسانی دماغ معطل رکھنے کے لئے نہیں بنایا - قضا و قدر نے پانو پھیلا کر لیٹ رہنے کے لئے ہمیں پیدا نہیں کیا - بلکہ خدا نے جب آدم کو بہشت سے نکالا تو فرمایا تھا کہ سر کا پسینہ پانوں پر گرائیگا تب تو اپنی روزی پائیگا - اس سے مراد ہے جد و جہد - یعنی عقلی اور جسمانی طاقتوں سے پورا پورا کام لینا - اور حصول معاش میں دل لگا کر متوجہ ہونا - نہ کہ دنیا کو خواب و خیال سمجھنا - خدا معلوم اس فلاسفی کا اس قدر غلط مطلب ہم کیوں سمجھے ہیں - دنیا خواب و خیال ضرور ہے - لیکن خواب میں بھی تو رنج اور خوشی کا اثر محسوس ہوتا ہے -

اے اہل ہند تم بیجان مٹی نہیں ہو - تم سانس لیتے اور جیتے جاگتے ہو - جانداروں کے زمرہ میں شامل ہو - انسان ہو انسان کے سے کرتب دکھلاؤ - اگر تم دماغ سے کام لو تو تم میں سے ہزاروں اڈیسن اور مارکونی اور ٹکولا ٹسلا اور رو ہنجن نکل سکتے ہیں بشرطیکہ دل میں ترقی کی لگن ہو - بشرطیکہ سر پر آگے بڑھنے کا جنون سوار ہو - ہمت اور کوشش سے سب کچھ ممکن ہے - جو مزدور چھ آنے روز کماتا ہے اور اگر زیادہ محنت اور کام کو زیادہ صفائی اور تندہی اور توجہ سے کرے تو آٹھ دس آنے روز پیدا کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے جو دکاندار ایک روپیہ روز حاصل کرتا ہے اگر سوچ سمجھ کر اپنی تجارت کو بڑھانے کی فکر میں باقاعدہ کوشش کرے تو دو چند سہ چند آمدنی ہو جانا محال نہیں - مگر اپنی حالت پر قانع رہنا اور کوشش نہ کرنا نہ صرف اپنے ساتھ بلکہ قوم کے ساتھ برائی کرنا ہے - ہندوستان کے سب سے بڑے دشمن وہ ہیں جو خود کچھ کام نہیں کرتے بلکہ باوجود تندرست ہونے کے گیروے لباس میں اوروں کی محنت کی کمائی میں حصہ دار بنتے ہیں - چونکہ بھیک ہر جگہ مل جاتی ہے اس لئے ہر شخص جو زندگی کی کشمکش سے عاجز آ گیا ہو ہمت سے سر منڈانے اور الکھ جگانے کو تیار ہو جاتا ہے - کیونکہ امیر بننے کے لئے ہمت درکار ہے اور گدائی کے لئے صرف ایک مِس اور لنگوٹی کافی ہے -

قناعت کے اگر یہی معنے ہیں جیسا کہ بدقسمتی سے ہندوستان کے لوگ سمجھے ہوئے ہیں تو اس کو سلام کرنا چاہئے کیونکہ یہ قناعت ہم کو جیتے جی دوزخ میں دھکیل رہی ہے - اور بے چینی اور بے صبری کو اختیار کرنا چاہئے - جس سے ملک کی دولت بڑھے جس سے علم و دانش میں ترقی ہو - جس سے تجارت و حرفت کو رونق ہو جس سے بیکاری اور مفلسی دور ہو جس سے کاہلی اور سستی کافور ہو - خبر نہیں وہ کونسا احمق فلاسفر تھا جس نے قناعت کے یہ معنے بتلائے ہیں کہ کچھ نہ کرو اور جس طرح ہو سکے بری بھلی طرح زندگی کے سانس پورے کرو -

اس مسئلہ میں آپ کا جی چاہے ہم اس سے بحث کرنے کو تیار ہیں کہ اس قسم کی قناعت نہ تو کسی پیغمبر نے تعلیم کی نہ کسی اوتار نے بتلائی - یہ تو سیدھا جہنم کا راستہ دکھلاتی ہے - یہ تو جیتے جاگتے انسان کو مردہ بناتی ہے - یہ تو اشرف المخلوقات کو ارذل المخلوقات کا درجہ بخش رہی ہے - دنیا نہ سہی دین بھی بغیر ریاضت و مجاہدہ کے نہیں مل سکتا -

دنیا میں ہر طرف بے چینی اور بے صبری کا راج ہے کیونکہ بے صبری کوشش کا پیش خیمہ ہے - جس کو کوئی لگن نہیں ہے جسکو کوئی چینک نہیں ہے - کیا وہ زندوں میں شمار ہونے کے قابل ہے - اس لئے ہماری ہمیشہ یہی دعا ہے کہ خدا ہندوستان کے باشندوں کو بے چینی اور بے صبری عطا کرے تاکہ وہ اپنی موجودہ حالت پر قانع نہ رہیں - تاکہ وہ بھی زندہ انسانوں کی طرح سے اپنے فائدہ اور نقصان کو سوچیں - اور وہ بھی خلق خدا کے سامان آسایش و ذخیرہ علم و دولت میں اضافہ کرنے کا فخر حاصل کریں -

---

**امیر صاحب کی آمد** - امیر صاحب کب آئینگے ؟ اس کا صحیح علم شاید کسی انسان کو نہیں ہے - اور ممکن ہے کہ خود امیر صاحب کو بھی معلوم نہو - کہ امیر صاحب کب آئینگے - اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ شاید نومبر میں آئیں - یا دسمبر میں یا جنوری ۱۹۲۷ء میں - لیکن صحیح طور پر یہ کہنا صحیح ہے کہ جب ہز مجسٹی کی مرضی ہو بلکہ یہ بھی خارج امکان نہیں ہو سکتا کہ ارادہ ملتوی ہو جائے اگر مرضی ہوئی تو آئینگے - ورنہ نہیں - وہ کسی کے نوکر نہیں نہیں - نہ پنشن خوار - خود مختار بادشاہ ہیں - اور بادشاہ بھی ایشیائی سلطنت کے جن پر کسی پروگرام کی قید اور وقت کی پابندی لازمی نہیں - پروگرام ان کے انتظار کیا کرتے ہیں اوقات ان کے پابند ہوتے ہیں - بس یہی ہے - مشرق اور مغرب کا فرق - ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز کو سیاحت ہند میں پروگرام کی پابندی گھنٹہ کی سوئی کی طرح کرنی پڑی لیکن پرنس نصراللہ خاں جب ولایت گئے تھے تو شاید کسی تقریب میں بھی عین وقت پر شامل نہو سکے - اور تمام جلسوں میں ان کے لئے دو چار گھنٹے لوگوں کو انتظار کرنا پڑا جو اہل لندن کے لئے بالکل نیا تجربہ تھا -

---

**اعتدال پسند کانگرسی** - مدراس پراونشل کانفرنس کا اجلاس چنگل پٹ میں ۲۲ و ۲۳ ماہ حال کو منعقد ہوا - کانفرنس کے پریسیڈنٹ مسٹر وی - سی - ولسیک آچاریہ نے کانگرس کے ان نوجوان ممبروں کے رویہ پر اظہار ناپسندیدگی کیا جو حد سے زیادہ سرگرمی کے ساتھ اعتدال سے تجاوز کر رہے ہیں - پریسیڈنٹ نے فرمایا کہ جب کوئی رعایا کسی غیر قوم کے زیر حکومت ہو اور وہ پولیٹکل حقوق میں حصہ لے تو شکر رنجی کا پیدا ہونا لازمی ہے - جب کوئی حق ہم طلب کرتے ہیں خواہ وہ کیسا ہی جایز اور مناسب ہو تو ہم پر ناشکرگذاری کا الزام عاید کرنا ممکن ہے یہ جتلا کر کہ بہت کچھ مراعات اور حقوق ہمکو پہلے ہی سے حاصل ہیں ان کے احسانمند نہ ہو کر زیادہ مانگتے ہیں - ہم مزید مراعات اس واسطے مانگتے ہیں کہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے حکام انصاف اور فیاضی کے اوتار ہیں - اور اس لئے کہ ہم جانتے ہیں کہ زمانہ گذشتہ میں وہ ہم پر مہربان رہے ہیں اس لئے ہمیں یقین کامل ہے کہ آیندہ بھی وہ انصاف کرینگے - تاہم مطالبہ حقوق کرتے ہوئے اور انتظام ملک میں حصہ مانگتے ہوئے ہمیں سخت الفاظ کا استعمال نکرنا چاہئے - کیونکہ اس صورت میں ہم حکمران قوم کے ان لوگوں کی ہمدردی بھی کھو بیٹھینگے جو ہر طرح سے ہماری مدد کرنے کو آمادہ ہیں - کنسٹیٹیوشنل طریقوں سے فریاد کرنے کا مضایقہ نہیں لیکن سڑکوں اور بازاروں میں غل مچانے اور جلوس نکالنے اور لوگوں کے آرام اور کاروبار میں خلل ڈالنے سے خاک فائدہ نہیں پہنچ سکتا بجز اس کے کہ چند لوگ شہید کا درجہ حاصل کرنے کا ارمان پورا کریں - خوش قسمتی سے ایسے لوگ جو شور و غل کرنے میں خوش ہوتے اور ہر ایک چھوٹی سی تقریر کے عوض میں شہادت کا رتبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تعداد میں تھوڑے ہیں اگرچہ ہر ایک صوبہ میں چند آدمی ایسے موجود ہیں -

---

**وائسرائے کا دورہ** - چونکہ امیر صاحب جنوری سے پہلے تشریف نہیں لائینگے اس لئے حضور وائسرائے کے دورہ کا پروگرام قطعی طور پر طے ہو گیا ہے -

ہز ایکسیلنسی ۲ اکتوبر کو صبح ۹ بجے لیڈی ریڈنگ(؟) شملہ سے روانہ ہونگے

اور پشاور - کوئٹہ - چمن - لنڈی کوتل - کشمیر - بیکانیر - جیند - نابھہ - پٹیالہ - دہلی کا دورہ کرتے ہوئے کلکتہ جائینگے اور ۷ دسمبر کو وارد کلکتہ ہونگے - کوئٹہ میں ۵ دسمبر کو ۱۱ بجے دن کے دربار لیوی منعقد ہوگا جس میں بلوچی سردار اور سول اور ملٹری برٹش اور دیسی افسر حاضر ہونگے - لیڈی منٹو صاحبہ اور صاحبزادیاں اور فارن سکرٹری - اور پرائیویٹ سکرٹری اور ملٹری سکرٹری اور دو افسر سول سرجن اور ایڈیکانگ ہمرکاب ہونگے -

**دورہ کشمیر** کا پروگرام یہ ہے کہ ہز اکسیلنسی ۲۰ اکتوبر کو کوہالہ سے روانہ ہوکر بارہ مولا پہنچینگے اور کشتیوں میں سوار ہوکر ۲۲ کو دولت افزا سری نگر ہوکر ریزیڈنسی میں قیام پذیر ہونگے - ۲۴ کو آرام کرینگے - ۲۵ کو سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر سے ملاقاتیں ہونگی - ۲۶ کو شالامار میں ٹی پارٹی دیجائیگی جس میں وہ سرحدی سرداروں سے ملاقات کرینگے - ۲۷ سے ۲۹ تک ترال کے گام میں مصروف سیر و شکار رہینگے - ۳۰ کو دران میں مچھلی کا شکار ہوگا - ۳۱ کو بذریعہ سواری اسپ پہاڑ کے دوسری طرف پامپور اور سنگم تشریف لیجائینگے - سنگم سے ۳ نومبر کو کہنو میں شکار کھیلیں گے - ۴ نومبر کو اسلام آباد اور وہاں سے اچھبل تشریف لیجائینگے - ۵ کو مارتنڈ مندر کی سیر کرینگے - وہاں سے بہرا ہوتے ہوئے سنگم پہنچینگے - اور پھر کشتیوں میں سوار ہوکر مراجعت فرمائے سری نگر ہونگے - ۸ کو جوگرسر میں بطخ کا شکار کھیلینگے - اور اسی روز سری حضور مہاراجہ صاحب کی طرف سے محل میں دعوت ہوگی - ۹ کو سری نگر سے کشتیوں میں سوار ہوکر بارہ مولا کو روانہ ہونگے اور وہاں سے رامپور پہنچکر برقی طاقت کے کارخانوں کا معائنہ فرمائینگے - ۱۱ کو آک آباد میں اور ۱۲ کو کہوٹہ میں مصروف شکار رہینگے - وہاں سے روانہ ہوکر ۱۶ نومبر کو کوہالہ میں واپس آجائینگے -

**قیامت خیز طوفان** - ہانگ کانگ کا طوفان حشر کا نمونہ تھا - یہ طوفان ایک بحری بگولہ تھا جس کو قہر الٰہی کہنا چاہئے دو گھنٹہ کے اندر ہزارہا جانیں تلف ہوئیں اور کروڑوں کی لاگت کے جہاز اور کشتیاں غارت ہوئیں - تین برٹش ایک جرمن جہاز غرق - دو برٹش - چار جرمن - ایک امریکن جہاز خشکی پر چڑھ گیا - ایک برٹش گنبوٹ ایک فرنچ ڈسٹرائر شکستہ ہوگیا فرنچ ڈسٹرائر کے ۴ افسر اور ملاح ضایع ہوئے - ۶ یوروپین اور دس ہزار چینی آدمی غرقاب ہوئے -

مچھلیاں پکڑنے کا تمام بیڑا جس میں ۱۰۰ کشتیاں شامل تھیں تباہ ہوگیا - ہانگ کانگ کے لارڈ بشپ صاحب جو طوفان کے آنے سے پہلے اپنی کشتی پر سوار تھے انکا بھی پتہ نہیں ملتا +

دوسرے روز صبح کو ۶ گھنٹہ تک پھر طوفان رہا مگر وہ ایسا سخت نہ تھا -

جرمنی کی ایک جہاز ران کمپنی نے از راہ ہمدردی انسانی ۶ ہزار مارک مصیبت زدگان ہانگ کانگ کی دستگیری کے لئے دیا ہے - لندن کی بیمہ کمپنیوں کو اس طوفان سے ½ ۱ کروڑ روپیہ کا نقصان پہنچا - طوفان سے کل نقصان کا مجموعی تخمینہ ۲ کروڑ روپیہ کے قریب ہے -

**کرکٹئر والی ریاست** - کاٹھیاواڑ کے ایک شہزادہ پرنس رنجیت سنگھ جی جنہوں نے کرکٹ میں کمال حاصل کرنے کی وجہ سے انگلستان میں وہ ہردلعزیزی حاصل کی جو آج تک کسی ہندوستانی کو نصیب نہوئی تھی اپنے والد کی وصیت میں ایک لفظ کی فروگذاشت ہو جانے کے سبب گدی سے محروم رہگئے تھے - مگر اب انکے سوتیلے بھائی والی نوانگر کے لاولد فوت ہو جانے پر پھر امید قایم ہوئی تھی کہ حق بحقدار خواہد رسید - ہندوستان میں ابھی تک تحقیق نہیں کہ گورنمنٹ نے کیا فیصلہ کیا ہے مگر ولایت کا اخبار مانچسٹر ڈسپیچ راوی ہے - کہ اس کو سرکاری طور پر اطلاع ملی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے کمار سری رنجیت سنگھ جی کو اجازت دیدی ہے کہ جام صاحب نوانگر کا لقب اختیار کریں - اگر یہ خبر صحیح ہے تو تمام ہندوستان میں اور اس سے زیادہ انگلستان میں ہر شخص کو خوشی ہوگی کہ وہ شخص جس کی ایک ایک ہٹ پر چیرز کا شور آسمان پر جاتا تھا اور جس کے بیٹ پھرانے کے انداز پر ہزاروں لیڈیاں اور جنٹلمین عش عش کیا کرتے تھے اپنی مراد کو پہنچا -

**نیا پروگرام** - امیر صاحب کی سیاحت ہند کے متعلق گورنمنٹ ہند نے ایک جدید پروگرام تیار کرکے بھیجا ہے اور منظوری کے لئے کابل ارسال کیا ہے اگر امیر صاحب نے اس پروگرام کو پسند کیا تو ہز مجسٹی آسام میں چند روز شکار کھیلینگے - اور کلکتہ - گوالیار - اجمیر - دہلی - پٹیالہ - سرہند - لاہور وغیرہ مقامات کی سیر فرمائینگے اور بمبئی سے کراچی تک سمندر کا سفر بھی کرینگے - مگر خدا معلوم جنوری تک کس قدر ارادے تبدیل ہوں -

**ڈاکٹر عبد الغنی صاحب** پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور اپنے منصب سے مستعفی ہوکر گجرات گئے ہیں جہاں ان کا وطن ہے وہ یکم اکتوبر کو پشاور سے عازم کابل ہونگے اور غالباً امیر صاحب کے سفر ہند میں ہز مجسٹی کی ہمراہ رہینگے -

شیخ غلام محی الدین صوفی وکیل انجمن حمایت اسلام بھی جن کو امیر صاحب ۱۵۰ روپیہ ماہوار وظیفہ دیتے ہیں کابل طلب کئے گئے ہیں اور ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کے ساتھ جائینگے -

**انسداد کوکین** - گورنمنٹ پنجاب نے جدید قانون کی رو سے جو اختیارات اسکو حاصل ہیں کوکین نوشی کی روز افزوں مضر صحت عادت کو روکنے کی غرض سے دہلی اور پنجاب کے دیگر شہروں کے لئے حسب ذیل اعلان جاری کیا ہے اول یہ کہ کوکین اور اس کے تمام مرکبات مسکرات کی ذیل میں شمار کئے جائیں گے یعنی جس طرح افیون اور چرس وغیرہ کی خرید و فروخت پر گورنمنٹ نگرانی کر سکتی ہے - ایسا ہی اختیار کوکین کی خرید و فروخت کی نگرانی پر گورنمنٹ کو حاصل ہوگا - دوسرا اعلان یہ ہے کہ کوکین صرف طبی ضروریات کے لئے بیچی جائیگی اور صرف لائسنس حاصل کرنے والوں کو ڈاکٹر کے سرٹیفکیٹ پر کہ کسی نسخہ کے لئے ضرورت ہے - بیچنے کا اختیار ہوگا - لیکن کسی ڈاکٹر کو بھی ایک اونس سے زیادہ کوکین رکھنے کا اختیار نہوگا - اس کے علاوہ اگر کسی شخص کے قبضہ میں کوکین پائی جائیگی - تو وہ مجرم سمجھا جائیگا - ان سوداگروں کی خاطر سے جن کے پاس اس وقت کوکین کا ذخیرہ موجود ہے یہ رعایت منظور کی گئی ہے کہ ۳ نومبر تک فروخت کر دیں لیکن یہ رعایت صرف اس سٹاک کے لئے ہے جو ۳ ستمبر سے پہلے موجود تھا -

**شکر گذاری** - لندن کا اخبار ٹریبیون مسٹر مورلے کو مبارکباد دیتا ہے کہ بمبئی میں قرنطینہ حجاج موقوف کیا - اخبار مذکور لکھتا ہے کہ مسٹر مورلے انڈیا آفس میں ایک نئی روح پھونک رہے ہیں ڈیلی ٹیلیگراف لکھتا ہے کہ مسٹر مورلے کا یہ فیصلہ مسلمانوں کو بہت خوش کریگا جو کہ برٹش حکومت کے وفادار اور جانثار ہیں +

**سرکاری وظایف** - الہ آباد یونیورسٹی کے امتحان بی اے میں امسال ایک مسلمان طالب علم شاہ محمد سلیمان اول رہے ہیں جنھوں نے ریاضی میں خاص اعزاز حاصل کیا ہے گورنمنٹ ہند نے ازراہ قدردانی ان کے لئے مزید تحصیل علم کے واسطے وظیفہ منظور فرمایا ہے - وہ ماہ اکتوبر کے شروع میں عازم انگلینڈ ہونگے -

مسٹر جسٹس بدرالدین طیب جی مرحوم کی ایک بھتیجی مس عطیہ فیضی سرکاری وظیفہ پر مجوزہ زنانہ ٹریننگ کالج کی تعلیم و تربیت حاصل کرنے ولایت گئی ہیں ان کو ۱۵۰ پونڈ سالانہ دو سال تک وظیفہ ملیگا - اور تعلیم سے فارغ ہونے پر سرکاری ملازمت دی جائیگی - اسی خاندان کی دو اور لیڈیوں نے ولایت میں تعلیم حاصل کی ہے بجز ان کے اور کوئی مسلمہ لیڈی ہندوستان سے کبھی ولایت نہیں گئی -

---

**ہز رایل ہائنس** پرنس آف ویلز کے دورہ پنجاب کے زمانہ میں ریاست ہائے پھولکیاں نے ہز رایل ہائنس کی یادگار قائم کرنے کے لئے ایک لاکھ روپیہ باہم فراہم کرکے حضور ممدوح کی رائے پر چھوڑ دیا تھا کہ کس کس رفاہ عام کے کاموں میں صرف کیا جائے اب ولیعہد بہادر نے فیصلہ کیا ہے کہ ۵۰ ہزار روپیہ کے صرف سے تو ایک زنانہ مدرسہ لاہور میں جاری کیا جائے اور باقی ... ہزار لیڈی منٹو کے نرسنگ فنڈ کو دیدیا جائے -

نرسنگ فنڈ اگرچہ محض یوروپین لوگوں کے فائدہ کے لئے ہے مگر ولیعہد بہادر کے حکم میں چون و چرا کرنا مناسب نہیں ہے ممکن ہے کہ ہز رایل ہائنس کو اس امر کا علم نہو کہ نرسنگ فنڈ سے محض یوروپین باشندگان ہند مستفید ہونگے - اور اسی وجہ ہندوستانی رؤسا سے فنڈ مذکور کے لئے چندہ طلب نہیں کیا گیا ہے

---

**نرالی منطق** - چونکہ سکرٹری آف سٹیٹ کی کونسل میں چند اسامیاں ممبری کی خالی ہونے والی ہیں - ایک تو سر ہنری کاٹن کی جگہ ابھی تک کوئی مقرر نہیں ہوا اور دوسرے مسٹر تھیلے جو ایسرائے کی کارکن کونسل کے ممبر مقرر ہو گئے ہیں علاوہ ازیں آئندہ شش ماہی کے اندر تین ممبروں کی میعاد پوری ہونے والی ہے جنرل گورڈن - اور سر ڈینس فٹز پیٹرک اور سر جیمس میکے اس لئے پایونیر کو خوف ہے کہ مسٹر مورلی جو ہندوستانیوں کو اعلیٰ سے اعلیٰ مناصب دینے کا ارادہ ظاہر کر چکے ہیں کہیں کسی ہندوستانی کو اپنی کونسل کا ممبر نہ بنالیں - اس لئے وہ لکھتا ہے کہ جو ہندوستانی ولایت میں مقیم ہیں وہ کسی نہ کسی پولیٹکل پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے کونسل میں شامل کرنے کے قابل نہیں - مثلاً مسٹر ایم بہاؤنگری یونینسٹ پارٹی میں شریک ہو چکے ہیں - اور مسٹر دادا بھائی نوروجی ریڈیکل فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے مناسب ہے کہ ریٹائرڈ سول یا ملٹری آفیسر حسب دستور سابق ممبر کونسل مقرر کئے جائیں - وہ بھول کر یا عمداً مسٹر آر سی دت کا نام نہیں لیتا اگرچہ وہ بھی ایک پنشنر سویلین ہیں اور قابلیت میں کسی یوروپین سویلین سے کم نہیں - نہ مسٹر جسٹس امیر علی کا ذکر کرتا ہے - وہ بھی پنشنر جج ہیں اور تمام دنیا میں مانے ہوئے اگرچہ بدقسمتی سے یہ یوروپین نہیں گو لیاقت میں ہزارہا انگریزوں سے بڑھکر ہیں - مگر سب سے عجیب دلیل پایونیر کی یہ ہے کہ اگر تقسیم بنگال اس قدر شور و غل نہ مچاتے اور ایجیٹیشن نہ پھیلاتے تو شاید ان میں سے کسی کے تقرر کا مضایقہ نہوتا مگر موجودہ حالت میں کونسل وزیر ہند کی ممبری کی مخالف تقسیم بنگال کے لئے ایسی رعایت ہوگی گویا گورنمنٹ کو اپنی کمزوری تسلیم کرنی پڑیگی -

---

**راجہ کیرتہی سنگہ کی وفات** - افسوس ہے کہ راجہ کیرتہی سنگہ راجہ ہرنام سنگہ والی شیخوپورہ کے ولیعہد جو ایک ہونہار رئیس تھے اور عنقریب کورٹ آف وارڈ سے اپنی ریاست کے اختیارات حاصل کرنے والے تھے - لاہور میں دفعتہً بیمار ہو کر چند گھنٹوں میں فوت ہو گئے -

---

**قومی دعوت** - کلکتہ میں ۱۴ ماہ حال کو مسٹر اے - رسول اور مسٹر غزنوی اور آنریبل مسٹر چودہری اور آنریبل مسٹر بوس اور دیگر ہندو و مسلمان عمائدین اور برہمو اور عیسائی اصحاب کی تحریک سے البرٹ ہال میں سالانہ قومی دعوت ہوئی جس میں مختلف مذاہب کے لوگوں نے ایک ساتھ کھانا کھایا - اخبار بنگالی اس قومی اتحاد پر خوش ہے مگر دیگر ہندو اخبارات معترض ہیں کہ یہ ایک فضول کوشش ہے کیونکہ کھانے پینے کی قیود کو توڑنے سے قومیت کا کچھ تعلق نہیں ہے - ابھی صدیاں درکار ہیں کہ ہندو چھوت چھات کی زنجیروں کو توڑ سکیں گے - اور پھر کئی صدیوں کے بعد کیا ہندو اور کیا مسلمان چھوت چھات کی اصولوں کے اصلی منشا کو سمجھکر پھر اختیار کرینگے جیسا کہ مہذب ممالک میں علم حفظان صحت کی ترقی کے ساتھ چھوت کا خیال بڑھتا جاتا ہے

---

**پنجاب پراونشل کانفرنس** - پراونشل کانفرنس کیا ہے ایک چھوٹی کانگرس ہے جو پنجاب میں گذشتہ ۱۲ سال کے اندر صرف دو دفعہ منعقد ہوئی ہے اور اب ۲۹ و ۳۰ ماہ حال کو انبالہ میں پھر ہونے والی ہے - پراونشل کانفرنس میں عموماً اپنے ہی صوبہ کی ضروریات پر بحث کی جاتی ہے - انبالہ کی کانفرنس میں حسب ذیل مسایل پر بحث ہوگی :-

(۱) پنجاب چیف کورٹ کو ہائیکورٹ میں منتقل کیا جائے - اور لیجسلیٹو کونسل میں اصلاح کیجائے یعنی ممبران کی تعداد بڑھائی جائے - وہ بذریعہ انتخاب کے میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں اور پنجاب یونیورسٹی اور انڈین ایسوسی ایشن کی طرف سے منتخب ہوا کریں اور ان کو سوالات دریافت کرنے کا اختیار دیا جائے -

(۲) ایک کمیشن مقرر ہو جس میں دو سرکاری اور دو غیر سرکاری ممبر شامل ہوں جو سرکاری ملازمان کے چالچلن اور رویہ کی تحقیقات کرے -

(۳) صیغہ جوڈیشل میں وکلا اور بیرسٹر زیادہ تر مامور ہوا کریں

(۴) تھرڈ کلاس مسافران ریل کی تکالیف کا انسداد ہو - اور زنانہ ٹکٹ کلکٹر ہر ایک سٹیشن پر تعینات کیجائیں -

(۵) تمام میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں طریق انتخاب کو وسعت دیجائے اور سرکاری افسر پریسیڈنٹ اور سکرٹری مقرر ہوا کریں

(٦) تعلیم کی فیس گھٹائی جائے اور مضامین کی تعداد کم کیجائے -

(۷) شراب کی دوکانیں مقامی باشندوں کی مرضی کے خلاف نہ کھلا کریں

دورہ حکام سے جو تکالیف پہنچتی ہیں اور بیگار کا رواج دور ہو

(۸) دیسی فوج کی تنخواہ میں اضافہ ہو - براہ راست کمیشن حاصل کرنے والوں کے لئے ایک فوجی کالج قائم ہو - دیسی کپڑے کا محصول معاف ہو دیسیوں کو سرکاری ملازمت میں زیادہ عہدے ملیں - اور انکی حق تلفی کرکے یوروپین اور یوریشین مقرر نہوا کریں - پولیس میں اچھے تعلیم یافتہ لوگ بھرتی کئے جائیں وغیرہ وغیرہ -

---

# عالم کا فوٹو

سر کیخسرو بہادر مہاراجہ صاحب بہادر عنقریب شملہ تشریف لانے والے ہیں اسی ڈیپوٹیشن جو یکم اکتوبر کو حضور وائسرائے کی خدمت میں حاضر ہوگا - آنریبل مسٹر سید محمد صاحب اس کے سرگروہ قرار پائے ہیں وہ کانگرس کے زبردست حامی ہیں -

پنجاب سے ڈیپوٹیشن مذکور میں حسب ذیل اصحاب شامل ہونگے خان بہادر خواجہ یوسف شاہ و شیخ غلام صادق روسائے امرتسر حکیم محمد اجمل خاں رئیس دہلی آنریبل نواب فتح علی خاں قزلباش سی - آئی - ای - آنریبل کرنل ملک عمر حیات خاں سی - آئی - ای - راجہ جہانداد خاں صاحب سی - ایس - آئی آنریبل مسٹر شاہ دین و میاں محمد شفیع بیرسٹر ایٹ لا -

مشرقی بنگال سے نواب صاحب ڈھاکہ - چودھری سید نواب علی -

مغربی بنگال سے راجہ نوشاد علیخاں - مسٹر شاہدین - نواب امیر حسین خان - خان بہادر مرزا شجاعت علی بیگ - نواب نصیر الدین - پرنس بختیار شاہ - مسٹر شرف الدین بیرسٹر ایٹ لا خان بہادر سرفراز حسین -

سندھ سے خان بہادر سردار یعقوب خاں وغیرہ - بمبئی سے مسٹر آغا خان - ہز ہائینس مسٹر سید الدین نواب ناظر یار جنگ - سید مرزا علی - مولوی رفیع الدین احمد بیرسٹر ایٹ لا -

صوبجات متحدہ سے متعدد اشخاص شامل ڈیپوٹیشن ہونگے -

لیڈی منٹو نرسنگ فنڈ کی میزان ایک لاکھ ۲۰ ہزار روپیہ تک پہنچ گئی ہے -

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ۵۰ ہزار کے علاوہ امریکن ارب پتی مسٹر مورگن نے بھی ۱۰۰ پونڈ دئے ہیں -

صابن سازی کا ایک سودیشی کارخانہ کلکتہ میں قائم ہوا ہے اور ایک ڈھاکہ میں -

ایک اردو اخبار نے نواب صاحب رامپور کو چٹھی لکھی کہ اگر ہز ہائینس اپنا رویہ درست نہیں کرینگے تو وہ اخبار میں ذکر کریگا نواب صاحب نے گورنمنٹ سے شکایت کی مجسٹریٹ نے اڈیٹر کو فہمائش کی کہ آئندہ ایسا نہ کرے یہ صاف دھمکا کر روپیہ حاصل کرنے کا ڈھنگ ہے -

لکھنؤ میں ایک درخت کاٹتے تھے رسیوں کے ٹوٹ جانے سے دفعتہً گرا دو عورتیں اس کے نیچے دب گئیں - ایک مر گئی ایک شفا خانہ میں ہے -

زبدۃ الحکماء حکیم غلام نبی صاحب رئیس لاہور نے اپنے صاحبزادہ مشتاق احسن کی شادی کی تہنیت میں مختلف انجمنوں دربکال اور یتیم خانوں کو ۵۰ روپیہ کے قریب امداد عطا کی -

ضلع بلند شہر کے قصبہ جات انوپ شہر ڈبائی وسکندرپور وسکندرآباد وغیرہ میں تیلی دوکانداروں نے ولائتی قند فروخت نہ کرنے کا تہیہ کرلیا اور حلوائیوں نے تمام قند کی مٹھائیاں بازاروں میں پھینکدیں -

بنگال بمبئی اور کلکتہ کی پولیس کے متعلق جو اصلاحیں تجویز کی گئی تھیں گورنمنٹ سے اُن کی منظوری آگئی ہے -

جالندھر کے شاپ میں ایک یورپین نے دو قلی پر بندوق فیر کرکے زخمی کیا تھا - ۷ گواہ گزرے مگر عدالت نے کہا کہ الزام ثابت نہیں ہوتا اس لئے ملزم چھوڑ دیا گیا -

بنارس ہندو کالج ڈیپوٹیشن نے بہاولپور میں ۱۲۰۰ روپیہ چندہ حاصل کیا -

ہفتہ مختتمہ ۸ ستمبر میں پلیگ سے ۱۶۷۳۸ موتیں ہوئیں - صوبۂ بمبئی میں ۲۵۰۷ پونا میں ۵۲۸ - وسط ہند میں ۴ ممالک متوسط میں ۵۰۴ ریاست میسور میں ۳۴ - صوبجات متحدہ میں ۵۷۱ - پنجاب میں ۸ - بنگال میں ۱۴ - برہما میں ۹۱ -

کوئٹہ سنگھ سبھا نے ایک گرل سکول جاری کیا ہے - گویا کوئٹہ میں اب پانچ زنانہ مدرسے ہوگئے ہیں -

نواب صاحب بہاولپور کے ولیعہد کی سالگرہ کا جشن ۲۰ ستمبر کو ہوگا - اور اسی روز ایک دربار عام کیا جائیگا -

آئندہ موسم گرما میں سرکاری محکمہ زراعت قابل پور میں کاشت سن کا تجربہ کریگا

حضور وائسرائے شنبہ گذشتہ کو نرکنڈہ سے شملہ کو واپس تشریف لائے -

شمالی ہند میں موسم برسات ختم ہوگیا پچھلی بارش سے دہلی میں صدہا مکانات منہدم ہوئے - بہت جانیں بھی ضائع ہوئیں -

مسٹر دادا بھائی نوروجی کی ۸۲ ویں سالگرہ پر بمبئی - احمدآباد - امراوتی اور جوہانسبرگ سے مبارکبادی کے تار بھیجے گئے تھے

کنور جیون سنگھ صاحبزادہ راجہ گوکل داس نے جو جبلپور کے مشہور مارواڑی رئیس ہیں شملہ میں بینڈ کا چبوترہ بنانے کے لئے ۴ ہزار روپیہ دیا ہے -

کنور سر ہرنام سنگھ اہلوالیہ کے - سی - آئی - ای کو نواب لفٹنٹ گورنر نے پنجاب یونیورسٹی کا فیلو مقرر کیا -

جین کانفرنس کے جنرل سکرٹری مسٹر ویرچند دیپ چند نے جملہ ہندو والیان ریاست سے اپیل کیا ہے کہ دسہرہ پر جانوروں کی قربانیاں نہ کیا کریں

مہاراجہ جودھپور شملہ تشریف لائے -

لاہور سے پراونشل کانفرنس کے لئے ۳۶ ڈیلیگیٹ منتخب ہوئے جن میں مولوی محرم علی چشتی منشی محبوب عالم - مولوی تاج الدین اور شیخ عمر بخش بھی شامل ہیں -

امریکہ کے مقام اٹلانٹا میں ایک حبشی نے ایک گورے پر حملہ کیا اس کے جواب میں حبشیوں کا قتل عام کیا گیا کہتے ہیں کہ ۸ حبشی اور ایک حبشن ہلاک اور ۹ مجروح ہوئے -

بیرن کیلس جو آسٹریا کی طرف سے قسطنطنیہ کا ۲۴ سال سے سفیر تھا مستعفی ہوا -

ہانگ کانگ کے طوفان میں بشپ ہور غرق ہوگئے اُن کی نعش مل گئی -

فرانس کا اخبار ٹیمپس راوی ہے کہ اس کو معتبر خبر ملی ہے کہ سلطان المعظم سرطان گردہ کے مہلک مرض میں مبتلا ہیں جو لاعلاج بیماری ہے اور عموماً اس کا مریض ایک سال کے اندر اندر فوت ہوجاتا ہے - اخبار مذکور نے یہ خبر اس انداز سے لکھی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کو بڑی خوشی ہے -

روس میں فرانس کا ایک خاص سفیر وارد ہوا ہے جس نے اعلیٰ حکام اور دو نو پارٹیوں کے لیڈروں سے ملاقات کی ہے - غالباً روس کے لئے جدید قرضہ کا بندوبست ہورہا ہے -

کانگو میں اہل یورپ کے مظالم کی تحقیقات کے لئے مسٹر روزویلٹ پریسیڈنٹ امریکہ نے ایک سفیر بھیجا ہے -

روس میں جنرل ٹریپوف کی تدفین سینٹ پال کے گرجا میں ہوئی - شاہی خاندان کے ممبر شریک جنازہ تھے - زار تشریف نہ لائے -

انگلستان کی جنگ مصنوعی میں آخری فتح آئرلینڈ کی حملہ آور فوج کی رہی -

# ملیٹری دُنیا

## رُوس کی بدامنی

**انقلاب عظیم کے آثار** - اوڈیسہ میں بوجہ سخت بدامنی کے ممالک غیر کے قونصلوں کی درخواست پر ان کی حفاظت کے لئے مزید فوج کا انتظام کیا گیا ہے -

اوڈیسہ کے گورنر جنرل اور پریفیکٹ نے یہودیوں سے وعدہ کیا کہ اگر کچھ ہنگامہ ہوا تو وہ اسکو رفع کرینگے -

مسٹر سٹولیپن نے یہودیوں کے ایک ڈیپوٹیشن سے وعدہ کیا کہ قتل سیڈلک کی بابت کافی تحقیقات کرکے قصورواروں کو سزا دیجائیگی اور امید ظاہر کی - کہ یہ آخری قتل عام تھا اور وعدہ کیا کہ پارلیمنٹ کھلنے پر ایک مسودہ قانون پیش کیا جائیگا جس کی رو سے یہودیوں کے حقوق میں اضافہ کیا جائیگا -

اوڈیسہ کی خبر ہے کہ جبکہ ایکطرف باشندگان روس میں نفاق اور بیدلی پیدا ہو رہی ہے ایک انقلاب پسند پارٹی "بلیک ہنڈرڈز" کے نام سے قایم ہوئی ہے جو لوگوں کو یہودیوں کے قتل عام کی ترغیب دیتی ہے اس سوسائٹی نے زار سے درخواست کی ہے کہ اوڈیسہ کے بڑے پادری کو برخاست کیا جائے کیونکہ یہودیوں کے صفحہ دہر سے نابود کرنے کی مخالفت کرتا ہے - جو حالت اوڈیسہ میں ہے تقریباً وہی تمام شہروں میں ہے

### زار کے خلاف سازش

انقلاب پسند روسی زار کے خلاف ایک اشتہار کثرت سے تقسیم کر رہے ہیں جس میں لکھا ہے کہ بزدلانہ اور ظالمانہ مطلق العنان حکومت کا خاتمہ کرنا چاہیئے -

اب معلوم ہوا ہے کہ زار نے اپنی بحری سیاحت کو کس لئے طول دیا - اور کیوں جنرل ٹریپوف کے جنازہ میں شریک نہ ہوئے - اس کی وجہ یہ ہے کہ زار کے قتل کی ایک زبردست گہری سازش کی گئی تھی جس کا سراغ لگا ہے - اس کے متعلق بہت سی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں - قصر شاہی کے بھی کئی ایک ملازم ماخوذ ہیں سینٹ پیٹرزبرگ میں بے شمار آدمی قصر پیٹرہوف کی سازش کے متعلق پکڑے گئے ہیں اب رات کے وقت محل سے ساحل اور بندرگاہ پر ہر وقت سرچ لائٹ سے دیکھ بھال ہوتی رہتی ہے یہی وجہ ہے کہ زار جان کے خوف سے محل میں واپس نہیں آتے اور سمندر میں گشت کئے جاتے ہیں -

### اوڈیسہ کی حالت

اوڈیسہ میں امن قایم رکھنا مشکل ہو گیا ہے - ۲۲ ماہ حال کو پولیس اور عام لوگوں کا جھگڑا ہوا جس میں ۱۵ آدمی ہلاک و مجروح ہوئے

### گورنر پر حملہ

ریگا کے گورنر پر جبکہ وہ بازار میں جا رہا تھا ایک بم کا گولہ پھینکا گیا لیکن خوش قسمتی سے وہ بال بال بچ گیا -

شاکہولم میں بم کے گولے بنانے کی ایک فیکٹری کا سراغ لگا ہے -

### فوج میں ناراضی

فنلینڈ میں ریڈ گارڈ کا اعلیٰ ترین افسر اور دو اور فوجی افسر سازش کے شبہ میں گرفتار کئے گئے ہیں -

---

**ترکی جہاز پر بغاوت** - ترکی بحری سپاہی جنہوں نے پورٹ سعید میں جہاز تاسیر پر بغاوت کی ان میں ایشیائے کوچک کے ۱۸۰ ملٹری قیدی بھی شامل تھے جو فوج سے بھاگ جانے کے جرم میں گرفتار تھے - وہ گارڈ کے سپاہیوں پر غالب آ گئے لیکن لوکل پولیس نے ان کو بندرگاہ پر نہ اترنے دیا آخر مقامی حکام کی مدد سے وہ جہاز کسووا پر سوار کرکے روانہ کئے گئے -

---

**لارڈ کچنر** دورہ کشمیر سے ماہ اکتوبر کے آخر میں واپس تشریف لائینگے

---

**ڈچ شرق الہند** - بالسینڈ کے دو باغی دیسی شہزادوں پر ڈچ فوج جنگ میں غالب آئی اور مقام بدونگ پر تعاقب ہوئی شہزادے معہ اپنی جمعیت کے جس میں ۴۰۰ آدمی شامل تھے ایک سورتی کرتے ہوئے کام آئے - ڈچ کے چار آدمی ہلاک اور ۰ ا زخمی ہوئے -

---

**جلسہ چاندماری** - میرٹھ کا سالانہ جلسہ چاندماری ۱۴ نومبر سے ۲۴ نومبر تک منعقد ہوگا - حضور کمانڈر انچیف نے ہدایت کی ہے کہ جنرل آفیسر صاحبان افسروں اور عہدیداروں اور سپاہیوں کو شریک جلسہ ہونیکی آسانیاں بہم پہنچائیں - ان افسروں اور سپاہیوں کو بھی جن کی رجمنٹیں مینوور پر جانیوالی ہیں شامل ہونیکا موقع دیا جائے اور جلسہ کے ختم ہونے پر مانوور میں یا جہاں کہیں انکی رجمنٹ ہو جائیں -

## افواج ریلیف کی نقل و حرکت

دیسی رسالوں اور انفنٹری کے ریلیف کے نقل و حرکت کی تاریخیں ہفتہ گزشتہ میں درج کر چکے ہیں برٹش رجمنٹوں کے ریلیف کی تاریخیں حسب ذیل ہیں

### برٹش کیولری

| نام رجمنٹ | از مقام | تاریخ روانگی | بمقام | تاریخ آمد |
|---|---|---|---|---|
| ۶ ڈریگون گارڈز | سنگاور | ۵ اکتوبر | مہو | ۸ اکتوبر |
| ۱۰ ہسارز | مہو | ۲۸ ستمبر | راولپنڈی | ۳ اکتوبر |

### رائل فیلڈ آرٹلری

| نام رجمنٹ | از مقام | تاریخ روانگی | بمقام | تاریخ آمد |
|---|---|---|---|---|
| ہفتم بریگیڈ کی ۶۴ و ۱۰۵ ہو ٹزر باٹریاں | جھانسی | ۲ جنوری | آگرہ | ۸ جنوری |
| 〃 | آگرہ | ۵ نومبر | جھانسی | ۲۹ نومبر |
| ۴ ویں بریگیڈ کی نمبر ۹۴ باٹری | بلگام | ۵ نومبر | انگلینڈ | ۲۸ دسمبر |
| ۱۱ بریگیڈ کی نمبر ۸۵ باٹری - جنوبی افریقہ | | ۲۸ اکتوبر | بلگام | ۱۲ نومبر |
| ۱۴ بریگیڈ کی نمبر ۱۰۳ باٹری - کرکی | | ۶ دسمبر | انگلینڈ | ۲۸ دسمبر |
| 〃 نمبر ۳۴ باٹری | 〃 | ۶ دسمبر | 〃 | 〃 |
| ۱۳ بریگیڈ کی نمبر ۲ - ۴۴ باٹریاں - جنوبی افریقہ | | ۲۸ اکتوبر | کرکی | ۱۱ نومبر |

### رائل گیریزن آرٹلری

| نام رجمنٹ | از مقام | تاریخ روانگی | بمقام | تاریخ آمد |
|---|---|---|---|---|
| نمبر ۱۵ کمپنی | عدن | ۱۲ اکتوبر | آگرہ | ۲۳ اکتوبر |
| نمبر ۹۶ کمپنی | عدن | ۲۱ جنوری | الہ آباد | یکم فروری |
| نمبر ۱۶ کمپنی | بمبئی | ۲ اکتوبر | عدن | ۱۰ اکتوبر |
| نمبر ۶۹ کمپنی | آگرہ | ۲۹ ستمبر | عدن | ۱۰ اکتوبر |
| نمبر ۷ 〃 | عدن | ۱۲ اکتوبر | بمبئی | ۲۳ اکتوبر |
| نمبر ۲۷ 〃 | نوگنگ | ۷ جنوری | ملتان | ۱۱ جنوری |
| نمبر ۶۷ 〃 | کراچی | ۷ جنوری | عدن | ۱۸ جنوری |
| نمبر ۸۵ 〃 | الہ آباد | ۲۰ اکتوبر | کراچی | ۲۶ اکتوبر |
| نمبر ۸۶ 〃 | ملتان | ۷ جنوری | نوگنگ | ۱۱ جنوری |

### برٹش مونٹن آرٹلری

| نام رجمنٹ | از مقام | تاریخ روانگی | بمقام | تاریخ آمد |
|---|---|---|---|---|
| نمبر اول باٹری | کوئٹہ | ۴ دسمبر | جتوگہ | ۴ فروری |
| نمبر ۲ باٹری | جتوگہ | ۱۵ جنوری | کوئٹہ | ۲۶ مارچ |
| نمبر ۵ | کوہ مری | ۲۸ جنوری | کوئٹہ | ۲۰ مارچ |
| نمبر ۹ | کوئٹہ | یکم دسمبر | جتوگہ | ۱۴ فروری |

### برٹش انفنٹری

| نام رجمنٹ | از مقام | تاریخ روانگی | بمقام | تاریخ آمد |
|---|---|---|---|---|
| سکینڈ سفوک رجمنٹ | سکینڈ نگر اور مدرس آرٹلری | یکم دسمبر | عدن | ۱۲ دسمبر |
| سکاٹش بارڈررز | عدن | ۱۳ دسمبر | انگلینڈ | ۲۸ دسمبر |
| سکینڈ ووسٹرشایر رجمنٹ | سیلون | ۱۶ دسمبر | احمد نگر | ۲۲ دسمبر |

سکینڈ گناٹ ریجنرز احمدنگر ۲۷ دسمبر پونا ۲ جنوری
سکینڈ آرگائل اینڈ سدرلینڈ پونا ۲۸ دسمبر جنوبی افریقہ ۲۳ جنوری
فرسٹ سوتھ لنکاشائر رجمنٹ جبلپور ساگر ۵ نومبر رانی کہیت ۱۳ نومبر
سکینڈ کنگزاون لائیٹ انفنٹری رانی کہیت ۵ نومبر جبلپور ساگر ۷ نومبر
سکینڈ ملیسٹر شائر انگلینڈ ۲۱ اکتوبر بلگام ۹ نومبر
سکینڈ ایسٹ سرے رجمنٹ سیتاپور ۱۶ نومبر مہو ۱۸ نومبر
فسٹ یارک اینڈ لنکاشائر رجمنٹ مہو ۲۵ ستمبر کوئٹہ ۴ اکتوبر
سکینڈ ولٹشائر رجمنٹ کوئٹہ ۴ اکتوبر جنوبی افریقہ ۲ جنوری

## شمالی کمانڈ

(رائل فیلڈ آرٹیلری)

نمبر ۶۶ باٹری پشاور ۸ نومبر راولپنڈی ۳ دسمبر
نمبر ۷۹ باٹری راولپنڈی ۹ نومبر کیمبل پور ۹ نومبر
نمبر ۸۰ باٹری کیمبل پور ۴ نومبر پشاور ۷ نومبر
نمبر ۱۰ باٹری فیروزپور چھاؤنی لاہور
نمبر ۶۲ باٹری چھاؤنی لاہور فیروزپور

(رائل گیریزن آرٹیلری)

نمبر ۳ کمپنی دہلی ۴ مارچ رڑکی ۵ مارچ
نمبر ۱۰ کمپنی فیروزپور ۵ مارچ اٹک ۷ مارچ
نمبر ۴ کمپنی اٹک ۳ فروری دہلی ۵ فروری
نمبر ۲ کمپنی نوگنگ ۷ جنوری ملتان ۹ جنوری
نمبر ۶ کمپنی ملتان ۷ جنوری نوگنگ ۹ جنوری
نمبر ۵ موئنٹن باٹری کوئٹہ یکم دسمبر انبالہ ۱۲ فروری
نمبر اول موئنٹن باٹری کوئٹہ ۴ دسمبر انبالہ ۱۴ فروری
نمبر ۷ موئنٹن باٹری انبالہ ۸ جنوری راولپنڈی ۵ فروری
نمبر ۲ موئنٹن باٹری انبالہ ۵ جنوری کوئٹہ ۲۶ مارچ
نمبر ۸ موئنٹن باٹری راولپنڈی ۲۴ جنوری کوئٹہ ۲۸ مارچ

### برٹش رسالے

۹ لانسرز راولپنڈی ۳ اکتوبر جنوبی افریقہ
۱۰ ہسارز مہو ۳۰ ستمبر راولپنڈی ۳ اکتوبر

### برٹش انفنٹری

سکینڈ رائل آئرش فیوسلیرز راولپنڈی ۲ اکتوبر فیروزپور ۲۰ اکتوبر
فرسٹ ڈورسٹ شائر رجمنٹ فیروزپور ۴ نومبر انگلینڈ
سکینڈ یارکشائر رجمنٹ مصر ۱۳ دسمبر کراچی سیالکوٹ ۵ دسمبر
فرسٹ ویلش یارکشائر رجمنٹ لاہور چھاؤنی ۲۵ مارچ راولپنڈی ۱۱ اپریل

## انڈین موئنٹن باٹری

نمبر ۲۲ موئنٹن باٹری ایبٹ آباد ۸ اکتوبر نوشہرہ ۱۰ ستمبر
نمبر ۲۳ موئنٹن باٹری نوشہرہ ۲۳ نومبر بنوں ۲۴ نومبر
نمبر ۲۴ موئنٹن باٹری بنوں ۲۶ نومبر ایبٹ آباد ۹ دسمبر

## انڈین رسالے

۸ کیولری نوشہرہ یکم نومبر انبالہ ۱۵ دسمبر
۹ ہارس جالندھر ۱۵ اکتوبر کانپور ۳ دسمبر
۱۹ لانسرز انبالہ پشاور
۱۲ کیولری پشاور نوشہرہ کیولری کنٹونمنٹ
۲۳ کیولری نوشہرہ

### سفرمینا

اول رجمنٹ سفرمینا نمبر ۳ کمپنی پشاور ۴ دسمبر رڑکی ۱۲ دسمبر
نمبر ۵ کمپنی رڑکی ۸ دسمبر پشاور ۹ دسمبر
نمبر ۴ کمپنی پشاور ۱۰ دسمبر رڑکی ۱۱ دسمبر

(باقیماندہ انڈین انفنٹری)

۵۰ رائفلز راولپنڈی ۱۵ اکتوبر کوہاٹ ۱۴ اکتوبر
۵۶ انفنٹری کوہاٹ ۲۲ ۲۵ اکتوبر فورٹ لوکہارٹ ۲۰ اکتوبر
۱۵ سکھ نصل فورٹ لوکہارٹ ۲۷ اکتوبر بنوں ۱۲ نومبر
۵۹ رائفلز بنوں ۱۳ نومبر پشاور ۲۲ نومبر
۳۶ سکھ پشاور ۲۳ نومبر راولپنڈی ۳ دسمبر

## سکندرآباد ڈویژن

(رائل گیریزن آرٹیلری)

نمبر ۲۵ کمپنی مدراس ۷ نومبر رنگون ۱۲ نومبر
نمبر ۹ کمپنی رنگون ۱۵ نومبر مدراس ۲۰ نومبر

(رائل فیلڈ آرٹیلری)

نمبر ۱۰ و ۳۳ باٹریز سینٹ تھامس ماؤنٹ ۳ دسمبر انگلینڈ ۸ دسمبر
نمبر ۳۸ و ۹۴ باٹریز جنوبی افریقہ ۲۸ اکتوبر سینٹ تھامس ماؤنٹ ۱ اکتوبر

### برٹش رسالے

۴ ہسارز انگلینڈ ۵ ستمبر بنگلور ۳۰ ستمبر
۶ ڈریگون گارڈز بنگلور ومئو ۲۳ کو بروم ۲ اکتوبر انگلینڈ

(برٹش انفنٹری)

سکینڈ ڈورسٹ شائر رجمنٹ انگلینڈ ۳ اکتوبر ولنگٹن ۲۹ اکتوبر
سکینڈ ہمپشائر رجمنٹ ولنگٹن ۲۰ نومبر مدراس بارکیم ۳۱ نومبر
سکینڈ سفک رجمنٹ مدراس بلاری یکم دسمبر ۳۰ نومبر عدن ۱۲ دسمبر
فرسٹ نوٹنگھمشائر اینڈ ڈربی شائر سنگاپور ۵ دسمبر بنگلور ۱۳ دسمبر

فرسٹ ایسکس رجمنٹ بنگلور ۱۳ دسمبر مکٹیلا ۱۸ دسمبر رنگون

(انڈین کیولری)

۲۶ کیولری سکندرآباد ۵ نومبر پونا ۱۰ دسمبر
۳۳ کیولری پونا ۸ نومبر سکندرآباد ۱۳ دسمبر

(سفرمینا)

نمبر ۱۲ کمپنی سکندرآباد ۸ اکتوبر بنگلور ۲۰ اکتوبر
نمبر ۱۰ کمپنی بنگلور ۵ اکتوبر سکندرآباد ۶ اکتوبر

انڈین انفنٹری

۶۴ پایونیرز بنگلور بلگام
۶۱ پایونیرز بلگام سکندرآباد

## مشرقی کمانڈ

(فیلڈ آرٹیلری)

۱۵ باٹری الہ آباد بارکپور
۲۸ باٹری بارکپور الہ آباد

### برٹش انفنٹری

فرسٹ مڈل سکیس رجمنٹ بکسلا وتھاٹ میو ۳۰ دسمبر رنگون ۱۳ دسمبر کلکتہ
فرسٹ ایسٹ انڈ کنگ رجمنٹ لیباگنگ سیتاپور
سکینڈ ایسٹ سرے رجمنٹ سیتاپور ۱۶ نومبر مہو ۱۸ نومبر

(انڈین انفنٹری)

۶۲ پنجابیز فیض آباد ڈبروگڈھ وچہبی
سوم برہمنز ڈبروگڈھ وچہبی آگرہ
اول بٹالین ۹ گورکھا رائفلز لینسڈون ۱۵ ستمبر چترال ۸ ستمبر

---

**ریلوے کی رعایت** - بمبئی بڑودہ سنٹرل انڈیا ریلوے نے گورہ سپاہیوں کے ساتھ یہ رعایت کر رکھی ہے کہ جب وہ رخصت پر جائیں تو ایک طرف کے کرایہ میں واپسی کا ٹکٹ بھی ملجاتا ہے اور ان کے اہل وعیال کے لئے بھی رعایت ہے۔ ریلوے مذکور نے دیسی سپاہی کے لئے بھی جبکہ وہ رضا پر جاتے ہیں تو ان سے آنے جانے کا ایک طرف کا کرایہ لیتی ہے اب دیسی سپاہیوں کے اہل وعیال کے لئے بھی اس رعایت کو توسیع کیا ہے۔ دیگر ریلوے لائنوں کو بھی مناسب ہے کہ اس رعایت کو عمل میں لائیں۔

---

**۶ گورکھاز** کے کرنل کولوب صاحب کرنل بارٹن مرحوم کی جگہ ایبٹ آباد بریگیڈ کے قایمقام کمانڈنگ مقرر ہوگئے۔

میجر جنرل سکاٹ صاحب ملٹری سیلائی ممبر ۵ نومبر کو شملہ سے دورہ پر روانہ ہوکر بمبئی مدراس کا دورہ کرکے ۲۵ نومبر کو وارد کلکتہ ہونگے

## خود بخود چلنے والی بندوق

آخر کار خود بخود چلنے والی بندوق، رائفل ایجاد ہو گئی جو انگلی کے سپرد ہے۔ سیٹنوی کی اختراع ہے۔ یہ ۲۵ء۱ انچ لمبی چھوٹی سی بندوق ہے کارتوس بیرل کے نیچے رکھے جاتے ہیں اور فیر کے وقت ریکوائل کارتوس کے بھرنے و نکالنے کا کام دیتا ہے۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ ایک انفنٹری بٹالین جو دو منٹ کے اندر موجودہ بندوقوں کے ذریعہ ۳ لاکھ ۳۰ ہزار فیر کر سکتی ہے وہ اس نئی بندوق سے ۱۱ ۱/۲ لاکھ فیر اتنی ہی دیر میں کریگی۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ کارتوس بھرنے اور خارج کرنے کا آلہ نئی بندوقوں میں بھی لگایا جا سکتا ہے۔ البتہ وزن میں رائفل کسی قدر بھاری ہے۔

---

## آگرہ کیمپ

آگرہ میں حضور وائسرائے اور امیر صاحب کا کیمپ نصب کرنے کی ڈیوٹی سررشتہ آرڈیننس کے میجر ہماؤڈ صاحب کے سپرد ہوئی ہے۔ میجر صاحب کو اس کام کا خاص تجربہ حاصل ہے کیونکہ دہلی دربار اور حضور پرنس آف ویلز کی تشریف آوری پر پنڈی میں کیمپ نصب کرنے کا کام انہوں نے ہی سرانجام دیا تھا۔

---

## جنرل میسی کی وفات

ولایت سے افسوسناک خبر آئی ہے کہ جنرل میسی صاحب نے ۱۲ ستمبر کو قضا کی۔ مرحوم کی عمر ۷۹ سال کی تھی۔ وہ جنگ کریمیا میں شامل تھے جہاں اس قدر سخت مجروح ہوئے تھے کہ روسیوں نے ان کو مہلک زخمی خیال کر کے قید کرنا ضروری نہ سمجھا۔

۱۸۶۷ء سے ۱۸۷۱ء تک وہ اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل رہے اور ۱۸۷۹ء سے ۱۸۸۴ء تک ایک رجمنٹ کی کمانڈ پر تعینات رہے۔ جنگ افغانستان میں کابل پر چڑھائی کے وقت وہ ایک کیولری بریگیڈ کی کمانڈ پر تھے۔ اور ۱۸۸۸ء سے ۱۸۹۳ء تک سیلون ٹروپس کی کمانڈ کرتے رہے۔ بڑے ہر دلعزیز اور سپاہی افسر تھے۔

---

## سری گورو سنگھ سبھا آگرہ

کا دس سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے ۲۳-۲۴ اور ۲۵ نومبر ۱۹۰۶ء کو منایا جائیگا۔ اس لئے تمام خالصہ (خاص کر جو کہ ہندوستان میں بستے ہیں) کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ درشن دیکر کرتارتھ کریں۔ اور ہندوستان میں پرچار کا پکا پربندھ کریں۔

---

## پروموشن

**بمبئی گورنرز باڈی گارڈ** - جمعدار یوسف علیخان صاحب منتخبہ رسالدار بجائے رسالدار سردار بھگوان سنگھ صاحب ایڈی کانگ یکم جولائی ۱۹۰۶ء سے رسالداری پر ترقییاب ہوئے۔

**۳۳ کیولری** - کوٹ دفعدار نور محمد خانصاحب جمعدار یوسف علیخاں صاحب تبدیل شدہ بمبئی گورنر باڈی گارڈ کی جگہ یکم جولائی ۱۹۰۶ء جمعداری پر تعینات ہوئے۔

**اول سفر مینا** - جمعدار کمال صاحب بجائے صوبیدار رضا خاں صاحب پنشن یافتہ یکم ستمبر ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر سرفراز ہوئے اور کلر حوالدار کاشی سنگھ صاحب جمعدار بنائے گئے۔ اور کلر حوالدار کپور سنگھ صاحب کو جمعدار تھمن سنگھ صاحب پنشن یافتہ کی جگہ اسی تاریخ سے جمعدار بنایا گیا۔

**سوم سفر مینا** - جمعدار شیخ شہاب الدین صاحب کو شیخ محمد حسن پنشن یافتہ کی جگہ ۲۰ اگست ۱۹۰۶ء سے صوبیدار مقرر کیا گیا اور حوالدار لال سنگھ صاحب جمعدار بنائے گئے۔

**۸ راجپوت** - حوالدار نانک سنگھ صاحب کو جمعدار کالکا سنگھ صاحب تبدیل شدہ پلٹن نمبر ۹ کی جگہ یکم جون ۱۹۰۶ء سے جمعدار بنایا گیا۔

**۲۰ کرناٹک انفنٹری** - حوالدار سید عبد الفتح صاحب بجائے جمعدار مرزا احمد صاحب پنشن یافتہ ۲۷ جولائی ۱۹۰۶ء سے جمعدار بنائے گئے۔

**۲۷ پنجابیز** - جمعدار اودھم سنگھ صاحب کو ۲۹ جنوری ۱۹۰۶ء سے مستقل جمعدار بنایا گیا۔

**دوم بٹالین چھٹا گورکھا رائفلز** - جمعدار سین سیر گرنگ صاحب ۳۰ جون ۱۹۰۶ء سے مستقل جمعدار مقرر ہوئے۔

**۱۲۵ نیپئر رائفلز** - عبد الرحیم خان صاحب کو آنریری جمعدار مقرر کیا گیا۔

---

## آج کیا خبر ہے؟

لندن انجمن اسلامی ڈیپوٹیشن کے متعلق جو یکم اکتوبر کو وائسرائے کی خدمت میں حاضر ہوگا۔ کہا جاتا ہے کہ وائسرائے کو نہایت ہمدردی آمیز جواب دینا چاہئے کہ مسلمانوں کو آئندہ کی قدر ہو ورنہ اندیشہ ہے کہ یا تو وہ کانگرس میں شامل ہو جائیں گے یا اپنی علیحدہ کانگرس بنا لینگے۔

امریکہ کے مقام اٹلانٹا میں حبشیوں کا قتل عام پھر شروع ہوا حتی کہ فوج طلب کرنے کی ضرورت ہوئی۔ مقامی اخبار والوں کے بھڑکانے سے ایسا ہوا ایک اخبار نے لکھا ہے کہ اگر تمام حبشی ہے

جائیں تو ۲۰۰ پونڈ انعام دیگا۔ اس ہنگامہ میں ۱۲ حبشی اور ۲ گورے ہلاک و مجروح ہوئے۔

پرنس جارج گورنر کریٹ سبکدوش ہو کر جب روانہ ہونے لگے تو باغیان کریٹ نے ان کو روکنا چاہا۔ وہ فوج کی صفوں کو توڑ نکلے طرفین سے فیر ہوئے اور دونوں طرف کے کئی ایک آدمی زخمی ہوئے۔ پرنس کے مکان پر فوج کا پہرہ تھا وہ پیچھے سے ایک یونانی جنگی جہاز میں سوار ہو کر یونان کو چلے گئے۔

کیوبا میں تمام ممبران گورنمنٹ مستعفی ہوئے امریکہ کی طرف سے ایک کمشنر براہ حکومت مامور ہوگا۔

مسٹر چیمبرلین بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں کے مشورہ سے موسم خزاں کی تقریبوں کی شمولیت کا ارادہ ملتوی کیا۔

راجہ رام پرتاپ سنگھ رئیس مین پوری جو بہار میں رہتی ہے ان کی ۸۴ ویں پشت میں تھے فوت ہو گئے۔

---

## لودیانہ

میلارام میلا بخیریت گزرا۔ بخشی سردار بھگوان سنگھ صاحب سٹی مجسٹریٹ کے حسن انتظام سے امسال میلہ کے احاطہ میں کوئی شرارت نہ ہونے پائی۔ سابق میں عموماً یہ دستور تھا کہ کمزور نفس لوگ اس نواح میں جہاں شہری مستورات جمع ہوتی ہیں گشت کیا کرتے تھے ہوا ایک نہایت شرمناک نظارہ تھا مگر امسال دفعہ معقول انتظام تھا اور پولیس نے زیر ہدایات بخشی صاحب قابل تعریف بندوبست کیا تھا اگرچہ نوچندی کے روز تک ہجوم کم تھا اور سواری کے ساتھ بھی سڑک بھی اتنی بھیڑ بھاڑ مطلق نہ ہوئی تھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ بخشی صاحب کی سخت گیری کے خوف سے لوگ میلے میں جاتے ڈرتے تھے اور اسی وجہ سے سانگ نہیں نکالے گئے مگر دسہرہ کے دن ہجوم کافی تھا۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمیشہ ایسا ہی معقول انتظام ہوا کرے گو بد معاشوں کو یہ ضوابط پسند نہ ہوں اور انہیں کتنی ہی شکایت ہو کہ مستورات کی چھیڑ چھاڑ کا موقع نہیں ملا مگر شرفائے شہر اس خوش انتظامی کی قدر کرتے ہیں۔

گورنمنٹ پنجاب نے امسال تمام صوبہ کے طاعونی سینٹروں میں چوہوں کے ہلاک کئے جانے کا حکم دیا ہے۔ ضلع ہذا کے دیہات میں بھی اب کے ڈاکٹر موش کشی کی مہم بڑی مستعدی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ بالخصوص شہر لودیانہ میں چوہوں کے ہلاک کرنے کا کام استقلال سے ہوا ہے۔ صرف چند محلوں میں زہر آلود روٹیوں کے ٹکڑے رکھے گئے ہیں اور ان میں بھی تمام مکانوں میں نہیں۔ اگر یہ عمل پوری کوشش کے ساتھ ہوتا تو ممکن تھا کہ لودیانہ پلیگ کے حملہ سے بچ جاتا مگر افسوس ہے کہ پلیگ ابھی سے نمودار ہونے لگی ہے۔

# دلچسپ واقفیت

**کم خور عرب**۔ شیخ سعدی نے باشندگان عرب کی کم خوری کا گلستان میں ذکر کیا ہے اس کی تصدیق بدوؤں کی کم خوری سے ہو سکتی ہے۔ چھ سات کھجوریں مکھنی کے ساتھ کھا لینا ایک بدو کے لئے دن بھر کو کافی ہیں۔ اس کے علاوہ تھوڑے سے اُبالے ہوئے چاول اور ایک پیالہ کافی کا اُسے تندرستی کے ساتھ زندہ رکھنے کو کفایت کرتا ہے۔

---

**متبنیٰ ضروری ہے**۔ جاپان میں خاندان کا نام باقی رکھنے کیلئے لاولد لوگ کسی لڑکے کو متبنیٰ ضرور بنا لیتے ہیں۔ اور تقریباً کوئی خاندان ایسا نہیں ہے جس میں کسی نہ کسی وقت متبنیٰ نہ بنایا گیا ہو جس شخص کے لڑکی ہو اور اولاد نرینہ نہ ہو وہ بھی کسی نہ کسی لڑکے کو گود لیکر اپنی لڑکی کی شادی اس کے ساتھ کر دیتا ہے۔ بلکہ اگر کوئی نابالغ لڑکا جو اپنے خاندان کا آخری ہو وہ بھی اگر مرنے لگے تو آخری وقت میں اپنے سے زیادہ عمر کے آدمی کو اپنا متبنیٰ قرار دینے میں تامل نہیں کرتا۔

---

**دودھ بطور کھاد کے**۔ ولایت انگلستان میں مکھن نکالا ہوا دودھ بعض کاشتکاروں نے بطور تجربہ کے کھیتوں میں کھاد کا کام لیا۔ اس کا یہ نتیجہ نکلا کہ ان کے کھیتوں میں آس پاس کے کھیتوں کی نسبت دگنی گھاس زیادہ پیدا ہوئی۔

---

**پانی کا بگولہ**۔ چند روز ہوئے ڈیرہ دون الہ آباد میل ٹرین جب لکسر کے قریب پہنچی تو غروب آفتاب کا وقت تھا تو مسافروں نے لائن کے دائیں طرف نصف میل کے فاصلہ پر ایک عجیب قدرتی کرشمہ دیکھا۔ بارش کی وجہ سے دور تک جل تھل ایک ہو رہے تھے۔ مگر ایک بگولہ نظر آیا۔ چونکہ زمین خشک نہ تھی اس لئے بجز اس کے کسی کے قیاس میں نہ آیا کہ پانی کا بگولہ بن گیا ہے جو تڑنے فوارہ کی صورت میں ہے۔ اسی اثناء میں ایک سیاہ بادل نیچے اترنا شروع ہوا اور اس کا ایک سرا باریک ہوتے ہوتے عمودی شکل میں آبی بگولہ سے مل گیا۔ اس بادل کے درمیان ایک سفید لائن نظر آتی تھی جو عرض میں اوپر سے نیچے تک مساوی تھی اور ایسا نظر آتا تھا کہ یا تو پانی بادل سے بگولہ میں گر رہا ہے یا بگولہ سے بادل اوپر کو کھینچ رہا ہے۔ ناخواندہ مسافر کہتے تھے کہ بادل پانی پی رہا ہے۔ اس قسم کے نظارے عموماً سمندروں میں نظر آیا کرتے ہیں خشکی پر شاذ و نادر دیکھے گئے ہیں۔

---

**اخبار انگلش مین کے نام چٹھی**۔ کلکتہ کے اخبار انگلشمین نے بنگال کے پنڈتوں کی طرف سے بابو سریندر ناتھ بینرجی کی خدمات کی داد دینے اور پھولوں کا ہار پہنانے کو تاجپوشی کی رسم سے نامزد کیا اور مسٹر بینرجی کو بادشاہ بن جانا بیان کر کے مضحکہ کیا اس پر ایک بنگالی نے حسب ذیل چٹھی انگلشمین کو لکھی ہے:

تم بابو سریندر ناتھ کی تاجپوشی اور تخت نشینی کی بابت بڑا غل مچا رہے ہو۔ اگر تم خیال کرتے ہو کہ بابو سریندر ناتھ کو بدنام کرنے سے سودیشی تحریک کو نقصان پہنچا سکو گے تو سخت غلطی میں پڑے ہوئے ہو۔ بنگالیوں کی طرف تمہارا رویہ سب جانتے ہیں اور کوئی دھوکہ نہیں کھا سکتا۔ سودیشی موومنٹ کی ابتدا سے تم نے بنگالیوں کے خلاف قلم چلانا شروع کیا ہوا ہے۔ بنگال کے ہندو اور مسلمانوں میں جو برادرانہ محبت حال میں پیدا ہوئی ہے اس سے تمہارے تن بدن میں اس قدر آگ لگی ہے کہ تم نے فرضی چٹھیاں چھاپنی شروع کر دیں جس سے یہ معلوم ہو کہ وہ مسلمانوں کی طرف سے لکھی ہوئی ہیں۔ سر بی فلر کے مستعفی ہونے سے تو تم بالکل ہی جامہ سے باہر ہو گئے اور تمام ملک تمہارے مزاج کی کیفیت پر ہنستا رہا۔ قصہ مختصر یہ کہ ایک سچے عیسائی کے طریقوں کے خلاف تم نے بنگال کی دو بڑی قوموں کے درمیان نفاق زیادہ کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ اب تمہیں ہوا میں سے بھی سڈیشن کی بو آنے لگی ہے میں پھر کہتا ہوں کہ تم غلطی پر ہو اگر خیال کرتے ہو کہ بائیکاٹ یا سودیشی کا خاتمہ ہو جائیگا کیونکہ اب وہ اس حد سے گذر گئی ہے کہ دشمنان ملک اس کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے ہیں یہ اب تمام ملک میں جڑ پکڑ گئی ہے کیونکہ اس کی جڑ باشندگان ہند کے دلوں میں ہے۔ اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرنا محض دیوانگی اور نادانی ہے۔

---

**کیا نمک زہر ہے؟** کلکتہ میں مسٹر بینجمن ہو ہمن نے حال میں ایک لیکچر دیا جس کا عنوان تھا "نمک زہر کی ڈلی"۔ لیکچرار نے بیان کیا کہ غذا کے ساتھ نمک کا استعمال مضر صحت ہے اور بہت سے امراض کا باعث۔ قدرت کا قدرتی قانون یہ ہے کہ معدنیات نباتات کی خوراک ہوں اور نباتات حیوانات کی اس لئے کوئی معدنی شے حیوانات کی خوراک نہ ہونی چاہئے۔ اور کوئی معدنی چیز ایسی نہیں ہے جو جزو بدن ہو یا جسم کے نشو و نما میں مدد دے۔ معدنی اشیاء نقرس اور سوء ہضمی کا اسی قدر سبب ہیں جس قدر کہ گوشت اور شراب۔

ڈاکٹر کیلوگ اور دیگر مستند ڈاکٹروں کا قول لیکچرار نے سند میں پیش کیا کہ معدنی نمک سخت مضر ہے۔ اور مثالیں پیش کیں کہ برائٹ ڈزیز گٹھیا اور جلندھر وغیرہ کو محض نمک کا استعمال ترک کرنے سے آرام ہو گیا ہے۔ آخر میں لیکچرار نے بیان کیا کہ نمک لوگ اس خیال سے استعمال کرتے ہیں کہ کھانا لذیذ ہو جاتا ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ وہ کھانے کی اصلی لذت کو ضائع کر دیتا ہے۔

---

**یوروپین ناچ کی مخالفت**۔ ملکی فوج کے ایک افسر۔ ایم کی صاحب نے ایک سلسلہ مضامین اخبارات انگلینڈ میں شروع کیا ہے جس میں یوروپین طریقہ ناچ کی مخالفت کی ہے انہوں نے لکھا ہے کہ ایک شخص کے لئے ایک غیر عورت کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لینا کسی صورت میں مناسب نہیں۔ لیکن ناچ کے وقت ہاتھ ملانا تو ایک طرف غیر مرد ایک غیر عورت کو اس طرح بغلگیر کرتا ہے اور سینے سے لگاتا ہے کہ ایک دوسرے کے دل کی دھڑکن سن سکتے ہیں۔ ایک عورت ناچ کے موقع پر اپنے تئیں ایک غیر مرد کے ساتھ اس طرح ہمکنار کرتی ہے کہ اگر وہ ہال کے باہر ایسا کرے تو اس کی آبرو میں فرق آ جائے تعجب ہے کہ بازار اور سڑک پر تو ایک عورت غیر مرد کو یہ اجازت نہیں دے سکتی کہ وہ اس کی کمر کے گرد ہاتھ ڈال کر چل سکے مگر ناچ گھر میں آزادی و بے تکلفی کی حد ہو جاتی ہے۔

اہل ایشیا کے نقطۂ خیال سے یہ تمام اعتراض درست ہیں لیکن یوروپ میں مشکل یہ لوگوں کی سمجھ میں آئینگے کیونکہ ایک قدیم رسم کو چھوڑنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔

---

**افسوسناک واقعہ**۔ کلکتہ میں درگا پوجا کے تہوار پر بنگالی لڑکے عموماً سانگ بھرا کرتے ہیں۔ ایک ہشت سالہ لڑکا ہنومان بنایا گیا تھا اور اس کے بدن پر سن لپیٹ کر دم وغیرہ بنائی گئی تھی ایک شخص نے مٹی کے تیل کی ڈبیا سے سن کو آگ لگا دی جس سے آناً فاناً میں لڑکا جل گیا اور

## سیاحت استنبول

شیخ عبدالقادر صاحب بی - اے - اڈیٹر آبزرور جو حال میں ولایت سے واپس آ رہے ہوئے قسطنطنیہ کی سیر کو گئے تھے حسب ذیل حالات اپنے اخبار کو لکھتے ہیں۔

۲۸ جولائی کو چھ بجے صبح کا وقت تھا جب ٹرین میں ہماری آنکھ کھلی اور معلوم ہوا کہ ہم قسطنطنیہ کے قریب آ گئے ہیں۔ رات بھر ٹرین ہی میں بسر ہوئی تھی اور ہم لوگ خستہ ہو گئے تھے۔ لیکن صبح کی ٹھنڈی ہوا طبیعت کو تازگی بخشتی تھی۔ اور دارالسلطنت کے قریب جو بہت سے چھوٹے چھوٹے اسٹیشن پائے جاتے ہیں ان میں سے ہر اسٹیشن پر پرانے اور نئے فیشن کے ترک مردوں اور عورتوں کا نظارہ ہمارے دلوں کو بالکل اپنی طرف جذب کئے لیتا تھا۔ گو صد ہا برس یورپ میں گذر گئے لیکن پرانے طبقہ کی وضع اور ترکی ٹوپی اور باقی ماندہ یورپ کے لوگوں میں فرق و امتیاز کی علامت پائی جاتی ہے اور یہ ٹوپی بھی قسطنطنیہ کی ترکی رعایا اور بعض عیسائیوں اور جلالت مآب سلطان کے ملازمین میں ہر طبقہ اور مذہب کے لوگ استعمال کرتے ہیں اور ترکی ٹوپی سے کسی شخص کی قوم یا مذہب کا حال مشکل سے معلوم ہو سکتا ہے۔ ہماری ٹرین منزل مقصود پر پہنچتے پہنچتے بہت آہستہ آہستہ چلنے لگی اور ہر چھوٹے چھوٹے اسٹیشن پر ٹھہرتی جاتی تھی چنانچہ ایک اسٹیشن پر ایک ترک جنٹلمین ہمارے ڈبہ میں آ کر داخل ہوا اور ایک دوسرے ترک سے جو کہ پہلے سے گاڑی میں بیٹھا ہوا تھا باتیں کرنے لگا۔ لیکن چونکہ ہم ایک لفظ ترکی بھی نہیں جانتے تھے۔ ہم سے اس سے مطلق کوئی بات نہیں ہوئی۔ یہ نیا مسافر ایک خوش رو شخص تھا اور اس کے طرز و انداز سے تہذیب کے آثار نمایاں تھے۔ لیکن ابتدا میں ظاہرا اس نے ہم لوگوں کی طرف کوئی توجہ نہیں کی اور اپنے دوست ہی سے باتیں کرتا رہا۔ میں بڑے غور سے اس کی طرف دیکھتا رہا کیونکہ مجھکو وہ مہذب ترکوں کا ایک عمدہ نمونہ معلوم ہوا۔ اور اپنے دل میں خیال کرتا رہا کہ اگر ممکن ہو تو اس سے کچھ باتیں کروں۔ اتنے میں ٹرین کا ایک آدمی جو چائے پانی کی دکان سے تعلق رکھتا تھا۔ یہ پوچھنے آیا کہ چائے یا قہوہ تو نہ چاہئے اور دونوں ترکوں نے اس کی سرپرستی کی جب دونوں آدمی اپنی قہوہ کی پیالی پی چکے تو ایک شخص دوسرے کو ایک خلق آمیز انداز سے دیکھنے لگا اور ایک شخص نے اُن میں سے میرے پر میری نگاہ پڑی تھی۔ عربی زبان میں مجھ سے کہا کہ آپ ہندوستان سے آتے ہیں میں نے کہا۔ ہاں۔ اس نے پھر کہا کہ ہاں مجھکو ایسا ہی خیال گزرا کیونکہ میں کلکتہ بمبئی اور دیگر اطراف عالم کی سیاحت کر چکا ہوں اور بہت سے ہندوستانیوں کو دیکھ چکا ہوں۔ چند منٹ تک وہ عربی میں مجھ سے باتیں کرتا رہا۔ بعدازاں اس نے اپنا کارڈ مجھکو دیا۔ اور مجکو کارڈ دیکھکر اس بات کی بڑی خوشی حاصل ہوئی کہ نامبردہ بھی ایک ہمارا ہی ہم جنس اخبار نویس تھا وہ "مہر دلعزیز" اور "اعتبار صبح" کا اڈیٹر تھا۔ اور اپنے مکان واقع وہاں سے اپنے دفتر کو جاتا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں بھی ایک اخبار نویس ہوں اور اپنی جگہ اس اطلاع کے حاصل ہونے سے بھی مسرور ہوا۔ اس نے کہا کہ میں نے اپنی سیاحت عالم کے زمانہ میں بہت سے شہر دیکھے۔ لیکن میں قسطنطنیہ کو سب سے زیادہ پسند کرتا ہوں۔ اتنے میں ہم دونوں آدمیوں نے اس بات کی خواہش ظاہر کی کہ دوشنبہ کی سہ پہر کو دفتر "صباح" میں آپ ہم سے ملاقات کریں گے کیونکہ دوسرے روز اتوار تھا۔ یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ پہلا ترک جس سے ہم ملاقات ہوئی۔ وہ ایک اخبار نویس نکلا۔ اس نے اپنے اخبار میں جو ہم لوگوں کے آنے کی اطلاع دی یہ اکثر مقامات پر ہمارے لئے ایک عمدہ پروانہ راہداری ہو گیا۔ ہم آٹھ بجے صبح کے قسطنطنیہ میں داخل ہوئے۔ پلیٹ فارم پر دو مختلف افسروں نے ہمارے پروانہ جات راہداری کی جانچ کی۔ ان کے ہمراہ کچھ منشی بھی تھے۔ جنہوں نے راہداری کے پروانوں کے بعض مقامات اپنے رجسٹروں میں درج کر لئے ایک افسر ایک بوڑھا جنٹلمین تھا جس نے بڑے خلق سے پوچھا کہ کیا آپ فارسی جانتے ہیں۔ اور جب ہم نے کہا کہ ہاں جانتے ہیں تو وہ دیر تک ہم سے باتیں کرتا رہا اور رخصت ہونے کے قبل ہم سے ہاتھ ملایا۔ کسٹم ہاؤس سے نکلنا البتہ ایک بیڈھب امر تھا۔ ہمارے بیگ معاینہ کے لئے کھول ڈالے گئے۔ اور ذرا ذرا سی چیز خاصکر کتابوں کو اس غرض سے رکھ لیا گیا کہ عندالفرصت زیادہ غور سے ان کی جانچ کی جائے اور دن کے آخر وقت تک وہ واپس کئے جائیں ہم ہوٹل ڈی لانڈری میں ٹھہرنے کو تھے وہاں کے ایک رہبر نے اس تکلیف وہ معاینہ کے اثنا میں ہماری مدد کی اور جو کتابیں اور کاغذات ہم سے لئے گئے تھے وہ سہ پہر تک ہوٹل میں پہنچا دیئے۔ اس قدر جلد کتابوں کا واپس مل جانا مجکو بہت ہی خوش آیند معلوم ہوا۔ (باقی آیندہ)

## لطف سخن

### شوکت ہند

پنڈت برجموہن صاحب دتا تریہ کیفی کی ایک قومی نظم بھارت درپن کے نام سے شایع ہو کر مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ پنڈت صاحب نے حال میں اسی رنگ کی ایک اور مختصر سی نظم شایع کی ہے۔ جس کے چند بند برائے تفنن طبع ناظرین ذیل میں درج ہیں۔

اے زنگار اے انجمن تیری ادا کے نثار
جس سے ظاہر ہے یہاں نیرنگئی لیل و نہار
آب و گل میں اس کے تبدیل اور تبدل کی سرشت
ذرے ذرے میں ہے اسکے بے ثباتی آشکار

کون ہے جس پر نہ اس کا وار دنیا میں چلا
کون ہے جو دام کا اس کے نہ ہو گا شکار
نام تک بھی اُن کی نسلوں کا نہیں اب جانتے
ایسے ہو گذرے ہیں دنیا میں بہت سے نامدار

چرخ کو تھا رشک جن کی شان عالی دیکھکر
ایسے مٹی میں ملے ہیں سیکڑوں والا تبار
جب یہ اک قانون قدرت ہے تو پھر اے خاک ہند
گردش دوراں کا تجھ پر کس طرح چلتا نہ وار

تیری شان اے آریہ ورت ایک مستثنیٰ نہ تھی
چشم زخم دہر کا ہوتا نہ کیوں اک دن شکار
وہ بلندی اور یہ پستی وہ کمال اور یہ زوال
ہر کمالے را زوالے کہہ گئے ہیں ہوشیار

دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہو گیا واحسرتا!
رفتہ رفتہ یہ تنزل تیری شان اے کردگار
وہ چمن جو روح تھا گلزار قدرت کا کبھی
اس سے کچھ ایسی گئی آئی نہ پھر مڑکر بہار

مرثیہ گوئی اگرچہ بڑے شاعر کا ہے کام نا
مستحق جا آنسوؤں کے ہیں سلف کے نیکنام
کیا بتائیں تم کو ہم گیا کیا فضیلت ہم میں تھی
بھیم کی طاقت یدھشٹر کی صداقت ہم میں تھی

مانتا تھا اپنے نرسوں کا لوہا اک جہاں
چھتریوں کی وہ جسارت اور جلادت ہم میں تھی
چندربنسی اور سورج بنسیوں کے نام سے
چرخ پر لرزاں تھے مہر و مہ یہ صولت ہم میں تھی

قطب آسا ہم نہ ہلتے تھے کبھی میداں سے ہم
ایسی پامردی تھی اور یہ استقامت ہم میں تھی

اپنے تو اپنے تھے غیروں کو سمجھتے تھے عزیز
جوش ہمدردی یہاں تک اور محبت ہم میں تھی

زہد اور پرہیزگاری میں تھے یکتائے زماں
آدمی تھے پر فرشتوں کی سی خصلت ہم میں تھی

تھے قوانین رسم و اخلاق زماں سے منطبق
مصلحت اور عقل پر مبنی شریعت ہم میں تھی

یوں تو تھیں دنیا کی حاصل ہم کو ساری نعمتیں
سب سے بڑھکر ایک استغنا کی دولت ہم میں تھی

فتح ملکی کی طرف تو یاں توجہ ہی نہ تھی
گرچہ تسخیر جہاں کرنے کی طاقت ہم میں تھی

ہاں ہمارا کام تھا تسخیر و تالیف قلوب
اس لئے اس درجہ روحانی ریاضت ہم میں تھی

حفظ جان و مال و عزت راج نیتی کے نیم
تھے جہاں میں اولین تہذیب پھیلانے کو ہم

اے زمانے! کیا نگاہوں میں یونہی تھے ہم حقیر
ایک دن وہ تھا کہ تھے ہر وصف میں ہم بے نظیر

نور ایماں سے مجلی تھا یہاں ہر ایک دل
تھے غنی اک دھرم کی دولت سے سب شاہ و فقیر

عین دانائی پہ مبنی تھا ہمارا اخذ و ترک
کون سے دن ہم ہوئے تھے یوں لکیروں کے فقیر

وضع کے پابند تھے تو دوستی میں جاں نثار
تھے تواضع میں یکساں تو راستی میں مثل تیر

جو نکلتا تھا زباں سے اپنے ٹل سکتا نہ تھا
ہاں یہ ممکن ہے کبھی مٹ جائے پتھر کی لکیر

ذات سے واقف تھا وہی تھا جو آگاہ صفات
تھے وہی روشن دماغ اس جا کہ تھے روشن ضمیر

دولت دیں سے نہ تھی دولت کوئی بڑھکر پسند
ہاتھ پھیلائے در حق پر تھے سب میر و فقیر

تھی بخشش میں ہمیں اپنے پرائے کی تمیز
ہم سے اکثر بادشاہی لے گئے ہیں راہگیر

منزلت بڑھکر حکومت سے تھی حکمت کی یہاں
عالموں کو سر جھکاتے تھے سدا صاحب سریر

دامن دیں پاک تھا آلودگی سے سربسر
تھے نہ ہم دام تعصب اور توہم کے اسیر

اپنا مذہب کل جہاں کے مذہبوں کی جان تھا
بلکہ دنیا کے مذاہب کی وہ گویا کان تھا

وار جب کرتی تھی ہم پر تیغ دوراں سینکڑوں
تب بھی ہوتے ضبط سے کار نمایاں سینکڑوں

اس طرح اپنے ہی ہیں نرتھے سیدست دیا
مشکلیں غیروں کی ہم کرتے تھے آساں سینکڑوں

اس قدر مہماں نوازی اور تھی دریا دلی
آدمی گھر کے جو دس کھاتے تو مہماں سینکڑوں

رہنمی اور پاکبازی کے تھے یاں سب کے اصول
ہم نے مانا آدمی تھے ہم بھی، ناداں سینکڑوں

یہ طریقہ تھا ہمارا اور خوش اخلاقی یہ تھی
شاکی اک دو تھے ہمارے تو ثنا خواں سینکڑوں

جو بڑھا آگے قدم رن میں نہ پیچھے ہٹ سکا
سینے پہ کھا کھا کے ہم لڑتے تھے پیکاں سینکڑوں

چپہ چپہ ہے ہماری فتحمندی کا گواہ
ہم نے مارے تھے انہیں دشتوں میں میداں سینکڑوں

رام ارجن بھیم پرتھی راج بکرم اور بھوج
ہوگئے ہیں سینکڑوں اس شان کے ہاں سینکڑوں

تھا ہمارے نام سکہ ملک علم و فضل کا
مصر اور ایران سے تھے طفل دبستاں سینکڑوں

ہند جنت تھا منور جیسے انجم سے فلک
زینت دشت و جبل تھے اہل عرفاں سینکڑوں

جائے عبرت ہے یہ اوج ایسی ترقی اور کمال
دیکھکر اب تم کو یاد آتی ہے شان ذوالجلال

سچ بتا اے بخت واژوں اب کہاں لیجائیگا
کیا پرے تحت الثریٰ کے بھی کہیں پہنچائیگا

ہے تنزل سا تنزل غور تو کرہم نشیں
اس قدر حال تباہ دیکھا نہ دیکھا جائیگا

نور نے مہر ترقی کے کیا اپنے نہ عود
پھر نہ سورج کوئی ایسا چرخ پر گہنائیگا

دیکھ یہ روداد پر آنکھ اشک خوں بھر لائیگی
ہر کلیجہ صدمہ حسرت سے منہ کو آئیگا

روئے ہستی سے مٹیں افسوس کیا کیا صورتیں
چشم وا ہوگی مرقع جب یہ دیکھا جائیگا

کیونکہ ہم قوموں میں کرلیں تجھ کو شامل ہائے قوم
ہمسے تو یہ مرثیہ ہرگز نہ گایا جائیگا

بس خموش اے کیفی محزون قدرت حق کی بھول ۔ آپ پڑھ رہ دار غرزد نکو ۔۔۔ حصول

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## چند میوجات و ترکاریوں کے خواص و فواید

آڑو۔ میٹھا آڑو عمدہ خوشگوار پھل ہے جو قدرے دیرہضم اور مقوی باہ ہے۔

آش جو۔ جو کا پانی۔ یہ لطیف سریع الہضم غذا ہے جو اکثر امراض میں پلائی جاتی ہے۔ جو کا پانی شدت تشنگی کو رفع کرتا ہے اور اکثر دودھ کے ساتھ ملکر اس کو زود ہضم بنا دیتا ہے۔

آلو اس میں نشاستہ بکثرت ہوتا ہے کسی قدر قابض ہے اور دیرہضم بھی ہوتا ہے۔

انار ترش۔ مقوی معدہ اور مسکن حدت صفرا ہے۔ یرقان میں اس کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔

انار شیریں۔ اس کا پانی نہایت خوشگوار رافع تشنگی مسکن معدہ ہے۔ زیادہ کھانا قدرے قبض کرتا اور معدہ کو سست کرتا ہے۔

آنب شیریں یہ نہایت خوش ذائقہ پھل ہے اس میں اجزا پرورش بکثرت ہوتے ہیں۔ محرک باہ مدر سمن بدن و مصفی رنگ ہے۔

ادرک۔ محرک اشتہا۔ ممد ہاضمہ۔ قاطع بلغم۔ مقوی معدہ و جگر ملین طبع قاتل کرم امعا ہے یرقان سدی میں مفید ہوتا ہے۔

انگور۔ یہ عمدہ خوشگوار میوہ مفرح۔ مسکن تشنگی مدر اور پرورش کنندہ ہے۔

امرود۔ مفرح دل اور مسکن تشنگی۔ مقوی معدہ مگر اس کے استعمال سے قبض اور نفخ پیدا ہو جاتے ہیں۔

بھنڈی۔ قابض بادانگیز۔ مغلظ منی اور مقوی اعضاء تناسل ولوا ہے۔

بینگن مقوی معدہ اور قابض ہوتے ہیں ان کے کھانے سے خون کی قوت انجمادی میں کمی ہو جاتی ہے۔

پالک۔ ملین۔ سریع الہضم۔ جید الغذا امراض سینہ اور درد شش میں ان کا استعمال مفید ہے۔

پان۔ مفرح مقوی معدہ ہاضم طعام۔ محلل ریاح۔ دافع بلغم ہے۔ عادت کی طور پر کھانا اور بات ہے۔

پودینہ محرک اشتہا۔ مقوی ہاضمہ محرک قلب محلل ریاح اور دافع رطوبات ہے۔ درویش ایکارک

## پانچہزار روپیہ انعام — ممیرے کا سرمہ — پانچہزار روپیہ انعام

### پانچہزار روپیہ انعام مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب پانچہزار روپیہ انعام

معزز انگریزوں اسسٹنٹ میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑبال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیا بند - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۲/ روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ ۲/ روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ عہ روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ ۱۰/ محصول ڈاک ذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے -

**المشتہر**

**پروفیسر میاں سنگھ - اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب**

بوجہ عدم گنجائش چند صاحبان کے نام نامی معہ پتہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کرکے تحریر فرمایا ہے کہ اس سرمہ سے بہتر آنکھوں کی بیماریوں کے لئے یا حفاظت بینائی کیلئے دوسرا کوئی سرمہ یا دوائی نہیں ہے -

جناب سری مہاراجہ صاحب والئے ریاست منڈی ہوکینت

جناب سری مہاراجہ صاحب بہادر والئے ریاست گور

جناب سری مہاراجہ سر پرتاپ سنگھ صاحب بہادر والئے کشن گڑھ

جناب راؤ بہادر پرتاپ سنگھ صاحب بہادر والئے ریاست دربار اود پور

جناب سری راجہ کشن کمد صاحب بہادر تعلقدار سیوریاری ضلع مراد آباد

جناب مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست بھگوان اودہ

جناب مہاراجہ شتر جیت پرتاپ بہادر سہائے صاحب بہادر والئے ریاست تمکوہی - ضلع گورکھپور

جناب ڈاکٹر برج لعل گھوش رائے بہادر ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

جناب خان بہادر سید امیر شاہ صاحب - ایل ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر و یٹرنری کالج لاہور -

جناب ڈی - ایم - سانگلے صاحب بہادر ایم - بی - ایم - ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ انگلینڈ (امرتسر)

جناب ڈاکٹر کاشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ میر ریاست نیپال - ملک نیپال -

جناب ڈاکٹر سید محمد علی صاحب معالج خاص جناب معلی القاب جناب رانی صاحبہ کوچ بہار - سی - ایس - آئی میڈیکل افسر

اڈمینڈ علی پور کلکتہ -

جناب ڈاکٹر ولی احمد سول سرجن شفاخانہ دھاراشیو علاقہ حیدرآباد دکن -

جناب سردار صالح محمد خان صاحب درانی شہزادہ کابل خلف الرشید جناب امیر فیض محمد خان صاحب والئے ترکستان -

جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور

جناب ڈاکٹر کھیم پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ اڈیٹر میڈیکل جنرل آگرہ

جناب حافظ میاں خورشید محمد خان خلف نواب محمد یسین خان صاحب بہادر رئیس اعظم بھوپال -

جناب پنڈت بال کشن - ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

جناب ڈاکٹر دلیپ سنگھ صاحب ایل - ایم ایس اسسٹنٹ سرجن لاہور -

جناب ڈاکٹر سری پت سہائے صاحب ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن انچارج - شفاخانہ میو ضلع جھانسی -

جناب خان بہادر حکیم محمد بخش صاحب مقام ٹنڈہ الہیار خان (سندھ)

جناب ارسطو زمان حکیم سید امام علی صاحب عرف پیر جی نبیرہ خواجہ غریب نواز اجمیر

جناب مسٹر امن گھوش صاحب بہادر بیرسٹرایٹ لا ہائیکورٹ کلکتہ

جناب ریورینڈ پادری ڈبلیو کیلف صاحب بہادر گوجرانوالہ

جناب کرنل ایف سیری صاحب بہادر افواج فرید کوٹ

جناب ڈاکٹر لعل خان صاحب ہسپتال اسسٹنٹ چھوٹا چھند ضلع رنگپور

جناب ڈاکٹر محمد شاہ صاحب مقام عدن ملک عرب

جناب کنور ہیرا لال صاحب انچارج گورنمنٹ ڈسپنسری کلیر جھالاواڑ

جناب ڈاکٹر عبد الصمد صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ مواد علاقہ بمبئی

جناب ڈاکٹر بھگوان سنگھ صاحب انچارج شفاخانہ ریاست پٹیالہ

جناب ڈاکٹر بلی رام صاحب انچارج شفاخانہ اٹاری ضلع امرتسر

جناب ڈاکٹر محمد خان صاحب شفاخانہ نہر بھوالی گڈہ ریاست پٹیالہ

جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان صاحب انچارج شفاخانہ کاسگنج ضلع ایٹہ

جناب ڈاکٹر محمد عثمان غنی صاحب انچارج شفاخانہ پولیس فیروزپور -

جناب ڈاکٹر منشی لچھمن داس صاحب ایچ اے میڈیکل انچارج شفاخانہ بھلواڑہ میواڑ -

جناب ارباب محمد فرید خان صاحب کمانڈنگ آفیسر ملٹری پولیس ہزارہ -

جناب حکیم محمد عطاء الحق صاحب سند یافتہ مدرسہ طبی دہلی مقام چاند پور بجنور

جناب دیوان امانت رائے صاحب بہادر ڈسٹرکٹ جج ہوشیارپور -

جناب سردار نہال سنگھ صاحب بہادر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس سیالکوٹ

### پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریباً تین ہزار کے ہیں ایک بھی فرضی ثابت کردے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب نیشنل بینک میں اسی مطلب کیلئے مارچ ۱۸۹۰ء سے جمع کیا گیا

# دی انڈسٹریل بینک آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ

## سرمایہ

اس بینک کا پانچ لاکھ روپیہ مقرر کیا گیا ہے جو ایک ایک سو روپیہ کے پانچہزار حصص پر منقسم ہے +

## طریق ادائیگی رحصص

خریداران حصص کو پانچ روپیہ فی حصہ درخواست کے ہمراہ اور دس روپیہ فی حصہ بعد منظوری درخواست اور ازاں بعد پانچروپیہ فی حصہ ماہوار تا ادائیگی نصف زرحصہ ادا کرنے ہونگے اور باقی نصف زرحصہ ڈایرکٹران کے طلب کرنے پر دینا ہوگا جس کے لئے کم سے کم ایکماہ کا نوٹس دیا جائیگا اور اس صورت میں دس روپیہ فی حصہ سے زیادہ ایکوقت طلب نہیں کئے جائینگے +

## اغراض و مقاصد

### (بپابندی قواعد بینک)

۱- لودیانہ اور دیگر مقامات میں بینک کا کاروبار کرنا اور اس کے ذریعہ سے ہندوستان کی صنعت و حرفت کو ترقی و امداد دینا اور عام ہندوستانیوں میں عموماً اور تعلیم یافتہ نوجوانوں میں خصوصاً تجارت کا مذاق پیدا کرنا اور ہندوستانی صناع و تجار کی سرمایہ سے حوصلہ افزائی کرنا +

۲- بینک کی معمولی کاروبار داد و ستد کی علاوہ ہر قسم کی تجارت و آڑہت یعنی سوداگروں کیلیے ہر قسم کی مال کی خرید و فروخت مناسب کمیشن پر دیانتداری سے یورپین و امریکن طریق پر کرنا نیز دیگر ایسی کاروبار حسب تجویز ورائے ڈایرکٹران انجام دینا کہ جسمیں فایدہ کی صورت نظر آوے +

۳- ہندوستانی ساخت کی اشیاء کو ان کے مالکان کے حساب میں نئی اور مناسب منڈیوں میں بغرض فروخت بھیجنا اور مالکان کو کچھ پیشگی روپیہ دینا اور نو ایجاد یقینی نفع بخش کاموں اور مشینوں کے چلانے میں سرمایہ سے مدد کرنا +

۴- پبلک کیلئے عموماً اور برٹش و نیٹو افسران سول و ملٹری کیلئے خصوصاً ایجنسی بینک کا کام دینا اور سرکاری ٹھیکوں سے سامان رسدی دیگر سامان کی خرید کے متعلق حساب کھولنا +

۵- دیسی ریاستوں میں کہ جہاں یورپین طریق تجارت سے فائدہ اٹھانیکا ابھی رواج نہیں ہوا ہے بینک کی شاخیں کھولکر وہاں کی مقامی تجارت و صنعت کو ترقی دینا اور ریاست کی ضروریات کو مقررہ کمیشن پر بہم پہنچانا +

۶- ہندوستانی طلباء کو جاپان و دیگر ممالک یورپ و امریکہ میں تحصیل علم کیلئے جانیں معقول شرائط پر سرمایہ سے مدد دینا اور انکے ورثاء کی طرف سے خرچ بھیجنے کا بکفایت اہتمام کرنا +

۷- موجدوں اور لائق مصنفوں کو ایجاد و تصنیف کی اشاعت میں سرمایہ سے مدد دینا +

**درخواست خریداری حصص منیجر انڈسٹریل بینک آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ کے نام آنی چاہییں +**

آریہ پریس لودیانہ میں لالہ دھنی لعل کی زیر اہتمام چھپکر شایع ہوا

نمبر (۴۰) لودیانہ اکتوبر ۱۹۰۶ء جلد (۴)


# آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کارآمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے سرکاری نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے ۔

یہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت وصنعت ۔ زراعت وتجارت ۔ حفظ صحت ۔ تہذیب اخلاق ۔ سائنس و فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا ۔ دیسی علم ادب میں حیات ذوالفقار پسند لیٹن اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی سعی پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے ۔

# شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| ہندوستان وبرما معہ محصول | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ |
| | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صہ |
| بیرونجات | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صہ للعہ |

ہندوستان و برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ہے مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہوسکتے چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت

## اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہوار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ر | ۱۴ر | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| نصف کالم | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا کالم | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا صفحہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

بطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونے کی اجرت اگر دیہ فیصدی

# اشتہار دینیوالو!

بلاشبہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار میں لیکن تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فائدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لے لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرنا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلاکر پبلک کو دھوکہ دیتے ہیں۔ ایسے بھی اخبار ہیں جن میں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے اور شاید مشتہار اشتہارات کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہوا کسی کی نظر نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا پانچ روپیہ کے سو لانے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں سب سردار اسکے خریدار نہوں ۔ اور کوئی شہر یا قصبہ ایسا نہیں ہے بلکہ چین اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اسکے قدردان موجود نہوں گی۔ سپاہی سے لیکر ڈپٹیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے لوگ اسکی سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار اگر ایک قوم پڑہنے والے ہیں ۔

# آرمی نیوز

لودیانہ شنبہ - ۶ اکتوبر ۱۹۰۶ء

## پنجاب پراونشل کانفرنس

ہفتہ گذشتہ کا بڑا اہم واقعہ پنجاب میں پراونشل کانفرنس کا اجلاس ہے جو کئی سال کے وقفہ کے بعد انبالہ میں ۲۹ - ۳۰ ستمبر کو منعقد ہوئی -

لالہ ہنسراج ساہنی پریسیڈنٹ کانفرنس کا استقبال چھاؤنی کے سٹیشن پر جمعہ کی شام کو بڑی دہوم دہام سے ہوا اور لینڈو گاڑیوں کا ایک طویل جلوس بندے ماترم کے نعروں اور آتشبازی کے شراروں کے ساتھ شہر کو روانہ ہوا -

۹۸ ڈیلیگیٹ مختلف اضلاع پنجاب سے شامل کانفرنس ہوئے تھے ان کے علاوہ وزیٹروں کی تعداد معقول تھی -

رائے صاحب مرلیدہر پریسیڈنٹ استقبالی کمیٹی نے جن کے دم کی برکت سے کانفرنس از سر نو زندہ ہوئی ہے کئی ہفتہ سے اپنا تمام کاروبار چھوڑ کر کانفرنس کی تیاری کے لئے تمام وقت وقف کر رکھا تھا - اور ڈیلیگیٹوں کی رہایش اور آن کی آسایش کا معقول انتظام کرنا ایسا تو ہی اجلاس سے دو تین روز پہلے لودیانہ جالندہر - امرتسر - لاہور وغیرہ قریب قریب کے اضلاع میں بذات خود دورہ کر کے ڈیلیگیٹوں کو شامل ہونے کی تاکید اکید کرنا محض "پیر مرد پنجاب" کے ہی کرنے کے کام تھے -

اول روز کے اجلاس میں مولوی محرم علی چشتی کی تحریک اور لالہ مادہو رام رئیس جالندہر کی تائید سے لالہ ہنسراج ساہنی پریسیڈنٹ منتخب ہوئے

### صاحب پریسیڈنٹ کی سپیچ

نہایت فصیح گو واضح اور بہت طویل نہیں مگر دلچسپ اور معقولیت سے پر تھی -

ہم اختصار کے ساتھ اس کا مطلب درج کرتے ہیں آپنے پریسیڈنٹ منتخب ہونے پر حاضرین کا شکریہ ادا کر کے اہالیان انبالہ اور استقبالی کمیٹی کی گرمجوشی اور محنت کا شکریہ ادا کیا اور والنٹیرز کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا کہ ان نوجوانوں سے اُمید ہے کہ جن معاملات سے ملک کو تعلق ہے ان میں ہمیشہ دلچسپی لیتے رہیں سے ہمکو بڑی بڑی خدمات کی توقع ہے - انہیں ع بتلانا فضول ہے کہ مادی ترقی اور تہذیب کی دوڑ میں ہندوستان دیگر ممالک سے بہت پیچھے ہے - یہ مناسب نہیں کہ مایوسی کا لفظ ان نوجوانوں کے سامنے استعمال کیا جائے - ان کو ہمیشہ اپنی طرف سے معروف سعی رہنا اور داغ کی اس نصیحت پر کاربند ہونا چاہیئے -

ہمکو قسمت نے دیا داغ تمنا اسے داغ
وہی ملتا ہے جس انعام کے جو لائق ہے

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ طالب علموں کو پولیٹکس سے کچھ واسطہ نہ ہونا چاہیئے - میں نہیں سمجھتا ان لوگوں کا کیا مطلب ہے اگر ان کا منشا یہ ہے کہ طالب علم کی زندگی کا پہلا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ مختلف علوم و فنون پر حاوی ہو تو مجھے ان سے اتفاق کلی ہے لیکن اگر انکا مفہوم یہ ہے کہ زمانہ طالب علمی میں کسی شخص کو بجز کتابوں اور امتحانوں کے ہر ایک شئے سے بے پروا رہنا چاہیئے - تو میں ان سے بحث کرنے کو تیار ہوں - میں یہ کہتا ہوں کہ فزیکل سائنس کے لئے تجربے اور مشاہدے جس قدر ضروری ہیں - اسی طرح تجارت صنعت محاصل ملک اور آئین و قوانین کے متعلق اس زمانہ کے خیالات کا معلوم کرنا اور ان پر بحث یا پولیٹکس کے لئے ضروری ہے - یوروپ اور امریکہ کے کالجوں اور یونیورسٹیوں کے علماء فضلاء کا یہی عملدرآمد ہے اور طلباء کو یہ ذہن میں رکھتے ہوئے کہ سب سے بڑا مقصد طالب علم کی زندگی کا تحصیل علم ہے یہ بھی فراموش نکرنا چاہیئے کہ تعلیم کا اصلی مدعا یہ ہے کہ ان کو ملک کا عمدہ باشندہ بنائے لیکن دنیا کی تمام باتوں سے علیحدہ رہکر بہتر باشندہ بننا محال ہے -

### سالانہ جلسے

معترض اکثر کہتے ہیں کہ ان جلسوں کا کیا نتیجہ ہے اور کیا فائدہ ہے بعض لوگ یہانتک کہہ گزرتے ہیں کہ ان مجلسوں پر جو کچھ روپیہ اور وقت اور انرجی صرف کی جاتی ہے سب رائگان ہے - میں اُمید کرتا ہوں کہ آپکے درمیان اس خیال کے بہت آدمی نہیں ہیں اور میرا تو یہ خیال ہرگز نہیں ہے - ہاں ان بیانات میں ایک جزوی سی صداقت ہے جسکا میں آیندہ ذکر کرونگا -

### گورنمنٹ اور پولیٹکل مجالس

آپ لوگوں کو یقین دلانے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ کانفرنسیں اور خاصکر نیشنل کانگرس گورنمنٹ کو بہت مدد دیتی ہیں اور ہمکو برٹش سلطنت کے حقیقی باشندگی سے آگاہ کرتی ہیں - وزیر ہند سے لیکر نائب تحصیلدار تک تعلیم یافتہ اور انصاف پسند افسر جانتے ہیں کہ ان معاملات میں جن کا پبلک سے تعلق ہے - ان مجالس کے ذریعہ سے عام رائے کا اظہار ان کے لئے بہت کار آمد اور مفید ثابت ہوا ہے - اب یہ محال ہو گیا ہے کہ کسی ملک کی حکومت بشرطیکہ وہ وحشی ملک نہ ہو باشندگان ملک کی امداد کے بغیر کامیابی کے ساتھ کی جا سکے کسی نادان لڑکے کے سوا کوئی شخص خیال نہیں کر سکتا کہ ملک معظم قیصر ہند قصر سینٹ جیمس واقع لندن میں یا حضور وایسرائے گورنمنٹ ہوس کلکتہ میں بیٹھے ہوئے بذات خاص اس وسیع ملک میں بلا امداد غیرے حکومت کر رہے ہیں ایسا تو مطلق العنان شخصی بادشاہ کے وقت میں بھی نہ تھا اور اب چونکہ شخصی حکومت کا زمانہ گذر گیا اس لئے رعایا کی زبردست امداد عمدگی گورنمنٹ کے لئے اور بھی ضروری ہو گئی ہے -

میں جمہوری سلطنتوں کا ذکر نہیں کرتا ہوں جہاں عام رائے ہر ایک بات کا فیصلہ کرتی ہے بلکہ مشرق و مغرب کی موجودہ مہذب گورنمنٹوں کی طرف میرا اشارا ہے - جن ملکوں میں گورنمنٹ سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا کام یہ ہے کہ ہر ایک معاملہ میں عام رائے معلوم کریں اور اس کے مطابق عمل پیرا ہوں -

اور آپ جانتے ہیں کہ ہر ایک امر میں ایک ایک شخص کی رائے دریافت کرنی محال ہے اس لئے صرف اس قسم کی مجلسوں کے ذریعہ سے عام رائے کا رجحان معلوم کرنا ممکن ہوتا ہے پس آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ مجالس بالکل فضول نہیں ہیں -

### سوشل فوائد

یہ جلسے قدیم دوستوں سے ملنے اور جدید دوستوں سے تعارف پیدا کرنے کا ایک بے نظیر وسیلہ ہیں - ارسطو کا قول ہے کہ انسان ملنے جلنے والا جانور ہے - اس لئے یہ نہایت مناسب ہے کہ اس قسم کی مجالس منعقد ہوں جہاں انسان اپنی قدرتی پیاس کو بجھا سکے -

### ملکر کام کرنا

ان مجالس کا محض یہی فائدہ نہیں ہے کہ میل ملاقات کا موقع ملتا ہے ہم اتفاقی طور پر اس جگہ فراہم نہیں ہو گئے ہیں - ہم بھیجے گئے ہیں - ہم چلکر آئے ہیں - اور ایک خاص مطلب سے جمع ہوئے ہیں - یہاں ہم سیکھتے ہیں کہ ملکر کام کرنا کیا ہے - یہاں ہم باہمی جزوی اختلاف کو فراموش کر کے ان پولیٹکل مسایل پر باتفاق و اتحاد غور اور بحث کے بعد رائے قایم کرتے ہیں جن پر ہمارے ملک کی قسمت

# اسلامی ڈیپوٹیشن

یکم اکتوبر کو مسلمانان ہند کی پولیٹکل بیداری کی پہلی سحر تھی جبکہ ملک کے ہر ایک حصہ سے منتخب اور برگزیدہ اہل اسلام کی ایک چیدہ اور مقتدر جماعت حضور وائسرائے کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ زمانہ سے بڑھکر کوئی استاد شفیق نہیں ہے آخر اس نے ہمارے برادران اہل اسلام کو سکھلادیا کہ بغیر روئے ماں بھی بچہ کو دودھ نہیں پلاتی ہے اور انہیں ضرورت محسوس ہوئی کہ اپنی قومی ضروریات اور حصول مقاصد و اغراض کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے کہ گورنمنٹ سے فریاد کی جائے۔ قطعی طور پر یہ کہنا مشکل ہے کہ آیا مسلمانوں میں ڈیپوٹیشن کی تحریک خود بخود پیدا ہوئی یا مسٹر مورلے کی مجوزہ اصلاح کونسل نے عملی مدعا کو [illegible] میں ڈالنے کے [illegible] کی اور محسن فریق نے اکابر [illegible] ظہور میں آئی۔ ہمارا تو یہ یقین ہے کہ جس طرح نیشنل کانگریس [illegible] دماغ کا اختراع اور لارڈ ڈفرن کی ایجاد ہے۔ اسی طرح اہل اسلام کی پولیٹکل بیداری میں در پردہ کوئی مغربی انجن [illegible] کے بٹن کو دبا رہا ہے۔ مگر نتیجہ ہر حال میں پر از امید ہے۔

ٹھیک ایک بجے لارڈ منٹو تشریف لائے اور ہر ایک ممبر سے ملاقات کی۔ خلیفہ سید محمد حسین صاحب ممبر کونسل پٹیالہ نے ایڈریس پیش کرنے کی اجازت مانگی بعد ازاں ہز ہائنس سر آغا خان نے ایڈریس پڑھکر سنایا۔ ایڈریس بہت طویل تھا اس کا مطلب اور خلاصہ حسب ذیل ہے۔ ہم امرا و سادات و جاگیرداران و تعلقداران و وکلا و زمینداران و سوداگران ملک معظم کی مسلمان رعایا کے قائمقام ہونے کی حیثیت سے یور ایکسیلنسی کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہیں۔

برٹش گورنمنٹ کی انصاف پروری، دادگستری اور مختلف اقوام کو مذہبی و ذاتی آزادی عطا کرنے اور حفاظت جان و مال اور بقائے امن کی نعمتوں کا ذکر کرکے اس کمیٹی کا تذکرہ کیا جو توسیع ممبران کونسل کے سوال پر غور کر رہی ہے اور بیان کیا کہ توسیع شدہ کونسل میں اہل اسلام کے قائمقاموں کو کافی حصہ دیا جائے۔

آخری مردم شماری کی رو سے ہندوستان میں مسلمانوں کی آبادی ۶ کروڑ ۲۰ لاکھ سے زیادہ ہے گویا تمام آبادی کا پانچواں اور چوتھا حصہ جو روس کو چھوڑ کر یوروپ کی کسی اول درجہ کی طاقت سے تعداد میں کم نہیں۔ لیکن قائمقامی عطا کرتے ہوئے علاوہ مقدار کے مسلمانوں کی پولیٹکل اہمیت نیز یہ امر کہ وہ سلطنت کی حفاظت میں کس قدر مدد دیتے ہیں اور یہ کہ ایک صدی سے زیادہ عرصہ نہیں گذرا ملک کے حکمران تھے ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

مسلمانان ہند نے اپنے حکام کی دادگستری اور انصاف پسندی پر کامل بھروسہ رکھا ہے اور ان طریقوں سے اپنے مطالبات کو پیش کرنے سے گریز کیا جو ناگوار ہوں۔ اگرچہ ہم نہ دل سے خواہاں ہیں کہ آئندہ بھی اس طریقہ کو نہ چھوڑیں لیکن حال کے واقعات نے نوجوان مسلمانوں میں ایسے خیالات پیدا کر دئے ہیں کہ ممکن ہے کہ بعض حالتوں میں احاطہ اعتدال اور معتدل رہنمائی کی حد سے تجاوز کر جائیں۔

یور ایکسیلنسی ہمیں معاف کرینگے اگر ہم یہ عرض کریں کہ یورپین ڈھنگ کے تمام مہذبانہ انسٹیٹیوشن اہل ہند کے لئے نئی بات ہے اور اگر ان کو کامیابی کے ساتھ داخل کرنا منظور ہو تو حد درجہ کی احتیاط اور پیش بینی درکار ہے۔ ورنہ علاوہ دیگر مصائب کے ہمارے مفاد کو غیر ہمدردانہ کثرت (اہل ہنود) کے رحم پر چھوڑنا ہوگا۔

اس وقت تک جس قدر مسلمان ممبر کونسلوں میں شامل ہوئے ہیں وہ تقریباً سب نامزدگی سے ہوتے رہے ہیں جس کے لئے ہم حضور کے اور یور ایکسیلنسی کے جانشینوں اور لوکل گورنمنٹوں کے ممنون ہیں لیکن یہ قائمقامی غیر مکتفی تھی اور موجودہ انتظام کے اندر بمشکل کوئی مسلمان ممبر بذریعہ ووٹ کے منتخب ہو سکتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ برادران اہل ہنود کے ساتھ ہماری بہت سی ضروری اغراض عدالتاً مشترک ہیں اور یہ امر ہمیشہ ہمارے لئے موجب اطمینان ہوگا اگر ان اغراض کی حفاظت کے لئے قابل ممبر بلا لحاظ قومیت کے کونسلوں میں داخل ہوں۔ تاہم انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہم ایک علیحدہ قوم ہیں اور ہمارے اغراض کچھ علیحدہ بھی ہیں جو دیگر اقوام کے ساتھ مشترک نہیں ہیں۔

ممبران کونسل کے الیکشن کے متعلق عرض کرنے سے پہلے ہم گزارش کرتے ہیں کہ کسی قوم کی پولیٹکل اہمیت طاقت اور کمزوری اس نسبت سے حاصل کرتی ہے جو درجہ ان کو سرکاری ملازمت میں حاصل ہو۔ اگر یہ درست ہے تو بدقسمتی سے مسلمان کافی طور پر اس سے بہرہ مند نہیں ہیں۔ اس لئے ہم التجا کرتے ہیں کہ گورنمنٹ ایسا قاعدہ مقرر کرے کہ گزیٹیڈ سروس اور نیز نیچے درجہ کی ملازمتوں میں تمام صوبجات میں مسلمانوں کی ایک مناسب تعداد ہمیشہ جگہ حاصل کرتی رہے۔ اس قسم کے احکام وقتاً فوقتاً لوکل گورنمنٹوں نے جاری کئے لیکن ان کی ہر ایک صورت میں پابندی نہیں ہوئی۔ اس عذر پر کہ قابل مسلمان دستیاب نہیں ہوتے ہیں۔ یہ عذر شاید کبھی وقت میں درست تھا لیکن فی الحال قابل پذیرائی نہیں ہے۔ اور ہم یور ایکسیلنسی کو یقین دلاتے ہیں کہ قابل مسلمانوں کی تعداد [illegible] ہے۔

## مسلمان جج

تمام مسلمانوں کو شکایت ہے کہ ہائیکورٹوں اور چیف کورٹوں میں مسلمان جج بہت کم مقرر کئے جاتے ہیں۔ ان عدالتوں کے قائم ہونے سے اب تک صرف تین مسلمان قانون دانوں نے یہ اعزاز حاصل کیا اور ہر سہ نے ججی کا کام نہایت قابلیت سے سرانجام دیا۔ بالفعل ایک بھی مسلمان جج موجود نہیں ہے حالانکہ کلکتہ ہائیکورٹ میں تین ہندو جج ہیں۔ اور دو چیف کورٹ پنجاب میں جہاں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے۔ اس لئے ہماری درخواست ہے کہ ہر ایک ہائیکورٹ اور چیف کورٹ میں ایک ایک مسلمان جج مقرر کیا جائے۔ قابل مسلمان قانون دان اگر ایک صوبہ میں نہیں تو دوسرے صوبہ میں ہر وقت مل سکتے ہیں۔

## میونسپل و ڈسٹرکٹ بورڈ

لوکل حکام کو چاہئے کہ میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈ والوں کی ممبری کی تعداد قومیت کے لحاظ سے مقرر کر دیں اور ایک دفعہ جب انکا باہمی تناسب قرار پا جائے تو ہر ایک قوم علیحدہ علیحدہ اپنے اپنے قائمقاموں کو منتخب کیا کرے جیسا کہ پنجاب کے اکثر شہروں میں دستور ہے۔

## لیجسلیٹو کونسل

صوبجات کی کونسلوں میں مسلمان ممبروں کی تعداد مقرر کر دیجائے اور مسلمان زمینداروں اور وکلا، سوداگروں اور ممبران میونسپل و ڈسٹرکٹ بورڈ اور پنجاب کے گریجوایٹوں کو کونسل کے قائمقام منتخب کرنے کا اختیار دیا جائے۔

امپیریل لیجسلیٹو کونسل میں آبادی کی نسبت سے مسلمان قائمقاموں کی تعداد ہونی چاہئے اور کسی حال میں وہ بے اثر قلت رائے کا حکم نہ رکھتے ہوں اور ان کا انتخاب مسلمان ممبران کونسل صوبجات یا زمیندار، سوداگر اور یونیورسٹیوں کے مسلمان گریجوایٹ کیا کریں۔

چونکہ آجکل یہ خیال پھیلا ہوا ہے کہ کارکن کونسل میں ایک سے زیادہ ہندوستانی ممبر مقرر ہونگے اگر یہ سچ ہو تو مسلمانوں کے حق کو فراموش نہ کیا جاوے۔

## محمڈن یونیورسٹی

ہم یور ایکسیلنسی سے ایک اور درخواست کرتے ہیں جو ہماری قومی

بہبودی سے بہت زیادہ تعلق رکھتی ہے ہمارا یقین ہے کہ ہماری آیندہ ترقی بہت کچھ ایک محمڈن یونیورسٹی کی بنیاد قایم ہونے پر منحصر ہے جو ہماری عقلی اور مذہبی زندگی کا مرکز ہوگی۔ اسواسطے ہم نہایت ادب سے ملتجی ہیں کہ یور ایکسیلنسی اس معاملہ میں ہماری امداد کریں۔

آخر میں گذارش

یہ ہے کہ ہز مجسٹی کی مسلمان رعایا کی اس طریق سے امداد کرنے سے جیسا کہ ایڈرس میں عرض کیا گیا ہے یور ایکسیلنسی ان کی لازوال لائلٹی کو جو تخت کے ساتھ ہے مستحکم کرینگے اور ان کی پولیٹکل ترقی اور قومی بہبودی کی بنیاد ڈالینگے اور یور ایکسیلنسی کا نام ان کی نسلیں شکرگذاری سے ہمیشہ یاد رکھینگی اور ہمیں بھروسہ ہے کہ یور ایکسیلنسی ہماری معروضات پر ہمدردانہ غور فرمائینگے۔

---

**امیر صاحب** کی تشریف آوری کے متعلق لاہور اور آگرہ میں کیمپ نصب ہونگے۔ اپنشاہ ہز مجسٹی جدید مہمانخانہ میں فروکش ہونگے اور دہلی میں سرکٹ ہوس میں آگرہ میں امیر صاحب کا قیام ایک ہفتہ سے کم نہو گا۔ یہ تحقیق ہے کہ ۳۰ ہزار فوج جنگ مصنوعی اور مارچ پاسٹ میں شامل ہوگی۔

---

**سودیشی تحریک کا زوال** یہ خبر کس قدر افسوسناک ہے کہ باوجود اس قدر اختیاری شور و غل اور زبانی جمع خرچ کے دسہرہ کے روز کلکتہ کے مارواڑیوں نے کپڑے کے ۲۰ ہزار صندوق کی فرمایش یوروپین ایجنٹوں کو دی ہے۔ یا تو مارواڑیوں کو امید ہے کہ وہ اپنا مال فروخت کرینگے اور آیندہ موسم گرما تک سودیشی موومنٹ کمزور ہو جائیگی یا یہ کہ وہ بازار کی حالت کو زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ سال گذشتہ کو دسہرہ کے دن ایک بھی آرڈر نہیں دیا گیا تھا۔ کلکتہ کپڑے کی منڈی کے متعلق اخبار کیپٹل کی ہفتہ وار رپورٹیں کئی مہینے سے برابر ظاہر کرتی رہی ہیں کہ ولایتی پارچہ کی فروخت نہایت سست ہے مگر دسہرہ کی فرمایشوں کی خبر حامیان سودیشی کے لئے مایوس کن ہے۔

---

**ہوس آف لارڈز کا خاتمہ**۔ لبرل اور ریڈیکل پارٹی کے بعض ممبر چاہتے ہیں کہ ہوس آف لارڈز توڑ دیا جائے کیونکہ ممبران ہوس آف لارڈز کسی جماعت کے قایمقام نہیں ہیں بلکہ محض لارڈ کا خطاب حاصل کرنے یا وراثت میں پانے سے ہی وہ قوانین ملک میں رائے دینے کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ اور یہ قایمقامی گورنمنٹ کے اصول کے منافی ہے لیکن مخفی نرہے کہ ہوس آف لارڈز بجائے خود ایک طاقت ہے جب تک ملک کی عام رائے اس کے خلاف نہو اس کا توڑنا آسان نہیں۔ تاہم کبھی کبھی بعض آزاد خیال ممبران پارلیمنٹ اس کے خلاف اپنی آواز بلند کرتے ہیں۔ چنانچہ مسٹر للائڈ جارج نے ایک تقریر میں بیان کیا کہ ہوس آف کامنز کا ہوس آف لارڈز سے جھگڑا ہونا لازمی ہے۔ اور کہا ممکن ہے کہ کوئی مسودہ قانون ہوس آف لارڈز کے اختیارات کم کرنے کی بابت پیش کیا جائے اگرچہ یہ امر ان لوگوں کو خوش نہ کرسکیگا جو خواہاں ہیں کہ ہوس آف لارڈز کا بالکل خاتمہ بالخیر ہو جائے۔

---

**عہدنامہ روس و انگلینڈ**۔ اخبار ٹیلیگراف کو پایہ تخت روس سے خبر ملی ہے کہ روس و انگلینڈ کے مابین عنقریب ایک عہدنامہ ہونے والا ہے جس کا مسودہ تیار ہو رہا ہے۔ انکے مابین یہ سمجھوتہ ہوا ہے کہ برطانیہ اعظم تبت کے اندرونی معاملات میں دخل ندیگی اور اس کے عوض میں روس ڈلائی لامہ کو مدد نددیگا ادہر ایران میں شمالی حصہ روس کے زیر اثر سمجھا جائے اور جنوبی حصہ برٹش کے حلقہ اثر میں شمار ہو۔ ایران کے لئے جدید قرضہ کا بندوبست انگلینڈ اور روس ملکر کرینگے۔

---

**ایک دارالعلوم کا جشن**۔ ولایت میں ابرڈین یونیورسٹی کو قایم ہوئے پورے چارسو برس ۲۷ ستمبر کو ہوئے۔ اس روز بڑا بھاری جشن منایا گیا۔ تعلیم کی یوروپ میں یہ قدر و منزلت ہے کہ ۵۰ ڈیلیگیٹ ممالک غیر سے اس جشن میں شریک ہونے آئے اور ملک معظم اور ملکہ عالیہ نے جدید عمارت کالج اور جدید لیبرٹوریز کی رسم افتتاح ادا کی پنجاب یونیورسٹی کی طرف ڈاکٹر سائم صاحب اور مصر کے ارطن پاشا اور جاپان کے مسٹر مسورا۔ اور سر جان جارڈین کو ڈاکٹر آف لا کی اعزازی ڈگریاں یونیورسٹی کی طرف سے عطا ہوئیں ملک معظم اور ملکہ الگزینڈرا کا خیر مقدم بجوش تپاک کے ساتھ ہوا آراستہ بازاروں سے شاہی جلوس نکلا اور خلقت کا ہجوم بیشمار تھا۔ ۵۰ ہزار آدمی اس چوک میں موجود تھے جہاں ہز مجسٹی نے جدید عمارت کی رسم افتتاح ادا کی۔

---

**جاپان اور ہندوستان** بقول نامہ نگار دہلی ٹیلیگراف جاپان کے اخبار جاپان ٹائمز میں ایک شخص مسمی فاوجی امین کی ایک چٹھی شایع ہوئی ہے جس میں لکھا ہے کہ ہندوستان بیدار ہوگیا ہے اور آزادی حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور صرف ایک مشرقی قوم کی مدد کے انتظار میں ہے جس نے تہذیب میں اعلیٰ کامیابی حاصل کی ہے یعنے مطلب اس لغو تحریر کا یہ ہے کہ ہندوستان بغاوت کے لئے آمادہ ہے بشرطیکہ جاپان اس کی مدد کرے۔

خدامعلوم یہ فاوجی امین کون بلا ہے ایسا عجیب غریب نام کبھی سننے میں نہیں آیا۔ غالباً وہ کوئی سیاح ہے۔

ہمعصر پاؤنیر نے انصاف یہ ہے کہ بالکل سچ لکھا ہے کہ ہندوستان آزادی کے لئے کوشش نہیں کر رہا کیونکہ ہندوستان نے اپنی آزادی کم ہی کب کی تہی گذشتہ ڈیڑھ صدی کی تاریخ کا خلاصہ یہ ہے کہ برٹش تعلق کی وجہ سے ایک خستہ حال متفرق عنصروں سے ایک متحد اور پر امن سلطنت قایم ہوئی ہے اور برٹش حکومت برطانیہ اعظم کی فوجی طاقت کی بنیاد پر قایم نہیں ہے بلکہ اس امر پر کہ اہل ہند کی کافی تعداد اور بڑے بڑے والیان ریاست نے ہمیشہ تسلیم کیا ہے کہ ایک دیانتدار اور بے تعصب قومی گورنمنٹ کی ان کی بہبودی کے لئے ضرورت ہے اور اس حیثیت سے وفاداری کے ساتھ انہوں نے برٹش قوم کو بہتر سمجھکر اپنا حاکم تسلیم کیا ہے۔ وہ امن قایم رکھنے کے لئے بہت سی لڑائیوں میں شانہ بشانہ انگریزوں کے ساتھ رہے ہیں اور یہ دیسیوں کی وفاداری تہی جنہوں نے ۱۸۵۷ء کے تاریک زمانہ میں ہماری حکومت کو قایم رکھا۔ وہ لکھتا ہے کہ ہندوستان فتح نہیں کیا گیا ہے بلکہ متحد کیا گیا ہے اور ان سے آزادی گم نہیں ہوئی۔ بلکہ حاصل ہوئی ہے۔

شاباش پاؤنیر۔ مدت کے بعد کلمہ انصاف تمہاری قلم سے نکلا ہے ٭

---

**امیر صاحب** کی تشریف آوری کے متعلق تازہ رپورٹ یہ ہے کہ ہز مجسٹی ۱۲ دسمبر کو جلال آباد ہوکر ۲ جنوری کو رونق افروز آگرہ ہونگے بعد ازاں سرہند میں حضرت مجدد الف ثانی کے مزار کی زیارت کو آئینگے۔ اور پھر عازم دہلی ہونگے۔ بعد ازاں علیگڈہ جائینگے۔ وہاں سے کانپور تشریف لیجاکر کارخانہ چرم ملاحظہ کرینگے اور ۲ اجنوری کو وارد کلکتہ ہونگے۔

# عالم کا فوٹو

نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب پہاڑی دورہ سے کل جمعہ کے روز شملہ پر واپس تشریف لائے۔

ہز ہائنس مہاراجہ پٹیالہ کو شملہ سے روانہ ہو کر لدیانہ فیروز پور کا دورہ کرتے ہوئے ۲ اکتوبر کو روانہ فرید کوٹ ہو نگے۔

لاہور میں ایک ہفتہ قیام کرکے ہز آنر ... ہری کیمبل پور میانوالی کے دورہ میں وسط نومبر تک مصروف رہینگے۔

آنریبل مسٹر ہیوشام ممبر تجارت و حرفت رخصت سے شملہ پر واپس آ گئے۔ ۱۵ ماہحال کو وہ عازم آگرہ ہو نگے پھر بمبئی و کلکتہ جائینگے۔

صوبجات متحدہ کے بورڈ آف ریونیو میں مسٹر ہاڈی اور مسٹر ہوپر کے پنشن یاب ہونے پر دو اسامیاں خالی ہونے والی ہیں لیکن صرف ایک اسامی پر کیجائیگی۔ کیونکہ آیندہ سے بورڈ میں صرف ۲ ممبر رہینگے۔

حضور وائسرائے نے ممبران اسلامی ڈیپوٹیشن کو ایک گارڈن پارٹی یکم ماہحال کی شام کو دی۔ لیڈی منٹو نے بڑے الطاف سے مہمان نوازی کی اور ہر ایک ممبر سے مصافحہ کرکے بات چیت کی لارڈ کچنر۔ سر ڈنزل ایبٹسن سر لوئس ڈین سر لوئیس ہیئر اور تمام ممبران کونسل شریک پارٹی تھے۔

برہما میں قانون انتقال اراضی زیر تجویز ہے۔

ممکن ہے کہ مسٹر سٹیڈ اڈیٹر ریویو آف ریویوز امسال اجلاس کانگرس کے پریسیڈنٹ منتخب ہوں۔

چھ سات نیپالی طالب علم جاپان سے چار سال کی صنعتی تعلیم کے بعد اور امتحانات پاس کرکے واپس آئے ہیں جن کو دربار نیپال نے اپنے خرچ پر بھیجا تھا۔ یہ سب کے سب ریاست نیپال نے مختلف کاموں پر مقرر کر دئے ہیں۔

دربار نیپال چار پانچ طلبا کو اور بھیجنے والا ہے۔

ڈھاکہ کے گورنمنٹ ہوس کا نقشہ منظور ہو گیا ہے وہ بالکل کلکتہ کے بنگال گورنمنٹ ہوس کے نمونہ پر ہے۔

مہاراجہ ہلکر رونق افروز شملہ ہیں۔

مہاراجہ جودہپور کی حضور وائسرائے نے جمعہ گزشتہ کو دعوت کی۔

امیر صاحب کے لئے ایک کیمپ لنڈی کوتل میں بھی نصب ہوگا۔

ضلع گورکھپور میں دریاؤں کے سیلاب سے ۸۰۰ میل بیع اراضی کی فصل خراب ہو گئی جس سے ۱½ لاکھ آبادی کو نقصان پہنچا۔

کلکتہ میں ۲۵ ستمبر کو سخت زلزلہ آیا۔ لوگ مکانوں سے نکل کر بھاگے۔ مگر خیریت رہی۔

پونا میں پلیگ نے تسلط عام کر رکھا ہے۔ شہر کی آبادی کا نصف حصہ بھاگ گیا۔ ۲۴ ستمبر کو ۴۸ گھنٹہ کے اندر ۹۳ موتیں ہوئیں۔

سر آرتھر لولی گورنر مدراس ۱۳ نومبر کو مہاراجہ میسور کے مہمان ہونگے۔

لاہول میں برف باری اور طغیانی سے فصلوں کو بہت نقصان پہنچا۔

امرتسر ٹمپرینس ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ ہفتہ گزشتہ میں منعقد ہوا جس میں شراب کی دکانیں کم کرنے اور کوکین ایکٹ پاس کرنے کے لئے گورنمنٹ پنجاب کا شکریہ ادا کیا گیا۔

سال گزشتہ میں درندوں نے ۲۰۵۴ آدمیوں کی جانیں ہندوستان میں ضائع کیں۔ ہاتھیوں نے ۸۴ شیروں نے ۱۴۱ باقی دیگر وحشی جانوروں نے۔

امپیریل لیجسلیٹو کونسل کا ابتدائی اجلاس ۱۴ دسمبر کو کلکتہ میں ہوگا۔

مسٹر ہینکلن نے عہدہ پوسٹماسٹر جنرل پنجاب کا چارج لیلیا

لالہ رام نند رئیس لاہور و کیل کرنال نے ڈی۔ اے وی کالج کو آیورویدک میڈیکل کلاس کے لئے ۵ ہزار روپیہ دیا ہے

حیدر آباد سندھ کے علاقہ میں سیلاب سے فصلوں کے ضایع ہونے سے سرکار کو ۱½ لاکھ مالگزاری کا اور زمینداروں کو ۵۰ لاکھ کی فصل کا نقصان ہوا۔

ہز ہائنس سر آغا خان ۱۰ اکتوبر تک شملہ پر رہینگے۔

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس بڑے دن کی تعطیلوں میں بمقام ڈھاکہ ہوگا اور نواب صاحب ڈھاکہ غالباً اس کے پریسیڈنٹ ہونگے۔

سر مادھب چندر گھوش جج ہائیکورٹ بنگال کا استعفا منظور ہو گیا ہے۔

آنریبل نواب سید محمد صاحب اسلامی ڈیپوٹیشن میں شامل نہیں ہوئے۔ اس لئے کہ آپ کو اس اصول سے اختلاف تھا کہ مذہب یا رنگت کی بنیاد پر گورنمنٹ کسی کے ساتھ خاص رعائت یا بے پروائی کرے۔

برہما میں ایک انسپکٹر جنرل کا عہدہ قائم کیا جائیگا۔

مسٹر دصنراج ساہنی فرزند ڈاکٹر بھگت رام ساہنی نے ولایت کے کوپرہل کالج سے انجنیئری کا امتحان پاس کیا۔

اسلامیہ کالج لاہور کے طلبا دوران تعطیل میں ۷ ہزار روپیہ چندہ جمع کرکے لائے۔

ہفتہ مختتمہ ۲۲ ستمبر میں پلیگ سے ۴۵۵۴ موتیں ہوئیں اضلاع بمبئی میں ۲۹۱۸ شہر پونا میں ۱۰۱۹۔ وسط ہند میں ۲۸۷۔ ممالک متوسط میں ۴۸۷۔ ریاست میسور میں ۱۳۱۔ صوبجات متحدہ میں ۱۴۸۔ بنگال میں ۶۹۔ برہما میں ۹۹۔ پنجاب میں ۹۵۔

آیندہ امتحان تحصیلداری (جس میں تحصیلدار، نائب تحصیلدار، بندوبست کے نائب تحصیلدار اور تحصیلداری کے امیدوار شامل ہونگے) بمقام لاہور پنجاب یونیورسٹی ہال میں جو عجائب گھر کے سامنے ہے ۲۹ اکتوبر بروز دوشنبہ اور اس کے بعد کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ اسسٹنٹ اور اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنروں کا ڈیپارٹمنٹل امتحان بھی انہی تاریخوں میں ہوگا۔

دہلی کالکا لائن پر ایک خوفناک قتل کی واردات ہوئی شملہ کا ایک دوکاندار مال و اسباب خریدنے دہلی گیا ہوا تھا۔ لوٹتے ہوئے کرنال کے قریب کسی نے روپیہ کے لالچ سے قتل کر ڈالا۔ لاش ٹکڑے ٹکڑے کی ہوئی سڑک پر پائی گئی گاڑی کا کمرہ بھی خون سے آلودہ تھا تحقیقات ہو رہی ہے۔

جنوبی امریکہ میں طغیانی سے روئی کی فصل کو سخت نقصان پہنچا

سر ولیم ٹریلور لنڈن کے نئے لارڈ میئر منتخب ہوئے ہیں۔

مصر ریلوے کے جنرل منیجر میجر جنرل ... فوت ہو گئے۔

ترکی مصری سرحد کی حد بندی ہو کر مقام قسامہ سے ترکی فوج ہٹالی گئی۔

فیلڈلفیا واقع امریکہ میں آئرش لیگ کا سالانہ جلسہ ہوا جس میں ۷۰۰ ڈیلیگیٹ شامل تھے۔ مسٹر اوکونر نے دوران تقریر میں بیان کیا کہ ۲۵ سال کے اندر آئرلینڈ کو وہ تمام حقوق حاصل ہو جائینگے جو کنیڈا اور آسٹریلیا کو حاصل ہیں۔

پیرس میں بیلونوں کی دوڑ ہوئی۔ کل ۱۶ بیلون روانہ ہوئے انمیں تین برٹش تھے۔ منجملہ ان کے ۷ انگلش چینل کو عبور کرگئے ۹ فرانس میں اتر پڑے۔ امریکن مسٹر لہم نے بازی جیتی وہ وہاں کے قریب ۲۳ گھنٹہ آسمان میں گشت کرنے کے بعد اترا۔

آسٹریلیا میں بحری قوت قایم کرنے کی تجویز ہے۔ ۴ تارپیڈو۔ ساحلی جہاز پہلے تین سال میں ۱۱-۱۲ دوسرے تیسرے سال بنائے جائینگے

کے معرکوں میں شامل رہے - پھر ۱۵ ماہ تک ڈسٹرکٹ انفنٹری کے کالم کی پرنسپال میں کمانڈ کرتے رہے - جون ۱۹۰۵ء سے احمد نگر برگیڈ کی کمانڈ پر تعینات تھے -

---

**مسٹر ہیوٹ** لیفٹننٹ گورنر صوبجات متحدہ مقرر ہوئے ہیں ۱۵ لانسرز ۱ و آنسز ہارس لیفٹننٹ گورڈن ان کے پرائیویٹ سکرٹری مقرر ہونگے اور ۹ لانسرز کے لفٹننٹ چاڈوک صاحب ایڈیکانگ -

---

**انعامات مسکٹری** حضور وائسرائے نے والنٹیروں کے لئے مسکٹری کے چند انعامات پیش کئے ہیں - جیتنے والی ٹیم کے لئے ایک نقرئی کپ اور برونز کا تمغہ ہوگا - اور جو شخص سب سے زیادہ سکور بنائے ایک چھوٹا کپ اس کے لئے ہوگا -

---

**افسوسناک حادثہ** ہفتہ گزشتہ میں ہم افسوسناک حادثہ کا ذکر کرنا بھول گئے تھے - اعلیٰ حضرت نظام کے ایڈیکانگ اور ریگولر افواج حیدر آباد کے کمانڈر انچیف نواب افسر الملک بہادر موٹر کار گاڑی میں سوار جا رہے تھے کہ چھکڑا کا ؤ کرنے والی بیل گاڑی سے موٹر کا تصادم ہوا - نواب موصوف موٹر سے زور کے ساتھ گرے اور اٹھایا گیا تو بیہوش تھے - ناک اور کان سے خون جاری تھا - رات بھر اسی حالت میں رہے - دوسرے روز ہوش آیا - اعلیٰ حضرت اور مدار المہام آپ کی عیادت کو آئے تازہ خبر یہ ہے کہ نواب صاحب موصوف کی حالت رو بصحت ہے اور خطرہ دور ہوگیا ہے -

---

**ہندوستان** کی گورہ فوج کی ٹمپرنس اسوسی ایشن کے ممبران کی تعداد ہر سال ترقی پذیر ہے - یہ وہ لوگ ہیں جو شراب کے زیادہ استعمال کے سراسر خلاف ہیں اور اس میں اعتدال یا پرہیز کے دلدادہ ہیں - خود حضور کمانڈر انچیف بہادر اس مفید انجمن کے مربی ہیں - اس کے اصلی بانی حضور لارڈ رابرٹس تھے جو اس وقت فیلڈ مارشل ہیں - یہ انجمن عرصہ ۱۷ سال سے جاری ہے اور بقول تازہ رپورٹ کے اس کے ممبران کی تعداد قریب ۲۴ ہزار تک پہنچ گئی ہے یعنے ۲۴۳۰۱ ہے - یہ کل گورہ فوج متعینہ ہند کا ایک ثلث ہے

---

# آج کیا خبر ہے؟

ترکی اور مصر کی حد بندی کے متعلق جو ایک مشترکہ کمیشن مقرر ہوئی تھی - اس کے کمشنروں نے عہد نامہ پر دستخط کر دئے - ترکی کو عقابہ کے قریب صرف ایک چھوٹا سا ٹکڑا اراضی دیا گیا ہے

روس کی خبر ہے کہ باطوم میں سویڈن کا نائب قونصل مارا گیا - اور عاشق آباد میں انقلاب پسندوں نے کورٹ مارشل کے پریسیڈنٹ اور دو جج افسروں کو قتل کیا جن میں ایک جنرل بھی شامل تھا -

ولایت سے خبر آئی ہے کہ نیوکیسل - ڈارلنگٹن اور سٹوکٹن کے کارخانوں کے انجنیروں نے فیصلہ کیا کہ اگر دو ہفتہ کے اندر تنخواہیں نہ بڑھائی جائیں تو سٹرائک کیا جائے -

سپین کا وزیر سر رشتہ بحر شاہ الفنسو کی ملاقات کو موٹر کار میں جا رہا تھا - موٹر کار الٹ گئی اور وزیر مذکور کے سخت چوٹ آئی

محمڈن ڈیپوٹیشن کے متعلق لندن ٹائمز لکھتا ہے کہ وائسرائے کی طرف سے محمڈن ڈیپوٹیشن کا خیر مقدم ایک ایسے موقع پر کیا گیا ہے - جبکہ کوئی اہم نتیجہ نکلنے والا ہو - اور جبکہ پالیسی کی غلطی یا قلت فکر نقصان دہ ہوسکتی ہے - وہ لکھتا ہے لارڈ منٹو کی تقریر موقع کے مناسب اور نائب السلطنت ہند کے شایان شان تھی -

سٹینڈرڈ لکھتا ہے لارڈ منٹو نے قابل تعریف فرزانگی کے ساتھ مقاصد ڈیپوٹیشن سے ہمدردی ظاہر کی بغیر اس کے کہ آبادی کے دیگر بڑے حصے کو کچھ رنج پہنچایا جائے -

لندن کا اخبار ٹریبیون رقمطراز ہے کہ لارڈ منٹو نے ایک مشکل کام کو بڑی ہوشیاری اور دانائی کے ساتھ سرانجام دیا

ڈیلی نیوز لکھتا ہے کہ لارڈ منٹو نے صاف طور پر کھول دیا کہ اہل اسلام ہندوؤں کے ساتھ ترقی میں شریک ہیں اور امید کرتا ہے کہ یہ بھی ظاہر کر دیا گیا ہے کہ ہندوؤں کے ساتھ سرد مہری کا برتاؤ نہیں ہوگا - محض اس وجہ سے کہ وہ اپنی شکایتیں غیر ہمدرد حکام کے سامنے بیان کرنے کی جرات رکھتے ہیں -

حضور وائسرائے نے سر - اے - ارنڈیل ہوم ممبر کو جو ریٹائر ہوکر گئے الوداعی دعوت دی -

لارڈ کچنر ۲۶ ماہحال کو نیپال کے دورہ پر روانہ ہونگے ریاست ہائے پھولکیاں کے اثنائے دورہ میں حضور وائسرائے

---

نابھ کو ملہ میں بھی مختصر سا قیام کرینگے -

میجر جنرل سر - بی - ڈف صاحب چیف آف دی سٹاف ہفتہ رواں میں جنگ مصنوعی دیکھنے کوئٹہ جائینگے -

بیرلیاں میں ایک اسلامی کمپنی سودیشی کی مخالفت میں کھولی گئی ہے جو ولایتی نمک - ولایتی قند وغیرہ فروخت کرتی ہے کمپنی کا ایک حصہ دس روپیہ کا ہے -

---

# لودیانہ

نواب لفٹننٹ گورنر پنجاب ۱۹ ماہحال کو شملہ سے تشریف لاکر وکٹوریہ کلاک ٹاور کی رسم افتتاح ادا فرمائینگے -

ہمیں لاٹ صاحب کے آنے کی اس لئے خوشی نہیں ہے کہ گھنٹہ گھر میں کوئی نئی بات پیدا ہوگی گھنٹہ تو اب بھی ہر پندرہ منٹ بعد بجتا ہے مگر ہم اس غرض سے ۱۹ اکتوبر کا عید کے چاند کی طرح انتظار کر رہے ہیں کہ ہم سابقہ تجربہ کی رو سے تحقیق طور پر جانتے ہیں کہ اگر اور کسی وقت نہیں تو حکام بالا دست کی تشریف آوری پر کم سے کم شہر میں صفائی کی طرف ضرور خاص توجہ مبذول ہوجاتی ہے اس لئے ہم غنیمت سمجھینگے اگر ایک دو دن کے لئے ہی اس دماغ شکن تعفن سے جو آجکل ہر طرف نالیوں سے اٹھتا رہتا ہے اہل شہر کو نجات مل جائیگی - ہم دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ پندرہ سال سے صفائی کی کبھی یہ خراب حالت لودیانہ میں نہیں ہوئی - اگر سر چارلس ریواز دورہ کا پروگرام ظاہر کئے بغیر ناگہانی طور پر تشریف لائیں تو امید ہے کہ ان لوگوں کو جو لودیانہ کی صفائی کے ذمہ وار ہیں نہایت عمدہ سرٹیفکٹ خوشنودی مزاج کا دیکر جائیں - ایک دو جگہ نہیں نالیوں سے ایسی بغیر پاش بو ہر جگہ سے نکل رہی ہے کہ ناک پر رومال رکھے بغیر گلیوں سے گزرنا مشکل ہے - وہ تو پچھلی بارشوں کا بھلا ہو کہ نالیاں خوب صاف ہوگئی تھیں اور دو چار دن کے لئے امن رہا تھا مگر اس کے بعد سے صفائی کا بالکل صفایا ہے -

ایک نہایت ضروری گذارش ان لوگوں کو جو شہر کے لیڈر اور سرآوردہ لوگوں میں اپنے تئیں شمار کرتے ہیں لاٹ صاحب سے یہ کرنی چاہئے کہ حضور کب تک افیون کے سٹہ کا کچھ انسداد نہیں فرمائینگے اور کب تک اس نہایت بیہودہ قماربازی سے ہزاروں آدمیوں کو تباہ ہونے سے نہ بچایا جائیگا - یہ ناممکن ہے کہ دو چار رئیس مل کر اس معاملہ میں ذکر کریں اور فوراً ہی اس کا تدارک نہ کر دیا جائے - کیونکہ خوش قسمتی سے آجکل ہمارے صوبہ کے حاکم نہایت ہی سیکدل اور ہمدرد نوع انسان

فسریں - ہفتہ مختتمہ ۲۹ ستمبر میں پیدائش ۸۱ - اموات ۴۴ واقع ہوئیں

# اسلامی ڈیپوٹیشن کے ایڈریس

پر

# وائسرائے کا جواب

لارڈ منٹو کا جواب نہایت ہمدردانہ اور پُر از اُمید اور مدبرانہ ہے۔ ہز ایکسیلنسی نے فرمایا :- یور ہائنس اور صاحبان! آپکے ایڈریس کا جواب دینے سے پہلے مجھے اجازت دیجئے کہ میں تہ دل سے شملہ پر آپکا خیر مقدم کروں - آپ لوگوں کی آج یہاں موجودگی نہایت پُر معنی ہے - اس ایڈریس پر جو آپنے پیش کیا بہت سے امرا اور ریاستوں کے وزرا اور زمینداروں اور وکلا اور سوداگروں اور ہز مجسٹی کے دیگر مسلمان شرفا کے دستخط ثبت ہیں - آپکے ڈیپوٹیشن کی قایمقامی حیثیت کو کہ وہ ہندوستان کے تعلیم یافتہ مسلمانوں کی رائے کو ظاہر کرتا ہے میں تسلیم کرتا ہوں - میں آپکا شکر گزار ہوں کہ ہماری سلطنت کی پولیٹکل تاریخ میں اہل اسلام کے حصہ لینے کے اصلی مقاصد پر مجھے اظہار پسندیدگی کا موقع دیا - برٹش سلطنت کے فوائد کا جو آپنے اعتراف کیا اس کا مجھے بحیثیت آپکے وائسرائے کے فخر ہے - خود تم لوگوں نے جو ایک فاتح اور حکمران قوم کی نسل سے ہو آج مجھسے بیان کیا ہے کہ شخصی آزادی اور مذہبی آزادی - امن عامہ جو برٹش حکومت نے ہندوستان کو عطا کیا اس کے آپ ممنون ہیں۔

ہز ایکسیلنسی نے ان کوششوں کا حوالہ دیکر جو وارن ہیسٹنگز اول گورنر جنرل نے مسلمانوں کے لئے کلکتہ میں مدرسہ قایم کیا تا کہ وہ سرکاری ملازمت میں ہندوؤں کے برابر حصہ لے سکیں اور پھر ۱۸۷۱ء میں لارڈ منٹو نے مدرسہ کو ترقی دی اور دیگر اسلامی کالج قایم کئے - بعد ازاں سر سید احمد خاں کی تعلیمی کوششوں کی داد دیکر علیگڈہ کالج کی تعریف کی -

## مسلمانوں کی اعتدال پسندی کا شکریہ

فرمایا کہ میرا یہ ارادہ نہیں ہے کہ شرقی بنگال و آسام کے معاملات پر بحث کروں تاہم مجھے اُمید ہے کہ بغیر کسی شخص کو رنج پہنچائے - جدید صوبہ کے مسلمانوں کا میں شکریہ ادا کر سکتا ہوں کہ ان حالتوں میں انہوں نے اعتدال اور خودداری سے کام لیا کہ جن میں غلط فہمی پیدا ہو سکتی تھی لیکن اس کے ساتھ ہی میں بنگالیوں کی صدق دلی کے خیالات سے بھی ہمدردی رکھتا ہوں -

## گورنمنٹ کی پالیسی

لیکن میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جدید صوبہ کے معاملات کے متعلق رائے اور گورنمنٹ ہند نے جو طریقہ اختیار کیا وہ تھا جو اس کی موجودہ اور آیندہ آبادی کے لئے بلا لحاظ قومیت و ملت کے سب سے بہتر اور مناسب معلوم ہوا - اور شرقی بنگال اور آسام کے اہل اسلام برٹش انصاف پر وفاداری کی قدر اور ان کے حقوق کی حفاظت کا بھروسہ کر سکتے ہیں -

## پولیٹکل آب ہوا کی تبدیلی

صاحبان آپ لوگ ایسے وقت میں میرے پاس آئے ہیں جبکہ پولیٹکل آب وہوا میں تغیر واقع ہو رہا ہے - اس تغیر کی ہستی سے انکار کرنا بیوقوفی ہوگی نئی اُمیدیں اور نئی آرزوئیں نمودار ہو رہی ہیں ہم اُن سے بے پرواہ نہیں ہو سکتے ہیں لیکن اس تمام بے چینی کی وجہ کیا ہے یہ حکومت کی ناقابلیت یا بد عنوانی سے نہیں نہ رعایا کی سرکشی اور بیدلی اور ناراضی کے سبب سے ہے - میں بحث کرنے کو تیار ہوں کہ کوئی شخص ایمانداری سے ایسا نہیں کہہ سکتا - یہ سب ترقی تعلیم کا نتیجہ ہے جس سے ابتک آبادی کی ایک قلیل تعداد بہرہ اندوز ہوئی ہے جس کا تخم برٹش حکومت نے بویا اور جس کے پھلوں کی گورنمنٹ حتی المقدور غور و پرداخت کر رہی ہے - مغربی اناج جس کی ہم نے تخم ریزی کی ہے ممکن ہے کہ اہل ہند کی ضروریات کے مناسب نہو لیکن تعلیمی فصل برابر بڑہتی رہیگی -

## اصلاح کونسل

مجھے یقین ہے کہ آپ تسلیم کرینگے کہ میرے لئے یہ محال ہے کہ پبلک معاملات میں اہل اسلام کا حصہ کہانتک ہونا چاہئیے اس کی مفصل تشریح یا شرایط قایم کروں اس لئے میں سر دست مجمل طور پر کہتا ہوں جو مسایل آپنے اُٹھائے ہیں وہ اس کمیٹی کے زیر نظر ہیں جو قایمقامی کے سوال پر غور کر رہی ہے اور میں آپکا ایڈریس کمیٹی مذکور کو بھیجدونگا - آپکے ایڈریس کا اصل مطلب یہ ہے جیسا کہ میں سمجھتا ہوں کہ قایمقامی کی ہر ایک سسٹم میں خواہ اس کا تعلق میونسپلٹی سے یا ڈسٹرکٹ بورڈ سے یا مجلس لیجسلیٹو کونسل سے مسلمانوں کے قایمقام بحیثیت قوم کے ہونے چاہئیں - آپ کہتے ہیں کہ بہت سی حالتوں میں موجودہ انتظام کے اندر مسلمانوں کے منتخب ہونے کا بہت کم موقع ہے آپ مناسب طور پر اپنی تعداد کے تناسب کا مطالبہ کرتے ہیں لیکن آپکی قوم کی پولیٹکل اہمیت اور ان خدمات کے لحاظ سے جو اس نے سلطنت کی سر انجام دی ہیں میں آپ سے اتفاق رائے کرتا ہوں - میں یہ ظاہر نہیں کر سکتا کہ کن طریقوں سے قوموں کی قایمقامی کا قاعدہ مقرر کیا جا سکتا ہے لیکن آپکی طرح میرا بھی پختہ یقین ہے کہ انتخابی ذریعہ سے کوئی قایمقامی خطرناک ناکامیابی ثابت ہوگی جو بلا لحاظ قومیت اور مذہب کے محض شخصی حیثیت کے لحاظ سے ہو -

## ہمدردی کا وعدہ

اسی اثنا میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ اہل اسلام کو اطمینان رکہنا چاہئیے کہ بحیثیت ایک قوم کے ان کے پولیٹکل حقوق اور مفاد کی ہر ایک انتظام کی تبدیلی کی حالت میں کافی حفاظت کی جائیگی اور آپ لوگ اور باشندگان ہند کو برٹش راج پر بھروسہ رکھنا چاہئیے کہ ہر ایک قوم کے مذہبی عقاید اور رسم و رواج کی عزت کی جائیگی جس کا گورنمنٹ کو سابق میں فخر حاصل رہا ہے -

## شکریہ

یور ہائنس اور صاحبان میں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپکے ڈیپوٹیشن نے مجھے اس قدر قایمقام نامور مسلمان شرفا سے ملاقات کا موقع دیا - میں پبلک معاملات میں اس دلچسپی کی بڑی قدر کرتا ہوں جو دور دراز فاصلوں سے آپکو یہاں لائی ہے مجھے صرف یہ افسوس ہے کہ شملہ پر آپکی تشریف آوری ضرور نا نہایت قلیل عرصہ کے لئے ہے -

---

**ممبران اسلامی ڈیپوٹیشن** - جو اصحاب شریک ڈیپوٹیشن تھے جنہوں نے حضور وائسرائے کی خدمت میں یکم ماہ حال کو ایڈریس پیش کیا ان کے نام حسب ذیل ہیں :-

ہز ہائنس آغا سر سلطان محمد شاہ آغا خان - جی سی آئی ای - (رئیس بمبئی) پرنس بختیار شاہ سی - آئی - ای (کلکتہ) آنریبل لفٹنٹ ملک عمر حیات خاں سی - آئی - ای - ۱۰ الوانہ لانسرز (پنجاب) آنریبل مولوی شرف الدین بیرسٹر ایٹ لا - خان بہادر سید نواب علی چودہری (شرقی بنگال) نواب بہادر سید امیر حسن خان سی - آئی - ای - (کلکتہ) ناظر حسین خاں خیال (کلکتہ) - خان بہادر مرزا شجاعت علی بیگ سفیر ایران (کلکتہ) سید علی امام بیرسٹر ایٹ لا (پٹنہ) نواب سرفراز حسین خاں (پٹنہ) خان بہادر احمد محی الدین خان (مدراس) ہز ہائنس نواب صاحب سچین (بمبئی) مولوی رفیع الدین احمد بیرسٹر ایٹ لا (بمبئی) ابراہیم بھائی آدم جی پیر بھائی (بمبئی) مسٹر عبد الرحیم بیرسٹر ایٹ لا - (کلکتہ) سید اللہ داد شاہ وائس پریذیڈنٹ زمیندار ایسوسی ایشن خیر پور (سندھ) مولانا ملک - ناگپور (ممالک متوسط) مشیر الدولہ ممتاز الملک

خان بہادر خلیفہ سید محمد حسین ممبر کونسل پٹیالہ (پنجاب) خان بہادر کرنل عبد المجید خان فارن منسٹر پٹیالہ (پنجاب) خان بہادر خواجہ یوسف شاہ آنریری مجسٹریٹ امرتسر (پنجاب) میاں محمد شفیع بیرسٹرایٹ لا (پنجاب) شیخ غلام صادق رئیس امرتسر (پنجاب) حکیم محمد اجمل خان صاحب رئیس دہلی (پنجاب) منشی احتشام علی زمیندار (اودھ) سید نبی اللہ بیرسٹر ایٹ لا۔ الہ آباد۔ سید عبد الروف بیرسٹرایٹ لا۔ الہ آباد منشی عبد السلیم خان۔ رامپور۔ خان بہادر محمد مزمل اللہ خان زمیندار (صوبجات متحدہ) حاجی محمد اسمٰعیل خان زمیندار علیگڈھ صاحبزادہ آفتاب احمد خان بیرسٹرایٹ لا۔ علیگڈھ مولوی مشتاق حسین۔ نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین رئیس امروہہ (صوبجات متحدہ) مولوی حبیب الرحمن خان زمیندار بھیکم پور (صوبجات متحدہ) نواب سید سردار علی خان فرزند سردار دلدار الملک بہادر مرحوم (حیدرآباد) نواب محسن الملک آنریری سکرٹری علیگڈھ کالج۔ صوبجات متحدہ

## سیاحت استنبول

**عطائی تمغہ**۔ ۱۹ اگست کو علی الصبح ہز ہائنس فرید پاشا وزیر اعظم کا ایک قاصد آیا۔ کہ پاشا ممدوح ہمیں ایک خوشخبری سُنانا چاہتے ہیں۔ ہم۔ ابھی پہنچ جائیں۔ تعمیل ارشاد ہم اُن کے دولت خانہ پر حاضر ہو گئے جہاں ہمیں ایک ایوان میں بٹھایا گیا۔ چند منٹ بعد پاشا موصوف بھی آگئے اور کہا کہ آپ کا پیغام مبارکباد وزیر خارجیہ نے مجھے بھیجا تھا میں نے بارگاہ سلطانی میں ارسال کر دیا۔ حضور ممدوح آپ کے اس اخلاص سے بہت خوش ہوئے ہیں اور مجھے آپ کا شکریہ ادا کرنے اور آپ کو سلام سلطانی پہنچانے کا حکم دیا ہے نیز آپ دونوں صاحبان کو نشان بھی مرحمت فرمایا ہے۔ ہم نے شکریہ ادا کیا۔ اور تھوڑی دیر بعد واپس آگئے۔

**جاپان و اسلام چینی مسلمان**۔ اسی دن ایک ترک سیاح ہماری ملاقات کو آیا۔ میں نے اخبارات میں اس کا کئی دفعہ نام پڑھا تھا۔ مگر پہلے نہ دیکھا تھا۔ اُس کا نام سید محمد علی آفندی ہے۔ وہ ابھی سیاحت سے جنوبی افریقہ ہوتا ہوا وطن پہنچا ہے۔ وہ ہندوستان کی بھی سیر کر چکا ہے اور بمبئی و حیدرآباد دکن سے تو خوب واقف ہے۔ اردو خاصی آسانی سے بولتا ہے۔ اور ملّا عبد القیوم صاحب کی مہمان نوازی کا از حد مداح و معترف ہے

اُس نے مجھے جاپان کے ایک اعلیٰ افسر کا خط دکھایا جس میں لکھا ہوا تھا۔ چونکہ اسلام کثرت ازدواج کو جائز رکھتا ہے جو ہمارے قومی شعار یک زوجی کے نقیض ہے۔ اس لئے جاپانی حکومت اپنے ملک میں ایک ایسے مذہب کی تبلیغ و تلقین اور منادی کی آپ کو اجازت نہیں دے سکتی۔ جو جاپانیوں کے قومی اور ملکی شعار کے مخالف رسم کو مباح سمجھتا ہے۔ یہ خط پڑھ کر میں ہکا بکا رہ گیا۔ لہٰذا میں تو یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ جاپان اسلام قبول کرنے کے لئے از حد بیتاب ہو رہا ہے۔ اور خود جاپانی یہ عندیہ ظاہر کرتے ہیں۔

**چینی مسلمانوں** کا ذکر آنے پر اس نے کہا کہ ان کا ایک بڑا وصف یہ ہے کہ وہ افیون اور دیگر منشیات سے سخت متنفر ہیں حتیٰ کہ تمباکو نوشی کو بُرا جانتے ہیں۔ حالانکہ نسلاً اور رواجاً اور معاشرتاً بالکل دوسرے چینیوں ایسے ہی ہیں اور افیون کا ملک میں اس قدر رواج ہے کہ تقریباً تمام آبادی کو اُس نے تباہ کر رکھا ہے پس یہ اختلاف محض اسلام کا کرشمہ ہے۔ اور اس سے ثابت ہو رہا ہے کہ سرور کائنات بلاشبہ رحمۃ للعالمین تھے اور ہیں

**دار العجزاء**۔ ۲۰ اگست کو ہم نے اس مقام کو جہاں معذور و ناتواں سرکاری خرچ پر رہتے ہیں۔ دیکھا۔ اور اس کے معائنہ کا حمیدیہ شفاخانہ سے بڑھکر ہم پر اثر ہوا۔ جس طرح اُس کے اعلیٰ انتظام اور از حد سود مندی و منفعت بخشی کی تعریف مشکل ہے۔ اسی طرح اُس بے نظیر بے تعصبی اور سچی انسانی ہمدردی کی ماوجب تعریف کر سکتا۔ جو اُس کے قیام کی محرک ہوئی محال ہے۔ یہ شہر سے قدرے فاصلہ پر ہے اور بنا بریں یوروپین سیاح جن میں سے اکثر جن کے پاس وقت تھوڑا ہوتا ہے۔ اسے دیکھنے نہیں جاتے لیکن اس فروگذاشت سے میری رائے میں وہ موجودہ زمانہ کی ایک بہترین خیر انگاہ کو دیکھنے سے محروم رہجاتے ہیں۔ ہر مذہب و ملت کے قریباً ایک ہزار آدمی ایسے آرام و آسائش سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کہ ویسی راحت ان کو بلاشبہ گھروں میں نصیب نہ ہوتی۔ حمیدیہ شفاخانہ کی طرح یہ بھی موجودہ فرمانروا کی فیاضی کا نتیجہ ہے۔ اس کا احاطہ بہت وسیع ہے اور ہر مذہب کے اشخاص کے لئے ان کی ضروریات کے حسب حال جدا جدا مکان بنے ہوئے ہیں۔ جو پیرانہ سالی و ناتوانی کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ ان کے لئے جدا خدمتگار مقرر ہیں بیماروں کے تیماردار الگ ہیں۔ اور پھر ہر مرض کے مریضوں کے لئے جدا جدا حصے ہیں۔ عورتوں کے لئے الگ مکان ہے اور قابلکار بوڑھے آدمیوں کے واسطے جدا حصہ ہے۔ جہاں وہ اپنی طاقت و لیاقت کے مطابق کوئی نہ کوئی ہلکا سا کام کرتے رہتے ہے باقی عمر آرام و چین سے بسر کر رہے ہیں۔ ایک حصہ لڑکوں اور لڑکیوں یعنی خوردسال بچوں کے لئے مخصوص ہے۔ اور ان کے لئے عیسائی و مسلمان اتالیق مقرر ہیں۔ اور انہیں معمولی نوشت و خواند کے علاوہ کوئی کسب یا ہنر بالالتزام سکھایا جاتا ہے۔ بچوں کو بیتے سنجاری۔ آہنگری۔ خیاطی۔ کفاشی۔ بوٹ بنانے۔ بافندگی۔ قالین بافی۔ کشیدہ کاری و سلائی کا جدا جدا انتظام ہے۔ کچھ کام ہاتھ سے اور کچھ مشینوں سے ہوتا ہے۔ کپڑے دھونے کی بھی ایک مشین ہے۔ جس میں باہر کے لوگوں کے کپڑے بھی اُجرت پر دھو دیئے جاتے ہیں۔ اس غریب خانہ کا سب سے زیادہ دلچسپ وہ حصہ ہے جو شیرخوار بچوں کیلئے ہے۔ بعض بچے تو پیدا ہوتے ہی یہاں پہنچا دیئے جاتے ہیں۔ ان سب کی پرورش کے لئے دایہ و اتا مقرر ہیں۔ جو ماں سے بڑھ کر ان کی نگرانی کرتی ہیں۔

ایک خاص طور پر قابل ذکر امر یہ ہے کہ اس جگہ ہر مذہب کے اشخاص کے مذہبی خیالات کی پاسداری بھی کماحقہ کی گئی ہے۔ مسلمانوں کے لئے ایک مسجد ہے۔ تو عیسائیوں کے لئے دو گرجے۔ ایک ارمنیوں کے لئے اور دوسرا یونانی کلیسا کے لئے معبد جدا ہے۔ یہ تینوں غیر مذاہب کے معبد ہی نہیں کہ سرکاری خرچ پر تعمیر و آراستہ ہوئے۔ بلکہ اسلامی حکومت نے وہاں دیگر یونانی معابد کی طرح مسیح و مریم کی تصاویر بھی اپنے خرچ پر بہم پہنچا کر آویزاں کر دی ہیں۔ اور پادریوں اور خدام کو شاہی خزانہ سے تنخواہ ملتی ہے۔ اور چلنے پھرنے سے معذور شدہ عیسائی ساکنین کو مسلمان خادم کندھوں پر اٹھا کر یا سہارا دیکر گرجا میں لے جاتے ہیں۔ یہ ہے وہ سلوک جو مبغوض و مقہور ناگفتنی ترک اپنی محکوم عیسائی رعایا سے کرتا ہے۔ اسے دیکھ کر ترکوں کے متعصب یوروپین نکتہ چینیوں کو نادم ہونا چاہئے وہ مسلمانوں پر تعصب کا الزام لگانے کی بجائے اپنے عیسائی بھائیوں کو بے تعصبی کا سبق پڑھائیں۔ جو اس روشنی کے زمانہ میں بھی مذہبی تنگدلی اور تنگ خیالی کے پھندے سے نہیں نکل سکتے۔

---

**یورپ کے اخبار**۔ جرمنی میں سب سے زیادہ اخبار نکلتے ہیں جن کی تعداد ۵۵۰۰ ہے منجملہ ان کے ۸۰۰ روزانہ ہیں۔ انگلستان میں ۳ ہزار نکلتے ہیں جس میں ۸۰۹ روزانہ ہیں۔ فرانس میں ۳۰۰۰ جن میں ایک چوتھائی ہفتہ میں دو یا تین بار شایع ہوتے ہیں۔ اٹلی میں ۱۴۰۰ اس کے بعد علی الترتیب آسٹریا سپین۔ روس۔ یونان۔ اور سوئٹزرلینڈ کا نمبر ہے۔

(لیڈو گیشا بمبئی میں سے نقل)

## ایک شخص جسکو آپ جانتے ہیں

کیا آپ نے کبھی کسی اخبار میں ایک عجیب بیان کہ جو نہایت ہی موثر الفاظ میں لکھا ہوا جس نے آپکی توجہ پورے طور پر کھینچی ہوا جس کو آخر میں کسی دوا کا اشتہار پایا ہو نہیں پڑھا ہے؟ کیا آپ کو اس چیز مشتہرہ کی عمدگی کا کامل یقین ہے؟ ہم خیال کرتے ہیں کہ یہہ نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ اشتہار اس شخص کے تجربہ کو جو کسی دوسرے شہر میں ہے ظاہر کرتا ہے لیکن جبکہ اس قسم کا تحریری بیان ہماری تندرستی کے بارے میں ایک ایسے شخص کا ہو کہ جس سے ہم بمبئی میں ہی واقف ہوں اور وہ شخص بھی بمبئی کا ایک مشہور طبیب ہو تو ایسی تحریر ضرور معتبر ہوگی ڈاکٹر ٹوک - ایف آر - آئی - ایم - اے طبیب اور معالج سکریٹری نیشنل بینفٹ فنڈ احسن کا طبی صلاح و مشورہ دینے کا مقام تھا - ہائیڈ کمپنی عطاران بھابنگلہ کی دوکان ہے) نے اپنی راے ڈون کی پیٹھ کے درد اور گردہ کی گولیوں DOAN'S (BACKACHE KIDNEY PILLS کے بارے میں حسب ذیل ظاہر کی ڈون کی پیٹھ کے درد اور گردہ کی گولیوں (DOAN S BACKACHE KIDNEY PILLS)

کے فوائد کا بیان کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں اور خاصکر ایک مریض کا واقعہ جو میری نظروں سے گذرا ایک خاتون معہ اپنی لڑکی کے کہ جس کی عمر سترہ سال کی تھی میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میں نے سنا ہے کہ آپ چند امراض کے خاص معالج ہیں اور اسلئے میں اپنی لڑکی کو ساتھ لائی ہوں پیشاب کے وقت درد کی شکایت کرتی ہے اس کو نیند برابر نہیں آتی اور اشتہا بھی بالکل کم ہے - میں نے تین طبیبوں کا علاج کیا لیکن اسے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا - بہیں روز سے یہ پیشاب میں جلن اور سر میں سخت درد کی شکایت کرتی ہے میں نے اس لڑکی کے مرض کی اچھی طرح تشخیص کی اور اسکو تھوڑے ہی عرصہ میں کامل شفا ہو گئی - اب اس کی صحت اچھی ہے اور ہر ایک شکایت سے اس کو نجات ہے - ڈون کی پیٹھ کے درد اور گردہ کی گولیاں (DOAN'S BACKACHE KIDNEY-PILLS)

گردوں کو مفید مدد پہنچاتی ہیں اور جسم میں سے تمام سیال مرض کو دور کرتی ہیں کہ جن کی وجہ سے پیٹھ کا درد - جلند پیشاب کی شکایات جوڑوں میں درد ہونا - پتھری - عرق النسا اعصاب کا خراب ہو جانا - نیند نہ آنا اور دل کا آزردہ رہنا وغیرہ امراض

پیدا ہوتے ہیں تمام دوا فروشوں کی دوکانوں پر یا براہ راست ڈون کی ادویہ پوسٹ آفس بکس نمبر ۲ بمبئی کے پتہ سے ملتی ہیں - قیمت فی شیشی دو روپیہ یا چھ شیشیوں کی عہ

---

## ہندو بسکٹ کمپنی لمیٹڈ دہلی:

کے کارخانہ میں اشیاء خورد نی نہایت عمدگی اور صفائی سے تیار ہوتے ہیں۔

سکٹ ۲۶ مختلف اقسام کے قیمت ۳ سے ۹ تک -

کیک بے شمار قسم کے سادہ و نقشکاری کے مختلف جو کہ قسم کیک پر منحصر ہے -

ڈبل روٹی نہایت عمدہ جو دوسری جگہ دستیاب نہیں ہو سکتی قیمت ۱۱ - روٹی وزنی ایک پونڈ -

چھوٹی یا کوئن کیک -

بنز یا شارٹ بریڈ

تمام اشیاء زیر نگرانی ایک تجربہ کار ہنرمند بنتی ہیں -

تمام خط و کتابت بنام سکرٹری ہونی چاہیے -

---

# دی انڈسٹریل بینک آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ

## سرمایہ

اس بینک کا پانچ لاکھ روپیہ سرمایہ مقرر کیا گیا ہے جو ایک ایک سو روپیہ کے پانچ ہزار حصص پر منقسم ہے ۔

## طریق ادائیگی زر حصص

خریداران حصص کو پانچ روپیہ فی حصہ درخواست کے ہمراہ اور دس روپیہ فی حصہ بعد منظوری درخواست اور ازاں بعد پانچ روپیہ فی حصہ ماہوار تا ادائیگی نصف زر حصہ ادا کرنے ہونگے اور باقی نصف زر حصہ ڈائریکٹران کے طلب کرنے پر دینا ہوگا جس کے لئے کم سے کم ایک ماہ کا نوٹس دیا جائیگا اور اس صورت میں دس روپیہ فی حصہ سے زیادہ ایک وقت طلب نہیں کئے جائینگے ۔

## اغراض و مقاصد

(بپابندی قواعد بینک)

۱- لودیانہ و دیگر مقامات میں بینک کا کاروبار کرنا اور اس کے ذریعہ سے ہندوستان کی صنعت و حرفت کو ترقی و امداد دینا اور عام ہندوستانیوں میں عموماً اور تعلیم یافتہ نوجوانوں میں خصوصاً تجارت کا مذاق پیدا کرنا اور ہندوستانی صناع و تجار کی سرمایہ سے حوصلہ افزائی کرنا ۔

۲- بینک کا اصول کاروبار داد و ستد کے علاوہ ہر قسم کی تجارت آڑہت یعنی سوداگروں کیلئے ہر قسم کے مال کی خرید و فروخت مناسب کمیشن پر یا ساہوکاری کے طور پر بھی ایمرجنسی طریق پر کرنا نیز دیگر ایسے کاروبار حسب تجویز و رائے ڈائریکٹران انجام دینا جس میں فائدہ کی صورت نظر آوے ۔

۳- ہندوستانی ساخت کی اشیا کو ان کے مالکان کے حساب میں ہی او ممالک ہندیوں میں بغرض فروخت بھیجنا اور مالکان کو کچھ پیشگی روپیہ دینا اور نو ایجاد یعنی نئی قسم کے کاموں اور مشینوں کے چلانے میں سرمایہ سے مدد کرنا ۔

۴- پبلک کیلئے عموماً اور برٹش اور نیٹو افسران سول و ملٹری کیلئے خصوصاً ایجنسی بینک کا کام دینا اور سرکاری تمسکوں سے سامان سودی دیگر سامان کی خرید کے متعلق حساب کھولنا ۔

۵- دیسی ریاستوں میں کہ جہاں یورپین طریق تجارت سے فائدہ اٹھانیکا ابھی موقع نہیں ہوا ہے بینک کی شاخیں کھولکر وہاں کی مقامی تجارت و صنعت کو ترقی دینا اور ریاستوں کی کوشش کو مقررہ کمیشن پر بہم پہنچانا ۔

۶- ہندوستانی طلبا کو جاپان و دیگر ممالک یورپ و امریکہ میں تحصیل علم کیلئے جانے میں معقول شرائط پر سرمایہ دینا اور انکے ورثا کی طرف سے خرچ بھیجنے کا کفایت اہتمام کرنا ۔

۷- موجد اور اہل مصنفوں کو ایجاد و تصنیف کی اشاعت میں سرمایہ سے مدد دینا ۔

**درخواست خریداری حصص بنام منیجر انڈسٹریل بینک آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ کی نام آنی چاہئیں ۔**

[illegible] پریس لودیانہ میں [illegible] کے باہتمام چھپکر شائع ہوا

نمبر (۴۰) لودیانہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔ ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کار آمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا، کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے ٭

یہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت و صنعت۔ زراعت و تجارت۔ حفظ صحت۔ تہذیب اخلاق۔ سائنس و فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا۔ دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سٹینڈرڈ اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی سطح پیدا کرنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کیجاتی ہے ٭

## شرح چندہ

| [illegible] | | |
|---|---|---|
| ہندوستان و برما | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ |
| | پیشگی سالانہ اعلی کاغذ پر | حعہ |
| [illegible] | پیشگی سالانہ اعلی کاغذ پر | حعہ ۱۴ر |

ہندوستان برما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ۶ر مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت

## اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۲ر | ۱۴ر | ۶ | ۸ ؍ | ے |
| نصف کالم | ے | عہ | للعہ | للعہ | اعہ |
| پورا کالم | صہ | عہ | للعہ | یعہ | اعہ |
| پورا صفحہ | عہ | یعہ | لہ | ماللعہ | ماللعہ |

بطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونے کی اجرت اگر دو پیہ فیصدی

## اشتہار دینیوالو!

لاشبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار میں لیکن تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فائدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضائع کرنا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ کی بتلا کر پبلک کو دھوکہ دیتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جنکی کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے اور شاید چند اشتہار والے نہ دیکھیں۔ آپکا اشتہار کسی کونہ میں پڑا رہا آپکی نظر نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا پانچ روپیہ کے سوا لاکھ خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں سو میں سے دس اسکے خریدار نہوں اور کوئی شہر یا قصبہ ہمالیہ کی بلندی سے سمندر تک اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اسکے قدردان موجود نہ ہوں۔ آدمی سے لیکر کوئٹہ اور بلوچستان تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے لوگ اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں۔ سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب بکثرت اگر ایک تو پڑھنے والے بیس ٭

# آرمی نیوز

لودیانہ شنبہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء


## فوجی تربیت اور ہمارے نوجوان

ملک کو اندرونی اور بیرونی دشمنوں کے حملہ اور لوٹ مار سے محفوظ رکھنے اور خانہ جنگیوں یا غنیم کی ظالمانہ تاخت تاراج سے جو قیمتی جانیں ضایع ہوا کرتی ہیں ان کی سلامتی کے لئے ہر ایک گورنمنٹ کا فرض ہے کہ مضبوط اور بہادر فوج ہر وقت مقابلہ و مجادلہ کے لئے تیار رکھے اور وہ فوج بھی ایسی ہو کہ فن سپہ گری اور جنگ کے مفید قواعد سے پورے طور پر ماہر ہو۔ اسی غرض کے لئے دنیا کے ہر حصے اور ملک میں بادشاہان وقت کو شاہی خزانہ کا بہت بڑا حصہ فوجی ضروریات و اخراجات پر صرف کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ برٹش گورنمنٹ کا سب سے بڑا خرچ صیغہ جنگی و بحری کے متعلق ہے۔ لیکن بغور دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ملک میں امن قایم رکھنے کے لئے صرف فوجی سپاہ یا بحری بیڑے کافی نہیں ہو سکتے تاوقتیکہ اس بادشاہ کی تمام رعایا اور ملک کا ہر ایک باشندہ جس میں کچھ بھی طاقت ہو فنون جنگ سے خاص واقفیت نہ رکھتا ہو۔

### انگلستان کی جنگی طاقت

بہت زبردست تسلیم کیجاتی ہے لیکن فن جنگ کے مشہور ماہر اور کئی ایک بڑے کارزاروں میں نمایاں شہرت اور نیکنامی حاصل کئے ہوئے لارڈ رابرٹس جیسے دوراندیش مدبر موجودہ جمیعت کو ناکافی قرار دیتے ہیں اور دن رات اسی فکر میں ہیں کہ کوئی ایسی تدبیر کرنی چاہیئے جس سے یہہ طاقت بدرجہا بڑھ جاوے۔ اسی کے متعلق جبریہ فوجی ملازمت کا سوال بھی پیش کیا گیا لیکن انگلستان کے آزادی پسند باشندے کثرت رائے سے اس تجویز پر عملدرآمد کرتے ہوئے نظر نہیں آتے۔ یہ ظاہر ہے کہ انگلستان کا ہر شخص اسلحہ رکھ سکتا اور قریباً سب باشندے بندوق پستول وغیرہ کے استعمال سے بخوبی واقف ہیں حتی کہ عورتیں بندوق چلانے اور نشانہ لگانے میں خاصی شہرت رکھتی ہیں۔ تاہم ایسے باشندگان انگلستان سے جنہوں نے باقاعدہ جنگی تعلیم نہیں پائی یہہ امید نہیں کی جاسکتی کہ وہ موقع جنگ پر دشمن کا بخوبی مقابلہ کر سکینگے جب یہ حالت انگلستان کے باشندگان کی ہو تو اہل ہند کسی مصیبت کے موقع پر گورنمنٹ کی کیا امداد کر سکینگے۔ خاک بھی نہیں!

غدر سے پہلے جبکہ ایکٹ اسلحہ جاری نہ تھا ہندوستانیوں کے گھروں میں بالعموم تلواریں اور توڑیدار بندوقیں ہوا کرتی تھیں اور قریباً ہر شخص ان کے استعمال کی واقفیت رکھتا تھا لیکن اب تو ہمارے نوجوان یہ بھی نہیں جانتے کہ سنایڈر بریچ لوڈنگ ہنری مارٹینی میگزین رایفل وغیرہ کس طرح بھری اور چلائی جاتی ہیں؟ تعلیم یافتہ گروہ کی طرف سے ایکٹ اسلحہ کی منسوخی کے متعلق کئی سالوں سے کوشش کی جارہی ہے لیکن گورنمنٹ محض اس بنا پر کہ

### ہندوستانیوں میں باہمی اتفاق

نہیں اور ساتھ ہی غدر کے بعد ان کی وفاداری پر کامل بھروسہ نہیں کیا جاسکتا ایکٹ اسلحہ کو منسوخ کرنا تو درکنار بلکہ دن بدن لایسنس دینے میں سختی سے کام لے رہی ہے۔ اب اس قدر آسانی سے بندوق تلوار کا لایسنس نہیں مل سکتا جیسے کہ پہلے مل سکتا تھا۔ یہی باعث ہے کہ ان دنوں ۹۰ فیصدی ہندوستانی نوجوان بھی آلات حرب مثل بندوق تلوار کے استعمال کی قابلیت نہیں رکھتے۔ اور اس طرح سے لاکھوں نوجوان جو بوقت ضرورت گورنمنٹ کے دشمنوں کے مقابلہ میں اپنی جان دینے کو تیار ہیں بالکل نکمے اور اپاہج بنے بیٹھے ہیں۔

یہہ سچ ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ تعلیم یافتہ پارٹی اخباروں اور جلسوں میں اپنے حقوق نہایت سرگرمی سے طلب کر رہی ہے اور انگلوانڈین اخبارات دیسی اخباروں کی تحریروں اور کانگرس کی تقریروں کو باغیانہ ثابت کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں گورنمنٹ سے یہ درخواست کرنا کہ تمام ہندوستانی نوجوانوں کو خواہ وہ تعلیم پاتے ہیں یا دیہاتوں اور شہروں میں کاشتکاری۔ دستکاری یا مزدوری سے شکم پروری کرتے ہیں جنگی تعلیم دیجاوے بعید از عقل ہے اور نہ ہی امید کیجاسکتی ہے کہ یہی درخواست منظور ہوگی۔ تاہم گورنمنٹ بڑی آسانی کے ساتھ کچھ حصہ نوجوانان ہند کو جنگی تعلیم دے سکتی ہے وہ اس طرح کہ تمام فوجی سرداران اور مجسٹریٹوں مشہور قدیم اقوام کی نوجوان لڑکوں کو جن کی جسمانی صحت اور طاقت اچھی ہو اور جو فوجی مدارس یا گورنمنٹ کالجوں میں تعلیم پاتے ہوں انہیں بندوق چلانے اور دیگر فنون جنگ کی تعلیم فرصت کے وقت میں دیجائے یا اگر تمام سرکاری کالجوں میں بالفعل یہ تجویز جاری کرنا غیر مناسب یا مشکل سمجھی جائے تو کم از کم بطور آزمایش محمڈن کالج علیگڈھ اور خالصہ کالج امرتسر میں تمام ہونہار نوجوانوں کی جنگی تعلیم کا انتظام ہونا چاہئے اس سے دیسی فوجوں میں سیکھے سکھلائے عہدہ دار آسانی مل سکیں گے۔ اور جو لوگ سول کی ملازمت میں جاوینگے یا اپنے گھروں میں تجارت وغیرہ کی آمد زندگی بسر کرینگے وہ بھی وقت ضرورت گورنمنٹ کو اپنی ذات سے مدد دے سکیں گے۔ یہہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ تمام ہندوستانی نوجوانوں کو جنگی تعلیم صرف اُس صورت میں گورنمنٹ کی طرف سے مل سکتی اور ملنا واجب بھی کہی جا سکتی ہے جبکہ رعایا اور گورنمنٹ کے تعلقات میں ذرہ بھر مغایرت نہ ہو اور یہہ کہنا کہ اس وقت گورنمنٹ ساری ہندوستانی رعایا پر مکمل بھروسہ رکھتی ہے یا رعایا کے تمام افراد حکام کے سلوک سے خوش ہیں سورج پر خاک ڈالنا ہے۔ ہاں! اہل ہند کی بہت بڑی تعداد صدق دل سے خواہشمند ہے کہ برٹش کا سایہ ہما پایہ ہمارے سر پر قایم رہے لیکن ساتھ ہی یہہ خواہش فطرتاً ہر ایک دل میں ہے کہ جیسے ہما کے سایہ سے معمولی شخص بادشاہ بن سکتا ہے اسی طرح جملہ باشندگان ہند مثل اپنے حکمرانوں کے خوشحال۔ تعلیم یافتہ۔ امن پسند اور مضبوط بن جاویں۔ اس خواہش کا پورا کرنا بہت کچھ گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہے!!!

گو محمڈن علی گڑھ کالج اور خالصہ کالج امرتسر میں ملٹری ڈریل اور گھوڑوں پر سواری سکھلانے کا انتظام پہلے سے سوچا گیا ہے اور قواعد ڈریل نہایت محنت اور خوبی سے سکھلائی جاتی ہے لیکن نشانہ بازی کے لئے سرکاری طور پر بندوقیں بہم نہیں پہنچائی گئیں اور جب تک بندوق کے استعمال اور درست نشانہ لگانے کی قابلیت نہ ہو محض قواعد دان ہونا کچھ مفید نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح فوجی سرداروں اور سپاہیوں کے لڑکے بھی اکثر اوقات بندوق وغیرہ ہاتھ میں لیکر شست لگاتے یا گاہ بگاہ چاندماری پر ایک دو گولیاں بھی چلا لیتے ہیں مگر صریح طور پر اُن کو اجازت نہیں کہ رکروٹوں کے ساتھ قواعد پریڈ سیکھ سکیں یا چاندماری پر کارتوس خرید کر نشانہ بازی کی مہارت پیدا کر سکیں۔ بہتر تو یہ ہو کہ فوجی لڑکوں کو گورے سپاہیوں کے بچوں کی طرح بچپن سے ہی وردی پہننے اور سپاہی بننے کا

کا شوق دلایا جاوے۔ اور یہ وردی سرکار اپنی طرف سے دیا کرے ایسے زمانہ میں جبکہ لڑکے رکروٹ سے مشکل میں آگر فوجی بچوں کو بچپن سے فوجی ملازمت کا شوق دلایا جاوے گا تو وہ ایک ہوشیار اور کار آمد سپاہی بن سکیں گے اور اچھے سپاہی رکروٹوں کو ڈرل و نشانہ بازی کے سکھلانے میں جو دقت پیش آتی ہے اس کے لئے ہمدردی نہ کرنی پڑیگی۔ اور مندرجہ بالا کالجوں میں سرکاری بندوقیں رکھتے ابتدا نشانہ بازی کی تعلیم دینے سے لڑکے کو نوجوانی میں ہی ایک لائق [illegible]۔

حاشیہ میں

جن حالات میں کہ [illegible] ہندوستان پر غدر آمد کیا گیا تو تمام اہل ہند باہم [illegible] اور [illegible] خاندان [illegible] یقین دلا دینگے کہ سرکار ہماری وفاداری پر [illegible] اور اس فخر کے حاصل ہونے پر ہر ایک [illegible] اپنی جان کو برٹش گورنمنٹ کے دشمنوں کے مقابلہ میں قربان کر دینا اور برٹش جھنڈے کو قائم رکھنا اپنی زندگی کا اعلیٰ مقصد سمجھیں گے۔

---

**امیر صاحب کابل** کی تشریف آوری کے متعلق مزید خبر موصول ہوئی کہ امیر صاحب نے بمقام کابل ۱۵ ستمبر کو سرداران اور سرداروں کا ایک عالیشان دربار منعقد کیا اور حاضرین پر ظاہر کیا کہ گورنمنٹ ہند نے ہمیں [illegible] سوائے اس کے پولیٹیکل غرض کوئی نہیں ہے بتلائیے کہ آپ لوگوں کی کیا رائے ہے۔ سب حاضرین کی طرف سے جواب دیا گیا کہ حضور بادشاہ ہیں آپ کی مرضی ہی قانون کا حکم رکھتی ہے لیکن [illegible] اصرار کیا کہ اپنا [illegible] ظاہر کرو [illegible] عہد نامہ ڈیورنڈ کی شرائط فیصل ہو چکی ہیں پھر سفر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ امیر صاحب نے جواب میں کہا کہ [illegible] کے لئے غیر ملک کی سیر کرنے سے بہت کچھ فائدہ اور تجربہ حاصل ہو سکتا ہے بالخصوص ایسے روشنی کے زمانہ میں تو سیر کرنا بہت ضروری ہے [illegible] نئی نئی ایجادوں کا معائنہ کر کے اپنے اہل ملک کی بہتری کے لئے ان کو بحال جاری کریں گے کیونکہ سلطان [illegible] کا فرض ہے کہ اپنی رعایا کی بہتری کے لئے ہمیشہ کوشش کرتا رہے۔ یہ سن کر سب لوگ بہت خوش ہوئے اور اتفاق [illegible] سے ظاہر کیا کہ [illegible] کے لئے ضرور جانا چاہیئے۔ اس کے بعد امیر صاحب کے بخیریت سفر کرنے اور واپس آنے کے متعلق دعائیں مانگی گئیں۔ ٹھیک تاریخ روانگی ظاہر نہیں کی گئی لیکن امید [illegible] پر ایک مبارک موہوم روانگی کے لئے قرار پایا بعد ازاں امیر صاحب نے حکم جاری کیا کہ کون کون بلٹن و رسالہ اردل میں جاوینگے بلٹنوں و رسالہ کے علاوہ دو بیٹری توپخانہ بھی ہمراہ ہوگی اور یہ سب جلال آباد تک ماہ دسمبر میں ہمراہ آوینگی خیمہ جات شاہی و دیگر سامان کی درستی و تیاری کا حکم بھی دیدیا گیا ہے۔ امیر صاحب قریب ایک ہفتہ یا کچھ زیادہ عرصہ تک جلال آباد میں مقیم رہکر ۲۳ دسمبر کو روانہ جانب لنڈی کوتل ہو جاوینگے۔

یہ بھی خبر ہے کہ امیر صاحب نے اپنے اردلی [illegible] کے لئے خوبصورت وردیوں کے تیار کئے جانیکا حکم ارسال کیا ہے۔ جو تیار ہونے پر جلال آباد میں پہنچائی جاوینگی تاکہ امیر صاحب ان کو خود ملاحظہ فرما کر پسند کریں۔

---

**گارڈ کو ناکافی سزا** - ایسٹ انڈین ریلوے کے اس انگریز گارڈ کو جس نے ایک ہندوستانی لڑکی کی عصمت پر حملہ کیا تھا جبکہ وہ بنارس سے [illegible] کو سفر کر رہی تھی عدالت ڈسٹرکٹ جج شاہ آباد سے باتفاق رائے جیوری مجرم قرار دئے جانے پر ایک ماہ قید سخت اور پانسو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ اسی رقم جرمانہ میں سے پچاس روپیہ لڑکی کو بطور معاوضہ دلائے جانیکا حکم ہوا —— اس موقع پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر بدقسمتی سے اس قسم کا جرم کوئی دیسی گارڈ کسی یوروپین لڑکی سے کر بیٹھتا تو کیا اس قدر سزا کافی سمجھی جاتی؟ جبکہ [illegible] اور افسوسناک وارداتیں بعض ناعاقبت اندیش اور اپنی قومیت پر مغرور گورے ملازمان کرتے رہتے ہیں پھر عدالت کی طرف سے ایسی نرم سزا کا ہونا درحقیقت برٹش انصاف کے خلاف ہے۔ یہی باتیں ہیں جنکو دیکھکر بعض اخبارات یہ کہنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ انگریزوں اور دیسیوں کے لئے قانون جدا جدا ہونا چاہیئے۔ اور انصاف بلحاظ رنگت ہوتا ہے۔

---

**پنجاب کا سرمائی صدر مقام** - گورنمنٹ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ پنجاب کا سرمائی صدر مقام شملہ سے ڈلہوزی میں قائم کرنا فی الوقت نہیں چونکہ تمام عمارات جو اس وقت ڈلہوزی میں ہیں ان میں فوجی افسر رہتے ہیں اس لئے مکانات دفاتر کی تعمیر میں رقم کثیر صرف کرنی پڑیگی جو کسی حالت میں مناسب نہیں۔ اس لئے اگر کسی وقت میں پنجاب گورنمنٹ کو اپنا سرمائی صدر مقام تبدیل کرنا بھی ضروری ہوگا تو وہ چاہئے ڈلہوزی کے کوئی اور سب پہاڑ پر بنایا جائے۔

---

**بے اطمینانی** - شنگھائی میں سکھ ملازمان پولیس کے سٹرائک کرنے اور ڈیوٹی پر واپس آجانے کا حال لکھ چکے ہیں لیکن ابتک مفصل کیفیت معلوم نہیں ہوئی کہ سٹرائک کرنے کا اصل باعث کیا تھا تاہم ایک اخبار سے پتہ لگا ہے کہ شنگھائی میں علاوہ پولیس کے اور بہت سے سکھ موجود ہیں جو [illegible] وغیرہ کی ملازمت کرتے ہیں اور بالعموم یہ لوگ شراب پیکر سخت دنگہ فساد کرتے رہتے ہیں وہاں کی عدالت انگریزوں کی روزمرہ کی شکایات سے اس قدر تنگ آگئی کہ سکھ مزدوروں کو عبرت بخش سزائیں دیجانے لگیں جس جرم میں جرمانہ کی سزا بھی دیجا سکتی تھی وہاں قید کی سزا ملنے لگی چونکہ یہ سب [illegible] میں رشتہ دار اور قومی بھائی ہیں۔ اس لئے ملازمان پولیس نے ایکا کر کے کام چھوڑ دیا۔ بھائیوں کے ساتھ ہمدردی کرنا قابل انسانیت اور بہادری ہے لیکن کیا ہی اچھا ہو کہ یہ اپنے بدچلن بھائیوں کو اتفاق کر کے بدچلنی اور شراب خوری سے بھی روکیں کیونکہ چین اور دیگر ممالک مثل برٹش کولمبیا وغیرہ میں سکھوں کی نسبت سخت بدگمانی پھیل رہی ہے اور آسٹریلیا میں ہندوستانیوں کے داخلہ کی ممانعت کا باعث بھی یہی ہے اور [illegible]۔ تازہ خبر ہے کہ برٹش کولمبیا میں سکھوں کے داخلہ کی ممانعت ہو گئی۔

---

**سودیشی والنٹیروں کو مار** - معلوم ہوتا ہے کہ سودیشی اور پولیٹیکل ترقی ہند کے اندرونی مخالف اپنی کوشش میں کہ ہندو مسلمان باہم لڑ پڑیں لگیں اور جو امید حامی مسٹر مورلی وزیر اعظم ہند اور لبرل گورنمنٹ کی طرف سے ہندوستانیوں کے لئے ملنے کی امید ہے وہ پوری نہ ہو سکیں بہت کچھ کامیاب ہو رہے ہیں بنگال میں جہاں سودیشی کا زور ہے اور جہاں کے پولیٹیکل لیڈروں کی سرتوڑ کوشش نے بہت سے خود غرض لوگوں اور اینگلو انڈین اخبارات کو متحیر بنا رکھا ہے ہندو مسلمانوں کے تعلقات دن بدن کشیدہ ہو رہے ہیں۔ چنانچہ چند روز ہوئے کلکتہ میں "بندے ماترم" والنٹیروں پر جبکہ وہ اپنا جلوس کالج سٹریٹ سے نکال رہے تھے۔ چند مسلمان غنڈوں نے بلا کسی اشتعال لائے جانے کے حملہ کیا جس سے ایک والنٹیر کے سر میں سخت چوٹیں آئیں اور اسے ہسپتال پہنچایا گیا۔ اس سے کچھ دن پہلے مولوی لیاقت حسین کو بھی انہی لوگوں نے مار دیا۔ تعجب ہے کہ پولیس نے کسی حملہ آور کو

گرفتار نہیں کیا۔ حیرانگی ہے کہ اس سے کیا مطلب سمجھا جاوے۔

**کانگرس کی صدارت** - سخت افسوس ہے کہ گو انعقاد کانگرس میں صرف ڈھائی مہینے باقی رہ گئے ہیں لیڈران کانگرس اتفاق رائے سے ابتک کوئی پریسیڈنٹ منتخب نہیں کر سکے۔ مسٹر تلک اور مسٹر دادابھائی نوروجی کے خیرخواہ اپنی اپنی کوشش میں مصروف ہیں۔ پچھلے دنوں مسٹر نوروجی کی پریسیڈنسی کے متعلق بکا گیا تھا مدبندے ماترم کے اڈیٹر مسٹر بپن چندر پال نے اس کی تردید کر دی کہ وہ ایسی حالت میں جبکہ کانسٹیٹیوشنل اصول کے مطابق نہ ہو پریسیڈنٹ بننا پسند نہیں کرتے۔ دوسرے فریق کے لوگوں نے مسٹر تلک کا انکار چھاپ دیا کہ وہ پریسیڈنٹ بننا پسند ہی نہیں کرتے۔ یہ حالت دیکھکر بعض اصحاب نے مسٹر سیٹڈ اڈیٹر ریویو آف ریویوز کا نام پیش کیا ہے جسے بہت لوگ پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں لیکن بعض کہتے ہیں کہ کیوں نہ مدراس کے مشہور خیرخواہ کانگرس آنریبل نواب سید محمد صاحب کو اب کی دفعہ پریسیڈنٹ بنایا جائے۔ نواب صاحب محمدن ڈیپوٹیشن میں بھی شامل تھے اور مدراس کے مسلمانوں کے مسلمہ لیڈر و کانگرس کے خیرخواہ ہیں۔

**مسٹر سیٹڈ اور کانگرس** - مسٹر سیٹڈ نے حال میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اگر مجھے کانگرس کا پریزیڈنٹ بنایا گیا تو میں اپنے لئے بڑی بھاری عزت اور توقیر سمجھونگا۔ اور یہ کہ میں بحیثیت پریزیڈنٹ اہل ہند کو کہونگا کہ وہ حکام کے مظالم کو چپ چاپ برداشت کرتے رہیں جیسا کہ وہ کر رہے ہیں بلکہ جایز مخالفت کو جایز سمجھیں اور اس سے کام لیں۔

**تحقیقاتی کمیشن** - ولایت کے ایک رسالہ نے لکھا کہ مسٹر مارلے وزیر ہند عنقریب ایک مختصر سا کمیشن ہندوستان میں بھیجنے والے ہیں جو تقسیم بنگالہ اور ہندوستان میں بے اطمینانی پھیلنے کے متعلق تحقیقات کریگی۔ یہ خبر زیادہ تر گپ ہی معلوم ہوتی ہے لیکن اگر کمیشن آ بھی گیا تو مثل دوسرے کمیشنوں کے یہ کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ اس کی رپورٹ ہندوستانیوں کے حق میں مفید ہوگی۔

**بنگال میں بے اعتباری** - اگر یہ خبر سچ ہے تو بے اعتباری کی حد ہوگئی۔ کہا جاتا ہے کہ بنگال کے بیرونی تھانجات میں گورے کنسٹبل رکھے جاوینگے اور چوکیات میں پنشن یافتہ اور ریزرو کے سپاہی نیز ہر ایک تھانہ میں ٹیلیفون کا سلسلہ قایم رہیگا تاکہ اگر کسی جگہ دنگہ فساد یا بدامنی ہو تو فوراً انتظام و انسداد ہو سکے کل ایکہزار گورہ کنسٹبل ہونگے جن میں سے پانچ سو ولایت سے منگوائے جاینگے اور بقایا پانسو ہندوستان میں سے اکٹھے کئے جاینگے۔

**جرمانہ کی سزا** - طمع نفسانی ہر گز کسی دفعہ وہ اشخاص بھی جرم کر بیٹھتے ہیں جو عقلمند اور شریف کہلاتے ہیں حال ہی میں ایک شخص اسوانی بابو نامی بنگالی کی اپیل ہائیکورٹ کلکتہ میں پیش ہوئی جس نے شہو ادویات اور تیل کا جعلی ٹریڈ مارک بنا لیا تھا اور عدالت سے اس کو دو ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی ہائیکورٹ نے اپیل نامنظور کر کے سزا کو بحال رکھا۔

**ریل گاڑیوں کی ٹکر** - ایسٹ انڈیا ریلوے کے سٹیشن سیمولتلہ پر ۱۲ اکتوبر کی شب کو ایک مسافر گاڑی مالگاڑی سے ٹکرا گئی۔ بریک وان بالکل ٹوٹ گیا کئی مسافر زخمی ہوئے۔ اس کے علاوہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے سٹیشن دادو پر اجو شاخ کوٹری رکھ پر واقعہ ہے ۱۱ اکتوبر کو دو مسافر گاڑیاں خفیف طور پر ٹکرا گئیں کسی مسافر کو شدید چوٹ نہیں آئی۔

**حادثہ ریلوے سے موت** - ریلوے کی سواری زمانہ حال کی ایجادوں میں سے بنی نوع انسان کے لئے ایک بہت بڑی برکت اور مفید تسلیم کی جاتی ہے لیکن ہر ایک پھول کے ساتھ خار رکھنا قانون قدرت کا ایک زبردست اصول ہے۔ اس لئے جہاں ریلوے سے ہزارہا فوائد پہنچتے ہیں وہاں کئی ایک نقصان بھی ہیں جن میں سے یہاں صرف انسانی جانوں کے ہلاک ہونے کا ذکر کیا جاتا ہے سنہ ۱۹۰۵ء میں ایکہزار تین سو پانچ آدمی ہلاک اور ۲۹۳ اشخاص زخمی ہوئے۔ ریلوے کی ملازمت بھی سخت خطرناک سمجھنی چاہئیے کیونکہ سنہ ۱۹۰۵ء میں ۲۲۳ آدمی ہلاک اور ۵۷۰ زخمی ہوئے۔

**دورہ** - پولیس کمیشن کی سفارش کے مطابق تمام صوبجات ہند میں فوجداری جرایم کی خبر کا جو محکمہ قایم کیا گیا ہے مسٹر سٹورٹ صاحب اس محکمہ کے ڈائرکٹر ہیں اس ماہ میں صاحب ممدوح آگرہ اور پشاور کا دورہ کر کے شملہ پہنچینگے اور نومبر کے اخیر میں وسیع پیمانہ پر ہندوستان میں سرمائی دورہ فرمائینگے۔

**پروگرام امیر صاحب کابل** - گورنمنٹ ہند نے موجودہ انتظام کے مطابق امیر صاحب کی سیاحت کے متعلق حسب ذیل پروگرام شایع کیا۔ جس میں ممکن ہے کہ بعد میں کچھ تغیر و تبدل کیا جاوے پروگرام میں لاہور کا نام کہیں نظر نہیں آتا جس سے قیاس ہوتا ہے کہ شاید لاہور کی سیر نہ کیجاوے۔

۴ جنوری بعد دوپہر لنڈی کوتل میں پہنچکر ۵ جنوری کو علی الصباح معہ بہت بڑی جماعت ہمراہیان روانہ ہوکر اسی دن بعد دوپہر پشاور میں رونق افروز ہونگے۔ ۶ جنوری بروز اتوار ثالث ۷ جنوری کی شب کو روانہ اور ۳۷ گھنٹہ سفر کر کے بدھ کے روز آگرہ میں پہنچینگے۔ یہاں ۱۰ جنوری سے ۱۵ جنوری تک مقیم رہینگے ۱۶ جنوری کی صبح کو روانہ ہوکر ۲ گھنٹہ بعد علی گڈہ میں تشریف لیجاوینگے یہاں آٹھ گھنٹہ ٹھہر کر ۱۷ جنوری کی صبح کو کانپور۔ ۶ گھنٹہ قیام کر کے رات کیوقت روانہ اور ۱۸ جنوری کی صبح کو گوالیار۔ یہاں ۱۹ جنوری کو مقام رہیگا ۲۰ جنوری کی شب کو روانہ اور ۲۱ کی صبح کو دہلی پہنچینگے۔ ۲۲ کو مقام رہیگا۔ ۲۳ کو روانہ ہوکر صبح کو سرہند پہنچینگے۔ ۸ گھنٹہ ٹھہر کر رات کو روانہ ہونگے۔ اور ۲۵ کی صبح کو پھر دہلی پہنچ جاوینگے۔ یہاں ۲۶-۲۷-۲۸ تک مقام رہیگا۔ ۲۹ کو دہلی سے بوقت صبح روانہ ہوکر ۲۹ جنوری کی شب کو اجمیر میں پہنچینگے یہاں سے ۳۰ کی شب کو اجمیر سے روانہ ہوکر بروز جمعرات ۳۱ جنوری کی صبح کو دہلی پہنچینگے۔ اور تھوڑی دیر بعد جانب سوناگپور (ممالک متوسط) روانہ ہو جاینگے جہاں یکم فروری کی صبح کو پہنچکر ۲-۳-۴-۵ فروری تک قیام رکھینگے اور چیتوں کا شکار کھیلینگے۔ ۶ فروری کو بوقت شب روانہ ہوکر ۷ فروری کو بمبئی پہنچینگے۔ یہاں ۸-۹-۱۰ فروری تک مقام رہے گا۔ اور ۱۱ فروری کو بسواری جہاز روانہ ہوکر ۱۲-۱۳ فروری تک سمندر میں رہینگے اور ۱۴ فروری کی صبح کو کراچی میں رونق افروز ہونگے۔ ۱۵ کی صبح کو یہاں سے روانہ ہوکر ۱۶ فروری کی صبح کو کوئٹہ پہنچینگے۔ ۱۷-۱۸ کو یہاں مقیم رہیگا۔ ۱۹ فروری کی صبح کو روانہ ہوکر بوقت دوپہر چمن میں پہنچینگے۔ چمن سے رات کو روانہ ہوکر ۲۰ فروری کی صبح کو کوئٹہ پہنچینگے اور جانب کابل

روانہ ہو جاوینگے سکھر میں ۲۱ فروری کی صبح کو پہنچکر پل کا معائنہ فرماینگے - اس کے بعد ۲۲ فروری کی شب کو بہاولپور پہنچینگے ۲۳ فروری کو مقیم رہکر شکار کھیلیں گے - اور اسی دن رات کو روانہ ہوکر ۲۴ فروری کو نہر چناب کا معائنہ فرماینگے - ۲۵ کی صبح کو پشاور پہنچکر ۲۶ کو مقام رہیگا اور ۲۷ فروری کی صبح کو روانہ ہوکر ۲۷ کی شب کو لنڈی کوتل پہنچینگے اور ۲۸ فروری کو لنڈی کوتل سے روانہ ہو جاینگے -

امیر صاحب کی سواری اور ہمراہیوں کے لیے کم از کم دو سپیشل گاڑیوں کی ضرورت ہوگی ●

## محمڈن پولیٹکل ایسوسی ایشن

شملہ میں محمڈن ڈیپوٹیشن کے موقعہ پر تمام ہندوستان کے چیدہ اور سربرآوردہ مسلمان جمع ہوئے تھے اس وقت تجویز قرار پائی کہ مسلمانوں کے پولیٹکل مقاصد کے متعلق "آل انڈیا محمڈن پولیٹکل ایسوسی ایشن" قائم کی جاوے - چنانچہ باتفاق رائے ممبران ڈیپوٹیشن قرار پایا کہ اس ایسوسی ایشن کے سکرٹری نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین مقرر ہوں - اس مجلس کا باضابطہ انعقاد بمقام ڈہاکہ ایجوکیشنل کانفرنس کے موقعہ پر عمل میں آویگا - ایسوسی ایشن کو مستقل اور مفید بنانے کے لئے نواب صاحب ڈہاکہ نے ایک قابل قدر سکیم تیار کی ہے جس پر ڈہاکہ میں غور و بحث کی جاویگی - اور جس سے امید ہے کہ اگر اس سکیم پر مستعدی اور خلوص دلی سے عملدرآمد ہوا تو مسلمانوں کے پولیٹکل حقوق کی بخوبی حفاظت ہوسکیگی ؟ اور انہیں بہت کچھ فائدہ پہنچیگا لیکن اگر یہ ایسوسی ایشن محض اسی اصول پر قائم کی گئی ہے جس پر سرسید احمد [illegible] پرشاد نے "انٹی کانگرس" قایم کی تھی تو ہر شخص بآسانی پیشینگوئی کرسکتا ہے کہ اس کا بھی وہی حشر ہوگا جو "انٹی کانگرس" کا ہوا یا ایسوسی ایشن ویسا ہی پھل مسلمانوں کو دیگی جیسا کہ چار سال ہوئے کہ "مسلم پولیٹکل ایسوسی ایشن" کے قیام سے مسلمانوں کو ملا ! -

## ایران میں پارلیمنٹ

- ۹ اکتوبر کو ایران میں پارلیمنٹ کا افتتاح ہوگیا اس موقعہ پر شاہ ایران رونق افروز تھے ممبران کا خیر مقدم کیا گیا وزیر اعظم نے شاہی تقریر پڑھکر سنائی - ایران کے ہر تعلیم یافتہ شخص کو جس کی عمر ۳۰ سال سے کم اور ۷۰ سال سے زیادہ نہ ہو ممبر منتخب کرنیکا استحقاق دیا گیا ہے - اس کے مطابق ۶۶ ممبر منتخب ہوگئے ممبران نے اپنے ممبروں سے ایک پریسیڈنٹ اور دو وایس پریسیڈنٹ منتخب کئے - اب عملاً ہر سلطنت پارلیمنٹ کے مشورہ اور رائے کے مطابق سرانجام پاویں گے - مبارک !

## زیور پہنانے کی سزا

- کچھ عرصہ ہوا ضلع باندا میں کسی عورت نے ایک چھوٹی لڑکی کو زیور کے لالچ سے مار ڈالا تھا - ملزمہ نے ہائی کورٹ الہ آباد میں اپیل کیا تو چیف جسٹس صاحب نے اپنے فیصلہ میں بچوں کو زیور پہنانے کی سخت مذمت کی اور فرمایا کہ "بچوں کو زیور پہنانے کی وجہ سے اگر کوئی شخص جرم کرے تو مجرم کے علاوہ اس بچے کے ماں باپ کو بھی سخت جرمانہ کی سزا ہونی واجب ہے" - اس سے جج صاحب کا مطلب یہ ہے کہ ماں باپ بچوں کو زیور پہنا کر خود ان کی موت کا بند و بست کرتے ہیں نہیں معلوم بچوں کو زیور پہنانے کی بری رسم ہندوستان سے کب بند ہوگی ہزاروں معصوم بچے صرف زیور کی بدولت آجتک مارے جاچکے ہیں - مگر بیوقوف ہندوستانی اس خطرناک رواج سے باز نہیں آتے !

## زنانہ تعلیم

- پنجاب کے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم مسٹر بیل بڑے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اشاعت تعلیم میں بہت بڑی کوشش کی ہے - لڑکوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ صاحب ممدوح کو لڑکیوں کی تعلیم کا بڑا خیال ہے - چنانچہ پنجاب میں کئی زنانہ مدارس کھولے گئے ہیں - لاہور میں بھی نہایت عمدہ مدرسہ لڑکیوں کے لئے ہے لیکن حال میں صاحب ممدوح نے اُن مستورات کے لئے جو دن کے وقت بباعث مصروفیت امور خانہ داری مدرسے میں جاکر تعلیم نہیں حاصل کرسکتیں شام کی کلاسیں زیر نگرانی لیڈی سپرنٹنڈنٹ کے کھولی ہیں جہاں انگریزی اردو - اور کھانا پکانے امور خانہ داری اور دیگر مفید علوم و فنون کی تعلیم دیجایا کریگی داخلہ کے لئے صرف ایک روپیہ فیس لیجاویگی اس کے بعد کوئی فیس نہ ہوگی - یہ کلاسیں پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی کے دفتر میں کھلی ہیں ذات پات کی کوئی قید نہیں ہندو مسلمان سکھ - پارسی عیسائی مذہب کی عورتیں تعلیم پاسکتی ہیں -

## دورہ حضور وایسرائے

- ۶ اکتوبر کو شملہ سے روانہ ہوکر حضور وایسرائے معہ لیڈی منٹو اور اپنی صاحبزادیوں کے ۸ تاریخ کو بوقت بعد دوپہر کوئٹہ میں رونق افروز ہوئے ٹرین پہنچنے پر ۳۱ توپوں سلامی میں سر ہوئیں - آنریبل مسٹر ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان و خان قلات و دیگر بلوچی سرداروں و ملک و سول ملٹری افسران نے اسٹیشن پر خیر مقدم فرمایا - لیڈی منٹو معہ اپنی صاحبزادیوں کے ریل سے اُترکر کوئٹہ میں فروکش ہوئیں اور حضور وایسرائے مصنوعی جنگی قواعد کی تیاری دیکھنے کے لئے یاروہیں تشریف لے گئے اگلے دن کوئٹہ میں واپس آکر سنڈیمن ہال میں ایک عالیشان دربار منعقد کیا - جس میں خان قلات و بلوچی سردار و ملک و دیگر و سائر و سول ملٹری کے معزز عہدہ دار شامل تھے اس موقعہ پر حضور وایسرائے نے ایک پرمعنی اور دلچسپ تقریر فرمائی جس میں خان قلات کے علاقہ میں پولیٹکل افسر کی نگرانی میں جو عمدہ انتظام ہوا ہے اُس کی تعریف کی گئی اور خان صاحب کو خوش انتظامی کی مبارکباد دیکر امید ظاہر کی کہ آیندہ بھی ایسا ہی [illegible] عمدہ انتظام رہیگا - اس کے بعد نیکران کے علاقہ میں عمدہ انتظام رہنے کی وجہ سے ذمہ دار افسروں و ملکوں کی تعریف کی گئی - نیز ظاہر فرمایا کہ گو طاعون پھیلا ہے تاہم براستہ نوشکی بلوچستان کی تجارت روبہ ترقی ہے اور یہ مبارک آثار ہیں مستونگ میں ریشم کی پیداوار میں جو توجہ کی گئی ہے اس پر اظہار مسرت کرکے فرمایا کہ اس سے خان قلات اور دیگر سرداران کو بہت کچھ مالی فایدہ پہنچیگا - اخیر میں امیر صاحب کابل کی سیاحت سے سرحد بلوچستان پر جو عمدہ اثر پڑیگا اس کا اظہار کیا اور فرمایا کہ سرحد پر آئے دن جو چھاپے پڑتے رہتے ہیں وہ یقیناً کم ہوجاوینگے اور ایسے بدمعاشوں کو قرار واقعی سزا ضرور ملا کریگی علاوہ بریں براستہ بلوچستان ہندوستان و کابل کی تجارت میں خوب فروغ ہوگا - ۱۰ اکتوبر کو خان قلات و جام صاحب بیلہ حضور وایسرائے کی ملاقات کے لئے آئے اور حضور وایسرائے نے خان صاحب سے ملاقات بازدید فرمائی اور جام صاحب کی ملاقات بازدید کے لئے صاحب پرائیویٹ سکرٹری و دو ایڈیکانگ گئے -

۱۰ کو کوئٹہ کی سیر فرمائی اور ۱۱ کو ناشتہ کھانے کے بعد سواری آپ جنگی قواعد دیکھنے کیلئے گئے اور شام کو واپس آئے - ۱۲ کو بسواری ریل چھاونی بلیلی کی طرف روانہ ہوئے - ۱۳ تاریخ تک قواعد دیکھتے رہے - ۱۴ کو بروز اتوار کوئٹہ کے گرجا میں نماز پڑہی - اور رات کو ریل میں سوار ہوکر چمن کی طرف روانہ ہوئے - ۳ گھنٹے تک شیلا وغیرہ دیکھکر ۱۵ کو واپس آئے - اور رات کو لیوی دربار منعقد فرمایا اور نوشکی کی طرف روانہ ہوگئے -

# عالم کا فوٹو

اڈیٹر کی سخت علالت کے سبب ہفتہ گذشتہ کا اخبار نہ نکل سکا۔

کلکتہ میں سات نانبائیوں کو ناجائز تاڑی پاس رکھنے کے جرم میں پانچ پانچ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی جرمانہ ادا نہ کریں تو ۱۵ یوم قید سخت رہیں۔

مدراس میں ایک مدراسی اور ایک انگریز پر خیانت مجرمانہ اور جعلسازی کے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے۔ انہوں نے تین لیڈیوں سے دھوکا دیکر روپیہ وصول کرلیا تھا کہ لیڈیز انڈسٹریل بینک میں روپیہ جمع کردینے سے فائدہ ہوگا۔ اور روپیہ جمع کرنے والوں کو قرضہ مل سکیگا۔ جو بالکل فریب نکلا۔

مسٹر ڈممبر ریلوے بورڈ ۱۳ اکتوبر کو شملہ سے جانب بمبئی روانہ ہوئے تمام ریلوں کا معائنہ فرماویںگے۔

آنریبل ہر انڈل کے مستعفی ہونے پر سر ناروے آڈمسن ۱۵ اکتوبر سے کونسل وائسرائے کے ممبر مقرر ہوئے۔

مرحوم مسٹر طیب جی کی نعش ولایت سے بمبئی پہنچ گئی۔ اور بڑے اعزاز کے ساتھ خاندانی قبرستان میں دفن کی گئی۔

جہیل لینکر میں گھڑیال بکثرت ہیں۔ اشنان کرنے والوں کو جان کا خوف رہتا ہے۔

افسوس کہ راجہ روی ورما مشہور مصور ۵۹ سال کی عمر میں راہی ملک بقا ہوئے۔ آپ اپنے فن میں لاثانی تھے۔

بمبئی میں چھگن لال للو بھائی سے جو ایک اینگلو گجراتی اخبار کے اڈیٹر ہیں باغیانہ مضامین شایع کرنے کے الزام میں چھ ماہ کے لئے مچلکہ وضمانت طلب ہوئے سنیچر کو آیندہ پیشی ہوگی۔

بداؤن میں ایک شخص شب برات کے موقعہ پر آتشبازی تیار کرتا تھا بارود میں خود بخود آگ لگ گئی اور وہ شخص ہلاک ہوگیا!

اُجھیانی ضلع بداؤن کے ایک چٹھی رساں کو بجرم تغلب ۲ سال قید سخت کی سزا ہوئی۔

مسٹر ہیڈ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس دہلی ۸ ستمبر کو جھیل میں ڈوب کر مرگئے۔ وہ دوسرے آدمی کی جان بچانے گئے تھے خود ڈوب گئے۔ اور اُسے بچالیا۔!!!

نصف آنہ والے ٹکٹ جو ڈاک اور پارسل دونوں کے لئے یکساں کار آمد

ہونگے ہندوستان میں پہنچ گئے ایک آنہ والے آنیوالے ہیں۔

مسٹر بروس جو چارٹرڈ بینک کے ملازم تھے نیو بینک آف انڈیا کے نیجر مقرر ہوئے۔ یہہ بینک ڈیڑہ کروڑ کے سرمایہ سے جاری ہوا ہے۔

کلکتہ میں گاڑیبانوں نے ملکر ایک یوروپین کو سخت پیٹا جس نے ایک گاڑیوالے کی شکایت کی تھی۔ یہاں کے گاڑیبانوں کی بیہودگی اور گستاخی کی سخت شکایت ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ امیر صاحب کابل نے ایک رجمنٹ کیلئے ہتیار منگوائے ہیں۔

کارخانجات دخانی کی بیان کردہ مدعوانیوں کے متعلق لوکل گورنمنٹوں کی رپورٹیں حضور وائسرائے کے پاس پہنچ گئیں جن پر غور ہو رہا ہے۔

ریلوے اسٹیشن نیہاٹی پر جو ایسٹرن بنگال ریلوے پر واقع ہے ۱۴ اکتوبر کو دو گاڑیاں ٹکرا گئیں بہت سی گاڑیاں ٹوٹ گئیں لیکن جان کا نقصان نہیں ہوا۔

پونا میں طاعون انگریزوں میں پھیل رہا ہے تین چار بیمار پڑے ہیں ایک یاوسے ملازم کی میم اور مس مرگئیں۔

۱۴ اکتوبر کی رات کو سٹار آف انڈیا مل بمبئی میں آگ لگی تین لاکھ کا نقصان ہوا۔

بمبئی میں حاجیوں کے قرنطینہ بند ہوجانے کے شکریہ میں تین ہزار اہل اسلام نے جلسہ کیا۔

راولپنڈی میں ایک ویٹرنری سپرنٹنڈنٹ معہ اسٹاف کے رکھا جانا منظور ہوا جس کے حلقہ میں شمالی ہند وصوبہ سرحدی بھی شامل ہوگا۔

سالانہ رپورٹ محکمہ ڈاکخانہ آجکل میں شایع ہونیوالی ہے۔

کلکتہ کے ایک بنگالی آنریری مجسٹریٹ پر دغا کرنے کا دعوی ہوا کہ ایک انگریز سے دھوکا دیکر دوسری دفعہ ہنڈی لکھوالی۔

یکم اپریل سے اخیر ستمبر ۱۹۰۶ء تک تمام ریلوے سے حکومت ہند کو ۲۶ لاکھ ۵۳ ہزار روپیہ کی آمدنی ہوئی۔

اُمید ہے کہ ایک آنہ والا سکہ دسمبر میں رایج ہوجاویگا۔

کونسل وضعان قوانین پنجاب کا اجلاس ۲۵ اکتوبر کو منعقد ہوگا ۵ بل پیش ہونگے۔

کلکتہ میں ۳۰ اوڑیا قوم کے آدمی گرفتار ہوئے جنہوں نے قریب دو سو واردا تیں چوری ونقب زنی کی کی تھیں۔

۱۵ ماہ حال سے کالکا شملہ ریلوے کی صرف ایک گاڑی بجگہ دو کے

پرشملہ کو جایگی دو دن سے تین گاڑیاں آتی ہیں۔

باشندگان کانگڑہ نے میموریل بھیجا کہ تحصیل دسمفی پرم سالہ میں منتقل کی جاوے۔

جو نانگڑہ کے ایک سابق نائب دیوان پر غبن کا الزام تھا۔ کمیشن تحقیقات کررہی ہے۔

لندن سے خبر آئی کہ ابکی دفعہ تین ہندوستانی امتحان سول سروس میں پاس ہوئے۔

کلکتہ کی نمایش صنعت وحرفت پر تخمینا تین لاکھ روپیہ خرچ ہوگا دس ہزار روپیہ کلکتہ کی کارپوریشن نے دینا منظور کیا۔

بمبئی ہائیکورٹ کے ایک جج نے دیوانی مقدمہ میں یہ فیصلہ کی سود کے حساب سے ڈگری بحال رکھی اخبارات شاکی ہیں۔ سود خوار اب جس قدر چاہیں سود لکھالیا کرینگے۔

راجہ تصدق رسول خان لکھنو میں ایک لاکھ کے صرف سے مارکیٹ بنوانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

مرحوم سر جان ووڈبرن سابق لفٹنٹ گورنر اور سر انٹونی میکڈانل کے یادگاری بت لکھنو میں پہنچ گئے۔ جنہیں ۲ دسمبر کو لاٹ صاحب صوبجات متحدہ بے نقاب کرینگے۔

آگرہ کی مشہور رقاصہ منی جان راہئے ملک عدم ہوئی۔

نواب صاحب ریاست کروائی وارفع وسطنہ فوت ہوگئے

تقسیم بنگال کی سالگرہ کا دن بنگال میں خیریت سے گذرا مشرقی بنگال میں ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلمانوں نے خوشی کے جلوس نکلوائے گئے۔

مسٹر سریندرو ناتھ بنرجی مقدمات بریسال کے متعلق ایک تحقیقات میں حاضر نہوئے۔ ان سے جواب طلب کیا گیا ہے کہ عدالت کی حکم عدولی کا مقدمہ کیوں انپر قایم نکیا جاوے۔

وائسرائے کی کارکن کونسل کی کمیٹی نے توسیع تعداد ممبران لیجسلیٹو کونسل کے مسئلہ پر رپورٹ تیار کرکے منظوری کے لئے ولایت بھیجدی ہے

زار روس قصر پیٹر ہاف میں واپس آگئے ہیں۔

نیو انگلینڈ میں ایک تازہ طوفان آندہی سے ۵ میل تک آباد کے درمیان نقصانات واقع ہوئے جنکا تخمینہ ۵ لاکھ ڈالر ہے۔

طہران سے تار خبر آئی کہ ۱۳ ماہحال کو ایران کی پارلیمنٹ کی رسم افتتاح قصر شاہی کے اندر ادا ہوئی شہنشاہ نے ایک سپیچ میں کھڑے ہوکر ممبران کا خیر مقدم کیا سفیران جانا بہی اس وقت موجود تھے وزیر نظام الملک نے تقریر کی جس میں امید ظاہر کی کہ پارلیمنٹ کے قایم ہونے کا نتیجہ قوم کی بہبودی کے لئے بہتر ہوگا

جاپانی شہزادہ فیشمی دربار چین میں ملاقات بازدید کیلئے آیا ہے اس کے عوض میں کہ چند چینی شہزادے جاپان کی سیر کو گئے تھے چین میں کسی جاپانی پرنس کی آمد پہلی دفعہ

# ملٹری دنیا

## گورہ سپاہیوں کی تنخواہ

سیکرٹری آف سٹیٹ برائے انڈیا (وزیر صیغہ جنگی) نے ایک تازہ حکم شائع کیا ہے جس کے مطابق گورہ سپاہیوں کو علاوہ تنخواہ کے ایک خاص یومیہ الاونس ملا کریگا - اور یہ الاونس دو درجوں میں تقسیم ہوگا اول چھ پنس دویم ۳ پنس یومیہ ہوگا - (ایک پنس ایک آنہ ہوتا ہے) اول درجہ کا الاونس بارکس میں سو نمبروں کو ملیگا اور دویم درجہ کا ان کو دیا جاویگا جو گولی چلانے میں دوسرے درجہ پر ہوں یا جنہوں نے شیشہ جھنڈی کا پاس کیا ہو - لیکن ہر درجہ پر دیسی سپاہی یہ الاونس پاوینگے اور کسی قوم کے سپاہیوں کو نہیں ملیگا - کیا لارڈ چیمسفورڈ اپنے وفادار دیسی سپاہیوں کے لئے اس قسم کا الاونس منظور نہ فرماوینگے؟ کیونکہ مسلمہ طور پر ہندوستانی سپاہی کی تنخواہ ناکافی ہے اور ساتھ ہی اس قسم کے الاونس سے فوجی قابلیت میں بالضرور ترقی ہوگی ہر ایک سپاہی الاونس کے لالچ سے مارکس مین بننے کی کوشش کریگا - اور اچھا نشانہ باز ہونا ہی سپاہی کی سب سے بڑی قابلیت ہے -

---

**انعامی پیالہ** - پانچ سال ہوئے ایک رسالہ کے صاحب نے ایک نقرئی پیالہ قیمتی ۵۰ پونڈ پنجاب کمانڈ کے رسالوں میں ٹیکا ناسنس کے مقابلہ کے لئے دیا تھا اور قرار پایا تھا کہ حسن ابدال چند داد خان ضلع میں یہ مقابلہ ہوا کرے - اور ہر ایک ٹیم میں ایک انگریز ۲ دیسی افسر اور ۳ سوار و عہدیدار ایک ہی سکواڈرن کے ہوں اور جو ٹیم سب سے اول نکلے وہ یہ پیالہ سال بھر کے لئے لیجائے - تمام قواعد وغیرہ مرتب کئے گئے لیکن رسالوں سے مقابلہ کے لئے کافی درخواستیں نہ آئیں - اب تجویز ہے کہ گورہ اور تمام ہندوستانی رسالوں کو شامل کر کے بحالت سواری لمبی مسافت طے کرنے کا مقابلہ کیا جایا کرے - لیکن اس میں رسالہ کے معمولی گھوڑے افسروں کے قیمتی اور مضبوط گھوڑوں سے کب مقابلہ کر سکیں گے ساتھ ہی ایسے مقابلہ میں گھوڑوں کی جان کا خدشہ بھی ہوا کرتا ہے - اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چاند ماری کا مقابلہ ہو کر جو رسالہ اول رہے اس کو یہ پیالہ دیا جایا کرے *

---

**شعاع رونتجن** کے دو کلات ولایت سے منگائے گئے ہیں جو ہندوستان کی تمام جنگی کمانڈوں میں تقسیم کئے جاوینگے - ایک ایک آلہ ڈویژنوں کے ہیڈ کوارٹروں میں رکھا جاویگا - اس کے ذریعہ گولی ہوئی ہڈی یا مریض کا اندرونی حال یا گولی وغیرہ بغیر عمل جراحی کرنے کے نظر آجاتا ہے - اس کے متعلق ڈیرہ دون میں چیدہ فوجی ڈاکٹروں اور ان کے اسسٹنٹوں کو تعلیم دی جاتی ہے ایک جماعت پاس کر گئی اب دوسری تعلیم پا رہی ہے جس میں ۲۱ ڈاکٹر ہیں -

---

**حادثہ** - کہریالی کہ مری میں دو گورے سارجنٹ کھیل رہے تھے کہ ایک ٹھوکر کھا کر گر پڑا اس کے ہاتھ میں بندوق تھی جو چل گئی اور گولی دوسرے سارجنٹ کے بدن میں جا لگی - جس کے صدمہ سے وہ کچھ عرصہ بعد مر گیا -

---

**شادی خانہ آبادی** لفٹنٹ - الف - ایچ - سوڈی صاحب متعلقہ ۳۴ لانسرز کی شادی ہمراہ دختر کرنل سیکر صاحب بمقام راولپنڈی ماہ دسمبر میں ہوگی - اسی طرح ۱-۱۷ انفنٹری کے ڈی جے - این - لمبیر صاحب کی شادی بھی ہونے والی ہے -

---

**لفٹنٹ کرنل** اوڈانل صاحب متعلق چھٹی گورکھا رائفل یکم اکتوبر سے ایبٹ آباد بریگیڈ کی کمان کرنے لگے -

---

**نگہبانی** میں خدمات پولیس کے لئے ایک انڈین کنٹجنٹ قائم ہوئی جس کے کمانڈنٹ لفٹنٹ سکپوتھ متعلق ۲۴ ویں پنجابی اور اسسٹنٹ کمانڈنٹ لفٹنٹ مکرائے متعلق ۴۵ نمبر سکھ پلٹن مقرر ہوئے -

---

**آگرہ** کے دربار میں پوری شاہی اسکارٹ گورہ اور دیسی فوجوں کی حضور ملکہ معظمہ کی اردل میں ہوگی -

---

**گورہ سوار پلٹن** کا دستہ جو پہلے مانڈلے میں رہتا تھا اب میمیو میں رہا کریگا -

---

**بریگیڈیر جنرل** - اے - او سلیون صاحب نے رخصت سے واپس آکر سکندرآباد اور بولارم کمانڈ کا چارج حاصل کیا - اور کرنل جے - الیف - ڈریج

جن کی جگہ کام کرتے تھے ولایت کو روانہ ہو گئے -

---

**فوجی کھیل کود کا جلسہ** - مسٹر ... علی خاں ہیڈ کلرک اسسٹنٹ مقام بریہ ملک صومالی لینڈ سے لکھتے ہیں کہ ... جو انڈین کنٹجنٹ یہاں آئی اس کا نام کنگز افریقن رائفلز نمبر ۶ رکھا گیا ہے - جناب کمانڈنگ آفیسر صاحب بہادر کے حکم سے بٹالین کے ہر دو ڈبل کمپنیوں کا مقابلہ بمقام ... ماہ اگست میں ہوا - مقابلہ میں مندرجہ ذیل کھیلیں تھیں -

(۱) دوڑ مع ہتھیار - اس میں نائک ہاشم خان نمبر ۱ ڈبل کمپنی ریلپٹن نمبر ۲۰ پنجابیز نے مبلغ دس روپیہ انعام درجہ اول حاصل کیا -

دوم انعام احمد الدین حوالدار ڈی کمپنی پلٹن نمبر ۲۰ پنجابیز نمبر ۳ ڈبل کمپنی نے مبلغ پانچ روپیہ پایا - احمد الدین بہت اچھا دوڑنے والا ہے - اس لئے اس کے اول رہنے کی بہت کچھ توقع تھی لیکن افسوس کہ بوجہ بیمار ہونے کے وہ مجبور رہا -

سوم مبلغ دو روپیہ انعام مظفر خان سپاہی پلٹن نمبر ۲۰ پنجابیز نمبر ۲ ڈبل کمپنی نے حاصل کیا -

(۲) رسہ کشی جو کہ ۵ منٹ تک رہی - اس میں مندرجہ ذیل ٹیم نے انعام حاصل کیا - جمعدار صاحب حسن محمد - حوالدار فضل خان سپاہی راجہ خان پلٹن نمبر ۲ پنجابیز سپاہی محمد الدین - محمد خان فضل خان - الٰہی بخش - نظام الدین نمبر ۹۳-۹ ... شیر خان پلٹن نمبر ۲۴ پنجابیز - لیس نائک امام الدین پلٹن نمبر ۱۲۴ بلوچیز -

اُمید ہے کہ صاحب کمانڈنگ آفیسر بہادر آیندہ کھیلوں میں رسہ کشی کے لئے از راہ کرم زیادہ انعام عطا فرماوینگے کیونکہ مبلغ بیس روپیہ جو انعام دیا گیا ہے اس سے دو چند ٹیم کو خوراک پر خرچ کرنا پڑا تھا

(۳) سملی لوگوں کی دوڑ ہوئی -

(۴) آفیسروں کی گھوڑ دوڑ میں میجر صاحب بہادر کمانڈنگ اول کپتان کارٹر صاحب بہادر دوم -

اشتر(خچروں) کی دوڑ میں - میجر صاحب بہادر کمانڈنگ اول کپتان لارنس صاحب بہادر دوم - کپتان کارٹر صاحب سوم

---

**قید کی سزا** - دو سپاہی یا عہدیدار ایک سخت سزا کا مستوجب ہے جو سرکار سے تنخواہ پا کر سرکاری ہتھیار کی چوری کرے - یہ تو سخت نمک حرامی ہے - ۵۸ نمبر پلٹن کے سپاہی الٰہ نور اور زرگون شاہ کو

بعض میگزین رفلیں جو سرکاری تھیں چوری کرنے کے الزام میں بمقام راولپنڈی کورٹ مارشل ہو کر دس سال قید سخت کی سزا ہوئی۔ نائک علی شاہ نے ان کو رفلیں چوری کرنے میں مدد دی تھی اس کو بارہ سال قید سخت کی سزا دی گئی۔

## کوئٹہ میں مصنوعی لڑائی

حضور والیسرائے کی تشریف آوری کوئٹہ کے موقعہ پر ہندوستانی وگورہ افواج دو حصہ کے دو فریق بنا کر مصنوعی جنگ کا عجیب وغریب نظارہ دکھلایا گیا۔ اس لڑائی میں مندرجہ ذیل افواج شامل تھیں۔ ۵۳ سنٹ ہارس۔ ۳۶ جیکب ہارس۔ ۷ و ۳۳ نمبر ہوا تری۔ ۴ پیل فیلڈ آرٹیلری۔ نمبر ۱-۳ او ر ۹ پہاڑی باٹریاں نمبر ۱ کمپنی آر بی اے۔ ۳ کمپنی سفر مینا۔ فسٹ رائل واریک فسٹ بارک اینڈ لنکاسٹر۔ ۱۰۱ نمبر گورہ پلٹن۔ ۱۰۶ ہزارہ پائنیر ۱۲۴ بلوچی۔ ۱۲۷ بلوچی۔ اس ساری فوج کے دو برگیڈ بنائے گئے اور جنیال برگیڈ فرض کیا گیا تھا۔ ٹرانسپورٹ کا کام ۱۴ نمبر جمپیر کور اور ۲۵ نمبر رسالہ شتران انجام دیتے تھے۔ سب ملا کر ۱۱۵۰۰ سپاہ ہتھیار بند میدان جنگ میں آئی تھی۔ لڑائی کی یہہ صورت قرار دی گئی کہ نیلی فوج افغانستان کی طرف سے حملہ آور ہو کر سرخ فوج کو پسپا کرتی ہوئی آرہی ہے۔ سرخ فوج کو کوئٹہ کے قریب اپنے بچاؤ کے لئے مورچہ بندی کا موقعہ مل گیا ہے۔ چنانچہ سرخ فوج نے دشمن کے حملہ سے بچنے اور اُسے قابو کر لینے کے لئے بہی ہوشیاری سے مورچے کھودے اور پشتے تیار کئے کہ ان کی آڑ میں سپاہی ایک جگہ سے دوسری جگہ میں جا سکتا تھا بلکہ تو بچاؤ حملہ کی حالت میں نازک حالت دیکھکر پسپا ہو سکتا ہے یا مزید امدادی فوج آسکتی ہے ہر ایک مقام میں فوج کے نمبر و نام کے بورڈ لگائے گئے تھے۔ فیلڈ پر رسالہ دواخانے لئے موجود تہا مورچوں کے باہر سرنگ بنائے گئے تھے کہ اگر دشمن حملہ آور ہو کر قریب آجاوے تو ان میں آگ دیجائے۔ اور بہی کئی ایک قسم کی رکاوٹیں دشمن کے لئے بنائی گئی تھیں ایک میل کے فاصلہ میں مورچہ بندی ہونا فرض کیا گیا اور پانچ ہزار گز فاصلہ میں مورچے کھودے گئے لیکن ۲۰۰ گز میں عملی طور پر لڑائی ہو سکتی تہی جہاں ۲۱۰۰ جوان لڑ سکتے تھے۔ ان سب مقامات کو حضور والیسرائے نے بذات خاص معائنہ فرمایا۔ چونکہ حضور خود میدان جنگ کا تجربہ رکھتے اور سپاہیانہ فرائض سے واقف ہیں ہر ایک جگہ کو خاص توجہ سے دیکھا۔ دوسری طرف حملہ آور فوج کیلئے حکم تھا کہ کوئی شخص دکھائی نہ دیوے سوائے منصف صاحبان سب چھپے رہیں اگر کوئی آدمی نظر آگیا تو کہا جاویگا کہ وہ کام ہو گیا۔ حملہ آور فوج کیلئے جو حکم نافذ کیا گیا تھا اس میں ذکر تھا کہ وہ جاپانیوں نے منچوریا اور پورٹ آرتہر پر جو فتح پائی اُس کا راز ان کی سچی اور اعلیٰ ملکی ہمدردی ہے۔ اُنہوں نے اپنے ملک کی عزت قایم رکھنے پر جان کا قربانی دینا اپنا فخر سمجھا۔ اُنہوں نے اپنے افسروں کے حکم کی پوری طور پر تعمیل کی۔ لیکنے اپنی صحت کو قایم رکھا۔ منع کئے ہوئے مقامات سے پانی نہ پیا۔ صاف رہے بھوک سے زیادہ کھانا نہ کھایا۔ ہماری فوج کو بہی لازم ہے کہ اُن کے مطابق کام کریں۔ دغنیم کو زیر کریں کچھ پروا نہیں کہ اُس نے مورچہ بندی کر لی یا محفوظ مقام پر پہنچ گیا ہے۔ حملہ آور فوج منتشر ہو کر دن اور رات کو نہایت احتیاط سے دشمن کے محفوظ مقام پر دہاوا کرنے کے لئے پہنچ رہی تہی۔ غرضیکہ دوسرے دن توپیں بندوقیں چلنی شروع ہوگئیں اور قرار پایا کہ حملہ آور فوج ایسے موقعہ پر پہنچ گئی ہے جہاں سے وہ غنیم پر حملہ کر سکتی ہے یہہ فیصلہ ہونا باقی تہے کہ ہر دو فریق سے زیادہ احتیاط سے کس نے کام کیا۔ بہرحال دونوں فریق کی فوج نے بڑی جانفشانی سے اپنے جوہر دکھائے اس مصنوعی جنگ سے بڑا مدعا یہہ تھا کہ جاپانی سپاہ نے منچوریا میں جس طریق پر عمل کرنے سے روسی فوج پر کامیابی حاصل کی اس کا عملی سبق اپنی فوج کو دیا جائے۔ جنرل فوڈمین گو ۵۰ سال تک نوکری کر چکے اور ضعیف العمر ہیں لیکن جدید جنگی معلومات اُن کی خوب بڑہی ہوئی ہیں۔ اور اپنی ماتحت فوج کو آجتک کے دریافت شدہ جنگی اصولوں سے باخبر رکہنا چاہیئے ✦

## دو سرداروں کی موقوفی

ساتویں گورکھا رائفلس کے جمعدار منگل سنگھ تھاپا اور صوبیدار دہنبیر تھاپا جنرل کورٹ مارشل ہو کر نوکری سے ڈسمس کئے گئے ان کے برخلاف یہہ الزام تھا کہ ۹ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء کو جمعدار منگل سنگھ نے لال بہادر رانا نامی کو کوارٹر گارڈ میں قید کئے جانیکا حکم دیا تو سپاہی مذکور نے بندوق لیکر فیر کرنے شروع کر دیئے جمعدار منگل سنگھ نے یہہ خبر پا کر بھی کہ سپاہی مذکور نے اسی رجمنٹ کے لفٹننٹ سکین صاحب پر بندوق چلائی اور زخمی کر دیا اُس سے بندوق چھین لینے یا اُس کو بندوق کے نشانہ سے مار دینے کی کوئی کارروائی نہ کی جس سے پایا گیا کہ وہ اس عہدہ کے لایق نہیں صوبیدار دہنبیر تھاپا اُس دن ابتدائی افسر تھا اُس نے بہی کوئی کارروائی نہ کی جس پر دونوں کو ڈسمس کیا گیا ایک اور صوبیدار پر بہی یہی الزام تھا مگر اُس نے آجتک سرانجام پائی تہی اور ہمیشہ عمدہ نوکری دیتا رہا تھا اور دو دفعہ لڑائی میں بہادری دکھا چکا تھا اور کانگڑہ کے زلزلہ میں اس نے خوب کام کیا اور اُسے سخت چوٹیں لگی تھیں۔ اس لئے کورٹ مارشل نے سفارش کی کہ اُسے یہہ قصور معاف کر دیا جاوے چنانچہ قصور معاف ہو کر حکم ہوا کہ نوکری پر بحال کیا جاوے۔

ہر ایک فوجی ملازم اور عہدہ دار کا فرض ہے کہ جب کوئی سپاہی پاگل ہتھیار لیکر کسی پر حملہ کرے یا پاگل ہو جاوے۔ اور اندیشہ ہو کہ کسی کی جان جاتی رہیگی تو نہایت دلیری کے ساتھ اُس کو گرفتار کرے یا ہتھیار چھین لے بلکہ اگر معلوم ہو اور یقین ہو جاوے کہ وہ کسی طرح قابو نہیں آتا اور جان کو نقصان پہنچاویگا تو گولی سے مار دے۔ بالخصوص سرداروں کی اس میں بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ انہیں خوب ہوشیار رہنا چاہیئے۔

## روس کی حالت زار

جنرل سٹانکیوچ گورنر مبہ ریک جو بم کے گولہ سے زخمی ہوا تھا فوت ہو گیا۔

نائب گورنر اور کمانڈر سیستپول پر بم کے گولے پھینکے گئے دونوں زخمی ہوئے اور حملہ آور بھاگ گئے۔

سینٹ پیٹرزبرگ میں پولیس سرگرمی سے بم کے گولے اور ڈینامائٹ بنانے کے کارخانوں کے سراغ نکال رہی ہے۔ ایک طالب علم لڑکی کے قبضے سے ۵ گولے اور ۲۰ پونڈ ڈائنامیٹ برآمد ہوا۔

انگلستان سے ایک ڈیپوٹیشن انقلاب پسندوں سے اظہار ہمدردی کے لئے روانہ ہونے والا تھا لیکن اندیشہ ہے کہ روس میں ان کی تواضع میں حکام خلل ڈالیں گے۔

## ضرورت

ضرورت ہے ایک ہندو انٹرنس پاس کی جو اردو و انگریزی میں خوشخط ہو۔ لیکن جو کسی وکیل کا ایجنٹ رہ چکا ہو یا اس کام سے واقف ہو خواہ انٹرنس پاس نہو اُس کو ترجیح دیجاویگی تنخواہ پندرہ روپیہ ماہوار مکان مفت۔

درخواستیں مع سرٹیفکٹ وغیرہ اس پتہ پر اوائل ماہ شنبہ تک پہنچنی چاہئیں۔

بابو دیدیو پال وکیل چیف کورٹ پٹیالہ سنام۔ ریاست پٹیالہ

# دلچسپ واقعات

## افغانستان میں ہندو

بشنس صوبیدار ... غلام حسن خان صاحب رئیس جالندھر جو پیدائشی (?) مکتب ... ہندو سال تک افغانستان میں رہا ہوں۔ خاص کابل اور قریب کے دیہات میں ہر روز بوجہ منصبی خدمات جیسے پولیٹکل جاتا تھا کابل میں دو ہندو گزر (محلہ) اور دو ہندو سرائے (سرائے) ہیں اور دو دہرم سالہ ہیں۔ بازار میں خورد و نوش اور خیاطہ کے سوا بکثرت ہندو دوکاندار ہیں۔ شہر کے گلی کوچاں میں مستورات مسلمان جیسے برقع پوش کام کاج کو نکلتی ہیں۔ ویسے ہی ہندو عورات بھی برقع پوش ہوتی ہیں۔ تمیز کے لئے ہندو عورات کے برقع کی ٹوپی کا کشیدہ سیاہ ریشم کا ہوتا ہے۔ محکمہ مال میں محرر چنگی اور پٹواری سے لیکر دیوان صاحب تک سب عہدے ہندوؤں کے ہاتھ میں ہیں۔

جمعہ کے دن شہر کابل کے بازار بند رہتے ہیں۔ عموماً دوکاندار اور بعض خوش باش ہندو مسلمان باغات میں چلے جاتے ہیں علیحدہ علیحدہ کھانا پکتے ہیں۔ رباب بجاتے ہیں اور گاتے ہیں۔ ہزارہا ستار و کے پنجرے لٹکتے۔ ریز ہوری ہے۔ دونوں مل جل کر خوش رہنا منا تے ہیں۔ کھانا اور حقہ پانی اپنا اپنا۔ ظاہرا اسباب دونوں خوش نظر آتے ہیں۔ از حال دل خدا آگاہ۔ علاوہ معمولی دوکانداروں کے کوٹھی دار ہندو سوداگر بہت ہیں۔ ہندو ترکستان و روس کی جانب سے ہر قسم کا مال تجارت آتا اور جاتا ہے۔ بڑے بڑے وسیع گودام اہل ہنود کے مال سے پر ہیں۔ ساہوکارہ سودی لین دین ہندو کا ہے۔ دعویٰ پر حسب حق عدالت لے کر فیصلہ اور ڈگری صادر کرتی ہے۔ اور کوئی رسوم نہیں لی جاتی۔ ہندو اپنی رسوم شادی مرگ۔ پوجا پاٹ۔ میلہ وغیرہ ایسی ہی آزادی سے کرتے ہیں جیسا کسی راجہ کی رعیت مستورات کی عصمت اور آبرو کا بھی خیال قانون ہے۔ خواہ ہندو ہو یا مسلمان۔ ہندوستان جیسی بدکاری وہاں نہیں۔ مجھ کو بہت سے لائق اہل ہنود سے ملاقات حاصل ہے۔ ان کے مکانات اندر سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ جہاں دیواروں میں خوش قطع طاقچوں میں چینی۔ حقہ پانی اور شیشہ وغیرہ کے برتنوں سے خوب آرایش کرتے ہیں پورا کابلی مہذبانہ لباس پہنتے ہیں ایسی یکایک ہندو مسلمان میں تمیز نہیں کر سکتا۔ فوجداری مقدمات میں محکمہ قضا بلالحاظ مذہب و ملت روئداد مسل پر فیصلہ کرتا ہے۔ اپیل خود امیر صاحب سنتے ہیں لیکن شاذ و نادر ہوتا ہے ہر بڑے دیہہ میں ایک دو ہندو دوکاندار ہیں مسلمان کاشتکار اپنی پیداوار ہندو دوکاندار کی معرفت فروخت کرتے ہیں اور ان میں مطلق یا ننازعہ نہیں ہوتا۔

## ایک عجیب واقعہ

۲۸ اگست ۱۹۰۶ء کو ہمارا بریگیڈ امیر صاحب سردار عبدالرحمن خان کو کابل سپرد کر کے واپس روانہ ہوا۔ پہلا منزل ثبت خاک ہوا۔ کیمپ کی ایک طرف عورتوں بچوں کے رونے چلانے کی آواز بلند ہوئی۔ موقع پر دیکھا ... بارہ ہندوؤں کے خاندان فروکش تھے۔ جو ہندوستان کو ہجرت کر آئے تھے۔ اور کابل کو نظر واپسیں سے دیکھ کر رو تے تھے کہ دیسا شہر کہاں ملیگا ہم جیتے جی نرک کو جا رہے ہیں۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ مارشل لا کے زمانہ میں کچھ شہادتیں دی تھیں۔ انتقام کے خوف سے ہجرت کی۔

کابل کے شاہی خاندان میں جب کوئی تقریب ہوتی ہے تو ہندوؤں کی بھی ویسی ہی ضیافت کی جاتی ہے جیسی کہ شریف مسلمانوں کی۔ برہمنوں کی معرفت کھانے پکوائے جاتے ہیں۔ جب کسی اعلیٰ درجے کے ہندو کے ہاں شادی ہوتی ہے۔ تو شاہی خاندان سے کوئی ممبر شریک ہوتا ہے۔ غرض کابل میں ہندوؤں کی خوشحالی کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہوگا کہ ہندوستان میں آنے کو نرک میں جانا کہتے ہیں۔

اور بہت سے واقعات ایسے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ افغان گورنمنٹ ہندوؤں کی دلداری اور آسایش میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتی۔

---

**قدرت کے کرشمے** - کانپور میں ایک عورت کے بطن سے ایسی عجیب الخلقت لڑکی پیدا ہوئی جس کو دیکھکر عقل حیران ہوتی ہے اس لڑکی کے دو سر اور چار ہاتھ ہیں۔ ویسا ہی ہے تھوڑا عرصہ گذرا لاہور میں ایک گائے کے بچھڑا پیدا ہوا جس کی آنکھیں ہندار تھیں جو کچھ عرصہ زندہ رہکر مر گیا۔

اسی طرح مہر نظام الدین۔ آنریری مجسٹریٹ کی بھینس کے پیٹ سے بابو عبدالعزیز ویٹرنیری سٹوڈنٹ لاہور نے پیٹ چاک کر کے ایک بچہ نکالا جس کے دو سر ۲ سینے ایک پیٹ ۶ ٹانگیں وہ دم تھیں۔ بچہ تو مر گیا لیکن بھینس زندہ بیان کیجاتی ہے۔ بیشک خدا کی قدرت عجیب ہے۔

---

**زیادہ عمر تک** کسطرح زندہ رہ سکتے ہیں جنرل بوتھ ایک زبردست عیسائی منادی ہے۔ جس کی فتوحات بادشاہوں کے لشکر کشی و غالب آنے کے نتائج سے کہیں زیادہ اہم اور نتیجہ آور ہیں۔ سکتی فوج کے انتظام و استحکام کو اس دوراندیش آدمی کے دماغ کا نتیجہ سمجھنا چاہیے۔ اس شخص نے ۱۰۰ برس تک یا اس سے بھی زیادہ زندہ رہنے کے متعلق سات باتیں لکھی ہیں۔ جن کو ہم یہاں قلمبند کرتے ہیں۔ بوتھ ۸۰ برس کی عمر کا ہے۔ مگر اس میں ابتک جوانوں کا سا دم اور خم باقی ہے۔ وہ لکھتا ہے:-

"جہاں تک ہو سکے کم کھاؤ۔ اوسطاً انسان ضرورت سے زیادہ کھاتے ہیں جسم کو تندرست بنانے کے عوض وہ خواہ مخواہ پیٹ سے زیادہ کام لیتے ہیں۔ اور مجبور کرتے ہیں کہ غذا کی زیادہ مقدار ہضم کرے۔ حالانکہ اس میں اتنی طاقت نہیں ہے"

"پانی زیادہ پیو۔ ابالا ہوا۔ اور نشی عرق نہ پیو۔ سادہ پانی زیادہ صحت بخش ہوتا ہے۔

ورزش کرو۔ گھومو۔ پھرو۔ دل کی تربیت یا نشو و نما کے خیال سے جسم کو کمزور بنانا سخت نادانی ہے۔ کچھ نہ کچھ ہاتھ سے بھی کام کیا کرو۔ زمین کھودو۔ چلو۔ پھرو۔ لکڑی کاٹتے رہو۔ اگر بات چیت کرنے کی طاقت ہے۔ بات چیت کرو۔ لیکن اس طرح کہ سارے جسم پر اس کا اثر پڑے" "ایک قاعدہ کے پابند رہو۔ لیکن اس کے غلام نہ بن جاؤ۔ میرے اٹھنے کا وقت آٹھ بجے صبح ہے۔ لیکن اگر اس سے کافی طور پر آرام نہیں ملا۔ تو میں زیادہ دیر تک سورہونگا"

"اپنی زندگی کو ناقص و بیہودہ تفریحوں میں ضائع نہ کرو تاکہ مرتے وقت تم کہہ سکو ہم نے زندگی رائیگان نہیں کی بلکہ جیسا چاہیئے تھا ویسے ہی زندگی بسر کرتے رہے"

"ایسی شرافت و نازک پسندی سے باز آؤ۔ جو صرف تم کو تمہارے جسم کو برباد نہیں کرتی۔ بلکہ آنے والی نسل کے لئے مضر ہوگی"

"زندگی کا کوئی خاص مقصد ہر وقت نگاہ کے سامنے رکھو جو تمہارے تمام خواہشات پر غالب ہے۔ جو تمہارے ارد گرد رہنے والوں کے لئے زیادہ مفید ہو۔ اور جس میں خاص تمہارا ہی بھلا نہو۔ میں جس بات سے بہت خوش ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ مجھے ایک کام ملگیا ہے۔ جس کا تعلق مجھ سے ہی نہیں بلکہ تمام دنیا سے ہے"۔ اور کئی باتیں ہیں جو ... پانی سے لکھنے کے قابل ہیں۔

# "فوجی ملازمت کے لطف"

(ایک پنشنر صوبیدار کی قلم سے)

(پہلے کچھ اپنی نسبت)

قبل اس کے کہ میں آپ صاحبان کو فوجی ملازمت کے لطف" جو میں نے اپنی ۳۰ سالہ ملازمت میں دیکھے ہو واقعات میں سناؤں بہتر معلوم ہوتا ہے کہ کچھ حالات اپنی ذات کی نسبت ظاہر کروں۔ غدر کو ختم ہوئے ابھی چند سال ہی ہوئے تھے کہ میں نہایت خستہ حالت میں گھر سے نوکری کی تلاش میں امرتسر پہنچا۔ خستہ حالی کا متعلق یہ عرض ہے کہ دو سال سے بارش نہ ہونے کے باعث کچھ فصل نہ ہوا۔ بہت سے گھر کے آدمی مر گئے۔ مہاجن سے غلہ لیکر کھاتے رہے لیکن ...  اس نے بھی کچھ نہ دیا کیونکہ گاؤں کے بہت سے لوگوں کو وہ غلہ قرض دیا کرتا تھا دو سال کی فصل ہوئی ... اس کو ایک دانہ بھی نہ ملا آخر کار بیچارے کا سرمایہ ختم ہو گیا اور مشکل وہ اپنے بال بچہ کا گذارہ کرنے کے قابل رہا۔ میرا بڈھا باپ فاقہ کشی اور ضعیفی کے باعث کچھ کام نہ کر سکتا تھا میرے پاس ایک بیل اور ایک بھینس تھا لیکن چارہ نہ ملنے کی وجہ سے وہ صرف ہڈیوں کے پنجر تھے اور بھینسے کو اٹھانے کے لئے تو اکثر دفعہ مجھے اپنے ہمسایوں کو بلانا پڑتا تھا۔ میری شادی نہیں ہوئی تھی لیکن ضعیف والدہ روٹی وغیرہ پکا لیا کرتی تھی۔ مگر جب قحط سالی سے غلہ نہ ملنے لگا تو فاقوں پر نوبت آ پہنچی سچ ہے مصیبت میں کوئی کسی کا نہیں ہوتا۔ میں ایک دن تنگ آکر اپنے ماں باپ کو چھوڑ جنہوں نے مجھے پرورش کیا تھا بلا اطلاع امرتسر کی طرف چلا آیا کہ جا کر مزدوری یا نوکری کر کے پیٹ کی آگ تو بجھاؤنگا۔ ناظرین آپ ہنسیں گے اور حیران ہونگے کہ ایک صوبیدار کیا کہہ رہا ہے لیکن سچ کہنے میں بڑا لطف آتا ہے۔ روانگی کے وقت میرے جسم پر جو لباس تھا اس کی کیفیت یہ ہے کہ ایک کھدر کی لنگوٹی کمر میں پھٹی ہوئی تھی اور پرانی اور میلی پگڑی سر پر بندھی ہوئی تھی اور بوجہ فاقہ کشی کے منہ پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔ خدا کی قدرت ہے کہ جب میں شہر امرتسر کے دروازہ میں داخل ہوا تو مجھے ایک فوجی سردار ملگیا اس نے میری طرف تاڑ کر معلوم کیا کہ کوئی مصیبت زدہ ہے کہنے لگا "تم کون ہوتے ہو؟" میں نے کہا کہ "جٹ زمیندار" اس وقت گو میں فاقوں کی وجہ سے کسی قدر دبلا ہو رہا تھا لیکن میرا قد ۶ فٹ ۹ انچ اور چھاتی ۳۴ انچ چوڑی تھی اور عمر مشکل ۱۹ برس کی ہوگی داڑھی کا ابھی آغاز تھا۔ اس سوار نے کہا پلٹن میں نوکری کروگے۔ ناظرین اندھے کو کیا چاہیئے دو آنکھیں میری باچھیں کھل گئیں میں نے کہا "ہاں جی کرونگا"۔

سردار نے مجھے اپنے ساتھ لے لیا اور ایک حلوائی کی دوکان سے پیٹ بھر کر مجھے خوب کھلایا۔ (حلوا) پوریاں کھلائیں میری آنکھیں کھل گئیں اور پرمیشر کا شکر ادا کیا۔ سردار مجھکو شام کے وقت ایک انگریز افسر کے پاس لے گیا اس وقت میں سخت ڈرا کیونکہ کبھی صاحب لوگوں کی شکل نہ دیکھی تھی صاحب نے مجھ سے نوکری کرنے کی بابت دریافت کیا میں نے جواب دیا "ہاں جی نوکری کرونگا" اس صاحب اور سردار نے ہم جوان بھرتی کئے اور ہمیں انبالہ کی چھاؤنی میں پہنچا دیا اس وقت انبالہ کی چھاؤنی میں وہ رونق نہ تھی جو آجکل ہے معمولی سی مٹی کی کوٹھڑیاں سپاہیوں کے رہنے کے لئے بنی ہوئی تھیں۔ وہاں جاتے ہی ہم سب کو ایک ایک جوڑہ سفید کپڑوں کا مل گیا اور ہم قواعد سیکھنے لگے میرے ساتھی تو قواعد پریڈ سے فارغ ہو کر گپیں مارنے لگتے اور میں کسی حوالدار یا ڈرل انسٹرکٹر سے قواعد کے سیکھنے اور سمجھنے میں مصروف رہتا نتیجہ یہ ہوا کہ میں سب سے ہوشیار ہو گیا بلکہ قواعد پریڈ کی تعلیم سے فارغ ہونے پر جیٹن صاحب نے مجھے ڈرل سکھلانے والوں میں مقرر کر دیا میں ہمیشہ اچھی اور صاف وردی پہنا کرتا اور لین میں حاضر رہتا تھا کئی سپاہی اور حوالدار اتوار یا وِیر وار (جمعرات) کی چھٹی والے دن شہر اور صدر میں چلے جاتے تھے اور بازاروں میں فضول ٹکریں مارتے پھرتے لیکن میں بلا ضرورت کبھی لین سے باہر نہ جاتا کئی لوگ میلے یا کسی تہوار کے علاوہ شرابیں پیتے اور شور و غل مچاتے جن میں سے کئی تو کوارٹر گارڈ میں بھیجے جاتے کئی بازار میں گرفتار ہو کر پولیس کی حوالات میں جا پہنچتے اگلے دن ہوش آنے پر سخت شرمندہ ہوتے اور سزائیں پاتے۔ لیکن میں شراب مطلق نہ پیتا تھا میں شرابخوری سے زیادہ اس لئے بھی متنفر رہا کہ میری والدہ کہا کرتی تھی کہ شراب بہت بری چیز ہے اور ساتھ ہی بیچاری کسی وقت آبدیدہ ہو کر سنایا کرتی تھی کہ "تمہارا بڑا بھائی شراب پیکر بحالت مدہوشی کوٹھے کی چھت پر سے گر کر مر گیا تھا بیٹا تم ہرگز شراب نہ پینا" اس کے علاوہ جب میں بھرتی ہو کر آیا تو ایک جمعدار نشہ شراب میں مدہوش ہو کر ایک لفٹنٹ صاحب سے گستاخی کیساتھ پیش آیا صاحب نے جھٹ جیٹن صاحب اور کمان افسر صاحب کو اطلاع دی وہ دونوں لین میں آ گئے جمعدار کے سر پر شیطان سوار تھا کہنے لگا وہ ہم کرنیل کی کیا پرواہ کرتا ہے ایسے کئی کرنیل دیکھے ہوئے ہیں۔ کرنیل صاحب نرم مزاج کے آدمی تھے کہنے لگے ابھی اس کو کچھ مت کہو صبح ہم کو کوٹھی پر بلا دینگے اور ایک حوالدار اور چار سپاہیوں کا پہرہ لگا گئے کہ اس کو نظر بند رکھو۔ اگلے دن جمعدار پیش ہوا تو ساری مستی اور تیزی ہوا تھی صاحب کے پیروں پر گر گیا۔ صاحب نے کہا کہ تم قید کئے جانیکے لائق ہے لیکن ہم تمکو نوکری سے ڈسمس کرتا ہے۔

اسی وقت جمعدار کا بستر بند ہو کر حد چھاؤنی سے باہر نکلوا دیا۔ اس جمعدار کی حالت اور والدہ کی نصیحت کو میں نے ہمیشہ یاد رکھا۔ میری نیک چلنی اور لیاقت کی ساری فوج میں شہرت ہو گئی۔ دو تین روپیہ میں سے معمولی خرچ کرتا تھا اور باقی روپیہ پانچ روپیہ ماہوار گذارہ کے لئے گھر کو بھیج دیتا تھا۔ دو سال کے اندر اندر میں پہلا لینس نائک ہو گیا۔ تیسرے سال جیٹن صاحب نے مجھے ڈرل حوالدار بنا کر ایک ڈگرا کا حوالدار کیا۔ فرصت کے وقت کئی دوسرے سپاہی بازار میں ٹکریں مارتے یا بدچلنی کرتے پھرتے یا لین میں بیٹھے ہوئے باہمی گپ شپ یا تاش اور چوپڑ کھیلتے رہتے اور وقت ضائع کرتے تھے میں نے گورمکھی پڑھنی شروع کر دی اور تھوڑے عرصہ میں نام لکھنے اور کتاب پڑھنے لگ گیا یہی سبب تھا کہ قواعد وغیرہ کی کتابیں دوسرے ڈرل حوالداروں کی نسبت مجھے زیادہ اور خوب آتی تھیں۔ ڈرل حوالدار ہو کر میں نے ایک منشی صاحب سے جو جیٹن صاحب کے دفتر میں کام کرتے اور قوم کے کالستھ تھے اردو کا سبق لینا شروع کر دیا میں ان کے بچوں کو کھلاتا اور ان کی بھینس اور گائے کو چارہ ڈال دیتا تھا۔ میری خدمت سے خوش ہو کر وہ مجھے شوق سے پڑھاتے تھے تین سال میں مجھے اردو لکھنے پڑھنے کی اچھی مہارت ہو گئی اور کرنیل صاحب نے مجھے جمعدار بنوایا اور ساتھ ہی ایجٹن جمعدار بھی مقرر کر دیا۔ میں سرکاری کام کر کے روٹی کھاتا تھا اور جب تک صاحب لیق میں بیٹھے ان کے ساتھ بیٹھا رہتا اور جو کچھ صاحب حکم دیتے فوراً اس کی تعمیل کرتا تھا اگر کرنیل صاحب یا ایجٹن صاحب یا دوسرے صاحب کوئی کام مجھے بتلاتے تو اس کو خوب اچھی طرح انجام دیتا چھوٹے موٹے کام پر اگر کچھ خرچ ہوتا تو میں اپنی گرہ سے رقم ادا کر دیتا۔ اور جب تھوڑی بہت فرصت ملتی تو انگریزی کی کتابیں پڑھا کرتا۔ ... سال جمعدار ایجٹن رہکر میں صوبیدار ہو گیا۔ میری لیاقت، خوش گذرانی نیک چلنی کے باعث سارے انگریز اور دیسی افسر اور سپاہی مجھ سے خوش تھے البتہ شریر چغل خور اور بدچلن لوگ دل ہی دل میں جلا کرتے یا موقعہ پاکر دوسری طرف منہ کر کے گالیاں بھی سنا دیتے تھے مگر میں اپنے کام سے کام رکھتا تھا اور کسی کی گالی کو سنکر ان سنی کر چھوڑتا تھا صوبیدار ہونے سے پہلے میری شادی بھی ہو گئی اور دو بچے بھی پیدا ہو گئے تھے ماں باپ گھر میں خوشحالی کی زندگی بسر کرنے لگے تھے۔ مکان جو بالکل خستہ حال اور خام تھے پختہ بنوا دیئے اسی اثناء میں پلٹن کی کئی جگہ بدلی ہوئی کابل اور سوڈان کی لڑائیوں میں شامل ہوا۔ جو جو لطف ملازمت میں دیکھا اور سرکاری نوکری سے جو کچھ فیض حاصل کیا وہ آہستہ آہستہ ہفتہ وار آپکو سناتا رہونگا۔ پہلا لطف تو یہ کہ فاقہ کشی سے صوبیدار بنگیا اور خوشحال ہو گیا۔

## خاموشی کی عجیب و غریب طاقت

خاموشی کیا عجیب و غریب طاقت ہے۔ اس وقت جبکہ ہونٹ بند ہوتے ہیں اور روح کی آنکھ اپنے مالک کی طرف رہتی ہے کتنی تجویزیں سوچی جاتی ہیں اور کتنی فتوحات حاصل کی جاتی ہیں! جب جگر خراش باتیں کہی جائیں۔ جن کے سننے سے خون میں حدت پیدا ہو جائے اور وہ اُبلنے لگے۔ تم سکوت اختیار کرلو۔ اور دیکھنے لگو۔ اندر ہی اندر کھولتے ہوئے چشمہ کی طرح زبردست کام ہوتا ہے۔ خون ایڑی سے چوٹی تک چڑھ جاتا ہے اور سے نیچے تک اُترتا ہے آنکھ۔ ناک۔ دل سب میں حرارت پیدا ہوتی ہے اور اس وقت تم اپنی خاموشی کی طاقت کو محسوس کرو۔ جو محافظ فرشتہ کی حیثیت سے ان سب کو اپنے قبضہ میں رکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔

---

**نئی ایجاد** فرانس میں موٹرکار چلانے والوں کے لئے ایک قسم کے کپڑے تیار ہوئے ہیں جن سے اگر وہ موٹرکار چلاتے ہوئے کسی دریا یا نہر میں گر پڑیں گے تو پانی میں نہ ڈوبیں گے ... آگ سے بھی کل سکتے ہیں فرانس اور امریکہ میں کئی لوگ کوشش کر رہے ہیں

---

## اشتہار عدالت دیوانی نیابت راجپورہ ضلع پٹیالہ

زیر دفعہ ۲۰ ضابطہ دیوانی اجلاس سردار گربخش سنگھ صاحب

اڈیشنل نائب ناظم راجپورہ

نمبر ۲۰۵ دیوانی رجسٹر نمبری سنہ ۱۹۶۲

مسمی جسونت سنگھ ولد ... ساکن ... بنام میام سنگھ و نرائن سنگھ و باد سنگھ پسران مہان سنگھ قوم جٹ ... تعلقہ مردان پور مدعی

ساکنان مشرقی مدعا علیہم

دعویٰ مبلغ آٹھ سو روپیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان صدر میں میاں نرائن سنگھ و بادو مدعا علیہم دانستہ حاضری عدالت سے گریز کرتے ہیں اور تعمیل سمن اپنے اوپر ہونے نہیں دیتے۔ جس سے نتیجہ یہ اخذ ہوتا ہے کہ مقدمہ میں طوالت ہو۔ اس لئے زیر دفعہ ۲۰ ضابطہ دیوانی اشتہار ہذا بر دو مدعا علیہم جاری کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۲۴ کاتک سنہ ۱۹ مطابق ۹ نومبر سنہ ۶۲ء مدعا علیہم مذکور عدالت ہذا میں حاضر آجاویں۔ ورنہ بعدم حاضری ان کے ضابطہ کارروائی قانونی عمل میں آوے گی۔

دستخط سردار گربخش سنگھ

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## بدخوابی کا علاج

نیویارک کے اخبار سیٹر ڈے ایوننگ پوسٹ میں ڈاکٹر شیفرڈ لکھتا ہے کہ بدخوابی کا علاج ادویات سے نہیں بلکہ قدرتی وسائل سے کرنا چاہئے گرم پانی سے پاؤں دھونے چاہئیں گرم دودھ یا پانی کا ایک گلاس پی لینا چاہئے اس کا اثر قوت ہاضمہ پر ہوگا اور دماغ پر سے اجتماع خون دور ہو جائیگا اور دورہ خون بخوبی شروع ہو جائیگا۔ ایسے بچوں کا جو رات کو وقت نہ سوتے ہوں علاج اسی طریقے سے کرنا چاہئے۔ جوانوں کا بھی یہی علاج ہے۔ تفریحی مشاغل بھی بدخوابی دور کرنے کا سبب ہوتے ہیں ایسے لوگوں کو کھیل کود کے مشاغل گانے بجانے اور اسی قسم کی تفریحات میں مصروف رکھنا چاہئے اس سبب سے ان کی توجہ ہٹ جاتی ہے۔ وہ آرام سے گھر جا کر سوتے ہیں موسیقی کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔ موسیقی دماغ کے اندر مصدر سورا خوں کو درست کرتی ہے اس کے ذریعے سے بعض وقت بہت عمدہ نتائج نکل چکے ہیں۔ علاج اب بھی بہت کارگر ہوتا ہے یعنی بدن پر خوب پانی ڈالنا چاہئے اور پینا بھی گرم چاہئے غسل کے واسطے بہت گرم پانی چاہئے۔ جتنا گرم تم برداشت کرسکو اور ایک پیالہ گرم پانی پی لینا چاہئے۔ اس سے خون کا دورہ شروع ہو جائیگا۔ اعصاب کو تسکین دیگا اور دماغ سے خون کا اجتماع منتشر ہو جائیگا۔ غسل کرتے ہی غنودگی طاری ہو جائیگی ہسپانیہ کی عورتیں اپنے بچوں کی پیٹھ سہلا کر ان کو سلا دیتی ہیں۔ یہ ترکیب عمدہ ہے۔ جن لوگوں کو بدخوابی کا عارضہ لاحق ہو گیا ہو اگر ان کی کنپٹی و سینہ و سر سہلا دیا جائے تو ان کو بہت فائدہ ہوگا۔ ایک دوست کا تجربہ ہے کہ ایک دفعہ ایک آدمی میرا سر آہستہ آہستہ سہلانے لگا تو مجھے نیند آگئی اگر رات کے وقت بچہ رونا شروع کرے تو اسے دوا مت دو بلکہ اس کی پشت ملو یا گرم پانی سے غسل کراؤ۔ جس چیز سے بچوں کو فائدہ ہوتا ہے اسی سے جوانوں کو بھی ہو جاتا ہے۔ تکیہ اونچا ہونا چاہئے اور خوابگاہ میں تازہ اور عمدہ ہوا کثرت سے آنی چاہئے۔ اندر چارپائی کے پاس ایک ... رہنا چاہئے۔

(دلیش اپکارک)

# کیسر کی کیاری

**استاد** "ہاں! میرے عزیز موتی رام تم نے گنگا رام کو کیا جواب دیا۔ جبکہ اس نے تمہیں دروغگو اور شیطان کہا"۔

**شاگرد**۔ جناب عالی مجھے آپکی نصیحت فوراً یاد آگئی کہ سختی کا جواب نرمی سے دینا چاہئے۔

**استاد** "شاباش نیک بخت بچے۔ تم نے خوب کیا۔ کیا کیا؟"

**شاگرد** "جناب میرے پاس ایک سڑا ہوا سیب پڑا تھا جو خوب نرم تھا۔ وہ اٹھا کر اس کے منہ پر دے مارا"۔

---

**والدہ** (اپنے چھوٹے مگر شوخ بچے سے) "اچھا منے۔ بہت خوب کہ تم نے اپنی پیاری اماں کی نصیحت کو ... غریبوں مسکینوں کو خیرات دینا بہت اچھا ہے"

**لڑکا** "ہاں اماں جان میں نے یاد رکھا ... خیرات ..."

**والدہ** (دل میں خوش ہو کر کہ شاید منی روٹی یا اپنے خرچ کا پیسہ کسی فقیر کو دیدیا ہوگا) اچھا کھانا ... کیا خیرات ...

**لڑکا** "اماں جان! جب آپ باورچی خانہ میں کھانا پکا رہی تھیں میں نے ابا کے نئے بوٹ اٹھا کر ... اور ... آپکا ریشمی دوپٹہ ایک اندھی بڑھیا کو اوڑھا دیا اور ننگے بدن کا غریب لڑکا مجھ سے میرا اچھا ہوا کوٹ مانگ رہا تھا وہ میں نے نہ دیا۔ کیونکہ پرانی چیز دینے سے برائی ملتی ہے"۔

---

**میجر**۔ دیکھو جنرل روز بروز موٹا ہوتا جاتا ہے۔

**کپتان**۔ یہ اس کے لئے خوش قسمتی ہے ورنہ ... آدمی ہوتا تو تمام تمغے جو اس کے پاس ہیں ... طرح لگا سکتا۔

---

**جنٹلمین** میاں نوجوان کیا تم کام کی تلاش ...

**نوجوان** (ستم ظریف الطبع تھا) ... کی تلاش میں سرگرداں پھرتا ... پر بھی تیار ہوں کیونکہ ...

---

**زید**۔ تو کیا عمر بالکل قلاش ہو کر مرا کچھ بھی نہ چھوڑ گیا۔

**خالد**۔ اُسنے تندرستی کھو کر دولت کمائی اور پھر صحت حاصل کرنے کی کوشش میں ساری دولت ختم کردی۔

پانچہزار روپیہ انعام **مصدقہ جناب اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب** پانچہزار روپیہ انعام

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاستہا اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم۔ دہند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر و حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اسی سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ اور روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ۔ مصری سرمہ فی تولہ عہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔

**المشتہر**

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

## ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا۔ دہند۔ سوزش۔ سبل جس کو ککرے کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر۔ ناخنہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے۔ اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے۔ وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ اس لئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر۔ ایم۔ بی۔ سانگل صاحب بہادر۔ ایم۔ ڈی۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر۔

(۲) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا۔ آنکھوں کی بیماریوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے واسطے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے آجتک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے زیادہ فائدہ بخش نہیں دیکھی۔ راقم۔ آنریبل نواب محمد حیات خاں خان بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ سابق ڈویژنل و سیشن جج قسمت جالندھر۔ ممبر کونسل گورنر جنرل ہند۔

(۳) جناب سردار صاحب تسلیم میں نے آپ کا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں (کام) ایک پہر کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت ہے کہ صرف ۱۰ روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں۔ راقم میاں محمد خاں خلف نواب حسین محمد خان صاحب بہادر رئیس

(۴) مکرم بندہ تسلیم۔ میں آپ کے قابل قدر ممیرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں۔ حقیقت میں جیسا آپ نے اشتہار میں لکھا ہے اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے۔ میں نے چشمہ کا رکھنا بالکل چھوڑ دیا اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہوں۔ راقم۔ رام ناتھ گورنمنٹ پنشنر مقام دہلی محلہ چوڑی گراں۔

(۵) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر کہ جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا۔ مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے۔ اور دہند اور غبار کمزوری نظر ہو۔ یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔ راقم۔ ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر آئی۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۶) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کیلئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ۔ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

## پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب ۲۵ ہزار کے ہیں۔ ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے پنجاب بینک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۹۰۸ء سے جمع کیا گیا ہے۔

# دی انڈسٹریل بینک آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ

## سرمایہ

اس بینک کا **پانچ لاکھ** روپیہ سرمایہ مقرر کیا گیا ہے جو ایک ایک سو روپیہ کے پانچ ہزار حصص پر منقسم ہے ✤

## طریق ادائیگی زر حصص

خریداران حصص کو پانچ روپیہ فی حصہ درخواست کے ہمراہ اور دس روپیہ فی حصہ بعد منظوری درخواست اور ازاں بعد پانچ روپیہ فی حصہ ماہوار تا ادائیگی نصف زر حصہ ادا کرنے ہونگے اور باقی نصف زر حصہ ڈائریکٹران کے طلب کرنے پر دینا ہوگا جس کے لئے کم سے کم ایکماہ کا نوٹس دیا جائیگا اور اس صورت میں دس روپیہ فی حصہ سے زیادہ ایکوقت طلب نہیں کئے جائینگے ✤

## اغراض و مقاصد

(بپابندی قواعد بینک)

۱- لدھیانہ اور دیگر مقامات میں بینک کا کاروبار کرنا۔ اس کے ذریعہ سے ہندوستان کی صنعت و حرفت کو ترقی دینا امداد دینا اور عام ہندوستانیوں میں عموماً تعلیم یافتہ نوجوانوں میں خصوصاً تجارت کا مذاق پیدا کرنا اور ہندوستانی صناع و تجار کی سرمایہ سے حوصلہ افزائی کرنا ✤

۲- بینک کے معمولی کاروبار داد و ستد کی علاوہ ہر قسم کی تجارت و آڑہت یعنی سوداگروں کیلئے ہر قسم کے مال کی خرید و فروخت مناسب کمیشن پر دیانتداری سے یورپ میں امریکن طریق پر کرنا نیز دیگر ایسے کاروبار حسب تجویز بورڈ آف ڈائریکٹران انجام دینا کہ جس میں نفع کی صورت نظر آوے ✤

۳- ہندوستانی ساخت کی اشیا کو ان کے مالکان کے حساب میں بمبئی اور مناسب مقامات پر بغرض فروخت بھیجنا اور مالکان کو پیشگی روپیہ دینا اور نئی ایجاد یعنی صنعتی کاموں اور مشینوں کے چلانے میں سرمایہ سے مدد کرنا ✤

۴- پبلک کیلئے عموماً اور برٹش و ریاستہائے افسران سول ملٹری کیلئے خصوصاً سیونگ بینک کا کام دینا اور سرکاری ٹھیکوں سے سامان و رسدی دیگر سامان کی خرید کے متعلق حساب کھولنا۔

۵- ایسی ریاستوں میں کہ جہاں یورپین طریق تجارت سے فائدہ اٹھانے کا ابھی رواج نہیں ہوا ہے بینک کی شاخیں کھولکر وہاں کی مقامی تجارت و صنعت کو ترقی دینا اور ریاست کی خزانہ کو مقررہ کمیشن پر رسوم پہنچانا ✤

۶- ہندوستانی طلبا کو جو جاپان و دیگر ممالک یورپ و امریکہ میں تحصیل علم کیلئے جائیں معقول شرائط پر سے امداد دینا اور انکے وارثوں کی طرف سے خرچ بھیجنے کا بکفایت اہتمام کرنا ✤

۷- موجودہ اور نئی صنعتوں کے ایجاد و پھیلاؤ کی اشاعت میں سرمایہ سے مدد دینا ✤

**درخواست خریداری حصص منیجر انڈسٹریل بینک آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ کے نام آنی چاہئیں ✤**

آرمی نیوز پریس لودیانہ میں لالہ کنھیا لعل کی زیر اہتمام چھپکر شائع ہوا

سے کئے جانے میں اور آئے دن ایسے ہی پیدا ہوتے رہتے ہیں یہ سب ہی فردی اختلاف کا کرشمہ ہے ورنہ [illegible] احکام کی تعمیل جایز اور درجیب بات ہے۔

جبکہ قدیم سے ایسا ہوتا چلا آیا ہے تو یہ چنداں حیرت انگیز بات نہیں کہ کانگرس کے لیڈروں میں اختلاف کیوں ہے البتہ اس قدر [illegible] جبکہ ان کو پورے طور پر اپنی ذمہ داری کو سمجھنے کی قابلیت نہیں [illegible] جبکہ ہندوستانیوں میں باہمی اور ملکی ہمدردی کا مادہ پورے طور پر پیدا ہوا نہیں جبکہ ہندوستان میں جہالت کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ جبکہ صرف چند لوگ تعلیمی آفتاب کی روشنی سے فیض یاب ہوئے ہیں جبکہ اہل ہند کو ایسے رہنماؤں کی ضرورت ہے جو اتفاق کا سبق سچی مثالیں قائم کرکے دیں جبکہ ہندو مسلمانوں اور دوسری قوموں میں بعض خود غرض باہمی نفاق پھیلا رہے ہیں۔

## لیڈران کانگرس

میں نفاق کا پیدا ہونا افسوسناک امر ضرور ہے اور یہ نفاق موجودہ حالت میں ہندوستانیوں کی بدقسمتی کی علامت ہے۔ ہر ایک سچے ہندوستانی کی یہ دلی خواہش ہے کہ فیاض اور منصف مزاج برٹش گورنمنٹ سے اگر اپنی بہتری اور ترقی کے لئے کسی جائز طریق پر کوشش کی جا سکتی ہے تو وہ صرف وہی طریق ہے جس پر [illegible] کانگرس عمل کر رہی ہے نہ کہ وہ جو پرانے زمانہ میں جاہل رعایا اپنی بیوقوفی سے استعمال کیا کرتی تھی۔ بیشک ہندوستان خوش نصیب ملک ہے کہ اسے ایسی گورنمنٹ ملی ہے جو نہایت توجہ اور دلچسپی کے ساتھ اہل ہند کی معروضات کو سنتی ہے ورنہ اگر روس جیسی گورنمنٹ کی ہی حکومت ہوتی تو لیڈران کانگرس یا اہل ہند کا بھی وہی حشر ہوتا جو آجکل رعایائے روس کا ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ کانگرس کے لیڈر ولایتی اور ہندوستانی اخبارات کی تحریروں پر غور کرکے جلد نفاق کا بدنما داغ کانگرس کے خوبصورت چہرے سے دور کر دینگے۔

**ایران کو قرضہ۔** ایران میں پارلیمنٹ قائم ہونے سے کمال خوشی ہوئی تھی کہ بہت جلد یہ ملک بھی دنیا کی دوسری سلطنتوں کی مانند خوشحال اور ترقی پذیر ہو جاویگا لیکن رائٹر نے جو خبر سنائی وہ امر خوشی کو منغص کرنے والی ہے کہ انگلستان اور روس ملکر ایران کو قرضہ دینے والے ہیں اور پہلی قسط ۲ لاکھ کی [illegible] ہے [illegible] دونوں سلطنتوں یعنے روس و انگلستان نے ایرانی علاقہ میں اپنے حلقہ اثر کا سمجھوتہ کر لیا ہے۔ یہ قرضہ اس غرض سے لیا گیا ہے کہ بہت سی ضروری اصلاحوں پر عملدرآمد کیا جاوے۔ مگر حیرانی ہے کہ ادھر انگلستان اور ادھر روس گویا چکی کے دو پاٹوں کے درمیان رہکر ایران کیونکر ترقی حاصل کریگا؟۔

**سودیشی جہاز رانی کمپنی۔** سودیشی جہاز رانی لمیٹڈ کمپنی جو مدراس میں قائم کی گئی تھی خوشی کی بات ہے کہ ۱۷ اکتوبر کو اسکی رجسٹری ہو گئی اس کا سرمایہ ۱۰ لاکھ روپیہ اور ۴۰ ہزار حصص پر منقسم ہے اور فی حصہ ۲۵ روپیہ کا ہے۔ یہ کمپنی ٹوٹی کارن سے کولمبو لائن پر جہاز رانی کا کام کریگی ۲ اسٹیمر اور ۲ لانچ خرید لئے گئے شکر ہے کہ اہل ہند بھی جہاز رانی کی طرف راغب ہوئے۔ انگلستان میں ہر ایک بچہ یہ گاتا ہوا سنائی دیتا ہے کہ "اے برطانیہ سمندر کی لہروں پر حکومت کرو" اور یہ سمندر کی لہروں پر حکومت کا ہی نتیجہ ہے کہ برطانیہ دنیا کے بہت بڑے حصے پر حکمران ہے۔

**مسٹر گوکھلے اور نواب ڈھاکہ۔** نواب صاحب ڈھاکہ تقسیم بنگالہ سے پہلے نہ تو مسلمانوں کی خیر خواہی اور رہنمائی کا دم بھرتے تھے اور نہ لیڈران کانگرس کو گورنمنٹ کا بدخواہ ظاہر کیا تھا تقسیم بنگالہ کے ساتھ ہی انہیں وہ طاقت آگئی کہ وہ کھلے طور پر حملے کرنے لگے۔ ۱۶ اکتوبر کو جبکہ تمام باشندگان بنگال جن میں تمام ہندو مسلمان شامل تھے تقسیم بنگالہ کے غم میں ماتم منا رہے تھے انہوں نے اپنے چند بھائیوں اور خوشامدیوں کو ساتھ لیکر اظہار مسرت کا جلسہ کیا کہ تقسیم بنگالہ سے ہمیں خوب فائدہ پہنچیگا اور ساتھ ہی تقریر کرتے ہوئے مسٹر گوکھلے پر بلا تحقیقات کے صرف ایک فرضی انٹرویو کی بنا پر جسے ایک اخبار نے شایع کیا تھا حملہ کر دیا۔ کہ وہ اہل ہند کو آئرلینڈ اور جنوبی افریقہ کے بوئروں کے نقش قدم پر چلنے کی ترغیب دیتے ہیں باوجودیکہ یہ واقعہ سراسر غلط اور بے بنیاد تھا جس کی مسٹر گوکھلے تردید کر چکے تھے۔

**انجام بخیر۔** یہ خبر تمام ملک میں بڑی خوشی سے سنی جائیگی کہ آخر کار بنگال کے پولیٹکل لیڈروں کو ہوش آگیا اور تقسیم بنگال کی سالگرہ کے دن باہم صلح صفائی ہو گئی۔

۱۶ اکتوبر کا عظیم الشان جلوس جو کلکتہ میں نکلا اسکا اثر دلوں کی کدورت دور کرنے میں بغیر دیر نہ رہا۔ اور تمام شکر رنجیاں اور غلط فہمیاں رفع ہو گئیں۔ اینگلو انڈین اخبارات کے لئے جو ہمارے نفاق میں ہی اپنی فتح دیکھتے ہیں البتہ یہ امر افسوسناک ہے۔ اور شاید لنڈن ٹائمز کو بھی کانگرس کیمپ کے [illegible] نفاق اور پھوٹ ہونے پر کف افسوس ملنا پڑیگا جیسا کہ اس نے پیشین گوئی کی تھی مسٹر بپن چندر پال ہر ایک تعریف و توصیف کے مستحق ہیں کہ خوش اخلاقی کا ایک قابل مثال نمونہ انہوں نے پیش کیا جس وقت دونوں پارٹیاں ۱۶ اکتوبر کو فیڈریشن ہال کے قریب پہنچیں تو پھر جوش حب الوطنی نے زور کیا اور تمام رنجشوں کو بھول کر ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے۔ بابو بپن چندر پال نے دوڑ کر جبکہ مسٹر سریندر ناتھ بینرجی کے قدموں کی خاک لیکر اپنے سر پر چڑھائی اور مسٹر بینرجی نے اپنا پولیٹکل رشد تسلیم [illegible] جس بات کا خطرہ تھا وہ دور ہو گیا۔

**سالگرہ تقسیم بنگال۔** کلکتہ میں ۱۶ اکتوبر کو شہر کے بڑے حصے میں ہڑتال رہی۔ ایک لاکھ آدمی سے زیادہ گنگا کے کنارے گئے۔ اشنان کے بعد راکھی باندھنے کی رسم ادا ہوئی۔ اس رسم میں مسلمان عیسائی وغیرہ بھی شامل تھے۔ اس روز کسی ہندو بنگالی کے گھر میں کھانا نہیں پکایا گیا۔ دوپہر کے بعد متعدد جلوس کالج سکوائر میں جمع ہو کر قومی ہال کی طرف روانہ ہوئے اور اس کے علاوہ مختلف سمتوں سے بیشمار جلوس آئے۔ کالج سکوائر کے جلوس کے سرگروہ مسٹر سریندر ناتھ بینرجی آنریبل بھوپیندر ناتھ بوس منماتھ ناتھ متر اور بابو کرشن کمار متر تھے۔ ۵۰ ہزار کی بھیڑ بھاڑ تھی جس میں ہندو مسلمان عیسائی اور بدھ وغیرہ شامل تھے۔ بابو [illegible] نے جلسہ کی کارروائی ایک دعا کے ساتھ شروع کی جس کا خلاصہ یہ ہے۔

اے آسمانی باپ ہم تقسیم کے نتائج پر افسوس کرتے ہیں یہ جھگڑے اور قومی نفاق جو کثرت سے ہمارے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ ہندو اور مسلمانوں کے مابین مغائرت ہو گئی ہے۔ یورپین اور ہندوستانیوں کے درمیان خیالات بگڑے ہوئے ہیں۔ حاکم اور محکوم کے مابین اعتماد اور ہمدردی کی کمی ہو گئی ہے یہ سب تقسیم بنگال کے نتائج ہیں۔ اے خداوند قادر مطلق ہم جانتے ہیں کہ تو اس جہان کی سلطنتوں کو اپنی مرضی سے جس کو چاہے عطا کرتا ہے۔ اور یہ تیری مرضی تھی کہ ہمارا مادری ملک برٹش سلطنت کا ایک جزو بن گیا ہے ہمارے حکام کو یاد رکھنے میں مدد دے کہ انصاف پسندی سے ہی قوموں کی شان بڑھتی ہے۔ اور ہمارے مہربان شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم اعوان کے ماتحت افسروں کو بھی ہمدردی عطا کر وہ اپنے خیالات کو پورے طور پر

کرنا ہے وہاں جان سورہا ہے مسٹر گندی ٹرنسوال کے دیسی باشندگان کی بہتری و حمایت کے لئے ہمیشہ سرگرم کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اب وہ لندن میں گئے ہیں کہ لارڈ الگن کی خدمت میں ہندوستانی باشندگان ٹرنسوال کی تکالیف کا اظہار کریں۔

## مشرقی بنگال میں کونسل

مشرقی بنگال و آسام کی کونسل لفٹننٹ گورنر میں مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ نامزدگی و انتخاب ممبر مقرر ہوئے ہیں۔ مسٹر ہیریج۔ مسٹر میرٹیڈن۔ ممبران ریونیو بورڈ۔ مسٹر لائن چیف سکرٹری۔ مسٹر اریہات کمشنر۔ مسٹر کرشنا فنانشل سکرٹری۔ مسٹر گولس مشیر قانونی۔ مسٹر ہینڈرسن۔ مسٹر سٹوارٹ۔ نواب خواجہ سلیم اللہ بہادر ڈھاکہ۔ مہاراجہ گرجا ناتھ رائے دیناجپور۔ رائے دلال چند سیاہاشت۔ رائے سیتا ناتھ بہادر۔ مولوی سید نواب علی۔ خواجہ محمد اشرف

## سوامی رام تیرتھ کا وصال

یہ خبر گذشتہ تمام ملک میں افسوس سے سنی جائیگی کہ سوامی رام تیرتھ صاحب پنجاب کے نامور سنیاسی نے چند روز ہوئے دار فانی سے کوچ کیا۔ کہتے ہیں کہ ریاست ٹہری میں سوامی ایک روز گنگا میں اشنان کرنے گئے مگر پھر واپس نہ آئے اس لئے خیال کیا گیا ہے کہ غالباً غرق ہو گئے۔ سوامی رام تیرتھ موضع مرالی والہ ضلع گوجرانوالہ میں ایک گسائیں خاندان میں پیدا ہوئے۔ اور اس گمنام موضع نے ان کی ذات کی برکت سے یہ عزت حاصل کی کہ امریکہ سے کئی جنٹلمین اور لیڈیاں اس سرزمین کی زیارت کو آئیں۔ تیرتھ رام کی مختصر زندگی بڑی پاک اور نوجوانوں کے لئے ایک نمونہ تھی لاہور میں بطور ایک ہونہار ذہین اور رحم گو نیک چلن راستباز طالب علم کے وہ تمام استادوں کو عزیز تھے انٹرنس سے لیکر بی۔ اے تک وہ یونیورسٹی کے ہر ایک امتحان میں اول رہے۔ اور ریاضی میں ایم۔ اے پاس کرنے کے بعد اسی مشن کالج میں جہاں وہ تعلیم پاتے تھے ریاضی کے پروفیسر بعد ازاں اورینٹل کالج میں ریڈر مقرر ہوئے۔ ریاضی اور سائنس میں ان کو خاص مہارت حاصل تھی۔ لیکن ساتھ ہی حق کی تلاش کی پیاس بجید تھی اور اس کے لئے انگریزی کا تمام فلسفہ فارسی کے تصوف کا تمام دفتر اور سنسکرت کے تمام شاستروں کو چھان مارا جو بند یا بندے آخر ویدانت فلاسفی نے ان کی تسلی کی اور تمام شکوک دور ہو کر علم الیقین پیدا ہوا۔ دار فانی کی حقیقت کو سمجھ لیا اور ملازمت اور گھر بار چھوڑ پہاڑوں میں گوشہ نشین رہنے لگے۔ اسی اثنا میں کسی عارف کامل کی نظر پڑ گئی اور دیتے ہی تمام شکوک رفع ہو گئے اور روشنی کا ایسا عالم پہنچایا کہ آخر دم تک اسی حالت میں محو رہے اسی عالم میں جاپان و امریکہ کا سفر کیا اور اسی عالم میں دو تین سال وہاں آکر ہمالیہ کے کوہستان میں گذار دئے۔ امریکہ میں سوامی دو بکانند کے مشن کو ان کے تشریف لیجانے سے بہت تقویت ملی۔ ان کی بھولی بھالی شکل و صورت میں ایک قسم کی مقناطیسی کشش تھی جو ہر شخص کو گرویدہ کر لیتی تھی۔ خدا معلوم یہ دل کی سچائی کی طاقت تھی یا بے غرضی اور سب سے یکساں محبت کا جوش ان کو ہمیشہ متبسم اور ہشاش بشاش دیکھا گیا۔ سوامی نے بیم و امید کے جال کو توڑ کر جیون مکت حاصل کر لی تھی اس لئے دنیا میں کوئی شے ان کے لئے رنج یا خوف دلانے والی نہ تھی۔

لاہور میں ایک بڑا بھاری پبلک جلسہ بصدارت ڈاکٹر ایونگ صاحب پرنسپل مشن کالج ان کی وفات پر اظہار تاسف کے لئے ۲۰ حبیبی ہال کو منعقد ہوا۔

ڈاکٹر ایونگ نے کہا کہ رام تیرتھ ہمدرد انسان دل اور کامل فروتنی رکھتا تھا۔ وہ صاف دل اور دماغ کا انسان تھا۔

سوامی کے مرید خاص مسٹر پورن نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں یہ سننا نہیں چاہتا کہ سوامی رام فوت ہو گیا ہے۔ وہ زندہ ہے۔ اگرچہ اس کے جانے کے لئے میری روح بہت چھوٹی ہے۔ کیا میرے لئے یہ ممکن تھا کہ میں زندہ رہتا جبکہ ایسی اعلیٰ روح ہمارے درمیان سے چلی گئی ہے۔ ہاں میں یہ کہنے کو تیار ہوں کہ میری محبت کامل نہ تھی اور میری روح کامل نہ تھی ورنہ میں بھی زندہ نہ رہ سکتا۔ لیکن رام زندہ ہے اور مجھے اس بات کا کامل یقین ہے۔

ڈاکٹر اوربیس نے فرمایا کہ موت رازوں کے کھولنے والی ہے جو اسرار سوامی اپنی زندگی میں معلوم کرنے کے درپے تھے اب سپر کھل گئے ہونگے۔ اب اس کی روح زیادہ آزاد ہے۔ ممکن ہے کہ وہ اس دنیا میں ہو اور ہم اسے نہ جان سکتے ہوں۔ مختلف اصحاب نے اسی قسم کی تقریریں کیں۔ جلسہ میں لاہور کی تعلیم یافتہ سوسائٹی کا عنصر موجود تھا اور ہال میں تل رکھنے کو جگہ نہ تھی۔

## انڈسٹریل بینک آف انڈیا

ہم بڑی خوشی کے ساتھ اطلاع دیتے ہیں کہ مجوزہ انڈسٹریل بینک آف انڈیا لودیانہ با ضابطہ رجسٹری ہو گیا ہے۔

گذشتہ اتوار کو ڈائرکٹران بینک کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں قرار پایا کہ حصہ داروں کی جو درخواستیں اب تک آئی ہیں وہ منظور کیجائیں اور ۱۵ نومبر تک بینک کی ابتدائی کارروائی کرنے کی تیاری کی جائے۔ اکثر ناظرین آریہ گزٹ بوجہ بینک کے رجسٹر ہونے کے انتظار میں خریداری حصص پر آمادہ تھے۔ ان کی آگاہی کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ بمقتضائے گذشتہ میں بینک کے رجسٹر ہونے کی منظوری آگئی ہے اور کام عنقریب شروع ہو جائیگا۔ آریہ سماج نے جس کام کا بیڑا اٹھایا تھا عنقریب ہے کہ وہ پورا ہونے والا ہے۔ بینک کا اسٹاف عرصے سے مقرر ہو چکا ہے۔ مقرر ہو کر تیار ہو گیا ہے اور صرف رسم افتتاح ادا ہونے کی دیر ہے جس میں دو تین ہفتہ سے زیادہ کا توقف نہ ہوگا۔ خریداری حصص کے متعلق تمام درخواستیں لالہ جیالا داس منیجر یا لالہ ہیرا لال ورما منیجنگ ڈائرکٹر کے نام آنی چاہئیں۔

## گوالیار میں نہریں

مہاراجہ صاحب گوالیار کو اپنی رعایا اور ریاست کی بہتری اور سرسبزی کا خیال ہمیشہ رہتا ہے۔ اپنے ریاست میں نہریں جاری کرنے کا مستقل ارادہ کیا ہوا ہے۔ جس کی تکمیل کے لئے مہاراجہ نے مسٹر سٹلی پریسٹن سابق متعلق محکمہ تعمیرات گورنمنٹ ہند کو اپنے پاس بلا لیا ہے۔ صاحب ممدوح پانچ سال تک ریاست میں بطور شعبہ آبپاشی کے کاموں کی نگرانی کریں گے۔

## ولایتی مال کی خریداری

سودیشی کے بدخواہ اخبار نے غپ اڑادی تھی کہ سودیشی کی کوشش مات پڑ گئی۔ یعنے دسہرہ کے دن مارواڑی سوداگران کلکتہ نے کئی ہزار گٹھڑی ولایتی پارچہ خرید کرنے کا آرڈر دیدیا ہے۔ سمجھدار تو پہلے ہی اس چال کو خوب معلوم کر گئے تھے لیکن اخبار سنجیونی نے کسی طرح پر پورا راز معلوم کر لیا وہ لکھتا ہے کہ ۲۱۵۰۰ گٹھڑیوں کے آرڈر ضرور دئے گئے ہیں لیکن ان میں سے ۱۹ ہزار گٹھڑیاں سوت کی ہونگی۔ جس سے یہاں پارچہ تیار کیا جاویگا۔ پارچہ کی گٹھڑیوں کی تعداد جن میں اونی پارچات بھی شامل ہیں صرف ۲۵۰۰ ہے۔ انڈنٹ دینے والوں میں زیادہ تعداد خود کارخانجات مانچسٹر وغیرہ کے ملازمان کی ہے؟

وقت ۱۰ بجے دن بارہمولا میں رونق افروز ہوئے یہاں راجہ سر امر سنگھ نے حضور ویسرائے اور لیڈی صاحبہ کا پرتپاک خیر مقدم کیا - ۲۳ کی صبح کو کشتیوں پر سوار ہو کر ۲۳ کی شام کو بوقت ۴ بجے شام دریا کے رستے سرینگر میں تشریف فرما ہوئے اس موقعہ پر ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کشمیر و مسٹر گلبیسنڈ (?) صاحب ریذیڈنٹ - راجہ صاحب پونچھ - میاں صاحب و دیگر عہدہ داران خوش آمدید کہنے و خیر مقدم کرنے کے لئے موجود تھے -

مہاراجہ صاحب نے دیگر درباریوں نے نذریں پیش کیں - اس کے بعد حضور ویسرائے ریاست کے موٹر کشتی بجرے میں سوار ہوئے مہاراجہ بائیں طرف بیٹھے باقی ہمراہی و صاحب ریذیڈنٹ دونوں اطراف میں بیٹھ گئے - لیڈی منٹو معہ لیڈی ایلین (?) "پرندا" (?) نامی بجرا میں سوار ہوئیں جو لارڈ منٹو کے عقب میں تھا - اس کے علاوہ اور بہت سی کشتیاں ہمراہ تھیں حضور ویسرائے کا بجرا آگے آگے آہستہ دریا شہر میں سے بہتا ہوا چل رہا تھا جبکہ دریا کے کنارے ہزارہا مخلوق ہاتھوں میں جھنڈیاں لئے کھڑی تھی اور بجروں کے قریب آنے پر نعرہ ہائے خوشی بلند کئے جاتے تھے یہ نظارہ نہایت عمدہ اور دل خوش کن تھا - مہاراجہ صاحب کے محل کے قریب جا کر کشتیاں کھڑی ہو گئیں یہاں ویسرائے و لیڈی صاحبہ و سب لوگ نیچے اتر آئے - امپیریل سروس ٹروپس کی گارڈ آف آنر موجود تھی جس کا ویسرائے بہادر نے معائنہ فرمایا اور گاڑیوں پر سوار ہو کر ریذیڈنسی میں تشریف لے گئے - یہاں تک مہاراجہ صاحب و سر راجہ امر سنگھ ہمراہ سوار تھے -

---

**واپسی** - میجر روس کیپل ۳ ماہ حال کو رخصت سے واپس آنے پر خیبر کی پولیٹکل آفیسری اور خیبر رائفلس کی کمانڈ کا چارج لینگے -

متحرک کالم جو چترال ریلیف کے وقت میں چکدرہ اور اس سے پرے تھا ہفتہ رواں کے آخر میں نوشہرہ واپس آ جاویگا -

---

**حضور ویسرائے کی اسکارٹ** - دربار آگرہ کے دنوں حضور ویسرائے کی اسکارٹ میں ذیل کی جمعیت شامل ہوگی - ڈی - باٹری ایچ پی توپخانہ - ۱۵ اسپارز ۶ (کنگز ایڈورڈ اون) کیولری - دی کیمرونینس - اور فسٹ بٹالین ۹ گورکھا رائفلز -

---

**تقرر و تبادلے** - لفٹننٹ وارڈس متعلق ۳۴ پٹھان انفنٹری

ملٹری پولیس برما کی ملازمت کے لئے منتخب ہوئے -

میجر بکنین (?) ۵۴ نمبر سکھ پلٹن بجائے کرنیل براؤن کو اس رجمنٹ کے کمانڈنٹ مقرر ہوئے -

کرنیل بروک کمانڈنٹ سدرن مرہٹہ رائفلز اور کرنل گوڈون (?) کمانڈنٹ سکنڈ بٹالین بروڈہ بمبئی و النٹیرس کو حضور کمانڈر انچیف نے اپنے اسٹاف میں آنریری ایڈیکانگ مقرر فرمایا -

---

**سر بنڈن بلڈ** :- ۱۰ ماہ حال کو سر بنڈن بلڈ لفٹننٹ جنرل پنجاب کمانڈ ملازمت سے ریٹائر ہو گئے آپ کی فوجی خدمات نہایت نمایاں اور قابل تعریف ہیں ۱۸۷۸ء کے جنگ کابل اور ۱۸۹۵ء کے جنگ چترال میں شامل تھے - اپنی خدمات کے عوض کے سی بی کا معزز خطاب حاصل کیا - جنگ تیراہ ۱۸۹۷ء میں مالاکنڈ فیلڈ فورس کے کمانڈنگ تھے اسی طرح مہم بنیر و جنگ زولو ۱۸۷۹ء و کارزار مصر اور جنگ ٹرنسوال میں بھی شامل تھے - اور ہر جگہ خوب نام پایا - آپ نے علیحدہ ہونے پر حسب ذیل الوداعی حکم شایع کیا "شمالی کمانڈ حوالہ کرنے کے موقعہ پر آج ۵۰ ہزار باقاعدہ اور ۱۵ ہزار ریزرو ۲ ہزار والنٹیر سپاہ اس کمانڈ میں موجود ہے - میں فخر اور اطمینان کا اظہار کرتا ہوں کہ میں نے پانچ سال تک کمانڈ کی ہے - اور میں اس کمانڈ کی تمام سپاہ کو خواہ وہ کسی درجہ کے ہوں خصوص دل سے الوداع کہتا ہوں اور ساتھ ہی چاہتا ہوں کہ ان کی عزت اور دولت بڑھتی رہے"-

---

**آمد** - میجر سر میکموہن جو امیر صاحب کے ہمراہ اسپیشل ڈیوٹی پر متعین ہونگے یکم دسمبر تک ہندوستان پہنچ جاوینگے -

---

**نئی چھاؤنی** - امیر کابل نے بمقام باہر جہاں بہت سی کار آمد اراضی موجود ہے نئی چھاؤنی قایم کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے - یہاں ۲۰ ہزار فوج رہا کریگی علاوہ ازیں بارود بنانے کی فیکٹری بھی کھولی جاویگی چنانچہ جو انجنیر ہندوستان سے کابل میں گئے ہیں وہ عمارتوں کی تعمیر کے لئے نقشے و تخمینے بنانے میں مصروف ہیں امیر صاحب کا ارادہ ہے کہ سردار امین اللہ خان اپنے بیٹے کو اس چھاؤنی کا افسر اعلیٰ مقرر کریں - دو ترک رسالہ دو کمپنی پلٹن و توپخانہ بطور باڈی گارڈ رہیگی - نیز یہ بھی خبر ہے کہ جب امین جان کو یہاں کچھ تجربہ کمانڈ کرنے کا ہو جاویگا تو پھر اسے جلال آباد اور ڈکہ میں دورہ کرنے کا حکم دیا جاویگا اور اس کے بعد جلال آباد کی تمام افواج کا کمانڈر مقرر کر...

---

**فوجی تعداد** - انگلستان میں اس وقت منظور شدہ فوجی جمعیت کی تعداد حسب ذیل ہے -

باقاعدہ فوجیں ۲۴۵۰۰۰ - آرمی ریزرو ۱۲۰۰۰۰
ملیشیا ۱۳۲۰۰۰ - ملیشیا ریزرو ۸۰۰۰
امپیریل یومینری ۲۷۰۰۰ - والنٹیر ۳۴۳۰۰۰
کل میزان ۹۳۰۰۰۰ ہے لیکن ۱۵۰۰۰ نفری کی کمی ہے - موجودہ وزیر جنگ باقاعدہ فوج میں ۵۰ ہزار کے قریب تخفیف کرنے والے ہیں تاہم ایک لاکھ سپاہ کی کمی ہے - اس کو پورا کرنے کے لئے مختلف مدبر مختلف تدابیر پیش کر رہے ہیں

---

**رکروٹوں کی کمی** - ہندوستانی فوجوں میں توانا اور [illegible] قوم کے رکروٹوں کی ہمیشہ قلت رہتی ہے رکروٹنگ افسر ہر طرح کوشش کرتے رہتے ہیں لیکن نوجوان فوجی ملازمت کی پرواہ نہیں کرتے - برعکس اس کے یا تو اپنی کھیتی باڑی کے کام کو ترجیح دیتے یا غیر ممالک میں سمندر پار جانا پسند کرتے ہیں - قریب ۲ ہزار پنجابی برٹش کولمبیا میں جا پہنچے ہیں باوجودیکہ ان کو بھرتی کرنے والا نہیں اور نہ انہیں پیشگی رقم دی جاتی ہے صرف چند آدمی وہاں پہنچے انہوں نے اپنے گھروں میں خط بھیجے کہ یہاں خوب روپے ملتے ہیں بس اس خبر کا ملنا تھا کہ پنجاب کے نوجوان اپنی زمینیں گرو رکھ کر یا بیچ کر یا قرضہ لے کر ادھر کو چلنے شروع ہو گئے اب وہاں کے باشندے ان کی آمد کو اپنے لئے باعث عذاب سمجھتے ہیں اور گورے مزدور اپنا نقصان خیال کرتے ہیں - خیر وہاں پنجابیوں کو جانے کی ممانعت ہو لیکن اتنا نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ اگر دیسی فوجوں کی تنخواہ کافی ہوتی تو اپنا ملک چھوڑ کر یہ لوگ جو نہایت اچھے سپاہی بن... اور خوبصورت مضبوط نوجوان ہیں کبھی باہر نہ جاتے -

فوجی کام کب ہندوستانی سپاہ کی تنخواہ میں...
اور فوجی قواعد پریڈ کی زیادتی
کا نتیجہ بہت تھوڑا
ورنہ رکروٹنگ

**انعام میں بوسے** - امریکہ کی ایک ہوشیار استانی نے جو بہت حسین بیان کی جاتی ہے اپنے ہوشیار اور فرمانبردار شاگردوں کی حوصلہ افزائی کے لئے انعام دینے کا ایک عجیب طریق نکالا ہے یعنے جو شاگرد ہفتہ بھر غیر حاضر نہ ہوا اپنا سبق خوب یاد کرے اور کسی قسم کی شرارت ثابت نہ ہو اسے اجازت ہوتی ہے کہ جمعہ کی دوپہر کو وہ اپنی استانی کے بوسے انعام میں لیوے۔ شاگردوں میں لڑکے لڑکیاں سب شامل ہیں - یہ بوسے صرف بچوں کی حوصلہ افزائی اور عقیدہ مندی جتانے کے لئے ہوتے ہیں - کیونکہ یوروپ اور امریکہ میں مائیں بچوں کے منہ چومتیں اور انہیں چومنے کی اجازت دیتی ہیں۔

---

**دیا سلائیوں کا خرچ** تخمینہ لگایا گیا ہے کہ انگلستان میں یومیہ ۵۰ کروڑ بکس دیا سلائیوں کے خرچ ہوتے ہیں اور ہر ایک بالاوسط ہر شخص خواہ بڈھا ہو یا جوان عورت ہو یا بچہ ۱۱ دیا سلائی خرچ کرتا ہے - دراصل زیادہ سگرٹ تمباکو پینے والے کرتے ہیں یومیہ خرچ کی دیا سلائیوں کے بنانے میں ۹۰ ٹن لکڑی خرچ ہوتی ہے ایک دن کے خرچ ہونے والی سلائیوں کے سرے ملا کر ایک سیدھی قطار میں رکھا جائے تو دس ہزار میل تک پہنچ جاویں سوئیڈن اور ناروے سے جہاں دیا سلائیاں بکثرت تیار ہوتی ہیں ۲۵ ہزار ٹن وزنی دیا سلائیوں کے بکس سالانہ ممالک غیر کو روانہ کرتے ہیں - فرانس میں دیا سلائی استعمال کرنے کے متعلق ہر شخص کو ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے غالباً اسی وجہ سے مقابلتہً فرانس میں دیا سلائی کا خرچ کم ہے۔

---

**نمک بطور نعمت عظمیٰ** - ہندوستان میں ہی نمک کو بڑی عمدہ اور مزیدار شے سمجھا جاتا ہے - کیونکہ میٹھے یا دوسرے لذیذ کھانا زیادہ سے طبیعت اس قدر خوش نہیں ہوتی جیسی نمکین شے سے - لیکن دنیا میں ایسے ملک ہیں جہاں نمک کو نعمت عظمیٰ سمجھا جاتا ہے - چنانچہ وسط افریقہ کے بہت سے غریب لوگوں کو نمک کھانے کے لئے تو درکنار چکھنے تک کو میسر نہیں آ سکتی کہ خوشحال خاندانوں میں ہی بہت تھوڑے لوگ نمک استعمال کرتے ہیں ایسے لوگوں کو بہت ہی خوش نصیب سمجھا جاتا ہے وہاں نمک کی ڈلی بچے کو ایسے ہی پیار سے دی جاتی ہے جیسے کہ ہندوستان میں مٹھائی!

---

## تندرستی ہزار نعمت ہے

**پاؤں کس طرح آرام میں رہ سکتے ہیں؟** - اس کا جواب یہ ہے کہ (۱) کبھی تنگ جوتا نہ پہنو (۲) کبھی ایسا جوتا یا بوٹ نہ پہنو جس کی ایڑیں کیل چبھتی ہو (۳) کبھی ایسا جوتا نہ پہنو جو پیچھے کو دباتا ہو (۴) کبھی ایسا جوتا نہ پہنو جو اوپر سے پیر کو کاٹتا ہو (۵) کبھی ایسا بوٹ نہ پہنو جس کی ایڑی بہت اونچی ہو (۶) کبھی نیا ہی بوٹ یا جوتے کو دن بھر نہ پہنے رکھو مگر کم از کم دو جوڑے تیار رکھو اور بدل کر پہنو اس طرح جوتا دیر تک چلتا ہی اور پھٹتا نہیں (۷) کبھی تنگ یا ڈھیلی جراب نہ پہنو (۸) کبھی ایسی جراب نہ پہنو جو بلا سلائی جانے پر ایک انگل لمبی ہو جاوے گی (۹) کبھی ننگے پاؤں نہ چلو اس سے نہ صرف پاؤں آرام میں رہینگے بلکہ کئی بیماریوں سے محفوظ رہو گے۔

---

**پھلوں اور سبزی کے کھانے میں احتیاط** - روزمرہ دیکھا جاتا ہے کہ سب لوگ پھل وغیرہ بازار سے لیکر یا درخت سے توڑ کر فوراً کھانے لگتے ہیں لیکن یہ بڑی بھاری غلطی ہے کیونکہ ہر ایک پھل پر چاہے وہ میٹھا ہو یا کھٹا کسی قسم کے جانور مکھیاں بیٹھتے ہیں یا بعض اوقات پرندے اوپر کی شاخ پر بیٹھے ہوئے بیٹ کر دیتے ہیں جو پھل کے اوپر گر کر چپک جاتی ہے جس سے ان کے زہریلے فضلات کا کچھ نہ کچھ اثر رہ جاتا ہے جو پھل چھیل کر کھائے جاتے ہیں ان میں اس بیرونی زہریلے فضلات کے باعث صحت پر برا اثر پڑنے کا چنداں خوف نہیں رہتا لیکن ناشپاتی انگور سیب - آلوچہ - امرود - بیر وغیرہ پھلوں کو زیادہ تر بغیر چھیلے کھایا جاتا ہے - جس سے صحت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے بلکہ اکثر دفعہ ایسی کھانے کے بعد جو شکایت پیدا ہو جاتی ہے کہ پیٹ کھانے سے بدہضمی ہو گیا - یا کھانے سے قے ہو گئی - یا سر میں درد ہونے لگا یا کوئی اور خرابی ہو گئی وہ اکثر اسی بیرونی زہریلے فضلات کا اثر ہوتا ہے - اسی طرح سبزی ترکاری پر بھی کھیتوں میں پرندوں جانوروں کے فضلات کا اثر ہوا کرتا ہے بعض اوقات قریب کی گندی جگہ کی مسموم ہوا کا اثر سبزی کی بیرونی جلد پر قائم ہوتا ہے اس لئے اگر سبزی کو بھی کھانے یا پکانے سے پہلے صاف پانی کے ساتھ خوب دھو لیا جاوے تو اس سے بھی صحت میں خرابی پڑنے کا اندیشہ ہے - اسلئے ضروری ہے کہ ہر قسم کے پھلوں اور ترکاریوں کو کھانے یا پکانے سے پہلے خوب دھو لیا کریں

---

## کیسر کی کیاری

**جنٹلمین** - دیکھو بارش میں تمہاری ٹوپی خراب ہو جائیگی چھتری گھر سے کیوں نہ لیکر چلیں

**لیڈی** - ٹوپی پرانی ہے اور میں اس کی خاطر نئی ریشمی چھتری کو کیونکر خراب کر لیتی۔

---

**ڈوبتی ناؤ** اس بات پر جھگڑ رہے تھے کہ سب سے زیادہ سفر دونوں میں سے کس نے کیا ہے۔

ایک نے کہا میں دنیا کے آخری سرے تک گیا ہوں۔

دوسرا - تم نے زمین کی آخری حد پر کیا دیکھا -

پہلا - ایک بڑی بھاری دیوار تھی جو دور تک چلی گئی تھی -

دوسرا - اور میں اس دیوار کے دوسری طرف میخیں ٹھونک رہا تھا -

---

**شکریہ** - ایک پادری نے وعظ کرنے کے بعد اپنی ٹوپی ایک یتیم خانہ کی امداد کے لئے چندہ طلب کرنے کو حاضرین میں بھیجی لیکن ٹوپی خالی واپس آئی اور کسی نے ایک پیسہ نہ دیا -

پادری نے ایک آہ سرد بھر کر کہا کہ جب میں یہ خیال کرتا ہوں کہ میں کن حضرات سے خطاب کر رہا تھا تو اپنی خوش قسمتی پر شکر کرتا ہوں کہ میری ٹوپی خیریت سے واپس آ گئی -

---

**ماں** - ٹامی تم انگور اس قدر جلدی جلدی کیوں کھا رہے ہو جبکہ ڈھیر سارے انگور موجود ہیں -

**ٹامی** - اس لئے کہ مجھے ڈر ہے کہیں میری بھوک ختم نہ ہو جائے اس سے پہلے کہ انگور ختم ہوں -

---

**جج** - ملزم سے جبکہ ملزم ریمانڈ کے لئے اجلاس میں پیش تھا "تو بڑا بدمعاش ہے"

**ملزم** - ملزم بولا جناب میں اتنا بڑا بدمعاش نہیں جیسے کہ حضور اور کچھ دیر رک کر خیال کرتے ہیں"

حاضرین مسکرائے کہ ملزم بڑا چالاک پڑا ہے -

---

**والدہ (ماں)** - جب تمہاری خالہ نے مٹھائی کھلائی تو تم نے شکریہ کہا یا کیا کہا؟

**بالیتا** - نہیں مجھے کہہ خالہ نے کہا اچھا ہوا اگر میرا باپ تم سے شادی کرتا اور تم مجھے رشتہ میں مٹھائی کہہ دیا کرتیں! - -

مصنوعی پریس لودیانہ میں لالہ دھنی العل کی زیر اہتمام چھپکر شایع ہوا

نمبر (۴۴) | لودیانہ | ۲ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء | جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کار آمد و قیمتی کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے ✦

یہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات سے حرفت و صنعت۔ زراعت و تجارت۔ حفظ صحت۔ تہذیب اخلاق۔ سائنس۔ فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی نشان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا۔ دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سڈیشن اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کیجاتی ہے ✦

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| بہ سرکاری افواج ہندوستان | ہمیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | مع محصول للعہ |
| | ہمیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | عہ |
| بیرونجات | ہمیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | ۱۲ر |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی مع محصول ۲ر مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔

## اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہوار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۲ر | ۱۲ر | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| نصف کالم | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا کالم | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا صفحہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

بطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونے کی اجرت اگر دو پیسہ فیصدی

## اشتہار دینے والو!

لاشبہہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار میں شایع کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فائدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لے لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضائع کرنا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت بیان کرتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جن میں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے اور شاید بیشمار اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہے اسکی نظر نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا کچھ روپیہ کے سوا آپ کے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں میں سرداراسکے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ پنجاب کی سرحد لشکر چھاونی اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اسکے قدردان موجود نہوں۔ بمبئی سے لیکر ڈیرہ جات تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے لوگ اسکے سرپرست ہیں جن میں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار اگر ایک تو پڑھنے والے بیس ✦

# آرمی نیوز

لودیانہ سہ شنبہ ۱۳ نومبر ۱۹۰۶ء


## اہل برطانیہ کو مشورہ

نمبر (۱)

ہندوستان اور برطانیہ کا اس وقت نہایت گہرا تعلق ہے۔ اور اگر ہندوستان کو کسی طرح کا نقصان پہنچے تو انگلستان اس کے برے نتیجہ سے الگ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح اگر انگلستان پر کوئی ناگہانی آفت نازل ہو جاوے تو باشندگان ہند کو اس کا برا اثر برداشت کرنا پڑیگا۔ ہندوستان میں قحط سالی ہونے سے انگلستان کی تجارت کو لاکھوں کروڑوں کا نقصان پہنچ سکتا ہے چنانچہ سال گذشتہ میں صرف روئی کی پیداوار کم ہوئی جس کے باعث ولایت کے بہت سے کارخانجات پارچہ کو سخت نقصان برداشت کرنا پڑا۔ اگر کسی سال گندم کی پیداوار کافی نہیں ہوتی تو برطانیہ میں روٹی بہت گراں ہو جاتی ہے اور روٹی نہ ملنے کی وجہ سے سینکڑوں ہزاروں تندرست اور نوجوان انگریز غریب خانوں اور جیلخانجات کی آبادی بڑھانے کا باعث بن جاتے ہیں علاوہ ازیں برطانیہ کی عظمت اور تجارتی ترقی و کاروبار سب ہندوستان کی خوشحالی پر مبنی ہیں۔ خدانخواستہ اگر آج ہندوستان سے جو دولت کی نہر انگلستان میں بہ رہی ہے اور ہر قسم کا خام مصالحہ مثلاً ہڈی چمڑہ۔ گندم۔ روئی۔ تل۔ السی۔ سرسوں۔ سن وغیرہ جاتا ہے۔ اس کا جانا ایکدم بند ہو جائے تو ایک سال کے اندر انگلستان سخت مصیبت اور بربادی میں پھنس جاوے اس وقت جو رات دن کارخانے چل رہے ہیں جہاز ادہر سے ادہر بھاگے جا رہے ہیں۔ اور باشندگان برطانیہ کو سر کھجلانے کی فرصت نہیں سب بیکار ہو جائیں اور لاکھوں زن و مرد جو کارخانجات میں کام کرکے اپنی زندگی قائم رکھے ہوئے ہیں فاقہ مرنے لگیں۔ خود کارخانہ دار اور بڑے بڑے امرا تباہ ہو جاویں۔ گویا اس کے یہ معنے ہیں کہ اگر انگلستان کا تعلق قطعی طور پر ایک سال کے لئے ہی ہندوستان سے منقطع ہو جاوے تو بلاشبہ انگلستان کے لئے تباہی بخش زمانہ آجاتا ہے دوسری طرف ایسی صورت میں ہندوستان پر بھی سخت مصیبت آسکتی ہے کیونکہ لاکھوں من غلہ اور دیگر پیداوار کی چیزیں اسی ملک میں پڑی رہیں اور ان کی فروخت سے جس قدر روپیہ آتا اور روزمرہ کی ضروریات میں صرف ہوتا ہے وہ سب بند ہو جاوے زیادہ مصیبت زمینداروں کے لئے ہو جن کے پاس سوائے غلہ کے نقدی کا نام بھی نہیں ہوتا اور سرکاری لگان ادا کرنا پڑتا ہے۔ ہاں بعض لوگ جو موجودہ تعلقات کو اہل ہند کے لئے بربادی بخش خیال کرتے اور اسی قسم کا وعظ کرکے ناتجربہ کار نوجوانوں یا جاہل دیہاتیوں میں بدگمانی پھیلانا اہل ہند کی بہتری کے لئے مفید خیال کرتے ہیں۔ ضرور کہیں گے کہ اگر ایسا ہو تو ہندوستان سرسبز اور خوشحال ملک بن جاویگا۔ ہزاروں لاکھوں ہندوستانیوں کو جو دو وقت کھانا بھی نہیں ملتا وہ پیٹ بھر کر روٹی کھانے لگیں گے اور روئی و دیگر پیداوار کے یہاں بنے سے ہر چیز ارزاں ہو جاویگی۔ لیکن ایسے لوگوں کو خیال رکھنا چاہئے کہ اب لوگ نقدی کے اس قدر شایق و محتاج ہوگئے ہیں کہ پیٹ بھر کر روٹی کھانے کی نسبت روپیہ کو ترجیح دیتے ہیں بیرونی فیشن یا ظاہرداری لوگوں میں بہت گھر کر گئی ہے۔ گھر میں بیوی بچوں کے لئے چاہے کھانا میسر نہ ہو لیکن بابو صاحب اپنی جنٹلمینی میں فرق نہیں آنے دینگے۔ غرضکہ عرصہ کے باہمی تعلق سے اب ہندوستانی انگریزوں کے اور انگریز ہندوستانیوں کے محتاج یا دست نگر ہوگئے ہیں۔ اس لئے دونوں ممالک کے تعلقات عمدہ اور پسندیدہ ہیں تو دونوں ملکوں کے باشندگان کی بہبودی و ترقی ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر خودغرضی سے کام لیا گیا جیسا کہ آجکل چند اشخاص اپنے اعمالوں سے ثابت کر رہے ہیں تو عجب نہیں کہ ایک زمانہ ایسا آجاوے جیسا کہ یا تو باہمی نفاق کے باعث یا آسمانی بلا نازل ہونے سے ایسی مصیبت دونوں ملکوں پر چھا جاوے جس کا بہت مختصر نقشہ اوپر کھینچا گیا ہے۔ چونکہ اہل برطانیہ حاکم اور اہل ہند محکوم ہیں اس لئے یہ مسلمہ امر ہے کہ حکام اگر چاہیں تو رعایا کی خوشحالی اور علمی و صنعتی ترقی کے لئے بہت بڑی موثر کوشش و تجویز کر سکتے ہیں کسی قوم کا محکوم ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ اس کے افراد میں لایق سمجھدار نیک چلن محنتی۔ بہادر اور باہمت اشخاص کی کمی ہے۔ اور جب کوئی قوم بہت تنزل کی حالت میں ہو جاتی ہے تو خداوند کریم ان کی بہتری اور ترقی کے لئے دوسری قوم کو اس کا حکمران بنا دیتا ہے۔ ان دنوں جبکہ برطانیہ کا آفتاب اقبال عین اوج پر ہے۔ چاہے اہل برطانیہ اپنی مستعدی بہادری۔ دوراندیشی اور عقلمندی کو اپنی کامیابی اور فتح و نصرت کا ذریعہ قرار دیں لیکن درحقیقت جبتک خدائی امداد نہ ہو مندرجہ بالا صفات کا کسی قوم میں داخل ہونا بھی [illegible] عملداری [illegible] کی تاریخ کو بغور مطالعہ کیا جاوے تو [illegible] ایسے نظر آوینگے جن میں قدرت کا زبردست ہاتھ برٹش کا طرفدار تھا۔ اس ذکر سے مراد یہ ہے کہ کسی قوم کو حکمران بنکر مغرور یا اپنے مقدس فرائض حکمرانی سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ قدرت نے اہل برطانیہ کو روشنی اور طاقت دیکر سمندر پار تمام دنیا کے حصص میں بھیجدیا اور ہدایت کی کہ آزادی۔ علم۔ اور امن کی روشنی پھیلاؤ۔ اور اس وقت تک برطانیہ جہاں کہیں پہنچا اس کا دعوی اور اقرار آزادی اور امن پھیلانے کا رہا ہے۔ گو بدقسمتی سے اب اہل برطانیہ کی رفتار اور طرز حکومت پر بعض دوربین نگاہیں خودغرضی کا الزام لگانے لگی ہیں جن کی نسبت عام رائے کا موازنہ کرنے سے ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ بالکل بے بنیاد یا غلط ہے۔ لیکن ہاں اکثر دفعہ مبالغہ سے کام لیا جاتا ہے جو کسی قدر منزلت بھی کھو دیتا ہے لیکن دونوں ممالک بالخصوص اہل ہند کی بہتری کو زیادہ مدنظر رکھتے ہوئے ہم

اہل برطانیہ کو مشورہ دیتے ہیں

کہ سب باشندگان برطانیہ کو خواہ ملازم ہوں یا غیر ملازم خواہ ہندوستان میں لاٹ یا کمشنر یا ڈپٹی کمشنر یا جج ہائی کورٹ یا سپرنٹنڈنٹ پولیس یا نہر کے بڑے صاحب یا تجارتی کمپنی کے مالک یا حصہ دار یا بطور منیجر یا نوکر کام کرنیوالے ہوں۔ یا گورہ فوج میں سپاہی یا جنرل کی حیثیت میں اپنے ملک کی خدمت کر رہے ہوں۔ لازم ہے کہ ہندوستانیوں کی علمی ملکی۔ اخلاقی اور مالی [illegible] کے فرض سے کبھی غافل نہ ہوں۔ سب ہندوستانی آپ کی طاقت اور قابلیت کے معترف ہیں۔

جس قدر علم کی روشنی پھیلی ہے یہ انگریزی حکومت کی برکت اور مہربانی کا نتیجہ ہے۔ لیکن ابھی تک قریباً ۹۰ فیصدی ہندوستانی بالکل تاریکی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور ابھی تک ان میں [illegible] یا ایک دوسرے پر بھروسہ کرنے یا ملکی بہتری کے لئے قربانی کا مادہ پورے طور پر موجود نہیں اور اسی لئے ہم ان لوگوں کو [illegible] سے بہتر نہیں سمجھتے جو یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ ہندوستان خود مختارانہ حکومت کے قابل ہو گیا ہے اور اہل ہند کے دلوں میں برٹش حکومت کے خلاف بدگمانی یا نفرت پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ البتہ یہ ضرور کہیں گے کہ ہندوستان کے معزز لیڈر [illegible] اخباروں یا جلسوں میں جو کچھ کہتے ہیں وہ اہل ہند کی عام [illegible] کا آئینہ ہے اور ان کی درخواستوں پر پوری توجہ نہ دینے سے [illegible]

علاوہ بریں باشندہ ہندوستان کے دلوں کو صدمہ پہنچتا ہے۔ مندرجہ ذیل امور بالخصوص اس قابل ہیں کہ ہندوستانیوں کی نسبت اہل برطانیہ کو غور کرنا چاہئے (۱) ہندوستانیوں کو تعلیم یافتہ اور آزادی سے دیجاوے (۲) ہندوستانیوں کو جن خطابات یا عہدوں کی خواہش ہے ان کو کبھی حقیر نظر سے نہ دیکھیں۔ بلکہ میل ملاپ کو بڑھاویں (۳) جو اہل ہند لائق ہیں انہیں انتظام سلطنت میں حصہ لینے کا موقعہ دیا جاوے (۴) اپنے چال چلن اور روزمرہ کے کاروبار سے ایسی مثال قائم کریں کہ اہل ہند ان سے نیک سبق لے سکیں۔

یہہ مشورہ تو تمام قوم برطانیہ کے لئے تھا آخر میں چند سطور بالخصوص اپنے حکمران برٹش افسران کی توجہ کے لئے درج کرتے ہیں۔ آپ خصوصیت سے صرف خودغرض انگلو انڈین اخبارات کی تحریریں ہی نہ پڑھا کریں بلکہ متین و راستی پسند انگریزی اخبارات جن میں کئی انگریزوں اور ہندوستانیوں کی ملکیت ہیں انہیں بھی مطالعہ فرمایا کریں۔ علاوہ ازیں آزاد خیال ہندوستانیوں سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرکے اپنا اور اُن کے خیالات تبدیل کیا کریں۔ بعض افسر صاحب پرانے زمانہ کے کم سمجھ یا خوشامدی لوگوں یا حال کے خودغرض اور دروغ مصلحت آمیز کو درست سمجھنے والے اہلکاروں یا برائے نام قومی لیڈروں کی باتوں کو بالکل سچ نہ سمجھ لیا کریں۔ ایسے لوگ ہی بڑے بڑے روشن دماغ حکام کو غلط رستے پر ڈال دیا کرتے ہیں۔ غرضیکہ یہہ وقت زیادہ بیدار مغزی ہمدردی اور انصاف پسندی سے کام کرنیکا ہے!

---

**قاتلانہ حملہ** — مسٹر نیبہ ڈپٹی کمشنر رائے پور ممالک متوسط پر پچھلے دنوں ایک شخص نے قاتلانہ حملہ کیا۔ اس وقت صاحب بہادر معہ چند انگریزوں اور لیڈیوں کے کلب میں برج کھیل رہے تھے۔ حملہ آور شخص ایک مشہور بدمعاش ہے جس کا مقدمہ صاحب موصوف کے اجلاس میں دائر ہے یہہ کہا کرتا تھا کہ اگر میرے برخلاف کارروائی ہوئی تو ڈپٹی کمشنر کی جان لے لونگا۔ حملہ ایسے وقت میں کیا گیا جبکہ سب لوگ کھیل میں مشغول تھے ملزم نے ایک اندھیرے کمرے میں سے بڑھ کر تیز دار آلے سے وار کیا مگر نشانہ سے اس کا سر ٹکرا گیا اور وار اوچھا پڑا دیگر ہمراہی حملہ آور بدمعاش کے تعاقب میں بھاگے لیکن وہ جنگل میں چھپ گیا۔ لیکن پولیس نے کوشش کرکے ملزم کو راتوں رات پکڑ لیا بوقت گرفتاری اس کے ہاتھ اور بدن پر خون کے داغ موجود تھے اس خبر سے رائے پور میں سخت حیرانگی پھیل گئی۔ لیکن جب دوسرے دن صاحب ڈپٹی کمشنر گھوڑے پر سوار ہو کر شہر میں گئے تو لوگوں کو تسلی ہوئی۔

---

**خط پہنچنے میں دیر** — حکام فوج نے سیانمیر چھاؤنی کا نام لاہور چھاؤنی قرار دیا ہے۔ لیکن اس تبدیلی کی وجہ سے بالعموم ہر ایسے پہنچنے میں ناتجربہ کار یا کثرت کام سے دبے ہوئے سارٹر لاہور کا نام دیکھتے ہی اُن کو لاہور بھیجدیتے ہیں اور اس طرح سے ضروری چٹھیات کو بھی ایک دو دن کی دیر ہو جاتی ہے۔ انگریزی اخبارات میں اس کے متعلق شکایتیں مراسلات میں درج ہوئی ہیں بعض صاحب مشورہ دیتے ہیں کہ لاہور چھاؤنی لکھکر خطوط وغیرہ میں سیانمیر کا نام لکھدینا مناسب ہوگا۔

---

**لفٹننٹ گورنر پنجاب کا دورہ** — ہز آنر لفٹننٹ گورنر پنجاب ۲۸ اکتوبر کو لاہور سے روانہ ہو کر ۲۹ کو راولپنڈی سے چلکر ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک تریٹ میں ٹھہرے اور ٹھیک ۱۲ بجے گھوڑا گلی میں اور یہاں سے سواری اسپرس میں رونق افروز ہوگئے یکم نومبر کو مری سے روانہ ہو کر راولپنڈی میں واپس آگئے۔ ۲ سے ۷ نومبر تک راولپنڈی میں مقام رہیگا۔ ۸ نومبر کو راولپنڈی سے کیمبل پور پہنچینگے۔ ۹ کو کیمبل پور سے میانوالی اور ۱۰ کو میانوالی سے جہلم کی طرف روانہ ہو کر ۱۱ نومبر کو جہلم یہاں ۱۱ سے ۱۴ نومبر تک مقام رہیگا۔ ۱۵ کو جہلم سے سیالکوٹ یہاں ۱۶-۱۷ نومبر کو مقام ۱۸ کو سیالکوٹ سے روانہ ہو کر ۱۹ نومبر کو لائل پور میں آئینگے یہاں ۲۰ کو مقام رہیگا۔ اور ۲۱ کو لائل پور سے بسواری کنسٹرکشن ٹرین براستہ سانگلہ شاہدرہ لائین لاہور پہنچینگے۔ مسٹر کرائیل چیف سکرٹری میجر رابنسن پرائیویٹ سکرٹری اور کپتان ینگ صاحب اڈیکانگ آپ کے ہمراہ ہیں۔

---

**کربلا میں شورش** — کربلا اہل اسلام بالخصوص شیعہ صاحبان کا مقدس مقام ہے یہیں پر حضرت حسن حسین مدفون ہیں اور ہر سال تمام ممالک کے مسلمان زیارت کے لئے یہاں جاتے اور فیض حاصل کرتے ہیں۔ لاہور کے اخبار سول ملٹری گزٹ کو معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے کہ آجکل وہاں کے حکام کی جابرانہ کارروائیوں سے تنگ آکر انگریزی وائس کونسل کی پناہ میں آگئے ہیں کہ اُن کو ظلم سے نجات دلائی جاوے۔ اس جھگڑے کی مختصر کیفیت یہہ بیان کی جاتی ہے کہ عرصہ ۵۰ یا ۶۰ سال کا ہوا کہ باشندگان کربلا جو زیادہ تر ایرانی ہیں ترکی حکام کے مظالم سے مجبور ہو کر بغاوت پر آمادہ ہوگئے تھے بغاوت رفع کرنے کے بعد ترکی حکام نے انہیر بطور سزا ایک ٹیکس عائد کیا۔ لیکن ہمیشہ اس ٹیکس کے وصول کرنے میں سخت دقت رہی نتیجہ یہہ ہوا کہ بہت سی رقم بقایا میں رہ گئی۔ دو سال ہوئے کہ انگریزی باشندگان پر جو کربلا معلیٰ میں رہتے ہیں وہاں کے حکام نے ٹیکس لگانا چاہا لیکن اُن کی فریاد پر انگریزی سفیر نے قسطنطنیہ میں لکھا کہ یہہ ٹیکس ناجائز ہے اس پر وہ ٹیکس موقوف رہا۔ اب حکام نے چاہا کہ وہ بقایا ٹیکس معہ سود ایرانی باشندگان سے وصول کیا جاوے۔ چنانچہ ایک سید دوکاندار کو قاضی صاحب کے پاس پکڑ کر لے گئے انہوں نے بیچارے سید کو خوب گالیاں نکالیں اور مُنہہ پر تھوک دیا۔ جب اسے خلاصی ملی تو سب لوگ اس کے ساتھ ہوگئے اور دو ہزار آدمی برٹش کونسل کی پناہ میں آگئے کہ ہمیں ترکی حکام کے مظالم سے نجات دلائی جاوے۔ یہہ خبر فوراً پہلے بغداد میں اور اُس کے بعد قسطنطنیہ میں پہنچ گئی۔ وہاں سے فرمان جاری ہوا۔ کہ فی الحال وصولی ٹیکس کی کارروائی ملتوی کی جاوے۔ [illegible] ایرانی باشندگان بھی تیار ہیں کہ اگر ترکی حکام نے زور دیا [illegible] تو ہم بھی اپنے دو ہزار بھائیوں کے نقش قدم پر چلینگے ان کی تعداد ۱۰ اور ۱۵ ہزار کے قریب بیان کی جاتی ہے۔ والی بغداد بھی اس جھگڑے کو فرو کرنے کے لئے کربلا میں آگیا ہے۔

---

**کونسا اخبار سب سے زیادہ چھپتا ہے** — پیسہ اخبار ہندوستان جس نے اپنی دو سالہ زندگی میں حیرت انگیز ترقی کی ہے متواتر چار ہفتوں سے چیلنج کر رہا ہے کہ اس کی اشاعت ۰۰۰ ہر ہفتہ وار ہے جو ہندوستان کے تمام اخبارات سے زیادہ ہے۔ یہہ چیلنج بالخصوص پیسہ اخبار کے لئے ہے۔ جو لیکھے آپکو سالہا سال سے ہندوستان کے اردو اخبارات سے زیادہ چھپنے والا ظاہر کر رہا ہے اور جسکا دعویٰ مسلمہ طور پر صحیح مانا جاتا تھا۔ لیکن اب جبکہ ایک اخبار اس دعوی کی تردید کے لئے مرد میدان بنکر سامنے آیا ہے تو پیسہ اخبار کو اپنا دعویٰ ثابت کرنا چاہئے گو پیسہ اخبار نے "ہندوستان" کا جواب دیا ہے اور لکھا ہے کہ اس کی اشاعت ہندوستان سے زیادہ ہے اور اگر زیادہ نہ ہو تو وہ پانچہزار روپیہ بطور تاوان کسی خیراتی کام میں دیگا مگر پیسہ اخبار نے اپنے دعوی کی تائید میں اپنی اشاعت کا اظہار نہیں کیا۔ پیسہ اخبار کی یہہ جرأت کہ وہ اپنے دعوی کے غلط ہونے کی صورت میں پانچہزار روپیہ دینے کو تیار ہے بہت نمایاں ہے سوال یہ ہے کہ آپ اپنی صحیح اشاعت بتا دینے میں کیا اعتراض ہے۔ تاکہ بحث کا فیصلہ ہو جاوے۔

---

**سوامی رام تیرتھ** کی وفات دیوالی کے روز واقع ہوئی ان کی نعش

ایک ہفتہ کے بعد ... جی کی حالت میں گنگا سے برآمد ہوئی۔ دونو ہاتھ سینے پر ایک دوسرے کے اوپر رکھے ہوئے تھے۔ پھر ان کے جسم کو گنگا میں ہی بہا دیا گیا۔ ریاست ٹیہری کے تمام دفاتر ان کے ماتم میں بند رہے۔

یہ خوشی کی بات ہے کہ وہ چند کتابیں جو زیر تحریر تھیں وہ مکمل کر گئے ہیں اور آخر میں ان پر دستخط کرکے اشنان کرنے گئے تھے۔ ان کے مریدوں کا یقین ہے کہ وہ اتفاقی حادثے سے نہیں مرے بلکہ ارادتاً جل سمادھی لی ہے۔

اشنڈگان ٹیہری سوامی رام کی یادگار میں ایک لائبریری قائم کرنا چاہتے ہیں۔

---

**مسٹر تلک اور سودیشی** - بمبئی میں بصدارت مسٹر تلک سیٹھ کھیراج مالک نیا لکشمی رسالہ چارس سودیشی خدمات کا اعتراف کرنے کے لئے ایک جلسہ چند روز ہوئے منعقد ہوا تھا جس میں مسٹر تلک نے سودیشی موومنٹ کے متعلق نہایت موثر تقریر کی۔ مسٹر تلک نے بیان کیا کہ ہمیں یہ سیکھنا چاہئے کہ سودیشی چیزیں ہمارے ساتھ پیدا ہوئی ہیں اور ہمیں ان کا اس خیال سے استعمال نہیں کرنا چاہئے کہ وہ بدیشی اشیاء سے بہتر ہیں بلکہ اس لئے کہ وہ اپنے دیس کی ہیں۔ اور ہماری جنم بھومی میں بنائی گئی ہیں اگر کوئی تم سے دریافت کرے کہ تم سودیشی چیزیں کیوں استعمال کرتے ہو تو تم جواب دے سکتے ہو۔ اس لئے کہ ہم اس ملک میں پیدا ہوئے ہیں جہاں یہ تیار کیجاتی ہیں۔ سودیشی تحریک کا سوال اب بحث کی حد سے گزر گیا ہے۔ جیسا کہ کوئی شخص اعتراض نہیں کرسکتا کہ ہم مرہٹی زبان کیوں بولتے ہیں۔ اس لئے اس کے لئے بھی کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے کہ ہم اپنے دیس کی چیزیں کیوں استعمال کرتے ہیں۔ یاد رکھو کہ سودیشی عہد و پیمان کو توڑنا موت سے کم نہیں ہے۔ اگر تم اپنے وطن کے ساتھ بیوفائی کروگے تو یقین جانو کہ خدا کبھی بھی تم پر فضل نہ کریگا۔ یاد رکھو کہ تمہاری اولاد تمہیں بد دعائیں دیگی اگر تم سودیشی پر ثابت قدم نہ رہے۔ تیرتھ جاترا کو جانے والوں کا دستور ہے کہ ایک نہ ایک پھل کا استعمال ہمیشہ کے لئے ترک کردیتے ہیں۔ ان کے لئے اور ملک کے لئے یہ بہتر ہے کہ بجائے پھلوں کے وہ بدیشی اشیاء کو ترک کردیں۔

---

**محکمہ ڈاک کی سالانہ رپورٹ** بابت سال گذشتہ جو حال میں شایع ہوئی ہے کئی اعتبار سے دلچسپ ہے۔ اول تو سال گذشتہ میں بہت سی اصلاحیں اور رعایتیں ہوئی ہیں۔ دوسرے یہ کہ مسٹر ... فنشاو ڈائرکٹر جنرل کے زیر اہتمام یہ سررشتہ کا آخری سال تھا جنہوں نے ۱۷ سال تک اس محکمہ کے اعلیٰ افسری کے فرائض بڑی خوبی سے سر انجام دیئے۔ باوجودیکہ ایک محاصل میں تخفیف کے سررشتہ کی خالص بچت بجائے ۳ لاکھ کے ۱۶ لاکھ تک پہنچ گئی۔ اور یہ کچھ عجیب نہیں ہے جبکہ ۹۴ کروڑ چٹھی آئی۔ ۵۰ لاکھ پارسل اور ۳۰ کروڑ چالیس لاکھ چٹھیاں اور پوسٹ کارڈ تقسیم کئے۔ ویلیو پی ایبل پارسل کی تعداد ۰ الاکھ تھی جو ایک کروڑ کی قیمت کے تھے۔ اور باوجود شرح سود کی تخفیف کے سیونگز بینکوں میں ۱۴ کروڑ روپیہ جمع ہوا ... نئے ڈاکخانے کھولے گئے۔ اس ملک میں محکمہ ڈاک ... پنساری کی دکان ہے جو ہر ایک شے موجود رکھتی ہے۔ وہ ہزاروں پونڈ کونین بیچتا ہے اور دیسی افسروں اور سپاہیوں کو ۲۳ لاکھ روپیہ سالانہ پنشن بانٹتا ہے۔

---

**پنجابی پر مقدمہ** - لاہور کے انگریزی اخبار پنجابی پر جو استغاثہ گورنمنٹ کی طرف سے دائر ہوا ہے وہ اس الزام پر ہے کہ اس نے یوروپین اور دیسی باشندوں کے درمیان دشمنی پیدا کرنے کی کوشش کی۔ یہ استغاثہ دو مضامین کے متعلق ہے۔ ایک مضمون ... میں ہیگارکے ظلم و ستم کی بابت ہے جس پر پرسیلیاف نے لکھا ... منشو کو تحقیقات کرنی چاہئے اس پر پنجابی نے لکھا ہے کہ کیا ... کو تحقیقات پر ایسا اعتماد ہے کہ وہ ردو رعایت کے ساتھ ہوگی جبکہ آئے دن گوروں کے ہاتھ کالوں کے خون ہوتے ہیں اور کس قدر دیسی آدمی زمانہ گذشتہ میں ریچھ یا بندر خیال کئے جاکر مارے گئے ہیں یا بڑی بڑی تلی پھٹنے کی وجہ سے۔

دوسرا آرٹیکل صاف قتل کے عنوان سے ہے جس میں ذکر ہے کہ ایک ضلع کے دو افسر شکار کو گئے اور انہوں نے ایک خنزیر شکار کیا اور ایک مسلمان سوار اردلی کو حکم دیا کہ اٹھا کر لیچلے مگر اردلی نے ہاتھ لگانے تک سے انکار کیا۔ اس حکم عدولی پر صاحب کو غصہ آیا اور اردلی کو نشانہ بندوق بناکر ملک عدم میں پہنچایا۔ پھر لکھا ہے کہ تعزیرات ہند خواہ اس کو قتل انسان مستلزم سزا کہے جو قتل کی حد تک نہیں پہنچتا۔ لیکن اصل میں ہے یہ قتل عمد۔ مگر آجتک قاتل آزادی اور فاتح قوم کے حقوق سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ اور ایک بیگناہ انسان کے مانند زندگی کے لطف اٹھا رہا ہے ... ہمیں یقین ہے کہ یہ معاملہ حکام کے کان تک ضرور پہنچا ہوگا۔ تاہم صرف یہ کیا گیا کہ جنٹلمین تبدیل ہوگیا اور نیا آدمی اس کی جگہ بھیجا گیا۔ اس ہدایت کے ساتھ کہ اصل واقعہ روشنی میں آنے نہ پائے۔ اس وقت تک وہ تاریکی میں ہے۔

یہ آرٹیکل ۱۱ اپریل کے پنجابی میں شایع ہوئے اور استغاثہ کی طرف سے یقین ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جبکہ نعمت علی کانسٹبل ۱۹۰۶ء میں ایک حادثہ سے مرگیا تھا اس لئے بالکل جھوٹ ہے۔

۲۶ اکتوبر کو مقدمہ کی پہلی پیشی تھی جبکہ مسٹر بار تھوک سٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور نے حسب ہدایت گورنمنٹ اخبار پنجابی کے مالک لالہ جسونت رائے اور اڈیٹر مسٹر کے اتھولے اڈیٹر کے خلاف اپنا حلفیہ بیان دیا۔ لالہ لاجپت رائے نے بحیثیت وکیل الزام ... مسٹر بار تھوک پر حسب ذیل جرح کی۔

(سوال) آپ جانتے ہیں کہ نعمت علی کون تھا۔

(جواب) وہ وزیر آباد میں ایک پولیس کانسٹبل تھا۔

(س) وہ کب فوت ہوا۔ (جواب) ۱۹۰۶ء میں۔

(س) کس طرح مرا؟ (جواب) وہ گھوڑے سے گر پڑا تھا۔

(س) کیا آپ ٹھیک تاریخ بتا سکتے ہیں جس روز وہ فوت ہوا۔

(ج) میں نہیں بتا سکتا۔

(س) وہ کس کا گھوڑا تھا جس سے نعمت علی گرگیا۔

(ج) میں خیال کرتا ہوں کہ وہ کسی سوار کا گھوڑا تھا۔

(س) کیا وہ خود سوار تھا۔ (ج) نہیں۔

(س) کیا وہ فوراً ہی مرگیا تھا یا نہیں۔ (ج) مجھے معلوم نہیں کیونکہ گرنے کے کچھ عرصہ بعد تک وہ نہیں دیکھا گیا۔

(س) گرنے کے کتنے عرصے بعد تک وہ نہیں دیکھا گیا۔

(ج) مجھے معلوم نہیں۔

(س) کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ فقرہ زیر استغاثہ میں کسی یوروپین افسر کی طرف اشارہ ہے۔ (ج) مجھے معلوم نہیں۔

(س) کیا آپ کو معلوم ہے کہ کسی یوروپین افسر پر اس کا الزام ... کیا گیا تھا (ج) کسی افسر پر شک نہیں کیا گیا

(س) کیا آپکو معلوم ہے کہ مسٹر ... ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس گوجرانوالہ پر شک کیا گیا تھا۔ (ج) مجھے معلوم نہیں

(س) کیا اس معاملہ میں تحقیقات ہوئی تھی۔ (ج) ہاں دفعہ ۱۷۴ ضابطہ فوجداری کے مطابق تحقیقات ہوئی تھی۔

(س) کیا کسی پرائیویٹ شخص کی درخواست پر تحقیقات کی گئی ہے۔ (ج) مجھے معلوم نہیں۔

(س) کیا آپکو اس واقعہ کا کچھ ذاتی علم حاصل ہے۔ (ج) نہیں میں نے مسل دیکھی ہے۔

(س) آپکے علم کا ذریعہ کیا ہے (ج) تفتیش کی رپورٹ کا معائنہ

س - کیا اس وقت میں آپ کسی حیثیت میں ضلع گوجرانوالہ سے تعلق رکھتے تھے - ج - نہیں -
س - کیا تفتیش کے کاغذات آپ کے متعلقہ ہیں -
ج - نہیں میرے پاس نہیں ہیں -
س - کیا کوئی خفیہ تحقیقات ہوئی تھی - ج - میں اس سوال کا جواب دینے سے انکار کرتا ہوں - بجواب سوال مسٹر شیمن - میرے علم میں کوئی خفیہ تحقیقات نہیں ہوئی
بجواب سوال عدالت - مجھے معلوم نہیں خفیہ تحقیقات ہوئی یا نہیں
س - کیا آپ نے خفیہ تحقیقات کے متعلق کوئی کاغذات دیکھے -
ج - میں نے کوئی کاغذ نہیں دیکھے -
اس کے بعد اجلاس ختم ہوا - آئندہ پیشی ۹ نومبر کو ہے -

---

**ہندوستان پارلیمنٹ میں** - مسٹر ریس ممبر پارلیمنٹ نے دریافت کیا کہ آیا مسٹر سریندرناتھ بینرجی کی رسم تاجپوشی کے متعلق سرکاری رپورٹ شایع کی جاویگی اور یہ کہ کیا گورنمنٹ ہند نے مسٹر بینرجی کے اس بیان کی تردید کر دی ہے کہ مانچسٹر کے کپڑوں میں استری کرتے ہوئے گائے اور خنزیر کی چربی استعمال کیجاتی ہے -
مسٹر مورلے نے جواب دیا کہ تاجپوشی کے متعلق ہمارا ارادہ رپورٹ شایع کرنے کا نہیں ہے کیونکہ اس واقعہ کی کافی اشاعت ہو چکی ہے اور ہمیں معلوم نہیں ہے کہ مسٹر بینرجی کے پارچہ مانچسٹر کے بیان کے متعلق گورنمنٹ ہند نے تردید کرنی ضروری سمجھی یا نہیں -
لارڈ میتھلی کے سوال کے جواب میں لارڈ مورلے صاحب نے بیان کیا کہ مسودہ اصلاح کونسل ہند کے متعلق کوئی بیان نہیں دے سکتے جب تک کمیٹی کی رپورٹ پر دارالامراء اور سکرٹری آف سٹیٹ [illegible] لیں -
۲۹ اکتوبر کی شام کو امل رسی نے دریافت کیا کہ آیا گورنمنٹ مسٹر بی فلر کے استعفے کے متعلق کاغذات میز پر رکھیگی تاکہ یہ غلط فہمی دور ہو جائے کہ تقسیم بنگال اپنے فیصلہ پر مضبوطی سے قائم ہے -
مسٹر ریس نے دریافت کیا کہ آیا گورنمنٹ ہوس کے سامنے وہ کاغذات رکھیگی جس سے جدید صوبہ کے قائم ہونے کے خلاف ایجیٹیشن کی تاریخ پر روشنی پڑے -
مسٹر مورلے نے جواب دیا کہ گزشتہ کے متعلق میرے خیال میں کاغذات کا پیش کرنا مفاد کے لئے سخت مضر ہے اور آئندہ کی بابت یہ کہ میں نے باعلانیہ بیان کیا ہے کہ گورنمنٹ تقسیم بنگال کو ایک طے شدہ امر خیال کرتی ہے لیکن کہا کہ مسٹر بی فلر کے استعفے کی بابت کاغذات پیش کرنے میں کچھ اعتراض نہیں ہے -

---

**جاپان اور امریکہ** - سین فرانسسکو میں اہل ایشیا کے خلاف نفرت کا جذبہ آجکل زیادہ جوش میں آیا ہوا ہے اور دیگر اہل ایشیا کے ساتھ جاپانیوں کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک ہونے لگا ہے - لیکن ہندوستانی یا چینی ذلت اٹھا سکتے ہیں مگر جاپانیوں کی حالت اب جداگانہ ہے - وہ کسی سے دبنے والے نہیں ہیں جاپانی سفیر نے امریکن گورنمنٹ کو توجہ دلائی ہے کہ جاپانیوں کے ساتھ اب ضد اس قدر بڑھ گئی ہے کہ جاپانی ہوٹلوں کو سین فرانسسکو میں بائی کاٹ کر دیا ہے - اور ان کی کھڑکیاں پتھروں سے چور چور کر دی ہیں - پریسیڈنٹ روزویلٹ نے مسٹر میٹکاف سکرٹری تجارت کو تحقیقات کے لئے بھیجا ہے اور ہدایت کی ہے کہ کامل تحقیقات کریں اور امید ظاہر کی ہے کہ امریکن گورنمنٹ کی اس کوشش سے جاپان میں جو امریکہ کے خلاف جوش پیدا ہوا ہے وہ کم ہو جائیگا -
سین فرانسسکو میں بیان کیا گیا ہے کہ جاپانی طلباء کو پبلک مدارس سے بالکل خارج نہیں کیا گیا بلکہ اہل ایشیا کے لئے علیحدہ مدرسے بنائے جائینگے تاکہ وہ گورہ طلباء سے جدا رہیں -

---

**وائسرائے کشمیر میں** - ۲۵ اکتوبر کو لارڈ اور لیڈی منٹو نے ریاست کا ہسپتال معائنہ فرمایا - ڈاکٹر مترا نے تمام شفاخانہ کا ملاحظہ کرایا - ہز ایکسیلنسی ہسپتال کی صفائی اور اصلی حالت اور تمام نو ایجاد آلات اور سامان سے بھرپور دیکھ کر بہت محظوظ ہوئے - اس کے بعد ڈاکٹر مترا نے عجائب خانہ کی سیر کرائی جہاں کشمیر کی ہر قسم کی صنعت موجود تھی اور کاریگر کام کر رہے تھے - وائسرائے نے بہت سی چیزیں خریدیں بعد دوپہر کرکٹ میچ ہوا - مسٹر رسل کی ٹیم نے ۹۶ رنز کیں اور مہاراجہ کی ٹیم کے چار کھلاڑیوں نے ۲۵۴ -
دوپہر بعد ہز ایکسیلنسی نے زنانہ ہسپتال دیکھا -
۲۶ اکتوبر کو مشن ہسپتال کا معائنہ ہوا جہاں دور دور سے مریض علاج کے لئے آتے ہیں -
وائسرائے نے تجربہ کے فارم کی رسم افتتاح ادا کی - اور مویشیوں کے معائنہ اور تخم ریزی کے بعد ہز ایکسیلنسی نے مہاراجہ صاحب کو مبارکباد دی اور فرمایا کہ کنیڈا میں اس قسم کے کئی فارم ہیں - اس کے بعد ہز ایکسیلنسی شالامار باغ کو گئے جہاں مہاراجہ صاحب نے تمام یوروپین آبادی کو گارڈن پارٹی میں مدعو کیا تھا -

---

**سودیشی واعظ کی بریت** - گزشتہ سال ماہ اکتوبر میں ایک سودیشی واعظ پنڈت کاشی پرشاد دہلی میں گرفتار ہوئے تھے اور اول ضمانت کی درخواست تک نامنظور کی گئی تھی اور چند روز بعد رہا کر دئے گئے تھے لیکن صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے رہا کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اس شخص کا دورہ اور لکچر دینے کا اصلی مدعا پبلک کے امن میں خلل ڈالنا ہے - غالباً وہ ایک تنخواہدار شورش کنندہ ہے ان لوگوں کی طرف سے جو کسی وجہ سے آجکل کے زمانہ میں امن عامہ میں خلل ڈالنے کے خواہاں ہیں -
لیکن عدالت کا یہ بیان کسی شہادت پر مبنی نہیں تھا بلکہ ایک مجسٹریٹ کا ذاتی خیال تھا -
ملزم نے صاحب سشن جج کی عدالت میں اپیل کیا جو نامنظور ہوا آخر چیف کورٹ میں نگرانی کی گئی تاکہ جو فقرات اس کی نیکنامی اور شہرت کے لئے مضر تھے وہ رد کئے جائیں -
مسٹر جسٹس رابرٹسن کے اجلاس میں عرضداشت نگرانی پیش ہوئی صاحب موصوف نے یکم ستمبر کو حکم سنایا - فاضل جج نے فیصلہ میں لکھا ہے کہ کوئی شہادت نہیں لی گئی اور ملزم کو اس کے الزام کی تردید کا کوئی موقع نہیں دیا گیا - عدالت ماتحت کے لئے یہ درست تھا کہ کاشی پرشاد کے چلن کے متعلق کوئی رائے ظاہر کرتی خواہ وہ واقعات جن پر عدالت نے رائے قائم کی کچھ ہوں لیکن مسل میں موجود نہیں ہیں اور کاشی پرشاد کو ان کی تردید کا موقع نہیں دیا گیا - اس لئے چیف کورٹ نے حکم دیا ہے کہ قابل اعتراض الفاظ مسل سے نکال دئے جائیں -

---

**چینی پارلیمنٹ** - پیکن کے وزراء جو انتظام گورنمنٹ کی اصلاح کے درپے ہیں انہوں نے پارلیمنٹری گورنمنٹ کے سوال پر کافی بحث کر لی ہے - انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ جس وقت موجودہ گورنمنٹ کی اصلاح مکمل ہوئی فوراً ہی پارلیمنٹ قائم کیجائیگی جو سال میں دو مرتبہ اجلاس کیا کریگی اور ممبران پارلیمنٹ میں شہزادے اور سرکاری افسر جو درجہ سوم سے اعلیٰ ہوں شامل کئے جائینگے - اجلاس میں پارلیمنٹ کی تقریریں اور مباحثے طلباء اور شرفاء کو سننے کی اجازت دیجائیگی - اور ممبران پارلیمنٹ کے اختیارات کی صاف واضح طور پر تشریح کیجاویگی -

---

**امریکہ کے تعلیم یافتہ** - ریاست میسور نے ۱۹۰۲ء میں چار طالب علموں کو برقی انجنیری کی تعلیم میں علمی مہارت حاصل کرنے کے لئے امریکہ بھیجا تھا انمیں سے دو طلباء فارغ التحصیل ہوکر واپس آئے اور تیسرا مسٹر گوریپا کولمبس گیا ہے جو [illegible]

# فوج اور ویٹرنری اسسٹنٹ

ایک معتبر ذریعہ سے معلوم کرکے کہ لاہور ویٹرنری کالج میں فوجی طلباء کی تعلیم کی میعاد پھر تین سال کر دی گئی ہے ہمیں نہایت مسرت ہوئی۔ کیونکہ قبل ازیں یہ بات سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ کہ باوجود ایک تعلیم پانے کے فوجی ویٹرنری اسسٹنٹ کیوں چھوٹی سطح پر رہنے پر مجبور کئے جاتے تھے۔ جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ فوج سے بہت سے افسر ملکی پولیس افسر صاحبان سول لائن اور ریاستہائے میں اپنی ترقی کی غرض سے جاتے رہتے ہیں۔ مگر ویٹرنری اسسٹنٹ اگر اپنی بہتری کی کوشش کریں۔ تو معتوب کئے جاویں۔ اور طرفہ یہہ کہ رجمنٹ میں ان کی ترقی [illegible] ہے۔ کیونکہ رجمنٹ میں صرف ایک ہی ویٹرنری اسسٹنٹ بعہدہ دفعدار ہوتا ہے اور باقی سب سوار ہی یا دفعدار اگر یہہ باہر جانے کی درخواست کریں۔ تو درخواست نامنظور اور عدول حکمی کا نمونہ گنے ہیں۔ کیسے تعجب کی بات ہے کہ [illegible] یہہ بھی نہیں جانتے تھے کہ حیوانوں کا بھی کوئی ڈاکٹر ہوتا ہے۔ غالباً فخر ترقی کر جاوے۔ اور محکمہ جس کا مدار محض فوج کی قوت اور فوجی قوت جس کا انحصار محض گھوڑوں کی تندرستی [illegible] ہو۔ اور گھوڑوں کی تندرستی جس کا مدار محض ویٹرنری اسسٹنٹ کی قابلیت پر ہو اسمیں اون کی یہہ قدر ہو۔ کہ یہہ اپنے آسامیوں اور لگے ہوئے روزگاروں کی چھوڑنے پر مجبور ہوں۔ سیول ویٹرنری ڈسپنسریوں جس میں کل تک کوئی یہہ بھی نہیں جانتا تھا کہ ویٹرنری اسسٹنٹ کیا چیز ہے۔ اس میں ان کی ایسی قدردانی ہوئی۔ کہ ان کی ترقی کے گریڈ قایم ہوئے۔ ان میں سے انسپکٹر بنائے گئے ان کو بھتہ و سفر خرچ وغیرہ کی معقول رقم ملنے لگی اور ان کی پنشن نصف مقرر کی گئی اور ان کی ضرورت یہاں تک محسوس ہوئی کہ سارے ضلع میں ایک ویٹرنری ڈاکٹر ہونے کے بجائے ہر تحصیل میں ایک ایک ویٹرنری ڈاکٹر منظور ہوا لیکن وائے برقسمت ما کہ فوج میں ہر ایک وہ شخص ترقی کا مستحق تصور کیا جاتا ہے جو کسی کام مثلاً مسکٹری رائڈنگ اسکول سگنلنگ وغیرہ وغیرہ جن کی میعاد تعلیم زیادہ سے زیادہ دو مہینہ ہوتی ہے سیکھنے کی درخواست کرتا ہے لیکن جہاں کسی نے اس کام کے سیکھنے کی درخواست کی اور گویا اس کی ترقی بند ہوئی باوجودیکہ قبل ازیں وہ بھی ہونہار نظر آتا تھا اور ترقی کا مستحق گنا جاتا تھا مگر یہہ حضرت جہاں پاس کرکے لوٹے گویا اپنی تقدیر لوٹ لائی۔ اور اپنا معزز القاب ویٹرنری ڈاکٹر کھو کر صرف سلوتری۔ بلکہ سلوتر کہلائے گئے۔ اب ان سے جونیر ملازم ترقی کے زینہ پر چڑھتے چلے جاتے ہیں مگر یہہ یہاں وہی سلوتری بنے اسپتال میں پورنال کا ڈنڈا گھمایا کرتے ہیں۔ جب بدقت ۲۱ سال پورے ہوئے اور انہوں نے سیول میں ملازمت تلاش کی۔ تب کہیں روٹیوں کا سہارا ہوا۔ اس صورت میں فوجی گورنمنٹ کا سراسر نقصان ہے۔ اول تو بہت سا روپیہ صرف کرکے ایک آدمی کو ڈاکٹر بناتی ہے اور پھر فی عدہ اور انصاف چھوڑنے پر مجبور ہوتے ہیں (دوم) فوج میں ہمیشہ اس کام کے جاننے والے تجربہ کار کم اور نوآموز زیادہ رہتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ افواج سے اس فن کے ماہروں کا ذخیرہ کم ہوتا جاتا ہے۔ فوجی ویٹرنری اسسٹنٹ کب تک اپنی بدقسمتی پر رویا کریں جبکہ وہ دیکھتے ہیں کہ فوج سے وارڈ اردلی جو محض ناتجربہ کار ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر بننے کے واسطے کالج بھیجے جاتے ہیں اور ۳ سال تعلیم پانے کے بعد ہسپتال اسسٹنٹ ہو جاتے ہیں۔ اور پھر ان کے واسطے وہی قواعد اور رعایتیں ہیں۔ جن سے وہ آخر کو کمیشن افسر بن سکتے ہیں یا برٹش آف انڈیا لے سکتے۔ اور سو روپیہ تک پنشن پا سکتے۔ مگر یہہ بدقسمت بھی وہی تین سال تعلیم پائیں اور وہی علم حصول کریں۔ بلکہ ایک گونہ اُن سے مشکل کام انجام دیں یعنی بے زبان جانوروں کا علاج کریں۔ جو اپنے طبیب کو اپنا مرض احوال بتانے اور اس کی ہدایت پر عمل کرنے اور اس کا شکریہ ادا کرنے کے بجائے اس کو نذرانہ لاتوں اور دانتوں سے پیش کرتے ہیں۔ دوسری بات فوج میں قابل غور یہہ ہے۔ کہ اگر کوئی ویٹرنری اسسٹنٹ قواعد پریڈ میں کوشاں ہو کر کمیشن افسر بن جائے۔ تو پھر وہ انڈر اسسٹنٹ نہیں رہ سکتا۔ بلکہ معمولی رینک میں بھیج دیا جاتا ہے۔ بہرحال اس کام کو ترجیح دیجاتی ہے۔ جس کو رجمنٹ کا ہر ایک ملازم خواہ خواندہ ہو۔ یا ناخواندہ بخوبی انجام دے سکتا ہے۔ اور یہہ کام کہ جس کے انجام دینے کے واسطے وہی شخص مل سکتا ہے جو برابر محنت شاقہ اٹھائی ہو۔ اور کام ہمیشہ صرف وہی ایک شخص اس فرض کے انجام دہی کے قابل ہو ناقابل ترقی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن یہہ سب ان حضرات کی اپنی کاہلی اور کم ہمتی کا نتیجہ ہے۔ اگر یہہ وقتاً فوقتاً اپنے اپنے کمانڈنگ افسر صاحبوں سے عاجزانہ عرض کرتے اور بالاتفاق پرنسپل ویٹرنری افسر صاحب بہادر کی معرفت اپنی میموریل گورنمنٹ میں پہنچاتے تو ضرور ابتک کچھ لیے ہی رہتے مگر یہہ بے زبان جانوروں کے ڈاکٹر بنکر ایسے بے زبان ہو جاتے ہیں کہ ہم نے کبھی کوئی مضمون اپنی محکمہ کی بہبودی کے واسطے کسی رسالہ یا اخبار میں دیا ہو یا کبھی اپنی تکالیف اور ضروریات کا اظہار کیا یہی وجہ ہے کہ سویلین جنٹلمین ہمکو کم ہمت اور کم علم کہتے ہیں البتہ اگر کرتے ہیں تو یہہ کرتے ہیں کہ اپنا موجودہ اور لگا ہوا روزگار کھو کر دوسری جگہ روٹیاں ڈھونڈتے پھرتے ہیں گو اسمیں ان کو خاطرخواہ کامیابی ہو جاتی ہے مگر محکمہ کو کوئی فائدہ مرتب نہیں ہوتا اور پسماندگان فن کے واسطے اور سختی ہو جاتی ہے۔ اور ان کی آیندہ بہت ساری امیدوں پر پانی پھر جاتا ہے۔ اس لئے میں نہایت ادب سے ہم پیشہ بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اب ہماری فریاد رسی کا بہت اچھا موقع ہے اس کو غنیمت جانیں اور وقت کو ہاتھ سے نہ دیں کیونکہ اب ہماری بدقسمتی کی سیاہی کو عالیجناب کرنل گرڈنیچ صاحب بہادر کی تمنداد بلند آفتاب کی شعاعیں دور کرنے لگی ہیں اور صاحب ممدوح کے خیال خود ہماری ترقی کی طرف رجوع ہیں جس کا نتیجہ عنقریب عالم ظہور میں آنے والا ہے۔ اور پھر کرنل [illegible] صاحب بہادر کا پرنسپل ویٹرنری افسر ہو کر دوبارہ ہندوستان میں آنا۔ اور پھر [illegible] صاحب بہادر جیسے شاگردوں کے دلدادہ اور بہی خواہ افسر کا موجودہ صدارت پر ہونا ہماری تیرہ بختی کے دور ہونے کا یقینی نیک فال ہے اب جس بات کی ہمیں ضرورت ہے۔ وہ صرف یہہ ہے کہ افسر کمانڈنگ صاحبان ہم سے راضی ہوں اور سفارش کریں سو اس کے لئے اطاعت خدمت فرمانبرداری کا ایک طریقہ جس میں ہماری بہتری کا چمکارہ نظر آتا ہے ورنہ کوئی چارہ [illegible] ہمکو اسپر فخر نہ کرنا چاہئے کہ ہم جب فوج سے ترک ملازمت کرتے ہیں تو باہر ہمکو اچھی جگہ ملجاتی ہے بلکہ یہہ تو ہمارے واسطے قابل افسوس امر ہے کہ ہم اپنے محکمہ سے تنگ آکر باہر آب و دانہ و نفقہ کی تلاش کریں۔ حالانکہ [illegible] پوری کامیابی ہو لیکن یہہ کامیابی اس سانپ کی [illegible] سے کم نہیں جو اپنے بچوں اور متعلقین کو کھا کر تنومند بنتا ہے اور اپنی آیندہ نسل کے نونہال جن سے محکمہ کی بہت ساری ترقیاں اور بہت ساری امیدیں وابستہ ہوتی ہیں خاک میں ملجاتی ہیں۔ اب ہم اخیر پر اپنی ان ہم پیشہ بزرگان سے عرض کرتے ہیں جو اس درجہ سے نکل کر فوجوں میں کمیشن افسر بن گئے ہیں اور خدا نے ان کی عزت اور بات میں رفعت عطا فرمائی وہ ہماری امداد کریں اور اپنی سفارشوں سے ہمارے حصول مدعا میں شریک ہوں تو کیا عجب ہے کہ خدا ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ہمارا محکمہ بھی قعر تنزل سے نکل جاوے اور ہماری تنخواہ و پنشن کے رول قائم ہو کر یہہ کریہہ لفظ سالوتری (یعنی گھوڑے [illegible]) چھوٹ جاوے اور اپنی اصلی خطاب ویٹرنری ڈاکٹر۔ ویٹرنری اسسٹنٹ۔ یا ویٹرنری گریجویٹ یا ڈاکٹر کے نام سے پکارے جایا کریں۔

---

رسالہ [illegible] لانسرز [illegible] دسمبر کے درمیان جبکہ حضور [illegible] دہلی تشریف لیجائینگے نیزہ بازی کے کرتب دکھلانیکا بندوبست کر رہا ہے۔

ساحت ... برسند نے پالیمنٹ میں بجواب ایک سوال کے بیان کیا کہ الدین ... میں برٹش سلطنت کے ایک ... مقرر کرنے کا سوال زیر غور ہے۔ ... گورنمنٹ ... کے جواب کا انتظار ہے ... سلطنت ... ہندوستان کی فوج ... حاصل کرنے کے مستحق ہونگے۔

---

**حضور** لارڈ ... کو ... آب و ہوا سے صحت حاصل ہوئی ہز ایکسلینسی دوشنبہ گزشتہ کو مورا کو روانہ ہوئے اور ... کا دورہ کرتے ہوئے ۳ نومبر کو رونق افروز ... ہونگے۔

---

**آرڈر آف مرٹ** - ... کے سپاہی گولا شاہ کو ... آف انڈین آرڈر آف مرٹ تھرڈ کلاس کا اعزاز ... [illegible] ... مقام ... [illegible] ... کو کمین ... [illegible] ... وہ ... [illegible] ... کو ... [illegible]

---

**جنرال ریلیف** - ... کالم ۲۶ اکتوبر کو ... پہنچ۔ ۲۹۰ ... ایلفانٹ ... دوسرے روز وہاں ... کیا اور ... ڈبل مارچ کرکے ... بذریعہ ریل جہلم کو جا نکلی۔

میاں گل ... خان ۲۴ اکتوبر کو کیمپ ... میں جنرل بارو صاحب بہادر کے سلام کو آئے۔ میاں گل کے بڑے بھائی خان ... تھے لیکن دونو بھائی ایک دوسرے سے نہیں ملے۔ کہتے ہیں کہ ان کا تنازعہ برٹش فوج کی موجودگی کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔ اور ... اس علاقہ سے آجانے کے بعد پھر جھگڑا شروع ہوگا بعد دوپہر میکسیم توپوں کے چلانے کی مشق بہ ... نے دکھلائی خان ... نے بھی یہ تماشا دیکھا۔ میاں گل قریب نہ آئے اس وجہ سے کہ ان کے بھائی وہاں موجود تھے مگر انہوں نے بھی دور سے توپوں سے ... معائنہ کئے۔

میاں گل ایک خوبصورت نوجوان ہیں۔ وہ سیاہ کوٹ ... اور ... لگا ہوا پہنے ہوئے تھے اور ایک ... اور ... پستول سے مسلح تھے۔ ... گورنر صاحب ... انہوں نے پرائیویٹ ملاقات کی اور غروب آفتاب کے وقت اپنے سواروں کے ساتھ ... کو روانہ ہوئے ... کے تمام ... کے لباس عمدہ تھے اور سب بندوق ... اور تلواروں سے مسلح تھے۔ اس سے ایک روز پہلے ... خان ... نے پہاڑی ... کے ... ملاحظہ کئے تھے۔ جنرل بارو صاحب بہادر ۲۲ کی شام کو ملاکنڈ پہنچے۔ ... کے کپتان ... صاحب جگہ ... میں ... بخار میں مبتلا ہیں۔

---

## پروموشن

... راجپوت لائیٹ انفنٹری، جمعدار ... سنگھ صاحب ... بال کرن سنگھ صاحب پنشن یافتہ ۶ ستمبر ۱۹۰۲ء سے صوبیداری پر ممتاز ہوئے اور حوالدار ... صاحب جمعدار بنائے گئے۔

۲۴ - پنجابیز - حوالدار ہری سنگھ صاحب جمعدار نانک ... صاحب پنشن یافتہ کی جگہ یکم اکتوبر ۱۹۰۲ء سے جمعداری پر ممتاز ہوئے۔

۲۳ ... جمعدار ... سنگھ صاحب ... پنشن یافتہ کی جگہ ... ستمبر ۱۹۰۲ء سے ... داری پر سرفراز کئے گئے۔

۱۱۹ انفنٹری حوالدار میجر ... تیواری صاحب جمعدار ... خان صاحب ترقی یافتہ کی جگہ ۱۲ فروری سے جمعداری پر ترقی یاب ہوئے۔

۱۲۲ راجپوتانہ انفنٹری - جمعدار ... الدین خان صاحب ۱۸ جون ۱۹۰۲ء سے مستقل جمعدار بنایا گیا۔

۱۲۴ - بلوچ لائٹ انفنٹری - جمعدار ... خان صاحب متعینہ ... کی خالی جگہ پر کرنے کے لئے جمعدار مقرر ہوئے۔

### انڈین سبارڈنیٹ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ
### هاسپٹل اسسٹنٹ برانچ

**بنگال اسٹبلشمنٹ** - مندرجہ ذیل سکینڈ کلاس ہسپتال اسسٹنٹ صاحبان کو بخیال ملازمت اور مطلوبہ امتحان پاس کرنے پر فرسٹ کلاس میں ترقی ملی۔

نمبر ۱۱۹ ... سنگھ صاحب کو ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۲ء سے اور نمبر ۱۲۹ ... سنگھ صاحب کو ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۲ء سے اور ... پرشاد کو ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء سے۔

## آج کیا خبر ہے؟

ہوس آف لارڈز میں مسودہ قانون تعلیم کا ... لارڈ ... کی ترمیم کے پاس ہوا۔

مسٹر ... نے سر ایڈورڈ ... کے سوال کے جواب میں کہا کہ ہندوستان کے ساتھ تاروں کی آمد و رفت میں ۱۹۰۲ء کے بعد اس قدر ترقی نہیں ہوئی ہے کہ تار کے محصول کی شرح میں تخفیف کرنی مناسب ہو۔

مسٹر ... نے مسٹر ... کے سوال کے جواب میں بیان کیا کہ ہم نے ایک اخبار میں دیکھا ہے کہ ... عاشق ... اور نواب ... اور خان بہادر محمد یوسف جو محمڈن ڈیپوٹیشن کے ممبر تھے تقسیم بنگال کے خلاف ہیں لیکن ہمیں ان کی رائیوں کا کچھ علم نہیں ہے۔

پارلیمنٹ میں لفٹنٹ ... نے دریافت کیا کہ عہد نامہ انگلستان و جاپان میں کوئی ایسی شرط بھی ہے جس کی رو سے برطانیہ کو جاپان کی طرف سے امریکہ کے ساتھ جنگ کرنی پڑے۔

سر ... نے جواب دیا کہ عہد نامہ عام ہے اور اس کی رو سے کسی طاقت کے ساتھ جنگ ہونے کا اندیشہ ہے۔

کلکتہ میڈیکل سکول نے تمام بنگالی طلبا سے جن کی تعداد ... ہے ... کر دیا۔

سر ... لاٹوش نے ... گزشتہ کو علیگڈہ کالج میں ... بورڈنگ ہوس کی رسم افتتاح ادا کی اور کالج سے اپنی نہایت ہمدردی اور دلچسپی ظاہر کی بعد ازاں نواب ... الملک کو تمغہ قیصر ہند عطا کیا۔ شام کو گارڈن پارٹی ہوئی اور نواب ... فیاض علیخان نے ہز آنر کی دعوت کی۔

مہاراجہ میسور ۲۱ دسمبر سے تین ہفتہ تک کلکتہ میں مقیم رہینگے

حضور ... بیگم ... کو رونق افروز ... ہوئے ... میں شکار کیا ... کے بعد بینڈ ماسٹر کو بلا کر کہا کہ بینڈ کے تمام جوانوں سے کہدو کہ ہم ان کی سریلی تانوں کی نہایت قدر کرتے ہیں۔

## لودیانہ

میریا پورے زوروں پر ہے۔ شرح اموات روبترقی ہے۔ اور شہر کی صحت بگڑی ہوئی ہے۔ ہر ایک شے بیحد گراں اور بظاہر اس کی کوئی معقول وجہ معلوم نہیں ہوتی بجز اس کے کہ چونکہ عام طور پر طبیعتیں کمزور ہیں۔ لوگ جس نرخ پر کوئی شے ملے بلا تامل اور بلا تحقیقات لے لیتے ہیں اور دکاندار اس کا فائدہ اٹھا رہے ہیں حلوائی عموماً ۳ سیر کے نرخ سے دودھ خریدتے ہیں مگر وہ آجکل تین ... سیر بلکہ بعض دفعہ چار آنے سیر تک بیچتے ہیں۔ یہی حال تمام میوہ جات اور سبزی ترکاریوں کا ہے۔ ضروریات زندگی کی ایک شے بھی معمولی نرخ پر نہیں ہے اور غریب لوگ علاوہ بیماری کے یہ سختی اور بھی زیادہ محسوس کر رہے ہیں۔ ہفتہ زیر اشاعت میں پیدائش ... اموات ... درج رجسٹر ہوئیں۔ پیدائش ... بمقابلہ ہفتہ سابق کے ... کی کمی اور اموات میں ۲۴ کی بیشی ہے۔

# دلچسپ واقفیت

**پاگل شہنشاہ** ۔ انام کے شہنشاہ کی عجیب و غریب حرکات کے متعلق چند روایتیں بیان کی گئی ہیں۔ شہنشاہ کا نام [illegible] ہے اور وہ فرنچ انڈو چائنا میں سب سے بڑا بادشاہ ہے۔ شہنشاہ کی عمر ۳۰ سال ہے۔ اور ہمیشہ سے تیز مزاجی اور ضد کے لئے مشہور ہے۔ گزشتہ ماہ اگست میں وہ اپنی چند بیگمات سے ناراض ہو گیا اور ان کے قتل کرنے کا حکم دیا اور ان کو ایسے سخت عذابوں سے مارا جو ناگفتہ بہ ہیں۔ یہ تماشہ اس نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا جو کوئی انسان دیکھنے کی تاب نہ لا سکتا تھا اور وہ ان کی آہ و زاری اور فریاد اور آخر دم کی چیخ پکار سن کر خوش ہوتا تھا۔

اس کے دو ایک روز بعد ہز مجسٹی نے دفعتہً ریوالور نکالا اور ایک پرنس کو ہلاک کر دیا جو شاہی خاندان کی کونسل کا پریسیڈنٹ تھا۔ مقتول بڑا ہر دلعزیز شہزادہ تھا۔ اس کی عمر ۷۲ سال کی تھی اور شہنشاہ مذکور کی وہ آخری زندہ اولاد تھی۔ اس کے بعد شہنشاہ محل میں چلا گیا اور دروازہ بند کر لیا اور جب فرنچ ریذیڈنٹ جواب طلب کرنے آیا تو اس کی ملاقات سے انکار کر دیا۔ گورنمنٹ فرانس نے اس حرکت کو نائب السلطنت کے لئے گستاخی خیال کیا۔ بہت سے فرانسیسی شہنشاہ کو خوفناک پاگل خیال کرتے ہیں۔ چند سال ہوئے اس کو طبی تجربات کا خبط پیدا ہوا۔ ایک تجربہ تھا کہ شہنشاہ نے اپنی والدہ کو ایک کمرہ میں بند کر دیا جہاں پلیگ کے دو بیمار تھے اور ان سے کہا کہ میں سائنس کی خاطر اپنی والدہ کی قربانی دیتا ہوں تاکہ معلوم کیا جائے کہ پلیگ متعدی مرض ہے یا نہیں۔ ایک اور موقع پر "سائنس کی خاطر" ایک رانی کے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ ۱۹۰۲ء میں ہز مجسٹی نے اپنے محل کے خدمتگاروں کو اس قدر زد و کوب کیا اور عذاب دیا کہ ان کی چیخیں فرنچ ریذیڈنسی تک سنائی دیتی تھیں۔ اسی وقت ریذیڈنٹ آیا اور بیگناہ آدمیوں کو جانکنی کے عذاب سے چھڑایا۔ اس کے بعد تمام اختیارات شہنشاہ سے چھین لئے گئے اور اب اس کی اصلی حکومت قصر شاہی سے ۱۵ یا ۲۰ ایکڑ رقبہ زمین سے زیادہ نہیں ہے جیسی کہ مغلیہ خاندان کے آخری بادشاہ بہادر شاہ کی حکومت غدر سے پہلے دہلی کے لال قلعہ اور خاص بازار اور جامع مسجد تک محدود تھی۔

---

**ڈاکٹر اور بھوت** ۔ نیویارک کے ایک مشہور ڈاکٹر نے عجیب حکایت بیان کی ہے جس پر یقین کرنا مشکل ہے لیکن ڈاکٹر ضعیف الاعتقاد نہیں اور بھوت کی ہستی کا معتقد نہیں اس لئے اس کے بیان پر شک کرنا بھی آسان نہیں۔ ایک روز شام کو ڈاکٹر اپنے ڈرائنگ روم میں بیٹھا ہوا تھا کہ نوکر نے اطلاع دی کہ چھوٹی سی لڑکی ملاقات کے لئے آئی ہے۔ ڈاکٹر نے کہا میں دن بھر کا تھکا ماندہ ہوں اور ایک دوسرے ڈاکٹر کا نام اور پتہ کاغذ پر لکھ کر دیا کہ اسکو لیجاؤ۔ نوکر نے دوبارہ آکر بیان کیا کہ لڑکی اصرار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ جب تک ڈاکٹر سے بات چیت نہ کر لوں ہرگز یہاں سے نہ جاؤں گی۔ آخر ڈاکٹر گیا اور لڑکی سے ملاقات کی اور چند منٹ کے بعد واپس آکر اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ بچہ نے میرے دل پر بڑا اثر ڈالا ہے اور میں جانے کے لئے مجبور ہوں۔ گاڑی تیار کرنے کیلئے حکم دیا گیا اور لڑکی کے ساتھ ڈاکٹر اس کے مکان کو گیا۔ مکان پر لیجا کر جو بہت ہی غریبانہ تھا۔ لڑکی نے زینہ پر چڑھ کر اس کمرہ کو بتلایا جہاں اس کی ماں بیمار پڑی تھی۔ ڈاکٹر نے دیکھا کہ بعینہٖ جس طرح لڑکی نے بتلایا تھا اس کی ماں کمرہ کے ایک گوشہ میں پڑی ہوئی ہے۔ لڑکی ڈاکٹر کے ساتھ کمرہ میں داخل نہ ہوئی اور نظر سے اوجھل ہو گئی۔ ڈاکٹر نے مریضہ کا معائنہ کیا جو مرض خناق میں مبتلا تھی۔ ڈاکٹر نے کہا کہ تمہیں کسی اچھے شفاخانہ میں چلا جانا چاہئے کیونکہ یہ مرض متعدی ہے۔ اندیشہ ہے کہ کہیں تمہاری لڑکی بھی بیمار نہ ہو جائے۔ عورت کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور اس نے کہا کہ میرے کوئی لڑکی نہیں ہے۔ ڈاکٹر نے کہا کہ تمہاری لڑکی ابھی تو مجھے گھر سے بلا کر لائی ہے۔ عورت نے کہا کہ در اصل میرے کوئی بچہ نہیں صرف ایک لڑکی تھی جو خناق کی وجہ سے کل فوت ہو گئی اور ابھی تک اس کی تجہیز و تکفین بھی نہیں ہوئی اس کی نعش دوسرے کمرہ میں پڑی ہے۔ ڈاکٹر نے برابر کے کمرہ کا دروازہ کھولا اور سخت حیران اور متعجب ہوا جب اس نے دیکھا کہ وہی لڑکی جو اسے گھر سے بلا کر لائی تھی مری ہوئی پڑی ہے اور علامات سے صاف ظاہر تھا کہ جیسا کہ اس کی ماں نے بیان کیا تھا کہ وہ ۲۴ گھنٹہ سے زیادہ عرصہ کی مری ہوئی ہے۔

---



---

**عجائبات عالم** ۔ دنیا میں سب سے قیمتی مقبرہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہے۔ کہتے ہیں کہ آپ کے مقبرہ پر [illegible] کے جواہر لگے ہیں۔

دنیا میں سب سے بڑا شیش محل سینٹ پیٹرز برگ کا ہے جس میں ایک لاکھ انسان ایک وقت میں بیٹھ سکتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ اگر جسم انسان کے اجزا کیمیاوی ترکیب سے الگ کئے جائیں تو ان اشیاء کی کل قیمت دس سینٹ پڑتی ہے اور اس میں بادشاہ و مفلس کے جسم کا کچھ امتیاز نہیں۔ اس قیمت پر انسان اتراتا ہے؟

چین میں کچھ عورتیں اخبار کا کام دیتی ہیں وہ عورتوں کے آگے مختلف تازہ خبریں بیان کرتی پھرتی ہیں اور قیمت و لذت کے لحاظ سے اجرت کی کمی بیشی ہوتی ہے۔

کہتے ہیں کہ آفتاب کی گرمی دن بدن گھٹ رہی ہے اور چند ہی سال کے بعد وہ زمین کو کافی گرم نہ کر سکے گی۔

مصر کے مقابر میں پانچ ہزار سال کے صندوق پائے جاتے ہیں۔

اگر چڑیاں نہ ہوتیں تو انسان ۹ سال سے زیادہ اپنی معیشت کے اسباب نہ بہم پہنچا سکتے کیونکہ وہ ایسے کیڑوں کو کھاتی ہیں جو روئے زمین کی سبزی کو کھا سکتے ہیں۔

مرغی عمر بھر میں تین سے پانسو تک انڈے دیتی ہے۔

افریقہ کی ایک سرزمین میں بوٹیاں نہیں اگتیں بلکہ ان کی بجائے ابتدا سے ہی پھول اگ آتے ہیں۔

امریکہ جزیرہ برمودا میں ایک امریکن عورت نے ایک گون پہنا جو صرف مستعملہ ٹکٹوں سے بنا کم از کم تیس ہزار ٹکٹ تھے۔

---

**سلطان المعظم** نے برٹش سمرنا عدن لاین کی توسیع کا ٹھیکہ اس بنیاد پر دینے سے انکار کر دیا کہ یہ بغداد ریلوے کے مفاد کے منافی ہوگا۔ حکومت ٹرکی نے حال میں ہی اپنے یہاں محصول چنگی میں اضافہ کیا ہے انگلش تجارت کو صدمہ پہنچنے کے خیال پر برٹش گورنمنٹ نے اس میں حجت نکالی کہ اس طرح سب سے زیادہ ہماری تجارت کو نقصان ہوگا کیونکہ کل کا [illegible] مال ہمارا فروخت ہوتا ہے۔ سلطان نے [illegible] محصول اضافہ کرنے کے معاملہ میں سکوت اختیار کر [illegible] نتیجہ فارس میں اپنی پوزیشن مستحکم کرنے کے خیال سے [illegible] عدن لائن کے توسیع سے ممکن ہے۔ اب انگریز مدبر [illegible] کہ یہ تو اچھا پیچ ڈالا۔ ریل جاری کریں اور محصول [illegible] ریل پیلا وغیرہ لیا۔ اور اگر ریل نہیں بناتے تو ایک بوجھ [illegible] سے جاتی ہے۔

# فوجی ملازمت کے لطف

(ایک پنشنر صوبیدار کی قلم سے)

(فوجوں میں دھڑہ بندی)

ناظرین اگر مجھے پنشن لئے ۱۴ - ۱۵ برس ہوگئے اور میری عمر اس وقت ستر برس کے لگ بھگ ہے تاہم مجھے اپنی ملازمت کی تمام باتیں خوب یاد ہیں اور سمجھتا ہوں کہ ابھی کل کی بات ہے کہ میں سپاہی بھرتی ہوا اور صوبیداری تک پہنچا۔ میرے بیٹے رسالہ و پلٹنوں میں ملازم ہیں اور خدا کے فضل سے رسالداری و جمعداری کے عہدہ پر ممتاز ہیں مجھے اس سے بڑی خوشی ہے کہ ان میں سے کوئی بھی بدچلن یا شریر نہیں۔ سب سے چھوٹا لڑکا میرے پاس ہے جو زمین و جائداد کا انتظام کرتا ہے اور سرکار نے جو پانچ مربعے مجھے عطا کئے ہیں ان کی نگرانی بھی اُسی کے سپرد ہے۔ دراصل ۱۵ سال سے مجھے ذاتی طور پر فوجوں کا اندرونی حال معلوم نہیں تاہم بیٹوں کی زبانی جب کبھی وہ رخصت پر آتے ہیں یا جب کبھی ان سے ملنے جاتا ہوں مجھے بہت کچھ حالات فوجوں کے معلوم ہوتے رہتے ہیں۔ ایک بات مجھے افسوسناک معلوم ہوئی ہے کہ اکثر فوجوں میں سرداروں اور عہدہ داروں و سپاہیوں کا پورا پورا اتفاق نہیں۔ بلکہ دھڑہ بندیاں ہو کر سخت خرابی پڑ رہی ہے۔ مالوہ کے سردار ماجھے والوں کو مات کرنا چاہتے ہیں ماجھے والے مالوے والوں کی بدنامی میں خوش ہوتے ہیں اسی طرح ڈوگرے۔ پٹھان وغیرہ جدا جدا پارٹیاں و دھڑے بنائے ہوئے ہیں بلکہ بعض فوجوں میں تو ایک ہی قوم کے لوگ آپس میں سخت نفاق رکھتے ہیں۔ یہ نفاق بالعموم دو چار چالاک اور خودغرض آدمیوں کی شرارت کا نتیجہ ہوتا ہے جو دوسرے بھولے بھالے سرداروں و سپاہیوں کو اپنے پیچھے لگا لیتے ہیں۔ اور جب کوئی معاملہ آ پڑتا ہے تو خود آگے نہیں ہوتے دوسروں کو آگے دیکر تماشہ دیکھ لیتے ہیں۔ جس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ تو بچے رہتے ہیں اور سادہ لوح ہو کر شکایت یا فساد کرنیوالوں کو سزا ہو جاتی ہے۔ جن دنوں میں بھرتی ہوا تو اس وقت ایک صوبیدار نے خوب دھڑا بنا رکھا تھا پانچ سات آدمی خاص اسکی پارٹی کے تھے جن کا صرف یہی کام تھا کہ لوگوں کو آپس میں لڑا کر تماشہ دیکھنا۔ یہ سوار کمان افسر صاحب کے منہ لگا ہوا تھا۔ روز کوئی نہ کوئی جھوٹی بات صاحب سے کہہ آتا کبھی کہہ دیتا حضور فلانے خان جمعدار بڑا بدچلن ہے وہ رات کو لین میں رنڈی منگوا لیتا ہے کبھی کہہ دیتا کہ فلانا سنگھ صوبیدار شراب پیکر پڑا رہتا ہے گنتی کے وقت خود شامل نہیں ہوتا۔ اُسے کچھ خبر نہیں ہوتی کہ کوئی سپاہی حاضر ہے یا غیرحاضر؟ اسی طرح اُس کا یہ روزمرہ کا دستور تھا کہ کسی نہ کسی کی شکایت کر دیتا۔ کرنیل صاحب اُس کو بڑا معتبر اور ہوشیار سمجھتے تھے کہ فوج کا سارا حال ہمکو بتلاتا ہے اور رانع ارلی سے کمان افسر صاحب ناراض ہو جاتے تھے۔ پریڈ میں ناحق ڈانٹ دیتے اور کہتے ہمکو تمہارا خوب حال معلوم ہے وہ حیران ہوتے کہ ہم تو کوئی خرابی نہیں کرتے اپنے نوکری پر ہر وقت حاضر رہتے ہیں۔ نوکری پریڈ میں ہوشیار ہیں صاحب کیوں ناراض ہو گئے؟ آخرکار سب لوگ معلوم کر گئے کہ یہ چغل خور صوبیدار کی مہربانی کا نتیجہ ہے آپ جانتے ہیں کہ ہر ایک شخص برے سے ڈرتا ہے۔ سب سردار اس صوبیدار کی خوشامد کرتے اس کے ڈیرے پر جا کر بیٹھتے۔ اس نے اپنی چالاکی اور چغل خوری سے دو تین حوالداروں کو محض ضد کے سبب کہ وہ اس کی ناجائز خوشامد نہیں کرتے تھے اس کے بچوں کو گود میں اُٹھا کر اُٹھائے نہیں پھرتے تھے سزا دلوا دی۔ چغلخوری تو اس قدر کرتا تھا لیکن خود بھی شراب بھی پیتا تھا رنڈیوں سے بھی جاتا تھا سپاہیوں اور حوالداروں سے ناجائز خدمت بھی کراتا تھا آخرکار ظلم کرنے والے کو خدا خود سمیٹ لیتا ہے۔ جب میں جمعدار ہوا تو اس نے چاہا کہ مجھ پر بھی رعب بٹھا دے بلکہ دو چار دفعہ خوب آنکھیں دکھائیں میں چپ ہو رہا۔ اور دل میں کہا "اس کی خبر لینی چاہیے"۔ صاحبان! نیکی کرنا بہت اچھی بات ہے لیکن بُرے اور ظالم کے ساتھ نیکی کرنا دوسروں کے ساتھ بُرائی کرنا ہے خیر میں موقعہ کی تاک میں رہا ایک دن مجھے خبر ملی کہ صوبیدار صاحب کے مکان پر چار طوائفیں آئی ہوئی ہیں اور شراب کا دور چل رہا ہے اس وقت رات کا ایک بج چکا تھا۔ بازاری عورتوں کو یہ پہلے بھی منگا لیا کرتا تھا۔ مگر پردے کے ساتھ۔ اس دن شاید دیوالی کی رات تھی یہ صوبیدار مع اپنے مصاحبوں کے پہلے بازار میں گیا وہاں کہیں شراب پی جب یہ بوتل کا جن اس کے سر پر سوار ہوا تو سب آگا پیچھا بھول گیا اور لگا معشوقوں کی تلاش کرنے بس پھر کیا تھا بند گاڑی کرایہ کر کے چار بازاری چڑیلوں کو سوار کرا لیا اور خوب سیر کرتے پھرے اور اُسی رنگ میں لین میں چلے آئے اور اپنے بنگلے میں آ کر پھر شراب کا دور شروع کر دیا۔ میرے پاس ایک کہار روٹی پکانے پر نوکر تھا میں نے اُسے کہا کہ جاؤ دیکھ تو آؤ کہ کیا حال ہے؟ مگر چھپکے جانا کوئی تمہیں دیکھ نہ لے! وہ تھوڑی دیر لیکر آیا اور کہنے لگا "حضور جمعدار صاحب" وہ سب بیہوش و ہیں تباہی بکتے ہیں۔ اُنہیں کو تو کچھ بھی کہنا ہے کیا یہ سنتے ہی میں نے قصد مصمم کر لیا کہ اب موذی کے مارنے کا موقعہ ہے جھٹ وردی پہنی اور ایڈجوٹنٹ صاحب کے بنگلہ پر پہنچا۔ یہ ایڈجوٹنٹ صاحب بڑے شریف خاندانی افسر اور بہت نیک چلن تھے کبھی ایک فوجی انگریز مسکوٹوں یا تماشوں میں جا کر شامل ہو جاتے تھے لیکن یہ شراب بہت کم پیتے تھے انہیں فوجی کتابیں اور اخبارات پڑھنے کا شوق تھا جس وقت میں بنگلے پر گیا تو ابھی صاحب ایک کتاب پڑھ رہے تھے میرے پاؤں کی آہٹ سنکر باہر نکل آئے اور پوچھنے لگے۔ "ویل جمعدار کیا بات ہے؟" میں نے سلام کر کے عرض کیا کہ فلاں صوبیدار جو تمام سرداروں کو بدچلن، شرابی اور شرارتی کہا کرتے ہیں اس وقت سخت بدمست ہو رہے ہیں اور ان کے بنگلے پر اس وقت چار بازاری رنڈیاں موجود ہیں سخت شور و غل ہو رہا ہے۔ فوج کے سپاہی یہ تماشہ دیکھ کر مخول کر رہے ہیں۔ اگر سردار کا یہ حال ہو تو وہ فوج پر کمانڈ کیسے کریگا۔ ایڈجوٹنٹ صاحب شراب پینے والوں پر بہت جلتے تھے اور جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں ایک سردار کو صرف شراب پینے کے الزام میں کرنیل صاحب نے جو ڈسمس کیا تھا وہ بھی ایڈجوٹنٹ صاحب کی کوشش کا نتیجہ تھا۔ صاحب فوراً اُٹھ بیٹھے اور کہنے لگے چلو دکھلاؤ۔ بس اور ایڈجوٹنٹ صاحب لین میں آئے وہاں اور بھی اودھم مچ رہا تھا۔ ایڈجوٹنٹ صاحب نے دیکھا کہ صوبیدار کی پگڑی اوندھی پڑی ہے۔ دوسرے ہمراہی ننگے ناچ رہے ہیں۔ اتفاق کی بات ہے کہ جب ایڈجوٹنٹ صاحب پہنچے تو صوبیدار صاحب بھی ناچنے لگے۔ موٹا پیٹ لمبی ڈاڑھی اس پر بھالو کی طرح ناچنا عجب لطف دکھا رہا تھا۔ ایڈجوٹنٹ صاحب نے ایک سپاہی کو بھیجا کہ صوبیدار صاحب کو بلاؤ۔ بس جناب صاحب کا نام سنتے ہی تمام محفل کے ہوش اُڑ گئے رنڈیاں ایک طرف بھاگنے لگیں صوبیدار دوڑ کر پگڑی باندھنے لگا اور دھم سے پیٹ کے بل گر پڑا۔ آخرکار ایڈجوٹنٹ صاحب نے رنڈیوں اور دوسرے ہمراہیوں کو کوارٹر گارڈ میں رکھنے کا حکم دیا اور صوبیدار صاحب پر پہرہ لگا دیا۔ چنانچہ ان بدچلنی کے الزام میں کورٹ مارشل ہوا۔ الزام ثابت ہوتے ہی صوبیدار موقوف کیا گیا۔ اُن کے ساتھیوں کے جنمیں ایک جمعدار و حوالدار تھے درجے توڑ دئے گئے۔ رنڈیوں کو کسی نے کیا کہنا تھا یہ پھر سے جھاڑ کر اپنے گھروں کو چلتی ہوئیں۔ غرضکہ اسی طرح سے اس دھڑہ بازی شرارتی شخص کا ستیاناس ہوا۔ یاد رکھو جو کسی کو ناحق ستاتا ہے وہ ضرور خود ستایا جاویگا۔ اُن لوگوں کو جو کسی طرح چغلخوری۔ بدمعاشی اور شرارت کے عادی ہو گئے ہیں۔ اس واقعہ سے عبرت اور سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ یہ سچ ہے کہ جب

کوئی برائی کرتا ہے یا کسی کو ستاتا اور تکلیف دیتا ہے تو اس کو اس وقت ایک خاص قسم کا مزا حاصل ہوتا ہے لیکن جب خود مصیبت میں پھنستا ہے تو نانی یاد آتی ہے پھر روتا ہے کہ کیا تھے رام بنتے لوگوں سے لڑائی کیوں کی۔ دلیری بہادری سے بڑھکر بڑی چیز کوئی نہیں دنیا میں بڑا آدمی کو حق ناحق کی تمیز نہیں رہتی۔ اپنے دوسرے والوں کی خواہ مخواہ وہ پیچھے پڑا یا جیسے مدد کی جاتی ہے لیکن خدا کے نزدیک یہ بات پسند نہیں۔ خدا تو نیکی اور انصاف کو پسند کرتا ہے ناظرین خود ہی ملاحظہ میں یہ بھی لطف دیکھا کہ شریر و بدمعاش آخر کار خوار ہوتے ہیں اور شریف سچے عزت پاتے ہیں۔ اگلی دفعہ سپاہی کی [illegible] بیان کیا ہوگی۔

---

نیچر یارک کے اخبار [illegible] کے اگست کے نمبر میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جو لوگ جرائم کی طرف مائل ہوتے ہیں ان کی یہ بری عادت دماغ پر [illegible] جراحی کرنے سے دور ہو جاتی ہے اور خاص کر ایسے مجرموں کی جن کے دماغ میں کوئی فتور کسی حادثہ سے آگیا ہو۔ اور جو عمل جراحی کے ذریعے دور ہو سکتا ہے۔ چنانچہ دو لڑکوں کے سر پر عمل جراحی کرنے سے ان کی مجرمانہ عادات جاتی رہیں۔ ان دونوں کے دماغ کو حوادث کے ذریعے نقصان پہنچا تھا اور اسی لئے ان کے اصلی دماغی قویٰ میں فتور آگیا تھا۔ ایک کے سر میں سے ایک انچ لمبی ہڈی نکالی گئی۔ اور دوسرے کے سر میں سے اتنی ہی لمبی ایک ہڈی پر کو اٹھا دی گئی۔ جس کے بعد ہی ان کے قویٰ میں ایک نمایاں ترقی ہوئی اور ان سے مجرمانہ عادات چھوٹ گئیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجرموں میں سینکڑوں لوگ ایسے ہونگے جو حوادث کے ذریعے دماغی صدمہ برداشت کرنے کے بعد جس سے کہ دماغ میں فتور آجاتا ہے جرائم میں مشغول ہونگے۔

## تحفہ رمضان شریف

ہم نے اخبار آرمی نیوز کے خریداروں کو سورۃ آیۃ الکرسی جو کہ ایک اعلیٰ قسم کے کاغذ ۲۲×۱۸ انچ سائز پر چھ رنگوں میں مثل ولایت زر کثیر خرچ کرکے بطور تحفہ چھاپی ہے۔ اور یہ قطعہ اتنے رنگوں میں بنا ہوا۔ ایکروپیہ میں ہی سستا ہے۔ ہم صرف ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ لفافے میں بھیجنے والوں کو روانہ کرسکتے ہیں۔ یہ رعایت صرف رمضان شریف میں ہی ہے۔ اور دوم ہم انشاء اللہ عنقریب اتنے ہی رنگوں میں چھپا ہوا قرآن مجید بھی پیش شائقین کرینگے۔ جو کہ چھپ رہا ہے۔ کارڈ لکھنے پر نمونہ روانہ ہوگا۔

**المشتہر۔ محمد اصغر علی** سوداگر و منیجر مطبع قاسمی لودیانہ

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## نشہ شراب فالج ہے

یہ بات قابل غور ہے کہ نشہ شراب کی تمام علامتیں فالج سے ملتی جلتی ہیں فالج میں یہ ہوتا ہے کہ دماغ کو اعصاب پر حکمرانی کی طاقت نہیں رہتی یہی حالت نشہ شراب میں واقع ہوتی ہے۔ شرابی کے چہرہ کی سرخی ظاہر کرتی ہے کہ خون کی نالیاں اور وریدیں مفلوج ہو گئی ہیں۔ اور گفتگو میں الفاظ کی لغزش ظاہر کرتی ہے کہ حلقوم کی رگوں پر قابو جاتا رہا۔ اور ایک چیز کی دو چیزیں جو بعض دفعہ شرابی کو مدنظر آتی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض اعصاب قوت بصر بے قابو ہوگئے ہیں۔ اور ٹانگوں کی لڑکھڑاہٹ اس بات کا ثبوت ہے کہ بڑے بڑے پٹھوں پر بھی دماغ کا حکم نہیں چلتا۔ آخر کار شرابی اس طرح بےحس و حرکت ہو کر گرتا ہے کہ بعض دفعہ نشہ شراب میں اور سکتہ میں تمیز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر شراب کا کثرت سے استعمال جاری رہے تو کچھ عرصہ میں تمام جسم کے ریشے تلفتے ہو جاتے ہیں۔ [illegible] پر سب سے پہلے اثر پڑتا ہے۔ اور ہاتھوں کا رعشہ اور پاؤں کی لڑکھڑاہٹ کے ساتھ ہی عقلی اور اخلاقی قوتوں کا رعشہ بھی شروع ہو جاتا ہے معدہ ہاضمہ کی قوت کھو بیٹھتا ہے جگر اور گردے اپنا کام پورے طور پر سرانجام نہیں دیتے دل بھی تب اور کمزور ہو جاتا ہے پھیپھڑوں کی لچک جاتی رہتی ہے۔

---

**ہاضمہ اور نیند۔** یہ ایک عالمگیر یقین ہے کہ کھانے کے بعد سو جانے سے ہاضمہ میں مدد ملتی ہے۔ اسی وجہ سے اکثر لوگوں نے عادت ڈال رکھی ہے کہ کھانے سے فارغ ہوتے ہی سو جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ وہ صحت کے لئے ایک عمدہ کام کر رہے ہیں لیکن بڑے بڑے مستند ڈاکٹر کہتے ہیں کہ دوران انہضام میں سو جانے سے دماغ کا فعل سست ہو جاتا ہے اور سکتہ اور بےعقلی پیدا کرنے کا موجب ہے۔ ایک سائنسدان نے اس کے متعلق کامل تحقیقات کی ہے اور بالآخر کئی تجربوں کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے کہ نیند سے ہاضمہ کو ذرا مدد نہیں ملتی لیکن آرام سے بیٹھنے سے البتہ ہاضمہ کے فعل کو تقویت پہنچتی ہے۔

---

**فوائد آک۔** آک کی جڑ کا نصف [illegible] کالی مرچ چہارم حصہ [illegible] حصہ۔ تازہ پانی میں کھرل کرکے نخود کے برابر گولیاں بنا لینی چاہئیں۔

# کیسہ کی کیاری

**بڑی بہن** (چھوٹی بہن سے) تم چپ کیوں نہیں رہتی۔ میں نے کئی دفعہ تجھے سمجھایا ہے کہ جب گھر کی بڑی بوڑھیاں باتیں کر رہی ہوں تو بیچ میں مت بولا کرو۔ وہ گفتگو ختم کرلیں تو پھر بولو۔

**چھوٹی بہن۔** آپا میں کیا کروں؟ یہ تو چپ ہونے میں نہیں آتیں۔ صبح سے شام ہو جائے مگر یہ اپنی بات ختم ہی نہ کرینگی۔

---

**استاد۔** لفظ "خالی" کے کیا معنے ہیں۔

**شاگرد:۔** جناب کسی چیز کو باہر نکال دینا۔

**استاد۔** بہت درست۔ اچھا کوئی فقرہ بناؤ جس میں خالی ہونے کا ذکر آجاوے۔

**شاگرد۔** جیسے میں کسی لڑکے کو سوئی چبھو دوں اور وہ کود کر باہر چلا جاوے۔ اور اپنی جگہ خالی کردے۔

---

**رسالدار** (سنتری سے جو سو رہا تھا) ارے میاں سنتری ہم نے تجھے ٹوکا بھی نہیں اور بوٹ اتار کے ہیں۔

**سنتری۔** جناب کون کمبخت سوتا ہے۔ میں نے تو اس لئے نہیں ٹوکا کہ گارد والے جاگ اٹھیں گے یہی سبب ہے کہ جوتی بھی اتار دی کہ کھٹ کھٹ کی آواز انہیں بےآرام نہ کرے۔

---

**مالکہ** (خادمہ سے) اری بیگم۔ دیکھو جب تو تیار ہو لے تو اس کو خوب سکھا دینا۔ اس کے بعد برتن صاف کرکے جلد بچے کی خبر لینا۔ کہ وہ کیوں رو رہا ہے؟

**راوی۔** بہت خوب۔ یہ بھی کیوں نہ کہدیا کہ بازار سے سودا خرید لانا اور پھر بچے کی خبر لینا۔

---

**حکیم** (مریض سے) تم تمباکو نہیں چھوڑتے تمہارا مرض ہرگز کم نہ ہوگا۔

**مریض۔** میں تو آپ کے حکم کی برابر تعمیل کر رہا ہوں؟

**حکیم۔** کس طرح؟

**مریض۔** آپ نے ہی کہا تھا کہ ایک چلم پیا کرو۔

**حکیم۔** جی بیشک۔

**مریض۔** تو میں دن بھر ایک ہی چلم بھر بھر کر پیتا ہوں دوسری نہیں ——— بدلتا!

# ممیرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ انعام — پانچہزار روپیہ انعام

## مصدقہ جناب اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

پانچہزار روپیہ انعام — پانچہزار روپیہ انعام

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں کو اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے نامحروم نہ رہیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ سے ایک روپیہ۔ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔

**المشتہر**

پروفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

## ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش۔ ہر قسم جس کو آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر۔ ناخنہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے۔ اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے۔ وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے۔ اس لئے میں بلا شک و شبہ یہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ایم بی۔ سانگل صاحب بہادر۔ ایم۔ ڈی۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر۔

(۲) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا۔ آنکھوں کی بیماریوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے واسطے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے آجتک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی۔ راقم۔ آنریبل نواب محمد حیات خان خان بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ ایس سابق ڈویژنل و سشن جج قسمت جالندھر۔ ممبر کونسل گورنر جنرل ہند۔

(۳) جناب سردار صاحب تسلیم میں نے آپ کا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت ہے کہ صرف ۴ روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں۔ راقم میاں خورشید محمد خان خلف نواب حسین محمد خان صاحب نائب اعظم بھوپال۔

(۴) مکرم بندہ تسلیم۔ میں آپ کے قابل قدر ممیرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں۔ حقیقت میں جیسا آپ نے اشتہار میں لکھا ہے اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے۔ میں نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہوں۔ راقم۔ راؤ ہاکشن گورنمنٹ پنشنر مقام دہلی محلہ چوڑی گراں۔

(۵) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر کہ جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا۔ مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے یا دھند اور غبار کمزوری نظر ہو۔ یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔ راقم۔ ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر آئی۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۶) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کیلئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ۔ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

## پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بیس ہزار کے ہیں۔ ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بینک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۹۰۸ء سے جمع کیا گیا ہے۔

# دی انڈسٹریل بینک آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ

رجسٹری شدہ زیر انڈین کمپنی ایکٹ ۱۸۸۲ء

سرمایہ اس بینک کا **پانچ لاکھ** روپیہ مقرر کیا گیا ہے جو ایک ایک سو روپیہ کے پانچہزار حصص پر منقسم ہے +

## طریق ادائیگی زر حصص

خریداران حصص کو پانچ روپیہ فی حصہ درخواست کے ہمراہ اور دس روپیہ فی حصہ بعد منظوری درخواست اور ازاں بعد پانچ روپیہ فی حصہ ماہوار تا ادائیگی نصف زر حصہ ادا کرنے ہونگے اور باقی نصف زر حصہ ڈائرکٹران کے طلب کرنے پر دینا ہوگا جسکے لئے کم سے کم ایکماہ کا نوٹس دیا جائیگا اور اس صورت میں دس روپیہ فی حصہ سے زیادہ ایک وقت طلب نہیں کئے جائینگے +

## اغراض و مقاصد

### (بپابندی قواعد بینک)

۱- لودیانہ اور دیگر مقامات میں بینک کا کاروبار کرنا اور اس کے ذریعہ سے ہندوستان کی صنعت و حرفت کو ترقی و امداد دینا اور عام ہندوستانیوں میں عموماً اور تعلیم یافتہ نوجوانوں میں خصوصاً تجارت کا مذاق پیدا کرنا اور ہندوستانی صناع و تجار کی سرمایہ سے حوصلہ افزائی کرنا +

۲- بینک کی معمولی کاروبار داد و ستد کے علاوہ ہر قسم کی تجارت و آڑہت یعنی سوداگروں کیلئے ہر قسم کے مال کی خرید و فروخت مناسب کمیشن پر دیانتداری سے یوروپین و امریکن طریق پر کرنا نیز دیگر ایسی کاروبار حسب تجویز و رائے ڈائرکٹران انجام دینا کہ جسمیں فائدہ کی صورت نظر آوے +

۳- ہندوستانی ساخت کی اشیاء کو ان کے مالکان کے حساب میں بمبئی اور مناسب منڈیوں میں بغرض فروخت بھیجنا اور مالکان کو پیشگی روپیہ دینا اور نو ایجاد یقینی نفع بخش کاموں اور مشینوں کے چلانے میں سرمایہ سے مدد کرنا +

۴- پبلک کیلئے عموماً اور برٹش اور نیٹو افسران سول و ملٹری کیلئے خصوصاً ایجنسی بینک کا کام دینا اور سرکاری ٹھیکوں سے سامان و رسد و دیگر سامان کی خرید کے متعلق حساب کھولنا +

۵- دیسی ریاستوں میں کہ جہاں یوروپین طریق تجارت سے فائدہ اٹھانیکا ابھی رواج نہیں ہوا ہے بینک کی شاخیں کھولکر وہاں کی مقامی تجارت و صنعت کو ترقی دینا اور ریاست کی ضروریات کو مقررہ کمیشن پر بہم پہنچانا +

۶- ہندوستانی طلبا کو جو جاپان و دیگر ممالک یورپ و امریکہ میں تحصیل علم کیلئے جائیں معقول شرائط پر سرمایہ سے امداد دینا اور انکے ورثا کی طرف سے خرچ بھیجنے کا بکفایت اہتمام کرنا +

۷- موجدوں اور لائق مصنفوں کو ایجاد و تصنیفات کی اشاعت میں سرمایہ سے مدد دینا +

**درخواست خریداری حصص مینیجر انڈسٹریل بینک آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ کے نام آنی چاہئیں +**

ایوننگ نیوز پریس لودیانہ میں لالہ ہیرا لعل کے باہتمام چھپکر شایع ہوا

نمبر (۴۵) | لودیانہ | نومبر ۱۹۰۶ء | جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کار آمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے اس کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے +

یہہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت وصنعت۔ زراعت وتجارت۔ حفظ صحت۔ تہذیب اخلاق۔ سائنس وفلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری وخیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم وفنون جمع کرنا۔ دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور ڈسپلن اور لائل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی سوچ پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے +

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| ہندوستان برہما وغیرہ | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ/ |
| | پیشگی سالانہ اعلی کاغذ پر | صہ/ |
| ممالک غیر | پیشگی سالانہ اعلی کاغذ پر | صہ ۱۲/ |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ۳ گر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت

## اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴/ | ۱۲/ | عہ | ہے | ے |
| نصف کالم | ے | مہ | للعہ | للعہ | معہ |
| پورا کالم | صہ | عہ | للعہ | ۲عہ | ۱عہ |
| پورا صفحہ | عہ | پہ | لہ | ۱للعہ | ۱۱للعہ |

لطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونے کی اجرت اکروپیہ فیصدی ہے

## اشتہار دینیوالو!

بلاشبہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فائدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لے لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرنا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر پبلک کو دہوکہ دیتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے اور شاید ہی ہزاروں اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہو اسکی نظر پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا پانچ روپیہ کے سو لگانے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں دس بیس سردار اسکے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ چھاؤنی ہے لشکر بخیا اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اسکے قدر دان موجود نہوں کیونکہ آدمیوں سے لیکر کرنیلوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے لوگ اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار اگر ایک تو پڑھنے والے دس ہیں +

ایران کے ایجیٹیشن کا نتیجہ ہے۔

وزیر اعظم کو برخاست کیا۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ پرنس محمد علی مرزا ولیعہد سلطنت گورنر جنرل آذربائیجان نے تو شہنشاہ پر زور ڈالا کہ خاندان قاچار کی حکومت نہ رہیگی اگر عام رائے کے خلاف کارروائی کی گئی۔ پرنس محمد علی مرزا آخری ولیعہد ہیں جو بطور حق وراثت کے ولیعہد مقرر ہوئے ہیں آیندہ سے ولیعہد پارلیمینٹ کی منظوری بغیر مقرر نہوا کریگا۔ در اصل ایران کی بیداری کی وجہ یہی ہے جو جاپان کی ترقی کی بنیاد ہے یعنے ہر سال بہت سے ایرانی طلبا پیرس اور لندن اور دیگر ممالک یوروپ میں تکمیل علوم و فنون کے لئے جاتے ہیں اور وہاں سے آزادی اور کنسٹیٹیوشنل گورنمنٹ اور مغربی تہذیب کے خیالات ملک میں ساتھ لاتے ہیں۔

قومی کونسل کی ایک کمیٹی اول اس غرض سے قائم ہوئی ہے کہ تمام باشندگان ایران کے لئے یکساں حقوق اور یکساں انصاف حاصل کرنے کیلئے ضابطہ قوانین تیار کیا جائے۔ اس کمیٹی کے پریسیڈنٹ وزیر اعظم کے فرزند ارجمند مرزا حسن خان معتمد دولت اس کمیٹی کے پریسیڈنٹ ہیں۔ انہوں نے سالہا سال کی لندن اور پیرس کی یونیورسٹیوں میں قانون کی تعلیم حاصل کی ہے۔ اور طہران کے دار العلوم میں قانون کے پروفیسر رہ چکے ہیں۔

ممبران پارلیمینٹ میں ایک نہایت متمول پارسی بھی شامل ہے جس کا نام ارباب جمشید ہے طہران کے پارسی مسٹر جمشید کے ممبر منتخب ہونے کی خوشخبری سر ایم۔ بھاونگری اور مسٹر دادابھائی نوروجی کو لندن میں بھیجی۔ سر ایم۔ بھاونگری نے بذریعہ تار کے شہنشاہ کا شکریہ اپنی طرف سے اور لندن کے پارسیوں کی طرف سے ادا کیا۔ اور مسٹر ارباب جمشید کو مبارکباد دی۔

---

**کارکن کونسل کا دیسی ممبر** ۔ کلکتہ کا اخبار سنجیونی راوی ہے کہ وائسرگل کونسل میں قانونی ممبر کی آسامی جو خالی ہونے والی ہے اس کے لئے گورنمنٹ ہند نے سفارش کی ہے کہ مسٹر جسٹس اشوتوش مکرجی جج ہائیکورٹ کلکتہ اس منصب پر مقرر کئے جائیں اگر یہ خبر صحیح ہے تو ایک خوشخبری ہے۔ دو وجوہات سے ایک تو یہ کہ یہ پہلا موقع ہوگا کہ اس کونسل میں جو سچ مچ ہندوستان کی حکومت کی ذمہ دار ہے ایک دیسی مشیر کی رائے بھی شامل ہوا کریگی گو وہ رائے واحد ہی کیوں نہو دوسرے مسٹر مکرجی کا انتخاب نہایت اطمینان بخش ہے۔ کہ ان سے بہتر قانون دان اور قابل آدمی ممبری کونسل کے لئے ملنا محال ہے۔ مسٹر جسٹس مکرجی صرف قانون کے بیتے ہی نہیں ہیں بلکہ ایک فاضل اجل اور علامۂ دہر ہیں اور آجکل کلکتہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہیں۔ کہتے ہیں کہ سر ولی فلر کو ان کے ہی استقلال کی وجہ سے مستعفی ہونا پڑا کیونکہ انہوں نے وائسرائے سے صاف کہدیا تھا کہ سر ولی فلر کی یہ خواہش یونیورسٹی ہرگز قبول نہیں کریگی کہ محض ان کے خوش کرنے کو دو مدرسے بلا کسی معقول وجہ کے یونیورسٹی سے غیر ملحق کردئے جائیں۔

---

**کونسل وضعان قوانین کی اصلاح** ۔ بہ امر ابھی پردۂ راز میں ہے کہ کمیٹی اصلاح کونسل وضعان قوانین نے کیا کچھ تجویز اصلاح کے متعلق پیش کی ہے۔ لیکن کاغذات انڈیا آفس لندن میں پہنچ چکے ہیں۔ ایک ولایتی اخبار مظہر ہے کہ کمیٹی نے جو سفارش کی ہے مسٹر مارلے وزیر ہند پورے طور پر اس سے اتفاق رائے نہیں کرینگے جبتک مفصل حالات معلوم نہ ہوں کہ کمیٹی نے کیا سفارش کی ہے اور وزیر ہند کیا کرنے پر رضامند ہیں کچھ رائے زنی نہیں کی جا سکتی۔ تاہم کونسل میں اگر ہندوستانی ممبر زیادہ کئے گئے یا ان کو اہم امورات میں سوالات کرنے کا مزید استحقاق بخشا گیا تو اہل ہند اپنے آپ کو کسی قدر خوش نصیب تصور کرینگے۔

---

**لارڈ رپن** ۔ اہل ہند میں شکر گذاری کا مادہ دوسرے لوگوں کی نسبت بہت زیادہ ہے لارڈ رپن نے ایام وائسرائلٹی میں لوکل سیلف گورنمنٹ کا پودا لگایا تھا جس سے بڑی غرض یہ تھی کہ ہندوستانیوں کو ملکی معاملات میں حصہ لینے کی قابلیت حاصل ہو جائے۔ گو لوکل سیلف گورنمنٹ سے وہ مدعا تو حاصل نہیں ہوا جس کے ذمہ وار زیادہ تر حکمران قوم کے بعض ممبر ہیں تاہم اہل ہند لارڈ رپن کے نام کو ہمیشہ عزت وقعت اور پیار سے یاد کرتے ہیں۔ اگرچہ لارڈ ممدوح آجکل بوجہ ضعیف العمری وزارت کے اہم اور ضروری معاملات میں بہت کم دخل دیتے ہیں گر ہندوستانی اُن کی صرف موجودگی سے ہی بہت خوش ہیں۔ پچھلے دنوں ایک اخبار نے خبر اڑائی تھی کہ مسودہ قانون تعلیم پاس ہو جانیکے بعد وہ اپنے عہدہ سے مستعفی ہو جاوینگے۔ مگر خوشی کی بات ہے کہ اب یہ خبر غلط معلوم ہوئی ہے۔

---

**مقدمات بیریسال کا انجام** ۔ بیریسال میں چند شخصوں نے مسٹر کیمپ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور دیگر نامیان پولیس ندوکیا کے متعلق استغاثے دائر کئے تھے جو کالفرینس کو منتشر کرتے وقت پولیس نے ڈیلیگیٹوں پر کی تھی۔ لیکن نتیجہ وہی ہوا جس کی امید ہو سکتی تھی کہ استغاثہ کی طرف کے معزز سے معزز گواہوں کی شہادت بے اعتبار ٹھہرائی گئی اور ملزم سب بری کئے گئے۔

---

**ملا عبد القیوم مرحوم** ۔ افسوس ہے کہ ہندوستان کا ایک اور بے نظیر محب الوطن، فدائی قوم اور ہمدردی نوع انسان شخص دُنیا سے اٹھ گیا۔ وہ ریاست حیدرآباد میں بعہدہ ڈپٹی کمشنری ممتاز تھے مگر ضمیر کی خاطر استعفا دیدیا۔ خدا نے جو دولت دی تھی وہ ہمیشہ یتیموں اور بیواؤں اور مسافروں کی مہمان نوازی اور فلاح خلایق میں صرف کرتے تھے۔ حجاز ریلوے کے لئے لاکھوں روپیہ چندہ کرکے بھیجا اور خود اپنی جیب سے بھی دیا۔ آجکل مسلمان طلبا کو ممالک غیر میں تحصیل فنون کے لئے بھیجنے کے لئے فنڈ قائم کرنے کی فکر میں تھے۔ نیشنل کانگرس کے زبردست حامی نہایت آزاد خیال اور بے تعصب بزرگ تھے۔ خدا معلوم آجکل کیوں موت چن چن کر ان لوگوں کو لیجا رہی ہے۔ جنکا بدل ہندوستان میں شمع آفتاب لیکر ڈھونڈیں تو کہیں نہ ملیگا۔

---

**حجاز ریلوے** ۔ گذشتہ پانچسال میں مختلف ذریعوں سے ریلوے کی تعمیر کے لئے تین کروڑ ۶۲ لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ اسی میں سلطانی امداد بھی شامل ہے جس کی مقدار کل رقم کی تہائی کے برابر ہے۔ جس قدر لائن تیار ہو چکی ہے اس پر ریلیں چلتیں اور مسافر سوار ہوتے اور مال لادا جاتا ہے۔ کرایہ کی آمدنی ایک لاکھ روپیہ گذشتہ میں وصول ہوا۔ چار سال میں تعمیر ریلوے پر قریب تین کروڑ ۲ لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ اخیر اگست میں جب لائن تابوک تک پہنچی تو بڑی دھوم دھام سے یہاں ریلوے کا افتتاح کیا گیا اور مسجد میں شکریہ کی نماز پڑھی گئی۔ یہ وہ مقام ہے جہاں رسول صلعم نے یونانی شہنشاہ کے حملہ سے محفوظ رہنے کے لئے دعا مانگی تھی۔

باشندگان مدینہ شریف کا خیال ہے کہ ۱۶ مہینے کے اندر ریل یہاں پہنچ جاویگی۔ ریل کے آنے کی خبر سنکر یہاں کی زمین بہت گراں ہو گئی ہے اور بہت سے متمول لوگوں نے بڑے بڑے رقبے خرید کرلئے ہیں۔ ترکی حکام کی طرف سے ہر طرح کی کوشش کیجا رہی ہے کہ ریل کے سفر کو ہر دلعزیز بنایا جاوے اس مطلب کے لئے کئی ایک آدمی مختلف اطراف کو بھیجے گئے ہیں جو قافلۂ حجاج کو بذریعہ ریلوے سفر کرنیکی تحریک کرینگے سلطان المعظم نے حکم دیدیا ہے کہ مفلس اور نادار حاجی بلا ٹکٹ ریل پر سفر کریں۔

# ملٹیری دنیا

**چینی فوجوں کی مصنوعی لڑائی** جسکے دیکھنے دنوں ہوئی تھی جس میں ۴۲ ہزار فوج شامل تھی اور دوسری طاقتوں کے فوجی افسر اُس کے دیکھنے کے لئے شامل ہوئے تھے۔ معائنہ سے پایا گیا کہ چینی افسر اپنے فرایض کو پورے طور پر نہیں سمجھتے اور فوجی سامان بھی مکمل نہیں۔ اصل بات یہہ ہے کہ چینی فوج کی اصلاح بہت تھوڑا عرصہ ہوا کہ شروع کی گئی ہے۔ اور فوجی افسران کو اپنے ارادہ کی کامیابی میں کئی ایک اندرونی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ فوجی اصلاح کا کام یوان شکائی گورنر منگولیا نے اپنے ذمہ لیا ہے اور ایک حد تک اُسے اپنی کوشش میں نمایاں کامیابی ہوئی ہے لیکن اچھے فوجی افسروں کا پیدا کرنا آسان کام نہیں اور جب تک لایق اور ہوشیار افسر نہ ہوں بہادر اور دل چلی فوج بھی معرکہ کارزار میں فتح حاصل نہیں کر سکتی۔ جس کا تازہ تجربہ جنگ روس و جاپان میں ہو چکا ہے روسی سپاہی لڑنے مرنے کو تیار تھے لیکن کمانڈروں اور جنرلوں کی قلت نے سارا کھیل بگاڑ دیا برعکس اس کے جاپانی جن کے افسر ہوشیار تھے کامیاب ہوئے بہرحال اگر چین میں فوجی تعلیم و تربیت اسی سرگرمی اور کوشش سے ہوتی رہی اور جرمنی و جاپانی فوجی استاد چینیوں کو جنگی تعلیم دیتے رہے تو یقیناً بہت جلد چین کی جنگی طاقت بہت کچھ زبردست ہو جاویگی۔ چینی سپاہی اپنی جان کی مطلق پروا نہیں کرتا صرف اس امر کی ضرورت ہے کہ اُسے نئے جنگی اصولوں کے مطابق اسلحہ حرب کے استعمال اور فوجی چالوں کی پوری پوری عملی تعلیم دیجاوے۔

---

**اندور پولو ٹورنمنٹ** میں ۹ ویں سنٹرل انڈیا ہارس نے سفتہ کے روز بھوپال والوں سے بازی جیت لی مقابلہ بڑے معرکہ کا تھا۔

---

**لارڈ کچنر کمانڈر انچیف افواج ہند** کی طبیعت ڈیرہ دون میں کچھ بگڑ گئی تھی۔ لیکن ہفتہ کے روز بالکل صحت یاب ہو گئے اور گورکھوں بریگیڈ کا ریویو کیا۔ اور شام کو روانہ ہو گئے۔

---

**گورنمنٹ ہندوستانی فوج** کے افسران میں تبدیلی کے لئے پہلے ۱۲ سال سے زیادہ ملازمت نہ ہونے کی شرط تھی اب ۸ سال کر دی گئی۔

---

**لفٹننٹ کرنل بیلی** نے سکرٹری گورنمنٹ ہند صیغہ فوج کا چارج میجر جنرل بیلی سے لے لیا۔ بیلی صاحب ولایت کو روانہ ہو گئے۔

---

**سرحدی افواج کا پولو ٹورنمنٹ** پشاور میں ہونے والا ہے اس میں حصہ لینے کے لئے ۲۲-۲۳ اور ۲۵ کیولری کاءنڈ کیولری و انفنٹری اور ۵۹ رایفلز کے نام درج ہو چکے ہیں۔ ابھی تک کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی اُمید ہے کہ یہہ ٹورنمنٹ نہایت رونق سے ہوگا۔

---

**اگلے سال غدر کے منحوس زمانہ** کو پورے پچاس سال ہو جاینگے اس کے متعلق لندن میں ہر سال یادگاری ضیافت ہوا کرتی ہے۔ سال آیندہ میں یہہ ضیافت بالخصوص بڑی شان و شوکت سے ہوگی۔ اور حضور ملک معظم بہادر ان غدر کو شرف نیاز عطا فرماوینگے۔

---

**نئی چھاونی** مسٹر ارلے وزیر ہند نے ۷ نومبر کو سر ہنری کاٹن کے سوال کا جواب دیتے ہوئے ظاہر فرمایا کہ نوشہرہ اور ہوتی مردان کے درمیان چھاونی قایم کئے جانیکی منظوری دیدی گئی ہے اور ٹھوپ ساند میں مستقل چھاونی بنانے کا ارادہ ملتوی کر دیا گیا

---

**کمزور گھوڑے** - جناب کمانڈر انچیف بہادر کو اطلاع ملی ہے کہ رسالوں کے بہت سے گھوڑے کمزور قرار دے کر نکالدئے جاتے ہیں اور اس امر کی کوئی شہادت نہیں ملتی کہ ان گھوڑوں کا ویٹرنری افسر نے علاج بھی کیا تھا جس سے وہ اچھے ہو سکیں اس لئے آیندہ کے لئے حکم دیا گیا ہے کہ کوئی گھوڑا کمزوری کے باعث نہ نکالا جاوے۔ تاوقتیکہ ویٹرنری افسر اس امر کا سارٹیفکٹ نہ دے کہ علاج کرنے سے اُس کے اچھے ہونے کی مطلق اُمید نہیں۔

---

**راولپنڈی کی خبر ہے** کہ فوجیں مینوورس سے واپس آ گئی ہیں جنرل سر او مور کریے بدقسمتی سے مینوور میں شامل نہ ہو سکے۔ کیونکہ دیا سلائی کی ڈبیا میں اچانک آگ لگ جانے کے باعث جنرل صاحب کا ہاتھ جل گیا تھا۔ یہاں کا توپخانہ ۷ نومبر کو ہٹی میں چاند ماری کی مشق کرنے کے لئے گیا۔ جمعہ گذشتہ کو رایل آرٹیلری کی کھیلوں کا جلسہ نہایت کامیابی سے ہوا +

---

**چھاونی پشاور** میں بخار کی بہت شکایت ہے ۲۰-۳۰ فیصدی فوجی سپاہی بخار کے باعث ہسپتالوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ کثرت بخار کے باعث اغلب ہے کہ ۲۷ نومبر کو جو ڈویژنل مینوور ہونے والا تھا ملتوی کر دیا جاوے۔ اس قسم کا بخار ۱۵ سال ہوئے کہ پشاور کی فوجوں میں پھیلا تھا لیکن اسکے کئی سال سے آرام تھا اب کی دفعہ پھر بخار کی شدت ہے۔

---

**سر ایڈمنڈ** برو چترال سے واپس آ کر اس وقت پشاور میں مقیم ہیں اور بالفعل لفٹننٹ جنرل کمانڈنگ کی حیثیت میں کام کر رہے ہیں

---

**پولو کے یابوؤں کا میلہ** یکم نومبر کو انبالہ میں پولو کے یابوؤں کا میلہ ہوا جس میں ۷۴ یابو فروخت کے لئے آئے تھے۔ جن میں سے بہت سے یابو پولو کے شوقین صاحب لوگوں نے اور دوسرے اشخاص نے پسند و خرید کئے۔

---

**لاہور ڈویژنل آرڈر** لفٹننٹ کرک ۳۰ ویں رایل آرٹلری لفٹننٹ فیلڈ کمانڈنٹ ہیڈکوارٹر ہیول کیڈٹ کو سبکدوش کرینگے اور فیاض صاحب ہیڈکوارٹر ۱۳ سکھ پلٹن فیروز پور میں واپس چلے آوینگے۔

---

**لفٹننٹ بیڈن ٹمل سیڈیکل** فرسٹ ایسٹ لنکاشائر رجمنٹ قلعہ لاہور کو تبدیل ہوئے۔ یہاں سٹیشن ہسپتال کا چارج انڈین سرجن بیفور ڈسے لینگے۔

کیپٹن [illegible] ویں [illegible] لفٹننٹ کرنل [illegible] آئی ایم ایس ۵ نومبر کو [illegible] واپس آ گئے اور ۴۴ نمبر سکھ کا چارج حاصل کیا۔

لفٹننٹ [illegible] رسالہ نمبر ۱۱ [illegible] اور [illegible] ۴۸ نمبر [illegible] نے پنجابی زبان کا امتحان پاس کیا۔

کپتان [illegible] کو [illegible] کشمیر امپیریل سروس ٹروپس کے اسسٹنٹ انسپکٹنگ افسر منتخب ہوئے۔

لفٹننٹ ناڈ ۹ ہوڈسن ہارس لاٹ صاحب بنگالہ کے ایڈیکانگ مقرر ہوئے۔

مشرقی کمانڈ کے انسپکٹنگ ویٹرنری افسر کے دورہ کا پروگرام حسب ذیل ہے۔ بریلی سے روانہ ہو کر ۹ نومبر کو لکھنؤ۔ یہاں سے ۱۱ نومبر کو الہ آباد۔ ۱۵ کو کراچی ۲۰ کو کلکتہ کلکتہ سے روانہ ہو کر ۲ نومبر کو جبلپور

# دلچسپ واقفیت

## کن امور میں ملک معظم کی منظوری کی ضرورت ہے؟

ہمارے ملک معظم کو علاوہ ملکی اور سرکاری معاملات کے اپنے بہت سے خانگی معاملات میں منظوری دینی پڑتی ہے۔ اور بغیر اس قسم کی منظوری کے کسی مصاحب یا اہلکار کو حق حاصل نہیں کہ کوئی کام کر سکے۔ چنانچہ سوائے حضور پرنس آف ویلز کے کسی شخص کو سنڈرنگھم کی شکارگاہ میں بندوق چلانے کی اجازت نہیں۔ اس کے لئے شہنشاہ کی تحریری اجازت ہونی لازمی ہے۔ بعض اوقات جب کوئی شاہی کتیا بچے جنے تو شوقین مزاج امرا یا لارڈوں میں تقسیم کر دیئے جاتے ہیں لیکن جس وقت کسی بچے کا نام درج رجسٹر ہو جاوے پھر اسے کسی نمائش میں بھیجنے یا فروخت کرنے یا دیدینے کا اختیار بلا منظوری حضور ملک معظم کے کسی کو نہیں۔ اسی طرح شاہی ڈیری کا مکھن گاہ بگاہ کسی کارخانہ میں فروخت کے لئے بھیجدیا جاتا ہے لیکن اس کی منظوری شہنشاہ معظم کی طرف سے لیجاتی ہے۔ نیز بلا منظوری شاہی محلات میں کوئی نئی تصویر لگائی نہیں جا سکتی اور نہ پرانی تصویروں کو وہاں سے علیحدہ کر سکتے ہیں۔ ہر ایک تحفہ جو ملک معظم کی خدمت میں بھیجا جاوے اس کے لئے منظوری حاصل کرنا ضروری ہے۔ شاہی خاندان کی شہزادیوں کو جب تک ان کی عمر ۲۵ سال کی نہ ہو جاوے خود بخود شادی کر لینے کا اختیار نہیں۔ حضور پرنس آف ویلز کو بلا اجازت ملک معظم بولر ہیٹ پہننے کا اختیار نہیں۔ اور نہ ہی کسی شاہی خاندان کے ممبر یا شہزادے کو بلا منظوری شہنشاہ کہیں سفر کرنے کی اجازت ہے۔ شاہی بچوں کے نام بھی ملک معظم خود منظور فرماتے ہیں۔ یہ امر بھی شہنشاہ کے فیصلہ پر منحصر ہے کہ شاہی خاندان کے متوفی ممبران کہاں دفن کئے جاویں۔ جب کبھی کسی کو شاہی محل میں مدعو کیا جاوے تو اسے انتظار کرنا ضروری ہے کہ جب بادشاہ حکم دیں تب کرسی پر بیٹھے۔ اور اس وقت تک ٹھہرا رہے جب تک کہ رخصت ہونے کی اجازت نہ مل جاوے۔ جب کوئی شاہی میز پر کھانے میں شامل ہو تو اسے لازم ہے کہ بیٹھنے اور اٹھنے کے وقت شہنشاہ کی اجازت کا انتظار کرے۔ جب شہنشاہ کسی کے ہاں ضیافت منظور فرما دیں تو دوسرے مدعوشدہ مہمانوں کی فہرست ان کی اطلاع کے لئے بھیجنی چاہئے۔ جب کسی غیر سلطنت کی طرف سے خلعت یا تمغہ ملے تو بلا منظوری ملک معظم اسے پہننا درست نہیں۔ علاوہ ازیں بغیر اجازت کے ملک معظم کے مواجہہ میں [illegible] نہیں کیا جاتا۔ ریل روانہ نہیں ہوتی۔ اور ایسے مقام پر جہاں بادشاہ کی حکومت نہ ہو شاہی جھنڈا نہیں لگایا جا سکتا۔ شاہی سوانح عمری چھاپنے یا کسی ہسپتال یا سکول یا عمارت کو بادشاہ کے نام سے نامزد کرنے کے لئے منظوری حاصل کرنا ضروری ہے۔

---

**مومیائی**۔ یہ بات مشہور ہے کہ مومیائی آدمی کے سر سے نکالی جاتی ہے لیکن یہ بات سراسر غلط بلکہ محض لغو ہے۔

دوسری روایت یہ ہے کہ فریدون بادشاہ ایک دفعہ شکار کو گیا اس کے تیر سے ایک ہرن زخمی ہو کر بھاگا اور ایک پہاڑ کے اندر جا چھپا۔ چونکہ زخم کے لگنے کے وقت اس کو پیاس لگی (اور عموماً زخمی انسانوں اور حیوانوں کو پیاس ضرور لگا کرتی ہے) اس نے اسی پہاڑ کے ایک چشمے سے پانی پیا۔ اس چشمے کے پانی میں مومیائی گھلی ہوئی تھی۔ اس پانی کے پیتے ہی وہ ہرن بھلا چنگا ہو گیا۔ اتفاقاً دوسرے روز جب بادشاہ شکار کو گیا تو وہی ہرن قلانچیں بھرتا ہوا پاس سے نکل گیا۔ بادشاہ حیران ہوا اور دل میں خیال کیا کہ اس ہرن کو جو میرا تیر لگا تھا اس سے مجھکو یقین نہ تھا کہ وہ ہرن چنگا ہو جاویگا۔ مگر آج بدستور سابق یہ ہرن ویسا ہی تندرست ہے۔ جیسا کہ اور جنگلی جانور۔ اس میں ضرور کچھ بھید ہے۔ فوج کو حکم دیا کہ اس بات کا پتہ لگاوے۔ معلوم ہوا کہ اس پہاڑ کے اندر سے ایک قسم کا رس یعنی مومی مادہ گھل گھل کر پانی کے چشمے میں آرہا ہے اور اس پانی میں یہ صلاحیت ہے کہ اس پانی کو جو زخمی آدمی پیئے۔ اسکا زخم فوراً اچھا ہو جاتا ہے۔ اس مومی مادہ کا موم نام رکھا۔ اور اس پہاڑ کا نام چونکہ یائی تھا اس واسطے اس شئے کا نام مومیائی رکھا گیا۔ یہ روایت قریباً بالکل درست ہے۔ مگر یہ بات غلط ہے جو کہتے ہیں کہ فریدون کے بعد مومیائی پیدا ہی نہیں ہوئی۔ کوہاٹ کے ضلع میں ایک قسم کا مومی پتھر ہوتا ہے اس کے رگ و ریشہ میں سیاہ رنگ کے مومی چمکیلے مادے ہوتے ہیں۔ اس جگہ لوگ اس پتھر کو پانی میں ابال کر اس مومی مادہ کو نکال لیتے ہیں پھر دودھ کے ساتھ صاف کر کے پکا لیتے ہیں اس کو اس جگہ کے لوگ مومیائی کہتے ہیں یہ بالکل صحیح ہے۔

---

# فوجی ملازمت کے لطف

(ایک پنشنر صوبیدار کی قلم سے)

## (سپاہی کی خوبیاں)

سب سے اچھا و بہادر سپاہی وہ ہے کہ جو میدان جنگ میں جبکہ زبردست اور وحشی دشمن تلوار لیکر قریب آپہنچا ہو یا توپوں کے گولے اور بندوقوں کی گولیاں بارش کی طرح برس رہی ہوں اور پاس والے سپاہی دم بدم قتل و زخمی ہو کر گر رہے ہوں اور خون کا دریا بہہ رہا ہو موت مجسم شکل میں سامنے کھڑی ہو۔ کئی دن سے کھانے کو خوراک نہ ملی ہو اور صرف مٹھی بھر چنوں یا پانی کے دو گھونٹوں پر زندگی قائم ہو اس پر بھی حوصلہ نہ ہارے اور جیتے جی بھی خواہش ظاہر کرے بلکہ اپنی ہمت اور استقلال سے ثابت کر دے کہ اپنے مالک کی عزت قائم رکھنے کے لئے جان کا قربان ہو جانا کچھ بڑی بات نہیں ہے۔ بہادر اور سورما سپاہی میدان جنگ میں پیٹھ دکھانے کو عار سمجھتا ہے اور ایسے وقت میں جبکہ وطن سے ہزاروں لاکھوں کوس کے فاصلہ پر سنسان و اوجاڑ پہاڑوں جنگلوں صحراؤں۔ ریگستانوں بیابانوں میں غنیم سے مقابلہ ہو رہا ہو حوصلہ ہار کر بھاگنے سے کب جان بچ سکتی ہے اگر دشمن کے وار سے بچ گئے تو فوجی سزا ہوگی اور وہ سزا معمولی نہیں ہوتی۔ یا یا توپ کے سامنے باندھا اور اڑا دیا اور اگر دشمن اور فوجی حکام کی نظروں سے بچ گیا تو جنگلی درندے جان لے لیتے ہیں غرضیکہ سپاہی کی زندگی اسی وقت مبارک سمجھنی چاہئے جبکہ وہ اپنے مالک کا حق نمک ادا کرتے ہوئے میدان جنگ میں کام آجاوے سرکار امن کے موقعہ پر جو تنخواہیں اور پنشنیں دیتی ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ جب موقعہ پڑے تو یہ لوگ ہمارے کام آویں۔ میں نے اپنی ملازمت میں بڑے بڑے معرکے اور جنگ دیکھے لیکن سواکم کے محاصرہ میں جبکہ سوڈانیوں نے جنرل گارڈن کو قید کر لیا تھا اور ہندوستان سے مہدی کی سرکوبی کے لئے جب ہندوستان سے فوجیں بھیجی گئی تھیں ایک نوجوان کی وہ بہادری دیکھی کہ ابتک بے اختیار اس کے ماں باپ کو شاباش کہنے کو جی چاہتا ہے جنہوں نے ایسا سورما بیٹا جنا آجکل گرمیوں کا موسم تھا کئی دن سے پانی کی آمد کا سلسلہ بند تھا وہ لوگ جو اس وقت ہر روز چھاؤنیوں میں کھلے پانی نہاتے غسل کرتے اور ٹھنڈے بلکہ برف کے پانی پیتے ہیں یا جنہوں نے ابھی تک کسی میدان جنگ میں تکلیف نہیں اٹھائی اور صرف مصنوعی قواعدوں سے ہی تنگ آجاتے ہیں

# طبی کتب

| نام کتاب | مختصر بیان | قیمت فی جلد |
|---|---|---|
| کیا ہم لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی سے پیدا کر سکتے ہیں | اس چھوٹے سے رسالہ میں اس قدر مضمون لکھا ہے کہ کسی بڑی سے بڑی رسالہ میں نہیں ملسکتا۔ آج تک کی ویدک یونانی و ڈاکٹری تحقیقات کو نہایت خوش اسلوبی سے بیان کیا گیا ہے جو اہل خانہ ہیں وہ ضرور اسکو دیکھیں۔ | ۴/ |
| رسالہ حفظ ما تقدم طاعون | یہ رسالہ انسان کو اپنے پاس رکھنا چاہیے۔ اس میں تمام امراض کا حفظ ما تقدم بیان کیا گیا ہے۔ تندرستی قائم رکھنے کے طریقے بتلائے گئے ہیں۔ طاعون کو نیست و نابود کرنے کے طریقے لکھے ہیں۔ آجتک کی تمام تحقیقات دربارہ حفظ ما تقدم طاعون درج کی گئی ہے۔ وغیرہ وغیرہ طاعون سے بچنے کے واسطے تیر بہدف نسخہ جات بھی لکھے گئے ہیں | ۳/ |
| رسالہ سوزاک | ویدک یونانی و ڈاکٹری کی تمام تحقیقات مفصل درج ہیں۔ دو سو کے قریب مجرب نسخہ جات لکھے گئے ہیں۔ سوزاک کی مکمل تشریح۔ اسباب۔ علامات۔ علاج جیسا کہ اس کتاب میں لکھا ہے ویسا اور کسی جگہ نہیں ملسکتا۔ نقشوں کی بھی پوڑیہ ہے۔ | ۳/ |
| رسالہ آتشک | اس میں اس مرض کی مکمل تشریح کی گئی ہے۔ از روئے ویدک و یونانی و ڈاکٹری بحث کی گئی ہے۔ ماہیت مرض، اقسام، علامات۔ اسباب تشخیص پرہیز مبتلائے مرض تدبیر علاج وغیرہ کا ذکر ہے۔ سو کے قریب مجرب نسخہ جات درج ہیں اس سے پہلے ایسی کتاب کا ملنا مشکل تھا۔ | ۸/ |
| رسالہ غش | اس میں اس مرض کی مکمل تشریح درج کر کے علاج درج کیا گیا ہے۔ سینکڑوں روپیہ برباد کر کے بھی جو صحتیاب نہیں ہوئے وہ اس کے پیسوں کے نسخوں سے صحت حاصل کریں۔ | ۱۰/ |
| رسالہ گھر کا حکیم | عام طور پر جو امراض گھروں میں ہوتی ہیں ان سب کے دفعیہ کے واسطے آسان آسان مجرب نسخے لکھے گئے ہیں تاکہ ہر شخص ڈاکٹروں کی فیس سے بچے۔ | ۲/ |
| رسالہ کیا میں تندرست ہوں اور صحت اور درازی عمر | یہ رسالہ ہر انسان کو دیکھنا چاہیے۔ ہندوستان میں ایسا مفید رسالہ آگے کبھی نہیں لکھا گیا۔ ہر امیر و غریب۔ بوڑھے بچے اور جوان۔ ادھیڑ عمر مرد عورت کو دیکھنا چاہیے | ۸/ |
| رسالہ مجربات حکماء ہند | دیش اپکارک کے سوال و جواب بابت سال ۱۹۰۵ء، ہندوستان کے لائق حکماء کے مجربات | [illegible] |
| رسالہ ہلیلہ | یہ ہڑ کی مکمل تشریح تمام امراض کا ایک ہی علاج ہے۔ | ۱/ |

**ٹھاکر دت شرما وید مالک دیش اپکارک اوشدھالیہ لاہور**

# دی انڈسٹریل بینک آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ

رجسٹری شدہ زیر انڈین کمپنی ایکٹ ۱۸۸۲ء

سرمایہ اس بینک کا **پانچ لاکھ** روپیہ مقرر کیا گیا ہے جو ایک ایک سو روپیہ کے پانچ ہزار حصص پر منقسم ہے +

## طریق ادائیگی زرحصص

خریداران حصص کو پانچ روپیہ فی حصہ درخواست کے ہمراہ اور دس روپیہ فی حصہ بعد منظوری درخواست اور زاں بعد پانچ روپیہ فی حصہ ماہوار تا ادائیگی نصف زرحصہ ادا کرنے ہونگے اور باقی نصف زرحصہ ڈائرکٹران کے طلب کرنے پر دینا ہوگا جس کے لئے کم سے کم ایکماہ کا نوٹس دیا جایگا اور اس صورت میں دس روپیہ فی حصہ سے زیادہ ایک وقت طلب نہیں کئے جائینگے +

## اغراض و مقاصد

(بپابندی قواعد بینک)

۱- لودیانہ اور دیگر مقامات میں بینک کا کاروبار کرنا اور اس کے ذریعہ سے ہندوستان کی صنعت و حرفت کو ترقی و امداد دینا اور عام ہندوستانیوں میں عموماً اور تعلیم یافتہ نوجوانوں میں خصوصاً تجارت کا مذاق پیدا کرنا اور ہندوستانی صناع و تجار کی سرمایہ سے حوصلہ افزائی کرنا +

۲- بینک کے معمولی کاروبار داد و ستد کے علاوہ ہر قسم کی تجارت و آڑہت یعنی سوداگروں کیلئے ہر قسم کے مال کی خرید و فروخت مناسب کمیشن پر دیانتداری سے یورپین و امریکن طریق پر کرنا نیز دیگر ایسی کاروبار حسب تجویز و رائے ڈائرکٹران انجام دینا کہ جسمیں فائدہ کی صورت نظر آوے +

۳- ہندوستانی ساخت کی اشیاء کو ان کے مالکان کے حساب میں بمبئی اور مناسب منڈیوں میں بغرض فروخت بھیجنا اور مالکان کو کچھ پیشگی روپیہ دینا اور نو ایجاد یقینی نفع بخش کاموں اور مشینوں کے چلانے میں سرمایہ سے مدد کرنا +

۴- پبلک کیلئے عموماً اور برٹش اور نیٹو افسران سول و ملٹری کیلئے خصوصاً ایجنسی بینک کا کام دینا اور سرکاری ٹھیکوں سے سامان رسد و دیگر سامان کی خرید کے متعلق حساب کھولنا +

۵- دیسی ریاستوں میں کہ جہاں یورپین طریق تجارت سے فائدہ اٹھانیکا ابھی رواج نہیں ہوا ہے بینک کی شاخیں کھولکر وہاں کی مقامی تجارت و صنعت کو ترقی دینا اور ریاست کی ضروریات کو مقررہ کمیشن پر بہم پہنچانا +

۶- ہندوستانی طلبا کو جو جاپان و دیگر ممالک یورپ و امریکہ میں تحصیل علم کیلئے جائیں معقول شرائط پر سرمایہ سے امداد دینا اور انکے وطن کی طرف سے خرچ بھیجنے کا بکفایت اہتمام کرنا +

۷- موجدوں اور لائق مصنفوں کو ایجاد و تصنیف کی اشاعت میں سرمایہ سے مدد دینا +

**درخواست خریداری حصص منیجر انڈسٹریل بینک آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ کے نام آنی چاہیئں +**

آریہ موتر پریس لودیانہ میں لالہ ہنی لعل کے زیر اہتمام چھپکر شایع ہوا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۶۳

Regd. No. L[illegible]

نمبر (۴۷) | لودیانہ | ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء | جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کارآمد و قفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے - ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے +

یہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت و صنعت - زراعت و تجارت - حفظ صحت تہذیب اخلاق سائنس و فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا - دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سیٹھنا اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی سعی پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے - اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے +

## شرح چندہ

| [illegible] | | |
|---|---|---|
| [illegible] | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ/ |
| | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صہ/ |
| [illegible] | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | حصہ ۱۲ آ/ |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ہے مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہوسکتے چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہیئے - نمونہ کا پرچہ مفت

## اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۲/ | ۱۲/ | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| نصف کالم | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا کالم | صہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا صفحہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

بطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونے کی اجرت اٹھ روپیہ فیصدی

## اشتہار دینیوالو!

بلاشبہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار میں لیکن تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فایدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار میں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لے لیتے میں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرتا ہے ایسے بھی اخبار میں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر ایک کو دو کردیتے میں ایسے بھی اخبار میں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے - اور شاید چند اشتہاروں کی زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہو آپکی نظر نہ پڑے - لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سونا لے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں دس بیس سردار اسکے خریدار نہوں - اور کوئی شہر یا قصبہ ہندوستانی لیکر تبت اور جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اسکے قدردان موجود نہوں - آپ دریا سے لیکر ریتیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں سا ہوکار ہیں - وکیل ہیں - بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار - راجہ اور نواب خریدار اگر ایک تو پڑھنے والے بیس +

ملکی ترقی کا اخبارات ہو سکتے ہیں لیکن ہر قوم کے اخبارات میں چند ایسے خود غرض بھی موجود ہیں جو محض ذاتی فائدہ کو مد نظر رکھکر ہندوستان کی ترقی میں بہت بڑی رکاوٹ ڈال رہے ہیں اگر علم کی روشنی پھیلتی گئی اور لوگ اچھے برے کو سوچنے لگے تو ایک دن آئیگا کہ ایسے لوگوں کے نام سخت حقارت اور نفرت سے لئے جایا کرینگے بلکہ انہیں "قومی بدخواہ" کے ذلیل خطاب سے مخاطب کیا جائیگا لیکن اس وقت ہر ایک ہندوستانی کو ملا لحاظ قومیت ہندوستان کی ترقی کے لئے اتفاق - اور تعلیم پھیلانے اور اپنے چال چلن کی درستی کرنی ضروری ہے یہی ایک طریقہ ہے جس سے ہندوستان کے نیک دن آ سکتے ہیں -

## اخبار پنجابی کا مقدمہ

- ۶ نومبر کو عدالت مسٹر ... ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور میں معاصر پنجابی کا مقدمہ پھر پیش ہوا - سرکار کی طرف سے مسٹر ٹین اور لالہ جسونت رائے ملزم نمبر ۱ صاحب کی طرف سے مسٹر گوبرچرن سنگھ و مسٹر شادی لال اور ایم - ایس بھگت بیرسٹر ایٹ لاء و مسٹر اتھاولے اڈیٹر ملزم نمبر ۲ کی طرف سے لالہ ایشر داس - لالہ لاجپت رائے - اور ٹیک چند صاحب پلیڈر پیروی کر رہے تھے - استغاثہ کی طرف سے پہلے گواہ مسٹر سپرنٹنڈنٹ پولیس ملتان پیش ہوئے انہوں نے بیان کیا کہ دسمبر ۱۸۹۹ء میں گوجرانوالہ کا سپرنٹنڈنٹ پولیس تھا - ۹ یا ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو میں وزیر آباد میں گیا اور ریسٹ ہاؤس میں ٹھہرا - یہاں سے ڈپٹی انسپکٹر کے گھوڑے پر سوار ہو کر مسٹر ڈانلڈ کے بنگلہ پر گیا جس کے ہمراہ شکار کھیلنے کا انتظام کیا گیا تھا یہ گھوڑا کسی قدر شریر اور منہ زور تھا میرا ارادہ تھا کہ اسیدن اسی گھوڑے پر وزیر آباد کو واپس چلا آؤں لیکن مسٹر ڈانلڈ نے ٹھہرنے کے لئے کہا اس لئے گھوڑا رفعت علی کنسٹبل کے حوالے کر دیا گیا کہ تھانہ میں واپس لیجاوے رفعت علی کو ڈپٹی انسپکٹر نے بھیجا تھا اس کو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا کنسٹبل کو یہ نہیں کہا گیا تھا کہ سوار ہو کر گھوڑے کو لیجاوے - اس وقت دن کا وقت تھا اور کوئی ملازم موجود نہ تھے اس دن کے بعد رفعت علی کو نہیں دیکھا - کچھ عرصہ بعد سنا کہ کنسٹبل مذکور مر گیا ہے - مسٹر ڈانلڈ اور میں شکار کو گئے تھے لیکن کوئی شکار نہ ملا اس لئے کوئی بندوق فیر نہیں کی گئی - ہم نے قطعی کوئی سوار نہیں کیا اور نہ رفعت علی سے کہا کہ اسے اٹھا کر لے چلو - نہ کوئی سوار آیا بعد رکسی کنسٹبل کو اٹھانے کے لئے کہا گیا - جب میں رات کو واپس آیا تو معلوم ہوا کہ گھوڑا تنہا بھاگ کر آ گیا ہے اور رفعت علی کا کچھ پتہ نہیں - بعد میں یہ بھی کہا گیا کہ کنسٹبل کی غفلت سے گھوڑا بھاگ آیا ہے اور اب وہ اپنے قصور کے خوف سے حاضر نہیں ہوتا اور گھوڑے کو ڈھونڈتا پھرتا ہے ایک یا دو دن کے بعد سنا کہ رفعت علی کی نعش ملی ہے جس پر میں نے حکم دیا کہ ڈاکٹری معائنہ کرایا جاوے - پہلے اس کنسٹبل سے میری کوئی واقفیت نہ تھی اس کے چند دن بعد سنا کہ افواہ پھیل رہی ہے کہ میں نے سپاہی کو بندوق سے مار دیا ہے - سوالات جرح پر کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ جس سب انسپکٹر نے رفعت علی کی مرگ کی تفتیش کی اس پر کئی دفعہ مقدمات رشوت ستانی قائم ہوئے - لیکن چند شکایتیں اس کے برخلاف تھیں - اور ایک دفعہ عدالت میں دعویٰ ہوا تھا - میرا خیال ہے کہ کئی دعوے جن میں وہ بری یا رہا ہو گیا - میری شہادت ڈپٹی انسپکٹر کے حق میں تھی - میں تبدیل ہو جانے کے بعد گوجرانوالہ نہیں آیا - میں نے رفعت علی کی بیوی یا اس کے رشتہ داروں کو کبھی کچھ بخشش نہیں دی - کیونکہ میں نے کبھی انہیں مستحق نہیں سمجھا - اگر ڈپٹی انسپکٹر کسی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ساتھ کسی کنسٹبل کو بھیجدے تو کنسٹبل ذاتی نوکر نہیں سمجھا جاویگا -

دوسرا گواہ استغاثہ چھجو داس ہاسپٹل اسسٹنٹ تھا جس نے سرکاری وکیل کے استفسار پر بیان کیا کہ سنہ ۱۸۹۹ء میں وزیر آباد کی سول ڈسپنسری میں ہاسپٹل اسسٹنٹ تھا اسے یاد نہیں کہ اس نے رفعت علی کی نعش کا پوسٹ مارٹم کیا - لیکن جب پوسٹ مارٹم کی کتاب دکھائی گئی تو کہا کہ یہ رپورٹ میرے قلم کی لکھی ہوئی ہے - اس موقعہ پر ملزمان کے وکیل نے اعتراض پیش کیا کہ کتاب دیکھ کر شہادت نہیں ہونی چاہئے لیکن عدالت نے اس عذر کو نامنظور کیا - گواہ نے بیان کیا کہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۱ دسمبر ۱۸۹۹ء کو پوسٹ مارٹم کیا گیا - نعش پولیس کے دو کنسٹبل لائے تھے - پولیس کی رپورٹ کے علاوہ سے جو پوسٹ مارٹم کی رپورٹ میں درج ہوا پایا جاتا ہے کہ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے گھوڑا واپس تھانہ کو لیجانے کا حکم دیا تھا - جبکہ متوفی گھوڑے پر سوار چلا آ رہا تھا گھوڑا بھڑک اٹھا اور کنسٹبل گر پڑا متوفی کے بدن پر گولی کی ضرب کے کوئی نشان موجود نہ تھے - وجہ مرگ دماغ کا پھٹ جانا اور دماغ میں خون کا جمع ہونا تھی جو غالباً گھوڑے سے گرنے کا باعث ہوئی - نعش پر مار پیٹ کے کوئی نشانات موجود نہ تھے - ایک زخم جو سر کے پچھلی طرف تھا وہ گھوڑے پر سے گر کر لگا ہوا معلوم ہوتا تھا باقی زخم ایسے تھے جیسے گھوڑے کے ساتھ گھسٹتے ہوئے لگے ہوں - میرے خیال میں رفعت علی بیٹھ کے بل گر پڑا اور سر کے پھٹ جانے سے فوت ہوا - اور یہی وجہ موت کی تھی - جب میں نے معائنہ کیا تو وہ ۴۸ گھنٹے سے زیادہ عرصے کا مرا ہوا نہیں تھا - اس کے پارچات مٹی سے بھرے ہوئے اور پھٹے ہوئے تھے - ڈیفنس کے وکلا نے جرح ملتوی رکھی -

اس کے بعد عدالت دو بجے ناشتہ کہانے کے لئے اٹھی اور تین بجے پھر مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی - اس موقعہ پر تماشائیوں کا اس قدر ہجوم ہو گیا تھا کہ پولیس کی امداد طلب کرنی پڑی - پولیس نے آ کر سب فالتو آدمیوں کو کمرہ عدالت سے نکال دیا -

سادھو رام سب انسپکٹر پولیس گوجرانوالہ نے بیان کیا کہ کاغذات متعلقہ مرگ رفعت علی کی تلاش دفتر پولیس گوجرانوالہ میں کی گئی لیکن دستیاب نہیں ہوئے - سنہ ۱۹۰۰ء میں یہ کاغذات ہمراہ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس حلقہ راولپنڈی کے دفتر میں بھیجے گئے تھے وہاں سے ان کا واپس آنا درج ہے - لالہ لاجپت رائے کے سوال پر کہا کہ میں ۱۹۰۱ء سے دفتر پولیس میں ہوں کاغذات کے متعلق میں اپنے ذاتی علم سے نہیں کہہ سکتا بلکہ کاغذات اور رجسٹروں کے اعتبار پر بیان کرتا ہوں - رجسٹروں کے مطابق کاغذات ہمارے دفتر میں ہونے چاہئیں - میں محافظ دفتر پولیس نہیں ہوں - مکرر جرح پر کہا کہ میں دفتر میں ہیڈ کلرک ہوں - عدالت کے سوال پر کہا کہ دو تین ماہ سے آج تک برابر کاغذات کی تلاش ہو رہی ہے مجھے معلوم نہیں کہ کاغذات پہلے دفتر میں موجود تھے یا گم ہو چکے تھے -

بالک رام نے بیان کیا کہ میں دفتر انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب میں ریکارڈ کیپر ہوں رپورٹ و نقشہ مرگ رفعت علی کے متعلق ہیڈ ریکارڈ کیپر نے تلاش کی نہیں ملے - میں نے کوئی تلاش نہیں کی -

نواب خاں ہیڈ کنسٹبل پولیس گوجرانوالہ نے بیان کیا کہ میں رفعت علی کنسٹبل کو جانتا تھا جہانتک مجھے یاد ہے اس کی مرگ گھوڑے پر سے گرنے کے باعث ہوئی تھی - میں نے اس کا نقشہ مرگ مرتب کیا تھا میں نے رپورٹ لکھی اور صورت حال تیار کی تھی متوفی کے سر پچھلی طرف ایک زخم تھا - جس سے خون نکلا ہوا تھا - بائیں پیر پر ورم تھا متوفی کے جسم پر چھرے یا گولی کا کوئی زخم نہ تھا - میں نے اس موقعہ کے قریب خون کے نشانات نہیں دیکھے لیکن کچھ فاصلہ پر سڑک کے قریب گھوڑے کے سُم کے نشان تھے -

کرم چند ڈپٹی انسپکٹر نے بیان کیا کہ میں نے رفعت علی کی مرگ کے متعلق تفتیش کی اس وقت میری تعیناتی وزیر آباد میں تھی - موقعہ دستیابی نعش کے قریب خون و گھوڑے کے پیروں کے نشانات موجود تھے - میرے ہمراہ لالہ رام نرائن ڈپٹی انسپکٹر تھانہ ستی وزیر آباد اور چودھری حیات محمد سفید پوش اور سردار سردول سنگھ اور کرم الدین

نمبردار ان بھی تھے۔ جو موقعہ مقتولانے دکہایا تھا۔ بڑی سڑک سے یہہ موقعہ ۱۲ کرم اور پگ ڈنڈی سے ۵ اکرم کے فاصلہ پر تھا۔ لالہ ناجیت رائے کی جرح پر کہا کہ مینے اپنی رپورٹ میں لکہا ہوا ہے کہ بیان حاضرین اور تفتیش موقعہ سے کوئی وجہہ مرگ معلوم نہیں ہوتی۔ مینے یہہ افواہ آجتک نہیں سُنی کہ رفعت علی سپرنٹنڈنٹ پولیس کی گولی سے ہلاک ہوا ہیں بدمعاش کو جانتا ہوں اس نے کبہی مجھ سے نہیں کہا کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی بابت شکایت کی ہے کہ اُس نے رفعت علی کو بندوق سے مار دیا ہے۔ دولا کا میرے چالان کیا تھا مجھے یاد نہیں کہ اس ... جرح کی ہو کہ کپتان پولیس کی شکایت کے باعث چالان کیا گیا ہو۔ میرے برخلاف چند سازش مقدمات رشوت ستانی تھے جن میں میرے ... بری ہو گیا۔ مسٹر سپنسر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے میرے حق میں شہادت دی تہی۔ میری رپورٹ کی نقل سے معلوم نہیں ہوتا کہ ہر کس وقت تفتیش ... کے لئے روانہ ہوا اور نہ مجھے اب کچھ یاد ہے۔ جب کوئی ڈپٹی انسپکٹر تفتیش پر جاتا ہے روزنامچہ میں رپورٹ درج کرتا ہے۔ ملزم نمبر اول کے وکلا نے جرح محفوظ رکہی۔ مگر سوالات جرح پر کہا کہ میرے برخلاف مقدمات رشوت ستانی محبوب عالم تحصیلدار کی انگیخت سے ہوئے تھے جس سے میری ناچاقی تہی۔

اس کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔ ۲۰-۲۱ نومبر ۱۹۰۶ء کو بقایا شہادت استغاثہ پیش ہوگی ملزمان بدستور ضمانت پر ہیں۔

## لاٹ صاحب صوبجات متحدہ

سرجیمس لاٹوش کے پنشن پر جانیکا وقت قریب آپہنچا۔ نومبر دسمبر کا مہینہ الوداعی ملاقاتوں اور ایڈریس لینے میں صرف ہوجائیگا۔ چنانچہ ۲۴ نومبر کو اچھوت مہاسبھا کی طرف سے ایڈریس قبول کیا ۲۸ نومبر کو سنٹرل ہندو کالج اور ۲۹ کو برہمن مہاسبھا کی طرف سے ایڈریس پیش ہونگے۔ یکم دسمبر کو نہر کین جاری کرنے کی رسم ادا کی جاویگی۔ ۴ دسمبر کو بمقام لکہنؤ قیصر باغ میں سرجان وڈبرن کا یادگاری بت بے نقاب کرینگے۔ ۵ دسمبر کو ہیں گارڈن پارٹی اور ۶ کو تعلقہ داران اودھ کی طرف سے الوداعی دعوت ہوگی ۷ کو میونسپلٹی لکہنؤ کی طرف سے ایڈریس پیش ہوگا۔ ۱۰ دسمبر کو الہ آباد میں رونق افروز ہونگے اور ۱۴-۲۲ بمقام علیگڑھ تشریف لیجاوینگے اور مہاراجہ صاحب بنارس کے مہمان ہونگے۔ اسیمیں پرتاپ ... نادینگے۔ ۲۹ دسمبر کو الہ آباد میں ... اگر ۳۱ دسمبر کو میونسپل کمیٹی الہ آباد کا ایڈریس قبول فرماوینگے اور ۲ جنوری ۱۹۰۷ء کو آنریبل مسٹر ہیوٹ کو لفٹننٹ گورنری کا چارج ... حوالہ کر کے ولایت کو تشریف لیجاوینگے۔

## ہائی کورٹ میں مسلمان جج

بلاشبہ یہہ امر بہت ہی تعجب خیز اور حیرت انگیز تھا کہ ہندوستان کی چاروں ہائی کورٹوں الہ آباد بمبئی۔ کلکتہ و مدراس میں کچھ عرصہ سے ایک بھی مسلمان جج موجود نہیں باوجودیکہ بہت سے لائق اور مسلمہ قانونی قابلیت رکہنے والے مسلمان بیرسٹر و پلیڈر ایک صوبہ میں موجود ہیں۔ اس کے متعلق اسلامی اخبارات نے بارہا گورنمنٹ کو توجہہ دلائی ہے کہ گورنمنٹ اس طرف متوجہہ ہوئی ہے چنانچہ کلکتہ ہائیکورٹ ... مسٹر جسٹس حمند ... کی بجائے مسلمان جج مقرر کئے جانیکی خبر ہے اور اس کے متعلق مندرجہ ذیل اصحاب کے نام گورنمنٹ کے پیش ہوئے ہیں۔ مولوی شمس الحی۔ مسٹر آر۔ ایف عبد الرحمن مسٹر عبد الرحیم آنریبل مسٹر شاہ دین (لاہور) مسٹر عبد المجید (الہ آباد) موخر الذکر اصحاب کے نام لوکل گورنمنٹوں نے گورنمنٹ ہند کے طلب کرنے پر بھیجے ہیں۔ بنگال کے اخبارات بالخصوص "انگلشمین" چاہتا ہے کہ کلکتہ کے بیرسٹروں میں سے کوئی منتخب ہونا چاہیے۔ لیکن بہار کا انگریزی اخبار "بہاری" مسٹر شرف الدین کی سفارش کرتا ہے اور کہتا ہے ان کے تقرر سے ہندو مسلمان دونوں خوش ہونگے۔

## ولایتی پارچہ کی گرانی

اکثر لوگ یہہ دیکہکر کہ ولایتی کپڑا دن بدن گراں ہوتا جاتا ہے یہہ نتیجہ نکالنے لگتے ہیں کہ پہلے کی نسبت ولایتی پارچہ کی فروخت زیادہ ہوگئی اور یہہ اس امر کی دلالت ہے کہ سودیشی تحریک دن بدن مردہ ہوتی جارہی ہے۔ لیکن ایسے صاحب غلطی پر ہیں کیونکہ انگریز سوداگروں کا اصول ہے کہ اگر زیادہ مال فروخت ہو تو وہ نرخ ارزاں کرتے ہیں لیکن جب مال کی بکری کم ہو تو وہ اپنا خسارہ پورا کرنے کے لئے مال کا نرخ چڑھا دیتے ہیں۔ اس لئے جس قدر ولایتی کپڑا گراں ہو سمجہنا چاہئے کہ انگریز سوداگر گھاٹے میں ہیں اور ساتھ ہی یہہ بھی فائدہ ہے کہ ہندوستانی مہنگے نرخ کے باعث ولایتی پارچہ کم خرید ینگے۔

## ہندوستان میں امتحان سول سروس

سول سروس کا امتحان مقابلہ ولایت میں لیا جاتا ہے جس سے ہندوستانی نوجوانوں کے لئے سخت دقت اور مصیبت ہے ہر شخص خواہ وہ علمی لیاقت اور جسمانی لیاقت کے لحاظ سے امتحان مذکور میں داخلہ کے قابل ہو جبتک اس کے پاس کافی سرمایہ نہ ہو امتحان سول سروس کے لئے ولایت نہیں جا سکتا لیکن اگر یہہ امتحان ہندوستان میں ہونے لگے تو بہت سے نوجوان کامیاب ہو سکتے ہیں۔ دادا بہائی نوروجی اور نیشنل کانگریس کئی سالوں سے کوشش کر رہے ہیں کہ ہندوستان و انگلستان میں یہہ امتحان لیا جاوے۔ لیکن تاحال کچھ کامیابی نہیں ہوئی۔ ۸ نومبر کو مسٹر مارلے وزیر ہند سے سوال کیا گیا کہ ہندوستانی امیدواران سول سروس کا امتحان ہندوستان میں ہونا چاہئے۔ جس کے جواب میں وزیر ہند نے کہا کہ کوئی نئی وجہہ معلوم نہیں ہوتی کہ ۱۸۹۳ء کے فیصلہ کے برخلاف کارروائی کی جاوے۔ ۱۸۹۳ء میں یہہ سوال پارلیمنٹ میں پیش ہوا تھا بلکہ ایک موقعہ پر پارلیمنٹ میں یہہ تجویز پاس بھی ہوگئی تہی لیکن بعد میں کثرت رائے سے قرار پایا کہ امتحان مذکور ولایت میں ہی ہونا درست ہے۔

## عورتوں کی ہمت

ہندوستان میں لاکھوں کروڑوں آدمی ہیں جو یہہ نہیں جانتے کہ ملکی انتظام اور بنی نوع انسان کی بہتری و ترقی میں ہم بھی کچھ کر سکتے یا حصہ لینے کے مستحق ہیں مگر انگلستان میں عورتیں مردوں کے برابر حقوق حاصل کرنے کی سرتوڑ کوشش کر رہی ہیں۔ چند روز کا ذکر ہے کہ عورتیں اجلاس پارلیمنٹ میں گھس آئیں اور کہا کہ ہمیں رائے دینے کا حق کیوں نہیں دیا جاتا بمشکل پولیس نے انہیں ہٹایا اور بعض ضمانت دیکر رہا ہوئیں کئی عورتوں نے ضمانت دینے سے انکار کیا اور دو دو مہینے کے لئے جیل میں جانا پسند کیا ان کی ہمدردی میں مسٹر سٹیڈ اور کئی بڑے بڑے مدبرین نے جلسے کئے آخرکار اُن کی کوشش بارآور ہوتی ہوئی نظر آتی ہے یعنے مسٹر کیر ہارڈی لیڈر لیبر پارٹی نے عورتوں کو رائے دینے کا حق دئیے جانے کیلئے پارلیمنٹ میں مسودہ قانون پیش کر دیا گو سر ہنری کیمبل بنرمن نے کہا کہ اس دفعہ کے اجلاس میں اسپر بحث کرنے کی گنجایش نہیں۔ لیکن مسودہ پہلی بار پارلیمنٹ میں پڑہا گیا۔ اور اُمید ہے کہ لبرل گورنمنٹ کے عہد میں عورتوں کو ووٹ دینے کا حق مل جاوے۔

## ٹرنسوال میں ہندوستانی

ہندی باشندگان ٹرنسوال کی طرف سے جو ڈیپوٹیشن لندن میں گیا ہے بہت کامیابی ہوئی اور یقین ہے کہ غالباً ہندوستانی باشندگان ٹرنسوال کی تمام شکایات کا انسداد ہو جاویگا قریب ۷۰ لبرل ممبران پارلیمنٹ نے بصدارت سر ہنری کاٹن ڈیپوٹیشن کو شرف ملاقات بخشا اور اُن کی شکایات کو نہایت ہمدردی اور دلچسپی سے سنا۔ اور ایوان پارلیمنٹ میں

# عالم کا فوٹو

حیدرآباد سندھ میں ہیضہ نے زور پکڑا ہوا ہے - تین چار آدمی ہر روز مرتے ہیں تالابوں اور چاہات کی مکرر صفائی کرائی گئی

کراچی میں تین کوٹھی داروں کو ٹریڈ مارک ایکٹ کے مطابق پانچ پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی - مدعی مانچسٹر کی ایک کمپنی تھی - یہہ کوٹھی اس کمپنی کا ٹریڈ مارک اپنے مال پر لگا کر مال بیچتے تھے -

کلکتہ کے ایک کارخانہ جوٹ میں آگ لگنے سے ڈیڑھ لاکھ کا نقصان ہوا - مالک کارخانہ کا نام دولی چند ہے -

میونسپلٹی کلکتہ کے ایک عہدہ دار پر رشوت ستانی کا الزام ہے عنقریب مقدمہ چلایا جاویگا -

کونسل واضعان قوانین پنجاب کا آیندہ اجلاس ۲۰ دسمبر کو لاہور میں ہوگا -

مسودہ ترمیم ایکٹ انتقال اراضی پر رپورٹ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کی منتخب کمیٹی مقرر ہوئی - مسٹر ٹوپی - مسٹر شاہدین - سردار پرتاپ سنگھ - ملک عمر حیات خاں ٹوانہ و مسٹر گارڈن - یہہ کمیٹی ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء کو اپنی رپورٹ پیش کریگی -

سرکاری سال ۱۹۰۶ء میں بنگال ویٹرنری کالج میں ۱۰۶ طالبعلم زیرتعلیم تھے - امتحان کا نتیجہ خراب رہا -

مسٹر بروس نیو بینک آف انڈیا بمبئی کے منیجر مقرر ہوئے تھے - ڈائرکٹروں سے اختلاف رائے کے باعث مستعفی ہوگئے -

جنوبی پنجاب ریلوے کو ہفتہ مختتمہ ۲۷ اکتوبر میں تخمیناً ۱۰۶۰۹۰ روپیہ آمدنی ہوئی -

مہاراجہ سر پرتاپ سنگھ والئے ایدر سنیچر کے روز کشمیر سے واپس ہوتے ہوئے لاہور میں آئے اور اتوار کی صبح کو آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں شامل ہوئے -

لاٹ صاحب پنجاب ۱۴ نومبر سے ۱۵ نومبر تک جہلم میں رہے

ٹیکہ صاحب نابھہ کے ممبر کونسل نامزد ہونیکی خوشی میں سنگھ سبھا پٹیالہ نے خاص جلسہ کیا - جس میں ذیل کے رزولیوشن پاس ہوئے

(۱) ٹیکہ صاحب نابھہ کو مبارکباد دیجاوے - اور اکال پورکھ کے حضور میں دعا کیجاوے کہ وہ کامیابی کے ساتھ اپنا فرض ادا کریں

(۲) گورنمنٹ کا اس مہربانی کے لئے شکریہ ادا کیا جاوے -

سرینگر کشمیر میں ہیضہ پھیل رہا ہے - امپیریل سروس کو ہی توپخانہ کے دو ملازم مرگئے -

دوران مباحثہ میں حضور ڈیوک آف کنیاٹ ۲۲ فروری کو مہاراج کوچ بہار کی سیر کرینگے اور غالباً امیر صاحب کابل سے بمقام آگرہ ملاقات نہیں کرسکیں گے -

مسٹر جسٹس چندر مادھب گھوش جج ہائی کورٹ کلکتہ سے عنقریب ریٹائر ہونے والے تھے حضور والسرائے کے ایما پر ایک سال اور کام کرینگے

کلکتہ میں بیار ناتھ کے سرمایہ سے ایک کمپنی قایم ہوئی - جو موٹر کار ریلیں دو سال سے کرایہ پر چلاویگی -

ہفتہ مختتمہ ۲ نومبر میں نارتھ ویسٹرن ریلوے ۱۲۰۵ ۱۲ لاکھ روپیہ آمدنی ہوئی -

کلکتہ میں ۱۱ نومبر کو استقبالیہ کمیٹی کانگرس کا جلسہ ہوا اور باتفاق رائے سے مسٹر دادابھائی نوروجی آیندہ کانگرس کے پریزیڈنٹ قرار پائے

مدراس میں دو طالبعلم گرفتار و حوالات ہوئے - امتحان انٹرنس کے پرچے ۸۰۰ روپیہ رشوت دیکر اڑانا چاہتے تھے - دونوں پانچ پانچ سو کی ضمانت پر رہا ہوئے -

ہفتہ مختتمہ ۳ نومبر میں ۱۴۷۹ اشخاص طاعون سے سارے ہندوستان میں فوت ہوئے - تفصیل حسب ذیل ہے - بمبئی پریزیڈنسی ۳۴۳ ۲ پنجاب میں ۶۸ - سنٹرل انڈیا ۵۵۲ - ممالک متوسط ۳۸۹ - صوبجات متحدہ ۲۴۰ - ریاست میسور ۲۲۸ - حیدرآباد دکن ۱۴ برما ۶۲ - بنگال ۵۳ -

سارے ہندوستان میں اس وقت ۲۵۲ ۲۲۳ آدمی قحط کے کاموں پر کام یا امداد حاصل کررہے ہیں -

مشرقی بنگال کی انجمن تجاران نے جلسہ کیا کہ سرپی فلر کی یادگار قایم کیجاوے -

صوبجات متحدہ میں مشترکہ سرمایہ سے عنقریب ایک اسلامی انگریزی اخبار جاری ہونے والا ہے -

کلکتہ میں ایک پولیس کنسٹبل نے ایک شخص کو گرفتار کرتے وقت نقرئی کڑے اتار لئے تھے اب کنسٹبل پر مقدمہ چلایا گیا ہے -

ایک شخص نے کلکتہ میں عجیب چالاکی کھیلی یہہ سکہ قلب بنانے کے الزام میں ماخوذ تھا یکصد روپیہ دیکر وکیل کیا اور بری ہوگیا - بعد میں معلوم ہوا کہ یہہ سو روپئے بھی جعلی تھے -

مسٹر سنیراول ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس چھہ ماہ کی رخصت پر گئے مسٹر ڈوگلس سٹریٹ ان کی بجائے قایمقام مقرر ہوئے -

ضیاءالحق مشہور پمفلٹ باز کو استحصال بالجبر کے الزام میں عدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مرادآباد سے دو سال قید سخت اور ایکہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی -

چند پنجابی کاریگر جنہوں نے لاہور آرٹ سکول میں تعلیم پائی راجہ صاحب ستی پور کا محل تیار کررہے ہیں -

کونسل والسرائے کا آیندہ اجلاس ۱۴ دسمبر ۱۹۰۶ء کو منعقد ہوگا -

ریلوے بورڈ نے منظور فرمایا کہ نرازی سے سنگھان تک ۱۲۰ میل لمبی ریلوے بنانے کے لئے سروے کی جاوے - اس کی نگرانی برما گورنمنٹ کے ماتحت ہوگی -

افسوس کہ مہاراجہ سر پرتاپ نرائن سنگھ والئے اجودھیا ۹ نومبر کو فوت ہوگئے -

بمبئی - کلکتہ اور دیگر مقامات میں ۹ نومبر کو ملک معظم کی سالگرہ کے متعلق جلسے کئے گئے گو ہندوستان میں سرکاری طور پر یہہ رسم ماہ جون میں منائی جاتی ہے -

بنگلور میں ایک شرابی مدراسی خانساماں نے پولیس کے کنسٹبل کو پستول کی گولیوں سے قریب المرگ کردیا ملزم حوالات میں ہے -

کرنل الکاٹ پریسیڈنٹ و بانی تھیاسوفیکل سوسائٹی کو جہاز پر چوٹ لگی - جو امریکہ سے اٹلی کو جانے والا تھا -

گورنمنٹ بنگال رانچی میں گورکھا ملٹری پولیس کی ایک پوری کمپنی بھرتی کرنا چاہتی ہے - دو کمپنیاں سکھوں اور پنجابی مسلمانوں کی ہونگی -

گورنر ہانگ کانگ پولو کھیلتے ہوئے گرپڑے اور دماغ کو خفیف صدمہ پہنچا جس کے باعث سالگرہ ملک معظم کے متعلق کھانا اور ناچ ملتوی رہا -

کانسٹن میں آتشزدگی سے پانسو مکانات جلگئے جن میں ہوٹل و قمارخانے بھی شامل ہیں - ۱۰ لاکھ ڈالر کا نقصان ہوا -

جنرل سٹوسل نے اپنی خدمت کے لئے ایک نوکر کی درخواست کی حکم ہوا کہ ڈاکٹری سارٹیفکٹ پیش کرو کہ تم خود کام نہیں کرسکتے - زمانہ کا انقلاب !!!

لارڈ میئر نے گلڈہال میں دعوت دی جس میں مسٹر ہالڈین اور لارڈ رپن نے تقریریں کیں - اول الذکر نے کہا کہ جیسی ہماری بحری سپاہ عمدہ ترین ہے ویسی ہی بری ہونی چاہئے - لارڈ رپن نے فرمایا کہ ہمارے تعلقات غیر طاقتوں سے دوستانہ ہیں اس لئے کسی طرف فساد کا اندیشہ نہیں -

واشنگٹن میں سٹینڈرڈ آئیل کی کمپنی پر مقدمہ چلانے کی تجویز ہے -

سرمارٹیمر ڈیورینڈ سفارت امریکہ سے مستعفی ہوگئے - افواہ ہے کہ ان کی جگہ لارڈ کرزن مقرر ہونگے - سرڈیورینڈ بقیہ زندگی اپنے وطن میں گذارنا چاہتے ہیں -

# ملٹری دُنیا

**دیسی کوہی باٹریوں کی کمانڈ** - یہہ منظور ہو گیا ہے کہ ہندوستانی موئنٹین باٹریوں میں یورپین صاحبان لفٹنٹ مقرر ہوا کریں اس لئے آرمی کونسل نے ان یورپین صاحبان کے نام طلب فرمائے ہیں جو پہلے دیسی کوہی باٹریوں میں رہ چکے ہیں اور اب چاہتے ہیں - جگہہ خالی ہونے پر انہیں کمان دیجائے - میجر صاحبان کی تنخواہ ۹۰۰ روپیہ ماہوار ہوگی اور تین سو روپیہ ماہوار سٹاف الاونس ملیگا -

**سازوسامان کی صفائی** - پہلے وقتوں میں جستی اور صفائی پر زیادہ توجہہ دیجاتی تہی اور جو لوگ زیادہ صاف اور چست ہوتے تھے بلا ردو کد ترقی پانے کے مستحق سمجھے جاتے تھے لیکن لارڈ کچنر بہادر موجودہ کمانڈر انچیف کے عہدہ میں یہہ بات نہیں رہی صاف معلوم ہے یہہ دیکھکر کہ اکثر توپخانوں میں زین کی صفائی کے وقت سلائی کے تاگے سفید کرنے کی کوشش کی جاتی ہے چونکہ اس سے علاوہ قیمتی وقت فضول ضایع ہونے کے سلائی کا دہاگا کمزور ہو جاتا ہے اور جلد سلائی اُدھڑ جاتی ہے اس لئے آیندہ کے لئے حکم دیا گیا ہے کہ یہہ رسم موقوف کی جانی چاہئے - ہمیں ذاتی طور پر علم ہے کہ زین وسامان کو چمکانے زیادہ صاف کرنے کے لئے بعض فوجوں میں نائٹرک سوڈا یا املی وسہاگہ وغیرہ کا کثرت استعمال کیا جاتا ہے جس سے سامان بہت جلد پہٹ جاتا اور کام کے قابل نہیں رہتا - لیکن امید ہے کہ رسالوں و توپخانوں کے کمانڈر صاحبان حضور کمانڈر انچیف کے حکم سے واقف ہو کر غیر معمولی صفائی کے لئے فوجی سپاہیوں کو مجبور نہیں کرینگے -

**سیاحت امیر کابل** - آگرہ میں سیاحت امیر صاحب کے متعلق انتظام کی صورت بالفعل اس طرح پر بیان کی گئی ہے - کہ پہلے دن حضور کمانڈر انچیف اور لاٹ صاحب صوبجات متحدہ رونق افروز ہونگے - اور ان کی تشریف آوری پبلک طور پر دہوم دہام سے ہوگی دوسرے روز حضور وایسرائے تشریف لاوینگے اور میونسپل کمیٹی آگرہ کی طرف سے ایڈریس پیش ہوگا - تیسرے روز ہز مجسٹی امیر صاحب معہ حشم وخدم رونق بخش ہونگے - اور انہیں علاوہ شاہی دعوت

اور ملاقاتوں کے حضور وایسرائے عالیشان اور پر رونق پارٹی دینگے - شام کو خطاب یافتگان ہند کا جلسہ ہوگا - جس کے بعد ضیافت دی جاویگی - تمام کیمپ میں برقی روشنی ہوگی اور ایک صبح کو فوجی قواعد معائنہ کرائی جائیگی اور ایک دن مصنوعی لڑائی بہی دکہلائی جاویگی - پولو کا کہیل بہی نہایت رونق سے ہوگا جس میں شمولیت کے لئے ۹ - ٹیموں کی درخواستیں موصول ہو چکی ہیں - اور ابہی دوسری فوجوں سے درخواستیں آنیوالی ہیں -

**حضور وایسرائے** - تمام قابل دید مقامات کشمیر کی سیر کرنیکے بعد حضور وایسرائے نے ۸ - نومبر جمعرات کے دن حافر ستیاہیل میں جو بہ شنکر سے ۸ میل کے فاصلہ پر ہے مرغابیوں کا شکار کہیلا - اور وایسرائے و ان کے ہمراہیوں نے ۱۰۰۰ مرغابیاں شکار کیں شام کو مہاراجہ صاحب نے دعوتی ہال میں حضور وایسرائے کو دعوت کہلائی جس میں ۱۰۰ معززین وعہدہ داران شامل تھے - اس موقعہ پر حضور وایسرائے نے مہاراجہ صاحب کا جام صحت تجویز کرتے ہوئے - مندرجہ ذیل سادہ مگر قابل قدر تقریر کی - حضور وایسرائے نے فرمایا کہ "مہاراجہ صاحب لیڈیز اینڈ جنٹلمین - آپنے جن عمدہ الفاظ میں میری اور لیڈی منٹو کی صحت کا جام تجویز فرمایا اور میری صاحب زادیوں کا ذکر کیا ہے اُن کی میں بہت ہی قدر کرتا ہوں - آپنے جس خوبی اور شوق کے ساتھ مجھے اور لیڈی منٹو کو کشمیر کی سیر کرائی ہے اس کے لئے میں اپنے آپ کو بڑا خوش نصیب سمجھتا ہوں - یقین فرمائیے کہ آپکی مہمان نوازی کو ہم کبہی فراموش نہیں کرینگے - میں صرف مہمان کی حیثیت میں نہیں بلکہ ملک معظم کے نائب کی حیثیت میں آیا ہوں اور میں شہنشاہ معظم کو لکہونگا کہ آپ کس قدر اپنی ریاست کی بہتری - اور ترقی میں دلچسپی لیتے ہیں جس کا ثبوت یہہ ہے کہ آپنے ریاست میں ہسپتال بنائے جنمیں سے سنیٹ ہسپتال کا انتظام مینے خود دیکہا اور بہت سے ہسپتال لیڈی منٹو صاحبہ نے معائنہ کئے - مینے عجائب گہر اور آپکی ریاست کی صنعت وحرفت کے نمونے دیکہے - اور مدارس کو بہی دیکہا جو اچہی حالت میں ہیں - آپکی فوج کے معائنہ سے مجھے کمال مسرت ہوئی جو آپنے شاہی ڈیفنس کے لئے مہیا کی ہے - جیسا کہ راجہ سر امر سنگہ نے کہا ہے میں کوشش کرونگا کہ آپکے توپخانہ میں نئے نمونہ کی توپیں بہم پہنچائی جاویں گو یہہ اُمید نہیں کی جاسکتی کہ بہت جلد ایسا ہو سکے لیکن میں اس امر کو فراموش نہیں کرونگا - مجھے

گلگت ودیگر سرحدی سرداران کی ملاقات سے نہایت خوشی ہوئی ہے آپ اپنی ریاست کی ترقی کے لئے بہت سی مفید تجاویز عمل میں لانے والے ہیں جن میں سے برقی سکیم - ریلوے سکیم نہروں کے اجرا اور زراعتی ترقی کی تجاویز بالخصوص قابل ذکر ہیں ان کی تکمیل سے کشمیر بلا شبہہ بہت ترقی اور سرسبزی حاصل کریگا - میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں کہ سر فرانسس ینگ ہسبنڈ جیسا لائق رزیڈنٹ آپ کو مشورہ اور امداد دینے کے لئے موجود ہے - میں اُمید کرتا ہوں کہ پھر بہی کشمیر میں معہ لیڈی منٹو سیاحت کے لئے آؤنگا - اور میری دعا ہے کہ کشمیر سرسبز اور کامیاب رہے - اب صاحبان میری التجا ہے کہ آپ سب مہاراجہ صاحب کا جام صحت نوش کریں "

۱۰ نومبر کو بوقت ۲ بجے دن وایسرائگل پارٹی چناپل کو روانہ ہوئی اور یہاں سے بسواری کشتی بارہ مولا کی طرف روانہ ہوگئے -

بارہ مولا سے رامپور میں ٹھہر کر مہاراجہ صاحب سے الوداعی ملاقات کی یہاں سے رات کو اوری میں رہے اور ۱۱ نومبر کو اوری سے زین سوار ہو کر سرحد ریاست پونچھ میں داخل ہوئے یہاں پر راجہ صاحب پونچھ اور رزیڈنٹ کپتان ہملٹن نے استقبال کیا - اور کیمپ علی آباد میں فروکش ہوئے - ۱۲ کو جنگل میں شکار کو گئے اور ۲ سیاہ ریچھ شکار کئے - اور کیمپ کوہٹہ میں آکر ٹھہرے - لیڈی منٹو نے زیادہ ریچھ شکار کئے جس سے وہ نہایت خوش ہوئیں -

**فوجی ہیڈ کلارک پر چوری کا الزام** - سول ملٹری گزٹ مورخہ ۱۴ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء میں ہمنے یہہ خبر نہایت حیرت اور تعجب سے پڑہی کہ ۱۹ پنجابیز پلٹن کا ہیڈ کلارک بابو مولا بخش جس کی ملازمت ۱۸ سال اور تنخواہ ۱۵۰ ماہوار روپیہ ہے مسٹر ٹمپن اسسٹنٹ لیگل رمیمبرنسر لاہور کی پتلون چرانے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے - مقدمہ کے واقعات اس طرح پر بتلائے گئے ہیں کہ مسٹر ٹمپن درجہ اعلی کی گاڑی میں سوار تھے جب ٹرین ۲ بجے رات کو جالندھر سٹیشن پر پہنچی تو ٹھنڈی ہوا لگنے سے اُن کی آنکھ کھل گئی - اُنہوں نے دیکھا کہ ایک خوش پوش ہندوستانی جنٹلمین گاڑی سے باہر نکل رہا ہے صاحب نے خیال کیا کہ شاید کوئی مسافر غلطی سے گاڑی میں چلا آیا ہوگا - لیکن اُس شخص نے دروازہ بند نہ کیا جس پر صاحب نے دو تین آوازیں دیں کہ دروازہ بند کر جاؤ لیکن اس نے ایک نہ سنی اور چلا گیا آخرکار صاحب نے اُٹھ کر خود دروازہ بند کیا - تھوڑی دیر بعد پھر اس شخص کا سر گاڑی کے دریچہ کے سامنے نظر آیا اور ساتھ ہی ایسی آواز آئی کہ جیسے وہ کچھ اسباب

اُٹھا لے۔ صاحب نے دیکھا تو وہ اُن کی کتابوں کا بنڈل تھا جس کو شخص مذکور اٹھا لیجانا چاہتا تھا صاحب کے اُٹھنے پر شخص مذکور بھاگ اٹھا لیکن صاحب کے شور کرنے پر پولیس نے اُس شخص کو پلیٹ فارم کے دوسرے سرے پر گرفتار کر لیا۔ اور اُس کی جامہ تلاشی لینے سے جیسے وہ اوڑھے ہوئے تھا صاحب کی ایک بٹلون برآمد ہوئی۔ شخص مذکور نے پہلے اپنا نام غلط بتلایا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ ہالیش کا ہیڈ کلرک ہے۔

سخت تعجب ہوتا ہے کہ ایسا شریف اور معزز شخص ایسی خفیف مالیت کی چیز پر بے ایمان ہو جاوے۔ بہرحال جب تک مقدمہ فیصل نہ ہو جائے کوئی قطعی رائے نہیں دیجا سکتی۔

---

**سلحدار کیولری** ۔ ہندوستان کے رسالوں میں بالعموم سلحداری کا طریق رائج ہے اور خیال ہے کہ لارڈ کچنر جب دیگر اصلاحوں کا سلسلہ ختم کر چکیں گے تو ہندوستانی رسالوں کے متعلق بھی بہت کچھ تبدیل کرینگے ۔ ولایت میں "کیولری جرنل" نامی ایک سہ ماہی رسالہ شایع ہوتا ہے۔ اُس کے تازہ نمبر میں ایک فوجی افسر نے سلحدار اور غیر سلحدار کیولری کے متعلق ایک مضمون شایع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ غیر سلحدار رسالہ میں جب کوئی شخص بھرتی ہوتا ہے اس کو اسی طرح کام کرنا پڑتا ہے جیسا کہ گورہ رسالوں میں۔ اور اسے ۱۶ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ اور آیندہ نیک چالچلن رہنے پر حسب قاعدہ ترقی ہوتی جاتی ہے۔ گھوڑا سار و سامان وردی ہتھیار اور رہایشی مکان اور کچھ بار جات سرکار کی طرف سے دیئے جاتے ہیں۔ البتہ سوائے میدان جنگ کے خوراک اسے اپنی گرہ سے کہانی پڑتی ہے۔ یہہ حالت تو غیر سلحدار رسالہ کی ہوئی اب سلحدار رسالہ کی نسبت سنئے یہہ طریق بالکل مشرقی اور پرانے زمانہ کے بادشاہوں کے وقت کا ہے اور سرکار انگریزی کی حکومت سے بہت پہلے رائج تھا۔ مغلیہ پادشاہوں کے عہد میں رسالے عموماً اسی طریق پر بھرتی ہوتے تھے کہ جو شخص رسالہ میں نوکری کرنا چاہے اُس کے لئے لازم تھا کہ گھوڑا اور وردی وغیرہ اپنی گرہ سے لاوے۔ بعد ازاں اسے مقررہ تنخواہ دیجاتی تھی یا لوٹ کے مال میں سے کچھ حصہ دیا جاتا تھا۔ اور اسی میں وہ اپنے گھوڑے اور بال بچہ کی پرورش کرتا تھا۔ لیکن ان دنوں اسے گھوڑے و وردی کے لئے نقد رقم ادا کرنی پڑتی ہے وہ لوگ جو سلحدار رسالہ کے طریق کو ناقص سمجھتے ہیں اپنے دعوی کی تائید میں مندرجہ ذیل امور پیش کرتے ہیں۔

(۱) اگرچہ بوجود صورت میں یہہ طریق کفایت شعاری پر مبنی معلوم ہوتا ہے لیکن موقعہ جنگ پر اس سے گورنمنٹ کو بہت بڑے خرچ کا زیر بار ہونا پڑتا ہے۔

(۲) یہہ طریق نئے قواعد جنگ کی ضروریات کے لیے قابل نہیں

(۳) اس طریق سے ہمیشہ دیوالہ نکلنے کا خطرہ لگا رہتا ہے۔

(۴) کمانڈنگ افسران کا بہت سا قیمتی وقت اس کے انتظام میں ضایع ہو جاتا ہے۔

(۵) ایک سرے سے دوسرے تک اس میں اتفاق اور یکجہتی کی کمی ہے اور عمومی ذمہ داری کے لئے ہمیشہ قوانین مرتب کرنے کا جھمیلا لگا رہتا ہے۔

(۶) کمانڈنگ افسران کو بہت وسیع اختیارات ملے ہوئے ہیں۔

برعکس اس کے جو افسر سلحداری کے طریق کو پسند کرتے ہیں وہ اپنے دعوی کے ثبوت میں ظاہر کرتے ہیں کہ

(۱) اس میں کفایت بہت ہے۔ (۲) غیر سلحدار طریق کے مقابلہ میں موقعہ جنگ کے لئے یہہ طریق زیادہ کارآمد ہے۔ (۳) یہہ اپنا خرچ خود نکال لیتا ہے۔ (۴) موقعہ جنگ پر یہہ طریق اپنے ہی پاؤں اور اپنے گھوڑے بہم پہنچاتا ہے (۵) اس کی وجہ سے اچھے جوان ملازمت پر رضامند ہو جاتے ہیں اور نکمے آدمی بھرتی نہیں ہوسکتے اور یہہ طریق زیادہ ہر دلعزیز ہے۔ (۶) اس میں سوار اپنے گھوڑے کی خبرگیری و خدمت زیادہ کرتا ہے۔ (۷) اور جزئیوں کی بہ نسبت دیسی سوار زیادہ دہ نوکری نہیں چھوڑتے ۔ (۸) اس میں کمسریٹ کی منظوری کا زیادہ جھگڑا نہیں کرنا پڑتا۔ یہہ سب ممبر صاحب کی رائے ہے کہ جنہے سلحدار اور غیر سلحدار دونوں طریقوں پر غور کیا ہے اور ذاتی طور پر ان کے متعلق خوب واقفیت حاصل کی ہے لیکن ہمیں کسی فریق کی حمایت کا قصوروار نہیں سمجھنا چاہئے۔ ہماری رائے میں سلحداری طریق پرانا اور بودا ہے اور زمانہ حال میں جبکہ فنون جنگ میں بہت ترقی ہوگئی ہے یہہ طریق مفید اور کارآمد نہیں سمجھا جاسکتا۔ کوئی شخص دعوی سے یہہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ غیر سلحداری کا طریقہ بالکل کامل ہے تاہم بمقابلہ سلحداری طریق کے موخرالذکر بدرجہا بہتر ہے۔ اسلئے وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ایک دن ایسا آویگا خواہ وہ جلد آوے یا دیر میں کہ سلحدار رسالہ کا طریقہ بند ہو جاویگا۔ پہلے پہل ایسا کرنے میں کثیر خرچ برداشت کرنا پڑیگا اور امن کے وقت میں یہہ خرچ کسی قدر گراں اور ناگوار گذریگا لیکن میدان کارزار میں اس سے بہت کامیابی ہوگی اور جس قدر خرچ زیادہ ہوگا اُس کا معاوضہ مل جاویگا۔ موجودہ طریق منسوخ کرکے ہمارے شاہی توپخانہ والے طریق کو جاری کرنا اکثر لوگ غیر ضروری اور فضول سمجھیں گے۔ لیکن ہر شخص اپنی فوج کی خوبی اور ناموری قایم رکھنے کے لئے اس مستعدی اور دلی شوق سے فرض ادا کریگا کہ فوجی قابلیت بدرجہا بڑھ جاویگی اور میدان جنگ کے لئے وہ زیادہ کارآمد ہو جاویگے۔ ہماری بحری اور شاہی توپخانہ کی فوج وسیع اور عالیشان اصولوں پر قایم اور بہت نیکنام اور کارآمد ہے۔ اور اگر دیسی رسالوں کو بھی انہیں اصولوں پر قایم کیا گیا تو اُن سے ویسے ہی عمدہ نتایج پیدا ہونگے ۔ اور ہمارے ہندوستانی رسالے عمدہ سوار فوجوں میں سمجھے جانے لگیں گے۔

---

**میجر** آر۔ ای گرمسٹن متعلقہ ۱۶ کیولری سقیمہ لکھنؤ اسپیشل سروس ٹروپس کے انسپکٹنگ افسر مقرر کئے گئے

مندرجہ ذیل افسر گورہ رجمنٹوں سے ہندوستانی فوجوں میں تاریخہائے مندرجہ ذیل سے مقرر ہوئے۔

لفٹنٹ رنٹ ۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء سے ۲۴ دیولی رجمنٹ میں ڈبل کمپنی افسر لفٹنٹ ڈ ہوس ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء سے ۲۸ پنجابیز میں ڈبل کمپنی افسر۔ لفٹنٹ کینن ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء سے ۳۴ کیولری فرانٹیر فورس میں سکواڈرن افسر۔ لفٹنٹ فاسٹر ۱۰ لانسرز مدرس ہارس میں ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء سے سکواڈرن افسر۔ لفٹنٹ ہنری ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء سے ۱۱ ویں کیولری میں سکواڈرن افسر۔ لفٹنٹ موٹ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء سے ۱۵ سکھ فرانٹیر فورس میں ڈبل کمپنی افسر سکینڈ لفٹنٹ سمتھ ۱ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء سے ۲۴ پنجابیز میں ڈبل کمپنی افسر سکینڈ لفٹنٹ ویتھال ۹ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء سے فرسٹ لانسرز (سکنرز ہارس) میں سکواڈرن افسر۔ لفٹنٹ ہوتم ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء سے چوتھی کیولری میں قایممقام سکواڈرن افسر

۱۲۷ بلوچستان انفنٹری میں بجائے میجر جے پارکر صاحب جو رخصت پر گئے میجر ڈوڈریج صاحب سکینڈ ڈبل کمپنی کمانڈر قایممقام سکینڈ کمانڈنٹ مقرر ہوئے۔

سکینڈ لفٹنٹ ڈنکن گورہ فوج سے ۳۳ پنجابیز میں تعینات ہوئے۔

سکینڈ لفٹنٹ فریزر ۳۹ نمبر سنٹرل انڈیا ہارس میں تعینات ہوئے۔

سکینڈ لفٹنٹ سنڈی ۱۲۰ راجپوتانہ انفنٹری میں متعین ہوئے۔ لیکن جگہ خالی ہونے تک ۳۴ پونا ہارس میں کام کرینگے۔

سکینڈ لفٹنٹ جانسن صاحب ۴۳ ایرنپورہ رجمنٹ میں ڈبل کمپنی افسر مقرر ہوئے۔

میجر جنرل سکاٹ ملٹری سپلائی ممبر شملہ سے دورہ پر روانہ ہوگئے اور ۱۴ نومبر میں کلکتہ پہنچینگے۔

# دلچسپ واقفیت

## مشینوں سے دنیا کے کاروبار میں تغیر

(از [illegible])

سٹیم اور برقی انجنوں کی ایجاد سے جو حیرت انگیز کام سر انجام پا رہے ہیں اُن پر غور کرنے سے عقل چکرا جاتی ہے [illegible] کے اجراء سے ہم جن کاموں کو دنوں اور گھنٹوں میں طے ہوتے [illegible] تار برقی سے ہزاروں میلوں کے سفر کی خبر منٹوں میں پہنچتی ہے اگر زمانہ میں ترقی کی رفتار اسی طرح بڑھتی رہی تو ایک ایسا زمانہ آ جائے گا کہ انسان پرندوں کی طرح آسمان پر ہوا میں اڑتے پھریں گے اور دنیا کی تمام ضروریات کلوں اور مشینوں کے ذریعے [illegible] ہوں گی اور انسانوں کو موجودہ زمانہ کی طرح دن رات اپنی شکم پری کے لئے محنت شاقہ برداشت نہ کرنی پڑیگی۔ چنانچہ ایم جولیس کو سدے نے جو فرانس کے سوشلسٹ گروہ کا لیڈر ہے ایسے ظاہر کیا ہے کہ اگر دنیا کی تمام سوسائٹیوں میں اتفاق اور یکجہتی ہو جاوے اور ہر ایک انسان کے حقوق مساوی سمجھے جائیں جنگ و جدل و فوجوں کا سلسلہ قطعی موقوف کر دیا جائے۔ اور ہر شخص باقاعدہ اپنا فرض ادا کرنے لگے تو ہر ایک آدمی کے لئے دن بھر میں گیارہ منٹ کام کرنا کافی ہو گا اور اتنا عرصہ کام کرنے سے تمام ضروری اشیاء متعلق زندگی مہیا ہو سکیں گی۔ اس شخص کا دعویٰ صرف خیالی پلاؤ نہیں بلکہ واقعات پر مبنی ہے اس کی رائے ہے کہ ایسی مشینیں ایجاد ہو چکی ہیں جن کی امداد سے سات آدمی سال بھر کام کر کے [illegible] قدر گندم کی پیداوار کر سکتے ہیں جو [illegible] ہزار آدمیوں کی شکم پروری کے لئے کافی ہو۔ طرفہ یہ کہ آٹا بھی پیس [illegible] روٹی پکا ویں اور کھلا دیں۔

ممکن ہے کہ اس شخص کی رائے میں کسی قدر مبالغہ ہو تاہم صنعت و حرفت اور دیگر ضروریات زندگی کے متعلق روزمرہ جس قسم کی مشینیں ایجاد ہو رہی ہیں اُن سے ایم گوسٹے کا دعویٰ بالکل بے بنیاد سمجھنا درست نہیں معلوم ہوتا

### فصل کاٹنے کی مشین

ایجاد ہوئی ہے۔ جو ایک دم دس فٹ چوڑے کھیت کو کاٹتی چلی جاتی ہے اس مشین کو دو گھوڑے کی طاقت کا انجن کھینچتا ہے

اس پر طرفہ یہ ہے کہ غلہ کے خوشے ایک طرف رکھتی جاتی ہے [illegible] کر علیحدہ جاتی ہے مشین مذا ایک دن میں [illegible] ایکڑ [illegible] کھیت کاٹ ڈالتی ہے اور خرچ ایک شلنگ [illegible] حالانکہ ہندوستان میں اس قدر رقبہ کو [illegible] آدمی [illegible] کئی دنوں میں کاٹ سکتا ہے اور [illegible] وقت پر نہ کاٹ سکنے کی باعث بعض جگہ فصل بارش وغیرہ سے بالکل برباد ہو جاتی ہے

ایک اور مشین کپاس کی چنائی کے لئے تیار کی گئی ہے جو کھیت میں سے نہ صرف کپاس چن [illegible] بلکہ [illegible] اور ڈنٹھلوں وغیرہ سے صاف بھی کر دی جاتی ہے [illegible] میں کپاس کی چنائی پر ہر سال [illegible] پونڈ خرچ ہوتا ہے اس مشین کی ایجاد سے [illegible] فیصدی خرچ میں بچت ہونے کی امید ہے

### روٹیاں پکانے کی مشینیں

[illegible] کا رخانوں میں روٹیاں بھی بذریعہ مشین تیار ہوتی ہیں۔ چالیس سال پہلے ایک ہزار پونڈ میدہ کے گوندھنے اور اس کی روٹیاں وغیرہ بنانے میں ایک آدمی کے ۱۴ گھنٹے صرف ہوا کرتے تھے لیکن مشین کی امداد سے وہی کام ایک آدمی [illegible] منٹ میں سر انجام دے سکتا ہے [illegible] ہوٹلوں میں رکابیاں اور برتن صاف کرنے کیلئے کئی آدمی ملازم ہوتے ہیں مگر اب یہ کام مشین سے لیا جاتا ہے [illegible] کی کمی کے علاوہ یہ ایک اور خوبی ہے کہ [illegible] دھونے کے برتن ٹوٹنے کا کچھ اندیشہ نہیں ہے۔ ورنہ پہلے بہت سا نقصان برداشت کرنا پڑتا تھا

### ایک دن میں دو لاکھ سگریٹ

چند سال ہوئے [illegible] بھی ہندوستان کی طرح سگریٹ وغیرہ بنانے کا کام ہاتھ سے ہوتا تھا لیکن اب ہر جگہ مشینیں استعمال ہوتی ہیں ایک مشین ایسی بنائی گئی ہے جو دن بھر میں دس گھنٹے کام کر کے [illegible] پونڈ تمباکو کے دو لاکھ سگریٹ تیار کر دیتی ہے کپڑے بھی بذریعہ مشین [illegible] لگے ہیں ایک مشین ایسی ہے جو ایک منٹ میں [illegible] کپڑوں کو صاف اور ستھرا کر دیتی ہے [illegible] گھنٹے میں دو سو قمیضیں دھو سکتی ہے اور [illegible] قمیص [illegible] میں [illegible] لگا کر استری ہو جاتی ہے عنقریب ایسا وقت آنیوالا ہے جب ہاتھ سے کپڑے دھونے لوگ عبث اور فضول سمجھا جائیگا

### صفائی کی مشین

[illegible] بوسٹن نے سڑکوں کی صفائی کے لئے ایک ایسی مشین ایجاد کی ہے جو ایک گھنٹے میں [illegible] [illegible] صاف کر [illegible] ہے [illegible] اس سے [illegible] ہو جاتی ہے ہر [illegible] سڑک [illegible] لئے رستہ [illegible] کا [illegible] ١٥٠٠ [illegible] [illegible] رنگ [illegible] لئے رسیس وغیرہ کی بھیجے جانے لگے ہیں۔ روغن [illegible] ١٥ [illegible] بھر لیا جاتا ہے اور پمپ کے ذریعہ دباؤ ڈالکر ایسی ترکیب سے دیواروں یا تختوں پر وہ رنگ بذریعہ نل چھڑکا جاتا ہے کہ ہر جگہ مساوی اور یکساں روغن ہو جاوے چنانچہ اس مشین کی امداد سے ایک آدمی دس برش والے آدمیوں کے برابر کام کرتا ہے

اینٹیں بنانے کی بھی مشین تیار ہوئی ہے جس کے ذریعے ایک آدمی سات آدمیوں کے برابر یعنے ایک دن میں سو ہزار اینٹیں تیار کر سکتا ہے۔

### روپئے شمار کرنے کی مشین

ایک گھنٹے میں آپ کس قدر روپئے شمار کر سکینگے ہم مشکل ۲۰۰۰ روپئے بلکہ ایک سکینڈ میں دو روپئے شمار کر سکیں اس کے لئے خود بخود شمار کرنے والی مشین الومنیم اور لوہے کی بنائی گئی ہے جو تین آدمیوں کے برابر ایک گھنٹے میں ۲۱۶۰۰ روپئے شمار کر سکتی ہے۔ مجال کیا کہ کسی قسم کی غلطی ہو جائے۔ اس پر مزید خوبی یہ ہے کہ شمار ہونے کے ساتھ ہی [illegible] روپئے پڑ جاتے ہیں۔

۸۰ سال ہوئے کہ دس ہزار لفافے بنانے میں ایک آدمی کے ۲۱ گھنٹے خرچ ہوتے تھے۔ مگر اب مشین کی امداد سے وہی کام ایک آدمی ۱۶ گھنٹے میں کر سکتا ہے۔

یہی حال چھپائی۔ جلد بندی اور کتابوں رسالوں کی سلائی کے متعلق ہے۔ ۸۰ سال پہلے دو آدمی بمشکل ایک ہفتہ میں [illegible] رسالے تیار کر سکتے تھے لیکن اب مشین ایسے رسالے گھنٹوں میں تہ کر کے سی دیتی ہے

کچھ عرصہ ہوا لندن میں برقی طاقت کی نمائش منعقد ہوئی تھی جسے دیکھ کر یقین ہوتا تھا کہ وہ وقت دور نہیں کہ [illegible] کی ضرورت جاتی رہے گی برقی طاقت سے کھانا پکایا جایا کرتا [illegible] کی صفائی بھی برقی [illegible] سے ہوا کرے گی

---

**روئے زمین** [illegible] دو کروڑ مربع میل ارضی [illegible] [illegible] کیجا ملتی ہے۔

# بدمعاشوں کی حیرت انگیز چالاکی

(از سپیشل اور خفیہ سی، آئی، ڈی)

(خاص آرمی نیوز کے لئے لکھی گئی)

بدمعاش شیر خان کی رہائی نہایت ہی تعجب انگیز ہے۔ حالانکہ بہاری ثبوت، کل مال مسروقہ برآمد ہو گیا ہے۔ جس سے ایک عدالت نے وعدہ معافی یار بنا دیا اور دیتے ہی بیچ لیفٹننٹ ہر کردی مگر کوئی وجہ نہیں کہ اسے پھر دنیا میں آزاد زندگی بسر کرنے کا موقع ملے۔ یہ گفتگو تھی کہ جو دو سپاہی سے دو شخص انار کلی بازار لاہور کے ایک دیسی شراب خانہ میں بیٹھے کر رہے تھے تب ایک نے کہا کہ یہ گفتگو تم کی تو دوسرا بولا۔ میاں آج تو ہمارے لئے شراب پینا حرام ہے۔ مگر کیا کریں اس کے بغیر رنج غلط نہیں ہو سکتا۔ اس لئے زہر مار کرکے دو دو پیالے پی لو۔ ہائے شیر خان! تم جیسا بہادر اور وفادار دوست کہاں سے ملیگا۔ پچھلے شالامار باغ کے میلے کا ذکر ہے کہ میرا بہادر میکس مینک سوداگر کے قریب ایک جرمنی سوداگر کی دوکان تھی رات کو وہاں جا کر دوکان کے ملازموں سے بھید لے رکھا تھا دو ہزار کے زیور ملوکی ایک قیمتی گٹھڑ باندھ لے آیا۔ سارا مال کوئی دس ہزار کی مالیت کا ہوگا تم جانتے ہو کہ شیر خان کی رسائی بڑے بڑے ساہوکاروں تک تھی یہاں تک کہ ایک معہ میونسپل کمیٹی اور رئیس بھی اس کے دست نگر تھے۔ اور دوست نگر کیوں نہ ہوں ہزاروں کا مال راتوں رات پہنچا دیا تھا۔ جو کچھ نقدی اس نے دیا لے لیا اور یار دوستوں محتاجوں غریبوں کو کھلا دیا۔ ایک حکیم صاحب کو تو اس نے لاکھوں کا آدمی بنا دیا اب لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ حکیم کیمیا گر ہے یا دواؤں کی فروخت سے مالدار بن گیا ہے بس بھائی وہ جرمنی سوداگر کا دس ہزار کا مال کسی کے گھر ڈال تین ہزار روپیہ کے نوٹ و نقدی لے آیا اور سارا روپیہ میلہ شالامار باغ کے ختم ہونے سے پہلے ختم کر دیا۔ شیر خاں کی فیاضی کی کیا تعریف کی جا سکتی ہے۔ قریب بیس بیوہ اور نابینا عورتیں صرف اسی کی امداد سے زندگی بسر کرتی تھیں۔ یہ حیلے سے اُن کے گھروں میں جا کر پہنے روپے دے آیا کرتا تھا۔

دوسرا۔ یار کیا کوئی ایسی تدبیر نہیں ہو سکتی جس سے شیر خاں کی خلاصی ہو جائے

پہلا۔ یہہ ہو سکتا ہے کہ جیلخانہ پھاند کر اسکی بیڑیاں کاٹ دیں اور ساتھ لیکر بھاگ جائیں

دوسرا۔ ایسا کریں کہ جب پولیس اسکو عدالت میں لا رہی ہو تو اُسے چھین کر مار کر اسے چھڑا لیں۔

پہلا۔ یہہ سب باتیں بیہودہ ہیں اس میں تو اپنے پھنس جانے کا بھی اندیشہ ہے۔ کوئی اور عمدہ تدبیر سوچنی چاہئے۔ بڑی خرابی یہہ ہے کہ مقدمہ مسٹر فلپ کے اجلاس میں ہے جو پہلے دو دفعہ شیر خان کو قید کر چکے ہیں لیکن وہ اپیل سے بری ہو جاتا رہا۔ اب کی دفعہ بھی لالہ دھنپت رائے بیرسٹر ایٹ لا جو شیر خان کے بڑے مہربان ہیں بلا فیس لینے کے وکالت کرینگے"۔

یہہ گفتگو کرکے دونوں نے گلاس اُٹھائے اور دیسی شراب کے دو دو پیگ یکدم چڑھا گئے۔ جب شراب کا کچھ سرور آیا تو ایک کہنے لگا کہ میں تو ابھی جیلخانہ توڑ کر شیر خاں کو لے آتا ہوں ہم اپنے دوست کو شراب پلائیں گے۔ کون ہے جو میرے سامنے ٹھہر سکے میں قید تھا تو داروغہ مجھ سے کانپتا تھا اور جو کچھ کہتا تھا کرا لیتا تھا ایک دن میں نے کہا داروغہ! شراب پلا ورنہ تو جیلخانہ میں آگ لگا دوں گا اُس نے فوراً شراب منگوا دی

دوسرا۔ ارے واہ ذرا سی میں اُلو ہو گئے دیکھو ابھی کوئی تدبیر سوچنی ہے۔ باسی اتنا میں ایک فقیر آیا جس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے اور ایک ہاتھ میں پرانا کوٹ تھا آتے ہی کہنے لگا بابا کوٹ لے لو لو۔ ایک پیگ شراب پلا دو۔

اُن دونوں عشقیوں کا نام عبداللہ اور شاہنواز تھا عبداللہ نے اُسے فوراً شناخت کر لیا اور کہا سناؤ مسٹر چارلی سنٹرل جیل سے کب رہا ہوئے؟

چارلی۔ جو پرلے درجہ کا چور جعلساز اور جواریا تھا مسکرا کر کہنے لگا۔ مسٹر ابھی چار دن ہوئے ہیں کہیں شکار ہے تمہیں ملیگا!

عبداللہ اور شاہنواز نے چپکے سے باتیں کیں اور بلند آواز سے قہقہہ لگا کر کہا ہے تو ٹھیک۔ یار بالکل ٹھیک اگر چال چل جائے تو شیر خاں کی رہائی میں ذرا بھی شبہہ نہیں۔

شاہنواز اور عبداللہ نے چارلی کو علیحدہ لیجا کر گفتگو کی چارلی نے جواب دیا میں حاضر ہوں لیکن تم جانتے ہو اس میں میرے لئے بھی سخت خطرہ ہے لیکن یار دو سو روپیہ دلوائیے۔ پھر ہو سو ہو۔ دیکھا جاویگا۔

عبداللہ۔ نہیں مسٹر چارلی۔ تم ہمارے پرانے یار ہو سو روپیہ دینگے پچاس پہلے پچاس بعد۔

چارلی۔ اچھا دلوائیے۔ عبداللہ نے فوراً پچاس روپئے مسٹر چارلی کے حوالے کئے۔ اور قول قرار ہو کر فلاں مقام پر فلاں تاریخ کو ملینگے ایک ایک گلاس پیکر سب رخصت ہو گئے۔

۱۵ تاریخ کو شیر خان کے مقدمہ کی آخری پیشی تھی اور اسی دن حکم سنایا جانا تھا۔ پہلے تو مسٹر فلپ سشن جج گیارہ بارہ بجے آیا کرتے تھے لیکن اس دن ٹھیک ۱۰ بجے پہنچ گئے۔ بقیہ گواہان استغاثہ کی شہادتیں ختم ہو جانے کے بعد سرکاری وکیل نے تقریر شروع کی کہ "تمام گواہان استغاثہ اور سلطانی گواہ کے بیانات سے ذرا بھی شبہہ نہیں کہ شیر خان نے معہ چند کس دیگر مجرمان کے ڈکیتی کی واردات کی ایک آدمی قتل ہو گیا جو مال لوٹا گیا تھا وہ بھی برآمد ہو گیا ہے۔ شیر خاں مشہور چور ہے پہلے کئی دفعہ چالان ہوا مگر قانونی حیلوں سے بچ جاتا رہا۔ اب یہہ مقدمہ صاف ہے امید ہے کہ اسیسر صاحبان بھی اس کے مجرم ہونے کا فتویٰ دینگے اور عدالت اسکو قرار واقعی سزا دیگی"۔

چونکہ شیر خان ایک مشہور چور اور ڈاکو تھا اس لئے شہر کے بہت لوگ اُس کی شکل دیکھنے اور آخری حکم سننے کیلئے عدالت کے کمرے میں جمع تھے۔ ایک کونے میں عبداللہ اور شاہنواز بھی موجود تھے۔ سرکاری وکیل کی تقریر ختم ہونے پر جج صاحب نے کہا کہ مجھکو شیر خان کے مجرم ہونے میں شبہہ ہے" پھر لالہ دھنپت رائے صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے شیر خان کی بیگناہی کی نسبت تقریر کی اور کہا کہ "میرا موکل بالکل بیگناہ ہے گواہان صفائی نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ اس دن لاہور میں نہیں تھا۔ پولیس کو میرے موکل کے ساتھ خاص عناد ہے اسلئے اصلی مجرم کی بجائے شیر خان کو پھانس دیا ہے۔ اُمید ہے کہ عدالت اور اسیسر صاحبان انصاف فرمائینگے اور میرے موکل کو بریت کا حکم دیا جائیگا۔

لوگ ملزم کے وکیل کی تقریر پر ہنستے تھے کہ اس قدر زبردست ثبوت موجود ہونے پر اپنے موکل کی بیگناہی کا راگ گائے جا رہا ہے۔ اور سب لوگ حیران تھے کہ جج صاحب کی عقل پر کیا پتھر پڑ گئے ہیں کہ شیر خان کے قصوروار ہونے میں شبہ کہتے ہیں۔

ایک۔ ارے میاں ملزم کے جج کو خوش کر رہا ہے۔

دوسرا۔ بھئی جج بڑے مسخرے ہوتے ہیں۔ دیکھو سزا ضرور دیگا لیکن باتیں کیسی کر رہا ہے۔ تیسرا۔ اجی نہیں۔ جج کی عقل ٹھکانے نہیں کچھ تعجب نہیں کہ شیر خاں کو رہا کر دے۔ چوتھا۔ لوٹ پڑی ہے۔ کیا سرکار جواب لینے کے لئے موجود نہیں؟ وکلا کی تقریر ختم ہو چکنے کے بعد اسیسروں نے باتفاق رائے فتویٰ دیا کہ "شیر خاں مجرم ہے"۔

جج صاحب نے فیصلہ لکھنا شروع کر دیا اور نصف گھنٹہ بعد شیر خان کو مخاطب کرکے کہا "دیکھو شیر خان۔ گواہان استغاثہ کی شہادت اور اسیسروں کی رائے کے دیکھنے سے بھی تمہارے گنہگار ہونے میں بہت کم شبہہ رہ جاتا ہے لیکن تمہارے گواہان صفائی اور چند دیگر قرائن سے عدالت کو یہ باور کرنے کی گنجائش ہو گئی ہے کہ تم اس واردات میں غالباً شریک نہ تھے اسلئے عدالت تمکو شک کا فائدہ دیکر حکم دیتی ہے کہ تم رہا کئے جاؤ"۔

یہہ حکم ہوتے ہی شیر خان کی ہتھکڑیاں اور بیڑیاں اُتروا دی گئیں اور اُس کے دوستوں نے اُسے اپنے کندھوں پر اُٹھا لیا اور جھٹ ایک گاڑی پر سوار کرا کر چلدئے۔ جج صاحب بھی حکم سنانے ہی کو ٹھی کو چلے گئے۔ قریب سو سمجھے کے تہانہ مزنگ میں اطلاع پہنچی کہ متصل موضع اچھرہ اور بیرون تہانہ کے قریب ایک صاحب بہادر مشکیں بندھے ہوئے پڑے ہیں۔ تھانہ دار پہنچا تو معلوم ہوا کہ مسٹر فلپ سشن جج ہیں جو بدمعاشوں

## نجومی کیا کہتے ہیں

- پورا علم غیب سوائے ذات ربانی کے کسی کو نہیں لیکن اکثر لوگ پیشین گوئیوں کو شوق سے پڑھتے ہیں اور ان پر بہت کچھ اعتبار رکھتے ہیں۔ جرمنی کے مشہور نجومی زیڈ کیل نے ۱۹۱۰ء کی نسبت جو پیشین گوئی کی ہے وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ ۲ اپریل ۱۹۱۰ء کو منگل مکر راس میں شامل ہوگا اس کے باعث ہندوستان - یونان اور میکسیکو میں ناگہانی مصیبت پڑنے کا احتمال ہے۔ بالخصوص ہندوستان میں سخت بد امنی ہے - زمانہ کا نیا دور شروع ہو جاوے - ہندوستان کے ہر حصہ میں مذہبی جوش پھیلنے کی امید ہے - اس کا گورنمنٹ کو ابھی سے انتظام کرنا چاہیے نہیں تو انجام خطرناک ہوگا - ۱۰ - ۱۱ اور ۲۶ اپریل کے قریب وسط ایشیا - مغربی حصہ کشمیر پنجاب کے وسط و [illegible] اور بمبئی احاطہ میں [illegible] طاعون کی زیادتی ہو اور زلزلہ ہونے سے نقصان پہنچے - ستاروں کی رفتار سے نجومی مذکور خیال کرتا ہے کہ دنیا میں کوئی ایسا واقعہ ہو جس سے تمام لوگ متحیر رہ جاویں - ایسی حالت زیادہ تر افریقہ - ہندوستان اور افغانستان میں عمل ہونی ممکن ہے - تبت - ہندوستان یا افغانستان میں کسی عہد نامہ کے متعلق جھگڑا رہا ہو - اس سال امیر کابل پر کسی سخت مصیبت کے پہنچنے کا اندیشہ ہے - ۵ جون کو منگل مکر راس میں [illegible] ظاہر ہوگا اس کا اثر یہ ہے کہ ہندوستان اور افغانستان پر کوئی مصیبت نازل ہو کئی تیاریاں ملک میں [illegible] اور خونریزی تک نوبت پہنچے -

۲۰ مارچ کے بعد ہندوستان کی کسی سرحد پر لڑائی کا [illegible] منگل کی رفتار سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سال آئندہ میں مشرقی حصہ دنیا میں جنگ کی نوبت پہنچے - زیڈ کیل کی رائے میں ۲ جنوری ۱۹۱۱ء کو سورج گرہن ہوگا جس کے اثر سے ممکن ہے کہ امیر کابل کی وفات ہو جاوے - بھارت متر

## ضرورت

ایک مسلمان مدرس کی ضرورت ہے جو انٹرنس پاس ہو انگریزی و اردو کا - تنخواہ ماہواری مبلغ عہ روپیہ دی جاوے گی رہنے کے واسطے ایک کمرہ مکان دیا جاوے گا - جائے روانگی سے بھامو تک ایکطرف کا کرایہ ریل و جہاز دیا جاوے گا - ہر سال ۵ روپیہ ترقی دیجاوے گی - اسناد اس پتہ پر آنا چاہییں۔ پتہ اپر برما خاص بھامو پاس جمعدار کریم بخش گھڑی ساز کے بھیجیے -

## تندرستی ہزار نعمت ہے

**شراب پٹھوں کو مضبوط نہیں کرتی** - مزدور مسافر اور سپاہی اس خیال سے شراب کا استعمال کرتے ہیں کہ وہ طاقت دیتی ہے جب آدمی تھک جاتا ہے تو شراب کا ایک گلاس پی لیتا ہے اور اپنے آپ کو زیادہ مضبوط خیال کرتا ہے مگر اس کی طاقت زیادہ ہو جانا صرف ایک خیالی بات ہے۔ شراب ہرگز پٹھوں کو مضبوط نہیں کر سکتی لیکن آدمی کے دماغ پر ایسا اثر ڈالتی ہے حتیٰ کہ وہ نہیں جانتا کہ تھکا ہوا ہے - تھکاوٹ کا [illegible] رگ و ریشہ کو مفلوج کر دیتا ہے [illegible] اگر [illegible] کوئی [illegible] تو وہ محسوس نہیں کرتا [illegible] ہوتا ہے -

بیشمار تجربوں سے ظاہر ہوا ہے کہ شراب پٹھوں کی طاقت کو کم کرتی ہے۔ ڈاکٹر [illegible] صاحب کہتے ہیں کہ اس کی تھوڑی سی مقدار بھی پٹھوں کی [illegible] طاقت گھٹا دیتی ہے۔ [illegible] ڈاکٹر [illegible] صاحب لکھتے ہیں - کہ محرک یا جوش پیدا کرنے والی دوا [illegible] جو آدمی میں سے طاقت کو خارج کرتی ہے بجائے اس کے کہ اس میں طاقت ڈالے۔

**شراب بدن کو گرم نہیں کرتی** - گرمی کا وہ اثر جو [illegible] یا برانڈی کا ایک گلاس پینے سے پیدا ہوتا ہے صرف [illegible] اس کی گردش برابر [illegible] نہیں ہوتی - صرف چند لمحوں کے لئے گرمی کی ترقی معلوم ہوتی ہے لیکن تھرمامیٹر بتاتا ہے کہ گرمی کم ہو گئی ہے - ڈاکٹر پارکس صاحب کہتے ہیں کہ تمام تجربہ کار آدمی سردی کو روکنے کے لئے شراب بالکل [illegible] یا بیئر کے استعمال کو ناجائز ٹھہراتے ہیں - ڈاکٹر [illegible] اور ڈاکٹر [illegible] اور ڈاکٹر [illegible] اور کپتان کینیڈی کی بھی یہی رائے ہے - روسی افواج میں کسی ایسے سپاہی کو موسم سرما میں کوچ کرنے کی اجازت نہیں ہوتی جس نے شراب پی ہو۔

**شراب گرمی کی شدت سے نہیں بچاتی** - شراب [illegible] پیش کرنے [illegible] وہ اس عرق کو [illegible] اس لئے [illegible] مفید بتلاتے ہیں - ڈاکٹر پارکس صاحب اس کی بابت کہتے ہیں کہ نہ صرف گرمی ہی کی کم برداشت ہوتی ہے بلکہ سن سٹروک (آفتابی صدمہ) کی طرف میلان ہو جاتا ہے - عام خیال کہ گرم ملکوں میں کسی نہ کسی قسم کی شراب کا استعمال ضروری ہے ایک ضرر رساں دھوکا ہے - اور تمام بڑے بڑے عالم جنہوں نے گرم ملکوں کی بابت لکھا ہے وہ ڈاکٹر صاحب مذکور کی باتوں کی تائید کرتے ہیں -

## کیسر کی کیاری

استاد - لڑکو تمہیں کئی دفعہ بتلایا گیا ہے کہ سستی اور کاہلی سب سے بری چیز ہے - بھلا بتلاؤ - وہ کون ایسا نکما انسان ہے جو کپڑے پہنتا - کھانا کھاتا - اور نرم بستر پر سوتا ہے اور [illegible] میں کام کچھ نہیں آتا -

تمام جماعت کے لڑکے خاموش تھے کہ ایک چھوٹا لڑکا اٹھ کر کھڑا ہو بولا -

استاد - شاباش جعفر - بتلاؤ - وہ کون ہے -

جعفر - بھولے پن سے - جناب میرا چھوٹا بھائی -

---

جج (قیدی سے) ارے یہ تو تم کئی دفعہ چالان ہوئے اور تمہیں قید کیا تمہارے پہلے زمانہ کے یار جیتے ہیں یا مر گئے -

قیدی - غریب پرور اور تو سب مر گئے صرف ایک آپ اور میں رہ گئے ہیں -

---

باپ (بیٹے سے) کہو برخوردار تمہاری بیوی تمہاری والدہ کی نسبت اچھا کھانا پکاتی ہے یا برا -

بیٹا - کھانا تو ویسا ہی پکا لیتی ہے مگر ایک بات میں بڑھی ہوئی ہے

باپ - وہ کیا؟

بیٹا - اماں جان تو ناراض ہو کر زبان درازی سے کام لیتی تھیں مگر یہ ہاتھوں سے میری خبر لیتی ہے -

---

خاوند - (بیوقت) کیسا خراب ستار ہے؟

بیوی - کیا کہتے ہو ستار تو نہایت عمدہ ہے - کل ہی میں نے اس سے [illegible] اس وقت خوب تیز تھا -

---

وکیل (دوسرے وکیل سے) بھائی یہ کیا غضب کرتے ہو کہ اس نوجوان بیوہ سے تم مشورہ کی فیس میں معقول رقم طلب کرتے ہو -

دوسرا - اصل بات یہ ہے کہ میں اس سے نکاح کرنا چاہتا ہوں وہ رقم ادا نہ کرے نکاح کر لیوے -

---

شادی شدہ فقیر - بابا میری بیوی [illegible] کوئی [illegible]

کنوارا نوجوان - سائیں صاحب ہرگز نہیں کیونکہ اول میرے پاس نہیں دوئم تمہارے عورت ہے نہ ملنے کی امید -

جسٹرڈ نمبر ایل ۳۳

Rig # No. 3[illegible]

THE ARMY NEWS
LUDHIANA


# آرمی نیوز

لودیانہ


نمبر (۴۷) لودیانہ ۲۱ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۴)


## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کارآمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے ❖

یہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت وصنعت۔ زراعت وتجارت۔ حفظ صحت۔ تہذیب اخلاق۔ سائنس وفلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری وخیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم وفنون جمع کرنا۔ دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سٹڈنٹوں اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کیجاتی ہے ❖

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| ہندوستان و برہما | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ |
| | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | عہر |
| بیرونجات | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | ۱۲ آر |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ۲ مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت

## اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ر | ۱۲ر | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| نصف کالم | [illegible] | [illegible] | [illegible] | للعہ | [illegible] |
| پورا کالم | [illegible] | [illegible] | للعہ | [illegible] | [illegible] |
| پورا صفحہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

بطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونے کی اجرت اکروپیہ فیصدی

## اشتہار دینیوالو!

بلاشبہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فائدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لے لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر ٹھگ کو دھوکہ دیتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جنہیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے اور شاید ہزاروں اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہو اسکی نظر نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا پانچ روپیہ کے سو آنے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں اس میں سردار اسکے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ ہندوستان کا یسا لنکا سے لیکر نیپال اور چترال افغانستان نہوگا جہاں اسکے قدردان موجود نہوں۔ سب لفٹنٹ کرنل سے لیکر ڈپٹیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار اگر ایک تو پڑھنے والے بیسیوں ❖

آرمی نیوز

لودیانہ - شنبہ - ۲۴ نومبر ۱۹۰۶ء

# تعلیم اور اُس کی ضرورت

## (ہمارا و گورنمنٹ کا فرض)

ہمارے ملک ہندوستان کے دیگر مہذب ممالک کے مقابلہ میں تعلیم کا سورج ابھی پورے طور پر طلوع بھی نہیں ہوا۔ برعکس اس کے ترقی یافتہ ممالک میں تعلیم کا آفتاب نصف النہار پر ہے اور علم کی روشنی اس قدر پھیلی ہوئی ہے کہ قریباً تمام باشندے لکھنا پڑھنا جانتے ہیں۔ تعلیم انسانی ترقی کے لئے بہت ہی ضروری اور لازمی ہے۔ تعلیم ہی ایسا ہنر ہے جس کے ذریعے انسان انسانیت کو حاصل کر سکتا اپنی زندگی کو آرام بنانے کے لئے مختلف ایجادیں اور حیرت انگیز ترقیاں کر سکتا ہے علم دار آدمی کتابوں اور اخباروں کے ذریعے گھر بیٹھے تمام ممالک کے حالات معلوم کر لیتا۔ عالموں۔ فاضلوں کے اعلیٰ خیالات مذہبی ریفارمروں کے لیکچر شاعروں کی سحر کا دینے والی نظمیں جادو بھرے ناولسٹوں۔ حیرت انگیز ڈراما نویسوں غرضیکہ یہ فن کے لائق و فائق اشخاص کے خیالات و تحریروں کو کتابوں و اخباروں کے طفیل پڑھ سکتا ہے

کتاب یا اخبار کیا چیز ہیں؟

صرف بانس یا چیتھڑوں کو گلانے دھونے کوٹنے پالش کرنے کے بعد ایک چادر یا تختہ سی بنی ہوئی چیز جس پر مختلف صورت میں سیاہی کی لکیریں و نقطے پڑے ہوتے ہیں کتاب یا اخبار ہیں جو شخص تعلیم یافتہ نہیں جو شخص اُس زبان یا علم سے واقف نہیں جس کے جاننے والے نے وہ لکیریں و نقطے ڈالے ہیں اُس کے لئے کتاب یا اخبار کا وجود محض فضول ہے۔ جو لوگ انگریزی نہیں جانتے اُن کی نظروں میں انگریزی اخبار یا کتب ردی شے ہے۔ خواہ اس میں نہایت رسیلے چٹکیلے۔ عبرت انگیز اور نصیحت بخش مضامین درج ہوں۔ تعلیم تو ایسی سائنس ہے کہ سیاہی کی مختلف شکل و صورت کی لکیروں اور نشانوں سے ہم گویا باتیں سننے لگتے ہیں اور جیسے کوئی شخص پاس بیٹھا قصہ کہانیاں سنا رہا یا لیکچر دے رہا یا وعظ کر رہا ہے ویسے ہی اُن لکیروں سے آنکھوں کے ذریعے ہمارے دماغ کو معلومات و واقعات کا علم ہو جاتا ہے اور جس جس قسم کے واقعات پڑھنے میں آتے ہیں اسی قسم کے جذبات پیدا ہونے لگتے عالم تصور میں اُن کی شکلیں نظر آنے لگتی ہیں۔ جنگ کی یہ خبر پڑھتے ہی کہ آٹھ سو یا ہزار سپاہی توپوں اور بندوقوں سے ہلاک ہو گئے ہمارے تصور میں فوراً میدان جنگ کا نقشہ کھنچ جاتا ہے توپوں کی آوازیں دھوئیں کا نکلنا۔ مجروح سپاہیوں کا سسکنا مردہ نعشوں کا بے حس و حرکت پڑا ہونا۔ یہ سب کچھ گویا آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے۔ دوست کا خط پہنچتا اور پڑھنے کے ساتھ ہی طبیعت بشاش ہو جاتی چہرے پر سرخی آ جاتی ہے اور اگر خدانخواستہ کسی عزیز کے بیمار یا فوت ہونے کی خبر نظر سے گذرے تو سارا سامان عیش منغص ہو جاتا ہے۔

اس سے نتیجہ نکال لیجئے کہ تعلیم ایک ایسا عجیب و غریب سائنس ہے کہ بچھڑوں کو سامنے لا دیتا۔ مردے پر حق کی آواز سنا دیتا روتوں کو ہنساتا اور ہنستوں کو رُلا دیتا ہے۔ بیشک وہ شخص بے انتہا تعریف کا مستحق ہے جس نے پہلے پہل لکھنے پڑھنے کے طریق کو ایجاد اور تعلیم جیسے مفید سائنس کو دنیا میں پھیلایا۔ امریکہ یورپ و جاپان نے جو کچھ ترقی کی ہے وہ سب تعلیم کی برکت سے ہے ہندوستان پر جس قدر تباہیاں اور مصیبتیں نازل ہو رہی ہیں وہ صرف جہالت اور بے علمی کا نتیجہ۔ سعدی رح کا یہ قول بہت ہی قیمتی و قابل قدر ہے کہ

بے علم نتواں خدا را شناخت

خدا کی شناخت ہر ایک انسان کے لئے لازمی ہے۔ کیونکہ جو قومیں یا جو انسان اپنے خالق مالک اور رازق کی ہستی کو نہیں جانتے وہ حیوانوں بلکہ مٹی پتھر سے بھی گئے گذرے سمجھنے چاہئیں۔ جہاں علم کے ذریعے خدا کی شناخت کا اعزاز اور مقدس مرتبہ حاصل ہوتا ہے وہاں ساتھ ساتھ دنیاوی برکتیں بھی محض علم کے طفیل حاصل ہو جاتیں بلکہ ہمہ وقت سامنے آ کھڑی ہوتی ہیں پچھلی پراونشل کانفرنس میں بمقام انبالہ لالہ جیچند (؟) صاحب بلیڈر نے اپنی قیمتی اور قابل قدر تقریر میں تعلیم کے متعلق جو کچھ الفاظ زبان مبارک سے فرمائے۔ ان میں اہل ملک اور گورنمنٹ دونوں کو مختصر پیرایہ میں ترقی تعلیم کے مقدس فرض کے متعلق نہایت قابلیت کے ساتھ توجہ دلائی گئی ہے اس لئے ہم تقریر مذکور کا وہ حصہ اپنے اہل ملک اور گورنمنٹ کی توجہ کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں:-

مسئلہ تعلیم نہایت اہم مسئلہ ہے۔ میرا تو خیال یہ ہے کہ اس ملک کے تنزل کا بہت کچھ ذمہ دار ہم یہاں کی جہالت کو گردان سکتے ہیں۔ جہاں تعلیم ہی نہ ہو وہاں اصلاح کا کام جلدی سے ہو سکنے کی توقع کیونکر کی جا سکتی ہے۔ اصلاح خواہ مذہبی ہو۔ خواہ سوشیل۔ خواہ پولیٹیکل۔ اس کے سرانجام دینے میں آپ کو ایک مشکل کا سامنا بہرحال کرنا پڑتا ہے۔ اور وہ مشکل یہ ہے کہ لوگ ان پڑھ اور جاہل ہیں۔ صاحبان! انسان بہت ترقی کر چکا ہے۔ اور ضرورت نہیں ہے کہ میں آپ کے سامنے تعلیم کے فواید بیان کرنے بیٹھوں میں یہاں آپ کی اجازت سے صرف اس قدر کہوں گا کہ اگر آپ زندگی میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ اگر آپ تمام خدائی برکتوں سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو ایک تدبیر اختیار کریں۔ اور وہ یہ ہے کہ لوگوں کو تعلیم دیں! تعلیم دیں!! تعلیم دیں!!!

اس بارہ میں ایک دو امور آپ کے گوش گذار کروں گا یہ دیکھ کر کہ اس ملک میں ناتعلیم یافتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور ساتھ ہی ان کا افلاس بھی بہت بڑھا ہوا ہے یہ ضروری ہے کہ اگر ہم ان لوگوں کو تعلیم دینا چاہتے ہیں۔ تو تعلیم مفت دیں اور کوئی فیس سکولوں اور مدرسوں میں طلباء سے چارج نہ کریں۔ اس صورت میں ہمارا فرض ہو گا۔ کہ کوئی گاؤں پرائمری مدرسہ سے خالی نہ ہو۔ میں یقین کرتا ہوں کہ گاؤں میں پرائمری مدارس کا جاری کرنا ایسا مفید اور ضروری کام ہے۔ کہ اس کے مقابلہ میں اور کوئی کام ایسا نہیں ہے جس میں ہم اپنا روپیہ اور وقت فائدہ بخش نتایج کی توقع پر صرف کر سکیں۔

مجھے یہ بیان کرتے ہوئے سخت رنج ہوتا ہے کہ تعلیم کی اشاعت میں گورنمنٹ نے اس قدر دلچسپی ظاہر نہیں کی جس قدر اسے کرنی چاہئے تھی اور جس قدر اس سے اُمید کی جا سکتی تھی۔ ابھی تھوڑے دن ہوئے ہیں میں نے پارلیمنٹ کی کارروائی کی نسبت ایک رپورٹ پڑھی اور یہ دیکھ کر مجھے بہت صدمہ ہوا۔ کہ ہندوستان میں تعلیم پر مقابلتاً بہت کم روپیہ صرف کیا جاتا ہے۔ مجھے ٹھیک تعداد اس وقت یاد نہیں ہے لیکن اس قدر اچھی طرح یاد ہے۔ کہ انگلستان اور ہندوستان کے تعلیمی خرچ میں زمین و آسمان کا فرق تھا۔ پس کیا وجہ ہے کہ گورنمنٹ کو تعلیم پر زیادہ روپیہ خرچ کرنے کے لئے نہ کہا جائے؟ میرے خیال میں گورنمنٹ ہند کو جس قدر آمدنی رعایا سے ہوتی ہے۔ اس کا ایک حصہ کثیر خاص تعلیم کے لئے وقف ہونا چاہئے حتیٰ کہ فوج سے بھی زیادہ روپیہ تعلیم پر خرچ ہونا چاہئے۔ میری رائے میں وہ وقت مدت سے آ چکا ہے جب گورنمنٹ ہند ملک میں تعلیم کو نہ صرف مفت بلکہ لازمی قرار دے خوشی کی بات ہے۔ کہ روشن دماغ مہاراجہ صاحب بڑودہ نے اپنی ریاست میں تعلیم مفت اور لازمی کر دی ہے یقین ہے کہ دیگر والیان ریاست بھی اس روشن نظیر کی پیروی کریں گے۔ ان حالات میں شبہ دبا کے

ساتھ آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مسئلہ تعلیم پر متوجہ ہوں اور اس وقت تک دم نہ لیں جبتک اسے اچھی طرح حل نہ کرلیں ہمارا اصلی مدعا عوام الناس کو تعلیم دینے کے بغیر حاصل نہ ہوگا ہمدردان ملت میں انسانیت کے مقدس نام پر آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ جو کچھ بھی اپنے ہموطنوں کو تعلیم دینے کے متعلق ہوسکے کریں۔ یہ ایک ایسا علاج ہے جس کی بدولت ہمیں کئی قسم کی تکلیفوں اور عذابوں سے جن میں ہم اور ہماری سوسائٹی مبتلا ہیں۔ مخلصی نصیب ہوگی۔ مجھے یہ کہنے میں بھی تامل نہیں ہے کہ میرے نزدیک عوام الناس کو تعلیم دینا اس قدر ضروری ہے جس قدر آپ کی تمام تجویزیں ملکر بھی ضروری نہیں ہیں۔ لیکن یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا حل بہت سے وقت اور روپیہ کے ایک بڑے حصے کا مستحق ہے۔

---

**انگریزوں اور دیسیوں کے تعلقات۔** وہ اخبار یا شخص ہندوستان کا بہت بڑا دشمن اور بدخواہ ہے جو اپنی تحریر یا تقریر کے ذریعے انگریزوں و ہندوستانیوں کے تعلقات کو دن بدن خراب یا کشیدہ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہو۔ ہندوستان میں انگریزی سایہ خدائی رحمت کا زندہ اثر ہے۔ ابھی تک یہاں مختلف قومیں ایکدوسرے کی جان کی دشمن ہیں۔ گو نوجوان تعلیم یافتہ اور نیشنل کانگریس کے ہمدردی رکھنے والے اپنے آپکو مکمل اور ہر طرح لائق سمجھنے لگے ہیں لیکن اُن کا یہہ دعوی واقعات سے ثابت نہیں ہوسکتا ہر ایک شہر اور قصبے میں آئے دن زبردست زیردستوں کو لوٹتے ستاتے اور تنگ کرتے رہتے ہیں۔ ہندو مسلمانوں کے خیالات میں زمین آسمان کا تفرقہ ہے۔ پھر ہندوؤں کی کئی شاخیں ہیں۔ مسلمان بھی کئی فرقے ہیں اور سب آپس میں اگر موقعہ ملے اور انگریزی قانون و انتظام کا خوف نہ ہو تو ایک دوسرے کا خون ایک دن میں پی لیں۔ بدقسمتی سے بنگالی اخبارات کی زہریلی تحریروں نے پنجاب اور دیگر صوبجات ہند میں کم سمجھ اور سیدھے سادے نوجوانوں اور عام باشندگان کے دلوں میں برٹش گورنمنٹ یا یوروپین حکام کی مخالفت کے خیالات بکثرت پھیلا دئے ہیں اور ملک کا مذاق دن بدن نفرت بخش و نفرت آمیز مضامین پڑھنے کی طرف بڑھتا جارہا ہے۔ جو اخبارات انگریزوں یا برٹش حکومت کے متعلق پرجوش اور بیہودہ مضامین لکھتے ہیں اُن کی غیر معمولی قدر کیجاتی ہے اور بہت سے اخبارات محض اپنی اشاعت بڑھنے اور ٹکے کمانے کے لئے باغیانہ مضامین لکھتے یا پبلک و رعایا میں بدگمانی پھیلانے کے الزام میں قید ہوجانے پر تیار بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایسے اخبارات سچ مچ ملک کے لئے وبا یا پلیگ سے کم خطرناک اثر رکھنے والے نہیں۔ بعض اخبارات نے چند دنوں سے جو یہہ وعظ کرنا اختیار کیا ہے کہ گورنمنٹ مانگنے سے کچھ نہیں دیگی۔ وفادار بنے رہنے سے ہندوستان کو ترقی و خوشحالی نصیب نہیں ہوگی۔ اس لئے گورنمنٹ سے مانگنا چھوڑدو۔ اُس سے کچھ بھروسہ مت رکھو۔ انگریزی ساخت کے اسباب کو مطلق استعمال نہ کرو"۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ ہندوستانیوں کو ایک ایسے تاریک گڑھے میں گرانا چاہتے ہیں کہ جہاں سے جانبر ہونا مشکل ہے۔ یہہ ایسی ہی تعلیم ہے جیسی کہ کوئی شخص کسی نوجوان بچے کو یہہ کہدے کہ تمہارا باپ جبکہ تمہاری خواہشات کے مطابق روپیے خرچ کرنے یا عیاشیوں کے لئے ضروری سامان بہم پہنچنے میں مدد نہیں دیتا تو بہتر ہے کہ تم باپ کا گھر چھوڑدو اس کی نگرانی یا امداد کی پرواہ نہ کرو اور ڈنڈا لیکر جب موقعہ ملے باپ کا سر توڑ ڈالو۔ اور دوسری طرف باپ کے دل میں یہہ چاہتا ہو کہ بچہ ابھی نادان ہے پورے طور پر دنیا کے نشیب و فراز سے واقفیت نہیں رکھتا ابھی اس کو ذمہ واری کے کام سپرد کرنے مناسب نہیں اس لئے وہ بچے کی تمام خواہشوں کو پورا کرنا نامناسب بلکہ خطرناک سمجھتا ہے"۔ یہی حالت ہندوستانی نوجوانوں اور برٹش گورنمنٹ کی ہے۔ گورنمنٹ نے تاریکی اور جہالت میں پھنسے ہوئے ہندوستانیوں کو تعلیم دیکر انہیں ترقی کی صحیح [illegible] اپنے جان و مال اور ملک کی بہتری و محافظت کے اصول سکھلائے لیکن ابھی تک ہندوستان میں سخت جہالت ہے اور ابھی تک ہندوستان میں بہت سی قبیح و خوفناک رسومات جاری ہیں اس لئے ہندوستان [illegible] کے خواب دیکھنے والے نوجوانوں اور ان کے لیڈروں پر واجب ہے کہ گورنمنٹ یا انگریزی حکام کے خلاف مخالفت یا بددلی پھیلانے کے بجائے گورنمنٹ کی امداد لیکر اور خود بخود جہانتک ہوسکے اپنے روزمرہ کے برتاؤ طریق عمل زندگی اور چال چلن کی بنا پر قائم کرکے حاکم و محکوم میں اتفاق اور ہمدردی بڑھاویں۔ بقول پادری [illegible] صاحب جنہوں نے حال میں بمقام لاہور لیکچر دیا۔ آپ یقین فرمائیں کہ اہل انگلستان کی سچی سپرٹ

### انصاف و آزادی

کی سپرٹ ہے۔ اگر ضرورت ہو تو آپ بعض انگریزوں کے قابل اعتراض سلوک کو صبر سے برداشت کریں۔ آپ انگلستان کی تاریخ سے فیصلہ کریں کہ آیا انگلستان آزادی کا حامی ہے یا غلامی کا؟ آیا انگلستان دوسروں کی قومیت کو غارت کرتا ہے یا قایم رکھتا۔ انگلستان آزادی اظہار رائے۔ آزادی زبان آزادی خیالات کا حامی ہے یا مخالف؟ اگر آپ انصاف کے ساتھ نتیجہ نکالینگے تو انگریزی قوم کی تاریخ آپکو بتلاویگی کہ انگلستان کا میلان ہمیشہ آزادی اور سچائی کی طرف رہا ہے۔ انگریزوں کے ساتھ محبت و اخلاص بڑھانے کی کوشش کریں اور چند ناتجربہ کار بچوں کے ہٹ دہرمی یا ضد سے کام لینا مناسب نہیں۔ انگریز آپ کے لئے ہر طرح کی بہتری چاہتے ہیں اور جوں جوں آپ لائق ہوتے چلے جاوینگے برٹش حکومت ویسے ہی حقوق اور رعائتیں بخشنے میں دریغ نہیں کریگی بہت سے مدبران انگلستان اور برٹش قوم کا یہہ خیال ہے کہ ہندوستان ابھی اس قابل نہیں جیسا کہ بعض لیڈر یا اخبارات اُس کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہی باعث ہے کہ آپکی تمام درخواستوں کو قبولیت کا فخر نہیں بخشا جاتا۔ بہرحال موجودہ صورت میں ہندوستانیوں کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کرلینا چاہئے کہ انگریزی حکومت کے بغیر ہندوستان میں امن۔ خوشحالی کی ترقی تو درکنار اہل ہند کے جان و مال سلامت نہیں رہ سکتے۔ جب اصل صورت معاملات اس طرح پر ہے تو انگریز حکمرانوں کی نسبت ہمارے خیالات بھی وفادارانہ ہونے چاہئیں۔

---

**وکٹوریہ میموریل ہال۔** خاندانشین ملکہ وکٹوریہ کی یادگار میں ہال تعمیر کرنے کیلئے ہندوستان کے سابق مخلص گورنر جنرل لارڈ کرزن نے کئی لاکھ روپیہ راجوں نوابوں اور عام لوگوں سے چندہ کی شکل میں وصول کیا لیکن پورا سال گذر گیا میموریل ہال کی بنیادیں کھودی گئیں اس کے بعد کچھ کام نہیں ہوا اس محرک ماتحت تعمیرات کا کام ہے۔ وہ ترمیمات پر گیا ہوا ہے۔ بہت سے ممبران تعمیری کمیٹی ولایت کو چلے گئے ہیں۔ اس قدر توقف کے متعلق عذر یہ پیش کیا جاتا ہے کہ ابتک ہندوستانی سنگ مرمر ملنے کا پورا انتظام نہیں ہوسکا۔ بہرحال خیال ہے کہ لارڈ منٹو بہادر جب کلکتہ پہنچینگے تو میموریل ہال کی تعمیر مستعدی اور جلدی کے ساتھ شروع ہوجاویگی۔ اس عالیشان عمارت کی تکمیل پر کئی برس صرف ہونگے اور ساتھ ہی یہہ احتیاط ضرور ہونی چاہئے کہ عمارت مغلیہ بادشاہوں کے تاج کی سی مضبوط اور دیرپا ہو۔

---

**جاپان میں ہندوستانی طالب علم۔** جاپان میں ہر ایک ہندوستانی طالب علم کو وہاں کے سب لوگ بوڑھے بچے و عورتیں خاص اشتیاق اور دلچسپی سے دیکھتے ہیں جہاں کوئی ہندوستانی طالب علم گذرتا ہوا دکھلائی دیا کہ جھنڈ کے جھنڈ جاپانی اس کے گرد جمع ہوجاتے ہیں اور ہر شخص چاہتا ہے کہ وہ بے تکلف دوست بن جائے۔ چھوٹے چھوٹے بچے پیچھے دوڑنے لگتے اور اپنی زبان

میں ایکدوسرے کو کہتے ہیں کہ یہ انڈوجن ہے "انڈوجن" جاپانی زبان میں ہندوستانی کو کہتے ہیں جب کوئی ہندوستانی طالب علم ٹرمیوے پر سوار ہوتا ہے تو سب لوگ اسی کیطرف اشارہ کرکے باتیں کرتے ہیں اور گاڑی کے مختلف حصوں سے "انڈوجن" "انڈوجن" کے الفاظ اس کے کانوں میں پڑتے رہتے ہیں۔ اسی طرح جب وہ بازار یا باغ یا سیرگاہ سے گذرتا ہے تو سب لوگ اس کی نقل وحرکت کو تاڑتے رہتے ہیں جب کسی [illegible] کیا جائے تو بیسیوں آدمی گرد جمع ہو جاتے اور اپنی اپنی عقل کے مطابق سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر [illegible] ساتھ ہو [illegible] کا سید [illegible] پہلے کوئی [illegible] سے دوستی ہو جاتی ہے [illegible] ہندو [illegible] قائم ہو جاتا ہے [illegible] ہندوستانی کو [illegible] سمجھتے ہیں اس [illegible] ہندوستانی [illegible] کرتا ہے اس کے [illegible] خوش اخلاقی کے ساتھ [illegible] کرتے ہیں یہی لوگ تجارتی تعلقات بڑھانے [illegible] ہندوستان کے رسم ورواج پولیٹیکل سوشیل و آبادی [illegible] کے حالات دریافت کرتے ہیں۔

---

**ٹیکنیکل تعلیم کا دوسرا رخ** — [illegible] ہے کہ [illegible] طالب علم صوبجات متحدہ [illegible] سال ہی میں جاپان گیا ہے [illegible] جس میں لکھا ہے کہ [illegible] جاپان میں ہندوستانی طالب علموں کے لیے خاص آسانیاں [illegible] غلط ہے جاپانی زبان سیکھنا مشکل ہے بلا ڈیڑھ برس سخت محنت کے نہیں آتی ہے جاپانی اسکولوں اور کالجوں میں ہندوستانی طلباء کو اجازت نہیں ملتی ہے کہ بھرتی ہوں کیونکہ جگہ نہیں ہے اول تو جاپان کے طلباء کی تعداد کیا کم ہے دوسرے جاپان چونکہ چینیوں کی مدد کرنے میں مشغول ہے اور ہزار چینی طلباء کو تعلیم دے رہا ہے لہذا وہ طیار نہیں ہے کہ ہندوستانیوں کی اس حد تک مدد کرے جس کی ہندوستانی امید کرتے ہیں۔ صرف دو تین طالب علم سال میں بھرتی ہو سکتے ہیں لہذا ہر کس وناکس کو جاپان جانے کا عزم نکرنا چاہیئے کارخانجات میں البتہ عملی کام سیکھنے کے واسطے ہندوستانی داخل ہو سکتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ بعض طلباء نے ایسی بے عنوانیاں کیں ہیں جس سے جاپانیوں کو شکایت ہوئی اور بلا معقول سفارش کے اب ہندوستانی طلبا کارخانوں میں بھرتی نہیں ہونے پاتے ہیں مثلاً کسی طالب علم کو جب موتہ بانی کے کام سیکھنے کا موقع نہیں ملا تو اس نے ایک کارخانہ دار سے خواہش کی کہ مجھے کام سکھلادیجئے میں آپکے کارخانہ سے مشین خرید کرونگا کام تو سیکھ لیا مگر اس طالب علم نے حسب وعدہ مشین نہیں خریدی۔ ایک طالب علم نے ریزینلٹ کے کارخانے میں کام سیکھنا شروع کیا شرط یہ تھی کہ کم سے کم دو سال تک تعلیم حاصل کرنے گا مگر چھ ہی ماہ کے بعد طالب علم نے کارخانہ میں جانا بند کر دیا اور یہی نہیں بلکہ رقیب کارخانہ میں جا کر کام سیکھنا شروع کر دیا۔ ان حرکات نے تمام ہندوستانیوں کا اعتبار اٹھا دیا اور جاپانی سمجھنے لگے کہ ہندوستانی حد درجہ ذلیل [illegible] اور اعتبار کے لائق نہیں ہیں۔ افسوس بعض نوجوان جاپان میں جا کے اپنے ملک کا اعزاز باہر جا کر بڑھا دیں اپنی خفیف حرکتوں سے [illegible] ذلیل کرتے ہیں اور بعد اس کے شکایت کرتے ہیں کہ [illegible] والے ان سے ہمدردی نہیں کرتے۔

---

**امیر صاحب کا وظیفہ** — ہز ہائینس امیر صاحب کو جو روپیہ سالانہ وظیفہ [illegible] کئی سال تک سرکار انگریزی کے خزانہ میں [illegible] رہا ہے جس سے امیر صاحب کی بہت بڑی عقلمندی اور دور اندیشی کا ثبوت ملتا ہے کہ روپیہ کی محافظت کا ذرا بھی فکر نہیں کرنا پڑتا سرکاری خزانہ سے جب ضرورت ہوئی [illegible] اور روپیہ منگوا لیا چنانچہ سیاحت ہندوستان کے اخراجات کے لئے حال میں ۲۰ لاکھ روپیہ کی ضرورت تھی برٹش گورنمنٹ نے افسر خزانہ پشاور کو حکم دیا کہ ۲۰ لاکھ کی مطلوبہ رقم امیر صاحب کے ایجنٹ کے حوالے کر دیجائے۔

---

**"ٹریبیون" پر دعوی "پنجابی" کا مقدمہ زیر دفعہ ۵۰۲**

الف تعزیرات ہند عدالت [illegible] صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور میں سماعت ہو رہا ہے [illegible] خبر ملی ہے کہ لاہور کے روزانہ انگریزی اخبار ٹریبیون پر نوینی نہ جالندہر کے ود [illegible] ان لے سٹرنندی موجودہ اڈیٹر اور بابو کالی پرسن چٹرجی سابق جائنٹ اڈیٹر کے خلاف عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر جالندھر میں زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند ازالہ حیثیت عرفی کا دعوی دائر کیا ہے۔ بنائے دعوی شکہا قلی کی مرگ کے مضامین ہیں جو اخبار مذکور میں شایع ہوتے رہے۔ اور جس کی نسبت ڈاکٹر صاحب کی رائے تھی کہ قلی مذکور کی وفات مارپیٹ سے نہیں بلکہ ڈبل نمونیا کے باعث ہوئی۔ اور اسی ضمن میں قلی مذکور کے باپ کے برخلاف زیر دفعہ تعزیرات ہند یعنے جھوٹا دعوی کرنے کے الزام میں) مقدمہ قائم کیا جانیکا حکم ہوا تھا لیکن تاریخ پیشی سے پہلے ہی قلی مذکور کا باپ بھی مر گیا مقدمہ ہذا کی پہلی پیشی ا جنوری کو ہوگی

---

**پہلوانوں کا عالیشان ڈنگل** — [illegible] نمائش صنعت وحرفت وزراعت کلکتہ کے متعلق قرار [illegible] کے بڑے بڑے پہلوانوں کا ڈنگل بانعل [illegible] نہایت دہوم دہام سے کرایا جائے۔ ہز ہائینس مہاراجہ کوچ بہار نے اس ڈنگل کی صدارت [illegible] کہ مہاراجہ صاحب کی کوشش سے ہندوستان [illegible] زور پہلوان تمام صدسالہ [illegible]

---

**مسٹر [illegible] آوینگے** — [illegible] اڈیٹر مسٹر سٹیڈ [illegible] آئندہ [illegible] کا [illegible] کر کے ہندوستان [illegible] حاصل کریں [illegible] بڑھا دیں [illegible] جانا تھا لیکن [illegible] کے ساتھ اس سال ہندوستان نہیں آسکیں گے۔ یقیناً اگلے سال آویں گے۔

---

**انتخاب [illegible]** — انڈین سول سروس کے [illegible] امیدواران [illegible] ذیل [illegible] مندرجہ ذیل مقامات پر تعینات ہوئے ہیں۔

[illegible] ایچ میک نیر صاحب کرنال میں [illegible] ماہ کیلئے برائے تعلیم بندوبست اور [illegible] انبالہ میں۔

ایس۔ ایل [illegible] صاحب ملتان میں اور پھر [illegible] ماہ کے لئے برائے تعلیم بندوبست [illegible] میں۔

بی۔ جے گلینسی صاحب راولپنڈی میں اور پھر [illegible] برائے تعلیم بندوبست دوماہ کے لئے گوجرانوالہ میں۔

ایم۔ ایل۔ ایچ سٹینل ورتھ صاحب گوڑگانوہ [illegible] برائے تعلیم بندوبست اور پھر جالندہر میں۔

آر۔ ڈی ٹامسن صاحب گوڑگانوہ میں دوماہ کے لئے برائے تعلیم بندوبست اور پھر فیروزپور میں۔

ایم۔ جی۔ بی [illegible] صاحب [illegible] میں اور پھر [illegible] میں دوماہ کے لئے برائے تعلیم بندوبست [illegible] میں۔

پی۔ جے [illegible] صاحب سیالکوٹ میں اور پھر جنوری میں [illegible] ماہ کے لئے برائے تعلیم بندوبست [illegible] میں۔ اے۔ اے۔ ایم [illegible]

## کانگرس اور گورنمنٹ

کانگرس اور گورنمنٹ - بک... وہ زمانہ تھا کہ کانگرس کا پنڈال بنانے کے لئے ... زمین کا ملنا مشکل ہوتا تھا اور کسی طرح کی کوئی مدد حاصل ہو جاتی تھی مگر اب یہ غیر بہت نہایت مسرت ہوئی ہے کہ گورنمنٹ پہلے کی طرح نیشنل کانگرس کو بدخواہ یا مخالف نہیں سمجھتی - حال میں گورنمنٹ سے امداد کی درخواست کی گئی تھی اور کہاں تک مدد کر سکتی ہے اس کے جواب میں گورنمنٹ نے اجازت دی ہے کہ سرکاری زمین پر جو نمائش گاہ کے لئے دی گئی ہے نیشنل کانگرس کے ڈیلیگیٹوں کے قیام کے لئے خیمے نصب کر دیئے جاویں - صرف اجازت پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ گورنمنٹ نے محکمہ تعمیرات کے نام حکم نافذ کر دیا ہے کہ جس قدر سرکاری خیمے موجود ہوں آنریبل بابو بھوپندر ناتھ بوس کے حوالے کئے جاویں - گویا اب کی دفعہ ڈیلیگیٹ سرکاری زمین پر سرکاری خیموں کے اندر ڈیرہ لگا دیں گے -

## پنجاب میں تعلیم

پنجاب میں تعلیم - بنگال اور بمبئی کی نسبت پنجاب کو برٹش گورنمنٹ کے زیر سایہ ہونے کا فخر بہت دیر میں ملا ہے یہی وجہ ہے کہ دوسرے صوبوں کی نسبت پنجاب میں تعلیم کی کمی ہے تاہم اہل پنجاب علم کے معاملہ میں دوسرے صوبجات کے مقابلہ میں کچھ کم ترقی نہیں کر رہے بالخصوص اردو علم ادب کے پھیلانے میں پنجابیوں نے خاص کامیابی و شہرت حاصل کی ہے اردو اخبارات میں بلحاظ مضامین اور اشاعت اہل پنجاب کا نمبر بڑھا ہوا ہے اردو کے اہل زبان ہونے کا دعویٰ تو لکھنؤ یا دہلی کے باشندے جائز طور پر کر سکتے ہیں لیکن اردو زبان کے ذریعے علمی روشنی پھیلانے اور اہل ہند کو مغربی علوم کی روشنی سے منور کرنیکا سہرا انصافاً پنجابیوں کو ملنا واجب ہے - پنجاب گورنمنٹ اور مسٹر بیل ڈایرکٹر سررشتہ تعلیم بھی شکریہ کے مستحق ہیں کہ ان کی کوشش سے پچھلے سرکاری سال میں ۸۹۷ نئے پرائمری مدارس پنجاب میں کھولے گئے ضلع وار تفصیل حسب ذیل ہے - امرتسر ۶۰ - لاہور ۲۹ - سیالکوٹ ۳۰ - گوجرانوالہ ۹۷ - منٹگمری ۲۱ - ملتان ۲ - مظفرگڑھ ۲۵ - ڈیرہ غازیخاں ۲۱ - جھنگ ۲۰ - بایل پور ۲۵ - میانوالی ۲۶ - شاہ پور ۳۳ - گجرات ۲۲ - جہلم ۴ - راولپنڈی ۵۰ - اٹک ۲۹ - دہلی ۳ - گوڑگانوہ ۱۰ - رہتک ۷ - حصار ۹ - فیروزپور ۳۰ - لدھیانہ ۲۲ - کرنال ۴ - انبالہ ۲ - شملہ ۶ - جالندھر ۶۲ - ہوشیارپور ۵۳ - کانگڑہ ۱۲ - گورداسپور ۲۳ -

## بمبئی میں کانگرس کمیٹی کا جلسہ

بمبئی میں کانگرس کمیٹی کا جلسہ - حسب قرارداد ۱۸ نومبر کو بمبئی میں سٹینڈنگ کانگرس کمیٹی کا جلسہ منعقد ہوا جس میں بنگال مدراس صوبجات متحدہ اور پنجاب سے ڈیلیگیٹ شامل ہوئے کمیٹی کی تمام کارروائی پرائیویٹ تھی حتیٰ کہ اتفاق رائے سے کسی اخبار کو بھی خبر بھیجنا نامناسب قرار پایا لیکن جو تجویز پاس ہوئی اس کے مطابق آیندہ اجلاس کانگرس میں کارروائی کی جاویگی - یہ کمیٹی کانگرس کے دستورالعمل مرتب کرنے کے لئے ہوئی تھی اور امید ہے کہ اب کی دفعہ اس پر خوب بحث ہوگی -

## عالیشان استقبال

عالیشان استقبال - مسٹر سریندر ناتھ بینرجی ۱۷ نومبر کی صبح کو بمبئی پہونچے تھے ریلوے سٹیشن پر ہمدردان کانگرس و سودیشی کا بڑا بھاری ہجوم خیر مقدم کے لئے موجود تھا سٹیشن کے باہر بکثرت لوگ موجود تھے جنہوں نے بابو صاحب کی گاڑی کے گھوڑے کھول دیئے اور خود کھینچنے ہوئے لگئے رستہ میں جا بجا چیرز دیئے جاتے تھے جب بابو صاحب ہوٹل میں چلے گئے تو لوگ عرصہ تک سڑک پر کھڑے ہوئے چیرز دیتے اور "بندے ماترم" کہتے رہے - سودیشی و ستو پرچارنی سبھا نے بھوساول سے بمبئی تک تمام سٹیشنوں پر خیر مقدم کا انتظام کر رکھا تھا - ہر سٹیشن پر بڑے جوش سے خوش آمدید کہا جاتا اور چیرز دیئے جاتے تھے - بوری بندر کے سٹیشن پر منجملہ دیگر معزز اصحاب کے مسٹر گوکھلے لالہ لاجپت رائے مسٹر تلک مسٹر واچا استقبال کے لئے موجود تھے -

## سودیشی جلسہ

سودیشی جلسہ - سودیشی وستو پرچارنی سبھا بمبئی کی سرپرستی میں جواگی بلڈنگ میں ۱۸ نومبر کی صبح کو سودیشی تحریک کے متعلق عالیشان جلسہ ہوا جس میں آنریبل مسٹر گوکھلے مسٹر کھارے سیٹھ منموہن داس رامجی ٹھاکر رام سیواجی ڈاکٹر دیشمکھ وغیرہ بہت سے معززین کی تعداد دس ہزار تھی شریک ہوئے باتفاق رائے اس جلسہ کے پریسیڈنٹ مسٹر تلک قرار پائے اور مسٹر سریندر ناتھ بینرجی نے سودیشی پر ایک گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک دلچسپ موثر اور زوردار تقریر کی جس میں نوجوانوں کو ہدایت تھی کہ سودیشی تحریک پر استقلال کے ساتھ جم جاویں اور تمام فروعی اختلافات چھوڑ کر سودیشی کے جھنڈے تلے آ جاویں - اور فرمایا یہ سودیشی تحریک اپنے ملک کی محبت سکھاتی ہے اس سے یہ غرض نہیں کہ غیر ملک سے نفرت کی جاوے بلکہ یہ ہے جیسے کہ راستی سے محبت اور ناراستی سے نفرت کی جائے - کانگرس کے ذریعہ تعلیم یافتہ جماعت میں اتفاق ہوا ہے اور سودیشی کے ذریعے تمام ہندوستانی خواہ خواندہ ہوں یا ناخواندہ سب متفق ہو جائینگے - بمبئی کے کارخانہ داروں کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ مال ارزاں نرخ پر بیچا کریں لوگ انگریزی کپڑا خریدنا ترک کر دینگے تقریر کے اخیر میں سب حاضرین سے التجا کی کہ وہ سودیشی چیزوں کے استعمال کا حلف اٹھاویں چنانچہ سب نے حلف اٹھایا - یہہ جلسہ مسٹر تلک پریذیڈنٹ کی تقریر کے بعد ختم ہوا -

## قومی تعلیم

قومی تعلیم - لالہ لاجپت رائے بھی لاہور سے بغرض شمولیت سٹینڈنگ کمیٹی کانگرس بمبئی میں تشریف لے گئے تھے - ۱۵ نومبر کو ان کا استقبال بڑی شان و شوکت کے ساتھ ہوا - جمعہ کی شام کو حسب دعوت سودیشی وستو پرچارنی سبھا لالہ صاحب نے "قومی تعلیم" کے متعلق نہایت پر اثر لیکچر دیا - جلسہ کے پریذیڈنٹ مسٹر گوکھلے قرار پائے - حاضرین کی تعداد قریب چھ ہزار تھی جن میں مسٹر تلک - آنریبل مسٹر کھارے - مسٹر مدھولکر بیرسٹر گاڈگل راناڈے کے علاوہ زیادہ تر طالب علم تھے - لالہ لاجپت رائے جی نے کہا کہ "قومی تعلیم" سے میری یہہ مراد ہے کہ جس کے ذریعے ہر شخص اس قابل ہو جائے کہ شخصی حیثیت اور قوم کے ممبر کی حیثیت میں کارزار زندگی میں عمدگی کے ساتھ مقابلہ کر سکے - سرکار انگریزی کی سرپرستی میں جو تعلیم ملتی ہے اس سے امن پسند - فرمانبردار اور وفادار باشندے تو پیدا ہوتے ہیں لیکن اس قابل نہیں ہوتے کہ اپنی مدد آپ کر سکیں بے خوف ہو کر جائز حقوق مانگ سکیں یا جن میں ہمدردی کا مادہ موجود ہو اس لئے ہر ایک شہر و قصبہ میں سے کالج و مدرسے قایم کئے جانے چاہئیں جن میں گورنمنٹ سے ایک پائی کی امداد نہ لیجائے اور قومی تعلیم دیجائے - سب ہی خواہان ملک کا فرض ہے کہ ایسی تعلیم گاہوں کے لئے فیاضی کے ساتھ تھیلیوں کا منہ کھولیں - اور اپنے فرائض کو محسوس کر کے اس پر عمل کریں - یہ جلسہ بعد ادائے شکریہ لالہ صاحب ختم ہوا -

# عالم کا فوٹو

تجویز ہے کہ محکمہ ٹیلیگراف میں لیڈیاں بھی ملازم رکھی جائیں۔ ایک لیڈی ۲۶ سال سے لکھنؤ میں ٹیلیگراف ماسٹرس ہے۔

خان بہادر محمد یوسف استقبالی کمیٹی کانگرس کلکتہ کے وائس پریزیڈنٹ منتخب ہوئے۔

سر ڈین چیف کمشنر صوبہ سرحدی طویل دورہ کے بعد پشاور میں واپس آئے۔

امیر صاحب کابل اپنی فوجوں سے ناکارہ سپاہیوں کو موقوف کر رہے ہیں۔ مضبوط اور کارآمد سپاہیوں کی تنخواہ میں ۲ روپیہ کی ترقی کی گئی۔

سر بی فلر لاٹ صاحب مشرقی بنگال کے مستعفی ہونے کے متعلق ولایت اور ہندوستان میں تمام کاغذات شایع ہو گئے۔

کنور صاحب پٹیالہ ولایت سے واپس آ گئے۔ مہندر کالج پٹیالہ کی فٹ بال ٹیم سے خالصہ کالج نے بازی جیت لی۔

نصف آنہ والے ٹکٹ جو ڈاک اور ریونیو دونوں میں مستعمل ہو سکیں گے جاری ہو گئے۔

آیندہ نمائش صنعت و حرفت کلکتہ میں کام کرنے کے لئے سو نوجوانوں نے والنٹیر بننا منظور کیا۔ ڈاکٹر ایچ دت ان کے افسر ہونگے۔

۲۲ دسمبر کو پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے سر چارلس ریواز کو "ڈاکٹر آف لٹریچر" کی آنریری ڈگری دیجاویگی۔

لالہ میلا رام مرحوم کے فرزندوں نے ۹۲۰۰ روپیہ پنجاب یونیورسٹی کو دیا کہ امتحان بی۔ اے میں اول رہنے والے طالب علم کو ہر سال طلائی تمغہ دیا جاوے۔ اس تمغے کا نام "میلا رام" ہو گا۔

مسٹر مانک جی کاؤس جی ایک پارسی بیرسٹر کو رنگون چیف کورٹ کے ججوں نے بیرسٹری سے خارج کر دیا تھا۔ پریوی کونسل نے اپیل پر بحال کر دیا۔

مدراس میں امتحان کے پرچے اڑانے اور ۸۰ روپیہ رشوت دینے کا اقدام کرنے والے دو طالب علموں سے سو سو روپیہ کا مچلکہ نیک چلنی میعادی دو ماہ لیا گیا اور ترغیب دینے والے اصل مجرم کے نام وارنٹ گرفتاری جاری ہوا۔

کیمبل میڈیکل سکول کلکتہ کے سب لڑکے جنہوں نے ہڑتال کر دی تھی سوائے ۲ لڑکوں کے مکرر داخل ہو گئے۔

گیا میں سبزی فروشوں نے پولیس کے ہاتھ سے تنگ آ کر ہڑتال کر دی۔ کلکٹر سے فریاد کرینگے۔

جمالپور کے کارخانہ آہن میں کام کرنے والے بدستور کام چھوڑے بیٹھے ہیں۔ بہ اتوار کی تنخواہ اور گرانی غلہ کا الاؤنس مانگتے ہیں۔

امرتسر میں کئی بڑی بڑی کوٹھیوں کے دیوالے نکل چکے اور نکل رہے ہیں۔ جس نے ابتدا کی سنا ہے کہ دیوالی کے روز کئی ہزار نقد قماربازی میں ہار گیا تھا۔

مسٹر سٹوارٹ ولسن ڈائرکٹر جنرل ڈاکخانجات کے عہدہ پر مستقل کئے گئے۔

عنقریب کالکا شملہ ریلوے کو گورنمنٹ اپنے ماتحت کر لے گی۔

مہاراجہ بڑودہ ولایت سے واپس آ گئے۔ بمبئی میں ان کا سرکاری ڈیپوٹیشن ورمعززین نے پرتپاک استقبال کیا۔ یہاں انہوں نے مختلف مدارس کی لڑکیوں کو انعامات تقسیم فرمائے۔

بمبئی جیل میں ہیضہ پھیل گیا۔ پانچ قیدی مر چکے ہیں۔

دیناجپور (بنگال) میں ایک سول سرجن پر بدچلنی کا الزام لگایا گیا۔ شکایت کرنے والی ایک لیڈی ڈاکٹر ہے جس نے بیان کیا کہ ڈاکٹر صاحب نے ایک مریض عورت سے چھیڑ چھاڑ کی۔

کلکتہ میں دو گورہ سپاہیوں کو بائیسکل چرانے کے جرم میں ایک ایک ماہ قید سخت کی سزا ہوئی۔

لاہور میں خالصہ کالج و فورمین کالج کی ٹیموں میں ہاکی کا مقابلہ ہوا۔ خالصہ کالج جیت گیا۔

بمقام کلکتہ مسٹر او۔ ایچ گلڈ بگال مارتھ ویسٹرن ریلوے کو چار ماہ قید سخت اور تین سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ اس نے ایک مسافر آنریری مجسٹریٹ کا ٹرنک کھول کر اسباب چرا لیا تھا۔

راولپنڈی میں حضور والیسرائے کو اہل خالصہ کی طرف سے ایڈریس دیا گیا۔ تب سردار بوٹا سنگھ کے سرنشتہ تیتی پاٹ شالہ کے لڑکوں نے پڑھا۔ لاٹ صاحب نے سکول میں دو دن کی تعطیل کا حکم دیا۔

خالصہ کالج میں ۲۰۰ روپیہ کسی گمنام سکھ نے بھیجا کہ بھائی دت سنگھ کے نام کا طلائی تمغہ پنجابی کے امتحان میں اول رہنے والے لڑکے کو دیا جاوے۔

اخبار "پنجابی" کا مقدمہ ۲۰-۲۱ نومبر کو پیش ہوا۔ گواہان استغاثہ پیش ہوئے اور ملزمان کے وکلا جرح کرتے رہے۔ آیندہ پیشی ۴ دسمبر کو ہوگی۔

ٹیکہ صاحب نابھہ سیر کو بغرض ملاقات لاٹ صاحب لاہور آئے۔ سنیچر کو واپس ہو جاوینگے۔

سرحد پر نواب دیر اور خان نواگی میں باہمی لڑائی کا اندیشہ ہے۔

اگر ضرورت ہوئی تو نوشہرہ اور چکدرہ سے فوج بھیجی جاویگی۔

بمبئی میں فاطمہ بی بی نامی ۷۰ سالہ ضعیفہ موٹر گاڑی کے نیچے آ کر مر گئی۔

کپتان فٹز جیرالڈ آگرہ میں لارڈ کچنر کا کمپ تیار کرانے پر مامور ہوئے۔

بڑے دنوں میں آنریبل مسٹر ہیر لاٹ صاحب مشرقی بنگال کلکتہ آوینگے۔

چٹاگانگ میں جوٹ کے ایک جہاز کو آگ لگنے سے ۱۰ ہزار گٹھڑیاں جل گئیں اور ۲ لاکھ کا نقصان ہوا۔

دارجلنگ میں چیچک کی عام شکایت ہے۔

نئے لاٹ صاحب بنگال نے سر فلر کے عہد میں ۲ برخاست شدہ سکول ماسٹروں کو اپنی جگہ پر بحال کر دیا۔

کلکتہ میں آیندہ اتوار کو ہندو و مسلمان ملکر عید کی خوشی منائینگے۔

مہاراجہ صاحب کشمیر نے راجہ صاحب پونچھ کا بیٹا متبنیٰ کیا۔ مگر اس کو گدی نہیں ملے گی۔ یہ صرف مذہبی رسم کو پورا کرنے کے لئے ہے کیونکہ لاولد مرنا ہندو دھرم میں معیوب ہے۔

سر ڈنزل ابٹسن آجکل برما میں دورہ کر رہے ہیں ۳ دسمبر کو رنگون سے روانہ ہو کر ۶ کو کلکتہ پہنچیں گے۔

آگرہ پولو ٹورنمنٹ میں کامیاب رہنے والی ٹیموں کو حضور والیسرائے نقرئی پیالے انعام دینگے۔ ۸ جنوری سے کھیلیں شروع ہو جائینگی۔

خبر ہے کہ امیر صاحب کابل کلکتہ بھی جاوینگے۔ بمبئی میں امیر صاحب کے قیام کے لئے مسٹر آدم جی پیر بھائی کا بنگلہ سجایا جا رہا ہے۔

نواب صاحب رامپور کے مشکوۃ منزل میں لڑکا پیدا ہوا۔ خوب جشن منائے جا رہے ہیں۔

ایسٹر کے موقعہ پر حضور پرنس آف ویلز کے دو شہزادے نیول کے جہازی کالج میں داخل ہونگے۔

افتتاح پارلیمنٹ کے موقعہ پر شہنشاہ جرمن نے فرمایا کہ ہماری تلوار تیز ہے ہم کسی سے نہیں ڈرتے۔

تقسیم بنگال کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر مارلے وزیر ہند نے فرمایا کہ ہم ہندو مسلمان کی رائے کو ہمیشہ یکساں سننے اور غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔

ڈچز آف کنیاٹ اپنے بچوں کو اقلیدس اور حساب کے مضمون میں ڈالنا پسند نہیں کرتیں۔

شاہ اور ملکہ ڈنمارک قیصر جرمن سے ملنے کے لئے برلن پہنچے۔ ڈنمارک کے اخبارات اس ملاقات کو پولیٹیکل اہمیت دیتے ہیں۔

# ملٹری دنیا

## بہادران غدر کی امداد

انچسٹر اور سلفورڈ میں ہندوستان کے غدر اور جنگ کریمیا کے ضعیف العمر بہادروں کی امداد اور دستگیری کے لئے ایک ایسوسی ایشن قایم کی گئی ہے - اس ایسوسی ایشن نے اخبارات میں چٹھی شایع کرائی جس میں تحریر ہے کہ ۱۴۳ بڈہے بہادروں کی درخواستیں امداد کے لئے آئی ہیں جن کی عمریں ۷۶ سے ۹۲ سال کے درمیان ہیں - اور جن کو پنشن یا ایک شلنگ یومیہ کی قلیل پنشن ملتی ہے - کئی غریب خانوں میں پرورش پارہے کئی نابینا اور کئی اپنی اخیر زندگی کو نہایت مصیبت سے گذار رہے ہیں - چارسو پونڈ چندہ جمع ہو چکا ہے - لیکن لارڈ میئر فرماتے ہیں کہ بخوبی امداد بہم پہنچانے کے لئے ۱۶ سو پونڈ کی ضرورت ہے -

مندرجہ بالا سطور لکھنے سے ہماری یہہ مراد ہے کہ ہندوستان بالخصوص پنجاب میں بہت سے ایسے ضعیف العمر غدر کے فوجی ملازم موجود ہیں جن کو پیٹ بھر کر روٹی بھی دستیاب نہیں ہو سکتی - گو انہیں برائے نام پنشن ملتی ہے یا لارڈ کرزن بہادر نے دربار دہلی کے موقعہ پر انہیں بلاکر حوصلہ افزائی کی اور کسیقدر امداد بھی دی لیکن پھر بھی بہت سے "بہادر سپاہی" جنہوں نے سینہ سپر کرکے انگریزی جھنڈے کو قایم رکھا تھا درحقیقت خاص امداد اور پرورش کے مستحق ہیں - ہمارے خیال میں ہر ایک امر کے لئے گورنمنٹ پر بوجھ ڈالنا نامناسب ہے - ہمیں اپنے بھائیوں کی جنہوں نے ہماری قومی عزت کو قایم رکھا اور ہماری وفاداری کا سکہ جمایا خود بھی مدد کرنی چاہیئے - نہ صرف غدر کے بہادروں کی امداد ضروری ہے بلکہ دوسرے فوجی ملازمان کی امداد بھی ہونی چاہیئے جو مختلف معرکوں اور میدانوں میں بہادری کے جوہر دکھلا چکے ہیں اور بوجہہ ضعیف العمری یا ناکارہ ہو جانے کے اپنی شکم پروری نہیں کرسکتے یا اور طرح کی امداد کے محتاج ہیں اور یہہ اس طرح ہوسکتا ہے کہ چند لایق نوجوان سردار تحریک کرکے "انڈین ہیروز ایسوسی ایشن" قایم کریں - اگر چند سردار خواہش ظاہر کرینگے تو اڈیٹر "آرمی نیوز" ایسوسی ایشن ہا کے قواعد بنانے و دیگر ضروری امور کے متعلق نہایت خوشی کے ساتھ مشورہ دینے کے لئے تیار ہے -

## کالی پہاڑی میں بدامنی

بلوچستان میں کالی پہاڑی میں

فساد رفع کرنے کے لئے ہماری فوجی مہم گئی تھی اور سرکشوں کو زیر کرکے گورنمنٹ ہند نے ابراہیم خان کو بیری کا حاکم مقرر کیا تھا - کئی سال تک تو امن رہا مگر اب پہر بدامنی کے آثار ہیں چنانچہ ابراہیم خان قتل کردیا گیا ہے - اس نے پہلے اپنے بھتیجے کو قتل کروادیا تھا جسکا انتقام اب اسے خود برداشت کرنا پڑا تمام سرحدی لوگ بھی اس کو نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھنے لگے تھے اور اس بات کے انتظار میں تھے کہ کب اس شخص کی ظالمانہ حکومت سے نجات پاوینگے - اس علاقہ میں بہت سے لوگ بگڑے ہوئے نظر آتے ہیں لیکن بالفعل زیادہ خوفناک فساد کا اندیشہ نہیں جس سے فوج کشی کی ضرورت پڑے پولیٹکل افسر تحقیقات میں مصروف ہیں -

## وزیرستان کی حالت

وزیرستان کی آمدہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ محسود فرقہ کے لوگ جو بڑے شریر اور قاتلانہ حملوں کے لئے مشہور ہیں ایک قدر ہوش میں آنے لگے ہیں - ملا پاوندہ کابل کو روانہ ہو گیا ہے لیکن یہہ نہیں معلوم ہوا کہ وہ کس غرض سے وہاں گیا ہے - امید ہے کہ امیر صاحب کابل شرف ملاقات بخش کر اس کی حوصلہ افزائی نہیں کرینگے - بلکہ ممکن ہے کہ اسے کابل کی حدود میں داخل ہونے سے روک دیا جاوے

میرٹھ پولو ٹورنمنٹ میں "میرٹھ جیم خانہ" اور ۲ ۔ الانسرز کی ٹیمیں جیت گئیں -

## نظام کی عربی فوج

حضور نظام دکن کی فوج میں عربی بیقاعدہ فوج بھی ہے پہلے کل فوج کی تعداد ۱۹ ہزار کے قریب تھی لیکن جب چند سال ہوئے مالی مشکلات کے باعث بایمائے گورنمنٹ ہندان فوجوں کی تخفیف کردی گئی تو باقاعدہ فوج کے علاوہ اب تک تین ہزار جوان بیقاعدہ فوج کے موجود ہیں - ان کو گذشتہ تین مہینوں سے تنخواہ نہیں ملی تھی - اور ساتھ ہی سمجھایا گیا تھا کہ تم اب نوکر نہیں ہو اور نہ تمہاری ضرورت ہے لیکن انہوں نے ایک نہ سنی اور کہا کہ ہمارے پاس مہاراجہ چندو لال سے پہلے زمانہ کی سندات موجود ہیں کہ جب تک نظام کا راج قایم ہے ہماری اولاد کو پشت بپشت تنخواہ ملتی رہے گی - ان لوگوں نے اپنے جمعدار و نظام جماعت اور وزیر صاحب کے پاس درخواستیں دیں لیکن کچھ اثر نہوا - آخرکار پانچسو عرب سپاہیوں کی جماعت ناظم صاحب کے دفتر میں جا پہنچی اور تنخواہ کا مطالبہ کیا ناظم نے ہرچند کہا کہ

وزیر صاحب کے پاس جاؤ لیکن وہ ضد پر ڈٹے رہے اور کہا کہ جب تک تنخواہ نہیں ملیگی ہم دفتر سے باہر نہیں جائینگے - ناظم نے وزیر صاحب کو [illegible] صاحب نے حضور نظام کو صورت حال سے آگاہ کیا اور حکم کے لئے عرض کیا - دریافت سے معلوم ہوا کہ یہہ عرب نواب سلطان نواز جنگ بہادر کی جماعت کے ہیں اس لئے نواب صاحب کو بلوایا گیا اور انہوں نے ان سپاہیوں کو جاکر سمجھایا کہ ہم پر بھروسا رکھو تنخواہ مل جاویگی - چنانچہ اگلے دن ان کو کسی قدر تنخواہ تقسیم کی گئی - یہہ لوگ بڑے تند مزاج اور جوشیلے ہیں اور اگر انہیں معزول یا برخاست کرنے پر زور دیا گیا تو عجب نہیں کہ سخت دنگہ فساد کر بیٹھیں -

## بے تار ٹیلیگرافی

یہہ تار کی ٹیلیگرافی ہندوستان بالخصوص سرحدی علاقوں میں جنگی ضروریات کے لحاظ سے بہت کارآمد ہوسکتی ہے پہلا ایک مہم میں فیلڈ ٹیلیگراف کے سلسلہ کو قایم رکھنے میں فوج کو بہت تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے - اور گو جھنڈی کی شیشے سے خوب کام لیا جاتا ہے لیکن ٹیلیگراف کے مقابلہ میں یہہ سب کچھ زیادہ کارآمد نہیں ہو سکتے - اس لئے اگر سرحدی مقامات میں بے تار کی ٹیلیگرافی قایم کردیجائے تو ایک بڑی دقت حل ہو سکتی ہے چنانچہ پانیر اخبار کو مشورہ دیتا ہے کہ اگر پشاور سے ایک طرف درہ شادی چترال تک اور دوسری طرف لنڈی کوتل اور کرم تک اور ڈیرہ اسمعیل خان سے وانو اور ٹوچی ویلی تک بے تار برقی کے سٹیشن قایم کئے جائیں تو بہت اچھا ہے - اسی طرح کوئٹہ سے ضروری اور دور دراز چوکیات تک انتظام کیا جائے تو موقعہ جنگ پر خواہ تار برقی کے تار دشمن کاٹ دیوے - برابر خبروں کی آمد و رفت کا سلسلہ قایم رہ سکیگا - ساتھ ہی یہہ سوال ضروری ہے کہ آیا سرحدی آب و ہوا میں بے تار ٹیلیگرافی ٹھیک طور پر کام کرسکے گی یا نہیں - لیکن اس کا تصفیہ اس تجربہ سے ہو جائیگا جو محکمہ تار برقی پشاور سے لنڈی کوتل تک بتقریب تشریف آوری امیر صاحب بے تار ٹیلیگرافی کا سلسلہ قایم کر رہا ہے

## بنگال پنجاب رائفل ایسوسی ایشن کا جلسہ

۴ نومبر سے بمقام میرٹھ ایسوسی ایشن کا جلسہ نہایت رونق اور خوبی کے ساتھ شروع ہوا۔ چاندماری کے مقابلہ میں ۳۰ برٹش افسر - ۱۲۸ والنٹیر - ۲۳۴ گورہ فوج کے ملازم - اور ۶۳۲ ہندوستانی فوج کے ملازمان کے نام درج تھے۔

میچ اوّل فاصلہ ۲۰۰ گز مہاراجہ جے پور کے انعامات

| نام | پلٹن | پوائنٹس | رقم انعام |
|---|---|---|---|
| حوالدار شیخ محی الدین | ۹ بھوپال | ۳۴ | ۴۰ روپیہ |
| جمعدار نور محمد خاں | ۵ کیولری | ۳۴ | ۳۰ روپیہ |
| جمعدار پرتم سنگھ | ۹۴ کرناٹک انفنٹری | ۳۳ | ۲۰ روپیہ |

میچ دوم فاصلہ ۵۰۰ گز راجہ صاحب چنبہ کے انعامات

| نام | پلٹن | پوائنٹس | رقم انعام |
|---|---|---|---|
| صوبیدار شام سنگھ | ۲۶ پنجابیز | ۳۳ | ۴۰ روپیہ |
| جمعدار بیر سنگھ | ۳۶ سکھ | ۳۳ | ۳۰ روپیہ |
| حوالدار نور خاں | ۳۵ سکھ | ۳۳ | ۲۰ روپیہ |

میچ سوم فاصلہ ۶۰۰ گز راجہ صاحب کوچین کے انعامات

| نام | پلٹن | پوائنٹس | رقم انعام |
|---|---|---|---|
| جمعدار دُرگو مل | ۲-۳ گورکھا | ۳۵ | ۴۰ روپیہ |
| حوالدار کر بیر گورنگ | ۲-۱ گورکھا | ۳۵ | ۳۰ روپیہ |
| حوالدار شیخ نوشیر | ۸۶ کرناٹک | ۳۵ | ۲۰ روپیہ |

میچ چہارم فاصلہ ۵۰۰ گز نواب صاحب رامپور کے انعامات

| نام | پلٹن | پوائنٹس | رقم انعام |
|---|---|---|---|
| جمعدار اسمان گرگ بی | ۱-۳ گورکھا | ۳۳ | ۴۰ روپیہ |
| صوبیدار محمد خاں | ۲۴ پنجابیز | ۳۳ | ۳۰ روپیہ |
| لیس نائک شیر غلام | فسٹ برہمن | ۳۳ | ۲۰ روپیہ |

میچ پنجم فاصلہ ۱۰۰۰ گز

| نام | پلٹن | پوائنٹس | رقم انعام |
|---|---|---|---|
| صوبیدار کشن سنگھ | ۲۷ پنجابیز | ۳۴ | ۴۰ روپیہ |
| حوالدار حبیب خاں | " | ۳۲ | ۳۰ روپیہ |
| لیس دفعدار علی محمد خاں | ۵ کیولری | ۳۲ | ۲۰ روپیہ |

چھٹا میچ اگری گیٹ یعنی میچ نمبر ۱ سے ۵ تک

| نام | پلٹن | پوائنٹس | رقم انعام |
|---|---|---|---|
| حوالدار شیخ محی الدین | ۹ بھوپال | ۱۵۴ | ۴۰ روپیہ |
| سپاہی شیخ الٰہی بخش | ۹۸ انفنٹری | ۱۵۰ | ۳۰ روپیہ |
| سوار احمد یار خاں | ۱۸ ٹوانہ لانسرز | ۱۴۹ | ۲۰ روپیہ |

ساتواں میچ فاصلہ ۲۰۰ گز مہاراجہ بھاؤنگر کے انعامات

| نام | پلٹن | پوائنٹس | رقم انعام |
|---|---|---|---|
| جمعدار رود گورنگ | ۲-۳ گورکھا | ۳۴ | ۴۰ روپیہ |
| کورٹ حوالدار ... سنگھ | سکینڈ ... انفنٹری | ۳۴ | ۳۰ روپیہ |
| حوالدار امبا جی ... | ۱۲۰ انفنٹری | ۳۲ | ۲۰ روپیہ |

میچ نمبر ۸ فاصلہ ۲۰۰ گز سات گولیاں ۴۵ سکینڈ میں

| نام | پلٹن | پوائنٹس | رقم انعام |
|---|---|---|---|
| جمعدار شیخ ضامن علی | ۱۲۴ بلوچستان انفنٹری | ۲۸ | ۴۰ روپیہ |
| ڈرل حوالدار کالکا پرشاد تیواری | ۱۱۹ انفنٹری | ۲۷ | ۳۰ روپیہ |

میچ نمبر ۹ - فاصلہ ۶۰۰ گز مہاراجہ بیکانیر کے انعامات

| نام | پلٹن | پوائنٹس | رقم انعام |
|---|---|---|---|
| حوالدار گرنہ اسامی | ۶۰ کرناٹک انفنٹری | ۳۵ | ۴۰ روپیہ |
| سپاہی گل بادشاہ | ۶۲ پنجابیز | ۳۵ | ۳۰ روپیہ |
| کوٹ دفعدار علیم داد | ۵ کیولری | ۳۵ | ۲۰ روپیہ |

میچ نمبر ۱۰ - فاصلہ ۶۰۰ گز مہاراجہ صاحب بلرام پور کے انعامات

| نام | پلٹن | پوائنٹس | رقم انعام |
|---|---|---|---|
| صوبیدار ملدسو | ۲۹ پنجابیز | ۳۴ | ۴۰ روپیہ |
| نائک سمند سنگھ | ۴ راجپوت | ۳۴ | ۳۰ روپیہ |
| رسالدار شیخ مہدی خان | ۱۰ لانسرز | ۳۳ | ۲۰ روپیہ |

فاصلہ ۶۰۰ گز

میچ نمبر ۲۵ - ایک فوج کی حیات قدم - سٹار گیٹ ۳ فیٹ مربع جو مختلف مقامات میں ۱۰ سکینڈ نظر آتے تھے۔

۶ کارتوس - فی نشانہ ایک پوائنٹ

پہلا انعام ایکسو روپیہ - دوسرا ۸۰ روپیہ - تیسرا ۶۰ روپیہ

حوالدار فیروز خاں - سپاہی بیگے خان - لیس نائک محمد خاں

سپاہی جہتاب سنگھ ۲۹ پنجابیز نے پہلا انعام ۱۶ پوائنٹ بنا کر حاصل کیا۔

۵۹ - سندہ رائفلز - ۲۶ پنجابیز - ۲۷ پنجابیز ۱۳ پوائنٹ بنا کر دوسرے درجہ پر رہے۔

میچ نمبر ۱۱ - فاصلہ ایکہزار گز - مہاراجہ صاحب بنارس کے انعام

| نام | پلٹن | پوائنٹس | رقم انعام |
|---|---|---|---|
| حوالدار شاہ محمد حسین | ۴۰ پٹھان | ۳۳ | ۴۰ روپیہ |
| حوالدار شیو رام | ۱۰ جٹ انفنٹری | ۳۳ | ۳۰ روپیہ |
| لیس نائک نادر خاں | ۱۹ پنجابیز | ۳۳ | ۲۰ روپیہ (دونوں کو) |
| حوالدار خان محمد | ۲۶ پنجابیز | ۳۳ | |

متفرق میچ نمبر ۱۲ - فاصلہ ۵۰۰ گز - ۱۰ گولیاں ایک منٹ میں

| نام | پلٹن | پوائنٹس | رقم انعام |
|---|---|---|---|
| حوالدار شیخ محمد ہاشم | ۷۳ کرناٹک | ۴۸ | ۴۰ روپیہ (تینوں کو) |
| حوالدار شیخ نوشیر | ۸۶ کرناٹک | ۴۸ | |
| حوالدار گوردت سنگھ | ۲۹ پنجابیز | ۴۸ | |
| صوبیدار جہان سنگھ | ۴ راجپوت | ۴۶ | ۴۰ روپیہ (تینوں کو) |
| حوالدار نہنو | ۴۸ پائنیرز | ۴۶ | |
| سپاہی دیگ ... رام | ۱۰ جٹ | ۴۶ | |

---

**لارڈ کچنر** نے نوتنیپال میں چیتے کا شکار کھیلنے کے بعد ۱۰ نومبر کو آگرہ میں نزول اقرفہ ہوئے۔ اور یہاں سے پیر کی صبح کو محمڈن کالج علیگڈہ میں تشریف فرما ہوئے جہاں ایڈریس کے جواب میں ایک دلچسپ تقریر کی جس میں فرمایا کہ انہیں مسلمانوں کی تعلیمی ترقی سے دِلی دلچسپی ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ مصر اور ہندوستان میں انہیں بہت سے لایق مسلمان اصحاب کی ذاتی ملاقات کا شرف حاصل ہے اور بالخصوص اس وجہ سے کہ مصر میں مسلمانوں کی ترقی تعلیم کیلئے انہوں نے گارڈن کالج کی بنیاد رکھی تھی۔ نیز اس امر پر اظہار خوشنودی فرمایا کہ علیگڈہ کے کامیاب طلباء اپنے فرایض کو کالج کی عزت وعظمت کے مطابق انجام دیتے ہیں۔ آخر میں امید ظاہر کی کہ یہ کالج آیندہ زمانہ میں اور بھی ترقی حاصل کریگا۔ علی گڈہ سے ہز اکسیلینسی میرٹھ میں پہنچے اور بنگال پنجاب رائفل ایسوسی ایشن کے جلسہ کا معائنہ فرمایا۔ اب ہز اکسیلینسی کی صحت اچھی ہے۔

---

**روسی بدامنی** - ۱۹ نومبر کو سینٹ پیٹرس برگ کے گرجا میں جبکہ بہت لوگ جمع تھے تخت معلی کے عین قریب بم کا گولہ پھٹا جس میں تیز چھریاں بھری ہوئی تھیں۔ گولہ پھٹتے ہی لوگوں میں سخت پریشانی پھیل گئی - اور پولیس نے گرجا بند کئے جانیکا حکم دیدیا۔ گولہ پھینکنے والے کا ابتک پتہ نہیں لگا لیکن اسکی ساخت اسی قسم کی تھی جیسا کہ ۵ نومبر کو اڈیکوکیب؟ میں پھینکا گیا تھا۔ باغیوں نے جنرل پالیونیکاف کمانڈنگ ضلع پولتاوہ کو مار ڈالا۔ پولیس نے دو لیڈر اور ۲۰ شرکا جرم کو گرفتار کیا جنہوں نے ... میں ریل گاڑی لوٹ لی تھی۔ یہ تمام سوشلسٹ ہیں۔ اگرچہ زار روس نے سوشلسٹ لوگوں کو انتخاب ڈوما میں رائے دینے کا اختیار نہیں دیا لیکن وہ خواہ مخواہ دخل در معقولات دینگے۔ غرضیکہ باغی لوگ برابر شرارتیں کر رہے ہیں اور حکام کورٹ مارشل کے ذریعے پھانسی کی سزائیں دے رہے ہیں۔ سلدس کا سدرک "نامی نیا جنگی جہاز بمقام سیرو تیرایا گیا اس جہاز پر چار دس انچی توپیں اور ۴ چھوٹی توپیں لگی۔

---

**فرانس کی ابغاوت** وغیرا نامی بور جس نے کیپ کالونی میں لوٹ مار شروع کردی تھی معہ اپنے ہمراہیوں کے گرفتار کرلیا گیا ہے۔ اس کے بہت سے ہمراہی پہلے سے فرار ہوگئے اور تعاقب کنان ماؤنٹڈ پولیس نے اسے ایسے موقعہ پر جا گھیرا جہاں پینے کو پانی بھی نہ ملسکتا تھا۔ گرفتار کنندہ کا نام مسٹر انسپکٹر اڈمس ہے جس کے ہمراہ ۵ ا سوار اور ... ۔

# آج کیا خبر ہے؟

جاپانی شہزادہ فوشیمی انگلستان جانے والا ہے - کہ پرنس آرتھر کنیاٹ سے ملاقات بازدید کرے -

سکھ پولیس شنگھائی کے آٹھ سرغنہ فسادی سکھوں کو جنکی تحریک سے ۱۸ اکتوبر فساد ہوا تھا حکم دیا گیا کہ ضمانت نیک چلنی داخل کریں - کوئی ضامن نہ ملنے کے باعث انہیں ہندوستان کی طرف روانہ کئے جانیکا حکم ہوا -

حضور وائسرائے - آجکل بیکانیر میں شکار کھیل رہے ہیں -

لبرل اخباروں کو یقین ہے کہ مسودہ تعلیم کے باعث لبرل گورنمنٹ مستعفی نہیں ہوگی - بلکہ اپنی تجاویز کو ہوس آف کامنس میں پیش کرینگے -

امید غالب ہے کہ لارڈ کرزن برٹش سفیر مقیم واشنگٹن کا عہدہ بجائے سر مارٹیمر ڈیورنڈ قبول فرماوینگے -

مسٹر دادا بھائی نوروجی پریزیڈنٹ نیشنل کانگرس کو قبل روانگی لندن بمقام عالیشان الوداعی دعوت دی گئی جسمیں دو سو ہندوستانی اور مسٹر ہیوم اور بڑے بڑے معزز انگریز شامل تھے

## ایک لوکل اخبار کی شرارت

لوکل نیم فوجی اخبار کچھ عرصہ گزر جانے کی وجہ سے غالباً اس گوشمالی کو بھول گیا ہے جو چند ماہ ہوئے آرمی نیوز نے کی تھی - اس وقت وہ بار بار زک اٹھانیکے بعد گالیوں پر اتر آیا تھا اور ہم نے اپنے احباب کے کہنے سے اس کو ناقابل خطاب سمجھکر سرزنش کرنی چھوڑ دی تھی مگر اب اس نے پھر افترا پردازی پر کمر باندھی ہے - اس کے خیال میں یہ سمایا ہے کہ آرمی نیوز سے چھیڑ چھاڑ رکھنے سے ہی شاید اس کو شہرت حاصل ہو جائے ورنہ یوں تو کوئی اخباری دنیا میں اس کو پوچھتا نہیں کبھی - وہ اخبار کی قیمت کم کرنے کا پبلک کو لالچ دیتا ہے - کبھی کتابیں مفت بانٹنے کے لئے قارون کا خزانہ ڈھونڈ نکالنے کا مدعی بنتا ہے کبھی اپنے معاونین کو کوستا ہے - کبھی آٹھ دس نام خریداروں کے لکھ کر ترقی اشاعت پر خوش ہوتا ہے مگر اس سے بیکار مطلب برآری نہوئی - بھنجھلا کر پھر اس پر پرانا خبط سوار ہوا ہے کہ آرمی نیوز کی ہستی اس کی ترقی میں حائل ہے - جبتک اس کی شہرت اور مقبولیت دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اس کو یقین نہیں ہے کہ نیم فوجی اخبار کو کوئی شخص جسکو ذرہ بھی اخباری مذاق ہے - مفت بھی لینا قبول کریگا - یہی اس کی سخت غلطی ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ قیمت میں دو چار آنے گھٹانے سے شاید اس کا کام چل جائے - مگر بیچارے کو یہ معلوم نہیں ہے کہ اخبار مولی یا گاجریں نہیں ہیں کہ لوگ جہاں سے سستی ملیں خرید لیں پایونیر کی قیمت پچاس روپیہ سالانہ ہے لیکن کیا پایونیر کے شایقین ہمارے لوکل نیم فوجی اخبار کو بجائے پایونیر کے محض اس وجہ سے خریدنا پسند کرینگے کہ اس کی قیمت کم ہے خواہ وہ اس کے ساتھ اور دو تین روپیہ اپنی جیب سے دینا چاہے اس کو قیاس کر لینا چاہئے تھا کہ آرمی نیوز کے قدر دان اس کو اس حالت میں بھی خریدتے جبکہ اس کی قیمت موجودہ قیمت سے دوچند ہوتی - محض روپیہ آنے پائیوں کی کمی بیشی سے اخبار کی قدر یا بے قدری نہیں ہوا کرتی

تازہ افترا پردازی

یہ ہے کہ وہ ایک محض بے بنیاد و غلط خبر کو شایع کر کے پبلک کو دھوکہ میں ڈالنا چاہتا ہے - وہ لکھتا ہے کہ اسے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر رشید دہلوی اڈیٹر آرمی نیوز نے آرمی نیوز سے قطع تعلق کر لیا ہے - بقول اس کے جس کا غالباً کوئی پرائیویٹ سبب ہے - اسکے بعد وہ آرمی نیوز کے ساتھ دلی ہمدردی ظاہر کرتا ہے کہ اس کا قابل اڈیٹر اور "عالی معاون" (جس کو پہلے وہ ناقابل سمجھتا تھا) رخصت ہوتا ہے - بزعم خود وہ بہت بڑی چال چلا ہے کیونکہ اسے یقین کامل ہے کہ خریداران آرمی نیوز زیادہ تر وہ لوگ ہیں جو میرے ذاتی دوست اور فوجی احباب ہیں جن سے میرا ۱۵ سال سے مسلسل تعلق چلا آتا ہے اسکا مدعا شاید یہ ہے کہ جب ان لوگوں کو یہ معلوم ہوگا کہ نیاز مند قدیم نے اخبار سے قطع تعلق کر لیا ہے تو وہ آرمی نیوز کی سرپرستی سے دستبردار ہو کر اسکے مہمل اخبار کی خریداری پر مائل ہونگے مگر این خیال است و محال است و جنون -

ہم نے ارادہ کر لیا تھا کہ آیندہ کبھی اسکو مخاطب کرینگے لیکن اس تازہ شرارت پر اسکی دروغ بیانی کی پردہ کشائی ضرور ہے ناظرین باتمکین اور پبلک پر مخفی نہ ہے کہ اخبار مذکور کا یہ بیان بالکل جھوٹا اور بے بنیاد ہے کہ رشید دہلوی نے آرمی نیوز سے قطع تعلق کر لیا ہے -

حقیقت یہ ہے کہ میں عرصہ ایک ماہ تک علیل رہا اور کمزوری زیادہ ہو جانے کے سبب چند ہفتے آرام کرنیکا ارادہ کیا - اور اس عرصہ میں اخبار کا تمام کام سردار کشن سنگھ سب اڈیٹر کے سپرد رہا اور ممکن ہے کہ آیندہ بھی چند ہفتہ تک جبتک مجھ میں پوری طاقت نہ آجائے شاید تمام اخبار وہی تیار کرتے رہیں مگر اس کے یہ معنے کس طرح ہو سکتے ہیں کہ آرمی نیوز سے میرا کچھ تعلق نہ رہے آرمی نیوز میرا جسمانی تعلق ہے اور دلی تعلق ہے اگر مجبوری کی وجہ سے چند روز میں کام نہ کر سکوں تو اسکو قطع تعلق سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا اور کسی کا کام نہیں ہو سکتا میں اس غرض سے پچھلے ہفتوں میں آرام کر رہا ہوں اور چند روز آیندہ بھی کرونگا کہ پھر تازہ دم ہو کر نئی امنگوں اور سرگرمی کیساتھ اپنے ...

# لودیانہ

## افتتاح بینک

۱۸ نومبر سنہ ۱۹۱۵ء کے دن نے لودیانہ شہر کی تواریخ میں ایک نمایاں جگہ لی کہ جب روز ایک دی انڈسٹریل بینک آف انڈیا لمیٹیڈ کی رسم ادا ہوئی - اگرچہ کئی بینک جاری ہوتے اور ہوتے ہیں مگر اس بینک کی رسم افتتاح میں چند ایک خصوصیتیں پائی جاتی ہیں اور آرمی نیوز کے خریداران کے لئے یہ خبر اور بھی باعث مسرت اس لئے ہے کہ اخبار ہذا کے ایک معزز خریدار صوبیدار روشن علی صاحب مستعفیٰ کا ہی ایک بینک پر اس بینک کی بنیاد آرمی نیوز کے پروپرائٹر لالہ ہیرا لعل صاحب نے رکھی اور ان کے بوئے ہوئے بیج نے آج ایک سرسبز درخت کی صورت اختیار کی جس سے امید ہے کہ بہت جلد شیریں اور خوشگوار پھل پیدا ہونگے اور پھلوں سے اہل ملک ضرور محظوظ ہونگے - چنانچہ ۱۸ ماہ حال کو بینک مذکور کی رسم افتتاح ادا ہو کر کاروبار شروع ہوا -

یہ رسم نہایت شاندار طریق پر خوش اسلوبی سے ادا ہوئی بینک کی بلڈنگ کے مقابل جو میدان گرجا گھر کے پاس ہے وہاں شامیانے نصب کئے گئے تھے کہ جہاں فرش وغیرہ لگا کر کرسیوں کی نشست کا انتظام کیا گیا تھا - کل عمائدین شہر جمع ہوئے - بہت سے اصحاب بیرونجات سے بھی تشریف لائے -

ٹھیک ۹ بجے صبح عالیجناب دیوان ٹیک چند صاحب بہادر آئی سی ایس - ڈپٹی کمشنر لودیانہ نے تشریف لا کر کرسی صدارت کو زینت بخشی اور اپنے دست مبارک سے رسم افتتاح بینک - ادا فرمائی قبل ادائگی رسم افتتاح - سردار بان سنگھ صاحب بیرسٹرایٹ لا نے ان تاروں اور خطوں کا خلاصہ سنایا کہ جن میں افتتاح بینک پر مبارکباد دی گئی تھیں یا فرستندگان کی طرف سے عدم حاضری کی وجوہات بتلائی گئی تھیں اس کے بعد سردار کیہر سنگھ صاحب بیرسٹرایٹ لا نے وہ سپیچ پڑھکر سنائی کہ جو بورڈ آف ڈائرکٹران کی طرف سے تیار کی گئی تھی - اور بہرائے صاحب لشن چند صاحب پنشنر سپرانٹنڈنٹ نے سپیچ پڑھی ان کے بعد بابو کالی پرسن چٹرجی مالک و ایڈیٹر روزانہ اخبار ٹریبیونلٹ لاہور نے ایک سپیچ دی جو کہ شارٹ اینڈ سویٹ (مختصر اور دلچسپ) کی مصداق تھی ان کے بعد عالیجناب دیوان ٹیک چند صاحب بہادر صدر مجلس نے ایک نہایت فصیح پر معنی اور دلچسپ سپیچ دی اور پھر پان وغیرہ تقسیم ہو کر جلسہ برخاست ہوا -

کل سپیچیں ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کی جاتی ہیں -

... آباد نہیں ہیں نہایت مشکور سمجھتا ہوں - سر انجام دینے کے قابل ہو جاؤں اور اپنے حاسدوں اور بدخواہوں کی فتنہ پردازیوں کی نذر شور سے قلعی کھول رہا ہوں ۔

# سپیچ منجانب بورڈ ڈائرکٹران بینک

## (انڈسٹریل بینک آف انڈیا)

صاحب پریذیڈنٹ و معززین و عمایدین لودیانہ

آپ پر مخفی نہیں کہ یہہ مبارک جلسہ آج کس غرض سے منعقد ہوا ہے کہ لودیانہ میں ایک انڈسٹریل بینک جاری ہوتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ صرف ترقی ہی نہیں بلکہ غالب ہے کہ ایک زراعتی بینک کا بھی کام دیگا۔ اس بینک کی تحریک اس طرح پیدا ہوئی کہ ہمارے اول اخبار آریہ نیوز میں جس کو خدا کے فضل سے ملک کے ہر حصہ میں بوقعت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ سال گذشتہ میں ایک سلسلہ مضامین کا ترقی تجارت و حرفت کے متعلق شایع ہوا تھا جو غیر معمولی دلچسپی کی نظر سے دیکھا گیا اور پنجاب ملٹری ایلیس نے مزید روشنی ڈالی یہہ تحریک کی کہ ایک مشترکہ سرمایہ کی کمپنی زیر اہتمام مسٹر ہیرالال ایڈیٹر قائم کیجائے جو کوئی کارخانہ جاری کرے اور اس کے ساتھ ہی ایک بینک بھی ہو۔ اس تجویز کی تائید اس زور و شور سے ہوئی کہ ہم روزانہ تک سلسلہ مراسلات کا برہا ہے بلکہ ہمسایہ ملک کے ناظرین اخبار کا چھپتا رہا اور لالہ ہیرالعل و دیگر مالک اخبار مذکور پر اس قدر زور ڈالا گیا کہ وہ مجبور ہو گئے کہ اس خیالی تحریک کو عملی جامہ پہنائیں لیکن انہوں نے مناسب سمجھا کہ کسی فیکٹری کے جاری کرنے کی نسبت یہہ بہتر ہے کہ صرف بینک جاری کیا جاوے کیونکہ فیکٹری کی کامیابی مشتبہ ہوتی ہے اور بینک کی یقینی ہوتی ہے۔

جو اصحاب رموز تجارت اور بینکنگ سے ناواقف ہیں وہ شاید اس بات پر تعجب ظاہر کرینگے کہ بینکنگ بزنس کی کامیابی یقینی ہوتی ہے۔ اس لئے یہہ بتلانا ضروری ہے کہ جس قسم کا کاروبار بینک ہذا میں تجویز کیا گیا ہے وہ خطرہ سے خالی ہے۔

بڑے بڑے تجار کے سوا علی العموم ہمارے اکثر تعلیم یافتہ بھی ٹھیک طرح واقف نہیں ہیں کہ بینکوں سے تجارتی کاروبار میں کہاں تک مدد ملتی ہے۔ عام طور پر بینکوں کا مصرف یہہ سمجھا جاتا ہے کہ اہل ہمول اپنا روپیہ چار پانچ فیصدی سالانہ سود پر جمع کر دیتے ہیں اور بینک والے زیادہ شرح سود پر اور لوگوں کو قرض دیتے ہیں۔ لیکن صرف یہہ بات نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت یہہ ہے کہ ہر قسم کی تجارت و حرفت کی روح رواں بینک ہی ہیں۔ اگر ہم لوگ جانتے کہ بینکوں کا اصلی فائدہ کیا ہے تو آج ہزارہا دیسی بینک نظر آتے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ چند سال سے حرفتی کارخانے قائم کرنے تو لوگ دوڑتے ہیں۔ مگر بینک جاری نہیں کرتے۔ اس لئے کہ وہ نہیں جانتے کہ بینکوں کا اصلی مصرف کیا ہے بینک کے بغیر کوئی کام چاہے وہ کتنے ہی بڑے سرمایہ کا ہو خاطر خواہ چل نہیں سکتا۔

اگر ہمارے ہاں حرفتی بینک ہوتے تو بہت سی صنعتیں مردہ ہو جاتیں اور اگر زراعتی بینک ہوتے۔ کاشتکار زبون حال نہ رہتے اور نئے نئے آلات کاشتکاری سے کام لیکر امریکن کاشتکار کے برابر پیداوار حاصل کرتے۔

دیسی صنعت و حرفت کی ترقی کی آواز تو ملک کے ہر گوشہ سے سنائی دیتی ہے مگر اس ترقی کا اصلی بھید کوئی نہیں بتلاتا کیا ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ جب تک اپنے بینک نہونگے خواہ دس دس کروڑ کے سرمایہ سے کارخانہ بنائے جائیں ضاطر خواہ کامیابی نہیں ہوگی کیونکہ کوئی ایسا کام نہیں ہے جس میں کبھی نہ کبھی روپیہ کی ضرورت نہ ہو اور اگر وہ ضرورت بروقت پوری نہو تو چند ہزار کے لئے لاکھوں کا نقصان ہو سکتا ہے۔ مہذب ممالک میں جس قدر تجارتیں ہیں سب بینکوں کے سہارے سے چلتی ہیں۔ اس لئے دقت پر روپیہ کی قلت سے ان کے کام اٹکے نہیں رہتے۔ ہم بتلانا چاہتے ہیں کہ۔

### حرفتی بینک کا کام کیا ہے

یہہ بینک ہمیشہ بے خطر لین دین کرتے ہیں۔ یعنے وہ اپنا روپیہ سود خوار مہاجن کی طرح ہر شخص کو نہیں دیتے بلکہ کافی طمانیت اور ضمانت کے ساتھ سرمایہ لگاتے ہیں۔ مثلاً یوں کہنا چاہئے کہ عموماً وہ ہزار روپیہ کے مال پر قابض ہو کر آٹھ سو روپیہ بعوض دیدیتے ہیں مگر اس میں بینک کا جس قدر فائدہ ہے اتنا ہی فائدہ قرض لینے والوں کا ہے کیونکہ ایک سوداگر بینک کے ہوتے دس ہزار روپیہ سے ایک لاکھ کا کام کر سکتا ہے۔

جب سے گوڈاؤن سسٹم کا رواج چلا ہے تجارت بڑھ گئی ہے گوڈاؤن سسٹم یہہ ہے کہ بینک کے گودام میں مال رکھکر آہستہ آہستہ روپیہ ادا کرنا۔ فرض کرو کہ ایک شخص کے پاس دس ہزار کا سرمایہ ہے جس سے وہ کپڑے کی تجارت کرتا ہے۔ اگر دہلی یا امرتسر سے مال خرید کر لائے تو سال بھر میں مال کی نکاسی کریگا اور منافع برائے نام ہوگا۔ لیکن وہی شخص اگر ایک لاکھ کا مال براہ راست مانچسٹر سے منگا کر تھوک مال خریدنے کی وجہ سے اول تو نرخ میں کفایت ہوگی بلکہ اگر چاہے تو اس سستے کا مال دوسرے کو نہ خریدنے دے۔ دوم یہہ کہ امرتسر یا دہلی کی منڈی والوں کا منافع بھی اس کی ہی جیب میں رہیگا۔ تیسرے یہہ کہ دس ہزار سے ایک لاکھ کی تجارت ہوگی کیونکہ ایک ایک ماہ بعد دس دس ہزار کے دس چالان ہو سکتے ہیں۔ پہلا چالان آنے پر وہ یہہ کر سکتا ہے کہ دس ہزار روپیہ بینک میں داخل کرکے پہلی بینک کے حوالہ کردے اور حسب ضرورت تھوڑا تھوڑا روپیہ ادا کرکے ایک ماہ میں اس چالان کو خوردہ فروشوں کے ہاتھ فروخت کردے۔ کیونکہ جب دہلی یا امرتسر کے نرخ پر چھپے دوکاندار کو گھر بیٹھے مال ملیگا تو وہ سفر کی زحمت کیوں گوارا کرینگے اور جو کہ اُس کو تھوک سودا کرنے میں بہت سستا مال ملا ہے اس لئے خوردہ فروشوں کو اگر وہ واجبی نرخ پر دے تو مال کی نکاسی جلدی ہوگی اس طور سے سال بھر میں دس ہزار روپیہ سے ایک لاکھ کی تجارت ہو سکتی ہے یہی مثال غلہ کی تجارت اور لودیانہ کے فوجی وردی کے سامان کی تجارت پر صادق آسکتی ہے ہمارا خیال ہے کہ اگر متعدد بینک ہوں تو چند سال میں لودیانہ ایک بڑا خوشحال و بارونق شہر بن جائے۔

آپ جانتے ہیں کہ شہروں کی آبادی اور خوشحالی صرف ترقی تجارت پر موقوف ہے۔ لودیانہ صرف غلہ اور کپڑوں پر آباد ہے یہی تجارتیں پچاس ہزار آدمیوں کے گذر اوقات کا باعث ہیں۔

کوئی وجہ نہیں ہے کہ یہاں نئے نئے کام جاری نہ ہوسکیں جیسا کہ موزہ بافی کی صنعت روز افزوں ہے اسی طرح اور بہت سے کام جاری کئے جا سکتے ہیں مگر اُن کی سرپرستی کے لئے بینک ہی کی ضرورت ہے۔

ہمارا یہہ دعوی نہیں ہے کہ بینک ہذا لودیانہ کی تمام ضروریات کو پوری کرسکتا ہے۔ لیکن یہہ ضرور ہے کہ وہ لودیانہ شہر کی خوشحالی میں تھوڑا بہت حصہ ضرور لیگا۔ اور ہماری دلی آرزو ہے کہ وہ دن جلد آوے جبکہ ہم اس قسم کے کم سے کم دس بینک لودیانہ میں دیکھیں لودیانہ میں تجارتی مذاق ہے سکار بگر اہل سرمایہ میں جو اپنے طور پر خوب کام کر رہے ہیں لیکن مخفی نہ رہے کہ مشترکہ سرمایہ کی تجارت کے بغیر تمام تجارتیں غیر مہذب ہیں۔

### غیر مہذب تجارت

شاید یہہ لفظ آپکو عجیب معلوم دیکن جس طرح نوع انسان کی دو قسمیں ہیں مہذب اور غیر مہذب اسی طرح تجارت بھی مہذب و غیر مہذب ہوتی ہے۔ جو لوگ اپنے ہی ملک میں تجارت کرتے ہیں اور یہیں کے دوکانداروں سے مال لیکر اپنے ہی بھائیوں کے ہاتھ بیچتے ہیں گو منافع بھی اٹھاتے ہیں غیر مہذب تاجر ہیں۔ اس کا نام تجارت نہیں ہے کہ کانپور سے سوتی خرید کر دہلی میں بیچدی اور کلکتہ سے کرانہ لاکر ابتسر میں کھپت کرلئے اور امرتسر سے شال لیکر حیدرآباد میں جا بیچے۔ یہ بہت ہی ادنی درجہ کی تجارت ہے:

ہم اُس تجارت کو جس کا نفع ... [illegible]

اضافہ ہوا ہے۔ ایک طرف گھنٹہ گھر ہر پندرہ منٹ کے بعد آپکی توصیف کا ڈنکہ بجاتا ہے۔ دوسری طرف وکٹوریہ گورس جاری گشت آنند و کو سرسبز کرنے والا ہے۔ وہ آپکے نام نیک کو نسلاً بعد نسلٍ اس شہر میں فضل کنندگی کے ساتھ یاد دلائیگا۔ جن متبرک ہاتھوں سے ایسے عظیم الشان کام ہوئے ہیں اُنہی سے اس بینک کی افتتاح ہوئی ہے۔ اس لئے ہمارے دل امید سے بھرے ہوئے ہیں کہ کامیابی یقینیہ ہے۔

## سپیچ رائے صاحب لالہ بشن چند صاحب

بیشک ایک بالکل سیدھا اور چلتا ہوا مسئلہ ہے کہ اب ہندوستان کی گری ہوئی حالت کو سنبھالنے کے لئے سب سے بہتر یہ تجویز ہے۔ ہندوستان کی تجارت کی حالت کو سنبھالنا ہے کیونکہ وقت ایسا آگیا ہے کہ اب کوئی ملک زندہ نہیں رہ سکتا جب تک اس کی صنعت و حرفت زندہ نہو چنانچہ جو ملک و قوم مقابلتاً سرسبز اور خوشحال نظر آتا ہے کہ جس کی تجارت و صنعت کو عروج حاصل ہے۔

ہندوستان میں ابھی تک عام طور پر یہ نقص موجود ہے کہ لوگوں نے روپیہ کو زمین میں دفن کردینے کی عادت کو نہیں چھوڑا ہے مگر دیگر مہذب اور ترقی یافتہ ملکوں میں آپ دیکھینگے کہ کسی ساہوکار کے گھر میں زر نقد کی صورت میں آپ کو کوئی روپیہ نہیں ملیگا کیونکہ مال کا دو حصہ یا تو براہ راست لین دین کسی کاروبار پر لگا دیتا ہے یا کسی بینک میں جمع کرا دیتا ہے جو کہ بینک کے ذریعہ سے کسی تجارت پر لگ جاتا ہے۔ غرضیکہ دیگر مہذب ممالک کا روپیہ ہندوستان کے روپیہ کی طرح ایک شے بیکار نہیں پڑا رہتا مگر اس کے ساتھ ہی اس امر کو تسلیم کرنا ہی ایک بشاہری ہے کہ ہندوستان میں روپیہ لگانے کی ذریعے بھی محدود ہیں سب سے زیادہ ضروری شاس امر کی ہے کہ ہندوستان میں صنعت و حرفت کی راہیں پیدا کی جاویں اور جو روپیہ بیکار پڑا ہے ان میں لگایا جائے۔ اس کی ضرورت کے لحاظ سے جب کوئی کام ایسا ظہور میں آتا ہے کہ جس سے ہندوستان کی صنعت و حرفت کو مدد ملے تو ہر خیر خواہ ملک کو اس سے بیحد مسرت حاصل ہوتی ہے اور ہونی چاہئے چنانچہ آج بھی ایک ایسا ہی خوشی کا دن ہے یعنی انڈسٹریل بینک کی رسم افتتاح ادا ہوتی ہے کہ جس کا نام ہی ہمکو یہ وعدہ دے رہا ہے کہ وہ سب سے پہلے ہندوستان کی صنعت و حرفت کو مدد دینا ضروری سمجھیگا بینک بذات خود ایک مفید امر ہے جیسا کہ سردار کیہر سنگھ صاحب مفصل طور پر بتلا چکے ہیں لیکن ایسا بینک جس سے ہماری صنعت و حرفت کو مدد ملے خاص طور پر مفید سمجھا جانا چاہئے پس ایسے کام میں جس میں اپنے اور دیگر ملکی بھائیوں کا فائدہ مقصود ہو ہر ایک حصہ لینے والے صاحب کو میں دل سے مبارکباد دیتا ہوں اور دل سے چاہتا ہوں کہ ایسے کاموں کو وہ مالک حقیقی کامیابی دے۔

## مختصر خلاصہ سپیچ بابو کالی پرسن چٹرجی

عالیجناب دیوان صاحب و معزز حاضرین۔ دکن کی طرف میں نے دیکھا ہو کہ چھوٹے چھوٹے پانی کے نکلنے میں جنگلی بار یک تاروں سے ایک گہرا ہی نہیں بھرا جا سکتا مگر کاریگر لوگ انکو اس ترکیب سے بند لگاتے ہیں کہ انکی بڑی بڑی جھیلیں بنجاتی ہیں جس سے کوسوں تک قصبہ سیراب ہو کر اس نواح کی سرسبزی اور شادابی کا باعث ہوتی ہیں۔ یہی منشا بینک کی ہے۔ سو سو روپیہ ایک ہزار آدمی جتنے ہمیں بشر و افردا کوئی معقول کام نہیں دے سکتا مگر اکٹھے ہو کر وہ ایک لاکھ کی رقم بنجاتی ہے اور معقول منافع حاصل کرکے ہر ایک حصہ دار کو مستفید کر سکتی ہے۔ ہندوستان کی تجارت کا حال آپ کو بخوبی معلوم ہے۔ لودیانہ کو ہی دیکھیے کہ کتنا بڑا تجارتی شہر ہے اگر آپ ایکدم سے پچاس لنگیاں یا بیس تھان گبرون یا شال طلب کریں تو آپ کو جواب ملیگا کہ صاحب دیکھا جائے باقی ایک ماہ میں تیار ہو جائینگی اس دقت کا باعث صرف یہی ہے کہ کاریگروں کی پشت پناہ کوئی بینک نہیں ہے اور مشترکہ سرمایہ سے کام کرنا نہیں جانتے۔

جس جب تک کہ ایسے طریقوں کو رواج نہ دیا جائیگا اور ایسے بینک قائم نہ کئے جائیں تب تک ہماری سرسبزی محال ہے۔

انڈسٹریل بینک سے امید ہے کہ لوگوں کو مغربی طریق پر کام کرنے کی ترغیب دیگی اور ان کو بہت فائدہ پہنچیگا اور جو حصہ دار اس میں شامل ہونگے ان کو معقول منافع ہوگا۔

## سپیچ عالیجناب دیوان ٹیکچند صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

حاضرین جلسہ۔

میں آپ صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپنے مجھے انڈسٹریل بینک آف انڈیا لمیٹڈ کے افتتاحی جلسہ میں شامل ہونے کے لئے مدعو کیا۔ لودیانہ ایک اچھے درجہ کا تجارتی شہر شمار ہوتا ہے۔ اور اس تجارت کو تقویت اور رونق دینے کے لئے جو آپنے ہمت کرکے ایک بڑی بینک کی بنیاد ڈالی ہے۔ وہ قابل مدح و ثنا ہے۔ مجھے قوی امید ہے کہ آپکا بینک کامیابی سے چلیگا۔ اور اس سے لودیانہ کے باشندگان کو خصوصاً اور اہالیان ملک کو عموماً بہت فائدہ ہوگا۔ آپ صاحبان سے مخفی نہیں ہے کہ گورنمنٹ کی از حد خواہش ہے کہ ملک میں جا بجا کوآپریٹو سوسائٹیز قائم ہوں۔ اور زراعتی بینک کھولے جائیں۔ مجھے جتلایا گیا ہے کہ آپکا بینک صنعت و حرفت کی ترقی میں بڑا حصہ لیگا۔ اور اُنھی لوگوں پر عمل کریگا۔ جو ایک مہذب بینک کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ ایسے بینک سے میری پوری ہمدردی ہے۔ جسمیں تعداد ان کی زیادہ ہوتی ہے۔ اُس سے ہندوستان کی تمدنی ترقی کا ثبوت ملتا ہے منیجنگ ڈائرکٹر نے جو فوائد اس بینک کے اپنی تقریر میں شمار کئے ہیں۔ اُن سے مجھے پورا اتفاق ہے۔ بینک کی ابتدائی ترقی کا مدار ڈائرکٹروں کے انتخاب پر ہوتا ہے جو نام ڈائرکٹران کے پراسپکٹس میں درج ہیں وہ مجھے اطمینان دلاتے ہیں۔ کہ آپکی مالی کشتی اچھے ملاحوں کے ہاتھ میں ہے تین ڈائرکٹروں سے مجھے ذاتی واقفیت ہے۔ لالہ سالگ رام صاحب رئیس لودیانہ نے حال ہی میں رفاہ عام کے کاموں میں فراخ حوصلگی سے چندہ دیکر شہر میں اچھی شہرت حاصل کی ہے۔ سردار کیہر سنگھ صاحب بیرسٹر ایٹ لا پبلک کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں اور امید ہے کہ وہ آپکے ولایت کے تجربہ سے ضرور مستفیض کرینگے۔ لالہ ہیرا لعل صاحب وکیل ایک راستباز آدمی ہیں۔ جن کی بابت مجھے ایکدفعہ ایک شخص نے اثنائے گفتگو میں کہا تھا کہ ان میں سیرت اور عقل کے اوصاف مجتمع ہیں۔ آپکے بینک کا کام جب ایسے نیک ہاتھوں میں سونپا گیا ہے۔ تو امید ہے کہ ضرور آپکا پانچ لاکھ کا منظور شدہ سرمایہ جلد وصول ہو جائیگا اور پھر آپ اُن تمام فرائض کو جن کا ذکر آپنے اپنے پراسپکٹس میں کیا ہے۔ بخوبی ادا کر سکینگے۔ تین امور اس پراسپکٹس میں ایسے درج ہیں جو سب سے زیادہ دلچسپ ہیں اور میں اُن کا ذکر خاص طور پر بیان کرنا چاہتا ہوں۔

اوّل۔ یہہ کہ چونکہ آپکے اکثر حصہ دار ان فوجی ملازم ہیں۔ اسلئے آپ انکے واسطے خاص آسانیاں بہم پہنچانے کا ارادہ رکھتے ہیں ملٹری افسران کو بسا اوقات فضول خرچی کی عادت ہو جاتی ہے بینک کے حصہ کی خریداری اس عادت کی عمدہ روک ثابت ہوگی اور انکی کفایت شعاری کی طرف مائل کریگی۔

دوم۔ آپکا خاص ارادہ ہے کہ ان طالب علموں کو جو یورپ یا جاپان میں تعلیم حاصل کرنا چاہیں سرمایہ بہم پہنچائیں۔

سوم۔ اُن اشخاص کی آتی امداد کی جائے جو کتابیں تصنیف کرنا چاہتے ہیں یا جو کسی نئی ایجاد کی ملک میں اشاعت کرنے کی فکر میں ہیں۔

اِن اصولوں پر غور کرنے سے یہ بات صاف طور پر عیاں ہے۔ کہ مجوزہ بینک صرف روپیہ کمانے کی خاطر قائم نہیں ہوا بلکہ اس کے عمل کا دائرہ بہت وسیع ہوگا۔ اور وہ اشاعت۔ تجارت و صنعت و حرفت میں ممد ثابت ہوکر اپنا نظیر آپ ہی بنیگا۔ ایسے عمدہ بینک کی افتتاحی رسم کو میں بہت خوشی سے ادا کرتا ہوں۔ اور موجودہ ڈائرکٹران سے امید واثق رکھتا ہوں کہ وہ دائمی نزیت اس بینک کے ساتھ ایسے پختہ تعلقات رکھینگے کہ جنکو میں وقتاً فوقتاً شکر خوش ہوتا رہوں خواہ میں جہاں جہاں جاؤں۔ آپکے تاریخی دن کا...

۴ یاد رکھیں کہ ۸ نومبر ۱۹۰۶ء کو میرے سامنے رئیسان و مہاجنان لودیانہ نے اپنی تجارت کو مغربی تہذیب کا جامہ پہنایا۔

آرمینور پریس لودیانہ میں لالہ دھنی العل کی زیر اہتمام چھپکر شایع ہوا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۲۳

Reg. No. L. 323

نمبر (۴۸) لودیانہ ماہ ڈسمبر سنہ ۱۹۰۶ع جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچر وار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کارآمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے - ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے ◆

یہہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے بلکہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت و صنعت - زراعت و تجارت - حفظ صحت - تہذیب اخلاق - سائنس و فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا - دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سٹڈیشن اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی سعی پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے - اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے ◆

## شرح چندہ

| | | معہ محصول |
|---|---|---|
| ہندوستان برہما وغیرہ | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | للعہ؍ |
| | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صعہ؍ |
| بیرونجات | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صہ ۱۲؍ |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ہے مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئے - نمونہ کا پرچہ مفت

## اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴؍ | ۱۲؍ | ۶ | ۔ | ۔ |
| نصف کالم | ۔ | عہ | للعہ | للعہ | اعہ |
| پورا کالم | صہ | عہ | للعہ | بعہ | ۱۱عہ |
| پورا صفحہ | عہ | بعہ | لعہ | ۱۱لعہ | ۱۱للعہ |

لطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونے کی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینیوالو!

بلا شبہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فائدہ متصور ہے ایسے بھی صد ہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرنا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت بتا کر بھی شرمسار ہو جاتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جن میں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے اور شاید ہی اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہو اور کسی کی نظر پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا پانچ روپیہ کے سوا لاکھ خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں اس میں سرداروں کے خریدار ہوں - اور کوئی شہر یا قصبہ ایسا نہیں ہے جہاں لشکر عام اور جنوبی افریقہ تک ہوگا جہاں اسکے قدردان نہ ہوں - ہر ضلع سے لیکر گورنمنٹ کے دفاتر تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں - وکیل ہیں - بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار - راجہ اور نواب خریدار اگر ایک تو پڑھنے والے دس ◆

# آرمی نیوز

لودیانہ - شنبہ - یکم دسمبر ۱۹۰۶ء


## وکلاء اور اُن کی فیس مابعد کا سوال

وکلاء کے زمرہ میں بیرسٹر ایڈووکیٹ - پلیڈر اور مختار سب شامل ہیں غریب امیر جاہل و تعلیم یافتہ ہر قسم کے لوگوں کو دیوانی و فوجداری کی مقدمات میں انصاف حاصل کرنے کے لئے بالعموم انہی اصحاب کی مدد لینی اور اس کے معاوضہ میں منہہ مانگی فیس دینی پڑتی ہے۔ ہندو یا مسلمان بادشاہوں کے راج میں اس قسم کے وکیل نہیں ہوا کرتے تھے - اور نہ اُن کی چنداں ضرورت تھی کیونکہ عدالتیں ملک کے رسم و رواج سے واقف ہوتی تھیں - مجسٹریٹ اور جج سب ہندوستانی ہوتے تھے جو دیہاتیوں اور گنواروں کی زبان سمجھنے میں کوئی وقت محسوس نہ کرتے تھے - خود بادشاہ وقت مختلف ذرایع سے پیچیدہ مقدمات کی اصلیت دریافت کرنے کی کوشش کرتے تھے چنانچہ عام طور پر مشہور ہے کہ نیک اور عادل بادشاہ رات کے وقت بھیس بدلکر گلیوں اور محلوں میں باتیں سنتے پھرتے تھے اور اگر کسی کو مظلوم یا مفلس پاتے تھے تو فوراً اگلی صبح اُس کی داد رسی یا امداد کرتے تھے - مگر اب صورت معاملات دگرگوں ہے بادشاہت غیر قوم کے ہاتھ میں ہے جن کی زبان طرز رہایش رسم و رواج سب جداگانہ اور جنبی ہیں ہمارے بادشاہ سمندر پار رہتے ہیں اور انہیں عدالتی کاموں سے کوئی واسطہ نہیں - عدالتوں کا کام زیادہ تر سویلین افسروں کے ہاتھ میں ہے جو ہندوستانی زبان کے پورے ماہر نہیں ہوتے گو انہیں ہندوستانی زبان کا امتحان بھی کرایا جاتا ہے تاہم گنواروں اور دیہاتیوں کی بات چیت کا سمجھنا اُن کے لئے آسان کام نہیں علاوہ بریں تمام قوانین انگریزی زبان میں مرتب ہوتے ہیں جن کو جاہل ہندوستانی مطلق نہیں سمجھ سکتے - اس لئے عدالتوں اور رعایا کی سہولیت کے لئے کہ ٹھیک انصاف ہو اور فریقین مقدمہ اپنے دعاوی و حقوق کی نسبت ٹھیک اظہار کر سکیں وکلاء کا گروہ قایم کیا گیا ہے - ہر ایک وکیل اپنی اپنی لیاقت اور قابلیت کے مطابق فیس کی تعداد مقرر کر کے موکل سے وصول کر لیتا اور عدالت میں اس کی طرف سے وکالت کرنے لگتا ہے - اس موقعہ پر یہ ظاہر کرنا شاید ناموزون نہ ہوگا کہ وکیلوں کے وجود سے اہل ہند کو علاوہ حصول انصاف کے بہت کچھ ترقی اور روشنی نصیب ہوئی ہے - چونکہ یہ کسی کے ملازم نہیں ہوتے اس لئے ان کو

### آزادی حاصل ہے کہ

کسی حاکم کی بے اعتدالیوں بدچلنیوں اور مظالم کو اعلیٰ حکام کے گوشگذار کریں نیشنل کانگرس کا وجود زیادہ تر انہی لوگوں کی ہمت اور مدد سے ہوا اور اب تک قایم ہے - مختلف مذہبی اور پولیٹکل سوسایٹی کے بانی اسی معزز فرقہ کے ممبر ہیں اخبارات میں ملکی بہبودی و ترقی کے جس قدر مضامین شایع ہوتے ہیں ان کے لکھنے والے زیادہ تر یہی صاحبان ہوتے ہیں کئی رشوت خوار مجسٹریٹ اور پولیس افسر ان کی کوشش سے کیفر کردار کو پہنچے بہت سے غریبوں اور بیکسوں کو بلا کوڑی فیس ادا کرنے کے انصاف ان کی مدد سے حاصل ہوا - غرضکہ یہہ فرقہ بلحاظ اپنی خوبیوں کے قابل تعظیم اور ملک کے خیر و برکت کا باعث ہے لیکن

### سیاہ بھیڑیں

ہر جگہ ہوتی ہیں - اس فرقہ میں بھی بد مذاق بدنام کنندہ نکو نامے چند - کئی اصحاب ایسے کوتاہ اندیش - طامع اور خراب چال چلن کے موجود ہیں جن کی بدولت تمام معزز فرقہ وکلاء کی نیک شہرت کو بہت کچھ صدمہ پہنچا ہے اور عام لوگ ایسے لوگوں کے ناجایز سلوک اور چلن کی بنیاد پر وکیلوں کو لٹیرے - بے رحم اور جھوٹے کہتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں ہر شہر میں ایسے بیرسٹر - پلیڈر اور مختار پائے جاتے ہیں جو اپنے مقدس فرض وکالت کو خوش اسلوبی اور دیانتداری سے ساتھ انجام نہیں دیتے جس کے باعث موکلوں کی سخت دل شکنی ہوتی اور وہ جابجا شکایت کرتے پھرتے ہیں کہ فلاں وکیل نے ہمیں لوٹ لیا - محنتانہ لیکر عدالت میں حاضر نہ ہوا اور ہمارا بیڑا ڈبو دیا - اگر وہ حاضر ہو جاتا اور مقدمہ میں خواہ ناکامیابی ہوتی تاہم ہمیں کوئی افسوس نہ ہوتا - ایسی حرکات بلاشبہ تمام فرقہ وکلاء کو بدنام کرنے والی ہیں - اس کے علاوہ بہت سے وکلاء دلالوں کے ذریعے مقدمات لیتے ہیں جو ان کی شان کے خلاف ہے پنجاب میں برخلاف دیگر صوبجات کے یہہ رسم عرصہ سے جاری ہے - کہ وکلاء مابعد محنتانہ کی رقم بھی مقرر کر لیتے ہیں جس کے یہہ معنے سمجھتے ہیں کہ اگر مقدمہ میں کامیابی ہوگئی تو یہہ رقم لے لیجاویگی ورنہ نہیں - اس کے متعلق "چیف کورٹ بار" لاہور کے وکلاء میں دو فریق بن گئے ہیں ایک کی رائے ہے کہ "مابعد فیس کا طریقہ ناقص ہے" اور دوسرے کہتے ہیں کہ "نہیں اس سے موکل کو سہولیت رہتی اور تسلی ہو جاتی ہے کہ ہمارا وکیل مابعد محنتانہ کی رقم کے لئے عدالت میں ضرور حاضر ہوگا اور خوب کوشش کریگا - لیکن مخالف فریق کے وکلاء اس کو اس لئے معیوب سمجھتے ہیں کہ مابعد فیس لینے سے وکلاء پر یہہ الزام عاید ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی فیس کے لالچ سے جایز و ناجائز طریق سے مقدمہ میں کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو وکلاء کی شان کے خلاف ہے - اور اس سے وکلاء بدنام ہو جاتے ہیں" جیساکہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں بہت سے وکیل مقدمہ لیتے وقت پیشگی فیس چپ چاپ وصول کر لیتے ہیں اور جب تاریخ پیشی مقدمہ نزدیک آتی ہے تو موکل کو

### مجبور کیا جاتا ہے

کہ مابعد کی رقم بھی وہ ادا کر دیوے - اگر ادا نہیں کرتا تو پہلی فیس کسی شمار میں نہیں آتی اور وکیل صاحب عدالت میں حاضر نہیں ہوتے اگر حسب خواہش موکل نے مابعد فیس پہلے داخل کر دی تب پیروی مقدمہ کی جاتی ہے - اس سوال کے حل میں بہت بڑی دقت ہے - اور وکلاء و موکل اپنے اپنے دعاوی کے جواز میں بہت زبردست دلایل کہتے ہیں وکیل کہتے ہیں کہ "اگر مابعد کی رقم پہلے وصول نہ کر لیجائے تو کامیابی مقدمہ پر موکل رفوچکر ہو جاتے ہیں ڈھونڈے سے پتہ نہیں ملتا اور تاوقتیکہ عدالت میں دعویٰ نہ کیا جاوے رقم کا وصول ہونا مشکل ہے" دوسری طرف موکل یہہ شکایت کرتے ہیں کہ مابعد کی رقم پیشگی دیدینے سے اگر مقدمہ میں ناکامیابی ہو تو کئی ایک وکیل رقم مابعد واپس نہیں دیتے" غرضکہ در حقیقت یہہ مسئلہ بہت اہم ہے - آجکل چیف کورٹ میں ایک مقدمہ پیش ہے جس میں ایک وکیل صاحب بوجہ نہ ملنے مابعد رقم محنتانہ پیروی مقدمہ کے لئے حاضر نہیں ہوئے تھے - جمعہ گذشتہ کو اس مقدمہ کی سماعت ہوئی چونکہ یہہ مقدمہ خاص قسم کا ہے اور اسی کے فیصلہ پر طریق فیس مابعد کے جواز یا ناجوازی کا دارومدار ہے اس لئے کل جج اجلاس میں شریک تھے اور چیف کورٹ بار کے قریباً سارے وکلاء اور کئی ایک لیڈیاں مقدمہ سننے کے لئے موجود تھیں - چونکہ یہہ "ٹیسٹ کیس" ہے اس لئے مسٹر ملک اللہ داد پلیڈر نے جو ملزم وکیل کی طرف سے پیروکار ہیں کہا کہ یہہ مقدمہ بغرض حصول فیصلہ بطور مثال دائر ہوا ہے اس لئے میں خود تقریر نہیں کرونگا - اور چونکہ وکلاء چیف کورٹ کے اس معاملہ میں دو فریق ہیں اس لئے مسٹر گرے تو اس فریق کی طرف سے جو مابعد فیس کے طریق کو منسوخ کرانا چاہتا ہے اور مسٹر شیو نرائن پلیڈر

تا ایڈوکیٹ فریقین کی طرف سے پیش ہوئے۔"

مسٹر سنیہہ نرائن نے کہا کہ "فیصلہ طلب یہہ امر ہے کہ صوبہ ہذا میں مابعد فیس کا جو رواج جاری ہے وہ جائز ہے یا نہیں؟ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھئے کہ آیا جو بیرسٹر یا وکیل مابعد فیس لیتا ہے کسی قسم کی "پروفیشنل" بدچلنی کا تصور وار ہے یا نہیں؟ یہہ طریق سالہا سال سے جاری ہے۔ اور تمام مشہور وکیل یوروپین اور ہندوستانی اس پر عمل کر رہے ہیں۔ گویا یہی ہو رہا ہے اور ہوتا ہے کہ محنتانہ کی رقم یکمشت یا بیشیولب کے حساب سے وصول کی جاتی ہے۔ اس لئے یہہ ضروری ہے کہ اس سوال کو اس نقطۂ خیال سے دیکھا جائے کہ اس سے وکلاء پر کیا اثر پڑا ہے۔ لیکن اگر یہ طریق خراب ہے تو اس کو بند کر دینا چاہیئے اور اس کے لئے چیف کورٹ کا فیصلہ کافی ہوگا۔ بیرسٹر جو پنجاب چیف کورٹ میں بحیثیت ایڈووکیٹ داخل کئے جاتے ہیں وہ صرف بطور نذرانہ رقم لینے کے مجاز ہیں اور ایڈووکیٹ بھی موکل کے ساتھ محنتانہ کے متعلق کوئی معاہدہ کرنے کے مجاز ہیں"۔ مسٹر جسٹس جانسٹن کے سوال پر پنڈت صاحب نے بتلایا کہ غالباً مابعد فیس کا طریق موکلوں کی مفلسی کے باعث رایج ہوا ہے یا شاید بدیں وجہ کہ بعض موکل یہہ سمجھتے ہوں کہ اگر وکیل کو مقدمہ کے نتیجے سے کوئی خاص ذاتی تعلق نہ رہا تو وہ پوری

کوشش ہی بیروی

نہیں کریگا۔ اس کے بعد مسٹر گرے نے اپنی فاضلانہ تقریر میں پہلے عجاں چیف کورٹ کا شکریہ ادا کیا کہ ہمیں موقعہ دیا گیا ہے کہ اس سوال پر اپنی اپنی رائیں ظاہر کریں اور اس کے بعد کہا کہ ۱۹۰۵ء میں عجاں چیف کورٹ نے بار ایسوسی ایشن سے اس سوال کے متعلق رائے طلب کی تھی جس پر بار کا جلسہ ہوا اور کثرت رائے سے قرار پایا کہ مابعد فیس کا طریق جاری رہنا چاہیئے لیکن مسٹر گرے اس میٹنگ میں شامل نہ تھے اور انہوں نے اس کے متعلق ایک میمورنڈم پریزیڈنٹ کو لکھ بھیجا تھا جو بدقسمتی سے جلسہ میں پیش نہ کیا گیا۔ جس پر سول ملٹری گزٹ میں مابعد فیس کے سوال پر خط و کتابت ہوتی رہی۔ اب ممبران بار کی رائے میں بہت تبدیلی ہو گئی ہے۔ کئی لوگ تو اس طریق کو جاری رکھنا چاہتے ہیں بہت سے اس کو منسوخ کرانا چاہتے ہیں بہرحال جج صاحبان کو وکلاء کی آمدنی میں ہرج پڑنے کا مطلق خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ اخیر میں موجودہ طریق کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ طریق بہت ہی ناقابل اطمینان ہے" چیف کورٹ نے اپنا فیصلہ ریزرو رکھا۔

ہمیں امید ہے کہ فاضل عجاں چیف کورٹ ایسا فیصلہ صادر کرینگے جس سے وکلاء اور موکلوں دونوں کے حقوق کی پورے طور پر حفاظت ہو سکے گی اور دونوں کے تعلقات ایسے طریق پر قایم رہ سکیں گے جس سے کسی ایک فریق کو نقصان نہ پہنچے۔

---

**امریکہ کی اخلاقی حالت** - اگر دنیاوی ترقی کا خیال کیا جاوے تو اہل امریکہ کا نمبر دنیا بھر میں اول درجہ پر ہے۔ امریکن باشندگان نے بجلی اور سٹیم کی مدد سے ایسی حیرت انگیز کلیں اور آلات ایجاد کئے ہیں کہ تمام انسان دنگ ہو رہے ہیں۔ دولت کمانے میں ہی کمال کیا ہے۔ لیکن حصول دولت کے بے حد شوق نے انہیں اخلاق کے قابل تعظیم تخت سے نیچے گرا دیا ہے اور اہل امریکہ کی اخلاقی حالت نہایت افسوسناک ہے۔ بالعموم کسی قوم یا گورنمنٹ کے اچھے برے اخلاق کا نتیجہ اس کے اعلیٰ ممبران اور انتظامی افسران کے چلن سے نکالا جاتا ہے۔ اس معیار کے مطابق جب امریکن پولیس۔ امریکن تجاروں اور امریکن حکام کی کرتوتوں کو سنتے اور جانچتے ہیں تو بے تحاشہ کہنا پڑتا ہے کہ بیشک اہل امریکہ کا اخلاق بہت گرا ہوا ہے۔ مسٹر راک فیلر اور سٹینڈرڈ آئل کمپنی اور گوشت کے ٹین بھرنے والوں اور بیمہ کمپنیوں کی چالاکی و بددیانتی کے حالات تو ناظرین پہلے سن چکے ہونگے کہ کیسی کیسی بے ایمانی سے کام لیا جاتا اور پبلک کا روپیہ لوٹا جاتا ہے۔ مگر حال کی تازہ خبر سنکر اور بھی حیران ہونگے وہ یہہ کہ سان فرانسیسکو کا میئر یورپ سے آتا ہوا بمقام نیویارک گرفتار کر لیا گیا ہے اس پر الزام ہے کہ آپ نے پبلک کا روپیہ خوب بیفکری سے ہضم کیا۔ سان فرانسیسکو میں آجکل رشوت ستانی اور بدچلنی بری طرح پھیلی ہوئی ہے تمام عہدہ دار کم و بیش رشوتیں لیتے ہیں اور بدچلنیوں میں مصروف ہیں۔ حال میں اٹلی کے ایک مشہور گوئیے کروسو کو پولیس نے ایک مقدمہ میں پھنسا دیا اور الزام لگایا کہ اس نے راستہ چلتے باغ میں ایک شریف عورت کو چھیڑا ہے۔ لطف کی بات یہہ کہ عورت مذکور غائب ہے۔ عدالت میں پیش نہیں ہوئی پولیس نے کہدیا کہ وہ شرم و حیا کے مارے حاضر نہیں ہونا چاہتی اور ایک گواہ پیش کیا جسے اس کے مالک نے چوری کے الزام میں موقوف کر دیا تھا ملزم کی طرف سے بیان کیا گیا کہ یہ سب حضرات پولیس کی کارروائی ہے وہ عورت بھی اگر کوئی ہے تو پولیس کی بھیجی ہوئی ہوگی عدالت نے ایک سو پانی اور دس ڈالر جرمانے کی سزا دیدی بقول ایک انگریزی اخبار کے وہاں کے جج اور مجسٹریٹ بھی پولیس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ سچ ہے چراغ تلے ہمیشہ اندھیرا ہوا کرتا ہے۔ جہاں امریکہ میں اس قدر سائنس اور علم کی ترقی ہوئی ہے اخلاقی حالت اس قدر شرمناک اور گری ہوئی ہے!!

---

**گورنمنٹ کی امداد** - ہندوستان ایک ایسا غریب اور مفلس ملک ہے کہ اگر ذرا بھی آسمانی بلا یا قحط نازل ہو جائے تو ہندوستان کے زراعت پیشہ لوگ فاقہ سے مرنے لگتے ہیں۔ صوبجات متحدہ کے دو اضلاع ہمیرپور اور جالون کے کاشتکار اس قدر مفلس اور تباہ ہو گئے تھے کہ فصل خریف کے لئے بیج بھی مہیا نہ کر سکتے تھے چنانچہ تازہ گزٹ میں یہ دیکھکر خوشی ہوئی کہ ہر دو اضلاع میں گورنمنٹ نے بیج تقسیم کرنے کے لئے نصف لاکھ روپیہ پیشگی عنایت کیا جس میں سے ۳۴۳۵۴۳ روپیہ مالیت کا غلہ وزنی ۹۳۶۶ من بیج کے لئے پیشگی کاشتکاروں کو دیا گیا۔ اس کی قیمت فصلیں تیار ہو جانے پر کاشتکاروں سے وصول کیجاویگی اگر گورنمنٹ اس موقعہ پر ہاتھ نہ پکڑتی تو غریب کاشتکار تباہ ہو جاتے یا مجبوراً ساہوکاروں سے بیج کے لئے خراب غلہ خرید کرتے اور سود در سود کی مصیبت میں پھنس جاتے۔ لیکن ایسے موقعہ پر گورنمنٹ پیشگی کے بجائے اگر مفت بیج تقسیم کرتی تو اور بھی بہتر اور مرحب ہوتا۔

---

**امیر صاحب کابل** کی سیاحت ہند کے متعلق ترمیم شدہ پروگرام حسب ذیل ہے۔ ۲ جنوری کو لنڈی کوتل میں پہنچکر اگلے دن بوقت پشاور آمد ۳ جنوری روانگی ۷ جنوری سرہند ۸ جنوری۔ آگرہ آمد ۹ جنوری۔ روانگی ۱۶ جنوری علی گڈھ ۱۶۔ کانپور ۱۷۔ گوالیار آمد ۱۸۔ روانگی ۲۰ جنوری۔ دہلی آمد ۲۱ روانگی ۲۲۔ اجمیر ۲۳۔ دہلی آمد ۲۴۔ روانگی ۳ فروری۔ سوہاگ پور آمد ۵۔ روانگی ۱۰۔ بمبئی آمد ۱۱۔ روانگی براستہ سمندر ۱۴ فروری کراچی آمد ۱۶ فروری۔ روانگی ۱۷ سکھر ۱۸۔ بہاولپور آمد ۱۸ روانگی ۲۱۔ لاہور آمد ۲۲۔ روانگی ۲۵۔ پشاور ۲۶ روانگی ۲۸۔ لنڈی کوتل ۲۸ روانگی یکم مارچ۔

---

**لبرل گورنمنٹ کی نازک حالت** - ہندوستانیوں کے حق میں کنسرویٹو یا لبرل دونوں گورنمنٹیں یکساں ہیں۔ لیکن کنسرویٹو ایسے والدین کی مانند ہیں جو کسی چیز کے مانگنے پر بچے کی تھپڑ سے

خبر لیتے اور رونے نہیں دیتے اور لبرل گورنمنٹ ایسی ہو کہ اصل چیز کی بجائے تین یا مٹی کے کھلونے دیکر بچے کو خوش کر دیتے ہیں موجودہ لبرل گورنمنٹ نے ہندوستانیوں کے ساتھ کوئی ایسی خاص رعایت نہیں کی جس سے اہل ہند اُس کے ممنون ہوں جو اُس کی سرپرستی کو خیر و برکت کا باعث سمجھیں۔ تاہم مارنے والے سے کھلونے دینے والے والدین بدرجہا اچھے ہوتے ہیں اس لئے ہمیں یہ سنکر افسوس ہوا کہ مسودہ تعلیم کے متعلق موجودہ گورنمنٹ کی مجارٹی دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ اور اندیشہ ہو کہ شاید عنقریب پارلیمنٹ شکست ہو جائے اور نئے سرے سے انتخاب شروع ہو۔ اگر ایسا ہوا تو عجب نہیں کہ پھر کنسرویٹو فریق برسر حکومت ہو جاوے۔ اور لارڈ کرزن سکرٹری آف سٹیٹ ہند مقرر کئے جاویں۔ اس صورت میں غالباً بنگالیوں کو بڑی مصیبت ہوگی۔ اور ممکن ہو کہ ہندوستان کے انتظام میں غیر معمولی تغیر و تبدل وقوع میں آوے۔

## چینی گورنمنٹ کی بیداری

چین نے جاپان سے شکست کھانے اور اس کے بعد دول خارجیہ کی متفقہ چڑھائی سے جو مصیبت و ندامت برداشت کی اُس سے اس کی آنکھیں کھل گئی ہیں اور چینی مدبرین نے اپنی کمزوری اور زوال کا ذمہ دار چینیا بیگم یعنے افیون کو قرار دیا ہے۔ ہندوستان سے افیون کی درآمد روکنے کے لئے بڑی سرگرمی دکھلائی گئی ہے اور گورنمنٹ برطانیہ اب اس بات پر آمادہ ہو گئی ہے کہ اگر سچ مچ چین اپنے ملک سے افیون کے مذموم رواج کو موقوف کرنا چاہتا ہے تو ہندوستانی افیون کی درآمد بند کر دیجاوے۔ ٹائمز کا نامہ نگار پیکن سے خبر دیتا ہے کہ تجارت افیون کی موقوفی کا شاہی اعلان نافذ ہو گیا ہے اس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ عرصہ دس سال تک افیون کی کاشت و استعمال بند ہو جانے چاہئیں۔ ہر سال ½ رقبہ میں کم کاشت کی جاوے اور افیونیوں اور افیون فروخت کنندوں کی فہرستیں مرتب کیجاویں۔ جن اشخاص کی عمر ۶۰ سال سے کم ہے۔ اُن کے لئے لازم ہے کہ ۲۰ فیصدی افیون کا استعمال گھٹاتے جاویں آیندہ کسی کو افیون کھانے یا فروخت کی دکان کھولنے کی اجازت نہیں ملیگی اور جو شخص خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا اس کو سزا دیجاویگی اور مال ضبط کیا جاویگا۔

سالینگور کی ریاستوں میں ۱۴ ہزار آدمیوں نے افیون کھانے کی بری عادت ترک کر دی ہے یہ ایک علاج کے طفیل ہی جو چینیوں نے افیون چھڑانے کے لئے ایجاد کیا ہے۔ افیون فروش کہتے ہیں کہ ۷۰ فیصدی کم آدمی اُن کی دوکانوں پر آتے ہیں۔ اسی لئے کئی ایک دوکانیں بند ہو گئی ہیں۔ چینی فوجوں اور سکولوں میں خلاف استعمال افیون احکام جاری ہو گئے ہیں جو فوجی افسر افیون کا استعمال کرتا ہوا معلوم ہوتا ہو اس کو سزا دیجاتی ہے۔

## روس وسط ایشیا میں

وسط ایشیا میں روس نے جس قدر پیش قدمی کی یا آجکل کر رہا ہے اس کو باشندگان برطانیہ اچھی نظروں سے نہیں دیکھتے اور ایسا ہونا قدرتی بات ہے کیونکہ نہیں اندیشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اسی طرح بڑھتے بڑھتے کسی وقت روس ہندوستان کے قریب پہنچکر بدامنی کا باعث نہ ہو جائے۔ اسی اندیشہ کے باعث سرحدی مضبوطی کے لئے کروڑوں روپیہ ہندوستانی رعایا کا فراخدلی سے خرچ کیا جاتا ہے امیر کابل سے دوستی کا سلسلہ مضبوط رکھنے کا باعث بھی یہی روسی پیشقدمی کا خطرہ ہے۔ بلکہ اخبار "مارننگ پوسٹ" لندن روسی پیشقدمی کی تعریف کرتا ہوا لکھتا ہے کہ جو علاقے اجاڑ پڑے تھے۔ اور جہاں بہت تھوڑی آبادی تھی اور جہاں کوئی گورنمنٹ نہ تھی اور لوگ صنعت و حرفت یا تجارت سے بالکل ناواقف تھے وہاں روس نے پہنچکر بڑے بڑے شہر آباد کر دئے جن میں امن امان کے ساتھ مختلف قوموں کے باشندے آباد اور ہر قسم کی ترقی رہے ہیں۔ ہندوستان میں انگریزی حکومت کے جواز میں یہہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ گورنمنٹ نے غیر مزروعہ علاقوں کو آباد کیا۔ جو بد امنی پھیلی ہوئی تھی اس کو دور کر کے امن اور انصاف کا سلسلہ قائم کیا اور ملک کے مختلف صیغوں میں ترقی کی؟ لیکن افسوس کہ جب کبھی سرحدی قوموں نے شورش کی گورنمنٹ نے پیشقدمی تو کی اور انہیں مطیع کر لیا جس پر لاکھوں کروڑوں روپے خرچ کئے مگر افسوس کہ امن قائم کرنے کے بعد پھر اُن کو آزاد چھوڑ دیا اور دامن جھاڑکر فوجیں و انگریزی افسر واپس آگئے۔ ہندوستان سے اسی قدر مہمیں سرحد کی طرف گئیں جس قدر کہ وسط ایشیا میں روس نے بھیجیں لیکن ہم واپس آگئے اور روس نے ڈیرا جما لیا نتیجہ یہ ہوا کہ روسی حکومت میں لوگ ترقی کر رہے ہیں اور امن کی زندگی بسر کرتے ہیں اور خود روس کو معتدبہ فائدہ پہنچ رہا ہے لیکن سرحدی قومیں بدستور خانہ جنگیوں اور فسادوں میں مشغول ہیں؟ اخبار مذکور افسوس کرتا ہے کہ برٹش گورنمنٹ نے فارورڈ پالیسی" (آگے بڑھنے کی حکمت عملی) سے فائدہ نہیں اُٹھایا لیکن شاید اُسے معلوم نہیں کہ کابل ورنہ آزاد قومیں روسی انگریزی پیش قدمی میں بجائے لکڑ یا "بفر" کا کام دے رہی ہیں اور علاوہ اس کے ہمارے مدبران دیر آید درست آید کے مسئلہ پر عمل کر کے آہستگی اور حکمت عملی سے کام لے رہے ہیں جس کا نیک نتیجہ آنیوالی نسلیں دیکھیں گی۔

## موسمی بیماریاں اور دیہاتی باشندے

دیہاتی باشندگان کی زندگی بہت کچھ گورنمنٹ اور ملکی خیراندیشوں کی توجہ کی محتاج ہے۔ موسمی بیماریاں دیہاتی لوگوں کو جن میں زمیندار کاشتکار اور دوسرے غریب لوگ شامل ہیں بہت ہی نقصان پہنچاتی ہیں اور بہت آدمیوں کو قبل از وقت محض علاج نہ ہونے کے باعث موت کے منہہ میں پہنچا دیتی ہیں۔ ہیضہ طاعون اور ملیریا بخار شہروں کی نسبت دیہاتوں میں زیادہ غضب ڈھایا کرتا ہے لیکن افسوس کہ ان کی خبرگیری اور معالجہ کے لئے ابتک قابل اطمینان انتظام نہیں کیا گیا۔ چنانچہ ایک بیمار زمیندار نے نہایت دردناک الفاظ میں ایک ... معزز ... شائع کرائی ہے جس میں لکھا ہے کہ کوئی گھر ایسا نہیں جس میں ماتم کی آواز نہ آتی ہو۔ بیچارہ کاشتکار وہ مخلوق ہے جو آئے سال دنیا کے واسطے اناج اپنے پسینے کی کمائی سے مہیا کرتی ہے۔ یہہ وہ جماعت ہے کہ جس کے ٹکوں سے گورنمنٹ کے خزانے لبالب رہتے ہیں یہہ وہ بدقسمت حیوان ہے جس کے لہو سے اہلکار اور وکیل پرورش پاتے ہیں یہہ وہ کمبخت فرقہ ہے جس کی کمائی سے مدرسے جاری اور شفاخانے بارونق ہیں۔ ہمارے خیال میں گورنمنٹ اور دیگر بہی خواہان ملک کا فرض ہے کہ دیہاتی باشندگان کے علاج معالجہ کے لئے ایسے موقعہ پر جبکہ موسمی بیماری کا زیادہ زور ہو خاص طور پر کوئی انتظام کیا جاوے۔ اور حکام ضلع اپنے دوروں میں خاص توجہ رکھا کریں کہ غریب دیہاتی کس کس قسم کی مدد کے محتاج ہیں۔

## لاٹ صاحب پنجاب کا دورہ

ہمارے صوبہ پنجاب کے لفٹنٹ گورنر بہادر کے دورے کا پروگرام حسب ذیل ہے۔ ۳۰ نومبر چھاؤنی مغربی لاہور سے روانگی اور اسی دن حصار میں آمد۔ یکم دسمبر کو حصار سے روانہ ہو کر دہلی میں رونق افروز ہونگے۔ اور ۹ دسمبر تک مقیم رہینگے ۱۱ کو دہلی سے پٹیالہ پہنچیں گے۔ ۱۳ کو پٹیالہ سے بہہ ۱۴ کو بہہ سے سنگرور۔ ۱۶ کو مالیر کوٹلہ اور اسیدن روانہ ہو کر ۱۷ کو واپس لاہور پہنچیں گے۔ حضور کے ہمراہ لیڈی ریواز صاحبہ مسٹر ...

# ملٹری دنیا

**معاملات مراکو**۔ ٹانجیر میں ریسولی اور اُس کے پیرو دو نے سخت بدامنی پھیلا رکھی ہے اور یورپین قائمقاموں کی جان معرض خطر میں ہے بہت سے یورپین جو ٹانجیر سے باہر رہتے تھے مجبوراً اپنے گھروں کو چھوڑ کر ٹانجیر میں چلے آئے ہیں معاملات کی یہہ خطرناک صورت دیکھ کر فرانس اور اسپین نے ارادہ کیا ہے کہ جلد ٹانجیر کی بدنظمی کو دور کیا جاوے اس کے لئے اگر ضرورت پڑی تو ہر قوم کے بارہ بارہ سو جوان چڑھائی کرینگے۔ اور ٹانجیر و اس کے گرد و نواح میں امن قائم کیا جاویگا۔ دراصل یہہ بدنظمی فرانس اور سپین کی متفقہ کوشش کے مقابلہ میں ہیچ ہے اور اب تک فسادیوں کا قلع قمع ہو گیا ہوتا لیکن بہت سے جرمن کے اہلکار در پردہ ان لوگوں کو اُکسا رہے ہیں اور فرانس و سپین بھی صرف جرمنی کے دست اندازی یا میدان میں اترنے کے خوف سے کوئی عظیم کارروائی نہیں کرتے۔ لیکن اب وقت آگیا ہے کہ فرانس سپین کی امداد برطانیہ بھی کرے اور تینوں طاقتیں ملکر شہنشاہ جرمنی کو کہیں کہ یہہ حالت ناقابل برداشت اور بالکل ناواجب ہے۔ اور اگر اس پر بھی جرمنی اپنی چالاکی سے باز نہ آوے تو مجبوراً لڑائی کے ذریعہ تصفیہ کیا جاوے۔ جرمنی کا اس علاقہ میں کوئی واسطہ نہیں نہ اس کے تجارتی تعلقات ہی ہیں۔ صرف چھیڑ چھاڑ کی غرض سے اس نے یہہ طریق اختیار کر رکھا ہے جب سے مراکو میں بدامنی پھیل رہی ہے۔ مراکو کی بدامنی صرف وہاں کے سلطان کی نالائقی اور گھر کی پھوٹ کا نتیجہ ہے۔ ابھی حمارہ حکومت کا مدعی ہے اور مولائے عبدالعزیز اس کو زیر نہیں کر سکتا کیونکہ وہ عیش پرستی اور غفلت کے باعث رعایا کو بدظن کر چکا ہے۔ اس لئے بہت سے قبایل ابھی حمارہ کی حمایت میں ہیں اور بعض ریسولی کو اپنا پشت پناہ مانتے ہیں۔ چنانچہ ارزیلہ کے لوگوں نے سلطان کی خدمت میں ایک محضر بھیجا ہے کہ ریسولی کو جسے انگریزی اخبارات ڈاکو بیان کرتے ہیں ارزیلہ کا گورنر بنا دیا جاوے بہرحال اب مراکو کی حالت نازک ہے اور وہ دن دور نہیں جبکہ فرانس و سپین اس کے حصے بخرے کرینگے اور سلطان کی حکومت یا تو معدوم ہو جائیگی یا برائے نام رہ جاویگی۔

---

**روس کی حالت زار**۔ ڈوما کے انتخابات میں مخالف گروہوں کو شکست کا موقعہ ملے یا وہ لوگ اپنے پسندیدہ اشخاص کو ممبر منتخب نہ کر سکیں اس لئے زار روس اور اس کے ہواخواہ ابھی تدابیر عمل میں لا رہے ہیں جن سے مخالفین شریر اشخاص کو رائے دینے کا استحقاق ہی نہ رہے چنانچہ جن ممبران نے ڈوما شکست ہونے کے موقعہ پر مخالف فریق کی حمایت کی تھی یا مخالفانہ اشتہار پر دستخط کئے تھے اُن سب کی نسبت اعلان کیا گیا ہے کہ وہ نہ تو ممبر منتخب ہو سکتے ہیں اور نہ انتخابات میں رائے دینے کے مجاز ہیں۔

سباٹوپول کے گذشتہ فساد میں شریک ہونیوالے ۸۳۴ آدمیوں کو مختلف قسم کی سزائیں دی گئی ہیں۔ جن میں سے بعض کو عمر قید کی سزا ہوئی دو گولی سے مارے گئے اور ایک کمیٹی مین کو پھانسی دیا گیا۔

تھیوڈوسیہ میں ۱۶ نومبر کو جنرل ڈیویڈوف پر بم کا گولہ پھینکا گیا لیکن خوش قسمتی سے انہیں کوئی ضرر نہ پہنچا اور حملہ آور شخص اسیوقت گرفتار کر لیا گیا۔

---

**ترکی ایرانی سرحد کا جھگڑا**۔ ایرانی ڈیلیگیٹوں نے سرحد کے متعلق جو تجاویز پیش کی تھیں انہیں ترکی کمشنروں نے نامنظور کر دیا ہے اب ایرانی اہلکار اسی بات کے منتظر ہیں کہ شاہ ایران کیا حکم بھیجتے ہیں جس کے لئے اُنہوں نے شاہ موصوف کے حضور میں مراسلت ارسال کی ہے۔

---

**لارڈ کچنر نیپال میں**۔ پچھلے دنوں لارڈ کچنر بہادر نیپال میں تشریف لے گئے تھے۔ اس موقعہ پر مہاراجہ صاحب نیپال اُن کے اہلکاروں اور عام لوگوں نے جس عقیدتمندی اور مسرت کیساتھ حضور ممدوح کا خیر مقدم کیا وہ بہت ہی قابل قدر تھا [illegible] میں ۱۹۵۰۰ سپاہ کی فوجی قواعد ہوئی۔ تمام سپاہی چست اور خوب ہوشیار پائے گئے قواعد نہایت سلیقہ اور خوبی سے کی گئی ایک عالیشان اور پرتکلف دربار منعقد کیا گیا جس میں خود مہاراجہ دہراج تشریف فرما تھے۔ سرچندر شمشیر وزیر اعظم نے لارڈ ممدوح کے خیر مقدم میں محبت آمیز تقریر کی جس میں حضور ممدوح کی تشریف آوری کا دلی شکریہ ادا کرنے کے بعد کہا کہ وہ آپ حضور وائسرائے اور ان کی معرفت حضور ملک معظم کے حضور میں یہہ پیغام پہنچا دیں کہ ہم تہ دل سے برٹش گورنمنٹ کی دوستی کا فخر رکھتے اور سچے دل سے تخت برطانیہ کے خیرخواہ ہیں اور ہمیں اس دوستی سے بہت کچھ عزت اور فائدہ پہنچا ہے ہماری دوستی صرف زبانی نہیں بلکہ عملی ہے جس کا ثبوت ہو چکا ہے کہ برٹش راج کے فائدہ کے لئے گورکھا سپاہیوں نے اپنا خون بہایا ہے اگرچہ بدقسمتی سے غدر ہندوستان کے بعد ہمارے راست مند برٹش گورنمنٹ کی عملی امداد کا موقعہ نہیں ملا ہے تاہم ہمیں فخر ہے کہ ۱۸۵۷ء سے لیکر جب سے گورکھے انگریزی فوج میں بھرتی ہونے لگے ہیں کوئی لڑائی ایسی نہیں گذری جس میں گورکھا پلٹنوں کے کچھ نہ کچھ جوان شامل نہ ہوئے ہوں۔ اور جس میں اُنہوں نے اپنی قومی عزت کو بڑھانے کے لئے نہایت بہادری کے ساتھ مقابلہ نہ کیا ہو۔ پھر کہا کہ برٹش گورنمنٹ کی دوستی سے ہمیں رعائتیں حاصل ہوئی ہیں۔ چنانچہ ہماری فوج کے لئے گورنمنٹ نے ۲۵۰۰۰ مارٹینی ہنری رفلیں مفت عنایت کیں اور ہر سال کارتوس چاندماری کے لئے دئے جاتے ہیں جن سے نئے زمانہ کے میدان کارزار میں سپاہی شاندار ہو سکیں گے اور ضرورت کے موقعہ پر برطانیہ کے دشمنوں کا مقابلہ کرینگے۔ اور اس دوستانہ سلوک سے دونوں گورنمنٹوں کا اتحاد بہت مستحکم ہو گیا ہے۔ اور حضور نے خوفناک زلزلہ دھرم سالہ میں فوت ہونے والے سپاہیوں کی بیواؤں اور بچوں کو جو امداد دی ہے اس سے صرف نیپال دربار بلکہ تمام ملک میں آپ کی عزت اور علو ظرفی کا شہرہ ہو گیا ہے اور سب کی دعا ہے کہ آپ کی عمر دراز اور اقبال زیادہ ہو۔"

حضور کمانڈر انچیف نے جواب میں فرمایا کہ "سب سے پہلے میں آپ کے مہربانی آمیز الفاظ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں آپکی مہمان نوازی اور مہربانی کو کبھی فراموش نہیں کرونگا۔ حضور پرنس آف ویلز کو افسوس رہا کہ باوجود ہر قسم کی تیاری ہو جانے کے انہیں آپکے مہمان بننے کا موقعہ نہ مل سکا۔ حضور ممدوح نے دوران سیاحت میں گورکھا سپاہیوں کی نسبت خاص دلچسپی ظاہر فرمائی چنانچہ بمقام بنارس اُن گورکھا بہادروں کو جنہوں نے دھرم سالہ کے زلزلہ میں بہادری دکھلائی تھی دست خاص سے سینٹ جان یروسلم کے تمغے پہنائے۔

برٹش گورنمنٹ آپکی دوستی کی بہت قدر کرتی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ نیپال پر ہمیں پورا بھروسہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ اگر ضرورت پڑی تو آپ ہمیں خوب مدد دینگے۔ اور جو کچھ میں نے یہاں دیکھا ہے اُس سے میں اپنی سرکار کو اطلاع دونگا کہ نیپالی فوج خوب شائستہ ہے جس نے لائق فوجی افسروں کی ماتحتی میں تربیت پائی ہے اور اگر

میری یہ خوش نصیبی ہے کہ ان فوجوں کو اپنے ماتحت لیکر غنیم کا مقابلہ کروں تو مجھے بڑا بھاری فخر ہوگا۔ حضور ملک معظم پرائم منسٹر صاحب کی خدمات کو خاص قدر سے دیکھتے ہیں اور ہم تبت کے نازک موقعہ پر جو امداد دی گئی اس کے صلہ میں چوتھی گورکھا رائفلز میں آنریری کرنل کے عہدہ پر مقرر فرماتے ہیں۔ جس کے لئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ آپ اس عہدہ پر مدت دراز تک رہیں اور اپنی آمد کی یادگار میں آپ کو میجر جنرل کی شمشیر عطا کرتا ہوں۔ تلوار لینے کے بعد مہاراجہ صاحب نے حضور کمانڈر انچیف کا شکریہ ادا کیا اور ایماء فرمایا کہ گو نیپالی فوج انگریزی سپاہ کے برابر ہوشیار و قابل ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتی لیکن تمام فوج کے لئے بڑا بھاری فخر ہوگا اگر حضور والا نیپال آرمی کا آنریری جنرل ہونا منظور فرما دیں۔ جسکو حضور کمانڈر انچیف نے خوشی سے منظور کر لیا۔ دوسرا دن شکار کھیلنے میں گذرا۔ شام کو مہاراجہ صاحب کے محل میں حضور کمانڈر انچیف تشریف لے گئے جہاں عالیشان استقبال ہوا۔ اور معمولی گفتگو ہوتی رہی اور آخر میں آتشبازی چھوڑی گئی اور حضور آخری ملاقات کرکے چلے گئے۔

## بنگال پنجاب رائفل ایسوسی ایشن کا جلسہ میرٹھ

(۲۲ نومبر)

میچ نمبر ۱۲ چمپین شپ میچ فاصلہ ۶۰۰ گز ۱۹ انعامات ۵ سو روپیہ

| عہدہ و نام | نام رجمنٹ | تعداد پوائنٹ |
|---|---|---|
| حوالدار شجیت گورنگ | ۱-۳ گورکھا | ۳۵ |
| پشت نرائن سنگھ | نیپال اسکارٹ | ۳۵ |
| جمعدار رگھو ناتھ سنگھ | ۲۵ پنجاب رائفلز | ۳۴ |

میچ نمبر ۱۷ لانگ رینج اگریگیٹ (میچ نمبر ۲-۵-۱۰-۱۱-۱۲ کا اگریگیٹ) ۴۳ انعام ۱۸۰ روپیہ

کلاس ۔ اے

| عہدہ و نام | نام رجمنٹ | تعداد پوائنٹ |
|---|---|---|
| حوالدار رپی سنگھ رانا | ۲ گورکھا | ۱۵۰ |
| جمعدار سیتل پرشاد | ۹۸ انفنٹری | ۱۴۸ |

کلاس ۲

| عہدہ و نام | نام رجمنٹ | تعداد پوائنٹ |
|---|---|---|
| حوالدار راج سنگھ | ۱۳ راجپوت | ۱۵۰ |
| حوالدار جے پال سنگھ | ۱۴ راجپوت | ۱۴۹ |
| حوالدار اچیتا رام | ۲ فسٹ گورکھا | ۱۴۹ |
| صوبیدار لہرا سنگھ | ۲۶ پنجابینز | ۱۴۸ |

| عہدہ و نام | نام رجمنٹ | تعداد پوائنٹ |
|---|---|---|
| صوبیدار پرتاب سنگھ | ۱ تھرڈ گورکھا | ۱۴۸ |

چاندی کا تمغہ

| عہدہ و نام | نام رجمنٹ | تعداد پوائنٹ |
|---|---|---|
| کوٹ دفعدار احمد اللہ خاں | ۱۴ کیولری | ۲۷۵ |
| جمعدار سید عباس | ۸۶ کرناٹک انفنٹری | ۲۷۷ |

کانسی کا تمغہ

| عہدہ و نام | نام رجمنٹ | تعداد پوائنٹ |
|---|---|---|
| سوار محمد غنی خان | سکینڈ لانسرز | ۲۶۳ |
| جمعدار در گوپل | ۲ تھرڈ گورکھا | ۲۷۶ |

میچ نمبر ۱۵۔ مہاراجہ کوچ بہار کا انعام پہلا ۴۰ دوسرا ۳۰۔ تیسرا ۲۰ - ۸۰ انعام ۴۰۰ روپیہ کے فاصلہ ۲۰۰ گز

| عہدہ و نام | نام رجمنٹ | تعداد پوائنٹ |
|---|---|---|
| جمعدار رتیل سنگھ | ۱۳ راجپوت | ۳۳ |
| نائک سیتا سنگھ | ۱۲۵ نیپئر رائفلز | ۳۳ |
| نائک شیو کرن | ۴۸ پانیرز | ۳۲ |

میچ نمبر ۱۶۔ مہاراجہ سیندھیا کا انعام پہلا ۱۰۰ دوسرا ۷۵۔ تیسرا ۵۰ - ۱۱ انعام ۸۰۰ روپیہ کے اگریگیٹ میچ نمبر ۳ سے ۵ تک

| عہدہ و نام | نام رجمنٹ | تعداد پوائنٹ |
|---|---|---|
| جمعدار سید عباس | ۸۶ کرناٹک انفنٹری | ۲۷۷ |
| جمعدار در گوپل | ۲ تھرڈ گورکھا | ۲۷۶ |
| رائفل مین کھڑک سنگھ تھاپا | ۲ تھرڈ گورکھا | ۲۶۹ |

(دوسرا دن ۲۳ نومبر)

سکینڈ بٹالین تھرڈ گورکھا رائفلز کی ٹیم نے ۵۳۴ پوائنٹ بنا کر پیالہ جیتا۔ ۹۶ برار انفنٹری اور ۱۰ تھرڈ گورکھا دونوں نے ۵۲۹ پوائنٹ بنائے لیکن اول الذکر نے ۹۰۰ گز پر اچھے پوائنٹ بنا کر ٹائی جیت لی۔

میچ نمبر ۱۹ میجر جنرل ایڈمس کا انعام فاصلہ ۳۰۰ گز

| عہدہ و نام | نام رجمنٹ | تعداد پوائنٹ |
|---|---|---|
| پرائیویٹ پیرومل سامی | ۳۰ کرناٹک انفنٹری | ۲۸ |
| حوالدار گن جادھو | ۱۰۸ انفنٹری | ۲۸ |
| لیس نائک مہر چند | ۹۰ انفنٹری | ۲۷ |

**جلسہ تقسیم انعامات** ۲۴ نومبر کی شام کو میرٹھ میں تقسیم انعامات کا جلسہ بصدارت لارڈ کچنر کمانڈر انچیف بہادر ہوا۔ اس موقعہ پر لفٹنٹ جنرل گیسلی معہ لیڈی گیسلی و جنرل مارشن اور بہت سے یورپین افسر موجود تھے۔ انعام تقسیم ہونے سے پہلے کرنل کیمبل صاحب آنریری سکرٹری نے رپورٹ پڑھکر سنائی جس میں درج تھا۔ کہ امسال پہلے سالوں کی نسبت بہت لوگ مقابلہ کیلئے آئے۔ جنکی ٹھیک تعداد حسب ذیل ہے:

گورہ فوج سے ۱۳۳ والنٹیروں سے ۱۲۰ ہندوستانی فوج سے ۸۳۰ کل ۱۱۶۲ اشخاص شامل ہوئے۔ مقابلہ کنندگان میں دور دور سے اور ریاستوں کے فوجی ملازم بھی شامل ہوئے۔ پھر جن لوگوں نے اچھے پوائنٹ حاصل کئے اُن کے نام ظاہر کئے اور آخر میں انتظامی کونسل کی طرف سے کمانڈنگ افسر صاحبان کا شکریہ ادا کیا کہ اپنے افسروں اور سپاہیوں کو اس جگہ بھیجا۔ اگلے سال انتظام میں تبدیلی کیجاوے گی تاکہ بٹ میں کام کرنیوالے ملازمان کو اس سال کی طرح سخت محنت برداشت نکرنی پڑے۔

حضور کمانڈر انچیف نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ مجھے پہر اس موقعہ پر شامل ہونے اور کرنل کیمبل صاحب کی رپورٹ سننے سے کمال خوشی ہوئی اور خاص کر اس امر سے کہ سال گذشتہ کی نسبت نشانہ بازی کے معیار میں بڑی ترقی ہوگئی ہے یہ ایسوسی ایشن ۱۸۶۲ء میں قائم ہوئی تھی۔ (جو مثل فائل ایسوسی ایشن کا عمدہ کام دے رہی ہے) اسوقت سے اب تک کئی ترقی تعداد مقابلہ کنندگان میں ہوگئی ہے۔ اس وقت گورہ فوج کے صرف ۱۸ اٹارگیٹ تھے اور ہندوستانی فوج کو دوسری جگہ چاندماری کرنی پڑتی تھی لیکن اب ۴۴ ٹارگیٹ ہیں اور تمام حصص ہندوستان سے ۱۲۰ ان پر نشانہ بازی کر سکتے ہیں۔ ان اضافات سے ثابت ہوتا ہے کہ عسکری تعلیم میں خوب دلچسپی لیجاتی اور نشانہ بازی میں بہت ترقی ہوگئی ہے۔ شارٹ رینج کی تبدیلی کرنے میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ چنانچہ ۵۰۰ گز کے فاصلہ پر ایک میچ میں آگو لیل لفٹنٹ فلپس نے چلائیں جنمیں ۲ بار آئی اور سنکر مجھے ملی اندکا میابی خوشی کی بات ہے کہ رسالہ و پلٹن دونوں میں بہت دلچسپی لیجاتی ہے۔ یہ دیکھکر بہتر سمجھتی ہے کہ ایسوسی ایشن مقررہ وقت متحرک چیزوں پر نشانہ مارنے کے طریق کو ترقی دیتی ہے۔ موقعہ جنگ میں اس قسم کی نشانہ بازی بہت مفید اور کارآمد ہو سکتی ہے۔ گو ہر شخص کو انفرادی نشانہ بازی ضروری اور اچھا ہے لیکن اکٹھے ہوکر نشانہ مارنا اور اسمیں کامیابی حاصل کرنا موقعہ جنگ میں زیادہ کارآمد ہو سکتا ہے۔ اسمیں ہر افسر و سپاہی کو قابلیت پیدا کرنی چاہئے۔ اسکے لئے وقتاً فوقتاً فیلڈ فائرنگ کا موقعہ پر آزمائش و پریکٹس کرنی واجب ہے اور ہر شخص کو اصل مقصد بخوبی سمجھا دینا چاہئے۔ اور غنیم کا پوزیشن ٹارگٹوں سے اس طریق پر ظاہر کیا جاوے جیسا کہ میدان جنگ میں دشمن کی حالت ہو سکتی ہے۔ کمان افسران کو میدان جنگ میں مدد بہت سی بہت مدد مل سکتی ہے اُن کے استعمال کا طریق بھی سکھلانا چاہئے۔ پچھلے جنگ روس و جاپان سے معلوم ہوگیا ہے کہ پیش قدمی کرنا کیسا مشکل امر ہے۔ اسکے لئے ضرورت ہوتی ہے کہ سپاہ اندھیرا یا مورچہ بندی کیجاوے۔ اس لئے حالات کے وقت چلفیندی کرنے اور مورچے بنانے کی تعلیم خاص طور پر دینی چاہئے امید ہے کہ عنقریب ہر ایک سپاہی کو مورچہ بندی کیلئے اوزار دیا جاوے گا۔ اور سپاہی کی زندگی کا دارو مدار اس ہتھیار کے درست استعمال پر کم و بیش مبنی ہوگا۔ لیکن نشانہ بازی اور

# دلچسپ واقفیت

## نامہ حال کا کمبھ کرن

پروفیسر لولین برگ ایک جرمن حکیم جس کو اعصابی بیماریوں کا بخوبی تجربہ ہے ایک کلارک لدن ہیم نامی کی نسبت لکھتا ہے کہ وہ مسلسل دو سال چار ماہ سے سو رہا ہے۔ پروفیسر مذکور اس لمبی نیند کی وجہ یہ بتلاتا ہے کہ لدن ہیم ۱۰ جون ۱۹۰۴ء کو گردن کے بل گرا تھا۔ ڈاکٹروں کو مطلق پتہ نہ لگا کہ دماغ کو صدمہ پہنچا ہے مگر ۲ جون ۱۹۰۴ء کو وہ سو گیا اور اب تک برابر سو رہا ہے۔ پروفیسر لولین برگ لکھتا ہے کہ یہ شخص پیٹھ کے بل بستر پر پڑا ہے اور اس کا سر کسی قدر جانب راست جھکا ہوا ہے۔ پیشانی پر بل پڑے ہوئے ہوتے ہیں گویا کہ اسے وحشت ناک خوابیں آ رہی ہیں۔ ہاتھ پاؤں اچھی طرح ہل جل سکتے ہیں مگر چہرے کی قوت حساس زائل ہو گئی ہے۔ سوئی کے چبھونے سے بھی وہ جاگ نہ سکا۔ آنکھوں کے سامنے نہایت تیز روشنی کرنے سے بھی اس پر کوئی اثر نہ ہوا اور نہ کانوں کے نزدیک زور زور سے طبل کرنے سے اسے ہوش آیا۔ سونے والے کو غذا برابر دی جاتی ہے جو غذا اس کے منہ میں رکھی جاتی ہے وہ آہستہ آہستہ چباتا اور نگلتا جاتا ہے ۲۸ ماہ کے عرصہ میں لدن ہیم نے ایک بار بھی آنکھ نہ کھولی۔ نہ کوئی بات کی۔ اور نہ کوئی ہوش کی علامت اس میں پائی جاتی ہے گو ڈاکٹروں نے اس بیمار کو دیکھا ہے مگر افاقہ کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ (زمیندار)

**کرۂ زمین کی عمر**۔ سر رابرٹ بال نے لشمپسر گرے انسٹیٹوٹ میں بیان کیا کہ ریڈیم کے دریافت سے ایک اہم مسئلہ تقریباً حل ہو گیا ہے جو عرصہ دراز سے ہندسہ دانوں اور عالمان طبقات الارض کے زیر بحث رہا ہے۔

لارڈ کیلون نے حساب لگایا تھا کہ دو کروڑ برس سے زیادہ عرصہ نہیں ہوا کہ زمین کی سطح اس قدر گرم تھی کہ اس پر پانی نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ سر رابرٹ بال نے کہا کہ آنریبل مسٹر سٹرٹ کے بیان کے مطابق سطح زمین کی پہاڑیوں میں ریڈیم کی بڑی مقدار موجود ہے جس سے بے شمار گرمی نکلتی رہتی ہے۔ اس صورت میں وہ وقت جبکہ زمین آبادی کے قابل ہوئی دو کروڑ سال سے بہت دور معلوم ہوتا ہے اور ماہران طبقات الارض جو زمین کی عمر اسی قدر سال کی بتلاتے ہیں وہ بعید از قیاس نہیں معلوم ہوتی۔

**گم دریا**۔ ایک امریکن اخبار لکھتا ہے کہ میکسیکو کے شمالی حصہ میں ایک عجیب و غریب دریا ہے جو دنیا میں بے نظیر ہے۔ میکسیکو کے صحرائے اعظم کے کنارہ پر ہے اور دریائے ریو گرینڈی سے جو یونائیٹڈ سٹیٹس کے شمالی سرحد پر ہے سوار کے ایک دن کے رستہ کے فاصلہ پر ہے یہ عجیب و غریب دریا ان پہاڑوں سے نکلتا ہے جو صحرا کے کنارہ پر واقع ہیں اور بیس میل تک جنوب کی طرف نہایت آہستگی اور نرمی سے بہ کر اونچی پہاڑیوں میں اس قدر تیز اور خطرناک ہو جاتا ہے کہ کوئی شخص اسے عبور نہیں کر سکتا لیکن جب تم دونوں طرف کی اونچی پہاڑیوں پر چڑھتے چلے دیکھنے جاؤ تو صرف دو میل کے فاصلہ پر یہ دریا زمین میں غائب ہو جاتا ہے وہاں کوئی غار نہیں جس کی نسبت تمہیں شبہ ہو کہ دریا اس میں گرتا ہے بلکہ سطح زمین میں ہی کھپ جاتا ہے۔ سائنس دانوں نے بڑی تلاش کی مگر سوائے اس کے اور کوئی پتہ نہیں چلا کہ یہ دریا زمین ہی میں غرق ہو گیا اس لئے جغرافیہ دان اس دریا کو گم دریا لکھتے ہیں۔

**صابون کا پہاڑ**۔ انگو کے قریب مقام نیوادہ میں ایک صابن کا پہاڑ ہے جس طرح ہمارے ضلع جہلم میں نمک کا ہے جو باوجود روزانہ کاٹے جانے کے کبھی ختم نہ ہوگا۔ اسی طرح نیوادہ کے پہاڑ میں قدرتی طور پر کبھی ختم نہ ہونے والی خالص صابن کی کان ہے۔ اس پہاڑ کی کان میں جا کر جس قدر صابون چاہئے چاقو سے کاٹ کر لے آؤ یہ کسی قدر نرم ہوتا ہے لیکن ہوا لگنے سے سخت ہو جاتا ہے اس کے اجزا میں بوراسک ایسڈ سوڈا اور پوٹیشیا آف لائم قدرتی طور پر ملا ہوا ہے۔ یہ خوب میل اور سیاہی کو کاٹتا ہے۔

**سب سے بڑی گھڑی**۔ گھڑیاں تو آپ نے ملاحظہ فرمائی ہونگی لیکن اس سے بڑی گھڑی آپ کی نظر سے نہ گذری ہوگی۔ کہتے ہیں کہ سینٹ لوئیس واقعہ امریکہ کی عالیشان نمائش میں ایک گھڑی اتنی بڑی دیکھی گئی ہے کہ جس کی منٹ کی سوئی ۶۰ فٹ لمبی ہے اگر راون یا کمبھ کرن زندہ ہوتے تو غالباً اس گھڑی کو اپنی پاکٹ میں ڈال سکتے تھے۔ اور اب تو یہ گھڑی کسی چھوٹے محلہ میں بھی نہیں سما سکتی۔

**گھوڑوں کا صابون**۔ یورپ میں گھوڑوں کو خوبصورت بنانے کے لئے ایک شفاخانہ قائم کیا گیا ہے جس میں گھوڑوں کو برقی قوت کے ذریعہ سے ملا جاتا ہے۔ ان کے سم خوبصورت بنائے جاتے ہیں ان کے دانت ریت رینا کے سفید کئے جاتے ہیں۔ اور ایک جگہ کھڑا ہونا۔ اور خالص انداز سے قدم اٹھانا سکھایا جاتا ہے اس تمام عمل میں غالباً گھوڑوں کا برقی اثر سے ملا جانا ایک عجیب عمل ہے۔ گھوڑوں کی جلد پر یہ عمل وہی اثر ڈالتا ہے جو انسانی کھوپڑی کے چہرہ پر اس عمل سے ہوتا ہے گھوڑے کے بال بہت ملائم چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ سبز رنگ اور جلد کا خراب حصہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔

**سونے کا وزن**۔ اگر کوئی کھپتی شخص تم سے کہے کہ سونے کا ایک فٹ مکعب ڈلا لیکر پانچ میل جا کر واپس آ جاؤ یہ ڈلا تمکو دیدیا جائیگا تو یقیناً تم تیار ہو جاؤ گے لیکن یہ شرط جیتنا محال امر ہے کیونکہ ایک مکعب فٹ سونے کا وزن بارہ سو تین پونڈ ۱۵ ان ہے زیادہ ہے

## لطف سخن

### نیچرل فلاسفی

(از مولانا اشہری صاحب)

عطا عین عنایت سے جو کیں آنکھیں خدا تو نے<br>
نہیں آنکھیں دیئے دو چشمۂ مہر انجلا تو نے

بصارت کے سوا دی جو بصیرت کبریا تو نے<br>
کیا اس سے شناسا از زمین تا بہ سما تو نے

دکھایا سارے عالم کو کہ حکمت اسکو کہتے ہیں<br>
بنایا ابن آدم کو کہ صنعت اس کو کہتے ہیں

ہمارا باصرہ حیرت فزائے عقل و حکمت ہے<br>
ہمارا ذائقہ حیرت فروش کام نعمت ہے

ہمارا ناطقہ ہے یا کلید گنج صنعت ہے<br>
ہمارا سامعہ گنجینۂ صد راز قدرت ہے

سمجھ لیتے ہیں گرم و سرد کو لمس انامل سے<br>
بتائیں بو و خوشبو سونگھ کر توفیق کامل سے

دماغ اپنا ہے یا صندوقچہ ہے راز قدرت کا<br>
تماشا خانے میں ہی اس کے لاکھ نیرنگ رہتا کا

کوئی گھر عیش منزل ہے کوئی خانہ مسرت کا<br>
کوئی کاشانہ خوبی کا کوئی گھر ہے محبت کا

امانت چور خانے میں ہے رکھتا نقد پنہاں کو<br>
لکھا ہے پیش تختے پر جو پیش آتی ہے انساں کو

خدایا واہ ہے تیرا عجب خلاق اشیا ہے
خیال اپنا پس از ثبت صور کو یاد رکھتا ہے
جو حس مشترک ہے وہ عجب حکمت کا پتلا ہے
حواس ظاہری کی ساری باتوں کا شناسا ہے
محافظ حافظہ ہے جملہ محسوسات کامل کا
تصرف میں اقربا ہے ہیں عزم حق و باطل کا
نہیں دل شمع نورانی ہے جو سینے کے اندر ہے
ہمارا چہرہ جس کی ضیا افروز تصویر ہے
گلوب اس کے … خوب اپنا کاسہ سر ہے
زبان اس کا زبانہ روشنی نطق معنی ہے
الٰہی موم تھی دل کی تو نے کیا جلائی ہے
کہ اس سے جسم کی اقلیم ساری جگمگائی ہے
نظر ہو گر درختوں کے تولد اور تناسل پر
تو اس تولید عجوبہ سے حیرت سب کو ہو یکسر
کوئی ہے مادہ لیلیٰ کوئی اس نار کا ہے نر
ہے مادہ کے نطفہ نر کا ملے قدرت داور
کوئی صحبت کرے باہم کوئی دست بغل ہوئے
کسی کے نطفہ رہتے کوئی حسن عمل ہوئے
حکیموں نے بہت باتیں نکالیں تیری حکمت کی
بہت باریکیاں اس میں نکالیں ہر فطرت کی
مگر اب تک نہ ٹوٹی مہر اک سر حقیقت کی
نہ سمجھا ماہیت کوئی برودت کی حرارت کی
نہ سمجھا کچھ ہوئے کو نہ جانا ماہیت کیا ہے
نہ سمجھا خشک ہے کیا شے نہ جانا مائیت کیا ہے
تماشا آن واحد کا ہے ہستی و عدم تیرا
لب ساحل حباب جو بھرا کرتے ہیں دم تیرا
نظر آتا ہے ہر مخلوق پر دست کرم تیرا
ادا کس منہ سے اے رب شکر کر سکتے ہیں ہم تیرا
ترے رونے سے وادی سے گلستان میں خجل کتنے
روانی سے تری چشموں کے دریا منفعل کتنے
ترے قیچاق کے سائے سے شیشو کو بھی وحشت ہو
ترے صحرائے بربر سے پریدہ رنگ وحشت ہو
ہمالہ کی ہر اک چوٹی سے پیدا تیری قدرت ہے
سکوہ بند عصا چل دیکھ کر عالم کو حیرت ہو
اثر کیا کیا دکھائیں بوٹیاں کہسار گلگت کی
کرے سیر آنکھوں کے ساتھ جا کر سیر قدرت کی

# کیسری کی کیاری

مجسٹریٹ (مجرم سے) امید ہے کہ پھر تمہاری صورت نظر نہ آئیگی
عادی مجرم (متعجب ہو کر) حضور نے کیا فرمایا؟ کیا آپ استعفا دینے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

---

بیٹا۔ (جس کا باپ باغبان ہے) ابا جی۔ اگر میں اس بیج کو گاڑ دوں تو کیا اس سے نارنگی کا درخت پیدا ہو جائیگا؟
باپ۔ بیشک بیٹا۔ درخت ہی نہیں بلکہ اس میں نارنگیاں بھی لگنے لگیں گی۔
بیٹا۔ (ہنسکر) بڑے تعجب کی بات ہے۔ کیونکہ یہ لیموں کا بیج ہے۔

---

احمد خان۔ بھئی امیر خان بڑا خوش نصیب شخص ہے۔ اسے کسی کا ایک پیسہ قرض نہیں دینا۔
حاجی محمد۔ یہ کیونکر؟ کیا کہیں سے خزانہ مل گیا ہے۔
احمد خاں۔ یہ بات نہیں۔ بازار میں کوئی اسے قرضہ ہی نہیں دیتا۔

---

جج۔ تم چوری کا جرم ثابت ہے اس لئے چار سال قید سخت کی سزا بھگتو۔
قیدی۔ حضور میرے وکیل کو بھی قید کیجئے۔
جج۔ یہ کیا کہتے ہو؟
قیدی۔ حضور میں سچ کہتا ہوں جو کچھ رقم چوری کے مال سے ملی تھی وہ وکیل صاحب محنتانہ میں لے چکے ہیں۔
باپ۔ بیٹا روتے کیوں ہو؟
بیٹا۔ ابا جی۔ میں نے رات کو خواب دیکھا کہ ہمارا مدرسہ جل گیا ہے۔
باپ۔ او خواب غلط تھا مدرسہ سلامت موجود ہے۔
بیٹا۔ اسی لئے تو میں روتا ہوں کہ میرا خواب سچا کیوں نہ نکلا؟

---

مجسٹریٹ (گنوار گواہ سے) ٹھیک بیان کیوں نہیں کرتا کیا پاپوش کھانے کی صلاح ہے۔
گواہ۔ جناب اگر آپ پاپوش کھایا کرتے ہیں تو مجھے بھی منگوا دیجئے سچ مچ مجھے بھوک لگی ہوئی ہے۔ اس لئے بول نہیں سکتا۔

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## ترش دودھ کے فائدے

ہندوستان میں دودھ میں ذرا بھی ترشی پیدا ہو جائے تو استعمال کے لائق نہیں سمجھا جاتا اور اسے پھینک دیا جاتا ہے۔ لیکن پروفیسر الائی مجنی (جو پیرس کے مشہور پروفیسر پاسٹیور کا جانشین ہے) بڑے دعوے سے کہتا ہے کہ ترش دودھ کا استعمال طویل العمری کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس کے متعلق اس نے ایک کتاب بھی لکھی ہے جس میں درج ہے کہ غیر مہذب اور قدامت پسند ملکوں میں ترش دودھ کے استعمال کا رواج تھا اسی باعث ان لوگوں کی عمریں بہت طویل ہوتی تھیں۔ پروفیسر موصوف تجربہ سے کہتے ہیں کہ ترش دودھ میں وہ جرم (مائیکروب) پیدا ہو جاتے ہیں جو ان جرم کے دشمن اور ہلاک کرنے والے ہوتے ہیں جن کے باعث انسان جلد ضعیف و کمزور اور ناکارہ ہو جاتا اور موت کے منہ میں جا پڑتا ہے۔ پروفیسر مذکور کا مقولہ ہے کہ اگر ترش دودھ ہر روز بلاناغہ استعمال کیا جاوے تو عمر بہت بڑھ سکتی ہے جو لوگ کسی خاص وجہ سے دودھ نہیں پی سکتے ان کو چاہئے کہ دودھ میں چینی ڈالکر جوش دیں اور جب وہ دودھ پھٹ جاوے اور ترش ہو جائے تو شیریں نان۔ یا کیک کے ہمراہ کھاویں۔ بہت لوگ خیال کرتے ہیں کہ مائیکروب والی چیز کھانا مضر صحت ہے لیکن نہیں یاد رکھنا چاہئے کہ بہت قسم کے مائیکروب مد صحت بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ کئی ڈاکٹروں نے ان مائیکروبوں کے ذریعہ مختلف بیماریوں کا علاج کیا اور کامیاب ہوئے ہیں۔ گرم دودھ میں مائیکروب پیدا کرنے میں جو بھی خراب ہو جاتی ہے اس لئے اگر کچھ دودھ میں چینی ملاکر اسے چند گھنٹے رکھ دیا جاوے تو یہ خرابی دور ہو سکتی ہے خمیر کے ذریعے بھی دودھ پھٹایا جا سکتا ہے دودھ کو ترش کرنے کے وقت یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ برتن مٹی یا چینی یا شیشے کا ہو کیونکہ پیتل اور تانبے کے برتن میں زہر پیدا ہو جانیکا اندیشہ ہے ترش دودھ سے آنتوں کے نقصان دہ جرم مر جاتے ہیں۔ اس لئے ہر روز آدھ سیر یا ڈیڑھ پاؤ ترش لینے پھٹا ہوا دودھ پینا چاہئے اس سے آنتیں اپنا کام عمدگی سے کرنے لگیں گی اور گردے بھی تقویت حاصل کرینگے۔ مثانہ و دیگر قوائے ہضمہ

سکا علاج بھی اس کے ذریعہ ہو جاویگا۔ بلقان کے علاقہ میں خمیر شدہ دودھ بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ وہاں دودھ کو ترش کرنے کے لئے انگور کا عرق دودھ میں ڈال لیا جاتا ہے۔

پروفیسر مذکور کا بیان ہے کہ میں خود سات سال سے ترش دودھ استعمال کرتا ہوں میرے دوستوں نے میری ہدایت پر عمل کر کے خوب فائدہ اُٹھایا ہے۔ کئی مریض اچھے کئے گئے ہیں۔ ہمارے ناظرین میں سے اگر کوئی صاحب ڈاکٹر مذکور کے مشورہ کے مطابق ترش دودھ استعمال کریں اور اس سے انہیں فائدہ ہو تو اپنے تجربہ سے ضرور آگاہ فرماویں۔

## آنکھ کی پُرانی سرخی کا مجرب علاج

آنکھ دکھنے کے بعد جو سرخی باقی رہجاتی ہے یا اور کسی سبب سے آنکھ سرخ رہے یا دوسرے کسی بے احتیاطی سے آنکھ کا دکھنا اچھا نہ ہو یا سوائے سرخی کے پانی بہتا رہے یا بعد دکھنے کے مہینہ دو مہینہ کا پھولا پڑ گیا ہو یا ضربان مثل بلان پڑ کر آنکھ سرخ رہتی ہو غرضیکہ کیسی ہی سرخی آنکھ میں بیٹھ گئی ہو اور کسی دوا سے نہ جاتی ہو انشاء اللہ اس دوا سے پہلے ہی دن فائدہ عظیم شروع ہو کر تین چار روز میں ذمہ مرض بفضلہ تعالیٰ بخوبی ہو جاتا ہے۔ نسخہ یہ ہے۔

عمدہ سفید پھٹکری تین ماشہ لیویں رات کو سفید زیرہ دو تولہ اور برگ حنا خشک گرد و غبار سے صاف دونو آدھ پاؤ پختہ پانی میں بھگو چھوڑیں صبح کھرل میں پھٹکری مذکور اس کے مقطر پانی میں پسوانی شروع کرا دیں یہانتک کہ سب پانی خشک ہو جائے پھر ایک دفعہ پھٹکری مسطورہ خشک شدہ پارچہ بیز کر کے کسی شیشی میں ڈاٹ بند کر کے رکھ چھوڑیں کہ باہر کی ہوا نم دار اس کو خراب نکر دے اور اس دوا کو نہایت قدر و احتیاط کے ساتھ رکھیں گو دیکھنے میں ایک آسان اور کم لاگت ہے مگر فوائد اس کے ایسے عجیب و سریع التاثیر ہیں کہ شاید ہی بایدہ رات کو سلائی سے لگایا کریں انشاء اللہ تعالیٰ بہت آرام ہوگا۔

## ضرورت

پانچ باجے والوں کی جو کہ مندرجہ ذیل باجے بجا سکتے ہوں۔ ۳۰ اپرنس آف ویلز اون بلوچز کے لئے ضرورت ہے۔

فلوٹ یا پکولو۔

فرسٹ ای فلیٹ کلارنیٹ

فرسٹ بی فلیٹ کلارنیٹ

اُلونس ماہوار ۳ روپیہ سے ۶ روپیہ تک علاوہ رینک کی تنخواہ کے پانچ سال کا اقرار نامہ بھرتی ہونے کے لئے دینا ہوگا۔

درخواستیں بنام بینڈ پریزیڈنٹ ۳۰ اپرنس آف ویلز اون بلوچز چمن آنی چاہئیں۔

## چلت حساب

۱۔ چلت حساب کہولے جاتے ہیں اور مہینہ میں سب سے کم بقایا پر سود بشرح ۲ فیصدی فی سال دیا جاتا ہے بشرطیکہ ایسا بقایا سو روپیہ سے کم نہو۔

۲۔ بینک میں روپیہ بھیجنے کے وقت چٹھی ہدایت یا میمو ہمراہ زر ہونا چاہیے اور نیز پاس بک بھیجنی چاہیے جس میں کہ زر کا اندراج کیا جاوے۔

۳۔ اس حساب میں سے روپیہ واپس لیتے وقت صرف اُن چک بکوں کا استعمال کرنا چاہیے جو بینک کی طرف سے مہیا کی گئی ہوں۔ یہ چک بک بینک اپنے گراہکوں کو بلا قیمت دیگا صرف چسپاں شدہ سٹیمپ کی قیمت لی جاویگی۔

۴۔ مبلغ بیس روپیہ یا اس سے کم رقوم کی واپسی کے لئے بینک کی رسید بک استعمال کیجا سکتی ہے جو بلا قیمت دیجاویگی لیکن خیال رہے کہ یہ رسید بطور چک اور ہنڈوی کے قابل فروخت نہیں ہے۔

۵۔ پاس بک مہینہ میں کم از کم ایک دفعہ اندراج کے واسطے بھیجنی چاہیئے۔

۶۔ چلت حساب کم از کم مبلغ ؎ کے ساتھ کھل سکیں گے گو بعد ازاں اس سے کم رقوم بھی حساب میں درج ہو سکتی ہیں۔

## سیونگ بنک حساب

۷۔ سیونگ بینک حساب کم سے کم مبلغ پانچ روپیہ سے کھولے جاویں گے۔

۸۔ سیونگ بینک حساب پر سود بشرح ۴ فیصدی فی سال دیا جائیگا۔

۹۔ سیونگ بینک کے ایک حساب میں مبلغ ۱۰۰۰ روپیہ سے زیادہ رقم کسی صورت میں نہیں لیجائیگی۔

۱۰۔ سیونگ بینک کا روپیہ مبلغ ۵۰ روپیہ کی اقساط میں ہفتہ میں دو دفعہ واپس لیا جا سکتا ہے۔

۱۱۔ سیونگ بینک اور چلت حساب میں سود سال میں دو دفعہ تقسیم ہوگا یعنے ۲ جنوری اور یکم جولائی بلصورت عدم ہدایت زر سود اصل میں شامل کر دیا جائیگا۔

۱۲) بینک پاس بک بلا قیمت اپنے گراہکوں کو دیگا۔ لیکن اگر اختتام سے پیشتر کتاب کہو جاوے نئی کتاب ۴ر قیمت پر مل سکیگی۔

## زر امانت میعادی

۱۔ بینک زر امانت میعادی مبلغ سو روپیہ اور اس سے زاید رقوم کے واسطے مفصلہ ذیل شرح پر

| | |
|---|---|
| میعادی ۱۲ ماہ | سود بشرح ۵ روپیہ فی صدی فی سال |
| میعادی ۹ ماہ | سود بشرح ۴½ روپیہ فی صدی فی سال |
| میعادی ۶ ماہ | سود بشرح ۴ فیصدی فی سال |
| میعادی ۳ ماہ | سود بشرح ۳ روپیہ فیصدی فی سال |

۲۔ زر امانت میعادی پر سود بطور چلت حساب اور سیونگ بنک کے ششماہی تقسیم ہوگا جو بینک سے درخواست پر ملسکیگا اگر منظور ہو تو بوقت واپسی اصل زر سود ہمراہ لیا جا سکتا ہے۔

## روپیہ کی لاگت

بینک اپنے گراہکوں کے لئے گورنمنٹ پرامیسری نوٹ کی خرید و فروخت اور ان کے سود کا وصول کرنا مناسب کمیشن پر کریگا جو درخواست پر معلوم ہو سکتا ہے۔

## اشیائے حفاظت

بینک گورنمنٹ پرومیسری نوٹ اور اور قیمتی دستاویزات اپنی حفاظت میں مبلغ چہار آنہ فیصدی فی سال کمیشن پر رکھیگا۔ لیکن کمیشن کی رقم کم از کم مبلغ پانچ روپیہ ہونی چاہیئے۔

## متفرق کام

بینک سود اور کمپنی کے حصص کا منافع اور تنخواہ اور پنشن کے بل مناسب کمیشن پر گراہکوں کے واسطے وصول کریگا اور اور سب طرح کا کام متعلق ساہوکاری کے کریگا۔ نیز آڑہت کا ہر قسم کا کام سر انجام دیگا۔

نوٹ۔ مفصل قواعد اور فارم ہائے خریداری درخواست کرنے پر منیجر سے مفت مل سکتے ہیں۔

وقت دفتر روزانہ ۱۰ بجے صبح سے ۴ بجے شام تک + بروز ہفتہ ۱۰ بجے صبح سے ۱ بجے شام تک

الحسب الحکم بورڈ۔ منیجر

نمبر (۴۸) لودیانہ ۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۲)

## آرمی نیوز

ہر ہفتہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کارآمد و قفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد پہنچائی جاتی ہے۔

یہ کوئی پولٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات حرفت و صنعت۔ زراعت و تجارت۔ حفظ صحت۔ تہذیب اخلاق۔ سائنس و فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا۔ دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سڈیشن اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی سوچ پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| ہندوستان و برما | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ |
| | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | [illegible] |
| ولایت | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | [illegible] |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ... گر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت

## اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴؍ | ۱۲؍ | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| نصف کالم | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا کالم | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا صفحہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

بطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونے کی اجرت اکرو پیہ فیصدی

## اشتہار دینے والو!

بلاشبہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار میں لکھنا ہے مگر یہ ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فائدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو ستا لکھتے ہیں کہ ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ پاس رکھ کر ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت بتلا کر پبلک کو دھوکہ دیتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جن میں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید ہزاروں اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہو کسیکی نظر نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا پانچ روپیہ کے سوا کے خرید نا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں اس میں سرداروں کے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا چھاؤنی سیالکوٹ سے جنوبی افریقہ تک نہوگا جہاں اسکے قدردان موجود نہوں غرض ایسے لیکر ڈسٹرکٹ تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار راجہ اور نواب خریدار اگر ایک تو پڑھنے والے بیس۔

# آرمی نیوز

لودیانہ - شنبہ - ۸ دسمبر ۱۹۰۶ء


## ہندوستانی غیر ممالک میں (۱)

(قابل توجہ گورنمنٹ اور ملکی لیڈران)

یہہ ایک مسلمہ ہے کہ کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ غیر ممالک میں جا کر علم و ہنر نہ سیکھے اور وہاں پر تجارت یا ملازمت یا حکومت کے ذریعے اپنے "پیارے ملک" کو اپنی کمائی و علم و ہنر سے مالا مال و لایق نہ بنا دے۔ اہل ہند میں نہ تو اس قدر قابلیت اور علمیت ہے کہ غیر ممالک کے تجاروں سے خود اُن کے ملکوں میں جا کر مقابلہ کر سکیں نہ اپنی حکومت ہے جس کے بل پر اگر موقعہ ملے تو اُس ملک کی حکومت حاصل کر سکیں۔ ہندوستان بالکل غریب - بیکس اور بے زر ملک تسلیم ہو چکا ہے اس میں گو انگریزی حکومت ہے لیکن ہر غیر ملک کے عقلمند تاجر - عالم - مزدور - کاریگر غرضیکہ ہر قسم کے لوگ یہاں داخل ہو کر خوب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جرمنی کا معمولی میکانیکل انجنیر یہاں بہت اچھی تنخواہ پا سکتا ہے - آئرلینڈ - فرانس - اٹلی - روس - امریکہ حتیٰ کہ افغانستان اور چین کے آدمی کیڑوں کی طرح ہندوستان کی دولت کو اپنے اپنے ملک میں گھسیٹے لئے چلے جاتے ہیں - غیر ممالک کے تاجر ٹین شیشہ اور مختلف رنگ کی نکمی اور محض بیکار چیزوں کو اپنی عقلمندی سے ایسی خوبصورت اور عمدہ شکل کی بنا کر لاتے ہیں کہ تمام ہندوستانی جن میں پڑھے لکھے اور ملکی لیڈر بھی شامل ہیں مثل نادان بچوں یا جاہل دیہاتیوں کے ان چیزوں پر دلدادہ و شیدا ہو کر اپنی جیبیں (جن میں خدا کے فضل سے اشرفیاں یا پونڈ تو کجا دو چار روپے بلکہ چند پیسے بمشکل ہوتے ہیں) خالی کر دیتے ہیں - لاکھوں کروڑوں کا فضول سامان ہندوستان میں ہر سال آتا اور فروخت ہوتا ہے - چونکہ ہندوستان کی موجودہ گورنمنٹ غیر ملک کی ہے اس لئے جتنے اعلیٰ و ادنیٰ افسر انگلینڈ یا دیگر ممالک کے ہیں سب اپنی آمدنی اپنے ملک کو لیجا رہے ہیں اور بعض تو یورپ میں ولایت بیٹھے ہوئے ہندوستان کے خزانہ سے تنخواہیں وصول کرتے ہیں اگر یہی روپیہ ہندوستان میں رہتا تو اس قدر مفلسی و بیروزگاری کی شکایت ہرگز نہ ہوتی - گو یہہ سچ ہے کہ ہندوستانیوں میں کاہلی اور سستی بہت گھر کئے ہوئے ہے لیکن جن لوگوں نے عام مزدوروں - کاریگروں - کاشتکاروں اور دوکانداروں کی روزمرہ زندگی پر غائر نظر ڈالی ہوگی وہ تسلیم کرینگے کہ محض پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے یہہ لوگ کس قدر محنت اور مشقت کرتے ہیں - عام مزدوروں کو لیجئے ۴ یا ۶ پیسہ یومیہ اجرت لیکر صبح سے شام تک ٹوکری اٹھاتے - سڑکیں کوٹتے - لکڑیاں کاٹتے - بوجھ ڈھوتے رہتے ہیں - کاریگروں میں سے درزیوں - موچیوں - جولاہوں بڑھیوں غرضیکہ کسی کی طرف دیکھو دن رات کام کو نہیں چھوڑتے درزیوں کی طرف نظر ڈالو تو سارا دن بلکہ لیمپ کی روشنی میں سوئی چلا رہے ہیں - موچی جوتیاں بناتے اور جولاہے کپڑا بنتے اور بڑھئی کھٹ کھٹ کرتے ہی دیکھے جاتے ہیں - کاشتکار غریب تو ہر موسم میں مٹی کے ساتھ مٹی ہوئے رہتے ہیں - جاڑوں کے موسم میں جبکہ سب خلق خدا گھروں کے دروازے بند کر کے حسب حیثیت گرم کپڑے اوڑھکر سو رہے ہوتے ہیں یہہ بدنصیب زراعت پیشہ اپنے کھیتوں میں پانی دینے میں مشغول ہوتے ہیں - سردی نے بہت ہی ستایا تو تھوڑی آگ سینک لی اور پھر کھیت میں گھس گئے - اندھیری راتوں میں کھیت جوتے جاتے ہیں - چنانچہ ایسے موقعے پر کئی لوگ سانپ کے کاٹنے سے مر گئے - مگر پیٹ ظالم ہے - بھوک کے سامنے سانپ یا موت کا ڈر ہیچ ہوتا ہے -

ہندوستانی دوکانداروں کی حالت کو تو کچھہ نہ پوچھئے سورج نکلنے سے پہلے دوکانوں میں آ کر بیٹھتے ہیں اور سارا دن اپنی گدی سے بالکل ہلتے نہیں رات کو جب کوئی آدمی بازار یا محلہ میں پھرتا دکھائی نہ دے اس وقت دوکان بند کرتے ہیں - گو سارے دوکاندار ایسا نہیں کرتے لیکن زیادہ تر رواج اسی قسم کا ہے - مگر حالت سب کام کرنے والوں کی خستہ اور تباہ ہے - ہر قسم کے آدمیوں کے بدن پر نہ تو اچھا کپڑا نظر آتا ہے نہ ہی پیٹ بھر کر اچھا کھانے کو ملتا ہے - اس لئے چند دل چلے نوجوان ہندوستانی یہہ سنکر کہ اچھی تنخواہ ملیگی -

### غیر ممالک میں

چلے جاتے ہیں لیکن افسوس کہ وہاں بھی ان کو محنت مزدوری یا نوکری کرنے کی پوری آزادی حاصل نہیں - آسٹریلیا اور ٹرانسوال میں ہندوستانیوں کے داخلہ کی سخت بندش ہے - اور بدقسمتی سے جو لوگ وہاں آباد ہو گئے یا کام کرتے ہیں انکے ساتھ حیوانوں کا سا سلوک کیا جاتا ہے انہیں شہروں میں رہنے نہیں دیا جاتا - خاص رستوں یا باغات میں گذرنے کی ممانعت ہے - ریلوے میں اُن کے لئے تنگ اور ادنیٰ قسم کے درجے بنائے گئے ہیں -

بہرحال ہندوستانیوں کی زندگی خاص ہندوستان یا ممالک غیر میں کہیں بھی آرام سے نہیں گذر سکتی - اپنے ملک میں تنگدستی اور فاقہ کشی ستاتی ہے ممالک غیر میں جب حیوانوں کا سا سلوک ہوتا ہے تو مر جانے کو جی چاہتا ہے ہائے ہندوستانی تجھ پر یہہ مصیبت کیوں نازل ہوئی - تیرے بچوں کو نہ اپنے گھر میں نہ دوسرے ملکوں میں چین نصیب نہیں ہوتا -

### گورنمنٹ کا فرض

ہندوستانیوں کی مدد سوائے خدا اور گورنمنٹ کے اور کون کر سکتا ہے - لیکن افسوس ہے کہ ذمہ دار حکام ہندوستانیوں کی بےعزتی کو پورے طور پر محسوس نہیں کرتے جس کا زیادہ باعث ہمارے اینگلو انڈین اخبارات کی غلط بیانیاں اور گمراہ کرنے والی تحریریں ہیں چنانچہ آجکل لندن میں ہندی باشندگان ٹرانسوال کے ڈیپوٹیشن جانے پر لبرل پارٹی اور بالخصوص صاحب وزیر ہند نے جو ہندی باشندگان کی ہمدردی اور امداد کرنے کا اظہار کیا ہے اور بہت سے دور اندیش اور معاملہ فہم مدبر اخبارات میں لکھنے لگے ہیں کہ اگر ہندوستانیوں کے متعلق ٹرانسوال گورنمنٹ نے موجودہ قوانین جن میں سخت پابندیاں اور مشکلات عاید کی گئی ہیں پاس کر دئے تو برطانیہ کے رعب داب کو سخت صدمہ پہنچیگا یہہ حالت دیکھکر ہمارے ہمعصر پائنیر نے مدبران سلطنت اور عام برٹش رعایا کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے ایک نوٹ میں لکھا ہے کہ مٹھی بھر ہندوستانیوں کے ساتھ وسیع قطعۂ ہند کے تمام باشندگان کی ہمدردی کیونکر ہو سکتی ہے اور جو لوگ یہہ کہتے ہیں کہ ہندوستان میں انگلش اقتدار کو ٹرانسوال کے قوانین" پاس ہونے سے صدمہ پہنچنے کا ڈر ہے وہ مبالغہ آمیزی سے کام لے رہے ہیں - اور ٹرانسوالی ہندوستانیوں کا اہل ہند پر کوئی خاص حق نہیں اور نہ اُن سے چنداں تعلق ہے - یہہ پائنیر جیسے مقتدر اخبار کی شان کے خلاف نہیں تو کیا ہے کیا ہندوستانی باشندگان بالخصوص تعلیم یافتہ ہندوستانی یہہ برداشت کر سکتے ہیں کہ اُن کے بھائیوں کی غیر ممالک میں بےعزتی ہو - یہہ سچ ہے کہ ہندوستانی دیگر ممالک کی طرح گورنمنٹ کو زوال پہنچانے یا شکست کرنے کی دھمکی نہیں دے سکتے اور وفادار ہندوستانی جو برٹش گورنمنٹ کو خدائی رحمت سمجھتے ہیں اور جس سے انہیں بہت کچھ فائدے پہنچے اور پہنچنے کی اُمید ہے ایسے فضول طریق کو پسند بھی نہیں کرتے لیکن ہر سچے ہندوستانی کی رگوں میں خون جوش مارنے لگتا ہے کہ ہمارے

بھائیوں کی اس قدر بے قدری اور بے عزتی ہو - اس موقعہ پر ہمارے

قومی لیڈران کا فرض

ہے کہ ہر شہر میں باشندگان ٹرنسوال و مقاصد ڈیپوٹیشن کے ساتھ اظہار ہمدردی کے جلسے کریں اور اپنے خیالات کا اظہار کرکے گورنمنٹ پر روشن کردیں کہ ہم تمام ہندوستانی اپنے ملکی بھائیوں کی بے عزتی کو ہرگز گوارا نہیں کرسکتے اور ٹرنسوال گورنمنٹ نے جو قوانین تجویز کئے ہیں وہ ناقابل برداشت اور نہایت درجہ کے تکلیف دہ ہیں - موجودہ گورنمنٹ سے ہمیں امید ہو کہ وہ ہندوستانیوں کی فیلنگ کا ضرور احساس کریگی اور بدقسمت ہندوستانیوں کو یہہ قیاس کرنے کا موقعہ نہیں دیگی کہ اہل ہند بالکل یتیم بچوں کی مانند ہیں جن کی تکالیف اور مصیبتوں پر اظہار شفقت کرنے والا اور انہیں مصیبتوں سے بچانے والا کوئی بھی نہیں!

---

**مشترکہ مسئلہ** - ممالک غیر میں ہندوستانیوں کی بے عزتی اور حقارت کا مسئلہ ہندو مسلمانوں کا مشترکہ مسئلہ ہے - اگر وہاں ہندوؤں کی بے عزتی ہوتی ہو تو مسلمانوں سے بھی کوئی خاص اور عمدہ سلوک نہیں کیا جاتا - ٹرنسوال میں ہندو مسلمان سب مذاہب کے ہندوستانی آباد ہیں - اور سب کے ساتھ یکساں ناقابل برداشت سلوک کیا جاتا ہے اور سب کے لئے ایک ہی قسم کے احکام اور بندشیں ہیں - آسٹریلیا میں ہر قوم کے ہندوستانیوں کے داخلہ کی ممانعت ہو اور خاص شرائط پوری کرنے پر بمشکل داخل ہوسکتے ہیں - اس لئے مسلمانوں کی پولیٹیکل سوسائٹیوں کا بھی ضروری فرض ہو کہ اس موقعہ پر جبکہ ٹرنسوالی ڈیپوٹیشن کی کوشش سے ہندوستانیوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار ہونے لگا ہے عظیم الشان جلسے کرکے رزولیوشن پاس کریں کہ غیر ممالک میں ہندوستانیوں کے حقوق اور جان و مال کی محافظت گورنمنٹ ضرور کرے اور اُن کی بے عزتی نہ ہونے دے گو بدقسمتی سے سب مقاصد میں ہندو مسلمان لیڈروں کا اتفاق نہیں ہو لیکن یہہ سوال ایسا ہو کہ جس پر ہندو مسلمانوں کو متفق ہوکر کوشش کرنی چاہئے - کیا یہ غضب نہیں کہ ہندوستان میں ہر ملک اور ہر قسم کے لوگ بلا روک ٹوک آویں جہاں اور جس طرح چاہیں رہیں - ہندوستان کی دولت مختلف حیلوں سے لوٹ لیجاویں اور ہندوستانیوں کو دوسرے ملک میں گھسنے کی بھی اجازت نہ ہو - اور جو لوگ کسی طرح پر وہاں پہنچ جاویں یا آباد ہوچکے ہوں اُن کے واسطے سخت تکلیف دہ قوانین مرتب کئے جاویں - نیشنل کانگرس میں اس سوال کے متعلق بارہا رزولیوشن پاس ہوا - امید ہو کہ ہمارے مسلمان بھائی آل انڈیا پولیٹیکل ایسوسی ایشن کے جلسے میں بمقام ڈھاکہ اس سوال کے متعلق ضرور توجہہ فرماوینگے۔

خوشی کی بات ہو کہ ہمارے بہت سے معزز اسلامی معاصر بڑی سرگرمی اور جوش کے ساتھ اس مسئلہ پر آزادانہ رائے کا اظہار کر رہے ہیں - لیکن یہہ کارروائی صرف اخباری حلقوں تک محدود نہیں رہنی چاہئے بلکہ عام پبلک کی طرف سے گورنمنٹ پر روشن کردینا چاہئے کہ ہر طبقہ اور مذہب کے لوگ غیر ممالک میں ہندوستانیوں کی بے عزتی کو نہایت افسوس اور رنج کے ساتھ دیکھتے ہیں - اور اس کا انسداد ہونا چاہئے -

---

**ہاسپٹل اسسٹنٹان کی فریاد** - بعض اوقات گورنمنٹ اور حکام نہایت معقول اور واجبی درخواستوں پر کچھ توجہہ نہیں کرتی جس سے سب لوگوں کو تعجب اور حیرانی ہوتی ہو - ہاسپٹل اسسٹنٹ عام لوگوں کی صحت اور جان کو سلامت رکھنے میں بہت بڑی خدمت انجام دیتے ہیں اور ان کا وجود غریب و امیر کے لئے یکساں مفید ہے - لیکن افسوس ہو کہ ان کی تنخواہیں بہت ہی کم اور ترقی کا میدان محدود ہو - موجودہ تنخواہ کا معیار وہی ہو جو ساٹھ سال ہوئے قایم کیا گیا تھا جبکہ ہر چیز ارزاں نرخ پر مل سکتی تھی اور سامان خورد و نوش پر آجکل کی طرح زیادہ رقم صرف نہیں کرنی پڑتی تھی - اس وقت ان کی تنخواہ ابتدا میں صرف ۲۵ روپیہ ماہوار ہوتی ہو جس سے سفید پوشی اور گھر کا گذارہ بھی نہیں ہوسکتا - اب انٹرنس پاس شدہ ہاسپٹل اسسٹنٹ کلاس میں داخل کئے جاتے ہیں جنہیں لگاتار چار سال تک سخت دماغی اور جسمانی محنت برداشت کرنی پڑتی ہے - امتحان ایسی سختی سے لیا جاتا ہے کہ کئی ایک نوجوان باوجود لائق ہونے کے پاس نہیں ہوسکتے اس قدر محنت کے بعد پچیس روپیہ تنخواہ ملنی شروع ہوتی ہے ۱۵ سال ملازمت کرنے اور دو محکمانہ امتحان پاس کرنے کے بعد کہیں ۵۵ روپیہ تنخواہ ہوسکتی ہے اور ۷۰ روپیہ کے گریڈ میں تو کوئی خوش قسمت ہی پہنچتا ہے - اور یہاں آکر گویا اُن کی ترقی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہوجاتا ہے - فرض کی خوبی اور محنت کے مقابلہ میں موجودہ تنخواہ اور طریق ترقی ناکافی ہو جبکہ پولیس اور عملہ سول کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جاچکا ہو اور کروڑوں روپیہ دیگر کاموں پر خرچ ہو رہا ہے غریب گرسنہ مقدس اور پسندیدہ فرض انجام دینے والے ہاسپٹل اسسٹنٹان کو ترقی کیوں نہیں دیجاتی اور اُن کی آیندہ بہتری کے لئے رعایات کیوں نہیں کیجاتیں - تمام ملک اور اخبارات امید کرتے ہیں کہ گورنمنٹ بغیر مزید توقف کے جلد اس واجبی شکایت کو دور کریگی ۔

---

**انڈیا کونسل کی ممبری** - انڈیا کونسل لندن کے تمام اخراجات خزانہ ہند سے ادا کئے جاتے ہیں اور باوجودیکہ اس میں اہم ہندوستانی معاملات کے متعلق کام کیا جاتا ہو لیکن اب تک اس میں ایک بھی لایق ہندوستانی ممبر تعینات نہیں کیا گیا - اب منصف مزاج وزیر ہند کا ارادہ ہو کہ کم از کم ایک ہندوستانی ممبر بھی اس کونسل میں ہونا چاہئے - پہلے خبر تھی کہ مسٹر رومیش چندر دت ممبر مقرر کئے جاوینگے لیکن وہ ہندوستان کو واپس آرہے ہیں جس سے قیاس ہوتا ہو کہ انڈیا کونسل کی ممبری کی نسبت مسٹر موصوف ریاست بڑودہ کی وزارت کو ترجیح دیتے ہیں - اس لئے سر فیروزشاہ مہتہ کی طرف لوگوں کی نگاہیں ہیں سر فیروزشاہ مہتہ مسلم قابلیت کے قومی لیڈر اور معاملات ہند سے پوری واقفیت رکھتے ہیں اپکی عزت اور لیاقت کا شہرہ صرف ہندوستانیوں تک محدود نہیں بلکہ ہمارے حکمران انگریز بھی انہیں وقعت اور پیار سے دیکھتے ہیں - آپ معاملات ہند پر آزاد بیانی سے گفتگو کرنے والے ہیں اور مسٹر مارلے بھی ایسے آدمی کا ممبر ہونا پسند کرتے ہیں جو خیالی باتوں اور جھگڑوں کو چھوڑکر ٹھیک معاملہ کی بات کرنے والا ہو اور یہہ لیاقت مہتہ صاحب جیسا کہ شاید ہی کسی ہندوستانی میں پائی جائے - اگر مسٹر مہتہ کو انڈیا کونسل کا ممبر بنایا گیا تو ہندوستان کے تمام لوگ بلالحاظ قومی تفرقات کے اس تقرر کو نہایت مناسب اور قابل فخر خیال کریں گے +

---

**محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس** - تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی تعلیمی کانفرنس کا بیسواں اجلاس ایام کرسمس میں ۲۷ سے ۳۰ دسمبر تک بمقام ڈھاکہ منعقد ہوگا - اور اسی موقعہ پر آل انڈیا محمڈن پولیٹیکل ایسوسی ایشن کے افتتاح کی باقاعدہ کارروائی عمل میں لائی جاویگی - اس لحاظ سے امید کیجاتی ہو کہ تمام ہی خواہان اسلام اس کانفرنس میں ضرور شریک ہونگے - چونکہ کانفرنس محض تعلیمی ترقی کے لئے منعقد ہوتی ہو اس لئے وہ مسلمان بھی

جو گورنمنٹ سروس میں اعلیٰ عہدوں پر ممتاز ہیں ہمیشہ شریک ہوا کرتے ہیں اور اب کی دفعہ یقیناً غیر معمولی طور پر زیادہ مسلمان عہدہ داران شامل ہونگے۔ فیس ممبری۔ یا اخراجات متفرق اور دیگر امور کے متعلق سید نواب علی چودھری سکریٹری مینیجنگ کمیٹی پروونشل محمڈن ایسوسی ایشن ڈھاکہ سے خط و کتابت کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی صاحب کانفرنس فنڈ میں امداد دینی چاہیں تو سکریٹری صاحب موصوف کے نام بھیج سکتے ہیں۔

## کانگرس اور کانفرنس کے اجلاس

بائیسویں انڈین نیشنل کانگرس کا اجلاس بمقام کلکتہ ۲۶-۲۷ اور ۲۸ دسمبر کو بصدارت مسٹر دادا بھائی نوروجی منعقد ہوگا۔ کانگرس میں جو والنٹیر کام کرنے والوں کے نام یکم دسمبر سے دفتر انڈین ایسوسی ایشن کلکتہ میں درج ہونے شروع ہوگئے اور قریباً تمام صوبجات یعنی بمبئی۔ مدراس۔ پنجاب۔ صوبجات متحدہ۔ ممالک متوسط کے نوجوانوں اور طالب علموں کی درخواستیں والنٹیر بننے کے لئے آئی ہیں جو اپنے صوبہ کے کیمپوں میں کام کرینگے اور کانگرس والنٹیر کے انتظام میں حصہ لینگے۔

کانگرس کے بعد کل انڈیا ٹمپرنس کانفرنس کا اجلاس کانگرس کے منڈوہ میں زیر صدارت آنریبل سموئیل سمتھ ۲۹ دسمبر کی صبح کو ہوگا۔ بعد دوپہر انڈسٹریل کانفرنس کا جلسہ ہوگا۔ ۳۰ دسمبر کو سوشیل کانفرنس کا جلسہ بصدارت سر چندر مادھب گھوس ہوگا۔ ہوگا اور ۳۱ دسمبر کو پھر انڈسٹریل کانفرنس اپنی کارروائی کریگی۔ موخرالذکر کانفرنس میں صنعت و حرفت کے متعلق بڑے بڑے قیمتی مضامین پڑھے جاوینگے اور لکچر ہونگے۔ یہہ سب انتظام حسب قرارداد انتظامی کمیٹی ہوا ہے جس کا اجلاس گذشتہ جمعہ کو ہوا تھا۔ ایک اخبار کو خبر ملی ہے کہ مسٹر دادا بھائی نوروجی اور سر فیروز شاہ مہتہ مہاراجہ صاحب دربھنگہ کے مہمان ہونگے۔

## پریسیڈنٹ کانگرس

لنڈن کی تمام پارسی آبادی اور سر جارج برڈوڈ اور ساتھ ہی اور انگریز دوست مسٹر دادا بھائی نوروجی کی ہندوستان کو روانگی کے وقت ریلوے سٹیشن پر موجود تھے۔ اور جس درجہ میں وہ سوار تھے اس قدر پھول برسائے گئے کہ تمام کمرہ لبریز ہوگیا تھا۔

## کاشت افیون

سر ہنری کوٹن نے مسٹر مورلے سے دریافت کیا کہ کیا آپنے کوئی تدبیر اختیار کی ہے جس سے بنگال کی افیون کی تجارت بر آمد میں کمی واقع ہو۔ مسٹر مورلے نے کہا کہ ہم نے ہدایت کی ہے کہ رقبہ زیر کاشت افیون کم کیا جائے اور فروخت افیون کی مقدار میں کم سے کم اس قدر کمی کی جائے کہ سنہ ۱۹۰۶ء کی مقدار فروخت کے برابر ہو۔

مسٹر لیپٹن نے پوچھا کہ آپ کوئی ایسا حکم دینے والے ہیں کہ خاص مدت کے بعد ہندوستان میں کاشت افیون بالکل ہی مسدود ہو جائے۔ مسٹر مورلے نے کہا کہ اس قدر وسیع تجارت کو ایکدم بند کر دینے کا حکم دینا سراسر محال ہے۔

## عدالت شہنشاہ ایران

سلطنت ایران سے جو خبریں ہم شہنشاہ ایران کی بابت ملتی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سخت علیل ہیں۔ حالت سخت نازک ہے۔ انجکشن کے ذریعہ سے بیت کیا پانی نکالا گیا ہے۔

ایک تار برلن میں آیا ہے کہ ولیعہد ایران کو تبریز سے طلب کیا گیا۔ اس مطلب سے کہ ان کو سلطنت ایران کا ریجنٹ بنایا جائے۔ اب یہ امید نہیں ہے کہ شہنشاہ خود انصرام امور سلطنت کے قابل ہونگے۔ پارلیمنٹ ایران اور اہل دربار کے مابین قرضہ کے سوال پر سخت تنازعہ پیدا ہوا ہے۔ اہل دربار روس اور انگلستان سے قرضہ لینا چاہتے ہیں لیکن پارلیمنٹ کا منشا ہے کہ ایک قومی بنک قائم کیا جائے اور اندرون ملک سے قرضہ لیا جائے۔

## دارالامراء و دارالعوام

ہوس آف لارڈز اور ہوس آف کامنز کے مابین مسودہ قانون تعلیم پر جو جنگ شروع ہوئی ہے اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ بہت جلدی جنرل الیکشن ہو۔ مسودہ تعلیم ہوس آف کامنز میں منظور ہو چکا ہے مگر ہوس آف لارڈز نے اس میں اس قدر ترمیمیں کی ہیں کہ اصلی منشا مجوزہ قانون کا فوت ہوگیا ہے۔

مسٹر بالفور سابق وزیر اعظم اور کنسرویٹو پارٹی کے لیڈر نے گورنمنٹ کو چیلنج دیا کہ لبرلز کو مناسب تو یہی ہے کہ اگر ہوس آف لارڈز مسودہ تعلیم کی صورت بدل دیں تو ملک سے اپیل کرنا چاہئے۔ مگر لبرلز کامل بھروسہ کہتے ہیں کہ اگر ہوس آف لارڈز کے خلاف ملک سے اپیل کیا گیا تو کثرت رائے ان کے ہی حق میں رہیگی اور پھر ہوس آف لارڈز کا خاتمہ ہو جائیگا۔ مسٹر لائڈ جارج نے آکسفورڈ میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ ہوس آف لارڈز کا یہ دعویٰ کہ وہ کامنز کے منظور کردہ قوانین میں رد و بدل کرنے کا اختیار رکھتے ہیں مضحکہ خیز اور بے معنی ہے اگر لارڈز نے اس معاملہ میں زیادہ ضد کی تو اب سمجھنا چاہئے کہ وقت آگیا ہے کہ اس بات پر غور کیا جائے کہ آیا ملک پر بادشاہ اور لارڈز کی حکومت ہوگی یا کہ بادشاہ اور عوام کی۔

## فساد کربلائے معلیٰ

چند ہفتہ کا عرصہ گذرا کہ کربلا میں ترکوں اور ایرانیوں کے فساد کی خبر درج کی گئی تھی۔ اب اس کی نسبت مزید تفصیل کے ساتھ حالات معلوم ہوئے ہیں۔ یہہ تنازعہ ۹ شعبان (۲۹ ستمبر) کو وقوع میں آیا تھا جبکہ ترکی ٹیکس وصول کنندگان نے ایرانی دکانداروں پر سختی کی تو ایرانیوں نے باتفاق باہمی ہڑتال کر دی اور تمام دکاندار ایرانی قونصل کے پاس فریادی گئے۔ محمد علی خاں ایرانی قونصل نے ان کو سفارت گاہ میں پناہ دینے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ تم اپنی کارروائی کے خود ہی ذمہ دار ہو۔ اور تمہاری خاطر سے گورنمنٹ ایران دولت عثمانیہ کے ساتھ بگاڑ پیدا کرنے کو تیار نہیں ہے۔ اس کے بعد ایرانی دوکاندار برٹش نائب قونصل کے پاس پناہ لینے اور فریاد کرنے گئے اور برٹش سفارت گاہ کے قریب سکونت پذیر ہوئے اول انہوں نے برٹش نائب قونصل سے درخواست کی کہ ترکی حکام سے اس معاملہ میں سلسلہ جنبانی کرے لیکن جب اس نے شنوائی نہ کی تو انہوں نے ایک عرضداشت برٹش قونصل جنرل بغداد کی خدمت میں روانہ کی وہ جواب کا انتظار کر رہے تھے کہ اسی اثنا میں اول تاریخ ماہ رمضان (۲۰ اکتوبر) کو رشید پاشا فرزند ظہیر پاشا بغداد سے آیا اور اس نے بیان کیا کہ میں ترکی گورنمنٹ کا وکیل ہوں۔ اس نے کربلا کے ترکوں اور عربوں سے سازش کر کے ۷ رمضان (۲۷ اکتوبر) کو بیکس ایرانی دکانداروں پر جو برٹش سفارت گاہ کے متصل میدان میں فروکش تھے حملہ کیا۔ اور آناً فاناً میں ۱۴ ایرانی ہلاک اور ۸۰ مجروح کر دئے گئے باقیماندہ دروازہ توڑ کر سفارت گاہ میں پناہ گزین ہوئے۔

برٹش نائب قونصل نے معاملہ کو طول دینا مناسب نہ سمجھکر امن کا جھنڈا کھڑا کیا لیکن ترکی حملہ آوروں نے جھنڈے کو اڑا دیا اور سفارت گاہ میں داخل ہونے کی کوشش کی لیکن کچھ دیر بعد ان کو عقل آگئی اور وہ سفارت گاہ پر حملہ کرنے سے باز رہے واپس جاتے ہوئے ترک حملہ آور ایرانی دکانداروں کی ہر ایک چیز لوٹکر لے گئے بلکہ سفارت گاہ کے اندر ہی وہ پانچ ایرانیوں کو قتل کر گئے ایرانی مقتولین کی نعشیں ان کی بیواؤں نے بغیر کسی مذہبی رسم کے دفن کیں کیونکہ ملا لوگ جو عموماً سنی ہیں شیعہ ایرانیوں کی نماز جنازہ

پڑھنے کے لئے شریک ہوئے۔

**ٹرکی کی نرمی** قسطنطنیہ سے خبر آئی ہے کہ ایران اور ٹرکی کی حد بندی کے تنازعہ کے متعلق دولت عثمانیہ نے نہایت نرمی کا رویہ اختیار کیا ہے اور ہنگامہ کربلا کے متعلق دولت ایران نے جس قدر مطالبات کئے تھے وہ سب منظور کر لئے بلکہ والی بغداد کو برخاست کر دیا ہے اور جس ٹیکس کی بابت یہ فساد ہوا وہ ٹیکس بھی موقوف کر دیا ہے۔

تازہ تار خبر ہے کہ عظیم بیگ نالی مناستر کو دولت عثمانیہ نے والی بغداد مقرر کیا ہے۔

**امیر صاحب کی آمد** امیر صاحب کے پروگرام سفر میں جو تبدیلیاں ہوئی ہیں اس سے خاص ہندوستان میں سیاحت کرنے کیلئے ہز مجسٹی کا زیادہ وقت ملیگا۔ امیر صاحب اب بجائے ۵ جنوری کے ۳ جنوری کو پشاور میں رونق افروز ہونگے۔ اور بجائے ۲ فروری کے ۲۸ فروری کو کابل کو واپس روانہ ہونگے۔ سب سے زیادہ ضروری تبدیلی کلکتہ اور لاہور کے متعلق ہیں سابقہ پروگرام میں یہ دونوں شہر نہ تھے۔ مگر اب تجویز ہے کہ ہز مجسٹی ۵ روز کلکتہ میں اور تین روز لاہور میں مقیم رہینگے۔ کوئٹہ اور چمن کی سیاحت کا ارادہ ملتوی کیا گیا اور اس سے ۵ روز کی بچت نکل آئی۔ سہاگپور کے شکار کے وقت میں کچھ کمی نہیں کی گئی ہے۔ اور ریاست بہاولپور کے شکار کے لئے ایک دن بڑھایا گیا ہے۔ اجمیر شریف میں صرف دس گھنٹہ قیام رہے گا +

**اسلامیہ کالج** لاہور کا سنگ بنیاد نصب کرنے کی امیر صاحب سے درخواست کی جاویگی جس کو امید ہے کہ ہز مجسٹی بڑی خوشی سے منظور فرماویں گے کیونکہ کالج مذکور کئی سال سے دربار کابل کی فیاضی اور سرپرستی سے مستفید ہو رہا ہے اور توقع ہے کہ امیر صاحب ایک معقول مزید عطیہ بھی کالج کو دینگے۔

**ابتدائی تعلیم مفت**۔ شکر ہے کہ جملہ مہذب ممالک کی تقلید پر گورنمنٹ ہند نے بھی ارادہ ظاہر کیا ہے کہ تمام ابتدائی مدارس میں فیس معاف کیجائے اور اس معاملہ میں لوکل گورنمنٹوں سے رائے طلب کی ہے۔ تجویز ہے کہ تمام پرائمری مدارس اور ورنیکلر مڈل اسکولوں میں خواہ سرکاری ہوں یا امدادی مفت تعلیم دیجائے۔ گورنمنٹ کا خیال ہے کہ معافی فیس کی نسبت صرف یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ ایسا گرنمنٹ بورڈ سکولوں اور امدادی سکولوں میں کچھ فرق نہ رہیگا کیونکہ مدارس کے خرچ کا انحصار صرف سرکاری امداد پر رہجائیگا گورنمنٹ کا یہ بھی منشا ہے کہ اگر ممکن ہو تو طلباء مدارس ابتدائی کو کتابیں اور دیگر ضروری سامان نوشت و خواند بھی مفت مہیا کی جائیں۔ لیکن اس بارہ میں لوکل گورنمنٹوں سے رائے طلب کی گئی ہے کہ آیا اس قدر خرچ کی گنجایش ہو سکتی ہے یا نہیں۔ بہرحال لوکل گورنمنٹوں سے امید رکھنی چاہیئے کہ اس تجویز کے حق میں رائیں دیجائینگی۔ اور تمام ملک کو گورنمنٹ کی شکرگذاری کا موقع ملیگا کیونکہ تعلیم کے بارے عام آبادی کا سکدوش ہونا ایک قسم کے ٹیکس کی معافی ہے جس کو غریب آدمی سختی سے محسوس کر رہے ہیں +

**صنعتی کانفرنس** کلکتہ کی صنعتی کانفرنس جو نیشنل کانگرس کے متعلق ہوگی اُس کے پریسیڈنٹ مہاراجہ بڑودہ قرار پائے ہیں۔ کانفرنس مذکور میں متعدد ریزولیوشن پاس ہونگے۔ گورنمنٹ ہند سے درخواست کی جاویگی کہ تمام سرکاری سررشتوں میں بجائے ولایتی اشیا کے دیسی چیزوں کے استعمال کو ترجیح دیجائے۔ اور سٹور کمیٹی کی رپورٹ شایع کی جائے تاکہ پبلک اور تجار کو اس پر اعتراض کرنے کا موقع ملے اس سے پہلے کہ وہ منظور کیجائے نیز یہ درخواست کی جائیگی کہ ہندوستان کی صنعتی سروے کیجائے اور ہندوستان کے سرمایہ داروں کو متوجہ کیا جائیگا کہ ہینڈلوم کی حرفت کو ترقی دینے میں کوشش کریں اور صنعتی تعلیم کے مدرسے جاری کریں۔

**زنانہ شفاخانہ دہلی** پردہ نشین مستورات کے لئے جو ایک زنانہ ہسپتال قیصرہ وکٹوریہ مرحومہ کی یادگار میں جو دہلی میں پبلک کے چندے سے تعمیر کیا گیا ہے اس کی رسم افتتاح ۳ ماہ حال کو لیڈی منٹو صاحبہ نے ادا کی۔ وائسریگل پارٹی بہمراہی نواب لفٹننٹ گورنر و لیڈی ریواز صاحبہ و کمشنر صاحب ۳ بجے وارد ہوئی۔ جملہ رؤسائے و عمائدین دہلی و معززین ضلع دہلی و سول و ملٹری حکام شریک جلسہ تھے۔ نیز نواب صاحبان دوجانہ ولوہارو۔ مہاراجہ الور بھی رونق افروز تھے۔

پادری تامس صاحب آنریری سکرٹری میموریل فنڈ نے ایڈرس پڑھکر سنایا شفاخانہ کے لئے عام چندہ ۱½ لاکھ کے قریب ہوا اور ۴۲ ہزار روپیہ سود کی آمدنی سے حاصل ہوا۔ لارڈ کرزن نے جامع مسجد کے بائیں طرف عمارت کے لئے اراضی دئے جانے کی سفارش کی رائے بہادر بابو ول نے بطور آنریری انجنیئر کے کام کیا۔ اراضی۔ عمارت اور سامان پر کل ۹۶ ہزار روپیہ خرچ ہوا اور ۸۰ ہزار روپیہ بطور سرمایہ کے سرکاری نوٹ اور کلکتہ پورٹ ٹرسٹ کے قرضہ کے نوٹ خریدے گئے

لیڈی منٹو صاحبہ نے دوران تقریر میں فرمایا کہ وکٹوریہ زنانہ ہسپتل کی رسم افتتاح ادا کرنے میں مجکو بڑی خوشی حاصل ہوئی ہماری ملکہ مرحومہ کی یادگار میں یہ باشندگان دہلی کی سچی محبت کا نمونہ ہے مستورات ہند کی امداد کے متعلق ہر ایک تحریک میں قیصرہ مرحومہ کی ہمدردی اور دلچسپی ظاہر من الشمس تھی۔ اور اس یادگار میں دیسی اور یورپین باشندوں کے یکساں مدد کرنے سے اس کی آیندہ کامیابی یقینی ہے۔

مسٹر تامس آنریری سکرٹری اور لالہ بابو ول آنریری انجنیئر کی خدمات خاص شکریہ کی مستحق ہیں مجھے امید ہے کہ یہ شفاخانہ پردہ نشین مستورات دہلی اور گرد و نواح کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا میں تہ دل سے اس کی کامیابی کی خواہاں ہوں۔

بعد ازاں پنڈت بانکے رائے نول گوسوامی نے اہل ہنود کی طرف سے سنسکرت میں اور حکیم اجمل خان کی ایک نظم اردو میں مسلمانوں کی جانب سے پڑھی گئی۔

اختتام جلسہ کے بعد لیڈی منٹو صاحبہ نے کیمبرج مشن زنانہ ہسپتل کا سنگ بنیاد نصب کرنے کی رسم ادا کی۔

**چھپائی کا ٹھیکہ**۔ یہ خبر خوشی سے سنی جائیگی کہ لاہور کی ایک مشہور پرنٹنگ فرم رائے گلاب سنگھ اینڈ سنز نے چھپائی کا بہت بڑا ٹھیکہ گورنمنٹ ہند سے حاصل کیا ہے یعنی گورنمنٹ ہند کے ہر ایک محکمہ مثلاً پوسٹ آفس۔ ٹیلیگراف۔ ملٹری محکمہ جات پبلک ورکس وغیرہ کی تمام فارمیں وغیرہ چھاپنے کا کام حاصل کیا ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ رائے صاحب گلاب سنگھ اینڈ سنز کے کارخانہ میں صدہا آدمیوں کے لئے روزگار کی صورت پیدا ہونے والی ہے۔

**سودیشی بازار** کلکتہ میں ایک سودیشی بازار کھولنے کی تجویز ہے جس میں ہر قسم کی سودیشی اشیاء فروخت ہونگی ۱۲۵ سے ۱۵۰ تک سودیشی دکانیں کھولی جائینگی۔ اس بازار کی امداد میں ایک لکھپتی مہاجن سیٹھ گوبند داس نے ایک لاکھ روپیہ صرف کرنیکا ارادہ ظاہر کیا ہے

# عالم کا فوٹو

حضور وائسرائے نے کلکتہ کی صنعتی و زراعتی نمائش کی رسم افتتاح ادا کرنے کی آمادگی ظاہر کی ہے۔

مژدہ خبر ہے کہ امیر صاحب کابل نومبر ماہ حال کو جانب ہندوستان روانہ ہونے کا ارادہ رکھتے تھے۔

مہاراج کمار سکھ دا س لا فرزند مہاراجہ درگا چرن لا سال آئندہ کے لئے کلکتہ کے شیرف مقرر ہوئے ہیں۔

بمبئی میں چند باشندہ معزز اصحاب کی کمیٹی قائم ہوئی ہے کہ ہم اہالیان کو مسٹر دادا بھائی نوروجی کا خیر مقدم نہایت دھوم دھام سے کیا جائے۔

مسٹر چارلس اور لیڈی ریواز صاحبہ بھی آگرہ دربار میں حضور [illegible] کے مہمان ہونگے۔

پرنس ارکاٹ نے حضور وائسرائے سے درخواست کی ہے کہ صاحب وزیر ہند سے سفارش کریں کہ ہر ایک ہائی کورٹ میں ایک ایک مسلمان جج مقرر کیا جائے۔

نواب محسن الملک نے حضور وائسرائے کو لکھا ہے کہ آنریبل میاں محمد شاہ دین کو پنجاب چیف کورٹ کا جج بنایا جائے۔

ہندو کالج بنارس کے ایک ڈیپوٹیشن نے الہ آباد اگر مسز میں لاٹوش کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا۔ مسز اینی بیسنٹ ڈیپوٹیشن کی پریسیڈنٹ تھیں۔

کالج پارٹی آریہ سماج لاہور کو سالانہ جلسہ پر ۲۲ ہزار کے قریب چندہ وصول ہوا۔

پارسی لیڈیز نے ایک سوسائٹی بمبئی میں قائم کی جو غریب بیماروں کی مدد کرتی ہے۔ ادویات اور کپڑے بہم پہنچاتی ہے بیماروں کی تیمارداری کرتی ہے۔

کلکتہ میں دس لاکھ کے سرمایہ سے ایک دیسی بیمہ کمپنی قائم ہونیوالی ہے۔

بمبئی میں بصدارت سر جمشید جی بھائی ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں قرار پایا کہ مسٹر جسٹس طیب جی کی معقول یادگار قائم کیجائے۔

دیوبند ضلع سہارنپور کے جینیوں نے آتما رام بی۔ اے وکیل کو جو مسلمان ہو گیا تھا شامل برادری کر لیا۔

امرتسر میں ۲۲ کو سیٹھیوں نے ۵۰ لاکھ کا دیوالہ نکالا۔ کاروبار کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ امید نہیں کہ امرتسر عرصہ دراز تک اپنی اصلی حالت پر آئے۔

امیر صاحب کی تواضع میں ۴ لاکھ روپیہ گورنمنٹ پنجاب کو خرچ کرنا ہوگا۔ آگرہ دربار میں مہاراجگان گوالیار۔ بیکانیر۔ بنارس بلرامپور۔ نواب صاحب رامپور۔ راجہ صاحب شیرکوٹ و رزمانہ گڈھ و تعلقداران جہانگیر آباد۔ محمود آباد۔ مورسان۔ مین پوری و نیور سرہام سنگھ بلوا و نیز نواب یوسف علیخاں بھی ہوتے گئے تھے۔

موسم گرما میں ایک کرکٹ ٹیم پرنس رنجیت سنگھ جی کی ماتحتی میں ہندوستان سے ولایت کو بھیجی جائیگی۔ ایک رئیس نے [illegible] اخراجات ۵ ہزار روپیہ دیا ہے۔

اخبار پائونیر میں معاملات امیر کابل کے متعلق سو ملین [illegible] سے ایک خط ڈسیوں [illegible] دل دکھانے والا نکلا تھا حضور [illegible] کے حکم سے راقم کا پتہ لگایا گیا۔ شملہ میں ایک محکمہ اعلیٰ افسر کا کام تھا۔ اس کو گورنمنٹ نے ملازمت کی اور [illegible] فرلو لینے پر مجبور کیا۔

کلکتہ میں ایک معزز مسلمان رئیس نے جو ایک ڈپٹی مجسٹریٹ کا بھائی ہے ایک پولیسمین کو نشانہ بندوق بنایا وہ گرفتاری کا وارنٹ لیکر آیا تھا۔ ملزم ماخوذ ہے۔

آگرہ کیمپ میں برقی روشنی کا سامان شیرپور سے تکی [illegible] بمبئی۔ کلکتہ اور جھانسی سے جائیگا۔

بمبئی کا اخبار ٹائمز آف انڈیا اپنے ہفتہ وار باتصویر اخبار کی ۵۰ ہزار کاپیاں چھپا کر بطور نمونہ کے تقسیم کرنے والا ہے۔

مدارس پنجاب کے ہیڈ ماسٹروں کو توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ سڑکوں کے ساتھ درخت نصب کرنے کا انتظام کریں تاکہ ان کی رونق بڑھ جائے مگر اس سے کھیلنے کی جگہ نہ رکنے پائے۔

ہفتہ مختتمہ ۲۴ نومبر میں پلیگ سے ۵۰۰ ۳ موتیں ہوئیں۔ احاطہ بمبئی میں ۲۰۸۶۔ بنگال میں ۱۹۴۔ پنجاب میں ۱۲۳۶۔ صوبجات متحدہ میں ۴۹۸۔ ممالک متوسط میں ۱۳۱۲۔ وسط ہند میں ۳۱۹۔ برہما میں ۶۴۔

تحصیل برنالہ کا عملہ بندوبست شاکی ہے کہ تنخواہ کئی ماہ بعد ملتی ہے کونسل آف ریجنسی پٹیالہ کو توجہ کرنی چاہیئے۔

اجلاس کانگرس کی خدمات کے لئے یکم دسمبر سے کلکتہ میں والنٹیر درج رجسٹر ہونگے۔

امیر صاحب کلکتہ میں ۲ سرداروں اور ۲۰۰ نوکر چاکروں کے ساتھ آئینگے۔

مسٹر دادا بھائی نوروجی اور سر فیروز شاہ مہتہ بدوران اجلاس کانگرس مہاراجہ دربھنگہ کے مہمان رہینگے۔

سر آرتھر ہنری مکماہن جو امیر صاحب کی ہمراہ اسپیشل ڈیوٹی پر ہونگے انتظام سفر امیر صاحب کے متعلق حضور وائسرائے سے مشورہ کرنے پٹیالہ گئے تھے۔

کپتان ڈاکٹر [illegible] ہیڈ سیاحت گیا منشی جو رخصت سے واپس آئے ہیں ولایت سے شگاسنری لامہ کے لئے ایک موٹر لائے ہیں۔

کلکتہ کے روزانہ انگریزی اخبار انڈین ٹیلیگراف کو ایک اسلامی سنڈیکیٹ نے خرید لیا ہے اور وہ آئندہ سے اسلامی اخبار بن جائیگا۔

تقریر [illegible] افتخار الدین [illegible] ممبر ریاست ٹونک کی خدمات حسب امیر صاحب کے متعلق [illegible] کے سپرد کی گئی ہیں وہ امیر صاحب کے فروکش ہونے کی بابت انتظامات میں انتظام کرینگے۔

[illegible] زراعتی کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے ہیں۔

[illegible] سے سیتاپور تک ایک چھوٹی پٹری کی ریل بنانی منظور کی گئی ہے۔

مہاراجہ بردوان سفر یورپ سے ۲۸ ماہ حال کو بردوان میں آگئے۔ [illegible] جو ولایت سے تحقیقات کے لئے بھیجے گئے ہیں کہ ہندوستان کے کارخانوں میں مزدوروں سے کس قدر سختی کے ساتھ کام لیا جاتا ہے تمام ملک کی بڑی بڑی فیکٹریوں کا معائنہ فرمائینگے اور تحقیقات کے بعد رپورٹ تیار کرینگے۔

حضور وائسرائے نے دہلی میں ۲۸ ماہ حال کو نواب صاحب لوہارو اور دیگر والیان ریاست سے ملاقات کی۔

آنریبل سردار محمد یعقوب خاں بہادر سی۔ آئی۔ ای وزیر اعظم خیرپور سندھ ڈھاکہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے پریسیڈنٹ قرار پائے ہیں۔

ٹرانسوال میں جو قانون ایشیائی لوگوں کو حقوق باشندگی سے محروم کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ ہوم گورنمنٹ نے اس وقت تک منظور کیا جانا ملتوی کر دیا ہے جب تک کہ ٹرانسوال کو سیلف گورنمنٹ نہ ملجائے۔

لنڈن ٹائمز لکھتا ہے کہ گورنمنٹ نے یہ اچھا کیا کہ قانون مذکور کو جاری نہونے دیا۔ کیونکہ ہندوستانی بھی تو آخر اسی سلطنت کی رعایا ہیں۔ ان کے ساتھ ٹرانسوال میں بدسلوکی کیا جاتا اور گورنمنٹ کے خاموش رہنے کا بہت برا اثر ہندوستان میں پڑتا ہے۔

پریسیڈنٹ روزویلٹ نے امریکن کانگرس کو جو پیغام بھیجا ہے اس میں جاپانیوں کے ساتھ امریکہ میں بدسلوکی کئے جانے پر بہت ناراضی ظاہر کی ہے اور لکھا ہے کہ وہ جاپانیوں کے ساتھ انصاف کرنے میں ہر قسم کی سول اور ملٹری طاقتوں سے کام لینگے۔

# ملیٹری دُنیا

**فوجی حکام کی ترقی کا ضابطہ۔** وار آفس کمیٹی کی ایک رپورٹ کرنیلوں اور جرنلوں کی ترقی کے ضوابط کے متعلق شایع ہوئی ہے موجودہ طریقہ یہ ہے کہ ترقی درجہ بدرجہ اسامی خالی ہونے پر نمبروار آپ سے آپ ہوتی رہتی ہے لیکن کمیٹی کی یہ تجویز کہ یہ قاعدہ منسوخ کیا جائے اور بجائے اس کے یہ ہونا چاہیئے کہ لفٹنٹ کرنل سے لیکر تمام اوپر کے درجوں میں انتخاب کے ذریعہ ترقی ملنی چاہیئے یعنی جس افسر کو زیادہ لایق دیکھیں اس کو ترقی دیجائے نہ کہ صرف نمبر کے لحاظ سے۔

لفٹنٹ کرنیلوں سے اوپر تمام اسٹبلشمنٹ کی تعداد یہ ہوگی کہ ۲۵۰ کرنل - ۱۰۰ میجر جنرل - ۳۰ لفٹننٹ جنرل اور ۱۰ جنرل تمام فوج میں اوپر کے درجوں میں ترقی کے لئے ایک سپیشل بورڈ ترقی کی سفارش کیا کریگا۔

---

**ہولناک حادثہ۔** جرمنی کے ایک کارخانہ بارود سازی واقع مقام ... میں سخت ہولناک حادثہ واقع ہوا۔ بارود کو آگ لگجانے سے ایک قیامت کا سانحہ واقع ہوا۔ تمام کارخانہ اڑ گیا۔ اور موضع ... تباہ ہوگیا۔

دوسرے روز باقی ماندہ بھک سے اڑنے والی اشیاء وہاں سے علیحدہ کی گئیں اور کارخانہ کو پانی سے بھر دیا۔ ۴۰ آدمیوں کی نعشیں برآمد ہو چکی ہیں اور بہت سے آدمیوں کا پتہ نہیں۔ ۲۵۰ زخمی ہوئے۔ ۸۰ کے بچنے کی امید نہیں۔ ۲۰ لاکھ مارکس کا نقصان ہوا اور ۲ ہزار آدمی بے خانمان ہو گئے۔ شہنشاہ جرمنی نے ۵ ہزار مارکس ریلیف فنڈ میں عطا کئے ہیں۔

---

**حضور وائسرائے** نے ۲۷ نومبر کو ریاست جیند کے جلسہ دعوت میں مہاراجہ صاحب بہادر کے جام صحت پیش کرنے کی تقریر کے جواب میں فرمایا کہ ہمارا تعلق اس ریاست سے پشتینی ہے۔ ایک صدی کا عرصہ گزرا کہ ہمارے جد امجد لارڈ منٹو نے ریاستہائے پھولکیاں کی آزادی بحال رکھنے کی کوشش کی تھی اسی وقت سے ریاست جیند نے سرکار انگریزی کی سچی دوستی کا حق ادا کیا۔ اور اس کے بعد جنگ غدر میں نیز جنگ ہائے افغانستان وتیراہ ریاست کے سپاہی برٹش فوج کے ساتھ دوش بدوش سینہ سپر ہوئے۔ جیند امپیریل سروس فوج کے معائنہ سے ہمکو نہایت خوشی حاصل ہوئی۔ امید ہے کہ جدید ... جن کی رسم افتتاح ہمنے ادا کی اس فوج کے آرام اور خوشی کا باعث ہونگی۔ اور میں یور ہائینس کو مبارکباد دیتا ہوں کہ ہندوستان بھر میں ان لائنس کی نظیر نہیں ہے۔

---

**ریاست نابھہ۔** جلسہ ہونے کے بعد لارڈ منٹو نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ یور ہائینس کی طرف سے ٹکہ صاحب نے جو تقریر کی اور میرا اور لیڈی منٹو صاحبہ کا جام صحت تجویز کیا میں ان تلطف آمیز الفاظ کی نہایت قدر کرتا ہوں۔ مجھے یور ہائینس کا مہمان ہونے میں اس خیال سے اور بھی زیادہ خوشی ہے کہ یہاں میرے گرد سپاہیوں کی ایک قوم ہے۔ اور یہ یور ہائینس کے فوجی مذاق اور ذاتی نمونہ کی برکت ہے کہ نابھہ امپیریل سروس فوج ایسی عمدہ حالت میں ہے۔ اور راجہ ہیرا سنگھ کی ذات بابرکات سے ایسی ہی امید ہوسکتی تھی جنہوں نے ۶ جنوری سنہ ۱۹۰۸ء کو دہلی کے دنوں میں جبکہ گورو گوبند سنگھ جی کی سالگرہ پر تمام ... جمع ہوئے تھے ہم گرو تیغ بہادر جی کی شہادت کی سالگرہ منائی۔ جنہوں نے ۲۳۰ سال پہلے برٹش راج کے قایم ہونے کی پیشگوئی کی تھی۔ اس تقریب پر سکھوں نے جلوس نکالا اور سری گرو گرنتھ صاحب کا سوار بڑی شان کے ساتھ اٹھایا گیا تھا۔ اس جلوس کی مفصل کیفیت میرے دوست جنرل سر جان گورڈن صاحب نے ایک کتاب میں درج کی ہے۔

وائسرائے نے اس کتاب سے وہ تمام حال پڑھکر سنایا اور آخر میں ہز ہائینس کا جام صحت تجویز کیا۔

---

**افواج پٹیالہ کا ریویو۔** ۳۰ نومبر کو پٹیالہ میں حضور وائسرائے نے افواج پٹیالہ کا ریویو دیکھا۔ خوش قسمتی سے ایڈیٹر آرمی نیوز کو بھی یہ لاثانی فوجی منظر دیکھنے کا موقع ملا۔ اگرچہ لارڈ ڈلہوزی کے زمانہ میں ۸۰ ہزار فوج کا ریویو بھی اس نے دیکھا ہے اور لارڈ الگن کے عہد میں میانمیر میں ۴۰ ہزار فوج کی پریڈ بھی دیکھی تھی مگر جو لطف پٹیالہ کے ریویو میں دیکھا گیا وہ ایک بالکل لاثانی بات تھی کیا رسالے اور کیا پلٹنیں دونوں کے سازو سامان اور شاندار اور صفائی دبال اور سواروں اور سپاہیوں کی نقل وحرکت اس خوبی اور چستی اور باقاعدگی کے ساتھ تھی کہ گویا مشین سے کام ہو رہا ہے حضور وائسرائے ایسے محظوظ ہوئے کہ بار بار مہاراجہ صاحب اور بخشی صاحب اور کنور صاحب اور ممبران کونسل کو مبارکباد دی۔ ریویو کی ترتیب یہ تھی کہ پٹیالہ آرٹیلری جس میں ۳۶ جوان تھے زیر کمانڈ میجر ... سنگھ صف بستہ تھی۔ اول راجندر پٹیالہ لانسرز میں ۳۵۴ جوان زیر کمانڈ کرنل ... سنگھ سردار بہادر تھے۔ دوم پٹیالہ لانسرز میں ۲۹۱ جوان باتحتی کرنل جیند اسنگھ اول راجندر امپیریل سروس انفنٹری میں باتحتی کرنل ... سنگھ سردار بہادر ۵۲ جوان تھے۔

دوم پٹیالہ امپیریل سروس انفنٹری زیر کمانڈ کرنل محمد رمضان خان تھی جس میں ۵۲۷ جوان تھے۔ سوم پٹیالہ انفنٹری میں باتحتی کرنل سروپ سنگھ ۲۷۰ جوان تھے۔ چہارم پٹیالہ انفنٹری کرنل ... سنگھ کے زیر کمانڈ تھی جس میں ۲۷۵ جوان تھے۔

اور تمام بریگیڈ کی اعلیٰ کمانڈ جنرل پرتیم سنگھ سردار بہادر کرتے تھے۔ مارچ پاسٹ اس خوبی کے ساتھ ہوا کہ دیکھنے والے دنگ ہو گئے ٹراٹ کے بعد رسالے تیسری دفعہ تیر کی طرح سے تیزی کے ساتھ گئے مگر کیا مجال ہے کہ کسی گھوڑے کا قدم ایک انچ آگے یا پیچھے ہو جائے۔ اگرچہ اول رسالہ کے تین سوار گر گئے تھے مگر خوش قسمتی سے صرف ایک کو کسیقدر چوٹ آئی۔

ریویو کے خاتمہ پر جب فوجیں صف بستہ تھیں تو لارڈ منٹو نے مہاراجہ صاحب اور کمانڈر انچیف اور رجمنٹل کمانڈروں کو حسب ذیل خطاب کیا

یور ہائینس مجھے اجازت ہے کہ میں چند الفاظ کمانڈر انچیف اور ان کی وساطت سے تمام فوج سے کہوں۔

جنرل پرتیم سنگھ صاحب! مینے پٹیالہ کی فوج کی بابت اکثر سنا تھا اور جب یہاں آیا تو مجھے امید تھی کہ میں سجیلے جوانوں کی جماعت کو پریڈ پر دیکھونگا لیکن آجکا ریویو میرے توقعات سے بہت بڑھکر ہے مہاراجہ صاحب اپنی فوج پر جس قدر ناز کریں بجا ہے اور آپ کو جنرل پرتیم سنگھ فخر کرنا چاہیئے کہ ایسے عمدہ سپاہی آپکے زیر کمانڈ ہیں مختلف یونٹس کے مابین تمیز قایم کرنا مشکل ہے۔ کیا توپخانہ اور کیا رسالے اور کیا انفنٹری نہایت ہی عمدہ ہیں میں جانتا ہوں کہ اگر کبھی ضرورت ہوئی تو پٹیالہ کی فوج میدان جنگ میں مثل سابق کے برٹش فوج کے ساتھ دوش بدوش کھڑی ہوگی اب میں یہ بھی جان گیا کہ کیسی عمدہ فوج ملک معظم کی خدمات سرانجام دیگی۔ میں تہ دل سے میجر جان ہل اور کپتان کریک کو مبارکباد دیتا ہوں۔

جنرل پرتیم سنگھ میں بڑی خوشی سے اس موقع پر آپکو اپنا آنریری ایڈیکانگ مقرر کرتا ہوں۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ آپ اس عزت کے

کامل طور پر مستحق ہیں آپ نے جو سرگرمی اور قابلیت اس نادر فوج کی کمانڈ میں ظاہر کی ہے وہ قابل مدح ہے - اور میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں -

پھر ممبران کونسل کے ڈیپوٹیشن سے وائسرائے نے فرمایا کہ میں آپ کو دل سے مبارکباد دیتا ہوں کہ ریاست ایسی عمدہ فوج رکھتی ہے جس پر دنیا کا ہر ایک ملک فخر کر سکتا ہے -

---

**جنرل پریتم سنگھ صاحب** سردار بہادر کمانڈر انچیف افواج پٹیالہ کو ہم صدق دل سے مبارکباد دیتے ہیں کہ ان کے سپاہیانہ اوصاف اور انتظامی قابلیت اور سالہا سال کی جانفشانی اور کوشش کی نائب السلطنت ہند نے قدر شناسی کی وائسرائے کی تقریر سے پایا جاتا ہے کہ جو اثر فوج کے ریویو سے پیدا ہوا اس کو ہز ایکسیلنسی الفاظ میں ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر وہ پورے طور پر ادا نہیں ہو سکے وائسرائے کے اے ڈی کانگ مقرر ہونے کی عزت حاصل کرنے پر بھی ہم جنرل صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں - اور ہم امید کرتے ہیں کہ اس سے بھی بڑھکر بہت سے اعزاز انکا انتظار کر رہے ہیں جن کے وہ ہر ایک طور سے مستحق ہیں -

---

**آگرہ دربار** کی تیاریاں زور شور سے جاری ہیں - امپیریل کیڈٹ کور بماتحتی مہاراجہ ایدر اس موقع پر حاضر رہیگا - ۳۰ ہزار فوج کا ریویو ہوگا مگر جنگ مصنوعی ملتوی کی گئی ہے کیونکہ فصلوں کو نقصان پہنچیگا اور ان کا معاوضہ دینے میں بہت زیادہ خرچ ہوتا ہے -

وزیٹران کے لئے دو قسم کے کیمپ ہونگے - کیمپ الف اُن وزیٹروں کے لئے ہوگا جو خود اپنے خیمے نصب کرینگے اور کیمپ ب اُن وزیٹروں کے لئے ہوگا جو بنے بنائے خیموں میں فروکش ہونگے - اور وہیں سے کھانے پینے کا انتظام چاہیں گے - کیمپ الف والوں کے لئے صفائی - روشنی اور پانی وغیرہ کا انتظام خاطر خواہ ہوگا - ان سے فی خیمہ جگہ کے لئے ۲۰ سے ۴۰ روپیہ تک کرایہ لیا جائیگا لیکن جو لوگ کیمپ ب میں ٹھہرینگے اُن کو کھانے پینے کے لئے خود انتظام کرنے کی ضرورت نہ ہوگی ان سے ۲۵ روپیہ یومیہ کے حساب سے کرایہ لیا جائیگا مگر کل رقم ۲۰۰ روپیہ سے زیادہ نہ ہوگی -

---

**آنریری اے ڈی کانگ** - حضور وائسرائے نے بخشی پریتم سنگھ صاحب بہادر کمانڈر انچیف افواج پٹیالہ کے علاوہ امپیریل سروس فوج کے دو اور افسروں کو اپنا اے ڈی کانگ مقرر کیا ہے منجملہ ان کے ایک تو صاحبزادہ حاجی حافظ عبید اللہ خاں بھوپال امپیریل سروس لانسرز کے کرنل ہیں اور دوسرے راجکمار بکرم سنگھ صاحب بہادر سی - آئی - ای کمانڈنٹ سرمور امپیریل سروس سیپرز ہیں - ہر سہ صاحبان کو ہم مبارکباد دیتے ہیں -

---

**عوض معاوضہ** - ملک معظم نے وزیر اعظم نیپال کو لارڈ کچنر کی سفارش سے آنریری میجر جنرل کا رینک عطا کیا ہے اور چہارم گورکھا رجمنٹ کا کرنل بنایا ہے -

گورنمنٹ نیپال نے بھی اس کے عوض میں لارڈ کچنر کو نیپال فوج کے جنرل کا رینک دیا ہے - حضور کمانڈر انچیف نے دورہ نیپال کے وقت وزیر اعظم نیپال کو ایک قیمتی تلوار بحیثیت میجر جنرل کے عطا کی تھی -

---

**ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ** انسپکٹر جنرل افواج دولت برطانیہ - کولمبو - سنگاپور اور ہانگ کانگ کی گیریزنوں کا معائنہ کرنے کے بعد ہندوستان میں بھی تشریف لائینگے اور بعد ازاں کنیڈا تشریف لیجائینگے -

---

**کمانڈر انچیف کا دورہ** کے پروگرام میں کسیقدر تبدیلی ہوئی ہے اب ہز ایکسیلنسی ۱۰ دسمبر کو وارد کلکتہ ہونگے -

---

**نوشہرہ کیولری کنٹونمنٹ** - نوشہرہ کیولری کنٹونمنٹ میں دو دیسی رسالوں کے لئے لائینیں تیار ہو چکی ہیں - اور میس بنگلے زیر تعمیر ہیں - پانی کے لئے کالا پانی نالہ کے قریب ایک بڑا کنواں کھودا گیا ہے - اور پمپنگ انجن کے ذریعہ پانی نکالا جائیگا - اور نلوں کے ذریعے تالابوں میں جمع کیا جائیگا - ہر ایک تالاب میں اس قدر پانی مہیا کیا جائیگا - جو ایک رجمنٹ کے ایک دن کے خرچ کو کافی ہو - کنواں اونچی جگہ بنایا گیا ہے تاکہ برسات کے دنوں میں نالہ کی طغیانی سے محفوظ رہے -

---

**لارڈ کچنر** ۲۹ نومبر کو پونا میں واپس آئے اور اسی روز شام کو عازم متھرا ہوئے - ۲۰ نومبر کو ہز ایکسیلنسی پونا سے مہابلیشور کو لارڈ لیمنگٹن کی ملاقات کے لئے روانہ ہوئے تھے اور وہاں سے ستارہ کو گئے تھے اور سکری کا معائنہ کیا - پھر پونا واپس آئے -

---

**برٹش آفیسروں پر حملہ** - پونا کے قریب ۳۰ میل پر موضع پیمپلی میں نہایت افسوسناک واقعہ گذرا - ایسٹ لنکا شائر رجمنٹ کے دو آفیسر لفٹنٹ ریمزبے اور لفٹنٹ وائٹ نشانہ بازی کی مشق کر رہے تھے چند عورتیں سامنے سے آئیں انہوں نے پکار کر عورتوں سے کہا کہ فیر کی لائن سے پرے ہٹ جائیں لیکن عورتوں نے گاؤں کے آدمیوں سے شکایت کی کہ صاحب لوگوں نے ان کی بے عزتی کی ہے یہ سنکر اہل دیہ لاٹھیاں لیکر آئے - اور دونو افسروں پر حملہ کیا - لفٹنٹ ریمزبے پر اس قدر مار پڑی کہ وہ کئی گھنٹہ بیہوش پڑے رہے بلکہ یہ شک ہوا کہ وہ مر گئے ہیں - دونوں افسروں کو پورندہر کے سینیٹیریم میں لے گئے - اور پونا کو رپورٹ بھیجی گئی - انگریزی اخبارات لکھتے ہیں کہ اگرچہ دونو افسروں کے پاس بندوقیں تھیں لیکن انہوں نے از راہ دور اندیشی ان سے کام نہیں لیا پولیس تحقیقات میں مصروف ہے -

---

**ہندوستان** کی ڈویژنل اور برگیڈ کمانڈوں میں سال آئندہ میں بہت سی اسامیاں خالی ہونگی -

جنرل سر جارج پرٹی مین دسویں (ہربہا) ڈویژن کی کمانڈ پنجسالہ میعاد پوری ہونے پر ۶ فروری ۱۹۰۷ء کو خالی کرینگے - اور میجر جنرل والٹر کچنر تھرڈ (لاہور) ڈویژن کی کمانڈ ۱۲ نومبر کو - اگر سالہ میعاد کے جدید قواعد پر عمل ہوا تو سر چارلس ایجرٹن نویں (سکندرآباد) ڈویژن کی کمانڈ اور سر ایڈمنڈ بارو - اول (پشاور) ڈویژن کی کمانڈ کی میعاد ۱۳ مئی و ۱۴ دسمبر کو ختم کرینگے لیکن ان کی آئندہ حالت اس فیصلہ کے ہونے پر منحصر ہے کہ لفٹنٹ جنرل کمانڈ کے عہدوں کو منسوخ کیا جاوے -

برگیڈوں کے متعلق مندرجہ ذیل میجر جنرل صاحبان یعنے سر جیمس ولکاکس نوشہرہ میجر جنرل بلوڈن ہانڈلے ڈینگ جبل پور میروِن گرڈ ہوال - اور ای - او - الیف ہاملٹن سکندرآباد دیا بحسب قاعدہ کے مطابق بالترتیب ۲۸ مارچ سے ۲۵ نومبر تک کمانیں خالی کردینگے - میجر جنرل ڈننگ اور میجر جنرل بروُن انڈین آرمی سے متعلق ہیں باقی برٹش سروس سے - نیز میجر جنرل وون میجر جنرل پولاک ایبٹ آباد اور جالندھر برگیڈ اور برگیڈیر جنرل ماہن سیالکوٹ کی سالہ میعاد ختم ہونے والی ہے - لیکن سابق کے موافق غالباً ان کی میعاد میں توسیع کی جاوے گی +

**نیم فوجی اخبار** کی یاوہ گوئی کے متعلق عبد العزیز خانصاحب ہیڈ کلرک ایڈیٹر کو ایک مراسلہ میں لکھتے ہیں کہ اگرچہ آرمی نیوز کو کسی قسم کا مشورہ دینا لقمان کو حکمت سکھانا ہے لیکن تاہم یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپ ہرگز نیم فوجی اخبار کو کسی طرح کا مشورہ یا کوئی نقطہ چینی نہ کریں کیونکہ اس میں ہمارے پیارے آرمی نیوز کی کسر شان ہے - آپ اسی پر اکتفا کیجئے کہ گرد کو نہ یافت - وہ خود اس کا خمیازہ بھگت لیگا

آں کس کہ تف بر فلک افگند
ہم باز ہماں تف بر روئش فتند

بھلا ایسی بے پر کی خبریں اڑانے سے جیسی کہ خدانخواستہ دربارہ آپکے قطع تعلق اخبار اس نے لکھی تھی کیا فائدہ ہو سکتا ہے - بفضل خدا آرمی نیوز وہ اخبار ہے جس کی شہرت کا ڈنکا چہار دانگ عالم میں بج چکا ہے اردو اخبارات میں اس کا ہم پایہ تو نہیں دیکھا - اس کی چاشنی ہی اور ہے - اس کا حرف حرف آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے - دنیا کا شاید کوئی خطہ ہوگا جہاں اس کا آوازہ نہ پہنچا ہو - خدا کرے کہ یہ ہمیشہ حاسدوں کی چھاتی پر مونگ دلے - وغیرہ وغیرہ

---

**لفٹنٹ** وڈ ہوس (?) ستاقہ ۱۰ انفنٹری ۱-۹ گورکھا ہلن (?) کیلئے منتخب کیئے گئے

لفٹنٹ اے - ایم واکر قائمقام کنٹونمنٹ مجسٹریٹ جالندھر سے تبدیل ہو کر اسسٹنٹ کنٹونمنٹ مجسٹریٹ میرٹھ مقرر ہوئے -

کپتان ہمبرلیگ (?) کنٹونمنٹ مجسٹریٹ نوگانوں ۳۰ نومبر ۱۹۰۶ء سے ششماہہ رخصت پر روانہ ہوئے اور کپتان آر - ڈبلیو برٹن عارضی کنٹونمنٹ مجسٹریٹ مئو ان کی بجائے نوگانوں میں متعین ہوئے موخرالذکر افسر کی بجائے کپتان وی ہنٹ ۱۲۵ رائفلز مقرر ہوئے ہیں -

---

**روس کی حالت** کرونسٹاڈ میں جن ملاحوں نے بغاوت اختیار کی تھی کورٹ مارشل ہو کر ان میں سے ۶۸۳ ملاحوں کو سزائے قید وغیرہ دی گئی - اور ۷۷ ملاح بے قصور پائے گئے جنہیں بری کیا گیا -

---

**کورٹ مارشل** - پچھلے دنوں پورٹسمتھ میں جہازی سٹوکروں نے بلوہ فساد کر دیا تھا جن میں سے کئی ایک سزا پا چکے ہیں - اس فساد کی بنا لفٹنٹ کالرڈ کا یہ حکم تھا کہ فرسٹ رینک کے سٹوکر گھٹنوں کے بل (نیلنگ) ہو جاویں جنگی حکام کے حکم سے لفٹنٹ مذکور کے برخلاف کورٹ مارشل ہو رہا ہے جس میں ایک افسر نے شہادت دی کہ پچھلے سال لفٹنٹ کالرڈ نے ایک سٹوکر کو حکم دیا کہ "اپنے گھٹنوں کے بل ہو جاؤ" سٹوکر نے اس حکم کی تعمیل کی لیکن بعد میں کھڑا ہو گیا جس پر اسے گارڈ کی حوالات میں دیا گیا - اخیر میں یہ معاملہ رفع دفع کر دیا گیا - دو اور جہازی ملازمان نے بھی تائیدی شہادت دی لیکن تفصیل میں اختلاف باہمی رہا -

---

**معاملات مراکو** - فرانس کا بحری سکواڈرن ٹانجیر کو جاتا ہوا کاڈز میں ٹھہر گیا ایڈمرل ٹچرڈ عنقریب روم (?) میں شاہ انفنسو سے ملاقات کرینگے اور یہی صاحب فرانس و سپین کے بحری بیڑوں کی کمان کرینگے لیکن شدید ضرورت کے سوا فوج جہازوں سے نیچے نہیں اتاری جاویگی اور اگر ضرورت ہوئی تو ممالک غیر کے وزرا کے مشورہ کے بعد فوجیں نیچے اتاری جاوینگی -

---

**ایران کی حالت** - ریٹر ہر طہران سے ایک تار موصول ہوا جس میں درج ہے کہ ولیعہد ایران کو تبریز سے طلب کیا گیا ہے کہ ریجنسی کے فرائض انجام دیں پارلیمنٹ ایران اور شاہ کی طرفدار پارٹی میں سخت بے اتفاقی پیدا ہو گئی - ایرانی پارلیمنٹ نیشنل بینک سے قرضہ لینے کی تجویز پاس کرنے والی ہے -

---

**سرحد میں ترکی فوج** - ایرانی سرحد پر ترکی فوج کی حالت قابل رحم ہے - سپاہیوں کو کھانا اور کپڑے نہیں ملتے تنگ آکر پچھلے دنوں پانچسو سپاہ نے بلوہ کر دیا اور فرار ہو گئے -

---

## آج کیا خبر ہے؟

لارڈ سیلبورن گورنر جنرل جنوبی افریقہ نے لارڈ الگن کو بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ ٹرنسوال کی سیلف گورنمنٹ کے متعلق اگر اختیار محدود کئے جائینگے یعنے چینی مزدوروں اور اہل ایشیا کے ساتھ خاص برتاؤ کرنے (جن میں ہندوستانی بھی شامل ہیں) کی بابت ان کو پورا اختیار نہ دیا جائیگا تو وہ سخت ناراضی ظاہر کرینگے -

مسٹر چیمبرلین کی سخت علالت کی خبر آئی تھی لیکن اب اس کی تردید کی گئی ہے -

پریسیڈنٹ روزویلٹ نے زبردست پیغام پارلیمنٹ کو بھیجا ہے کہ کیلیفورنیا میں جاپانیوں کے ساتھ بیگانہ برتاؤ نہ کیا جاوے - کیونکہ جاپانی نہایت مہذب قوم ہیں اور انہوں نے سان فرانسسکو کے زلزلہ زدگان کے لئے ایک لاکھ ڈالر چندہ دیا ہے - جاپانی طلبا کو پبلک مدارس سے محروم کرنا نہایت فضول حماقت ہے -

لفٹنٹ کالرڈ کے برخلاف کورٹ مارشل کی کارروائی ختم ہو گئی کورٹ نے لفٹنٹ مذکور کو ناواجب حکم دینے کا خطاوار قرار دیا اور تنبیہ کر کے چھوڑ دیا -

ایک کاریگر نے سابق اسسٹنٹ گورنر سل شاک (?) (روس) پر حملہ کر کے سخت زخمی کر دیا - جو سینٹ پیٹرزبرگ کو یہودیوں کے قتل عام کے بعد تبدیل کئے گئے تھے - حملہ کرنے کے بعد شخص مذکور نے خود کشی کر لی -

ٹرکی گورنمنٹ نے اپنے ایرانی ڈیلیگیٹوں کو اختیار دیدیا ہے کہ وہ موسم سرما میں باہر جاکر سرحدی معاملات کا تصفیہ کریں -

شاہ انفنسو نے ایڈمرل ٹچرڈ کو شرف ملاقات بخشا +

---

## لودیانہ

**ایڈیٹر کی صحتیابی** - شکر ہے کہ چند روز کے آرام اور ریسٹ (?) کے باعث سے میری صحت بحال ہو گئی اور اس ہفتہ سے اخبار کا چارج لیکر از سر نو میں اپنے فرض منصبی کی ادائیگی میں مصروف ہو گیا ہوں - بجز ایک لوکل اخبار کے امید ہے کہ تمام ناظرین آرمی نیوز کے لئے یہ خبر موجب اطمینان ہوگی کہ ان کا قدیم خادم پھر اپنا کام سرانجام دینے کے قابل ہو گیا ہے - اخبار مذکور نے ایک مرتبہ نہیں بلکہ میری طرف سے تردید شایع ہونے پر بھی بار بار یہ لکھا کہ میں نے آرمی نیوز سے ہمیشہ کے لئے قطع تعلق کر لیا ہے - اب اس کو شرمندہ ہونا چاہئے کہ جھوٹی خبر دنیا میں پھیلانا اور پھر اس پر اصرار کرنا کیسی نازیبا حرکت ہے + (شیدا دہلوی)

شہر کی صفائی کی حالت ناگفتہ بہ ہے - خدا معلوم میونسپلٹی عملہ صفائی کو کس بات کی تنخواہ دیتی ہے کیونکہ صفائی کا انتظام نایاب کہیں دیکھا نہیں جاتا - سنا ہے کہ بعض محلوں کے باشندے ارادہ کر رہے ہیں کہ میونسپلٹی پر عدم صفائی کی بابت استغاثہ دائر کیا جائے ایسے وقت میں جبکہ پلیگ بڑھ رہی ہے غلاظت اور بدبو کا شہر میں بڑھ جانا اور نالیوں سے تعفن کا اٹھنا کس قدر خطرناک ہے مگر ہم نہیں جانتے کس سے فریاد کریں - صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے ہم امید کرتے ہیں کہ میونسپلٹی کو اس کے فرائض کی طرف توجہ دلائینگے کیونکہ اب تو باشندگان شہر بہت تنگ آگئے ہیں - ہفتہ مختتمہ یکم دسمبر میں ۵ پیدائشیں ۵۵ موتیں واقع ہوئیں - بخار سے ۴۲ پلیگ سے ۴ پیچش اسہال سے ۳ چیچک سے ایک -

# دلچسپ واقفیت

**عجیب اتفاق** - یہ عجیب اتفاق ہے کہ کلکتہ میں جب کبھی کانگریس کا اجلاس ہوا اس کا پریسیڈنٹ ہمیشہ بمبئی کا باشندہ منتخب ہوا کلکتہ میں چار اجلاس سابق ہو چکے ہیں پہلے اجلاس کے پریسیڈنٹ مسٹر دادا بھائی نوروجی تھے۔ دوسرے کے سر فیروز شاہ مہتہ تیسرے کے مسٹر رحمت اللہ سیانی چوتھے مسٹر ایڈلجی واچا اور یہ چاروں اہل بمبئی تھے۔ اب پانچویں دفعہ بھی بمبئی کے نامور ہیرو مسٹر دادا بھائی منتخب ہوئے ہیں۔ منجملہ پانچ پریسیڈنٹوں کے تین پارسی تھے۔

---

**دو ہزار برس کی نعش** - حال میں واقعہ امریکہ میں تانبے کی کان کھودتے کھودتے ایک انسانی نعش برآمد ہوئی یہ نعش بالکل تازہ نظر آتی ہے لباس کی بجائے ٹاٹ اس کے زیب تن ہے۔ یہ ٹاٹ کا لباس بھی بالکل نیا معلوم ہوتا ہے۔ مگر نعش اور ٹاٹ پر زنگ چڑھ گیا ہے۔ اس نعش کے پاس دو ہتھوڑے بھی پڑے ہوئے ہیں ان میں سے ایک پتھر کا ہے اور دوسرا کسی سخت دھات کا ان کے دستے لکڑی کے ہیں اور چمڑے کے تسموں سے کسے ہوئے ہیں یہ چمڑے کے تسمے بھی جونکے توں نئے معلوم ہوتے ہیں۔ علماء کا خیال ہے کہ یہ نعش دو ہزار سال سے یہاں پڑی ہے۔

---

**دیوالی کا دن** یہ عجیب اتفاق ہے کہ ہندوستان کے تین مہرشی دیوالی کے دن سُرگباس ہوئے سب سے اول سوامی شنکر آچاریہ جنہوں نے ہندو ویدک دھرم کو از سر نو زندہ کیا اور بدھ دھرم کو شکست فاش دی۔ عین دیوالی کے روز واصل حق ہوئے دوم سوامی دیانند سرسوتی آریہ مت کے بانی اور زمانہ حال کے قابل عزت ریفارمر بھی دیوالی کے روز سُرگ دھام کو پراپت ہوئے۔ تیسرے زمانہ حال کے مواحد لاثانی سوامی تیرتھ رام بھی جن کو بعض لوگ شنکر آچاریہ خیال کرتے ہیں دیوالی کے دن ہی دنیا سے رخصت ہوئے۔

---

**بیل سوار** - اسپ سوار اور شتر سوار فوج تو ہمارے ملک میں بھی موجود ہے لیکن بیل سواروں کا بھی ایک رسالہ مشرقی ساحل افریقہ کے صوبہ سینٹ ڈی موردے کے سوا دنیا میں کہیں نہ ہوگا یہ فرانسیسی علاقہ ہے اور مڈگاسکر کے فرنچ گورنر جنرل کے تحت ہے یہ رسالہ بیلوں پر سوار ہوتا ہے۔ یہ بیل دبلے پتلے ہیں لیکن بڑے تیز رفتار ہیں۔

---

**اینٹوں کی عمر** - اینٹیں اگر عمدہ مٹی سے بنائی جائیں تو ہزارہا سال تک قائم رہتی ہیں چنانچہ لندن کے برٹش میوزیم میں نینوا اور بابل کے کھنڈرات کی اینٹیں رکھی ہوئی ہیں جن کی ہیئت میں باوجود ہزارہا سال گزرنے کے ذرا فرق نہیں آیا اگرچہ یہ اینٹیں کچی ہیں اور صرف دھوپ میں سکھائی ہوئی ہیں۔

---

**چلتی ریل سے تار خبر** - ٹیورن میں ایک ٹیلیگراف کلرک نے پیغام تار برقی کے پہنچانے کا نیا طریقہ ایجاد کیا ہے جس کے ذریعے سے چلتی ہوئی ریل گاڑی سے دوسری ٹرینوں اور لائن کے ہر ایک ریلوے سٹیشن کو خبر بھیجی جا سکتی ہے۔ سڈمو ڈوسولا میں اس سسٹم کے تجربے کئے گئے ہیں جو پورے اترے ایک نینرڈ) ایکسپریس ٹرین سے شاہ اٹلی کو پیغام بھیجا گیا تھا۔

---

**حجاز ریلوے** - ملک کی تجارت چمک جائیگی۔ اور زراعت شروع ہو جائیگی۔ حجاز ریلوے کی تعمیر کی ترقی بہت عمدہ رہی ہے۔ ۵۷۰ کیلو میٹر لائن پر مال کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔ ۱۶۱ کیلو میٹر لائن کیفہ کی طرف اور ۱۴۰،۷ کیلو میٹر قدم شریف تا بوق کی لائن۔ اس کی آمدنی ۶۱۹۰۳ پونڈ (ترکی) ہوئی ہے تا بوق اور مدیان صالح کے درمیان کا حصہ زیر تعمیر ہے۔

بڑی سڑک پر ۲۳۸۸ پل پتھر کے اور ۲۶ آہنی ہیں آٹھ سرنگ بھی بنائی گئی ہیں۔ بڑے بڑے شہروں میں گودام خانے اور مرمت کے کارخانے بنانے پڑے ہیں۔ ان میں ضروری اشیاء رکھی گئی ہیں پانی کے ذخائر قایم کر دئے گئے ہیں۔

رولنگ اسٹاک میں ۳۵ انجن۔ تین فسٹ کلاس گاڑیاں ۹ سکینڈ کلاس کی اور ۲۱ تھرڈ کلاس کی ہیں۔ ایک مسجد نما گاڑی مسافروں کے نماز پڑھنے کے لئے ہے۔ ۴۷۵ کھلی اور بند گاڑیاں مال لانے لیجانے کے واسطے ہیں۔ حال میں جرمنی کے کارخانوں کو ۱۷ انجنوں اور ۲۵۰ بند اور کھلی گاڑیوں کے مہیا کرنے کی فرمائش بھیجی گئی ہے۔

حجاز ریلوے نے سنہ ۱۹۰۵ع کے حسابات شایع کر دئے ہیں۔

ان سے ظاہر ہوتا ہے ۱۶۲۱۷۳۲۲۵۲ پیاسٹر آمدنی اور ۷۴۳۳۱۴۷۲۲۲ پیاسٹر خرچ ہوئے۔ توفیر ۲۷۵۲۴۲۴۷ پیاسٹر ہوئی۔ اس میں سے ۹۲۰۵۴۷۷۳ پیاسٹر مختلف وسایل سے وصول ہوئے۔ جو ریلوے لائن سے متعلق ہیں ۸۱۶۱۴۴۸۸ پیاسٹر چندہ سے وصول ہوئے ۳۰۲۹۹۳۰۱ سب سڈی سے جو شاہی فرمان سے بنک اگری کول نے دئے ہیں ۲۶۹۹۹۱۲۷ پیاسٹر صوبجات سے چندہ کے طور پر وصول ہوئے۔ ریلوے لائنوں سے ۹۰۳۴۶ پیاسٹر وصول ہوئے۔ ریلوے سڑک کے ٹیکسوں سے ۱۴۴۷۵۰۵ پیاسٹر وصول ہوئے۔ اس وقت تک ۲۲۱۰۸۰ پونڈ ترکی ہو چکے ہیں ۹۷۲۰۰ پونڈ پانچ ہزار ٹن سلیپروں کی قیمت کے واسطے دئے گئے تھے ۱۱۰۰۰ ٹن آہنی شہتیر اب تک مستعمل نہیں ہوئے۔

۷۹۲۳۶ پونڈ چلتے حساب میں ڈالا گیا ہے۔

۵۷۰ کیلو میٹر لائن بالکل تیار ہو چکی ہے۔ کیفہ والی لائن پر بہت روپیہ صرف ہوا کیونکہ اس کی سطح بہت بے قاعدہ ہے۔ حجاز ریلوے پر ۲۰۲۳ پونڈ فی کیلو میٹر کے حساب سے خرچ ہوا۔ اور کیفہ کی لائن پر ۳۸۰۳ پونڈ فی کیلو میٹر۔

سنہ ۱۹۰۱ع میں شاہی فرمان ریلوے کو سنہ ۱۹۱۰ع تک مکمل کرنے کے واسطے نافذ کیا گیا تھا۔ یہ سمجھوتہ ہو چکا ہے کہ اسے بغداد ریلوے سے ملحق کر دیا جائے

دمشق مکہ لائن کے واسطے چندہ دھڑا دھڑ چلا آتا ہے۔ ترکی۔ ہند اور مصر میں اس کے واسطے ہر ایک شہر میں چندہ وصول کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ تمام صوبوں کے گورنر جنرلوں کو تاکید کی گئی ہے۔ کہ وہ تندہی سے کام کر کے اسے مکمل کر دیں۔

نامہ نگار مذکور کہتا ہے۔ کہ اسلامی دنیا اپنے عقیدہ کا اچھی طرح سے اظہار کر رہی ہے۔ مگر اس سے دمشق اور مکہ ایک دوسرے سے ملحق ہو جائینگے۔ سڑک کے ارد گرد تندخو بدو لوگ رہتے ہیں۔ اپنا جی خوش کرنے کے لئے وہ لوگ اپنے گھوڑے ریلوے ٹرین کے ساتھ دوڑاتے ہیں ÷

# لطف سخن

بجانب **نور الٰہی** (از ڈیرہ غازیخاں)

سلطان شرق جب دم تخت فلک پہ آیا
جب فوج اختری کو خورشید نے بھگایا
لیلائے شب نے ڈیرا جب کوچ کا اٹھایا
جب حکم مہر و مہ نے عزل و نصب کا پایا
لایا ہر ایک ذرہ ظاہر ظہور تیرا
خورشید بن کے چمکا جو - تھا وہ نور تیرا

جب رات کا اندھیرا عالم پہ آکے چھایا
خورشید نے افق میں جب بستر لگایا
قندیل ماہ لیکر زنگی شب جو آیا
جب فرش چاند تارے کا چرخ نے بچھایا
انجم دکھا رہے تھے ظاہر ظہور تیرا
ہر نجم کی ضیا میں روشن تھا نور تیرا

جب باغ میں گیا میں گلگشت کے بہانے
بکھے شجر کے پتے تیرا پتہ بتانے
سوتے تھے جتنے سبزے جادو فلک کی تانے
جاگ اٹھے اک سرے سے سب نام حق جگانے
گاتے تھے گلستاں میں نغمہ طیور تیرا
جس گل کا چہرہ دیکھا اس پر تھا نور تیرا

یوں شوق مجھ کو لایا لہرا کے سوئے دریا
پیاسے کو جس طرح سے ہو جستجوئے دریا
تھا غرق بحر حیرت میں دو بدوئے دریا
جن گوہروں سے افزوں تھی آبروئے دریا
اُن میں بھی غائب نہ دیکھا حضور تیرا
دُرِّ خوشاب میں بھی ظاہر تھا نور تیرا

بالائے کوہ جب میں مانند کاہ آیا
سنگ و شرار دونوں کو ایک ساتھ لایا
باندھے کمر کھڑا تھا کوہ گراں - خدایا
تحمید کا مصلا صحرا کو تھا بنایا
جلوہ دکھا رہا تھا جو کوہ طور تیرا
اُس پر بھی بہر موسیٰ چمکا تھا نور تیرا

جب چھوڑ کر کلیسا سوئے کنشت آیا
حسن ازل کا عالم روئے صنم میں آیا
گویا خدا نے اپنے ہاتوں اُسے بنایا
اس کی جھلک سے جھک کر میں نے زباں ہلایا
جان گنج تیرا - ہے رام نور تیرا
دیر و حرم میں یکساں پھیلا ہے نور تیرا

جب دشت پرخطر میں مانند قیس بھٹکا
آنکھوں میں ہر بگولا کانٹے کی طرح کھٹکا
خود رو گلوں نے بھی دامن مجھ سے جھٹکا
کلی سے ننھا غنچہ جو کوئی چٹکا
جیسا تھا ہر درندہ نام ظہور تیرا
نور شہاب میں تھا رخشندہ نور تیرا

صحرا میں بھی خضر سا پایا نشان تیرا
کشتی پہ وجد کرتا تھا بادبان تیرا
اور رنگ حسن قدرت تھا آسمان تیرا
جلوے دکھا رہا تھا سارا جہان تیرا
چھپا جلال پایا نزدیک دور تیرا
اندھا تھا خود وہ جس کو سوجھا نہ نور تیرا

نور نگاہ بن کے ظاہر یا تو سما چھپا تھا
تیری جھلک نہیں تھی تو پھر گلوں میں کیا تھا
دیر جہاں میں دیکھا جس پہ جبیں کا ماتھا
اُس کی جھلک میں بینک پر تو ترا پڑا تھا
اِس جسم زار میں بھی کچھ تھا وہ نور تیرا
کہتے تھے نور جس کو ہم تھا وہ نور تیرا

جب شمع انجمن میں ہمدم جلا کے لائے
پروانے لو لگائے جانسوز بھکے آئے
پروانہ جان کی تھی دم بھر نہ جینے پائے
کیا شے تھی شمع جس کو رکھتے تھے سر چڑھائے
روشن تھا اس میں جلوہ رب غفور تیرا
تھا شمع کی جلا میں رخشندہ نور تیرا

جب کان میں گئے ہم اک لطف آرہا تھا
دیکھا کہ اختر دل کو ہیرا چمکا رہا تھا
نیلم سے چرخ نیلی چکرا یا جا رہا تھا
ہر لعل لالہ رویوں کو خوں رلا رہا تھا
تھا ان جواہروں میں حسن و فور تیرا
جسم بلور میں بھی لامع تھا نور تیرا

ہے خاکدان خالی - ہے آسمان خالی گر تو نہیں تو ہیں سب کون و مکان خالی
مجھ سے نہیں خدایا کوئی جہان خالی - کافی ہے رہرواں کو تیرا نشان خالی - قائل تھا زندگی بھر جس طرح سے نور تیرا - طالب بھی دیکھتا ہے ہر شے میں نور تیرا

# تندرستی ہزار نعمت ہے

## ہنسی اور ہاضمہ

یوں تو ہندوستان و دیگر ممالک میں زیادہ ہنسنا بیہودہ سمجھا جاتا ہے لیکن درحقیقت خوب زور سے قہقہہ لگا کر ہنسنا صحت اور ہاضمہ کی ترقی میں بہت مدد دیتا ہے۔ کھانا کھاتے وقت جلدی یا حیرانگی بہت مضر ہیں۔ ان سے بدہضمی ہو جاتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ جلدی یا حیرانگی میں کھانا خوب چبا کر یا دلی تسلی و آرام کے ساتھ نہیں کھایا جا سکتا۔ اور ان دونوں وجوہات کے باعث غذا ہضم ہونے میں مدد دینے والا رس یا مادہ اچھی طرح سے پیدا نہیں ہوتا۔ اور غذا ٹھیک ہضم نہیں ہو سکتی۔ جن اشخاص کو بدہضمی کی شکایت ہو اُن کے لئے ہاضمہ کی ادویات ایسی مفید نہیں ہو سکتیں جس قدر کہ آرام سے بیٹھے ہوئے کھانا کھانے سے فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ ہمارے بزرگ بعض دیگر باتوں کے بشاش اور خوش رہنے کے باعث بہت لمبی لمبی عمریں پاتے تھے۔ ہنسنا اور خوش رہنا ہاضمہ کے لئے بہت مفید ہے۔

---

**کپڑوں پر برش** ہمارے ملک میں اس بات کی چنداں پروا نہیں کی جاتی کہ کپڑوں پر برش پھیرتے ہوئے کسی قسم کی احتیاط کرنی ضروری ہے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ معمولی گرد کپڑے سے جھڑ رہی ہے لیکن یوروپ کے ایک مشہور عالم حفظان صحت نے بڑے غور اور تجربہ کے بعد ظاہر کیا ہے کہ اس گرد میں ہر قسم کی بیماریوں کے جرم (جرثیے) ہوتے ہیں جن سے آدمی بیمار ہو سکتا ہے۔ چونکہ انسان کو ہر طرح کے مقامات میں گزرنا پڑتا ہے۔ جہاں مختلف قسم کی بیماریوں یا دوسری قسم کے زہریلے اور انسانی صحت میں نقص ڈالنے والے جرم گرد و غبار میں اڑتے پھرتے ہوتے ہیں اور جو ہوا میں اڑتے ہوئے گرد کے ہمراہ کپڑوں پر ڈیرا جما لیتے ہیں۔ اس لئے جب کسی کوٹ یا دوسرے کپڑے کی گرد جھاڑنا ہو یا اس پر برش کرنا ہو تو منہ اور ناک کو خوشبودار یک اور صاف کپڑے سے باندھ لینا چاہئے اور ایسی جگہ پر جھاڑنا چاہئے جو گھر سے باہر ہو۔ اکثر اس میں بے احتیاطی کرنے کے باعث زکام ہو جاتا یا گلا پک جاتا ہے۔

# ریسٹر کی کیاری

بیوی - ایسے وقت میں جبکہ بارش ہونے والی ہے آپ چھاتا کیوں نہ لیتے آئے کیا چرائے جانے کا اندیشہ تھا؟

شوہر - چوری جانے کا ڈر تو نہیں تھا - لیکن میں نے سوچا کہیں چھاتے کا مالک شناخت نہ کرے اور گلوگیر ہو جائے -

---

مسز رابرٹس - آج مسٹر ولیم مجھ سے کہنے لگے کہ تمہاری خوبصورتی ہی تمہاری دولت ہے -

جولیا - افسوس اُس نے تہذیب سے کام نہ لیا اور تمہیں جتلا دیا کہ سوائے حسن کے تمہارے پاس کوئی دولت نہیں اور تم مفلس ہو!

---

ڈاکٹر - بڑے میاں تم کئی دن سے خیراتی شفاخانہ میں پڑے ہو کیا تمہارا کوئی رشتہ دار یا دوست نہیں؟

بڈھا مریض - جناب من! رشتہ دار تو بہت ہیں لیکن دوست ایک بھی نہیں!

---

خادمہ - اگر آپ میاں سے بولنا نہیں چاہتیں تو آج رات کو جس وقت گھر میں آویں یہ سمجھ لینا کہ نہ آپ کے آنکھیں ہیں نہ زبان -

مالکہ (دق ہو کر) یہ تو ٹھیک ہے لیکن ناک کا کیا علاج کروں (وہ شراب پی کر آتا ہے جس سے دماغ پھٹنے لگتا ہے) اور زبان سے بے تحاشا کوئی لفظ نکل ہی جاتا ہے -

---

نو عمر بھتیجا - چچا صاحب! میں حیران ہوں کہ ٹیلیفون میں بات کرتے وقت پہلے آپ نے ٹوپی اُتار لی - پھر رکھ لی - اس کا باعث کیا تھا؟

چچا - برخوردار میں ایک لیڈی سے گفتگو کر رہا تھا -

---

جنٹلمین - دیکھو صاحب جب میں نے تم سے یہ کتا خریدا تو تم نے کہا تھا کہ چوہوں کے حق میں یہ بہت اچھا ہے - لیکن پکڑنا تو درکنار یہ تو اُن کے نزدیک بھی نہیں جاتا -

فروخت کنندہ - جناب میں نے جو کہا سچ کہا کیا آپ اسکو چوہوں کے حق میں اچھا نہیں سمجھتے؟

---

بیوی - آپ کی یہ عادت اچھی نہیں کہ سوتے میں میرا منہ چوم لیا -

خاوند - تمہارا پیارا مکھڑا دیکھ کر مجھ سے رہا نہ گیا اور صرف ایک بوسہ لے لیا معاف فرماویں -

بیوی - مسکر سچ بولنا ہی آپ پر ختم ہے - آپ سمجھتے ہوں گے کہ میں بے خبر سو رہی تھی - اگر میں آنکھیں نہ کھولتی تو شاید آپ مجھے کھا ہی جاتے -

## ہندو بسکٹ کمپنی لمیٹڈ دہلی :-

کے کارخانہ میں اشیاء ذیل نہایت عمدگی اور صفائی سے تیار ہوتے ہیں

بسکٹ ۴۶ مختلف اقسام کے قیمت ۴ سے ۹ تک -

کیک بے شمار قسم کے سادہ و نقشکاری کے مختلف جو کہ قسم کیک پر منحصر ہے -

ڈبل روٹی نہایت عمدہ جو دوسری جگہ دستیاب نہیں ہو سکتی قیمت ۱/ روٹی وزنی ایک پونڈ -

چھوٹی یا کوس کیک

بنز یا شارٹ بریڈ

تمام اشیاء زیر نگرانی ایک تجربہ کار بنتی ہیں - تمام خط و کتابت بنام سکرٹری ہونی چاہئے

---

# دی انڈسٹریل بینک آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ

رجسٹری شدہ زیر ایکٹ ۱۸۸۲ء کمپنی ہائے ہند

۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء سے جاری ہو گیا ہے

## سرمایہ مبلغ پانچ لاکھ روپیہ

۱۸ نومبر ۱۹۰۶ء سے جاری ہو گیا ہے

### صدر دفتر لودیانہ

### چلت حساب

۱۔ چلت حساب کھولے جاتے ہیں اور مہینہ میں سب سے کم بقایا پر سود بشرح ۲ فیصدی فی سال دیا جاتا ہے بشرطیکہ ایسا بقایا سو روپیہ سے کم نہ ہو۔

۲۔ بینک میں روپیہ بھیجنے کے وقت چٹھی ہدایت یا میمو ہمراہ زر ہونا چاہیئے اور نیز پاس بک بھیجنی چاہیئے جس میں کہ زر کا اندراج کیا جاوے۔

۳۔ اس حساب میں سے روپیہ واپس لیتے وقت صرف اُن چک بکوں کا استعمال کرنا چاہیئے جو بینک کی طرف سے مہیا کی گئی ہوں۔ یہ چک بک بینک اپنے گراہکوں کو بلا قیمت دیگا۔ صرف چسپاں شدہ سٹیمپ کی قیمت لی جاویگی۔

۴۔ مبلغ بیس روپیہ یا اس سے کم رقوم کی واپسی کے لئے بینک کی رسید بک استعمال کیجا سکتی ہے جو بلا قیمت دیجاویگی لیکن خیال رہے کہ یہ رسید بطور چک اور ہنڈوی کے قابل فروخت نہیں ہے۔

۵۔ پاس بک مہینہ میں کم از کم ایک دفعہ اندراج کے واسطے بھیجنی چاہیئے۔

۶۔ چلت حساب کم از کم مبلغ [illegible] کے ساتھ کھل سکیں گے گو بعد ازاں اس سے کم رقوم بھی حساب میں درج ہو سکتی ہیں۔

### سیونگ بنک حساب

۷۔ سیونگ بینک حساب کم سے کم مبلغ پانچ روپیہ سے کھولے جاویں گے۔

۸۔ سیونگ بینک حساب پر سود بشرح ۴ فیصدی فی سال دیا جائیگا۔

۹۔ سیونگ بینک کے ایک حساب میں مبلغ ۱۵۰۰ روپیہ سے زیادہ رقم کسی صورت میں نہیں لیجاویگی۔

۱۰۔ سیونگ بینک کا روپیہ مبلغ ۵۰ روپیہ کی اقساط میں ہفتہ میں دو دفعہ واپس لیا جا سکتا ہے۔

۱۱۔ سیونگ بینک اور چلت حساب میں سود سال میں دو دفعہ تقسیم ہوگا یعنے ۲ جنوری اور یکم جولائی۔ بصورت عدم ہدایت زر سود اصل میں شامل کر دیا جائیگا۔

(۱۲) بینک پاس بک بلا قیمت اپنے گراہکوں کو دیگا۔ لیکن اگر اختتام سے پیشتر کتاب کہو جاوے تو نئی کتاب ۴ قیمت پر مل سکیگی۔

### زر امانت میعادی

۱۔ بینک زر امانت میعادی مبلغ سو روپیہ اور اس سے زاید رقوم کے واسطے مفصلہ ذیل شرح لیگا۔

| | |
|---|---|
| میعادی ۱۲ ماہ | سود بشرح ۵ روپیہ فی صدی فی سال |
| میعادی ۹ ماہ | سود بشرح ۴½ روپیہ فی صدی فی سال |
| میعادی ۶ ماہ | سود بشرح ۴ فیصدی فی سال۔ |
| میعادی ۳ ماہ | سود بشرح ۳ روپیہ فیصدی فی سال۔ |

۲۔ زر امانت میعادی پر سود بطور چلت حساب او سیونگ بنک کے ششماہی تقسیم ہوگا جو بینک سے درخواست پر ملسکیگا اگر منظور ہو تو بوقت واپسی اصل زر سود ہمراہ لیا جا سکتا ہے۔

### روپیہ کی لاگت

بینک اپنے گراہکوں کے لئے گورنمنٹ پرامیسری نوٹ کی خرید و فروخت اور ان کے بلوں کا وصول کرنا مناسب کمیشن پر کریگا جو درخواست پر معلوم ہو سکتا ہے۔

### اشیائے حفاظت

بینک گورنمنٹ پرومیسری نوٹ اور اور قیمتی دستاویزات اپنی حفاظت میں مبلغ چہار آنہ فیصدی فی سال کمیشن پر رکھیگا۔ لیکن کمیشن کی رقم کم از کم مبلغ پانچ روپیہ ہونی چاہئے۔

### متفرق کام

بینک۔ سود اور کمپنی کے حصص کا منافع اور تنخواہ اور پنشن کے بل مناسب کمیشن پر گراہکوں کیواسطے وصول کریگا اور اور سب طرح کا کام متعلق ساہو کارے کے کریگا۔ نیز آڑہت کا ہر قسم کا کام سرانجام دیگا۔

**نوٹ۔** مفصل قواعد اور فارم ہائے خریداری درخواست کرنے پر بینک سے مفت مل سکتے ہیں۔

وقت دفتر روزانہ ۱۰ بجے صبح سے ۴ بجے شام تک + بروز ہفتہ ۱۰ بجے صبح سے ۱ بجے شام تک

حسب الحکم بورڈ۔ منیجر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۔

دفتر اخبار آرمی نیوز R

نمبر (۵۰) لودیانہ ۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچروار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کار آمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے آرمی نیوز کا خریدار رہنا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے ۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے ◆

یہ کوئی پولیٹکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت و صنعت ۔ زراعت و تجارت ۔ حفظ صحت ۔ تہذیب اخلاق ۔ سائنس ۔ فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا ۔ دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سڈیشن اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی سعی پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے ۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کیجاتی ہے ◆

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| عہدہ داران و ملازمان فوج | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ |
| | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صعہ |
| پبلک | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | صہ ۱۲ار |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ہے مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئے ۔ نمونہ کا پرچہ مفت

## اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہوار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۴ ار | ۱۲ ار | ۶ | ہے | ے |
| نصف کالم | ے | ـــہ | للعہ | للعہ | عـــہ |
| پورا کالم | ـہ | عـــہ | للعہ | [illegible] | ماعـہ |
| پورا صفحہ | عـــہ | [illegible] | [illegible] | ماللعہ | ماللعہ |

لطور ضمیمہ اشتہارات شایع ہونے کی اجرت الگر دو پیسہ فیصدی

## اشتہار دینیوالو!

بادشاہ اشتہارات کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن یہ کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فایدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحہ کے دس بیس روپیہ لے لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کرنا ہے ایسے بھی اخبار ہیں جو اپنی تعداد اشاعت بارہ پانچ کمی تعداد کی بتلا کر بیکار کو دو ہو کر دیتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جن میں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے ۔ اور شاید بہت سے اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہو کسیکی نظر نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سونا کرنے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں بیس سردار اسکے خریدار نہوں ۔ اور کوئی شہر یا قصبہ شمالی سے لیکر پنجاب اور جنوبی افریقہ تک نہو گا جہاں اسکے قدردان موجود نہوں گے آدن سے لیکر کوئٹہ بلوچستان تک ہر ہر صدر اور ہر پیشہ کے رئیس اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں ۔ وکیل ہیں ۔ بیرسٹر ہیں ۔ ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار ۔ راجہ اور نواب خریدار اگر ایک تو پڑھنے والے سینکڑوں ◆

بکمال خوبی انتظام فوجی حکام نے کیا ہے۔ اور اس کام کے لئے آدمی اور اونٹ افغانی ترکستان اور نواح کابل سے اکٹھے کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ دو ہزار اونٹ کوچیوں کے کرایہ پر لئے گئے ہیں۔ یہ لوگ خانہ بدوش اور ملک میں ادہر سے ادہر تجارتی مال لے جانے کے لئے مشہور ہیں۔ شرح کرایہ فی اونٹ ۳۰ روپیہ ماہوار مقرر ہوئی ہے اب تک جو اطلاع موصول ہوئی اس کے مطابق امیر صاحب نے فیصلہ کیا ہے کہ سردار عنایت اللہ خان ولیعہد کابل میں رہیں اور سردار نصر اللہ خان جلال آباد تک امیر صاحب کے ہمراہ چلیں اور ہندوستان سے واپس ہونے تک وہیں ٹھہرے رہیں۔ ان کے ماتحت کافی فوجی جمعیت بہی ہوگی۔

**تعلیم اور افغانستان** ۔ افغانوں کی جہالت مسلم امر ہے اور بعض لوگ اسی جہالت کو ان کی بہادری کا سبب تسلیم کرتے ہیں۔ افغانوں کی مستعدی اور ہمت قابل تعریف ہے جب کبھی موقعہ ہوا اپنے ملک کی عزت اور طاقت قایم رکھنے کے لئے نہایت دلیری کے ساتھ اپنی جانیں قربان کر دیں۔ تجارت میں ان لوگوں کو خاص دلچسپی ہے اور دور دراز ملکوں میں افغان تجار موجود پائے جاتے ہیں۔ آسٹریلیا۔ جنوبی افریقہ۔ نٹال۔ کنیڈا اور دیگر ممالک یورپ میں افغان تجارت کرتے ہوئے دیکھے جاتے ہیں۔ اگر کمی تھی تو صرف تعلیم کی لیکن امیر حبیب اللہ خان نے اس کمی کو پورا کرنے اور افغانستان میں زمانہ جدید کی علمی روشنی پھیلانے کا عزم بالجزم کر لیا ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہوا ڈاکٹر عبد الغنی پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور کو طلب کر کے تعلیمی سکیم تیار کرائی اور اب سکیم مطابق ایک لاکھ روپیہ سالانہ پانچ سال کے لئے صیغہ تعلیم پر صرف کرنے کی منظوری دیدی ہے۔ خاص کابل میں مدرسہ کھولا جاویگا جو بالفعل شاہی مہمان خانہ میں رہیگا اس کے بعد اس کی علیحدہ عمارت تعمیر ہوگی۔ تمام مساجد میں پرائمری کی تعلیم کا شروع کی جاویگی اور ابتدائی جماعتوں کے پاس کرنے پر لڑکے سکول میں تعلیم پایا کرینگے۔ غریب اور مستحق طلبا کو وظائف دینے کا بھی کافی انتظام کیا گیا ہے۔ سکول کا پراسپکٹس اور قواعد چھپوا کر تمام ملک میں تقسیم کرائے جاوینگے تاکہ لوگ اپنے لڑکوں کو تعلیم حاصل کرنے کیلئے اس مدرسہ میں بھیجیں۔ تھوڑے عرصہ میں بیرونجات میں بھی مدارس کھولے جائینگے امید ہے۔ اور جب سکول قایم ہوئے کچھ سال گذر جاوینگے تو یہی سکول کالج بنا دیا جاویگا۔ ڈاکٹر عبد الغنی کو ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم بنایا گیا ہے۔ امید ہے کہ امیر صاحب کی خاص توجہ اور ہمدرد اصحاب کی کوشش اور سرگرمی سے عنقریب افغانستان علمی روشنی سے منور ہو جائیگا

**غلط افواہوں کی تردید** ۔ پچھلے دنوں مانچسٹر گارڈین نے یہہ خبر شایع کی تھی کہ حضور پرنس آف ویلز نے ہندوستان کے گورنروں اور لفٹنٹ گورنروں کے نام ایک چٹھی لکھی ہے کہ اُن کے ماتحت صوبوں میں جو ضروری معاملات ہوں اُن سے انہیں براہ راست آگاہ کرتے رہیں۔ اس سے اہل ہند کو طبعاً نہایت خوشی ہوئی تھی لیکن پایونیر لکھتا ہے کہ اس خبر کی کوئی بنیاد نہیں اور اگر براہ راست حضور ولیعہد یا ملک معظم خبریں حاصل کرنے لگیں تو صاحب وزیر ہند اور ان کی کونسل کی کیا وقعت اور ضرورت رہ سکتی ہے۔ اسی طرح کلکتہ کے بعض اخبارات نے لکھا تھا کہ مہاراجہ صاحب میسور کے کلکتہ جانے سے یہہ غرض ہے کہ کولار اور بنگلور کے اضلاع گورنمنٹ ان سے لے لیگی اور اُس کے معاوضہ میں بلاری اور اننت پور کے اضلاع کورگ میں ملا دئیے جاوینگے اور اگر ایسا نہ ہوا تو بنگلور کے ملحقہ علاقہ کا بہت بڑا حصہ انگریزی سرحد میں شامل کر لیا جاویگا بقول اخبار مذکور اس خبر میں بھی کوئی شمہ راستی کا نہیں ہے مہاراجہ صاحب اپنے والد مرحوم کی سمادہ کی تعمیر وغیرہ کے دیکھنے کے لئے کلکتہ آئے تھے اور حضور وائسرائے نے اُن کی رہایش کے لئے ہیسٹنگز ہوس دیدیا ہے۔

**گداگروں کو سزا** ۔ ہر شہر اور دیہات میں ہٹے کٹے اور مُسٹنڈے تندرست جوان گداگری کر کے خوب مزے اُڑاتے دیکھے جاتے ہیں۔ اندہے لولوں یا بیکار شدہ اور ضعیف انسانوں یا اُن سادہ مہاتماؤں کی جو تمام دنیاوی لذات اور خواہشات کو چھوڑ کر صرف ایشور بھجن یعنے یاد الٰہی میں دن رات مگن رہتے یا دنیاوی مصائب میں پھنسے ہوئے دُنیاداروں کو راہ خدا دکھلاتے اور اُن کے دل میں راستی اور حقیقی خوشی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں مدد اور خدمت کرنا تو ہر شخص پر واجب ہے لیکن پیشہ ور گداگروں سے بیشک سخت قانونی برتاؤ ہونا واجب ہے پچھلے دنوں کلکتہ میں ۳۰ گداگروں کا پولیس نے چالان کیا جو رستہ چلتے لوگوں کو دق کرتے اور باعث تکلیف ہوتے تھے ان کی تلاشی لینے سے ہر شخص کے پاس ۷ روپیہ سے لیکر ۵۰ روپیہ تک نکلے۔ ان میں سے ۲۳ آدمیوں کو دو دن کی قید محنت کی سزا دی گئی اور ۵ گداگروں کو عدالت کا اجلاس ختم ہونے تک حراست میں رکھا گیا۔ گداگری کا عارضہ بہت بری طرح سے پھیل رہا ہے اور ان لوگوں سے پبلک کو بڑی دقت اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں اس لئے مذہبی سوسائٹیوں اور گورنمنٹ کو قواعد مرتب کرنے چاہئیں کہ تندرست اور کام کر سکنے والے برائے نام فقیروں اور پیشہ ور گداگروں کو کوئی شخص خیرات نہ دیوے اور پولیس کو اختیار ہو کہ ایسے اشخاص کا آوارہ گردی میں چالان کرے۔

**سودیشی اور شراب نوشی** ۔ حامیان سودیشی یہہ سنکر خوش ہونگے کہ مشرقی بنگال میں سودیشی تحریک کے باعث غیر ممالک کی تیار شدہ شراب بہت کم مقدار میں آئی جس کا باعث انگلوانڈین اخبارات یہہ ظاہر کرتے ہیں کہ ولایتی شراب فروشوں کی دوکانیں دھمکی دیکر بند کی جاتی تھیں اور اس مسئلہ کو گورنمنٹ نے قابل توجہ ظاہر کیا ہے لیکن گورنمنٹ پہلے سے ولایتی شراب کی

درآمد کو کم کرنا چاہتی ہے چنانچہ اپریل سال حال سے ۶ روپیہ فی گیلن کی بجائے ۷ روپیہ ڈیوٹی مقرر کردی ہے۔ کاش ہندوستانی دیسی یا ولایتی دونوں قسم کی شرابوں پر لعنت بھیجیں تو بہت اچھا ہے۔ ہرچند خواہ تھوڑی میں لیا ہو وہ اپنا اثر کرنے سے باز نہیں رہیگا ولایتی ہو یا دیسی ہر قسم کی شراب پینے کے ساتھ انسان کو پورا حیوان بنا دیتی ہے۔ علاوہ اس کے جب ہندوستانیوں کو کھانے کے لئے پیٹ بھر کر روٹیاں نہیں ملتیں تو شراب کا شوق کیا نفع رکھتا ہے۔ اب تو یہہ وقت ہے کہ یورپ والے جن کے ملک میں اربوں روپیہ ہے شرابیں پئیں اور عیش اڑائیں اور ہندوستانی مستعدی اور محنت کے ساتھ کام کریں اور کفایت شعاری کے ذریعہ ملک کے افلاس کو دور کریں۔

---

## ایک مجسٹریٹ کی بدعنوانی

۔ ہائی کورٹ کلکتہ نے جمعہ گذشتہ کو ایک مقدمہ کا فیصلہ صادر کیا ہے جس میں ایک آدمی ۲۰ جون ۱۹۰۵ء کو گرفتار کیا گیا اور ۲ مارچ ۱۹۰۶ء تک بلا کوئی ثبوت دستیاب [illegible] جیل کی حوالات میں رکھا گیا خوش قسمتی سے جب سیشن جج جیل میں گئے تو انہوں نے اس بدبخت ملزم کی نسبت حال معلوم کرکے صاحب ڈپٹی کمشنر کو توجہ دلائی جس پر [illegible] رہا کیا گیا۔ یہہ واقعہ ضلع تانجیل (بنگال) کا ہے۔ ایک اور ملزم بھی مندرجہ بالا شخص کے ہمراہ بالا شتہ اک عادی لیت اور [illegible] ہونے کے الزام میں گرفتار تھا اس کی اپیل کے فیصلہ میں فاضل ججان نے لکھا ہے کہ مجسٹریٹ کا فیصلہ ناقابل اطمینان اور خلاف ضابطہ ہے صرف گواہان کی تعداد لکھدی ہے اور یہہ نہیں لکھا کہ فرداً فرداً ان کے بیانات سے کسی ایک یا دونوں ملزمان کا عادی الوادہ ہونا ثابت ہے لیکن اس شبہ کی تائید میں کوئی خاص واقعہ ظاہر نہیں کیا گیا جس سے ان کے برخلاف اصلاح جرم کے علاوہ دفعہ ضابطہ فوجداری کی کارروائی بھی نہیں ہوسکتی تھی اس لئے حکم دیا گیا کہ فوراً دونوں ملزموں کو حراست سے آزاد کردیا جاوے۔

اس فیصلہ سے یہہ ظاہر نہیں ہوتا کہ مجسٹریٹ ہندوستانی تھا یا انگریز۔ ہماری رائے میں خواہ کوئی بھی ہو ایسے لاپرواہ اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والے یا بےسمجھ شخص کو مجسٹریٹی کے عہدے پر ہرگز قائم نہیں رکھنا چاہئے۔ کیونکہ بلا کسی کافی ثبوت کے کسی شخص کو مہینوں حوالات میں بند رکھنا برٹش گورنمنٹ کے اصول کے خلاف بلکہ سنگین جرم ہے۔

## انڈین انڈسٹریل ایسوسی ایشن

کلکتہ کی یہہ ایسوسی ایشن ملک کی نہایت عمدگی اور ہمت کے ساتھ خدمت کررہی ہے اس وقت تک ایسوسی ایشن کی طرف سے ۶۰ نوجوان ممالک غیر میں صنعتی تعلیم کے لئے جاچکے ہیں۔ ان کے علاوہ عنقریب ایسوسی ایشن ہذا ۴۰ نوجوانوں کو بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے ساتھ ہی خوبی یہ ہے کہ جو نوجوان امتحان پاس کرکے آوینگے انہیں ایسوسی ایشن ملازمت بھی دیگی۔

---

## مسلمان جج

کامل گیارہ سال کے بعد ہندوستان کی اعلی عدالتوں میں پنجاب کو یہہ فخر حاصل ہوا ہے کہ مسلمان قوم کا ایک جج مقرر ہوا۔ پنجاب کے مشہور معروف خاندان "میاں فیملی" کے درخشندہ ستارے اور چیف کورٹ بار لاہور کے نہایت برگزیدہ بیرسٹر آنریبل میاں شاہدین جنکی اعلی قانونی اور علمی قابلیت کا اعتراف و اظہار مختلف موقعوں پر ہوچکا ہے جسٹس چٹی کی بجائے جو یورپ کو تبدیل ہوگئے ہیں قایمقام جج چیف کورٹ بنائے گئے۔ ان کے تقرر پر تمام باشندگان پنجاب بلکہ ہندوستان کی طرف سے بلا تمیز مذہبی اختلاف کے اظہار مسرت و شکرگذاری کیا جارہا ہے۔ پچھلے دنوں چیف کورٹ بار نے آنریبل ممدوح کو مبارکباد دی اور پنجاب ایسوسی ایشن کلب کی طرف سے گارڈن پارٹی دی گئی۔ بمبئی میں زیر صدارت مولوی رفیع الدین احمد دہلی کے معزز اہل اسلام نے جلسہ منعقد کرکے گورنمنٹ کا شکریہ اور میاں صاحب کو مبارکباد دینے کے رزولیوشن پاس کئے ہم بھی میاں صاحب اور ان کے معزز خاندان کے ممبران کو صدق دل سے مبارکباد دیتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ وہ اس معزز عہدہ پر سالہا سال تک قایم و سلامت رہیں۔

---

## بندے ماترم کا قومی راگ

۔ کلکتہ اور بنگال سے نکل کر ہندوستان کے ہر حصہ میں بندے ماترم کا قومی راگ پھیل چکا ہے اور قریباً ہر شخص مختلف زبانوں میں اس راگ کو پڑھ یا گا چکا ہے لیکن یہ خبر زیادہ مسرت سے سنی جاویگی کہ انڈین ہوم رول سوسایٹی لندن کے جلسہ ختم ہونے پر مسٹر ڈی ۔ این ٹاگور نے "بندے ماترم" کے راگ کو فرانس کے قومی راگ "مارسیلائیز" کے لہجہ میں اس خوبی اور خوش الحانی سے گایا کہ تمام حاضرین تعظیم کے لئے کھڑے ہوگئے۔ اور بہت ہی متاثر ہوئے۔

## افیون کی تجارت

سالانہ رپورٹ محکمہ آبکاری سے واضح ہوتا ہے کہ پنجاب میں پچھلے سال محاصل افیون سے بجائے ۶ لاکھ ۴ ہزار تین سو روپیہ کے ۶ لاکھ ۷۴ ہزار سات سو روپیہ سرکار کو آمدنی ہوئی۔ زیادتی آمدنی کا باعث یہہ بتلایا گیا ہے کہ مالوہ سے افیون زیادہ آئی اور پنجاب میں زیادتی محصول کے خوف سے لوگوں نے پوست کی کاشت کم کی اور افیون کی پیداوار کم ہوئی۔ اضلاع دہلی رہتک اور انبالہ میں فروخت افیون کے جو اجارے ہیں وہ گورنمنٹ ہند کے حکم سے توڑ دئے جاوینگے۔ خوشی کی بات ہے کہ چرس پر محصول زیادہ کئے جانیکا عمدہ اثر ہوا یعنی چرس کی فروخت و درآمد میں کافی کمی ہوئی۔ اغلباً چرس کا محصول اور بھی بڑھایا جائیگا تین اضلاع میں افیون اور چرس کی دوکانیں جدا جدا کئے جانے کے حکم کی تعمیل نہیں ہوئی۔ لیکن آیندہ اس حکم کی تعمیل سختی سے کی جاوے گی۔

---

## استقبال کی تیاریاں

۔ سنیچر گذشتہ کو بمبئی میں تمام اقوام کے سربرآوردہ اشخاص کا عالیشان جلسہ ہوا جس میں قرار پایا کہ مسٹر دادابھائی کی تشریف آوری پر نہایت پرتکلف اور عالیشان استقبال کیا جاوے۔ جلوس گذرنے کے رستوں کا فیصلہ لیا گیا ایک جوہری نے کہا کہ سچے موتی دادابھائی کے سر پر سے لٹائے گا بمبئی کے مشہور جوہری ہیروں جڑی صندوقچی میں ایڈرس پیش کرینگے۔ جہاز سے اترتے ہی تمام زنانہ مدارس کی لڑکیاں "خوش آمدید" کا گیت گاوینگی اور کالجوں کے طالب علم گاڑی کے گھوڑے کھولکر خود کھینچتے ہوئے لیجاوینگے۔ ہر موقعہ و راستہ پر پھولوں کی بارش کی جاویگی۔ مہاراجہ صاحب بڑودہ نے قیام کے لئے اپنا محل دینا چاہا تھا مگر مسٹر موصوف اپنے ہندو دوست کے بنگلہ میں دو دن ٹھہرینگے اور ۲۱ کو جانب کلکتہ روانہ ہوجاوینگے

---

## دربار آگرہ میں سات مہاراجے

۔ امیر صاحب کی تشریف آوری کے موقعہ پر مہاراجہ صاحبان سندھیا۔ دتیہ۔ بیکانیر۔ جیپور۔ اندور۔ کشن گڈھ اور بیگم صاحبہ بھوپال۔ نواب صاحب رامپور راجہ صاحب ٹیہری۔ مہاراج سردی۔ مہاراج رانا صاحب دیولپور مہاراجہ صاحب بنارس۔ اور رانا صاحب باغ بہٹ بھی شامل ہونگے

---

## نئی ریلوے

۔ ریلوے بورڈ نے منظور فرمایا کہ سرائے کالا سے ایبٹ آباد تک ۲½ فٹ پٹڑی کی ۴۸ میل لمبی ریل بنانے کے لئے پیمایش کیجاوے

# عالم کا فوٹو

رنگون میں ۸ دسمبر کو بوقت ایک بجے شب مکانات واقعہ ۲۴ نمبر سٹرک آتشزدگی سے خاک ہو گئے۔

پانسو حاجیوں نے کمشنر پولیس بمبئی کو درخواست دی کہ جہازی کمپنی نے ۲۱ روپیہ آٹھ آنہ فی کس کرایہ لینے کا اعلان کیا تھا اب ۵۰ روپیہ مانگتی ہے۔ ہمارے پاس زاید روپیہ نہیں اور بغیر حج کئے ہم شرعاً واپس نہیں جا سکتے کمپنی سے باز پرس کیجاوے کمشنر پولیس نے امداد و تحقیقات کا وعدہ کیا۔

سیلون میں تجویز ہے کہ سکھ لوگ پولیس میں بھرتی کئے جائیں موجودہ پولیس ناکارہ ثابت ہوئی۔

افغانستان سے بذریعہ دریا کابل جو تجارتی آمد و رفت تھی مہمند لوگوں سے تنازعہ ہو جانے کے باعث رک گئی۔ امیر صاحب کسی بارسوخ شخص کو ٹھیکہ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

علی پور کلکتہ میں ایک ۱۶ سالہ عورت کو اپنا نوزائیدہ بچہ باہر رکھ دینے کے جرم میں ایک ماہ قید سخت کی سزا ہوئی۔ عورت نے جرم تسلیم کر کے کہا کہ فاقہ کشی سے تنگ آ کر ایسا کیا تھا۔

جلال آباد میں امیر صاحب جو دربار منعقد کرینگے اس میں ہر حدی سردار اور بارسوخ مولوی شامل ہونگے۔

شرقی افغانستان میں غلہ سخت گراں ہے ایک روپیہ کا چار سیر آٹا بکتا ہے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ حیدر آباد سندہ نے کچہری میں آگ لگانے والے کا سراغ بتلانے والے کو سزایاب کرانے کے لئے دو ہزار روپیہ انعام مقرر فرمایا۔

لال عبدالرحمٰن سٹریٹ بمبئی میں دوپہر کے وقت ایک مکان گر پڑا جس کے تلے چار آدمی دب گئے۔ ہمسایہ مکان کو بھی نقصان پہنچا۔

کلکتہ میں موٹر کار کرایہ پر چلنے لگیں۔

ہفتہ مختتمہ ۲۴ نومبر میں سارے ہندوستان میں ۲۹۹۵ اشخاص طاعون سے فوت ہوئے۔ جس میں سے ۲۳۰۵ پنجاب کے تھے۔

پچھلے جمعہ کو حضور وائسرائے معہ لیڈی صاحبہ اور خاندان کے کلکتے پہنچ گئے۔

بنی اینڈ کو مدراس کی دیوالیہ کوٹھی کے ٹرسٹیوں نے اعلان کیا کہ قرض خواہوں کو روپیہ کے چار آنے ادا کئے جاوینگے۔

چیف کورٹ برہما نے فیصلہ کیا کہ بیرسٹر اپنی فیس کا دعوی عدالت میں کر سکتا ہے ہندوستان کی باقی اعلیٰ عدالتوں نے اس کے برخلاف فیصلے کئے تھے۔ کہ بیرسٹر دعوی نہیں کر سکتا۔

۱۳ ماہ حال کو لیجسلیٹیف کونسل وائسرائے کا پہلا اجلاس بمقام کلکتہ منعقد ہوا۔

امیر صاحب کابل بدینوجہ جلد روانہ ہو پڑے ہیں کہ رستہ میں برف پڑ جانے سے گذرنا مشکل ہو جاتا۔ اس وقت روانہ ہو کر وہ اچھے موسم میں جلال آباد پہنچ جاوینگے۔

لکھنؤ میں لاٹ صاحب صوبجات متحدہ کو الوداعی دعوت بروز جمعرات دی گئی۔

کلکتہ میں ہنسن نامی ایک یوریشین ریلگاڑی میں چوری کرنے کے الزام میں گرفتار ہوا۔ یہہ پہلے بھی پانچ سال قید رہ چکا ہے۔

۷ دسمبر کی بشام کو کلکتہ میں زلزلہ کے تیز جھٹکے محسوس ہوئے گڑگڑاہٹ کی آواز سخت تھی۔ کئی مکانات گر گئے۔

پنجاب یونیورسٹی نے کالجوں کے معائنہ کے لئے سب کمیٹیاں مقرر کیں ہر ایک ممبر کو پہلے فی کالج ۴۰ روپیہ ملتے تھے اب ۲۵ ملیں گے۔

صاحب وزیر ہند کے حکم سے پوست کی کاشت کارقبہ ۱۹۰۱ کے مطابق ہوگا۔ اس سے رقبہ میں ½ اور پیداوار افیون میں ⅙ کی کمی ہو جاویگی۔ یہہ سب چین میں افیون کی درآمد رک جانیکے سبب سے ہے۔ اس صیغہ کی آمدنی میں سرکار کو معقول خسارہ برداشت کرنا پڑیگا۔

محمڈن میڈیکل کالج لکھنؤ کے لئے ۱۳ لاکھ روپیہ چندہ کے وعدے ہو گئے جن میں سے ۸ لاکھ ۱۹ ہزار جمع ہو چکا ہے۔

کمیٹی آبکاری کی رپورٹ عنقریب شایع ہونیوالی ہے۔

پشاور میں امیر صاحب میونسپل مہمان خانہ میں فروکش ہونگے اور ان کے ہمراہیوں کے لئے خیمے نصب کئے جاوینگے۔ لنڈی کوتل میں صرف ایک شب قیام ہوگا۔

دہلی کے مشہور رئیس و آنریری مجسٹریٹ خانصاحب حکیم ظہیر الدین احمد خان فوت ہو گئے۔

جام جمشید بمبئی نے لکھا کہ مسٹر تاتا سنپ ہمراہ انگلش سنڈیکیٹ کلکتہ میں لاوینگے کہ پرجوش پارسی کی امداد کریں۔

۶ دسمبر کو حضور وائسرائے نے گرینڈ کارڈ ریلوے کا افتتاح بمقام گیا فرمایا۔ یہہ لائن ۱۴۳ میل بمبئی اور سیتا رام پور سے متعلق سراے تک گئی ہے۔

دہلی میں ایک ہوٹل والے اور اس کے پانچ ملازموں کو گرفتار کیا گیا کہ ایک انگریز کو روک رکھا اور زدوکوب کیا۔ روکنے کی وجہ ہوٹل کا کرایہ اور خرچ خوراک وصول کرنا تھا۔

کلکتہ میں طالب علموں نے جلسہ کیا کہ اگر رو ڈکمپنی کو ولایتی اشتہارات لگانے کا ٹھیکہ دیا گیا تو وہ نمائش میں ہرگز نہیں جاوینگے۔

میمن سنگھ سے سر سریندر ناتھ بینرجی کو لکھا آیا کہ کانگرس میں ولایتی کرسیاں خرید کر یا کرایہ پر لیکر نہ رکھی جاویں ورنہ بہت لوگ کانگرس میں شامل نہیں ہونگے۔ کلکتہ میں بھی اس قسم کا جلسہ ہوا۔

شیخ غلام محی الدین صوفی کابل سے آئے اور ۱۲ ہزار روپیہ کا وظیفہ انجمن حمایت اسلام امیر صاحب کی طرف سے لائے۔

امیر صاحب نے وعدہ فرمایا ہے کہ اسلامیہ کالج لاہور کے بنیادی پتھر کو دست خاص سے رکھیں گے۔ انجمن کا ڈیپوٹیشن پشاور میں امیر صاحب کا خیر مقدم کریگا۔

بمبئی میں ایک متمول مسلمان نے ۱۰ لاکھ کے سرمایہ سے علی گڈھ کی طرز کا ایک کالج قایم کرنے والے ہیں۔

جلال آباد سے پیغام پہنچا کہ ۱۲ ہزار نئے روپئے امیر صاحب اور ان کے ہمراہیوں کے استعمال کے لئے تیار رہیں۔

امیر صاحب بھرت پور کی جھیل میں مرغابیوں کا شکار نہیں کھیل سکیں گے کیونکہ ۱۵ جنوری تک جھیل خشک ہو جاویگی۔

لارڈ سیلبورن نے ٹرنسوال سے لارڈ والگن کو خبر دی کہ اہل ٹرنسوال سخت ناراض ہیں کہ ایشیائی باشندگان کے قوانین میں برٹش گورنمنٹ کیوں دست اندازی کرتی ہے۔

جاپان نے ارادہ کر لیا ہے کہ جاپانیوں کو امریکہ جانے سے روکدے اور بجائے اس کے انہیں کوریا اور منچوریا میں بھیجے۔

کارنل یونیورسٹی امریکہ میں آتشزدگی سے چار طالب علم اور سو فائر انجن والے مر گئے۔

سان فرانسسکو میں جاپانیوں سے جھگڑا اور نفرت کرنیوالے مزدوری پیشہ لوگ ہیں۔

لنڈن یونیورسٹی وائس چانسلر اور بہت سے معززین ایک ڈیپوٹیشن بنا کر وزیر اعظم مسٹر مارلے اور مسٹر سکوتیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ انگلستان مشرقی علوم میں دیگر ممالک سے پیچھے کیوں ہے اس کا انسداد کیا جاوے۔ اسپر تحقیقات اور انسداد کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔

پریزیڈنٹ روزولٹ نے اپنی تقریر افتتاح کانگرس میں باشندگان امریکہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ عوام کے درمیان بدولی اور قومی نفرت پیدا کرتے ہیں وہ اخلاق سے گرے ہوئے ہیں۔ سب قوموں کے ساتھ منصفانہ برتاؤ کرو۔ جاپانیوں سے نفرت کرنا باشندگان امریکہ کیلئے شرمناک امر ہے۔ کیا جاپانیوں نے پچھلے زلزلہ میں ایک لاکھ ڈالر امداد دی تھی۔ اگر امریکہ ایشیا میں اپنی تجارت کو ترقی دینا چاہتا ہے تو چاہیئے کہ وہ بجز اقوام کے

# ملٹری دُنیا

## ہندوستانی فوجوں میں تغیر و تبدل

اس وقت تک ہندوستانی فوجوں میں لمبی ملازمت کا دستور رائج ہے کہ سپاہی اپنی جوانی اور زندگی کے سالوں میں نوکری دیکر ضعیفی کے لئے پنشن حاصل کر لیتے ہیں۔ کئی سال ہوئے کہ پنشن کے لئے ۱۵ سال نوکری کی شرط تھی مگر یہ دیکھکر کہ ہی ایک ملازم مضبوط اور تندرست ہونے کی حالت میں پنشن لیکر چلدیتے ہیں اور اُن کی بجائے نئے رکروٹ بھرتی کرنے پڑتے ہیں پنشن کے لئے ۲۰ سال ملازمت کی شرط کر دی گئی لیکن جس وقت یہہ تبدیلی کی گئی تھی اُن دونوں فوجوں میں آجکل کی طرح سخت قواعد پریڈ کا دستور نہیں تھا۔ اور خیال تھا کہ ۲۰ سال نوکری کرنا مشکل نہیں ہوگا لیکن زمانہ حال میں اس قدر سخت قواعد اور فوجی سکھلائی ہوتی ہے کہ بڑے بڑے مضبوط جوان ہمت ہار دیتے ہیں۔ اور بہت سے پنشن لینے سے پہلے سخت محنت کے باعث کمزور یا نکمے ہو جاتے ہیں جو یا تو خود مجبور ہو کر یا ڈاکٹر صاحب اور کمان افسر صاحب کے حکم سے نوکری سے علیحدہ ہو جاتے ہیں گو ایسے لوگوں کا علیحدہ ہو جانا ایک نقطۂ خیال سے تو بہت اچھا ہے کہ فوج میں کمزور اور نکمے آدمی نہیں رہنے پاتے لیکن جب یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان لوگوں کی حالت دیکھکر دوسرے لوگ فوجی ملازمت کو نفرت سے دیکھنے لگیں گے کہ اتنے سال نوکری کی اور یہہ خالی ہاتھ ناکارہ ہو کر آگئے تو اندیشہ ہے کہ رکروٹ کم ملنے لگیں۔ اس لئے فوجی حکام اس سوال پر نہایت توجہ سے غور کر رہے ہیں اور خیال ہے کہ عنقریب ہندوستانی فوجوں کے موجودہ انتظام میں کچھ تغیر و تبدل کیا جاوے بہت سے افسران کی یہ رائے ہے کہ پنشن کی میعاد ۱۵ سال کر دیجائے۔ تاکہ لوگ شوق سے بھرتی ہونے لگیں۔ کیونکہ زمانہ حال کی سخت فوجی سکھلائی و قواعد پریڈ کو مدنظر رکھتے ہوئے ۱۵ سال نوکری کی میعاد تھوڑی نہیں ہے۔ اس سوال پر بالخصوص اس لئے زیادہ توجہ دیجاتی ہے کہ فوج میں مضبوط تندرست اور سیکھے ہوئے لائق سپاہیوں کی ہمیشہ ضرورت ہے اور ساتھ ہی یہہ کہ نفری میں کمی نہ ہونے پائے لیکن اب لمبی میعاد اور سخت نوکری کے باعث چند سال نوکری کرنے کے بعد سپاہی دل برداشتہ ہو جاتے اور نام کٹا لیتے ہیں اس کا باعث یہہ بھی ہے کہ پہلے سپاہی کو اُمید ہوتی تھی کہ اگر وہ عمدہ قوانین ان اور حیثیت ہو اور دوسرے ساتھیوں سے کام لینے کی قابلیت رکھتا ہو تو خواہ ان پڑھ ہی ہو عہدہ دار بلکہ سردار بن سکیگا۔ مگر اب ترقی یا عہدہ حاصل کرنے کے لئے کئی خاص شرائط قایم کی گئی ہیں کہ کم از کم اتنے دمن حروف سے واقفیت حاصل ہو وہ حساب اور لکھنا پڑھنا جانتا ہو قواعد پریڈ کا خاص امتحان پاس کرنا ضروری ہے۔ اس لئے قواعد پریڈ کی سختی اور ۲۰ سالہ ملازمت کی لمبی شرط اور ترقی سے قطعی مایوسی یہہ سب باتیں اس کو نوکری چھوڑنے پر مجبور کر دیتی ہیں۔ اکثر سپاہی یا سردار آجکل کی فوجی ملازمت کو کاشتکاری کے سخت کام کے برابر بلکہ بعض اوقات اُس سے بھی مشکل تصور کیا کرتے ہیں لیکن ہمارے ہندوستانی بھائی فوجی ملازمت میں اپنی عزت سمجھتے ہیں۔ فوجی ملازمت سے ہی انہیں سرداری اور عزت ملتی ہے اس لئے باوجودیکہ گھروں میں کام کرنے کی نسبت انہیں فوجی ملازمت میں زیادہ سختی اور محنت برداشت کرنی پڑتی ہے وہ شوق کے ساتھ فوج میں نوکری کرتے ہیں۔

چونکہ سپاہی کی چستی اور جنگی قابلیت قایم رکھنے کے لئے اُس سے زور کے ساتھ قواعد پریڈ لینا اور فنون جنگ سکھلانا اور مصنوعی لڑائیوں میں اصلی لڑائی کے نظارے دکھانا ضروری ہے اور جب تک زور کے ساتھ قواعد پریڈ نہ لیجائے سپاہیوں کے سُست اور آرام طلب ہو جانے کا اندیشہ ہے اس لئے یہہ آرزو رکھنا کہ قواعد پریڈ زیادہ نہ لیجاوے بالکل نامناسب ہے البتہ سیکھے ہوئے اور ہوشیار سپاہیوں کو خواہ مخواہ نئے سرے سے رکروٹوں کی طرح دوپہر اور شام کی پریڈوں میں گھسیٹتے رہنا کسی قدر قابل اصلاح ہے سپاہی کی موجودہ تنخواہ بمقابلہ مزدور پیشہ یا دوسرے ان پڑھ لوگوں کے اسقدر زیادہ نہیں کہ صرف تنخواہ کے لالچ سے لوگ فوجی نوکری پسند کریں صرف پنشن اور آیندہ سردار بن جانے کی اُمید یہ دو باتیں زیادہ تر فوجی نوکری کی طرف راغب کرنے والی ہیں۔ تنخواہ کی کمی اور ۲۰ سالہ ملازمت کی شرط اور قواعد پریڈ کی سختی۔ ترقی ملنے میں کئی ایک رکاوٹوں کا ہونا یہ سب باتیں فوجی ملازمت کے زیادہ ہر دلعزیز نہ ہونے کا باعث ہیں اور جیسا کہ اندیشہ ظاہر کیا جاتا ہے اگر عنقریب ہندوستانی فوجوں کے انتظام میں تغیر و تبدل نہ کیا گیا تو بلاشبہ فوجوں میں رکروٹوں کا ملنا مشکل ہو جاویگا۔ سرکار کو واجب ہے کہ یا تو ہندوستانی فوج کی تنخواہ بڑھا دیوے یا پنشن کی میعاد بجائے ۲۰ سال ۱۵ سال کر دیوے تنخواہ بڑھانے میں خزانہ سے بہت زیادہ رقم صرف کرنی پڑیگی جو شاید گورنمنٹ منظور نہ کرے لیکن ۱۵ سال میں پنشن دینے کا دستور کر دینے میں مقابلتاً زیادہ رقم خزانہ سے خرچ نہیں ہوگی۔

**ریلوے بورڈ اور فوجی ملازم**۔ تمام ہندوستانی فوج ریلوے بورڈ کی اس رعایت کی صدقدل سے مشکور ہے کہ جب ہندوستانی سپاہی رخصت پر جاویں تو ایک طرف کا کرایہ ادا کرنے سے واپسی کا ٹکٹ دیا جاوے" لیکن ایک تازہ حکم کے مطابق اُن فوجوں کے ملازم جو اپنے گھروں سے ۸۰۰ میل یا اس سے زیادہ پر ہیں جو برہما میں ملازم ہیں انہیں واپسی کا ٹکٹ نہیں مل سکیگا بلکہ سرکاری کرایہ فوج سے ملا کریگا۔ اس قسم سے رعایت کے مطلب میں کچھ فرق نہیں آیا لیکن کیا اچھی بات ہو کہ ریلوے بورڈ ۸۰۰ میل مسافت طے کرنے اور برہما سے رخصت پر جانے والے سپاہیوں یا حوالداروں سے ایک اور رعایت منظور فرماوے وہ یہہ کہ تھرڈ کلاس کا کرایہ ادا کرنے پر انہیں انٹرمیڈیٹ کا ٹکٹ دیدیا جاوے اگر سپاہیوں کو یہہ رعایت دینے میں کچھ رکاوٹ ہو تو کم از کم حوالداروں کو یہہ رعایت ضرور ملنی چاہیئے۔ تاکہ وہ فرلو سیزن میں جبکہ تھرڈ کلاس گاڑیاں سپاہیوں اور مسافروں سے بھری ہوتی ہیں عہدہ دار علیحدہ بآرام سفر کر سکیں بہت سے عہدیدار محض تکلیف کے باعث رخصت نہیں لیتے اگر یہہ رعایت کر دی گئی تو بلاشبہ بہت زیادہ عہدہ دار رخصت لیکر سفر کیا کرینگے۔ جس سے ریلوے کو معقول فائدہ ہوگا۔ یہہ ایک معمولی رعایت ہے جس سے تمام چھوٹے عہدہ دار نہایت مشکور ہونگے۔

**فوجی جمعیت**۔ لبرل گورنمنٹ کے سکرٹری صیغہ جنگ مسٹر الڈین فوجی جمعیت و اخراجات میں تخفیف کر رہے اور کچھ حصہ کر بھی چکے ہیں لیکن برعکس اس کے ممالک غیر کی گورنمنٹیں اپنی فوجی اور بحری طاقت بڑھانے اور مضبوط کرنے میں مصروف ہیں۔ چنانچہ ناظرین آرمی نیوز کی آگاہی کے لئے مختلف سرکردہ ممالک کی فوجی جمعیت کا اظہار کیا جاتا ہے جو سنہ ۱۹۰۵ء کے نقشہ جات کے مطابق حسب ذیل ہے

| نام گورنمنٹ | بحالت امن | بحالت جنگ |
| --- | --- | --- |
| روس | ۱۲۲۵۲۶۴ | ۳۹۳۶۴۳۶ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| جرمنی | - | ۶۱۴۴۶۳ | - | ۳۵۰۲۶۰۲ |
| فرانس | - | ۶۰۷۴۹۳ | - | ۳۶۳۰۲۶۳ |
| آسٹریا ہنگری | - | ۴۰۹۶۸۸ | - | ۲۲۳۱۴۰۰ |
| سوئٹزرلینڈ | - | ۲۷۸۱۰۵ | - | ۲۷۸۱۰۵ |
| ٹرکی | - | ۲۵۰۰۰۰ | | ۱۱۰۱۶۲۱ |

فرانس اور جرمنی میں دو سال تک جبریہ فوجی ملازمت کا طریق عملی طور پر جاری ہوگیا ہے - علیٰ ہذالقیاس آسٹریا - بلگیریا یونان سپین - پرتگال وغیرہ میں علماً دو یا تین سال تک فوجی ملازمت کرنے کا دستور جاری ہے - جرمنی اور روس میں فوجی جمعیت بڑھانے پر عمل ہورہا ہے - چنانچہ جرمنی کا ارادہ ہے کہ ۱۹۱۵ء میں امن کی حالت میں فوج کی تعداد ۵۵۴۰۰۰ سے ۵۸۴۴۶۵ تک بڑھا دیجاوے - اور ۱۹۱۵ء تک ۲۰ مزید رسالے بھرتی کئے جاویں -

انگلستان کے بہت سے دور اندیش فوجی جمعیت کے سوال کو نہایت اہمیت سے دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فوجی جمعیت گھٹانے کی بجائے بڑھانی درست ہے ورنہ اندیشہ ہے کہ کسی دن کوئی غنیم انگلستان کی عظمت کو بٹہ لگا دیوے - وہ اپنے دعوی کی تائید میں یہہ زبردست دلیل پیش کرتے ہیں کہ دنیا میں وہی قومیں حکمران رہی ہیں اور ہیں جن کی جنگی طاقت زبردست تھی - یعنی یہہ معنے ہیں کہ جس کی لاٹھی اُس کی بھینس والی مثال بالکل سچ ہے - اور جن قوموں کی طاقت کمزور رہی ہے وہ محکومی اور غلامی کی حالت میں رہتی ہیں -

## سمالی لینڈ اور ہاسپٹل اسسٹنٹ

مندرجہ بالا عنوان سے ایک مراسلت موصول ہوئی ہے نہایت دردناک اور قابل توجہ ہے - اُمید ہے کہ گورنمنٹ اسپر غور کریگی -

اس ملک میں ۴ بندرگاہ ہیں جن میں سے صرف بربرہ صدر مقام ہے جہاں بمشکل ۱۵ روپیہ کے پریکٹس ہوسکتی ہے اور وہ بھی صرف موسم سرما یعنی جون سے ستمبر تک بربرہ اور دیگر بندرگاہوں میں خصوصاً اور اندرونی حصہ ملک میں عموماً ایسے سخت پتھر اڑتے ہیں کہ خدا کی پناہ - ایک گز کے فاصلہ کی چیز نظر نہیں آسکتی - سوائے ایک دو مقامات کے جہاں کوئی سول ہاسپٹل نہیں ہے دیگر مقامات میں انتہا درجہ کی گرمی پڑتی ہے اگر بالکل معمولی گذارہ کیا جاوے تو ۶۰ روپیہ ماہوار میں بمشکل تمام ایک آدمی کا پیٹ بھر سکتا ہے نوکر - بیوی - بچوں کے خوراک اور دیگر ضروریات بہم پہنچانے میں ہی تمام تنخواہ چلی جاتی ہے اور بڑی مشکل سے ۳۰ - ۴۰ روپیہ ماہوار کی بچت ہوسکتی ہے - یہ تو حال بربرہ کا ہے جو اس ملک کا دارالخلافہ ہے - بلہار اور زیلہ کا تو کہنا ہی کیا ہے - بربرہ والے ۱۵ روپیہ کو بھی جواب - انسان کی صورت دیکھنے کو ترسنا پڑتا ہے پانی ایسا عمدہ ہے کہ اگر ایک گلاس پی لو کم از کم دس بارہ دست ضرور آجاینگے کھانا خیال تو فرمائیں جس ملک کے باشندے خود ہی مفلس قلاش اور فاقہ مست ہوں وہ ڈاکٹر کو کیا دینگے - وہ تو یہی توقع رکھتے ہیں کہ ڈاکٹر اگر دوا دیتا ہے تو کھانا بھی دینا اسکا فرض ہے علاج کی ان کو نہ ضرورت ہے نہ پرواہ درد شکم ہو خواہ بینائی بند لوہا سرخ کرکے تیلوں کی طرح داغ لگا دیتے ہیں اور دل کھول کر خوش ہوجاتے ہیں - یہ حال آبادی اور سول ہاسپٹل اسسٹنٹوں کی پریکٹس کا ہے -

ملیشیا میں بھی سول کی طرح ایکصد روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے اور یہیں میڈیکل افسر بھی وہی - ملیشیا کا نام ہی ظاہر کرتا ہے کہ یہ بیقاعدہ فوج ہوتی ہے جو خاصکر اس ملک کے وحشیوں کی ہے ان کی کمپنیاں ہیں اور ہر ایک ہاسپٹل اسسٹنٹ یہہ کمپنیاں مختلف الگ الگ اور بربرہ سے ۸۰ سے لیکر ۳۰۰ میل کے فاصلہ پر جنگل میں رہتی ہیں - ان کمپنیوں کو ۲۰ دن لمبے ہاسپٹل اسسٹنٹ اگر آج یہاں ہے تو کل ۵۰ میل بانا پڑتا ہے - الغرض ہر وقت سڑک پر سوار رہنا پڑتا ہے - ایسی حالت میں تو انہیں بھی زہر اور غضب ہے - بربرہ کے سوائے کھانے پینے کی چیزیں کہیں نہیں ملتیں - تقریباً ہر چالیس میل کے لئے چار روپیہ ایک اونٹ کا کرایہ دینا پڑتا ہے اگر آپ اشیاء منگائیں تو لیجئے حصہ - تو کم از کم اونٹ والا راستہ میں ہی کمال کر دیگا - ۳ من سے زیادہ ایک اونٹ اُٹھا نہیں سکتا جب بربرہ میں ۲۰ روپیہ خرچ ہوتے ہیں تو ملیشیا میں ۳۰ - ۳۵ ضرور ہی لگینگے اور جب کبھی اپنا مقام تبدیل کرے تو پھر وہی اونٹ کا کرایہ سر پر - بعض ایسے ذات شریف ہیں کہ ہر وقت اسی فکر میں رہتے ہیں کہ کب آپکی نظر بچے تو آپکا راشن اور اسباب سب اُٹھا لیں - آپ خیمہ سے نکلے تو بس اسباب کی خیر نہیں - اگر خدانخواستہ سامان جاتا رہا تو پھر بربرہ سے جب تک نہ آئے فاقہ مستی اور تن عریانی کے سوا چارہ نہیں - ابھی اکتوبر میں مسٹر غیاث الدین صاحب کا قریباً دو صد روپیہ کا نقصان ہوا - حالانکہ انکا اسباب ہسپتال کے ملازمان کے زیر نگرانی تھا افسروں نے اُن کی رپورٹ پر توجہ نہ کی -

اس سال سے یہاں ایک انڈین کنٹنجنٹ بھی آئی ہوئی ہے اس کے ہمراہ بھی ۲ فلک نمرہ ملٹری ہاسپٹل اسسٹنٹ - جن کو ۹۵ روپیہ فکس ماہواری تنخواہ مع راشن ملتی ہے یہہ وہ ملک ہے جہاں سے گذشتہ جنگ میں قریباً ½ تعداد فوج کی بیمار ہوکر واپس کی گئی تھی - یہاں کا ۴ سال کا قیام غالباً سائبیریا کے دوامی جلاوطنی سے بدتر جہاں ہے - اگرچہ ۴ سال کے بعد واپس جانے پر ۲۰۰ روپیہ پانسو روپیہ فکس انعام بھی مقرر ہے لیکن وہ ایسی سخت شرائط سے مشروط ہے کہ موجودہ افسران کی ماتحتی میں اس کا پورا ہونا اگر ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے - نہ یہاں فوجی قانون ہے نہ سول - جو جی میں آیا کرلیا - ذرا آگے سے بولا تو فوراً جتنا چاہا جرمانہ کردیا - افسروں کا سلوک جابرانہ ہے - پولیٹیکل ایجنٹ جو ڈاکٹر جاتے تھے ان کو ۱۵ - ۲۰ روپیہ ماہوار سول ڈیوٹی کا الاؤنس دیا جاتا تھا لیکن یہاں یہ حال ہے کہ ان کو جبراً مجبور کیا جاتا ہے کہ ملیشیا اور سول کے لوگوں اور رعیت کا بھی علاج کرو اگر فالتو ڈیوٹی کے الاونس کے لئے کہا جاوے تو جواب ملتا ہے کہ یہ تمہارا ڈیوٹی ہے حالانکہ وہ صرف کنٹنجنٹ کیلئے آئے تھے اسکے سوا دیگر سے انکا کوئی تعلق نہیں ہے اس پر بھی تجویز پیش ہے کہ نکی راشن کی قیمت وضع کر لی جایا کرے - افسوس صد افسوس - جب یہہ حال ہے تو پھر آئندہ دن کیونکر اسسٹنٹوں کی بھرتی ملے - مانا کہ ابھی سے بھی کوئی حساب غیر مستقل کرکے کو خیرباد کہنے والے ہیں - کیپ مخصوص کنٹنجنٹ میں ایک لیس نائک ہے نائک - نائک ہی حوالدار اور حوالدار جمعدار ہوجاتے جمعدار صوبیداری پر ترقی پا کر آدے - جمعدار کو ۱۴۰ روپیہ اور راشن اور صوبیدار کو ۲۲۰ روپیہ اور راشن لیکن ہاسپٹل اسسٹنٹ بیچارے کو ایک درجہ کی ہی ترقی دیتے تو درکنار تنخواہ بھی پوری نہیں ملتی - ہندوستان میں بھی ایک سیکنڈ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ کی تنخواہ سیکنڈ کلاس جمعدار سے کم نہیں ہوتی اور ایک فرسٹ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ فرسٹ کلاس جمعدار جتنی تنخواہ پاتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ممالک غیر میں اسقدر فرق تنخواہ میں ہو اگر گورنمنٹ چاہتی ہے کہ مظلوم ہاسپٹل اسسٹنٹ اس قدر استعفا نہ دیں اور ملازمت کو خوشی اور جانفشانی سے کریں تو چاہئے کہ کم از کم ایک فرسٹ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ کو جمعداری رینک دیا جاوے - کیونکہ وارنٹ آفیسر کے دیسی فوج میں کچھ بھی قدر نہیں - ہر کس و ناکس نوکے بیہودہ نام سے پکارتا ہے - ابتدائی تنخواہ چالیس روپیہ سے کم نہو افسروں کا سلوک شریفانہ ہوا کرے ورنہ سوائے پنشن کے حقداروں کے امید نہیں کہ کوئی دوسرا ملازمت میں رہنا پسند کرے - کنٹنجنٹ میں جو تبادلہ ہیں ان کو بھی ایک درجہ ضرور پروموشن دیجایا کرے - ورنہ اُمید نہیں کہ کوئی آوے - ہندوستان کی فاقہ مستی اور بے قدری سے بھاگ کر یہاں آئے تھے - لیکن یہاں کی ذلت اور اُس کے مقابلہ میں قلت تنخواہ نے پریشان کیا ہے - جو صاحب آنا چاہیں خدا کے لئے وہ ان اُمور کو خوب سوچ سمجھ لیا کریں - یہاں جتنے ہیں سب بیزار بیٹھے ہیں -

راقم - بہی خواہ

# پروموشن

چھٹا رسالہ کیولری - دفعدار گوپال سنگھ صاحب بجائے جمعدار اشرف علی صاحب پنشن یافتہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء سے جمعداری پر قیاب ہوئے -

۱۲ لانسرز - رسالدار پرشوتم سنگھ صاحب رسالدار میجر سردار غلام محمد خان صاحب پنشن یافتہ کی جگہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۶ء سے رسالدار میجری پر سرفراز ہوئے اور رسائیدار انتظام الدین صاحب رسالداری پر اور جمعدار سلطان احمد صاحب کو رسائیداری اور کوت دفعدار سلطان خان صاحب کو جمعداری پر ممتاز کیا گیا -

سوم برہمنز - جمعدار گلزاری لعل صاحب پاسفر کو صوبیدار لکھپیر تیواری صاحب پنشن یافتہ کی جگہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر اور حوالدار ننھا انوار صاحب ... کو جمعداری پر ترقی ملی -

۱۰ ... جمعداران بدن سنگھ و ... سنگھ صاحبان بجائے صوبیداران نول سنگھ و دوار کا سنگھ صاحبان پنشن یافتگان ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۶ء سے صوبیداری اور حوالداران جگدیو سنگھ و سرجو سنگھ صاحبان کو جمعداری پر تعینات کیا گیا -

۱۰ - جاٹ - جمعدار ہر رام صاحب صوبیدار ہرنام صاحب پنشن یافتہ کی جگہ مہر نومبر ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر ترقی یاب ہوئے اور کلر حوالدار رابھے رام صاحب جمعدار بنائے گئے -

۲۰ - پنجابیز - جمعدار بدا وا سنگھ صاحب بجائے صوبیدار پورن سنگھ صاحب مستعفی یکم ستمبر ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر ممتاز ہوئے اور حوالدار موتا سنگھ صاحب جمعدار بنائے گئے -

۲۶ پنجابیز - جمعدار علی حیدر صاحب متعینہ ۵ بٹالین کنگز افریکن رائفلز ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ء سے سپر نیومریری صوبیدار مقرر ہوئے -

۳۱ مہٹو گرانڈ - حوالدار پیر عطا صاحب جمعدار رحمن صاحب پنشن یافتہ کی جگہ ۲ جولائی ۱۹۰۶ء سے جمعدار بنائے گئے -

۵۵ کوک رائفلز - حوالدار الوک سنگھ صاحب بجائے جمعدار اکسن سنگھ صاحب پنشن یافتہ یکم ستمبر ۱۹۰۶ء سے جمعداری پر قیاب ہوئے -

۶۲ پنجابیز - کلر حوالدار نراین سنگھ صاحب جمعدار نراین سنگھ صاحب ترقی یافتہ کی جگہ ۱ ستمبر ۱۹۰۶ء سے جمعدار بنائے گئے -

۸۷ پنجابیز - حوالدار منگل سنگھ صاحب کو جمعدار سر نام سنگھ صاحب پنشن یافتہ کی جگہ ۱ نومبر ۱۹۰۶ء سے جمعدار کیا گیا -

۱۱۳ انفنٹری - جمعدار کاشی رام صاحب صوبیدار بھگونت پرشاد صاحب پنشن یافتہ کی جگہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء سے صوبیدار بنائے گئے -

۷ گورکھا رائفلز - حوالدار بھیم سنگھ رانا صاحب جمعدار منگل سنگھ صاحب بعد شدہ کی جگہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۶ء سے جمعداری پر تعینات ہوئے - اور صوبیدار اسرام گورنگ صاحب بہادر کو بجائے صوبیدار میجر بیر بل نگر کوٹی سردار بہادر صاحب پنشن یافتہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء سے صوبیدار میجر بنایا گیا اور جمعدار جے چند ٹھاکر صاحب کو صوبیداری پر تعینات کیا گیا - اور جمعدار ہیرا لعل صاحب رانا صوبیدار دھن رج تھاپا صاحب پنشن یافتہ کی جگہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء سے صوبیدار مقرر ہوئے - اور حوالدار سرکی بیر تھاپا صاحب جمعدار جے چند ٹھاکر صاحب ترقی یافتہ کی جگہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء سے جمعدار بنائے گئے - نیز حوالداران بیم دھوز رانا صاحب اور حوالدار بالو رام گورنگ صاحب جمعدار بیرلا گورنگ صاحب پنشن یافتہ اور ہیرا لعل رانا صاحب ترقی یافتہ کی جگہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء سے علی الترتیب جمعداری پر تعینات ہوئے -

سپلائی اینڈ ٹرینسپورٹ کور - سردار سوجیت سنگھ صاحب ضلع گوردا سپور و ... سردار سلطان علی صاحب ضلع سیالکوٹ میں سپلائی اینڈ ٹرینسپورٹ کور کے ریزرو میں داخل کئے گئے -

۵۹ سندھ ہارس - جمعدار محمد حیات خان صاحب ۲۲ نومبر ۱۹۰۶ء سے مستقل جمعدار بنائے گئے -

۸۴ پنجابیز - جمعدار حیات خان صاحب ۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء سے مستقل کئے گئے -

۱۱۲ انفنٹری - جمعدار کاشی رام صاحب یکم نومبر ۱۹۰۶ء سے مستقل کئے گئے -

---

**جاپان کی فوج** - نئے پروگرام کے مطابق اگر جاپان کو کسی دشمن سے لڑنے کا موقعہ ہو تو وہ ساڑھے سات لاکھ فوج میدان جنگ میں لا سکیگا - جاپان کا ارادہ ہے کہ کوریا اور منچوریا کی افواج میں تخفیف کرے اور اندرون ملک میں چھ ڈویژن مقرر کرے یعنے موجودہ جمعیت میں پچاس فی صدی اضافہ کیا جاوے - جاپان بحری طاقت میں بھی نمایاں ترقی کر رہا ہے - چنانچہ اس کا ارادہ ہے کہ ۷۵ لاکھ روپئے جہاز بنانے میں صرف کرے -

---

**امیر بخارا اور زار روس** - امیر بخارا نے جنگ روس جاپان کے نازک موقعہ پر روس کی خوب امداد کی تھی اس کے صلہ میں زار روس نے امیر بخارا کو آرڈر آف سینٹ انڈریو عطا کیا ہے -

---

**فوجی افسران کو تجارتی تعلیم** - آرمی کونسل نے بطور تجربہ فوجی افسران کی تعلیم کے لئے ایک تجارتی نصاب اُن کی پڑھائی کی کتابوں میں داخل کیا ہے چنانچہ ۱ جنوری آئندہ سے چھ ماہ تک منتخب افسران کو تعلیم دی جاویگی - اس کی ضرورت اس لئے لاحق ہوئی ہے کہ تجارتی تعلیم سے ناواقف ہونے کے باعث وہ غبن اور چالاکیوں کا پتہ نہیں لگا سکتے اور اسی خرابی کی وجہ سے ٹرانسوال میں بہت کچھ غبن ہوا تھا -

---

**کوریا میں فساد** - ٹائمز کا نامہ نگار ٹوکیو سے خبر دیتا ہے کہ کوریا میں فساد اور بدامنی دن بدن پھیلتی جا رہی ہے جاپانی اسکو فرو کر رہے ہیں -

# آج کیا خبر ہے؟

لارڈ کرزن امریکہ سے لورپول میں پہنچ گئے - لارڈ ممدوح نے بیان کیا کہ اگر مناسب موقعہ ہوا تو وہ پارلیمنٹ میں ممبر ہو کر داخل ہو جائینگے -

سپین کے دو جنگی جہاز دکروز ... ٹانجیر مراکو میں پہنچ گئے -

مسٹر ونسٹن چرچل نے ایک سوال کے جواب میں جو سکھوں اور پنجابیوں کے برٹش کینیڈا میں داخل ہونے کے متعلق تھا ظاہر کیا کہ گورنمنٹ ہند و ہانگ کانگ میں اطلاع دیدی گئی ہے کہ آئندہ یہہ لوگ ادھر نہ آنے پاویں اور کینیڈا میں جو لوگ بالکل بیکسی کی حالت میں ہیں انہیں گورنمنٹ کینیڈا اپنے وطن میں پہنچا دیگی -

بصرہ سے ۱۰ دسمبر کو خبر آئی کہ عرب لوگ کربلا میں بدامنی کی سخت افواہیں پھیلا رہے ہیں - چونکہ یہہ لوگ مبالغہ پسند ہوتے ہیں اس لئے ان پر زیادہ اعتبار نہیں کیا جا سکتا - چند ترکی سپاہیوں اور کچھ ایرانی دوکانداروں میں معمولی جھگڑا ہو گیا تھا جسکو بڑا لوگ سخت فساد ظاہر کرتے ہیں البتہ یہہ سچ ہے کہ حاکم کربلا کے پاس پہلے سے زیادہ سپاہ بھیجی گئی ہے - پہلے پانسو سپاہ رہتی تھی اب ڈیڑھ ہزار ہو گئی ہے ایرانیوں کو کہا گیا ہے کہ اگر ترکی حکام سے ناخوش ہوں تو یہاں سے چلے جاویں -

۱۲ ماہ حال کو لیڈی ریواز صاحبہ نے وکٹوریہ گرلز سکول لدھیانہ کا افتتاح فرمایا -

سیالکوٹ میں زیادتی محصول چنگی کے باعث دوکانداروں نے کسی دن سے ہڑتال کر رکھی ہے - ۱۲ دسمبر کو ۱۰ ہزار آدمیوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں قرار پایا کہ جب تک شنوائی نہ ہو ہڑتال جاری رکھو -

---

**ضرورت** - ایک ہوشیار تجربہ کار دفتری کی جو جلد بندی وغیرہ کا کام عمدہ کر سکتا ہو تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی درخواست جلد آنی چاہئے -

مشتہر کنہیا لعل ورما سپرنٹنڈنٹ سرمور پرنٹنگ پریس ناہن -

# دلچسپ واقفیت

**ایک کروڑ پچاس لاکھ پونڈ کی خیرات۔** دنیا کے حالات بھی نہایت حیرت و عبرت انگیز ہیں۔ کچھ دن ہوئے امریکہ میں مسٹر رسل سیج نامی ایک دولتمند فوت ہو گیا۔ جس کی جائداد ایک کروڑ پچاس لاکھ پونڈ تھی۔ اس شخص نے تمام عمر کنجوسی میں گذاری کبھی اپنے کھانے یا پہننے پر فضول خرچی سے کام نہ لیا۔ یہانتک کہ جب اُس کی آمدنی چار لاکھ پونڈ سالانہ تھی تو یہ شخص سے سارا دن صرف ایک پیسہ پر گذارا کرتا تھا۔ تمام سال میں دو پونڈ مالیت کے کپڑے پہنتا ایک دفعہ قرقی کے مال سے دو آنہ کو ایک نکٹائی خرید کیا تمام امریکہ کے بڑے درجہ کا کنجوس اور مکھی چوس جانتے تھے اور اسی کنجوسی کی بدولت اس نے اس قدر جائداد اور دولت پیدا کر لی۔ انقلاب زمانہ اور انسانی خیالات کے تفرقات کو ملاحظہ فرمایئے کہ اس کی بیوی نے اعلان عام کر دیا ہے کہ تمام دولت اور جائداد ایک سال کے اندر خیرات میں تقسیم کر دیجاویگی۔

---

**ایک پونڈ کے حصہ کی قیمت ۶۵۰۰ پونڈ** سچ ہے خدا جب دینے لگتا ہے تو چھپر پھاڑ کر دیتا ہے۔ بعض لوگ ساری عمر میں ایک روپیہ حاصل نہیں کر سکتے اور بعضوں کو منٹوں اور گھنٹوں میں ہزاروں لاکھوں کا مال ملجاتا یا منافع ہو جاتا ہے تازہ خبر ہے کہ ٹولن ہوس یارڈ میں ایک کمپنی کے چھ حصص فروخت ہوئے جو فی حصہ ایک پونڈ مالیت کے تھے کمپنی مذکور کے پریزیڈنٹ کی ملکیت تھے جو فروری گذشتہ میں خودکشی کر کے مرگیا کیونکہ (وہ) سمجھتا تھا کہ کمپنی کو کچھ فائدہ نہیں ہوتا اور خسارہ پورا کرنا مشکل ہے۔ یہ چھ حصے چھ آدمیوں نے ملکر خرید لئے لیکن اس کے مرنے کے بعد اُس کاروبار میں معقول فائدہ ہونے لگا اور وہی چھ حصے جب جداگانہ نیلام ہوئے تو پہلے حصے کی قیمت ۳۲۰۰ پونڈ اور چوتھے پانچویں کی ۵ ہزار پونڈ قیمت پڑی۔ سب سے آخری چھٹا حصہ ۶۵۰۰ پونڈ کو نیلام ہوا۔ اس وقت خریداروں کا جوش اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ مکرر انہی حصص کے نیلام کئے جانے کی خواہش ظاہر کی گئی۔ اس پر پہلے شخص نے جس نے ۳۲۵۰ روپیہ کو ایک پونڈ کا حصہ خریدا تھا ظاہر کیا کہ میں اپنا حصہ ۶۵۰۰ پونڈ پر نیلام کرتا ہوں جھٹ ایک شخص نے اُسے خرید لیا اور وہ شخص ۳۰۰۰ ہزار پونڈ خالص منافع کے لیکر چلتا ہوا۔

---

**قسمت کی خوبی۔** مسٹر ٹامس اڈیسن جس نے فونوگراف اور بہت سی حیرت انگیز ایجادیں کی ہیں اور اس وقت بہت بڑا آدمی ہے لڑکپن میں ریل گاڑی پر اخبار اور مٹھائی فروخت کیا کرتا تھا۔ جب مسافر کم ہوتے تو گارڈ اسے اسباب کے اوپر گاڑی میں بٹھا لیتے اسے اس وقت بھی علم طبعی کے تجربوں کا شوق تھا ایک دن یہ گاڑی میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس کے ہاتھ سے "فاسفورس" کا ٹکڑا نیچے گر پڑا اور اسباب کو آگ لگ گئی۔ گارڈ نے غصہ میں آکر اس زور سے غریب اڈیسن کے دونوں کان کھینچے کہ سماعت کا پردہ پھٹ گیا اور وہ ہمیشہ کے لئے بہرا ہو گیا۔ اب قسمت کی خوبی دیکھئے کہ اُس بہرے لڑکے نے دنیا کے تمام لوگوں کے کانوں میں حیرت انگیز راگ سنانے کا آلہ ایجاد کر دیا ہے۔

---

**متمول بادشاہ۔** دنیا کے تمام بادشاہوں سے زیادہ دولتمند مرحوم شہنشاہ مظفرالدین تھے۔ اگر ان کی دوسری آمدنی کو علیحدہ بھی کر دیا جاوے تو ۔ اکروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ مالیت کے زیورات وغیرہ ان کے قبضہ میں تھے۔ اب اُن کے جانشین اسی طرح سب بادشاہوں سے زیادہ دولتمند سمجھے جاوینگے۔

---

**حیوانوں کی عقلمندی۔** انسان کو اپنی عقل پر بہت بڑا ناز ہے لیکن خدا نے ہر ایک مخلوق میں اپنی حفاظت اور صحت کا مادہ رکھا ہوا ہے۔ چنانچہ ایک "نیچرلسٹ" نے ظاہر کیا ہے کہ حیوانوں کو اپنے علاج کا بہت بڑا ملکہ ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی بھیڑ بیمار ہوتی ہے تو وہ خاص قسم کی بوٹی یا پودا تلاش کر کے کھاتی اور تندرست ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بلی اور کتے بیمار ہونے پر گھاس یا کوئی اور بوٹی کھا کر چنگے ہو جاتے ہیں۔ ہاتھی۔ چڑیاں۔ چیونٹیاں اپنے بدن کو صاف کر کے یا پانی میں نہا کر اپنی بیماری کا علاج کرتے ہیں۔ لڑاکی دیمک اپنے مجروح ساتھیوں کا فوراً ایک لعاب سے جو اُن کے دہن میں ہوتا ہے علاج کرتی ہیں۔ اور دو تین ملکر بیمار یا مجروح کو اُٹھا کر لیجاتی ہیں۔ ایک کتے کی دائیں آنکھ کے اوپر چوٹ لگی وہ ہر روز اپنے پنجے سے زخم کو صاف کرتا اور دھوپ کے سامنے بیٹھا رہتا تھا چنانچہ دو چار دن میں زخم اچھا ہو گیا۔

---

**عجیب حوصلے کا آدمی۔** امریکہ میں ایک شخص جو بالکل اپاہج ہے بستر سے اُٹھ نہیں سکتا۔ نہایت عجیب حوصلے کا انسان ہے۔ اسی حالت میں وہ کتابیں اور غزلیں تصنیف کرتا اور ماہوار رسالوں میں مضامین بھیجتا ہے۔ یہ شخص پہلے انگلستان میں ایکٹر کا کام کرتا تھا لیکن خرابی صحت کے باعث (ایکٹری) چھوڑ کر امریکہ میں آ گیا یہاں آکر فالج سے بالکل اپاہج ہو گیا۔ اگر کوئی اور شخص ہوتا تو کسی ہسپتال یا غریب خانہ میں مصیبت کی زندگی کاٹتا لیکن اس نے حوصلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اور باوجود یکہ درد اور جسمانی تکالیف اسکو ستایا کرتی تھیں اس نے برابر تصنیف کا سلسلہ جاری رکھا ایک خادمہ بطور منشی کام کرتی ہے اور یہ بستر پر لیٹے ہوئے مضامین لکھائے جاتا ہے۔ اسکی نظموں اور کہانیوں کو اس قدر پیار اور وقعت سے دیکھا جاتا ہے کہ ہر روز کئی سو خط معزز اور نوجوان لیڈیوں کی طرف سے ظہار ہمدردی میں اس کے پاس پہنچتے ہیں جن میں لکھا ہوتا ہے کہ ہم آپ کی خدمت کے لئے تیار ہیں۔ کہتے ہیں وہ اس حالت میں بھی ہمیشہ خوش اور بشاش رہتا ہے۔

---

**رونے کی مشق۔** ایکٹروں کو گانے ناچنے اور دیگر حرکات کے علاوہ رونے کی تعلیم دیجاتی ہے اور مشق کرائی جاتی ہے۔ گو تماشہ کے موقعہ پر بعض ایکٹر رونی شکل بنا لیتے یا ہچکیاں لینے لگتے ہیں لیکن بقول ایک ہوشیار ایکٹر کے سٹیج پر سچ مچ آنسو بہانا اور تماشہ کرتے رہنا بڑا دشوار کام ہے۔ صرف ایک ایکٹر ایسا دیکھا گیا ہے جو خوب آنسو بہایا کرتا تھا وہ کہتا تھا کہ ایسے موقعہ پر وہ ایک رنجدہ حادثہ کو یاد کر لیتا تھا جس سے دل پر ٹھیس لگتی اور بے اختیار آنسو نکل آتے تھے۔ فرانس میں کسی ایک تماشہ کرنے والی لیڈیاں ایک دو آنکھوں میں لگالیتی ہیں جس سے پانی نکلنے لگ پڑتا ہے۔ بعض بیوقوف ایکٹر پیاز کا عرق لگا لیتے ہیں لیکن اس کی بو دور تک معلوم ہو جاتی ہے۔

---

**زہریلا درخت** خاکنائے پناما میں ایک درخت ہے جس کے پتے بہت خوبصورت ہوتے ہیں اسے ایک پھل لگتا ہے اور سیب کی شکل کا ہوتا ہے جو جانور اس پھل کو کھانے لگتا ہے فوراً مر جاتا ہے اگر کوئی شخص تھوڑا عرصہ اس درخت کے قریب کھڑا رہے تو فوراً سر درد شروع ہو جاتا ہے اگر اس کا پتہ بدن پر مل دیا جاوے تو ورم ہو جاتا ہے اور زہر کا اثر تمام بدن میں پھیل جاتا ہے۔

# تقریر شاہ ایران

مندرجہ ذیل تقریر ۱۸ شعبان گذشتہ کو شہنشاہ مظفر الدین شاہ ایران نے بوقت افتتاح پارلیمنٹ کی تھی۔ تقریر کاغذوں میں موجود ہے لیکن شہنشاہ ہمیشہ کے لئے دنیا کی نظروں سے غائب ہوگئے۔ سچ ہے ؎

کیا بھروسہ ہے زندگانی کا ۔ آدمی بلبلہ ہے پانی کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرداران ایران۔ آج کے مبارک دن میں ہم نے خدا کی مدد اور عنایت سے اپنا وہ متاع گمگشتہ پالیا جس کی تلاش اور جستجو میں کئی سال تک خون جگر کھا کر بسر کئے تھے۔ آج کا مبارک دن تمام اہل ایران کے لئے عید اکبر کا دن ہے۔ یہی دن اُن کے نئے تمدن کا اور ان کی ترقی یافتہ زندہ قوموں کی صف میں داخل ہونے کا پہلا قدم ہوگا۔ آج ہی سے اہل ایران اپنی حکومت کے پیچھے دست و بازو بن کر اس کی نئی زندگی کو برگ و بار والی اور اس کے تمدن کو پرزور بنائینگے۔ قوم اور گورنمنٹ کے دوستانہ تعلقات گہرے اور مضبوط ہونگے۔ اہل قوم کے برگزیدہ نائب اُس کی ضرورتوں اور اس کی اخلاقی و معاشری زندگی کے اسباب تلاش کرکے نہایت صداقت۔ اخلاص اور تدبر کے ساتھ ملک کی خدمت بجا لائینگے۔

ہماری یہ اُمید نہایت قوی ہے کہ ارکان دولت اور قوم کے قائم مقام۔ جو سرداران ملک۔ اعیان بلاد۔ تجار۔ علماء اور اہل پیشہ میں سے منتخب ہوئے ہیں۔ ملک میں انصاف اور تمدن و تہذیب کو پھیلانے والے قوانین وضع کرینگے۔ اور حکومت کے محکموں کی درستی میں بجان و دل کوشاں ہونگے۔ اُس کے مالی بجٹ کو سنبھالینگے اور اپنے ملکی بھائیوں کے لئے ہر طرح کے سامان زندگی و خوشحالی فراہم کرینگے۔ اُن کی نگاہیں ہر وقت ایسے امور اور تدابیر کی متلاشی رہینگی۔ جو ملک میں امن قائم رکھنے اور ساری قوم کی خوشحالی و تمدن کی ممد و معاون ہوں۔ بیشک آج ہر شخص جانتا ہے کہ حکومت کی خوشحالی و زندگی اُس کی مخلص رعایا کی زندگی اور فلاح کے ساتھ وابستہ ہے۔

اے قومی نائبو۔ تمہارا فرض ہے کہ نفسانی خواہشوں اور خود غرضیوں سے نہایت پرہیز رکھو۔ کیونکہ اسی کمینہ عادت سے زندگی اور تمدن کے ارکان منہدم ہو جاتے ہیں۔ کاروبار میں خلل پڑتا ہے اور زندہ قومیں نیست و نابود ہو جاتی ہیں۔ حکومت اور قوم تم سے ایسی عظیم الشان خدمات کی متوقع ہے۔ جو ملک کی خوشحالی کا باعث ہوں اور تمدن و سرسبزی کو اس میں دائر و سائر بنائیں۔

قوم نے تم کو اعلیٰ اخلاق۔ اصابت رائے اور ہمدردی ملک و ملت کی صفات سے آراستہ پاکر اپنا مختار کل بنایا ہے۔ اسی بات سے میں بیحد خوش ہوں۔ میرے دل کو اطمینان ہے اور اس میں ایک قسم کی نئی اُمید کی روح پھونک رہی ہے۔ جس نے میرے عزم کو قوت اور دل کو ہمت بندھائی ہے۔ مجھے پورا اعتبار ہے کہ تم حکومت اور قوم کی نہایت سچائی اور بڑی لیاقت و معاملہ فہمی کے ساتھ خدمت کروگے۔ میرے نزدیک تمام رعایا اولاد کی طرح ہے۔ میں اُن کی خوشحالی اپنی سعادت اور ان کی تکلیف اپنی مصیبت تصور کرتا ہوں اور ان کے رنج و راحت میں پورا حصہ لینا چاہتا ہوں۔

میں آج تم کو اس اہم نقطہ کی جانب متوجہ کرتا ہوں۔ جو زندگی کے میدان میں اپنا وجود قائم رکھنے کی کوشش ہے۔ اب تک اور آج سے پہلے تم جو کام کرتے تھے۔ اُس کا نتیجہ صرف تمہاری ہی ذاتوں تک محدود رہتا تھا۔ اُس کی نیکی اور بدی تمہیں کو اُٹھانی پڑتی تھی۔ لیکن آج سے بعد تمہارے اعمال کا اثر حکومت اور قوم پر پڑیگا۔ اس کا خیال رکھو کہ جن لوگوں نے تم کو ایسی ذمہ داری کی خدمت ادا کرنے کے لئے انتخاب کیا ہے۔ وہ تم سے ایسے اعمال کی توقع رکھتے ہیں۔ جو حکومت اور قوم دونوں کی بہتری کا شرف حاصل کریں۔ اور اہل ملک میں عالی ہمتی اور اصلی زندگی کی روح پھونک دیں۔ اس لئے تمہارا فرض ہے کہ تم سب فساد امور سے دور رہو۔ اور ایرانی اتفاق کو منتشر کرنے والی حرکتوں کے پاس نہ پھٹکو۔ تم خدا اور قوم دونوں کے سامنے سخت ذمہ دار بنے ہو۔ اس ذمہ داری میں فرق نہ آنے دو۔

مجھے کامل توقع ہے کہ میری یہ نصیحت تم گوش دل سے سنوگے۔ اب میں صرف اس قدر اور کہتا ہوں کہ ہمارا کام ان ذمہ داریوں کے پورا کرنے میں بدل و جان کوشش کرنا ہے۔ جو ہم نے [illegible] کی ہیں۔ کیونکہ خداوند بصیر و خبیر ہماری ہر ایک حرکت اور سکون کا حساب لے گا اور وہ ہمارے اعمال کا نگران و ہمارے خیالات سے آگاہ ہے۔ اُس نے یہ فیصلہ کردیا ہے کہ حق کو عزت اور باطل کو ذلت نصیب ہو۔

# تندرستی ہزار نعمت ہے

**جھولنے کے فائدے** ۔ صاف اور تازہ ہوا۔ اور باقاعدہ ورزش۔ سادہ اور مقوی غذا قیام صحت کے لئے نہایت ضروری چیزیں ہیں۔ جب خاص مقامات میں رہنے یا خاص قسم کے کام کرنے کے باعث ان میں سے کوئی چیز پورے طور پر نہ مل سکے تو کسی دوسری چیز سے اس کی تلافی کرنا لازم ہے۔ ہر جگہ انسان کو چاہئے کہ تازہ اور صاف ہوا ملتی رہے۔ ہمارے گھروں میں عورتیں اور بچے قریب قریب قیدیوں کی سی حالت میں رہتے ہیں۔ ان کی صحت قائم رکھنے میں جھولے سے خوب مدد مل سکتی ہے۔ ہماری عورتیں کچھ ایسی عادی ہو گئی ہیں کہ اگر انہیں کہا جاوے تو بھی تازہ ہوا کھانے کے لئے گھر سے باہر نکلنے پر آمادہ نہیں ہوتیں۔ بچوں کو آدمی ہی ہوا خوری کو لیجاوے تو لیجاوے ورنہ وہی گھر کی چار دیواری یا گلی محلوں کی سڑی اور گندی ہوا میں پڑے رہتے اور نہایت بری طرح پرورش پاتے ہیں۔ ایک انگریز ڈاکٹر ولیم۔ ایس۔ بیچ لکھتے ہیں کہ جھولا جھولنے سے تازہ ہوا میسر ہوتی اور تمام اعضا میں طاقت آتی ہے چنانچہ ایک لڑکی جو بالکل کمزور اور قریباً لولی ہو گئی تھی۔ صرف جھولا جھولنے کے باعث تندرست ہو گئی۔ بچوں کے لئے جو جھولے ڈالے جاویں اُن کی نشست ایسی ہونی چاہئے کہ بچہ اس پر ٹھیر سکے اور پاؤں زمین سے ذرا سے اونچے رہیں جب بچہ چاہے پیروں کی مدد سے جھولا جھول سکے۔ جھولا جھولنے سے بازوؤں ٹانگوں اور تمام بدن میں طاقت آتی ہے جو عورتیں بالکل پردہ میں رہتی ہیں وہ اگر روزانہ صبح یا شام دس پندرہ منٹ ہر روز جھولا جھولنے کی ورزش ہی کر لیا کریں تو مینڈک کی طرح سے زرد رنگ اور کمزور نہ ہوں۔ یہ خیال کرنا ضروری ہے کہ جھولا کھلی جگہ ہوادار مقام میں ہو یا اگر دالان کے اندر ہو تو جھولنے کے وقت دروازے کھلے رہنے واجب ہیں۔ تاکہ ہوا بافراط اور صاف آتی رہے۔ ساون بھادوں میں اہل ہنود کے ہاں جو یہ جھولے کا رواج جاری ہے غالباً بزرگوں نے اسی بنیاد پر قائم کیا تھا کہ بچوں عورتوں بلکہ مردوں کی صحت درست رہے

---

شوربہ تیار کرنے کے وقت اگر ثابت مرچیں ڈالی جاویں اور بعد تیار ہونے کے نکال کے پھینکدی جاویں تو اچھا ہونے کے علاوہ صحت کے لئے مضر نہیں ہونگی۔

## کیسر کیاری

زید۔ میری لڑکی دو سال کی ہوگئی ہے لیکن ابھی تک بات چیت نہیں کرسکتی۔
بکر۔ اسے میاں اس کی پرواہ نہ کرو۔ میری بیوی جب لڑکی تھی تو وہ چار سال کی ہو کر بولنے لگی تھی۔

---

وکیل (جرح کرتے ہوئے) اچھا آپ جو کہتے ہو کہ متوفی سر کی ضرب سے بیہوش ہوگیا تھا۔ تو کیا یہ ضرب ایسی نہ تھی کہ وہ ہوش میں آسکتا۔
ڈاکٹر۔ ہاں اگر فوراً اُس کا علاج کیا جاتا تو ممکن تھا کہ ہوش میں آجاتا۔ لیکن مرنے کے بعد نہیں!

---

حامد۔ میرا بھائی عجیب طرح کا آدمی ہے کہ ایک پیسہ پاس نہیں رکھتا۔
خالد۔ واہ۔ سال بھر ہوا اُس نے مجھ سے ۱۵ روپے لے رکھے ہیں۔

---

مسٹر ڈانلڈ۔ (ایک نئے وکیل سے جس کے پاس مقدمات کم آتے تھے)
میں آپ کی قیمتی خدمات سے فائدہ اُٹھانا چاہتا ہوں۔
وکیل۔ بڑی خوشی سے میں حاضر ہوں۔ فرمائیے کیا مقدمہ ہے؟
مسٹر ڈانلڈ۔ میرے ہمسائے مجھ پر ہرجانہ کا دعوی کرنے والے ہیں۔ آپ کی نہایت مہربانی ہوگی کہ اگر آپ اُن کی طرف سے وکیل ہو جاویں۔

---

مسافر۔ تم زور کے ساتھ سٹیشن کا نام کیوں نہیں پکارتے۔
ریلوے پورٹر۔ حضرت جتنی بڑی تنخواہ ملتی ہے اتنی ہی بڑی آواز نکلے گی۔

---

واعظ۔ (شیطانی شرارتوں کا اظہار کرتے ہوئے) صاحبان! میں نہایت ادب کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ آپ میرے الفاظ کو خاص توجہ سے سنیں اور جب تک آپ میری طرف دیکھتے نہیں رہینگے آپ کو معلوم نہیں ہو سکیگا کہ شیطان کیسی کیسی حرکتوں سے انسان کو گمراہ کرتا ہے۔"
سامعین میں سے ایک بولا۔ اس سے ثابت ہوا واعظ صاحب خود شیطان مجسم ہیں۔

---

## ہندو بسکٹ کمپنی لمیٹڈ دہلی جسکو

بسکٹوں کے اعلیٰ ہونے کی وجہ سے تمغہ جات طلائی ہندوستانی صنعتی نمایشوں میں جو بمقام کلکتہ بماہ دسمبر ۱۹۰۶ء سنہ ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۲ء میں منعقد ہوئیں عطا ہوئے۔
اس کمپنی کے کل بسکٹ اعلیٰ قسم کے بذریعہ کل زیر نگرانی تجربہ کار کے بنتے ہیں اور خوبصورتی اور شباہت میں بے نظیر ہوتے ہیں اور خوشگوار و زود ہضم ہوتے ہیں چند خاص وجوہات ہیں جنکی وجہ سے ہی انکو استعمال کرنا چاہئے
(۱) ہر قوم اور ملت کا آدمی بلا لحاظ قومیت ان کو استعمال کر سکتا ہے
(۲) ہر وقت تازہ دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ولایتی بسکٹ عموماً ۳ ایام کے رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔
(۳) وبائی ایام میں یہ مناسب اور بے خطر ہوگا کہ عوام الناس بسکٹوں کو جو دہلی میں بنتے ہیں جہاں وبا بالکل نہیں ہے استعمال کریں۔
نمونہ منگواکر ملاحظہ کریں اور پھر داد دیں قیمت نمونے کے بکس کی ایک پونڈ سایز ۱۲ اور دو پونڈ سایز ۱۴ علاوہ کرایہ ۲ چونکہ وہ خریدار ہوگا کمپنی کے تیار شدہ بسکٹ کافی شاپس میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ و پبلک کی طرف سے دو کمیٹی بھی بسکٹوں کا بوقت امتحان کر چکی ہیں انہوں نے کوئی نقص نہیں پایا اور سب بڑی خوشی سے استعمال کرتے ہیں۔

# دی انڈسٹریل بنک آف انڈیا لمیٹڈ لودیانہ

۱۸ اپریل ۱۹۰۶ء سے جاری ہوا

رجسٹری شدہ زیر ایکٹ ۱۸۸۲ء کمپنی ہائے ہند

## سرمایہ مبلغ پانچ لاکھ روپیہ

۱۸ نومبر ۱۹۰۶ء سے جاری ہے

صدر دفتر لودیانہ

### چلت حساب

۱۔ چلت حساب کہولے جاتے ہیں اور مہینہ میں جو سب سے کم بقایا ہو سود بشرح ۲ فیصدی فی سال دیا جاتا ہے بشرطیکہ ایسا بقایا سو روپیہ سے کم نہو۔

۲۔ بینک میں روپیہ بھیجنے کے وقت چٹھی ہدایت یا میمو ہمراہ زر ہونا چاہئے اور نیز پاس بک بھیجنی چاہئے جس میں کہ زر کا اندراج کیا جاوے۔

۳۔ اس حساب میں سے روپیہ واپس لیتے وقت صرف اُن چک بکوں کا استعمال کرنا چاہئے جو بینک کی طرف سے مہیا کی گئی ہوں۔ یہ چک بک بینک اپنے گراہکوں کو بلاقیمت دیگا۔ صرف چسپاں شدہ سٹیمپ کی قیمت لی جاویگی۔

۴۔ مبلغ بیس روپیہ یا اس سے کم رقوم کی واپسی کے لئے بینک کی رسید کا استعمال کیا جاسکتی ہے جو بلاقیمت دیجاویگی لیکن خیال رہے کہ یہ رسید بطور چک اور ہنڈوی کے قابل فروخت نہیں ہے۔

۵۔ پاس بک مہینہ میں کم از کم ایک دفعہ اندراج کے واسطے بھیجنی چاہیئے۔

۶۔ چلت حساب کم از کم مبلغ ۵۰ کے ساتھ کھل سکیں گے گو بعد ازاں اس سے کم رقوم بھی حساب میں جمع ہو سکتی ہیں۔

### سیونگ بنک حساب

۷۔ سیونگ بینک حساب کم سے کم مبلغ پانچ روپیہ سے کھولے جاویں گے۔

۸۔ سیونگ بینک حساب پر سود بشرح ۴ فیصدی فی سال دیا جائیگا۔

۹۔ سیونگ بینک کے ایک حساب میں مبلغ ۵۰۰ روپیہ سے زیادہ رقم کسی صورت میں نہیں لیجائیگی۔

۱۰۔ سیونگ بینک کا روپیہ مبلغ ۵۰ روپیہ کی اقساط میں ہفتہ میں دو دفعہ واپس لیا جاسکتا ہے۔

۱۱۔ سیونگ بینک اور چلت حساب میں سود سال میں دو دفعہ تقسیم ہوگا یعنے ۲ جنوری اور یکم جولائی بصورت عدم ہدایت زر سود اصل میں شامل کر دیا جائیگا۔

(۱۲) بینک پاس بک بلاقیمت اپنے گراہکوں کو دیگا۔ لیکن اگر اختتام سے پیشتر کتاب کہو جاوے تو نئی کتاب ۴ قیمت پر مل سکیگی۔

### زر امانت میعادی

۱۔ بینک زر امانت میعادی مبلغ سو روپیہ اور اس سے زاید رقوم کے واسطے مفصلہ ذیل شرح پر لیگا

| | |
|---|---|
| میعادی ۱۲ ماہ | سود بشرح ۵ روپیہ فی صدی فی سال |
| میعادی ۹ ماہ | سود بشرح ۴½ روپیہ فی صدی فی سال |
| میعادی ۶ ماہ | سود بشرح ۴ فیصدی فی سال |
| میعادی ۳ ماہ | سود بشرح ۳ روپیہ فیصدی فی سال |

۲۔ زر امانت میعادی پر سود بطور چلت حساب اور سیونگ بنک کے ششماہی تقسیم ہوگا جو بینک سے درخواست پر ملسکیگا اگر منظور ہو تو بوقت واپسی اصل زر سود ہمراہ لیا جاسکتا ہے۔

### روپیہ کی لاگت

بینک اپنے گراہکوں کے لئے گورنمنٹ پرامیسری نوٹ کی خرید و فروخت اور ان کے سودوں کا وصول کرنا مناسب کمیشن پر کریگا جو درخواست پر معلوم ہو سکتا ہے۔

### اشیائے حفاظت

بینک گورنمنٹ پرومیسری نوٹ اور اور قیمتی دستاویزات اپنی حفاظت میں مبلغ ۱۲ آنہ فیصدی فی سال کمیشن پر رکھیگا۔ لیکن کمیشن کی رقم کم از کم مبلغ پانچ روپیہ ہونی چاہئے۔

### متفرق کام

بینک سود اور کمپنی کے حصص کا منافع اور تنخواہ اور پنشن کے بل مناسب کمیشن پر گراہکوں کے واسطے وصول کریگا اور اور سب طرح کا کام متعلق ساہوکارے کے کریگا۔ نیز آڑہت کا ہر قسم کا کام سرانجام دیگا۔

نوٹ۔ مفصل قواعد اور فارم ہائے خریداری درخواست کرنے پر مفت مل سکتے ہیں۔

وقت دفتر روزانہ ۱۰ بجے صبح سے ۴ بجے شام تک + بروز ہفتہ ۱۰ بجے صبح سے ۱ بجے شام تک

حسب الحکم بورڈ
منیجر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۲۲ — Reg No L 382

نمبر (۵۱) — لودیانہ — دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء — جلد (۴)

## آرمی نیوز

ہر شنبہ (سنیچر وار) کو شہر لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ہر قسم کی فوجی اور سول خبروں کے علاوہ بہت سی دلچسپی کا سامان اور کار آمد واقفیت کا ذخیرہ اس میں درج کیا جاتا ہے۔ آرمی نیوز کا خریدار ہونا گویا زندگی کا بیمہ کرانا ہے۔ ہر سال فوت شدہ خریداروں کے ورثا کو امدادی فنڈ سے مدد دیجاتی ہے ✦

یہ کوئی پولیٹیکل جرنل یا کسی خاص قوم کا آرگن نہیں ہے علاوہ ہر قسم کی جنگی اور فوجی خبروں اور تمام دنیا کے تازہ حالات کے حرفت و صنعت۔ زراعت۔ تجارت۔ حفظ صحت۔ تہذیب اخلاق۔ سائنس و فلسفہ اور سوشل اصلاحات کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور ہر پہلو کے خیالات کو ظاہر کرنا تاج کی وفاداری و خیر خواہی سرکار کے خیال کو ترقی دینا ہندوستانی زبان میں مغربی علوم و فنون جمع کرنا۔ دیسی علم ادب میں جان ڈالنا اور سٹیشن اور لائبل کے بغیر اردو جرنلزم میں ترقی کی روح پھونکنا اس اخبار کا اصلی مشن ہے۔ اخبار کا ہر ایک نمبر ایک دوسرے سے بڑھکر دلچسپ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے ✦

## شرح چندہ

| | | |
|---|---|---|
| ہندوستان و برہما و غیرہ [illegible] | پیشگی سالانہ معمولی کاغذ پر | معہ محصول للعہ |
| | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | عہ |
| بیرونی ممالک | پیشگی سالانہ اعلیٰ کاغذ پر | عہ ۱۲ر |

ہندوستان برہما وغیرہ میں چندہ ششماہی معہ محصول ۲ مگر ششماہی کے خریدار امدادی فنڈ سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ چندہ درخواست خریداری کیساتھ آنا چاہئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت

## اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | ہفتہ وار | ماہوار | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|---|---|
| فی سطر | ۲ر | ۱۲ر | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| نصف کالم | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا کالم | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| پورا صفحہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

ضمیمہ اشتہارات شایع ہونے کی اجرت ایک روپیہ فیصدی

## اشتہار دینیوالو! ۱۲/۳

بلا شبہ اشتہار کا سب سے بہتر ذریعہ اخبار ہیں لیکن تمیز کرنا ضروری ہے کہ کس اخبار میں اشتہار دینے سے زیادہ فائدہ متصور ہے ایسے بھی صدہا اخبار ہیں جو سال بھر کے لئے ایک صفحے کے دس بیس روپیہ لے لیتے ہیں لیکن وہ روپیہ بالکل ضایع کر دیتے ہیں ایسے بھی [illegible] اپنی تعداد اشاعت چار پانچ گنی بتلا کر دھوکا دیتے ہیں ایسے بھی اخبار ہیں جنمیں اس کثرت سے اشتہار ہوتے ہیں کہ ناظرین ان کو فضول سمجھکر نظر ہی نہیں ڈالتے۔ اور شاید ہزاروں اشتہاروں کے زمرہ میں آپکا اشتہار کسی گوشہ میں پڑا ہو آپکی نظر نہ پڑے لیکن آرمی نیوز میں اشتہار دینا سچ مچ روپیہ کے سولہ آنے خریدنا ہے کیونکہ دیسی فوج کی کوئی رجمنٹ خالی نہیں ہے جہاں بیس سردار اسکے خریدار نہوں۔ اور کوئی شہر یا قصبہ ہندوستان [illegible] اور صومالی افریقہ تک نہو گا جہاں اسکے قدردان موجود نہوں گے۔ ادیب سے لیکر گورنمنٹ کے ڈپٹیوں تک ہر درجہ اور ہر پیشہ کے لوگ اسکے سرپرست ہیں جنمیں ساہوکار ہیں۔ وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں ڈپٹی اور تحصیلدار ہیں سوداگر اور زمیندار۔ راجہ اور نواب خریدار اگر ایک تو پڑھنے والے بیسیوں ✦

اور اُمید ہے کہ اس کا نتیجہ عمدہ نکلیگا۔

مسٹر بینرجی نے اپنی تقریر میں کہا کہ نمایش کے دیکھنے سے خواہ وہ کسی ملک میں ہو انسان کو بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن خود اپنی سودیشی نمایش کو بائیکاٹ کرنا کس قدر نادانی اور حماقت ہوگی۔ ممکن ہے کہ کارکنان نمایش سے کچھ غلطیاں سرزد ہوئی ہوں لیکن کون انسان ہے جو غلطی سے بری ہے۔ حضرت ذات لایزال ہی غلطیوں سے پاک ہے تو ان ہنگوں سائبان (آسمان) کے اوپر ہے۔ اگر ہم سے غلطیاں ہوئی ہیں تو طلبا ان کی شکایت کر سکتے ہیں لیکن اس سے منہ موڑنا سخت نادانی ہے صرف دو روز کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ نمایش میں علاوہ ۱۴۰ اشیا کے ۲۴۸ سودیشی چیزیں داخل ہوئی ہیں۔ مصنوعات نمایش پر حکمگر ڈاکٹر کا تقدم ہے۔ اینگلو انڈین اخبارات حقارت کی نگاہ سے ہماری نقل و حرکت کو تاڑ رہے ہیں۔ اس سے زیادہ کوئی بات ان کے لئے موجب خوشی نہ ہوگی کہ ہم لوگ اجلاس کانگرس کی پہلی شام کو آپس میں جھگڑیں اور اپنے تئیں تمام ملک میں قابل مضحکہ بنائیں۔ بلا سے اگر ہمارے درمیان اختلاف ہے۔ اگر ہم بلند بات پر اتفاق کرنا جانتے ہیں تو ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ایک عظیم الشان پبلک ڈیوٹی کی خاطر کیونکر متفق اور متحد ہو سکتے ہیں۔

مسٹر بینرجی نے کہا کہ لڑکو! سب جھگڑے مٹا دو اور متحد ہو جاؤ۔ شکایت کرو اگر کوئی شکایت ہے لیکن کانگرس اور نمایش کو کامیاب بناتے ہیں متفق ہو جاؤ۔

## تاجداران روئے زمین

شاہ سویڈن جو سخت علیل ہیں نہایت نازک حالت کے بعد دو ایک روز سے کسی قدر سنبھالا ہے مگر لیکن انجام قریب نظر آتا ہے۔

شاہ و ملکہ ناروے بغرض سیاحت جرمنی میں وارد ہیں۔ قیصر ولیم اور قیصرہ جرمنی نے برلن ریلوے اسٹیشن پر ۱۵ ماہ حال کو انکا استقبال کیا اور بڑی دھوم دھام کے ساتھ سواری کا جلوس قصر پوسٹڈم کو لے گئے۔

کونگو فری سٹیٹ میں دیسی باشندوں پر وحشیانہ ظلم و ستم کے متعلق انگلستان کی خواہش ہے کہ کافی انسداد کیا جائے۔ امریکن گورنمنٹ نے بھی دولت برطانیہ سے اتفاق رائے ظاہر کیا ہے۔ بلجیم کی پارلیمنٹ میں اس معاملہ پر دیر تک بحث ہوئی آخر گورنمنٹ کے حق میں اطمینان کا ووٹ پاس کیا گیا۔ اور ایک کمیٹی مقرر کرنے کی تجویز پاس ہوئی جو فوراً رپورٹ کریگی کہ آیا کانگو سٹیٹ کا الحاق

مناسب ہے یا نہیں۔

**مچھلیاں پکڑنے کے حقوق** کے متعلق روس و جاپان کے مابین جو نامہ و پیام ہو رہا تھا وہ معاملہ طے نہو سکنے کی وجہ سے رُک گیا۔ روس کو اندیشہ ہے کہ جاپان پھر جنگ آزمائی کا بہانہ ڈھونڈ رہا ہے۔

شاہ اٹلی سپین نے اپنی نئی شاہزادی کے لڑکے کو اپنا ولیعہد قرار دیا ہے۔

شہنشاہ ایران کی وفات کی خبر جو امریکہ سے آئی تھی غلط نکلی بیان ہے کہ صحت کی حالت نازک بیان کی گئی ہے بیہوشی طاری ہے۔ ولیعہد ایران تہران میں پہنچ گئے اور شہنشاہ کے بھائی نائب السلطنت نے ولیعہد بہادر کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔

## پولیس ریاست جیند

۱۲ دسمبر کو جناب لفٹننٹ گورنر بہادر ریاست جیند میں رونق افروز ہوئے مہاراجہ صاحب اور اُن کے لایق مدار المہام سردار شمشیر سنگھ کی خوش انتظامی اور قابلیت کے باعث کیمپ کی آراستگی قابل دید تھی ایسا نفیس کیمپ بہت کم ریاستوں میں بنایا جاتا ہے۔ ہز آنر نے دیشری [illegible] کا سنگ بنیاد بدست خود نصب کیا۔ اس موقعہ پر لالہ شادی رام صاحب انسپکٹر جنرل پولیس ریاست جیند کی کوشش اور محنت سے انتظام نہایت عمدہ رہا اور کسی قسم کی واردات نہ ہونے پائی۔ لالہ صاحب کی خوش انتظامی اور سراغرسانی کی غیر معمولی شہرت ہے۔ ریاست کی پولیس اپنے فرایض کو نہایت گرمجوشی اور مستعدی سے انجام دیتی ہے۔ پچھلے دنوں سنگرور میں بنارس کا ایک جوہری آیا اس کے دس ہزار کے جواہرات و سیپ سرقہ ہو گئے جب اس امر کی اطلاع انسپکٹر جنرل پولیس کو ملی انہوں نے تفتیش شروع کی تو بہت جلد پتہ لگا لیا کہ یہ چوری کسی واقف کار اور ہمراز نے کی ہے نتیجہ یہ ہوا کہ جوہری صاحب کے ملازم نے جرم سے اقبال کیا اور ایک نالہ میں سے مدفونہ مال مسروقہ برآمد کرا دیا۔ اس کارروائی سے مہاراجہ صاحب نہایت خوش ہوئے۔ بموقعہ تشریف آوری حضور ہز آنر لاٹ صاحب کے بھی لالہ صاحب کی طرف سے پولیس کا انتظام قابل تعریف تھا۔ تمام تعریف کے مستحق حضور مہاراجہ صاحب ہیں کہ جنہوں نے ایسے قابل ماتحت منتخب کئے اور اُن کی قدر افزائی کر کے وقتاً فوقتاً حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں۔

## ایک اور مسلمان جج

پنجاب چیف کورٹ میں آنریبل میاں محمد شاہدین کے قایمقام جج مقرر ہونے کے بعد کلکتہ سے ایک اور خوشخبری آئی ہے کہ مسٹر جسٹس چندر مادہب گھوش کے پنشنیاب ہونے پر آنریبل مسٹر شرف الدین ہائی کورٹ کلکتہ کے جج مقرر ہو گئے اور تعطیلات کرسمس کے بعد چارج لینگے۔

مسٹر شرف الدین کے تقرر پر تمام ملک میں خوشی کیجائیگی کیونکہ وہ نہایت ہر دلعزیز اور اعلیٰ درجہ کی قانونی قابلیت رکھنے میں۔ یہ پٹنہ کے ایک معزز اور مقتدر خاندان سے ہیں۔ نہایت وسیع خیال اور محب الوطن ہیں۔ سالہا سال تک کانگرس میں دلچسپی لیتے رہے ہیں۔ ہمیں یہ دیکھکر نہایت اطمینان ہوا کہ تقریباً تمام ہندو اخبارات مسلمان ججوں کی تقرری پر زور دے رہے تھے کیونکہ یہ ہندو مسلمان کا سوال نہیں ہے بلکہ دیسیوں کے اعلیٰ مناصب حاصل کرنے کا سوال تھا اور سوء اتفاق سے مسٹر جسٹس بدرالدین طیب جی کی وفات کے بعد کسی ہائی یا چیف کورٹ میں ایک بھی مسلمان جج نہیں رہا تھا۔ ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ مسٹر شرف الدین اور میاں شاہدین کلکتہ اور لاہور میں ایسی ہی ناموری اور ہر دلعزیزی حاصل کرینگے جیسی کہ مسٹر امیر علی اور مسٹر محمود اور مسٹر طیب جی نے اپنے وقت میں اپنی خداداد قابلیت اور بے تعصبی کے جوہر دکھلا کر اپنی قوم کے لئے سرمایہ ناز بن چکے ہیں۔

## پریسیڈنٹ محمڈن کانفرنس

سینٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی نے آیندہ اجلاس محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی صدارت کے لئے آنریبل مسٹر شرف الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا جو ہائی کورٹ کلکتہ کے جج مقرر ہوئے ہیں منتخب کیا ہے اور صاحب ممدوح نے منظور کر لیا ہے کانفرنس کا اجلاس ۲۷ سے ۲۹ دسمبر تک کراچی میں منعقد ہوگا۔

مسٹر شرف الدین کی تمام ملک میں ہر دلعزیزی کا ایک بین ثبوت یہ ہے کہ پچھلے دنوں بہار کے زمینداروں نے جن میں کثرت ہندوؤں اہل ہنود کی ہے آپ کو ممبری کونسل کے لئے منتخب کیا ہے۔

## امیر صاحب جلال آباد میں

جو لوگ ابتک شک کئے جاتے ہیں کہ امیر صاحب کی تشریف آوری ہند یقینی نہیں یہ خبر اُن کو خاموش کر دیگی کہ امیر صاحب ۹ ماہ حال کو جلال آباد میں تشریف لے آئے ہیں اور جلال آباد سے لنڈی کوتل صرف تین منزل ہے۔ ہز مجسٹی ایک ہفتہ کے بعد جلال آباد سے چلینگے۔ ہز مجسٹی ۳ ماہ حال کو کابل سے روانہ ہوئے۔

معلوم ہوتا ہے کہ موسم ابھی تک صاف ہو ورنہ برفباری کے دنوں میں اس رستہ میں بہت دقت ہوتی ہے - اور دروں کے عبور کرنے میں بہت عرصہ صرف ہو جاتا ہے - ہندوستان سے جو سامان وردی وغیرہ تیار ہو کر گیا ہے اس سے جلال آباد میں تیرہ ٹولی کی اسکورٹ آراستہ ہو گی ہز مجسٹی کے لنڈی کوتل میں پہنچنے کی تاریخ ۲ جنوری ہے -

## کانگرس کی تیاریاں

کانگرس کی ۲۴ سالہ زندگی میں امسال چند تبدیلیاں دیکھنے میں آئی ہیں - اینگلو انڈین اخبارات اب اس حقارت سے کانگرس کا ذکر نہیں کرتے جیسا کہ سالہا ئے گزشتہ میں ان کا دستور العمل رہا ہے - شاید پرجوش پارٹی کے علحدہ ہو جانے کا ایک صریح فائدہ یہ ہے کہ ہندوستان اور ولایت کے انگریزی اخبارات کو ایک خاص دلچسپی پیدا ہو گئی ہے جبکہ پایونیر نے سابق میں مسٹر نورو جی کے حق میں کوئی کلمہ خیر نہیں لکھا مگر اب وہ ان کا پریسیڈنٹ منتخب ہونا مبارک سمجھتا ہے اور امید کرتا ہے کہ تمام ملک مسٹر نورو جی کا خیر مقدم دلی تپاک سے کریگا - لنڈن ٹائمز میں کانگرس کے متعلق لیڈنگ آرٹیکلز کا شائع ہونا ظاہر کرتا ہے کہ ہندوستان کی اس پولیٹکل مجلس کی اہمیت دنیا کے سب سے بڑے اخبار نے بھی تسلیم کر لی ہے

گورنمنٹ ہند کا طرز عمل بھی اب بہ نسبت سابق کے شفقت آمیز معلوم ہوتا ہے - ہر سال کانگرس کو اجلاس کے لئے زمین حاصل کرنے میں عموماً دقتیں پیش آتی رہی ہیں لیکن امسال گورنمنٹ نے ایک بہت بڑا قطعہ اراضی صنعتی نمائش کے قریب اجلاس کانگرس کے لئے دینا چاہا لیکن بعد میں اس خیال سے کہ اگر ڈیلیگیٹوں کے قیام کے لئے یہ جگہ تجویز کی جائیگی تو نمائش کی شان ماری جائیگی اس لئے دوسری جگہ کی تلاش ہوئی تو پھر کلکتہ کارپوریشن نے بھوانی پور کے کنگز پارک کا قطعہ اراضی پیش کیا جہاں ڈیلیگیٹوں کے لئے وہ سرکاری خیمے جو گورنمنٹ نے مہربانی سے مستعار دئے ہیں نصب ہو رہے ہیں علاوہ ازیں لنڈن مشن سکول ورسدرن سبرین سکول کی عمارتیں بھی عاریتاً مل گئی ہیں - مسٹر گھوسال جو تیاری کیمپ میں مصروف ہیں کہتے ہیں کہ گورنمنٹ نے کارکن کمیٹی کو ہر ایک قسم کی امداد اور آسانی بہم پہنچائی ہے - پنڈال میں ۱۲ ہزار نشستوں کا انتظام کیا گیا ہے - بسنت وڈ کر سیوں کا آرڈر منسوخ کیا گیا اس وجہ سے کہ بدیشی ہونے کی وجہ سے بعض لوگوں نے اعتراض کیا - اس واسطے دیسی کرسیاں تیار کرائی گئی ہیں اور بہت سے بنچ بنائے گئے ہیں - دو گیلریاں مستورات کے لئے ایک پردہ نشینوں اور دوسری ان لیڈیز کے لئے جو پردہ نہیں کرتیں تیار ہو رہی ہیں -

## معاملات زیر بحث

کانگرس میں جن معاملات پر امسال بحث ہو گی وہ حسب ذیل ہیں:-

(۱) تقسیم بنگال - (۲) سودیشی اور بائیکاٹ (۳) لوکل سیلف گورنمنٹ یعنے لوکل اور ڈسٹرکٹ بورڈ کو سرکاری نگرانی سے آزاد کرنا - (۴) کونسلوں میں غیر سرکاری ممبروں کا اضافہ - کارکن کونسل ہند اور کونسل وزیر ہند میں ہندی ممبروں کا تقرر - (۵) جوڈیشنل اور اگزیکٹو اختیارات کی علیحدگی (۶) ہوم چارجز کی کمی - (۷) تعلیم (۸) ابتدائی تعلیم مفت - (۹) یونیورسٹی کی تعلیم صنعتی تعلیم - قومی تعلیم - (۱۰) حفظان صحت (۱۱) برٹش نو آبادیوں میں اہل ہند کے حقوق کی حفاظت (۱۳) قانون اوقاف (۱۴) کانگرس کے ضوابط اور باقاعدہ ترتیب -

## سیالکوٹ میں ہڑتال

محصول چنگی کے اضافہ پر باشندگان سیالکوٹ اس قدر ناراض ہیں کہ بہت زوروں میں ہڑتال ہے اور ہر قسم کی خرید و فروخت بند ہے حکام نے ابھی تک کچھ نوٹس نہیں لیا - کئی ایک عام جلسے جن میں دس دس ہزار آدمی شامل تھے منعقد ہو چکے ہیں -

## سکھ پولیس سیلون میں

سیلون میں پولیس کے ظلم و رشوت ستانی کی تحقیقات اور اس کے انسداد کے لئے صاحب گورنر نے ایک کمیشن مقرر کی تھی کمیشن مذکور نے بعد تحقیقات کے سفارش کی ہے کہ سکھوں کو اگر سیلون کی پولیس میں بھرتی کیا جائے تو تمام خرابیاں دور ہو جائیں - کمیشن کے ایک ممبر نے چین - برہما اور سنگاپور میں خالصہ پولیس کو دیکھا ہے اس کی رائے ہے کہ سیلون میں بھی اس کا تجربہ کرنا ضروری ہے - اس لئے کمیشن کی رائے ہے کہ اول کلمبو میں ایک تھوڑی تعداد سکھوں کی بھرتی کر کے تجربہ کیا جائے - یہ امر خالصہ قوم کے لئے باعث فخر ہے کہ ان کے بھائیوں نے غیر ملکوں میں اپنے چلن سے اپنی قوم کے لئے اچھی شہرت حاصل کی ہے

## خالصہ کالج کی عمارت

ایک شخص نے سچ کہا ہے کہ سکھ ایک عجیب قوم ہیں - وہ ایک روز میں اپنے قومی کالج کے لئے ۱۲ لاکھ روپیہ جمع کر سکتے ہیں لیکن دو سال میں کالج کی عمارت کا ایک کمرہ بھی تعمیر نہیں کر سکتے - بنیادیں کھودی گئیں اور چنائی کا کام شروع ہوا لیکن خدا معلوم پھر کیا ہوا اگلی برسات میں بنیادیں بیٹھ گئیں اور تعمیر شدہ دیواروں پر سبزہ اگ آیا پہلے یہ عذر تھا کہ نقشے نہیں آئے تھے اب بیان کیا جاتا ہے کہ تخمینہ ۲۵ لاکھ تک پہنچ گیا ہے اور مینیجنگ کمیٹی کے ہاتھ میں صرف ۲۳ لاکھ روپیہ ہے - کمیٹی کو دور اندیشی سے کام کرنا چاہئے کیونکہ بورڈنگ ہاؤس سے کالج کا کام لیا جا سکتا ہے -

## لال قلعہ دہلی

خبر ہے کہ عنقریب دہلی کا قلعہ ملٹری کے کام کے تحت سے آزاد کر کے حکام سول کو تفویض کیا جائیگا یعنے آئندہ گورہ فوج وہاں نہ رکھی جائیگی اور قلعہ کی عمارتوں کو حتی الامکان اصلی حالت میں لانے اور بحال رکھنے کی کوشش کی جائیگی - انجنیروں نے حال میں سراغ لگایا ہے کہ امپرر شاہجہان کے وقت میں کس کس جگہ باغ لگائے ہوئے تھے اور کہاں کہاں فوارے جاری تھے اور حوض بنے ہوئے تھے کیا خوب ہو اگر قلعہ کو اسی حیثیت میں از سر نو بنا دیا جائے - لیکن محلات کا دوبارہ تعمیر کرنا محال کے قریب ہے جو منہدم ہو چکے ہیں - اور اس چراغ کا روشن کرنا باوجود سائنس کی موجودہ ترقی کے بھی ناممکن ہے جو حمام کے نیچے بغیر کسی روغن کے ہمیشہ روشن رہتا تھا -

## زنانہ ہائی سکول

گورنمنٹ پنجاب کی منظوری سے یہ امر طے ہو گیا ہے کہ لاہور میں ایک اعلیٰ درجہ کا زنانہ سکول اچھے خاندانوں کی لڑکیوں کی تعلیم کے لئے کھولا جائے -

یہ مدرسہ ہز رائل ہائنس پرنسس آف ویلز کی تشریف آوری کی یادگار میں ہوگا - جس کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ تو اس فنڈ میں سے دیا جائیگا جو ریاست ہائے پھولکیاں نے ہز رائل ہائنس کے سفر ہند سے بخیریت تمام وطن میں واپس پہنچنے کی تہنیت میں قائم کیا تھا - باقی روپیہ عام چندہ سے فراہم ہوگا - مدرسہ کے لئے ایک مناسب موقع پر اراضی پسند کر لی گئی ہے ارادہ ہے کہ ایک بورڈنگ ہوس بھی مدرسہ کے متعلق بنایا جائے جس میں بیرو نجات کے معزز خاندانوں کی لڑکیاں پردہ کے معقول انتظام کے ساتھ لائق زنانہ استادوں کے زیر نگرانی بودو باش کر سکیں -

## زنانہ کلب

نئی روشنی کے لوگ یہ سنکر خوش ہونگے کہ گمٹی گوالیار میں معزز خواتین کے باہم میل جول اور سیر و تفریح اور کھیل اور ورزش کے لئے ہز ہائنس مہارانی صاحبہ کی خاص توجہ سے ایک کلب قائم ہوا ہے - یہ کلب محل کے ایک حصہ میں ہے اور تقریباً جملہ سرداران و اہلکاران ریاست کی خواتین اس میں شریک ہوتی ہیں کبھی کبھی مہارانی صاحبہ بھی رونق افروز ہوتی ہیں - دیسی اور یورپین ہر قسم کے کھیل مہیا کئے گئے ہیں - ٹینس اور بیڈمنٹن کا بھی انتظام ہے گھوڑے اور گاڑیاں بھی ہر وقت حاضر رہتی ہیں تاکہ جن لیڈیز کو گاڑی چلانے کا شوق ہو پورا کریں - یورپین لیڈیز کو بھی مدعو کیا جاتا ہے تاکہ وہ بہت سے کھیل اور کام کی باتیں دیسی خواتین کو سکھلائیں ۔

# عالم کا فوٹو

سالہائے گذشتہ کے مانند سال کے آخری ہفتہ دفتر آج کی بنو ہیں تعطیل رہیگی - ۲۹ دسمبر کا پرچہ نہیں نکلیگا آئیندہ اخبار ۵ جنوری کو شایع ہوگا۔

حضور وایسرائے نے ۱۲ ماہحال کو کلکتہ میں صنعتی نمایش کا افتتاح فرمایا۔

سر فرانسس میکلین چیف جسٹس بنگال بھی آگرہ کیمپ میں حضور وایسرائے کے مہمان ہونگے -

مشرقی بنگال و آسام کی لیجسلیٹو کونسل کا پہلا اجلاس سہ شنبہ گزشتہ کو ڈھاکہ میں منعقد ہوا۔

مسٹر جسٹس چیٹی جج چیف کورٹ لاہور جو رنگون کو تبدیل ہوئے تھے اب کلکتہ ہائیکورٹ کے جج مقرر ہوگئے ہیں۔

کمیشن آبکاری کی رپورٹ شایع ہوگئی اس میں لکھا ہے کہ اوسط درجہ کے ہندوستانی ولایتی شراب زیادہ استعمال کرنے لگے ہیں اس پر محصول بڑھانا چاہیئے۔

ڈھاکہ میں آنریبل مسٹر ہیر لفٹننٹ گورنر مشرقی بنگال کا خیر مقدم بہت دھوم دھام سے ہوا چار ایڈریس پیش ہوئے -

محکمہ کسٹم میں ولایت سے افسر مقرر کئے جانے کا دستور تھا۔ بمبی پریسیڈنسی ایسوسی ایشن نے شکایت کی اس پر گورنمنٹ نے وعدہ کیا کہ بعض اسامیاں دیسیوں کو بھی ملا کرینگی۔

کشمیر میں برقی ریلوے ملتوی رہی سٹیم ریلوے جاری کرنے کی تجویز ہے شاید برقی طاقت سے بعد میں چلانے کا انتظام کیا جائے

کشمیر میں ہیضہ برابر جاری ہے۔ سری نگر میں اموات کی کثرت ہے سلسلہ کوہ ہندوکش میں برفباری شروع ہوگئی ہے چترال کی سڑک پر جو سواری پر ۳ فٹ برف گری -

نواب لفٹننٹ گورنر بنگال کی سپیشل ٹرین امیر صاحب کے سفر کے لئے کام دیگی۔

آگرہ کیمپ کے متعلق مثل دہلی دربار کیمپ کے ایک مکمل نقشہ تیار کیا گیا ہے -

سر چارلس ریواز لفٹننٹ گورنر پنجاب کی یادگار میں ایک قد آدم تصویر پبلک چندہ سے لاہور ٹاؤن ہال میں آویزاں کیجاویگی۔

سالانہ زراعتی کانفرنس کانپور میں ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۰۷ کو منعقد ہوگی

پاینیر اس خبر کی تردید کرتا ہے جو اس کے دہلوی نامہ نگار نے دی ہے کہ لال قلعہ حکام سول کے سپرد کیا جائیگا -

وکٹوریہ میموریل ہال کی بنیادیں تیار ہوگئی ہیں عنقریب تعمیر عمارت کا ٹھیکہ دیا جائیگا -

ہفتہ مختتمہ ۱ دسمبر میں پلیگ سے ۶۰۹۸ موتیں ہوئیں - اضلاع بمبئی میں ۱۶۱۶ پنجاب میں ۹۷۰ - صوبجات متحدہ میں ۱۴۹۲ بنگال میں ۶۴۳ - ممالک متوسط میں ۳۱۵ - وسط ہند میں ۲۰۸ - برما میں ۱۲۶ - ریاست میسور میں ۱۴۲ -

افغانستان میں ڈاکوؤں کے ساتھ سخت جبر تاں سزائیں دیجاتی ہیں - حال میں کرنل شاہ محمد خاں نے ڈاکوؤں کی ایک جماعت کو گرفتار کیا - اور سرغنہ محمد دین کو گرفتار کرکے کابل بھیجدیا ۔ مال اس کو سر قلم کرکے بہت سے دیہات میں اُس کی نمایش کی گئی۔

مسٹر دادابھائی نوروجی ۲۴ ماہحال کو وارد کلکتہ ہونگے - نہایت پرجوش خیر مقدم ہوگا وہ دوران قیام کلکتہ میں مہاراجہ دربھنگہ کے مہمان رہینگے -

افواہ ہے کہ نواب صاحب ڈھاکہ گورنمنٹ ہند کی کارکن کونسل کے ممبر مقرر ہونے والے ہیں۔

لارڈ لیمنگٹن صاحب گورنر بمبئی نے حاجیوں کے کیمپ میں بذات خاص تشریف لیجاکر ان کی شکایتیں سنیں اور ان کے رفع کرنے کا وعدہ کیا۔

امیر صاحب دہلی میں سرکٹ ہوس میں فروکش ہونگے اور ان کے ۱۰۰۰ ہمراہیوں کے لئے خیمے نصب کئے جائینگے -

پنجاب سے ۲۰۰ کے قریب ڈیلیگیٹ کانگرس کے لئے منتخب ہو چکے ہیں صوبجات متحدہ سے ۳۰۰ ڈیلیگیٹ اور ایک ہزار وزیٹر جانے والے ہیں -

کلکتہ میں بھارت دھرم مہامنڈل کا جلسہ ۲۳ و ۲۴ دسمبر کو ہوگا۔ تھیوسفسٹ سائیٹیوں کا بھی ایک بڑا جلسہ اسی ہفتہ میں ہوگا -

آنریبل ڈاکٹر راش بہاری گھوش سی - آئی - ای وائسرائے کی کونسل کے ممبر مقرر ہوئے -

گورنمنٹ ہند نے صاحب وزیر ہند کے ایما سے لوکل گورنمنٹوں کو ہدایت کی ہے کہ کلمبیا میں ہندوستانیوں کو جانے سے منع کریں -

رنگون میں ۱۱ ہزار روپیہ کے خرچ سے رنگون میں بارہ نمبر ۹۵ ہزار چوہے مارے گئے -

یکم جنوری سے سر جیمس لاٹوش کے سبکدوش ہونے اور آنریبل مسٹر ہیوٹ کے لفٹننٹ گورنر صوبجات متحدہ مقرر ہونے کا اعلان گزٹ میں ہوگیا۔

رائے بہادر لالہ سردیال سنگھ آنریری مجسٹریٹ و میونسپل کمشنر نے نبیرہ کی تقریب کی تہنیت میں روسائے شہر کو پرتکلف دعوت دی - دوسرے روز یوروپین اصحاب کی دعوت تھی نواب لفٹننٹ گورنر بھی اس جلسہ میں رونق افروز ہوئے تھے -

چاوڑی بازار دہلی میں ایک دکاندار کلین فروشی کے جرم میں ماخوذ ہے

گورنمنٹ نظام نے ۳ وظایف ممالک یورپ و امریکہ کی تعلیم اور ۶ وظایف ممالک ایشیا کی تعلیم کے لئے منظور فرمائے ہیں۔

مہاراجہ صاحب کشمیر اپنی کرکٹ ٹیم ایک لاہور میں میچ کھیلنے تشریف لانے ہیں -

مولوی نجف علی صاحب میر منشی و ترجمان گزٹ کئی سال کے بعد وطن گجرات کو واپس آئے اور حج کو روانہ ہوئے -

حضور وایسرائے نے دوشنبہ گزشتہ کو کلکتہ میں دربار لیوی منعقد کیا۔ دربار میں حاضرین کی تعداد

مسٹر ایلس نایب وزیر ہند مستعفی ہوئے - افواہ ہے کہ مسٹر رنسی مین یا مسٹر مکنامارا ان کے جانشین ہونگے -

لارڈ کرزن امریکہ سے انگلینڈ مراجعت کرکے آئے انہوں نے کہا کہ کم از کم موقع ملا تو ہم پارلیمنٹ میں داخل ہونے کو تیار ہیں امریکہ کے برٹش سفیر مقرر ہونے کا کبھی ارادہ نہ تھا -

انگلستان میں ہوس آف کامنز نے مسودہ تعلیم کے متعلق ہوس آف لارڈز کی تمام ترمیمیں نامنظور کیں - اسپر لارڈ لینسڈون نے ہوس آف لارڈز میں کہا کہ جو پیغام ہوس آف کامنز نے بھیجا ہے وہ گستاخانہ ہے اور اہم مراعات کا مطالبہ کیا ہے - لارڈ کریو نے کہا کہ مسودہ کی اصلی حالت تبدیل نہوگی گورنمنٹ مراعات دینے کو تیار ہے -

پریسیڈنٹ روزویلٹ نے امریکن کانگرس کو ایک خاص پیغام مسٹر مٹکاف کی رپورٹ کے ساتھ بھیجا ہے جسمیں لکھا ہے کہ جاپانی بچے بہت ذہین صاف ستھرے اور مودب ہیں ان کو کیلیفورنیا کے مدارس سے علیحدہ کرنا مناسب ہے -

سویڈن میں شاہ کی سخت علالت کی وجہ سے ولیعہد نایب مقرر کئے گئے ہیں -

سر ہنری کیمبل بنرمین وزیر اعظم انگلینڈ اور آرک بشپ آف کنٹربری نے ۱۴ ماہحال کو باہم مشورہ کیا -

مسٹر اینڈرو کارنیگی سکاٹلینڈ کے امیر کبیر نے قومی امن کی ترقی کے لئے ۲ لاکھ پونڈ دئیے ہیں -

ایک امریکن کروڑپتی مسٹر ہیری قتل کے جرم میں ماخوذ ہے اس نے دیوانگی کا عذر کیا ہے -

**امپیریل کیڈٹ کور** ڈیرہ دون سے پچھلے ہفتہ میں آگرہ پہنچ گئی

---

**ڈہتالہ** کے خالی کئے جانے کا حکم صادر ہوگیا اور تمام گورے و دیسی فوجیں عدن میں واپس بلالی گئیں۔ لیکن میجر جیکب پولیٹکل ایجنٹ عدن ۱۰۲ پاینیرز کی چھوٹی سی گارڈ کے وہیں رہیں گے۔

---

**فوجی جمعیت میں ازدیاد** ۱۹۰۸ء کے بجٹ میں جرمنی نے ... منظور فرمایا جس سے فوجی و بحری طاقت میں اضافہ کیا جاویگا۔

---

**ہندوستانی لفٹننٹ** برٹش سنٹرل افریقہ میں جو ہندوستانی سنجنٹ ہیں ان کے لئے ۴۵ سکھ پلٹن کے لفٹنٹ میکرائے تعینات ہوئے

---

**ملٹری ٹریننگ**۔ رڑکی میں فوجوں کی مصنوعی لڑائی جو ۱۴ دسمبر کو ختم ہوگئی اور تمام فوجیں اپنے اپنے مقامات کو واپس ہوئیں۔

---

**وفات**۔ افسوس ہے کہ ۹ لانسرز پونا کے کپتان ڈبلیو۔ ایس۔ کلارک برٹن ۱۳ دسمبر کو فوت ہوگئے۔

---

**میجر رابرٹس** متعلقہ ۱۰ لانسرز جو اس وقت لاٹ صاحب پنجاب کے پرائیویٹ سکرٹری ہیں بجائے کرنل کینی ملٹری سپلائی ڈیپارٹمنٹ میں ڈپٹی سکرٹری مقرر ہونگے۔

---

**انبالہ چھاؤنی** کی فوجوں میں بہت کچھ تبدیلیاں ہو رہی ہیں دو ماؤنٹین بیٹری نمبر ۲ اور ۷ جو یہاں مقیم تھیں بغرض شمولیت دربار آگرہ کو روانہ ہوگئیں اور وہاں سے بالترتیب کوئٹہ اور راولپنڈی کو روانہ ہو جاوینگی۔ نمبر ۹ ماؤنٹین بیٹری جو کوئٹہ سے آرہی ہے غالباً فروری میں یہاں پہنچیگی۔ ۳۰ نمبر جیکب ہارس شروع سال میں پہنچ جاویگا اور اس کے آنے سے انبالہ چھاؤنی میں ایک مزید رسالہ رہنے لگے گا۔ ... کیولری ۱۵ دسمبر کو انبالہ پہنچی اور ۱۹ بنگال لانسرز کی روانگی تک خیموں میں مقیم ہے۔ موخر الذکر رسالہ شروع جنوری میں یہاں سے چلدیگا۔ گلوسٹر شائر رجمنٹ آغاز جنوری میں یہاں سے روانہ ہو جاویگی۔ برک شائر گورا پلٹن قاہرہ سے ۱۴ دسمبر کو یہاں پہنچ گئی۔ کہتے ہیں یہ پلٹن اپنے ہمراہ ایک شیر بھی لائی ہے۔

---

**جہلم سیالکوٹ منیوورز**۔ ۷ دسمبر سے شروع ہوکر جہلم سیالکوٹ منیوورز پورے سات دن بعد ختم ہوا۔ تمام کارروائی ایسے طریق پر ہوئی کہ گویا اصلی لڑائی ہو رہی ہے۔

راولپنڈی ڈویژن کے جنرل رہے صاحب امپائر انچیف مقرر ہوئے تھے اور ان کا ہیڈکوارٹر لالہ موسیٰ کے متصل تھا۔ جہلم بریگیڈ کے سینیر امپائر جنرل گرے تھے۔ اس بریگیڈ کو (سرخ فوج) کا نام دیا گیا تھا اور اس میں ذیل کی فوجیں شامل تھیں۔

... بائیسویں اور ۳۳ ویں پنجابیز اور ۴۰ پٹھان پلٹنیں نمبر ۲۳ و ۸ ماؤنٹین بیٹریز دو سکواڈرن ۵ لانسرز اور دو بٹالین ماؤنٹڈ انفنٹری اس فوج کی کمان پہلے تین دن تک کرنل بالفور ۳ لانسرز اور بعد ازاں کرنل ڈرالی ۳۳ پنجابیز کے ہاتھ تھی۔ کیونکہ تیسرے دن اول الذکر افسر کی نسبت امپائر نے فیصلہ دیا کہ وہ کسی خطرے کی جگہ پہنچ گئے کہ گویا خیالی گولے سے ہلاک ہوگئے۔ سیالکوٹ بریگیڈ کو "نیلی فوج" فرض کیا گیا تھا۔ اسمیں بریگیڈیر جنرل ماہن سینیر امپائر تھے اور ملک کی پلٹن اور ۳۲ ویں پاینیرز نہم ہڈسن ہارس ۱۳ ویں لانسرز ایک سکواڈرن ۱۰ لانسرز اور ایک بیٹری رائل فیلڈ آرٹلری شامل تھیں۔ لڑائی کی تجویز اس طرح پر تھی کہ سرخ فوج کی سرحد دریائے جہلم تک تھی اور وہ ... گجرات میں داخل ہوگئی ہے اور "نیلی فوج" گویا لاہور سے (اصل سیالکوٹ سے) روانہ ہوئی تاکہ حملہ آوروں کی پیش قدمی کو روکے ہر ایک طرف کی فوج نے بہت کوشش سے کام لیا لیکن آخرکار "نیلی فوج" کو پسپا ہونا پڑا اور میدان سرخ فوج کے ہاتھ رہا۔ ۵ لانسرز کے جوانوں نے جو سرخ فوج کے ساتھ تھے سکوٹنگ ڈیوٹی کا کام نہایت عمدگی سے انجام دیا۔ سرخ فوج نے گرمی اور گرد میں ۲۲ میل کا سفر کیا اور گجرات پہنچ گئی رستہ میں دشمن کا کوئی پتہ نہ لگا۔ مفصل کیفیت بوجہ طوالت درج نہیں کی جا سکتی۔ اب فوج بلا زم منیوورز کی تکلیف کے بعد بڑے دن کی تعطیلوں میں خوشیاں اور چین منائیں گے۔

---

**بڑے دن کی تعطیلیں**۔ جنرل واٹسن نے حکم نافذ فرمایا کہ لاہور ڈویژن میں ۲۴ دسمبر سے ۵ جنوری تک بڑے دن کی تعطیل منائی جاوے۔

---

**خوفناک چوری**۔ گذشتہ اتوار کو چھاؤنی پارک پور کے میجر راس صاحب کی کوٹھی میں چوروں نے خوفناک سرقہ کی واردات کی ایعنی کھڑکی کے رستے اندر داخل ہوئے اور الماری کو جو میجر صاحب کے پلنگ کے قریب پڑی تھی توڑ ڈالا اور کچھ ساٹھ سو روپیہ مالیت کا اسباب و نقدی چوری کر کے لے گئے اس کوٹھی میں تین اور صاحب لوگ بھی رہتے ہیں اور بہت سے کتے بھی حفاظت کے لئے موجود تھے لیکن ملزمان نے کتوں کو بیہوشی کی دوا کھلا کر غافل کر دیا۔ میجر صاحب بھی گہری نیند کے عادی نہیں لیکن انہیں بھی کچھ خبر نہیں ہوئی۔ صبح کے وقت جب معلوم ہوا کہ چور جنگی راز کی کوڈ بک بھی سرقہ کر کے لے گئے ہیں تو سخت پریشانی ہوئی کیونکہ اس سے تمام ہندوستان کے فوجی افسر و نکو نئی طرز کی کتاب دینی پڑتی لیکن ... دریا کے کنارے پڑی ہوئی مل گئی۔ زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ صدر چھاؤنی میں رات کے وقت بلا لالٹین پھرنے کی ممانعت ہے اور پولیس کو اختیار ہے کہ اگر کسی ناواقف آدمی کو پھرتا دیکھے تو گرفتار کرے۔ پچھلے سال بھی اس مہینے میں کئی نقب زنی کی وارداتیں ہوئی تھیں جن کا آجتک پولیس سراغ نہیں لگا سکی۔

---

**فوجی ریویو**۔ آگرہ میں ۲ جنوری کو جو فوجی ریویو ہوگا اس کی رونق قابل دید ہوگی۔ ناظرین کی سہولیت اور آرام کے لئے ایک اونچی جگہ بنادی گئی ہے جس پر ۳۰۰ کرسیاں اور ایک سو بینچ بچھائے گئے ہیں۔ ان پر بیٹھنے کی فیس فی کرسی چار روپئے اور بینچ کے لئے دو روپیہ لئے جاوینگے۔ جو لوگ دربار آگرہ میں شامل ہونے اور فوجی ریویو دیکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ اپنے بیٹھنے کے لئے مقررہ فیس بھیجکر ایسٹرن کمانڈ کے دفتر سے جو ... آگرہ میں ہے ٹکٹ منگوا سکتے ہیں

---

**ریلیف**۔ ۸۹ اور ۹۰ پنجابیز پلٹن کی تبدیلی کا حکم اشاعت ہو گیا اول الذکر ... میں موخر الذکر ... میں ہے اور ... دونوں ایک دوسرے کی تبدیلی کرینگی۔

---

## ضرورت

بادشاہی ... ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر سرمور کی ... کے لئے دفعداروں کی ضرورت ہے جو پنشنر ہوں اور پڑھا لکھا ہو اردو کے کام سے واقف ہو تنخواہ ماہواری ... روپیہ ... وردی ... درخواستیں مع ... امپیریل سروس ٹروپس کے ہونگی۔ امیدوار اپنی درخواست صاحب ایڈجوٹنٹ سرمور سیپرز ... کے پاس معہ اسناد کے بھیجیں۔

**سواروں کو سزا** - پونا میں ۳۳ کیوری کے دو سوار نقب زنی کے الزام میں ماہ اکتوبر گذشتہ گرفتار ہوئے تھے جن کی کیفیت پہلے لکھی جا چکی ہے عدالت صاحب مجسٹریٹ پونا نے ان دونوں سواروں کو دو دو سال قید سخت کی سزا بھی - افسوس ایسے ہی لوگ فوجی سپاہیوں کو بدنام کرنے والے ہوتے ہیں -

---

**نئے توپخانے** - فیصلہ ہو گیا کہ اگلے سال دو نئی ہندوستانی ماؤنٹین باٹریاں بھرتی کیجاویں -

---

**روس میں بدامنی** - راڈوم میں بحری پولیس کے کمانڈنٹ کو ہلاک کرنے کے لئے بمب کا گولہ پھینکا گیا - جس سے اُس کی ایک ٹانگ اُڑ گئی - کمانڈنٹ اسپتال میں زیر علاج سسک رہا ہے - حملہ آور گرفتار کر لیا گیا -

---

**احمد نگر بریگیڈ** ولایت سے بذریعہ تار خبر ملی کہ کرنل جیرالڈسی کشن کمانڈنٹ رایل ملٹری کالج سنیڈ ہرسٹ احمد نگر بریگیڈ کے کمانڈنگ مقرر ہوئے -

---

## پروموشن

۹۵ سندھ رائفلز - جمعدار نصیر خان صاحب صوبیدار غلام رضا صاحب پنشن یافتہ کی جگہ بیکم نومبر ۱۹۰۶ء سے صوبیداری پر ممتاز ہوئے اور حوالدار موسم خان جمعدار مقرر ہوئے -

۹۷ دکن انفنٹری - حوالدار سوار خند سنگھ صاحب جمعدار عبد القادر خان صاحب ترقی یافتہ کی جگہ بیکم جون ۱۹۰۶ء سے جمعداری پر ترقییاب ہوئے

۱۱۳ انفنٹری جمعدار بھولا صاحب صوبیدار پاتی گوجر صاحب برخاست شدہ کی بجائے ۲ نومبر ۱۹۰۶ء سے صوبیدار مقرر ہوئے -

اوّل بٹالین - چہارم گورکھا رائفلز - حوالدار جبر سب جیت آلے

---

## ضرورت

۹۶

رسالہ نمبر ۳۵ سندھ ہارس جیکب آباد کے دردی خانہ کے لئے ایک تجربہ کار ماسٹر درزی درکار ہے - اسکو اپنے ہمراہ تین تجربہ کار اسسٹنٹ لانے ہونگے سب چار کو بھرتی ہونا ہوگا - عرضیاں معہ سارٹیفکیٹ اور حوالہ جات کے بذریعہ آنا چاہیں - بنام کمانڈر ماسٹر صاحب بہادر رسالہ نمبر ۳۵ سنٹرل ہارس جیکب آباد کی جانی چاہئیں -

جمعدار سنتو گورنگ پنشن یافتہ کی جگہ بیکم نومبر ۱۹۰۶ء سے جمعداری پر ملمور ہوئے -

### ڈائرکٹ کمیشن

۲۱ پنجابیز - امر سنگھ صاحب امیدوار خانی عہدہ پر کرنے کی غرض سے تاریخ حاضری سے آزمائشاً جمعدار مقرر ہوئے

انڈین سبارڈنیٹ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ

بنگال اسٹبلشمنٹ نمبر سلیکٹڈ کلاس سب اسسٹنٹ سرجن غوث محمد صاحب جو مستعفی ہو گئے تھے ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء سے پھر داخل ملازمت ہوئے -

---

## آج کیا خبر ہے؟

مسودہ قانون تعلیم پر ہوس آف لارڈز اور ہوس آف کامنز میں جنگ جاری ہے - ہوس آف لارڈز میں ایک ریزولیوشن ۱۴۰ ووٹ کی موافقت اور ۵۲ ووٹ کی مخالفت سے پاس ہوا کہ ہوس آف کامنز کو ہماری تمام ترمیمیں نامنظور کرنے کی نئی کارروائی پر ملامت کی جائے -

اس کے بعد لارڈ لینسڈون نے ایک ریزولیوشن پیش کیا کہ ہوس آف لارڈز تمام ترمیموں پر زور دیتا ہے - اس کے یہ معنی ہیں کہ مسودہ تعلیم کا خاتمہ ہو گیا -

۱۹ حال کی شام کو مجلس وزرا کا مسودہ تعلیم کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے اجلاس ہوا اور یونینسٹ پارٹی کے لیڈر لارڈ لینسڈون کے مکان پر مشورہ کرنے کو جمع ہوئے -

مسٹر ہالڈین نے قومی فوج قایم کرنے کی ایک سکیم تیار کی ہے جو ہر قسم کی فوج ضمیمہ کی قایم مقام ہوگی - جو لوگ اس میں بھرتی ہونگے وہ ۶ سال تک سروس میں رہینگے - اور وہ اپنی مرضی سے دو سال کے لئے ایکٹو سروس پر ریگولر آرمی میں بھی داخل ہو سکتے ہیں -

مسٹر چیمبرلین کی ایک چٹھی شایع ہوئی جس میں وہ اُمید ظاہر کرتے ہیں کہ بہت جلد صحت یاب ہو کر پبلک خدمات میں حصہ لینگے

روسی اخبارات نے ماہی گیری کے تنازعہ کی بابت خوف ظاہر کیا ہے بعض لکھتے ہیں کہ جاپان سے دبکلنے کی نسبت یہ بہتر ہے کہ جنگ کی جائے -

بقول نامہ نگار ٹایمز چین نے روس کی اتفاق رائے سے قرار دیا ہے کہ ۱۴ جنوری سے چانگشن - کرین - ہاربن اور منچوریا کو تمام قوموں کی تجارت اور رہایش کے لئے کشادہ کرے -

روس میں بدستور بدامنی ہے - لوڈز کے چیف آفیسر پولیس پر دو بم کے گولے پھینکے گئے جبکہ وہ ۱۴ سواروں کی اسکورٹ میں گاڑی میں سوار جا رہا تھا - گاڑی کے پرخچے اُڑ گئے - ۲ سوار ہلاک ہوئے - کوچبان - ایک پولس مین اور دو سوار مہلک زخمی ہوئے - لیکن پولیس کا اعلیٰ افسر خفیف زخمی ہوا - حملہ آور پستول چلا کر بھاگ گئے -

ولایت کے کارخانہ داروں کا شور و غل آخر خالی نہ گیا اور گورنمنٹ ہند نے ایک کمیشن تحقیقات کے لئے مقرر کیا ہے کہ ہندوستان کے کارخانوں میں مزدوروں سے اسقدر گھنٹوں تک تو کام نہیں لیا جاتا ہے کہ مضر صحت ہو اور بچوں سے تو اس قدر کام نہیں لیا جاتا کہ ان کی نشو و نما میں مخل ہو +

---

## لودیانہ

۱۸ - ۱۹ دسمبر کو متواتر بارش ہوتی رہی - یہ بروقت ترشح فصل کے حق میں نہایت مفید خیال کیا گیا ہے -

میاں کرم چند صاحب سب انسپکٹر انچارج کوتوالی شہر نے ایک شخص مسمی سمیع کو بالزام قلب سازی گرفتار کر کے چالان کیا - ملزم کو رائے سر پرام صاحب ڈسٹرکٹ جج کی عدالت سے ۵ سال قید سخت کی سزا ہوئی - اس مقدمہ کے متعلق عجیب بات یہ تھی کہ ملزم نے بحیثیت مخبر کے کسی اور شخص کی جس سے اسے عداوت تھی رپورٹ کی تھی مگر پولیس آفیسر نے قابلیت سراغرسانی سے کام لیکر تاڑ لیا اور خود اُس کے گھر کی تلاشی لی جہاں سے تمام آلات قلب سازی برآمد ہوئے - مزید براں ملزم اقبالی ہوا اور جعلی سکہ بنا کر دکھلائے -

عدالت نے اپنے فیصلہ میں میاں کرم چند کی کارگزاری کی داد دی ہے اور حکام پولیس کو ان کی خدمات کی قدر افزائی کے لئے توجہ دلائی ہے

آنریبل میاں شاہدین بیرسٹر ایٹ لا کے جج چیف کورٹ مقرر ہونے پر اہل اسلام لودیانہ کا ایک جلسہ گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرنے اور مسٹر موصوف کو مبارکباد دینے کی غرض سے منعقد ہوا تھا -

ہفتہ مختتمہ ۱۵ دسمبر میں ۳۵ پیدایش اور ۶۲ موتیں واقع ہوئیں - بخار سے ۴۴ - پلیگ سے ۶ - باقی دیگر عوارض سے - پنجاب میں سب سے زیادہ پلیگ کا زور ضلع ہذا میں ہے جہاں ہفتہ مختتمہ ۸ دسمبر میں ۱۴۳ موتیں ہوئیں -

# دلچسپ واقعات

## بادشاہ کب روتے ہیں؟

دنیا بالعموم مظلوموں آفت رسیدوں مفلسوں اور کشتگان محبت کے حصے میں آیا ہوا ہے لیکن جو لوگ فطرتاً نرم دل اور ہمدرد رہنے والے ہوتے ہیں وہ کسی شخص کی مصیبت کو دیکھکر خواہ مخواہ رنجیدہ ہو جاتے ہیں - اور صرف رونے پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ اُس تکلیف کے رفع کرنے میں جو تکلیف برداشت کرنا ہو خوشگوار کام خیال کرتے ہیں - جس قدر بیکس غریبوں مظلوموں کے ہمدرد گذرے یا موجود ہیں وہ سب نرم دل کے انسان پائے جاوینگے - لیکن نرم دل کے ساتھ قوت ارادی نہایت سخت ہونی لازم ہے - بادشاہوں کو بھی مثل غریب اور مصیبت زدہ انسانوں کے بارہا سخت آنسو بہانے پڑتے ہیں چنانچہ خلد آشیاں ملکہ وکٹوریہ کی نسبت مشہور ہے کہ جنگ ٹرانسوال کے موقعہ پر جب فوجی ملازمان اور بویروں کے قتل زخمی اور قید ہونے کے حالات سنتی تھیں تو بے اختیار رو دیا کرتی تھیں بلکہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اسی صدمہ سے اُن کی صحت کو نقصان پہنچا اور راہی ملک عدم ہو گئیں - ملکہ خلد آشیاں کے رقیق القلب اور رحمدل ہونے کا ایک اور قابل قدر دلچسپ واقعہ ہے وہ یہ کہ جب ملکہ ممدوحہ تخت انگلستان پر رونق افروز ہوئیں اُس کے کچھ عرصہ بعد ایک فوجی سپاہی کو کورٹ مارشل سے سزائے پھانسی کا حکم ملا اور ڈیوک آف ویلنگٹن وزیر اعظم سزا کا وارنٹ ملکہ ممدوحہ کے دستخط کرانے کے لئے لائے - تو عمر مگر رحمدل ملکہ نے بڑے تامل اور حیرانگی کے ساتھ دستخط تو کر دئے لیکن ساتھ ہی دل میں اس قدر رقت پیدا ہوئی کہ بے اختیار آنسو بہنے لگے اور درد دل سے مجبور ہو کر ملکہ نے وارنٹ اٹھا کر پیشانی پر یہہ الفاظ لکھدئے کہ "سزا معاف" اس حکم کے مطابق قیدی رہا کیا گیا اور پبلک میں ملکہ کی رحمدلی کا شہرہ ہو گیا - لیکن وزرا نے کچھ عرصہ بعد ایک قانون پاس کر دیا جس کے مطابق ایسے وارنٹ پر بادشاہ کے دستخط کرانے ضروری نہ رہے -

پچھلے دنوں اسی قسم کی رحمدلی کا واقعہ وائنا کے ضعیف العمر شہنشاہ کی طرف سے ظہور میں آیا یعنے ایک وارنٹ پھانسی پر دستخط کرتے ہوئے شہنشاہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور جو حکم لکھا تھا اُس کے کئی حرف بگڑ گئے - اس پر شہنشاہ نے سکرٹری کی طرف متوجہ ہو کر کہا دیکھو ان آنسوؤں سے تمام گناہ دور ہو جاتے ہیں میں دستخط نہیں کر سکتا تم جو چاہو سو کرو - میں اس شخص کی جان بخشی کا حکم دیتا ہوں -

## امیر صاحب کے حالات

چند روز بعد امیر صاحب کابل ہماری گورنمنٹ کے مہمان ہونگے اور ہندوستان کے تمام مشہور شہروں کی سیر فرماوینگے - اس لئے بغرض دلچسپی ناظرین امیر صاحب کے متعلق ذیل کے دلچسپ حالات درج کئے جاتے ہیں - امیر حبیب اللہ خان ۱۸۷۲ء میں سمرقند میں پیدا ہوئے اور اس وقت اُن کی عمر ۳۵ سال ہے - یہہ امیر عبد الرحمان خان مرحوم کے فرزند اکبر بلحاظ حکومت احمد شاہ درانی کے پوتے اور باعتبار تاریخ محمود غزنوی کے پرپوتے ہیں - بعد وفات والد خود یکم اکتوبر ۱۹۰۱ء میں فرمانروائے کابل ہو کر مارچ ۱۹۰۲ء میں باضابطہ تخت نشین ہوئے تخت نشینی کے موقعہ پر کابل کے علماء و سرداران اور برٹش ایجنٹ بھی موجود تھے - تخت نشین ہونے کے بعد ۱۹۰۳ء میں اپنے چھوٹے بھائی سردار نصر اللہ خان کو سپہ سالار افواج اور دوسرے چھوٹے برادر سردار عمر جان کو عدالتہائے افغانستان و خزانہ سرکاری کا افسر مقرر کیا - انہوں نے اپنے ملک میں جبریہ ملازمت کا طریق جاری کر دیا ہے لیکن بالفعل اس پر سختی کے ساتھ عمل نہیں کیا جاتا یعنے جس خاندان میں آٹھ آدمی ہوں ان میں سے ایک آدمی فوجی ملازمت کیلئے حکماً لیا جاتا ہے - ان کے ماتحت باعتبار چند انگریزی کتب فوجی جمعیت ۸۰ ہزار سوار اور ۶ ہزار پیدل سپاہیوں کی ہے - لیکن امیر عبد الرحمٰن خان مرحوم کی تجویز کے مطابق افغانستان موقعہ جنگ پر پانچ لاکھ جنگی جوان میدان کارزار میں لا سکتا ہے اس وقت سلح خانہ کابل یورپ کی تیار شدہ توپوں بندوقوں سے بھرا ہوا ہے - علاوہ ازیں خاص کابل میں اسلحہ سازی کا ایک عالیشان کارخانہ موجود ہے جس میں ممالک یورپ کے نوایجاد جنگی ہتھیار روزانہ تیار کئے جاتے ہیں - چونکہ افغانستان قانون بین الاقوام کے رو سے ایک آزاد ملک ہے اس لئے یورپ کی پیٹنٹ اور رجسٹری شدہ ہتھیاروں کی نقل تیار کرنے پر کوئی دعویٰ نہیں ہو سکتا اس لئے کارخانہ اسلحہ سازی کابل میں کرپ کے نمونہ کی توپیں بکثرت تیار کی جاتی ہیں -

۱۸۹۳ء میں گورنمنٹ ہند اور امیر عبد الرحمان خان مرحوم کے درمیان دوستانہ عہد نامہ ہوا تھا جس میں ایک شرط یہہ بھی تھی کہ دیگر سلاطین سے پولیٹکل اتحاد نہ رکھا جاوے - اس کے معاوضہ میں گورنمنٹ ہند نے ۱۸ لاکھ روپیہ سالانہ وظیفہ دینا منظور کیا تھا بعد وفات امیر مرحوم ۱۹۰۵ء میں مسٹر ڈین سی - آئی - ای کی صدارت میں ایک مشن بغرض تجدید عہد نامہ کابل میں گئی اور کئی دن کی گفتگو اور مشورہ کے بعد اس قدر اضافہ ہونے کے ابد کہ برائے آئندہ والئے افغانستان کا لقب بجائے ہز ہائینس کے ہز مجسٹی تسلیم کیا جاوے گا تمام سابقہ شرائط منظور رکھی گئیں - اور گذشتہ نوروز یعنے ۲۱ مارچ ۱۹۰۶ء کو فریقین کے دستخط ہوئے - اس موقعہ پر ایک مزیدار اور دلچسپ کیفیت گذری یعنے جب امیر صاحب عہد نامہ کے دونوں پرچوں پر دستخط کرنے لگے تو ایک اہلکار نے جلدی سے دوات آگے بڑھائی جس سے ایک پرت پر سیاہی گر گئی - اس داغ کو چھیلنے اور صاف کرنے کی کوشش کی گئی مگر وہ نہ مٹا - امیر صاحب نے مسکرا کر فرمایا کہ رہنے دو رخ محبوب پر خال کا ہونا اُس کے حسن کو دوبالا کر دیتا ہے - اس پر مسٹر ڈین نے دیوان حافظ کا یہ مصرع پڑھا ع - بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را -

اس پر تمام درباری اور امیر صاحب ہنس پڑے ایک ضعیف العمر سردار نے کہا کہ تب تو سمرقند و بخارا ملنا چاہئے - لیکن مسٹر ڈین نے جواب دیا کہ خال والا پرت امیر صاحب نے رکھا ہے -

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ امیر صاحب سیاحت ہندوستان کے بعد افغانستان میں ریلوے اور تار کے سلسلہ کو ضرور جاری کرینگے اُنہوں نے تجدید عہد نامہ کے موقعہ پر یہہ بھی ایما فرمایا تھا کہ افغانستان کا کچھ علاقہ لیکر ہمیں کراچی کا ملحقہ علاقہ دیدیا جاوے تاکہ افغانستان اپنی بحری طاقت بھی قائم کر سکے - اس کے متعلق یہہ جتلانے کے لئے کہ بحری طاقت کس کو کہتے ہیں اور اس کا رکھنا کس طرح ممکن ہے امیر صاحب کو بمبئی سے کراچی تک سمندر کے رستے لیجایا جاویگا اور بحری بیڑہ کی جنگی قواعد بھی دکھائی جاویگی -

## ووٹ دینے کا استحقاق کیونکر ملا

ان دنوں جبکہ لنڈن میں بہت سی شریف اور دلیر عورتیں ووٹ دینے کا استحقاق حاصل کرنے کے لئے سر توڑ کوشش کر رہی ہیں اور نقص امن ڈالنے کے الزام میں جیلخانہ میں جانا پسند کرتی ہیں - یہہ ظاہر کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ مردوں نے ووٹ دینے کا استحقاق کیونکر حاصل کیا -

۱۸۳۰ء میں جب برسٹل کے مزدوروں نے چاہا کہ ہمیں بھی انتخاب ممبران پارلیمنٹ میں ووٹ دینے اور ممبر بننے کا استحقاق ملنا چاہئے تو سر چارلس ویدرل ریکارڈر برسٹل نے اسی طرح مخالفت کی جیسی

اس وقت مسٹر اسکوئیتھ کر رہے ہیں۔ اس پر ان لوگوں میں اس قدر جوش پھیلا کہ وہ ایک دن سر چارلس کے قتل پر آمادہ ہو گئے۔ لیکن اس امر کی انہیں پہلے سے خبر ہو گئی اور بھاگ کر جان بچائی۔ جوشیلے مزدوروں نے بالآخر برسٹل کی بڑی بڑی عمارتوں کو آگ لگا دی۔ جیلخانہ کے دروازے توڑ ڈالے اور قیدیوں کو آزاد کر کے اپنے ساتھ ملا لیا۔ اور اعلان کر دیا کہ انگلستان میں جمہوری سلطنت ہو گئی ہے۔ سرکاری فوجوں نے باغیوں کا مقابلہ کیا جس میں پانچسو آدمی گولیوں اور تلواروں سے مارے گئے۔ تب جا کر امن قایم ہوا۔ بعد ازاں گلاسگو۔ اڈنبرا۔ ناٹنگھم اور دوسرے شہروں کے کاریگر مزدور ووٹ کا حق حاصل کرنے کیلئے باغی ہو گئے۔ دسہزار مزدوروں کی جمعیت نے نیوپورٹ پر قبضہ کر لیا۔ اس موقعہ پر بھی سخت لڑائی ہوئی۔

کانٹسٹ کے چالاسوں نے ایک دن مقرر کیا کہ سکار الرل پر چڑھائی کیجاوے۔ کینٹ کے مزدوروں نے شہر لندن پر چڑھائی کر دی اور لسٹر ہی کے متصل فوج سے مقابلہ کیا جس میں کئی آدمی قتل ہوئے۔ اس واقعہ سے کئی سال پہلے ڈیوک آف ولنگٹن نے واٹرلو میں عظیم الشان فتح حاصل کی تھی لیکن اخبار مزدور نے قرار دیا کہ ان کے محل کو آگ لگا کر جلا دیا جاوے اس خطرہ کے باعث دن رات ڈیوک کے محل کے ارد گرد فوجیں بغرض محافظت پہرہ دیتی تھیں اس فساد کے باعث ایک ہفتہ میں ایک لاکھ پچاس ہزار کنسٹبل لنڈن پولیس میں بھرتی کئے گئے اور ویسٹ منسٹر کے پل پر بھری ہوئی توپیں نصب کر دی گئی تھیں اور بنک آف انگلینڈ اور بڑی بڑی عمارتوں کی محافظت کے لئے خاص فوجی پہرے لگائے گئے تھے۔ یہ سب کیفیت ۱۸۴۲ء میں ہوئی اس کے بعد ۱۸۶۷ء میں ایک مجمع نے جنہیں ووٹ دینے کا حق نہیں ملا تھا۔ ہائڈ پارک کے جنگلے توڑ ڈالے اس قدر فساد اور خونریزیاں کرنے کے بعد انگلستان کے مزدوروں کو ووٹ دینے کا استحقاق ملا۔ اگر انگلستان کی عورتوں نے ہمت اور مستعدی سے کام لیا تو یقیناً وہ بھی اس قسم کا حق حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاوینگی۔

## ملازمان ریلوے کیسی شرارتیں کرتے ہیں

ہندوستان میں ریلوے ملازمان کی شرارتوں کے اکثر حالات اخبارات میں چھپتے رہتے ہیں جن میں بالعموم یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ بعض بھولے اور دیہاتی مسافروں کو ناحق تنگ کرتے ہیں۔ کھانے کی چیزیں۔ نوشیرینی وغیرہ رستہ میں چوری کر لیتے ہیں اور بہت تھوڑے پارسل ٹھیک حالت میں پہنچنے دیتے ہیں۔ لیکن یہ شکایت صرف ہندوستان تک ہی محدود نہیں انگلستان و مہذب ممالک میں ریلوے ملازمان کی شرارتوں کا کچھ ٹھکانا نہیں۔ ایک دفعہ سنٹرل لندن الیکٹرک ریلوے کے ایک انجن ڈرائیور کو علیحدگی کا نوٹس دیا گیا اس نے ریلوے کمپنی کو نقصان پہنچانے کے لئے چلتی ریل کو بلا کسی خطرہ کے "ایمرجنسی بریک" کے ذریعے کئی بار کھڑا کر دیا۔ پھر اس زور سے ٹرین کو چلایا کہ گاڑی کے الٹ جانے کا اندیشہ تھا۔ اس کی اس شرارت سے دوسری ٹرینوں کی آمد و رفت میں بہت ہرج ہوا۔ اور ڈرائیور پر مقدمہ قایم ہو کر ۱۰ پونڈ جرمانہ کیا گیا۔

آسٹریلیا کی ایک ریلوے پر پیپوں میں شراب چوری ہو جایا کرتی تھی اس لئے دو پولیس کے سراغرساں ایک خالی پیپے میں جہاں شراب کے پیپے رکھے ہوئے تھے چند منٹ کیلئے کسی طرح بند کر دئے اور ریلوے والوں کو اس امر کی خبر لگ گئی۔ ایک سٹیشن پر جا کر ان دونوں نے اس گاڑی کو جس میں شراب کے پیپے اور سراغرساں چھپے بیٹھے تھے کہ بارہ بجے رات کے وقت ٹرین سے کاٹ دیا اور اس جگہ گاڑی کے اندر اس سخت دوپہر میں آگ لگنے کا اندیشہ ہو گیا تھا چونکہ گاڑی کے دروازے باہر سے بند تھے اور کسی ٹرین نے اگلی شام تک آنا ہی نہیں تھا دونوں سراغرساں وہاں گاڑی میں قید رہے۔ اگلے دن جب پیپے اس میں سے نکالے گئے تو سراغرسانوں کی بھی خلاصی ہوئی۔

ایک عورت کو بلا ٹکٹ ریل پر سفر کرنے کا خبط تھا کئی دفعہ چالان ہو کر سزا جرمانہ ہوا لیکن وہ سفر کرنے سے باز نہ آئی ایک دن ایک سفر پر ریلوے گارڈ نے ایسے موقعہ پر ریل کو کھڑا کر دیا جہاں بالکل سنسان جنگل اور رات کا اندھیرا چھایا ہوا تھا اور اس عورت کو پکڑ کر نیچے اتار دیا۔ لیکن وہ عورت ایک ہفتہ بعد پھر اسی طرح سفر کرتی دیکھی گئی۔

ایک متمول سوداگر کی عادت تھی کہ ہمیشہ درجہ سوم کی گاڑی میں سفر کیا کرتا تھا ریلوے کے ملازم اسکی اس کنجوسی کو دیکھ کر حیران ہوا کرتے تھے ایک دن ریلوے گارڈ نے اس سوداگر کو تنگ کرنے کے خیال سے چھ سات میلے کچیلے مزدوروں کو جنکے پاس بدبودار سامان بھی تھا اسی کمرے میں بٹھا دیا لیکن سوداگر نے ذرا بھی پروا نہ کی اور ان لوگوں سے کہا کہ اگر تم فسٹ کلاس میں سفر کرنا پسند کرتے ہو تو میں سب کا کرایہ دینے کے لئے تیار ہوں سب نے رضامندی ظاہر کی۔ چنانچہ اگلے سٹیشن پر سوداگر نے انہیں فسٹ کلاس میں سوار کرا دیا۔ یہ حالت دیکھکر دوسرے مسافر ریلوے گارڈ کے گرد ہو گئے مگر وہ مجبور تھا۔ اور انہیں باہر نہیں نکال سکتا تھا۔

## بستر پر لیٹے رہنے کی سزا

بوسٹن میں ایک جج نے نابالغ لڑکے کو جس نے بائیسکل چرایا تھا۔ یہ سزا دی کہ تا ثانی حکم ہر سنیچر کو سارا دن وہ بستر پر لیٹا رہا کرے۔

# ریویو

**مشعل زندگانی**۔ اس نام کی ایک کتاب پنڈت ہری سرن شرما لودیانوی نے تالیف کی ہے جس میں مختلف عنوان (کفایت شعاری، فرض شناسی، راستی، نیک چلنی وغیرہ) کے تحت اخلاق پیدا کرنے والے مضامین درج ہیں۔ لکھائی چھپائی اچھی ہے۔ اس کے پڑھنے سے زندگی کے تاریک حصہ پر کچھ روشنی مل سکتی ہے حجم کے مقابلہ میں قیمت ۸ آنہ فی جلد کسی قدر زیادہ ہے۔ جو صاحب چاہیں پنڈت ہری سرن شرما لودیانہ سے منگوا سکتے ہیں۔

**بڑی جنتری**۔ حسب معمول منشی رحمت اللہ رعد نے اپنے نامی پریس کانپور میں بڑی جنتری ۱۹۲۰ء نہایت صفائی اور خوبی کے ساتھ تیار کی ہے۔ اس جنتری کی لکھائی چھپائی اور مضامین کی عمدگی کسی تعریف کی محتاج نہیں ہندوستان بھر میں ایسی چھپائی شاید کہیں ہوسکتی ہو۔ اس جنتری کو چھپتے ہوئے چوبیس سال ہو چکے ہیں اور یہ ایڈیشن پچیسویں سال کا ہے جس کے باعث اس کو سلور جوبلی ایڈیشن کا خطاب دیا گیا ہے قیمت بالترتیب درجہ اول ۱۲ درجہ دوئم ۸ درجہ سوئم ۴ درجہ چہارم ۲۔ ہندوستان کے ہر ایک شہر کے کتب فروشوں یا منشی صاحب سے مل سکتی ہے۔

**علمی جنتری**۔ یہ علمی جنتری سید محمد عبد اللہ علم نے انتظامی پریس کانپور میں چھپا کر شایع کی ہے۔ اس میں بھی مضامین و تصویریں نہایت دلچسپ مفید اور کارآمد ہیں۔ ڈاکخانہ۔ ریلوے اور حفظ صحت کے قواعد و دیگر دلچسپ حالات قابل دید ہیں۔ بعض حضرات صوفیہ کرام کی اور متبرک مقامات کی تصویریں بالخصوص دیکھنے کے قابل ہیں ہر شہر کے کتب فروشوں یا مصنف سے مل سکتی ہے۔ قیمت علی الخصوص مختلف ہے۔